کچھ حقائق سے متعلق گذارشات | 1

By clicking this logo on the top row of each page, will bring you back to Page2

یہ کتابچہ اللہ جل شانہ کی محبت میں سرشار ہوکے ترتیب دیا ہے۔اپنے بچوں و عزیزوں کے لئے اوران سب لوگوں کے لئے بھی جو خالص چیز کی قدر و قیمت کو جانتے ہیں۔اس میں کئی طرح سے وضاحت ملے گی اور خاص طور پر کسی ایک موضوع والی آیات کو یکجا کرکے قرآن کریم کو سمجھنے سمجھانے کی ایک ہلکی پھلکی کوشش کی گئی ہے۔اللہ جل شانہ سے دعاوالتجا ہے کہ پہلے مجھے اور پھر اس کے پڑھنے والے کو قرآن کریم سے تازندگی تعلق رکھنے اور اسے خلوصِ دل سے سمجھنے کی توفیق عطا فرمائے۔اور نبی ﷺ و صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین کے اسوۂ حسنہ پر چلتے ہوئے صحیح و معتبر اور ثابت شدہ احادیث سے استفادہ حاصل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ تاکہ سب کو اللہ کی قربت و رضا نصیب ہو جائے۔اور اخروی حیات ابدی میں جنت الفردوس حاصل ہونے کا باعث بن سکے۔ آمین۔ثمہ آمین۔یارب العالمین!۔

This is only for the sake of Allah(SWT). May Almighty ALLAH Accept this effort from me. Please pray for me and for my parents, in case if you find any mistake, contact by mail address. I will correct it as early as possible

Prepared by:- Muhammad Arshad Naseem
arshedmn@gmail.com

دعاؤں کا متمنی:۔ محمد ارشد نسیم

کچھ حقائق سے متعلق گذارشات | 2

اللہ کی شان اور لوگوں کا رویّہ	نہ آذانِ بلالؓ اور نہ طلوعِ آفتاب	دین کامل
قرآنی حقانیت	حضرت علیؓ کے لئے سورج کا لوٹنا	غالب آنے والا دین اسلام
موازنہ اور تقدیر	بڑے ظالم کی نشان دہی	سلام۔ سلامتی والسلام علیکم
جنات	اللہ کی شان مخلوق پر چسپاں	کھانا کھانے والے جسد
ہدایت عام اور سستی	سب سے زیادہ محبت	دین پہنچادیا گیا
خاتم النبیین ﷺ	اللہ کی گستاخی پر خاموشی	نبیؐ کی امت کیلئے تڑپ
شرک	کیا اللہ کافی نہیں؟	دین سیکھنا سکھانا
بدعت	مسلمان	جہد و کوشش کے بارے
کون دعائیں قبول کرتا	متقی و تقویٰ	والدین
اسمائے حسنہ سے مانگو	تفرقے بازی	صوفی ازم کا موازنہ
ظن و گمان و خواہش بمقابل حقائق	بہترین نمونہ جس کی پیروی کی جائے	قرآن کریم
دعوتِ غور و فکر	صحابہ کرامؓ	چیلنجز و چنوتیاں
دلیل و سند کی اہمیت	امام اور امامت	معجزہ۔ کرامت۔ شعبدہ۔ استدراج اور جادو
شفاعت و سفارش	شیعہ	نبیؐ کی مخالفت
شہداء	نکاح۔ موقت و مسیار۔ متعہ	ثابت قدمی
بہت سارے لوگ	ملاوٹ	عشق
تھوڑے سے لوگ	خیانت	تخلیق کائنات
شکر ادا نہیں کرتے	بشر	اللہ کی رحمتوں اور برکتوں کے حامل بنو
أَفَلَا ۔ کیا پھر بھی نہیں؟	نور	اللہ کی رحمت سے مایوسی
اللہ قدر دان ہے	علمِ غیب کے بارے آیات و واقعات	تخلیقِ کائنات کے مختلف مراحل
اچھا و برا گمان	یوسفؑ کے واقعے میں نبی کے علم غیب کی نفی	زمین۔ اجرام فلکی اور کہکشائیں
ناقدری و بدگمانی	واقعہ بئر معونہ میں نبی ﷺ کے غیب کی نفی	قریبی رشتہ کام نہ آئے گی
اللہ پر جھوٹ بہتان	قرآن محفوظ و مرتب	Click here for index page2

کچھ حقائق سے متعلق گذارشات | 3

حتمی فیصلے کا اختیار	فرشتے	قرآن خاموشی اور توجہ سے سنو
ولی ولایت مولیٰ	آسمانی کتابیں	جمعے کی مبارک دینا کیسا ہے؟
لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ	اللہ جل شانہ کہاں ہیں	غوث اعظم کون ہے؟
تصوف	شق الصدر پر ایک جائزہ	پنجتن کا عقیدہ
ایصالِ ثواب	کچھ معراج النبی ﷺ کے بارے	مولائے کائنات کون ہے؟
قرآن خوانی	خاندانی نظام کیسا ہونا چاہیئے؟	کیا نبی ﷺ حاضر ناضر ہیں؟
اختیاری تقدیر اور اعمال نامہ	معاشرے پر فرض اصلاحی پہلو	وضو و طہارت کے بارے
اختیاری تقدیر کا اللہ کو پہلے سے ہی علم ہے	نکاح پر ولی یا سرپرست کی شرعی حیثیت	شہد اور شہد کی مکھی
جھٹلانا۔ جھوٹ افترا	قسموں کے بارے میں قرآنی آیات	کیا طویل القامت لوگ دنیا میں تھے؟
آج علم کے مختلف ادواری ذرائع	وعدہ وعید اور عہد کے بارے میں قرآنی آیات	ہر قوم کے لیے ہادی ہوا ہے
تحقیق کی اہمیت	آل کے بارے میں قرآنی تشریح	
احادیث کی چھان بین	انسانی خصلت اور جھگڑے	
اللہ سبحانہ و تعالیٰ کی ثناء و تسبیح	اللہ کا ساتھ مضبوط تھامنا اور تعلق باللہ	
اللہ جل شانہ کی تعریف و تحمید	اللہ جل شانہ کا قرب	
اللہ جل شانہ کی یکتائیت و معبودیت	اللہ باری تعالیٰ قریب ہے	
بنیادی ارکانِ اسلام	اللہ کے علاوہ	
اہل البیت	اللہ کے ساتھ؟	
پیٹ پر پتھر باندھنا	ان شاء اللہ کی ترغیب	
موت کے بارے حقائق	نفس کی تین حالتیں	قرآنِ کریم سے چند احکامات
موت کے بعد قیامت تک	کرتوتوں پر وبال کا ذمہ دار کون؟	علامات قیامت
کیا پوچھا جائے گا کیا نہیں؟	غیر مصدّق قصے کہانیاں	کالکی اوتار۔ ہندوؤں کی مثبت تحقیق
رنج و راحت۔ مال و اولاد اک آزمائش	توہم پرستی۔ جھاڑ پھونک۔ دم و تعویذات	باری تعالیٰ سے دعا
فِي ٱلْـَٔاخِرِينَ۔ آئندہ آنے والوں میں	اللہ پر توکل اور بھروسہ	Back to this MENU click

اگر آپ دینِ اسلام کو سمجھنے کے لئے واقعی مخلص ہیں۔ تو ہر قسم کا فرقہ ورانہ تعصب دل سے نکال دیں۔

پھر ساری کائنات کا خالق۔ مالک اور رازق کی محبت دل میں سموئے سب سے پہلے قرآنِ کریم کو اچھی طرح سمجھ سمجھ کر پڑھنا ہوگا۔ تبھی وہ سارے جھوٹ عیاں ہو سکیں گے جو دین کے نام پر بولے جاتے ہیں۔ پھر بغیر دلیل کوئی بات پلے نہ باندھیں۔ یہ بات ذہن نشین رکھیں کہ عقائد کی بنیاد صرف اور صرف قرآنِ مجید ہی ہے۔ یا پھر کچھ اعلیٰ درجے کی معتبر احادیث۔

پھر کچھ بھی پڑھیں مگر عقائد کی کسوٹی پر ضرور پرکھ کر دیکھ لیں۔

کیونکہ قرآنِ پاک سے انحراف پر ہی مواخذہ ہے۔

صرف اپنے اپنے فرقے کے بارے پڑھ کر سمجھ لینا کہ حق بات یہی ہے

اکیلے ہی دوڑ کر اس میں پہلے نمبر پر آنے والی بات ہے۔

ایک یا دو آیات بیان کرکے ان پر محل تعمیر کرنے سے بہتر ہے کہ ساری آیات سے موضوع کو سمجھیں۔ مکمل تصویر دیکھنا بہتر ہے نہ کہ تصویر کا چھوٹا سا جز دیکھ کے فیصلہ کر لینا۔

اللہ ربّ العزّت کی شان ایسی بے مثال ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ کہ فہم وادراک وبیان ہے مطلق محال!
پاسکتا ہے ہر کوئی۔اس کی صفات پر اسے ۔۔۔۔۔ ذات سے پالے کوئی۔ ہے کسی میں یہ مجال!
اس کی ناقدری پر تلا ہے۔ بااختیار یہ ناسمجھ
دوسروں پر بجڑ دیتا ہے۔اس کے سارے کمال!
عاقل حد میں رہتے ہیں۔اس کے فرمان پر ۔۔۔۔ جب بھی اٹھتا ہے۔ من میں کوئی ظنّی خیال!
کہیں شرکِ اکبر میں۔مبتلا تو نہیں ہیں ہم ۔۔۔۔۔ خود سے بھی کرلیا کریں۔ کبھی ایسے سوال!
کاش پلے باندھ لے کوئی۔ یہ خاص الخاص بات
ان شاء اللہ پرسکوں رہے گا مؤحد۔ ہر دم نہال!
اپنی تخلیق پر ہی فقط غور کرلے کوئی مشرک ۔۔۔۔۔۔۔۔ کیا دِکھتا ہے اس میں ! کسی کا استعمال؟
کسی کا رتبہ بھی تو۔اللہ کی عطا ہے بیشک ۔۔۔۔۔۔۔۔ کیا ذرا سا بھی ! ہے ان پر تخلیقی استدلال؟
جُڑ جا اللہ جل شانہ سے۔اس قدر غافل
شرک کے شائبے کا بھی۔رہے نہ احتمال!
دنیا کی ادنیٰ سی شے بھی چاہیئے خالص تجھے ۔۔۔۔۔۔۔۔ پر نہیں اٹھتا حصولِ دینِ خالص کا ابال!
یونہی خیالِ خام پر نہ ملے گی۔قربتِ رب ۔۔۔۔۔۔۔۔ بلا عمل وبے سمجھے۔ مصحفی حسن وجمال!
کاوشِ بھرپور سے ہی۔ دینِ کامل پائے گا
بخش دے گا لغزشیں تیری پھر۔ ربِ ذوالجلال!
اسوۂ حسنہ ہے نبی ﷺ واصحابؓ میں خالص ۔۔۔۔۔۔۔۔ جس پہ چلنے میں ہے فقط احترام وایقبال!
بات اسی کی معتبر۔جو ہو ان کے معیار پر ۔۔۔۔۔ ہر کسی پر اعتبار سے۔ ہو جائے گا حال وبے حال!
رشک آئے گا تجھے۔اس دم اپنے آپ پر اے انساں
قائم رہتے ہوئے مسلمانی پر۔جب ہوگا تیرا انتقال!

از محمد ارشد نسیم

أَعُوذُ بِاللهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ

میں پناہ میں آتا ہوں اللہ کی شیطان مردود سے بچنے کے لئے۔

بِسْمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحْمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ

ساتھ نام اللہ ہی کے جو نہایت مہربان سب سے زیادہ رحم کرنے والا ہے۔

أَلَمْ تَعْلَمْ أَنَّ ٱللَّهَ لَهُۥ مُلْكُ ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلْأَرْضِ ۖ وَمَا لَكُم مِّن دُونِ ٱللَّهِ مِن وَلِيٍّ وَلَا نَصِيرٍ ﴿107﴾

سورۃ البقرۃ آیت 107

کیا تمہیں معلوم نہیں کہ آسمان وزمین کی بادشاہت اللہ ہی کی ہے؟۔اور اللہ کے علاوہ کوئی بھی تمہارا ولی اور مددگار نہیں۔

شانِ باری تعالیٰ:

شرعی علوم میں اللہ کی معرفت سب سے بنیادی اور شرف وعظمت والی ہے۔درج ذیل آیت میں اللہ تعالی نے اپنی معرفت حاصل کرنے کا حکم دیا ہے۔

فَٱعْلَمْ أَنَّهُۥ لَآ إِلَٰهَ إِلَّا ٱللَّهُ وَٱسْتَغْفِرْ لِذَنۢبِكَ وَلِلْمُؤْمِنِينَ وَٱلْمُؤْمِنَٰتِ ۗ وَٱللَّهُ يَعْلَمُ مُتَقَلَّبَكُمْ وَمَثْوَىٰكُمْ ﴿19﴾ ع2

سورۃ محمد آیت 19

پس جان رکھو کہ اللہ کے علاوہ کوئی بھی عبادت کے لائق نہیں ہے اور اللہ سے اپنے گناہوں اور مومن مردوں اور مومن عورتوں کے لئے بھی معافی مانگو۔ اللہ تمہارے چلنے پھرنے اور تمہارے ٹھکانوں کو خوب جانتا ہے۔

اللہ کی معرفت کے ذریعہ ہی اس کائنات کی تخلیق اور اس کا مقصد معلوم ہوتا ہے۔ ساتھ ہی ہمیں اس معرفت سے اپنی حقیقت اور اپنی زندگانی کے حقائق و معارف سے آگاہی ملتی ہے۔ اللہ کی معرفت کا سب سے بڑا فائدہ دنیا و آخرت کی کامیابی ہے اس لئے جو لوگ اللہ کی معرفت نہیں حاصل کرتے وہ نہ صرف دونوں جہان کی سعادت سے محروم ہیں بلکہ ہر قسم کی ذلت و رسوائی کے مستحق بھی ہیں۔

اللہ کی معرفت میں درج ذیل آیات کے علاوہ اس کے اسمائے حسنیٰ اور اسمائے اضافت کی معرفت بھی شامل ہے۔ قرآن سے اللہ کے ناموں کی الگ سے ایک کتاب قرآن میں اللہ کے نام ترتیب دے دی گئی ہے۔ جس میں ہر نام کے لیے قرآن سے ریفرنس دیا ہے۔ وہ بھی آپ دیئے گئے اس لنک سے ڈاؤن لوڈ کر لیں۔ https://quranexcel.com/category/quran-pdf-files

اس ساری کائنات کا خالق۔ مالک اور رازق اللہ ہی ہے۔اس کی صفات اس قدر زیادہ ہیں کہ انسان کے محدود علم کی وہاں تک رسائی ہی ممکن نہیں۔ اللہ کی شان کے بارے جتنا بھی تذکرہ کیا جائے کم ہی ہوگا۔اس کی شان و عظمت اس قدر اعلیٰ وارفع ہے کہ اگر ازل سے ابد تک ساری مخلوقات بھی اپنی ساری زندگی اللہ جل شانہ کی صفات بیان کرتی رہ جائیں تو بھی اس کی شان کا بیان کرنا ادھورا اور تشنہ لب ہی رہے گا۔ کیونکہ اس کی تو اتنی لاتعداد اور شاندار اور اعلیٰ صفات ہیں کہ شمار سے باہر ہیں۔ قرآن پاک میں اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی عظمت اور شان کا جو بیان ہے وہ کسی تعارف کا محتاج نہیں ہے۔۔ارشاد ہے کہ

قُل لَّوْ كَانَ ٱلْبَحْرُ مِدَادًا لِّكَلِمَٰتِ رَبِّى لَنَفِدَ ٱلْبَحْرُ قَبْلَ أَن تَنفَدَ كَلِمَٰتُ رَبِّى وَلَوْ جِئْنَا بِمِثْلِهِۦ مَدَدًا ﴿109﴾

سورۃ الکہف آیت ۱۰۹

کہہ دو کہ اگر میرے رب کی صفات و کلمات لکھنے کے لئے سمندر سیاہی بنالیا جائے تو میرے رب کے اوصاف و کلمات پورے ہونے سے پہلے ہی سمندر ختم ہو جائے۔اور اگرچہ اس کی مدد کے لئے ہم ویسا ہی سمندر اور لے آئیں۔

وَلَوْ أَنَّمَا فِى ٱلْأَرْضِ مِن شَجَرَةٍ أَقْلَٰمٌ وَٱلْبَحْرُ يَمُدُّهُۥ مِنۢ بَعْدِهِۦ سَبْعَةُ أَبْحُرٍ مَّا نَفِدَتْ كَلِمَٰتُ ٱللَّهِ ۗ إِنَّ ٱللَّهَ عَزِيزٌ حَكِيمٌ ﴿27﴾

https://quranexcel.com

کچھ حقائق سے متعلق گذارشات | 9

سورۃ لقمان آیت ۲۷

اور اگر زمین میں جتنے بھی درخت ہیں سب کی قلمیں بنالی جائیں اور سمندر کو سیاہی (اور) اس کے بعد سات سمندر اور اس سیاہی میں لاکے ملا لیے جائیں تو بھی اللہ کے اوصاف و کلمات ختم نہ ہوں گے۔ بیشک اللہ بہت زبردست نہایت حکمت والا ہے۔

واپس

یوں تو قرآن کریم کی ساری آیات اللہ جل شانہ کی عظمت و شان کی گواہی دیتی ہیں۔ لیکن درج ذیل آیت ایسی ہے جس کو خاص طور پر عظیم آیت کا شرف حاصل ہے۔

ٱللَّهُ لَآ إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ ٱلْحَىُّ ٱلْقَيُّومُ ۚ لَا تَأْخُذُهُۥ سِنَةٌ وَلَا نَوْمٌ ۚ لَّهُۥ مَا فِى ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَمَا فِى ٱلْأَرْضِ ۗ مَن ذَا ٱلَّذِى يَشْفَعُ عِندَهُۥٓ إِلَّا بِإِذْنِهِۦ ۚ يَعْلَمُ مَا بَيْنَ أَيْدِيهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ ۖ وَلَا يُحِيطُونَ بِشَىْءٍ مِّنْ عِلْمِهِۦٓ إِلَّا بِمَا شَآءَ ۚ وَسِعَ كُرْسِيُّهُ ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلْأَرْضَ ۖ وَلَا يَـُٔودُهُۥ حِفْظُهُمَا ۚ وَهُوَ ٱلْعَلِىُّ ٱلْعَظِيمُ ﴿255﴾

سورۃ البقرۃ آیت ۲۵۵

وہ اللہ ہی ہے جس کے علاوہ کوئی بھی عبادت کے لائق نہیں ہے۔ جو ہمیشہ سے زندہ ہے اور سب کو تھامنے والا ہے۔ جسے نہ تو اونگھ آتی ہے نہ ہی نیند۔ جو کچھ آسمانوں میں اور جو کچھ زمین میں ہے سب اسی کا ہے۔ کون ہے جو اس کی اجازت کے بغیر اس کے حضور شفاعت کرسکے۔ جو ان کے سامنے ہے اور

کچھ حقائق سے متعلق گذارشات | 10

جو ان کے پیچھے ہے اسے سب کچھ معلوم ہے اور وہ اس کے علم میں سے کسی چیز کا بھی احاطہ نہیں کر سکتے مگر جتنا کہ وہ چاہے۔ اس کی بادشاہت کی وسعت آسمانوں و زمین سب پر حاوی ہے اور جن کی حفاظت اس کو ذرا بھی نہیں تھکاتی اور وہ بڑا ہی عالی رتبہ نہایت جلیل القدر ہے۔

ان آیات میں اللہ جل شانہ نے اپنی شان کو ایسی مثال سے سمجھانے کی کوشش کی گئی ہے۔ جو اس دنیا کی زندگی میں ہماری محدود عقل کے مطابق ہمیں سمجھ میں آسکے۔ حقیقی شان کا عقدہ تو اس وقت ظاہر ہوگا جب اللہ تعالیٰ کو سامنے دیکھیں گے اور عقل و شعور کے پردے کھلتے چلے جائیں گے اور کتنے ہی خوش قسمت ہوں گے وہ لوگ جن کو جنت میں اللہ جل شانہ کا دیدار نصیب ہوگا۔

۞ ٱللَّهُ نُورُ ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلۡأَرۡضِۚ مَثَلُ نُورِهِۦ كَمِشۡكَوٰةٖ فِيهَا مِصۡبَاحٌۖ ٱلۡمِصۡبَاحُ فِي زُجَاجَةٍۖ ٱلزُّجَاجَةُ كَأَنَّهَا كَوۡكَبٞ دُرِّيّٞ يُوقَدُ مِن شَجَرَةٖ مُّبَٰرَكَةٖ زَيۡتُونَةٖ لَّا شَرۡقِيَّةٖ وَلَا غَرۡبِيَّةٖ يَكَادُ زَيۡتُهَا يُضِيٓءُ وَلَوۡ لَمۡ تَمۡسَسۡهُ نَارٞۚ نُّورٌ عَلَىٰ نُورٖۗ يَهۡدِي ٱللَّهُ لِنُورِهِۦ مَن يَشَآءُۚ وَيَضۡرِبُ ٱللَّهُ ٱلۡأَمۡثَٰلَ لِلنَّاسِۗ وَٱللَّهُ بِكُلِّ شَيۡءٍ عَلِيمٞ ﴿35﴾ فِي بُيُوتٍ أَذِنَ ٱللَّهُ أَن تُرۡفَعَ وَيُذۡكَرَ فِيهَا ٱسۡمُهُۥ يُسَبِّحُ لَهُۥ فِيهَا بِٱلۡغُدُوِّ وَٱلۡأٓصَالِ ﴿36﴾

سورۃ النور آیت ۳۵۔۳۶

اللہ ہی آسمانوں اور زمین کا نور ہے۔اس کے نور کی مثال ایسی ہے جیسے طاق میں چراغ ہے۔چراغ شیشے کے فانوس میں ہے فانوس (اتنا صاف شفاف۔کہ) گویا کہ موتی کی طرح شاندار چمکتا ہوا تارا ہے۔ زیتون کے ایک مبارک درخت سے روشن کیا جاتا ہے جو نہ شرقی ہے نہ غربی۔ایسا لگتا ہے کہ اس تیل کو خواہ آگ نہ بھی چھوئے تو بھی جلنے و نور بکھیرنے کو تیار ہے۔یہ نور بالائے نور ہے۔اللہ اپنے نور سے جس کو چاہتا ہے سیدھی راہ دکھادیتا ہے۔اور اللہ بنی نوع انسان کے (سمجھانے کے) لئے ہی مثالیں بیان کرتا ہے۔اور اللہ ہی ہر چیز کو اچھی طرح سے جاننے والا ہے۔(یہ فانوس) ایسے (اللہ کے) گھروں میں ہیں جن کے بارے میں اللہ کا حکم ہے کہ انہیں بلند کیا جائے اور ان میں اللہ ہی کا نام لیا جائے ان (گھروں) میں لوگ صبح و شام اس کی تسبیح (یعنی شانِ ربِ الرزّاق کے اوصاف و کلمات) بیان کرتے رہتے ہیں۔

سَبَّحَ لِلّٰهِ مَا فِی ٱلسَّمٰوٰتِ وَٱلۡأَرۡضِ ۖ وَهُوَ ٱلۡعَزِيزُ ٱلۡحَكِيمُ ﴿1﴾ لَهُۥ مُلۡكُ ٱلسَّمٰوٰتِ وَٱلۡأَرۡضِ ۖ يُحۡىِۦ وَيُمِيتُ ۖ وَهُوَ عَلَىٰ كُلِّ شَىۡءٍ قَدِيرٌ ﴿2﴾ هُوَ ٱلۡأَوَّلُ وَٱلۡأٓخِرُ وَٱلظَّٰهِرُ وَٱلۡبَاطِنُ ۖ وَهُوَ بِكُلِّ شَىۡءٍ عَلِيمٌ ﴿3﴾

سورۃ الحدید آیت ۱ تا ۳

جو مخلوق بھی آسمانوں وزمین میں ہے سب اللہ ہی کی تسبیح (یعنی شانِ ربِ المُجیب کے اوصاف وکلمات) بیان کرتی ہے۔اور وہ بڑا غالب نہایت حکمت والا ہے۔آسمانوں وزمین کی بادشاہت اسی کے لئے ہے ۔وہی زندگی دیتا اور مارتا ہے۔اور وہ ہر چیز پر بخوبی قادر ہے۔وہی اول۔اور وہی آخر۔اور وہی ظاہر۔اور وہی باطن۔اور وہ ہر چیز کو اچھی طرح جاننے والا ہے۔

هُوَ ٱللَّهُ ٱلَّذِى لَآ إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ ۖ عَٰلِمُ ٱلْغَيْبِ وَٱلشَّهَٰدَةِ ۖ هُوَ ٱلرَّحْمَٰنُ ٱلرَّحِيمُ ﴿22﴾ هُوَ ٱللَّهُ ٱلَّذِى لَآ إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ ٱلْمَلِكُ ٱلْقُدُّوسُ ٱلسَّلَٰمُ ٱلْمُؤْمِنُ ٱلْمُهَيْمِنُ ٱلْعَزِيزُ ٱلْجَبَّارُ ٱلْمُتَكَبِّرُ ۚ سُبْحَٰنَ ٱللَّهِ عَمَّا يُشْرِكُونَ ﴿23﴾ هُوَ ٱللَّهُ ٱلْخَٰلِقُ ٱلْبَارِئُ ٱلْمُصَوِّرُ ۖ لَهُ ٱلْأَسْمَآءُ ٱلْحُسْنَىٰ ۚ يُسَبِّحُ لَهُۥ مَا فِى ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلْأَرْضِ ۖ وَهُوَ ٱلْعَزِيزُ ٱلْحَكِيمُ ﴿24﴾ ع3

سورۃ الحشر آیت ۲۲تا۲۴

وہ اللہ ہی تو ہے جس کے علاوہ کوئی بھی عبادت کے قابل نہیں ہے ہر غیب اور ظاہر کا جاننے والا ہے۔ وہی تو نہایت مہربان سب سے زیادہ رحم کرنے والا ہے۔وہ اللہ ہی تو ہے جس کے علاوہ کوئی بھی عبادت کے لائق نہیں۔وہی تو حقیقی بادشاہ۔مقدس ذات۔سراپا سلامتی۔امن وامان دینے والا ۔نگہبانی کرنے والا۔غالب آنے والا۔نہایت زبردست۔بڑے زور وجبر والا۔بڑائی وکبریائی والا ہے۔

اللہ تو ان لوگوں کے شریک مقرر کرنے سے بالکل پاک ہے۔ وہی اللہ جو (تمام مخلوقات کا) خالق۔ ایجاد واختراع کرنے والا۔ صورتیں بنانے والا۔ سب اچھے سے اچھے نام اسی کے ہیں۔ ہر وہ چیز جو آسمانوں وزمین میں ہے۔ سب اس کی تسبیح (یعنی شانِ ربِ القَوِیُ کے اوصاف وکلمات) بیان کرتی ہے۔ اور وہ بہت ہی زبردست نہایت حکمت والا ہے۔

یوں تو سارا قرآن ہی اللہ کی شان کی گواہی دیتا ہے۔ یہاں پر اللہ کی شان میں بیان کردہ چند آیات کا ہی تذکرہ کیا ہے۔ اب درج ذیل آیت پر غور کریں تو پتہ چلتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے شایانِ شان عبادت بالکل ناممکن ہے۔ اللہ کے برگزیدہ بندے اور انبیاء کرام بھی سو فی صد اس معیار پر پورے نہیں اتر سکے۔ یہ اللہ جل شانہ کی رحمت ہے جو معین مدت تک دنیاوی امتحان کی گاڑی چلتی رہے گی۔

وَلَوْ يُؤَاخِذُ ٱللَّهُ ٱلنَّاسَ بِظُلْمِهِم مَّا تَرَكَ عَلَيْهَا مِن دَآبَّةٍ وَلَٰكِن يُؤَخِّرُهُمْ إِلَىٰٓ أَجَلٍ مُّسَمًّى ۖ فَإِذَا جَآءَ أَجَلُهُمْ لَا يَسْتَـْٔخِرُونَ سَاعَةً ۖ وَلَا يَسْتَقْدِمُونَ ﴿61﴾

سورۃ النحل آیت 61

اور اگر اللہ بنی نوع انسان کو ان کے ظلم پر پکڑنے لگے تو زمین پر کسی جاندار کو بھی نہ چھوڑے لیکن ایک مقرر مدت تک انہیں مہلت دیئے جاتا ہے۔ پھر جب ان کا وہ وقت آجاتا ہے تو نہ یہ ایک گھڑی پیچھے ہٹ سکتے ہیں اور نہ ہی آگے بڑھ سکتے ہیں۔

یہ بھی اللہ کی خاص شان ہے کہ وہ دنیا میں ڈھیل دیئے رکھتا ہے۔ مگر انسان اس ڈھیل کو اپنے حق میں بہتر سمجھ کر مزید گناہ کی دلدل میں پھستا چلا جاتا ہے۔ اللہ ہی بروز قیامت سب کے درمیان بہترین انصاف کرے گا۔ کسی پر ظلم نہیں کرے گا۔ وہ کسی کے آگے جوابدہ نہیں ہے۔ بلکہ سب اس کے سامنے جوابدہ ہوں گے۔

لَا يُسْـَٔلُ عَمَّا يَفْعَلُ وَهُمْ يُسْـَٔلُونَ ﴿23﴾

سورۃ الأنبیاء آیت 23

وہ جو کچھ بھی کرتا ہے اس سے پوچھا نہیں جاسکتا۔ اور وہ سارے (اس کے حضور) پوچھے جائیں گے۔

وَنَضَعُ ٱلْمَوَٰزِينَ ٱلْقِسْطَ لِيَوْمِ ٱلْقِيَٰمَةِ فَلَا تُظْلَمُ نَفْسٌ شَيْـًٔا ۖ وَإِن كَانَ مِثْقَالَ حَبَّةٍ مِّنْ خَرْدَلٍ أَتَيْنَا بِهَا ۗ وَكَفَىٰ بِنَا حَٰسِبِينَ ﴿47﴾

سورۃ الأنبیاء آیت 47

اور قیامت کے دن ہم انصاف کی ترازو قائم کریں گے پھر کسی پر کچھ بھی ظلم نہیں کیا جائے گا۔ اور اگر رائی کے دانے کے برابر بھی کوئی عمل ہوگا تو ہم اسے بھی لاحاضر کریں گے۔ اور حساب لینے کے لئے تو ہم ہی کافی ہیں۔

درج ذیل آیات بتارہی ہیں کہ لوگوں میں کچھ ایسے بھی ہیں جو اپنے خالق مالک رازق اللہ جل جلالہ کے بارے میں بغیر کسی علمی دسترس کے جھگڑا کرتے رہتے ہیں۔ ان کی یہ حجت بازی اللہ تعالیٰ کے نزدیک بالکل بے بنیاد ہے۔ جو کہ ان کے لئے کسی طرح بھی فائدے مند نہیں ہو سکتی۔ قرآن میں ایسے لوگوں پر اللہ کی سخت ناراضگی کا اظہار ہے ان پر اللہ کا غضب اور عذاب بھی ہوگا۔

قُلْ أَتُحَآجُّونَنَا فِى ٱللَّهِ وَهُوَ رَبُّنَا وَرَبُّكُمْ وَلَنَآ أَعْمَٰلُنَا وَلَكُمْ أَعْمَٰلُكُمْ وَنَحْنُ لَهُۥ مُخْلِصُونَ ﴿139﴾ لا

سورۃ البقرۃ آیت 139

کہہ دو کہ کیا تم اللہ کے بارے میں ہم سے جھگڑا کرتے ہو؟۔ حالانکہ وہی ہمارا رب ہے اور تمہارا رب بھی ہے۔ اور ہم کو ہمارے اعمال (کا) اور تم کو تمہارے اعمال (کا بدلہ مل کر رہے گا)۔ اور ہم تو خالص اسی (اللہ جل شانہ) کی عبادت کرنے والے ہیں۔

وَيُسَبِّحُ ٱلرَّعْدُ بِحَمْدِهِۦ وَٱلْمَلَٰٓئِكَةُ مِنْ خِيفَتِهِۦ وَيُرْسِلُ ٱلصَّوَٰعِقَ فَيُصِيبُ بِهَا مَن يَشَآءُ وَهُمْ يُجَٰدِلُونَ فِى ٱللَّهِ وَهُوَ شَدِيدُ ٱلْمِحَالِ ﴿13﴾ ط

سورۃ الرعد آیت 13

اور برق (یعنی بجلیاں) اور سارے فرشتے بھی اس کے خوف سے اس کی تسبیح و تعریف (یعنی شانِ ربِ القَہّار کے اوصاف و کلمات) بیان کرتے رہتے ہیں۔ اور وہی بجلیاں بھیجتا ہے پھر جس پر چاہتا ہے گرا بھی دیتا ہے۔ اور یہ لوگ اللہ کے بارے میں جھگڑا کرتے ہیں حالانکہ وہ تو بڑی قوتوں والا ہے۔

خَلَقَ ٱلْإِنسَٰنَ مِن نُّطْفَةٍ فَإِذَا هُوَ خَصِيمٌ مُّبِينٌ ﴿4﴾

سورۃ النحل آیت 4

اسی نے انسان کو نطفے (کی بوند) سے پیدا کیا۔ پھر وہ اسی (خالق مالک) کے بارے میں علانیہ جھگڑالو بن بیٹھا۔

وَلَقَدْ صَرَّفْنَا فِى هَٰذَا ٱلْقُرْءَانِ لِلنَّاسِ مِن كُلِّ مَثَلٍ ۚ وَكَانَ ٱلْإِنسَٰنُ أَكْثَرَ شَىْءٍ جَدَلًا ﴿54﴾

سورۃ الکہف آیت 54

اور البتہ یقیناً ہم نے اس قرآن میں بنی نوع انسان (کی ہدایت) کے لئے ہر مثال کی کئی طرح سے وضاحت کی ہے۔ لیکن انسان ہر چیز سے بڑھ کر جھگڑالو واقع ہوا ہے۔

وَمِنَ ٱلنَّاسِ مَن يُجَٰدِلُ فِى ٱللَّهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ وَيَتَّبِعُ كُلَّ شَيْطَٰنٍ مَّرِيدٍ ﴿3﴾

سورۃالحج آیت 3

اور لوگوں میں سے کچھ تو ایسے ہیں جو اللہ (کی شان) کے بارے میں بغیر کسی علم کے جھگڑا کرتے رہتے ہیں۔ اور ہر سرکش شیطان کی پیروی کرتے ہیں۔

وَمِنَ ٱلنَّاسِ مَن يُجَٰدِلُ فِى ٱللَّهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ وَلَا هُدًى وَلَا كِتَٰبٍ مُّنِيرٍ ﴿8﴾

سورۃالحج آیت 8

اور لوگوں میں سے کچھ تو ایسے ہیں جو اللہ (کے اوصاف) کے بارے میں بغیر کسی علم کے۔ بغیر کسی ہدایت کے۔ اور بغیر کسی واضح کتاب (یعنی بغیر قرآنی دلیل) کے جھگڑا کرتے ہیں۔

أَوَلَمْ يَرَ ٱلْإِنسَٰنُ أَنَّا خَلَقْنَٰهُ مِن نُّطْفَةٍ فَإِذَا هُوَ خَصِيمٌ مُّبِينٌ ﴿77﴾

سورۃیس آیت 77

کیا انسان یہ نہیں دیکھتا بھالتا کہ ہم نے اس کو نطفے سے پیدا کیا پھر (جوان ہوا تو) یکایک وہ کھلم کھلا جھگڑالو بن بیٹھا۔

وَٱلَّذِينَ يُحَآجُّونَ فِى ٱللَّهِ مِنۢ بَعْدِ مَا ٱسْتُجِيبَ لَهُۥ حُجَّتُهُمْ دَاحِضَةٌ عِندَ رَبِّهِمْ وَعَلَيْهِمْ غَضَبٌ وَلَهُمْ عَذَابٌ شَدِيدٌ ﴿16﴾

سورۃالشوری آیت 16

اور بعد اس کے کہ (اہلِ ایمان نے اللہ کے) اس (حکم) کو عملی طور پر قبول کر لیا ہے (تو اب) جو لوگ اللہ کے بارے میں جھگڑا کرتے ہیں ان کی حجت بازی ان کے رب کے نزدیک بالکل بے بنیاد ہے اور ایسوں پر (اللہ کا) غضب ہے اور ان کے لئے سخت عذاب ہے۔

اور قرآن کے واقعات اور اس کی آیات میں تو ہر اس شخص کے لئے عبرت و نصیحت ہے جو دل کی (آگاہی) رکھتا ہے اور ہمہ تن متوجہ ہو کر سنتا ہے۔

وَكَمْ أَهْلَكْنَا قَبْلَهُم مِّن قَرْنٍ هُمْ أَشَدُّ مِنْهُم بَطْشًا فَنَقَّبُوا۟ فِى ٱلْبِلَٰدِ هَلْ مِن مَّحِيصٍ ﴿36﴾ إِنَّ فِى ذَٰلِكَ لَذِكْرَىٰ لِمَن كَانَ لَهُۥ قَلْبٌ أَوْ أَلْقَى ٱلسَّمْعَ وَهُوَ شَهِيدٌ ﴿37﴾

سورۃق آیت ۳۶۔۳۷

اور ہم نے ان سے پہلے کتنی ہی اُمتیں ہلاک کر ڈالیں جو قوت وطاقت میں ان سے کہیں بڑھ کر تھیں۔ وہ تو شہروں میں بھی خوب چلے پھرے کہ کیا کہیں بھاگنے کی کوئی جگہ ہے؟۔ بیشک اس میں ہر اس شخص کے لئے عبرت و نصیحت ہے جو دل کی (آگاہی) رکھتا ہے اور ہمہ تن متوجہ ہو کر سنتا ہے۔

اور یہ بھی ایک تلخ حقیقت ہے کہ کسی انسان نے بھی اللہ کا حکم (من و عن) پورا نہیں کیا۔ جس طرح پورا کرنے کا حق ہے۔

قُتِلَ ٱلۡإِنسَٰنُ مَآ أَكۡفَرَهُۥ ﴿17﴾ مِنۡ أَيِّ شَيۡءٍ خَلَقَهُۥ ﴿18﴾ مِن نُّطۡفَةٍ خَلَقَهُۥ فَقَدَّرَهُۥ ﴿19﴾ ثُمَّ ٱلسَّبِيلَ يَسَّرَهُۥ ﴿20﴾ ثُمَّ أَمَاتَهُۥ فَأَقۡبَرَهُۥ ﴿21﴾ ثُمَّ إِذَا شَآءَ أَنشَرَهُۥ ﴿22﴾ كَلَّا لَمَّا يَقۡضِ مَآ أَمَرَهُۥ ﴿23﴾

سورۃ عبس آیت 17

انسان غارت ہو جائے یہ کیسا بڑا ناشکرا ہے۔؟۔ اس کو (اللہ نے) کس چیز سے پیدا کیا؟۔ نطفے سے بنایا ۔ پھر اس کا اندازہ مقرر کر دیا۔ پھر اس کے لئے راستہ آسان کر دیا۔ پھر اسے موت دیدی پھر قبر میں دفن کرا دیا۔ پھر جب چاہے گا اسے دوبارہ زندہ کر دے گا۔ ہر گز نہیں (بلکہ اللہ نے) اس کو جو حکم دیا تھا اس نے اس کو (من و عن) پورا نہیں کیا۔

اللہ صرف یہی چاہتا ہے کہ لوگ اس کی صفات کے پیشِ نظر اس کے ساتھ حقیقی تعلق استوار کر لیں۔ تاکہ عارضی نہیں بلکہ ابدی رحمت کے مستحق ہو جائیں۔

وَمَا خَلَقْتُ ٱلْجِنَّ وَٱلْإِنسَ إِلَّا لِيَعْبُدُونِ﴿56﴾ مَآ أُرِيدُ مِنْهُم مِّن رِّزْقٍ وَمَآ أُرِيدُ أَن يُطْعِمُونِ﴿57﴾ إِنَّ ٱللَّهَ هُوَ ٱلرَّزَّاقُ ذُو ٱلْقُوَّةِ ٱلْمَتِينُ﴿58﴾

سورۃ الذاریات آیت 56

اور میں نے جنوں اور انسانوں کو محض اس لئے پیدا کیا ہے کہ میری عبادت کریں۔ میں ان سے روزی کا طالب نہیں اور نہ یہ چاہتا ہوں کہ مجھے کھلائیں۔ بیشک اللہ ہی تو رزق دینے والا بے پناہ قوت والا نہایت مضبوط ہے۔

وَأَمَّا ٱلَّذِينَ ٱبْيَضَّتْ وُجُوهُهُمْ فَفِى رَحْمَةِ ٱللَّهِ هُمْ فِيهَا خَٰلِدُونَ﴿107﴾

سورۃ آل عمران آیت 107

اور جن لوگوں کے چہرے سفید ہوں گے وہ اللہ کی رحمت میں ہوں گے اور اسی میں ہمیشہ رہیں گے۔

قرآنی حقانیت:

یہ بھی اسی کی شانِ کریمی ہے کہ قرآن بنی نوع انسان کے لئے ایک ایسا معجزہ بنادیا۔ جو ہر طرح سے۔ ہر زمانے میں انسانوں کے لئے ہدایت کا ذریعہ بنتا رہے گا۔ اور انسان جیسے جیسے ترقی کی راہوں پہ گامزن ہوگا۔ اس سے قرآن کو مزید سمجھنے میں مدد ملے گی۔ ارشاد ہے

ذَٰلِكَ نَتْلُوهُ عَلَيْكَ مِنَ ٱلْـَٔايَٰتِ وَٱلذِّكْرِ ٱلْحَكِيمِ ﴿58﴾

سورۃ آل عمران آیت 58

یہ آیات تو حکمت سے بھری نصیحتیں ہیں جو ہم تمہیں پڑھ کر سناتے ہیں۔

سَنُرِيهِمْ ءَايَٰتِنَا فِى ٱلْـَٔافَاقِ وَفِىٓ أَنفُسِهِمْ حَتَّىٰ يَتَبَيَّنَ لَهُمْ أَنَّهُ ٱلْحَقُّ ۗ أَوَلَمْ يَكْفِ بِرَبِّكَ أَنَّهُۥ عَلَىٰ كُلِّ شَىْءٍ شَهِيدٌ ﴿53﴾

سورۃ فصلت آیت 53

ہم عنقریب ان کو آفاق میں اور خود ان کی ذات میں بھی اپنی ایسی نشانیاں دکھائیں گے یہاں تک کہ ان پر واضح ہو جائے گا کہ (قرآن ہی) حق سچ ہے۔ کیا ان کو رب کی یہ بات کافی نہیں کہ وہ ہر چیز پر شاہد ہے۔

بہت سی باتیں ایسی تھیں جو پہلے انسان کی سمجھ سے بالاتر تھیں۔اس دور میں وہ باآسانی سمجھ میں آ رہی ہیں۔ جیسے کی درج ذیل آیات ملاحظہ کریں

ٱلْيَوْمَ نَخْتِمُ عَلَىٰٓ أَفْوَٰهِهِمْ وَتُكَلِّمُنَآ أَيْدِيهِمْ وَتَشْهَدُ أَرْجُلُهُم بِمَا كَانُوا۟ يَكْسِبُونَ ﴿65﴾

سورۃ یٰس آیت 65

آج ہم ان کے مونہوں پر مہر لگا دیں گے اور جو کچھ بھی یہ کرتے رہے تھے ان کے ہاتھ ہم سے بیان کر دیں گے۔اور ان کے پاؤں (اس پر) گواہی دیں گے۔

حَتَّىٰٓ إِذَا مَا جَآءُوهَا شَهِدَ عَلَيْهِمْ سَمْعُهُمْ وَأَبْصَٰرُهُمْ وَجُلُودُهُم بِمَا كَانُوا۟ يَعْمَلُونَ ﴿20﴾

سورۃ فصلت آیت 20

یہاں تک کہ جب اس (دوزخ) کے پاس پہنچ جائیں گے تو ان کے کان اور آنکھیں اور ان کی کھالیں ان کے خلاف ان کے عملوں کی شہادت دیں گی۔

پہلے لوگ ان آیات پر اعتراض کرتے تھے۔کہ ہاتھ۔پاؤں۔کان۔آنکھیں اور کھالیں کیسے بات کر سکتی ہیں۔ان کی تو زبان نہیں۔پھر جیسے جیسے دور بدلتے ہوئے سپیکر ایجاد ہوا تو بات سمجھ میں آ گئی ۔کہ اگر سپیکر بغیر زبان کے بات کر سکتا ہے۔تو۔ہاتھ۔پاؤں۔کان۔آنکھیں اور کھالیں بھی ایسے ہی بات کر سکتی ہیں۔اب سورۃ فصلت کی چند آیات دیکھیں۔

قَالَ قَآئِلٌ مِّنْهُمْ إِنِّى كَانَ لِى قَرِينٌ ﴿51﴾ لايَقُولُ أَءِنَّكَ لَمِنَ ٱلْمُصَدِّقِينَ ﴿52﴾ أَءِذَا مِتْنَا وَكُنَّا تُرَابًا وَعِظَٰمًا أَءِنَّا لَمَدِينُونَ ﴿53﴾ قَالَ هَلْ أَنتُم مُّطَّلِعُونَ ﴿54﴾ فَٱطَّلَعَ فَرَءَاهُ فِى سَوَآءِ ٱلْجَحِيمِ ﴿55﴾ قَالَ تَٱللَّهِ إِن كِدتَّ لَتُرْدِينِ ﴿56﴾ لا وَلَوْلَا نِعْمَةُ رَبِّى لَكُنتُ مِنَ ٱلْمُحْضَرِينَ ﴿57﴾

سورۃ الصافات آیت 51 تا 57

ایک کہنے والا ان میں سے کہے گا کہ میرا ایک ساتھی تھا۔جو کہتا تھا کہ کیا تم بھی ایسی باتوں کی تصدیق کرنے والوں میں ہو۔کہ جب ہم مر جائیں گے اور مٹی اور ہڈیاں ہو جائیں گے تو کیا ہمیں یقیناً جزا و سزا ملے گی؟۔کہے گا کہ کیا تم (اس کو) جھانک کر دیکھنا چاہتے ہو؟۔پھر وہ (خود ہی) جھانکے گا تو اسے دوزخ کے بیچوں بیچ دیکھ لے گا۔کہے گا قسم ہے اللہ کی کہ تُو تو مجھے ہلاک ہی کر چکا ہوتا۔اگر میرے رب کی مہربانی نہ ہوتی تو میں بھی (آج) ان (عذاب میں) حاضر کئے جانے والوں میں ہوتا۔

ان آیات میں ایک دوست کا۔جنت سے جہنم میں جھانکنا۔اور پھر ان میں ایک آدمی ڈھونڈ نکالنے کا ذکر ہے۔یہ بھی سمجھ سے بالاتر تھا۔جو آج موبائل فون ویڈیو کال کے ذریعے سمجھ میں آ چکا ہے۔

اس کے علاوہ اور بھی بہت سی باتیں ہیں جو پہلے مبہم تھیں اب واضح ہیں۔ایسے ہی مستقبل میں بہت سی باتیں واضح ہو جائیں گی۔جو آج ہماری سمجھ سے باہر ہیں۔درج ذیل مضمون بھی اسی کے پیشِ نظر لکھا گیا ہے۔غور سے پڑھنے پر ہو سکتا ہے۔کچھ ایسی باتیں صاف سمجھ میں آنے لگیں۔جو پہلے غیر واضح تھیں۔

اک موازنہ:

اس موجودہ دور میں ہر کوئی کمپیوٹر سے اچھی طرح واقف ہے۔اور اس کو پروگرام کرنا اور اسے اپنی مرضی کے مطابق خودکار (آٹومیٹک) طریقے سے کام لینا ایک معمول بن چکا ہے۔ان پروگراموں کا کچھ حصہ تو ایسا ہوتا ہے جو اس چیز (ڈیوائس) میں ودیعت کر دیا جاتا ہے یعنی تبدیل نہیں کیا جا سکتا۔اور کچھ حصہ قابلِ اختیار (ویری ایبل) رکھا جاتا ہے کہ صارف اپنے اختیار سے اسے استعمال کر سکے۔پھر اس کے قابلِ اختیار حصے میں کچھ تغیر و تبدل کرتے ہوئے اس سے خودکار (آٹومیٹک) طریقے سے کام لیا جاتا ہے۔اور حضرتِ انسان اس خودکاری (آٹومیشن) پر پھولے نہیں سماتا۔روز بروز اچھے سے اچھے پروگرام بنائے جاتے ہیں۔پھر ان کو ہوا کے ذریعے اس چیز (ڈیوئس) تک بھیجا جاتا ہے۔پھر اسی

پروگرام میں نیا کچھ کرکے تجدید (اپڈیٹ) بھی کیا جاتا ہے۔اور جدّت پیدا کے فخر کیا جاتا ہے کہ اس نے بہت بڑا کارنامہ کر دکھایا۔اتنا کچھ کرنے کے باوجود

اس کے سارے کے سارے پروگرام اس وقت دھرے کے دھرے رہ جاتے ہیں۔جب بجلی اور بیٹری نہیں ہوتی۔

لیکن اللہ جل جلالہ کی اعلیٰ وارفع شان تو ملاحظہ کریں۔کہ پہلے تو بغیر کسی مادے کے اس پوری کائنات کو بنادیا۔جیسے کہ ارشاد ہے۔

بَدِيعُ ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلۡأَرۡضِۖ وَإِذَا قَضَىٰٓ أَمۡرٗا فَإِنَّمَا يَقُولُ لَهُۥ كُن فَيَكُونُ ﴿117﴾

سورۃ البقرۃ آیت ۱۱۷

وہ آسمانوں اور زمین کو (بغیر کسی مادے کے پیدا کرنے والا) اعلیٰ وانوکھا موجد ہے۔اور جب بھی وہ کسی کام کا فیصلہ کرلیتا ہے تو صرف (اتنا) کہتا ہے کہ ہو جا۔تو وہ فوری ہو جاتا ہے۔

بَدِيعُ ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلۡأَرۡضِۖ أَنَّىٰ يَكُونُ لَهُۥ وَلَدٞ وَلَمۡ تَكُن لَّهُۥ صَٰحِبَةٞۖ وَخَلَقَ كُلَّ شَيۡءٖۖ وَهُوَ بِكُلِّ شَيۡءٍ عَلِيمٞ ﴿101﴾ ذَٰلِكُمُ ٱللَّهُ رَبُّكُمۡۖ لَآ إِلَٰهَ إِلَّا هُوَۖ خَٰلِقُ كُلِّ شَيۡءٖ فَٱعۡبُدُوهُۚ وَهُوَ عَلَىٰ كُلِّ شَيۡءٖ وَكِيلٞ ﴿102﴾ لَّا تُدۡرِكُهُ ٱلۡأَبۡصَٰرُ وَهُوَ يُدۡرِكُ

ٱلْأَبْصَٰرَ ۖ وَهُوَ ٱللَّطِيفُ ٱلْخَبِيرُ ﴿103﴾ قَدْ جَآءَكُم بَصَآئِرُ مِن رَّبِّكُمْ ۖ فَمَنْ أَبْصَرَ فَلِنَفْسِهِۦ ۖ وَمَنْ عَمِىَ فَعَلَيْهَا ۚ وَمَآ أَنَا۠ عَلَيْكُم بِحَفِيظٍ ﴿104﴾

سورۃ الانعام آیت ۱۰۱ تا ۱۰۴

وہ آسمانوں اور زمین کو (بغیر کسی مادے کے پیدا کرنے والا) اعلیٰ و انوکھا موجد ہے۔ اس کے اولاد کیسے ہو سکتی ہے جب کہ اس کی کوئی شریکِ حیات ہی نہیں؟۔ اور اسی نے ہر ایک چیز کو پیدا کیا ہے اور وہ ہر چیز سے اچھی طرح باخبر ہے۔ یہی اللہ تو تمہارا رب ہے اس کے علاوہ کوئی بھی عبادت کے لائق نہیں۔ وہی ہر ایک چیز کا پیدا کرنے والا ہے پس اسی کی عبادت کرو اور وہ ہر چیز کا وکیل و کفیل ہے۔ نگاہیں اسے نہیں پا سکتیں اور وہ سب نگاہوں کا بخوبی ادراک کر لیتا ہے۔ اور وہ بہت باریک بین ہر طرح کی خبر رکھنے والا ہے۔ یقیناً تمہارے رب کی طرف سے تمہارے پاس بصائر و دلائل آ چکے ہیں۔ پھر جس نے (آنکھیں کھول کے) اچھے سے دیکھ لیا تو اس نے اپنا ہی بھلا کیا اور جو (آنکھیں موند کے) اندھا بنا رہا تو اس نے اپنا ہی نقصان کیا۔ اور میں تمہارے اوپر کوئی نگہبان نہیں ہوں۔

اور پھر نے اس ساری کائنات کے کل ذرّوں جن کی گنتی دنیا کا کوئی بڑے سے بڑا کمپوٹر بھی نہیں کر سکتا ۔اس کے ہر ایک ذرّے کو ایسا بہترین پروگرام دیا (ہدایت بھیجی)۔ کہ

ٱلَّذِى خَلَقَ فَسَوَّىٰ ﴿2﴾ص لا وَٱلَّذِى قَدَّرَ فَهَدَىٰ ﴿3﴾ص لا

سورۃ الاعلیٰ آیت ۲۔۳

جس نے (ہر چیز کو) پیدا کیا پھر (سب کچھ) مناسب سنوار دیا۔اور جس نے (ہر شے کا) اندازہ مقرر کر دیا (پھر ہر نوعیت کی) ہدایت دے دی۔

کہ اس دنیا میں جتنے بھی اعلیٰ سے اعلیٰ پروگرام بن سکتے ہیں۔اس کے سامنے ہیچ ہوں گے۔یہ بات بھی توجہ طلب ہے کہ اس ذرّے میں ایسی باکمال مشین موجود ہے جو اتنے بڑے متنوع پروگرام کو محفوظ کیے ہوئے ہے۔اور اس میں بوقتِ ضرورت مختلف نوعیت کے کام کرنے کی صلاحیت بھی موجود ہے۔ وہ ایک ایسا مکمل خودکار (آٹو میٹک) پروگرام ہے۔کہ نہ اسے کسی بجلی اور بیٹری کی ضرورت ہے اور نہ ہی کسی مخلوق کا محتاج ہے۔اس چھوٹے سے ذرّے کے اندر ہی ہر وہ چیز بہم موجود ہے جو ماحول کے سازگار ہونے کی دیر ہے۔کہ اس کا خودکار (آٹو میٹک) نظام حرکت میں آجاتا ہے۔یہ اللہ کا وضع کردہ پروگرام حیوانات۔نباتات۔جمادات اور ہر تخلیق شدہ چیز کے ذرّے ذرّے میں ودیعت کر دیا گیا ہے ۔جو بتدریج انسانوں کی سمجھ میں آرہا ہے اور ابھی مزید آئے گا وگرنہ پرانے لوگ تو ایسی بہت ساری چیزوں سے نابلد تھے۔اور یہ ایسا پروگرام ہے جو ہر چیز اور ہر نوع کے لئے مختلف ہے۔اسے اللہ کے علاوہ کوئی بھی تبدیل نہیں کر سکتا۔

مثال کے طور پر آکسیجن ہی کو لے لیں۔جب سے حیات اس کرّہ عرض پر موجود ہے۔آکسیجن بھی تب سے ہے۔لیکن پہلے لوگ آکسیجن سے بالکل ناواقف تھے۔آہستہ آہستہ انسانوں کی کھوج کے

نتیجے میں وضاحت ہوتی چلی گئی۔اس سے یہ بات بھی واضح ہو جاتی ہے کہ کھوج کے نتیجے میں کسی چیز کا علم حاصل ہو جانا اللہ ہی کی دین ہے۔انسان کا کمال نہیں۔اور یہ بھی کہ اللہ کسی کی کوشش کو رائیگان نہیں جانے دیتا۔اور یہ بھی کہ جب اللہ چاہتا ہے دیتا ہے وگرنہ پہلے لوگ بھی تو اسی دنیا کا حصہ تھے مگر نہیں جانتے تھے۔اب بھی جو موجودہ علم ہے اس کے مطابق کی آکسیجن کا ہر طرح سے ادراک کرنا تو بہت ہی مشکل ہے۔ابھی تو اور بھی بہت سارے عقدے کھلیں گے۔پھر بھی کچھ ثابت شدہ حقائق پر اگر نظر ڈالیں۔اور اندازہ لگا سکتے ہیں کہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ کے دیے ہوئے اس پروگرام کی ایک جھلک کیسی ہے؟۔

آکسیجن کو ہی لیجئے:۔

اس کی پیدائش۔ علم کیمیاء (کیمسٹری) میں اس کے آمیزے اور مرکبات۔الیکٹرک کے زیر اثر اس کی خصوصیات۔مقناطیسی ماحول میں اس کا ردعمل۔اس پر مختلف طرح کی تابکاری (ریڈی ایشن) کے اثرات۔اس کی اوزون میں تبدیلی۔ جلتی آگ میں اس کا کردار۔چیزوں کی نشوونما میں اس کا حصہ ۔نظامِ تنفس میں بھرپور کردار۔ مثبت اور منفی درجہ حرارت کے اس پر اثرات۔ سمندر کا ایک ایسا جز ۔جو دوستی میں پانی اور دشمنی میں سخت ترین آگ۔اس کی کرۂ ارض پر غیر موجودگی سے ہر شے فنا ہو جانے کے انکشافات۔ غرض ایسی کافی چیزیں اور بھی ہیں۔جو معلوم ہو چکی ہیں اور بے شمار حقائق ابھی

ایسے بھی ہیں جو فی الحال ہماری دسترس سے ہی باہر ہیں۔اسی طرح ہر ایک عنصر اور غیر عنصر کی مختلف خصوصیات۔جن میں سے بعض تو عیاں ہو چکی ہیں۔اور بہت ساری ابھی معلوم بھی نہیں ہو سکیں۔

ہمیں یہ بات ذہن نشین کر لینی چاہیے کہ۔ آسمانوں اور زمینوں کی فطری طاقتوں کو مسخر کرنے والا آج کا انسان جتنا مرضی ترقی کر لے۔حقیقت میں کچھ بھی نہیں۔کیونکہ اس کی تمام کوششیں منشائے ایزدی کی تائید کے بغیر ہیچ ہیں۔اور اس کے تمام ارادے اللہ کی مدد کے بغیر ناممکن!۔ کسی کو بھی اللہ کا دروازہ کھٹکھٹائے بغیر چارہ نہیں۔اللہ تبارک وتعالیٰ خلّاقُ عالمین ہے۔اور قادرِ مطلق ہے۔وہ اپنی ذات و صفات میں آپ یکتا ہے۔ارحم الراحمین ہے۔اور

یہ سارے کا سارا کمال تو اس پروگرام کے ودیعت کرنے والے اس اللہ جل شانہ کا ہے۔جس کے علاوہ کوئی بھی عبادت کے قابل نہیں ہے۔

اگر ہم اللہ کے اس ودیعت کردہ۔پروگرام میں سے کچھ معلوم کر بھی لیتے ہیں۔تو یہ کوئی کمال کی بات نہیں۔ہماری ہلکی سی محنت و کوشش سے بے بہا مِل جانا۔اس اللہ جل شانہ کا انعام نہیں تو اور کیا ہے ؟۔یہ سب کچھ صرف اس کی عطا اور مرضی سے ہی ممکن ہوتا ہے۔وہ جب چاہتا ہے۔جس قدر چاہتا ہے۔عطا کر دیتا ہے۔یہی تو بس حقیقت ہے۔جو ہماری بصیرت سے اوجھل ہے

اور یہ تو اکثر اوقات سنا ہی ہوگا۔ اور بارہا ایسا ہوا ہے۔ کہ ہم تو کوئی اور چیز بنانے میں مصروف تھے۔ کہ بن کچھ اور ہی گیا۔ ہم تو کسی اور چیز کی تلاش میں تھے کہ یکایک کوئی نئی اور بالکل الگ تھلگ قسم کی منفرد ایجاد مل گئی۔

وہ تو در حقیقت۔ اللہ کی طرف سے ہی ایک اشارہ اور رہنمائی ہوتی تھی۔ کہ اس طرف جاؤ۔ اس راستے چلو۔ کہ ادھر جانے سے کافی کچھ پانے اور حاصل ہو جانے کا امکان لازماً موجود ہے۔

اور پھر اسے پا لینے کے بعد حضرتِ انسان نے اسے اپنی ہی کوشش گردانا۔ اور عطا کرنے والی اللہ کی اس عظیم ہستی کو یکسر نظر انداز کر دیا۔ اس کا کہیں بھی تذکرہ نہیں کیا۔

بات ہو رہی تھی پروگرام ودیعت کرنے کے بارے میں۔ ذرا ذہن پہ زور دو۔ اور سوچو کہ اتنے بڑے (ہیوج) کام کے لئے۔ کہ اِن اَن گنت اقسام کے ایک ایک ذرّے کو اگر پروگرام ودیعت کرنا (یعنی بھیجنا) ہو۔ تو اتنا زیادہ وقت درکار ہوگا۔ کہ شمار سے باہر۔ جو کہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے صرف کُن کہنے پر ہی سب کچھ ہو گیا۔

هُوَ ٱلَّذِى يُحْىِۦ وَيُمِيتُ ۖ فَإِذَا قَضَىٰٓ أَمْرًا فَإِنَّمَا يَقُولُ لَهُۥ كُن فَيَكُونُ ﴿68﴾ ع7

سورۃ غافر آیت ۶۸

وہی تو ہے جو زندہ کرتا اور مارتا ہے۔ پھر جب وہ کسی کام کا فیصلہ کر لیتا ہے تو اس سے صرف اتنا کہہ دیتا ہے کہ ہو جا تو وہ (فوراً) ہو جاتا ہے۔

اور اللہ جل شانہ کے اس پروگرام دینے (یعنی ودیعت کرنے اور بھیجنے) کو ہی۔ وحّی خفی۔ کہتے ہیں۔ خفی کا مطلب ہے خفیہ: جو انسانوں کی پہنچ سے ہی بہت دور ہو۔ اور یہ وحی ہر تخلیق کردہ چیز اور نوع کی طرف کی گئی۔ اور یہ اللہ جل شانہ کا ایسا کامل پروگرام ہے۔ کہ ایک دفعہ دے دیا۔ تو اس میں کسی تبدیلی کی ضرورت نہیں پڑتی۔ شروع سے وہی چلتا آ رہا ہے۔ ہاں اگر اللہ اس پروگرام میں کوئی بھی تبدیلی کرنا بھی چاہے۔ تو اس ذات بابرکات کے لئے یہ ذرا بھی مشکل نہیں۔ وہ ایسی تبدیلی بھی کر سکتا ہے کہ دنیا کا سارا نظام جوں کا توں چلتا رہے۔ اور کسی کو کان وکان خبر بھی نہ ہو۔ اور ایسی بھی کہ دنیا کا سارا نظام متاثر ہو جائے۔ ساری کی ساری ایجادات بے کار ہو جائیں۔ اور انسان کو نئے سرے سے عقل کے گھوڑے دوڑانا پڑیں۔ اور تگ و دو کرنا پڑے۔ مگر اللہ سبحانہ وتعالیٰ بنی نوع انسان کے لئے بہت ہی شفیق محسن ہے۔ کہ اسے مشکل میں نہیں ڈالتا۔ جیسا کہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے۔

مَا يُبَدَّلُ ٱلْقَوْلُ لَدَىَّ وَمَآ أَنَا۠ بِظَلَّٰمٍ لِّلْعَبِيدِ ﴿29﴾ ع2

سورۃ ق آیت 29

ہمارے ہاں بات بدلا نہیں کرتی اور نہ ہی ہم بندوں پر ظلم کرنے والے ہیں۔

سُنَّةَ ٱللهِ فِى ٱلَّذِينَ خَلَوْاْ مِن قَبْلُ ۖ وَلَن تَجِدَ لِسُنَّةِ ٱللهِ تَبْدِيلًا ﴿62﴾

سورۃ الأحزاب آیت 62

پہلے گزر چکے لوگوں کے بارے میں بھی اللہ کی یہی سنت رہی ہے۔ اور تم اللہ کی سنت میں کوئی رد وبدل نہ پاؤ گے۔

شروع میں تو انسان کو قدم قدم پر اللہ کی طرف سے ہدایت ملتی رہی۔ اسے تو یہ بھی معلوم نہ تھا کہ مردہ انسانی جسم کو چھپانا اور دفنانا کیسے ہے۔ اس کی رہنمائی بھی اللہ جل شانہ نے ایک پرندے کے ذریعے فرمائی۔ جیسا کہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے۔

وَلَوْ تَرَىٰٓ إِذْ وُقِفُواْ عَلَى ٱلنَّارِ فَقَالُواْ يَٰلَيْتَنَا نُرَدُّ وَلَا نُكَذِّبَ بِـَٔايَٰتِ رَبِّنَا وَنَكُونَ مِنَ ٱلْمُؤْمِنِينَ ﴿27﴾ بَلْ بَدَا لَهُم مَّا كَانُواْ يُخْفُونَ مِن قَبْلُ ۖ وَلَوْ رُدُّواْ لَعَادُواْ لِمَا نُهُواْ عَنْهُ وَإِنَّهُمْ لَكَٰذِبُونَ ﴿28﴾ وَقَالُوٓاْ إِنْ هِىَ إِلَّا حَيَاتُنَا ٱلدُّنْيَا وَمَا نَحْنُ بِمَبْعُوثِينَ ﴿29﴾ وَلَوْ تَرَىٰٓ إِذْ وُقِفُواْ عَلَىٰ رَبِّهِمْ ۚ قَالَ أَلَيْسَ هَٰذَا بِٱلْحَقِّ ۚ قَالُواْ بَلَىٰ وَرَبِّنَا ۚ قَالَ فَذُوقُواْ ٱلْعَذَابَ بِمَا كُنتُمْ تَكْفُرُونَ ﴿30﴾ ع3 قَدْ خَسِرَ ٱلَّذِينَ كَذَّبُواْ بِلِقَآءِ ٱللهِ ۖ حَتَّىٰٓ إِذَا جَآءَتْهُمُ ٱلسَّاعَةُ بَغْتَةً قَالُواْ يَٰحَسْرَتَنَا عَلَىٰ مَا فَرَّطْنَا فِيهَا وَهُمْ يَحْمِلُونَ أَوْزَارَهُمْ عَلَىٰ ظُهُورِهِمْ ۚ أَلَا سَآءَ مَا يَزِرُونَ ﴿31﴾

سورۃ المائدۃ آیت ۲۷ تا ۳۱

تم ان اہلِ کتاب کو آدم کے دو بیٹوں کا سچا واقعہ پڑھ کر سنا دو جب ان دونوں نے قربانی کی ان میں سے ایک کی قربانی تو قبول ہو گئی اور دوسرے کی نہ ہوئی۔ (حسد کی بنا پر) اس (قابیل) نے کہا کہ میں تجھے ضرور قتل کر دوں گا۔ (ہابیل) کہنے لگا یقینی طور پر اللہ صرف تقویٰ والوں کا عمل ہی قبول کیا کرتا ہے۔ اگر تو مجھے قتل کرنے کے لئے ہاتھ بڑھائے گا تو میں تجھ کو قتل کرنے کے لئے ہاتھ نہیں بڑھاؤں گا۔ میں تو اس اللہ سے ڈرتا ہوں جو تمام جہانوں کا رب ہے۔ میں چاہتا ہوں کہ میرے گناہ اور اپنے گناہ تو ہی اپنے سر لے لے اور دوزخیوں میں ہو جائے۔ اور ظالم لوگوں کی یہی جزا ہے۔ پھر اس کے نفس نے اسے اپنے بھائی کے قتل پر آمادہ کر لیا چنانچہ اس نے اسے قتل کر ڈالا پس وہ خسارہ اٹھانے والوں میں سے ہو گیا۔ پھر اللہ نے ایک کوّا بھیجا جو زمین کریدنے لگا تاکہ اسے دکھلائے کہ اپنے بھائی کی لاش کو کیسے چھپایا جائے؟۔ کہنے لگا کہ افسوس ہے مجھ پر میں تو اس کوّے بھی زیادہ گیا گزرا ہو گیا کہ اپنے بھائی کی لاش (اس طرح) چھپا دیتا۔ پھر وہ پشیمان ہونے والوں میں سے ہو گیا۔

چونکہ شروعات میں انسان کو ہر طرح سے رہنمائی کی ضرورت تھی۔ اس لئے اس میں عارضی و مستقل دونوں طرح کی ہدایات شامل ہوتی تھیں۔ عارضی ہدایات میں ایسی باتیں بھی شامل ہوتی تھیں۔ جو کہ روزمرّہ معمول سے تعلق رکھتی تھیں۔ جیسے کاشتکاری کرنا۔ مختلف اجناس کی کھیتی باڑی

کرنا۔ نہریں و نالے بنانا۔ پودے لگانا۔ بری و بحری شکار کرنا۔ کھانا بنانے کے سارے لوازمات۔ عمارتیں بنانا۔ پہاڑ تراشنا وغیرہ وغیرہ۔

حضرت نوح علیہ السلام کو لکڑی کا کام کرنا سکھایا گیا۔

حضرت داؤد علیہ السلام کو لوہے کے کام میں مہارت عطا فرمائی گئی۔

لوگوں نے یہ کام تو بہت جلد سیکھ لئے۔ پھر ایک وقت ایسا آگیا کہ اس عارضی ہدایت کی ضرورت اس لئے نہ رہی۔ کہ لوگ اس سے اچھی طرح مانوس ہو چکے تھے۔ اور مہارت بھی حاصل کر چکے تھے۔ مگر اس پروگرام کا مستقل حصہ جو ہدایت پر مبنی تھا۔ اور جو عموماً ہر نبی کے دور میں ایک ہی رہا۔ اور شاید تھوڑے سے تغیر و تبدل کے علاوہ۔ جسکے بارے اللہ ہی بہتر جانتا ہے۔ کوئی بھی اس بارے حتمی لحاظ سے نہیں کہہ سکتا۔ گمان اغلب ہے کہ کسی بھی دور میں جسے زیادہ تبدیل نہیں کیا گیا۔ یہ وحی جلی ایک ایسا پروگرام جو انبیاء علیہ السلام کے ذریعے لوگوں کی ہدایت کی لئے بھیجا گیا اس کی بہترین مثال قرآن کریم ہے۔ اس میں بنی نوع انسان اور جِنّات دونوں کی جانچ پرکھ اور آزمائش کے لئے ہدایت موجود ہے۔

جنّات:

اللہ جل شانہ نے بنی نوع انسان کو کھنکھناتے (بجنے والے) سڑے ہوئے گارے سے پیدا کیا ہے اور جنوں کو اس نے انسانوں سے بہت پہلے آگ کی لُو (یعنی بے دھوئیں کی آگ) سے پیدا کیا۔ دیکھئے ارشادِ باری تعالیٰ۔

وَلَقَدْ خَلَقْنَا ٱلْإِنسَٰنَ مِن صَلْصَٰلٍ مِّنْ حَمَإٍ مَّسْنُونٍ ﴿26﴾ وَٱلْجَآنَّ خَلَقْنَٰهُ مِن قَبْلُ مِن نَّارِ ٱلسَّمُومِ ﴿27﴾

سورۃ الحجر آیت ۲۶۔۲۷

اور البتہ یقیناً ہم نے بنی نوع انسان کو کھنکھناتے (بجنے والے) سڑے ہوئے گارے سے پیدا کیا ہے۔ اور جنوں کو ہم نے اس سے بھی پہلے آگ کی لُو (یعنی بے دھوئیں کی آگ) سے بنایا تھا۔

وَخَلَقَ ٱلْجَآنَّ مِن مَّارِجٍ مِّن نَّارٍ ﴿15﴾

سورۃ الرحمٰن آیت ۱۵

اور جنات کو آگ کی لُو (یعنی بے دھوئیں کی آگ) سے پیدا کیا۔

اور ان کی جنس سے متعلق ساری ضروری ہدایات بھی ان کو دے دی تھیں۔ معلوم نہیں کہ ان کا زمانہ کب سے شروع ہوا۔ اور شیطان جس کا نام عزازیل ہے اور جسے قرآن میں ابلیس کہا گیا ہے وہ جنوں میں سے ہے۔ یہ تو اللہ جل شانہ کو معلوم ہے کہ وہ عبادت کی اعلیٰ بلندیوں پر پہنچتے ہوئے

فرشتوں کی صف میں شامل تھا یا پھر اس وقت جن اور فرشتے اکٹھے ہوا کرتے تھے۔اور یہ ابلیس حضرت آدمؑ کو بنانے کے وقت موجود تھا۔اور جب اسے سجدے کا حکم دیا گیا تھا تو اس نے اپنے آپ کو برتر سمجھتے ہوئے رب کے حکم کی نافرمانی کر دی

وَإِذْ قُلْنَا لِلْمَلَٰٓئِكَةِ ٱسْجُدُوا۟ لِـَٔادَمَ فَسَجَدُوٓا۟ إِلَّآ إِبْلِيسَ كَانَ مِنَ ٱلْجِنِّ فَفَسَقَ عَنْ أَمْرِ رَبِّهِۦٓ ۗ أَفَتَتَّخِذُونَهُۥ وَذُرِّيَّتَهُۥٓ أَوْلِيَآءَ مِن دُونِى وَهُمْ لَكُمْ عَدُوٌّۢ ۚ بِئْسَ لِلظَّٰلِمِينَ بَدَلًا ﴿50﴾

سورۃ الکہف آیت ۵۰

اور جب ہم نے فرشتوں کو حکم دیا کہ آدمؑ کو سجدہ کرو تو ابلیس کے علاوہ سب نے سجدہ کیا۔وہ جنوں میں سے تھا پس اپنے رب کے حکم سے نافرمانی کر لی۔پھر کیا تم مجھے (یعنی اللہ کو) چھوڑ کر اسے اور اس کی اولاد کو ولی اولیاء بناتے ہو حالانکہ وہ سب تمہارے دشمن ہیں۔اور ظالم لوگوں کے لئے (اللہ کی جگہ) کیا ہی برا بدل ہے۔

اور ایک یہ بات بھی نوٹ کر لیں کہ جب اللہ جل شانہ نے فرشتوں سے کہا کہ میں زمین میں ایک بشر کو اپنا نائب بنانے والا ہوں تو انہوں نے عرض کیا تھا کہ کیا تو ایسے کو بنانا چاہتا ہے جو اس میں فساد پھیلائے اور لہو بہائے ؟۔کیونکہ وہ جنوں کی خونریزی دیکھ چکے تھے جو کہ نائب نہیں تھے۔اب اگر ایک ایسی

مخلوق بنائی جارہی ہے جو نائب ہو گی تو نائب کا مطلب صاف ہے کہ اختیارات بھی جنوں سے زیادہ ہوں گے تو خونریزی اور فساد پھیلانے کا کام جنوں سے کہیں بڑھ جائے گا اور پھر یہ بھی عرض کیا کہ ہم سب فرشتے تیری تعریف کے ساتھ تسبیح و تقدیس کرنے کے لئے ہمہ وقت موجود ہیں۔ پھر کسی اور کی کیا ضرورت ہے۔ لیکن اللہ جل شانہ نے ارشاد فرمایا کہ جو کچھ میں جانتا ہوں تم نہیں جان سکتے!۔

وَإِذْ قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلَٰٓئِكَةِ إِنِّى جَاعِلٌ فِى ٱلْأَرْضِ خَلِيفَةً ۖ قَالُوٓاْ أَتَجْعَلُ فِيهَا مَن يُفْسِدُ فِيهَا وَيَسْفِكُ ٱلدِّمَآءَ وَنَحْنُ نُسَبِّحُ بِحَمْدِكَ وَنُقَدِّسُ لَكَ ۖ قَالَ إِنِّىٓ أَعْلَمُ مَا لَا تَعْلَمُونَ ﴿30﴾

سورۃ البقرہ آیت ۳۰

اور جب تیرے رب نے فرشتوں سے کہا کہ بیشک میں زمین میں نائب بنانے والا ہوں۔ انہوں نے عرض کیا کہ کیا تو اسے بنانا چاہتا ہے جو اس میں فساد پھیلائے اور لہو بہائے؟۔ جبکہ ہم تیری تعریف کے ساتھ تسبیح و تقدیس کرتے رہتے ہیں۔ ارشاد فرمایا کہ جو کچھ میں جانتا ہوں تم نہیں جانتے!۔

نوٹ:- چونکہ صرف دو ہی مخلوقات کو اپنی مرضی کرنے کا اختیار دیا گیا ہے اس لئے آگے والے صفحوں میں جہاں بھی انسانوں سے متعلق بات ہو گی اس کا مطلب جن اور انسان دونوں ہوں گے۔

ہدایت سستی اور عام ہے:

ذرااس بات پر بھی زور دیں اور غور کریں کہ اللہ جل شانہ کی بنائی ہوئی اس کائنات میں اک اصول ایسا بھی کارفرما ہے جس کی طرف اکثر انسانی دھیان نہیں جاتا اور وہ

اصول یہ ہے کہ عام حالات میں جو چیز جتنی زیادہ ضروری ہوتی ہے۔اس کا حصول اتنا ہی عام آسان اور سستا ہوتا ہے۔

اس کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ ہوا اور اس میں موجود آکسیجن کی خاص مقدار انسان کی زندگی کے لئے کتنی زیادہ ضروری ہے۔اور اس کی اسی اہمیت کے پیشِ نظر اللہ کی طرف سے یہ سارے رہائشی مقامات پر عام موجود ہوتی ہے اور بالکل مفت ملتی ہے۔اس پر اگر رقم خرچ کرنی پڑتی تو شاید ہی غریب لوگ بچ پاتے۔

پھر پانی بھی زندگی کا ایک اہم جز ہے اگر اس پر کوئی رقم خرچ کرتا ہے تو امیر ہی اپنی مرضی سے کرتا ہے۔اللہ کی طرف سے تو یہ عام ہے اور اس کی اہمیت کے حساب سے مفت ہی ملتا ہے۔

ایسے ہی دوسری روزمرّہ اشیاء کو بھی دیکھ لیں۔اسی اصول کے مطابق زیادہ ضرورت واستعمال والی اشیاء نسبتاً عام اور سستی ہیں ان اشیاء سے جو کم ضرورت اور استعمال والی ہیں۔یعنی آٹا۔دال۔

دودھ۔دہی۔چاول۔چینی۔گھی۔سبزی اور پھل وغیرہ اکثر وبیشتر سستے ہی رہتے ہیں ان لوازمات سے جو کبھی کبھار استعمال میں آتی ہیں۔الّا یہ کہ قحط سالی ہو جائے یا حضرتِ انسان مصنوعی قلّت پیدا کرکے خود ہی مہنگائی کردے۔

رہنے کے لئے صرف ایک بار خرچ کرنا پڑتا ہے اس لئے اتنا سستا نہیں ہوتا۔اس پر بھی عام آدمی کی رہائش اور کسی خاص شخص کی رہائش کا فرق امیری اور غریبی پر منحصر ہے۔کچھ رہنے والے عام سی جھونپڑی میں رہ رہے ہوتے ہیں اور کچھ کے رہنے کے لئے عالی شان محل بھی کافی نہیں ہوتے۔دنیا میں رہنے کے لئے مکان کچا ہو یا پکا۔یہ زندگی تو گزر ہی جائے گی۔لیکن ایمان اگر کچا ہوا تو موت کے بعد عذاب کا تصور بھی جھنجھوڑنے کے لئے کافی ہے۔اس لئے ایمان کو کچا نہ رہنے دیں۔قرآن وسنت اور خالص ہدایت کی روشنی میں اسے خوب اچھی طرح پختہ بنا کے رکھیں۔

اس اصول کے تحت جو کچھ بھی ذکر کیا گیا وہ تو دنیاوی زندگی تک محدود ہے۔لیکن آخرت کی آنے والی زندگی تو دنیا کی زندگی سے کہیں زیادہ اہمیت کی حامل ہے۔جس کا تناسب اربوں کھربوں گنا بھی لگایا جائے تو کم ہے۔جو کہ ہوا اور پانی سے بھی کہیں زیادہ بڑھ کر ہے۔سوچیں تو اس کا حصول اس کی بے بہا اہمیت کے مدِ نظر سستا عام اور آسان نہیں ہونا چاہیئے تھا۔۔ایسے میں لا محالہ یہ بات ذہن میں آتی ہے کہ

کیا اللہ جل شانہ نے اس اخروی زندگی میں جنت کا حصول آسان اور سستا نہیں بنایا؟۔

یقینی طور پر بہت آسان عام اور نہایت ہی سستا بنادیا۔جو کہ اس کو دنیا میں بھیجتے ہی ہدایت جیسی عظیم نعمت عطا فرمادی۔

جس رب نے سب کے لئے ہدایت کا سامان کر دیا وہ انسان کو کیسے بھول سکتا ہے۔دیکھئے قرآن پاک میں موسیٰؑ کا واضح اعتراف !

قَالَ رَبُّنَا ٱلَّذِیٓ أَعۡطَىٰ كُلَّ شَیۡءٍ خَلۡقَهُۥ ثُمَّ هَدَىٰ ﴿50﴾

سورۃ طٰہٰ آیت 50

(موسیٰؑ نے) کہا کہ ہمارا رب وہ ہے جس نے ہر چیز کو اس کی مناسب شکل و صورت عطا کی پھر ہدایت کی راہ بھی دکھادی۔

رب العالمین نے یقیناً ہر چیز کو ہدایت کی راہ دکھادی جس کا جلوہ پوری کائنات میں نظر بھی آتا ہے ۔اور انسان تو اس کائنات میں مخدوم ہے اور خاص اہمیت کا حامل ہے۔جس کے لئے لازمی اور اختیاری دوہری ہدایت کا اہتمام کیا گیا۔پھر اس کی اختیاری ہدایت کو ذہنوں میں تر و تازہ رکھنے لئے کم و بیش ایک لاکھ چوبیس ہزار پیغمبر بھی بھیجے۔یہاں تک کہ آخری نبی محمد ﷺ کی طرف بھیجی ہوئی ہدایت کو محفوظ بھی کر دیا۔اس کو اتنی خصوصیت دینے کا صاف اور واضح مطب یہی ہے کہ انسان اپنی اخروی زندگی بھی چاہے تو بہترین بنالے۔جو لوگ ہدایت کے حصول پر شک و شبہ میں مبتلا ہیں اور کہتے ہیں

کہ قرآن ہمیں سمجھ نہیں آتا۔وہ یہ جان لیں کہ جس اللہ جل شانہ نے ہر زمانے میں آکسیجن جیسی نعمت کی مقدار ہوا میں برقرار رکھی ہے۔وہ اللہ کس طرح اس آکسیجن سے بھی زیادہ اہم اور ضروری چیز ہدایت کو ہمہ وقت مفت فراہم نہ کرے گا۔اور قرآنِ کریم کو قابلِ سمجھ نہ بنائے گا۔یہ تو بڑی وضاحت بھری کتاب ہے جس کی ہدایت ہر لمحہ موجود ہے اب لوگ ہی اس سے استفادہ ہی نہ کریں تو خود قصوروار ہیں۔فرق صرف یہ ہے آکسیجن کو لازم و ملزوم کر دیا گیا اور ہدایت کو اختیاری درجہ دیا گیا۔یعنی ہدایت کو خود اختیار کرنا پڑے گا۔

ذہن نشین کرلیں کہ اللہ جل شانہ ہر قسم کی ضروریات بہم پہنچا رہے ہوتے ہیں اور جب تک زندگی ہے پہنچاتے رہیں گے۔مگر ہدایت اک ایسی چیز ہے جو بغیر طلب اور بن چاہے نہیں ملتی۔خالص دین حاصل کرنے کے لئے تگ ودو کرنی پڑتی ہے۔اور جو کوشش کرتا ہے پا بھی لیتا ہے۔اللہ سبحان و تعالیٰ کے ہاں جانچ صرف اس بات کی ہو رہی ہوتی ہے کہ اس انسان کو میں اتنا کچھ دے رہا ہوں۔کیا اس میں کچھ ہدایت حاصل کرکے اپنی اصلاح کرنے کا جذبہ بھی موجود ہے۔جس سے وہ زیادہ تر اپنا ہی بھلا کرے گا۔پھر اس کے لئے دائمی نعمتوں کا حصول بھی ممکن ہو جائے گا اور یقینی طور پر آخرت میں ہمیشہ ہمیش کے لئے کامیاب و کامران ہو گا۔

جس طرح آکسیجن کے بغیر دنیاوی موت یقینی ہے اسی طرح ہدایت پر چلے بغیر اخروی بربادی وہلاکت یقینی ہے۔ اللہ جل شانہ ایسے نہیں ہیں کہ پچھلے زمانے کے لوگوں تک تو خالص ہدایت بہم پہنچاتے رہے۔آج والے لوگوں کو ملاوٹ والی دے رہے ہیں۔ نہیں بلکہ آج بھی خالص ہدایت قرآن و معتبر احادیث کی شکل میں عام اور آسانی سے دستیاب ہے۔ بس استفادہ حاصل کرنے والے لوگ ہی کم ہیں۔اور یہ ہدایت بہم پہنچانے والی نعمت ایسی نعمت ہے جس کے بارے اللہ جل شانہ نے دنیا میں اپنی عطا کردہ ان گنت نعمتوں کو چھوڑ کر صرف اس نعمت کا احسان جتلایا ہے۔ کہ

لَقَدْ مَنَّ ٱللَّهُ عَلَى ٱلْمُؤْمِنِينَ إِذْ بَعَثَ فِيهِمْ رَسُولًا مِّنْ أَنفُسِهِمْ يَتْلُواْ عَلَيْهِمْ ءَايَٰتِهِۦ وَيُزَكِّيهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ ٱلْكِتَٰبَ وَٱلْحِكْمَةَ وَإِن كَانُواْ مِن قَبْلُ لَفِى ضَلَٰلٍ مُّبِينٍ ﴿164﴾

سورۃ آل عمران آیت 164

البتہ یقیناً اللہ نے ایمان والوں پر بڑا احسان کیا ہے جو ان کے درمیان ان ہی میں سے رسول بھیجا جو ان کو اللہ کی آیات پڑھ پڑھ کر سناتا اور ان کو پاک کرتا اور انہیں کتاب اور دانائی سکھاتا ہے اگرچہ وہ اس سے پہلے صریح گمراہی میں مبتلا تھے۔

يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوٓاْ إِذَا ضَرَبْتُمْ فِى سَبِيلِ ٱللَّهِ فَتَبَيَّنُواْ وَلَا تَقُولُواْ لِمَنْ أَلْقَىٰٓ إِلَيْكُمُ ٱلسَّلَٰمَ لَسْتَ مُؤْمِنًا تَبْتَغُونَ عَرَضَ ٱلْحَيَوٰةِ ٱلدُّنْيَا فَعِندَ ٱللَّهِ مَغَانِمُ كَثِيرَةٌ ۚ كَذَٰلِكَ كُنتُم مِّن قَبْلُ فَمَنَّ ٱللَّهُ عَلَيْكُمْ فَتَبَيَّنُوٓاْ ۚ إِنَّ ٱللَّهَ كَانَ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرًا ﴿94﴾

سورۃالنساء آیت 94

اے ایمان والو!۔جب تم اللہ کی راہ میں سفر کرو تو جو تمہیں سلام کہے اسے مت کہہ دو کہ تو مومن نہیں ہے پس تحقیق کر لیا کرو۔ تم دنیاوی زندگی کا فائدہ حاصل کرنا چاہتے ہو تو اللہ کے پاس بہت سی غنیمتیں ہیں۔ تم بھی پہلے ایسے ہی تھے پھر اللہ نے تم پر احسان کیا پس (لازم ہے کہ) تحقیق کر لیا کرو۔ بیشک اللہ تمہارے کاموں سے ہر طرح باخبر ہے۔

وَكَذَٰلِكَ فَتَنَّا بَعْضَهُم بِبَعْضٍ لِّيَقُولُوٓاْ أَهَٰٓؤُلَآءِ مَنَّ ٱللَّهُ عَلَيْهِم مِّنۢ بَيْنِنَآ ۗ أَلَيْسَ ٱللَّهُ بِأَعْلَمَ بِٱلشَّٰكِرِينَ ﴿53﴾

سورۃالأنعام آیت 53

https://quranexcel.com

اور اسی طرح ہم نے بعض کی بعض کے ذریعے سے آزمائش کی تاکہ یہ لوگ بھی کہہ دیں کہ۔ کیا یہی ہیں وہ ہم میں سے جن پر اللہ نے اپنا (خاص) فضل کیا ہے؟۔ کیا اللہ اپنے شکر گزاروں کو اچھی طرح نہیں جانتا؟۔

اور اللہ جل جلالہ کی طرف سے ہدایت بہم پہنچانے والی نعمت کو تسلیم بھی کیا گیا ہے۔

قَالُوٓاْ أَءِنَّكَ لَأَنتَ يُوسُفُ ۖ قَالَ أَنَا۠ يُوسُفُ وَهَٰذَآ أَخِى ۖ قَدْ مَنَّ ٱللَّهُ عَلَيْنَآ ۖ إِنَّهُۥ مَن يَتَّقِ وَيَصْبِرْ فَإِنَّ ٱللَّهَ لَا يُضِيعُ أَجْرَ ٱلْمُحْسِنِينَ ﴿90﴾

سورۃ یوسف آیت 90

وہ بولے کیا البتہ تم یوسفؑ ہو؟۔ کہا (ہاں!) میں یوسفؑ ہوں اور یہ میرا بھائی ہے۔ یقیناً اللہ نے ہم پر احسان کیا ہے۔ بیشک جو تقویٰ اختیار کرتا ہے اور صبر کرتا ہے تو بلاشبہ اللہ کبھی بھی احسان کرنے والوں کا اجر ضائع نہیں کرتا۔

وَأَصْبَحَ ٱلَّذِينَ تَمَنَّوْاْ مَكَانَهُۥ بِٱلْأَمْسِ يَقُولُونَ وَيْكَأَنَّ ٱللَّهَ يَبْسُطُ ٱلرِّزْقَ لِمَن يَشَآءُ مِنْ عِبَادِهِۦ ۖ وَيَقْدِرُ ۖ لَوْلَآ أَن مَّنَّ ٱللَّهُ عَلَيْنَا لَخَسَفَ بِنَا ۖ وَيْكَأَنَّهُۥ لَا يُفْلِحُ ٱلْكَٰفِرُونَ ﴿82﴾ ع8

سورۃ القصص آیت 82

اور وہ لوگ جو کل تک اس رتبے کی تمنا کر رہے تھے اب کہنے لگے کہ ہائے افسوس !۔ اللہ ہی اپنے بندوں میں سے جس کے لئے چاہتا ہے رزق کشادہ کر دیتا ہے اور (جس کے لئے چاہتا ہے) تنگ کر دیتا ہے۔ اگر اللہ ہم پر احسان نہ کرتا تو ہمیں بھی زمین میں دھنسا دیتا۔ ہائے شامت !۔ کہ کافر و ناشکرے تو کبھی بھی فلاح نہیں پا سکتے۔

اور جنت میں جانے والے لوگ بھی اسی ہدایت بہم پہنچانے والی نعمت کی وجہ سے جنت کے حامل ہوئے۔ وہاں پر بھی وہ اس نعمت کو بھلا نہیں پائیں گے۔

وَأَقْبَلَ بَعْضُهُمْ عَلَىٰ بَعْضٍ يَتَسَآءَلُونَ ﴿25﴾ قَالُوٓاْ إِنَّا كُنَّا قَبْلُ فِىٓ أَهْلِنَا مُشْفِقِينَ ﴿26﴾ فَمَنَّ ٱللَّهُ عَلَيْنَا وَوَقَىٰنَا عَذَابَ ٱلسَّمُومِ ﴿27﴾ إِنَّا كُنَّا مِن قَبْلُ نَدْعُوهُ ۖ إِنَّهُۥ هُوَ ٱلْبَرُّ ٱلرَّحِيمُ ﴿28﴾ ع1

سورۃ الطور آیت ۲۵ تا ۲۸

اور ایک دوسرے کی طرف رخ کر کے آپس میں سوال و جواب کریں گے۔ کہیں گے کہ بیشک اس سے پہلے ہم اپنے گھر والوں میں بہت ڈرا کرتے تھے۔ تو اللہ نے ہم پر احسان کر دیا اور ہمیں جھلسا دینے

والے تند و تیز لُو کے عذاب سے بچالیا۔ اس سے پہلے البتہ ہم (دنیا میں) اسی سے دعائیں کیا کرتے تھے بیشک وہ بڑا احسان کرنے والا نہایت رحم کرنے والا ہے۔

کاش یہ باتیں دل کی گہرائیوں میں اتر جائیں اور انسان جو کہ مختلف ادوار میں ابدی زندگی پانے کے لئے آبِ حیات پانے میں سر گرداں رہا ہے۔ اسے اتنی سی بات سمجھ میں آجائے کہ اخروی آنے والی ابدی زندگی کا آبِ حیات قرآن و صحیح احادیث کی صورت میں موجود ہے۔ جسے اختیار کرنے پر ہی ابدی زندگی کا حصول ممکن ہوگا۔ اور اللہ رب العزت کا یہ احسان کہ ہدایت کا ہمہ وقت موجود رہنا اس کی ساری نعمتوں پر حاوی ہے۔

یہی وجہ ہے کہ اگر کوئی اس ہدایت والی نعمت سے دور ہو رہا ہو تو اللہ تبارک و تعالیٰ اس کی اس مجرمانہ غفلت اور باغیانہ روش پر اسے جھنجھوڑتے بھی ہیں۔ اور روزِ قیامت پیش آنے والے اس بڑے عذاب سے پہلے دنیا میں چھوٹے چھوٹے عذاب دیتے رہتے ہیں۔ کہ شاید یہ غافل اپنی اصلاح کر لے ۔ دوسرے لفظوں میں یہ تکلیف اس کے لئے ایک وارننگ ہوتی ہے کہ اب بھی وقت ہے۔ ابھی بھی کچھ نہیں بگڑا۔ سوچ لے سمجھ لے اور ہدایت کی راہ پر گامزن ہو جا۔

وَلَنُذِيقَنَّهُم مِّنَ ٱلْعَذَابِ ٱلْأَدْنَىٰ دُونَ ٱلْعَذَابِ ٱلْأَكْبَرِ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُونَ ﴿21﴾

سورۃ السجدۃ آیت 21

اور البتہ ہم انہیں (قیامت کے اس) بڑے عذاب سے پہلے چھوٹے عذاب کا مزہ بھی ضرور چکھاتے ہیں شاید کہ وہ (اپنی باغیانہ روش سے) واپس آ جائیں۔

اور کئی لوگ ان تکلیفوں کی بدولت اصلاح پر مائل ہو جاتے ہیں۔اور ہدایت والی نعمت سے مالا مال ہو جاتے ہیں۔ مگر عادی مجرم دنیا کے ان چھوٹے عذابوں سے کوئی سبق نہیں حاصل کرتے۔وہ فاسق دنیاوی مصیبتوں کے ساتھ ساتھ اپنے آپ کو آخرت کے بڑے عذاب میں گرا کر چھوڑتے ہیں۔

وَأَنِ ٱحْكُم بَيْنَهُم بِمَآ أَنزَلَ ٱللَّهُ وَلَا تَتَّبِعْ أَهْوَآءَهُمْ وَٱحْذَرْهُمْ أَن يَفْتِنُوكَ عَنۢ بَعْضِ مَآ أَنزَلَ ٱللَّهُ إِلَيْكَ ۖ فَإِن تَوَلَّوْا۟ فَٱعْلَمْ أَنَّمَا يُرِيدُ ٱللَّهُ أَن يُصِيبَهُم بِبَعْضِ ذُنُوبِهِمْ ۗ وَإِنَّ كَثِيرًا مِّنَ ٱلنَّاسِ لَفَٰسِقُونَ ﴿49﴾

سورۃ المائدۃ آیت 49

اور (تاکیداً) اللہ کے نازل کردہ حکم کے مطابق ہی ان میں فیصلہ کرو۔اور ان کی خواہشوں کی پیروی نہ کرو۔اور ان سے بچتے رہو کہ تجھے کسی ایسے حکم سے نہ بہکا دیں جو اللہ نے (خاص کر) تجھ پر اتارا ہے۔ پھر اگر یہ منہ موڑتے ہیں تو جان رکھو کہ اللہ ان کے بعض گناہوں کی پاداش میں انہیں کسی مصیبت میں مبتلا کرنا چاہتا ہے۔اور بلاشبہ ان میں بہت سارے لوگ تو فاسق ہیں۔

اس پہ بھی غور کریں کہ یہ اختیاری ہدایت باقی تمام مخلوقات کو چھوڑ کے خاص کر انسانوں اور جنوں کو دی گئی یعنی ان کو دوہری نوعیت کا پروگرام ودیعت کیا گیا۔ایک تو وہ جسے اللہ کے علاوہ کوئی بھی تبدیل نہیں کر سکتا۔اس پر تو پچھلے صفحات میں بات ہو چکی۔

لیکن انسانوں میں اس کی مثال کیا ہے ؟۔یہ ان کے ڈھانچے ہیں (یعنی ہارڈ ویئر)۔اور ان کے اندر کے بہت سارے نظام ۔مثال کے طور پر نظامِ تنفس۔ نظامِ دورانِ خون۔ نظامِ انہضام اور بدن کے سارے اعضاء کا اللہ کی دی ہوئی ہدایت پر کام کرنا وغیرہ وغیرہ۔ جو بغیر کسی کی مداخلت کے صرف اور صرف اللہ کے دیے ہوئے پروگرام کے مطابق اپنے راستے پر گامزن ہیں۔ مختصر یہ کہ اس میں وہ سب کچھ آ جائے گا جس کے لئے انسان بے بس اور جامد ہے۔

اب اللہ جل شانہ کے ارسال کردہ دوسرے پروگرام پر غور کریں اور سوچیں تو وحی کی یہ دوسری قسم وحی جلی کہلاتی ہے۔ یعنی ایسا پروگرام جو لوگوں کی ہدایت کی لئے بھیجا گیا۔اور وہ اس کی خاص اہمیت اور قدر و قیمت کے پیشِ نظر اللہ سبحان و تعالیٰ نے اپنے جلیل القدر فرشتے حضرت جبرائیل علیہ السلام کے ذریعے سارے انبیاء علیہ السلام کو اس طرح بھیجا۔ جیسا کہ۔ کسی قابلِ قدر شخصیت کی عزت افزائی کرتے ہوئے تحفہ دیا جاتا ہے۔اس تحفے میں اللہ جل شانہ نے انسانوں کو بہترین اسلوب میں

سب کچھ سمجھا دیا کہ اچھا کیا ہے اور برا کیا ہے اور اختیار دینے کے ساتھ ساتھ یہ بھی سمجھا دیا کہ اچھائی میں مشقت ہے اگر تم اچھا کروگے تو اس پر اللہ راضی ہوگا اور انعام و کرام بھی ملے گا۔ اور برائی میں وقتی لذت ہے اگر برا کروگے تو اللہ کی ناراضی کا باعث ہوگا اور سزا بھی ملے گی۔ اور خصوصاً کہہ دیا کہ یہ تمہاری پیدائش کا مقصد صرف میری عبادت کرنا ہے اور یہ تمہاری آزمائش ہے کہ تم میں سے کون اچھے عمل کرتا ہے۔

وَذَكِّرْ فَإِنَّ ٱلذِّكْرَىٰ تَنفَعُ ٱلْمُؤْمِنِينَ ﴿55﴾ وَمَا خَلَقْتُ ٱلْجِنَّ وَٱلْإِنسَ إِلَّا لِيَعْبُدُونِ ﴿56﴾ مَآ أُرِيدُ مِنْهُم مِّن رِّزْقٍ وَمَآ أُرِيدُ أَن يُطْعِمُونِ ﴿57﴾ إِنَّ ٱللَّهَ هُوَ ٱلرَّزَّاقُ ذُو ٱلْقُوَّةِ ٱلْمَتِينُ ﴿58﴾

سورۃ الذاریات آیت ۵۵ تا ۵۸

اور نصیحت کرتے رہنا کہ نصیحت ایمان والوں کو نفع دیتی ہے۔ اور میں نے جنوں اور انسانوں کو محض اس لئے پیدا کیا ہے کہ میری عبادت کریں۔ میں ان سے روزی کا طالب نہیں اور نہ یہ چاہتا ہوں کہ مجھے کھلائیں۔ بیشک اللہ ہی تو رزق دینے والا بے پناہ قوت والا نہایت مضبوط ہے۔

إِنَّا جَعَلْنَا مَا عَلَى ٱلْأَرْضِ زِينَةً لَّهَا لِنَبْلُوَهُمْ أَيُّهُمْ أَحْسَنُ عَمَلًا ﴿7﴾

سورۃ الکہف آیت ۷

جو کچھ زمین پر ہے بیشک ہم نے اس کو زمین کی زینت وآرائش بنادیا ہے۔ تاکہ (اس عمدہ عنایت پر) ہم لوگوں کی آزمائش کرلیں کہ ان میں سے کون اچھے عمل کرتا ہے؟۔

تَبَٰرَكَ ٱلَّذِى بِيَدِهِ ٱلْمُلْكُ وَهُوَ عَلَىٰ كُلِّ شَىْءٍ قَدِيرٌ ﴿1﴾ ٱلَّذِى خَلَقَ ٱلْمَوْتَ وَٱلْحَيَوٰةَ لِيَبْلُوَكُمْ أَيُّكُمْ أَحْسَنُ عَمَلًا ۚ وَهُوَ ٱلْعَزِيزُ ٱلْغَفُورُ ﴿2﴾ ٱلَّذِى خَلَقَ سَبْعَ سَمَٰوَٰتٍ طِبَاقًا ۖ مَّا تَرَىٰ فِى خَلْقِ ٱلرَّحْمَٰنِ مِن تَفَٰوُتٍ ۖ فَٱرْجِعِ ٱلْبَصَرَ هَلْ تَرَىٰ مِن فُطُورٍ ﴿3﴾ ثُمَّ ٱرْجِعِ ٱلْبَصَرَ كَرَّتَيْنِ يَنقَلِبْ إِلَيْكَ ٱلْبَصَرُ خَاسِئًا وَهُوَ حَسِيرٌ ﴿4﴾

سورۃ الملک آیت ۱ تا ۴

بڑا ہی بابرکت ہے وہ (اللہ جل شانہ) جس کے ہاتھ میں (ساری کائنات کی) بادشاہت ہے اور وہ ہر چیز پر پوری طرح قادر ہے۔ جس نے موت وزندگی کو پیدا کیا تاکہ تمہاری آزمائش کرے کہ تم میں سے کون اچھے عمل کرتا ہے۔؟ وہ بڑا زبردست نہایت بخشنے والا ہے۔ جس نے آسمانوں کے سات طبق اوپر تلے بنادیئے۔ تم رب الرحمٰن کی تخلیق میں کوئی نقص نہیں دیکھ پاؤگے۔ ذرا آنکھ اٹھا کر دیکھو کیا تمہیں کوئی رخنہ وشگاف نظر آتا ہے؟۔ پھر دوبارہ نگاہ دوڑاؤ تمہاری نظر (ہر بار) تھکی ہاری (ناکام) لوٹ آئے گی۔

جہاں اختیار کی بات آجاتی ہے تو وہاں اس کا غلط استعمال ہونا بھی شروع ہو جاتا ہے۔اگر کوئی انسان خواہ کتنی بھی کوشش کرے کہ اللہ جل شانہ کی شایانِ شاں اور اس کی چاہت کے مطابق من و عن عمل کر لے تو یہ کبھی نہیں کر سکتا۔یہ تو اللہ شانہ کی عظمت اور شانِ کریمی کہ بہت ساری کوتاہیوں پر سزا نہیں دیتا۔قرآنِ کریم میں ارشادِ باری ہے کہ

كَلَّا لَمَّا يَقْضِ مَآ أَمَرَهُۥ﴿23﴾

سورۃ عبس آیت ۲۳

ہر گز نہیں (بلکہ اللہ نے) اس کو جو حکم دیا تھا اس نے اس کو (من و عن) پورا نہیں کیا۔

اور ایک دوسرے مقام پر یہ ارشاد فرمایا کہ اللہ اگر بنی نوع انسان کو ان کی کوتاہیوں اور ظلموں پر پکڑنے لگے تو زمین پر کسی جاندار کو بھی زندہ نہ چھوڑے۔اسی لئے انسان کو ہر وقت اللہ جل شانہ سے معافی کا طلب گار رہنا چاہیئے۔

وَلَوْ يُؤَاخِذُ ٱللَّهُ ٱلنَّاسَ بِظُلْمِهِم مَّا تَرَكَ عَلَيْهَا مِن دَآبَّةٍ وَلَٰكِن يُؤَخِّرُهُمْ إِلَىٰٓ أَجَلٍ مُّسَمًّى ۖ فَإِذَا جَآءَ أَجَلُهُمْ لَا يَسْتَـْٔخِرُونَ سَاعَةً ۖ وَلَا يَسْتَقْدِمُونَ﴿61﴾

سورۃ النحل آیت ۶۱

اور اگر اللہ بنی نوع انسان کو ان کے ظلم پر پکڑنے لگے تو زمین پر کسی جاندار کو بھی نہ چھوڑے لیکن ایک مقرر مدت تک انہیں مہلت دیئے جاتا ہے۔ پھر جب ان کا وہ وقت آ جاتا ہے تو نہ یہ ایک گھڑی پیچھے ہٹ سکتے ہیں اور نہ ہی آگے بڑھ سکتے ہیں۔

خاتم النبیین محمد ﷺ :

اور یہ اختیاری تحفہ سب کے جدِ امجد حضرت آدم علیہ السلام کو نبوت عطا کرنے سے شروع ہوا۔ اور سارے نبیوں کو اپنے اپنے وقت کے حساب سے لوگوں کی ہدایت کے لئے ملتا رہا۔ اور کم و بیش ایک لاکھ چوبیس ہزار پیغمبروں کے بعد

اس وحی کا سلسلہ نبی آخر الزماں حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ پہ اب ختم ہو چکا۔

اب اگر کوئی بھی یہ کہتا ہے کہ اس پر وحی آتی ہے تو وہ قطعی طور پہ جھوٹا ہے۔ اس وحی کے سلسلے کو ختم کرنے کی جو وجہ ہے۔ اس کا تذکرہ بھی آگے آئے گا۔

ٱللَّهُ يَصْطَفِى مِنَ ٱلْمَلَٰٓئِكَةِ رُسُلًا وَمِنَ ٱلنَّاسِ ۚ إِنَّ ٱللَّهَ سَمِيعٌۢ بَصِيرٌ ﴿75﴾ ج

سورۃ الحج آیت 75

فرشتوں اور انسانوں میں سے اللہ ہی پیغام پہنچانے والے چن لیتا ہے۔ بیشک اللہ بخوبی سننے والا بڑا بصیرت والا ہے۔

ٱلَّذِينَ يُبَلِّغُونَ رِسَٰلَٰتِ ٱللَّهِ وَيَخْشَوْنَهُۥ وَلَا يَخْشَوْنَ أَحَدًا إِلَّا ٱللَّهَ ۗ وَكَفَىٰ بِٱللَّهِ حَسِيبًا ﴿39﴾ مَّا كَانَ مُحَمَّدٌ أَبَآ أَحَدٍ مِّن رِّجَالِكُمْ وَلَٰكِن رَّسُولَ ٱللَّهِ وَخَاتَمَ ٱلنَّبِيِّـۧنَ ۗ وَكَانَ ٱللَّهُ بِكُلِّ شَىْءٍ عَلِيمًا ﴿40﴾ ع5

سورۃ الاحزاب آیت ۳۹۔۴۰

اور جو اللہ کے پیغام (واضح طور پر) پہنچا دیتے اور اسی سے ڈرتے رہتے ہیں اور اللہ کے علاوہ کسی سے بھی نہیں ڈرتے۔ اور اللہ ہی حساب لینے کو کافی ہے۔ محمد ﷺ تمہارے مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں ہیں بلکہ اللہ کے رسول اور نبیوں کے سلسلے میں آخری نبی ہیں۔ اور اللہ ہی ہر چیز سے واقف ہے۔

اور دوسری نوعیت کا قابلِ اختیار پروگرام جو ہے۔ اسے اللہ کی ہدایت کے مطابق استعمال کرتے ہوئے انسان خود اپنے لئے جنت اور دوزخ بنا سکتے ہیں۔ اسی کا نام تقدیر ہے۔

نوٹ :۔ تقدیر کے بارے لکھتے لکھتے موضوع قرآنی آیات اور کسی دوسری طرف پلٹ سکتا ہے لیکن یہ بات ذہن میں رہنی چاہیئے کہ اگر بات سمجھانے کے لئے موضوع بدل بھی گیا تو پھر اس کی کڑیاں تھوڑا آگے جا کر مزید وضاحت کے لئے جڑ جائیں گی۔ اس طرح سے قرآنی آیات بھی موضوعِ سخن بنتی رہیں گی۔

اس تقدیر کا بنانا اور بگاڑنا انسانوں کے اپنے ہاتھ میں ہے۔

تقدیر ایک ایسا موضوع ہے۔ کہ اکثر لوگ اس پر لکھنے سے کتراتے ہیں۔ اور اس کی مبہم سی سمجھ آ پاتی ہے۔ میں اس پر لکھنے کی کچھ جسارت کر رہا ہوں۔ اور جو اسلوب اختیار کیا۔ وہ صرف سمجھانے کے لئے۔ اللہ کرے کہ سمجھ میں آ جائے۔ آمین !۔

اور اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ ہو بہو ایسا ہی ہے۔ اللہ جل شانہ ہی اس بارے میں بہتر جانتے ہیں ۔اور یقیناً اللہ جل جلالہ کا یہ پروگرام میرے بیان کردہ اس مضمون سے ہر لحاظ سے اربوں کھربوں درجہ بہتر ہوگا۔

تقدیر ایک ایسا مکمل اور جامع پروگرام ہے۔ کہ اس میں انسان پیدائش سے ہی داخل ہو جاتا ہے ۔مگر اس میں (مثبت یا منفی) کمائی یا لکھائی سنِ بلوغت سے شروع ہوتی ہے۔ پھر اس میں اربوں کے

حساب سے ایسے لمحات و مقامات آتے ہیں جن پر لئے گئے فیصلے ہی ان کے اخروی (مثبت یا منفی) درجات مرتب کرتے ہیں۔

تقدیر کو ایک سیدھی لکیر کی طرح سمجھ لینا سب سے بڑی غلطی ہے۔

بھلا سوچو تو۔ جس اللہ جل شانہ نے (ان گنت اور مختلف ایٹموں کے) ایک ایک ذرّے کو اتنے بڑے بڑے پروگرام دیے ہیں۔ کیا وہ تقدیر کو صرف ایک لکیر کی طرح بنادے گا؟۔ تقدیر ایک چھوٹے سے نقشے کا نام نہیں۔ بلکہ یہ ایک پیچیدہ اور اعلیٰ درجے کا ودیعت کردہ پروگرام ہے۔ کسی انسان کی زندگی میں قدم قدم پر ہر طرح کے نشیب و فراز کے مطابق اس انسان کا اپنا صادر کیا ہوا فیصلہ اور اس کے چڑھتے اترتے اثرات و نتائج کے درجات ترتیب سے لکھے جاتے ہیں۔ مزید یہ کہ فرشتے بھی اس پر گواہ ہوتے ہیں۔ یہاں ایک مثال سے سمجھانے کی کوشش کرتا ہوں۔ اس کا ذکر درج ذیل مثال پر ختم نہیں ہوگا۔ آگے بھی چلتا رہے گا۔ لیکن چھوٹی سی مثال پہلے سمجھ لیں۔ ہو سکتا ہے کہ بات جلد ہی واضح ہو جائے۔

فرض کیا ایک ضروریاتِ زندگی سے بھری ہوئی پوری دوکان ہے جس میں لاکھوں اقسام کا سامان موجود ہے۔ وہ ساری چیزیں اس دکان کے مالک نے بیچنے کے لئے رکھی ہیں۔ اور دوکان کے باہر ایک بورڈ آویزاں ہے کہ اس سٹور میں کافی چیزیں ایسی بھی بیچنے کے لئے رکھی ہیں جو انسانی صحت کے لئے

نقصان دہ ہیں اور ان پر سرخ نشان لگا دیا گیا ہے۔ ہر کوئی محتاط رہے سرخ نشان والی چیز سے بچے۔ تم اس دوکان میں داخلے سے پہلے بورڈ کو غور سے پڑھتے ہو اور اندر داخل ہو جاتے ہو۔ پھر وہاں سے کچھ سامان خرید لیتے ہو اور ساتھ میں سگریٹ اور شراب بھی خرید لیتے ہو جن پر سرخ نشان لگا ہوا تھا۔ اس سب کچھ لینے کے بعد جب تمہیں سگریٹ اور شراب نقصان دیتے ہیں تو تم دوکان کے مالک کے بارے کہہ دیتے ہو کہ میرے لئے اس نے بس یہی سامان رکھا تھا میں تو مجبور تھا جس کے تحت اس کا لینا مجھ پر ضروری ہو گیا تھا۔ اب تم خود ہی انصاف سے بتاؤ۔ کیا ایسا کہنا تم کو زیب دے گا؟۔ بالکل نہیں اور قطعاً نہیں کیونکہ سامان تو تم نے اپنی مرضی سے خریدا ہے۔ دوکان کے مالک نے تو مجبور نہیں کیا۔ ہاں البتہ سٹور کے مالک کو اتنا تو پتہ تھا کہ جو بھی خریدے گا اس سارے رکھے ہوئے سامان سے ہی خریدے گا۔ اس کے اس علم نے بھی تم کو مجبور نہیں کیا۔ جو کچھ بھی تم نے خریدا اس کی ذمہ داری تمہاری ہے کسی اور کی نہیں ہے۔

یہاں یہ بات ذہن نشین رہے کہ اللہ نے بھی تمہیں اختیار دیا ہے۔ اور وہ اختیار ہر طرح کامل ہے۔ اللہ جل شانہ نے اس وسیع و عریض کائنات میں بہت ساری نعمتیں تمہارے لئے رکھی ہیں۔ اور ساتھ میں ہدایت بھی دے دی ہے۔ کہ یہ سب کچھ ہدایت کے مطابق ہی فائدے مند ہو گا ورنہ نقصان دہ ثابت ہو گا۔ اس کے مصرف اور جائز و ناجائز استعمال کے ذمہ دار تم خود ہو گے نہ کہ اللہ تعالیٰ۔ اللہ جل شانہ نے تو کامل اختیاری پروگرام تمہیں ودیعت کر دیا ہے اور اللہ کو علم ہے تم اس اختیاری پروگرام

سے باہر نہیں جا سکتے۔اس کے اندر رہتے ہوئے کچھ بھی اچھا برا کر سکتے ہو۔یہ تو عجیب بات ہوئی کہ کرو خود اور الزام اللہ جل شانہ پر کہ اس نے ہمارا مقدر ہی یوں لکھا تھا۔اس کی دی ہوئی ہدایت کو تو تم نے خود نظر انداز کر دیا اب کہتے ہو کہ میں تقدیر کے ہاتھوں مجبور و بے بس تھا۔یہ سب تمہارے منہ کی باتیں ہیں۔اللہ کبھی کسی پر ظلم نہیں کرتا۔

لوگ تو اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے بارے یوں تک کہہ دیتے ہیں کہ اگر ہماری تقدیر میں اللہ نے جنت یا دوزخ لکھ دی۔تو کوئی اس کو کیسے ٹال سکتا ہے۔یا ہمارے اختیار میں کچھ بھی تو نہیں۔یہ سراسر اللہ پہ بدگمانی ہے اور ایسا کہنا حرام اور گناہ کی بات ہے۔اللہ سبحانہ وتعالیٰ کبھی بھی کسی پر بھی ظلم نہیں کرتا بلکہ لوگ اپنے آپ پر خود ظلم کرتے ہیں۔اور غیر شعوری طور پر اللہ جل شانہ کو موردِ الزام ٹھہراتے ہیں۔

تقدیر کے اس ودیعت کردہ پروگرام کے مطابق بسا اوقات ایسا ہوتا ہے کہ کسی غلط راستے کے انتخاب سے انسان کسی ایسی دلدل میں پھنس جاتا ہے۔کہ وہاں سے نکلنے کی نہ کوئی امید رہتی ہے اور نہ ہی کوئی راستہ نظر آتا ہے۔اور اس پر اس کا برے اعمال پر ہی جمے رہنا۔اور حق کے مقابل ہٹ دھرمی کرنا اس کے لئے یقینی ہلاکت کا باعث بن جاتا ہے۔یہ ہٹ دھرمی بھی تقدیر کے اس پیچیدہ اور اعلیٰ پروگرام میں بے بہا مقامات پر موجود ہوتی ہے۔کسی جگہ یہ اس سے بچ جاتا۔تو فلاح والے اور روشن راستے پر آگے بڑھ جاتا ہے۔اور کسی جگہ یہ اس کا اسیر ہو جاتا ہے۔تو دلدلوں اور

اندھیروں میں مزید پھنستا چلا جاتا ہے۔ یہاں تک کہ دوزخ میں جا گرتا ہے۔ جیسا کہ ی قوم لوط کے بارے قرآن میں ذکر ہے۔

يَٰٓإِبۡرَٰهِيمُ أَعۡرِضۡ عَنۡ هَٰذَآۖ إِنَّهُۥ قَدۡ جَآءَ أَمۡرُ رَبِّكَۖ وَإِنَّهُمۡ ءَاتِيهِمۡ عَذَابٌ غَيۡرُ مَرۡدُودٖ ﴿76﴾

سورۃ ہود آیت ۷۶

اے ابراہیمؑ !۔اس بات کو جانے دو۔ کیونکہ تمہارے رب کا حکم آ چکا ہے۔اور بیشک ان پر عذاب آ کر ہی رہے گا جو کبھی ٹلنے والا نہیں۔

شرک:

ایک نا قابل معافی گناہ ہے۔جس کے بارے سمجھنا بے حد ضروری ہے۔ہمارے معاشرے میں یہ غلط فہمی پائی جاتی ہے کہ۔ مسلمان جو چاہیں کرتے پھریں شرک سے بچے ہی رہیں گے۔لوگ نیکی سمجھ کر قبروں پر جھکتے۔ملنگوں کے پاؤں چومتے۔دربا روں پر مجاور بن کر بیٹھتے اور غیر اللہ سے مدد طلب کرتے ہیں۔ کیونکہ انہیں ایسا ہی بتایا گیا ہے۔جبکہ قرآن و حدیث اور ائمہ دین کے اقوال سے روز روشن کی طرح عیاں ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ میری امت کے کچھ مسلمان تو شرک میں ایسے

مبتلا ہوں گے کہ انہیں رات کے اندھیرے میں کالے پتھر پر کالی چیونٹی کی طرح شرک بالکل نظر نہیں آئے گا۔

حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے فرمایا کہ

اَلشِّرْکُ أَخْفٰی فِیْ أُمَّتِیْ مِنْ دَبِیْبِ النَّمْلِ عَلَی الصَّفَا۔

شرک میری امت میں کالے پتھر پر چیونٹی کی رفتار سے زیادہ پوشیدہ ہے۔

(کنزالعمال ج ۲۔ص ۸۱۶)

شرک بہت زیادہ مخفی ہوتا ہے کیونکہ وہ اندھیری رات میں کالے پتھر پر کالی چیونٹی کی رفتار سے بھی زیادہ باریک ہے۔یعنی جس طرح اندھیری رات میں کالے پتھر پر کالی چیونٹی چلتی ہوئی نظر نہیں آئے گی۔اس سے زیادہ خفیہ طریقہ سے شرک قلب میں داخل ہو جاتا ہے اور اس سے بہت کم بچ پاتے ہیں اقویا یعنی خواص امت بھی۔پس ضعیف الایمان لوگوں کا کیا حال ہوگا۔

(مرقاۃ جلد ۱۰۔ص ۷۰)

تقدیر کے اس ودیعت کردہ پروگرام کے مطابق بسا اوقات ایسا ہوتا ہے کہ کسی غلط راستے کا انتخاب کسی انسان کسی ایسی دلدل میں پھینک دیتا ہے۔کہ وہاں سے نکلنے کی کوئی امید باقی نہیں رہتی۔اور کوئی راستہ بھی نظر نہیں آتا۔تو ایسے میں اللہ جل شانہ کے علاوہ اپنے خود ساختہ۔بتوں۔ولیوں۔بزرگوں اور صوفیاء کرام کو دعا اور مدد کے لئے بلاتا ہے۔کوئی مردوں سے مانگتا ہے۔انہیں اپنے اور اللہ تعالیٰ

کے درمیان وسیلہ بناتا ہے۔اور یہ سمجھتا ہے۔کہ یہ دنیا سے گزرے ہوئے نیک لوگ اسے اللہ تعالی کے قریب کر دیں گے۔کوئی ان کو اللہ کے سامنے سفارشی بتاتا ہے۔یہ سمجھتا ہے۔کہ میرے گناہوں کی وجہ سے اللہ تعالی کے ہاں میرا کوئی مقام نہیں۔اس لیے ان نیک لوگوں کو اللہ تعالی کے ہاں وسیلہ بنالیتا ہے۔اس کے لئے اللہ کی بجائے ان سے دعائیں کرتا ہے۔اور ان کے سامنے گڑگڑاتا ہے۔عاجزی کرتا ہے۔کہ راستہ مل جائے۔قرآن کریم کے الفاظ صاف صاف بتاتے ہیں کہ ایسے میں بندوں کو پکارا جاتا ہے۔جو اس کے اہل ہی نہیں کہ ان سے دعائیں وحاجتیں مانگی جائیں۔

إِنَّ ٱلَّذِينَ تَدْعُونَ مِن دُونِ ٱللَّهِ عِبَادٌ أَمْثَالُكُمْ ۖ فَٱدْعُوهُمْ فَلْيَسْتَجِيبُواْ لَكُمْ إِن كُنتُمْ صَٰدِقِينَ ﴿194﴾

سورۃ الاعراف آیت ۱۹۴

بیشک جن سے تم اللہ کے علاوہ دعائیں مانگا کرتے ہو وہ تمہاری ہی طرح کے بندے ہیں۔اگر تم سچے ہو تو انہیں پکار کے دیکھو پھر تو انہیں بھی چاہیے کہ تمہاری دعا و پکار کا جواب دیں۔

أَلَآ إِنَّ لِلَّهِ مَن فِى ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَمَن فِى ٱلْأَرْضِ ۗ وَمَا يَتَّبِعُ ٱلَّذِينَ يَدْعُونَ مِن دُونِ ٱللَّهِ شُرَكَآءَ ۚ إِن يَتَّبِعُونَ إِلَّا ٱلظَّنَّ وَإِنْ هُمْ إِلَّا يَخْرُصُونَ ﴿66﴾

سورۃ یونس آیت 66

آگاہ رہو البتہ جو بھی آسمانوں میں اور جو کچھ بھی زمین میں ہے سب کچھ اللہ ہی کا ہے۔ اور یہ جو اللہ کے علاوہ (مزعومہ) شریکوں سے دعائیں مانگتے ہیں۔ وہ کسی چیز کے پیچھے نہیں چلتے مگر صرف ظن و گمان کے پیچھے چلتے ہیں اور محض اٹکل پچو لگاتے ہیں۔

وَإِن يَمْسَسْكَ ٱللَّهُ بِضُرٍّ فَلَا كَاشِفَ لَهُۥٓ إِلَّا هُوَ ۖ وَإِن يُرِدْكَ بِخَيْرٍ فَلَا رَآدَّ لِفَضْلِهِۦ ۚ يُصِيبُ بِهِۦ مَن يَشَآءُ مِنْ عِبَادِهِۦ ۚ وَهُوَ ٱلْغَفُورُ ٱلرَّحِيمُ ﴿107﴾

سورۃ یونس آیت 107

اور اگر اللہ تمہیں کوئی تکلیف دینا چاہے تو اس (اللہ جل شانہ) کے علاوہ کوئی بھی اسے ہٹانے والا نہیں۔ اور اگر تمہارا بھلا کرنا چاہے تو کوئی بھی اس کے فضل کو روکنے والا نہیں۔ وہی اپنے بندوں میں سے جس پر چاہتا ہے اپنا فضل نچھاور کرتا ہے اور وہی بہت بخشنے والا نہایت مہربان ہے۔

أَفَحَسِبَ ٱلَّذِينَ كَفَرُوٓا۟ أَن يَتَّخِذُوا۟ عِبَادِى مِن دُونِىٓ أَوْلِيَآءَ ۚ إِنَّآ أَعْتَدْنَا جَهَنَّمَ لِلْكَٰفِرِينَ نُزُلًا ﴿102﴾

سورۃ الکہف آیت ۱۰۲

https://quranexcel.com

کیا پھر منکرین و ناشکرے لوگ یہ خیال کرتے ہیں کہ وہ میرے علاوہ میرے بندوں کو اپنا ولی اولیاء بنالیں گے۔ (تو ہم خوش ہو جائیں گے۔ نہیں) البتہ ہم نے ایسے کافروں (ناشکروں) کے لئے جہنم کی مہمانی تیار کر رکھی ہے۔

یہاں پر ایک سوال پیدا ہوتا ہے۔ کہ جو لوگ غیر اللہ سے مانگنے پر بضد ہوتے ہیں۔ ذرا سوچیں

کیا کسی مسلمان میں اتنی جسارت ہے جو کہہ سکے کہ تم اللہ سے کیوں مانگتے ہو؟۔ یا یہ کہہ سکے کہ اللہ سے مانگنا جائز نہیں۔

کم سے کم ایک مسلمان تو ایسا سوچ بھی نہیں سکتا۔ مگر مشرک کا اعتبار نہیں۔ تو پھر ہمارے اس معاشرے کے مسلمان بغیر سوچے سمجھے اس مشرک کی حمایت میں کیوں؟۔ جبکہ ساری مدد تو ہوتی ہی اللہ کی طرف ہے۔

وَمَا جَعَلَهُ ٱللَّهُ إِلَّا بُشْرَىٰ لَكُمْ وَلِتَطْمَئِنَّ قُلُوبُكُم بِهِۦ ۚ وَمَا ٱلنَّصْرُ إِلَّا مِنْ عِندِ ٱللَّهِ ٱلْعَزِيزِ ٱلْحَكِيمِ ﴿126﴾

سورۃ آل عمران آیت 126

اور اس مدد کو تو محض تمہارے لئے بشارت اور اطمینان قلب (کا ذریعہ) بنایا۔ ورنہ مدد تو اللہ ہی کی طرف سے ہے جو بڑا غالب نہایت حکمت والا ہے۔

بہت سے لوگ تو اللہ کے گھر (یعنی مسجد) میں بیٹھ کر غیر اللہ سے مانگ رہے ہوتے ہیں جبکہ اللہ تعالیٰ کا واضح ارشاد ہے کہ بہت سارے لوگ ایسے ہیں جو اللہ کو مانتے بھی ہیں اور (پھر بھی) برابر شرک بھی کئے جاتے ہیں۔ اور پرانے لوگوں میں اسی شرک والی بیماری کی بہتات تھی۔

وَأَنَّ الْمَسَاجِدَ لِلَّهِ فَلَا تَدْعُوا مَعَ اللَّهِ أَحَدًا ﴿18﴾

سورۃ الجن آیت ۱۸

اور بلاشبہ مسجدیں صرف اللہ کے لئے خاص ہیں پس تم واحد و یکتا اکیلے اللہ کے ساتھ کسی کو بھی نہ پکارو۔

قُلْ سِيرُوا فِي الْأَرْضِ فَانظُرُوا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِينَ مِن قَبْلُ ۚ كَانَ أَكْثَرُهُم مُّشْرِكِينَ ﴿42﴾

سورۃ الروم آیت ۴۲

کہہ دو کہ زمین میں چل پھر کے دیکھ لو کہ پرانے لوگوں کا انجام کیسا ہوا؟۔ان میں بہت سارے لوگ مشرک ہی تھے۔

وَمَا يُؤْمِنُ أَكْثَرُهُم بِٱللَّهِ إِلَّا وَهُم مُّشْرِكُونَ ﴿106﴾

سورۃ یوسف آیت ۱۰۶

اوران میں بہت سارے لوگ ایسے ہیں جو اللہ کو مانتے بھی ہیں اور (پھر بھی) برابر شرک بھی کئے جاتے ہیں۔

اور یہ غیر اللہ سے دعا کرنا اس کا ایک ایسا خطرناک عمل ہے۔جو اللہ سے دوری کا باعث بن جاتا ہے۔ کیونکہ اس نے اللہ جل شانہ کی قدر بالکل نہیں جانی۔اور یہ معاملہ بھی تقدیر کے اس پیچیدہ اور اعلیٰ پروگرام میں بہت سارے مقامات پر پیش آتا ہے۔ کہ اگر واقعی کچھ لینا چاہتا ہے تو اللہ سے مانگ۔ پھر جو خالص اللہ سے ہی مانگتا ہے۔تو فلاحی پہلو پالیتا ہے۔مگر جو یکسر اللہ جل جلالہ کو نظر انداز کیے جاتا ہے۔اور اپنے خود ساختوں سے ہی مانگتا رہتا ہے۔اور اپنے اس گھناؤنے عمل کی وجہ سے شرک جیسی مہلک بیماری کی بھینٹ چڑھ جاتا ہے۔جس کی اللہ کے ہاں تلافی و معافی نہیں ہے۔تو مزید پستیوں میں دھنستا چلا جاتا ہے۔یہاں تک کہ جہنم کا ایندھن بن جاتا ہے۔

شرک کیا ہے اس کو اچھی طرح سے سمجھنا بہت ضروری ہے کسی بھی گناہ سے بچنے کے لئے اس کی تفصیل کا پتہ ہونا ضروری ہے وگرنہ بچنا ناممکن ہو جاتا ہے

گناہوں کی فہرست میں شرک ایک ایسا گھناؤنا گناہ ہے جو سب سے بڑا ہے

یہ عجیب بات نہیں ہے کہ ہمیں ہر گناہ کی تفصیل تو معلوم ہو مگر اس گناہوں کے بڑے سردار شرک کے بارے میں ہی معلوم نہ ہو

جب تک ہم اسے سمجھیں گے نہیں تو بچیں گے کیسے؟

شیطان نے اس پر ایسا پردہ ڈالا ہوا ہے کہ لوگ شرک میں مبتلا ہوتے ہوئے بھی سمجھ نہیں پاتے ہیں کہ وہ شرک کر رہے ہیں۔

شرک کے بارے سمجھنے سے پہلے اللہ رب العزّت کی شان و عظمت کو دل کی گہرائیوں میں سمو لینا بہت ضروری ہے۔اس کتابچے کی شروعات ہی اللہ کی شان والی آیات سے کی گئی ہے

درج ذیل آیات میں بتا دیا گیا کہ نہ تو کوئی اللہ جل شانہ کی مثل ہو سکتا ہے اور نہ ہی ہمسر و ہم پلہ۔

لَيْسَ كَمِثْلِهِۦ شَىْءٌ ۖ وَهُوَ ٱلسَّمِيعُ ٱلْبَصِيرُ ﴿11﴾

سورۃالشوری آیت ۱۱

کوئی بھی چیز اس (کائنات میں اللہ جل شانہ) جیسی نہیں ہے وہ توخوب سننے والا گہری نظر سے دیکھنے والا ہے

وَلَمْ يَكُن لَّهُۥ كُفُوًا أَحَدٌ ﴿4﴾ ع1

سورۃالاخلاص آیت ۴

اور کوئی ایک بھی اس (کائنات میں اللہ جل شانہ) کا ہمسر و ہم پلہ نہیں ہے۔

نبی ﷺ نے شرک کو کئی طرح سے واضح کیا ہے۔تاکہ لوگ اس سے محفوظ رہ سکیں۔ان کی ایک یہی حدیث شرک کو سمجھنے کے لئے کافی ہے۔اور قرآن کی عکاس ہے۔اگر کوئی سمجھنا چاہے۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَجُلًا قَالَ لِلنَّبِيِّ صلىٰ الله عليه وآله وسلم مَا شَاءَ الله وَشِئْتَ فَقَالَ لَه النَّبِيُّ صلىٰ الله عليه وآله وسلم أَجَعَلْتَنِي وَالله عَدْلًا بَلْ مَا شَاءَ الله وَحْدَه

ترجمہ۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ ایک آدمی نے حضور نبی اکرم ﷺ سے کہا جو اللہ چاہے اور آپ چاہیں۔ حضور نبی اکرم ﷺ فرمایا کیا تو مجھے اور اللہ کو برابر کر رہا ہے؟ (ایسا نہیں) بلکہ یوں کہا کرو کہ جو اکیلے اللہ چاہتا ہے (وہی ہوتا ہے)۔

احمد بن حنبل۔ المسند۔ 1:214۔ رقم: 1839۔ موسسۃ قرطبۃ۔ مصر [إسنادہ حسن]

اس کا مطلب یہ ہے کہ ایک شخص اپنے کسی کام سے نبی ﷺ کے پاس آیا اور کہا اے اللہ کے رسول! جو اللہ چاہے اور آپ چاہیں۔ آپ ﷺ نے اسے ایسا کہنے سے منع فرمادیا کہ مخلوق کی مشیّت کچھ نہیں مشیّت صرف اللہ تعالیٰ کی ہے۔ مخلوق کو اللہ سبحانہ تعالیٰ کے ساتھ ملا دینا شرک ہے۔ کسی مسلمان کے لیے ایسا کہنا بالکل جائز نہیں۔ پھر آپ ﷺ نے حق بات کی طرف رہنمائی فرمائی کہ اللہ تعالیٰ کو اس کی مشیّت میں یکتا جانو اور اس کی مشیّت کے ساتھ کسی اور کی مشیّت کو کسی طرح سے بھی نہ جوڑو۔

اسی لئے اپنے آپ کو شرک جیسے خطرناک گناہ سے سب کو بچانے کی کوشش کریں۔ اللہ کی مخلوق میں سے کسی کی تعریف و تعظیم میں اس قدر بڑھ جانا۔ کہ اللہ جل شانہ کی تعظیم و تکریم پر خیال کی حد تک بھی حرف آئے۔ یہ اللہ کی تضحیک کے مترادف ہے۔ انسان کا اپنے ظنی علم و عمل سے کسی طرح بھی اللہ کی شان گھٹانا شرک ہے۔ یا مخلوق کو اللہ سے بڑا جان لینا یا برابر کر دینا بھی بڑا شرک کہلاتا ہے۔ ۔ایک شرک ایسا ہوتا ہے جو صاف نظر آتا ہے۔ جسے شرک جلی کہتے ہیں اور دوسرا شرک وہ ہے

جو عمل میں پوشیدہ ہوتا ہے۔ایسے شرک کو شرک خفی کہتے ہیں۔پہلے شرک جلی کے بارے عرض ہے کہ شرک جلی اللہ جل شانہ کی

ذات میں۔ عبادات میں۔ یا صفات واختیارات میں کسی کو بھی شراکت دار بنالینا۔

ذات میں شرک کرنا یہ ہے کہ۔ایک سے زیادہ خدا یا اللہ جل شانہ جیسی ہستیاں ماننے لگ جائے۔ جیسے کہ عیسائی تین خدا ماننے کی وجہ سے پہلے مشرک ہوئے پھر نبیؐ کے انکار پر کافر بھی ہو گئے۔اور جیسے آتش پرست لوگ کہ کافر ہیں لیکن دو خدا مانتے ہیں اور جیسے بت پرست لوگ کافر ہیں لیکن بہت سے خداؤں کو مانتے ہیں۔

یہاں ایک بات مدِ نظر رہے کہ جس پر کفر اور شرک دونوں کا اطلاق ہوتا ہو اسے انتہائی اقدام سے موسوم کیا جائے گا یعنی اسے کافر ہی کہا جائے گا مشرک نہیں۔ کیونکہ کفر تو سراسر انکار اور انتہائی قابلِ مذمت جرم ہے۔اور مشرک اللہ کو مانتے ہوئے انحراف کرتا ہے۔

عبادات میں شرک یہ ہے کہ جو عبادت اللہ کے لئے خاص ہے اسے دوسروں کے لئے بھی جائز کر دینا یا سمجھ لینا یا عمل کرنا۔ جیسے سجدہ کرنا اور دعائیں مانگنا صرف اللہ کے لئے خاص ہے۔جو بھی اللہ کے علاوہ دوسرے کسی کو سجدہ کرے گا یا اللہ کے علاوہ دوسروں سے دعائیں مانگے گا۔اس نے اللہ کی عبادت میں اس کو اللہ کا ہمسر و ہم پلہ اور شریک بنالیا۔

صفات واختیارات میں شرک کرنے کا معنی یہ ہے کہ اللہ جیسی ماورائی صفات کسی دوسرے کے لئے مان لینا یا عمل سے ثابت کرنا۔ جیسے کہ اللہ جل شانہ کے ساتھ اور بھی سفارشی ہستیاں ماننے لگ جانا۔ کیوں کہ کسی بھی مخلوق میں خواہ وہ کوئی فرشتہ۔ یا نبی۔ یا صحابی۔ یا ولی۔ یا شہید۔ یا پیر۔ یا امام ہو۔ اللہ تعالیٰ کی خاص صفتوں کی طرح کوئی بھی صفت کسی بھی طرح اللہ جل شانہ کی خلقت پر منطبق ہو ہی نہیں سکتی۔ اسی کے پیشِ نظر مشرک ایسے حقوق یا اختیارات کو غیر اللہ میں مانتا ہے جو خاص کر اللہ کے لئے ہوتے ہیں۔

قرآن کریم کی آیات اور نبی ﷺ کے فرمان سے یہ بات بالکل واضح ہو جاتی ہے

کہ مشرک ہمیشہ اللہ کو ماننے والا ہی ہوتا ہے دوسرا نہیں۔ کیونکہ مشرک کا اللہ سے تعلق کا دم بھرتے ہوئے دوسروں پر اکتفا کرنا اللہ سے بے وفائی ہے۔

اس کو ایک مثال سے مزید سمجھ سکتے ہیں

إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ نَسْتَعِينُ ﴿5﴾ ط

سورۃ الفاتحۃ آیت ۵

سچا مسلمان ہم صرف تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور صرف تجھ ہی سے مدد مانگتے ہیں

صرف فرق سمجھانے کے لئے

مشرک مسلمان ہم تیری **بھی** عبادت کرتے ہیں اور تجھ **بھی** سے مدد مانگتے ہیں

اس ہی اور بھی کے فرق کو اب ذرا اس بیوی سے سمجھ لیں جو

اگر اپنے خاوند سے کہے کہ صرف تیری **ہی** ہوں تو یہ ہو گی **سچی بیوی**

اگر اپنے خاوند سے کہے کہ تیری **بھی** ہوں تو یہ ہو گی **مشرک بیوی**

آگے آپ خود اندازہ لگا سکتے ہیں کہ دونوں میں سے خاوند کی منظورِ نظر کون سی ہو گی۔

کعبۃ اللہ میں کفار و مشرکین ۳۶۰ بت بٹھا رکھے تھے۔ اس کے باوجود وہ اس کو بیت اللہ ہی کہا جاتا رہا۔ کسی نے بھی اس گھر کو اپنے کسی بت کے نام سے منسوب نہیں کیا تھا۔ اور نہ ہی اسے سب بتوں کی طرف منسوب کرتے ہوئے بیت الآلھۃ یعنی دیوتاؤں کا گھر کہا گیا۔ ان بتوں میں سب سے بڑا بت ھبل تھا۔ جو خانہ کعبہ کی چھت پر رکھا تھا اور جنگوں میں اسی کے نعرے لگتے تھے۔ غزوۂ احد میں ابو سفیانؓ اس وقت تک مسلمان نہیں ہوئے تھے۔ انہوں نے اسی کے نام کے نعرے لگائے تھے۔ لیکن

اس کے باوجود خانہ کعبہ کو کبھی کسی نے بیت الہبل نہیں کہا۔ سب بیت اللہ ہی کہتے رہے اور اللہ ہی کو اپنا حقیقی کارساز سمجھتے رہے۔ ابرہہ نے جب بیت اللہ پر حملہ کیا تھا۔ اس وقت بھی سب نے اللہ ہی کو پکارا تھا۔ ابو جہل کے بیٹے حضرت عکرمہؓ کا جہاز جب طوفان میں گھر گیا تھا تو سب مسافروں کو اس وقت اللہ کی مدد حاصل ہوئی تھی جب وہ معبودان باطل کو پکار پکار تھک چکے تھے اور سارے راستے مسدود نظر آتے تھے۔ پھر جب وہ سارے دیوتاؤں سے مایوس ہو گئے تو اللہ ہی سے گڑگڑا کر ادعائیں مانگنے پر ان کو نجات ملی تھی۔ اسی سے معلوم ہو جاتا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ پر ایمان رکھتے ہوئے ادھر اُدھر دعائیں مانگتے پھرنا شرک ہے اور مشرک اللہ کو ماننے والا ہی ہوتا ہے دوسرا نہیں۔

عوام الناس مشرکین کے بارے میں یہ سمجھتے ہیں کہ یہ اللہ کے منکر تھے۔ حالانکہ ایسا نہیں تھا۔ وہ اللہ کو ہی اپنا معبود حقیقی مانتے تھے۔ آج بھی سب مشرک اللہ کو مانتے ہیں۔ لیکن ان کا عظیم ترین گناہ شرک ہوتا ہے۔ یعنی وہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ اس کی ذات یا صفات۔ یا عبادات یا پھر حقوق یا اختیارات میں دوسروں کو بھی شریک ٹھہرا لیتے ہیں۔ اسی کو اللہ تعالیٰ نے ظلم عظیم فرمایا ہے۔ جو ہر گز ہر گز نہیں بخشا جائے گا۔

وَإِذْ قَالَ لُقْمَٰنُ لِٱبْنِهِۦ وَهُوَ يَعِظُهُۥ يَٰبُنَىَّ لَا تُشْرِكْ بِٱللَّهِ ۖ إِنَّ ٱلشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيمٌ ﴿13﴾

سورۃ لقمان آیت 13

اور (ذکر کرو) جب لقمان نے اپنے بیٹے کو نصیحت کرتے ہوئے کہا کہ اے میرے بیٹے! (آگاہ رہو کہ قطعی) اللہ کا شریک نہ بنانا۔ بیشک شرک بہت ہی بڑا ظلم ہے۔

اللہ جل شانہ نے قرآن کریم میں سمجھنے والوں کے لئے کئی طریقے واسلوب سے شرک کے بارے وضاحت کی ہے۔ تاکہ لوگ اس گھناؤنے جرم کے ارتکاب سے بچ جائیں۔ اس بارے تو بہت سی آیات ہیں جن میں سے کچھ کا ذکر درج ذیل ہے۔

إِنَّ ٱللَّهَ لَا يَغۡفِرُ أَن يُشۡرَكَ بِهِۦ وَيَغۡفِرُ مَا دُونَ ذَٰلِكَ لِمَن يَشَآءُ ۚ وَمَن يُشۡرِكۡ بِٱللَّهِ فَقَدِ ٱفۡتَرَىٰٓ إِثۡمًا عَظِيمًا ﴿48﴾

سورۃ النساء آیت 48

بلاشک و شبہ اللہ اس گناہ کو معاف نہیں کرے گا کہ کسی کو اس کا شریک بنادیا جائے۔ اور اس کے علاوہ جس کے لئے چاہے وہ بخش دیتا ہے۔ اور جس نے اللہ کے ساتھ شریک بنالیا تو یقینی طور پر اس نے بہت بڑے گناہ کی بات گھڑلی۔

إِنَّ ٱللَّهَ لَا يَغۡفِرُ أَن يُشۡرَكَ بِهِۦ وَيَغۡفِرُ مَا دُونَ ذَٰلِكَ لِمَن يَشَآءُ ۚ وَمَن يُشۡرِكۡ بِٱللَّهِ فَقَدۡ ضَلَّ ضَلَٰلَۢا بَعِيدًا ﴿116﴾

سورۃالنساء آیت 116

کچھ شک نہیں کہ اللہ اس کے گناہ کو نہیں بخشے گا کہ کسی کو اس کا شریک بنادیا جائے۔اور اس کے علاوہ جس کے لئے چاہے وہ معاف کر دیتا ہے۔اور جس نے اللہ کے ساتھ شریک ٹھہرالیا تو یقینی طور پر وہ گمراہی میں پرلے درجے کا گمراہ ہو گیا۔

اللہ جل شانہ نے توحید اور شرک کے فرق کو سمجھانے کے لئے درج ذیل مثال بھی دی ہے۔تاکہ کسی طرح لوگ سمجھ جائیں اور شرک کرنے سے بچ جائیں۔

أَلَمْ تَرَ كَيْفَ ضَرَبَ ٱللَّهُ مَثَلًا كَلِمَةً طَيِّبَةً كَشَجَرَةٍ طَيِّبَةٍ أَصْلُهَا ثَابِتٌ وَفَرْعُهَا فِى ٱلسَّمَآءِ ﴿24﴾ تُؤْتِىٓ أُكُلَهَا كُلَّ حِينٍۭ بِإِذْنِ رَبِّهَا ۗ وَيَضْرِبُ ٱللَّهُ ٱلْأَمْثَالَ لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُونَ ﴿25﴾ وَمَثَلُ كَلِمَةٍ خَبِيثَةٍ كَشَجَرَةٍ خَبِيثَةٍ ٱجْتُثَّتْ مِن فَوْقِ ٱلْأَرْضِ مَا لَهَا مِن قَرَارٍ ﴿26﴾ يُثَبِّتُ ٱللَّهُ ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ بِٱلْقَوْلِ ٱلثَّابِتِ فِى ٱلْحَيَوٰةِ ٱلدُّنْيَا وَفِى ٱلْـَٔاخِرَةِ ۖ وَيُضِلُّ ٱللَّهُ ٱلظَّٰلِمِينَ ۚ وَيَفْعَلُ ٱللَّهُ مَا يَشَآءُ ﴿27﴾ ع4

سورۃابراہیم آیت ۲۴ تا ۲۷

کیا تم نے نہیں غور کیا کہ کیسے اللہ نے طیب و پاک بات کی ایک مثال بیان کی ہے؟۔جیسے کہ پاکیزہ (توحیدی) درخت جس کی جڑ (بہت گہری) ثابت قدم اور اس کی شاخیں آسمان میں (خوب پھلتی

پھولتی) ہیں۔ (جو) اپنے رب کے حکم سے ہر وقت اپنا پھل (ثمرہ) لاتا رہتا ہے۔ اور اللہ بنی نوع انسان کے لئے (ایسی) مثالیں بیان کرتا ہے تاکہ وہ غور و فکر سے نصیحت حاصل کریں۔ اور خبیث بات کی مثال ایک خبیث (کفریہ و شرکیہ) درخت کی سی ہے۔ جو زمین کے اوپر سے ہی اکھاڑ لیا جائے اسے ذرا بھی استحکام نہ ہو۔ اللہ ایمان والوں کو دنیا کی زندگی میں پکی سچی بات پر ثابت قدم رکھتا ہے اور آخرت میں بھی (رکھے گا)۔ اور ظالموں (بے انصافوں) کو گمراہ ہونے دیتا ہے۔ اور اللہ جو چاہتا ہے کر گزرتا ہے۔

جس طرح ہر بیماری کا علاج ہے۔ مگر کچھ بیماریوں کے لئے محنت اور کوشش سے کھوجنا پڑتا ہے۔ اسی طرح شرک بھی اک ذہنی بیماری ہے جس کا علاج کہیں بھی کھوجنے کی ضرورت نہیں۔ اللہ جل شانہ نے خود اس کا علاج بتا دیا ہے۔ اور ہے بھی یقیناً بڑا کارگر۔ یقین نہ آئے تو آزما کے دیکھ لیں۔ اس کی خوراک لینا ہر ایک کے لئے بڑا مجرب ہے۔ یہ بھی اسی لئے کہ کسی طرح لوگ سمجھ جائیں اور شرک کرنے سے بچ جائیں۔

وَإِنْ أَحَدٌ مِّنَ ٱلْمُشْرِكِينَ ٱسْتَجَارَكَ فَأَجِرْهُ حَتَّىٰ يَسْمَعَ كَلَٰمَ ٱللَّهِ ثُمَّ أَبْلِغْهُ مَأْمَنَهُۥ ۚ ذَٰلِكَ بِأَنَّهُمْ قَوْمٌ لَّا يَعْلَمُونَ ﴿6﴾ ع1

سورۃ التوبہ آیت ٦

اور اگر کوئی مشرک تم سے پناہ مانگے تو اس کو پناہ دے دو۔ یہاں تک کہ اللہ کا کلام سنے (اور سمجھے) پھر اسے اس کی امن کی جگہ پہنچا دو۔ یہ اس لئے ہے کہ وہ لوگ بہت نا سمجھ ہیں۔

شرک کے موضوع پر بات ابھی جاری ہے۔اس کو اچھی طرح سمجھنے کے لیے آگے بھی پڑھیے۔

ہدہد ایک پرندہ جانتا ہے کہ شرک کیا ہے؟:

ہدہد ایک پرندہ ہے۔ حضرت سلیمانؑ جب اپنے لشکروں کا معائنہ کر رہے تھے تو پرندوں کے لشکر میں جو ہدہد کو موجود نہ پایا تو کہا۔ کہ وہ کہاں غائب ہو گیا ہے؟۔ میں اسے سخت سزا دوں گا یا اسے ذبح کر ڈالوں گا۔ نہیں تو اسے میرے سامنے کوئی واضح عذر پیش کرنا پڑے گا۔

وَتَفَقَّدَ ٱلطَّيْرَ فَقَالَ مَا لِيَ لَآ أَرَى ٱلْهُدْهُدَ أَمْ كَانَ مِنَ ٱلْغَآئِبِينَ ﴿20﴾ لَأُعَذِّبَنَّهُۥ عَذَابًا شَدِيدًا أَوْ لَأَاْذْبَحَنَّهُۥٓ أَوْ لَيَأْتِيَنِّي بِسُلْطَٰنٍ مُّبِينٍ ﴿21﴾

سورۃ النمل آیت 20

اور اس (سلیمان) نے پرندوں کا جائزہ لیا تو کہا کہ کیا سبب ہے کہ ہدہد مجھے نظر نہیں آ رہا (یا) کیا وہ کہیں غائب ہو گیا ہے؟۔ میں اسے ضرور سخت سزا دوں گا یا اسے ذبح ہی کر ڈالوں گا یا پھر وہ لازمی میرے سامنے کوئی واضح دلیل (عذر) پیش کرے۔

تھوڑی دیر بعد ہدہد آ موجود ہوا اور سلیمانؑ سے کہنے لگا کہ

میں نے وہ بات معلوم کی ہے جو آپ کو معلوم نہیں ہے۔

اس سے صاف پتہ چلتا ہے کہ ہدہد کو معلوم ہے کہ اللہ کے نبی غیب نہیں جانتے۔

اور غیب جاننا صرف اور صرف اللہ ہی کا خاصہ ہے۔ایسے لوگ جو نبیوں کے بارے کہتے ہیں کہ وہ غیب جانتے ہیں۔اس سلیم الفطرت پرندے کے الفاظ سے ہی سبق لے سکتے ہیں۔ جس کو شرک کے بارے بھی بخوبی پتہ ہے۔درج ذیل آیات میں اس کے بعد والے الفاظ پر غور کرو تو بات بالکل واضح ہو جاتی ہے جن سے شرک کو سمجھنا بڑی آسان سی بات لگتی ہے۔نہ جانے مشرک لوگوں کو اس کا سمجھنا اتنا مشکل کیوں لگتا ہے۔ صرف انسان اور جن ہی اس قبیح اور گھناؤنے جرم میں مبتلا نظر آتے ہیں۔ باقی ساری مخلوقات اس سے بالکل پاک اور مبّرا ہیں۔ ہدہد ہی کو لے لیجئے جو شرک کو مشرک انسانوں سے بہتر اور اچھی طرح جانتا ہے اور ان لوگوں کی سمجھ اس پرندے سے بھی گئی گزری ہے جو توحید اور شرک کا فرق نہیں سمجھ پاتے۔کاش یہ بات ان کی سمجھ میں بھی آجائے اور شرک کرنے سے بچ جائیں اور اپنی آخرت سنوار لیں۔

فَمَكَثَ غَيْرَ بَعِيدٍ فَقَالَ أَحَطتُ بِمَا لَمْ تُحِطْ بِهِۦ وَجِئْتُكَ مِن سَبَإٍۭ بِنَبَإٍ يَقِينٍ ﴿22﴾ إِنِّى وَجَدتُّ ٱمْرَأَةً تَمْلِكُهُمْ وَأُوتِيَتْ مِن كُلِّ شَىْءٍ وَلَهَا عَرْشٌ عَظِيمٌ ﴿23﴾

وَجَدتُّهَا وَقَوْمَهَا يَسْجُدُونَ لِلشَّمْسِ مِن دُونِ ٱللَّهِ وَزَيَّنَ لَهُمُ ٱلشَّيْطَٰنُ أَعْمَٰلَهُمْ فَصَدَّهُمْ عَنِ ٱلسَّبِيلِ فَهُمْ لَا يَهْتَدُونَ ﴿24﴾ لا أَلَّا يَسْجُدُواْ لِلَّهِ ٱلَّذِى يُخْرِجُ ٱلْخَبْءَ فِى ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلْأَرْضِ وَيَعْلَمُ مَا تُخْفُونَ وَمَا تُعْلِنُونَ ﴿25﴾ ٱللَّهُ لَآ إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ رَبُّ ٱلْعَرْشِ ٱلْعَظِيمِ ﴿26﴾ ۩

سورۃ النمل آیت ۲۲ تا ۲۶ آیتِ السجدۃ

پس کچھ زیادہ دیر نہیں ہوئی تھی کہ ہُدہُد آ موجود ہوا اور کہنے لگا کہ میں نے وہ بات معلوم کی ہے جس بارے آپ کو معلوم نہیں ہے۔ اور میں (ملک) سبا سے آپ کے پاس ایک یقینی خبر لایا ہوں۔ میں نے ایک عورت کو پایا جو ان لوگوں پر بادشاہت کرتی ہے اور اسے ہر چیز میسر ہے اور اس کا ایک بڑا سا تخت بھی ہے۔ اور میں نے ان کو پایا۔ کہ وہ اور اس کی قوم اللہ کو چھوڑ کر سورج کو سجدہ کرتے ہیں۔ اور شیطان نے ان کے کرتوت (ان کی نظر میں) بڑے خوشنما بنائے ہوئے ہیں۔ اور اس نے انہیں (سیدھے) راستے سے ایسے روک رکھا ہے کہ پس وہ ہدایت نہیں پاتے۔ (اس طرح روکے گئے) کہ نہ وہ اللہ کو سجدہ کریں جو آسمانوں اور زمین میں چھپی چیزوں کو بھی ظاہر کیے دیتا ہے۔ اور وہ جانتا ہے جو کچھ تم چھپاتے ہو اور جو کچھ تم ظاہر کرتے ہو۔ وہ اللہ ہی ہے جس کے علاوہ کوئی بھی عبادت کا مستحق نہیں ہے وہی تو عرش عظیم کا مالک ہے۔

(باوضو ہو کر اللہ کے حضور سجدہ کرلیں۔ یہ آیتِ سجدہ ہے)

درج بالا آیت پر غور کرو کہ ہدہد جانتا ہے شرک کیا ہے اور یہ بھی کہ اللہ کے نبی غیب نہیں جانتے۔ غیب صرف اور صرف اللہ جانتا ہے۔ غیب کے موضوع پر مزید جاننے کے لئے یہاں کلک کریں۔ اور یہاں واپس آنے کے لئے غیب کے موضوع کے بعد والی لائن پر جو واپس لکھا ہے اس پر کلک کریں۔

درج ذیل آیت میں دیکھیں کہ ایک نبی کے آباؤاجداد پیغمبر پر پیغمبر ہیں۔ لیکن وہ نبی صرف اللہ رب العزت کو ہی الوَاحِدُ القَهَّارُ سمجھتا اور کہتا ہے۔ کہ ہمیں یہ بالکل جائز نہیں کی اللہ کے ساتھ کسی کو بھی شریک کریں۔ یہ توحید پر قائم رہنے کا ایک پیغام ہے جو سارے بنی نوع انسان پر اللہ کا فضل ہے لیکن بہت سارے لوگ ناشکرے ہیں۔

وَٱتَّبَعْتُ مِلَّةَ ءَابَآءِىٓ إِبْرَٰهِيمَ وَإِسْحَٰقَ وَيَعْقُوبَ ۚ مَا كَانَ لَنَآ أَن نُّشْرِكَ بِٱللَّهِ مِن شَىْءٍ ۚ ذَٰلِكَ مِن فَضْلِ ٱللَّهِ عَلَيْنَا وَعَلَى ٱلنَّاسِ وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَ ٱلنَّاسِ لَا يَشْكُرُونَ ﴿38﴾

سورۃ یوسف آیت 38

اور میں اپنے باپ دادا۔ ابراہیمؑ۔ اور اسحاقؑ۔ اور یعقوبؑ۔ کے مذہب پر چلتا ہوں۔ ہمیں یہ بالکل جائز نہیں کی اللہ کے ساتھ کسی بھی چیز کو شریک کردیں۔ یہ (توحید تو) ہم پر اور سارے بنی نوع انسان پر اللہ کا فضل ہے لیکن بہت سارے لوگ شکر ادا نہیں کرتے۔

بتائیں کہ ایک نبی کے آباؤاجداد پیغمبر پر پیغمبر ہیں۔ لیکن وہ نبی صرف اللہ رب العزت کو ہی الوَاحِدُ - القَہَّارُ سمجھتا اور کہتا ہے

حُنَفَآءَ لِلَّهِ غَيْرَ مُشْرِكِينَ بِهِۦۚ وَمَن يُشْرِكْ بِٱللَّهِ فَكَأَنَّمَا خَرَّ مِنَ ٱلسَّمَآءِ فَتَخْطَفُهُ ٱلطَّيْرُ أَوْ تَهْوِى بِهِ ٱلرِّيحُ فِى مَكَانٍ سَحِيقٍ ﴿31﴾

سورۃ الحج آیت ۳۱

خالص یکسوئی کے ساتھ اللہ ہی کے ہو کر رہو اس کے ساتھ کسی کو بھی شریک نہ ٹھہراؤ۔ اور جو کوئی بھی اللہ کے ساتھ شریک مقرر کرلیتا ہے تو گویا کہ وہ آسمان سے گر پڑا تو پرندوں نے اس کو نوچ لیا یا ہوا نے ہی اُڑا کر اسے کسی دور دراز جگہ پر پھینک دیا۔

اور شرک کے متعلق اللہ نے قرآن میں فرمایا کہ یقینی بات ہے کہ جو شخص اللہ کے ساتھ شریک کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس پر جنت حرام کر دیتا ہے۔ اس کا ٹھکانہ جہنم ہی ہے اور مشرک کی مدد کرنے والا کوئی نہیں ہوگا۔

لَقَدْ كَفَرَ ٱلَّذِينَ قَالُوٓاْ إِنَّ ٱللَّهَ هُوَ ٱلْمَسِيحُ ٱبْنُ مَرْيَمَۖ وَقَالَ ٱلْمَسِيحُ يَٰبَنِىٓ إِسْرَٰٓءِيلَ ٱعْبُدُواْ ٱللَّهَ رَبِّى وَرَبَّكُمْۖ إِنَّهُۥ مَن يُشْرِكْ بِٱللَّهِ فَقَدْ حَرَّمَ ٱللَّهُ عَلَيْهِ ٱلْجَنَّةَ وَمَأْوَىٰهُ ٱلنَّارُۖ وَمَا لِلظَّٰلِمِينَ مِنْ أَنصَارٍ ﴿72﴾

سورۃ المائدۃ آیت 72

البتہ یقینی طور پر وہ لوگ کافر ہو گئے جو کہتے ہیں۔ بیشک اللہ جو ہے وہی مسیح ابن مریمؑ ہے۔ حالانکہ مسیح نے کہا تھا کہ اے اولادِ اسرائیل !۔ اسی اللہ کی عبادت کرو جو میرا بھی اور تمہارا بھی رب ہے۔ کچھ شک نہیں جو بھی اللہ کے ساتھ شریک ٹھہرائے گا تو یقینی طور پر اللہ نے اس پر جنت حرام کر دی اور اس کا ٹھکانا دوزخ ہو گیا۔ اور ایسے ظالم لوگوں کا کوئی بھی مددگار نہیں۔

اس آیت سے یہ بھی صاف واضح ہو جاتا ہے کہ جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو اللہ کے درجے تک لے آنے والے لوگ یقینی طور پر کافر ہیں۔ ان کو اہل کتاب سمجھنا غلط ہے

علاوہ ازیں عیسائیوں کا حضرت عیسیٰؑ کو کو اللہ کا بیٹا سمجھ کر انؑ کو مدد کے لیے پکارنا شرک ہے۔ یہودیوں کا حضرت عزیرؑ کو اللہ کا بیٹا سمجھ کر مدد کے لیے پکارنا شرک ہے۔ جب وہ دونوں اللہ کے بندے اور رسول ہیں۔ اگر ان سے ایسی امیدیں وابستہ رکھنا شرک ہے۔ تو نبی ﷺ اور حضرت علیؓ کو مدد کے لیے پکارنا شرک کیوں نہ ہوگا؟۔ اسی طرح مالک الملک کو چھوڑ کر کسی کو بھی مشکل کشائی اور حاجت روائی کے لیے پکارنا عین یہی حکم رکھتا ہے۔ کوئی بھی کسی مخلوق سے صحت۔ رزق یا اولاد کا سوالی ہو جائے تو وہ شرکِ کا مرتکب ہو جاتا ہے۔ ایسے واقعات کے خلاف اُمت کا وہی رد عمل ہونا چاہیے جو

بتوں کو پوجنے کے خلاف ہوتا ہے۔ کیونکہ وہ بھی شرک ہے اور یہ بھی۔اس میں بھی ان برگزیدہ ہستیوں کا ظنی واختراعی بت سامنے رکھ کر ہی مانگا جاتا ہے۔

اِس دور کے بعض مشرک رسول اللہ ﷺ کے دور کے مشرکوں سے بھی بدتر ہیں اور وہ اس طرح کہ قرآن میں اُن کی بابت ذکر ہوا ہے کہ وہ عام حالات میں تو ضرور مخلوقی ہستیوں کو پکارتے تھے لیکن جب کوئی مصیبت پہچتی یا منجدھار میں کشتی ڈولنے لگتی تو وہ خالص اللہ کو ہی مدد کے لیے پکارتے تھے۔ جیسا کہ درج ذیل آیات بتاتی ہیں۔

فَإِذَا رَكِبُواْ فِى ٱلْفُلْكِ دَعَوُاْ ٱللَّهَ مُخْلِصِينَ لَهُ ٱلدِّينَ فَلَمَّا نَجَّىٰهُمْ إِلَى ٱلْبَرِّ إِذَا هُمْ يُشْرِكُونَ ﴿65﴾

سورۃ العنکبوت آیت 65

پھر جب یہ کشتی میں سوار ہوتے ہیں تو خالص اُسی پر اعتقاد رکھتے ہوئے صرف اللہ سے ہی دعا مانگنے لگتے ہیں پھر جب وہ انہیں نجات دے کر خشکی پر پہنچا دیتا ہے تو (پھر) ایک دم سے شرک کرنے لگ جاتے ہیں۔

وَإِذَا مَسَّ ٱلنَّاسَ ضُرٌّ دَعَوْاْ رَبَّهُم مُّنِيبِينَ إِلَيْهِ ثُمَّ إِذَآ أَذَاقَهُم مِّنْهُ رَحْمَةً إِذَا فَرِيقٌ مِّنْهُم بِرَبِّهِمْ يُشْرِكُونَ ﴿33﴾

سورۃالروم آیت 33

اور جب بھی لوگوں کو کوئی تکلیف پہنچتی ہے تو وہ خالص اپنے رب کی طرف رجوع کرتے ہوئے اسے ہی پکارتے ہیں۔ پھر جب وہ انہیں اپنی طرف سے رحمت کا مزہ چکھا دیتا ہے تو یکایک ان میں سے ایک گروہ اپنے رب کے ساتھ شرک کرنے لگ جاتا ہے۔

البتہ آج کے مشرک کڑے سے کڑے وقت میں بھی پکاریں گے تو اپنی ان خاص ہستیوں کو ہی پکاریں گے جن سے امیدیں وابستہ رکھی ہوتی ہیں۔

شرک کرنے والے پر اللہ جل جلالہ سخت غضبناک ہوتے ہیں۔ قرآن میں اسے ظلم عظیم اور مشرکین کو نجس و پلید کہا گیا ہے۔ دیکھئے سورۃالتوبہ کی یہ آیات۔

مَا كَانَ لِلْمُشْرِكِينَ أَن يَعْمُرُواْ مَسَٰجِدَ ٱللَّهِ شَٰهِدِينَ عَلَىٰٓ أَنفُسِهِم بِٱلْكُفْرِ ۚ أُوْلَٰٓئِكَ حَبِطَتْ أَعْمَٰلُهُمْ وَفِى ٱلنَّارِ هُمْ خَٰلِدُونَ ﴿17﴾

سورۃالتوبہ آیت ۱۷

مشرکوں کو زیب نہیں دیتا کہ اللہ کی مسجدوں کو آباد کریں جب کہ وہ اپنے آپ پر ہی کفر و ناشکری کی گواہی دے رہے ہوں۔ ان لوگوں کے سب اعمال ضائع ہو گئے اور وہ ہمیشہ ہمیش آگ میں رہنے والے ہیں۔

يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوٓاْ إِنَّمَا ٱلۡمُشۡرِكُونَ نَجَسٞ فَلَا يَقۡرَبُواْ ٱلۡمَسۡجِدَ ٱلۡحَرَامَ بَعۡدَ عَامِهِمۡ هَٰذَا ۚ وَإِنۡ خِفۡتُمۡ عَيۡلَةٗ فَسَوۡفَ يُغۡنِيكُمُ ٱللَّهُ مِن فَضۡلِهِۦٓ إِن شَآءَۚ إِنَّ ٱللَّهَ عَلِيمٌ حَكِيمٞ ﴿28﴾

سورۃ التوبہ آیت ۲۸

اے ایمان والو! ۔ بس کچھ شک نہیں کہ مشرک لوگ پلید ہیں۔ پس اس سال کے بعد مسجد حرام (یعنی خانہ کعبہ) کے نزدیک تک نہ آنے پائیں۔ اور اگر تمہیں مفلسی کا خوف ہو تو عنقریب تمہیں اپنے فضل سے مالا مال کر دے گا۔ اگر اللہ نے چاہا۔ یقیناً اللہ سب کچھ جاننے والا نہایت حکمت والا ہے۔

اللہ جل شانہ نے تو نبی ﷺ کو منع کر دیا کہ کسی کے بارے میں واضح ہو جائے کہ اس کی موت شرک پر ہوئی ہے تو اس کے لئے مغفرت کی دعا بھی نہ کرو خواہ وہ قریبی رشتہ دار ہی کیوں نہ ہوں۔ کیونکہ وہ دوزخی ہیں۔ دیکھئے ارشادِ باری تعالیٰ۔

مَا كَانَ لِلنَّبِيِّ وَٱلَّذِينَ ءَامَنُوٓاْ أَن يَسْتَغْفِرُواْ لِلْمُشْرِكِينَ وَلَوْ كَانُوٓاْ أُوْلِى قُرْبَىٰ مِنۢ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمْ أَنَّهُمْ أَصْحَٰبُ ٱلْجَحِيمِ ﴿113﴾ وَمَا كَانَ ٱسْتِغْفَارُ إِبْرَٰهِيمَ لِأَبِيهِ إِلَّا عَن مَّوْعِدَةٍ وَعَدَهَآ إِيَّاهُ فَلَمَّا تَبَيَّنَ لَهُۥٓ أَنَّهُۥ عَدُوٌّ لِّلَّهِ تَبَرَّأَ مِنْهُ ۚ إِنَّ إِبْرَٰهِيمَ لَأَوَّٰهٌ حَلِيمٌ ﴿114﴾

سورۃ التوبہ آیت ۱۱۳۔۱۱۴

نبی ﷺ کے لئے اور ان لوگوں کو جو ایمان لائے ہیں یہ زیبا نہیں۔ کہ مشرکوں کے لئے بخشش کی دعا مانگیں اگرچہ وہ قریبی رشتہ دار ہی کیوں نہ ہوں۔ بعد اس کے کہ جب ان پر یہ واضح ہو جائے کہ بلاشبہ وہ لوگ دوزخی ہیں۔ اور ابراہیمؑ کا اپنے باپ کے لئے بخشش کی دعا مانگنا تو ایک وعدے کے سبب تھا جو وہ اس سے کر چکا تھا۔ لیکن جب اس پر واضح ہو گیا کہ وہ اللہ کا دشمن ہے تو وہ اس سے بیزار ہو گیا ۔ بلاشبہ ابراہیمؑ بڑا ہی نرم دل بہت تحمل والا تھا۔

یہ بھی ارشاد ہوا کہ مسلمانوں کا مذاق اڑانے والوں جس میں منافق و مشرک پیش پیش تھے کہ اگر تم ان کے لئے ستر دفعہ بھی دعا مانگو گے تو اللہ ہر گز معاف نہیں کرے گا۔

ٱلَّذِينَ يَلْمِزُونَ ٱلْمُطَّوِّعِينَ مِنَ ٱلْمُؤْمِنِينَ فِى ٱلصَّدَقَٰتِ وَٱلَّذِينَ لَا يَجِدُونَ إِلَّا جُهْدَهُمْ فَيَسْخَرُونَ مِنْهُمْ ۙ سَخِرَ ٱللَّهُ مِنْهُمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ﴿79﴾ ٱسْتَغْفِرْ لَهُمْ

أَوْ لَا تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ إِن تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ سَبْعِينَ مَرَّةً فَلَن يَغْفِرَ ٱللَّهُ لَهُمْ ۚ ذَٰلِكَ بِأَنَّهُمْ كَفَرُوا۟ بِٱللَّهِ وَرَسُولِهِۦ ۗ وَٱللَّهُ لَا يَهْدِى ٱلْقَوْمَ ٱلْفَٰسِقِينَ ﴿80﴾ ع10

سورۃ التوبہ آیت ۷۹۔۸۰

وہ لوگ دل کھول کر خیرات کرنے والے مومنوں پر طعن و تشنیع کرتے (ریاکاری کا الزام لگاتے) ہیں ۔اور جنہیں سوائے اپنی محنت مزدوری کے اور کچھ میسر ہی نہیں (پھر بھی حسبِ استطاعت دیتے ہیں یہ) ان کا بھی مذاق اڑایا کرتے ہیں۔ اللہ ان کا مذاق اڑانے والا ہے اور ان کے لئے المناک عذاب ہے۔ تم ان کے لئے بخشش مانگو یا نہ مانگو۔ اگر تم ان کے لئے ستّر دفعہ بھی بخشش مانگو گے تو بھی اللہ انہیں ہر گز نہیں بخشے گا۔ یہ اس لئے کہ انہوں نے اللہ اور اس کے رسول سے کفر کیا۔ اور اللہ فاسقوں کو ہدایت یاب نہیں ہونے دیتا۔

وَلَا تَدْعُ مِن دُونِ ٱللَّهِ مَا لَا يَنفَعُكَ وَلَا يَضُرُّكَ ۖ فَإِن فَعَلْتَ فَإِنَّكَ إِذًا مِّنَ ٱلظَّٰلِمِينَ ﴿106﴾

سورۃ یونس آیت 106

اور اللہ کو چھوڑ کر کسی ایسی ہستی کو کبھی نہ پکارو جو نہ تو تمہیں کچھ فائدہ دے سکے اور نہ ہی تمہیں کوئی نقصان۔ اگر تم نے ایسا کر لیا تو بیشک تم اسی لمحے ظالم لوگوں میں سے ہو جاؤ گے۔

وَإِن يَمْسَسْكَ ٱللَّهُ بِضُرٍّ فَلَا كَاشِفَ لَهُۥٓ إِلَّا هُوَ ۖ وَإِن يُرِدْكَ بِخَيْرٍ فَلَا رَآدَّ لِفَضْلِهِۦ ۚ يُصِيبُ بِهِۦ مَن يَشَآءُ مِنْ عِبَادِهِۦ ۚ وَهُوَ ٱلْغَفُورُ ٱلرَّحِيمُ ﴿107﴾

سورۃ یونس آیت 107

اور اگر اللہ تمہیں کوئی تکلیف دینا چاہے تو اس (اللہ جل شانہ) کے علاوہ کوئی بھی اسے ہٹانے والا نہیں ۔اور اگر تمہارا بھلا کرنا چاہے تو کوئی بھی اس کے فضل کو روکنے والا نہیں۔وہی اپنے بندوں میں سے جس پر چاہتا ہے اپنا فضل نچھاور کرتا ہے اور وہی بہت بخشنے والا نہایت مہربان ہے۔

شیطان کی سب سے بڑی کوشش یہی ہوتی ہے کہ انسان اللہ جل جلالہ کے غضب کا نشانہ بن جائے۔ اور خصوصاً برِ صغیر میں وہ کافی حد تک کامیاب بھی ہے۔اب بھی وقت ہے سنبھل جاؤ اور اپنے آپ کو شرک جیسی بیماری سے پاک کرلو۔

وَقَالُواْ ٱتَّخَذَ ٱلرَّحْمَٰنُ وَلَدًا ﴿88﴾ لَّقَدْ جِئْتُمْ شَيْـًٔا إِدًّا ﴿89﴾ تَكَادُ ٱلسَّمَٰوَٰتُ يَتَفَطَّرْنَ مِنْهُ وَتَنشَقُّ ٱلْأَرْضُ وَتَخِرُّ ٱلْجِبَالُ هَدًّا ﴿90﴾ أَن دَعَوْاْ لِلرَّحْمَٰنِ وَلَدًا ﴿91﴾ وَمَا يَنۢبَغِى لِلرَّحْمَٰنِ أَن يَتَّخِذَ وَلَدًا ﴿92﴾ إِن كُلُّ مَن فِى ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلْأَرْضِ إِلَّآ ءَاتِى ٱلرَّحْمَٰنِ عَبْدًا ﴿93﴾

سورۃ مریم آیت ۸۸ تا ۹۳

اور (نصاریٰ) کہتے ہیں۔ کہ ربِ الرحمٰن نے اپنا بیٹا بنا رکھا ہے۔ (ایسا کہنے والو!۔) تم (زبان سے بہت بڑا و برا بول بول رہے ہو۔ قریب ہے۔ کہ سارے آسمان پھٹ پڑیں۔ اور زمین شق ہو جائے۔ اور سب پہاڑ پارہ پارہ ہو کر گر پڑیں۔ کہ انہوں نے ربِ الرحمٰن کے لئے بیٹے کا (جھوٹا) دعوی کر دیا!۔ اور ربِ الرحمٰن کے شانِ شایاں نہیں۔ کہ کسی کو اپنا بیٹا بنالے۔ سارے کے سارے جو بھی آسمانوں اور زمین میں ہیں۔ ربِ الرحمٰن کے حضور بندے ہو کر ہی پیش ہوں گے۔

وَمَن يَدْعُ مَعَ ٱللَّهِ إِلَٰهًا ءَاخَرَ لَا بُرْهَٰنَ لَهُۥ بِهِۦ فَإِنَّمَا حِسَابُهُۥ عِندَ رَبِّهِۦٓ ۚ إِنَّهُۥ لَا يُفْلِحُ ٱلْكَٰفِرُونَ ﴿117﴾

سورۃ المؤمنون آیت 117

اور جو اللہ کے ساتھ کسی بھی اور عبادت کیے جانے والے (معبود) کو پکارتا ہے جس کی اس کے پاس کوئی بھی دلیل و سند نہیں۔ تو البتہ اس کا حساب صرف اس کے رب کے پاس ہے۔ بیشک کافر و ناشکرے لوگ نجات نہیں پائیں گے۔

یہ اللہ کے مقابل کسی کو بھی اہمیت دی جائے۔ وہ بت ہی کہلائے گی۔ عام طور پر لوگ کہتے ہیں۔ کہ بتوں والی آیات کو بھی ہمارے ولیوں وسفارشیوں پر چسپاں کر دیا جاتا ہے۔ ذہن نشین رہے کہ بتوں کی پوجا کرنے والے ایسے نہیں تھے کہ ایسے ہی کسی پتھر کو اٹھا کے اس کی عبادت شروع کر دیا کرتے تھے۔ انہوں نے بھی ان بتوں سے اولیاء کی نسبتیں قائم کر رکھی تھیں۔ جن کے نام بھی قرآن میں بتا دیئے گئے۔ بت تو وہ اس لیے بناتے تھے کہ ان کی شکل و شباہت ہماری آئندہ آنے والی نسلیں بھی دیکھ سکیں۔

إِنَّمَا تَعْبُدُونَ مِن دُونِ ٱللَّهِ أَوْثَٰنًا وَتَخْلُقُونَ إِفْكًا ۚ إِنَّ ٱلَّذِينَ تَعْبُدُونَ مِن دُونِ ٱللَّهِ لَا يَمْلِكُونَ لَكُمْ رِزْقًا فَٱبْتَغُوا۟ عِندَ ٱللَّهِ ٱلرِّزْقَ وَٱعْبُدُوهُ وَٱشْكُرُوا۟ لَهُۥ ۖ إِلَيْهِ تُرْجَعُونَ ﴿17﴾

سورۃ العنکبوت آیت 17

بلاشبہ تم اللہ کو چھوڑ کر محض بتوں کی عبادت کرتے ہو اور جھوٹ بہتان گھڑ لیتے ہو۔ تو البتہ جن لوگوں کی تم اللہ کے علاوہ عبادت کرتے ہو وہ تمہیں رزق دینے کا ذرا بھی اختیار نہیں رکھتے پس اللہ ہی سے رزق طلب کیا کرو اور اسی کی عبادت کیا کرو اور اسی کا شکر ادا کیا کرو۔ اور اسی کی طرف تم لوٹائے جاؤ گے۔

أَلَا لِلَّهِ ٱلدِّينُ ٱلْخَالِصُ ۚ وَٱلَّذِينَ ٱتَّخَذُوا۟ مِن دُونِهِۦٓ أَوْلِيَآءَ مَا نَعْبُدُهُمْ إِلَّا لِيُقَرِّبُونَآ إِلَى ٱللَّهِ زُلْفَىٰٓ إِنَّ ٱللَّهَ يَحْكُمُ بَيْنَهُمْ فِى مَا هُمْ فِيهِ يَخْتَلِفُونَ ۗ إِنَّ ٱللَّهَ لَا يَهْدِى مَنْ هُوَ كَٰذِبٌ كَفَّارٌ ﴿3﴾

سورۃ الزمر آیت 3

آگاہ رہو!۔ عبادت خالص اللہ ہی کے لئے (لائق وزیبا) ہے۔ جنہوں نے اس کے علاوہ اور ولی اولیاء بنا رکھے ہیں (وہ کہتے ہیں کہ) ان کی عبادت تو ہم اس لئے کرتے ہیں کہ یہ ہمیں اللہ سے قریب تر کر دیں ۔البتہ اللہ ایسے جھوٹے ناشکروں کو ہدایت یاب نہیں ہونے دیا کرتا۔ بیشک اللہ ان کے درمیان ان باتوں میں فیصلہ کر دے گا جن میں وہ اختلاف کرتے ہیں۔

تَكَادُ ٱلسَّمَٰوَٰتُ يَتَفَطَّرْنَ مِن فَوْقِهِنَّ ۚ وَٱلْمَلَٰٓئِكَةُ يُسَبِّحُونَ بِحَمْدِ رَبِّهِمْ وَيَسْتَغْفِرُونَ لِمَن فِى ٱلْأَرْضِ ۗ أَلَآ إِنَّ ٱللَّهَ هُوَ ٱلْغَفُورُ ٱلرَّحِيمُ ﴿5﴾

سورۃ الشوری آیت ۵

(لوگوں کے اللہ کا شریک بنانے پر) قریب ہے کہ آسمان ان کے اوپر سے پھٹ پڑیں۔ اور (مگر) فرشتے اپنے رب کی تعریف و تحمید کے ساتھ اس کی تسبیح کرتے ہیں اور اہلِ زمین کے لئے مغفرت مانگتے رہتے ہیں۔ آگاہ رہو کہ اللہ یقیناً بڑا بخشنے والا نہایت ہی مہربان ہے

اور جو اللہ جل شانہ کے علاوہ دوسروں سے امیدیں لگاتے ہیں۔ایسے لوگوں پر اللہ تعالیٰ نظر رکھے ہوئے ہے۔اوران کی ساری دعائیں قبولیت کے درجے سے کوسوں دور رہتی ہیں۔ جیسا کہ قرآن میں ارشادِ باری تعالیٰ ہے

وَٱلَّذِينَ ٱتَّخَذُواْ مِن دُونِهِۦٓ أَوْلِيَآءَ ٱللَّهُ حَفِيظٌ عَلَيْهِمْ وَمَآ أَنتَ عَلَيْهِم بِوَكِيلٍ ﴿6﴾

سورۃالشوری آیت ٦

اور جن لوگوں نے اس کے علاوہ اوروں کو ولی اولیاء بنا رکھا ہے۔اللہ ان پر نظر رکھے ہوئے ہے اور تم ان پر ذمہ دار نہیں ہو۔

وَمَنْ أَضَلُّ مِمَّن يَدْعُواْ مِن دُونِ ٱللَّهِ مَن لَّا يَسْتَجِيبُ لَهُۥٓ إِلَىٰ يَوْمِ ٱلْقِيَٰمَةِ وَهُمْ عَن دُعَآئِهِمْ غَٰفِلُونَ ﴿5﴾ وَإِذَا حُشِرَ ٱلنَّاسُ كَانُواْ لَهُمْ أَعْدَآءً وَكَانُواْ بِعِبَادَتِهِمْ كَٰفِرِينَ ﴿6﴾

سورۃالأحقاف آیت ٥۔٦

اور اس سے بڑا گمراہ کون ہوگا جو اللہ کو چھوڑ کر ایسے کو پکارتا ہے جو قیامت تک اس کو جواب نہیں دے سکے گا۔ بلکہ وہ تو ان کی دعا و پکار سے ہی غافل ہیں۔ اور جب سب لوگ جمع کئے جائیں گے۔ تو وہ (جن کو پکارا جاتا تھا) ان کے دشمن ہو جائیں گے اور ان کی عبادت کا انکار کر دیں گے۔

لَهُۥ دَعْوَةُ ٱلْحَقِّ ۖ وَٱلَّذِينَ يَدْعُونَ مِن دُونِهِۦ لَا يَسْتَجِيبُونَ لَهُم بِشَىْءٍ إِلَّا كَبَٰسِطِ كَفَّيْهِ إِلَى ٱلْمَآءِ لِيَبْلُغَ فَاهُ وَمَا هُوَ بِبَٰلِغِهِۦ ۚ وَمَا دُعَآءُ ٱلْكَٰفِرِينَ إِلَّا فِى ضَلَٰلٍ ﴿14﴾

سورۃ الرعد آیت 14

اسی (اللہ جل شانہ) کو پکارنا برحق ہے۔ اور اس کے علاوہ یہ لوگ جن جن سے دعائیں مانگتے ہیں وہ ان کی پکار کو کسی طرح بھی قبول نہیں کر سکتے۔ مگر جیسا کہ کوئی شخص پانی کی طرف اپنے دونوں ہاتھ پھیلا دے کہ یہ (خود بخود) اس کے منہ میں آ جائے۔ حالانکہ وہ اس تک (کبھی بھی) نہیں پہنچ سکتا ۔اور (ایسے ہی) منکروں (ناشکروں) کی ساری دعائیں گمراہی میں بھٹکتی پھرتی ہیں۔

درج ذیل آیت میں لفظ تَسْتَغِيثُونَ استعمال ہوا ہے جس کا تین حرفی مادہ یا اصل غوث ہے۔ جس کا مطلب ہوتا ہے فریاد رس۔ غزوۂ بدر کے موقع پر نبی ﷺ اپنے رب سے مدد کی درخواست کر رہے تھے جس کا ذکر قرآن میں اللہ جل شانہ نے تَسْتَغِيثُونَ رَبَّكُمْ کے الفاظ سے کیا ہے۔ کہ تم اپنے

ربِ غوث (یعنی فریاد رس) سے فریاد کر رہے تھے۔اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے اپنے آپ کو غوث کہا ہے۔اور واقعی میں اللہ کے علاوہ کوئی غوث اور فریاد رس نہیں ہے!۔جو حضرت شیخ عبدالقادر جیلانیؒ کو غوث کہتے ہیں۔وہ اللہ کے ساتھ شرک مقرر کر رہے ہوتے ہیں۔ان کو چاہیئے اپنی اصلاح کرلیں۔حق بات کہہ دینا ضروری ہے۔لڑائی جھگڑا مقصود نہیں۔آگے وہ جانیں ان کا کام۔یہاں نہیں تو آخرت میں پتہ چل ہی جائے گا۔اور اس وقت پتہ چلنا بے سود ہوگا۔

إِذْ تَسْتَغِيثُونَ رَبَّكُمْ فَٱسْتَجَابَ لَكُمْ أَنِّى مُمِدُّكُم بِأَلْفٍ مِّنَ ٱلْمَلَٰٓئِكَةِ مُرْدِفِينَ ﴿9﴾

سورۃ الانفال آیت 9

جب تم اپنے ربِ (غوث) سے فریاد کر رہے تھے تو تمہاری دعا قبول کرتے ہوئے جواب دیا کہ بیشک میں تمہاری مدد کے لئے ایک ہزار فرشتے یکے بعد دیگرے بھیجتا رہوں گا۔

اسی بات کو ذیل کی تصویری شکل میں ظاہر کیا گیا ہے۔تاکہ سمجھنے میں مزید آسانی ہو جائے۔اس بارے مزید تفصیل کے لیے اس لنک پر کلک کریں اور وہاں سے اسی مقام پر واپس آنے کے لئے اس موضوع کے آخر پر جو واپس لکھا ہے اس پر کلک کریں۔

کاش قرآن کی یہ بات ہضم ہو جائے کہ نبی ﷺ کا غوث تو اللہ تعالیٰ ہو اور ہم اس کی مخلوق میں سے کسی کو غوث سمجھ لیں تو یہ کیسی اطاعت بلکہ ہماری اپنی ہی عقل پر پردہ ہو گا۔

علماء کرام نے شرک کو اچھی طرح سمجھانے کے لئے اس کو دو قسموں میں تقسیم کرکے سمجھایا ہے۔ایک شرک جلی ہے یعنی کھلم کھلا بالکل واضح شرک جس کے بارے اوپر لکھا جا چکا۔

اور دوسرا شرک خفی ہے۔یعنی چھپا ہوا اور پوشیدہ شرک ہے۔اس بارے عجب بات یہ ہے کہ لوگوں نے شرک خفی کو شرک خفیف یعنی ہلکا پھلکا شرک سمجھ لیا اور اس غلط فہمی میں مبتلا ہو گئے کہ اس کا معاملہ اتنا اہم نہیں جتنا شرک جلی کا ہے۔شرک خفی کے معنی ہیں چھپا ہوا شرک۔

شرک خفی تو شرک جلی سے بھی زیادہ خطرناک ہوتا ہے۔

اس کے معاملے میں بہت زیادہ حساس اور چوکنا رہنے کی ضرورت ہے۔اس کو اس طرح سمجھ لیا جائے کہ کھلا دشمن زیادہ خطرناک نہیں ہوتا۔ کیونکہ اس کے بارے میں آدمی چوکس رہتا ہے۔ لیکن جو دشمن چھپ کر حملہ آور ہو۔وہ زیادہ خطرناک ہوتا ہے۔یوں سمجھو کہ شرک جلی جِلدی زخم ہے جو سامنے نظر آتا ہے۔آنکھ والا اس کو دیکھ سکتا ہے۔اس پر توجہ بھی دے سکتا ہے۔اس کا بروقت اس کا علاج بھی ہو سکتا ہے۔ لیکن شرک خفی (چھپا ہوا شرک) اندرونی زخم ہے۔جو اندر ہی اندر پھلتا پھیلتا رہتا ہے اور آدمی اگر اس کی طرف دھیان نہ دے تو ایک وقت ایسا بھی آ سکتا ہے کہ وہ ناقابل علاج ہو چکا ہوتا ہے۔اس لئے شرک خفی کو سمجھنے کے لئے بڑی رقیق نظر اور دین کے گہرے مطالعہ کی ضرورت ہے۔ متقی اور نیک لوگ اس بارے بھی بہت محتاط رہتے ہیں۔

توحید اور شرک کو ایک اور مثال سے سمجھ لیں کہ آپ کے پاس ایک بالٹی میں نہایت خالص اور عمدہ دودھ ہے۔ اگر اس میں مینگنی گر جائے تو اس دودھ کی وجہ سے مینگنی پاک و صاف نہیں ہو گی۔ بلکہ اس مینگنی کی وجہ سے سارا دودھ گندا اور ناپاک ہو جائے گا۔ آپ کے پاس توحید خالص کا نہایت پاک و صاف عمدہ دودھ ہے۔ اس کو شرک کی غلاظت یعنی مینگنی سے بچائیں۔ ورنہ توحید غارت ہو جائے گی اور جب توحید غارت ہو جائے تو پھر کچھ نہیں بچتا۔ سب کچھ تباہ ہو جاتا ہے۔

یہاں پر شرک کو مزید سمجھنے کے لئے ریاضی کے اصولوں کو سامنے رکھتے ہوئے دو الگ الگ مثالیں بیان کی جاتی ہیں۔ ایک خالق کو مخلوق سے ملانے والے شرک سے متعلق ہے۔ اس پر غور کریں گے تو وضاحت اپنے آپ ہو جائے گی۔

ریاضی کا ایک اصول یہ بھی ہے کہ انفینیٹی یعنی لامحدود کی فینیٹ یعنی محدود کے ساتھ کوئی نسبت قائم نہیں کی جا سکتی۔ یعنی جیسے کہ درج ذیل سوال میں وضاحت کی گئی ہے۔

جس طرح انفینیٹی کی فینیٹ کے ساتھ کوئی ریشو نہیں بن سکتی

اسی طرح خالق کی اس کی ساری مخلوق کے ساتھ کوئی نسبت قائم نہیں کی جاسکتی۔ کجا کہ کوئی سر پھرا ہی بلا اصول نسبت بتانے پر خواہ مخواہ جٹا ہوا ہو۔

اور جو ایسا کرنے پر تُلا ہوگا وہ اس اصول کو بالائے طاق رکھ کر اپنی ہی ہانک رہا ہوگا۔ اور یہی وہ ہانکنے والی بات ہے جو خالق اور مخلوق کے درمیان نسبت قائم کرنے والوں پر اس

وقت فِٹ آتی ہے جب وہ اس کی مخلوق میں سے کسی کو اس رب العزت کا جزو قرار دے رہے ہوتے ہیں۔ اور یہی سراسر شرک کہلاتی ہے۔ اس کو قرآنی آیت یوں بیان کرتی ہے۔

وَجَعَلُوا۟ لَهُۥ مِنْ عِبَادِهِۦ جُزْءًا ۚ إِنَّ ٱلْإِنسَٰنَ لَكَفُورٌ مُّبِينٌ ﴿15﴾ ط 1ع

سورۃ الزخرف آیت 15

اور ان لوگوں نے اس کے بعض بندوں میں سے ہی اس (اللہ جل شانہ) کا جزو قرار دے دیا۔ یقیناً انسان کھلم کھلا ناشکرا ہے۔

اور دوسری مثال بیان کرنے سے پہلے یہ دیکھیں کہ اللہ جل شانہ ایک نیکی کا اجر دس گنا کر دیتے ہیں اور ایک بدی صرف ایک گناہی شمار ہوتی ہے۔ اس پر مزید غور کرنے سے پتہ چلتا ہے کہ یہاں حساب کا ضربی اصول استعمال ہوا ہے۔ اور پھر یہی ضرب والا قاعدہ شرکیہ اعمال کے لیے بھی ہے۔ جو لوگ نیک اعمال تو بہت کرتے ہیں مگر ساتھ میں تھوڑا سا شرک بھی کر لیتے ہیں۔ اس کی وضاحت کے لیے درج ذیل مثال دیکھیں اس کی وضاحت اپنے آپ ہو جائے گی اگر تھوڑا غور کریں گے۔

اس نیکیوں کے ساتھ شرک والی مثال کو ریاضی کے علم کے لحاظ سے یوں سمجھیں کہ قدرتی اردو عربی ہندسے یا ہندی عربی ہندسے نو ہیں جو کہ 1۔2۔3۔4۔5۔6۔7۔8۔9 جو آج دنیا بھر میں سب سے زیادہ گنتی کی علامت کے طور پر مستعمل ہیں۔ دسواں ہندسہ صفر ہے جو حقیقی ہندسوں میں سے ہے قدرتی ہندسوں میں اس کا شمار نہیں کیا جاتا۔ یہ واحد ہندسہ یا عدد ہے جو نہ مثبت ہوتا ہے نہ منفی۔

شرک کو ان سے بھی سمجھا جاسکتا ہے وہ اس طرح کہ بالفرض پوری کائنات مثبت محدود ہندسوں سے ترتیب وار بھری پڑی ہو۔ اور یہ ساری نیکیاں ہوں۔ یہ بھی حساب لگاؤ کہ ان ہندسوں سے بھری کائنات کا حساب لگانے کے لئے لوگوں کی زندگیاں ختم ہو جائیں گی اور ان کو گننے کے لئے الفاظ نہ مل سکیں گے۔ اور اس سب کو صفر سے ضرب دے دی جائے۔ تو جواب صفر ہو جائے گا۔ یعنی جس طرح صفر سے ضرب ان سارے کائناتی ہندسوں کے ذخیرے والی نیکیوں کا حاصلِ ضرب صفر کر دیتی ہے بالکل ایسے ہی شرکیہ اعمال سارے نیکیوں کے ذخیرے کو صفر کر دیتے ہیں۔

اور یہ ریاضی کا ایسا اصول ہے جس سے سب واقف ہوں گے۔ کہ

صفر کے ساتھ جو بھی بڑی سے بڑی رقم ضرب کھاتی ہے صفر ہو جاتی ہے

اللہ کے ساتھ شرک اعمال کا صفر سے ضرب کھانا ہی تو ہے کہ انسان کے اعلیٰ سے اعلیٰ اعمال صفر ہو جاتے ہیں۔

اب اس بارے قرآنِ کریم میں کچھ جلیل القدر انبیاء کا ذکر کرنے کے بعد اللہ جل جلالہ نے جو ارشاد فرمایا ہے۔ وہ بھی ذرا دیکھ لیں!۔ کہ اتنا مہربان اللہ شرک کرنے والے کو کیا اجر دے گا۔

وَوَهَبْنَا لَهُۥٓ إِسْحَٰقَ وَيَعْقُوبَ ۚ كُلًّا هَدَيْنَا ۚ وَنُوحًا هَدَيْنَا مِن قَبْلُ ۖ وَمِن ذُرِّيَّتِهِۦ دَاوُۥدَ وَسُلَيْمَٰنَ وَأَيُّوبَ وَيُوسُفَ وَمُوسَىٰ وَهَٰرُونَ ۚ وَكَذَٰلِكَ نَجْزِى ٱلْمُحْسِنِينَ ﴿84﴾ وَزَكَرِيَّا وَيَحْيَىٰ وَعِيسَىٰ وَإِلْيَاسَ ۖ كُلٌّ مِّنَ ٱلصَّٰلِحِينَ ﴿85﴾ وَإِسْمَٰعِيلَ وَٱلْيَسَعَ وَيُونُسَ وَلُوطًا ۚ وَكُلًّا فَضَّلْنَا عَلَى ٱلْعَٰلَمِينَ ﴿86﴾ وَمِنْ ءَابَآئِهِمْ وَذُرِّيَّٰتِهِمْ وَإِخْوَٰنِهِمْ ۖ وَٱجْتَبَيْنَٰهُمْ وَهَدَيْنَٰهُمْ إِلَىٰ صِرَٰطٍ مُّسْتَقِيمٍ ﴿87﴾ ذَٰلِكَ هُدَى ٱللَّهِ يَهْدِى بِهِۦ مَن يَشَآءُ مِنْ عِبَادِهِۦ ۚ وَلَوْ أَشْرَكُوا۟ لَحَبِطَ عَنْهُم مَّا كَانُوا۟ يَعْمَلُونَ ﴿88﴾

سورۃ الانعام آیت ۸۴ تا ۸۸

اور ہم نے اس کو اسحاقؑ (بیٹا) اور یعقوبؑ (پوتا) عطا کیا۔ ہر ایک کو ہم نے ہدایت دی۔ اور اس سے پہلے ہم نے نوحؑ کو اور اس کی اولاد میں سے۔ داؤدؑ۔ اور سلیمانؑ۔ اور ایوبؑ۔ اور یوسفؑ۔ اور موسیٰؑ۔ اور ہارونؑ کو بھی ہدایت بخشی تھی۔ اور احسان کرنے والوں کو ہم ایسے ہی بدلہ دیا کرتے ہیں۔ اور زکریاؑ۔ اور یحییٰؑ۔ اور عیسیٰؑ۔ اور الیاسؑ کو بھی (ہدایت سے نوازا تھا)۔ یہ سب صالحین میں سے تھے۔ اور اسمٰعیلؑ۔ اور الیسعؑ۔ اور یونسؑ۔ اور لوطؑ کو بھی (ہدایت یاب کیا تھا)۔ اور ان سب کو سارے جہان

https://quranexcel.com

والوں پر فضیلت دی تھی۔ اور ان کے باپ دادوں۔ اور ان کی اولادوں۔ اور ان کے بھائیوں میں سے بھی بعض کو (راستہ دکھایا)۔ اور ہم نے ان کا انتخاب کر لیا اور ہم نے ہی انہیں سیدھے راستے کی طرف ہدایت دی تھی۔ یہ ہے اللہ کی ہدایت اس سے وہ اپنے بندوں میں سے جس کی چاہتا ہے رہنمائی کرتا ہے۔ اور اگر ان (منتخب) لوگوں نے بھی شرک کیا ہوتا تو یقینی طور پر ان کے بھی کیے کرائے سارے کے سارے اعمال ضائع ہو جاتے۔

انسان جو بھی عمل کرے اللہ تعالیٰ کی خوشنودی حاصل کرنے کے لئے کرے۔ جس میں اللہ کے علاوہ کسی اور کا شائبہ تک شامل نہ ہو۔ یہاں تک کہ اس کا جینا اور مرنا اللہ کے لیے ہو جائے۔ اللہ جل شانہ نے کس خوبی سے اس بات کو ان آیات میں سمو دیا۔ کہ صرف اللہ کا ہو کے رہ جانا ہی سیدھا راستہ ہے پھر مزید بات سمجھائی کہ جس میں شرک نہ ہو۔ اور حرف آخر کے طور پر یوں کہو کہ میری نماز۔ اور میری (ساری) عبادتیں۔ اور میرا جینا۔ اور میرا مرنا۔ سب کچھ اللہ رب العالمین ہی کے لئے ہی ہے۔

قُلْ إِنَّنِى هَدَىٰنِى رَبِّىٓ إِلَىٰ صِرَٰطٍ مُّسْتَقِيمٍ دِينًا قِيَمًا مِّلَّةَ إِبْرَٰهِيمَ حَنِيفًا ۚ وَمَا كَانَ مِنَ ٱلْمُشْرِكِينَ ﴿161﴾ قُلْ إِنَّ صَلَاتِى وَنُسُكِى وَمَحْيَاىَ وَمَمَاتِى لِلَّهِ رَبِّ ٱلْعَٰلَمِينَ ﴿162﴾

سورۃ الانعام آیت ۱۶۱۔ ۱۶۲

کہہ دو کہ بیشک میرے رب نے مجھے سیدھا راستہ دکھا دیا ہے۔ ابراہیمؑ کا سیدھا و صحیح دین جو صرف ایک (اللہ) ہی کا ہو چکا تھا۔ اور وہ مشرکوں میں سے نہ تھا۔ (یہ بھی) کہہ دو کہ بلاشبہ میری نماز۔ اور میری (ساری) عبادتیں۔ اور میرا جینا۔ اور میرا مرنا۔ سب کچھ اللہ رب العالمین ہی کے لئے ہے۔

شرک کی باریکیوں کو سمجھنے کے لئے مزید رہنمائی بھی ملتی ہے۔ یہاں صرف تعارف کی حد تک ذکر کر رہا ہوں۔ اللہ تعالی میرے سمیت سب کو سمجھنے اور عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائیں۔ آمین!

ریاکاری یعنی کسی کو دکھانے کے لیے کوئی نیک کام کرنا۔ نماز پڑھنا یا سخی کہلانے کے لیے مال وغیرہ خرچ کرنا بھی شرک خفی میں سے ہے۔ نماز کے بارے حدیث میں یوں فرمایا گیا ہے۔ کہ

من صلى يرائي۔ فقد أشرک

جس نے دکھاوے کے لئے نماز پڑھی اس نے شرک کیا

اللہ کے برگزیدہ تو یہاں تک کہتے ہیں۔ کہ کسی دوا یا غذا میں کسی قسم کی تاثیر پیدا کرنا اللہ جل شانہ کا کام ہے۔ دوا دینے سے مریض اچھے بھی ہو جاتے ہیں اور نہیں بھی ہوتے۔ اگر دوا میں بذات خود شفا دینے کی تاثیر ہوتی تو دنیا میں کبھی بھی کوئی بھی دوا کے تحت فوراً شفایاب ہو جاتا۔ مگر ایسا نہیں ہے۔ اور دوا میں تاثیر اللہ تعالیٰ کے حکم سے ہی پیدا ہوتی ہے۔ اور اسے اللہ کا حکم نہ ہو تو اثر نہیں ہوگا۔ اسی طرح کھانا بھوک مٹانے اور پانی پیاس بجھانے میں بھی اللہ کے حکم کا محتاج ہے۔ اور آج کی میڈیکل

تحقیق یہ بھی ثابت کر رہی ہے۔ کہ کچھ ایسے لوگ بھی ہیں جن کو کھانا کھانے کے باوجود بھوک مٹنے کا احساس نہیں ہوتا۔

اگر کسی نے کھانا کھایا یا کوئی اور چیز کھائی جس کا اثر صحیح نہ ہوا تو اس نے کہہ دیا کہ میں نے فلاں چیز کھائی تھی۔ اس کی وجہ سے مجھے یہ مرض لاحق ہو گیا یا یہ تکلیف پہنچ گئی اگر میں نے یہ نہ کھایا ہوتا تو شائد ٹھیک رہتا؟۔ ایسا کہنا بھی شرک خفی ہے۔ کہ اس نے اللہ کو چھوڑ کر اس چیز کو نقصان کا باعث قرار دے دیا۔

یعنی اصل میں تو فاعل حقیقی اللہ تبارک و تعالیٰ ہے مگر اس شخص کا اعتقاد یہ تھا کہ ان چیزوں کی وجہ سے مجھے یہ نقصان پہنچا ہے۔ اسی طرح اگر کھانے کی حاجت ہو تو روٹی کا خیال ذہن میں آتا ہے اور پیاس بجھانے کے لئے پانی کا خیال ذہن میں آتا ہے۔ حالانکہ یہ دونوں بھوک اور پیاس مٹانے والے نہیں ہیں اور یہ تو صرف اس حکم کے پابند ہیں جو اللہ پاک نے ان کو دیا ہوتا ہے۔

دراصل بات یہ ہے کہ دین اسلام باریک بینی سے شرک کی تمام قسموں کی جڑ کاٹ دینا چاہتا ہے اور کسی بھی حالت میں اسے جائز نہیں رکھنا چاہتا۔ لہٰذا ہونا یہ چاہئیے کہ جب بھی روٹی پانی یا کسی غذا یا دوا کی حاجت ہو تو اسے پورا کرنے والے فاعل حقیقی۔ اللہ تبارک و تعالیٰ کا تصوّر ذہن میں آنا چاہئیے اور پھر اللہ تعالیٰ کا حکم اور نبی ﷺ کی سنّت مبارکہ سمجھ کر کیا ہوا کام یا پھر استعمال کی ہوئی چیز میں تو برکت ہی برکت ہو گی۔

شرک خفی کے مطابق اس کی تعریف یوں ہو گی کہ ریاکاری سے کیا گیا کام۔ یا پھر چیزوں کو نفع و نقصان دینے میں مختار مان لینا۔ یا دوسرے الفاظ میں اسے یوں بھی کہہ سکتے ہیں کہ کوئی ان چیزوں کی تاثیر کو مستقل اور دائمی سمجھ لے۔ کہ اس کی بھوک مٹانے والا اناج ہے اور پیاس بجھانے والا پانی ہے۔ یا پھر شفا دینے والی دوا ہے۔ جبکہ اللہ نے بھوک مٹائی۔ اللہ نے پیاس بجھائی۔ اللہ نے ہی شفا دی۔ کیونکہ اسلامی تعلیمات کے مطابق ہر مثبت کام اللہ ہی سے ہوتا ہے اور اللہ کے غیر سے کچھ بھی نہیں ہوتا۔

اللہ تبارک و تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمیں شرک کی ان دونوں اقسام سے بچنے کی توفیق عطا فرمائے۔ یہاں تک کہ اللہ تعالی ہم سب کو شرک کے شائبے تک سے محفوظ رکھے۔ آمین۔

بدعت:

بدعت" عربی زبان کا لفظ ہے جو بَدَعَ سے مشتق ہے۔ اس کا معنی ہے کہ سابق اَصلیت و شریعت کو چھوڑ کر کسی نئی چیز کو ایجاد کر لینا۔ یعنی کسی شے کو عدمِ محض سے وجود میں لانے کو عربی زبان میں اِبداع کہتے ہیں۔

ابنِ حجر عسقلانی۔ بدعت کی لُغوی تعریف یوں کی ہے۔

البدعة أصلها : ما أحدث على غير مثال سابق

بدعت کی اصل یہ ہے کہ اسے بغیر کسی سابقہ نمونہ کے ایجاد کیا گیا ہو۔

ابن حجر عسقلانی۔ فتح الباری۔ 4:253

قرآن مجید میں آنے والے بدعت کے مختلف مشتقات سے اس معانی کی توثیق ہو جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے جب اس کائنات کو کسی مثال کے بغیر وجود عطا کر دیا تو لُغوی اعتبار سے یہ بھی "بدعت" کہلائی اور اس بدعت کا خالق خود اللہ تعالی ہے جس نے اپنی شانِ تخلیقی بیان کرتے ہوئے اِرشاد فرمایا۔

بَدِيعُ ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلۡأَرۡضِۖ وَإِذَا قَضَىٰٓ أَمۡرٗا فَإِنَّمَا يَقُولُ لَهُۥ كُن فَيَكُونُ ﴿117﴾

سورۃ البقرۃ آیت 117

وہ آسمانوں اور زمین کو (بغیر کسی مادے کے پیدا کرنے والا) اعلیٰ و انوکھا موجد ہے۔ اور جب بھی وہ کسی کام کا فیصلہ کر لیتا ہے تو البتہ صرف (اتنا) کہتا ہے کہ ہو جا۔ تو وہ فوری ہو جاتا ہے۔

بَدِيعُ ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلۡأَرۡضِۖ أَنَّىٰ يَكُونُ لَهُۥ وَلَدٞ وَلَمۡ تَكُن لَّهُۥ صَٰحِبَةٞۖ وَخَلَقَ كُلَّ شَيۡءٖۖ وَهُوَ بِكُلِّ شَيۡءٍ عَلِيمٞ ﴿101﴾

سورۃ الانعام آیت 101

وہ آسمانوں اور زمین کو (بغیر کسی مادے کے پیدا کرنے والا) اعلیٰ و انوکھا موجد ہے۔ اس کے اولاد کیسے ہو سکتی ہے جب کہ اس کی کوئی شریکِ حیات ہی نہیں؟۔ اور اسی نے ہر ایک چیز کو پیدا کیا ہے اور وہ ہر چیز سے اچھی طرح باخبر ہے۔

ان آیاتِ مبارکہ سے یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ اللہ جل جلالہ نے اس کائنات کو بغیر کسی مادے کے پیدا کیا۔ یعنی مادے کا کوئی وجود نہیں تھا۔ پھر بھی مادہ رکھنے والی کائنات بنادی۔ اور یہ تو اللہ کی قدرتِ کاملہ کی ایک انوکھی ایجاد تھی۔ اسی طرح ہر وہ نئی چیز بدعت کہلاتی ہے جس کی مثل اور نظیر پہلے سے موجود نہ ہو۔

ایک اور مقام پر نبی ﷺ سے کہا کہ ان سے کہہ دو۔ میں کوئی نیا اور انوکھا رسول نہیں ہوں کہ نئی ایجاد لے کر آیا ہوں۔ اللہ کے سارے رسول اسی ایک اسلام کا پیغام لے کر مبعوث ہوئے تھے۔ یہاں پر بھی نئی ایجاد یعنی بدعت کا مطلب واضح ہو جاتا ہے۔ اس میں سب مسلمانوں کے لئے بھی ایک پیغام ہے کہ نبی ﷺ کے نقشِ قدم پر چلتے ہوئے اسی دین کا پیغام لوگوں تک پہنچائیں جو نبی ﷺ کی معرفت ہم کو ملا ہے۔ اس میں نئی ایجاد کرکے بدعت کے مدعی نہ بنیں۔

قُلْ مَا كُنتُ بِدْعًا مِّنَ ٱلرُّسُلِ وَمَآ أَدْرِى مَا يُفْعَلُ بِى وَلَا بِكُمْ ۖ إِنْ أَتَّبِعُ إِلَّا مَا يُوحَىٰٓ إِلَىَّ وَمَآ أَنَا۠ إِلَّا نَذِيرٌ مُّبِينٌ ﴿9﴾

سورۃ الأحقاف آیت 9

کہہ دو میں کوئی انوکھا رسول نہیں ہوں اور یہ تو میں (خود) نہیں جانتا کہ میرے ساتھ کیا سلوک کیا جائے گا اور تمہارے ساتھ کیا (معاملہ پیش آئے گا)؟۔ اور میں تو صرف اس کی پیروی کرتا ہوں جو مجھ پر وحی کی جاتی ہے اور میرا کام تو (صرف) واضح طور پر خبردار دینا ہے۔

درج ذیل آیت میں رہبانیت کے بارے واضح طور پر کہہ دیا گیا کہ یہ تو لوگوں کی ایجاد تھی۔ جسے اللہ جل شانہ کی طرف سے ان پر فرض نہیں کیا گیا تھا۔ بلکہ انہوں نے خود ہی اپنے طور پر اسے یہ سوچتے ہوئے گھڑ کر لیا تھا۔ کہ اس سے اللہ کی خوشنودی حاصل ہو جائے گی۔ پھر اپنی سوچ کو عملی جامہ پہنانے کا وقت آیا تو اسے پوری طرح نبھا بھی نہ سکے یعنی جیسا سوچا تھا ویسے نہ کر پائے۔ ان میں سے کچھ لوگوں نے اپنی اصلاح کر لی۔ اور ایمان لے آئے تو اللہ تعالیٰ نے ان کو ان کا اجر عطا کر دیا۔

مگر ان میں سے بہت سارے لوگ جو اصلاح کی طرف نہیں آئے وہ فاسق ہوئے۔ یہ کام ایک بدعت کے طور پر شروع ہوا تھا۔ اس میں رچ بس جانے والے لوگوں کو اس آیت میں فاسق کے نام سے یاد کیا گیا ہے۔ اور آج بھی اپنے طور پر فرض کر لئے گئے سارے کام اسی زمرے میں آئیں گے۔

ثُمَّ قَفَّيْنَا عَلَىٰٓ ءَاثَٰرِهِم بِرُسُلِنَا وَقَفَّيْنَا بِعِيسَى ٱبْنِ مَرْيَمَ وَءَاتَيْنَٰهُ ٱلْإِنجِيلَ وَجَعَلْنَا فِى قُلُوبِ ٱلَّذِينَ ٱتَّبَعُوهُ رَأْفَةً وَرَحْمَةً وَرَهْبَانِيَّةً ٱبْتَدَعُوهَا مَا كَتَبْنَٰهَا

عَلَيْهِمْ إِلَّا ٱبْتِغَآءَ رِضْوَٰنِ ٱللَّهِ فَمَا رَعَوْهَا حَقَّ رِعَايَتِهَا ۖ فَـَٔاتَيْنَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ مِنْهُمْ أَجْرَهُمْ ۖ وَكَثِيرٌ مِّنْهُمْ فَٰسِقُونَ ﴿27﴾

سورۃالحدید آیت 27

پھر ہم نے ان کے بعد انہی کے نقشِ قدم پر (اور) رسولوں کو بھی بھیجا اور ان کے پیچھے عیسیٰؑ بن مریمؑ کو بھیجا اور اسے انجیل عنایت کی اور جن لوگوں نے اس کی پیروی کی ہم نے ان کے دلوں میں شفقت اور رحمت ڈال دی۔ اور رہبانیت تو انہوں نے خود ایجاد کرلی تھی ہم نے اسے ان پر فرض نہیں کیا تھا۔ ہاں البتہ انہوں نے اسے اللہ کی خوشنودی کی خاطر اختیار کیا تھا پھر اس کا پوری طرح نبھا بھی نہ کرسکے جیسا کہ نبھانے کا حق تھا۔ پس جو لوگ ان میں ایمان لائے ہم نے ان کو ان کا اجر عطا کر دیا مگر ان میں سے بہت سارے لوگ تو فاسق ہی ہیں۔

بدعاتِ حسنہ کا نام دے کر کہتے ہیں۔ کہ اس میں حرج ہی کیا ہے۔ جن کہ درج ذیل آیت میں اللہ جل شانہ کا فرمان ہے۔ کہ کسی طرح بھی اللہ اور رسول ﷺ سے آگے نکلنے کی کوشش نہ کرو۔ اس کا صاف مطلب یہ کہ پیچھے پیچھے چلو۔ پیروی کرو۔ آگے چلنے اور آگے بڑھ جانے میں ہی بدعات جنم لیتی ہیں۔ جو دین کی شکل بدل کے رکھ دیتی ہیں۔

۞ يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُواْ لَا تُقَدِّمُواْ بَيْنَ يَدَيِ ٱللَّهِ وَرَسُولِهِۦ وَٱتَّقُواْ ٱللَّهَ إِنَّ ٱللَّهَ سَمِيعٌ عَلِيمٌ ﴿1﴾

سورۃ الحجرات آیت 1

اے ایمان والو! ۔ تم (کسی طرح بھی) اللہ اور رسول سے آگے نہ بڑھو اور اللہ ہی سے ڈرتے رہو۔ بیشک اللہ خوب سننے والا بہت جاننے والا ہے۔

کوئی بھی کام خواہ وہ کتنا ہی اعلی اور ارفع کیوں نہ ہو۔ اگر اُس پر قرآن وسنت سے کوئی نص موجود نہ ہو اور نہ ہی امت کا کوئی عالمی اجتہادی امر موجود ہو تو یہ بدعت ہے۔ اختراع ہے اور مردود ہے۔ عالمی اجتہاد کیا ہے؟

اس سے مراد یہ ہے کہ کوئی ایسی مشکل آن پڑے جس کے بارے شریعت بالکل خاموش ہو دوسرے الفاظ میں یوں کہہ سکتے ہیں کہ جس کا شرعی قوانین میں ذکر موجود نہ ہو۔ اور جس پر ساری دنیا سے اسلامی علماء کرام کی ایک جماعت اس کے ہر مثبت منفی پہلوؤں کا دھیان رکھتے ہوئے قانون

سازی کرے۔ جس کی بنیاد عالمگیر اجتہاد اور قابلِ قبول استدلال پر مبنی ہو۔ اور صرف اسی ایک نئے قانون کو دین میں شامل کرنے کی اجازت ہو گی۔ پھر دنیا کے کونے کونے میں مسلمانوں تک اس بات کو پہنچانا اور اس کی رسائی ممکن بنانا ان سب کا فریضہ ہو گا۔

اسلام میں عالمی اجتہاد کی بہت قدر و قیمت ہے۔ اور یقیناً عالمی سطح پر تسلیم شدہ بات ہی قابلِ عمل ہونے کا اعزاز رکھتی ہے۔ جو لوگ اپنے اپنے طور پر خود ہی کسی امر کے قائل ہو جاتے ہیں ان کو یہ بھی سمجھ لینا چاہیئے کہ علاقائی اجتہاد کی کوئی اہمیت نہیں ہے۔ اور نہ ہی اس کی گنجائش ہے۔ ایسے میں معاشرے کے رنگ ڈھنگ کو جانچتے ہوئے سنت اور بدعت کا فرق سمجھنا ہر ایک کے لئے ضروری ہو جاتا ہے۔ جو کہ کچھ اس طرح ہے کہ۔

۱۔ سنت عالمی ہوتی ہے اور بدعت علاقائی ہوتی ہے۔

۲۔ سنت ہر جگہ اور ہر زمانے میں ایک ہی طرح ادا کی جاتی ہے۔ جبکہ بدعت ہر جگہ مختلف انداز سے اور نئے نئے رنگوں سے نمودار ہوتی ہے اور مختلف ڈھب سے جنم لیتی ہے۔

درج ذیل مثالوں سے اس کو اچھی طرح سمجھا جا سکتا ہے۔

آذان کو ہی لے لیجئے جو کہ سنت ہے۔پوری دنیا میں کہیں بھی چلے جائیں۔اس کے الفاظ وہی ہوں گے جو نبی ﷺ اور صحابہ کرام کے وقت میں اس کے الفاظ تھے۔اور پاکستان کے دیہی علاقوں میں بھی آپ کو وہی ملاوٹ سے پاک صاف ستھری آذان ہی سننے کو ملے گی۔ جبکہ آذان سے پہلے صلوٰۃ وسلام ایک علاقائی بدعت ہے۔ہر علاقے میں اس کے مختلف الفاظ اور علیحدہ علیحدہ طریقہ کار ہوتا ہے۔اس سے کوئی یہ نہ سمجھ لے کہ نبی ﷺ پر صلوٰۃ وسلام سے انکار ہو رہا ہے۔ان پر تو لاکھوں کروڑوں درود وسلام بھی کم ہیں۔ مقصد تو یہ ہے کہ جو کام نبی ﷺ کی زندگی میں نہیں ہوا اور جسے صحابہ کرامؓ نے اختیار نہیں کیا۔وہ آج صرف اس خطے میں کیوں جاری وساری ہے۔یہ تو ایک دوسرے کو نیچا دکھانے اور صرف ضد بازی کا محرک ہے۔جو بجلی بند ہونے صورت میں نہیں کیا جاتا۔ کیونکہ اس وقت سپیکر نہیں چلتا اور لوگ نہیں سن پاتے۔

اسی طرح کھانے سے پہلے بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھنا سنت ہے۔پوری دنیا میں ایک ہی طرح پڑھی جاتی ہے۔جبکہ ختم شریف ایک علاقائی بدعت ہے جسے ہر علاقے کا مولوی اپنے اپنے طریقے پر پڑھ رہا ہوتا ہے۔

یوں تو جمعہ واقعی مبارک دن ہے۔عام دنوں پر اس کی بڑی فضیلت ہے لیکن اس کے بارے مبارک دینا کہیں سے بھی ثابت نہیں۔آج کل جو مختلف طرح سے مبارک باد دینے کا رجحان لوگوں میں پایا جاتا ہے وہ بھی بدعت کی ایک شکل ہے۔

اسلام میں عید الفطر اور عید الاضحیٰ صرف دو شرعی عیدیں ہیں۔ پوری دنیا میں ایک ہی طرح ادا ہوتی ہیں۔ عید میلاد النبی ایک علاقائی بدعت ہے۔ ہر شہر کجا ہر محلے کے لوگ اسے اپنے اپنے انداز سے مناتے ہیں۔

بدعتیں تو اور بھی بہت سی ہیں۔ سب کے بارے الگ الگ ذکر کرنا ممکن نہیں۔ بدعت کے بارے جو بتایا گیا ہے اسے سمجھ کر آپ خود بھی اندازہ لگا سکتے ہیں۔ کہ صحیح کیا اور غلط کیا ہے۔ پھر غلط کے سدِ باب کی توفیق بھی اللہ دے دے گا۔

مختصر یہ کہ جو کام قرآن وحدیث سے ثابت نہ ہو اسے دین کا جز بنا لینا اور اسے عبادت اور کار ثواب سمجھ کر کرنا۔ اسے اپنے اوپر لازم وملزوم کر لینا۔ پھر نہ کرنے والوں کا ذکر برے الفاظ میں کرنا۔ بدعت کی بدترین شکل ہے۔ اسی بدعت کو بدعتِ ضلالہ کہتے ہیں۔ جس کو سمجھانے کے لیے علماء نے درج ذیل دو احادیث کو ہر جمعے کے خطبے میں بھی شامل کیا ہوا ہے۔

کہ تین زمانے خیر القرون میں شمار ہوتے ہیں۔ جیسا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔

خير القرون قرني ثم الذين يلونهم ثم الذين يلونهم

ترجمہ:۔ تمام ادوار سے بہتر میرا یہ دور (رسالت) ہے، پھر وہ لوگ جو اس کے قریب تر ہوں اور پھر وہ لوگ جو اُن کے قریب تر ہوں۔

رسول اللہ ﷺ نے بدعت کی تعریف اور اس کی وعیدیوں بیان فرمائی ہے۔

إن شرالأمور محدثا تها وكل محدثة بدعة وكل بدعة ضلالة و كل ضلالة في النار

ترجمہ:۔بدترین کام وہ ہیں جو دین میں نئے داخل کیے جائیں۔ایسا ہر کام بدعت ہے، ہر بدعت گمراہی ہے اور ہر بدعت جہنم میں جھونکی جائے گی۔

ان دو کے علاوہ بدعت کے ردّ میں یہ بھی فرمایا گیا۔

من أحدث في أمرنا هذا ماليس منه فهورد

ترجمہ:۔جس نے ہمارے (دینی) امور میں کوئی نیا شوشہ چھوڑا۔جس کا (ظاہر ہے) دین سے کوئی تعلق نہیں۔ایسا کام مردود ہے

اور یہ مردود کیوں نہ ہو۔ کسی نئی بات یا عمل کا بانی گویا عملی طور پر یہ دعویٰ کر رہا ہوتا ہے کہ نعوذ باللہ۔اللہ نے دین مکمل نہیں ہو سکا تھا۔اس وقت یہ بات رہ گئی تھی جواب میں نے شامل کی ہے۔ یا پھر اللہ نے تو بتائی تھی مگر رسول اللہ ﷺ نے اس بات کو امت تک نہیں پہنچا سکے۔جو آپؐ پر سراسر الزام ہوگا کہ سارے کا سارا دین امت تک نہیں پہنچا سکے۔جب کہاں پر اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔

۞ يَٰٓأَيُّهَا ٱلرَّسُولُ بَلِّغْ مَآ أُنزِلَ إِلَيْكَ مِن رَّبِّكَ ۖ وَإِن لَّمْ تَفْعَلْ فَمَا بَلَّغْتَ رِسَالَتَهُۥ ۚ وَٱللَّهُ يَعْصِمُكَ مِنَ ٱلنَّاسِ ۗ إِنَّ ٱللَّهَ لَا يَهْدِى ٱلْقَوْمَ ٱلْكَٰفِرِينَ ﴿67﴾

سورۃ المائدۃ آیت 67

اے رسولؐ!۔جو کچھ بھی تیرے رب کی طرف سے تجھ پر نازل ہوا ہے اسے سب تک پہنچادو۔ اللہ تجھے لوگوں سے بچائے رکھے گا۔اور اگر تو نے ایسا نہ کیا تو اپنی رسالت کا حق ادا نہیں کیا۔بیشک اللہ انکار کرنے والوں کو ہدایت یاب نہیں ہونے دیتا۔

اور اسی بات پر رسول اللہ ﷺ نے اپنے مشہور خطبہ حجۃ الوداع میں کم و بیش ڈیڑھ لاکھ صحابہ کرامؓ سے مخاطب ہو کر فرمایا تھا

وأنتم تسألون عني فما أنتم قائلون؟

ترجمہ:۔تم سے (روز قیامت) میرے بارے میں (تبلیغ دین سے متعلق) سوال ہوگا تو تم کیا جواب دوگے؟

تو تمام صحابہ کرامؓ نے بیک زبان فرمایا تھا

نشهد أنك قد بلغت رسالات ربك و أديت و نصحت

ترجمہ:۔اے اللہ کے رسولؐ، ہم گواہی دیں گے، آپؐ نے اللہ تعالیٰ کے تمام پیغامات (ہم تک) پہنچا دیئے، حق ادا کر دیا اور امت کی پوری پوری خیر خواہی فرمادی۔

اس پر آپؐ نے اپنی انگشت شہادت کو آسمان کی طرف بلند کرتے ہوئے اور پھر اُسے لوگوں کی طرف جھکاتے ہوئے فرمایا تھا کہ

اللھم اشھد ۔۔۔۔۔ اللھم اشھد!

ترجمہ:۔اے اللہ، اس بات پر گواہ رہنا، اے اللہ گواہ رہنا

پھر اسی حجۃ الوداع کے موقع پر اس آیہ مبارکہ کا نزول آپؐ کی اس ادائے نصیحت اور ابلاغ دین پر مہر تصدیق ہے کہ:

حُرِّمَتْ عَلَيْكُمُ ٱلْمَيْتَةُ وَٱلدَّمُ وَلَحْمُ ٱلْخِنزِيرِ وَمَآ أُهِلَّ لِغَيْرِ ٱللَّهِ بِهِۦ وَٱلْمُنْخَنِقَةُ وَٱلْمَوْقُوذَةُ وَٱلْمُتَرَدِّيَةُ وَٱلنَّطِيحَةُ وَمَآ أَكَلَ ٱلسَّبُعُ إِلَّا مَا ذَكَّيْتُمْ وَمَا ذُبِحَ عَلَى ٱلنُّصُبِ وَأَن تَسْتَقْسِمُوا۟ بِٱلْأَزْلَٰمِ ۚ ذَٰلِكُمْ فِسْقٌ ۗ ٱلْيَوْمَ يَئِسَ ٱلَّذِينَ كَفَرُوا۟ مِن دِينِكُمْ فَلَا تَخْشَوْهُمْ وَٱخْشَوْنِ ۚ ٱلْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ وَأَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِى وَرَضِيتُ لَكُمُ ٱلْإِسْلَٰمَ دِينًا ۚ فَمَنِ ٱضْطُرَّ فِى مَخْمَصَةٍ غَيْرَ مُتَجَانِفٍ لِّإِثْمٍ ۙ فَإِنَّ ٱللَّهَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ﴿3﴾

سورۃ المائدۃ آیت 3

تم پر حرام کر دیا گیا ہے۔ مرا ہوا جانور۔ اور خون۔ اور خنزیر کا گوشت۔ اور جس پر اللہ کے علاوہ کسی اور کا نام پکارا جائے۔ اور جو جانور گلا گھٹ کر مر جائے۔ اور جو چوٹ لگنے سے مر جائے۔ یا بلندی سے گر

کر مر جائے۔ یا سینگ لگنے سے مر جائے۔۔اور (یہ بھی) جسے کوئی درندہ پھاڑ کھائے۔ مگر جس کو تم نے (قبل از موت) ذبح کر لیا ہو۔اور (یہ بھی) جو آستانوں پر ذبح کیا گیا ہو۔اور یہ بھی کہ قرعہ کے تیروں سے قسمت کا حال معلوم کرو۔یہ سب بدترین گناہ ہیں۔ تمہارے دین سے آج کافروں کی (رہی سہی) آس بھی جاتی رہی تو ان سے مت ڈرو اور مجھ ہی سے ڈرتے رہو۔آج کے دن میں نے تمہارے لئے تمہارا دین مکمل کر دیا ہے (یعنی کسی بھی کمی بیشی کی گنجائش نہیں چھوڑی)۔اور اپنی نعمت تم پر پوری کر دی ہے۔اور تمہارے لئے دین کی حیثیت سے اسلام کو پسند کر لیا ہے۔ مگر جو بھوک کی شدت سے مجبور ہو کر (ان حرام چیزوں سے کچھ کھالے) جبکہ گناہ کی طرف دلی میلان و رغبت نہ رکھتا ہو تو بیشک اللہ بڑا بخشنے والا بڑا رحم کرنے والا ہے۔

مزید برآں رسول اللہ ﷺ نے نہایت واضح الفاظ میں فرمایا

ماترکت شیئا یقربکم إلی اللہ ألا وقد أمرتکم بہ وما ترکت شیئا تبعدکم من اللہ و یقربکم إلی النار ألا وقد نہیتکم عنہ!

جس کا با محاورہ ترجمہ یہ ہے کہ:۔ میں نے اللہ کے قریب کرنے والی کوئی ایسی بات نہیں چھوڑی۔ جس کا تمہیں حکم نہ دیا ہو۔اور میں نے میں نے اللہ سے دور کرنے والی اور جہنم سے قریب کرنے والی کوئی ایسی بات نہیں چھوڑی۔جس سے تمہیں منع نہ کیا ہو۔

اس سے یہ بھی پتہ چلتا ہے کہ بنیادی مقصد اللہ کا قرب حاصل کرنا اور جہنم سے خلاصی پانا ہونا چاہیئے۔ ہے۔ دینِ اسلام تو انسانی حقوق اور اسلامی اقدار کا سب سے بڑا محافظ ہے۔ یہی وجہ ہے کہ یہ ایسے اعمال و افعال کا حکم دیتا ہے جن کے ذریعے انسانی حقوق اور اسلامی شعار کی حفاظت ہو۔ ایسے ہی افعال میں سب سے بڑھ کر امانت داری بھی ہے۔ رسول اللہ ﷺ کی زندگی امانت داری کا بہترین نمونہ تھی جو لوگ امانت داری کے وصف سے آراستہ ہوتے ہیں اور دوسروں کے حقوق کی حفاظت اور ان کی بروقت ادائیگی کرتے ہیں وہ لوگوں میں پسندیدہ اور قابلِ تعریف ہوتے ہیں۔ امانت داری ایمان والوں کی بہترین صفت ہے اور ایک سچے مسلمان کا امانت دار ہونا بہت ضروری ہے۔

رسولُ اللہ ﷺ نے فرمایا: جو امانت دار نہیں اس کا کوئی ایمان نہیں۔ یعنی اس کا ایمان کامل نہیں۔

آج کل ہم سمجھتے ہیں کہ امانت داری کا تعلق صرف مال سے ہے کہ اگر کسی نے ہمارے پاس کوئی مال رکھوایا تو اس کی حفاظت کرنا اور اسے بروقت مکمل طور پر واپس کر دینا ہی امانت داری ہے۔ لیکن جس طرح یہ امانت ہے اسی طرح اور بھی بہت ساری چیزیں امانت میں داخل ہیں۔ اللہ جل شانہ کے حقوق اور اس کے بندوں کے حقوق جو ہمارے ذمے فرض اور واجب ہیں اور ان کی حفاظت اور ان کی وقت پر ادائیگی جو ہم پر لازم ہے۔ یہ بھی امانت کے زمرے میں آتی ہے۔

چنانچہ نماز پڑھنا۔ رمضان کے روزے رکھنا۔ زکوٰۃ دینا۔ حج کرنا۔ سچ بولنا اور دیگر نیک اعمال ادا کرنا بھی امانت ہے۔

اسی طرح انسان کے اعضاء مثلاً زبان۔آنکھ۔کان۔ہاتھ وغیرہ بھی اللہ جل شانہ کی امانت ہیں اور ان اعضاء کو گناہوں اور فضولیات سے بچانا ان اعضاء کے معاملے میں امانت داری ہے۔

ایسے ہی کسی کے راز کی حفاظت کرنا۔پوچھنے پر صحیح و درست مشورہ دینا۔مسلمان کے عیب کی پردہ پوشی کرنا۔مزدور اور ملازم کا اپنے کام کو مکمل طور پر پورا کرنا۔یہ سب بھی امانت داری میں داخل ہیں۔اللہ رب العزت کے چند لفظوں میں یہ سب وضاحت موجود ہے۔

يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُواْ لَا تَخُونُواْ ٱللَّهَ وَٱلرَّسُولَ وَتَخُونُوٓاْ أَمَٰنَٰتِكُمۡ وَأَنتُمۡ تَعۡلَمُونَ ﴿27﴾

سورۃ الانفال آیت 27

اے ایمان والو!۔اللہ اور اس کے رسول (کے دین) کی خیانت نہ کرو اور آپس کی امانتوں میں بھی تم خیانت (نہ کرو) اور تم تو جانتے بھی ہو۔

یہاں پر اس بات کی طرف توجہ دلانا مقصود ہے کہ اس کے بندوں کے حقوق کی ادائیگی میں دین کی حفاظت بھی آجاتی ہے۔جو ہر مسلمان پر فرض ہے۔اسی کا یہ تقاضا ہے کہ ایسے امور کی نشاندہی کی جائے جو انسان کی گمراہی کا باعث بن رہے ہوں۔اسی فرض کے تحت لوگوں کو فرسودہ رسومات اور رائج الوقت بدعات سے بچانا بھی دین کا امین ہونے کے مترادف ہے۔کچھ طبقے بدعتِ حسنہ کو مباح

قرار دیتے ہوئے اسے جائز سمجھتے ہیں۔اور اس پر لوگوں کو قائل کرتے رہتے ہیں۔جب کہ یہ بھی اگر عالمگیر سطح پر قبول نہیں کی گئی تو اسلام نہیں ہے۔یہ بھی ایسی چیزوں میں شامل ہو جاتی ہے جو اصل شریعت سے دور لے جانے والی ہے۔

سوچیں اور اس بات پر توجہ دیں۔کہ جس بات پر خواہ مخواہ دین کا لیبل لگایا جائے۔پھر اس پر قرآن و معتبر حدیث کی۔یا عالمی اجتہاد کے جواز کی دلیل نہ دی جائے۔تو کیسے قابلِ قبول ہو سکتی ہے۔اور اس پر لوگوں کو خبردار کرنے کے لئے انسانوں میں سے ہی لوگ نہیں اٹھیں گے تو گزرتے وقت کے ساتھ ساتھ دین کا کیا حشر ہو جائے گا۔اللہ سب کو خالص کی قدر و قیمت پہچاننے کی توفیق عطا فرمائے ! آمین !

اس ساری وضاحت کی روشنی میں کسی بھی بدعت کے گمراہی قرار دیئے جانے کے لئے دو شرائط کا ہونا لازمی ہے

ا۔دین میں اس کی سرے سے کوئی اصل۔مثال یا دلیل موجود نہ ہو۔

۲۔اور سنت کے احکام اس کا کرنا ثابت نہ ہو یا پھر عالمی اجتہاد میں اس پر امت کا اجماع ثابت نہ ہو۔

بدعت کا اِصطلاحی مفہوم واضح کرتے ہوئے فقہاءِ اُمت اور ائمۂ حدیث نے اس کی مختلف تعریفات پیش کی ہیں جن سب کا ذکر طوالت کا باعث ہوگا۔اور سب کا لبِ لباب کچھ ایسا ہی ہے۔اس لئے ایک پر اکتفا کیا ہے جو کہ درج ذیل ہے۔

ابنِ حجر عسقلانی رحمہ اللہ علیہ بدعت کا اِصطلاحی مفہوم ان الفاظ میں بیان کرتے ہیں

المحدثه والمراد بها ما أحدث۔ وليس له أصلٌ في الشرع ويسمي في عرف الشرع ''بدعة''۔ وما كان له أصل يدل عليه الشرع فليس ببدعة۔ فالبدعة في عرف الشرع مذمومة بخلاف اللّغة : فإن كل شيء أحدث علي غير مثال يسمي بدعة۔ سواء كان محمودًا أو مذمومًا

محدثہ امور سے مراد ایسے نئے کام کا ایجاد کرنا ہے جس کی شریعت میں کوئی اصل موجود نہ ہو۔اسی محدثہ کو اِصطلاح شرع میں "بدعت" کہتے ہیں۔لہٰذا کسی ایسے کام کو بدعت نہیں کہا جائے گا جس کی اصل شریعت میں موجود ہو یا وہ اس پر دلالت کرے۔شرعی اعتبار سے بدعت فقط بدعتِ مذمومہ کو کہتے ہیں لغوی بدعت کو نہیں۔پس ہر وہ کام جو مثالِ سابق کے بغیر ایجاد کیا جائے اسے بدعت کہتے ہیں چاہے وہ بدعتِ حسنہ ہو یا بدعتِ سیئہ۔

ابن حجر عسقلانی۔فتح الباری۔253:13

اس سے یہ حقیقت واضح ہو جاتی ہے کہ ہر وہ نیا کام جس کی کوئی شرعی دلیل۔شرعی اصل۔مثال یا نظیر پہلے سے کتاب وسنت اور آثارِ صحابہ میں موجود نہ ہو وہ بدعت ہے۔

اک چھوٹی سی بات جس کا دھیان رکھنے سے انسان بہت سارے مفسدات سے بچ سکتا ہے۔وہ یہ کہ جس پر بدعت یا رسم ہونے کا لیبل لگ رہا ہو۔اس کے لئے یہ تو طے شدہ ہے کہ کوئی اختراع ہی ہو سکتی

ہے اور پھر اسے عالمی درجے کی حیثیت بھی حاصل نہ ہو سکے تو وہ مشکوک ہو جائے گی۔اس سے اجتناب ہی بہتر ہے۔

یہ سب لکھنے کا مطلب دین کی حقانیت کے بارے بات سمجھانا ہے۔پھر بھی اگر کوئی اپنی من مانی کرتا ہے تو جیسے چاہے کرے کہ دین کے معاملے میں زبردستی نہیں۔بس اللہ کا یہ ارشاد بھی دیکھ لے۔

وَمَن يُشَاقِقِ ٱلرَّسُولَ مِنۢ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُ ٱلْهُدَىٰ وَيَتَّبِعْ غَيْرَ سَبِيلِ ٱلْمُؤْمِنِينَ نُوَلِّهِۦ مَا تَوَلَّىٰ وَنُصْلِهِۦ جَهَنَّمَ ۖ وَسَآءَتْ مَصِيرًا ﴿115﴾ ع17

سورۃالنساء آیت 115

اور جو کوئی (اللہ کی طرف سے) ہدایت کے واضح ہو جانے کے بعد بھی رسول کی مخالفت کرے اور ایمان والوں کے راستے کے علاوہ دوسرے کسی راستے پر چلے۔ تو جدھر کو وہ چلے گا ہم اسے ادھر ہی اسے چلنے دیں گے اور (بالآخر) جہنم میں ڈال دیں گے اور وہ بہت برا ٹھکانہ ہے۔

دعاؤں کی قبولیت:

تقدیر کے اس ودیعت کردہ پروگرام کے مطابق اکثر اوقات ایسا ہوتا ہے۔ کہ کسی غلط راستے کے انتخاب سے انسان دلدل میں تو پھنس جاتا ہے۔اور اسے نکلنے کا کچھ بھی کوئی آسرا نظر نہیں آتا۔تو ایسے میں اللہ جل شانہ کے سامنے دعا کرنے۔ گڑگڑانے اور عاجزی کرنے سے راستہ مل جاتا ہے۔یہ دعا کرنا بھی اس کا ایک عمل ہے۔جو تقدیر کے اس پیچیدہ اور اعلیٰ پروگرام میں بے بہا مقامات پر موجود ہوتا ہے ۔کہ اللہ سے مانگ اور پالے۔ کسی جگہ تو وہ اس سے استفادہ کرلیتا ہے۔اور کسی جگہ اسے نظرانداز کر دیتا ہے۔اسی لئے جتنا بھی ہوسکے۔ صرف اور صرف اللہ سے ہی دعا کا تعلق قائم رہنا چاہیے۔ جتنا زیادہ ہوسکے صرف اور صرف اسی ذات بابرکات سے مانگنا چاہیے۔تاکہ ہمارے درجات مزید بلند ہو سکیں۔اور اللہ جل جلالہ کے مقرب بندوں میں شمار ہو سکیں۔ دعا کو عبادت کا مغز کہا گیا ہے۔ اللہ کے نزدیک ایسی دعا جس میں عاجزی ہو۔انکساری اور ندامت کے آنسو ہوں۔ وہ اللہ جل شانہ کو سب سے بڑھ کر محبوب ہے۔دعا میں بندہ اللہ کے حضور سچے دل سے۔ خشوع و خصوع کے ساتھ ظاہر و باطن کو جھکا کر۔ روئے۔گڑگڑائے۔ گریہ وزاری کرے۔ یہ کیفیت وحالت سب عبادتوں سے زیادہ صرف اور صرف دعا میں ہی پائی جاتی ہے۔اسی لیے اسے ساری عبادتوں کا مغز کہا گیا۔ اللہ کے نزدیک اس سے بڑھ کر کوئی بھی شے نہیں۔قرآن مجید میں اللہ جل شانہ کا فرمان ہے۔ کہ

وَإِذَا سَأَلَكَ عِبَادِى عَنِّى فَإِنِّى قَرِيبٌ ۖ أُجِيبُ دَعْوَةَ ٱلدَّاعِ إِذَا دَعَانِ ۖ فَلْيَسْتَجِيبُوا۟ لِى وَلْيُؤْمِنُوا۟ بِى لَعَلَّهُمْ يَرْشُدُونَ ﴿186﴾

سورۃ البقرۃ آیت 186

قریب ہی ہوں۔ اور جب میرے بندے تجھ سے میرے بارے میں پوچھیں۔ تو (کہہ دینا) میں یقیناً جب کوئی پکارنے والا مجھے پکارتا ہے تو میں اس کی دعا قبول کرتے ہوئے جواب بھی دیتا ہوں۔ پس چاہیے کہ وہ بھی میرے حکم کو عملی طور پر قبول کریں اور مجھی پر ایمان لائیں تاکہ رشد و ہدایت پالیں۔

أَمَّن يُجِيبُ ٱلْمُضْطَرَّ إِذَا دَعَاهُ وَيَكْشِفُ ٱلسُّوٓءَ وَيَجْعَلُكُمْ خُلَفَآءَ ٱلْأَرْضِ ۗ أَءِلَٰهٌ مَّعَ ٱللَّهِ ۚ قَلِيلًا مَّا تَذَكَّرُونَ ﴿62﴾

سورۃ النمل آیت 62

وہ کون ہے جو مضطرب کی دعا والتجا کو قبول کرتے ہوئے پورا کرتا ہے جب وہ اسے پکارتا ہے اور (پھر) اس کی مشکل و تکلیف کو دور کر دیتا ہے اور تمہیں زمین میں (پہلے لوگوں کا) جانشین بھی بناتا ہے؟۔ تو کیا اللہ کے ساتھ اور بھی کوئی عبادت کیے جانے والا (معبود) ہے؟۔ (ہر گز نہیں) بلکہ تم لوگ بہت ہی کم غور و فکر کرتے ہوئے نصیحت قبول کرتے ہو۔

جب کوئی بندہ اللہ سے دانستہ طور پر نہیں مانگتا۔ تو اللہ اس سے ناراض ہو جاتا ہے۔ کیونکہ وہ انسان اپنی حاجات کے اظہار کو اپنی شان کے خلاف سمجھتا ہے۔ اس کا یہ طرز عمل۔ تکبر اور اللہ سے بے نیازی کو ظاہر کرتا ہے۔ حالانکہ وہ اپنی ہر سانس کے لیے اللہ ہی کا محتاج ہے۔ اس کا یہ طرزِ عمل اللہ کی ناراضی اور اس کے غضب کو دعوت دینے کے مترادف ہے۔ کوئی باشعور شخص ایسا گمان بھی نہیں کر سکتا۔ ایسے شخص کے لئے ارشادِ باری تعالیٰ بھی دیکھ لیں۔

يُولِجُ ٱلَّيْلَ فِى ٱلنَّهَارِ وَيُولِجُ ٱلنَّهَارَ فِى ٱلَّيْلِ وَسَخَّرَ ٱلشَّمْسَ وَٱلْقَمَرَ كُلٌّ يَجْرِى لِأَجَلٍ مُّسَمًّى ۚ ذَٰلِكُمُ ٱللَّهُ رَبُّكُمْ لَهُ ٱلْمُلْكُ ۚ وَٱلَّذِينَ تَدْعُونَ مِن دُونِهِۦ مَا يَمْلِكُونَ مِن قِطْمِيرٍ ﴿13﴾ إِن تَدْعُوهُمْ لَا يَسْمَعُوا۟ دُعَآءَكُمْ وَلَوْ سَمِعُوا۟ مَا ٱسْتَجَابُوا۟ لَكُمْ ۖ وَيَوْمَ ٱلْقِيَٰمَةِ يَكْفُرُونَ بِشِرْكِكُمْ ۚ وَلَا يُنَبِّئُكَ مِثْلُ خَبِيرٍ ﴿14﴾ ع2

يَٰٓأَيُّهَا ٱلنَّاسُ أَنتُمُ ٱلْفُقَرَآءُ إِلَى ٱللَّهِ ۖ وَٱللَّهُ هُوَ ٱلْغَنِىُّ ٱلْحَمِيدُ ﴿15﴾

سورۃ فاطر آیت ۱۳ تا ۱۵

وہی رات کو دن میں داخل کرتا اور دن کو رات میں داخل کرتا ہے اور اسی نے سورج اور چاند کو کام میں لگا دیا ہے ہر کوئی ایک وقت مقرر تک چل رہا ہے۔ یہی تو تمہارا رب اللہ ہے اسی کی بادشاہت ہے۔ اور اس (اللہ) کو چھوڑ کر جن لوگوں سے تم دعائیں مانگتے ہو وہ تو کھجور کی گٹھلی کے چھلکے کے برابر بھی (کسی چیز کے) مالک نہیں۔ اگر تم ان کو پکارو تو وہ تمہاری پکار نہ سن سکیں اور بالفرض سن

بھی لیں تو تمہاری بات قبول نہ کر سکیں۔اور قیامت کے دن وہ تمہارے شرک سے انکار کر دیں گے اور اس باخبر (اللہ جل شانہ) کی طرح تمہیں کوئی خبر نہیں دے سکتا۔اے بنی نوع انسان !۔تم سارے کے سارے اللہ کے در کے محتاج ہو۔اور اللہ تو بے نیاز حقیقی تعریف کا حقدار ہے۔

وَقَالَ رَبُّكُمُ ٱدْعُونِىٓ أَسْتَجِبْ لَكُمْ ۚ إِنَّ ٱلَّذِينَ يَسْتَكْبِرُونَ عَنْ عِبَادَتِى سَيَدْخُلُونَ جَهَنَّمَ دَاخِرِينَ ﴿60﴾ع6

سورۃ غافر آیت 60

اور تمہارے رب کا کہنا ہے کہ تم مجھ سے ہی دعا کیا کرو میں تمہارے لئے قبول کرتے ہوئے جواب بھی دیتا ہوں۔ البتہ جو لوگ میری (اس) عبادت سے تکبر کرتے ہیں وہ عنقریب ذلیل و خوار ہو کر جہنم میں داخل ہوں گے۔

اِس آیت کی تفسیر رسول اللہ ﷺ اپنی زبان مبارک سے یوں فرماتے ہیں

عن النعمان بن بشير قال: سمعت النبىﷺ يقول: الدُّعَاءُ هُوَ الْعِبَادَةُ ثم قرأ وَقَالَ رَبُّكُمُ ادْعُونِي أَسْتَجِبْ لَكُمْ إِنَّ الَّذِينَ يَسْتَكْبِرُونَ عَنْ عِبَادَتِي سَيَدْخُلُونَ جَهَنَّمَ دَاخِرِينَ۔

ترجمہ :۔ نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے۔ کہا: میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے سنا کہ۔ دُعا ہی تو اصل عبادت ہے۔ اور تب آپ ﷺ نے یہ آیت پڑھی

وَقَالَ رَبُّكُمُ ادْعُونِي أَسْتَجِبْ لَكُمْ إِنَّ الَّذِينَ يَسْتَكْبِرُونَ عَنْ عِبَادَتِي سَيَدْخُلُونَ جَهَنَّمَ دَاخِرِينَ۔

تمہارا رب کہتا ہے: مجھے پکارو۔ میں تمہاری سنوں گا۔ جو لوگ میری عبادت سے خود سر ہوتے ہیں ضرور وہ ذلیل وخوار ہو کر جہنم میں داخل ہوں گے۔

(الترمذی۔ مسند احمد۔ ابن ماجۃ۔ وصححہ الالبانی)

دُعاء تو عبادت کی جان ہوتی ہے تو پھر اس کو غیر اللہ کے لیے روا رکھنا غیر اللہ کی عبادت ہی ہوئی اور غیر اللہ کی عبادت کرنا شرکِ اکبر ہے۔ جبکہ ساری بنی نوع انسان اللہ ہی کی محتاج ہے۔

هَٰأَنتُمْ هَٰؤُلَاءِ تُدْعَوْنَ لِتُنفِقُوا۟ فِى سَبِيلِ ٱللَّهِ فَمِنكُم مَّن يَبْخَلُ ۖ وَمَن يَبْخَلْ فَإِنَّمَا يَبْخَلُ عَن نَّفْسِهِۦ ۚ وَٱللَّهُ ٱلْغَنِىُّ وَأَنتُمُ ٱلْفُقَرَآءُ ۚ وَإِن تَتَوَلَّوْا۟ يَسْتَبْدِلْ قَوْمًا غَيْرَكُمْ ثُمَّ لَا يَكُونُوٓا۟ أَمْثَٰلَكُم ﴿38﴾ ع4

سورۃ محمد آیت 38

دیکھو!۔تم ہی وہ لوگ ہو جو اللہ کی راہ میں خرچ کرنے کے لئے بلائے جاتے ہو تو تم میں سے کچھ لوگ بُخل کرنے لگ جاتے ہیں۔اور جو بُخل کرتا ہے تو البتہ صرف اپنے آپ سے ہی بُخل کرتا ہے اور اللہ تو بے نیاز ہے اور تم سب ہی (اس کے حضور) محتاج ہو۔اور اگر تم منہ پھیر لوگے تو وہ تمہاری جگہ دوسری قوم لے آئے گا پھر وہ تم جیسے نہیں ہوں گے۔

اور یہ تو ناممکنات میں سے ہے۔کہ بندہ اللہ سے کچھ مانگے اور اللہ اسے نہ دے۔یہ اللہ کی شان کے منافی ہے۔اس بات سے اللہ حیا محسوس کرتا ہے۔کہ بندہ اس سے کچھ مانگے۔اور وہ نہ دے۔

اللہ تو ہم سے ستّر ماؤں سے بھی زیادہ پیار کرتا ہے۔ذرا بچپن کے دور کو نظر میں لائیں اور سوچیں۔کہ ہم اپنی ماں سے کوئی چیز مانگتے تھے۔اگر وہ نہ دیتی تھی۔تو ہم ضد کرتے تھے۔روتے تھے۔زبردستی اپنی بات منواتے تھے۔اور ہمیں وہ مطلوبہ چیز مل جاتی تھی۔تو یہ کیسے ممکن ہے۔کہ ہم اللہ کے آگے روئیں گڑگڑائیں اور ضد کریں اور اللہ نہ دے۔دعا کی افادیت سے کون بھی انکار نہیں کرسکتا ہے!۔اور یہ بھی حقیقت ہے کہ دعا مانگنے کے بعد پریشان دل کو سکون سا مل جاتا ہے۔حدیث میں تذکرہ ملتا ہے کہ دعا ایسی چیز ہے جو تقدیر کو بھی بدل دیتی ہے۔

لَا يُرَدُّ الْقَضَاءِ إِلاَّ الدُّعَاءَ

"صرف دعا ہی قضا کو ٹالتی ہے۔"

ترمذی۔الجامع الصحیح۔کتاب القدر۔باب ماجاء لایرد القدر إلا الدعاء۔رقم:2139

اِنَّ الدُّعَا يَرُدُّ الْقَضَآءَ الْمُبْرَمَ

بے شک دعا قضائے مبرم کو ٹال دیتی ہے۔

دیلمی۔الفردوس بماثور الخطاب۔5:364۔رقم:8448

قرآن میں بھی ارشاد ہے کہ

يَمْحُواْ ٱللَّهُ مَا يَشَآءُ وَيُثْبِتُ ۖ وَعِندَهُۥٓ أُمُّ ٱلْكِتَٰبِ ﴿39﴾

سورۃ الرعد آیت ۳۹

اللہ جو چاہتا ہے موقوف کر دیتا ہے اور (جو چاہے) باقی رکھتا ہے اور اسی کے پاس اصلی کتاب ہے۔

جب یونس علیہ السلام اپنی قوم سے مایوس ہو کر اور اس خوف سے کہ اس قوم پر اب اللہ تعالیٰ کا عذاب آیا چاہتا ہے۔ گھر سے نکل کھڑے ہوئے اور کشتی میں بیٹھ کر جانے لگے۔ تو کشتی کے ڈوبنے کے امکان کے تحت تین دفعہ قرعہ اندازی کے بعد بھی جب یونس علیہ السلام کا نام نکلا۔ تو انہیں سمندر میں پھینک دیا گیا۔ پھر انہیں مچھلی نے نگل لیا۔ اور اللہ جل شانہ نے اپنی قدرت سے ان کو وہاں پہ بھی زندہ

سلامت رکھا۔اور مچھلی کے پیٹ میں یونس علیہ السلام نے اللہ کے حضور دعا مانگی۔ اس حال میں ان کے منہ سے جو الفاظ نکلے۔وہ قرآنِ پاک کی درج ذیل آیت میں مذکور ہیں۔

وَذَا ٱلنُّونِ إِذ ذَّهَبَ مُغَٰضِبًا فَظَنَّ أَن لَّن نَّقْدِرَ عَلَيْهِ فَنَادَىٰ فِى ٱلظُّلُمَٰتِ أَن لَّآ إِلَٰهَ إِلَّآ أَنتَ سُبْحَٰنَكَ إِنِّى كُنتُ مِنَ ٱلظَّٰلِمِينَ ﴿87﴾ ج صلے فَٱسْتَجَبْنَا لَهُۥ وَنَجَّيْنَٰهُ مِنَ ٱلْغَمِّ ۚ وَكَذَٰلِكَ نُنجِى ٱلْمُؤْمِنِينَ ﴿88﴾

سورۃ الأنبیاء آیت ۸۷۔۸۸

اور ذوالنون (مچھلی والے کا بھی ذکر کرو) جب (وہ بغیر بتائے قوم سے ناراض ہو کر) غصے کی حالت میں چل دیا۔ پھر خیال کیا کہ (شاید) ہم اس پر پکڑ نہ کریں۔پس (مچھلی کے پیٹ کی) تاریکیوں میں پکارنے لگا۔ کہ تیرے علاوہ کوئی بھی عبادت کے لائق نہیں ہے۔ تیری ذات بالکل پاک ہے۔ بیشک میں ہی ظالم لوگوں میں سے ہو گیا تھا۔ تو ہم نے اس کی دعا کو قبول کیا اور اس کو غم سے نجات دے دی۔اور ہم ایمان والوں کو ایسے ہی نجات دیا کرتے ہیں۔

اور یونس علیہ السلام کی دعا ہی ان کی نجات کا باعث بنی۔اگر وہ اللہ کے حضور دعا نہ کرتے تو کیا ہوتا ؟۔اس کا ذکر درج ذیل آیت میں ہے

وَإِنَّ يُونُسَ لَمِنَ ٱلْمُرْسَلِينَ ﴿139﴾ إِذْ أَبَقَ إِلَى ٱلْفُلْكِ ٱلْمَشْحُونِ ﴿140﴾ فَسَاهَمَ فَكَانَ مِنَ ٱلْمُدْحَضِينَ ﴿141﴾ فَٱلْتَقَمَهُ ٱلْحُوتُ وَهُوَ مُلِيمٌ ﴿142﴾ فَلَوْلَآ أَنَّهُۥ كَانَ مِنَ ٱلْمُسَبِّحِينَ ﴿143﴾ لَلَبِثَ فِى بَطْنِهِۦٓ إِلَىٰ يَوْمِ يُبْعَثُونَ ﴿144﴾ فَنَبَذْنَٰهُ بِٱلْعَرَآءِ وَهُوَ سَقِيمٌ ﴿145﴾ وَأَنۢبَتْنَا عَلَيْهِ شَجَرَةً مِّن يَقْطِينٍ ﴿146﴾ وَأَرْسَلْنَٰهُ إِلَىٰ مِاْئَةِ أَلْفٍ أَوْ يَزِيدُونَ ﴿147﴾

سورۃ الصافات آیت ۱۳۹ تا ۱۴۵

اور یقیناً یونس بھی رسولوں میں سے تھا۔ جب وہ بھاگ کر بھری ہوئی کشتی میں پہنچا۔ پھر جس وقت قرعہ ڈالا گیا تو اس نے (دریا و سمندر میں پھینکا جانے والا بن کر) مات کھائی۔ پھر اسے مچھلی نے نگل لیا۔ اور وہ (خود کو) ملامت کر رہا تھا۔ پھر اگر وہ تسبیح (یعنی اللہ جل شانہ کے حضور دعائیہ کلمات) بیان کرنے والوں میں نہ ہوتا۔ تو دوبارہ اٹھائے جانے والے دن (یعنی قیامت) تک اسی (مچھلی) کے پیٹ میں رہتا۔ پھر ہم نے اسے (مچھلی سے نکال کر) ایک کھلے میدان میں ڈال دیا اور وہ بیمار تھا۔ اور اس پر بیل دار (کدو کا) درخت اگا دیا۔ اور اس کو ایک لاکھ یا اس سے کچھ زیادہ لوگوں کی طرف ہم نے (رسول بنا کر) بھیجا۔

https://quranexcel.com

اور قرآن اس پر بھی اس پر شاہد جبکہ قوم یونس پر عذاب واقع ہونے والا تھا۔اور یونس علیہ السلام قوم کو اللہ کی اجازت کے بغیر چھوڑ کر چلے گئے تھے۔تو ساری قوم نے اکٹھے ہو کر اللہ جل شانہ سے معافی کی دعا مانگی۔تو اللہ جل شانہ نے معاف بھی کیا اور یونس علیہ السلام کو تندرست کرکے پھر اسی قوم کی رہنمائی کے لئے بھیج دیا اور اس قوم کو ایک وقت تک فائدہ بھی بہم پہنچایا۔

فَلَوْلَا كَانَتْ قَرْيَةٌ ءَامَنَتْ فَنَفَعَهَآ إِيمَٰنُهَآ إِلَّا قَوْمَ يُونُسَ لَمَّآ ءَامَنُوا۟ كَشَفْنَا عَنْهُمْ عَذَابَ ٱلْخِزْيِ فِى ٱلْحَيَوٰةِ ٱلدُّنْيَا وَمَتَّعْنَٰهُمْ إِلَىٰ حِينٍ ﴿98﴾

سورۃ یونس آیت ۹۸

پس قومِ یونس کے علاوہ کوئی بستی ایسی نہ ہوئی جو (عذاب سے ڈرتے ہوئے) ایمان لائی ہو اور اس کے ایمان نے انہیں نفع بھی دیا ہو۔جب وہ ایمان لے آئے تو ہم نے بھی دنیا کی زندگی میں ان سے ذلت کا عذاب ہٹا دیا اور ہم نے ایک وقت تک انہیں فائدہ بھی بہم پہنچایا۔

اس لئے سیدھے سیدھے اللہ سے ہی مانگو۔لوگوں نے جو باتیں گھڑ رکھی ہیں ان پر کوئی دلیل نہیں ہے۔سب بے بنیاد ہیں۔سورج کو چراغ دکھانے کے برابر ہیں۔یعنی قرآن کریم کے سامنے ان کی کوئی حیثیت نہیں ہے۔

وَيَعْبُدُونَ مِن دُونِ ٱللَّهِ مَا لَا يَضُرُّهُمْ وَلَا يَنفَعُهُمْ وَيَقُولُونَ هَٰٓؤُلَآءِ شُفَعَٰٓؤُنَا عِندَ ٱللَّهِ ۚ قُلْ أَتُنَبِّـُٔونَ ٱللَّهَ بِمَا لَا يَعْلَمُ فِى ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَلَا فِى ٱلْأَرْضِ ۚ سُبْحَٰنَهُۥ وَتَعَٰلَىٰ عَمَّا يُشْرِكُونَ ﴿18﴾

سورۃ یونس آیت 18

اور اللہ کے علاوہ ایسے ایسوں کی عبادت کرتے ہیں جو نہ تو انہیں نقصان پہنچا سکیں اور نہ ہی نفع دے سکیں اور کہتے ہیں کہ یہ اللہ کے پاس ہمارے سفارشی ہیں۔ پوچھو تو کیا تم اللہ کو ایسی چیز بتاتے ہو جس کا وجود نہ تو اسے آسمانوں میں دکھائی دیتا ہے اور نہ ہی زمین میں۔ وہ تو بالکل پاک اور بہت بلند و بالا ہے ان لوگوں کے اس شرک سے جو یہ کرتے ہیں۔

أَلَآ إِنَّ لِلَّهِ مَن فِى ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَمَن فِى ٱلْأَرْضِ ۗ وَمَا يَتَّبِعُ ٱلَّذِينَ يَدْعُونَ مِن دُونِ ٱللَّهِ شُرَكَآءَ ۚ إِن يَتَّبِعُونَ إِلَّا ٱلظَّنَّ وَإِنْ هُمْ إِلَّا يَخْرُصُونَ ﴿66﴾

سورۃ یونس آیت ٦٦

آگاہ رہو البتہ جو بھی آسمانوں میں اور جو کچھ بھی زمین میں ہے سب کچھ اللہ ہی کا ہے۔ اور یہ جو اللہ کے علاوہ (مزعومہ) شریکوں سے دعائیں مانگتے ہیں۔ وہ کسی چیز کے پیچھے نہیں چلتے مگر صرف ظن و گمان کے پیچھے چلتے ہیں اور محض اٹکل پچو لگاتے ہیں۔

https://quranexcel.com

وَلَقَدْ أَخَذْنَٰهُم بِٱلْعَذَابِ فَمَا ٱسْتَكَانُوا۟ لِرَبِّهِمْ وَمَا يَتَضَرَّعُونَ ﴿76﴾ حَتَّىٰٓ إِذَا فَتَحْنَا عَلَيْهِم بَابًا ذَا عَذَابٍ شَدِيدٍ إِذَا هُمْ فِيهِ مُبْلِسُونَ ﴿77﴾ ع4 وَهُوَ ٱلَّذِىٓ أَنشَأَ لَكُمُ ٱلسَّمْعَ وَٱلْأَبْصَٰرَ وَٱلْأَفْـِٔدَةَ ۚ قَلِيلًا مَّا تَشْكُرُونَ ﴿78﴾

سورۃ المومنون آیت ۷۶ تا ۷۸

اور البتہ ہم نے ان کو عذاب میں بھی مبتلا کیا پھر بھی وہ اپنے رب کے سامنے نہ تو گڑگڑائے اور نہ ہی عجز وانکساری سے دعا کی۔ یہاں تک کہ جب ہم نے ان پر شدید عذاب کا دروازہ کھول دیا تو ایک دم سے ناامید ہو گئے۔ اور وہ (اللہ) ہی تو ہے جس نے تمہارے لئے کان اور آنکھیں اور دل ودماغ بنا دیئے۔ (لیکن) تم لوگ بہت ہی کم شکر ادا کرتے ہو۔

حدیث قدسی ہے۔ کہ

اے میرے بندو۔ اگر تمہارے سارے اگلے پچھلے۔ اور انسان و جنات میں سے سب ایک میدان میں کھڑے ہو جائیں۔

اور ہر ایک اپنی اپنی حاجت مجھ سے مانگے۔ اور میں ان سب کی حاجتیں پوری کر دوں۔ تب بھی میرے خزانے میں سے کچھ کم نہ ہوگا مگر اتنا ہی جیسے کہ سمندر میں سوئی ڈبو کر نکال لو۔

اے میرے بندو۔یہ تمہارے اعمال ہیں جن کا میں حساب رکھتا ہوں۔اور پھر تمہیں اس کا پورا پورا بدلہ بھی دیتا ہوں۔

لہٰذا۔جو انسان بھلائی پائے تو اللہ کا شکر ادا کرے۔(کہ اس کی کمائی رائیگان نہیں گئی)

اور جو برائی پائے تو وہ اپنے آپ کو ہی ملامت کرے۔

صحیح مسلم

ایک اور حدیث ہے جو شخص اس حالت میں مر جائے کہ اللہ کے علاوہ دوسروں کو پکارتا ہو اس کا شریک ٹھہراتا ہو تو وہ جہنم میں جائے گا۔

حَدَّثَنَا عَبْدَانُ۔ عَنْ أَبِي حَمْزَةَ۔ عَنْ الْأَعْمَشِ۔ عَنْ شَقِيقٍ۔ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ۔ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ كَلِمَةً۔ وَقُلْتُ أُخْرَى۔ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: "مَنْ مَاتَ وَهْوَ يَدْعُو مِنْ دُونِ اللَّهِ نِدًّا دَخَلَ النَّارَ"۔ وَقُلْتُ: أَنَا مَنْ مَاتَ وَهْوَ لَا يَدْعُو لِلَّهِ نِدًّا دَخَلَ الْجَنَّةَ

ترجمہ:۔ہم سے عبدان نے بیان کیا۔ان سے ابو حمزہ نے۔ان سے اعمش نے۔ان سے شقیق نے اور ان سے عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم ﷺ نے ایک کلمہ ارشاد فرمایا اور میں نے ایک اور بات کہی۔آپ ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص اس حالت میں مر جائے کہ وہ اللہ کے سوا اوروں کو بھی

اس کا شریک ٹھہراتا رہا ہو تو وہ جہنم میں جاتا ہے اور میں نے یوں کہا کہ جو شخص اس حالت میں مرے کہ اللہ کا کسی کو شریک نہ ٹھہراتا رہا تو وہ جنت میں جاتا ہے۔

(صحیح البخاری ۴۴۹۷)

اللہ جل شانہ کے اسمائے حسنہ سے مانگنا:

تقدیر کے اس ودیعت کردہ پروگرام کے مطابق ایسا بھی ہو سکتا ہے۔ کہ اللہ سے مانگے پر اسے نظر آتا ہے کہ نہیں مل رہا۔ اور یہ بھی صحیح ہے کہ سچے مسلمان کی کوئی بھی دعا ضائع اور رائیگان نہیں جاتی۔ یہ صرف اس کی خام خیالی ہوتی ہے کہ قبول نہیں ہوئی۔ انسان جب اللہ جل شانہ سے دُعا مانگتا ہے۔ اگر تو وہ اسکے حق میں بہتر ہوتی ہے۔ تو اللہ عطا کر دیتا ہے۔ اور اگر وہ بہتر نہیں ہوتی۔ تو اِس کا نعم البدل اس کو عطا کرتا ہے۔ اور جس کی دعا دنیا میں قبول نہیں ہوتی۔ وہ آخرت کے لئے ذخیرہ بن جاتی ہے۔ یہاں پر سوچنے کا مقام ہے کہ اللہ تو جانتا ہے کہ کونسی دعا کس کے لئے مفید ہے اور کونسی نہیں !۔ اور کونسی قیامت کے دن کس طرح کسی کے لئے فائدے مند ہو گی۔ جن لوگوں نے اللہ کے علاوہ دوسروں سے امیدیں لگائی ہوتی ہیں۔ کیا ان میں کوئی ایسا ہے؟ جو ان خصوصیات کا حامل ہو۔ ہر گز نہیں وہ تو خود محتاج اور اللہ کے در کے فقیر ہیں۔ اس صورت میں طالب اور مطلوب دونوں گئے گزرے ہوں گے۔

يَٰٓأَيُّهَا ٱلنَّاسُ ضُرِبَ مَثَلٌ فَٱسْتَمِعُواْ لَهُۥٓ ۚ إِنَّ ٱلَّذِينَ تَدْعُونَ مِن دُونِ ٱللَّهِ لَن يَخْلُقُواْ ذُبَابًا وَلَوِ ٱجْتَمَعُواْ لَهُۥ ۖ وَإِن يَسْلُبْهُمُ ٱلذُّبَابُ شَيْـًٔا لَّا يَسْتَنقِذُوهُ مِنْهُ ۚ ضَعُفَ ٱلطَّالِبُ وَٱلْمَطْلُوبُ ﴿73﴾

سورۃ الحج آیت 73

اے بنی نوع انسان !۔ایک مثال بیان کی جاتی ہے۔اسے غور سے سنو کہ بیشک اللہ کو چھوڑ کر جن سے تم دعائیں مانگتے ہو وہ ایک مکھی بھی نہیں بنا سکتے۔اگرچہ اس کے لئے وہ سارے جمع بھی ہو جائیں ۔(مکھی بنانا تو بہت دور کی بات ہے)اور اگر مکھی ان سے کوئی چیز چھین کر لے جائے۔تو اسے چھڑا بھی نہیں سکتے۔طالب اور مطلوب دونوں ہی گئے گزرے ہیں۔

نبی ﷺ کا ایک اور فرمان ہے۔کہ

يستجاب لأحدكم ما لم يعجل يقول دعوت فلم يستجب لي

بندہ کی دعا قبول ہوتی ہے جب تک کہ وہ جلدی نہ کرے کہ کہنے لگے کہ میں نے دعا کی تھی اور میری دعا قبول نہیں ہوئی۔

صحیح بخاری 6340 مسلم 2735

دعا کا صحیح طریقہ تو صرف یہ ہے کہ۔ کسی صالح آدمی سے دعا کروانا۔اپنے کئے ہوئے نیک اعمال کے ذریعے دعا مانگنا۔اور اللہ کے اسمائے حسنہ کے ذریعے دعا مانگنا۔ جیسا کہ۔اللہ جل شانہ نے قرآن میں ہی دعا مانگنے کا طریقہ بتا دیا ہے۔ یہ طریقے ہیں جو بالکل واضع اور پسندیدہ ہیں۔اور اللہ کا بتایا ہوا طریقہ ہی افضل و اعلیٰ ہے۔

وَلَقَدْ ءَاتَيْنَٰكَ سَبْعًا مِّنَ ٱلْمَثَانِى وَٱلْقُرْءَانَ ٱلْعَظِيمَ ﴿87﴾

سورۃ الحجر آیت 87

اور البتہ یقینی طور پر ہم نے تمہیں دہرائی جانے والی سات آیات (سورۃ الفاتحہ کی) اور عظمت والا قرآن بھی عطا کیا ہے۔

بِسْمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحْمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ ﴿1﴾

ٱلْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ ٱلْعَٰلَمِينَ ﴿2﴾ ٱلرَّحْمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ ﴿3﴾ مَٰلِكِ يَوْمِ ٱلدِّينِ ﴿4﴾ إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ نَسْتَعِينُ ﴿5﴾ ٱهْدِنَا ٱلصِّرَٰطَ ٱلْمُسْتَقِيمَ ﴿6﴾ صِرَٰطَ ٱلَّذِينَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ ٱلْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا ٱلضَّآلِّينَ ﴿7﴾ ع1

سورۃ الفاتحہ

ساتھ نام اللہ کے جو نہایت مہربان سب سے زیادہ رحم کرنے والا ہے۔

سب طرح کی تعریف (شکر) اللہ کے لئے جو تمام جہانوں کا رب ہے۔ نہایت مہربان بہت رحم کرنے والا۔ مالک ہے انصاف کے دن کا۔ ہم صرف تیری ہی عبادت کرتے ہیں۔ اور صرف تجھ ہی سے مدد ما نگتے ہیں۔ ہدایت دے ہمیں سیدھے راستے کی طرف۔ ان لوگوں کا راستہ جن پر تو نے اپنا فضل و کرم کیا۔ ان کا نہیں جن پر غضب کیا گیا۔ اور نہ ہی گمراہ ہونے والوں کا۔

درج ذیل آیات میں اللہ جل شانہ نے واضح فرمادیا کہ ایسے لوگ بہت ہی برے ہیں۔ جو اللہ کی آیات کی پرواہ نہیں کرتے۔ حقیقت میں وہ خود ہی اپنے آپ پر ہی ظلم کر رہے ہوتے ہیں۔ یہ بھی کہ ہدایت کا منبع اللہ ہی کے پاس ہے۔ اور گمراہ ہونے والے لوگ ہی خسارہ پانے والے ہیں۔

سَآءَ مَثَلًا ٱلْقَوْمُ ٱلَّذِينَ كَذَّبُواْ بِـَٔايَٰتِنَا وَأَنفُسَهُمْ كَانُواْ يَظْلِمُونَ ﴿177﴾ مَن يَهْدِ ٱللَّهُ فَهُوَ ٱلْمُهْتَدِى ۖ وَمَن يُضْلِلْ فَأُوْلَٰٓئِكَ هُمُ ٱلْخَٰسِرُونَ ﴿178﴾

سورۃ الأعراف آیت ۱۷۷۔۱۷۸

بہت ہی بری مثال ہے ان لوگوں کی جنہوں نے ہماری آیتوں کو (جھٹلا دیا) جھوٹا قرار دیدیا اور جو خود اپنے آپ پر ہی ظلم کرتے رہے۔ جسے اللہ ہدایت دے وہی راہ یاب ہے اور جسے گمراہ ہونے کے لئے چھوڑ دے پس وہی لوگ خسارہ اٹھانے والے ہیں۔

پھر اسی کے تسلسل میں درج ذیل آیت ہے جس میں ایسے لوگوں کی نشان ہی بھی کر دی جو غافل ہیں۔اور یہ بھی بتا دیا کہ وہ کن وجوہات کی بنا پر غافل ہیں۔ساتھ میں یہ بھی کہہ دیا کہ اللہ نے ایسے بہت سارے جن اور انسان صرف دوزخ کے لئے پیدا کیے ہیں۔پھر اس پر جو تنبیہ فرمائی گئی وہ بھی اس سے اگلی ہی آیت میں دیکھ لیں۔

وَلَقَدْ ذَرَأْنَا لِجَهَنَّمَ كَثِيرًا مِّنَ ٱلْجِنِّ وَٱلْإِنسِ ۖ لَهُمْ قُلُوبٌ لَّا يَفْقَهُونَ بِهَا وَلَهُمْ أَعْيُنٌ لَّا يُبْصِرُونَ بِهَا وَلَهُمْ ءَاذَانٌ لَّا يَسْمَعُونَ بِهَآ ۚ أُوْلَٰٓئِكَ كَٱلْأَنْعَٰمِ بَلْ هُمْ أَضَلُّ ۚ أُوْلَٰٓئِكَ هُمُ ٱلْغَٰفِلُونَ ﴿179﴾

سورۃالأعراف آیت 179

اور البتہ یقیناً ہم نے بہت سے جن اور انسان دوزخ کے لئے پیدا کیے ہیں۔(اس بنا پر کہ) ان کے دل ودماغ ہیں کہ اس سے (حقیقت کو) سمجھتے نہیں۔اور آنکھیں ہیں کہ ان سے (حقائق کو) دیکھتے نہیں۔ اور کان ہیں کہ ان سے (حق بات کو) سنتے نہیں۔یہ لوگ بالکل چارپایوں کی طرح ہیں۔بلکہ گمراہی میں ان سے بھی زیادہ گئے گزرے ہیں۔یہی وہ لوگ ہیں جو بالکل غفلت میں پڑے ہوئے ہیں۔

اللہ جل شانہ نے اس آیت میں یہ تنبیہ کی اور رہنمائی فرمائی ہے کہ اللہ سے مانگنے کا پسندیدہ طریقہ یہ ہے کہ اسمائے حسنہ کے ذریعے دعا مانگا کرو۔

وَلِلَّهِ ٱلْأَسْمَآءُ ٱلْحُسْنَىٰ فَٱدْعُوهُ بِهَا ۖ وَذَرُوا۟ ٱلَّذِينَ يُلْحِدُونَ فِىٓ أَسْمَٰٓئِهِۦ ۚ سَيُجْزَوْنَ مَا كَانُوا۟ يَعْمَلُونَ ﴿180﴾

سورۃ الأعراف آیت 180

اور سب سے زیادہ خوبصورت نام تو اللہ ہی کے لئے ہیں پس ان ہی (اعلیٰ) ناموں سے اس کے حضور دعائیں کیا کرو۔ اور ایسے لوگوں سے بالکل تعلق نہ رکھو جو اس کے ناموں سے انحراف کرتے ہیں۔ وہ جو کچھ بھی کر رہے ہیں عنقریب اس کی سزا پا کر رہیں گے۔

ظن و گمان و خواہش بمقابل حقائق:

تقدیر کے اس ودیعت کردہ پروگرام پر جو کچھ لکھا جا چکا ہے اس سے بات تو سمجھ میں آ چکی ہو گی۔ اب صرف آخر میں تھوڑا سا تقدیر کے موضوع کے پر ذکر آئے گا۔ یہاں سے آگے اس کے آنے تک کچھ ایسے قرآنی موضوعات پر بات جاری رہے گی جن کو مبہم بنانے پر حضرتِ انسان تلا ہوا ہے۔ حالانکہ وہ بالکل صاف اور واضح ہیں۔ پہلے ظن و گمان ہی کو لے لیں۔ یہ ایک ایسا قبیح فعل و عمل ہے۔ جس میں معمولی سی دلیل بھی نہیں ہوتی۔ بے تکی ہانکنے کا دوسرا نام ظن و گمان ہے۔ اس میں بعض اوقات بے غیرتی کا عنصر بھی پایا جاتا ہے۔ اور یہ ایک ایسی دیدہ دلیری ہوتی ہے۔ جس کے لیے ان کے پاس کوئی حد نہیں ہوتی۔۔ بلکہ اگر کوئی غور کر لے تو عقلی دلائل اس بات کی نشاندہی کر دیتے ہیں کہ یہ حقائق سے عاری ہے۔ یعنی ان میں کوئی واقعیت اور حقیقت نہیں ہے۔

قرآن میں بارہا کہا گیا ہے۔ کہ لوگ علم ویقین سے دور بے بنیاد ظن کی پیروی کرتے ہیں۔ حالانکہ گمان ہر گز انسان کو حق سے بے نیاز نہیں کرتا اور کسی کو حق تک نہیں پہنچا پاتا۔

یہ بات واضح ہے کہ ظن و گمان کے دو مختلف پہلو ہیں۔ اکثر تو یہ بے بنیاد گمانوں کے معنی میں ہی آتا ہے جنہیں ہوائے نفس اور اوہام و خرافات کے ہم پلہ وہم وزن قرار دیا گیا ہے۔ آگے آنے والی آیات میں یہ معنی مراد ہیں۔

دوسرا وہ گمان ہے جو مثبت نوعیت کا ہوتا ہے۔ یہ معقول اور پسندیدہ ہے۔ اور یہ روز مرہ کی زندگی میں عقلاء کے کاموں کی بنیاد ہوتا ہے۔ اس سے اسلامی عقائید کی کسی طرح بھی نفی نہیں ہوتی۔ اس قسم کا ظن وخیال ان آیات کی مراد نہیں ہے۔ مگر بعض لوگ منفی ظن و گمان پر بھی حق ثابت کرنے کی کوشش میں لگے ہوتے ہیں۔ جو کہ کسی طرح بھی قابل قبول نہیں ہے۔

یہ نکتہ بھی قابلِ توجہ ہے کہ فقہاء کے اصولوں کی اصطلاح میں ظن و گمان اعتقاد راجح کے معنی میں لیا جاتا ہے۔ لیکن لغت میں یہ وہم اور ضعیف احتمالات پر بھی بولا جاتا ہے۔ اور ایسا ظن ہی کسی بیہودہ بات یا شرکیہ صورت میں ظاہر ہوتا ہے۔ اس کے بعد ہوائے نفس اور اوہام و خرافات اس پر عمل کرنے کے لیے کھڑی ہو جاتی ہیں۔ اور اس کو مزین کرکے دکھاتی ہیں۔ جو آہستہ آہستہ ایک راسخ عقیدہ کی صورت اختیار کرلیتا ہے۔ حالانکہ اس کی کچھ بھی بنیاد نہیں ہوتی۔ ان کے افکار کی بلندی ظن و اختراح پر ختم ہو جاتی ہے۔ کہیں تو وہ ملائکہ کے بارے میں خدا کی بیٹیاں ہونے کا افسانہ گھڑ لیتے ہیں۔

https://quranexcel.com

اور کہیں دوسری خرافات کی تاریکیوں میں ہاتھ پاؤں مارتے پھرتے ہیں۔اور نتیجے میں اللہ کو بھلا کر دنیا کی طرف رخ کر لیتے اور انسانی شرف وحیثیت کو بھی داؤپر لگا دیتے ہیں۔

قرآن کی درج ذیل آیات میں اللہ جل جلالہ کا فرمان ہے۔کہ

إِنَّ رَبَّكَ هُوَ أَعْلَمُ مَن يَضِلُّ عَن سَبِيلِهِۦ وَهُوَ أَعْلَمُ بِٱلْمُهْتَدِينَ ﴿117﴾

سورۃ الانعام آیت 117

یقیناً تیرا رب اچھی طرح جانتا ہے۔جو اس کی راہ سے بھٹکا ہوا ہے اور سیدھے راستے پر چلنے والوں کو بھی بخوبی جانتا ہے۔

ذَٰلِكَ مَبْلَغُهُم مِّنَ ٱلْعِلْمِ ۚ إِنَّ رَبَّكَ هُوَ أَعْلَمُ بِمَن ضَلَّ عَن سَبِيلِهِۦ وَهُوَ أَعْلَمُ بِمَنِ ٱهْتَدَىٰ ﴿30﴾

سورۃ النجم آیت 30

ان کے علم کی انتہا یہی ہے یقیناً تمہارا رب اسے اچھی طرح جانتا ہے جو اس کے رستے سے بھٹک گیا اور اسے بھی خوب جانتا ہے جس نے راہِ ہدایت پالی۔

ذٰلِکَ مَبْلَغُهُمْ مِنَ الْعِلْمِ کچھ ایسی ہی خرافات کی طرف اشارہ ہے۔جو ان کی آخری آگاہی اور علمی موہومات سے متعلق ہے۔یہ دنیاپرستی اوران کے مادیات کے چنگل میں اسیر ہونے کی طرف اشارہ ہے۔یعنی ان کاانتہائی فہم اور شعور اسی میں پھنسا ہے۔اس سے باہر نکل ہی نہیں سکتا۔کہ انہوں نے اسی غیر مدلل پر قناعت کرلی۔

درجہ بالاآیت میں اسی حقیقت کی طرف اشارہ ہے۔کہ اللہ گمراہوں کو بھی اچھی طرح پہچان کے اپنے غضب کا مشمول بناتا ہے۔اور ہدایت یافتہ لوگوں کو بھی اپنے لطف کا مشمول قرار دیتا ہے۔اور قیامت میں ہر ایک کواس کے اعمال کے مطابق جزاوسزا کے عمل سے بھی دوچار کرے گا۔

آج بھی بہت سارے لوگ ظن وگمان کا سہارا لیتے ہیں۔اور حق بات کی طرف رغبت نہیں رکھتے۔ان سب کے لیے ضروری ہے۔کہ دنیادارالامتحان ہے۔اس میں دلیل کے ساتھ یقینی علم حاصل کرلیں۔

ظن وگمان کی کوئی حیثیت نہیں ہوتی وہ حقائق سے کوسوں دور ہوتے ہیں۔انسان صرف اپنی فرسودہ خواہشات پر چلنے سے آخرت میں کی تباہی وبربادی کا باعث ہو جائے گا۔اس بارے اللہ جل شانہ کا فرمان مختلف آیات کی صورت میں بھی دیکھ لیجئے۔

وَمِنْهُمْ أُمِّيُّونَ لَا يَعْلَمُونَ ٱلْكِتَٰبَ إِلَّآ أَمَانِىَّ وَإِنْ هُمْ إِلَّا يَظُنُّونَ﴿78﴾

سورۃالبقرۃآیت 78

اور ان میں سے بعض ان پڑھ ہیں وہ اپنی بے بنیاد امیدوں اور جھوٹی آرزوؤں کے علاوہ (اللہ کی) کتاب کو بالکل نہیں جانتے اور وہ تو صرف ظن و گمان پر چلتے رہتے ہیں۔

وَلَقَدْ ءَاتَيْنَا مُوسَى ٱلْكِتَٰبَ وَقَفَّيْنَا مِنۢ بَعْدِهِۦ بِٱلرُّسُلِ ۖ وَءَاتَيْنَا عِيسَى ٱبْنَ مَرْيَمَ ٱلْبَيِّنَٰتِ وَأَيَّدْنَٰهُ بِرُوحِ ٱلْقُدُسِ ۗ أَفَكُلَّمَا جَآءَكُمْ رَسُولٌۢ بِمَا لَا تَهْوَىٰٓ أَنفُسُكُمُ ٱسْتَكْبَرْتُمْ فَفَرِيقًا كَذَّبْتُمْ وَفَرِيقًا تَقْتُلُونَ ﴿87﴾

سورۃ البقرۃ آیت 87

اور البتہ یقیناً ہم نے موسیٰؑ کو کتاب دی اور یکے بعد دیگرے ان کے بعد کئی رسول بھیجے۔ اور ہم نے عیسیٰؑ ابن مریمؑ کو روشن نشانیاں عطا کیں اور ہم نے روح القدس (یعنی جبرائیلؑ) سے اس کی تائید کی ۔(اس سب کے باوجود) کیا پھر جب کوئی رسول تمہاری خواہشات نفسانی کے خلاف کوئی حکم لے کر تمہارے پاس آیا؟۔ تو تم نے تکبر کیا پس کچھ کو تم نے جھوٹا قرار دے دیا اور کچھ کو تم نے جان سے مار ڈالا۔

قُلْ إِن كَانَتْ لَكُمُ ٱلدَّارُ ٱلْـَٔاخِرَةُ عِندَ ٱللَّهِ خَالِصَةً مِّن دُونِ ٱلنَّاسِ فَتَمَنَّوُا۟ ٱلْمَوْتَ إِن كُنتُمْ صَٰدِقِينَ ﴿94﴾

سورۃالبقرۃآیت 94

پوچھو کہ اگر اللہ کے ہاں آخرت کا گھر دوسرے تمام لوگوں کو چھوڑ کر خاص طور پر تمہارے ہی لئے ہے تو پھر موت کی تمنا کرو اگر تم (اپنے خیالی دعوے میں) سچے ہو۔

وَقَالُواْ لَن يَدْخُلَ ٱلْجَنَّةَ إِلَّا مَن كَانَ هُودًا أَوْ نَصَٰرَىٰ ۗ تِلْكَ أَمَانِيُّهُمْ ۗ قُلْ هَاتُواْ بُرْهَٰنَكُمْ إِن كُنتُمْ صَٰدِقِينَ ﴿111﴾

سورۃالبقرۃآیت 111

اور کہتے ہیں کہ یہودی یا عیسائی کے علاوہ کوئی بھی جنت میں ہر گز نہیں داخل ہو سکے گا۔ یہ صرف ان کے باطل خیالات ہیں۔ پوچھو کہ اپنی کوئی دلیل ہے تو لاؤ اگر تم سچوں میں ہو۔

وَلَن تَرْضَىٰ عَنكَ ٱلْيَهُودُ وَلَا ٱلنَّصَٰرَىٰ حَتَّىٰ تَتَّبِعَ مِلَّتَهُمْ ۗ قُلْ إِنَّ هُدَى ٱللَّهِ هُوَ ٱلْهُدَىٰ ۗ وَلَئِنِ ٱتَّبَعْتَ أَهْوَآءَهُم بَعْدَ ٱلَّذِى جَآءَكَ مِنَ ٱلْعِلْمِ ۙ مَا لَكَ مِنَ ٱللَّهِ مِن وَلِىٍّ وَلَا نَصِيرٍ ﴿120﴾

سورۃالبقرۃآیت 120

https://quranexcel.com

اور یہودی و عیسائی تم سے ہر گز نہ راضی ہوں گے جب تک تم ان کی پیروی نہ کرنے لگ جاؤ۔ کہہ دو بیشک حقیقی ہدایت بس وہی ہے جو اللہ کی ہدایت ہے۔اور اگر (اللہ کی طرف سے) علم آ جانے کے بعد تم بھی اُن کی خواہشات پر چلے تو تمہارے لئے بھی اللہ کی پکڑ سے بچانے والا نہ تو کوئی ولی ہو گا اور نہ ہی مددگار۔

وَلَئِنْ أَتَيْتَ ٱلَّذِينَ أُوتُواْ ٱلْكِتَٰبَ بِكُلِّ ءَايَةٍ مَّا تَبِعُواْ قِبْلَتَكَ ۚ وَمَآ أَنتَ بِتَابِعٍ قِبْلَتَهُمْ ۚ وَمَا بَعْضُهُم بِتَابِعٍ قِبْلَةَ بَعْضٍ ۚ وَلَئِنِ ٱتَّبَعْتَ أَهْوَآءَهُم مِّنۢ بَعْدِ مَا جَآءَكَ مِنَ ٱلْعِلْمِ ۙ إِنَّكَ إِذًا لَّمِنَ ٱلظَّٰلِمِينَ ﴿145﴾

سورۃ البقرۃ آیت 145

اور اگر تم ان اہل کتاب کے پاس دنیا بھر کے دلائل بھی لے آؤ تو بھی وہ تمہارے قبلے کی پیروی نہیں کریں گے۔اور نہ تم ان کے قبلے کو ماننے والے ہو اور نہ ہی یہ آپس میں ایک دوسرے کے قبلے کو ماننے والے ہیں۔اور اگر (اللہ کی طرف سے) علم کے آ چکنے کے بعد تم نے ان کی خواہشات کی پیروی کر لی تو بلاشبہ تمہارا شمار بھی ظالم لوگوں میں ہو جائے گا۔

لِلْفُقَرَآءِ ٱلَّذِينَ أُحْصِرُواْ فِى سَبِيلِ ٱللَّهِ لَا يَسْتَطِيعُونَ ضَرْبًا فِى ٱلْأَرْضِ يَحْسَبُهُمُ ٱلْجَاهِلُ أَغْنِيَآءَ مِنَ ٱلتَّعَفُّفِ تَعْرِفُهُم بِسِيمَٰهُمْ لَا يَسْـَٔلُونَ ٱلنَّاسَ إِلْحَافًا ؕ وَمَا تُنفِقُواْ مِنْ خَيْرٍ فَإِنَّ ٱللَّهَ بِهِۦ عَلِيمٌ ﴿273﴾ ع37

سورۃ البقرۃ آیت 273

خیرات ان حاجت مندوں کے لئے (بھی) ہے جو اللہ کے راستے میں گھِر گئے (یعنی اللہ کے لئے ایسے مصروفِ عمل ہوئے کہ کمائی کے لئے) ملک میں چل پھر نہیں سکتے نادان لوگ ان کے نہ مانگنے کی وجہ سے انہیں مالدار خیال کرتے ہیں اور تم قیافے سے ان کو صاف پہچان لوگے وہ لوگوں سے لپٹ کر نہیں مانگ سکتے۔ اور تم جو مال بھی خرچ کروگے تو بلاشبہ اللہ اس کو جانتا ہے۔

لِّلَّهِ مَا فِى ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَمَا فِى ٱلْأَرْضِ ؕ وَإِن تُبْدُواْ مَا فِىٓ أَنفُسِكُمْ أَوْ تُخْفُوهُ يُحَاسِبْكُم بِهِ ٱللَّهُ ۖ فَيَغْفِرُ لِمَن يَشَآءُ وَيُعَذِّبُ مَن يَشَآءُ ؕ وَٱللَّهُ عَلَىٰ كُلِّ شَىْءٍ قَدِيرٌ ﴿284﴾

سورۃ البقرۃ آیت 284

جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے سب اللہ ہی کا ہے۔اور جو کچھ تمہارے دلوں میں ہے خواہ تم اس کو ظاہر کرو یا اسے چھپاؤ اللہ تم سے اس کا حساب لے گا۔پھر وہ جسے چاہے معاف کرے اور جسے چاہے عذاب دے۔اور اللہ تو ہر چیز پر قادر ہے۔

وَدَّت طَّآئِفَةٌ مِّنْ أَهْلِ ٱلْكِتَٰبِ لَوْ يُضِلُّونَكُمْ وَمَا يُضِلُّونَ إِلَّآ أَنفُسَهُمْ وَمَا يَشْعُرُونَ﴿69﴾

سورۃ آل عمران آیت 69

بعض اہلِ کتاب اس بات کی خواہش رکھتے ہیں کہ تم کو گمراہ کر دیں مگر یہ اپنے آپ کو ہی گمراہ کر رہے ہیں اور ان کو اس کا بالکل شعور نہیں۔

ثُمَّ أَنزَلَ عَلَيْكُم مِّنۢ بَعْدِ ٱلْغَمِّ أَمَنَةً نُّعَاسًا يَغْشَىٰ طَآئِفَةً مِّنكُمْ ۖ وَطَآئِفَةٌ قَدْ أَهَمَّتْهُمْ أَنفُسُهُمْ يَظُنُّونَ بِٱللَّهِ غَيْرَ ٱلْحَقِّ ظَنَّ ٱلْجَٰهِلِيَّةِ ۖ يَقُولُونَ هَل لَّنَا مِنَ ٱلْأَمْرِ مِن شَىْءٍ ۗ قُلْ إِنَّ ٱلْأَمْرَ كُلَّهُۥ لِلَّهِ ۗ يُخْفُونَ فِىٓ أَنفُسِهِم مَّا لَا يُبْدُونَ لَكَ ۖ يَقُولُونَ لَوْ كَانَ لَنَا مِنَ ٱلْأَمْرِ شَىْءٌ مَّا قُتِلْنَا هَٰهُنَا ۗ قُل لَّوْ كُنتُمْ فِى

بُيُوتِكُمْ لَبَرَزَ ٱلَّذِينَ كُتِبَ عَلَيْهِمُ ٱلْقَتْلُ إِلَىٰ مَضَاجِعِهِمْ ۖ وَلِيَبْتَلِيَ ٱللَّهُ مَا فِى صُدُورِكُمْ وَلِيُمَحِّصَ مَا فِى قُلُوبِكُمْ ۗ وَٱللَّهُ عَلِيمٌۢ بِذَاتِ ٱلصُّدُورِ ﴿154﴾

سورۃ آل عمران آیت 154

پھر اللہ نے رنج و غم کے بعد تم پر امن نازل فرمایا کہ تم میں سے ایک فریق پر نیند طاری ہو گئی۔ اور کچھ لوگ جن کو جان کا فکر لاحق تھا اللہ کے بارے میں جاہلوں جیسے غیر حقیقی گمان کر رہے تھے۔ اور کہتے تھے بھلا اس معاملہ میں ہمیں بھی کچھ اختیار ہے؟۔ تم کہہ دو کہ بیشک سب کچھ اللہ ہی کے ہاتھ میں ہے۔ یہ لوگ اپنے دلوں میں ایسی باتیں چھپائے ہوئے ہیں جن کا تم سے اظہار نہیں کرتے۔ کہتے ہیں کہ ہمارے بس میں ہوتا تو ہم یہاں قتل ہی نہ کیے جاتے۔ کہہ دو کہ اگر تم لوگ اپنے گھروں میں بھی ہوتے تو بھی جن کے لئے قتل ہونا لکھ دیا گیا تھا وہ ضرور اپنے مقتل کی طرف نکل آتے۔ (یہ سب کچھ اس لئے ہوا) کہ اللہ آزمائے جو کچھ تمہارے سینوں میں ہے اور بالکل پاک صاف کر دے اس بات کو جو تمہارے دلوں میں ہے۔ اور اللہ ہی دلوں کے بھید جاننے والا ہے۔

وَلَا تَحْسَبَنَّ ٱلَّذِينَ قُتِلُوا۟ فِى سَبِيلِ ٱللَّهِ أَمْوَٰتًۢا ۚ بَلْ أَحْيَآءٌ عِندَ رَبِّهِمْ يُرْزَقُونَ ﴿169﴾

سورۃ آل عمران آیت 169

جو لوگ اللہ کی راہ میں مارے جائیں انہیں ہر گز مردہ گمان نہ کرو۔ بلکہ وہ زندہ ہیں اور اپنے رب کے ہاں سے رزق دیئے جاتے ہیں۔

وَلَا يَحْسَبَنَّ ٱلَّذِينَ كَفَرُوٓاْ أَنَّمَا نُمْلِى لَهُمْ خَيْرٌ لِّأَنفُسِهِمْ ۚ إِنَّمَا نُمْلِى لَهُمْ لِيَزْدَادُوٓاْ إِثْمًا ۚ وَلَهُمْ عَذَابٌ مُّهِينٌ ﴿178﴾

سورۃ آل عمران آیت 178

اور کافر و ناشکرے ہر گز یہ گمان نہ کریں کہ ہم جو انہیں مہلت دیئے جا رہے ہیں تو یہ ان کے حق میں بہتر ہے۔ ہم تو البتہ انہیں صرف اس لئے ڈھیل دیتے ہیں کہ وہ اور زیادہ گناہ کر لیں۔ آخر کار ان کو ذلیل و خوار کرنے والا عذاب ہوگا۔

وَلَا يَحْسَبَنَّ ٱلَّذِينَ يَبْخَلُونَ بِمَآ ءَاتَىٰهُمُ ٱللَّهُ مِن فَضْلِهِۦ هُوَ خَيْرًا لَّهُم ۖ بَلْ هُوَ شَرٌّ لَّهُمْ ۖ سَيُطَوَّقُونَ مَا بَخِلُواْ بِهِۦ يَوْمَ ٱلْقِيَٰمَةِ ۗ وَلِلَّهِ مِيرَٰثُ ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلْأَرْضِ ۗ وَٱللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرٌ ﴿180﴾ ع18

سورۃ آل عمران آیت 180

اور جو لوگ اس مال پر بخل کرتے ہیں جو اللہ نے ان کو اپنے فضل سے دیا ہے۔ وہ ہر گز یہ خیال نہ کریں کہ بخل ان کے حق میں بہتر ہے۔ بلکہ یہ ان کے حق میں برا ہے۔ وہ جس میں بخل کرتے ہیں اس کا طوق بنا کر قیامت کے دن ان کی گردنوں میں ڈالا جائے گا۔ اور اللہ ہی آسمانوں اور زمین کا وارث ہے۔ اور جو عمل تم کرتے ہو اللہ اس سے باخبر ہے۔

لَا تَحْسَبَنَّ ٱلَّذِينَ يَفْرَحُونَ بِمَآ أَتَواْ وَّيُحِبُّونَ أَن يُحْمَدُواْ بِمَا لَمْ يَفْعَلُواْ فَلَا تَحْسَبَنَّهُم بِمَفَازَةٍ مِّنَ ٱلْعَذَابِ ۖ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ﴿188﴾

سورۃ آل عمران آیت 188

تم ان لوگوں کا بالکل نہ سوچو جو اپنی کارستانیوں پر اتراتے ہیں اور چاہتے ہیں کہ ان کے نا کردہ کاموں پر بھی ان کی تعریف کی جائے پھر ان کے بارے ہر گز یہ خیال نہ کر لینا کہ وہ عذاب سے چھٹکارا پا لیں گے۔ اور ان کے لئے تو دکھ دینے والا عذاب ہے۔

وَٱللَّهُ يُرِيدُ أَن يَتُوبَ عَلَيْكُمْ وَيُرِيدُ ٱلَّذِينَ يَتَّبِعُونَ ٱلشَّهَوَٰتِ أَن تَمِيلُواْ مَيْلًا عَظِيمًا ﴿27﴾

سورۃ النساء آیت 27

اور اللہ چاہتا ہے کہ تمہیں معاف کردے اور جو لوگ اپنی خواہشوں پر چلتے ہیں وہ چاہتے ہیں کہ تم راہ راست سے بھٹک کر بہت دور نکل جاؤ۔

مِّنَ ٱلَّذِينَ هَادُواْ يُحَرِّفُونَ ٱلْكَلِمَ عَن مَّوَاضِعِهِۦ وَيَقُولُونَ سَمِعْنَا وَعَصَيْنَا وَٱسْمَعْ غَيْرَ مُسْمَعٍ وَرَٰعِنَا لَيًّۢا بِأَلْسِنَتِهِمْ وَطَعْنًا فِى ٱلدِّينِ ۚ وَلَوْ أَنَّهُمْ قَالُواْ سَمِعْنَا وَأَطَعْنَا وَٱسْمَعْ وَٱنظُرْنَا لَكَانَ خَيْرًا لَّهُمْ وَأَقْوَمَ وَلَٰكِن لَّعَنَهُمُ ٱللَّهُ بِكُفْرِهِمْ فَلَا يُؤْمِنُونَ إِلَّا قَلِيلًا ﴿46﴾

سورۃ النساء آیت 46

یہودیوں میں بعض ایسے بھی ہیں کہ لفظوں کو ان کی ٹھیک جگہ سے آگے پیچھے کر دیتے ہیں اور کہتے ہیں "سَمِعْنَا وَعَصَيْنَا" کہ (ہم نے سنا اور نہیں مانا) اور "وَاسْمَعْ غَيْرَ مُسْمَعٍ" (سنو نہ کہ سنوائے جاؤ) اور دین میں طعن کرنے کے خیال سے اور زبان کو مروڑ کر (تم سے گفتگو) کے وقت "رَاعِنَا" کہتے ہیں۔ اور اگر (یوں) کہتے "سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا" کہ (ہم نے سن لیا اور اطاعت کی) اور "وَاسْمَعْ" اور (رَاعِنَا کی جگہ) "وَانْظُرْنَا" (اور ہماری طرف دیکھئے) کہتے تو بات بہت معقول اور ان کے حق میں زیادہ بہتر ہوتی لیکن اللہ نے ان کے کفر کے سبب ان پر لعنت کر رکھی ہے پس یہ بہت ہی کم ایمان لاتے ہیں۔

أَلَمْ تَرَ إِلَى ٱلَّذِينَ يَزْعُمُونَ أَنَّهُمْ ءَامَنُوا۟ بِمَآ أُنزِلَ إِلَيْكَ وَمَآ أُنزِلَ مِن قَبْلِكَ يُرِيدُونَ أَن يَتَحَاكَمُوٓا۟ إِلَى ٱلطَّٰغُوتِ وَقَدْ أُمِرُوٓا۟ أَن يَكْفُرُوا۟ بِهِۦ وَيُرِيدُ ٱلشَّيْطَٰنُ أَن يُضِلَّهُمْ ضَلَٰلًۢا بَعِيدًا ﴿60﴾

سورۃالنساء آیت 60

کیا تم نے ان لوگوں کو نہیں دیکھا جو گمانی دعویٰ تو یہ کرتے ہیں کہ جو بھی تم پر اور جو کچھ تم سے پہلے نازل ہوا ہے ان سب پر ایمان رکھتے ہیں اور چاہتے ہیں کہ اپنے فیصلے طاغوت (شیطان) سے کروائیں حالانکہ ان کو حکم دیا گیا تھا کہ ہر (طاغوت) کا انکار کریں اور شیطان (تو یہی) چاہتا ہے کہ ان کو بہکا کر پرلے درجے کی گمراہی میں لے جائے؟۔

۞ يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ كُونُوا۟ قَوَّٰمِينَ بِٱلْقِسْطِ شُهَدَآءَ لِلَّهِ وَلَوْ عَلَىٰٓ أَنفُسِكُمْ أَوِ ٱلْوَٰلِدَيْنِ وَٱلْأَقْرَبِينَ ۚ إِن يَكُنْ غَنِيًّا أَوْ فَقِيرًا فَٱللَّهُ أَوْلَىٰ بِهِمَا ۖ فَلَا تَتَّبِعُوا۟ ٱلْهَوَىٰٓ أَن تَعْدِلُوا۟ ۚ وَإِن تَلْوُۥٓا۟ أَوْ تُعْرِضُوا۟ فَإِنَّ ٱللَّهَ كَانَ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرًا ﴿135﴾

سورۃالنساء آیت 135

اے ایمان والو!۔ انصاف پر قائم رہو اور اللہ کے لئے سچی گواہی دو اگرچہ اس پر خود تمہارا۔ یا تمہارے ماں باپ۔ اور رشتہ داروں کا۔ نقصان ہی ہوتا ہو۔ اگر کوئی مالدار ہے یا فقیر ہے تو اللہ ان

کا تم سے زیادہ خیر خواہ ہے۔ پس تم خواہش نفس کی پیروی میں عدل کو نہ چھوڑ دینا۔ اور اگر تم گول مول بات کروگے یا پہلو تہی کروگے تو بلاشبہ اللہ کو تمہارے سب اعمال کی خبر ہے۔

وَأَنزَلْنَآ إِلَيْكَ ٱلْكِتَٰبَ بِٱلْحَقِّ مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ مِنَ ٱلْكِتَٰبِ وَمُهَيْمِنًا عَلَيْهِ ۖ فَٱحْكُم بَيْنَهُم بِمَآ أَنزَلَ ٱللَّهُ ۖ وَلَا تَتَّبِعْ أَهْوَآءَهُمْ عَمَّا جَآءَكَ مِنَ ٱلْحَقِّ ۚ لِكُلٍّ جَعَلْنَا مِنكُمْ شِرْعَةً وَمِنْهَاجًا ۚ وَلَوْ شَآءَ ٱللَّهُ لَجَعَلَكُمْ أُمَّةً وَٰحِدَةً وَلَٰكِن لِّيَبْلُوَكُمْ فِى مَآ ءَاتَىٰكُمْ ۖ فَٱسْتَبِقُوا۟ ٱلْخَيْرَٰتِ ۚ إِلَى ٱللَّهِ مَرْجِعُكُمْ جَمِيعًا فَيُنَبِّئُكُم بِمَا كُنتُمْ فِيهِ تَخْتَلِفُونَ ﴿48﴾

سورۃ المائدۃ آیت 48

ہم نے تجھ پر سچی کتاب اتاری ہے جو اپنے سے پہلی کتابوں کی تصدیق کرتی ہے اور ان کی محافظ و نگہبان بھی ہے۔ پس تم ان میں اللہ کے نازل کردہ حکم کے مطابق فیصلے کرو۔ اور جو حق تیرے پاس آچکا ہے اس کو چھوڑ کر ان کی خواہشوں کے پیچھے نہ چلو۔ ہم نے تم میں سب کے لئے ایک شریعت اور واضح راستہ مقرر کر دیا ہے۔ اور اگر اللہ چاہتا تو (جبراً) سب کو ایک ہی امت بنا دیتا۔ مگر اس کی چاہت ہے کہ جو تمہیں دیا ہے اسی میں تمہیں آزمائے۔ لہٰذا نیکیوں میں ایک دوسرے پر سبقت کیا کرو۔ تم سب کو اللہ کی طرف لوٹ کر جانا ہے۔ پھر جن باتوں میں تم اختلاف کرتے ہو وہ سب تم کو بتا دے گا۔

وَأَنِ ٱحۡكُم بَيۡنَهُم بِمَآ أَنزَلَ ٱللَّهُ وَلَا تَتَّبِعۡ أَهۡوَآءَهُمۡ وَٱحۡذَرۡهُمۡ أَن يَفۡتِنُوكَ عَنۢ بَعۡضِ مَآ أَنزَلَ ٱللَّهُ إِلَيۡكَۖ فَإِن تَوَلَّوۡاْ فَٱعۡلَمۡ أَنَّمَا يُرِيدُ ٱللَّهُ أَن يُصِيبَهُم بِبَعۡضِ ذُنُوبِهِمۡۗ وَإِنَّ كَثِيرٗا مِّنَ ٱلنَّاسِ لَفَٰسِقُونَ ﴿49﴾

سورۃ المائدۃ آیت 49

اور (تاکیداً) اللہ کے نازل کردہ حکم کے مطابق ہی ان میں فیصلہ کرو۔اور ان کی خواہشوں کی پیروی نہ کرو۔اور ان سے بچتے رہو کہ تجھے کسی ایسے حکم سے نہ بہکا دیں جو اللہ نے (خاص کر) تجھ پر اتارا ہے۔ پھر اگر یہ منہ موڑتے ہیں تو جان رکھو کہ اللہ ان کے بعض گناہوں کی پاداش میں انہیں کسی مصیبت میں مبتلا کرنا چاہتا ہے۔اور بلاشبہ ان میں بہت سارے لوگ تو فاسق ہی ہیں۔

وَحَسِبُوٓاْ أَلَّا تَكُونَ فِتۡنَةٞ فَعَمُواْ وَصَمُّواْ ثُمَّ تَابَ ٱللَّهُ عَلَيۡهِمۡ ثُمَّ عَمُواْ وَصَمُّواْ كَثِيرٞ مِّنۡهُمۡۚ وَٱللَّهُ بَصِيرُۢ بِمَا يَعۡمَلُونَ ﴿71﴾

سورۃ المائدۃ آیت 71

اور وہ (اپنے متعلق) یہی گمان کیے ہوئے تھے کہ کوئی آفت نہیں آئے گی۔پھر اندھے اور بہرے ہوگئے۔پھر توبہ کی تو اللہ نے ان کی توبہ قبول فرمالی (لیکن نافرمان ہی رہے۔اور) پھر سے ان میں

کے بہت سارے لوگ اندھے اور بہرے ہو گئے۔اور جو کچھ وہ کرتے ہیں اللہ اس کو گہری نظر سے دیکھ رہا ہے۔

قُلْ يَٰٓأَهْلَ ٱلْكِتَٰبِ لَا تَغْلُوا۟ فِى دِينِكُمْ غَيْرَ ٱلْحَقِّ وَلَا تَتَّبِعُوٓا۟ أَهْوَآءَ قَوْمٍ قَدْ ضَلُّوا۟ مِن قَبْلُ وَأَضَلُّوا۟ كَثِيرًا وَضَلُّوا۟ عَن سَوَآءِ ٱلسَّبِيلِ ﴿77﴾ ع10

سورۃ المائدۃ آیت 77

کہہ دو کہ اے اہلِ کتاب !۔تم اپنے دین میں ناحق ملاوٹ و کمی بیشی نہ کرو اور ان لوگوں کی خواہشات کے پیچھے نہ چلو جو یقینی طور پر پہلے وہ (خود) گمراہ ہوئے اور (پھر) بہت سے لوگوں کو انہوں نے گمراہ کر دیا اور سیدھے راستے سے بھٹک گئے۔

قُلْ إِنِّى نُهِيتُ أَنْ أَعْبُدَ ٱلَّذِينَ تَدْعُونَ مِن دُونِ ٱللَّهِ ۚ قُل لَّآ أَتَّبِعُ أَهْوَآءَكُمْ ۙ قَدْ ضَلَلْتُ إِذًا وَمَآ أَنَا۠ مِنَ ٱلْمُهْتَدِينَ ﴿56﴾

سورۃ الانعام آیت 56

(اے نبیؐ! ان سے) کہہ دو مجھے اس سے منع کیا گیا ہے کہ میں ان کی عبادت کروں جن سے تم اللہ کے علاوہ دعائیں مانگتے ہو۔ کہہ دو میں تمہاری خواہشات کے پیچھے چلنے والا نہیں اس صورت میں تو میں گمراہ ہو جاؤں گا اور ہدایت یافتہ لوگوں میں نہ رہوں گا۔

فَكُلُواْ مِمَّا ذُكِرَ ٱسْمُ ٱللَّهِ عَلَيْهِ إِن كُنتُم بِـَٔايَٰتِهِۦ مُؤْمِنِينَ ﴿118﴾ وَمَا لَكُمْ أَلَّا تَأْكُلُواْ مِمَّا ذُكِرَ ٱسْمُ ٱللَّهِ عَلَيْهِ وَقَدْ فَصَّلَ لَكُم مَّا حَرَّمَ عَلَيْكُمْ إِلَّا مَا ٱضْطُرِرْتُمْ إِلَيْهِ ۗ وَإِنَّ كَثِيرًا لَّيُضِلُّونَ بِأَهْوَآئِهِم بِغَيْرِ عِلْمٍ ۗ إِنَّ رَبَّكَ هُوَ أَعْلَمُ بِٱلْمُعْتَدِينَ ﴿119﴾

سورۃ الانعام آیت ۱۱۸۔۱۱۹

پس تم لوگ اس (صدقہ) میں سے کھالیا کرو جس پر اللہ کا نام لیا گیا ہو۔ اگر تم اس کی آیات پر ایمان رکھنے والے ہو۔ اور تم لوگوں کو کیا ہو گیا ہے کہ تم وہ (صدقہ کی) چیز نہیں کھاتے جس پر اللہ کا نام لیا گیا ہو حالانکہ جو کچھ اس نے تم پر حرام کیا ہے اس کی تفصیل وہ واضح کر چکا ہے مگر ایسی صورت میں (بقدرِ ضرورت کھا سکتے ہو)۔ جب کہ تم لاچار ہو جاؤ۔ اور یقیناً بہت سارے لوگ بغیر کسی علم کے محض اپنی خواہشات کی بنا پر (دوسروں کو) گمراہ کرتے ہیں۔ بلا شبہ تیرا رب حد سے بڑھنے والوں کو اچھی طرح جانتا ہے۔

وَجَعَلُواْ لِلَّهِ مِمَّا ذَرَأَ مِنَ ٱلْحَرْثِ وَٱلْأَنْعَٰمِ نَصِيبًا فَقَالُواْ هَٰذَا لِلَّهِ بِزَعْمِهِمْ وَهَٰذَا لِشُرَكَآئِنَا ۖ فَمَا كَانَ لِشُرَكَآئِهِمْ فَلَا يَصِلُ إِلَى ٱللَّهِ ۖ وَمَا كَانَ لِلَّهِ فَهُوَ يَصِلُ إِلَىٰ شُرَكَآئِهِمْ ۗ سَآءَ مَا يَحْكُمُونَ ﴿136﴾

سورۃ الانعام آیت 136

اور اللہ کی پیدا کی ہوئی کھیتی اور مویشیوں میں سے اللہ کا حصہ بھی مقرر کرتے ہیں۔ اور اپنے مزعومہ خیال سے کہتے ہیں کہ یہ حصہ اللہ کا ہے اور یہ حصہ ہمارے شریکوں کا ہے۔ پس جو حصہ ان کے شریکوں کا ہوتا ہے وہ تو اللہ کی طرف نہیں جا سکتا۔ اور جو حصہ اللہ کا ہوتا ہے وہ ان کے شریکوں کی طرف چلا جاتا ہے۔ کیسا برا فیصلہ ہے جو یہ کرتے ہیں۔

وَكَذَٰلِكَ زَيَّنَ لِكَثِيرٍ مِّنَ ٱلْمُشْرِكِينَ قَتْلَ أَوْلَٰدِهِمْ شُرَكَآؤُهُمْ لِيُرْدُوهُمْ وَلِيَلْبِسُواْ عَلَيْهِمْ دِينَهُمْ ۖ وَلَوْ شَآءَ ٱللَّهُ مَا فَعَلُوهُ ۖ فَذَرْهُمْ وَمَا يَفْتَرُونَ ﴿137﴾

سورۃ الانعام آیت 137

اور اسی طرح بہت سے مشرکوں کو ان کے شریکوں نے اپنی اولاد کو قتل کرنے کے (ذاتی) خیال کو خوشنما بنا دیا ہے تاکہ انہیں ہلاکت میں ڈال دے اور ان کے دین کو ان پر مشتبہ بنا دے۔ اگر اللہ (جبراً) چاہتا تو وہ ایسا نہ کرتے۔ پس انہیں اور جو کچھ یہ من گھڑت باتیں بناتے ہیں۔ یونہی پڑا رہنے دو۔

وَقَالُواْ هَٰذِهِۦٓ أَنۡعَٰمٞ وَحَرۡثٌ حِجۡرٞ لَّا يَطۡعَمُهَآ إِلَّا مَن نَّشَآءُ بِزَعۡمِهِمۡ وَأَنۡعَٰمٌ حُرِّمَتۡ ظُهُورُهَا وَأَنۡعَٰمٞ لَّا يَذۡكُرُونَ ٱسۡمَ ٱللَّهِ عَلَيۡهَا ٱفۡتِرَآءً عَلَيۡهِۚ سَيَجۡزِيهِم بِمَا كَانُواْ يَفۡتَرُونَ ﴿138﴾

سورۃالانعام آیت 138

اور (اپنے ظن و گمان سے) کہتے ہیں کہ یہ جانور اور یہ کھیتی تو ممنوع ہے انہیں صرف وہی کھا سکتے ہیں جس کے بارے ہم چاہیں۔ اور کچھ چوپائے ایسے ہیں جن کی پشت پر سواری اور باربرداری کو حرام کر دیا ہے اور کچھ جانور ایسے ہیں جن پر اللہ کا نام نہیں لیا جاتا۔ یہ سب (اللہ پر) جھوٹ گھڑنا ہی تو ہے ۔ عنقریب اللہ انہیں اس جھوٹ بہتان لگانے کی سزا دے گا۔

سَيَقُولُ ٱلَّذِينَ أَشۡرَكُواْ لَوۡ شَآءَ ٱللَّهُ مَآ أَشۡرَكۡنَا وَلَآ ءَابَآؤُنَا وَلَا حَرَّمۡنَا مِن شَيۡءٖۚ كَذَٰلِكَ كَذَّبَ ٱلَّذِينَ مِن قَبۡلِهِمۡ حَتَّىٰ ذَاقُواْ بَأۡسَنَاۗ قُلۡ هَلۡ عِندَكُم مِّنۡ عِلۡمٖ فَتُخۡرِجُوهُ لَنَآۖ إِن تَتَّبِعُونَ إِلَّا ٱلظَّنَّ وَإِنۡ أَنتُمۡ إِلَّا تَخۡرُصُونَ ﴿148﴾

سورۃالانعام آیت 148

شرک کرنے والے کہیں گے کہ اگر اللہ چاہتا نہ تو ہم اور نہ ہی ہمارے باپ دادا شرک کرتے اور نہ ہم کسی چیز کو حرام ٹھہرا سکتے۔ اسی طرح ان لوگوں نے بھی جھوٹ کہا تھا جو ان سے پہلے تھے یہاں تک کہ ہمارے عذاب کا مزہ چکھ کر ہی رہے۔ پوچھو کہ کیا تمہارے پاس کوئی علمی دلیل وسند ہے تو اسے ہمارے سامنے پیش کرو؟۔ تم تو محض خیالی باتوں پر چلتے ہو اور صرف اٹکلیں ہی دوڑاتے رہتے ہو۔

قُلْ هَلُمَّ شُهَدَآءَكُمُ ٱلَّذِينَ يَشْهَدُونَ أَنَّ ٱللَّهَ حَرَّمَ هَٰذَا ۖ فَإِن شَهِدُوا۟ فَلَا تَشْهَدْ مَعَهُمْ ۚ وَلَا تَتَّبِعْ أَهْوَآءَ ٱلَّذِينَ كَذَّبُوا۟ بِـَٔايَٰتِنَا وَٱلَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ بِٱلْـَٔاخِرَةِ وَهُم بِرَبِّهِمْ يَعْدِلُونَ ﴿150﴾ ع18

سورۃ الانعام آیت 150

کہہ دو لاؤ اپنے ان گواہوں کو جو اس بات کی گواہی دیں کہ اللہ نے اسے حرام کیا ہے؟۔ اور اگر وہ (جھوٹی) گواہی دے بھی دیں تو تم ان کے ساتھ گواہی نہ دینا۔ اور ان لوگوں کی خواہشات کی پیروی نہ کرو جو ہماری آیتوں کو جھٹلاتے ہیں اور جو آخرت پر ایمان نہیں رکھتے۔ اور وہ دوسروں کو اپنے رب کا ہم پلہ ومدِ مقابل ٹھہراتے ہیں۔

فَرِيقًا هَدَىٰ وَفَرِيقًا حَقَّ عَلَيْهِمُ ٱلضَّلَٰلَةُ ۗ إِنَّهُمُ ٱتَّخَذُوا۟ ٱلشَّيَٰطِينَ أَوْلِيَآءَ مِن دُونِ ٱللَّهِ وَيَحْسَبُونَ أَنَّهُم مُّهْتَدُونَ ﴿30﴾

سورۃالأعراف آیت 30

ایک فریق کو تو اس نے ہدایت دی اور ایک فریق پر گمراہی ثابت ہو چکی۔ بلاشبہ ان لوگوں نے اللہ کو چھوڑ کر شیطانوں کو ولی اولیاء بنالیا ہے۔اور (اپنے بارے میں) سمجھتے خیال کرتے ہیں کہ بیشک وہ ہدایت یافتہ ہیں۔

قَالَ ٱلْمَلَأُ ٱلَّذِينَ كَفَرُوا۟ مِن قَوْمِهِۦٓ إِنَّا لَنَرَىٰكَ فِى سَفَاهَةٍ وَإِنَّا لَنَظُنُّكَ مِنَ ٱلْكَٰذِبِينَ ﴿66﴾

سورۃالأعراف آیت 66

اس کی قوم کے کافر سردار بولے ہم تو بلاشبہ تجھے احمق سمجھتے ہیں اور بیشک ہم تجھے جھوٹا بھی گمان کرتے ہیں۔

وَلَوْ شِئْنَا لَرَفَعْنٰهُ بِهَا وَلٰكِنَّهٗٓ أَخْلَدَ إِلَى ٱلْأَرْضِ وَٱتَّبَعَ هَوٰىهُ ۚ فَمَثَلُهٗ كَمَثَلِ ٱلْكَلْبِ إِن تَحْمِلْ عَلَيْهِ يَلْهَثْ أَوْ تَتْرُكْهُ يَلْهَث ذَّٰلِكَ مَثَلُ ٱلْقَوْمِ ٱلَّذِينَ كَذَّبُوا۟ بِـَٔايَٰتِنَا ۚ فَٱقْصُصِ ٱلْقَصَصَ لَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُونَ ﴿176﴾

سورۃ الأعراف آیت 176

اور اگر ہم چاہتے تو ان نشانیوں سے اس کے درجے بلند کر دیتے لیکن وہ تو دنیاوی پستی طرف مائل ہو گیا اور اپنی خواہش کے پیچھے چل پڑا۔ پس مثال اس کی کتے کی سی ہو گئی کہ اگر اس پر سختی کرو تو بھی ہانپے اور ایسے چھوڑ دو تو بھی ہانپے۔ یہی مثال ان لوگوں کی بھی ہے جنہوں نے ہماری آیتوں کو جھٹلا دیا ۔پس ان سے یہ قصہ بیان کر دو شاید کہ وہ غور و فکر کریں۔

وَلَا يَحْسَبَنَّ ٱلَّذِينَ كَفَرُوا۟ سَبَقُوٓا۟ ۚ إِنَّهُمْ لَا يُعْجِزُونَ ﴿59﴾

سورۃ الأنفال آیت 59

اور کافر و ناشکرے ہر گز یہ خیال نہ کریں کہ وہ (بچ نکلے اور) بازی لے گئے۔ بیشک وہ ہمیں ہر گز عاجز نہیں کر سکتے۔

وَمَا يَتَّبِعُ أَكْثَرُهُمْ إِلَّا ظَنًّا ۚ إِنَّ ٱلظَّنَّ لَا يُغْنِى مِنَ ٱلْحَقِّ شَيْـًٔا ۚ إِنَّ ٱللَّهَ عَلِيمٌۢ بِمَا يَفْعَلُونَ ﴿36﴾

سورۃ یونس آیت 36

اور ان میں سے بہت سارے لوگ صرف ظن و گمان پر چلتے ہیں۔ بلا شبہ ظن و گمان حق کے مقابلے میں کچھ بھی کام آنے والا نہیں۔ بیشک اللہ سب کچھ جانتا ہے جو کچھ لوگ کر رہے ہیں۔

وَمَا ظَنُّ ٱلَّذِينَ يَفْتَرُونَ عَلَى ٱللَّهِ ٱلْكَذِبَ يَوْمَ ٱلْقِيَٰمَةِ ۗ إِنَّ ٱللَّهَ لَذُو فَضْلٍ عَلَى ٱلنَّاسِ وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَهُمْ لَا يَشْكُرُونَ ﴿60﴾ ع6

سورۃ یونس آیت 60

اور جو لوگ اللہ پر جھوٹ گھڑ لیتے ہیں وہ قیامت کے دن (سزا کے بارے) کیسے (برتاؤ) کا گمان رکھتے ہیں؟۔ اللہ تو بیشک بنی نوع انسان پر بڑا مہربان ہے لیکن بہت سارے لوگ شکر ادا نہیں کرتے۔

أَلَآ إِنَّ لِلَّهِ مَن فِى ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَمَن فِى ٱلْأَرْضِ ۗ وَمَا يَتَّبِعُ ٱلَّذِينَ يَدْعُونَ مِن دُونِ ٱللَّهِ شُرَكَآءَ ۚ إِن يَتَّبِعُونَ إِلَّا ٱلظَّنَّ وَإِنْ هُمْ إِلَّا يَخْرُصُونَ ﴿66﴾

سورۃ یونس آیت 66

آگاہ رہو البتہ جو بھی آسمانوں میں اور جو کچھ بھی زمین میں ہے سب کچھ اللہ ہی کا ہے۔ اور یہ جو اللہ کے علاوہ (مزعومہ) شریکوں سے دعائیں مانگتے ہیں۔ وہ کسی چیز کے پیچھے نہیں چلتے مگر صرف ظن و گمان کے پیچھے چلتے ہیں اور محض اٹکل پچو لگاتے ہیں۔

فَقَالَ ٱلْمَلَأُ ٱلَّذِينَ كَفَرُواْ مِن قَوْمِهِۦ مَا نَرَىٰكَ إِلَّا بَشَرًا مِّثْلَنَا وَمَا نَرَىٰكَ ٱتَّبَعَكَ إِلَّا ٱلَّذِينَ هُمْ أَرَاذِلُنَا بَادِىَ ٱلرَّأْىِ وَمَا نَرَىٰ لَكُمْ عَلَيْنَا مِن فَضْلٍ بَلْ نَظُنُّكُمْ كَٰذِبِينَ ﴿27﴾

سورۃ ہود آیت 27

تو اس کی قوم کے سردار جو کافر تھے کہنے لگے کہ تم تو ہمیں ہمارے جیسے ہی ایک بشر نظر آتے ہو اور ہم یہ بھی دیکھتے ہیں کہ تمہارے پیچھے چلنے والے سرسری نظر میں وہی لوگ ہیں جو ہم میں کمتر و گھٹیا درجے کے ہیں۔ اور ہم اپنے اوپر تمہاری کسی طرح سے کوئی بھی فضیلت نہیں پاتے۔ بلکہ ہم تو تمہیں جھوٹا خیال کرتے ہیں۔

قَالُواْ يَٰشُعَيْبُ أَصَلَوٰتُكَ تَأْمُرُكَ أَن نَّتْرُكَ مَا يَعْبُدُ ءَابَآؤُنَآ أَوْ أَن نَّفْعَلَ فِىٓ أَمْوَٰلِنَا مَا نَشَٰٓؤُاْ ۖ إِنَّكَ لَأَنتَ ٱلْحَلِيمُ ٱلرَّشِيدُ ﴿87﴾

سورۃ ہود آیت 87

انہوں نے کہا کہ اے شعیبؑ !۔ کیا تیری نماز تجھے یہی حکم دیتی ہے کہ ہم ان چیزوں کو چھوڑ دیں جن کی ہمارے باپ باپ دادا عبادت کرتے چلے آئے ہیں۔ یا اپنے مالوں میں اپنی خواہش کے مطابق تصرف نہ کریں۔ بیشک ایک تم ہی تو عالی ظرف اور راست باز (رہ گئے) ہو۔

ذَٰلِكَ مِنْ أَنۢبَآءِ ٱلْغَيْبِ نُوحِيهِ إِلَيْكَ ۖ وَمَا كُنتَ لَدَيْهِمْ إِذْ أَجْمَعُوٓاْ أَمْرَهُمْ وَهُمْ يَمْكُرُونَ ﴿102﴾ وَمَآ أَكْثَرُ ٱلنَّاسِ وَلَوْ حَرَصْتَ بِمُؤْمِنِينَ ﴿103﴾

سورۃ یوسف آیت ۱۰۲۔ ۱۰۳

(اے نبیؐ) یہ غیب کی خبروں میں سے ہیں جو ہم تیرے پاس وحی کر رہے ہیں۔ اور تم ان (یوسفؑ کے بھائیوں) کے پاس تو اس وقت موجود نہیں تھے جب وہ آپس میں اتفاق کر کے یوسفؑ کے خلاف مکر وفریب کر رہے تھے۔ اور تم خواہ کتنی ہی خواہش و حرص کرو مگر بہت سارے لوگ ایمان لانے والے نہیں ہیں۔

وَكَذَٰلِكَ أَنزَلْنَٰهُ حُكْمًا عَرَبِيًّا ۚ وَلَئِنِ ٱتَّبَعْتَ أَهْوَآءَهُم بَعْدَمَا جَآءَكَ مِنَ ٱلْعِلْمِ ۙ مَا لَكَ مِنَ ٱللَّهِ مِن وَلِىٍّ وَلَا وَاقٍ ﴿37﴾ ع5

سورۃالرعد آیت 37

اور اسی طرح ہم نے اس قرآن کو عربی زبان میں اتارا۔اور (اللہ کی طرف سے) اس علم کے آجانے کے بعد بھی اگر تم ان کی خواہشوں پر چلے تو اللہ کے سامنے نہ کوئی تمہارا ولی ہوگا اور نہ ہی کوئی بچانے والا۔

وَقَالَ ٱلشَّيْطَٰنُ لَمَّا قُضِىَ ٱلْأَمْرُ إِنَّ ٱللَّهَ وَعَدَكُمْ وَعْدَ ٱلْحَقِّ وَوَعَدتُّكُمْ فَأَخْلَفْتُكُمْ ۖ وَمَا كَانَ لِىَ عَلَيْكُم مِّن سُلْطَٰنٍ إِلَّآ أَن دَعَوْتُكُمْ فَٱسْتَجَبْتُمْ لِى ۖ فَلَا تَلُومُونِى وَلُومُوٓا۟ أَنفُسَكُم ۖ مَّآ أَنَا۠ بِمُصْرِخِكُمْ وَمَآ أَنتُم بِمُصْرِخِىَّ ۖ إِنِّى كَفَرْتُ بِمَآ أَشْرَكْتُمُونِ مِن قَبْلُ ۗ إِنَّ ٱلظَّٰلِمِينَ لَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ﴿22﴾

سورۃابراہیم آیت 22

اور جب (روزِ قیامت) فیصلہ ہو جائے گا تو شیطان کہے گا بیشک اللہ نے تم سے بالکل سچا وعدہ کیا تھا۔ اور وعدہ تو میں نے بھی تم سے کیا تھا مگر میں تم سے وعدہ خلافی کر چکا۔اور میرا تم پر کسی طرح کا بھی زور نہ تھا ہاں میں نے تمہیں (گمراہی اور کفر کی طرف) بلایا پھر تم نے (بغیر سوچے سمجھے) مجھے عملی طور پر قبول کیا۔تو (آج) مجھے الزام نہ دو بلکہ اپنے آپ ہی کو ملامت کرو۔نہ میں تمہارا فریاد رس ہوں

اور نہ تم میری فریاد رسی کر سکتے ہو۔ میں تو اس بات کا سرے سے ہی منکر ہوں کہ تم مجھے اس سے پہلے اس (اللہ جل شانہ) کا شریک مانتے رہے۔ بلاشبہ ظالم لوگوں کے لئے درد دینے والا عذاب ہے۔

وَلَا تَحْسَبَنَّ ٱللَّهَ غَٰفِلًا عَمَّا يَعْمَلُ ٱلظَّٰلِمُونَ ۚ إِنَّمَا يُؤَخِّرُهُمْ لِيَوْمٍ تَشْخَصُ فِيهِ ٱلْأَبْصَٰرُ ﴿42﴾ لا

سورۃ ابراہیم آیت 42

اور تم ہرگز یہ گمان نہ کرو کہ اللہ ان ظالم لوگوں کے اعمال سے بے خبر ہے۔ انہیں تو بلاشبہ صرف اس دن تک کے لئے مہلت دے رکھی ہے جب کہ (دہشت کے مارے) آنکھیں کھلی کی کھلی رہ جائیں گی۔

فَلَا تَحْسَبَنَّ ٱللَّهَ مُخْلِفَ وَعْدِهِۦ رُسُلَهُۥٓ ۗ إِنَّ ٱللَّهَ عَزِيزٌ ذُو ٱنتِقَامٍ ﴿47﴾ ط

سورۃ ابراہیم آیت 47

پس تم ہرگز ایسا گمان نہ کرو کہ اللہ اپنے رسولوں سے وعدہ خلافی کرے گا۔ بیشک اللہ بڑا غالب اور سخت انتقام لینے والا ہے۔

وَٱصْبِرْ نَفْسَكَ مَعَ ٱلَّذِينَ يَدْعُونَ رَبَّهُم بِٱلْغَدَوٰةِ وَٱلْعَشِىِّ يُرِيدُونَ وَجْهَهُۥ ۖ وَلَا تَعْدُ عَيْنَاكَ عَنْهُمْ تُرِيدُ زِينَةَ ٱلْحَيَوٰةِ ٱلدُّنْيَا ۖ وَلَا تُطِعْ مَنْ أَغْفَلْنَا قَلْبَهُۥ عَن ذِكْرِنَا وَٱتَّبَعَ هَوَىٰهُ وَكَانَ أَمْرُهُۥ فُرُطًا ﴿28﴾

سورۃ الکہف آیت 28

اوران لوگوں کے ساتھ رہ کر ہی صبر کرو جو صبح اور شام اپنے رب سے دعائیں مانگا کرتے ہیں اور اسی کی رضامندی چاہتے ہیں۔ تم اپنی نگاہِ التفات کو ان سے نہ ہٹا لینا کہ دنیاوی زندگی کی زینت تلاش کرنے لگ جاؤ۔ اور اس شخص کا کہنا (ہر گز) نہ مان لینا جس کے دل کو ہم نے اپنی یاد سے غافل ہونے دیا ہے اور وہ اپنی خواہش کا بندہ بن کر رہ گیا ہے اور اس کا معاملہ ایک حد سے گزر گیا ہے۔

وَدَخَلَ جَنَّتَهُۥ وَهُوَ ظَالِمٌ لِّنَفْسِهِۦ قَالَ مَآ أَظُنُّ أَن تَبِيدَ هَٰذِهِۦٓ أَبَدًا ﴿35﴾

سورۃ الکہف آیت 35

اور (ایک دن) وہ اپنے باغ میں (شیخیاں بھگارتے ہوئے) داخل ہوا اور وہ اپنے اوپر آپ ہی ظلم کر رہا تھا۔ کہنے لگا کہ میں نہیں خیال کرتا کہ یہ (باغ) کبھی تباہ ہو گا۔

وَمَآ أَظُنُّ ٱلسَّاعَةَ قَآئِمَةً وَلَئِن رُّدِدتُّ إِلَىٰ رَبِّى لَأَجِدَنَّ خَيْرًا مِّنْهَا مُنقَلَبًا ﴿36﴾

سورۃالکہف آیت 36

اور نہ ہی میں خیال کرتا ہوں کہ قیامت برپا ہوگی اور اگر (بالفرض) میں اپنے رب کی طرف لوٹایا بھی گیا تو (وہاں پر بھی) ضرور اس سے اچھی جگہ پاؤں گا۔

وَعُرِضُواْ عَلَىٰ رَبِّكَ صَفًّا لَّقَدْ جِئْتُمُونَا كَمَا خَلَقْنَٰكُمْ أَوَّلَ مَرَّةٍۭ ۚ بَلْ زَعَمْتُمْ أَلَّن نَّجْعَلَ لَكُم مَّوْعِدًا ﴿48﴾

سورۃالکہف آیت 48

اور سب تیرے رب کے حضور صف باندھے پیش کیے جائیں گے (ارشاد ہوگا کہ) البتہ یقیناً تم اسی طرح ہمارے سامنے آگئے ہو جس طرح ہم نے تمہیں پہلی بار پیدا کیا تھا۔ بلکہ تم نے تو خیال کر رکھا تھا کہ ہم نے تمہارے لئے (قیامت کا) کوئی وقت مقرر ہی نہیں کیا۔

وَيَوْمَ يَقُولُ نَادُواْ شُرَكَآءِىَ ٱلَّذِينَ زَعَمْتُمْ فَدَعَوْهُمْ فَلَمْ يَسْتَجِيبُواْ لَهُمْ وَجَعَلْنَا بَيْنَهُم مَّوْبِقًا ﴿52﴾

سورۃالکہف آیت 52

اور جس دن اللہ فرمائے گا کہ میرے ان شریکوں کو تو بلاؤ جن کو تم میرا شراکت دار خیال کیا کرتے تھے پھر وہ ان کو پکاریں گے مگر وہ انہیں کچھ بھی جواب نہیں دیں گے۔ اور ہم ان کے درمیان ایک ہلاکت کی جگہ بنا دیں گے۔

أَفَحَسِبَ ٱلَّذِينَ كَفَرُوٓاْ أَن يَتَّخِذُواْ عِبَادِى مِن دُونِىٓ أَوْلِيَآءَ ۚ إِنَّآ أَعْتَدْنَا جَهَنَّمَ لِلْكَٰفِرِينَ نُزُلًا ﴿102﴾

سورۃ الکہف آیت 102

کیا پھر منکرین و ناشکرے لوگ یہ خیال کرتے ہیں کہ وہ میرے علاوہ میرے بندوں کو اپنا ولی اولیاء بنالیں گے۔ (تو ہم خوش ہو جائیں گے۔ نہیں) بلکہ ہم نے ایسے کافروں (ناشکروں) کے لئے جہنم کی مہمانی تیار کر رکھی ہے۔

قُلْ هَلْ نُنَبِّئُكُم بِٱلْأَخْسَرِينَ أَعْمَٰلًا ﴿103﴾ ط ٱلَّذِينَ ضَلَّ سَعْيُهُمْ فِى ٱلْحَيَوٰةِ ٱلدُّنْيَا وَهُمْ يَحْسَبُونَ أَنَّهُمْ يُحْسِنُونَ صُنْعًا ﴿104﴾

سورۃ الکہف آیت ۱۰۳۔۱۰۴

کہہ دو کیا ہم تمہیں بتائیں؟۔جو اعمال کے لحاظ سے بالکل ہی خسارے میں ہیں۔وہ لوگ جن کی ساری کوششیں دنیا کی زندگی میں گم ہو کر رہ گئیں اور وہ خیال کیے بیٹھے ہیں کہ بلا شبہ وہ بہت اچھے کام کر رہے ہیں۔

۞ فَخَلَفَ مِنۢ بَعْدِهِمْ خَلْفٌ أَضَاعُواْ ٱلصَّلَوٰةَ وَٱتَّبَعُواْ ٱلشَّهَوَٰتِ ۖ فَسَوْفَ يَلْقَوْنَ غَيًّا ﴿59﴾ لَّا

سورۃ مریم آیت 59

پھر ان کے بعد ایسے ناخلف لوگ آ گئے جنہوں نے نمازوں کو ضائع کیا اور نفسانی خواہشوں کے پیچھے لگ گئے۔پس عنقریب وہ گمراہی کی سزا پالیں گے۔

إِنَّ ٱلسَّاعَةَ ءَاتِيَةٌ أَكَادُ أُخْفِيهَا لِتُجْزَىٰ كُلُّ نَفْسٍۭ بِمَا تَسْعَىٰ ﴿15﴾ فَلَا يَصُدَّنَّكَ عَنْهَا مَن لَّا يُؤْمِنُ بِهَا وَٱتَّبَعَ هَوَىٰهُ فَتَرْدَىٰ ﴿16﴾

سورۃ طہ آیت ۱۵۔۱۶

بلا شبہ قیامت آنے والی ہے میں اسے مخفی رکھنا چاہتا ہوں تاکہ ہر شخص کو اس کی سعی و کوشش کی جزا مل جائے۔ جو اس پر ایمان نہ رکھتا ہو اور اپنی ہی خواہش چلتا ہو کہیں وہ شخص تمہیں اس (قیامت) کی فکر سے روک نہ دے ورنہ تم تباہ ہو جاؤ گے۔

یہاں یہ بات بھی توجہ طلب ہے کہ موسیٰ علیہ السلام کی غیر حاضری میں قوم نے بچھڑے کی عبادت شروع کر دی تھی۔ ہارون علیہ السلام روکتے ہی رہ گئے لیکن قوم نہ مانی کہ جب تک موسیٰ علیہ السلام نہیں آجاتے ہم تو یونہی کرتے رہیں گے۔ ہارون علیہ السلام نے شرک کو تو ہونے دیا لیکن تفرقہ پیدا ہونے سے لوگوں کو بچائے رکھا۔ کہ تفرقہ انتہائی قابلِ مذمت ہے۔ جو آج کے دور میں معمولی سی بات سمجھی جاتی ہے۔

قَالَ يَبْنَؤُمَّ لَا تَأْخُذْ بِلِحْيَتِى وَلَا بِرَأْسِىٓ ۖ إِنِّى خَشِيتُ أَن تَقُولَ فَرَّقْتَ بَيْنَ بَنِىٓ إِسْرَٰٓءِيلَ وَلَمْ تَرْقُبْ قَوْلِى ﴿94﴾

سورۃ طٰہٰ آیت 94

(ہارون) کہنے لگا کہ اے میری ماں کے بیٹے!۔ تم میری ڈاڑھی اور سر (کے بالوں) کو نہ پکڑو۔ بیشک مجھے تو یہ ڈر تھا کہ کہیں تم یہ نہ کہہ دو کہ تم نے بنی اسرائیل میں تفرقہ ڈال دیا اور میری بات کا ذرا خیال نہ کیا۔

وَذَا ٱلنُّونِ إِذ ذَّهَبَ مُغَٰضِبًا فَظَنَّ أَن لَّن نَّقْدِرَ عَلَيْهِ فَنَادَىٰ فِى ٱلظُّلُمَٰتِ أَن لَّآ إِلَٰهَ إِلَّآ أَنتَ سُبْحَٰنَكَ إِنِّى كُنتُ مِنَ ٱلظَّٰلِمِينَ﴿87﴾ج صلے

سورۃالأنبیاء آیت 87

اور ذوالنونؑ (مچھلی والے کا بھی ذکر کرو) جب (وہ بغیر بتائے قوم سے ناراض ہو کر) غصے کی حالت میں چل دیا پھر خیال کیا کہ (شاید) ہم اس پر پکڑ نہ کریں۔ پس (مچھلی کے پیٹ کی) تاریکیوں میں پکارنے لگا کہ تیرے علاوہ کوئی بھی عبادت کے لائق نہیں ہے تیری ذات بالکل پاک ہے بیشک میں ہی ظالم لوگوں میں سے ہو گیا تھا۔

مَن كَانَ يَظُنُّ أَن لَّن يَنصُرَهُ ٱللَّهُ فِى ٱلدُّنْيَا وَٱلْـَٔاخِرَةِ فَلْيَمْدُدْ بِسَبَبٍ إِلَى ٱلسَّمَآءِ ثُمَّ لْيَقْطَعْ فَلْيَنظُرْ هَلْ يُذْهِبَنَّ كَيْدُهُۥ مَا يَغِيظُ﴿15﴾

سورۃالحج آیت 15

جو بھی یہ گمان کرتا ہے۔ کہ اللہ دنیا اور آخرت میں اس کی مدد نہیں کرے گا تو اسے چاہیئے کہ ایک رسی کے ذریعے آسمان (یعنی چھت) تک پہنچے پھر اسے کاٹ دے (یعنی پھانسی لگا لے) پھر دیکھے کہ آیا اس کی یہ تدبیر اس چیز کو واقعی دور کر دیتی ہے جو اسے غصہ دلا رہی تھی۔

فَذَرْهُمْ فِى غَمْرَتِهِمْ حَتَّىٰ حِينٍ ﴿54﴾ أَيَحْسَبُونَ أَنَّمَا نُمِدُّهُم بِهِۦ مِن مَّالٍ وَبَنِينَ ﴿55﴾ نُسَارِعُ لَهُمْ فِى ٱلْخَيْرَٰتِ ۚ بَل لَّا يَشْعُرُونَ ﴿56﴾

سورۃالمؤمنون آیت ۵۴تا۵۶

پس تم ان کو ایک خاص وقت تک اپنی غفلت ومدہوشی میں ہی رہنے دو۔ کیا یہ لوگ گمان کیے ہوئے ہیں کہ ہم جو مال واولاد سے ان کی مدد افزائی کر رہے ہیں۔ (گویا کہ) ہم ان کی بھلائیوں میں جلدی کر رہے ہیں۔ (نہیں) بلکہ یہ شعور ہی نہیں رکھتے۔

وَلَوِ ٱتَّبَعَ ٱلْحَقُّ أَهْوَآءَهُمْ لَفَسَدَتِ ٱلسَّمَٰوَٰتُ وَٱلْأَرْضُ وَمَن فِيهِنَّ ۚ بَلْ أَتَيْنَٰهُم بِذِكْرِهِمْ فَهُمْ عَن ذِكْرِهِم مُّعْرِضُونَ ﴿71﴾

سورۃالمؤمنون آیت 71

اور اگر حق بھی ان کی خواہشات پر چلنے لگ جاتا۔ تو آسمانوں وزمین اور جو کچھ ان میں ہے سب درہم برہم ہو جاتا۔ (نہیں) بلکہ ہم نے تو ان کا ذکر و نصائح (قرآن) ان کے پاس پہنچا دیا ہے مگر وہ اپنی اس نصیحت سے منہ موڑ رہے ہیں۔

أَفَحَسِبْتُمْ أَنَّمَا خَلَقْنَٰكُمْ عَبَثًا وَأَنَّكُمْ إِلَيْنَا لَا تُرْجَعُونَ ﴿115﴾

سورۃالمؤمنون آیت 115

کیا پھر تم یہ گمان کیے ہوئے تھے کہ ہم نے تمہیں بلا مقصد پیدا کیا ہے اور یہ کہ تم ہمارے پاس لوٹ کر نہیں آؤ گے ؟۔

وَمَن يَدْعُ مَعَ ٱللَّهِ إِلَٰهًا ءَاخَرَ لَا بُرْهَٰنَ لَهُۥ بِهِۦ فَإِنَّمَا حِسَابُهُۥ عِندَ رَبِّهِۦٓ ۚ إِنَّهُۥ لَا يُفْلِحُ ٱلْكَٰفِرُونَ ﴿117﴾

سورۃالمؤمنون آیت 117

اور جو اللہ کے ساتھ کسی بھی اور عبادت کیے جانے والے (معبود) کو پکارتا ہے جس کی اس کے پاس کوئی دلیل وسند نہیں۔ تو البتہ اس کا حساب صرف اس کے رب کے پاس ہے۔ بیشک کافر و ناشکرے لوگ نجات نہیں پائیں گے۔

وَٱلَّذِينَ كَفَرُوٓا۟ أَعْمَٰلُهُمْ كَسَرَابٍۭ بِقِيعَةٍ يَحْسَبُهُ ٱلظَّمْـَٔانُ مَآءً حَتَّىٰٓ إِذَا جَآءَهُۥ لَمْ يَجِدْهُ شَيْـًٔا وَوَجَدَ ٱللَّهَ عِندَهُۥ فَوَفَّىٰهُ حِسَابَهُۥ ۗ وَٱللَّهُ سَرِيعُ ٱلْحِسَابِ ﴿39﴾

سورۃالنور آیت 39

اور جو کافر ہیں ان کے اعمال کی مثال ایسی ہے جیسے کسی صحرا میں سراب کی چمک کہ پیاسا اسے پانی سمجھ لے یہاں تک کہ جب اس کے پاس آئے۔ تو اسے کچھ بھی نہ ملے اور اللہ ہی کو اپنے پاس پائے پھر اللہ اس کا حساب ہی پوری طرح چکا دے۔ اور اللہ بہت جلد حساب لینے والا ہے۔

لَا تَحْسَبَنَّ ٱلَّذِينَ كَفَرُواْ مُعْجِزِينَ فِى ٱلْأَرْضِ ۚ وَمَأْوَىٰهُمُ ٱلنَّارُ ۖ وَلَبِئْسَ ٱلْمَصِيرُ ﴿57﴾ ع7

سورۃ النور آیت 57

اور کافروں کی نسبت ہر گز یہ گمان نہ کرنا کہ تمہیں ملک میں عاجز کر دیں گے ان کا ٹھکانہ تو دوزخ ہے اور وہ بہت ہی برا ٹھکانہ ہے۔

یاد رکھیں کہ جب ہم لا الٰہ الا اللہ کہتے ہیں تو صرف اللہ ہی کو عبادت کے لائق مانتے ہیں کسی اور کو نہیں۔ حتی کہ اپنے نفس کو بھی نہیں۔ کیونکہ زمین پر جن معبودوں کی پیروی کی جاتی ہے ان میں سب سے زیادہ ہم اپنے نفس کی ہی پیروی کرتے ہیں۔ اسے اپنے دل کی خواہشات کے پیچھے چلنا بھی کہتے ہیں۔ اور اس کی پیروی کرنا بدترین گردانا گیا ہے۔ اسی کی وجہ سے اللہ رب العزت کی بھیجی ہوئی پہلی کتابوں کو لوگوں نے اپنی خواہش کے سانچے میں ڈھال لیا تھا۔

اللہ رب العزت کی طرف سے نبی ﷺ اور صحابہ کرامؓ کا سرٹیفیکیٹ موجود ہے اور انہی کی پیروی کا حکم بھی دیا ہے۔ جس کے تحت ہمارا موقف بالکل واضح ہونا چاہیئے۔ کہ قرآن و معتبر سنت کی ثابت شدہ بات سر آنکھوں پر۔ علاوہ ازیں ہر اس شخص کی بات قابلِ قبول ہو گی جس پر قرآن و سنت کی مہر ہو گی۔ اور نیٹ ورک مکمل نبی ﷺ یا صحابہؓ تک پہنچ پائے گا۔ اور یہ بھی کہ بات کرنے والا خواہ کتنا ہی معتبر کیوں نہ ہو۔ اگر اس پر قرآن و سنت کی مہر نہیں۔ اور نیٹ ورک تعطل کا شکار ہے۔ تو اس پر یقین رکھنے اور عمل کرنے کی ذمہ داری ہم پر نہیں ہے۔ الّا یہ کہ پوری امت کے لیے کسی بین الاقوامی اجتہاد کا فیصلہ موجود ہو۔

مگر ہمارے ہاں مختلف لوگ مختلف طرح سے بٹے پڑے ہیں۔ یوں تو ان کی بہت ساری قسمیں بنتی ہیں۔ مگر یہاں صرف سمجھانے کے لیے ان میں سے چار اقسام کا ذکر کیا جا رہا ہے۔

سب سے بہتر لوگ وہ ہیں جنہوں نے خواہش کو عقل کا غلام بنایا ہوتا ہے۔ کوئی بات کہیں سے بھی ملتی ہے۔ اس کو پہلے عقل کی کسوٹی پر پرکھتے ہیں۔ پھر قرآن و معتبر سنت کے دلائل پر جانچتے ہیں۔ تائید مل جائے تو ٹھیک وگرنہ نظر انداز کر دینا بہتر سمجھتے ہیں۔ ایسے لوگوں کو اللہ راہ راست پر ثابت قدم رکھتا ہے۔

دوسری قسم کے لوگ وہ ہیں جو اپنی خواہش کو عقل کے تابع رکھتے ہیں۔ اور عقل سے کام لے کر فیصلہ کرتے ہیں۔ کہ ان کے لیے کون سی راہ صحیح ہے اور کونسی غلط۔ مگر قرآن و معتبر سنت سے استفادہ کم

ہوتا ہے۔ مگر اس کی حقانیت کو جانتے ہیں۔ ایسے لوگ اگر کسی قسم کے گناہ۔ شرک یا کفر میں مبتلا بھی ہوں تو ان کو سمجھا بجھا کر سیدھی راہ پر لایا جاسکتا ہے۔ اور چونکہ وہ دلائل کی اہمیت کو جانتے ہیں اس لیے اعتماد بھی کیا جاسکتا ہے کہ جب وہ اصلاح کر لیں گے تو اسی پر ثابت قدم بھی رہیں گے۔

تیسری قسم کے لوگ وہ ہیں۔ جو عقلی دلائل کو زیادہ اہمیت نہیں دیتے۔ عقل سے کام تو لیتے ہیں۔ مگر اپنی ضرورت کی حد تک۔ دیندار ہوتے ہوئے بھی قرآن و معتبر سنت کے علاوہ دوسروں کو بھی کافی اہمیت دیتے ہیں۔ دوسروں کو اہمیت دینا اس حد تک تو صحیح ہے کہ بات قرآن و معتبر سنت کے خلاف نہ جائے۔ مگر بعض لوگ تو ایسی باتوں پر ڈٹے ہوتے ہیں جن کا قرآن و حدیث میں ذکر تک نہیں ملتا۔ یا جن پر ضعف و موضوعیت و من گھڑت ہونے کا لیبل لگا ہوتا ہے۔ جو کوئی بھی ایسی غیر مدلل باتوں پر یقین رکھے گا یا اس کے مطابق عمل کرے گا تو اس نے محض ان لوگوں کو قرآن و سنت پر ترجیح دے دی۔ اور علماء نے اس کو بھی ویسا ہی شرک قرار دیا ہے جیسا کہ اللہ کے علاوہ کسی اور کو معبود بنالینا۔ کیونکہ اللہ کے دین پر چلنا عبادت گزاری ہے اور ان کی بات پر چلنا ان کی عبادت گزاری کہلائے گی۔ اس طرح کے لوگوں کی بھی اصلاح ممکن ہے۔۔ ایسے لوگ اگر کسی قسم کے گناہ۔ شرک یا کفر میں مبتلا بھی ہوں تو ان کو سمجھا بجھا کر سیدھی راہ پر لانا کچھ مشکل ضرور ہوتا ہے مگر ناممکن نہیں۔ جب وہ سمجھ جائیں تو کسی حد تک اعتماد کیا جاسکتا ہے کہ اسی پر ثابت قدم بھی رہیں گے۔

چوتھی قسم کے لوگ وہ ہیں۔ جن کا ذکر درج ذیل آیات میں ہے۔ جو عقلی دلائل کو بالکل اہمیت نہیں دیتے۔ دنیاوی اور ضروریات کی حد تک کافی تیز ہوتے ہیں۔ مگر دین پر وقت ضائع نہیں کرتے۔ ان کے نزدیک قرآن و معتبر سنت کی کوئی اہمیت نہیں ہوتی۔ جو بات جہاں سے ملے لے لیتے ہیں۔ کسی کی پرواہ نہیں کرتے۔ اپنی خواہش کے غلام ہوتے ہیں۔ ایسے لوگ قرآن و معتبر سنت پر اپنی خواہش نفس کو ترجیح دیتے ہیں۔ اور یہ بھی حقیقت کے اعتبار سے ویسا ہی شرک ہے جیسا کہ اللہ کے علاوہ خود پرستی کے بُت کی پوجا کرنا۔ اور خواہش نفس پر چلنے والوں کے لیے یہ کہنا بجا ہوگا کہ ان کا نفس ہی ان کے لیے الٰہ بن گیا۔ کیونکہ نفس کا بندہ۔ خواہشات کا اسیر ایک شتر بے مہار ہوتا ہے۔ اس کی خواہشات جہاں کہیں بھی لے جائیں۔ اسے ان کے ساتھ ساتھ ہی بہنا پڑتا ہے۔ اس کو سرے سے یہ پرواہ نہیں ہوتی کہ کیا صحیح اور کیا غلط!۔ کس بات کو پلے باندھنا ہے اور کس کو نہیں!۔ وہ حق و باطل میں تمیز کرنے کے جھنجھٹ میں نہیں پڑتا۔ کہ عقلی دلائل کے تحت کمزور کو چھوڑ کر مدلل کو اختیار کر لیا جائے۔ ایسے کسی شخص کو قائل کرنا نہایت مشکل امر ہوتا ہے۔ اور اگر بالفرض اگر وہ وقتی طور پر بات مان بھی لے تو کیا بھروسہ کہ اس کا پابند بھی رہے گا۔ کیونکہ اس کی خواہش عقل کی تابع نہیں بلکہ وہ دلائل سے مبّرا ہوتا ہے۔ اپنی دھن میں مست رہتا ہے۔ ایسے شخص کے لیے درج ذیل آیت میں اللہ جل شانہ نے نبی ﷺ کو تنبیہ کی ہے کہ جو اپنی خواہش کا بندہ بن کر رہ گیا!۔ تو کیا تم ایسے شخص کی وکالت کے ذمہ دار ہو سکتے ہو۔ ایسے لوگ تو ڈنگروں سے بھی گئے گزرے ہیں۔ کیونکہ جانور

https://quranexcel.com

تو پھر بھی اپنے مالک کو پہچانتے ہیں اور اس کا حکم بجالاتے ہیں۔ اور جو خدمت ان کی شایاں ہے اس کے ادا کرنے میں سستی نہیں کرتے۔ اور یہ خواہش پروردہ نہ تو اپنے خالق کو پہچانتا ہے۔ نہ اس کے احسانات کا شکر کرتا ہے نہ ہی اس کا حکم بجالاتا ہے۔ اس لیے ایسے لوگوں سے اصلاح کی توقع نہیں ہو سکتی۔ کہ یہ حق کو قبول کرنے کے بعد بھی اپنی بات پر جمے رہیں گے۔ اس میں ایک طرح کی نبی ﷺ کے لیے تشفی بھی ہے کہ تم ان پر رنجیدہ نہ ہو جایا کرو!۔ دیکھئے آیات۔

أَرَءَيْتَ مَنِ ٱتَّخَذَ إِلَٰهَهُۥ هَوَىٰهُ أَفَأَنتَ تَكُونُ عَلَيْهِ وَكِيلًا ﴿43﴾

سورۃ الفرقان آیت 43

کیا تم نے اس شخص کو دیکھا؟۔ جس نے اپنی خواہش نفس کو عبادت کیا جانے والا (معبود) بنا رکھا ہے۔ کیا پھر تم اس کے ذمہ دار ہو سکتے ہو۔

أَمْ تَحْسَبُ أَنَّ أَكْثَرَهُمْ يَسْمَعُونَ أَوْ يَعْقِلُونَ ۚ إِنْ هُمْ إِلَّا كَٱلْأَنْعَٰمِ ۖ بَلْ هُمْ أَضَلُّ سَبِيلًا ﴿44﴾ ع4

سورۃ الفرقان آیت 44

یا (کیا) تم خیال کرتے ہو کہ ان میں سے بہت سارے لوگ (دھیان سے) سنتے یا سمجھتے ہیں۔ نہیں! یہ تو محض چوپایوں کی طرح ہیں بلکہ ان سے بھی زیادہ گئے گزرے ہیں۔

سورۃالجاثیۃ آیت ۲۳ میں بھی خواہش نفس چلنے والوں کے نفس کو ان کا الٰہ کہا گیا۔

أَفَرَءَيْتَ مَنِ ٱتَّخَذَ إِلَٰهَهُۥ هَوَىٰهُ وَأَضَلَّهُ ٱللَّهُ عَلَىٰ عِلْمٍ وَخَتَمَ عَلَىٰ سَمْعِهِۦ وَقَلْبِهِۦ وَجَعَلَ عَلَىٰ بَصَرِهِۦ غِشَٰوَةً فَمَن يَهْدِيهِ مِنۢ بَعْدِ ٱللَّهِ ۚ أَفَلَا تَذَكَّرُونَ ﴿23﴾

سورۃالجاثیۃ آیت 23

کیا تم نے اس شخص کو دیکھا ہے جس نے اپنی خواہشِ نفس کو اپنا معبود بنا رکھا ہے اور اللہ نے باوجود سمجھ بوجھ کے اسے گمراہ ہونے کے لئے چھوڑ دیا ہے اور اس کی سماعت اور عقل و خرد پر مہر لگ جانے دی ہے اور اس کی بصیرت پر پردہ پڑ گیا ہے (اب) اللہ کے بعد کون ہے جو ایسے شخص کو ہدایت دے سکتا ہے؟۔ کیا پھر تم نصیحت حاصل نہیں کرتے؟۔

وَمَآ أَنتَ إِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُنَا وَإِن نَّظُنُّكَ لَمِنَ ٱلْكَٰذِبِينَ ﴿186﴾ ج

سورۃالشعراء آیت 186

اور تم اور کچھ بھی نہیں مگر ہم جیسے ہی بشر ہو اور ہمارا تو خیال ہے کہ تم جھوٹوں میں سے ہو۔

وَٱسْتَكْبَرَ هُوَ وَجُنُودُهُۥ فِى ٱلْأَرْضِ بِغَيْرِ ٱلْحَقِّ وَظَنُّوٓاْ أَنَّهُمْ إِلَيْنَا لَا يُرْجَعُونَ﴿39﴾

سورۃ القصص آیت 39

اور وہ اور اس کے لشکر زمین میں ناحق تکبر و غرور کر رہے تھے اور گمان کرتے تھے کہ ہماری طرف نہیں لوٹائے جائیں گے۔

فَإِن لَّمْ يَسْتَجِيبُواْ لَكَ فَٱعْلَمْ أَنَّمَا يَتَّبِعُونَ أَهْوَآءَهُمْ ۚ وَمَنْ أَضَلُّ مِمَّنِ ٱتَّبَعَ هَوَىٰهُ بِغَيْرِ هُدًى مِّنَ ٱللَّهِ ۚ إِنَّ ٱللَّهَ لَا يَهْدِى ٱلْقَوْمَ ٱلظَّٰلِمِينَ﴿50﴾ع5

سورۃ القصص آیت 50

پھر اگر وہ تمہاری بات کو قبول نہ کریں تو پھر سمجھ لینا کہ وہ صرف اپنی نفسانی خواہشات کی پیروی کرتے ہیں۔ اور اس سے بڑا گمراہ کون ہوگا جو اللہ کی ہدایت کو چھوڑ کر اپنی خواہش کے پیچھے لگ جائے؟ ۔ بیشک اللہ ظالم لوگوں کو ہدایت یاب نہیں ہونے دیتا۔

وَيَوْمَ يُنَادِيهِمْ فَيَقُولُ أَيْنَ شُرَكَآءِىَ ٱلَّذِينَ كُنتُمْ تَزْعُمُونَ﴿74﴾

سورۃ القصص آیت 74

اور (یاد رکھو) وہ دن جس میں اللہ ان کو ندیٰ دے گا اور پوچھے گا کہاں ہیں (آج) میرے وہ شریک جن کے متعلق تم (شراکت داری و شفارشی ہونے کا) فاسد گمان رکھا کرتے تھے۔

أَمْ حَسِبَ ٱلَّذِينَ يَعْمَلُونَ ٱلسَّيِّـَٔاتِ أَن يَسْبِقُونَا ۚ سَآءَ مَا يَحْكُمُونَ ﴿4﴾

سورۃ العنکبوت آیت 4

یا (کیا) وہ لوگ جو برے کام کرتے ہیں انہوں نے یہ سمجھ رکھا ہے کہ وہ ہم سے بچ کے نکل جائیں گے؟۔ کتنا برا ہے جو وہ گمانی فیصلہ کرتے ہیں۔

بَلِ ٱتَّبَعَ ٱلَّذِينَ ظَلَمُوٓاْ أَهْوَآءَهُم بِغَيْرِ عِلْمٍ ۖ فَمَن يَهْدِى مَنْ أَضَلَّ ٱللَّهُ ۖ وَمَا لَهُم مِّن نَّٰصِرِينَ ﴿29﴾

سورۃ الروم آیت 29

(نہیں) بلکہ یہ ظالم لوگ بغیر کسی سمجھ بوجھ کے اپنی ہی خواہشات پر چلتے ہیں۔ پس جسے اللہ (اس کی نافرمانی کے باعث) گمراہ ہونے کے لئے چھوڑ دے۔ پھر کون ہے؟۔ جو اسے ہدایت دے سکتا ہے۔ اور ان کا کوئی بھی حامی و مددگار نہیں ہے۔

وَلَقَدْ صَدَّقَ عَلَيْهِمْ إِبْلِيسُ ظَنَّهُۥ فَٱتَّبَعُوهُ إِلَّا فَرِيقًا مِّنَ ٱلْمُؤْمِنِينَ﴿20﴾ وَمَا كَانَ لَهُۥ عَلَيْهِم مِّن سُلْطَٰنٍ إِلَّا لِنَعْلَمَ مَن يُؤْمِنُ بِٱلْءَاخِرَةِ مِمَّنْ هُوَ مِنْهَا فِى شَكٍّ ۗ وَرَبُّكَ عَلَىٰ كُلِّ شَىْءٍ حَفِيظٌ﴿21﴾ ع2

سورۃ سبا آیت 20

اور البتہ یقیناً شیطان نے ان لوگوں کے بارے میں اپنا گمان سچ کر دکھایا کہ مومنوں کی ایک جماعت کے علاوہ وہ سارے اس کے پیچھے چل پڑے۔ اور اس کا ان پر کچھ زور تو نہ تھا مگر اس لئے کہ ہم نے جانچ کرنی تھی کہ کون آخرت پر ایمان رکھتا ہے اور کون اس سے شک میں پڑا ہے۔ اور تیرا رب ہی ہر چیز پر نگہبان ہے۔

وَٱتَّخَذُوا۟ مِن دُونِ ٱللَّهِ ءَالِهَةً لَّعَلَّهُمْ يُنصَرُونَ﴿74﴾ ط

سورۃ یٰس آیت 74

اور انہوں نے اللہ کو چھوڑ کر اور عبادت کیے جانے والے (معبود) بنا لئے ہیں (گمان کیے بیٹھے ہیں) شاید کہ وہ مدد کیے جائیں گے۔

أَئِفْكًا ءَالِهَةً دُونَ ٱللَّهِ تُرِيدُونَ﴿86﴾ ط فَمَا ظَنُّكُم بِرَبِّ ٱلْعَٰلَمِينَ﴿87﴾

سورۃالصافات آیت 87

کیاتم اللہ کو چھوڑ کر جھوٹے من گھڑت عبادت کیے جانے والے (معبودوں) کو چاہتے ہو؟۔
پھر (اللہ) رب العالمین کے بارے میں تمہارا کیا خیال ہے؟۔

يَٰدَاوُۥدُ إِنَّا جَعَلْنَٰكَ خَلِيفَةً فِى ٱلْأَرْضِ فَٱحْكُم بَيْنَ ٱلنَّاسِ بِٱلْحَقِّ وَلَا تَتَّبِعِ ٱلْهَوَىٰ فَيُضِلَّكَ عَن سَبِيلِ ٱللَّهِ ۚ إِنَّ ٱلَّذِينَ يَضِلُّونَ عَن سَبِيلِ ٱللَّهِ لَهُمْ عَذَابٌ شَدِيدٌۢ بِمَا نَسُوا۟ يَوْمَ ٱلْحِسَابِ ﴿26﴾ ع2

سورۃص آیت 26

اے داؤدؑ!۔ البتہ ہم نے تم کو زمین میں خلیفہ بنایا ہے پس حق وانصاف کے ساتھ لوگوں میں فیصلہ کیا کرو اور خواہش نفس کی پیروی نہ کرنا۔ کہ وہ تمہیں اللہ کے راستے سے بھٹکا دے گی اور بلاشبہ جو اللہ کی راہ سے بھٹک جاتے ہیں ان کے لئے سخت عذاب ہے اس لئے کہ وہ حساب کے دن کو یکسر بھلا بیٹھے۔

وَمَا خَلَقْنَا ٱلسَّمَآءَ وَٱلْأَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا بَٰطِلًا ۚ ذَٰلِكَ ظَنُّ ٱلَّذِينَ كَفَرُوا۟ ۚ فَوَيْلٌ لِّلَّذِينَ كَفَرُوا۟ مِنَ ٱلنَّارِ ﴿27﴾ ط

سورۃص آیت 27

اور ہم نے آسمان وزمین کو اور ان دونوں کے درمیان کا سب کچھ بغیر کسی مصلحت کے پیدا نہیں کیا۔ ایسا تو ان لوگوں کا گمان ہے جو کافر ہیں پس کافروں کے لئے جہنم کی آگ سے ہلاکت وبربادی ہے۔

وَلَوْ أَنَّ لِلَّذِينَ ظَلَمُواْ مَا فِى ٱلْأَرْضِ جَمِيعًا وَمِثْلَهُۥ مَعَهُۥ لَٱفْتَدَوْاْ بِهِۦ مِن سُوٓءِ ٱلْعَذَابِ يَوْمَ ٱلْقِيَٰمَةِ ۚ وَبَدَا لَهُم مِّنَ ٱللَّهِ مَا لَمْ يَكُونُواْ يَحْتَسِبُونَ ﴿47﴾

سورۃ الزمر آیت 47

اور جن لوگوں نے (کفر وشرک وبدعت جیسا) ظلم کیا اگر ان کے پاس وہ سب کچھ ہو جو زمین میں ہے اور اس کے ساتھ اتنا ہی اور بھی ہو تو قیامت کے دن برے عذاب سے بچنے کے لئے وہ یہ سب کچھ فدیے میں دے دیں۔ اور ان کے سامنے اللہ کی طرف سے وہ کچھ ظاہر ہوگا کہ جس کا انہیں گمان بھی نہ تھا۔

فَأَمَّا عَادٌ فَٱسْتَكْبَرُواْ فِى ٱلْأَرْضِ بِغَيْرِ ٱلْحَقِّ وَقَالُواْ مَنْ أَشَدُّ مِنَّا قُوَّةً ۖ أَوَلَمْ يَرَوْاْ أَنَّ ٱللَّهَ ٱلَّذِى خَلَقَهُمْ هُوَ أَشَدُّ مِنْهُمْ قُوَّةً ۖ وَكَانُواْ بِـَٔايَٰتِنَا يَجْحَدُونَ ﴿15﴾

سورۃ فصلت آیت 15

پس قومِ عاد نے زمین میں ناحق سر کشی و غرور کیا اور کہا کہ ہم سے بڑھ کر طاقتور کون ہے؟۔ کیا انہوں نے یہ نہ دیکھا بھالا۔ کہ جس نے انہیں پیدا کیا ہے کہ وہ ان سے کہیں زیادہ طاقتور ہے۔ وہ تو ہماری آیتوں کا انکار ہی کرتے رہے۔

وَمَا كُنتُمْ تَسْتَتِرُونَ أَن يَشْهَدَ عَلَيْكُمْ سَمْعُكُمْ وَلَآ أَبْصَٰرُكُمْ وَلَا جُلُودُكُمْ وَلَٰكِن ظَنَنتُمْ أَنَّ ٱللَّهَ لَا يَعْلَمُ كَثِيرًا مِّمَّا تَعْمَلُونَ ﴿22﴾

سورۃ فصلت آیت 22

اور تم اپنے (گناہ) اس اندیشے سے نہیں چھپاتے تھے۔ کہ تمہارے کان۔ تمہاری آنکھیں اور تمہاری کھالیں (سب) تمہارے خلاف گواہی دیں گے۔ بلکہ تم تو یہ گمان کیے ہوئے تھے کہ اللہ تمہارے بہت سارے اعمال کو نہیں جانتا جو تم کرتے ہو۔

وَذَٰلِكُمْ ظَنُّكُمُ ٱلَّذِى ظَنَنتُم بِرَبِّكُمْ أَرْدَىٰكُمْ فَأَصْبَحْتُم مِّنَ ٱلْخَٰسِرِينَ ﴿23﴾

سورۃ فصلت آیت 23

اور تمہارے اسی گمان نے جو گمان تم اپنے رب کے بارے رکھتے تھے تم کو تباہ کر دیا اور تم خسارہ پانے والوں میں ہو گئے۔

وَلَئِنْ أَذَقْنٰهُ رَحْمَةً مِّنَّا مِنْۢ بَعْدِ ضَرَّآءَ مَسَّتْهُ لَيَقُولَنَّ هٰذَا لِى وَمَآ أَظُنُّ ٱلسَّاعَةَ قَآئِمَةً وَلَئِن رُّجِعْتُ إِلَىٰ رَبِّىٓ إِنَّ لِى عِندَهُۥ لَلْحُسْنَىٰ ۚ فَلَنُنَبِّئَنَّ ٱلَّذِينَ كَفَرُوا۟ بِمَا عَمِلُوا۟ وَلَنُذِيقَنَّهُم مِّنْ عَذَابٍ غَلِيظٍ ﴿50﴾

سورۃ فصلت آیت 50

اور اگر ہم تکلیف کے بعد اپنی رحمت کا مزہ چکھاتے ہیں تو وہ کہتا ہے یہ تو میرا حق تھا اور میں نہیں خیال کرتا کہ قیامت قائم ہو گی اور اگر میں اپنے رب کی طرف کبھی لوٹایا بھی گیا تو یقیناً میرے لئے اس کے پاس بھی بہتری ہو گی۔ پس کافروں کو لازمی ہم ان کے اعمال جتائیں گے جو وہ کرتے رہے اور ضرور انہیں سخت عذاب کا مزہ چکھائیں گے۔

فَلِذٰلِكَ فَٱدْعُ ۖ وَٱسْتَقِمْ كَمَآ أُمِرْتَ ۖ وَلَا تَتَّبِعْ أَهْوَآءَهُمْ ۖ وَقُلْ ءَامَنتُ بِمَآ أَنزَلَ ٱللَّهُ مِن كِتَٰبٍ ۖ وَأُمِرْتُ لِأَعْدِلَ بَيْنَكُمُ ۖ ٱللَّهُ رَبُّنَا وَرَبُّكُمْ ۖ لَنَآ أَعْمَٰلُنَا وَلَكُمْ أَعْمَٰلُكُمْ ۖ لَا حُجَّةَ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمُ ۖ ٱللَّهُ يَجْمَعُ بَيْنَنَا ۖ وَإِلَيْهِ ٱلْمَصِيرُ ﴿15﴾ ط

سورۃ الشوریٰ آیت 15

پس اس (دین) کی طرف دعوت دیتے رہو اور ثابت قدم رہو جیسا کہ تم کو حکم دیا گیا ہے اور ان لوگوں کی خواہشات کی پیروی نہ کرنا۔ اور کہہ دو کہ میں ہر اس کتاب پر ایمان رکھتا ہوں جو اللہ کی نازل کردہ ہے۔ اور مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں تمہارے درمیان عدل وانصاف کروں۔ اللہ ہی ہمارا رب ہے اور تمہارا رب بھی ہے ہمارے اعمال ہمارے لئے اور تمہارے اعمال تمہارے لئے ہیں۔ ہم میں اور تم میں کوئی کج بحثی درکار نہیں اللہ ہی جمع کرکے ہمارے درمیان (فیصلہ کردے گا)۔ اور سب اسی کی طرف لوٹ کر جانے والے ہیں۔

وَمَن يَعْشُ عَن ذِكْرِ ٱلرَّحْمَٰنِ نُقَيِّضْ لَهُۥ شَيْطَٰنًا فَهُوَ لَهُۥ قَرِينٌ ﴿36﴾ وَإِنَّهُمْ لَيَصُدُّونَهُمْ عَنِ ٱلسَّبِيلِ وَيَحْسَبُونَ أَنَّهُم مُّهْتَدُونَ ﴿37﴾

سورۃ الزخرف آیت ۳۶۔۳۷

اور جو کوئی رب الرحمٰن کے ذکر و یاد سے آنکھیں بند کرلیتا (یعنی غافل ہوتا) ہے تو ہم اس پر ایک شیطان مقرر کردیتے ہیں جو اس کا ساتھی ہو جاتا ہے۔ اور بیشک یہ (شیاطین) ان کو (سیدھے) راستے سے روکے رکھتے ہیں۔ اور وہ سمجھتے خیال کرتے ہیں کہ وہ ہدایت پر ہیں۔

أَمْ يَحْسَبُونَ أَنَّا لَا نَسْمَعُ سِرَّهُمْ وَنَجْوَىٰهُم ۚ بَلَىٰ وَرُسُلُنَا لَدَيْهِمْ يَكْتُبُونَ ﴿80﴾

سورۃالزخرف آیت 80

کیا یہ لوگ یہ خیال کرتے ہیں کہ ہم ان کے رازوں اور سرگوشیوں کو نہیں سن پاتے؟۔(کیوں نہیں) ہاں!۔اور ہمارے فرشتے ان کے پاس (ان کی ساری باتیں) لکھتے چلے جاتے ہیں۔

ثُمَّ جَعَلْنَٰكَ عَلَىٰ شَرِيعَةٍ مِّنَ ٱلْأَمْرِ فَٱتَّبِعْهَا وَلَا تَتَّبِعْ أَهْوَآءَ ٱلَّذِينَ لَا يَعْلَمُونَ﴿18﴾

سورۃالجاثیۃ آیت 18

پھر ہم نے تم کو ایک واضح دینِ شریعت پر قائم کر دیا ہے پس تم اسی کی پیروی کرنا اور ان لوگوں کی خواہشوں کے پیچھے نہ چلنا جو علم نہیں رکھتے۔

أَمْ حَسِبَ ٱلَّذِينَ ٱجْتَرَحُوا۟ ٱلسَّيِّـَٔاتِ أَن نَّجْعَلَهُمْ كَٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ وَعَمِلُوا۟ ٱلصَّٰلِحَٰتِ سَوَآءً مَّحْيَاهُمْ وَمَمَاتُهُمْ ۚ سَآءَ مَا يَحْكُمُونَ﴿21﴾ع2

سورۃالجاثیۃ آیت 21

کیا وہ لوگ جو برے کام کرتے ہیں یہ خیال کرتے ہیں کہ ہم ان کو ان لوگوں جیسا کر دیں گے جو ایمان لائے اور نیک عمل کرتے رہے ان کا جینا اور مرنا سب ایک جیسا ہو جائے گا؟ بہت ہی برا ہے یہ گمانی دعوی جو وہ کرتے ہیں۔

وَإِذَا قِيلَ إِنَّ وَعْدَ ٱللَّهِ حَقٌّ وَٱلسَّاعَةُ لَا رَيْبَ فِيهَا قُلْتُم مَّا نَدْرِى مَا ٱلسَّاعَةُ إِن نَّظُنُّ إِلَّا ظَنًّا وَمَا نَحْنُ بِمُسْتَيْقِنِينَ ﴿32﴾

سورۃ الجاثیۃ آیت 32

اور جب کہا جاتا تھا کہ یقیناً اللہ کا وعدہ برحق ہے اور قیامت میں کچھ شک نہیں ہے تو تم کہتے تھے کہ ہم نہیں جانتے کہ قیامت کیا ہے؟۔ ہم تو محض اسے ظن و گمان ہی خیال کرتے ہیں اور ہمیں اس کا بالکل یقین نہیں ہے۔

أَفَمَن كَانَ عَلَىٰ بَيِّنَةٍ مِّن رَّبِّهِۦ كَمَن زُيِّنَ لَهُۥ سُوٓءُ عَمَلِهِۦ وَٱتَّبَعُوٓاْ أَهْوَآءَهُم ﴿14﴾

سورۃ محمد آیت 14

کیا وہ جو اپنے رب کی طرف سے واضح دلیل پر ہو اس شخص جیسا ہو سکتا ہے جس کے برے کرتوت اس کی نگاہ میں خوشنما بنا دیئے گئے ہوں اور وہ اپنی خواہشات کی پیروی کرتے ہوں؟۔

أَمْ حَسِبَ ٱلَّذِينَ فِى قُلُوبِهِم مَّرَضٌ أَن لَّن يُخْرِجَ ٱللَّهُ أَضْغَٰنَهُمْ ﴿29﴾

سورۃ محمد آیت 29

یا (کیا) یہ لوگ جن کے دلوں میں روگ ہے یہ خیال کئے ہوئے ہیں کہ اللہ کبھی ان کے کینوں و کدروتوں کو ظاہر نہیں کرے گا!۔

وَيُعَذِّبَ ٱلْمُنَٰفِقِينَ وَٱلْمُنَٰفِقَٰتِ وَٱلْمُشْرِكِينَ وَٱلْمُشْرِكَٰتِ ٱلظَّآنِّينَ بِٱللَّهِ ظَنَّ ٱلسَّوْءِ ۚ عَلَيْهِمْ دَآئِرَةُ ٱلسَّوْءِ ۖ وَغَضِبَ ٱللَّهُ عَلَيْهِمْ وَلَعَنَهُمْ وَأَعَدَّ لَهُمْ جَهَنَّمَ ۖ وَسَآءَتْ مَصِيرًا ﴿6﴾

سورۃ الفتح آیت 6

اور (اس لئے بھی کہ) منافق مَردوں اور منافق عورتوں مشرک مَردوں اور مشرک عورتوں کو عذاب دے جو اللہ کے بارے میں برے برے گمان رکھتے ہیں۔ ان پر ہی برائی کی گردش ہو۔ اللہ ان پر

غضبناک ہوا اور ان پر لعنت کر دی ہے اور ان کے لئے جہنم تیار کر رکھی ہے اور وہ بہت ہی بری جگہ ہے۔

يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُواْ ٱجْتَنِبُواْ كَثِيرًا مِّنَ ٱلظَّنِّ إِنَّ بَعْضَ ٱلظَّنِّ إِثْمٌ ۖ وَلَا تَجَسَّسُواْ وَلَا يَغْتَب بَّعْضُكُم بَعْضًا ۚ أَيُحِبُّ أَحَدُكُمْ أَن يَأْكُلَ لَحْمَ أَخِيهِ مَيْتًا فَكَرِهْتُمُوهُ ۚ وَٱتَّقُواْ ٱللَّهَ ۚ إِنَّ ٱللَّهَ تَوَّابٌ رَّحِيمٌ ﴿12﴾

سورۃ الحجرات آیت 12

اے ایمان والو!۔ بہت سارے گمانوں سے اجتناب کرو کہ بعض گمان تو یقینی طور پر گناہ ہیں۔ اور نہ تو (ایک دوسرے کا) تجسّس و ٹٹول کرو اور نہ ہی کوئی کسی کی غیبت کرے۔ کیا تم میں سے کوئی اس بات کو پسند کرے گا کہ وہ اپنے مرے ہوئے بھائی کا گوشت کھائے اس سے (تو لازمی) تمہیں کراہت آئے گی؟۔ اور اللہ ہی سے ڈرتے رہو۔ بیشک اللہ بڑا توبہ قبول کرنے والا نہایت رحم کرنے والا ہے۔

مَا ضَلَّ صَاحِبُكُمْ وَمَا غَوَىٰ ﴿2﴾ وَمَا يَنطِقُ عَنِ ٱلْهَوَىٰٓ ﴿3﴾ إِنْ هُوَ إِلَّا وَحْىٌ يُوحَىٰ ﴿4﴾

سورۃ النجم آیت ۲ تا ۴

کہ تمہارا رفیق (نبیؐ) نہ تو گمراہ ہے اور نہ ہی بہکا ہوا ہے۔ اور نہ ہی وہ اپنی خواہش نفس سے کوئی بات کہتا ہے۔ وہ تو صرف وحی ہے جو (اس پر) اتاری جاتی ہے۔

إِنْ هِيَ إِلَّآ أَسْمَآءٌ سَمَّيْتُمُوهَآ أَنتُمْ وَءَابَآؤُكُم مَّآ أَنزَلَ ٱللَّهُ بِهَا مِن سُلْطَٰنٍ ۚ إِن يَتَّبِعُونَ إِلَّا ٱلظَّنَّ وَمَا تَهْوَى ٱلْأَنفُسُ ۖ وَلَقَدْ جَآءَهُم مِّن رَّبِّهِمُ ٱلْهُدَىٰٓ ﴿23﴾ ط

سورۃ النجم آیت 23

وہ تو صرف چند نام ہیں جو تم نے اور تمہارے باپ دادا نے گھڑ لئے ہیں جس پر اللہ نے کوئی دلیل (سند) نازل نہیں کی اور البتہ یقیناً ان کے پاس ان کے رب کی طرف سے رہنمائی و ہدایت آچکی ہے۔ یہ لوگ محض وہم و گمان اور خواہشاتِ نفس کے پیچھے چل رہے ہیں

وَمَا لَهُم بِهِۦ مِنْ عِلْمٍ ۖ إِن يَتَّبِعُونَ إِلَّا ٱلظَّنَّ ۖ وَإِنَّ ٱلظَّنَّ لَا يُغْنِى مِنَ ٱلْحَقِّ شَيْـًٔا ﴿28﴾ ج

سورۃ النجم آیت 28

حالانکہ ان کو اس کا کچھ بھی علم نہیں وہ صرف ظن و گمان پر چلتے ہیں اور البتہ ظن و گمان یقین کے مقابلے میں کچھ کام نہیں آتا۔

وَكَذَّبُوا۟ وَٱتَّبَعُوٓا۟ أَهْوَآءَهُمْ ۚ وَكُلُّ أَمْرٍ مُّسْتَقِرٌّ ﴿3﴾

سورۃ القمر آیت 3

اور انہوں نے جھٹلا دیا اور اپنی خواہشات کے پیچھے ہی چلے۔ اور (اللہ کے ہاں تو) ہر کام کا ایک وقت مقرر ہے۔

ٱعْلَمُوٓا۟ أَنَّمَا ٱلْحَيَوٰةُ ٱلدُّنْيَا لَعِبٌ وَلَهْوٌ وَزِينَةٌ وَتَفَاخُرٌۢ بَيْنَكُمْ وَتَكَاثُرٌ فِى ٱلْأَمْوَٰلِ وَٱلْأَوْلَٰدِ ۖ كَمَثَلِ غَيْثٍ أَعْجَبَ ٱلْكُفَّارَ نَبَاتُهُۥ ثُمَّ يَهِيجُ فَتَرَىٰهُ مُصْفَرًّا ثُمَّ يَكُونُ حُطَٰمًا ۖ وَفِى ٱلْءَاخِرَةِ عَذَابٌ شَدِيدٌ وَمَغْفِرَةٌ مِّنَ ٱللَّهِ وَرِضْوَٰنٌ ۚ وَمَا ٱلْحَيَوٰةُ ٱلدُّنْيَآ إِلَّا مَتَٰعُ ٱلْغُرُورِ ﴿20﴾

سورۃ الحدید آیت 20

اور خوب جان رکھو کہ دنیا کی زندگی محض کھیل تماشہ۔ ظاہری زیب و زینت۔ باہمی فخر و ستائش۔ اور مال و اولاد میں ایک دوسرے سے آگے بڑھ جانے کی خواہش ہے۔ (اس کی مثال ایسی ہے) جیسے بارش کہ اس سے (پیدا شدہ) کھیتی کسانوں کو خوش کر دیتی ہے پھر وہ خشک ہو جاتی ہے پھر تم اسے زرد پڑتے ہوئے بھی دیکھتے ہو۔ پھر چورا چورا ہو جاتی ہے۔ اور آخرت میں سخت عذاب بھی ہے اور اللہ کی

طرف سے بخشش اور خوشنودی بھی ہے۔ اور دنیا کی زندگی تو محض دھوکے کے سامان کے علاوہ کچھ بھی نہیں۔

يَوْمَ يَبْعَثُهُمُ ٱللَّهُ جَمِيعًا فَيَحْلِفُونَ لَهُۥ كَمَا يَحْلِفُونَ لَكُمْ ۖ وَيَحْسَبُونَ أَنَّهُمْ عَلَىٰ شَىْءٍ ۚ أَلَآ إِنَّهُمْ هُمُ ٱلْكَٰذِبُونَ ﴿18﴾

سورۃ المجادلۃ آیت 18

جس دن اللہ ان سب کو (بروزِ قیامت) اٹھائے گا تو جس طرح تمہارے سامنے قسمیں کھاتے ہیں اسی طرح وہ اس (اللہ جل شانہ) کے سامنے بھی قسمیں کھائیں گے اور سمجھیں خیال کریں گے کہ بیشک وہ کسی شے پر (یعنی بچ نکلنے کی دلیل پر) ہیں۔ خبردار! ۔ یہ لوگ البتہ بالکل جھوٹے ہیں۔

لَا يُقَٰتِلُونَكُمْ جَمِيعًا إِلَّا فِى قُرًى مُّحَصَّنَةٍ أَوْ مِن وَرَآءِ جُدُرٍ ۚ بَأْسُهُم بَيْنَهُمْ شَدِيدٌ ۚ تَحْسَبُهُمْ جَمِيعًا وَقُلُوبُهُمْ شَتَّىٰ ۚ ذَٰلِكَ بِأَنَّهُمْ قَوْمٌ لَّا يَعْقِلُونَ ﴿14﴾ ج

سورۃ الحشر آیت 14

یہ سب مل کر کبھی تم سے (کھلے میدان میں) نہیں لڑ سکیں گے مگر قلعہ بند بستیوں میں (پناہ لے کر) یا دیواروں کے پیچھے سے (چھپ کر)۔ان کا آپس میں تو بڑا رعب ہے اور تم خیال کرتے ہو کہ وہ متحد ہیں حالانکہ ان کے دل پھٹے پڑے ہیں اس لئے کہ یہ بالکل بے عقل لوگ ہیں۔

قُلْ يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ هَادُوٓاْ إِن زَعَمْتُمْ أَنَّكُمْ أَوْلِيَآءُ لِلَّهِ مِن دُونِ ٱلنَّاسِ فَتَمَنَّوُاْ ٱلْمَوْتَ إِن كُنتُمْ صَٰدِقِينَ ﴿6﴾

سورۃ الجمعۃ آیت 6

کہہ دو کہ اے یہودیو!۔اگر تمہارا یہ خیال ہے کہ سب لوگوں کو چھوڑ کر صرف تم ہی اللہ کے ولی اولیاء ہو تو پھر موت کی آرزو کرو اگر تم بالکل سچے ہو۔

زَعَمَ ٱلَّذِينَ كَفَرُوٓاْ أَن لَّن يُبْعَثُواْ ۚ قُلْ بَلَىٰ وَرَبِّى لَتُبْعَثُنَّ ثُمَّ لَتُنَبَّؤُنَّ بِمَا عَمِلْتُمْ ۚ وَذَٰلِكَ عَلَى ٱللَّهِ يَسِيرٌ ﴿7﴾

سورۃ التغابن آیت 7

کافر لوگ خیال کرتے ہیں کہ وہ ہر گز دوبارہ نہیں اٹھائے جائیں گے۔ کہہ دو (کیوں نہیں) ہاں !۔ میرے رب کی قسم !۔ تم لازمی اٹھائے جاؤ گے پھر جو کچھ تم نے کیا ہوگا وہ ضرور تم کو جتایا جائے گا اور یہ کام اللہ کے لئے بہت آسان ہے۔

وَيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ ۚ وَمَن يَتَوَكَّلْ عَلَى ٱللَّهِ فَهُوَ حَسْبُهُۥ ۚ إِنَّ ٱللَّهَ بَٰلِغُ أَمْرِهِۦ ۚ قَدْ جَعَلَ ٱللَّهُ لِكُلِّ شَىْءٍ قَدْرًا ﴿3﴾

سورۃ الطلاق آیت 3

اور اسے ایسی جگہ سے رزق دیتا ہے جہاں سے اسے گمان بھی نہیں ہوتا۔ اور جو کوئی اللہ پر بھروسہ کرتا ہے تو وہ (اللہ جل شانہ) اس کے لئے کافی ہو جاتا ہے۔ بیشک اللہ اپنے کام کو پورا کرنے والا ہے۔ اور اللہ نے ہر چیز کا ایک اندازہ مقرر کر رکھا ہے۔

أَفَنَجْعَلُ ٱلْمُسْلِمِينَ كَٱلْمُجْرِمِينَ ﴿35﴾ مَا لَكُمْ كَيْفَ تَحْكُمُونَ ﴿36﴾ ج أَمْ لَكُمْ كِتَٰبٌ فِيهِ تَدْرُسُونَ ﴿37﴾ لا إِنَّ لَكُمْ فِيهِ لَمَا تَخَيَّرُونَ ﴿38﴾ ج أَمْ لَكُمْ أَيْمَٰنٌ عَلَيْنَا بَٰلِغَةٌ إِلَىٰ يَوْمِ ٱلْقِيَٰمَةِ ۙ إِنَّ لَكُمْ لَمَا تَحْكُمُونَ ﴿39﴾ ج سَلْهُمْ أَيُّهُم بِذَٰلِكَ زَعِيمٌ ﴿40﴾ ج أَمْ لَهُمْ شُرَكَآءُ فَلْيَأْتُوا۟ بِشُرَكَآئِهِمْ إِن كَانُوا۟ صَٰدِقِينَ ﴿41﴾

سورۃ القلم آیت ۳۵ تا ۴۱

تو کیا ہم مسلمانوں کو مجرموں جیسا کر دیں گے؟۔ تمہیں کیا ہو گیا ہے کیسے فیصلے کر لیتے ہو؟۔ کیا تمہارے پاس کوئی کتاب ہے جس میں (یہ) پڑھ پڑھا لیتے ہو۔ کہ البتہ تمہارے لئے اس (کتاب) میں وہ کچھ ہے جو بھی تم سوچتے چاہتے ہو!۔ یا (کیا) تم نے ہم سے قسمیں لے رکھی ہیں جو قیامت تک باقی رہیں گی۔ کہ بلاشبہ تمہارے لئے وہی کچھ ہو گا جس کا تم حکم کرتے جاؤ گے؟۔ ان سے پوچھو۔ کہ ان میں سے کون ہے جو ان (جھوٹی من گھڑت باتوں) کا ذمہ لیتا ہے؟۔ (یا) کیا ان کے لئے (اللہ کے ساتھ) کوئی شراکت دار ہیں؟۔ پھر اپنے ان شراکت داروں کو سامنے لے کر آئیں اگر یہ سچے ہیں۔

وَأَنَّا ظَنَنَّآ أَن لَّن تَقُولَ ٱلْإِنسُ وَٱلْجِنُّ عَلَى ٱللَّهِ كَذِبًا ﴿5﴾

سورۃ الجن آیت 5

اور یہ ہمارا یقینی خیال تھا کہ انسان اور جن اللہ کے بارے ہر گز جھوٹ نہیں بول سکتے۔

وَأَنَّهُمْ ظَنُّوا۟ كَمَا ظَنَنتُمْ أَن لَّن يَبْعَثَ ٱللَّهُ أَحَدًا ﴿7﴾

سورۃ الجن آیت 7

اور بیشک ان (انسانوں) کا بھی یہی گمان تھا جیسا کہ تم نے گمان رکھا تھا کہ (اب) اللہ کسی کو بھی رسول بنا کر نہ بھیجے گا۔

أَيَحْسَبُ ٱلْإِنسَٰنُ أَلَّن نَّجْمَعَ عِظَامَهُۥ ﴿3﴾ط

سورۃ القیامۃ آیت 3

کیا انسان یہ گمان کرتا ہے کہ ہم اس کی (بوسیدہ) ہڈیاں جمع نہیں کر پائیں گے؟۔

أَيَحْسَبُ ٱلْإِنسَٰنُ أَن يُتْرَكَ سُدًى ﴿36﴾ط

سورۃ القیامۃ آیت 36

کیا انسان گمان کرتا ہے کہ یوں ہی چھوڑ دیا جائے گا؟۔

إِنَّهُمْ كَانُوا۟ لَا يَرْجُونَ حِسَابًا ﴿27﴾لا

سورۃ النبأ آیت 27

بلاشبہ یہ لوگ تو حساب کی امید ہی نہیں رکھتے تھے۔

كَأَنَّهُمْ يَوْمَ يَرَوْنَهَا لَمْ يَلْبَثُوٓاْ إِلَّا عَشِيَّةً أَوْ ضُحَىٰهَا ﴿46﴾ ع2

سورۃ النازعات آیت 46

جس دن یہ لوگ اس (قیامت) کو دیکھیں گے تو (خیال کریں گے کہ دنیا میں) گویا صرف ایک شام یا اس کی ایک صبح ہی ٹھہرے تھے۔

ۥ إِنَّهُۥ ظَنَّ أَن لَّن يَحُورَ ﴿14﴾ ج

سورۃ الانشقاق آیت 14

بلاشبہ یہ خیال کرتا تھا کہ وہ کبھی (اللہ کی طرف) لوٹ کر نہیں جائے گا۔

أَيَحْسَبُ أَن لَّن يَقْدِرَ عَلَيْهِ أَحَدٌ ﴿5﴾ م

سورۃ البلد آیت 5

کیا وہ یہ گمان کرتا ہے کہ اس پر کوئی بھی قابو نہ پا سکے گا؟۔

أَيَحْسَبُ أَن لَّمْ يَرَهُۥٓ أَحَدٌ ﴿7﴾ ط

سورۃ البلد آیت 7

کیااس کا یہ گمان ہے کہ اس کو کسی نے نہیں دیکھا۔

أَلْهَىٰكُمُ ٱلتَّكَاثُرُ ﴿1﴾

سورۃ التکاثر آیت 1

تم کو (مال میں) باہمی کثرت کی خواہش نے غافل کر دیا۔

يَحْسَبُ أَنَّ مَالَهُۥٓ أَخْلَدَهُۥ ﴿3﴾

سورۃ الہمزۃ آیت 3

وہ خیال کرتا ہے کہ اس کا مال ہمیشہ اس کے پاس رہے گا۔

غور و فکر کی اہمیت:

اللہ جل شانہ کی طرف سے تو غور و فکر کرتے ہوئے نصیحت قبول کرنے کی دعوتِ عام ہے مگر انسان ہے کہ قرآن کی طرف نہیں آتا۔ قرآن تو اختلافات ختم کرتا ہے۔ انسان کو ہر جائی کی فہرست سے نکال کر یکجائی بناتا ہے۔ جو بھی اس سے تعلق استوار کرے گا یقیناً اس کی ہدایت کا سامان ہو جائے گا۔

۞ يَسْـَٔلُونَكَ عَنِ ٱلْخَمْرِ وَٱلْمَيْسِرِ ۖ قُلْ فِيهِمَآ إِثْمٌ كَبِيرٌ وَمَنَٰفِعُ لِلنَّاسِ وَإِثْمُهُمَآ أَكْبَرُ مِن نَّفْعِهِمَا ۗ وَيَسْـَٔلُونَكَ مَاذَا يُنفِقُونَ قُلِ ٱلْعَفْوَ ۗ كَذَٰلِكَ يُبَيِّنُ ٱللَّهُ لَكُمُ ٱلْـَٔايَٰتِ لَعَلَّكُمْ تَتَفَكَّرُونَ ﴿219﴾ فِى ٱلدُّنْيَا وَٱلْـَٔاخِرَةِ ۗ وَيَسْـَٔلُونَكَ عَنِ ٱلْيَتَٰمَىٰ ۖ قُلْ إِصْلَاحٌ لَّهُمْ خَيْرٌ ۖ وَإِن تُخَالِطُوهُمْ فَإِخْوَٰنُكُمْ ۚ وَٱللَّهُ يَعْلَمُ ٱلْمُفْسِدَ مِنَ ٱلْمُصْلِحِ ۚ وَلَوْ شَآءَ ٱللَّهُ لَأَعْنَتَكُمْ ۚ إِنَّ ٱللَّهَ عَزِيزٌ حَكِيمٌ ﴿220﴾

سورۃ البقرۃ آیت ۲۱۹۔۲۲۰

تجھ سے شراب اور جوئے کے متعلق پوچھتے ہیں کہہ دو کہ ان میں بڑا گناہ ہے اور بنی نوع انسان کے لئے کچھ فائدے بھی ہیں اور ان کا گناہ ان کے نفع سے بہت بڑا ہے۔ اور تجھ سے پوچھتے ہیں کہ (اللہ کی راہ میں) کیا خرچ کریں؟۔ کہہ دو جو (ضرورت سے) زیادہ ہو۔ ایسے ہی اللہ تمہارے لئے آیات کھول کھول کر واضح کرتا ہے تاکہ تم (دنیا اور آخرت میں) غور و فکر کرو۔ دنیا اور آخرت میں (غور کیا کرو) اور تجھ سے یتیموں کے بارے پوچھتے ہیں کہہ دو کہ ان کی اصلاح کرنا بہتر ہے اگر تم ان کا مال اپنے مال میں ملا بھی لو تو وہ تمہارے بھائی بند ہیں اور اللہ خوب جانتا ہے کہ فساد کرنے والا اور اصلاح کرنے والا کون کون ہے۔ اور اگر اللہ چاہتا تو تمہیں (اس بارے) مشقت میں ڈال دیتا۔ بیشک اللہ بڑا غالب ہے نہایت حکمت والا ہے۔

وَلَا تَنكِحُواْ ٱلْمُشْرِكَٰتِ حَتَّىٰ يُؤْمِنَّ ۚ وَلَأَمَةٌ مُّؤْمِنَةٌ خَيْرٌ مِّن مُّشْرِكَةٍ وَلَوْ أَعْجَبَتْكُمْ ۗ وَلَا تُنكِحُواْ ٱلْمُشْرِكِينَ حَتَّىٰ يُؤْمِنُواْ ۚ وَلَعَبْدٌ مُّؤْمِنٌ خَيْرٌ مِّن مُّشْرِكٍ وَلَوْ أَعْجَبَكُمْ ۗ أُوْلَٰٓئِكَ يَدْعُونَ إِلَى ٱلنَّارِ ۖ وَٱللَّهُ يَدْعُوٓاْ إِلَى ٱلْجَنَّةِ وَٱلْمَغْفِرَةِ بِإِذْنِهِۦ ۖ وَيُبَيِّنُ ءَايَٰتِهِۦ لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُونَ ﴿221﴾ ع27

سورۃ البقرۃ آیت ۲۲۱

اور مشرک عورتیں جب تک ایمان نہ لائیں ان سے نکاح نہ کرو کیونکہ مشرک عورت خواہ تم کو کیسی ہی بھلی لگے اس سے مومن لونڈی بہتر ہے۔ اور مومن عورتوں کو مشرک مردوں کے نکاح میں اس وقت تک نہ دو جب تک وہ ایمان نہ لے آئیں کیونکہ مشرک (مرد) خواہ وہ تم کو کیسا ہی بھلا لگے اس سے مومن غلام بہتر ہے۔ یہ لوگ دوزخ کی طرف بلاتے ہیں اور اللہ اپنی مہربانی سے جنت اور بخشش کی طرف بلاتا ہے۔ اور بنی نوع انسان کے لئے اپنی آیات کھول کھول کر بیان کرتا ہے تاکہ وہ غور و فکر سے نصیحت حاصل کریں۔

أَيَوَدُّ أَحَدُكُمْ أَن تَكُونَ لَهُۥ جَنَّةٌ مِّن نَّخِيلٍ وَأَعْنَابٍ تَجْرِى مِن تَحْتِهَا ٱلْأَنْهَٰرُ لَهُۥ فِيهَا مِن كُلِّ ٱلثَّمَرَٰتِ وَأَصَابَهُ ٱلْكِبَرُ وَلَهُۥ ذُرِّيَّةٌ ضُعَفَآءُ فَأَصَابَهَآ إِعْصَارٌ فِيهِ نَارٌ فَٱحْتَرَقَتْ ۗ كَذَٰلِكَ يُبَيِّنُ ٱللَّهُ لَكُمُ ٱلْءَايَٰتِ لَعَلَّكُمْ تَتَفَكَّرُونَ ﴿266﴾ ع36

https://quranexcel.com

سورۃ البقرۃ آیت 266

کیا تم میں کوئی یہ چاہتا ہے؟۔ کہ اس کا کھجوروں اور انگوروں کا باغ ہو جس کے دامن میں نہریں بہتی ہوں اور اس میں اس کے لئے ہر قسم کے میوے موجود ہوں اور اس کو بڑھاپا آ پکڑے اور ابھی اس کی اولاد بھی ناتواں ہو کہ (اچانک) اس باغ پر آگ کا ایک بگولہ پھر جائے جس سے وہ باغ (پوری طرح) جل جائے۔ اسی طرح اللہ تم سے اپنی آیات کھول کھول کر بیان فرماتا ہے تاکہ تم غور و فکر کرو۔

ٱلَّذِينَ يَذْكُرُونَ ٱللَّهَ قِيَٰمًا وَقُعُودًا وَعَلَىٰ جُنُوبِهِمْ وَيَتَفَكَّرُونَ فِى خَلْقِ ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلْأَرْضِ رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ هَٰذَا بَٰطِلًا سُبْحَٰنَكَ فَقِنَا عَذَابَ ٱلنَّارِ ﴿191﴾

سورۃ آل عمران آیت 191

جو لوگ کھڑے اور بیٹھے اور ان کی کروٹوں کے بل (ہر حال میں) اللہ کو یاد کرتے اور آسمان و زمین کی تخلیق پر غور و فکر کرتے ہوئے (دعا کرتے ہیں) اے ہمارے رب!۔ تو نے یہ سب بے فائدہ نہیں بنایا۔ تو بالکل پاک ہے پس ہمیں دوزخ کے عذاب سے بچا لینا۔

أَفَلَا يَتَدَبَّرُونَ ٱلْقُرْءَانَ ۚ وَلَوْ كَانَ مِنْ عِندِ غَيْرِ ٱللَّهِ لَوَجَدُوا۟ فِيهِ ٱخْتِلَٰفًا كَثِيرًا ﴿82﴾

سورۃالنساء آیت 82

یہ لوگ قرآن میں غور و فکر کیوں نہیں کرتے۔اور اگر یہ اللہ کے علاوہ کسی اور کی طرف سے ہوتا تو وہ اس میں بہت سا اختلاف پاتے ؟۔

ذَٰلِكَ أَدْنَىٰٓ أَن يَأْتُوا۟ بِٱلشَّهَٰدَةِ عَلَىٰ وَجْهِهَآ أَوْ يَخَافُوٓا۟ أَن تُرَدَّ أَيْمَٰنٌۢ بَعْدَ أَيْمَٰنِهِمْ ۗ وَٱتَّقُوا۟ ٱللَّهَ وَٱسْمَعُوا۟ ۗ وَٱللَّهُ لَا يَهْدِى ٱلْقَوْمَ ٱلْفَٰسِقِينَ ﴿108﴾

سورۃالمائدۃ آیت 108

یہ طریقہ زیادہ قریب ہے اس کے کہ گواہ صحیح صحیح گواہی دیں گے یا کم از کم وہ اس بات کا خوف کریں گے کہ ان کی قسموں کے بعد دوسری قسموں سے ان کا رد نہ ہو جائے۔اور اللہ ہی سے ڈرتے رہو اور (غور و توجہ سے) سنا کرو۔اور اللہ فاسق لوگوں کو ہدایت یاب نہیں ہونے دیتا۔

قُلْ أَرَءَيْتَكُمْ إِنْ أَتَىٰكُمْ عَذَابُ ٱللَّهِ أَوْ أَتَتْكُمُ ٱلسَّاعَةُ أَغَيْرَ ٱللَّهِ تَدْعُونَ إِن كُنتُمْ صَٰدِقِينَ ﴿40﴾

سورۃالأنعام آیت 40

کہہ دو ذرا تم سب غور تو کرو کہ اگر اللہ کا عذاب تم پر آ جائے یا تم پر (اچانک) قیامت ہی آ جائے تو کیا تم اللہ کو چھوڑ کر کسی اور سے دعائیں مانگو گے (بتاؤ تو) اگر تم سچے ہو؟۔

قُلْ أَرَءَيْتُمْ إِنْ أَخَذَ ٱللَّهُ سَمْعَكُمْ وَأَبْصَٰرَكُمْ وَخَتَمَ عَلَىٰ قُلُوبِكُم مَّنْ إِلَٰهٌ غَيْرُ ٱللَّهِ يَأْتِيكُم بِهِۦ ۗ ٱنظُرْ كَيْفَ نُصَرِّفُ ٱلْءَايَٰتِ ثُمَّ هُمْ يَصْدِفُونَ ﴿46﴾

سورۃ الأنعام آیت 46

(ان سے) کہہ دو ذرا تم غور تو کرو اگر اللہ تمہارے کان اور آنکھیں چھین لے اور تمہارے دلوں پر مہر لگ جانے دے تو اللہ کے علاوہ کون سا ایسا معبود ہے جو تمہیں یہ چیزیں واپس لا کر دیدے؟۔ دیکھو تو ہم کیسے طرح طرح سے اپنی آیات کی وضاحت کرتے ہیں پھر بھی یہ لوگ منہ موڑ لیتے ہیں۔

قُلْ أَرَءَيْتَكُمْ إِنْ أَتَىٰكُمْ عَذَابُ ٱللَّهِ بَغْتَةً أَوْ جَهْرَةً هَلْ يُهْلَكُ إِلَّا ٱلْقَوْمُ ٱلظَّٰلِمُونَ ﴿47﴾

سورۃ الأنعام آیت 47

کہہ دو ذرا تم سب غور کر کے بتاؤ کہ اگر تم پر اللہ کا عذاب بے خبری میں یا علانیہ طور پر آ جائے تو کیا ظالم لوگوں کے علاوہ اور کون ہلاک و برباد ہوگا؟۔

قُل لَّآ أَقُولُ لَكُمْ عِندِى خَزَآئِنُ ٱللَّهِ وَلَآ أَعْلَمُ ٱلْغَيْبَ وَلَآ أَقُولُ لَكُمْ إِنِّى مَلَكٌ ۖ إِنْ أَتَّبِعُ إِلَّا مَا يُوحَىٰٓ إِلَىَّ ۚ قُلْ هَلْ يَسْتَوِى ٱلْأَعْمَىٰ وَٱلْبَصِيرُ ۚ أَفَلَا تَتَفَكَّرُونَ ﴿50﴾ ع5

سورۃ الأنعام آیت 50

کہہ دو کہ میں تم سے یہ نہیں کہتا کہ میرے پاس اللہ کے خزانے ہیں اور نہ یہ کہ میں غیب جانتا ہوں اور نہ تم سے یہ کہتا ہوں کہ میں فرشتہ ہوں۔ میں تو صرف اس وحی کی پیروی کرتا ہوں جو میری طرف کی جاتی ہے۔ کہہ دو کہ بھلا اندھا اور آنکھ والا برابر ہو سکتے ہیں؟۔ تو کیا پھر تم غور و فکر نہیں کرتے؟۔

وَحَآجَّهُۥ قَوْمُهُۥ ۚ قَالَ أَتُحَٰٓجُّوٓنِّى فِى ٱللَّهِ وَقَدْ هَدَىٰنِ ۚ وَلَآ أَخَافُ مَا تُشْرِكُونَ بِهِۦٓ إِلَّآ أَن يَشَآءَ رَبِّى شَيْـًٔا ۗ وَسِعَ رَبِّى كُلَّ شَىْءٍ عِلْمًا ۗ أَفَلَا تَتَذَكَّرُونَ ﴿80﴾

سورۃ الأنعام آیت 80

اور اس کی قوم اس سے کج بحثی کرنے لگی۔ اس نے کہہ دیا کیا تم اللہ کے بارے مجھ سے بحث و تکرار کرتے ہو؟۔ حالانکہ اسی نے تو مجھے سیدھا رستہ دکھایا ہے۔ اور جن جن کو تم اس کا شریک بناتے ہو

میں ان سے بالکل نہیں ڈرتا مگر یہ کہ میرا رب ہی جو کچھ چاہے۔ میرا رب تو اپنے علم سے ہر چیز پر احاطہ کیے ہوئے ہے۔ کیا پھر تم غور و فکر سے نصیحت حاصل نہیں کرتے؟۔

وَلَا تَقْرَبُوا۟ مَالَ ٱلْيَتِيمِ إِلَّا بِٱلَّتِى هِىَ أَحْسَنُ حَتَّىٰ يَبْلُغَ أَشُدَّهُۥ ۖ وَأَوْفُوا۟ ٱلْكَيْلَ وَٱلْمِيزَانَ بِٱلْقِسْطِ ۖ لَا نُكَلِّفُ نَفْسًا إِلَّا وُسْعَهَا ۖ وَإِذَا قُلْتُمْ فَٱعْدِلُوا۟ وَلَوْ كَانَ ذَا قُرْبَىٰ ۖ وَبِعَهْدِ ٱللَّهِ أَوْفُوا۟ ۚ ذَٰلِكُمْ وَصَّىٰكُم بِهِۦ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُونَ ﴿152﴾

سورۃ الأنعام آیت ۱۵۲

اور یتیم کے مال کے پاس بھی نہ پھٹکو مگر ایسے طریقے سے کہ بہترین ہو یہاں تک کہ وہ جوانی کو پہنچ جائے۔ اور ناپ و تول کو انصاف کے ساتھ پورا کرو۔ ہم کسی کو بھی اس کی طاقت سے زیادہ تکلیف نہیں دیتے۔ اور جب کوئی بات کہو تو انصاف سے کہو اگرچہ رشتہ دار ہی ہو۔ اور اللہ کا عہد پورا کرو۔ ان باتوں کا اللہ تمہیں حکم دیتا ہے تاکہ تم غور و فکر سے نصیحت حاصل کرو۔

وَهُوَ ٱلَّذِىٓ أَنشَأَكُم مِّن نَّفْسٍ وَٰحِدَةٍ فَمُسْتَقَرٌّ وَمُسْتَوْدَعٌ ۗ قَدْ فَصَّلْنَا ٱلْـَٔايَٰتِ لِقَوْمٍ يَفْقَهُونَ ﴿98﴾

سورۃ الأنعام آیت 98

اور وہ (اللہ) ہی تو ہے جس نے تم سب کو ایک شخص سے پیدا کیا پھر ایک تو تمہارا (عارضی) ٹھکانہ ہے اور ایک سپرد کیے جانے والی جگہ ہے۔ بلاشبہ ہم نے اپنی آیات کی کھول کھول کر وضاحت کر دی ہے ان لوگوں کے لئے جو غور و فکر کرتے ہیں۔

ٱتَّبِعُواْ مَآ أُنزِلَ إِلَيۡكُم مِّن رَّبِّكُمۡ وَلَا تَتَّبِعُواْ مِن دُونِهِۦٓ أَوۡلِيَآءَۚ قَلِيلٗا مَّا تَذَكَّرُونَ ﴿3﴾

سورۃ الأعراف آیت ۳

جو کچھ تمہارے رب کی طرف سے تم پر نازل ہوا ہے اسی پر چلتے رہو اور اس کے علاوہ دوسرے ولی اولیاء کے پیچھے مت چلو۔ تم لوگ تو کم ہی غور و فکر کرتے ہوئے نصیحت قبول کرتے ہو۔

وَهُوَ ٱلَّذِي يُرۡسِلُ ٱلرِّيَٰحَ بُشۡرَۢا بَيۡنَ يَدَيۡ رَحۡمَتِهِۦۖ حَتَّىٰٓ إِذَآ أَقَلَّتۡ سَحَابٗا ثِقَالٗا سُقۡنَٰهُ لِبَلَدٖ مَّيِّتٖ فَأَنزَلۡنَا بِهِ ٱلۡمَآءَ فَأَخۡرَجۡنَا بِهِۦ مِن كُلِّ ٱلثَّمَرَٰتِۚ كَذَٰلِكَ نُخۡرِجُ ٱلۡمَوۡتَىٰ لَعَلَّكُمۡ تَذَكَّرُونَ ﴿57﴾

سورۃ الأعراف آیت ۵۷

اور وہ (اللہ) ہی تو ہے جو بارش سے پہلے خوشخبری دینے والی ہوائیں بھیجتا ہے۔ یہاں تک کہ جب وہ بھرے ہوئے بوجھل بادلوں کو اٹھالاتی ہیں تو ہم انہیں کسی مردہ شہر کی طرف ہانک دیتے ہیں پھر اس سے مینہ برساتے ہیں پھر اس سے سب طرح کے پھل نکالتے ہیں۔ ایسے ہی ہم مُردوں کو بھی نکالیں گے شاید کہ تم غور و فکر سے نصیحت حاصل کرو۔

وَلَوْ شِئْنَا لَرَفَعْنٰهُ بِهَا وَلٰكِنَّهٗٓ أَخْلَدَ إِلَى ٱلْأَرْضِ وَٱتَّبَعَ هَوٰىهُ ۚ فَمَثَلُهٗ كَمَثَلِ ٱلْكَلْبِ إِن تَحْمِلْ عَلَيْهِ يَلْهَث أَوْ تَتْرُكْهُ يَلْهَث ۚ ذّٰلِكَ مَثَلُ ٱلْقَوْمِ ٱلَّذِينَ كَذَّبُوا۟ بِـَٔايٰتِنَا ۚ فَٱقْصُصِ ٱلْقَصَصَ لَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُونَ ﴿176﴾

سورۃ الأعراف آیت 176

اور اگر ہم چاہتے تو ان نشانیوں سے اس کے درجے بلند کر دیتے لیکن وہ تو دنیاوی پستی طرف مائل ہو گیا اور اپنی خواہش کے پیچھے چل پڑا۔ پس مثال اس کی کتے کی سی ہو گئی کہ اگر اس پر سختی کرو تو بھی ہانپے اور ایسے چھوڑ دو تو بھی ہانپے۔ یہی مثال ان لوگوں کی بھی ہے جنہوں نے ہماری آیتوں کو جھٹلا دیا۔ پس ان سے یہ قصہ بیان کر دو شاید کہ وہ غور و فکر کر لیں۔

أَوَلَمْ يَتَفَكَّرُوا۟ ۗ مَا بِصَاحِبِهِم مِّن جِنَّةٍ ۚ إِنْ هُوَ إِلَّا نَذِيرٌ مُّبِينٌ ﴿184﴾

سورۃالأعراف آیت 184

کیاانہوں نے کبھی غور نہیں کیا؟۔کہ ان کے ساتھی (محمدؐ) کوذراسا بھی جنون نہیں ہے۔وہ توصاف صاف آگاہی دینے والا ہے۔

أَوَلَمْ يَنظُرُواْ فِى مَلَكُوتِ ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلْأَرْضِ وَمَا خَلَقَ ٱللَّهُ مِن شَىْءٍ وَأَنْ عَسَىٰٓ أَن يَكُونَ قَدِ ٱقْتَرَبَ أَجَلُهُمْ ۖ فَبِأَىِّ حَدِيثٍۭ بَعْدَهُۥ يُؤْمِنُونَ ﴿185﴾

سورۃالأعراف آیت 185

اور کیاان لوگوں نے آسمانوں وزمین کی بادشاہت اور ان چیزوں میں جو چیزیں اللہ نے پیدا کی ہیں کبھی غور سے نہیں دیکھا؟۔اور یہ بھی تو ممکن ہے کہ ان کی موت بالکل قریب ہی ہو۔پھر یہ لوگ اس (قرآن) کے بعد اور کونسا کلام ہے جس پر ایمان لائیں گے؟۔

إِنَّ رَبَّكُمُ ٱللَّهُ ٱلَّذِى خَلَقَ ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلْأَرْضَ فِى سِتَّةِ أَيَّامٍ ثُمَّ ٱسْتَوَىٰ عَلَى ٱلْعَرْشِ ۖ يُدَبِّرُ ٱلْأَمْرَ ۖ مَا مِن شَفِيعٍ إِلَّا مِنۢ بَعْدِ إِذْنِهِۦ ۚ ذَٰلِكُمُ ٱللَّهُ رَبُّكُمْ فَٱعْبُدُوهُ ۚ أَفَلَا تَذَكَّرُونَ ﴿3﴾

سورۃیونس آیت 3

بلا شبہ تمہارا رب اللہ ہی تو ہے جس نے آسمان و زمین چھ دن میں بنائے پھر عرش پر مستوی ہو گیا ۔وہی ہر کام کا انتظام کرتا ہے کوئی بھی اس کی اجازت کے بغیر سفارش کرنے والا نہیں ہے۔یہی اللہ تمہارا رب ہے پس اسی کی عبادت کرو۔کیا پھر تم غور و فکر سے نصیحت حاصل نہیں کرتے ؟۔

إِنَّمَا مَثَلُ ٱلْحَيَوٰةِ ٱلدُّنْيَا كَمَآءٍ أَنزَلْنَٰهُ مِنَ ٱلسَّمَآءِ فَٱخْتَلَطَ بِهِۦ نَبَاتُ ٱلْأَرْضِ مِمَّا يَأْكُلُ ٱلنَّاسُ وَٱلْأَنْعَٰمُ حَتَّىٰٓ إِذَآ أَخَذَتِ ٱلْأَرْضُ زُخْرُفَهَا وَٱزَّيَّنَتْ وَظَنَّ أَهْلُهَآ أَنَّهُمْ قَٰدِرُونَ عَلَيْهَآ أَتَىٰهَآ أَمْرُنَا لَيْلًا أَوْ نَهَارًا فَجَعَلْنَٰهَا حَصِيدًا كَأَن لَّمْ تَغْنَ بِٱلْأَمْسِ ۚ كَذَٰلِكَ نُفَصِّلُ ٱلْءَايَٰتِ لِقَوْمٍ يَتَفَكَّرُونَ ﴿24﴾

سورۃ یونس آیت 24

البتہ دنیا کی زندگی کی مثال بس بارش کی سی ہے کہ اسے ہم نے آسمان سے برسایا پھر زمین سے وہ نباتات پیدا ہوئیں جسے انسان اور جانور کھاتے ہیں۔یہاں تک کہ جب زمین اپنی زینت و آرائش سے خوب آراستہ ہو گئی اور زمین والوں نے خیال کیا کہ وہ اس پر پوری طرح قدرت رکھتے ہیں۔تو اس پر دن یا رات میں ہمارا حکم (آفت) آپڑا تو ہم نے اسے کاٹ کر ایسے صاف کر دیا۔کہ گویا کل وہاں کچھ بھی نہ تھا۔اسی طرح ہم (اپنی قدرت کی) نشانیوں کو ان لوگوں کے لئے کھول کھول کر واضح کرتے ہیں۔جو غور و فکر کرتے ہیں۔

قُلْ أَرَءَيْتُمْ إِنْ أَتَىٰكُمْ عَذَابُهُۥ بَيَٰتًا أَوْ نَهَارًا مَّاذَا يَسْتَعْجِلُ مِنْهُ ٱلْمُجْرِمُونَ﴿50﴾

سورۃ یونس آیت 50

کہہ دو بھلا غور تو کرو۔ اگر تم پر اس کا عذاب رات کو یا دن دہاڑے آجائے تو اس عذاب میں کون سی چیز ایسی (بھلائی والی) ہے کہ مجرم لوگ اس کو جلدی مانگ رہے ہیں۔

قُلْ أَرَءَيْتُم مَّآ أَنزَلَ ٱللَّهُ لَكُم مِّن رِّزْقٍ فَجَعَلْتُم مِّنْهُ حَرَامًا وَحَلَٰلًا قُلْ ءَآللَّهُ أَذِنَ لَكُمْ ۖ أَمْ عَلَى ٱللَّهِ تَفْتَرُونَ﴿59﴾

سورۃ یونس آیت 59

کہہ دو بھلا غور تو کرو کہ اللہ نے تمہارے لئے جو رزق اتارا ہے۔ اس میں سے تم نے (اپنے طور پر) بعض کو حرام اور بعض کو حلال کر لیا ہے۔ پوچھو کہ کیا اللہ نے تمہیں اجازت دی ہے یا تم لوگ اللہ پر جھوٹ گھڑ لیتے ہو؟۔

هُوَ ٱلَّذِى جَعَلَ لَكُمُ ٱلَّيْلَ لِتَسْكُنُوا۟ فِيهِ وَٱلنَّهَارَ مُبْصِرًا ۚ إِنَّ فِى ذَٰلِكَ لَءَايَٰتٍ لِّقَوْمٍ يَسْمَعُونَ﴿67﴾

سورۃ یونس آیت 67

وہ (اللہ) ہی تو ہے جس نے تمہارے لئے رات بنائی تاکہ اس میں آرام کرو اور دن (کام کاج کرنے کو) روشنی والا بنادیا۔ بیشک اس میں بھی ان لوگوں کے لئے نشانیاں ہیں جو (بات کو غور سے) سنتے ہیں۔

قُلِ ٱنظُرُواْ مَاذَا فِى ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلْأَرْضِ ۚ وَمَا تُغْنِى ٱلْـَٔايَٰتُ وَٱلنُّذُرُ عَن قَوْمٍ لَّا يُؤْمِنُونَ ﴿101﴾

سورۃ یونس آیت 101

کہہ دو غور سے دیکھو تو آسمانوں اور زمین میں (سمجھنے والوں کے لئے) کیا کچھ موجود ہے؟۔ مگر جو لوگ ایمان نہیں رکھتے ان کو تو نشانیاں اور ڈراوے کوئی فائدہ نہیں دیتے۔

۞ مَثَلُ ٱلْفَرِيقَيْنِ كَٱلْأَعْمَىٰ وَٱلْأَصَمِّ وَٱلْبَصِيرِ وَٱلسَّمِيعِ ۚ هَلْ يَسْتَوِيَانِ مَثَلًا ۚ أَفَلَا تَذَكَّرُونَ ﴿24﴾ ع2

سورۃ ہود آیت 24

دو فریقوں کی مثال ایسے ہے جیسے ایک اندھا و بہرا ہو اور دوسرا دیکھتا و سنتا۔ کیا دونوں کا حال برابر ہو سکتا ہے۔ کیا پھر تم غور و فکر سے نصیحت حاصل نہیں کرتے؟۔

وَيَٰقَوْمِ مَن يَنصُرُنِى مِنَ ٱللَّهِ إِن طَرَدتُّهُمْ ۚ أَفَلَا تَذَكَّرُونَ ﴿30﴾

سورۃ ہود آیت 30

اور اے میری قوم اگر میں انہیں نکال دوں۔ تو کون ہے جو اللہ سے مجھے چھڑا سکتا ہے۔ کیا پھر تم غور و فکر سے نصیحت حاصل نہیں کرتے؟۔

وَهُوَ ٱلَّذِى مَدَّ ٱلْأَرْضَ وَجَعَلَ فِيهَا رَوَٰسِىَ وَأَنْهَٰرًا ۖ وَمِن كُلِّ ٱلثَّمَرَٰتِ جَعَلَ فِيهَا زَوْجَيْنِ ٱثْنَيْنِ ۖ يُغْشِى ٱلَّيْلَ ٱلنَّهَارَ ۚ إِنَّ فِى ذَٰلِكَ لَءَايَٰتٍ لِّقَوْمٍ يَتَفَكَّرُونَ ﴿3﴾

سورۃ الرعد آیت 3

اور وہ (اللہ) ہی تو ہے جس نے زمین کو پھیلا دیا اور اس میں پہاڑ اور دریا بنا دیئے۔ اور ہر طرح کے میووں کی دو دو قسمیں بنا دیں۔ وہی رات کو دن سے ڈھانپ دیتا ہے۔ بیشک اس میں غور و فکر کرنے والوں کے لئے بہت سی نشانیاں ہیں۔

أَلَمْ تَرَ أَنَّ ٱللَّهَ خَلَقَ ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلْأَرْضَ بِٱلْحَقِّ ۚ إِن يَشَأْ يُذْهِبْكُمْ وَيَأْتِ بِخَلْقٍ جَدِيدٍ ﴿19﴾ وَمَا ذَٰلِكَ عَلَى ٱللَّهِ بِعَزِيزٍ ﴿20﴾

سورۃ ابراہیم آیت ۱۹۔۲۰

کیا تم دیکھتے بھالتے نہیں کہ اللہ نے آسمانوں و زمین کو تدبیر و حکمت کے ساتھ پیدا کیا ہے؟۔ اگر وہ چاہے تو تمہیں نابود کر دے اور کوئی نئی مخلوق لے آئے۔ اور یہ کام اللہ پر کچھ بھی مشکل نہیں۔

أَلَمْ تَرَ كَيْفَ ضَرَبَ ٱللَّهُ مَثَلًا كَلِمَةً طَيِّبَةً كَشَجَرَةٍ طَيِّبَةٍ أَصْلُهَا ثَابِتٌ وَفَرْعُهَا فِى ٱلسَّمَآءِ ﴿24﴾ تُؤْتِىٓ أُكُلَهَا كُلَّ حِينٍۭ بِإِذْنِ رَبِّهَا ۗ وَيَضْرِبُ ٱللَّهُ ٱلْأَمْثَالَ لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُونَ ﴿25﴾ وَمَثَلُ كَلِمَةٍ خَبِيثَةٍ كَشَجَرَةٍ خَبِيثَةٍ ٱجْتُثَّتْ مِن فَوْقِ ٱلْأَرْضِ مَا لَهَا مِن قَرَارٍ ﴿26﴾

سورۃ ابراہیم آیت 24

کیا تم نے نہیں غور کیا کہ اللہ نے کیسے طیب و پاک بات کی ایک مثال بیان کی ہے؟۔ جیسے کہ پاکیزہ (توحیدی) درخت جس کی جڑ (بہت گہری) ثابت قدم اور اس کی شاخیں آسمان میں (خوب پھلتی پھولتی) ہیں۔ (جو) اپنے رب کے حکم سے ہر وقت اپنا پھل (ثمرہ) لاتا رہتا ہے۔ اور اللہ بنی نوع انسان کے لئے (ایسی) مثالیں بیان کرتا ہے تاکہ وہ غور و فکر سے نصیحت حاصل کریں۔ اور خبیث بات کی مثال ایک خبیث (کفریہ و شرکیہ) درخت کی سی ہے۔ جو زمین کے اوپر سے ہی اکھاڑ لیا جائے اسے ذرا بھی استحکام نہ ہو۔

إِنَّ فِى ذَٰلِكَ لَـَٔايَٰتٍ لِّلْمُتَوَسِّمِينَ ﴿75﴾

سورۃ الحجر آیت 75

بیشک اس (واقعے) میں گہرائی سے غور و فکر کرنے والوں کے لئے کے لئے بڑی نشانیاں ہیں۔

يُنۢبِتُ لَكُم بِهِ ٱلزَّرْعَ وَٱلزَّيْتُونَ وَٱلنَّخِيلَ وَٱلْأَعْنَٰبَ وَمِن كُلِّ ٱلثَّمَرَٰتِ ۗ إِنَّ فِى ذَٰلِكَ لَـَٔايَةً لِّقَوْمٍ يَتَفَكَّرُونَ ﴿11﴾

سورۃ النحل آیت 11

اسی پانی سے وہ (اللہ جل شانہ) تمہارے لئے کھیتی۔اور زیتوں۔اور کھجوریں۔اور انگور۔اور ہر طرح کے میوے اگا دیتا ہے۔بیشک اس میں غور و فکر کرنے والوں کے لئے (اللہ کی قدرت کی) یقیناً بڑی نشانی ہے۔

أَفَمَن يَخْلُقُ كَمَن لَّا يَخْلُقُ ۗ أَفَلَا تَذَكَّرُونَ ﴿17﴾

سورۃ النحل آیت 17

توجو (اللہ اتنی ساری مخلوقات) پیدا کرے کیا وہ اس کی مانند ہے جو کچھ بھی پیدا نہ کرسکے؟۔ کیا پھر تم غور و فکر سے نصیحت حاصل نہیں کرتے؟۔

بِٱلْبَيِّنَٰتِ وَٱلزُّبُرِ ۗ وَأَنزَلْنَآ إِلَيْكَ ٱلذِّكْرَ لِتُبَيِّنَ لِلنَّاسِ مَا نُزِّلَ إِلَيْهِمْ وَلَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُونَ ﴿44﴾

سورۃ النحل آیت 44

ہم نے ان (سولوں) کو دلائل اور کتابیں دے کر بھیجا تھا اور ہم نے تمہاری طرف بھی الذکر (قرآن) نازل کیا ہے۔ تاکہ بنی نوع انسان کے لئے وہ (سارے احکام) وضاحت سے بیان کر دو جو ان کی طرف نازل کیے گئے ہیں۔ اور تاکہ وہ (خود بھی) غور و فکر کر لیں۔

أَوَلَمْ يَرَوْا۟ إِلَىٰ مَا خَلَقَ ٱللَّهُ مِن شَىْءٍ يَتَفَيَّؤُا۟ ظِلَٰلُهُۥ عَنِ ٱلْيَمِينِ وَٱلشَّمَآئِلِ سُجَّدًا لِّلَّهِ وَهُمْ دَٰخِرُونَ ﴿48﴾

سورۃ النحل آیت 48

کیاان لوگوں نے کبھی اللہ کی مخلوقات میں سے ایسی چیزوں کو نہیں دیکھا (یعنی ان پر غور نہیں کیا)۔ جن کے سائے دائیں اور بائیں سے جھکے چلے جاتے ہیں۔اور نہایت عاجزی سے اللہ کے حضور سجدہ کرتے رہتے ہیں۔

وَٱللَّهُ أَنزَلَ مِنَ ٱلسَّمَآءِ مَآءً فَأَحْيَا بِهِ ٱلْأَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَآ ۚ إِنَّ فِى ذَٰلِكَ لَـَٔايَةً لِّقَوْمٍ يَسْمَعُونَ ﴿65﴾ ع8

سورۃ النحل آیت 65

اور اللہ ہی نے آسمان سے پانی برسایا پھر اس سے زمین کو اس کے مرنے کے بعد زندہ کر دیا۔ بیشک اس میں ان لوگوں کے لئے یقیناً بڑی نشانی ہے جو غور سے (حق کو) سنتے ہیں۔

وَإِنَّ لَكُمْ فِى ٱلْأَنْعَٰمِ لَعِبْرَةً ۖ نُّسْقِيكُم مِّمَّا فِى بُطُونِهِۦ مِنۢ بَيْنِ فَرْثٍ وَدَمٍ لَّبَنًا خَالِصًا سَآئِغًا لِّلشَّٰرِبِينَ ﴿66﴾

سورۃ النحل آیت 66

اور بیشک تمہارے لئے مویشیوں میں بھی عبرت (یعنی غور و فکر کا مقام) ہے۔ کہ ہم ان کے پیٹوں میں جو خون اور گوبر ہے اس کے درمیان سے تم کو خالص دودھ نکال کر پلاتے ہیں جو پینے والوں کے لئے بہت خوشگوار ہوتا ہے۔

ثُمَّ كُلِى مِن كُلِّ ٱلثَّمَرَٰتِ فَٱسْلُكِى سُبُلَ رَبِّكِ ذُلُلًا ۚ يَخْرُجُ مِنۢ بُطُونِهَا شَرَابٌ مُّخْتَلِفٌ أَلْوَٰنُهُۥ فِيهِ شِفَآءٌ لِّلنَّاسِ ۗ إِنَّ فِى ذَٰلِكَ لَءَايَةً لِّقَوْمٍ يَتَفَكَّرُونَ ﴿69﴾

سورۃ النحل آیت 69

پھر ہر قسم کے میووں سے کھاتی رہ اور اپنے رب کے ہموار کردہ آسان راستوں پر چلتی رہ۔ اس کے پیٹ سے پینے کی چیز نکلتی ہے جس کے مختلف رنگ ہوتے ہیں جس میں بنی نوع انسان (کی کئی بیماریوں) کے لئے شفا ہے۔ بیشک اس میں بھی ان لوگوں کے لئے یقیناً بڑی نشانی ہے جو غور و فکر کرتے ہیں۔

۞ إِنَّ ٱللَّهَ يَأْمُرُ بِٱلْعَدْلِ وَٱلْإِحْسَٰنِ وَإِيتَآئِ ذِى ٱلْقُرْبَىٰ وَيَنْهَىٰ عَنِ ٱلْفَحْشَآءِ وَٱلْمُنكَرِ وَٱلْبَغْىِ ۚ يَعِظُكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُونَ ﴿90﴾

سورۃ النحل آیت ۹۰

https://quranexcel.com

بیشک اللہ انصاف کرنے اور بھلائی کرنے اور قرابتداروں کو (ان کا حق) دینے کا حکم دیتا ہے اور بے حیائی اور برائی اور ظلم وزیادتی سے منع کرتا ہے۔(اور) تمہیں نصیحت کرتا ہے تاکہ تم غور وفکر سے نصیحت حاصل کرلو۔

أَمْ أَمِنتُمْ أَن يُعِيدَكُمْ فِيهِ تَارَةً أُخْرَىٰ فَيُرْسِلَ عَلَيْكُمْ قَاصِفًا مِّنَ ٱلرِّيحِ فَيُغْرِقَكُم بِمَا كَفَرْتُمْ ۙ ثُمَّ لَا تَجِدُوا۟ لَكُمْ عَلَيْنَا بِهِۦ تَبِيعًا ﴿69﴾

سورۃ الاسراء آیت 69

یا تم اس بات سے بالکل بے فکر ہو گئے ہو۔ کہ وہ دوبارہ تمہیں پھر دریا میں لے جائے پھر تم پر ہوا کا سخت طوفان بھیج کر تمہاری ناشکری کے سبب تمہیں غرق کردے۔ پھر اس (غرقاب) کی ہم سے کوئی بازپرس کرنے والا بھی نہ پاؤگے۔

وَٱتَّخَذُوا۟ مِن دُونِ ٱللَّهِ ءَالِهَةً لِّيَكُونُوا۟ لَهُمْ عِزًّا ﴿81﴾ كَلَّا ۚ سَيَكْفُرُونَ بِعِبَادَتِهِمْ وَيَكُونُونَ عَلَيْهِمْ ضِدًّا ﴿82﴾ ع5 أَلَمْ تَرَ أَنَّآ أَرْسَلْنَا ٱلشَّيَٰطِينَ عَلَى ٱلْكَٰفِرِينَ تَؤُزُّهُمْ أَزًّا ﴿83﴾ فَلَا تَعْجَلْ عَلَيْهِمْ ۖ إِنَّمَا نَعُدُّ لَهُمْ عَدًّا ﴿84﴾ ج

سورۃ مریم آیت ۸۱ تا ۸۴

اور انہوں نے اللہ کو چھوڑ کر اور عبادت کیے جانے والے (معبود) بنا لئے تاکہ وہ ان کے لئے موجبِ اعزاز و توقیر ہوں۔ ہر گز نہیں !۔ وہ (خود ساختہ معبود) عنقریب ہی ان کی عبادت کا انکار کر دیں گے اور ان کے دشمن و مخالف ہو جائیں گے۔ کیا تم دیکھتے بھالتے نہیں کہ ہم نے شیطانوں کو کافروں پر کھلے عام چھوڑ رکھا ہے جو انہیں برابر اکساتے ہی رہتے ہیں؟۔ پس تم ان کے لئے عذاب کی جلدی نہ کرو البتہ ہم تو خود بس ان کے (بقیہ) دن گن رہے ہیں۔

وَأَنَا ٱخْتَرْتُكَ فَٱسْتَمِعْ لِمَا يُوحَىٰٓ ﴿13﴾

سورۃ طٰہٰ آیت 13

اور میں نے تمہیں (رسالت کے لئے) چن لیا ہے پس جو کچھ وحی کی جائے اسے غور سے سن لو۔

فَلَا يَصُدَّنَّكَ عَنْهَا مَن لَّا يُؤْمِنُ بِهَا وَٱتَّبَعَ هَوَىٰهُ فَتَرْدَىٰ ﴿16﴾

سورۃ طٰہٰ آیت 16

جو اس پر ایمان نہ رکھتا ہو اور اپنی ہی خواہش چلتا ہو کہیں وہ شخص تمہیں اس (قیامت) کی فکر سے روک نہ دے ورنہ تم تباہ ہو جاؤ گے۔

أَوَلَمْ يَرَ ٱلَّذِينَ كَفَرُوٓاْ أَنَّ ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلْأَرْضَ كَانَتَا رَتْقًا فَفَتَقْنَٰهُمَا ۖ وَجَعَلْنَا مِنَ ٱلْمَآءِ كُلَّ شَىْءٍ حَىٍّ ۖ أَفَلَا يُؤْمِنُونَ ﴿30﴾

سورۃ الأنبیاء آیت 30

کیا کافر اس بات پر غور نہیں کرتے کہ آسمان اور زمین دونوں ملے ہوئے تھے پھر ہم نے ان دونوں کو جدا جدا کر دیا۔ اور ہم نے ہر جاندار چیز کو پانی سے بنایا ہے۔ کیا پھر بھی یہ لوگ ایمان نہیں لاتے؟۔

أَلَمْ تَرَ أَنَّ ٱللَّهَ يَسْجُدُ لَهُۥ مَن فِى ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَمَن فِى ٱلْأَرْضِ وَٱلشَّمْسُ وَٱلْقَمَرُ وَٱلنُّجُومُ وَٱلْجِبَالُ وَٱلشَّجَرُ وَٱلدَّوَآبُّ وَكَثِيرٌ مِّنَ ٱلنَّاسِ ۖ وَكَثِيرٌ حَقَّ عَلَيْهِ ٱلْعَذَابُ ۗ وَمَن يُهِنِ ٱللَّهُ فَمَا لَهُۥ مِن مُّكْرِمٍ ۚ إِنَّ ٱللَّهَ يَفْعَلُ مَا يَشَآءُ ۩ ﴿18﴾

سورۃ الحج آیت 18

کیا تم نے نہیں دیکھا غور کیا کہ جو بھی آسمانوں میں ہے اور جو کوئی بھی زمین میں ہے۔ اور سورج۔ اور چاند۔ اور ستارے۔ اور پہاڑ۔ اور درخت۔ اور چار پائے۔ اور بہت سے انسان بھی اللہ ہی کو سجدہ کرتے ہیں۔ اور بہت سے ایسے ہیں کہ (غیر اللہ کو سجدہ کرنے کی وجہ سے) جن پر عذاب مقرر ہو چکا ہے۔ اور جسے اللہ ذلیل ہونے دیتا ہے پھر اسے کوئی عزت نہیں دے سکتا۔ بیشک اللہ جو چاہتا ہے کر گزرتا ہے۔

أَلَمْ تَرَ أَنَّ ٱللَّهَ أَنزَلَ مِنَ ٱلسَّمَآءِ مَآءً فَتُصْبِحُ ٱلْأَرْضُ مُخْضَرَّةً ۗ إِنَّ ٱللَّهَ لَطِيفٌ خَبِيرٌ ﴿63﴾ ج

سورۃ الحج آیت ٦٢

کیا تم دیکھتے بھالتے نہیں کہ اللہ آسمان سے پانی برساتا ہے تو زمین سرسبز وشاداب ہو جاتی ہے؟۔ بیشک اللہ باریک بین (اور) بڑا ہی خبر رکھنے والا ہے۔

يَٰٓأَيُّهَا ٱلنَّاسُ ضُرِبَ مَثَلٌ فَٱسْتَمِعُوا۟ لَهُۥ ۚ ج إِنَّ ٱلَّذِينَ تَدْعُونَ مِن دُونِ ٱللَّهِ لَن يَخْلُقُوا۟ ذُبَابًا وَلَوِ ٱجْتَمَعُوا۟ لَهُۥ ۖ وَإِن يَسْلُبْهُمُ ٱلذُّبَابُ شَيْـًٔا لَّا يَسْتَنقِذُوهُ مِنْهُ ۚ ج ضَعُفَ ٱلطَّالِبُ وَٱلْمَطْلُوبُ ﴿73﴾

سورۃ الحج آیت 73

اے بنی نوع انسان !۔ ایک مثال بیان کی جاتی ہے۔ اسے غور سے سنو کہ بیشک اللہ کو چھوڑ کر جن سے تم دعائیں مانگتے ہو وہ ایک مکھی بھی نہیں بنا سکتے۔ اگرچہ اس کے لئے وہ سارے جمع بھی ہو جائیں ۔ (مکھی بنانا تو بہت دور کی بات ہے) اور اگر مکھی ان سے کوئی چیز چھین کر لے جائے۔ تو اسے چھڑا بھی نہیں سکتے۔ عابد اور معبود دونوں ہی گئے گزرے ہیں۔

أَفَلَمْ يَدَّبَّرُواْ ٱلْقَوْلَ أَمْ جَآءَهُم مَّا لَمْ يَأْتِ ءَابَآءَهُمُ ٱلْأَوَّلِينَ ﴿68﴾ز

سورۃالمؤمنون آیت 68

کیاانہوں نے اس کلام پر کبھی غور نہیں کیا۔ یا (کیا) ان کے پاس کوئی ایسی (انوکھی) بات آ گئی ہے جو ان کے پرانے باپ دادا کے پاس نہیں آئی تھی؟۔

قُل لِّمَنِ ٱلْأَرْضُ وَمَن فِيهَآ إِن كُنتُمْ تَعْلَمُونَ ﴿84﴾ سَيَقُولُونَ لِلَّهِ ۚ قُلْ أَفَلَا تَذَكَّرُونَ ﴿85﴾

سورۃالمؤمنون آیت 85

پوچھو کہ یہ زمین اور جو کچھ بھی اس میں ہے سب کس کا ہے اگر تم جانتے ہو؟۔ (جھٹ سے) کہہ دیں گے کہ سب اللہ کا ہے۔ پوچھو پھر تم (سنجیدگی سے) غور کرتے ہوئے نصیحت حاصل کیوں نہیں کرتے؟۔

۞ سُورَةٌ أَنزَلْنَٰهَا وَفَرَضْنَٰهَا وَأَنزَلْنَا فِيهَآ ءَايَٰتٍۭ بَيِّنَٰتٍ لَّعَلَّكُمْ تَذَكَّرُونَ ﴿1﴾

سورۃالنور آیت ا

ایک سورت ہے جسے ہم نے نازل کیا ہے اور اس کے احکام کو ہم نے فرض کر دیا ہے۔ اور ہم نے اس میں صاف واضح آیات نازل کی ہیں تاکہ تم غور و فکر کرتے ہوئے نصیحت حاصل کرلو۔

يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُواْ لَا تَدۡخُلُواْ بُيُوتًا غَيۡرَ بُيُوتِكُمۡ حَتَّىٰ تَسۡتَأۡنِسُواْ وَتُسَلِّمُواْ عَلَىٰٓ أَهۡلِهَاۚ ذَٰلِكُمۡ خَيۡرٞ لَّكُمۡ لَعَلَّكُمۡ تَذَكَّرُونَ ﴿27﴾

سورۃالنور آیت ۲۷

اے ایمان والو!۔ اپنے گھروں کے علاوہ دوسروں کے گھروں میں داخل نہ ہوا کرو جب تک کہ اجازت نہ لے لو اور گھر والوں پر سلام نہ کرلو۔ یہ تمہارے لئے بہتر ہے تاکہ تم نصیحت غور و فکر کرتے ہوئے نصیحت حاصل کرو۔

أَلَمۡ تَرَ أَنَّ ٱللَّهَ يُسَبِّحُ لَهُۥ مَن فِي ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلۡأَرۡضِ وَٱلطَّيۡرُ صَٰٓفَّٰتٖۖ كُلّٞ قَدۡ عَلِمَ صَلَاتَهُۥ وَتَسۡبِيحَهُۥۗ وَٱللَّهُ عَلِيمُۢ بِمَا يَفۡعَلُونَ ﴿41﴾

سورۃالنور آیت ۴۱

کیا تم دیکھتے بھالتے نہیں کہ آسمانوں وزمین کے رہنے والے سب اور پر پھیلائے اڑنے والے پرندے بھی اللہ ہی کی تسبیح (یعنی شانِ ربِ العلیم کے اوصاف وکلمات) بیان کرتے ہیں؟۔یقیناً ہر کوئی اپنی نماز اور تسبیح سے اچھی طرح واقف ہے۔اور اللہ ہی سب کچھ جانتا ہے جو کچھ وہ کرتے ہیں۔

أَلَمْ تَرَ أَنَّ ٱللَّهَ يُزْجِى سَحَابًا ثُمَّ يُؤَلِّفُ بَيْنَهُۥ ثُمَّ يَجْعَلُهُۥ رُكَامًا فَتَرَى ٱلْوَدْقَ يَخْرُجُ مِنْ خِلَٰلِهِۦ وَيُنَزِّلُ مِنَ ٱلسَّمَآءِ مِن جِبَالٍ فِيهَا مِنۢ بَرَدٍ فَيُصِيبُ بِهِۦ مَن يَشَآءُ وَيَصْرِفُهُۥ عَن مَّن يَشَآءُ ۖ يَكَادُ سَنَا بَرْقِهِۦ يَذْهَبُ بِٱلْأَبْصَٰرِ ﴿43﴾

سورۃالنور آیت ۴۳

کیا تم دیکھتے بھالتے نہیں کہ اللہ ہی بادلوں کو چلاتا ہے پھر ان کو آپس میں ملا بھی دیتا ہے پھر ان کو تہ بہ تہ کثیف کر دیتا ہے پھر تم دیکھتے ہو کہ بادلوں میں سے بارش نکلتی ہے۔اور آسمان میں جو اولوں کے پہاڑ ہیں ان سے اولے برساتا ہے۔تو انہیں جس پر چاہتا ہے برسا دیتا ہے اور جس سے چاہتا ہے روک رکھتا ہے؟۔اس کی بجلی کی ایسی چمک کہ قریب ہے آنکھوں (کی بینائی) کو اُچک لے جائے۔

أَلَمْ تَرَ إِلَىٰ رَبِّكَ كَيْفَ مَدَّ ٱلظِّلَّ وَلَوْ شَآءَ لَجَعَلَهُۥ سَاكِنًا ثُمَّ جَعَلْنَا ٱلشَّمْسَ عَلَيْهِ دَلِيلًا ﴿45﴾

سورۃالفرقان آیت ۴۵

کیاتم اپنے رب کی (قدرت) کی طرف دیکھتے بھالتے نہیں کہ کیسے وہ سائے کو پھیلادیتاہے؟اوراگروہ چاہتاتواسے ساکن بنادیتا۔پھرہم نے سورج کواس پردلیل بنادیا۔

وَهُوَ ٱلَّذِى جَعَلَ ٱلَّيْلَ وَٱلنَّهَارَ خِلْفَةً لِّمَنْ أَرَادَ أَن يَذَّكَّرَ أَوْ أَرَادَ شُكُورًا ﴿62﴾

سورۃالفرقان آیت 62

اور وہ (اللہ) ہی توہے جس نے رات اور دن یکے بعد دیگرے آنے جانے والے بنادیئے یہ (باتیں) اس کے لئے ہیں جو غوروفکر کرکے نصیحت حاصل کرناچاہے یاشکراداکرناچاہے۔

وَٱلَّذِينَ إِذَا ذُكِّرُواْ بِـَٔايَٰتِ رَبِّهِمْ لَمْ يَخِرُّواْ عَلَيْهَا صُمًّا وَعُمْيَانًا ﴿73﴾

سورۃالفرقان آیت 73

اور وہ لوگ کہ جب انہیں ان کے رب کی آیات سے نصیحت کی جاتی ہے تووہ ان پر بہرے اور اندھے ہوکر گر نہیں پڑتے (بلکہ غوروفکر کرتے ہیں)۔

لَعَلَّكَ بَٰخِعٌ نَّفْسَكَ أَلَّا يَكُونُواْ مُؤْمِنِينَ ﴿3﴾

سورۃالشعراء آیت 3

(اے نبیؐ) شاید تم اس (فکر و غم) سے اپنے آپ کو ہلاک کردوگے کہ یہ لوگ ایمان نہیں لاتے۔

قَالَ هَلْ يَسْمَعُونَكُمْ إِذْ تَدْعُونَ﴿72﴾لا أَوْ يَنفَعُونَكُمْ أَوْ يَضُرُّونَ﴿73﴾ قَالُواْ بَلْ وَجَدْنَآ ءَابَآءَنَا كَذَٰلِكَ يَفْعَلُونَ﴿74﴾ قَالَ أَفَرَءَيْتُم مَّا كُنتُمْ تَعْبُدُونَ﴿75﴾لا أَنتُمْ وَءَابَآؤُكُمُ ٱلْأَقْدَمُونَ﴿76﴾ز صلے فَإِنَّهُمْ عَدُوٌّ لِّىٓ إِلَّا رَبَّ ٱلْعَٰلَمِينَ﴿77﴾لا

سورۃالشعراء آیت ۷۲ تا ۷۷

(ابراہیمؑ نے) کہا کہ کیا جب تم ان سے دعائیں مانگتے ہو تو کیا وہ تمہاری بات سنتے ہیں؟۔ یا تمہیں کچھ فائدہ دے سکتے ہیں یا نقصان پہنچا سکتے ہیں؟۔ انہوں نے کہا کہ (نہیں) بلکہ ہم نے تو اپنے باپ دادا کو بھی ایسے ہی کرتے پایا ہے۔ (ابراہیمؑ نے) کہا کہ کیا تم نے کبھی غور کیا کہ جن کی تم عبادت کرتے رہے ہو۔ تم بھی اور تمہارے پہلے گزرے باپ دادا بھی۔ پس سارے جہانوں کے رب کے علاوہ بیشک وہ سب میرے دشمن ہیں۔

وَٱلشُّعَرَآءُ يَتَّبِعُهُمُ ٱلْغَاوُۥنَ﴿224﴾ط أَلَمْ تَرَ أَنَّهُمْ فِى كُلِّ وَادٍ يَهِيمُونَ﴿225﴾لا وَأَنَّهُمْ يَقُولُونَ مَا لَا يَفْعَلُونَ﴿226﴾لا

سورۃ الشعراء آیت ۲۲۴ تا ۲۲۶

اور جو شعراء ہیں ان کی پیروی بھی بہکے ہوئے لوگ ہی کیا کرتے ہیں۔ کیا تم نے دیکھا غور نہیں کیا کہ وہ تو ہر وادی میں آوارہ و سر گرداں پھرا کرتے ہیں؟۔ اور یقیناً وہ ایسی باتیں کہتے ہیں جو کر ہی نہیں سکتے۔

أَمَّن يُجِيبُ ٱلْمُضْطَرَّ إِذَا دَعَاهُ وَيَكْشِفُ ٱلسُّوٓءَ وَيَجْعَلُكُمْ خُلَفَآءَ ٱلْأَرْضِ ۗ أَءِلَٰهٌ مَّعَ ٱللَّهِ ۚ قَلِيلًا مَّا تَذَكَّرُونَ ﴿62﴾ ط

سورۃ النمل آیت ۶۲

وہ کون ہے جو مضطرب کی دعا و التجا کو قبول کرتے ہوئے پورا کرتا ہے جب وہ اسے پکارتا ہے اور (پھر) اس کی مشکل و تکلیف کو دور کر دیتا ہے اور تمہیں زمین میں (پہلے لوگوں کا) جانشین بھی بناتا ہے؟۔ تو کیا اللہ کے ساتھ اور بھی کوئی عبادت کیے جانے والا (معبود) ہے؟۔ (ہر گز نہیں) بلکہ تم لوگ بہت ہی کم غور و فکر کرتے ہوئے نصیحت قبول کرتے ہو۔

حَتَّىٰٓ إِذَا جَآءُو قَالَ أَكَذَّبْتُم بِـَٔايَٰتِى وَلَمْ تُحِيطُوا۟ بِهَا عِلْمًا أَمَّاذَا كُنتُمْ تَعْمَلُونَ ﴿84﴾ وَوَقَعَ ٱلْقَوْلُ عَلَيْهِم بِمَا ظَلَمُوا۟ فَهُمْ لَا يَنطِقُونَ ﴿85﴾ أَلَمْ يَرَوْا۟ أَنَّا جَعَلْنَا ٱلَّيْلَ لِيَسْكُنُوا۟ فِيهِ وَٱلنَّهَارَ مُبْصِرًا ۚ إِنَّ فِى ذَٰلِكَ لَـَٔايَٰتٍ لِّقَوْمٍ يُؤْمِنُونَ ﴿86﴾

سورۃ النمل آیت ۸۴ تا ۸۶

یہاں تک کہ جب وہ (سارے) آ جائیں گے تو ارشادِ باری ہوگا۔ کیا تم لوگوں نے میری ان آیات کو بغیر کسی (غور و فکر اور بغیر کسی) علمی دسترس کے ہی جھوٹا قرار دے دیا تھا یا (پھر) وہ اور کیا تھا جو تم کیا کرتے تھے؟۔ اور ان لوگوں کے ظلم کرنے کی وجہ سے ان پر (عذاب کا وعدہ) پورا ہو کر رہے گا پس وہ کچھ بھی نہ بول پائیں گے۔ کیا وہ دیکھتے بھالتے نہیں کہ ہم نے رات کو اس لئے (تاریک) بنایا کہ اس میں آرام کریں اور دن کو روشن بنایا (کہ اس میں کام کاج کریں)؟۔ بیشک اس میں مومنوں کے لئے (واضح) نشانیاں ہیں۔

وَلَقَدْ ءَاتَيْنَا مُوسَى ٱلْكِتَٰبَ مِنۢ بَعْدِ مَآ أَهْلَكْنَا ٱلْقُرُونَ ٱلْأُولَىٰ بَصَآئِرَ لِلنَّاسِ وَهُدًى وَرَحْمَةً لَّعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُونَ ﴿43﴾

سورۃ القصص آیت ۴۳

اور البتہ یقیناً پہلی امتوں کو ہلاک کرنے کے بعد ہم نے موسیٰؑ کو کتاب دی۔ جو بنی نوع انسان کے لئے سراسر بصیرت اور سرچشمہ ہدایت اور موجبِ رحمت تھی۔ تاکہ وہ (اس سے) غور و فکر کرکے نصیحت حاصل کرلیں۔

وَمَا كُنتَ بِجَانِبِ ٱلطُّورِ إِذْ نَادَيْنَا وَلَٰكِن رَّحْمَةً مِّن رَّبِّكَ لِتُنذِرَ قَوْمًا مَّآ أَتَىٰهُم مِّن نَّذِيرٍ مِّن قَبْلِكَ لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُونَ﴿46﴾

سورۃ القصص آیت ۴۶

اور نہ تم کوہ طور کے دامن میں موجود تھے جب ہم نے (موسیٰؑ کو) آواز دی تھی۔ بلکہ (تجھے بھیجنا) تیرے رب کی طرف سے رحمت ہے تاکہ تم اس قوم کو آگاہ کردو جس کے پاس تم سے پہلے کوئی آگاہ کرنے والا نہیں آیا تاکہ وہ غور و فکر سے نصیحت حاصل کرلیں۔

۞ وَلَقَدْ وَصَّلْنَا لَهُمُ ٱلْقَوْلَ لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُونَ﴿51﴾ط

سورۃ القصص آیت ۵۱

اور البتہ یقیناً ہم مسلسل پے در پے لوگوں کے لئے اپنا کلام (ہدایت) بھیجتے رہے تاکہ وہ غور و فکر سے نصیحت حاصل کرلیں۔

قُلْ أَرَءَيْتُمْ إِن جَعَلَ ٱللَّهُ عَلَيْكُمُ ٱلَّيْلَ سَرْمَدًا إِلَىٰ يَوْمِ ٱلْقِيَٰمَةِ مَنْ إِلَٰهٌ غَيْرُ ٱللَّهِ يَأْتِيكُم بِضِيَآءٍ ۖ أَفَلَا تَسْمَعُونَ﴿71﴾

سورۃ القصص آیت 71

کہہ دو کیا تم نے کبھی دیکھا غور کیا ہے کہ اگر اللہ تم پر قیامت تک لگاتار رات ہی طاری کر دے تو اللہ کے علاوہ کونسا ایسا عبادت کیے جانے والا (معبود) ہے جو تمہارے پاس روشنی لے آئے؟ کیا پھر تم سنتے (سمجھتے) نہیں ہو؟۔

أَوَلَمْ يَرَوْا۟ أَنَّا جَعَلْنَا حَرَمًا ءَامِنًا وَيُتَخَطَّفُ ٱلنَّاسُ مِنْ حَوْلِهِمْ ۚ أَفَبِٱلْبَٰطِلِ يُؤْمِنُونَ وَبِنِعْمَةِ ٱللَّهِ يَكْفُرُونَ ﴿67﴾

سورۃ العنکبوت آیت ٦٧

کیا یہ لوگ دیکھتے بھالتے نہیں کہ ہم نے حرم (یعنی مکہ) کو مقام امن بنا دیا ہے جب کہ اس کے ارد گرد سے لوگ اچک لیے جاتے ہیں۔ کیا (پھر بھی) یہ لوگ باطل پر ایمان رکھتے ہیں اور اللہ کی نعمتوں کی ناشکری کرتے ہیں؟۔

أَوَلَمْ يَتَفَكَّرُوا۟ فِىٓ أَنفُسِهِم ۗ مَّا خَلَقَ ٱللَّهُ ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلْأَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَآ إِلَّا بِٱلْحَقِّ وَأَجَلٍ مُّسَمًّى ۗ وَإِنَّ كَثِيرًا مِّنَ ٱلنَّاسِ بِلِقَآئِ رَبِّهِمْ لَكَٰفِرُونَ ﴿8﴾

سورۃ الروم آیت 8

https://quranexcel.com

کیا اپنے آپ ان لوگوں نے کبھی غور و فکر نہیں کیا؟۔ کہ اللہ نے آسمانوں و زمین کو اور جو کچھ ان دونوں کے درمیان ہے سب کو حکمت سے ایک مقررہ مدت تک کے لئے پیدا کیا ہے۔ اور یقیناً بہت سارے لوگ اپنے رب سے ملنے کے ہی منکر ہیں۔

وَمِنْ ءَايَٰتِهِۦٓ أَنْ خَلَقَ لَكُم مِّنْ أَنفُسِكُمْ أَزْوَٰجًا لِّتَسْكُنُوٓاْ إِلَيْهَا وَجَعَلَ بَيْنَكُم مَّوَدَّةً وَرَحْمَةً ۚ إِنَّ فِى ذَٰلِكَ لَءَايَٰتٍ لِّقَوْمٍ يَتَفَكَّرُونَ ﴿21﴾

سورۃ الروم آیت 21

اور اسی کے نشاناتِ قدرت میں سے ہے کہ اُس نے تمہارے لئے تمہاری ہی جنس سے عورتیں پیدا کر دیں اور تم میں محبت اور مہربانی پیدا کر دی تاکہ تم اُن کی طرف (مائل ہو کر) آرام و سکون حاصل کرو۔ البتہ جو لوگ غور و فکر کرتے ہیں اُن کے لئے ان باتوں میں (بہت سی) نشانیاں ہیں۔

أَلَمْ تَرَوْاْ أَنَّ ٱللَّهَ سَخَّرَ لَكُم مَّا فِى ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَمَا فِى ٱلْأَرْضِ وَأَسْبَغَ عَلَيْكُمْ نِعَمَهُۥ ظَٰهِرَةً وَبَاطِنَةً ۗ وَمِنَ ٱلنَّاسِ مَن يُجَٰدِلُ فِى ٱللَّهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ وَلَا هُدًى وَلَا كِتَٰبٍ مُّنِيرٍ ﴿20﴾

سورۃ لقمان آیت ۲۰

کیا تم دیکھتے بھالتے نہیں کہ جو بھی آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے سب اللہ نے تمہارے لئے مسخر کر رکھا ہے اور اپنی ساری ظاہری اور باطنی نعمتیں تم پر پوری کر دی ہیں ؟۔اور لوگوں میں سے بعض ایسے بھی ہیں جو بغیر علم و ہدایت اور روشن کتاب کے اللہ کے بارے میں جھگڑتے و بحث و تکرار کرتے رہتے ہیں۔

أَلَمْ تَرَ أَنَّ ٱللَّهَ يُولِجُ ٱلَّيْلَ فِى ٱلنَّهَارِ وَيُولِجُ ٱلنَّهَارَ فِى ٱلَّيْلِ وَسَخَّرَ ٱلشَّمْسَ وَٱلْقَمَرَ كُلٌّ يَجْرِىٓ إِلَىٰٓ أَجَلٍ مُّسَمًّى وَأَنَّ ٱللَّهَ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرٌ ﴿29﴾ ذَٰلِكَ بِأَنَّ ٱللَّهَ هُوَ ٱلْحَقُّ وَأَنَّ مَا يَدْعُونَ مِن دُونِهِ ٱلْبَٰطِلُ وَأَنَّ ٱللَّهَ هُوَ ٱلْعَلِىُّ ٱلْكَبِيرُ ﴿30﴾ ع3 أَلَمْ تَرَ أَنَّ ٱلْفُلْكَ تَجْرِى فِى ٱلْبَحْرِ بِنِعْمَتِ ٱللَّهِ لِيُرِيَكُم مِّنْ ءَايَٰتِهِۦٓ ۚ إِنَّ فِى ذَٰلِكَ لَءَايَٰتٍ لِّكُلِّ صَبَّارٍ شَكُورٍ ﴿31﴾

سورۃ لقمان آیت ۲۹ تا ۳۱

کیا تم دیکھتے بھالتے نہیں کہ اللہ رات کو دن میں اور دن کو رات میں داخل کرتا ہے اور اسی نے سورج اور چاند کو (اس پر) مسخر کر رکھا ہے ہر ایک وقتِ مقرر تک (مدار میں) چل رہا ہے ؟۔اور اللہ ان سارے اعمال سے جو تم کرتے ہو خوب خبردار ہے۔ یہ سب اس لئے ہے کہ اللہ ہی برحق ہے اور جن

جن سے یہ لوگ اللہ کے علاوہ دعائیں مانگتے ہیں سب باطل ہیں اور کچھ شک نہیں کہ اللہ ہی عالی مرتبہ ہے نہایت بڑائی والا ہے۔ کیا تم دیکھتے بھالتے نہیں کہ اللہ کے فضل و کرم سے ہی دریا و سمندر میں کشتیاں چلتی ہیں تاکہ وہ تمہیں اپنی قدرت کی علامات دکھائے؟۔ بیشک اس میں ہر صبر کرنے والے شکر کرنے والے کے لئے بڑی نشانیاں ہیں۔

ٱللَّهُ ٱلَّذِى خَلَقَ ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلْأَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا فِى سِتَّةِ أَيَّامٍ ثُمَّ ٱسْتَوَىٰ عَلَى ٱلْعَرْشِ ۖ مَا لَكُم مِّن دُونِهِۦ مِن وَلِىٍّ وَلَا شَفِيعٍ ۚ أَفَلَا تَتَذَكَّرُونَ ﴿4﴾

سورۃ السجدۃ آیت ۴

وہ اللہ ہی تو ہے جس نے آسمانوں و زمین کو اور جو کچھ ان کے درمیان ہے سب چھ دن میں بنا دیا پھر عرش پر مستوی ہوا۔ تمہارے لئے اس کے علاوہ نہ تو کوئی ولی ہے اور نہ ہی سفارش کرنے والا۔ کیا پھر تم غور و فکر کرتے ہوئے نصیحت حاصل نہیں کرتے؟۔

أَوَلَمْ يَرَوْا۟ أَنَّا نَسُوقُ ٱلْمَآءَ إِلَى ٱلْأَرْضِ ٱلْجُرُزِ فَنُخْرِجُ بِهِۦ زَرْعًا تَأْكُلُ مِنْهُ أَنْعَٰمُهُمْ وَأَنفُسُهُمْ ۖ أَفَلَا يُبْصِرُونَ ﴿27﴾

سورۃ السجدۃ آیت ۲۷

کیا وہ دیکھتے بھالتے نہیں کہ ہم بنجر زمین کی طرف پانی بہالے جاتے ہیں پھر اس سے کھیتی پیدا کرتے ہیں جس میں ان کے چوپائے بھی اور وہ خود بھی کھاتے ہیں؟۔ کیا پھر یہ لوگ سوجھ بوجھ نہیں رکھتے؟۔

أَفَلَمْ يَرَوْا۟ إِلَىٰ مَا بَيْنَ أَيْدِيهِمْ وَمَا خَلْفَهُم مِّنَ ٱلسَّمَآءِ وَٱلْأَرْضِ ۚ إِن نَّشَأْ نَخْسِفْ بِهِمُ ٱلْأَرْضَ أَوْ نُسْقِطْ عَلَيْهِمْ كِسَفًا مِّنَ ٱلسَّمَآءِ ۚ إِنَّ فِى ذَٰلِكَ لَءَايَةً لِّكُلِّ عَبْدٍ مُّنِيبٍ ﴿9﴾ ع1

سورۃ سبا آیت ۹

کیا پھر وہ نہیں دیکھتے بھالتے آسمان و زمین کو جو ان کے آگے اور پیچھے ہے۔ اگر ہم چاہیں تو ان کو زمین میں دھنسا دیں یا ان پر آسمان سے ٹکڑے گرا دیں۔ البتہ اس میں ہر رجوع کرنے والے بندے کے لئے یقیناً ایک بڑی نشانی ہے۔

۞ قُلْ إِنَّمَآ أَعِظُكُم بِوَٰحِدَةٍ ۖ أَن تَقُومُوا۟ لِلَّهِ مَثْنَىٰ وَفُرَٰدَىٰ ثُمَّ تَتَفَكَّرُوا۟ ۚ مَا بِصَاحِبِكُم مِّن جِنَّةٍ ۚ إِنْ هُوَ إِلَّا نَذِيرٌ لَّكُم بَيْنَ يَدَىْ عَذَابٍ شَدِيدٍ ﴿46﴾

سورۃ سبا آیت 46

کہہ دو کہ البتہ میں تمہیں صرف ایک بات کی نصیحت کرتا ہوں کہ اللہ کے لئے تم دو دو اور ایک ایک کھڑے ہو جاؤ پھر غور کرو (تو جان لوگے) کہ تمہارے رفیق کو کوئی جنون نہیں ہے۔ وہ تو تمہیں سخت عذاب (کے آنے) سے پہلے صرف آگاہی دینے والا ہے۔

أَلَمْ تَرَ أَنَّ ٱللَّهَ أَنزَلَ مِنَ ٱلسَّمَآءِ مَآءً فَأَخْرَجْنَا بِهِۦ ثَمَرَٰتٍ مُّخْتَلِفًا أَلْوَٰنُهَا ۚ وَمِنَ ٱلْجِبَالِ جُدَدٌۢ بِيضٌ وَحُمْرٌ مُّخْتَلِفٌ أَلْوَٰنُهَا وَغَرَابِيبُ سُودٌ ﴿27﴾

سورۃ فاطر آیت ۲۷

کیا تم دیکھتے بھالتے نہیں کہ اللہ نے آسمان سے بارش برسائی پھر ہم نے اس سے مختلف رنگوں کے میوے پیدا کئے؟۔ اور پہاڑوں میں بھی مختلف رنگوں کی گھاٹیاں ہیں کوئی سفید اور کوئی سرخ اور بعض قطعے گہرے سیاہ ہیں۔

وَهُمْ يَصْطَرِخُونَ فِيهَا رَبَّنَآ أَخْرِجْنَا نَعْمَلْ صَٰلِحًا غَيْرَ ٱلَّذِى كُنَّا نَعْمَلُ ۚ أَوَلَمْ نُعَمِّرْكُم مَّا يَتَذَكَّرُ فِيهِ مَن تَذَكَّرَ وَجَآءَكُمُ ٱلنَّذِيرُ ۖ فَذُوقُوا۟ فَمَا لِلظَّٰلِمِينَ مِن نَّصِيرٍ ﴿37﴾ ع4

سورۃ فاطر آیت ۳۷

https://quranexcel.com

وہ اسی میں چیخیں چلائیں گے کہ اے ہمارے رب !۔ ہم کو یہاں سے نکال لے (اب) کہ ہم نیک عمل کیا کریں گے ایسے نہیں جیسے پہلے کرتے تھے۔ (ارشاد ہوگا) کیا ہم نے تمہیں اتنی عمر نہیں دی تھی جس میں غور و فکر سے نصیحت قبول کرنے والا نصیحت قبول کر لیتا ہے اور تمہارے پاس خبر دار کرنے والا بھی آیا تھا۔ پس اب مزے چکھو (آج) ظالم لوگوں کا کوئی یار و مددگار نہیں۔

أَلَمْ يَرَوْا۟ كَمْ أَهْلَكْنَا قَبْلَهُم مِّنَ ٱلْقُرُونِ أَنَّهُمْ إِلَيْهِمْ لَا يَرْجِعُونَ﴿31﴾ط وَإِن كُلٌّ لَّمَّا جَمِيعٌ لَّدَيْنَا مُحْضَرُونَ﴿32﴾ع2

سورۃ یٰسین آیت ۳۱۔۳۲

کیا وہ دیکھتے بھالتے نہیں کہ ہم نے ان سے پہلے بہت سارے لوگوں کو ہلاک کر دیا اب وہ کبھی ان کی طرف لوٹ کر نہیں آئیں گے ؟۔ اور یقیناً (بروزِ قیامت) سب کے سب ہمارے حضور حاضر کیے جائیں گے۔

فَٱلتَّٰلِيَٰتِ ذِكْرًا﴿3﴾لا

سورۃ الصافات آیت 3

پھر غور و فکر سے قرآن پڑھ کے نصیحت حاصل کرنے والوں کی۔

مَا لَكُمْ كَيْفَ تَحْكُمُونَ﴿154﴾ أَفَلَا تَذَكَّرُونَ﴿155﴾ج أَمْ لَكُمْ سُلْطٰنٌ مُّبِينٌ﴿156﴾لا أَمْ لَكُمْ سُلْطٰنٌ مُّبِينٌ﴿156﴾لا فَأْتُوا۟ بِكِتٰبِكُمْ إِن كُنتُمْ صٰدِقِينَ﴿157﴾

سورۃ الصافات آیت ۱۵۴ تا ۱۵۷

تمہیں کیا ہو گیا ہے تم کیسا فیصلہ کرتے ہو؟۔ کیا پھر تم غور و فکر سے نصیحت حاصل نہیں کرتے؟۔ یا (کیا) تمہارے پاس کوئی بھی ٹھوس دلیل ہے۔ اگر تم سچے ہو تو اپنی وہ دستاویز لے کر آو۔

كِتٰبٌ أَنزَلْنٰهُ إِلَيْكَ مُبٰرَكٌ لِّيَدَّبَّرُوٓا۟ ءَايٰتِهِۦ وَلِيَتَذَكَّرَ أُو۟لُوا۟ ٱلْأَلْبٰبِ﴿29﴾

سورۃ ص آیت 29

(یہ قرآن) بڑی ہی بابرکت کتاب ہے جو ہم نے تم پر نازل کی ہے اس لئے کہ لوگ اس کی آیات میں غور و فکر کریں اور (بہت ممکن ہے) کہ عقل رکھنے والے لوگ نصیحت حاصل کر لیں۔

وَٱلَّذِينَ ٱجْتَنَبُوا۟ ٱلطَّٰغُوتَ أَن يَعْبُدُوهَا وَأَنَابُوٓا۟ إِلَى ٱللَّهِ لَهُمُ ٱلْبُشْرَىٰ ج فَبَشِّرْ عِبَادِ﴿17﴾لا ٱلَّذِينَ يَسْتَمِعُونَ ٱلْقَوْلَ فَيَتَّبِعُونَ أَحْسَنَهُۥ ط ج أُو۟لٰٓئِكَ ٱلَّذِينَ هَدٰىهُمُ ٱللَّهُ ص وَأُو۟لٰٓئِكَ هُمْ أُو۟لُوا۟ ٱلْأَلْبٰبِ﴿18﴾

سورۃالزمر آیت ۱۷۔۱۸

اور جن لوگوں نے طاغوت (یعنی معبودانِ باطل) کی عبادت سے اجتناب کیا۔اور اللہ ہی کی طرف رجوعِ انابت کرلیا۔ان کے لئے خوشخبری ہے۔ میرے ان بندوں کو بشارت سنادو۔ جو (ہر کہنے والے کی) بات کو غور سے سنتے ہیں اور اس میں سے بہترین بات کی پیروی کرتے ہیں۔یہی وہ لوگ ہیں جن کو اللہ نے ہدایت دی ہے اور یہی لوگ عقل رکھنے والے ہیں۔

أَلَمْ تَرَ أَنَّ ٱللَّهَ أَنزَلَ مِنَ ٱلسَّمَآءِ مَآءً فَسَلَكَهُۥ يَنَٰبِيعَ فِى ٱلْأَرْضِ ثُمَّ يُخْرِجُ بِهِۦ زَرْعًا مُّخْتَلِفًا أَلْوَٰنُهُۥ ثُمَّ يَهِيجُ فَتَرَىٰهُ مُصْفَرًّا ثُمَّ يَجْعَلُهُۥ حُطَٰمًا ۚ إِنَّ فِى ذَٰلِكَ لَذِكْرَىٰ لِأُو۟لِى ٱلْأَلْبَٰبِ ﴿21﴾ ع2

سورۃالزمر آیت ۲۱

کیا تم دیکھتے بھالتے نہیں کہ اللہ آسمان سے پانی برساتا ہے اور پھر زمین میں اس سے چشمے جاری کر دیتا ہے پھر اس سے مختلف قسم کی رنگ برنگی کھیتیاں اگاتا ہے پھر وہ (پک کر) خشک ہونے لگتی ہیں پھر تم انہیں زرد شدہ دیکھتے ہو پھر انہیں ریزہ ریزہ کر دیتا ہے؟۔بیشک اس میں عقل والوں کے لئے نصیحت ہے۔

وَلَقَدْ ضَرَبْنَا لِلنَّاسِ فِى هَٰذَا ٱلْقُرْءَانِ مِن كُلِّ مَثَلٍ لَّعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُونَ﴿27﴾ قُرْءَانًا عَرَبِيًّا غَيْرَ ذِى عِوَجٍ لَّعَلَّهُمْ يَتَّقُونَ﴿28﴾

سورۃالزمر آیت ۲۷۔۲۸

اور البتہ یقینی طور پر ہم نے بنی نوع انسان کے لئے اس قرآن میں طرح طرح کی مثالوں سے وضاحت کی ہے تاکہ وہ غور و فکر سے نصیحت حاصل کرسکے۔ یہ قرآن عربی میں ہے جس میں کوئی کجی و ٹیڑھ پن نہیں ہے اس لئے کہ وہ (ڈریں اور) بچ جائیں۔

وَلَئِن سَأَلْتَهُم مَّنْ خَلَقَ ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلْأَرْضَ لَيَقُولُنَّ ٱللَّهُ ۚ قُلْ أَفَرَءَيْتُم مَّا تَدْعُونَ مِن دُونِ ٱللَّهِ إِنْ أَرَادَنِىَ ٱللَّهُ بِضُرٍّ هَلْ هُنَّ كَٰشِفَٰتُ ضُرِّهِۦٓ أَوْ أَرَادَنِى بِرَحْمَةٍ هَلْ هُنَّ مُمْسِكَٰتُ رَحْمَتِهِۦ ۚ قُلْ حَسْبِىَ ٱللَّهُ ۖ عَلَيْهِ يَتَوَكَّلُ ٱلْمُتَوَكِّلُونَ﴿38﴾

سورۃالزمر آیت 38

اور اگر تم ان سے پوچھو کہ آسمانوں و زمین کو کس نے پیدا کیا ہے؟۔ تو یقیناً وہ کہیں گے کہ اللہ نے۔ پوچھو کیا پھر تم نے کبھی غور کیا؟۔ کہ جن سے تم اللہ کے علاوہ دعائیں مانگتے ہو اگر اللہ مجھے کوئی نقصان پہنچانا چاہے تو کیا یہ اس نقصان کو دور کرسکتے ہیں؟۔ یا اگر اللہ مجھ پر کوئی مہربانی کرنا چاہے تو

کیا یہ اس کی رحمت کو روک سکتے ہیں؟۔(ان سے) کہہ دو کہ میرے لئے اللہ ہی کافی ہے بھروسہ کرنے والے اسی پر بھروسہ کرتے ہیں۔

ٱللَّهُ يَتَوَفَّى ٱلْأَنفُسَ حِينَ مَوْتِهَا وَٱلَّتِى لَمْ تَمُتْ فِى مَنَامِهَا ۖ فَيُمْسِكُ ٱلَّتِى قَضَىٰ عَلَيْهَا ٱلْمَوْتَ وَيُرْسِلُ ٱلْأُخْرَىٰٓ إِلَىٰٓ أَجَلٍ مُّسَمًّى ۚ إِنَّ فِى ذَٰلِكَ لَـَٔايَٰتٍ لِّقَوْمٍ يَتَفَكَّرُونَ ﴿42﴾

سورۃ الزمر آیت 42

اللہ ہی روحوں کو ان کی موت کے وقت قبض کرلیتا ہے اور جن کو (ابھی) مرنا نہیں ہوتا (ان کی روحیں) نیند کے وقت قبض کرتا ہے۔ پھر جن پر موت کا فیصلہ ہو چکا ہوتا ہے انہیں روک رکھتا ہے اور باقی روحوں کو ایک مقررہ وقت تک چھوڑ دیتا ہے۔ بیشک اس میں غور و فکر کرنے والوں کے لئے (قدرتِ الٰہی کی) نشانیاں ہیں۔

۞ وَيَٰقَوْمِ مَا لِىٓ أَدْعُوكُمْ إِلَى ٱلنَّجَوٰةِ وَتَدْعُونَنِىٓ إِلَى ٱلنَّارِ ﴿41﴾

سورۃ غافر آیت 41

اور اے میری قوم مجھے (ایک فکر ہے بس اور) کیا ہے کہ میں تو تمہیں نجات کی طرف بلاتا ہوں اور تم مجھے (جہنم کی) آگ کی طرف بلاتے ہو؟۔

وَمَا يَسْتَوِي ٱلْأَعْمَىٰ وَٱلْبَصِيرُ وَٱلَّذِينَ ءَامَنُواْ وَعَمِلُواْ ٱلصَّٰلِحَٰتِ وَلَا ٱلْمُسِيٓءُ ۚ قَلِيلًا مَّا تَتَذَكَّرُونَ ﴿58﴾

سورۃ غافر آیت ۵۸

اور نہ تو اندھا اور آنکھ والا برابر ہو سکتے اور نہ ہی مومن نیکوکار اور بدکار۔ مگر تم لوگ بہت ہی کم غور و فکر کرتے ہوئے نصیحت قبول کرتے ہو۔

قُلْ أَرَءَيْتُمْ إِن كَانَ مِنْ عِندِ ٱللَّهِ ثُمَّ كَفَرْتُم بِهِۦ مَنْ أَضَلُّ مِمَّنْ هُوَ فِى شِقَاقٍۭ بَعِيدٍ ﴿52﴾

سورۃ فصلت آیت 52

کہہ دو کیا تم نے کبھی غور کیا؟۔ کہ اگر یہ (قرآن) اللہ کی طرف سے ہو پھر تم نے اس کا انکار کر دو تو اس سے بڑا کون گمراہ ہوگا جو (اب) پرلے درجے کی مخالفت میں پڑا ہوا ہو؟۔

فَإِنَّمَا يَسَّرْنَٰهُ بِلِسَانِكَ لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُونَ﴿58﴾

سورۃالدخان آیت ۵۸

پس یقینی طورپر ہم نے محض اس (قرآن) کو تمہاری زبان میں بالکل آسان کردیا ہے اس لئے کہ یہ لوگ غوروفکر سے نصیحت حاصل کریں۔

وَسَخَّرَ لَكُم مَّا فِى ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَمَا فِى ٱلْأَرْضِ جَمِيعًا مِّنْهُ ۚ إِنَّ فِى ذَٰلِكَ لَءَايَٰتٍ لِّقَوْمٍ يَتَفَكَّرُونَ﴿13﴾

سورۃالجاثیۃ آیت 13

اوراسی نے آسمانوں وزمین کی ساری چیزوں کو تمہارے لئے کام میں لگادیا بیشک اس میں غوروفکر کرنے والوں کے لئے (کافی) نشانیاں ہیں۔

أَفَرَءَيْتَ مَنِ ٱتَّخَذَ إِلَٰهَهُۥ هَوَىٰهُ وَأَضَلَّهُ ٱللَّهُ عَلَىٰ عِلْمٍ وَخَتَمَ عَلَىٰ سَمْعِهِۦ وَقَلْبِهِۦ وَجَعَلَ عَلَىٰ بَصَرِهِۦ غِشَٰوَةً فَمَن يَهْدِيهِ مِنۢ بَعْدِ ٱللَّهِ ۚ أَفَلَا تَذَكَّرُونَ﴿23﴾

سورۃالجاثیۃ آیت ۲۳

کیا تم نے اس شخص کو دیکھا بھالا ہے جس نے اپنی خواہش نفس کو اپنا معبود بنا رکھا ہے اور اللہ نے باوجود سمجھ بوجھ کے اسے گمراہ ہونے کے لئے چھوڑ دیا ہے اور اس کی سماعت اور عقل و خرد پر مہر لگ جانے دی ہے اور اس کی بصیرت پر پردہ پڑ گیا ہے (اب) اللہ کے بعد کون ہے جو ایسے شخص کو ہدایت دے سکتا ہے؟۔ کیا پھر تم غور و فکر کرتے ہوئے نصیحت حاصل نہیں کرتے؟۔

قُلْ أَرَءَيْتُم مَّا تَدْعُونَ مِن دُونِ ٱللَّهِ أَرُونِى مَاذَا خَلَقُواْ مِنَ ٱلْأَرْضِ أَمْ لَهُمْ شِرْكٌ فِى ٱلسَّمَٰوَٰتِ ۖ ٱئْتُونِى بِكِتَٰبٍ مِّن قَبْلِ هَٰذَآ أَوْ أَثَٰرَةٍ مِّنْ عِلْمٍ إِن كُنتُمْ صَٰدِقِينَ ﴿4﴾

سورۃ الأحقاف آیت 4

کہہ دو کیا تم نے کبھی غور کیا ہے کہ جن سے تم اللہ کے علاوہ دعائیں مانگتے ہو (ذرا) مجھے بھی تو (ان کی حقیقت) دکھاؤ کہ انہوں نے زمین میں سے کیا پیدا کیا ہے؟۔ یا آسمانوں کی تخلیق میں ان کی کچھ شراکت ہے؟۔ (اس قرآن سے) پہلے کی کوئی کتاب میرے پاس لاؤ!۔ یا بقیہ آثار میں سے کوئی مستند علمی دستاویز (دلیل و ثبوت کے طور پر) پیش کرو اگر تم سچے ہو۔

قُلْ أَرَءَيْتُمْ إِن كَانَ مِنْ عِندِ ٱللَّهِ وَكَفَرْتُم بِهِۦ وَشَهِدَ شَاهِدٌ مِّنۢ بَنِىٓ إِسْرَٰٓءِيلَ عَلَىٰ مِثْلِهِۦ فَـَٔامَنَ وَٱسْتَكْبَرْتُمْ ۖ إِنَّ ٱللَّهَ لَا يَهْدِى ٱلْقَوْمَ ٱلظَّٰلِمِينَ ﴿10﴾ ع1

سورۃ الأحقاف آیت 10

کہہ دو کیا تم نے کبھی غور کیا ہے کہ اگر یہ (قرآن) اللہ کی طرف سے ہو اور تم نے اس کا انکار کر دو جب کہ بنی اسرائیل میں سے ایک گواہ اسی طرح کی ایک (کتاب کی) گواہی دے چکا اور ایمان بھی لا چکا ہے مگر تم نے غرور و تکبر کر لیا؟۔ بیشک اللہ ایسے ظالم لوگوں کو ہدایت یاب نہیں ہونے دیتا۔

أَوَلَمْ يَرَوْا۟ أَنَّ ٱللَّهَ ٱلَّذِى خَلَقَ ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلْأَرْضَ وَلَمْ يَعْىَ بِخَلْقِهِنَّ بِقَٰدِرٍ عَلَىٰٓ أَن يُحْۦِىَ ٱلْمَوْتَىٰ ۚ بَلَىٰٓ إِنَّهُۥ عَلَىٰ كُلِّ شَىْءٍ قَدِيرٌ ﴿33﴾

سورۃ الأحقاف آیت ۳۳

کیا وہ دیکھتے بھالتے نہیں کہ اللہ نے ہی آسمانوں و زمین کو پیدا کیا ہے اور وہ ان کے پیدا کرنے سے بالکل نہیں تھکا؟۔ وہ اس پر بھی خوب قادر ہے کہ مُردوں کو زندہ کر دے۔ (کیوں نہیں) جی ہاں !۔ بیشک وہ ہر چیز پر بڑی قدرت رکھنے والا ہے۔

أَفَلَا يَتَدَبَّرُونَ ٱلْقُرْءَانَ أَمْ عَلَىٰ قُلُوبٍ أَقْفَالُهَآ ﴿24﴾

https://quranexcel.com

سورۃ محمد آیت 24

کیا پھر یہ لوگ قرآن میں غور نہیں کرتے یا ان کے دلوں پر تالے پڑے ہوئے ہیں۔

وَٱسْتَمِعْ يَوْمَ يُنَادِ ٱلْمُنَادِ مِن مَّكَانٍ قَرِيبٍ ﴿41﴾ لا

سورۃ ق آیت 41

اور غور سے سنو (اس دن کے بارے) جس دن ایک منادی بہت قریب کی جگہ سے ندیٰ دے گا۔

وَمِن كُلِّ شَىْءٍ خَلَقْنَا زَوْجَيْنِ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُونَ ﴿49﴾ فَفِرُّوٓاْ إِلَى ٱللَّهِ ۖ إِنِّى لَكُم مِّنْهُ نَذِيرٌ مُّبِينٌ ﴿50﴾ ج

سورۃ الذاریات آیت ۵۰

اور ہر چیز کے ہم نے جوڑے جوڑے بنا دیئے تاکہ تم غور و فکر کرتے ہوئے نصیحت حاصل کرو۔ بس تم اللہ کی طرف دوڑو۔ اس کی طرف سے میں تمہیں واضح نصیحت و آگاہی دینے والا ہوں۔

أَوَلَقَدْ عَلِمْتُمُ ٱلنَّشْأَةَ ٱلْأُولَىٰ فَلَوْلَا تَذَكَّرُونَ ﴿62﴾ أَفَرَءَيْتُم مَّا تَحْرُثُونَ ﴿63﴾ ط ءَأَنتُمْ تَزْرَعُونَهُۥٓ أَمْ نَحْنُ ٱلزَّٰرِعُونَ ﴿64﴾ لَوْ نَشَآءُ لَجَعَلْنَٰهُ حُطَٰمًا فَظَلْتُمْ تَفَكَّهُونَ ﴿65﴾

سورۃالواقعۃ آیت ۶۲ تا ۶۵

اور البتہ یقیناً تم پہلی پیدائش تو جان ہی چکے ہو پھر تم (سنجیدگی سے) غور کرتے ہوئے نصیحت حاصل کیوں نہیں کرتے۔ کیا تم نے کبھی غور کیا کہ جو بھی تم (بیج) بوتے ہو۔ کیا تم اسے اُگاتے ہو یا ہم اُگانے والے ہیں؟۔ ہم اگر چاہیں تو اسے چورا چورا کر دیں اور تم باتیں ہی بناتے رہ جاؤ۔

أَفَرَءَيْتُمُ ٱلْمَآءَ ٱلَّذِى تَشْرَبُونَ ﴿68﴾ ءَأَنتُمْ أَنزَلْتُمُوهُ مِنَ ٱلْمُزْنِ أَمْ نَحْنُ ٱلْمُنزِلُونَ ﴿69﴾ لَوْ نَشَآءُ جَعَلْنَٰهُ أُجَاجًا فَلَوْلَا تَشْكُرُونَ ﴿70﴾

سورۃالواقعۃ آیت ۶۸ تا ۷۰

کیا تم نے کبھی غور کیا کہ جو پانی تم پیتے ہو۔ کیا تم نے اسے بادل سے اتارا یا ہم (اسے) نازل کرنے والے ہیں؟۔ ہم اگر چاہیں تو ہم اسے کھاری بنا دیں پھر تم شکر ادا کیوں نہیں کرتے؟۔

أَفَرَءَيْتُمُ ٱلنَّارَ ٱلَّتِى تُورُونَ ﴿71﴾ ءَأَنتُمْ أَنشَأْتُمْ شَجَرَتَهَآ أَمْ نَحْنُ ٱلْمُنشِـُٔونَ ﴿72﴾ نَحْنُ جَعَلْنَٰهَا تَذْكِرَةً وَمَتَٰعًا لِّلْمُقْوِينَ ﴿73﴾ فَسَبِّحْ بِٱسْمِ رَبِّكَ ٱلْعَظِيمِ ﴿74﴾ ع2

سورۃالواقعۃ آیت ۷۱ تا ۷۴

https://quranexcel.com

کیا تم نے کبھی غور کیا کہ جو آگ تم درخت سے سلگاتے ہو۔ کیا تم نے اس درخت کو پیدا کیا یا ہم پیدا کرنے والے ہیں؟۔ ہم نے ہی اسے (آتشِ جہنّم کی) یاد دلانے اور مسافروں کے لئے فائدے مند بنایا ہے۔ پس تم اپنے عظمت والے رب کے نام کی تسبیح (یعنی شانِ ربِ الجلیل کے اوصاف و کلمات) بیان کرتے رہو۔

أَلَمْ تَرَ أَنَّ ٱللَّهَ يَعْلَمُ مَا فِى ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَمَا فِى ٱلْأَرْضِ ۖ مَا يَكُونُ مِن نَّجْوَىٰ ثَلَٰثَةٍ إِلَّا هُوَ رَابِعُهُمْ وَلَا خَمْسَةٍ إِلَّا هُوَ سَادِسُهُمْ وَلَآ أَدْنَىٰ مِن ذَٰلِكَ وَلَآ أَكْثَرَ إِلَّا هُوَ مَعَهُمْ أَيْنَ مَا كَانُوا۟ ۖ ثُمَّ يُنَبِّئُهُم بِمَا عَمِلُوا۟ يَوْمَ ٱلْقِيَٰمَةِ ۚ إِنَّ ٱللَّهَ بِكُلِّ شَىْءٍ عَلِيمٌ ﴿7﴾

سورۃ المجادلۃ آیت 7

کیا تم نے کبھی غور نہیں کیا کہ اللہ وہ سب کچھ جانتا ہے جو آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے؟۔ کہیں بھی تین آدمیوں کی سرگوشی نہیں ہوتی مگر وہ ان کا چوتھا ہوتا ہے اور نہ کہیں پانچ کی مگر وہ ان کا چھٹا ہوتا ہے۔ اور نہ اس سے کم اور نہ زیادہ مگر یہ کہ وہ جہاں بھی ہوں اللہ ان کے ساتھ ہوتا ہے۔ پھر وہ قیامت کے دن انہیں جتائے گا کہ وہ کیا کچھ کرتے رہے ہیں؟۔ یقیناً اللہ ہر چیز کو اچھی طرح جاننے والا ہے۔

لَوْ أَنزَلْنَا هَٰذَا ٱلْقُرْءَانَ عَلَىٰ جَبَلٍ لَّرَأَيْتَهُۥ خَٰشِعًا مُّتَصَدِّعًا مِّنْ خَشْيَةِ ٱللَّهِ ۚ وَتِلْكَ ٱلْأَمْثَٰلُ نَضْرِبُهَا لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُونَ ﴿21﴾

سورۃ الحشر آیت 21

اگر ہم اس قرآن کو کسی پہاڑ پر نازل کرتے تو تم دیکھتے کہ وہ اللہ کے خوف سے جھکا جاتا اور پاش پاش ہوا جاتا ہے۔اور یہ مثالیں بنی نوع انسان پر ہم اس لئے بیان کرتے ہیں تاکہ وہ غور و فکر کیا کریں۔

قُلْ أَرَءَيْتُمْ إِنْ أَهْلَكَنِىَ ٱللَّهُ وَمَن مَّعِىَ أَوْ رَحِمَنَا فَمَن يُجِيرُ ٱلْكَٰفِرِينَ مِنْ عَذَابٍ أَلِيمٍ ﴿28﴾ قُلْ هُوَ ٱلرَّحْمَٰنُ ءَامَنَّا بِهِۦ وَعَلَيْهِ تَوَكَّلْنَا ۖ فَسَتَعْلَمُونَ مَنْ هُوَ فِى ضَلَٰلٍ مُّبِينٍ ﴿29﴾ قُلْ أَرَءَيْتُمْ إِنْ أَصْبَحَ مَآؤُكُمْ غَوْرًا فَمَن يَأْتِيكُم بِمَآءٍ مَّعِينٍ ﴿30﴾ ع2

سورۃ الملک آیت ۲۸ تا ۳۰

کہہ دو کہ کیا تم نے کبھی غور کیا ہے اگر اللہ مجھے اور میرے ساتھیوں کو ہلاک کر دے یا ہم پر مہربانی کر دے۔ تو کون ہے جو (اللہ کے علاوہ) کافروں کو دردناک عذاب سے پناہ دے گا؟۔ کہہ دو وہ ربِ الرحمٰن ہی ہے جس پر ہم ایمان لائے ہیں اور اسی پر ہم بھروسہ بھی کرتے ہیں۔پس عنقریب تمہیں کہہ دو کیا تم نے کبھی غور کیا ہے۔ کہ اگر تمہارا معلوم ہو جائے گا کہ صریح گمراہی میں کون پڑا تھا؟۔

پانی زمین کی گہرائی میں اتر جائے تو پھر کون ہے جو (اللہ کے علاوہ) تمہارے لئے شیریں پانی کا چشمہ بہا لائے؟۔

فَلَآ أُقْسِمُ بِمَا تُبْصِرُونَ﴿38﴾ وَمَا لَا تُبْصِرُونَ﴿39﴾ إِنَّهُۥ لَقَوْلُ رَسُولٍ كَرِيمٍ﴿40﴾ وَمَا هُوَ بِقَوْلِ شَاعِرٍ ۚ قَلِيلًا مَّا تُؤْمِنُونَ﴿41﴾ وَلَا بِقَوْلِ كَاهِنٍ ۚ قَلِيلًا مَّا تَذَكَّرُونَ﴿42﴾ تَنزِيلٌ مِّن رَّبِّ ٱلْعَٰلَمِينَ﴿43﴾ وَلَوْ تَقَوَّلَ عَلَيْنَا بَعْضَ ٱلْأَقَاوِيلِ﴿44﴾ لَأَخَذْنَا مِنْهُ بِٱلْيَمِينِ﴿45﴾ ثُمَّ لَقَطَعْنَا مِنْهُ ٱلْوَتِينَ﴿46﴾ فَمَا مِنكُم مِّنْ أَحَدٍ عَنْهُ حَٰجِزِينَ﴿47﴾ وَإِنَّهُۥ لَتَذْكِرَةٌ لِّلْمُتَّقِينَ﴿48﴾ وَإِنَّا لَنَعْلَمُ أَنَّ مِنكُم مُّكَذِّبِينَ﴿49﴾ وَإِنَّهُۥ لَحَسْرَةٌ عَلَى ٱلْكَٰفِرِينَ﴿50﴾ وَإِنَّهُۥ لَحَقُّ ٱلْيَقِينِ﴿51﴾

سورۃ الحاقہ آیت ۳۸ تا ۵۱

پس نہیں (بلکہ) میں قسم کھاتا ہوں۔ان چیزوں کی جو تم کو نظر آتی ہیں۔اور ان کی بھی جو تم کو نظر نہیں آتیں۔یقینی طور پر یہ (قرآن) ایک مکرم رسول (فرشتے کا لایا ہوا) کلام ہے۔اور یہ کسی شاعر کا کلام بھی نہیں ہے مگر تم لوگ کم ہی ایمان لاتے ہو۔اور نہ ہی کسی کاہن کا قول ہیں لیکن تم لوگ کم ہی غور و فکر کرتے ہوئے نصیحت حاصل کرتے ہو۔یہ تو رب العالمین کا اتارا ہوا ہے۔اگر یہ (نبیؐ) اپنی طرف سے کوئی بات گھڑ کر ہم پر لگا دیتا۔تو ہم اس کا دائیں ہاتھ جکڑ لیتے۔پھر یقیناً ہم اس کی شہ رگ

https://quranexcel.com

ہی کاٹ دیتے۔پھر تم میں کوئی بھی (ہمیں) اس کام سے روکنے والا نہ ہوتا۔اور بلاشبہ یہ (قرآن) تو اللہ کا ڈر و طلبِ ہدایت رکھنے والوں کے لئے نصیحت ہے۔اور یقینی طور پر ہم جانتے ہیں کہ تم میں سے بعض اس کو جھوٹا کہنے والے بھی ہیں۔اور بیشک یہ کافروں (ناشکروں) پر حسرت کا باعث ہوگا۔اور بلا شبہ یہ بالکل حقیقی و یقینی بات ہے۔

أَلَمْ تَرَوْا۟ كَيْفَ خَلَقَ ٱللَّهُ سَبْعَ سَمَٰوَٰتٍ طِبَاقًا ﴿15﴾ وَجَعَلَ ٱلْقَمَرَ فِيهِنَّ نُورًا وَجَعَلَ ٱلشَّمْسَ سِرَاجًا ﴿16﴾ وَٱللَّهُ أَنۢبَتَكُم مِّنَ ٱلْأَرْضِ نَبَاتًا ﴿17﴾ ثُمَّ يُعِيدُكُمْ فِيهَا وَيُخْرِجُكُمْ إِخْرَاجًا ﴿18﴾

سورۃ نوح آیت ۱۵ تا ۱۸

کیا تم دیکھتے بھالتے نہیں کہ اللہ نے کیسے آسمانوں کے سات طبق اوپر تلے پیدا کر دیئے؟۔اور چاند کو ان میں (زمین کے لئے) منور بنایا اور سورج کو چراغ بنا دیا۔اور اللہ نے ہی زمین سے تم کو خاص طرح اگایا۔پھر اسی میں تم کو لوٹا دے گا اور اسی میں سے (دوبارہ) باہر نکالے گا۔

إِنَّهُۥ فَكَّرَ وَقَدَّرَ ﴿18﴾ لا فَقُتِلَ كَيْفَ قَدَّرَ ﴿19﴾ لا ثُمَّ قُتِلَ كَيْفَ قَدَّرَ ﴿20﴾ لا ثُمَّ نَظَرَ ﴿21﴾ لا ثُمَّ عَبَسَ وَبَسَرَ ﴿22﴾ لا ثُمَّ أَدْبَرَ وَٱسْتَكْبَرَ ﴿23﴾ لا فَقَالَ إِنْ هَٰذَآ إِلَّا سِحْرٌ يُؤْثَرُ ﴿24﴾ لا إِنْ هَٰذَآ إِلَّا قَوْلُ ٱلْبَشَرِ ﴿25﴾ ط

سورۃ المدثر آیت ۱۸ تا ۲۵

البتہ اس نے غور و فکر کر لیا اور ایک بات کا قدرے اندازہ لگایا۔ یہ غارت ہو جائے اس نے کیسا اندازہ لگایا۔ پھر یہ بالکل غارت ہو جائے اس نے کیسا اندازہ لگا رکھا۔ پھر اس نے نظر اٹھائی۔ پھر تیوری چڑھائی اور منہ بسور لیا۔ پھر پیٹھ پھیر کر چلا اور غرور و تکبر کرتے ہوئے۔ پس کہنے لگا کہ یہ تو محض جادو ہے جو (پرانے لوگوں سے) نقل ہوتا آ رہا ہے۔ (پھر بولا) یہ تو خاص کر بشر کا کلام ہے۔

أَفَلَا يَنظُرُونَ إِلَى ٱلْإِبِلِ كَيْفَ خُلِقَتْ ﴿17﴾ وقفہ وَإِلَى ٱلسَّمَآءِ كَيْفَ رُفِعَتْ ﴿18﴾ وقفہ وَإِلَى ٱلْجِبَالِ كَيْفَ نُصِبَتْ ﴿19﴾ وقفہ وَإِلَى ٱلْأَرْضِ كَيْفَ سُطِحَتْ ﴿20﴾ وقفہ فَذَكِّرْ إِنَّمَآ أَنتَ مُذَكِّرٌ ﴿21﴾ ط لَّسْتَ عَلَيْهِم بِمُصَيْطِرٍ ﴿22﴾

سورۃ الغاشیۃ آیت ۱۷ تا ۲۲

کیا یہ لوگ اونٹوں کو غور سے نہیں دیکھتے کہ وہ کیسے پیدا کیے گئے ہیں؟۔ اور آسمان کی طرف بھی کہ کیسے بلند کیا گیا ہے۔ اور پہاڑوں کی طرف بھی کہ کس طرح گاڑ دیئے گئے ہیں۔ اور زمین کی طرف بھی

https://quranexcel.com

کہ کس طرح (رہائش کے لئے) بچھادی گئی ہے۔پس تم نصیحت کرتے رہو بلاشبہ تم توصرف نصیحت کرنے والے ہو۔تم ان پر داروغہ بالکل نہیں ہو۔

أَرَءَيْتَ إِن كَذَّبَ وَتَوَلَّىٰٓ ﴿13﴾ أَلَمْ يَعْلَم بِأَنَّ ٱللَّهَ يَرَىٰ ﴿14﴾ كَلَّا لَئِن لَّمْ يَنتَهِ لَنَسْفَعًۢا بِٱلنَّاصِيَةِ ﴿15﴾

سورۃ العلق آیت ۱۳ تا ۱۵

کیا تم نے کبھی غور کیا ہے کہ اگر اس نے دین حق کو جھٹلادیا اور اس سے منہ موڑ لیا۔(تو انجام کیا ہوگا؟)۔ کیا اس کو معلوم نہیں کہ اللہ تو (سب کچھ) دیکھ رہا ہے؟۔ہر گز نہیں (بلکہ) اگر وہ باز نہ آیا تو ہم اس کی پیشانی کے بال پکڑ کر گھسیٹ لیں گے۔

دلیل وسند کی اہمیت:

غور وفکر بھی کرو مگر سند و دلیل کی اہمیت کو مدِ نظر رکھتے ہوئے غور و فکر کیا کرو۔دنیا کی زندگی بس ایک دفعہ ہی ہے۔پھر موقع ملنے والا نہیں۔اس لئے خوب سوچ سمجھ کر ٹھوک بجا کر ٹھوس دلیل کے ساتھ بات پلے باندھو۔اور قرآن کریم کی باتوں اور آیات سے بہتر اور عمدہ کوئی دلیل نہیں ہو

سکتی۔ کچھ لوگ قرآن کی واضح آیت کے ہوتے ہوئے بھی اشکال والی روایتوں پر غلط عقائد استوار کر لیتے ہیں اور اسی کا پرچار بھی کرتے رہتے ہیں۔ جبکہ یہ رویّہ خود ان کے لئے اور ان لوگوں کے لئے بھی نقصان دہ ہے جو ان کی باتوں میں آ کر ایسی روایتوں کو پلے باندھ لیتے ہیں۔ دیکھئے اللہ جل شانہ نے جھوٹے عقائد سے بچنے اور کس قدر خصوصیت کے ساتھ دلیل و سند کے ساتھ بات قبول کرنے کا تذکرہ کیا ہے۔ جن کے پیشِ نظر دل پر لکھ لینا چاہیئے کہ عقائد کی پاکیزگی کے ساتھ ساتھ دلیل کے ساتھ بات پلے باندھنے کی کتنی زیادہ اہمیت ہے۔

وَٱللَّهُ جَعَلَ لَكُم مِّنْ أَنفُسِكُمْ أَزْوَٰجًا وَجَعَلَ لَكُم مِّنْ أَزْوَٰجِكُم بَنِينَ وَحَفَدَةً وَرَزَقَكُم مِّنَ ٱلطَّيِّبَٰتِ ۚ أَفَبِٱلْبَٰطِلِ يُؤْمِنُونَ وَبِنِعْمَتِ ٱللَّهِ هُمْ يَكْفُرُونَ ﴿72﴾

سورۃ النحل آیت 72

اور اللہ ہی نے تمہارے لئے تمہاری ہی جنس سے عورتیں پیدا کیں اور تمہیں تمہاری عورتوں سے بیٹے اور پوتے عطا کیے اور تمہیں کھانے کے لئے پاک رزق دیا۔ کیا پھر بھی یہ لوگ باطل (یعنی جھوٹی باتوں) پر اعتقاد رکھتے ہیں؟۔ اور اللہ کی نعمتوں سے انکار کرتے ہیں۔

أَوَلَمْ يَرَوْا۟ أَنَّا جَعَلْنَا حَرَمًا ءَامِنًا وَيُتَخَطَّفُ ٱلنَّاسُ مِنْ حَوْلِهِمْ ۚ أَفَبِٱلْبَٰطِلِ يُؤْمِنُونَ وَبِنِعْمَةِ ٱللَّهِ يَكْفُرُونَ ﴿67﴾

سورۃ العنکبوت آیت 67

کیا یہ لوگ دیکھتے بھالتے نہیں کہ ہم نے حرم (یعنی مکہ) کو مقام امن بنادیا ہے جب کہ اس کے ارد گرد سے لوگ اچک لیے جاتے ہیں۔ کیا پھر بھی یہ لوگ باطل (یعنی جھوٹی باتوں) پر اعتقاد رکھتے ہیں اور اللہ کی نعمتوں کی ناشکری کرتے ہیں؟۔

سَنُلْقِي فِي قُلُوبِ ٱلَّذِينَ كَفَرُواْ ٱلرُّعْبَ بِمَآ أَشْرَكُواْ بِٱللَّهِ مَا لَمْ يُنَزِّلْ بِهِۦ سُلْطَٰنًا ۖ وَمَأْوَىٰهُمُ ٱلنَّارُ ۚ وَبِئْسَ مَثْوَى ٱلظَّٰلِمِينَ ﴿151﴾

سورۃ آل عمران آیت 151

ہم عنقریب کافروں کے دلوں میں تمہاری ہیبت ڈال دیں گے اس لئے کہ یہ اللہ کے ساتھ شرک کرتے ہیں جس کی اس نے کوئی بھی دلیل وسند نہیں نازل کی۔ اور ان کا ٹھکانہ دوزخ ہے۔ اور ظالموں کا کیا ہی بڑا ٹھکانہ ہے۔

يَٰٓأَيُّهَا ٱلنَّاسُ قَدْ جَآءَكُم بُرْهَٰنٌ مِّن رَّبِّكُمْ وَأَنزَلْنَآ إِلَيْكُمْ نُورًا مُّبِينًا ﴿174﴾

سورۃ النساء آیت 174

اے بنی نوع انسان !۔ تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے دلیل و سند آچکی ہے۔ اور ہم نے تمہاری طرف نمایاں نورِ ہدایت (قرآن و فرقان) نازل کر دیا ہے۔

وَكَيْفَ أَخَافُ مَآ أَشْرَكْتُمْ وَلَا تَخَافُونَ أَنَّكُمْ أَشْرَكْتُم بِٱللَّهِ مَا لَمْ يُنَزِّلْ بِهِۦ عَلَيْكُمْ سُلْطَٰنًا ۚ فَأَىُّ ٱلْفَرِيقَيْنِ أَحَقُّ بِٱلْأَمْنِ ۖ إِن كُنتُمْ تَعْلَمُونَ ﴿81﴾م

سورۃ الأنعام آیت 81

اور میں تمہارے ان شریکوں سے کیوں ڈروں ؟۔ جب کہ تم اللہ کا شریک ٹھہراتے ہوئے بالکل نہیں ڈرتے جس کی اللہ نے کوئی بھی دلیل و سند تم پر نہیں اتاری۔ اگر تم ذرا بھی علم رکھتے ہو تو (بتاؤ کہ) ان دونوں فریقوں میں سے کون امن و اطمینان کا زیادہ حقدار ہو گا؟۔

سَيَقُولُ ٱلَّذِينَ أَشْرَكُوا۟ لَوْ شَآءَ ٱللَّهُ مَآ أَشْرَكْنَا وَلَآ ءَابَآؤُنَا وَلَا حَرَّمْنَا مِن شَىْءٍ ۚ كَذَٰلِكَ كَذَّبَ ٱلَّذِينَ مِن قَبْلِهِمْ حَتَّىٰ ذَاقُوا۟ بَأْسَنَا ۗ قُلْ هَلْ عِندَكُم مِّنْ عِلْمٍ فَتُخْرِجُوهُ لَنَآ ۖ إِن تَتَّبِعُونَ إِلَّا ٱلظَّنَّ وَإِنْ أَنتُمْ إِلَّا تَخْرُصُونَ ﴿148﴾

سورۃ الأنعام آیت 148

شرک کرنے والے کہیں گے کہ اگر اللہ چاہتا نہ تو ہم اور نہ ہی ہمارے باپ دادا شرک کرتے اور نہ ہم کسی چیز کو حرام ٹھہرا سکتے۔ اسی طرح ان لوگوں نے بھی جھوٹ کہا تھا جو ان سے پہلے تھے یہاں تک کہ ہمارے عذاب کا مزہ چکھ کر ہی رہے۔ پوچھو کہ کیا تمہارے پاس کوئی علمی دلیل وسند ہے تو اسے ہمارے سامنے پیش کرو؟۔ تم تو محض خیالی باتوں پر چلتے ہو اور صرف اٹکلیں ہی دوڑاتے رہتے ہو۔

قُلْ إِنَّمَا حَرَّمَ رَبِّيَ ٱلْفَوَٰحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ وَٱلْإِثْمَ وَٱلْبَغْىَ بِغَيْرِ ٱلْحَقِّ وَأَن تُشْرِكُوا۟ بِٱللَّهِ مَا لَمْ يُنَزِّلْ بِهِۦ سُلْطَٰنًا وَأَن تَقُولُوا۟ عَلَى ٱللَّهِ مَا لَا تَعْلَمُونَ ﴿33﴾

سورۃ الأعراف آیت 33

کہہ دو (سن رکھو)۔ بس یقینی طور پر میرے رب نے بے حیائی کی باتوں کو خواہ ظاہر ہوں یا پوشیدہ۔ اور ہر گناہ کی بات کو۔ اور ناحق ظلم زیادتی کرنے کو۔ اور یہ کہ تم کسی کو اللہ کا شریک بنالو جس کی اس نے کوئی بھید لیل وسند نازل نہیں کی۔ بالکل حرام قرار دیا ہے۔ اور یہ بھی کہ اللہ کے بارے میں ایسی باتیں کہو۔ جن کا تمہیں بالکل علم نہیں۔

قَالَ قَدْ وَقَعَ عَلَيْكُم مِّن رَّبِّكُمْ رِجْسٌ وَغَضَبٌ ۖ أَتُجَٰدِلُونَنِى فِىٓ أَسْمَآءٍ سَمَّيْتُمُوهَآ أَنتُمْ وَءَابَآؤُكُم مَّا نَزَّلَ ٱللَّهُ بِهَا مِن سُلْطَٰنٍ ۚ فَٱنتَظِرُوٓا۟ إِنِّى مَعَكُم مِّنَ ٱلْمُنتَظِرِينَ ﴿71﴾

سورۃ الاعراف آیت 71

اس نے کہا تمہارے رب کی طرف سے تم پر غضب اور عذاب مقرر ہو چکا ہے۔ تم مجھ سے ایسے ناموں پر کیوں بحث کرتے ہو جو تم نے اور تمہارے باپ دادوں نے خود رکھ لئے ہیں؟۔ اللہ نے ان کے بارے کوئی بھی دلیل وسند نازل نہیں کی پس انتظار کرو میں بھی تمہارے ساتھ انتظار کرتا ہوں۔

وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا مُوسَىٰ بِـَٔايَٰتِنَا وَسُلْطَٰنٍ مُّبِينٍ ﴿96﴾ إِلَىٰ فِرْعَوْنَ وَمَلَإِيْهِ ۖ فَٱتَّبَعُوٓا۟ أَمْرَ فِرْعَوْنَ ۖ وَمَآ أَمْرُ فِرْعَوْنَ بِرَشِيدٍ ﴿97﴾

سورۃ ہود آیت ۹۶۔۹۷

اور البتہ یقیناً ہم نے موسیٰؑ کو اپنی نشانیاں اور ٹھوس دلیلیں دے کر بھیجا۔ فرعون اور اس کے سرداروں کی طرف (بھیجا) مگر وہ فرعون ہی کے حکم پر چلے اور فرعون کا حکم تو کبھی بھلائی والا نہ تھا۔

مَا تَعْبُدُونَ مِن دُونِهِۦٓ إِلَّآ أَسْمَآءً سَمَّيْتُمُوهَآ أَنتُمْ وَءَابَآؤُكُم مَّآ أَنزَلَ ٱللَّهُ بِهَا مِن سُلْطَٰنٍ ۚ إِنِ ٱلْحُكْمُ إِلَّا لِلَّهِ ۚ أَمَرَ أَلَّا تَعْبُدُوٓا۟ إِلَّآ إِيَّاهُ ۚ ذَٰلِكَ ٱلدِّينُ ٱلْقَيِّمُ وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَ ٱلنَّاسِ لَا يَعْلَمُونَ ﴿40﴾

سورۃ یوسف آیت 40

اللہ کو چھوڑ کر تم جن جن کی بھی عبادت کرتے ہو وہ تو صرف نام ہی نام ہیں جو تم نے اور تمہارے باپ داداؤں نے اپنے طور پر رکھ لئے ہیں۔ اللہ نے ان کے بارے کوئی بھی دلیل وسند نازل نہیں کی ہے۔ حکومت تو صرف اور صرف اللہ ہی کی ہے۔ یہ حکم بھی اسی کا ہے کہ اس کے علاوہ کسی کی بھی عبادت نہ کی جائے یہی سیدھا دین ہے۔ لیکن بنی نوع انسان میں سے بہت سارے لوگ نہیں جانتے۔

وَيَعْبُدُونَ مِن دُونِ ٱللَّهِ مَا لَمْ يُنَزِّلْ بِهِۦ سُلْطَٰنًا وَمَا لَيْسَ لَهُم بِهِۦ عِلْمٌ ۗ وَمَا لِلظَّٰلِمِينَ مِن نَّصِيرٍ ﴿71﴾

سورۃ الحج آیت 71

اور (یہ لوگ تو) اللہ کے علاوہ ایسے ایسوں کی عبادت کرتے ہیں جن کی اس نے نہ تو کوئی سند نازل کی اور نہ ہی اس کی ان کے پاس کوئی علمی دلیل ہے۔ اور ایسے ظالم لوگوں کا کوئی بھی مددگار نہ ہوگا۔

وَمَن يَدْعُ مَعَ ٱللَّهِ إِلَٰهًا ءَاخَرَ لَا بُرْهَٰنَ لَهُۥ بِهِۦ فَإِنَّمَا حِسَابُهُۥ عِندَ رَبِّهِۦٓ ۚ إِنَّهُۥ لَا يُفْلِحُ ٱلْكَٰفِرُونَ ﴿117﴾

سورۃ المؤمنون آیت 117

اور جو اللہ کے ساتھ کسی بھی اور عبادت کیے جانے والے (معبود) کو پکارتا ہے جس کی اس کے پاس کوئی بھی دلیل و سند نہیں۔ تو البتہ اس کا حساب صرف اس کے رب کے پاس ہے۔ بیشک کافر و ناشکرے لوگ نجات نہیں پائیں گے۔

فَعَمِيَتْ عَلَيْهِمُ ٱلْأَنۢبَآءُ يَوْمَئِذٍ فَهُمْ لَا يَتَسَآءَلُونَ ﴿66﴾

سورۃ القصص آیت 66

اس دن ان پر ساری باتیں و دلیلیں اندھی ہو جائیں گی (کچھ بھی جواب نہ بن پڑے گا) اور نہ ہی وہ آپس میں ایک دوسرے سے کوئی پوچھ گچھ کر سکیں گے۔

وَنَزَعْنَا مِن كُلِّ أُمَّةٍ شَهِيدًا فَقُلْنَا هَاتُوا۟ بُرْهَٰنَكُمْ فَعَلِمُوٓا۟ أَنَّ ٱلْحَقَّ لِلَّهِ وَضَلَّ عَنْهُم مَّا كَانُوا۟ يَفْتَرُونَ ﴿75﴾ ع7

سورۃ القصص آیت 75

اور ہم ہر امت میں سے گواہ نکال لائیں گے پھر ان سے پوچھیں گے کہ اپنی دلیل و برہان پیش کرو تب وہ جان لیں گے کہ سچی بات تو اللہ ہی کی ہے اور وہ جو کچھ جھوٹ وہ گھڑا کرتے تھے سب ان سے جاتا رہے گا۔

خَلَقَ ٱللَّهُ ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلْأَرْضَ بِٱلْحَقِّ ۚ إِنَّ فِى ذَٰلِكَ لَءَايَةً لِّلْمُؤْمِنِينَ ﴿44﴾ ع4

سورۃ العنکبوت آیت 44

اللہ نے آسمانوں و زمین کو مبنی بر حکمت پیدا کیا ہے۔ بیشک اس میں ایمان والوں کے لئے یقیناً بڑی دلیل و نشانی ہے۔

أَمْ أَنزَلْنَا عَلَيْهِمْ سُلْطَٰنًا فَهُوَ يَتَكَلَّمُ بِمَا كَانُوا۟ بِهِۦ يُشْرِكُونَ ﴿35﴾

سورۃ الروم آیت 35

کیا ہم نے ان پر کوئی ایسی دلیل و سند نازل کی ہے کہ وہ ایسا کچھ بتلاتی ہو جس پر یہ (اللہ) کے ساتھ شرک کرنے لگ جاتے ہیں۔

قُلْ أَرَءَيْتُمْ شُرَكَآءَكُمُ ٱلَّذِينَ تَدْعُونَ مِن دُونِ ٱللَّهِ أَرُونِى مَاذَا خَلَقُوا۟ مِنَ ٱلْأَرْضِ أَمْ لَهُمْ شِرْكٌ فِى ٱلسَّمَٰوَٰتِ أَمْ ءَاتَيْنَٰهُمْ كِتَٰبًا فَهُمْ عَلَىٰ بَيِّنَتٍ مِّنْهُ ۚ بَلْ إِن يَعِدُ ٱلظَّٰلِمُونَ بَعْضُهُم بَعْضًا إِلَّا غُرُورًا ﴿40﴾

سورۃ فاطر آیت 40

پوچھو کہ کیا تم نے کبھی اپنے شریکوں کو دیکھا ہے جن سے اللہ کے علاوہ تم دعائیں مانگا کرتے ہو؟۔(ذرا) مجھے بھی تو (ان کی حقیقت) دکھاؤ کہ انہوں نے زمین سے کون سی چیز پیدا کی ہے یا (کیا) ان کی شراکت آسمانوں میں ہے یا (کیا) ہم نے ان کو کتاب دی ہے (کہ اللہ سے شراکت پر) کوئی ٹھوس دلیل وسند رکھتے ہیں۔(نہیں) بلکہ یہ ظالم لوگ ایک دوسرے کو جو وعدہ دیتے ہیں محض دھوکہ فریب ہے۔

مَا لَكُمْ كَيْفَ تَحْكُمُونَ ﴿154﴾ أَفَلَا تَذَكَّرُونَ ﴿155﴾ ج أَمْ لَكُمْ سُلْطَٰنٌ مُّبِينٌ ﴿156﴾ لا أَمْ لَكُمْ سُلْطَٰنٌ مُّبِينٌ ﴿156﴾ لا فَأْتُوا۟ بِكِتَٰبِكُمْ إِن كُنتُمْ صَٰدِقِينَ ﴿157﴾

سورۃ الصافات آیت ۱۵۴ تا ۱۵۷

تمہیں کیا ہو گیا ہے تم کیسا فیصلہ کرتے ہو؟۔ کیا پھر تم غور و فکر سے نصیحت حاصل نہیں کرتے؟۔ یا (کیا) تمہارے پاس کوئی بھی ٹھوس دلیل ہے۔ اگر تم سچے ہو تو اپنی وہ دستاویز لے کر آو۔

وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا مُوسَىٰ بِـَٔايَٰتِنَا وَسُلْطَٰنٍ مُّبِينٍ ﴿23﴾

سورۃ غافر آیت 23

اور البتہ یقیناً ہم نے موسیٰؑ کو اپنی نشانیوں اور ٹھوس دلیلوں کے ساتھ بھیجا۔

وَلَقَدْ جَآءَكُمْ يُوسُفُ مِن قَبْلُ بِٱلْبَيِّنَٰتِ فَمَا زِلْتُمْ فِى شَكٍّ مِّمَّا جَآءَكُم بِهِۦ ۖ حَتَّىٰٓ إِذَا هَلَكَ قُلْتُمْ لَن يَبْعَثَ ٱللَّهُ مِنۢ بَعْدِهِۦ رَسُولًا ۚ كَذَٰلِكَ يُضِلُّ ٱللَّهُ مَنْ هُوَ مُسْرِفٌ مُّرْتَابٌ ﴿34﴾ ج ص

سورۃ غافر آیت 34

اور البتہ یقیناً اس سے پہلے یوسفؑ بھی تمہارے پاس ٹھوس دلیلیں لے کر آئے تھے مگر تم برابر شک میں ہی پڑے رہے۔ یہاں تک کہ جب وہ وفات پا گئے تو تم کہنے لگے کہ ان کے بعد تو اللہ ہر گز کوئی رسول نہیں بھیجے گا۔ اسی طرح اللہ ہر اس شخص کو گمراہی میں ہی چھوڑ دیتا ہے جو حد سے بڑھ جانے والا شک کرنے والا ہوتا ہے۔

ٱلَّذِينَ يُجَٰدِلُونَ فِىٓ ءَايَٰتِ ٱللَّهِ بِغَيْرِ سُلْطَٰنٍ أَتَىٰهُمْ ۖ كَبُرَ مَقْتًا عِندَ ٱللَّهِ وَعِندَ ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ ۚ كَذَٰلِكَ يَطْبَعُ ٱللَّهُ عَلَىٰ كُلِّ قَلْبِ مُتَكَبِّرٍ جَبَّارٍ ﴿35﴾

https://quranexcel.com

سورۃ غافر آیت 35

وہ لوگ جو ان کے پاس آئی ہوئی کسی دلیل و سند کے بغیر اللہ کی آیات میں جھگڑتے ہیں۔ وہ اللہ کے نزدیک اور مومنوں کے نزدیک۔ سخت مبغوض (اور قابلِ نفرت) ہیں۔ اسی طرح اللہ ہر متکبر و سرکش کے دل پر مہر ثبت ہونے دیتا ہے۔

قَالُوٓاْ أَوَلَمۡ تَكُ تَأۡتِيكُمۡ رُسُلُكُم بِٱلۡبَيِّنَٰتِۖ قَالُواْ بَلَىٰۚ قَالُواْ فَٱدۡعُواْۗ وَمَا دُعَٰٓؤُاْ ٱلۡكَٰفِرِينَ إِلَّا فِي ضَلَٰلٖ ﴿50﴾ ع5

سورۃ غافر آیت 50

وہ کہیں گے کہ کیا تمہارے رسول تمہارے پاس ٹھوس دلیلیں لے کر نہیں آتے رہے تھے؟۔ وہ کہیں گے (کیوں نہیں) ہاں!۔ اس پر داروغے جواب دیں گے کہ تم خود ہی دعا مانگو۔ اور کافروں کی دعا و پکار (اس روز) بالکل بے کار ہو گی۔

إِنَّ ٱلَّذِينَ يُجَٰدِلُونَ فِيٓ ءَايَٰتِ ٱللَّهِ بِغَيۡرِ سُلۡطَٰنٍ أَتَىٰهُمۡ إِن فِي صُدُورِهِمۡ إِلَّا كِبۡرٞ مَّا هُم بِبَٰلِغِيهِۚ فَٱسۡتَعِذۡ بِٱللَّهِۖ إِنَّهُۥ هُوَ ٱلسَّمِيعُ ٱلۡبَصِيرُ ﴿56﴾

سورۃ غافر آیت 56

یقیناً جو لوگ (رب سے) آئی ہوئی کسی سند و دلیل و سند کے بغیر اللہ کی آیتوں میں جھگڑتے ہیں ان کے دلوں میں پس تکبر و بڑائی کے سوا اور کچھ نہیں جس تک وہ کبھی بھی پہنچنے والے نہیں۔ پس اللہ سے ہی پناہ مانگتے رہو بلا شبہ وہ بڑا سننے والا نگاہِ بصیرت سے دیکھنے والا ہے۔

وَأَن لَّا تَعْلُوا۟ عَلَى ٱللَّهِ ۖ إِنِّىٓ ءَاتِيكُم بِسُلْطَٰنٍ مُّبِينٍ ﴿19﴾ ج

سورۃ الدخان آیت 19

اور اللہ کے مقابل سر کشی نہ کرو۔ میں تمہارے پاس ٹھوس دلیل لے کر آیا ہوں۔

وَإِذَا تُتْلَىٰ عَلَيْهِمْ ءَايَٰتُنَا بَيِّنَٰتٍ مَّا كَانَ حُجَّتَهُمْ إِلَّآ أَن قَالُوا۟ ٱئْتُوا۟ بِـَٔابَآئِنَآ إِن كُنتُمْ صَٰدِقِينَ ﴿25﴾

سورۃ الجاثیۃ آیت 25

اور جب ان کے سامنے ہماری وضاحت بھری آیات پڑھی جاتی ہیں تو ان کے پاس کوئی حجت و دلیل نہیں ہوتی سوائے اس بات کے کہ کہتے ہیں اگر تم سچے ہو تو ہمارے باپ دادا کو (زندہ کرکے) لے آؤ۔

قُلْ أَرَءَيْتُم مَّا تَدْعُونَ مِن دُونِ ٱللَّهِ أَرُونِى مَاذَا خَلَقُوا۟ مِنَ ٱلْأَرْضِ أَمْ لَهُمْ شِرْكٌ فِى ٱلسَّمَٰوَٰتِ ۖ ٱئْتُونِى بِكِتَٰبٍ مِّن قَبْلِ هَٰذَآ أَوْ أَثَٰرَةٍ مِّنْ عِلْمٍ إِن كُنتُمْ صَٰدِقِينَ ﴿4﴾

سورۃ الأحقاف آیت 4

کہہ دو کہ کیا تم نے کبھی غور کیا ہے کہ جن سے تم اللہ کے علاوہ دعائیں مانگتے ہو (ذرا) مجھے بھی تو (ان کی حقیقت) دکھاؤ کہ انہوں نے زمین میں سے کیا پیدا کیا ہے؟۔ یا آسمانوں کی تخلیق میں ان کی کچھ شراکت ہے؟۔ (اس قرآن سے) پہلے کی کوئی کتاب میرے پاس لاؤ!۔ یا بقیہ آثار میں سے کوئی مستند علمی دستاویز (دلیل و ثبوت کے طور پر) پیش کرو اگر تم سچے ہو۔

أَفَمَن كَانَ عَلَىٰ بَيِّنَةٍ مِّن رَّبِّهِۦ كَمَن زُيِّنَ لَهُۥ سُوٓءُ عَمَلِهِۦ وَٱتَّبَعُوٓا۟ أَهْوَآءَهُم ﴿14﴾

سورۃ محمد آیت 14

کیا وہ جو اپنے رب کی طرف سے ٹھوس دلیل پر ہو اس شخص جیسا ہو سکتا ہے جس کے برے کرتوت اس کی نگاہ میں خوشنما بنا دیئے گئے ہوں اور وہ اپنی خواہشات کی پیروی کرتے ہوں؟۔

أَمْ لَهُمْ سُلَّمٌ يَسْتَمِعُونَ فِيهِ ۖ فَلْيَأْتِ مُسْتَمِعُهُم بِسُلْطَٰنٍ مُّبِينٍ ﴿38﴾ ط

سورۃ الطور آیت 38

یا (کیا) ان کے پاس کوئی سیڑھی ہے جس پر (چڑھ کر آسمان کی باتیں) سن لیتے ہیں۔ تو جو سن لیتا ہے وہ کوئی ٹھوس دلیل وسند پیش کرے۔

إِنْ هِىَ إِلَّآ أَسْمَآءٌ سَمَّيْتُمُوهَآ أَنتُمْ وَءَابَآؤُكُم مَّآ أَنزَلَ ٱللَّهُ بِهَا مِن سُلْطَٰنٍ ۚ إِن يَتَّبِعُونَ إِلَّا ٱلظَّنَّ وَمَا تَهْوَى ٱلْأَنفُسُ ۖ وَلَقَدْ جَآءَهُم مِّن رَّبِّهِمُ ٱلْهُدَىٰٓ ﴿23﴾ ط

سورۃ النجم آیت 23

وہ تو صرف چند نام ہیں جو تم نے اور تمہارے باپ دادا نے گھڑ لئے ہیں جس پر اللہ نے کوئی بھی دلیل وسند نازل نہیں کی اور البتہ یقیناً ان کے پاس ان کے رب کی طرف سے رہنمائی وہدایت آچکی ہے۔ یہ لوگ محض وہم وگمان اور خواہشاتِ نفس کے پیچھے چل رہے ہیں

يَوْمَ يَبْعَثُهُمُ ٱللَّهُ جَمِيعًا فَيَحْلِفُونَ لَهُۥ كَمَا يَحْلِفُونَ لَكُمْ ۖ وَيَحْسَبُونَ أَنَّهُمْ عَلَىٰ شَىْءٍ ۚ أَلَآ إِنَّهُمْ هُمُ ٱلْكَٰذِبُونَ ﴿18﴾

سورۃ المجادلۃ آیت 18

جس دن اللہ ان سب کو (بروزِ قیامت) اٹھائے گا تو جس طرح تمہارے سامنے قسمیں کھاتے ہیں اسی طرح وہ اس (اللہ جل شانہ) کے سامنے بھی قسمیں کھائیں گے اور سمجھیں خیال کریں گے کہ بیشک وہ کسی شے پر (یعنی بچ نکلنے کی دلیل پر) ہیں۔ خبردار!۔ یہ لوگ البتہ بالکل جھوٹے ہیں۔

لَمْ يَكُنِ ٱلَّذِينَ كَفَرُواْ مِنْ أَهْلِ ٱلْكِتَٰبِ وَٱلْمُشْرِكِينَ مُنفَكِّينَ حَتَّىٰ تَأْتِيَهُمُ ٱلْبَيِّنَةُ ﴿1﴾

سورۃ البینۃ آیت 1

اہلِ کتاب میں سے کافر لوگ اور مشرکین (قطعی) باز رہنے والے نہ تھے جب تک ان کے پاس کوئی ٹھوس دلیل نہ آجائے۔

شفاعت وسفارش:

شفاعت کے موضوع پر بات کرنے سے پہلے نبی ﷺ کا ایک خاص اور اہم اعزاز بھی تہہِ دل میں لکھ لیں کہ اللہ جل شانہ آپ کو "مقامِ محمود" کے درجے پر فائز کریں گے۔ اس کی بابت اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ

أَقِمِ ٱلصَّلَوٰةَ لِدُلُوكِ ٱلشَّمۡسِ إِلَىٰ غَسَقِ ٱلَّيۡلِ وَقُرۡءَانَ ٱلۡفَجۡرِۖ إِنَّ قُرۡءَانَ ٱلۡفَجۡرِ كَانَ مَشۡهُودٗا ﴿78﴾ وَمِنَ ٱلَّيۡلِ فَتَهَجَّدۡ بِهِۦ نَافِلَةٗ لَّكَ عَسَىٰٓ أَن يَبۡعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامٗا مَّحۡمُودٗا ﴿79﴾

سورۃ الاسراء آیت ۷۸۔۷۹

آفتاب کے ڈھلنے سے رات کے اندھیرے تک نماز پڑھا کرو اور صبح کو قرآن پڑھا کرو۔ بیشک صبح کا قرآن پڑھنا تو مشہود (یعنی فرشتوں کی حاضری و گواہی کا وقت) ہوتا ہے۔ اور رات کے کچھ حصے میں تہجد پڑھا کرو جو تیرے لئے اضافی ہے۔ امید ہے کہ عنقریب تیرا رب تمہیں مقام محمود پر فائز کردے۔

درج بالا آیت میں لفظِ "عَسیٰ" استعمال ہوا ہے۔ جس کے معنی امید کے ہوتے ہیں۔ لیکن جب اس لفظ کی نسبت اللہ جل شانہ کی طرف ہو جائے تو پھر وثوق کے معنی میں آتا ہے۔ یعنی یقینی طور پر اللہ تعالیٰ نبی ﷺ کو مقامِ محمود پر فائز کردے گا۔ لغوی اعتبار سے "محمود" کے معنی ہیں: "ایسا اعلیٰ مقام جو سب کے لیے مرکوز بن جائے۔ سب اس کی طرف متوجہ ہو کر بے اختیار اس کی مدح و ستائش پر مجبور ہو جائیں"۔ شریعت کی اصطلاح میں اس سے مراد "شفاعتِ کبریٰ کا مقام" ہے۔ شفاعت کو اردو میں سفارش کہتے ہیں۔ آذان کے بعد والی دعا میں بھی ہر دعا کرنے والا اللہ جل شانہ سے التجا کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ ﷺ کو بہت اعلیٰ رتبہ اور مقامِ محمود عطا فرمائے۔

اس پر تو کوئی شک و شبہ نہیں کہ نبی ﷺ شفاعت کریں گے۔ کسی اور کے لئے حتمی طور پر کچھ نہیں کہا جا سکتا۔ مگر نبی ﷺ کے علاوہ لوگ جن جن سے شفاعت کی امیدیں لگائے بیٹھے ہیں۔ وہ ان کی اپنی اختراع۔ ظن و گمان۔ اور منہ کی بات ہے جو خود سے بنالی گئی ہے۔ اللہ جل شانہ کی طرف سے کوئی یقین دہانی والی بات نہیں ہے۔ کہ فلاں فلاں شخصیات شفاعت کے درجے پر فائز کی جائیں گی۔ اور یہ بھی لازم نہیں کہ اللہ بھی شفاعت کے لئے اسی کا انتخاب کرے جس کے بارے لوگوں نے سوچ رکھا ہے۔ یہ بات تو صرف اللہ کو ہی معلوم ہے کہ نبی ﷺ کے علاوہ اور کس کس کو شفاعت کا اختیار ملے گا پھر کتنا اور کس حد تک ملے گا۔ دوسرا کوئی قطعاً نہیں جانتا۔ مختلف لوگ علیحدہ علیحدہ ولیوں بزرگوں کو اپنا اپنا سفارشی مانے ہوئے ہیں۔ جبکہ اللہ جل شانہ کا فرمان ہے کہ۔

وَيَعْبُدُونَ مِن دُونِ ٱللَّهِ مَا لَا يَضُرُّهُمْ وَلَا يَنفَعُهُمْ وَيَقُولُونَ هَٰٓؤُلَآءِ شُفَعَٰٓؤُنَا عِندَ ٱللَّهِ ۚ قُلْ أَتُنَبِّـُٔونَ ٱللَّهَ بِمَا لَا يَعْلَمُ فِى ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَلَا فِى ٱلْأَرْضِ ۚ سُبْحَٰنَهُۥ وَتَعَٰلَىٰ عَمَّا يُشْرِكُونَ ﴿18﴾

سورۃ یونس آیت 18

اور اللہ کے علاوہ ایسے ایسوں کی عبادت کرتے ہیں جو نہ تو انہیں نقصان پہنچا سکیں اور نہ ہی نفع دے سکیں اور کہتے ہیں کہ یہ اللہ کے پاس ہمارے سفارشی ہیں۔ پوچھو تو کیا تم اللہ کو ایسی چیز بتاتے ہو جس کا

وجود نہ تو اسے آسمانوں میں دکھائی دیتا ہے اور نہ ہی زمین میں۔ وہ تو بالکل پاک اور بہت بلند و بالا ہے ان لوگوں کے اس شرک سے جو یہ کرتے ہیں۔

جب ان کے خودساختہ سفارشی کچھ نہ کر سکیں گے تو ان سفارش کرنے والوں کی وقعت ان بااُمید لوگوں کی نظر میں بالکل ختم ہو جائے گی۔ اور ان پر جو اعتقاد کی عمارت قائم کر رکھی تھی وہ ملیامیٹ ہو جائے گی۔ لیکن اس وقت ماننا سوائے کفِ افسوس ملنے کے کسی طرح بھی فائدے مند نہ ہوگا۔

وَيَوْمَ تَقُومُ ٱلسَّاعَةُ يُبْلِسُ ٱلْمُجْرِمُونَ ﴿12﴾ وَلَمْ يَكُن لَّهُم مِّن شُرَكَآئِهِمْ شُفَعَٰٓؤُاْ وَكَانُواْ بِشُرَكَآئِهِمْ كَٰفِرِينَ ﴿13﴾

سورۃ الروم آیت ۱۲۔۱۳

اور جس دن قیامت قائم ہوگی (اس دن) مجرم لوگ مایوس و نااُمید ہو جائیں گے۔ اور ان کے (گھڑے ہوئے) شریکوں میں سے کوئی بھی ان کا سفارشی نہ ہوگا اور وہ لوگ بھی اپنے شریکو ں سے نامعتقد ہو جائیں گے۔

لوگ ولیوں سے امیدیں باندھے ہوئے ہوتے ہیں۔ کہ یہ ہمارے لئے بہت کچھ کریں گے اور یقیناً اللہ سے ہماری شفاعت و سفارش کرکے ہمیں چھڑا لیں گے۔ کیا ان کے پاس نام ہیں یا کوئی واضح دلیل

ہے؟۔یہ تو صرف ایک ظن و گمان ہے جس کو یقین کا درجہ دیئے بیٹھے ہیں۔ حالانکہ ظن جو ہے وہ یقین کے مقابل کچھ بھی کام نہیں آسکتا۔

ٱللَّهُ يَتَوَفَّى ٱلْأَنفُسَ حِينَ مَوْتِهَا وَٱلَّتِى لَمْ تَمُتْ فِى مَنَامِهَا ۖ فَيُمْسِكُ ٱلَّتِى قَضَىٰ عَلَيْهَا ٱلْمَوْتَ وَيُرْسِلُ ٱلْأُخْرَىٰٓ إِلَىٰٓ أَجَلٍ مُّسَمًّى ۚ إِنَّ فِى ذَٰلِكَ لَـَٔايَٰتٍ لِّقَوْمٍ يَتَفَكَّرُونَ ﴿42﴾ أَمِ ٱتَّخَذُوا۟ مِن دُونِ ٱللَّهِ شُفَعَآءَ ۚ قُلْ أَوَلَوْ كَانُوا۟ لَا يَمْلِكُونَ شَيْـًٔا وَلَا يَعْقِلُونَ ﴿43﴾ قُل لِّلَّهِ ٱلشَّفَٰعَةُ جَمِيعًا ۖ لَّهُۥ مُلْكُ ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلْأَرْضِ ۖ ثُمَّ إِلَيْهِ تُرْجَعُونَ ﴿44﴾ وَإِذَا ذُكِرَ ٱللَّهُ وَحْدَهُ ٱشْمَأَزَّتْ قُلُوبُ ٱلَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ بِٱلْـَٔاخِرَةِ ۖ وَإِذَا ذُكِرَ ٱلَّذِينَ مِن دُونِهِۦٓ إِذَا هُمْ يَسْتَبْشِرُونَ ﴿45﴾

سورۃالزمر آیت ۴۲تا۴۵

اللہ ہی روحوں کوان کی موت کے وقت قبض کرلیتا ہےاور جن کو(ابھی) مرنا نہیں ہوتا(ان کی روحیں) نیند کے وقت قبض کرتا ہے۔پھر جن پر موت کا فیصلہ ہو چکا ہوتا ہے انہیں روک رکھتا ہے اور باقی روحوں کوایک مقررہ وقت تک چھوڑ دیتا ہے۔ بیشک اس میں غور و فکر کرنے والوں کے لئے (قدرتِ الٰہی کی) نشانیاں ہیں۔ کیاان لوگوں نے اللہ کےعلاوہ دوسروں کوسفارشی بنا رکھا ہے کہہ دو کہ خواہ وہ کسی چیز کا بھی اختیار نہ رکھتے ہوں اور نہ ہی وہ عقل وخرد والے ہوں؟۔ کہہ دو کہ شفاعت پوری کی پوری اللہ کے قبضۂ قدرت میں ہے۔اسی کے لئے آسمانوں وزمین کی بادشاہی ہے پھر تم کو اسی کی

https://quranexcel.com

طرف لوٹ کر جاتا ہے۔ اور جب واحد و یکتا اکیلے اللہ کا ذکر کیا جاتا ہے تو جو لوگ آخرت پر ایمان نہیں رکھتے ان کے دلوں میں تنگی و گھٹن رونما ہونے لگتی ہے۔ اور جب اس کے علاوہ دوسروں کا ذکر ہوتا ہے تو وہ ایک دم سے خوش ہو جاتے ہیں۔

یہی وجہ ہے کہ جب خاص کر اللہ کی بات ہو رہی ہوتی ہے تو ناشکرے لوگ اس کی مخالفت میں بڑا زور لگا رہے ہوتے ہیں۔

وَيَعْبُدُونَ مِن دُونِ ٱللَّهِ مَا لَا يَنفَعُهُمْ وَلَا يَضُرُّهُمْ ۗ وَكَانَ ٱلْكَافِرُ عَلَىٰ رَبِّهِۦ ظَهِيرًا ﴿55﴾

سورۃ الفرقان آیت 55

اور یہ لوگ اللہ کو چھوڑ کر ایسے ایسوں کی عبادت کرتے ہیں جو نہ تو ان کو کوئی فائدہ پہنچا سکیں اور نہ ہی نقصان۔ اور کافر و ناشکرا تو اپنے رب کی مخالفت میں بڑا زور مارتا ہے۔

وَمَا لَهُم بِهِۦ مِنْ عِلْمٍ ۖ إِن يَتَّبِعُونَ إِلَّا ٱلظَّنَّ ۖ وَإِنَّ ٱلظَّنَّ لَا يُغْنِى مِنَ ٱلْحَقِّ شَيْـًٔا ﴿28﴾ ج

سورۃ النجم آیت ۲۸

https://quranexcel.com

حالانکہ ان کو اس کا کچھ بھی علم نہیں وہ صرف ظن و گمان پر چلتے ہیں اور البتہ ظن و گمان یقین کے مقابلے میں کچھ کام نہیں آتا۔

شفاعت کا درجہ مل جانا ایک بہت ہی اعلیٰ مقام ہے۔ جو ہر کسی کو نہیں ملے گا۔ وہ تو اللہ جل شانہ خاص مقرب بندے ہوں گے جن کو یہ سعادت ملے گی۔ اور جن کو یہ سعادت مل جائے گی وہ کبھی بھی حقائق کے دائرے سے باہر نہیں جائیں گے۔ ان کے اندر رہتے ہوئے اللہ جل شانہ سے گذارش کریں گے۔ جو لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ ہمیں معلوم ہے کہ اللہ ہمارے بنائے ہوئے ولی سے نرمی برتے گا۔ اور اس کی بات کو اہمیت دے گا۔ ان کے پاس اس بات کا کیا ثبوت ہے کہ جس کو ان لوگوں نے ولی سمجھا ہوا ہے۔ آیا کہ وہ اللہ جل شانہ کے نزدیک بھی اس کا ولی ہے یا نہیں۔ اور اگر ولی ہے بھی تو اس کا کیا احتمال ہے کہ اللہ اسے شفاعت کے درجے پر فائز کرے گا۔ یہ تو لوگوں کے منہ کی باتیں ہیں۔ جن پر قرآن کی آیات واضح طور پر ترجمانی کرتی ہیں۔

وَلَقَدْ جِئْتُمُونَا فُرَٰدَىٰ كَمَا خَلَقْنَٰكُمْ أَوَّلَ مَرَّةٍۢ وَتَرَكْتُم مَّا خَوَّلْنَٰكُمْ وَرَآءَ ظُهُورِكُمْ ۖ وَمَا نَرَىٰ مَعَكُمْ شُفَعَآءَكُمُ ٱلَّذِينَ زَعَمْتُمْ أَنَّهُمْ فِيكُمْ شُرَكَٰٓؤُا۟ ۚ لَقَد تَّقَطَّعَ بَيْنَكُمْ وَضَلَّ عَنكُم مَّا كُنتُمْ تَزْعُمُونَ ﴿94﴾ ع11

سورۃ الانعام آیت 94

اور البتہ یقیناً آج تم اکیلے اکیلے ہی ہمارے پاس آئے ہو جس طرح ہم نے تمہیں پہلی بار پیدا کیا تھا۔ اور جو (مال و متاع) ہم نے تمہیں دیا تھا وہ سب اپنے پیچھے ہی چھوڑ آئے ہو۔ اور (کیا ہوا) تمہارے ساتھ (آج) تمہارے وہ سفارشی ہمیں نظر نہیں آرہے۔ جن کے بارے تمہارا مزعومہ دعویٰ تھا کہ وہ تمہاری کارسازی میں ہمارے شریک ہیں۔ یقیناً تمہارا آپس میں کوئی تعلق کٹ گیا ہے۔ اور تمہارے وہ دعوے سب جاتے رہے جو کبھی تم کیا کرتے تھے ؟۔

قَدْ مَكَرَ ٱلَّذِينَ مِن قَبْلِهِمْ فَأَتَى ٱللَّهُ بُنْيَٰنَهُم مِّنَ ٱلْقَوَاعِدِ فَخَرَّ عَلَيْهِمُ ٱلسَّقْفُ مِن فَوْقِهِمْ وَأَتَىٰهُمُ ٱلْعَذَابُ مِنْ حَيْثُ لَا يَشْعُرُونَ ﴿26﴾ ثُمَّ يَوْمَ ٱلْقِيَٰمَةِ يُخْزِيهِمْ وَيَقُولُ أَيْنَ شُرَكَآءِىَ ٱلَّذِينَ كُنتُمْ تُشَٰٓقُّونَ فِيهِمْ ۚ قَالَ ٱلَّذِينَ أُوتُواْ ٱلْعِلْمَ إِنَّ ٱلْخِزْىَ ٱلْيَوْمَ وَٱلسُّوٓءَ عَلَى ٱلْكَٰفِرِينَ ﴿27﴾

سورۃ النحل آیت ۲۶۔۲۷

ان سے پہلے گزرے لوگوں نے بھی (خلافِ حق ایسی ہی) مکاریاں کی تھیں تو اللہ نے اُن کے مکر کی عمارت جڑ سے اکھیڑ دی کہ اس کی چھت اوپر سے ان پر گر پڑی اور ان پر (ایسی طرف سے) عذاب آ واقع ہوا جہاں سے ان کو وہم و گمان بھی نہ تھا۔ پھر وہ ان کو قیامت کے دن بھی ذلیل و خوار کرے گا اور

کہے گا کہ میرے وہ شریک کہاں ہیں جن کے بارے میں تم جھگڑا کیا کرتے تھے۔ جن لوگوں کو (حقیقی) علم دیا گیا تھا وہ کہیں گے کہ البتہ آج کا دن کافروں کے لئے برائی اور رسوائی والا ہے۔

أَفَمَن وَعَدْنَٰهُ وَعْدًا حَسَنًا فَهُوَ لَٰقِيهِ كَمَن مَّتَّعْنَٰهُ مَتَٰعَ ٱلْحَيَوٰةِ ٱلدُّنْيَا ثُمَّ هُوَ يَوْمَ ٱلْقِيَٰمَةِ مِنَ ٱلْمُحْضَرِينَ ﴿61﴾ وَيَوْمَ يُنَادِيهِمْ فَيَقُولُ أَيْنَ شُرَكَآءِىَ ٱلَّذِينَ كُنتُمْ تَزْعُمُونَ ﴿62﴾

سورۃ القصص آیت ۶۱۔۶۲

کیا وہ شخص جس سے ہم نے بھلائی کا پختہ وعدہ کیا ہے اور وہ اس کو پانے والا بھی ہے اس شخص کی طرح ہو سکتا ہے جسے ہم نے صرف دنیا کی زندگی کا (چند روزہ) فائدہ تو دے رکھا ہو پھر قیامت کے دن (عذاب کے لئے) حاضر کیا جائے۔ اور (آگاہ رہو کہ اللہ) ان کو جس دن ندیٰ دے گا اور پوچھے گا کہ کہاں ہیں (آج) میرے وہ شریک جن کے بارے تم (شراکت داری و سفارشی ہونے کا) دعویٰ کیا کرتے تھے۔

وَمِن رَّحْمَتِهِۦ جَعَلَ لَكُمُ ٱلَّيْلَ وَٱلنَّهَارَ لِتَسْكُنُوا۟ فِيهِ وَلِتَبْتَغُوا۟ مِن فَضْلِهِۦ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ﴿73﴾ وَيَوْمَ يُنَادِيهِمْ فَيَقُولُ أَيْنَ شُرَكَآءِىَ ٱلَّذِينَ كُنتُمْ تَزْعُمُونَ﴿74﴾

سورۃ القصص آیت ۷۳۔۷۴

اور اس نے اپنی (خاص) رحمت سے تمہارے لئے رات اور دن بنا دیئے تاکہ تم (رات میں) آرام کرو اور (دن میں) اس کا فضل (یعنی روزی) تلاش کرو۔ اور تاکہ تم شکر گزار بن جاؤ۔ اور (یاد رکھو) وہ دن جس میں اللہ ان کو ندیٰ دے گا اور پوچھے گا کہاں ہیں (آج) میرے وہ شریک جن کے متعلق تم (شراکت داری و شفارشی ہونے کا) فاسد گمان رکھا کرتے تھے۔

وَلَا يَمْلِكُ ٱلَّذِينَ يَدْعُونَ مِن دُونِهِ ٱلشَّفَٰعَةَ إِلَّا مَن شَهِدَ بِٱلْحَقِّ وَهُمْ يَعْلَمُونَ﴿86﴾ وَلَئِن سَأَلْتَهُم مَّنْ خَلَقَهُمْ لَيَقُولُنَّ ٱللَّهُ ۖ فَأَنَّىٰ يُؤْفَكُونَ﴿87﴾ وَقِيلِهِۦ يَٰرَبِّ إِنَّ هَٰٓؤُلَآءِ قَوْمٌ لَّا يُؤْمِنُونَ﴿88﴾

سورۃ الزخرف آیت ۸۶ تا ۸۸

اور جن سے یہ لوگ اللہ کے علاوہ دعائیں مانگتے ہیں وہ سفارش کا کچھ بھی اختیار نہیں رکھتے سوائے ان کے جو حق سچ پر گواہی دیں اور وہ علم بھی رکھتے ہوں۔ اور اگر تم ان سے پوچھو کہ ان کو کس نے پیدا

https://quranexcel.com

کیا؟۔ تو ضرور کہہ دیں گے کہ اللہ نے تو پھر یہ کہاں بھٹکے پھرتے ہیں۔اور اس (رسولؐ) کا (اکثر اوقات میں) یہ قول کہنا کہ اے میرے رب!۔ یہ البتہ ایسے لوگ ہیں جو ایمان نہیں لاتے!۔

جب کہ اللہ کے نبی حضرت عیسیٰؑ کا واضح اعتراف قرآن کریم میں موجود ہے کہ جو کچھ میرے دل میں ہے تو اسے اچھی طرح جانتا ہے۔اور تیرے اسرار و رموز کو میں (کیا کوئی بھی) نہیں جان سکتا۔ پھر اللہ جل شانہ کے حضور گذارش ہو گی کہ بیشک تو ہی تو ساری غیب کی باتوں کا علم رکھنے والا ہے۔ میں نے تو ان سے اس کے علاوہ کچھ نہیں کہا تھا۔ کہ تم اللہ ہی کی عبادت کرو جو میرا اور تمہارا سب کا رب ہے۔اور میرے مالک!۔ جب تک میں ان میں موجود رہا ان کی دیکھ ریکھ کرتا رہا۔ پھر جب تو نے مجھے دنیا سے اٹھا لیا تو پھر ان کا نگران تیرے علاوہ اور کوئی نہ تھا اور تو ہی تو ہر چیز پر شاہد و گواہ ہے۔

وَإِذْ قَالَ ٱللَّهُ يَٰعِيسَى ٱبْنَ مَرْيَمَ ءَأَنتَ قُلْتَ لِلنَّاسِ ٱتَّخِذُونِى وَأُمِّىَ إِلَٰهَيْنِ مِن دُونِ ٱللَّهِ ۖ قَالَ سُبْحَٰنَكَ مَا يَكُونُ لِىٓ أَنْ أَقُولَ مَا لَيْسَ لِى بِحَقٍّ ۚ إِن كُنتُ قُلْتُهُۥ فَقَدْ عَلِمْتَهُۥ ۚ تَعْلَمُ مَا فِى نَفْسِى وَلَآ أَعْلَمُ مَا فِى نَفْسِكَ ۚ إِنَّكَ أَنتَ عَلَّٰمُ ٱلْغُيُوبِ ﴿116﴾ مَا قُلْتُ لَهُمْ إِلَّا مَآ أَمَرْتَنِى بِهِۦٓ أَنِ ٱعْبُدُوا۟ ٱللَّهَ رَبِّى وَرَبَّكُمْ ۚ وَكُنتُ عَلَيْهِمْ شَهِيدًا مَّا دُمْتُ فِيهِمْ ۖ فَلَمَّا تَوَفَّيْتَنِى كُنتَ أَنتَ ٱلرَّقِيبَ عَلَيْهِمْ ۚ وَأَنتَ عَلَىٰ كُلِّ شَىْءٍ شَهِيدٌ ﴿117﴾

سورۃ المائدہ آیت ۱۱۶۔۱۱۷

اور جب اللہ ارشاد فرمائے گا اے عیسیٰؑ ابن مریمؑ!۔ کیا تو نے بنی نوع انسان سے کہا تھا کہ مجھے اور میری ماں کو اللہ کے علاوہ عبادت کیے جانے والے (معبود) بنالو؟۔ وہ عرض کرے گا تو بالکل پاک ہے مجھے سراسر لائق نہیں کہ ایسی بات کہوں جس کا مجھے کچھ بھی حق حاصل نہیں۔ اگر میں نے ایسا کہا ہوگا تو ضرور تیرے علم میں ہوگا۔ جو کچھ میرے دل میں ہے تو اسے اچھی طرح جانتا ہے۔ اور تیرے اسرار و رموز کو میں (کیا کوئی بھی) نہیں جانتا۔ بیشک تو ہی تو ساری غیب کی باتوں کا علم رکھنے والا ہے۔ میں نے ان سے اس کے علاوہ کچھ نہیں کہا جس کا تو نے مجھے حکم دیا تھا۔ کہ تم اللہ ہی کی عبادت کرو جو میرا اور تمہارا سب کا رب ہے۔ اور جب تک میں ان میں موجود رہا ان کی دیکھ ریکھ کرتا رہا پھر جب تو نے مجھے دنیا سے اٹھالیا۔ پھر تو ہی ان کا نگران تھا اور تو ہی ہر چیز پر شاہد و گواہ ہے۔

نبی ﷺ کی شفاعت تو ثابت ہے آپ ﷺ بھی اللہ کی اجازت سے جس کسی کی سفارش کریں گے عاجزی وانکساری کرتے ہوئے ہی شفاعت کریں گے۔ زبردستی والا معاملے کا اللہ جل جلالہ کے ہاں بالکل تصور تک نہیں کیا جاسکتا۔ پھر ایسے لوگوں کی جو کسی بھی وجہ سے قرآن سے لاتعلق رہے اور جن کے خلاف نبی ﷺ اللہ جل شانہ کے دربار میں فریادی بن کر دعویٰ دائر کریں گے کہ ان لوگوں نے قرآن سے تعلق نہیں رکھا تھا۔ اسے پس پشت ڈالے رکھا اور دوسری باتوں کو اہمیت دیتے رہے۔ ذرا غور کرو اور سوچو کہ ایسے لوگوں کی شفاعت آپ کیسے کر سکتے ہیں۔ دیکھئے درج ذیل آیات

وَيَوْمَ تَشَقَّقُ ٱلسَّمَآءُ بِٱلْغَمَٰمِ وَنُزِّلَ ٱلْمَلَٰٓئِكَةُ تَنزِيلًا ﴿25﴾ ٱلْمُلْكُ يَوْمَئِذِ ٱلْحَقُّ لِلرَّحْمَٰنِ ۚ وَكَانَ يَوْمًا عَلَى ٱلْكَٰفِرِينَ عَسِيرًا ﴿26﴾ وَيَوْمَ يَعَضُّ ٱلظَّالِمُ عَلَىٰ يَدَيْهِ يَقُولُ يَٰلَيْتَنِى ٱتَّخَذْتُ مَعَ ٱلرَّسُولِ سَبِيلًا ﴿27﴾ يَٰوَيْلَتَىٰ لَيْتَنِى لَمْ أَتَّخِذْ فُلَانًا خَلِيلًا ﴿28﴾ لَّقَدْ أَضَلَّنِى عَنِ ٱلذِّكْرِ بَعْدَ إِذْ جَآءَنِى ۗ وَكَانَ ٱلشَّيْطَٰنُ لِلْإِنسَٰنِ خَذُولًا ﴿29﴾ وَقَالَ ٱلرَّسُولُ يَٰرَبِّ إِنَّ قَوْمِى ٱتَّخَذُوا۟ هَٰذَا ٱلْقُرْءَانَ مَهْجُورًا ﴿30﴾

سورۃ الفرقان آیت ۲۵ تا ۳۰

اور جس دن آسمان بادلوں کے ساتھ شق ہو جائے گا اور مسلسل فرشتے اتارے جائیں گے۔ اس دن ربِ الرحمٰن ہی کی حقیقی بادشاہی ہو گی۔ اور وہ دن کافروں پر بڑا ہی بھاری ہو گا۔ اور اس دن ظالم اپنے دانتوں سے اپنے ہی ہاتھ کاٹ کاٹ کر کھائے گا (اور) کہے گا کہ اے کاش! ۔ میں نے بھی رسول کے ساتھ کوئی راستہ پکڑ لیا ہوتا۔ ہائے میری بد بختی اے کاش! ۔ میں نے فلاں شخص کو اپنا دوست نہ بنایا ہوتا۔ البتہ یقیناً اسی نے تو (کتابِ) نصیحت کے میرے پاس آ جانے کے بعد مجھے بہکا دیا۔ اور شیطان تو انسان کو وقت پر دغا دینے والا ہی ہے۔ اور (بارگاہِ الٰہی میں) رسول کہے گا کہ اے میرے رب! ۔ بلاشبہ میری قوم (امت) نے اس قرآن کو بالکل چھوڑ رکھا تھا۔

ان آیات میں قرآنِ کریم سے نصیحت کرنے کی تاکید کی گئی ہے۔

https://quranexcel.com

وَأَنذِرْ بِهِ ٱلَّذِينَ يَخَافُونَ أَن يُحْشَرُوٓاْ إِلَىٰ رَبِّهِمْ ۙ لَيْسَ لَهُم مِّن دُونِهِۦ وَلِىٌّ وَلَا شَفِيعٌ لَّعَلَّهُمْ يَتَّقُونَ ﴿51﴾

سورۃالانعام آیت 51

اور وہ لوگ جو خوف رکھتے ہیں کہ وہ اپنے رب کے سامنے محشر میں جمع کیے جائیں گے اور اس (اللہ) کے علاوہ نہ تو ان کا کوئی ولی ہوگا اور نہ سفارش کرنے والا۔ ان کو اس قرآن کے ذریعے سے نصیحت کر دو تاکہ وہ متقی بن جائیں۔

وَذَرِ ٱلَّذِينَ ٱتَّخَذُواْ دِينَهُمْ لَعِبًا وَلَهْوًا وَغَرَّتْهُمُ ٱلْحَيَوٰةُ ٱلدُّنْيَا ۚ وَذَكِّرْ بِهِۦٓ أَن تُبْسَلَ نَفْسٌۢ بِمَا كَسَبَتْ لَيْسَ لَهَا مِن دُونِ ٱللَّهِ وَلِىٌّ وَلَا شَفِيعٌ وَإِن تَعْدِلْ كُلَّ عَدْلٍ لَّا يُؤْخَذْ مِنْهَآ ۗ أُوْلَٰٓئِكَ ٱلَّذِينَ أُبْسِلُواْ بِمَا كَسَبُواْ ۖ لَهُمْ شَرَابٌ مِّنْ حَمِيمٍ وَعَذَابٌ أَلِيمٌۢ بِمَا كَانُواْ يَكْفُرُونَ ﴿70﴾ ع8

سورۃالانعام آیت 70

اور انہیں چھوڑ دو جنہوں نے اپنے دین کو کھیل اور تماشا بنا رکھا ہے اور دنیا کی زندگی نے انہیں دھوکے میں ڈال رکھا ہے۔ اور انہیں قرآن سے نصیحت کرتے رہو تاکہ کوئی اپنے کرتوتوں کے باعث ہلاکت میں نہ ڈال دیا جائے۔ اس لئے کہ اللہ کے علاوہ نہ تو کوئی ولی ہوگا اور نہ ہی سفارش کرنے والا اور اگر

کوئی دنیا بھر کا معاوضہ بھی دینا چاہے تب بھی اس سے نہ لیا جائے گا۔یہی وہ لوگ ہیں جو اپنے کرتوتوں کی وجہ سے ہلاکت میں ڈال دیئے گئے۔ان کے پینے کے لئے گرم پانی ہوگا اور ان کے کفر وانکار کے صلے میں دردناک عذاب ہوگا۔

ٱللَّهُ ٱلَّذِى خَلَقَ ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلْأَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا فِى سِتَّةِ أَيَّامٍ ثُمَّ ٱسْتَوَىٰ عَلَى ٱلْعَرْشِ ۖ مَا لَكُم مِّن دُونِهِۦ مِن وَلِىٍّ وَلَا شَفِيعٍ ۚ أَفَلَا تَتَذَكَّرُونَ ﴿4﴾

سورۃ السجدۃ آیت 4

وہ اللہ ہی تو ہے جس نے آسمانوں وزمین کو اور جو کچھ ان کے درمیان ہے سب چھ دن میں بنا دیا پھر عرش پر مستوی ہوا۔ تمہارے لئے اس کے علاوہ نہ تو کوئی ولی ہے اور نہ ہی سفارش کرنے والا۔ کیا پھر تم غور وفکر کرتے ہوئے نصیحت حاصل نہیں کرتے؟۔

وَأَنذِرْهُمْ يَوْمَ ٱلْـَٔازِفَةِ إِذِ ٱلْقُلُوبُ لَدَى ٱلْحَنَاجِرِ كَٰظِمِينَ ۚ مَا لِلظَّٰلِمِينَ مِنْ حَمِيمٍ وَلَا شَفِيعٍ يُطَاعُ ﴿18﴾

سورۃ غافر آیت 18

اوران کواس قریب آنے والے دن (یعنی قیامت) سے آگاہ کردو جس دن غم وغصہ سے بھرے ہوئے سارے دل (کھچ کر) گلوں تک آجائیں گے۔ظالم لوگوں کے لئے نہ تو کوئی جگری دوست ہوگااور نہ ہی کوئی ایسا سفارشی جس کی بات مانی جائے۔

اور قرآن کاانکار تو فاسق و فاجر ہی کرسکتا ہے کوئی مسلمان نہیں!۔

وَلَقَدْ أَنزَلْنَآ إِلَيْكَ ءَايَٰتٍۭ بَيِّنَٰتٍۖ وَمَا يَكْفُرُ بِهَآ إِلَّا ٱلْفَٰسِقُونَ ﴿99﴾

سورۃالبقرۃآیت۹۹

اورالبتہ یقیناً ہم نے تیری طرف نہایت وضاحت بھری آیات نازل کردی ہیں۔جن کاانکار فاسق لوگوں کے علاوہ کوئی نہیں کرسکتا۔

یہ درج ذیل آیات میں دیکھئے کہ جن پر عذاب ثابت ہو چکا ہوگا۔

يَٰبَنِىٓ إِسْرَٰٓءِيلَ ٱذْكُرُوا۟ نِعْمَتِىَ ٱلَّتِىٓ أَنْعَمْتُ عَلَيْكُمْ وَأَنِّى فَضَّلْتُكُمْ عَلَى ٱلْعَٰلَمِينَ ﴿47﴾ وَٱتَّقُوا۟ يَوْمًا لَّا تَجْزِى نَفْسٌ عَن نَّفْسٍ شَيْـًٔا وَلَا يُقْبَلُ مِنْهَا شَفَٰعَةٌ وَلَا يُؤْخَذُ مِنْهَا عَدْلٌ وَلَا هُمْ يُنصَرُونَ ﴿48﴾

سورۃالبقرۃآیت۴۷۔۴۸

https://quranexcel.com

اے اولادِ اسرائیل !۔ یاد کرو میری وہ نعمت جو میں نے تم پر انعام کی تھی اور میں نے تمہیں سارے جہان کے لوگوں پر فضیلت دی تھی۔اور اس دن سے ڈرو جب کوئی بھی کسی کو کچھ نفع نہیں دے سکے گا اور نہ کوئی شفاعت قبول ہو گی اور نہ تو کوئی فدیہ لیا جائے گا اور نہ ہی وہ مدد کیے جائیں گے۔

يَٰبَنِيٓ إِسۡرَٰٓءِيلَ ٱذۡكُرُواْ نِعۡمَتِيَ ٱلَّتِيٓ أَنۡعَمۡتُ عَلَيۡكُمۡ وَأَنِّي فَضَّلۡتُكُمۡ عَلَى ٱلۡعَٰلَمِينَ ﴿122﴾ وَٱتَّقُواْ يَوۡمٗا لَّا تَجۡزِي نَفۡسٌ عَن نَّفۡسٖ شَيۡـٔٗا وَلَا يُقۡبَلُ مِنۡهَا عَدۡلٞ وَلَا تَنفَعُهَا شَفَٰعَةٞ وَلَا هُمۡ يُنصَرُونَ ﴿123﴾

سورۃ البقرۃ آیت ۱۲۲۔۱۲۳

اے اولادِ اسرائیل !۔ میرے وہ احسان یاد کرو جو میں نے تم پر کیے تھے اور یہ کہ میں نے تم کو دنیا جہان والوں پر فضیلت دے رکھی تھی۔اور ڈرو اس دن سے جب کوئی شخص کسی کے بھی کچھ کام نہ آئے گا اور نہ ہی کسی سے فدیہ قبول کیا جائے گا اور نہ تو کوئی شفاعت کچھ فائدہ دے گی اور نہ ہی وہ مدد کیے جائیں گے۔

يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوٓاْ أَنفِقُواْ مِمَّا رَزَقۡنَٰكُم مِّن قَبۡلِ أَن يَأۡتِيَ يَوۡمٞ لَّا بَيۡعٞ فِيهِ وَلَا خُلَّةٞ وَلَا شَفَٰعَةٞۗ وَٱلۡكَٰفِرُونَ هُمُ ٱلظَّٰلِمُونَ ﴿254﴾

سورۃ البقرۃ آیت 254

اے ایمان والو!۔جو رزق ہم نے تمہیں دیا ہے اس میں سے خرچ کرتے رہو اس سے پہلے کہ وہ دن آجائے جس میں کوئی خرید وفروخت نہ ہوگی نہ تو کوئی دوستی اور نہ ہی سفارش (کام آئے گی)۔اور کفر کرنے والے ہی ظالم ہیں۔

هَلْ يَنظُرُونَ إِلَّا تَأْوِيلَهُۥ ۚ يَوْمَ يَأْتِى تَأْوِيلُهُۥ يَقُولُ ٱلَّذِينَ نَسُوهُ مِن قَبْلُ قَدْ جَآءَتْ رُسُلُ رَبِّنَا بِٱلْحَقِّ فَهَل لَّنَا مِن شُفَعَآءَ فَيَشْفَعُوا۟ لَنَآ أَوْ نُرَدُّ فَنَعْمَلَ غَيْرَ ٱلَّذِى كُنَّا نَعْمَلُ ۚ قَدْ خَسِرُوٓا۟ أَنفُسَهُمْ وَضَلَّ عَنْهُم مَّا كَانُوا۟ يَفْتَرُونَ ﴿53﴾ ع6

سورۃ الأعراف آیت 53

کیا یہ لوگ اس وعدۂ عذاب کے منتظر ہیں؟۔جس دن وہ وعدہ سامنے آجائے گا تو جو اس دن کو بھولے ہوئے تھے کہیں گے کہ واقعی ہمارے رب کے رسول حق سچ لے کر آئے تھے۔پھر کیا اب کوئی ہمارا سفارشی ہے جو ہماری سفارش کرے یا کیا ہم پھر واپس بھیجے جا سکتے ہیں تاکہ جو کچھ ہم (پہلے) کیا کرتے تھے اس کے خلاف کچھ دوسرے (نیک عمل) کرلیں؟۔یقینی طور پر انہوں نے اپنے آپ کو خسارے میں ڈال لیا۔اور جو کچھ یہ جھوٹ وبہتان گھڑا کرتے تھے سب ان سے جاتا رہا۔

قَالُواْ وَهُمْ فِيهَا يَخْتَصِمُونَ﴿96﴾ لا تَٱللَّهِ إِن كُنَّا لَفِى ضَلَٰلٍ مُّبِينٍ﴿97﴾ لا إِذْ نُسَوِّيكُم بِرَبِّ ٱلْعَٰلَمِينَ﴿98﴾ وَمَآ أَضَلَّنَآ إِلَّا ٱلْمُجْرِمُونَ ﴿99﴾ فَمَا لَنَا مِن شَٰفِعِينَ﴿100﴾ لا وَلَا صَدِيقٍ حَمِيمٍ﴿101﴾ فَلَوْ أَنَّ لَنَا كَرَّةً فَنَكُونَ مِنَ ٱلْمُؤْمِنِينَ﴿102﴾ إِنَّ فِى ذَٰلِكَ لَءَايَةً ۖ وَمَا كَانَ أَكْثَرُهُم مُّؤْمِنِينَ﴿103﴾

سورۃ الشعراء آیت ۹۶ تا ۱۰۳

اور وہ (دوزخ میں) باہم جھگڑا کرتے ہوئے کہیں گے۔ قسم ہے اللہ کی! ہم سب تو بہت واضح گمراہی میں تھے۔ جب کہ ہم تم (شیطان لوگوں) کو رب العالمین کے برابر ٹھہرا لیتے تھے۔ اور ہم کو تو ان مجرم لوگوں نے ہی گمراہ کیا تھا۔ پس (آج) نہ تو ہمارا کوئی سفارشی ہے۔ اور نہ ہی کوئی جگری دوست۔ اے کاش کہ۔ ہمارا پھر سے (دنیا میں) جانا ہو جائے تو ہم ضرور مومنوں میں ہو جائیں۔ بیشک اس میں یقیناً بڑی نشانی ہے۔ مگر (پھر بھی) ان میں بہت سارے لوگ ایمان لانے والے نہیں۔

كُلُّ نَفْسٍ بِمَا كَسَبَتْ رَهِينَةٌ﴿38﴾ لا إِلَّآ أَصْحَٰبَ ٱلْيَمِينِ﴿39﴾ ط فِى جَنَّٰتٍ يَتَسَآءَلُونَ﴿40﴾ لا عَنِ ٱلْمُجْرِمِينَ﴿41﴾ لا مَا سَلَكَكُمْ فِى سَقَرَ﴿42﴾ قَالُواْ لَمْ نَكُ مِنَ ٱلْمُصَلِّينَ﴿43﴾ لا وَلَمْ نَكُ نُطْعِمُ ٱلْمِسْكِينَ﴿44﴾ لا وَكُنَّا نَخُوضُ مَعَ ٱلْخَآئِضِينَ﴿45﴾ لا

وَكُنَّا نُكَذِّبُ بِيَوْمِ ٱلدِّينِ ﴿46﴾ لا حَتَّىٰٓ أَتَىٰنَا ٱلْيَقِينُ ﴿47﴾ ط فَمَا تَنفَعُهُمْ شَفَٰعَةُ ٱلشَّٰفِعِينَ ﴿48﴾ ط فَمَا لَهُمْ عَنِ ٱلتَّذْكِرَةِ مُعْرِضِينَ ﴿49﴾ لا

سورۃ المدثر آیت ۳۲ تا ۴۹

ہر کوئی اپنے اعمال کے بدلے میں گروی ہے۔ مگر دائیں طرف والے (نیک لوگ)۔ (کہ) وہ جنت کے باغوں میں باہمی پوچھ گچھ کرتے ہوں گے۔ گناہگاروں سے (ان کی دوزخ میں آنے کی نسبت کہ)۔ کس چیز نے تمہیں دوزخ میں ڈالا۔ وہ کہیں گے کہ ہم نماز نہیں پڑھا کرتے تھے۔ اور نہ ہی مسکینوں کو کھانا کھلاتے تھے۔ اور حق کی خلاف ورزی کرنے والوں کے ساتھ مل کر ہم بھی خلافِ حق کام کرتے تھے۔ اور ہم جزا و سزا کے دن کو بھی جھٹلایا کرتے تھے۔ یہاں تک کہ ہمیں موت آ گئی۔ پس ایسے لوگوں کو شفاعت کرنے والوں کی شفاعت بھی کچھ فائدہ نہ دے گی۔ پس انہیں کیا ہو گیا ہے کہ وہ نصیحت سے روگردانی کر رہے ہیں؟۔

یہ بھی درج ذیل آیات میں دیکھئے کہ کون ہے جو اللہ کی اجازت کے بغیر اس کے حضور شفاعت کی جسارت کر سکے۔ اور کسی میں اتنی ہمت بھی کہاں ہو گی۔ اور اللہ جل جلالہ اسی کے حق میں بات سننا گوارا کریں گے جس کے بارے وہ اجازت مرحمت فرما دیں گے اور اسی کے لئے کے ہاں سفارش فائدہ بھی دے سکے گی۔

ٱللَّهُ لَآ إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ ٱلْحَىُّ ٱلْقَيُّومُ ۚ لَا تَأْخُذُهُۥ سِنَةٌ وَلَا نَوْمٌ ۚ لَّهُۥ مَا فِى ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَمَا فِى ٱلْأَرْضِ ۗ مَن ذَا ٱلَّذِى يَشْفَعُ عِندَهُۥٓ إِلَّا بِإِذْنِهِۦ ۚ يَعْلَمُ مَا بَيْنَ أَيْدِيهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ ۖ وَلَا يُحِيطُونَ بِشَىْءٍ مِّنْ عِلْمِهِۦٓ إِلَّا بِمَا شَآءَ ۚ وَسِعَ كُرْسِيُّهُ ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلْأَرْضَ ۖ وَلَا يَـُٔودُهُۥ حِفْظُهُمَا ۚ وَهُوَ ٱلْعَلِىُّ ٱلْعَظِيمُ ﴿255﴾

سورۃ البقرۃ آیت 255

وہ اللہ ہی ہے جس کے علاوہ کوئی بھی عبادت کے قابل نہیں ہے جو ہمیشہ سے زندہ ہے اور سب کو تھامنے والا ہے۔ جسے نہ تو اونگھ آتی ہے نہ ہی نیند۔ جو کچھ آسمانوں میں اور جو کچھ زمین میں ہے سب اسی کا ہے۔ کون ہے جو اس کی اجازت کے بغیر اس کے حضور شفاعت کرسکے۔ جو ان کے سامنے ہے اور جو ان کے پیچھے ہے اسے سب کچھ معلوم ہے۔ اور وہ اس کے علم میں سے کسی چیز کا بھی احاطہ نہیں کرسکتے مگر جتنا کہ وہ چاہے۔ اس کی بادشاہت کی وسعت آسمانوں و زمین سب پر حاوی ہے۔ اور جن کی حفاظت اس کو ذرا بھی نہیں تھکاتی۔ اور وہ بڑا ہی عالی رتبہ نہایت جلیل القدر ہے۔

إِنَّ رَبَّكُمُ ٱللَّهُ ٱلَّذِى خَلَقَ ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلْأَرْضَ فِى سِتَّةِ أَيَّامٍ ثُمَّ ٱسْتَوَىٰ عَلَى ٱلْعَرْشِ ۖ يُدَبِّرُ ٱلْأَمْرَ ۖ مَا مِن شَفِيعٍ إِلَّا مِنۢ بَعْدِ إِذْنِهِۦ ۚ ذَٰلِكُمُ ٱللَّهُ رَبُّكُمْ فَٱعْبُدُوهُ ۚ أَفَلَا تَذَكَّرُونَ ﴿3﴾

سورۃ یونس آیت 3

بلا شبہ تمہارا رب اللہ ہی تو ہے جس نے آسمان و زمین چھ دن میں بنائے پھر عرش پر مستوی ہو گیا ۔وہی ہر کام کا انتظام کرتا ہے کوئی بھی اس کی اجازت کے بغیر سفارش کرنے والا نہیں ہے۔یہی اللہ تمہارا رب ہے پس اسی کی عبادت کرو۔کیا پھر تم غور و فکر سے نصیحت حاصل نہیں کرتے ؟۔

وَلَا تَنفَعُ ٱلشَّفَٰعَةُ عِندَهُۥٓ إِلَّا لِمَنْ أَذِنَ لَهُۥ ۚ حَتَّىٰٓ إِذَا فُزِّعَ عَن قُلُوبِهِمْ قَالُوا۟ مَاذَا قَالَ رَبُّكُمْ ۖ قَالُوا۟ ٱلْحَقَّ ۖ وَهُوَ ٱلْعَلِىُّ ٱلْكَبِيرُ ﴿23﴾

سورۃ سبا آیت 23

اور اللہ کے ہاں کوئی سفارش فائدہ نہیں دے گی مگر اس کے حق میں جس کے بارے میں وہ اجازت دیدے۔یہاں تک کہ جب ان کے دلوں سے خوف و گھبراہٹ دور کر دی جائے گی۔تو (فرشتوں یا سفارشیوں سے) پوچھیں گے کہ تمہارے رب نے (معافی پر) کیا ارشاد فرمایا۔تو وہ کہیں گے کہ حق سچ ہی کہا ہے اور وہ نہایت بلند و بالا بہت بڑا ہے۔

۞ وَكَم مِّن مَّلَكٍ فِى ٱلسَّمَٰوَٰتِ لَا تُغْنِى شَفَٰعَتُهُمْ شَيْـًٔا إِلَّا مِنۢ بَعْدِ أَن يَأْذَنَ ٱللَّهُ لِمَن يَشَآءُ وَيَرْضَىٰٓ ﴿26﴾

سورۃ النجم آیت 26

اور آسمانوں میں کتنے ہی فرشتے ہیں جن کی سفارش کچھ بھی فائدہ نہیں دے سکتی مگر بعد اس کے کہ اللہ ہی جس کسی کے لئے چاہے اجازت دیدے اور پسند بھی کرے۔

مَّن يَشْفَعْ شَفَٰعَةً حَسَنَةً يَكُن لَّهُۥ نَصِيبٌ مِّنْهَا ۖ وَمَن يَشْفَعْ شَفَٰعَةً سَيِّئَةً يَكُن لَّهُۥ كِفْلٌ مِّنْهَا ۗ وَكَانَ ٱللَّهُ عَلَىٰ كُلِّ شَىْءٍ مُّقِيتًا ﴿85﴾

سورۃ النساء آیت 85

جو کوئی اچھی بات کی سفارش کرے تو اسے بھی اس میں سے حصہ ملے گا۔ اور جو بری بات کی سفارش کرے وہ بھی اس میں سے حصہ پائے گا۔ اور اللہ ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے۔

یہ بھی درج ذیل آیت میں دیکھئے کہ اگر اللہ جل شانہ کسی سفارش کرنے والے کی بات سننے کے لئے راضی ہوگا تو وہ اللہ کی اجازت سے اپنی بات سامنے رکھنے کی ہمت جٹا سکے گا۔

يَوْمَ نَحْشُرُ ٱلْمُتَّقِينَ إِلَى ٱلرَّحْمَٰنِ وَفْدًا ﴿85﴾ وَنَسُوقُ ٱلْمُجْرِمِينَ إِلَىٰ جَهَنَّمَ وِرْدًا ﴿86﴾ لَّا يَمْلِكُونَ ٱلشَّفَٰعَةَ إِلَّا مَنِ ٱتَّخَذَ عِندَ ٱلرَّحْمَٰنِ عَهْدًا ﴿87﴾

سورۃ مریم آیت ۸۵ تا ۸۷

جس دن ہم متقی لوگوں کو ربِ الرحمٰن کے پاس مہمان بنا کر محشر میں جمع کریں گے۔اور مجرموں کو سخت پیاس کی حالت میں جہنم کی طرف ہانک کر لے جائیں گے۔ کسی کو بھی سفارش کا اختیار نہیں ہوگا مگر جس نے ربِ الرحمٰن سے کوئی عہد لے رکھا ہو۔

درج بالا آیت کی روشنی میں اگر غور کریں تو یہ بات روزِ روشن کی طرح عیاں ہے۔ کہ نبی ﷺ کی امت کے لئے جو ایک تڑپ تھی اسی پر اللہ جل شانہ نے مقامِ محمود پر فائز کرنے کا ایک عہد ہی تو کیا ہوا ہے۔جو ان شاء اللہ پورا ہو کر رہے گا۔

يَوْمَئِذٍ يَتَّبِعُونَ ٱلدَّاعِىَ لَا عِوَجَ لَهُۥ ۖ وَخَشَعَتِ ٱلْأَصْوَاتُ لِلرَّحْمَٰنِ فَلَا تَسْمَعُ إِلَّا هَمْسًا ﴿108﴾ يَوْمَئِذٍ لَّا تَنفَعُ ٱلشَّفَٰعَةُ إِلَّا مَنْ أَذِنَ لَهُ ٱلرَّحْمَٰنُ وَرَضِىَ لَهُۥ قَوْلًا ﴿109﴾

سورۃ طٰہٰ آیت ۱۰۸۔۱۰۹

اس دن سب پکارنے والے کے پیچھے ہی چلیں گے کسی میں کوئی ٹیڑھا پن نہ ہوگا۔اور ربِ الرحمٰن کے سامنے سب آوازیں پست ہو کر رہ جائیں گی پس تم (کھسر پھسر کی) آہٹ کے علاوہ کچھ بھی نہ سنو گے۔ اس دن کوئی بھی سفارش فائدہ نہیں دے گی مگر جسے ربِ الرحمٰن اجازت دیدے اور اس کی بات سننے کے لئے راضی بھی ہو جائے۔

فرشتے تو اللہ جل جلالہ کی ہیبت سے لرزتے رہتے ہیں۔ وہ بھی اگر بولنا چاہیں گے تو اللہ جل شانہ کی اجازت سے۔ وہ بھی حق بات کے علاوہ اور کچھ کہنے کی ہمت نہ کر پائیں گے۔

يَعْلَمُ مَا بَيْنَ أَيْدِيهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ وَلَا يَشْفَعُونَ إِلَّا لِمَنِ ٱرْتَضَىٰ وَهُم مِّنْ خَشْيَتِهِۦ مُشْفِقُونَ ﴿28﴾

سورۃ الأنبیاء آیت 28

جو ان کے سامنے اور جو ان کے پیچھے ہے وہ سب کچھ جانتا ہے اور وہ (فرشتے کسی کی) شفاعت نہیں کر سکتے سوائے اس کے جس سے وہ (اللہ جل شانہ) راضی ہو اور وہ تو اس کی ہیبت سے لرزتے رہتے ہیں۔

اللہ کے منظور نظر ایک شہید کا بھی لوگوں کے خود ساختہ گمان کے پیش نظر کیا ارشاد ہے۔ کہ

وَجَآءَ مِنْ أَقْصَا ٱلْمَدِينَةِ رَجُلٌ يَسْعَىٰ قَالَ يَٰقَوْمِ ٱتَّبِعُوا۟ ٱلْمُرْسَلِينَ ﴿20﴾ ٱتَّبِعُوا۟ مَن لَّا يَسْـَٔلُكُمْ أَجْرًا وَهُم مُّهْتَدُونَ ﴿21﴾ وَمَا لِىَ لَآ أَعْبُدُ ٱلَّذِى فَطَرَنِى وَإِلَيْهِ تُرْجَعُونَ ﴿22﴾ ءَأَتَّخِذُ مِن دُونِهِۦٓ ءَالِهَةً إِن يُرِدْنِ ٱلرَّحْمَٰنُ بِضُرٍّ لَّا تُغْنِ عَنِّى شَفَٰعَتُهُمْ شَيْـًٔا وَلَا يُنقِذُونِ ﴿23﴾ إِنِّىٓ إِذًا لَّفِى ضَلَٰلٍ مُّبِينٍ ﴿24﴾

سورۃ یٰس آیت ۲۰ تا ۲۴

اور شہر کے پرلے کنارے سے ایک آدمی دوڑتا ہوا آیا کہنے لگا کہ اے میری قوم رسولوں کے پیچھے چلو۔ایسوں کے پیچھے جو تم سے کچھ صلہ نہیں مانگتے اور خود بھی ہدایت یافتہ ہیں۔اور مجھے کیا ہے کہ میں اس کی عبادت نہ کروں جس نے مجھے پیدا کیا۔اور تم سب کو بھی اسی کی طرف لوٹ کر جانا ہے۔کیا میں اس کو چھوڑ کر اوروں کو معبود بناؤں؟ اگر رب الرحمٰن میرے حق میں نقصان کرنا چاہے (پھر) نہ تو ان کی سفارش مجھے کچھ بھی فائدہ دے سکے اور نہ ہی وہ مجھے چھڑا سکیں۔ تب تو میں واضح گمراہی میں مبتلا ہو گیا۔

اور نبی ﷺ کی زبان مبارک سے اللہ جل شانہ نے جو الفاظ کہلوائے وہ بھی دیکھ لیں۔کہ

قُل لِّلَّهِ ٱلشَّفَٰعَةُ جَمِيعًا ۖ لَّهُۥ مُلْكُ ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلْأَرْضِ ۖ ثُمَّ إِلَيْهِ تُرْجَعُونَ ﴿44﴾

سورۃ الزمر آیت ۴۴

کہہ دو کہ شفاعت پوری کی پوری اللہ کے قبضۂ قدرت میں ہے۔اسی کے لئے آسمانوں و زمین کی بادشاہی ہے پھر تم کو اسی کی طرف لوٹ کر جانا ہے۔

لَّا يَسْمَعُونَ فِيهَا لَغْوًا وَلَا كِذَّٰبًا ﴿35﴾ جَزَآءً مِّن رَّبِّكَ عَطَآءً حِسَابًا ﴿36﴾ رَّبِّ
ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلْأَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا ٱلرَّحْمَٰنِ لَا يَمْلِكُونَ مِنْهُ خِطَابًا ﴿37﴾ يَوْمَ يَقُومُ
ٱلرُّوحُ وَٱلْمَلَٰٓئِكَةُ صَفًّا لَّا يَتَكَلَّمُونَ إِلَّا مَنْ أَذِنَ لَهُ ٱلرَّحْمَٰنُ وَقَالَ صَوَابًا ﴿38﴾

سورۃ النباء آیت ۳۵ تا ۳۸

نہ تو وہاں کوئی بے ہودہ بات سنیں گے اور نہ ہی کوئی جھوٹ۔ یہ تمہارے رب کی طرف سے کافی بڑا انعام وعطیہ ہے۔ اس ربِ الرحمٰن کی طرف سے جو آسمانوں و زمین اور ان کے درمیان کی ساری چیزوں کا رب ہے کسی میں بھی اس سے بات کرنے کی تاب نہ ہو گی۔ جس دن جبرائیلؑ اور فرشتے سبھی صف باندھے کھڑے ہوں گے کوئی کلام (کی ہمت) نہیں کر سکے گا مگر جس کو ربِ الرحمٰن اجازت دیدے اور وہ بات بھی درست کہے۔

آج یہ لوگ ضد کی بنا پر جن اختلافی باتوں میں پڑے ہیں۔ قرآن میں ان کا واضح جواب موجود ہے۔ اگر خود ہی اس پر توجہ نہ دیں تو کون قصور وار ہے۔

إِنَّ ٱلدِّينَ عِندَ ٱللَّهِ ٱلْإِسْلَٰمُ وَمَا ٱخْتَلَفَ ٱلَّذِينَ أُوتُوا۟ ٱلْكِتَٰبَ إِلَّا مِنۢ بَعْدِ مَا
جَآءَهُمُ ٱلْعِلْمُ بَغْيًۢا بَيْنَهُمْ وَمَن يَكْفُرْ بِـَٔايَٰتِ ٱللَّهِ فَإِنَّ ٱللَّهَ سَرِيعُ ٱلْحِسَابِ ﴿19﴾

سورۃ آلِ عمران آیت ۱۹

بلاشبہ دین تو اللہ کے نزدیک اسلام ہی ہے۔اور اہل کتاب نے جو بھی اختلاف کیا تو صحیح علم ہو جانے کے بعد آپس کی ضد کی وجہ سے کیا۔اور جو کوئی بھی اللہ کی آیتوں کا انکار کر دے تو یقیناً اللہ جلد حساب لینے والا ہے۔

اس موضوع کے احتتام پر اللہ تعالیٰ سے دعا گو ہوں کہ اللہ جل شانہ ایمان کی خالص دولت نصیب فرمائیں۔اور ہر اس ظن و گمان سے بچنے کی توفیق عطا فرمائیں جو اس خالص دولت سے دور لے جانے کا باعث بن سکتا ہو۔آمین یارب العالمین !۔

شہداء :

قرآنِ کریم میں اللہ جل شانہ نے شہیدوں کے بارے میں جو کچھ کہا ہے وہ بھی پڑھ کر ذہن نشین کر لیں۔

وَلَا تَقُولُواْ لِمَن يُقْتَلُ فِى سَبِيلِ ٱللَّهِ أَمْوَٰتٌۢ ۚ بَلْ أَحْيَآءٌ وَلَٰكِن لَّا تَشْعُرُونَ ﴿154﴾

سورۃ البقرۃ آیت ۱۵۴

اللہ کی راہ میں مرنے والوں کو مُردہ نہ کہو بلکہ وہ زندہ ہیں لیکن تمہیں ان کی زندگی (کی حقیقت) کا بالکل شعور نہیں۔

نوٹ!۔اس آیت کے پیش نظر اللہ جل شانہ نے یہ کہہ کر مزید آگے سوچنے کے سارے دروازے بند کردیئے کہ تمہیں ان کی زندگی کا شعور نہیں۔ تو پھر ہمیں کبھی بھی شعور نہیں ہو سکتا!۔اب اس سے آگے ہر قسم کا گمان گناہ ہے۔ سوائے اس کے جو قرآن اور معتبر احادیث میں موجود ہے۔ ہمیں چاہیئے کہ ان کی اس زندگی کے بارے کوئی ایسی بات نہ کریں جس سے یہ واضع ہوتا ہو کہ ہمیں شعور ہے۔ اللہ تعالی نے جو جو فرمادیا بس وہیں تک محدود رہنا چاہیے۔اس سے آگے سوچنا بھی بڑی غلطی ہے۔اور جو لوگ آگے بڑھتے ہوئے مزید کچھ اضافی باتیں کرتے ہیں۔دیکھا جائے تو وہ سراسر نا سمجھی میں (نعوذ باللہ) اللہ کو جتلا رہے ہوتے ہیں کہ ہمیں تو شعور ہے۔

وَلَا تَحْسَبَنَّ ٱلَّذِينَ قُتِلُوا۟ فِى سَبِيلِ ٱللَّهِ أَمْوَٰتًۢا ۚ بَلْ أَحْيَآءٌ عِندَ رَبِّهِمْ يُرْزَقُونَ ﴿169﴾ لا فَرِحِينَ بِمَآ ءَاتَىٰهُمُ ٱللَّهُ مِن فَضْلِهِۦ ۖ وَيَسْتَبْشِرُونَ بِٱلَّذِينَ لَمْ يَلْحَقُوا۟ بِهِم مِّنْ خَلْفِهِمْ أَلَّا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ ﴿170﴾ م يَسْتَبْشِرُونَ بِنِعْمَةٍ مِّنَ ٱللَّهِ وَفَضْلٍ وَأَنَّ ٱللَّهَ لَا يُضِيعُ أَجْرَ ٱلْمُؤْمِنِينَ ﴿171﴾ ج ع 17

سورۂ آلِ عمران آیت ۱۶۹ تا ۱۷۱

جو لوگ اللہ کی راہ میں مارے جائیں انہیں ہر گز مردہ گمان نہ کرو۔ بلکہ وہ زندہ ہیں اور اپنے رب کے ہاں سے رزق دیئے جاتے ہیں۔ جو کچھ اللہ نے ان کو اپنے فضل سے دے رکھا ہے اس میں شاداں و فرحاں ہیں۔اور ان لوگوں کی بابت خوش اور مطمئن ہیں جو پیچھے رہ گئے ہیں اب تک ان سے نہیں ملے ۔کہ ان پر بھی نہ تو کوئی خوف ہوگا اور نہ ہی وہ غمگین ہوں گے۔اور اللہ کی نعمتوں اور فضل سے مسرور وشادمان ہیں۔اور اس پر بھی کہ بیشک اللہ ایمان والوں کا اجر ضائع نہیں کرتا۔

----------واپس----------

لوگوں کی اکثریت:

دنیا میں بہت سارے لوگ تو گمراہ اور سیدھے راستے سے منحرف ہیں۔ان کے پیچھے چلنے سے گمراہی یقینی ہے۔ حق کا راستہ طلب سے ملتا ہے۔اس کو پانے کے لئے جستجو کرنی پڑتی ہے۔دیکھیے اللہ جل شانہ کا فرمان بہت سارے لوگوں کے بارے میں۔

أَوَكُلَّمَا عَٰهَدُوا۟ عَهْدًا نَّبَذَهُۥ فَرِيقٌ مِّنْهُم ۚ بَلْ أَكْثَرُهُمْ لَا يُؤْمِنُونَ ﴿100﴾

سورۃ البقرۃ آیت 100

کیا جب بھی کوئی عہد کیا تو ان ہی کے ایک گروہ نے اسے توڑ دیا؟۔بلکہ ان میں سے بہت سارے لوگ ایمان والے نہیں۔

۞ أَلَمْ تَرَ إِلَى ٱلَّذِينَ خَرَجُواْ مِن دِيَٰرِهِمْ وَهُمْ أُلُوفٌ حَذَرَ ٱلْمَوْتِ فَقَالَ لَهُمُ ٱللَّهُ مُوتُواْ ثُمَّ أَحْيَٰهُمْ ۚ إِنَّ ٱللَّهَ لَذُو فَضْلٍ عَلَى ٱلنَّاسِ وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَ ٱلنَّاسِ لَا يَشْكُرُونَ ﴿243﴾

سورۃ البقرۃ آیت 243

کیا تم نے ان لوگوں کو نہیں دیکھا جو ہزاروں کی تعداد میں تھے اور موت کے ڈر سے اپنے گھروں سے نکل کھڑے ہوئے تھے تو اللہ نے ان کو حکم دیا کہ مر جاؤ پھر (نبی کی دعا سے یا بطور نشانی) ان کو زندہ کر دیا؟۔ بیشک اللہ بنی نوع انسان پر بڑا فضل کرنے والا ہے لیکن بہت سارے لوگ شکر ادا نہیں کرتے۔

كُنتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَأْمُرُونَ بِٱلْمَعْرُوفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ ٱلْمُنكَرِ وَتُؤْمِنُونَ بِٱللَّهِ ۗ وَلَوْ ءَامَنَ أَهْلُ ٱلْكِتَٰبِ لَكَانَ خَيْرًا لَّهُم ۚ مِّنْهُمُ ٱلْمُؤْمِنُونَ وَأَكْثَرُهُمُ ٱلْفَٰسِقُونَ ﴿110﴾

سورۃ آل عمران آیت 110

تم بنی نوع انسان (کی اصلاح) کے لئے بھیجی گئی سب امتوں سے بہترین امت ہو۔ جو نیک کام کرنے کو کہتے ہو اور برے کاموں سے منع کرتے ہو اور اللہ پر ایمان رکھتے ہو۔ اور اگر اہل کتاب بھی ایمان لے

آتے تو ان کے لئے بہت بہتر ہوتا۔ کچھ تو ان میں سے ایمان والے ہیں مگر بہت سارے لوگ ان میں فاسق ہی ہیں۔

۞ لَّا خَيْرَ فِى كَثِيرٍ مِّن نَّجْوَىٰهُمْ إِلَّا مَنْ أَمَرَ بِصَدَقَةٍ أَوْ مَعْرُوفٍ أَوْ إِصْلَٰحٍۭ بَيْنَ ٱلنَّاسِ ۚ وَمَن يَفْعَلْ ذَٰلِكَ ٱبْتِغَآءَ مَرْضَاتِ ٱللَّهِ فَسَوْفَ نُؤْتِيهِ أَجْرًا عَظِيمًا ﴿114﴾

سورۃ النساء آیت 114

ان لوگوں کے بہت سارے مشوروں میں بھلائی نہیں ہوتی۔ بھلائی تو اس میں ہے کہ کوئی خیرات کرے یا اچھا کام کرے یا لوگوں میں صلح کرانے کو کہے۔ اور جو ایسے کام خالص اللہ کی خوشنودی کے لئے کرے گا تو ہم اس کو اجر عظیم عطا کریں گے۔

مِنْ أَجْلِ ذَٰلِكَ كَتَبْنَا عَلَىٰ بَنِىٓ إِسْرَٰٓءِيلَ أَنَّهُۥ مَن قَتَلَ نَفْسًۢا بِغَيْرِ نَفْسٍ أَوْ فَسَادٍ فِى ٱلْأَرْضِ فَكَأَنَّمَا قَتَلَ ٱلنَّاسَ جَمِيعًا وَمَنْ أَحْيَاهَا فَكَأَنَّمَآ أَحْيَا ٱلنَّاسَ جَمِيعًا ۚ وَلَقَدْ جَآءَتْهُمْ رُسُلُنَا بِٱلْبَيِّنَٰتِ ثُمَّ إِنَّ كَثِيرًا مِّنْهُم بَعْدَ ذَٰلِكَ فِى ٱلْأَرْضِ لَمُسْرِفُونَ ﴿32﴾

سورۃ المائدۃ آیت 32

اسی وجہ سے ہم نے اولادِ اسرائیل پر لکھ دیا تھا۔ کہ جو کوئی بھی کسی کو بھی بغیر اس وجہ کے کہ وہ کسی کا قاتل ہے یا زمین میں فساد پھیلاتا ہے (بے قصور) قتل کرے گا۔ تو گویا کہ اس نے تمام بنی نوع انسان کا قتل کر دیا۔ اور جس کسی نے کوئی زندگی بچالی تو گویا کہ اس نے تمام بنی نوع انسان کی زندگی بچا لی۔ اور البتہ یقیناً ان لوگوں کے پاس ہمارے رسول واضح دلیلیں لا چکے ہیں۔ پھر بلاشبہ اس کے بعد بھی ان میں سے بہت سارے لوگ زمین میں حد سے تجاوز کرنے والے ہیں۔

وَأَنِ ٱحْكُم بَيْنَهُم بِمَآ أَنزَلَ ٱللَّهُ وَلَا تَتَّبِعْ أَهْوَآءَهُمْ وَٱحْذَرْهُمْ أَن يَفْتِنُوكَ عَنۢ بَعْضِ مَآ أَنزَلَ ٱللَّهُ إِلَيْكَ ۖ فَإِن تَوَلَّوْا۟ فَٱعْلَمْ أَنَّمَا يُرِيدُ ٱللَّهُ أَن يُصِيبَهُم بِبَعْضِ ذُنُوبِهِمْ ۗ وَإِنَّ كَثِيرًا مِّنَ ٱلنَّاسِ لَفَٰسِقُونَ ﴿49﴾

سورۃ المائدۃ آیت 49

اور (تاکیداً) اللہ کے نازل کردہ حکم کے مطابق ہی ان میں فیصلہ کرو۔ اور ان کی خواہشوں کی پیروی نہ کرو۔ اور ان سے بچتے رہو کہ تجھے کسی ایسے حکم سے نہ بہکا دیں جو اللہ نے (خاص کر) تجھ پر اتارا ہے۔ پھر اگر یہ منہ موڑتے ہیں تو جان رکھو کہ اللہ ان کے بعض گناہوں کی پاداش میں انہیں کسی مصیبت میں مبتلا کرنا چاہتا ہے۔ اور بلاشبہ ان میں بہت سارے لوگ تو فاسق ہیں۔

قُلْ يَٰٓأَهْلَ ٱلْكِتَٰبِ هَلْ تَنقِمُونَ مِنَّآ إِلَّآ أَنْ ءَامَنَّا بِٱللَّهِ وَمَآ أُنزِلَ إِلَيْنَا وَمَآ أُنزِلَ مِن قَبْلُ وَأَنَّ أَكْثَرَكُمْ فَٰسِقُونَ ﴿59﴾

سورۃ المائدۃ آیت 59

پوچھو کہ اے اہلِ کتاب !۔ تم ہم میں کون سا عیب دیکھتے ہو سوائے اس کے کہ ہم اللہ پر اور اس (قرآن) پر ایمان لائے ہیں جو ہمارے پاس بھیجا گیا ہے اور ان پر بھی جو (کتابیں) پہلے بھیجی جا چکی ہیں ؟۔ اور بلاشبہ تم میں بہت سارے لوگ تو فاسق ہیں۔

وَتَرَىٰ كَثِيرًا مِّنْهُمْ يُسَٰرِعُونَ فِى ٱلْإِثْمِ وَٱلْعُدْوَٰنِ وَأَكْلِهِمُ ٱلسُّحْتَ ۚ لَبِئْسَ مَا كَانُوا۟ يَعْمَلُونَ ﴿62﴾

سورۃ المائدۃ آیت 62

اور تم ان میں سے بہت سارے لوگوں کو دیکھو گے کہ گناہ پر اور زیادتی پر اور حرام کھانے پر دوڑتے ہیں ۔ بیشک یہ جو کچھ کرتے ہیں بہت ہی برا کرتے ہیں۔

وَقَالَتِ ٱلْيَهُودُ يَدُ ٱللَّهِ مَغْلُولَةٌ ۚ غُلَّتْ أَيْدِيهِمْ وَلُعِنُوا۟ بِمَا قَالُوا۟ ۘ بَلْ يَدَاهُ
مَبْسُوطَتَانِ يُنفِقُ كَيْفَ يَشَآءُ ۚ وَلَيَزِيدَنَّ كَثِيرًا مِّنْهُم مَّآ أُنزِلَ إِلَيْكَ مِن رَّبِّكَ
طُغْيَٰنًا وَكُفْرًا ۚ وَأَلْقَيْنَا بَيْنَهُمُ ٱلْعَدَٰوَةَ وَٱلْبَغْضَآءَ إِلَىٰ يَوْمِ ٱلْقِيَٰمَةِ ۚ كُلَّمَآ أَوْقَدُوا۟
نَارًا لِّلْحَرْبِ أَطْفَأَهَا ٱللَّهُ ۚ وَيَسْعَوْنَ فِى ٱلْأَرْضِ فَسَادًا ۚ وَٱللَّهُ لَا يُحِبُّ
ٱلْمُفْسِدِينَ ﴿64﴾

سورۃ المائدۃ آیت 64

اور یہودی کہتے ہیں کہ اللہ کا ہاتھ بندھا ہوا ہے۔ انہیں کے ہاتھ بندھے ہوں اور ان کے ایسا کہنے پر لعنت ہے۔ بلکہ اس (اللہ جل شانہ) کے تو دونوں ہاتھ کھلے ہیں جس طرح چاہتا ہے وہ خرچ کرتا ہے۔ جو کچھ تمہارے رب کی طرف سے تجھ پر نازل ہوا وہ واقعی ان میں سے بہت سارے لوگوں کی سرکشی اور انکار ہی بڑھنے کا باعث بنتا ہے۔ ہم نے قیامت تک کے لئے ان کے درمیان بغض و باہمی عداوت ڈال دی ہے۔ جب کبھی یہ لڑائی کے لئے آگ سلگاتے ہیں تو اللہ اس کو بجھا دیتا ہے۔ یہ زمین میں فساد پھیلانے لئے دوڑے پھرتے ہیں اور اللہ فساد کرنے والوں کو بالکل پسند نہیں کرتا۔

وَلَوْ أَنَّهُمْ أَقَامُوا۟ ٱلتَّوْرَىٰةَ وَٱلْإِنجِيلَ وَمَآ أُنزِلَ إِلَيْهِم مِّن رَّبِّهِمْ لَأَكَلُوا۟ مِن فَوْقِهِمْ وَمِن تَحْتِ أَرْجُلِهِم ۚ مِّنْهُمْ أُمَّةٌ مُّقْتَصِدَةٌ ۖ وَكَثِيرٌ مِّنْهُمْ سَآءَ مَا يَعْمَلُونَ ﴿66﴾ ع9

سورۃ المائدۃ آیت 66

اور اگر وہ تورات اور انجیل اور جو کچھ ان کے رب کی طرف سے ان پر نازل ہوا ہے اس کو قائم رکھتے تو اپنے اوپر سے اور اپنے پاؤں کے نیچے سے بھی رزق پاتے۔ ان میں کچھ لوگ میانہ رو ہیں اور ان میں سے بہت سارے لوگ برے ہی کام کرنے والے ہیں۔

قُلْ يَٰٓأَهْلَ ٱلْكِتَٰبِ لَسْتُمْ عَلَىٰ شَىْءٍ حَتَّىٰ تُقِيمُوا۟ ٱلتَّوْرَىٰةَ وَٱلْإِنجِيلَ وَمَآ أُنزِلَ إِلَيْكُم مِّن رَّبِّكُمْ ۗ وَلَيَزِيدَنَّ كَثِيرًا مِّنْهُم مَّآ أُنزِلَ إِلَيْكَ مِن رَّبِّكَ طُغْيَٰنًا وَكُفْرًا ۖ فَلَا تَأْسَ عَلَى ٱلْقَوْمِ ٱلْكَٰفِرِينَ ﴿68﴾

سورۃ المائدۃ آیت 68

کہہ دو کہ اے اہل کتاب! ۔جب تک کہ جب تک تم تورات کو اور انجیل کو اور جو کچھ تمہارے رب کی طرف سے تم پر نازل ہوا ہے اسے قائم نہ رکھو گے تم کبھی بھی راہ (حق) پر نہیں آ سکتے۔ اور اب

جو تمہارے رب کی طرف سے تم پر نازل ہوا ہے۔اس سے تو ضرور ان کے بہت سارے لوگوں کی سرکشی اور کفر مزید بڑھے گا۔تو تم قوم کافروں پر بالکل افسوس نہ کرنا۔

وَحَسِبُوٓاْ أَلَّا تَكُونَ فِتۡنَةٞ فَعَمُواْ وَصَمُّواْ ثُمَّ تَابَ ٱللَّهُ عَلَيۡهِمۡ ثُمَّ عَمُواْ وَصَمُّواْ كَثِيرٞ مِّنۡهُمۡۚ وَٱللَّهُ بَصِيرُۢ بِمَا يَعۡمَلُونَ ﴿71﴾

سورۃ المائدۃ آیت 71

اور وہ (اپنے متعلق) یہی گمان کیے ہوئے تھے کہ کوئی آفت نہیں آئے گی۔پھر اندھے اور بہرے ہوگئے۔پھر توبہ کی تو اللہ نے ان کی توبہ قبول فرمالی (لیکن نافرمان ہی رہے۔اور) پھر سے ان میں کے بہت سارے لوگ اندھے اور بہرے ہوگئے۔اور جو کچھ وہ کرتے ہیں اللہ اس کو گہری نظر سے دیکھ رہا ہے۔

وَلَوۡ كَانُواْ يُؤۡمِنُونَ بِٱللَّهِ وَٱلنَّبِيِّ وَمَآ أُنزِلَ إِلَيۡهِ مَا ٱتَّخَذُوهُمۡ أَوۡلِيَآءَ وَلَٰكِنَّ كَثِيرٗا مِّنۡهُمۡ فَٰسِقُونَ ﴿81﴾

سورۃ المائدۃ آیت 81

اور اگر وہ اللہ پر اور نبیؐ پر اور جو کتاب ان پر نازل ہوئی ہے اس پر یقین رکھتے تو ان لوگوں کو کبھی بھی ولی اولیاء (دوست) نہ بناتے لیکن ان میں سے بہت سارے لوگ فاسق ہی ہیں۔

مَا جَعَلَ ٱللَّهُ مِنۢ بَحِيرَةٍ وَلَا سَآئِبَةٍ وَلَا وَصِيلَةٍ وَلَا حَامٍ ۙ وَلَٰكِنَّ ٱلَّذِينَ كَفَرُواْ يَفْتَرُونَ عَلَى ٱللَّهِ ٱلْكَذِبَ ۖ وَأَكْثَرُهُمْ لَا يَعْقِلُونَ ﴿103﴾

سورۃ المائدۃ آیت 103

اللہ نے نہ تو بحیرہ بنایا ہے۔اور نہ سائبہ۔اور نہ وصیلہ۔اور نہ ہی حام۔بلکہ یہ کافر و ناشکرے لوگ اللہ پر جھوٹ گھڑ لیتے ہیں۔اور ان میں سے بہت سارے لوگ عقل سے عاری ہیں۔

وَقَالُواْ لَوْلَا نُزِّلَ عَلَيْهِ ءَايَةٌ مِّن رَّبِّهِۦ ۚ قُلْ إِنَّ ٱللَّهَ قَادِرٌ عَلَىٰٓ أَن يُنَزِّلَ ءَايَةً وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُونَ ﴿37﴾

سورۃ الانعام آیت 37

اور کہتے ہیں کہ اس کے رب کی طرف سے اس پر کوئی معجزہ کیوں نہیں آجاتا؟۔کہہ دو کہ یقیناً اللہ اس پر قادر ہے کہ کوئی معجزہ اتار دے بلکہ ان میں بہت سارے لوگ نہیں جانتے۔

۞ وَلَوْ أَنَّنَا نَزَّلْنَآ إِلَيْهِمُ ٱلْمَلَٰٓئِكَةَ وَكَلَّمَهُمُ ٱلْمَوْتَىٰ وَحَشَرْنَا عَلَيْهِمْ كُلَّ شَىْءٍ قُبُلًا مَّا كَانُوا۟ لِيُؤْمِنُوٓا۟ إِلَّآ أَن يَشَآءَ ٱللَّهُ وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَهُمْ يَجْهَلُونَ﴿111﴾

سورۃالانعام آیت 111

اور اگر ان پر ہم فرشتے بھی اتار دیں اور مُردے بھی ان سے باتیں کرنے لگ جائیں۔اور دنیا بھر کی چیزوں کو ہم ان کی آنکھوں کے سامنے جمع بھی کر دیں تو بھی یہ ایمان لانے والے نہیں مگر یہ کہ جو اللہ چاہے۔ لیکن ان میں بہت سارے لوگ جاہل ہیں۔

وَإِن تُطِعْ أَكْثَرَ مَن فِى ٱلْأَرْضِ يُضِلُّوكَ عَن سَبِيلِ ٱللَّهِ ۚ إِن يَتَّبِعُونَ إِلَّا ٱلظَّنَّ وَإِنْ هُمْ إِلَّا يَخْرُصُونَ﴿116﴾

سورۃالانعام آیت 116

اور دنیا میں آباد بہت سارے لوگ ایسے ہیں کہ اگر تم ان کا کہا مان لوگے تو وہ تمہیں اللہ کے راستے سے بہکا دیں گے۔ وہ تو محض ظن پر چلتے ہیں اور نری اٹکلیں دوڑاتے ہیں۔

وَمَا لَكُمْ أَلَّا تَأْكُلُوا۟ مِمَّا ذُكِرَ ٱسْمُ ٱللَّهِ عَلَيْهِ وَقَدْ فَصَّلَ لَكُم مَّا حَرَّمَ عَلَيْكُمْ إِلَّا مَا ٱضْطُرِرْتُمْ إِلَيْهِ ۗ وَإِنَّ كَثِيرًا لَّيُضِلُّونَ بِأَهْوَآئِهِم بِغَيْرِ عِلْمٍ ۗ إِنَّ رَبَّكَ هُوَ أَعْلَمُ بِٱلْمُعْتَدِينَ ﴿119﴾

سورۃ الانعام آیت 119

اور تم لوگوں کو کیا ہو گیا ہے کہ تم وہ (صدقہ کی) چیز نہیں کھاتے جس پر اللہ کا نام لیا گیا ہو حالانکہ جو کچھ اس نے تم پر حرام کیا ہے اس کی تفصیل وہ واضح کر چکا ہے مگر ایسی صورت میں (بقدرِ ضرورت کھا سکتے ہو)۔ جب کہ تم لاچار ہو جاؤ۔ اور یقیناً بہت سارے لوگ بغیر کسی علم کے محض اپنی خواہشات کی بنا پر (دوسروں کو) گمراہ کرتے ہیں۔ بلاشبہ تیرا رب حد سے بڑھنے والوں کو اچھی طرح جانتا ہے۔

وَيَوْمَ يَحْشُرُهُمْ جَمِيعًا يَٰمَعْشَرَ ٱلْجِنِّ قَدِ ٱسْتَكْثَرْتُم مِّنَ ٱلْإِنسِ ۖ وَقَالَ أَوْلِيَآؤُهُم مِّنَ ٱلْإِنسِ رَبَّنَا ٱسْتَمْتَعَ بَعْضُنَا بِبَعْضٍ وَبَلَغْنَآ أَجَلَنَا ٱلَّذِىٓ أَجَّلْتَ لَنَا ۚ قَالَ ٱلنَّارُ مَثْوَىٰكُمْ خَٰلِدِينَ فِيهَآ إِلَّا مَا شَآءَ ٱللَّهُ ۗ إِنَّ رَبَّكَ حَكِيمٌ عَلِيمٌ ﴿128﴾

سورۃ الانعام آیت 128

اور جس دن (اللہ جل شانہ) سارے (جنّ وانس) کو محشر میں جمع کرے گا۔ کہ اے گروہِ جنّات!۔ یقیناً تم نے انسانوں میں سے بہت سارے لوگوں کو (گمراہی پر) قابو کر رکھا تھا۔ تو انسانوں میں سے ان کے

ولی اولیاء کہیں گے کہ اے ہمارے رب !۔ ہم سب نے ایک دوسرے سے بھرپور فائدہ اٹھایا اور ہم اپنی اس معیاد تک آ پہنچے جو تو نے ہمارے لئے مقرر کر رکھی تھی۔ ارشادِ باری ہوگا کہ تم سب کا ٹھکانہ دوزخ ہے اسی میں ہمیشہ رہو گے مگر (یہ کہ) جو اللہ چاہے۔ بیشک تیرا رب بڑی حکمت والا خوب جاننے والا ہے۔

ثُمَّ لَآتِيَنَّهُم مِّنۢ بَيْنِ أَيْدِيهِمْ وَمِنْ خَلْفِهِمْ وَعَنْ أَيْمَٰنِهِمْ وَعَن شَمَآئِلِهِمْ ۖ وَلَا تَجِدُ أَكْثَرَهُمْ شَٰكِرِينَ ﴿17﴾

سورۃ الأعراف آیت 17

پھر میں ان کے آگے سے۔ اور ان کے پیچھے سے۔ اور ان کے دائیں سے۔ اور ان کے بائیں سے۔ آیا کروں گا اور (حق میں ایسی ملاوٹ کر دوں گا کہ) تو ان میں بہت سارے لوگوں کو شکر گزار نہیں پائے گا۔

وَمَا وَجَدْنَا لِأَكْثَرِهِم مِّنْ عَهْدٍ ۖ وَإِن وَجَدْنَآ أَكْثَرَهُمْ لَفَٰسِقِينَ ﴿102﴾

سورۃ الأعراف آیت 102

اور ہم نے ان کے بہت سارے لوگوں میں عہد کا نباہ بالکل نہیں پایا۔اور ان میں بہت سارے لوگوں کو ہم نے نافرمان ہی پایا۔

فَإِذَا جَآءَتْهُمُ ٱلْحَسَنَةُ قَالُواْ لَنَا هَٰذِهِۦ ۖ وَإِن تُصِبْهُمْ سَيِّئَةٌ يَطَّيَّرُواْ بِمُوسَىٰ وَمَن مَّعَهُۥٓ ۗ أَلَآ إِنَّمَا طَٰٓئِرُهُمْ عِندَ ٱللَّهِ وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُونَ ﴿131﴾

سورۃالأعراف آیت 131

جب ان پر خوشحالی آتی تو کہتے کہ ہم تو اس کے مستحق ہیں۔اور اگر انہیں کوئی بدحالی پیش آتی تو موسیٰؑ اور ان کے ساتھیوں کی نحوست بتلاتے۔آگاہ رہو۔البتہ ان کی نحوست بس اللہ کے ہاں مقرر ہے لیکن ان میں بہت سارے لوگ نہیں جانتے۔

يَسْـَٔلُونَكَ عَنِ ٱلسَّاعَةِ أَيَّانَ مُرْسَىٰهَا ۖ قُلْ إِنَّمَا عِلْمُهَا عِندَ رَبِّى ۖ لَا يُجَلِّيهَا لِوَقْتِهَآ إِلَّا هُوَ ۚ ثَقُلَتْ فِى ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلْأَرْضِ ۚ لَا تَأْتِيكُمْ إِلَّا بَغْتَةً ۗ يَسْـَٔلُونَكَ كَأَنَّكَ حَفِىٌّ عَنْهَا ۖ قُلْ إِنَّمَا عِلْمُهَا عِندَ ٱللَّهِ وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَ ٱلنَّاسِ لَا يَعْلَمُونَ ﴿187﴾

سورۃالأعراف آیت 187

یہ لوگ تجھ سے قیامت کے بارے پوچھتے ہیں کہ کب اس کے واقع ہونے کا وقت ہے؟۔ کہہ دو البتہ اس کا علم تو صرف میرے رب ہی کو ہے وہی اسے اپنے وقت پر ظاہر کر دے گا۔ جو ایک دم سے تم پر آپڑے گی (اور) وہ گھڑی آسمانوں و زمین پر بہت ہی بھاری ہو گی۔ یہ تم سے ایسے پوچھتے ہیں جیسے کہ تم اس کی تحقیق کر چکے ہو۔ (پھر سے) کہہ دو کہ یقیناً اس کا علم تو صرف اللہ ہی کو ہے لیکن بہت سارے لوگ نہیں جانتے۔

وَمَا لَهُمْ أَلَّا يُعَذِّبَهُمُ ٱللَّهُ وَهُمْ يَصُدُّونَ عَنِ ٱلْمَسْجِدِ ٱلْحَرَامِ وَمَا كَانُوٓاْ أَوْلِيَآءَهُۥٓ ۚ إِنْ أَوْلِيَآؤُهُۥٓ ۚ إِلَّا ٱلْمُتَّقُونَ وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُونَ ﴿34﴾

سورۃ الانفال آیت 34

اور اللہ ان (مکے والوں) کو کیوں کر عذاب نہ دے۔ جب کہ وہ (مسلمانوں کو) مسجد حرام سے روکتے ہیں جب کہ وہ تو اس کے متولی بھی نہیں؟۔ اس کے متولی تو صرف متقی لوگ ہی ہیں لیکن ان میں بہت سارے لوگ سمجھ نہیں رکھتے۔

كَيْفَ وَإِن يَظْهَرُواْ عَلَيْكُمْ لَا يَرْقُبُواْ فِيكُمْ إِلًّا وَلَا ذِمَّةً ۚ يُرْضُونَكُم بِأَفْوَٰهِهِمْ وَتَأْبَىٰ قُلُوبُهُمْ وَأَكْثَرُهُمْ فَٰسِقُونَ ﴿8﴾ ج

سورۃالتوبۃ آیت 8

مشرکین سے کیسے کوئی معاہدہ ہو سکتا ہے کہ اگر وہ تم پر غلبہ پالیں پھر نہ تو کسی قرابت کا نہ ہی کسی عہد کا لحاظ کریں؟۔یہ منہ (کی باتوں) سے تو تمہیں راضی کر دیتے ہیں مگر ان کے دل نہیں مانتے۔اور ان میں بہت سارے لوگ تو فاسق ہی ہیں۔

۞ يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوٓاْ إِنَّ كَثِيرًا مِّنَ ٱلْأَحْبَارِ وَٱلرُّهْبَانِ لَيَأْكُلُونَ أَمْوَٰلَ ٱلنَّاسِ بِٱلْبَٰطِلِ وَيَصُدُّونَ عَن سَبِيلِ ٱللَّهِ ۗ وَٱلَّذِينَ يَكْنِزُونَ ٱلذَّهَبَ وَٱلْفِضَّةَ وَلَا يُنفِقُونَهَا فِى سَبِيلِ ٱللَّهِ فَبَشِّرْهُم بِعَذَابٍ أَلِيمٍ ﴿34﴾

سورۃالتوبۃ آیت 34

اے ایمان والو!۔بلاشبہ بہت سارے علماء اور درویش لوگوں کا مال ناحق طریقے سے کھاتے ہیں۔اور اللہ کے راستے سے روکتے ہیں اور جو لوگ سونا اور چاندی جمع کرتے ہیں اور اس سے اللہ کی راہ میں خرچ نہیں کرتے۔پس انہیں المناک عذاب کی بشارت سنادو۔

وَمَا يَتَّبِعُ أَكْثَرُهُمْ إِلَّا ظَنًّا ۚ إِنَّ ٱلظَّنَّ لَا يُغْنِى مِنَ ٱلْحَقِّ شَيْـًٔا ۚ إِنَّ ٱللَّهَ عَلِيمٌۢ بِمَا يَفْعَلُونَ ﴿36﴾

سورۃ یونس آیت 36

اور ان میں بہت سارے لوگ صرف ظن و گمان پر چلتے ہیں۔ بلا شبہ ظن و گمان حق کے مقابلے میں کچھ بھی کام آنے والا نہیں۔ بیشک اللہ سب کچھ جانتا ہے جو کچھ لوگ کر رہے ہیں۔

أَلَآ إِنَّ لِلَّهِ مَا فِى ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلْأَرْضِ ۗ أَلَآ إِنَّ وَعْدَ ٱللَّهِ حَقٌّ وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُونَ ﴿55﴾

سورۃ یونس آیت 55

آگاہ رہو بلا شبہ اللہ ہی کا ہے جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے۔ سن رکھو بیشک اللہ کا وعدہ بالکل سچا ہے لیکن ان میں بہت سارے لوگ علم نہیں رکھتے۔

وَمَا ظَنُّ ٱلَّذِينَ يَفْتَرُونَ عَلَى ٱللَّهِ ٱلْكَذِبَ يَوْمَ ٱلْقِيَٰمَةِ ۗ إِنَّ ٱللَّهَ لَذُو فَضْلٍ عَلَى ٱلنَّاسِ وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَهُمْ لَا يَشْكُرُونَ ﴿60﴾ ع6

سورۃ یونس آیت 60

اور جو لوگ اللہ پر جھوٹ گھڑ لیتے ہیں وہ قیامت کے دن (سزا کے بارے) کیسے (برتاؤ) کا گمان رکھتے ہیں؟۔ اللہ تو بیشک بنی نوع انسان پر بڑا مہربان ہے لیکن ان میں بہت سارے لوگ شکر ادا نہیں کرتے۔

فَٱلْيَوْمَ نُنَجِّيكَ بِبَدَنِكَ لِتَكُونَ لِمَنْ خَلْفَكَ ءَايَةً ۚ وَإِنَّ كَثِيرًا مِّنَ ٱلنَّاسِ عَنْ ءَايَٰتِنَا لَغَٰفِلُونَ ﴿92﴾ ع9

سورۃ یونس آیت 92

پس آج ہم تیرے بدن کو بچالیں گے تاکہ تو (یعنی تیرا وجود) تیرے بعد آنے والے بنی نوع انسان کے لئے عبرت کا باعث ہو جائے۔ اور بیشک بہت سارے انسان تو ہماری نشانیوں سے بلاشبہ غافل ہیں۔

أَفَمَن كَانَ عَلَىٰ بَيِّنَةٍ مِّن رَّبِّهِۦ وَيَتْلُوهُ شَاهِدٌ مِّنْهُ وَمِن قَبْلِهِۦ كِتَٰبُ مُوسَىٰٓ إِمَامًا وَرَحْمَةً ۚ أُو۟لَٰٓئِكَ يُؤْمِنُونَ بِهِۦ ۚ وَمَن يَكْفُرْ بِهِۦ مِنَ ٱلْأَحْزَابِ فَٱلنَّارُ مَوْعِدُهُۥ ۚ فَلَا تَكُ فِى مِرْيَةٍ مِّنْهُ ۚ إِنَّهُ ٱلْحَقُّ مِن رَّبِّكَ وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَ ٱلنَّاسِ لَا يُؤْمِنُونَ ﴿17﴾

سورۃ ہود آیت 17

پھر کیا وہ شخص جو اپنے رب کی طرف سے واضح دلیل پر ہو اور اس پر اللہ کی طرف سے ایک گواہ بھی ہو۔ اور موسیٰؑ کی کتاب بھی اس سے پہلے گواہ تھی جو امام اور رحمت تھی۔ ایسے ہی لوگ اس (قرآن) پر ایمان لاتے ہیں۔ اور جو کوئی سارے گروہوں میں سے اس کا منکر ہو گیا تو اس کا ٹھکانا دوزخ کی آگ ہے۔ پس تم اس (قرآن) کی طرف سے کسی طرح کے شک شبے میں نہ رہنا۔ بیشک یہ تیرے رب کی طرف سے برحق ہے۔ لیکن بہت سارے لوگ ایمان لانے والے نہیں ہیں۔

وَقَالَ ٱلَّذِى ٱشْتَرَىٰهُ مِن مِّصْرَ لِٱمْرَأَتِهِۦٓ أَكْرِمِى مَثْوَىٰهُ عَسَىٰٓ أَن يَنفَعَنَآ أَوْ نَتَّخِذَهُۥ وَلَدًا ۚ وَكَذَٰلِكَ مَكَّنَّا لِيُوسُفَ فِى ٱلْأَرْضِ وَلِنُعَلِّمَهُۥ مِن تَأْوِيلِ ٱلْأَحَادِيثِ ۚ وَٱللَّهُ غَالِبٌ عَلَىٰٓ أَمْرِهِۦ وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَ ٱلنَّاسِ لَا يَعْلَمُونَ ﴿21﴾

سورۃ یوسف آیت 21

اور جس نے اسے مصر میں خریدا۔ اس نے اپنی عورت سے کہہ دیا کہ اسے عزت و اکرام سے رکھنا کہ شاید ہمارے کسی کام آئے یا ہم اسے بیٹا ہی بنالیں۔ اس طرح ہم نے یوسفؑ کو سرزمین (مصر) میں جگہ دے دی۔ اور تاکہ ہم اسے (خواب کی) باتوں کی تعبیر سکھائیں۔ اور اللہ ہر طرح سے اپنے کام پر خوب غالب ہے لیکن بہت سارے لوگ نہیں جانتے۔

وَٱتَّبَعْتُ مِلَّةَ ءَابَآءِىٓ إِبْرَٰهِيمَ وَإِسْحَٰقَ وَيَعْقُوبَ ۚ مَا كَانَ لَنَآ أَن نُّشْرِكَ بِٱللَّهِ مِن شَىْءٍ ۚ ذَٰلِكَ مِن فَضْلِ ٱللَّهِ عَلَيْنَا وَعَلَى ٱلنَّاسِ وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَ ٱلنَّاسِ لَا يَشْكُرُونَ ﴿38﴾

سورۃ یوسف آیت 38

اور میں اپنے باپ دادا۔ ابراہیمؑ۔ اور اسحاقؑ۔ اور یعقوبؑ۔ کے مذہب پر چلتا ہوں۔ ہمیں یہ بالکل جائز نہیں کی اللہ کے ساتھ کسی بھی چیز کو شریک کردیں۔ یہ (توحید تو) ہم پر اور سارے بنی نوع انسان پر اللہ کا فضل ہے لیکن بہت سارے لوگ شکر ادا نہیں کرتے۔

مَا تَعْبُدُونَ مِن دُونِهِۦٓ إِلَّآ أَسْمَآءً سَمَّيْتُمُوهَآ أَنتُمْ وَءَابَآؤُكُم مَّآ أَنزَلَ ٱللَّهُ بِهَا مِن سُلْطَٰنٍ ۚ إِنِ ٱلْحُكْمُ إِلَّا لِلَّهِ ۚ أَمَرَ أَلَّا تَعْبُدُوٓا۟ إِلَّآ إِيَّاهُ ۚ ذَٰلِكَ ٱلدِّينُ ٱلْقَيِّمُ وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَ ٱلنَّاسِ لَا يَعْلَمُونَ ﴿40﴾

سورۃ یوسف آیت 40

اللہ کو چھوڑ کر تم جن جن کی بھی عبادت کرتے ہو وہ تو صرف نام ہی نام ہیں جو تم نے اور تمہارے باپ داداؤں نے اپنے طور پر رکھ لئے ہیں۔ اللہ نے ان کے بارے کوئی سند نازل نہیں کی ہے۔ حکومت

توصرف اور صرف اللہ ہی کی ہے۔ یہ حکم بھی اسی کا ہے کہ اس کے علاوہ کسی کی بھی عبادت نہ کی جائے یہی سیدھا دین ہے۔ لیکن بنی نوع انسان میں سے بہت سارے لوگ نہیں جانتے۔

وَلَمَّا دَخَلُواْ مِنۡ حَيۡثُ أَمَرَهُمۡ أَبُوهُم مَّا كَانَ يُغۡنِي عَنۡهُم مِّنَ ٱللَّهِ مِن شَيۡءٍ إِلَّا حَاجَةً فِي نَفۡسِ يَعۡقُوبَ قَضَىٰهَا ۚ وَإِنَّهُۥ لَذُو عِلۡمٖ لِّمَا عَلَّمۡنَٰهُ وَلَٰكِنَّ أَكۡثَرَ ٱلنَّاسِ لَا يَعۡلَمُونَ ﴿68﴾ ع8

سورۃ یوسف آیت 68

اور جب وہ اسی طرح داخل ہوئے جس طرح ان کے باپ نے ان سے کہا تھا جو ان پر سے اللہ کے حکم کو ذرا بھی نہیں ٹال سکتا تھا۔ مگر یعقوبؑ کے دل میں ایک خواہش تھی جسے اس نے پورا کرلیا۔ اور بیشک وہ صاحبِ علم تھا کیونکہ ہم نے ہی اس کو علم سکھایا تھا لیکن بہت سارے لوگ نہیں جانتے۔

ذَٰلِكَ مِنۡ أَنۢبَآءِ ٱلۡغَيۡبِ نُوحِيهِ إِلَيۡكَۖ وَمَا كُنتَ لَدَيۡهِمۡ إِذۡ أَجۡمَعُوٓاْ أَمۡرَهُمۡ وَهُمۡ يَمۡكُرُونَ ﴿102﴾ وَمَآ أَكۡثَرُ ٱلنَّاسِ وَلَوۡ حَرَصۡتَ بِمُؤۡمِنِينَ ﴿103﴾

سورۃ یوسف آیت ۱۰۲۔ ۱۰۳

(اے نبیؐ) یہ غیب کی خبروں میں سے ہیں جو ہم تیرے پاس وحی کر رہے ہیں۔ اور تم ان (یوسفؑ کے بھائیوں) کے پاس تو اس وقت موجود نہیں تھے جب وہ آپس میں اتفاق کرکے یوسفؑ کے خلاف مکر وفریب کر رہے تھے۔ اور تم خواہ کتنی ہی خواہش وحرص کرو مگر بہت سارے لوگ ایمان لانے والے نہیں ہیں۔

وَمَا يُؤْمِنُ أَكْثَرُهُم بِٱللَّهِ إِلَّا وَهُم مُّشْرِكُونَ ﴿106﴾

سورۃ یوسف آیت 106

اور ان میں بہت سارے لوگ ایسے ہیں جو اللہ کو مانتے بھی ہیں اور (پھر بھی) برابر شرک بھی کئے جاتے ہیں۔

الٓمٓرٰ ۚ تِلْكَ ءَايَٰتُ ٱلْكِتَٰبِ ۗ وَٱلَّذِىٓ أُنزِلَ إِلَيْكَ مِن رَّبِّكَ ٱلْحَقُّ وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَ ٱلنَّاسِ لَا يُؤْمِنُونَ ﴿1﴾

سورۃ الرعد آیت 1

الف لام میم را۔ یہ کتاب (الہیٰ) کی آیات ہیں اور جو بھی تمہارے رب کی طرف سے تم پر نازل ہوا ہے (سب) حق ہے بلکہ بہت سارے لوگ نہیں مانتے۔

رَبِّ إِنَّهُنَّ أَضْلَلْنَ كَثِيرًا مِّنَ ٱلنَّاسِ ۖ فَمَن تَبِعَنِى فَإِنَّهُۥ مِنِّى ۖ وَمَنْ عَصَانِى فَإِنَّكَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ﴿36﴾

سورۃ ابراہیم آیت 36

اے میرے رب!۔ بلاشبہ ان (مصنوعی معبودوں) نے بہت سارے انسانوں کو گمراہ کر دیا پس جس نے میری پیروی کرلی تو البتہ وہ میرا ہے۔ اور جس نے نافرمانی کردی تو بیشک تو بہت بخشنے والا نہایت مہربان ہے۔

وَأَقْسَمُوا۟ بِٱللَّهِ جَهْدَ أَيْمَٰنِهِمْ لَا يَبْعَثُ ٱللَّهُ مَن يَمُوتُ ۚ بَلَىٰ وَعْدًا عَلَيْهِ حَقًّا وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَ ٱلنَّاسِ لَا يَعْلَمُونَ ﴿38﴾

سورۃ النحل آیت 38

اور یہ اللہ کی پکی قسمیں کھا کر کہتے ہیں کہ جو مر گیا۔ اللہ اسے ہر گز (بروزِ قیامت) نہیں اٹھائے گا۔ (کیوں نہیں) ہاں۔ یہ (اللہ کا) وعدہ ہے جس کا پورا کرنا اس پر لازم ہے لیکن بہت سارے لوگ اس بات کا علم نہیں رکھتے۔

۞ ضَرَبَ ٱللَّهُ مَثَلًا عَبْدًا مَّمْلُوكًا لَّا يَقْدِرُ عَلَىٰ شَىْءٍ وَمَن رَّزَقْنَٰهُ مِنَّا رِزْقًا حَسَنًا فَهُوَ يُنفِقُ مِنْهُ سِرًّا وَجَهْرًا ۖ هَلْ يَسْتَوُۥنَ ۚ ٱلْحَمْدُ لِلَّهِ ۚ بَلْ أَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُونَ ﴿75﴾

سورۃ النحل آیت 75

اللہ ایک مثال بیان کرتا ہے کہ ایک غلام ہے جو کسی دوسرے کا مملوک ہے اور کسی چیز پر بھی قدرت نہیں رکھتا۔ اور ایک دوسرا ہے جسے ہم نے بہترین رزق عطا کر رکھا ہے اور وہ اس میں سے پوشیدہ اور علانیہ خرچ بھی کرتا رہتا ہے۔ کیا یہ دونوں برابر ہو سکتے ہیں؟۔ الحمدللہ (سب طرح کی تعریف (شکر) اللہ ہی کے لئے ہے) مگر ان میں بہت سارے لوگ (اتنی سی بات بھی) نہیں جانتے۔

يَعْرِفُونَ نِعْمَتَ ٱللَّهِ ثُمَّ يُنكِرُونَهَا وَأَكْثَرُهُمُ ٱلْكَٰفِرُونَ ﴿83﴾ ع11

سورۃ النحل آیت 83

یہ اللہ کی نعمتوں کو تو پہچانتے ہیں پھر بھی ان کے منکر ہو جاتے ہیں۔ اور ان میں بہت سارے لوگ تو کافر و ناشکرے ہیں۔

وَإِذَا بَدَّلْنَآ ءَايَةً مَّكَانَ ءَايَةٍ ۙ وَٱللَّهُ أَعْلَمُ بِمَا يُنَزِّلُ قَالُوٓاْ إِنَّمَآ أَنتَ مُفْتَرٍۭ ۚ بَلْ أَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُونَ ﴿101﴾

سورۃ النحل آیت 101

اور اللہ جو کچھ نازل کرتا ہے اس کو اچھی طرح جانتا ہے۔ (لیکن) جب ہم کوئی آیت کسی دوسری آیت سے بدل دیتے ہیں تو (کافر ناشکرے تجھے) کہتے ہیں کہ البتہ تم خود ہی بس اپنی طرف سے گھڑ لاتے ہو۔ (نہیں) بلکہ ان میں بہت سارے لوگ (حقیقت کو) نہیں جانتے۔

وَلَقَدْ صَرَّفْنَا لِلنَّاسِ فِى هَٰذَا ٱلْقُرْءَانِ مِن كُلِّ مَثَلٍ فَأَبَىٰٓ أَكْثَرُ ٱلنَّاسِ إِلَّا كُفُورًا ﴿89﴾

سورۃ الاسراء آیت 89

اور البتہ یقیناً ہم نے اس قرآن میں بنی نوع انسان کے لئے ہر طرح سے مثال کھول کھول کر واضح کر دی ہے پھر بھی بہت سارے لوگ انکار کرنے سے باز نہیں رہتے۔

أَمِ ٱتَّخَذُواْ مِن دُونِهِۦٓ ءَالِهَةً ۖ قُلْ هَاتُواْ بُرْهَٰنَكُمْ ۖ هَٰذَا ذِكْرُ مَن مَّعِىَ وَذِكْرُ مَن قَبْلِى ۗ بَلْ أَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُونَ ٱلْحَقَّ ۖ فَهُم مُّعْرِضُونَ ﴿24﴾

https://quranexcel.com

سورۃ الانبیاء آیت 24

(یا) کیا ان لوگوں نے اللہ کو چھوڑ کر اور عبادت کیے جانے والے (معبود) بنا رکھے ہیں۔ کہہ دو (اس پر) اپنی دلیل پیش کرو۔ یہ (قرآن اور) میرے ساتھ والوں کی کتاب اور مجھ سے پہلے لوگوں کی کتابیں بھی موجود ہیں۔ بلکہ ان میں بہت سارے لوگ حق بات جانتے ہی نہیں۔ اس لئے تو وہ منہ موڑ لیتے ہیں۔

أَمْ يَقُولُونَ بِهِۦ جِنَّةٌۢ ۚ بَلْ جَآءَهُم بِٱلْحَقِّ وَأَكْثَرُهُمْ لِلْحَقِّ كَٰرِهُونَ ﴿70﴾

سورۃ المؤمنون آیت 70

یا (کیا) یہ کہتے ہیں کہ اسے جنون ہے۔ (نہیں) بلکہ رسول ان کے پاس حق بات لے کر آیا ہے اور ان میں بہت سارے لوگوں کو حق بات ناگوار ہے۔

أَمْ تَحْسَبُ أَنَّ أَكْثَرَهُمْ يَسْمَعُونَ أَوْ يَعْقِلُونَ ۚ إِنْ هُمْ إِلَّا كَٱلْأَنْعَٰمِ ۖ بَلْ هُمْ أَضَلُّ سَبِيلًا ﴿44﴾ ع4

سورۃ الفرقان آیت 44

یا (کیا) تم خیال کرتے ہو کہ ان میں بہت سارے لوگ (دھیان سے) سنتے یا سمجھتے ہیں۔ نہیں! یہ تو محض چوپایوں کی طرح ہیں بلکہ ان سے بھی زیادہ گئے گزرے ہیں۔

وَلَقَدْ صَرَّفْنَٰهُ بَيْنَهُمْ لِيَذَّكَّرُوا۟ فَأَبَىٰٓ أَكْثَرُ ٱلنَّاسِ إِلَّا كُفُورًا ﴿50﴾

سورۃ الفرقان آیت 50

اور البتہ یقیناً ہم نے اس (قرآن) کو کئی طرح سے ان کے درمیان واضح کر دیا تاکہ یہ لوگ نصیحت حاصل کر لیں۔ مگر بہت سارے ناشکرے انسانوں نے تو انکار ہی کیا۔

إِنَّ فِى ذَٰلِكَ لَءَايَةً ۖ وَمَا كَانَ أَكْثَرُهُم مُّؤْمِنِينَ ﴿8﴾

سورۃ الشعراء آیت 8

البتہ اس میں (اللہ کی قدرت کی) یقیناً بڑی نشانی ہے مگر (پھر بھی) ان میں بہت سارے لوگ ایمان لانے والے نہیں۔

إِنَّ فِى ذَٰلِكَ لَءَايَةً ۖ وَمَا كَانَ أَكْثَرُهُم مُّؤْمِنِينَ ﴿67﴾

سورۃ الشعراء آیت 67

بیشک اس (واقعے) میں یقیناً بڑی نشانی ہے۔ مگر (پھر بھی) ان میں بہت سارے لوگ ایمان لانے والے نہیں۔

إِنَّ فِى ذَٰلِكَ لَـَٔايَةً ۖ وَمَا كَانَ أَكْثَرُهُم مُّؤْمِنِينَ ﴿103﴾

سورۃ الشعراء آیت 103

بیشک اس میں یقیناً بڑی نشانی ہے۔ مگر (پھر بھی) ان میں بہت سارے لوگ ایمان لانے والے نہیں۔

إِنَّ فِى ذَٰلِكَ لَـَٔايَةً ۖ وَمَا كَانَ أَكْثَرُهُم مُّؤْمِنِينَ ﴿121﴾

سورۃ الشعراء آیت 121

بیشک اس میں یقیناً بڑی نشانی ہے۔ مگر (پھر بھی) ان میں بہت سارے لوگ ایمان لانے والے نہیں۔

فَكَذَّبُوهُ فَأَهْلَكْنَٰهُمْ ۗ إِنَّ فِى ذَٰلِكَ لَـَٔايَةً ۖ وَمَا كَانَ أَكْثَرُهُم مُّؤْمِنِينَ ﴿139﴾

سورۃ الشعراء آیت 139

پس انہوں نے اس (ہود) کو جھٹلا دیا پھر ہم نے بھی انہیں ہلاک کر دیا۔ بیشک اس میں یقیناً بڑی نشانی ہے۔ مگر (پھر بھی) ان میں بہت سارے لوگ ایمان لانے والے نہیں۔

فَأَخَذَهُمُ ٱلْعَذَابُ ۗ إِنَّ فِى ذَٰلِكَ لَـَٔايَةً ۖ وَمَا كَانَ أَكْثَرُهُم مُّؤْمِنِينَ ﴿158﴾

سورۃ الشعراء آیت 158

پھر ان کو عذاب نے آ پکڑا۔ بیشک اس میں بھی یقیناً بڑی نشانی ہے۔ مگر (پھر بھی) ان میں بہت سارے لوگ ایمان لانے والے نہیں۔

إِنَّ فِى ذَٰلِكَ لَـَٔايَةً ۖ وَمَا كَانَ أَكْثَرُهُم مُّؤْمِنِينَ ﴿174﴾

سورۃ الشعراء آیت 174

بیشک اس میں یقیناً بڑی نشانی ہے۔ مگر (پھر بھی) ان میں بہت سارے لوگ ایمان لانے والے نہیں۔

إِنَّ فِى ذَٰلِكَ لَـَٔايَةً ۖ وَمَا كَانَ أَكْثَرُهُم مُّؤْمِنِينَ ﴿190﴾

سورۃ الشعراء آیت 190

البتہ اس میں یقیناً بڑی نشانی ہے۔ مگر (پھر بھی) ان میں بہت سارے لوگ ایمان لانے والے نہیں۔

يُلْقُونَ ٱلسَّمْعَ وَأَكْثَرُهُمْ كَٰذِبُونَ ﴿223﴾ط

سورۃ الشعراء آیت 223

جو سنی سُنائی باتیں کانوں میں لاڈالتے ہیں اور ان میں بہت سارے لوگ تو جھوٹے ہوتے ہیں۔

أَمَّن جَعَلَ ٱلْأَرْضَ قَرَارًا وَجَعَلَ خِلَٰلَهَآ أَنْهَٰرًا وَجَعَلَ لَهَا رَوَٰسِىَ وَجَعَلَ بَيْنَ ٱلْبَحْرَيْنِ حَاجِزًا ۗ أَءِلَٰهٌ مَّعَ ٱللَّهِ ۚ بَلْ أَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُونَ ﴿61﴾ ط

سورۃ النمل آیت 61

بھلا کس نے زمین کو قرارگاہ بنادیا اور اس کے درمیان نہریں جاری کردیں اور اس کے لئے بھاری بھر کم پہاڑ بنادیئے اور دو دریاؤں و سمندروں کے درمیان اوٹ بنادی؟۔ تو کیا اللہ کے ساتھ اور بھی کوئی عبادت کے قابل (معبود) ہے؟۔ (ہر گز نہیں) بلکہ ان میں بہت سارے لوگ نہیں جانتے۔

وَإِنَّ رَبَّكَ لَذُو فَضْلٍ عَلَى ٱلنَّاسِ وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَهُمْ لَا يَشْكُرُونَ ﴿73﴾

سورۃ النمل آیت 73

اور بیشک تمہارا رب بنی نوع انسان پر بڑا فضل و کرم کرنے والا ہے لیکن ان میں بہت سارے لوگ شکر نہیں ادا کرتے۔

فَرَدَدْنَٰهُ إِلَىٰٓ أُمِّهِۦ كَىْ تَقَرَّ عَيْنُهَا وَلَا تَحْزَنَ وَلِتَعْلَمَ أَنَّ وَعْدَ ٱللَّهِ حَقٌّ وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُونَ ﴿13﴾ ع1

سورۃ القصص آیت 13

اس طرح ہم نے اس (بچے کو) اس کی ماں کے پاس واپس پہنچا دیا تاکہ اس کی آنکھ ٹھنڈی ہوں اور وہ غم نہ کھائے اور یہ بھی جان لے کہ اللہ کا وعدہ سچا ہے لیکن ان میں بہت سارے لوگ یہ نہیں جانتے۔

وَقَالُوٓا۟ إِن نَّتَّبِعِ ٱلْهُدَىٰ مَعَكَ نُتَخَطَّفْ مِنْ أَرْضِنَآ ۚ أَوَلَمْ نُمَكِّن لَّهُمْ حَرَمًا ءَامِنًا يُجْبَىٰٓ إِلَيْهِ ثَمَرَٰتُ كُلِّ شَىْءٍ رِّزْقًا مِّن لَّدُنَّا وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُونَ ﴿57﴾

سورۃ القصص آیت 57

اور وہ کہتے ہیں کہ اگر ہم تمہارے ساتھ ہدایت پر چلیں گے تو ہمیں اپنی زمین سے اچک لیا جائے گا ۔(غور تو کریں) کیا ہم نے اُن کو اس حرم میں جو امن کا مقام ہے جگہ نہیں دی؟۔جہاں ہر قسم کے میوے ہماری طرف سے بطور رزق پہنچائے جاتے ہیں مگر ان میں بہت سارے لوگ نہیں جانتے۔

وَلَئِن سَأَلْتَهُم مَّن نَّزَّلَ مِنَ ٱلسَّمَآءِ مَآءً فَأَحْيَا بِهِ ٱلْأَرْضَ مِنۢ بَعْدِ مَوْتِهَا لَيَقُولُنَّ ٱللَّهُ ۚ قُلِ ٱلْحَمْدُ لِلَّهِ ۚ بَلْ أَكْثَرُهُمْ لَا يَعْقِلُونَ ﴿63﴾ ع6

سورۃ العنکبوت آیت 63

اور اگر تم ان سے پوچھو کہ آسمان سے پانی کس نے نازل کیا اور زمین کو مردہ (یعنی بنجر) ہونے کے بعد کس نے زندگی دی؟۔ تو وہ ضرور کہہ دیں گے کہ اللہ نے۔ کہہ دو کہ سب طرح کی تعریف (شکر) اللہ ہی کے لئے ہے۔ بلکہ ان میں بہت سارے لوگ عقل سے کام نہیں لیتے۔

وَعْدَ ٱللَّهِ ۖ لَا يُخْلِفُ ٱللَّهُ وَعْدَهُۥ وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَ ٱلنَّاسِ لَا يَعْلَمُونَ ﴿6﴾

سورۃ الروم آیت 6

یہ اللہ کا وعدہ ہے۔ اللہ (کبھی) اپنے وعدہ کے خلاف نہیں کرتا بلکہ بہت سارے لوگ نہیں جانتے۔

أَوَلَمْ يَتَفَكَّرُوا۟ فِىٓ أَنفُسِهِم ۗ مَّا خَلَقَ ٱللَّهُ ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلْأَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَآ إِلَّا بِٱلْحَقِّ وَأَجَلٍ مُّسَمًّى ۗ وَإِنَّ كَثِيرًا مِّنَ ٱلنَّاسِ بِلِقَآئِ رَبِّهِمْ لَكَٰفِرُونَ ﴿8﴾

سورۃ الروم آیت 8

کیا اپنے آپ ان لوگوں نے کبھی غور و فکر نہیں کیا؟۔ کہ اللہ نے آسمانوں و زمین کو اور جو کچھ ان دونوں کے درمیان ہے سب کو حکمت سے ایک مقررہ مدت تک کے لئے پیدا کیا ہے۔ اور یقیناً بہت سارے لوگ تو اپنے رب سے ملنے کے ہی منکر ہیں۔

فَأَقِمْ وَجْهَكَ لِلدِّينِ حَنِيفًا ۚ فِطْرَتَ ٱللَّهِ ٱلَّتِى فَطَرَ ٱلنَّاسَ عَلَيْهَا ۚ لَا تَبْدِيلَ لِخَلْقِ ٱللَّهِ ۚ ذَٰلِكَ ٱلدِّينُ ٱلْقَيِّمُ وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَ ٱلنَّاسِ لَا يَعْلَمُونَ ﴿30﴾ ق لا

سورۃ الروم آیت 30

پس تم یکسو ہو اپنا رخ دینِ حق پر قائم رکھو۔ اسی (دینِ) فطرت کی پیروی کرتے رہو جس پر اس نے بنی نوع انسان کو پیدا کیا ہے۔ اللہ کی اس فطری ساخت میں کوئی ردوبدل نہیں ہے۔ یہی سیدھا سادھا دین ہے مگر بہت سارے لوگ نہیں جانتے۔

قُلْ سِيرُوا۟ فِى ٱلْأَرْضِ فَٱنظُرُوا۟ كَيْفَ كَانَ عَٰقِبَةُ ٱلَّذِينَ مِن قَبْلُ ۚ كَانَ أَكْثَرُهُم مُّشْرِكِينَ ﴿42﴾

سورۃ الروم آیت 42

کہہ دو کہ زمین میں چل پھر کے دیکھ لو کہ پرانے لوگوں کا انجام کیسا ہوا؟۔ان میں بہت سارے لوگ مشرک ہی تھے۔

وَلَئِن سَأَلْتَهُم مَّنْ خَلَقَ ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلْأَرْضَ لَيَقُولُنَّ ٱللَّهُ ۚ قُلِ ٱلْحَمْدُ لِلَّهِ ۚ بَلْ أَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُونَ ﴿25﴾

سورۃ لقمان آیت 25

اگر تم ان سے پوچھو کہ آسمانوں وزمین کو کس نے پیدا کیا ہے؟ تو یقیناً ضرور وہ کہہ دیں گے کہ اللہ نے۔ کہہ دو کہ ہر طرح کی تعریف (شکر) اللہ کے لئے ہے مگر ان میں بہت سارے لوگ نہیں جانتے ۔

وَمَآ أَرْسَلْنَٰكَ إِلَّا كَآفَّةً لِّلنَّاسِ بَشِيرًا وَنَذِيرًا وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَ ٱلنَّاسِ لَا يَعْلَمُونَ ﴿28﴾

سورۃ سبا آیت 28

اور (اے نبیؐ) ہم نے تم کو سارے بنی نوع انسان کے لئے خوشخبری سنانے والا اور آگاہ کرنے والا بنا کر بھیجا ہے لیکن بہت سارے لوگ نہیں جانتے۔

قُلْ إِنَّ رَبِّى يَبْسُطُ ٱلرِّزْقَ لِمَن يَشَآءُ وَيَقْدِرُ وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَ ٱلنَّاسِ لَا يَعْلَمُونَ ﴿36﴾ ع4

سورۃ سبا آیت 36

کہہ دو کہ بلاشبہ میرا رب جس کے لئے چاہتا ہے روزی کشادہ کر دیتا ہے (اور جس پر چاہتا ہے) تنگ کر دیتا ہے لیکن بہت سارے لوگ نہیں جانتے۔

قَالُوا۟ سُبْحَٰنَكَ أَنتَ وَلِيُّنَا مِن دُونِهِم ۖ بَلْ كَانُوا۟ يَعْبُدُونَ ٱلْجِنَّ ۖ أَكْثَرُهُم بِهِم مُّؤْمِنُونَ ﴿41﴾

سورۃ سبا آیت 41

وہ عرض کریں گے۔ تو بالکل پاک ہے ان سب کو چھوڑ کر تو ہی ہمارا ولی ہے۔ (نہیں) بلکہ! ۔ یہ تو جنّوں کی عبادت کیا کرتے تھے۔ ان میں بہت سارے لوگ انہی پر ایمان لائے ہوئے تھے۔

لَقَدْ حَقَّ ٱلْقَوْلُ عَلَىٰٓ أَكْثَرِهِمْ فَهُمْ لَا يُؤْمِنُونَ ﴿7﴾

سورۃ یٰس آیت 7

البتہ یقیناً ان میں بہت سارے لوگوں پر (اللہ کی) بات پوری ہو چکی ہے کہ وہ ایمان نہیں لائیں گے۔

وَلَقَدْ أَضَلَّ مِنكُمْ جِبِلًّا كَثِيرًا ۖ أَفَلَمْ تَكُونُوا۟ تَعْقِلُونَ ﴿62﴾ هَٰذِهِۦ جَهَنَّمُ ٱلَّتِى كُنتُمْ تُوعَدُونَ ﴿63﴾

سورۃ یٰس آیت ۶۲۔۶۳

اور البتہ یقینی طور پر اس (شیطان) نے تم میں سے بہت سارے لوگوں کو گمراہ کر دیا تھا۔ کیا پھر تم یہ بھی نہیں سمجھ پائے؟۔ یہی وہ جہنم ہے جس کا تم سب وعدہ دیئے جاتے تھے۔

ضَرَبَ ٱللَّهُ مَثَلًا رَّجُلًا فِيهِ شُرَكَآءُ مُتَشَٰكِسُونَ وَرَجُلًا سَلَمًا لِّرَجُلٍ هَلْ يَسْتَوِيَانِ مَثَلًا ۚ ٱلْحَمْدُ لِلَّهِ ۚ بَلْ أَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُونَ ﴿29﴾

سورۃ الزمر آیت 29

اللہ ایک مثال بیان کرتا ہے کہ ایک آدمی ہے جس کے کئی بدخُو مالک ہیں۔ اور ایک دوسرا شخص ہے جو سالم ایک ہی مالک کا ہے کیا ان دونوں کا حال یکساں ہو سکتا ہے؟۔ سب طرح کی تعریف (شکر) اللہ ہی کے لئے ہے!۔ مگر ان میں بہت سارے لوگ یہ نہیں جانتے۔

فَإِذَا مَسَّ ٱلْإِنسَٰنَ ضُرٌّ دَعَانَا ثُمَّ إِذَا خَوَّلْنَٰهُ نِعْمَةً مِّنَّا قَالَ إِنَّمَآ أُوتِيتُهُۥ عَلَىٰ عِلْمٍۚ بَلْ هِىَ فِتْنَةٌ وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُونَ﴿49﴾

سورۃالزمر آیت 49

پھر جب بھی انسان کو کوئی تکلیف پہنچتی ہے تو وہ ہمیں ہی پکارتا ہے اور پھر جب ہم اسے اپنی طرف سے کوئی نعمت عطا کرتے ہیں تو وہ کہتا ہے کہ یہ تو البتہ محض مجھے میرے علم و ہنر کے باعث ملی ہے۔ (نہیں) بلکہ یہ تو ایک آزمائش ہے لیکن ان میں بہت سارے لوگ نہیں جانتے۔

لَخَلْقُ ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلْأَرْضِ أَكْبَرُ مِنْ خَلْقِ ٱلنَّاسِ وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَ ٱلنَّاسِ لَا يَعْلَمُونَ ﴿57﴾

سورۃغافر آیت 57

بلا شبہ آسمانوں و زمین کا پیدا کرنا بنی نوع انسان کے پیدا کرنے سے زیادہ بڑا کام ہے۔ لیکن بہت سارے لوگ نہیں جانتے۔

إِنَّ ٱلسَّاعَةَ لَءَاتِيَةٌ لَّا رَيْبَ فِيهَا وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَ ٱلنَّاسِ لَا يُؤْمِنُونَ﴿59﴾

سورۃغافر آیت 59

یقیناً قیامت آنے والی ہے اس میں کچھ بھی شک نہیں۔ لیکن بہت سارے لوگ ایمان نہیں رکھتے۔

ٱللَّهُ ٱلَّذِى جَعَلَ لَكُمُ ٱلَّيْلَ لِتَسْكُنُواْ فِيهِ وَٱلنَّهَارَ مُبْصِرًا ۚ إِنَّ ٱللَّهَ لَذُو فَضْلٍ عَلَى ٱلنَّاسِ وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَ ٱلنَّاسِ لَا يَشْكُرُونَ ﴿61﴾

سورۃ غافر آیت 61

وہ اللہ ہی تو ہے جس نے تمہارے لئے رات بنائی کہ تم اس میں آرام وسکون حاصل کرو۔ اور دن کو (کام کرنے کے لئے) روشن بنادیا بلا شبہ اللہ لوگوں پر بڑا فضل و کرم کرنے والا ہے مگر بہت سارے لوگ شکر ادا نہیں کرتے۔

بَشِيرًا وَنَذِيرًا فَأَعْرَضَ أَكْثَرُهُمْ فَهُمْ لَا يَسْمَعُونَ ﴿4﴾

سورۃ فصلت آیت 4

یہ (قرآن) خوشخبری دینے والا اور خبردار کرنے والا ہے مگر ان میں بہت سارے لوگوں نے اس سے منہ ہی موڑا ہے۔ پس وہ (اس کو) سنتے ہی نہیں ہیں۔

لَقَدْ جِئْنَٰكُم بِٱلْحَقِّ وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَكُمْ لِلْحَقِّ كَٰرِهُونَ ﴿78﴾

سورۃالزخرف آیت 78

البتہ یقیناً ہم تمہارے پاس (دین) حق لے کر آئے تھے لیکن تم میں بہت سارے لوگ حق کو تو ناپسند ہی کرتے ہیں۔

مَا خَلَقْنَٰهُمَآ إِلَّا بِٱلْحَقِّ وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُونَ﴿39﴾

سورۃالدخان آیت 39

ہم نے تو ان کو مبنی بر حکمت پیدا کیا ہے لیکن ان میں بہت سارے لوگ نہیں جانتے۔

قُلِ ٱللَّهُ يُحْيِيكُمْ ثُمَّ يُمِيتُكُمْ ثُمَّ يَجْمَعُكُمْ إِلَىٰ يَوْمِ ٱلْقِيَٰمَةِ لَا رَيْبَ فِيهِ وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَ ٱلنَّاسِ لَا يَعْلَمُونَ﴿26﴾ع3

سورۃالجاثیۃ آیت 26

کہہ دو کہ اللہ ہی تمہیں زندہ رکھتا ہے وہی تمہیں موت دے گا پھر وہی تمہیں قیامت کے دن جمع کرے گا جس کے آنے میں ذرا بھی شک نہیں لیکن بہت سارے لوگ (اس حقیقت کو) نہیں جانتے۔

إِنَّ ٱلَّذِينَ يُنَادُونَكَ مِن وَرَآءِ ٱلْحُجُرَٰتِ أَكْثَرُهُمْ لَا يَعْقِلُونَ﴿4﴾

سورۃ الحجرات آیت 4

البتہ جو لوگ تجھے حجروں کے باہر سے ندیٰ دیتے ہیں ان میں بہت سارے لوگ تو بے عقل ہیں۔

وَإِنَّ لِلَّذِينَ ظَلَمُواْ عَذَابًا دُونَ ذَٰلِكَ وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُونَ ﴿47﴾

سورۃ الطور آیت 47

اور البتہ ظالم لوگوں کے لئے تو اس کے علاوہ اور بھی عذاب ہیں لیکن ان میں بہت سارے لوگ نہیں جانتے۔

۞ أَلَمْ يَأْنِ لِلَّذِينَ ءَامَنُوٓاْ أَن تَخْشَعَ قُلُوبُهُمْ لِذِكْرِ ٱللَّهِ وَمَا نَزَلَ مِنَ ٱلْحَقِّ وَلَا يَكُونُواْ كَٱلَّذِينَ أُوتُواْ ٱلْكِتَٰبَ مِن قَبْلُ فَطَالَ عَلَيْهِمُ ٱلْأَمَدُ فَقَسَتْ قُلُوبُهُمْ ۖ وَكَثِيرٌ مِّنْهُمْ فَٰسِقُونَ ﴿16﴾

سورۃ الحدید آیت 16

کیا ایمان والوں کے لئے ابھی وہ وقت نہیں آیا کہ ان کے دل اللہ کے ذکر و یاد اور اس کے نازل کردہ برحق (قرآن) کے لئے نرم ہو جائیں؟۔ اور وہ کہیں ان لوگوں جیسے نہ ہو جائیں جن کو اس سے پہلے

کتاب دی گئی تھی پھر (اس سے لاتعلّقی میں) ان پر طویل مدت گزر گئی تو ان کے دل سخت ہو گئے۔ اور ان میں سے بہت سارے لوگ فاسق ہو گئے۔

وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا نُوحًا وَإِبْرَٰهِيمَ وَجَعَلْنَا فِى ذُرِّيَّتِهِمَا ٱلنُّبُوَّةَ وَٱلْكِتَٰبَ ۖ فَمِنْهُم مُّهْتَدٍ ۖ وَكَثِيرٌ مِّنْهُمْ فَٰسِقُونَ ﴿26﴾

سورۃ الحدید آیت 26

اور البتہ یقینی طور پر ہم نے نوحؑ اور ابراہیمؑ کو رسول بنا کر بھیجا اور ان دونوں کی اولاد میں نبوت اور کتاب (کا سلسلہ وقتاً فوقتاً جاری) رکھا۔ پس ان میں سے بعض تو ہدایت پر ہیں۔ اور ان میں سے بہت سارے لوگ فاسق (بدکار) ہیں۔

ثُمَّ قَفَّيْنَا عَلَىٰٓ ءَاثَٰرِهِم بِرُسُلِنَا وَقَفَّيْنَا بِعِيسَى ٱبْنِ مَرْيَمَ وَءَاتَيْنَٰهُ ٱلْإِنجِيلَ وَجَعَلْنَا فِى قُلُوبِ ٱلَّذِينَ ٱتَّبَعُوهُ رَأْفَةً وَرَحْمَةً وَرَهْبَانِيَّةً ٱبْتَدَعُوهَا مَا كَتَبْنَٰهَا عَلَيْهِمْ إِلَّا ٱبْتِغَآءَ رِضْوَٰنِ ٱللَّهِ فَمَا رَعَوْهَا حَقَّ رِعَايَتِهَا ۖ فَـَٔاتَيْنَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ مِنْهُمْ أَجْرَهُمْ ۖ وَكَثِيرٌ مِّنْهُمْ فَٰسِقُونَ ﴿27﴾

سورۃ الحدید آیت 27

پھر ہم نے ان کے بعد انہی کے نقشِ قدم پر (اور) رسولوں کو بھی بھیجا اور ان کے پیچھے عیسیٰؑ بن مریمؑ کو بھیجا اور اسے انجیل عنایت کی اور جن لوگوں نے اس کی پیروی کی ہم نے ان کے دلوں میں شفقت اور رحمت ڈال دی۔ اور رہبانیت تو انہوں نے خود ایجاد کر لی تھی ہم نے اسے ان پر فرض نہیں کیا تھا۔ ہاں البتہ انہوں نے اسے اللہ کی خوشنودی کی خاطر اختیار کیا تھا پھر اس کا پوری طرح نبھا بھی نہ کر سکے جیسا کہ نبھانے کا حق تھا۔ پس جو لوگ ان میں ایمان لائے ہم نے ان کو ان کا اجر عطا کر دیا مگر ان میں سے بہت سارے لوگ تو فاسق ہی ہیں۔

وَقَدْ أَضَلُّواْ كَثِيرًا ۖ وَلَا تَزِدِ ٱلظَّٰلِمِينَ إِلَّا ضَلَٰلًا ﴿24﴾

سورۃ نوح آیت 24

اور یقیناً انہوں نے بہت سارے لوگوں کو گمراہ کر دیا تو بھی ان میں گمراہی کے سوا اور کسی چیز میں اضافہ نہ کرنا۔

بہت کم لوگ ہیں جو:

اوپر جو ذکر ہوا وہ تو اکثر و بیشتر انسانوں کا روّیہ ہے اب درج ذیل آیات میں کمی والے روّیے کے بارے میں آیات دیکھیں۔ لوگ اللہ جل شانہ کی نعمتوں سے مستفید ہوتے ہیں۔ لیکن اس عظمتوں والے

اللہ پر جس طرح ایمان لانا چاہیئے ویسے ایمان نہیں لاتے۔ نصیحت قبول نہیں کرتے۔ نہ تو اللہ کو یاد کرتے ہیں اور نہ ہی شکر ادا کرتے ہیں۔ اللہ جل شانہ کا فرمان ہے کہ ایسے لوگ بہت تھوڑے ہیں جو اللہ سے تعلق رکھتے ہیں۔

وَقَالُواْ قُلُوبُنَا غُلْفُۢ ۚ بَل لَّعَنَهُمُ ٱللَّهُ بِكُفْرِهِمْ فَقَلِيلًا مَّا يُؤْمِنُونَ ﴿88﴾

سورۃ البقرۃ آیت 88

اور کہتے ہیں ہمارے دل غلاف و پردے میں ہیں۔ (نہیں) بلکہ ان کے کفر کی وجہ سے اللہ نے ان پر لعنت کر دی ہے پس بہت ہی کم لوگ ہیں جو ایمان لاتے ہیں۔

مِّنَ ٱلَّذِينَ هَادُواْ يُحَرِّفُونَ ٱلْكَلِمَ عَن مَّوَاضِعِهِۦ وَيَقُولُونَ سَمِعْنَا وَعَصَيْنَا وَٱسْمَعْ غَيْرَ مُسْمَعٍ وَرَٰعِنَا لَيًّۢا بِأَلْسِنَتِهِمْ وَطَعْنًا فِى ٱلدِّينِ ۚ وَلَوْ أَنَّهُمْ قَالُواْ سَمِعْنَا وَأَطَعْنَا وَٱسْمَعْ وَٱنظُرْنَا لَكَانَ خَيْرًا لَّهُمْ وَأَقْوَمَ وَلَٰكِن لَّعَنَهُمُ ٱللَّهُ بِكُفْرِهِمْ فَلَا يُؤْمِنُونَ إِلَّا قَلِيلًا ﴿46﴾

سورۃ النساء آیت 46

یہودیوں میں بعض ایسے بھی ہیں کہ لفظوں کو ان کی ٹھیک جگہ سے آگے پیچھے کر دیتے ہیں اور کہتے ہیں "سَمِعۡنَا وَعَصَيۡنَا" کہ (ہم نے سنا اور نہیں مانا) اور "وَٱسۡمَعۡ غَيۡرَ مُسۡمَعٖ" (سنو نہ کہ سنوائے جاؤ) اور دین میں طعن کرنے کے خیال سے اور زبان کو مروڑ کر (تم سے گفتگو) کے وقت "رَٰعِنَا" کہتے ہیں۔ اور اگر (یوں) کہتے "سَمِعۡنَا وَأَطَعۡنَا" کہ (ہم نے سن لیا اور اطاعت کی) اور "وَٱسۡمَعۡ" اور (رَاعِنَا کی جگہ) "وَٱنظُرۡنَا" (اور ہماری طرف دیکھئے) کہتے تو بات بہت معقول اور ان کے حق میں زیادہ بہتر ہوتی لیکن اللہ نے ان کے کفر کے سبب ان پر لعنت کر رکھی ہے پس یہ بہت ہی کم ایمان لاتے ہیں۔

إِنَّ ٱلۡمُنَٰفِقِينَ يُخَٰدِعُونَ ٱللَّهَ وَهُوَ خَٰدِعُهُمۡ وَإِذَا قَامُوٓاْ إِلَى ٱلصَّلَوٰةِ قَامُواْ كُسَالَىٰ يُرَآءُونَ ٱلنَّاسَ وَلَا يَذۡكُرُونَ ٱللَّهَ إِلَّا قَلِيلٗا ﴿142﴾ ز لا

سورۃ النساء آیت 142

بیشک منافق (اپنی بساط میں) اللہ کو دھوکا دے رہے ہیں حالانکہ اللہ نے انہیں دھوکے میں ڈال رکھا ہے۔ اور جب یہ نماز کے لئے کھڑے ہوتے ہیں تو بڑے سست اور کاہل ہو کر محض لوگوں کے لئے دکھاوا کرتے ہیں۔ اور اللہ کو تو بہت ہی کم یاد کرتے ہیں۔

فَبِمَا نَقْضِهِم مِّيثَٰقَهُمْ وَكُفْرِهِم بِـَٔايَٰتِ ٱللَّهِ وَقَتْلِهِمُ ٱلْأَنۢبِيَآءَ بِغَيْرِ حَقٍّ وَقَوْلِهِمْ قُلُوبُنَا غُلْفٌۢ ۚ بَلْ طَبَعَ ٱللَّهُ عَلَيْهَا بِكُفْرِهِمْ فَلَا يُؤْمِنُونَ إِلَّا قَلِيلًا ﴿155﴾ص

سورۃالنساء آیت 155

پس ان کے عہد توڑ دینے اور اللہ کی آیتوں سے کفر کرنے اور انبیاء کو ناحق قتل کرنے اور یہ کہنے کی وجہ سے کہ ہمارے دلوں پر پردے ہیں۔ (پردے نہیں) بلکہ ان کے کفر کے سبب اللہ نے ان پر مہر لگ جانے دی ہے پس یہ بہت کم ہی ایمان لاتے ہیں۔

ٱتَّبِعُوا۟ مَآ أُنزِلَ إِلَيْكُم مِّن رَّبِّكُمْ وَلَا تَتَّبِعُوا۟ مِن دُونِهِۦٓ أَوْلِيَآءَ ۗ قَلِيلًا مَّا تَذَكَّرُونَ ﴿3﴾

سورۃالأعراف آیت 3

جو کچھ تمہارے رب کی طرف سے تم پر نازل ہوا ہے اسی پر چلتے رہو اور اس کے علاوہ دوسرے ولی اولیاء کے پیچھے مت چلو۔ تم لوگ تو کم ہی نصیحت قبول کرتے ہو۔

وَلَقَدْ مَكَّنَّٰكُمْ فِى ٱلْأَرْضِ وَجَعَلْنَا لَكُمْ فِيهَا مَعَٰيِشَ ۗ قَلِيلًا مَّا تَشْكُرُونَ ﴿10﴾ع1

سورۃالأعراف آیت 10

اور البتہ یقیناً ہم نے تمہیں زمین میں رہنے کو جگہ دی اور اس میں تمہاری زندگی کا سب سامان معشیت بنا دیا۔ تم لوگ تو کم ہی شکر ادا کرتے ہو۔

وَهُوَ ٱلَّذِىٓ أَنشَأَ لَكُمُ ٱلسَّمْعَ وَٱلْأَبْصَٰرَ وَٱلْأَفْـِٔدَةَ ۚ قَلِيلًا مَّا تَشْكُرُونَ ﴿78﴾

سورۃ المؤمنون آیت 78

اور وہ (اللہ) ہی تو ہے جس نے تمہارے لئے کان اور آنکھیں اور دل و دماغ بنا دیئے۔ (لیکن) تم لوگ بہت ہی کم شکر ادا کرتے ہو۔

أَمَّن يُجِيبُ ٱلْمُضْطَرَّ إِذَا دَعَاهُ وَيَكْشِفُ ٱلسُّوٓءَ وَيَجْعَلُكُمْ خُلَفَآءَ ٱلْأَرْضِ ۗ أَءِلَٰهٌ مَّعَ ٱللَّهِ ۚ قَلِيلًا مَّا تَذَكَّرُونَ ﴿62﴾ ط

سورۃ النمل آیت 62

وہ کون ہے جو مضطرب کی دعا و التجا کو قبول کرتے ہوئے پورا کرتا ہے جب وہ اسے پکارتا ہے اور (پھر) اس کی مشکل و تکلیف کو دور کر دیتا ہے اور تمہیں زمین میں (پہلے لوگوں کا) جانشین بھی بناتا

ہے؟۔ تو کیا اللہ کے ساتھ اور بھی کوئی عبادت کیے جانے والا (معبود) ہے؟۔ (ہر گز نہیں) بلکہ تم لوگ بہت ہی کم نصیحت قبول کرتے ہو۔

ثُمَّ سَوَّىٰهُ وَنَفَخَ فِيهِ مِن رُّوحِهِۦ ۖ وَجَعَلَ لَكُمُ ٱلسَّمْعَ وَٱلْأَبْصَٰرَ وَٱلْأَفْـِٔدَةَ ۚ قَلِيلًا مَّا تَشْكُرُونَ ﴿9﴾

سورۃ السجدۃ آیت 9

پھر اس کو (نوک پلک سنوار کے) درست کر دیا اور پھر اس میں اپنی (طرف سے) روح پھونک دی۔ اور تمہارے کان۔ اور آنکھیں۔ اور دل و دماغ بنا دیئے۔ مگر تم لوگ بہت ہی کم شکر ادا کرتے ہو۔

يَعْمَلُونَ لَهُۥ مَا يَشَآءُ مِن مَّحَٰرِيبَ وَتَمَٰثِيلَ وَجِفَانٍ كَٱلْجَوَابِ وَقُدُورٍ رَّاسِيَٰتٍ ۚ ٱعْمَلُوٓا۟ ءَالَ دَاوُۥدَ شُكْرًا ۚ وَقَلِيلٌ مِّنْ عِبَادِىَ ٱلشَّكُورُ ﴿13﴾

سورۃ سبا آیت 13

جو کچھ وہ چاہتے یہ ان کے لئے بنا دیتے۔ قلعے اور مجسمے اور (بہت بڑے بڑے) پیالے جیسے تالاب اور گڑی ہوئی دیگیں۔ اے آلِ داؤدؑ! ۔ (میرا) شکر ادا کرکے عمل کرو اور میرے بندوں میں شکر گزار بہت تھوڑے ہیں۔

وَمَا يَسْتَوِى ٱلْأَعْمَىٰ وَٱلْبَصِيرُ وَٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ وَعَمِلُوا۟ ٱلصَّٰلِحَٰتِ وَلَا ٱلْمُسِىٓـُٔ ۚ قَلِيلًا مَّا تَتَذَكَّرُونَ ﴿58﴾

سورۃ غافر آیت 58

اور نہ تو اندھا اور آنکھ والا برابر ہو سکتے اور نہ ہی مومن نیکوکار اور بدکار۔ مگر تم لوگ بہت ہی کم نصیحت قبول کرتے ہو۔

سَيَقُولُ ٱلْمُخَلَّفُونَ إِذَا ٱنطَلَقْتُمْ إِلَىٰ مَغَانِمَ لِتَأْخُذُوهَا ذَرُونَا نَتَّبِعْكُمْ ۖ يُرِيدُونَ أَن يُبَدِّلُوا۟ كَلَٰمَ ٱللَّهِ ۚ قُل لَّن تَتَّبِعُونَا كَذَٰلِكُمْ قَالَ ٱللَّهُ مِن قَبْلُ ۖ فَسَيَقُولُونَ بَلْ تَحْسُدُونَنَا ۚ بَلْ كَانُوا۟ لَا يَفْقَهُونَ إِلَّا قَلِيلًا ﴿15﴾

سورۃ الفتح آیت 15

جب تم لوگ غنیمتیں حاصل کرنے کے لئے چلوگے تو جو پیچھے رہ گئے تھے وہ ضرور کہیں گے کہ ہمیں بھی اجازت دو کہ ہم تمہارے پیچھے آجائیں۔ وہ چاہتے ہیں کہ اللہ کی بات کو بدل دیں کہہ دو کہ اللہ نے پہلے سے ہی فرمادیا ہے تم اب کبھی ہمارے ساتھ نہیں چل سکتے اس پر وہ ضرور کہیں گے کہ تم ہم سے حسد کرتے ہو (نہیں) بلکہ یہ بہت ہی کم بات کو سمجھتے ہیں۔

قُلْ هُوَ ٱلَّذِىٓ أَنشَأَكُمْ وَجَعَلَ لَكُمُ ٱلسَّمْعَ وَٱلْأَبْصَٰرَ وَٱلْأَفْـِٔدَةَ ۖ قَلِيلًا مَّا تَشْكُرُونَ ﴿23﴾

سورۃ الملک آیت 23

کہہ دو وہی تو ہے جس نے تمہیں پیدا کیا اور تمہارے لئے کان۔ اور آنکھیں۔ اور دل و دماغ بنا دیئے (مگر) تم لوگ بہت ہی کم شکر ادا کرتے ہو۔

وَمَا هُوَ بِقَوْلِ شَاعِرٍ ۚ قَلِيلًا مَّا تُؤْمِنُونَ ﴿41﴾

سورۃ الحاقۃ آیت 41

اور یہ کسی شاعر کا کلام بھی نہیں ہے مگر تم لوگ کم ہی ایمان لاتے ہو۔

اور یہ بھی فرمادیا کہ انسان کو بہت ہی کم علم دیا گیا ہے۔یعنی قرآن و معتبر احادیث سے باہر بھٹک جانے کا خدشہ ہے۔فلاح چاہتا ہے تو یہ ہی اس کی ہدایت کا ذریعہ ہے

وَيَسْـَٔلُونَكَ عَنِ ٱلرُّوحِ ۖ قُلِ ٱلرُّوحُ مِنْ أَمْرِ رَبِّى وَمَآ أُوتِيتُم مِّنَ ٱلْعِلْمِ إِلَّا قَلِيلًا ﴿85﴾

سورۃ الاسراء آیت 85

اور تم سے روح کے بارے میں پوچھتے ہیں کہہ دو کہ روح تو میرے رب کا امر (اور شانِ ربانی) ہے اور (درحقیقت) تم لوگوں کو بہت ہی کم علم دیا گیا ہے۔

اور یہ بھی فرمادیا کہ انسان کا دنیا میں رہنے کا وقت بہت ہی کم ہے۔اس لئے بھٹکا دینے والا راستہ نہ چنو فلاح والا راستہ ہی چنو جو حقیقت میں آبِ حیات پینے کی طرح ہے۔

قَٰلَ إِن لَّبِثْتُمْ إِلَّا قَلِيلًا ۖ لَّوْ أَنَّكُمْ كُنتُمْ تَعْلَمُونَ ﴿114﴾

سورۃ المؤمنون آیت 114

ارشاد ہوگا کہ تم وہاں پر بہت ہی کم رہے ہو اے کاش کہ !۔تم کو یہ بات سمجھ میں آجاتی۔

اور یہ بھی فرمادیا کہ انسان اللہ جل شانہ کے راستے میں جہاد وجدوجہد سے جی چراتا ہے۔اور کوشش کرتا ہے کہ کسی طرح اس سے جان چھوٹ جائے۔لیکن یقین رکھنے والے کمی نہیں کتراتے۔

۞ قَدْ يَعْلَمُ ٱللَّهُ ٱلْمُعَوِّقِينَ مِنكُمْ وَٱلْقَآئِلِينَ لِإِخْوَٰنِهِمْ هَلُمَّ إِلَيْنَا ۖ وَلَا يَأْتُونَ ٱلْبَأْسَ إِلَّا قَلِيلًا ﴿18﴾ لا

سورۃ الأحزاب آیت 18

اللہ تم میں سے ان لوگوں کو اچھی طرح جانتا ہے جو (جہاد سے) روکتے ہیں اور انہیں بھی جو اپنے بھائیوں سے کہتے ہیں کہ (محاذِ چھوڑ کر) ہمارے پاس چلے آؤ۔اور یہ لوگ خود تو میدانِ جنگ میں کم ہی آتے ہیں۔

يَحْسَبُونَ ٱلْأَحْزَابَ لَمْ يَذْهَبُوا۟ ۖ وَإِن يَأْتِ ٱلْأَحْزَابُ يَوَدُّوا۟ لَوْ أَنَّهُم بَادُونَ فِى ٱلْأَعْرَابِ يَسْـَٔلُونَ عَنْ أَنۢبَآئِكُمْ ۖ وَلَوْ كَانُوا۟ فِيكُم مَّا قَٰتَلُوٓا۟ إِلَّا قَلِيلًا ﴿20﴾ ع2

سورۃ الأحزاب آیت 20

یہ لوگ خیال کرتے ہیں کہ لشکر ابھی نہیں گئے۔اور اگر وہ لشکر (دوبارہ) آجائیں تو یہ پسند کریں گے کہ کاش ہم صحرا میں بادیہ نشینوں کے ساتھ جارہیں اور وہاں سے تمہارے حالات پوچھتے رہیں۔اور اگر یہ تمہارے درمیان رہ بھی جائیں تو لڑائی میں کم ہی حصہ لیں۔

قُل لَّن يَنفَعَكُمُ ٱلْفِرَارُ إِن فَرَرْتُم مِّنَ ٱلْمَوْتِ أَوِ ٱلْقَتْلِ وَإِذًا لَّا تُمَتَّعُونَ إِلَّا قَلِيلًا ﴿16﴾

سورۃ الأحزاب آیت 16

کہہ دو کہ اگر تم موت یا قتل سے بھاگتے ہو تو یہ بھاگنا تمہیں کوئی فائدہ نہ دے گا اور اس وقت تم کم ہی فائدہ اٹھا سکو گے۔

شکر ادا کرنے کے بارے:

اور یہ بھی فرمادیا کہ بعض انسان تو اللہ جل شانہ کا بالکل شکر ادا نہیں کرتے۔

وَءَايَةٌ لَّهُمُ ٱلْأَرْضُ ٱلْمَيْتَةُ أَحْيَيْنَٰهَا وَأَخْرَجْنَا مِنْهَا حَبًّا فَمِنْهُ يَأْكُلُونَ﴿33﴾ وَ جَعَلْنَا فِيهَا جَنَّٰتٍ مِّن نَّخِيلٍ وَأَعْنَٰبٍ وَفَجَّرْنَا فِيهَا مِنَ ٱلْعُيُونِ﴿34﴾ لِيَأْكُلُواْ مِن ثَمَرِهِۦ وَمَا عَمِلَتْهُ أَيْدِيهِمْ ۖ أَفَلَا يَشْكُرُونَ﴿35﴾

سورۃ یٰس آیت ۳۳ تا ۳۵

اور ایک نشانی ان کے لئے مردہ زمین ہے کہ جسے ہم نے زندہ کر دیا اور اس میں سے اناج اگا دیا پھر اس میں سے یہ کھاتے ہیں۔ اور اس میں کھجوروں اور انگوروں کے باغ پیدا کر دیئے اور اس میں چشمے بھی جاری کر دیئے۔ تاکہ یہ ان کے پھل کھائیں اور ان کے ہاتھوں نے تو ان کو نہیں بنایا۔ تو پھر یہ شکر ادا کیوں نہیں کرتے؟۔

أَوَلَمْ يَرَوْاْ أَنَّا خَلَقْنَا لَهُم مِّمَّا عَمِلَتْ أَيْدِينَآ أَنْعَٰمًا فَهُمْ لَهَا مَٰلِكُونَ﴿71﴾ وَذَلَّلْنَٰهَا لَهُمْ فَمِنْهَا رَكُوبُهُمْ وَمِنْهَا يَأْكُلُونَ﴿72﴾ وَلَهُمْ فِيهَا مَنَٰفِعُ وَمَشَارِبُ ۖ أَفَلَا يَشْكُرُونَ﴿73﴾

سورۃ یٰس آیت ۷۱ تا ۷۳

کیا یہ دیکھتے بھالتے نہیں کہ جو چیزیں ہم نے اپنے ہاتھوں سے بنائیں ان میں سے ہم نے ان کے لئے چارپائے پیدا کر دیئے اب یہ ان کے مالک ہیں۔ اور ان (مویشیوں) کو ان کے بس میں کر دیا پس ان

میں سے کسی پر تو یہ سواری کرتے ہیں اور کسی کو یہ کھاتے ہیں۔ اور ان کے لئے ان میں اور بھی کئی طرح کے فائدے اور پینے کی چیزیں بھی ہیں۔ پھر کیا یہ لوگ شکر ادا نہیں کرتے؟۔

أَفَرَءَيْتُمُ ٱلْمَآءَ ٱلَّذِى تَشْرَبُونَ ﴿68﴾ ءَأَنتُمْ أَنزَلْتُمُوهُ مِنَ ٱلْمُزْنِ أَمْ نَحْنُ ٱلْمُنزِلُونَ ﴿69﴾ لَوْ نَشَآءُ جَعَلْنَٰهُ أُجَاجًا فَلَوْلَا تَشْكُرُونَ ﴿70﴾

سورۃ الواقعۃ آیت ۶۸ تا ۷۰

کیا تم نے کبھی غور کیا کہ جو پانی تم پیتے ہو۔ کیا تم نے اسے بادل سے اتارا یا ہم (اسے) نازل کرنے والے ہیں؟۔ ہم اگر چاہیں تو ہم اسے کھاری بنا دیں پھر تم شکر ادا کیوں نہیں کرتے؟۔

(أَفَلَا)؟۔ کیا پھر بھی نہیں؟

قرآنِ کریم میں (أَفَلَا) کا لفظ کئی جگہ استعمال ہوا ہے۔ اللہ جل شانہ نے کئی طرح سے حضرتِ انسان کو سمجھانے کی کوشش کی ہے اور نصیحت کے ساتھ ساتھ یہ بھی کہا ہے کہ اتنا کچھ بتانے کے باوجود کیا پھر بھی اگر کوئی کسر باقی رہ گئی ہے تو وہ صرف تمہاری طرف سے ہی ہے جو بات تمہاری سمجھ میں نہیں آ رہی۔

۞ أَتَأْمُرُونَ ٱلنَّاسَ بِٱلْبِرِّ وَتَنسَوْنَ أَنفُسَكُمْ وَأَنتُمْ تَتْلُونَ ٱلْكِتَٰبَ ۚ أَفَلَا تَعْقِلُونَ ﴿44﴾

سورۃ البقرۃ آیت 44

کیا تم لوگوں کو تو نیکی کا حکم کرتے ہو؟۔اور اپنے آپ کو بھول جاتے ہو حالانکہ تم کتاب (اللہ) کی تلاوت کرتے ہو کیا پھر بھی تم عقل نہیں رکھتے؟۔

وَإِذَا لَقُوا۟ ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ قَالُوٓا۟ ءَامَنَّا وَإِذَا خَلَا بَعْضُهُمْ إِلَىٰ بَعْضٍ قَالُوٓا۟ أَتُحَدِّثُونَهُم بِمَا فَتَحَ ٱللَّهُ عَلَيْكُمْ لِيُحَآجُّوكُم بِهِۦ عِندَ رَبِّكُمْ ۚ أَفَلَا تَعْقِلُونَ ﴿76﴾

سورۃ البقرۃ آیت 76

اور جب ان لوگوں سے ملتے ہیں جو ایمان لائے تو کہتے ہم ایمان لے آئے لیکن جب آپس میں تنہا ہوتے ہیں تو کہتے ہیں کیا تم انہیں وہ باتیں بتاتے ہو جو اللہ نے صرف تم پر ظاہر کی ہیں؟۔تاکہ وہ اس کے ذریعے تمہارے رب کے سامنے بحث کریں۔کیا پھر تم سمجھتے نہیں ہو؟۔

قُلْ يَٰٓأَهْلَ ٱلْكِتَٰبِ تَعَالَوْا۟ إِلَىٰ كَلِمَةٍ سَوَآءٍۭ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ أَلَّا نَعْبُدَ إِلَّا ٱللَّهَ وَلَا نُشْرِكَ بِهِۦ شَيْـًٔا وَلَا يَتَّخِذَ بَعْضُنَا بَعْضًا أَرْبَابًا مِّن دُونِ ٱللَّهِ ۚ فَإِن تَوَلَّوْا۟

https://quranexcel.com

فَقُولُواْ ٱشۡهَدُواْ بِأَنَّا مُسۡلِمُونَ ﴿64﴾ يَٰٓأَهۡلَ ٱلۡكِتَٰبِ لِمَ تُحَآجُّونَ فِيٓ إِبۡرَٰهِيمَ وَمَآ أُنزِلَتِ ٱلتَّوۡرَىٰةُ وَٱلۡإِنجِيلُ إِلَّا مِنۢ بَعۡدِهِۦٓۚ أَفَلَا تَعۡقِلُونَ ﴿65﴾

سورۃ آل عمران آیت ۶۴۔۶۵

کہہ دو کہ اے اہل کتاب جو بات ہمارے اور تمہارے دونوں کے درمیان یکساں ہے اس کی طرف آجاؤ وہ یہ کہ اللہ کے علاوہ ہم کسی کی عبادت نہ کریں۔ اور اس کے ساتھ کسی کو بھی شریک نہ ٹھہرائیں اور ہم میں سے کوئی کسی کو اللہ کے علاوہ اپنا رب نہ بنائے۔ پس اگر وہ پھر جائیں تو کہہ دو کہ گواہ رہو ہم تو مسلمان ہیں۔ اے اہلِ کتاب !۔ کیوں تم ابراہیمؑ کے بارے میں جھگڑتے ہو حالانکہ تورات اور انجیل تو ان کے بعد اتری ہیں؟۔ پھر کیا تم عقل نہیں رکھتے؟۔

أَفَلَا يَتَدَبَّرُونَ ٱلۡقُرۡءَانَۚ وَلَوۡ كَانَ مِنۡ عِندِ غَيۡرِ ٱللَّهِ لَوَجَدُواْ فِيهِ ٱخۡتِلَٰفٗا كَثِيرٗا ﴿82﴾

سورۃ النساء آیت 82

یہ لوگ قرآن میں غور و فکر کیوں نہیں کرتے۔ اور اگر یہ اللہ کے علاوہ کسی اور کی طرف سے ہوتا تو وہ اس میں بہت سا اختلاف پاتے؟۔

لَّقَدْ كَفَرَ ٱلَّذِينَ قَالُوٓاْ إِنَّ ٱللَّهَ ثَالِثُ ثَلَٰثَةٖۘ وَمَا مِنْ إِلَٰهٍ إِلَّآ إِلَٰهٞ وَٰحِدٞۚ وَإِن لَّمْ يَنتَهُواْ عَمَّا يَقُولُونَ لَيَمَسَّنَّ ٱلَّذِينَ كَفَرُواْ مِنْهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ﴿73﴾ أَفَلَا يَتُوبُونَ إِلَى ٱللَّهِ وَيَسْتَغْفِرُونَهُۥۚ وَٱللَّهُ غَفُورٞ رَّحِيمٞ ﴿74﴾

سورۃ المائدۃ آیت ۷۳۔۷۴

البتہ یقینی طور پر وہ لوگ کافر ہو گئے جنہوں نے کہا کہ بیشک اللہ تین میں کا تیسرا ہے۔ حالانکہ اس واحد و یکتا اللہ کے علاوہ اور کوئی بھی عبادت کے لائق نہیں۔ اگر یہ لوگ ایسا کہنے سے باز نہیں آئیں گے تو ان میں سے اس کفر پر قائم رہنے والوں کو دکھ دینے والا عذاب ضرور پہنچے گا۔ تو کیا پھر یہ لوگ اللہ کے آگے توبہ نہیں کرتے اور اس سے گناہ نہیں بخشواتے؟۔ اور اللہ تو بہت بخشنے والا نہایت مہربان ہے۔

قَدْ خَسِرَ ٱلَّذِينَ كَذَّبُواْ بِلِقَآءِ ٱللَّهِۖ حَتَّىٰٓ إِذَا جَآءَتْهُمُ ٱلسَّاعَةُ بَغْتَةٗ قَالُواْ يَٰحَسْرَتَنَا عَلَىٰ مَا فَرَّطْنَا فِيهَا وَهُمْ يَحْمِلُونَ أَوْزَارَهُمْ عَلَىٰ ظُهُورِهِمْۚ أَلَا سَآءَ مَا يَزِرُونَ ﴿31﴾ وَمَا ٱلْحَيَوٰةُ ٱلدُّنْيَآ إِلَّا لَعِبٞ وَلَهْوٞۖ وَلَلدَّارُ ٱلْأٓخِرَةُ خَيْرٞ لِّلَّذِينَ يَتَّقُونَۗ أَفَلَا تَعْقِلُونَ ﴿32﴾

https://quranexcel.com

سورۃ الأنعام آیت ۳۱۔۳۲

جن لوگوں نے اپنے رب سے ملاقات کو جھوٹا قرار دیا وہ بڑے خسارے میں پڑ گئے۔ یہاں تک کہ جب وہ (موت کی) گھڑی ان پر اچانک آ جائے گی تو کہیں گے ہائے افسوس !۔ ہم پر کہ اس بارے کیسی بڑی کوتاہی ہو گئی ؟۔ اور وہ اپنے بوجھ اپنی پیٹھوں پر لادے ہوں گے۔ آگاہ رہو کہ کیا ہی برا بوجھ ہے جسے وہ اٹھائے ہوئے ہوں گے۔ اور دنیا کی زندگی تو کھیل اور تماشا ہے۔ اور بیشک بہت اچھا گھر تو متقی لوگوں کے لئے آخرت کا گھر ہے۔ کیا پھر تم عقل سے کام نہیں لیتے ؟۔

قُل لَّآ أَقُولُ لَكُمْ عِندِى خَزَآئِنُ ٱللَّهِ وَلَآ أَعْلَمُ ٱلْغَيْبَ وَلَآ أَقُولُ لَكُمْ إِنِّى مَلَكٌ ۖ إِنْ أَتَّبِعُ إِلَّا مَا يُوحَىٰٓ إِلَىَّ ۚ قُلْ هَلْ يَسْتَوِى ٱلْأَعْمَىٰ وَٱلْبَصِيرُ ۚ أَفَلَا تَتَفَكَّرُونَ ﴿50﴾ ع5

سورۃ الأنعام آیت 50

کہہ دو کہ میں تم سے یہ نہیں کہتا کہ میرے پاس اللہ کے خزانے ہیں اور نہ یہ کہ میں غیب جانتا ہوں اور نہ تم سے یہ کہتا ہوں کہ میں فرشتہ ہوں۔ میں تو صرف اس وحی کی پیروی کرتا ہوں جو میری طرف کی جاتی ہے۔ کہہ دو کہ بھلا اندھا اور آنکھ والا برابر ہو سکتے ہیں ؟۔ تو کیا پھر تم غور و فکر نہیں کرتے ؟۔

وَحَآجَّهُۥ قَوْمُهُۥ ۚ قَالَ أَتُحَٰٓجُّوٓنِّى فِى ٱللَّهِ وَقَدْ هَدَىٰنِ ۚ وَلَآ أَخَافُ مَا تُشْرِكُونَ بِهِۦٓ إِلَّآ أَن يَشَآءَ رَبِّى شَيْـًٔا ۗ وَسِعَ رَبِّى كُلَّ شَىْءٍ عِلْمًا ۗ أَفَلَا تَتَذَكَّرُونَ ﴿80﴾

سورۃ الأنعام آیت 80

اور اس کی قوم اس سے بحث کرنے لگی۔ اس نے کہہ دیا کیا تم اللہ کے بارے مجھ سے بحث و تکرار کرتے ہو؟۔ حالانکہ اسی نے تو مجھے سیدھا رستہ دکھایا ہے۔ اور جن جن کو تم اس کا شریک بناتے ہو میں ان سے بالکل نہیں ڈرتا مگر یہ کہ میرا رب ہی جو کچھ چاہے۔ میرا رب تو اپنے علم سے ہر چیز پر احاطہ کیے ہوئے ہے۔ کیا پھر تم غور و فکر سے نصیحت حاصل نہیں کرتے؟۔

۞ وَإِلَىٰ عَادٍ أَخَاهُمْ هُودًا ۗ قَالَ يَٰقَوْمِ ٱعْبُدُوا۟ ٱللَّهَ مَا لَكُم مِّنْ إِلَٰهٍ غَيْرُهُۥ ۚ أَفَلَا تَتَّقُونَ ﴿65﴾

سورۃ الأعراف آیت 65

اور قوم عاد کی طرف ان کے بھائی ہود کو بھیجا اس نے کہا کہ اے میری قوم اللہ ہی کی عبادت کیا کرو اس کے علاوہ کوئی بھی عبادت کے لائق نہیں ہے۔ کیا پھر تم ڈرتے نہیں؟۔

فَخَلَفَ مِنۢ بَعْدِهِمْ خَلْفٌ وَرِثُوا۟ ٱلْكِتَٰبَ يَأْخُذُونَ عَرَضَ هَٰذَا ٱلْأَدْنَىٰ وَيَقُولُونَ سَيُغْفَرُ لَنَا وَإِن يَأْتِهِمْ عَرَضٌ مِّثْلُهُۥ يَأْخُذُوهُ ۚ أَلَمْ يُؤْخَذْ عَلَيْهِم مِّيثَٰقُ ٱلْكِتَٰبِ أَن لَّا يَقُولُوا۟ عَلَى ٱللَّهِ إِلَّا ٱلْحَقَّ وَدَرَسُوا۟ مَا فِيهِ ۗ وَٱلدَّارُ ٱلْءَاخِرَةُ خَيْرٌ لِّلَّذِينَ يَتَّقُونَ ۗ أَفَلَا تَعْقِلُونَ ﴿169﴾

سورۃ الأعراف آیت 169

پھر ان کے بعد ایسے ناخلف لوگ ان کے جانشین ہوگئے اور کتاب کے وارث بن بیٹھے۔ جو (دین فروش ہیں اور) وہ اس ادنیٰ زندگی کا مال و متاع لے لیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ عنقریب ہم بخش دیئے جائیں گے۔ اور اگر ویسا ہی ساز و سامان اور بھی مل جائے تو اس کو بھی لپک کر لے لیں۔ کیا ان سے کتاب میں عہد نہیں لیا گیا کہ اللہ پر حق سچ کے علاوہ اور کچھ بھی نہیں کہیں گے؟۔ اور انہوں نے جو کچھ اس (کتاب) میں لکھا ہے پڑھا ہوا بھی ہے۔ اور آخرت کا گھر تو متقیوں کے لئے بہت بہتر ہے۔ کیا پھر تم عقل نہیں رکھتے؟۔

إِنَّ رَبَّكُمُ ٱللَّهُ ٱلَّذِى خَلَقَ ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلْأَرْضَ فِى سِتَّةِ أَيَّامٍ ثُمَّ ٱسْتَوَىٰ عَلَى ٱلْعَرْشِ ۖ يُدَبِّرُ ٱلْأَمْرَ ۖ مَا مِن شَفِيعٍ إِلَّا مِنۢ بَعْدِ إِذْنِهِۦ ۚ ذَٰلِكُمُ ٱللَّهُ رَبُّكُمْ فَٱعْبُدُوهُ ۚ أَفَلَا تَذَكَّرُونَ ﴿3﴾

سورۃ یونس آیت 3

بلا شبہ تمہارا رب اللہ ہی ہے جس نے آسمان و زمین چھ دن میں بنائے پھر عرش پر مستوی ہو گیا۔ وہی ہر کام کا انتظام کرتا ہے کوئی بھی اس کی اجازت کے بغیر سفارش کرنے والا نہیں ہے۔ یہی اللہ تمہارا رب ہے پس اسی کی عبادت کرو۔ کیا پھر تم غور و فکر سے نصیحت حاصل نہیں کرتے ؟۔

وَإِذَا تُتْلَىٰ عَلَيْهِمْ ءَايَاتُنَا بَيِّنَٰتٍ ۙ قَالَ ٱلَّذِينَ لَا يَرْجُونَ لِقَآءَنَا ٱئْتِ بِقُرْءَانٍ غَيْرِ هَٰذَآ أَوْ بَدِّلْهُ ۚ قُلْ مَا يَكُونُ لِىٓ أَنْ أُبَدِّلَهُۥ ۖ مِن تِلْقَآئِ نَفْسِىٓ ۖ إِنْ أَتَّبِعُ إِلَّا مَا يُوحَىٰٓ إِلَىَّ ۖ إِنِّىٓ أَخَافُ إِنْ عَصَيْتُ رَبِّى عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيمٍ ﴿15﴾ قُل لَّوْ شَآءَ ٱللَّهُ مَا تَلَوْتُهُۥ عَلَيْكُمْ وَلَآ أَدْرَىٰكُم بِهِۦ ۖ فَقَدْ لَبِثْتُ فِيكُمْ عُمُرًا مِّن قَبْلِهِۦٓ ۚ أَفَلَا تَعْقِلُونَ ﴿16﴾

سورۃ یونس آیت 15

اور جب ان پر ہماری وضاحت بھری آیات پڑھی جاتی ہیں تو جو ہم سے ملاقات کی امید نہیں رکھتے وہ کہتے ہیں کہ اس کے علاوہ کوئی اور قرآن لے آؤ یا اس کو ہی بدل دو۔ (تو ان سے) کہہ دو کہ میرے اختیار میں نہیں کہ اسے اپنی طرف سے بدل ڈالوں۔ میں تو صرف اسی حکم کا تابع فرمان ہوں جو میری طرف وحی کیا جاتا ہے۔ میں تو بلا شبہ اس بڑے دن کے عذاب سے ڈرتا ہوں (کجا یہ) کہ اپنے رب کی

میں نافرمانی کر بیٹھوں۔ کہہ دو کہ اگر اللہ چاہتا تو اس بارے تم کو پڑھ کر نہ سناتا اور نہ ہی تمہیں اس سے خبردار کرتا۔ آخر اس سے پہلے بھی میں تمہارے درمیان ایک عمر گزار چکا ہوں۔ کیا پھر تم عقل سے کام نہیں لیتے؟۔

قُلْ مَن يَرْزُقُكُم مِّنَ ٱلسَّمَآءِ وَٱلْأَرْضِ أَمَّن يَمْلِكُ ٱلسَّمْعَ وَٱلْأَبْصَٰرَ وَمَن يُخْرِجُ ٱلْحَىَّ مِنَ ٱلْمَيِّتِ وَيُخْرِجُ ٱلْمَيِّتَ مِنَ ٱلْحَىِّ وَمَن يُدَبِّرُ ٱلْأَمْرَ ۚ فَسَيَقُولُونَ ٱللَّهُ ۚ فَقُلْ أَفَلَا تَتَّقُونَ ﴿31﴾

سورۃ یونس آیت 31

پوچھو کہ آسمان وزمین میں کون تمہیں روزی دیتا ہے یا کانوں اور آنکھوں کا مالک کون ہے اور کون ہے جو زندہ کو مردہ سے نکالتا ہے اور مردہ کو زندہ سے نکالتا ہے۔ اور باقی سارے کاموں کا (آخر) انتظام کون کرتا ہے۔ تو وہ کہہ دیں گے کہ اللہ ہی (سب کچھ کرتا ہے)۔ پھر پوچھو کہ تم (اللہ جل شانہ) کا ڈر و خوف کیوں نہیں رکھتے؟۔

۞ مَثَلُ ٱلْفَرِيقَيْنِ كَٱلْأَعْمَىٰ وَٱلْأَصَمِّ وَٱلْبَصِيرِ وَٱلسَّمِيعِ ۚ هَلْ يَسْتَوِيَانِ مَثَلًا ۚ أَفَلَا تَذَكَّرُونَ ﴿24﴾ ع2

سورۃ ہود آیت 24

دو فریقوں کی مثال ایسے ہے جیسے ایک اندھا و بہرا ہو اور دوسرا دیکھتا و سنتا۔ کیا دونوں کا حال برابر ہو سکتا ہے۔ کیا پھر تم غور و فکر سے نصیحت حاصل نہیں کرتے؟۔

وَيَٰقَوْمِ لَآ أَسْـَٔلُكُمْ عَلَيْهِ مَالًا ۖ إِنْ أَجْرِيَ إِلَّا عَلَى ٱللَّهِ ۚ وَمَآ أَنَا۠ بِطَارِدِ ٱلَّذِينَ ءَامَنُوٓا۟ ۚ إِنَّهُم مُّلَٰقُوا۟ رَبِّهِمْ وَلَٰكِنِّيٓ أَرَىٰكُمْ قَوْمًا تَجْهَلُونَ ﴿29﴾ وَيَٰقَوْمِ مَن يَنصُرُنِى مِنَ ٱللَّهِ إِن طَرَدتُّهُمْ ۚ أَفَلَا تَذَكَّرُونَ ﴿30﴾ وَلَآ أَقُولُ لَكُمْ عِندِى خَزَآئِنُ ٱللَّهِ وَلَآ أَعْلَمُ ٱلْغَيْبَ وَلَآ أَقُولُ إِنِّى مَلَكٌ وَلَآ أَقُولُ لِلَّذِينَ تَزْدَرِىٓ أَعْيُنُكُمْ لَن يُؤْتِيَهُمُ ٱللَّهُ خَيْرًا ۖ ٱللَّهُ أَعْلَمُ بِمَا فِىٓ أَنفُسِهِمْ ۖ إِنِّىٓ إِذًا لَّمِنَ ٱلظَّٰلِمِينَ ﴿31﴾

سورۃ ہود آیت ۲۹ تا ۳۱

اور اے میری قوم میں تم سے اس پر کچھ مال وزر تو نہیں مانگتا میرا صلہ تو اللہ کے ذمے ہے۔ اور میں ایمان والوں کو ہٹانے والا بھی نہیں ہوں بیشک وہ اپنے رب سے ملنے والے ہیں لیکن تم لوگ ہو کہ نادانی کر رہے ہو۔ اور اے میری قوم اگر میں انہیں نکال دوں۔ تو کون ہے جو اللہ سے مجھے چھڑا سکتا ہے۔ کیا پھر تم غور و فکر سے نصیحت حاصل نہیں کرتے؟۔ اور میں تم سے یہ نہیں کہتا کہ میرے پاس اللہ کے خزانے ہیں اور نہ ہی یہ کہ میں عالم الغیب ہوں اور نہ یہ کہتا ہوں کہ میں فرشتہ ہوں۔ اور نہ

ہی یہ کہتا ہوں کہ جن لوگوں کو تم حقارت کی نظر سے دیکھتے ہو اللہ ان کو بھلائی نہ دے گا۔ اگر میں ایسا کہوں تو بیشک میرا شمار ظالموں میں ہو جائے گا۔ اللہ خوب جانتا ہے جو کچھ ان کے دلوں میں ہے۔

وَإِلَىٰ عَادٍ أَخَاهُمْ هُودًا ۚ قَالَ يَٰقَوْمِ ٱعْبُدُوا۟ ٱللَّهَ مَا لَكُم مِّنْ إِلَٰهٍ غَيْرُهُۥٓ ۖ إِنْ أَنتُمْ إِلَّا مُفْتَرُونَ ﴿50﴾ يَٰقَوْمِ لَآ أَسْـَٔلُكُمْ عَلَيْهِ أَجْرًا ۖ إِنْ أَجْرِىَ إِلَّا عَلَى ٱلَّذِى فَطَرَنِىٓ ۚ أَفَلَا تَعْقِلُونَ ﴿51﴾ وَيَٰقَوْمِ ٱسْتَغْفِرُوا۟ رَبَّكُمْ ثُمَّ تُوبُوٓا۟ إِلَيْهِ يُرْسِلِ ٱلسَّمَآءَ عَلَيْكُم مِّدْرَارًا وَيَزِدْكُمْ قُوَّةً إِلَىٰ قُوَّتِكُمْ وَلَا تَتَوَلَّوْا۟ مُجْرِمِينَ ﴿52﴾

سورۃ ہود آیت ۵۰ تا ۵۲

اور ہم نے عاد کی طرف ان کے بھائی ہود کو بھیجا۔ اس نے کہا کہ اے میری قوم اللہ ہی کی عبادت کرو اس کے علاوہ کوئی بھی تمہارے لئے عبادت کے قابل نہیں ہے۔ تم نے (شرک کرتے ہوئے۔ اللہ پر) محض جھوٹ بہتان گھڑ رکھے ہیں۔ اے میری قوم میں تم سے اس پر کوئی صلہ ومزدوری نہیں مانگتا۔ میرا صلہ تو اسی (اللہ جل شانہ) پر ہے جس نے مجھے پیدا کیا ہے۔ کیا پھر بھی تم عقل سے کام نہیں لیتے؟۔ اور اے میری قوم اپنے رب سے معافی مانگو پھر اسی کے روبرو توبہ بھی کرو۔ وہ تم پر خوب بارشیں برسائے گا۔ اور تمہاری طاقت پر طاقت بڑھا دے گا۔ اور (میری دعوت پر) مجرم بن کر منہ نہ موڑو۔

وَمَآ أَرۡسَلۡنَا مِن قَبۡلِكَ إِلَّا رِجَالٗا نُّوحِيٓ إِلَيۡهِم مِّنۡ أَهۡلِ ٱلۡقُرَىٰٓۗ أَفَلَمۡ يَسِيرُواْ فِي ٱلۡأَرۡضِ فَيَنظُرُواْ كَيۡفَ كَانَ عَٰقِبَةُ ٱلَّذِينَ مِن قَبۡلِهِمۡۗ وَلَدَارُ ٱلۡأٓخِرَةِ خَيۡرٞ لِّلَّذِينَ ٱتَّقَواْۗ أَفَلَا تَعۡقِلُونَ ﴿109﴾

سورۃ یوسف آیت 109

اور تجھ سے پہلے ہم نے جتنے رسول بھی بھیجے وہ سب بستیوں میں رہنے والے مرد ہی تھے ہم ان کی طرف وحی بھیجا کرتے تھے۔ کیا ان لوگوں نے زمین میں سیر وسیاحت نہیں کی کہ دیکھ لیتے ان سے پہلے (گزرے) لوگوں کا کیسا کچھ انجام ہوا؟۔ اور البتہ آخرت کا گھر ہی متقی لوگوں کے لئے بہتر ہے۔ پھر کیوں تم عقل سے کام نہیں لیتے؟۔

أَفَمَن يَخۡلُقُ كَمَن لَّا يَخۡلُقُۗ أَفَلَا تَذَكَّرُونَ ﴿17﴾ وَإِن تَعُدُّواْ نِعۡمَةَ ٱللَّهِ لَا تُحۡصُوهَآۗ إِنَّ ٱللَّهَ لَغَفُورٞ رَّحِيمٞ ﴿18﴾ وَٱللَّهُ يَعۡلَمُ مَا تُسِرُّونَ وَمَا تُعۡلِنُونَ ﴿19﴾

سورۃ النحل آیت ۱۷ تا ۱۹

تو جو (اللہ اتنی ساری مخلوقات) پیدا کرے کیا وہ اس کی مانند ہے جو کچھ بھی پیدا نہ کرسکے؟۔ کیا پھر تم غور وفکر سے نصیحت حاصل نہیں کرتے؟۔ اور اگر تم اللہ کی نعمتوں کو شمار کرنا چاہو تو (کبھی بھی) شمار

نہ کر سکو۔ بیشک اللہ بڑا ہی بخشنے والا نہایت مہربان ہے۔ جو کچھ تم چھپاتے ہو اور جو کچھ بھی ظاہر کرتے ہو اللہ (سب کچھ) اچھی طرح جانتا ہے۔

فَأَخْرَجَ لَهُمْ عِجْلًا جَسَدًا لَّهُۥ خُوَارٌ فَقَالُوا۟ هَٰذَآ إِلَٰهُكُمْ وَإِلَٰهُ مُوسَىٰ فَنَسِىَ ﴿88﴾ ط
أَفَلَا يَرَوْنَ أَلَّا يَرْجِعُ إِلَيْهِمْ قَوْلًا وَلَا يَمْلِكُ لَهُمْ ضَرًّا وَلَا نَفْعًا ﴿89﴾ ع4 وَلَقَدْ قَالَ
لَهُمْ هَٰرُونُ مِن قَبْلُ يَٰقَوْمِ إِنَّمَا فُتِنتُم بِهِۦ ۖ وَإِنَّ رَبَّكُمُ ٱلرَّحْمَٰنُ فَٱتَّبِعُونِى
وَأَطِيعُوٓا۟ أَمْرِى ﴿90﴾

سورۃ طٰہٰ آیت ۸۸ تا ۹۰

پھر وہ (سامری) ان کے لئے ایک بچھڑا بنا کر لے آیا ایک ایسا جسم (کہ جس سے ہوا گزرنے پر) گائے کی سی آواز آتی تھی پھر لوگ کہنے لگے یہی تو ہے تمہارا معبود اور موسیٰؑ کا معبود بھی۔ پس وہ (موسیٰؑ) تو بھول گیا ہے۔ پھر کیا یہ لوگ (اتنا بھی) نہیں دیکھتے بھالتے تھے کہ نہ تو وہ ان کی کسی بات کا جواب دے پاتا ہے اور نہ ہی ان کے نقصان اور نفع کا بھی کچھ اختیار رکھتا ہے۔ اور البتہ یقیناً ہارونؑ نے تو انہیں پہلے سے ہی کہہ دیا تھا کہ اے میری قوم البتہ اس سے صرف تمہاری آزمائش کی گئی ہے۔ اور کچھ شک نہیں کہ تمہارا رب رحمٰن ہی ہے پس میری پیروی کرو اور میرا کہا مانو۔

---

https://quranexcel.com

لَقَدْ أَنزَلْنَآ إِلَيْكُمْ كِتَٰبًا فِيهِ ذِكْرُكُمْ ۖ أَفَلَا تَعْقِلُونَ ﴿10﴾ ع1 وَكَمْ قَصَمْنَا مِن قَرْيَةٍ كَانَتْ ظَالِمَةً وَأَنشَأْنَا بَعْدَهَا قَوْمًا ءَاخَرِينَ ﴿11﴾

سورۃ الأنبیاء آیت ۱۰۔۱۱

البتہ۔یقیناً ہم نے تمہاری طرف ایک ایسی کتاب بھیجی ہے جس میں تمہارے بارے ہی تذکرہ ہے ۔کیا پھر تم عقل سے کام نہیں لیتے۔اور ہم نے کتنی ہی بستیوں کو جو ظالم تھیں بکھیر کے رکھ دیا اور ان کے بعد ہم نے اور قومیں پیدا کر دیں۔

أَوَلَمْ يَرَ ٱلَّذِينَ كَفَرُوٓا۟ أَنَّ ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلْأَرْضَ كَانَتَا رَتْقًا فَفَتَقْنَٰهُمَا ۖ وَجَعَلْنَا مِنَ ٱلْمَآءِ كُلَّ شَىْءٍ حَىٍّ ۖ أَفَلَا يُؤْمِنُونَ ﴿30﴾ وَجَعَلْنَا فِى ٱلْأَرْضِ رَوَٰسِىَ أَن تَمِيدَ بِهِمْ وَجَعَلْنَا فِيهَا فِجَاجًا سُبُلًا لَّعَلَّهُمْ يَهْتَدُونَ ﴿31﴾ وَجَعَلْنَا ٱلسَّمَآءَ سَقْفًا مَّحْفُوظًا ۖ وَهُمْ عَنْ ءَايَٰتِهَا مُعْرِضُونَ ﴿32﴾ وَهُوَ ٱلَّذِى خَلَقَ ٱلَّيْلَ وَٱلنَّهَارَ وَٱلشَّمْسَ وَٱلْقَمَرَ ۖ كُلٌّ فِى فَلَكٍ يَسْبَحُونَ ﴿33﴾

سورۃ الأنبیاء آیت ۳۰ تا ۳۳

کیا کافر اس بات پر غور نہیں کرتے کہ آسمان اور زمین دونوں ملے ہوئے تھے پھر ہم نے ان دونوں کو جدا جدا کر دیا۔اور ہم نے ہر جاندار چیز کو پانی سے بنایا ہے۔کیا پھر بھی یہ لوگ ایمان نہیں لاتے؟۔

https://quranexcel.com

اور ہم نے زمین میں بھاری پہاڑ رکھ دیئے تاکہ انہیں لے کر (دورانِ گردش) ڈھلک نہ جائے اور ہم نے ان (پہاڑوں) میں کشادہ راستے بنا دیئے تاکہ وہ لوگ راہ پائیں۔ اور ہم نے آسمان کو ایک محفوظ چھت بنا دیا۔ اس پر بھی وہ ہماری نشانیوں سے اعراض کرتے ہیں۔ اور وہ (اللہ) ہی تو ہے جس نے رات اور دن اور سورج اور چاند بنائے۔ سب مدارِ آسمان میں تیر رہے ہیں۔

قُلْ مَن يَكْلَؤُكُم بِٱلَّيْلِ وَٱلنَّهَارِ مِنَ ٱلرَّحْمَٰنِ ۗ بَلْ هُمْ عَن ذِكْرِ رَبِّهِم مُّعْرِضُونَ ﴿42﴾

سورۃ الأنبیاء آیت 42

پوچھو کہ کون ہے جو تمہیں رات اور دن میں ربِ الرحمٰن (کے عذاب) سے بچا سکتا ہے؟۔ (نہیں) بلکہ وہ تو اپنے رب کے ذکر و یاد سے ہی منہ موڑے ہوئے ہیں۔

أَمْ لَهُمْ ءَالِهَةٌ تَمْنَعُهُم مِّن دُونِنَا ۚ لَا يَسْتَطِيعُونَ نَصْرَ أَنفُسِهِمْ وَلَا هُم مِّنَّا يُصْحَبُونَ ﴿43﴾ بَلْ مَتَّعْنَا هَٰٓؤُلَآءِ وَءَابَآءَهُمْ حَتَّىٰ طَالَ عَلَيْهِمُ ٱلْعُمُرُ ۗ أَفَلَا يَرَوْنَ أَنَّا نَأْتِى ٱلْأَرْضَ نَنقُصُهَا مِنْ أَطْرَافِهَآ ۚ أَفَهُمُ ٱلْغَٰلِبُونَ ﴿44﴾ قُلْ إِنَّمَآ أُنذِرُكُم

بِٱلْوَحْيِ ۚ وَلَا يَسْمَعُ ٱلصُّمُّ ٱلدُّعَآءَ إِذَا مَا يُنذَرُونَ﴿45﴾ وَلَئِن مَّسَّتْهُمْ نَفْحَةٌ مِّنْ عَذَابِ رَبِّكَ لَيَقُولُنَّ يَٰوَيْلَنَآ إِنَّا كُنَّا ظَٰلِمِينَ﴿46﴾

سورۃ الأنبیاء آیت ۴۳ تا ۴۶

کیا ان کے ہمارے علاوہ اور بھی عبادت کے لائق (معبود) ہیں جو اِن کو (مصائب و تکالیف سے) بچا رکھتے ہیں۔ وہ تو خود اپنی مدد بھی نہیں کر سکتے اور نہ ہی ہماری طرف سے انہیں ایسی کوئی تائید و رفاقت حاصل ہے۔ (نہیں) بلکہ ہم ہی نے ان کو اور ان کے آباء واجداد کو (زندگی کا سارا) سر و سامان دیا یہاں تک کہ ان کی لمبی عمریں بیت گئیں۔ کیا پھر وہ یہ نہیں دیکھتے؟۔ کہ بلا شبہ ہم زمین کو اس کے کناروں سے گھٹاتے چلے جاتے ہیں تو کیا یہ لوگ غالب آنے والے (لگتے) ہیں۔ کہہ دو کہ البتہ میں تو صرف وحی کے مطابق ہی تمہیں آگاہ کرتا ہوں۔ مگر جو بہرے ہوتے ہیں وہ تو آگاہی کے وقت بھی دعا و پکار کو نہیں سنتے۔ اور البتہ اگر ان کو تمہارے رب کے عذاب ذرا سا جھونکا چھو بھی جائے۔ تو ضرور چیخ اٹھیں کہ ہائے ہماری بد بختی!۔ یقینی طور پر ہم ہی ظالم تھے۔

قَالَ بَلْ فَعَلَهُۥ كَبِيرُهُمْ هَٰذَا فَسْـَٔلُوهُمْ إِن كَانُوا۟ يَنطِقُونَ﴿63﴾ فَرَجَعُوٓا۟ إِلَىٰٓ أَنفُسِهِمْ فَقَالُوٓا۟ إِنَّكُمْ أَنتُمُ ٱلظَّٰلِمُونَ﴿64﴾ ثُمَّ نُكِسُوا۟ عَلَىٰ رُءُوسِهِمْ لَقَدْ عَلِمْتَ مَا هَٰٓؤُلَآءِ

يَنطِقُونَ﴿65﴾ قَالَ أَفَتَعْبُدُونَ مِن دُونِ ٱللَّهِ مَا لَا يَنفَعُكُمْ شَيْـًٔا وَلَا يَضُرُّكُمْ﴿66﴾ط
أُفٍّ لَّكُمْ وَلِمَا تَعْبُدُونَ مِن دُونِ ٱللَّهِ ۖ أَفَلَا تَعْقِلُونَ﴿67﴾

سورۃ الأنبیاء آیت ۶۳ تا ۶۷

(ابراہیمؑ نے) کہا (نہیں) بلکہ ان کے اس بڑے نے یہ سب کیا ہوگا۔ پس انہی سے پوچھ لو اگر یہ بول سکتے ہیں۔ پھر وہ اپنے دل میں سوچ کر اپنے آپ سے کہنے لگے کہ بیشک تم خود ہی ظالم ہو۔ پھر اُن کی مت ہی (جیسے) ماری گئی۔ (کہنے لگے کہ) البتہ یقیناً تم جانتے ہو کہ یہ بات نہیں کر سکتے۔ (ابراہیمؑ نے) کہا پھر تم اللہ کے علاوہ ایسوں کی عبادت کیوں کرتے ہو جو نہ تو تمہیں نفع دے سکیں اور نہ ہی نقصان پہنچا سکیں؟۔ افسوس ہے تم پر اور ان پر بھی جن کی تم اللہ کے علاوہ عبادت کرتے ہو۔ کیا تم سب میں اتنی سی عقل بھی نہیں؟۔

وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا نُوحًا إِلَىٰ قَوْمِهِۦ فَقَالَ يَٰقَوْمِ ٱعْبُدُوا۟ ٱللَّهَ مَا لَكُم مِّنْ إِلَٰهٍ غَيْرُهُۥٓ ۖ
أَفَلَا تَتَّقُونَ﴿23﴾

سورۃ المؤمنون آیت 23

https://quranexcel.com

اور البتہ یقیناً ہم نے نوحؑ کو اس کی قوم کے پاس بھیجا۔ تو اس نے کہا کہ اے میری قوم!۔ اللہ ہی کی عبادت کیا کرو اس کے علاوہ اور کوئی بھی تمہاری عبادت کے لائق نہیں۔ پھر کیا تم (اللہ سے) ڈرتے نہیں؟۔

فَأَرْسَلْنَا فِيهِمْ رَسُولًا مِّنْهُمْ أَنِ ٱعْبُدُواْ ٱللَّهَ مَا لَكُم مِّنْ إِلَٰهٍ غَيْرُهُۥٓ ۖ أَفَلَا تَتَّقُونَ ﴿32﴾ ع2

سورۃ المؤمنون آیت 32

پھر ان ہی میں سے ایک رسول بھیجا (جس نے کہا) کہ اللہ ہی کی عبادت کیا کرو تمہارے لئے اس کو چھوڑ کر اور کوئی بھی عبادت کے قابل نہیں ہے۔ پھر کیا تم (اللہ سے) نہیں ڈرتے؟۔

وَهُوَ ٱلَّذِىٓ أَنشَأَ لَكُمُ ٱلسَّمْعَ وَٱلْأَبْصَٰرَ وَٱلْأَفْـِٔدَةَ ۚ قَلِيلًا مَّا تَشْكُرُونَ ﴿78﴾ وَهُوَ ٱلَّذِى ذَرَأَكُمْ فِى ٱلْأَرْضِ وَإِلَيْهِ تُحْشَرُونَ ﴿79﴾ وَهُوَ ٱلَّذِى يُحْىِۦ وَيُمِيتُ وَلَهُ ٱخْتِلَٰفُ ٱلَّيْلِ وَٱلنَّهَارِ ۚ أَفَلَا تَعْقِلُونَ ﴿80﴾

سورۃ المؤمنون آیت ۷۸ تا ۸۰

اور وہ (اللہ) ہی تو ہے جس نے تمہارے لئے کان اور آنکھیں اور دل و دماغ بنا دیئے۔ (لیکن) تم لوگ بہت ہی کم شکر ادا کرتے ہو۔ اور وہ (اللہ) ہی تو ہے جس نے تمہیں پیدا کر کے روئے زمین پر پھیلا دیا اور اسی کے حضور تم محشر میں جمع کئے جاؤ گے۔ اور وہ (اللہ) ہی تو ہے جو زندہ کرتا اور مارتا ہے۔ اور رات اور دن کا بدلنا بھی اسی کی اختیار میں ہے۔ کیا پھر تم عقل سے کام نہیں لیتے۔

قُل لِّمَنِ ٱلۡأَرۡضُ وَمَن فِيهَآ إِن كُنتُمۡ تَعۡلَمُونَ ﴿84﴾ سَيَقُولُونَ لِلَّهِۚ قُلۡ أَفَلَا تَذَكَّرُونَ ﴿85﴾

سورۃ المؤمنون آیت ۸۴۔۸۵

پوچھو کہ یہ زمین اور جو کچھ بھی اس میں ہے سب کس کا ہے اگر تم جانتے ہو؟۔ (جھٹ سے) کہہ دیں گے کہ سب اللہ کا ہے۔ پوچھو پھر تم (سنجیدگی سے) غور و فکر کرتے ہوئے نصیحت حاصل کیوں نہیں کرتے؟۔

قُلۡ مَن رَّبُّ ٱلسَّمَٰوَٰتِ ٱلسَّبۡعِ وَرَبُّ ٱلۡعَرۡشِ ٱلۡعَظِيمِ ﴿86﴾ سَيَقُولُونَ لِلَّهِۚ قُلۡ أَفَلَا تَتَّقُونَ ﴿87﴾

سورۃ المؤمنون آیت ۸۶۔۸۷

پوچھو کہ سات آسمانوں اور عرش عظیم کا مالک کون ہے؟۔(فوراً) کہہ دیں گے کہ اللہ ہی ہے۔
پوچھو پھر تم اللہ سے ڈرتے کیوں نہیں؟۔

وَمَآ أُوتِيتُم مِّن شَىْءٍ فَمَتَٰعُ ٱلْحَيَوٰةِ ٱلدُّنْيَا وَزِينَتُهَا ۚ وَمَا عِندَ ٱللَّهِ خَيْرٌ وَأَبْقَىٰٓ ۚ أَفَلَا تَعْقِلُونَ ﴿60﴾ ع6 أَفَمَن وَعَدْنَٰهُ وَعْدًا حَسَنًا فَهُوَ لَٰقِيهِ كَمَن مَّتَّعْنَٰهُ مَتَٰعَ ٱلْحَيَوٰةِ ٱلدُّنْيَا ثُمَّ هُوَ يَوْمَ ٱلْقِيَٰمَةِ مِنَ ٱلْمُحْضَرِينَ ﴿61﴾

سورۃ القصص آیت ۶۰۔۶۱

اور جو کچھ بھی تمہیں دیا گیا ہے یہ محض دنیا کی زندگی کا (عارضی سا) فائدہ اور اس کی زیب و زینت ہے۔اور جو کچھ اللہ کے پاس ہے وہ بہترین اور باقی رہنے والا ہے۔کیا پھر بھی تم عقل سے کام نہیں لیتے۔کیا وہ شخص جس سے ہم نے بھلائی کا پختہ وعدہ کیا ہے اور وہ اس کو پانے والا بھی ہے اس شخص کی طرح ہو سکتا ہے جسے ہم نے صرف دنیا کی زندگی کا (چند روزہ) فائدہ تو دے رکھا ہو پھر قیامت کے دن (عذاب کے لئے) حاضر کیا جائے۔

قُلْ أَرَءَيْتُمْ إِن جَعَلَ ٱللَّهُ عَلَيْكُمُ ٱلَّيْلَ سَرْمَدًا إِلَىٰ يَوْمِ ٱلْقِيَٰمَةِ مَنْ إِلَٰهٌ غَيْرُ ٱللَّهِ يَأْتِيكُم بِضِيَآءٍ ۖ أَفَلَا تَسْمَعُونَ ﴿71﴾

https://quranexcel.com

سورۃ القصص آیت 71

کہہ دو کیا تم نے کبھی دیکھا غور کیا ہے کہ اگر اللہ تم پر قیامت تک لگاتار رات ہی طاری کر دے تو اللہ کے علاوہ کونسا ایسا عبادت کیے جانے والا (معبود) ہے جو تمہارے پاس روشنی لے آئے؟ کیا پھر تم سنتے (سمجھتے) نہیں ہو؟۔

قُلْ أَرَءَيْتُمْ إِن جَعَلَ ٱللَّهُ عَلَيْكُمُ ٱلنَّهَارَ سَرْمَدًا إِلَىٰ يَوْمِ ٱلْقِيَٰمَةِ مَنْ إِلَٰهٌ غَيْرُ ٱللَّهِ يَأْتِيكُم بِلَيْلٍ تَسْكُنُونَ فِيهِ ۖ أَفَلَا تُبْصِرُونَ ﴿72﴾

سورۃ القصص آیت 72

کہہ دو کیا تم نے کبھی دیکھا سوچا ہے کہ اگر اللہ تم پر تا قیامت لگاتار دن ہی رہنے دے۔ تو اللہ کے علاوہ کونسا ایسا عبادت کیے جانے والا (معبود) ہے۔ جو تم کو تمہارے آرام و سکون کے لئے رات واپس لادے؟۔ کیا پھر تم عقل و بصیرت سے عاری ہو؟۔

ٱللَّهُ ٱلَّذِى خَلَقَ ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلْأَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا فِى سِتَّةِ أَيَّامٍ ثُمَّ ٱسْتَوَىٰ عَلَى ٱلْعَرْشِ ۖ مَا لَكُم مِّن دُونِهِۦ مِن وَلِىٍّ وَلَا شَفِيعٍ ۚ أَفَلَا تَتَذَكَّرُونَ ﴿4﴾

سورۃ السجدۃ آیت 4

وہ اللہ ہی تو ہے جس نے آسمانوں وزمین کو اور جو کچھ ان کے درمیان ہے سب چھ دن میں بنادیا پھر عرش پر مستوی ہوا۔ تمہارے لئے اس کے علاوہ نہ تو کوئی ولی ہے اور نہ ہی سفارش کرنے والا۔ کیا پھر تم غور وفکر کرتے ہوئے نصیحت حاصل نہیں کرتے؟۔

أَوَلَمْ يَهْدِ لَهُمْ كَمْ أَهْلَكْنَا مِن قَبْلِهِم مِّنَ ٱلْقُرُونِ يَمْشُونَ فِى مَسَٰكِنِهِمْ ۚ إِنَّ فِى ذَٰلِكَ لَءَايَٰتٍ ۖ أَفَلَا يَسْمَعُونَ ﴿26﴾ أَوَلَمْ يَرَوْا۟ أَنَّا نَسُوقُ ٱلْمَآءَ إِلَى ٱلْأَرْضِ ٱلْجُرُزِ فَنُخْرِجُ بِهِۦ زَرْعًا تَأْكُلُ مِنْهُ أَنْعَٰمُهُمْ وَأَنفُسُهُمْ ۖ أَفَلَا يُبْصِرُونَ ﴿27﴾

سورۃ السجدۃ آیت ۲۶۔۲۷

کیا اس بات نے بھی انہیں ہدایت نہ دی کہ ہم نے ان سے پہلے کتنی ہی قومیں ہلاک کر دیں جن کے مساکن میں (آج) یہ چلتے پھرتے ہیں۔ بیشک اس میں (عبرت کی) بڑی نشانیاں ہیں۔ کیا پھر یہ لوگ سنتے (سمجھتے) نہیں۔ کیا وہ دیکھتے بھالتے نہیں کہ ہم بنجر زمین کی طرف پانی بہالے جاتے ہیں پھر اس سے کھیتی پیدا کرتے ہیں جس میں ان کے چوپائے بھی اور وہ خود بھی کھاتے ہیں؟۔ کیا پھر یہ لوگ سوجھ بوجھ نہیں رکھتے؟۔

وَءَايَةٌ لَّهُمُ ٱلْأَرْضُ ٱلْمَيْتَةُ أَحْيَيْنَٰهَا وَأَخْرَجْنَا مِنْهَا حَبًّا فَمِنْهُ يَأْكُلُونَ﴿33﴾
وَجَعَلْنَا فِيهَا جَنَّٰتٍ مِّن نَّخِيلٍ وَأَعْنَٰبٍ وَفَجَّرْنَا فِيهَا مِنَ ٱلْعُيُونِ﴿34﴾ لِيَأْكُلُوا۟
مِن ثَمَرِهِۦ وَمَا عَمِلَتْهُ أَيْدِيهِمْ ۖ أَفَلَا يَشْكُرُونَ﴿35﴾

سورۃ یٰس آیت ۳۳ تا ۳۵

اور ایک نشانی ان کے لئے مردہ زمین ہے کہ جسے ہم نے زندہ کر دیا اور اس میں سے اناج اگا دیا پھر اس میں سے یہ کھاتے ہیں۔ اور اس میں کھجوروں اور انگوروں کے باغ پیدا کر دیئے اور اس میں چشمے بھی جاری کر دیئے۔ تاکہ یہ ان کے پھل کھائیں اور ان کے ہاتھوں نے تو ان کو نہیں بنایا۔ تو پھر یہ شکر ادا کیوں نہیں کرتے؟۔

وَلَوْ نَشَآءُ لَطَمَسْنَا عَلَىٰٓ أَعْيُنِهِمْ فَٱسْتَبَقُوا۟ ٱلصِّرَٰطَ فَأَنَّىٰ يُبْصِرُونَ﴿66﴾ وَلَوْ
نَشَآءُ لَمَسَخْنَٰهُمْ عَلَىٰ مَكَانَتِهِمْ فَمَا ٱسْتَطَٰعُوا۟ مُضِيًّا وَلَا يَرْجِعُونَ﴿67﴾ع4 وَمَن
نُّعَمِّرْهُ نُنَكِّسْهُ فِى ٱلْخَلْقِ ۖ أَفَلَا يَعْقِلُونَ﴿68﴾ وَمَا عَلَّمْنَٰهُ ٱلشِّعْرَ وَمَا يَنۢبَغِى لَهُۥٓ ۚ
إِنْ هُوَ إِلَّا ذِكْرٌ وَقُرْءَانٌ مُّبِينٌ﴿69﴾

سورۃ یٰس آیت ۶۶ تا ۶۹

اور اگر ہم چاہیں تو ان کی آنکھیں مٹا (کر اندھا کر) دیں پھر یہ راستے کی طرف دوڑیں تو کیسے دیکھ پائیں گے۔ اور اگر ہم چاہیں تو ان کی جگہ پر ہی ان کی صورتیں مسخ کر دیں پھر نہ تو آگے بڑھ سکیں اور نہ ہی پیچھے لوٹ سکیں۔ اور جس کو ہم بڑی عمر دیتے ہیں تو اس کو خلقت میں اوندھا کر دیتے ہیں۔ کیا پھر بھی یہ نہیں سمجھ پاتے؟۔ اور ہم نے اس (رسول) کو شعر و شاعری نہیں سکھائی اور نہ ہی یہ اس کے شایانِ شان ہے۔ یہ تو محض نصیحت اور وضاحت بھرا قرآن ہے۔

أَوَلَمْ يَرَوْاْ أَنَّا خَلَقْنَا لَهُم مِّمَّا عَمِلَتْ أَيْدِينَآ أَنْعَٰمًا فَهُمْ لَهَا مَٰلِكُونَ ﴿71﴾ وَذَلَّلْنَٰهَا لَهُمْ فَمِنْهَا رَكُوبُهُمْ وَمِنْهَا يَأْكُلُونَ ﴿72﴾ وَلَهُمْ فِيهَا مَنَٰفِعُ وَمَشَارِبُ ۖ أَفَلَا يَشْكُرُونَ ﴿73﴾ وَٱتَّخَذُواْ مِن دُونِ ٱللَّهِ ءَالِهَةً لَّعَلَّهُمْ يُنصَرُونَ ﴿74﴾ لَا يَسْتَطِيعُونَ نَصْرَهُمْ وَهُمْ لَهُمْ جُندٌ مُّحْضَرُونَ ﴿75﴾

سورۃ یٰس آیت ۷۱ تا ۷۵

کیا یہ دیکھتے بھالتے نہیں کہ جو چیزیں ہم نے اپنے ہاتھوں سے بنائیں ان میں سے ہم نے ان کے لئے چارپائے پیدا کر دیئے اب یہ ان کے مالک ہیں۔ اور ان (مویشیوں) کو ان کے بس میں کر دیا پس ان میں سے کسی پر تو یہ سواری کرتے ہیں اور کسی کو یہ کھاتے ہیں۔ اور ان کے لئے ان میں اور بھی کئی طرح کے فائدے اور پینے کی چیزیں بھی ہیں۔ پھر کیا یہ لوگ شکر ادا نہیں کرتے؟۔ اور انہوں نے اللہ

کو چھوڑ کر اور عبادت کیے جانے والے (معبود) بنا لئے ہیں (گمان کیے بیٹھے ہیں) شاید کہ وہ مدد کیے جائیں گے۔ (مگر) وہ ان کی مدد کی طاقت (ہر گز) نہیں رکھتے بلکہ یہ لوگ خود اُن کے لیے حاضر باشی لشکر بنے ہوئے ہیں۔

وَإِنَّ لُوطًا لَّمِنَ ٱلْمُرْسَلِينَ﴿133﴾ط إِذْ نَجَّيْنَٰهُ وَأَهْلَهُۥٓ أَجْمَعِينَ﴿134﴾لا إِلَّا عَجُوزًا فِى ٱلْغَٰبِرِينَ﴿135﴾ ثُمَّ دَمَّرْنَا ٱلْءَاخَرِينَ﴿136﴾ وَإِنَّكُمْ لَتَمُرُّونَ عَلَيْهِم مُّصْبِحِينَ﴿137﴾ وَبِٱلَّيْلِ ۗ أَفَلَا تَعْقِلُونَ﴿138﴾ع4

سورۃ الصافات آیت ۱۳۳ تا ۱۳۸

اور یقیناً لوطؑ بھی رسولوں میں سے تھا۔ جب ہم نے اسے اور اس کے سب گھر والوں کو نجات دیدی۔ سوائے ایک بڑھیا (اس کی بیوی) کے جو پیچھے رہ جانے والوں میں تھی۔ پھر دوسروں کو ہم نے ہلاک کر دیا۔ اور یقینی طور پر صبح کے وقت تم ان (کی بستیوں) کے پاس سے گزرتے رہتے ہو۔ اور رات کو بھی!۔ پھر کیا تم عقل سے کام نہیں لیتے؟۔

فَٱسْتَفْتِهِمْ أَلِرَبِّكَ ٱلْبَنَاتُ وَلَهُمُ ٱلْبَنُونَ﴿149﴾لا أَمْ خَلَقْنَا ٱلْمَلَٰٓئِكَةَ إِنَٰثًا وَهُمْ شَٰهِدُونَ﴿150﴾ أَلَآ إِنَّهُم مِّنْ إِفْكِهِمْ لَيَقُولُونَ﴿151﴾لا وَلَدَ ٱللَّهُ وَإِنَّهُمْ لَكَٰذِبُونَ﴿152﴾

أَصْطَفَى ٱلْبَنَاتِ عَلَى ٱلْبَنِينَ﴿153﴾ط مَا لَكُمْ كَيْفَ تَحْكُمُونَ﴿154﴾ أَفَلَا تَذَكَّرُونَ﴿155﴾ج أَمْ لَكُمْ سُلْطَٰنٌ مُّبِينٌ﴿156﴾لا فَأْتُواْ بِكِتَٰبِكُمْ إِن كُنتُمْ صَٰدِقِينَ﴿157﴾

سورۃ الصافات آیت ۱۴۹ تا ۱۵۷

پس ان سے پوچھو کہ کیا تمہارے رب کے لئے تو بیٹیاں اور خود ان کے لئے بیٹے ہیں؟۔ یا (کیا) یہ اس وقت دیکھ رہے تھے جب ہم نے فرشتوں کو مونث بنایا تھا۔ خوب سن رکھو!۔ یہ لوگ دراصل اپنے من سے گھڑی ہوئی بات کہتے ہیں۔ کہ اللہ کے اولاد ہے اور بلاشبہ وہ یقیناً جھوٹے ہیں۔ کیا اس (اللہ جل شانہ) نے بیٹوں کے مقابلے بیٹیوں کو ترجیح دے دی؟۔ تمہیں کیا ہو گیا ہے تم کیسا فیصلہ کرتے ہو؟۔ کیا پھر تم غور و فکر سے نصیحت حاصل نہیں کرتے؟۔ یا (کیا) تمہارے پاس کوئی بھی ٹھوس دلیل ہے۔ اگر تم سچے ہو تو اپنی وہ دستاویز لے کر آو۔

أَفَرَءَيْتَ مَنِ ٱتَّخَذَ إِلَٰهَهُۥ هَوَىٰهُ وَأَضَلَّهُ ٱللَّهُ عَلَىٰ عِلْمٍ وَخَتَمَ عَلَىٰ سَمْعِهِۦ وَقَلْبِهِۦ وَجَعَلَ عَلَىٰ بَصَرِهِۦ غِشَٰوَةً فَمَن يَهْدِيهِ مِنۢ بَعْدِ ٱللَّهِ ج أَفَلَا تَذَكَّرُونَ﴿23﴾ وَقَالُواْ مَا هِىَ إِلَّا حَيَاتُنَا ٱلدُّنْيَا نَمُوتُ وَنَحْيَا وَمَا يُهْلِكُنَآ إِلَّا ٱلدَّهْرُ ج وَمَا لَهُم بِذَٰلِكَ مِنْ عِلْمٍ ۖ إِنْ هُمْ إِلَّا يَظُنُّونَ﴿24﴾

سورۃ الجاثیۃ آیت ۲۳۔۲۴

کیا تم نے اس شخص کو دیکھا بھالا ہے جس نے اپنی خواہش نفس کو اپنا معبود بنا رکھا ہے اور اللہ نے باوجود سمجھ بوجھ کے اسے گمراہ ہونے کے لئے چھوڑ دیا ہے اور اس کی سماعت اور عقل و خرد پر مہر لگ جانے دی ہے اور اس کی بصیرت پر پردہ پڑ گیا ہے (اب) اللہ کے بعد کون ہے جو ایسے شخص کو ہدایت دے سکتا ہے؟۔ کیا پھر تم غور و فکر کرتے ہوئے نصیحت حاصل نہیں کرتے؟۔ اور وہ کہتے ہیں کہ ہماری زندگی تو بس یہی دنیا کی زندگی ہے ہم یہیں مرتے ہیں اور یہیں جیتے ہیں اور ہمیں صرف گردشِ زمانہ مار دیتا ہے۔ اور انہیں اس کا کچھ بھی علم نہیں۔ وہ صرف ظن سے کام لیتے ہیں۔

فَهَلْ عَسَيْتُمْ إِن تَوَلَّيْتُمْ أَن تُفْسِدُواْ فِى ٱلْأَرْضِ وَتُقَطِّعُوٓاْ أَرْحَامَكُمْ ﴿22﴾ أُوْلَٰٓئِكَ ٱلَّذِينَ لَعَنَهُمُ ٱللَّهُ فَأَصَمَّهُمْ وَأَعْمَىٰٓ أَبْصَٰرَهُمْ ﴿23﴾ أَفَلَا يَتَدَبَّرُونَ ٱلْقُرْءَانَ أَمْ عَلَىٰ قُلُوبٍ أَقْفَالُهَآ ﴿24﴾ إِنَّ ٱلَّذِينَ ٱرْتَدُّواْ عَلَىٰٓ أَدْبَٰرِهِم مِّنۢ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمُ ٱلْهُدَى ۙ ٱلشَّيْطَٰنُ سَوَّلَ لَهُمْ وَأَمْلَىٰ لَهُمْ ﴿25﴾

سورۃ محمد آیت ۲۲ تا ۲۵

پھر تم سے یہ بھی بعید نہیں کہ اگر تم حاکم بن جاؤ تو تم زمین میں فساد برپا کر دو اور اپنی رشتہ داریاں توڑ ڈالو۔ یہی وہ لوگ ہیں جن پر اللہ نے لعنت کی ہے اور انہیں سماعت سے بہرا بنا دیا اور ان کی بصیرت کو اندھا کر دیا ہے۔ کیا پھر یہ لوگ قرآن میں غور نہیں کرتے یا ان کے دلوں پر تالے پڑے ہوئے ہیں۔

بلاشبہ جو لوگ پیٹھ پھیر کر (کفر کی طرف) پیچھے پلٹ گئے بعد اس کے کہ ان پر ہدایت واضح ہو چکی تھی شیطان نے ان کے لئے (ان کے کرتوت) مزین کر کے دکھا دیئے اور ان کے لئے (جھوٹی امیدوں کا سلسلہ) بہت دراز کر دیا۔

إِنَّ ٱلْمُتَّقِينَ فِى جَنَّٰتٍ وَعُيُونٍ ﴿15﴾ لا ءَاخِذِينَ مَآ ءَاتَىٰهُمْ رَبُّهُمْ ۚ إِنَّهُمْ كَانُوا۟ قَبْلَ ذَٰلِكَ مُحْسِنِينَ ﴿16﴾ ط كَانُوا۟ قَلِيلًا مِّنَ ٱلَّيْلِ مَا يَهْجَعُونَ ﴿17﴾ وَبِٱلْأَسْحَارِ هُمْ يَسْتَغْفِرُونَ ﴿18﴾ وَفِىٓ أَمْوَٰلِهِمْ حَقٌّ لِّلسَّآئِلِ وَٱلْمَحْرُومِ ﴿19﴾ وَفِى ٱلْأَرْضِ ءَايَٰتٌ لِّلْمُوقِنِينَ ﴿20﴾ لا وَفِىٓ أَنفُسِكُمْ ۚ أَفَلَا تُبْصِرُونَ ﴿21﴾ وَفِى ٱلسَّمَآءِ رِزْقُكُمْ وَمَا تُوعَدُونَ ﴿22﴾ فَوَرَبِّ ٱلسَّمَآءِ وَٱلْأَرْضِ إِنَّهُۥ لَحَقٌّ مِّثْلَ مَآ أَنَّكُمْ تَنطِقُونَ ﴿23﴾ ع1

سورۃ الذاریات آیت ۱۵ تا ۲۳

بیشک متقی لوگ باغوں اور چشموں میں (عیش کر رہے) ہوں گے۔ جو بھی (نعمتیں) ان کا رب انہیں عطا کرے گا وہ لے رہے ہوں گے۔ بلاشبہ وہ اس سے پہلے (دنیا میں) نیکیاں کیا کرتے تھے۔ رات کے تھوڑے سے حصے میں سویا کرتے تھے۔ اور صبح سحر کے وقت بخشش مانگا کرتے تھے۔ اور ان کے مال میں مانگنے والوں اور نہ مانگنے والوں کا حق ہوتا تھا۔ اور یقین کرنے والوں کے لئے زمین میں (کافی) نشانیاں ہیں۔ اور خود تمہارے نفوس میں بھی۔ کیا پھر تم بصیرت نہیں رکھتے؟۔ اور آسمان میں تمہارا

رزق بھی ہے اور وہ چیز بھی جس کا تم سے وعدہ کیا جاتا ہے۔ تو قسم ہے!۔ آسمانوں و زمین کے رب کی بیشک یہ بات اسی طرح حق ہے جس طرح کہ بلاشبہ تمہارا بول لینا۔

أَفَلَا يَنظُرُونَ إِلَى ٱلْإِبِلِ كَيْفَ خُلِقَتْ ﴿17﴾ وقفہ وَإِلَى ٱلسَّمَآءِ كَيْفَ رُفِعَتْ ﴿18﴾ وقفہ وَإِلَى ٱلْجِبَالِ كَيْفَ نُصِبَتْ ﴿19﴾ وقفہ وَإِلَى ٱلْأَرْضِ كَيْفَ سُطِحَتْ ﴿20﴾ وقفہ فَذَكِّرْ إِنَّمَآ أَنتَ مُذَكِّرٌ ﴿21﴾ ط إِلَّا مَن تَوَلَّىٰ وَكَفَرَ ﴿23﴾ لا فَيُعَذِّبُهُ ٱللَّهُ ٱلْعَذَابَ ٱلْأَكْبَرَ ﴿24﴾ لا إِنَّ إِلَيْنَآ إِيَابَهُمْ ﴿25﴾ ط

سورۃ الغاشیۃ آیت ۱۷ تا ۲۵

کیا پھر لوگ اونٹوں کو (غور سے) نہیں دیکھتے کہ وہ کیسے پیدا کیے گئے ہیں؟۔ اور آسمان کی طرف بھی کہ کیسے بلند کیا گیا ہے۔ اور پہاڑوں کی طرف بھی کہ کس طرح گاڑ دیئے گئے ہیں۔ اور زمین کی طرف بھی کہ کس طرح (رہائش کے لئے) بچھا دی گئی ہے۔ پس تم نصیحت کرتے رہو بلاشبہ تم تو صرف نصیحت کرنے والے ہو۔ تم ان پر داروغہ بالکل نہیں ہو۔ مگر جس نے بھی منہ پھیر لیا اور انکار کر دیا۔ تو اللہ اس کو عذاب دے گا بہت بڑا عذاب!۔ بلاشبہ ان کو ہماری طرف ہی لوٹ کر آنا ہے۔

وَٱلْعَٰدِيَٰتِ ضَبْحًا ﴿1﴾ لا فَٱلْمُورِيَٰتِ قَدْحًا ﴿2﴾ لا فَٱلْمُغِيرَٰتِ صُبْحًا ﴿3﴾ لا فَأَثَرْنَ بِهِۦ
نَقْعًا ﴿4﴾ لا فَوَسَطْنَ بِهِۦ جَمْعًا ﴿5﴾ لا إِنَّ ٱلْإِنسَٰنَ لِرَبِّهِۦ لَكَنُودٌ ﴿6﴾ ج وَإِنَّهُۥ عَلَىٰ ذَٰلِكَ
لَشَهِيدٌ ﴿7﴾ ج وَإِنَّهُۥ لِحُبِّ ٱلْخَيْرِ لَشَدِيدٌ ﴿8﴾ ط ۞ أَفَلَا يَعْلَمُ إِذَا بُعْثِرَ مَا فِى
ٱلْقُبُورِ ﴿9﴾ لا وَحُصِّلَ مَا فِى ٱلصُّدُورِ ﴿10﴾ لا إِنَّ رَبَّهُم بِهِمْ يَوْمَئِذٍ لَّخَبِيرٌۢ ﴿11﴾ ع1

سورۃ العادیات آیت ۱تا۱۱

قسم ہے!۔ان ہانپتے ہوئے دوڑنے والے گھوڑوں کی۔ پھر (پتھر پر) سم مار کر چنگاریاں نکالنے والوں کی۔ پھر صبح کے وقت دھاوا بولنے والوں کی۔ پھر اس موقع پر جو گرد و غبار اڑاتے ہیں۔ پھر اس وقت دشمن کی فوج میں گھس جاتے ہیں۔ یقینی طور پر انسان اپنے رب کا بڑا ناشکرا ہے۔اور بلاشبہ وہ اس پر گواہ بھی ہے۔اور بیشک وہ مال کی محبت میں بڑا شدید ہے۔ کیا پھر وہ اس وقت کو نہیں جانتا کہ جب نکال لیا جائے گا جو قبروں میں ہے؟۔اور جو بھی سینوں میں (چھپا) ہے وہ ظاہر کر دیا جائے گا۔ بیشک اس دن ان کا رب ان کے حالات سے ہر لمحہ باخبر ہوگا۔

اللہ تو بڑا قدر دان ہے

https://quranexcel.com

اگرچہ لوگ ایمان لے آئیں اور اللہ کا شکر ادا کریں تو وہ بڑا ہی قدر دان ہے۔ وہ اچھے لوگوں کو سزا کیوں دے گا۔

ٱلَّذِينَ إِذَآ أَصَٰبَتْهُم مُّصِيبَةٌ قَالُوٓاْ إِنَّا لِلَّهِ وَإِنَّآ إِلَيْهِ رَٰجِعُونَ﴿156﴾ط أُوْلَٰٓئِكَ عَلَيْهِمْ صَلَوَٰتٌ مِّن رَّبِّهِمْ وَرَحْمَةٌ ۖ وَأُوْلَٰٓئِكَ هُمُ ٱلْمُهْتَدُونَ﴿157﴾ ۞ إِنَّ ٱلصَّفَا وَٱلْمَرْوَةَ مِن شَعَآئِرِ ٱللَّهِ ۖ فَمَنْ حَجَّ ٱلْبَيْتَ أَوِ ٱعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ أَن يَطَّوَّفَ بِهِمَا ۚ وَمَن تَطَوَّعَ خَيْرًا فَإِنَّ ٱللَّهَ شَاكِرٌ عَلِيمٌ﴿158﴾

سورۃ البقرۃ آیت ۱۵۶ تا ۱۵۸

وہ لوگ کہ جب انہیں کوئی مصیبت پہنچتی ہے تو کہتے ہیں کہ بیشک ہم تو اللہ کے ہیں اور بلاشبہ اسی کی طرف ہم لوٹ کر جانے والے ہیں۔ یہ وہ لوگ ہیں جن پر ان کے رب کی خاص مہربانی اور رحمت ہوتی ہے اور یہی لوگ ہدایت یافتہ ہیں۔ بلاشبہ صفا اور مروہ اللہ کے شعائر میں سے ہیں۔ پس جو بھی بیت اللہ کا حج یا عمرہ کرے تو اس پر کوئی گناہ نہیں کہ ان کے درمیان سعی کرلے۔ اور جو کوئی بھی اپنی خوشی سے مزید نیکی کرے تو بیشک اللہ قدر دان ہے خوب جاننے والا ہے۔

---

https://quranexcel.com

إِلَّا ٱلَّذِينَ تَابُواْ وَأَصۡلَحُواْ وَٱعۡتَصَمُواْ بِٱللَّهِ وَأَخۡلَصُواْ دِينَهُمۡ لِلَّهِ فَأُوْلَٰٓئِكَ مَعَ ٱلۡمُؤۡمِنِينَۖ وَسَوۡفَ يُؤۡتِ ٱللَّهُ ٱلۡمُؤۡمِنِينَ أَجۡرًا عَظِيمٗا ﴿146﴾ مَّا يَفۡعَلُ ٱللَّهُ بِعَذَابِكُمۡ إِن شَكَرۡتُمۡ وَءَامَنتُمۡۚ وَكَانَ ٱللَّهُ شَاكِرًا عَلِيمٗا ﴿147﴾

سورۃ النساء آیت ۱۴۶۔۱۴۷

مگر جنہوں نے توبہ کی اور اپنی اصلاح کرلی اور اللہ (کی رسی) کو مضبوطی سے پکڑ لیا اور اپنے دین کو اللہ ہی کے لئے خالص کرلیا تو ایسے لوگ مومنوں کے ساتھ ہوں گے۔ اور اللہ عنقریب ایمان والوں کو عظیم اجر عطا کرے گا۔ اگر تم ایمان لے آؤ اور شکر گزار بن جاؤ تو اللہ تمہیں سزا دے کر کیا کرے گا؟۔ اللہ تو بڑا قدر دان بھرپور علم رکھنے والا ہے۔

إِنَّ ٱلَّذِينَ يَتۡلُونَ كِتَٰبَ ٱللَّهِ وَأَقَامُواْ ٱلصَّلَوٰةَ وَأَنفَقُواْ مِمَّا رَزَقۡنَٰهُمۡ سِرّٗا وَعَلَانِيَةٗ يَرۡجُونَ تِجَٰرَةٗ لَّن تَبُورَ ﴿29﴾ لِيُوَفِّيَهُمۡ أُجُورَهُمۡ وَيَزِيدَهُم مِّن فَضۡلِهِۦٓۚ إِنَّهُۥ غَفُورٞ شَكُورٞ ﴿30﴾

سورۃ فاطر آیت ۲۹۔۳۰

https://quranexcel.com

البتہ جو لوگ اللہ کی کتاب پڑھتے اور نماز کی پابندی کرتے ہیں اور جو کچھ ہم نے ان کو دیا ہے اس میں سے چھپے اور کھلے خرچ کرتے ہیں وہ ایسی تجارت کے امیدوار ہیں جس میں کبھی بھی خسارہ نہیں ہوگا۔ اس لئے کہ اللہ ان کو پورا پورا بدلہ دے گا اور اپنے فضل و کرم سے کچھ زیادہ بھی دیدے گا۔ وہ تو بلا کسی شک و شبہ بڑا بخش دینے والا نہایت قدر دان ہے۔

جَنَّٰتُ عَدۡنٖ يَدۡخُلُونَهَا يُحَلَّوۡنَ فِيهَا مِنۡ أَسَاوِرَ مِن ذَهَبٖ وَلُؤۡلُؤٗاۖ وَلِبَاسُهُمۡ فِيهَا حَرِيرٞ ﴿33﴾ وَقَالُواْ ٱلۡحَمۡدُ لِلَّهِ ٱلَّذِيٓ أَذۡهَبَ عَنَّا ٱلۡحَزَنَۖ إِنَّ رَبَّنَا لَغَفُورٞ شَكُورٌ ﴿34﴾

سورۃ فاطر آیت ۳۳۔۳۴

(ان کے لئے) ہمیشہ رہنے کے باغات ہیں جن میں وہ داخل ہوں گے وہاں ان کو سونے کے کنگن اور موتی پہنائے جائیں گے اور ان کی پوشاک ریشم کی ہوگی۔ وہ کہیں گے کہ سب طرح کی تعریف (شکر) اللہ ہی کے لئے ہے جس نے ہم سے غم کو دور کر دیا۔ بیشک ہمارا رب بڑا بخش دینے والا نہایت قدر دان ہے۔

ذَٰلِكَ ٱلَّذِى يُبَشِّرُ ٱللَّهُ عِبَادَهُ ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ وَعَمِلُوا۟ ٱلصَّٰلِحَٰتِ ۗ قُل لَّآ أَسْـَٔلُكُمْ عَلَيْهِ أَجْرًا إِلَّا ٱلْمَوَدَّةَ فِى ٱلْقُرْبَىٰ ۗ وَمَن يَقْتَرِفْ حَسَنَةً نَّزِدْ لَهُۥ فِيهَا حُسْنًا ۚ إِنَّ ٱللَّهَ غَفُورٌ شَكُورٌ ﴿23﴾

سورۃ الشوری آیت 23

یہی وہ (فضل) ہے جس کی بشارت اللہ اپنے ان بندوں کو دیتا ہے جو ایمان لاتے اور عمل صالح کرتے ہیں۔ کہہ دو کہ میں تم سے سوائے قرابت داری کی محبت کے اس کام کا کوئی صلہ نہیں مانگتا۔ اور جو کوئی نیک کام کرے گا ہم اس کے ثواب میں اضافہ کر دیں گے۔ یقیناً اللہ بڑا ہی بخشنے والا بہت قدر دان ہے۔

فَٱتَّقُوا۟ ٱللَّهَ مَا ٱسْتَطَعْتُمْ وَٱسْمَعُوا۟ وَأَطِيعُوا۟ وَأَنفِقُوا۟ خَيْرًا لِّأَنفُسِكُمْ ۗ وَمَن يُوقَ شُحَّ نَفْسِهِۦ فَأُو۟لَٰٓئِكَ هُمُ ٱلْمُفْلِحُونَ ﴿16﴾ لَكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ۚ وَٱللَّهُ شَكُورٌ حَلِيمٌ ﴿17﴾ عَٰلِمُ ٱلْغَيْبِ وَٱلشَّهَٰدَةِ ٱلْعَزِيزُ ٱلْحَكِيمُ ﴿18﴾ ع2

سورۃ التغابن آیت ۱۶ تا ۱۸

پس جہاں تک ہو سکے اللہ سے ڈرتے رہو۔ اور (اللہ کے دین کی باتیں) سنا کرو اور اطاعت کرلو اور (اس کی راہ میں) خرچ کیا کرو یہی تمہارے لئے بہت بہتر ہے۔ اور جس نے اپنے نفس کو بُخل سے بچالیا تو ایسے ہی لوگ فلاح پانے والے ہیں۔ اگر اللہ کو قرضۂ حسنہ دوگے تو اللہ اس کو تمہارے لئے کئی گنا

بڑھادے گا اور تمہارے گناہ بھی معاف کردے گا۔ اللہ تو بڑا ہی قدردان نہایت حلیم و بردبار ہے۔ وہی تو ہر غائب اور حاضر کا جاننے والا۔ انتہائی زبردست کمال حکمت والا ہے۔

عَيْنًا فِيهَا تُسَمّٰى سَلْسَبِيلًا ﴿18﴾ وَيَطُوفُ عَلَيْهِمْ وِلْدَٰنٌ مُّخَلَّدُونَ إِذَا رَأَيْتَهُمْ حَسِبْتَهُمْ لُؤْلُؤًا مَّنثُورًا ﴿19﴾ وَإِذَا رَأَيْتَ ثَمَّ رَأَيْتَ نَعِيمًا وَمُلْكًا كَبِيرًا ﴿20﴾ عَٰلِيَهُمْ ثِيَابُ سُندُسٍ خُضْرٌ وَإِسْتَبْرَقٌ ۖ وَحُلُّوٓا۟ أَسَاوِرَ مِن فِضَّةٍ وَسَقَىٰهُمْ رَبُّهُمْ شَرَابًا طَهُورًا ﴿21﴾ إِنَّ هَٰذَا كَانَ لَكُمْ جَزَآءً وَكَانَ سَعْيُكُم مَّشْكُورًا ﴿22﴾ ع1

سورۃ الانسان آیت 18

یہ (جنت کا) ایک چشمہ ہے جس کا نام سلسبیل ہے۔ اور ان کے خدمت گار لڑکے گھوم پھر رہے ہوں گے جو ہمیشہ ایک حالت میں رہیں گے جب تم ان کو دیکھو گے تو خیال کرو گے کہ بکھرے ہوئے موتی ہیں۔ تم جہاں بھی جدھر بھی دیکھو گے عظیم نعمت اور عظیم سلطنت ہی دیکھو گے۔ ان پر باریک ریشم کے اور موٹے ریشم کے سبز کپڑے ہوں گے اور انہیں چاندی کے کنگن پہنائے جائیں گے اور ان کا رب انہیں نہایت پاکیزہ شراب پلائے گا۔ یقیناً یہ ہے تمہارا صلہ اور تمہاری کوشش جس کی قدردانی کرلی گئی۔

اچھا اور برا گمان :

گمان کو کئی لحاظ سے تقسیم کیا جاسکتا ہے۔ بادیٔ النظر دو طرح کا ہے۔

ایک وہ کہ دل میں آئے اور زبان سے بھی کہہ دیا جائے۔ یہ اگر برا گمان ہے تو گناہ کے زمرے آئے گا۔ اور اگر اچھا گمان ہے تو بھی اس کی ادائیگی سے پہلے جائزہ لے لینا ضروری ہوگا۔ کہ اللہ کی مخلوق میں سے کسی کے بارے کہیں اتنا اچھا گمان تو نہیں کر لیا کہ اسلام میں اللہ کی مقرر کردہ کسی حد کے منافی ہو جائے۔ اور گناہ واجب آئے۔

دوسرا یہ کہ دل میں آئے اور زبان سے ادا نہ کیا جائے۔ یہ اگرچہ گناہ تو نہیں مگر کوشش یہ کرنی چاہیئے کہ ایسے خیال سے بھی دل خالی رہے۔

گمان کے کئی محاذ ہیں۔ جیسے عام گمان۔ کسی عقدے پر گمان۔ کسی معانی و مطلب پر گمان۔ اختراعی گمان۔ شخصی گمان۔ اللہ پر گمان۔ وغیرہ وغیرہ۔

اور پھر آگے بھی ان کی اقسام ہیں۔ جو کہ ممنوع۔ واجب مستحب۔ حرام۔ جائز اور معاف وغیرہ وغیرہ

گمانِ ممنوع۔ اللہ رب العزت کے ساتھ کسی بھی طرح سے۔ اس کی اعلیٰ شان۔ آن اور بان کے منافی گمان رکھنا سب مسلمانوں پر ممنوع ہے۔

ایسے ہی کسی نیک صفت انسان کے ساتھ بغیر کسی ثبوت کے برا گمان رکھنا ممنوع ہے۔

کسی مصدقہ عقدے کے بارے برا گمان رکھنا ممنوع ہے۔

اگر کسی بات کے فاسد و غلط معنی مراد لے لیے جائیں۔ جبکہ اس کے رائج اور صحیح معنی موجود ہوں۔ تو ایسا کرنا بد گمانی میں آئے گا جو کہ ممنوع ہے

گمانِ واجب۔ اللہ جل شانہ کے ساتھ اچھا اور بہترین گمان رکھنا سب مسلمانوں پر واجب ہے۔ یہ ایسا نازک معاملہ ہے کہ اس بارے بہت سارے لوگ بالکل دھیان نہیں دے پاتے۔ اس لیے اس کا ذکر اگلے صفحات میں الگ سے کیا گیا ہے۔

گمانِ مستحب۔ کسی ایک شخص کا کسی دوسرے شخص کے ساتھ نیک گمان رکھنا مستحب ہے۔

گمانِ حرام۔ اللہ جل جلالہ پر بد گمانی ممنوع بھی ہے اور حرام بھی۔ بد گمانی کے حرام ہونے کی وجہ یہ ہے کہ دل کے بھیدوں کو صرف اللہ تعالیٰ ہی جانتا ہے۔ دوسرا کوئی نہیں۔ لہٰذا کسی کا کسی کے بارے میں برا گمان رکھنا اس وقت تک جائز نہیں جب تک وہ خود اس کی برائی ایسے ظاہر نہ دیکھ لے کہ اس میں شک و شبہے کی گنجائش نہ رہے۔ علاوہ ازیں ہر وہ برا گمان حرام ہے۔ جس پر کوئی عمل اقدام اٹھا لیا جائے ہو یا کسی اختراع کی بنیاد پڑ جائے یا پڑنے کا امکان ہو۔

اور اگر کسی نے کسی کی برائی کو نہ اپنی آنکھوں سے دیکھا اور نہ ہی کانوں سے سنا مگر پھر بھی اس کے دِل میں اس کے بارے برا گُمان پیدا ہو گیا۔ تو سمجھ جاؤ کہ یہ بات اس کے دِل میں شیطان نے ڈالی ہے۔ اسے اسی وقت چاہیئے کہ دل میں آنے والے ایسے گمان کو نظرانداز کر دے کیونکہ یہ بد گمانی سب سے بڑا فسق ہے۔ یہاں تک احتیاط کی ضرورت ہے کہ اگر کسی شخص کے منہ سے شراب کی بو آ رہی ہو تو اس پر شرعی حد لگانا جائز نہیں کیونکہ ہو سکتا ہے کہ اُس نے غلطی سے شراب کا گھونٹ لیا ہو۔ پھر احساس ہوتے ہی کلّی کر دی ہو یا کسی نے اسے زبردستی شراب پلانے کی کوشش کی ہو۔ جب تک بغیر کسی شرعی ثبوت کے اس طرح کے احتمالات رفع نہ ہو جائیں۔ اس کے بارے کسی طرح سے بھی بد گمانی کرنا جائز نہیں ہے۔

گمانِ جائز۔ کسی واضح فاسق ملعون کے ساتھ اس کے افعال کی مناسبت سے برا گمان رکھنا جائز ہے۔ اس کے ساتھ ایسا گمان ہی رکھنا چاہیئے جیسا فعل و عمل اس سے ظہور میں آیا ہو یا آتا ہو۔

گمانِ معاف۔ کسی کے دل میں کسی کے بارے میں برا گمان آنے پر اسے گنہگار قرار نہیں دیا جا سکتا۔ یہ محض دل میں برے خیال کا ظہور ہوتا ہے۔ شریعت کسی ثبوت کے بغیر کسی کو سزا کا حقدار نہیں ٹھہراتی۔ یہ بالکل قابلِ مواخذہ نہیں۔ ایسے گمانوں پر پکڑ نہیں۔ یہ دل و دماغ کی حد تک پیدا ہونے والے خدشات و وسوسے ہوتے ہیں۔ جو معاف ہیں۔ بلکہ شک کی حد تک اٹھنے والے خدشات وخیالات بھی معاف ہیں۔

بدگمانی کے حرام ہونے کی صورتیں:

پہلی یہ کہ بدگمانی کو دِل پر اس طرح جما لینا۔ کہ یہ پختہ ہو جائے اور گمان کرنے والا اس بات پر مصّر ہو۔ کہ میں نے جو گمان کیا ہے بالکل صحیح ہے۔ ایسا گمان کرنا حرام ہے۔ مثلاً شیطان نے کسی کے دِل میں کسی نیک صفت انسان کے بارے میں رِیاکاری کا شک ڈال دیا تو اس نے اس گمان کے آتے ہی اس کو فوراً جھٹک دیا اور اس نیک صفت انسان کے بارے میں مخلص ہونے کا حسنِ ظن قائم کر لیا تو اب اس کی گرفت نہیں ہو گی اور نہ ہی یہ گنہگار ہو گا۔ اور اس کے برعکس اگر دِل میں بدگمانی آنے کے بعد اُس نے اسے رَد نہ کیا تو وہ بدگمانی اس کے دل میں قرار پکڑ لے گی حتی کہ یقین کے درجے پر پہنچ جائے گی۔ کہ فلاں شخص تو ریاکار ہے۔ تو ایسی بدگمانی کرنے والا گناہ گار ہو گا چاہے اس بارے میں زبان سے کچھ بولے یا نہ بولے۔

دوسری وہ بدگمانی جس کا کسی عمل کے ذریعے سے اظہار ہو جائے۔ یا اس گمانی تقاضے پر عمل کر لیا جائے۔ یہ اختیاری بھی ہو سکتا ہے اور غیر اختیاری بھی۔ دونوں طرح سے حرام ہر اور اس کی ممانعت ہے۔ کسی گمان پر اختیاری عمل حرام ہونا تو ہر کسی کی سمجھ میں آتا ہے۔ مگر غیر اختیاری عمل کے حرام ہونے کے لیے یہ بات یاد رکھیں کہ جس پر عمل ہونے لگ جائے وہ غیر اختیاری بھی ہو تو کسی پختہ بدگمانی کے نتیجے میں ہی ہوا کرتا ہے۔ اس لیے یہ بھی حرام کہلاتا ہے۔

مثلاً کسی نے دعوت کی اور دعوت میں نہ پہنچنے والے شخص نے ملاقات ہونے پر اپنا کوئی عذر پیش کر دیا مگر دعوت کرنے والے نے گمان کیا کہ یہ جھوٹ بول رہا ہے۔ اور پھر اختیاری یا غیر اختیاری کسی طور پر فوراً اسے جواب دے دیا کہ تم جھوٹ بول رہے ہو۔ تو اس نے بدگمانی پر عمل کر لیا۔ ایسی بدگمانی کرنا حرام ہے۔

تیسری وہ بدگمانی جو کسی نہ کسی طرح کے اختراع کا سبب بن جائے۔ جیسے کہ زبانِ زدِ عام محاورہ یا قول۔ اللہ عزوجل کے لیے بولے جانے والے غیر مناسب مقولے۔ محاورۃً کسی کو نشانہ بنالینا۔ کوئی ایسا عمل جس کی ابتدا کسی بدگمانی کے نتیجے میں ہوئی ہو۔

جیسے پہلے ذکر ہو چکا ہے کہ۔ اللہ جل شانہ کے ساتھ اچھا اور بہترین گمان رکھنا سب مسلمانوں پر واجب ہے۔ اور یہ ایسا نازک معاملہ ہے کہ اس بارے بہت سارے لوگ بالکل دھیان نہیں دے پاتے۔ اس لیے اب اگلے صفحات میں اس کا ذکر کیا ہے۔

اللہ جل شانہ پر بدگمانی:

عام طور پر شخصی بدگمانی سے مراد یہ ہے کہ بغیر کسی دلیل کے کسی کے بارے ایسی منفی بات ذہن میں رکھ لینا جس پر دل جم جائے۔ پھر اسے عملی صورت میں اپنا لیا جائے۔ عملی صورت میں اپنا لینا

اس بد گمانی کے پختہ ہونے کی پہچان ہے۔اس میں مظنون کے بارے میں دلی کیفیت تبدیل ہو جاتی ہے۔اُس سے نفرت محسوس ہونے لگتی ہے۔اس کا عزت و اکرام کم ہونے لگتا ہے۔ شخصی بد گمانی تو سب کی سمجھ میں آجاتی ہے لیکن اللہ جل جلالہ پر بد گمانی جو کہ حد سے زیادہ مہلک ہے اس پر ذرا بھی توجہ نہیں دی جاتی۔اکثر لوگ اس بارے میں سمجھنا بھی نہیں چاہتے۔اور وہ اپنے طور پر اللہ رب العزت کے بارے میں ایسا گمان رکھے ہوتے ہیں۔جو اس کی شان و شوکت اور اعلیٰ صفات کے منافی ہوتا ہے۔ لوگ اپنی زبان سے تو اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے بارے میں اچھے گمان کا دعویٰ کر رہے ہوتے ہیں۔اور اسی بنیاد پر اللہ سے اچھی امیدیں بھی رکھی ہوتی ہیں۔ لیکن ان کا عمل و کردار یہ ثابت کرتا ہے۔ کہ وہ اپنے مالک حقیقی اور ربِ ذوالجلال کے بارے میں بد گمانی کا شکار ہیں۔اور اس بد گمانی کی ابتدا۔اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی ہلکی سی ناقدری پر شروع ہو جاتی ہے اور پھر بتدریج بڑھتی رہتی ہے۔اللہ تعالیٰ کے ساتھ بد گمانی کی بہت ساری مثالیں ہمارے درمیان موجود ہیں۔ہر صاحب بصیرت اگر تھوڑی سی توجہ دے تو لوگوں کے اقوال و افعال سے یہ اندازہ لگا سکتا ہے۔ کہ معاشرے کے لوگ کس قدر اپنے خالقِ حقیقی کے بارے میں بد گمانیاں رکھتے ہیں۔ یعنی حقیقت میں اللہ کی ناقدری پر بد گمانی ہو رہی ہوتی ہے اور لوگ اپنی خام خیالی پر ڈٹے ہوتے ہیں۔ جبکہ نبیؐ کا یہ فرمان ہے کہ۔اللہ تعالیٰ کے بارے میں جیسا گمان کروگے۔اللہ کو ویسا پاؤگے۔

جابر بن عبداللہ الانصاریؓ سے روایت ہے کہ

https://quranexcel.com

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الأنصاري قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ –صلى الله عليه وسلم– قَبْلَ مَوْتِهِ بِثَلاَثَةِ أَيَّامٍ يَقُولُ « لاَ يَمُوتَنَّ أَحَدُكُمْ إِلاَّ وَهُوَ يُحْسِنُ الظَّنَّ بِاللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ

جابر بن عبداللہ الانصاریؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو انکے وصال سے تین روز قبل یہ کہتے سنا کہ تم میں سے کوئی شخص دنیا سے اس حالت میں رخصت نہ ہو۔ الّا یہ کہ وہ اپنے رب سے حسن ظن رکھتا ہو

صحیح مسلم:2877۔ مسند احمد:293/3۔ابوداود:3113الجنائز{ }

حدیثِ قدسی میں بیان ہوا ہے کہ اللہ تعالی فرماتا ہے

عن أبي هريرة رضي الله عنه مرفوعاً: قال الله عز وجل : أنا عند ظنِّ عَبدي بي۔ وأنا معه حيث يَذكُرني۔ والله۔ لَلَّه أَفرَحُ بِتَوبَةِ عَبدِهِ مِنْ أَحَدِكُم يَجدُ ضَالَّتَهُ بالفَلاَة۔ وَمَنْ تَقَرَّب إِلَيَّ شِبْرًا۔ تقرَّبتُ إليه ذِرَاعًا۔ ومن تقرب إلي ذِراعًا۔ تقربت إليه بَاعًا۔ وإذا أَقْبَلَ إِلَيَّ يمشي أَقْبَلْتُ إِلَيهِ أُهَرْوِلُ. متفق عليه۔ وهذا لفظ إحدى روايات مسلم. وروي في الصحيحين: وأنا معه حِينَ يَذْكُرُنِي بالنون۔ وفي هذه الرواية. حيث بالثاء وكلاهما صحيح

ترجمہ :۔ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔اللہ عزوجل فرماتا ہے۔ میں اپنے بندے کے گمان کے مطابق ہوں اور میں اس کے ساتھ ہوں جہاں بھی وہ مجھے یاد کرے۔اللہ کی قسم ! یقیناً اللہ اپنے بندے کی توبہ پر اس شخص سے بھی زیادہ خوش ہوتا ہے جو جنگل میں اپنی گم شدہ چیز پالیتا ہے۔جو ایک بالشت میرے قریب آتا ہے میں ایک ہاتھ اُس کے قریب آتا ہوں۔اور جو ایک ہاتھ میرے قریب آتا ہے تو میں دو ہاتھ اُس کے قریب آتا ہوں۔اور جب وہ میری طرف چلتا ہوا آتا ہے میں اس کی طرف دوڑتا ہوا آتا ہوں"۔ متفق علیہ۔یہ صحیح مسلم کی روایات میں سے اس کی ایک روایت کے الفاظ ہیں۔ صحیحین میں مروی الفاظ وَأَنَا مَعَهُ حِينَ يَذْكُرَنِي نون کے ساتھ ہیں۔ جبکہ اس روایت میں حیث ثاء کے ساتھ ہے۔اور دونوں ہی صحیح ہیں۔

صحیح۔متفق علیہ (صحیح بخاری6856۔ صحیح مسلم4834)

اللہ کے بارے میں حسنِ ظن اللہ پر ایمان کی بنیاد ہے۔اس کی رحمت۔جود وسخا۔اسکی ہیبت۔اس کے قادر مطلق ہونے پر یقین ہمارے عقیدے کا لازمی جز ہے۔مذکورہ بالا حدیث میں اللہ تعالی صراحت کیساتھ بیان فرماتا ہے کہ عبد کو معبود کی بابت ہمیشہ بہترین گمان رکھنا چاہیے۔کہ اللہ کے بارے میں حسنِ ظن رکھنے والا کبھی مایوس نہیں ہوتا جب بندہ اللہ کو دل کے یقین کیساتھ پکارتا ہے تو اس کا رب اس کی پکار کو رائیگاں نہیں جانے دیتا۔کہ یہ اس ذاتِ باری تعالی کی شان کے بر عکس ہے کہ اس کا بندہ اتنے مان سے مانگے اور وہ عطا کرنے میں بخل کرے۔وہ تو غنی ہے۔اس کے پاس کسی شے کی کمی نہیں اور پھر وہ ہر چیز پر قادر بھی ہے !۔اس کے بندے سے بھول چوک ہو جائے اور پھر معافی کی

درخواست پر رب غفور اور رحیم اور اس کی شانِ کریمی کے مطابق وہ جو ستر ماؤں سے زیادہ پیار کرتا ہے جوش میں نہ آئے۔اس کا بندہ اس کی رضا پانے کی طلب میں حریص ہو تو وہ اس کے اجر میں کمی کردے۔یہ ناممکنات میں سے ہے۔دراصل بات صرف اس سے آس لگانے کی ہے کہ اس کے خزانے تو بھرے پڑے ہیں۔ہمارے گناہ اگر آسمانوں اور زمینوں کی حد کو بھی چھو جائیں تو بھی وہ قادر مطلق ہماری گریہ وزاری کو شرفِ قبولیت عطا فرما سکتا ہے۔اللہ پر بہترین گمان ہی ہے جس سے دلی کیفیت بدل جانے کی توفیق بھی مل جاتی ہے۔

فَمَن يُرِدِ ٱللَّهُ أَن يَهْدِيَهُۥ يَشْرَحْ صَدْرَهُۥ لِلْإِسْلَٰمِ ۖ وَمَن يُرِدْ أَن يُضِلَّهُۥ يَجْعَلْ صَدْرَهُۥ ضَيِّقًا حَرَجًا كَأَنَّمَا يَصَّعَّدُ فِى ٱلسَّمَآءِ ۚ كَذَٰلِكَ يَجْعَلُ ٱللَّهُ ٱلرِّجْسَ عَلَى ٱلَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ ﴿125﴾

سورۃ الانعام آیت 125

پس جب اللہ کسی کو ہدایت دینے کا ارادہ کرتا ہے تو اس کا سینہ اسلام کے لئے کھول دیتا ہے۔اور جس کے متعلق چاہتا ہے کہ گمراہی میں پڑا رہے تو اس کا سینہ بے حد تنگ ہونے دیتا ہے گویا کہ وہ آسمان پر چڑھ رہا ہو۔اسی طرح اللہ ان لوگوں پر جو ایمان نہیں لاتے (باطل کی) گندگی ڈال دیتا ہے۔

اور بلاشبہ ہم سب کی بھلائی اسی میں ہے کہ ہم رب رحمٰن کے بارے ہمیشہ ایسا بہترین گمان رکھا کریں جو کسی طرح بھی ہلکی ناقدری کے زمرے میں بھی نہ آئے۔ارشادِ باری تعالیٰ ہے کہ۔

وَمَا قَدَرُواْ ٱللَّهَ حَقَّ قَدْرِهِۦٓ إِذْ قَالُواْ مَآ أَنزَلَ ٱللَّهُ عَلَىٰ بَشَرٍ مِّن شَىْءٍ ۗ قُلْ مَنْ أَنزَلَ ٱلْكِتَٰبَ ٱلَّذِى جَآءَ بِهِۦ مُوسَىٰ نُورًا وَهُدًى لِّلنَّاسِ ۖ تَجْعَلُونَهُۥ قَرَاطِيسَ تُبْدُونَهَا وَتُخْفُونَ كَثِيرًا ۖ وَعُلِّمْتُم مَّا لَمْ تَعْلَمُوٓاْ أَنتُمْ وَلَآ ءَابَآؤُكُمْ ۖ قُلِ ٱللَّهُ ۖ ثُمَّ ذَرْهُمْ فِى خَوْضِهِمْ يَلْعَبُونَ ﴿91﴾

سورۃالانعام آیت ۹۱

ان لوگوں نے اللہ کی قدر بالکل نہیں جانی جیسا کہ قدر جاننے کا حق تھا۔جب انہوں نے کہہ دیا کہ اللہ نے کسی انسان پر کوئی چیز نہیں نازل کی۔پوچھو تو جو کتاب موسیٰ لے کر آئے تھے وہ کس نے نازل کی تھی جو لوگوں کے لئے نور اور ہدایت تھی؟۔اور جسے تم نے ورق ورق کرکے رکھا ہوا ہے۔اس (کے کچھ حصے) کو تو تم ظاہر کرتے ہو اور بہت سارے کو چھپا لیتے ہو۔اور تم کو بہت سی ایسی باتیں بھی سکھائی گئی تھیں جن کو نہ تو تم اور نہ ہی تمہارے باپ دادا جانتے تھے۔(بس اتنا) کہہ دو اللہ ہی نے (وہ کتاب نازل کی تھی)۔پھر ان کو چھوڑ دو کہ وہ اپنی بے ہودہ بحث و تکرار میں پڑے کھیلتے رہیں۔

مَا قَدَرُواْ ٱللَّهَ حَقَّ قَدْرِهِۦٓ ۖ إِنَّ ٱللَّهَ لَقَوِىٌّ عَزِيزٌ ﴿74﴾

سورۃالحج آیت 74

ان لوگوں نے اللہ کی قدر بالکل نہیں جانی۔ جیسا کہ اس کی قدر جاننے کا حق ہے۔ بلا شبہ اللہ بہت زبردست خوب غالب ہے۔

وَمَا قَدَرُواْ ٱللَّهَ حَقَّ قَدْرِهِۦٓ وَٱلْأَرْضُ جَمِيعًا قَبْضَتُهُۥ يَوْمَ ٱلْقِيَٰمَةِ وَٱلسَّمَٰوَٰتُ مَطْوِيَّٰتُۢ بِيَمِينِهِۦۚ سُبْحَٰنَهُۥ وَتَعَٰلَىٰ عَمَّا يُشْرِكُونَ ﴿67﴾ وَنُفِخَ فِى ٱلصُّورِ فَصَعِقَ مَن فِى ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَمَن فِى ٱلْأَرْضِ إِلَّا مَن شَآءَ ٱللَّهُۖ ثُمَّ نُفِخَ فِيهِ أُخْرَىٰ فَإِذَا هُمْ قِيَامٌ يَنظُرُونَ ﴿68﴾ وَأَشْرَقَتِ ٱلْأَرْضُ بِنُورِ رَبِّهَا وَوُضِعَ ٱلْكِتَٰبُ وَجِاْىٓءَ بِٱلنَّبِيِّـۧنَ وَٱلشُّهَدَآءِ وَقُضِىَ بَيْنَهُم بِٱلْحَقِّ وَهُمْ لَا يُظْلَمُونَ ﴿69﴾ وَوُفِّيَتْ كُلُّ نَفْسٍ مَّا عَمِلَتْ وَهُوَ أَعْلَمُ بِمَا يَفْعَلُونَ ﴿70﴾ ع 7

سورۃالزمر آیت ۶۷ تا ۷۰

اور ان لوگوں نے اللہ کی قدر بالکل نہیں جانی۔ جیسا کہ اس کی قدر جاننے کا حق ہے۔ اور قیامت کے دن یہ سب زمین اسی کی مٹھی میں ہو گی۔ اور سارے آسمان اس کے داہنے ہاتھ میں لپٹے ہوئے ہوں گے۔ وہ ان لوگوں کے شرک کرنے سے پاک اور برتر ہے۔ اور جب (پہلی دفعہ) صور میں پھونکا جائے گا تو جو آسمانوں میں اور جو زمین میں ہیں سب بے ہوش ہو کر گر پڑیں گے۔ مگر وہ جس کو اللہ چاہے۔

(کہ بچارہے)۔ پھر دوسری دفعہ اس (صور) میں پھونکا جائے گا۔ تو سب ایک دم سے کھڑے ہو کر دیکھنے لگیں گے۔ اور زمین اپنے رب کے نور سے جگمگا اٹھے گی اور نامہ اعمال (کھول کر) رکھ دیا جائے گا اور نبیوں اور گواہوں کو حاضر کیا جائے گا اور ان کے درمیان انصاف کے ساتھ فیصلہ کر دیا جائے گا اور اُن پر کوئی ظلم نہیں کیا جائے گا۔ اور ہر نفس نے جو بھی عمل کیا ہوگا اسے اس کا پورا پورا بدلہ دے دیا جائے گا۔ اور جو کچھ بھی یہ کرتے ہیں وہ اسے اچھی طرح جانتا ہے۔

اللہ پہ بد گمانی دراصل آغاز ہے پھر بڑھتے بڑھتے یہی توہین اور پھر شرک و کفر بن جاتا ہے۔

اللہ جل شانہ نے ہر طرح کا برا گمان کرنے سے منع کر دیا ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے۔

يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُواْ ٱجْتَنِبُواْ كَثِيرًا مِّنَ ٱلظَّنِّ إِنَّ بَعْضَ ٱلظَّنِّ إِثْمٌ ۖ وَلَا تَجَسَّسُواْ وَلَا يَغْتَب بَّعْضُكُم بَعْضًا ۚ أَيُحِبُّ أَحَدُكُمْ أَن يَأْكُلَ لَحْمَ أَخِيهِ مَيْتًا فَكَرِهْتُمُوهُ ۚ وَٱتَّقُواْ ٱللَّهَ ۚ إِنَّ ٱللَّهَ تَوَّابٌ رَّحِيمٌ ﴿12﴾

سورۃ الحجرات آیت ۱۲

اے ایمان والو! ۔ بہت سارے گمانوں سے اجتناب کرو کہ بعض گمان تو یقینی طور پر گناہ ہیں۔ اور نہ تو (ایک دوسرے کا) تجسّس و ٹٹول کرو اور نہ ہی کوئی کسی کی غیبت کرے۔ کیا تم میں سے کوئی اس بات کو پسند کرے گا کہ وہ اپنے مرے ہوئے بھائی کا گوشت کھائے؟۔ اس سے (تو لازمی) تمہیں

کراہت آئے گی۔اور اللہ ہی سے ڈرتے رہو بیشک اللہ بڑا توبہ قبول کرنے والا نہایت رحم کرنے والا ہے۔

درجہ بالا آیت میں صاف وضاحت موجود ہے کہ بعض گمان تو یقینی طور پر گناہ کا درجہ رکھتے ہیں۔یوں تو کئی طرح سے یہ گناہ کیا جاتا ہے۔ مگر کچھ ایسے ہیں۔جو اکثر ہمارے ہاں پائے جاتے ہیں۔ان میں سے چند ایک درج ذیل ہیں جیسے کہ۔

- دوسروں پہ انگلی اٹھانا۔اور اپنی اصلاح کی طرف دھیان نہ دینا۔
- ایسی روایتوں پر اعتقاد رکھنا یا ان کو معتبر سمجھنا جو قرآن سے سراسر ٹکراتی ہیں۔
- ڈٹ کر ایسا کام کرنا جو قرآن وسنت کے سراسر خلاف ہو۔کہ میں تو فلاں کا مرید ہوں۔
- خود کشی کرنا۔یا کسی کے بارے یوں کہنا کہ ایسے کر لیتا تو نہ مرتا۔
- حضرت بلالؓ نے آذان نہ دی تو کچھ لوگوں کا گمان ہے کہ اللہ نے صبح ہی نہ ہونے دی۔
- اگر فلاں کو خوش نہ کیا تو اللہ نقصان کر دے گا۔اور اگر خوش کر دیا تو اللہ سے فائدہ ملے گا۔
- تقدیر کو ایک لکیر کی طرح سمجھ لینے میں اللہ کی قدرت کاملہ کو محدود سمجھنے کا گمان ہے۔
- اللہ نے ولیوں کو نبیوں سے بہتر بنایا ہے یا اماموں کو نبیوں سے بہتر بنایا ہے۔
- اللہ کو رحیم و کریم سمجھتے ہوئے گناہ کرتے رہنا کہ ہمیں تو اللہ عذاب نہیں دے گا۔
- اللہ جل شانہ پر یوں کہنا۔ہماری سنتا نہیں اور ان کی ٹالتا نہیں۔

- اللہ جل شانہ کے لیے یوں کہنا۔ کہ اللہ ہمارے ساتھ ہی ایسا کرتا ہے۔

یہ ذہن نشین رہے۔ کہ کسی زندہ انسان سے دعا کرانا جائز ہے۔ اللہ رب العزت نے تو ہر طرح کی بدگمانی سے منع کیا ہے مگر لوگوں نے اللہ جل جلالہ کو ہی بدگمانیوں کا نشانہ بنانا شروع کر دیا۔ دور حاضر کی عام اور مشہور بدگمانی یہ ہے کہ اس عظمتوں والے اللہ کے بارے گمان کر لیا گیا ہے۔ کہ بغیر وسیلے کے دعائیں نہیں سنتا۔ یہ جملہ اکثر سننے میں آتا ہے کہ۔

ہماری سنتا نہیں اور ان کی ٹالتا نہیں

اس وجہ سے اکثر لوگ دعاؤں میں اللہ کو ایک طرف کر کے اس کی مخلوق میں سے کسی مردے کو واسطہ بناتے ہیں۔ پھر اس وسیلے سے یا صدقے سے مانگنے کے قائل نظر آتے ہیں۔ اور عقیدہ رکھتے ہیں کہ دنیا کے کسی بادشاہ یا کسی بڑی شخصیت تک پہنچنے کیلئے جیسے کسی وسیلے یا سفارش کی ضرورت ہوتی ہے۔ اسی طرح اللہ تعالی تک پہنچنے کیلئے ولیوں اور بزرگوں کا وسیلہ لینا بھی بہت ضروری ہوتا ہے ۔ یہ بالکل نہیں سوچتے کہ ایسا عمل اللہ جل شانہ کے ساتھ بدگمانی اور سراسر ظلم ہے۔ ایسا گمان اس طرح اللہ جل شانہ کو بھی ظالم و جابر اور فاسق و فاجر بادشاہوں اور حاکموں کی صف میں لا کر ڈال دیتا ہے۔ جو کہ کسی طرح بھی موزوں اور انصاف والی بات نہیں ہے۔ ذرا بھی نہیں سوچتے کہ اللہ جو زندۂ جاوید ہے۔ سب رحم کرنے والوں سے زیادہ رحم کرنے والا ہے۔ اور سب سننے والوں سے زیادہ سننے والا ہے۔ جو کہ دلوں کی کیفیات سے اچھی طرح واقف ہے۔ وہ ہماری اس وقت تک نہیں سنتا

جب تک ہم بیچ میں کسی مرے ہوئے انسان کو نہ لے آئیں۔ان کے نزدیک وہ مرا ہوا انسان اللہ سے زیادہ اہمیت والا ہو جاتا ہے۔بعد میں اللہ اس مردے کی بات سننے پر مجبور ہو جاتا ہے۔ایسا نہ تو قرآن سے۔نہ نبی ﷺ کے فرمان سے اور نہ ہی صحابہ کرامؓ کے عمل سے ثابت کیا جا سکتا ہے۔یہ صرف ان کے منہ کی بات ہے جس کی ان کے پاس کوئی بھی دلیل نہیں ہے۔اگر کوئی من گھڑت حدیث پیش کرتا ہے تو وہ جانچ پھٹک کے اصولوں کے دوران ہی رَد ہو جاتی ہے۔اس بارے میں عرض ہے کہ۔

اللہ جل شانہ کا فرمان تو یہ ہے کہ میں تو ہر انسان کے بہت ہی قریب ہوں۔

وَلَقَدْ خَلَقْنَا ٱلْإِنسَٰنَ وَنَعْلَمُ مَا تُوَسْوِسُ بِهِۦ نَفْسُهُۥ ۖ وَنَحْنُ أَقْرَبُ إِلَيْهِ مِنْ حَبْلِ ٱلْوَرِيدِ ﴿16﴾

سورۂ ق آیت ۱۶

اور البتہ یقینی طور پر ہم نے انسان کو پیدا کیا ہے اور ہم جانتے ہیں جو بھی وسوسے اس کے نفس میں اٹھتے ہیں اور ہم تو اس کی شہ رگ سے بھی زیادہ اس کے قریب ہیں۔

وہ تو سارے انسانوں کو عالم ارواح سے جانتا ہے جب اس نے ساری روحوں سے عہد لیا تھا۔اور پھر ارشاد ربانی ہے۔کہ دنیا میں آنے سے پہلے جب انسان ماں کے پیٹ میں ابھی بچہ ہی تھا۔تب سے وہ ہر انسان کو اچھی طرح جانتا ہے۔

ٱلَّذِينَ يَجْتَنِبُونَ كَبَٰٓئِرَ ٱلْإِثْمِ وَٱلْفَوَٰحِشَ إِلَّا ٱللَّمَمَ ۚ إِنَّ رَبَّكَ وَٰسِعُ ٱلْمَغْفِرَةِ ۚ هُوَ أَعْلَمُ بِكُمْ إِذْ أَنشَأَكُم مِّنَ ٱلْأَرْضِ وَإِذْ أَنتُمْ أَجِنَّةٌ فِى بُطُونِ أُمَّهَٰتِكُمْ ۖ فَلَا تُزَكُّوٓا۟ أَنفُسَكُمْ ۖ هُوَ أَعْلَمُ بِمَنِ ٱتَّقَىٰٓ ﴿32﴾ ع2

سورۃ النجم آیت ۳۲

جو چھوٹے گناہوں کے علاوہ بڑے بڑے گناہوں اور فحاشی سے اجتناب کرتے ہیں بیشک تمہارا رب بڑا بخش دینے والا ہے۔ جب اس نے تم کو زمین سے پیدا کیا اور جب تم اپنی ماؤں کے پیٹ میں ابھی بچے ہی تھے (تب سے) وہ تمہیں اچھی طرح جانتا ہے۔ پس اپنے آپ کو پاک صاف نہ جتلاؤ وہ اس سے بھی خوب واقف ہے جو متقی ہے۔

وہ تو دعا مانگنے والے کے الفاظ کو۔ اس کے منہ سے نکلنے سے پہلے ہی جان لیتا ہے کہ کیا کہنے والا ہے۔ یہاں تک کہ وہ تو دلوں کے پوشیدہ رازوں تک سے واقف ہے۔

وَإِذَا سَأَلَكَ عِبَادِى عَنِّى فَإِنِّى قَرِيبٌ ۖ أُجِيبُ دَعْوَةَ ٱلدَّاعِ إِذَا دَعَانِ ۖ فَلْيَسْتَجِيبُوا۟ لِى وَلْيُؤْمِنُوا۟ بِى لَعَلَّهُمْ يَرْشُدُونَ ﴿186﴾

سورۃ البقرۃ آیت ۱۸۶

اور جب میرے بندے تجھ سے میرے بارے میں پوچھیں۔ تو (کہہ دینا) میں یقیناً قریب ہی ہوں۔
جب کوئی پکارنے والا مجھے پکارتا ہے تو میں اس کی دعا قبول کرتے ہوئے جواب بھی دیتا ہوں۔ پس
چاہیے کہ وہ بھی میرے حکم کو عملی طور پر قبول کریں اور مجھی پر ایمان لائیں تاکہ رشد و ہدایت پالیں۔

وسیلہ کا لفظ عربی اور اردو دونوں میں استعمال ہوتا ہے مگر دونوں کے معنی میں زمین آسمان کا فرق ہے
قرآن مجید میں وسیلہ قرب کے معنی میں استعمال ہوا ہے اور اردو یا پنجابی لغت میں یہ ذریعے اور واسطے
کے طور پر استعمال ہوتا ہے قرآن مجید میں ارشاد ہے

يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُواْ ٱتَّقُواْ ٱللَّهَ وَٱبْتَغُوٓاْ إِلَيْهِ ٱلْوَسِيلَةَ وَجَٰهِدُواْ فِى سَبِيلِهِۦ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ ﴿35﴾

سورۃ المائدۃ آیت 35

اے ایمان والو! ۔ اللہ ہی سے ڈرتے رہو اور اس کی طرف قرب تلاش کرو اور اس کی راہ میں کوشش
وجد و جہد (جہاد) کرتے رہو تاکہ تم کامیاب ہو جاؤ۔

أُوْلَٰٓئِكَ ٱلَّذِينَ يَدْعُونَ يَبْتَغُونَ إِلَىٰ رَبِّهِمُ ٱلْوَسِيلَةَ أَيُّهُمْ أَقْرَبُ وَيَرْجُونَ رَحْمَتَهُۥ وَيَخَافُونَ عَذَابَهُۥٓ ۚ إِنَّ عَذَابَ رَبِّكَ كَانَ مَحْذُورًا ﴿57﴾

سورۃ الاسراء آیت ۵۷

یہ لوگ جن سے دعائیں مانگتے ہیں۔ وہ تو خود اپنے رب سے قربت کی تلاش میں رہتے ہیں۔ کہ کون ان میں (اللہ جل شانہ کے) زیادہ قریب ہو پاتا ہے۔ اور اسی سے مہربانی کی امیدیں لگائے رکھتے ہیں۔ اور اس کے عذاب سے ڈرتے رہتے ہیں۔ بلاشبہ تیرے رب کا عذاب ڈر جانے کے لائق ہی ہے۔

مگر کچھ لوگ تو دوسری ہستیوں کو واسطے اور وسیلے کے طور پر اللہ کا قرب حاصل کرنے کا ذریعہ بتاتے اور اس پر قرآن میں سے انہی دو آیات کا حوالہ بھی دیتے ہیں۔ اگر ان آیات پر عربی معانی کے پیشِ نظر غور کر کے دیکھا جائے۔ تو یوں لگتا ہے۔ کہا اللہ تعالیٰ نے ایسی وضاحت کر دی جو سمجھنے والوں کے لئے کافی ہے۔ اگر کوئی سمجھنا چاہے۔ ان کا یہ کہنا ہے کہ اس آیت میں چونکہ لفظ وسیلہ آ گیا تو اللہ کا قرب حاصل کرنے کے لئے وسیلہ لازمی ہو گیا۔ ان لوگوں نے بغیر مزید کچھ سوچے سمجھے اس پر اردو یا پنجابی کا مطلب و معنی چسپاں کر دیا۔

آج بھی بعض افراد لوگوں کو گمراہ کرنے کے لیے اس کا اردو والا معنی ہی لیتے ہیں یعنی اللہ کی جانب ذریعہ تلاش کرو۔ اور اس سے اپنے کسی مرے ہوئے علاقائی بزرگ کی طرف نسبت جوڑتے نظر آتے ہیں۔ کہ یہی اللہ کی جانب ہمارا ذریعہ ہے جو ہم نے تلاش کر لیا ہے۔ جبکہ اسلام علاقائی نہیں ایک عالمی اور بین الاقوامی مذہب ہے۔ اور ان کی پیروی کا کہتا ہے جن سے ساری اقوام ایک ہی طرح سے مستفید ہو سکیں۔ اور عالمی بھائی چارہ اور یک جہتی قائم ہو سکے۔ فرقہ واریت ختم ہو جائے۔ مگر

ہمارے ہاں ہر کسی کی ڈیڑھ اینٹ کی مسجد ہے۔جس کے مطابق وسیلے کو اپنے انداز سے لے لیا گیا۔جب کہ وسیلہ کا یہ مفہوم سلف واکابریں سے ثابت نہیں ہے۔اس کی تفسیر مجاہد۔ابو وائل۔ عطاؒ نے تقرب الی اللہ کی ہے اور قتادہؓ فرماتے ہیں

اللہ کا تقرب اس کی فرمابرداری اور پسندیدہ عمل سے حاصل کرو۔

(تفسیر طبری جلد ۴ ص ۵۶۷ سورہ المائدہ ۳۳)

یعنی اکابرین سے اس کے معنی ذریعہ اور واسطہ ثابت نہیں ہے۔ان سے اس کے معنی اللہ کا قرب فی العمل واطاعت ثابت ہے۔قرآن کریم عربی زبان میں ہے۔تو عربی میں جو اس کے معنی ہیں۔وہی معتبر ہوں گے۔عربی میں واسل کا مطلب ہے۔اللہ کی طرف راغب ہونے والا اور وسیلہ کے بنیادی معنی اللہ کی طرف رغبت سے حاصل ہونے والی قربت کے ہیں۔دیکھیں ذیل میں تین ڈکشنریوں سے لئے گئے وسیلہ کے معانی۔

تین ڈکشنریوں سے حاصل شدہ وسیلہ کے معنی دیکھ سکتے ہیں۔

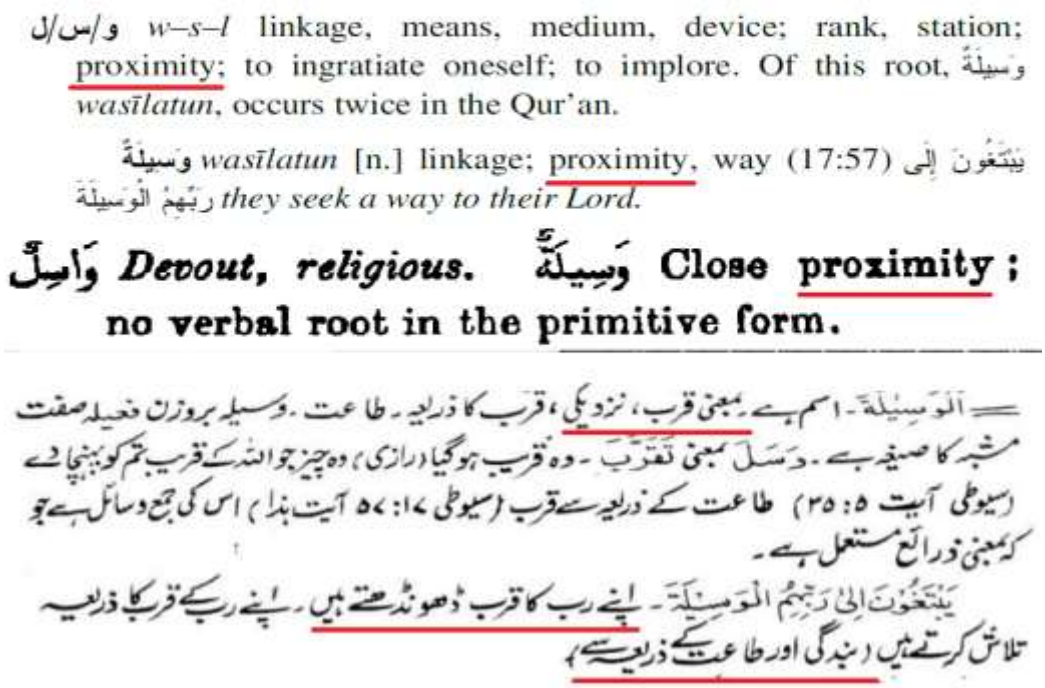

و/س/ل *w–s–l* linkage, means, medium, device; rank, station; proximity; to ingratiate oneself; to implore. Of this root, وَسِيلَةٌ *wasīlatun*, occurs twice in the Qur'an.

وَسِيلَةٌ *wasīlatun* [n.] linkage; proximity, way (17:57) يَبْتَغُونَ إِلَى رَبِّهِمُ الْوَسِيلَةَ *they seek a way to their Lord.*

وَاصِلٌ *Devout, religious.* وَسِيلَةٌ Close proximity; no verbal root in the primitive form.

اَلْوَسِيلَةَ - اسم ہے بمعنی قرب، نزدیکی، قرب کا ذریعہ۔ طاعت۔ وسیلہ بروزن فعیلہ صفت مشبہ کا صیغہ ہے۔ وَسَلَ بمعنی تَقَرَّبَ - وہ قریب ہوگیا (رازی) وہ چیز جو اللہ کے قریب تم کو پہنچا دے (سیوطی آیت ۵: ۳۵) طاعت کے ذریعہ سے قرب (سیوطی ۱۷: ۵۷ آیت ہذا) اس کی جمع وسائل ہے جو کہ بمعنی ذرائع مستعمل ہے۔

يَبْتَغُونَ اِلٰى رَبِّهِمُ الْوَسِيلَةَ - اپنے رب کا قرب ڈھونڈھتے ہیں۔ اپنے رب کے قرب کا ذریعہ تلاش کرتے ہیں (بندگی اور طاعت کے ذریعہ سے)

اس مختصر سی وضاحت کے بعد ان صورتوں کی جانب چلتے ہیں جو قران اور صحیح حدیث میں اس وسیلے کے بارے میں بیان ہوئی ہیں جن کا معانی ہم ذریعہ اور واسطہ لیتے ہیں۔ اور یہ واسطے وسیلے کی وہ صورتیں ہیں جن کو اسلام نے جائز رکھا ہے۔

اللہ تعالیٰ کے اسماء کا وسیلہ قرآن میں ہے

وَلِلَّهِ ٱلْأَسْمَآءُ ٱلْحُسْنَىٰ فَٱدْعُوهُ بِهَا ۖ وَذَرُوا۟ ٱلَّذِينَ يُلْحِدُونَ فِىٓ أَسْمَٰٓئِهِۦ ۚ سَيُجْزَوْنَ مَا كَانُوا۟ يَعْمَلُونَ ﴿180﴾

سورۃالأعراف آیت 180

اور سب سے زیادہ خوبصورت نام تو اللہ ہی کے لئے ہیں پس ان ہی (اعلیٰ) ناموں سے اس کے حضور دعائیں کیا کرو۔اور ایسے لوگوں سے بالکل تعلق نہ رکھو جو اس کے ناموں سے انحراف کرتے ہیں۔وہ جو کچھ بھی کر رہے ہیں عنقریب اس کی سزا پا کر رہیں گے۔

اللہ تعالیٰ سے اس کے اسماء حسنیٰ کے وسیلہ سے دعا کرنا درست ہے جیسا کہ اوپر آیت میں ذکر ہے۔

ایک حدیث میں آتا ہے کہ حضرت ابو بکرؓ نے نبی ﷺ سے دعا کا پوچھا تو آپ ﷺ نے یہ دعا پڑھنے کا کہا۔

اللهم إنى ظلمت نفسى ظلما كثيرا ولا يغفر الذنوب إلا أنت فاغفرلى مغفرة من عندک و ارحمني إنک أنت الغفور الرحيم

ترجمہ:۔اے اللہ! یقیناً میں نے اپنی جان پر بہت ظلم کیا اور تیرے علاوہ کوئی بخشنے والا نہیں۔پس تو اپنی خصوصی بخشش کے ساتھ میرے سب گناہ معاف کر دے اور مجھ پر رحم فرما۔بے شک تو ہی بخشنے والا اور رحم کرنے والا ہے۔

صحیح بخاری:834

اس دعا میں اللہ تعالیٰ کے دو اسماء کو وسیلہ بنایا گیا۔

اللہ کی صفات کے ساتھ وسیلہ کی کئی دعائیں حدیث میں ہیں۔ یہاں پر ایک اور دیکھئے

اللهم بعلمک الغیب وقدر تک علی الخلق أحینی ما علمت الحیاة خبرا لی و توفی إذا علمت الوفاة خیرالی

ترجمہ:۔اے اللہ میں تیرے علم غیب اور مخلوق پر قدرت کے وسیلے سے یہ دعا کرتا ہوں کہ جب تک تیرے علم کے مطابق میرے لیے زندہ رہنا بہتر ہے مجھے حیات رکھا اور جب تیرے علم کے مطابق میرا مرنا بہتر ہو تو مجھے وفات دے دے۔"اس دعا میں اللہ تعالیٰ کی صفات۔ علم اور قدرت کو وسیلہ بنایا گیا ہے۔

سنن النسائی:1306

زندہ اور نیک آدمی سے دعا کروانا۔ جس کی دعا کی قبولیت کی امید ہو۔احادیث میں ہے کہ صحابہ کرامؓ بارش کی دعا آپ ﷺ سے کرواتے۔

صحیح بخاری:847

حضرت عمرؓ کے دور میں جب قحط سالی پیدا ہوئی تو لوگ حضرت عباسؓ کے پاس آئے اور کہا کہ وہ اللہ سے دعا کریں۔اس موقع پر حضرت عباسؓ کے ساتھ کھڑے ہو کر حضرت عمرؓ نے یوں دعا فرمائی۔۔

اللهم إنا کنا نتوسل إلیک بنبینا فتسقینا وإنا نتوسل إلیک بعم نبینا فاسقنا

ترجمہ :۔اے اللہ ! پہلے ہم رسول اللہ ﷺ کے ذریعے (بارش کی دعا کرواتے) تو تو ہمیں بارش عطا کر دیتا تھا اب (رسول اللہ ﷺ ہم میں موجود نہیں) تیرے نبی ﷺ کے چچا کو ہم (دعا کے لیے) ذریعہ بنایا ہے پس تو ہمیں بارش عطا کر دے۔

صحیح بخاری:1010

حضرت عمرؓ کو آپؐ کے چچا عباس کے ذریعہ سے دعا کروانا اور یہ اقرار کرنا کہ ہم پہلے نبیؐ سے دعا کرواتے تھے اور اب ان کے چچا سے کروا رہے ہیں یہ ثابت کرتا ہے کہ صحابہؓ فوت شدہ کو ذریعہ نہیں بناتے تھے۔

یہ ذریعہ اس نیک اور زندہ شخصیت سے محض دعا کروانا ہے۔

کسی کی وفات کے بعد سے یہ سمجھتے ہوئے کہ ان کی دعا ردّ نہیں ہوتی تھی۔ پھر ان کو ذریعہ بنانا اور ان کا واسطہ دینا۔ شرعی طور پر درست نہیں۔ کیونکہ فوت شدہ انسان کو ذریعہ بنانا اور ان کے واسطے سے دعا مانگنا قرآن و حدیث اور صحابہؓ سے ثابت نہیں لہٰذا فوت شدگان کا وسیلہ بنانا حرام ہے اور ناجائز ہے۔

بہت سے لوگ بات کو گھما پھرا کر ان کے واسطے کو اللہ کے قرب کا ذریعہ قرار دیتے ہیں جب کہ اللہ جل شانہ نے ایسے لوگوں کے لئے جو بات کو گھما پھرا کر دوسری طرف لے جاتے ہیں۔ جھوٹے ناشکرے لوگوں میں سے شامل کرتے ہوئے کہہ دیا کہ ایسے لوگ ہدایت یاب نہیں ہو سکتے۔ اور یہ بات پہلے

سے ہی بیان فرمادی کہ خالص دین پر چلو اور اللہ کا قرب اپنی خام خیالی سے اِدھر اُدھر ولی اولیا میں نہ ڈھونڈتے پھرو۔

أَلَا لِلَّهِ ٱلدِّينُ ٱلْخَالِصُ ۚ وَٱلَّذِينَ ٱتَّخَذُوا۟ مِن دُونِهِۦٓ أَوْلِيَآءَ مَا نَعْبُدُهُمْ إِلَّا لِيُقَرِّبُونَآ إِلَى ٱللَّهِ زُلْفَىٰٓ إِنَّ ٱللَّهَ يَحْكُمُ بَيْنَهُمْ فِى مَا هُمْ فِيهِ يَخْتَلِفُونَ ۗ إِنَّ ٱللَّهَ لَا يَهْدِى مَنْ هُوَ كَٰذِبٌ كَفَّارٌ ﴿3﴾

سورۃ الزمر آیت ۳

آگاہ رہو!۔ عبادت خالص اللہ ہی کے لئے (لائق وزیبا) ہے۔ جنہوں نے اس کے علاوہ اور ولی اولیاء بنا رکھے ہیں۔ (وہ کہتے ہیں کہ) ان کی عبادت تو ہم اس لئے کرتے ہیں۔ کہ یہ ہمیں اللہ سے قریب تر کر دیں۔ بلاشبہ! اللہ ایسے جھوٹے ناشکروں کو ہدایت یاب نہیں ہونے دیا کرتا۔ بیشک اللہ ان کے درمیان ان باتوں میں فیصلہ کردے گا جن میں وہ اختلاف کرتے ہیں۔

یہ بھی واضح کر دیا کہ اللہ جل شانہ کا قرب عبادات وریاضت اور سجدوں سے حاصل ہوتا ہے دیکھیں فرمانِ الٰہی۔

كَلَّا لَا تُطِعْهُ وَٱسْجُدْ وَٱقْتَرِب ۩ ﴿19﴾ ع1 (آیتِ سجدہ)

سورۃ العلق آیت ۱۹

https://quranexcel.com

ہر گز نہیں!۔اس (جھوٹے) کی اطاعت بالکل نہ کرنااور سجدہ کرتے رہنااور (اللہ جل شانہ کا) قرب حاصل کرتے رہنا۔

جو لوگ ناشکرے ہیں۔اللہ پر کامل بھروسہ نہیں رکھتے وہ خود تو اللہ جل شانہ سے دور ہوتے ہیں اور یہ بھی چاہتے ہیں کہ کسی نہ کسی طرح یہ مخلص لوگ بھی اپنے رب سے دور ہو جائیں۔

وَٱلَّذِينَ يَدْعُونَ مِن دُونِ ٱللَّهِ لَا يَخْلُقُونَ شَيْـًٔا وَهُمْ يُخْلَقُونَ ﴿20﴾ ط أَمْوَٰتٌ غَيْرُ أَحْيَآءٍ ۖ وَمَا يَشْعُرُونَ أَيَّانَ يُبْعَثُونَ ﴿21﴾ ع2

سورۃ النحل آیت ۲۰۔۲۱

اور جن لوگوں سے یہ اللہ کے علاوہ دعائیں مانگتے ہیں وہ کچھ بھی تو پیدا نہیں کر سکتے بلکہ وہ تو خود پیدا کیے گئے ہیں۔وہ تو مرے ہوئے ہیں زندہ نہیں ہیں اور وہ تو یہ بھی نہیں جانتے کہ کب اٹھائے جائیں گے۔

اس دنیا میں اگر کوئی بہترین تعلق ہو سکتا ہے تو وہ بندے کا اللہ کے ساتھ ہے۔اس سے بڑھ کر کسی تعلق کا درجہ نہیں ہے۔بشرطیکہ خالص اس کے بندے اور اللہ کے درمیان ہی رہے۔کوئی دوسرا بیچ میں نہ آئے۔اور اللہ سے دعائیں اس تعلق کو مزید مضبوط بناتی ہیں۔ہم اس تعلق کو اس وقت داغ دار کر دیتے ہیں جب وسیلے کے طور پر اس کی مخلوق میں سے کسی کو بھی بیچ میں لے آتے ہیں۔جب

کہ درج ذیل آیات میں اللہ کے ساتھ بھی کسی اور کو پکارنے سے منع کر دیا گیا ہے اور وسیلے کے لیے اللہ کے ساتھ ہی اس کی مخلوق میں سے کسی کو شامل کیا جاتا ہے۔ جو سراسر ان آیات کی خلاف ورزی ہے۔ ذہن نشین رہے کہ بلاشبہ نبی ﷺ کا مقام و مرتبہ بہت بلند ہے مگر ان کو بھی اللہ کی مخلوق میں سے نہیں نکالا جا سکتا۔ وہ اللہ کی مخلوق میں سے اشرف و اعلیٰ ہیں۔ ان کو وسیلے کے طور پر دعاؤں میں شامل کرنا اللہ کے ساتھ پکارنے میں ہی آئے گا۔ دیکھئے آیات

وَمَن يَدْعُ مَعَ ٱللَّهِ إِلَٰهًا ءَاخَرَ لَا بُرْهَٰنَ لَهُۥ بِهِۦ فَإِنَّمَا حِسَابُهُۥ عِندَ رَبِّهِۦٓ ۚ إِنَّهُۥ لَا يُفْلِحُ ٱلْكَٰفِرُونَ ﴿117﴾

سورۃ المؤمنون آیت 117

اور جو اللہ کے ساتھ کسی بھی اور عبادت کیے جانے والے (معبود) کو پکارتا ہے جس کی اس کے پاس کوئی بھی دلیل و سند نہیں۔ تو البتہ اس کا حساب صرف اس کے رب کے پاس ہے۔ بیشک کافر و ناشکرے لوگ نجات نہیں پائیں گے۔

وَٱلَّذِينَ لَا يَدْعُونَ مَعَ ٱللَّهِ إِلَٰهًا ءَاخَرَ وَلَا يَقْتُلُونَ ٱلنَّفْسَ ٱلَّتِى حَرَّمَ ٱللَّهُ إِلَّا بِٱلْحَقِّ وَلَا يَزْنُونَ ۚ وَمَن يَفْعَلْ ذَٰلِكَ يَلْقَ أَثَامًا ﴿68﴾ لا

سورۃ الفرقان آیت 68

اور جو اللہ کے ساتھ کسی بھی اور عبادت کیے جانے والے (معبود) سے دعائیں نہیں مانگتے اور جس جان کو مار ڈالنا اللہ نے حرام کر دیا ہے اس کو بغیر کسی شرعی حق کے قتل نہیں کرتے۔ اور زنا نہیں کرتے اور جس کسی نے بھی یہ کام کیا وہ گناہ کی دلدل میں جا پڑا۔

فَلَا تَدْعُ مَعَ ٱللَّهِ إِلَٰهًا ءَاخَرَ فَتَكُونَ مِنَ ٱلْمُعَذَّبِينَ ﴿213﴾ ج

سورۃ الشعراء آیت 213

پس اللہ کے ساتھ کسی بھی دوسرے عبادت کیے جانے والے (معبود) کو مت پکارنا ورنہ تم بھی عذاب پانے والوں میں ہو جاؤ گے۔

وَلَا تَدْعُ مَعَ ٱللَّهِ إِلَٰهًا ءَاخَرَ ۘ لَآ إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ ۚ كُلُّ شَىْءٍ هَالِكٌ إِلَّا وَجْهَهُۥ ۚ لَهُ ٱلْحُكْمُ وَإِلَيْهِ تُرْجَعُونَ ﴿88﴾ ع9

سورۃ القصص آیت 88

اور تم اللہ کے ساتھ کسی بھی اور عبادت کیے جانے والے (معبود) کو نہ پکارنا۔ اس کے علاوہ کوئی بھی عبادت کا مستحق نہیں ہے۔ اس (اللہ جل شانہ) کے علاوہ ہر چیز ہلاک ہونے والی ہے۔ اسی کی حکومت و فرمانروائی ہے اور اسی کی طرف تم سب لوٹائے جاؤ گے۔

وَأَنَّ ٱلْمَسَٰجِدَ لِلَّهِ فَلَا تَدْعُواْ مَعَ ٱللَّهِ أَحَدًا ﴿18﴾

سورۃالجن آیت 18

اور بلاشبہ مسجدیں صرف اللہ کے لئے خاص ہیں پس تم واحد ویکتا اکیلے اللہ کے ساتھ کسی کو بھی نہ پکارو۔

قرآن میں اللہ رب العزت کی طرف سے درج ذیل آیت میں یہ سوال کیا گیا ہے۔ کہ کیا اللہ اپنے بندے کے لیے کافی نہیں ہے؟۔اس کے جواب کے بارے خود سوچو اور غور کرو۔اس کے صرف دو ہی احتمالات بنتے ہیں زیادہ نہیں۔وہ دو جواب ہیں۔ہے یا نہیں۔اگر جواب ہے میں ہے۔تو پھر کسی اور کی ضرورت نہیں رہ جاتی ہے؟۔اور اگر کوئی سوچتا ہے کہ جواب نہیں میں ہے تو پھر معاذ اللہ۔اللہ کا کافی ہونا بالکل بے معنی ہو کر رہ جاتا ہے۔

أَلَيْسَ ٱللَّهُ بِكَافٍ عَبْدَهُۥ ۖ وَيُخَوِّفُونَكَ بِٱلَّذِينَ مِن دُونِهِۦ ۚ وَمَن يُضْلِلِ ٱللَّهُ فَمَا لَهُۥ مِنْ هَادٍ ﴿36﴾

سورۃالزمر آیت 36

کیا اللہ اپنے بندے کے لئے کافی نہیں ہے؟۔اور یہ لوگ تم کو اس (اللہ) کے علاوہ دوسروں سے ڈراتے ہیں۔اور جس کو اللہ گمراہ ہونے کے لئے چھوڑ دے اس کو کوئی ہدایت دینے والا نہیں ہے۔

کوئی ان واسطے کے قائلوں سے پوچھے

- کہ جب یہ ابھی ماں کے پیٹ میں ہی تھے تو نشوونما کے لئے کونسا دعائی واسطہ دیا تھا۔
- جب یہ دودھ پیتے بچے تھے تو کس دعائی واسطے نے ان کو دودھ پینا سکھادیا تھا۔
- جب تک یہ سن بلوغت کو نہیں پہنچے تھے تو کیسے بغیر کسی دعائی واسطے کے سارا کچھ ملتا رہا۔

یعنی جب تک ان کے ہوش و حواس اپنے قابو میں نہ تھے تو اللہ ہی بغیر کسی دعائی واسطے کے سب کچھ پورا کرتا رہا جیسے ہی ہوش سنبھال لیا اور سمجھ بوجھ مل گئی تو بجائے اس کے کہ اللہ کا شکر ادا کرتے رہتے۔اور اسی کی تعریف واذکار سے زبان معطر رکھتے۔اس کی مخالفت پر زور مارنے لگے۔دیکھئے شکر پر رغبت دلانے والی آیت اور پھر رب کی مخالفت میں بڑا زور مارنے والی آیت

وَلَقَدْ ءَاتَيْنَا لُقْمَٰنَ ٱلْحِكْمَةَ أَنِ ٱشْكُرْ لِلَّهِ ۚ وَمَن يَشْكُرْ فَإِنَّمَا يَشْكُرُ لِنَفْسِهِۦ ۖ وَمَن كَفَرَ فَإِنَّ ٱللَّهَ غَنِىٌّ حَمِيدٌ ﴿12﴾

سورۃ لقمان آیت 12

اور البتہ یقیناً ہم نے لقمان کو حکمت (ودانائی) عطا کی (اور کہا) کہ اللہ کا شکر ادا کرو۔ اور جو بھی شکر ادا کرتا ہے وہ البتہ صرف اپنے ہی فائدے کے لئے شکر ادا کرتا ہے۔ اور جو ناشکری و کفرانِ نعمت کرتا ہے تو (جان لے کہ) بلاشبہ اللہ بھی بے پروا ہے حقیقی تعریف کا حقدار ہے۔

وَيَعْبُدُونَ مِن دُونِ ٱللَّهِ مَا لَا يَنفَعُهُمْ وَلَا يَضُرُّهُمْ ۗ وَكَانَ ٱلْكَافِرُ عَلَىٰ رَبِّهِۦ ظَهِيرًا ﴿55﴾

سورۃ الفرقان آیت ۵۵

اور یہ لوگ اللہ کو چھوڑ کر ایسے ایسوں کی عبادت کرتے ہیں جو نہ تو ان کو کوئی فائدہ پہنچا سکیں اور نہ ہی نقصان۔ اور کافر و ناشکرا تو اپنے رب کی مخالفت میں بڑا زور مارتا ہے۔

چاہیئے تو یہ تھا کہ اس کے قرآن سے اور عبادات و ریاضت سے اللہ جل شانہ کے نزدیک ہونے کی کوشش کرتے۔ انہوں نے اللہ جل جلالہ کے لئے دعا میں واسطہ ضروری بنالیا۔ جو ان کی اپنی اختراع ہے۔ اس پر قرآن کے مقابل کوئی بھی معتبر دلیل نہیں ہو سکتی۔

جبکہ پورے قرآن میں

۔پوری نماز میں۔

کوئی دعا ایسی نہیں جو کسی وسیلے واسطے سے مانگی گئی ہو

ماں کی محدود محبت کو سامنے رکھ کر ہی اندازہ لگالو کہ۔

کیا کبھی کسی نے!۔اپنی ماں سے مانگتے ہوئے بھی کوئی وسیلہ استعمال کیا ہے؟۔یقیناً نہیں۔

یقین نہیں تو کبھی ماں سے اس طرح مانگ کر دیکھو۔ایسا کرنے پر مان پیار نہیں کرے گی بلکہ اس عمل پر تھپڑ پڑنے کا امکان زیادہ ہے۔

تو اللہ جل شانہ پر واسطہ کیوں۔؟۔وہ تو ستر ماؤں سے بھی کہیں زیادہ محبت کرنے والا ہے۔

اور اللہ جل شانہ تو ہر شے کے ظاہر اور باطن کے بارے بخوبی جانتے ہیں تو سوچو! کیا تمہارے دل کی بات اللہ تعالیٰ پر چھپی رہ جائے گی؟۔

وَهُوَ ٱللَّهُ فِى ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَفِى ٱلْأَرْضِ ۖ يَعْلَمُ سِرَّكُمْ وَجَهْرَكُمْ وَيَعْلَمُ مَا تَكْسِبُونَ ﴿3﴾

سورۃ الانعام آیت ۳

اور وہی (ایک) اللہ آسمانوں میں بھی اور زمین میں بھی ہے۔اس کو تمہارا ظاہر اور تمہارا باطن سب کچھ معلوم ہے اور جو کچھ تم کرتے ہو وہ سب کچھ خوب جانتا ہے۔

وَرَبُّكَ يَعْلَمُ مَا تُكِنُّ صُدُورُهُمْ وَمَا يُعْلِنُونَ﴿69﴾

سورۃ القصص آیت 69

اور تمہارا رب اچھی طرح جانتا ہے کہ جو ان کے سینے چھپائے ہوئے ہوتے ہیں اور جو کچھ بھی وہ ظاہر کرتے ہیں۔

إِن تُبْدُواْ شَيْـًٔا أَوْ تُخْفُوهُ فَإِنَّ ٱللَّهَ كَانَ بِكُلِّ شَىْءٍ عَلِيمًا﴿54﴾

سورۃ الأحزاب آیت 54

اگر تم کسی چیز کو ظاہر کرو یا اسے چھپاؤ اللہ تو البتہ بہر حال ہر چیز کو خوب جاننے والا ہے۔

فَلَا يَحْزُنكَ قَوْلُهُمْ ۘ إِنَّا نَعْلَمُ مَا يُسِرُّونَ وَمَا يُعْلِنُونَ﴿76﴾

سورۃ یس آیت 76

پس ان کی باتیں کہیں تمہیں رنجیدہ نہ کردیں۔ یقیناً ہمیں سب کچھ معلوم ہے جو یہ چھپاتے اور جو ظاہر کرتے ہیں۔

اردو کا وسیلہ تو اس جگہ چاہیئے ہوتا ہے جو کم علم ہو یا جانتا نہ ہو۔ کیا اللہ جل شانہ سے ہماری کوئی چیز چھپی ہوئی ہے کہ وسیلے واسطے کی ضرورت پڑے؟۔ ایسا عظیم الشان اللہ جو دلوں کے خفیہ بھید تک جانتا ہو۔ وہاں واسطے وسیلے کے کیا معنی؟۔

کچھ ضعیف۔ نا معتبر اقوال سے اس عظیم الشان اللہ پر خود سے ہی کوئی گمان کر لینا تو سراسر ناشکری ہے اور اس عظیم الشان اور حد درجے مہربان اللہ پر بد گمانی ہے۔ اور جو اللہ جل جلالہ کے بارے میں برا گمان رکھتے ہیں۔ یہ بھی دیکھ لیں کہ ان پر سخت عذاب کی وعید بھی موجود ہے۔ یوں تو ہر طرح کی بدگمانی سے بچنا چاہیے۔ مگر خاص طور پر اللہ جل جلالہ پہ بد گمانی سے۔ کیونکہ یہ جو ارشاد ہے۔ بند آنکھیں بھی کھول دینے والا ہے۔

وَيُعَذِّبَ ٱلْمُنَٰفِقِينَ وَٱلْمُنَٰفِقَٰتِ وَٱلْمُشْرِكِينَ وَٱلْمُشْرِكَٰتِ ٱلظَّآنِّينَ بِٱللَّهِ ظَنَّ ٱلسَّوْءِ ۚ عَلَيْهِمْ دَآئِرَةُ ٱلسَّوْءِ ۖ وَغَضِبَ ٱللَّهُ عَلَيْهِمْ وَلَعَنَهُمْ وَأَعَدَّ لَهُمْ جَهَنَّمَ ۖ وَسَآءَتْ مَصِيرًا ﴿6﴾

سورۃ الفتح آیت ٦

اور (اس لئے بھی کہ) منافق مَردوں اور منافق عورتوں مشرک مَردوں اور مشرک عورتوں کو عذاب دے جو اللہ کے بارے میں برے برے گمان رکھتے ہیں۔ ان پر ہی برائی کی گردش ہو۔ اللہ ان پر غضبناک ہوا اور ان پر لعنت کر دی ہے اور ان کے لئے جہنم تیار کر رکھی ہے اور وہ بہت ہی بری جگہ ہے۔

نیز علمائے کرام نے ایسے بد گمان شخص کے کافر ہونے پر اجماع نقل کیا ہے جو اپنے اور اللہ کے درمیان واسطے اور وسیلے قائم کرکے انہیں اپنی دعاؤں میں پکارتا ہے۔ ان سے اپنی ضروریات مانگتا ہے۔ چنانچہ علمائے کرام نے خالق کے اس حکم سے کسی بھی مردہ مخلوق کو استثناء قرار نہیں دیا۔ چاہے نبی ﷺ کو ہی بطور واسطہ مان کر ان سے مانگا جائے یا کسی اور سے مانگا جائے۔

شیخ الاسلام ابن تیمیہؒ کہتے ہیں۔ جو شخص بھی فرشتوں اور انبیائے کرام کو اپنے لیے واسطہ بنا کر ان سے ہی دعا مانگتا ہے اور ان پر ہی توکل کرتا ہے۔ انہی سے مشکل کشائی اور حاجت روائی کا مطالبہ کرتا ہے ۔ مثلاً ان سے بخشش طلب کرے یا ہدایت مانگے۔ مصیبتیں ٹالنے کی استدعا کرے۔ فاقہ کشی کے خاتمے کا مطالبہ کرے تو وہ تمام مسلمانوں کے مطابق کافر ہے۔

مجموع الفتاوی" (1/124)

مذکور بالا اجماع کو متعدد اہل علم نے اپنی کتابوں میں تسلیم کرتے ہوئے نقل کیا ہے۔ مثال کے طور پر درج ذیل کتب دیکھ سکتے ہیں۔ ان کے علاوہ اور بھی کئی جگہ مذکور ہے۔

الفروع" از ابن مفلح 165/6۔

"الإنصاف" 327/10۔

"کشاف القناع" 169/6۔

اور "مطالب اولی النہی" 279/6

بلکہ کشاف القناع میں اس اجماع کو مرتد کے حکم کے باب میں ذکر کرنے کے بعد یہ بھی کہا گیا ہے کہ کیونکہ یہ عمل بت پرستوں کے عمل جیسا ہے۔

أَلَا لِلَّهِ ٱلدِّينُ ٱلْخَالِصُ ۚ وَٱلَّذِينَ ٱتَّخَذُوا۟ مِن دُونِهِۦٓ أَوْلِيَآءَ مَا نَعْبُدُهُمْ إِلَّا لِيُقَرِّبُونَآ إِلَى ٱللَّهِ زُلْفَىٰٓ إِنَّ ٱللَّهَ يَحْكُمُ بَيْنَهُمْ فِى مَا هُمْ فِيهِ يَخْتَلِفُونَ ۗ إِنَّ ٱللَّهَ لَا يَهْدِى مَنْ هُوَ كَٰذِبٌ كَفَّارٌ ﴿3﴾

سورۃ الزمر آیت 3

آگاہ رہو!۔ عبادت خالص اللہ ہی کے لئے (لائق وزیبا) ہے۔ جنہوں نے اس کے علاوہ اور ولی اولیاء بنا رکھے ہیں (وہ کہتے ہیں کہ) ان کی عبادت تو ہم اس لئے کرتے ہیں کہ یہ ہمیں اللہ سے قریب تر کر دیں ۔البتہ اللہ ایسے جھوٹے ناشکروں کو ہدایت یاب نہیں ہونے دیا کرتا۔ بیشک اللہ ان کے درمیان ان باتوں میں فیصلہ کر دے گا جن میں وہ اختلاف کرتے ہیں۔

ہم ان کی عبادت صرف اس لیے کرتے ہیں کہ وہ ہمیں اللہ کے قریب کر دیتے ہیں۔

کشاف القناع" 169/6

مطلب یہ کہ ہم گناہگار ہیں اور یہ اللہ کے پیارے ہیں۔اس لیے ان کو ساتھ میں شامل کرتے ہیں کہ یہ ہمیں اللہ سے قریب تر کر دیتے ہیں۔آج بھی شیطان یہی جھانسہ دیتا ہے۔اور بہت سارے لوگ اس کے فریب کا شکار ہو کر اس شرک کا مرتکب ہو جاتے ہیں۔

اللہ کی ناقدری پھر بد گمانی دراصل آغاز ہے پھر بڑھتے بڑھتے یہی توہین بن جاتی ہے۔

اللہ تعالی کے ساتھ بد گمانی کے اسی قسم کے اور بھی بہت سے مظاہر ہمارے درمیان موجود ہیں۔ہر صاحب بصیرت تھوڑی سی توجہ سے یہ اندازہ لگا یا جاسکتا ہے کہ لوگ کس قدر اپنے خالق ومالک حقیقی کے بارے بد ظنی کے شکار ہیں لہٰذا ضرورت ہے کہ لوگوں کو ان سے متنبہ کیا جائے اور اس وصیت نبوی پر عمل کیا جائے جو آپ نے اپنی وفات سے صرف تین دن قبل کی تھی کہ: تم میں سے کسی شخص کو موت نہ آئے مگر اس حال میں کہ وہ اللہ عزوجل کے ساتھ اچھا گمان رکھتا ہو۔[صحیح مسلم بروایت جابر] یہاں سے بھی اس کی اہمیت کا اندازہ لگا یا جاسکتا ہے۔

بد گمانی سے بہت ساری باتیں خود سے پیدا ہو جاتی ہیں اور اللہ شانہ پر جھوٹ۔افترا پردازی اور بہتان کا سا گمان بھی آنے میں دیر نہیں لگتی ہے۔اور انسان کو پتہ بھی نہیں چلتا کہ وہ اللہ جل شانہ پر ایسے الفاظ

منہ سے بول رہا ہے۔جو اللہ کی ناراضی اور غصے کا باعث ہو جاتے ہیں۔اللہ جل شانہ پر کہی ہوئی ہر وہ بات جو بغیر کسی ایسی معتبر دلیل کے کہی جاتی ہو جو

نہ قرآن میں نہ نبی ﷺ کے فرمان میں اور نہ صحابہ کے عمل میں

وہ لازمی کسی نہ کسی کی گھڑی ہوئی ہوتی ہے اور لوگ اسے بغیر سوچے سمجھے آگے سے آگے پھیلاتے چلے جاتے ہیں۔آپ اگر تھوڑا غور کریں گے تو بہت سے ایسے جملے مل جائیں گے جن سے صاف جھلکتا ہوگا کہ اللہ جل شانہ کے لئے ایسا جملہ کہنا موزوں نہیں ہے۔یوں تو کافی سارے جملے بولے جاتے ہیں مثال کے طور پر ان چند باتوں کو ہی لیجیئے۔ان پر قرآن اور معتبر احادیث میں کوئی بھی استدلال نہیں ہے لیکن آئے دن لوگ ان کے مطابق یا ان سے ملتے جلتے الفاظ میں کچھ نہ کچھ کہہ رہے ہوتے ہیں۔

- اللہ نے میرے ساتھ ناانصافی کر دی۔کسی نقصان کی صورت میں ایسا کہہ دینا۔
- اللہ نے میرے لئے یہ کیا مصیبت بنا دی؟۔
- اللہ کی مخلوقات میں سے کسی مخلوق کو بھی غیر اہم اور فضول کہنا۔
- اللہ کو اپنی ہی مخلوق کے ساتھ محبت میں سرشار یا گرفتار سمجھ لینا۔
- اللہ کی قدرت اور اس کی شان کو کسی طرح بھی کم سمجھ لینا۔(ناقدری کرنا)
- اللہ کو کسی بات میں بھی مخلوق کا مجبور یا پابند سمجھ لینا۔

- اللہ کے نبیوں یا ولیوں کو بااختیار سمجھ لینا۔ کہ اللہ پر ان کا زور چلتا ہے۔
- اللہ دنیا ہی پیدا نہ کرتا اگر فلاں دنیا میں نہ ہوتا
- اللہ کے انسان کو دنیا میں بھیجے جانے والے مقصد پر اٹکل پچو لگاتے رہنا۔
- اللہ کے بارے یوں سمجھنا کہ متقلب المزاج (یعنی موڈی) ہے۔
- اللہ کبھی چھوٹے عمل پر زیادہ اور بڑے عمل پر کم اجر دیتا ہے۔

ذرا اس دعا پر بھی غور کریں۔ کہ کیا ہم اس پر پورے اترتے ہیں!

کیا اس میں کسی واسطے کا ذکر ہے؟۔ قرآن کریم کی ساری دعائیں مزید برآں اور بھی مسنّد دعائیں جو نبی ﷺ سے ثابت ہیں وہ دیکھی جا سکتی ہیں۔ جن کے پیشِ نظر اللہ جل شانہ کی قدر کو پہچانیں ۔درج ذیل دعا کے مطابق سب نمازی روزانہ اس معاہدے کی تجدید کرتے ہیں مگر ہر دوسرے دن اکثریت کا عمل اس کے خلاف ہو جاتا ہے!۔

دعائے قنوت اللہ جل شانہ سے ایک وعدہ ہے۔ جس کی ہر روز رات کو تجدید کی جاتی ہے

نماز عشاء کے وتروں کی آخری رکعت میں کیا جانے والا ایک معاہدہ ہے۔ جو کہ کچھ ایسے ہے۔

اَللّٰهُمَّ إِنَّا نَسْتَعِيْنُكَ	اے اللہ! ہم صرف تجھ سے مدد مانگتے ہیں
وَنَسْتَغْفِرُكَ	اور تجھ سے ہی مغفرت طلب کرتے ہیں

وَنُؤْمِنُ بِکَ	اور تجھ پر ایمان لاتے ہیں
وَنَتَوَکَّلُ عَلَیْکَ	اور تجھ پر توکل و بھروسہ کرتے ہیں
وَنُثْنِیْ عَلَیْکَ الْخَیْرَ	اور ہم تیری اچھی تعریف کرتے ہیں
وَنَشْکُرُکَ	اور تیرا شکر ادا کرتے ہیں
وَلَا نَکْفُرُکَ	اور تیری ناشکری و کفر نہیں کرتے
وَنَخْلَعُ	اور اُس سے علیحدگی اختیار کر لیتے ہیں
وَنَتْرُکُ مَنْ یَفْجُرُکَ	اور اسے چھوڑ دیتے ہیں جو تیری نافرمانی کرے
اَللّٰھُمَّ اِیَاکَ نَعْبُدُ	اے اللہ ! ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں
وَنَسْجُدُ	اور تجھے ہی سجدہ کرتے ہیں
وَلَکَ نُصَلِّیْ	اور تیرے لیے ہی نماز پڑھتے ہیں
وَاِلَیْکَ نَسْعٰی	اور تیری ہی طرف دوڑ کر آتے ہیں
وَنَحْفِدُ	اور تیری خدمت میں حاضری دیتے ہیں
وَنَرْجُوْا رَحْمَتَکَ	اور ہم تیری رحمت کے امید وار ہیں
وَنَخْشٰی عَذَابَکَ	اور تیرے عذاب سے ڈرتے ہیں

اِنَّ عَذَابَکَ	بے شک تیرا عذاب
بِالْکُفَّارِ مُلْحِقٌ	کافروں کو ہی پہنچنے والا ہے

اور اگلے دن صبح سب کچھ بھلا کر اس معاہدے کی خلاف ورزی شروع کر دی جاتی ہے

اگر واقعتاً نجات کے خواہش مند ہو تو اللہ سبحانہ و تعالیٰ کی قدر پہچانو !

اللہ جل شانہ کی قدر پہچاننے والوں کے لیے قرآن کی درج ذیل خوش خبری بھی ہے۔

إِنَّ ٱلَّذِينَ قَالُواْ رَبُّنَا ٱللَّهُ ثُمَّ ٱسْتَقَٰمُواْ فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ ﴿13﴾ ج

أُوْلَٰٓئِكَ أَصْحَٰبُ ٱلْجَنَّةِ خَٰلِدِينَ فِيهَا جَزَآءًۢ بِمَا كَانُواْ يَعْمَلُونَ ﴿14﴾

سورۃ الأحقاف آیت 13

بیشک جن لوگوں نے کہا کہ ہمارا رب اللہ ہے پھر وہ اس پر جمے رہے پس نہ تو انہیں کوئی خوف ہو گا اور نہ ہی وہ غمگین ہوں گے۔ یہی لوگ اہل جنت ہیں جس میں وہ ہمیشہ ہمیش رہیں گے یہ بدلہ ہے ان کے اعمال کا جو وہ (دنیا میں) کیا کرتے تھے۔

اللہ جل شانہ پر جھوٹ :

اسی لئے اللہ جل شانہ نے خاص طور پر بہت ساری آیات میں سمجھایا ہے کہ اللہ پر جھوٹ بولنے اور بہتان طرازی سے ممکنہ حد تک بچ جاؤ۔ قرآن کریم کہ وہ آیات پیشِ خدمت ہیں۔

وَيَسْـَٔلُونَكَ عَنِ ٱلرُّوحِ ۖ قُلِ ٱلرُّوحُ مِنْ أَمْرِ رَبِّى وَمَآ أُوتِيتُم مِّنَ ٱلْعِلْمِ إِلَّا قَلِيلًا ﴿85﴾

سورۃ البقرۃ آیت 80

اور تم سے روح کے بارے میں پوچھتے ہیں کہہ دو کہ روح تو میرے رب کا امر (اور شانِ ربانی) ہے اور (درحقیقت) تم لوگوں کو بہت ہی کم علم دیا گیا ہے۔

اللہ جل شانہ نے انسان کو بہت ہی کم علم دیا ہے۔ اور اس پر حضرتِ انسان کی یہ مجال کہ بغیر کسی معتبر دلیل کے اللہ جل جلالہ پر ایسی ایسی باتیں کہہ دیتا ہے جن کا کوئی سر پیر نہیں ہوتا۔ ہمارے معاشرے میں اللہ کے بارے بہت سی غلط باتیں گردش میں ہوتی ہیں۔ ہم اگر ان پر غلط باتوں پر خاموش رہیں گے تو برابر کے مجرم ہوں گے۔ کیا کبھی غور کیا ہے کہ جو باتیں کہی جاتی ہیں ان کی دلیل کہاں ہے۔ کسی بزرگ کا قول یا کوئی ضعیف حدیث اس پر دلیل نہیں ہو سکتی۔ اللہ جل شانہ کے بارے کوئی بات منہ سے نکالنے سے پہلے ہزار بار سوچو کہ کیا اسپر کوئی دلیل ہے نہیں تو منہ بند ہی رکھو کہ مبادا کوئی ایسی بات کہہ دو کہ ہمیشہ کے لئے پچھتاوا بن جائے۔ خصوصاً اللہ کے بارے اگر آپ کوئی کچھ کہتا ہے تو

اس سے دلیل ضرور مانگو نہیں تو منہ بند رکھنے کا کہہ دو۔ اللہ رب العزّت ہر مسلمان کو اس گناہِ عظیم سے بچا کے رکھے۔ آمین۔ ثمہ آمین!۔

اللہ جل شانہ نے قرآن کریم میں بہت بار اس بڑے گناہ سے بچ جانے کی تاکید کی ہے۔ ذیل میں اس گناہ کی شدت کو دیکھتے ہوئے کافی آیات درج کر دی ہیں لیکن ابھی اور بھی تھیں جو طوالت سے گریز کرنے کے لئے درج نہیں کیں۔

وَقَالُواْ لَن تَمَسَّنَا ٱلنَّارُ إِلَّآ أَيَّامًا مَّعْدُودَةً ۚ قُلْ أَتَّخَذْتُمْ عِندَ ٱللَّهِ عَهْدًا فَلَن يُخْلِفَ ٱللَّهُ عَهْدَهُۥٓ ۖ أَمْ تَقُولُونَ عَلَى ٱللَّهِ مَا لَا تَعْلَمُونَ ﴿80﴾

سورۃ البقرۃ آیت 80

اور کہتے ہیں کہ گنتی کے چند روز کے علاوہ آگ ہمیں ہر گز نہیں چھو پائے گی۔ پوچھو کہ کیا تم نے اللہ سے کوئی عہد لے رکھا ہے جو اللہ اپنے عہد کے خلاف ہر گز نہیں کرے گا؟۔ یا تم اللہ پر ایسی باتیں کہہ دیتے ہو جن کا تمہیں کوئی علم نہیں ہے۔

يَٰٓأَيُّهَا ٱلنَّاسُ كُلُواْ مِمَّا فِى ٱلْأَرْضِ حَلَٰلًا طَيِّبًا وَلَا تَتَّبِعُواْ خُطُوَٰتِ ٱلشَّيْطَٰنِ ۚ إِنَّهُۥ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِينٌ ﴿168﴾ إِنَّمَا يَأْمُرُكُم بِٱلسُّوٓءِ وَٱلْفَحْشَآءِ وَأَن تَقُولُواْ عَلَى ٱللَّهِ مَا لَا تَعْلَمُونَ ﴿169﴾

سورۃ البقرۃ آیت ۱۶۸۔۱۶۹

اے بنی نوع انسان !۔زمین میں جو بھی حلال اور پاکیزہ چیزیں ہیں وہ کھاؤ اور شیطان کے نقش قدم پر نہ چلو۔ بلاشبہ وہ تمہارا کھلا (جدّی) دشمن ہے۔ بلاشبہ وہ تو صرف تمہیں برائی اور بے حیائی بدکاری کا حکم دیتا ہے اور (یہ بھی) کہ تم اللہ پر ایسی (جھوٹی) باتیں کہو جن کا تمہیں کچھ بھی علم نہیں۔

وَإِنَّ مِنْهُمْ لَفَرِيقًا يَلْوُۥنَ أَلْسِنَتَهُم بِٱلْكِتَٰبِ لِتَحْسَبُوهُ مِنَ ٱلْكِتَٰبِ وَمَا هُوَ مِنَ ٱلْكِتَٰبِ وَيَقُولُونَ هُوَ مِنْ عِندِ ٱللَّهِ وَمَا هُوَ مِنْ عِندِ ٱللَّهِ وَيَقُولُونَ عَلَى ٱللَّهِ ٱلْكَذِبَ وَهُمْ يَعْلَمُونَ ﴿78﴾

سورۃ آل عمران آیت 78

اور بیشک ان میں ایسا فریق ہے کہ کتاب کو زبان مروڑ مروڑ کر پڑھتے ہیں۔تاکہ تم سمجھو کہ کتاب میں سے ہے جو وہ پڑھتے ہیں جبکہ وہ کتاب میں سے نہیں ہوتا۔اور وہ کہتے ہیں کہ اللہ کی طرف سے ہے حالانکہ وہ اللہ کی طرف سے نہیں ہوتا۔اور وہ اللہ پر سراسر جھوٹ بولتے ہیں اور (اس بات کو) جانتے بھی ہیں۔

كُلُّ ٱلطَّعَامِ كَانَ حِلًّا لِّبَنِىٓ إِسْرَٰٓءِيلَ إِلَّا مَا حَرَّمَ إِسْرَٰٓءِيلُ عَلَىٰ نَفْسِهِۦ مِن قَبْلِ أَن تُنَزَّلَ ٱلتَّوْرَىٰةُ ۗ قُلْ فَأْتُوا۟ بِٱلتَّوْرَىٰةِ فَٱتْلُوهَآ إِن كُنتُمْ صَٰدِقِينَ ﴿93﴾ فَمَنِ ٱفْتَرَىٰ عَلَى ٱللَّهِ ٱلْكَذِبَ مِنۢ بَعْدِ ذَٰلِكَ فَأُو۟لَٰٓئِكَ هُمُ ٱلظَّٰلِمُونَ ﴿94﴾ص

سورۃ آل عمران آیت ۹۳۔۹۴

اولادِ اسرائیل کے لئے کھانے کی تمام چیزیں حلال تھیں مگر اسرائیل نے تورات کے نزول سے پہلے خود ہی جو اپنے اوپر حرام کر لی تھیں۔ کہہ دو کہ تورات لاؤ اور اسے پڑھ کے دیکھ لو اگر تم سچے ہو۔ پھر اس کے بعد بھی جو اللہ پر جھوٹ گھڑے تو ایسے ہی لوگ ظالم ہیں۔

إِنَّ ٱللَّهَ لَا يَغْفِرُ أَن يُشْرَكَ بِهِۦ وَيَغْفِرُ مَا دُونَ ذَٰلِكَ لِمَن يَشَآءُ ۚ وَمَن يُشْرِكْ بِٱللَّهِ فَقَدِ ٱفْتَرَىٰٓ إِثْمًا عَظِيمًا ﴿48﴾ أَلَمْ تَرَ إِلَى ٱلَّذِينَ يُزَكُّونَ أَنفُسَهُم ۚ بَلِ ٱللَّهُ يُزَكِّى مَن يَشَآءُ وَلَا يُظْلَمُونَ فَتِيلًا ﴿49﴾ ٱنظُرْ كَيْفَ يَفْتَرُونَ عَلَى ٱللَّهِ ٱلْكَذِبَ ۖ وَكَفَىٰ بِهِۦٓ إِثْمًا مُّبِينًا ﴿50﴾ع7

سورۃ النساء آیت ۴۸ تا ۵۰

بلاشک و شبہ اللہ اس گناہ کو معاف نہیں کرے گا کہ کسی کو اس کا شریک بنا دیا جائے۔ اور اس کے علاوہ جس کے لئے چاہے وہ بخش دیتا ہے۔ اور جس نے اللہ کے ساتھ شریک بنا لیا تو یقینی طور پر اس نے بہت

بڑے گناہ کی بات گھڑلی۔ کیا تم نے ان لوگوں کو نہیں دیکھا؟۔ جو اپنے آپ کو بہت پاکیزہ گردانتے ہیں (نہیں) بلکہ اللہ ہی جسے چاہتا ہے پاک کر دیتا ہے اور وہ کسی پر سوت کے چھوٹے سے دھاگے برابر بھی ظلم نہیں کرتا۔ دیکھ لو!۔ یہ لوگ اللہ پر کیسے کیسے جھوٹ گھڑ لیتے ہیں۔ ان کے لئے یہ ایک ہی (گھناؤنا اور) کھلم کھلا گناہ کافی ہے۔

وَتَرَىٰ كَثِيرًا مِّنْهُمْ يُسَٰرِعُونَ فِى ٱلْإِثْمِ وَٱلْعُدْوَٰنِ وَأَكْلِهِمُ ٱلسُّحْتَ ۚ لَبِئْسَ مَا كَانُوا۟ يَعْمَلُونَ ﴿62﴾ لَوْلَا يَنْهَىٰهُمُ ٱلرَّبَّٰنِيُّونَ وَٱلْأَحْبَارُ عَن قَوْلِهِمُ ٱلْإِثْمَ وَأَكْلِهِمُ ٱلسُّحْتَ ۚ لَبِئْسَ مَا كَانُوا۟ يَصْنَعُونَ ﴿63﴾

سورۃ المائدۃ آیت ۶۲۔۶۳

اور تم ان میں سے بہت سارے لوگوں کو دیکھو گے کہ گناہ پر اور زیادتی پر اور حرام کھانے پر دوڑتے ہیں۔ بیشک یہ جو کچھ کرتے ہیں بہت ہی برا کرتے ہیں۔ ان کے درویش اور علماء انہیں گناہ کی باتوں سے اور حرام مال کھانے سے کیوں منع نہیں کرتے؟۔ بیشک بہت ہی برا ہے جو بھی یہ (صناعی کرتے ہیں) گھڑا کرتے ہیں۔

مَا جَعَلَ ٱللَّهُ مِنۢ بَحِيرَةٍ وَلَا سَآئِبَةٍ وَلَا وَصِيلَةٍ وَلَا حَامٍ ۙ وَلَٰكِنَّ ٱلَّذِينَ كَفَرُوا۟ يَفْتَرُونَ عَلَى ٱللَّهِ ٱلْكَذِبَ ۖ وَأَكْثَرُهُمْ لَا يَعْقِلُونَ ﴿103﴾

سورۃ المائدۃ آیت 103

اللہ نے نہ تو بحیرہ بنایا ہے۔اور نہ سائبہ۔اور نہ وصیلہ۔اور نہ ہی حام۔بلکہ یہ کافر و ناشکرے لوگ اللہ پر جھوٹ گھڑ لیتے ہیں۔اور ان میں سے بہت سارے لوگ عقل سے عاری ہیں۔

وَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنِ ٱفْتَرَىٰ عَلَى ٱللَّهِ كَذِبًا أَوْ كَذَّبَ بِـَٔايَٰتِهِۦٓ ۗ إِنَّهُۥ لَا يُفْلِحُ ٱلظَّٰلِمُونَ ﴿21﴾

سورۃ الأنعام آیت 21

اور اس سے بڑا ظالم کون ہوگا؟۔جو اللہ پر جھوٹ گھڑ لے یا اس کی آیتوں کو جھوٹا قرار دے۔بلا شبہ ظالم لوگ نجات نہیں پائیں گے۔

وَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنِ ٱفْتَرَىٰ عَلَى ٱللَّهِ كَذِبًا أَوْ قَالَ أُوحِىَ إِلَىَّ وَلَمْ يُوحَ إِلَيْهِ شَىْءٌ وَمَن قَالَ سَأُنزِلُ مِثْلَ مَآ أَنزَلَ ٱللَّهُ ۗ وَلَوْ تَرَىٰٓ إِذِ ٱلظَّٰلِمُونَ فِى غَمَرَٰتِ ٱلْمَوْتِ وَٱلْمَلَٰٓئِكَةُ بَاسِطُوٓا۟ أَيْدِيهِمْ أَخْرِجُوٓا۟ أَنفُسَكُمُ ۖ ٱلْيَوْمَ تُجْزَوْنَ عَذَابَ ٱلْهُونِ بِمَا كُنتُمْ تَقُولُونَ عَلَى ٱللَّهِ غَيْرَ ٱلْحَقِّ وَكُنتُمْ عَنْ ءَايَٰتِهِۦ تَسْتَكْبِرُونَ ﴿93﴾

سورۃ الأنعام آیت 93

اور اس سے بڑا ظالم کون ہوگا جو اللہ پر جھوٹ گھڑ لے یا یہ کہے کہ مجھ پر وحی آئی ہے حالانکہ اس پر کچھ بھی وحی نہ آئی ہو۔ اور جو کہے میں بھی ایسی چیز اتار سکتا ہوں جیسی اللہ نے اتاری ہے۔ اور اے کاش! ۔ تم ان ظالم لوگوں کو اس وقت دیکھ پاتے! ۔ جب موت کی سختیوں میں مبتلا ہوں گے اور فرشتے ہاتھ بڑھا رہے ہوں گے کہ نکالو اپنی جانیں آج تمہیں رسوا کن عذاب دیا جائے گا۔ اس لئے کہ تم اللہ بارے میں ناحق و سراسر جھوٹ بولا کرتے تھے اور اس کی آیات سے تکبر بھی کیا کرتے تھے۔

وَجَعَلُوا۟ لِلَّهِ شُرَكَآءَ ٱلْجِنَّ وَخَلَقَهُمْ ۖ وَخَرَقُوا۟ لَهُۥ بَنِينَ وَبَنَٰتٍۭ بِغَيْرِ عِلْمٍ ۚ سُبْحَٰنَهُۥ وَتَعَٰلَىٰ عَمَّا يَصِفُونَ ﴿100﴾ ع12

سورۃ الأنعام آیت 100

اور ان لوگوں نے جِنّوں کو اللہ کا شریک بنا دیا حالانکہ انہیں بھی اسی نے پیدا کیا ہے۔ اور انہوں نے جہالت کی وجہ سے اس کے لئے بیٹے اور بیٹیاں گھڑ لئے۔ یہ جو بھی باتیں (اللہ پر) بناتے بیان کرتے ہیں وہ ان سے بالکل پاک اور بلند و بالا ہے۔

وَكَذَٰلِكَ جَعَلْنَا لِكُلِّ نَبِىٍّ عَدُوًّا شَيَٰطِينَ ٱلْإِنسِ وَٱلْجِنِّ يُوحِى بَعْضُهُمْ إِلَىٰ بَعْضٍ زُخْرُفَ ٱلْقَوْلِ غُرُورًا ۚ وَلَوْ شَآءَ رَبُّكَ مَا فَعَلُوهُ ۖ فَذَرْهُمْ وَمَا يَفْتَرُونَ ﴿112﴾

سورۃ الانعام آیت 112

اور اسی طرح سے ہم نے سب شیطان صفت انسانوں اور جنّوں کو ہر نبی کا دشمن بنا دیا کہ دھوکے میں ڈالنے کے لئے ایک دوسرے کو چکنی چپڑی باتیں سکھاتے رہتے ہیں۔ اور اگر تیرا رب چاہتا تو یہ ایسے کام نہ کرتے۔ پس انہیں اور جو کچھ یہ جھوٹ گھڑتے رہتے ہیں ایسے ہی چھوڑ دو۔

وَكَذَٰلِكَ زَيَّنَ لِكَثِيرٍ مِّنَ ٱلْمُشْرِكِينَ قَتْلَ أَوْلَٰدِهِمْ شُرَكَآؤُهُمْ لِيُرْدُوهُمْ وَلِيَلْبِسُواْ عَلَيْهِمْ دِينَهُمْ ۖ وَلَوْ شَآءَ ٱللَّهُ مَا فَعَلُوهُ ۖ فَذَرْهُمْ وَمَا يَفْتَرُونَ ﴿137﴾

سورۃ الانعام آیت 137

اور اسی طرح بہت سے مشرکوں کو ان کے شریکوں نے اپنی اولاد کو قتل کرنے کے (ذاتی) خیال کو خوشنما بنا دیا ہے تاکہ انہیں ہلاکت میں ڈال دے اور ان کے دین کو ان پر مشتبہ بنا دے۔ اگر اللہ (جبراً) چاہتا تو وہ ایسا نہ کرتے۔ پس انہیں اور جو کچھ یہ من گھڑت باتیں بناتے ہیں۔ یونہی پڑا رہنے دو۔

وَقَالُواْ هَٰذِهِۦٓ أَنْعَٰمٌ وَحَرْثٌ حِجْرٌ لَّا يَطْعَمُهَآ إِلَّا مَن نَّشَآءُ بِزَعْمِهِمْ وَأَنْعَٰمٌ حُرِّمَتْ ظُهُورُهَا وَأَنْعَٰمٌ لَّا يَذْكُرُونَ ٱسْمَ ٱللَّهِ عَلَيْهَا ٱفْتِرَآءً عَلَيْهِ ۚ سَيَجْزِيهِم بِمَا كَانُواْ يَفْتَرُونَ ﴿138﴾

سورۃ الأنعام آیت 138

اور اپنی خام خیالی سے کہتے ہیں کہ یہ جانور اور یہ کھیتی تو ممنوع ہے انہیں صرف وہی کھا سکتے ہیں جس کے بارے ہم چاہیں۔ اور کچھ چوپائے ایسے ہیں جن کی پشت پر سواری اور باربرداری کو حرام کر دیا ہے اور کچھ جانور ایسے ہیں جن پر اللہ کا نام نہیں لیا جاتا۔ یہ سب (اللہ پر) جھوٹ گھڑنا ہی تو ہے۔ عنقریب اللہ انہیں اس جھوٹ بہتان لگانے کی سزا دے گا۔

وَمِنَ ٱلْإِبِلِ ٱثْنَيْنِ وَمِنَ ٱلْبَقَرِ ٱثْنَيْنِ ۗ قُلْ ءَآلذَّكَرَيْنِ حَرَّمَ أَمِ ٱلْأُنثَيَيْنِ أَمَّا ٱشْتَمَلَتْ عَلَيْهِ أَرْحَامُ ٱلْأُنثَيَيْنِ ۖ أَمْ كُنتُمْ شُهَدَآءَ إِذْ وَصَّىٰكُمُ ٱللَّهُ بِهَٰذَا ۚ فَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنِ ٱفْتَرَىٰ عَلَى ٱللَّهِ كَذِبًا لِّيُضِلَّ ٱلنَّاسَ بِغَيْرِ عِلْمٍ ۗ إِنَّ ٱللَّهَ لَا يَهْدِى ٱلْقَوْمَ ٱلظَّٰلِمِينَ ﴿144﴾ ع17

سورۃ الأنعام آیت 144

اور اسی طرح اونٹ سے دو اور گائے سے دو پیدا کیے ہیں۔ پوچھو کہ کیا اس (اللہ جل شانہ) نے دونوں نروں کو حرام کیا ہے یا دونوں مادائیں یا جو دونوں ماداؤں کے رحموں میں ہے؟۔ کیا تم اس وقت موجود تھے جب اللہ نے تمہیں وصیت کی تھی؟۔ پھر اس سے بڑا ظالم کون ہوگا؟۔ جو اللہ پر جھوٹ

بہتان گھڑلے تاکہ لوگوں کو بغیر کسی علم کے گمراہ کرتا پھرے۔ بیشک اللہ ایسے ظالم لوگوں کو راہ یاب نہیں ہونے دیتا۔

وَإِذَا فَعَلُوا۟ فَٰحِشَةً قَالُوا۟ وَجَدْنَا عَلَيْهَآ ءَابَآءَنَا وَٱللَّهُ أَمَرَنَا بِهَا ۗ قُلْ إِنَّ ٱللَّهَ لَا يَأْمُرُ بِٱلْفَحْشَآءِ ۖ أَتَقُولُونَ عَلَى ٱللَّهِ مَا لَا تَعْلَمُونَ ﴿28﴾

سورۃ الأعراف آیت 28

اور جب کوئی بے حیائی کرتے ہیں تو کہتے ہیں کہ ہم نے اسی طرح اپنے بڑوں کو کرتے دیکھا ہے اور اللہ نے بھی ہمیں اسی کا حکم دیا ہے۔ کہہ دو بیشک اللہ بے حیائی کا ہر گز حکم نہیں کرتا۔ کیا تم اللہ پر ایسی باتیں کہہ دیتے ہو جو تم بالکل نہیں جانتے؟۔

فَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنِ ٱفْتَرَىٰ عَلَى ٱللَّهِ كَذِبًا أَوْ كَذَّبَ بِـَٔايَٰتِهِۦٓ ۚ أُو۟لَٰٓئِكَ يَنَالُهُمْ نَصِيبُهُم مِّنَ ٱلْكِتَٰبِ ۖ حَتَّىٰٓ إِذَا جَآءَتْهُمْ رُسُلُنَا يَتَوَفَّوْنَهُمْ قَالُوٓا۟ أَيْنَ مَا كُنتُمْ تَدْعُونَ مِن دُونِ ٱللَّهِ ۖ قَالُوا۟ ضَلُّوا۟ عَنَّا وَشَهِدُوا۟ عَلَىٰٓ أَنفُسِهِمْ أَنَّهُمْ كَانُوا۟ كَٰفِرِينَ ﴿37﴾

سورۃ الأعراف آیت 37

پھر اس سے بڑا ظالم کون ہوگا؟۔ جو اللہ پر جھوٹ و بہتان والی باتیں گھڑ لے یا اس کی آیتوں کو جھوٹا کہہ دے۔ ان لوگوں کے نصیب کا ان کو مل کر ہی رہے گا۔ یہاں تک کہ جب ان کے پاس ہمارے بھیجے ہوئے فرشتے ان کی روحیں قبض کرنے آئیں گے تو پوچھیں گے کہ کہاں ہیں وہ جن سے تم اللہ کے علاوہ دعائیں مانگا کرتے تھے؟۔ وہ کہیں گے کہ (آج) سب ہم سے غائب ہو گئے۔ اور اپنے آپ پر گواہی دینے لگیں گے کہ واقعی وہ ناشکرے و منکرینِ حق تھے۔

قَدِ ٱفْتَرَيْنَا عَلَى ٱللَّهِ كَذِبًا إِنْ عُدْنَا فِى مِلَّتِكُم بَعْدَ إِذْ نَجَّىٰنَا ٱللَّهُ مِنْهَا ۚ وَمَا يَكُونُ لَنَآ أَن نَّعُودَ فِيهَآ إِلَّآ أَن يَشَآءَ ٱللَّهُ رَبُّنَا ۚ وَسِعَ رَبُّنَا كُلَّ شَىْءٍ عِلْمًا ۚ عَلَى ٱللَّهِ تَوَكَّلْنَا ۚ رَبَّنَا ٱفْتَحْ بَيْنَنَا وَبَيْنَ قَوْمِنَا بِٱلْحَقِّ وَأَنتَ خَيْرُ ٱلْفَٰتِحِينَ ﴿89﴾

سورۃ الأعراف آیت 89

اس کے بعد کہ اللہ نے ہمیں اس (برائی) سے نجات دے دی۔ اگر ہم تمہارے مذہب میں واپس آ گئے تو ہم اللہ پر جھوٹ بہتان گھڑنے والے ہو جائیں گے۔ اور ہمارے لئے یہ ممکن نہیں کہ تمہارے دین میں لوٹ آئیں مگر یہ کہ اللہ ہی چاہے جو ہمارا رب ہے۔ ہمارے رب کا علم ہر چیز پر احاطہ کیے ہوئے ہے۔ ہم اللہ ہی پر بھروسہ رکھتے ہیں۔ اے ہمارے رب!۔ ہم میں اور ہماری قوم میں انصاف کے ساتھ فیصلہ کر دے اور تو بہترین فیصلہ کرنے والا ہے۔

إِنَّ ٱلَّذِينَ ٱتَّخَذُواْ ٱلۡعِجۡلَ سَيَنَالُهُمۡ غَضَبٞ مِّن رَّبِّهِمۡ وَذِلَّةٞ فِي ٱلۡحَيَوٰةِ ٱلدُّنۡيَاۚ وَكَذَٰلِكَ نَجۡزِي ٱلۡمُفۡتَرِينَ ﴿152﴾

سورۃالأعراف آیت 152

(ارشادِ باری ہوا کہ) بیشک جن لوگوں نے بچھڑے کو معبود بنالیا تھا ان پر رب کا غضب واقع ہوگا اور دنیا کی زندگی میں ذلت پہنچے گی۔ اور ہم (اللہ پر) جھوٹ بہتان گھڑنے والوں کو یہی سزا دیتے ہیں۔

فَمَنۡ أَظۡلَمُ مِمَّنِ ٱفۡتَرَىٰ عَلَى ٱللَّهِ كَذِبًا أَوۡ كَذَّبَ بِـَٔايَٰتِهِۦٓۚ إِنَّهُۥ لَا يُفۡلِحُ ٱلۡمُجۡرِمُونَ ﴿17﴾

سورۃیونس آیت 17

پھر اس سے بڑا ظالم کون ہوگا جو اللہ پر جھوٹ بہتان گھڑلے یا اس کی آیتوں کو جھٹلادے۔ بیشک مجرم لوگ کبھی فلاح نہیں پایا کرتے۔

قُلۡ أَرَءَيۡتُم مَّآ أَنزَلَ ٱللَّهُ لَكُم مِّن رِّزۡقٖ فَجَعَلۡتُم مِّنۡهُ حَرَامٗا وَحَلَٰلٗا قُلۡ ءَآللَّهُ أَذِنَ لَكُمۡۖ أَمۡ عَلَى ٱللَّهِ تَفۡتَرُونَ ﴿59﴾

سورۃیونس آیت 59

کہہ دو بھلا غور تو کرو کہ اللہ نے تمہارے لئے جو رزق اتارا ہے۔اس میں سے تم نے (اپنے طور پر) بعض کو حرام اور بعض کو حلال کر لیا ہے۔پوچھو کہ کیا اللہ نے تمہیں اجازت دی ہے یا تم لوگ اللہ پر جھوٹ گھڑ لیتے ہو؟۔

وَمَا ظَنُّ ٱلَّذِينَ يَفْتَرُونَ عَلَى ٱللَّهِ ٱلْكَذِبَ يَوْمَ ٱلْقِيَٰمَةِ ۗ إِنَّ ٱللَّهَ لَذُو فَضْلٍ عَلَى ٱلنَّاسِ وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَهُمْ لَا يَشْكُرُونَ ﴿60﴾ ع6

سورۃ یونس آیت 60

اور جو لوگ اللہ پر جھوٹ گھڑ لیتے ہیں وہ قیامت کے دن (سزا کے بارے) کیسے (برتاؤ) کا گمان رکھتے ہیں؟۔اللہ تو بیشک بنی نوع انسان پر بڑا مہربان ہے لیکن بہت سارے لوگ شکر ادا نہیں کرتے۔

قُلْ إِنَّ ٱلَّذِينَ يَفْتَرُونَ عَلَى ٱللَّهِ ٱلْكَذِبَ لَا يُفْلِحُونَ ﴿69﴾ ط

سورۃ یونس آیت 69

کہہ دو کہ بلاشبہ جو لوگ اللہ پر جھوٹ بہتان گھڑ لیتے ہیں وہ کبھی فلاح نہیں پائیں گے۔

وَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنِ ٱفْتَرَىٰ عَلَى ٱللَّهِ كَذِبًا ۚ أُو۟لَٰٓئِكَ يُعْرَضُونَ عَلَىٰ رَبِّهِمْ وَيَقُولُ ٱلْأَشْهَٰدُ هَٰٓؤُلَآءِ ٱلَّذِينَ كَذَبُوا۟ عَلَىٰ رَبِّهِمْ ۚ أَلَا لَعْنَةُ ٱللَّهِ عَلَى ٱلظَّٰلِمِينَ ﴿18﴾ لا

سورۃ ہود آیت 18

اور اس سے بڑا ظالم کون ہوگا جو اللہ پر جھوٹی باتیں گھڑ لے؟۔ ایسے لوگ اپنے رب کے سامنے پیش کیے جائیں گے اور شاہد و گواہ کہیں گے کہ یہی ہیں وہ لوگ جنہوں نے اپنے رب پر جھوٹ بولا تھا۔ سن رکھو کہ ایسے ظالم لوگوں پر اللہ کی لعنت ہے۔

وَإِلَىٰ عَادٍ أَخَاهُمْ هُودًا ۚ قَالَ يَٰقَوْمِ ٱعْبُدُوا۟ ٱللَّهَ مَا لَكُم مِّنْ إِلَٰهٍ غَيْرُهُۥٓ ۖ إِنْ أَنتُمْ إِلَّا مُفْتَرُونَ ﴿50﴾

سورۃ ہود آیت 50

اور ہم نے عاد کی طرف ان کے بھائی ہود کو بھیجا۔ اس نے کہا کہ اے میری قوم اللہ ہی کی عبادت کرو اس کے علاوہ کوئی بھی تمہارے لئے عبادت کے قابل نہیں ہے۔ تم نے (شرک کرتے ہوئے۔ اللہ پر) محض جھوٹ بہتان گھڑ رکھے ہیں۔

وَيَجْعَلُونَ لِمَا لَا يَعْلَمُونَ نَصِيبًا مِّمَّا رَزَقْنَٰهُمْ ۗ تَٱللَّهِ لَتُسْـَٔلُنَّ عَمَّا كُنتُمْ تَفْتَرُونَ ﴿56﴾

سورۃ النحل آیت 56

اور ہمارے دیئے ہوئے رزق میں سے ایسے ایسوں کا حصہ مقرر کر لیتے ہیں جنہیں وہ جانتے بھی نہیں۔
اللہ کی قسم!۔البتہ جو کچھ بھی تم گھڑ لیتے ہو اس کی تم سے ضرور باز پرس ہو گی۔

فَلَا تَضْرِبُواْ لِلَّهِ ٱلْأَمْثَالَ ۚ إِنَّ ٱللَّهَ يَعْلَمُ وَأَنتُمْ لَا تَعْلَمُونَ ﴿74﴾

سورۃ النحل آیت 74

تو (اے لوگو!۔) اللہ کے لئے مثالیں نہ گھڑ لیا کرو۔ (اپنے بارے مثالیں دینا) البتہ اللہ ہی بخوبی جانتا ہے اور تم بالکل نہیں جان سکتے۔

إِنَّمَا يَفْتَرِى ٱلْكَذِبَ ٱلَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ بِـَٔايَٰتِ ٱللَّهِ ۖ وَأُوْلَٰٓئِكَ هُمُ ٱلْكَٰذِبُونَ ﴿105﴾

سورۃ النحل آیت 105

بیشک جھوٹ تو صرف وہی لوگ گھڑتے ہیں جو اللہ کی آیتوں پر ایمان نہیں رکھتے اور حقیقت میں یہ لوگ (خود) جھوٹے ہوتے ہیں۔

قُل لَّوْ كَانَ مَعَهُۥٓ ءَالِهَةٌ كَمَا يَقُولُونَ إِذًا لَّٱبْتَغَوْاْ إِلَىٰ ذِى ٱلْعَرْشِ سَبِيلًا ﴿42﴾
سُبْحَٰنَهُۥ وَتَعَٰلَىٰ عَمَّا يَقُولُونَ عُلُوًّا كَبِيرًا ﴿43﴾

سورۃ الاسراء آیت ۴۲۔۴۳

کہہ دو اگر اس (اللہ جل شانہ) کے ساتھ اور بھی خدا ہوتے جیسا کہ وہ رَٹ لگا رکھتے ہیں۔ تب تو ضرور انہوں نے عرش والے تک (لڑائی بھڑائی کے لئے) کوئی راستہ تلاش کر لیا ہوتا۔ وہ تو پاک ہے اور عالی مرتبہ ہے بڑا بلند و بالا ہے۔ ان (من گھڑت) باتوں سے جو یہ لوگ کہہ دیتے ہیں۔

هَٰٓؤُلَآءِ قَوْمُنَا ٱتَّخَذُوا۟ مِن دُونِهِۦٓ ءَالِهَةً ۖ لَّوْلَا يَأْتُونَ عَلَيْهِم بِسُلْطَٰنٍۭ بَيِّنٍ ۖ فَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنِ ٱفْتَرَىٰ عَلَى ٱللَّهِ كَذِبًا ﴿15﴾ ط

سورۃ الکہف آیت 15

ہماری اس قوم نے اللہ کے علاوہ کئی اور جو عبادت کیے جانے والے (معبود) بنا رکھے ہیں۔ تو وہ ان پر کوئی کھلم کھلی دلیل و سند کیوں نہیں لے کر آتے!۔ پس اس سے بڑھ کر ظالم کون ہوگا جو اللہ پر بھی جھوٹی باتیں گھڑ لے۔

وَمَا نُرْسِلُ ٱلْمُرْسَلِينَ إِلَّا مُبَشِّرِينَ وَمُنذِرِينَ ۚ وَيُجَٰدِلُ ٱلَّذِينَ كَفَرُوا۟ بِٱلْبَٰطِلِ لِيُدْحِضُوا۟ بِهِ ٱلْحَقَّ ۖ وَٱتَّخَذُوٓا۟ ءَايَٰتِى وَمَآ أُنذِرُوا۟ هُزُوًا ﴿56﴾

سورۃ الکہف آیت 56

اور ہم تو رسولوں کو صرف خوشخبری دینے اور آگاہ کرنے والا بنا کر بھیجا کرتے ہیں۔ اور کافر و ناشکرے لوگ باطل (یعنی من گھڑت اور غیر معقول) باتوں پر جھگڑتے ہیں۔ تاکہ اس سے حق بات کو زائل کر دیں۔ اور انہوں نے میری خبردار کرنے والی آیات کو بھی مذاق بنالیا ہے۔

قَالَ لَهُم مُّوسَىٰ وَيْلَكُمْ لَا تَفْتَرُوا۟ عَلَى ٱللَّهِ كَذِبًا فَيُسْحِتَكُم بِعَذَابٍ ۖ وَقَدْ خَابَ مَنِ ٱفْتَرَىٰ ﴿61﴾

سورۃ طٰہٰ آیت 61

موسیٰ نے (جادوگروں سے) کہا کہ وائے افسوس ہے تم پر کہ اللہ پر جھوٹی باتیں نہ گھڑا کرو وگرنہ وہ کسی عذاب سے تمہیں ہلاک کر دے گا۔ اور بیشک جس نے (اللہ پر) جھوٹ گھڑ لیا وہ غارت ہو گیا۔

قُلَ رَبِّ ٱحْكُم بِٱلْحَقِّ ۗ وَرَبُّنَا ٱلرَّحْمَٰنُ ٱلْمُسْتَعَانُ عَلَىٰ مَا تَصِفُونَ ﴿112﴾ ع7

سورۃ الأنبیاء آیت 112

(آخرکار نبیؐ نے بھی) کہہ دیا کہ اے میرے رب! ۔ حق کے ساتھ فیصلہ کر دے۔ اور ہمارا رب تو بڑا ہی مہربان ہے جس سے مدد مانگی جاتی ہے ان (من گھڑت) باتوں پر جو تم بناتے بیان کرتے ہو۔

إِنَّ ٱلَّذِينَ جَآءُو بِٱلْإِفْكِ عُصْبَةٌ مِّنكُمْ ۚ لَا تَحْسَبُوهُ شَرًّا لَّكُم ۖ بَلْ هُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ ۚ لِكُلِّ ٱمْرِئٍ مِّنْهُم مَّا ٱكْتَسَبَ مِنَ ٱلْإِثْمِ ۚ وَٱلَّذِى تَوَلَّىٰ كِبْرَهُۥ مِنْهُمْ لَهُۥ عَذَابٌ عَظِيمٌ ﴿11﴾

سورۃالنور آیت 11

بیشک تم میں سے ہی ایک جماعت ہے جو یہ جھوٹ بہتان گھڑ کر لے آئی ہے۔ تم اسے اپنے حق میں برا نہ سمجھ لینا۔ بلکہ یہ تمہارے لئے بہتر ہے۔ ان میں سے جس نے بھی اس گناہ میں جتنا حصہ ڈالا اس کے لئے اتنا ہی وبال ہے۔ اور ان میں سے جس نے بھی اس بہتان کا بڑا بوجھ اٹھایا اس کے لئے عذاب بھی بڑا ہوگا۔

هَلْ أُنَبِّئُكُمْ عَلَىٰ مَن تَنَزَّلُ ٱلشَّيَٰطِينُ ﴿221﴾ تَنَزَّلُ عَلَىٰ كُلِّ أَفَّاكٍ أَثِيمٍ ﴿222﴾ يُلْقُونَ ٱلسَّمْعَ وَأَكْثَرُهُمْ كَٰذِبُونَ ﴿223﴾

سورۃالشعراء آیت ۲۲۱۔۲۲۲

کیا میں تمہیں بتاؤں کہ شیاطین کس پر اترا کرتے ہیں؟۔ وہ ہر جھوٹ گھڑ لینے والے گنہگار پر اترتے ہیں۔ جو سنی سُنائی باتیں کانوں میں لاڈالتے ہیں اور ان میں بہت سارے لوگ تو جھوٹے ہوتے ہیں۔

وَنَزَعْنَا مِن كُلِّ أُمَّةٍۢ شَهِيدًا فَقُلْنَا هَاتُوا۟ بُرْهَٰنَكُمْ فَعَلِمُوٓا۟ أَنَّ ٱلْحَقَّ لِلَّهِ وَضَلَّ عَنْهُم مَّا كَانُوا۟ يَفْتَرُونَ ﴿75﴾ ع7

سورۃ القصص آیت 75

اور ہم ہر امت میں سے گواہ نکال لائیں گے پھر ان سے پوچھیں گے۔ کہ اپنی دلیل و برہان پیش کرو تب وہ جان لیں گے کہ سچی بات تو اللہ ہی کی ہے۔ اور وہ جو کچھ جھوٹ وہ گھڑا کرتے تھے سب ان سے جاتا رہے گا۔

وَلَيَحْمِلُنَّ أَثْقَالَهُمْ وَأَثْقَالًا مَّعَ أَثْقَالِهِمْ ۖ وَلَيُسْـَٔلُنَّ يَوْمَ ٱلْقِيَٰمَةِ عَمَّا كَانُوا۟ يَفْتَرُونَ ﴿13﴾ ع1

سورۃ العنکبوت آیت 13

اور البتہ یہ لوگ ضرور اپنے بوجھ اٹھائیں گے اور اپنے بوجھوں کے ساتھ دوسرے کچھ بوجھ بھی۔ اور قیامت کے دن لازمی ان سے پوچھا جائے گا ان جھوٹی باتوں کے بارے میں جو وہ گھڑا کرتے تھے۔

إِنَّمَا تَعْبُدُونَ مِن دُونِ ٱللَّهِ أَوْثَٰنًا وَتَخْلُقُونَ إِفْكًا ۚ إِنَّ ٱلَّذِينَ تَعْبُدُونَ مِن دُونِ ٱللَّهِ لَا يَمْلِكُونَ لَكُمْ رِزْقًا فَٱبْتَغُوا۟ عِندَ ٱللَّهِ ٱلرِّزْقَ وَٱعْبُدُوهُ وَٱشْكُرُوا۟ لَهُۥٓ ۖ إِلَيْهِ تُرْجَعُونَ﴿17﴾

سورۃ العنکبوت آیت 17

بلاشبہ تم اللہ کو چھوڑ کر محض بتوں کی عبادت کرتے ہو اور جھوٹ گھڑ لیتے ہو۔ تو جن لوگوں کی تم اللہ کے علاوہ عبادت کرتے ہو وہ تمہیں رزق دینے کا ذرا بھی اختیار نہیں رکھتے۔ پس اللہ ہی سے رزق طلب کیا کرو اور اسی کی عبادت کیا کرو اور اسی کا شکر ادا کیا کرو۔ اور اسی کی طرف تم لوٹائے جاؤ گے۔

وَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنِ ٱفْتَرَىٰ عَلَى ٱللَّهِ كَذِبًا أَوْ كَذَّبَ بِٱلْحَقِّ لَمَّا جَآءَهُۥٓ ۚ أَلَيْسَ فِى جَهَنَّمَ مَثْوًى لِّلْكَٰفِرِينَ﴿68﴾

سورۃ العنکبوت آیت 68

اس شخص سے بڑا ظالم کون ہوگا جو اللہ پر جھوٹی باتیں گھڑ لے۔ یا جب حق بات اُس کے پاس آئے تو اسے جھوٹا قرار دیدے!۔ کیا ایسے کافروں کے لئے ٹھکانہ جہنم نہیں ہے؟۔

أَمْ خَلَقْنَا ٱلْمَلَٰٓئِكَةَ إِنَٰثًا وَهُمْ شَٰهِدُونَ﴿150﴾ أَلَآ إِنَّهُم مِّنْ إِفْكِهِمْ لَيَقُولُونَ﴿151﴾

سورۃالصافات آیت ۱۵۰۔۱۵۱

یا (کیا) یہ اس وقت دیکھ رہے تھے۔جب ہم نے فرشتوں کو مونث بنایا تھا۔خوب سن رکھو!۔ یہ لوگ دراصل اپنے من سے گھڑی ہوئی بات کہتے ہیں۔

وَيَوْمَ ٱلْقِيَٰمَةِ تَرَى ٱلَّذِينَ كَذَبُواْ عَلَى ٱللَّهِ وُجُوهُهُم مُّسْوَدَّةٌ ۚ أَلَيْسَ فِى جَهَنَّمَ مَثْوًى لِّلْمُتَكَبِّرِينَ ﴿60﴾

سورۃالزمر آیت 60

اور قیامت کے دن تم دیکھ لوگے کہ جن لوگوں نے اللہ پر جھوٹ بولا تھا ان کے چہرے سیاہ ہوں گے۔کیا ایسے تکبر کرنے والوں کا ٹھکانا جہنم نہیں ہے؟۔

أَمْ لَهُمْ شُرَكَٰٓؤُاْ شَرَعُواْ لَهُم مِّنَ ٱلدِّينِ مَا لَمْ يَأْذَنۢ بِهِ ٱللَّهُ ۚ وَلَوْلَا كَلِمَةُ ٱلْفَصْلِ لَقُضِىَ بَيْنَهُمْ ۗ وَإِنَّ ٱلظَّٰلِمِينَ لَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ﴿21﴾

سورۃالشوری آیت 21

کیا وہ ان کے شریک ہی ہیں جنہوں نے ان کے لئے ایسا (من گھڑت) دین مقرر کر لیا ہے جس کی اللہ نے اجازت نہیں دی۔ اور اگر فیصلے (کے دن) کی بات نہ ہوتی تو ان کے درمیان (کب کا) فیصلہ کر دیا جاتا۔ اور البتہ جو لوگ ظالم ہیں ان کے لئے المناک عذاب ہے۔

وَلَقَدْ أَهْلَكْنَا مَا حَوْلَكُم مِّنَ ٱلْقُرَىٰ وَصَرَّفْنَا ٱلْأَيَٰتِ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُونَ ﴿27﴾ فَلَوْلَا نَصَرَهُمُ ٱلَّذِينَ ٱتَّخَذُوا۟ مِن دُونِ ٱللَّهِ قُرْبَانًا ءَالِهَةً ۖ بَلْ ضَلُّوا۟ عَنْهُمْ ۚ وَذَٰلِكَ إِفْكُهُمْ وَمَا كَانُوا۟ يَفْتَرُونَ ﴿28﴾

سورۃ الأحقاف آیت ۲۷۔۲۸

اور البتہ یقیناً ہم نے تمہارے ارد گرد کی کئی بستیاں ہلاک و برباد کر دیں اور (ان پر) کئی طرح سے ہم نے اپنی (قدرت کی) نشانیاں ظاہر کر دی تھیں تاکہ وہ باز آ جائیں۔ پھر انہوں نے ان کی مدد کیوں نہ کی جو ان لوگوں نے اللہ کی قربت حاصل کرنے پر (معبود) بنا رکھے تھے۔ بلکہ وہ تو ان سے گم ہو گئے اور یہی تو ان کے وہ جھوٹ و بہتان تھے جو انہوں نے گھڑ رکھے تھے۔

إِنْ هِىَ إِلَّآ أَسْمَآءٌ سَمَّيْتُمُوهَآ أَنتُمْ وَءَابَآؤُكُم مَّآ أَنزَلَ ٱللَّهُ بِهَا مِن سُلْطَٰنٍ ۚ إِن يَتَّبِعُونَ إِلَّا ٱلظَّنَّ وَمَا تَهْوَى ٱلْأَنفُسُ ۖ وَلَقَدْ جَآءَهُم مِّن رَّبِّهِمُ ٱلْهُدَىٰٓ ﴿23﴾

https://quranexcel.com

سورۃ النجم آیت 23

وہ تو صرف چند نام ہیں جو تم نے اور تمہارے باپ دادا نے گھڑ لئے ہیں جس پر اللہ نے کوئی دلیل (سند) نازل نہیں کی اور البتہ یقیناً ان کے پاس ان کے رب کی طرف سے رہنمائی وہدایت آچکی ہے۔ یہ لوگ محض وہم و گمان اور خواہشاتِ نفس کے پیچھے چل رہے ہیں

وَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنِ ٱفْتَرَىٰ عَلَى ٱللَّهِ ٱلْكَذِبَ وَهُوَ يُدْعَىٰٓ إِلَى ٱلْإِسْلَٰمِ ۚ وَٱللَّهُ لَا يَهْدِى ٱلْقَوْمَ ٱلظَّٰلِمِينَ ﴿7﴾

سورۃ الصّف آیت 7

اور اس سے بڑا ظالم کون ہوگا جسے اسلام کی طرف بلایا جارہا ہو اور وہ اللہ پر جھوٹے بہتان گھڑے اور اللہ بھی ایسے ظالم لوگوں کو ہدایت یاب نہیں ہونے دیتا۔

أَفَنَجْعَلُ ٱلْمُسْلِمِينَ كَٱلْمُجْرِمِينَ ﴿35﴾ مَا لَكُمْ كَيْفَ تَحْكُمُونَ ﴿36﴾ ۚ أَمْ لَكُمْ كِتَٰبٌ فِيهِ تَدْرُسُونَ ﴿37﴾ ۙ إِنَّ لَكُمْ فِيهِ لَمَا تَخَيَّرُونَ ﴿38﴾ ۚ أَمْ لَكُمْ أَيْمَٰنٌ عَلَيْنَا بَٰلِغَةٌ إِلَىٰ يَوْمِ ٱلْقِيَٰمَةِ ۙ إِنَّ لَكُمْ لَمَا تَحْكُمُونَ ﴿39﴾ ۚ سَلْهُمْ أَيُّهُم بِذَٰلِكَ زَعِيمٌ ﴿40﴾ ۚ أَمْ لَهُمْ شُرَكَآءُ فَلْيَأْتُوا۟ بِشُرَكَآئِهِمْ إِن كَانُوا۟ صَٰدِقِينَ ﴿41﴾

https://quranexcel.com

سورۃ القلم آیت ۳۵ تا ۴۱

تو کیا ہم مسلمانوں کو مجرموں جیسا کر دیں گے؟۔ تمہیں کیا ہو گیا ہے کیسے فیصلے کر لیتے ہو؟۔ کیا تمہارے پاس کوئی کتاب ہے جس میں (یہ) پڑھ پڑھا لیتے ہو۔ کہ البتہ تمہارے لئے اس (کتاب) میں وہ کچھ ہے جو بھی تم سوچتے چاہتے ہو!۔ یا (کیا) تم نے ہم سے قسمیں لے رکھی ہیں جو قیامت تک باقی رہیں گی کہ بلاشبہ تمہارے لئے وہی کچھ ہو گا جس کا تم حکم کرتے جاؤ گے؟۔ ان سے پوچھو کہ ان میں سے کون ہے جو ان (جھوٹی من گھڑت باتوں) کا ذمہ لیتا ہے؟۔ (یا) کیا ان کے لئے (اللہ کے ساتھ) کوئی شراکت دار ہیں؟۔ پھر اپنے ان شراکت داروں کو سامنے لے کر آئیں اگر یہ سچے ہیں۔

قُلْ أُوحِيَ إِلَيَّ أَنَّهُ ٱسْتَمَعَ نَفَرٌ مِّنَ ٱلْجِنِّ فَقَالُوٓاْ إِنَّا سَمِعْنَا قُرْءَانًا عَجَبًا ﴿1﴾ يَهْدِيٓ إِلَى ٱلرُّشْدِ فَـَٔامَنَّا بِهِۦ ۖ وَلَن نُّشْرِكَ بِرَبِّنَآ أَحَدًا ﴿2﴾ وَأَنَّهُۥ تَعَٰلَىٰ جَدُّ رَبِّنَا مَا ٱتَّخَذَ صَٰحِبَةً وَلَا وَلَدًا ﴿3﴾ وَأَنَّهُۥ كَانَ يَقُولُ سَفِيهُنَا عَلَى ٱللَّهِ شَطَطًا ﴿4﴾ وَأَنَّا ظَنَنَّآ أَن لَّن تَقُولَ ٱلْإِنسُ وَٱلْجِنُّ عَلَى ٱللَّهِ كَذِبًا ﴿5﴾ وَأَنَّهُۥ كَانَ رِجَالٌ مِّنَ ٱلْإِنسِ يَعُوذُونَ بِرِجَالٍ مِّنَ ٱلْجِنِّ فَزَادُوهُمْ رَهَقًا ﴿6﴾

سورۃ الجن آیت ۱ تا ۶

https://quranexcel.com

کہہ دو کہ مجھے وحی کی گئی ہے کہ جنات کے ایک گروہ نے (قرآن کو) بڑی توجہ کے ساتھ سنا۔ پھر وہ (داعی ہو کر اپنی قوم سے) کہنے لگے کہ البتہ ہم نے ایک عجیب قرآن سنا ہے۔ جو بھلائی کی طرف رہنمائی کرتا ہے اس لئے ہم تو اس پر ایمان لے آئے۔ اور اب ہم ہر گز کسی کو بھی اپنے واحد و یکتا اکیلے رب کے ساتھ شریک نہیں ٹھہرائیں گے۔ اور یقیناً ہمارے رب کی عظمت و شان بہت بلند ہے وہ (اپنے لئے) نہ تو کوئی بیوی رکھتا ہے اور نہ ہی اولاد۔ اور کچھ شک نہیں کہ ہمارے بے وقوف اللہ کے بارے میں جھوٹی باتیں کہتے رہتے ہیں۔ اور یہ ہمارا یقینی خیال تھا کہ انسان اور جن اللہ کے بارے ہر گز جھوٹ نہیں بول سکتے۔ اور بلا شبہ انسانوں میں کچھ لوگ بعض جنات سے پناہ مانگا کرتے تھے (جس پر) ان (جنات) کی سرکشی اور بھی بڑھ گئی۔

یہاں ایک بات قابلِ غور ہے کہ اللہ جل شانہ کو ہی نشانہ کیوں بنایا جاتا ہے؟۔ اس بارے بھی فرما دیا کہ

يَٰٓأَيُّهَا ٱلْإِنسَٰنُ مَا غَرَّكَ بِرَبِّكَ ٱلْكَرِيمِ ﴿6﴾ ٱلَّذِى خَلَقَكَ فَسَوَّىٰكَ فَعَدَلَكَ ﴿7﴾ فِىٓ أَىِّ صُورَةٍ مَّا شَآءَ رَكَّبَكَ ﴿8﴾ كَلَّا بَلْ تُكَذِّبُونَ بِٱلدِّينِ ﴿9﴾

سورۃ الانفطار آیت ۶ تا ۹

https://quranexcel.com

اے بنی نوع انسان !۔ تجھے (آخر) کس چیز نے اپنے ربِ کریم کے بارے دھوکے میں ڈال رکھا ہے؟ (وہی تو ہے) جس نے تجھے پیدا کیا پھر (کیا خوب تیری نوک پلک) سنواردی۔ پھر تجھے (ہر لحاظ سے) مناسب و متوازن بنادیا (اور) جس صورت میں چاہا تجھے ترتیب سے جوڑ دیا۔ (اب) ہر گز نہیں (بجا لاتے شکر)۔ بلکہ تم تو جزاوسزا کے دن کو ہی جھٹلادیتے ہو۔

ہمارے معاشرے میں اللہ جل شانہ پر جھوٹ بولنے کی ویسے تو کئی مثالیں ہیں۔ یہاں دو بیان کی جاتی ہیں تاکہ سمجھ سکیں کہ اللہ رب العزت پر کیسے جھوٹ بولا جاتا ہے۔

حضرت بلال کے لئے سورج روک لینا:

ایک ایسا جھوٹ جو حضرت بلالؓ کی آڑ میں در حقیقت اللہ تعالیٰ پر بولا گیا۔

حضرت بلالؓ سے منسوب ایک واقعہ ہے کہ جب انہوں نے صبح کی اذان نہیں دی تھی تو سورج طلوع نہیں ہوا تھا۔ اس بارے مختلف لوگوں کا مختلف رویہ ہے۔ اور جو جھوٹ گھڑ لیا گیا ہے اس کا کئی طرح سے ذکر کیا جاتا ہے۔ چند گھڑی ہوئی باتیں درج ذیل ہیں۔

ا۔ حضرت بلالؓ توتلے تھے۔ اشھد نہیں کہہ سکتے تھے تو اذان میں اسھد کہتے تھے۔ ایک بار لوگوں کی شکایت پر حضور ﷺ نے ان کو آئندہ اذان کہنے سے منع کر دیا اور فرمایا۔ صبح صادق کے وقت کوئی

اور اذان کہے۔ لیکن وہ رات ہی بہت زیادہ طویل ہو گئی۔ سارے لوگ بالآخر اکتا گئے۔ سب آ کر مسجد میں اکٹھے ہو گئے کہ آخر آج رات کیوں رک گئی ہے؟۔ تو جبرائیل علیہ السلام۔ اللہ تعالی کی طرف سے حکم لائے کہ جب تک بلال کو اذان کی اجازت نہیں دی جائے گی رات ختم نہیں ہو گی۔ اجازت دی گئی تو رات ختم ہو گئی۔

۲۔ اور اس ضمن میں ایک واقعہ بھی عموماً بیان کیا جاتا ہے کہ بعض یہودیوں نے نبی ﷺ کو طعنہ دیا تھا کہ ایسا مؤذن ایسا رکھا ہوا ہے۔ جسے سین اور شین کی تمیز نہیں تو حضور ﷺ نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو اذان دینے سے منع کر دیا تو اس روز صبح نہیں ہو رہی تھی۔ پھر صحابہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر رات کے حوالے سے عرض کیا۔ پھر جبریل علیہ السلام حاضر ہوئے اور فرمایا۔ جب تک حضرت بلالؓ اذان نہیں دیں گے۔ صبح نہیں ہو گی۔ پھر حضرت بلالؓ نے اذان دی تو صبح ہوئی۔

۳۔ یہ بھی بیان کیا جاتا ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ بلال کا سین بھی اللہ تعالی کے نزدیک شین ہے۔

۴۔ بعض لوگ کہتے ہیں کہ حضرت بلالؓ کا رنگ کالا تھا اور ان کی زبان میں لُکنت تھی۔

۵۔ چند نعتوں اور قوالیوں میں اس بات کا ذکر کیا جاتا ہے کہ بلال رضی اللہ عنہ نے فجر کی اذان نہیں دی تھی تو اس وقت دن ہی نمودار نہیں ہوا تھا۔

۶۔آج کل تو بلا تحقیق یہ واقعہ مساجد میں بھی ان کے فضائل میں بیان کیا جانے لگا ہے۔

ان سب واقعات کی حقیقت کیا ہے؟۔اس سے پردہ اٹھایا جانا چاہیئے تاکہ جھوٹ کا پول کھل کر سامنے آسکے۔

مذکورہ بالا واقعات کو بعض مقررین بیان کرتے ہیں۔مگر یہ باوجود ان شہرت کے کسی بھی صحیح یا ضعیف سند سے حدیث کی کتابوں میں موجود نہیں ہیں۔کچھ کا جو تذکرہ ملتا ہے وہ کچھ یوں ہے۔جیسے

حضرت بلالؓ کے رنگ کے بارے جو حدیث ملی وہ یہ کہ

ترجمہ: حضرت بلالؓ چوں کہ اصلاً حبشہ سے آئے تھے؛اس لیے ان کا رنگ کالا تھا۔

(سیر اعلام النبلاء: ۲۱۲/۳۔ط: بیروت۔اور الأعلام للزرکلی: ۷۳/۲)

لیکن ان کی زبان میں لکنت والی حدیث تلاش کے باوجود نہیں ملی۔محدثین کرام نے حضرت بلالؓ کی زبان میں لکنت کی بات کو موضوع و من گھڑت قرار دیا ہے۔علامہ سخاوی رحمہ اللہ تو لکھتے ہیں کہ ایسا ہوتا تو حضور علیہ السلام انہیں موذن ہی کیوں کر بناتے۔اور یوں تو دشمنانِ اسلام کو بہت کچھ کہنے کا موقع مل جاتا۔اس لیے مذکورہ واقعہ بیان کرنے سے اجتناب لازم ہے۔

-یہ بات کہ حضرت بلال کی "سین" اللہ تعالی کے نزدیک "شین" ہے

اس روایت کو بھی محدثین کرام نے من گھڑت اور بے اصل قرار دیا ہے۔

علامہ ابن کثیر نے لکھا ہے کہ

كانَ مِنْ أَفْصَحِ النَّاسِ۔ لَا كَمَا يَعْتَقِدُهُ بَعْضُ النَّاسِ أَنَّ سِينَهُ كَانَتْ " شِينًا۔ حَتَّى إِنَّ بَعْضَ النَّاسِ يَرْوِي حَدِيثًا فِي ذَلِكَ لَا أَصْلَ لَهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ: إِنَّ سِينَ بِلَالٍ عِنْدَ اللَّهِ شِينٌ ۔

ترجمہ: حضرت بلال فصیح و بلیغ انسان تھے اور جو بات لوگوں نے گھڑلی ہے کہ حضرت بلال کی زبان میں لکنت تھی۔ یہاں تک کہ ایک روایت بیان کر ڈالی کہ آپ۔ﷺ نے فرمایا: بلال کا سین بھی -اللہ تعالی کے نزدیک شین ہے۔اس کی کوئی اصل نہیں ہے

(البدایۃ والنہایۃ۔ج:5۔ص:333۔ط:دارالفکر بیروت)

جب عبداللہ بن زید نے اذان کے متعلق اپنا خواب سنایا تھا۔تو آپ ﷺ نے ان کا خواب سن کر ان کو حکم دیا تھا۔

فقم مع بلال فالق عليه ما رايت فليؤذن به فإنه اندى صوتا منك۔۔۔

ترجمہ: تم بلال کے ساتھ اٹھ کر جاؤاور جو کلمات تم نے خواب میں دیکھے ہیں۔وہ انہیں بتاتے جاؤ؛تاکہ اس کے مطابق وہ اذان دیں۔ کیونکہ ان کی آواز تم سے بلند اور خوبصورت ہے۔

(سنن ابی داود۔حدیث نمبر:499۔ سنن ترمذی۔حدیث نمبر:189)

سنن ابی داود کی اس روایت میں "فإنه اندى صوتا منك" کے الفاظ ہیں

اور ترمذی کی روایت میں " فإنه أندى وأمد صوتا منك" کے الفاظ ہیں۔

علامہ شوکانی نے نیل الاوطار میں "فإنه أندى صوتا منك" کے معنی لکھے ہیں۔کہ

أي أحسن صوتاً منك

یعنی بلالؓ تم میں خوبصورت آواز کے مالک ہیں۔

إمام ابن الأثیر نے النھایۃ میں لکھا ہے۔کہ

أي أرفع وأعلى وقيل ـ أحسن وأعذب

یعنی بلالؓ بلند و بالا اور میٹھی دلکش آواز کے مالک ہیں۔

جس سے پتہ چلتا ہے کہ حضرت بلالؓ انتہائی فصیح و بلیغ تھے اور بہت خوب صورت۔ بلند و بالا اور شرین اور دلکش آواز کے مالک تھے اور یہ کہنا کہ "ان کی زبان میں لکنت تھی" سراسر غلط ہے۔

حضرت بلالؓ موذن رسول اور جلیل القدر صحابی تھے۔لکنت کے علاوہ ان کے ساتھ یہ جو آذان والا واقعہ منسوب کیا جاتا ہے وہ بھی بالکل غلط ہے۔ کتب احادیث میں تلاش بسیار کے باوجود اس کا کہیں ذکر نہیں ملتا۔ جو لوگ اس واقعے کو صحیح کہتے ہیں۔وہ اس کا مستند حوالہ پیش کرنے سے قاصر ہیں۔

تحقیق کرنے پر پتہ چلا کہ یہ واقعہ صرف مولانا روم نے کہیں سے سن کر بغیر تحقیق اپنی مثنوی میں لکھ دیا۔ جس کی قرآن و حدیث کے سامنے کچھ بھی حیثیت نہیں۔

البتہ آذان سے متعلق کچھ اور روایات ہیں جو کتب احادیث میں ملتی ہیں۔ان کی روشنی میں۔

پہلی بات تو یہ سامنے آتی ہے کہ

بعض دفعہ فجر کی اذان بلال رضی اللہ عنہ نہیں دیتے تھے بالخصوص رمضان المبارک میں کیونکہ احادیث سے ثابت ہوتا ہے کہ رمضان المبارک میں فجر کی اذان حضرت عبداللہ بن ام مکتومؓ دیا کرتے تھے اور حضرت بلالؓ سحری کی اذان دیتے تھے۔ جیسا کہ بخاری کی اس روایت سے ثابت ہے۔

(بخاری۔الاذان۔اذان الاعمی اذاکان۔ح:617)

دوسری بات یہ ہے کہ احادیث میں یہ بات بڑی صراحت کے ساتھ بیان ہوئی ہے کہ ایک دفعہ حضرت بلالؓ صبح کے وقت سوتے رہ گئے تھے کہ سورج نکل آیا۔ یہ حدیث ملاحظہ کریں تاکہ اصل صورت حال واضح ہو جائے۔ابو قتادہ رضی اللہ عنہ اپنے باپ حارث بن ربعی سے روایت بیان کرتے ہیں۔ وہ کہتے ہیں

ہم (خیبر سے واپسی پر) رات کو نبی۔ﷺ کے ساتھ سفر کر رہے تھے تو بعض لوگوں نے کہا کہ اللہ کے رسول ﷺ ! آپ یہاں پڑاؤ ڈال لیں تو بہتر ہوگا۔آپ نے فرمایا

(اخاف ان تناموا عن الصلاة)

"میں ڈرتا ہوں کہیں تمہاری آنکھ نہ لگ جائے (اور نماز کے لیے نہ اٹھو)"

بلال نے عرض کیا۔ کہ میں آپ کو جگادوں گا۔ پھر سب لیٹ گئے اور بلال نے اپنی پشت اپنی اونٹنی سے لگائی اور نیند کے غلبے سے سو گئے۔ پھر (صبح کو سب سے پہلے) نبی ﷺ جاگے۔ تو اس وقت سورج کا اوپر کا کنارہ نکل آیا تھا (سورج طلوع ہو رہا تھا) تو آپ ﷺ نے فرمایا۔ بلال! تم نے تو کہا تھا کہ میں تمہیں جگادوں گا؟۔

بلال نے عرض کیا: مجھے ایسی نیند کبھی نہیں آئی تھی۔ آپ نے فرمایا

إِنَّ اللَّهَ قَبَضَ أَرْوَاحَكُمْ حِينَ شَاءَ وَرَدَّهَا عَلَيْكُمْ حِينَ شَاءَ يَا بِلَالُ ـ قُمْ فَأَذِّنْ بِالنَّاسِ بِالصَّلَاةِ

اللہ نے جب چاہا تمہاری جانیں قبض کر لیں اور جب چاہا پھر تم کو دے دیں۔ بلال! اٹھو اور نماز کے لیے اذان دو۔

(بخاري۔ مواقيت الصلاة۔ الاذان بعد ذهاب الوقت۔ ح؛599۔ مسلم۔ المساجد۔ قضاء الصلاة الفائتة و استحباب تعجيل قضائها۔ ح: 681)

بلال نے اذان دی۔آپ نے وضو کیا۔جب سورج بلند ہو کر سفید ہو گیا آپ کھڑے ہوئے اور نماز پڑھی۔

احادیث میں یوں بھی ہے کہ آپ ﷺ نے وہاں سے کوچ کیا اور دوسری جگہ جا کر نماز پڑھی۔

ان احادیث سے معلوم ہوا کہ لوگوں کا یہ کہنا کہ بلال رضی اللہ عنہ نے اذان نہیں دی تھی تو صبح ہی نہیں ہوئی تھی سراسر خلاف حقیقت ہے۔جب تک مستند حوالہ معلوم نہ ہو تب تک اس طرح کے واقعات لوگوں کے درمیان بالکل بیان نہیں کرنے چاہئیں۔ حضرت بلالؓ کے اور بھی بہت سے مستند فضائل کتب احادیث میں مذکور ہیں۔بوقت ضرورت ان کا ذکر کیا جانا چاہیے۔چونکہ یہ واقعہ احادیثِ کی کتابوں میں موجود نہیں ہے۔اسے ذکر کرنا بالکل مناسب نہیں ہے۔اس لئے بھی کہ اس میں بات صرف حضرت بلالؓ تک نہیں رہ جاتی۔اس میں نبی ﷺ پر بھی جھوٹ بولا جاتا ہے۔ نبی ﷺ کی امت پر غلط بیانی کی جاتی ہے اور جس میں جبرائیلؑ پر بھی جھوٹی بات کہی گئی اور سب سے بڑھ کر اس میں اللہ جل جلالہ پر بھی جھوٹ گھڑنا ثابت ہو جاتا ہے۔کہ اللہ نے صبح ہی نہ ہونے دی۔

ایسے ہی سورج پلٹانے والی بات بھی اللہ تعالیٰ پر بولی گئی تھی۔ کسی بھی معاملے میں جب کوئی بات اللہ رب العزت پر بولی جارہی ہو تو اس کی چھان بین اور بھی زیادہ ضروری ہو جاتی ہے۔کہ کہیں ہمارا شمار ان لوگوں میں نہ ہو جائے جو اللہ پر جھوٹ بہتان لگانے والے ہوتے ہیں۔اس لئے ایسی باتوں کو بغیر تحقیق کبھی پلے نہیں باندھنا چاہیئے۔اور سر توڑ کوشش کرکے حقائق واضح کر دینے میں ہی ہماری

بھلائی اور عافیت ہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے قرآن میں بہت ساری جگہوں پر منع کیا ہے کہ اللہ پر جھوٹ بہتان نہ باندھا کرو۔ اور ایک مقام پر تو یہاں تک کہہ دیا گیا کہ۔ اللہ پر جھوٹ گھڑنے والوں کے لئے یہ ایک ہی گناہ کافی ہے۔

اُنظُرْ كَيْفَ يَفْتَرُونَ عَلَى ٱللَّهِ ٱلْكَذِبَ ۖ وَكَفَىٰ بِهِۦٓ إِثْمًا مُّبِينًا ﴿50﴾ ع7

سورۃ النساء آیت ۵۰

دیکھ لو!۔ یہ لوگ اللہ پر کیسے کیسے جھوٹ گھڑ لیتے ہیں۔ ان کے لئے یہ ایک ہی (گھناؤنا اور) کھلم کھلا گناہ کافی ہے۔

یہ آیت ہر اس واقعے کے لئے ہے جس میں کسی نہ کسی طرح اللہ سبحانہ و تعالیٰ پر جھوٹ بولا گیا ہو۔ نیچے دیا گیا حضرت علیؓ کا واقعہ پڑھنے کے بعد بھی اندازہ ہو جائے گا کہ یہ اس پر بھی منطبق ہوتی ہے۔

حضرت علیؓ کے لئے سورج لوٹنا:

یہ بھی ایسا جھوٹ ہے جو حضرت علیؓ کی آڑ میں در حقیقت اللہ تعالیٰ پر بولا گیا۔

حضرت علیؓ بن ابوطالب کے لیے بھی ایک ایسی ہی روایت ہے جس میں سورج کے پلٹ کے واپس آجانے کا ذکر ہے۔اس میں بھی درحقیقت حضرت علیؓ کو آڑ بنا کر اللہ جل شانہ پر جھوٹ بولا گیا ہے۔ اس روایت کا بھی علمی اور تحقیقی جائزہ پیش خدمت ہے۔پہلے روایت کا لبِ لباب سمجھ لیں۔

نبی کریم ﷺ پر وحی کا نزول ہو رہا تھا اور آپ ﷺ کا سر مبارک حضرت علیؓ کی گود میں تھا۔وہ عصر کی نماز نہ پڑھ سکے تھے۔یہاں تک کہ سورج غروب ہو گیا۔آپ نے فرمایا: علی! کیا تم نے نماز پڑھی ہے انہوں نے عرض کیا: نہیں۔آپ نے دعا کی: اے اللہ! علی تیری اور تیرے رسول کی فرمانبرداری میں مشغول تھا۔ان کے لیے سورج کو لوٹا دے۔حضرت اسماء بنت عمیسؓ کا بیان ہے۔میں نے سورج کو غروب ہوتے بھی دیکھا۔پھر سورج کے غروب ہو جانے کے بعد اسے طلوع ہوتے بھی دیکھا۔

"[السنۃ لابن أبي عاصم: 1323۔ مختصرا۔ مشکل الآثار للطحاوی: 2/9۔المعجم الکبیر للطبرانی: 24/152,147۔تاریخ دمشق لابن عساکر: 42/314]

الفاظ اور مفہوم کے ردوبدل کے ساتھ کچھ اور روایات بھی حضرت اسماء بنت عمیسؓ اور حضرت ابوہریرہؓ سے مروی ہیں۔اور ان دونوں سے آگے والی فہرست میں ناقابلِ اعتبار راویوں کی بہتات ہے۔مگر موضوع کے اعتبار سے سب ایک طرح کی ہیں۔یعنی سورج کے مغرب سے پلٹنے کی بات سب میں یکساں ہے۔اس لئے سب کو یہاں نہیں لکھا گیا۔اس قصے کو کئی وجوہ کی بنا پر اہل علم نے منکر قرار دیا ہے جو کہ درج ذیل ہیں۔

ا۔اس میں تفصیل طلب بات یہ ہے کہ حضور ﷺ نے خود نماز پڑھ لی۔اور حضرت علیؓ نے نہیں پڑھی۔ جب کہ ایسی صورت میں دونوں کی نماز قضا ہونی چاہیئے تھی۔ یہاں صرف حضرت علیؓ کی نماز قضا ہونے کا ذکر ہے۔اگر حضور ﷺ نے پڑھ لی تو یہ کیسے ممکن ہے کہ حضرت علیؓ وہاں بیٹھے رہے اور انہوں نے نماز نہیں پڑھی۔

۲۔اس پر تمام امت کا اتفاق ہے کہ نماز اپنے اوقاتِ مقررہ پر فرض ہے۔

فَإِذَا قَضَيْتُمُ ٱلصَّلَوٰةَ فَٱذْكُرُواْ ٱللَّهَ قِيَٰمًا وَقُعُودًا وَعَلَىٰ جُنُوبِكُمْ ۚ فَإِذَا ٱطْمَأْنَنتُمْ فَأَقِيمُواْ ٱلصَّلَوٰةَ ۚ إِنَّ ٱلصَّلَوٰةَ كَانَتْ عَلَى ٱلْمُؤْمِنِينَ كِتَٰبًا مَّوْقُوتًا ﴿103﴾

سورۃالنساء آیت 103

پھر جب نماز ادا کر چکو تو کھڑے اور بیٹھے اور کروٹوں کے بل بھی پس اللہ ہی کو یاد کرو۔ پھر جب تم اطمینان پاؤ تو پوری طرح نماز قائم کرو۔ بیشک نماز اپنے مقرر وقتوں کے مطابق مومنوں پر فرض کردی گئی ہے۔

جب نماز کا مقررہ وقت گزر گیا تو نماز فوت ہو گئی۔اب خواہ وہ کسی وقت بھی پڑھی جائے قضا ہی کہلائے گی۔ پھر سورج لوٹانے سے وہ ادا نہیں ہو جائے گی۔ یعنی اصل وقت کے ختم ہو جانے کے بعد

سورج کو واپس لانے سے اس فرض کی ادائیگی جس کا تعلق اصل وقت سے تھا۔ پورا کر لینا آئینِ فطرت کے خلاف ہے۔ اسے سمجھنے کے لئے قرآن کریم کی ایک آیت اس کی مزید وضاحت کر دیتی ہے۔

کہ بنی اسرائیل کے ایک گروہ میں سے کسی نے ایک شخص کو قتل کر دیا تھا اور اس بارے اختلاف کرتے ہوئے اس قتل کو ایک دوسرے پر ڈال رہے تھے۔ اللہ جل شانہ اس کا پردہ فاش کرنا چاہتے تھے۔ اس لئے موسیٰؑ نے انہیں گائے ذبح کرنے کے لئے کہا۔ جس پر وہ پس و پیش کرتے رہے۔ سوال و جواب میں نوبت یہاں تک آ گئی کہ جس کی وہ پوجا کیا کرتے تھے۔ معاملہ آخر اسی گائے پر آ گیا۔ گائے کو ذبح کیا گیا۔ پھر کہا گیا کہ اب اس گائے کے ایک ٹکڑے کے ساتھ مقتول کو ضرب لگاؤ۔ ایسا کرنے پر وہ مقتول شخص زندہ ہو گیا۔ پھر اس نے بتا دیا کہ کس نے اسے قتل کیا تھا۔ جس قبیلے والے زیادہ واویلا کر رہے تھے۔ انہوں نے ہی اسے قتل کیا تھا۔ دیکھئے قرآنی آیت۔

وَإِذْ قَتَلْتُمْ نَفْسًا فَادَّارَأْتُمْ فِيهَا ۖ وَاللَّهُ مُخْرِجٌ مَّا كُنتُمْ تَكْتُمُونَ ﴿72﴾ فَقُلْنَا اضْرِبُوهُ بِبَعْضِهَا ۚ كَذَٰلِكَ يُحْيِي اللَّهُ الْمَوْتَىٰ وَيُرِيكُمْ آيَاتِهِ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُونَ ﴿73﴾

سورۃ البقرۃ آیت ۷۲۔۷۳

اور جب تم لوگوں نے ایک شخص کو قتل کیا پھر تم اس بارے میں جھگڑنے لگ گئے لیکن اللہ اس کو ظاہر کرنے والا تھا جو تم چھپاتے تھے۔ پھر ہم نے کہا اس (مقتول کی لاش) کو اس (گائے) کے کسی

ٹکڑے کے ساتھ ایک ضرب مارو اسی طرح اللہ مُردوں کو زندہ کرتا ہے اور تم کو اپنی نشانیاں دکھاتا ہے تاکہ تم عقل سے کام لو۔

یہاں یہ بات واضح ہو جاتی ہے۔ کہ اس شخص کے عارضی طور پر زندہ ہونے سے قاتل کا گناہ معاف نہیں ہو گیا۔ بلکہ اس کا گناہ سب پر آشکار ہو گیا اور اسے زیادہ ہزیمت کا سامنا کرنا پڑا۔

اختصار کے ساتھ یوں ہو گا کہ اگر کوئی آدمی کسی کو ناجائز قتل کر دے۔ پھر اللہ رب العزت اس مقتول کو دوبارہ زندگی دے دیں۔ تو اس سے قاتل کا گناہ کسی صورت معاف نہیں ہو گا۔ سورج لوٹانے والی بات میں بھی کچھ ایسی ہی صورت حال ہے۔

۳۔ اگر یہ مان بھی لیا جائے کہ واقعی حضرت علیؓ کی نمازِ عصر رہ گئی تھی۔ تو وہ کسی نہ کسی عذر کی وجہ سے رہی ہو گی۔ جیسا کہ نبی کریم ﷺ کی نمازِ عصر بھی غزوۂ خندق کے موقع پر رہ گئی تھی۔ اس وقت انہوں نے اپنے لئے تو سورج واپس نہیں بلایا تھا۔ اسی طرح خیبر سے واپسی پر صحابہ کرامؓ کی آپ ﷺ کے ساتھ نمازِ فجر بھی لیٹ ہو گئی تھی۔ آپ ﷺ اور صحابہ کرامؓ نے نماز کا وقت گزر جانے کے بعد نماز ادا کی تھی۔ وہاں بھی اپنے اور سب صحابہؓ کے لئے سورج واپس نہیں پلٹایا تھا۔

پھر آپ ﷺ نے یہ وضاحت بھی فرمائی تھی۔ کہ اگر کسی عذر کی وجہ سے ایسا ہو جائے۔ تو اس پر کوئی گناہ نہیں ہوتا۔ بے شمار احادیث میں یہ بات بھی بیان ہوئی ہے کہ جو شخص پابندی کے ساتھ

کسی عبادت کو سرانجام دیتا ہے۔اگر کسی عذر کی وجہ سے کبھی وہ عبادت رہ جائے۔تو اس کو اسی طرح اجر ملتا ہے۔جس طرح ادا کرنے پر ملتا تھا۔

اور اگر (معاذاللہ) اس طرح سے مان لیا جائے کہ حضرت علیؓ نے بغیر کسی عذر کے نمازِ عصر کو لیٹ کر دیا تھا۔تو یہ ایک گناہ کی بات ہو جاتی ہے۔جسے اللہ جل شانہ تو ویسے بھی معاف فرما دینے پر قادر تھے۔اور اس کے پابند نہیں تھے کہ اس معافی کے لیے سورج کو مغرب سے طلوع کر لیتے۔جب کہ سورج کا مغرب سے واپس ہونا خرقِ عادت کاموں میں سے ایک ہے۔جن کے بارے میں اللہ عزوجل کی سنت یہ ہے کہ وہ کسی عظیم مصلحت کے پیش نظر ہی رونما ہوتے ہیں۔لیکن اس واقعہ میں ایسی کوئی مصلحت نظر نہیں آ رہی۔

۴۔ابن کثیر لکھتے ہیں۔کہ ائمہ حدیث جیسے کہ امام مالک۔ مصنفینِ صحاح ستہ اور اصحابِ مسانید و سنن اور حسن احادیث کے جامعین کا اپنی اپنی کتابوں میں اس واقعے کو درج نہ کرنا۔اس بات کا بڑا ثبوت ہے کہ ان کے نزدیک یہ ناقابلِ قبول تھا۔وہ اسے من گھڑت سمجھتے تھے۔(البدایہ صفحہ ۶۰)

۵۔شیعہ لوگوں نے حضرت علیؓ کی شان میں اتنا غلو سے کام لیا ہے۔کہ اللہ کے ساتھ ملا دیا ہے اور کئی جگہ تونعوذ باللہ انہیں اللہ ہی کہہ دیا گیا۔اس واقعے کو بھی سچا ثابت کرنے کے لئے انہی کے راوی زیادہ تر پیش پیش رہے ہیں۔انہوں نے تو یہ بھی لکھا ہے کہ سورج کو حضرت علیؓ نے سلام کیا اس نے سلام کا جواب دیا اور کہا کہ اے علیؓ تم ہی اوّل ہو تم ہی آخر ہو۔

۶۔ یہ واقعہ خبرِ واحد کی حیثیت رکھتا ہے۔ یعنی اس کے صرف دو ہی راوی ہیں۔ باقی سب نے ان سے ہی روایت کیا ہے۔ اور بیچ والے بہت سارے راوی نا قابلِ اعتبار ہیں۔ اس لئے اسے موضوع قرار دیا گیا ہے۔

۷۔ شق القمر کے واقعے کا قرآن میں ذکر ہے۔ جسے آج سائنس بھی ثابت کر رہی ہے کہ چاند کسی زمانے میں دو ٹکڑے ہوا تھا۔ اگرچہ یہ واقعہ رات کو رونما ہوا تھا۔ اور رات کو صرف ان لوگوں کو نظر آسکتا تھا جو اس وقت چاند کی طرف دیکھ رہے ہوتے۔ پھر بھی اس کی شہادتیں دنیا کی مختلف خطوں سے مل جاتی ہیں۔ حالانکہ چاند کی طرف کوئی گاہے بگاہے ہی دیکھتا ہے۔ لیکن سورج کا معاملہ اس سے کہیں مختلف ہے۔ سورج مغرب سے عصر پر واپس آئے گا تو کوئی دیکھے نہ دیکھے اس کا احساس ہو جائے گا کہ ابھی تو شام کا سماں تھا مگر عصر کا وقت کیسے ہو گیا؟۔ جستجو کرے گا کہ معلوم کرسکے ایسا کیوں ہوا؟۔ اگر سورج مغرب سے واپس آیا ہوتا تو یہ ایک ایسا واقعہ ہوتا۔ جس کے لئے بہت سارے لوگ اس واقعے کو بیان کرنے والے ہوتے۔ نہ کہ گنے چنے ایک دو افراد۔ ایسی صورت میں بہت سارے گواہ ہوتے۔ بہت سارے صحابہ کرامؓ اسے بیان کر رہے ہوتے۔ علاوہ ازیں یہ کوئی ایسا واقعہ نہ ہوتا جو صرف اس علاقے کے لئے ہوتا۔ اس کی شہادتیں تو دنیا بھر سے ملتیں۔ اور یہ بڑا معجزہ شمار ہوتا جس پر ان کفار کے منہ بھی بند ہو جاتے جو نبی ﷺ سے معجزہ مانگا کرتے تھے۔ اور کئی کافر بھی مسلمان ہو

https://quranexcel.com

جاتے۔ لیکن ایسا کچھ بھی روایات میں نہیں ملتا۔ جس کا صاف مطلب یہ ہے کہ ایسا کوئی واقعہ ہوا ہی نہیں۔ اگر ایسا واقعی رونما ہوا ہوتا۔ تو اسے دوسرے اہم واقعات کی طرح کثرت سے نقل کیا جاتا۔

۸۔ نبی ﷺ نے واضح طور پر ارشاد فرمایا کہ سورج جب مغرب سے واپس آئے گا تو قیامت برپا ہو جائے گی۔ لیکن کسی جگہ بھی یہ نہیں بتایا کہ اس سورج کے واپس ہونے کو چھوڑ کر۔

۹۔ مغرب کی طرف سے سورج کا لوٹنا قیامت کی نشانی ہے اور جب لوگ اس کو دیکھیں گے۔ تو سب ایمان لے آئیں گے۔ جیسا کہ درج ذیل قرآنی آیت کی تفسیر بھی صحیح احادیث سے ثابت ہے۔ کہ اس وقت ایمان قبول کرنا بالکل کام نہیں آئے گا۔

هَلْ يَنظُرُونَ إِلَّآ أَن تَأْتِيَهُمُ ٱلْمَلَٰٓئِكَةُ أَوْ يَأْتِىَ رَبُّكَ أَوْ يَأْتِىَ بَعْضُ ءَايَٰتِ رَبِّكَ ۗ يَوْمَ يَأْتِى بَعْضُ ءَايَٰتِ رَبِّكَ لَا يَنفَعُ نَفْسًا إِيمَٰنُهَا لَمْ تَكُنْ ءَامَنَتْ مِن قَبْلُ أَوْ كَسَبَتْ فِىٓ إِيمَٰنِهَا خَيْرًا ۗ قُلِ ٱنتَظِرُوٓا۟ إِنَّا مُنتَظِرُونَ ﴿158﴾

سورۃ الانعام آیت 158

کیا یہ لوگ اب صرف اس بات کے منتظر ہیں کہ ان کے پاس فرشتے آجائیں یا تیرا رب ہی (یعنی رب کا حکم) آجائے۔ جس روز تیرے رب کی کوئی نشانی آجائے گی تو ایسے کسی شخص کا ایمان اس کے بالکل

کام نہ آئے گا جو پہلے سے ایمان نہ رکھتا ہوگا یا اس نے اپنے ایمان لانے کے بعد کوئی نیک عمل نہ کیا ہوگا ۔ کہہ دو کہ تم انتظار کرو بلاشبہ ہم بھی انتظار کرتے ہیں۔

یہ کیسے ممکن ہے کہ ایسی نشانی نبی کریم ﷺ کی حیات طیبہ ہی میں رونما ہو جائے اور پھر اس کے نتیجے میں کسی ایک بھی شخص کے ایمان لانے کی بابت کوئی بات نہ ملتی ہو۔

۱۰۔امام ابن جوزی رحمہ اللہ نے اس قصہ کو موضوعات میں شمار کیا ہے۔اور حافظ ابن تیمیہ رحمہ اللہ نے بھی "منہاج السنۃ" میں بڑی شد ومد سے اس کا انکار کیا ہے

۱۱۔ موضوعات کبیر کے صفحہ نمبر ۱۴۱ اور ۱۵۷ میں اسے من گھڑت اور جھوٹا لکھا گیا ہے۔

۱۲۔حضرت علیؓ کے لئے سورج کا مغرب سے واپس لوٹنا اور حضرت علیؓ کا نماز عصر کا پڑھ لینا اور سورج کا پھر سے غروب ہو جانا۔اس نوعیت کی احادیث کی صحت پر محدثین اکرام نے جو سیر حاصل بحث کی ہے وہ بالکل درست ہے۔ کیونکہ محدثین کا اصول یہ بھی ہے۔کہ اگر کوئی راوی ایسا واقعہ بیان کرے۔جو وقوع پذیر ہوتا تو ہزاروں لوگ اسے بیان کر رہے ہوتے ۔مگر پھر بھی گنتی کے ایک یا دو لوگ بیان کرنے والے ہوں۔خواہ وہ راوی ثقہ بھی ہوں تو بھی وہ روایت موضوع کہلائے گی۔جس کا مطلب یہی بنتا ہے کہ ایسا کوئی رونما ہی نہیں ہوا تھا۔

سب سے بڑا ظالم کون ہے؟:

اللہ جل شانہ نے سب سے زیادہ ظالم کی نشان دہی کر دی ہے۔ جس سے خود بھی بچو اور دوسروں کو بھی بچاؤ۔

وَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّن مَّنَعَ مَسَٰجِدَ ٱللَّهِ أَن يُذْكَرَ فِيهَا ٱسْمُهُۥ وَسَعَىٰ فِى خَرَابِهَآ ۚ أُو۟لَٰٓئِكَ مَا كَانَ لَهُمْ أَن يَدْخُلُوهَآ إِلَّا خَآئِفِينَ ۚ لَهُمْ فِى ٱلدُّنْيَا خِزْىٌ وَلَهُمْ فِى ٱلْـَٔاخِرَةِ عَذَابٌ عَظِيمٌ ﴿114﴾

سورۃ البقرۃ آیت ۱۱۴

اور اس سے بڑا ظالم کون ہوگا جو اللہ کی مسجدوں میں اس کا نام ذکر کرنے سے روکے اور ان کی ویرانی کے درپے ہو جائے؟۔ ایسے لوگوں کو کچھ حق نہیں کہ اس میں داخل ہوں مگر ڈرتے ہوئے۔ ان کے لئے دنیا میں بھی رسوائی ہے اور آخرت میں بھی بڑا عذاب ہے۔

أَمْ تَقُولُونَ إِنَّ إِبْرَٰهِـۧمَ وَإِسْمَٰعِيلَ وَإِسْحَٰقَ وَيَعْقُوبَ وَٱلْأَسْبَاطَ كَانُوا۟ هُودًا أَوْ نَصَٰرَىٰ ۗ قُلْ ءَأَنتُمْ أَعْلَمُ أَمِ ٱللَّهُ ۗ وَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّن كَتَمَ شَهَٰدَةً عِندَهُۥ مِنَ ٱللَّهِ ۗ وَمَا ٱللَّهُ بِغَٰفِلٍ عَمَّا تَعْمَلُونَ ﴿140﴾

سورۃ البقرۃ آیت 140

یا (کیا) تم کہتے ہو۔ البتہ ابراہیمؑ۔ اور اسماعیلؑ۔ اور اسحاقؑ۔ اور یعقوبؑ۔ اور اس کی اولاد یہودی تھے یا عیسائی؟۔ کہہ دو کیا تم زیادہ جانتے ہو یا اللہ؟۔ اور اس سے بڑا ظالم کون ہوگا؟۔ جو گواہی کو چھپائے جو اس کے پاس اللہ کی طرف سے (امانت) ہے اور اللہ غافل نہیں اس سے جو کچھ تم کرتے ہو۔

وَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنِ ٱفْتَرَىٰ عَلَى ٱللَّهِ كَذِبًا أَوْ كَذَّبَ بِـَٔايَٰتِهِۦٓ ۗ إِنَّهُۥ لَا يُفْلِحُ ٱلظَّٰلِمُونَ ﴿21﴾

سورۃ الأنعام آیت 21

اور اس سے بڑا ظالم کون ہوگا جو اللہ پر جھوٹ گھڑے یا اس کی آیتوں کو جھوٹا قرار دے؟۔ بلاشبہ ظالم لوگ نجات نہیں پائیں گے۔

وَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنِ ٱفْتَرَىٰ عَلَى ٱللَّهِ كَذِبًا أَوْ قَالَ أُوحِىَ إِلَىَّ وَلَمْ يُوحَ إِلَيْهِ شَىْءٌ وَمَن قَالَ سَأُنزِلُ مِثْلَ مَآ أَنزَلَ ٱللَّهُ ۗ وَلَوْ تَرَىٰٓ إِذِ ٱلظَّٰلِمُونَ فِى غَمَرَٰتِ ٱلْمَوْتِ وَٱلْمَلَٰٓئِكَةُ بَاسِطُوٓا۟ أَيْدِيهِمْ أَخْرِجُوٓا۟ أَنفُسَكُمُ ۖ ٱلْيَوْمَ تُجْزَوْنَ عَذَابَ ٱلْهُونِ بِمَا كُنتُمْ تَقُولُونَ عَلَى ٱللَّهِ غَيْرَ ٱلْحَقِّ وَكُنتُمْ عَنْ ءَايَٰتِهِۦ تَسْتَكْبِرُونَ ﴿93﴾

سورۃ الأنعام آیت 93

اور اس سے بڑا ظالم کون ہوگا جو اللہ پر جھوٹ گھڑ لے یا یہ کہے کہ مجھ پر وحی آئی ہے حالانکہ اس پر کچھ بھی وحی نہ آئی ہو۔ اور جو کہے میں بھی ایسی چیز اتار سکتا ہوں جیسی اللہ نے اتاری ہے۔ اور اے کاش!۔ تم ان ظالم لوگوں کو اس وقت دیکھ پاتے!۔ جب موت کی سختیوں میں مبتلا ہوں گے اور فرشتے ہاتھ بڑھا رہے ہوں گے کہ نکالو اپنی جانیں آج تمہیں رسوا کن عذاب دیا جائے گا۔ اس لئے کہ تم اللہ کے بارے ناحق و سراسر جھوٹ بولا کرتے تھے اور اس کی آیات سے تکبر بھی کیا کرتے تھے۔

وَمِنَ ٱلْإِبِلِ ٱثْنَيْنِ وَمِنَ ٱلْبَقَرِ ٱثْنَيْنِ ۗ قُلْ ءَآلذَّكَرَيْنِ حَرَّمَ أَمِ ٱلْأُنثَيَيْنِ أَمَّا ٱشْتَمَلَتْ عَلَيْهِ أَرْحَامُ ٱلْأُنثَيَيْنِ ۖ أَمْ كُنتُمْ شُهَدَآءَ إِذْ وَصَّىٰكُمُ ٱللَّهُ بِهَٰذَا ۚ فَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنِ ٱفْتَرَىٰ عَلَى ٱللَّهِ كَذِبًا لِّيُضِلَّ ٱلنَّاسَ بِغَيْرِ عِلْمٍ ۗ إِنَّ ٱللَّهَ لَا يَهْدِى ٱلْقَوْمَ ٱلظَّٰلِمِينَ ﴿144﴾ ع17

سورۃ الأنعام آیت 144

اور اسی طرح اونٹ سے دو اور گائے سے دو پیدا کیے ہیں۔ پوچھو کہ کیا اس (اللہ جل شانہ) نے دونوں نروں کو حرام کیا ہے یا دونوں مادائیں یا جو دونوں ماداؤں کے رحموں میں ہے؟۔ کیا تم اس وقت موجود تھے جب اللہ نے تمہیں وصیت کی تھی؟۔ پھر اس سے بڑا ظالم کون ہوگا؟۔ جو اللہ پر جھوٹ

بہتان گھڑلے تاکہ لوگوں کو بغیر کسی علم کے گمراہ کرتا پھرے۔ بیشک اللہ ایسے ظالم لوگوں کو راہ یاب نہیں ہونے دیتا۔

أَوْ تَقُولُواْ لَوْ أَنَّآ أُنزِلَ عَلَيْنَا ٱلْكِتَٰبُ لَكُنَّآ أَهْدَىٰ مِنْهُمْ ۚ فَقَدْ جَآءَكُم بَيِّنَةٌ مِّن رَّبِّكُمْ وَهُدًى وَرَحْمَةٌ ۚ فَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّن كَذَّبَ بِـَٔايَٰتِ ٱللَّهِ وَصَدَفَ عَنْهَا ۗ سَنَجْزِى ٱلَّذِينَ يَصْدِفُونَ عَنْ ءَايَٰتِنَا سُوٓءَ ٱلْعَذَابِ بِمَا كَانُواْ يَصْدِفُونَ ﴿157﴾

سورۃ الأنعام آیت 157

یا یہ کہہ دو کہ اگر ہم پر کتاب نازل کی جاتی تو ہم ان کی نسبت کہیں زیادہ سیدھے رستے پر ہوتے۔ پس یقیناً تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے ایک بہت واضح کتاب اور سرچشمۂ ہدایت اور خصوصی رحمت آچکی ہے۔ پھر اس سے بڑا ظالم کون ہوگا جو اللہ کی آیتوں کو جھٹلادے اور ان سے سے روکتا رہے؟۔ عنقریب ہم ایسے لوگوں کو جو ہماری آیتوں سے روکتے ہیں۔ ان کے اس روکنے کے سبب بہت سخت عذاب دیں گے۔

فَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنِ ٱفْتَرَىٰ عَلَى ٱللَّهِ كَذِبًا أَوْ كَذَّبَ بِـَٔايَٰتِهِۦٓ ۚ أُوْلَٰٓئِكَ يَنَالُهُمْ نَصِيبُهُم مِّنَ ٱلْكِتَٰبِ ۖ حَتَّىٰٓ إِذَا جَآءَتْهُمْ رُسُلُنَا يَتَوَفَّوْنَهُمْ قَالُوٓاْ أَيْنَ مَا كُنتُمْ

تَدْعُونَ مِن دُونِ ٱللَّهِ ۖ قَالُوا۟ ضَلُّوا۟ عَنَّا وَشَهِدُوا۟ عَلَىٰٓ أَنفُسِهِمْ أَنَّهُمْ كَانُوا۟ كَٰفِرِينَ ﴿37﴾

سورۃ الاعراف آیت ۳۷

پھر اس سے بڑا ظالم کون ہوگا؟۔جو اللہ پر جھوٹ و بہتان والی باتیں گھڑلے یا اس کی آیتوں کو جھوٹا کہہ دے۔ان لوگوں کے نصیب کا ان کو مل کر ہی رہے گا۔یہاں تک کہ جب ان کے پاس ہمارے بھیجے ہوئے فرشتے ان کی روحیں قبض کرنے آئیں گے تو پوچھیں گے کہ کہاں ہیں وہ جن سے تم اللہ کے علاوہ دعائیں مانگا کرتے تھے ؟۔وہ کہیں گے کہ (آج) سب ہم سے غائب ہو گئے۔اور اپنے آپ پر گواہی دینے لگیں گے کہ واقعی وہ ناشکرے و منکرینِ حق تھے۔

فَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنِ ٱفْتَرَىٰ عَلَى ٱللَّهِ كَذِبًا أَوْ كَذَّبَ بِـَٔايَٰتِهِۦٓ ۚ إِنَّهُۥ لَا يُفْلِحُ ٱلْمُجْرِمُونَ ﴿17﴾

سورۃ یونس آیت 17

پھر اس سے بڑا ظالم کون ہوگا جو اللہ پر جھوٹ بہتان گھڑلے یا اس کی آیتوں کو جھٹلادے۔بیشک مجرم لوگ کبھی فلاح نہیں پایا کرتے۔

وَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنِ ٱفْتَرَىٰ عَلَى ٱللَّهِ كَذِبًا ۚ أُو۟لَٰٓئِكَ يُعْرَضُونَ عَلَىٰ رَبِّهِمْ وَيَقُولُ ٱلْأَشْهَٰدُ هَٰٓؤُلَآءِ ٱلَّذِينَ كَذَبُوا۟ عَلَىٰ رَبِّهِمْ ۚ أَلَا لَعْنَةُ ٱللَّهِ عَلَى ٱلظَّٰلِمِينَ ﴿18﴾

سورۃ ہود آیت ۱۸

اور اس سے بڑا ظالم کون ہوگا جو اللہ پر جھوٹی باتیں گھڑ لے؟۔ ایسے لوگ اپنے رب کے سامنے پیش کیے جائیں گے اور شاہد و گواہ کہیں گے کہ یہی ہیں وہ لوگ جنہوں نے اپنے رب پر جھوٹ بولا تھا۔ سن رکھو کہ ایسے ظالم لوگوں پر اللہ کی لعنت ہے۔

هَٰٓؤُلَآءِ قَوْمُنَا ٱتَّخَذُوا۟ مِن دُونِهِۦٓ ءَالِهَةً ۖ لَّوْلَا يَأْتُونَ عَلَيْهِم بِسُلْطَٰنٍۭ بَيِّنٍ ۖ فَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنِ ٱفْتَرَىٰ عَلَى ٱللَّهِ كَذِبًا ﴿15﴾

سورۃ الکہف آیت ۱۵

ہماری اس قوم نے اللہ کے علاوہ کئی اور جو عبادت کیے جانے والے (معبود) بنا رکھے ہیں۔ تو وہ ان پر کوئی کھلم کھلی دلیل و سند کیوں نہیں لے کر آتے!۔ پس اس سے بڑا ظالم کون ہوگا جو اللہ پر بھی جھوٹی باتیں گھڑ لے۔

وَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّن ذُكِّرَ بِـَٔايَٰتِ رَبِّهِۦ فَأَعْرَضَ عَنْهَا وَنَسِىَ مَا قَدَّمَتْ يَدَاهُ ۚ إِنَّا جَعَلْنَا عَلَىٰ قُلُوبِهِمْ أَكِنَّةً أَن يَفْقَهُوهُ وَفِىٓ ءَاذَانِهِمْ وَقْرًا ۖ وَإِن تَدْعُهُمْ إِلَى ٱلْهُدَىٰ فَلَن يَهْتَدُوٓا۟ إِذًا أَبَدًا ﴿57﴾

سورۃ الکہف آیت ۵۷

اور اس سے بڑا ظالم کون ہے۔ جسے اس کے رب کی آیات سے نصیحت کی جائے پھر وہ ان کو نظر انداز کردے اور اسے بھول جائے کہ کیا کچھ اس کے دونوں ہاتھوں نے آگے بھیجا ہے۔ بلاشبہ ہم نے ان کے دلوں پر پردے حائل ہونے دیئے ہیں کہ اس (حق کو) سمجھ نہ پائیں۔ اور ان کے کانوں میں اک گرانی پیدا ہونے دی ہے (کہ حق کو نہ سن پائیں)۔ اور اگر تم ان کو ہدایت کی طرف بلاؤ بھی تو وہ ہر گز کبھی بھی راہِ ہدایت پر آنے والے نہیں ہیں۔

وَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنِ ٱفْتَرَىٰ عَلَى ٱللَّهِ كَذِبًا أَوْ كَذَّبَ بِٱلْحَقِّ لَمَّا جَآءَهُۥٓ ۚ أَلَيْسَ فِى جَهَنَّمَ مَثْوًى لِّلْكَٰفِرِينَ ﴿68﴾ وَٱلَّذِينَ جَٰهَدُوا۟ فِينَا لَنَهْدِيَنَّهُمْ سُبُلَنَا ۚ وَإِنَّ ٱللَّهَ لَمَعَ ٱلْمُحْسِنِينَ ﴿69﴾ ع7

سورۃ العنکبوت آیت ۶۸۔۶۹

اوراس شخص سے بڑاظالم کون ہوگا جو اللہ پر جھوٹی باتیں گھڑلے یاجب حق بات اُس کے پاس آئے تو اسے جھوٹا قرار دیدے!۔ کیاایسے کافروں کے لئے ٹھکانہ جہنم نہیں ہے؟۔اور جو لوگ ہمارے لئے کوشش وجدوجہد کرتے ہیں ہم ضروران کو اپنے راستے کی ہدایت دیں گے۔اور بیشک اللہ احسان کرنے والوں کے ساتھ ہے۔

وَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّن ذُكِّرَ بِـَٔايَٰتِ رَبِّهِۦ ثُمَّ أَعْرَضَ عَنْهَآ ۚ إِنَّا مِنَ ٱلْمُجْرِمِينَ مُنتَقِمُونَ ﴿22﴾ ع2

سورۃ السجدۃ آیت 22

اوراس شخص سے بڑاظالم کون ہوگا جس کواس کے رب کی آیات سے نصیحت کی جائے پھر وہ ان کو نظرانداز کردے۔ بیشک ہم (ایسے) مجرموں سے انتقام لینے والے ہیں۔

فَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّن كَذَبَ عَلَى ٱللَّهِ وَكَذَّبَ بِٱلصِّدْقِ إِذْ جَآءَهُۥٓ ۚ أَلَيْسَ فِى جَهَنَّمَ مَثْوًى لِّلْكَٰفِرِينَ ﴿32﴾

سورۃ الزمر آیت 32

پھر اس شخص سے بڑا ظالم اور کون ہوگا جو اللہ پر جھوٹ بولے اور جب سچی بات اس کے پاس آجائے تو وہ اسے جھوٹا کہہ دے۔ کیا ایسے کافروں کا ٹھکانہ جہنم میں نہیں ہے؟۔

وَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنِ ٱفْتَرَىٰ عَلَى ٱللَّهِ ٱلْكَذِبَ وَهُوَ يُدْعَىٰٓ إِلَى ٱلْإِسْلَٰمِ ۚ وَٱللَّهُ لَا يَهْدِى ٱلْقَوْمَ ٱلظَّٰلِمِينَ ﴿7﴾

سورۃ الصّف آیت 7

اور اس سے بڑا ظالم کون ہوگا؟۔ جسے اسلام کی طرف بلایا جارہا ہو اور وہ اللہ پر جھوٹے بہتان گھڑلے اور اللہ بھی ایسے ظالم لوگوں کو ہدایت یاب نہیں ہونے دیتا۔

اللہ جل شانہ کی شان اس کی مخلوق پر چسپاں:

جب کوئی مسلمان خود سے اللہ جل شانہ کی ناقدری شروع کر دیتا ہے تو پھر نوبت آہستہ آہستہ جھوٹ گھڑنے تک آجاتی ہے۔ ایسے میں کسی دوسرے کو روکنے کی استطاعت بھی ختم ہو جاتی ہے۔ آج ہمارے معاشرے کی حالت بھی کچھ ایسی ہو گئی ہے۔ کہ لوگ دیدہ دانستہ اللہ جل جلالہ کی شان کو اس کی مخلوق پر ثابت کر رہے ہوتے ہیں لیکن مجال ہے کہ کسی کے کان میں جوں تک رینگ جائے۔ اور ایسے لوگ آٹے میں نمک کے برابر ہیں جو اس گستاخی کو شدت سے محسوس کرتے ہیں اور آواز بھی

اٹھاتے ہیں لیکن نقار خانے میں طوطی کی آواز کون سنتا ہے۔ سوچنے اور غور کرنے کا مقام ہے کہ کوئی بھی ذی شعور انسان دنیاوی رشتوں کی محبت آپس میں گڈمڈ نہیں کر سکتا۔ یعنی باپ کے لئے محبت ماں کے لئے محبت۔ بیٹے کے لئے محبت۔ بیٹی کے لئے محبت۔ بہن کے لئے محبت۔ بھائی کے لئے محبت۔ بیوی کے لئے محبت اور مختلف رشتہ داروں کے لئے مختلف محبت۔ سمجھنے کی بات یہ ہے کہ اس کے لئے ہر ایک محبت کا معیار مختلف اور اس رشتے کی مطابقت سے ہی ہوگا اور یہ ایک کی محبت دوسرے کی جگہ نہیں بدلی جاسکے گی۔ پھر کیا بات ہے کہ اللہ اور نبی ﷺ کی محبت کو گڈمڈ کیوں کر دیا جاتا ہے ۔اس کی مثال کے لئے نیچے دیئے گئے عکس میں دیکھیں تو آپ خود محسوس کریں گے کہ اللہ جل شانہ کی قرآن پاک کی سورۃ الکہف آیت 109 اور سورۃ لقمان آیت 27 میں بیان کردہ شان کو کہاں کہاں چسپاں کر دیا گیا۔

ایک حوالہ مولانا نجم الحسن کراروی کی کتاب چودہ ستارے کے صفحہ نمبر 133 سے ہے۔

اور دوسرا حوالہ 2018 کی فیس بک پر ڈالی ایک پوسٹ کا ہے

جس میں کسی نام نہاد مسلمان نے یہی بات نبی ﷺ پر چسپاں کر دی۔ جس کو بہت سارے لوگ شیئر بھی کر چکے ہیں ۔اور زیادہ تر رائے دہندگان لوگوں نے اس کو تعریف سے ہی نوازا ہے۔ کسی نے اس پر سرزنش نہیں کی۔ کہ کچھ تو ہوش کے ناخن لو۔ اللہ جل شانہ اور نبی ﷺ کو ایک برابر کر رہے ہو۔ یہاں سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ کیا دین اپنی مرضی کا نام ہے کہ جو چاہو کرتے پھرو جس کا درجہ

https://quranexcel.com

چاہو بڑھادو اور جس کا چاہو کم کر دو۔ جسے چاہے اللہ کے برابر کر دو۔ کیا ایسا کرنا دین میں ملاوٹ نہیں !۔ کیا ایسا کرنے والا مجرم نہیں ہے !۔ اللہ سے ہی دعا ہے کہ سب کو سمجھ عطا فرمائے !۔ آمین۔ ثمہ آمین !۔

نوٹ :۔ جبکہ ایسی مثال اللہ جل جلالہ نے اپنے لیے دی ہے۔ اور ان لوگوں نے علیؑ اور نبی ﷺ پر چسپاں کر دی۔

دیکھئے آیات

قُل لَّوْ كَانَ ٱلْبَحْرُ مِدَادًا لِّكَلِمَٰتِ رَبِّى لَنَفِدَ ٱلْبَحْرُ قَبْلَ أَن تَنفَدَ كَلِمَٰتُ رَبِّى وَلَوْ جِئْنَا بِمِثْلِهِۦ مَدَدًا ﴿109﴾

سورۃ الکہف آیت 109

کہہ دو کہ اگر میرے رب کی صفات و کلمات لکھنے کے لئے سمندر سیاہی بنا لیا جائے تو میرے رب کے اوصاف و کلمات پورے ہونے سے پہلے ہی سمندر ختم ہو جائے۔ اور اگرچہ اس کی مدد کے لئے ہم ویسا ہی سمندر اور لے آئیں۔

وَلَوْ أَنَّمَا فِى ٱلْأَرْضِ مِن شَجَرَةٍ أَقْلَٰمٌ وَٱلْبَحْرُ يَمُدُّهُۥ مِنۢ بَعْدِهِۦ سَبْعَةُ أَبْحُرٍ مَّا نَفِدَتْ كَلِمَٰتُ ٱللَّهِ ۗ إِنَّ ٱللَّهَ عَزِيزٌ حَكِيمٌ ﴿27﴾

سورۃ لقمان آیت 27

اور اگر زمین میں جتنے بھی درخت ہیں سب کی قلمیں بنا لی جائیں اور سمندر کو سیاہی (اور) اس کے بعد سات سمندر اور اس سیاہی میں لا کے ملا لیے جائیں تو بھی اللہ کے اوصاف و کلمات ختم نہ ہوں گے۔ بیشک اللہ بہت زبردست نہایت حکمت والا ہے۔

اور کسی نام نہاد مسلمان نے یہی بات نبی ﷺ پر چسپاں کر دی

سب سے زیادہ محبت کا حقدار:

بعض لوگوں کا اللہ جل شانہ کی محبت کو بالکل معمولی سمجھتے ہیں۔اور نبی ﷺ کی محبت یا حضرت علیؓ کی محبت یا حضرت حسینؓ کی محبت یا کچھ دوسرے لوگوں کی محبت میں اتنا غلو کرتے ہیں کہ اس کے سامنے اللہ کی محبت بالکل چھوٹی پڑتی نظر آتی ہے۔اللہ کی محبت کو اس کی مخلوق میں سے کسی کے ساتھ بھی برابر کر دینا یا اس کی محبت سے بڑھا دینا یا اوپر لے آنا کہاں کا انصاف ہے۔حالانکہ محبت کا ابتدائی اصول یہ ہے کہ پہلے اپنے خالق مالک سے محبت کرے پھر اسی کی التفات و شفقت اور مہربانی اور پھر اطاعت پر نظر رہے۔کیونکہ نبی ﷺ کے منہ سے یہ بات کہلوادی گئی کہ اگر تم اللہ سے محبت کرتے ہو جس کا واضح مطلب یہ ہے کہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ سے محبت ہی بنیاد ہونی چاہیئے۔جسے درج ذیل آیات میں بخوبی واضح کر دیا گیا۔ارشادِ ربانی ہے کہ

قُلْ إِن كُنتُمْ تُحِبُّونَ ٱللَّهَ فَٱتَّبِعُونِى يُحْبِبْكُمُ ٱللَّهُ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ ۗ وَٱللَّهُ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ﴿31﴾ قُلْ أَطِيعُوا۟ ٱللَّهَ وَٱلرَّسُولَ ۖ فَإِن تَوَلَّوْا۟ فَإِنَّ ٱللَّهَ لَا يُحِبُّ ٱلْكَٰفِرِينَ ﴿32﴾

سورۃ آل عمران آیت ۳۱۔۳۲

https://quranexcel.com

کہہ دو کہ اگر تم اللہ سے محبت کرتے ہو تو میری پیروی کرو اللہ بھی تم سے محبت کرے گا۔اور تمہارے گناہ معاف کر دے گا اور اللہ ہی بہت بخشنے والا نہایت مہربان ہے۔ کہہ دو کہ اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرو۔ اور اگر رو گردانی کریں تو بلاشبہ اللہ بھی کافروں (ناشکروں) سے محبت نہیں کرتا۔

اگر آج ہم اللہ سے محبت کو پسِ پشت ڈال دیتے ہیں۔ تو نقصان ہمارا اپنا ہی ہے۔

يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُواْ مَن يَرۡتَدَّ مِنكُمۡ عَن دِينِهِۦ فَسَوۡفَ يَأۡتِى ٱللَّهُ بِقَوۡمٍ يُحِبُّهُمۡ وَيُحِبُّونَهُۥٓ أَذِلَّةٍ عَلَى ٱلۡمُؤۡمِنِينَ أَعِزَّةٍ عَلَى ٱلۡكَٰفِرِينَ يُجَٰهِدُونَ فِى سَبِيلِ ٱللَّهِ وَلَا يَخَافُونَ لَوۡمَةَ لَآئِمٍ ۚ ذَٰلِكَ فَضۡلُ ٱللَّهِ يُؤۡتِيهِ مَن يَشَآءُ ۚ وَٱللَّهُ وَٰسِعٌ عَلِيمٌ ﴿54﴾

سورۃ المائدۃ آیت 54

اے ایمان والو!۔ تم میں سے جو کوئی اپنے دین سے پھر جائے تو اللہ عنقریب ایسی قوم کو لے آئے گا جن سے وہ محبت کرتا ہوگا اور وہ اس سے محبت کرتے ہوں گے۔ وہ مومنوں کے حق میں نرم دل اور کافروں کے حق میں بہت سخت ہوں گے۔ اللہ کی راہ میں جہاد کریں گے اور کسی ملامت کرنے والے کی ملامت سے نہیں ڈریں گے۔ یہ اللہ کا فضل ہے جسے وہ چاہتا ہے دے دیتا ہے۔ اور اللہ بڑی وسعت والا بخوبی جاننے والا ہے۔

اور قرآن میں کہے گئے شعیبؑ کے یہ الفاظ بھرپور وضاحت کر دیتے ہیں۔ کہ اللہ کے آگے عاجزی و انکساری کرتے ہی بات بنتی ہے جس کا ثمرہ یہ ہوتا ہے کہ اللہ کی طرف سے بھی مہربانی اور محبت حاصل ہو جاتی ہے۔

وَٱسْتَغْفِرُوا۟ رَبَّكُمْ ثُمَّ تُوبُوٓا۟ إِلَيْهِ ۚ إِنَّ رَبِّى رَحِيمٌ وَدُودٌ ﴿90﴾

سورۃ ہود آیت 90

اور اپنے رب سے معافی مانگو پھر اسی کے حضور توبہ بھی کرو۔ بیشک میرا رب بڑا مہربان نہایت محبت کرنے والا ہے۔

محبت کا معیار اور خالق و مخلوق کی محبت میں درجہ بندی خود اللہ تعالیٰ نے کر دی۔ اس کی درج ذیل آیت میں بہت وضاحت ہے۔ اسی کی مطابقت سے محبت رکھنا اللہ جل شانہ کو پسند ہے۔ ذرا دیکھیں ارشادِ باری تعالیٰ۔

قُلْ إِن كَانَ ءَابَآؤُكُمْ وَأَبْنَآؤُكُمْ وَإِخْوَٰنُكُمْ وَأَزْوَٰجُكُمْ وَعَشِيرَتُكُمْ وَأَمْوَٰلٌ ٱقْتَرَفْتُمُوهَا وَتِجَٰرَةٌ تَخْشَوْنَ كَسَادَهَا وَمَسَٰكِنُ تَرْضَوْنَهَآ أَحَبَّ إِلَيْكُم مِّنَ ٱللَّهِ وَرَسُولِهِۦ وَجِهَادٍ فِى سَبِيلِهِۦ فَتَرَبَّصُوا۟ حَتَّىٰ يَأْتِىَ ٱللَّهُ بِأَمْرِهِۦ ۗ وَٱللَّهُ لَا يَهْدِى ٱلْقَوْمَ ٱلْفَٰسِقِينَ ﴿24﴾ ع3

سورۃ التوبہ آیت ۲۴

کہہ دو کہ اگر۔ تمہارے باپ۔ اور تمہارے بیٹے۔ اور تمہارے بھائی۔ اور تمہاری بیویاں۔ اور تمہاری رشتہ داریاں۔ اور تمہارے کمائے ہوئے مال ۔ اور تمہاری تجارت جس کے بند ہونے کا تمہیں اندیشہ رہتا ہے۔ اور تمہارے گھروندے جن کو تم بہت پسند کرتے ہو۔ (یہ سارا کچھ) تمہیں اللہ اور اس کے رسول اور اس کی راہ میں جہاد کرنے سے زیادہ پیارے ہیں۔ تو انتظار کرو یہاں تک کہ اللہ اپنا (عتابی) فیصلہ بھیج دے۔ اور اللہ فاسق لوگوں کو ہدایت یاب نہیں ہونے دیتا۔

اوپر والی آیات میں بات پوری طرح سمجھادی گئی۔ لیکن شاید کچھ لوگ کم عقل و سمجھ کے باعث بات پوری طرح نہ سمجھ سکے ہوں۔ اس لئے یہ بھی کہہ دیا سب سے زیادہ محبت بھی اللہ ہی سے ہونی چاہیئے ۔ دیکھیں فرمانِ الٰہی۔

وَمِنَ ٱلنَّاسِ مَن يَتَّخِذُ مِن دُونِ ٱللَّهِ أَندَادًا يُحِبُّونَهُمْ كَحُبِّ ٱللَّهِ ۖ وَٱلَّذِينَ ءَامَنُوٓاْ أَشَدُّ حُبًّا لِّلَّهِ ۗ وَلَوْ يَرَى ٱلَّذِينَ ظَلَمُوٓاْ إِذْ يَرَوْنَ ٱلْعَذَابَ أَنَّ ٱلْقُوَّةَ لِلَّهِ جَمِيعًا وَأَنَّ ٱللَّهَ شَدِيدُ ٱلْعَذَابِ ﴿165﴾ إِذْ تَبَرَّأَ ٱلَّذِينَ ٱتُّبِعُواْ مِنَ ٱلَّذِينَ ٱتَّبَعُواْ وَرَأَوُاْ ٱلْعَذَابَ وَتَقَطَّعَتْ بِهِمُ ٱلْأَسْبَابُ ﴿166﴾ وَقَالَ ٱلَّذِينَ ٱتَّبَعُواْ لَوْ أَنَّ لَنَا كَرَّةً فَنَتَبَرَّأَ

مِنْهُمْ كَمَا تَبَرَّءُوا۟ مِنَّا ۗ كَذَٰلِكَ يُرِيهِمُ ٱللَّهُ أَعْمَٰلَهُمْ حَسَرَٰتٍ عَلَيْهِمْ ۖ وَمَا هُم

بِخَٰرِجِينَ مِنَ ٱلنَّارِ ﴿167﴾ ع20

سورۃ البقرۃ آیت ۱۶۵۔۱۶۷

اور لوگوں میں ایسے بھی ہیں۔ جو اللہ کو چھوڑ کر دوسروں کو۔ اس کا ہمسر و مدِ مقابل ٹھہرا لیتے ہیں۔ اور ان سے ایسی محبت کرتے ہیں۔ جیسی کہ اللہ سے کرنی چاہیے۔ اور ایمان والے تو سب سے بڑھ کر اللہ ہی سے محبت کرتے ہیں۔ اور اے کاش ! ۔ کہ ظالم لوگ پہلے ہی وہ حقیقت جان لیتے۔ جو عذاب دیکھتے ہی سمجھ میں آجائے گی۔ کہ ساری کی ساری طاقت و قوت تو اللہ ہی کے قبضۂ قدرت میں ہے ۔ اور یہ کہ اللہ عذاب دینے میں بھی بڑا سخت ہے۔ جس وقت پیشوا اپنے تابع لوگوں سے لاتعلّقی ظاہر کریں گے اور عذاب سامنے نظر آتا ہوگا اور ان کے سارے اسباب و وسائل کا سلسلہ کٹ چکا ہوگا۔ اور تابع لوگ کہیں گے۔ اے کاش ! ۔ ہماری دنیا کی طرف ایک بار واپسی ہو جاتی تو ہم بھی ان سے ایسے ہی لاتعلق ہو جاتے جیسے یہ ہم سے ہوئے ہیں اسی طرح اللہ ان کے اعمال انہیں حسرت بنا کر دکھائے گا اور وہ دوزخ سے نکل نہیں سکیں گے۔

اللہ جل جلالہ کی گستاخی:

نوٹ !۔ جو لوگ اللہ سے بڑھ کر دوسروں سے محبت کرتے ہیں۔ وہ اس انجام سے دوچار ہوں گے۔ نبی ﷺ کی محبت بھی ہے لیکن اللہ جل شانہ کے بعد۔ کاش یہ بات دل میں اتر جائے !

یعنی سب سے زیادہ پیار و محبت۔ اللہ جل شانہ سے۔ پھر نبی ﷺ سے۔ اور پھر اللہ کی راہ میں جہاد و بھرپور جدو جہد کرنے سے ہی ہونی چاہیئے۔ اس کے بعد اور کسی کا نمبر آتا ہے۔ لیکن ایسا نظر نہیں آتا ۔ یہاں پر تو حدود بھی پار کر لیتے ہیں۔ جس کی واضح مثال یہ کہ ہمارے ہاں کچھ لوگ سرِ عام اور جان بوجھ کے اللہ جل جلالہ کی شان میں گستاخیاں کر رہے ہوتے ہیں۔ اور مسلمان خاموش رہتا ہے۔ ذرا اس بارے بھی غور کریں کہ آخر ایسا کیوں ہوتا ہے؟ اس وقت مسلمان کی غیرت کیوں سوئی رہتی ہے۔ اللہ جل شانہ کی محبت کو اتنا سستا اور عام سمجھ لیا گیا ہے کہ بہت سارے سامعین بھی موجود ہوتے ہیں پھر بھی کوئی ان کا منہ بند نہیں کرواتا۔ اور تو اور کسی نے آج تک یہ آواز نہیں اٹھائی کہ اس پر بھی قانون سازی ہو جانی چاہیئے کہ اللہ کی شان میں کیوں کوئی گستاخی کرے۔ اس ناہنجار کو کیفرِ کردار تک کیوں نہ پہنچایا جائے جو اللہ جل شانہ کی شان میں توہین آمیز الفاظ کہے۔ ہماری خاموشی سے کیا یہ بات صاف طور پر واضح نہیں ہو جاتی کہ نعوذباللہ !۔ اللہ کی محبت ہمارے لئے بالکل معمولی اور عام سی اور بڑی سستی شے ہے جبکہ نبی ﷺ کی محبت پر تو ہم کٹ مرنے کے لئے تیار ہیں۔ کیا یہ جذباتی رجحان اس بات پر دلالت نہیں کرتا کہ ہمارے نزدیک نبیؐ کی محبت اللہ سے بھی بڑھ کر ہے۔ اور اللہ کی

محبت تو ثانوی سی حیثیت رکھتی ہے۔ یہ بات تو مسلم ہے کہ نبی ﷺ سے محبت ایمان کا جز ہے۔ اور سب مسلمانوں کو اللہ کے بعد ان سے والہانہ محبت کرنی چاہیئے۔ نبیؐ کی محبت اپنی جگہ یہ تقاضا کرتی ہے کہ اگر کوئی ان کی عزت و ناموس پر حملہ کرے تو اس کے خلاف احتجاج تو کیا جائے مگر امن کا دامن ہاتھ سے قطعاً نہ چھوڑا جائے۔ ان کی محبت میں قتل و غارت گری کرنا۔ ذرائع املاک کو نقصان پہنچانا اور لوگوں کی گاڑیاں جلا دینا کہاں کا انصاف ہے۔ کیا ایسی کوئی نصیحت نبیؐ کی طرف سے ہے؟۔

یہ درست ہے کہ ایسا قانون ہونا چاہیئے کہ ان کے لئے کوئی توہین آمیز الفاظ کہنے کی جرات ہی نہ کر سکے۔ لیکن ایسا قانون بنانے سے پہلے ہمیں یہ خیال کیوں نہیں آیا کہ سب سے پہلے تو اس نوعیت کا قانون اس مالکِ حقیقی اللہ جل جلالہ کے لئے ہونا چاہیئے جو سب کا خالق و رازق بڑا جلیل القدر اور نہایت عالی مرتبہ ہے۔ پوری کائنات میں کوئی بھی چیز اس کی مثال کے طور پر پیش نہیں کی جا سکتی۔

فَاطِرُ ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلۡأَرۡضِۚ جَعَلَ لَكُم مِّنۡ أَنفُسِكُمۡ أَزۡوَٰجٗا وَمِنَ ٱلۡأَنۡعَٰمِ أَزۡوَٰجٗاۖ يَذۡرَؤُكُمۡ فِيهِۚ لَيۡسَ كَمِثۡلِهِۦ شَيۡءٞۖ وَهُوَ ٱلسَّمِيعُ ٱلۡبَصِيرُ ﴿11﴾

سورۃ الشوریٰ آیت 11

(وہی تو) آسمانوں اور زمین کا پیدا کرنے والا ہے اسی نے تمہاری جنس سے تمہارے لئے جوڑے پیدا کیے اور مویشیوں میں سے بھی جوڑے بنائے ہیں اسی طریقے سے تمہیں بھی پھیلاتا ہے۔ کوئی بھی چیز اس (کائنات میں اللہ جل شانہ) جیسی نہیں ہے وہ تو خوب سننے والا گہری نظر سے دیکھنے والا ہے۔

رَّبُّ ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلۡأَرۡضِ وَمَا بَيۡنَهُمَا فَٱعۡبُدۡهُ وَٱصۡطَبِرۡ لِعِبَٰدَتِهِۦۚ هَلۡ تَعۡلَمُ لَهُۥ سَمِيّٗا ﴿65﴾ ع4

سورۃ مریم آیت 65

(وہی تو) آسمانوں وزمین اور جو کچھ ان کے درمیان ہے سب کا رب ہے۔ پس اسی کی عبادت کیا کرو اور اس کی عبادت پر ثابت قدم رہو۔ کیا تم اس کے کسی ہم نام و ہمسر کو جانتے ہو؟۔

اللہ جل جلالہ کی توہین کرنے والے کے بارے خود اس نے ہی قرآن میں صراحت سے ذکر کر دیا کہ خود بھی بچو اور کوشش کرو کہ دوسرے بھی گستاخی نہ کریں اور اس کے وقار اور عظمت کا پورا پورا خیال رکھا کرو۔ لیکن لوگ دوسروں کی محبت میں گم ہو کر اللہ جل شانہ کی محبت کو یکسر بھلا دیتے ہیں۔

وَلَا تَسُبُّواْ ٱلَّذِينَ يَدۡعُونَ مِن دُونِ ٱللَّهِ فَيَسُبُّواْ ٱللَّهَ عَدۡوَۢا بِغَيۡرِ عِلۡمٖۗ كَذَٰلِكَ قلے زَيَّنَّا لِكُلِّ أُمَّةٍ عَمَلَهُمۡ ثُمَّ إِلَىٰ رَبِّهِم مَّرۡجِعُهُمۡ فَيُنَبِّئُهُم بِمَا كَانُواْ يَعۡمَلُونَ ﴿108﴾

سورۃ الانعام آیت ۱۰۸

اور (اے ایمان والو!) یہ لوگ (عظیم الشان) اللہ کو چھوڑ کر جن جن کو بھی پکارتے ہیں۔ تم ان کو گالی گلوچ مت دینا۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ یہ بے علم لوگ دشمنی و زیادتی سے اللہ کی شان میں گستاخی کرنے لگ جائیں۔ اسی طرح سے ہم نے ہر گروہ و فرقے کے اعمال (ان کی نظروں میں) بڑے خوشنما بنا دیئے ہیں۔ پھر ان کو اپنے رب کی طرف ہی لوٹ کر جانا ہے۔ تب وہ انہیں جتائے گا جو کچھ وہ کیا کرتے تھے۔

اللہ جل شانہ تو انہیں سزا دے گا جو اس کے لئے توہین آمیز الفاظ استعمال کرتے ہیں۔ لیکن ہم نے تو اپنے کردار سے یہ ثابت کر دیا ہوتا ہے کہ نعوذباللہ !۔ ہماری بلا سے۔ اگر کوئی کرتا ہے تو کرتا رہے کم از کم ہم تو نہیں کرتے۔ خود ہی بتاؤ کہ ایک مسلمان کی حیثیت سے کیا یہ بات ہضم ہونے والی ہے؟۔

اب ذرا درج ذیل آیت پڑھیں تو واقعتاً محسوس ہو گا کہ اللہ جل شانہ کے بارے میں ہمارا موقف اور رویہ انصاف کے تقاضوں پر پورا نہیں اترتا۔

مَّا لَكُمْ لَا تَرْجُونَ لِلَّهِ وَقَارًا ﴿13﴾ وَقَدْ خَلَقَكُمْ أَطْوَارًا ﴿14﴾ أَلَمْ تَرَوْا كَيْفَ خَلَقَ اللَّهُ سَبْعَ سَمَاوَاتٍ طِبَاقًا ﴿15﴾ وَجَعَلَ الْقَمَرَ فِيهِنَّ نُورًا وَجَعَلَ الشَّمْسَ سِرَاجًا ﴿16﴾ وَاللَّهُ أَنبَتَكُم مِّنَ الْأَرْضِ نَبَاتًا ﴿17﴾ ثُمَّ يُعِيدُكُمْ فِيهَا وَيُخْرِجُكُمْ إِخْرَاجًا ﴿18﴾ وَاللَّهُ جَعَلَ لَكُمُ الْأَرْضَ بِسَاطًا ﴿19﴾ لِّتَسْلُكُوا مِنْهَا سُبُلًا فِجَاجًا ﴿20﴾ ع1

سورۃ نوح آیت ۱۳ تا ۲۰

تم کو کیا ہو گیا ہے کہ تم اللہ کے وقار و عظمت کا ذرا بھی پاس نہیں رکھتے۔ حالانکہ اس نے تمہیں طرح طرح سے (تخلیقی حالتوں سے گزار کر) پیدا کیا ہے۔ کیا تم دیکھتے بھالتے نہیں کہ اللہ نے کیسے آسمانوں کے سات طبق اوپر تلے پیدا کر دیئے؟۔ اور چاند کو ان میں (زمین کے لئے) منور بنایا اور سورج کو چراغ بنا دیا۔ اور اللہ نے ہی زمین سے تم کو خاص طرح اگایا۔ پھر اسی میں تم کو لوٹا دے گا اور اسی میں سے (دوبارہ) باہر نکالے گا۔ اور اللہ ہی نے زمین کو تمہارے لئے کشادہ فرش بنا دیا۔ تاکہ اس کے بڑے بڑے کشادہ راستوں میں چلو پھرو۔

کیا اللہ کافی نہیں ہے:

اللہ کو کوئی فرق نہیں پڑتا کہ کوئی اس کی پرواہ کرتا ہے یا نہیں کرتا۔ جو اللہ کے عظمت و وقار کا خیال رکھے گا اپنا ہی بھلا کرے گا اور جو نہیں دھیان دے گا اپنا ہی نقصان کرے گا۔ اور ساری کی ساری صفات تو اللہ ہی کے لئے ہیں۔ کیا اللہ کی پہنچ سے کوئی چیز باہر ہے جو کہ اس کی صفات اس کی مخلوق میں سے کسی پر چپکانے کی ضرورت پڑے۔ جس کا جو بھی رتبہ ہے اللہ کے رحم و کرم کی عطا ہے اور اس کو معلوم ہے۔ ہمارے گڈمڈ کرنے سے ہمارا ہی کچھ بگڑے گا۔ ان کا رتبہ نہ تو گھٹے گا اور نہ ہی بڑھے گا۔ اتنا

ہی رہے گا جو اللہ نے دیا ہے۔اس پر بھی اللہ ہی کا اختیار ہے کہ گھٹائے یا بڑھائے تو کیوں نہیں اس عظمتوں والے اللہ سے تعلق بنانے کا سوچ لیتے جو ہر لحاظ سے اپنی مخلوق کے لئے کافی ہے۔

فَإِنْ ءَامَنُواْ بِمِثْلِ مَآ ءَامَنتُم بِهِۦ فَقَدِ ٱهْتَدَواْ ۖ وَّإِن تَوَلَّوْاْ فَإِنَّمَا هُمْ فِى شِقَاقٍ ۖ فَسَيَكْفِيكَهُمُ ٱللَّهُ ۚ وَهُوَ ٱلسَّمِيعُ ٱلْعَلِيمُ ﴿137﴾ ط

سورۃ البقرۃ آیت 137

پس اگر یہ لوگ بھی اسی طرح ایمان لے آئیں جس طرح تم سب ایمان لائے ہو تو ہدایت یافتہ ہیں۔ اور اگر رو گردانی کریں تو البتہ وہ صرف کھلی مخالفت میں ہیں پس ان کے مقابلے میں اللہ ہی تمہارے لئے کافی ہے۔اور وہ خوب سننے والا ہے سب کچھ جاننے والا ہے۔

وَٱبْتَلُواْ ٱلْيَتَٰمَىٰ حَتَّىٰٓ إِذَا بَلَغُواْ ٱلنِّكَاحَ فَإِنْ ءَانَسْتُم مِّنْهُمْ رُشْدًا فَٱدْفَعُوٓاْ إِلَيْهِمْ أَمْوَٰلَهُمْ ۖ وَلَا تَأْكُلُوهَآ إِسْرَافًا وَبِدَارًا أَن يَكْبَرُواْ ۚ وَمَن كَانَ غَنِيًّا فَلْيَسْتَعْفِفْ ۖ وَمَن كَانَ فَقِيرًا فَلْيَأْكُلْ بِٱلْمَعْرُوفِ ۚ فَإِذَا دَفَعْتُمْ إِلَيْهِمْ أَمْوَٰلَهُمْ فَأَشْهِدُواْ عَلَيْهِمْ ۚ وَكَفَىٰ بِٱللَّهِ حَسِيبًا ﴿6﴾

سورۃ النساء آیت 6

اور یتیموں کی جانچ کرتے رہو یہاں تک کہ وہ نکاح کی عمر کو پہنچ جائیں پھر اگر ان میں عقل کی پختگی دیکھو تو ان کے مال ان کے حوالے کر دو۔ اور ان کے بڑے ہو جانے کے ڈر سے ان کے مالوں کو جلدی جلدی فضول خرچیوں میں ضائع نہ کر دو۔ جو (سرپرست) مالدار ہو وہ یتیم کے مال سے بچ جائے۔ او رجو حاجت مند ہو تو بقدرِ ضرورت کچھ لے لے۔ پھر جب ان کے مال ان کے حوالے کرنے لگو تو اس پر گواہ کر لیا کرو۔ اور حساب لینے کے لئے تو اللہ ہی کافی ہے۔

وَٱللَّهُ أَعْلَمُ بِأَعْدَآئِكُمْ ۚ وَكَفَىٰ بِٱللَّهِ وَلِيًّا وَكَفَىٰ بِٱللَّهِ نَصِيرًا ﴿45﴾

سورۃ النساء آیت 45

اور اللہ تمہارے دشمنوں کو اچھی طرح جانتا ہے۔ اور اللہ ہی ولی کافی ہے اور اللہ ہی مددگار بھی کافی ہے۔

ذَٰلِكَ ٱلْفَضْلُ مِنَ ٱللَّهِ ۚ وَكَفَىٰ بِٱللَّهِ عَلِيمًا ﴿70﴾ ع9

سورۃ النساء آیت 70

یہی (رفاقت) تو اللہ کا خاص فضل ہے۔ اور اللہ ہی جاننے والا کافی ہے۔

مَّآ أَصَابَكَ مِنْ حَسَنَةٍ فَمِنَ ٱللَّهِ ۖ وَمَآ أَصَابَكَ مِن سَيِّئَةٍ فَمِن نَّفْسِكَ ۚ وَأَرْسَلْنَٰكَ لِلنَّاسِ رَسُولًا ۚ وَكَفَىٰ بِٱللَّهِ شَهِيدًا ﴿79﴾

سورۃالنساء آیت 79

(اے انسان!۔یادرکھ) تجھے جو بھی بھلائی پہنچے وہ اللہ کی طرف سے ہے۔اور جو برائی تجھے پہنچے وہ تیرے نفسانی کرتوتوں کی وجہ سے ہے۔اور (اے نبیؐ) ہم نے تجھے بنی نوع انسان کے لئے رسول بنا کر بھیجا ہے اور اس پر اللہ ہی گواہ کافی ہے۔

وَيَقُولُونَ طَاعَةٌ فَإِذَا بَرَزُوا۟ مِنْ عِندِكَ بَيَّتَ طَآئِفَةٌ مِّنْهُمْ غَيْرَ ٱلَّذِى تَقُولُ ۖ وَٱللَّهُ يَكْتُبُ مَا يُبَيِّتُونَ ۖ فَأَعْرِضْ عَنْهُمْ وَتَوَكَّلْ عَلَى ٱللَّهِ ۚ وَكَفَىٰ بِٱللَّهِ وَكِيلًا ﴿81﴾

سورۃالنساء آیت 81

اور یہ لوگ منہ پر تو کہتے ہیں کہ اطاعت کرلی لیکن جب تیرے پاس سے باہر جاتے ہیں۔تو ان میں سے ایک فریق رات بھر تیری باتوں کے خلاف مشورے کرتا ہے اور جو مشورے بھی یہ کرتے ہیں اللہ ان کو لکھ رکھتا ہے۔پس ان کی کچھ بھی پرواہ نہ کرو اور اللہ پر ہی بھروسہ رکھو اور اللہ ہی وکیل و کارساز کافی ہے۔

وَلِلَّهِ مَا فِي ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَمَا فِي ٱلۡأَرۡضِۚ وَكَفَىٰ بِٱللَّهِ وَكِيلٗا ﴿132﴾

سورۃالنساء آیت 132

اور (ذہن نشین کرلو کہ) آسمانوں کی اور زمین کی ساری چیزوں پر اللہ ہی کا اختیار ہے۔اور اللہ ہی وکیل وکارساز کافی ہے۔

لَّٰكِنِ ٱللَّهُ يَشۡهَدُ بِمَآ أَنزَلَ إِلَيۡكَۖ أَنزَلَهُۥ بِعِلۡمِهِۦۖ وَٱلۡمَلَٰٓئِكَةُ يَشۡهَدُونَۚ وَكَفَىٰ بِٱللَّهِ شَهِيدًا ﴿166﴾

سورۃالنساء آیت 166

لیکن اللہ گواہی دیتا ہے کہ جو (قرآن) تم پر نازل کیا ہے۔اس (اللہ) نے اپنے علم سے نازل کیا ہے ۔اور فرشتے بھی گواہی دیتے ہیں۔اور گواہ تو اللہ ہی کافی ہے۔

يَٰٓأَهۡلَ ٱلۡكِتَٰبِ لَا تَغۡلُواْ فِي دِينِكُمۡ وَلَا تَقُولُواْ عَلَى ٱللَّهِ إِلَّا ٱلۡحَقَّۚ إِنَّمَا ٱلۡمَسِيحُ عِيسَى ٱبۡنُ مَرۡيَمَ رَسُولُ ٱللَّهِ وَكَلِمَتُهُۥٓ أَلۡقَىٰهَآ إِلَىٰ مَرۡيَمَ وَرُوحٞ مِّنۡهُۖ فَـَٔامِنُواْ بِٱللَّهِ وَرُسُلِهِۦۖ وَلَا تَقُولُواْ ثَلَٰثَةٌۚ ٱنتَهُواْ خَيۡرٗا لَّكُمۡۚ إِنَّمَا ٱللَّهُ إِلَٰهٞ وَٰحِدٞۖ سُبۡحَٰنَهُۥٓ

أَن يَكُونَ لَهُۥ وَلَدٌ ۘ لَّهُۥ مَا فِى ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَمَا فِى ٱلْأَرْضِ ۗ وَكَفَىٰ بِٱللَّهِ وَكِيلًا ﴿171﴾ ع23

سورۃالنساء آیت 171

اے اہلِ کتاب !۔ تم اپنے دین میں حد سے آگے نہ بڑھو اور اللہ کی شان میں سچ کے علاوہ کچھ نہ کہو۔ بلاشبہ مسیح عیسیٰؑ ابن مریم صرف اللہ کا رسول اور اس کا ایک کلمہ ہے جسے مریمؑ کی طرف ڈال دیا گیا تھا اور اس کی جانب سے ایک روح ہے۔ پس اللہ پر اور اس کے سب رسولوں پر ایمان لاؤ۔ اور (یوں) نہ کہو کہ (عبادت کے لائق) تین ہیں۔ اس بات سے باز آ جاؤ تو تمہارے حق میں بہتر ہے۔ بیشک واحد و یکتا اکیلا اللہ ہی صرف عبادت کے لائق ہے۔ وہ اس سے بالکل پاک ہے کہ اس کے کوئی اولاد ہو۔ جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو بھی زمین میں ہے سب اسی کا ہے۔ اور اللہ ہی وکیل و کارساز کافی ہے۔

فَكَفَىٰ بِٱللَّهِ شَهِيدًۢا بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ إِن كُنَّا عَنْ عِبَادَتِكُمْ لَغَٰفِلِينَ ﴿29﴾

سورۃیونس آیت 29

پس ہمارے اور تمہارے درمیان اللہ ہی گواہ کافی ہے کہ ہمیں تو تمہاری عبادت کے بارے پتہ بھی نہ تھا۔

وَيَقُولُ ٱلَّذِينَ كَفَرُواْ لَسْتَ مُرْسَلًا ۚ قُلْ كَفَىٰ بِٱللَّهِ شَهِيدًۢا بَيْنِى وَبَيْنَكُمْ وَمَنْ عِندَهُۥ عِلْمُ ٱلْكِتَٰبِ ﴿43﴾ع6

سورۃالرعد آیت 43

اور کافر لوگ کہتے ہیں کہ تم (اللہ کے) رسول نہیں ہو۔ (بس اتنا) کہہ دو کہ میرے اور تمہارے درمیان اللہ ہی شاہد و گواہ کافی ہے اور وہ بھی جس کے پاس کتاب کا علم ہے۔

فَٱصْدَعْ بِمَا تُؤْمَرُ وَأَعْرِضْ عَنِ ٱلْمُشْرِكِينَ ﴿94﴾ إِنَّا كَفَيْنَٰكَ ٱلْمُسْتَهْزِءِينَ ﴿95﴾لا

سورۃالحجر آیت ۹۴۔۹۵

پس جو حکم تم کو (اللہ کی طرف سے) دیا گیا ہے اسے کھول کھول کر سنا دو اور مشرکوں کی (بالکل بھی) پروانہ کرو۔ بیشک تمہاری طرف سے ہم ان مذاق اڑانے والوں کے لئے کافی ہیں۔

وَكَمْ أَهْلَكْنَا مِنَ ٱلْقُرُونِ مِنۢ بَعْدِ نُوحٍ ۗ وَكَفَىٰ بِرَبِّكَ بِذُنُوبِ عِبَادِهِۦ خَبِيرًۢا بَصِيرًا ﴿17﴾

سورۃالاسراء آیت 17

اور نوحؑ کے بعد ہم نے بہت ساری قوموں کو (ان کے گناہوں کی پاداش میں) ہلاک کر دیا تھا۔ اور تمہارا رب اپنے بندوں کے گناہوں سے باخبر نگاہِ بصیرت سے دیکھنے والا کافی ہے۔

إِنَّ عِبَادِى لَيْسَ لَكَ عَلَيْهِمْ سُلْطَٰنٌ ۚ وَكَفَىٰ بِرَبِّكَ وَكِيلًا ﴿65﴾

سورۃ الاسراء آیت 65

بیشک میرے (مخلص) بندوں پر تیرا کچھ بھی زور و غلبہ نہیں۔ اور تیرا رب ہی وکیل و کارساز کافی ہے۔

قُلْ كَفَىٰ بِٱللَّهِ شَهِيدًۢا بَيْنِى وَبَيْنَكُمْ ۚ إِنَّهُۥ كَانَ بِعِبَادِهِۦ خَبِيرًۢا بَصِيرًا ﴿96﴾

سورۃ الاسراء آیت 96

کہہ دو کہ میرے اور تمہارے درمیان اللہ ہی شاہد و گواہ کافی ہے۔ بیشک وہ اپنے بندوں کے حال سے بخوبی خبردار نگاہ بصیرت سے دیکھنے والا ہے۔

وَنَضَعُ ٱلْمَوَٰزِينَ ٱلْقِسْطَ لِيَوْمِ ٱلْقِيَٰمَةِ فَلَا تُظْلَمُ نَفْسٌ شَيْـًٔا ۖ وَإِن كَانَ مِثْقَالَ حَبَّةٍ مِّنْ خَرْدَلٍ أَتَيْنَا بِهَا ۗ وَكَفَىٰ بِنَا حَٰسِبِينَ ﴿47﴾

سورۃ الانبیاء آیت 47

اور قیامت کے دن ہم انصاف کی ترازو قائم کریں گے پھر کسی پر کچھ بھی ظلم نہیں کیا جائے گا۔اور اگر رائی کے دانے کے برابر بھی کوئی عمل ہوگا تو ہم اسے بھی لاحاضر کریں گے۔اور حساب لینے کے لئے تو ہم ہی کافی ہیں۔

وَكَذَٰلِكَ جَعَلْنَا لِكُلِّ نَبِيٍّ عَدُوًّا مِّنَ ٱلْمُجْرِمِينَ ۗ وَكَفَىٰ بِرَبِّكَ هَادِيًا وَنَصِيرًا ﴿31﴾

سورۃالفرقان آیت 31

اور ہم اسی طرح مجرموں کو ہر ایک نبی کا دشمن بناتے رہے ہیں۔اور ہدایت کرنے اور مدد کرنے کے لئے تمہارا رب ہی کافی ہے۔

وَتَوَكَّلْ عَلَى ٱلْحَيِّ ٱلَّذِى لَا يَمُوتُ وَسَبِّحْ بِحَمْدِهِۦ ۚ وَكَفَىٰ بِهِۦ بِذُنُوبِ عِبَادِهِۦ خَبِيرًا ۚ ﴿58﴾ ج لا

سورۃالفرقان آیت 58

اور تم اسی زندۂ جاوید اللہ پر بھروسہ رکھو جو کبھی نہ مرے گا اور اس کی تعریف کے ساتھ تسبیح (یعنی شانِ ربِ الرّافع کے اوصاف و کلمات) بیان کرتے رہو۔اور وہی اپنے بندوں کے گناہوں کی ہر لحاظ سے خبر رکھنے والا کافی ہے۔

أَوَلَمْ يَكْفِهِمْ أَنَّآ أَنزَلْنَا عَلَيْكَ ٱلْكِتَٰبَ يُتْلَىٰ عَلَيْهِمْ ۚ إِنَّ فِى ذَٰلِكَ لَرَحْمَةً وَذِكْرَىٰ لِقَوْمٍ يُؤْمِنُونَ ﴿51﴾ ع5

سورۃ العنکبوت آیت 51

کیا ان کے لئے یہ (معجزہ) کافی نہیں کہ ایک کتاب ہم نے تم پر نازل کردی جو انہیں پڑھ کر بھی سنائی جاتی ہے؟۔ بیشک اس میں ایمان والوں کے لئے رحمت اور نصیحت موجود ہے۔

قُلْ كَفَىٰ بِٱللَّهِ بَيْنِى وَبَيْنَكُمْ شَهِيدًا ۖ يَعْلَمُ مَا فِى ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلْأَرْضِ ۗ وَٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ بِٱلْبَٰطِلِ وَكَفَرُوا۟ بِٱللَّهِ أُو۟لَٰٓئِكَ هُمُ ٱلْخَٰسِرُونَ ﴿52﴾

سورۃ العنکبوت آیت 52

کہہ دو کہ میرے اور تمہارے درمیان اللہ ہی گواہی کے لئے کافی ہے۔ جو بھی آسمانوں و زمین میں ہے وہ سب کچھ جانتا ہے۔ اور جو لوگ باطل پر ایمان لائے اور اللہ کے ساتھ کفر و ناشکری کردی وہی تو نقصان اٹھانے والے ہیں۔ ہیں

وَٱتَّبِعْ مَا يُوحَىٰٓ إِلَيْكَ مِن رَّبِّكَ ۚ إِنَّ ٱللَّهَ كَانَ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرًا ﴿2﴾ وَتَوَكَّلْ عَلَى ٱللَّهِ ۚ وَكَفَىٰ بِٱللَّهِ وَكِيلًا ﴿3﴾

سورۃ الأحزاب آیت ۲۔۳

اور جو (قرآن) تمہارے رب کی طرف سے تم کو وحی کیا جاتا ہے اسی کی پیروی کرنا۔ بیشک تم لوگ جو کچھ بھی کرتے ہو اللہ اس سے اچھی طرح باخبر ہے۔ اور اللہ پر بھروسہ رکھنا اور اللہ ہی وکیل وکارساز کافی ہے۔

وَرَدَّ ٱللَّهُ ٱلَّذِينَ كَفَرُوا۟ بِغَيْظِهِمْ لَمْ يَنَالُوا۟ خَيْرًا ۚ وَكَفَى ٱللَّهُ ٱلْمُؤْمِنِينَ ٱلْقِتَالَ ۚ وَكَانَ ٱللَّهُ قَوِيًّا عَزِيزًا ﴿25﴾

سورۃ الأحزاب آیت 25

اور جو کافر تھے اللہ نے اُن کو ان کے غصے میں بھرے ہی لوٹا دیا وہ کچھ بھلائی نہ حاصل کرسکے۔ اور اللہ مومنوں کے بارے لڑائی میں کافی ہو گیا اور اللہ کافی طاقتور (اور) بہت زبردست ہے۔

ٱلَّذِينَ يُبَلِّغُونَ رِسَٰلَٰتِ ٱللَّهِ وَيَخْشَوْنَهُۥ وَلَا يَخْشَوْنَ أَحَدًا إِلَّا ٱللَّهَ ۗ وَكَفَىٰ بِٱللَّهِ حَسِيبًا ﴿39﴾

سورۃ الأحزاب آیت 39

جو اللہ کے پیغام (واضح طور پر) پہنچا دیتے اور اسی سے ڈرتے رہتے ہیں اور اللہ کے علاوہ کسی سے بھی نہیں ڈرتے۔ اور اللہ ہی حساب لینے کو کافی ہے۔

وَلَا تُطِعِ ٱلْكَٰفِرِينَ وَٱلْمُنَٰفِقِينَ وَدَعْ أَذَىٰهُمْ وَتَوَكَّلْ عَلَى ٱللَّهِ ۚ وَكَفَىٰ بِٱللَّهِ وَكِيلًا ﴿48﴾

سورۃ الأحزاب آیت 48

اور نہ تو کافروں اور منافقوں کی اطاعت کرنا اور نہ ہی ان کی ایذا رسانی کی پروا کرنا۔ اور اللہ پر ہی بھروسہ رکھنا اور اللہ ہی وکیل و کارساز کافی ہے۔

أَلَيْسَ ٱللَّهُ بِكَافٍ عَبْدَهُۥ ۖ وَيُخَوِّفُونَكَ بِٱلَّذِينَ مِن دُونِهِۦ ۚ وَمَن يُضْلِلِ ٱللَّهُ فَمَا لَهُۥ مِنْ هَادٍ ﴿36﴾ ج

سورۃ الزمر آیت 36

کیا اللہ اپنے بندے کے لئے کافی نہیں ہے؟۔ اور یہ لوگ تم کو اس (اللہ) کے علاوہ دوسروں سے ڈراتے ہیں۔ اور جس کو اللہ گمراہ ہونے کے لئے چھوڑ دے اس کو کوئی ہدایت دینے والا نہیں ہے۔

سَنُرِيهِمْ ءَايَٰتِنَا فِى ٱلْـَٔافَاقِ وَفِىٓ أَنفُسِهِمْ حَتَّىٰ يَتَبَيَّنَ لَهُمْ أَنَّهُ ٱلْحَقُّ ۗ أَوَلَمْ يَكْفِ بِرَبِّكَ أَنَّهُۥ عَلَىٰ كُلِّ شَىْءٍ شَهِيدٌ ﴿53﴾

سورۃ فصلت آیت 53

ہم عنقریب ان کو آفاق میں اور خود ان کی ذات میں بھی اپنی نشانیاں دکھائیں گے یہاں تک کہ ان پر واضح ہو جائے گا کہ (قرآن ہی) حق سچ ہے۔ کیا ان کو رب کی یہ بات کافی نہیں کہ وہ ہر چیز پر شاہد ہے۔

أَمْ يَقُولُونَ ٱفْتَرَىٰهُ ۖ قُلْ إِنِ ٱفْتَرَيْتُهُۥ فَلَا تَمْلِكُونَ لِى مِنَ ٱللَّهِ شَيْـًٔا ۖ هُوَ أَعْلَمُ بِمَا تُفِيضُونَ فِيهِ ۖ كَفَىٰ بِهِۦ شَهِيدًۢا بَيْنِى وَبَيْنَكُمْ ۖ وَهُوَ ٱلْغَفُورُ ٱلرَّحِيمُ ﴿8﴾

سورۃ الأحقاف آیت 8

کیا یہ کہتے ہیں کہ اس (قرآن) کو اس نے خود سے گھڑ لیا ہے؟۔ کہہ دو کہ اگر میں نے اسے خود گھڑ لیا ہے تو تم لوگ اللہ کے حضور میرے (بچاؤ کے) لئے کچھ بھی اختیار نہیں رکھتے۔ (مگر) تم لوگ (قرآن پر) جو باتیں بناتے ہو وہ ان کو اچھی طرح جانتا ہے۔ اور وہی میرے اور تمہارے درمیان گواہ کافی ہے۔ اور وہ بڑا بخشنے والا بہت رحم کرنے والا ہے۔

هُوَ ٱلَّذِىٓ أَرْسَلَ رَسُولَهُۥ بِٱلْهُدَىٰ وَدِينِ ٱلْحَقِّ لِيُظْهِرَهُۥ عَلَى ٱلدِّينِ كُلِّهِۦ ۚ وَكَفَىٰ بِٱللَّهِ شَهِيدًا ﴿28﴾ ط

سورۃ الفتح آیت 28

وہی تو ہے جس نے اپنے رسول کو ہدایت اور دینِ حق دے کر بھیجا تاکہ اس کو تمام دینوں پر غالب کر دے اور (اس بات کی) شہادت کے لئے اللہ ہی کافی ہے۔

مسلمان:

اللہ جل شانہ نے تو بنی نوع انسان کی ہدایت کے لئے ایک ہی دینِ ہدایت بھیجا تھا۔ اور ہر نبی نے صرف اور صرف اس ایک ہی دینِ ہدایت کی تعلیم دی۔ اور اس دین پر چلنے والوں کو مسلمان ہی کہا تھا۔ جیسا کہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے۔

شَرَعَ لَكُم مِّنَ ٱلدِّينِ مَا وَصَّىٰ بِهِۦ نُوحًا وَٱلَّذِىٓ أَوْحَيْنَآ إِلَيْكَ وَمَا وَصَّيْنَا بِهِۦٓ إِبْرَٰهِيمَ وَمُوسَىٰ وَعِيسَىٰٓ ۖ أَنْ أَقِيمُوا۟ ٱلدِّينَ وَلَا تَتَفَرَّقُوا۟ فِيهِ ۚ كَبُرَ عَلَى ٱلْمُشْرِكِينَ مَا تَدْعُوهُمْ إِلَيْهِ ۚ ٱللَّهُ يَجْتَبِىٓ إِلَيْهِ مَن يَشَآءُ وَيَهْدِىٓ إِلَيْهِ مَن يُنِيبُ ﴿13﴾ وَمَا تَفَرَّقُوٓا۟ إِلَّا مِنۢ بَعْدِ مَا جَآءَهُمُ ٱلْعِلْمُ بَغْيًۢا بَيْنَهُمْ ۚ وَلَوْلَا كَلِمَةٌ

سَبَقَتْ مِن رَّبِّكَ إِلَىٰٓ أَجَلٍ مُّسَمًّى لَّقُضِىَ بَيْنَهُمْ ۚ وَإِنَّ ٱلَّذِينَ أُورِثُوا۟ ٱلْكِتَٰبَ مِنۢ بَعْدِهِمْ لَفِى شَكٍّ مِّنْهُ مُرِيبٍ ﴿14﴾

سورۃ الشوریٰ آیت ۱۴۔۱۳

اس (اللہ) نے تمہارے لئے وہی دین مقرر کیا ہے جس کا اس نے نوحؑ کو حکم دیا تھا اور جو ہم نے بذریعۂ وحی تمہاری طرف بھیجا ہے۔ اور جس کا ہم نے ابراہیمؑ اور موسیٰؑ اور عیسیٰؑ کو بھی حکم دیا تھا۔ کہ اس دین کو قائم رکھنا اور اس میں تفرقہ نہ ڈالنا۔ جس بات کی طرف تم انہیں دعوت دیتے ہو وہ مشرکین پر بہت شاق گزرتی ہے۔ اللہ جسے چاہتا ہے اپنے لئے منتخب کر لیتا ہے اور جو اس کی طرف رجوع کرتا ہے وہ اسے اپنی طرف (پہنچنے کا) راستہ دکھا دیتا ہے۔ اور یہ لوگ جو تفرقے بازی میں پڑے ہیں تو سچا علم آچکنے کے بعد محض آپس کے ضد و حسد سے (پڑے ہیں)۔ اور اگر تمہارے رب کی طرف سے مقررہ مدت تک مہلت کی بات طے نہ ہو چکی ہوتی تو ان کے درمیان (کب کا) فیصلہ ہو چکا ہوتا۔ اور البتہ جو لوگ ان کے بعد کتاب کے وارث بنائے گئے وہ اس کے بارے میں الجھن والے شک میں مبتلا ہیں۔

إِنَّ ٱلدِّينَ عِندَ ٱللَّهِ ٱلْإِسْلَٰمُ ۗ وَمَا ٱخْتَلَفَ ٱلَّذِينَ أُوتُوا۟ ٱلْكِتَٰبَ إِلَّا مِنۢ بَعْدِ مَا جَآءَهُمُ ٱلْعِلْمُ بَغْيًۢا بَيْنَهُمْ ۗ وَمَن يَكْفُرْ بِـَٔايَٰتِ ٱللَّهِ فَإِنَّ ٱللَّهَ سَرِيعُ ٱلْحِسَابِ ﴿19﴾

سورۃ آل عمران آیت 19

https://quranexcel.com

دین تو اللہ کے نزدیک اسلام ہی ہے۔اور اہل کتاب نے جو بھی اختلاف کیا تو صحیح علم ہو جانے کے بعد آپس کی ضد کی وجہ سے کیا۔اور جو کوئی بھی اللہ کی آیتوں کا انکار کر دے تو یقیناً اللہ جلد حساب لینے والا ہے۔

سُنَّةَ ٱللهِ ٱلَّتِى قَدْ خَلَتْ مِن قَبْلُ ۖ وَلَن تَجِدَ لِسُنَّةِ ٱللهِ تَبْدِيلًا ﴿23﴾

سورۃ الفتح آیت 23

یہی تو اللہ کا دستور ہے جو پہلے سے چلا آتا ہے اور تم اللہ کے دستور میں کبھی کوئی تبدیلی نہ پاؤ گے۔

اور یہی ہے وہ مستقل ہدایت والا حصہ۔جو خصوصاً بنی نوع انسان کی اخروی نجات اور فلاح سے تعلق رکھنے والا ہے۔اور دنیا کے سب نظاموں سے اعلیٰ وارفع۔امن اور چین کا درس دینے والا ہے۔اسے شروع سے ہی دینِ اسلام کا نام دیا گیا۔اور اس پر چلنے والوں کو مسلمان کہا گیا۔جیسا کہ قرآن کریم کے مختلف مقامات پر ارشادِ باری تعالیٰ ہے۔

رَبَّنَا وَٱجْعَلْنَا مُسْلِمَيْنِ لَكَ وَمِن ذُرِّيَّتِنَآ أُمَّةً مُّسْلِمَةً لَّكَ وَأَرِنَا مَنَاسِكَنَا وَتُبْ عَلَيْنَآ ۖ إِنَّكَ أَنتَ ٱلتَّوَّابُ ٱلرَّحِيمُ ﴿128﴾

سورۃ البقرۃ آیت 128

اے ہمارے رب!۔ ہمیں اپنا مسلمان بنائے رکھنا اور ہماری اولاد میں سے بھی ایک جماعت کو اپنا مسلم ہی رکھنا اور ہمیں اپنی عبادت کے طریقے سکھادے اور ہماری کوتاہیوں سے در گزر فرما۔ بیشک تو ہی توبہ قبول کرنے والا نہایت مہربان ہے۔

إِذْ قَالَ لَهُۥ رَبُّهُۥٓ أَسْلِمْ ۖ قَالَ أَسْلَمْتُ لِرَبِّ ٱلْعَٰلَمِينَ ﴿131﴾ وَوَصَّىٰ بِهَآ إِبْرَٰهِـۧمُ بَنِيهِ وَيَعْقُوبُ يَٰبَنِىَّ إِنَّ ٱللَّهَ ٱصْطَفَىٰ لَكُمُ ٱلدِّينَ فَلَا تَمُوتُنَّ إِلَّا وَأَنتُم مُّسْلِمُونَ ﴿132﴾ أَمْ كُنتُمْ شُهَدَآءَ إِذْ حَضَرَ يَعْقُوبَ ٱلْمَوْتُ إِذْ قَالَ لِبَنِيهِ مَا تَعْبُدُونَ مِنۢ بَعْدِى قَالُوا۟ نَعْبُدُ إِلَٰهَكَ وَإِلَٰهَ ءَابَآئِكَ إِبْرَٰهِـۧمَ وَإِسْمَٰعِيلَ وَإِسْحَٰقَ إِلَٰهًا وَٰحِدًا وَنَحْنُ لَهُۥ مُسْلِمُونَ ﴿133﴾

سورۃ البقرۃ آیت ۱۳۱ تا ۱۳۳

جب اسے اس کے رب نے کہا کہ اسلام لے آ۔ اس نے عرض کیا میں رب العالمین کے لئے مسلمان ہو گیا۔ اور ابراہیمؑ اور یعقوبؑ نے بھی اپنے بیٹوں کو اسی بات کی وصیت کی کہ اے میرے بیٹو!۔ بیشک اللہ نے تمہارے لئے یہ دین چن لیا ہے۔ پس تم مرنا تو ہرگز مسلمان ہی مرنا۔ یا (کیا) تم موجود تھے جس وقت یعقوبؑ کو موت آئی جب انہوں نے اپنے بیٹوں سے پوچھا کہ میرے بعد تم کس کی عبادت کروگے؟۔ تو وہ کہنے لگے تمہارے معبود اور تمہارے باپ دادا ابراہیم۔ اور اسمٰعیل۔ اور

https://quranexcel.com

اسحاق۔کے معبود کی عبادت کریں گے۔جو واحد و یکتا اکیلا ہی عبادت کے لائق ہے اور ہم اُسی کے لئے مسلمان ہیں۔

قُولُوٓاْ ءَامَنَّا بِٱللَّهِ وَمَآ أُنزِلَ إِلَيۡنَا وَمَآ أُنزِلَ إِلَىٰٓ إِبۡرَٰهِـۧمَ وَإِسۡمَٰعِيلَ وَإِسۡحَٰقَ وَيَعۡقُوبَ وَٱلۡأَسۡبَاطِ وَمَآ أُوتِيَ مُوسَىٰ وَعِيسَىٰ وَمَآ أُوتِيَ ٱلنَّبِيُّونَ مِن رَّبِّهِمۡ لَا نُفَرِّقُ بَيۡنَ أَحَدٖ مِّنۡهُمۡ وَنَحۡنُ لَهُۥ مُسۡلِمُونَ ﴿136﴾

سورۃ البقرۃ آیت 136

(مسلمانو) سب کہہ دو کہ ہم ایمان لائے اللہ پر اور اس (قرآن) پر جو ہماری طرف اتارا گیا۔اور جو کچھ ابراہیمؑ۔اور اسماعیلؑ۔اور اسحاقؑ۔اور یعقوبؑ۔اور اس کی اولاد پر اتارا گیا۔اور جو موسیٰؑ اور عیسیٰؑ کو دیا گیا۔اور جو سب نبیوں کو ان کے رب کی طرف سے دیا گیا۔ان میں سے کسی کے درمیان بھی ہم فرق نہیں کرتے اور ہم اسی (اللہ جل شانہ) کے مسلمان ہیں۔

فَإِنۡ حَآجُّوكَ فَقُلۡ أَسۡلَمۡتُ وَجۡهِيَ لِلَّهِ وَمَنِ ٱتَّبَعَنِۗ وَقُل لِّلَّذِينَ أُوتُواْ ٱلۡكِتَٰبَ وَٱلۡأُمِّيِّـۧنَ ءَأَسۡلَمۡتُمۡۚ فَإِنۡ أَسۡلَمُواْ فَقَدِ ٱهۡتَدَواْۖ وَّإِن تَوَلَّوۡاْ فَإِنَّمَا عَلَيۡكَ ٱلۡبَلَٰغُۗ وَٱللَّهُ بَصِيرُۢ بِٱلۡعِبَادِ ﴿20﴾ ع2

سورۃ آل عمران آیت 20

پھر بھی اگر تجھ سے جھگڑا کریں تو ان سے کہہ دو کہ میں نے اور ان لوگوں نے جو میرے پیروکار ہیں اپنا آپ اللہ کے لئے مسلم کر لیا ہے۔ اور اہل کتاب سے اور ان پڑھ لوگوں سے بھی پوچھ لو کہ کیا تم بھی اسلام لاتے ہو؟۔ اگر یہ لوگ بھی مسلمان ہو جائیں تو بیشک ہدایت پالیں۔ اور اگر نہ مانیں تو البتہ تمہارا کام صرف اللہ کا پیغام پہنچا دینا ہے۔ اور اللہ ہی بندوں کو نگاہِ بصیرت سے دیکھنے والا ہے۔

فَلَمَّآ أَحَسَّ عِيسَىٰ مِنْهُمُ ٱلْكُفْرَ قَالَ مَنْ أَنصَارِىٓ إِلَى ٱللَّهِ ۖ قَالَ ٱلْحَوَارِيُّونَ نَحْنُ أَنصَارُ ٱللَّهِ ءَامَنَّا بِٱللَّهِ وَٱشْهَدْ بِأَنَّا مُسْلِمُونَ ﴿52﴾

سورۃ آل عمران آیت ۵۲

جب عیسیٰ نے ان میں کفر محسوس کر لیا تو کہا کہ ہے کوئی جو اللہ کی راہ میں میرا مددگار ہو؟۔ حواری بولے کہ ہم اللہ کی راہ میں مددگار ہیں۔ اور ہم اللہ پر ایمان لے آئے ہیں اور تم گواہ رہنا کہ ہم مسلمان ہیں۔

قُلْ يَٰٓأَهْلَ ٱلْكِتَٰبِ تَعَالَوْا۟ إِلَىٰ كَلِمَةٍ سَوَآءٍۭ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ أَلَّا نَعْبُدَ إِلَّا ٱللَّهَ وَلَا نُشْرِكَ بِهِۦ شَيْـًٔا وَلَا يَتَّخِذَ بَعْضُنَا بَعْضًا أَرْبَابًا مِّن دُونِ ٱللَّهِ ۚ فَإِن تَوَلَّوْا۟ فَقُولُوا۟ ٱشْهَدُوا۟ بِأَنَّا مُسْلِمُونَ ﴿64﴾

سورۃ آل عمران آیت 64

کہہ دو کہ اے اہل کتاب جو بات ہمارے اور تمہارے دونوں کے درمیان یکساں ہے اس کی طرف آجاؤ وہ یہ کہ اللہ کے علاوہ ہم کسی کی عبادت نہ کریں۔ اور اس کے ساتھ کسی کو بھی شریک نہ ٹھہرائیں اور ہم میں سے کوئی کسی کو اللہ کے علاوہ اپنا رب نہ بنائے۔ پس اگر وہ پھر جائیں تو کہہ دو کہ گواہ رہو ہم تو مسلمان ہیں۔

مَا كَانَ إِبْرَٰهِيمُ يَهُودِيًّا وَلَا نَصْرَانِيًّا وَلَٰكِن كَانَ حَنِيفًا مُّسْلِمًا وَمَا كَانَ مِنَ ٱلْمُشْرِكِينَ ﴿67﴾

سورۃ آل عمران آیت 67

ابراہیمؑ نہ تو یہودی تھا اور نہ عیسائی بلکہ سب سے بے تعلق ہو کر صرف ایک (اللہ) ہی کا ہو رہا تھا (سچا) مسلمان تھا اور مشرکوں میں سے بالکل نہ تھا۔

نیچے دی گئی آیات میں خاص طور پر یہ بھی کہا گیا کہ کسی کو اللہ جل شانہ عزت و رتبہ فرمائے پھر وہ لوگوں سے اپنی عبادت کرانا شروع کر دے بلکہ (اسے تو کہنا چاہیے کہ) خالص اللہ والے ہو جاؤ اور نہ ہی وہ تمہیں یہ کہنے کا حق رکھتا ہے کہ فرشتوں اور نبیوں کو اپنا رب بنالو۔ اس طرح کہنے والا اور مان لینے والا دونوں کافر ہو جائیں گے؟۔

مَا كَانَ لِبَشَرٍ أَن يُؤْتِيَهُ ٱللَّهُ ٱلْكِتَٰبَ وَٱلْحُكْمَ وَٱلنُّبُوَّةَ ثُمَّ يَقُولَ لِلنَّاسِ كُونُوا۟ عِبَادًا لِّى مِن دُونِ ٱللَّهِ وَلَٰكِن كُونُوا۟ رَبَّٰنِيِّۦنَ بِمَا كُنتُمْ تُعَلِّمُونَ ٱلْكِتَٰبَ وَبِمَا كُنتُمْ تَدْرُسُونَ ﴿79﴾ وَلَا يَأْمُرَكُمْ أَن تَتَّخِذُوا۟ ٱلْمَلَٰٓئِكَةَ وَٱلنَّبِيِّـۧنَ أَرْبَابًا ۗ أَيَأْمُرُكُم بِٱلْكُفْرِ بَعْدَ إِذْ أَنتُم مُّسْلِمُونَ ﴿80﴾ ع8

سورۃ آل عمران آیت ۷۹۔۸۰

کسی بشر کے لئے جائز نہیں کہ اللہ تو اسے۔کتاب۔اور حکمت۔اور نبوت عطا فرمائے پھر وہ بنی نوع انسان سے کہتا پھرے کہ اللہ کو چھوڑ کر میرے بندے ہو جاؤ بلکہ (اسے تو کہنا چاہیے کہ) مطلق ربّانی ہو جاؤ کیونکہ تم کتاب اللہ سکھاتے بھی ہو اور اسے پڑھتے (پڑھاتے) بھی رہتے ہو۔اور وہ تو تمہیں یہ حکم بھی نہیں دے گا کہ فرشتوں اور نبیوں کو اپنا رب بنالو۔کیا وہ تمہیں کفر کا حکم کرے گا بعد اس کے کہ تم مسلمان ہو چکے ہو؟۔

قُلْ ءَامَنَّا بِٱللَّهِ وَمَآ أُنزِلَ عَلَيْنَا وَمَآ أُنزِلَ عَلَىٰٓ إِبْرَٰهِيمَ وَإِسْمَٰعِيلَ وَإِسْحَٰقَ وَيَعْقُوبَ وَٱلْأَسْبَاطِ وَمَآ أُوتِىَ مُوسَىٰ وَعِيسَىٰ وَٱلنَّبِيُّونَ مِن رَّبِّهِمْ لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ أَحَدٍ مِّنْهُمْ وَنَحْنُ لَهُۥ مُسْلِمُونَ ﴿84﴾

سورۃ آل عمران آیت 84

کہہ دو کہ اللہ پر۔ اور جو کچھ ہم پر نازل ہوا۔اور جو ابراہیمؑ پر۔اور اسماعیلؑ۔اور اسحاقؑ۔اور یعقوبؑ ۔اور ان کی اولاد پر اترا۔اور جو کچھ موسیٰؑ۔اور عیسیٰؑ۔اور سب نبیوں کو ان کے رب کی طرف سے ملا ۔ہم سب پر ایمان لائے ان نبیوں میں سے ہم کسی میں کچھ فرق نہیں کرتے اور ہم اسی کے لئے مسلمان ہیں۔

يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُواْ ٱتَّقُواْ ٱللَّهَ حَقَّ تُقَاتِهِۦ وَلَا تَمُوتُنَّ إِلَّا وَأَنتُم مُّسْلِمُونَ ﴿102﴾

سورۃ آل عمران آیت 102

اے ایمان والو!۔اللہ سے ڈرتے رہو جیسا اس سے ڈرنے کا حق ہے۔اور مرنا تو ہرگز مسلمان ہی مرنا۔

إِنَّآ أَنزَلْنَا ٱلتَّوْرَىٰةَ فِيهَا هُدًى وَنُورٌ ۚ يَحْكُمُ بِهَا ٱلنَّبِيُّونَ ٱلَّذِينَ أَسْلَمُواْ لِلَّذِينَ هَادُواْ وَٱلرَّبَّٰنِيُّونَ وَٱلْأَحْبَارُ بِمَا ٱسْتُحْفِظُواْ مِن كِتَٰبِ ٱللَّهِ وَكَانُواْ عَلَيْهِ شُهَدَآءَ ۚ فَلَا تَخْشَوُاْ ٱلنَّاسَ وَٱخْشَوْنِ وَلَا تَشْتَرُواْ بِـَٔايَٰتِى ثَمَنًا قَلِيلًا ۚ وَمَن لَّمْ يَحْكُم بِمَآ أَنزَلَ ٱللَّهُ فَأُوْلَٰٓئِكَ هُمُ ٱلْكَٰفِرُونَ ﴿44﴾

سورۃ المائدۃ آیت 44

بیشک ہم نے تورات نازل کی اس میں ہدایت اور نورِ ایمان تھا۔اسی کے مطابق اللہ کے سارے مسلمان نبی اور مشائخ اور علماء بھی یہودیوں کے فیصلے کرتے تھے کیونکہ وہ کتاب اللہ کے نگہبان مقرر کیے گئے تھے۔پس تم لوگوں سے نہ ڈرو اور مجھ سے ہی ڈرتے رہو اور میری آیتوں کے بدلے میں تھوڑی سی قیمت نہ لو۔اور جو بھی اللہ کے نازل کردہ احکام کے مطابق فیصلہ نہ کریں تو وہی لوگ کافر ہیں۔

وَإِذْ أَوْحَيْتُ إِلَى ٱلْحَوَارِيِّـۧنَ أَنْ ءَامِنُوا۟ بِى وَبِرَسُولِى قَالُوٓا۟ ءَامَنَّا وَٱشْهَدْ بِأَنَّنَا مُسْلِمُونَ﴿111﴾

سورۃ المائدۃ آیت 111

اور جب میں نے حواریوں کو الہام کیا کہ مجھ پر اور میرے رسول پر ایمان لاؤ انہوں نے کہا کہ بیشک ہم ایمان لائے اور گواہ رہنا کہ ہم مسلمان ہیں۔

قُلْ أَغَيْرَ ٱللَّهِ أَتَّخِذُ وَلِيًّا فَاطِرِ ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلْأَرْضِ وَهُوَ يُطْعِمُ وَلَا يُطْعَمُ ۗ قُلْ إِنِّىٓ أُمِرْتُ أَنْ أَكُونَ أَوَّلَ مَنْ أَسْلَمَ ۖ وَلَا تَكُونَنَّ مِنَ ٱلْمُشْرِكِينَ﴿14﴾

سورۃ الأنعام آیت 14

کہہ دو کیا میں اللہ کو چھوڑ کر کسی اور کو ولی بناؤں ؟۔جو آسمانوں و زمین کا پیدا کرنے والا ہے اور وہی سب کو کھلاتا ہے اور وہ (خود) نہیں کھلایا جاتا۔(یہ بھی) کہہ دو کہ یقیناً مجھے تو یہی حکم ہوا ہے کہ میں سب سے پہلے مسلمان بن کر رہوں۔اور یہ بھی کہ مشرکوں میں ہر گز نہ ہو جاؤں۔

قُلْ أَنَدْعُواْ مِن دُونِ ٱللَّهِ مَا لَا يَنفَعُنَا وَلَا يَضُرُّنَا وَنُرَدُّ عَلَىٰٓ أَعْقَابِنَا بَعْدَ إِذْ هَدَىٰنَا ٱللَّهُ كَٱلَّذِى ٱسْتَهْوَتْهُ ٱلشَّيَٰطِينُ فِى ٱلْأَرْضِ حَيْرَانَ لَهُۥٓ أَصْحَٰبٌ يَدْعُونَهُۥٓ إِلَى ٱلْهُدَى ٱئْتِنَا ۗ قُلْ إِنَّ هُدَى ٱللَّهِ هُوَ ٱلْهُدَىٰ ۖ وَأُمِرْنَا لِنُسْلِمَ لِرَبِّ ٱلْعَٰلَمِينَ ﴿71﴾

سورۃ الأنعام آیت 71

کہہ دو کہ کیا ہم اللہ کے علاوہ ایسوں کو پکاریں جو نہ تو ہمیں نفع دے سکیں اور نہ ہی نقصان اور کیا ہم الٹے پاؤں پھر جائیں بعد اس کے کہ اللہ نے ہمیں سیدھی راہ دکھادی؟۔ کسی ایسے شخص کی طرح جسے صحرا میں شیطان نے راستہ بھلا دیا ہو اور وہ حیران و پریشان بھٹکتا پھرے اس کے کچھ ساتھی اسے صحیح راستے کی طرف بلاتے ہوں کہ آ جا ہمارے پاس چلا آ۔ کہہ دو کہ بلاشبہ جو راہ اللہ نے بتلائی ہے وہی بالکل سیدھی ہے۔اور ہمیں حکم دیا گیا ہے کہ ہم رب العالمین کے ہی مسلمان ہو جائیں۔

قُلْ إِنَّ صَلَاتِى وَنُسُكِى وَمَحْيَاىَ وَمَمَاتِى لِلَّهِ رَبِّ ٱلْعَٰلَمِينَ ﴿162﴾ لَا شَرِيكَ لَهُۥ وَبِذَٰلِكَ أُمِرْتُ وَأَنَا۠ أَوَّلُ ٱلْمُسْلِمِينَ ﴿163﴾

سورۃالأنعام آیت ۱۶۲۔۱۶۳

(یہ بھی) کہہ دو کہ بلاشبہ میری نماز۔اور میری (ساری) عبادتیں۔اور میرا جینا۔اور میرا مرنا۔سب کچھ اللہ رب العالمین ہی کے لئے ہے۔ جس کا کوئی شریک نہیں۔اور مجھے اسی بات کا حکم دیا گیا ہے ۔اور میں سب سے پہلے مسلمان ہوں۔

وَمَا تَنقِمُ مِنَّآ إِلَّآ أَنْ ءَامَنَّا بِـَٔايَٰتِ رَبِّنَا لَمَّا جَآءَتْنَا ۚ رَبَّنَآ أَفْرِغْ عَلَيْنَا صَبْرًا وَتَوَفَّنَا مُسْلِمِينَ ﴿126﴾ ع14

سورۃالأعراف آیت 126

اور تم ہم سے صرف یہ انتقام لینا چاہتے ہو کہ اپنے رب کی نشانیاں جب ہمارے پاس آگئیں تو ہم نے ان کو مان لیا۔(اور دعا کی کہ) اے ہمارے رب!۔ہمارے اوپر صبر واستقامت کے دہانے کھول دے۔اور ہمیں ایسی موت دے کہ ہم (سچے) مسلمان ہی ہوں۔

فَإِن تَوَلَّيْتُمْ فَمَا سَأَلْتُكُم مِّنْ أَجْرٍ ۖ إِنْ أَجْرِيَ إِلَّا عَلَى ٱللَّهِ ۖ وَأُمِرْتُ أَنْ أَكُونَ مِنَ ٱلْمُسْلِمِينَ ﴿72﴾

سورۃ یونس آیت 72

پس اگر تم منہ پھیر لو (تو میرا کچھ نقصان نہیں)۔ میں نے تو تم سے کچھ معاوضہ نہیں مانگا میرا معاوضہ تو اللہ کے ذمے ہے۔ اور مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں مسلمانوں میں سے رہوں۔

وَقَالَ مُوسَىٰ يَٰقَوْمِ إِن كُنتُمْ ءَامَنتُم بِٱللَّهِ فَعَلَيْهِ تَوَكَّلُوٓا۟ إِن كُنتُم مُّسْلِمِينَ ﴿84﴾

سورۃ یونس آیت ۸۴

اور موسیٰ نے کہا کہ اے میری قوم اگر تم اللہ پر ایمان لائے ہو پھر اسی پر بھروسہ کرو اگر تم سچے مسلمان ہو۔

۞ وَجَٰوَزْنَا بِبَنِىٓ إِسْرَٰٓءِيلَ ٱلْبَحْرَ فَأَتْبَعَهُمْ فِرْعَوْنُ وَجُنُودُهُۥ بَغْيًا وَعَدْوًا ۖ حَتَّىٰٓ إِذَآ أَدْرَكَهُ ٱلْغَرَقُ قَالَ ءَامَنتُ أَنَّهُۥ لَآ إِلَٰهَ إِلَّا ٱلَّذِىٓ ءَامَنَتْ بِهِۦ بَنُوٓا۟ إِسْرَٰٓءِيلَ وَأَنَا۠ مِنَ ٱلْمُسْلِمِينَ ﴿90﴾

سورۃ یونس آیت 90

پھر فرعون اور اس کے لشکر نے سرکشی اور عداوت سے ان کا پیچھا کیا۔ یہاں تک کہ جب ڈوبنے کو ہوا (تو) کہنے لگا کہ میں ایمان لاتا ہوں جس پر بنی اسرائیل ایمان لائے ہیں۔ اس (اللہ جل شانہ) کے علاوہ کوئی بھی عبادت کے لائق نہیں اور میں مسلمانوں میں سے ہوں۔

فَإِلَّمْ يَسْتَجِيبُواْ لَكُمْ فَٱعْلَمُوٓاْ أَنَّمَآ أُنزِلَ بِعِلْمِ ٱللَّهِ وَأَن لَّآ إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ ۖ فَهَلْ أَنتُم مُّسْلِمُونَ ﴿14﴾

سورۃ ہود آیت 14

پھر اگر تمہاری بات عملی طور پر قبول نہ کریں تو جان لو کہ یہ (قرآن) اللہ کے علم سے ہی نازل کیا گیا ہے۔ اور یہ بھی کہ اس (اللہ جل شانہ) کے علاوہ کوئی بھی عبادت کے قابل نہیں ہے۔ کیا پھر تم (تسلیم کرتے ہوئے) مسلمان ہوتے ہو؟۔

۞ رَبِّ قَدْ ءَاتَيْتَنِى مِنَ ٱلْمُلْكِ وَعَلَّمْتَنِى مِن تَأْوِيلِ ٱلْأَحَادِيثِ ۚ فَاطِرَ ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلْأَرْضِ أَنتَ وَلِيِّۦ فِى ٱلدُّنْيَا وَٱلْءَاخِرَةِ ۖ تَوَفَّنِى مُسْلِمًا وَأَلْحِقْنِى بِٱلصَّٰلِحِينَ ﴿101﴾

سورۃ یوسف آیت 101

https://quranexcel.com

(تو یوسفؑ نے اللہ سے دعا کی کہ) اے میرے رب !۔تو نے مجھے حکومت دی اور مجھے باتوں (خوابوں) کی تعبیر کا علم بھی سکھلایا۔اے آسمانوں اور زمین کے بنانے والے !۔دنیا اور آخرت میں تو ہی میرا ولی ہے۔مجھے مسلمان والی موت ہی دینا اور مجھے صالحین میں شامل کرنا۔

رُّبَمَا يَوَدُّ ٱلَّذِينَ كَفَرُواْ لَوۡ كَانُواْ مُسۡلِمِينَ ﴿2﴾

سورۃ الحجر آیت ۲

کسی وقت تو کافر لوگ بھی بڑی شدت سے آرزو کریں گے کہ اے کاش !۔وہ مسلمان ہوتے۔

وَٱللَّهُ جَعَلَ لَكُم مِّمَّا خَلَقَ ظِلَٰلٗا وَجَعَلَ لَكُم مِّنَ ٱلۡجِبَالِ أَكۡنَٰنٗا وَجَعَلَ لَكُمۡ سَرَٰبِيلَ تَقِيكُمُ ٱلۡحَرَّ وَسَرَٰبِيلَ تَقِيكُم بَأۡسَكُمۡۚ كَذَٰلِكَ يُتِمُّ نِعۡمَتَهُۥ عَلَيۡكُمۡ لَعَلَّكُمۡ تُسۡلِمُونَ ﴿81﴾

سورۃ النحل آیت 81

اور اللہ ہی نے تمہاری (سہولت کے) لئے اپنی پیدا کی ہوئی چیزوں کے سائے بنا دیئے اور تمہارے لئے پہاڑوں میں چھپنے کی جگہیں (یعنی غاریں) بنا دیں۔اور تمہارے لئے کُرتے بنا دیئے جو تمہیں گرمی

https://quranexcel.com

سے بچاتے ہیں اور تم کو لڑائی میں محفوظ رکھنے والے کُرتے (یعنی زرہیں) بھی (بنادیں)۔اسی طرح اللہ اپنی نعمتیں تم پر پوری کرتا ہے تاکہ تم (سچے) مسلمان بن جاؤ۔

وَيَوْمَ نَبْعَثُ فِى كُلِّ أُمَّةٍ شَهِيدًا عَلَيْهِم مِّنْ أَنفُسِهِمْ ۖ وَجِئْنَا بِكَ شَهِيدًا عَلَىٰ هَٰٓؤُلَآءِ ۚ وَنَزَّلْنَا عَلَيْكَ ٱلْكِتَٰبَ تِبْيَٰنًا لِّكُلِّ شَىْءٍ وَهُدًى وَرَحْمَةً وَبُشْرَىٰ لِلْمُسْلِمِينَ ﴿89﴾ ع12

سورۃ النحل آیت 89

اور جس دن ہر اُمت میں سے خود انہی پر گواہ کھڑے کریں گے اور تجھے ان سب لوگوں پر گواہ بنا کرلائیں گے۔اور ہم نے تجھ پر ایسی کتاب نازل کی ہے جس میں ہر چیز کی تفصیلی وضاحت ہے۔اور یہ مسلمانوں کے لئے سرچشمہ ہدایت اور سراسر رحمت اور خصوصی بشارت ہے۔

قُلْ نَزَّلَهُۥ رُوحُ ٱلْقُدُسِ مِن رَّبِّكَ بِٱلْحَقِّ لِيُثَبِّتَ ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ وَهُدًى وَبُشْرَىٰ لِلْمُسْلِمِينَ ﴿102﴾

سورۃ النحل آیت 102

https://quranexcel.com

کہہ دو کہ اس (قرآن) کا روح القدس (جبرائیلؑ) کے ذریعے تیرے رب کی طرف سے برحق نزول ہوا ہے تاکہ ایمان والوں کو ثابت قدم رکھے۔ اور مسلمانوں کے لئے تو سرچشمہ ہدایت اور خوشخبری ہے۔

قُلْ إِنَّمَا يُوحَىٰٓ إِلَيَّ أَنَّمَآ إِلَٰهُكُمْ إِلَٰهٌ وَٰحِدٌ ۖ فَهَلْ أَنتُم مُّسْلِمُونَ ﴿108﴾

سورۃ الأنبیاء آیت 108

کہہ دو مجھے تو البتہ صرف یہی حکم آیا ہے کہ یقینی طور پر تم سب کے لئے عبادت کے لائق صرف اور صرف واحد و یکتا اکیلا (اللہ جل شانہ) ہے۔ پھر کیا تم (تسلیم کرتے ہوئے) مسلمان ہوتے ہو؟۔

وَلِكُلِّ أُمَّةٍ جَعَلْنَا مَنسَكًا لِّيَذْكُرُوا۟ ٱسْمَ ٱللَّهِ عَلَىٰ مَا رَزَقَهُم مِّنۢ بَهِيمَةِ ٱلْأَنْعَٰمِ ۗ فَإِلَٰهُكُمْ إِلَٰهٌ وَٰحِدٌ فَلَهُۥٓ أَسْلِمُوا۟ ۗ وَبَشِّرِ ٱلْمُخْبِتِينَ ﴿34﴾

سورۃ الحج آیت 34

اور ہم نے ہر امت کے لئے قربانی مقرر کر دی تھی تاکہ اللہ نے جو مویشی انہیں دیئے ہیں ان پر (ذبح کرتے وقت) اللہ کا نام لے لیا کریں۔ پس تم سب کی عبادت کے لائق تو صرف واحد و یکتا اکیلا اللہ ہی ہے تو اسی کے مسلمان بن کے رہو۔ اور عاجزی کرنے والوں کو خوشخبری سنا دو۔

وَجَٰهِدُواْ فِى ٱللَّهِ حَقَّ جِهَادِهِۦ ۚ هُوَ ٱجْتَبَىٰكُمْ وَمَا جَعَلَ عَلَيْكُمْ فِى ٱلدِّينِ مِنْ حَرَجٍ ۚ مِّلَّةَ أَبِيكُمْ إِبْرَٰهِيمَ ۚ هُوَ سَمَّىٰكُمُ ٱلْمُسْلِمِينَ مِن قَبْلُ وَفِى هَٰذَا لِيَكُونَ ٱلرَّسُولُ شَهِيدًا عَلَيْكُمْ وَتَكُونُواْ شُهَدَآءَ عَلَى ٱلنَّاسِ ۚ فَأَقِيمُواْ ٱلصَّلَوٰةَ وَءَاتُواْ ٱلزَّكَوٰةَ وَٱعْتَصِمُواْ بِٱللَّهِ هُوَ مَوْلَىٰكُمْ ۖ فَنِعْمَ ٱلْمَوْلَىٰ وَنِعْمَ ٱلنَّصِيرُ ﴿78﴾ ع10

سورۃ الحج آیت 78

اور اللہ کی راہ میں ایسے کوشش کرو جیسا کہ کوشش کرنے کا حق ہے۔ اس نے تمہیں چن لیا ہے اور دین میں تم پر کسی طرح کی سختی نہیں کی۔ اپنے باپ ابراہیمؑ کے پیچھے چلتے رہو۔ اسی (اللہ جل شانہ) نے پہلے سے اور اس قرآن میں بھی تمہارا نام مسلمان ہی رکھا تاکہ رسول تم پر گواہ بنے اور تم بنی نوع انسان پر گواہ بنو۔ پس نماز قائم کرو اور زکوۃ ادا کرو۔ اور اللہ کے ساتھ (وابستگی) کو مضبوطی سے پکڑے رکھو۔ وہی تمہارا مولیٰ ہے پس وہ کیا ہی اچھا مولیٰ اور کیا ہی اچھا مددگار ہے!۔

يَوْمَ لَا يَنفَعُ مَالٌ وَلَا بَنُونَ ﴿88﴾ لا إِلَّا مَنْ أَتَى ٱللَّهَ بِقَلْبٍ سَلِيمٍ ﴿89﴾ ط

سورۃ الشعراء آیت ۸۸۔۸۹

https://quranexcel.com

جس دن نہ تو مال فائدہ دے گا اور نہ ہی اولاد۔ مگر جو اللہ کے پاس قلبِ سلیم (یعنی منجھا ہوا سلامتی والا مسلمان دل) لے کر آیا۔

إِنَّهُۥ مِن سُلَيْمَٰنَ وَإِنَّهُۥ بِسْمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحْمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ ﴿30﴾ أَلَّا تَعْلُوا۟ عَلَىَّ وَأْتُونِى مُسْلِمِينَ ﴿31﴾ ع2

سورۃ النمل آیت ۳۰۔۳۱

بیشک وہ خط سلیمانؑ کی طرف سے ہے اور وہ البتہ یہ ہے کہ ساتھ نام اللہ ہی کے جو نہایت مہربان سب سے زیادہ رحم کرنے والا ہے۔ میرے مقابلہ میں تم سرکشی نہ کرو اور مسلمان ہو میرے پاس کر چلی آؤ۔

قَالَ يَٰٓأَيُّهَا ٱلْمَلَؤُا۟ أَيُّكُمْ يَأْتِينِى بِعَرْشِهَا قَبْلَ أَن يَأْتُونِى مُسْلِمِينَ ﴿38﴾

سورۃ النمل آیت 38

(سلیمان نے) کہا کہ اے دربار والو!۔ تم میں کوئی ایسا ہے جو کہ اس کا تخت میرے پاس لے آئے اس سے پہلے کہ وہ مسلمان ہو کر میرے پاس آجائیں؟۔

فَلَمَّا جَآءَتْ قِيلَ أَهَٰكَذَا عَرْشُكِ ۖ قَالَتْ كَأَنَّهُۥ هُوَ ۚ وَأُوتِينَا ٱلْعِلْمَ مِن قَبْلِهَا وَكُنَّا مُسْلِمِينَ ﴿42﴾

سورۃ النمل آیت 42

پھر جب وہ (ملکہ) آ گئی تو پوچھا کیا تیرا تخت بھی ایسا ہی ہے؟۔ کہنے لگی گویا کہ یہ وہی ہے۔ اور ہمیں تو پہلے ہی حقیقت معلوم ہو گئی تھی اور ہم مسلمان ہو چکے ہیں۔

وَمَآ أَنتَ بِهَٰدِى ٱلْعُمْىِ عَن ضَلَٰلَتِهِمْ ۖ إِن تُسْمِعُ إِلَّا مَن يُؤْمِنُ بِـَٔايَٰتِنَا فَهُم مُّسْلِمُونَ ﴿81﴾

سورۃ النمل آیت 81

اور نہ ہی تم اندھوں کو ان کی گمراہی سے ہٹا کر ہدایت پر لا سکتے ہو۔ تم صرف انہی لوگوں کو سنا سکتے ہو جو ہماری آیتوں پر ایمان لاتے ہیں۔ پس ایسے لوگ ہی مسلمان ہیں۔

إِنَّمَآ أُمِرْتُ أَنْ أَعْبُدَ رَبَّ هَٰذِهِ ٱلْبَلْدَةِ ٱلَّذِى حَرَّمَهَا وَلَهُۥ كُلُّ شَىْءٍ ۖ وَأُمِرْتُ أَنْ أَكُونَ مِنَ ٱلْمُسْلِمِينَ ﴿91﴾

سورۃ النمل آیت 91

بلاشبہ مجھے بس یہی حکم دیا گیا ہے کہ اس شہر (مکہ) کے مالک کی عبادت کروں جس نے اسے محترم قرار دیا ہے اور ہر ایک چیز اسی کی ہے۔ اور مجھے تو حکم ملا ہے کہ میں مسلمانوں میں رہوں۔

وَإِذَا يُتْلَىٰ عَلَيْهِمْ قَالُوٓاْ ءَامَنَّا بِهِۦٓ إِنَّهُ ٱلْحَقُّ مِن رَّبِّنَآ إِنَّا كُنَّا مِن قَبْلِهِۦ مُسْلِمِينَ ﴿53﴾

سورۃ القصص آیت 53

اور جب ان کے سامنے (قرآن) پڑھا جاتا ہے تو کہتے ہیں ہم اس پر ایمان لے آئے بیشک یہ ہمارے رب کی طرف سے حق ہے ہم تو بلاشبہ پہلے سے ہی مسلمان (لگتے) ہیں۔

۞ وَلَا تُجَٰدِلُوٓاْ أَهْلَ ٱلْكِتَٰبِ إِلَّا بِٱلَّتِى هِىَ أَحْسَنُ إِلَّا ٱلَّذِينَ ظَلَمُواْ مِنْهُمْ ۖ وَقُولُوٓاْ ءَامَنَّا بِٱلَّذِىٓ أُنزِلَ إِلَيْنَا وَأُنزِلَ إِلَيْكُمْ وَإِلَٰهُنَا وَإِلَٰهُكُمْ وَٰحِدٌ وَنَحْنُ لَهُۥ مُسْلِمُونَ ﴿46﴾

سورۃ العنکبوت آیت 46

اور اہل کتاب سے بحث و مباحثہ نہ کرو مگر ایسے طریقے سے جو نہایت عمدہ ہو سوائے ان کے جو ان میں ظالم ہیں۔ اور (ان ظالم لوگوں سے) کہہ دو جو ہماری طرف نازل کی گئی اور جو تمہاری طرف نازل کی

گئیں ہم سب پر ایمان لائے اور ہمارے اور تمہارے لئے عبادت کا مستحق بھی ایک ہی ہے اور ہم تو اسی کے حضور مسلمان ہیں۔

وَمَآ أَنتَ بِهَٰدِ ٱلْعُمْيِ عَن ضَلَٰلَتِهِمْ ۖ إِن تُسْمِعُ إِلَّا مَن يُؤْمِنُ بِـَٔايَٰتِنَا فَهُم مُّسْلِمُونَ ﴿53﴾ ع5

سورۃ الروم آیت 53

اور نہ تم اندھوں کو ان کی گمراہی سے نکال کر ہدایت پر لا سکتے ہو۔ تم تو بس انہی لوگوں کو سنا سکتے ہیں جو ہماری آیتوں پر ایمان رکھتے ہیں پس وہی لوگ تو مسلمان ہیں۔

۞ وَمَن يُسْلِمْ وَجْهَهُۥٓ إِلَى ٱللَّهِ وَهُوَ مُحْسِنٌ فَقَدِ ٱسْتَمْسَكَ بِٱلْعُرْوَةِ ٱلْوُثْقَىٰ ۗ وَإِلَى ٱللَّهِ عَٰقِبَةُ ٱلْأُمُورِ ﴿22﴾

سورۃ لقمان آیت 22

اور جو کوئی اپنے آپ کو اللہ کی خوشنودی کے لئے مسلمان کر لے اور وہ نیکوکار بھی ہو تو اس نے بڑا مضبوط سہارا و حلقہ پکڑ لیا۔ اور (سب) کاموں کا انجام اللہ ہی کی طرف ہے۔

وَلَمَّا رَءَا ٱلْمُؤْمِنُونَ ٱلْأَحْزَابَ قَالُوا۟ هَٰذَا مَا وَعَدَنَا ٱللَّهُ وَرَسُولُهُۥ ۚ وَصَدَقَ ٱللَّهُ وَرَسُولُهُۥ ۚ وَمَا زَادَهُمْ إِلَّآ إِيمَٰنًا وَتَسْلِيمًا ﴿22﴾ ط

سورۃ الأحزاب آیت 22

اور (سچے) اہلِ ایمان کہ جب انہوں نے لشکر کو دیکھا تو کہنے لگے کہ یہ وہی ہے جس کا اللہ اور اس کے رسول نے ہم سے وعدہ کیا تھا اور اللہ اور اس کے رسول نے سچ ہی کہا تھا۔ اور اس سے ان کا مسلمانی جذبہ اور ایمان اور زیادہ بڑھ گیا۔

إِنَّ ٱلْمُسْلِمِينَ وَٱلْمُسْلِمَٰتِ وَٱلْمُؤْمِنِينَ وَٱلْمُؤْمِنَٰتِ وَٱلْقَٰنِتِينَ وَٱلْقَٰنِتَٰتِ وَٱلصَّٰدِقِينَ وَٱلصَّٰدِقَٰتِ وَٱلصَّٰبِرِينَ وَٱلصَّٰبِرَٰتِ وَٱلْخَٰشِعِينَ وَٱلْخَٰشِعَٰتِ وَٱلْمُتَصَدِّقِينَ وَٱلْمُتَصَدِّقَٰتِ وَٱلصَّآئِمِينَ وَٱلصَّٰٓئِمَٰتِ وَٱلْحَٰفِظِينَ فُرُوجَهُمْ وَٱلْحَٰفِظَٰتِ وَٱلذَّٰكِرِينَ ٱللَّهَ كَثِيرًا وَٱلذَّٰكِرَٰتِ أَعَدَّ ٱللَّهُ لَهُم مَّغْفِرَةً وَأَجْرًا عَظِيمًا ﴿35﴾

سورۃ الأحزاب آیت 35

بیشک مسلمان مرد اور مسلمان عورتیں۔ اور مومن مردوں اور مومن عورتیں۔ اور فرمانبردار مرد اور فرمانبردار عورتیں۔ اور سچے مرد اور سچی عورتیں۔ اور صابر مرد اور صابر عورتیں۔ اور عاجزی کرنے والے مرد اور عاجزی کرنے والی عورتیں۔ اور صدقہ دینے والے مرد اور صدقہ دینے والی

عورتیں۔اور روزہ دار مرد اور روزہ دار عورتیں اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرنے والے مرد اور حفاظت کرنے والی عورتیں۔اور اللہ کو بکثرت یاد کرنے والے مرد اور یاد کرنے والی عورتیں۔ بلا شبہ اللہ نے ان سب کے لئے بخشش اور اجر عظیم تیار کر رکھا ہے۔

وَقِفُوهُمْ ۖ إِنَّهُم مَّسْئُولُونَ ﴿24﴾ مَا لَكُمْ لَا تَنَاصَرُونَ ﴿25﴾ بَلْ هُمُ الْيَوْمَ مُسْتَسْلِمُونَ ﴿26﴾

سورۃ الصافات آیت ۲۴ تا ۲۶

اور ان کو ذرا ٹھہراؤ۔البتہ ابھی ان سے (کچھ) پوچھنا ہے۔ تمہیں کیا ہو گیا ہے۔ کہ (اب) تم ایک دوسرے کی مدد نہیں کرتے؟۔(نہیں) بلکہ آج تو وہ (سارے) سر جھکائے مسلمان بنے ہوئے ہیں۔

۞ وَإِنَّ مِن شِيعَتِهِ لَإِبْرَٰهِيمَ ﴿83﴾ إِذْ جَآءَ رَبَّهُۥ بِقَلْبٍ سَلِيمٍ ﴿84﴾

سورۃ الصافات آیت ۸۳۔۸۴

اور بیشک اسی کے طریقے پر چلنے والوں میں ابراہیمؑ بھی تھا۔جب وہ اپنے رب کے پاس قلبِ سلیم (یعنی منجھا ہوا سلامتی والا مسلمان دل) لے کر آیا۔

قُلْ إِنِّيٓ أُمِرْتُ أَنْ أَعْبُدَ ٱللَّهَ مُخْلِصًا لَّهُ ٱلدِّينَ﴿11﴾ وَأُمِرْتُ لِأَنْ أَكُونَ أَوَّلَ ٱلْمُسْلِمِينَ﴿12﴾

سورۃالزمر آیت ۱۱۔۱۲

کہہ دو!۔ کہ مجھے تو البتہ حکم دیا گیا ہے کہ میں اسی کے لئے دین (یعنی ساری عبادتیں) خالص کرتے ہوئے اللہ کی عبادت کروں۔ اور مجھے یہ بھی حکم ملا ہے کہ میں سب سے پہلے مسلمان ہو جاؤں۔

۞ قُلْ يَٰعِبَادِيَ ٱلَّذِينَ أَسْرَفُوا۟ عَلَىٰٓ أَنفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوا۟ مِن رَّحْمَةِ ٱللَّهِ ۚ إِنَّ ٱللَّهَ يَغْفِرُ ٱلذُّنُوبَ جَمِيعًا ۚ إِنَّهُۥ هُوَ ٱلْغَفُورُ ٱلرَّحِيمُ﴿53﴾ وَأَنِيبُوٓا۟ إِلَىٰ رَبِّكُمْ وَأَسْلِمُوا۟ لَهُۥ مِن قَبْلِ أَن يَأْتِيَكُمُ ٱلْعَذَابُ ثُمَّ لَا تُنصَرُونَ﴿54﴾

سورۃالزمر آیت ۵۳۔۵۴

کہہ دو (ارشادِ باری تعالیٰ ہے کہ) اے میرے بندو! جنہوں نے (نافرمانیوں سے) اپنی جانوں پر زیادتی کی ہے وہ اللہ کی رحمت سے مایوس نہ ہو جائیں بیشک اللہ سارے گناہوں کو بخش دیتا ہے۔ وہ بلاشبہ بڑا معاف کرنے والا نہایت رحم کرنے والا ہے۔ اور اپنے رب کی طرف ہی رجوع کرلو اور اسی کے مسلمان بن جاؤ۔ اس سے پہلے کہ تم پر عذاب آجائے پھر تمہیں کوئی بھی مدد نہیں مل سکے گی۔

۞ قُلْ إِنِّى نُهِيتُ أَنْ أَعْبُدَ ٱلَّذِينَ تَدْعُونَ مِن دُونِ ٱللَّهِ لَمَّا جَآءَنِىَ ٱلْبَيِّنَٰتُ مِن رَّبِّى وَأُمِرْتُ أَنْ أُسْلِمَ لِرَبِّ ٱلْعَٰلَمِينَ﴿66﴾

سورۃ غافر آیت 66

کہہ دو کہ مجھے تو البتہ اس بات سے منع کر دیا گیا ہے کہ میں ان کی عبادت کروں جن سے تم اللہ کے علاوہ دعائیں مانگا کرتے ہو (اور میں کیونکر یہ سب کروں)۔ جبکہ میرے رب کی طرف سے میرے پاس واضح دلائل آچکے ہیں اور مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں رب العالمین کے لئے ہی مسلمان رہوں۔

يَٰعِبَادِ لَا خَوْفٌ عَلَيْكُمُ ٱلْيَوْمَ وَلَآ أَنتُمْ تَحْزَنُونَ﴿68﴾ ج ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ بِـَٔايَٰتِنَا وَكَانُوا۟ مُسْلِمِينَ﴿69﴾ ج

سورۃ الزخرف آیت ۶۸۔۶۹

(ارشاد ہوگا) اے میرے بندو!۔ تم پر آج نہ تو کوئی خوف ہے اور نہ ہی تم غمگین ہوگے۔ جو لوگ ہماری آیتوں پر ایمان لے آئے اور مسلمان ہوگئے۔

وَوَصَّيْنَا ٱلْإِنسَٰنَ بِوَٰلِدَيْهِ إِحْسَٰنًا ۖ حَمَلَتْهُ أُمُّهُۥ كُرْهًا وَوَضَعَتْهُ كُرْهًا ۖ وَحَمْلُهُۥ وَفِصَٰلُهُۥ ثَلَٰثُونَ شَهْرًا ۚ حَتَّىٰٓ إِذَا بَلَغَ أَشُدَّهُۥ وَبَلَغَ أَرْبَعِينَ سَنَةً قَالَ رَبِّ

أَوْزِعْنِىٓ أَنْ أَشْكُرَ نِعْمَتَكَ ٱلَّتِىٓ أَنْعَمْتَ عَلَىَّ وَعَلَىٰ وَٰلِدَىَّ وَأَنْ أَعْمَلَ صَٰلِحًا تَرْضَىٰهُ وَأَصْلِحْ لِى فِى ذُرِّيَّتِىٓ ۖ إِنِّى تُبْتُ إِلَيْكَ وَإِنِّى مِنَ ٱلْمُسْلِمِينَ ﴿15﴾

سورۃ الأحقاف آیت 15

اور ہم نے انسان کو اپنے والدین کے ساتھ بھلائی کرنے کی تاکید کی۔ کہ اسے اس کی ماں نے تکلیف سے پیٹ میں اٹھائے رکھا اور تکلیف سے ہی اسے جنا۔ اور اس کا حمل اور دودھ چھڑانا تیس مہینے ہوتا ہے۔ یہاں تک کہ جب وہ اپنی بھرپور جوانی اور چالیس سال کی عمر کو پہنچا تو کہنے لگا اے میرے رب ! ۔ مجھے توفیق دے کہ میں تیری اس نعمت کا شکر ادا کروں جو تو نے مجھ پر اور میرے والدین پر انعام کی۔ اور میں وہ نیک عمل کروں جنہیں تو پسند کرے اور میری اولاد میں بھی میرے لئے اصلاح کر دے۔ بیشک میں تیرے ہی حضور توبہ ورجوع کرتا ہوں اور بلاشبہ میں مسلمانوں میں سے ہوں۔

يَمُنُّونَ عَلَيْكَ أَنْ أَسْلَمُوا۟ ۖ قُل لَّا تَمُنُّوا۟ عَلَىَّ إِسْلَٰمَكُم ۖ بَلِ ٱللَّهُ يَمُنُّ عَلَيْكُمْ أَنْ هَدَىٰكُمْ لِلْإِيمَٰنِ إِن كُنتُمْ صَٰدِقِينَ ﴿17﴾

سورۃ الحجرات آیت 17

https://quranexcel.com

یہ لوگ تم پر اپنے مسلمان ہونے کا احسان جتلاتے ہیں (ان سے) کہہ دو مجھ پر اپنے اسلام لانے کا احسان نہ جتلاؤ بلکہ اللہ نے تم پر احسان کیا ہے کہ اس نے ایمان کی طرف تمہاری رہنمائی کر دی اگر تم سچے ہو۔

فَمَا وَجَدْنَا فِيهَا غَيْرَ بَيْتٍ مِّنَ ٱلْمُسْلِمِينَ ﴿36﴾

سورۃ الذاریات آیت ۳۶

پس ہم نے ایک (لوط کے) گھر کے علاوہ وہاں کوئی بھی مسلمانوں کا گھر نہ پایا۔

عَسَىٰ رَبُّهُۥٓ إِن طَلَّقَكُنَّ أَن يُبْدِلَهُۥٓ أَزْوَٰجًا خَيْرًا مِّنكُنَّ مُسْلِمَٰتٍ مُّؤْمِنَٰتٍ قَٰنِتَٰتٍ تَٰٓئِبَٰتٍ عَٰبِدَٰتٍ سَٰٓئِحَٰتٍ ثَيِّبَٰتٍ وَأَبْكَارًا ﴿5﴾

سورۃ التحریم آیت 5

اگر نبیؐ تمہیں طلاق دیدے تو اللہ بہت جلد اس کو تمہارے بدلے تم سے بہتر بیویاں دیدے گا جو مسلمان۔ صاحب ایمان۔ فرمانبردار اطاعت گزار۔ توبہ کرنے والیاں۔ عبادت گزار۔ روزہ رکھنے والیاں۔ بیوائیں اور کنواریاں (ہوں گی)۔

إِنَّ لِلْمُتَّقِينَ عِندَ رَبِّهِمْ جَنَّٰتِ ٱلنَّعِيمِ ﴿34﴾ أَفَنَجْعَلُ ٱلْمُسْلِمِينَ كَٱلْمُجْرِمِينَ ﴿35﴾ مَا لَكُمْ كَيْفَ تَحْكُمُونَ ﴿36﴾ ج

سورۃ القلم آیت 34

بیشک متقی لوگوں کے لئے ان کے رب کے ہاں نعمتوں والی جنتیں ہیں۔ تو کیا ہم مسلمانوں کو مجرموں جیسا کر دیں گے؟۔ تمہیں کیا ہو گیا ہے کیسے فیصلے کر لیتے ہو؟۔

وَأَنَّا مِنَّا ٱلْمُسْلِمُونَ وَمِنَّا ٱلْقَٰسِطُونَ ۖ فَمَنْ أَسْلَمَ فَأُو۟لَٰٓئِكَ تَحَرَّوْا۟ رَشَدًا ﴿14﴾

سورۃ الجن آیت ۱۴

اور کچھ تو ہم میں سے مسلمان ہیں اور کچھ بے انصاف ہیں۔ پس جو کوئی بھی سچا مسلمان ہو گیا تو ایسے لوگ سیدھے راستے پر چل پڑے۔

ابراہیمؑ کو خاص کران کی یکسوئی اور یگانگت نے اللہ کا دوست بنا دیا تھا۔ جو بھی اللہ جل شانہ کے ساتھ ایسا ہی تعلق بنانے کی کوشش کرے۔ اور اپنے آپ کو بلا کسی فرقے بازی کے صرف مسلمان کہے۔۔ اور پھر اس کا عمل بھی یہ گواہی دے کہ یہ واقعی مسلمان ہے تو یقیناً وہ اس کا ولی اور دوست بن جائے گا۔

وَمَنْ أَحْسَنُ دِينًا مِّمَّنْ أَسْلَمَ وَجْهَهُۥ لِلَّهِ وَهُوَ مُحْسِنٌ وَٱتَّبَعَ مِلَّةَ إِبْرَٰهِيمَ حَنِيفًا ۗ وَٱتَّخَذَ ٱللَّهُ إِبْرَٰهِيمَ خَلِيلًا ﴿125﴾

سورۃ النساء آیت ۱۲۵

اور اس شخص سے بہتر کس کا دین ہوگا؟۔ جو اپنے آپ کو اللہ کے لئے مسلمان کرلے اور وہ احسان کرنے والا بھی ہو اور یکسو رہنے والے ابراہیمؑ کے دین کا پیروکار ہو جائے۔ اور ابراہیمؑ کو تو اللہ نے اپنا دوست بنالیا تھا۔

اور پھر اس سے بہتر بات کس کی ہو سکتی ہے۔ جو نیک کام کرتے ہوئے لوگوں کو اللہ جل شانہ کی طرف بلائے۔ اور خصوصاً کہے کہ بلاشبہ میں مسلمان ہوں۔

وَمَنْ أَحْسَنُ قَوْلًا مِّمَّن دَعَآ إِلَى ٱللَّهِ وَعَمِلَ صَٰلِحًا وَقَالَ إِنَّنِى مِنَ ٱلْمُسْلِمِينَ ﴿33﴾

سورۃ فصلت آیت ۳۳

اور اس سے بہتر کس کی بات ہو سکتی ہے جو لوگوں کو اللہ کی طرف بلائے اور خود بھی نیک کام کرے ۔اور کہے کہ بیشک میں مسلمانوں میں سے ہوں۔

اللہ جل شانہ نے تو ہر اس شے کو مسلمان کہا ہے جو اس کے حکم پر چلتی ہے۔اور اسی کی مطابقت سے انسانوں میں اس کا حکم مان کر چلنے والے مسلمان کہلائے۔

أَفَغَيْرَ دِينِ ٱللَّهِ يَبْغُونَ وَلَهُۥٓ أَسْلَمَ مَن فِى ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلْأَرْضِ طَوْعًا وَكَرْهًا وَإِلَيْهِ يُرْجَعُونَ﴿83﴾

سورۃ آلِ عمران آیت ۸۳

کیا یہ اللہ کے دین کے علاوہ کوئی اور دین چاہتے ہیں حالانکہ جو کوئی بھی آسمان و زمین میں ہیں چارو ناچار سب اسی کے مسلمان ہیں اور اسی کی طرف لوٹ کر جانے والے ہیں؟۔

صرف بات سمجھانے کی غرض سے ان سب آیات کا تذکرہ کیا ہے۔جن کا نچوڑ یہ ہے کہ۔اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے مذہب اسلام اور اس پر چلنے والوں کو مسلمان ہی کہا۔اس لئے سیدھا سیدھا اپنے آپ کو مسلمان کہو اور فرقہ واریت سے ہر طرح بچتے رہو۔کیونکہ فرقہ بازی اللہ جل شانہ کو سخت ناپسند ہے اور گناہ کا کام ہے جس پر عذاب کی وعید بھی ہے اس سے بچنے کا آسان راستہ یہ ہے کہ اللہ جل شانہ سے مضبوط تعلق استوار کر لو اور قرآن و معتبر احادیث سے نیچے نہ جاؤ۔

اب تقویٰ کے بارے بھی آیات دیکھ لیں۔ نیچے دیئے گئے چارٹ میں عنوان پر کلک کرکے اس کے مطابق آیات دیکھیں اور پڑھتے پڑھتے آگے آنے والی لائن پر جہاں واپس لکھا ہو اس پر کلک کریں گے تو واپس اسی جگہ آجائیں گے۔ پھر کوئی دوسرا عنوان منتخب کریں۔

تقوی کیا ہے
اپنے آپ کو متقی نہ جتلاؤ۔ اللہ جانتا ہے۔ قومیں قبیلے صرف پہچان کے لئے ہیں۔ عزت و بزرگی کا معیار صرف تقوی ہے
منتخب شدہ ہستیوں کا تذکرہ اور متقی لوگوں کے لئے ان میں نصیحت۔ متقی اللہ کی پناہ کو اچھی طرح سمجھتے ہیں
نبیؐ اور صحابہؓ تقویٰ کے زیادہ حقدار اور اہل۔ تقویٰ کے معیار پر آزمودہ۔ اہلِ تقویٰ ہی خانے کعبے کے متولی و حقدار ہیں
نبیؐ کی بیویوںؓ۔ عام عورتوں کو تقویٰ نصیحت۔ نبیؐ کی (زیدؓ) کے ساتھ تقویٰ کی بات اور منہ بولے بیٹوں کے بارے فیصلہ
تقویٰ کا حکم۔ متقی کی صفات۔ عبادات کا مقصود۔ حقیقی تقویٰ اللہ کی طرف رجوع۔ اور اس کے تدریجی مراحل
نماز۔ روزہ۔ قربانی۔ عفو۔ صلح صفائی اور احسان۔ حج و شعائر کی تعظیم۔ جہاد۔ حدود کی پاسداری سب تقوی ہے
حقوق کی پاسداری۔ ذمہ داریٔ وصیت۔ امانت داری۔ گواہی۔ سچائی کی تصدیق۔ شر سے بچاؤ اور اللہ کی مدد
اللہ کی متقی سے محبت۔ متقی کی شکر گزاری۔ اللہ کی طرف سے لغزشوں کی معافی
صبر اور تقویٰ ہمت والے کام۔ اللہ جل شانہ متقی کے اعمال قبول کرتا ہے۔ اور اللہ کا ساتھ ہوتا ہے
اللہ جل شانہ نے کئی طرح سے تقویٰ کے بارے میں سمجھایا ہے۔ اور اسے اختیار کرنے کی ترغیب دی
متقی لوگ اصلاحی پہلو نظرانداز نہیں کرتے۔ حق کا ساتھ دیتے اور ظالم کو ظلم سے روکتے ہیں
متقی لوگ حلال و حرام کا خیال کرتے۔ تکمیل دین ہو چکی لہٰذا ملاوٹ نہیں کرتے۔ سیدھی اور معقول بات کرتے ہیں
تقویٰ رحمت۔ نصیحت تقویٰ کو اجاگر کرتی۔ تقویٰ لباس۔ متقی پر اور برکت اور رزق کے دروازے کھل جاتے ہیں
تقویٰ اختیار کرتے ہوئے نبیؐ کی پیروی اور قرآن کو سمجھ سمجھ کے پڑھنا یقیناً بہت سارے اختلافات کو مٹا دیتا ہے
تقویٰ شیطانی وسوسوں سے چونکا دیتا وہ ذکرِ الٰہی میں مشغول ہو جاتے اور بصیرت نمودار ہوتی۔ تقویٰ مغفرت کا باعث

تقویٰ بن دیکھے اللہ سے ڈرنا ہے۔ علم رکھنے ہی ڈرتے۔ اللہ متقیوں کا ولی ہے۔ ولی اولیاء تقویٰ کا دامن نہیں چھوڑتے
متقیوں کا سوچنے کا انداز مثبت۔ وہ جواب دہی سے خائف رہتے۔ ہدایت کی توفیق ملتی ہے۔ دعاؤں کا سلسلہ قائم رہتا ہے
تقوی پر جنت میں جانے والے اور جہنم میں جانے والوں کا موازنہ
بہتر ہے کہ متقی بن جاؤ۔ آخر کار وہی نجات پائیں گے آخرت کا گھر اچھا ہوگا۔ اور وہ آگ کے عذاب سے دور ہوں گے

تقویٰ:

تقویٰ کے معنی ہیں اصلاح کی طلب رکھنا۔ بچنا۔ پرہیز کرنا۔ اللہ سے ڈرنا۔ شریعت کی اصطلاح میں گناہوں سے بچنا اور نیکی کی طلب رکھتے ہوئے اسے اختیار کر لینا تقویٰ کہلاتا ہے۔ تقویٰ دل کی ایک ایسی کیفیت کا نام ہے جس کی وجہ سے انسان گناہوں سے دور بھاگتا اور نیکیوں پر راغب ہوتا ہے۔

ایک مرتبہ حضرت عمر فاروقؓ نے حضرت کعب الاحبارؒ سے تقویٰ کے بارے دریافت کیا تو انہوں نے حضرت عمر فاروقؓ سے پوچھا کہ کیا آپ کبھی کسی خاردار راستے سے گزرے ہیں؟۔ تو حضرت عمر فاروقؓ کا جواب تھا کہ ہاں۔ تو پوچھا گیا کہ کیسے گزرے؟۔ فرمایا کہ دامن سمیٹ کر۔ اپنے آپ کو کانٹوں سے بچا کر" حضرت کعبؓ نے کہا" یہی تقویٰ ہے"۔ یعنی اس زندگی کی گہما گہمی میں مختلف برے لوازمات ہونے کے باوجود صراط مستقیم سے نہ بھٹکنا اور اپنے آپ کو امکانی حد تک اللہ جل شانہ اور اس کے رسول کے بتائے ہوئے راستے پر گامزن رکھنا ہی تقوی ہے اور تقویٰ کا مرکز انسان کا دل و دماغ ہے۔

واپس

اللہ تعالیٰ متقی لوگوں کی قدر کرتا ہے تم لوگ اپنے آپ کو پاک صاف نہ جتلاؤ۔ وہ متقی لوگوں کو اچھی طرح جانتا ہے وہ اللہ جل شانہ سے چھپے ہوئے نہیں ہیں۔ حقیقی تقویٰ اختیار کرو کیونکہ اللہ جل شانہ تو دلوں کے راز تک جانتا ہے۔ اللہ جل شانہ کے نزدیک تقویٰ کی بہت زیادہ اہمیت ہے۔ یہ بھی بتا دیا گیا کہ قومیں قبیلے صرف پہچان کے لئے ہیں۔ عزت و بزرگی کا معیار صرف تقوی ہے۔

وَمَا يَفْعَلُواْ مِنْ خَيْرٍ فَلَن يُكْفَرُوهُ ۗ وَٱللَّهُ عَلِيمٌۢ بِٱلْمُتَّقِينَ ﴿115﴾

سورۃ آل عمران آیت 115

اور یہ جیسی بھی نیکی کریں گے اس کی ناقدری نہیں کی جائے گی۔ اور اللہ متقی لوگوں کو اچھی طرح جانتا ہے۔

لَا يَسْتَـْٔذِنُكَ ٱلَّذِينَ يُؤْمِنُونَ بِٱللَّهِ وَٱلْيَوْمِ ٱلْـَٔاخِرِ أَن يُجَٰهِدُواْ بِأَمْوَٰلِهِمْ وَأَنفُسِهِمْ ۗ وَٱللَّهُ عَلِيمٌۢ بِٱلْمُتَّقِينَ ﴿44﴾

سورۃ التوبۃ آیت 44

جو لوگ اللہ پر اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتے ہیں وہ تو کبھی تم سے اجازت نہیں مانگتے کہ مالی اور جانی جہاد سے رک جائیں۔ اور اللہ متقی لوگوں کو خوب جانتا ہے۔

ٱلَّذِينَ يَجْتَنِبُونَ كَبَٰٓئِرَ ٱلْإِثْمِ وَٱلْفَوَٰحِشَ إِلَّا ٱللَّمَمَ ۚ إِنَّ رَبَّكَ وَٰسِعُ ٱلْمَغْفِرَةِ ۚ هُوَ أَعْلَمُ بِكُمْ إِذْ أَنشَأَكُم مِّنَ ٱلْأَرْضِ وَإِذْ أَنتُمْ أَجِنَّةٌ فِى بُطُونِ أُمَّهَٰتِكُمْ ۖ فَلَا تُزَكُّوٓا۟ أَنفُسَكُمْ ۖ هُوَ أَعْلَمُ بِمَنِ ٱتَّقَىٰٓ ﴿32﴾ ع2

سورۃ النجم آیت 32

جو چھوٹے گناہوں کے علاوہ بڑے بڑے گناہوں اور فحاشی سے اجتناب کرتے ہیں بیشک تمہارا رب بڑا بخش دینے والا ہے۔ جب اس نے تم کو زمین سے پیدا کیا اور جب تم اپنی ماؤں کے پیٹ میں ابھی بچے ہی تھے (تب سے) وہ تمہیں اچھی طرح جانتا ہے۔ پس اپنے آپ کو پاک صاف نہ جتلاؤ وہ اس سے بھی خوب واقف ہے جو متقی ہے۔

لَا تَقُمْ فِيهِ أَبَدًا ۚ لَّمَسْجِدٌ أُسِّسَ عَلَى ٱلتَّقْوَىٰ مِنْ أَوَّلِ يَوْمٍ أَحَقُّ أَن تَقُومَ فِيهِ ۚ فِيهِ رِجَالٌ يُحِبُّونَ أَن يَتَطَهَّرُوا۟ ۚ وَٱللَّهُ يُحِبُّ ٱلْمُطَّهِّرِينَ ﴿108﴾

سورۃ التوبۃ آیت 108

تم اس (مسجد) میں کبھی کھڑے بھی نہ ہونا۔ البتہ وہ مسجد جس کی بنیاد پہلے دن سے ہی تقویٰ پر رکھی گئی ہے اس کا حق کہیں زیادہ ہے کہ تو اس میں کھڑا ہو۔ اس میں ایسے لوگ ہیں جو پاک رہنے کو محبوب رکھتے ہیں۔ اور اللہ بھی پاک رہنے والوں سے ہی محبت کرتا ہے۔

يَٰٓأَيُّهَا ٱلنَّاسُ إِنَّا خَلَقْنَٰكُم مِّن ذَكَرٍ وَأُنثَىٰ وَجَعَلْنَٰكُمْ شُعُوبًا وَقَبَآئِلَ لِتَعَارَفُوٓاْ ۚ إِنَّ أَكْرَمَكُمْ عِندَ ٱللَّهِ أَتْقَىٰكُمْ ۚ إِنَّ ٱللَّهَ عَلِيمٌ خَبِيرٌ ﴿13﴾

سورۃ الحجرات آیت 13

اے بنی نوع انسان !۔ البتہ ہم نے تمہیں ایک مرد اور ایک عورت سے پیدا کیا اور پھر تمہاری مختلف قومیں اور قبیلے بنا دیئے تاکہ تم ایک دوسرے کو پہچان سکو۔ بیشک اللہ کے نزدیک تم میں سے زیادہ عزت والا وہ ہے جو تم میں سے زیادہ تقوے والا ہے۔ یقیناً اللہ بڑا جاننے والا ہے خوب باخبر ہے۔

واپس

اللہ جل شانہ کے منتخب شدہ ہستیوں کا تذکرہ اور متقی لوگوں کے لئے ان میں نصیحت۔ متقی لوگ ربِ الرحمٰن کی پناہ میں رہنے کی فضیلت کو اچھی طرح جانتے ہیں۔

۞ يَٰٓأَيُّهَا ٱلنَّبِىُّ ٱتَّقِ ٱللَّهَ وَلَا تُطِعِ ٱلْكَٰفِرِينَ وَٱلْمُنَٰفِقِينَ ۗ إِنَّ ٱللَّهَ كَانَ عَلِيمًا حَكِيمًا ﴿1﴾

سورۃ الأحزاب آیت 1

اے نبیؐ ! اللہ سے ہی ڈرتے رہنا اور کافروں اور منافقوں کی اطاعت نہ کرنا۔ بیشک اللہ سب کچھ جاننے والا بڑا حکمت والا ہے۔

وَٱذْكُرْ عِبَٰدَنَآ إِبْرَٰهِيمَ وَإِسْحَٰقَ وَيَعْقُوبَ أُو۟لِى ٱلْأَيْدِى وَٱلْأَبْصَٰرِ ﴿45﴾ إِنَّآ أَخْلَصْنَٰهُم بِخَالِصَةٍ ذِكْرَى ٱلدَّارِ ﴿46﴾ج وَإِنَّهُمْ عِندَنَا لَمِنَ ٱلْمُصْطَفَيْنَ ٱلْأَخْيَارِ ﴿47﴾ط وَٱذْكُرْ إِسْمَٰعِيلَ وَٱلْيَسَعَ وَذَا ٱلْكِفْلِ ۖ وَكُلٌّ مِّنَ ٱلْأَخْيَارِ ﴿48﴾ط هَٰذَا ذِكْرٌ ۚ وَإِنَّ لِلْمُتَّقِينَ لَحُسْنَ مَـَٔابٍ ﴿49﴾لا

سورۃ ص آیت ۴۵ تا ۴۹

اور ہمارے بندوں میں ابراہیمؑ اور اسحاقؑ اور یعقوبؑ کا ذکر بھی کرو جو عملی قوت والے اور بصیرت رکھنے والے تھے۔ اور بلاشبہ ہم نے ان کو آخرت کے ذکر و یاد والی خاص صفت کے ساتھ ممتاز کر دیا تھا۔ اور یقیناً وہ ہمارے نزدیک منتخب شدہ اور بہترین لوگوں میں سے تھے۔ اور اسمٰعیلؑ اور الیسعؑ اور ذوالکفلؑ کا ذکر بھی کرو۔ وہ سب بھی بہترین لوگوں میں شامل تھے۔ یہ ایک نصیحت ہے۔ اور بلاشبہ متقی لوگوں کے لئے تو عمدہ ٹھکانہ ہے۔

يَٰيَحْيَىٰ خُذِ ٱلْكِتَٰبَ بِقُوَّةٍ ۖ وَءَاتَيْنَٰهُ ٱلْحُكْمَ صَبِيًّا ﴿12﴾لا وَحَنَانًا مِّن لَّدُنَّا وَزَكَوٰةً ۖ وَكَانَ تَقِيًّا ﴿13﴾لا

سورۃ مریم آیت ۱۲۔ ۱۳

(یحییٰؑ پیدا ہوکے جوان ہوگئے تو ارشادِ ربانی ہوا) اے یحییٰ۔ (ہماری) کتاب کو مضبوطی سے پکڑے رہو۔ اور ہم نے اس کو لڑکپن ہی میں حکمت ودانائی عطا فرمادی تھی۔ اور خصوصاً اسے اپنے پاس سے حلاوت اور پاکیزگی عنایت کردی تھی اور وہ بڑا متقی تھا۔

قَالَتْ إِنِّيٓ أَعُوذُ بِٱلرَّحْمَٰنِ مِنكَ إِن كُنتَ تَقِيًّا ﴿18﴾

سورۃ مریم آیت 18

(مریمؑ گھبراہٹ میں) بولیں کہ اگر تم متقی ہو تو میں تم سے ربِ الرحمٰن کی پناہ میں آتی ہوں۔

واپس

نبی ﷺ اور صحابہ کرامؓ اس تقویٰ کے زیادہ حقدار اور اسی کے اہل بھی تھے۔ اللہ جل شانہ نے ان کو تقویٰ کے معیار پر آزمالیا تھا۔ اور ان کے لئے بہترین اجر ہے۔ اہلِ تقویٰ ہی خانے کعبے کے متولی ہونے کے حقدار ہیں اور یقیناً رہیں گے

إِذْ جَعَلَ ٱلَّذِينَ كَفَرُواْ فِى قُلُوبِهِمُ ٱلْحَمِيَّةَ حَمِيَّةَ ٱلْجَٰهِلِيَّةِ فَأَنزَلَ ٱللَّهُ سَكِينَتَهُۥ عَلَىٰ رَسُولِهِۦ وَعَلَى ٱلْمُؤْمِنِينَ وَأَلْزَمَهُمْ كَلِمَةَ ٱلتَّقْوَىٰ وَكَانُوٓاْ أَحَقَّ بِهَا وَأَهْلَهَا ۚ وَكَانَ ٱللَّهُ بِكُلِّ شَىْءٍ عَلِيمًا ﴿26﴾ ع3

سورۃ الفتح آیت 26

https://quranexcel.com

جب کافروں نے اپنے دلوں میں کٹھورپن پیدا کرلیااور کٹھورپن بھی جاہلیت والا تو اللہ نے اپنے رسول اور اہلِ ایمان پر اپنی طرف سے تسکین نازل فرمائی اور ان کو تقویٰ کی بات پر قائم رکھا کہ وہ اسی کے زیادہ حقدار اور اسی کے اہل بھی تھے۔اور اللہ ہر چیز کو خوب جاننے والا ہے۔

إِنَّ ٱلَّذِينَ يَغُضُّونَ أَصْوَٰتَهُمْ عِندَ رَسُولِ ٱللَّهِ أُوْلَٰٓئِكَ ٱلَّذِينَ ٱمْتَحَنَ ٱللَّهُ قُلُوبَهُمْ لِلتَّقْوَىٰ ۚ لَهُم مَّغْفِرَةٌ وَأَجْرٌ عَظِيمٌ ﴿3﴾

سورۃ الحجرات آیت 3

بلا شبہ جو لوگ رسول اللہ کے سامنے اپنی آوازیں پست رکھتے ہیں یہی وہ لوگ ہیں جن کے دلوں کو اللہ نے تقویٰ کے لئے آزمالیا ہے ان کے لئے بخشش اور اجرِ عظیم ہے۔

وَمَا لَهُمْ أَلَّا يُعَذِّبَهُمُ ٱللَّهُ وَهُمْ يَصُدُّونَ عَنِ ٱلْمَسْجِدِ ٱلْحَرَامِ وَمَا كَانُوٓا۟ أَوْلِيَآءَهُۥٓ ۚ إِنْ أَوْلِيَآؤُهُۥٓ إِلَّا ٱلْمُتَّقُونَ وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُونَ ﴿34﴾

سورۃ الانفال آیت 34

اور اللہ ان (مکے والوں) کو کیوں کر عذاب نہ دے۔ جب کہ وہ (مسلمانوں کو) مسجد حرام سے روکتے ہیں جب کہ وہ تو اس کے متولی بھی نہیں؟۔ اس کے متولی تو صرف متقی لوگ ہی ہیں لیکن ان میں بہت سارے لوگ سمجھ نہیں رکھتے۔

واپس

اللہ جل شانہ نے نبی ﷺ کی بیویوں ؓ کو تقویٰ پر قائم رہنے کی تنبیہ اور نصیحت کی اور عام عورتوں کو بھی تقویٰ اختیار کرنے کی نصیحت کی۔ نبی ﷺ کی (زید بن حارث ؓ) کے ساتھ تقویٰ کی بات اور اللہ جل شانہ کی طرف سے منہ بولے بیٹوں کے بارے بڑا اہم فیصلہ !۔

يٰنِسَآءَ ٱلنَّبِيِّ لَسْتُنَّ كَأَحَدٍ مِّنَ ٱلنِّسَآءِ ۚ إِنِ ٱتَّقَيْتُنَّ فَلَا تَخْضَعْنَ بِٱلْقَوْلِ فَيَطْمَعَ ٱلَّذِى فِى قَلْبِهِۦ مَرَضٌ وَقُلْنَ قَوْلًا مَّعْرُوفًا ﴿32﴾ ج

سورۃ الأحزاب آیت 32

اے نبیؐ کی بیویو !۔ تم عام عورتوں کی طرح نہیں ہو۔ اگر تم متقی رہنا چاہتی ہو تو کسی (اجنبی سے) نرم لہجے میں بات نہ کیا کرو کہیں وہ شخص جس کے دل میں کسی طرح کا روگ ہو کوئی طمع (نہ) لگا بیٹھے اور ان سے مناسب و معقول بات ہی کیا کرو۔

لَّا جُنَاحَ عَلَيْهِنَّ فِىٓ ءَابَآئِهِنَّ وَلَآ أَبْنَآئِهِنَّ وَلَآ إِخْوَٰنِهِنَّ وَلَآ أَبْنَآءِ إِخْوَٰنِهِنَّ وَلَآ أَبْنَآءِ أَخَوَٰتِهِنَّ وَلَا نِسَآئِهِنَّ وَلَا مَا مَلَكَتْ أَيْمَٰنُهُنَّ ۖ وَٱتَّقِينَ ٱللَّهَ ۚ إِنَّ ٱللَّهَ كَانَ عَلَىٰ كُلِّ شَىْءٍ شَهِيدًا ﴿55﴾

سورۃ الأحزاب آیت 55

عورتوں پر کچھ گناہ نہیں کہ اپنے باپوں سے۔اور اپنے بیٹوں سے۔اور اپنے بھائیوں سے۔اور اپنے بھتیجوں سے۔اور اپنے بھانجوں سے۔اور اپنی (ہی طرح کی) عورتوں سے۔اور لونڈیوں سے پردہ نہ کریں۔اور (ان کو چاہیئے کہ) اللہ سے ڈرتی رہیں۔ بیشک اللہ ہر چیز سے بخوبی واقف ہے۔

وَإِذْ تَقُولُ لِلَّذِىٓ أَنْعَمَ ٱللَّهُ عَلَيْهِ وَأَنْعَمْتَ عَلَيْهِ أَمْسِكْ عَلَيْكَ زَوْجَكَ وَٱتَّقِ ٱللَّهَ وَتُخْفِى فِى نَفْسِكَ مَا ٱللَّهُ مُبْدِيهِ وَتَخْشَى ٱلنَّاسَ وَٱللَّهُ أَحَقُّ أَن تَخْشَىٰهُ ۖ فَلَمَّا قَضَىٰ زَيْدٌ مِّنْهَا وَطَرًا زَوَّجْنَٰكَهَا لِكَىْ لَا يَكُونَ عَلَى ٱلْمُؤْمِنِينَ حَرَجٌ فِىٓ أَزْوَٰجِ أَدْعِيَآئِهِمْ إِذَا قَضَوْا۟ مِنْهُنَّ وَطَرًا ۚ وَكَانَ أَمْرُ ٱللَّهِ مَفْعُولًا ﴿37﴾

سورۃ الأحزاب آیت 37

اور جب تم اس (زید بن حارثؓ) سے جس پر اللہ نے احسان کیا اور تم نے بھی احسان کیا (یہ) کہہ رہے تھے کہ اپنی بیوی کو اپنے پاس رہنے دے (اسے مت چھوڑ) اور اللہ سے ڈر۔اور تم اپنے دل میں

وہ بات چھپائے ہوئے تھے جسے اللہ ظاہر کرنے والا تھا اور تم لوگوں سے ڈرتے تھے حالانکہ اللہ اس بات کا زیادہ مستحق ہے کہ اسی سے ڈرا جائے۔ پھر جب زید نے اس کو (طلاق دے کر) غرض پوری کر لی تو ہم نے اس کا نکاح تم سے کر دیا تاکہ مومنوں کے لئے ان کے منہ بولے بیٹوں کی بیویوں (سے نکاح کرنے) میں کچھ تنگی نہ رہے۔ جب کہ وہ ان سے اپنی غرض نہ رکھیں (یعنی طلاق دے دیں) اور اللہ کا حکم واقع ہو کر ہی رہنے والا ہے۔

مَّا كَانَ عَلَى ٱلنَّبِيِّ مِنْ حَرَجٍ فِيمَا فَرَضَ ٱللَّهُ لَهُۥ ۖ سُنَّةَ ٱللَّهِ فِى ٱلَّذِينَ خَلَوْا۟ مِن قَبْلُ ۚ وَكَانَ أَمْرُ ٱللَّهِ قَدَرًا مَّقْدُورًا ﴿38﴾ ٱلَّذِينَ يُبَلِّغُونَ رِسَٰلَٰتِ ٱللَّهِ وَيَخْشَوْنَهُۥ وَلَا يَخْشَوْنَ أَحَدًا إِلَّا ٱللَّهَ ۗ وَكَفَىٰ بِٱللَّهِ حَسِيبًا ﴿39﴾

سورۃ الأحزاب آیت ۳۸۔۳۹

نبی پر ایسا کام کرنے میں کچھ حرج نہیں جو اللہ نے اس کے لئے مقرر کر دیا۔ اور پہلے گزر چکے لوگوں میں بھی اللہ کا یہی دستور رہا ہے۔ اور اللہ کا حکم مقرر شدہ ہوتا ہے۔ جو اللہ کے پیغام (واضح طور پر) پہنچا دیتے اور اسی سے ڈرتے رہتے ہیں اور اللہ کے علاوہ کسی سے بھی نہیں ڈرتے۔ اور اللہ ہی حساب لینے کو کافی ہے۔

واپس

ان آیات میں تقویٰ کا عام حکم دیا گیا ہے جو کہ اللہ جل شانہ کا ڈر ہے۔اور متقیوں کی بہت ساری صفات بیان کی گئی ہیں۔ تمام بدنی ومالی عبادات کا مقصود تقویٰ ہے۔اللہ جل شانہ کی طرف رجوع کئے رکھنا اور اس کی نافرمانی سے ڈرتے رہنا حقیقی تقویٰ ہے اور تقویٰ کے تدریجی مراحل کا بھی ذکر ہے۔

يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُواْ ٱتَّقُواْ ٱللَّهَ حَقَّ تُقَاتِهِۦ وَلَا تَمُوتُنَّ إِلَّا وَأَنتُم مُّسْلِمُونَ﴿102﴾

سورۃ آلِ عمران آیت ۱۰۲

اے ایمان والو!۔اللہ سے ڈرتے رہو جیسا اس سے ڈرنے کا حق ہے۔اور مرنا تو ہرگز مسلمان ہی مرنا۔

ٱلَّذِينَ إِذَا ذُكِرَ ٱللَّهُ وَجِلَتْ قُلُوبُهُمْ وَٱلصَّٰبِرِينَ عَلَىٰ مَآ أَصَابَهُمْ وَٱلْمُقِيمِى ٱلصَّلَوٰةِ وَمِمَّا رَزَقْنَٰهُمْ يُنفِقُونَ﴿35﴾

سورۃالحج آیت 35

وہ لوگ کہ جب اللہ کا نام لیا جاتا ہے تو ان کے دل ڈر جاتے ہیں اور جب ان پر کوئی مصیبت آتی ہے تو صبر کر لیتے ہیں اور پابندی سے نماز ادا کرتے ہیں اور جو کچھ ہم نے ان کو دیا ہے۔اس میں سے (اللہ کی راہ میں) خرچ کرتے ہیں۔

۞ لَّيْسَ ٱلْبِرَّ أَن تُوَلُّوا۟ وُجُوهَكُمْ قِبَلَ ٱلْمَشْرِقِ وَٱلْمَغْرِبِ وَلَٰكِنَّ ٱلْبِرَّ مَنْ ءَامَنَ بِٱللَّهِ وَٱلْيَوْمِ ٱلْـَٔاخِرِ وَٱلْمَلَٰٓئِكَةِ وَٱلْكِتَٰبِ وَٱلنَّبِيِّۦنَ وَءَاتَى ٱلْمَالَ عَلَىٰ حُبِّهِۦ ذَوِى ٱلْقُرْبَىٰ وَٱلْيَتَٰمَىٰ وَٱلْمَسَٰكِينَ وَٱبْنَ ٱلسَّبِيلِ وَٱلسَّآئِلِينَ وَفِى ٱلرِّقَابِ وَأَقَامَ ٱلصَّلَوٰةَ وَءَاتَى ٱلزَّكَوٰةَ وَٱلْمُوفُونَ بِعَهْدِهِمْ إِذَا عَٰهَدُوا۟ ۖ وَٱلصَّٰبِرِينَ فِى ٱلْبَأْسَآءِ وَٱلضَّرَّآءِ وَحِينَ ٱلْبَأْسِ ۗ أُو۟لَٰٓئِكَ ٱلَّذِينَ صَدَقُوا۟ ۖ وَأُو۟لَٰٓئِكَ هُمُ ٱلْمُتَّقُونَ ﴿177﴾

سورۃ البقرۃ آیت 177

نیکی یہ نہیں کہ مشرق و مغرب کی طرف منہ کرلو بلکہ نیکی تو یہ ہے کہ اللہ پر۔ قیامت کے دن پر۔ فرشتوں پر۔ اللہ کی کتابوں پر۔ اور نبیوں پر ایمان رکھنے والا ہو۔ جو مال سے محبت کے باوجود قرابت داروں۔ یتیموں۔ مسکینوں۔ مسافروں۔ اور سوال کرنے والوں کو دے۔ غلاموں کو آزاد کرانے پر خرچ کرے۔ نماز کی پابندی کرے۔ اور زکوۃ دیتا رہے۔ جب وعدہ کرے تو پورا کرے۔ تنگدستی دکھ درد اور لڑائی کے وقت صبر کرے۔ یہی لوگ سچے ہیں اور یہی لوگ متقی ہیں۔

يَٰٓأَيُّهَا ٱلنَّاسُ ٱعْبُدُوا۟ رَبَّكُمُ ٱلَّذِى خَلَقَكُمْ وَٱلَّذِينَ مِن قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ ﴿21﴾

سورۃ البقرہ آیت ۲۱

https://quranexcel.com

اے بنی نوع انسان !۔ عبادت کرو اپنے رب کی جس نے تمہیں پیدا کیا اور ان کو بھی جو تم سے پہلے ہو گزرے ہیں تاکہ تم (اس کے عذاب سے) بچ جاؤ۔

مُنِيبِينَ إِلَيْهِ وَٱتَّقُوهُ وَأَقِيمُواْ ٱلصَّلَوٰةَ وَلَا تَكُونُواْ مِنَ ٱلْمُشْرِكِينَ ﴿31﴾ لا

سورۃ الروم آیت 31

(تم سب) اسی اللہ کی طرف رجوع کئے رہو اور اسی سے ڈرتے رہو اور نماز قائم رکھو اور مشرکین میں سے نہ ہو جانا۔

لَيْسَ عَلَى ٱلَّذِينَ ءَامَنُواْ وَعَمِلُواْ ٱلصَّٰلِحَٰتِ جُنَاحٌ فِيمَا طَعِمُوٓاْ إِذَا مَا ٱتَّقَواْ وَّءَامَنُواْ وَعَمِلُواْ ٱلصَّٰلِحَٰتِ ثُمَّ ٱتَّقَواْ وَّءَامَنُواْ ثُمَّ ٱتَّقَواْ وَّأَحْسَنُواْ ۗ وَٱللَّهُ يُحِبُّ ٱلْمُحْسِنِينَ ﴿93﴾ ع12

سورۃ المائدۃ آیت 93

جو لوگ ایمان لائے اور عمل صالح کرتے رہے ان پر اس میں کچھ گناہ نہیں جو کہ پہلے وہ کھا پی چکے جب کہ آئندہ سے پرہیز کر لیا اور ایمان لے آئے اور نیک کام کرتے رہے پھر برائی سے بھی بچتے رہے

اور ایمان پر ثابت قدم رہے پھر تقویٰ اور احسان کی روش اختیار کرلی۔ اور اللہ تو ایسے احسان کرنے والوں سے محبت کرتا ہے۔

واپس

متقی لوگ اپنے گھر والوں کو نماز کا حکم کرتے رہو اور خود بھی اس پر ثابت قدم رہتے ہیں۔ نماز قائم کرنا کوئی مشکل کام نہیں۔ نماز تو برائی اور بے حیائی سے روکتی ہے۔ روزہ رکھنے سے بھی تقویٰ کی روش حاصل ہوتی ہے۔ قربانی کے متعلق ارشاد ہے کہ تمہارا تقویٰ ہی اللہ جل شانہ کے ہاں پہنچتا ہے۔ معاف کر دینا تقویٰ کے زیادہ قریب ہے۔ اور صلح صفائی اور احسان کرنے کو تقویٰ والے ہی اپناتے ہیں۔ سفر حج کی طرح دُنیا بھی ایک مسافر خانہ ہے اور اس میں بہترین زادِ راہ اور سامانِ سفر تقویٰ ہے۔ حج اور اللہ کے نامزد شعائر کی تعظیم کرنا تقویٰ ہے۔ تقویٰ والے جدوجہد میں مشغول رہتے ہیں اور جہاد سے کنی نہیں کتراتے۔ اللہ جل شانہ کی مقرر کردہ حدوں کے قریب تک نہیں پھٹکتے!

وَأْمُرْ أَهْلَكَ بِالصَّلَوٰةِ وَاصْطَبِرْ عَلَيْهَا ۖ لَا نَسْـَٔلُكَ رِزْقًا ۖ نَّحْنُ نَرْزُقُكَ ۗ وَالْعَٰقِبَةُ لِلتَّقْوَىٰ ﴿132﴾

سورۃ طٰہٰ آیت 132

اور اپنے گھر والوں کو نماز کا حکم کرتے رہو اور خود بھی اس پر ثابت قدم رہو۔ ہم تم سے (حصولِ) روزی کا سوال نہیں کرتے روزی تو ہم ہی تمہیں دیتے ہیں۔ اور انجام تو متقی لوگوں کا ہی بھلا ہے۔

وَأَنْ أَقِيمُواْ ٱلصَّلَوٰةَ وَٱتَّقُوهُ ۚ وَهُوَ ٱلَّذِىٓ إِلَيْهِ تُحْشَرُونَ ﴿72﴾

سورۃالأنعام آیت 72

اور یہ کہ نماز قائم کریں اور اسی سے ڈرتے رہیں۔ اور وہ (اللہ) ہی تو ہے جس کے پاس تم سب محشر میں جمع کیے جاؤ گے۔

ٱتْلُ مَآ أُوحِىَ إِلَيْكَ مِنَ ٱلْكِتَٰبِ وَأَقِمِ ٱلصَّلَوٰةَ ۖ إِنَّ ٱلصَّلَوٰةَ تَنْهَىٰ عَنِ ٱلْفَحْشَآءِ وَٱلْمُنكَرِ ۗ وَلَذِكْرُ ٱللَّهِ أَكْبَرُ ۗ وَٱللَّهُ يَعْلَمُ مَا تَصْنَعُونَ ﴿45﴾

سورۃ العنکبوت آیت ۴۵

جو کتاب تمہاری طرف وحی کی گئی ہے تم اسے پڑھا کرو اور نماز کے پابند رہو بلاشبہ نماز برائی اور بے حیائی سے روکتی ہے۔ اور اللہ کا ذکر ہی سب سے بڑی چیز ہے اور جو کچھ تم کیا کرتے ہو اللہ اسے اچھی طرح جانتا ہے۔

يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُواْ كُتِبَ عَلَيْكُمُ ٱلصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى ٱلَّذِينَ مِن قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ ﴿183﴾

سورۃ البقرۃ آیت 183

اے ایمان والو!۔ تم پر روزے فرض کیے گئے ہیں جس طرح تم سے پہلے لوگوں پر فرض کیے گئے تھے تاکہ تم تقویٰ کی روش اختیار کرو۔

لَن يَنَالَ ٱللَّهَ لُحُومُهَا وَلَا دِمَآؤُهَا وَلَٰكِن يَنَالُهُ ٱلتَّقْوَىٰ مِنكُمْ ۚ كَذَٰلِكَ سَخَّرَهَا لَكُمْ لِتُكَبِّرُواْ ٱللَّهَ عَلَىٰ مَا هَدَىٰكُمْ ۗ وَبَشِّرِ ٱلْمُحْسِنِينَ ﴿37﴾

سورۃ الحج آیت 37

اللہ کو نہ تو ان کا گوشت اور نہ ہی ان کا خون پہنچتا ہے البتہ تمہارا تقویٰ اس کے ہاں پہنچ جاتا ہے۔ اسی طرح اللہ نے ان کو تمہارے لئے مسخر کر دیا ہے تاکہ تم اللہ کی بڑائی و بزرگی بیان کرتے رہو اس پر کہ اس نے تمہیں ہدایت دے دی۔ اور احسان کرنے والوں کو خوشخبری سنا دو۔

وَإِن طَلَّقْتُمُوهُنَّ مِن قَبْلِ أَن تَمَسُّوهُنَّ وَقَدْ فَرَضْتُمْ لَهُنَّ فَرِيضَةً فَنِصْفُ مَا فَرَضْتُمْ إِلَّآ أَن يَعْفُونَ أَوْ يَعْفُوَاْ ٱلَّذِى بِيَدِهِۦ عُقْدَةُ ٱلنِّكَاحِ ۚ وَأَن تَعْفُوٓاْ أَقْرَبُ لِلتَّقْوَىٰ ۚ وَلَا تَنسَوُاْ ٱلْفَضْلَ بَيْنَكُمْ ۚ إِنَّ ٱللَّهَ بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرٌ ﴿237﴾

سورۃ البقرۃ آیت 237

اور اگر تم انہیں ہاتھ لگانے سے پہلے ہی طلاق دے دو لیکن تم ان کے لئے مہر مقرر کر چکے ہو تو مقرر کردہ کا آدھا مہر دینا ہوگا مگر یہ کہ وہ معاف کر دیں یا وہ شخص معاف کر دے جس کے ہاتھ میں نکاح کی گرہ ہے اور تمہارا معاف کر دینا تقویٰ کے زیادہ قریب ہے۔ اور آپس میں احسان کرنا نہ بھولو کیوں کہ بلاشبہ اللہ تمہارے سب کاموں کو گہرائی سے دیکھ رہا ہے۔

وَإِنِ ٱمْرَأَةٌ خَافَتْ مِنۢ بَعْلِهَا نُشُوزًا أَوْ إِعْرَاضًا فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَآ أَن يُصْلِحَا بَيْنَهُمَا صُلْحًا ۚ وَٱلصُّلْحُ خَيْرٌ ۗ وَأُحْضِرَتِ ٱلْأَنفُسُ ٱلشُّحَّ ۚ وَإِن تُحْسِنُوا۟ وَتَتَّقُوا۟ فَإِنَّ ٱللَّهَ كَانَ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرًا ﴿128﴾

سورۃ النساء آیت 128

اور اگر کسی عورت کو اپنے خاوند کی طرف سے کسی زیادتی یا بے رغبتی کا خدشہ ہو تو دونوں پر کوئی گناہ نہیں کہ آپس میں کسی مناسب بات پر صلح کر لیں۔ اور یہ صلح بہتر ہے۔ اور نفس تو بخل کی طرف مائل ہو جاتے ہیں۔ اور اگر تم احسان کرو گے (یعنی اچھا سلوک کرو گے) اور تقویٰ کی روش پر چلو گے تو بیشک اللہ تمہارے سب کاموں سے پوری طرح باخبر ہے۔

ٱلْحَجُّ أَشْهُرٌ مَّعْلُومَٰتٌ ۚ فَمَن فَرَضَ فِيهِنَّ ٱلْحَجَّ فَلَا رَفَثَ وَلَا فُسُوقَ وَلَا جِدَالَ فِى ٱلْحَجِّ ۗ وَمَا تَفْعَلُوا۟ مِنْ خَيْرٍ يَعْلَمْهُ ٱللَّهُ ۗ وَتَزَوَّدُوا۟ فَإِنَّ خَيْرَ ٱلزَّادِ ٱلتَّقْوَىٰ ۚ وَٱتَّقُونِ يَٰٓأُو۟لِى ٱلْأَلْبَٰبِ ﴿197﴾

سورۃ البقرۃ آیت 197

حج کے چند مہینے مقررہ ہیں تو جو کوئی ان میں حج کی ادائیگی لازم کرلے تو پھر حج کے دوران نہ (بیوی سے) مباشرت کرے نہ کوئی گناہ کا کام کرے اور نہ کسی سے لڑائی جھگڑا کرے۔ اور جو نیک کام تم کرو گے وہ سب اللہ کے علم میں ہیں۔ اور زادِ راہ ساتھ لیتے جاؤ اور بہترین زادِ راہ تو بلاشبہ تقویٰ ہے۔ اور اے عقل رکھنے والو! مجھی سے ڈرتے رہو۔

ذَٰلِكَ وَمَن يُعَظِّمْ شَعَٰٓئِرَ ٱللَّهِ فَإِنَّهَا مِن تَقْوَى ٱلْقُلُوبِ ﴿32﴾

سورۃ الحج آیت 32

یہی (حکم) ہے اور جو کوئی اللہ کے نامزد شعائر کی تعظیم کرے تو بلاشبہ یہ دلوں کے تقویٰ سے (ہی ممکن) ہے۔

أَلَمْ تَرَ إِلَى ٱلَّذِينَ قِيلَ لَهُمْ كُفُّوٓاْ أَيْدِيَكُمْ وَأَقِيمُواْ ٱلصَّلَوٰةَ وَءَاتُواْ ٱلزَّكَوٰةَ فَلَمَّا كُتِبَ عَلَيْهِمُ ٱلْقِتَالُ إِذَا فَرِيقٌ مِّنْهُمْ يَخْشَوْنَ ٱلنَّاسَ كَخَشْيَةِ ٱللَّهِ أَوْ أَشَدَّ خَشْيَةً ۚ وَقَالُواْ رَبَّنَا لِمَ كَتَبْتَ عَلَيْنَا ٱلْقِتَالَ لَوْلَآ أَخَّرْتَنَآ إِلَىٰٓ أَجَلٍ قَرِيبٍ ۗ قُلْ مَتَٰعُ ٱلدُّنْيَا قَلِيلٌ وَٱلْأَخِرَةُ خَيْرٌ لِّمَنِ ٱتَّقَىٰ وَلَا تُظْلَمُونَ فَتِيلًا ﴿77﴾

سورۃالنساء آیت 77

کیا تم نے ان لوگوں کو نہیں دیکھا جنہیں کہا گیا تھا کہ اپنے ہاتھ ؟(جہاد سے فی الحال) روکے رکھو اور نماز قائم کرو اور زکوۃ دو پھر جب ان پر جہاد فرض کر دیا گیا تو ان میں سے بعض لوگ ایسے ڈرنے لگے جیسا کہ اللہ کا ڈر یا اس سے بھی کہیں زیادہ خوف ہو؟۔اور کہنے لگے کہ اے ہمارے رب !۔تو نے ہم پر جہاد کیوں فرض کر دیا تھوڑی سی مدت اور ہمیں کیوں نہ مہلت دے دی؟۔ان سے کہہ دو کہ دنیا کا فائدہ بہت تھوڑا سا ہے اور متقی لوگوں کے لئے آخرت ہی بہت بہتر ہے۔اور تم پر سوت کے ایک ادنی سے دھاگے برابر بھی ظلم نہیں کیا جائے گا۔

أُحِلَّ لَكُمْ لَيْلَةَ ٱلصِّيَامِ ٱلرَّفَثُ إِلَىٰ نِسَآئِكُمْ ۚ هُنَّ لِبَاسٌ لَّكُمْ وَأَنتُمْ لِبَاسٌ لَّهُنَّ ۗ عَلِمَ ٱللَّهُ أَنَّكُمْ كُنتُمْ تَخْتَانُونَ أَنفُسَكُمْ فَتَابَ عَلَيْكُمْ وَعَفَا عَنكُمْ ۖ فَٱلْـَٰٔنَ بَٰشِرُوهُنَّ وَٱبْتَغُواْ مَا كَتَبَ ٱللَّهُ لَكُمْ ۚ وَكُلُواْ وَٱشْرَبُواْ حَتَّىٰ يَتَبَيَّنَ لَكُمُ ٱلْخَيْطُ

ٱلۡأَبۡيَضُ مِنَ ٱلۡخَيۡطِ ٱلۡأَسۡوَدِ مِنَ ٱلۡفَجۡرِ ۖ ثُمَّ أَتِمُّواْ ٱلصِّيَامَ إِلَى ٱلَّيۡلِ ۚ وَلَا تُبَٰشِرُوهُنَّ وَأَنتُمۡ عَٰكِفُونَ فِي ٱلۡمَسَٰجِدِ ۗ تِلۡكَ حُدُودُ ٱللَّهِ فَلَا تَقۡرَبُوهَا ۗ كَذَٰلِكَ يُبَيِّنُ ٱللَّهُ ءَايَٰتِهِۦ لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمۡ يَتَّقُونَ ﴿187﴾

سورۃ البقرۃ آیت 187

روزوں کی راتوں میں تمہارا اپنی عورتوں سے مباشرت کرنا حلال کر دیا گیا ہے۔ وہ تمہارا لباس ہیں اور تم ان کا لباس ہو۔ اللہ جانتا ہے کہ تم اپنی ذات کے ساتھ خیانت کر رہے تھے تو اس نے تم پر مہربانی کر دی اور تمہیں معاف کر دیا۔ پس اب تم ان سے (رمضان کی راتوں میں) مباشرت کر سکتے ہو۔ اور جو (اولاد) اللہ نے تمہارا مقدر کر دی ہے اسے طلب کرو اور کھاؤ پیو یہاں تک کہ صبح کی سفید دھاری (رات کی) سیاہ دھاری سے الگ نظر آنے لگے۔ پھر رات تک روزہ پورا کرو اور جب تم مسجدوں میں معتکف ہو جاؤ تو بیویوں سے مباشرت نہ کرو۔ یہ اللہ کی مقرر کی ہوئی حدیں ہیں ان کے قریب تک نہ جانا۔ اس طرح اللہ اپنی آیات بنی نوع انسان کے لئے بیان کرتا ہے تاکہ وہ متقی بن جائیں۔

واپس

حقوق کی پاسداری کرتے حق تلفی نہیں کرتے۔ دینی و دنیاوی اور وصیت کی ذمہ داری اور امانت داری بخوبی نبھاتے ہیں اور گواہی کو نہیں چھپاتے۔ متقی لوگ سچ پھیلاتے اور سچائی کی تصدیق کرتے ہیں۔

مرنے سے پہلے موزوں و مناسب وصیت کر دیتے ہیں۔ متقی لوگ غلط لوگوں کے شر سے اپنے آپ کو بچا کے رکھتے ہیں اور اللہ تعالیٰ تقویٰ اختیار کرنے والوں کی مدد کرتا ہے ان کو دشمنوں کی چالوں سے بچا تا ہے اور ان کی حفاظت کرتا ہے۔ اور ان کا کام آسان کر دیتا ہے۔ اور ان سے بہت سی مشکلات دور فرما دیتا ہے۔

وَٱلَّذِينَ يُتَوَفَّوْنَ مِنكُمْ وَيَذَرُونَ أَزْوَٰجًا وَصِيَّةً لِّأَزْوَٰجِهِم مَّتَٰعًا إِلَى ٱلْحَوْلِ غَيْرَ إِخْرَاجٍ ۚ فَإِنْ خَرَجْنَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِى مَا فَعَلْنَ فِىٓ أَنفُسِهِنَّ مِن مَّعْرُوفٍ ۗ وَٱللَّهُ عَزِيزٌ حَكِيمٌ ﴿240﴾ وَلِلْمُطَلَّقَٰتِ مَتَٰعٌۢ بِٱلْمَعْرُوفِ ۖ حَقًّا عَلَى ٱلْمُتَّقِينَ ﴿241﴾

سورۃ البقرۃ آیت ۲۴۰۔۲۴۱

جو لوگ تم میں سے مر جائیں اور بیویاں چھوڑ جائیں۔ وہ اپنی بیویوں کے حق میں وصیت کر جائیں کہ انہیں سال بھر تک نان و نفقہ دیا جائے اور گھر سے نہ نکالی جائیں۔ پھر اگر وہ خود سے نکل جائیں اور اپنے حق میں مناسب کام (کا فیصلہ یعنی نکاح) کر لیں تو تم پر اس میں کوئی گناہ نہیں۔ اور اللہ بڑا غالب نہایت حکمت والا ہے۔ اور طلاق شدہ عورتوں کے لئے بھی موزوں طریقے سے نان و نفقہ دینا متقی لوگوں پر ایک طرح کا حق ہے۔

۞ وَإِن كُنتُمْ عَلَىٰ سَفَرٍ وَلَمْ تَجِدُوا۟ كَاتِبًا فَرِهَٰنٌ مَّقْبُوضَةٌ ۖ فَإِنْ أَمِنَ بَعْضُكُم بَعْضًا فَلْيُؤَدِّ ٱلَّذِى ٱؤْتُمِنَ أَمَٰنَتَهُۥ وَلْيَتَّقِ ٱللَّهَ رَبَّهُۥ ۗ وَلَا تَكْتُمُوا۟ ٱلشَّهَٰدَةَ ۚ وَمَن يَكْتُمْهَا فَإِنَّهُۥٓ ءَاثِمٌ قَلْبُهُۥ ۗ وَٱللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ عَلِيمٌ ﴿283﴾ ع39

سورۃ البقرۃ آیت 283

اور اگر تم سفر میں ہو اور کوئی لکھنے والا نہ پاؤ تو (کوئی چیز) رہن رکھ کر (قرض لے لو)۔ اور اگر تم ایک دوسرے پر اعتبار کرتے ہو تو جس پر اعتبار کیا گیا ہے اسے چاہیے کہ اپنی امانت واپس کر دے اور اللہ سے ڈرتا رہے جو اس کا رب ہے۔ اور گواہی کو نہ چھپاؤ اور جو شخص اسے چھپائے گا تو بلاشبہ اس کا دل گناہ گار ہے۔ اور جو کچھ تم کرتے ہو اللہ بخوبی جانتا ہے۔

وَٱلَّذِى جَآءَ بِٱلصِّدْقِ وَصَدَّقَ بِهِۦٓ ۙ أُو۟لَٰٓئِكَ هُمُ ٱلْمُتَّقُونَ ﴿33﴾

سورۃ الزمر آیت 33

اور جو شخص سچی بات لے کر آیا اور جس نے اس کی تصدیق کر دی وہی لوگ متقی ہیں۔

كُتِبَ عَلَيْكُمْ إِذَا حَضَرَ أَحَدَكُمُ ٱلْمَوْتُ إِن تَرَكَ خَيْرًا ٱلْوَصِيَّةُ لِلْوَٰلِدَيْنِ وَٱلْأَقْرَبِينَ بِٱلْمَعْرُوفِ ۖ حَقًّا عَلَى ٱلْمُتَّقِينَ ﴿180﴾ ط

https://quranexcel.com

سورۃ البقرۃ آیت 180

تم میں سے جب کسی پر موت کا وقت آجائے اور اگر کچھ مال بھی چھوڑے جاتا ہو تو تم پر فرض کر دیا ہے کہ ماں باپ اور رشتہ داروں کے لئے موزوں طریقے سے وصیت کر جائے۔ اللہ سے ڈرنے والوں پر یہ ایک ذمہ داری ہے۔

لَّا يَتَّخِذِ ٱلْمُؤْمِنُونَ ٱلْكَٰفِرِينَ أَوْلِيَآءَ مِن دُونِ ٱلْمُؤْمِنِينَ ۖ وَمَن يَفْعَلْ ذَٰلِكَ فَلَيْسَ مِنَ ٱللَّهِ فِى شَىْءٍ إِلَّآ أَن تَتَّقُوا۟ مِنْهُمْ تُقَىٰةً ۗ وَيُحَذِّرُكُمُ ٱللَّهُ نَفْسَهُۥ ۗ وَإِلَى ٱللَّهِ ٱلْمَصِيرُ ﴿28﴾

سورۃ آل عمران آیت 28

مومنوں کو چاہیے کہ ایمان والوں کو چھوڑ کر کافروں کو اپنے ولی اولیاء (دوست) نہ بنائیں مگر اس صورت میں کہ تمہیں ان کے شر سے بچاؤ کرنا مقصود ہو۔ اور جو (بغیر مذکورہ مقصد کے) ایسا کرے گا اس کا اللہ سے کوئی تعلق اور سروکار نہیں ہوگا۔ اور اللہ تمہیں اپنے (غضب) سے ڈراتا ہے اور اللہ ہی کی طرف لوٹ کر جانا ہے۔

إِن تَمْسَسْكُمْ حَسَنَةٌ تَسُؤْهُمْ وَإِن تُصِبْكُمْ سَيِّئَةٌ يَفْرَحُواْ بِهَا ۖ وَإِن تَصْبِرُواْ وَتَتَّقُواْ لَا يَضُرُّكُمْ كَيْدُهُمْ شَيْـًٔا ۗ إِنَّ ٱللَّهَ بِمَا يَعْمَلُونَ مُحِيطٌ ﴿120﴾ ع12

سورۃ آل عمران آیت 120

اگر تمہیں کوئی بھلائی پہنچے تو انہیں بری لگتی ہے اور اگر تمہیں کوئی رنج پہنچے تو اس سے خوش ہو جاتے ہیں۔ اور اگر تم صبر کرو اور تقویٰ اختیار کیے رہو تو ان کی چالیں تمہارا کچھ بھی نہ بگاڑ سکیں گی۔ بیشک جو بھی یہ کر رہے ہیں اللہ اس پر احاطہ کیے ہوئے ہے۔

بَلَىٰٓ ۚ إِن تَصْبِرُواْ وَتَتَّقُواْ وَيَأْتُوكُم مِّن فَوْرِهِمْ هَٰذَا يُمْدِدْكُمْ رَبُّكُم بِخَمْسَةِ ءَالَٰفٍ مِّنَ ٱلْمَلَٰٓئِكَةِ مُسَوِّمِينَ ﴿125﴾

سورۃ آل عمران آیت 125

(کیوں نہیں) ہاں!۔ اگر تم صبر کرو اور (اللہ سے) ڈرتے رہو اور وہ (دشمن) تم پر ایک دم سے حملہ کر دے تو تمہارا رب پانچ ہزار نشان زدہ فرشتوں سے تمہاری مدد کرے گا۔

فَإِذَا بَلَغْنَ أَجَلَهُنَّ فَأَمْسِكُوهُنَّ بِمَعْرُوفٍ أَوْ فَارِقُوهُنَّ بِمَعْرُوفٍ وَأَشْهِدُوا ذَوَىْ عَدْلٍ مِّنكُمْ وَأَقِيمُوا ٱلشَّهَٰدَةَ لِلَّهِ ۚ ذَٰلِكُمْ يُوعَظُ بِهِۦ ۗ مَن كَانَ يُؤْمِنُ بِٱللَّهِ وَٱلْيَوْمِ ٱلْءَاخِرِ ۚ وَمَن يَتَّقِ ٱللَّهَ يَجْعَل لَّهُۥ مَخْرَجًا ﴿2﴾

سورۃ الطلاق آیت 2

پھر جب وہ اپنی (مقررہ) عدت کی مدت کے قریب پہنچ جائیں تو ان کو یا تو موزوں طریقے سے (زوجیت میں) روک لو یا پھر منصفانہ طریقے سے علیحدہ کر دو۔ اور اپنوں میں سے دو عادل مردوں کو گواہ بنالو۔ اور اللہ کے لئے صحیح گواہی دو ان باتوں سے ہر اس شخص کو نصیحت کی جاتی ہے جو اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہے۔ اور جو کوئی اللہ سے ڈرتا ہے (تو) اللہ بھی اس کے لئے مشکلات سے نکلنے کا راستہ پیدا کر دیتا ہے۔

وَٱلَّٰٓـِٔى يَئِسْنَ مِنَ ٱلْمَحِيضِ مِن نِّسَآئِكُمْ إِنِ ٱرْتَبْتُمْ فَعِدَّتُهُنَّ ثَلَٰثَةُ أَشْهُرٍ وَٱلَّٰٓـِٔى لَمْ يَحِضْنَ ۚ وَأُو۟لَٰتُ ٱلْأَحْمَالِ أَجَلُهُنَّ أَن يَضَعْنَ حَمْلَهُنَّ ۚ وَمَن يَتَّقِ ٱللَّهَ يَجْعَل لَّهُۥ مِنْ أَمْرِهِۦ يُسْرًا ﴿4﴾

سورۃ الطلاق آیت 4

اور تمہاری (مطلقہ) عورتیں جو حیض سے مایوس ہو چکی ہوں اگر ان (کی عدت) کے بارے میں کوئی شک شبہ ہو۔ تو ان کی عدت تین ماہ ہے اور یہی حکم ان عورتوں کا ہے جنہیں حیض نہ آتا ہو۔ اور حاملہ عورتوں کی میعاد وضعِ حمل (یعنی بچّہ جننے) تک ہے۔ اور جو کوئی اللہ سے ڈرتا ہے تو اللہ اس کے معاملے میں سہولت پیدا کر دیتا ہے۔

فَأَمَّا مَنْ أَعْطَىٰ وَٱتَّقَىٰ ﴿5﴾ وَصَدَّقَ بِٱلْحُسْنَىٰ ﴿6﴾ فَسَنُيَسِّرُهُۥ لِلْيُسْرَىٰ ﴿7﴾

سورۃ اللیل آیت ۵ تا ۷

تو جس نے (اللہ کی راہ میں) مال دیا اور تقویٰ اختیار کر لیا۔ اور ہر بھلائی (یعنی دینِ اسلام) کی تصدیق کر دی۔ تو ہم اسے (دین میں) آسانی کی سہولت دیں گے۔

واپس

اللہ جل شانہ متقی لوگوں سے محبت کرتا ہے۔ تقویٰ اختیار کرنے والے اللہ جل شانہ کے شکر گزار بن جاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ تقویٰ والوں کی لغزشیں معاف کر دیتے ہیں۔

بَلَىٰ مَنْ أَوْفَىٰ بِعَهْدِهِۦ وَٱتَّقَىٰ فَإِنَّ ٱللَّهَ يُحِبُّ ٱلْمُتَّقِينَ ﴿76﴾

سورۃ آل عمران آیت 76

(کیوں نہیں) ہاں۔ جس کسی نے اپنا عہد پورا کیا اور اللہ (کی نافرمانی) سے بچتا رہا تو بلاشبہ اللہ (بھی ایسے) متقی لوگوں سے محبت کرتا ہے۔

إِلَّا ٱلَّذِينَ عَٰهَدتُّم مِّنَ ٱلْمُشْرِكِينَ ثُمَّ لَمْ يَنقُصُوكُمْ شَيْـًٔا وَلَمْ يُظَٰهِرُوا۟ عَلَيْكُمْ أَحَدًا فَأَتِمُّوٓا۟ إِلَيْهِمْ عَهْدَهُمْ إِلَىٰ مُدَّتِهِمْ ۚ إِنَّ ٱللَّهَ يُحِبُّ ٱلْمُتَّقِينَ ﴿4﴾

سورۃ التوبۃ آیت 4

البتہ جن مشرکوں سے تم نے عہد کر رکھا ہے پھر نہ تو انہوں نے تمہارا کسی طرح کا کوئی نقصان کیا اور نہ ہی تمہارے مقابلے میں کسی کی کوئی مدد کی۔ تو ان کے ساتھ جس مدت تک کا عہد کیا ہے اسے پورا کرو۔ بیشک اللہ متقی لوگوں کو پسند کرتا ہے۔

وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ ٱللَّهُ بِبَدْرٍ وَأَنتُمْ أَذِلَّةٌ ۖ فَٱتَّقُوا۟ ٱللَّهَ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ ﴿123﴾

سورۃ آل عمران آیت 123

اور البتہ یقیناً اللہ نے غزوۂ بدر میں بھی تمہاری مدد کی تھی جب کہ تم بہت کمزور تھے۔ پس اللہ (کی نافرمانی) سے ڈرتے رہو تاکہ شکر گزار بن جاؤ۔

وَلَن تَسْتَطِيعُوٓاْ أَن تَعْدِلُواْ بَيْنَ ٱلنِّسَآءِ وَلَوْ حَرَصْتُمْ ۖ فَلَا تَمِيلُواْ كُلَّ ٱلْمَيْلِ فَتَذَرُوهَا كَٱلْمُعَلَّقَةِ ۚ وَإِن تُصْلِحُواْ وَتَتَّقُواْ فَإِنَّ ٱللَّهَ كَانَ غَفُورًا رَّحِيمًا ﴿129﴾

سورۃ النساء آیت 129

اور تم اس کی کتنی ہی خواہش و کوشش کر لو مگر اپنی تمام بیویوں میں ہر طرح سے عدل نہیں کر سکتے۔ تو ایسا بھی نہ کرنا کہ ایک کی طرف ہی جھک جاؤ اور دوسری کو لٹکتی ہوئی چھوڑ دو۔ اور اگر تم اپنا طرز عمل درست رکھو اور تقویٰ کی روش اختیار کرو تو بلاشبہ اللہ بہت بخشنے والا نہایت مہربان ہے۔

واپس

صبر اور تقویٰ کا دامن تھامے رکھنا بڑا ہمت والا کام ہے۔ اللہ متقی لوگوں کے اعمال قبول فرماتا ہے اور صاحب تقوی کے ساتھ ہو جاتا ہے۔

۞ لَتُبْلَوُنَّ فِىٓ أَمْوَٰلِكُمْ وَأَنفُسِكُمْ وَلَتَسْمَعُنَّ مِنَ ٱلَّذِينَ أُوتُواْ ٱلْكِتَٰبَ مِن قَبْلِكُمْ وَمِنَ ٱلَّذِينَ أَشْرَكُوٓاْ أَذًى كَثِيرًا ۚ وَإِن تَصْبِرُواْ وَتَتَّقُواْ فَإِنَّ ذَٰلِكَ مِنْ عَزْمِ ٱلْأُمُورِ ﴿186﴾

سورۃ آل عمران آیت 186

https://quranexcel.com

البتہ تمہارے مالوں اور جانوں میں لازمی تمہاری آزمائش کی جائے گی اور بلاشبہ تم اہل کتاب سے اور مشرکوں سے بہت سی تکلیف دہ باتیں ضرور سنو گے۔ اور اگر تم صبر اور تقویٰ کا دامن تھامے رکھو گے تو بلاشبہ یہ بڑی ہمت کے کاموں میں سے ہے۔

۞ وَٱتْلُ عَلَيْهِمْ نَبَأَ ٱبْنَىْ ءَادَمَ بِٱلْحَقِّ إِذْ قَرَّبَا قُرْبَانًا فَتُقُبِّلَ مِنْ أَحَدِهِمَا وَلَمْ يُتَقَبَّلْ مِنَ ٱلْـَٔاخَرِ قَالَ لَأَقْتُلَنَّكَ ۖ قَالَ إِنَّمَا يَتَقَبَّلُ ٱللَّهُ مِنَ ٱلْمُتَّقِينَ ﴿27﴾

سورۃ المائدۃ آیت 27

تم ان اہلِ کتاب کو آدمؑ کے دو بیٹوں کا سچا واقعہ پڑھ کر سنا دو جب ان دونوں نے قربانی کی ان میں سے ایک کی قربانی تو قبول ہو گئی اور دوسرے کی نہ ہوئی۔ (حسد کی بنا پر) اس (قابیل) نے کہا کہ میں تجھے ضرور قتل کر دوں گا۔ (ہابیل) کہنے لگا یقینی طور پر اللہ تو صرف تقویٰ والوں کا عمل ہی قبول کیا کرتا ہے۔

إِنَّ عِدَّةَ ٱلشُّهُورِ عِندَ ٱللَّهِ ٱثْنَا عَشَرَ شَهْرًا فِى كِتَٰبِ ٱللَّهِ يَوْمَ خَلَقَ ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلْأَرْضَ مِنْهَآ أَرْبَعَةٌ حُرُمٌ ۚ ذَٰلِكَ ٱلدِّينُ ٱلْقَيِّمُ ۚ فَلَا تَظْلِمُوا۟ فِيهِنَّ أَنفُسَكُمْ ۚ وَقَٰتِلُوا۟ ٱلْمُشْرِكِينَ كَآفَّةً كَمَا يُقَٰتِلُونَكُمْ كَآفَّةً ۚ وَٱعْلَمُوٓا۟ أَنَّ ٱللَّهَ مَعَ ٱلْمُتَّقِينَ ﴿36﴾

سورۃالتوبۃ آیت 36

جس وقت سے اللہ نے زمین اور آسمان پیدا کیے بیشک اللہ کے نزدیک اللہ کی کتاب میں مہینوں کی گنتی صرف بارہ ہے ان میں سے چار (مہینے) حرمت والے ہیں۔ یہی سیدھا دین ہے۔ پس ان میں اپنے آپ پر ظلم نہ کرو۔ اور تم سب مشرکوں سے ایسے ہی لڑو جیسے وہ سب تم سے لڑتے ہیں۔ اور جان رکھو کہ اللہ متقی لوگوں کے ساتھ ہے۔

يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُواْ قَٰتِلُواْ ٱلَّذِينَ يَلُونَكُم مِّنَ ٱلْكُفَّارِ وَلْيَجِدُواْ فِيكُمْ غِلْظَةً ۚ وَٱعْلَمُوٓاْ أَنَّ ٱللَّهَ مَعَ ٱلْمُتَّقِينَ ﴿123﴾

سورۃالتوبۃ آیت 123

اے ایمان والو! ۔ اپنے آس پاس کے (رہنے والے) کافروں سے لڑو اور چاہیئے کہ وہ تم میں سختی پائیں ۔ اور جان رکھو کہ اللہ متقی لوگوں کے ساتھ ہے۔

إِنَّ ٱللَّهَ مَعَ ٱلَّذِينَ ٱتَّقَواْ وَّٱلَّذِينَ هُم مُّحْسِنُونَ ﴿128﴾ ع16

سورۃالنحل آیت 128

بیشک اللہ ان لوگوں کے ساتھ ہے جو اللہ (کی نافرمانی) سے ڈرتے بچتے ہیں اور جو احسان کرنے والے ہیں۔

ٱلشَّهْرُ ٱلْحَرَامُ بِٱلشَّهْرِ ٱلْحَرَامِ وَٱلْحُرُمَٰتُ قِصَاصٌ ۚ فَمَنِ ٱعْتَدَىٰ عَلَيْكُمْ فَٱعْتَدُوا۟ عَلَيْهِ بِمِثْلِ مَا ٱعْتَدَىٰ عَلَيْكُمْ ۚ وَٱتَّقُوا۟ ٱللَّهَ وَٱعْلَمُوٓا۟ أَنَّ ٱللَّهَ مَعَ ٱلْمُتَّقِينَ ﴿194﴾

سورۃ البقرۃ آیت 194

حرمت والے مہینے (میں زیادتی) کا بدلہ حرمت والے مہینے میں (ہی چکایا جانا بہتر) ہے۔ (اگر کفار احترام نہ کریں تو) حرمتوں میں بھی قصاص (واجب الادا) ہے۔ لہٰذا جو شخص تم پر زیادتی کرے تو تم بھی اس کے ساتھ ویسی ہی زیادتی کرو جیسی اس نے تم پر کی۔ اور اللہ سے ڈرتے رہو اور جان لو کہ اللہ یقیناً متقی لوگوں کے ساتھ ہے۔

واپس

درج ذیل آیات میں اللہ جل شانہ نے کئی طرح سے تقویٰ کے بارے میں سمجھایا ہے۔ اور اسے اختیار کرنے کی ترغیب دی ہے۔

۞ يَسْـَٔلُونَكَ عَنِ ٱلْأَهِلَّةِ ۖ قُلْ هِىَ مَوَٰقِيتُ لِلنَّاسِ وَٱلْحَجِّ ۗ وَلَيْسَ ٱلْبِرُّ بِأَن تَأْتُوا۟ ٱلْبُيُوتَ مِن ظُهُورِهَا وَلَٰكِنَّ ٱلْبِرَّ مَنِ ٱتَّقَىٰ ۗ وَأْتُوا۟ ٱلْبُيُوتَ مِنْ أَبْوَٰبِهَا ۚ وَٱتَّقُوا۟ ٱللَّهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ ﴿189﴾

سورۃ البقرۃ آیت 189

لوگ تجھ سے نئے چاندوں کے بارے میں پوچھتے ہیں۔ کہہ دو کہ یہ بنی نوع انسان کے (روزمرہ معاملات) کی تاریخیں اور حج کے اوقات معلوم کرنے کا ذریعہ ہیں۔ اور یہ کوئی نیکی نہیں کہ (احرام کی حالت میں) تم گھروں میں پچھواڑے کی طرف سے (دیوار پھاند کر) اندر آؤ بلکہ نیکی تو یہ ہے کہ تقویٰ کی روش اختیار کرو اور گھروں میں ان کے دروازوں سے ہی آیا کرو۔ اور اللہ (کی ناراضی سے) ڈرتے رہو تاکہ تم فلاح پاؤ۔

وَأَتِمُّوا۟ ٱلْحَجَّ وَٱلْعُمْرَةَ لِلَّهِ ۚ فَإِنْ أُحْصِرْتُمْ فَمَا ٱسْتَيْسَرَ مِنَ ٱلْهَدْىِ ۖ وَلَا تَحْلِقُوا۟ رُءُوسَكُمْ حَتَّىٰ يَبْلُغَ ٱلْهَدْىُ مَحِلَّهُۥ ۚ فَمَن كَانَ مِنكُم مَّرِيضًا أَوْ بِهِۦٓ أَذًى مِّن رَّأْسِهِۦ فَفِدْيَةٌ مِّن صِيَامٍ أَوْ صَدَقَةٍ أَوْ نُسُكٍ ۚ فَإِذَآ أَمِنتُمْ فَمَن تَمَتَّعَ بِٱلْعُمْرَةِ إِلَى ٱلْحَجِّ فَمَا ٱسْتَيْسَرَ مِنَ ٱلْهَدْىِ ۚ فَمَن لَّمْ يَجِدْ فَصِيَامُ ثَلَٰثَةِ أَيَّامٍ فِى ٱلْحَجِّ

وَسَبۡعَةٍ إِذَا رَجَعۡتُمۡ ؕ تِلۡكَ عَشَرَةٌ كَامِلَةٌ ؕ ذَٰلِكَ لِمَن لَّمۡ يَكُنۡ أَهۡلُهُۥ حَاضِرِى ٱلۡمَسۡجِدِ ٱلۡحَرَامِ ۚ وَٱتَّقُواْ ٱللَّهَ وَٱعۡلَمُوٓاْ أَنَّ ٱللَّهَ شَدِيدُ ٱلۡعِقَابِ ﴿196﴾ ع24

سورۃ البقرۃ آیت 196

اور اللہ (کی رضا) کے لئے حج و عمرہ کو پورا کرو اور اگر کسی مجبوری کے تحت روک لئے جاؤ تو جو قربانی میسر ہو کر دو۔ اور اپنے سر نہ منڈواؤ جب تک کہ قربانی اپنی جگہ پر نہ پہنچ جائے (جہاں اس نے ذبح ہونا ہے)۔ البتہ تم میں سے جو بیمار ہو یا اس کے سر میں کوئی تکلیف ہو (جس بنا پر سر منڈا لے) تو اس پر فدیہ۔ روزہ۔ صدقہ۔ یا قربانی ہے۔ پھر جب تمہیں امن و اطمینان حاصل ہو جائے تو جو کوئی (حج تمتع کا) عمرہ کر کے حج کے موقع تک فائدہ اٹھانا چاہے تو جیسی قربانی میسر ہو کر دے۔ اور جس کو (قربانی) نہ ملے وہ تین روزے ایام حج میں رکھے اور سات جب واپس جائے یہ پورے دس ہوئے۔ یہ (حج تمتع) اس شخص کے لئے ہے جس کے اہل و عیال حدود مکہ میں نہ رہتے ہوں۔ اور اللہ (کی نافرمانی) سے ڈرتے رہو اور جان رکھو کہ اللہ سخت سزا دینے والا ہے۔

۞ وَٱذۡكُرُواْ ٱللَّهَ فِىٓ أَيَّامٍ مَّعۡدُودَٰتٍ ۚ فَمَن تَعَجَّلَ فِى يَوۡمَيۡنِ فَلَآ إِثۡمَ عَلَيۡهِ وَمَن تَأَخَّرَ فَلَآ إِثۡمَ عَلَيۡهِ ۚ لِمَنِ ٱتَّقَىٰ ؕ وَٱتَّقُواْ ٱللَّهَ وَٱعۡلَمُوٓاْ أَنَّكُمۡ إِلَيۡهِ تُحۡشَرُونَ ﴿203﴾

سورۃ البقرۃ آیت 203

اور گنتی کے ان چند دنوں میں اللہ کو یاد کرو پھر جو جلدی کرے اور (منیٰ سے) دو ہی دن میں چلا جائے تو اس پر کوئی گناہ نہیں ہے۔ اور جو دیر کرے (تیسرے دن تک) اس پر بھی کوئی گناہ نہیں ہے۔ یہ سب اس کے لئے ہے جو نافرمانی سے بچتا رہے۔ اور اللہ کا تقویٰ اختیار کرو اور جان رکھو کہ تم سب اسی کے حضور محشر میں جمع کیے جاؤ گے۔

وَإِذَا قِيلَ لَهُ ٱتَّقِ ٱللَّهَ أَخَذَتْهُ ٱلْعِزَّةُ بِٱلْإِثْمِ ۚ فَحَسْبُهُۥ جَهَنَّمُ ۚ وَلَبِئْسَ ٱلْمِهَادُ ﴿206﴾

سورۃ البقرۃ آیت 206

اور جب کہا جاتا ہے کہ اللہ (کی نافرمانی) سے ڈرو تو تکبر اور تعصب اسے مزید گناہ پر آمادہ کر دیتا ہے۔ پس ایسے (بدبخت) کے لئے دوزخ ہی کافی ہے اور وہ بہت برا ٹھکانہ ہے۔

نِسَآؤُكُمْ حَرْثٌ لَّكُمْ فَأْتُوا۟ حَرْثَكُمْ أَنَّىٰ شِئْتُمْ ۖ وَقَدِّمُوا۟ لِأَنفُسِكُمْ ۚ وَٱتَّقُوا۟ ٱللَّهَ وَٱعْلَمُوٓا۟ أَنَّكُم مُّلَٰقُوهُ ۗ وَبَشِّرِ ٱلْمُؤْمِنِينَ ﴿223﴾

سورۃ البقرۃ آیت 223

تمہاری عورتیں تمہاری (بیج بونے والی) کھیتی ہیں جس طرح چاہو اپنی کھیتی میں جاؤ۔ اور اپنے لئے (نیک اعمال) آگے بھیجو۔ اور اللہ سے ڈرتے رہو اور جان رکھو کہ تمہیں اس کے روبرو حاضری دینی ہے۔ اور (اے نبیؐ) ایمان والوں کو بشارت سنا دو۔

وَإِذَا طَلَّقْتُمُ ٱلنِّسَآءَ فَبَلَغْنَ أَجَلَهُنَّ فَأَمْسِكُوهُنَّ بِمَعْرُوفٍ أَوْ سَرِّحُوهُنَّ بِمَعْرُوفٍ ۚ وَلَا تُمْسِكُوهُنَّ ضِرَارًا لِّتَعْتَدُوا۟ ۚ وَمَن يَفْعَلْ ذَٰلِكَ فَقَدْ ظَلَمَ نَفْسَهُۥ ۚ وَلَا تَتَّخِذُوٓا۟ ءَايَٰتِ ٱللَّهِ هُزُوًا ۚ وَٱذْكُرُوا۟ نِعْمَتَ ٱللَّهِ عَلَيْكُمْ وَمَآ أَنزَلَ عَلَيْكُم مِّنَ ٱلْكِتَٰبِ وَٱلْحِكْمَةِ يَعِظُكُم بِهِۦ ۚ وَٱتَّقُوا۟ ٱللَّهَ وَٱعْلَمُوٓا۟ أَنَّ ٱللَّهَ بِكُلِّ شَىْءٍ عَلِيمٌ ﴿231﴾ ع29

سورۃ البقرۃ آیت 231

اور جب عورتوں کو طلاق دے چکو پھر وہ اپنی عدت کو پہنچ جائیں تو انہیں مناسب انداز سے روک لو یا منصفانہ طریقے سے چھوڑ دو۔ اور انہیں ستانے کی غرض سے نہ روکے رکھو کہ تم زیادتی کرنے لگ جاؤ۔ اور جو کوئی ایسا کرے گا تو وہ اپنے آپ پر ظلم کرے گا۔ اور تم اللہ کے احکام کو ہنسی کھیل نہ بناؤ۔ اور اللہ کی وہ نعمتیں یاد کرو جو اس نے تم پر کی ہیں اور جو کتاب و حکمت اس نے تم پر نازل کی ہے اسی کے ذریعے تمہیں نصیحت کرتا ہے۔ اور اللہ (کی نافرمانی) سے ڈرتے رہو اور جان رکھو کہ اللہ ہر چیز کو خوب جاننے والا ہے۔

۞ وَٱلْوَٰلِدَٰتُ يُرْضِعْنَ أَوْلَٰدَهُنَّ حَوْلَيْنِ كَامِلَيْنِ ۖ لِمَنْ أَرَادَ أَن يُتِمَّ ٱلرَّضَاعَةَ ۚ وَعَلَى ٱلْمَوْلُودِ لَهُۥ رِزْقُهُنَّ وَكِسْوَتُهُنَّ بِٱلْمَعْرُوفِ ۚ لَا تُكَلَّفُ نَفْسٌ إِلَّا وُسْعَهَا ۚ لَا تُضَآرَّ وَٰلِدَةٌۢ بِوَلَدِهَا وَلَا مَوْلُودٌ لَّهُۥ بِوَلَدِهِۦ ۚ وَعَلَى ٱلْوَارِثِ مِثْلُ ذَٰلِكَ ۗ فَإِنْ أَرَادَا فِصَالًا عَن تَرَاضٍ مِّنْهُمَا وَتَشَاوُرٍ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَا ۗ وَإِنْ أَرَدتُّمْ أَن تَسْتَرْضِعُوٓا۟ أَوْلَٰدَكُمْ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ إِذَا سَلَّمْتُم مَّآ ءَاتَيْتُم بِٱلْمَعْرُوفِ ۗ وَٱتَّقُوا۟ ٱللَّهَ وَٱعْلَمُوٓا۟ أَنَّ ٱللَّهَ بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرٌ ﴿233﴾

سورۃ البقرۃ آیت 233

اور مائیں اپنے بچوں کو پورے دو برس دودھ پلائیں یہ اس کے لئے ہے جو دودھ کی مدت پوری کرنا چاہے۔ اور دودھ پلانے والیوں کا کھانا اور کپڑا منصفانہ طریقے سے باپ کے ذمے ہوگا۔ مگر کسی پر اس کی وسعت سے بڑھ کر بوجھ نہ ڈالا جائے۔ نہ تو ماں کو اس کے بچے کے سبب نقصان پہنچایا جائے اور نہ ہی باپ کو اس کی اولاد کی وجہ سے نقصان پہنچایا جائے۔ اور (اگر باپ نہ ہو تو) وارث پر بھی ویسا ہی نان نفقہ ہے۔ پھر اگر دونوں باہمی رضامندی اور مشورہ سے دودھ چھڑانا چاہیں تو ان پر کوئی گناہ نہیں ہے۔ اور اگر کسی اور سے اپنی اولاد کو دودھ پلوانا چاہیں تو اس میں بھی تم پر کوئی الزام نہیں بشرطیکہ جو تم نے دینا ٹھہرایا ہے منصفانہ طریقے سے دیتے رہو۔ اور اللہ (کی نافرمانی) سے ڈرتے رہو اور جان رکھو کہ جو کچھ تم کرتے ہو اللہ اسے نگاہِ بصیرت سے دیکھ رہا ہے۔

يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوٓاْ إِذَا تَدَايَنتُم بِدَيۡنٍ إِلَىٰٓ أَجَلٖ مُّسَمّٗى فَٱكۡتُبُوهُۚ وَلۡيَكۡتُب بَّيۡنَكُمۡ كَاتِبُۢ بِٱلۡعَدۡلِۚ وَلَا يَأۡبَ كَاتِبٌ أَن يَكۡتُبَ كَمَا عَلَّمَهُ ٱللَّهُۚ فَلۡيَكۡتُبۡ وَلۡيُمۡلِلِ ٱلَّذِي عَلَيۡهِ ٱلۡحَقُّ وَلۡيَتَّقِ ٱللَّهَ رَبَّهُۥ وَلَا يَبۡخَسۡ مِنۡهُ شَيۡـٔٗاۚ فَإِن كَانَ ٱلَّذِي عَلَيۡهِ ٱلۡحَقُّ سَفِيهًا أَوۡ ضَعِيفًا أَوۡ لَا يَسۡتَطِيعُ أَن يُمِلَّ هُوَ فَلۡيُمۡلِلۡ وَلِيُّهُۥ بِٱلۡعَدۡلِۚ وَٱسۡتَشۡهِدُواْ شَهِيدَيۡنِ مِن رِّجَالِكُمۡۖ فَإِن لَّمۡ يَكُونَا رَجُلَيۡنِ فَرَجُلٞ وَٱمۡرَأَتَانِ مِمَّن تَرۡضَوۡنَ مِنَ ٱلشُّهَدَآءِ أَن تَضِلَّ إِحۡدَىٰهُمَا فَتُذَكِّرَ إِحۡدَىٰهُمَا ٱلۡأُخۡرَىٰۚ وَلَا يَأۡبَ ٱلشُّهَدَآءُ إِذَا مَا دُعُواْۚ وَلَا تَسۡـَٔمُوٓاْ أَن تَكۡتُبُوهُ صَغِيرًا أَوۡ كَبِيرًا إِلَىٰٓ أَجَلِهِۦۚ ذَٰلِكُمۡ أَقۡسَطُ عِندَ ٱللَّهِ وَأَقۡوَمُ لِلشَّهَٰدَةِ وَأَدۡنَىٰٓ أَلَّا تَرۡتَابُوٓاْۖ إِلَّآ أَن تَكُونَ تِجَٰرَةً حَاضِرَةٗ تُدِيرُونَهَا بَيۡنَكُمۡ فَلَيۡسَ عَلَيۡكُمۡ جُنَاحٌ أَلَّا تَكۡتُبُوهَاۗ وَأَشۡهِدُوٓاْ إِذَا تَبَايَعۡتُمۡۚ وَلَا يُضَآرَّ كَاتِبٞ وَلَا شَهِيدٞۚ وَإِن تَفۡعَلُواْ فَإِنَّهُۥ فُسُوقُۢ بِكُمۡۗ وَٱتَّقُواْ ٱللَّهَۖ وَيُعَلِّمُكُمُ ٱللَّهُۗ وَٱللَّهُ بِكُلِّ شَيۡءٍ عَلِيمٞ ﴿282﴾

سورۃ البقرۃ آیت 282

اے ایمان والو!۔جب تم کسی وقت مقرر تک آپس میں ادھار کا معاملہ کرو تو اسے لکھ لیا کرو۔اور لکھنے والا تم میں سے انصاف سے لکھے۔اور کاتب لکھنے سے انکار نہ کرے جیسا کہ اللہ نے اس کو صلاحیت دی

ہے۔پس اسے چاہیے کہ لکھ دے اور قرض دار ہی املا کرائے اور اللہ (کی نافرمانی) سے ڈرے جو اس کا رب ہے اور لکھاتے ہوئے اس میں کچھ بھی کم نہ کرے۔اور اگر قرض دار بے عقل یا ضعیف ہو یا املا کرانے کی قابلیت نہ رکھتا ہو تو جو اس کا ولی (سرپرست) ہو وہ انصاف کے ساتھ املا کرائے۔اور اپنے مَردوں میں سے دو گواہ کر لیا کرو۔پھر اگر دو مرد نہ ہوں تو ایک مرد اور دو عورتیں جن کو تم گواہ کے طور پر پسند کرو تاکہ اگر ایک ان میں سے بھول جائے تو دوسری اسے یاد دلا دے۔اور جب گواہوں کو بلایا جائے تو انکار نہ کریں۔اور قرض (خواہ) تھوڑا ہو یا زیادہ اس کے لکھنے میں کوتاہی نہ کرو۔یہ لکھ لینا اللہ کے نزدیک نہایت قرین انصاف ہے اور گواہی کو بھی درست رکھنے والا ہے اور اس بات کے زیادہ قریب ہے کہ تم کسی شبہ میں نہ پڑو۔ہاں یہ اور بات ہے کہ وہ معاملہ نقد تجارت کی شکل میں ہو جو آپس میں تم (روزمرہ) لین دین کرتے ہو تو اس کے نہ لکھنے میں کوئی گناہ نہیں۔اور جب آپس میں خرید و فروخت کرو تو بھی گواہ کر لیا کرو۔نہ تو لکھنے والے کو نقصان پہنچایا جائے نہ گواہ کو۔اگر ایسا کرو گے تو بلاشبہ یہ تمہارے لئے گناہ کی بات ہے۔اور اللہ کا تقویٰ اختیار کرو اور (یہ سب) اللہ تمہیں سکھاتا ہے۔اور اللہ ہر چیز کا جاننے والا ہے۔

يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُواْ لَا تَأۡكُلُواْ ٱلرِّبَوٰٓاْ أَضۡعَٰفٗا مُّضَٰعَفَةٗۖ وَٱتَّقُواْ ٱللَّهَ لَعَلَّكُمۡ تُفۡلِحُونَ ﴿130﴾ ج

سورۃ آل عمران آیت 130

اے ایمان والو! ۔دگنے پہ دگنا سود نہ کھاؤ۔اور اللہ سے ڈرو تاکہ نجات حاصل کرو۔

۞ يَٰٓأَيُّهَا ٱلنَّاسُ ٱتَّقُواْ رَبَّكُمُ ٱلَّذِى خَلَقَكُم مِّن نَّفْسٍ وَٰحِدَةٍ وَخَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَبَثَّ مِنْهُمَا رِجَالًا كَثِيرًا وَنِسَآءً ۚ وَٱتَّقُواْ ٱللَّهَ ٱلَّذِى تَسَآءَلُونَ بِهِۦ وَٱلْأَرْحَامَ ۚ إِنَّ ٱللَّهَ كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيبًا ﴿1﴾

سورۃ النساء آیت 1

اے بنی نوع انسان !۔اپنے رب سے ڈرتے رہو جس نے تمہیں ایک جان سے پیدا کیا اور اسی سے اس کا جوڑا بنایا اور ان دونوں سے (روئے زمین پر) کثیر تعداد میں مرد اور عورتیں پھیلا دیں۔اور اللہ کا تقویٰ اختیار کرو جس کے نام پر تم ایک دوسرے سے اپنا حق مانگا کرتے ہو اور رشتہ داری کے تعلقات بگاڑنے سے بچ جاؤ۔بیشک اللہ تمہاری نگرانی کر رہا ہے۔

وَلِلَّهِ مَا فِى ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَمَا فِى ٱلْأَرْضِ ۗ وَلَقَدْ وَصَّيْنَا ٱلَّذِينَ أُوتُواْ ٱلْكِتَٰبَ مِن قَبْلِكُمْ وَإِيَّاكُمْ أَنِ ٱتَّقُواْ ٱللَّهَ ۚ وَإِن تَكْفُرُواْ فَإِنَّ لِلَّهِ مَا فِى ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَمَا فِى ٱلْأَرْضِ ۚ وَكَانَ ٱللَّهُ غَنِيًّا حَمِيدًا ﴿131﴾

https://quranexcel.com

سورۃالنساء آیت 131

اور جو کچھ آسمانوں اور جو کچھ زمین میں ہے سب اللہ ہی کا ہے۔اور البتہ یقیناً تم نے پہلے دی گئی کتاب والوں کو اور تمہیں بھی یہی حکم دیا گیا ہے کہ اللہ سے ڈرتے رہو۔اور اگر تم ناشکری کروگے تو البتہ (جان رکھو کہ) آسمانوں اور زمین کی سب چیزوں کا مالک اللہ ہی ہے۔اور اللہ بڑا بے نیاز سب طرح کی تعریف کا حقدار ہے۔

يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُواْ لَا تُحِلُّواْ شَعَٰٓئِرَ ٱللَّهِ وَلَا ٱلشَّهْرَ ٱلْحَرَامَ وَلَا ٱلْهَدْىَ وَلَا ٱلْقَلَٰٓئِدَ وَلَآ ءَآمِّينَ ٱلْبَيْتَ ٱلْحَرَامَ يَبْتَغُونَ فَضْلًا مِّن رَّبِّهِمْ وَرِضْوَٰنًا ۚ وَإِذَا حَلَلْتُمْ فَٱصْطَادُواْ ۚ وَلَا يَجْرِمَنَّكُمْ شَنَـَٔانُ قَوْمٍ أَن صَدُّوكُمْ عَنِ ٱلْمَسْجِدِ ٱلْحَرَامِ أَن تَعْتَدُواْ ۘ وَتَعَاوَنُواْ عَلَى ٱلْبِرِّ وَٱلتَّقْوَىٰ ۖ وَلَا تَعَاوَنُواْ عَلَى ٱلْإِثْمِ وَٱلْعُدْوَٰنِ ۚ وَٱتَّقُواْ ٱللَّهَ ۖ إِنَّ ٱللَّهَ شَدِيدُ ٱلْعِقَابِ ﴿2﴾

سورۃالمائدۃ آیت 2

اے ایمان والو!۔اللہ کے شعائر کی بے حرمتی نہ کرو۔اور نہ حرمت والے مہینے کی۔اور نہ قربانی کے جانوروں کی۔اور نہ ان جانوروں کی جن کے گلوں میں پٹے پڑے ہوں۔اور نہ ان لوگوں کی جو بیت الحرام (یعنی بیت اللہ) کو جارہے ہوں (اور) اپنے رب کے فضل اور اس کی خوشنودی کے طلبگار ہوں۔

اور جب احرام کھول دو تو شکار کر سکتے ہو۔اور تمہیں کسی قوم کی عداوت کہ اس نے تمہیں مسجد الحرام سے روک دیا تھا ہر گز اس بات پر آمادہ نہ کردے کہ تم ان پر زیادتی کرنے لگ جاؤ۔اور نیکی و تقویٰ کے کاموں میں ایک دوسرے کی مدد کیا کرو اور گناہ اور زیادتی کے کاموں میں ایک دوسرے کی مدد بالکل نہ کرو۔اور اللہ ہی سے ڈرتے رہو بلاشبہ اللہ کا عذاب بڑا سخت ہے۔

وَٱذْكُرُواْ نِعْمَةَ ٱللَّهِ عَلَيْكُمْ وَمِيثَٰقَهُ ٱلَّذِى وَاثَقَكُم بِهِۦٓ إِذْ قُلْتُمْ سَمِعْنَا وَأَطَعْنَا ۖ وَٱتَّقُواْ ٱللَّهَ ۚ إِنَّ ٱللَّهَ عَلِيمٌۢ بِذَاتِ ٱلصُّدُورِ ﴿7﴾

سورۃ المائدۃ آیت 7

اور یاد کرو وہ انعام جو اللہ نے جو تم پر کیے اور اس کے عہد و پیمان کو جو اس نے تم سے لیا جب تم نے کہا تھا کہ ہم نے سن لیا اور قبول کر لیا۔اور اللہ سے ڈرتے رہو۔ بلاشبہ اللہ دلوں کے رازوں کو بھی بخوبی جانتا ہے۔

يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُواْ كُونُواْ قَوَّٰمِينَ لِلَّهِ شُهَدَآءَ بِٱلْقِسْطِ ۖ وَلَا يَجْرِمَنَّكُمْ شَنَـَٔانُ قَوْمٍ عَلَىٰٓ أَلَّا تَعْدِلُواْ ۚ ٱعْدِلُواْ هُوَ أَقْرَبُ لِلتَّقْوَىٰ ۖ وَٱتَّقُواْ ٱللَّهَ ۚ إِنَّ ٱللَّهَ خَبِيرٌۢ بِمَا تَعْمَلُونَ ﴿8﴾

سورۃ المائدۃ آیت 8

اے ایمان والو!۔ اللہ کے لئے انصاف کی گواہی دینے کھڑے ہو جایا کرو۔ اور لوگوں کی دشمنی تم کو ہر گز اس بات پر آمادہ نہ کردے کہ انصاف چھوڑ دو۔ انصاف کیا کرو کہ یہ بات تقویٰ کے زیادہ نزدیک ہے۔ اور اللہ سے ڈرتے رہو۔ بلا شبہ اللہ تمہارے سب اعمال سے خوب خبردار ہے۔

يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُواْ ٱذْكُرُواْ نِعْمَتَ ٱللَّهِ عَلَيْكُمْ إِذْ هَمَّ قَوْمٌ أَن يَبْسُطُوٓاْ إِلَيْكُمْ أَيْدِيَهُمْ فَكَفَّ أَيْدِيَهُمْ عَنكُمْ ۖ وَٱتَّقُواْ ٱللَّهَ ۚ وَعَلَى ٱللَّهِ فَلْيَتَوَكَّلِ ٱلْمُؤْمِنُونَ ﴿11﴾ ع2

سورۃ المائدۃ آیت 11

اے ایمان والو!۔ یاد کرو وہ احسان جو اللہ نے تم پر کیے جب ایک جماعت نے ارادہ کیا کہ تم پر دست درازی کرے تو اس نے ان کے ہاتھ تم پر سے روک دیئے۔ اور اللہ ہی سے ڈرتے رہو۔ اور ایمان والوں کو صرف اللہ پر ہی بھروسہ رکھنا چاہیئے۔

وَكُلُواْ مِمَّا رَزَقَكُمُ ٱللَّهُ حَلَٰلًا طَيِّبًا ۚ وَٱتَّقُواْ ٱللَّهَ ٱلَّذِىٓ أَنتُم بِهِۦ مُؤْمِنُونَ ﴿88﴾

سورۃ المائدۃ آیت 88

اور جو حلال و پاکیزہ رزق اللہ نے تمہیں دیا ہے اس میں سے کھاؤ۔ اور اللہ ہی سے ڈرتے رہو جس پر تم ایمان رکھتے ہو۔

ذَٰلِكَ أَدْنَىٰٓ أَن يَأْتُوا۟ بِٱلشَّهَٰدَةِ عَلَىٰ وَجْهِهَآ أَوْ يَخَافُوٓا۟ أَن تُرَدَّ أَيْمَٰنٌۢ بَعْدَ أَيْمَٰنِهِمْ ۗ وَٱتَّقُوا۟ ٱللَّهَ وَٱسْمَعُوا۟ ۗ وَٱللَّهُ لَا يَهْدِى ٱلْقَوْمَ ٱلْفَٰسِقِينَ ﴿108﴾

سورۃ المائدۃ آیت 108

یہ طریقہ زیادہ قریب ہے اس کے کہ گواہ صحیح صحیح گواہی دیں گے یا کم از کم وہ اس بات کا خوف کریں گے کہ ان کی قسموں کے بعد دوسری قسموں سے ان کا رد نہ ہو جائے۔ اور اللہ ہی سے ڈرتے رہو اور (غور و توجہ سے) سنا کرو۔ اور اللہ فاسق لوگوں کو ہدایت یاب نہیں ہونے دیتا ۔

إِذْ قَالَ ٱلْحَوَارِيُّونَ يَٰعِيسَى ٱبْنَ مَرْيَمَ هَلْ يَسْتَطِيعُ رَبُّكَ أَن يُنَزِّلَ عَلَيْنَا مَآئِدَةً مِّنَ ٱلسَّمَآءِ ۖ قَالَ ٱتَّقُوا۟ ٱللَّهَ إِن كُنتُم مُّؤْمِنِينَ ﴿112﴾

سورۃ المائدۃ آیت 112

جب حواریوں نے کہا اے عیسیٰؑ ابن مریمؑ! ۔ کیا تیرا رب ایسا کر سکتا ہے کہ ہم پر آسمان سے (کھانے) بھرا خوان نازل کر دے؟۔ اس نے کہا کہ اللہ سے ڈرو اگر تم ایمان والے ہو۔

فَٱتَّقُواْ ٱللَّهَ وَأَطِيعُونِ ﴿108﴾ج-﴿110﴾ط-﴿126﴾ج-﴿131﴾ج-﴿144﴾ج-﴿150﴾ج-﴿163﴾ج-﴿179﴾ج

سورۃالشعراء آیت ۱۰۸۔۱۱۰۔۱۲۶۔۱۳۱۔۱۴۴۔۱۵۰۔۱۶۳۔۱۷۹

تواللہ سے ڈرواور میرا کہنامان لو۔

۞ يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُواْ لَا تُقَدِّمُواْ بَيْنَ يَدَيِ ٱللَّهِ وَرَسُولِهِۦ ۖ وَٱتَّقُواْ ٱللَّهَ ۚ إِنَّ ٱللَّهَ سَمِيعٌ عَلِيمٌ ﴿1﴾

سورۃالحجرات آیت 1

اے ایمان والو!۔تم (کسی طرح بھی) اللہ اور رسول سے آگے نہ بڑھو اور اللہ ہی سے ڈرتے رہو۔ بیشک اللہ خوب سننے والا بہت جاننے والا ہے۔

يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُواْ ٱجْتَنِبُواْ كَثِيرًا مِّنَ ٱلظَّنِّ إِنَّ بَعْضَ ٱلظَّنِّ إِثْمٌ ۖ وَلَا تَجَسَّسُواْ وَلَا يَغْتَب بَّعْضُكُم بَعْضًا ۚ أَيُحِبُّ أَحَدُكُمْ أَن يَأْكُلَ لَحْمَ أَخِيهِ مَيْتًا فَكَرِهْتُمُوهُ ۚ وَٱتَّقُواْ ٱللَّهَ ۚ إِنَّ ٱللَّهَ تَوَّابٌ رَّحِيمٌ ﴿12﴾

سورۃالحجرات آیت 12 آیت

اے ایمان والو!۔ بہت سارے گمانوں سے اجتناب کرو کہ یقینی طور پر بعض گمان تو گناہ ہیں۔ اور نہ تو (ایک دوسرے کا) تجسّس و ٹٹول کرو اور نہ ہی کوئی کسی کی غیبت کرے۔ کیا تم میں سے کوئی اس بات کو پسند کرے گا کہ وہ اپنے مرے ہوئے بھائی کا گوشت کھائے اس سے (تو لازمی) تمہیں کراہت آئے گی؟۔ اور اللہ ہی سے ڈرتے رہو۔ بیشک اللہ بڑا توبہ قبول کرنے والا نہایت رحم کرنے والا ہے۔

يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُواْ ٱتَّقُواْ ٱللَّهَ وَءَامِنُواْ بِرَسُولِهِۦ يُؤۡتِكُمۡ كِفۡلَيۡنِ مِن رَّحۡمَتِهِۦ وَيَجۡعَل لَّكُمۡ نُورٗا تَمۡشُونَ بِهِۦ وَيَغۡفِرۡ لَكُمۡۚ وَٱللَّهُ غَفُورٞ رَّحِيمٞ ﴿28﴾ ج لا

سورۃ الحدید آیت 28

اے ایمان والو!۔ اللہ سے ڈرو اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ وہ تمہیں اپنی رحمت سے دوہرا حصہ عطا کرے گا اور تمہیں وہ نور ایمان دے گا کہ جس کی روشنی میں تم چلوگے اور تمہاری مغفرت بھی کردے گا اور اللہ بڑا ہی بخشنے والا نہایت رحم کرنے والا ہے۔

يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوٓاْ إِذَا تَنَٰجَيۡتُمۡ فَلَا تَتَنَٰجَوۡاْ بِٱلۡإِثۡمِ وَٱلۡعُدۡوَٰنِ وَمَعۡصِيَتِ ٱلرَّسُولِ وَتَنَٰجَوۡاْ بِٱلۡبِرِّ وَٱلتَّقۡوَىٰۖ وَٱتَّقُواْ ٱللَّهَ ٱلَّذِيٓ إِلَيۡهِ تُحۡشَرُونَ ﴿9﴾

سورۃ المجادلۃ آیت 9

اے ایمان والو!۔ تم جب آپس میں سرگوشیاں کرنے لگو تو گناہ کی ظلم و زیادتی کی اور رسول کی نافرمانی کی باتیں کبھی نہ کرو بلکہ نیکوکاری اور تقویٰ اختیار کرنے کی باتیں کیا کرو اور اللہ ہی سے ڈرتے رہو جس کے پاس تم سب محشر میں جمع کئے جاؤ گے۔

مَّآ أَفَآءَ ٱللَّهُ عَلَىٰ رَسُولِهِۦ مِنْ أَهْلِ ٱلْقُرَىٰ فَلِلَّهِ وَلِلرَّسُولِ وَلِذِى ٱلْقُرْبَىٰ وَٱلْيَتَٰمَىٰ وَٱلْمَسَٰكِينِ وَٱبْنِ ٱلسَّبِيلِ كَىْ لَا يَكُونَ دُولَةًۢ بَيْنَ ٱلْأَغْنِيَآءِ مِنكُمْ ۚ وَمَآ ءَاتَىٰكُمُ ٱلرَّسُولُ فَخُذُوهُ وَمَا نَهَىٰكُمْ عَنْهُ فَٱنتَهُوا۟ ۚ وَٱتَّقُوا۟ ٱللَّهَ ۖ إِنَّ ٱللَّهَ شَدِيدُ ٱلْعِقَابِ ﴿7﴾

سورۃ الحشر آیت 7

جو مال اللہ نے بستی والوں سے اپنے رسول کو دلوایا ہے وہ اللہ کا۔ اور رسول کا۔ اور (اس کے) قرابتداروں۔ اور یتیموں۔ اور مسکینوں۔ اور مسافروں کا ہے۔ تاکہ وہ تمہارے دولتمندوں کے درمیان ہی نہ گردش کرتا رہے۔ اور جو کچھ رسول تمہیں دے دیں وہ لے لو اور جس سے منع کر دیں اس سے رک جاؤ اور اللہ سے ہی ڈرتے رہو بیشک اللہ سخت عذاب دینے والا ہے۔

يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُواْ ٱتَّقُواْ ٱللَّهَ وَلۡتَنظُرۡ نَفۡسٞ مَّا قَدَّمَتۡ لِغَدٖۖ وَٱتَّقُواْ ٱللَّهَۚ إِنَّ ٱللَّهَ خَبِيرُۢ بِمَا تَعۡمَلُونَ ﴿18﴾

سورۃ الحشر آیت 18

اے ایمان والو!۔ اللہ سے ہی ڈرتے رہو اور ہر کسی کو یہ دیکھنا چاہیے کہ اس نے کل (قیامت) کے لئے کیا کچھ آگے بھیجا ہے۔ اور (پھر سے یہ ایک یاد دہانی ہے کہ) اللہ سے ہی ڈرتے رہو یقینی طور پر جو بھی تم کرتے ہو اللہ اس سے اچھی طرح باخبر ہے۔

وَإِن فَاتَكُمۡ شَيۡءٞ مِّنۡ أَزۡوَٰجِكُمۡ إِلَى ٱلۡكُفَّارِ فَعَاقَبۡتُمۡ فَـَٔاتُواْ ٱلَّذِينَ ذَهَبَتۡ أَزۡوَٰجُهُم مِّثۡلَ مَآ أَنفَقُواْۚ وَٱتَّقُواْ ٱللَّهَ ٱلَّذِيٓ أَنتُم بِهِۦ مُؤۡمِنُونَ ﴿11﴾

سورۃ الممتحنۃ آیت 11

اور اگر تمہاری بیویوں میں سے کوئی عورت کافروں کے پاس چلی جائے پھر (نوبت ملنے پر جو مالِ غنیمت ملے۔ اس میں سے) بدل حاصل کرکے ان لوگوں کو جن کی بیویاں چلی گئی ہیں اتنا مال دے دو جتنا انہوں نے خرچ کیا تھا۔ اور اللہ ہی سے ڈرتے رہو جس پر تم ایمان لائے ہو۔

۞ يَٰٓأَيُّهَا ٱلنَّبِيُّ إِذَا طَلَّقْتُمُ ٱلنِّسَآءَ فَطَلِّقُوهُنَّ لِعِدَّتِهِنَّ وَأَحْصُواْ ٱلْعِدَّةَ ۖ وَٱتَّقُواْ ٱللَّهَ رَبَّكُمْ ۖ لَا تُخْرِجُوهُنَّ مِنۢ بُيُوتِهِنَّ وَلَا يَخْرُجْنَ إِلَّآ أَن يَأْتِينَ بِفَٰحِشَةٍ مُّبَيِّنَةٍ ۚ وَتِلْكَ حُدُودُ ٱللَّهِ ۚ وَمَن يَتَعَدَّ حُدُودَ ٱللَّهِ فَقَدْ ظَلَمَ نَفْسَهُۥ ۚ لَا تَدْرِى لَعَلَّ ٱللَّهَ يُحْدِثُ بَعْدَ ذَٰلِكَ أَمْرًا ﴿1﴾

سورۃ الطلاق آیت 1

اے نبیؐ (کہہ دو کہ) جب تم (لوگ) عورتوں کو طلاق دینے لگو تو انہیں عدت کے حساب سے طلاق دو اور پھر عدت کا شمار رکھو۔ اور اللہ ہی سے ڈرتے رہو جو تمہارا رب ہے۔ (دورانِ عدت) ان کو ان کے گھروں سے نہ نکالو اور نہ ہی وہ خود نکلیں مگر یہ کہ وہ کوئی صریح بے حیائی کا کام کر لیں۔ اور یہ اللہ کی (مقرر کی ہوئی) حدیں ہیں۔ اور جو اللہ کی حدوں سے تجاوز کرے گا تو وہ خود اپنے اوپر ظلم کرے گا۔ تم نہیں جانتے کہ شاید اللہ اس کے بعد کوئی (بہتری یا) نئی صورت پیدا کر دے۔

ذَٰلِكَ أَمْرُ ٱللَّهِ أَنزَلَهُۥٓ إِلَيْكُمْ ۚ وَمَن يَتَّقِ ٱللَّهَ يُكَفِّرْ عَنْهُ سَيِّـَٔاتِهِۦ وَيُعْظِمْ لَهُۥٓ أَجْرًا ﴿5﴾

سورۃ الطلاق آیت 5

یہ اللہ کا حکم ہے جو اس نے تم پر نازل کیا ہے اور جو اللہ سے ڈرتا ہے تو اللہ اس سے اس کے گناہ دور کر دیتا ہے اور اس کے اجر کو بڑھا دیتا ہے۔

أَعَدَّ ٱللَّهُ لَهُمْ عَذَابًا شَدِيدًا ۖ فَٱتَّقُوا۟ ٱللَّهَ يَٰٓأُو۟لِى ٱلْأَلْبَٰبِ ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ ۚ قَدْ أَنزَلَ ٱللَّهُ إِلَيْكُمْ ذِكْرًا ﴿10﴾

سورۃ الطلاق آیت 10

اللہ نے ان کے لئے (آخرت کا) سخت عذاب تیار کر رکھا ہے تو اے عقلمندو! ۔جو ایمان لائے ہو اللہ ہی سے ڈرتے رہو یقینی طور پر اللہ نے تمہاری طرف (قرآنی) نصیحت نازل کر دی ہے۔

فَٱتَّقُوا۟ ٱللَّهَ مَا ٱسْتَطَعْتُمْ وَٱسْمَعُوا۟ وَأَطِيعُوا۟ وَأَنفِقُوا۟ خَيْرًا لِّأَنفُسِكُمْ ۗ وَمَن يُوقَ شُحَّ نَفْسِهِۦ فَأُو۟لَٰٓئِكَ هُمُ ٱلْمُفْلِحُونَ ﴿16﴾

سورۃ التغابن آیت 16

پس جہاں تک ہو سکے اللہ سے ڈرتے رہو۔اور (اللہ کے دین کی باتیں) سنا کرو اور اطاعت کرلو اور (اس کی راہ میں) خرچ کیا کرو یہی تمہارے لئے بہت بہتر ہے۔اور جس نے اپنے نفس کو بُخل سے بچالیا تو ایسے ہی لوگ فلاح پانے والے ہیں۔

يَٰٓأَيُّهَا ٱلنَّاسُ ٱتَّقُواْ رَبَّكُمْ وَٱخْشَوْاْ يَوْمًا لَّا يَجْزِى وَالِدٌ عَن وَلَدِهِۦ وَلَا مَوْلُودٌ هُوَ جَازٍ عَن وَالِدِهِۦ شَيْـًٔا ۚ إِنَّ وَعْدَ ٱللَّهِ حَقٌّ ۖ فَلَا تَغُرَّنَّكُمُ ٱلْحَيَوٰةُ ٱلدُّنْيَا وَلَا يَغُرَّنَّكُم بِٱللَّهِ ٱلْغَرُورُ ﴿33﴾

سورۃ لقمان آیت 33

اے بنی نوع انسان !۔ اپنے رب (کی نافرمانی) سے ڈرتے رہو اور اس دن کا خوف کرو جب نہ کوئی باپ اپنے بیٹے کے کچھ کام آسکے گا اور نہ کوئی بیٹا اپنے باپ کو کوئی فائدہ پہنچا سکے گا۔ بیشک اللہ کا وعدہ سچا ہے۔ پس کہیں دنیا کی (عارضی) زندگی تمہیں دھوکے میں نہ ڈال دے اور کہیں بڑا دھوکے باز (شیطان) تمہیں اللہ کے بارے میں کسی فریب میں نہ جکڑ دے۔

قُلْ يَٰعِبَادِ ٱلَّذِينَ ءَامَنُواْ ٱتَّقُواْ رَبَّكُمْ ۚ لِلَّذِينَ أَحْسَنُواْ فِى هَٰذِهِ ٱلدُّنْيَا حَسَنَةٌ ۗ وَأَرْضُ ٱللَّهِ وَٰسِعَةٌ ۗ إِنَّمَا يُوَفَّى ٱلصَّٰبِرُونَ أَجْرَهُم بِغَيْرِ حِسَابٍ ﴿10﴾

سورۃ الزمر آیت 10

کہہ دو کہ اے میرے بندو جو ایمان لائے ہو! ۔اپنے رب سے ڈرو۔ جن لوگوں نے اس دنیا میں نیک عمل کرلیا ان کے لئے (آخرت میں) بھلائی ہے۔اور اللہ کی زمین بڑی وسیع وکشادہ ہے۔ بلاشبہ صبر کرنے والوں کو بس ان کا اجر بھی بے حساب دیا جائے گا۔

لَهُم مِّن فَوْقِهِمْ ظُلَلٌ مِّنَ ٱلنَّارِ وَمِن تَحْتِهِمْ ظُلَلٌ ۚ ذَٰلِكَ يُخَوِّفُ ٱللَّهُ بِهِۦ عِبَادَهُۥ ۚ يَٰعِبَادِ فَٱتَّقُونِ ﴿16﴾

سورۃالزمر آیت 16

ان کے اوپر بھی آگ کے سائبان ہوں گے اور (ان کے) نیچے بھی۔ یہی تو وہ (عذاب) ہے جس سے اللہ اپنے بندوں کو ڈراتا ہے۔ تو اے میرے بندو بس مجھ سے ہی ڈرو۔

لَٰكِنِ ٱلَّذِينَ ٱتَّقَوْا۟ رَبَّهُمْ لَهُمْ غُرَفٌ مِّن فَوْقِهَا غُرَفٌ مَّبْنِيَّةٌ تَجْرِى مِن تَحْتِهَا ٱلْأَنْهَٰرُ ۖ وَعْدَ ٱللَّهِ ۖ لَا يُخْلِفُ ٱللَّهُ ٱلْمِيعَادَ ﴿20﴾

سورۃالزمر آیت 20

البتہ جو لوگ اپنے رب سے ڈرتے رہے ان کے لئے ایسے اونچے اونچے محل ہیں کہ جن کے اوپر بالا خانے بنے ہیں جن کے دامن میں نہریں جاری ہیں۔ یہ اللہ کا وعدہ ہے اور اللہ کبھی (اپنے) وعدے کے خلاف نہیں کرتا۔

واپس

متقی لوگ کبھی بھی اصلاحی پہلو نظرانداز نہیں کرتے۔ حق کا ساتھ دیتے اور ظالم کو ظلم سے روکتے ہیں اور جس میں تھوڑا سا بھی تقویٰ ہوگا اس میں اصلاحی پہلو ضرور ہوگا۔

وَلَا تَجْعَلُواْ ٱللَّهَ عُرْضَةً لِّأَيْمَٰنِكُمْ أَن تَبَرُّواْ وَتَتَّقُواْ وَتُصْلِحُواْ بَيْنَ ٱلنَّاسِ ۗ وَٱللَّهُ سَمِيعٌ عَلِيمٌ ﴿224﴾

سورۃ البقرۃ آیت 224

اور اللہ کو اپنی قسموں کا (ایسے) نشانہ نہ بناؤ کہ اچھا سلوک کرنے۔ اور تقویٰ اختیار کرنے۔ اور لوگوں کے درمیان اصلاح کرانے سے رک جاؤ۔ اور اللہ سننے والا اور سب کچھ جاننے والا ہے۔

يَٰبَنِىٓ ءَادَمَ إِمَّا يَأْتِيَنَّكُمْ رُسُلٌ مِّنكُمْ يَقُصُّونَ عَلَيْكُمْ ءَايَٰتِى ۙ فَمَنِ ٱتَّقَىٰ وَأَصْلَحَ فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ ﴿35﴾

سورۃ الأعراف آیت 35

اے اولادِ آدمؑ!۔(ہمیشہ سے ہماری یہ نصیحت رہی ہے کہ) جب کبھی بھی تم میں سے تمہارے پاس رسول آئیں۔جو تم پر میری آیات بیان کیا کریں۔ پھر جو کوئی (اللہ سے) ڈر جائے اور اصلاح کرلے تو ایسے لوگوں پر نہ کچھ خوف ہوگا اور نہ ہی وہ غمگین ہوں گے۔

وَإِن طَآئِفَتَانِ مِنَ ٱلْمُؤْمِنِينَ ٱقْتَتَلُواْ فَأَصْلِحُواْ بَيْنَهُمَا ۖ فَإِنْ بَغَتْ إِحْدَىٰهُمَا عَلَى ٱلْأُخْرَىٰ فَقَٰتِلُواْ ٱلَّتِى تَبْغِى حَتَّىٰ تَفِىٓءَ إِلَىٰٓ أَمْرِ ٱللَّهِ ۚ فَإِن فَآءَتْ فَأَصْلِحُواْ بَيْنَهُمَا بِٱلْعَدْلِ وَأَقْسِطُوٓاْ ۖ إِنَّ ٱللَّهَ يُحِبُّ ٱلْمُقْسِطِينَ ﴿9﴾ إِنَّمَا ٱلْمُؤْمِنُونَ إِخْوَةٌ فَأَصْلِحُواْ بَيْنَ أَخَوَيْكُمْ ۚ وَٱتَّقُواْ ٱللَّهَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ ﴿10﴾

سورۃ الحجرات آیت ۹۔۱۰

اور اگر مسلمانوں کے دو گروہ آپس میں لڑ پڑیں تو تم سب ان کے درمیان صلح کراؤ پھر اگر ان میں سے ایک گروہ دوسرے پر تعدی وزیادتی کرے تو تم سب ظلم وزیادتی کرنے والے سے لڑو۔ یہاں تک کہ وہ حکمِ الٰہی کی طرف لوٹ آئے پس اگر وہ لوٹ آئے تو پھر تم ان دونوں کے درمیان عدل وانصاف کے ساتھ صلح کرادو اور انصاف کرو۔ بے شک اللہ انصاف کرنے والوں سے محبت کرتا ہے۔ بے شک مومنین بس آپس میں بھائی بھائی ہیں تو تم اپنے دو بھائیوں میں صلح کراؤ اور اللہ (کی نافرمانی) سے ڈرو تاکہ تم پر رحم کیا جائے۔

واپس

تقویٰ والے حلال و حرام کا بہت خیال کرتے ہیں اور اللہ جل شانہ کے پسندیدہ دین اسلام کی تکمیل پر اپنی طرف سے نہ کوئی ملاوٹ کرتے ہیں۔اور نہ کسی کی گئی ملاوٹ کو پسند کرتے ہیں۔ تقویٰ والے سیدھی اور معقول بات کرتے ہیں اور کسی قسم کا لفظی ہیر پھیر نہیں کرتے۔

حُرِّمَتْ عَلَيْكُمُ ٱلْمَيْتَةُ وَٱلدَّمُ وَلَحْمُ ٱلْخِنزِيرِ وَمَآ أُهِلَّ لِغَيْرِ ٱللَّهِ بِهِۦ وَٱلْمُنْخَنِقَةُ وَٱلْمَوْقُوذَةُ وَٱلْمُتَرَدِّيَةُ وَٱلنَّطِيحَةُ وَمَآ أَكَلَ ٱلسَّبُعُ إِلَّا مَا ذَكَّيْتُمْ وَمَا ذُبِحَ عَلَى ٱلنُّصُبِ وَأَن تَسْتَقْسِمُوا۟ بِٱلْأَزْلَٰمِ ۚ ذَٰلِكُمْ فِسْقٌ ۗ ٱلْيَوْمَ يَئِسَ ٱلَّذِينَ كَفَرُوا۟ مِن دِينِكُمْ فَلَا تَخْشَوْهُمْ وَٱخْشَوْنِ ۚ ٱلْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ وَأَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِى وَرَضِيتُ لَكُمُ ٱلْإِسْلَٰمَ دِينًا ۚ فَمَنِ ٱضْطُرَّ فِى مَخْمَصَةٍ غَيْرَ مُتَجَانِفٍ لِّإِثْمٍ ۙ فَإِنَّ ٱللَّهَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ﴿3﴾

سورۃ المائدۃ آیت 3

تم پر حرام کر دیا گیا ہے۔ مرا ہوا جانور۔اور خون۔اور خنزیر کا گوشت۔اور جس پر اللہ کے علاوہ کسی اور کا نام پکارا جائے۔اور جو جانور گلا گھٹ کر مر جائے۔اور جو چوٹ لگنے سے مر جائے۔یا بلندی سے گر کر مر جائے۔ یا سینگ لگنے سے مر جائے۔۔اور (یہ بھی) جسے کوئی درندہ پھاڑ کھائے۔ مگر جس کو تم نے (قبل از موت) ذبح کر لیا ہو۔اور (یہ بھی) جو آستانوں پر ذبح کیا گیا ہو۔اور یہ بھی کہ قرعہ کے تیروں سے قسمت کا حال معلوم کرو۔یہ سب بدترین گناہ ہیں۔ تمہارے دین سے آج کافروں کی (رہی

سہی) آس بھی جاتی رہی تو ان سے مت ڈرو اور مجھ ہی سے ڈرتے رہو۔ آج کے دن میں نے تمہارے لئے تمہارا دین مکمل کر دیا ہے (یعنی کسی بھی کمی بیشی کی گنجائش نہیں چھوڑی)۔ اور اپنی نعمت تم پر پوری کر دی ہے۔ اور تمہارے لئے دین کی حیثیت سے اسلام کو پسند کر لیا ہے۔ مگر جو بھوک کی شدت سے مجبور ہو کر (ان حرام چیزوں سے کچھ کھالے) جبکہ گناہ کی طرف دلی میلان و رغبت نہ رکھتا ہو تو بیشک اللہ بڑا بخشنے والا بڑا رحم کرنے والا ہے۔

إِنَّ فِى ٱخْتِلَٰفِ ٱلَّيْلِ وَٱلنَّهَارِ وَمَا خَلَقَ ٱللَّهُ فِى ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلْأَرْضِ لَءَايَٰتٍ لِّقَوْمٍ يَتَّقُونَ ﴿6﴾

سورۃ یونس آیت 6

یقیناً رات اور دن کے اختلافی ردوبدل میں اور جو چیزیں اللہ نے آسمانوں اور زمین میں پیدا کی ہیں ان سب میں ان لوگوں کے لئے نشانیاں ہیں جو اللہ سے ڈرتے ہیں۔

وَلْيَخْشَ ٱلَّذِينَ لَوْ تَرَكُوا۟ مِنْ خَلْفِهِمْ ذُرِّيَّةً ضِعَٰفًا خَافُوا۟ عَلَيْهِمْ فَلْيَتَّقُوا۟ ٱللَّهَ وَلْيَقُولُوا۟ قَوْلًا سَدِيدًا ﴿9﴾

سورۃ النساء آیت 9

اور چاہیے کہ اس بات سے ڈریں کہ اگر وہ اپنے پیچھے ننھے ناتواں بچے چھوڑ جاتے تو انہیں کس قدر ان کی فکر لاحق ہوتی (؟) پس چاہیے کہ (دوسرے یتیموں کے بارے میں) وہ اللہ کا خوف رکھیں اور سیدھی و معقول بات کہیں۔

يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُواْ ٱتَّقُواْ ٱللَّهَ وَقُولُواْ قَوْلًا سَدِيدًا ﴿70﴾

سورۃ الأحزاب آیت 70

اے ایمان والو!۔ اللہ سے ڈرتے رہو اور بالکل سیدھی بات کہا کرو۔

واپس

تقویٰ ہی انسان پر اللہ جل شانہ کی رحمت کا باعث بنتا ہے۔ اور نصیحت تقویٰ کو اجاگر کرنے میں مددگار ہوتی ہے۔ تقویٰ کو بہترین لباس کہا گیا ہے۔ جو نصیحت حاصل کرنے کا باعث بن جاتا ہے۔ جسے تقویٰ نصیب ہو گیا تو اس پر اللہ جل شانہ کی رحمت یقینی ہے کیونکہ متقیوں پر رحمتوں اور برکتوں اور رزق کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں۔

وَهَٰذَا كِتَٰبٌ أَنزَلْنَٰهُ مُبَارَكٌ فَٱتَّبِعُوهُ وَٱتَّقُواْ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ ﴿155﴾

سورۃ الأنعام آیت 155

اور یہ کتاب (قرآن) بھی ہم نے ہی نازل کیا ہے جو بہت ہی بابرکت ہے تو اسی پر چلتے رہو اور (اللہ کی نافرمانی سے) ڈرتے رہو تاکہ تم پر رحم کیا جائے۔

يَٰبَنِيٓ ءَادَمَ قَدۡ أَنزَلۡنَا عَلَيۡكُمۡ لِبَاسٗا يُوَٰرِي سَوۡءَٰتِكُمۡ وَرِيشٗاۖ وَلِبَاسُ ٱلتَّقۡوَىٰ ذَٰلِكَ خَيۡرٞۚ ذَٰلِكَ مِنۡ ءَايَٰتِ ٱللَّهِ لَعَلَّهُمۡ يَذَّكَّرُونَ ﴿26﴾

سورۃ الأعراف آیت 26

اے اولادِ آدمؑ!۔ ہم نے تمہارے لئے لباس نازل کیا ہے جو تمہارے ستر ڈھانپتا ہے اور زیب وزینت کا باعث بھی ہے۔ اور تقویٰ کا لباس تو بہترین ہے۔ یہ اللہ کی نشانیوں میں سے ایک نشانی ہے تاکہ لوگ نصیحت قبول کریں۔

أَوَعَجِبۡتُمۡ أَن جَآءَكُمۡ ذِكۡرٞ مِّن رَّبِّكُمۡ عَلَىٰ رَجُلٖ مِّنكُمۡ لِيُنذِرَكُمۡ وَلِتَتَّقُواْ وَلَعَلَّكُمۡ تُرۡحَمُونَ ﴿63﴾

سورۃ الأعراف آیت 63

کیا تمہیں اس پر تعجب ہے کہ تمہارے رب کی طرف سے تمہارے پاس تم ہی میں سے ایک مرد کے ذریعے نصیحت آ گئی؟۔ تاکہ وہ تمہیں خبردار کردے اور تاکہ تم متقی بن جاؤ اور تاکہ تم رحم کیے جاؤ۔

وَلَوْ أَنَّ أَهْلَ ٱلْقُرَىٰٓ ءَامَنُواْ وَٱتَّقَوْاْ لَفَتَحْنَا عَلَيْهِم بَرَكَٰتٍ مِّنَ ٱلسَّمَآءِ وَٱلْأَرْضِ وَلَٰكِن كَذَّبُواْ فَأَخَذْنَٰهُم بِمَا كَانُواْ يَكْسِبُونَ ﴿96﴾

سورۃ الأعراف آیت 96

اور اگر ان بستیوں والے بھی ایمان لے آتے اور متقی بن جاتے تو ہم ان پر آسمان اور زمین سے نعمتوں و برکتوں کے دروازے کھول دیتے مگر انہوں نے تو تکذیب کر دی۔ پس ان کے اعمال کی پاداش میں ہم نے بھی انہیں پکڑ لیا۔

واپس

قرآن کریم بہترین کتاب ہے جو متقی لوگوں کے لئے ہدایت ہے۔ اور متقی کا ادنیٰ اور چھوٹے سے چھوٹا درجہ طلبِ حق ہے۔ اور اللہ ہی بخشش و مغفرت کا مالک ہے اس سے ڈرنے والے ہی فلاح پائیں گے۔ یہ حق اور باطل میں تفریق کر دیتا ہے۔ تقویٰ کو اجاگر کرنے کے لئے اس کی نصیحت تو بہت ہی کارگر ہے اور متقی لوگ اللہ کی کتاب سے خوب استفادہ کرتے ہیں۔ اور اس کی نشانیوں سے نصیحت حاصل کرتے ہیں۔ تقویٰ اختیار کرتے ہوئے نبیؐ کی پیروی اور قرآن کو سمجھ سمجھ کے پڑھنا یقیناً بہت سارے اختلافات کو مٹا دیتا ہے۔ متقی لوگ سیدھا سیدھا قرآن اور رسولؐ کے فرمان سے تعلق رکھتے ہیں اور کسی تفرقے اور جھگڑے میں نہیں پڑتے۔ اللہ نے تو سمجھ میں آنے والی آیات نازل کر دی ہیں پھر متقیوں اور ایمان والوں کی پہچان بڑے واضح الفاظ میں بیان کر دی ہے۔ کہ قرآن سمجھ کے پڑھتے

ہیں اور ان پر رونگٹے کھڑے کر دینے والی کیفیت طاری ہو جاتی ہے۔ ان کا ایمان مزید بڑھ جاتا ہے۔ اگر قرآن پڑھنا بالکل بے اثر ہے تو سمجھ لیں کہ یقینی طور پر ہمارے اندر ہی کوئی خامی ہے۔ اور جو کوئی اللہ پر بھروسہ کرتا ہے تو وہ (اللہ جل شانہ) اس کے لئے کافی ہو جاتا ہے۔ اور اسے ایسی جگہ سے رزق دیتا ہے جہاں سے اسے گمان بھی نہیں ہوتا۔

۞ الٓمٓ ﴿1﴾ ج ذَٰلِكَ ٱلْكِتَٰبُ لَا رَيْبَ ۛ فِيهِ ۛ هُدًى لِّلْمُتَّقِينَ ﴿2﴾ لا ٱلَّذِينَ يُؤْمِنُونَ بِٱلْغَيْبِ وَيُقِيمُونَ ٱلصَّلَوٰةَ وَمِمَّا رَزَقْنَٰهُمْ يُنفِقُونَ ﴿3﴾ لا وَٱلَّذِينَ يُؤْمِنُونَ بِمَآ أُنزِلَ إِلَيْكَ وَمَآ أُنزِلَ مِن قَبْلِكَ وَبِٱلْءَاخِرَةِ هُمْ يُوقِنُونَ ﴿4﴾ ط أُوْلَٰٓئِكَ عَلَىٰ هُدًى مِّن رَّبِّهِمْ ۖ وَأُوْلَٰٓئِكَ هُمُ ٱلْمُفْلِحُونَ ﴿5﴾

سورۃ البقرہ آیت ۱ تا ۵

الف لام میم۔ یہ (قرآن مجید) ایسی کتاب ہے جس میں کوئی شک و شبہ نہیں۔ اللہ سے ڈر کے کچھ طلب رکھنے والوں کے لئے سراسر ہدایت ہے۔ وہ جو غیب پر ایمان لاتے ہیں اور نماز قائم کرتے ہیں اور جو رزق ہم نے ان کو عطا کیا ہے (اس میں سے) خرچ کرتے ہیں۔ اور وہ جو ایمان لاتے ہیں اس پر جو تیری طرف اتارا گیا اور جو تجھ سے پہلے نازل کیا گیا اور آخرت پر بھی یقین رکھتے ہیں۔ یہی لوگ اپنے رب کی طرف سے ہدایت پر ہیں اور یہی لوگ فلاح پانے والے ہیں۔

وَمَا يَذْكُرُونَ إِلَّآ أَن يَشَآءَ ٱللَّهُ ۚ هُوَ أَهْلُ ٱلتَّقْوَىٰ وَأَهْلُ ٱلْمَغْفِرَةِ ﴿56﴾ ع2

سورۃ المدثر آیت 56

اور وہ اس سے نصیحت بھی تب ہی حاصل کریں گے جب اللہ چاہے گا۔ وہی اس کا حق رکھتا ہے کہ اس سے ڈرا جائے اور وہی بخشش و مغفرت کا مالک ہے۔

وَأَنذِرْ بِهِ ٱلَّذِينَ يَخَافُونَ أَن يُحْشَرُوٓاْ إِلَىٰ رَبِّهِمْ ۙ لَيْسَ لَهُم مِّن دُونِهِۦ وَلِىٌّ وَلَا شَفِيعٌ لَّعَلَّهُمْ يَتَّقُونَ ﴿51﴾

سورۃ الأنعام آیت 51

اور وہ لوگ جو خوف رکھتے ہیں کہ وہ اپنے رب کے سامنے محشر میں جمع کیے جائیں گے اور اس (اللہ) کے علاوہ نہ تو ان کا کوئی ولی ہوگا اور نہ سفارش کرنے والا۔ ان کو اس قرآن کے ذریعے سے نصیحت کر دو تاکہ وہ متقی بن جائیں۔

وَمَا عَلَى ٱلَّذِينَ يَتَّقُونَ مِنْ حِسَابِهِم مِّن شَىْءٍ وَلَٰكِن ذِكْرَىٰ لَعَلَّهُمْ يَتَّقُونَ ﴿69﴾

سورۃ الأنعام آیت 69

اوران (نکتہ چین) لوگوں کے حساب کی کچھ بھی ذمہ داری متقی لوگوں پر نہیں۔ البتہ نصیحت کرنا لازم ہے شاید کہ وہ غلط روی سے بچ جائیں۔

وَلَقَدْ ءَاتَيْنَا مُوسَىٰ وَهَٰرُونَ ٱلْفُرْقَانَ وَضِيَآءً وَذِكْرًا لِّلْمُتَّقِينَ ﴿48﴾

سورۃ الأنبیاء آیت 48

اور البتہ یقیناً ہم نے موسیٰؑ اور ہارونؑ کو (حق و باطل) میں فرق کرنے والی اور (ہدایت کی) روشنی اور کتابِ ذکر و نصیحت ان متقی لوگوں کے لئے دیدی تھی۔

فَإِنَّمَا يَسَّرْنَٰهُ بِلِسَانِكَ لِتُبَشِّرَ بِهِ ٱلْمُتَّقِينَ وَتُنذِرَ بِهِۦ قَوْمًا لُّدًّا ﴿97﴾

سورۃ مریم آیت 97

پس البتہ ہم نے یہ (قرآن) محض تمہاری زبان میں آسان کر دیا ہے تاکہ تم اس سے متقی لوگوں کو خوشخبری سنا دو اور جھگڑا کرنے والوں کو بھی آگاہ کر دو۔

وَلَقَدْ أَنزَلْنَآ إِلَيْكُمْ ءَايَٰتٍ مُّبَيِّنَٰتٍ وَمَثَلًا مِّنَ ٱلَّذِينَ خَلَوْا۟ مِن قَبْلِكُمْ وَمَوْعِظَةً لِّلْمُتَّقِينَ ﴿34﴾ ع4

سورۃالنور آیت 34

اور البتہ یقیناً ہم نے تمہاری طرف صاف واضح سمجھ میں آنے والی آیات نازل کر دی ہیں اور ان میں تم سے پہلے گزرے لوگوں کی مثالیں بھی ہیں اور یہ متقی لوگوں کے لئے نصیحت بھی ہیں۔

وَلَمَّا جَآءَ عِيسَىٰ بِٱلْبَيِّنَٰتِ قَالَ قَدْ جِئْتُكُم بِٱلْحِكْمَةِ وَلِأُبَيِّنَ لَكُم بَعْضَ ٱلَّذِى تَخْتَلِفُونَ فِيهِ ۖ فَٱتَّقُوا۟ ٱللَّهَ وَأَطِيعُونِ ﴿63﴾

سورۃالزخرف آیت 63

اور جب عیسیٰؑ نشانیاں (معجزے) لے کر آئے تو کہا میں تمہارے پاس حکمت ودانائی لے کر آیا ہوں تاکہ تم پر بعض ان باتوں کی وضاحت کردوں جن میں تم اختلاف کرتے ہو۔ پس تم اللہ ہی سے ڈرو اور میری اطاعت کرو۔

أَنِ ٱعْبُدُوا۟ ٱللَّهَ وَٱتَّقُوهُ وَأَطِيعُونِ ﴿3﴾

سورۃنوح آیت 3

کہ اللہ ہی کی عبادت کیا کرو اور اسی سے ڈرا کرو اور میری اطاعت کرلو۔

ٱللَّهُ نَزَّلَ أَحْسَنَ ٱلْحَدِيثِ كِتَٰبًا مُّتَشَٰبِهًا مَّثَانِىَ تَقْشَعِرُّ مِنْهُ جُلُودُ ٱلَّذِينَ يَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ ثُمَّ تَلِينُ جُلُودُهُمْ وَقُلُوبُهُمْ إِلَىٰ ذِكْرِ ٱللَّهِ ۚ ذَٰلِكَ هُدَى ٱللَّهِ يَهْدِى بِهِۦ مَن يَشَآءُ ۚ وَمَن يُضْلِلِ ٱللَّهُ فَمَا لَهُۥ مِنْ هَادٍ ﴿23﴾

سورۃالزمر آیت 23

اللہ نے تو بہترین کلام نازل کیا ہے ایک ایسی کتاب جس کی آیتیں آپس میں ملتی جلتی ہیں اور بار بار دہرائی جاتی ہیں۔اس (کے پڑھنے) سے ان لوگوں کے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں جو اپنے رب سے ڈرتے ہیں۔ پھر ان کے بدن نرم ہوتے اور ان کے دل اللہ کے ذکر کی طرف مائل ہو جاتے ہیں۔ یہی تو اللہ کی ہدایت ہے اس سے وہ جس کو چاہتا ہے ہدایت دیتا ہے اور جس کو اللہ گمراہ ہونے کے لئے چھوڑ دے اسے کوئی بھی ہدایت دینے والا نہیں۔

إِنَّمَا ٱلْمُؤْمِنُونَ ٱلَّذِينَ إِذَا ذُكِرَ ٱللَّهُ وَجِلَتْ قُلُوبُهُمْ وَإِذَا تُلِيَتْ عَلَيْهِمْ ءَايَٰتُهُۥ زَادَتْهُمْ إِيمَٰنًا وَعَلَىٰ رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُونَ ﴿2﴾ ج صلے

سورۃالانفال آیت 2

ایمان والے تو بس وہ ہیں کہ جب اللہ کا ذکر کیا جائے تو ان کے دل ڈر جاتے ہیں۔اور جب اس کی آیات ان کے سامنے پڑھی جائیں تو ان کا ایمان اور بڑھ جاتا ہے۔ اور وہ تو اپنے رب پر ہی بھروسہ کرتے ہیں۔

وَكَذَٰلِكَ أَنزَلْنَٰهُ قُرْءَانًا عَرَبِيًّا وَصَرَّفْنَا فِيهِ مِنَ ٱلْوَعِيدِ لَعَلَّهُمْ يَتَّقُونَ أَوْ يُحْدِثُ لَهُمْ ذِكْرًا ﴿113﴾

سورۃطٰہٰ آیت 113

اور اسی طرح ہم نے اسے عربی زبان کا قرآن بنا کر ہی نازل کیا ہے۔ اور ہم نے اس میں طرح طرح سے وضاحتی وعیدیں بھی دی ہیں۔ تاکہ وہ (اللہ جل شانہ سے) ڈر جائیں۔ یا یہ (قرآن) ان کے لئے نصیحت کا باعث ہی ہو جائے۔

وَيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ ۚ وَمَن يَتَوَكَّلْ عَلَى ٱللَّهِ فَهُوَ حَسْبُهُۥ ۚ إِنَّ ٱللَّهَ بَٰلِغُ أَمْرِهِۦ ۚ قَدْ جَعَلَ ٱللَّهُ لِكُلِّ شَىْءٍ قَدْرًا ﴿3﴾

سورۃ الطلاق آیت ۳

اور اسے ایسی جگہ سے رزق دیتا ہے جہاں سے اسے گمان بھی نہیں ہوتا۔ اور جو کوئی اللہ پر بھروسہ کرتا ہے تو وہ (اللہ جل شانہ) اس کے لئے کافی ہو جاتا ہے۔ بیشک اللہ اپنے کام کو پورا کرنے والا ہے۔ اللہ نے ہر چیز کا ایک اندازہ مقرر کر رکھا ہے۔

واپس

متقی لوگ شیطانی وسوسوں سے چونک پڑتے ہیں۔ اور ذکرِ الٰہی میں لگ جاتے ہیں تو اللہ جل شانہ کی تائید سے بصیرت والے ہو جاتے ہیں۔اور یہی تقویٰ مغفرت کا باعث بن جاتا ہے۔

إِنَّ ٱلَّذِينَ ٱتَّقَوْا۟ إِذَا مَسَّهُمْ طَٰٓئِفٌ مِّنَ ٱلشَّيْطَٰنِ تَذَكَّرُوا۟ فَإِذَا هُم مُّبْصِرُونَ﴿201﴾ج

سورۃ الأعراف آیت 201

بیشک وہ لوگ جو اللہ سے ڈرتے ہیں جب انہیں کوئی شیطانی وسوسہ چھوتا ہے تو چونک پڑتے ہیں اور ذکرِ الٰہی میں لگ جاتے ہیں۔ پھر ایک دم سے وہ بصیرت والے ہو جاتے ہیں۔

يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوٓا۟ إِن تَتَّقُوا۟ ٱللَّهَ يَجْعَل لَّكُمْ فُرْقَانًا وَيُكَفِّرْ عَنكُمْ سَيِّـَٔاتِكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ۗ وَٱللَّهُ ذُو ٱلْفَضْلِ ٱلْعَظِيمِ﴿29﴾

سورۃ الأنفال آیت 29

اے ایمان والو!۔ اگر تم اللہ سے ڈرتے رہو گے تو اللہ تمہیں حق و باطل میں تمیز کرنے کی صلاحیت دے گا۔ تم سے تمہارے گناہ مٹا دے گا اور تمہاری بخشش و مغفرت کر دے گا۔ اور اللہ بڑے ہی فضل والا ہے۔

فَأَلْهَمَهَا فُجُورَهَا وَتَقْوَىٰهَا﴿8﴾ص لا

سورۃ الشّمس آیت 8

پھر اس کو بدکاری اور تقویٰ (میں تمیز کرنے) والی سمجھ دی۔

واپس

اللہ جل جلالہ کی شان و عظمت ہی ہر طرف جلوہ گر ہے جس کی بے شمار صفات اس کا تقاضا کرتی ہیں کہ اسی کے ساتھ گہرائی والا تعلق استوار کیا جائے۔اور حقیقی تقویٰ صرف اور صرف اللہ سے ڈرنے کا نام ہے کسی اور سے نہیں !۔اللہ تعالیٰ کے علاوہ دوسروں سے ڈرنا حقیقی تقویٰ کے منافی ہے۔یہ جانچ پڑتال تو لازم ہے کہ بن دیکھے اللہ سے کون ڈرتا ہے۔علم رکھنے والے ہی اللہ جل جلالہ سے ڈرتے ہیں اور بن دیکھے اپنے رب سے ڈرتے رہنا تقویٰ کی علامت ہے۔شرک سے بچتے ہیں کیونکہ شرک کرنے سے اللہ جل شانہ کا تقویٰ حاصل نہیں ہو سکتا۔کیا یہ لوگ اللہ سے نہیں ڈرتے شاید اسی لئے اللہ کو چھوڑ کر دوسروں کی عبادت و چاہت کرتے ہیں؟۔اور یہ بھی بتا دیا گیا کہ جو ہدایت قبول کر لیتے ہیں انہیں اللہ کے حضور مقامِ تقویٰ مل جاتا ہے۔اللہ جل شانہ ہی متقی لوگوں کا ولی ہے۔اللہ کے ولی اولیاء اور دوست تقویٰ کا دامن نہیں چھوڑتے۔یعنی اللہ سے ڈر اور امید والا تعلق قائم رکھتے ہیں۔ تبھی تو متقی کا درجہ پاتے ہیں۔اور اللہ جل شانہ کبھی متقی اور صابر لوگوں کا اجر ضائع نہیں ہونے دیتا۔

قُلْ مَن يَرْزُقُكُم مِّنَ ٱلسَّمَآءِ وَٱلْأَرْضِ أَمَّن يَمْلِكُ ٱلسَّمْعَ وَٱلْأَبْصَٰرَ وَمَن يُخْرِجُ ٱلْحَىَّ مِنَ ٱلْمَيِّتِ وَيُخْرِجُ ٱلْمَيِّتَ مِنَ ٱلْحَىِّ وَمَن يُدَبِّرُ ٱلْأَمْرَ ۚ فَسَيَقُولُونَ ٱللَّهُ ۚ فَقُلْ أَفَلَا تَتَّقُونَ ﴿31﴾

سورۃ یونس آیت 31

پوچھو کہ آسمان وزمین میں کون تمہیں روزی دیتا ہے یا کانوں اور آنکھوں کا مالک کون ہے اور کون ہے جو زندہ کو مردہ سے نکالتا ہے اور مردہ کو زندہ سے نکالتا ہے۔ اور باقی سارے کاموں کا (آخر) انتظام کون کرتا ہے۔ تو وہ کہہ دیں گے کہ اللہ ہی (سب کچھ کرتا ہے)۔ پھر پوچھو کہ تم (اللہ جل شانہ) کا ڈرو خوف کیوں نہیں رکھتے؟۔

وَلَهُۥ مَا فِى ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلْأَرْضِ وَلَهُ ٱلدِّينُ وَاصِبًا ۚ أَفَغَيْرَ ٱللَّهِ تَتَّقُونَ ﴿52﴾

سورۃ النحل آیت 52

اور جو بھی آسمانوں وزمین میں ہے سب کچھ اسی کا ہے اور عبادت بھی اسی کی لازم ہے پھر تم اللہ کے علاوہ دوسروں سے کیوں ڈرتے ہو؟۔

يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُواْ لَيَبۡلُوَنَّكُمُ ٱللَّهُ بِشَيۡءٖ مِّنَ ٱلصَّيۡدِ تَنَالُهُۥٓ أَيۡدِيكُمۡ وَرِمَاحُكُمۡ لِيَعۡلَمَ ٱللَّهُ مَن يَخَافُهُۥ بِٱلۡغَيۡبِۚ فَمَنِ ٱعۡتَدَىٰ بَعۡدَ ذَٰلِكَ فَلَهُۥ عَذَابٌ أَلِيمٞ ﴿94﴾

سورۃ المائدۃ آیت 94

اے ایمان والو! ۔البتہ ایک چیز سے اللہ تمہیں ضرور آزمائے گا کہ جس شکار پر (حالتِ احرام میں) تمہارے ہاتھ اور تمہارے نیزے (باآسانی) پہنچ جائیں تاکہ اللہ جانچ پڑتال کرلے کہ بن دیکھے اللہ سے کون ڈرتا ہے۔ پھر جو کوئی اس کے بعد زیادتی کرے تو اس کے لئے المناک عذاب ہے۔

وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٞ وِزۡرَ أُخۡرَىٰۚ وَإِن تَدۡعُ مُثۡقَلَةٌ إِلَىٰ حِمۡلِهَا لَا يُحۡمَلۡ مِنۡهُ شَيۡءٞ وَلَوۡ كَانَ ذَا قُرۡبَىٰٓۗ إِنَّمَا تُنذِرُ ٱلَّذِينَ يَخۡشَوۡنَ رَبَّهُم بِٱلۡغَيۡبِ وَأَقَامُواْ ٱلصَّلَوٰةَۚ وَمَن تَزَكَّىٰ فَإِنَّمَا يَتَزَكَّىٰ لِنَفۡسِهِۦۚ وَإِلَى ٱللَّهِ ٱلۡمَصِيرُ ﴿18﴾

سورۃ فاطر آیت 18

اور کوئی بوجھ اٹھانے والا کسی دوسرے کا بوجھ نہیں اٹھائے گا۔ اور اگر کوئی بوجھ سے لدا ہوا اپنا بوجھ بٹانے کسی کو بلائے تو کوئی بھی اس میں سے کچھ نہ اٹھائے گا اگرچہ وہ قرابت دار ہی کیوں نہ ہو۔ تم تو البتہ صرف انہی لوگوں کو نصیحت کر سکتے ہو جو بن دیکھے اپنے رب سے ڈرتے اور نماز قائم کرتے

ہیں۔اور جو بھی پاک ہوتا ہے تو بلاشبہ بس اپنے لئے ہی پاک ہوتا ہے۔اور (سب کا) لوٹنا تو اللہ ہی کی طرف ہے۔

وَمِنَ ٱلنَّاسِ وَٱلدَّوَآبِّ وَٱلْأَنْعَٰمِ مُخْتَلِفٌ أَلْوَٰنُهُۥ كَذَٰلِكَ ۗ إِنَّمَا يَخْشَى ٱللَّهَ مِنْ عِبَادِهِ ٱلْعُلَمَٰٓؤُا۟ ۗ إِنَّ ٱللَّهَ عَزِيزٌ غَفُورٌ ﴿28﴾

سورۃ فاطر آیت 28

اور انسانوں اور جانوروں اور مویشیوں کے بھی اسی طرح مختلف رنگ ہیں۔ البتہ اس کے بندوں میں سے صرف وہی اللہ سے ڈرتے ہیں جو علم والے ہیں۔ بلاشبہ اللہ خوب غالب بڑا بخش دینے والا ہے۔

إِنَّمَا تُنذِرُ مَنِ ٱتَّبَعَ ٱلذِّكْرَ وَخَشِىَ ٱلرَّحْمَٰنَ بِٱلْغَيْبِ ۖ فَبَشِّرْهُ بِمَغْفِرَةٍ وَأَجْرٍ كَرِيمٍ ﴿11﴾

سورۃ یٰس آیت 11

تم تو البتہ صرف ایسے شخص کو آگاہ کر سکتے ہو جو نصیحت کی پیروی کرے اور بن دیکھے ہی ربِ الرحمٰن سے ڈرے۔ پس اس کو مغفرت اور بڑے اجر کی بشارت سنا دو۔

مَّنْ خَشِيَ ٱلرَّحْمَٰنَ بِٱلْغَيْبِ وَجَآءَ بِقَلْبٍ مُّنِيبٍ ﴿33﴾ ٱدْخُلُوهَا بِسَلَٰمٍ ۖ ذَٰلِكَ يَوْمُ
ٱلْخُلُودِ ﴿34﴾ لَهُم مَّا يَشَآءُونَ فِيهَا وَلَدَيْنَا مَزِيدٌ ﴿35﴾

سورۃ ق آیت ۳۳ تا ۳۵

جو بن دیکھے رب الرحمٰن سے ڈرتا رہا اور اللہ کی طرف متوجہ رہنے والا دل لے کر آیا۔ اس
ان کے لئے وہاں جو وہ چاہیں (جنت) میں سلامتی کے ساتھ داخل ہو جاؤ یہ حیاتِ ابدی کا دن ہے۔
گے سب کچھ میسر ہوگا اور ہمارے ہاں تو اور بھی بہت کچھ ہے۔

قَالُوٓاْ أَءِنَّكَ لَأَنتَ يُوسُفُ ۖ قَالَ أَنَا۠ يُوسُفُ وَهَٰذَآ أَخِى ۖ قَدْ مَنَّ ٱللَّهُ عَلَيْنَآ ۖ إِنَّهُۥ
مَن يَتَّقِ وَيَصْبِرْ فَإِنَّ ٱللَّهَ لَا يُضِيعُ أَجْرَ ٱلْمُحْسِنِينَ ﴿90﴾

سورۃ یوسف آیت 90

وہ بولے کیا تم یوسفؑ ہو؟۔ کہا (ہاں!) میں یوسفؑ ہوں اور یہ میرا بھائی ہے۔ یقیناً اللہ نے ہم پر
احسان کیا ہے۔ بے شک جو تقویٰ اختیار کرتا ہے اور صبر کرتا ہے تو بلاشبہ اللہ کبھی بھی احسان کرنے
والوں کا اجر ضائع نہیں کرتا۔

وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا نُوحًا إِلَىٰ قَوْمِهِۦ فَقَالَ يَٰقَوْمِ ٱعْبُدُوا۟ ٱللَّهَ مَا لَكُم مِّنْ إِلَٰهٍ غَيْرُهُۥٓ ۖ أَفَلَا تَتَّقُونَ ﴿23﴾

سورۃالمؤمنون آیت 23

اور البتہ یقیناً ہم نے نوحؑ کو اس کی قوم کے پاس بھیجا۔ تو اس نے کہا کہ اے میری قوم!۔ اللہ ہی کی عبادت کیا کرو اس کے علاوہ اور کوئی بھی تمہاری عبادت کے لائق نہیں۔ پھر کیا تم (اللہ سے) ڈرتے نہیں؟۔

فَأَرْسَلْنَا فِيهِمْ رَسُولًا مِّنْهُمْ أَنِ ٱعْبُدُوا۟ ٱللَّهَ مَا لَكُم مِّنْ إِلَٰهٍ غَيْرُهُۥٓ ۖ أَفَلَا تَتَّقُونَ ﴿32﴾ ع2

سورۃالمؤمنون آیت 32

پھر ان ہی میں سے ایک رسول بھیجا (جس نے کہا) کہ اللہ ہی کی عبادت کیا کرو تمہارے لئے اس کو چھوڑ کر اور کوئی بھی عبادت کے قابل نہیں ہے۔ پھر کیا تم (اللہ سے) نہیں ڈرتے؟۔

إِذْ قَالَ لَهُمْ أَخُوهُمْ نُوحٌ أَلَا تَتَّقُونَ ﴿106﴾ ج

سورۃالشعراء آیت 106

جب ان سے ان کے بھائی نوحؑ نے کہا کہ کیا تم (اللہ سے) ڈرتے نہیں ہو؟۔

إِذْ قَالَ لَهُمْ أَخُوهُمْ هُودٌ أَلَا تَتَّقُونَ﴿124﴾ج

سورۃ الشعراء آیت 124

جب ان سے ان کے بھائی ہود نے کہا کہ کیا تم اللہ سے ڈرتے نہیں؟۔

وَٱتَّقُواْ ٱلَّذِىٓ أَمَدَّكُم بِمَا تَعْلَمُونَ﴿132﴾ج

سورۃ الشعراء آیت 132

اور اس (اللہ جل شانہ) سے ڈرو جس نے ان چیزوں سے تمہاری مدد کی ہے جنہیں تم بھی جانتے ہو۔

إِذْ قَالَ لَهُمْ أَخُوهُمْ صَٰلِحٌ أَلَا تَتَّقُونَ﴿142﴾ج

سورۃ الشعراء آیت 142

جب ان سے ان کے بھائی صالحؑ نے کہا کہ تم اللہ سے کیوں نہیں ڈرتے؟۔

إِذْ قَالَ لَهُمْ أَخُوهُمْ لُوطٌ أَلَا تَتَّقُونَ﴿161﴾ج

سورۃالشعراء آیت 161

جب ان سے ان کے بھائی لوطؑ نے کہا کہ تم اللہ سے کیوں نہیں ڈرتے؟۔

إِذْ قَالَ لَهُمْ شُعَيْبٌ أَلَا تَتَّقُونَ﴿177﴾ج

سورۃالشعراء آیت 177

جب ان سے شعیبؑ نے کہا کہ کیا تم اللہ سے ڈرتے نہیں؟۔

وَٱتَّقُواْ ٱلَّذِى خَلَقَكُمْ وَٱلْجِبِلَّةَ ٱلْأَوَّلِينَ﴿184﴾ط

سورۃالشعراء آیت 184

اور اس (اللہ جل شانہ) سے ہی ڈرو جس نے تم کو اور پرانی خلقت کو پیدا کیا۔

وَإِبْرَٰهِيمَ إِذْ قَالَ لِقَوْمِهِ ٱعْبُدُواْ ٱللَّهَ وَٱتَّقُوهُ ۖ ذَٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ إِن كُنتُمْ تَعْلَمُونَ﴿16﴾

سورۃالعنکبوت آیت 16

اور ابراہیمؑ کا (ذکر کرو) جب اس نے اپنی قوم سے کہا کہ اللہ ہی کی عبادت کیا کرو اور اسی سے ڈرتے رہو۔ اگر تم سمجھ رکھتے ہو تو یہ تمہارے حق میں بہت بہتر ہے۔

وَٱلَّذِينَ ٱهْتَدَوْا۟ زَادَهُمْ هُدًى وَءَاتَىٰهُمْ تَقْوَىٰهُمْ ﴿17﴾

سورۃ محمد آیت 17

اور جو لوگ ہدایت قبول کرتے ہیں وہ ان کو ہدایت میں اور بھی بڑھا دیتا ہے اور انہیں مقامِ تقویٰ عنایت کر دیتا ہے۔

إِذْ قَالَ لِقَوْمِهِۦٓ أَلَا تَتَّقُونَ ﴿124﴾

سورۃ الصافات آیت 124

جب انہوں نے اپنی قوم سے کہا کہ کیا تم اللہ سے ڈرتے نہیں؟۔

إِنَّهُمْ لَن يُغْنُوا۟ عَنكَ مِنَ ٱللَّهِ شَيْـًٔا ۚ وَإِنَّ ٱلظَّٰلِمِينَ بَعْضُهُمْ أَوْلِيَآءُ بَعْضٍ ۖ وَٱللَّهُ وَلِىُّ ٱلْمُتَّقِينَ ﴿19﴾

سورۃ الجاثیۃ آیت 19

البتہ وہ اللہ کے مقابل تم کو ہر گز کچھ بھی فائدہ نہیں دیں گے۔ اور یقیناً ظالم لوگ ایک دوسرے کے ولی اولیاء ہوا کرتے ہیں۔ اور اللہ ہی تو متقی لوگوں کا ولی ہے۔

أَلَآ إِنَّ أَوْلِيَآءَ ٱللَّهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ﴿62﴾ج صلے ٱلَّذِينَ ءَامَنُواْ وَكَانُواْ يَتَّقُونَ﴿63﴾ط

سورۃ یونس آیت ۶۲۔۶۳

آگاہ رہو بیشک جو اللہ کے ولی اولیاء (دوست) ہیں ان پر نہ تو کچھ خوف ہوگا اور نہ ہی وہ غمناک ہوں گے۔یہ وہ لوگ ہیں جو ایمان لائے اور تقویٰ کی روش پر گامزن رہے۔

واپس

متقی لوگوں کے سوچنے کا انداز بھی مثبت ہوتا ہے۔جو غور و فکر کرتے۔اللہ سے ڈرتے اور اللہ کے حضور جواب دہی سے خائف رہتے ہیں۔اللہ جل جلالہ کے ڈر سے انسان کی خامیاں دور ہو جاتی ہیں اور ان کو سیدھے راستے پر آنے کی توفیق مل جاتی ہے۔متقی لوگوں کا اللہ جل شانہ سے دعاؤں کا سلسلہ قائم رہتا ہے۔اور وہ بھلائیوں کے ہی امیدوار ہوتے ہیں۔

وَإِذَا قِيلَ لَهُم مَّاذَآ أَنزَلَ رَبُّكُمْ ۙ قَالُوٓاْ أَسَٰطِيرُ ٱلْأَوَّلِينَ﴿24﴾لا لِيَحْمِلُوٓاْ أَوْزَارَهُمْ كَامِلَةً يَوْمَ ٱلْقِيَٰمَةِ ۙ وَمِنْ أَوْزَارِ ٱلَّذِينَ يُضِلُّونَهُم بِغَيْرِ عِلْمٍ ۗ أَلَا سَآءَ مَا يَزِرُونَ﴿25﴾ع3 قَدْ مَكَرَ ٱلَّذِينَ مِن قَبْلِهِمْ فَأَتَى ٱللَّهُ بُنْيَٰنَهُم مِّنَ ٱلْقَوَاعِدِ فَخَرَّ عَلَيْهِمُ ٱلسَّقْفُ مِن فَوْقِهِمْ وَأَتَىٰهُمُ ٱلْعَذَابُ مِنْ حَيْثُ لَا يَشْعُرُونَ﴿26﴾ ثُمَّ يَوْمَ

ٱلْقِيٰمَةِ يُخْزِيهِمْ وَيَقُولُ أَيْنَ شُرَكَآءِىَ ٱلَّذِينَ كُنتُمْ تُشَٰٓقُّونَ فِيهِمْ ۚ قَالَ ٱلَّذِينَ أُوتُوا۟ ٱلْعِلْمَ إِنَّ ٱلْخِزْىَ ٱلْيَوْمَ وَٱلسُّوٓءَ عَلَى ٱلْكَٰفِرِينَ ﴿27﴾ ٱلَّذِينَ تَتَوَفَّىٰهُمُ ٱلْمَلَٰٓئِكَةُ ظَالِمِىٓ أَنفُسِهِمْ ۖ فَأَلْقَوُا۟ ٱلسَّلَمَ مَا كُنَّا نَعْمَلُ مِن سُوٓءٍ ۚ بَلَىٰٓ إِنَّ ٱللَّهَ عَلِيمٌۢ بِمَا كُنتُمْ تَعْمَلُونَ ﴿28﴾ فَٱدْخُلُوٓا۟ أَبْوَٰبَ جَهَنَّمَ خَٰلِدِينَ فِيهَا ۖ فَلَبِئْسَ مَثْوَى ٱلْمُتَكَبِّرِينَ ﴿29﴾ وَقِيلَ لِلَّذِينَ ٱتَّقَوْا۟ مَاذَآ أَنزَلَ رَبُّكُمْ ۚ قَالُوا۟ خَيْرًا ۗ لِّلَّذِينَ أَحْسَنُوا۟ فِى هَٰذِهِ ٱلدُّنْيَا حَسَنَةٌ ۚ وَلَدَارُ ٱلْءَاخِرَةِ خَيْرٌ ۚ وَلَنِعْمَ دَارُ ٱلْمُتَّقِينَ ﴿30﴾

سورۃ النحل آیت ۲۴ تا ۳۰

اور جب ان (کافروں ناشکروں) سے پوچھا جاتا ہے کہ تمہارے رب نے کیا نازل کیا ہے؟۔ تو وہ کہتے ہیں (وہ تو) پرانے لوگوں کی کہانیاں ہیں۔ قیامت کے دن یہ اپنے گناہوں کا بھی پورا پورا بوجھ اٹھائیں گے اور ان کا بوجھ بھی اٹھائیں گے جن کو یہ بغیر کسی علم کے گمراہ کر دیتے ہیں۔ آگاہ ہو جاؤ کیا ہی برا بوجھ ہے وہ جو یہ اٹھا رہے ہیں؟۔ ان سے پہلے گزرے لوگوں نے بھی (خلافِ حق ایسی ہی) مکاریاں کی تھیں تو اللہ نے اُن کے مکر کی عمارت جڑ سے اکھیڑ دی کہ اس کی چھت اوپر سے ان پر گر پڑی اور ان پر (ایسی طرف سے) عذاب آ واقع ہوا جہاں سے ان کو وہم و گمان بھی نہ تھا۔ پھر وہ ان کو قیامت کے دن بھی ذلیل و خوار کرے گا اور کہے گا کہ میرے وہ شریک کہاں ہیں جن کے بارے میں تم جھگڑا کیا کرتے تھے۔ جن لوگوں کو (حقیقی) علم دیا گیا تھا وہ کہیں گے کہ البتہ آج کا دن کافروں کے لئے برائی اور رسوا

ئی والا ہے۔وہ جو اپنے اوپر ظلم کرنے والے ہوتے ہیں جب فرشتے ان کی روحیں قبض کرنے لگتے ہیں۔تو وہ سلامتی کی پیشکش کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ ہم تو کوئی برا کام نہیں کیا کرتے تھے۔(کیوں نہیں) ہاں۔ بیشک اللہ اچھے سے جانتا ہے جو کچھ تم کیا کرتے تھے۔تو جہنم کے دروازوں میں داخل ہو جاؤ اسی میں ہمیشہ رہو گے۔پس تکبر کرنے والوں کا کیا ہی برا ٹھکانہ ہے۔اور جب متقی لوگوں سے پوچھا جائے کہ تمہارے رب نے کیا نازل کیا ہے تو کہتے ہیں کہ (دنیا و آخرت کی) بہترین خیر و بھلائی نازل کی ہے۔احسان کرنے والوں کے لئے اس دنیا میں بھی بہتری ہے۔اور البتہ آخرت کا گھر تو بہت بہتر ہے۔ اور متقی لوگوں کا تو کیا ہی عمدہ گھر ہے۔

۞ أَفَمَن يَعْلَمُ أَنَّمَآ أُنزِلَ إِلَيْكَ مِن رَّبِّكَ ٱلْحَقُّ كَمَنْ هُوَ أَعْمَىٰٓ ۚ إِنَّمَا يَتَذَكَّرُ أُوْلُواْ ٱلْأَلْبَٰبِ ﴿19﴾ ٱلَّذِينَ يُوفُونَ بِعَهْدِ ٱللَّهِ وَلَا يَنقُضُونَ ٱلْمِيثَٰقَ ﴿20﴾ وَٱلَّذِينَ يَصِلُونَ مَآ أَمَرَ ٱللَّهُ بِهِۦٓ أَن يُوصَلَ وَيَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ وَيَخَافُونَ سُوٓءَ ٱلْحِسَابِ ﴿21﴾

سورۃ الرعد آیت ۱۹ تا ۲۱

بھلا وہ شخص جو جانتا ہے کہ جو کچھ تمہارے رب کی طرف سے تم پر نازل ہوا ہے حق سچ ہے اس کے برابر ہو سکتا ہے جو اندھا ہو۔ بیشک یہ تو محض وہی سمجھتے ہیں جو عقل رکھتے ہیں۔وہ لوگ جو اللہ کے

عہد کو پورا کرتے ہیں اور عہد شکنی نہیں کرتے۔ اور جن کو جوڑے رکھنے کا اللہ نے حکم دیا ہے ان کو جوڑ کر رکھتے ہیں اور اپنے رب سے ڈرتے رہتے ہیں اور برے حساب کا بھی خوف رکھتے ہیں۔

وَإِذْ نَادَىٰ رَبُّكَ مُوسَىٰٓ أَنِ ٱئْتِ ٱلْقَوْمَ ٱلظَّٰلِمِينَ ﴿10﴾ قَوْمَ فِرْعَوْنَ ۚ أَلَا يَتَّقُونَ ﴿11﴾

سورۃ الشعراء آیت ۱۰۔۱۱

اور جب تمہارے رب نے موسیٰؑ کو ندیٰ دی کہ اس ظالم قوم کے پاس جاؤ۔ قومِ فرعون کے پاس۔ کیا وہ (اللہ سے) ڈرتے نہیں؟۔

وَٱلَّذِينَ يَقُولُونَ رَبَّنَا هَبْ لَنَا مِنْ أَزْوَٰجِنَا وَذُرِّيَّٰتِنَا قُرَّةَ أَعْيُنٍ وَٱجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِينَ إِمَامًا ﴿74﴾

سورۃ الفرقان آیت 74

اور وہ جو (اللہ سے) دعا مانگتے رہتے ہیں کہ اے ہمارے رب !۔ ہمیں ہماری بیویوں اور اولاد کی طرف سے آنکھوں کی ٹھنڈک عطا فرما اور ہمیں متقی لوگوں کا امام بنا دے۔

واپس

جنت میں جانے والے متقی لوگوں اور جہنم میں جانے والوں کا موازنہ تو کر کے دیکھو!۔ متاعِ دنیا تو ہر طرح بہت تھوڑی سی ہے۔ بہترین متاع تو ثمرۂ آخرت میں متقی لوگوں کے لئے ہے۔ اللہ جل شانہ متقی لوگوں اور غیر متقیوں کے ساتھ ایک جیسا معاملہ نہیں کریں گے۔ پاک اور ناپاک کو چھانٹ لیا جائے گا۔ اس لئے تقویٰ کو اپنالو۔ متقی لوگوں کے لئے تیار کردہ جنت کی خصوصیات بتادی گئی ہیں۔ یہ لوگ اللہ کی مغفرت وجنت کی طرف دوڑتے ہیں اور جنت ان لوگوں کے لئے تیار کی گئی ہے۔ ایسے لوگ ہی جنت کے وارث ہوں گے۔ یہ ان کا اعزاز ہوگا کہ ربِ الرحمٰن کے پاس مہمان کی حیثیت سے محشر میں نوازے جائیں گے۔ اور جنت ان کے بالکل نزدیک کردی جائے گی۔ اللہ جل شانہ متقی لوگوں کی برائیوں سے درگزر فرما کر انہیں نعمت کے باغوں میں داخل کرے گا۔ یہی لوگ قیامت کے دن بہت بالاتر ہوں گے۔ اور اللہ انہیں جنت کے باغوں۔ نہروں۔ چشموں۔ سایوں اور نعمتوں میں پر سکون ہوں گے۔ ذرا سوچو کہ

حضرت آدمؑ سے قیامت تک جتنے بھی نیک لوگ ہوں گے۔ ان سب کا بڑا اجمِ غفیر ہوگا جن سب کے لئے اللہ جل شانہ کی طرف سے درجوں کی مناسبت سے قیام وطعام کا اعلیٰ ترین بندوبست ہوگا۔ ہر جنتی کا اک خاص اکرام ہوگا۔ سب جنتی ہمیشہ کے لئے مہمان اور اللہ جل شانہ ان کے میزبان ہوں گے۔ اور بہت سے متقی لوگوں کو جنت میں اللہ کی رضا اور دیدار نصیب ہوگا۔

جس نے تقویٰ نہیں اپنایا تو اس کے لئے دنیا کی زندگی بے مقصد اور بس کھیل تماشا ہی رہی۔ متقی لوگوں کو تو نجات مل جائے گی اور ظالم لوگوں کو جہنم میں گھٹنوں کے بل پڑا ہوا چھوڑ دیا جائے گا۔

یہ بھی سوچو کہ حضرت آدمؑ سے قیامت تک جتنے بھی برے لوگ ہوں گے۔ ان سب کا بڑا جرم غفیر ہوگا جن سب کو اللہ جل جلالہ کی طرف سے طبقات کی مناسبت سے دوزخ میں ٹھکانہ ملے گا۔ ہر دوزخی کا ظلم میں کوئی منفی مقام ہوگا جس کے حساب سے ان کی سزا ہو گی۔

اور کسی وقت ظالم جہنمی بھی یہ تمنّا کریں گے کہ کاش وہ بھی متقی ہوتے!۔

قُلْ أَذَٰلِكَ خَيْرٌ أَمْ جَنَّةُ ٱلْخُلْدِ ٱلَّتِى وُعِدَ ٱلْمُتَّقُونَ ۚ كَانَتْ لَهُمْ جَزَآءً وَمَصِيرًا ﴿15﴾

سورۃ الفرقان آیت 15

پوچھو کہ کیا یہ (جہنم) بہتر ہے یا وہ ہمیشہ رہنے کی جنت جس کا متقی لوگوں سے وعدہ کیا گیا ہے۔ جو ان (کے اعمال) کا صلہ اور رہنے کا ٹھکانہ ہو گی۔

وَلَوْلَآ أَن يَكُونَ ٱلنَّاسُ أُمَّةً وَٰحِدَةً لَّجَعَلْنَا لِمَن يَكْفُرُ بِٱلرَّحْمَٰنِ لِبُيُوتِهِمْ سُقُفًا مِّن فِضَّةٍ وَمَعَارِجَ عَلَيْهَا يَظْهَرُونَ ﴿33﴾ وَلِبُيُوتِهِمْ أَبْوَٰبًا وَسُرُرًا عَلَيْهَا

يَتَّكِـُٔونَ ﴿34﴾ وَزُخْرُفًا ۚ وَإِن كُلُّ ذَٰلِكَ لَمَّا مَتَٰعُ ٱلْحَيَوٰةِ ٱلدُّنْيَا ۚ وَٱلْـَٔاخِرَةُ عِندَ رَبِّكَ لِلْمُتَّقِينَ ﴿35﴾ ع3

سورۃالزخرف آیت ۳۳تا۳۵

اور اگر (کفر یہ فسادی دوڑ کا) اندیشہ نہ ہوتا۔ کہ بنی نوع انسان ایک ہی طریقے (یعنی حبِ دنیا اور کثرتِ معاصی) کے ہو جائیں گے۔ تو ہم ربِ الرحمٰن کا انکار کرنے والوں کے مکانوں کی چھتیں اور سیڑھیاں (بھی) جن پر وہ چڑھتے ہیں چاندی کی بنا دیتے۔ اور ان کے گھروں کے دروازے اور تخت بھی جن پر تکیہ لگا کر بیٹھتے ہیں۔ اور سونے کے بھی (بنا دیتے)۔ اور یہ سب کچھ دنیا کی زندگی کا تھوڑا سا سامان ہے اور آخرت تو تمہارے رب کے ہاں متقی لوگوں کے لئے ہی ہے۔

أَمْ نَجْعَلُ ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ وَعَمِلُوا۟ ٱلصَّٰلِحَٰتِ كَٱلْمُفْسِدِينَ فِى ٱلْأَرْضِ أَمْ نَجْعَلُ ٱلْمُتَّقِينَ كَٱلْفُجَّارِ ﴿28﴾

سورۃص آیت 28

کیا ہم ان لوگوں کو جو ایمان لائے اور عمل صالح کرتے رہے ان لوگوں جیسا کر دیں گے جو زمین میں فساد کرتے رہتے ہیں یا (کیا) ہم متقی لوگوں کو بدکاروں جیسا کر دیں گے؟۔

مَّا كَانَ ٱللَّهُ لِيَذَرَ ٱلْمُؤْمِنِينَ عَلَىٰ مَآ أَنتُمْ عَلَيْهِ حَتَّىٰ يَمِيزَ ٱلْخَبِيثَ مِنَ ٱلطَّيِّبِ ۗ وَمَا كَانَ ٱللَّهُ لِيُطْلِعَكُمْ عَلَى ٱلْغَيْبِ وَلَٰكِنَّ ٱللَّهَ يَجْتَبِى مِن رُّسُلِهِۦ ۖ مَن يَشَآءُ ۖ فَـَٔامِنُوا۟ بِٱللَّهِ وَرُسُلِهِۦ ۚ وَإِن تُؤْمِنُوا۟ وَتَتَّقُوا۟ فَلَكُمْ أَجْرٌ عَظِيمٌ ﴿179﴾

سورۃ آل عمران آیت 179

جس حال میں تم اب ہو اس میں اللہ ایمان والوں کو ہر گز نہیں رہنے دے گا جب تک کہ ناپاک کو پاک سے الگ نہ کر دے۔ اور یہ اللہ کے شایانِ شان نہیں ہے کہ تم لوگوں کو غیب پر مطلع کر دے لیکن اللہ اپنے رسولوں میں جسے چاہتا ہے چن لیتا ہے۔ پس تم اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ۔ اور اگر تم ایمان لاؤ اور تقویٰ کی روش اختیار کرو تو تمہارے لئے بہت بڑا اجر ہے۔

۞ مَّثَلُ ٱلْجَنَّةِ ٱلَّتِى وُعِدَ ٱلْمُتَّقُونَ ۖ تَجْرِى مِن تَحْتِهَا ٱلْأَنْهَٰرُ ۖ أُكُلُهَا دَآئِمٌ وَظِلُّهَا ۚ تِلْكَ عُقْبَى ٱلَّذِينَ ٱتَّقَوا۟ ۖ وَّعُقْبَى ٱلْكَٰفِرِينَ ٱلنَّارُ ﴿35﴾

سورۃ الرعد آیت 35

جس جنت کا متقیوں سے وعدہ کیا گیا ہے اس کے دامن میں نہریں بہہ رہی ہیں جس کے پھل اور سائے ہمیشہ رہیں گے یہ تو متقی لوگوں کا انجام ہے۔ اور کافروں کا انجام تو دوزخ ہے۔

مَّثَلُ ٱلْجَنَّةِ ٱلَّتِى وُعِدَ ٱلْمُتَّقُونَ ۖ فِيهَآ أَنْهَٰرٌ مِّن مَّآءٍ غَيْرِ ءَاسِنٍ وَأَنْهَٰرٌ مِّن لَّبَنٍ لَّمْ يَتَغَيَّرْ طَعْمُهُۥ وَأَنْهَٰرٌ مِّنْ خَمْرٍ لَّذَّةٍ لِّلشَّٰرِبِينَ وَأَنْهَٰرٌ مِّنْ عَسَلٍ مُّصَفًّى ۖ وَلَهُمْ فِيهَا مِن كُلِّ ٱلثَّمَرَٰتِ وَمَغْفِرَةٌ مِّن رَّبِّهِمْ ۖ كَمَنْ هُوَ خَٰلِدٌ فِى ٱلنَّارِ وَسُقُوا۟ مَآءً حَمِيمًا فَقَطَّعَ أَمْعَآءَهُمْ ﴿15﴾

سورۃ محمد آیت 15

وہ جنت جس کا متقی لوگوں سے وعدہ کیا گیا ہے۔اس کی صفت یہ ہے کہ اس میں ایسی پانی کی نہریں ہیں جن میں بدبو نہیں ہوتی اور ایسی دودھ کی نہریں ہیں جس کا مزہ نہیں بدلتا اور ایسی شراب کی نہریں ہیں جو پینے والوں کے لئے لذت ہی لذت ہیں اور ایسی شہد کی نہریں ہیں جو بالکل صاف شفاف ہیں۔اور ان کے لئے وہاں ہر طرح کے پھل ہیں اور ان کے رب کی طرف سے بخشش بھی۔کیا ایسے لوگ ان جیسے ہو سکتے ہیں جو ہمیشہ ہمیش جہنم میں رہیں گے اور ان کو ایسا کھولتا ہوا پانی پلایا جائے گا جو ان کی انتڑیوں کو کاٹ کر ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالے گا۔

۞ وَسَارِعُوٓا۟ إِلَىٰ مَغْفِرَةٍ مِّن رَّبِّكُمْ وَجَنَّةٍ عَرْضُهَا ٱلسَّمَٰوَٰتُ وَٱلْأَرْضُ أُعِدَّتْ لِلْمُتَّقِينَ ﴿133﴾

سورۃ آل عمران آیت 133

اور اپنے رب کی بخشش کی طرف دوڑو اور اس جنت کی طرف جس کی چوڑائی آسمانوں اور زمین کے برابر ہے جو متقی لوگوں کے لئے تیار کی گئی ہے۔

تِلْكَ ٱلْجَنَّةُ ٱلَّتِى نُورِثُ مِنْ عِبَادِنَا مَن كَانَ تَقِيًّا ﴿63﴾

سورۃ مریم آیت 63

یہی وہ جنت ہے جس کا ہم اپنے بندوں میں سے ایسوں کو وارث بنائیں گے جو متقی ہوں گے۔

يَوْمَ نَحْشُرُ ٱلْمُتَّقِينَ إِلَى ٱلرَّحْمَٰنِ وَفْدًا ﴿85﴾ وَنَسُوقُ ٱلْمُجْرِمِينَ إِلَىٰ جَهَنَّمَ وِرْدًا ﴿86﴾

سورۃ مریم آیت 85

جس دن ہم متقی لوگوں کو رب الرحمٰن کے پاس مہمان بنا کر محشر میں جمع کریں گے۔ اور مجرموں کو سخت پیاس کی حالت میں جہنم کی طرف ہانک کر لے جائیں گے۔

وَأُزْلِفَتِ ٱلْجَنَّةُ لِلْمُتَّقِينَ ﴿90﴾

سورۃالشعراء آیت 90

اور جنت متقی لوگوں کے بالکل نزدیک کردی جائے گی۔

وَأُزْلِفَتِ ٱلْجَنَّةُ لِلْمُتَّقِينَ غَيْرَ بَعِيدٍ ﴿31﴾ هَٰذَا مَا تُوعَدُونَ لِكُلِّ أَوَّابٍ حَفِيظٍ ﴿32﴾ ج

سورۃق آیت ۳۱۔۳۲

اور جنت متقی لوگوں کے نزدیک کردی جائے گی بالکل دور نہ ہوگی۔ یہی وہ (جنت) ہے جس کا تم سے وعدہ کیا جاتا تھا۔ ہر اس شخص کے لئے جو اللہ سے رجوع کرنے والا (اور دینِ الٰہی) کی حفاظت کرنے والا تھا۔

وَلَوْ أَنَّ أَهْلَ ٱلْكِتَٰبِ ءَامَنُوا۟ وَٱتَّقَوْا۟ لَكَفَّرْنَا عَنْهُمْ سَيِّـَٔاتِهِمْ وَلَأَدْخَلْنَٰهُمْ جَنَّٰتِ ٱلنَّعِيمِ ﴿65﴾

سورۃالمائدۃ آیت 65

اور اگر اہل کتاب بھی ایمان لے آتے اور تقویٰ اختیار کرلیتے تو ہم ان سے ان کی برائیاں دور کردیتے اور ضرور انہیں نعمت کے باغوں میں داخل کرتے۔

زُيِّنَ لِلَّذِينَ كَفَرُواْ ٱلۡحَيَوٰةُ ٱلدُّنۡيَا وَيَسۡخَرُونَ مِنَ ٱلَّذِينَ ءَامَنُواْۘ وَٱلَّذِينَ ٱتَّقَوۡاْ فَوۡقَهُمۡ يَوۡمَ ٱلۡقِيَٰمَةِۗ وَٱللَّهُ يَرۡزُقُ مَن يَشَآءُ بِغَيۡرِ حِسَابٖ ﴿212﴾

سورۃ البقرۃ آیت 212

کافروں کے لئے دنیا کی زندگی سجادی گئی ہے اور وہ ایمان والوں کا مذاق اڑاتے ہیں لیکن متقی لوگ قیامت کے دن ان سے بہت بالاتر ہوں گے۔ اور اللہ جسے چاہتا ہے بے حساب روزی دیتا ہے۔

جَنَّٰتُ عَدۡنٖ يَدۡخُلُونَهَا تَجۡرِي مِن تَحۡتِهَا ٱلۡأَنۡهَٰرُۖ لَهُمۡ فِيهَا مَا يَشَآءُونَۚ كَذَٰلِكَ يَجۡزِي ٱللَّهُ ٱلۡمُتَّقِينَ ﴿31﴾

سورۃ النحل آیت 31

ہمیشہ رہنے کے باغات جن میں وہ داخل ہوں گے ان کے دامن میں نہریں بہہ رہی ہوں گی۔ وہاں جو چاہیں گے انہیں ملے گا۔ اللہ متقی لوگوں کو ایسا ہی بدلہ دیا کرتا ہے۔

إِنَّ ٱلۡمُتَّقِينَ فِي جَنَّٰتٖ وَعُيُونٍ ﴿45﴾ ٱدۡخُلُوهَا بِسَلَٰمٍ ءَامِنِينَ ﴿46﴾

سورۃ الحجر آیت ۴۵۔۴۶

بلا شبہ متقی لوگ جنت کے باغوں اور چشموں میں (رہنے والے) ہوں گے۔(ان سے کہا جائے گا کہ) ان باغوں میں سلامتی سے اور امن سے داخل ہو جاؤ۔

إِنَّ ٱلْمُتَّقِينَ فِى جَنَّٰتٍ وَعُيُونٍ ﴿15﴾ لا ءَاخِذِينَ مَآ ءَاتَىٰهُمْ رَبُّهُمْ ۚ إِنَّهُمْ كَانُوا۟ قَبْلَ ذَٰلِكَ مُحْسِنِينَ ﴿16﴾ ط كَانُوا۟ قَلِيلًا مِّنَ ٱلَّيْلِ مَا يَهْجَعُونَ ﴿17﴾ وَبِٱلْأَسْحَارِ هُمْ يَسْتَغْفِرُونَ ﴿18﴾ وَفِىٓ أَمْوَٰلِهِمْ حَقٌّ لِّلسَّآئِلِ وَٱلْمَحْرُومِ ﴿19﴾ وَفِى ٱلْأَرْضِ ءَايَٰتٌ لِّلْمُوقِنِينَ ﴿20﴾ لا وَفِىٓ أَنفُسِكُمْ ۚ أَفَلَا تُبْصِرُونَ ﴿21﴾ وَفِى ٱلسَّمَآءِ رِزْقُكُمْ وَمَا تُوعَدُونَ ﴿22﴾ فَوَرَبِّ ٱلسَّمَآءِ وَٱلْأَرْضِ إِنَّهُۥ لَحَقٌّ مِّثْلَ مَآ أَنَّكُمْ تَنطِقُونَ ﴿23﴾ ع1

سورۃ الذاریت آیت ۱۵ تا ۲۳

بیشک متقی لوگ باغوں اور چشموں میں (عیش کر رہے) ہوں گے۔جو بھی (نعمتیں) ان کا رب انہیں عطا کرے گا وہ لے رہے ہوں گے۔ بیشک وہ اس سے پہلے (دنیا میں) نیکیاں کیا کرتے تھے۔رات کے تھوڑے سے حصے میں سویا کرتے تھے۔اور صبح سحر کے وقت بخشش مانگا کرتے تھے۔اور ان کے مال میں مانگنے والوں اور نہ مانگنے والوں کا حق ہوتا تھا۔اور یقین کرنے والوں کے لئے زمین میں (کافی) نشانیاں ہیں۔اور خود تمہارے نفوس میں بھی۔کیا پھر تم بصیرت نہیں رکھتے؟۔اور آسمان میں تمہارا

رزق بھی ہے اور وہ چیز بھی جس کا تم سے وعدہ کیا جاتا ہے۔ تو قسم ہے!۔ آسمانوں و زمین کے رب کی بیشک یہ بات اسی طرح حق ہے جس طرح کہ بلاشبہ تمہارا بول لینا۔

إِنَّ ٱلْمُتَّقِينَ فِى جَنَّٰتٍ وَنَهَرٍ ﴿54﴾ لا

سورۃ القمر آیت 54

بیشک جو متقی لوگ ہیں وہ جنت کے باغوں اور نہروں میں ہوں گے۔

إِنَّ ٱلْمُتَّقِينَ فِى جَنَّٰتٍ وَنَعِيمٍ ﴿17﴾ لا

سورۃ الطور آیت 17

بیشک جو متقی لوگ ہیں وہ باغوں اور نعمتوں میں ہوں گے۔

ٱلْأَخِلَّآءُ يَوْمَئِذٍۭ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ إِلَّا ٱلْمُتَّقِينَ ﴿67﴾ ط ع6

سورۃ الزخرف آیت 67

اس دن تو سوائے متقی لوگوں کے سارے دوست احباب ایک دوسرے کے دشمن ہو جائیں گے۔

إِنَّ ٱلْمُتَّقِينَ فِى مَقَامٍ أَمِينٍ﴿51﴾

سورۃ الدخان آیت 51

بیشک متقی لوگ امن وسکون کی جگہ میں ہوں گے۔

إِنَّ لِلْمُتَّقِينَ عِندَ رَبِّهِمْ جَنَّٰتِ ٱلنَّعِيمِ﴿34﴾

سورۃ القلم آیت 34

بیشک متقی لوگوں کے لئے ان کے رب کے ہاں نعمتوں والی جنتیں ہیں۔

إِنَّ ٱلْمُتَّقِينَ فِى ظِلَٰلٍ وَعُيُونٍ﴿41﴾

سورۃ المرسلات آیت 41

بیشک متقی لوگ سایوں اور چشموں میں ہوں گے۔

۞ قُلْ أَؤُنَبِّئُكُم بِخَيْرٍ مِّن ذَٰلِكُمْ ۚ لِلَّذِينَ ٱتَّقَوْا۟ عِندَ رَبِّهِمْ جَنَّٰتٌ تَجْرِى مِن تَحْتِهَا ٱلْأَنْهَٰرُ خَٰلِدِينَ فِيهَا وَأَزْوَٰجٌ مُّطَهَّرَةٌ وَرِضْوَٰنٌ مِّنَ ٱللَّهِ ۗ وَٱللَّهُ بَصِيرٌۢ بِٱلْعِبَادِ﴿15﴾ ج

سورۃ آل عمران آیت 15

کہہ دو کیا میں تم کو اس سے بہتر چیز بتاؤں ؟۔ متقی لوگوں کے لئے اللہ کے پاس ایسی جنتیں ہیں جن کے دامن میں نہریں جاری ہیں وہ ان میں ہمیشہ رہیں گے اور پاکیزہ عورتیں ہیں اور (سب سے بڑھ کر) اللہ کی رضا ہے۔ اور اللہ بندوں کو گہرائی سے دیکھنے والا ہے۔

جَزَآؤُهُمْ عِندَ رَبِّهِمْ جَنَّٰتُ عَدْنٍ تَجْرِى مِن تَحْتِهَا ٱلْأَنْهَٰرُ خَٰلِدِينَ فِيهَآ أَبَدًا ۖ رَّضِىَ ٱللَّهُ عَنْهُمْ وَرَضُوا۟ عَنْهُ ۚ ذَٰلِكَ لِمَنْ خَشِىَ رَبَّهُۥ ﴿8﴾ ع1

سورۃ البینۃ آیت 8

ان کے رب کے ہاں ان کی جزا ہمیشہ رہنے کے وہ باغات ہیں جن کے دامن میں نہریں جاری ہیں وہ ان میں ہمیشہ ہمیش رہیں گے۔ اللہ ان سے راضی ہوا اور وہ اللہ سے راضی ہو گئے (اور) یہ (اعزاز صرف) اس کے لئے ہے جو اپنے رب سے ڈرتا رہا۔

وَمَا ٱلْحَيَوٰةُ ٱلدُّنْيَآ إِلَّا لَعِبٌ وَلَهْوٌ ۖ وَلَلدَّارُ ٱلْـَٔاخِرَةُ خَيْرٌ لِّلَّذِينَ يَتَّقُونَ ۗ أَفَلَا تَعْقِلُونَ ﴿32﴾

سورۃ الأنعام آیت 32

https://quranexcel.com

اور دنیا کی زندگی تو کھیل اور تماشا ہے۔ اور بیشک بہت اچھا گھر تو متقی لوگوں کے لئے آخرت کا گھر ہے۔ کیا پھر تم عقل سے کام نہیں لیتے؟۔

إِنَّمَا ٱلْحَيَوٰةُ ٱلدُّنْيَا لَعِبٌ وَلَهْوٌ ۚ وَإِن تُؤْمِنُواْ وَتَتَّقُواْ يُؤْتِكُمْ أُجُورَكُمْ وَلَا يَسْـَٔلْكُمْ أَمْوَٰلَكُمْ ﴿36﴾

سورۃ محمد آیت 36

یہ دنیا کی زندگی تو البتہ محض کھیل اور تماشا ہے اگر تم ایمان لاؤ اور تقویٰ اختیار کرلو تو وہ (اللہ جل شانہ) تم کو تمہارا (پورا) اجر دیدے گا اور تم سے تمہارے اموال طلب نہیں کرے گا۔

وَيُنَجِّى ٱللَّهُ ٱلَّذِينَ ٱتَّقَواْ بِمَفَازَتِهِمْ لَا يَمَسُّهُمُ ٱلسُّوٓءُ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ ﴿61﴾

سورۃ الزمر آیت 61

اور متقی لوگوں کو اللہ ان کی کامیابی کی وجہ سے نجات دے گا انہیں نہ تو کوئی تکلیف پہنچے گی اور نہ ہی وہ غمگین ہوں گے۔

وَنَجَّيْنَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُواْ وَكَانُواْ يَتَّقُونَ ﴿18﴾ ع2

سورۃ فصلت آیت 18

اور ہم نے ان لوگوں کو نجات دیدی جو ایمان لائے تھے اور (اللہ سے) ڈرتے تھے۔

ثُمَّ نُنَجِّى ٱلَّذِينَ ٱتَّقَواْ وَّنَذَرُ ٱلظَّٰلِمِينَ فِيهَا جِثِيًّا ﴿72﴾

سورۃ مریم آیت 72

پھر ہم متقی لوگوں کو نجات دے دیں گے اور ظالم لوگوں کو اسی میں گھٹنوں کے بل پڑا ہوا چھوڑ دیں گے۔

وَٱتَّبِعُوٓاْ أَحْسَنَ مَآ أُنزِلَ إِلَيْكُم مِّن رَّبِّكُم مِّن قَبْلِ أَن يَأْتِيَكُمُ ٱلْعَذَابُ بَغْتَةً وَأَنتُمْ لَا تَشْعُرُونَ ﴿55﴾ أَن تَقُولَ نَفْسٌ يَٰحَسْرَتَىٰ عَلَىٰ مَا فَرَّطتُ فِى جَنۢبِ ٱللَّهِ وَإِن كُنتُ لَمِنَ ٱلسَّٰخِرِينَ ﴿56﴾ أَوْ تَقُولَ لَوْ أَنَّ ٱللَّهَ هَدَىٰنِى لَكُنتُ مِنَ ٱلْمُتَّقِينَ ﴿57﴾

سورۃ الزمر آیت ۵۵ تا ۵۷

اور اس بہترین (قرآن) کی پیروی کرلو جو تمہارے رب کی طرف سے تم پر نازل ہوا ہے اس سے پہلے کہ تم پر ایک دم سے عذاب آجائے اور تمہیں شعور تک نہ ہو۔ کہیں ایسا نہ ہو کوئی شخص یہ کہے کہ۔ ہائے افسوس!۔ میری اس کوتاہی پر جو میں نے اللہ کے حق میں کردی اور میں تو محض مذاق اڑانے

والوں میں شامل رہا۔ یا یہ کہنے لگ جائے کہ اگر اللہ مجھے ہدایت دے دیتا تو میں بھی متقی لوگوں میں سے ہوتا۔

واپس

لہٰذا سمجھ بوجھ رکھنے والے لوگ بہتر ہے کہ متقی بن جائیں۔ جو لوگ فکری و عملی طور پر ثابت قدم رہتے ہیں۔ ان کے لئے ہی اجرِ عظیم ہے۔ اور وہی آخر کار نجات پانے والے ہوں گے۔ اور ان کے لئے آخرت کا گھر بہت ہی اچھا ہوگا۔ اور وہ آگ کے عذاب سے دور ہی رکھے جائیں گے۔

ٱلَّذِينَ ٱسْتَجَابُواْ لِلَّهِ وَٱلرَّسُولِ مِنۢ بَعْدِ مَآ أَصَابَهُمُ ٱلْقَرْحُ ۚ لِلَّذِينَ أَحْسَنُواْ مِنْهُمْ وَٱتَّقَوْاْ أَجْرٌ عَظِيمٌ ﴿172﴾ ج

سورۃ آل عمران آیت 172

جن لوگوں نے زخم کھانے کے باوجود اللہ اور رسول (کے حکم) کو عملی طور پر قبول کر لیا۔ ان میں جو کوئی بھی نیکوکار اور متقی ہوئے ان کے لئے اجر عظیم ہے۔

قَالَ مُوسَىٰ لِقَوْمِهِ ٱسْتَعِينُواْ بِٱللَّهِ وَٱصْبِرُوٓاْ ۖ إِنَّ ٱلْأَرْضَ لِلَّهِ يُورِثُهَا مَن يَشَآءُ مِنْ عِبَادِهِۦ ۖ وَٱلْعَٰقِبَةُ لِلْمُتَّقِينَ ﴿128﴾

سورۃ الأعراف آیت 128

https://quranexcel.com

موسیٰؑ نے اپنی قوم سے کہا کہ اللہ ہی سے مدد مانگو اور صبر و تحمل سے کام لو بیشک زمین تو اللہ کی ہے وہ جسے چاہتا ہے اپنے بندوں میں سے اس کا وارث بنا دیتا ہے۔ اور اچھا انجام تو (اللہ سے) ڈرنے والوں کا ہی ہوتا ہے۔

فَخَلَفَ مِنۢ بَعْدِهِمْ خَلْفٌ وَرِثُوا۟ ٱلْكِتَٰبَ يَأْخُذُونَ عَرَضَ هَٰذَا ٱلْأَدْنَىٰ وَيَقُولُونَ سَيُغْفَرُ لَنَا وَإِن يَأْتِهِمْ عَرَضٌ مِّثْلُهُۥ يَأْخُذُوهُ ۚ أَلَمْ يُؤْخَذْ عَلَيْهِم مِّيثَٰقُ ٱلْكِتَٰبِ أَن لَّا يَقُولُوا۟ عَلَى ٱللَّهِ إِلَّا ٱلْحَقَّ وَدَرَسُوا۟ مَا فِيهِ ۗ وَٱلدَّارُ ٱلْءَاخِرَةُ خَيْرٌ لِّلَّذِينَ يَتَّقُونَ ۗ أَفَلَا تَعْقِلُونَ ﴿169﴾

سورۃ الأعراف آیت 169

پھر ان کے بعد ایسے ناخلف لوگ ان کے جانشین ہوگئے اور کتاب کے وارث بن بیٹھے۔ جو (دین فروش ہیں اور) وہ اس ادنیٰ زندگی کا مال و متاع لے لیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ عنقریب ہم بخش دیئے جائیں گے۔ اور اگر ویسا ہی ساز و سامان اور بھی مل جائے تو اس کو بھی لپک کر لے لیں۔ کیا ان سے کتاب میں عہد نہیں لیا گیا کہ اللہ پر حق سچ کے علاوہ اور کچھ بھی نہیں کہیں گے؟۔ اور انہوں نے جو کچھ اس (کتاب) میں لکھا ہے پڑھا ہوا بھی ہے۔ اور آخرت کا گھر تو متقیوں کے لئے بہت بہتر ہے۔ کیا پھر تم عقل نہیں رکھتے؟۔

تِلْكَ مِنْ أَنۢبَآءِ ٱلْغَيْبِ نُوحِيهَآ إِلَيْكَ ۖ مَا كُنتَ تَعْلَمُهَآ أَنتَ وَلَا قَوْمُكَ مِن قَبْلِ هَٰذَا ۖ فَٱصْبِرْ ۖ إِنَّ ٱلْعَٰقِبَةَ لِلْمُتَّقِينَ ﴿49﴾ ع4

سورۃ ہود آیت 49

یہ (واقعات) غیب کی خبروں میں سے ہیں جنہیں ہم تمہاری طرف وحی کر رہے ہیں۔اور اس سے پہلے نہ تو تم ان کو جانتے تھے اور نہ ہی تمہاری قوم ان سے واقف تھی۔ پس صبر کرو۔ بیشک بہتر انجام متقی لوگوں کا ہی ہے۔

وَلَأَجْرُ ٱلْـَٔاخِرَةِ خَيْرٌ لِّلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ وَكَانُوا۟ يَتَّقُونَ ﴿57﴾ ع7

سورۃ یوسف آیت 57

اور جو لوگ ایمان لائے اور تقویٰ اختیار کر لیا۔ان کے لئے آخرت کا اجر و ثواب یقیناً بہت بہتر ہے۔

وَمَآ أَرْسَلْنَا مِن قَبْلِكَ إِلَّا رِجَالًا نُّوحِىٓ إِلَيْهِم مِّنْ أَهْلِ ٱلْقُرَىٰٓ ۗ أَفَلَمْ يَسِيرُوا۟ فِى ٱلْأَرْضِ فَيَنظُرُوا۟ كَيْفَ كَانَ عَٰقِبَةُ ٱلَّذِينَ مِن قَبْلِهِمْ ۗ وَلَدَارُ ٱلْـَٔاخِرَةِ خَيْرٌ لِّلَّذِينَ ٱتَّقَوْا۟ ۗ أَفَلَا تَعْقِلُونَ ﴿109﴾

سورۃ یوسف آیت 109

اور تجھ سے پہلے ہم نے جتنے رسول بھی بھیجے وہ سب بستیوں میں رہنے والے مرد ہی تھے ہم ان کی طرف وحی بھیجا کرتے تھے۔ کیا ان لوگوں نے زمین میں سیر وسیاحت نہیں کی کہ دیکھ لیتے ان سے پہلے (گزرے) لوگوں کا کیسا کچھ انجام ہوا؟۔ اور البتہ آخرت کا گھر ہی متقی لوگوں کے لئے بہتر ہے۔ پھر کیوں تم عقل سے کام نہیں لیتے؟۔

وَأَنجَيْنَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُواْ وَكَانُواْ يَتَّقُونَ﴿53﴾

سورۃ النمل آیت 53

اور جو ایمان لائے اور تقویٰ پر چلنے والے تھے ان کو ہم نے نجات دے دی۔

تِلْكَ ٱلدَّارُ ٱلْأَخِرَةُ نَجْعَلُهَا لِلَّذِينَ لَا يُرِيدُونَ عُلُوًّا فِى ٱلْأَرْضِ وَلَا فَسَادًا ۚ وَٱلْعَٰقِبَةُ لِلْمُتَّقِينَ﴿83﴾

سورۃ القصص آیت 83

یہ آخرت کا گھر ہم نے ان لوگوں کے لئے (تیار) کر رکھا ہے جو زمین میں تکبر و سرکشی اور فساد کا بالکل ارادہ نہیں رکھتے۔ اور بھلا انجام تو متقی لوگوں کے لئے ہی ہے۔

إِنَّ لِلْمُتَّقِينَ مَفَازًا ﴿31﴾ لا

سورۃالنبآ آیت 31

بیشک متقی لوگوں کے لئے کامیابی وکامرانی ہے۔

أَوْ أَمَرَ بِالتَّقْوَىٰ ﴿12﴾ أَرَءَيْتَ إِن كَذَّبَ وَتَوَلَّىٰ ﴿13﴾ ط

سورۃالعلق آیت ۱۲۔۱۳

یا تقویٰ اختیار کرنے کی تلقین کرتا ہو۔(تب بھی؟)۔ کیا تم نے کبھی غور کیا ہے کہ اگر اس نے دین حق کو جھٹلادیا اور اس سے منہ موڑ لیا۔ (تو انجام کیا ہوگا؟)۔

وَسَيُجَنَّبُهَا ٱلْأَتْقَى ﴿17﴾ لا

سورۃاللیل آیت 17

اور جو متقی ہوگا وہ اس (آگ) سے بالکل دور رکھا جائے گا۔

تفرقے بازی:

ایک مسلمان کا ایک متقی کافر قوں سے کیا لینا دینا۔ یہ بات تو بجا ہے کہ ہاتھ کی لکیروں کی طرح ہر انسان کا ذہن بھی ایک دوسرے سے مختلف ہوتا ہے۔اور پھر زندگی میں پیش آنے والے حالات و واقعات اور سمجھنا سمجھانا بھی مختلف ہوتا ہے جس کے پیشِ نظر ذہن میں بننے والا نقشہ مختلف ہو جاتا ہے۔ پھر وہ اسی نقشے کا جو اس کے ذہن میں موجود ہوتا ہے۔ قطع نظر اس کے کہ صحیح ہو یا غلط اسی کا پرچار کرتا رہتا ہے۔جو تفرقات کے جنم کی راہ ہموار کرتا ہے۔

اللہ جل شانہ کی طرف سے یہ بھی ایک اعجاز ہے کہ کسی کا ذہن بھی کسی دوسرے پر سو فی صد منطبق نہیں ہو سکتا۔ مگر بڑے بڑے اصول تو مشترک ہو سکتے ہیں۔اور یہ کہنا بھی غلط نہ ہو گا کہ ہر انسان کسی نہ کسی طرح انہی قائم مقام اصولوں سے بندھا ہوتا ہے۔اور ان کی پابندی کرتا ہے خواہ وہ کیسے بھی ہوں۔انسان کے بنائے ہوئے قانون ضابطے اور اصول ہر دور میں بدلتے رہے۔ وہ اس لئے کہ یہ خود ساختہ اصول کسی بھی معاملے پر ہر پہلو سے احاطہ نہیں کر سکتے۔ان میں کوئی نہ کوئی خلا رہ جاتا ہے جو اس کے بدلنے کا باعث بن جاتا ہے۔ نافذ العمل ہونے کے بعد پتہ چلتا ہے کہ فلاں زاویے سے اس میں کمی رہ گئی ہے۔ یہ تگ و دو چلتی رہتی ہے۔ مگر اس طرف کم ہی دھیان دیا جاتا ہے۔ کہ جس نے انسان کو بنایا ہے وہ اس کے ظاہر و باطن کو اچھی طرح جانتا ہے۔ کسی معاملے کا مکمل احاطہ وہی کر

https://quranexcel.com

سکتا ہے جب کہ اس کی طرف سے کامل ہدایت بھی موجود ہے۔جو بالکل صاف صاف اور کھری کھری ہے۔تو اسی کو بے چون وچرا مان لینے میں ہی بھلائی ہے۔

اور حقیقی ہدایت بس ہے بھی وہی جو محکمات الٰہی پر مبنی ہے۔اور کسی قسم کی الجھن میں ڈالنے والی نہیں ہے۔

وَلَن تَرْضَىٰ عَنكَ ٱلْيَهُودُ وَلَا ٱلنَّصَٰرَىٰ حَتَّىٰ تَتَّبِعَ مِلَّتَهُمْ ۗ قُلْ إِنَّ هُدَى ٱللَّهِ هُوَ ٱلْهُدَىٰ ۗ وَلَئِنِ ٱتَّبَعْتَ أَهْوَآءَهُم بَعْدَ ٱلَّذِى جَآءَكَ مِنَ ٱلْعِلْمِ ۙ مَا لَكَ مِنَ ٱللَّهِ مِن وَلِىٍّ وَلَا نَصِيرٍ ﴿120﴾

سورۃ البقرۃ آیت 120

اور یہودی و عیسائی تم سے ہر گز نہ راضی ہوں گے جب تک تم ان کی پیروی نہ کرنے لگ جاؤ۔ کہہ دو بیشک حقیقی ہدایت بس وہی ہے جو اللہ کی ہدایت ہے۔اور اگر (اللہ کی طرف سے) علم آ جانے کے بعد تم بھی اُن کی خواہشات پہ چلے تو تمہارے لئے بھی اللہ کی پکڑ سے بچانے والا نہ تو کوئی ولی ہوگا اور نہ ہی مددگار۔

اللہ کی ہدایت میں ایسے قوانین ہیں جن پر بننے والے سارے عقائد خالص ہوں گے۔اور جن سے حضرتِ انسان کا کردار خصوصاً ایسا بن جائے گا جو اختلافات کے رجحان کو کم کرنے والا ہوگا۔پس

غیر جانبدار ہوکے خالص اللہ کے ساتھ تعلق بنالو۔قرآن اور معتبر احادیث کی روشنی میں اخلاص کے ساتھ نیکی اپنالو بدی چھوڑ دو اور دوسروں کی اصلاح کی فکر کرو۔ایک عام انسان کے لئے اللہ کی رضا اسی میں ہے۔

آج ہمیں شیطان نے اس قرآن کو سمجھنے سے دور رکھا ہوتا ہے۔جو دلوں میں محبت پیدا کرتا ہے۔ ہمارے روزمرّہ نصاب میں قرآن کے علاوہ وہ سب کچھ سیکھنا سکھانا شامل ہوتا ہے جو فرقہ بندی میں اضافہ ہی کرتا ہے۔نبی ﷺ کی امت میں بھی بہت سارے فرقے بن چکے ہیں۔اور اللہ جل شانہ کو فرقہ بندی بالکل پسند نہیں۔

اللہ رب العزت نے حضرت آدمؑ کی شروعات سے ہی دین کا نام اسلام رکھا تھا۔اللہ کا جو نبی بھی آیا اس نے دین اسلام کی ہی تبلیغ کی۔اور اللہ کا عطا کردہ ہدایت کا راستہ ہی دکھایا۔نبی ﷺ نے بھی اس کی وضاحت اس طرح کی کہ۔

وَعَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ: خَطَّ لَنَا رَسُوْلُ اللهِ صلى الله عليه وسلم خَطًّا ثُمَّ قَالَ: ((هٰذَا سَبِيْلُ اللهِ))ثُمَّ خَطَّ خُطُوْطًا عَنْ يَّمِيْنِهٖ وَعَنْ شِمَالِهٖ وَقَالَ ((هٰذِهٖ سُبُلٌ عَلٰى كُلِّ سَبِيْلٍ مِّنْهَا شَيْطَانٌ يَدْعُوْ اِلَيْهِ)) وَقَرَأَ:((وَاَنَّ هٰذَا صِرَاطِىْ مُسْتَقِيْمًا فَاتَّبِعُوْهُ))اَلْآيَة۔

ترجمہ :۔اور حضرت عبداللہ بن مسعودؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے (ہمیں سمجھانے کے لئے) ایک (سیدھا) خط کھینچا اور فرمایا۔ یہ اللہ کا راستہ ہے۔ پھر آپ ﷺ نے اس خط کے دائیں اور بائیں کئی (چھوٹے اور ٹیڑھے) خطوط کھینچے اور فرمایا۔ یہ بھی راستے ہیں جن میں سے ہر ایک راستہ پر شیطان (بیٹھا ہوا) ہے جو اپنے راستہ کی طرف بلاتا ہے پھر آپ ﷺ نے یہ آیت تلاوت فرمائی

وَأَنَّ هَٰذَا صِرَٰطِى مُسْتَقِيمًا فَٱتَّبِعُوهُ ۖ وَلَا تَتَّبِعُوا۟ ٱلسُّبُلَ فَتَفَرَّقَ بِكُمْ عَن سَبِيلِهِۦ ۚ ذَٰلِكُمْ وَصَّىٰكُم بِهِۦ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ ﴿153﴾

سورۃ الانعام آیت 153

اور بیشک یہی میرا سیدھا راستہ ہے پس اسی پر چلتے رہو۔ اور دوسرے راستوں پر مت چلو وہ تمہیں اللہ کی راہ سے ہٹا دیں گے۔ تمہیں اس بات کی وصیت کی جاتی تاکہ تم بچنے والے بن جاؤ۔

(مسند احمد بن حنبل، سنن نسائی، دارمی)

جو خط مستقیم جو رسول اللہ ﷺ نے کھینچا تھا وہ اللہ کے راستے کی مثال تھا جس سے اللہ کا شریعت والا راستہ مراد ہے۔ اور سائیڈ والے چھوٹے و ٹیڑھے خطوط راہ شیطانی راستوں کی مثال ہیں جن سے اختلاف شروع ہوتے ہیں پھر یہی زور پکڑتے پکڑتے فرقہ واریت بن جاتے ہیں۔ اور پھر ضد بازی ۔ بغض۔ عناد۔ حسد اور انا پرستی گمراہی و ضلالت کی طرف لے جاتی ہے۔ ابتدا میں تو کوئی فرقے نہیں

تھے پھر چھوٹے اختلاف بڑے بنتے گئے۔ پھر انہیں مستقل بنیادوں پر تقویت دی گئی۔ اللہ جل شانہ نے اختلافات کے حل کے لیے نبی بھیجے۔ کتاب برحق نازل کی۔ کہ جن امور میں لوگ اختلاف کرتے ہیں ان میں فیصلہ کر دیا جائے۔ مگر جن کو کتاب دی گئی تھی انہوں نے ہی معاملہ خراب کر رکھا تھا۔ دیکھئے آیت۔

كَانَ ٱلنَّاسُ أُمَّةً وَٰحِدَةً فَبَعَثَ ٱللَّهُ ٱلنَّبِيِّـۧنَ مُبَشِّرِينَ وَمُنذِرِينَ وَأَنزَلَ مَعَهُمُ ٱلْكِتَٰبَ بِٱلْحَقِّ لِيَحْكُمَ بَيْنَ ٱلنَّاسِ فِيمَا ٱخْتَلَفُوا۟ فِيهِ ۚ وَمَا ٱخْتَلَفَ فِيهِ إِلَّا ٱلَّذِينَ أُوتُوهُ مِنۢ بَعْدِ مَا جَآءَتْهُمُ ٱلْبَيِّنَٰتُ بَغْيًۢا بَيْنَهُمْ ۖ فَهَدَى ٱللَّهُ ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ لِمَا ٱخْتَلَفُوا۟ فِيهِ مِنَ ٱلْحَقِّ بِإِذْنِهِۦ ۗ وَٱللَّهُ يَهْدِى مَن يَشَآءُ إِلَىٰ صِرَٰطٍ مُّسْتَقِيمٍ ﴿213﴾

سورۃ البقرۃ آیت 213

سب بنی نوع انسان ایک ہی دین پر تھے (پھر اختلاف پیدا ہوتے گئے) تو اللہ نے (ان کی طرف) بشارت دینے والے اور خبردار کرنے والے نبی بھیجے اور ان کے ساتھ برحق کتاب نازل کی۔ اس لئے کہ جن امور میں لوگ اختلاف کرتے ہیں ان میں فیصلہ کر دیا جائے۔ اور واضح دلائل آجانے کے بعد باہمی بغض وعناد کی وجہ سے یہ اختلاف بھی (محض) انہی لوگوں نے کیا جنہیں وہ (کتاب) دی گئی تھی۔ اللہ

نے مومنوں کو اپنی مہربانی سے اس امر حق کی راہ دکھادی جس میں وہ اختلاف کیا کرتے تھے۔اور اللہ جس کی چاہتا ہے سیدھے راستے کی طرف راہنمائی فرمادیتا ہے۔

دنیا میں ایسا ہی ہوتا آیا۔ جتنے بھی مسلمانوں۔کافروں اور مشرکوں کے فرقے نظر آتے ہیں۔یہ مسلمانوں سے ہی اختلافات کی چکی میں پسنے کے بعد بنے ہیں۔بعد میں نام بھی بدل لیے گئے۔ مسلمان کہلانے کی بجائے ہر ایک نے الگ اپنی پہچان بنالی۔ نبیوں نے تو اسلام کی دعوت ہی دی تھی مگر ان کی قوموں نے جداگانہ نام رکھ لیے۔ نبی ﷺ کے امتی مسلمان بھی کیوں پیچھے رہتے۔یہ تو تفرقے بازی میں دو ہاتھ آگے نکل گئے۔ مسلمانیت کو بالکل بھول گئے۔اللہ جل شانہ کی طرف سے کسی نہ کسی طرح رہنمائی ہوتی رہتی ہے اگر کوئی سمجھ جائے تو!۔ جیسے کہ فرمان الٰہی ہے کہ

وَعَلَى ٱللَّهِ قَصْدُ ٱلسَّبِيلِ وَمِنْهَا جَآئِرٌ ۚ وَلَوْ شَآءَ لَهَدَىٰكُمْ أَجْمَعِينَ ﴿9﴾ ع1

سورۃ النحل آیت 9

اور سیدھا راستہ بتا دینا تو اللہ کی ذمہ داری ہے اور (کافی) ٹیڑھے راستے بھی موجود ہیں۔اور اگر اللہ چاہتا تو (جبراً) تم سب کو ہدایت کے راستے پر ڈال دیتا۔

مگر اس رہنمائی کے بعد بھی اللہ جبر نہیں کرتا۔کہ دنیا امتحان ہے اور اختیار انسان کا اپنا ہی ہوتا ہے۔

درج ذیل تصویر میں اوپر بیان کردہ حدیث کے مطابق دنیا میں ان مقبول گروہوں کی مثال سے سمجھایا ہے جو مستقل بنیادوں پر الگ الگ ہو گئے۔ ان لوگوں نے اللہ کی شرعی ہدایت کو چھوڑ کر اپنے طور طریقے اپنا لیے۔ اور یہ اپنے بنائے ہوئے اعتقادات کے مطابق خود سے ہدایت یافتہ کہلاتے ہیں۔

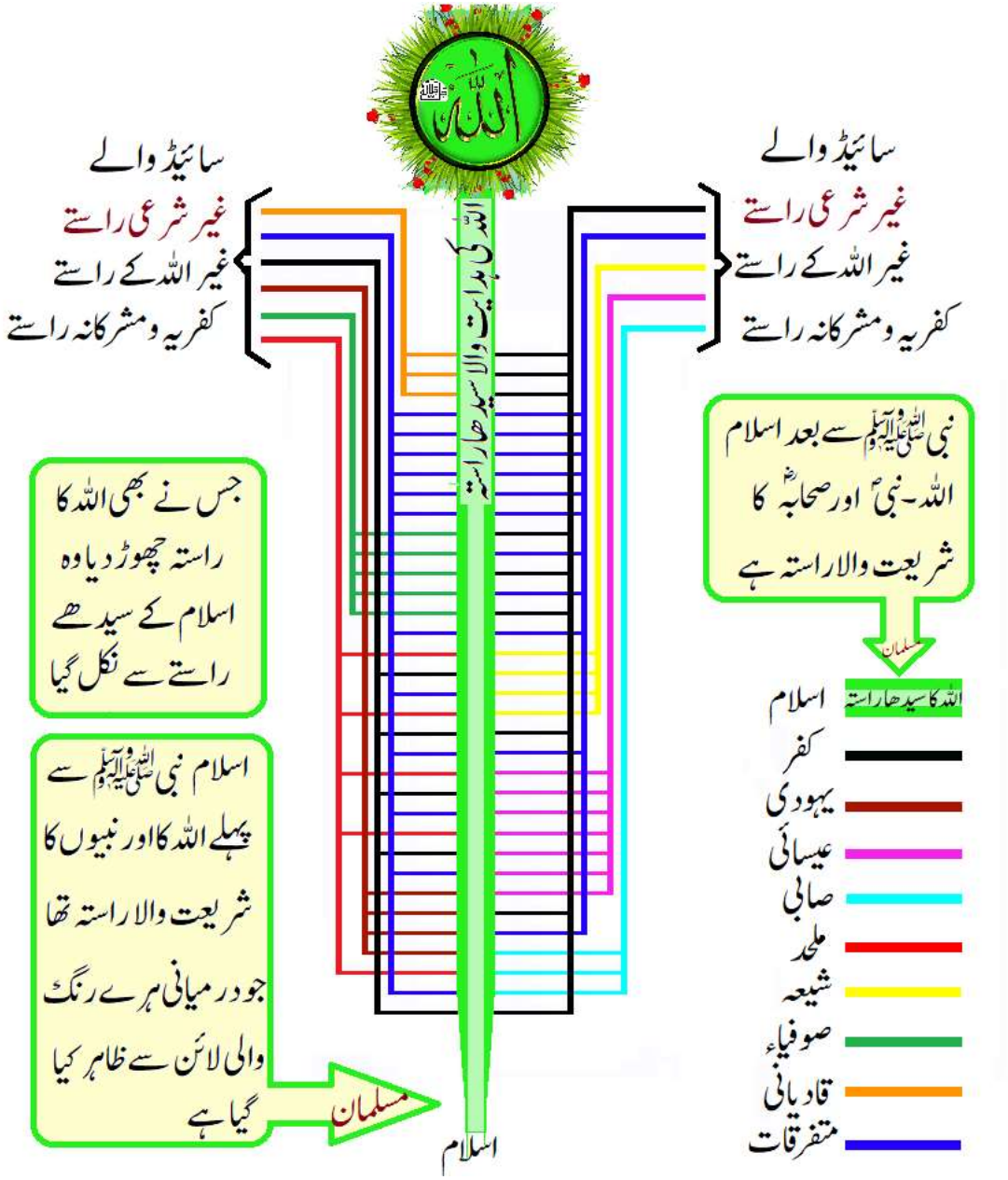

اس نقشے میں متفرقات کا جو ذکر کیا ہے۔ وہ ایسے فرقے ہیں جن میں چھوٹے چھوٹے اختلافات ہوتے ہیں۔ جن پر جدا جدا پہچان بنالی جاتی ہے۔ پھر انہی چھوٹی چھوٹی باتوں پر کوئی بڑا اختلاف ابھر کر سامنے آتا ہے۔ تو ایک نیا فرقہ بن جاتا ہے۔ اس فرقہ واریت کو ایسے بھی سمجھ سکتے ہیں۔ کہ جیسے کسی دریا کا رخ سمندر کی طرف ہے۔ لیکن جب پانی دریا سے نکل کر کوئی جدا راستہ بنالیتا ہے تو سمندر تک کبھی نہیں پہنچ پاتا۔ اس کا نام بھی دریا کے نام پر نہیں رہتا۔ دریا سے کوئی بھی سائیڈ والا راستہ ملنے پر کنارے کنارے والا پانی پہلے باہر آتا ہے۔ بالکل ایسے ہی جو لوگ اللہ کے راستے سے جدا ہو کر الگ پہچان بناتے ہیں۔ وہ اللہ کے راستے سے ہٹ جاتے ہیں۔ اور آگے بیان کردہ قرآنی آیات کے مطابق ایسے لوگ اللہ کے عذاب کے مستحق ہو جاتے ہیں۔ جب اللہ ہی کو ناراض کر بیٹھے۔ تو پھر کیسا راستہ۔ کاہے کی پہچان؟ ۔ دوسرے لفظوں میں جس نے اللہ کی طرف جانے والے اسلام کے سیدھے راستے کو چھوڑ دیا۔ وہ اللہ کی ہدایت والی۔ کامیابی والی راہ سے باہر نکل گیا۔ پھر وہ جدھر جاتا ہے اسے جانے دیا جاتا ہے۔ دیکھئے آیات۔

وَمَن يَبْتَغِ غَيْرَ ٱلْإِسْلَٰمِ دِينًا فَلَن يُقْبَلَ مِنْهُ وَهُوَ فِى ٱلْءَاخِرَةِ مِنَ ٱلْخَٰسِرِينَ ﴿85﴾

سورۃ آل عمران آیت 85

اور جو کوئی اسلام کے علاوہ کسی اور دین کا طالب ہوگا وہ اس سے ہرگز قبول نہیں کیا جائے گا اور ایسا شخص آخرت میں نقصان اٹھانے والوں میں ہو جائے گا۔

وَمَن يُشَاقِقِ ٱلرَّسُولَ مِنۢ بَعۡدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُ ٱلۡهُدَىٰ وَيَتَّبِعۡ غَيۡرَ سَبِيلِ ٱلۡمُؤۡمِنِينَ نُوَلِّهِۦ مَا تَوَلَّىٰ وَنُصۡلِهِۦ جَهَنَّمَۖ وَسَآءَتۡ مَصِيرًا ﴿115﴾ ع17

سورۃالنساء آیت 115

اور جو کوئی (اللہ کی طرف سے) ہدایت کے واضح ہو جانے کے بعد بھی رسول کی مخالفت کرے اور ایمان والوں کے راستے کے علاوہ دوسرے کسی راستے پر چلے۔ تو جدھر کو وہ چلے گا ہم اسے ادھر ہی اسے چلنے دیں گے اور (بالآخر) جہنم میں ڈال دیں گے اور وہ بہت برا ٹھکانہ ہے۔

درجہ بالا آیات میں اسلام سے مراد اللہ کا راستہ ہے جو نبی ﷺ کی معرفت متعین ہو چکا۔ اور ایمان والوں سے مراد صحابہ کرامؓ ہیں۔ اس طرح سے اللہ کا سیدھا راستہ نبی ﷺ اور صحابہ کرامؓ والا راستہ ہی ہے۔ جس پر دین مکمل ہو چکا۔ اور یہی راستہ قیامت تک مستند و معتبر رہے گا۔ یاد رکھیں!۔ تفرقہ بازی اللہ جل جلالہ کے غضب کا باعث بنے گی۔ اس لیے ہر طرح کے فرقوں کو چھوڑ کر صرف اپنے آپ کو مسلمان کہنا۔ اور اس فرقہ وارانہ بھنور سے اپنے آپ کو بچا کے رکھنا ہی کسی انسان کی فلاح کا باعث ہو گا۔ تفرقات سے بچنے کا بہترین راستہ اللہ جل شانہ نے بتایا ہوا ہے۔ لیکن اس کی پرواہ نہیں کی جاتی۔ یہ صرف ہر انسان کی اللہ کے ساتھ باہمی وابستگی۔ مجموعی وابستگی اور قرآن پاک کو مرکزی حیثیت دینے کی ہے۔ دیکھئے آیات

وَكَيْفَ تَكْفُرُونَ وَأَنتُمْ تُتْلَىٰ عَلَيْكُمْ ءَايَٰتُ ٱللَّهِ وَفِيكُمْ رَسُولُهُۥ ۗ وَمَن يَعْتَصِم بِٱللَّهِ فَقَدْ هُدِىَ إِلَىٰ صِرَٰطٍ مُّسْتَقِيمٍ ﴿101﴾ ع10

سورۃ آل عمران آیت 101

اور تم کیسے کفر کر سکتے ہو؟۔جب کہ تم پر اللہ کی آیات پڑھ کر سنائی جاتی ہیں اور تم میں اس کا رسول بھی موجود ہے۔اور جس کسی نے اللہ کے ساتھ (وابستگی) کو مضبوطی سے پکڑ لیا تو اس نے سیدھے راستے کی طرف ہدایت پالی۔

وَٱعْتَصِمُوا۟ بِحَبْلِ ٱللَّهِ جَمِيعًا وَلَا تَفَرَّقُوا۟ ۚ وَٱذْكُرُوا۟ نِعْمَتَ ٱللَّهِ عَلَيْكُمْ إِذْ كُنتُمْ أَعْدَآءً فَأَلَّفَ بَيْنَ قُلُوبِكُمْ فَأَصْبَحْتُم بِنِعْمَتِهِۦٓ إِخْوَٰنًا وَكُنتُمْ عَلَىٰ شَفَا حُفْرَةٍ مِّنَ ٱلنَّارِ فَأَنقَذَكُم مِّنْهَا ۗ كَذَٰلِكَ يُبَيِّنُ ٱللَّهُ لَكُمْ ءَايَٰتِهِۦ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُونَ ﴿103﴾

سورۃ آل عمران آیت 103

اور سب مل کر اللہ کی رسی کو مضبوطی سے تھامے رکھو اور فرقہ فرقہ نہ ہو جاؤ۔اور اپنے اوپر اللہ کا احسان یاد کرو جب کہ تم ایک دوسرے کے دشمن تھے تو اس نے تمہارے دلوں میں الفت ڈال دی اور تم اس کے فضل و کرم سے بھائی بھائی ہو گئے۔اور تم آگ کے گڑھے کے عین کنارے پر تھے تو اللہ نے

تم کو اس سے بچالیا۔اسی طرح اللہ تم پر اپنی آیات کھول کھول کر واضح کرتا ہے تاکہ تم ہدایت حاصل کرو۔

إِلَّا ٱلَّذِينَ تَابُواْ وَأَصْلَحُواْ وَٱعْتَصَمُواْ بِٱللَّهِ وَأَخْلَصُواْ دِينَهُمْ لِلَّهِ فَأُوْلَٰٓئِكَ مَعَ ٱلْمُؤْمِنِينَ ۖ وَسَوْفَ يُؤْتِ ٱللَّهُ ٱلْمُؤْمِنِينَ أَجْرًا عَظِيمًا ﴿146﴾

سورۃالنساء آیت 146

مگر جنہوں نے توبہ کی اور اپنی اصلاح کرلی اور اللہ کے ساتھ (وابستگی) کو مضبوطی سے پکڑ لیا اور اپنے دین کو اللہ ہی کے لئے خالص کرلیا تو ایسے لوگ مومنوں کے ساتھ ہوں گے۔اور اللہ عنقریب ایمان والوں کو عظیم اجر عطا کرے گا۔

فَأَمَّا ٱلَّذِينَ ءَامَنُواْ بِٱللَّهِ وَٱعْتَصَمُواْ بِهِۦ فَسَيُدْخِلُهُمْ فِى رَحْمَةٍ مِّنْهُ وَفَضْلٍ وَيَهْدِيهِمْ إِلَيْهِ صِرَٰطًا مُّسْتَقِيمًا ﴿175﴾ط

سورۃالنساء آیت 175

پس جو لوگ اللہ پر ایمان لائے اور اس کے ساتھ (وابستگی) کو مضبوطی سے پکڑے رکھا وہ انہیں اپنی رحمت اور فضل و کرم میں داخل کرے گا اور ان کو اپنے تک (پہنچنے کا) سیدھا راستہ دکھادے گا۔

وَجَٰهِدُواْ فِى ٱللَّهِ حَقَّ جِهَادِهِۦ ۚ هُوَ ٱجْتَبَىٰكُمْ وَمَا جَعَلَ عَلَيْكُمْ فِى ٱلدِّينِ مِنْ حَرَجٍ ۚ مِّلَّةَ أَبِيكُمْ إِبْرَٰهِيمَ ۚ هُوَ سَمَّىٰكُمُ ٱلْمُسْلِمِينَ مِن قَبْلُ وَفِى هَٰذَا لِيَكُونَ ٱلرَّسُولُ شَهِيدًا عَلَيْكُمْ وَتَكُونُواْ شُهَدَآءَ عَلَى ٱلنَّاسِ ۚ فَأَقِيمُواْ ٱلصَّلَوٰةَ وَءَاتُواْ ٱلزَّكَوٰةَ وَٱعْتَصِمُواْ بِٱللَّهِ هُوَ مَوْلَىٰكُمْ ۖ فَنِعْمَ ٱلْمَوْلَىٰ وَنِعْمَ ٱلنَّصِيرُ ﴿78﴾ ع10

سورۃ الحج آیت 78

اور اللہ کی راہ میں ایسے کوشش کرو جیسا کہ کوشش کرنے کا حق ہے۔ اس نے تمہیں چن لیا ہے اور دین میں تم پر کسی طرح کی سختی نہیں کی۔ اپنے باپ ابراہیمؑ کے پیچھے چلتے رہو۔ اسی (اللہ جل شانہ) نے پہلے سے اور اس قرآن میں بھی تمہارا نام مسلمان ہی رکھا تاکہ رسول تم پر گواہ بنے اور تم بنی نوع انسان پر گواہ بنو۔ پس نماز قائم کرو اور زکوۃ ادا کرو۔ اور اللہ کے ساتھ (وابستگی) کو مضبوطی سے پکڑے رکھو۔ وہی تمہارا مولیٰ ہے پس وہ کیا ہی اچھا مولیٰ اور کیا ہی اچھا مددگار ہے!۔

هَٰذَا بَلَٰغٌ لِّلنَّاسِ وَلِيُنذَرُواْ بِهِۦ وَلِيَعْلَمُوٓاْ أَنَّمَا هُوَ إِلَٰهٌ وَٰحِدٌ وَلِيَذَّكَّرَ أُوْلُواْ ٱلْأَلْبَٰبِ ﴿52﴾ ع7

سورۃ ابراہیم آیت 52

یہ قرآن بنی نوع انسان کے لئے ایک پیغامِ آگاہی ہے تاکہ اس کے ذریعے سے لوگوں کو آگاہ کیا جائے۔ تاکہ ان پر اچھی طرح واضح ہو جائے کہ عبادت کے لائق وہی واحد و یکتا اکیلا (اللہ) ہی ہے اور تاکہ عقل والے نصیحت حاصل کر سکیں۔

اللہ سے دعا ہے کہ سب کو تفرقے بازی جیسی لعنت سے بچنے کی توفیق عطا فرمائے۔ یہاں مسلمان کی اہمیت اور تفرقے بازی کے متعلق چند آیات پیش خدمت ہیں۔ غور سے پڑھیں اور ذہن نشین کر لیں ۔کہ کسی بھی فرقے سے تعلق رکھنا سیدھا سیدھا عذاب الٰہی کی طرف دعوت ہے۔

فَإِنْ حَآجُّوكَ فَقُلْ أَسْلَمْتُ وَجْهِيَ لِلَّهِ وَمَنِ ٱتَّبَعَنِ ۗ وَقُل لِّلَّذِينَ أُوتُواْ ٱلْكِتَٰبَ وَٱلْأُمِّيِّـۧنَ ءَأَسْلَمْتُمْ ۚ فَإِنْ أَسْلَمُواْ فَقَدِ ٱهْتَدَواْ ۖ وَّإِن تَوَلَّوْاْ فَإِنَّمَا عَلَيْكَ ٱلْبَلَٰغُ ۗ وَٱللَّهُ بَصِيرٌۢ بِٱلْعِبَادِ ﴿20﴾ ع2

سورۃ آل عمران آیت 20

پھر بھی اگر تجھ سے جھگڑا کریں تو ان سے کہہ دو کہ میں نے اور ان لوگوں نے جو میرے پیروکار ہیں اپنا آپ اللہ کے لئے مسلم کر لیا ہے۔ اور اہل کتاب سے اور ان پڑھ لوگوں سے بھی پوچھ لو کہ کیا تم بھی اسلام لاتے ہو؟۔ اگر یہ لوگ بھی مسلمان ہو جائیں تو بیشک ہدایت پا لیں۔ اور اگر نہ مانیں تو البتہ تمہارا کام صرف اللہ کا پیغام پہنچا دینا ہے۔ اور اللہ ہی بندوں کو نگاہِ بصیرت سے دیکھنے والا ہے۔

یہ بھی دیکھ لیں کہ رب کی طرف بلانے والے ہی سیدھے راستے پر ہیں۔

لِّكُلِّ أُمَّةٍ جَعَلْنَا مَنسَكًا هُمْ نَاسِكُوهُ ۖ فَلَا يُنَازِعُنَّكَ فِي الْأَمْرِ ۚ وَادْعُ إِلَىٰ رَبِّكَ ۖ إِنَّكَ لَعَلَىٰ هُدًى مُّسْتَقِيمٍ ﴿67﴾ وَإِن جَادَلُوكَ فَقُلِ اللَّهُ أَعْلَمُ بِمَا تَعْمَلُونَ ﴿68﴾

سورۃ الحج آیت ۶۷۔۶۸

ہر اُمت کے لئے ہم نے طریقہ کار مقرر کر دیا ہے جس پر وہ چلتے ہیں۔ پھر انہیں ہر گز تمہارے ساتھ اس معاملے میں جھگڑا نہیں کرنا چاہیئے۔ پس تم اپنے رب کی طرف بلاتے رہو۔ بیشک تم البتہ سیدھے راستے پر ہو۔ اور اگر یہ تجھ سے جھگڑا کریں تو کہہ دو کہ جو بھی عمل تم کرتے ہو اللہ اچھی طرح جانتا ہے۔

بنی اسرائیل حضرت ابراہیمؑ کی بابت جھگڑتے تھے اس پر جو ارشاد فرمایا گیا۔ اس میں یہ بات قابلِ توجہ ہے کہ انسان ایسی باتوں پر جھگڑ رہا ہوتا ہے جن کے بارے اسے کوئی علم نہیں ہوتا۔ اگر غور کرو گے تو زیادہ تر ایسے ہی جھگڑے دیکھنے میں آتے ہیں جن پر بحث مباحثہ بالکل فضول ہوتا ہے اور جن کا سیدھا سیدھا جواب یہ بنتا ہے کہ اللہ ہی بہتر جانتا ہے۔

ایسے جھگڑے بھی ہیں جن کا جواب صاف صاف قرآن میں مل جاتا ہے مگر پھر بھی ضد بغض اور حسد کی بنا پر اپنی اپنی پہچان بنائی ہوئی ہے۔اس طرف توجہ نہیں دی جاتی۔کہ فرقہ واریت گناہ ہے۔

يَٰٓأَهۡلَ ٱلۡكِتَٰبِ لِمَ تُحَآجُّونَ فِيٓ إِبۡرَٰهِيمَ وَمَآ أُنزِلَتِ ٱلتَّوۡرَىٰةُ وَٱلۡإِنجِيلُ إِلَّا مِنۢ بَعۡدِهِۦٓۚ أَفَلَا تَعۡقِلُونَ ﴿65﴾ هَٰٓأَنتُمۡ هَٰٓؤُلَآءِ حَٰجَجۡتُمۡ فِيمَا لَكُم بِهِۦ عِلۡمٞ فَلِمَ تُحَآجُّونَ فِيمَا لَيۡسَ لَكُم بِهِۦ عِلۡمٞۚ وَٱللَّهُ يَعۡلَمُ وَأَنتُمۡ لَا تَعۡلَمُونَ ﴿66﴾ مَا كَانَ إِبۡرَٰهِيمُ يَهُودِيّٗا وَلَا نَصۡرَانِيّٗا وَلَٰكِن كَانَ حَنِيفٗا مُّسۡلِمٗا وَمَا كَانَ مِنَ ٱلۡمُشۡرِكِينَ ﴿67﴾

سورۃ آل عمران آیت ۶۵۔۶۷

اے اہلِ کتاب !۔ کیوں تم ابراہیمؑ کے بارے میں جھگڑتے ہو حالانکہ تورات اور انجیل تو ان کے بعد اتری ہیں؟۔پھر کیا تم عقل نہیں رکھتے؟۔ خبردار ! تم وہی لوگ ہو کہ جس بات کا تم علم رکھتے تھے اس میں جھگڑتے رہے مگر ایسی بات میں کیوں جھگڑتے ہو جس کا تمہیں ذرا بھی علم نہیں؟۔اور اللہ تو سب کچھ جانتا ہے اور تم نہیں جانتے۔ ابراہیمؑ نہ تو یہودی تھا اور نہ عیسائی بلکہ سب سے بے تعلق ہو کر صرف ایک (اللہ) ہی کا ہو رہا تھا (سچا) مسلمان تھا اور مشرکوں میں سے بالکل نہ تھا۔

قرآن کریم اللہ کی رسی ہے۔اس کو مضبوطی سے تھام کے رکھنے والے اس تفرقے والی دلدل سے بچ سکتے ہیں۔

وَٱعْتَصِمُواْ بِحَبْلِ ٱللَّهِ جَمِيعًا وَلَا تَفَرَّقُواْ ۚ وَٱذْكُرُواْ نِعْمَتَ ٱللَّهِ عَلَيْكُمْ إِذْ كُنتُمْ أَعْدَآءً فَأَلَّفَ بَيْنَ قُلُوبِكُمْ فَأَصْبَحْتُم بِنِعْمَتِهِۦٓ إِخْوَٰنًا وَكُنتُمْ عَلَىٰ شَفَا حُفْرَةٍ مِّنَ ٱلنَّارِ فَأَنقَذَكُم مِّنْهَا ۗ كَذَٰلِكَ يُبَيِّنُ ٱللَّهُ لَكُمْ ءَايَٰتِهِۦ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُونَ ﴿103﴾

سورۃ آل عمران آیت ۱۰۳

اور سب مل کر اللہ کی رسی کو مضبوطی سے تھامے رکھو اور فرقہ فرقہ نہ ہو جاؤ۔اور اپنے اوپر اللہ کا احسان یاد کرو جب کہ تم ایک دوسرے کے دشمن تھے تو اس نے تمہارے دلوں میں الفت ڈال دی اور تم اس کے فضل و کرم سے بھائی بھائی ہو گئے۔اور تم آگ کے گڑھے کے عین کنارے پر تھے تو اللہ نے تم کو اس سے بچالیا۔اسی طرح اللہ تم پر اپنی آیات کھول کھول کر واضح کرتا ہے تاکہ تم ہدایت حاصل کرو۔

وَلْتَكُن مِّنكُمْ أُمَّةٌ يَدْعُونَ إِلَى ٱلْخَيْرِ وَيَأْمُرُونَ بِٱلْمَعْرُوفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ ٱلْمُنكَرِ ۚ وَأُوْلَٰٓئِكَ هُمُ ٱلْمُفْلِحُونَ ﴿104﴾ وَلَا تَكُونُواْ كَٱلَّذِينَ تَفَرَّقُواْ وَٱخْتَلَفُواْ مِنۢ بَعْدِ مَا جَآءَهُمُ ٱلْبَيِّنَٰتُ ۚ وَأُوْلَٰٓئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ عَظِيمٌ ﴿105﴾

سورۃ آل عمران آیت ۱۰۴۔۱۰۵

اور تم میں سے ایک جماعت ایسی (ضرور) ہونی چاہیے۔ جو نیکی کی طرف بلائے اور اچھے کاموں کا حکم دے اور برے کاموں سے روکے۔ اور یہی لوگ نجات پانے والے ہیں۔ اور ان لوگوں کی طرح نہ ہو جانا جو فرقہ فرقہ ہو گئے۔ اور واضح احکام آنے کے بعد ہی ایک دوسرے سے اختلاف کرنے لگے ۔اور یہ وہ لوگ ہیں جو قیامت کے دن بڑے عذاب میں ہوں گے۔

إِنَّ ٱلَّذِينَ فَرَّقُواْ دِينَهُمْ وَكَانُواْ شِيَعًا لَّسْتَ مِنْهُمْ فِى شَىْءٍ ۚ إِنَّمَآ أَمْرُهُمْ إِلَى ٱللَّهِ ثُمَّ يُنَبِّئُهُم بِمَا كَانُواْ يَفْعَلُونَ ﴿159﴾

سورۃ الانعام آیت ۱۵۹

بیشک جن لوگوں نے اپنے دین میں تفرقے بازی کی اور کئی کئی فرقے بن گئے ان سے تمہارا کوئی تعلق نہیں۔ ان کا معاملہ بس البتہ اللہ ہی کے حوالے ہے۔ پھر وہی انہیں جتلائے گا۔ کہ وہ کیا کچھ کرتے رہے ہیں۔

اللہ جل شانہ کے ذکر و یاد میں مصروف رہنے سے اللہ کی رحمت ہوتی ہے اور دلوں میں محبت پیدا ہوتی ہے جب کہ دوسری طرف جھگڑے اور تفرقے بازی سے آپس کی نفرت ہی بڑھتی ہے۔ ہلکا پھلکا اختلاف ہونا ایک فطری امر ہے۔ متشدد اختلاف سے منع کیا گیا ہے۔ جس کا ایک بڑا نقصان یہ بھی ہے

کہ اس سے انسان کا جذبہ مجروح ہوتا رہتا ہے اور کفار کے مقابلے میں مسلمانوں کی مجموعی طاقت بھی کم ہو جاتی ہے۔اور پھر یہ تفرقے بازی اللہ جل شانہ کی طرف سے واضح دلائل ہونے کے باوجود باہمی ضد اور حسد کو ہوا دینے سے بڑھتی ہے۔جو کہ سراسر باعثِ زحمت ہے۔

إِنَّ ٱلدِّينَ عِندَ ٱللَّهِ ٱلْإِسْلَٰمُ ۗ وَمَا ٱخْتَلَفَ ٱلَّذِينَ أُوتُوا۟ ٱلْكِتَٰبَ إِلَّا مِنۢ بَعْدِ مَا جَآءَهُمُ ٱلْعِلْمُ بَغْيًۢا بَيْنَهُمْ ۗ وَمَن يَكْفُرْ بِـَٔايَٰتِ ٱللَّهِ فَإِنَّ ٱللَّهَ سَرِيعُ ٱلْحِسَابِ ﴿19﴾

سورۃ آل عمران آیت 19

دین تو اللہ کے نزدیک اسلام ہی ہے۔اور اہل کتاب نے جو بھی اختلاف کیا تو صحیح علم ہو جانے کے بعد آپس کی ضد کی وجہ سے کیا۔اور جو کوئی بھی اللہ کی آیتوں کا انکار کر دے تو یقیناً اللہ جلد حساب لینے والا ہے۔

وَمَا تَفَرَّقَ ٱلَّذِينَ أُوتُوا۟ ٱلْكِتَٰبَ إِلَّا مِنۢ بَعْدِ مَا جَآءَتْهُمُ ٱلْبَيِّنَةُ ﴿4﴾

سورۃ البینۃ آیت 4

اور اہل کتاب جو فرقوں میں بٹے پڑے ہیں وہ تو واضح دلائل کے آجانے کے بعد ہی (بٹے پڑے ہیں)۔

کفار تو مسلمانوں کے خلاف ایک جان ہیں۔ مگر مسلمانوں میں تفریق ہے۔ یہ اس وقت تک اکٹھے نہیں ہو سکتے جب تک قرآن کو مرکزی حیثیت نہیں دے دیتے۔

ذرا درج ذیل آیات پر توجہ دو تو لگتا ہے کہ تفرقہ تو شرک سے بھی زیادہ گھناؤنی چیز اور ناقابلِ تلافی نقصان دہ بات ہے۔

جب بنی اسرائیل موسیٰ علیہ السلام کی غیر حاضری میں شرک میں مبتلا ہو گئے تھے۔ اور اللہ جل شانہ کو چھوڑ کر بچھڑے کی عبادت میں مصروف تھے۔ تو ہارون علیہ السلام نے بہت سمجھایا اور روکتے ہی رہ گئے لیکن قوم نہ مانی اور کہہ دیا کہ جب تک موسیٰ علیہ السلام نہیں آ جاتے ہم تو اسی فعل کا ارتکاب کرتے رہیں گے۔

اس مقام پر یہ بات قابلِ غور اور توجہ طلب ہے کہ ہارون علیہ السلام نے وقتی طور پر شرک کو تو برداشت کر لیا۔ لیکن تفرقے بازی جیسی چیز کے پیدا ہونے سے لوگوں کو بچائے رکھا۔ جس سے پتہ چلتا ہے کہ تفرقہ انتہائی قابلِ مذمت فعل ہے۔ جو آج کے دور میں بہت معمولی سی بات سمجھی جاتی ہے۔

فَأَخْرَجَ لَهُمْ عِجْلًا جَسَدًا لَّهُۥ خُوَارٌ فَقَالُوا۟ هَٰذَآ إِلَٰهُكُمْ وَإِلَٰهُ مُوسَىٰ فَنَسِىَ ﴿88﴾ط
أَفَلَا يَرَوْنَ أَلَّا يَرْجِعُ إِلَيْهِمْ قَوْلًا وَلَا يَمْلِكُ لَهُمْ ضَرًّا وَلَا نَفْعًا ﴿89﴾ع4 وَلَقَدْ قَالَ
لَهُمْ هَٰرُونُ مِن قَبْلُ يَٰقَوْمِ إِنَّمَا فُتِنتُم بِهِۦ ۖ وَإِنَّ رَبَّكُمُ ٱلرَّحْمَٰنُ فَٱتَّبِعُونِى
وَأَطِيعُوٓا۟ أَمْرِى ﴿90﴾ قَالُوا۟ لَن نَّبْرَحَ عَلَيْهِ عَٰكِفِينَ حَتَّىٰ يَرْجِعَ إِلَيْنَا مُوسَىٰ ﴿91﴾
قَالَ يَٰهَٰرُونُ مَا مَنَعَكَ إِذْ رَأَيْتَهُمْ ضَلُّوٓا۟ ﴿92﴾لا أَلَّا تَتَّبِعَنِ ۖ أَفَعَصَيْتَ أَمْرِى ﴿93﴾ قَالَ
يَبْنَؤُمَّ لَا تَأْخُذْ بِلِحْيَتِى وَلَا بِرَأْسِىٓ ۖ إِنِّى خَشِيتُ أَن تَقُولَ فَرَّقْتَ بَيْنَ بَنِىٓ
إِسْرَٰٓءِيلَ وَلَمْ تَرْقُبْ قَوْلِى ﴿94﴾

سورۃ طٰہٰ آیت ۸۸ تا ۹۴

پھر وہ (سامری) ان کے لئے ایک بچھڑا بنا کر لے آیا ایک ایسا جسم (کہ جس سے ہوا گزرنے پر) گائے کی سی آواز آتی تھی پھر لوگ کہنے لگے یہی تو ہے تمہارا معبود اور موسیٰؑ کا معبود بھی۔ پس وہ (موسیٰؑ) تو بھول گیا ہے۔ پھر کیا یہ لوگ (اتنا بھی) نہیں دیکھتے بھالتے تھے کہ نہ تو وہ ان کی کسی بات کا جواب دے پاتا ہے اور نہ ہی ان کے نقصان اور نفع کا بھی کچھ اختیار رکھتا ہے۔ اور البتہ یقیناً ہارونؑ نے تو انہیں پہلے سے ہی کہہ دیا تھا کہ اے میری قوم البتہ اس سے صرف تمہاری آزمائش کی گئی ہے۔ اور کچھ شک نہیں کہ تمہارا رب رحمٰن ہی ہے پس میری پیروی کرو اور میرا کہا مانو۔ وہ کہنے لگے کہ ہم تو برابر اسی کی عبادت پر جم کے بیٹھے رہیں گے جب تک کہ موسیٰؑ ہمارے پاس لوٹ کر واپس نہ آجائے۔ (پھر

https://quranexcel.com

موسیٰؑ نے ہارونؑ سے) کہا کہ اے ہارونؑ !۔جب تم نے دیکھا کہ یہ گمراہ ہو رہے ہیں۔تو تمہیں کس چیز نے (اصلاح کرنے سے) روک دیا۔کہ تم میری پیروی نہ کرو۔ کیوں تم نے بھی میری حکم عدولی کردی؟۔(ہارون) کہنے لگا کہ اے میری ماں کے بیٹے!۔تم میری ڈاڑھی اور سر (کے بالوں) کو نہ پکڑو۔بیشک مجھے تو یہ ڈر تھا کہ کہیں تم یہ نہ کہہ دو کہ تم نے بنی اسرائیل میں تفرقہ ڈال دیا اور میری بات کا ذرا خیال نہ کیا۔

وَإِنَّ هَٰذِهِۦٓ أُمَّتُكُمْ أُمَّةً وَٰحِدَةً وَأَنَا۠ رَبُّكُمْ فَٱتَّقُونِ ﴿52﴾ فَتَقَطَّعُوٓا۟ أَمْرَهُم بَيْنَهُمْ زُبُرًا ۖ كُلُّ حِزْبٍۭ بِمَا لَدَيْهِمْ فَرِحُونَ ﴿53﴾

سورۃ المومنون آیت ۵۲۔۵۳

اور بیشک یہ تمہاری امت ایک ہی دینی امت ہے۔اور میں ہی تم سب کا رب ہوں پس مجھ ہی سے ڈرو۔ پھر انہوں نے اپنے دین کو آپس میں ٹکڑے ٹکڑے کر دیا۔ہر فرقہ اسی (غلط یا صحیح ٹکڑے پر) پر خوش ہو رہا ہے جو اس کے پاس ہے۔

مُنِيبِينَ إِلَيْهِ وَٱتَّقُوهُ وَأَقِيمُوا۟ ٱلصَّلَوٰةَ وَلَا تَكُونُوا۟ مِنَ ٱلْمُشْرِكِينَ ﴿31﴾ مِنَ ٱلَّذِينَ فَرَّقُوا۟ دِينَهُمْ وَكَانُوا۟ شِيَعًا ۖ كُلُّ حِزْبٍۭ بِمَا لَدَيْهِمْ فَرِحُونَ ﴿32﴾

سورۃ الروم آیت ۳۱۔۳۲

(تم سب) اسی اللہ کی طرف رجوع کئے رہو اور اسی سے ڈرتے رہو اور نماز قائم رکھو۔ اور مشرکین میں سے نہ ہو جانا۔ (اور نہ ہی) اُن لوگوں میں (شامل ہو جانا) جنہوں نے اپنے دین کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیا۔ اور خود بھی فرقہ فرقہ ہو گئے۔ سارے فرقے اسی (صحیح یا غلط ٹکڑے پر) پر خوش ہیں جو اُن کے پاس ہے۔

شَرَعَ لَكُم مِّنَ ٱلدِّينِ مَا وَصَّىٰ بِهِۦ نُوحًا وَٱلَّذِىٓ أَوْحَيْنَآ إِلَيْكَ وَمَا وَصَّيْنَا بِهِۦٓ إِبْرَٰهِيمَ وَمُوسَىٰ وَعِيسَىٰٓ ۖ أَنْ أَقِيمُوا۟ ٱلدِّينَ وَلَا تَتَفَرَّقُوا۟ فِيهِ ۚ كَبُرَ عَلَى ٱلْمُشْرِكِينَ مَا تَدْعُوهُمْ إِلَيْهِ ۚ ٱللَّهُ يَجْتَبِىٓ إِلَيْهِ مَن يَشَآءُ وَيَهْدِىٓ إِلَيْهِ مَن يُنِيبُ

سورۃ الشوریٰ آیت ۱۳

اس نے تمہارے لئے وہی دین مقرر کیا ہے جس کا اس نے نوحؑ کو حکم دیا تھا۔ اور جو ہم نے بذریعۂ وحی تمہاری طرف بھیجا ہے۔ اور جس کا ہم نے ابراہیمؑ۔ اور موسیٰؑ۔ اور عیسیٰؑ کو بھی حکم دیا تھا۔ کہ اس دین کو قائم رکھنا اور اس میں باہم تفرقہ نہ ڈالنا۔ جس بات کی طرف تم انہیں دعوت دیتے ہو وہ مشرکین

پر بہت شاق گزرتی ہے۔ اللہ جسے چاہتا ہے اپنے لئے منتخب کرلیتا ہے۔اور جو اس کی طرف رجوع کرتا ہے وہ اسے اپنی طرف (پہنچنے کا) راستہ دکھادیتا ہے۔

تفرقے بازی کا بنیادی محرک ضد بغض و عناد ہے۔ جو آج بھی دِکھنے میں آتا ہے۔اور رائج الوقت اختلافات کو اگر قرآن کی روشنی میں دیکھا جائے تو پتہ چلتا ہے کہ بہت سارے تو اسی ہٹ دھرمی کا نتیجہ ہیں۔ کیوں کہ قرآنی آیات میں صاف صاف وضاحت ہونے کے باوجود دوسری کتابوں کو معتبر مانتے ہوئے ان کے حوالے دیئے جاتے ہیں۔اور قرآن کو پسِ پشت ڈال دیا جاتا ہے جو کہ سراسر قرآن کا انکار ہونے کے مترادف ہے۔

وَمَا تَفَرَّقُوٓاْ إِلَّا مِنۢ بَعۡدِ مَا جَآءَهُمُ ٱلۡعِلۡمُ بَغۡيَۢا بَيۡنَهُمۡۚ وَلَوۡلَا كَلِمَةٞ سَبَقَتۡ مِن رَّبِّكَ إِلَىٰٓ أَجَلٖ مُّسَمّٗى لَّقُضِيَ بَيۡنَهُمۡۚ وَإِنَّ ٱلَّذِينَ أُورِثُواْ ٱلۡكِتَٰبَ مِنۢ بَعۡدِهِمۡ لَفِي شَكّٖ مِّنۡهُ مُرِيبٖ

سورۃ الشوریٰ آیت ۱۴

اور یہ لوگ جو تفرقے بازی میں پڑے ہیں تو سچا علم آچکنے کے بعد محض آپس کے ضد و حسد سے (پڑے ہیں)۔اور اگر تمہارے رب کی طرف سے مقررہ مدت تک مہلت کی بات طے نہ ہو چکی ہوتی تو ان

کے درمیان (کب کا) فیصلہ ہو چکا ہوتا۔اور البتہ جو لوگ ان کے بعد کتاب کے وارث بنائے گئے وہ اس کے بارے میں الجھن والے شک میں مبتلا ہیں۔

قرآن سے جڑے رہو گے تو فرقہ بازی سے بچ جاؤ گے۔ تفرقے بازی کا وہی شکار ہوتا ہے جو قرآن کے علاوہ دوسری کتابوں کو اہمیت دے رہا ہوتا ہے۔

وَٱلسَّمَآءِ ذَاتِ ٱلْحُبُكِ ﴿7﴾ لا إِنَّكُمْ لَفِى قَوْلٍ مُّخْتَلِفٍ ﴿8﴾ لا يُؤْفَكُ عَنْهُ مَنْ أُفِكَ ﴿9﴾ ط

سورۃ الذاریات آیت ۷ تا ۹

اور قسم ہے !۔راستوں والے آسمان کی۔کہ یقیناً تم مختلف باتوں میں پڑے ہوئے ہو۔اس (قرآن) سے وہی پھرتا ہے جو (حق و بھلائی سے) پھرا ہوا ہے۔

نبی ﷺ کے ایک واقعے کا ذکر کرتے ہوئے کہہ دیا گیا کہ اللہ نے اپنے بندے کی طرف جو وحی کیا سو وحی کیا۔اس کو بھی تم نے جھگڑے کی بنیاد بنایا ہوا ہے۔حالانکہ اس کے بارے تمہارا موقف صرف یہ ہونا چاہیئے کہ جو اللہ جل شانہ نے مناسب سمجھا بتا دیا۔اس میں جھگڑے کی کوئی بات نہیں ہے !۔

وَٱلنَّجْمِ إِذَا هَوَىٰ ﴿1﴾ لا مَا ضَلَّ صَاحِبُكُمْ وَمَا غَوَىٰ ﴿2﴾ ج وَمَا يَنطِقُ عَنِ ٱلْهَوَىٰٓ ﴿3﴾ ط إِنْ هُوَ إِلَّا وَحْىٌ يُوحَىٰ ﴿4﴾ لا عَلَّمَهُۥ شَدِيدُ ٱلْقُوَىٰ ﴿5﴾ لا ذُو مِرَّةٍ

فَٱسْتَوَىٰ ﴿6﴾ لا وَهُوَ بِٱلْأُفُقِ ٱلْأَعْلَىٰ ﴿7﴾ ط ثُمَّ دَنَا فَتَدَلَّىٰ ﴿8﴾ لا فَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ أَوْ أَدْنَىٰ ﴿9﴾ ج فَأَوْحَىٰٓ إِلَىٰ عَبْدِهِۦ ۃ مَآ أَوْحَىٰ ﴿10﴾ ط مَا كَذَبَ ٱلْفُؤَادُ مَا رَأَىٰٓ ﴿11﴾ أَفَتُمَٰرُونَهُۥ عَلَىٰ مَا يَرَىٰ ﴿12﴾

سورۃ النجم آیت ۱ تا ۱۲

قسم ہے!۔ ستارے کی جب وہ ڈوبنے لگے۔ کہ تمہارا رفیق (نبیؐ) نہ تو گمراہ ہے اور نہ ہی بہکا ہوا ہے۔ اور نہ ہی وہ اپنی خواہش نفس سے کوئی بات کہتا ہے۔ وہ تو صرف وحی ہے جو (اس پر) اتاری جاتی ہے۔ ان کو نہایت قوت والے (فرشتے) نے سکھایا ہے۔ جو بڑا صاحبِ حکمت ہے پھر (وہ ظاہری طور پر) کھڑا ہوا۔ اور وہ (آسمان کے) اونچے کنارے پر تھا۔ پھر قریب ہوا پس اتر آیا۔ یہاں تک کہ دو کمان کے فاصلے پر یا اس سے بھی کم۔ پھر اس (اللہ) نے اپنے بندے کی طرف جو وحی کیا سو وحی کیا۔ جو کچھ اس نے دیکھا اس کے دل و دماغ نے اس کو بالکل جھوٹ نہ جانا۔ کیا جو کچھ اس نے دیکھا تم اس کے بارے میں جھگڑا کرتے ہو؟۔

فرقہ بازی کو فروغ دیتے ہوئے لوگوں نے خود اپنے طور پر مختلف اور جدا جدا نام رکھ لئے۔ اور پھر اسی پر ڈٹ گئے۔ آج بھی یہی کچھ ہو رہا ہے۔ ہر کوئی جدھر ہے۔ ادھر ہی ڈٹا ہوا ہے۔ خواہ رحمان کی بجائے شیطان کا پجاری ہی کیوں نہ ہو۔ زندگی بار بار نہیں ملے گی اس لئے سوچ سمجھ کر صحیح راستہ چن لو!

اب اسی فرقہ واریت کو عالمی نقطۂ نظر سے اگر دیکھا جائے تو پتہ چلتا ہے آج مسلمان جہاں کھڑا ہے۔ وہاں کئی چیزیں ان کے اندر پھوٹ کا باعث ہیں۔ اس وقت مسلمان دنیا کی دوسری بڑی اکثریت ہیں۔ اور دنیا میں فی الوقت مسلمانوں کی بڑھتی ہوئی تعداد کے پیشِ نظر محض چالیس پچاس سال میں یہ دنیا کی پہلی واضح اکثریت بن جائیں گے۔

مسلمانوں کی موجودہ صورت حال یہ ہے کہ مسلمانوں کے پاس وسائل کی کچھ بھی کمی نہیں ہے۔ اسلامی سرگرمیوں کا بھی خوب جوش و خروش ہوتا ہے۔ وعظ و نصیحت اور عملی لحاظ سے بھی کسی طرح پیچھے نہیں ہیں۔ صدقات و خیرات میں بھی بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے ہیں۔ اسلامی تعلیمات بھی دنیا کے کونے کونے تک پہنچ رہی ہیں۔ جن سے متاثر لوگ از خود اسلام میں داخل ہوتے ہیں۔ کسی کے ہاتھ پر کلمہ پڑھ لینا تو صرف معاشرے میں اظہار کا ثبوت ہوتا ہے۔

دنیا بھر میں مسلمان ممالک کی تعداد بھی دوسروں سے زیادہ ہے۔ ہو سکتا ہے کوئی وقت ایسا آئے کہ یہ تعداد باہمی اتحاد کی مثال بن جائے۔ مگر فی الوقت یہی مسلمانوں کا منفی پوائنٹ ہے۔ کیونکہ ہر ملک میں اسلام کے ساتھ ساتھ لوگ اپنے اپنے طور طریقے بھی آزماتے رہتے ہیں۔ جو رسومات۔ توہمات۔ جادو۔ ٹونے ٹوٹکے۔ تعویز گنڈے۔ پر مشتمل ہوتے ہیں۔ پھر شخصیت پرستی اور اس پر غیر شرعی اقدام بھی اس کا حصہ ہوتے ہیں۔ یہی بات اگر دوسرے لفظوں میں بیان کی جائے تو یوں ہو گی لوگ اسلام کو اپنے علاقائی رنگ میں ڈھالے ہوئے ہوتے ہے۔ اس طرح سے ہر ملک کے طور

https://quranexcel.com

طریقے ایک دوسرے پر منطبق نہیں ہو پاتے۔ہر ایک اسلامی نقطۂ نظر پر دوسرے سے مختلف ہوتا ہے۔یہی بات دنیا میں مسلمانوں کے انتشار کی علامت ہے۔

سارے ممالک کے علاوہ اگر کسی ایک ملک کو ہی لے لیا جائے۔تو جو بات سرِ فہرست دِکھتی ہے وہ مسلمانوں میں اتحاد واتفاق کا فقدان ہے۔اتفاق واتحاد کی باتیں تو بہت ہوتی ہیں۔اس پر دعائیں بھی کی جاتی ہیں۔مگر اتحاد کے لیے جو فکر اور طرزِ عمل ضروری ہے وہ کہیں بھی اپنایا نہیں جاتا۔مسلمانوں کے سارے مذہبی گروہ عقائد واصول کے علاوہ چھوٹے چھوٹے فروعی معاملات پر بھی ایک دوسرے سے بڑا اختلاف رکھے ہوتے ہیں۔چھوٹے سے چھوٹے اختلاف پر بھی برہمی اور عدم برداشت کا تاثر ملتا ہے۔اور یہ کبھی اس قدر شدید ہو جاتا ہے۔کہ ایک ساتھ بیٹھنا بھی گوارا نہیں کیا جاتا۔پھر یہ معاملہ زندگی کی آخری سانس تک چلتا ہے۔آج کے مسلمان معمولی اختلاف میں بھی بڑے پکے نظر آتے ہیں۔نہ رکتے اور نہ کبھی جھکتے ہیں۔جس گروہ نے جو نظریہ اپنالیا وہ اسی پر قائم رہتے ہیں۔نظر ثانی کا تو سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ایک عام آدمی سے لے کر کسی بڑے سے بڑے تک سب تقریباً سب اسی سج دھج پر قائم ہیں۔بس چند ایک سمجھانے والے لوگ اس سے مستثنیٰ ہیں۔مگر ان کا بس نہیں چلتا۔

جس قوم میں مذہبی اختلافات کی نوعیت یہ ہو تو وہ زندگی کے کسی بھی محاذ پر متحد نہیں ہو سکتی۔جس پر ارشادِ باری تعالیٰ بھی ہے۔

يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوٓاْ إِذَا لَقِيتُمْ فِئَةً فَٱثْبُتُواْ وَٱذْكُرُواْ ٱللَّهَ كَثِيرًا لَّعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ ﴿45﴾ وَأَطِيعُواْ ٱللَّهَ وَرَسُولَهُۥ وَلَا تَنَٰزَعُواْ فَتَفْشَلُواْ وَتَذْهَبَ رِيحُكُمْ ۖ وَٱصْبِرُوٓاْ ۚ إِنَّ ٱللَّهَ مَعَ ٱلصَّٰبِرِينَ ﴿46﴾

سورۃ الانفال آیت 45

اے ایمان والو! جب کسی (دشمن) جماعت سے تمہارا مقابلہ ہو جائے تو ثابت قدم رہو اور اللہ کو بہت زیادہ یاد کیا کرو تاکہ تم فلاح پاسکو۔ اور اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرو اور آپس میں جھگڑا مت کرو۔ ورنہ تم بزدل ہو جاؤ گے اور تمہاری ہوا اکھڑ جائے گی۔ اور صبر سے ہی کام لو بیشک اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔

یہ ایسی علامات ہیں جن سے اتحاد کا خواب کبھی پورا نہیں ہو سکتا۔ جب تک کہ نظریاتی اصلاح نہ ہو جائے۔ اس کے لیے پہلے یہ پتہ ہونا چاہیئے کہ اصولی اختلاف ہی دراصل اختلاف کہلاتا ہے۔ اور فروعی اختلاف کی اتنی اہمیت نہیں ہے کہ اس پر باہمی اتحاد پارہ پارہ ہو جائے۔ ان دونوں کو بالکل الگ الگ رکھنا ضروری ہوتا ہے۔

ایک اچھا مسلمان ہزاروں فروعی اختلاف رکھنے کے باوجود بھی اصولی عقائد و مسائل میں باہمی طور پر متحد اور اس پر قائم رہ سکتا ہے۔ لیکن مسلمانوں کے کسی ایک ملک میں بھی ایسا کوئی نظام نہیں ہے۔

حد تو یہ ہے کہ سارے مسلمانوں کو ایک دوسرے سے مربوط کرنے کے لیے بھی ان ممالک کے پاس کوئی لائحہ عمل نہیں ہے۔اور اگر ہو بھی تو کوئی کب مانتا ہے۔کہ دھاک کسی اور کی کیوں بیٹھ جائے؟۔پھر دنیا کے اکثر مسلم حکمراں اس اتحاد کے لیے سنجیدہ بھی تو نہیں ہیں۔ان کو تو بس اپنی نبھانی ہے۔دین اور امتِ مسلمہ سے انہیں کیا سروکار!۔

جبکہ مسلمانوں کو اس بارے سوچنا چاہیئے۔پھر باہمی اتحاد کے لیے کام بھی کرنا چاہیئے۔اس پر توسیعی بنیادوں پر پروگرام بنایا جائے۔جس کا مطمع النظر یہ ہونا چاہیئے۔کہ اسلام دنیا میں غالب ہونے کے لیے آیا ہے۔اس غلبے میں ہمارا بھی حصہ ہو جانا چاہیئے۔پھر یہ غالب اسی صورت میں ہوگا جب کہ علاقائی باتوں کو چھوڑ کر۔اللہ۔قرآن کریم۔نبی ﷺ۔اور صحابہ کرامؓ کی عالمی سطح پر تسلیم کی گئی باتوں تک محدود رہا جائے۔اس طرح سے دنیا کے سارے مسلمانوں میں یک جہتی پیدا ہو گی۔اور پھر وہ دین جو نبی ﷺ کی زندگی میں مکمل ہوا تھا۔اس پر صحابہ کرامؓ کی جماعت عمل پیرا تھی۔وہ اللہ ۔قرآن کریم۔نبی ﷺ۔کے ادشادات پر قائم رہتے ہوئے یکجان تھے۔اللہ کرے مسلمانوں میں بھی عالمی اتحاد پیدا ہو جائے۔پھر ان کے کسی اجتہاد کو بھی قدر کی نگاہ سے دیکھا جائے گا۔یہ تبھی ممکن ہے جب اسلام عالمی طور پر انطباقی اصولوں پر قائم ہو جائے۔

علامہ اقبالؒ نے جواب شکوہ میں اس کا جو نقشہ کھینچا ہے وہ درج ذیل ہے۔

منفعت ایک ہے اس قوم کی، نقصان بھی ایک	ایک ہی سب کا نبیؐ، دین بھی، ایمان بھی ایک

حرمِ پاک بھی، اللہ بھی، قرآن بھی ایک　　کچھ بڑی بات تھی ہوتے جو مسلمان بھی ایک

فرقہ بندی ہے کہیں اور کہیں ذاتیں ہیں

کیا زمانے میں پنپنے کی یہی باتیں ہیں

ازعلامہ اقبالؒ۔ بانگِ درا (جواب شکوہ)

اسوۂ حسنہ یعنی پیروی کے لائق بہترین نمونہ:

اللہ جل شانہ نے تو صرف اور صرف اس کا حکم ماننے اور نبی ﷺ کی پیروی کرنے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام اور ان کے ساتھیوں اور نبیؐ کے ساتھیوں یعنی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین کے پیچھے چلنے کا سرٹیفیکیٹ اور سند جاری کی ہے۔ کسی اور کے پیچھے چلنے کا تو نہیں کہا!۔ جیسا کہ درج ذیل آیات میں ارشادِ باری تعالیٰ ہے۔

وَمَآ أَرۡسَلۡنَا مِن رَّسُولٍ إِلَّا لِيُطَاعَ بِإِذۡنِ ٱللَّهِۚ وَلَوۡ أَنَّهُمۡ إِذ ظَّلَمُوٓاْ أَنفُسَهُمۡ جَآءُوكَ فَٱسۡتَغۡفَرُواْ ٱللَّهَ وَٱسۡتَغۡفَرَ لَهُمُ ٱلرَّسُولُ لَوَجَدُواْ ٱللَّهَ تَوَّابٗا رَّحِيمٗا ﴿64﴾ فَلَا

وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُونَ حَتَّىٰ يُحَكِّمُوكَ فِيمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ لَا يَجِدُوا۟ فِىٓ أَنفُسِهِمْ حَرَجًا مِّمَّا قَضَيْتَ وَيُسَلِّمُوا۟ تَسْلِيمًا ﴿65﴾

سورۃالنساء آیت ۶۴۔۶۵

اور ہم نے جو بھی رسول بھیجا ہے (صرف) اس لئے بھیجا ہے کہ اللہ کے حکم سے اس کی پیروی کی جائے۔ اور اگر یہ لوگ جب کہ اپنے آپ پر ظلم کر بیٹھے تھے تو اللہ سے معافی مانگتے اور تمہارے پاس آجاتے اور رسول بھی ان کے لئے معافی کی درخواست کرتا تو (یہ لوگ) اللہ کو بہت بخشنے والا نہایت رحم کرنے والا پاتے۔ لیکن نہیں!۔ قسم ہے تیرے رب کی!۔ یہ کبھی مومن نہیں ہو سکتے جب تک کہ آپس کے تمام تر اختلافات میں تجھے حاکم نہ مان لیں۔ پھر تیرے فیصلے پر اپنے دلوں میں کوئی تنگی محسوس نہ کریں اور ایسے تسلیم کرلیں جیسے تسلیم کرنے کا حق ہے۔

وَأَطِيعُوا۟ ٱللَّهَ وَأَطِيعُوا۟ ٱلرَّسُولَ وَٱحْذَرُوا۟ ۚ فَإِن تَوَلَّيْتُمْ فَٱعْلَمُوٓا۟ أَنَّمَا عَلَىٰ رَسُولِنَا ٱلْبَلَٰغُ ٱلْمُبِينُ ﴿92﴾

سورۃالمائدۃ آیت 92

اور اللہ کی اطاعت اور رسول کی اطاعت کرتے رہو اور (اللہ سے) ڈرتے رہو۔ اگر منہ پھیر لوگے تو جان رکھو کہ ہمارے رسول پر تو صرف پیغام کا واضح طور پر پہنچا دینا ہی لازم ہے۔

قُلْ يَٰٓأَيُّهَا ٱلنَّاسُ إِنِّى رَسُولُ ٱللَّهِ إِلَيْكُمْ جَمِيعًا ٱلَّذِى لَهُۥ مُلْكُ ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلْأَرْضِ ۖ لَآ إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ يُحْىِۦ وَيُمِيتُ ۖ فَـَٔامِنُوا۟ بِٱللَّهِ وَرَسُولِهِ ٱلنَّبِىِّ ٱلْأُمِّىِّ ٱلَّذِى يُؤْمِنُ بِٱللَّهِ وَكَلِمَٰتِهِۦ وَٱتَّبِعُوهُ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُونَ ﴿158﴾

سورۃ الأعراف آیت 158

کہہ دو کہ اے بنی نوع انسان !۔ یقینی طور پر میں تم سب کی طرف اس اللہ کا رسول ہوں جس کے لئے آسمانوں اور زمین کی بادشاہت ہے۔ اس کے علاوہ کوئی بھی عبادت کے لائق نہیں ہے وہی زندگی دیتا اور وہی مارتا ہے۔ پس اللہ پر اور اس کے رسول نبی اُمّی پر ایمان لاؤ جو اللہ پر اور اس کے (نازل کردہ) سارے کلاموں پر یقین رکھتا ہے۔ اور اسی کی پیروی کرو تاکہ تم ہدایت پا جاؤ۔

شَاكِرًا لِّأَنْعُمِهِ ۚ ٱجْتَبَىٰهُ وَهَدَىٰهُ إِلَىٰ صِرَٰطٍ مُّسْتَقِيمٍ ﴿121﴾ وَءَاتَيْنَٰهُ فِى ٱلدُّنْيَا حَسَنَةً ۖ وَإِنَّهُۥ فِى ٱلْءَاخِرَةِ لَمِنَ ٱلصَّٰلِحِينَ ﴿122﴾ ثُمَّ أَوْحَيْنَآ إِلَيْكَ أَنِ ٱتَّبِعْ مِلَّةَ إِبْرَٰهِيمَ حَنِيفًا ۖ وَمَا كَانَ مِنَ ٱلْمُشْرِكِينَ ﴿123﴾

سورۃ النحل آیت ۱۲۱ تا ۱۲۳

(ابراہیمؑ) اس کی نعمتوں کا شکر ادا کرنے والا تھا۔ اللہ نے اسے چن لیا تھا اور اسے سیدھی راہ پر بھی چلا دیا تھا۔ اور ہم نے اسے دنیا میں بھی بھلائی دی تھی اور بیشک وہ آخرت میں بھی وہ صالحین میں سے ہو گا۔ پھر ہم نے تمہاری طرف بھی یہ وحی بھیجی کہ دین ابراہیمؑ کی پیروی اختیار کرو جو یکسوئی کے ساتھ (اللہ کی طرف) مائل تھا اور مشرکوں میں سے نہ تھا۔

وَلَوْلَآ أَن تُصِيبَهُم مُّصِيبَةٌۢ بِمَا قَدَّمَتْ أَيْدِيهِمْ فَيَقُولُواْ رَبَّنَا لَوْلَآ أَرْسَلْتَ إِلَيْنَا رَسُولًا فَنَتَّبِعَ ءَايَٰتِكَ وَنَكُونَ مِنَ ٱلْمُؤْمِنِينَ ﴿47﴾

سورۃ القصص آیت 47

اور (رسول بھیجنا اس لئے کہ) اگر یہ بات نہ ہوتی کہ ان کے اپنے ہی کرتوتوں کی وجہ سے ان پر کوئی مصیبت نازل ہو جاتی تو یہ کہنے لگتے کہ اے ہمارے رب!۔ تو نے ہمارے پاس کوئی رسول کیوں نہ بھیجا کہ ہم تیری آیات کی پیروی کرتے اور ایمان لانے والوں میں سے ہو جاتے۔

قرآن میں صرف اور صرف اللہ کا حکم ماننے کا کہا گیا ہے۔ اور اس پر ہمارے لیے نبی ﷺ کو بہترین مثالی انسان کی حیثیت سے متعارف کروایا ہے۔ جنہوں نے اللہ کے احکام بجالانے میں عمدہ اعمال کی اعلیٰ ترین عملی مثال قائم کی ہے۔۔ اور صحابہ کرامؓ نے بھی ان کی پیروی کرکے آئندہ نسلوں کے لیے معیار مقرر کر دیا کہ وہ کس قدر نبی ﷺ سے متاثر تھے اور اللہ کے احکام بجالاتے تھے۔ اب

ہمارے لیے بھی نبی ﷺ کی ذاتِ اقدس کی پیروی صحابہ کرامؓ کے اس عملی معیار پر فرض ہے جو وہ کر کے دکھا گئے۔اب ان کے علاوہ کسی اور کو نمونہ سمجھ کر اس کے پیچھے چلنا سراسر نامناسب ہے۔اور درج ذیل شعر اور آیت میں یہی بات سمجھائی گئی ہے۔

دوزخ میں ہوگا درکار	ہر سرکش وگناہ گار
جنّت کو ہے فقط درکار	محمد ﷺ کا وفادار

از محمد ارشد نسیم

لَّقَدْ كَانَ لَكُمْ فِى رَسُولِ ٱللهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِّمَن كَانَ يَرْجُواْ ٱللهَ وَٱلْيَوْمَ ٱلْـَٔاخِرَ وَذَكَرَ ٱللهَ كَثِيرًا

سورۃ الأحزاب آیت 21

البتہ یقینی طور پر تمہارے لئے اللہ کے رسول ﷺ (کی زندگی) میں بہترین نمونہ ہے جو اللہ پر اور قیامت کے دن کی امید رکھتا ہے اور اللہ کو بہت زیادہ یاد کرتا ہے۔

وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ وَلَا مُؤْمِنَةٍ إِذَا قَضَى ٱللهُ وَرَسُولُهُۥٓ أَمْرًا أَن يَكُونَ لَهُمُ ٱلْخِيَرَةُ مِنْ أَمْرِهِمْ ۗ وَمَن يَعْصِ ٱللهَ وَرَسُولَهُۥ فَقَدْ ضَلَّ ضَلَـٰلًا مُّبِينًا ﴿36﴾ ط

سورۃ الأحزاب آیت 36

اور کسی مومن مرد اور کسی مومن عورت کا یہ حق نہیں کہ جب اللہ اور اس کا رسول کسی معاملے کا کوئی فیصلہ کر دے تو وہ اس کام میں اپنا کچھ بھی اختیار باقی سمجھے۔ اور جو کوئی بھی اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کرے تو یقیناً وہ صریح گمراہی میں پڑ گیا۔

فَٱتَّقُواْ ٱللَّهَ وَأَطِيعُونِ ﴿150﴾ وَلَا تُطِيعُوٓاْ أَمۡرَ ٱلۡمُسۡرِفِينَ ﴿151﴾ ٱلَّذِينَ يُفۡسِدُونَ فِي ٱلۡأَرۡضِ وَلَا يُصۡلِحُونَ ﴿152﴾

سورۃ الشعراء آیت 150

پس اللہ سے ڈرا کرو اور میری پیروی کرلو۔ اور حد سے بڑھنے والوں کے حکم کی اطاعت مت کرو۔ جو ملک میں فساد ہی پھیلاتے ہیں اور اصلاح کرنے والے نہیں ہیں۔

قَدۡ كَانَتۡ لَكُمۡ أُسۡوَةٌ حَسَنَةٌ فِيٓ إِبۡرَٰهِيمَ وَٱلَّذِينَ مَعَهُۥٓ إِذۡ قَالُواْ لِقَوۡمِهِمۡ إِنَّا بُرَءَٰٓؤُاْ مِنكُمۡ وَمِمَّا تَعۡبُدُونَ مِن دُونِ ٱللَّهِ كَفَرۡنَا بِكُمۡ وَبَدَا بَيۡنَنَا وَبَيۡنَكُمُ ٱلۡعَدَٰوَةُ وَٱلۡبَغۡضَآءُ أَبَدًا حَتَّىٰ تُؤۡمِنُواْ بِٱللَّهِ وَحۡدَهُۥٓ إِلَّا قَوۡلَ إِبۡرَٰهِيمَ لِأَبِيهِ لَأَسۡتَغۡفِرَنَّ لَكَ وَمَآ أَمۡلِكُ لَكَ مِنَ ٱللَّهِ مِن شَيۡءٖۖ رَّبَّنَا عَلَيۡكَ تَوَكَّلۡنَا وَإِلَيۡكَ أَنَبۡنَا وَإِلَيۡكَ ٱلۡمَصِيرُ ﴿4﴾ رَبَّنَا لَا تَجۡعَلۡنَا فِتۡنَةٗ لِّلَّذِينَ كَفَرُواْ وَٱغۡفِرۡ لَنَا رَبَّنَآۖ إِنَّكَ أَنتَ ٱلۡعَزِيزُ

ٱلْحَكِيمُ ﴿5﴾ لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيهِمْ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِّمَن كَانَ يَرْجُواْ ٱللَّهَ وَٱلْيَوْمَ ٱلْـَٔاخِرَ ۚ وَمَن يَتَوَلَّ فَإِنَّ ٱللَّهَ هُوَ ٱلْغَنِىُّ ٱلْحَمِيدُ ﴿6﴾ ع1

سورۃ الممتحنۃ آیت ۴ تا ۶

یقینی طور پر تمہارے لئے ابراہیمؑ (کی ذات) میں اچھا نمونہ ہے اور ان لوگوں میں بھی جو اس کے ہمراہ تھے۔ جب کہ انہوں نے اپنی قوم سے کہا کہ بیشک ہم تم سے اور ان سے جن کی تم اللہ کے علاوہ عبادت کرتے ہو سخت بیزار ہیں۔ ہم تمہارا انکار کرتے ہیں اور ہمارے اور تمہارے درمیان ہمیشہ کے لئے اس وقت تک عداوت اور دشمنی پیدا ہو گئی جب تک کہ تم واحد و یکتا اکیلے اللہ پر ایمان نہ لے آؤ۔ مگر ابراہیمؑ کا اپنے باپ سے کہنا کہ میں تمہارے لئے ضرور مغفرت مانگوں گا اور میں اللہ کے سامنے تمہارے بارے کسی چیز کا بھی کچھ اختیار نہیں رکھتا۔ اے ہمارے رب !۔ ہم نے تجھ پر ہی بھروسہ کیا اور تیری ہی طرف ہم رجوع کرتے ہیں اور تیری ہی طرف لوٹ کر آنا ہے۔ اے ہمارے رب !۔ ہمیں کافروں کے لئے فتنہ نہ بنا ہماری مغفرت کر دے اور اے ہمارے رب !۔ بیشک تو ہی خوب غالب نہایت حکمت والا ہے۔ البتہ یقینی طور پر تمہارے لئے ان لوگوں میں ایک اچھا نمونہ ہے جو بھی اللہ پر اور روزِ قیامت (کی ملاقات) پر امید رکھتا ہے۔ اور جو منہ موڑ جائے تو بیشک اللہ بھی بے پرواہ حقیقی تعریف کے لائق ہے۔

وَأَطِيعُواْ ٱللَّهَ وَأَطِيعُواْ ٱلرَّسُولَ ۚ فَإِن تَوَلَّيْتُمْ فَإِنَّمَا عَلَىٰ رَسُولِنَا ٱلْبَلَٰغُ ٱلْمُبِينُ ﴿12﴾

سورۃ التغابن آیت 12

اور اللہ کا حکم مانو رسول کی اطاعت کرو پھر اگر تم منہ پھیر لوگے تو البتہ (جان رکھو کہ) ہمارے رسول کے ذمے صرف پیغام کا واضح طور پر پہنچا دینا ہے۔

نٓ ۚ وَٱلْقَلَمِ وَمَا يَسْطُرُونَ ﴿1﴾ مَآ أَنتَ بِنِعْمَةِ رَبِّكَ بِمَجْنُونٍ ﴿2﴾ وَإِنَّ لَكَ لَأَجْرًا غَيْرَ مَمْنُونٍ ﴿3﴾ وَإِنَّكَ لَعَلَىٰ خُلُقٍ عَظِيمٍ ﴿4﴾ فَسَتُبْصِرُ وَيُبْصِرُونَ ﴿5﴾ بِأَيِّيكُمُ ٱلْمَفْتُونُ ﴿6﴾ إِنَّ رَبَّكَ هُوَ أَعْلَمُ بِمَن ضَلَّ عَن سَبِيلِهِۦ وَهُوَ أَعْلَمُ بِٱلْمُهْتَدِينَ ﴿7﴾

سورۃ القلم آیت 1 تا 7

نون! قسم ہے قلم کی اور اس کی جو کہ (فرشتے) لکھتے ہیں۔ اپنے رب کے فضل و کرم سے (اے نبیؐ) تم دیوانے نہیں ہو۔ اور بیشک تمہارے لئے کبھی نہ ختم ہونے والا اجر ہے۔ اور یقینی طور پر تم بڑے ہی اعلیٰ و عظیم اخلاقی معیار و مرتبے پر ہو۔ پس عنقریب تم بھی دیکھ لوگے اور یہ (کافر لوگ) بھی دیکھ لیں گے۔ کہ تم میں سے کون فتنے میں مبتلا ہے۔ بلاشبہ تمہارا رب اچھی طرح جانتا ہے کہ کون اس کے راستے سے بھٹکا ہوا ہے؟۔ اور وہ انہیں بھی جانتا ہے جو سیدھے راستے پر چلنے والے ہیں۔

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین:

یوں تو ہر صحابی معزز و محترم ہے۔ مگر یہاں صرف خلافت کے منصب پر فائز ہونے والے جلیل القدر صحابہ کرامؓ۔ ان سب کی بہت ساری خدمات اور صفات ہیں۔ جن کا تذکرہ اس چھوٹے سے کتابچے میں ممکن نہیں۔ یہاں پر صرف زمانۂ خلافت۔ چند تعارفی جملے اور ان کے انتقالِ پرملال کا تھوڑا سا حال شامل کیا ہے۔ تاکہ حقائق سامنے آئیں اور دشمنانِ اسلام کا مکروہ چہرہ نظر میں رہ سکے۔ اس میں کسی کا اختلاف ہونا فطری امر ہے۔ مگر ان کا احترام ہر حال میں ضروری ہے۔ آخر میں سب صحابہ کرامؓ کی شان اور اعزاز میں قرآنی آیات سے استدلال کیا گیا ہے۔ جسے پڑھنے کے بعد یقیناً ان کے بارے آپ کی رائے بدل جائے گی اور آپ کسی طرح بھی کسی متنازع بات کا حصہ بننا پسند نہیں کریں گے۔ اگر آپ آخر والا حصہ پہلے پڑھنا چاہیں تو نیچے والے جدول میں صحابہؓ قرآن کے آئینے میں پر کلک کریں۔

خلیفہ راشد	شہادت اور سوگ
حضرت ابوبکر صدیقؓ	نوٹ
ابوبکر صدیقؓ کا ذکر قرآن میں	صحابہؓ قرآن کے آئینے میں
حضرت عمر بن خطابؓ	چیونٹی کے الفاظ

حضرت عثمان بن عفانؓ	تقوی کے معیار پر آزمودہ
حضرت علیؓ بن ابی طالب	سب سے بھلائی کا وعدہ
ام المومنین عائشہ صدیقہؓ کی شان	اللہ کی رضا
جمل کا واقعہ	تین صحابہؓ کی توبہ
جنگِ صفین	زید بن حارثؓ
جنگِ نہروان	خولہ بنت ثعلبہؓ
حضرت حسن ابن علیؓ	مالِ فئے
حضرت معاویہؓ	امہات المومنین
حضرت حسین ابن علیؓ	نبی ﷺ کے تین بیٹے چار بیٹیاں

خلیفہ راشد۔

اللہ جل شانہ کے ہاں خلافت عطا کرنے کے بارے پہلے سے ہی معیار مقرر ہے۔ جس کا ذکر درج ذیل آیات میں موجود ہے۔ اور ایسے پکے سچے لوگوں سے اللہ کا وعدہ ہے کہ انہیں ضرور ملک کی خلافت عطا کرے گا جیسے کہ ان سے پہلے لوگوں کو عطا کی تھی۔ ان آیات میں بیان کردہ ساری صفات پر صحابہ

کرامؓ پوری طرح عمل پیرا تھے۔اس لئے اللہ تعالیٰ نے ان کو وعدے کے مطابق ایسی مثالی خلافت عطا کردی جس کی نظیر رہتی دنیا تک نہیں ملتی۔ یہ آیات ان کی شان کی ہو بہو عکاسی کرتی ہیں۔

وَعَدَ ٱللَّهُ ٱلَّذِينَ ءَامَنُواْ مِنكُمْ وَعَمِلُواْ ٱلصَّٰلِحَٰتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِى ٱلْأَرْضِ كَمَا ٱسْتَخْلَفَ ٱلَّذِينَ مِن قَبْلِهِمْ وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِينَهُمُ ٱلَّذِى ٱرْتَضَىٰ لَهُمْ وَلَيُبَدِّلَنَّهُم مِّنۢ بَعْدِ خَوْفِهِمْ أَمْنًا ۚ يَعْبُدُونَنِى لَا يُشْرِكُونَ بِى شَيْـًٔا ۚ وَمَن كَفَرَ بَعْدَ ذَٰلِكَ فَأُوْلَٰٓئِكَ هُمُ ٱلْفَٰسِقُونَ ﴿55﴾ وَأَقِيمُواْ ٱلصَّلَوٰةَ وَءَاتُواْ ٱلزَّكَوٰةَ وَأَطِيعُواْ ٱلرَّسُولَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ ﴿56﴾

سورۃالنور آیت ۵۵۔۵۶

تم میں سے جو ایمان لائے اور عمل صالح کرتے رہے ان سے اللہ کا وعدہ ہے کہ انہیں ضرور ملک کی خلافت عطا کرے گا جیسا کہ ان سے پہلے لوگوں کو عطا کی تھی۔اور جس دین کو ان کے لئے پسند کیا ہے وہ ان کو لازمی اس پر استحکام دے گا۔اور ضرور ان کے خوف کو امن سے بدل دے گا (بشرطیکہ) وہ میری ہی عبادت کرتے رہیں اور میرے ساتھ کسی کو بھی شریک نہ ٹھہرائیں۔اور جو اس کے بعد کفر و ناشکری کرے گا تو ایسے ہی لوگ بالکل فاسق ہیں۔ اور نماز پڑھتے رہو اور زکوۃ ادا کرتے رہو اور رسول کی اطاعت کرتے رہو تاکہ تم پر رحم کیا جائے۔

---

https://quranexcel.com

اور درج ذیل سورۃ الحجرات کی ان آیات میں أُوْلَٰٓئِكَ هُمُ ٱلرَّٰشِدُونَ کے الفاظ اس بات کی غمازی کرتے ہیں کہ سب صحابہ کرامؓ راشد کے درجے پر فائز ہیں۔اور راشد کا مطلب ہے ہدایت یافتہ۔اسی وجہ سے جو بھی صحابی خلافت کے عہدے پر فائز ہوا۔اسے خلیفہ راشد کہا جاتا ہے۔حضرت ابو بکر صدیقؓ۔حضرت عمر فاروقؓ۔حضرت عثمان ذوالنورینؓ۔حضرت علیؓ۔حضرت حسنؓ اور حضرت امیر معاویہؓ۔یہ سب ہی خلیفہ راشد ہیں۔

وَٱعْلَمُوٓاْ أَنَّ فِيكُمْ رَسُولَ ٱللَّهِ ۚ لَوْ يُطِيعُكُمْ فِى كَثِيرٍ مِّنَ ٱلْأَمْرِ لَعَنِتُّمْ وَلَٰكِنَّ ٱللَّهَ حَبَّبَ إِلَيْكُمُ ٱلْإِيمَٰنَ وَزَيَّنَهُۥ فِى قُلُوبِكُمْ وَكَرَّهَ إِلَيْكُمُ ٱلْكُفْرَ وَٱلْفُسُوقَ وَٱلْعِصْيَانَ ۚ أُوْلَٰٓئِكَ هُمُ ٱلرَّٰشِدُونَ ﴿7﴾ فَضْلًا مِّنَ ٱللَّهِ وَنِعْمَةً ۚ وَٱللَّهُ عَلِيمٌ حَكِيمٌ ﴿8﴾

سورۃ الحجرات آیت ۷۔۸

اور خوب جان رکھو!۔کہ تم میں رسول اللہ موجود ہیں اگر وہ بہت سے معاملات میں تمہاری بات مان لیا کریں تو تم زحمت و مشقت میں پڑ جاؤ۔لیکن اللہ نے تمہارے دلوں میں ایمان کی محبت ڈال دی ہے اور اسے تمہارے دلوں میں مزین کر دیا ہے اور کفر اور فسق اور نافرمانی تمہارے نزدیک قابلِ نفرت بنا دی ہے۔ایسے ہی لوگ تو راہِ ہدایت پر ہیں۔اللہ کے فضل و کرم اور اس کے انعام و احسان سے (ہی وہ راستباز ہیں)۔اور اللہ خوب جاننے والا نہایت حکمت والا ہے۔

واپس

حضرت ابو بکر صدیقؓ خلافتِ راشدہ ۶۳۲ تا ۶۳۴

مدتِ خلافت سوا دو سال۔ ۱۳ ربیع الاول ۱۱ ہجری تا ۲۲ جمادی الثانی ۱۳ ہجری بمقام مدینہ منورہ

مدتِ خلافت سوا دو سال۔ ۱۱ جون ۶۳۲ء تا ۲۶ اگست ۶۳۴ء بمقام مدینہ منورہ

حضرت ابو بکر صدیقؓ کا سلسلہ نسب حضرت اسماعیلؑ کی لڑی میں مرّہ سے جاملتا ہے۔

حضرت ابو بکر صدیقؓ ۵۷۴ء بمطابق نبوت سے ۳۶ سال اور ہجرت سے ۴۹ برس پہلے پیدا ہوئے ۔آپؓ نے مردوں میں سب سے پہلے اسلام قبول کیا تھا۔آپ ﷺ نے حضرت ابو بکر صدیقؓ کے بارے میں فرمایا کہ مجھ پر جس کسی کا احسان تھا میں نے اس کا بدلہ چکا دیا ہے مگر ابو بکر کے مجھ پر اتنے احسانات ہیں جن کا بدلہ اللہ تعالیٰ روز قیامت ہی عطا فرمائے گا۔قرآنِ پاک میں ان کو نبی ﷺ کے مخلص اور عظیم ساتھی کی حیثیت دی گئی ہے۔جب نبی ﷺ مرض الوفات میں مبتلا ہوئے تو ابو بکر صدیق کو حکم دیا گیا کہ وہ مسجد نبوی میں امامت کریں۔اسلام کے دشمنوں خاص کر مسلمان نما منافقوں کو خلافت راشدہ اک نظر نہ بھاتی تھی۔یہ منافق رسول اللہ ﷺ سے بھی دنیاوی بادشاہوں کی طرح یہ توقع رکھتے تھے کہ وہ بھی اپنا کوئی ولی عہد مقرر کریں گے۔ان منافقوں کی ناپاک خواہش پر اس وقت کاری ضرب لگی جب امت نے حضرت ابو بکر صدیقؓ کو اسلام کا پہلا متفقہ خلیفہ بنالیا۔آپؓ نے نبوت کے دعویداروں اور منکرینِ زکوۃ کی سرکوبی کی۔اور نبی ﷺ کی زندگی میں مدون و مرتب ہو

جانے والے قرآن کو کتابی شکل میں چمڑے پر لکھنا شروع کیا۔آپ کی خلافت ۲۷ مہینے تک رہی ۔اور مدینہ منورہ میں ۶۳۴ء۔سات .جمادی الاول 13 ہجری میں وفات پائی۔اُس وقت آپ کی عمر تریسٹھ سال کی تھی۔آپ کو حجرہٗ مبارک کے اندر حضرت رسول اللہ ﷺ کے پہلو میں دفن کیا گیا۔آپؓ کے بعد باہمی اتفاق رائے سے صحابہ کرامؓ نے حضرت حضرت عمر فاروقؓ کو خلیفہ منتخب کرلیا۔

واپس

حضرت عمر بن خطابؓ خلافتِ راشدہ ۶۳۴ تا ۶۴۴

مدتِ خلافت دس سال۔۲۲ جمادی الثانی ۱۳ ہجری تا ۲۹ ذی الحج ۲۳ ہجری بمقام مدینہ منورہ

مدتِ خلافت دس سال۔۲۶ اگست ۶۳۴ء تا ۹ نومبر ۶۴۴ء بمقام مدینہ منورہ

حضرت عمر فاروقؓ کا سلسلہ نسب حضرت اسماعیلؑ کی لڑی میں لوی سے جاملتا ہے۔

حضرت عمر فاروقؓ ۵۸۳ء بمطابق نبوت سے ۲۷ سال اور ہجرت سے ۴۰ برس پہلے پیدا ہوئے۔

حضرت ابو بکر صدیقؓ کی وفات کے بعد ان منافقوں کے سینے پر اس وقت سانپ لوٹ گیا جب امت نے کامل اتفاق کے ساتھ حضرت عمر فاروقؓ کو اسلام کا خلیفہ چن لیا۔آپؓ کی بہت ساری خدمات ہیں ۔آپ ہجری تقویم کے بانی ہیں۔ان کے دور خلافت میں اسلام کو خوب پھلنے پھولنے کا موقع ملا اور ایران ساسان کا مکمل رقبہ اور بازنطینی سلطنت کا تقریباً تہائی حصہ اسلام کے زیر نگین آگیا۔اور اس کا رقبہ

بائیس لاکھ اکاون ہزار اور تیس (22,51,030) مربع میل پر پھیل گیا۔ عمر بن خطابؓ ہی کے دور خلافت میں پہلی مرتبہ بغیر کسی جنگ کے یروشلم فتح ہوا۔ قرآن کریم کو چمڑے پر کتابی شکل میں لکھنے کا کام جاری رکھا اور اسے آگے بڑھانے میں بھی پیش پیش رہے۔ آپؓ کی شہادت ایک نام نہاد مسلمان ابولولو فیروز کے باعث ہوئی۔ جو مسجد نبوی کے اندر نمازِ فجر کی اگلی صف کھڑا تھا۔ اس نے آپؓ پر امامت کے دوران پیچھے سے حملہ کیا اور تین جگہ خنجر سے وار کیے۔ آپ ان زخموں کی تاب نہ لاسکے اور 26 ذوالحجہ ۲۳ ہجری کو شہادت کے درجے پر فائز ہوئے۔ آپؓ کے بعد باہمی اتفاق رائے سے صحابہ کرامؓ نے حضرت عثمانؓ کو امیر المومنین منتخب کرلیا۔

واپس

حضرت عثمان بن عفانؓ خلافتِ راشدہ ۶۴۴ تا ۶۵۶

مدتِ خلافت بارہ سال۔ ۱۰ محرم ۲۴ ہجری تا ۱۸ ذی الحج ۳۵ ہجری بمقام مدینہ منورہ

مدتِ خلافت بارہ سال۔ ۱۰ نومبر ۶۴۴ تاء تا ۲۰ جون ۶۵۶ء بمقام مدینہ منورہ

حضرت عثمان غنیؓ کا سلسلہ نسب حضرت اسماعیلؑ کی لڑی میں عبد مناف المغیرہ سے جاملتا ہے۔

حضرت عثمان غنیؓ ۵۷۶ء بمطابق نبوت سے ۳۴ سال اور ہجرت سے ۴۷ برس پہلے پیدا ہوئے۔

اعلانِ نبوت کے بعد آپ چوتھے شخص تھے جس نے اسلام قبول کرلیا تھا۔ حضرت عثمانؓ بڑے سخی اور

حیاکاایساپیکر تھے کہ فرشتے بھی آپ سے حیا کرتے تھے۔ جب مسلمان ہجرت کرکے مدینہ منورہ پہنچے تو وہاں پینے کے صاف پانی کی بڑی قلّت تھی۔ایک یہودی کا کنواں تھاجو مسلمانوں کو پانی مہنگے داموں فروخت کرتا تھا۔اس کنویں کا نام "بئر رومہ" یعنی رومہ کنواں تھا۔ مسلمانوں نے رسول اللہ ﷺ سے شکایت کی اور اپنی پریشانی سے آگاہ کیا۔ رسول اللہؐ نے فرمایا

کون ہے جو یہ کنواں خریدے اور مسلمانوں کے لیے وقف کردے۔ایسا کرنے پر اللہ تعالیٰ اسے جنت میں چشمہ عطاء کرے گا

حضرت عثمان بن عفانؓ یہودی کے پاس گئے اور کنواں خریدنے کی خواہش ظاہر کی۔ کنواں چونکہ کافی منافع بخش آمدنی کا بہترین ذریعہ تھااس لیے یہودی نے فروخت کرنے سے انکار کردیا۔ حضرت عثمانؓ نے ایک تدبیر کی اور یہودی سے کہاکہ پورا کنواں نہ سہی۔آدھا کنواں مجھے فروخت کردو۔آدھا کنواں فروخت کرنے پر ایک دن کنویں کا پانی تمہارا ہوگااور دوسرے دن میرا ہوگا۔یہودی لالچ میں آ گیا۔اس نے سوچاکہ حضرت عثمان بھی پانی فروخت کریں گے اور میں بھی۔اوراب یکمشت رقم بھی مل رہی ہے۔اس طرح منافع زیادہ مل جائے گا۔تواس نے آدھا کنواں حضرت عثمانؓ کوفروخت کر دیا۔

حضرت عثمان نے سب کو کنویں سے مفت پانی حاصل کرنے کی اجازت دے دی۔لوگ حضرت عثمان کے دن مفت پانی حاصل کرتے اور اگلے دن کے لیے بھی ذخیرہ کرلیتے۔یہودی کے دن میں کوئی بھی

شخص پانی خریدنے نہیں جاتا۔ یہودی نے دیکھا کہ اس کی تجارت بالکل ماند پڑ گئی ہے تو اس نے حضرت عثمان سے باقی آدھا کنواں بھی خرید لینے کی گزارش کر دی۔ جس پر حضرت عثمان راضی ہو گئے اور پورا کنواں خرید کر مسلمانوں کے لیے وقف کر دیا۔ اس دوران ایک آدمی نے حضرت عثمان کو کنواں دوگنا قیمت پر خریدنے کی پیش کش کی۔ آپؓ نے فرمایا کہ مجھ اس سے کہیں زیادہ کی پیش کش ہے۔ اس نے کہا میں تین گنا دوں گا۔ فرمایا گیا مجھے اس سے کئی گنا کی پیش کش ہے۔ اس نے کہا میں چار گنا دوں گا۔ کہنے لگے مجھے اس سے کہیں زیادہ کی پیش کش ہے۔ اس طرح وہ آدمی رقم بڑھاتا گیا اور حضرت عثمان یہی جواب دیتے رہے۔ یہاں تک اس آدمی کو کہنا پڑا کہ آخر وہ کون ہے جو آپ کو دس گنا دینے کی پیش کش کر رہا ہے؟۔ حضرت عثمانؓ نے فرمایا کہ میرا رب مجھے ایک نیکی پر دس گنا اجر دینے کی پیش کش کرتا ہے۔ وقت گزرتا گیا اور یہ کنواں مسلمانوں کو سیراب کرتا رہا یہاں تک کہ کنویں کے ارد گرد کھجوروں کا باغ بن گیا۔ عثمانی سلطنت کے دور میں اس باغ کی دیکھ بال ہوئی۔ بعد ازاں سعودی عہد میں اس باغ میں کھجوروں کے درختوں کی تعداد پندرہ سو پچاس ہو گئی۔ یہ باغ اب بھی میونسپلٹی میں حضرت عثمان بن عفانؓ کے نام پر رجسٹرڈ ہیں۔۔ وزارتِ زراعت یہاں کی کھجوریں بازار میں فروخت کرتی اور اس سے حاصل ہونے والی آمدنی حضرت عثمان بن عفانؓ کے نام پر بینک میں جمع کرتی رہی یہاں تک کہ اکاونٹ میں اتنی رقم جمع ہو گئی کہ مرکزی علاقہ میں فندق عثمان بن عفانؓ کے نام پر ایک رہائشی ہوٹل تعمیر کیا جانے لگا۔ اس ہوٹل سے سالانہ پچاس ملین ریال آمدنی متوقع ہے۔ جس کا آدھا حصہ غریبوں اور مسکینوں میں تقسیم ہو گا باقی آدھا حضرت عثمان کے بینک اکاونٹ میں جمع ہو گا۔ اندازہ

کریں کہ حضرت عثمانؓ کے اس انفاق کو اللہ تعالیٰ نے کیسے قبول فرمایا اور اس میں ایسی برکت عطاء کی کہ قیامت تک ان کے لیے صدقہ جاریہ بن گیا۔ جب کہ اس کنویں کے خریدنے کے بعد رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا "اے عثمانؓ ! اللہ تعالیٰ نے تمہارے اگلے اور پچھلے سارے کام بخش دیئے اور وہ کام جو تم نے پوشیدہ کیے اور جو ظاہر کیے اور وہ سب جو قیامت تک ہونے والے ہیں۔

نبی ﷺ نے اپنی ایک بیٹی حضرت رقیہؓ کا نکاح حضرت عثمان سے کر دیا تھا۔ حضرت عثمان غنیؓ کو حضرت رقیہؓ کے ہمراہ دو ہجرتیں کرنے کا اعزاز بھی حاصل ہے۔ ایک حبشہ کی طرف اور دوسری مدینہ منورہ کی طرف۔ اسی نسبت سے آپؓ کو ذوالہجرتین کا لقب بھی حاصل ہے۔

۲ ہجری میں حضرت رقیہؓ کے انتقال کے بعد ۳ ہجری میں اپنی دوسری صاحبزادی حضرت ام کلثومؓ کو بھی حضرت عثمانؓ کے عقد میں دے دیا۔ اسی لئے آپؓ کو ذوالنورین کہا جاتا ہے۔ حضرت ام کلثومؓ کے وصال پر اللہ کے رسولؐ نے فرمایا تھا کہ "اگر میری چالیس بیٹیاں بھی ہوتیں۔ تو میں ان سب کو یکے بعد دیگرے عثمان کی زوجیت میں دیتا رہتا۔ حتیٰ کہ اُن میں سے کوئی باقی نہ رہتی۔

حضرت عمر فاروقؓ کی شہادت کے بعد حضرت عثمان بن عفانؓ کو جو آرائے خلافت کے لئے منتخب کر لیا گیا تو ان مسلمان نما منافقوں کو شدید جھٹکا لگا۔ ان کے لیے یہ انتخاب انتہائی صدمے سے کم نہ تھا۔ سوچنے اور غور کرنے کی بات ہے کہ نبی کریم ﷺ کی بعثت کے بعد صرف پندرہ بیس برس کے اندر وسط ایشیا سے لے کر شمالی افریقہ اور بلوچستان سے لے کر شام و عراق تک لاکھوں مربع کلومیٹر کا علاقہ

اسلام کے دائرے میں آگیا تھا۔اور وہاں رہنے والے کروڑوں لوگ اسلام کی روشنی میں داخل ہوگئے تھے۔ حضرت عثمانؓ کے دور تک دو غیر معمولی تبدیلیاں رونما ہو چکی تھیں۔ایک یہ کہ اکابرین صحابہ کی ایک بڑی تعداد کا انتقال ہو چکا تھا۔اور ایسے لاکھوں کروڑوں کی تعداد میں لوگوں نے اسلام قبول کیا تھا جو ابھی غیر تربیت یافتہ تھے۔وہ ایک اعلیٰ وارفع مذہب کی حقانیت کے قائل تو ہوگئے تھے۔مگر اپنی قدیم رسومات و عادات اور تہذیبوں کا رنگ ان پر سے ابھی نہیں اترا تھا۔یہ وہ صورتحال تھی جس سے فائدہ اٹھا کر کچھ فتنہ پرداز لوگوں نے جو بظاہر اسلام کا لبادہ اوڑھے ہوئے تھے۔فساد پھیلانا شروع کر دیا۔ انہوں نے افواہوں اور غلط فہمیوں کا ایک ایسا بازار گرم کیا۔کہ دور دراز رہنے والے لوگوں کو خلیفہ وقت حضرت عثمانؓ کے خلاف کر دیا۔ انہوں نے حضرت عثمانؓ کی انتہائی نرم دلی کا ناجائز فائدہ اٹھاتے ہوئے خوب شورش برپا کی اور آپ کو قتل کرنے تک کے منصوبے بنانے لگے۔اور اس کے لئے وقت بھی ایسا چنا کہ جب اکثر صحابہ کرامؓ حج کے لیے مکہ مکرمہ گئے ہوئے تھے۔ اور یہ لوگ خود بھی حج کے بہانے مصر۔ کوفہ اور بصرہ سے آئے اور مدینہ کے اطراف جمع ہوگئے۔ حضرت عثمانؓ انہیں محض غلط فہمی میں مبتلا مخلص مسلمان اور اپنے خلاف لوگوں کی ذاتی شکایت ہی سمجھتے رہے۔اسی لیے انہوں نے کوئی سخت قدم نہیں اٹھایا۔ مگر یہ لوگ حقیقتاً پکّے فسادی تھے۔جو بعد میں خوارج کہلائے۔انہوں نے حضرت عثمانؓ کے گھر کا محاصرہ کر لیا۔ حالات یہاں تک سنگین ہوگئے کہ حضرت عثمان غنیؓ کا مسجد جانا بھی دوبھر اور دشوار ہوگیا۔آپ کی نرم دلی کا یہ عالم تھا کہ آپ نے وہاں موجود کسی مسلمان کو مزاحمت کرنے کی اجازت نہ دی تھی۔ کہ مجھے صرف اپنی جان کی خاطر مدینے میں خونریزی بالکل

https://quranexcel.com

نہیں چاہیئے۔ حضرت علیؓ یہ صورت حال بھانپ کر سخت پریشان تھے انہوں نے اپنے دونوں بیٹوں حسنؓ اور حسینؓ کے ہمراہ چند دوسرے صحابہ کرام کے بیٹوں کو کاشانہ خلافت کی حفاظت پر مامور کر دیا۔ حضرت عثمانؓ چالیس روز تک محبوس رہے۔ چالیس روز بعد اٹھارہ ذی الحجہ ۳۵ ہجری میں باغی آپ کے گھر میں داخل ہو گئے تو آپؓ قرآن کی تلاوت میں مصروف تھے۔ انہوں نے بلا تامل آپ کو شہید کر دیا۔ اس دلخراش سانحہ مین آپ کی زوجہ نائلہ بچانے کو آئیں تو انکے ہاتھ کی انگلیاں کٹ گئیں۔ یہ ایک ایسا دلخراش واقعہ ہو گیا تھا جس کے بعد معاملات پر کسی کا بھی اختیار نہ رہا۔ ان بلوائیوں نے برائے نام اعلان کیا کہ اہل مدینہ دو دن میں خلفیہ منتخب کر لیں۔ چونکہ وہ اس بات کے قائل تھے کہ خلافت کا حق نبی ﷺ کے بعد صرف حضرت علیؓ کا تھا۔ اب تک ان کو ان کا حق نہیں ملا۔ اس لئے وہ حضرت علیؓ کو خلیفہ منتخب کرنے میں بھی سب سے آگے تھے۔ ۲۱ ذی الحج کو حضرت علیؓ نے خلافت راشدہ کے چوتھے خلیفہ کی حیثیت سے منصب سنبھال لیا۔۔ وہاں موجود چند لوگوں نے اور ان بلوائیوں نے بھی آپؓ کی بیعت کر لی۔ یہ پہلا موقع تھا جب صحابہ کرامؓ کی مشاورت کے بغیر خلیفہ کا انتخاب ہوا تھا۔ کیونکہ اکثر صحابہ کرامؓ مکہ مکرمہ حج پر گئے ہوئے تھے۔ اور اس بات پر اختلاف ایک فطری امر تھا۔ اور وہ صحابہ کرامؓ جنہوں نے قصاصِ عثمان پر بیعتِ رضوان کا حلف اٹھایا ہوا تھا۔ ان کے لئے یہ بات کسی اچنبھے سے کم نہ تھی۔ اور حضرت علیؓ پر بھی تو اس حلف کا بار موجود تھا۔ ان کے لئے مشکل یہ تھی کہ باغی چاروں طرف ایسے چھا گئے تھے کہ ان کے خلاف کچھ کرنا تو بڑی بات تھی کچھ کہنا بھی مشکل تھا۔ حضرت علیؓ چاہتے تھے کہ حالات ذرا ٹھیک ہوں تو پھر ان باغیوں سے نمٹا جائے وہ

ان کے بیچ میں رہتے ہوئے شازش کا قلع قمع کرنا چاہتے تھے اور ساتھ ہی قصاص بھی لینا چاہتے تھے۔ حضرت عثمانؓ کی شہادت کے بعد اکثر صحابہ کرامؓ اور دیگر مسلمان بھی بہت پریشان تھے۔ شام کے گورنر حضرت معاویہؓ نے حضرت علیؓ سے مطالبہ کر دیا کہ وہ باغی اور منافق جنہوں نے حضرت عثمانؓ کو شہید کیا ہے ان کو سزا دی جائے۔ حضرت علیؓ سے حضرت عثمانؓ کے قصاص کا مطالبہ صرف حضرت معاویہؓ نے نہیں کیا تھا۔ بلکہ حضرت عائشہؓ۔ حضرت طلحہؓ۔ حضرت زبیرؓ اور دیگر کئی صحابہ نے بھی مختلف علاقوں سے کیا تھا۔ چونکہ یہ بات روزِ روشن کی طرح عیاں ہو چکی تھی کہ باغی حضرت علیؓ کی بیعت کر چکے ہیں اور ان کی فوج میں بھی شامل ہو چکے ہیں۔ یہ نہ صرف تمام مسلمانوں کے لئے نقصان دہ ہیں بلکہ خود حضرت علیؓ کے لئے بھی خطرہ ہیں۔ اور یہ صرف مسلمانوں کو آپس میں لڑا کر ان کو کمزور کرنا چاہتے ہیں۔ حضرت معاویہؓ چاہتے تھے کہ باغیوں کو ایسی سزا دے دی جائے تو آئندہ کسی منافق کی ہمت نہ ہو کہ وہ کسی صحابیؓ کو شہید کر سکے۔ مگر اس موقع پر حالات کو قابو میں کرنا حضرت علیؓ کے ہاتھ میں تھا اور اس پر طرّہ یہ ہو گیا کہ باغی لوگ حضرت علیؓ کو بمعہ اہل و عیال کوفہ لے گئے۔ اور یوں مدینے کی مرکزیت ختم ہو گئی اور دوریاں حائل ہوتی چلی گئیں۔ اسلام دشمن عناصر اپنے مقصد میں کامیاب ہو گئے۔ پھر ۱۳ جمادی الاولیٰ ۳۶ ہجری بمطابق ۱۰ نومبر ۶۵۶ء میں حضرت علیؓ اور ام المؤمنین عائشہؓ کے مابین پیش آنے والا جمل کا واقعہ بھی باغیوں کی سازش سے ہی رونما ہوا۔ اور ۳ اگست سے ۱۵ اگست ۶۵۷ عیسوی کو ہونے والی جنگِ صفین بھی باغیوں کی پالیسی اور سازشوں کا ہی نتیجہ تھی۔ آج کے عام مسلمانوں کو یہ بات ذہن نشین کر لینی چاہیئے کہ سارے صحابہ کرامؓ ہر لحاظ سے

https://quranexcel.com

پکے سچے مسلمان تھے۔اور انہوں نے اتنے سنگین اور سخت ترین سازشی دور اور برے حالات میں جو جو اجتہادی فیصلے بھی کئے۔وہ اپنی مثال آپ تھے۔اور موقع محل کی مناسبت سے موزوں تھے۔ان پر کسی طرح کا کوئی حرف نہیں آتا۔آج ہم اگر ان پر جرح کرتے ہوئے ان کی شان میں کوئی نازیبا الفاظ بولتے ہیں تو خود اپنی ہی زبان گندی کرتے ہیں۔وہ تو قدم قدم پر صبر واستقامت اور اخلاص کا دامن تھامے رہے اور اسلام دشمنوں کے مکروفریب کا نشانہ بھی بنتے رہے۔کیا یہ بات ہمارے لئے کافی نہیں کہ وہ سب آج کے مسلمانوں سے کروڑوں اور اربوں گنا زیادہ سچے مسلمان تھے۔یعنی ہم لوگ جتنے بھی پارسا ہو جائیں ہمارا درجہ ان سے ہر حال میں کم ترین ہی رہے گا۔اور یہ منہ اور مسور کی دال کے مصداق کسی کم ترین درجہ والے انسان کا اعلیٰ درجے والے مسلمان پر انگلی اٹھانا بالکل بے معنی ہے۔کاش یہ بات ہمیں سمجھ میں آ جائے۔اور ہم ان پر انگلی اٹھانے کی بجائے اپنا گریبان دیکھ سکیں!۔

حضرت عثمانؓ کے دورِ خلافت میں قرآنِ پاک کا وہ چمڑے پر کتابی شکل میں لکھا جانے والا نسخہ مکمل ہو گیا جس کی ابتدا ابوبکر صدیقؓ نے کی تھی۔وہ آج بھی بڑے ادو احترام کے ساتھ تاشقند کی ایک لائبریری کی زینت بنا کے رکھا ہوا ہے۔وہاں کمرے کا درجہ حرارت اور ہوا میں نمی کی مقدار کو برابر چیک کیا جاتا ہے اور قرآن مجید پر مختلف کیمیکلز کا سپرے بھی کیا جاتا ہے تاکہ یہ نسخہ خراب نہ ہونے پائے۔جب حضرت عثمان غنیؓ کو شہید کیا گیا تو آپ اسوقت اسی قرآن مجید کی تلاوت فرما رہے تھے۔چنانچہ آپ کے خون مبارک کے نشانات اب بھی اس قرآن پاک پر موجود ہیں۔تصویر بھی دیکھ لیں۔

واپس

حضرت علیؓ بن ابی طالب خلافتِ راشدہ ۶۵۶ تا ۶۶۱

مدتِ خلافت پانچ سال۔ ۲۱ ذی الحج ۳۵ تا ۱۹ یا ۲۱ رمضان ۴۰ ہجری بمقام کوفہ عراق

مدتِ خلافت پانچ سال۔ ۲۳ جون ۶۵۶ء تا ۲۹ یا ۳۱ جنوری ۶۶۱ء بمقام کوفہ عراق

حضرت علیؓ کا سلسلہ نسب حضرت اسماعیلؑ کی لڑی میں عبدالمطلب سے جاملتا ہے۔

حضرت علیؓ ۶۰۱ء بمطابق نبوت سے ۹ سال اور ہجرت سے ۲۲ برس پہلے پیدا ہوئے۔ آپؓ نے بچوں میں سب سے پہلے اسلام قبول کیا تھا۔ ان کی عمر اس وقت پانچ سال تھی۔ آپؓ کی ذات کسی تعارف کی محتاج نہیں ہے۔ حضرت علیؓ کی امتیازی صفات اور نمایاں خدمات کی بنا پر رسول کریم ﷺ ان کی بہت عزت کیا کرتے تھے اور اپنے قول اور فعل سے ان کی خوبیوں کو ظاہر کرتے رہتے تھے۔ حضرت عثمانؓ کی شہادت کے بعد باغیوں نے آپؓ کو خلیفہ نامزد کر دیا گیا۔ خلافت پانے کے بعد آپ کوفہ چلے

https://quranexcel.com

گئے۔اور جس علیؓ جن کا کبھی ڈنکا بجا کرتا تھا۔ہر طرف چرچے ہوا کرتے تھے۔ کوفہ جانے کے بعد زیادہ تر پریشانیوں اور مصیبتوں میں گھرتے چلے گئے۔ کوفیوں کی چالوں اور مکروفریب نے آپؓ کو چین کا سانس تک نہ لینے دیا۔ان کی کارستانیاں روز بروز بڑھتی ہی چلی گئیں۔ ٹھیک ٹھیک صورتحال کا ایک جگہ سے دوسری جگہ تک بروقت پہنچنا اور پہنچانا اس زمانہ میں ممکن نہ تھا۔ ادھر اسلام دشمن عناصر مسلسل گمراہ کن افواہیں پھیلانے میں مصروف تھے۔ان حالات میں عوام وخواص میں غلط فہمیوں کا پیدا ہو جانا کوئی تعجب کی بات نہیں۔غلط فہمیاں پھیلتی رہیں۔حالات بگڑتے رہے۔ یہاں تک کہ آپس میں جنگوں تک نوبت جا پہنچی۔ حضرت علیؓ اور حضرت عائشہؓ کے مابین جمل کا واقعہ ہوا۔پھر حضرت علیؓ اور حضرت معاویہؓ کے درمیان جنگ صفین ہوئی۔جن کا بنیادی سبب امیر المؤمنین عثمان غنیؓ کی مظلومانہ شہادت تھی جس کے درپردہ وہی یہودی و مجوسی سازش کارفرما تھی جو حضرت عمر فاروقؓ کی شہادت کا باعث بنی تھی۔ جس میں ایک طرف تو مسلمانوں کو ناقابلِ تلافی جانی ومالی نقصان ہوا اور دوسری طرف ان کی وحدتِ ملت ٹکڑے ٹکڑے ہوتی چلی گئی اور فتوحات کا سلسلہ بھی یکسر رک سا گیا۔

حضرت علیؓ کے ایسے اقوال کتابوں میں ملتے ہیں۔جن سے پتہ چلتا ہے کہ وہ اکثر کوفیوں کے روّیے سے خوش نہیں تھے۔ کیونکہ وہاں پر کسی نے تو آپؓ کو اللہ کہہ دیا۔ کسی نے اللہ کا جز اور کوئی آپؓ کو کافر کہتے ہوئے جان کا دشمن بن گیا۔ پھر حضرت علیؓ اور خارجیوں کے درمیان ۶۷۹ء میں جنگِ نہروان ہوئی۔اور اسی دشمنی کا نتیجہ تھا کہ ایک خارجی عبدالرحمٰن ابن ملجم نے ۱۷یا۱۹ رمضان کو حضرت علیؓ پر اس وقت زہر میں بجھی تلوار سے حملہ کیا جب آپؓ فجر کی نماز کے لیے مسجد میں داخل ہو رہے تھے۔

جس سے آپؓ شدید زخمی ہو گئے دو دن بعد ۱۹ یا ۲۱ رمضان ۶۶۱ء میں ۶۲ یا ۶۳ برس کی عمر میں آپ کی شہادت ہو گئی۔ قاتل کو ایک ہاشمی مغیرہ بن نوفل ابن حارث نے دبوچ لیا تھا جس کو بعد میں حسن بن علیؓ نے اپنے والد کی وصیت کے مطابق قصاص کے طور پر اسے قتل کر دیا۔ یہ بات بھی کسی سے ڈھکی چھپی نہیں کہ ان کوفیوں نے حضرت علیؓ کو ایسے الجھائے رکا کہ حضرت عثمانؓ کا قصاصؓ بھی نہ لینے دیا۔ حضرت علیؓ کے دور میں ہونے والے مشہور واقعات اور جنگیں درج ذیل ہیں۔

واپس

جمل کا واقعہ۔ ۷ نومبر ۶۵۶ء۔ بمطابق ۱۳ جمادی الاولیٰ ۳۶ ہجری

اب ان اشکالات کی طرف آئیں جن سے جمل کا واقعہ اور جنگ صفین وغیرہ کی ابتدا ہوئی جمل کا واقعہ حضرت علیؓ کے دور میں ہونے والے سارے ناخوشگوار واقعات میں سے ایک افسوس ناک واقعہ ہے ۔ یہ سب کچھ جو پیش آیا اس کے پیچھے فسادی اور سرکش لوگ ہی سرگرم عمل تھے جسے سمجھنا بہت ضروری ہے۔ یہ حضرت عثمانؓ کی شہادت سے پہلے اور بعد میں پیش آنے والی سازشوں کے تسلسل کا ایک حصہ ہے۔ یہ جنگ نہیں تھی۔ اس کو جنگ کا نام دینا بڑی غلطی ہے۔ جنگ تو ان دو لشکروں کے درمیان ہوتی ہے جو جنگی ساز و سامان سے لیس ہوں اور پوری تیاری کے ساتھ آمنے سامنے آئیں۔ اس واقعے میں حضرت عائشہؓ۔ حضرت زبیرؓ اور حضرت طلحہؓ نے جانے سے پہلے کوئی اسلحہ نہیں جمع کیا۔ بس سفر کے لئے اپنا روزمرّہ مختصر سامان لے کر چلے۔ کوئی سامانِ حرب ان کے پاس نہیں تھا۔

https://quranexcel.com

حضرت عائشہؓ تو لڑنے کے لئے نہیں بلکہ بڑی امید لگائے اپنے بیٹے حضرت علیؓ کو نصیحت کرنے اور سمجھانے کے لئے گئی تھیں۔۔وہاں بصرہ کے قریب جمل کے مقام پر اپنی عارضی رہائش گاہ کا انتظام کیا گیا۔

صورت حال کچھ یوں ہے۔کہ حضرت علیؓ خلیفہ ہیں اور ان کا لشکر جنگی ساز و سامان سے لیس ہے اور دوسری طرف نہتے صحابہ کرامؓ۔ حضرت علیؓ تو اپنی ماں سے لڑائی جھگڑے اور جنگ کا سوچ بھی نہیں سکتے تھے۔مگر بد قسمتی یہ ہوئی کہ وہی کوفی بلوائی حضرت علیؓ کے ساتھ موجود تھے۔جو حضرت عثمانؓ کی شہادت کے ذمہ دار تھے۔اور وہ حضرت علیؓ تو کیا کسی کے بھی مخلص نہ تھے بس اپنا کام نکالنا ہی ان کا اولین مقصد تھا۔چہ میگوئیوں کا طوفان گرم تھا۔ظاہری صورتحال کو دیکھ کر ہر طرف غلط فہمیاں پھیل رہی تھیں۔حضرت علیؓ ایک وفد کے ساتھ اپنی ماں ام المومنیں حضرت عائشہؓ سے ملے۔ایک طرف سے قصاص کا مطالبہ تھا اور دوسری طرف حضرت علیؓ کا مطالبہ یہ تھا کہ پہلے میری بیعت کرو اور مجھے مضبوط کرو تاکہ میں قصاص لینے کے قابل تو ہو سکوں۔ حضرت علیؓ نے انہیں اس بات پر قائل کر لیا تھا کہ میری بیعت کر لینے میں ہی بھلائی ہے پھر بعد میں مل کر قصاص لے لیں گے۔ جیسے ہی کوفی بلوائیوں کو اس بات کی بھنک پڑی تو ان کے لئے یہ بات انتہائی خوفناک ہو گئی جس کا سدِ باب ان کے لئے کسی قیمت پر بھی ضروری ہو گیا۔وہ ان کے درمیان کسی قسم کی بھی مصالحت نہیں چاہتے تھے۔ ان کے نزدیک ان دونوں کا مل بیٹھنا خود ان کے لئے بہت بڑا خطرہ تھا۔چنانچہ انہوں نے چال چلتے

https://quranexcel.com

ہوئے منہ اندھیرے ہی حضرت علیؓ کے لشکر پر اور حضرت عائشہؓ کے پڑاؤ پر اچانک ایک ساتھ حملہ کر دیا۔ جس سے لا محالہ دونوں طرف یہ احساس ہوا کہ ان کے ساتھ دھوکہ ہو گیا۔ اور یوں لڑائی مار کٹائی اور قتل و غارت گری کا بازار گرم ہو گیا۔ جسے جنگ کا نام دے دیا گیا۔ اور ایک دفعہ جنگ چھڑ جائے تو بات سمجھنے سمجھانے کا موقع کم ہی رہتا ہے۔ اس طرح ایک دن میں بہت سارے صحابہ کرامؓ شہید ہو گئے۔ یہ بڑا ہی اندوہناک واقعہ تھا اور یہ ذرائع ابلاغ کا موجودہ دور تو تھا نہیں جب فون اور موبائل کر کے لوگ ایک دوسرے سے صحیح بات دریافت کر سکتے۔ جب حالات سازگار ہوئے تو بقیہ مخلص حضرات اور حضرت علیؓ بھی بہت افسردہ و غمگین تھے۔ حضرت عائشہؓ کی ساری امیدوں پر پانی پھر چکا تھا۔ حسرت والم سے بھرپور کیفیت کے ساتھ وہاں سے ان کی واپسی ہوئی۔ واپسی پر دور تک حضرت علیؓ ان کے ساتھ چلتے رہے اور زیادہ تر معذرت ہی کرتے رہے۔ کہ سوچا تھا کیا اور انجانے میں کیا ہو گیا۔ یہ ہے وہ حقیقت ہے جسے منبروں پر کم ہی بیان کیا جاتا ہے۔

واپس

جنگِ صفین۔ ۱۳ اگست سے ۱۵ اگست ۶۵۷ء۔ بمطابق ۱۳ صفر تا ۱۵ صفر ۳۷ ہجری

حضرت امیر معاویہؓ بھی قصاص عثمان کے حق میں تھے۔ دوسری طرف حضرت علیؓ کا نقطہ نظر اور ان کے حالات بالکل ویسے ہی تھے جو پیچھے جمل کے واقعے میں بیان ہو چکے ہیں۔ کسی طرح بھی غلط فہمیوں کا اژالہ نہ ہو سکا۔ الجھنیں مزید بڑھتی چلی گئیں حضرت معاویہؓ ان کی بیعت میں نہیں تھے۔ پھر

بھی حضرت علیؓ نے باغیوں کے کہنے پر حضرت معاویہؓ کو شام کی گورنری سے ہٹانا چاہا تو حضرت معاویہؓ نے انکار کر دیا۔ اگر بیعت میں ہوتے تو حکم ماننا ضروری ہو جاتا۔ انہوں نے اس لئے بیعت نہیں کی تھی کہ وہ جانتے تھے کہ حضرت علیؓ بے بس ہیں اور وہ ایسا صرف دباؤ میں آکر کر رہے ہیں اور باغیوں نے حضرت علیؓ کی فوج اور اعلیٰ عہدوں پر قبضہ کیا ہوا ہے اگر وہ بھی اپنے عہدے سے ہٹ گئے تو باغی پورے عرب پر قابض ہو جائینگے اور مسلمانوں کا قتل عام کرینگے اسلئے انہوں نے معزولی سے انکار کر دیا اور صرف یہی مطالبہ رکھا کہ اگر آپؓ ان باغیوں کو اپنے آپ سے الگ کر دیں اور انہیں سزا دیں تو میں بیعت کرلوں گا۔ وگرنہ نہیں۔ معاملہ اس طرح طول پکڑتا چلا گیا اور حضرت علیؓ اور حضرت معاویہؓ کے درمیان جنگ ہو گئی۔ یہ جنگ صفین دریائے فرات کے کنارے اس علاقے میں ہوئی جو اب ملک شام میں شامل ہے اور الرقہ (اردو میں رقہ) کہلاتا ہے۔

جنگِ صفین میں قرآن نیزوں پر اٹھانے والی بات کا اکثر ذکر کیا جاتا ہے جو بالکل جھوٹ اور من گھڑت ہے۔ اس روایت کو جس نے بھی نقل کیا ہے ابو مخنف سے کیا ہے۔ ابو مخنف کا نام لوط بن یحییٰ ہے اور یہ کوفی۔ اخباری۔ کذاب اور ناقابلِ اعتبار مشہور ہے۔ پھر ابو مخنف جنگ صفین کے وقت پیدا بھی نہ ہوا تھا۔ ابو مخنف کی وفات ۱۵۷ ہجری میں ۶۵ سال کی عمر میں ہوئی۔ کوئی بھی ذی عقل کے اس روایت کو کیسے مان سکتا ہے۔ جب کہ قرآن کو چمڑے پر کتابی شکل دینے والا کام حضرت ابو بکرؓ کے دور میں شروع ہوا اور مدینے میں حضرت عثمانؓ کے دور میں صرف ایک ہی نسخہ مکمل ہوا۔ تو

https://quranexcel.com

جنگِ صفین میں یعنی صرف چند سالوں میں شامی لشکر کے پاس عین حالتِ جنگ میں اتنے زیادہ قرآنی نسخے کہاں سے آ گئے کہ ہزاروں کی فوج نے ان کو نیزوں پر اٹھالیا۔ اور امان مانگی۔ کیا ادھر کوئی چھاپنے والی مشین لگی ہوئی تھی۔ اسی سے اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ جو ایسا جھوٹ گھڑ سکتے ہیں وہ العیاذ باللہ۔ اور کیا کیا قلابے نہیں ملا سکتے !۔

ایسی روایات بھی ملتی ہیں۔ جن سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت علیؓ و حضرت معاویہؓ دونوں ہی جنگ نہ چاہتے تھے۔ مگر سازشیوں کے مکر و فریب نے انہیں اس جنگ میں جھونک دیا۔ عمرو بن عاص نے دونوں جانب کے مقتولین کو دیکھا تو انہیں اتنا دکھ ہوا کہ آنسو جاری ہو گئے۔ پھر انہوں نے جسارت کرتے ہوئے حضرت معاویہؓ سے اجازت طلب کی اور حضرت علیؓ کو صلح کا پیغام بھیجا۔ یہ ایک نہایت ہی پر خلوص اقدام تھا جو حضرت علیؓ نے قبول کیا اور اس کا خلوص سے جواب دیا۔

عتبہ کہتے ہیں کہ ہم لوگ صفین کے میدان میں اترے اور جنگ کی۔ ہمارے مابین مقتولین کی تعداد بہت زیادہ ہو گئی اور کافی گھوڑے بھی زخمی ہو گئے۔ حضرت علیؓ نے عمرو بن عاص کو پیغام بھیجا کہ مقتولین بہت زیادہ ہو گئے ہیں۔ جنگ روک دیجیے تاکہ ہم ان سب کو دفن کر لیں۔" انہوں نے اس دعوت کو قبول کیا۔ اس کے بعد (دونوں جانب کے) لوگ آپس میں یوں گھل مل گئے۔ (راوی نے یہ کہہ کر اپنی انگلیاں ایک دوسرے میں ڈال لیں) عمرو اس خندق میں (جہاں مقتولین کو دفن کیا جارہا

https://quranexcel.com

تھا) کے دروازے پر بیٹھے تھے اور دونوں فریقوں کے مقتولین کی تعداد گنتے تھے۔ کئی دفعہ رو بھی پڑے ۔کتنے ہی ایسے لوگ تھے جو اللہ کے حکم پر سختی سے کاربند تھے مگر اس جنگ میں شہید ہو گئے۔

واپس

جنگ نہروان۔ ۲۰جولائی ۶۵۸ء۔ بمطابق ۰۹صفر ۳۸ہجری

نہروان بغداد کے قریب ایک شہر ہے۔ جہاں یہ جنگ حضرت علیؓ اور بارہ ہزار خوارج کے درمیان میں لڑی گئی۔ خوارج کوفہ کے لوگوں کی ایک جماعت تھی۔ جو حضرت علیؓ کی اطاعت سے اس وقت نکل گئی جب حضرت علیؓ اور حضرت امیر معاویہؓ کے درمیان میں دو فیصلہ کرنے والوں حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ اور حضرت عمرو بن العاصؓ کو کو مقرر کیا گیا۔ اس کا سبب یہ تھا کہ جب حضرت علیؓ اور حضرت امیر معاویہؓ کے درمیان اگر جنگ طول پکڑ جائے تو دونوں فریق ان کے کئے ہوئے فیصلے پر متفق اور راضی ہو جائیں گے کہ خلافت کس کا حق ہے؟۔ اس کے مطابق خلافت کا فیصلہ کر دیا جائے گا۔ اس وقت خوارج بگڑ گئے اور کہا کہ۔

حکم صرف اللہ کا ہی ہے۔

حضرت علیؓ نے فرمایا۔ یہ کلمہ تو برحق ہے لیکن اس سے مراد باطل کا لیا جا رہا ہے۔ انہوں نے حضرت علیؓ کی خلافت کا انکار کر دیا اور اپنی مخالفت کا جھنڈا لہرا دیا۔ اور خون ریزی اور ڈاکے مارنا شروع کر

https://quranexcel.com

دیے حضرت علیؓ نے بہت کوشش کی کہ یہ لوگ اپنے فیصلے سے رجوع کر لیں۔ مگر یہ لوگ جنگ کرنے کے سوا کسی بات سے راضی نہ تھے۔ پھر حضرت علیؓ نے نہروان کے علاقہ میں ان سے جنگ کی۔اور ان میں سے اکثر کو قتل کر دیا اور بہت کم زندہ بچے۔اس فرقہ کا سرغنہ عبداللہ بن شداد کوفی تھا خارجی جو بچ گئے تھے ان میں عبدالرحمٰن بن ملجم بھی تھا جس نے بعد میں موقع پا کر حضرت علیؓ کو شہید کر دیا۔

واپس

حضرت حسن ابن علیؓ خلافتِ راشدہ ۶۶۱

مدتِ خلافت چھ ماہ۔ ۲۰ یا ۲۲ رمضان ۴۰ ہجری تا آخری عشرہ ربیع الاول ۴۱ ہجری بمقام کوفہ عراق

مدتِ خلافت چھ ماہ۔ ۳۰ جنوری یا یکم فروری ۶۶۱ء تا آخر جولائی ۶۶۱ء بمقام کوفہ عراق

حضرت حسنؓ کا سلسلہ نسب حضرت اسماعیلؑ کی لڑی میں عبدالمطلب سے جا ملتا ہے۔

حضرت حسنؓ ۶۲۴ء بمطابق ۲ ہجری میں پیدا ہوئے۔ حضرت علیؓ کی شہارت کے بعد ان کا انتخاب ہوا

صحیح بخاری شریف اور جامع ترمذی میں حدیث مبارک ہے کہ حضور اکرم ﷺ منبر پر تشریف فرما تھے۔آپ کے پہلو میں حضرت حسنؓ تھے۔ حضور اکرم ﷺ کبھی لوگوں کی جانب متوجہ ہوتے اور

https://quranexcel.com

کبھی حضرت حسن کی طرف دیکھتے ایسے میں ارشاد فرمایا کہ میرا یہ بیٹا سردار ہے۔یقینا اللہ تعالی اس کے ذریعہ مسلمانوں کی دو بڑی جماعتوں میں صلح فرمائے گا۔

(صحیح بخاری شریف۔کتاب الصلح۔حدیث نمبر:2704)

حضرت حسن ابن علی۔ حضرت علیؓ کی شہادت کے بعد حضرت حسنؓ کو خلیفہ بنادیا گیا۔ حضرت حسنؓ نے جو باغیوں کو حضرت علیؓ کی شہادت کے بعد مزید بے لگام ہوتے دیکھا تو چھ سات ماہ کی خلافت میں اصلاحی کام کیے اور اوپر بیان کردہ نبی ﷺ کی پیشن گوئی کو پورا کردیا کہ حضرت معاویہؓ سے صلح کرلی اور خلافت بھی برضاورغبت حضرت امیر معاویہؓ کے سپرد کردی۔ حضرت حسنؓ نے خود بھی اور تمام مسلمانوں نے بھی ربیع الاول ۴۱ ہجری میں حضرت معاویہؓ کے ہاتھ پر بیعت کرلی۔ یوں مسلمان دوبارہ ایک جھنڈے تلے جمع ہوگئے۔خارجی اور کچھ دوسرے کوفیوں کو نہ چاہتے ہوئے بھی اس امر کو تسلیم کرنا پڑا۔ اگر حضرت معاویہؓ خلیفہ راشد نہ ہوتے تو حضراتِ حسنینؓ کبھی ان کی بیعت نہ کرتے۔ اس صلح صفائی کے بعد حضرت حسن خود مدینہ آگئے اور باقی زندگی یہیں گزار دی۔اور ۲۸ صفر (یا ۵ ربیع الاول) ۴۹ یا ۵۰ ہجری میں ۴۵ یا ۴۷ سال کی عمر میں شہید ہوئے۔ حضرت حسنؓ کو زہر دیا گیا تھا۔اسی زہر کے باعث ان کی شہادت ہوئی۔ان کو زہر دینے کی وجہ کیا تھی ؟۔ کس نے زہر دیا تھا اس کے بارے میں تاریخ میں بہت سارے متضاد اقوال اور باتیں موجود ہیں۔

کوئی کہتا ہے کہ ان کی بیوی نے زہر دیا تھا۔یہ سبائی پروپیگنڈہ کے زیر اثر یہ باور کروایا جاتا ہے کہ ان کی وفات زہر خورانی سے ہوئی تھی جو کہ ان کی زوجہ جعدہ بنت اشعث بن قیسؒ جو کہ رشتہ میں ابو بکر صدیقؓ کی بھانجی تھیں کے ذریعے ان کو دلوایا گیا۔اس بات کی حیثیت ایک بے سند گپ سے زیادہ کچھ نہیں جسکا کوئی اثر تاریخ کی متداول کتابوں میں نہیں ملتا۔

کہیں یہ بھی ملتا ہے۔کہ ان کی موت طبعی تھی۔

یہ بھی ملتا ہے کہ زہر دینے والے خود کوفی لوگ تھے جن کے نہ چاہتے ہوئے آپؓ نے امیر معاویہؓ کی بیعت کرلی تھی۔

اور بھی بہت سارے اقوال ہیں۔اس لئے کوئی حتمی بات طے نہیں کی جاسکتی۔البتہ جب حضرت حسینؓ نے بذاتِ خود ان سے زہر دینے والے کے بارے میں پوچھا تھا تو انہوں نے بتلانے سے صاف انکار کردیا تھا اور کہا تھا کہ قیامت کے دن اس سے اللہ کے حضور ملاقات ہوگی۔ مشہور مؤرخ علامہ ابن کثیر رحمہ اللہ فرماتے ہیں۔

ثنا أبو أسامة عن ابن عون عن عمير بن إسحاق ـ قال: دخلت أنا ورجل آخر من قريش على الحسن بن علي فقام فدخل المخرج ثم خرج فقال: لقد لفظت طائفة من كبدي أقلبها بهذا العود۔ولقد سقيت السم

https://quranexcel.com

مرارا وما سقيت مرة هي أشد من هذه ـ قال: وجعل يقول لذلك الرجل: سلني قبل أن لا تسألني ـ فقال ما أسألك شيئا يعافيك الله ـ قال: فخرجنا من عنده ثم عدنا إليه من الغد. وقد أخذ في السوق فجاء حسين حتى قعد عند رأسه ـ فقال: أيأخي ! من صاحبك ؟ قال: تريد قتله ـ قال: نعم ! قال لئن كان صاحبي الذي أظن لله أشد نقمة وفي رواية: فالله أشد بأسا وأشد تنكيلا ـ وإن لم يكنه ما أحب أن تقتل بي بريئا. ـــــــــ وقال محمد بن عمر الواقدي: حدثني عبد الله بن جعفر عن أم بكر بنت المسور قالت: الحسن سقي مرارا كل ذلك يفلت منه ـ حتى كانت المرة الآخرة التي مات فيها فإنه كان يختلف كبده ـ فلما مات أقام نساء بني هاشم عليه النوح شهرا.

کہ ابواسامہ نے ابن عون سے بحوالہ عمیر بن اسحاق ہم سے بیان کیا کہ میں اور قریش کا ایک اور شخص حضرت حسن بن علیؓ کے پاس عیادت کے لئے گئے۔ تو وہ باربیت الخلاء میں جارہے تھے۔ پھر باہر آئے اور فرمایا میرے جگر کا ٹکڑا بہت متاثر ہوا ہے۔ اور میں سختی میں لوٹ پوٹ ہو رہا ہوں۔ مجھے کئی بار زہر پلایا گیا ہے۔ مگر جتنا زیادہ سخت زہر مجھے اس بار پلایا گیا ہے اس سے پہلے نہیں پلایا گیا۔ راوی بیان کرتا ہے کہ آپ اس شخص سے فرمانے لگے۔ مجھ سے پوچھ لو قبل اس کے کہ تم مجھ سے نہ پوچھ

https://quranexcel.com

سکوگے۔اس نے کہا میں آپ سے کچھ نہیں پوچھوں گا۔اللہ تعالیٰ آپ کو صحت دے گا۔راوی بیان کرتا ہے کہ ہم آپ کے ہاں سے چلے گئے۔پھر دوسرے دن ہم آپ کے پاس آئے اور آپ بازار میں بے ہوش ہو گئے۔اور حضرت حسینؓ آپ کے پاس آ کر بیٹھ گئے۔اور پوچھنے لگے۔اے بھائی آپ کے ساتھ یہ کام کس نے کیا ہے؟۔آپ نے فرمایا کیا تو اسے قتل کرنا چاہتا ہے؟۔حضرت حسین نے کہا ہاں!۔آپ نے فرمایا کہ میرے ساتھ یہ سب کرنے والا وہی ہے جو میرے گمان میں ہے تو اللہ اسے سخت سزا دے گا۔(اللہ سخت عذاب اور سخت سزا دینے والا ہے۔) اور اگر وہ نہیں ہے تو میں بالکل پسند نہیں کرتا کہ تو میرے بدلے میں ایک بے گناہ کو قتل کر دے۔محمد بن سعد نے اسے ابنِ علیۃ سے بحوالہ ابن عون روایت کیا ہے۔اور محمد بن عمر الواقدی نے بھی اسے بیان کیا ہے۔اور عبداللہ بن جعفر نے بحوالہ ام بکر بنت المسور بیان کیا ہے۔ان کا کہنا ہے کہ حضرت حسنؓ کو کئی بار زہر پلایا گیا اور آپ اس سے بچ جاتے رہے۔حتیٰ کہ آخری بار اس سے فوت ہو گئے۔اس نے آپ کے جگر کو پکڑ لیا تھا۔اور جب آپ فوت ہو گئے تو بنو ہاشم کی عورتوں نے آپ پر ایک ماہ تک نوحہ کیا۔

آگے پھر اسی سے ملتی جلتی بات بیان کی گئی ہے

فيقال : إنه كان سقي ـثم أفلت ـثم سقي فأفلت ـثم كانت الآخرة توفي فيها ـفلما حضرته الوفاة قال الطبيب وهو يختلف إليه : هذا رجل قد قطع السم أمعاءه . فقال الحسين : يا أبا محمد ـأخبرني من سقاك ؟

https://quranexcel.com

قال : ولم يا أخي ؟ قال : أقتله والله قبل أن أدفنك ـأو لا أقدر عليه ـأو يكون بأرض أتكلف الشخوص إليه . فقال : يا أخي ـإنما هذه الدنيا ليال فانية ـدعه حتى ألتقي أنا وهو عند الله . وأبى أن يسميه . وقد سمعت بعض من يقول : كان معاوية قد تلطف لبعض خدمه أن يسقيه سم

کہا جاتا ہے کہ آپ کو زہر پلایا گیا تو آپ بچ گئے۔ پھر پلایا گیا تو بچ گئے۔ اور آخری بار فوت ہو گئے۔ اور جب آپ کی وفات کا وقت قریب آیا۔ تو ایک طبیب جو آپ کے پاس آیا کرتا تھا۔ کہا کہ ان کی آنتوں کو زہر نے کاٹ کر رکھ دیا ہے۔ حضرت حسینؓ نے پوچھا۔ اے ابو محمد مجھے بتاؤ آپ کو زہر کس نے پلایا ہے۔ آپ نے فرمایا میرے بھائی کیونکر؟ حضرت حسینؓ نے کہا۔ اللہ کی قسم میں آپ کو دفن کرنے سے پہلے اس کو قتل کر دوں گا۔ اور میں اس پر قابو پاؤں گا یا وہ کسی علاقے میں ہے تو مشقت برداشت کر کے اس کے پاس جاؤں گا۔ حضرت حسن نے کہا اے میرے بھائی۔ یہ دنیا فانی ہے۔ اس شخص کو چھوڑ دو حتیٰ کہ میں اور وہ اللہ کے پاس ملاقات کریں۔ اور یوں آپ نے اس کا نام بتانے سے صاف انکار کر دیا۔

(البدایۃ والنہایۃ لابن کثیر: ۸|۴۷۔ط: دار احیاء التراث)

واپس

حضرت امیر معاویہؓ گورنر ۶۴۱ تا ۶۶۱

مدتِ گورنر بیس سال چند ماہ۔ ۲۱ ہجری تا آخری عشرہ ربیع الاول ۴۱ ہجری بمقام دمشق شام

مدتِ گورنر بیس سال چند ماہ۔ ۶۴۱ء تا آخر جولائی ۶۶۱ء بمقام دمشق شام

حضرت معاویہؓ کا سلسلہ نسب حضرت اسماعیلؑ کی لڑی میں عبد مناف المغیرہ سے جاملتا ہے۔

خلافتِ راشدہ ۶۶۱ تا ۶۸۰

مدتِ خلافت انیس سال چند ماہ۔ آخری عشرہ ربیع الاول ۴۱ ہجری تا ۲۲ رجب ۶۰ ہجری بمقام دمشق

مدتِ خلافت انیس سال چند ماہ۔ آخر جولائی ۶۶۱ء تا یکم مئی ۶۸۰ء بمقام دمشق شام

حضرت معاویہؓ ۶۰۳ء بمطابق نبوت سے ۷ سال اور ہجرت سے ۲۰ برس پہلے پیدا ہوئے۔ حضرت امیر معاویہؓ حضور نبی اکرمؐ کے عظیم المرتبت صحابی اور آپ ﷺ کی زوجہ محترمہ ام حبیبہؓ کے بھائی ہیں۔ حضرت امیر معاویہؓ کاتب وحی اور کاتب خطوط بھی تھے۔ حضور ﷺ جو پیغامات سلاطین کو اَرسال فرماتے تھے وہ امیر معاویہؓ سے لکھواتے تھے۔ آپ رسولِ اکرمؐ کے اَمین تھے۔

بعض لوگ روافض پروپیگنڈے کے زیرِ اثر حضرت معاویہؓ کو خلیفہ راشد ماننے سے کتراتے ہیں جو کہ سراسر سورۃ الحجرات آیت ۷۔۸ کی خلاف ورزی ہے۔ جب کہ یہ آیات ان کے لئے بھی اللہ جل شانہ

کا دیا ہوا ایک سرٹیفیکیٹ ہیں۔اور اللہ کا دیا ہوا یہ سرٹیفیکیٹ ایسا ہر گز نہیں ہو سکتا جو ۳۰ سے ۳۷ سال بعد بے وقعت ہو جائے۔ بعض لوگوں نے خلافت کی چکی والی روایات کو زیادہ معتبر مان لیا ہے۔ اور اگر مان بھی لیا جائے تو کسی صورت بھی یہ روایات قرآن مجید کی برابری نہیں کر سکتیں۔اور پھر صرف ۳۰ سال والی روایت پر ہی اکتفا کیوں کر لیا گیا جب کہ ان میں ۳۷ سال تک کا ذکر بھی ملتا ہے؟۔پھر خلافت کی چکی کا مطلب خاص کر پانچ خلیفہ راشد کا دور ہی کیوں لے لیا گیا؟۔جب کہ اس کا مطلب فتوحات میں عروج کا دور بھی تو ہو سکتا ہے جن کا سلسلہ حضرت معاویہؓ کے دور میں بھی جاری وساری رہا۔اور پھر کسی حدیث کو سامنے رکھ کر قرآن کو یوں پسِ پشت ڈال دینا کیسا اور کہاں کا انصاف ہے جو کہ سمجھ سے باہر ہے؟۔ان کی صحابیت سے تو کسی کو بھی انکار نہیں تو پھر خلافت راشدہ سے انکار کیوں؟۔یہ بات بھی کسی سے ڈھکی چھپی نہیں کہ حضرت حسنؓ اور حضرت حسینؓ نے برضا و رغبت حضرت معاویہؓ کی بیعت کی تھی۔تو کیا یہ ایک خلیفہ راشد کی اطاعت کا عہد و پیماں نہیں تھا؟۔اگر حضرت معاویہؓ خلیفہ راشد نہ ہوتے تو حضراتِ حسنینؓ کبھی ان کی بیعت نہ کرتے یہ خلافت بھی اگر سمجھا جائے تو پچھلی خلافتوں کا ایک تسلسل ہی ہے۔جسے کچھ لوگ بالکل نظر انداز کر دیتے ہیں۔

حضرت معاویہؓ کو خلافت ملی تو جو مشرکین۔دشمنان اسلام اور خوارج اپنے آپ کو محب ظاہر کر کے مسلمانوں کو ٹکڑے ٹکڑے کرنا چاہتے تھے ان کے پاؤں تلے سے زمین نکل گئی۔ حضرت معاویہؓ پہ قصاص عثمان نہ لینے کا الزام لگانے والے اچھی طرح جانتے ہیں۔کہ ان کا یہ اعتراض سراسر جھوٹ پر

مبنی ہے۔ایسے جھوٹے کہ چمکتے ہوئے سورج کو دیکھ کر بھی کہہ دیں کہ رات کی تاریکی چھائی ہوئی ہے۔ یعنی اتنے تسلسل سے جھوٹ بولتے ہیں کہ ہر شخص یہ سوچنے پہ مجبور ہو جائے۔ کہ شاید میری آنکھیں مجھے دھوکہ دے رہی ہیں۔ سچ تو وہی لگتا ہے جو میرے کانوں میں انڈیلا جا رہا ہے۔ جھوٹوں کے محبوب ترین مؤرخ نے اپنی۔تاریخ طبری۔ میں اور۔ یاقوت حموی نے۔ معجم البلدان۔ میں قاتلین عثمان سے قصاص کی متعدد روایات بیان کی ہیں۔ کہ حضرت معاویہ نے چن چن کر قاتلین عثمانؓ سے قصاص لیا۔یہ بات ذہن میں رکھیں کہ مفسدین ایک دو یا دس بیس نہیں۔ بلا مبالغہ ہزاروں کی تعداد میں تھے۔ لیکن ان کے سرخیل چند افراد تھے۔ نیز یہ مفسدین کسی ایک علاقہ کے نہیں تھے۔ تین مقامات ان مفسدین کے گڑھ تھے۔ کوفہ۔بصرہ اور فسطاط (فسطاط اس زمانہ میں مصر کا دارالحکومت تھا اسی کا نام بعد میں قاہرہ رکھا گیا)

مفسدین بھی تین ہی طرح کے تھے۔

۱۔ وہ طبقہ تھا جو براہ راست حضرت عثمان ذوالنورینؓ کے قتل میں ملوث تھا۔

۲۔ وہ طبقہ تھا جو براہ راست قتل میں ملوث تو نہ تھا۔ لیکن مدینہ منورہ پہ حملہ آور ہونے والوں کے ساتھ مدینے میں ان کا مددگار و معاون بن کے آیا تھا۔

۳۔ وہ طبقہ تھا جو نہ تو براہ راست قتل میں ملوث تھا اور نہ ہی معاون بن کر ساتھ آیا تھا۔ لیکن ان مفسدین سے ان کا اس قدر گہرا تعلق تھا۔ کہ حضرت علیؓ کے خلیفہ بننے کے بعد ان لیڈروں کے بلاوے پر وہ ان کی فوج میں شامل ہو گیا تھا۔ آج کل کی اصطلاح میں آپ انہیں سہولت کار کہ سکتے ہیں۔

ان میں سے پہلی اور دوسری قسم کا تو کوئی بھی شخص نہیں بچا تھا۔ البتہ تیسری قسم کو ختم کرنے میں کافی وقت لگ گیا تھا ممکن ہے کہ کوئی اکا دکا فرد بچ بھی گیا ہو۔ مگر بے یار و مددگار کہ پیپنے کا موقع ہی نہ رہا۔ حضرت معاویہؓ نے اقتدار سنبھالنے کے بعد ایک تو مسلمانوں کی سرحدوں کو دوبارہ مضبوط کیا اور غیر مسلموں کے خلاف پورے جوش وجذبے اور ولولے سے جہاد شروع کر دیا جو کہ آپسی انتشار کے باعث کسی حد تک کم ہو چکا تھا۔ کیونکہ منافقوں نے صحابہ کرامؓ کو آپسی اختلافات میں ہی الجھا دیا تھا۔ حضرت معاویہؓ نے تقریباً بیس سال شام کی گورنری کی اور تقریباً انیس سال خلافت کی۔ یعنی کل ۳۹ یا ۴۰ سال تک آپؓ نے حکومت کی۔ اس انتالیس چالیس سالہ دور میں آپؓ نے منافقین کو اپنی چالیں نہ چلنے کا موقع کم ہی ملنے دیا۔ آپؓ کا انتقال یکم مئی ۶۸۰ء میں 22 رجب المرجب ۶۰ ہجری میں ۷۸ یا ۷۹ برس کی عمر میں دمشق میں ہوا۔ حضرت ضحاک بن قیسؓ نے آپ کی نماز جنازہ پڑھائی اور انہیں دمشق کے باب الصغیر میں دفن کیا گیا۔ آپؓ کے انتقال کے بعد ان کو پھر سر اٹھانے کا موقع مل گیا۔

واپس

حضرت حسین ابن علیؓ

حضرت حسینؓ ۶۲۶ء میں بمطابق ۴ ہجری پیدا ہوئے۔اورانؓ کی شہادت عراق میں ۱۰ محرم ۶۱ ہجری ۔بمطابق تیرہ اکتوبر ۶۸۰ء کربلا کے مقام پر ہوئی۔

حضرت حسینؓ کا سلسلہ نسب حضرت اسماعیلؑ کی لڑی میں عبدالمطلب سے جاملتا ہے۔

جہاں تک واقعہ کربلا کا تعلق ہے تو اس معاملے میں رائے یہ ہے کہ ان تاریخی معاملات پر اتنی گرد پڑ چکی ہے کہ آج کے دور کے کسی آدمی کے لیے ایک فیصلہ کن بات تک پہنچنا آسان بات نہیں ہے۔ کوئی بھی کسی کی نیت کا حال نہیں جان سکتا اور نہ ہی اُس دور میں ہونے والے واقعات کی بالکل صحیح تصویر ہمارے سامنے آسکتی ہے۔ کوئی بھی دعوے کے ساتھ یہ نہیں کہہ سکتا کہ اس نے سارے حالات و واقعات کا صحیح صحیح احاطہ کرلیا ہے اس لیے اس معاملے میں نگاہ صرف اور صرف اللہ جل شانہ کی طرف رہنی چاہیئے جس کو سارے زمانوں کے واقعات من و عن اور حالات کا صحیح و بخوبی علم ہے۔اس بارے میں بغیر کسی تنقید کے وہی بات کہنا بہتر ہے جس کا نچوڑ علماء کرام نے نکال رکھا ہے۔

یہاں یہ بات قابلِ توجہ ہے کہ حضرت امیر معاویہؓ کا انتقال بھی ۶۸۰ء میں ہوا اور حضرت حسینؓ کی شہادت بھی ۶۸۰ء میں ہوئی۔

فرق صرف اتنا ہے کہ سن عیسوی کے مطابق یکم مئی کو امیر معاویہؓ کا انتقال دمشق میں ہوتا ہے۔دس مئی کو یزید بن معاویہ برسرِ اقتدار آتا ہے اور حضرت حسینؓ کی شہادت کربلا میں تیرہ اکتوبر کو ہو جاتی ہے۔

یعنی حضرت حسینؓ کی شہادت سن عیسوی کے حساب سے یزید بن معاویہ کے عہدہ سنبھالنے سے پانچ مہینے تین دن بعد ہوئی!۔ جبکہ کل دن ۱۵۶ بنتے ہیں۔

سن عیسوی کے مطابق۔ مئی۔جولائی اور اگست تین مہینے اکتیس دنوں کے ہوں گے۔تو مئی ۲۱۔جمع جون ۳۰۔جمع جولائی ۳۱۔جمع اگست ۳۱۔جمع ستمبر ۳۰۔جمع اکتوبر ۱۳۔اس طرح سے کل دن ایک سو چھپن بنتے ہیں۔

اسلامی سال کے مطابق حضرت امیر معاویہؓ کا انتقال ۲۲ رجب ۶۰ ہجری میں ہوا یکم شعبان کو یزید بن معاویہ برسرِ اقتدار آتا ہے اور حضرت حسینؓ کی شہادت ۱۰ محرم ۶۱ ہجری میں ہوئی۔یہاں پر فرق صرف پانچ مہینے نو دن کا بنتا ہے!۔

یعنی حضرت حسینؓ کی شہادت سن ہجری کے حساب سے یزید بن معاویہ کے عہدہ سنبھالنے سے پانچ مہینے نو دن بعد ہوئی!۔ جبکہ اس حساب سے بھی کل دن ۱۵۶ ہی بنتے ہیں۔

سن ہجری کے مطابق۔ تین مہینے اگر ۲۹ کے لگا لیے جائیں۔ تو ۲۸ شعبان۔ جمع رمضان ۳۰۔ جمع شوال ۲۹۔ جمع ذی القعدہ ۳۰۔ جمع ذی الحج ۲۹۔ جمع محرم ۱۰۔ اس طرح سے بھی کل دن ایک سو چھپن ہی بنتے ہیں۔

جبکہ امیر معاویہؓ کے انتقال کی خبر مہینے ڈیڑھ بعد مکہ پہنچی۔ کیونکہ کہ ان دنوں دور دراز جگہوں تک خبر پہنچنے پہنچانے میں مہینے لگ جاتے تھے۔ ذرا سوچیں کہ مکہ مکرمہ سے دمشق۔ دمشق سے کوفہ۔ کوفہ سے مکہ مکرمہ اور ان سب کے برعکس خبریں مہینے سے بھی زیادہ وقت لیتی تھیں۔ کیونکہ قاصد بھی منزلوں کے حساب سے سفر کرتے تھے اور کسی ایک منزل پر رات بھر قیام کرنے کے بعد اگلی صبح کو ہی نئی منزل کی طرف کوچ کیا کرتے تھے۔ اس کا اندازہ اسی بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ مسلم بن عقیل ۹ ذی الحج کو کوفہ میں شہید کر دیے جاتے ہیں۔ ۱۰ ذی الحج کو پتہ نہ ہونے کی وجہ سے حضرت حسین کا قافلہ مکہ سے نکلتا ہے۔ ان کے شہید ہونے کی خبر حضرت حسینؓ کو ۲۸ ذی الحج کو اس وقت راستے میں ملتی ہے جب ان کو کوفہ کی طرف رختِ سفر باندھے اٹھارہ دن ہو جاتے ہیں۔ اسی طرح مکہ سے دمشق

اور اس کے برعکس بھی منزلیں مقرر تھیں جن کے مطابق پیغامات کی ترسیل ہوتی تھی۔اور خبر پہنچتے پہنچتے بہت دیر لگ جاتی تھی۔

حضرت حسینؓ نے مکہ سے کوفہ تک تیس منزلیں طے کیں۔مکہ مکرمہ سے کربلا تک منزل بہ منزل کی تفصیل درج ذیل ہے۔ حضرت حسین کا قافلہ ۱۰ ذی الحج ۵۹ ہجری کو مکہ مکرمہ سے روانہ ہوا۔اور ۱۰ محرم ۶۰ ہجری کو کربلا پہنچا۔

۰۔مکہ مکرمہ	۸۔معدن بنی سلیم	۱۶۔الجفر (واپسی کا مشورہ دیا)	۲۴۔ واقصہ	
۱۔ بستان بنی عامر	۹۔ربذہ	۱۷۔خزیمیہ	۲۵۔القرعا	
۲۔ذات العرق	۱۰۔ مغیثہ ماوان	۱۸۔زرود (خبر مسلم بن عقیل)	۲۶۔مغیثہ	
۳۔الغمرہ	۱۱۔ معدن نقرہ	۱۹۔ ثعلبیہ	۲۷۔العذیب (راستہ بدل دیا)	
۴۔المسلح	۱۲۔الحاجز	۲۰۔بطان	۲۸۔قادسیہ	۲۸۔ قصر بنی مقاتل
۵۔ افیعیہ	۱۳۔سمیراء	۲۱۔شقوق	۲۹۔حیرہ	۲۹۔ ذو حسم
۶۔عمق	۱۴۔توز	۲۲۔زبالہ	۳۰۔کوفہ	۳۰۔ کربلا
۷۔ سلیلیہ	۱۵۔فید	۲۳۔بطن العقبہ (عمرو بن لوزان کا واپسی کا مشورہ)		دمشق کی طرف جاتا ہے

اس سفر پر منزل نمبر ۲۳ بطن العقبہ کے بعد والا حصہ نیچے دیئے گئے نقشے میں بھی واضح کیا گیا ہے۔

https://quranexcel.com

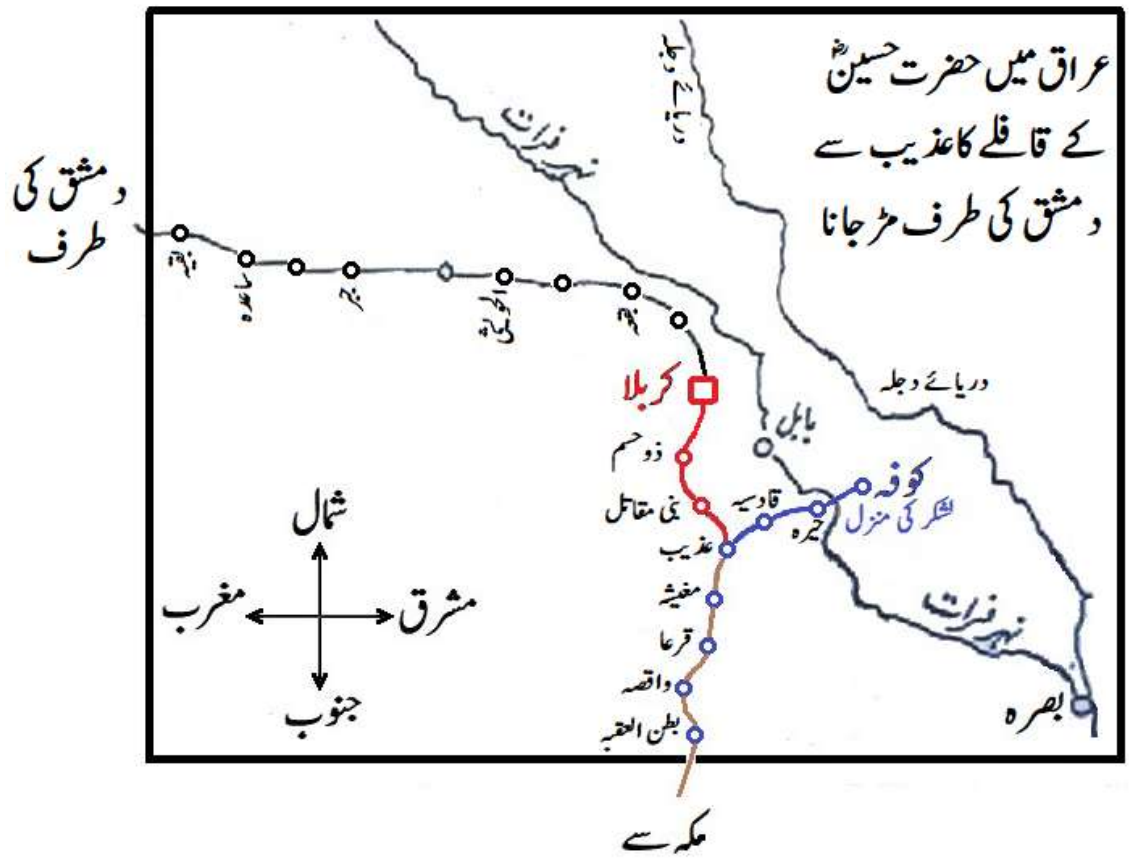

حضرت حسینؓ نے کوفیوں کی عین وقت پر غداری کی وجہ سے کوفہ جانے کا ارادہ ترک کر دیا تھا۔ان کا کوفہ جانے والا قافلہ عذیب کے مقام سے دمشق جانے والے راستے کی طرف مڑ چکا تھا۔کوفی ڈر گئے کہ اگر یہ دمشق چلے گئے تو ہمارے سارے پول کھل جائیں گے۔اس جرم کی پاداش میں انہوں نے ان کی تین شرائط میں سے کوئی بھی قبول نہ کی اور ان کو شہید کر دیا۔

اب آیئے ان حقائق کے طرف جو حادثہ کربلا کا موجب بنا۔یزید بن معاویہ کی ولی عہدی کے بعد پانچ ماہ کے اندر اندر یہ افسوسناک واقعہ پیش آیا جو یقینا ناقابل فراموش ہے۔اور جس نے بلاشبہ تاریخ اسلام پر بہت ہی ناخوشگوار اثرات چھوڑے ہیں۔اور یہ کہنا بھی غلط نہ ہوگا کہ اس واقعے پر سب سے زیادہ جھوٹ گھڑا گیا۔

اہل سنت کے عقیدے کی رو سے معصوم صرف نبی و رسول ہی تھے۔ان کے علاوہ کسی کو معصوم نہیں کہہ سکتے۔امت کے لئے اب صرف علاقائی نہیں بلکہ مجموعی اجتہاد کا دروازہ کھلا ہے۔جو قیامت تک کھلا رہے گا۔اجتہاد میں مجتہد اپنی امکانی حد تک کوشش کرتا ہے کہ اس کے اجتہاد کا ماخوذ قرآن و سنت سے ہی ہو۔لیکن وہ معصوم عن الخطاء نہیں ہے اس اجتہاد میں غلطی کا امکان بھی ہے۔اگر مجتہد کی نیت درست ہے اور اجتہاد میں کچھ خطا بھی ہو جاتی ہے تو بھی مخطی کا اجر ثواب ملے گا۔

حضرت مغیرہ بن شعبہؓ یقینی طور پر ایک نہایت ذہین۔ فطین۔مدبر اور دور رس صحابی تسلیم کیے جاتے ہیں۔انہوں نے ۵۶ ہجری بمطابق ۶۷۶ء میں امیر معاویہؓ سے فرمایا کہ گذشتہ برسوں سے مسلمانوں کے درمیان جو کشت و خون ہوتا آیا ہے۔اس کی بڑی وجہ جانشینی کا مسئلہ ہی بنا ہے۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ آپؓ اس طرف توجہ نہ دیں تو آپ کے بعد پھر سے ویسے حالات پیدا ہو جائیں جس کا خمیازہ ہم ابھی تک بھگت رہے ہیں۔اس لیے اپنی جانشینی کا مسئلہ آپ اپنی زندگی میں ہی طے کر دیں۔اور ساتھ ہی انہوں نے یزید بن معاویہ کا نام ولی عہد کے طور پر تجویز کر دیا۔اب اس فیصلہ میں اختلاف تو کیا جا سکتا ہے مگر ان دونوں صحابہ کرامؓ کی نیک نیتی پر ہر گز شبہ نہیں کیا جا سکتا۔ان کی اس تجویز کے مطابق یزید بن معاویہ کو ولی عہد مقرر کرنے کا عندیہ دے دیا گیا اور امت کی بڑی اکثریت نے اس پر حامی بھی کر لی۔ سوائے ان صحابہ کرامؓ کے جن کے اسمائے گرامی درج ذیل ہیں۔

عبداللہ بن زبیرؓ۔ عبداللہ بن عمرؓ۔ عبداللہ بن عباسؓ۔ حسین ابن علیؓ

ان میں عبدالرحمٰن بن ابو بکرؓ کا نام بھی شامل کیا جاتا ہے لیکن وہ اس وقت حیات نہیں تھے۔

حضرت حسین ابنِ علیؓ نے یزید بن معاویہ کی اس ولی عہدی کو اسلامی اصولوں کے خلاف سمجھا اور سوچا کہ اگر اس نسلی جانشینی کا رجحان روکا نہ گیا تو رسول کریم ﷺ کے لائے ہوئے دین خالص میں دراڑیں پڑنے کا اغلب امکان ہے۔ لہٰذا ہر قیمت پر اسے چھٹکارا پانا ضروری ہے۔ حضرت حسینؓ اس وقت مدینے میں مقیم تھے۔ اور کوفی مکاران کے ہاتھ پر بیعت کرنے کے لیے برابر اصرار کر رہے تھے اور خطوط پر خطوط بھیج رہے تھے۔ اور ان خطوط کی تعداد اتنی زیادہ ہو گئی تھی کی بوریاں بھر چکی تھیں۔ چنانچہ حضرت حسینؓ نے کوفہ جانے کا مصمم ارادہ کر لیا۔ اور صحابہ کرامؓ کے نہ چاہتے ہوئے ۱۲ مئی ۶۸۰ء میں بمطابق ۳ شعبان ۶۰ ہجری بمع اہل و عیال مدینہ سے مکہ تشریف لے گئے تھے۔ وہاں پر تین مہینے سے زیادہ قیام پذیر رہے۔ مکے میں حضرت عبداللہ بن عباسؓ کوفہ والوں کو قابل اعتبار نہیں سمجھتے تھے۔ اس لیے انہوں نے حضرت حسینؓ کو اہل کوفہ والوں کی دعوت قبول کرنے اور وہاں جانے سے منع کیا۔ لیکن حضرت حسینؓ کوفہ والوں کی دعوت قبول کرنے پر مصر رہے۔ یقینی طور پر حضرت حسینؓ کا یہ فیصلہ بغاوت پر نہیں بلکہ نیک نیتی پر مبنی تھا۔ مگر وہاں جانے سے پہلے آپؓ نے کوفہ کے حالات کا جائزہ لینے کے لیے اپنے چچازاد بھائی مسلم بن عقیل کو کوفہ روانہ کر دیا۔ ان کی طرف سے یہی اطلاع ملی کہ اہل کوفہ جان و دل سے آپ کے ہاتھ پر بیعت کرنے کے لئے تیار ہیں۔ یہ مثبت خبر ملتے ہی حضرت حسینؓ نے تیاریاں شروع کر دیں اور حج کے فوراً بعد کوفہ کی طرف رختِ سفر باندھ

لیا۔اس صورت حال کو بھانپتے ہوئے عبداللہ بن عباسؓ اور عبداللہ بن عمرؓ روپڑے اور بہت سمجھایا کہ آپ مکہ کو نہ چھوڑیں۔اور یہ بھی کہا کہ کہیں حضرت عثمان ذوالنورینؓ جیسا معاملہ آپ کے ساتھ بھی پیش نہ آجائے۔اگر جانا ہی ہے تو اکیلے چلے جائیں۔ عورتوں اور بچوں سب کو ساتھ نہ لے کر جائیں۔ لیکن حضرت حسینؓ نے کسی کی ایک نہ سنی اور ہمت و عزیمت کا مظاہرہ کرتے ہوئے ۱۰ذوالحجہ ۶۰ ہجری میں کوفہ کی طرف روانگی اختیار کی۔روانہ ہوتے وقت عام حالات سے نمٹنے کے لئے عمومی سامان کے علاوہ کوئی خاص جنگ کا سامان ساتھ نہیں رکھا تھا۔ کیونکہ وہ لڑنے کے لئے تو نہیں جارہے تھے۔اور نہ ہی اس کا کوئی امکان نظر آتا تھا۔ اور پھر اکسٹھ ہجری کا آغاز دوران سفر ہو گیا۔

۶۱ ہجری میں جب حسینؓ نے یزید بن معاویہؓ کی بیعت توڑ کر کوفہ کا رخت سفر باندھا تو حسینؓ کی چھوٹی بہن زینب جو کہ عبداللہ بن جعفر بن ابی طالب کے نکاح میں تھی وہ بھی اپنے بھائی کے ساتھ کوفہ کی طرف روانگی کے لئے آمادہ ہوئیں جس پر ان کے شوہر عبداللہ بن جعفر بن ابی کا طالبؓ نے انکو روکنا چاہا کیونکہ عبداللہ بن جعفر بن ابی طالب رشتہ میں یزید بن معاویہ کے سسر تھے کیونکہ یزید بن معاویہؒ کی بیوی ام محمدؒ عبداللہ بن جعفر بن ابی طالب کی سگی بیٹی تھیں۔ لیکن جب شوہر کے منع کرنے کے باوجود زینب بنت علیؓ نہ رکیں تو عبداللہ بن جعفر بن ابی طالب نے انکو طلاق دیدی اور انکی خالہ زاد بہن امامہ بنت ابو العاص بن ربیعؓ سے نکاح کر لیا۔ یاد رہے یہ عبداللہ بن جعفر بن ابی طالبؓ وہی ہیں جن کے بارے میں نبی ﷺ نے فرمایا تھا کہ جعفرؓ کے بیٹوں میں عبداللہؓ ہم پر گیا ہے۔

(صحیح مسلم)

ابھی کوفہ سے کافی دور ہی تھے کہ راستے میں آپ کے چچازاد بھائی مسلم بن عقیلؓ کے بارے اطلاع ملی کہ ان کو ۹ ذی الحج کو کوفہ کی بڑی مسجد میں شہید کر دیا گیا تھا۔اور سب کوفہ والے بالکل خاموش تماشائی بنے دیکھتے رہے۔ کسی نے بھی ساتھ نہ دیا اور وہاں موجود کسی نے کچھ لب کشائی نہ کی۔اس بات کی خبر حضرت حسینؓ کو ذوالحجہ کے آخر میں ملی جس سے انؓ کو گہرا صدمہ پہنچا اور یہ بھی سوچنے پر مجبور کر دیا کہ کیا کریں۔آگے سفر جاری رکھا جائے یا نہیں۔ابھی فیصلہ نہ کر پائے تھے کہ مسلم بن عقیلؓ کے قریبی قرابت دار کھڑے ہو گئے کہ ہم تو خون کا بدلہ لیے بغیر ہر گز واپس نہیں جائیں گے۔لہٰذا سفر جاری رکھنا پڑا۔اسی اثنا میں عبداللہ بن جعفر طیارؓ کے بیٹے عون اور محمد ان کا خاص پیغام لے کر آئے کہ اللہ کے لئے کوفہ کی طرف مت جائیں۔ لیکن اس فیصلے پر پھر بھی کوئی نظر ثانی نہ ہو سکی ۔ قافلہ رواں دواں آگے بڑھتا رہا۔ دوسری طرف سے کوفہ کا گورنر عبیداللہ بن زیاد ایک ہزار افراد پر مشتمل لشکر کے ساتھ صف آرا ہو گیا۔چنانچہ حضرت حسینؓ نے العذیب سے کوفہ کی راہ چھوڑ کر دمشق جانے والے راستے کو اختیار کر لیا۔اس راستے پر ابھی تیسری منزل کربلا پر ہی پہنچے تھے کہ پیچھے سے وہ دشمن بھی لشکر سمیت وہاں پہنچ گیا۔اور ان کو مزید آگے جانے سے روک دیا گیا۔ حضرت حسینؓ نے وہ تمام خطوط کا ذخیرہ دکھا دیا جو اہل کوفہ ان کے نام بھیجا کرتے تھے۔ جیسے ہی کوفیوں کا بھانڈا پھوٹنا شروع ہوا تو وہ اپنے بھیجے ہوئے خطوط سے صاف طور پر مکر گئے اور حضرت حسینؓ کی کسی طرح بھی کوئی مدد نہ کی۔جب عبیداللہ بن زیاد نے حضرت حسینؓ پر تشدد کیا تو حضرت حسینؓ نے ان کے سامنے تین شرائط پیش کیں۔

۱۔ یا تو مجھے مکہ مکرمہ یا مدینہ منورہ واپس جانے دو۔

۲۔ یا مجھے اسلامی سرحدوں کی طرف نکل جانے دو کہ میں کفار کے خلاف جہاد میں زندگی گزار دوں۔

۳۔ یا میرا راستہ چھوڑ دو کہ میں دمشق چلا جاؤں۔ اور یزید بن معاویہ کے ساتھ اپنا معاملہ خود طے کر لوں۔

لیکن کوئی شرط بھی نہ مانی گئی اور حضرت حسینؓ کے خلاف گھیرا تنگ کر دیا گیا۔

جمل کے واقعہ اور جنگ صفین میں بھی ایسا ہی ہوا تھا۔ کہ جب فریقین کے مابین مصالحت ہونے والی تھی عین اسی وقت کوفیوں کا فتنہ آڑے آگیا تھا جو جنگ کا باعث بن کے رہ گیا تھا۔

یہاں بھی ایسے ہی ہوا کہ عین موقعے پر ایمان کے کچے کوفیوں نے ساتھ چھوڑ دیا۔ جب کہ حضرت حسینؓ کے پاس بوریوں بھرے خطوط موجود تھے جن کی تعداد روایات میں بارہ ہزار تک بھی بتائی جاتی ہے۔

اور پھر یہ ابن زیاد اور کوفی لوگ کیا جانیں کہ حضرت حسینؓ کی شانِ اقدس کیا ہے؟۔

ہر انسان یہ بات آسانی سے سمجھ سکتا ہے۔ کہ ان کی یہ مکاری و غداری ہی ابنِ زیاد اور حضرت حسینؓ کے درمیان آپسی تصادم کا نتیجہ ثابت ہوئی۔ اور شمر بن ذی الجوشن نے عبید اللہ بن زیاد کو انؓ کے قتل کی ترغیب بھی دے ڈالی۔ اور آخر سانحہ کربلا کا وقوعہ ہو گیا۔ جس میں حضرت حسینؓ اور آپؓ

کے رفقاء شہید ہو گئے۔ یہ وہ داستان الم ہے جس پر جتنا افسوس کیا جائے کم ہے۔ اس میں کوئی دوسری رائے نہیں سوائے اس کے کہ ان سبر ضی اللہ عنہم کے قاتلین اللہ تعالی کے ہاں بدترین مخلوق ہیں۔

یہ المناک اور انتہائی غم انگیز سانحہ تھا۔اس نے تاریخ پر جو گہرے نقوش چھوڑے ہیں وہ کسی سے ڈھکے چھپے نہیں۔اور لوگوں نے بغیر تحقیق جو بھی حالات و واقعات نقل کئے اس کی پاداش میں امت مسلمہ تا حال افتراق و انتشار کا شکار ہے۔اس اندوہناک واقعہ سے ان لوگوں کو کامیابی اور اصل خوشی حاصل ہوتی ہے جو فتنوں کو بھڑکا کر امت مسلمہ کی صفوں میں اتحاد و یکجہتی کو تار تار کرنا چاہتے ہیں۔اللہ تعالیٰ ایسے تمام دشمنان اسلام کو ہدایت دے۔اور اگر ہدایت ان کے نصیب میں نہیں ہے تو ان کی فتنہ پروری۔اسلام دشمنی اور بغض و عداوت سے سب کو حفظ و امان میں رکھے۔روایات میں تو ایسی باتیں بھی ملتی ہیں کہ یزید بن معاویہ نے حضرت حسینؓ کو قتل کرنے کا حکم نہیں دیا تھا اور نہ ہی ان کے قتل پر خوشی کا اظہار کیا تھا۔نہ ہی انؓ کا سر شام میں اس کے پاس لے جایا گیا اور نہ ہی دندان مبارک کو چھڑی سے کریدنے والی کوئی بات ہوئی۔اس نے تو بس حسینؓ کو روکنے کا حکم دیا تھا۔لیکن اس کے مشیر اس کے حکم سے کافی آگے تک بڑھ گئے۔اور معاملہ شہادت پر منتج کر دیا۔اس نے تو ان کے اس اقدام قتل پر برہمی اور ناراضی کا اظہار بھی کیا تھا۔نیز یہ بھی کہ حسینؓ کے جو اہل خانہ اس سانحہ کے بعد دمشق چلے گئے تھے ان کے ساتھ کوئی بدسلوکی نہیں کی تھی بلکہ تعزیم تکریم کے ساتھ کچھ دن

رکھا تھا اور حضرت حسینؓ کے اہل خانہ سے یزید کے گھر والوں نے تین دن تک سوگ بھی منایا۔ پھر ان کو ان کے سامان سمیت اور بھی بہت کچھ اپنے پاس سے دے کر شایان شان طریقے سے مدینے واپس بھیج دیا تھا۔ اس سب کے باوجود ایسی روایات نہیں ملتیں کہ حضرت حسینؓ کے قتل کی مذمت کی ہو اور نہ ہی ان کے قصاص کے لئے کوئی اقدامات کیے۔ حالانکہ قصاص لینا یزید بن معاویہ پر واجب تھا۔

روایات میں یہ بھی موجود ہے کہ یزید بن معاویہ کو حضرت حسینؓ کے یوں قتل پر ندامت تھی۔ وہ کہا کرتا تھا۔ "مجھے کیا ہوتا اگر میں اس تکلیف کو برداشت کر لیتا۔ اور ان [حسینؓ] کو اپنے گھر میں ٹھہراتا۔ اور پھر انہیں ان کے بارے میں مکمل خود مختاری دے دیتا۔ اگرچہ اس کی وجہ سے مجھے اپنی سلطنت میں کمی اٹھانی پڑتی۔ پھر کہا کرتا تھا۔ کہ اللہ ابن زیاد پر لعنت فرمائے کہ اس نے حضرت حسینؓ کو باہر نکال کر مجبور بنا دیا۔ حالانکہ حضرت حسینؓ نے اس سے تین مطالبے کیے تھے لیکن اس نے انہیں قتل کر دیا۔ اس طرح سے ابن زیاد نے مسلمانوں میں میرے بارے میں نفرت پھیلا دی۔ اور ان کے دلوں میں میرے بارے میں دشمنی کا بیج بو دیا۔ پھر نیک و بد ہر شخص مجھ سے نفرت کرنے لگا۔ کیونکہ لوگوں نے حضرت حسینؓ کی شہادت کو بہت ہی زیادہ اہمیت دی حالانکہ میرا اس میں کوئی عمل دخل نہیں تھا یہ کارستانی صرف ابن مرجانہ کی تھی۔ اللہ تعالی اس پر لعنت فرمائے اور اپنا غضب نازل کرے۔

(4/370) البدایۃ والنہایۃ (651/11)۔ سیر اعلام النبلاء

یہ سب کچھ یزید کا دفاع یا اس کی جانب میلان رکھنا نہیں ہے بلکہ حقائق پر غیر جانبداری والی نظر ہے یزید کے بارے میں اور بھی بہت ساری مثبت روایات ملتی ہیں جو طوالت کے باعث یہاں نہیں لکھیں ۔اور اکثر علماء و محدثین کی رائے اس کے بارے معتدل ہی ہے کہ نہ تو اس سے محبت کی جائے اور نہ ہی اسے گالی دی جائے۔یوں کرنا کسی پر کسی طرح کا ظلم تو نہیں ہے۔

یہ جو کچھ بھی لکھا ہے سب روایات سے ہی لکھا ہے۔اور یہ صرف ایک معتدل تجزیہ ہے۔

واللہ اعلم بالصواب (اور اللہ تبارک و تعالی ہی سارے حالات و واقعات بہتر جانتے ہیں)

واپس

شہادت اور سوگ۔ ہمارے ہاں جو پیشہ ور لوگ اور بعض واعظین اور ذاکرین گا گا کر اور اصل حالات کو توڑ مروڑ کر میڈیا پر اور مختلف محافل عزاء پر پیش کرتے ہیں۔ان کا مقصد سادہ لوح عوام کو اصل حقائق سے ہٹا کر اس مبارک و مقدس مہینے کو سوگ اور رونے دھونے کا مہینہ ثابت کرنا ہوتا ہے۔ جس کی وجہ سے محرم کا پورا مہینہ ان کے لیے لاکھوں روپے کمانے کا ذریعہ بن جاتا ہے۔ان کی نظر میں ہرج ہی کیا ہے کہ اگر شہادت حسینؓ کے واقعہ پر مگرمچھ کے آنسو بہا کر نوٹ سمیٹ لئے جائیں۔خواہ ایسا کرتے ہوئے وہ صحابہ کرامؓ کی شان میں گستاخیاں ہی کیوں نہ کرنی پڑ جائیں۔دین

اسلام میں شہادت بڑا اعلیٰ درجہ اور نہایت ہی عمدہ مقام ہے یہ بالکل رنج والم اور واویلہ کرنے والی بات نہیں ہے۔اور جو اللہ کی راہ میں شہید ہو گیا اسے تو مردہ کہنے کا بھی اختیار نہیں ہے دیکھئے شہداء اور واپس اسی جگہ آنے کے لئے اس موضوع کے بعد ایک لائن کے درمیان میں واپس لکھا ہے اسے کلک کریں

شہادت اگر رنج و غم اور الم و ماتم والی کوئی شے ہوتی تو نبی ﷺ کی زندگی میں اور دورِ خلافت راشدہ میں آئے دن کوئی نہ کوئی عظیم شہادت وقوع پذیر نہ ہوتی رہی۔اگر شہادت میں ماتم و سینہ کوبی جائز ہوتی تو حضرت سمیہؓ کی شہادت کے دن ماتم ہونا چاہیئے تھا جن کو ابو جہل نے انتہائی بہیمانہ طریقے سے شہید کر دیا تھا۔اور ان کے شوہر حضرت یاسرؓ کی مظلومانہ شہادت پر بھی گریہ وزاری کرنا چاہیئے تھی۔ یہ دونوں رسول کریم ﷺ پر ایمان لانے کے جرم میں اس بہیمانہ طریقے سے شہید کر دیئے گئے تھے۔اگر سوگ منانا جائز ہوتا تو سب سے بڑھ کر اسد اللہ واسد رسول امیر حمزہؓ کی شہادت تھی جن کو خود نبی ﷺ نے سید الشہداء کا خطاب دیا تھا۔یعنی وہ تمام شہیدوں کے سردار ہیں۔ان کی شہادت پر تو نبی ﷺ کی پھوپھی حضرت صفیہ بنت عبد المطلبؓ کو صرف اس بات پر انہیں دیکھنے کی اجازت ملی تھی کہ گریہ نہیں کریں گی۔اور بھی بے شمار شہادتیں ہوئی ہیں۔حضرت زید بن حارثہؓ۔ حضرت جعفر بن طیارؓ۔حضرت عبد اللہ ابن رواحہؓ۔ حضرت مصعب بن عمیرؓ اور کئی دوسرے اصحابِ رسول ﷺ تو دورِ نبوتؐ میں شہید ہوئے۔اگر اس کی اہمیت ہوتی تو خود نبی ﷺ اور سارے صحابہ کرامؓ بھی

سوگ مناتے مگر یہ رنج والم والی بات ہی نہیں ہے۔ نبی ﷺ کے بعد حضرت عمر فاروقؓ ایک مجوسی کا ہاتھوں شہید ہوئے۔ حضرت عثمان غنیؓ کتنے سنگدلانہ انداز سے شہید کر دیئے گئے۔ جن کی شہادت کے نتیجے میں ایک کہرام سا مچ گیا اور امت میں ایسا تفرقہ پڑا کہ آج تک ختم نہیں ہوا۔ پھر حضرت علیؓ اور حضرت حسنؓ بھی شہید کر دیئے گئے۔ الغرض اگر ان سب کا دن مناتے ہوئے رنج والم اور سوگ منانے کا سلسلہ شروع ہو جائے تو سال کا کون سا دن ہوگا جو خالی رہ سکتا ہے۔ سال کے صرف چند محدود دن ہیں اور شہادتیں شمار کی جائیں تو ایک ایک دن کے حصے میں کئی کئی شہادتیں آئیں گی۔ مگر اللہ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ ہمارے دین میں سوگ اور ماتم اور اس کا دن منانے کا سرے سے کوئی تصور ہی نہیں ہے۔

واپس

نوٹ :۔ یہ قضاو قدر کے ایسے فیصلے تھے جن کے بارے نبی ﷺ نے بہت پہلے سے اجمالی سا تذکرہ کر دیا تھا۔ اب ذرا سوچیں کہ دونوں طرف صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین ہیں۔ کسی ایک کو موردِ الزام ٹھہرانا درست نہیں ہے اور نہ ہی انصاف کا تقاضا ہے۔ اس مسئلہ میں وہ لوگ بھی غلط ہیں جو حضرت علیؓ کی شان اقدس میں زبانِ طعن دراز کرتے ہیں اور وہ بھی صحیح نہیں ہیں جو حضرت امیر معاویہؓ یا دیگر صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے اجتہاد پر ان کی شان و عظمت میں گستاخی کرتے ہیں۔ اپنے نزدیک تو اللہ جل شانہ۔ رسول اللہ ﷺ۔ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کا

ادب واحترام ہی ایمان اور تقویٰ کی علامت ہے۔ کیونکہ قرآن کریم ان کے اخلاص پر گواہ ہے۔اور قرآن کی بات کے سامنے تاریخ کی اہمیت بالکل نہیں ہے۔ علاوہ ازیں کسی بھی مومن کی شان میں گستاخی مناسب نہیں۔یہ بات پلّے باندھ لیں کہ تاریخی کتب کی روشنی میں ایسا تجزیہ کرنا بالکل درست نہیں کہ صحابہ کرام کی ان جنگوں میں سے کسی ایک فریق کو غلط کہہ دیا جائے اور دوسرے کو صحیح۔ وہ تو خود سخت مشکلات میں گرفتار تھے۔اسی وجہ سے بعد میں اکثر صحابہ نے غیر جانبداری اختیار کر لی تھی۔اصل مسئلہ تو باغیوں بلوائیوں کا تھا جنہوں نے ہر قسم کے جھوٹ۔ منافقت۔فریب اور دغا بازی سے کام لیتے ہوئے یہ سب فساد پھیلایا تھا۔جس پر آج لوگ یقین کئے بیٹھے ہیں۔

واپس

ابو بکر صدیقؓ کی شان میں ایک آیت جس میں انہیں نبی ﷺ کا خاص ساتھی کہا گیا ہے۔ یہ بات کتاب اللہ۔ سُنتِ رسول اللہ (ﷺ) اور علماء اُمت کے اقوال سے یقینی طور پہ ثابت ہے کہ حضرت ابو بکر صدیقؓ تمام صحابہ کرامؓ سے افضل ہیں۔

إِلَّا تَنصُرُوهُ فَقَدْ نَصَرَهُ ٱللَّهُ إِذْ أَخْرَجَهُ ٱلَّذِينَ كَفَرُوا۟ ثَانِىَ ٱثْنَيْنِ إِذْ هُمَا فِى ٱلْغَارِ إِذْ يَقُولُ لِصَٰحِبِهِۦ لَا تَحْزَنْ إِنَّ ٱللَّهَ مَعَنَا ۖ فَأَنزَلَ ٱللَّهُ سَكِينَتَهُۥ عَلَيْهِ وَأَيَّدَهُۥ بِجُنُودٍ لَّمْ تَرَوْهَا وَجَعَلَ كَلِمَةَ ٱلَّذِينَ كَفَرُوا۟ ٱلسُّفْلَىٰ ۗ وَكَلِمَةُ ٱللَّهِ هِىَ ٱلْعُلْيَا ۗ وَٱللَّهُ عَزِيزٌ حَكِيمٌ ﴿40﴾

سورۃ التوبۃ آیت ۴۰

اگر تم رسول کی مدد نہ کروگے تو اللہ نے اس کی (ایسے وقت) مدد کی تھی جب کافروں نے ان کو گھر سے نکال دیا تھا۔ وہ دو میں سے دوسرا تھا جب وہ دونوں غار میں تھے جس وقت وہ (محمدؐ) اپنے ساتھی (ابوبکر صدیقؓ) سے کہہ رہا تھا کہ غم نہ کر بیشک اللہ ہمارے ساتھ ہے۔ پھر اللہ نے اپنی طرف سے ان پر سکون واطمینان نازل فرمایا اور ایسے لشکروں سے ان کی مدد کی جو تم کو نظر نہیں آتے تھے اور کافروں کی بات کو پست کر دیا۔ اور بات تو اللہ ہی کی بلند رہتی ہے۔ اور اللہ بہت زبردست نہایت حکمت والا ہے۔

واپس

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہؓ کی شان میں ایسی آیت جو ان کی پاکدامنی کی ہر لحہ گواہی دے رہی ہے۔ اور یہ گواہی اپنی مثال آپ ہے۔

إِنَّ ٱلَّذِينَ جَآءُو بِٱلْإِفْكِ عُصْبَةٌ مِّنكُمْ ۚ لَا تَحْسَبُوهُ شَرًّا لَّكُم ۖ بَلْ هُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ ۚ لِكُلِّ ٱمْرِئٍ مِّنْهُم مَّا ٱكْتَسَبَ مِنَ ٱلْإِثْمِ ۚ وَٱلَّذِى تَوَلَّىٰ كِبْرَهُۥ مِنْهُمْ لَهُۥ عَذَابٌ عَظِيمٌ ﴿11﴾ لَّوْلَآ إِذْ سَمِعْتُمُوهُ ظَنَّ ٱلْمُؤْمِنُونَ وَٱلْمُؤْمِنَٰتُ بِأَنفُسِهِمْ خَيْرًا وَقَالُوا۟ هَٰذَآ إِفْكٌ مُّبِينٌ ﴿12﴾ لَّوْلَا جَآءُو عَلَيْهِ بِأَرْبَعَةِ شُهَدَآءَ ۚ فَإِذْ لَمْ يَأْتُوا۟ بِٱلشُّهَدَآءِ فَأُو۟لَٰٓئِكَ عِندَ ٱللَّهِ هُمُ ٱلْكَٰذِبُونَ ﴿13﴾ وَلَوْلَا فَضْلُ ٱللَّهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهُۥ

فِي ٱلدُّنْيَا وَٱلْـَٔاخِرَةِ لَمَسَّكُمْ فِي مَآ أَفَضْتُمْ فِيهِ عَذَابٌ عَظِيمٌ﴿14﴾ج صلے إِذْ تَلَقَّوْنَهُۥ بِأَلْسِنَتِكُمْ وَتَقُولُونَ بِأَفْوَاهِكُم مَّا لَيْسَ لَكُم بِهِۦ عِلْمٌ وَتَحْسَبُونَهُۥ هَيِّنًا وَهُوَ عِندَ ٱللَّهِ عَظِيمٌ﴿15﴾ وَلَوْلَآ إِذْ سَمِعْتُمُوهُ قُلْتُم مَّا يَكُونُ لَنَآ أَن نَّتَكَلَّمَ بِهَٰذَا سُبْحَٰنَكَ هَٰذَا بُهْتَٰنٌ عَظِيمٌ﴿16﴾ يَعِظُكُمُ ٱللَّهُ أَن تَعُودُواْ لِمِثْلِهِۦٓ أَبَدًا إِن كُنتُم مُّؤْمِنِينَ﴿17﴾ج

سورۃالنور آیت ۱۱۔۱۷

بیشک تم اسے اپنے حق میں برا نہ سمجھ لینا۔بلکہ یہ تمہارے لئے بہتر ہے۔بیشک تم میں سے ہی ایک جماعت ہے جو یہ جھوٹ بہتان گھڑ کر لے آئی ہے۔ان میں سے جس نے بھی اس گناہ میں جتنا حصہ ڈالا اس کے لئے اتنا ہی وبال ہے۔اور ان میں سے جس نے بھی اس بہتان کا بڑا بوجھ اٹھایا اس کے لئے عذاب بھی بڑا ہوگا۔جب تم نے (عائشہ صدیقہؓ پر الزام کی) یہ بات سنی تھی تو (بلا تاخیر) مومنوں اور مومنات نے اپنے دلوں میں نیک گمان کرتے ہوئے یہ کیوں نہ کہہ دیا کہ یہ تو کھلم کھلا بہتان ہے۔یہ (بہتان طراز) لوگ اس پر چار گواہ کیوں نہیں لے کر آئے۔پھر جب وہ گواہ نہیں لائے تو اللہ کے نزدیک وہی جھوٹے ہیں۔اور اگر تم پر اللہ کا فضل اور دنیا اور آخرت میں اس کی رحمت نہ ہوتی تو تمہاری (بہتان بازی والی) اس چرچا کرنے پر کوئی بڑی آفت آن پڑتی۔جب تم اپنی زبانوں سے ایک دوسرے کو نقل کر رہے تھے اور اپنے مونہوں سے ایسی بات کہہ رہے تھے جس کا تمہیں کچھ بھی علم

https://quranexcel.com

نہ تھا اور تم نے تو اسے ہلکی سی بات سمجھ رکھا تھا مگر اللہ کے نزدیک وہ بڑی بھاری بات تھی۔ اور جب تم نے اسے سنا تھا تو (اسی لمحے) یہ کیوں نہ کہہ دیا کہ ہمارے لئے زیبا نہیں کہ ایسی بات منہ سے نکالیں (اے اللہ!) تو بالکل پاک ہے یہ تو بہت بڑا گھناؤنا بہتان ہے۔ اگر تم مومن ہو تو اللہ تمہیں نصیحت کرتا ہے کہ آئندہ کبھی بھی ایسا کام نہ کرنا۔

واپس

زید بن حارثؓ کے بارے قرآن کریم میں درج ذیل آیت ہے۔

وَإِذْ تَقُولُ لِلَّذِىٓ أَنْعَمَ ٱللَّهُ عَلَيْهِ وَأَنْعَمْتَ عَلَيْهِ أَمْسِكْ عَلَيْكَ زَوْجَكَ وَٱتَّقِ ٱللَّهَ وَتُخْفِى فِى نَفْسِكَ مَا ٱللَّهُ مُبْدِيهِ وَتَخْشَى ٱلنَّاسَ وَٱللَّهُ أَحَقُّ أَن تَخْشَىٰهُ ۖ فَلَمَّا قَضَىٰ زَيْدٌ مِّنْهَا وَطَرًا زَوَّجْنَٰكَهَا لِكَىْ لَا يَكُونَ عَلَى ٱلْمُؤْمِنِينَ حَرَجٌ فِىٓ أَزْوَٰجِ أَدْعِيَآئِهِمْ إِذَا قَضَوْا۟ مِنْهُنَّ وَطَرًا ۚ وَكَانَ أَمْرُ ٱللَّهِ مَفْعُولًا ﴿37﴾ مَّا كَانَ عَلَى ٱلنَّبِىِّ مِنْ حَرَجٍ فِيمَا فَرَضَ ٱللَّهُ لَهُۥ ۖ سُنَّةَ ٱللَّهِ فِى ٱلَّذِينَ خَلَوْا۟ مِن قَبْلُ ۚ وَكَانَ أَمْرُ ٱللَّهِ قَدَرًا مَّقْدُورًا ﴿38﴾ ز لا ٱلَّذِينَ يُبَلِّغُونَ رِسَٰلَٰتِ ٱللَّهِ وَيَخْشَوْنَهُۥ وَلَا يَخْشَوْنَ أَحَدًا إِلَّا ٱللَّهَ ۗ وَكَفَىٰ بِٱللَّهِ حَسِيبًا ﴿39﴾ مَّا كَانَ مُحَمَّدٌ أَبَآ أَحَدٍ مِّن رِّجَالِكُمْ وَلَٰكِن رَّسُولَ ٱللَّهِ وَخَاتَمَ ٱلنَّبِيِّـۧنَ ۗ وَكَانَ ٱللَّهُ بِكُلِّ شَىْءٍ عَلِيمًا ﴿40﴾ ع5

سورۃ الاحزاب آیت ۳۷ تا ۴۰

https://quranexcel.com

اور جب تم اس (زید بن حارثؓ) سے جس پر اللہ نے احسان کیا اور تم نے بھی احسان کیا (یہ) کہہ رہے تھے کہ اپنی بیوی کو اپنے پاس رہنے دے (اسے مت چھوڑ) اور اللہ سے ڈر۔ اور تم اپنے دل میں وہ بات چھپائے ہوئے تھے جسے اللہ ظاہر کرنے والا تھا اور تم لوگوں سے ڈرتے تھے حالانکہ اللہ اس بات کا زیادہ مستحق ہے کہ اسی سے ڈرا جائے۔ پھر جب زید نے اس کو (طلاق دے کر) غرض پوری کر لی تو ہم نے اس کا نکاح تم سے کر دیا تاکہ مومنوں کے لئے ان کے منہ بولے بیٹوں کی بیویوں (سے نکاح کرنے) میں کچھ تنگی نہ رہے۔ جب کہ وہ ان سے اپنی غرض نہ رکھیں (یعنی طلاق دے دیں) اور اللہ کا حکم واقع ہو کر ہی رہنے والا ہے۔ نبی پر ایسا کام کرنے میں کچھ حرج نہیں جو اللہ نے اس کے لئے مقرر کر دیا۔ اور پہلے گزر چکے لوگوں میں بھی اللہ کا یہی دستور رہا ہے۔ اور اللہ کا حکم مقرر شدہ ہوتا ہے۔ جو اللہ کے پیغام (واضح طور پر) پہنچا دیتے اور اسی سے ڈرتے رہتے ہیں اور اللہ کے علاوہ کسی سے بھی نہیں ڈرتے۔ اور اللہ ہی حساب لینے کو کافی ہے۔ محمد ﷺ تمہارے مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں ہیں بلکہ اللہ کے رسول اور نبیوں کے سلسلے میں آخری نبی ہیں۔ اور اللہ ہی ہر چیز سے واقف ہے۔

واپس

خولہ بنت ثعلبہؓ کے بارے قرآن کریم میں درج ذیل آیت ہے۔

قَدْ سَمِعَ ٱللَّهُ قَوْلَ ٱلَّتِى تُجَٰدِلُكَ فِى زَوْجِهَا وَتَشْتَكِىٓ إِلَى ٱللَّهِ وَٱللَّهُ يَسْمَعُ تَحَاوُرَكُمَآ ۚ إِنَّ ٱللَّهَ سَمِيعٌۢ بَصِيرٌ ﴿1﴾ ٱلَّذِينَ يُظَٰهِرُونَ مِنكُم مِّن نِّسَآئِهِم مَّا

هُنَّ أُمَّهَٰتِهِمْ ۖ إِنْ أُمَّهَٰتُهُمْ إِلَّا ٱلَّٰٓـِٔى وَلَدْنَهُمْ ۚ وَإِنَّهُمْ لَيَقُولُونَ مُنكَرًا مِّنَ ٱلْقَوْلِ وَزُورًا ۚ وَإِنَّ ٱللَّهَ لَعَفُوٌّ غَفُورٌ ﴿2﴾ وَٱلَّذِينَ يُظَٰهِرُونَ مِن نِّسَآئِهِمْ ثُمَّ يَعُودُونَ لِمَا قَالُوا۟ فَتَحْرِيرُ رَقَبَةٍ مِّن قَبْلِ أَن يَتَمَآسَّا ۚ ذَٰلِكُمْ تُوعَظُونَ بِهِۦ ۚ وَٱللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرٌ ﴿3﴾

سورۃ المجادلہ آیت ۱ تا ۳

یقیناً اللہ نے اس عورت (خولہ بنت ثعلبہؓ) کی التجا سن لی ہے جو اپنے شوہر کے بارے میں تم سے بحث و تکرار کرتی اور اللہ سے شکوہ و شکایت کر رہی تھی اور اللہ تم دونوں کی گفتگو سن رہا تھا۔ بیشک اللہ بڑا سننے والا نہایت بصیرت والا ہے۔ تم میں سے جو لوگ اپنی عورتوں کو ماں کہہ دیتے ہیں وہ ان کی مائیں نہیں (ہو جاتیں)۔ ان کی مائیں تو بس وہی ہیں جن کے بطن سے وہ پیدا ہوئے ہیں۔ البتہ یہ لوگ ایک بہت ہی نامعقول اور جھوٹی بات کہتے ہیں۔ اور بلاشبہ اللہ بڑا درگزر کرنے والا نہایت بخشنے والا ہے۔ اور جو لوگ اپنی بیویوں کو ماں کہہ بیٹھیں اور پھر اپنی کہی ہوئی بات سے رجوع کرنا چاہیں تو باہمی ازدواجی تعلق قائم کرنے سے پہلے (شوہر کو) ایک غلام آزاد کرنا ہوگا۔ یہ بات ہے جس کی تمہیں نصیحت کی جاتی ہے اور تم جو کچھ کرتے ہو اللہ اس سے پوری طرح باخبر ہے۔

واپس

صحابہ کرامؓ قرآن کے آئینے میں

صحابہ کرامؓ کی شان کسی تعریف کی محتاج نہیں۔ان کے بارے حدیثوں میں کافی کچھ ملتا ہے۔ جسے اگر اختصار سے لکھا جائے توان کا درجہ کچھ اس طرح سے بنتا ہے۔ کہ سب سے اوپر نبی ﷺ ۔پھر باقی رسول اورانبیاء۔ان کے بعد قرآن میں بیان کردہ ساری اعلیٰ شخصیات جن میں سرِفہرست مریمؑ ۔ازواج مطہراتؓ۔ موسیٰؑ کی والدہ اور آسیہؑ ہیں۔ان سب کے بعد صحابہ کرام کی ذواتِ مقدسہ ہیں ۔جن میں سابقون الاوّلوں۔ عشرہ مبشرہ۔ مہاجرین۔انصار۔ بیعت رضوان والے چودہ سو صحابہؓ۔ چھ خلفاء راشدینؓ۔ غرضہر صحابیؓ کے اپنے اپنے مراتب ہیں۔ لیکن سب کو اللہ کی رضا حاصل ہے۔پھر اللہ کے ولی مقرب صلحاء وصالحیں و متقی بندے شمار میں آتے ہیں۔ جن کے بارے اللہ کی طرف سے کوئی دلیل وحجت نہیں بھیجی گئی۔ یہ لوگوں کے گمان پر مشتمل ایک رائے ہوتی ہے۔

اسی سے اندازہ لگایا جاسکتا ہے۔ کہ ہم عام لوگ کس درجے میں ہوں گے۔اور کیا ہمیں یہ زیب دیتا ہے کہ اپنے سے کہیں اعلیٰ ہستیوں پر منفی لب کشائی کریں؟۔ یادرکھیں!۔ان عظیم ہستیوں کو قرآن کی نظر سے ہی دیکھنا چاہیئے۔ صحابہ کرامؓ کی جماعت نبی ﷺ کے معجزات میں سے ایک عظیم الشان اعجاز ہے۔ جن کے ذریعے سے اللہ تعالیٰ کا عالمگیر پیغام دنیا کے کونے کونے تک پھیلا۔انہوں نے جس جانفشانی اور مخلصانہ طور پر اللہ عزوجل کے پیغام کو دنیا کے کونے کونے میں پہنچایا وہ اپنی مثال آپ

https://quranexcel.com

ہے آج ہم جو مسلمان ہیں یہ انہیں کی کاوشوں کا ثمرہ ہے۔اور انہیں کی جدوجہد سے نبی ﷺ کی رسالت بھی درج ذیل آیت کے مصداق ثابت ہو کر رہی۔اور رہتی دنیا تک رہے گی۔

وَمَآ أَرۡسَلۡنَٰكَ إِلَّا كَآفَّةٗ لِّلنَّاسِ بَشِيرٗا وَنَذِيرٗا وَلَٰكِنَّ أَكۡثَرَ ٱلنَّاسِ لَا يَعۡلَمُونَ ﴿28﴾

سورۃ سبا آیت ۲۸

اور (اے نبیؐ) ہم نے تم کو سارے بنی نوع انسان کے لئے خوشخبری سنانے والا اور آگاہ کرنے والا بنا کر بھیجا ہے لیکن بہت سارے لوگ نہیں جانتے۔

صحابہ کرامؓ کے بارے کچھ لکھنے سے پہلے اس چیونٹی کی بات بھی سن لیں جو ایک نبی کے صحابہ کی عظمت کو انسانوں سے بہتر جانتی ہے۔کاش یہ بات انسان کی سمجھ میں آ جائے۔

کہ نبی کا کوئی بھی صحابی جان بوجھ کر چیونٹی کو بھی نہیں مارے گا۔اگر اس سے ایسا کچھ ہوگا بھی تو بے خبری اور غیر شعوری کے عالم میں۔کاش کہ یہ بات ان لوگوں کو بھی سمجھ میں آ جائے۔جو کچھ ایسی من گھڑت اور بے بنیاد باتوں پر نبی ﷺ کے ایسے جلیل القدر صحابہ کرامؓ پر کیچڑ اچھالتے رہتے ہیں جن کی عظمت کی گواہی قرآن دے رہا ہے

علاوہ ازیں اس سے یہ بات بھی واضح ہو جاتی ہے کہ دوسروں کی فلاح کے بارے فکر کرنا کس قدر ضروری امر ہے! جو اللہ کو پسند ہے۔

وَحُشِرَ لِسُلَيۡمَٰنَ جُنُودُهُۥ مِنَ ٱلۡجِنِّ وَٱلۡإِنسِ وَٱلطَّيۡرِ فَهُمۡ يُوزَعُونَ ﴿17﴾ حَتَّىٰٓ إِذَآ أَتَوۡاْ عَلَىٰ وَادِ ٱلنَّمۡلِ قَالَتۡ نَمۡلَةٞ يَٰٓأَيُّهَا ٱلنَّمۡلُ ٱدۡخُلُواْ مَسَٰكِنَكُمۡ لَا يَحۡطِمَنَّكُمۡ سُلَيۡمَٰنُ وَجُنُودُهُۥ وَهُمۡ لَا يَشۡعُرُونَ ﴿18﴾

سورۃ النمل آیت ۱۷۔۱۸

اور سلیمانؑ کے لئے جنوں اور انسانوں اور پرندوں میں سے لشکر جمع کئے گئے پھر ان سب کی صف وار درجہ بندی کردی گئی۔ یہاں تک کہ جب وہ چیونٹیوں کی وادی میں پہنچے تو ایک چیونٹی نے کہا۔اے چیونٹیو!۔اپنے اپنے بلوں میں گھس جاؤ۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ سلیمان اور ان کا لشکر تمہیں کچل ڈالے۔اور ان کو شعور و خبر تک نہ ہو۔

واپس

انبیاء کرامؑ اور صحابہ کرامؓ ایسی ہستیاں ہیں۔ جن کو خاص طور پر اللہ جل شانہ نے چنا۔ تمام صحابہ کرامؓ اللہ عزوجل کے منتخب شدہ ہیں۔ جیسا کہ ان کے بارے ارشادِ باری تعالیٰ ہے۔

قُلِ ٱلۡحَمۡدُ لِلَّهِ وَسَلَٰمٌ عَلَىٰ عِبَادِهِ ٱلَّذِينَ ٱصۡطَفَىٰٓۗ ءَآللَّهُ خَيۡرٌ أَمَّا يُشۡرِكُونَ ﴿59﴾ط

سورۃ النمل آیت 59

کہہ دو کہ ہر طرح کی تعریف (شکر) اللہ ہی کے لئے ہے اور اس کے ان بندوں پر سلام ہے جن کو اس نے ہی چنا تھا۔ (بتاؤ) کیا اللہ بہتر ہے یا وہ (معبود) جن کو وہ (اللہ کا) شریک ٹھہراتے ہیں؟۔

اور درج ذیل سورۃ الحجرات کی ان آیات میں أُوْلَٰٓئِكَ هُمُ ٱلرَّٰشِدُونَ کے الفاظ اس بات کی غمازی کرتے ہیں کہ سب صحابہ کرامؓ راشد کے درجے پر فائز ہیں۔ اور راشد کا مطلب ہے ہدایت یافتہ۔ یعنی کہ سارے کے سارے ہدایت کی راہ پر گامزن رہنے والے ہیں۔

وَٱعْلَمُوٓاْ أَنَّ فِيكُمْ رَسُولَ ٱللَّهِ ۚ لَوْ يُطِيعُكُمْ فِى كَثِيرٍ مِّنَ ٱلْأَمْرِ لَعَنِتُّمْ وَلَٰكِنَّ ٱللَّهَ حَبَّبَ إِلَيْكُمُ ٱلْإِيمَٰنَ وَزَيَّنَهُۥ فِى قُلُوبِكُمْ وَكَرَّهَ إِلَيْكُمُ ٱلْكُفْرَ وَٱلْفُسُوقَ وَٱلْعِصْيَانَ ۚ أُوْلَٰٓئِكَ هُمُ ٱلرَّٰشِدُونَ ﴿7﴾ فَضْلًا مِّنَ ٱللَّهِ وَنِعْمَةً ۚ وَٱللَّهُ عَلِيمٌ حَكِيمٌ ﴿8﴾

سورۃ الحجرات آیت ۷۔۸

اور خوب جان رکھو!۔ کہ تم میں رسول اللہ موجود ہیں اگر وہ بہت سے معاملات میں تمہاری بات مان لیا کریں تو تم زحمت و مشقت میں پڑ جاؤ۔ لیکن اللہ نے تمہارے دلوں میں ایمان کی محبت ڈال دی ہے اور اسے تمہارے دلوں میں مزین کر دیا ہے اور کفر اور فسق اور نافرمانی تمہارے نزدیک قابلِ نفرت بنا دی ہے۔ ایسے ہی لوگ تو راہِ ہدایت پر ہیں۔ اللہ کے فضل و کرم اور اس کے انعام و احسان سے (ہی وہ راستباز ہیں)۔ اور اللہ خوب جاننے والا نہایت حکمت والا ہے۔

اللہ جل شانہ کے ہاں خلافت عطا کرنے کے بارے ایک معیار مقرر ہے۔اس کے مطابق پکے سچے لوگوں سے اللہ کا وعدہ ہے کہ انہیں ضرور ملک کی خلافت عطا کرے گا جیسے کہ ان سے پہلے لوگوں کو عطا کی تھی۔ان پر غور کرو تو صاف طور پر پتہ چلتا ہے کہ یہ آیات دورِ صحابہ کرامؓ کی ہو بہو عکاسی کرتی ہیں۔انہی باتوں پر صحابہ کرامؓ پوری طرح عمل پیرا تھے۔اس لئے اللہ تعالیٰ نے ان کو وعدے کے مطابق ایسی مثالی خلافت عطا کر دی تھی جس کی نظیر رہتی دنیا تک نہیں ملتی۔

وَعَدَ ٱللَّهُ ٱلَّذِينَ ءَامَنُواْ مِنكُمْ وَعَمِلُواْ ٱلصَّٰلِحَٰتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِى ٱلْأَرْضِ كَمَا ٱسْتَخْلَفَ ٱلَّذِينَ مِن قَبْلِهِمْ وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِينَهُمُ ٱلَّذِى ٱرْتَضَىٰ لَهُمْ وَلَيُبَدِّلَنَّهُم مِّنۢ بَعْدِ خَوْفِهِمْ أَمْنًا ۚ يَعْبُدُونَنِى لَا يُشْرِكُونَ بِى شَيْـًٔا ۚ وَمَن كَفَرَ بَعْدَ ذَٰلِكَ فَأُوْلَٰٓئِكَ هُمُ ٱلْفَٰسِقُونَ ﴿55﴾ وَأَقِيمُواْ ٱلصَّلَوٰةَ وَءَاتُواْ ٱلزَّكَوٰةَ وَأَطِيعُواْ ٱلرَّسُولَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ ﴿56﴾

سورۃ النور آیت ۵۵۔۵۶

تم میں سے جو ایمان لائے اور عمل صالح کرتے رہے ان سے اللہ کا وعدہ ہے کہ انہیں ضرور ملک کی خلافت عطا کرے گا جیسا کہ ان سے پہلے لوگوں کو عطا کی تھی۔اور جس دین کو ان کے لئے پسند کیا ہے وہ ان کو لازمی اس پر استحکام دے گا۔اور ضرور ان کے خوف کو امن سے بدل دے گا (بشرطیکہ) وہ

میری ہی عبادت کرتے رہیں اور میرے ساتھ کسی کو بھی شریک نہ ٹھہرائیں۔اور جو اس کے بعد کفر و ناشکری کرے گا تو ایسے ہی لوگ بالکل فاسق ہیں۔ اور نماز پڑھتے رہو اور زکوۃ ادا کرتے رہو اور رسول کی اطاعت کرتے رہو تاکہ تم پر رحم کیا جائے۔

مسلمانوں کو ہمیشہ سے تاریخی کتب کے جھوٹے قصے اور واقعات کو بغیر تحقیق پلے باندھ لینے کی وجہ سے مشکلات کا سامنا رہا ہے۔اسے مثبت انداز سے سمجھنا اس لئے بھی ضروری ہے کہ آئے دن کوئی نہ کوئی طعن و تشنیع ہوتی رہتی ہے۔جو کہ کسی طرح سے جائز نہیں اور یہ مسلمان کا شیوہ بھی نہیں ہے۔ سوچیں تو کہ کیا ہم کسی ایسے فرد کو سزا و جزا دے سکتے ہیں جو ہزاروں سال پہلے فوت ہو چکا ہو۔

اور کیا اللہ جل جلالہ نے اس بارے حضرتِ انسان سے کوئی پوچھ پچھیت کرنے کا عندیہ دیا ہوا ہے۔کہ تم اگر ان پر بکواس نہیں کروگے تو خسارے میں رہوگے۔

جبکہ حتمی بات تو یہ ہے کہ اللہ ہی جزا و سزا دینے پر قادر ہے اور فیصلے کا اختیار صرف اور صرف اللہ جل شانہ کے ہاتھ میں ہے تو یقین رکھنا چاہیئے کہ ابھی تو اللہ کے ہاں فیصلہ ہونا ہے۔جہاں ناانصافی کا ذرا سا بھی امکان نہیں ہے۔تو پھر اللہ پر بھروسہ ہی رکھنا ہر حال میں بہتر ہے۔

اگر کوئی عقل مند سورۃ البقرۃ آیت ۱۳۴ اور ۱۴۱ پر غور کرلے۔ تو اپنی زبان کو لگام دے کر رکھے۔ ایسے بحث و مباحثے میں نہ پڑے کہ مبادا کسی پر ظلم کر بیٹھے !۔ پھر جب اللہ کے سامنے جائے تو اپنے کئے پر پشیمان ہو اور کوئی جواز نہ بن پائے۔

تِلْكَ أُمَّةٌ قَدْ خَلَتْ ۖ لَهَا مَا كَسَبَتْ وَلَكُم مَّا كَسَبْتُمْ ۖ وَلَا تُسْـَٔلُونَ عَمَّا كَانُوا يَعْمَلُونَ ﴿134﴾

سورۃ البقرۃ آیت ۱۳۴

یہ ایک امت تھی جو گزر گئی اس کے لئے تھا جو اس نے کمایا اور تمہارے لئے وہ ہے جو تم کماؤ گے۔ اور جو کچھ وہ کرتے تھے اس کے بارے میں تم سے نہیں پوچھا جائے گا۔

تِلْكَ أُمَّةٌ قَدْ خَلَتْ ۖ لَهَا مَا كَسَبَتْ وَلَكُم مَّا كَسَبْتُمْ ۖ وَلَا تُسْـَٔلُونَ عَمَّا كَانُوا يَعْمَلُونَ ﴿141﴾ ع16

سورۃ البقرۃ آیت ۱۴۱

یہ ایک امت تھی جو گزر گئی اس کے لئے تھا جو اس نے کمایا اور تمہارے لئے وہ ہے جو تم کماؤ گے۔ اور جو کچھ وہ کرتے تھے اس کے بارے میں تم سے نہیں پوچھا جائے گا۔

اس حقیقت کو بھی سمجھ لینا چاہیے کہ امت مسلمہ میں اختلاف وافتراق کے بہت سارے افسانے زبان زد عام ہیں۔ لیکن عقائد کے جو اختلافات ہمارے معاشرے میں پائے جاتے ہیں۔ یہ کچھ دکان دار واعظین اور مولویوں کے پھیلائے ہوئے ہیں۔ جن کی دکانیں صرف ان ہی اختلافات کو ہوا دینے سے چلتی ہیں۔ ورنہ سچی بات تو یہ ہے کہ عقیدہ بس وہی صحیح ہے جو قرآن کی عکاسی کرتا ہے۔ ایسی عقائد کی مستند کتابیں جو قرآن کو بنیاد بنا کر لکھی گئی ہیں سب ایک ہی طرح کی ہیں۔ ان کی فقہ بھی ایک جیسی ہے۔ اہل سنت یعنی سنیوں کے سارے گروہ جن میں حنفی۔ مالکی۔ شافعی۔ حنبلی۔ اہلحدیث سب شامل ہیں۔ ان میں فقہی وفروعی اختلافات تو ملتے ہیں۔ مگر قرآنی عقائد ان سب کے ایک جیسے ہی ہیں۔ ان سب کے بڑے بڑے اور نمایاں واصولی اختلافات تو روافض یعنی شیعوں کے ساتھ ہیں جن سے صرف نظر بالکل نہیں کیا جاسکتا۔

جس طرح ابراہیم علیہ السلام اور ان کے ساتھیوں کو بہترین نمونہ اور اسوۂ حسنہ قرار دیا اسی طرح نبی ﷺ کو اور ان کے ساتھیوں کو نمونہ بنا دیا گیا۔ علمائے کرام نے صحابی کی تعریف میں جو کچھ لکھا ہے اس کا خلاصہ کچھ یوں ہے کہ ہر اس ایمان والے شخص کو صحابی کہا جائے گا جس نے ایمان کی حالت میں خاتم النّبیین محمد ﷺ سے شرف ملاقات حاصل کیا اور اسی ایمان کے ساتھ وفات پائی۔ اوائل میں دس صحابہؓ کو جنت کی بشارت دی گئی تھی لیکن بعد میں کم وبیش ایک لاکھ چوبیس ہزار صحابہ کرام

https://quranexcel.com

رضوان اللہ علیہم اجمعین کو جنتی کہہ دیا گیا اور ان سے راضی ہو جانے کا سرٹیفکیٹ اور سند بھی قرآن میں نازل کر دی گئی۔

یہ ایسے حقائق ہیں کہ ان سے نظریں نہیں چرائی جا سکتیں۔ ان کو اگر کوئی مدِ نظر رکھے تو اسے دشمنانِ اسلام کا مکروہ چہرہ نظر آ جائے گا۔ ان پاکیزہ ہستیوں پر آج کل اکثر لوگ روایات کے بل بوتے پر زہر اگل رہے ہوتے ہیں۔ کاش وہ ان کو قرآن کے آئینے میں بھی دیکھ لیتے تو ان سازشی عناصر کی مکروہ چالوں کا حصہ نہ بنتے۔ قرانی آیات کے بیان سے پہلے دیکھئے حدیث نبوی ﷺ۔

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُغَفَّلٍ۔ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ «اللَّهَ اللَّهَ فِي أَصْحَابِي۔ لَا تَتَّخِذُوهُمْ غَرَضًا بَعْدِي۔ فَمَنْ أَحَبَّهُمْ فَبِحُبِّي أَحَبَّهُمْ۔ وَمَنْ أَبْغَضَهُمْ فَبِبُغْضِي أَبْغَضَهُمْ۔ وَمَنْ آذَاهُمْ فَقَدْ آذَانِي۔ وَمَنْ آذَانِي فَقَدْ آذَى اللَّهَ۔ وَمَنْ آذَى اللَّهَ فَيُوشِكُ أَنْ يَأْخُذَهُ»روا الترمذي"

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا

میرے اصحاب کے بارے میں اللہ سے ڈرو اور میرے بعد ان کو ہدفِ طعن و ملامت نہ بنا لینا۔۔ اس لئے کہ جس نے ان (صحابہ) سے محبت رکھی اس نے میری محبت کی وجہ سے ان سے محبت رکھی جس نے ان سے عداوت کی اس نے میری ہی عداوت کی نظر سے ان سے عداوت کی اور جس نے انہیں

(صحابہ کو) ایذادی اس نے مجھے ایذادی جس نے مجھے ایذادی اس نے اللہ کو ایذادی اور جس نے اللہ کو ایذادی (تو اللہ) اس کو (عذآب میں) ضرور پکڑے گا

اس حدیث کو امام ترمذی اور امام احمدؒ نے روایت کیا۔

صحابہ کرامؓ کے بارے رسول اللہ ﷺ کا واضح ارشاد ہے۔ اور یہ حدیث حسن (مقبول) سند سے مروی ہے۔ اور اس حدیث کے رجال تمام کے تمام ثقہ ہیں۔

حَدَّثَنَا الْقَاضِي أَبُو عَلِيٍّ ـ حَدَّثَنَا أَبُو الْحُسَيْنِ ـ وَأَبُو الْفَضْلِ ـ قَالا : حَدَّثَنَا أَبُو يَعْلَى ـ حَدَّثَنَا أَبُو عَلِيٍّ السِّنْجِيُّ ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَحْبُوبٍ ـ حَدَّثَنَا التِّرْمِذِيُّ ـ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الصَّبَّاحِ ـ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ ـ عَنْ زَائِدَةَ ـ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ ـ عَنْ رَبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ ـ

عَنْ حُذَيْفَةَ ـ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: " اقْتَدُوا بِاللَّذِينَ مِنْ بَعْدِي أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ " ـ وَقَال : "أَصْحَابِي كَالنُّجُومِ بِأَيِّهِمُ اقْتَدَيْتُمُ اهْتَدَيْتُمْ

ترجمہ:۔ (راویوں کے سلسلے کے بعد) حضرت حذیفہؓ فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ نے کہا میرے بعد ابو بکر و عمر کی پیروی کرنا اور کہا کہ میرے صحابہ ستاروں کے مانند ہیں جس کی پیروی کروگے ہدایت پاجاؤگے۔

(الشفا بأحوال المصطفیٰ للقاضی عیاض» القسم الثانی: فیما یجب علی الأنام من حقوقہ...» الباب الثالث: فی تعظیم إمرہ ووجوب توقیرہ وبرہ...۔ رقم الحدیث: 61, الحکم: إسنادہ حسن)

یہ روایت متعدد طرح سے الفاظ کے اختلاف لیکن معانی کی یکسانیت کے ساتھ درج ذیل کتب میں بھی منقول ہے

جامع بیان العلم وفضلہ لابن عبدالبر: 895،

الاحکام لابن حزم: 244/6،

الکفایۃ فی علم الروایۃ للخطیب: 48، المدخل للبیہقی: 152، مسند فردوس لدیلمی: 75/4، مسند دیلمی: 190/2

تاریخ ابن عساکر: 383/19

تاریخ کے بعض واقعات کی روشنی میں یہ ذہن میں آتا ہے کہ صحابہ کرام کے باہمی اختلاف میں حق پر کون تھا۔ تاہم اپنی ناقص رائے کے مطابق صحابہ کرام کی سیرت و کردار اور ان کے مقام و مرتبے کو جانچنے کا بنیادی معیار تاریخ و روایات نہیں بلکہ قرآن پاک ہے۔ اللہ تعالیٰ کے نزدیک صحابہ کرام کی حیثیت کیا ہے۔ دین کی خدمت میں ان کا کیا کردار ہے اور ان کی عمومی سیرت و کردار کیا ہے۔ ان چیزوں کو قرآن کریم کی مختلف آیات میں بالکل واضح کر دیا ہے اور اللہ جل شانہ نے ان کی شان و عظمت مختلف آیات میں بیان کر دی ہے جو کہ چند ذیلی آیات میں دیکھ سکتے ہیں۔ جن میں ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

كُنتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنكَرِ وَتُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ ۗ وَلَوْ آمَنَ أَهْلُ الْكِتَابِ لَكَانَ خَيْرًا لَّهُم ۚ مِّنْهُمُ الْمُؤْمِنُونَ وَأَكْثَرُهُمُ الْفَاسِقُونَ ﴿110﴾

سورۃ آل عمران آیت ۱۱۰

تم بنی نوع انسان (کی اصلاح) کے لئے بھیجی گئی سب امتوں سے بہترین امت ہو۔ جو نیک کام کرنے کو کہتے ہو اور برے کاموں سے منع کرتے ہو اور اللہ پر ایمان رکھتے ہو۔ اور اگر اہل کتاب بھی ایمان لے آتے تو ان کے لئے بہت بہتر ہوتا۔ کچھ تو ان میں سے ایمان والے ہیں مگر بہت سارے لوگ ان میں فاسق ہی ہیں۔

۞ إِنَّ ٱللَّهَ ٱشْتَرَىٰ مِنَ ٱلْمُؤْمِنِينَ أَنفُسَهُمْ وَأَمْوَٰلَهُم بِأَنَّ لَهُمُ ٱلْجَنَّةَ ۚ يُقَٰتِلُونَ فِى سَبِيلِ ٱللَّهِ فَيَقْتُلُونَ وَيُقْتَلُونَ ۖ وَعْدًا عَلَيْهِ حَقًّا فِى ٱلتَّوْرَىٰةِ وَٱلْإِنجِيلِ وَٱلْقُرْءَانِ ۚ وَمَنْ أَوْفَىٰ بِعَهْدِهِۦ مِنَ ٱللَّهِ ۚ فَٱسْتَبْشِرُوا۟ بِبَيْعِكُمُ ٱلَّذِى بَايَعْتُم بِهِۦ ۚ وَذَٰلِكَ هُوَ ٱلْفَوْزُ ٱلْعَظِيمُ ﴿111﴾ ٱلتَّٰٓئِبُونَ ٱلْعَٰبِدُونَ ٱلْحَٰمِدُونَ ٱلسَّآئِحُونَ ٱلرَّٰكِعُونَ ٱلسَّٰجِدُونَ ٱلْءَامِرُونَ بِٱلْمَعْرُوفِ وَٱلنَّاهُونَ عَنِ ٱلْمُنكَرِ وَٱلْحَٰفِظُونَ لِحُدُودِ ٱللَّهِ ۗ وَبَشِّرِ ٱلْمُؤْمِنِينَ ﴿112﴾

سورۃ التوبۃ آیت ۱۱۱۔۱۱۲

بیشک اللہ نے مسلمانوں سے ان کی جان اور ان کا مال جنت کے بدلے میں خرید لیا ہے۔ یہ لوگ اللہ کی راہ میں لڑتے ہیں تو مارتے بھی ہیں اور مارے بھی جاتے ہیں۔ یہ تورات اور انجیل اور قرآن میں

(مذکور) سچا وعدہ ہے۔ جس کا پورا کرنا اس پر لازم ہے۔ اور کون ہے جو اللہ سے بڑھ کر وعدہ پورا کرنے والا ہے؟۔ جو سودا تم نے اس سے کر لیا۔ اس سے خوش رہو اور یہی تو بہت بڑی کامیابی ہے۔ جو توبہ کرنے والے۔ عبادت کرنے والے۔ تعریف و شکر کرنے والے۔ روزہ رکھنے والے۔ رکوع کرنے والے۔ سجدہ کرنے والے۔ نیک کاموں کا حکم کرنے والے۔ بری باتوں سے روکنے والے۔ اللہ کی حدوں کی حفاظت کرنے والے ہیں۔ اور ایسے مومنوں کو (جنت کی) خوشخبری سنا دو۔

وَجَٰهِدُواْ فِى ٱللَّهِ حَقَّ جِهَادِهِۦ ۚ هُوَ ٱجْتَبَىٰكُمْ وَمَا جَعَلَ عَلَيْكُمْ فِى ٱلدِّينِ مِنْ حَرَجٍ ۚ مِّلَّةَ أَبِيكُمْ إِبْرَٰهِيمَ ۚ هُوَ سَمَّىٰكُمُ ٱلْمُسْلِمِينَ مِن قَبْلُ وَفِى هَٰذَا لِيَكُونَ ٱلرَّسُولُ شَهِيدًا عَلَيْكُمْ وَتَكُونُواْ شُهَدَآءَ عَلَى ٱلنَّاسِ ۚ فَأَقِيمُواْ ٱلصَّلَوٰةَ وَءَاتُواْ ٱلزَّكَوٰةَ وَٱعْتَصِمُواْ بِٱللَّهِ هُوَ مَوْلَىٰكُمْ ۖ فَنِعْمَ ٱلْمَوْلَىٰ وَنِعْمَ ٱلنَّصِيرُ ﴿78﴾ ع10

سورۃ الحج آیت ۷۸

اور اللہ کی راہ میں ایسے کوشش کرو جیسا کہ کوشش کرنے کا حق ہے۔ اس نے تمہیں چن لیا ہے اور دین میں تم پر کسی طرح کی سختی نہیں کی۔ اپنے باپ ابراہیمؑ کے پیچھے چلتے رہو۔ اسی (اللہ جل شانہ) نے پہلے سے اور اس قرآن میں بھی تمہارا نام مسلمان ہی رکھا تاکہ رسول تم پر گواہ بنے اور تم بنی نوع

انسان پر گواہ بنو۔ پس نماز قائم کرو اور زکوۃ ادا کرو اور اللہ کے ساتھ (وابستگی) کو مضبوطی سے پکڑے رکھو۔ وہی تمہارا مولیٰ ہے پس وہ کیا ہی اچھا مولیٰ اور کیا ہی اچھا مددگار ہے!۔

نبی ﷺ اور صحابہ کرامؓ کی شان میں اتری یہ درج ذیل آیت قیامت تک گواہی دیتی رہے گی کہ کوئی کچھ بھی نبیؐ کریمؐ اور صحابہؓ کے بارے میں روایات سے غلط پروپیگنڈا کرتا رہے۔ ان سب باتوں پر قرآن کی یہ آیت بہت بھاری ہے۔ اس میں وَٱلَّذِينَ مَعَهُۥ سے مراد صحابہ کرامؓ ہیں۔ کہ ان سب ہستیوں میں سے جس کسی کا بھی صحابی ہونا ثابت ہے۔ اس کے بارے کسی طرح کا بھی بغض رکھنے والے لوگوں کا شمار لِيَغِيظَ بِهِمُ ٱلْكُفَّارَ میں ہو سکتا ہے اور یقیناً ہوگا۔ اس لئے کیچڑ اچھالنے والے ہوش کے ناخن لے لیں اور سنبھل جائیں کہ کہیں قیامت کے روز اللہ کی پکڑ میں نہ آ جائیں۔

مُّحَمَّدٌ رَّسُولُ ٱللَّهِ ۚ وَٱلَّذِينَ مَعَهُۥٓ أَشِدَّآءُ عَلَى ٱلْكُفَّارِ رُحَمَآءُ بَيْنَهُمْ ۖ تَرَىٰهُمْ رُكَّعًا سُجَّدًا يَبْتَغُونَ فَضْلًا مِّنَ ٱللَّهِ وَرِضْوَٰنًا ۖ سِيمَاهُمْ فِى وُجُوهِهِم مِّنْ أَثَرِ ٱلسُّجُودِ ۚ ذَٰلِكَ مَثَلُهُمْ فِى ٱلتَّوْرَىٰةِ ۚ وَمَثَلُهُمْ فِى ٱلْإِنجِيلِ كَزَرْعٍ أَخْرَجَ شَطْـَٔهُۥ فَـَٔازَرَهُۥ فَٱسْتَغْلَظَ فَٱسْتَوَىٰ عَلَىٰ سُوقِهِۦ يُعْجِبُ ٱلزُّرَّاعَ لِيَغِيظَ بِهِمُ ٱلْكُفَّارَ ۗ وَعَدَ ٱللَّهُ ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ وَعَمِلُوا۟ ٱلصَّٰلِحَٰتِ مِنْهُم مَّغْفِرَةً وَأَجْرًا عَظِيمًۢا ﴿29﴾ ع4

سورۃ الفتح آیت 29

محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں اور جو لوگ ان کے ساتھ ہیں وہ کافروں پر بڑے سخت اور آپس میں بہت رحم دل ہیں۔ تم انہیں دیکھو گے کہ (کبھی) وہ رکوع (اور کبھی) سجود کرتے ہیں (اور) اللہ کا فضل و کرم اور اس کی خوشنودی کے طلبگار ہیں۔ ان کی علامت ان کی پیشانیوں پر سجدہ کے نشان سے نمایاں ہے ۔ان کے یہی اوصاف تورات میں اور یہی اوصاف انجیل میں بھی (درج) ہیں۔ گویا ایک ایسی کھیتی ہیں جس نے اپنی کونپل نکالی پھر اس کو مضبوط کیا اور موٹی ہو گئی پھر اپنے تنے پر سیدھی کھڑی ہو گئی اور کسانوں کو خوش کرنے لگی تاکہ ان کے سبب کفار کا جی جلائے۔ جو لوگ ان میں سے ایمان لائے اور عمل صالح کرتے رہے اللہ نے ان سے مغفرت اور اجر عظیم کا وعدہ کر رکھا ہے۔

ذَٰلِكَ مَثَلُهُمْ فِي ٱلتَّوْرَىٰةِ ۚ وَمَثَلُهُمْ فِي ٱلْإِنجِيلِ۔ سے مراد یہ ہے کہ صحابہ کرامؓ کی صفات اور تذکرہ پہلے والی سابقہ کتب میں بھی مذکور ہے۔ اور انہیں مسلمانوں کو خوش کرنے والی ایسی لہلہاتی ہوئی فصل سے تشبیہ دی گئی ہے۔ جو تدریج کے مختلف مراحل سے گزر کر مضبوط ہو گئی۔ اور ان کا رتبہ یہ ہے کہ اللہ نے ان سب سے مغفرت اور اجر عظیم کا وعدہ کر رکھا ہے۔

اللہ جل شانہ تو نبیؐ کو اور ان لوگوں کو جو اس کے ساتھ ایمان لائے ہیں قطعاً رسوا نہیں کرے گا۔ مگر کچھ لوگ ان جلیل القدر حضرات کا نام لے لے کر دنیاوی حد تک ان کو رسوا کرنے کی ناکام کوشش میں لگے ہوتے ہیں۔ جو کہ کسی طرح بھی اور کبھی بھی فائدے مند نہیں ہو سکتی۔

يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُواْ تُوبُوٓاْ إِلَى ٱللَّهِ تَوۡبَةٗ نَّصُوحًا عَسَىٰ رَبُّكُمۡ أَن يُكَفِّرَ عَنكُمۡ سَيِّـَٔاتِكُمۡ وَيُدۡخِلَكُمۡ جَنَّٰتٖ تَجۡرِي مِن تَحۡتِهَا ٱلۡأَنۡهَٰرُ يَوۡمَ لَا يُخۡزِي ٱللَّهُ ٱلنَّبِيَّ وَٱلَّذِينَ ءَامَنُواْ مَعَهُۥۖ نُورُهُمۡ يَسۡعَىٰ بَيۡنَ أَيۡدِيهِمۡ وَبِأَيۡمَٰنِهِمۡ يَقُولُونَ رَبَّنَآ أَتۡمِمۡ لَنَا نُورَنَا وَٱغۡفِرۡ لَنَآۖ إِنَّكَ عَلَىٰ كُلِّ شَيۡءٖ قَدِيرٞ ﴿8﴾

سورۃ التحریم آیت ۸

اے ایمان والو!۔ اللہ کے حضور خالص توبہ کرلو امید ہے کہ تمہارا رب تم سے تمہاری برائیاں دور کر دے گا اور تمہیں ایسی جنتوں میں داخل کرے گا۔ جن کے دامن میں نہریں جاری ہیں۔ جس دن اللہ نبیؐ کو اور ان لوگوں کو جو اس کے ساتھ ایمان لائے ہیں رسوا نہیں کرے گا۔ (اس دن) ان کا نورِ ایمان ان کے آگے اور ان کے دائیں طرف چل رہا ہوگا (اور) وہ اللہ سے دعا کر رہے ہوں گے۔ اے ہمارے رب!۔ ہمارا نور ہمارے لئے مکمل کردے اور ہمیں معاف کردے۔ بیشک تو ہی ہر چیز پر پوری طرح قدرت رکھتا ہے۔

واپس

نبی ﷺ اور صحابہ کرامؓ کی شان کہ اللہ جل شانہ نے ان کو تقویٰ کے معیار پر آزمالیا۔ ان پر تسکین نازل فرمائی اور ان سب کے لئے بہترین اجر ہے اور یقینی طور پر وہ اس کے حق دار بھی ہیں۔

https://quranexcel.com

إِذْ جَعَلَ ٱلَّذِينَ كَفَرُواْ فِى قُلُوبِهِمُ ٱلْحَمِيَّةَ حَمِيَّةَ ٱلْجَٰهِلِيَّةِ فَأَنزَلَ ٱللَّهُ سَكِينَتَهُۥ عَلَىٰ رَسُولِهِۦ وَعَلَى ٱلْمُؤْمِنِينَ وَأَلْزَمَهُمْ كَلِمَةَ ٱلتَّقْوَىٰ وَكَانُوٓاْ أَحَقَّ بِهَا وَأَهْلَهَا ۚ وَكَانَ ٱللَّهُ بِكُلِّ شَىْءٍ عَلِيمًا ﴿26﴾ ع3

سورۃ الفتح آیت 26

جب کافروں نے اپنے دلوں میں کٹھورپن پیدا کرلیا اور کٹھورپن بھی جاہلیت والا تو اللہ نے اپنے رسول اور اہلِ ایمان پر اپنی طرف سے تسکین نازل فرمائی اور ان کو تقویٰ کی بات پر قائم رکھا کہ وہ اسی کے زیادہ حقدار اور اسی کے اہل بھی تھے۔ اور اللہ ہر چیز کو خوب جاننے والا ہے۔

۞ يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُواْ لَا تُقَدِّمُواْ بَيْنَ يَدَىِ ٱللَّهِ وَرَسُولِهِۦ ۖ وَٱتَّقُواْ ٱللَّهَ ۚ إِنَّ ٱللَّهَ سَمِيعٌ عَلِيمٌ ﴿1﴾ يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُواْ لَا تَرْفَعُوٓاْ أَصْوَٰتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ ٱلنَّبِىِّ وَلَا تَجْهَرُواْ لَهُۥ بِٱلْقَوْلِ كَجَهْرِ بَعْضِكُمْ لِبَعْضٍ أَن تَحْبَطَ أَعْمَٰلُكُمْ وَأَنتُمْ لَا تَشْعُرُونَ ﴿2﴾ إِنَّ ٱلَّذِينَ يَغُضُّونَ أَصْوَٰتَهُمْ عِندَ رَسُولِ ٱللَّهِ أُوْلَٰٓئِكَ ٱلَّذِينَ ٱمْتَحَنَ ٱللَّهُ قُلُوبَهُمْ لِلتَّقْوَىٰ ۚ لَهُم مَّغْفِرَةٌ وَأَجْرٌ عَظِيمٌ ﴿3﴾

سورۃ الحجرات آیت ۱ تا ۳

اے ایمان والو!۔ تم (کسی طرح بھی) اللہ اور رسول سے آگے نہ بڑھو اور اللہ ہی سے ڈرتے رہو۔ بیشک اللہ خوب سننے والا بہت جاننے والا ہے۔اے ایمان والو!۔ تم اپنی آوازوں کو نبیؐ کی آواز سے اونچا نہ کیا کرو جس طرح تم آپس میں ایک دوسرے سے زور سے بول لیتے ہو کہیں ایسا نہ ہو کہ تمہارے سب اعمال غارت ہو جائیں اور تمہیں شعور واحساس بھی نہ ہو۔ بلاشبہ جو لوگ رسول اللہ کے سامنے اپنی آوازیں پست رکھتے ہیں یہی وہ لوگ ہیں جن کے دلوں کو اللہ نے تقویٰ کے لئے آزمالیا ہے ان کے لئے بخشش اور اجرِ عظیم ہے۔

واپس

اب درج ذیل آیات میں یہ بھی ملاحظہ فرمائیں کہ اللہ جل شانہ نے سب صحابہ کرامؓ سے بھلائی کا وعدہ کیا ہے۔اور جن سے بھی بھلائی کا وعدہ ہے ان کے لئے خصوصی اعزاز ہوگا کہ وہ جہنم کی آہٹ بھی نہ سننے پائیں گے۔

لَّا يَسْتَوِي ٱلْقَٰعِدُونَ مِنَ ٱلْمُؤْمِنِينَ غَيْرُ أُوْلِي ٱلضَّرَرِ وَٱلْمُجَٰهِدُونَ فِي سَبِيلِ ٱللَّهِ بِأَمْوَٰلِهِمْ وَأَنفُسِهِمْ ۚ فَضَّلَ ٱللَّهُ ٱلْمُجَٰهِدِينَ بِأَمْوَٰلِهِمْ وَأَنفُسِهِمْ عَلَى ٱلْقَٰعِدِينَ دَرَجَةً ۚ وَكُلًّا وَعَدَ ٱللَّهُ ٱلْحُسْنَىٰ ۚ وَفَضَّلَ ٱللَّهُ ٱلْمُجَٰهِدِينَ عَلَى ٱلْقَٰعِدِينَ أَجْرًا عَظِيمًا ﴿95﴾

سورۃ النساء آیت ۹۵

https://quranexcel.com

اہلِ ایمان میں وہ لوگ جو بلاعذر گھر بیٹھ رہتے ہیں اور وہ جو اللہ کی راہ میں جان و مال سے جہاد کرتے ہیں (یہ) دونوں برابر نہیں ہو سکتے۔ اللہ نے جان و مال سے جہاد کرنے والوں کو بیٹھ رہنے والوں پر افضل درجہ دیا ہے۔ اگرچہ ہر ایک کے لئے اللہ نے بھلائی کا ہی وعدہ کیا ہے۔ لیکن اجر کے لحاظ سے اللہ نے جہاد کرنے والوں کو بیٹھے رہنے والوں پر کہیں زیادہ فضیلت دے رکھی ہے۔

إِنَّ ٱلَّذِينَ سَبَقَتْ لَهُم مِّنَّا ٱلْحُسْنَىٰٓ أُوْلَٰٓئِكَ عَنْهَا مُبْعَدُونَ ﴿101﴾ لَا يَسْمَعُونَ حَسِيسَهَا ۖ وَهُمْ فِى مَا ٱشْتَهَتْ أَنفُسُهُمْ خَٰلِدُونَ ﴿102﴾

سورۃ الانبیا آیت ۱۰۱۔۱۰۲

بیشک جن لوگوں کا ہماری طرف سے پہلے ہی بھلائی کا فیصلہ ہو چکا وہ اس (جہنم) سے دور رکھے جائیں گے۔ (یہاں تک کہ) وہ اس کی آہٹ بھی نہ سننے پائیں گے اور وہ اپنی من چاہی نعمتوں میں ہمیشہ ہمیش رہیں گے۔

وَمَا لَكُمْ أَلَّا تُنفِقُوا۟ فِى سَبِيلِ ٱللَّهِ وَلِلَّهِ مِيرَٰثُ ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلْأَرْضِ ۚ لَا يَسْتَوِى مِنكُم مَّنْ أَنفَقَ مِن قَبْلِ ٱلْفَتْحِ وَقَٰتَلَ ۚ أُوْلَٰٓئِكَ أَعْظَمُ دَرَجَةً مِّنَ ٱلَّذِينَ أَنفَقُوا۟ مِنۢ بَعْدُ وَقَٰتَلُوا۟ ۚ وَكُلًّا وَعَدَ ٱللَّهُ ٱلْحُسْنَىٰ ۚ وَٱللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرٌ ﴿10﴾ ع1

سورۃ الحدید آیت ۱۰

اور تمہیں کیا ہو گیا ہے کہ تم اللہ کی راہ میں خرچ نہیں کرتے حالانکہ آسمانوں اور زمین کی وراثت اللہ ہی کے لئے ہے۔ تم میں سے وہ جنہوں نے فتح (مکہ) سے پہلے خرچ کیا اور لڑائی لڑی اور وہ جنہوں نے اس کے بعد خرچ کیا اور جنگ کی بالکل برابر نہیں ہو سکتے۔ (بلکہ پہلوں کا) درجہ کہیں بڑھ کر ہے اگرچہ اللہ نے سب سے بھلائی کا وعدہ کیا ہے۔ اور جو کچھ بھی تم کرتے ہو اللہ اس سے خوب باخبر ہے۔

وَٱلَّذِينَ هَاجَرُواْ فِى سَبِيلِ ٱللَّهِ ثُمَّ قُتِلُوٓاْ أَوْ مَاتُواْ لَيَرْزُقَنَّهُمُ ٱللَّهُ رِزْقًا حَسَنًا ۚ وَإِنَّ ٱللَّهَ لَهُوَ خَيْرُ ٱلرَّٰزِقِينَ ﴿58﴾ لَيُدْخِلَنَّهُم مُّدْخَلًا يَرْضَوْنَهُۥ ۗ وَإِنَّ ٱللَّهَ لَعَلِيمٌ حَلِيمٌ ﴿59﴾

سورۃ الحج آیت ۵۸۔۵۹

اور جن لوگوں نے اللہ کی راہ میں ہجرت کی پھر قتل کر دیئے گئے یا اپنی موت آپ مر گئے۔ (دونوں صورتوں میں) اللہ ان کو ضرور اچھا ہی رزق دے گا اور بیشک اللہ بہترین رزق دینے والا ہے۔

یقیناً وہ ان کو ضرور ایسے مقام میں داخل کرے گا جس سے راضی ہو جائیں گے۔ اور بیشک اللہ سب کچھ جاننے والا بڑے تحمل والا ہے۔

واپس

اب درج ذیل آیت میں یہ بھی ملاحظہ فرمائیں کہ سب صحابہ کرامؓ کے ایمان کی گواہی دے دی گئی کہ وہ پکے سچے مومن تھے۔اور سچوں کے ساتھ رہنے کی تاکید کی گئی ہے۔

وَٱلَّذِينَ ءَامَنُواْ وَهَاجَرُواْ وَجَٰهَدُواْ فِى سَبِيلِ ٱللَّهِ وَٱلَّذِينَ ءَاوَواْ وَّنَصَرُوٓاْ أُوْلَٰٓئِكَ هُمُ ٱلْمُؤْمِنُونَ حَقًّا ۚ لَّهُم مَّغْفِرَةٌ وَرِزْقٌ كَرِيمٌ ﴿74﴾

سورۃ الانفال آیت ۷۴

اور جو لوگ ایمان لائے اور اپنے گھر بار چھوڑ کر ہجرت کر گئے اور اللہ کی راہ میں جہاد کرتے رہے۔ اور جن لوگوں نے ان (مہاجروں) کو جگہ دی اور ان کی مدد بھی کی۔یہی لوگ سچے مومن ہیں انہی کے لئے بخشش اور عزت کی روزی ہے۔

يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُواْ ٱتَّقُواْ ٱللَّهَ وَكُونُواْ مَعَ ٱلصَّٰدِقِينَ ﴿119﴾

سورۃ التوبۃ آیت 119

اے ایمان والو!۔اللہ (کی نافرمانی) سے ڈرتے بچتے رہو اور سچے لوگوں کے ساتھ رہو۔

اب درج ذیل آیات میں یہ بھی ملاحظہ فرمائیں کہ اللہ جل شانہ کی رضا مانگنے والے اس کی رضا کے تابع رہنے والے صحابہ کرامؓ ہی ہیں جن کو وہ سلامتی کی راہیں دکھاتا ہے اور اپنی خاص رحمت کی اور رضامندی کی اور جنتوں کی خوشخبری دیتا ہے۔

وَمِنَ ٱلنَّاسِ مَن يَشْرِى نَفْسَهُ ٱبْتِغَآءَ مَرْضَاتِ ٱللَّهِ ۗ وَٱللَّهُ رَءُوفٌۢ بِٱلْعِبَادِ ﴿207﴾

سورۃ البقرۃ آیت ۲۰۷

اور انسانوں میں سے کچھ ایسے بھی ہیں جو اللہ کی رضا کی خاطر اپنی جان تک بیچ ڈالتے ہیں اور اللہ ایسے بندوں پر بڑا شفیق اور مہربان ہے۔

ٱلَّذِينَ ٱسْتَجَابُوا۟ لِلَّهِ وَٱلرَّسُولِ مِنۢ بَعْدِ مَآ أَصَابَهُمُ ٱلْقَرْحُ ۚ لِلَّذِينَ أَحْسَنُوا۟ مِنْهُمْ وَٱتَّقَوْا۟ أَجْرٌ عَظِيمٌ ﴿172﴾ ۚ ٱلَّذِينَ قَالَ لَهُمُ ٱلنَّاسُ إِنَّ ٱلنَّاسَ قَدْ جَمَعُوا۟ لَكُمْ فَٱخْشَوْهُمْ فَزَادَهُمْ إِيمَٰنًا وَقَالُوا۟ حَسْبُنَا ٱللَّهُ وَنِعْمَ ٱلْوَكِيلُ ﴿173﴾ فَٱنقَلَبُوا۟ بِنِعْمَةٍ مِّنَ ٱللَّهِ وَفَضْلٍ لَّمْ يَمْسَسْهُمْ سُوٓءٌ وَٱتَّبَعُوا۟ رِضْوَٰنَ ٱللَّهِ ۗ وَٱللَّهُ ذُو فَضْلٍ عَظِيمٍ ﴿174﴾

سورۃ آلِ عمران آیت ۱۷۲ تا ۱۷۴

جن لوگوں نے زخم کھانے کے باوجود اللہ اور رسول (کے حکم) کو عملی طور پر قبول کرلیا۔ان میں جو کوئی بھی نیکوکار اور متقی ہوئے ان کے لئے اجر عظیم ہے۔(جب) ان سے لوگوں نے کہا کہ بلاشبہ کفار نے تمہارے مقابلے کے لئے سامان جمع کیا ہے پس تم ان سے ڈر جاؤ تو ان کا ایمان اور بھی بڑھ گیا اور کہنے لگے ہمارے لئے اللہ ہی کافی ہے اور وہ بہترین وکیل و کارساز ہے۔پھر انہیں کوئی بھی تکلیف نہ پہنچی اور وہ اللہ کی نعمت اور فضل کے ساتھ لوٹ آئے اور اللہ کی رضا کے تابع رہے۔اور اللہ بڑے فضل والا ہے۔

وَلَوْلَا فَضْلُ ٱللَّهِ عَلَيْكَ وَرَحْمَتُهُۥ لَهَمَّت طَّآئِفَةٌ مِّنْهُمْ أَن يُضِلُّوكَ وَمَا يُضِلُّونَ إِلَّآ أَنفُسَهُمْ ۖ وَمَا يَضُرُّونَكَ مِن شَىْءٍ ۚ وَأَنزَلَ ٱللَّهُ عَلَيْكَ ٱلْكِتَٰبَ وَٱلْحِكْمَةَ وَعَلَّمَكَ مَا لَمْ تَكُن تَعْلَمُ ۚ وَكَانَ فَضْلُ ٱللَّهِ عَلَيْكَ عَظِيمًا ﴿113﴾ لَّا خَيْرَ فِى كَثِيرٍ مِّن نَّجْوَىٰهُمْ إِلَّا مَنْ أَمَرَ بِصَدَقَةٍ أَوْ مَعْرُوفٍ أَوْ إِصْلَٰحٍۭ بَيْنَ ٱلنَّاسِ ۚ وَمَن يَفْعَلْ ذَٰلِكَ ٱبْتِغَآءَ مَرْضَاتِ ٱللَّهِ فَسَوْفَ نُؤْتِيهِ أَجْرًا عَظِيمًا ﴿114﴾

سورۃ النساء آیت ۱۱۳۔۱۱۴

اور اگر تجھ پر اللہ کا فضل اور اس کی رحمت نہ ہوتی تو ان میں سے ایک فریق نے تو تمہیں بہکانے کا فیصلہ کر ہی لیا تھا۔اور یہ اپنے علاوہ کسی کو نہیں بہکا سکتے اور تمہارا کچھ نہیں بگاڑ سکتے ہیں۔اور اللہ نے ہی تجھ

پر کتاب اور حکمت نازل کی ہے اور تجھے وہ باتیں سکھائی ہیں جو تم نہیں جانتے تھے۔اور اللہ کا تجھ پر بہت بڑا فضل ہے۔ان لوگوں کے بہت سارے مشوروں میں بھلائی نہیں ہوتی بھلائی تو اس میں ہے کہ کوئی خیرات کرے یا اچھا کام کرے یا لوگوں میں صلح کرانے کو کہے۔اور جو ایسے کام خالص اللہ کی خوشنودی کے لئے کرے گا تو ہم اس کو اجر عظیم عطا کریں گے۔

وَٱصْبِرْ نَفْسَكَ مَعَ ٱلَّذِينَ يَدْعُونَ رَبَّهُم بِٱلْغَدَوٰةِ وَٱلْعَشِىِّ يُرِيدُونَ وَجْهَهُۥ ۖ وَلَا تَعْدُ عَيْنَاكَ عَنْهُمْ تُرِيدُ زِينَةَ ٱلْحَيَوٰةِ ٱلدُّنْيَا ۖ وَلَا تُطِعْ مَنْ أَغْفَلْنَا قَلْبَهُۥ عَن ذِكْرِنَا وَٱتَّبَعَ هَوَىٰهُ وَكَانَ أَمْرُهُۥ فُرُطًا ﴿28﴾

سورۃ الکہف آیت 28

اور ان لوگوں کے ساتھ رہ کر ہی صبر کرو جو صبح اور شام اپنے رب سے دعائیں مانگا کرتے ہیں اور اسی کی رضامندی چاہتے ہیں۔ تم اپنی نگاہِ التفات کو ان سے نہ ہٹا لینا کہ دنیاوی زندگی کی زینت تلاش کرنے لگ جاؤ۔اور اس شخص کا کہنا (ہر گز) نہ مان لینا جس کے دل کو ہم نے اپنی یاد سے غافل ہونے دیا ہے اور وہ اپنی خواہش کا بندہ بن کر رہ گیا ہے اور اس کا معاملہ ایک حد سے گزر گیا ہے۔

يَهْدِي بِهِ ٱللَّهُ مَنِ ٱتَّبَعَ رِضْوَٰنَهُۥ سُبُلَ ٱلسَّلَٰمِ وَيُخْرِجُهُم مِّنَ ٱلظُّلُمَٰتِ إِلَى ٱلنُّورِ بِإِذْنِهِۦ وَيَهْدِيهِمْ إِلَىٰ صِرَٰطٍ مُّسْتَقِيمٍ ﴿16﴾

سورۃ المائدۃ آیت 16

جو کوئی اس کی رضا کے تابع ہو جائے اللہ اس کو سلامتی کی راہیں دکھاتا ہے اور انہیں اپنے حکم سے اندھیروں سے نکال کر نورِ ہدایت کی طرف لے جاتا ہے اور انہیں سیدھے راستے کی ہدایت بھی دیتا ہے۔

ٱلَّذِينَ ءَامَنُواْ وَهَاجَرُواْ وَجَٰهَدُواْ فِى سَبِيلِ ٱللَّهِ بِأَمْوَٰلِهِمْ وَأَنفُسِهِمْ أَعْظَمُ دَرَجَةً عِندَ ٱللَّهِ ۚ وَأُوْلَٰٓئِكَ هُمُ ٱلْفَآئِزُونَ ﴿20﴾ يُبَشِّرُهُمْ رَبُّهُم بِرَحْمَةٍ مِّنْهُ وَرِضْوَٰنٍ وَجَنَّٰتٍ لَّهُمْ فِيهَا نَعِيمٌ مُّقِيمٌ ﴿21﴾

سورۃ التوبۃ آیت ۲۰۔۲۱

جو لوگ ایمان لائے اور گھر بار چھوڑ کر ہجرت کی اور اللہ کی راہ میں اپنے مالوں اور جانوں سے جہاد کرتے رہے۔ اللہ کے پاس ان کے لئے بڑے بڑے درجے ہیں۔ اور وہی لوگ تو مراد پانے والے ہیں۔ ان کا رب انہیں اپنی خاص رحمت کی اور رضامندی کی اور ایسی جنتوں کی خوشخبری دیتا ہے جن میں ان کے لئے دائمی نعمتیں اور آرام ہی آرام ہوگا۔

وَعَدَ ٱللَّهُ ٱلْمُؤْمِنِينَ وَٱلْمُؤْمِنَٰتِ جَنَّٰتٍ تَجْرِى مِن تَحْتِهَا ٱلْأَنْهَٰرُ خَٰلِدِينَ فِيهَا وَمَسَٰكِنَ طَيِّبَةً فِى جَنَّٰتِ عَدْنٍ ۚ وَرِضْوَٰنٌ مِّنَ ٱللَّهِ أَكْبَرُ ۚ ذَٰلِكَ هُوَ ٱلْفَوْزُ ٱلْعَظِيمُ ﴿72﴾ ع9

سورۃ التوبۃ آیت ۷۲

اللہ نے مومن مردوں اور مومن عورتوں سے ایسی جنتوں کا وعدہ کر رکھا ہے جن کے دامن میں نہریں جاری ہیں ان میں ہمیشہ ہمیش رہنے والے ہوں گے اور عمدہ نفیس مکانات اور ہمیشہ ہمیش رہنے کی جنتیں ۔اور اللہ کی رضا تو ان سب سے بڑھ کر ہو گی۔یہی تو سب سے بڑی کامیابی ہے۔

وَمِنَ ٱلْأَعْرَابِ مَن يُؤْمِنُ بِٱللَّهِ وَٱلْيَوْمِ ٱلْءَاخِرِ وَيَتَّخِذُ مَا يُنفِقُ قُرُبَٰتٍ عِندَ ٱللَّهِ وَصَلَوَٰتِ ٱلرَّسُولِ ۚ أَلَآ إِنَّهَا قُرْبَةٌ لَّهُمْ ۚ سَيُدْخِلُهُمُ ٱللَّهُ فِى رَحْمَتِهِۦٓ ۗ إِنَّ ٱللَّهَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ﴿99﴾ وَٱلسَّٰبِقُونَ ٱلْأَوَّلُونَ مِنَ ٱلْمُهَٰجِرِينَ وَٱلْأَنصَارِ وَٱلَّذِينَ ٱتَّبَعُوهُم بِإِحْسَٰنٍ رَّضِىَ ٱللَّهُ عَنْهُمْ وَرَضُوا۟ عَنْهُ وَأَعَدَّ لَهُمْ جَنَّٰتٍ تَجْرِى تَحْتَهَا ٱلْأَنْهَٰرُ خَٰلِدِينَ فِيهَآ أَبَدًا ۚ ذَٰلِكَ ٱلْفَوْزُ ٱلْعَظِيمُ ﴿100﴾ ع12

سورۃ التوبۃ آیت ۹۹۔۱۰۰

https://quranexcel.com

اور دیہاتیوں میں بعض ایسے ہیں کہ اللہ پر اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتے ہیں۔ اور جو کچھ خرچ کرتے ہیں اسے اللہ کی قُربت اور رسول کی دعاؤں کا ثمرہ سمجھتے ہیں۔ آگاہ رہو بلاشبہ وہ ان کے لئے باعثِ قربت ہی ہے عنقریب اللہ انہیں اپنی رحمت میں داخل کرے گا۔ بیشک اللہ بہت بخشنے والا نہایت مہربان ہے۔ اور وہ مہاجر و انصارؓ جو ایمان لانے میں پہل کرنے والے اور وہ لوگ جو اخلاص کے ساتھ ان کی پیروی کرنے والے ہیں۔ اللہ ان سب سے راضی ہوا۔ اور وہ سب اس (اللہ جل شانہ) سے راضی ہو گئے۔ ان کے لئے ایسے باغ تیار کیے گئے ہیں جن کے دامن میں نہریں بہتی ہیں ان میں ہمیشہ ہمیش رہیں گے۔ یہی بہت بڑی کامیابی ہے۔

أَفَمَنْ أَسَّسَ بُنْيَٰنَهُۥ عَلَىٰ تَقْوَىٰ مِنَ ٱللَّهِ وَرِضْوَٰنٍ خَيْرٌ أَم مَّنْ أَسَّسَ بُنْيَٰنَهُۥ عَلَىٰ شَفَا جُرُفٍ هَارٍ فَٱنْهَارَ بِهِۦ فِى نَارِ جَهَنَّمَ ۗ وَٱللَّهُ لَا يَهْدِى ٱلْقَوْمَ ٱلظَّٰلِمِينَ ﴿109﴾

سورۃ التوبۃ آیت ۱۰۹

بھلا جس نے اپنی عمارت کی بنیاد اللہ کے ڈر اور اس کی رضامندی پر رکھی ہو وہ بہتر ہے۔ یا جس نے اپنی عمارت کی بنیاد ایسی کھائی کے کنارے پر رکھی ہو جو بس گرنے ہی والی ہو۔ پھر وہ اسے آتشِ جہنم میں لے گری۔ اور اللہ ظالم لوگوں کو ہدایت یاب نہیں ہونے دیا کرتا۔

۞ إِنَّ ٱللَّهَ ٱشْتَرَىٰ مِنَ ٱلْمُؤْمِنِينَ أَنفُسَهُمْ وَأَمْوَٰلَهُم بِأَنَّ لَهُمُ ٱلْجَنَّةَ ۚ يُقَٰتِلُونَ فِى سَبِيلِ ٱللَّهِ فَيَقْتُلُونَ وَيُقْتَلُونَ ۖ وَعْدًا عَلَيْهِ حَقًّا فِى ٱلتَّوْرَىٰةِ وَٱلْإِنجِيلِ وَٱلْقُرْءَانِ ۚ وَمَنْ أَوْفَىٰ بِعَهْدِهِۦ مِنَ ٱللَّهِ ۚ فَٱسْتَبْشِرُوا۟ بِبَيْعِكُمُ ٱلَّذِى بَايَعْتُم بِهِۦ ۚ وَذَٰلِكَ هُوَ ٱلْفَوْزُ ٱلْعَظِيمُ ﴿111﴾

سورۃ التوبۃ آیت ۱۱۱

بیشک اللہ نے مسلمانوں سے ان کی جان اور ان کا مال جنت کے بدلے میں خرید لیا ہے۔ یہ لوگ اللہ کی راہ میں لڑتے ہیں تو مارتے بھی ہیں اور مارے بھی جاتے ہیں۔ یہ تورات اور انجیل اور قرآن میں (مذکور) سچا وعدہ ہے۔ جس کا پورا کرنا اس پر لازم ہے۔ اور کون ہے جو اللہ سے بڑھ کر وعدہ پورا کرنے والا ہے؟۔ جو سودا تم نے اس سے کر لیا۔ اس سے خوش رہو اور یہی تو بہت بڑی کامیابی ہے۔

أَفَمَن يَعْلَمُ أَنَّمَآ أُنزِلَ إِلَيْكَ مِن رَّبِّكَ ٱلْحَقُّ كَمَنْ هُوَ أَعْمَىٰٓ ۚ إِنَّمَا يَتَذَكَّرُ أُو۟لُوا۟ ٱلْأَلْبَٰبِ ﴿19﴾ ٱلَّذِينَ يُوفُونَ بِعَهْدِ ٱللَّهِ وَلَا يَنقُضُونَ ٱلْمِيثَٰقَ ﴿20﴾ وَٱلَّذِينَ يَصِلُونَ مَآ أَمَرَ ٱللَّهُ بِهِۦٓ أَن يُوصَلَ وَيَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ وَيَخَافُونَ سُوٓءَ ٱلْحِسَابِ ﴿21﴾ وَٱلَّذِينَ صَبَرُا۟ ٱبْتِغَآءَ وَجْهِ رَبِّهِمْ وَأَقَامُوا۟ ٱلصَّلَوٰةَ وَأَنفَقُوا۟ مِمَّا رَزَقْنَٰهُمْ سِرًّا وَعَلَانِيَةً وَيَدْرَءُونَ بِٱلْحَسَنَةِ ٱلسَّيِّئَةَ أُو۟لَٰٓئِكَ لَهُمْ عُقْبَى ٱلدَّارِ ﴿22﴾

سورۃالرعد آیت ۱۹تا۲۲

بھلا وہ شخص جو جانتا ہے کہ جو کچھ تمہارے رب کی طرف سے تم پر نازل ہوا ہے حق سچ ہے اس کے برابر ہو سکتا ہے جو اندھا ہو۔ بیشک یہ تو محض وہی سمجھتے ہیں جو عقل رکھتے ہیں۔ وہ لوگ جو اللہ کے عہد کو پورا کرتے ہیں اور عہد شکنی نہیں کرتے۔ اور جن کو جوڑے رکھنے کا اللہ نے حکم دیا ہے ان کو جوڑ کر رکھتے ہیں اور اپنے رب سے ڈرتے رہتے ہیں اور برے حساب کا بھی خوف رکھتے ہیں۔ اور جو لوگ اپنے رب کی رضامندی کے لئے صبر کرتے ہیں اور نماز پڑھتے ہیں اور ہمارے دیئے ہوئے (مال) میں سے پوشیدہ اور ظاہر خرچ کرتے ہیں۔ اور برائی کو بھلائی سے دور کر دیتے ہیں۔ یہی وہ لوگ ہیں جن کے لئے عاقبت کا (کیا ہی خوب) گھر ہے۔

فَـَٔاتِ ذَا ٱلْقُرْبَىٰ حَقَّهُۥ وَٱلْمِسْكِينَ وَٱبْنَ ٱلسَّبِيلِ ۚ ذَٰلِكَ خَيْرٌ لِّلَّذِينَ يُرِيدُونَ وَجْهَ ٱللَّهِ ۖ وَأُو۟لَٰٓئِكَ هُمُ ٱلْمُفْلِحُونَ ﴿38﴾ وَمَآ ءَاتَيْتُم مِّن رِّبًا لِّيَرْبُوَا۟ فِىٓ أَمْوَٰلِ ٱلنَّاسِ فَلَا يَرْبُوا۟ عِندَ ٱللَّهِ ۖ وَمَآ ءَاتَيْتُم مِّن زَكَوٰةٍ تُرِيدُونَ وَجْهَ ٱللَّهِ فَأُو۟لَٰٓئِكَ هُمُ ٱلْمُضْعِفُونَ ﴿39﴾

سورۃالروم آیت ۳۸۔۳۹

پس تم قرابت داروں۔ مسکینوں اور مسافروں کو ان کا حق دیتے رہو۔ یہ ان لوگوں کے حق میں بہتر ہے جو رضائے الٰہی کے طالب ہیں۔ اور یہی لوگ فلاح پانے والے ہیں۔ اور جو تم سود دیتے ہو کہ لوگوں کے مال میں افزائش ہو جائے تو اللہ کے نزدیک وہ نہیں بڑھتا۔ اور جو تم اللہ کی رضامندی چاہتے ہوئے زکوۃ دیتے ہو پس یہی لوگ (اپنے مال کو) کئی گنا بڑھانے والے ہیں۔

يَٰعِبَادِ لَا خَوْفٌ عَلَيْكُمُ ٱلْيَوْمَ وَلَآ أَنتُمْ تَحْزَنُونَ ﴿68﴾ ج ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ بِـَٔايَٰتِنَا وَكَانُوا۟ مُسْلِمِينَ ﴿69﴾ ج ٱدْخُلُوا۟ ٱلْجَنَّةَ أَنتُمْ وَأَزْوَٰجُكُمْ تُحْبَرُونَ ﴿70﴾ يُطَافُ عَلَيْهِم بِصِحَافٍ مِّن ذَهَبٍ وَأَكْوَابٍ ۖ وَفِيهَا مَا تَشْتَهِيهِ ٱلْأَنفُسُ وَتَلَذُّ ٱلْأَعْيُنُ ۖ وَأَنتُمْ فِيهَا خَٰلِدُونَ ﴿71﴾ ج وَتِلْكَ ٱلْجَنَّةُ ٱلَّتِىٓ أُورِثْتُمُوهَا بِمَا كُنتُمْ تَعْمَلُونَ ﴿72﴾

سورۃ الزخرف آیت ۶۸۔۷۲

(ارشاد ہوگا) اے میرے بندو!۔ تم پر آج نہ تو کوئی خوف ہے اور نہ ہی تم غمگین ہوگے۔ جو لوگ ہماری آیتوں پر ایمان لے آئے اور مسلمان ہوگئے۔ (ارشاد ہوگا) کہ تم اور تمہاری بیویاں برضا و رغبت اس جنت میں داخل ہو جاؤ۔ ان پر سونے کے پیالوں اور ساغروں کا دور چلے گا اور وہاں ہر من چاہی چیز وہ پائیں گے جس سے آنکھوں کو لذت ملے گی اور (اے اہل جنت) تم ہمیشہ ہمیش اسی میں رہو گے۔ یہ وہ جنت ہے جس کے تم وارث بنا دیئے گئے ہو اپنے ان اعمال کے صلے میں جو تم کیا کرتے تھے۔

إِنَّ ٱلَّذِينَ يُبَايِعُونَكَ إِنَّمَا يُبَايِعُونَ ٱللَّهَ يَدُ ٱللَّهِ فَوْقَ أَيْدِيهِمْ ۚ فَمَن نَّكَثَ فَإِنَّمَا يَنكُثُ عَلَىٰ نَفْسِهِۦ ۖ وَمَنْ أَوْفَىٰ بِمَا عَٰهَدَ عَلَيْهُ ٱللَّهَ فَسَيُؤْتِيهِ أَجْرًا عَظِيمًا ﴿10﴾ ع1

سورۃ الفتح آیت ۱۰

بلاشبہ جو لوگ تم سے بیعت کرتے ہیں وہ بس البتہ اللہ کی بیعت کرتے ہیں اللہ کا ہاتھ ان کے ہاتھوں پر ہے۔ پھر جو اسے توڑے گا تو بیشک اس کے توڑنے کا وبال صرف اسی پر ہوگا۔ اور جو اللہ سے کیے ہوئے اس عہد کو پورا کرے گا تو اللہ عنقریب اسے اجر عظیم عطا کرے گا۔

لَّقَدْ رَضِىَ ٱللَّهُ عَنِ ٱلْمُؤْمِنِينَ إِذْ يُبَايِعُونَكَ تَحْتَ ٱلشَّجَرَةِ فَعَلِمَ مَا فِى قُلُوبِهِمْ فَأَنزَلَ ٱلسَّكِينَةَ عَلَيْهِمْ وَأَثَٰبَهُمْ فَتْحًا قَرِيبًا

سورۃ الفتح آیت 18

البتہ یقینی طور پر اللہ مومنوں سے راضی ہو گیا جب وہ تم سے درخت کے نیچے بیعت کر رہے تھے پس اس نے جانچ لیا جو بھی (صدق و خلوص) ان کے دلوں میں تھا پس اس نے ان پر سکینت نازل کر دی اور انہیں ایک قریب کی فتح بھی دے دی۔

لَّا تَجِدُ قَوْمًا يُؤْمِنُونَ بِٱللَّهِ وَٱلْيَوْمِ ٱلْـَٔاخِرِ يُوَآدُّونَ مَنْ حَآدَّ ٱللَّهَ وَرَسُولَهُۥ وَلَوْ كَانُوٓاْ ءَابَآءَهُمْ أَوْ أَبْنَآءَهُمْ أَوْ إِخْوَٰنَهُمْ أَوْ عَشِيرَتَهُمْ ۚ أُوْلَٰٓئِكَ كَتَبَ فِى قُلُوبِهِمُ ٱلْإِيمَٰنَ وَأَيَّدَهُم بِرُوحٍ مِّنْهُ ۖ وَيُدْخِلُهُمْ جَنَّٰتٍ تَجْرِى مِن تَحْتِهَا ٱلْأَنْهَٰرُ خَٰلِدِينَ فِيهَا ۚ رَضِىَ ٱللَّهُ عَنْهُمْ وَرَضُواْ عَنْهُ ۚ أُوْلَٰٓئِكَ حِزْبُ ٱللَّهِ ۚ أَلَآ إِنَّ حِزْبَ ٱللَّهِ هُمُ ٱلْمُفْلِحُونَ ﴿22﴾ ع3

سورۃ المجادلۃ آیت 22

جو بھی اللہ اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتے ہیں تم ان کو اللہ و رسول کے دشمنوں سے دوستی رکھتے ہوئے نہیں پاؤ گے۔ اگرچہ وہ (دشمن) ان کے باپ۔ یا ان کے بیٹے۔ یا ان کے بھائی۔ یا ان کے قبیلے والے لوگ ہی ہوں۔ یہ وہ لوگ ہیں کہ اللہ نے ان کے دلوں میں ایمان ثبت کر دیا ہے اور اپنی خاص روح سے ان کی تائید کی ہے اور انہیں جنت کے ایسے باغوں میں داخل کرے گا جن کے دامن میں نہریں جاری ہیں جن میں وہ ہمیشہ ہمیش رہیں گے۔ اللہ ان سے راضی ہوا اور وہ اس سے راضی ہو گئے یہ لوگ اللہ کا لشکر ہیں آگاہ رہو!۔ بیشک اللہ کا لشکر ہی فلاح پانے والا ہے۔

۞ إِنَّ رَبَّكَ يَعْلَمُ أَنَّكَ تَقُومُ أَدْنَىٰ مِن ثُلُثَيِ ٱلَّيْلِ وَنِصْفَهُۥ وَثُلُثَهُۥ وَطَآئِفَةٌ مِّنَ ٱلَّذِينَ مَعَكَ ۚ وَٱللَّهُ يُقَدِّرُ ٱلَّيْلَ وَٱلنَّهَارَ ۚ عَلِمَ أَن لَّن تُحْصُوهُ فَتَابَ عَلَيْكُمْ ۖ فَٱقْرَءُوا۟ مَا تَيَسَّرَ مِنَ ٱلْقُرْءَانِ ۚ عَلِمَ أَن سَيَكُونُ مِنكُم مَّرْضَىٰ ۙ وَءَاخَرُونَ يَضْرِبُونَ فِى ٱلْأَرْضِ يَبْتَغُونَ مِن فَضْلِ ٱللَّهِ ۙ وَءَاخَرُونَ يُقَٰتِلُونَ فِى سَبِيلِ ٱللَّهِ ۖ فَٱقْرَءُوا۟ مَا تَيَسَّرَ مِنْهُ ۚ وَأَقِيمُوا۟ ٱلصَّلَوٰةَ وَءَاتُوا۟ ٱلزَّكَوٰةَ وَأَقْرِضُوا۟ ٱللَّهَ قَرْضًا حَسَنًا ۚ وَمَا تُقَدِّمُوا۟ لِأَنفُسِكُم مِّنْ خَيْرٍ تَجِدُوهُ عِندَ ٱللَّهِ هُوَ خَيْرًا وَأَعْظَمَ أَجْرًا ۚ وَٱسْتَغْفِرُوا۟ ٱللَّهَ ۖ إِنَّ ٱللَّهَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ﴿20﴾ ع2

سورۃ المزمل آیت ۲۰

یقیناً تمہارا رب جانتا ہے کہ تم اور تمہارے ساتھیوں میں سے بھی کبھی رات کی دو تہائی کے قریب کبھی نصف شب اور کبھی ایک تہائی قیام کرتے ہیں۔ اور اللہ ہی رات اور دن کا اندازہ ٹھہراتا ہے وہ جانتا ہے کہ تم اس کو نبھا نہیں سکتے۔ تو اس نے تم پر مہربانی کر دی پس اب جتنا قرآن تم آسانی سے پڑھ سکتے ہو اتنا ہی پڑھ لیا کرو۔ وہ یہ بھی جانتا ہے کہ تم میں کچھ بیمار ہوتے ہیں اور کچھ ایسے بھی جو اللہ کے فضل (روزی) کی تلاش میں زمین میں سفر کرتے ہیں اور کچھ ایسے بھی ہیں جو اللہ کی راہ میں جہاد کرتے ہیں۔ پس اتنا ہی قرآن پڑھو جتنا کہ آسان ہو۔ اور نماز قائم کرو اور زکوٰۃ ادا کرو اور اللہ کو قرضۂ حسنہ دو ۔اور تم لوگ جو بھی بھلائی اپنے لئے آگے بھیجو گے اسے اللہ کے ہاں موجود پاؤ گے جو بہت بہتر اور اجر

https://quranexcel.com

میں عظیم ہو گی۔اور اللہ ہی سے مغفرت طلب کیا کرو۔بیشک اللہ بڑا بخشنے والا نہایت رحم کرنے والا ہے۔

واپس

لَّقَد تَّابَ ٱللَّهُ عَلَى ٱلنَّبِيِّ وَٱلْمُهَٰجِرِينَ وَٱلْأَنصَارِ ٱلَّذِينَ ٱتَّبَعُوهُ فِى سَاعَةِ ٱلْعُسْرَةِ مِنۢ بَعْدِ مَا كَادَ يَزِيغُ قُلُوبُ فَرِيقٍ مِّنْهُمْ ثُمَّ تَابَ عَلَيْهِمْ ۚ إِنَّهُۥ بِهِمْ رَءُوفٌ رَّحِيمٌ ﴿117﴾ وَعَلَى ٱلثَّلَٰثَةِ ٱلَّذِينَ خُلِّفُوا۟ حَتَّىٰٓ إِذَا ضَاقَتْ عَلَيْهِمُ ٱلْأَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ وَضَاقَتْ عَلَيْهِمْ أَنفُسُهُمْ وَظَنُّوٓا۟ أَن لَّا مَلْجَأَ مِنَ ٱللَّهِ إِلَّآ إِلَيْهِ ثُمَّ تَابَ عَلَيْهِمْ لِيَتُوبُوٓا۟ ۚ إِنَّ ٱللَّهَ هُوَ ٱلتَّوَّابُ ٱلرَّحِيمُ ﴿118﴾ ع14

سورۃ التوبۃ آیت ۱۱۷۔۱۱۸

بلا شبہ یقینی طور پر اللہ نے نبیؐ کو اور ان مہاجرین و انصار کو معاف کر دیا جو مشکل کی گھڑی میں رسول کے ساتھ رہے۔اگرچہ ان میں سے کچھ لوگوں کے دل کجروی کی طرف پھر جانے کے قریب تھے ۔پس اللہ نے ان کی توبہ قبول کر لی۔بیشک وہ ان پر بہت شفقت کرنے والا نہایت مہربان ہے۔اور ان تینوں (کعب بن مالکؓ۔ہلال بن امیہؓ۔مرارہ بن ربیعؓ) پر بھی جن کا معاملہ ملتوی کر دیا گیا تھا یہاں تک کہ جب زمین باوجود اپنی کشادگی کے ان پر تنگ ہو گئی اور وہ خود اپنی جانوں سے تنگ آ گئے۔اور

انہوں نے یقین کر لیا کہ اب اللہ کے علاوہ کوئی جائے پناہ نہیں پھر اس (اللہ جل شانہ) نے اپنی رحمت سے ان پر توجہ دی کہ وہ توبہ کر لیں۔ بیشک اللہ بہت توبہ قبول کرنے والا نہایت مہربان ہے۔

واپس

وَٱلَّذِينَ تَبَوَّءُو ٱلدَّارَ وَٱلْإِيمَٰنَ مِن قَبْلِهِمْ يُحِبُّونَ مَنْ هَاجَرَ إِلَيْهِمْ وَلَا يَجِدُونَ فِى صُدُورِهِمْ حَاجَةً مِّمَّآ أُوتُوا۟ وَيُؤْثِرُونَ عَلَىٰٓ أَنفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ ۚ وَمَن يُوقَ شُحَّ نَفْسِهِۦ فَأُو۟لَٰٓئِكَ هُمُ ٱلْمُفْلِحُونَ ﴿9﴾ ج

سورۃ الحشر آیت 9

(اور یہ مال) ان کے لئے بھی ہے جن لوگوں نے اس دیارِ مدینہ میں اور ایمان میں ان سے پہلے اپنی جگہ بنالی اور جو بھی ہجرت کرکے ان کے پاس آتا ہے وہ اس سے محبت کرتے ہیں۔ اور جو کچھ ان کو ملا ہے اس سے اپنے دل میں کچھ خلش نہیں پاتے۔ اور وہ ان کو اپنے اوپر ترجیح دیتے ہیں اگرچہ خود بھی ضرورت مند ہوتے ہیں۔ اور جو بھی نفس کی حرص سے بچا لیے گئے تو ایسے ہی لوگ مراد پانے والے ہیں۔

یہ ہیں کچھ صحابہ کرامؓ کے بارے بیان کردہ آیات اور ان کے علاوہ اور بھی ہیں جو طوالت سے باعث یہاں شامل نہیں کی گئیں۔ یہ سبھی صحابہ کرامؓ کی شان کی عکاسی کرتی ہیں۔ وہ ایسی ہستیاں تھیں جن

سے اللہ راضی ہو چکا۔ جن کی عظمت پر قرآن گواہ ہے۔ وہ ساری ہستیاں تعظیم کے قابل ہیں۔ ان سے سرزد ہونے والی چھوٹی موٹی لغزشیں کوتاہیاں سب اللہ جل شانہ نے معاف کر دیں۔ اللہ نے تو بالکل اور صاف صاف معاف فرما دیا۔ مگر حضرتِ انسان و نام نہاد مسلمان ہے کہ معاف کرنے کا نام نہیں لیتا۔ آج بھی میڈیا پر۔ اور فرقہ ورانہ بحث و مباحثے میں کچھ تاریخ سے۔ کچھ ضعیف و موضوع روایات سے۔ کچھ احادیث سے اور کچھ اقوال سے ایسی ایسی باتیں نکال کر جن کے بارے سو فیصد تو کیا ساٹھ فیصد تک درست ہونے کا کوئی دعویٰ نہیں کر سکتا۔ ان عظیم ہستیوں پر کیچڑ اچھالا جاتا ہے۔ ان کی عظمت ان واقعات سے کہیں بلند ہے۔ آج ان کی عزت و ناموس پر جتنے حملے کئے جاتے ہیں شاید ہی اس سے پہلے ہوئے ہوں۔ ان کی عظمت پامال کی جاتی ہے۔ ان کو مجرم کے کٹہرے میں کھڑا کر کے آج کا انسان خود منصف بنا ہوتا ہے۔ اور ایسے ایسے قبیح جملے بھی بول دیئے جاتے ہیں کہ لکھنے والے فرشتے بھی شرماتے ہوں گے۔ ذرا سوچیں کہ صحابہ کرامؓ کے بعد کسی دور کا کوئی بڑے سے بڑا پارسا اور بڑا عظیم انسان بھی ان سے بہتر ہو سکتا ہے کیا؟۔

کاش! ان پر کچھ کہنے سے پہلے یہ منہ اور مسور کی دال کے مصداق آئینے میں اپنے آپ کو اور اپنی حیثیت کو دیکھ لیا ہوتا۔ تو شاید کبھی بھی ایسا کرنے کی جرات ہی نہ کی جاتی۔

اوپر والی آیت میں تو اللہ جل شانہ نے فرمادیا کہ وہ انہیں رسوا نہیں کرے گا۔ لیکن انسانوں میں کچھ انہیں رسوا کرنے کی ناکام کوشش کر رہے ہوتے ہیں۔

سوچنے اور غور کرنے کا مقام ہے کہ ان عظیم ہستیوں پر منصف بننے کا یہ حق ان کو کس نے دیا۔جب کہ سب جانتے ہیں کہ منصف صرف اللہ ہوگا۔قرآن گواہ ہے کہ

حضرت موسیٰؑ اللہ کے نبی ہونے کے باوجود گزشتہ واقعات پر کفار کے لئے بھی منصف نہیں بنے۔حالانکہ ان کو پتا تھا کہ کفار کے ساتھ کیا معاملہ ہوگا۔

اور فرعون کے پوچھنے پر اس کے بھرے دربار میں علی الاعلان کہہ دیا ان کا معاملہ اللہ کے پاس ہے اور میرا اللہ نہ بھولتا ہے نہ چوکتا ہے۔

فَأْتِيَاهُ فَقُولَآ إِنَّا رَسُولَا رَبِّكَ فَأَرْسِلْ مَعَنَا بَنِيٓ إِسْرَٰٓءِيلَ وَلَا تُعَذِّبْهُمْ ۖ قَدْ جِئْنَٰكَ بِـَٔايَةٍ مِّن رَّبِّكَ ۖ وَٱلسَّلَٰمُ عَلَىٰ مَنِ ٱتَّبَعَ ٱلْهُدَىٰٓ ﴿47﴾ إِنَّا قَدْ أُوحِىَ إِلَيْنَآ أَنَّ ٱلْعَذَابَ عَلَىٰ مَن كَذَّبَ وَتَوَلَّىٰ ﴿48﴾ قَالَ فَمَن رَّبُّكُمَا يَٰمُوسَىٰ ﴿49﴾ قَالَ رَبُّنَا ٱلَّذِىٓ أَعْطَىٰ كُلَّ شَىْءٍ خَلْقَهُۥ ثُمَّ هَدَىٰ ﴿50﴾ قَالَ فَمَا بَالُ ٱلْقُرُونِ ٱلْأُولَىٰ ﴿51﴾ قَالَ عِلْمُهَا عِندَ رَبِّى فِى كِتَٰبٍ ۖ لَّا يَضِلُّ رَبِّى وَلَا يَنسَى ﴿52﴾ ز

سورۃ طٰہٰ آیت ۴۷ تا ۵۲

پس تم دونوں اس کے پاس جاؤ اور کہو کہ بیشک ہم تمہارے رب کی طرف سے بھیجے ہوئے رسول ہیں ۔(مدعا یہ ہے) کہ بنی اسرائیل کو عذاب مت دیتے رہو اور انہیں ہمارے ساتھ جانے دو۔ہم تیرے

پاس تیرے رب کی طرف سے نشانی لے کر آئے ہیں۔ اور سلامتی اسی کے لئے ہے جو (اللہ جل شانہ کی) ہدایت پر چلے۔ یقینی طور پر ہمیں بذریعہ وحی بتادیا گیا ہے کہ عذاب اسی پر ہوگا جو جھٹلائے گا اور منہ پھیرے گا۔ (فرعون نے) پوچھا کہ اے موسیٰؑ !۔ پھر تم دونوں کا رب کون ہے؟۔ (موسیٰؑ نے) کہا کہ ہمارا رب وہ ہے جس نے ہر چیز کو اس کی مناسب شکل وصورت عطا کی پھر ہدایت کی راہ بھی دکھادی۔

(فرعون) بولا۔ پھر ان نسلوں کا کیا ہوگا جو پہلے گزر چکی ہیں؟۔ (موسیٰؑ نے) کہا کہ ان کا علم میرے رب کے پاس کتاب میں (لکھا ہوا) ہے۔ میرا رب نہ تو غلطی کرتا ہے نہ ہی بھولتا ہے۔

دینِ اسلام تو عیب چھپانے کی ترغیب دیتا ہے الّا یہ کہ کسی بڑے نقصان کا خدشہ ہو۔ اور عمومی طور پر اچھی چیزوں پر عمل کرنے اور منفی چیزوں سے باز رہنے کی تاکید کرتا ہے۔ کیڑے نکالنے اور کیچڑ اچھالنے کی تو قطعی اجازت نہیں دیتا۔ ان لوگوں کو کس نے اس کام پر مامور کیا ہے۔ کیا یہ کام اتنا ضروری ہے کہ اس کے نہ کرنے سے کسی نقصان کا اندیشہ ہے یا ایسا کرنا کوئی فرضِ منصبی ہے؟۔ کیا اللہ جل شانہ نے ایسا کام کرنے کا کہا ہوا ہے کہ جس کے نہ کرنے پر پکڑ اور پوچھ گچھ کا احتمال ہے؟۔

موجودہ دنیاوی عدالتیں بھی شک کا فائدہ دیتے ہوئے مجرم کو بری کر دیتی ہیں۔

لیکن حضرتِ انسان صحابہ کرامؓ کو شک کا فائدہ بھی نہیں دینا چاہتا اور وار پر وار کیے چلا جاتا ہے۔ان کی باتوں میں معافی نام کی کوئی چیز بالکل نظر نہیں آتی۔ صاف پتہ چلتا ہے کہ جن باتوں کو لے کر انہیں نشانہ بنایا جاتا ہے اس بارے کافی متضاد روایات پائی جاتی ہیں۔

صحابہ کرامؓ کا دور حضرت ابو بکر صدیقؓ سے لے کر حضرت امیر معاویہؓ تک ہے۔اس دور میں بھی عام طور پر کہا جاتا ہے کہ حضرت علیؓ تک خلافت رہی پھر ملوکیت آ گئی۔اور یہ تفریق بنانے والے بھی کوئی غیر نہیں۔ان کے مطابق کہ حضرت حسنؓ اور امیر معاویہؓ کے دور کو صحابہ کرامؓ کا دور نہیں سمجھا جاتا۔ جبکہ ان کی صحابیت میں کسی طرح کا اشکال نہیں۔ ہمیں اس بحث میں پڑے بغیر یہ دیکھنا چاہیئے کہ صحابہ کرامؓ کا دور کب تک تھا۔ان کی باریکیوں میں جانے کی ضرورت نہیں۔اللہ کو سب معلوم ہے۔

اور کچھ تو ایسی روایات ہیں جو صرف بغضِ صحابہ کی وجہ سے گھڑی گئی ہیں۔ایسے میں حالات و واقعات کے بارے کوئی بھی دعوے سے یہ نہیں کہہ سکتا کہ بلا کسی شک و شبہ سب کچھ سچائی پر مبنی ہے۔

اس جدید دور میں اور حالیہ رونما ہونے والے واقعات میں بارہا بار تضاد بیانی دیکھنے میں آتی ہے۔

لوگوں پر سب کچھ واضح ہو جانے کے باوجود

ہر کوئی اپنی پسند کے مطابق کسی بات کی توضیح کرتا ہے

بات کو اس بری طرح گھمایا جاتا ہے کہ اللہ کی پناہ

تو ایسی صورت میں

صحابہ کرامؓ کے دور والی الزام تراشیوں کا کیا جواز رہ جاتا ہے

اس سینکڑوں سال پہلے پیش آنے والے اور متضاد روایت کیے گئے واقعات میں کہاں تک حقیقت ہو سکتی ہے جن سے آج کا انسان سچ ڈھونڈنا چاہتا ہے جبکہ سچ ڈھونڈ نکالنا بہت مشکل اور بالکل نا ممکن سا ہے

اس جھنجٹ میں پڑے بغیر اگر یہ کہہ دیا جائے کہ اللہ ہی ان سارے گزرے ہوئے حالات و واقعات کو بخوبی جانتا ہے کوئی دوسرا نہیں۔اور وہی ان پر بہترین منصف ہوگا۔اور بہترین فیصلہ کرے گا تو کتنی حقیقی موزوں و مناسب بات ہو جائے گی۔اور ہم بھی خواہ مخواہ کے گناہ سے بچ جائیں گے۔

دنیاوی معاملات کو ہی لے لیجئے کہ کسی بھی معاملے میں اگر گھر کا بڑا کسی کو معاف کردے تو چھوٹے بولنے کی ہمت نہیں جٹا پاتے۔اور یہاں تک کہ عدالت کی دی ہوئی پھانسی کی سزا بھی گھر کے معتبر کے معافی دینے پر کالعدم ہو جاتی ہے۔

یہ تو اس خالق حقیقی مالکِ کون و مکان جلیل القدر اللہ جل شانہ کا معاف کردہ معاملہ ہے ۔بلکہ اس سے بھی بڑھ کر ان سب کو اللہ جل شانہ کی رضا بھی حاصل ہے۔تو پھر کیا ان پر کیچڑ اچھالنے اور بکواس کرنے کی کوئی توجیہ بنتی ہے!

اور اللہ کی رضا کا درجہ معافی سے کہیں زیادہ بڑھ چڑھ کر ہے۔

وَعَدَ ٱللَّهُ ٱلْمُؤْمِنِينَ وَٱلْمُؤْمِنَٰتِ جَنَّٰتٍ تَجْرِى مِن تَحْتِهَا ٱلْأَنْهَٰرُ خَٰلِدِينَ فِيهَا وَمَسَٰكِنَ طَيِّبَةً فِى جَنَّٰتِ عَدْنٍ ۚ وَرِضْوَٰنٌ مِّنَ ٱللَّهِ أَكْبَرُ ۚ ذَٰلِكَ هُوَ ٱلْفَوْزُ ٱلْعَظِيمُ ﴿72﴾ ع9

سورۃ التوبۃ آیت ۷۲

اللہ نے مومن مردوں اور مومن عورتوں سے ایسی جنتوں کا وعدہ کر رکھا ہے جن کے دامن میں نہریں جاری ہیں ان میں ہمیشہ ہمیش رہنے والے ہوں گے اور عمدہ نفیس مکانات اور ہمیشہ ہمیش رہنے کی جنتیں۔ اور اللہ کی رضا تو ان سب سے بڑھ کر ہو گی۔ یہی تو سب سے بڑی کامیابی ہے۔

اس صورت میں تو ہمیں بہت زیادہ احتیاط سے کام لینا چاہیئے۔ کہ کہیں یہ اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کا باعث نہ بن جائے۔

ہم مسلمان ہیں۔ہمارا موقف تو صحابہ کرامؓ کے بارے یوں ہونا چاہیئے تھا کہ جن کو اللہ جل شانہ نے معاف کر دیا اور ان سے راضی بھی ہو چکا۔ان کے بارے ہم منہُ کھولنے والے کون ہوتے ہیں؟۔ہم تو قطعی طور پر اس کی جسارت تک نہیں کر سکتے!۔

کیونکہ اللہ جل شانہ نے ان کو بنی نوع انسان کے لئے رہبر و رہنما کا درجہ دیا ہوا ہے۔دیکھئے درج ذیل آیات میں ارشادِ باری تعالیٰ۔

وَإِذَا قِيلَ لَهُمْ ءَامِنُواْ كَمَآ ءَامَنَ ٱلنَّاسُ قَالُوٓاْ أَنُؤْمِنُ كَمَآ ءَامَنَ ٱلسُّفَهَآءُ ۗ أَلَآ إِنَّهُمْ هُمُ ٱلسُّفَهَآءُ وَلَٰكِن لَّا يَعْلَمُونَ ﴿13﴾

سورۃ البقرۃ آیت 13

اور جب ان سے کہا جاتا ہے کہ ایمان لے آؤ جیسے ایمان لائے اور لوگ (یعنی صحابہ) تو کہنے لگتے ہیں۔کیا ہم ایسے ایمان لے آئیں جیسے کہ بے وقوف ایمان لائے ہیں؟۔سن رکھو! حقیقت میں وہ خود ہی بیوقوف ہیں مگر وہ جانتے تک نہیں۔

فَإِنْ ءَامَنُواْ بِمِثْلِ مَآ ءَامَنتُم بِهِۦ فَقَدِ ٱهْتَدَواْ ۖ وَّإِن تَوَلَّوْاْ فَإِنَّمَا هُمْ فِى شِقَاقٍ ۖ فَسَيَكْفِيكَهُمُ ٱللَّهُ ۚ وَهُوَ ٱلسَّمِيعُ ٱلْعَلِيمُ

سورۃ البقرۃ آیت ۱۳۷

پس اگر یہ لوگ بھی اسی طرح ایمان لے آئیں جس طرح تم سب ایمان لائے ہو تو یقیناً ہدایت یافتہ ہیں۔ اور اگر رو گردانی کریں تو البتہ وہ صرف کھلی مخالفت میں ہیں پس ان کے مقابلے میں اللہ ہی تمہارے لئے کافی ہے۔ اور وہ خوب سننے والا ہے سب کچھ جاننے والا ہے۔

اگرچہ درج ذیل آیت مبارک میں مذکور أُوْلِى ٱلْأَمْرِ کے بارے میں علماء کی آراء مختلف ہیں۔ لیکن ساتھ ہی ساتھ صحابہ کرامؓ کے أُوْلِى ٱلْأَمْرِ ہونے میں کسی قسم کا اختلاف نہیں ہے۔ کیونکہ انہوں نے اپنے دورِ حکومت میں اللہ کے احکام کو پورا کرنے میں کسی قسم کی کوتاہی نہیں کی۔ جو اللہ کی حاکمیت قائم کرنے کی ایک بہترین مثال بن کر ابھری۔ اسی لیے آج بھی اس بات پر زور دیا جاتا ہے۔ کہ ویسی ہی ابوبکر و عمرؓ کی طرز پر مثالی حکومت قائم کرنے کی کوشش کی جانی چاہیئے۔

يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوٓاْ أَطِيعُواْ ٱللَّهَ وَأَطِيعُواْ ٱلرَّسُولَ وَأُوْلِى ٱلْأَمْرِ مِنكُمْ ۖ فَإِن تَنَٰزَعْتُمْ فِى شَىْءٍ فَرُدُّوهُ إِلَى ٱللَّهِ وَٱلرَّسُولِ إِن كُنتُمْ تُؤْمِنُونَ بِٱللَّهِ وَٱلْيَوْمِ ٱلْءَاخِرِ ۚ ذَٰلِكَ خَيْرٌ وَأَحْسَنُ تَأْوِيلًا ﴿59﴾ ع8

سورۃالنساء آیت 59

اے ایمان والو!۔اطاعت کرو اللہ کی اور اس کے رسول کی اور ان لوگوں کی جو تم میں سے حاکم ہوں۔ پھر اگر آپس میں کوئی اختلاف رونما ہو جائے تو اللہ اور اس کے رسول کی طرف ہی رجوع کیا کرو اگر تم اللہ اور قیامت کے دن پر ایمان ویقین رکھتے ہو۔یہی بہتر ہے اور انجام کے لحاظ سے بھی بہترین ہے۔

وَمَن يُشَاقِقِ ٱلرَّسُولَ مِنۢ بَعۡدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُ ٱلۡهُدَىٰ وَيَتَّبِعۡ غَيۡرَ سَبِيلِ ٱلۡمُؤۡمِنِينَ نُوَلِّهِۦ مَا تَوَلَّىٰ وَنُصۡلِهِۦ جَهَنَّمَۖ وَسَآءَتۡ مَصِيرًا

سورۃ النساء آیت ۱۱۵

اور جو کوئی (اللہ کی طرف سے) ہدایت کے واضح ہو جانے کے بعد بھی رسول کی مخالفت کرے اور ایمان والوں (صحابہؓ) کے راستے کے علاوہ دوسرے کسی راستے پر چلے۔ تو جدھر کو وہ چلے گا ہم اسے ادھر ہی اسے چلنے دیں گے اور (بالآخر) جہنم میں ڈال دیں گے اور وہ بہت برا ٹھکانہ ہے۔

نتیجہ یہ نکلتا ہے۔

کہ اپنے آپ کو مسلمان کہنا۔اور قرآن کے بعد انہی عظیم ہستیوں کے نقشِ قدم پر چلنا۔ کیونکہ صحابہ کرامؓ کی مثالی زندگی ہمارے لئے مشعل راہ ہے۔ یہ جائز نہیں کہ کسی بھی صحابی کی طرف قطعی اور یقینی طور پر غلطی منسوب کی جائے اس لئے کہ ان سب حضرات نے اپنے اپنے طرز عمل میں اجتہاد سے کام لیا تھا اور ان سب کا مقصد اللہ کی رضا اور خوشنودی تھا یہ سب حضرات ہمارے پیشوا ہیں اور ہمیں حکم ہے ان کے باہمی اختلافات میں گفتگو نہ کریں اور ہمیشہ ان کا ذکر بہترین پیرائے میں کیا کریں۔ کیونکہ صحابیت کا مقام بڑا حرمت و عظمت والا مقام ہے اور نبی ﷺ نے بھی ان کو برا کہنے سے منع کیا ہے اور یہ وضاحت بھی کردی ہے کہ اللہ نے انہیں معاف کرر کھا ہے اور ان سے راضی ہو چکا ہے۔ تو کسی کا کوئی حق نہیں کہ ان پر طعن و تشنیع کرے۔ایسی باتوں سے پرہیز کرنا ہی بہتر ہے۔ یقینی طور پر یہ ایک عام آدمی کے لئے اللہ جل جلالہ کی خوشنودی حاصل کرنے اور اپنی اخروی نجات کے لئے اچھا ہی ہوگا۔

مالِ فئے۔

مالِ فئے کے بارے میں قرآنِ کریم میں واضح آیات موجود ہیں۔ایسا مال جس کے لیے مسلمانوں نے کوئی اونٹ اور گھوڑے نہیں دوڑائے تھے اور نہ ہی لڑائی جھگڑا اور جنگی اقدام کیا تھا۔ بلکہ اللہ نے وہ مال

ان کو لوگوں سے دلوادیا۔جو شرعی طور پر مال فئے میں شامل کرلیا گیا۔اس بارے قرآن پاک کی سورۃ الحشر کی آیت ۵ تا ۱۰ میں واضح الفاظ موجود ہیں۔

مَا قَطَعْتُم مِّن لِّينَةٍ أَوْ تَرَكْتُمُوهَا قَآئِمَةً عَلَىٰٓ أُصُولِهَا فَبِإِذْنِ ٱللَّهِ وَلِيُخْزِىَ ٱلْفَٰسِقِينَ ﴿5﴾ وَمَآ أَفَآءَ ٱللَّهُ عَلَىٰ رَسُولِهِۦ مِنْهُمْ فَمَآ أَوْجَفْتُمْ عَلَيْهِ مِنْ خَيْلٍ وَلَا رِكَابٍ وَلَٰكِنَّ ٱللَّهَ يُسَلِّطُ رُسُلَهُۥ عَلَىٰ مَن يَشَآءُ ۚ وَٱللَّهُ عَلَىٰ كُلِّ شَىْءٍ قَدِيرٌ ﴿6﴾

سورۃ الحشر آیت ۵۔۶

(مومنو) تم نے کھجوروں کے جو درخت کاٹ ڈالے یا جن کو ان کی جڑوں پر کھڑا رہنے دیا یہ سب اللہ کے اذن واجازت سے تھا اور تاکہ وہ فاسقوں کو رسوا کردے۔اور جو مال اللہ نے اپنے رسول کو ان لوگوں سے (بغیر جنگ کے) دلوایا پس اس میں تمہارا کوئی حق نہیں ہے کیونکہ تم لوگوں نے نہ تو اس پر گھوڑے دوڑائے اور نہ ہی اونٹ۔لیکن اللہ اپنے رسولوں کو جس پر چاہتا ہے مسلط کردیتا ہے اور اللہ ہر چیز پر پوری طرح قادر ہے۔

مَّآ أَفَآءَ ٱللَّهُ عَلَىٰ رَسُولِهِۦ مِنْ أَهْلِ ٱلْقُرَىٰ فَلِلَّهِ وَلِلرَّسُولِ وَلِذِى ٱلْقُرْبَىٰ وَٱلْيَتَٰمَىٰ وَٱلْمَسَٰكِينِ وَٱبْنِ ٱلسَّبِيلِ كَىْ لَا يَكُونَ دُولَةًۢ بَيْنَ ٱلْأَغْنِيَآءِ مِنكُمْ ۚ وَمَآ

https://quranexcel.com

ءَاتَىٰكُمُ ٱلرَّسُولُ فَخُذُوهُ وَمَا نَهَىٰكُمْ عَنْهُ فَٱنتَهُوا۟ ۚ وَٱتَّقُوا۟ ٱللَّهَ ۖ إِنَّ ٱللَّهَ شَدِيدُ ٱلْعِقَابِ ﴿7﴾ لِلْفُقَرَآءِ ٱلْمُهَٰجِرِينَ ٱلَّذِينَ أُخْرِجُوا۟ مِن دِيَٰرِهِمْ وَأَمْوَٰلِهِمْ يَبْتَغُونَ فَضْلًا مِّنَ ٱللَّهِ وَرِضْوَٰنًا وَيَنصُرُونَ ٱللَّهَ وَرَسُولَهُۥٓ ۚ أُو۟لَٰٓئِكَ هُمُ ٱلصَّٰدِقُونَ ﴿8﴾

سورۃ الحشر آیت ۷۔۸

جو مال اللہ نے بستی والوں سے اپنے رسول کو دلوایا ہے وہ اللہ کا۔ اور رسول کا۔ اور (اس کے) قرابتداروں۔ اور یتیموں۔ اور مسکینوں۔ اور مسافروں کا ہے۔ تاکہ وہ تمہارے دولتمندوں کے درمیان ہی نہ گردش کرتا رہے۔ اور جو کچھ رسول تمہیں دے دیں وہ لے لو اور جس سے منع کر دیں اس سے رک جاؤ اور اللہ سے ہی ڈرتے رہو بیشک اللہ سخت عذاب دینے والا ہے۔ (نیز وہ مال) ان غریب مہاجروں کے لئے ہے جو اپنے گھروں اور مالوں سے نکال دیئے گئے (اور) جو اللہ کا فضل اور اس کی خوشنودی کے طلبگار ہیں اور اللہ اور اس کے رسول کی مدد کرتے ہیں اور یہ لوگ بالکل سچے لوگ ہیں۔

وَٱلَّذِينَ تَبَوَّءُو ٱلدَّارَ وَٱلْإِيمَٰنَ مِن قَبْلِهِمْ يُحِبُّونَ مَنْ هَاجَرَ إِلَيْهِمْ وَلَا يَجِدُونَ فِى صُدُورِهِمْ حَاجَةً مِّمَّآ أُوتُوا۟ وَيُؤْثِرُونَ عَلَىٰٓ أَنفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ ۚ وَمَن يُوقَ شُحَّ نَفْسِهِۦ فَأُو۟لَٰٓئِكَ هُمُ ٱلْمُفْلِحُونَ ﴿9﴾ وَٱلَّذِينَ جَآءُو

https://quranexcel.com

مِنۢ بَعْدِهِمْ يَقُولُونَ رَبَّنَا ٱغْفِرْ لَنَا وَلِإِخْوَٰنِنَا ٱلَّذِينَ سَبَقُونَا بِٱلْإِيمَٰنِ وَلَا تَجْعَلْ فِى قُلُوبِنَا غِلًّا لِّلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ رَبَّنَآ إِنَّكَ رَءُوفٌ رَّحِيمٌ﴿10﴾1ع

سورۃالحشر آیت ۹۔۱۰

(اور یہ مال) ان کے لئے بھی ہے جن لوگوں نے اس دیارِ مدینہ میں اور ایمان میں ان سے پہلے اپنی جگہ بنالی اور جو بھی ہجرت کرکے ان کے پاس آتا ہے وہ اس سے محبت کرتے ہیں۔اور جو کچھ ان کو ملا ہے اس سے اپنے دل میں کچھ خلش نہیں پاتے۔اور وہ ان کو اپنے اوپر ترجیح دیتے ہیں اگرچہ خود بھی ضرورت مند ہوتے ہیں۔اور جو بھی نفس کی حرص سے بچالیے گئے تو ایسے ہی لوگ مراد پانے والے ہیں۔اور (ان کے لئے بھی) جو ان کے بعد آئے (اور) دعا کرتے ہیں کہ اے ہمارے رب !۔ ہمیں بخش دے اور ہمارے بھائیوں کو بھی جو ہم سے پہلے ایمان لائے اور ہمارے دلوں میں اہلِ ایمان کے لئے کینہ (وحسد) نہ پیدا ہونے دے۔اے ہمارے دب !۔تو یقیناً بڑا شفقت کرنے والا نہایت رحم کرنے والا ہے۔

واپس

فالِ فئے میں فدک کا ایک باغ بھی تھا جسے بنیاد بنا کر اکثر صحابہ کرامؓ پر تنقید کی جاتی ہے۔کہ وہ نبی ﷺ کی طرف سے حضرت فاطمہؓ کو میراث میں ملا تھا۔جسے حضرت ابوبکرؓ نے ان سے چھین کر بیت المال میں شامل کرلیا۔پھر حضرت عمرؓ اور حضرت عثمانؓ نے بھی واپس نہ کیا۔شاید وہ یہ بھول جاتے

ہیں کہ حضرت علیؓ اور حضرت حسنؓ اپنے دور میں تو آسانی سے واپس لے سکتے تھے۔ مگر انہوں نے کوئی ایسا اقدام کیوں نہ کیا۔ کیونکہ وہ جانتے تھے کہ دراصل وہ باغ غزوۂ خیبر کے وقت ان بستی والوں نے نبی ﷺ کو ہبہ کیا تھا جو مال فئے میں شامل تھا۔

نبیوں کی میراث کے بارے میں نبی ﷺ نے جو ارشاد فرمایا اسے بھی ملاحظہ کیجئے۔

حدثنا إسماعيل بن ابان۔ اخبرنا ابن المبارك۔ عن يونس۔ عن الزهري۔ عن عروة۔ عن عائشة ان النبي صلى الله عليه وسلم۔ قال:" لا نورث ما تركنا صدقة".

ترجمہ۔ ہم سے اسماعیل بن ابان نے بیان کیا۔ کہا ہم کو عبداللہ بن مبارک نے خبر دی۔ انہیں یونس نے۔ انہیں زہری نے۔ انہیں عروہ نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا "ہماری وراثت نہیں ہوتی ہم جو کچھ بھی چھوڑیں وہ صدقہ ہے۔

صحیح بخاری کتاب الفرائض حدیث نمبر: 6727

امام اور امامت:

امام کے معنی رہنما۔ رہبر اور پیشوا کے ہیں۔ خاص طور پر ایسے شخص کے لئے استعمال ہوتا ہے جس کی اقتداء کی جائے۔ یعنی خلیفہ۔ امیر لشکر۔ مصلح و منتظم۔ کسی گروہ کا سرغنہ۔ سردار۔ امام مسجد وغیرہ۔ عام اصطلاح میں کسی بھی ایسے معروف رہنما کے لئے استعمال کیا جاتا ہے جو ماہر اور منجھا ہوا ہو اور جس کے قول و عمل کو ترجیحی حیثیت دی جاتی ہو۔ قرآن کریم میں امام کا لفظ آٹھ مقام پر آیا ہے اور اس کی جمع کے لفظ أَئِمہ کا پانچ جگہ ذکر ہوا ہے۔ یعنی تیرہ مرتبہ ذکر آیا ہے جہاں اس کا استعمال۔ اللہ کی کتابوں کے لئے۔ شارع عام یعنی واضح راستے کے لئے اور لوح محفوظ کی خاص کتاب کے لئے اور کفر و ہدایت کے پیشواؤں کے لئے۔ دنیاوی آگے آنے والی زندگی کے لئے ہوا ہے۔ آیئے پہلے تو قرآن مجید کی آیات کی روشنی میں امام سے متعلق چند آیات ملاحظہ فرمائیں۔ درج ذیل آیت میں حضرت ابراہیمؑ کو ساری امتِ مسلمہ کا امام بنانے کی بشارت دی گئی اور بعد والی کچھ آیات میں نبی ﷺ کو اور پھر عام لوگوں کو ان کی پیروی کرنے کے بارے بھی کہہ دیا گیا۔

۞ وَإِذِ ٱبْتَلَىٰٓ إِبْرَٰهِـۧمَ رَبُّهُۥ بِكَلِمَٰتٍ فَأَتَمَّهُنَّ ۖ قَالَ إِنِّى جَاعِلُكَ لِلنَّاسِ إِمَامًا ۖ قَالَ وَمِن ذُرِّيَّتِى ۖ قَالَ لَا يَنَالُ عَهْدِى ٱلظَّٰلِمِينَ ﴿124﴾

سورۃ البقرۃ آیت 124

اور جب ابراہیمؑ کو اس کے رب نے چند باتوں میں آزمایا تو وہ ان میں ہر طرح سے پورے اترے۔
ارشاد فرمایا کہ بلاشبہ میں تم کو بنی نوع انسان کا امام بنانے والا ہوں۔ تو پوچھا کہ میری اولاد کو بھی !۔
ارشادِ باری ہوا کہ میرا وعدہ ظالم لوگوں کے بارے میں بالکل نہیں ہے۔

شَاكِرًا لِّأَنْعُمِهِ ۚ ٱجْتَبَىٰهُ وَهَدَىٰهُ إِلَىٰ صِرَٰطٍ مُّسْتَقِيمٍ ﴿121﴾ وَءَاتَيْنَٰهُ فِى ٱلدُّنْيَا
حَسَنَةً ۖ وَإِنَّهُۥ فِى ٱلْءَاخِرَةِ لَمِنَ ٱلصَّٰلِحِينَ ﴿122﴾ ثُمَّ أَوْحَيْنَآ إِلَيْكَ أَنِ ٱتَّبِعْ مِلَّةَ
إِبْرَٰهِيمَ حَنِيفًا ۖ وَمَا كَانَ مِنَ ٱلْمُشْرِكِينَ ﴿123﴾

سورۃ النحل آیت ۱۲۱ تا ۱۲۳

(ابراہیمؑ) اس کی نعمتوں کا شکر ادا کرنے والا تھا۔ اللہ نے اسے چن لیا تھا اور اسے سیدھی راہ پر بھی چلا دیا تھا۔ اور ہم نے اسے دنیا میں بھی بھلائی دی تھی اور بیشک وہ آخرت میں بھی وہ صالحین میں سے ہو گا۔ پھر ہم نے تمہاری طرف بھی یہ وحی بھیجی کہ دین ابراہیمؑ کی پیروی اختیار کرو جو یکسوئی کے ساتھ (اللہ کی طرف) مائل تھا اور مشرکوں میں سے نہ تھا۔

قَدْ كَانَتْ لَكُمْ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ فِىٓ إِبْرَٰهِيمَ وَٱلَّذِينَ مَعَهُۥٓ ۖ إِذْ قَالُوا۟ لِقَوْمِهِمْ إِنَّا بُرَءَٰٓؤُا۟
مِنكُمْ وَمِمَّا تَعْبُدُونَ مِن دُونِ ٱللَّهِ كَفَرْنَا بِكُمْ وَبَدَا بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمُ ٱلْعَدَٰوَةُ
وَٱلْبَغْضَآءُ أَبَدًا حَتَّىٰ تُؤْمِنُوا۟ بِٱللَّهِ وَحْدَهُۥٓ ۖ إِلَّا قَوْلَ إِبْرَٰهِيمَ لِأَبِيهِ لَأَسْتَغْفِرَنَّ لَكَ

https://quranexcel.com

وَمَآ أَمْلِكُ لَكَ مِنَ ٱللَّهِ مِن شَىْءٍ ۖ رَّبَّنَا عَلَيْكَ تَوَكَّلْنَا وَإِلَيْكَ أَنَبْنَا وَإِلَيْكَ ٱلْمَصِيرُ ﴿4﴾

سورۃ الممتحنۃ آیت ۴

یقینی طور پر تمہارے لئے ابراہیمؑ (کی ذات) میں اچھا نمونہ ہے اور ان لوگوں میں بھی جو اس کے ہمراہ تھے۔ جب کہ انہوں نے اپنی قوم سے کہا کہ بیشک ہم تم سے اور ان سے جن کی تم اللہ کے علاوہ عبادت کرتے ہو سخت بیزار ہیں۔ ہم تمہارا انکار کرتے ہیں اور ہمارے اور تمہارے درمیان ہمیشہ کے لئے اس وقت تک عداوت اور دشمنی پیدا ہو گئی جب تک کہ تم واحد و یکتا اکیلے اللہ پر ایمان نہ لے آؤ۔

وَمَنْ أَحْسَنُ دِينًا مِّمَّنْ أَسْلَمَ وَجْهَهُۥ لِلَّهِ وَهُوَ مُحْسِنٌ وَٱتَّبَعَ مِلَّةَ إِبْرَٰهِيمَ حَنِيفًا ۗ وَٱتَّخَذَ ٱللَّهُ إِبْرَٰهِيمَ خَلِيلًا ﴿125﴾

سورۃ النساء آیت ۱۲۵

اور اس شخص سے بہتر کس کا دین ہوگا؟۔ جو اپنے آپ کو اللہ کے لئے مسلمان کر لے اور وہ احسان کرنے والا بھی ہو اور یکسو رہنے والے ابراہیمؑ کے دین کا پیروکار ہو جائے۔ اور ابراہیمؑ کو تو اللہ نے اپنا دوست بنا لیا تھا۔

درج ذیل آیات میں اللہ کی کتاب کو امام کہا گیا۔اس کی رو سے اللہ کی بھیجی ہوئی ساری کتابیں اور صحیفے امام کا درجہ رکھتے ہیں اور آج کا امام قرآن کریم ہے جو کہ حقیقی و صحیح رہنما ہے اور سراسر رحمت و ہدایت ہے جسے مرکزیت حاصل ہونی چاہیئے۔مگر اکثر لوگ اسے نظر انداز ہی کرتے ہیں۔

أَفَمَن كَانَ عَلَىٰ بَيِّنَةٍ مِّن رَّبِّهِۦ وَيَتْلُوهُ شَاهِدٌ مِّنْهُ وَمِن قَبْلِهِۦ كِتَٰبُ مُوسَىٰٓ إِمَامًا وَرَحْمَةً ۚ أُو۟لَٰٓئِكَ يُؤْمِنُونَ بِهِۦ ۚ وَمَن يَكْفُرْ بِهِۦ مِنَ ٱلْأَحْزَابِ فَٱلنَّارُ مَوْعِدُهُۥ ۚ فَلَا تَكُ فِى مِرْيَةٍ مِّنْهُ ۚ إِنَّهُ ٱلْحَقُّ مِن رَّبِّكَ وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَ ٱلنَّاسِ لَا يُؤْمِنُونَ ﴿17﴾

سورۃ ہود آیت 17

پھر کیا وہ شخص جو اپنے رب کی طرف سے واضح دلیل پر ہو اور اس پر اللہ کی طرف سے ایک گواہ بھی ہو۔اور موسیٰؑ کی کتاب بھی اس سے پہلے گواہ تھی جو امام اور رحمت تھی۔ایسے ہی لوگ اس (قرآن) پر ایمان لاتے ہیں۔اور جو کوئی سارے گروہوں میں سے اس کا منکر ہو گیا تو اس کا ٹھکانا دوزخ کی آگ ہے۔پس تم اس (قرآن) کی طرف سے کسی طرح کے شک شبے میں نہ رہنا۔بیشک یہ تیرے رب کی طرف سے برحق ہے۔لیکن بہت سارے لوگ ایمان لانے والے نہیں ہیں۔

وَمِن قَبْلِهِۦ كِتَٰبُ مُوسَىٰٓ إِمَامًا وَرَحْمَةً ۚ وَهَٰذَا كِتَٰبٌ مُّصَدِّقٌ لِّسَانًا عَرَبِيًّا لِّيُنذِرَ ٱلَّذِينَ ظَلَمُوا۟ وَبُشْرَىٰ لِلْمُحْسِنِينَ ﴿12﴾ ج

سورۃ الأحقاف آیت 12

اور اس سے پہلے موسیٰؑ کی کتاب بھی رہنما اور رحمت تھی۔ اور یہ کتاب اس کی تصدیق کرنے والی عربی زبان میں ہے تاکہ ظالم لوگوں کو آگاہ کردے اور بھلائی کرنے والوں کو خوشخبری سنادے۔

درج ذیل آیات میں وہ پیشوا جس کی پیروی کی گئی ہو۔ اس کی رو سے وہ مسلم بھی ہو سکتا ہے اور کافر بھی!۔

يَوْمَ نَدْعُوا۟ كُلَّ أُنَاسٍۭ بِإِمَٰمِهِمْ ۖ فَمَنْ أُوتِىَ كِتَٰبَهُۥ بِيَمِينِهِۦ فَأُو۟لَٰٓئِكَ يَقْرَءُونَ كِتَٰبَهُمْ وَلَا يُظْلَمُونَ فَتِيلًا ﴿71﴾ وَمَن كَانَ فِى هَٰذِهِۦٓ أَعْمَىٰ فَهُوَ فِى ٱلْءَاخِرَةِ أَعْمَىٰ وَأَضَلُّ سَبِيلًا ﴿72﴾

سورۃ الاسراء آیت ۷۱

جس دن ہم سب لوگوں کو ان کے پیشواؤں کے ساتھ بلائیں گے۔ پس جس کا اعمال نامہ اسکے داہنے ہاتھ میں دیا گیا تو وہ اپنا اعمال نامہ (خوشی خوشی) پڑھیں گے اور ان پر دھاگے برابر بھی ظلم نہیں کیا

جائے گا۔ اور جو کوئی اس (دنیا) میں اندھا رہا تو وہ آخرت میں بھی اندھا ہی ہوگا اور راہِ (نجات) سے بہت دور بھٹکا ہوا۔

درج ذیل آیت میں واضح راستے یعنی شارع عام کو امام کہا گیا۔

فَٱنتَقَمْنَا مِنْهُمْ وَإِنَّهُمَا لَبِإِمَامٍ مُّبِينٍ ﴿79﴾ ط ع5

سورۃ الحجر آیت 79

پھر ہم نے ان سے بھی انتقام لے لیا اور یہ دونوں بستیاں البتہ شارع عام پر واقع ہیں۔

درج ذیل آیت میں عام مسلمانوں کا تذکرہ ہے جو اللہ سے دعا کیا کرتے ہیں کہ ہمیں متقی لوگوں کا امام بنادے۔ تاکہ لوگ ان سے رہنمائی حاصل کر سکیں۔

وَٱلَّذِينَ يَقُولُونَ رَبَّنَا هَبْ لَنَا مِنْ أَزْوَٰجِنَا وَذُرِّيَّٰتِنَا قُرَّةَ أَعْيُنٍ وَٱجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِينَ إِمَامًا ﴿74﴾

سورۃ الفرقان آیت 74

اور وہ جو (اللہ سے) دعا مانگتے رہتے ہیں کہ اے ہمارے رب !۔ ہمیں ہماری بیویوں اور اولاد کی طرف سے آنکھوں کی ٹھنڈک عطا فرما اور ہمیں متقی لوگوں کا امام بنادے۔

درج ذیل آیت میں لوح محفوظ پر موجود خاص کتاب کا ذکر ہے جس کو امام کہا گیا۔

إِنَّا نَحْنُ نُحْيِ ٱلْمَوْتَىٰ وَنَكْتُبُ مَا قَدَّمُوا۟ وَءَاثَٰرَهُمْ ۚ وَكُلَّ شَىْءٍ أَحْصَيْنَٰهُ فِىٓ إِمَامٍ مُّبِينٍ ﴿12﴾ ع1

سورۃ یٰس آیت 12

بیشک ہم مُردوں کو زندہ کریں گے اور جو انہوں نے آگے بھیجا اور جو آثار پیچھے چھوڑے ہم سب لکھتے جاتے ہیں۔ اور ہر چیز کو ہم نے واضح کتاب (لوح محفوظ) میں لکھ رکھا ہے۔

درج ذیل آیت میں دنیا میں رہتے ہوئے آگے آنے والی زندگی کے بارے ذکر کیا گیا ہے۔ کہ انسان چاہتا ہے کہ اس میں بھی فسق و فجور ہی کرتا رہے۔

أَيَحْسَبُ ٱلْإِنسَٰنُ أَلَّن نَّجْمَعَ عِظَامَهُۥ ﴿3﴾ ط بَلَىٰ قَٰدِرِينَ عَلَىٰٓ أَن نُّسَوِّىَ بَنَانَهُۥ ﴿4﴾ بَلْ يُرِيدُ ٱلْإِنسَٰنُ لِيَفْجُرَ أَمَامَهُۥ ﴿5﴾ ج

سورۃ القیامہ آیت ۳ تا ۵

کیاانسان یہ گمان کرتا ہے کہ ہم اس کی (بوسیدہ) ہڈیاں جمع نہیں کرپائیں گے ؟۔ (کیوں نہیں) جی ہاں !۔ ہم تو (اس پر بھی) قادر ہیں کہ اس کی انگلیوں کی پور پور ہو بہو بنادیں۔ نہیں (بلکہ) انسان چاہتا ہے کہ اپنی آگے والی زندگی میں بھی فسق وفجور کرتا رہے۔

اب اَئِمہ والی پانچ آیات بھی ملاحظہ فرمائیں۔ جن میں کفر کے اماموں۔ مسلمانوں کے پیشوا نبیوں۔ ہدایت کے پیشوا بنی اسرائیل کے لوگوں اور آگ کی طرف لے جانے والے پیشواؤں کا تذکرہ ملتا ہے۔

لَا يَرْقُبُونَ فِى مُؤْمِنٍ إِلًّا وَلَا ذِمَّةً ۚ وَأُوْلَٰٓئِكَ هُمُ ٱلْمُعْتَدُونَ ﴿10﴾ فَإِن تَابُوا۟ وَأَقَامُوا۟ ٱلصَّلَوٰةَ وَءَاتَوُا۟ ٱلزَّكَوٰةَ فَإِخْوَٰنُكُمْ فِى ٱلدِّينِ ۗ وَنُفَصِّلُ ٱلْـَٔايَٰتِ لِقَوْمٍ يَعْلَمُونَ ﴿11﴾ وَإِن نَّكَثُوٓا۟ أَيْمَٰنَهُم مِّنۢ بَعْدِ عَهْدِهِمْ وَطَعَنُوا۟ فِى دِينِكُمْ فَقَٰتِلُوٓا۟ أَئِمَّةَ ٱلْكُفْرِ ۙ إِنَّهُمْ لَآ أَيْمَٰنَ لَهُمْ لَعَلَّهُمْ يَنتَهُونَ ﴿12﴾

سورۃ التوبہ آیت ۱۰ تا ۱۲

یہ لوگ کسی مومن کے بارے میں نہ تو قرابت کا اور نہ ہی کسی معاہدے کا لحاظ کرتے ہیں۔۔ اور یہ وہ لوگ ہیں جو حد سے تجاوز کرنے والے ہیں۔ اگر یہ توبہ کرلیں اور نماز قائم کرنے لگیں اور زکوۃ دینے لگ جائیں تو تمہارے دینی بھائی ہیں۔ اور سمجھنے والوں کے لئے ہم اپنی آیات کی طرح طرح سے

https://quranexcel.com

وضاحت کردیتے ہیں۔اور اگر وہ عہد کرنے کے بعد اپنی قسمیں توڑ ڈالیں اور تمہارے دین میں طعن و تشنیع کرنے لگیں۔تو کفر کے اماموں سے جنگ کرو تاکہ وہ باز آجائیں۔بلاشبہ ان کی قسموں کا کوئی اعتبار نہیں۔

وَوَهَبْنَا لَهُۥٓ إِسْحَٰقَ وَيَعْقُوبَ نَافِلَةً ۖ وَكُلًّا جَعَلْنَا صَٰلِحِينَ ﴿72﴾ وَجَعَلْنَٰهُمْ أَئِمَّةً يَهْدُونَ بِأَمْرِنَا وَأَوْحَيْنَآ إِلَيْهِمْ فِعْلَ ٱلْخَيْرَٰتِ وَإِقَامَ ٱلصَّلَوٰةِ وَإِيتَآءَ ٱلزَّكَوٰةِ ۖ وَكَانُوا۟ لَنَا عَٰبِدِينَ ﴿73﴾ ج لا

سورۃ الأنبیاء آیت ۷۲۔۷۳

اور ہم نے اسے اسحاقؑ (بیٹا) عطا کیا اور اس پر مزید یعقوبؑ (پوتا) بھی عطا کیا۔اور سب کو صالح بنادیا۔ اور ہم نے انہیں پیشوا بنادیا جو ہمارے حکم سے رہنمائی کیا کرتے تھے اور ہم نے انہیں اچھے کام کرنے اور نماز قائم کرنے اور زکوۃ دینے کی وحی کی تھی۔اور وہ ہماری ہی عبادت کیا کرتے تھے۔

إِنَّ فِرْعَوْنَ عَلَا فِى ٱلْأَرْضِ وَجَعَلَ أَهْلَهَا شِيَعًا يَسْتَضْعِفُ طَآئِفَةً مِّنْهُمْ يُذَبِّحُ أَبْنَآءَهُمْ وَيَسْتَحْىِۦ نِسَآءَهُمْ ۚ إِنَّهُۥ كَانَ مِنَ ٱلْمُفْسِدِينَ ﴿4﴾ وَنُرِيدُ أَن نَّمُنَّ عَلَى ٱلَّذِينَ ٱسْتُضْعِفُوا۟ فِى ٱلْأَرْضِ وَنَجْعَلَهُمْ أَئِمَّةً وَنَجْعَلَهُمُ

ٱلۡوَٰرِثِينَ ﴿5﴾ وَنُمَكِّنَ لَهُمۡ فِي ٱلۡأَرۡضِ وَنُرِيَ فِرۡعَوۡنَ وَهَٰمَٰنَ وَجُنُودَهُمَا مِنۡهُم مَّا كَانُواْ يَحۡذَرُونَ ﴿6﴾

سورۃ القصص آیت ۴ تا ۶

یقیناً فرعون زمین (مصر) میں سرکش ہو گیا تھا اور وہاں کے باشندوں کو گروہ گروہ بنا رکھا تھا اور اس نے ان میں سے ایک گروہ کو (اتنا) کمزور کر دیا تھا کہ اُن کے بیٹوں کو ذبح کر ڈالتا اور اُن کی (نو مولود) عورتوں کو زندہ چھوڑ دیتا۔ بلا شبہ وہ فساد برپا کرنے والوں میں سے تھا۔ اور ہم چاہتے تھے کہ ان لوگوں پر احسان کریں جو کہ ملک میں کمزور کر دیئے گئے ہیں اور ان کو پیشوا بنائیں اور انہیں (زمین کا) وارث بنا دیں۔ اور ان کو زمین میں اقتدار دے دیں اور فرعون اور ہامان اور ان دونوں کے لشکروں کو ان (بے بس لوگوں) کی طرف سے وہ کچھ دکھا دیں جس کا وہ ڈر رکھتے تھے۔

وَقَالَ فِرۡعَوۡنُ يَٰٓأَيُّهَا ٱلۡمَلَأُ مَا عَلِمۡتُ لَكُم مِّنۡ إِلَٰهٍ غَيۡرِي فَأَوۡقِدۡ لِي يَٰهَٰمَٰنُ عَلَى ٱلطِّينِ فَٱجۡعَل لِّي صَرۡحًا لَّعَلِّيٓ أَطَّلِعُ إِلَىٰٓ إِلَٰهِ مُوسَىٰ وَإِنِّي لَأَظُنُّهُۥ مِنَ ٱلۡكَٰذِبِينَ ﴿38﴾ وَٱسۡتَكۡبَرَ هُوَ وَجُنُودُهُۥ فِي ٱلۡأَرۡضِ بِغَيۡرِ ٱلۡحَقِّ وَظَنُّوٓاْ أَنَّهُمۡ إِلَيۡنَا لَا يُرۡجَعُونَ ﴿39﴾ فَأَخَذۡنَٰهُ وَجُنُودَهُۥ فَنَبَذۡنَٰهُمۡ فِي ٱلۡيَمِّۖ فَٱنظُرۡ كَيۡفَ كَانَ عَٰقِبَةُ

ٱلظَّٰلِمِينَ﴿40﴾ وَجَعَلْنَٰهُمْ أَئِمَّةً يَدْعُونَ إِلَى ٱلنَّارِ ۖ وَيَوْمَ ٱلْقِيَٰمَةِ لَا يُنصَرُونَ﴿41﴾
وَأَتْبَعْنَٰهُمْ فِى هَٰذِهِ ٱلدُّنْيَا لَعْنَةً ۖ وَيَوْمَ ٱلْقِيَٰمَةِ هُم مِّنَ ٱلْمَقْبُوحِينَ﴿42﴾ع4

سورۃ القصص آیت ۳۸ تا ۴۲

اور فرعون نے کہا اے درباریو!۔ میں تو اپنے سوا کسی کو بھی تمہارے لئے عبادت کا مستحق نہیں جانتا تو اے ہامان!۔ تو میرے لئے مٹی (کی اینٹوں) کو آگ میں پکا پھر میرے لئے ایک بلند مینار بنوا تاکہ میں موسیٰؑ کے اللہ کو تو جھانک سکوں۔ اور میں تو البتہ اسے بالکل جھوٹا خیال کرتا ہوں۔ اور وہ اور اس کے لشکر زمین میں ناحق تکبر و غرور کر رہے تھے اور گمان کرتے تھے کہ ہماری طرف نہیں لوٹائے جائیں گے۔ تو ہم نے اس کو اور اس کے لشکروں کو پکڑ لیا اور سمندر میں پھینک دیا۔ تو دیکھ لو ظالم لوگوں کا انجام کیسا ہوا؟۔ اور ہم نے ان کو آگ کی طرف بلانے والے امام بنا دیا۔ اور قیامت کے دن ان کی کوئی مدد نہیں کی جائے گی۔ اور ہم نے اس دنیا میں ان کے پیچھے لعنت لگا دی۔ اور قیامت کے دن بھی بدحال لوگوں میں سے ہوں گے۔

وَلَقَدْ ءَاتَيْنَا مُوسَى ٱلْكِتَٰبَ فَلَا تَكُن فِى مِرْيَةٍ مِّن لِّقَآئِهِۦ ۖ وَجَعَلْنَٰهُ هُدًى
لِّبَنِىٓ إِسْرَٰٓءِيلَ﴿23﴾ج وَجَعَلْنَا مِنْهُمْ أَئِمَّةً يَهْدُونَ بِأَمْرِنَا لَمَّا صَبَرُوا۟ ۖ وَكَانُوا۟

بِـَٔايَٰتِنَا يُوقِنُونَ﴿24﴾ إِنَّ رَبَّكَ هُوَ يَفۡصِلُ بَيۡنَهُمۡ يَوۡمَ ٱلۡقِيَٰمَةِ فِيمَا كَانُواْ فِيهِ يَخۡتَلِفُونَ﴿25﴾

سورۃ السجدۃ آیت ۲۳ تا ۲۵

اور البتہ یقیناً ہم نے موسیٰؑ کو کتاب (تورات) دی تھی۔ کہیں تم (لوگ ان کے اختلاف رکھنے پر) اس قرآن کے ملنے سے شک میں نہ پڑ جانا اور ہم نے اسے (صرف) بنی اسرائیل کے لئے (ذریعہ) ہدایت بنایا تھا۔ اور ہم نے ان میں سے امام و پیشوا بنا دیئے تھے جو ہمارے حکم سے ہدایت کیا کرتے تھے جب کہ انہوں نے صبر کیا تھا۔ اور وہ ہماری آیتوں پر یقین رکھتے تھے۔ بلاشبہ قیامت کے دن تمہارا رب ان کے درمیان فیصلہ کر دے گا۔ جن باتوں میں وہ باہمی اختلاف کیا کرتے تھے۔

اوپر درج کردہ آیات میں بات پوری طرح سمجھا دی گئی ہے۔ جس پر اگر کوئی غور کرے تو ان میں اثنا عشری امامت کا عقیدہ رکھنے والے اماموں کا کوئی تذکرہ نہیں ہے۔ نہ ہی ایسا کچھ ملتا ہے جیسا کہ امام کے بارے ان لوگوں کا عقیدہ ہے کہ امامت نبوت سے درجہ میں اعلیٰ ہے۔ اور نہ ہی عیسیٰ علیہ السلام کے علاوہ امام مہدی کا کہیں کوئی ذکر ملتا ہے۔ عیسیٰؑ کے بارے تو آیات موجود ہیں جن میں سے ایک درج ذیل ہے۔

۞ وَلَمَّا ضُرِبَ ٱبْنُ مَرْيَمَ مَثَلًا إِذَا قَوْمُكَ مِنْهُ يَصِدُّونَ﴿57﴾ وَقَالُوٓاْ ءَأَٰلِهَتُنَا خَيْرٌ أَمْ هُوَ ۚ مَا ضَرَبُوهُ لَكَ إِلَّا جَدَلًۢا ۚ بَلْ هُمْ قَوْمٌ خَصِمُونَ﴿58﴾ إِنْ هُوَ إِلَّا عَبْدٌ أَنْعَمْنَا عَلَيْهِ وَجَعَلْنَٰهُ مَثَلًا لِّبَنِىٓ إِسْرَٰٓءِيلَ﴿59﴾ ط وَلَوْ نَشَآءُ لَجَعَلْنَا مِنكُم مَّلَٰٓئِكَةً فِى ٱلْأَرْضِ يَخْلُفُونَ﴿60﴾ وَإِنَّهُۥ لَعِلْمٌ لِّلسَّاعَةِ فَلَا تَمْتَرُنَّ بِهَا وَٱتَّبِعُونِ ۚ هَٰذَا صِرَٰطٌ مُّسْتَقِيمٌ﴿61﴾

سورۃالزخرف آیت 57

اور جب مریمؑ کے بیٹے (عیسیٰؑ) کی مثال دی گئی تو ایک دم سے تمہاری کی قوم کے لوگ (خوشی سے) چیخنے چلانے لگے۔ اور کہنے لگے کہ بھلا ہمارے معبود اچھے ہیں یا وہ (جو عیسیٰؑ کو اللہ کا بیٹا کہنا)؟۔ یہ بات تو وہ صرف تم سے جھگڑنے کے لئے کرتے ہیں بلکہ یہ لوگ تو ہیں ہی بڑے جھگڑالو۔ وہ (عیسیٰؑ) تو بس ہمارا ایک بندہ تھا جس پر ہم نے فضل وانعام کیا اور اسے بنی اسرائیل کے لئے (اپنی قدرت کی) مثال بنادیا۔ اگر ہم چاہتے تو تم میں سے فرشتے زمین پر بسادیتے جو اس میں جانشینی کرتے۔ اور بیشک وہ (عیسیٰؑ کا ظہور) تو قیامت کی ایک نشانی ہے پس تم لوگ اس میں ہر گز شک نہ کرو اور میری ہی پیروی کرو یہی سیدھا راستہ ہے۔

اور کسی بھی عقیدے کی بنیاد کا پہلا عقدہ تو قرآن سے ہی شروع ہوتا ہے پھر اس کی تفصیل احادیث میں ملتی ہے۔قرآن میں جس کا ذکر تک نہ ہو تو ایسی بات پر عقیدہ رکھنا بالکل بے معنی۔بہت کمزور اور بودا ہو جاتا ہے۔اگر یہ مان بھی لیا جائے کہ صحیح احادیث پر عقیدہ استوار کیا جا سکتا ہے۔تو صرف ایسی احادیث ہی ہو سکتی ہیں جن پر کسی کو بھی کوئی اشکال اور شک شبہ نہ ہو۔رہا معاملہ نچلے درجے کی۔ضعیف۔موضوع اور من گھڑت روایات کا تو وہ عقائد کے میدان میں قدم رکھنے کے بھی قابل نہیں ہیں۔

وَمَا لَهُم بِهِۦ مِنْ عِلْمٍۖ إِن يَتَّبِعُونَ إِلَّا ٱلظَّنَّۖ وَإِنَّ ٱلظَّنَّ لَا يُغْنِى مِنَ ٱلْحَقِّ شَيْـًٔا ﴿28﴾ ج

سورۃ النجم آیت ۲۸

حالانکہ ان کو اس کا کچھ بھی علم نہیں وہ صرف ظن و گمان پر چلتے ہیں اور البتہ ظن و گمان یقین کے مقابلے میں کچھ کام نہیں آتا۔

چونکہ اماموں کی تعداد بارہ بتائی جاتی ہے اس لئے اگر بارہ کے حساب سے قرآن کو دیکھا جائے تو ایک ہی آیت ملتی ہے۔جس میں بارہ چشموں کی وساطت سے ان میں موجود بارہ قبیلوں کا ذکر ہے۔جس سے بارہ اماموں کے تسلسل میں ہونے کا کوئی جواز نہیں ہے

۞ وَإِذِ ٱسْتَسْقَىٰ مُوسَىٰ لِقَوْمِهِۦ فَقُلْنَا ٱضْرِب بِّعَصَاكَ ٱلْحَجَرَ ۖ فَٱنفَجَرَتْ مِنْهُ ٱثْنَتَا عَشْرَةَ عَيْنًا ۖ قَدْ عَلِمَ كُلُّ أُنَاسٍ مَّشْرَبَهُمْ ۖ كُلُوا۟ وَٱشْرَبُوا۟ مِن رِّزْقِ ٱللَّهِ وَلَا تَعْثَوْا۟ فِى ٱلْأَرْضِ مُفْسِدِينَ ﴿60﴾

سورۃ البقرۃ آیت ۶۰

اور جب موسیٰؑ نے اپنی قوم کے لئے پانی مانگا تو ہم نے کہا کہ پتھر پر اپنی لاٹھی مارو۔ پس اس میں سے بارہ چشمے پھوٹ نکلے۔ یقیناً ہر گروہ نے اپنا اپنا گھاٹ پہچان لیا (اور کہہ دیا گیا) اللہ کا رزق کھاؤ اور پیو اور زمین میں فساد نہ کرتے پھرو۔

ان لوگوں نے اپنے شروعاتی دور میں حضرت حسینؓ کی اولاد میں بارہ امام ہونے کی جو کہانی گھڑی تھی۔ کہ نبی ﷺ کے اس دنیا سے کوچ کر جانے کے بعد سے ہی حضرت علیؓ سے ان کی امامت کا سلسلہ شروع ہو جاتا ہے۔ ان کے نزدیک پہلے تین خلفاء راشد اور چھٹے خلیفہ راشد کا کوئی مقام و مرتبہ نہیں۔ پانچویں خلیفہ حضرت حسنؓ کو بھی کوئی خاص اہمیت نہیں دیتے۔ اسی لیے حضرت حسنؓ کی اولاد میں کوئی بھی ان کا امام نہیں ہے۔ حضرت علیؓ سے لے کر حضرت حسن عسکری تک ان کے سارے امام حضرت حسینؓ کی اولاد میں سے ہیں۔ سارے اماموں کے نام۔ امامت کا دورانیہ جو بتدریج سامنے آتا رہا درج ذیل ہے۔

۱۔ حضرت علیؓ ۶۳۲ء تا ۶۶۱ء بمطابق ۱۱-۴۰ ہجری

۲۔ حضرت حسنؓ ۶۶۱ء تا ۶۷۰ء بمطابق ۴۰-۵۰ ہجری

۳۔ حضرت حسینؓ ۶۷۰ء تا ۶۸۰ء بمطابق ۵۰-۶۱ ہجری

۴۔ حضرت زین العابدینؒ ۶۸۰ء تا ۷۱۲ء بمطابق ۶۱-۹۴ ہجری

۵۔ حضرت محمد باقرؒ ۷۱۲ء تا ۷۳۲ء بمطابق ۹۴-۱۱۴ ہجری

۶۔ حضرت جعفر صادقؒ ۷۳۲ء تا ۷۶۵ء بمطابق ۱۱۴-۱۴۸ ہجری

۷۔ حضرت موسیٰ کاظمؒ ۷۶۵ء تا ۷۹۹ء بمطابق ۱۴۸-۱۸۳ ہجری

۸۔ حضرت علی رضاؒ ۷۹۹ء تا ۸۱۷ء بمطابق ۱۸۳-۲۰۳ ہجری

۹۔ حضرت محمد تقیؒ ۸۱۷ء تا ۸۳۵ء بمطابق ۲۰۳-۲۲۰ ہجری

۱۰۔ حضرت علی نقیؒ ۸۳۵ء تا ۸۶۸ء بمطابق ۲۲۰-۲۵۴ ہجری

۱۱۔ حضرت حسن عسکریؒ ۸۶۸ء تا ۸۷۴ء بمطابق ۲۵۴-۲۶۰ ہجری

https://quranexcel.com

اس میں کوئی شک نہیں کہ یہ گیارہ ہستیاں بہت ہی قابلِ احترام ہیں۔اور واقعی امام ہیں۔ لیکن چند لوگوں نے ان پر جھوٹ گھڑ لیا ہے۔ وہ ان کی طرف منسوب کردہ بہت سی ایسی باتوں سے بَری ہیں ۔جن کا دینِ اسلام کی حقیقت سے دور دور تک واسطہ نہیں۔ان میں سے کوئی بھی معصوم نہیں۔وہ کسی نبی سے بھی افضل نہیں اور ان میں سے کسی کو بھی یہ حق حاصل نہیں کہ اللہ جل شانہ کے عطا کردہ اسلام اور نبی ﷺ کے لائے ہوئے دین میں جو کہ مکمل ہو چکا ہے سوائے اجتہادی مشاورت کے کوئی ردوبدل کر سکے۔وہ تو خود بھی اس پر کاربند رہنے کے پابند تھے۔اور یقیناً رہے ہیں مگر ان کی سچائی کو سامنے نہیں آنے دیا گیا۔گیارہ تک تو کتب میں سلسلہ ملتا ہے۔ لیکن حضرت حسن عسکریؒ کی کوئی اولاد نہیں تھی۔اس لحاظ سے ان کا بارہواں امام ایک ظنی۔ خیالی و اختراعی امام ہے۔جو بقول ان کے حضرت حسن عسکریؒ کا بیٹا ہے۔جس کی پیدائش کا ذکر کچھ اس طرح سے ہے کہ پیدا ہوتے ہی غائب ہو گیا اور تا زمانِ حال غائب ہے۔

۱۲۔ حضرت محمد مہدی از ۸۷۴ء تا زمان حال۔ بمطابق ۲۶۰ ہجری سے تا زمان حال

جب کہ حضرت حسن عسکریؒ لاولد تھے۔ان کے کوئی اولاد نہیں تھی۔یعنی ان کے اس بوگس عقیدے پر اللہ جل شانہ نے بھی کاری ضرب لگادی۔اور ان کا باہواں امام پیدا ہی نہیں کیا۔ان کو ان کا یہ عقیدہ جب پورا ہوتا نظر نہیں آیا۔تو لوگوں کی عقل اور آنکھوں میں دھول جھونکنے کا ایسا ڈرامہ رچایا کہ اللہ کی پناہ۔یوں کہہ دیا گیا کہ ان کا بیٹا محمد مہدی ۱۵ شعبان ۲۵۶ ہجری بمطابق ۲۲ جولائی ۸۷۰ء میں آدھی

رات کو پیدا ہوا جو پیدا ہوتے ہی غائب ہو گیا اور قرآن کریم اور دوسرے کئی صحیفے ساتھ لے گیا۔اس کے غائب ہونے کو دو حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔ایک حصے کو غیبت صغریٰ کا نام دیا گیا ہے۔جس میں اس کے چار نائب۔ابو عمر۔ابو جعفر۔ابو قاسم۔اور ابو حسن تھے اور مہدی صرف اپنے ان نائبین سے تعلق رکھتا تھا۔چوتھے نائب کے انتقال کے بعد اس کا تعلق کٹ گیا۔اور وہ غائب ہونے کے دوسرے دور یعنی غیبتِ کبریٰ میں چلا گیا۔اب وہ سر من رائے کی کسی غار میں روپوش ہے۔صرف اس وقت ظاہر ہو گا جب ۳۱۳ پکے سچے شیعہ مومنین اس دنیا میں موجود ہوں گے۔اس کے ظہور کے بعد اس کا لایا ہوا قرآن ہی معتبر ہو گا اور اس کے ظہور کے بعد اس کے بارے جو جو واقعات بیان کئے گئے ہیں۔وہ توہین آمیز واقعات لکھنا میرے بس کی بات نہیں۔مختصراً یوں لگتا ہے کہ کرتا دھرتا بس وہی ہو گا۔اللہ جل جلالہ تو بس برائے نام ہی ہو گا۔ایسی سب روایات جھوٹ پر مبنی ہیں اور اس وقت سے اب تک اس کا وجود سچا ثابت کرنے کے لئے کتنے ہی قلابے ملائے گئے اور کتنے ہی لوگوں نے امام مہدی ہونے کا دعویٰ بھی کیا ہے جو صرف ایک جھوٹ کا پلندہ ہی تھا۔اس کا سرے سے کوئی وجود ہی نہیں ہے۔اہل سنت کی کتابوں میں بھی بہت سی روایات امام مہدی کے بارے میں نقل کر دی گئیں۔جو صاف طور پر انہی لوگوں کے پرچار اور پروپیگنڈے کا اثر لگتا ہے۔اور تحقیق کے فقدان کے سبب سے ایسا کچھ نقل ہوا ہے۔حقیقتاً یہ بات صرف روافضی شیعوں کے ساتھ مخصوص ہے۔مہدی کا جو نظریہ بیان کیا جاتا ہے اس کا قرآنِ کریم اور احادیث کی معتبر کتابوں مؤطا امام مالک۔صحیح بخاری اور صحیح مسلم میں بالکل تذکرہ نہیں ملتا۔ان سے نچلے درجے کی کتابوں اس کا ذکر آتا ہے۔لیکن جب روایات کی

https://quranexcel.com

چھان بین کی جاتی ہے تو نہ صرف یہ کہ محدثانہ تنقید بلکہ علم حدیث کے معیار پر بھی پوری نہیں اُترتیں۔اُن میں کچھ روایات ضعیف (بہت کمزور) اور بعض موضوع (من گھڑت) ہیں۔اور کچھ روایات کی نسبت کسی نہ کسی طرح روافض سے جا ملتی ہے۔چنانچہ اِس طرح کی روایتوں کی بنیاد پر مہدی کی آمد کی خبر نبی ﷺ سے ثابت ہی نہیں ہوتی۔اور پھر نتیجتاً حدیث کی رو سے بھی اِس کی کوئی دینی حیثیت باقی نہیں رہ جاتی۔ایسی صورتِ حال میں اگر دیکھا جائے تو اس پر ایمان لانا کوئی جزوِ لازم بھی نہیں کہ جس کے انکار سے دوزخ میں جانے کا احتمال ہو۔ہاں البتہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بارے تذکرہ ملتا ہے کہ وہ آئیں گے جن کے بارے ایمان و یقین رکھنا ضروری ہے۔

إِذْ قَالَتِ ٱلْمَلَٰٓئِكَةُ يَٰمَرْيَمُ إِنَّ ٱللَّهَ يُبَشِّرُكِ بِكَلِمَةٍ مِّنْهُ ٱسْمُهُ ٱلْمَسِيحُ عِيسَى ٱبْنُ مَرْيَمَ وَجِيهًا فِى ٱلدُّنْيَا وَٱلْـَٔاخِرَةِ وَمِنَ ٱلْمُقَرَّبِينَ ﴿45﴾ وَيُكَلِّمُ ٱلنَّاسَ فِى ٱلْمَهْدِ وَكَهْلًا وَمِنَ ٱلصَّٰلِحِينَ ﴿46﴾

سورۃ آلِ عمران آیت ۴۶

جب فرشتوں نے کہا کہ اے مریمؑ!۔بیشک اللہ تم کو اپنی طرف سے ایک کلمے کی بشارت دیتا ہے جس کا نام مسیح عیسیٰؑ ابن مریمؑ ہوگا جو دنیا و آخرت میں عزت و آبرو والا ہوگا اور (اللہ کے) مقرب بندوں میں سے ہوگا۔اور ماں کی گود میں بھی اور ادھیڑ عمر میں بھی لوگوں سے کلام کرے گا اور صالحین میں سے ہوگا۔

وَقَوْلِهِمْ إِنَّا قَتَلْنَا ٱلْمَسِيحَ عِيسَى ٱبْنَ مَرْيَمَ رَسُولَ ٱللَّهِ وَمَا قَتَلُوهُ وَمَا صَلَبُوهُ وَلَٰكِن شُبِّهَ لَهُمْ ۚ وَإِنَّ ٱلَّذِينَ ٱخْتَلَفُوا۟ فِيهِ لَفِى شَكٍّ مِّنْهُ ۚ مَا لَهُم بِهِۦ مِنْ عِلْمٍ إِلَّا ٱتِّبَاعَ ٱلظَّنِّ ۚ وَمَا قَتَلُوهُ يَقِينًۢا ﴿157﴾ بَل رَّفَعَهُ ٱللَّهُ إِلَيْهِ ۚ وَكَانَ ٱللَّهُ عَزِيزًا حَكِيمًا ﴿158﴾ وَإِن مِّنْ أَهْلِ ٱلْكِتَٰبِ إِلَّا لَيُؤْمِنَنَّ بِهِۦ قَبْلَ مَوْتِهِۦ ۖ وَيَوْمَ ٱلْقِيَٰمَةِ يَكُونُ عَلَيْهِمْ شَهِيدًا ﴿159﴾

سورۃ النساء آیت ۱۵۷ تا ۱۵۹

اور ان کے یہ کہنے پر کہ البتہ ہم نے مسیح عیسیٰؑ ابن مریمؑ کو قتل کر دیا جو اللہ کا رسول تھا حالانکہ انہوں نے نہ تو اسے قتل کیا اور نہ ہی سولی پر چڑھایا بلکہ ان پر اصل معاملہ ہی مشتبہ کر دیا گیا۔ اور جن لوگوں نے اس کے بارے اختلاف کیا ہے وہ بھی یقیناً اس کے متعلق شک میں ہیں۔ اور ظن کی پیروی کے علاوہ انہیں کچھ بھی علم نہیں۔ اور یہ تو یقینی ہے کہ انہوں نے اسے قتل نہیں کیا۔ بلکہ اللہ نے اس کو اپنی طرف اٹھا لیا۔ اور اللہ بخوبی غالب نہایت حکمت والا ہے۔ اور اہل کتاب میں سے کوئی ایسا نہ ہوگا۔ جو (نزولِ عیسیٰؑ کے بعد) اس کی موت سے پہلے اس پر ضرور ایمان نہ لائے گا۔ اور قیامت کے دن وہ ان پر گواہ ہوگا۔

حضرت عیسیٰؑ نے فِی ٱلْمَهْدِ ماں کی گود میں کلام تو کر لیا۔ پھر جوانی میں تقریباً ۳۳ سال کی عمر میں ان کو اللہ جل شانہ نے اپنی طرف اٹھا لیا تھا۔ ابھی وَكَهْلًا یعنی ان کا ادھیڑ عمر میں کلام کرنا باقی ہے۔ جو ظہور کے بعد کریں گے۔ کہولت کی عمر چالیس برس کے بعد آتی ہے اور حضرت عیسیٰؑ کا رفع سماوی جوانی میں ہو گیا تھا۔ گویا اس آیت کا تقاضا ابھی پورا نہیں ہوا۔ اسی سے اندازہ کر لیجیے کہ یہ بات کہنے کی کیا ضرورت تھی؟۔ کہ کہولت کی عمر میں بھی کلام کرے گا۔ اس عمر کو پہنچ کر تو سبھی بولتے ہیں۔ یہاں اس بات کا اشارہ دیا گیا ہے کہ ہمیں معلوم ہو جائے کہ حضرت عیسیٰؑ پر موت ابھی وارد نہیں ہوئی۔ بلکہ وہ دوبارہ واپس اتریں گے۔ مگر ایک امتی کی حیثیت سے۔ پھر ان کی کہولت کی عمر بھی ہو گی۔ اور وہ شادی بھی کریں گے۔ ان کی اولاد بھی ہو گی اور ان کے ذریعے سے اللہ تعالیٰ نظام خلافت کو پوری دنیا میں قائم کرے گا۔

امام مہدی کا اہل سنت کے نزدیک کوئی نام تو مذکور نہیں لیکن اس بات کو ایک حد تک تسلیم کیا گیا ہے کہ اگر کسی کو امام مہدی مان بھی لیا جائے تو وہ وہی ہو گا جو حضرت عیسیٰؑ کے ظہور سے قبل امامت کرانے لگے گا تو حضرت عیسیٰؑ کا نزول ہو جائے گا۔ تو وہ ان کے ادب و احترام میں خود بخود پیچھے ہٹ جائے گا اور حضرت عیسیٰؑ سے کہے گا کہ آپ امامت کریں۔ لیکن وہ اس امام کے پیچھے ہی نماز پڑھنے کو ترجیح دیں گے۔ اور یوں وہ نبی ﷺ کے امتی بن کر خلافت کا اقدام اٹھائیں گے۔

بعض روایتوں میں جو سند کے لحاظ سے قابل قبول ہیں ان کی روشنی میں مہدی کا تو ذکر نہیں بلکہ ایک فیاض خلیفہ کے آنے کی خبر دی گئی ہے

(صحیح مسلم۔حدیث نمبر7318)۔

اگر بنظر غائر دیکھا جائے تو صاف واضح ہو جاتا ہے کہ اِس کا مصداق حضرت عمر بن عبد العزیزؒ تھے۔جو خیر القرون کے آخر میں خلیفہ بنے۔رسول اللہ ﷺ کی یہ پیشن گوئی اُن کے حق میں حرف بہ حرف پوری ہو چکی ہے۔اِس صورت میں کسی مہدی موعود کے انتظار کی ضرورت نہیں رہتی۔

جہاں تک خروج دجال کی خبر کا تعلق ہے تو اُس کا ذکر بھی قرآن کریم میں نہیں ملتا۔تاہم علامات قیامت کے حوالے سے نبی ﷺ کی پیشین گوئی کی حیثیت سے اِس کا ذکر بعض ایسی احادیث میں آیا ہے جو محدثین کی اصطلاح کے مطابق صحت کے معیار پر بالکل پوری اترتی ہیں۔چنانچہ قرآن کے درجہ میں یقینی نہ سہی بلکہ صحیح احادیث کی روشنی میں قیامت سے پہلے دجال کا خروج قابل اطمینان ذرائع سے ثابت ہو جاتا ہے۔وہ حضرت عیسیٰؑ کے نزول سے کچھ پہلے آئے گا۔چند روز میں پوری دنیا گھوم لے گا۔البتہ مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ میں (بعض روایات کے مطابق بیت المقدس میں بھی) نہیں داخل ہو سکے گا۔حضرت عیسیٰؑ ہی اسے۔مقامِ لُد ۔پر قتل کریں گے۔

بعض روایتوں میں محض لفظ۔دَجَّال۔بیان ہوا ہے۔جس کے معنی بڑے دغا باز۔فریبی اور مکار کے ہیں۔اور بعض روایات میں اِس کا ذکر۔المَسِیْحُ الدَّجَّال۔کے نام سے بھی ہوا ہے۔اِس کے معنی

یہ ہیں کہ قیامت سے پہلے کوئی شخص مسیح ہونے کا جھوٹا دعوی کرے گا اور مسلمانوں۔یہودیوں اور عیسائیوں کے اندر حضرت عیسیٰؑ کی آمد کے تصور سے فائدہ اُٹھا کر اپنے بعض کمالات سے لوگوں کو فریب دے گا۔ بعض روایتوں میں ہے کہ یہ ایک آنکھ سے اندھا ہوگا۔اور ایمان والوں کے لیے اس کا مکر و فریب اس قدر واضح ہوگا کہ ان کو اس کی پیشانی پر گویا کافر لکھا ہوا نظر آئے گا

(صحیح بخاری۔حدیث نمبر 1882۔7131۔3439 صحیح مسلم حدیث نمبر 425۔7363۔7375)۔

کچھ شیعہ کے بارے:

کچھ شیعہ لوگوں نے فیس بک پر ایک پوسٹ ڈالی کہ حضرت ابراہیمؑ شیعہ تھے۔جس پر لوگوں نے مختلف طرح کے تبصرے کیے ہیں۔اس لئے اس کی وضاحت کرنا ضروری سمجھا کہ قرآنِ پاک کی بہت سی آیات ہیں جن میں ابراہیمؑ کا ذکر جس وضاحت و صراحت سے موجود ہے وہ کسی تعارف کا محتاج نہیں ہے ان میں سے صرف ایک آیت پیشِ خدمت ہے۔جس میں اللہ جل شانہ کا ارشاد ہے۔وہ تو سچے مسلمان تھے۔ان کا کسی فرقے کے ساتھ کوئی تعلق نہ تھا۔اور نہ ہی وہ مشرک تھے۔

مَا كَانَ إِبْرٰهِيمُ يَهُودِيًّا وَلَا نَصْرَانِيًّا وَلٰكِن كَانَ حَنِيفًا مُّسْلِمًا وَمَا كَانَ مِنَ ٱلْمُشْرِكِينَ ﴿67﴾

سورۃ آل عمران آیت 67

ابراہیمؑ نہ تو یہودی تھا اور نہ عیسائی بلکہ سب سے بے تعلق ہو کر صرف ایک (اللہ) ہی کا ہو رہا تھا (سچا) مسلمان تھا اور مشرکوں میں سے بالکل نہ تھا۔

اب بات چلی ہے تو شیعہ لفظ کی بھی کچھ بات ہو جائے۔آپ کی سہولت کے لئے قرآن کی جن آیات میں شیعہ لفظ کا ذکر ہے وہ سب یہاں معانی و مفہوم کے ساتھ لکھ دیئے ہیں تاکہ مطلب سمجھنے میں آسانی ہو۔ جیسے کہ درج ذیل آیت میں تَشِيعَ کے معنی شائع ہونے اور پھیلنے کے ہیں۔

إِنَّ ٱلَّذِينَ يُحِبُّونَ أَن تَشِيعَ ٱلْفَٰحِشَةُ فِى ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ لَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ فِى ٱلدُّنْيَا وَٱلْـَٔاخِرَةِ ۚ وَٱللَّهُ يَعْلَمُ وَأَنتُمْ لَا تَعْلَمُونَ ﴿19﴾ وَلَوْلَا فَضْلُ ٱللَّهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهُۥ وَأَنَّ ٱللَّهَ رَءُوفٌ رَّحِيمٌ ﴿20﴾ ع2

سورۃ النور آیت ۱۹

بیشک جو لوگ پسند کرتے ہیں کہ ایمان والوں میں بے حیائی پھیل جائے ان کے لئے دنیا اور آخرت میں دردناک عذاب ہے۔اور اللہ سب جانتا ہے اور تم نہیں جانتے۔ اور اگر تم پر اللہ کا فضل اور اس کی رحمت نہ ہوتی (تو کیا کچھ ہو جاتا) مگر یہ کہ اللہ نہایت شفیق بہت زیادہ رحم کرنے والا ہے۔

درج ذیل آیات میں شِیَعً اور شِیعَةٍ کے معنی فرقہ و گروہ کے ہیں۔ یہاں پر توجہ طلب بات یہ ہے اللہ تعالیٰ نے تو منع فرمایا کہ فرقہ واریت کو فروغ نہ دو اور گروہ گروہ فرقہ فرقہ یعنی شیعہ نہ ہو جاؤ اور یہ بھی کہ جو شیعہ ہو جائے ان سے تعلق مت رکھو۔ پھر جو اس بات کو نہ مانے اور کہے کہ نہیں میں تو شیعہ ہوں اور رہوں گا تو اس کے بارے آپ خود اندازہ لگا سکتے ہیں کہ کیا اس کی یہ بات اللہ جل شانہ کو پسند ہو سکتی ہے؟۔

قُلْ هُوَ ٱلْقَادِرُ عَلَىٰٓ أَن يَبْعَثَ عَلَيْكُمْ عَذَابًا مِّن فَوْقِكُمْ أَوْ مِن تَحْتِ أَرْجُلِكُمْ أَوْ يَلْبِسَكُمْ شِيَعًا وَيُذِيقَ بَعْضَكُم بَأْسَ بَعْضٍ ۗ ٱنظُرْ كَيْفَ نُصَرِّفُ ٱلْـَٔايَٰتِ لَعَلَّهُمْ يَفْقَهُونَ ﴿65﴾ وَكَذَّبَ بِهِۦ قَوْمُكَ وَهُوَ ٱلْحَقُّ ۚ قُل لَّسْتُ عَلَيْكُم بِوَكِيلٍ ﴿66﴾ ط

سورۃ الانعام آیت ۶۵۔۶۶

کہہ دو کہ وہ تو اس پر بھی قادر ہے کہ تم پر اوپر سے یا تمہارے پاؤں کے نیچے سے عذاب بھیج دے یا تمہیں فرقہ فرقہ کر دے۔ اور (پھر) ایک کو دوسرے (سے لڑا کر آپس) کی لڑائی کا مزہ چکھا دے۔ دیکھو تو ہم کس طرح مختلف انداز سے آیات کی وضاحت کرتے ہیں تاکہ یہ لوگ (کسی طرح تو) سمجھ جائیں۔ اور تیری قوم نے اس (قرآن) کو جھٹلا دیا ہے حالانکہ وہ سراسر حق ہے۔ کہہ دو کہ میں تمہارا ذمہ دار نہیں ہوں۔

https://quranexcel.com

إِنَّ ٱلَّذِينَ فَرَّقُواْ دِينَهُمۡ وَكَانُواْ شِيَعٗا لَّسۡتَ مِنۡهُمۡ فِي شَيۡءٍۚ إِنَّمَآ أَمۡرُهُمۡ إِلَى ٱللَّهِ ثُمَّ يُنَبِّئُهُم بِمَا كَانُواْ يَفۡعَلُونَ ﴿159﴾

سورۃ الانعام آیت ۱۵۹

جن لوگوں نے اپنے دین میں تفرقے بازی کی اور فرقہ فرقہ ہو گئے ان سے تمہارا کوئی تعلق نہیں ۔ان کا معاملہ بس اللہ ہی کے حوالے ہے پھر وہی انہیں جتلائے گا کہ وہ کیا کچھ کرتے رہے ہیں۔

إِنَّ فِرۡعَوۡنَ عَلَا فِي ٱلۡأَرۡضِ وَجَعَلَ أَهۡلَهَا شِيَعٗا يَسۡتَضۡعِفُ طَآئِفَةٗ مِّنۡهُمۡ يُذَبِّحُ أَبۡنَآءَهُمۡ وَيَسۡتَحۡيِۦ نِسَآءَهُمۡۚ إِنَّهُۥ كَانَ مِنَ ٱلۡمُفۡسِدِينَ ﴿4﴾

سورۃ القصص آیت ۴

یقیناً فرعون زمین (مصر) میں سرکش ہو گیا تھا اور وہاں کے باشندوں کو گروہ گروہ بنا رکھا تھا اور اس نے ان میں سے ایک گروہ کو (اتنا) کمزور کر دیا تھا کہ اُن کے بیٹوں کو ذبح کر ڈالتا اور اُن کی (نومولود) عورتوں کو زندہ چھوڑ دیتا۔ بلاشبہ وہ فساد برپا کرنے والوں میں سے تھا۔

۞ مُنِيبِينَ إِلَيۡهِ وَٱتَّقُوهُ وَأَقِيمُواْ ٱلصَّلَوٰةَ وَلَا تَكُونُواْ مِنَ ٱلۡمُشۡرِكِينَ ﴿31﴾ مِنَ ٱلَّذِينَ فَرَّقُواْ دِينَهُمۡ وَكَانُواْ شِيَعٗاۖ كُلُّ حِزۡبِۭ بِمَا لَدَيۡهِمۡ فَرِحُونَ ﴿32﴾

https://quranexcel.com

سورۃ الروم آیت ۳۱۔۳۲

(تم سب) اسی اللہ کی طرف رجوع کئے رہو اور اسی سے ڈرتے رہو اور نماز قائم رکھو اور مشرکین میں سے نہ ہو جانا۔ (اور نہ ہی) اُن لوگوں میں (شامل ہو جانا) جنہوں نے اپنے دین کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیا اور خود بھی فرقہ فرقہ ہو گئے۔ سارے فرقے اسی (صحیح یا غلط ٹکڑے پر) پر خوش ہیں جو کچھ اُن کے پاس ہے۔

فَوَرَبِّكَ لَنَحْشُرَنَّهُمْ وَٱلشَّيَٰطِينَ ثُمَّ لَنُحْضِرَنَّهُمْ حَوْلَ جَهَنَّمَ جِثِيًّا ﴿68﴾ ثُمَّ لَنَنزِعَنَّ مِن كُلِّ شِيعَةٍ أَيُّهُمْ أَشَدُّ عَلَى ٱلرَّحْمَٰنِ عِتِيًّا ﴿69﴾ ثُمَّ لَنَحْنُ أَعْلَمُ بِٱلَّذِينَ هُمْ أَوْلَىٰ بِهَا صِلِيًّا ﴿70﴾

سورۃ مریم آیت ۶۸ تا ۷۰

پس تمہارے رب کی قسم!۔ ہم ان کو اور شیطانوں کو لازمی جمع کریں گے پھر ہم ضرور ان کو گھٹنوں کے بل جہنم کے گرد حاضر کریں گے۔ پھر ہر گروہ میں سے ان لوگوں کو ضرور چھانٹ کر الگ کر لیں گے جو ربِ الرحمٰن کے مقابل زیادہ سرکش تھے۔ پھر ہم ان لوگوں کو بخوبی جانتے ہیں جو اس (جہنم) میں جانے کے زیادہ مستحق ہیں۔

درج ذیل آیات میں شِيَعِ اور شِيعَتِ کے معنی قوم یا پھر کسی طریقے پر چلنے والے کے ہیں۔

وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا مِن قَبْلِكَ فِى شِيَعِ ٱلْأَوَّلِينَ﴿10﴾

سورۃ الحجر آیت ۱۰

اور البتہ یقیناً ہم نے تم سے پہلی پرانی قوموں میں بھی رسول بھیجے تھے۔

وَلَمَّا بَلَغَ أَشُدَّهُۥ وَٱسْتَوَىٰٓ ءَاتَيْنَٰهُ حُكْمًا وَعِلْمًا ۚ وَكَذَٰلِكَ نَجْزِى ٱلْمُحْسِنِينَ﴿14﴾ وَدَخَلَ ٱلْمَدِينَةَ عَلَىٰ حِينِ غَفْلَةٍ مِّنْ أَهْلِهَا فَوَجَدَ فِيهَا رَجُلَيْنِ يَقْتَتِلَانِ هَٰذَا مِن شِيعَتِهِۦ وَهَٰذَا مِنْ عَدُوِّهِۦ ۖ فَٱسْتَغَٰثَهُ ٱلَّذِى مِن شِيعَتِهِۦ عَلَى ٱلَّذِى مِنْ عَدُوِّهِۦ فَوَكَزَهُۥ مُوسَىٰ فَقَضَىٰ عَلَيْهِ ۖ قَالَ هَٰذَا مِنْ عَمَلِ ٱلشَّيْطَٰنِ ۖ إِنَّهُۥ عَدُوٌّ مُّضِلٌّ مُّبِينٌ﴿15﴾ قَالَ رَبِّ إِنِّى ظَلَمْتُ نَفْسِى فَٱغْفِرْ لِى فَغَفَرَ لَهُۥٓ ۚ إِنَّهُۥ هُوَ ٱلْغَفُورُ ٱلرَّحِيمُ﴿16﴾

سورۃ القصص آیت ۱۴ تا ۱۶

اور جب وہ (موسیٰؑ) اپنی پوری جوانی کو پہنچ گیا اور بھرپور توانا ہو گیا تو ہم نے اس کو (خصوصی) حکمت و علم عطا کر دیا اور ہم احسان کرنے والوں کو ایسا ہی صلہ دیتے ہیں۔ اور وہ ایسے وقت شہر میں داخل ہوا

جب کہ وہاں کے باشندے بے خبر تھے تو دیکھا کہ دو آدمی وہاں پر لڑ رہے تھے۔ ایک تو اس کی قوم میں سے اور دوسرا اس کے دشمنوں میں سے تھا۔ تو جو اس کی قوم کا تھا اس نے (موسیٰؑ) کو اس (دوسرے) کے خلاف مدد کے لئے پکارا جو اس کے دشمنوں میں سے تھا۔ تو موسیٰؑ نے اس (فرعونی کو) ایک مکا دے مارا اور اس کا کام تمام کر دیا۔ کہنے لگا یہ تو شیطان کا عمل ہے۔ یقیناً وہ (شیطان) تو کھلم کھلا بہکانے والا دشمن ہے۔ (اللہ کے حضور) دعا کی کہ اے میرے رب!۔ میں نے اپنے آپ پر ظلم کر لیا پس مجھے بخش دے تو اللہ نے اس کو بخش دیا' بیشک وہ بڑا بخشنے والا نہایت رحم کرنے والا ہے۔

وَلَقَدْ نَادَىٰنَا نُوحٌ فَلَنِعْمَ ٱلْمُجِيبُونَ﴿75﴾ز صلے وَنَجَّيْنَٰهُ وَأَهْلَهُۥ مِنَ ٱلْكَرْبِ ٱلْعَظِيمِ ﴿76﴾ز صلے وَجَعَلْنَا ذُرِّيَّتَهُۥ هُمُ ٱلْبَاقِينَ﴿77﴾ز صلے وَتَرَكْنَا عَلَيْهِ فِى ٱلْءَاخِرِينَ﴿78﴾ز صلے سَلَٰمٌ عَلَىٰ نُوحٍ فِى ٱلْعَٰلَمِينَ﴿79﴾ إِنَّا كَذَٰلِكَ نَجْزِى ٱلْمُحْسِنِينَ﴿80﴾ إِنَّهُۥ مِنْ عِبَادِنَا ٱلْمُؤْمِنِينَ﴿81﴾ ثُمَّ أَغْرَقْنَا ٱلْءَاخَرِينَ﴿82﴾ وَإِنَّ مِن شِيعَتِهِۦ لَإِبْرَٰهِيمَ﴿83﴾م إِذْ جَآءَ رَبَّهُۥ بِقَلْبٍ سَلِيمٍ﴿84﴾

سورۃ الصافات آیت ۷۵ تا ۸۴

اور البتہ یقیناً نوحؑ نے ہم سے دعا کی پھر (دیکھ لو کہ ہم) کیسے بہترین دعائیں قبول کرنے والے ہیں۔ اور ہم نے اسے اور اس کے گھر والوں کو بڑی مصیبت سے نجات دیدی۔ اور ان ہی کی اولاد کو ہم نے باقی

رہنے والا بنا دیا۔اور آئندہ آنے والوں میں ہم نے اس کا ذکر (جمیل باقی) رکھ چھوڑا۔سارے جہانوں میں نوحؑ پر سلام ہو۔بیشک ہم احسان کرنے والوں کو ایسی ہی جزا دیا کرتے ہیں۔بلاشبہ وہ ہمارے مومن بندوں میں سے تھا۔پھر دوسرے لوگوں کو ہم نے غرق کر دیا۔اور بیشک اسی کے طریقے پر چلنے والوں میں ابراہیمؑ بھی تھا۔جب وہ اپنے رب کے پاس قلبِ سلیم (یعنی سلامتی والا مسلمان دل) لے کر آیا۔

ان شیعہ حضرات کی وجہ سے سنیوں میں بھی تفرقے بازی نے زیادہ زور پکڑا۔کیونکہ یہ لوگ بغیر کسی دلیل کے ضعیف اور موضوع روایات کے بل بوتے پر اصل حقائق کو چھپانے میں لگے رہتے ہیں۔اور سُنّی لوگ بلا تحقیق ان کی باتوں میں آ کر خراب ہوتے ہیں۔حال ہی میں ایک شیعہ عالم نے حق بات کا دم بھرتے ہوئے سنیوں اور شیعوں کا موازنہ پیش کیا ہے۔جس سے روافض کے درمیان ایک تلاطم برپا ہو گیا ہے۔ذرا یہ ملاحظہ ہو۔

الجزیرہ عربی کے پروگرام اتجاہ معاکس کے اینکر پرسن ڈاکٹر فیصل قاسم نے کہا ہے کہ۔عراق کے مشہور شیعہ عالم دین اور رہنما مقتدی الصدر کے معاون نے ایک مضمون لکھا ہے۔جس کا نام ہے

ہم بے حیا قوم ہیں

اس مضمون میں مندرجہ ذیل حقائق پر روشنی ڈالی گئی ہے

شام۔ عراق اور فارس کو فتح کرنے والا عمر بن الخطاب (سنی) تھے۔

سند۔ ہند اور ماوراء النہر کو فتح کرنے والا محمد بن قاسم (سنی) تھے۔

شمالی افریقہ کو فتح کرنے والا قتیبہ بن مسلم (سنی) تھے۔

اندلس کو فتح کرنے والا طارق بن زیاد اور موسی بن نصیر دونوں (سنی) تھے۔

قسطنطینیہ کو فتح کرنے والا محمد الفاتح (سنی) تھے۔

صقلیہ کو فتح کرنے والا اسد بن الفرات (سنی) تھے۔

اندلس کو مینارہ نور اور تہذیبوں کا مرکز بنانے والی خلافت بنو امیہ کے حکمران (سنی) تھے۔

تاتاریوں کو عین جالوت میں شکست دینے والا سیف الدین قطز اور رکن الدین بیبرس دونوں (سنی) تھے۔

صلیبیوں کو حطین میں شکست دینے والے صلاح الدین ایوبی (سنی) تھے۔

مراکش میں ہسپانویوں کا غرور خاک میں ملانے والا عبد الکریم الخطابی (سنی) تھے۔

اٹلی کو گھٹنے ٹیکنے پر مجبور کرنے والے عمر المختار (سنی) تھے۔

چیچنیا میں روسی ریچھ کو زخمی کرنے اور گرزنی شہر کو فتح والے خطاب (سنی) تھے۔

افغانستان میں نیٹو کا ناگ زمین سے رگڑنے والے (سنی) تھے۔

عراق سے امریکہ کو بھاگنے پر مجبور کرنے والے (سنی تھے)۔

فلسطین میں یہود کی نیندیں حرام کرنے والے (سنی) ہیں۔

https://quranexcel.com

ہم اپنے بچوں کو کیا بتائیں گے؟۔۔۔۔۔کہ!!

حسین کو عراق بلا کر کربلائے معلّا میں بے یارومددگار چھوڑنے والے مختار ثقفی (شیعہ) تھے۔

عباسی خلیفہ کے خلاف سازش کرکے تاتاریوں سے ملنے والے ابن علقمی (شیعہ) تھے۔

ہلاکو خان کا میک اپ کرنے والے نصیر الدین طوسی (شیعہ) تھے۔

تاتاریوں کو بغداد میں خوش آمدید کہنے والے (شیعہ) تھے۔

شام پر تاتاریوں کے حملوں میں مدد کرنے والے (شیعہ) تھے۔

مسلمانوں کے خلاف فرنگیوں کے اتحادی بننے والے فاطمیین (شیعہ) تھے۔

سلجوقی سلطان طغرل بیگ بساسیری سے عہد شکنی کرکے دشمنوں سے ملنے والے (شیعہ) تھے۔

فلسطین پر صلیبیوں کے حملے میں ان کی مدد کرنے والا احمد بن عطاء (شیعہ) تھے۔

صلاح الدین کو قتل کرنے کا منصوبہ بنانے والے کنز الدولۃ (شیعہ) تھے۔

شام میں ہلاکوں خان کا استقبال کرنے والا کمال الدین بن بدر التفلیسی (شیعہ) تھے۔

حاجیوں کو قتل کرکے حجر اسود کو چرانے والا ابو طاہر قرمطی (شیعہ) تھے۔

شام پر محمد علی کے حملے میں مدد کرنے والے (شیعہ) تھے۔

یمن میں اسلامی مراکز پر حملے کرنے والے حوثی (شیعہ) ہیں۔

عراق پر امریکی حملے کو خوش آمدید کرکے ان کی مدد کرنے والے سیستانی اور حکیم (شیعہ) ہیں۔

افغانستان پر نیٹو کے حملے کو خوش آئند کہہ کر ان کی مدد کرنے والے ایرانی حکمران (شیعہ) ہیں۔

شام میں امریکہ کی مدد اور بشار سے مل کر لاکھوں مسلمانوں کو قتل کرنے والے اور خلافت کی تحریک کا گلہ گھونٹنے کی کوشش کرنے والے عراقی حکمران۔ایرانی حکمران اور لبنان کی حزب اللہ (شیعہ) ہیں۔

خلافت عثمانیہ کے خلاف بغاوت کرکے لاکھوں مسلمانوں کو قتل کرنے والا اسماعیل صفوی (شیعہ) تھے۔

برما کے مسلمانوں کے قتل پر بت پرستوں کی حمایت کا اعلان کرنے والا احمد نجاد (شیعہ) ہے۔

شام کے لوگوں پر بشاری کی بمباری کی حمایت کرنے والا اور اس کو سرخ لکیر قرار دینے والا خامنئی (شیعہ) ہے۔

صحابہ کو گالیاں دینے والے اور خلفائے راشدین اور اور امہات المومنین کے بارے میں شرمناک باتیں لکھنے والے قلم (شیعہ) ہیں۔

سلطان ٹیپو کے خلاف انگریز سے ملنے والے میر جعفر اور میر صادق (شیعہ) تھے۔

اگر سارے واقعات لکھے جائیں تو کئی جلدوں کی کتابیں تیار ہو سکتی ہیں۔ ہم اپنی نسلوں کو کیا جواب دیں گے !؟؟

فیصل رحمان ترک

اس میں کوئی شک نہیں کہ چوتھے خلیفہ راشد حضرت علیؓ کی شان بہت بلند ہے لیکن دوسرے کبّار صحابہ کرامؓ کی شان بھی کسی طرح کم نہیں ہے۔ ہمیں اس بات کو ملحوظ خاطر رکھ کے وہیں تک محدود رہیں جتنا کہ معتبر روایات سے ثابت ہے۔ پھر اس حقیقت کو بھی فراموش نہیں کیا جاسکتا کہ حضرت علیؓ کے ساتھ شیعوں نے بہت سے من گھڑت روایاتی جھوٹ منسوب کر رکھے ہیں۔ یہ لوگ اپنے مطلب کی باتوں کو بیان کرنے میں اس قدر غلو اور ملاوٹ سے کام لیتے ہیں۔ کہ ان کی باتوں کے سامنے نبی ﷺ کا رتبہ بھی چھوٹا لگنے لگتا ہے۔ ان کی کتابیں دیکھو تو کہیں حضرت علیؓ کو اللہ کے برابر کر دیتے ہیں۔ اور کئی مرتبہ تو (نعوذباللہ) اللہ رب العزت کو بھی نیچا دکھا رہے ہوتے ہیں۔ اور تو اور یہ لوگ اپنے جھوٹ کو ثابت کرنے کے لیے قرآنی آیت کو بھی معاف نہیں کرتے۔ کاش کہ ان کے رنگ میں رنگے عام سُنّی ان کی کتابیں پڑھ لیتے تو ساری قلعی کھل کر ان کے سامنے آجاتی۔ کچھ نمونے تو اگلے صفحے پر رنگی امتزاج سے نمایاں کیے ہیں۔ مگر پھر بھی بہت کچھ باقی رہ جاتا ہے جو یہاں اگر بتایا جائے تو ایک ضخیم کتاب درکار ہو گی۔ اس لیے اسی پر ہی اکتفا کافی ہے۔ بھائیو!۔ محدثین کرام نے روایات کے درجے مقرر کیے ہوئے ہیں۔ ان کا خیال رکھنا چاہیئے۔ ایسی بہت ساری روایات ہیں جو ضعیف اور موضوع کے درجے پر ہیں۔ جبکہ موضوع روایت من گھڑت ہوتی ہے۔ یاد رکھیں کہ زندگی صرف ایک بار ہے۔ بار بار نہیں۔ کوئی بات بھی پلے باندھو تو خوب چھان پھٹک کر درجوں کی مناسبت سے پلے باندھو۔ مبادا کہ۔ اللہ کے سامنے ہاتھ ملتے رہ جاؤ۔ اس لئے استدعا ہے کہ اللہ جل

شانہ کے بعد نبی ﷺ کے رتبے کو پہچانتے ہوئے اگر اپنی اصلاح کر لوگے تو فائدے میں رہو گے۔ وگرنہ ان کی ہانکی ہوئی بھڑ چال کا شکار ہو جاؤ گے۔

یہاں پر سب سنی مسلمانوں کے لئے یہ لمحہ فکریہ ہے کہ پہلے سے ان کو بھی اقلیت قرار دیا جانا چاہیئے تھا۔ مگر علماء کرام کو معلوم ہوتے ہوئے بھی ایسا کچھ نہ ہو سکا۔ قادیانیوں کو صرف ایک ناقابلِ قبول بات پر یعنی ختمِ نبوت کے منکر ہونے پر غیر مسلم اقلیت قرار دیا جا چکا ہے۔ اب ان کی سرگرمیاں ایک دائرے میں محدود ہیں اور یہ بات سب کو معلوم ہے مگر ان شیعہ لوگوں کی تو اتنی ساری باتیں ناقابلِ قبول ہیں۔ کہ ان پر ایک ضخیم کتاب بن سکتی ہے اس کے باوجود ان کو کھلی چھٹی ملی ہوئی ہے۔

باریکی میں جائے بغیر موٹی موٹی باتوں کو ہی لے لیجئے جن کے مطابق ان کے بنیادی ارکان۔ توحید۔ کلمہ۔ اذان۔ وضو۔ نماز۔ روزہ۔ عمرہ۔ حج۔ زکوۃ۔ غرض کافی کچھ اہلِ سنت مسلمانوں سے مختلف ہے۔ قرآن پر ان کے اعتراضات ہیں۔

تقیہ۔ کتمان اور متعہ ان کے بنیادی ہتھیار ہیں۔

ان کی اکثر کتابیں حقیقت بیان کرنے سے عاری ہیں۔

ان کے عقائد بالکل مختلف اور کئی باتیں تو عجیب و غریب ہیں۔

جو اللہ تبارک و تعالیٰ اور نبی ﷺ کو ثانوی کی سی حیثیت دیتے ہیں۔

جو قرآن کو غیر محفوظ۔ اماموں کو افضل اور نبیوں کو کمتر کہتے ہیں۔

جو ازواج مطہرات اور معتبر و جیّد صحابہ کرامؓ پر سرِ عام کیچڑ اچھالتے رہتے ہیں۔

جو ٹی وی۔ ٹویٹر۔ فیس بک اور دوسرے کئی نیٹ ورکوں پر برملا اور کھلے عام ان ناقابلِ قبول باتوں کی تشہیر کرتے رہتے ہیں۔ اور کم علم درمیانے طبقے والے اہلِ سنت حضرات ان کی باتوں کی بھینٹ چڑھ رہے ہوتے ہیں۔

کبھی کسی نے یہ نہیں غور کیا کہ دینِ اسلام کو اصل خطرہ انہی ملاوٹی غلو کرنے والے شیعوں سے ہے۔ اور ان کا اکثر طبقہ سرگرم عمل رہتا ہے۔

اور ان کے خلاف کبھی کوئی نہیں بولتا۔ کوئی انہیں لگام ڈالنے کی کوشش تک نہیں کرتا۔ کیا صرف اس لئے کہ وہ اپنے آپ کو حضرت علیؓ کی اولاد

میں سے کہتے ہیں۔ یا پھر سیّد یا اہلِ بیت اور آلِ محمد کہنے کا ڈھونگ رچاتے ہیں ؟۔ یوں تو نبی ﷺ کا سگا چچا ابولہب بھی حضرت ابراہیمؑ کی صلب میں سے تھا۔ جس پر جہنم کا فیصلہ ہو چکا۔ پھر یہ کہاں کے اولادِ علیؓ۔ کہاں کے سیّد۔ کہاں کے اہلِ بیت اور کہاں کے آلِ محمد۔ جبکہ یہ لوگ قرآن اور نبی ﷺ کی اکثر تعلیمات کو پیٹھ پیچھے پھینک دیتے ہیں۔ کون کسی کا کیا لگتا ہے۔ اللہ کے ہاں اس کی کوئی اہمیت نہیں !۔ وہاں معیار صرف تقویٰ ہے۔

يَٰٓأَيُّهَا ٱلنَّاسُ إِنَّا خَلَقْنَٰكُم مِّن ذَكَرٍ وَأُنثَىٰ وَجَعَلْنَٰكُمْ شُعُوبًا وَقَبَآئِلَ لِتَعَارَفُوٓاْ ۚ إِنَّ أَكْرَمَكُمْ عِندَ ٱللَّهِ أَتْقَىٰكُمْ ۚ إِنَّ ٱللَّهَ عَلِيمٌ خَبِيرٌ ﴿13﴾

سورۃ الحجرات آیت 13

اے بنی نوع انسان !۔ البتہ ہم نے تمہیں ایک مرد اور ایک عورت سے پیدا کیا اور پھر تمہاری مختلف قومیں اور قبیلے بنا دیئے تاکہ تم ایک دوسرے کو پہچان سکو۔ بیشک اللہ کے نزدیک تم میں سے زیادہ عزت والا وہ ہے جو تم میں سے زیادہ تقوے والا ہے۔ یقیناً اللہ بڑا جاننے والا ہے خوب باخبر ہے۔

باقی ساری باتیں ایک طرف ان میں صرف ایک بات ایسی ہے جس سے یہ شرک کی انتہا کو جا چھوتے ہیں جو حضرت علیؓ کو اللہ جل شانہ کے برابر یا اس سے زیادہ رتبہ دیتے ہیں۔اور حضرت علیؓ کی محبت کا دم بھرتے نظر آتے ہیں ۔اور کئی تو اللہ جل شانہ کو کمتر جانتے ہیں۔کاش کہ یہ بات سب کی سمجھ میں آجائے۔اور امت مسلمہ ان کے شر سے بچنے کے لئے کوئی نہ کوئی قدم اٹھا کر ان کی سرگرمیاں محدود کردے!۔

نوٹ:۔ جبکہ ایسی مثال اللہ جل جلالہ نے اپنے لیے دی ہے۔ اور ان شیعوں نے حضرت علیؓ پر چسپاں کر دی۔

دیکھئے آیات

قُل لَّوْ كَانَ ٱلْبَحْرُ مِدَادًا لِّكَلِمَٰتِ رَبِّى لَنَفِدَ ٱلْبَحْرُ قَبْلَ أَن تَنفَدَ كَلِمَٰتُ رَبِّى وَلَوْ جِئْنَا بِمِثْلِهِۦ مَدَدًا ﴿109﴾

سورۃ الکہف آیت 109

کہہ دو کہ اگر میرے رب کی صفات و کلمات لکھنے کے لئے سمندر سیاہی بنا لیا جائے تو میرے رب کے اوصاف و کلمات پورے ہونے سے پہلے ہی سمندر ختم ہو جائے۔اور اگرچہ اس کی مدد کے لئے ہم ویسا ہی سمندر اور لے آئیں۔

وَلَوْ أَنَّمَا فِى ٱلْأَرْضِ مِن شَجَرَةٍ أَقْلَٰمٌ وَٱلْبَحْرُ يَمُدُّهُۥ مِنۢ بَعْدِهِۦ سَبْعَةُ أَبْحُرٍ مَّا نَفِدَتْ كَلِمَٰتُ ٱللَّهِ ۗ إِنَّ ٱللَّهَ عَزِيزٌ حَكِيمٌ ﴿27﴾

سورۃ لقمان آیت 27

اور اگر زمین میں جتنے بھی درخت ہیں سب کی قلمیں بنا لی جائیں اور سمندر کو سیاہی (اور) اس کے بعد سات سمندر اور اس سیاہی میں لا کے ملا لیے جائیں تو بھی اللہ کے اوصاف و کلمات ختم نہ ہوں گے۔ بیشک اللہ بہت زبردست نہایت حکمت والا ہے۔

ان کی کتاب چودہ ستارے سے

حضرت علیؑ کے فضائل

امیرالمومنین حضرت علی کے فضائل کا تعلق بند کرنا طاقت بشریہ سے بالا ہے۔خود سرور کائنات نے اس کے محال ہونے پر نص فرما دی ہے۔آپ کا ارشاد ہے کہ "اگر تمام دنیا کے دریا سیاہی بن جائیں اور درخت قلم ہو جائیں اور جن و انس لکھنے اور حساب کرنے والے ہوں۔تب بھی علی ابن ابی طالب کے فضائل کا احصار نہیں کر سکتے۔(کشف الغمہ ص۵۳۔ وارجح المطالب) علماء اسلام نے بھی اکثریت فضائل کا اعتراف کیا ہے۔اور اکثر نے احاطہ فضائل سے عاجزی ظاہر کی ہے۔علامہ عبدالبر نے کتاب استیعاب جلد ۲ کے صفحہ ۴۷۸ پر تحریر فرمایا ہے فضائلہ لایحیط بھا کتاب آپ کے فضائل کسی ایک کتاب میں جمع نہیں کئے جا سکتے علامہ ابن حجر کی صواعق محرقہ اور منہج کبیر میں لکھتے ہیں کہ مناقب علی وفضائلہ اکثر من ان تحصیٰ۔حضرت علی کے مناقب و فضائل حد احصا سے باہر ہیں اور صواعق ص۷۲ پر تحریر فرماتے ہیں کہ فضائل علی وھی کثیرۃ عظیمۃ مشائعۃ حتی قال احمد وما جاء لاحد من الفضائل ما جاء لعلی۔بے شمار ہیں۔بیش بہا ہیں اور مشہور ہیں۔احمد ابن حنبل کا کہنا ہے کہ علی کے لیے جتنے فضائل و مناقب موجود ہیں کسی کے لیے نہیں ہیں۔قاضی اسماعیل، امام نسائی اور ابو علی نیشاپوری کا کہنا ہے کہ کسی صحابی کی شان میں عمدہ سندوں کے ساتھ وہ فضائل وارد نہیں ہوئے جو حضرت علی کی شان میں وارد ہوئے ہیں۔علامہ محمد ابن طلحہ شافعی تحریر فرماتے ہیں کہ علی کے جو فضائل ہیں وہ کسی اور کو نصیب نہیں۔رسول اللہؐ نے آپ کو "ایۃ الہدیٰ" "منار الایمان" اور "امام الاولیاء" فرمایا ہے اور ارشاد کیا ہے کہ علی کا دوست میرا دوست ہے اور علی کا دشمن میرا دشمن ہے (مطالب السئول ص۱۵) علامہ ابن حجر لکھتے ہیں کہ قرآن مجید میں جہاں "یاایھا الذین امنوا" آیا ہے۔وہاں ایمان داروں سے مراد لیے جانے والوں میں علی کا درجہ سب سے پہلا ہے۔قرآن مجید میں مختلف مقامات پر اصحاب کی مذمت آئی ہے۔لیکن حضرت علی کے لیے جب بھی ذکر آیا ہے خیر کے ساتھ آیا ہے اور علی کی شان میں قرآن مجید کی تین سو آیتیں نازل ہوئیں۔(صواعق محرقہ ص۷۶ طبع مصر) یہی وجہ ہے کہ

۱۳۴

امام الانس والجن حضرت علی علیہ السلام ارشاد فرماتے ہیں۔اس امت میں سے کسی ایک کا بھی قیاس

متعہ کو ہی لے لو جو سراسر جنسی بے راہروی کی ایک قسم اوز نا کے مترادف ہے۔اور نکاح ایک پاکیزگی ہے۔اب ذرا دائمی نکاح کی نفاست و پاکیزگی۔ نکاح موقت و مسیار کی بے راہروی اور متعہ کے جواز پر دلائل سے متعلق چند حقائق پیشِ خدمت ہیں۔جو ان کے درمیان فرق کو واضح کر دیتے ہیں۔

دائمی نکاح:

ا۔شریعتِ مطہرہ میں میاں بیوی کے درمیان دائمی نکاح سے حاصل ہونے والا تعلق صرف جنسی خواہش کی تکمیل نہیں۔بلکہ نکاح جسم و روح کا باہمی رشتہ ہے۔اس مقدس رشتے میں میاں بیوی ایک دوسرے سے ہمیشہ وابستہ رہنے اور ایک دوسرے کے حقوق ادا کرنے کا عہد و پیمان کرتے ہیں۔میاں بیوی کے اس قدر گہرے تعلق کو قرآنِ کریم نے یوں بیان کیا ہے کہ زوجین کو ایک دوسرے کا لباس قرار دیا ہے۔چنانچہ قرآنِ کریم میں ہے

أُحِلَّ لَكُمْ لَيْلَةَ ٱلصِّيَامِ ٱلرَّفَثُ إِلَىٰ نِسَآئِكُمْ ۚ هُنَّ لِبَاسٌ لَّكُمْ وَأَنتُمْ لِبَاسٌ لَّهُنَّ ۗ عَلِمَ ٱللَّهُ أَنَّكُمْ كُنتُمْ تَخْتَانُونَ أَنفُسَكُمْ فَتَابَ عَلَيْكُمْ وَعَفَا عَنكُمْ ۖ فَٱلْـَٰٔنَ بَٰشِرُوهُنَّ وَٱبْتَغُوا۟ مَا كَتَبَ ٱللَّهُ لَكُمْ ۚ وَكُلُوا۟ وَٱشْرَبُوا۟ حَتَّىٰ يَتَبَيَّنَ لَكُمُ ٱلْخَيْطُ ٱلْأَبْيَضُ مِنَ ٱلْخَيْطِ ٱلْأَسْوَدِ مِنَ ٱلْفَجْرِ ۖ ثُمَّ أَتِمُّوا۟ ٱلصِّيَامَ إِلَى ٱلَّيْلِ ۚ وَلَا

https://quranexcel.com

تُبَٰشِرُوهُنَّ وَأَنتُمْ عَٰكِفُونَ فِى ٱلْمَسَٰجِدِ ۗ تِلْكَ حُدُودُ ٱللَّهِ فَلَا تَقْرَبُوهَا ۗ كَذَٰلِكَ يُبَيِّنُ ٱللَّهُ ءَايَٰتِهِۦ لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَّقُونَ ﴿187﴾

سورۃ البقرۃ آیت 187

روزوں کی راتوں میں تمہارا اپنی عورتوں سے مباشرت کرنا حلال کر دیا گیا ہے۔ وہ تمہارا لباس ہیں اور تم ان کا لباس ہو۔ اللہ جانتا ہے کہ تم اپنی ذات کے ساتھ خیانت کر رہے تھے تو اس نے تم پر مہربانی کر دی اور تمہیں معاف کر دیا۔ پس اب تم ان سے (رمضان کی راتوں میں) مباشرت کر سکتے ہو۔ اور جو (اولاد) اللہ نے تمہارا مقدر کر دی ہے اسے طلب کرو اور کھاؤ پیو یہاں تک کہ صبح کی سفید دھاری (رات کی) سیاہ دھاری سے الگ نظر آنے لگے۔ پھر رات تک روزہ پورا کرو اور جب تم مسجدوں میں معتکف ہو جاؤ تو بیویوں سے مباشرت نہ کرو۔ یہ اللہ کی مقرر کی ہوئی حدیں ہیں ان کے قریب تک نہ جانا۔ اس طرح اللہ اپنی آیات بنی نوع انسان کے لئے بیان کرتا ہے تاکہ وہ متقی بن جائیں۔

تفسیر ابن کثیر میں ہے کہ۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ۔ مجاہد۔ سعید بن جبیر۔ حسن۔ قتادہ۔ سیدی اور مقاتل بن حیانؒ فرماتے ہیں کہ یعنی وہ تمہارے لیے سکون کا باعث ہیں اور تم ان کے لیے سکون کا باعث ہو۔ اور ربیع بن انسؒ فرماتے ہیں کہ وہ تمہارے لیے لحاف ہیں اور تم ان کے لیے لحاف ہو۔

۲۔ نکاح کا رشتہ عفت و پاک دامنی کا سبب اور گناہوں سے بچنے کا ذریعہ ہے۔ اسی وجہ سے نکاح کو دو تہائی دین کہا گیا ہے۔ نکاح کے بندھن میں بندھے مرد اور عورت آپس میں ایک دوسرے کے پردہ پوش طرح ہوتے ہیں اس لیے مرد اور عورت دونوں کو ایک دوسرے کے لباس سے تشبیہ دی اسی بارے رسول اللہ ﷺ وسلم نے فرمایا کہ جس نے نکاح کر لیا اس نے دو تہائی دین جمع کر لیا۔

نیز قرآنِ کریم میں اللہ تعالیٰ نے نکاح کا مقصد یہ بیان فرمایا ہے

وَمَن لَّمْ يَسْتَطِعْ مِنكُمْ طَوْلًا أَن يَنكِحَ ٱلْمُحْصَنَٰتِ ٱلْمُؤْمِنَٰتِ فَمِن مَّا مَلَكَتْ أَيْمَٰنُكُم مِّن فَتَيَٰتِكُمُ ٱلْمُؤْمِنَٰتِ ۚ وَٱللَّهُ أَعْلَمُ بِإِيمَٰنِكُم ۚ بَعْضُكُم مِّنۢ بَعْضٍ ۚ فَٱنكِحُوهُنَّ بِإِذْنِ أَهْلِهِنَّ وَءَاتُوهُنَّ أُجُورَهُنَّ بِٱلْمَعْرُوفِ مُحْصَنَٰتٍ غَيْرَ مُسَٰفِحَٰتٍ وَلَا مُتَّخِذَٰتِ أَخْدَانٍ ۚ فَإِذَآ أُحْصِنَّ فَإِنْ أَتَيْنَ بِفَٰحِشَةٍ فَعَلَيْهِنَّ نِصْفُ مَا عَلَى ٱلْمُحْصَنَٰتِ مِنَ ٱلْعَذَابِ ۚ ذَٰلِكَ لِمَنْ خَشِىَ ٱلْعَنَتَ مِنكُمْ ۚ وَأَن تَصْبِرُوا۟ خَيْرٌ لَّكُمْ ۗ وَٱللَّهُ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ﴿25﴾ ع4

سورۃ النساء آیت 25

اور جو شخص تم میں سے خاندانی مومن عورتوں سے نکاح کرنے کی طاقت و وسعت نہ رکھے تو مومن لونڈیوں سے ہی جو (کسی شرعی جہاد کی اسیر شدہ) تمہارے قبضے میں آ گئی ہوں (نکاح کر لے)۔ اور

اللہ تمہارے ایمان سے اچھی طرح واقف ہے۔ تم آپس میں ایک دوسرے کے ہم جنس ہو۔ پس ان لونڈیوں کے ساتھ ان کے مالکوں کی اجازت سے نکاح کرو اور مناسب طور پر ان کے مہر بھی ادا کر دو کہ وہ پاک دامن رہیں نہ کہ علانیہ بدکاری کرنے والیاں (اور) نہ کوئی خفیہ آشنائی لگانے والیاں۔ پھر اگر نکاح میں آجانے کے بعد کوئی بدکاری کر بیٹھیں تو جو سزا خاندانی مومن عورتوں کے لئے ہے ان کے لئے اس کی آدھی ہے۔ یہ (لونڈیوں سے) اجازت اس شخص کے لئے ہے جسے گناہ کا اندیشہ ہو۔ اور اگر صبر کرلو تو یہ تمہارے حق میں بہت اچھا ہے۔ اور اللہ بہت بخشنے والا نہایت مہربان ہے۔

ٱلْيَوْمَ أُحِلَّ لَكُمُ ٱلطَّيِّبَٰتُ ۖ وَطَعَامُ ٱلَّذِينَ أُوتُوا۟ ٱلْكِتَٰبَ حِلٌّ لَّكُمْ وَطَعَامُكُمْ حِلٌّ لَّهُمْ ۖ وَٱلْمُحْصَنَٰتُ مِنَ ٱلْمُؤْمِنَٰتِ وَٱلْمُحْصَنَٰتُ مِنَ ٱلَّذِينَ أُوتُوا۟ ٱلْكِتَٰبَ مِن قَبْلِكُمْ إِذَآ ءَاتَيْتُمُوهُنَّ أُجُورَهُنَّ مُحْصِنِينَ غَيْرَ مُسَٰفِحِينَ وَلَا مُتَّخِذِىٓ أَخْدَانٍ ۗ وَمَن يَكْفُرْ بِٱلْإِيمَٰنِ فَقَدْ حَبِطَ عَمَلُهُۥ وَهُوَ فِى ٱلْءَاخِرَةِ مِنَ ٱلْخَٰسِرِينَ ﴿5﴾ ع1

سورۃ المائدۃ آیت 5

آج تمہارے لئے سب پاکیزہ چیزیں حلال کر دی گئی ہیں۔ اور اہلِ کتاب کا کھانا بھی تمہیں حلال ہے اور تمہارا کھانا ان کے لئے حلال ہے۔ اور پاکدامن مومن عورتیں اور پاکدامن اہل کتاب عورتیں بھی (حلال ہیں) جبکہ ان کے مہر دے دو اس طرح کہ ان سے عفت قائم رکھنا مقصود ہو نہ کہ کھلی

بدکاری کرنااور نہ چوری چھپے آشنائی لگانا۔اور جوایمان سے منکر ہوگیاتواس کے سارے عمل ضائع ہوگئےاور وہ آخرت میں نقصان اٹھانے والوں میں سے ہوگا۔

یعنی نکاح کرواس حال میں کہ تم پاک دامنی چاہتے ہو۔ شہوت رانی مقصود نہ ہواور نہ ہی چوری چھپے یاریاں لگانا۔اگر نکاح کے وقت شہوت پوری کرنا ہی غرض ہو تو یہ شرعی نکاح کے مقاصد کے خلاف ہو جاتا ہے۔

۳۔نکاح کے مقاصد میں سے ایک عظیم مقصد نسل کی حفاظت ہے۔چنانچہ علامہ آلوسیؒ قرآنِ کریم کی آیت وَٱبۡتَغُواْ مَا كَتَبَ ٱللَّهُ لَكُمۡ کی وضاحت میں لکھتے ہیں کہ "تلاش کروجواللہ تعالی نے تمہارے لیے لکھ دیاہے۔دوسرے لفظوں میں تلاش کروجواللہ تعالی نے تمہاری قسمت میں مباشرت کے ساتھ اولادلوح محفوظ میں لکھ دی ہےاور یہی حضرت ابن عباس۔ ضحاک اور مجاہد رضی اللہ عنہم سے مروی ہے۔اور تلاش سے مراد یہ ہے کہ یوں دعاماںگو کہ اے اللہ جوآپ نے ہمارے لیے لکھ دیاہے وہ رزق (بمعہ اولاد) عطافرما۔

اوراس آیت میں اس بات کی رہنمائی ہے کہ نکاح کی وجہ سے مباشرت کرنے والے کو چاہیے کہ اس کے پیشِ نظر نسلِ انسانی کی حفاظت مدِ نظر رکھے۔نیک اور صالح اولاد کی طلب رکھے۔نہ صرف جنسی

خواہش کی تکمیل۔ صرف جنسی خواہش کی تکمیل تو جانوروں کا عمل ہے۔ سب سے اشرف درجہ ملنے والے انسان کا نہیں۔

۴۔اوپر بیان کردہ نکاح کے مقاصد اور اس کے لیے ضروری ہے کہ میاں بیوی کا آپس میں تعلق دائمی ہو۔ نہ کہ وقتی ہو۔ بلکہ ہر طرح کی عارضی شادی مذہبِ اسلام میں حرام ہے۔ اسی بات کے پیشِ نظر نکاح موقت اور متعہ کو ہمیشہ کے لیے ناجائز اور حرام قرار دیا ہے۔ نکاح مسیار بھی موقت ہی کی ایک قسم ہے۔ نبی کریم ﷺ کی طرف سے تو متعہ پر ممانعت بھی موجود ہے۔ جس کا ذکر آگے آئے گا

نکاح موقت و مسیار :

متعہ کی طرح نکاح موقت بھی حرام اور باطل ہے۔ نکاح موقت یہ ہے کہ ایک مقررہ مدت متعین کرکے نکاح کرلیا جائے۔ متعہ اور نکاح موقت میں فرق یہ ہے کہ متعہ میں لفظ متعہ بولا جاتا ہے اور نکاح موقت کا لفظ نکاح ہی ہوتا ہے۔

نکاح مسیار اختصار کے ساتھ اہل سنت میں بلکہ خصوصاً عربوں میں رائج ایک قسم کا نکاح ہے جو عام نکاح کی طرح منعقد ہوتا ہے مگر اس میں مرد و عورت باہمی رضامندی سے اپنے اپنے کچھ حقوق سے دستبردار ہو جاتے ہیں۔

مثلاً عورت کے نان و نفقہ کا حق۔ ساتھ رہنے کا حق۔ باری کی راتوں کا حق۔ وغیرہ۔ عام طور پر اس میں وقت مقرر نہیں ہوتا مگر دیکھنے میں یہی آیا ہے کہ زیادہ تر یہ قلیل مدت کے بعد ختم ہو جاتا ہے اس لحاظ سے یہ متعہ سے شباہت تو رکھتا ہے مگر اسے متعہ نہیں کہا گیا۔ کیونکہ اگرچہ اس نکاح کے بعد مروّجہ شادی نہیں ہوتی اور مرد و عورت اکثر ساتھ بھی نہیں رہتے اور اپنی جنسی ضروریات کو بوقت ضرورت حلال طریقہ سے پورا کرتے ہیں۔اس میں مدت کا بھی تعین نہیں ہوتا مگر اس کا خاتمہ طلاق پر ہوتا ہے۔

مثال کے طور پر مرد حالتِ سفر یا ملازمت کے لیے کسی دوسرے ملک میں جائے اور اسے وہاں اپنی طبعی خواہش پوری کرنے کی حاجت ہو تو جب تک نوکری رہنے کی شرط پر نکاح کر لے۔اس نیت سے کہ جب کبھی ملازمت ختم ہو گی تو طلاق دے دوں گا۔ یا پھر دل میں یہ سوچے کہ جب میں سال دو سال یا پانچ سال بعد واپس جاؤں گا تو طلاق دے دوں گا۔

نکاح کا بار مرد پر کم سے کم ڈالنے کی خاطر عورت نان نفقہ اور ساتھ رہنے کے حق وغیرہ سے دست بردار ہو جاتی ہے۔ لہٰذا بیوی اپنے میکے میں رہتی ہے۔اور مرد کو جب موقع ملتا ہے وہ بیوی سے اس کے میکے آ کر یا کچھ وقت کے لیے ساتھ کسی دوسری جگہ لے جا کر طبعی تقاضہ پورا کرتا ہے۔اسے "نکاح مسیار" اور عربی زبان میں "زواج مسیار" کہتے ہیں۔اس عمل کو جواز کا جامہ پہنانے کے لیے ظاہری طور پر نکاح کی شرائط و ارکان یعنی ایجاب و قبول۔ گواہ اور مہر وغیرہ کا لحاظ رکھا جاتا ہے۔

۱۔ نکاح مسیار کو اگرچہ نکاح یا زواج کا نام دیا گیا۔ لیکن اس عمل کا مقصد نکاح کے مقاصد کا حصول نہیں ہے۔ بلکہ اصل مقصد ایک متعین وقت تک اپنی جنسی خواہش ہی پورا کرنا ہوتا ہے جو نکاح کے شرعی مقاصد کے خلاف ہے۔

۲۔ اس عمل کے ذریعہ شریعتِ مطہرہ کی جانب سے میاں بیوی کے لیے وضع کردہ کئی اَحکام کی خلاف ورزی اور بہت سے اَحکام کا استحصال ہوتا ہے۔ چنانچہ اس نام نہاد نکاح کے نتیجہ میں بیوی نان نفقہ سے محروم رہتی ہے۔ جب کہ نکاح کے عقد کی وجہ سے یہ ذمہ داری شوہر پر عائد ہوتی ہے۔

۳۔ اس وقتی ازدواجی تعلق کے نتیجہ میں پیدا ہونے والے بچے کی پرورش اور ثبوتِ نسب میں بھی مسائل ہیں۔ اول تو یہ ممکن ہے کہ بچے کو نام نسب نہ ملے۔ لیکن اگر بچے کو اپنا نام دے بھی تو پرورش کے مسائل رہیں گے۔ ایسے بچے کی پرورش اس طرز پر نہیں ہو سکتی جس طرح شرعی نکاح کے بعد پیدا ہونے والے بچے کی ہوتی ہے۔ کیونکہ مقررہ مدت کے بعد شوہر طلاق دے کر چلا جائے گا۔ اور بچے کی بالکل فکر نہ کرے گا۔ ماں سے بچے کہاں پوری طرح سنبھالے جاتے ہیں۔ بغیر باپ کے کوئی اتنا مخلص کہاں ہوگا جو اولاد کو زندگی کے نشیب و فراز سمجھا سکے۔ یوں اولاد کی صحیح تربیت نہیں ہو پاتی اور اس کی شخصیت دب کے رہ جاتی ہے۔

۴۔اس قسم کی شادی میں عورت مرد کو اپنا نگران ونگہبان نہیں سمجھتی۔ شوہر کے ساتھ برائے نام تعاون ہونے پر تعلق میں کئی خامیاں پیدا ہو جاتی ہیں۔اور اس طرح وہ اپنے آپ کو بھی اور معاشرے کو بھی نقصان پہنچانے کا باعث بنتی ہے۔

۵۔اس قسم کے عقد خواتین کے لئے تذلیل ہے۔ کیوں کہ اس تعلق کا مقصد صرف اور صرف خاص وقت تک اپنی خواہش کی تکمیل ہے۔اس وقت کے بعد ایک قسم کا عورت کو رد کرکے پھینک دیا جاتا ہے۔ عورت کو اس میں اپنی تذلیل نظر نہ آئے تو یہ اس کا اپنا قصور ہے۔ شریعت تو پہلے سے طلاق کی شرط کے ساتھ نکاح کرنے کو مکروہِ تحریمی (ناجائز) قرار دیتی ہے۔

۶۔ایسی شادی میں خاندانی نظام تباہ ہو کر رہ جاتا ہے۔ کیونکہ میاں بیوی کی رہائش الگ الگ ہوتی ہے۔ اور جیسی محبت و مودت ہونی چاہیئے نہیں ہو پاتی ہے جو کہ نکاح کا لازمی جز اور تقاضا ہے۔

قرآنِ کریم میں ہے

وَمِنْ ءَايٰتِهِۦٓ أَنْ خَلَقَ لَكُم مِّنْ أَنفُسِكُمْ أَزْوَٰجًا لِّتَسْكُنُوٓاْ إِلَيْهَا وَجَعَلَ بَيْنَكُم مَّوَدَّةً وَرَحْمَةً ۚ إِنَّ فِى ذَٰلِكَ لَءَايٰتٍ لِّقَوْمٍ يَتَفَكَّرُونَ ﴿21﴾

سورۃالروم آیت 21

اور اسی کے نشاناتِ قدرت میں سے ہے کہ اُس نے تمہارے لئے تمہاری ہی جنس سے عورتیں پیدا کردیں اور تم میں محبت اور مہربانی پیدا کردی تاکہ تم اُن کی طرف (مائل ہو کر) آرام وسکون حاصل کرو۔ البتہ جو لوگ غور وفکر کرتے ہیں اُن کے لئے ان باتوں میں (بہت سی) نشانیاں ہیں۔

اور تفسیر ابن کثیر میں ہے کہ۔ بنی آدم پر اللہ تعالی کی رحمتوں میں سے یہ بھی ہے کہ ان ہی کی جنس میں سے ان کے لیے جوڑے پیدا فرمائے۔ اور ان کے مابین محبت اور رحمت کا رشتہ قائم فرمایا۔ اور رحمت انتہائی مہربانی کو کہتے ہیں۔

۷۔ صاف دکھتا ہے کہ ایسے تعلق میں دوام نہیں ہے۔ بلکہ پہلے سے ہی "طلاق" دینے کی نیت ہے۔ اس لیے نکاح مسنون کی روح سے ہم آہنگ نہیں ہو سکتا۔ اللہ جل شانہ کے ہاں طلاق دینا ناپسندیدہ عمل ہے اور بعض کے ہاں بلاوجہ طلاق دینا مباح نہیں ہے۔

کیوں کہ آپ ﷺ کا فرمان ہے کہ

لعن اللہ کل ذواق مطلاق

ترجمہ۔ اللہ تعالیٰ نے نکاح کا مزہ چکھنے کے بعد طلاق دینے والے پر لعنت فرمائی ہے۔

نیز آپ ﷺ کا یہ بھی ارشاد ہے کہ

أيما امرأة اختلعت من زوجها من نشوز فعليها لعنة الله والملائكة والناس أجمعين

ترجمہ۔یعنی جو نافرمان عورت شوہر سے خلع کا مطالبہ کرے اس پر اللہ اور فرشتوں اور تمام لوگوں کی لعنت ہو۔

اسی طرح جو مرد بلاوجہ خلع دے اس کے متعلق بھی روایت منقول ہے۔اس لیے کہ نکاح اللہ تعالی کی نعمت ہے اور طلاق اس کی نعمت کی ناشکری ہے۔اور نعمت کی ناشکری حرام ہے۔اور نکاح مسنون کو ختم کرنا یہاں ناشکری ہے؛ لہٰذا بلاضرورت طلاق دینا حلال نہیں۔

۸۔نکاح مسیار اصل میں نکاح موقت ہی تو ہے۔ بس وقت کا تعین کسی خاص اقدام کے ساتھ منسوب ہو سکتا ہے۔جبکہ علماء کا اس پر اتفاق ہے کہ متعہ اور مؤقت دونوں باطل ہیں۔اور ان کے درمیان فرق یہ ہے کہ نکاح مؤقت میں لفظ نکاح یا تزویج استعمال کیا جاتا ہے اور متعہ میں مادہ (م۔ت۔ع) پر مشتمل متعہ ہی استعمال کیا جاتا ہے۔

۹۔اس قسم کے نکاح کی سب سے بڑا نقصان یہ ہے کہ یہ زنا کے متبادل کے طور پر متعہ کے جواز کے لیے چور دروازہ ہے۔ جن ممالک میں ایسے نکاح کی اجات ہے وہاں امیر اور صاحبِ ثروت لوگ ہی اس کا فائدا اٹھاتے ہیں۔جب چاہیں کسی لڑکی کو مہر کے عوض خرید لیتے ہیں۔اور اس کی عزت سے کھیل کر

اس کو طلاق دے دیتے ہیں۔ بلکہ اگر یوں کہا جائے گا کہ یہ زنا بالمال ہے تو یہ غلط نہ ہوگا۔اور اگر اس کی اجازت دے دی جائے تو بے دین لوگ موقت کے نام پر ایک طرح کا زنا کرنے لگ جائیں۔

۱۰۔ اگرچہ طویل عرصے تک سفر میں رہنا اس نام نہاد نکاح کی شرط ہو۔ تو اس بات کا قوی اندیشہ ہے کہ لڑکے اور لڑکیاں گھر والوں کی اجازت کے بغیر سفر پر جائیں اور وقتی طور پر اس قسم کے نکاح سے مستفید ہوں۔ یوں ایسے نکاح کا جواز معاشرے کا شیرازہ بکھیرنے اور اس کی بنیادیں ہلانے کے لئے کافی ہوگا۔

ان تمام وجوہات اور مفاسد کی وجہ سے "نکاح مسیار" (زواج مسیار) و موقت کی شرعاً اجازت نہیں۔

متعہ کی حقیقت

آج کل متعہ ایک وقتی اور عارضی جنسی لذت حاصل کرنے کا ذریعہ ہے۔ جو جسم فروشی کو قانونی شکل دیتا ہے جس کی مثال پوری دنیا میں نہیں ملتی اور یہ صرف شیعوں میں رائج ہے۔ اس کے بارے ایک تحقیقی جائزہ ملاحظہ ہو۔

آج کل جہاں بہت سے نئے مسائل وقوع پذیر ہو رہے ہیں۔ وہیں لوگوں کی نا سمجھی کی وجہ سے بہت سے پرانے مسائل بھی موضوع بحث بن رہے ہیں۔ ان ہی میں سے ایک "متعہ" ہے۔ جسے اسلام کا لبادہ اوڑھایا جا رہا ہے۔ اور نوجوان نسل میں جنسی تسکین کے لئے اس کی طرف کشش بڑھ رہی

ہے۔اس کے ذریعے عارضی تعلق کے قیام کی طرف رجحان ایک اہم مسئلہ ہے۔جو نوجوانوں میں بلا سوچے سمجھے مروج ہورہا ہے۔اور اسے گناہ و وبال سے بچنے کے لیے ایک جائز متبادل ذریعہ کے طور پر اختیار کیا جارہا ہے۔اور کئی سنی نوجوان اس کو گناہ سے بچنے کے لیے اختیار کرتے ہیں۔بہت سے تو صرف اس تسکین کی خاطر شیعیت کو بھی اختیار کرچکے ہیں۔کہتے ہیں کہ ایک مسلمانی سے نکل کر دوسری مسلمانی میں آگئے تو کیا مضائقہ۔کیونکہ شیعوں کے نظریہ کے مطابق یہ عمل شرعی طور پر جائز ہے۔بلکہ جائز سے بھی کہیں بڑھ کر ہے۔کہ جتنا زیادہ متعہ کیا جائے اتنا ہی زیادہ ثواب ملتا ہے اور اللہ کی قربت نصیب ہوتی ہے۔(استغفرا للہ)

متعہ شریعت کی اصطلاح میں دائمی نکاح سے ہٹ کر ایک عارضی طریقہ ہے۔جس کے ایگریمنٹ میں میں ایجاب قبول کا تعلق ایک مدت کے ساتھ معین ہوتا ہے۔یعنی مرد عورت سے یہ کہہ کر نکاح کرتا ہے کہ وہ اسے اتنا مال دے کر اس سے ایک دن یا ایک ہفتہ یا ایک مہینہ یا ایک مخصوص فلاں مدت تک استعمال کرے گا۔

گویا یہ وسیع اور جامع ترین مقاصد حاصل کرنے والا رشتہ نہیں ہوتا۔بلکہ در حقیقت اس عارضی ذریعہ سے عورت کو کرایہ پر لے کر ایک مدت کے لیے استعمال کیا جاتا ہے۔

(الموسوعۃ الفقہیۃ: ۴۱،۳۳۷)

اور اس کا مشہور معنی یہ ہے کہ عورت کے ساتھ ایسے عقد کو وجود میں لایا جائے جس سے نکاح کے مقاصد (اولاد کا حصول اور پرورش) کو پورا کرنا مقصود نہ ہو۔ بلکہ ایک متعین مدت تک (جنسی خواہش کی تکمیل کے لیے) عقد ہوتا ہے جو مدت کے پورا ہونے کے ساتھ ختم ہو جاتا ہے۔

اس اعتبار سے یہ فطرت کے منافی ہے۔ کیونکہ نکاح کا مقصد صرف شہوت کی تسکین نہیں ہے۔ بلکہ عزت نفس کے ساتھ۔ توالد و تناسل اور ایک دوسرے کا مکمل ساتھ دیتے ہوئے ایک منظّم زندگی بسر کرنا ہی نکاح سے مطلوب ہونا چاہیئے۔ جبکہ اس عارضی تعلق کے ذریعہ چند روزہ شہوت کی تکمیل یا پھر دل لگی تو ہو سکتی ہے۔ لیکن نکاح کے مقاصد حاصل نہیں ہو سکتے۔

پھر متعہ کرنے والی خواتیں اس بات کو ہر گز پسند نہیں کرتیں کہ اس مرد سے اسے اولاد ہو جس کے ساتھ اسے چند دنوں زندگی گزارنی ہے۔ اور مرد کو بھی اس رشتہ میں اولاد مقصود نہیں ہوتی۔ اور یوں عورت مانع حمل ادویات استعمال کرتی ہے۔

اگر اولاد ہونے بھی دی جائے تو کثرت سے متعہ کرنے والے کے لئے یاد رکھنا مشکل ہوگا کہ کس شہر میں۔ کس سفر میں اور کس کس عورت سے اس نے متعہ کیا اور اس کے بعد کس کس عورت سے کون کون سی اولاد ہوئی۔ اور ایسا بھی ممکن ہے کہ اس کے متعہ سے پیدا ہونے والی اولاد نسب کا علم نہ ہونے کی وجہ سے اپنے سگے رشتوں سے ہی ارتقابِ متعہ کر لیں۔ یا پھر ایک بھائی کا بہن سے متعہ یا دائمی نکاح ہو جائے۔

متعہ سے ان کے ہاں اولاد تو پیدا ہوتی ہے۔ مگر کبھی کسی نے یہ نہیں کہا کہ یہ اولاد میری بیوی سے ہے اور یہ متعہ کی پیداوار ہے۔ یا کبھی کسی نے اپنا اس طرح تعارف نہیں کروایا کہ میں متعہ کے باعث پیدا ہوا تھا۔ حالانکہ ان کی کتابوں میں متعہ کے باعث پیدا ہونے والوں کا بڑا درجہ ہے۔ اس درجے والی پیدائش کو کیوں چھپایا جاتا ہے۔

علاوہ ازیں ایسی عورت جو متعہ کرنے میں ملوث رہے گی۔ جب تک وہ شادی کے قابل رہے گی اس کو مردوں کا ساتھ ملتا رہے گا اور پھر ایک وقت ایسا بھی آئے گا کہ کوئی اس کے نان نفقہ کی ذمہ داری بھی قبول کرنے والا نہ ہوگا۔ جیسا کہ آج مغربی ممالک میں ایسی بہت سے عورتیں بے بسی کی زندگی گزار رہی ہیں جن کی جوانی تو بے راہ روی کی وجہ سے بڑی روشن تھی۔ لیکن ازدواجی زندگی سے محرومی کی سزا انہیں جوانی ڈھلنے پر مل رہی ہے اور ایسی بہت سی عورتیں خود کشی کرنے پر مجبور ہو جاتی ہیں۔

جو فاحشہ عورتیں متعہ کے نام جنسی کاروبار کرکے معاشرہ میں زناکاری کو عام کرتی ہیں۔ اور اس سے زناکاری آسان اور عام ہو جاتی ہے۔ جس کی واضح مثال وہ علاقے ہیں جہاں شیعوں کا غلبہ اور ان کی تہذیب کا بول بالا ہے۔ وہاں پر کس کس طرح مختلف تجارتی پرچے شائع ہوتے ہیں۔ کہ نعوذباللہ ۔ پھر اسی طرح متعہ کی ترغیب دلانے والے کتابچے مفت تقسیم کئے جاتے ہیں۔ جن میں آدھے گھنٹے سے لے کر کچھ گھنٹے۔ ایک دن۔ دو دن۔ تین دن۔ ہفتہ اور مہینے کے لیے متعہ کی قیمت لکھی ہوتی ہے۔ اور اس پر جلی حروف میں خاص عمر کی لڑکیاں فراہم کرنے کی باتیں لکھی ہوتی ہیں۔ اب بھی ان

کی پرانی کتابوں میں ان کے خود ساختہ قواعد و ضوابط لکھے ہوئے ملتے ہیں۔ جن پر آج کل قطعی دھیان نہیں دیا جاتا۔ کیونکہ جب انسان بے لگام ہو جاتا ہے تو کسی ضابطے اور قانون کو نہیں دیکھتا۔ اور آج یہی بے لگامی اس کی واضح حرمت کے باوجود بھی بڑی واضح طور پر نظر آتی ہے۔ مولوی ہی کمیشن ایجنٹ بنے ہوتے ہیں۔ کئی بے چاری بچیوں کو تو متعہ اور دائمی نکاح کا فرق بھی نہیں معلوم ہوتا۔ انہیں پتہ بھی نہیں چلتا کہ ان کے ساتھ کیا کھیل کھیلا جا رہا ہے۔ وہ اسے شادی سمجھ کر ان کے چنگل میں پھنس جاتی ہیں۔ اور پھر باہر آنا دشوار ہو جاتا ہے۔ اس کا پتہ یوں چلا کہ "بی بی سی" کی پاکستانی نژاد خاتون صحافی نے متعہ کو اپنا موضوع بنا کر عراق کے شیعی علاقے میں گیارہ ماہ تک تحقیقی کام کیا ہے اور پھر اس کی رپورٹ پیش کی ہے جو کہ واقعی چونکا دینے والی تھی۔ دیکھئے نیچے دیے گئے لنک میں رپورٹ

https://www.bbc.com/urdu/world-49920387

سہولت کے لئے اس رپورٹ کا متن یہاں پر بھی پڑھ سکتے ہیں۔

عراق میں نکاح متعہ: کتنی بار شادی ہوئی اب صحیح تعداد بھی یاد نہیں۔

4 اکتوبر 2019

بی بی سی کی اس تحقیق کی تکمیل میں 11 ماہ کا عرصہ لگا

روسل کی جب آنکھ کھلی تو وہ کمرے میں تنہا تھیں۔انھوں نے اپنے شوہر کو جاتے نہیں دیکھا۔ان کی شادی کا دورانیہ کل تین گھنٹے تھا۔

یہ ان کی پہلی شادی نہیں تھی بلکہ دوسری۔ تیسری یا چوتھی بھی نہیں۔ درحقیقت ان کی اتنی شادیاں ہو چکی ہیں کہ انھیں اس کی صحیح تعداد بھی یاد نہیں۔

روسل کا یہ خوفناک طرزِ زندگی ان کے دفتر میں پیش آنے والے ایک واقعے سے شروع ہوا۔

وہ وہاں شوخ میک اپ کیے چست کپڑوں میں ملبوس لڑکیوں کو آتا اور انتظار کرتا دیکھتیں۔ پھر ادھیڑ عمر افراد آتے اور انھیں ساتھ لے جاتے۔

وہ کہتی ہیں 'وہ اتنی نوجوان اور خوبصورت لڑکیاں تھیں۔ میں سمجھ نہیں سکتی کہ کوئی بھی لڑکی خود کو ایسے کس طرح بیچ سکتی ہے۔

روسل اس وقت اپنے خاندان سے الگ تھلگ تھیں اور اپنی بہن رولہ کا خرچ بھی اٹھا رہی تھیں۔ لیکن ان مشکل حالات کے باوجود انھوں نے خود سے وعدہ کیا تھا کہ وہ اپنی بقا کے لیے کسی مرد پر انحصار نہیں کریں گی۔

جب کبھی مرد اپنا نمبر کاغذ کے پرزوں پر لکھ کر ان کے حوالے کرنے کی کوشش کرتے تو وہ انھیں نظرانداز کر دیتیں۔

ایک دن ایک شخص ان کے دفتر آیا اور روسل سے بات چیت شروع کر دی۔ان دونوں نے ان کے ماضی کے بارے میں بات کی اور یہ کہ وہ کہاں سے تعلق رکھتی ہیں۔

ملازمت کیوں کر رہی ہیں۔ تعلیم حاصل کیوں نہیں کر رہیں۔ روسل کو یہ احساس ہوا کہ کوئی ان کے بارے میں فکرمند ہے۔

روسل کے لیے زندگی مشکل تر ہوتی جا رہی تھی۔ بغداد میں اتنی کم تنخواہ پر گزارہ کرنا بہت مشکل تھا۔

خود مختار رہنے کے عہد کے باوجود روسل اب ایک شوہر کا خواب دیکھنے لگیں۔ایک ایسا فرد جو ان کا خیال رکھے۔

وہ شخص روزانہ ان کے دفتر آنے لگا اور ان کی توجہ حاصل کرنے کے لیے کوشاں رہا۔آہستہ آہستہ روسل اس کی جانب مائل ہوتی گئیں۔

چند ہفتوں بعد اس شخص نے انھیں شادی کی پیشکش کر دی۔ وہ انھیں بغداد کے علاقے کاظمین لے گیا۔جب وہ شادی دفتر میں داخل ہوئے تو روسل بہت پرجوش تھیں۔

شادی کی تقریب بہت مختصر تھی۔ مولوی نے چند صیغے پڑھے اور روسل سے دریافت کیا کہ کیا انھیں 250 ڈالر کے مساوی رقم بطور مہر قبول ہے اور پھر انھیں ایک معاہدہ دیا گیا۔ روسل اسے پڑھ نہیں پائیں لیکن اگر وہ ایسا کر بھی لیتیں تو شاید اس میں کوئی خامی تلاش نہ کر پاتیں۔

نکاح کے چند منٹ بعد ان کا شوہر انھیں قریب ہی ایک فلیٹ میں لے گیا تاکہ ان سے جنسی تعلق قائم کرسکے۔ روسل اگرچہ کچھ نروس تھیں لیکن اپنے اور اپنی بہن کے لیے ایک مناسب گھر کا خیال ان کے ذہن میں موجود تھا۔

وہ اپنے شوہر کے پیچھے پیچھے خواب گاہ میں چلی گئیں اور دروازہ بند کرتے ہوئے یہ دعا کی کہ یہ شخص ان کا خیال رکھے اور دونوں ساتھ طویل زندگی گزاریں۔

اس شادی کے ابتدائی چند دن روسل کے لیے واقعی کسی پریوں کی کہانی جیسے ہی ثابت ہوئے۔ ان کا کہنا ہے 'مجھے لگتا تھا کہ میرے کندھوں سے ایک بھاری بوجھ سرک گیا ہے۔ آخر وہ وقت آگیا تھا جب ہر چیز کی فراہمی میری ذمہ داری نہیں تھی۔'

لیکن پھر چند ہفتوں بعد ان کا شوہر غائب ہو گیا۔

روسل نہیں جانتی تھیں کہ ان کی شادی ختم ہو چکی ہے بلکہ اس کے خاتمے کی تاریخ کا تعین اس کی ابتدا سے قبل ہی ہو گیا تھا۔ روسل اور اس شخص کے درمیان 'متعہ' ہوا تھا۔

کاظمین میں مقدس مزار کے ارد گرد کے علاقے میں شادی دفتر عام ہیں

متعہ کیا ہے؟

نکاح متعہ ایک متنازع مذہبی عمل ہے جسے شیعہ مسلک میں وقتی شادی کے لیے استعمال کیا جاتا ہے اور اس میں خاتون کو شادی کے لیے رقم دی جاتی ہے۔ سنی اکثریتی ممالک میں نکاح المسیار میں بھی ایسا ہی ہوتا ہے۔

ماہرین کے مطابق صدیوں پہلے اس قسم کا نکاح عموماً تاجر اور مقاماتِ مقدسہ کا دور کرنے والے وہ مرد کرتے تھے جو اپنی بیویوں سے دور ہونے کی وجہ سے کسی ساتھی کے متلاشی ہوتے تھے۔

نکاح متعہ ایک معاہدے کی بنیاد پر ہوتا ہے جس میں شادی کی مدت اور عارضی بیگم کو اس کے عوض دی جانے والی رقم درج ہوتی ہے تاہم یہ معاہدہ زبانی بھی ہو سکتا ہے۔ اس کے لیے کسی مولوی کی جانب سے تصدیق ضروری نہیں تاہم عموماً مولوی اس عمل کے لیے موجود ہوتا ہے۔

اس کی مدت ایک گھنٹے سے لے کر 99 برس تک کچھ بھی ہو سکتی ہے اور شوہر پر خاتون کے نان نفقے کی ذمہ داری نہیں ہوتی بلکہ وہ جب چاہے اس شادی کو ختم بھی کر سکتا ہے۔

اس عمل کے بارے میں مسلم علما کی رائے منقسم ہے اور کچھ کا خیال ہے کہ یہ جسم فروشی کو قانونی شکل دیتا ہے اور اس حوالے سے بھی بحث جاری ہے کہ یہ شادی کس قدر مختصر مدت کی ہو سکتی ہے۔

روسل جیسی لڑکیوں کے معاملے میں متعہ کا عمل بچوں سے جسم فروشی کو ممکن بناتا ہے۔ یہ شادیاں عراق کے عائلی قوانین کے تحت بھی نہیں آتیں۔ عراق کے فوجداری قوانین کے مطابق اگر کوئی شخص کسی لڑکی سے غیر ازدواجی تعلقات قائم کرتا ہے تو اگر لڑکی کی عمر 15 سے 18 برس کے درمیان ہے تو سات برس جبکہ لڑکی کے 15 برس سے کم عمر ہونے کی صورت میں اسے 10 برس قید کی سزا ہو سکتی ہے۔

روسل نے اپنے شوہر کے غائب ہونے کے بعد اس مولوی سے ملاقات کا فیصلہ کیا جس نے ان کا نکاح پڑھایا تھا۔ وہ کہتی ہیں کہ وہ شخص بظاہر ان کی آمد کا منتظر دکھائی دیا۔

اس مولوی نے روسل کو مشورہ دیا کہ وہ نکاح متعہ کا عمل جاری رکھے اور مزید شادیاں کرے کیونکہ اس کی مشکلات کا خود اس کے پاس اور کوئی حل نہیں۔ اس مولوی نے روسل کی تصاویر بھی کھینچیں۔

روسل جانتی تھی کہ وہ اپنی تنخواہ کے بل بوتے پر گزارہ نہیں کر سکتیں اور تعلیم کی کمی کسی بہتر نوکری کی تلاش میں بڑی رکاوٹ ہے۔ وہ یہ بھی جانتی تھیں کہ یہ حقیقت کہ وہ اب کنواری نہیں رہیں۔ ان کے لیے کسی مستقل شوہر کی تلاش میں بھی رکاوٹ بن سکتی ہے۔

'چنانچہ وہ مولوی رابطہ کار بن گیا۔ وہ مجھے کام دیتا اور میرے پاس اس راستے پر چلنے کے سوا کوئی راستہ نہ تھا۔'

روسل نے یہ تو نہیں بتایا کہ انھیں کتنی آمدن ہوتی ہے لیکن ان کا کہنا تھا کہ مولوی گاہک سے رقم لیتا ہے اور پھر انھیں ادائیگی کرتا ہے۔ روسل کے مطابق اب تک ان کے نکاحوں کی مدت چند گھنٹوں سے کئی ہفتوں پر مشتمل رہی ہے۔

'جب شیخ (مولوی) کال کر کے کہتا ہے کہ میں نے تمہارے لیے مناسب شخص تلاش کر لیا ہے تو میں نہ نہیں کر سکتی۔'

روسل اب تک درجنوں مردوں کے ساتھ نکاح متعہ کے بعد ہم بستری کر چکی ہیں۔ یہ تعداد اتنی زیادہ ہے کہ خود انھیں بھی صحیح عدد یاد نہیں۔

ان کا کہنا ہے کہ مولوی ہی انھیں مانع حمل انجکشن بھی فراہم کرتا ہے تاکہ وہ حاملہ نہ ہو جائیں۔ 'یہ سلسلہ بہت پھیلا ہوا ہے۔ میرے جیسی بہت سی اور لڑکیاں بھی ہیں۔'

کاظمین

کاظمین اسلام کے شیعہ مسلک کے پیروکاروں کے لیے مقدس مقامات میں سے ایک ہے۔ دنیا بھر سے لوگ یہاں شیعوں کے ساتویں امام موسیٰ کاظم کے مزار پر حاضری کے لیے آتے ہیں۔

اس مزار کے ارد گرد کے علاقے کی گلیاں ایسے دفاتر سے بھری ہوئی ہیں جہاں لوگ جج کے سامنے پیش ہو کر شادی کے سرٹیفکیٹ کے حصول سے قبل اسلامی قانون یا شریعہ کے تحت شادی کروانے کے لیے آتے ہیں۔

ان میں سے زیادہ تر تو مستقل شادی کرتے ہیں لیکن کچھ نکاح متعہ کے خواہشمند بھی ہوتے ہیں۔

بی بی سی کو معلوم ہوا ہے کہ عراق میں غیر قانونی ہونے کے باوجود کاظمین میں نکاح متعہ کی سہولت عام موجود ہے۔ بی بی سی کے صحافی نے بھیس بدل کر جن دس مولویوں سے رابطہ کیا ان میں سے آٹھ نے ایسے نکاح کروانے کی حامی بھری۔

ان آٹھ میں سے دو تو ایسے تھے جو نو برس کی بچی سے بھی ایسا نکاح کروانے پر آمادہ دکھائی دیے تاہم یہ بات جاننا ناممکن ہے کہ عراق میں کمسن بچیوں سے نکاح متعہ کا عمل کتنے وسیع پیمانے پر ہو رہا ہے۔

کربلا سے تعلق رکھنے والے ایک سابق شیعہ عالم غیث تمیمی کا کہنا ہے کہ انھوں نے سینکڑوں متعہ نکاح ہوتے دیکھے ہیں لیکن ان میں سے کوئی کسی کمسن بچی سے نہیں کیا گیا۔
انھوں نے یہ بھی تسلیم کیا کہ سنّی بھی اس قسم کا نکاح کرتے ہیں لیکن ان کا کہنا تھا کہ چونکہ شیعہ مولوی صاحبانِ اقتدار کے قریب ہیں اس لیے وہ بے فکر ہو کر ایسا کرتے ہیں۔
بی بی سی نے اس معاملے کی تحقیقات کا فیصلہ عراقیوں کی جانب سے یہ معاملہ اٹھائے جانے کے بعد کیا۔
بی بی سی کی عراقی اور برطانوی ٹیم نے گیارہ ماہ تک تحقیقات کیں جس دوران انھوں نے خفیہ طور پر ملاؤں کی عکس بندی کی اور ان خواتین سے رابطہ کیا جن کا جنسی طور پر بے جا فائدہ اٹھایا گیا تھا اور ان مردوں سے بھی بات کی جنھوں نے علما کو پیسے دیے کہ وہ انھیں ایسی دلہنیں ڈھونڈ کر دیں۔

کاظمین شیعہ مسلک کے مسلمانوں کے لیے ایک مقدس مقام ہے

کاظمین میں واقع شادی دفاتر میں مولویوں نے ان سے بھیس بدل کر ملنے والے بی بی سی کے صحافی کو اس بارے میں بتایا۔
بغداد سے تعلق رکھنے والے ایک ملا سید رعد نے بتایا کہ شرعی قانون میں متعہ کے لیے وقت کی قید نہیں۔ ان کا کہنا تھا کہ 'ایک شخص جتنی خواتین سے چاہے شادی کر سکتا ہے۔ آپ ایک لڑکی سے آدھے گھنٹے کے لیے شادی کر سکتے ہیں اور اس کے اختتام پر کسی اور سے شادی کر سکتے ہیں۔'
انھوں نے یہ پیشکش بھی کی کہ وہ نکاح متعہ کے بعد صحافی اور ان کی اہلیہ کے لیے ہوٹل کے بہترین کمرے کا انتظام بھی کر سکتے ہیں۔ خیال رہے کہ عراق میں غیر شادی شدہ جوڑوں کے لیے ہوٹل میں بطور جوڑا کمرہ لینا غیر قانونی نہیں۔
کچھ مولوی اس بات سے بھی بے فکر دکھائی دیے کہ دلھن کی عمر اتنی کم ہے۔
عراق میں شادی کی قانونی عمر 18 برس ہے تاہم جج مخصوص معاملات میں 15 برس کی لڑکیوں کو شادی کی اجازت دے دیتے ہیں۔ شریعہ کے مطابق کسی بھی لڑکی کی شادی اس کے سن بلوغت کو پہنچنے کے بعد ہو سکتی ہے۔
شریعہ کے مطابق مولوی پر لازم ہے کہ وہ کمسن بچی کے معاملے میں اس کے والدین کی اجازت لے لیکن سید رعد نامی مولوی صحافی کی اس لڑکی سے نکاح متعہ کروانے پر تیار تھا جس کے بارے میں رپورٹر نے یہ ظاہر کیا تھا کہ وہ 13 برس کی کنواری بچی ہے۔

مولوی نے اس معاملے میں صرف بچی سے جنسی تعلق قائم نہ کرنے کی صلاح دی اور متبادل کے طور پر 'اینل سیکس' کی تجویز دی۔ وہ یہ نکاح اس بچی سے ملاقات کیے بغیر فون پر پڑھانے کو بھی تیار تھا۔

اس نے صحافی سے چند منٹ کے اس عمل کے 200 ڈالر طلب کیے اور یہ پیشکش بھی کی کہ وہ ایک اور لڑکی بھی فراہم کر سکتا ہے۔

'میں اس کی تصویر آپ کو بھیج سکتا ہوں۔ پھر آپ اس سے معاملہ طے کر لیں۔ پھر جب آپ آئیں گے تو وہ آپ کی ہو گی۔'

سید رعد نے نکاح متعہ کے لیے دستیاب ایک نوجوان لڑکی کی بی بی سی کے انڈر کور صحافی سے ملاقات بھی کروائی۔ مولوی کا کہنا تھا کہ وہ 300 ڈالر کے عوض اس کے ساتھ شب بسری کر سکتا ہے۔ جب رپورٹر نے نکاح متعہ کرنے سے انکار کر دیا تو سید رعد نے پیشکش کی وہ اس کی مدد سے رپورٹر کے لیے مزید نوجوان دلھن ڈھونڈ سکتا ہے۔

ان کا کہنا تھا کہ 'ممکن ہے کہ یہ میرے لیے چودہ۔ پندرہ یا سولہ برس کی لڑکی ڈھونڈ لائے۔ میں اس کے ساتھ جا کر لڑکی کو دیکھوں گا اور اگر وہ نوجوان ہوئی تو میں اسے آپ کے پاس لے آؤں گا۔'

بہت سی لڑکیوں اور خواتین کے نکاح متعہ کرنے کی وجہ غربت بھی ہے

بغداد سے 120 کلومیٹر جنوب میں واقع ایک اور مقدس شہر کربلا میں شریعہ شادی دفتر کے سب سے سینیئر مولوی شیخ عماد السعدی سے جب بی بی سی نے دریافت کیا کہ وہ نکاح متعہ کے حق میں ہیں تو ان کا کہنا تھا کہ اگرچہ شریعت میں اس کی اجازت ہے لیکن وہ کبھی ایسا نکاح نہیں پڑھائیں گے۔

ان کا کہنا تھا کہ 'ایسا کرنے والے کو جیل بھیج دیا جائے گا چاہے وہ مولوی ہی کیوں نہ ہو۔'

لیکن عماد السعدی کے برعکس مقدس مزارات کے ارد گرد کی گلیوں میں کچھ مولوی اور ہی مشورے دیتے دکھائی دیے۔

شیخ مصطفیٰ سلاوی نے کہا کہ وہ بخوشی ایسی شادی کروانے پر تیار ہیں جس میں لڑکی کے بارے میں انھیں بتایا گیا کہ اس کی عمر 12 برس ہو سکتی ہے۔

ان کا کہنا تھا 'نو برس سے زیادہ ہے تو کوئی مسئلہ نہیں۔ شریعت کے مطابق کوئی مسئلہ نہیں جو دل چاہے کریں۔'

چند دن بعد جب ان سے دوبارہ رابطہ کیا گیا کہ وہ کیا کوئی اور لڑکی فراہم کر سکتے ہیں۔ وہ تیار دکھائی دیے۔

ان کا کہنا تھا 'وہ آپ کو تصویر نہیں بھیجیں گی لیکن جب آپ ان سے بالمشافہ ملاقات کریں گے تو دیکھیں گے وہ اچھی لڑکیاں ہیں۔ خوبصورت لڑکیاں ہیں۔ اگر آپ کو ایک لڑکی پسند نہ آئی تو دوسری ہو گی اور پھر تیسری۔'

بی بی سی نے ان مولویوں سے جن کی خفیہ عکس بندی کی گئی تھی جب بعدازاں رابطہ کیا تو سید رعد نے نکاح متعہ کروانے سے انکار کیا جبکہ باقیوں نے کوئی جواب ہی نہیں دیا۔

سید رعد نے بتایا تھا کہ وہ عراق کے سب سے بااثر اور بارسوخ شیعہ عالم آیت اللہ العظمیٰ علی سیستانی کے مقلد ہیں۔

بی بی سی نے نجف میں آیت اللہ سیستانی کے دفتر سے ثبوتوں کے ہمراہ رابطہ کیا اور نکاح متعہ پر ان کا موقف دریافت کیا۔

اس سلسلے میں آیت اللہ سیستانی کے دفتر کی جانب سے کہا گیا کہ 'اگر ایسا کچھ اس طریقے سے ہو رہا ہے جو آپ نے بیان کیا ہے تو ہم اس کی مذمت کرتے ہیں۔ نکاح متعہ کو جنسی عمل کی فروخت کے لیے اس طرح استعمال نہیں کیا جا سکتا کہ اس سے کسی خاتون کی ناموس پر حرف آئے۔'

جواب میں یہ بھی کہا گیا کہ 'کسی لڑکی کے ولی یا سرپرست کو اس کی اجازت کے بغیر اس کی شادی کی اجازت نہیں دینی چاہیے اور اگر شادی قانون کے خلاف ہے تو اسے شادی نہیں کرنی چاہیے کیونکہ اس سے وہ مشکل میں پڑ سکتی ہے۔'

علی ایک 40 سالہ عراقی ہیں جو مولویوں کو نکاح متعہ کے لیے لڑکیاں تلاش کرنے کی ذمہ داری دیتے رہے ہیں۔ ان کا کہنا تھا 'یہ کوئی گناہ نہیں۔ یہ دستیاب ہے اور ارزاں بھی اور اس میں کوئی برائی نہیں۔'

انھوں نے بتایا 'بہت سے (مولوی) یہ کام کرتے ہیں لیکن میں صرف دو کی خدمات حاصل کرتا ہوں کیونکہ وہ میری مرضی کی لڑکیاں فراہم کرتے ہیں۔'

صدر سٹی کی عدالت میں بی بی سی کی رپورٹر ایک مولوی کے ہمراہ

ان کا کہنا تھا کہ 'مولوی کے پاس تصاویر کا البم ہوتا ہے۔ بعض اوقات ان کے دفتر میں کئی لڑکیاں موجود ہوتی ہیں۔ اگر آپ کو ان میں سے کوئی پسند ہے تو آپ اسے لے جا سکتے ہیں۔ اگر ایسا نہیں تو پھر البم دوسری چوائس ہے۔'

علی کا کہنا تھا کہ وہ ذاتی طور پر 16 برس اور اس سے زیادہ عمر کی لڑکیوں کو ترجیح دیتے ہیں کیونکہ وہ زیادہ تجربہ کار ہوتی ہیں اور کمسن لڑکیوں کے مقابلے میں ان پر خرچ بھی کم آتا ہے۔

انھوں نے کہا’12 سالہ لڑکیاں کنواری ہوتی ہیں اس لیے زیادہ مہنگی ہوتی ہیں اور مولوی ان کے نکاح سے 800 ڈالر تک کماتا ہے۔‘

روسل بھی تسلیم کرتی ہیں کہ کنواری لڑکیوں کی مانگ زیادہ ہے۔

’بہت سے مولوی نوجوان کنواری لڑکیوں کی تلاش میں ہوتے ہیں کیونہ بہت سے گاہک ان کے خواہشمند ہوتے ہیں۔ لوگ ان کے لیے زیادہ رقم دیتے ہیں۔‘

روسل کا یہ بھی کہنا تھا کہ مولویوں کے لیے کام کرنے والی لڑکیوں کے لیے حتمی عمر 20 برس ہے۔

عراق میں بغیر شادی کے کنوارپن کا خاتمہ خطرناک ہو سکتا ہے کیونکہ عراق میں لوگ اسے خاندان کی عزت پر لگا دھبہ مانتے ہیں۔

مونا کی عمر 14 برس تھی جب ان کا نکاح متعہ ایک ایسے شخص سے ہوا جو سکول سے واپسی پر ان کا پیچھا کرتا تھا۔

اب وہ 17 برس کی ہیں اور خاندان والے چاہتے ہیں کہ ان کی شادی ہو جائے لیکن وہ خوفزدہ ہیں کہ ان کے مستقل شوہر کو معلوم ہو جائے گا کہ وہ کنواری نہیں۔

ان کا کہنا ہے کہ ان کے چچا نے اپنی بیٹی کو اس لیے قتل کر دیا تھا کہ اس کی ایک لڑکے سے دوستی تھی۔ مونا کا کہنا ہے کہ وہ خودکشی کرنے کے بارے میں بھی سوچ رہی ہیں۔

’میرے پاس کوئی اور راستہ نہیں۔ اگر مجھ پر زیادہ دباؤ آیا تو میں یہ کر گزروں گی۔‘

بی بی سی سے اس بات چیت کے بعد مونا اپنا گھر چھوڑ کر جا چکی ہیں۔

لیکن یہ صرف کم عمر لڑکیاں ہی نہیں جو نکاح متعہ کی وجہ سے استحصال کے خطرے کا شکار ہیں۔ رعنا کی عمر اب 20 برس سے زیادہ ہے۔ پانچ برس قبل داعش کے جنگجوؤں کے حملے کے بعد گھر سے بھاگ کر بغداد آنے کی وجہ سے ان کے شوہر نے انھیں طلاق دے دی تھی۔

بغداد میں ان کی ملاقات ایک شخص سے ہوئی اور اس کی جانب سے شادی کی پیشکش پر وہ خوش تھیں۔ ان کا خیال تھا کہ یہ مستقل شادی ہے۔ انھوں نے شادی کا معاہدہ پڑھنے کی تکلیف ہی نہیں کی کیونکہ انھیں اپنے شوہر پر اعتماد تھا۔‘

عراق میں بغیر شادی کے کنوارپن کا خاتمہ خطرناک ہو سکتا ہے کیونکہ عراق میں لوگ اسے خاندان کی عزت پر لگا دھبہ مانتے ہیں

اگر وہ ایسا کر بھی لیتیں تو شاید جان نہ پاتیں کہ یہ نکاح متعہ ہے کیونکہ نکاح نامے میں کوئی فرق نہیں ہوتا بلکہ نکاح خواں بریکٹ میں صرف لفظ متعہ لکھ دیتا ہے۔

رعنا بتاتی ہیں 'وہ میری زندگی کے تین سب سے پر مسرت دن تھے۔ جب آپ ٹوٹے ہوئے ہوں اور کوئی آپ کو امید دلادے تو وہ بہت قیمتی ہوتا ہے۔'

مگر پھر ایک دن ان کے شوہر شاپنگ پر انھیں ساتھ لے گئے اور پھر غائب ہو گئے۔

جب رعنا کے خاندان کو علم ہوا کہ ان کا نکاح عارضی تھا۔ تو انھوں نے رعنا کو چھوڑ دیا کیونکہ معاشرے میں ایسے نکاح کو قبول نہیں کیا جاتا۔

وہ کہتی ہیں 'جب آپ کی شادی ہوتی ہے تو آپ کو تحفظ کا احساس ہوتا ہے۔ وہ آپ کا شوہر ہے۔ آپ کو بہتر مستقبل کا یقین آ جاتا ہے لیکن پھر یہ سب جھوٹ نکلا۔ ہمارے لیے مولوی بہت خاص ہوتے ہیں لیکن پھر آپ کو علم ہوتا ہے کہ عمامہ پہنا ہوا یہ شخص دھوکے باز ہے۔'

کچھ مولوی نکاح متعہ کو بیواؤں اور مطلقہ خواتین کے لیے آمدن کا ذریعہ قرار دیتے ہوئے اس کا دفاع کرتے ہیں۔ ان کا یہ بھی کہنا ہے کہ خواتین کو بھی اپنی جنسی خواہشات کے حصول کے لیے مذہب میں جائز طریقہ چاہتی ہیں۔

تاہم روسل یہ ماننے کو تیار نہیں۔ ان کا کہنا ہے کہ 'ممکن ہے کہ کچھ کی خواہش ہو لیکن میں نہیں سمجھتی کہ بیشتر لوگ اس راہ پر چلنا چاہیں گے۔ کوئی نوعمر لڑکی یہ کیوں کرنا چاہے گی۔'

آیت اللہ سیستانی کے دفتر نے بی بی سی کو بتایا کہ جس استحصال کا مشاہدہ کیا گیا ہے اس کی وجہ حکام کی جانب سے قوانین کے نفاذ میں ناکامی ہے۔

عراقی حکومت کے ایک ترجمان نے اس پر کہا کہ 'اگر خواتین مولویوں کے خلاف پولیس میں شکایت ہی نہیں لے جائیں گی تو حکام کے لیے کوئی قدم اٹھانا بہت مشکل ہے۔'

لیکن مونا جیسی لڑکیوں کا۔ جو نہیں چاہتیں کہ ان کے خاندان کو ان کے نکاح متعہ کا علم ہو۔ پولیس کے پاس جانا بظاہر ناممکن دکھائی دیتا ہے۔

اس بارے میں کوئی اعداد و شمار موجود نہیں کہ عراق میں کتنے نکاح متعہ ہوئے لیکن اس بات کے اشارے ملتے ہیں کہ 2003 میں عراق پر امریکہ اور اس کے اتحادیوں کے حملے کے بعد ان میں اضافہ ہوا۔

روسل کی کہانی کی تمام تفصیلات کی تصدیق ممکن نہیں لیکن ذرائع نے تصدیق کی ہے کہ ان کی کہانی کے کئی جز و ایسی دیگر لڑکیوں کی کہانی سے متماثل ہیں جو مولویوں کے ہاتھوں استحصال کا شکار ہوئیں۔

روسل آج بھی اس دن کو یاد کر کے پچھتاتی ہیں جب انھوں نے اس راستے پر چلنے کا فیصلہ کیا۔ 'کوئی بھی لڑکی جب یہ شروع کرتی ہے تو سمجھیں اس کی زندگی برباد ہو جاتی ہے۔'

عراق میں نکاح متعہ کے برعکس شرعی طریقے سے ہونے والی مستقل شادیاں بھی اس صورت میں لڑکیوں کو خطرے میں ڈالتی ہیں اگر ان کی سرکاری طور پر تصدیق نہ کروائی جائے۔

بغداد کی صدر سٹی عدالت میں جوڑے اپنی شادی کی عدالتی تصدیق کے لیے جمع ہوتے ہیں۔ وہیں بی بی سی کو حنین ملیں جن کی عمر 13 برس تھی۔ ایک مولوی نے چھ ماہ قبل ان کا نکاح پڑھایا تھا اور اب وہ حاملہ ہیں۔

کمسن لڑکی کی شادی کرنے پر حنین کے والد اور ان سے شادی کرنے پر ان کے شوہر کو دو برس قید ہو سکتی تھی لیکن عدالت نے انھیں صرف 50 ڈالر کے مساوی جرمانہ کیا۔

اس معاملے میں جج اپنے فیصلے کا دفاع کرتے نظر آئے۔ ان کا کہنا تھا کہ 'کم عمری میں شادی بعض اوقات ان کمسنوں کے لیے مفید ہوتی ہے۔ وہ اس پر رضامند تھی اور یہ چاہتی تھی۔ آپ جانتے ہیں کہ شادی زندگی کی ایک حقیقت ہے۔'

اس جج کے سامنے شادی کروانے والوں کی ایک طویل قطار تھی۔ ان میں سمیع عقیبی بھی تھے جو اپنی 14 سالہ بیٹی کی شادی کروانے آئے تھے۔

ان کا کہنا تھا 'ہمارے نوجوان 18 سالہ لڑکیوں میں بھی دلچسپی نہیں لے رہے۔ انھیں 13-14-15 سال کی لڑکیوں کی تلاش ہے۔'

اس عدالت کے عملے کے مطابق گذشتہ چھ ہفتے میں 126 کم عمر لڑکیوں کی شادیاں ہوئی ہیں۔

عملے کی رکن اور سماجی کارکن کا کہنا تھا کہ 'ان میں سے زیادہ تر طلاق پر منتج ہوں گی۔ چار پانچ ہی کامیاب ہو سکیں گی۔ اس کم عمری میں جوڑے ذمہ داریاں سنبھالنے کے لائق نہیں ہوتے۔'

یعنار محمد کا کہنا ہے کہ عراقی معاشرے میں مطلقہ لڑکی کا بھی کوئی مستقبل نہیں۔ 'ایسی لڑکی یا خاتون کو ان کا خاندان بھی رد کر دیتا ہے۔ آپ کا کوئی مستقبل نہیں۔ آپ ایک داغدار فرد ہیں۔'

روسل جب اپنی بہن کا ذکر کرتی ہیں تو ان کا چہرہ چمک اٹھتا ہے۔ رولہ ابھی تک اس راہ پر نہیں چلیں جس پر روسل کو چلنا پڑا اور وہ اپنی زندگی کو مختلف بنانے کے لیے پر عزم ہیں۔

روسل کہتی ہیں 'مجھے ہمہ وقت اس کا خیال رہتا ہے۔ میں اسے بچانے کے لیے کوشاں ہوں۔ میرے خیال میں وہ اچھی رہے گی۔ وہی مجھے اس زندگی سے بچائے گی۔'

اس مضمون میں کچھ نام شناخت چھپانے کے لیے تبدیل کر دیے گئے ہیں۔

اس پر تو عام سا اور ہلکی سی سمجھ بوجھ رکھنے والا انسان بھی کہہ اٹھے گا۔ کہ اسلام جیسے پاکیزہ مذہب میں ایسے عمل کا تصور بھی گناہ ہوگا۔ کیونکہ یہ نکاح جیسا پاکیزہ عمل ہے ہی نہیں بلکہ جنسی کاروبار ہے۔ جسے متعہ کا نام دیکر مذہبی رنگ چڑھایا جارہا ہے تاکہ اس میں کشش پیدا ہو اور جسے اختیار کرنا آسان ہو جائے۔

اسلام جو کہ انسانی اخلاق واقدار کو پاکیزہ رکھنے والا مذہب ہے۔ ایسے قبیح اور شرمندہٗ تعبیر عمل کی اجازت کیسے دے سکتا ہے؟! جب کہ اسلام انسانی زندگی میں نظم وضبط کا محرک وداعی ہے۔ اور اس نے ان تمام چیزوں سے منع کیا ہے جس سے خاندانی نظام درہم برہم ہوتا ہو یا جس سے انسانی زندگی کی اساس متاثر ہوتی ہو۔ یا جس سے جنسی آوارگی کو شہ ملتی ہو اور جنسی بے راہ روی کا دروازہ کھلتا چلا جاتا ہو اور جو بنت حوا کی عفت وعصمت کے لیے زہر قاتل ثابت ہو۔

متعہ شریعت کی نظر میں

اسلام ایک ایسا مذہب ہے جسے اللہ جل شانہ نے مسلمانوں کے لئے چن لیا۔ جس کو ہر نبی نے اپنے اپنے زمانۂ نبوت میں لوگوں تک پوری طرح پہنچایا۔ جو آدمؑ سے نبی ﷺ تک مضبوط بنیادوں پر قائم رہا۔ اس کے بنیادی قواعد و ضوابط کا ڈھانچہ تبدیل نہیں ہوا۔ نکاح ہر نبی کی تعلیم میں رہا اور متعہ کی کوئی شکل نہیں رہی۔

ا۔ قرآنِ کریم میں نبیوں کی بیویوں کا ذکر تو ملتا ہے۔ جیسے کہ نوحؑ۔ ابراہیمؑ۔ لوطؑ۔ ایوبؑ۔ داؤدؑ ۔ سلیمانؑ اور موسیٰؑ نے تو لمبے عرصے تک پردیس میں رہے۔ شادی سے پہلے کیا کچھ کرنا پڑا۔ کتنا عرصہ صبر و استقلال کا دامن پکڑے رکھا۔ پھر نکاح کرکے وہ اپنی بیوی کے ہمراہ واپس لوٹے۔ لیکن متعہ کا کسی نبی کے ساتھ کوئی ربط و تعلق تک نہیں ملتا۔ اسلام شروع سے ایک ہی ہے۔ اللہ جل شانہ کی منشا کے مطابق اگر چھوٹی موٹی تبدیلیاں ہوئی بھی ہیں تو بنیادی ڈھانچے میں زیادہ فرق نہیں آیا۔ اور خصوصاً نکاح تو ہر زمانے میں رائج رہا۔ مگر متعہ کا ذکر نہ ملنا اس بات کی شہادت دیتا ہے کہ۔ حضرت آدمؑ سے لے کر نبی ﷺ تک کسی نبی نے متعہ نہیں کیا اور نہ ہی نبی ﷺ سے پہلے متعہ کسی بھی نبی کی شریعت میں کسی بھی شکل و صورت میں اور کسی بھی طرح سے یہ اسلام کا حصہ رہا۔ گو کہ حضرت آدمؑ کے قریبی زمانے میں نکاح کے بارے کچھ رشتوں کے اصول مختلف تھے۔ مگر تھا وہ نکاح ہی اسے متعہ نہیں کہا جا سکتا۔

ان اہل کتاب کی کچھ کتابیں تو آج بھی موجود ہیں۔ بھلے ان کو تبدیل کر دیا گیا ہے۔ لیکن جو تبدیلیاں رونما ہوئی ہیں وہ قرآن کی روشنی میں واضح طور پر عیاں ہو جاتی ہیں۔ اگر ان میں کسی طرح سے بھی جنسی تسکین کا سامان فراہم کرنے والے اس متعہ کا ذکر ہوتا تو وہ لوگ اسے اپنی کتابوں سے کبھی نہ نکالتے۔ بلکہ اسے مزید مزین کرکے پیش کرتے۔ اور موجودہ دور میں ہونے والی جنسی بے راہروی کو اس کی آڑ میں حلال ہونے کا لیبل لگا لیتے۔ ان کتابوں میں اس بات کا شائبہ تک نہ ہونا یہ ظاہر کرتا ہے کہ اس کا اسلام سے دور دور تک واسطہ نہیں تھا اور نہ ہی اب ہے اور نہ ہی ہوگا۔ جو اسے اسلام کا حصہ مانتے ہیں یہ ان کی اپنی اختراع ہے۔

دنیا میں ایسے بھی مذاہب ہیں۔ جو کسی نہ کسی نبی کے ماننے والے رہے ہیں۔ مگر انہوں نے ان کی تعلیمات کو تبدیل کر دیا۔ اپنے من کو اچھی لگنے والی باتوں کو نہیں چھیڑا اور جو باتیں مرضی کے مطابق نہ تھیں ان کو تبدیل کر دیا۔ اگر متعے کا ذکر ان کی کتابوں میں ہوتا تو اس من بھانے والی بات کو وہ کیسے نکال سکتے تھے۔ یقینی طور پر کبھی نہ نکالتے۔ بلکہ اس پر عمل کرنے کو باعثِ نعمت سمجھتے۔ لیکن ان کی کتابوں میں اس کا ذکر تک نہ ہونا اس بات کا ثبوت ہے کہ ایسی کوئی چیز تھی ہی نہیں۔ ہندو مذہب میں پانچ بھائیوں کی ایک بیوی کا تذکرہ تو ملتا ہے مگر متعہ کی نوعیت کی کوئی چیز نہیں ملتی۔

حضرت یوسفؑ کو بہت ساری عورتیں اپنی طرف مائل کرنے کی کوشش میں تھیں۔ اگر متعہ جائز ہوتا تو ان میں سے کسی نہ کسی کے ساتھ متعہ کر لیتے۔ مگر انہوں نے اللہ سے دعا کی کہ جس طرف یہ مجھے بلا رہی ہیں اس کی نسبت تو مجھے جیل جانا پسند ہے۔

قَالَ رَبِّ ٱلسِّجْنُ أَحَبُّ إِلَىَّ مِمَّا يَدْعُونَنِىٓ إِلَيْهِ ۖ وَإِلَّا تَصْرِفْ عَنِّى كَيْدَهُنَّ أَصْبُ إِلَيْهِنَّ وَأَكُن مِّنَ ٱلْجَٰهِلِينَ ﴿33﴾

سورۃ یوسف آیت 33

یوسفؑ نے دعا کی کہ اے میرے رب!۔ جس کام کی طرف یہ مجھے بلا رہی ہیں اس کی نسبت تو مجھے قید خانہ پسند ہے۔ اور اگر تو مجھ سے ان کے مکر و فریب دور نہ کرے گا تو میں ان کی طرف مائل ہو جاؤں گا اور جاہلوں میں سے ہو جاؤں گا۔

دنیا میں بہت ساری سوسائٹیاں ایسی ہیں۔ جن میں جنسی بے راہروی ہونے کے باوجود ایسی عارضی جنسی تسکین اور لذت حاصل کرنے والی بات کو قانونی حیثیت نہیں دی گئی۔ بلکہ اسے غلط ہی گردانا گیا۔

حضرت اسماعیلؑ کے بعد کافی عرصہ تک عربوں میں کوئی نبی نہیں آیا تھا۔اس لئے نبی ﷺ کے دور تک خانے کعبے میں بھی تین سو ساٹھ بتوں کی پوجا ہونے لگی تھی۔اور بہت ساری برائیوں نے جنم لے لیا تھا۔

جن میں بچیوں کو زندہ در گوٗر کرنا۔آپسی دشمنی۔شراب نوشی۔سود اور متعہ جیسی برائیاں عام ہو چکی تھیں۔جب نبی ﷺ کو نبوت ملی اس وقت لوگوں میں ان کے علاوہ اور بھی بہت ساری بری باتیں رائج تھیں۔

جن کو ختم کرنے کے لئے ایک دم سے ممانعت کی ضرب نہیں لگائی گئی۔بلکہ رفتہ رفتہ اور بتدریج اسلام میں حلال و حرام کے بہت سے احکام نازل ہوئے۔جیسے شراب اور سود کی حرمت کا حکم بعثت کے پندرہ سے بیس سال بعد نازل ہوا۔اس متعہ کے بارے جو زمانہ جاہلیت کے نکاحوں میں سے ایک تھا اور اسلام کے ابتدائی عہد میں مسلمانوں میں مروج تھا۔اس سے چھٹکارے کے لئے شروع شروع میں رسول اللہ ﷺ نے وہی نکاح والے قاعدے قوانین وضع کئے۔اور اسے بحالت اضطرار سفر تک محدود رکھا تھا۔عام حالات میں اس کی قطعاً اجازت نہیں تھی۔جس طرح تدریجی طور پر جاہلیت کی بہت سی چیزیں اسلام میں حرام کی گئیں اسی طرح مکہ میں ہی سورۃ المومنوں کے نزول کے بعد نبی ﷺ نے متعہ سے منع کر دیا تھا۔اور حالت اضطرار والی لت سے جان چھڑانے کے لئے بعد میں بھی

کئی دفعہ روکنا پڑا۔ایک روایت ہجرت کے ساتویں برس کی حضرت علیؓ سے مروی میں ہے اس بارے حضرت علیؓ بن ابوطالب سے صحیح سندوں کے ساتھ بخاری و مسلم میں مروی ہے۔

أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: نَهَى عَنْ مُتْعَةِ النِّسَاءِ يَوْمَ خَيْبَرَ۔

وَعَنْ أَكْلِ لُحُومِ الحُمُرِ الإِنْسِيَّةِ

ترجمہ۔بے شک رسول اللہ ﷺ نے عورتوں سے متعہ کرنے سے اور پالتو گدھے کا گوشت کھانے سے غزوہ خیبر کے موقع پر روک دیا

(بخاری: ۴۲۱۶۔ مسلم:۱۴۰۷)

اور یہ بھی نہیں کہہ سکتے کہ اہل سنت نے اس روایت کو حضرت علیؓ کی جانب غلط منسوب کر دیا ہے کیونکہ حضرت علیؓ کی یہی روایت ان ہی الفاظ کے ساتھ خود اہل تشیع کی کتابوں میں بھی موجود ہے۔ شیعوں کے معتبر ترین محقق طوسی کی کتاب: الاستیصار کے صفحہ :۵۴۱ پر (ط: بیروت) حضرت علیؓ کی یہ روایت ان ہی الفاظ میں منقول ہے۔

اسی طرح تہذیب الاحکام میں بھی یہ روایت ان ہی الفاظ میں ہے۔

اور حضرت علی کو اہل تشیع کے یہاں کیا درجہ حاصل ہے وہ کسی ذکر کا محتاج نہیں۔ تعجب کی بات یہ ہے کہ حضرت علیؓ کی یہ بات ان کو نہیں بھاتی۔جب کہ وہ ان سے محبت و اتباع کے بڑے بڑے

دعوے کرتے ہیں۔اور ستم بالائے ستم تو یہ کہ طوسی جیسا محقق حضرت علیؓ سے متعہ کے سلسلہ میں منقول راویات کو یہ کہہ کر رد کردیتا ہے کہ حضرت علیؓ نے "تقیہ" سے کام لیا۔اور پھر طوسی کی نقل میں عام شیعہ بھی حضرت علیؓ کی اس بات کو اکثر تقیہ سے جوڑ کر انحراف کی کوشش کرتے ہیں۔ حقیقت میں اس تاویل سے وہ خود حضرت علیؓ کی شان کو دھبہ لگا رہے ہوتے ہیں۔اور ان پر یہ الزام دے رہے ہوتے ہیں کہ انہوں نے متعہ کے جائز ہونے کے باوجود کسی کے خوف سے متعہ کے بارے میں ایسا کہہ دیا کہ اس سے رسول اللہ ﷺ نے منع فرمایا تھا۔جب کہ حضرت علیؓ حق کے معاملے میں ایسے بے باک تھے کہ وہ ان بزدلوں کی طرح "تقیہ" نامی منافقانہ خصلت سے کوسوں دور تھے۔اس پر حیرت نہ ہو تو اور کیا کہ متعہ کی کشش ان کے نفوس میں اتنی رچ بس گئی ہے کہ حضرت علیؓ کے مخالفت سے بھی گریز نہیں کیا۔اس بارے کوئی دوسری رائے نہیں کہ ان کی محبت کے دعوے میں جھوٹے ثابت ہو چکے۔اس موڑ پر تو یہاں تک محسوس ہوتا ہے کہ گناہ آلود متعہ ان کو حضرت علیؓ سے بھی زیادہ پیارا ہو گیا۔ جبھی تو مخالفت پر ٹِک گئے۔بلکہ معاذاللہ الٹا یہ الزام تراش لیا کہ انہوں نے حقیقت بیان نہیں کی بلکہ تقیہ کر لیا۔ایسے ظالم لوگوں کو ان کی شان کیا معلوم؟۔

إِلَّا ٱلَّذِينَ ءَامَنُواْ وَعَمِلُواْ ٱلصَّٰلِحَٰتِ وَذَكَرُواْ ٱللَّهَ كَثِيرًا وَٱنتَصَرُواْ مِنۢ بَعۡدِ مَا ظُلِمُواْۗ وَسَيَعۡلَمُ ٱلَّذِينَ ظَلَمُوٓاْ أَيَّ مُنقَلَبٖ يَنقَلِبُونَ ﴿227﴾ ع11

سورۃ الشعراء آیت 227

مگر وہ جو ایمان لائے اور عمل صالح کیے اور اللہ کو بہت یاد کرتے رہے اور مظلوم ہونے کے بعد بدلہ لیا اور ظالم لوگوں کو عنقریب معلوم ہو جائے گا کہ وہ کس جگہ لوٹ کر جاتے ہیں؟۔

ایک اور روایت ہجرت کے آٹھویں سال کے اواخر میں جنگ اوطاس کی ہے اس میں ایک دفعہ پھر اس کی حرمت کا اعلان فرمادیا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں

خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ فَنَزَلَ ثَنِيَّةَ الْوَدَاعِ فَرَأَى مَصَابِيحَ وَنِسَاءً يَبْكِينَ فَقَالَ مَا هَذَا؟ فَقِيلَ: نِسَاءٌ تَمَتَّعَ بِهِنَّ أَزْوَاجُهُنَّ وَفَارَقُوهُنَّ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ اللهَ حَرَّمَ أَوْ هَدَرَ الْمُتْعَةَ بِالطَّلَاقِ وَالنِّكَاحِ وَالْعِدَّةِ وَالْمِيرَاثِ

ہم لوگ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ غزوۂ تبوک کے لیے نکلے۔ آپ ﷺ ثنیۃ الوداع میں فروکش ہوئے۔ آپ ﷺ نے چراغوں کو دیکھا اور عورتوں کو روتے ہوئے دیکھا۔ تو آپ ﷺ نے پوچھا کہ یہ کیا ہے؟ آپ ﷺ سے کہا گیا کہ یہ وہ عورتیں ہیں جن کے شوہروں نے ان سے متعہ کیا تھا اور ان سے جدا ہو گئے۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بے شک اللہ نے متعہ کو طلاق۔ نکاح۔ عدت اور میرات کے ذریعہ حرام کر دیا ہے

(شرح معانی الآثار: ۳۔۲۶۔ مسند ابو یعلی الموصلی: ۶۶۲۵۔ سنن کبری بیہقی: ۱۴۱۷۸)

اس کے بعد مکہ مکرمہ میں فتح مکہ کے موقعہ پر آپ ﷺ نے خانہ کعبہ کے دونوں بازو ہاتھ سے پکڑ کر حتمی طور پر فرمادیا کہ متعہ قیامت تک کے لیے ہمیشہ واسطے حرام کر دیا گیا۔

نبی ﷺ کے عہد میں ایسے واقعات پیش آئے ہیں کہ رجم کی حد جاری کرنا پڑی۔ اگر وہ مجرم متعہ کر لیتے تو صورتحال مختلف ہوتی۔ دوسرے الفاظ میں انہوں نے متعہ اس لئے نہیں کیا کہ حرام تھا۔

امام مالکؒ۔ امام احمد بن حنبلؒ۔ امام شافعیؒ اور امام ابو حنیفہؒ۔ ان سب معتبر شخصیات کے مطابق متعہ بالاتفاق حرام ہے۔

مگر اہل تشیع کے نزدیک متعہ کرنے والا بڑے اجر و ثواب کا مستحق ہے۔ جبکہ اس کا ذکر پورے قرآن میں کہیں نہیں ملتا۔ ذرا سوچیں کہ ایک مسلمان کو اگر اس کی ساری بیویاں حیات رہیں تو صرف چار نکاح کرنے کی اجازت ہے۔ اور فرض کر لو کہ بیویوں کی فوتگی کی صورت میں اگر وہ مزید نکاح بھی کرتا رہے تو اپنی زندگی میں زیادہ سے زیادہ دس یا بیس تک نکاح کر لے گا۔ ان گنتی کے نکاحوں پر تو قرآن میں بہت سارے احکامات موجود ہوں۔ لیکن متعہ جس پر کوئی قید و بند نہیں ہے۔ ایک شخص جتنی خواتین سے چاہے متعہ کر سکتا ہے۔ آدھے گھنٹے کے لئے بھی متعہ کیا جا سکتا ہے اور اس کے اختتام پر کسی اور سے بھی کیا جا سکتا ہے۔ یوں اگر کوئی چاہے تو سال میں ہزار بار بھی کر سکتا ہے۔ یہ بات

عجیب سی نہیں لگتی کہ اتنی کثرت سے ہونے والے اس کام کے لئے قرآن میں ایک بھی حکم موجود نہ ہو۔

شیعوں کو قرآن سے متعہ کا کوئی ثبوت نہیں ملتا تو سورۃ النساء کی ایک آیت نمبر چوبیس پر اٹک کے رہ جاتے ہیں۔ کہ اس آیت میں "استمتعتم" سے مراد اصطلاحی متعہ کرنا ہے۔ حالانکہ غور کیا جائے تو اسی آیت میں حرمتِ متعہ کا جواز ہے۔ جس کا ذکر آگے ہے

یہاں اس لفظ سے مراد۔ فائدہ حاصل کر لینے یعنی استمتاع کے ہیں۔ دیکھئے آیت۔

۞ وَٱلْمُحْصَنَٰتُ مِنَ ٱلنِّسَآءِ إِلَّا مَا مَلَكَتْ أَيْمَٰنُكُمْ ۖ كِتَٰبَ ٱللَّهِ عَلَيْكُمْ ۚ وَأُحِلَّ لَكُم مَّا وَرَآءَ ذَٰلِكُمْ أَن تَبْتَغُوا۟ بِأَمْوَٰلِكُم مُّحْصِنِينَ غَيْرَ مُسَٰفِحِينَ ۚ فَمَا ٱسْتَمْتَعْتُم بِهِۦ مِنْهُنَّ فَـَٔاتُوهُنَّ أُجُورَهُنَّ فَرِيضَةً ۚ وَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيمَا تَرَٰضَيْتُم بِهِۦ مِنۢ بَعْدِ ٱلْفَرِيضَةِ ۚ إِنَّ ٱللَّهَ كَانَ عَلِيمًا حَكِيمًا ﴿24﴾

سورۃ النساء آیت 24

اور شوہر والی عورتیں بھی (حرام ہیں) مگر ایسی عورتیں جو (کسی شرعی جہاد کی اسیر شدہ) تمہاری ملکیت میں ہوں۔ یہ اللہ کا قانون تم پر فرض ہے۔ اور ان کے علاوہ باقی سب عورتیں تم پر حلال ہیں ایسے کہ برائی سے بچنے کے لئے اپنے مال خرچ کر کے ان سے نکاح کر لو نہ کہ شہوت رانی کرنے کے

لئے ۔ پس جن (منکوحہ) عورتوں سے تم نے فائدہ حاصل کیا ہے ان کا مقرر کیا ہوا مہر ادا کرو۔ البتہ مہر مقرر ہو جانے کے بعد بھی اس میں تم پر کچھ گناہ نہیں کہ آپس کی رضامندی سے جو طے کر لو۔ بیشک اللہ ہر طرح سے خبردار نہایت حکمت والا ہے۔

اس آیت میں استمتاع سے مراد بیویوں سے ہمبستر ہونا اور وطی کرنا مراد ہے۔

اگر صرف نکاح ہو جائے اور رخصتی نہ ہو سکے یا شوہر کو استمتاع کا موقع نہ ملے۔ بلکہ وہ اس سے پہلے ہی طلاق دیدے تو آدھا مہر واجب ہوتا ہے اور اگر استمتاع کا موقع مل جائے تو پورا مہر واجب ہو جاتا ہے۔

اس آیت میں خصوصی توجہ دلائی گئی کہ جب کسی عورت سے استمتاع کر لیا تو اس کا مہر دینا ہر طرح سے واجب ہو گیا۔ اس میں کوتاہی کرنا شریعت اسلامیہ کے خلاف ورزی ہے اور انسانی غیرت کا بھی یہ تقاضا ہے کہ جب نکاح کا مقصد حاصل ہو گیا تو بیوی کے حق میں کوتاہی اور ٹال مٹول نہیں ہونی چاہیئے

البتہ شریعت عورت کو یہ حق بھی دیتی ہے کہ مہر اگر معجّل ہے۔ یعنی ایسا مہر جس کا نکاح کے بعد فوری طور پر ادا کرنا واجب ہوتا ہے۔ اگر ادا نہیں کیا گیا تو مہر کی وصولی تک وہ شوہر کے پاس جانے سے انکار کر سکتی ہے۔

وَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيمَا تَرَٰضَيْتُم بِهِۦ مِنۢ بَعْدِ ٱلْفَرِيضَةِ آیت کے اس جملہ کا مطلب یہ ہے کہ باہمی مہر مقرر کرنے کے بعد مہر مقررہ کوئی حتمی چیز نہیں ہوتی کہ اس میں کمی بیشی درست نہ ہو۔ بلکہ شوہر مقرر مہر پر اپنی طرف سے اضافہ بھی کر سکتا ہے اور بیوی اگر چاہے تو اپنی خوش دلی سے تھوڑا یا پورا مہر معاف کر سکتی ہے۔ الفاظ کے عموم سے معلوم ہوا کہ عورت اگر مہر معجّل طے کر کے تاجیل کر لے۔ یعنی بعد میں لینے کو منظور کر لے تو یہ بھی درست ہے اور اس میں کوئی گناہ نہیں۔

اسی آیت سے حرمت متعہ کا ثبوت

لفظ استمتاع کا مادہ۔ م۔ت۔ع ہے۔ جس کے معنی کسی فائدہ کے حاصل کرنے کے ہیں۔ کسی شخص سے یا مال سے کوئی فائدہ حاصل کیا تو اس کو استمتاع کہتے ہیں۔ عربی قواعد کی رو سے کسی کلمہ کے مادہ میں س اور ت کا اضافہ کر دینے سے طلب و حصول کے معنی پیدا ہو جاتے ہیں اس لغوی تحقیق کی بنیاد پر فما استعتم کا سیدھا سادھا مطلب پوری امت کے نزدیک وہی بنتا ہے۔ جو اوپر بیان کیا گیا ہے۔

لیکن شیعوں کا کہنا ہے کہ اس سے اصطلاحی متعہ مراد ہے اور ان لوگوں کے نزدیک یہ آیت متعہ حلال ہونے کی دلیل ہے۔ جس متعہ اصطلاحی کے جواز کے اہل تشیع مدعی ہیں۔ یہ ہے کہ

ایک مرد کسی عورت سے یوں کہے کہ اتنے دن کے لئے اتنے پیسوں پر یا اجناس میں سے فلاں جنس کے عوض میں تم سے متعہ کرتا ہوں۔

اس طرح سے خود فیصلہ کریں کہ متعہ اصطلاحی کا اس آیت سے کیا کوئی تعلق بنتا ہے؟۔ کس دیدہ دلیری سے گناہ کا راستہ اختیار کرنے کے لئے قرآن کریم کی آیت کو اپنے رنگ میں ڈھال رہے ہیں۔ محض مادہ اشتقاق کو دیکھ کر یہ کہہ دینا کہ اس آیت سے متعہ کے جائز و حلال ہونے کا ثبوت مل رہا ہے۔ قرآن کی آیت کو گھما پھرا کر اپنی مرضی کی معنی متعین کر لینا۔ یہ کہاں کا انصاف ہے۔ یہ کونسا ثبوت دینے کا راستہ ہے؟ یہ تو لوگوں میں گمراہی پھیلانے کے مترادف ہو جاتا ہے۔

دوسری طرح سے بھی دیکھا جائے تو یہ لوگ جسے متعہ کہتے ہیں اس کی صاف تردید قرآن کریم کی آیت بالا میں الفاظ مُّحْصِنِينَ غَيْرَ مُسٰفِحِينَ سے بھی ہو رہی ہے۔ کہ حلال عورتیں تلاش کرو۔ اس حال میں کہ پانی بہانے والے نہ ہو۔ یعنی محض شہوت رانی مقصود نہ ہو اور ساتھ ہی ساتھ مُّحْصِنِينَ کی بھی قید لگائی ہے۔ یعنی یہ کہ عفت کا دھیان رکھنے والے ہوں۔

متعہ چونکہ مخصوص وقت کے لئے کیا جاتا ہے۔ اس لئے اس میں نہ حصول اولاد مقصود ہوتا ہے۔ نہ گھر بار بسانا اور نہ عفت و عصمت اور اسی لیے جس عورت سے متعہ کیا جائے اس کو فریق مخالف زوجہ وارثہ بھی قرار نہیں دیتا اور اس کو ازواج معروفہ کی گنتی میں بھی شمار نہیں کرتا

اور چونکہ مقصد محض شہوت رانی ہے۔ اس لئے مرد و عورت عارضی طور پر نئے نئے جوڑے تلاش کرتے رہتے ہیں جب یہ صورت ہے تو متعہ عفت و عصمت کا ضامن نہیں بلکہ دشمن ٹھہرا۔

إِنَّ ٱللَّهَ كَانَ عَلِيمًا حَكِيمًا ۔آیت کے اختتام پر یہ جملہ بڑھا کر ایک تو یہ بتادیا کہ اللہ تعالی کو سب کچھ خبر ہے۔احکام مذکورہ کی اگر کوئی شخص خلاف ورزی کرے تو اگرچہ اس کی خبر قاضی۔حاکم اور کسی انسان کو نہ ہو۔لیکن اللہ جل شانہ کو تو سب خبر ہے۔اس سے ہر حال میں ڈرتے رہنا چاہیئے۔

اور یہ بھی بتلایا کہ جو احکام ارشاد فرمائے ہیں یہ سب کچھ حکمت پر مبنی ہیں۔حکمت اس دقیق بات کو کہتے ہیں جو ہر شخص کی سمجھ میں نہیں آتی۔حرمت وحلت کے احکام جو آیات میں مذکور ہیں ان کی علت کسی کی سمجھ میں آئے یا نہ آئے ان کو ہر حال میں ماننا لازم ہے۔کیونکہ اگر ہمیں علت معلوم نہیں تو حکم دینے والے باری تعالی کو تو معلوم ہے جو علیم اور حکیم ہے۔

اس دور کے بہت سے پڑھے لکھے جاہل اللہ رب العزت کے احکام میں علتیں تلاش کر رہے ہوتے ہیں۔اگر کوئی بات معلوم نہیں ہوتی تو معاذ اللہ ربِ ذوالجلال کے حکم کو نامناسب یا دور حاضر کے تقاضوں کے خلاف کہہ کر ٹال دیتے ہیں۔ان الفاظ نے ایسے لوگوں کا منہ بند کر دیا اور بتلادیا کہ تم نادان ہو۔اللہ جل جلالہ دانا ہے۔تم ناسمجھ ہو اللہ تعالیٰ حکیم ہے۔اپنی عقل و سمجھ کو معیار حقانیت نہ بناؤ۔

۔اور یہ بھی تعجب والی بات ہے کہ اس عمل کے لیے متعہ جیسے لفظ سے ہی عورت کو خطاب کرنا لازم ہو۔اس لیے کہ یہ بات تو صاف عیاں ہے کہ اس لفظ کا استعمال کرکے اس کے اصطلاحی معنی مراد لیا جاتا

ہے اور اس لفظ کے کہنے سے ان کی مراد یہ ہوتی ہے کہ عورت کے ساتھ ایسا تعلق وجود میں لایا جائے جس سے اولاد کا حصول اور پرورش مقصود نہ ہو۔ بلکہ ایک معینہ مدت تک جنسی خواہش کی تکمیل ہو پائے۔ جو اس مدت کے پورا ہونے کے ساتھ ہی ختم ہو جائے۔ اور پھر آگے سے آگے راہ ہموار ہوتی چلی جائے

قرآن سے "استمتعتم" کے لفظ پر متعہ کے لئے استدلال۔ ان کی بالکل بوگس دلیل ہے جب کہ "استمتع" اور "استمتعتم" قرآن میں اور بھی کئی جگہ استعمال ہوئے ہیں۔ جو ان کے استدلال کو ادھیڑ کر رکھ دیتے ہیں۔ دیکھئے درج ذیل آیات۔

وَيَوْمَ يَحْشُرُهُمْ جَمِيعًا يَٰمَعْشَرَ ٱلْجِنِّ قَدِ ٱسْتَكْثَرْتُم مِّنَ ٱلْإِنسِ ۖ وَقَالَ أَوْلِيَآؤُهُم مِّنَ ٱلْإِنسِ رَبَّنَا ٱسْتَمْتَعَ بَعْضُنَا بِبَعْضٍ وَبَلَغْنَآ أَجَلَنَا ٱلَّذِىٓ أَجَّلْتَ لَنَا ۚ قَالَ ٱلنَّارُ مَثْوَىٰكُمْ خَٰلِدِينَ فِيهَآ إِلَّا مَا شَآءَ ٱللَّهُ ۗ إِنَّ رَبَّكَ حَكِيمٌ عَلِيمٌ ﴿128﴾

سورۃ الانعام آیت 128

اور جس دن (اللہ جل شانہ) سارے (جِنّ وانس) کو محشر میں جمع کرے گا۔ کہ اے گروہ جِنّات !۔ یقیناً تم نے انسانوں میں سے بہت سارے لوگوں کو (گمراہی پر) قابو کر رکھا تھا۔ تو انسانوں میں سے ان کے ولی اولیاء کہیں گے کہ اے ہمارے رب !۔ ہم سب نے ایک دوسرے سے بھرپور فائدہ اٹھایا اور ہم اپنی اس معیاد تک آ پہنچے جو تو نے ہمارے لئے مقرر کر رکھی تھی۔ ارشادِ باری ہوگا کہ تم سب کا ٹھکانہ دوزخ

ہے اسی میں ہمیشہ رہو گے مگر (یہ کہ) جو اللہ چاہے۔ بیشک تیرا رب بڑی حکمت والا خوب جاننے والا ہے۔

كَٱلَّذِينَ مِن قَبْلِكُمْ كَانُوٓاْ أَشَدَّ مِنكُمْ قُوَّةً وَأَكْثَرَ أَمْوَٰلًا وَأَوْلَٰدًا فَٱسْتَمْتَعُواْ بِخَلَٰقِهِمْ فَٱسْتَمْتَعْتُم بِخَلَٰقِكُمْ كَمَا ٱسْتَمْتَعَ ٱلَّذِينَ مِن قَبْلِكُم بِخَلَٰقِهِمْ وَخُضْتُمْ كَٱلَّذِى خَاضُوٓاْ ۚ أُوْلَٰٓئِكَ حَبِطَتْ أَعْمَٰلُهُمْ فِى ٱلدُّنْيَا وَٱلْـَٔاخِرَةِ ۖ وَأُوْلَٰٓئِكَ هُمُ ٱلْخَٰسِرُونَ ﴿69﴾

سورۃ التوبۃ آیت 69

(تم بھی) ان لوگوں کی طرح ہو جو تم سے پہلے گزر چکے وہ تم سے طاقت میں شدید اور مال و اولاد میں بھی کہیں زیادہ تھے پس وہ اپنے حصہ سے فائدہ اٹھا چکے۔ اور تم نے بھی اپنے حصہ سے فائدہ اٹھایا جس طرح تم سے پہلے گزرے ہوئے لوگوں نے فائدہ اٹھالیا تھا۔ اور تم بھی ویسے ہی فضول بحث و مباحثے میں پڑ گئے جیسے کہ وہ پڑے ہوئے تھے۔ یہی وہ لوگ ہیں جن کے اعمال دنیا و آخرت میں ضائع ہو گئے۔ اور یہی نقصان اٹھانے والے ہیں۔

وَيَوْمَ يُعْرَضُ ٱلَّذِينَ كَفَرُوا۟ عَلَى ٱلنَّارِ أَذْهَبْتُمْ طَيِّبَٰتِكُمْ فِى حَيَاتِكُمُ ٱلدُّنْيَا وَٱسْتَمْتَعْتُم بِهَا فَٱلْيَوْمَ تُجْزَوْنَ عَذَابَ ٱلْهُونِ بِمَا كُنتُمْ تَسْتَكْبِرُونَ فِى ٱلْأَرْضِ بِغَيْرِ ٱلْحَقِّ وَبِمَا كُنتُمْ تَفْسُقُونَ ﴿20﴾ ع2

سورۃ الأحقاف آیت 20

اور جس دن کفار آگ پر پیش کیے جائیں گے (تو کہا جائے گا کہ) تم تو اپنے حصے کی نعمتیں دنیا کی زندگی میں ہی لے چکے اور ان سے فائدہ بھی اٹھا چکے۔ آج (صرف) تمہیں ذلت کا عذاب دیا جائے گا اس لئے کہ تم زمین میں ناحق غرور و تکبر کیا کرتے تھے اور نافرمانیاں کیا کرتے تھے۔

قرآن میں متعہ کا کہیں ذکر نہیں ملتا۔ البتہ قرآن سے اس کی حرمت ضرور ثابت ہو جاتی ہے۔ اس بات کا بھی ذکر بھی ہو چکا کہ متعہ کو خود حضور ﷺ نے مکہ میں حرام قرار دے دیا تھا۔ اگر یہ جائز ہوتا اور اس کے کرنے پر بے بہا اجر ہوتا تو نبی ﷺ خود بھی متعہ کرتے۔ اب اگر کوئی یہ کہے کہ متعہ حلال و جائز ہے اور اس کی لذتوں کو اپناتا چلا جائے تو یہ اس کے دماغ کا فتور ہے۔ جس کا خمیازہ حقیقت والی آنکھ کھلنے کے بعد بھگتنا پڑے گا۔ یہ آیات بھی دیکھ لے کہ۔ اللہ تعالی نے کیا ارشاد فرمایا ہے۔

ٱلْيَوْمَ أُحِلَّ لَكُمُ ٱلطَّيِّبَٰتُ ۖ وَطَعَامُ ٱلَّذِينَ أُوتُوا۟ ٱلْكِتَٰبَ حِلٌّ لَّكُمْ وَطَعَامُكُمْ حِلٌّ لَّهُمْ ۖ وَٱلْمُحْصَنَٰتُ مِنَ ٱلْمُؤْمِنَٰتِ وَٱلْمُحْصَنَٰتُ مِنَ ٱلَّذِينَ أُوتُوا۟ ٱلْكِتَٰبَ مِن قَبْلِكُمْ

إِذَآ ءَاتَيْتُمُوهُنَّ أُجُورَهُنَّ مُحْصِنِينَ غَيْرَ مُسَٰفِحِينَ وَلَا مُتَّخِذِىٓ أَخْدَانٍ ۗ وَمَن يَكْفُرْ بِٱلْإِيمَٰنِ فَقَدْ حَبِطَ عَمَلُهُۥ وَهُوَ فِى ٱلْءَاخِرَةِ مِنَ ٱلْخَٰسِرِينَ ﴿5﴾ ع1

سورۃ المائدۃ آیت 5

آج تمہارے لئے سب پاکیزہ چیزیں حلال کردی گئی ہیں۔اور اہلِ کتاب کا کھانا بھی تمہیں حلال ہے اور تمہارا کھانا ان کے لئے حلال ہے۔ اور پاکدامن مومن عورتیں اور پاکدامن اہل کتاب عورتیں بھی (حلال ہیں) جبکہ ان کے مہر دے دو اس طرح کہ ان سے عفت قائم رکھنا مقصود ہو نہ کہ کھلی بدکاری کرنا اور نہ چوری چھپے آشنائی لگانا۔ اور جو ایمان سے منکر ہو گیا تو اس کے سارے عمل ضائع ہو گئے اور وہ آخرت میں نقصان اٹھانے والوں میں سے ہو گا۔

کیونکہ اگر کوئی محدود مدت کے لیے متعہ کرے گا تو وہ صرف کھلی بدکاری کرنے والوں میں آئے گا۔

وَإِنْ خِفْتُمْ أَلَّا تُقْسِطُوا۟ فِى ٱلْيَتَٰمَىٰ فَٱنكِحُوا۟ مَا طَابَ لَكُم مِّنَ ٱلنِّسَآءِ مَثْنَىٰ وَثُلَٰثَ وَرُبَٰعَ ۖ فَإِنْ خِفْتُمْ أَلَّا تَعْدِلُوا۟ فَوَٰحِدَةً أَوْ مَا مَلَكَتْ أَيْمَٰنُكُمْ ۚ ذَٰلِكَ أَدْنَىٰٓ أَلَّا تَعُولُوا۟ ﴿3﴾ ط

سورۃ النساء آیت 3

اور اگر تمہیں اس بات کا خوف ہو کہ یتیم لڑکیوں کے ساتھ انصاف نہ کر سکو گے۔ تو جو عورتیں دو دو۔ تین تین۔ چار چار تمہیں پسند ہوں ان سے نکاح کر لو۔ اور اگر اس بات کا اندیشہ ہو کہ (سب سے) یکساں سلوک نہ کر سکو گے پھر ایک ہی کافی ہے یا وہ لونڈی جس کے تم مالک ہو۔ یہ اس کے زیادہ قریب ہے کہ بے انصافی سے بچ جاؤ۔

اللہ تعالی نے قضاء شہوت کی صرف دو جائز صورتیں بیان فرمائی ہیں۔ ایک سے چار بیویوں تک نکاح کر سکتے ہیں یا پھر اپنی شرعی باندیوں سے نفسانی خواہش پوری کر سکتے ہیں اور بس۔ آج کل کسی اسلامی جنگ سے اسیر شدہ شرعی باندیاں تو نہیں ہیں۔ اس لئے بات صرف بیویوں تک ہی رہ جاتی ہے۔ اگر عورتوں کے ساتھ متعہ بھی جائز ذریعہ ہوتا تو اللہ تعالی اس کا بھی ان دو صورتوں کے ساتھ ذکر فرماتا۔ اس جگہ متعہ کا بیان نہ کرنا اس بات کی دلیل ہے کہ وہ جائز نہیں۔ اوائل اسلام سے لے کر فتح مکہ تک متعہ کی جو جو شکلیں معمول اور مباح تھی اس آیت کے ذریعے اسے منسوخ کر دی گئیں۔ علاوہ ازیں یہ بھی سمجھا دیا کہ اگر ایک سے زیادہ چار تک کرنے پر اگر ناانصافی کا احتمال ہو تو پھر ایک پر ہی اکتفا کرو۔ اور یہ بھی کہہ دیا کہ۔

وَلَن تَسْتَطِيعُوٓاْ أَن تَعْدِلُواْ بَيْنَ ٱلنِّسَآءِ وَلَوْ حَرَصْتُمْ ۖ فَلَا تَمِيلُواْ كُلَّ ٱلْمَيْلِ فَتَذَرُوهَا كَٱلْمُعَلَّقَةِ ۚ وَإِن تُصْلِحُواْ وَتَتَّقُواْ فَإِنَّ ٱللَّهَ كَانَ غَفُورًا رَّحِيمًا ﴿129﴾

سورۃالنساء آیت 129

اور تم اس کی کتنی ہی خواہش و کوشش کرلو مگر اپنی تمام بیویوں میں ہر طرح سے عدل نہیں کر سکتے۔ تو ایسا بھی نہ کرنا کہ ایک کی طرف ہی جھک جاؤ اور دوسری کو لٹکتی ہوئی چھوڑ دو۔ اور اگر تم اپنا طرز عمل درست رکھو اور تقویٰ کی روش اختیار کرو تو بلاشبہ اللہ بہت بخشنے والا نہایت مہربان ہے۔

اس آیت کے حساب سے بھی متعہ کرنے والوں کے لئے متعہ وبالِ جان ہی بنے گا۔ کیونکہ جتنا متعوں کی تعداد بڑھتی جائے گی انصاف کرنا اتنا ہی الجھن اور پیچیدگی کا شکار ہوتا چلا جائے گا۔ اللہ تعالیٰ تو کہہ رہے ہیں کہ ناانصافی کا احتمال ہو تو پھر ایک پر ہی اکتفا کرو۔ مگر یہ لوگ اللہ کی لگائی قید و بند سے بے پرواہ ہو کر ہزاروں کی دوڑ میں پھنس جانا چاہتے ہیں۔ یوں ہر متعہ کرنے والا ایک پر اکتفا کرنے والی آیت کا رد کرتا نظر آتا ہے۔ اور اللہ کی طرف سے چار کی لگائی حد کا بھی مذاق اڑاتا نظر آتا ہے۔ یہ ایک واضح حقیقت ہے کہ متعہ میں محض عیاشی ہے اس میں نہ تو مرد پر عورت کے لیے نان و نفقہ ہوتا ہے اور نہ طلاق نہ عدت اور نہ وہ مرد کی وارث بنے گی نہ اس کی اولاد۔ یہ صرف اور صرف عیاشی ہے ۔ عورتوں کو بھی سوچنا چاہیئے کہ عورت کی عزت و حفاظت صرف نکاح میں ہے متعہ میں نہیں۔

نبی ﷺ کا ارشاد ہے کہ

یا معشر الشباب من استطاع منکم الباء ۃ فلیتزوج فانہ اغض للبصر واحصن للفرج ومن لم یستطع فعلیہ بالصوم فانہ لہ وجاء

ترجمہ۔اے جوانو تم میں جو نان و نفقہ کی استطاعت رکھتے ہیں وہ نکاح کرلیں کیونکہ نکاح آنکھوں کو جھکانے اور شرمگاہ کو بچانے کا باعث بنتا ہے اور جو نکاح کی قدرت نہیں رکھتا وہ روزہ رکھ لے کیونکہ روزہ جنسی خواہش کو کم کر دیتا ہے۔

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

انہوں نے یہ نہیں کہا کہ جو نکاح کی قدرت نہیں رکھتا وہ متعہ کرلے۔

اب ذرا حرف آخر کے طور پر درج ذیل آیات بھی دیکھ لیں۔جس کا مضمون کے شروع میں تذکرہ کیا تھا۔جو مکے میں نازل ہوئیں۔ سبھی اس پر متفق ہیں کہ یہ متعہ کی حرمت والی آیات ہیں۔ان سے صاف پتہ چل جاتا ہے کہ مکہ میں ہی اس زمانۂ جاہلیت کے رواج کو ختم کرنے کا حکم دے دیا گیا تھا۔ لیکن یہ چونکہ لوگوں کے دلوں میں بدرجۂ اتّم رچ بس گئی تھی۔اس لئے اس کو چھڑانے کے لئے بعد میں بھی کئی دفعہ یاد دلا کے روکنا پڑا۔کچھ لوگوں نے بعد کے ادوار کے ساتھ کچھ ایسی منسوب کر دیں جن سے نبی ﷺ پر الزام جاتا ہے کہ انہوں نے متعہ اجازت دے دی تھی۔حالانکہ انہوں نے تو روکا تھا۔ بھلا یہ کیسے ممکن ہے کہ وہ اک ایسے قبیح فعل کی اجازت دیں جو ان کی مکی زندگی میں ہی حرام ہو چکا تھا۔

وَٱلَّذِينَ هُمْ لِفُرُوجِهِمْ حَٰفِظُونَ﴿5﴾ إِلَّا عَلَىٰٓ أَزْوَٰجِهِمْ أَوْ مَا مَلَكَتْ أَيْمَٰنُهُمْ فَإِنَّهُمْ غَيْرُ مَلُومِينَ﴿6﴾ فَمَنِ ٱبْتَغَىٰ وَرَآءَ ذَٰلِكَ فَأُوْلَٰٓئِكَ هُمُ ٱلْعَادُونَ﴿7﴾

سورۃ المؤمنون آیت ۵ تا ۷

اور جو لوگ اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرتے ہیں۔ مگر اپنی بیویوں سے یا اپنی (شرعی) ملکیت والی لونڈیوں سے پس البتہ مباشرت پر ان کو کوئی ملامت نہیں۔ پھر جو ان کے علاوہ اور کسی کے طلب گار ہوں تو وہی حد سے نکل جانے والے ہیں۔

علماء کے مطابق متعہ کبھی بھی اسلام میں باقاعدہ مستعمل نہیں رہا۔ لیکن درجہ بہ درجہ تبدیلی کے مرحلہ میں سے ہوتے ہوئے کمی کی طرف مائل رہا۔ مگر پھر جب مذکورہ بالا آیات میں شرمگاہوں کی حفاظت کا حکم ہے۔ اس میں موجود إِلَّا عَلَىٰٓ أَزْوَٰجِهِمْ کے الفاظ نازل ہوئے تو اس سے متعہ کی منسوخی عمل میں آ گئی تھی۔ مگر اس سے جان چھڑانے میں کچھ دیر لگی۔ یہ بات تو روزِ روشن کی طرح عیاں ہے کہ متعہ کیے جانے والی عورت کو زوجہ کا درجہ حاصل نہیں اور نہ ہی اس کا ملکیت میں ہونا یعنی شرعی لونڈی ہونا لازم آتا ہے۔ اور متعہ کے خاتمے کے لئے یہ الفاظ کافی ہو جاتے ہیں کہ پھر جو ان کے علاوہ اور کسی (متعہ۔ موقت اور مسیار وغیرہ) کے طلب گار ہوں تو وہی حد سے نکل جانے والے

https://quranexcel.com

ہیں۔یوں تو متعہ کی حرمت کے لئے اور بھی آیات ہیں۔اگر کوئی سمجھے تو بہت سی ضعیف و موضوع روایتوں کے لئے قرآن کی یہ ایک آیت ہی کافی ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں متعہ اسلام کے عہد اول میں مشروع تھا۔ یہاں تک کہ آیت کریمہ إِلَّا عَلَىٰٓ أَزْوَٰجِهِمْ أَوْ مَا مَلَكَتْ أَيْمَٰنُهُمْ نازل ہوئی تو وہ منسوخ ہو گیا۔اس کے بعد حضرت ابن عباس نے فرمایا کہ زوجہ شرعیہ اور مملوکہ شرعیہ کے علاوہ ہر طرح کی شرمگاہ سے استمتاع حرام ہے۔البتہ حضرت ابن عباس کچھ عرصہ تک متعہ کو جائز سمجھتے تھے پھر حضرت علیؓ کے سمجھانے سے (جیسا کہ صحیح مسلم ج۱ص ۲۵۴ پر ہے) اور آیت شریفہ إِلَّا عَلَىٰٓ أَزْوَٰجِهِمْ أَوْ مَا مَلَكَتْ أَيْمَٰنُهُمْ سے متنبہ ہو کر رجوع فرمالیا۔(جیسا کہ یہ ترمذی کی روایات سے معلوم ہوا)۔

اسی طرح حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے اپنی وفات کے وقت اللہ سے دعا کرتے ہوئے فرمایا

اللَّهُمَّ إِنِّي أَتُوبُ إِلَيْكَ مِنْ قَوْلِي فِي الْمُتْعَةِ

ترجمہ۔اے اللہ میں متعہ کے سلسلہ میں اپنے قول سے توبہ کرتا ہوں۔

(التفسیر الکبیر:۱۰۔۴۵)

حضرت ابن ابی ملیکہ فرماتے ہیں کہ حضرت عائشہؓ سے متعہ کے بارے میں پوچھا گیا تو آپؓ نے فرمایا

بَيْنِي وَبَيْنَهُمْ كِتَابُ اللَّهِ , قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ {وَالَّذِينَ هُمْ لِفُرُوجِهِمْ حَافِظُونَ إِلَّا عَلَى أَزْوَاجِهِمْ أَوْ مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُهُمْ فَإِنَّهُمْ غَيْرُ مَلُومِينَ} فَمَنِ ابْتَغَى غَيْرَ مَا زَوَّجَهُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ أَوْ مَا مَلَكَهُ فَقَدْ عَدَا۔

ترجمہ۔ میرے اور متعہ کو جائز سمجھنے والوں کے درمیان فیصلہ کرنے کے لیے اللہ کی کتاب ہے۔ اللہ نے یہ فرمایا ہے کہ (مومن وہ لوگ ہیں) جو اپنی شرم گاہوں کی حفاظت کرنے والے ہیں مگر اپنی بیویوں یا باندیوں سے۔ سو ان پر کوئی الزام نہیں۔ پس جس نے بیوی یا باندی کے علاوہ کسی کو تلاش کیا تو اس نے حد سے تجاوز کر لیا۔

(زوائدہ للبیشمی ص 537)

درج ذیل شیعہ علماء جو کہتے ہیں کہ متعہ حرام ہے

نکاح متعہ کے حوالے سے مشہور اصولی (اہل تشیع) علماء جو اپنے مسلک میں اصلاح کی خواہش رکھتے ہیں۔ ان میں سے اکثر متعہ کو حرام سمجھتے ہیں۔

ان میں سے آیت اللہ ابوالفضل ابن الرضا برقعی قمی بھی شامل ہیں جنہوں نے ایک مستقل کتاب "تحریم متعہ دراسلام" لکھی۔اس کے علاوہ آیت اللہ برقعی نے اپنی تفسیر قرآن "تابشی از قرآن" میں بھی متعہ کو اسلام سے متصادم قرار دیا ہے۔

ایک ایرانی مجتہد آیت اللہ یوسف صانعی ہیں جن کا یہ فتوی بہت متنازع بن گیا کہ متعہ صرف حالت اضطرار میں ہی جائز ہے۔باقی صورتوں میں جائز نہیں۔

ان کے علاوہ مشہور پاکستانی عالم دین علامہ آغا علی شرف الدین بلتستانی بھی متعہ کو حرام بلکہ زنا قرار دیتے ہیں۔انہوں نے اپنی کتاب "موضوعات متنوعہ(اجتہاد۔متعہ۔وسیلہ) " میں ان تمام شیعہ اور سنی روایات کو کمزور اور غیر مستند قرار دیا ہے جو نکاح متعہ کی دلالت کرتے ہیں۔

عراق کے مشہور عالم احمد الکاتب جو کربلا میں مقیم ہیں ان کے نزدیک بھی متعہ ایک غیر اسلامی اور غیر شرعی عمل ہے۔حیدر علی قلمداران قمی کا بھی یہی نظریہ تھا کہ یہ نکاح غیر اسلامی ہے۔

ان علما کے علاوہ ڈاکٹر موسی الموسوی جو آیت اللہ اصفہانی کے پوتے ہیں اور انھوں نے اپنی کتاب "الشیعہ والتصحیح" میں اپنا اجازہ اجتہاد بھی شائع کیا ہے۔ان کے نزدیک بھی متعہ اب قیامت تک کیلے حرام ہے۔

زیدی اور اسماعیلی شیعہ کہتے ہیں کہ متعہ حرام ہے

اہل تشیع فرقوں میں سے زیدی اور اسماعیلی فرقے بھی اہل سنت حضرات کی طرح یہی نظریہ رکھتے ہیں کہ متعہ اگرچہ رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں کچھ وقت تک جائز تھا۔ لیکن بعد میں آپ ﷺ نے اس نکاح کی حرمت کا اعلان فرمایا۔

زیدی شیعوں کی "كتاب الأحكام في الحلال والحرام" جو الإمام الأعظم الهادی إلی الحق یحی بن الحسین بن القاسم بن إبراہیم الرسی کی تالیف ہے۔ اس کے مطابق متعہ کی حرمت کی روایت امام زید بن زین العابدین کی زبانی رسول اللہ ﷺ سے مروی ہے۔ ان کے نزدیک تمام زیدی ائمہ کے نزدیک متعہ کی حرمت پر اتفاق ہے۔

چنانچہ "كتاب الأحكام في الحلال والحرام" میں صفحہ 351 پر امام الاعظم الہادی الی الحق یحی بن الحسین فرماتے ہیں

لا يحل نكاح المتعة لان المتعة إنما كانت في سفر سافره النبي صلى الله عليه وعلى آله وسلم۔ ثم حرم الله ذلك على لسان رسول الله صلى الله عليه وعلى آله وسلم۔ وقد روي لنا عن أمير المؤمنين علي بن أبي طالب عليه السلام بما قد صح أن رسول الله صلى الله عليه وعلى آله وسلم نهى عنه۔ وأما من أحتج بهذه الآية ممن استحل الفاحشة من

الفرقة المارقة في قول الله عزوجل: ف"ما استمتعتم به منهن فآتوهن أجورهن "فالاستمتاع ہو الدخول بهن على وجه النكاح الصحيح۔

یعنی متعہ حلال نہیں کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے سفر میں اس کی اجازت دی۔ پھر اللہ تعالی نے اس کو رسول اللہ ﷺ کی زبان سے حرام قرار دلوادیا۔ اور امیر المومنین علیؑ سے صحیح روایت ثابت ہے کہ آپ ﷺ نے متعہ سے منع فرمایا۔ اور پس جو فرقہ اس آیت "فَمَا اسْتَمْتَعْتُم بِهِۦ مِنْهُنَّ فَـَٔاتُوهُنَّ أُجُورَهُنَّ فَرِيضَةً " سے متعہ جیسی فحاشی کے لئے دلیل نکالتے ہیں تو دراصل یہ آیت صحیح نکاح (یعنی دائمی نکاح) کے بارے میں نازل ہوئی ہے۔

اسماعیلیوں کی انسائیکلوپیڈیا پر متعہ کے حوالے سے آخر میں اسماعیلی مصنف یوں رقمطراز ہیں

اسماعیلی۔ زیدی اور اہل سنت متعہ کو مسترد کرتے ہیں (حرام سمجھتے ہیں)۔

دین میں ملاوٹ:

بنی نوح انسان کے لئے لمحہ فکریہ

اس دارِ فانی میں رہتے ہوئے ہم بھرپور کوشش کرتے ہیں۔ کہ عام ضروریات زندگی حاصل تو کریں مگر خالص بغیر کسی ملاوٹ کے۔ اس کے لئے ہم کافی جتن بھی کرتے ہیں۔

لیکن !

ایک دین ہی ہماری نظر میں ایسا ہے جو جیسا بھی ملے ۔پلّے باندھ لیتے ہیں۔اس کے لئے ذرا بھی کوشش نہیں کرتے کہ خالص مل جائے۔

یاد رکھیں !

دین اگر خالص ملے گا تو نبیٔ اکرم ﷺ سے۔

اور صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین سے۔

یعنی قرآن وسنّت اور صحیح احادیث سے۔ باقی ہر جگہ کوئی نہ کوئی ملاوٹ پاؤ گے۔

یقین نہ آتا تو خود تحقیق کرکے دیکھ لو !

نبی کریم ﷺ۔قرآنِ پاک اور صحابہ کرامؓ سے جو دین ملے گا وہ بلاشبہ ملاوٹ سے پاک ہوگا۔جس پر ایمان لانا ضروری ہے۔آج ان کی جلیل القدر تعلیمات سے ہٹ کے بہت ساری ایسی باتیں بیان کی جاتی ہیں۔جن کا دین سے تعلق نہیں ہوتا۔اور جن پر ایمان لانا ضروری بھی نہیں ہوتا۔مگر کچھ لوگ ان پر ایسے جمے ہوتے ہیں کہ یہی ضروریات دین ہیں۔اور ان پر بحث و تکرار بھی کرتے ہیں۔ اللہ

جل شانہ نے دین نبی ﷺ کی زندگی میں مکمل کر دیا تھا۔بعد والے ادوار میں پیش آنے والے بزرگانِ دین کے حالات واقعات کو اصل دین کی کسوٹی پر پرکھا تو جا سکتا ہے۔ لیکن دین کا جز نہیں بنایا جا سکتا۔ان کی بدولت نہ ہی دین میں کوئی بات شامل کی جا سکتی ہے اور نہ ہی نکالی جا سکتی ہے۔ کاش یہ بات سمجھ میں آ جائے کہ اس میں سوائے مسلم اُمت کے عالمی اجتہاد کے کسی کمی بیشی سے در حقیقت اللہ جل جلالہ کو جتلانا ہو جاتا ہے کہ اے اللہ۔آپ سے تو مکمل نہ ہو سکا تھا۔ ہم اسے مکمل کرنے میں لگے ہیں۔ جو کہ اگر سمجھا جائے تو بہت بڑا گناہ ہے۔انسان کو اپنی طرف سے بھرپور کوشش کرتے رہنا چاہیئے۔ کہ ملاوٹ سے پاک دین مل جائے۔ ملاوٹ تو ہر دور میں ہوتی رہی۔ شیطان کے کارندے آج بھی سر توڑ کوشش کر رہے ہیں کہ دین کو ملاوٹ کر کے ایسے خوشنما انداز میں پیش کیا جائے۔ کہ لوگ اسے اپنی نجات کا ذریعہ سمجھتے ہوئے اس پر عمل کریں۔اور بلا کسی رکاوٹ اور روک ٹوک سیدھے جہنم میں جائیں۔ اللہ تعالیٰ ہر ایک کو شیطان کے ان خفیہ اور اوچھے ہتھکنڈوں سے بچائے۔ دین میں ملاوٹ تو شیطان کا اک ایسا عظیم ہتھیار ہے۔ جس سے وہی لوگ بچ سکتے ہیں جو خالص اور صرف خالص دین کے طلبگار ہوتے ہیں۔ اللہ جل شانہ نے بھی اسی بات کے پیشِ نظر انسانوں کو ہدایت کی ہے کہ۔ جان بوجھ کر ملاوٹ نہ کرو۔اور شیطان ہے کہ اس میں اس قدر پیش پیش ہے۔ کہ کوئی بھی موقع ضائع نہیں جانے دیتا۔اور اللہ جل شانہ نے یہ بھی وضاحت بھی کر دی کہ اس کے چنگل کو سمجھو اور اجاگر کرتے ہوئے اس سے بچو۔ جیسا کہ درج ذیل آیات میں ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

وَلَا تَلْبِسُواْ ٱلْحَقَّ بِٱلْبَٰطِلِ وَتَكْتُمُواْ ٱلْحَقَّ وَأَنتُمْ تَعْلَمُونَ﴿42﴾

سورۃ البقرۃ آیت 42

اور حق کی باطل کے ساتھ ملاوٹ نہ کرو اور نہ ہی حق کو چھپاؤ جبکہ تم جانتے بھی ہو۔

قُلْ يَٰٓأَهْلَ ٱلْكِتَٰبِ لَا تَغْلُواْ فِى دِينِكُمْ غَيْرَ ٱلْحَقِّ وَلَا تَتَّبِعُوٓاْ أَهْوَآءَ قَوْمٍ قَدْ ضَلُّواْ مِن قَبْلُ وَأَضَلُّواْ كَثِيرًا وَضَلُّواْ عَن سَوَآءِ ٱلسَّبِيلِ﴿77﴾ع10

سورۃ المائدۃ آیت 77

کہہ دو کہ اے اہلِ کتاب !۔ تم اپنے دین میں ناحق ملاوٹ و کمی بیشی نہ کرو اور ان لوگوں کی خواہشات کے پیچھے نہ چلو جو یقینی طور پر پہلے وہ (خود) گمراہ ہوئے اور (پھر) انہوں نے بہت سے لوگوں کو گمراہ کر دیا اور سیدھے راستے سے بھٹک گئے۔

ٱلَّذِينَ ءَامَنُواْ وَلَمْ يَلْبِسُوٓاْ إِيمَٰنَهُم بِظُلْمٍ أُوْلَٰٓئِكَ لَهُمُ ٱلْأَمْنُ وَهُم مُّهْتَدُونَ﴿82﴾ع9

سورۃ الانعام آیت 82

جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے اپنے ایمان میں کسی طرح سے بھی ظلم (شرک و بدعت) کی ملاوٹ نہیں کی۔ انہی کے لئے امن و امان ہے اور وہی ہدایت یاب بھی ہیں۔

ثُمَّ لَـَٔاتِيَنَّهُم مِّنۢ بَيْنِ أَيْدِيهِمْ وَمِنْ خَلْفِهِمْ وَعَنْ أَيْمَـٰنِهِمْ وَعَن شَمَآئِلِهِمْ ۖ وَلَا تَجِدُ أَكْثَرَهُمْ شَـٰكِرِينَ ﴿17﴾

سورۃ الأعراف آیت 17

پھر میں ان کے آگے سے۔اور ان کے پیچھے سے۔اور ان کے دائیں سے۔اور ان کے بائیں سے۔ آیا کروں گا اور (حق میں ایسی ملاوٹ کردوں گا کہ) تو ان میں سے بہت سارے لوگوں کو شکر گزار نہیں پائے گا۔

وَمَآ أَرْسَلْنَا مِن قَبْلِكَ مِن رَّسُولٍ وَلَا نَبِىٍّ إِلَّآ إِذَا تَمَنَّىٰٓ أَلْقَى ٱلشَّيْطَـٰنُ فِىٓ أُمْنِيَّتِهِۦ ۖ فَيَنسَخُ ٱللَّهُ مَا يُلْقِى ٱلشَّيْطَـٰنُ ثُمَّ يُحْكِمُ ٱللَّهُ ءَايَـٰتِهِۦ ۗ وَٱللَّهُ عَلِيمٌ حَكِيمٌ ﴿52﴾

سورۃ الحج آیت 52

اور ہم نے تجھ سے پہلے کوئی بھی ایسا رسول اور نبی نہیں بھیجا مگر یہ کہ جب بھی اس نے کوئی تمنا کی ہو تو شیطان نے اس کی تمنا میں ملاوٹ و خلل اندازی نہ ڈال دی ہو۔پھر شیطان جو (ملاوٹ) ڈالتا ہے اللہ اس کو دور کردیتا ہے اور اپنی آیات کو مزید مستحکم کردیتا ہے۔اور اللہ خوب جاننے والا نہایت حکمت والا ہے۔

لِّيَجْعَلَ مَا يُلْقِى ٱلشَّيْطَٰنُ فِتْنَةً لِّلَّذِينَ فِى قُلُوبِهِم مَّرَضٌ وَٱلْقَاسِيَةِ قُلُوبُهُمْ ۗ وَإِنَّ ٱلظَّٰلِمِينَ لَفِى شِقَاقٍۭ بَعِيدٍ ﴿53﴾

سورۃ الحج آیت 53

تاکہ شیطان کی ملاوٹ کو ان لوگوں کے لئے آزمائش کا ذریعہ بنادے جن کے دلوں میں روگ ہے اور جن کے دل سخت ہیں۔اور بیشک ظالم لوگ پرلے درجے کی مخالفت میں پڑے ہوئے ہیں۔

وَلَقَدْ أَضَلَّ مِنكُمْ جِبِلًّا كَثِيرًا ۖ أَفَلَمْ تَكُونُوا۟ تَعْقِلُونَ ﴿62﴾

سورۃ یٰس آیت 62

اور البتہ یقینی طور پر اس (شیطان) نے تم میں سے بہت سارے لوگوں کو گمراہ کر دیا تھا۔کیا پھر تم یہ بھی نہیں سمجھ پائے؟

خیانت:

یہ تو سب کو معلوم ہے کہ دنیا میں کسی کے ساتھ خیانت کرنا ایک بڑا اور نا قابلِ معافی گناہ ہے جب تک کہ اس کی تلافی نہ کر لی جائے۔اور یہ بات بھی ذہن نشین کر لیں کہ دین بھی ہمارے پاس اللہ رسول کی دی ہوئی ایک امانت ہے جس میں اپنی طرف سے کوئی بات شامل کرنا یا مسخ کرنا اور نکال

دینا اس سے بھی بڑی خیانت ہے جس سے دین کی شکل بگڑ جاتی ہے اس سے لوگ گمراہ ہو جاتے ہیں اور دین خالص حالت میں نہیں رہتا۔ یہ خیانت نبی ﷺ کی دن رات تھکا دینے والی محنت پر پانی پھیرنے کے مترادف ہے۔ لوگ جس کی طرف بالکل دھیان نہیں دیتے اور اپنے طور پر فرض کر لیتے ہیں کہ یوں کر لینے سے اللہ راضی ہو جائے گا۔ حالانکہ اس کا نہ تو قرآن میں کچھ ذکر ہوتا ہے نہ نبی ﷺ کے معتبر و ثابت شدہ فرمان میں اور نہ ہی صحابہ کرام کے عمل سے وہ بات ثابت ہو پاتی ہے۔

نبی تو کبھی بھی دین میں خیانت کا سوچ بھی نہیں سکتے۔ درج ذیل آیات میں جو نبیوں کا ذکر کیا گیا ہے وہ اللہ جل شانہ نے یہ بات عام لوگوں کو یہ بات سمجھانے کے لئے کیا ہے۔ کہ اگر وہ بھی اپنے طور پر کوئی بات دین میں شامل کرتے یا مسخ کرتے اور نکال دیتے تو وہ بھی اللہ کے عذاب سے نہ بچ سکتے۔ ہمیں تو اس معاملے میں بڑی ہی احتیاط سے کام لینا چاہیے۔ کہ مبادا ہم کہیں دین میں خیانت کا باعث نہ بن جائیں۔

ان آیات کو اچھی طرح سمجھ کر پلے باندھ لیں کہ سب مسلمان دین کے معاملے میں بھی امین و امانت دار ہونے چاہئیں نہ کہ خیانت کرنے والے خائن!۔

وَمَا كَانَ لِنَبِيٍّ أَن يَغُلَّ ۚ وَمَن يَغْلُلْ يَأْتِ بِمَا غَلَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ۚ ثُمَّ تُوَفَّىٰ كُلُّ نَفْسٍ مَّا كَسَبَتْ وَهُمْ لَا يُظْلَمُونَ ﴿161﴾

سورۃ آل عمران آیت ۱۶۱

اور کسی نبی کو یہ شایاں نہیں کہ خیانت کرے۔اور جو کوئی خیانت کرے گا قیامت کے دن خیانت سمیت حاضر ہوگا۔پھر ہر کسی کو اس کے اعمال کا پورا پورا بدلا دیا جائے گا اور ناانصافی بالکل نہیں کی جائے گی۔

إِنَّآ أَنزَلْنَآ إِلَيْكَ ٱلْكِتَٰبَ بِٱلْحَقِّ لِتَحْكُمَ بَيْنَ ٱلنَّاسِ بِمَآ أَرَىٰكَ ٱللَّهُ ۚ وَلَا تَكُن لِّلْخَآئِنِينَ خَصِيمًا ﴿105﴾ لا وَٱسْتَغْفِرِ ٱللَّهَ ۖ إِنَّ ٱللَّهَ كَانَ غَفُورًا رَّحِيمًا ﴿106﴾ ج وَلَا تُجَٰدِلْ عَنِ ٱلَّذِينَ يَخْتَانُونَ أَنفُسَهُمْ ۚ إِنَّ ٱللَّهَ لَا يُحِبُّ مَن كَانَ خَوَّانًا أَثِيمًا ﴿107﴾ ج لا

سورۃ النساء آیت ۱۰۵ تا ۱۰۷

بیشک ہم نے تیری طرف سچی کتاب اتاری ہے تاکہ اللہ کی دکھائی و سجھائی ہدایت کے مطابق لوگوں کے درمیان فیصلے کرو۔اور تم کبھی بددیانت وخائن لوگوں کی طرف سے بحث نہ کرنا۔اور اللہ سے بخشش طلب کرتے رہنا۔بیشک اللہ ہی بڑا بخشنے والا نہایت مہربان ہے۔اور ان لوگوں کی طرف سے بحث مت کرنا جو اپنوں سے (یا اپنی ہی) خیانت کرتے ہیں۔بیشک اللہ کسی بھی خیانت کرنے والے گناہ گار کو بالکل پسند نہیں کرتا۔

فَبِمَا نَقْضِهِم مِّيثَٰقَهُمْ لَعَنَّٰهُمْ وَجَعَلْنَا قُلُوبَهُمْ قَٰسِيَةً ۖ يُحَرِّفُونَ ٱلْكَلِمَ عَن مَّوَاضِعِهِۦ ۙ وَنَسُوا۟ حَظًّا مِّمَّا ذُكِّرُوا۟ بِهِۦ ۚ وَلَا تَزَالُ تَطَّلِعُ عَلَىٰ خَآئِنَةٍ مِّنْهُمْ إِلَّا قَلِيلًا مِّنْهُمْ ۖ فَٱعْفُ عَنْهُمْ وَٱصْفَحْ ۚ إِنَّ ٱللَّهَ يُحِبُّ ٱلْمُحْسِنِينَ ﴿13﴾

سورۃ المائدہ آیت ۱۳

پھر ان لوگوں کے عہد توڑ دینے کی وجہ سے ہم نے ان پر لعنت کر دی اور ان کے دلوں کو سخت کر دیا۔ یہ لوگ (اللہ کے) کلمات کو اپنے اصل مقامات سے آگے پیچھے کر دیتے ہیں اور جو نصیحت انہیں کی گئی تھی اُس کا بڑا حصہ بھی بھول چکے ہیں۔ اور بہت تھوڑے آدمیوں کے علاوہ تم ہمیشہ ان کی کسی نہ کسی خیانت پر اطلاع پاتے رہتے ہو پس انہیں معاف کر دو اور در گزر کرو۔ بیشک اللہ احسان کرنے والوں سے محبت کرتا ہے۔

يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ لَا تَخُونُوا۟ ٱللَّهَ وَٱلرَّسُولَ وَتَخُونُوٓا۟ أَمَٰنَٰتِكُمْ وَأَنتُمْ تَعْلَمُونَ ﴿27﴾

سورۃ الانفال آیت ۲۷

اے ایمان والو! ۔اللہ اور اس کے رسول (کے دین) کی خیانت نہ کرو اور آپس کی امانتوں میں بھی تم خیانت (نہ کرو) اور تم تو جانتے بھی ہو۔

وَإِمَّا تَخَافَنَّ مِن قَوْمٍ خِيَانَةً فَٱنۢبِذْ إِلَيْهِمْ عَلَىٰ سَوَآءٍ ۚ إِنَّ ٱللَّهَ لَا يُحِبُّ ٱلْخَآئِنِينَ ﴿58﴾ ع7

سورۃ الانفال آیت ۵۸

اور اگر کسی قوم سے تمہیں واقعی خیانت وعہد شکنی کا اندیشہ ہو تو ان کے معاہدے برابری کی سطح پر ان کے آگے پھینک دو۔ بیشک اللہ خیانت کرنے والوں کو بالکل پسند نہیں کرتا۔

وَإِن يُرِيدُوا۟ خِيَانَتَكَ فَقَدْ خَانُوا۟ ٱللَّهَ مِن قَبْلُ فَأَمْكَنَ مِنْهُمْ ۗ وَٱللَّهُ عَلِيمٌ حَكِيمٌ ﴿71﴾

سورۃ الانفال آیت ۷۱

اور اگر یہ لوگ تم سے خیانت کرنا چاہتے ہیں تو یقیناً یہ پہلے ہی اللہ سے خیانت کر چکے ہیں پھر اللہ نے انہیں (تمہارے ہاتھ) گرفتار کروا دیا۔ اور اللہ سب کچھ جاننے والا نہایت حکمت والا ہے۔

۞ إِنَّ ٱللَّهَ يُدَٰفِعُ عَنِ ٱلَّذِينَ ءَامَنُوٓا۟ ۗ إِنَّ ٱللَّهَ لَا يُحِبُّ كُلَّ خَوَّانٍ كَفُورٍ ﴿38﴾ ع5

سورۃ الحج آیت ۳۸

اللہ تو البتہ مومنوں سے ان کے دشمنوں کو ہٹاتا رہتا ہے۔ بیشک اللہ کسی بھی خیانت کرنے والے کفران نعمت کرنے والے کو پسند نہیں کرتا۔

فَلَآ أُقْسِمُ بِمَا تُبْصِرُونَ ﴿38﴾ لا وَمَا لَا تُبْصِرُونَ ﴿39﴾ لا إِنَّهُۥ لَقَوْلُ رَسُولٍ كَرِيمٍ ﴿40﴾ ج
لا وَمَا هُوَ بِقَوْلِ شَاعِرٍ ۚ قَلِيلًا مَّا تُؤْمِنُونَ ﴿41﴾ لا وَلَا بِقَوْلِ كَاهِنٍ ۚ قَلِيلًا مَّا
تَذَكَّرُونَ ﴿42﴾ ط تَنزِيلٌ مِّن رَّبِّ ٱلْعَٰلَمِينَ ﴿43﴾ وَلَوْ تَقَوَّلَ عَلَيْنَا بَعْضَ ٱلْأَقَاوِيلِ
﴿44﴾ لا لَأَخَذْنَا مِنْهُ بِٱلْيَمِينِ ﴿45﴾ لا ثُمَّ لَقَطَعْنَا مِنْهُ ٱلْوَتِينَ ﴿46﴾ زصلے فَمَا مِنكُم مِّنْ
أَحَدٍ عَنْهُ حَٰجِزِينَ ﴿47﴾ وَإِنَّهُۥ لَتَذْكِرَةٌ لِّلْمُتَّقِينَ ﴿48﴾

سورۃ الحاقۃ آیت ۳۸ تا ۴۸

پس نہیں (بلکہ) میں قسم کھاتا ہوں۔ ان چیزوں کی جو تم کو نظر آتی ہیں۔ اور ان کی بھی جو تم کو نظر نہیں آتیں۔ یقینی طور پر یہ (قرآن) ایک مکرم رسول (فرشتے کا لایا ہوا) کلام ہے۔ اور یہ کسی شاعر کا کلام نہیں ہے مگر تم لوگ کم ہی ایمان لاتے ہو۔ اور نہ ہی کسی کاہن کا قول ہے لیکن تم لوگ کم ہی غور و فکر کرتے ہو۔ یہ تو رب العالمین کا اتارا ہوا ہے۔ اگر یہ (نبی) اپنی طرف سے کوئی بات گھڑ کر ہم پر لگا دیتا۔ تو ہم اس کا دائیں ہاتھ جکڑ لیتے۔ پھر یقیناً ہم اس کی شہ رگ ہی کاٹ دیتے۔ پھر تم میں کوئی

بھی (ہمیں) اس کام سے روکنے والا نہ ہوتا۔ اور بلاشبہ یہ (قرآن) تو اللہ کا ڈر و طلبِ ہدایت رکھنے والوں کے لئے نصیحت ہے۔

واپس

مقامِ بشریت:

بعض باتیں بالکل واضح ہوتی ہیں لیکن قرآن سے گہرا تعلق نہ ہونے کی وجہ سے مبہم ہو جاتی ہیں۔ اور کچھ لوگ حق اور باطل کو گڈمڈ کر دیتے ہیں۔ جیسے کہ نور بشر پر آئے دن فضول بحث و مباحث ہوتے رہتے ہیں۔ اس کو سمجھنے کے لئے اس موضوع پر یہ چند صفحے ترتیب سے پڑھیں۔ بات سمجھ میں آ جائے گی۔

كَٱلَّذِينَ مِن قَبْلِكُمْ كَانُوٓاْ أَشَدَّ مِنكُمْ قُوَّةً وَأَكْثَرَ أَمْوَٰلًا وَأَوْلَٰدًا فَٱسْتَمْتَعُواْ بِخَلَٰقِهِمْ فَٱسْتَمْتَعْتُم بِخَلَٰقِكُمْ كَمَا ٱسْتَمْتَعَ ٱلَّذِينَ مِن قَبْلِكُم بِخَلَٰقِهِمْ وَخُضْتُمْ كَٱلَّذِى خَاضُوٓاْ ۚ أُوْلَٰٓئِكَ حَبِطَتْ أَعْمَٰلُهُمْ فِى ٱلدُّنْيَا وَٱلْءَاخِرَةِ ۖ وَأُوْلَٰٓئِكَ هُمُ ٱلْخَٰسِرُونَ ﴿69﴾

سورۃ التوبہ آیت ۶۹

(تم بھی) ان لوگوں کی طرح ہو جو تم سے پہلے گزر چکے۔ وہ تم سے طاقت میں شدید اور مال و اولاد میں بھی کہیں زیادہ تھے۔ پس وہ اپنے حصہ سے فائدہ اٹھا چکے۔ اور تم نے بھی اپنے حصہ سے فائدہ اٹھایا جس طرح تم سے پہلے گزرے ہوئے لوگوں نے فائدہ اٹھالیا تھا۔ اور تم بھی ویسے ہی فضول بحث

https://quranexcel.com

و مباحثے میں پڑ گئے جیسے کہ وہ پڑے ہوئے تھے۔یہی وہ لوگ ہیں جن کے اعمال دنیا و آخرت میں ضائع ہو گئے۔اور یہی نقصان اٹھانے والے ہیں۔

لوگوں نے نور بشر کا جھگڑا خواہ مخواہ سے ڈالا ہوا ہے جبکہ قرآن بالکل واضح پیغام دے رہا ہے۔اس میں جھگڑے والی کوئی بات نہیں۔پہلے یہ آیات دیکھیں۔

وَلَوْ جَعَلْنَٰهُ مَلَكًا لَّجَعَلْنَٰهُ رَجُلًا وَلَلَبَسْنَا عَلَيْهِم مَّا يَلْبِسُونَ ﴿9﴾

سورۃ الانعام آیت 9

اور اگر ہم کسی فرشتے کو رسول بنا کر بھیجتے تو اسے بھی آدمی کی صورت میں ہی بھیجتے۔اور انہیں اسی شبے میں ڈالے رکھتے جس میں یہ اب پڑے ہیں۔

قُل لَّوْ كَانَ فِى ٱلْأَرْضِ مَلَٰٓئِكَةٌ يَمْشُونَ مُطْمَئِنِّينَ لَنَزَّلْنَا عَلَيْهِم مِّنَ ٱلسَّمَآءِ مَلَكًا رَّسُولًا ﴿95﴾

سورۃ الاسراء آیت 95

کہہ دو اگر زمین میں فرشتے چلتے پھرتے (رہتے بستے) آرام کر رہے ہوتے تو ہم آسمان سے ان پر فرشتے کو ہی رسول بنا کر بھیجتے۔

اب قرآن کریم سے بشر کے متعلق آیات اور ان کا ترجمہ پڑھ کے دیکھ لیں تو لوگوں کے منہ کی باتیں صاف طور پر کھل جاتی ہیں۔ درج ذیل آیات پر تھوڑا غور کر کے آپ کو صرف لوگوں کے گمان اور حقیقت میں فرق کرنا ہے۔ اور آپ کی سہولت کے لئے آیت سے پہلے اگر لوگوں کا گمان لکھا ہو تو وہ لوگوں کی رائے ہے ان کا خیال و گمان ہے۔ اور اگر حقیقت لکھا ہو تو وہ بات حقیقت پر مبنی ہے۔ قرآن تو پورا حق کا منبع ہے لیکن فرق سمجھانے کے لئے یہ طریقہ اختیار کیا ہے۔ یہ صرف بشر والی آیات سے پہلے ہے اور کسی آیت کے لئے نہیں۔

حقیقت

قَالَتْ رَبِّ أَنَّىٰ يَكُونُ لِي وَلَدٌ وَلَمْ يَمْسَسْنِي بَشَرٌ ۖ قَالَ كَذَٰلِكِ ٱللَّهُ يَخْلُقُ مَا يَشَآءُ ۚ إِذَا قَضَىٰٓ أَمْرًا فَإِنَّمَا يَقُولُ لَهُۥ كُن فَيَكُونُ ﴿47﴾

سورۃ آل عمران آیت 47

مریمؑ نے کہا کہ اے میرے رب!۔ میرے ہاں بچہ کیسے ہوگا حالانکہ مجھے کسی بشر نے ہاتھ تک نہیں لگایا؟۔ فرمایا اسی طرح اللہ جو چاہے پیدا کرتا ہے۔ وہ جب کسی کام کا ارادہ کرتا ہے تو البتہ اسے بس یہی کہتا ہے کہ ہو جا تو وہ فوراً ہو جاتا ہے۔

حقیقت

مَا كَانَ لِبَشَرٍ أَن يُؤْتِيَهُ ٱللَّهُ ٱلْكِتَٰبَ وَٱلْحُكْمَ وَٱلنُّبُوَّةَ ثُمَّ يَقُولَ لِلنَّاسِ كُونُوا۟ عِبَادًا لِّى مِن دُونِ ٱللَّهِ وَلَٰكِن كُونُوا۟ رَبَّٰنِيِّۦنَ بِمَا كُنتُمْ تُعَلِّمُونَ ٱلْكِتَٰبَ وَبِمَا كُنتُمْ تَدْرُسُونَ ﴿79﴾

سورۃ آل عمران آیت 79

کسی بشر کے لئے جائز نہیں کہ اللہ تو اسے۔کتاب۔اور حکمت۔اور نبوت عطا فرمائے پھر وہ بنی نوع انسان سے کہتا پھرے کہ اللہ کو چھوڑ کر میرے بندے ہو جاؤ بلکہ (اسے تو کہنا چاہیے کہ) مطلق ربّانی ہو جاؤ کیونکہ تم کتاب اللہ سکھاتے بھی ہو اور اسے پڑھتے (پڑھاتے) بھی رہتے ہو۔

حقیقت

وَقَالَتِ ٱلْيَهُودُ وَٱلنَّصَٰرَىٰ نَحْنُ أَبْنَٰٓؤُا۟ ٱللَّهِ وَأَحِبَّٰٓؤُهُۥ ۚ قُلْ فَلِمَ يُعَذِّبُكُم بِذُنُوبِكُم ۖ بَلْ أَنتُم بَشَرٌ مِّمَّنْ خَلَقَ ۚ يَغْفِرُ لِمَن يَشَآءُ وَيُعَذِّبُ مَن يَشَآءُ ۚ وَلِلَّهِ مُلْكُ ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلْأَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا ۖ وَإِلَيْهِ ٱلْمَصِيرُ ﴿18﴾

سورۃ المائدۃ آیت 18

اور یہودی اور عیسائی کہتے ہیں۔کہ ہم اللہ کے بیٹے اور اس کے پیارے ہیں۔پوچھو پھر تمہارے گناہوں کی پاداش میں وہ تمہیں عذاب کیوں دیتا ہے؟۔(نہیں) بلکہ تم بھی اس کی مخلوق میں سے ایک عام سے بشر ہو۔جسے چاہے وہ بخش دے اور جسے چاہے عذاب کرے۔اور آسمانوں و زمین اور جو کچھ بھی ان دونوں کے درمیان ہے سب پر اللہ ہی کی بادشاہت ہے اور اسی کی طرف لوٹ کر جانا ہے۔

لوگوں کا گمان

فَقَالَ ٱلْمَلَأُ ٱلَّذِينَ كَفَرُواْ مِن قَوْمِهِۦ مَا نَرَىٰكَ إِلَّا بَشَرًا مِّثْلَنَا وَمَا نَرَىٰكَ ٱتَّبَعَكَ إِلَّا ٱلَّذِينَ هُمْ أَرَاذِلُنَا بَادِىَ ٱلرَّأْىِ وَمَا نَرَىٰ لَكُمْ عَلَيْنَا مِن فَضْلٍ بَلْ نَظُنُّكُمْ كَٰذِبِينَ ﴿27﴾

سورۃ ہود آیت 27

تو اس کی قوم کے سردار جو کافر تھے کہنے لگے کہ تم تو ہمیں ہمارے جیسے ہی ایک بشر نظر آتے ہو اور ہم یہ بھی دیکھتے ہیں کہ تمہارے پیچھے چلنے والے سرسری نظر میں وہی لوگ ہیں جو ہم میں کمتر و گھٹیا درجے کے ہیں۔ اور ہم اپنے اوپر تمہاری کسی طرح سے کوئی بھی فضیلت نہیں پاتے۔ بلکہ تمہیں جھوٹا خیال کرتے ہیں۔

حقیقت

فَلَمَّا سَمِعَتْ بِمَكْرِهِنَّ أَرْسَلَتْ إِلَيْهِنَّ وَأَعْتَدَتْ لَهُنَّ مُتَّكَـًٔا وَءَاتَتْ كُلَّ وَٰحِدَةٍ مِّنْهُنَّ سِكِّينًا وَقَالَتِ ٱخْرُجْ عَلَيْهِنَّ ۖ فَلَمَّا رَأَيْنَهُۥٓ أَكْبَرْنَهُۥ وَقَطَّعْنَ أَيْدِيَهُنَّ وَقُلْنَ حَٰشَ لِلَّهِ مَا هَٰذَا بَشَرًا إِنْ هَٰذَآ إِلَّا مَلَكٌ كَرِيمٌ ﴿31﴾

سورۃ یوسف آیت 31

پھر جب عزیز کی بیوی نے ان کی ملامت سنی تو ان سب کو بلا بھیجا اور ان کے لئے ایک محفل مرتب کی اور (پھل تراشنے کے لئے) ان میں سے ہر ایک کے ہاتھ میں ایک چھری دے دی۔ اور (یوسفؑ سے) کہا کہ ان کے سامنے باہر آ جاؤ۔ پھر جب انہوں نے اس (یوسفؑ) کو دیکھا تو مارے حیرت کے (پھل

تراشتے تراشتے) اپنے ہاتھ کاٹ لئے۔ اور بے ساختہ بول اٹھیں۔ پناہ اللہ پاک کی!۔ یہ بشر تو نہیں بلکہ کوئی معزز و مکرم فرشتہ ہے۔

لوگوں کا گمان

۞ قَالَتْ رُسُلُهُمْ أَفِى ٱللَّهِ شَكٌّ فَاطِرِ ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلْأَرْضِ ۖ يَدْعُوكُمْ لِيَغْفِرَ لَكُم مِّن ذُنُوبِكُمْ وَيُؤَخِّرَكُمْ إِلَىٰٓ أَجَلٍ مُّسَمًّى ۚ قَالُوٓاْ إِنْ أَنتُمْ إِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُنَا تُرِيدُونَ أَن تَصُدُّونَا عَمَّا كَانَ يَعْبُدُ ءَابَآؤُنَا فَأْتُونَا بِسُلْطَٰنٍ مُّبِينٍ ﴿10﴾

سورۃ ابراہیم آیت 10

ان کے رسولوں نے کہا کہ کیا تمہیں اللہ (کے بارے) میں کچھ شک ہے جو آسمانوں و زمین کا پیدا کرنے والا ہے؟۔ وہ تو تمہیں اس لئے بلاتا ہے کہ تمہارے کچھ گناہ بخش دے اور تمہیں ایک مقررہ وقت تک مہلت دے۔ وہ بولے کہ تم بھی تو ہمارے ہی جیسے بشر ہو۔ تم چاہتے ہو کہ جن کی ہمارے باپ عبادت کرتے رہے ہیں ان سے ہمیں روک دو پس ہمارے پاس کوئی واضح دلیل (یعنی معجزہ) لے کر آؤ۔

حقیقت

قَالَتْ لَهُمْ رُسُلُهُمْ إِن نَّحْنُ إِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ وَلَٰكِنَّ ٱللَّهَ يَمُنُّ عَلَىٰ مَن يَشَآءُ مِنْ عِبَادِهِۦ ۖ وَمَا كَانَ لَنَآ أَن نَّأْتِيَكُم بِسُلْطَٰنٍ إِلَّا بِإِذْنِ ٱللَّهِ ۚ وَعَلَى ٱللَّهِ فَلْيَتَوَكَّلِ ٱلْمُؤْمِنُونَ ﴿11﴾

سورۃ ابراہیم آیت 11

ان کے رسولوں نے ان سے کہا کہ بلاشبہ ہم تمہارے ہی جیسے بشر ہیں لیکن اللہ اپنے بندوں میں سے جسے چاہتا ہے (نبوت سے) نواز دیتا ہے۔ اور یہ ہمارے اختیار میں نہیں کہ (تمہاری فرمائش پر) اللہ کی اجازت کے بغیر ہم تمہیں کوئی معجزہ لا کر دکھا دیں۔ اور ایمان والوں کو تو اللہ پر ہی بھروسہ رکھنا چاہیئے۔

حقیقت

وَإِذْ قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلَٰٓئِكَةِ إِنِّى خَٰلِقٌۢ بَشَرًا مِّن صَلْصَٰلٍ مِّنْ حَمَإٍ مَّسْنُونٍ ﴿28﴾

سورۃ الحجر آیت 28

اور جب تیرے رب نے فرشتوں سے کہا کہ میں کھنکھناتے (بجنے والے) سڑے ہوئے گارے سے ایک بشر پیدا کرنے والا ہوں۔

حقیقت

قَالَ لَمْ أَكُن لِّأَسْجُدَ لِبَشَرٍ خَلَقْتَهُۥ مِن صَلْصَٰلٍ مِّنْ حَمَإٍ مَّسْنُونٍ ﴿33﴾

سورۃ الحجر آیت 33

(اس نے) کہا میں ایسا نہیں ہوں کہ ایک ایسے بشر کو سجدہ کروں جسے تو نے بجنے والے سڑے ہوئے گارے سے پیدا کیا ہے۔

لوگوں کا گمان

وَلَقَدْ نَعْلَمُ أَنَّهُمْ يَقُولُونَ إِنَّمَا يُعَلِّمُهُۥ بَشَرٌ ۗ لِّسَانُ ٱلَّذِى يُلْحِدُونَ إِلَيْهِ أَعْجَمِىٌّ وَهَٰذَا لِسَانٌ عَرَبِىٌّ مُّبِينٌ ﴿103﴾

سورۃ النحل آیت 103

اور البتہ یقیناً ہمیں خوب معلوم ہے جو کہتے ہیں کہ اسے تو بس البتہ کوئی (دوسرا) بشر سکھاجاتا ہے حالانکہ جس کی طرف یہ نسبت کرتے ہیں اس کی زبان تو عجمی ہے اور یہ صاف واضح عربی زبان ہے۔

حقیقت

وَقَالُوا۟ لَن نُّؤْمِنَ لَكَ حَتَّىٰ تَفْجُرَ لَنَا مِنَ ٱلْأَرْضِ يَنۢبُوعًا ﴿90﴾ أَوْ تَكُونَ لَكَ جَنَّةٌ مِّن نَّخِيلٍ وَعِنَبٍ فَتُفَجِّرَ ٱلْأَنْهَٰرَ خِلَٰلَهَا تَفْجِيرًا ﴿91﴾ أَوْ تُسْقِطَ ٱلسَّمَآءَ كَمَا زَعَمْتَ عَلَيْنَا كِسَفًا أَوْ تَأْتِىَ بِٱللَّهِ وَٱلْمَلَٰٓئِكَةِ قَبِيلًا ﴿92﴾ أَوْ يَكُونَ لَكَ بَيْتٌ مِّن زُخْرُفٍ أَوْ تَرْقَىٰ فِى ٱلسَّمَآءِ وَلَن نُّؤْمِنَ لِرُقِيِّكَ حَتَّىٰ تُنَزِّلَ عَلَيْنَا كِتَٰبًا نَّقْرَؤُهُۥ ۗ قُلْ سُبْحَانَ رَبِّى هَلْ كُنتُ إِلَّا بَشَرًا رَّسُولًا ﴿93﴾ ع10

سورۃ الاسراء آیت 93

اور کہنے لگے کہ ہم ہر گز تم پر ایمان نہیں لائیں گے جب تک کہ تم ہمارے لئے زمین سے کوئی چشمہ جاری کر (کے نہ دکھا) دو۔ یا تمہارے لئے کھجوروں اور انگوروں کا کوئی باغ ہو۔ پھر اس کے دامن میں تم بہت سی نہریں جاری کر دو۔ یا جیسا کہ تم کہا کرتے ہو ہم پر آسمان کا کوئی ٹکڑا گرادو یا اللہ اور فرشتوں کو (ہمارے) سامنے لے آؤ۔ یا تمہارے پاس کوئی سونے کا گھر ہو یا تم آسمان پر چڑھ جاؤ اور ہم

تو تمہارے چڑھنے کا یقین بھی (تب تک) نہیں کریں گے جب تک کہ ہمارے پاس تم کوئی ایسی کتاب نہ لے آؤ جسے ہم خود پڑھ لیں۔ (اے نبی) کہہ دو کہ میرا رب بالکل پاک ہے میں تو صرف ایک پیغام پہنچانے والا بشر ہوں۔

حقیقت

وَمَا مَنَعَ ٱلنَّاسَ أَن يُؤْمِنُوٓاْ إِذْ جَآءَهُمُ ٱلْهُدَىٰٓ إِلَّآ أَن قَالُوٓاْ أَبَعَثَ ٱللَّهُ بَشَرًا رَّسُولًا ﴿94﴾

سورۃ الاسراء آیت 94

اور جب کہ ان کے پاس ہدایت آ گئی تو لوگوں کو ایمان لانے میں صرف اسی چیز نے روکے رکھا کہ کہنے لگے کہ کیا اللہ نے ایک بشر کو رسول بنا کر بھیج دیا؟۔

حقیقت

قُلْ إِنَّمَآ أَنَا۠ بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ يُوحَىٰٓ إِلَىَّ أَنَّمَآ إِلَٰهُكُمْ إِلَٰهٌ وَٰحِدٌ ۖ فَمَن كَانَ يَرْجُواْ لِقَآءَ رَبِّهِۦ فَلْيَعْمَلْ عَمَلًا صَٰلِحًا وَلَا يُشْرِكْ بِعِبَادَةِ رَبِّهِۦٓ أَحَدًۢا ﴿110﴾ ع12

سورۃ الکہف آیت 110

(اے نبیؐ) کہہ دو کہ البتہ میں بھی صرف تمہارے جیسا ہی بشر ہوں میری طرف وحی کی جاتی ہے کہ یقیناً تمہاری عبادت کے لائق صرف واحد و یکتا اکیلا اللہ ہے۔ پھر جو کوئی بھی اپنے رب سے ملنے کی

امید رکھے تو اسے چاہیئے کہ اچھے اعمال کرے اور اپنے اکیلے رب کی عبادت میں کسی کو بھی شریک نہ بنائے۔

حقیقت

فَٱتَّخَذَتْ مِن دُونِهِمْ حِجَابًا فَأَرْسَلْنَآ إِلَيْهَا رُوحَنَا فَتَمَثَّلَ لَهَا بَشَرًا سَوِيًّا ﴿17﴾

سورۃ مریم آیت 17

تو اس نے لوگوں کی طرف سے پردہ ڈال لیا پھر ہم نے اس کے پاس اپنے فرشتے کو بھیجا تو وہ اس کے سامنے ٹھیک ایک بشر بن کر نمودار ہوا۔

حقیقت

قَالَتْ أَنَّىٰ يَكُونُ لِى غُلَٰمٌ وَلَمْ يَمْسَسْنِى بَشَرٌ وَلَمْ أَكُ بَغِيًّا ﴿20﴾

سورۃ مریم آیت 20

(مریمؑ نے) کہا کہ میرے ہاں لڑکا کیسے ہوگا مجھے تو کسی بشر نے ہاتھ تک نہیں لگایا اور نہ ہی میں بدکار ہوں۔

حقیقت

فَكُلِى وَٱشْرَبِى وَقَرِّى عَيْنًا ۖ فَإِمَّا تَرَيِنَّ مِنَ ٱلْبَشَرِ أَحَدًا فَقُولِىٓ إِنِّى نَذَرْتُ لِلرَّحْمَٰنِ صَوْمًا فَلَنْ أُكَلِّمَ ٱلْيَوْمَ إِنسِيًّا ﴿26﴾ ج

سورۃ مریم آیت 26

پس کھاؤ اور پیو اور (بچے کو دیکھ دیکھ کر) آنکھ ٹھنڈی کرو۔ پھر اگر واقعی تمہاری کسی بشر پر نظر پڑے۔ تو (اشارے سے) کہہ دینا کہ میں نے رب الرحمٰن کے لئے (چپ کے) روزے کی منت مانی ہے پس آج میں کسی انسان سے ہر گز بات نہیں کروں گی۔

لوگوں کا گمان

لَاهِيَةً قُلُوبُهُمْ ۗ وَأَسَرُّوا النَّجْوَى الَّذِينَ ظَلَمُوا هَلْ هَٰذَا إِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ ۖ أَفَتَأْتُونَ السِّحْرَ وَأَنتُمْ تُبْصِرُونَ ﴿3﴾

سورۃ الأنبیاء آیت 3

ان کے دل غفلت میں پڑے ہوئے ہیں۔ اور یہ ظالم خفیہ سرگوشیاں کرتے ہیں کہ یہ بھی تو تمہاری طرح کا ایک بشر ہی ہے۔ پھر کیا تم دیدہ دانستہ جادو کی لپیٹ میں آتے جاؤ گے۔

حقیقت

وَمَا جَعَلْنَا لِبَشَرٍ مِّن قَبْلِكَ الْخُلْدَ ۖ أَفَإِين مِّتَّ فَهُمُ الْخَالِدُونَ ﴿34﴾

سورۃ الأنبیاء آیت 34

اور ہم نے تم سے پہلے کسی بشر کو ہمیشہ کی زندگی نہیں دی۔ پھر کیا اگر تم مر جاؤ تو یہ لوگ ہمیشہ رہنے والے ہیں؟۔

لوگوں کا گمان

فَقَالَ ٱلْمَلَؤُاْ ٱلَّذِينَ كَفَرُواْ مِن قَوْمِهِۦ مَا هَٰذَآ إِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ يُرِيدُ أَن يَتَفَضَّلَ عَلَيْكُمْ وَلَوْ شَآءَ ٱللَّهُ لَأَنزَلَ مَلَٰٓئِكَةً مَّا سَمِعْنَا بِهَٰذَا فِىٓ ءَابَآئِنَا ٱلْأَوَّلِينَ ﴿24﴾ ج

سورۃ المؤمنون آیت 24

تو ان کی قوم کے سردار جو کافر تھے کہنے لگے کہ یہ تو بس تم جیسا ہی بشر ہے جو تم پر برتری حاصل کرنا چاہتا ہے اور اگر اللہ چاہتا تو وہ فرشتوں کو بھیج دیتا یہ بات تو ہم نے اپنے پرانے باپ داداؤں سے کبھی نہیں سنی۔

لوگوں کا گمان

وَقَالَ ٱلْمَلَأُ مِن قَوْمِهِ ٱلَّذِينَ كَفَرُواْ وَكَذَّبُواْ بِلِقَآءِ ٱلْءَاخِرَةِ وَأَتْرَفْنَٰهُمْ فِى ٱلْحَيَوٰةِ ٱلدُّنْيَا مَا هَٰذَآ إِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ يَأْكُلُ مِمَّا تَأْكُلُونَ مِنْهُ وَيَشْرَبُ مِمَّا تَشْرَبُونَ ﴿33﴾ ص لا

سورۃ المؤمنون آیت 33

تو اس کی قوم کے سردار جو کافر تھے اور آخرت کی ملاقات کو جھٹلاتے تھے اور جنہیں ہم نے دنیا کی زندگی میں خوشحالی دے رکھی تھی کہنے لگے کہ یہ تو بس تم جیسا بشر ہے وہی کچھ کھاتا ہے جو تم کھاتے ہو اور وہی کچھ پیتا ہے جو تم پیتے ہو۔

لوگوں کا گمان

وَلَئِنْ أَطَعْتُم بَشَرًا مِّثْلَكُمْ إِنَّكُمْ إِذًا لَّخَٰسِرُونَ﴿34﴾

سورۃالمؤمنون آیت 34

اور (کہنے لگے کہ) اگر تم نے اپنے ہی جیسے ایک بشر کی اطاعت کرلی تو یقیناً تم خسارے میں پڑ گئے۔

لوگوں کا گمان

فَقَالُوٓاْ أَنُؤْمِنُ لِبَشَرَيْنِ مِثْلِنَا وَقَوْمُهُمَا لَنَا عَٰبِدُونَ﴿47﴾

سورۃالمؤمنون آیت 47

پس کہنے لگے کہ کیا ہم اپنے ہی جیسے دو بشروں پر ایمان لے آئیں جن کی قوم ہماری عبادت وغلامی کرتی ہے۔

حقیقت

وَهُوَ ٱلَّذِى خَلَقَ مِنَ ٱلْمَآءِ بَشَرًا فَجَعَلَهُۥ نَسَبًا وَصِهْرًا ۗ وَكَانَ رَبُّكَ قَدِيرًا﴿54﴾

سورۃالفرقان آیت 54

اور وہ (اللہ) ہی تو ہے جس نے بشر کو پانی سے پیدا کیا پھر اسے صاحب نسب اور سسرالی رشتوں والا بنادیا۔اور تمہارا رب تو ہر چیز پر قادر ہے۔

لوگوں کا گمان

مَآ أَنتَ إِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُنَا فَأْتِ بِـَٔايَةٍ إِن كُنتَ مِنَ ٱلصَّٰدِقِينَ﴿154﴾

سورۃالشعراء آیت 154

(کہنے لگے کہ) تم تو بس ہماری طرح کے ایک بشر ہو اگر تم سچے ہو تو کوئی نشانی پیش کرو۔

لوگوں کا گمان

وَمَآ أَنتَ إِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُنَا وَإِن نَّظُنُّكَ لَمِنَ ٱلْكَٰذِبِينَ ﴿186﴾ ج

سورۃالشعراء آیت 186

اور (کہنے لگے کہ) تم اور کچھ بھی نہیں مگر ہم جیسے ہی بشر ہو اور ہمارا تو خیال ہے کہ تم جھوٹوں میں سے ہو۔

حقیقت

وَمِنْ ءَايَٰتِهِۦٓ أَنْ خَلَقَكُم مِّن تُرَابٍ ثُمَّ إِذَآ أَنتُم بَشَرٌ تَنتَشِرُونَ ﴿20﴾

سورۃالروم آیت 20

اور اسی کی قدرت کی نشانیوں میں سے ہے کہ اُس نے تمہیں مٹی سے پیدا کیا پھر اب تم بشر ہو کر جا بجا پھیلتے جا رہے ہو۔

لوگوں کا گمان

قَالُوا۟ مَآ أَنتُمْ إِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُنَا وَمَآ أَنزَلَ ٱلرَّحْمَٰنُ مِن شَىْءٍ إِنْ أَنتُمْ إِلَّا تَكْذِبُونَ ﴿15﴾

سورۃ یٰس آیت 15

وہ بولے کہ تم تو ہماری ہی طرح کے بشر ہو اور ربِ الرحمٰن نے کوئی چیز نازل نہیں کی تم محض جھوٹ بولتے ہو۔

حقیقت

إِذْ قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلَٰٓئِكَةِ إِنِّى خَٰلِقٌۢ بَشَرًا مِّن طِينٍ ﴿71﴾

سورۃ ص آیت 71

جب تمہارے رب نے فرشتوں سے کہا کہ میں گیلی مٹی سے ایک بشر بنانے والا ہوں۔

حقیقت

قُلْ إِنَّمَآ أَنَا۠ بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ يُوحَىٰٓ إِلَىَّ أَنَّمَآ إِلَٰهُكُمْ إِلَٰهٌ وَٰحِدٌ فَٱسْتَقِيمُوٓا۟ إِلَيْهِ وَٱسْتَغْفِرُوهُ ۗ وَوَيْلٌ لِّلْمُشْرِكِينَ ﴿6﴾

سورۃ فصلت آیت 6

(اے نبیؐ) کہہ دو البتہ میں بھی صرف تمہاری طرح کا بشر ہوں (فرق بس یہ ہے) کہ مجھ پر وحی آتی ہے کہ تمہاری عبادت کے لائق صرف واحد و یکتا اکیلا اللہ ہی ہے پس تم سیدھے اسی کی طرف دھیان رکھو اور اسی سے مغفرت طلب کرو۔ اور ان مشرکوں کے لئے تو بربادی ہے۔

حقیقت

۞ وَمَا كَانَ لِبَشَرٍ أَن يُكَلِّمَهُ ٱللَّهُ إِلَّا وَحْيًا أَوْ مِن وَرَآئِ حِجَابٍ أَوْ يُرْسِلَ رَسُولًا فَيُوحِيَ بِإِذْنِهِۦ مَا يَشَآءُ ۚ إِنَّهُۥ عَلِيٌّ حَكِيمٌ ﴿51﴾

سورۃ الشوری آیت 51

اور کسی بشر کے لئے ممکن نہیں کہ اللہ اس سے کلام کرے مگر وحی کے ذریعہ سے یا پردے کے پیچھے سے یا وہ کوئی فرشتہ بھیج دے تو وہ اس (اللہ جل شانہ) کے حکم سے جو وہ چاہے وحی کرے۔ بیشک وہ بلند و برتر نہایت حکمت والا ہے۔

لوگوں کا گمان

فَقَالُوٓاْ أَبَشَرًا مِّنَّا وَٰحِدًا نَّتَّبِعُهُۥٓ إِنَّآ إِذًا لَّفِى ضَلَٰلٍ وَسُعُرٍ ﴿24﴾

سورۃ القمر آیت 24

پس کہنے لگے کہ ہم ایک ایسے بشر کی پیروی کرلیں جو ہم میں سے ہی ایک ہے؟۔اس صورت میں تو بلاشبہ ہم گمراہی اور دیوانگی میں پڑ جائیں گے۔

لوگوں کا گمان

ذَٰلِكَ بِأَنَّهُۥ كَانَت تَّأْتِيهِمْ رُسُلُهُم بِٱلْبَيِّنَٰتِ فَقَالُوٓاْ أَبَشَرٌ يَهْدُونَنَا فَكَفَرُواْ وَتَوَلَّواْ ۚ وَّٱسْتَغْنَى ٱللَّهُ ۚ وَٱللَّهُ غَنِىٌّ حَمِيدٌ ﴿6﴾

سورۃ التغابن آیت 6

یہ اس وجہ سے ہوا کہ ان کے رسول واضح دلائل لے کر ان کے پاس آتے رہے مگر وہ کہنے لگے کہ کیا بشر ہمیں ہدایت کریں گے؟۔ پس وہ کافر و ناشکرے ہو گئے اور منہ پھیر لیا۔ اور اللہ نے بھی (ان کی) کوئی پروانہ کی۔ اور اللہ تو بے نیاز حقیقی تعریف کا حقدار ہے۔

لوگوں کا گمان

إِنْ هَٰذَآ إِلَّا قَوْلُ ٱلْبَشَرِ ﴿25﴾ط

سورۃ المدثر آیت 25

(پھر بولا) یہ تو خاص کر بشر کا کلام ہے۔

حقیقت

وَمَا جَعَلْنَآ أَصْحَٰبَ ٱلنَّارِ إِلَّا مَلَٰٓئِكَةً ۙ وَمَا جَعَلْنَا عِدَّتَهُمْ إِلَّا فِتْنَةً لِّلَّذِينَ كَفَرُوا۟ لِيَسْتَيْقِنَ ٱلَّذِينَ أُوتُوا۟ ٱلْكِتَٰبَ وَيَزْدَادَ ٱلَّذِينَ ءَامَنُوٓا۟ إِيمَٰنًا ۙ وَلَا يَرْتَابَ ٱلَّذِينَ أُوتُوا۟ ٱلْكِتَٰبَ وَٱلْمُؤْمِنُونَ ۙ وَلِيَقُولَ ٱلَّذِينَ فِى قُلُوبِهِم مَّرَضٌ وَٱلْكَٰفِرُونَ مَاذَآ أَرَادَ ٱللَّهُ بِهَٰذَا مَثَلًا ۚ كَذَٰلِكَ يُضِلُّ ٱللَّهُ مَن يَشَآءُ وَيَهْدِى مَن يَشَآءُ ۚ وَمَا يَعْلَمُ جُنُودَ رَبِّكَ إِلَّا هُوَ ۚ وَمَا هِىَ إِلَّا ذِكْرَىٰ لِلْبَشَرِ ﴿31﴾ع1

سورۃ المدثر آیت 31

اور ہم نے دوزخ کے داروغے صرف فرشتے بنائے ہیں اور ہم نے ان کی تعداد کو کافروں کے لئے آزمائش بنا دیا ہے۔ تاکہ اہلِ کتاب یقین کر لیں اور ایمان والوں کا ایمان مزید بڑھ جائے۔ اور اہلِ کتاب

اور اہلِ ایمان شک و شبہ میں نہ پڑیں۔اور کافر لوگ اور جن کے دلوں میں روگ ہے وہ کہیں گے۔کہ اس مثال سے اللہ کی کیا مراد ہے؟۔اسی طرح اللہ جسے چاہتا ہے گمراہ ہونے کے لئے چھوڑ دیتا ہے اور جس کو چاہتا ہے ہدایت کر دیتا ہے۔اور تمہارے رب کے لشکروں کو اس (اللہ جل شانہ) کے علاوہ کوئی بھی نہیں جانتا۔اور یہ محض (دوزخ کا) بیان نہیں ہے بلکہ خاص کر بشر کے لئے نصیحت ہے۔

نتیجہ کیا نکلتا ہے اس پر خود بھی غور کریں اور دوسروں کو بھی بتائیں

پرانے لوگوں کا گمان

اس وقت کے لوگوں نے نبی کی ظاہری حالت دیکھی کہ یہ تو بشر جیسا دِکھتا ہے اس لئے نبی نہیں ہو سکتا۔

موجودہ لوگوں کا گمان

آج کے لوگوں نے نبی تو مان لیا لیکن ان کو بشر ماننے سے انکار کر دیا۔

حق بات ہے کہ یہ خاک کا پتلا اللہ کی سب سے اشرف و اعلیٰ بنائی ہوئی مخلوق ہے۔اور سارے نبی انسان اور مقامِ بشریت کے اعلیٰ مقام پر فائز تھے۔انہیں اس درجے سے نیچے لے جانے والے جو بھی ہیں وہ حقیقت کو تو نہیں بدل سکتے مگر اپنے گمان میں ان کا درجہ چھوٹی مخلوق سے جوڑ کے خوش ہو

رہے ہوتے ہیں۔یہ بھی یاد رکھیں کہ قرآن سے گہرائی والا تعلق۔بہت ساری الجھنیں اپنے آپ حل کر دیتا ہے۔

نور:

بشر والی آیات تو آپ دیکھ چکے ہیں۔اور ان کے مطابق یہ بات روزِ روشن کی طرح عیاں ہو جاتی ہے ۔کہ آپ ﷺ بشر۔انسان اور اللہ کے بندے تھے۔اب ذرا اس پہلو سے غور کریں کہ سب مخلوقات میں سے اشرف واعلیٰ مخلوق کا درجہ کس کو حاصل ہے۔تو لامحالہ آپ کا جواب ہوگا۔کہ یہ درجہ تو اللہ جل شانہ نے انسان کو دیا ہے!۔باقی سب مخلوقات کا درجہ عام انسانوں سے بھی کم ہے۔اور ذرا سوچیں تو انسانوں کے سردار کا درجہ کیا ہوگا۔نبی ﷺ دنیا میں بھی انسانوں کے سردار ہیں اور آخرت میں بھی سردار ہوں گے۔اور اگر کوئی اور دنیا دریافت ہوتی ہے تو وہاں پر بھی نبی ﷺ کا رتبہ ہی سب سے بلند ہوگا۔کیونکہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے

وَمَآ أَرْسَلْنَٰكَ إِلَّا رَحْمَةً لِّلْعَٰلَمِينَ ﴿107﴾

سورۃ الانبیاء آیت ۱۰۷

اور (اے محمدؐ)۔ہم نے تو تم کو سارے جہانوں کے لئے رحمت بنا کر بھیجا ہے۔

سارے بنی نوع انسان کے سردار تو نبی ﷺ ہی ہیں۔ قرآن کے علاوہ احادیث میں بھی یہ بات ملتی ہے۔ دیکھئے درج ذیل روایات کہ

حضرت محمد ﷺ تمام لوگوں۔ تمام بنی آدم اور تمام اولاد آدم کے سردار ہیں۔

أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الصَّفَّارُ ـ ثنا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِسْحَاقَ الْقَاضِي ـ ثنا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ الْمُقَدَّمِيُّ ـ ثنا فُضَيْلُ بْنُ سُلَيْمَانَ ـ ثنا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ ـ حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ يَحْيَى ـ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ ـ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : " أَنَا سَيِّدُ النَّاسِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلا فَخْرَ ـ مَا مِنْ أَحَدٍ إِلا وَهُوَ تَحْتَ لِوَائِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَنْتَظِرُ الْفَرَجَ ـ وَإِنَّ مَعِي لِوَاءَ الْحَمْدِ ـ أَنَا أَمْشِي وَيَمْشِي النَّاسُ مَعِي حَتَّى آتِيَ بَابَ الْجَنَّةِ فَأَسْتَفْتِحُ , فَيُقَالُ : مَنْ هَذَا ؟ , فَأَقُولُ : مُحَمَّدٌ ـ فَيُقَالُ : مَرْحَبًا بِمُحَمَّدٍ ـ فَإِذَا رَأَيْتُ رَبِّي خَرَرْتُ لَهُ سَاجِدًا أَنْظُرُ إِلَيْهِ " . هَذَا حَدِيثٌ كَبِيرٌ فِي الصِّفَاتِ وَالرُّؤْيَةِ صَحِيحٌ عَلَى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ ـ

کچھ راویوں کے ناموں کے بعد ترجمہ:۔ حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں روزِ قیامت (بھی) لوگوں کا سردار (سید) ہوں گا اور میں یہ بطور

https://quranexcel.com

فخر نہیں کہتا۔اس دن ہر کوئی میرے جھنڈے تلے ہوگااور وہ (غم والم کی کیفیت سے) نجات کا منتظر ہوگااور بے شک حمد کا جھنڈا (لِوَاءَ الْحَمْدِ) میرے ہاتھ میں ہوگا۔ میں چلوں گا تو میرے ساتھ لوگ چلیں گے۔ یہاں تک کہ میں جنت کے دروازے پر آؤں گااور اسے کھولنے کا کہوں گا۔ پوچھا جائے گا: کون؟ میں کہوں گا: محمد (صلی اللہ علیہ والہ وسلم)۔ پس کہا جائے گا: محمد (صلی اللہ علیہ والہ وسلم) خوش آمدید۔ پس جب میں اپنے ربّ کو دیکھوں گا تو اُسکی طرف نظر کرتے ہوئے سجدہ ریز ہو جاؤں گا۔

اِخرجہ الحاکم فی المستدرک۔کتاب الإیمان۔83/1۔الرقم:82۔والہیثمی فی مجمع الزوائد۔376/10۔والزیلعی فی تخریج الأحادیث والآثار۔171/2۔

یہ حدیث (أَنَا سَيِّدُ النَّاسِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلا فَخْرَ) بااختلاف الفاظ صحیح بخاری۔ جامع ترمذی۔ سنن نسائی الکبرٰی۔ مسند احمد بن حنبل۔ مصنف ابن ابی شیبہ اور دوسری کتب حدیث میں بھی موجود ہے۔اور یہ حدیث سنداً صحیح ہے۔

حَدَّثَنِي الْحَكَمُ بْنُ مُوسَى أَبُو صَالِحٍ ـ حَدَّثَنَا هِقْلٌ يَعْنِي ابْنَ زِيَادٍ ـ عَنْ الْأَوْزَاعِيِّ ـ حَدَّثَنِي أَبُو عَمَّارٍ ـ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ فَرُّوخَ ـ حَدَّثَنِي أَبُو هُرَيْرَةَ ـ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : " أَنَا سَيِّدُ وَلَدِ آدَمَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ـ وَأَوَّلُ مَنْ يَنْشَقُّ عَنْهُ الْقَبْرُ ـ وَأَوَّلُ شَافِعٍ ـ وَأَوَّلُ مُشَفَّعٍ "

ـ .

https://quranexcel.com

کچھ راویوں کے ناموں کے بعد ترجمہ :- حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: میں قیامت کے دن اولاد آدم کا سردار ہوں گا۔ اور سب سے پہلا شخص میں ہوں گا جس سے قبر شق ہو گی۔ اور سب سے پہلا شفاعت کرنے والا بھی میں ہوں گا اور سب سے پہلا شخص بھی میں ہی ہوں گا جس کی شفاعت قبول کی جائے گی۔

اِخرجہ مسلم فی الصحیح۔ کتاب الفضائل۔ باب تفضیل نبینا صلی اللہ علیہ والہ وسلم علی جمیع الخلائق۔ 1782/4۔ الرقم: 2278۔ وابو داود فی السنن۔ کتاب السنۃ۔ باب فی التخییر بین الانبیاء علیہم الصلاۃ والسلام۔ 218/4۔ الرقم: 4673۔ واحمد بن حنبل فی المسند۔ 540/2۔ الرقم: 10985۔ وابن ابی شیبۃ فی المصنف۔ 257/7۔ الرقم: 35849۔ وابن حبان عنعبد اللہ فی الصحیح۔ 398/14۔ الرقم: 6478۔ وابو یعلی عن عبد اللہ بن سلام رضی اللہ عنہ فی المسند۔ 480/13۔ الرقم: 4937۔ وابن ابی عاصم فی السنۃ۔ 369/2۔ الرقم: 792۔ واللالکائی فی اعتقاد اہل السنۃ۔ 788/4۔ الرقم: 1453۔ والب یہقی فی السنن الکبری۔ 4/9۔ وایضًا فی شعب الایمان۔ 179/2۔ الرقم: 1486.۔

ایک اور حدیث ملاحظہ فرمایئے۔

حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ ـ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ـ عَنِ ابْنِ جُدْعَانَ ـ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ ـ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ ـ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : " أَنَا سَيِّدُ وَلَدِ آدَمَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا فَخْرَ ـ وَبِيَدِي لِوَاءُ الْحَمْدِ وَلَا فَخْرَ ـ وَمَا مِنْ نَبِيٍّ يَوْمَئِذٍ آدَمُ فَمَنْ سِوَاهُ إِلَّا تَحْتَ لِوَائِي ـ وَأَنَا أَوَّلُ مَنْ تَنْشَقُّ عَنْهُ الْأَرْضُ وَلَا فَخْرَ " . قَالَ أَبُو عِيسَى : وَفِي الْحَدِيثِ قِصَّةٌ وَهَذَا حَسَنٌ

صَحِيحٌ ۔ وَقَدْ رُوِيَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ ۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ۔ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۔

کچھ راویوں کے ناموں کے بعد ترجمہ:- حضرت ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ ”میں تمام اولاد آدم کا سردار ہوں قیامت والے دن اور میں اس پر فخر نہیں کرتا۔ اور میرے ہاتھ میں لوائے حمد کا جھنڈا ہوگا اور نہیں فخر کرتا اس پر اور آدمؑ سمیت تمام انبیاؑ میرے اس پرچم کے نیچے ہوں گے اور میں ہی سب سے پہلا ہوں گا جس سے زمین شق ہوگی اور میں یہ اظہار فخر کے لیے نہیں کہتا“۔ ابو عیسیٰ ترمذی کہتے ہیں کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

جامع الترمذی۔ کِتَاب الدَّعَوَاتِ۔ اِبوابُ المَنَاقِبِ۔ بَاب فِی فَضْلِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وآلہ وسلم۔ رقم الحدیث: 3577

اس حدیث کو بھی دیکھئے۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما ذَكَرَ حَدِيْثًا طَوِيْلًا قَالَ فِيْهِ: قَالَ النَّبِيُّ صلى الله عليه واله وسلم : وَأَنَا سَيِّدُ وَلَدِ آدَمَ فِي الدُّنْيَا وَفِي الْآخِرَةِ وَلَا فَخْرَ۔ وَأَنَا أَوَّلُ مَنْ تَنْشَقُّ الْأَرْضُ عَنِّيْ وَعَنْ أُمَّتِيْ وَلَا فَخْرَ۔ وَبِيَدِيْ لِوَاءُ الْحَمْدِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا فَخْرَ وَآدَمُ وَجَمِيْعُ الْأَنْبِيَاءِ مِنْ وَلَدِ آدَمَ تَحْتَه۔ وَإِلَيَّ مَفَاتِيْحُ الْجَنَّةِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا فَخْرَ۔ وَبِيْ تُفْتَحُ الشَّفَاعَةُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا

فَخْرَ۔ وَأَنَا أَوَّلُ سَائِقِ الْخَلْقِ إِلَى الْجَنَّةِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا فَخْرَ۔ وَأَنَا إِمَامُهُمْ وَأُمَّتِيْ بِالْأَثَرِ. رَوَاهُ إِسْمَاعِيْلُ الْأَصْبَهَانِيُّ وَالسُّيُوْطِيُّ وَالثَّعَالِبِيُّ۔

ترجمہ:۔ حضرت عبداللہ بنِ عباس رضی اللہ عنہما ہی سے طویل حدیث مروی ہے جس میں اُنہوں نے بیان کیا کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: ”میں دنیا اور آخرت میں ساری اولادِ آدم ں کا سردار ہوں اور میں یہ بطور فخر نہیں کہتا۔ سب سے پہلے مجھ سے اور پھر میری اُمت سے زمین شق ہو گی اور میں یہ بطور فخر نہیں کہتا۔ میرے ہاتھ میں قیامت کے دن (اللہ تعالیٰ کی) حمد کا جھنڈا (لِوَاءُ الْحَمْدِ) ہو گا جس کے نیچے آدم علیہ السلام اور ان کی اولاد میں سے تمام انبیاء علیہم السلام ہوں گے۔ قیامت کے دن میرے ہاتھ میں جنت کی کنجیاں ہوں گی اور میں یہ بطور فخر نہیں کہتا۔ قیامت کے دن مجھ سے ہی شفاعت کا آغاز کیا جائے گا اور میں یہ بطور فخر نہیں کہتا۔ اور میں ہی سب سے پہلا شخص ہوں جو قیامت کے دن مخلوق کو جنت کی طرف لے کر جائے گا اور میں یہ بطور فخر نہیں کہتا۔ اور میں ہی اُن کا پیشوا ہوں گا اور میری اُمت میرے پیچھے ہو گی۔“ اِسے امام اسماعیل اصبہانی۔ سیوطی اور ثعالبی نے روایت کیا ہے

اِخرجہ اِسماعیل الاَصبہانی فی دلائل النبوۃ۔ 6/1۔ الرقم: 25۔ والسیوطی فی الخصائص الکبریٰ۔ 388/2۔ والثعالبی فی الکشف والبیان۔ 468/7۔

ایک حدیث یہ بھی ہے۔

أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنَّى ـ قَالَ : حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مُحَمَّدٍ النَّاقِدُ ـ قَالَ : حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ الْكِلابِيُّ ـ قَالَ : حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ أَعْيَنَ ـ عَنْ مَعْمَرِ بْنِ رَاشِدٍ ـ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي يَعْقُوبَ ـ عَنْ بِشْرِ بْنِ شَغَافٍ ـ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ـ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : " أَنَا سَيِّدُ وَلَدِ آدَمَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلا فَخْرَ ـ وَأَوَّلُ مَنْ تَنْشَقُّ عَنْهُ الأَرْضُ ـ وَأَوَّلُ شَافِعٍ وَمُشَفَّعٍ ـ بِيَدِي لِوَاءُ الْحَمْدِ ـ تَحْتِي آدَمُ فَمَنْ دُونَهُ "ـ رَوَاهُ ابْنُ حِبَّانَ وَأَبُوْ يَعْلٰى وَابْنُ أَبِي عَاصِمٍ. وَقَالَ الْأَلْبَانِيُّ فِي 'الظِّلَالِ': إِسْنَادُه صَحِيْحٌ۔ رِجَالُه كُلُّهُمْ ثِقَاتٌ۔

کچھ راویوں کے ناموں کے بعد ترجمہ:- حضرت عبداللہ بن سلامؓ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: ”میں ساری اولادِ آدمؑ کا سردار ہوں قیامت والے دن اور اس کا اظہار بطور فخر نہیں کر رہا۔ سب سے پہلے مجھ سے زمین شق ہو گی۔ میں سب سے پہلے شفاعت کرنے والا ہوں اور سب سے پہلے میری شفاعت قبول کی جائے گی۔ میرے ہاتھ میں (اللہ تعالیٰ کی) حمد کا جھنڈا ہو گا جس کے نیچے حضرت آدم علیہ السلام اور ان کے علاوہ تمام لوگ (انبیا) ہوں گے۔“۔ اسے امام ابنِ حبان۔ ابو یعلی اور ابنِ ابی عاصم نے روایت کیا ہے۔ البانی نے 'ظلال الجنتہ' میں کہا ہے: اِس کی اِسناد صحیح ہے اور اس کے تمام رِجال ثقہ ہیں۔

اِخرجہ ابن حبان فی الصحیح۔398/14۔الرقم:6478۔وابو یعلی فی المسند۔480/13۔الرقم:7493۔وابن اِبی عاصم فی السنۃ۔369/2۔الرقم:793۔واللالکائی فی اعتقاد اہل السنۃ۔789/4۔الرقم:1456۔والمقدسی فی الاحادیث المختارۃ۔455/9۔الرقم:428۔والہیثمی فی موارد الظمآن۔1/523۔الرقم:2127۔وایضاً فی مجمع الزوائد۔254/8۔

یہ حدیث (انا سَیِّدُ وَلَدِ آدَمَ) بیان کردہ روایات کے علاوہ دوسری کتب حدیث میں بھی موجود ہے۔ یہ احادیث عین قرآن کی عکاسی کرتی ہیں اور بالکل صحیح ہیں۔ان پر قرآن کی سورۃ الانبیاء آیت ۱۰۷ بھی شہادت دے رہی ہے۔ جن کا ذکر کبھی نہیں کیا جاتا۔ یہاں پر بھی قرآن کو اور ان معتبر احادیث کو پسِ پشت ڈال کر صرف ایسی روایت کو اولیّت دے دی گئی جسے روافض کے ہاں معتبر مانا جاتا ہے۔آج جو بات اکثر سننے میں آتی ہے وہ یہی ہے کہ جنت میں نوجوانوں کے سردار حضرت حسنؓ اور حضرت حسینؓ ہیں۔۔ لیکن جو حقیقی سردار ہیں ان کی بات نہیں کی جاتی۔ کبھی اس پر بھی غور کیا ہے کہ اگر نبی ﷺ کے نواسے سردار ہوں گے تو ہمارے پیارے نبی حضرت محمد ﷺ ان کے ماتحت ہوں گے کیونکہ وہ بھی وہاں پر نوجوان ہی ہوں گے۔اور جب جنت میں کوئی بوڑھا نہیں ہوگا سارے نوجوان ہی ہوں گے۔ تو پھر یہ نوجوانوں کی تخصیص کیوں کی گئی۔اسی سے ہی پتہ چل جاتا ہے کہ بات کچھ نپی تلی نہیں۔یہ بات تو مسّلم ہے کہ ان دونوں ہستیوں کا بھی بڑا درجہ ہے مگر نبی ﷺ سے بڑھ کر نہیں ہو سکتا۔

جب اس بیان کردہ حدیث کا درجہ دیکھا گیا تو پتہ چلتا ہے کہ یہ تو ضعیف ہے اور اس کو صرف ان کی فضیلت بیان کرنے کے طور پر لیا گیا ہے۔اس کو عقائد میں نہیں لیا جا سکتا۔

یعنی عقیدہ بس یہ ہوگا کہ جس جہاں میں بھی ہو نبی ﷺ کا درجہ بنی نوع انسان میں سب سے اعلیٰ وارفع ہے۔ وہی سردار ہیں اور ہوں گے۔

ان کی بدولت نورِ ہدایت اور ہدایت کی روشنی پھیلی ان کو ایک روشن چراغ اور سارے جہانوں کے لئے ہدایت کا منبع تو کہا جاسکتا ہے لیکن نوری مخلوق میں سے بالکل نہیں کہہ سکتے اور جو لوگ نبی ﷺ کو نوری مخلوق میں سے گردانتے ہیں وہ حقیقت میں نبی ﷺ کا درجہ غیر شعوری طور پر اشرف واعلیٰ مخلوق انسان سے گرا کر چھوٹے درجے پر لانے پر تلے ہوتے ہیں۔ جو سراسر نبی ﷺ کی شان کو کم کرنے کے مترادف ہے۔ کیونکہ فرشتے اللہ تعالیٰ کی وہ مقدس و معصوم مخلوق ہے جن میں برائی کی طرف جانے اور گناہ کرنے کا مادہ ہی نہیں ہے۔ وہ اللہ جل شانہ کی نوری مخلوق میں سے ہیں ان کو اللہ تعالیٰ نے کسی نور سے پیدا کیا ہے اور ان سب کا درجہ ایک عام انسان سے بھی کم تر ہے۔ بشرطیکہ وہ انسانیت کے درجے پر فائز ہو کوئی خصلتی جانور نہ ہو۔ قرآن اس بات پر شاہد ہے کہ انسان مسجودِ ملائکہ ہے۔ اور اللہ تعالیٰ نے حضرت آدمؑ کو سجدہ کرا کے باور کرا دیا ہے کہ انسان تمام مخلوقات میں اشرف اور اعلیٰ رتبے والا میرا نائب و خلیفہ ہے۔ تاکہ کسی شک و شبہ کی گنجائش ہی باقی نہ رہے۔ اور جب آدمؑ کو فرشتوں نے سجدہ کیا تھا تو سب فرشتوں نے ان چار بڑے فرشتوں سمیت سجدہ کیا تھا۔ جو درجے و رتبے میں سارے فرشتوں سے کہیں بڑھ چڑھ کر ہیں۔ صرف ابلیس نے سجدہ نہیں کیا تھا اور وہ فرشتوں میں سے نہیں ہے بلکہ جنات میں سے ہے۔

بعض لوگ نبیوں کی محبت میں اس غلو کرتے ہیں کہ کسی نہ کسی طرح اللہ سے جوڑ دیتے ہیں۔ جیسے کہ عیسائیوں نے حضرت عیسیٰؑ کو اللہ کا بیٹا کہہ دیا۔ یہودیوں نے بھی حضرت عزیرؑ کو اللہ کا فرزند کہہ دیا ۔تو مسلمان کیونکر پیچھے رہتے۔ دیکھا دیکھی کسی نے شوشہ چھوڑ دیا کہ ہمارے نبی ﷺ تو اللہ ہی کا حصہ ہیں۔ پھر مختلف موضوع روایات جنم لینے لگیں۔ انہیں اس طرح نشر کیا گیا کہ آج کے مسلمان نبی ﷺ کی محبت میں اس قدر بڑھ جاتے ہیں کہ برملا انہیں ایسا نور کہہ دیتے ہیں جو اللہ کا الگ کیا ہوا ایک حصہ ہے۔ اس طرح سے وہ آپ ﷺ کو اللہ کا ہی ایک جز قرار دے رہے ہوتے ہیں۔ ہے۔

اور ان کے لیے ایک تو یہ جملہ کہتے ہیں۔

نُوْرٌ مِّنْ نُوْرِ اللّٰہِ ۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ

(نبی ﷺ) اللہ کے نور میں سے نور ہیں۔ یعنی وہ اللہ کا جزو ہیں۔

اور دوسرا جملہ ان کے لیے ایسا بھی بولا جاتا ہے۔

نورعرشه وزينت فرشه۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ

اس کے عرش کا نور اور وہ (نبی ﷺ کی صورت میں) فرش کی زینت ہے۔ اور عرش کا نور تو اللہ ہی ہے ۔صرف اور صرف وہی عرش پر مستوی ہے۔ یعنی وہ اللہ کا جزو ہیں۔

جبکہ یہ ان لوگوں کی اپنی بنائی ہوئی باتیں ہیں۔ایسا ماننے اور کہنے سے اس لیے بچنا چاہیئے۔کہ اس بات کا ثبوت نہ قرآن سے ملتا ہے نہ معتبر ذرائع سے اور نہ ہی صحابہ کرامؓ سے۔بلکہ ایسے لوگوں کے بارے قرآن میں اللہ جل شانہ کا واضح فرمان موجود ہے۔ کہ اس طرح کے لوگ کھلم کھلا ناشکرے ہیں۔ اور ایسے ناشکرے حد سے بڑھ جانے والے لوگ کبھی بھی اللہ جل شانہ کے پسندیدہ نہیں ہو سکتے۔

وَٱلَّذِى خَلَقَ ٱلْأَزْوَٰجَ كُلَّهَا وَجَعَلَ لَكُم مِّنَ ٱلْفُلْكِ وَٱلْأَنْعَٰمِ مَا تَرْكَبُونَ﴿12﴾لا لِتَسْتَوُۥا۟ عَلَىٰ ظُهُورِهِۦ ثُمَّ تَذْكُرُوا۟ نِعْمَةَ رَبِّكُمْ إِذَا ٱسْتَوَيْتُمْ عَلَيْهِ وَتَقُولُوا۟ سُبْحَٰنَ ٱلَّذِى سَخَّرَ لَنَا هَٰذَا وَمَا كُنَّا لَهُۥ مُقْرِنِينَ﴿13﴾لا وَإِنَّآ إِلَىٰ رَبِّنَا لَمُنقَلِبُونَ﴿14﴾ وَجَعَلُوا۟ لَهُۥ مِنْ عِبَادِهِۦ جُزْءًا ۚ إِنَّ ٱلْإِنسَٰنَ لَكَفُورٌ مُّبِينٌ﴿15﴾ط ع1

سورۃ الزخرف آیت ۱۲تا۱۵

اور وہی جس نے تمام اِقسام کے جوڑے پیدا کیے اور تمہارے لئے کشتیاں اور مویشی بنائے جن پر تم سوار ہوتے ہو۔تاکہ تم ان کی پیٹھوں پر جم کر بیٹھو اور پھر اپنے رب کی نعمت واحسان کو یاد کرو اور کہو کہ بالکل پاک ہے وہ (اللہ) جس نے ان چیزوں کو ہمارے لئے مسخر کر دیا اور ہم ایسے زور آور تو نہ تھے کہ ان کو اپنے قابو میں کر لیتے۔اور یقینی طور پر ہم اپنے رب کی طرف ہی لوٹ کر جانے والے ہیں۔اور ان لوگوں نے اس کے بعض بندوں میں سے ہی اس (اللہ) کا جزو قرار دے دیا۔یقیناً انسان کھلم کھلا ناشکرا ہے۔

https://quranexcel.com

علماء کرام اس پر متفق ہیں کہ جو شخص یہ عقیدہ رکھے کہ نبی ﷺ نُوْرٌ مِّنْ نُوْرِ اللّٰہِ اللہ کے نور میں سے نور ہیں۔ تو وہ اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے ساتھ کفر کرنے والا گردانا جائے گا۔ وہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کا دشمن ہے۔ اس کا شمار دوستوں میں سے نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ یہ بات قرآن کے خلاف جاتی ہے۔ حقیقت میں ایسا عقیدہ رکھنے والا اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کی تکذیب کرتا ہے اور اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی تکذیب کفر ہے۔

اب بالکل غیر جانبدار ہو کے درج ذیل نور و روشنی والی ساری آیات کا مطالعہ کر کے خود دیکھ لیں۔ کہ کیا کہیں پر بھی ایسا تاثر ملتا ہے۔ ہر آیت کے شروع میں آپ کی سہولت کے لئے مختصر موضوعی نوٹ لکھ دیا ہے تاکہ بات سمجھنے میں آسانی رہے۔

دیکھنے سوچنے سمجھنے کی صلاحیت

مَثَلُهُمْ كَمَثَلِ ٱلَّذِى ٱسْتَوْقَدَ نَارًا فَلَمَّآ أَضَآءَتْ مَا حَوْلَهُۥ ذَهَبَ ٱللَّهُ بِنُورِهِمْ وَتَرَكَهُمْ فِى ظُلُمَٰتٍ لَّا يُبْصِرُونَ ﴿17﴾

سورۃ البقرۃ آیت 17

ان کی مثال اس (شخص) کی سی ہے جس نے آگ جلائی پھر جب ارد گرد کا سارا ماحول روشن کر دیا تو اللہ نے ان کا نورِ بصارت ہی سلب کر لیا اور انہیں اندھیروں میں ایسے چھوڑ دیا کہ وہ کچھ بھی نہیں دیکھ پاتے۔

نورِ ایمان و ہدایت

ٱللَّهُ وَلِيُّ ٱلَّذِينَ ءَامَنُواْ يُخۡرِجُهُم مِّنَ ٱلظُّلُمَٰتِ إِلَى ٱلنُّورِ ۖ وَٱلَّذِينَ كَفَرُوٓاْ أَوۡلِيَآؤُهُمُ ٱلطَّٰغُوتُ يُخۡرِجُونَهُم مِّنَ ٱلنُّورِ إِلَى ٱلظُّلُمَٰتِ ۗ أُوْلَٰٓئِكَ أَصۡحَٰبُ ٱلنَّارِ ۖ هُمۡ فِيهَا خَٰلِدُونَ ﴿257﴾ ع34

سورۃ البقرۃ آیت 257

ایمان والوں کا ولی تو اللہ ہے وہ انہیں اندھیروں سے نکال کر نورِ ہدایت کی طرف لے جاتا ہے۔ اور جو کفار ہیں ان کے ولی اولیاء طاغوت (یعنی معبودانِ باطل) ہیں وہ انہیں نورِ ہدایت سے نکال کر ظلمت کے اندھیروں کی طرف لے جاتے ہیں۔ یہی لوگ جہنمی ہیں۔ جو ہمیشہ ہمیش اسی میں پڑے رہیں گے۔

روشن کتاب

فَإِن كَذَّبُوكَ فَقَدْ كُذِّبَ رُسُلٌ مِّن قَبْلِكَ جَآءُو بِٱلْبَيِّنَٰتِ وَٱلزُّبُرِ وَٱلْكِتَٰبِ ٱلْمُنِيرِ ﴿184﴾

سورۃ آل عمران آیت 184

پھر اگر یہ تجھے جھوٹا قرار دیں تو تجھ سے پہلے بھی بہت سے رسول جھوٹے قرار دیئے جا چکے جو واضح نشانیاں اور صحیفے اور روشن کتاب لے کر آئے تھے۔

نورِ ایمان وہدایت

يَٰٓأَيُّهَا ٱلنَّاسُ قَدْ جَآءَكُم بُرْهَٰنٌ مِّن رَّبِّكُمْ وَأَنزَلْنَآ إِلَيْكُمْ نُورًا مُّبِينًا ﴿174﴾

سورۃ النساء آیت 174

اے بنی نوع انسان!۔ تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے دلیل وسند آچکی ہے۔ اور ہم نے تمہاری طرف نمایاں نورِ ہدایت (قرآن وفرقان) نازل کر دیا ہے۔

نورِ ایمان وہدایت

يَٰٓأَهْلَ ٱلْكِتَٰبِ قَدْ جَآءَكُمْ رَسُولُنَا يُبَيِّنُ لَكُمْ كَثِيرًا مِّمَّا كُنتُمْ تُخْفُونَ مِنَ ٱلْكِتَٰبِ وَيَعْفُواْ عَن كَثِيرٍ ۚ قَدْ جَآءَكُم مِّنَ ٱللَّهِ نُورٌ وَكِتَٰبٌ مُّبِينٌ ﴿15﴾

سورۃ المائدۃ آیت 15

اے اہلِ کتاب !۔ یقینی طور پر تمہارے پاس ہمارا رسول آچکا ہے جو بہت سی ایسی باتیں تم پر کھول کھول کر واضح کرتا ہے جن کو تم (اپنی) کتاب میں سے چھپالیا کرتے تھے اور بہت سی چیزوں سے در گزر بھی کرتا ہے۔ بیشک تمہارے پاس اللہ کی طرف سے نورِ ایمان اور وضاحت بھری کتاب آچکی ہے۔

نور ایمان اور کتاب مبین دونوں سے مراد قرآن کریم ہے۔ کیونکہ قرآن کریم ہی نور ایمان کا منبع ہے۔ جس کی کی واضح دلیل قرآن کی اگلی آیت نمبر ۱۶ کر دیتی ہے جس میں کہا جارہا ہے يَهْدِي بِهِ ٱللَّهُ کے اسی ایک کے ذریعے سے اللہ ہدایت فرماتا ہے اگر نور اور کتاب یہ دو الگ الگ چیزوں کی بات ہو رہی ہوتی تو الفاظ بِهِ کی بجائے بِهِمَا ہوتے۔ بِهِ کا هِ ہمیشہ گرامر میں واحد (ایک چیز) کے لیے استعمال ہوتا ہے اور اگر ۲ کے لیے بات ہوتی تو هِ کی جگہ هِمَا ہوتا۔ اس سے آگے والی آیت دیکھئے

نورِ ایمان وہدایت

يَهْدِي بِهِ ٱللَّهُ مَنِ ٱتَّبَعَ رِضْوَٰنَهُۥ سُبُلَ ٱلسَّلَٰمِ وَيُخْرِجُهُم مِّنَ ٱلظُّلُمَٰتِ إِلَى ٱلنُّورِ بِإِذْنِهِۦ وَيَهْدِيهِمْ إِلَىٰ صِرَٰطٍ مُّسْتَقِيمٍ ﴿16﴾

سورۃ المائدۃ آیت 16

جو کوئی اس کی رضا کے تابع ہو جائے اللہ اس سے سلامتی کی راہیں دکھاتا ہے اور انہیں اپنے حکم سے اندھیروں سے نکال کر نورِ ہدایت کی طرف لے جاتا ہے اور انہیں سیدھے راستے کی ہدایت بھی دیتا ہے۔

نورِ ایمان و ہدایت

إِنَّآ أَنزَلْنَا ٱلتَّوْرَىٰةَ فِيهَا هُدًى وَنُورٌ ۚ يَحْكُمُ بِهَا ٱلنَّبِيُّونَ ٱلَّذِينَ أَسْلَمُوا۟ لِلَّذِينَ هَادُوا۟ وَٱلرَّبَّٰنِيُّونَ وَٱلْأَحْبَارُ بِمَا ٱسْتُحْفِظُوا۟ مِن كِتَٰبِ ٱللَّهِ وَكَانُوا۟ عَلَيْهِ شُهَدَآءَ ۚ فَلَا تَخْشَوُا۟ ٱلنَّاسَ وَٱخْشَوْنِ وَلَا تَشْتَرُوا۟ بِـَٔايَٰتِى ثَمَنًا قَلِيلًا ۚ وَمَن لَّمْ يَحْكُم بِمَآ أَنزَلَ ٱللَّهُ فَأُو۟لَٰٓئِكَ هُمُ ٱلْكَٰفِرُونَ ﴿44﴾

سورۃ المائدۃ آیت 44

بیشک ہم نے تورات نازل کی اس میں ہدایت اور نورِ ایمان تھا۔ اسی کے مطابق اللہ کے سارے مسلمان نبی اور مشائخ اور علماء بھی یہودیوں کے فیصلے کرتے تھے کیونکہ وہ کتاب اللہ کے نگہبان مقرر کیے گئے تھے۔ پس تم لوگوں سے نہ ڈرو اور مجھ سے ہی ڈرتے رہو اور میری آیتوں کے بدلے میں تھوڑی سی قیمت نہ لو۔ اور جو بھی اللہ کے نازل کردہ احکام کے مطابق فیصلہ نہ کریں تو وہی لوگ کافر ہیں۔

نورِ ایمان وہدایت

وَقَفَّيْنَا عَلَىٰٓ ءَاثَٰرِهِم بِعِيسَى ٱبْنِ مَرْيَمَ مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ مِنَ ٱلتَّوْرَىٰةِ ۖ وَءَاتَيْنَٰهُ ٱلْإِنجِيلَ فِيهِ هُدًى وَنُورٌ وَمُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ مِنَ ٱلتَّوْرَىٰةِ وَهُدًى وَمَوْعِظَةً لِّلْمُتَّقِينَ ﴿46﴾ ط

سورۃ المائدۃ آیت 46

اور ہم نے ان ہی (نبیوں) کے نقش قدم پر عیسیٰؑ ابن مریمؑ کو بھیجا جو اپنے سے پہلے کی کتاب تورات کی تصدیق کرتا تھا۔ اور ہم نے اسے انجیل دی جس میں ہدایت اور نورِ ایمان تھا اور اپنے سے پہلی کتاب تورات کی تصدیق کرنے والی اور سراسر ہدایت اور اللہ کے ڈر سے کچھ طلب رکھنے والوں کے لئے نصیحت تھی۔

نورِ ایمان وہدایت

وَمَا قَدَرُوا۟ ٱللَّهَ حَقَّ قَدْرِهِۦٓ إِذْ قَالُوا۟ مَآ أَنزَلَ ٱللَّهُ عَلَىٰ بَشَرٍ مِّن شَىْءٍ ۗ قُلْ مَنْ أَنزَلَ ٱلْكِتَٰبَ ٱلَّذِى جَآءَ بِهِۦ مُوسَىٰ نُورًا وَهُدًى لِّلنَّاسِ ۖ تَجْعَلُونَهُۥ قَرَاطِيسَ تُبْدُونَهَا وَتُخْفُونَ كَثِيرًا ۖ وَعُلِّمْتُم مَّا لَمْ تَعْلَمُوٓا۟ أَنتُمْ وَلَآ ءَابَآؤُكُمْ ۖ قُلِ ٱللَّهُ ۖ ثُمَّ ذَرْهُمْ فِى خَوْضِهِمْ يَلْعَبُونَ ﴿91﴾

سورۃ الانعام آیت 91

ان لوگوں نے اللہ کی قدر بالکل نہیں جانی جیسا کہ قدر جاننے کا حق تھا۔جب انہوں نے کہہ دیا کہ اللہ نے کسی انسان پر کوئی چیز نہیں نازل کی۔ پوچھو تو جو کتاب موسیٰؑ لے کر آئے تھے وہ کس نے نازل کی تھی جو لوگوں کے لئے نورِ ایمان اور ہدایت تھی؟۔اور جسے تم نے ورق ورق کرکے رکھا ہوا ہے۔اس (کے کچھ حصے) کو تو تم ظاہر کرتے ہو اور بہت سارے کو چھپا لیتے ہو۔اور تم کو بہت سی ایسی باتیں بھی سکھائی گئی تھیں جن کو نہ تو تم اور نہ ہی تمہارے باپ دادا جانتے تھے۔(بس اتنا) کہہ دو اللہ ہی نے (وہ کتاب نازل کی تھی)۔پھر ان کو چھوڑ دو کہ وہ اپنی بے ہودہ بحث و تکرار میں پڑے کھیلتے رہیں۔

نورِ زندگی

أَوَمَن كَانَ مَيْتًا فَأَحْيَيْنَٰهُ وَجَعَلْنَا لَهُۥ نُورًا يَمْشِى بِهِۦ فِى ٱلنَّاسِ كَمَن مَّثَلُهُۥ فِى ٱلظُّلُمَٰتِ لَيْسَ بِخَارِجٍ مِّنْهَا ۚ كَذَٰلِكَ زُيِّنَ لِلْكَٰفِرِينَ مَا كَانُوا۟ يَعْمَلُونَ ﴿122﴾

سورۃ الانعام آیت 122

بھلا وہ جو پہلے مُردہ تھا پھر ہم نے اسے زندہ کر دیا اور ہم نے اس کے لئے ایسا روشن نور بھی بنا دیا جس سے وہ لوگوں میں چلتا پھرتا ہے۔کیا وہ اس جیسا ہو سکتا ہے جو ایسے ظلمت کے اندھیروں میں پڑا ہو کہ

وہاں سے نکل ہی نہ سکے ؟۔اسی طرح کافر و ناشکرے (اندھیروں میں ڈوبے) جو عمل کرتے ہیں وہ انہیں (روشن نور کی طرح) بہت اچھے و خوشنما معلوم ہوتے ہیں۔

نورِ ایمان وہدایت

ٱلَّذِينَ يَتَّبِعُونَ ٱلرَّسُولَ ٱلنَّبِىَّ ٱلْأُمِّىَّ ٱلَّذِى يَجِدُونَهُۥ مَكْتُوبًا عِندَهُمْ فِى ٱلتَّوْرَىٰةِ وَٱلْإِنجِيلِ يَأْمُرُهُم بِٱلْمَعْرُوفِ وَيَنْهَىٰهُمْ عَنِ ٱلْمُنكَرِ وَيُحِلُّ لَهُمُ ٱلطَّيِّبَٰتِ وَيُحَرِّمُ عَلَيْهِمُ ٱلْخَبَٰٓئِثَ وَيَضَعُ عَنْهُمْ إِصْرَهُمْ وَٱلْأَغْلَٰلَ ٱلَّتِى كَانَتْ عَلَيْهِمْ ۚ فَٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ بِهِۦ وَعَزَّرُوهُ وَنَصَرُوهُ وَٱتَّبَعُوا۟ ٱلنُّورَ ٱلَّذِىٓ أُنزِلَ مَعَهُۥٓ ۙ أُو۟لَٰٓئِكَ هُمُ ٱلْمُفْلِحُونَ ﴿157﴾ ع19

سورۃ الأعراف آیت 157

وہ لوگ جو اس نبی اُمّی رسولؐ کی پیروی کرتے ہیں جس کے بارے وہ اپنے ہاں تورات اور انجیل میں بھی لکھا ہوا پاتے ہیں۔ وہ ان کو نیکی کا حکم کرتا ہے اور برائی سے روکتا ہے اور ان کے لئے سبھی پاک چیزیں حلال اور ناپاک چیزوں کو ان پر حرام ٹھہراتا ہے۔ اور وہ ان پر لدے ہوئے (بہت سارے خودساختہ معاشرتی) طوق و بوجھ اتار پھینکتا ہے۔ پس جو لوگ اس پر ایمان لائے اور اس کی تعظیم کرتے

رہے اور اس کی مدد و نصرت بھی کی اور جو (قرآنی) نورِ ہدایت اس کے ساتھ نازل ہوا ہے اس کی پیروی کرتے رہے۔ یہی لوگ فلاح پانے والے ہیں۔

نورِ ایمان و ہدایت

يُرِيدُونَ أَن يُطْفِـُٔوا۟ نُورَ ٱللَّهِ بِأَفْوَٰهِهِمْ وَيَأْبَى ٱللَّهُ إِلَّآ أَن يُتِمَّ نُورَهُۥ وَلَوْ كَرِهَ ٱلْكَٰفِرُونَ ﴿32﴾

سورۃ التوبۃ آیت 32

یہ چاہتے ہیں کہ اللہ کے نورِ ہدایت کو اپنے مونہوں سے (پھونکیں مار کر) بجھا دیں مگر اللہ اپنے نور کو پورا کیے بغیر نہیں رہے گا اور اگرچہ کافر و ناشکرے لوگوں کو برا ہی لگتا رہے۔

منور چاند (انعکاسی روشنی)

هُوَ ٱلَّذِى جَعَلَ ٱلشَّمْسَ ضِيَآءً وَٱلْقَمَرَ نُورًا وَقَدَّرَهُۥ مَنَازِلَ لِتَعْلَمُوا۟ عَدَدَ ٱلسِّنِينَ وَٱلْحِسَابَ ۚ مَا خَلَقَ ٱللَّهُ ذَٰلِكَ إِلَّا بِٱلْحَقِّ ۚ يُفَصِّلُ ٱلْـَٔايَٰتِ لِقَوْمٍ يَعْلَمُونَ ﴿5﴾

سورۃ یونس آیت 5

وہی تو ہے جس نے سورج کو روشن بنایا اور چاند کو منور کر دیا اور اس کی منزلیں مقرر کر دیں تاکہ تم برسوں کا شمار اور حساب معلوم کر سکو۔ یہ سب کچھ اللہ نے مبنی بر حکمت پیدا کیا ہے۔ وہ سمجھنے والوں کے لئے اپنی آیات کھول کھول کر واضح کرتا ہے۔

روشنی

قُلْ مَن رَّبُّ ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلْأَرْضِ قُلِ ٱللَّهُ ۚ قُلْ أَفَٱتَّخَذْتُم مِّن دُونِهِۦٓ أَوْلِيَآءَ لَا يَمْلِكُونَ لِأَنفُسِهِمْ نَفْعًا وَلَا ضَرًّا ۚ قُلْ هَلْ يَسْتَوِى ٱلْأَعْمَىٰ وَٱلْبَصِيرُ أَمْ هَلْ تَسْتَوِى ٱلظُّلُمَٰتُ وَٱلنُّورُ ۗ أَمْ جَعَلُوا۟ لِلَّهِ شُرَكَآءَ خَلَقُوا۟ كَخَلْقِهِۦ فَتَشَٰبَهَ ٱلْخَلْقُ عَلَيْهِمْ ۚ قُلِ ٱللَّهُ خَٰلِقُ كُلِّ شَىْءٍ وَهُوَ ٱلْوَٰحِدُ ٱلْقَهَّٰرُ ﴿16﴾

سورۃ الرعد آیت 16

پوچھو کہ آسمانوں و زمین کا رب کون ہے۔ (ان ہی کا پتا تلا جواب) بتا دو کہ اللہ۔ پوچھو کہ پھر کیوں تم اس (اللہ) کے علاوہ اوروں کو ولی اولیاء بنا لیتے ہو جو اپنے آپ کے نفع و نقصان کے بھی مالک نہیں ہیں۔ کہہ دو کیا اندھا اور بصیرت والا برابر ہو سکتے ہیں یا کیا اندھیرا اور روشنی برابر ہو سکتے ہیں۔ بھلا ان لوگوں نے جن کو اللہ کا شریک مقرر کیا ہوا ہے کیا انہوں نے بھی اس (اللہ جل شانہ) جیسی کوئی

مخلوقات پیدا کی ہیں کہ مخلوق ان کی نظر میں مشتبہ ہو گئی۔ کہہ دو کہ اللہ ہی ہر چیز کا پیدا کرنے والا ہے اور وہ واحد و یکتا اکیلا ہی زبردست ہے۔

نورِ ایمان و ہدایت

الٓر ۚ كِتَٰبٌ أَنزَلْنَٰهُ إِلَيْكَ لِتُخْرِجَ ٱلنَّاسَ مِنَ ٱلظُّلُمَٰتِ إِلَى ٱلنُّورِ بِإِذْنِ رَبِّهِمْ إِلَىٰ صِرَٰطِ ٱلْعَزِيزِ ٱلْحَمِيدِ ﴿1﴾

سورۃ ابراہیم آیت 1

الف لام را۔ یہ (قرآن کریم) ایک کتاب ہے۔ جسے ہم نے تیری طرف اس لئے نازل کیا ہے۔ کہ بنی نوع انسان کو ان کے رب کے حکم سے اندھیروں سے نکال کر نورِ ہدایت کی طرف لے جاؤ۔ اس اللہ کے راستے کی طرف بڑا غالب حقیقی تعریف کا حقدار ہے۔

نورِ ایمان و ہدایت

وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا مُوسَىٰ بِـَٔايَٰتِنَآ أَنْ أَخْرِجْ قَوْمَكَ مِنَ ٱلظُّلُمَٰتِ إِلَى ٱلنُّورِ وَذَكِّرْهُم بِأَيَّىٰمِ ٱللَّهِ ۚ إِنَّ فِى ذَٰلِكَ لَـَٔايَٰتٍ لِّكُلِّ صَبَّارٍ شَكُورٍ ﴿5﴾

سورۃ ابراہیم آیت 5

اور البتہ یقیناً ہم نے موسیٰؑ کو اپنی آیات دے کر بھیجا کہ اپنی قوم کو اندھیروں سے نکال کر نورِ ہدایت کی طرف لے جاؤ اور انہیں اللہ کے خاص دن یاد دلاؤ۔ بیشک ان میں ہر صبر شکر کرنے والے کے لئے بڑی نشانیاں ہیں۔

ہدایت کی روشنی

وَلَقَدْ ءَاتَيْنَا مُوسَىٰ وَهَٰرُونَ ٱلْفُرْقَانَ وَضِيَآءً وَذِكْرًا لِّلْمُتَّقِينَ ﴿48﴾

سورۃ الأنبیاء آیت 48

اور البتہ یقیناً ہم نے موسیٰؑ اور ہارونؑ کو (حق و باطل) میں فرق کرنے والی اور (ہدایت کی) روشنی اور کتابِ ذکر و نصیحت ان متقی لوگوں کے لئے دیدی تھی۔

اللہ جل شانہ کا نور

۞ ٱللَّهُ نُورُ ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلْأَرْضِ ۚ مَثَلُ نُورِهِۦ كَمِشْكَوٰةٍ فِيهَا مِصْبَاحٌ ۖ ٱلْمِصْبَاحُ فِى زُجَاجَةٍ ۖ ٱلزُّجَاجَةُ كَأَنَّهَا كَوْكَبٌ دُرِّىٌّ يُوقَدُ مِن شَجَرَةٍ مُّبَٰرَكَةٍ زَيْتُونَةٍ لَّا شَرْقِيَّةٍ وَلَا غَرْبِيَّةٍ يَكَادُ زَيْتُهَا يُضِىٓءُ وَلَوْ لَمْ تَمْسَسْهُ نَارٌ ۚ نُّورٌ عَلَىٰ نُورٍ ۗ

يَهْدِى ٱللَّهُ لِنُورِهِۦ مَن يَشَآءُ ۚ وَيَضْرِبُ ٱللَّهُ ٱلْأَمْثَٰلَ لِلنَّاسِ ۗ وَٱللَّهُ بِكُلِّ شَىْءٍ عَلِيمٌ ﴿35﴾ ع

سورۃالنور آیت 35

اللہ ہی آسمانوں اور زمین کا نور ہے۔ اس کے نور کی مثال ایسی ہے جیسے طاق میں چراغ ہے۔ چراغ شیشے کے فانوس میں ہے فانوس (اتنا صاف شفاف۔ کہ) گویا کہ موتی کی طرح شاندار چمکتا ہوا تارا ہے۔ زیتون کے ایک مبارک درخت سے روشن کیا جاتا ہے جو نہ شرقی ہے نہ غربی۔ ایسا لگتا ہے کہ اس تیل کو خواہ آگ نہ بھی چھوئے تو بھی جلنے و نور بکھیرنے کو تیار ہے۔ یہ نور بالائے نور ہے۔ اللہ اپنے نور سے جس کو چاہتا ہے سیدھی راہ دکھا دیتا ہے۔ اور اللہ بنی نوع انسان کے (سمجھانے کے) لئے ہی مثالیں بیان کرتا ہے۔ اور اللہ ہی ہر چیز کو اچھی طرح سے جاننے والا ہے۔

نورِ ایمان و ہدایت

أَوْ كَظُلُمَٰتٍ فِى بَحْرٍ لُّجِّىٍّ يَغْشَىٰهُ مَوْجٌ مِّن فَوْقِهِۦ مَوْجٌ مِّن فَوْقِهِۦ سَحَابٌ ۚ ظُلُمَٰتٌۢ بَعْضُهَا فَوْقَ بَعْضٍ ۚ إِذَآ أَخْرَجَ يَدَهُۥ لَمْ يَكَدْ يَرَىٰهَا ۗ وَمَن لَّمْ يَجْعَلِ ٱللَّهُ لَهُۥ نُورًا فَمَا لَهُۥ مِن نُّورٍ ﴿40﴾ ع5

سورۃالنور آیت 40

یا (ان کے اعمال) گہرے سمندر میں اندھیروں کی طرح ہیں جسے ایک ایسی موج ڈھانپ لے جس کے اوپر ایک اور موج ہو۔ اس کے اوپر بادل ہوں۔ الغرض اوپر تلے اندھیرے ہی اندھیرے ہوں کہ جب اپنا ہاتھ نکالے تو اسے بھی صاف طور پر دیکھ نہ سکے۔ اور جس کو اللہ ہی نور نہ دے اس کے لئے اور کہیں سے بھی نور (ممکن) نہیں ہے۔

منور چاند (انعکاسی روشنی)

تَبَارَكَ ٱلَّذِى جَعَلَ فِى ٱلسَّمَآءِ بُرُوجًا وَجَعَلَ فِيهَا سِرَٰجًا وَقَمَرًا مُّنِيرًا ﴿61﴾

سورۃ الفرقان آیت 61

بڑا ہی بابرکت ہے وہ (اللہ) جس نے آسمان میں برج بنا دیئے اور اس میں (سورج کو) چراغ اور چاند کو بھی منور بنا دیا۔

روشنی

قُلْ أَرَءَيْتُمْ إِن جَعَلَ ٱللَّهُ عَلَيْكُمُ ٱلَّيْلَ سَرْمَدًا إِلَىٰ يَوْمِ ٱلْقِيَٰمَةِ مَنْ إِلَٰهٌ غَيْرُ ٱللَّهِ يَأْتِيكُم بِضِيَآءٍ ۖ أَفَلَا تَسْمَعُونَ ﴿71﴾

سورۃ القصص آیت 71

کہہ دو کیا تم نے کبھی دیکھا غور کیا ہے کہ اگر اللہ تم پر قیامت تک لگاتار رات ہی طاری کر دے تو اللہ کے علاوہ کونسا ایسا عبادت کیے جانے والا (معبود) ہے جو تمہارے پاس روشنی لے آئے؟ کیا پھر تم سنتے (سمجھتے) نہیں ہو؟۔

روشن کتاب

أَلَمْ تَرَوْا۟ أَنَّ ٱللَّهَ سَخَّرَ لَكُم مَّا فِى ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَمَا فِى ٱلْأَرْضِ وَأَسْبَغَ عَلَيْكُمْ نِعَمَهُۥ ظَٰهِرَةً وَبَاطِنَةً ۗ وَمِنَ ٱلنَّاسِ مَن يُجَٰدِلُ فِى ٱللَّهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ وَلَا هُدًى وَلَا كِتَٰبٍ مُّنِيرٍ ﴿20﴾

سورۃ لقمان آیت 20

کیا تم دیکھتے بھالتے نہیں کہ جو بھی آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے سب اللہ نے تمہارے لئے مسخر کر رکھا ہے اور اپنی ساری ظاہری اور باطنی نعمتیں تم پر پوری کر دی ہیں؟۔ اور لوگوں میں سے بعض ایسے بھی ہیں جو بغیر علم و ہدایت اور روشن کتاب کے اللہ کے بارے میں جھگڑتے و بحث و تکرار کرتے رہتے ہیں۔

نورِ ایمان و ہدایت

هُوَ ٱلَّذِى يُصَلِّى عَلَيْكُمْ وَمَلَٰٓئِكَتُهُۥ لِيُخْرِجَكُم مِّنَ ٱلظُّلُمَٰتِ إِلَى ٱلنُّورِ ۚ وَكَانَ بِٱلْمُؤْمِنِينَ رَحِيمًا ﴿43﴾

سورۃ الأحزاب آیت 43

وہی تو ہے جو تم پر اپنی رحمت بھیجتا ہے اور اس کے فرشتے بھی تاکہ تم کو ظلمت کے اندھیروں سے نکال کر نورِ ہدایت کی طرف لے جائے۔ اور اللہ مومنوں پر بہت مہربان ہے۔

روشن چراغ اور ہدایت کا منبع

يَٰٓأَيُّهَا ٱلنَّبِىُّ إِنَّآ أَرْسَلْنَٰكَ شَٰهِدًا وَمُبَشِّرًا وَنَذِيرًا ﴿45﴾ وَدَاعِيًا إِلَى ٱللَّهِ بِإِذْنِهِۦ وَسِرَاجًا مُّنِيرًا ﴿46﴾

سورۃ الأحزاب آیت 46

اے نبیؐ! ۔ یقیناً ہم نے تمہیں گواہی دینے والا (شاہد)۔ اور خوشخبری سنانے والا (مبشر)۔ اور آگاہ کرنے والا (نذیر) بنا کر بھیجا ہے۔ اور اسی کے حکم سے (تمہیں) اللہ کی طرف بلانے والا (داعی) اور روشن چراغ (ہدایت کا منبع بنا کر بھیجا ہے)۔

روشنی

وَمَا يَسْتَوِي ٱلْأَعْمَىٰ وَٱلْبَصِيرُ ﴿19﴾ وَلَا ٱلظُّلُمَٰتُ وَلَا ٱلنُّورُ ﴿20﴾ وَلَا ٱلظِّلُّ وَلَا ٱلْحَرُورُ ﴿21﴾ وَمَا يَسْتَوِي ٱلْأَحْيَآءُ وَلَا ٱلْأَمْوَٰتُ ۚ إِنَّ ٱللَّهَ يُسْمِعُ مَن يَشَآءُ ۖ وَمَآ أَنتَ بِمُسْمِعٍ مَّن فِى ٱلْقُبُورِ ﴿22﴾ إِنْ أَنتَ إِلَّا نَذِيرٌ ﴿23﴾

سورۃ فاطر آیت ۱۹ تا ۲۳

اور اندھا اور بصیرت والا برابر نہیں ہو سکتے۔ اور نہ اندھیرا اور روشنی (برابر ہو سکتے ہیں)۔ اور نہ سایہ اور دھوپ (برابر ہیں)۔ اور نہ ہی زندے اور مردے برابر ہو سکتے ہیں۔ اللہ تو یقیناً جسے چاہتا ہے سنا سنوا دیتا ہے۔ اور تم ان کو جو قبروں میں ہیں نہیں سنا سکتے۔ تم تو صرف خبردار کرنے والے ہو۔

روشن کتاب

وَإِن يُكَذِّبُوكَ فَقَدْ كَذَّبَ ٱلَّذِينَ مِن قَبْلِهِمْ جَآءَتْهُمْ رُسُلُهُم بِٱلْبَيِّنَٰتِ وَبِٱلزُّبُرِ وَبِٱلْكِتَٰبِ ٱلْمُنِيرِ ﴿25﴾

سورۃ فاطر آیت 25

اور اگر یہ تمہیں جھٹلا دیں تو جو لوگ ان سے پہلے تھے وہ بھی تو جھٹلا چکے ہیں ان کے پاس بھی ان کے پیغمبر نشانیاں اور صحیفے اور روشن کتابیں لے کر آئے تھے۔

نورِ ایمان وہدایت

أَفَمَن شَرَحَ ٱللَّهُ صَدْرَهُۥ لِلْإِسْلَٰمِ فَهُوَ عَلَىٰ نُورٍ مِّن رَّبِّهِۦ ۚ فَوَيْلٌ لِّلْقَٰسِيَةِ قُلُوبُهُم مِّن ذِكْرِ ٱللَّهِ ۚ أُو۟لَٰٓئِكَ فِى ضَلَٰلٍ مُّبِينٍ ﴿22﴾

سورۃالزمر آیت 22

کیاوہ شخص جس کا سینہ اللہ نے اسلام کے لئے کھول دیا ہو اور وہ اپنے رب کی طرف سے نور ہدایت پر ہو۔(تو کیاوہ سخت دل کافر کی طرح ہو سکتا ہے) پس افسوس ہے ان لوگوں پر جن کے دل اللہ کے ذکر (سے نرم نہیں ہو پاتے بلکہ مزید) سخت ہو جاتے ہیں۔یہی لوگ کھلی ہوئی گمراہی میں ہیں۔

اللہ جل شانہ کا نور

وَأَشْرَقَتِ ٱلْأَرْضُ بِنُورِ رَبِّهَا وَوُضِعَ ٱلْكِتَٰبُ وَجِا۟ىٓءَ بِٱلنَّبِيِّـۧنَ وَٱلشُّهَدَآءِ وَقُضِىَ بَيْنَهُم بِٱلْحَقِّ وَهُمْ لَا يُظْلَمُونَ ﴿69﴾

سورۃالزمر آیت 69

اور زمین اپنے رب کے نور سے جگمگا اٹھے گی اور نامہ اعمال (کھول کر) رکھ دیا جائے گا اور نبیوں اور گواہوں کو حاضر کیا جائے گا اور ان کے درمیان انصاف کے ساتھ فیصلہ کر دیا جائے گا اور اُن پر کوئی ظلم نہیں کیا جائے گا۔

نورِ ایمان وہدایت

وَكَذَٰلِكَ أَوْحَيْنَآ إِلَيْكَ رُوحًا مِّنْ أَمْرِنَا ۚ مَا كُنتَ تَدْرِى مَا ٱلْكِتَٰبُ وَلَا ٱلْإِيمَٰنُ وَلَٰكِن جَعَلْنَٰهُ نُورًا نَّهْدِى بِهِۦ مَن نَّشَآءُ مِنْ عِبَادِنَا ۚ وَإِنَّكَ لَتَهْدِىٓ إِلَىٰ صِرَٰطٍ مُّسْتَقِيمٍ ﴿52﴾

سورۃ الشوری آیت 52

اور اسی طرح ہم نے تمہاری طرف روح القدس کے ذریعے (قرآن) وحی کیا۔ نہ تو تم کتاب کو جانتے تھے اور نہ ہی ایمان کو؟۔ لیکن ہم نے اسے ایک نورِ ہدایت بنا دیا جس سے ہم اپنے بندوں میں سے جس کو چاہتے ہیں ہدایت دیتے ہیں اور یقیناً تم سیدھے راستے کی طرف ہی رہنمائی کرتے ہو۔

نورِ ایمان وہدایت

هُوَ ٱلَّذِى يُنَزِّلُ عَلَىٰ عَبْدِهِۦٓ ءَايَٰتٍۭ بَيِّنَٰتٍ لِّيُخْرِجَكُم مِّنَ ٱلظُّلُمَٰتِ إِلَى ٱلنُّورِ ۚ وَإِنَّ ٱللَّهَ بِكُمْ لَرَءُوفٌ رَّحِيمٌ ﴿9﴾

سورۃ الحدید آیت 9

وہی تو ہے جو اپنے بندے پر وضاحت بھری آیات نازل کرتا ہے تاکہ تم سب کو ظلمت کے اندھیروں سے نکال کر نورِ ہدایت میں لائے۔ بیشک اللہ تم پر نہایت شفیق بڑا ہی مہربان ہے۔

نورِ ایمان وہدایت

يَوْمَ تَرَى ٱلْمُؤْمِنِينَ وَٱلْمُؤْمِنَٰتِ يَسْعَىٰ نُورُهُم بَيْنَ أَيْدِيهِمْ وَبِأَيْمَٰنِهِم بُشْرَىٰكُمُ ٱلْيَوْمَ جَنَّٰتٌ تَجْرِى مِن تَحْتِهَا ٱلْأَنْهَٰرُ خَٰلِدِينَ فِيهَا ۚ ذَٰلِكَ هُوَ ٱلْفَوْزُ ٱلْعَظِيمُ ﴿12﴾ ج

سورۃ الحدید آیت 12

جس دن تم مومن مردوں اور مومن عورتوں کو دیکھو گے کہ ان کا نور ایمان ان کے آگے آگے اور دائیں طرف چل رہا ہوگا۔ (کہا جائے گا کہ) آج تم کو ان جنتوں کی بشارت ہو جن کے دامن میں نہریں جاری ہیں ان میں ہمیشہ ہمیش رہو گے۔ یہی تو بڑی کامیابی ہے۔

نورِ ایمان وہدایت

يَوْمَ يَقُولُ ٱلْمُنَٰفِقُونَ وَٱلْمُنَٰفِقَٰتُ لِلَّذِينَ ءَامَنُواْ ٱنظُرُونَا نَقْتَبِسْ مِن نُّورِكُمْ قِيلَ ٱرْجِعُواْ وَرَآءَكُمْ فَٱلْتَمِسُواْ نُورًا فَضُرِبَ بَيْنَهُم بِسُورٍ لَّهُۥ بَابٌۢ بَاطِنُهُۥ فِيهِ ٱلرَّحْمَةُ وَظَٰهِرُهُۥ مِن قِبَلِهِ ٱلْعَذَابُ ﴿13﴾ط

سورۃالحدید آیت 13

اس دن منافق مَرد اور منافق عورتیں ایمان والوں سے کہیں گے کہ ذرا ہماری طرف بھی نظر کرو کہ ہم بھی تمہارے نور سے کچھ روشنی حاصل کر لیں (ان سے) کہا جائے گا کہ تم پیچھے کو لوٹ جاؤ پھر وہاں پر روشنی تلاش کرو پھر ان کے اور اہلِ ایمان کے بیچ ایک دیوار کھڑی کر دی جائے گی جس میں ایک دروازہ ہوگا اس کے اندرونی جانب تو رحمت ہوگی اور اس کے باہر کی طرف عذاب ہوگا۔

نورِ ایمان وہدایت

وَٱلَّذِينَ ءَامَنُواْ بِٱللَّهِ وَرُسُلِهِۦٓ أُوْلَٰٓئِكَ هُمُ ٱلصِّدِّيقُونَ ۖ وَٱلشُّهَدَآءُ عِندَ رَبِّهِمْ لَهُمْ أَجْرُهُمْ وَنُورُهُمْ ۖ وَٱلَّذِينَ كَفَرُواْ وَكَذَّبُواْ بِـَٔايَٰتِنَآ أُوْلَٰٓئِكَ أَصْحَٰبُ ٱلْجَحِيمِ ﴿19﴾ع2

سورۃالحدید آیت 19

اور جو لوگ اللہ اور اس کے رسولوں پر ایمان لائے وہی اپنے رب کے نزدیک صدیق اور شہید ہیں ان کے لئے ان کا نورِ ایمان ہے اور ان کا اجر بھی ہے۔ اور جو لوگ کافر و ناشکرے ہو گئے اور ہماری آیات کو جھٹلایا وہی دوزخ والے ہیں۔

نورِ ایمان و ہدایت

يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُواْ ٱتَّقُواْ ٱللَّهَ وَءَامِنُواْ بِرَسُولِهِۦ يُؤۡتِكُمۡ كِفۡلَيۡنِ مِن رَّحۡمَتِهِۦ وَيَجۡعَل لَّكُمۡ نُورٗا تَمۡشُونَ بِهِۦ وَيَغۡفِرۡ لَكُمۡۚ وَٱللَّهُ غَفُورٞ رَّحِيمٞ ﴿28﴾ ج لا

سورۃ الحدید آیت 28

اے ایمان والو! ۔ اللہ سے ڈرو اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ وہ تمہیں اپنی رحمت سے دوہرا حصہ عطا کرے گا اور تمہیں وہ نور ایمان دے گا کہ جس کی روشنی میں تم چلو گے اور تمہاری مغفرت بھی کر دے گا اور اللہ بڑا ہی بخشنے والا نہایت رحم کرنے والا ہے۔

نورِ ایمان و ہدایت

يُرِيدُونَ لِيُطۡفِـُٔواْ نُورَ ٱللَّهِ بِأَفۡوَٰهِهِمۡ وَٱللَّهُ مُتِمُّ نُورِهِۦ وَلَوۡ كَرِهَ ٱلۡكَٰفِرُونَ ﴿8﴾

سورۃ الصّف آیت 8

یہ تو چاہتے ہیں کہ اللہ کے نورِ ہدایت کو اپنے منہ (کی پھونکوں) سے بجھا دیں مگر اللہ اپنے نور کو پورا کرکے رہے گا خواہ کافروں (ناشکروں) کو برا ہی لگتا رہے۔

نورِ ایمان و ہدایت

فَـَٔامِنُواْ بِٱللَّهِ وَرَسُولِهِۦ وَٱلنُّورِ ٱلَّذِيٓ أَنزَلۡنَاۚ وَٱللَّهُ بِمَا تَعۡمَلُونَ خَبِيرٞ ﴿8﴾

سورۃ التغابن آیت 8

پس تم اللہ پر اور اس کے رسول پر اور اس نورِ ہدایت (قرآن) پر ایمان لاؤ جو ہم نے نازل کیا ہے۔ اور جو کچھ بھی تم کرتے ہو اللہ اس سے بخوبی واقف ہے۔

نورِ ایمان و ہدایت

رَّسُولٗا يَتۡلُواْ عَلَيۡكُمۡ ءَايَٰتِ ٱللَّهِ مُبَيِّنَٰتٖ لِّيُخۡرِجَ ٱلَّذِينَ ءَامَنُواْ وَعَمِلُواْ ٱلصَّٰلِحَٰتِ مِنَ ٱلظُّلُمَٰتِ إِلَى ٱلنُّورِۚ وَمَن يُؤۡمِنۢ بِٱللَّهِ وَيَعۡمَلۡ صَٰلِحٗا يُدۡخِلۡهُ جَنَّٰتٖ تَجۡرِي مِن تَحۡتِهَا ٱلۡأَنۡهَٰرُ خَٰلِدِينَ فِيهَآ أَبَدٗاۖ قَدۡ أَحۡسَنَ ٱللَّهُ لَهُۥ رِزۡقًا ﴿11﴾

سورۃ الطلاق آیت 11

ایک ایسا رسول (بھیج دیا) جو اللہ کی وضاحت بھری آیات تمہیں پڑھ کر سناتا ہے تاکہ جو لوگ ایمان لائیں اور نیک عمل صالح کریں ان کو ظلمت کے اندھیروں سے نکال کر نورِ ایمان کی طرف لے آئے ۔اور جو بھی اللہ پر ایمان لائے گا اور عمل صالح کرے گا تو اللہ اس کو ایسے جنت کے باغوں میں داخل کرے گا جن کے دامن میں نہریں بہہ رہی ہیں۔ وہ ان میں ہمیشہ ہمیش رہیں گے بیشک اللہ نے ان کو بہت اچھی روزی دے دی۔

نورِ ایمان وہدایت

يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُواْ تُوبُوٓاْ إِلَى ٱللَّهِ تَوۡبَةٗ نَّصُوحًا عَسَىٰ رَبُّكُمۡ أَن يُكَفِّرَ عَنكُمۡ سَيِّـَٔاتِكُمۡ وَيُدۡخِلَكُمۡ جَنَّٰتٖ تَجۡرِي مِن تَحۡتِهَا ٱلۡأَنۡهَٰرُ يَوۡمَ لَا يُخۡزِي ٱللَّهُ ٱلنَّبِيَّ وَٱلَّذِينَ ءَامَنُواْ مَعَهُۥۖ نُورُهُمۡ يَسۡعَىٰ بَيۡنَ أَيۡدِيهِمۡ وَبِأَيۡمَٰنِهِمۡ يَقُولُونَ رَبَّنَآ أَتۡمِمۡ لَنَا نُورَنَا وَٱغۡفِرۡ لَنَآۖ إِنَّكَ عَلَىٰ كُلِّ شَيۡءٖ قَدِيرٞ ﴿8﴾

سورۃ التحریم آیت 8

اے ایمان والو!۔ اللہ کے حضور خالص توبہ کرلو امید ہے کہ تمہارا رب تم سے تمہاری برائیاں دور کر دے گا اور تمہیں ایسی جنتوں میں داخل کرے گا۔ جن کے دامن میں نہریں جاری ہیں۔ جس دن اللہ نبیؐ کو اور ان لوگوں کو جو اس کے ساتھ ایمان لائے ہیں رسوا نہیں کرے گا۔ (اس دن) ان کا نورِ ایمان

ان کے آگے اور ان کے دائیں طرف چل رہا ہوگا (اور) وہ اللہ سے دعا کر رہے ہوں گے۔اے ہمارے رب!۔ ہمارا نور ہمارے لئے مکمل کردے اور ہمیں معاف کردے۔ بیشک تو ہی ہر چیز پر پوری طرح قدرت رکھتا ہے۔

منور چاند (انعکاسی روشنی)

وَجَعَلَ ٱلْقَمَرَ فِيهِنَّ نُورًا وَجَعَلَ ٱلشَّمْسَ سِرَاجًا ﴿16﴾

سورۃ نوح آیت 16

اور چاند کو ان میں (زمین کے لئے) منور بنایا اور سورج کو چراغ بنادیا۔

ان آیات میں یہ کچھ کہ (دیکھنے سوچنے سمجھنے کی صلاحیت۔نورِ ایمان وہدایت۔روشن کتاب۔نورِ زندگی۔ منور چاند (انعکاسی روشنی)۔روشنی۔ہدایت کی روشنی۔اللہ جل شانہ کا نور۔روشن چراغ اور ہدایت کا منبع) بتایا گیا ہے۔ کسی آیت میں بھی یہ بات واضح نہیں ہو پاتی کہ آپ ﷺ نوری مخلوق میں سے ہیں۔ صحابہ کرامؓ کا اس بارے کوئی قول نہیں ملتا۔بس ایک ہی ضعیف اور اکثر علماء کے نزدیک من گھڑت روایت ملتی ہے کہ نبی ﷺ کا سایہ نہیں تھا۔جس کسی نے بھی نقل کیا ہے اسی روایت سے نقل کیا۔اسی سے قیاس کر لیا گیا کہ نور کا سایہ نہیں ہوتا۔جو کہ بعد والے کچھ لوگوں کی ایک اختراع ہے۔اگر سایہ نہیں تھا تو یہ کوئی ڈھکی چھپی بات نہیں ہونی چاہیئے تھی کہ ایک ہی روایت ہوتی۔بلکہ اکثر صحابہ کرامؓ سے منقول ہونا چاہیئے تھا۔پھر ایسی بات تو

دور دور تک مشہور ہونی چاہیئے تھی اور زبانِ زدِ عام ہونی چاہیئے تھی۔اور جو لوگ یہ فرمائش کرتے تھے کہ نبی ﷺ کے ساتھ کوئی فرشتہ کیوں نہ آ گیا۔وہ اس معجزے پر اپنا سا منہ لے کر رہ جاتے۔کہ ان کا تو سایہ ہی نہیں۔ہم نے تو خواہ مخواہ فرشتے کی رٹ لگا رکھی ہے۔

وَقَالُواْ لَوۡلَآ أُنزِلَ عَلَيۡهِ مَلَكٞۖ وَلَوۡ أَنزَلۡنَا مَلَكٗا لَّقُضِيَ ٱلۡأَمۡرُ ثُمَّ لَا يُنظَرُونَ ﴿8﴾ وَلَوۡ جَعَلۡنَٰهُ مَلَكٗا لَّجَعَلۡنَٰهُ رَجُلٗا وَلَلَبَسۡنَا عَلَيۡهِم مَّا يَلۡبِسُونَ ﴿9﴾

سورۃ الانعام آیت ۸۔۹

اور کہتے ہیں کہ اس پر کوئی فرشتہ کیوں نہیں اتار دیا گیا؟۔اور اگر ہم فرشتہ اتار دیتے تو اب تک کام تمام ہو چکا ہوتا پھر انہیں (قطعاً) مہلت نہ دی جاتی۔اور اگر ہم کسی فرشتے کو رسول بنا کر بھیجتے تو اسے بھی آدمی کی صورت میں ہی بھیجتے۔اور انہیں اسی شبے میں ڈالے رکھتے جس میں یہ اب پڑے ہیں۔

اور یہ بھی کہ اگر سایہ نہیں تھا تو معجزہ طلب کرنے والے کفار کے لئے اسے معجزے کے طور پر کیوں نہ پیش کیا گیا۔جبکہ کسی صحابیؓ سے ایسی کوئی بات نہیں ملتی کہ کفار سے کہا گیا ہو کہ تم معجزہ طلب کرتے ہو یہ دیکھو بڑا عظیم معجزہ!۔البتہ اللہ تعالیٰ نے نبی ﷺ کو کفار کے سامنے معجزہ پیش کرنے کے احساس پر یہ ضرور کہا ہے کہ

وَإِن كَانَ كَبُرَ عَلَيۡكَ إِعۡرَاضُهُمۡ فَإِنِ ٱسۡتَطَعۡتَ أَن تَبۡتَغِيَ نَفَقٗا فِي ٱلۡأَرۡضِ أَوۡ سُلَّمٗا فِي ٱلسَّمَآءِ فَتَأۡتِيَهُم بِـَٔايَةٖۚ وَلَوۡ شَآءَ ٱللَّهُ لَجَمَعَهُمۡ عَلَى ٱلۡهُدَىٰۚ فَلَا

تَكُونَنَّ مِنَ ٱلْجَٰهِلِينَ﴿35﴾ إِنَّمَا يَسْتَجِيبُ ٱلَّذِينَ يَسْمَعُونَ ۘ وَٱلْمَوْتَىٰ يَبْعَثُهُمُ ٱللَّهُ ثُمَّ إِلَيْهِ يُرْجَعُونَ﴿36﴾ص

سورۃ الانعام آیت ۳۵۔۳۶

اور (اے نبیؐ) اگر ان لوگوں کا (دینِ) حق سے منہ پھیرنا تم پر بہت گراں گزرتا ہے تو پھر اگر کر سکو تو زمین میں کوئی سرنگ ڈھونڈ نکالو یا آسمان میں کوئی سیڑھی لگا لو پھر ان کے پاس (قبولِ حق کروانے کے لئے) کوئی معجزہ لے آؤ۔ اور اگر اللہ کو منظور ہوتا تو ان سب کو ہدایت پر جمع کر دیتا۔ پس تم نادانوں میں سے ہرگز مت ہو جاؤ۔ حق کو تو البتہ صرف وہی لوگ عملی طور پر قبول کرتے ہیں جو سنتے (سمجھتے) ہیں۔ اور جو مرے ہوئے ہیں ان کو تو اللہ (قیامت کے دن) اٹھائے گا پھر وہ اسی کی طرف لوٹائے جائیں گے۔

اور کفار کی طرف سے کہی گئی بات پر کہ اس شخص پر اس کے رب کی طرف سے معجزے کیوں نہ اتار دیئے گئے؟۔ اس اعتراض پر اللہ جل شانہ کا جواب بھی دیکھ لیں۔

وَقَالُوا۟ لَوْلَآ أُنزِلَ عَلَيْهِ ءَايَٰتٌ مِّن رَّبِّهِۦ ۖ قُلْ إِنَّمَا ٱلْـَٔايَٰتُ عِندَ ٱللَّهِ وَإِنَّمَآ أَنَا۠ نَذِيرٌ مُّبِينٌ﴿50﴾ أَوَلَمْ يَكْفِهِمْ أَنَّآ أَنزَلْنَا عَلَيْكَ ٱلْكِتَٰبَ يُتْلَىٰ عَلَيْهِمْ ۚ إِنَّ فِى ذَٰلِكَ لَرَحْمَةً وَذِكْرَىٰ لِقَوْمٍ يُؤْمِنُونَ﴿51﴾ع5

سورۃ العنکبوت آیت ۵۰۔۵۱

اور وہ کہتے ہیں کہ اس شخص پر اس کے رب کی طرف سے معجزے کیوں نہ اتار دیئے گئے؟۔ کہہ دو کہ معجزے تو البتہ بس اللہ ہی کے پاس ہیں۔ میں تو بلاشبہ صرف واضح طور پر آگاہ کرنے والا ہوں۔ کیا ان کے لئے یہ (معجزہ) کافی نہیں کہ ایک کتاب ہم نے تم پر نازل کر دی جو انہیں پڑھ کر بھی سنائی جاتی ہے؟۔ بیشک اس میں ایمان والوں کے لئے رحمت اور نصیحت موجود ہے۔

اور اگر کوئی قرآن کے واضح فرمان کے باوجود شک و شبہ میں پڑا ہے اور خواہ مخواہ جھگڑا کرتا ہے۔ تو اللہ جل شانہ کا یہ فرمان بھی دیکھ لے۔

فَإِنَّمَا يَسَّرْنَٰهُ بِلِسَانِكَ لِتُبَشِّرَ بِهِ ٱلْمُتَّقِينَ وَتُنذِرَ بِهِۦ قَوْمًا لُّدًّا ﴿97﴾

سورۃ مریم آیت ۹۷

پس البتہ ہم نے یہ (قرآن) محض تمہاری زبان میں آسان کر دیا ہے تاکہ تم اس سے متقی لوگوں کو خوشخبری سنا دو اور جھگڑا کرنے والوں کو بھی آگاہ کر دو۔

اور آج کل تو کچھ لوگ دیدہ دانستہ گنبدِ خضرا کی تصویر کو کسی پروگرام کے ذریعے بدل کر لوگوں کو گمراہ کرتے پھرتے ہیں کہ جو نبی ﷺ کے سایہ نہ ہونے والی بات پر اعتراض کرتے ہیں وہ اپنی آنکھوں

سے آپ ﷺ کا اعجاز دیکھ لیں کہ ان کے گنبدِ خضرا کا بھی کوئی سایہ نہیں ہے۔اس کے لئے نیچے دی گئی تصویر پیش کی جاتی ہے۔اللہ جل شانہ ہدایت نصیب کرے۔

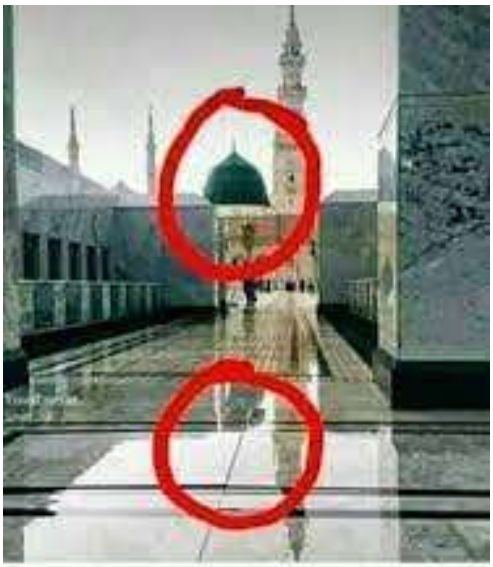

سایہ نہی ہے گنبدِ خزرا کا آج بھی۔۔۔
زندہ ہے موجزہ ہے محمدؐ کے شہر میں۔۔۔

جو اس بات کا ثبوت ہے کہ کچھ لوگوں میں اللہ جل شانہ کا ڈر و خوف بالکل ختم ہو گیا ہے جبکہ واضح فرمان الٰہی ہے کہ جس کسی نے بھی خیانت۔غلو۔مبالغے اور ہیر پھیر سے بات کو بگاڑا۔ان کا ٹھکانہ دوزخ ہوگا۔

إِنَّ ٱلَّذِينَ يُلْحِدُونَ فِىٓ ءَايَٰتِنَا لَا يَخْفَوْنَ عَلَيْنَآ ۗ أَفَمَن يُلْقَىٰ فِى ٱلنَّارِ خَيْرٌ أَم مَّن يَأْتِىٓ ءَامِنًا يَوْمَ ٱلْقِيَٰمَةِ ۚ ٱعْمَلُوا۟ مَا شِئْتُمْ ۖ إِنَّهُۥ بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرٌ ﴿40﴾

سورۃ فصلت آیت ۴۰

بیشک وہ لوگ جو ہماری آیتوں میں ہیر پھیر کرتے ہیں (اور انہیں الٹے معنی پہناتے ہیں) وہ ہم پر چھپے ہوئے نہیں ہیں۔ کیا پھر وہ بہتر ہے جو دوزخ میں ڈالا جائے یا وہ جو قیامت کے دن امن وامان سے آئے؟۔ تم جو چاہو پس کرلو۔ جو بھی تم کرتے ہو بلاشبہ وہ (اللہ) اس سب کو گہرائی سے دیکھ رہا ہے۔

علم غیب کے بارے سمجھنے کے لئے اس موضوع پر یہ چند صفحے ترتیب سے پڑھیں۔ بات سمجھ میں آجائے گی

علم غیب:

ہمارا المیہ یہ ہے کہ ہم قرآن کریم سے بعض آیات کو لے لیتے ہیں اور بعض کو ہاتھ بھی نہیں لگاتے جو کہ بہت بڑی بددیانتی ہے۔ یہودی و عیسائی پادری بھی تورات اور انجیل کے ساتھ یہی کرتے رہے۔ ہمارے کچھ علماء نے بھی وہی وطیرہ اپنایا ہوا ہے۔ اپنے مطلب کی بات لیتے ہیں اور جو اپنے مقصد کے خلاف ہو اسے چھوڑ دیتے ہیں۔ اس جرم کی جو سزا قرآن میں یہ بتائی گئی ہے۔ ذرا اس پر دھیاں دیں۔

ثُمَّ أَنتُمْ هَٰٓؤُلَآءِ تَقْتُلُونَ أَنفُسَكُمْ وَتُخْرِجُونَ فَرِيقًا مِّنكُم مِّن دِيَٰرِهِمْ تَظَٰهَرُونَ عَلَيْهِم بِٱلْإِثْمِ وَٱلْعُدْوَٰنِ وَإِن يَأْتُوكُمْ أُسَٰرَىٰ تُفَٰدُوهُمْ وَهُوَ مُحَرَّمٌ عَلَيْكُمْ إِخْرَاجُهُمْ ۚ أَفَتُؤْمِنُونَ بِبَعْضِ ٱلْكِتَٰبِ وَتَكْفُرُونَ بِبَعْضٍ ۚ فَمَا جَزَآءُ مَن يَفْعَلُ ذَٰلِكَ مِنكُمْ إِلَّا خِزْىٌ فِى ٱلْحَيَوٰةِ ٱلدُّنْيَا ۖ وَيَوْمَ ٱلْقِيَٰمَةِ يُرَدُّونَ إِلَىٰٓ أَشَدِّ ٱلْعَذَابِ ۗ وَمَا ٱللَّهُ بِغَٰفِلٍ عَمَّا تَعْمَلُونَ ﴿85﴾

سورۃ البقرۃ آیت 85

پھر تم ہی وہ لوگ ہو کہ اپنوں کو قتل کرتے ہو اور اپنے ایک فریق کو انکے گھروں سے بے دخل کر دیتے ہو تم ان کے خلاف گناہ میں ایک دوسرے کی مدد کرتے ہو اور اگر وہ تمہارے پاس قید ہو کر آتے ہیں تم تاوان دے کر انکو چھڑا لیتے ہو جبکہ ان کو بے دخل کرنا ہی تمہارے لئے حرام تھا۔ کیا تم کتاب کے ایک حصے کو تو مانتے ہو اور دوسرے میں انکار کرتے ہو؟۔ پھر کیا سزا ہے اس کی جو تم میں سے ایسے کام کریں سوائے اس کے کہ دنیا کی زندگی میں ذلت و رسوائی ملے۔ اور آخرت میں شدید ترین عذاب کی طرف پھیر دیئے جائیں۔ اور اللہ اس سے غافل نہیں ہے جو عمل تم کرتے ہو۔

ایسے علماء کو اس سے عبرت پکڑنی چاہیے کہ کہیں وہ ایسے انجام سے دوچار نہ ہو جائیں۔ قرآن میں یہ سب کچھ بیان اس لیے کیا گیا ہے کہ ہم ایسی حرکت نہ کریں ورنہ انجام کافروں سے مختلف نہ ہوگا۔

علمِ غیب پر بھی لوگوں کے جھوٹ کی قلعی کھل جاتی ہے جب قرآنِ کریم میں غیب سے متعلق آیات کا مطالعہ کیا جاتا ہے۔

إِنَّ ٱلَّذِينَ يُلْحِدُونَ فِىٓ ءَايَٰتِنَا لَا يَخْفَوْنَ عَلَيْنَآ ۗ أَفَمَن يُلْقَىٰ فِى ٱلنَّارِ خَيْرٌ أَم مَّن يَأْتِىٓ ءَامِنًا يَوْمَ ٱلْقِيَٰمَةِ ۚ ٱعْمَلُوا۟ مَا شِئْتُمْ ۖ إِنَّهُۥ بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرٌ ﴿40﴾ إِنَّ ٱلَّذِينَ كَفَرُوا۟ بِٱلذِّكْرِ لَمَّا جَآءَهُمْ ۖ وَإِنَّهُۥ لَكِتَٰبٌ عَزِيزٌ ﴿41﴾ لَّا يَأْتِيهِ ٱلْبَٰطِلُ مِنۢ بَيْنِ يَدَيْهِ وَلَا مِنْ خَلْفِهِۦ ۖ تَنزِيلٌ مِّنْ حَكِيمٍ حَمِيدٍ ﴿42﴾

سورۃ فصلت آیت ۴۰ تا ۴۲

بیشک وہ لوگ جو ہماری آیتوں میں ہیر پھیر کرتے ہیں (اور انہیں الٹے معنی پہناتے ہیں) وہ ہم پر چھپے ہوئے نہیں ہیں۔ کیا پھر وہ بہتر ہے جو دوزخ میں ڈالا جائے یا وہ جو قیامت کے دن امن وامان سے آئے؟۔ تم جو چاہو پس کرلو۔ جو بھی تم کرتے ہو بلاشبہ اللہ اس سب کو گہرائی سے دیکھ رہا ہے۔ بیشک جن لوگوں نے ان کے پاس نصیحت پہنچ جانے کے بعد اس کا انکار کر دیا (وہ بھی ہم سے چھپ نہیں سکتے)۔ اور بلاشبہ یہ (قرآن) تو ایک بڑی معزز و عالی رتبہ کتاب ہے۔ باطل اس (قرآن) کے پاس نہ تو

سامنے سے آسکتا ہے اور نہ ہی پیچھے سے (پھٹک سکتا ہے)۔ یہ تو حکمت والے قابلِ حمد و ستائش (اللہ جل شانہ) کی طرف سے نازل کیا گیا ہے۔

فَوَيْلٌ يَوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِينَ ﴿11﴾ ٱلَّذِينَ هُمْ فِى خَوْضٍ يَلْعَبُونَ ﴿12﴾

سورۃ الطور آیت ۱۱۔۱۲

پس بربادی ہے!۔ اس دن جھٹلانے والوں کے لئے۔ جو فضولیات میں پڑے کھیل رہے ہیں۔

عام طور پر علمِ غیب کو لے کر بھی لوگ خواہ مخواہ کی بحث میں پڑے رہتے ہیں۔ اس میں سب سے پہلے تو اس پر غور کریں کہ جو لوگ نبی ﷺ کے لئے علمِ غیب پر اصرار کرتے ہیں۔ یہ بات تو وہ بھی اچھی طرح جانتے ہیں نبی ﷺ کو اللہ کے بتائے بغیر خود بخود کوئی بات پتہ نہیں چلتی تھی۔ اللہ جل شانہ کے بتانے پر ہی پتہ چلتی تھی۔ تو پھر جھگڑا کس بات کا؟۔ سیدھا سیدھا وہی جواب بنتا ہے جو درج ذیل قرآنی آیات پڑھنے کے بعد مجموعی طور پر سامنے آتا ہے اور وہ یہ ہے کہ اللہ ہی ہر نوعیت کے ذرّے ذرّے سے متعلق کامل غیب جاننے والا ہے۔ وہ اپنا سارا علم کبھی کسی کو نہیں دیتا۔ وہ سب لوگوں کو انفرادی طور پر غیب کی باتوں سے باخبر نہیں کرتا بلکہ اپنے رسولوں میں سے کسی کو چن لیتا ہے اور اس کو بھی اسی قدر عطا کرتا ہے جتنا وہ مناسب سمجھتا ہے۔ اور پھر وہ اس کے آگے پیچھے نگہبان (فرشتے) مقرر کر دیتا ہے۔ تاکہ جانچ پڑتال کرتے ہیں کہ انہوں نے اپنے رب کے پیغامات پہنچا دیئے۔ اور اللہ

کوان کے حالات پوری طرح معلوم ہوتے ہیں اور ہر ایک چیز گنی ہوئی ہوتی ہے۔اور نبی بھی غیب کی بات لوگوں تک پہنچانے پر بخیل نہیں ہوتا۔اور جو غیب کی باتیں نبیوں سے لوگوں تک پہنچتی ہیں ان کے لئے ان باتوں پر عمل کرنا اور اس رسول پر ایمان لانا ضروری ہو جاتا ہے۔اور نبی تو اپنے لئے کسی نفعے اور نقصان کا بھی کچھ اختیار نہیں رکھتا وہ تو محض آگاہ کرنے والا اور خوشخبری دینے والا ہوتا ہے ۔اور نبی سے خاص طور پر یہ بات بھی کہلوادی گئی کہ جو بھی کائنات میں ہیں کوئی بھی اللہ کے علاوہ غیب نہیں جانتے اور وہ تو یہ بھی نہیں جانتے کہ کب اٹھائے جائیں گے ؟۔اس کے علاوہ ان آیات میں کچھ اور واقعات کا ذکر کرتے ہوئے نبی ﷺ کو کہا گیا ہے کہ جب فلاں واقعہ رونما ہو رہا تھا تو تم وہاں پر موجود نہیں تھے۔ یہ غیب کی خبریں ہیں جو اللہ جل شانہ تیری طرف وحی کر رہے ہیں اور اس سے پہلے نہ تو تم ان کو جانتے تھے اور نہ ہی تمہاری قوم ان سے واقف تھی۔

اب آپ علمِ غیب پر اللہ رب العزت نے جو بیان کیا ہے قرآنی آیات پڑھ کے خود بھی اندازہ لگالیں۔

ٱلَّذِينَ يُؤْمِنُونَ بِٱلْغَيْبِ وَيُقِيمُونَ ٱلصَّلَوٰةَ وَمِمَّا رَزَقْنَٰهُمْ يُنفِقُونَ ﴿3﴾

سورۃ البقرۃ آیت 3

وہ جو غیب پر ایمان لاتے ہیں اور نماز قائم کرتے ہیں اور جو رزق ہم نے ان کو عطا کیا ہے (اس میں سے) خرچ کرتے ہیں۔

قَالَ يَٰٓـَٔادَمُ أَنۢبِئۡهُم بِأَسۡمَآئِهِمۡۖ فَلَمَّآ أَنۢبَأَهُم بِأَسۡمَآئِهِمۡ قَالَ أَلَمۡ أَقُل لَّكُمۡ إِنِّيٓ أَعۡلَمُ غَيۡبَ ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلۡأَرۡضِ وَأَعۡلَمُ مَا تُبۡدُونَ وَمَا كُنتُمۡ تَكۡتُمُونَ ﴿33﴾

سورۃ البقرۃ آیت 33

ارشادِ باری ہوا کہ اے آدمؑ ! ۔انہیں ان کے نام بتادو پھر جب اس نے ان کے نام بتا دیئے تو ارشاد فرمایا ۔کیا میں نے تم سے نہیں کہا تھا کہ بیشک میں آسمانوں اور زمین کا ہر غیب جانتا ہوں ؟۔اور مجھے معلوم ہے جو تم ظاہر کرتے ہو اور جو کچھ تم چھپاتے ہو۔

نَبَآ ۔کا معنی ہوتا ہے خبر۔اور اس کی جمع أَنۢبَآءَ ہوتی ہے جس کا مطلب ہوگا خبریں۔

نبی کا مطلب بنے گا خبر دینے والا۔جس میں غیب لفظ کی شمولیت نہیں ہوتی۔مگر چونکہ اللہ کا رسول غیب کی خبر دینے والا ہوتا ہے۔اس لیے غیب بتانے والا۔غیب کی خبر دینے والا ترجمہ کر دیا جاتا ہے۔اس کی عدم شمولیت کی وضاحت قرآن سے ہی ہو جاتی ہے۔وہ اس طرح کہ۔

درج ذیل آیت میں أَنۢبَآءِ ٱلۡغَيۡبِ کا استعمال اس کی غمازی کرتا ہے کہ أَنۢبَآءِ الگ لفظ ہے اور ٱلۡغَيۡبِ الگ لفظ ہے۔اس آیت میں ان دونوں کو ایک ساتھ بیان کیا گیا ہے۔جس کا ترجمہ ہے۔ غیب کی خبریں ہے۔ان دونوں الفاظ کا ایک ساتھ استعمال سورۂ ہود اور سورۂ یوسف میں بھی موجود

ہے۔جو اسی غیب والے موضوع کے تحت اگلے صفحات میں مل جائے گا۔یعنی أَنۢبَآءِ ٱلْغَيْبِ قرآن کریم میں تین جگہ پر مذکور ہے۔

ذَٰلِكَ مِنْ أَنۢبَآءِ ٱلْغَيْبِ نُوحِيهِ إِلَيْكَ ۚ وَمَا كُنتَ لَدَيْهِمْ إِذْ يُلْقُونَ أَقْلَٰمَهُمْ أَيُّهُمْ يَكْفُلُ مَرْيَمَ وَمَا كُنتَ لَدَيْهِمْ إِذْ يَخْتَصِمُونَ ﴿44﴾

سورۃ آل عمران آیت 44

یہ غیب کی خبریں ہیں۔جو ہم تیری طرف وحی کر رہے ہیں۔اور تم ان کے پاس نہیں تھے جب وہ لوگ (قرعہ اندازی کے لئے) اپنے قلم ڈال رہے تھے کہ مریمؑ کی کفالت کون کرے گا اور نہ ہی اس وقت تم ان کے پاس تھے جب وہ آپس میں جھگڑ رہے تھے؟۔

مَّا كَانَ ٱللَّهُ لِيَذَرَ ٱلْمُؤْمِنِينَ عَلَىٰ مَآ أَنتُمْ عَلَيْهِ حَتَّىٰ يَمِيزَ ٱلْخَبِيثَ مِنَ ٱلطَّيِّبِ ۗ وَمَا كَانَ ٱللَّهُ لِيُطْلِعَكُمْ عَلَى ٱلْغَيْبِ وَلَٰكِنَّ ٱللَّهَ يَجْتَبِى مِن رُّسُلِهِۦ مَن يَشَآءُ ۖ فَـَٔامِنُوا۟ بِٱللَّهِ وَرُسُلِهِۦ ۚ وَإِن تُؤْمِنُوا۟ وَتَتَّقُوا۟ فَلَكُمْ أَجْرٌ عَظِيمٌ ﴿179﴾

سورۃ آل عمران آیت 179

جس حال میں تم اب ہو اس میں اللہ ایمان والوں کو ہر گز نہیں رہنے دے گا جب تک کہ ناپاک کو پاک سے الگ نہ کر دے۔اور یہ اللہ کے شایانِ شان نہیں ہے کہ تم لوگوں کو غیب پر مطلع کر دے

لیکن اللہ اپنے رسولوں میں جسے چاہتا ہے چن لیتا ہے۔پس تم اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ ۔اور اگر تم ایمان لاؤ اور تقویٰ کی روش اختیار کرو تو تمہارے لئے بہت بڑا اجر ہے۔

قُل لَّآ أَقُولُ لَكُمْ عِندِى خَزَآئِنُ ٱللَّهِ وَلَآ أَعْلَمُ ٱلْغَيْبَ وَلَآ أَقُولُ لَكُمْ إِنِّى مَلَكٌ ۖ إِنْ أَتَّبِعُ إِلَّا مَا يُوحَىٰٓ إِلَىَّ ۚ قُلْ هَلْ يَسْتَوِى ٱلْأَعْمَىٰ وَٱلْبَصِيرُ ۚ أَفَلَا تَتَفَكَّرُونَ ﴿50﴾ ع5

سورۃ الانعام آیت 50

کہہ دو کہ میں تم سے یہ نہیں کہتا کہ میرے پاس اللہ کے خزانے ہیں اور نہ یہ کہ میں غیب جانتا ہوں اور نہ تم سے یہ کہتا ہوں کہ میں فرشتہ ہوں۔ میں تو صرف اس وحی کی پیروی کرتا ہوں جو میری طرف کی جاتی ہے۔ کہہ دو کہ بھلا اندھا اور آنکھ والا برابر ہو سکتے ہیں؟۔ تو کیا پھر تم غور و فکر نہیں کرتے؟۔

۞ وَعِندَهُۥ مَفَاتِحُ ٱلْغَيْبِ لَا يَعْلَمُهَآ إِلَّا هُوَ ۚ وَيَعْلَمُ مَا فِى ٱلْبَرِّ وَٱلْبَحْرِ ۚ وَمَا تَسْقُطُ مِن وَرَقَةٍ إِلَّا يَعْلَمُهَا وَلَا حَبَّةٍ فِى ظُلُمَٰتِ ٱلْأَرْضِ وَلَا رَطْبٍ وَلَا يَابِسٍ إِلَّا فِى كِتَٰبٍ مُّبِينٍ ﴿59﴾

سورۃ الأنعام آیت 59

اور اسی کے پاس غیب کی کنجیاں ہیں جنہیں اس کے علاوہ کوئی بھی نہیں جانتا۔ اور اسے خشکی اور تری کی ہر شے کا بخوبی علم ہے۔ اور کوئی پتہ نہیں گرتا مگر وہ اسے بھی جانتا ہے اور زمین کی تاریکیوں میں نہ کوئی دانہ اور نہ کوئی تر چیز اور نہ ہی کوئی خشک چیز ایسی ہے مگر سب کچھ واضح کتاب میں (لکھا ہوا) ہے۔

قُل لَّآ أَمْلِكُ لِنَفْسِى نَفْعًا وَلَا ضَرًّا إِلَّا مَا شَآءَ ٱللَّهُ ۚ وَلَوْ كُنتُ أَعْلَمُ ٱلْغَيْبَ لَٱسْتَكْثَرْتُ مِنَ ٱلْخَيْرِ وَمَا مَسَّنِىَ ٱلسُّوٓءُ ۚ إِنْ أَنَا۠ إِلَّا نَذِيرٌ وَبَشِيرٌ لِّقَوْمٍ يُؤْمِنُونَ ﴿188﴾ ع23

سورۃ الأعراف آیت 188

کہہ دو کہ میں تو اپنے لئے کسی نفعے اور نقصان کا بھی کچھ اختیار نہیں رکھتا مگر جو اللہ چاہے۔ اور اگر میں غیب کی باتیں جانتا ہوتا تو بہت سارے فائدے جمع کر لیتا اور کوئی بھی چیز مجھے تکلیف نہ پہنچا سکتی۔ میں تو محض ان لوگوں کو آگاہ کرنے والا اور خوشخبری دینے والا ہوں جو ایمان قبول کرنے والے ہیں۔

يَعْتَذِرُونَ إِلَيْكُمْ إِذَا رَجَعْتُمْ إِلَيْهِمْ ۚ قُل لَّا تَعْتَذِرُوا۟ لَن نُّؤْمِنَ لَكُمْ قَدْ نَبَّأَنَا ٱللَّهُ مِنْ أَخْبَارِكُمْ ۚ وَسَيَرَى ٱللَّهُ عَمَلَكُمْ وَرَسُولُهُۥ ثُمَّ تُرَدُّونَ إِلَىٰ عَٰلِمِ ٱلْغَيْبِ وَٱلشَّهَٰدَةِ فَيُنَبِّئُكُم بِمَا كُنتُمْ تَعْمَلُونَ ﴿94﴾

سورۃ التوبۃ آیت 94

جب تم ان کی طرف واپس جاؤ گے تو تم پر عذر پیش کریں گے۔ کہہ دینا کہ بہانے مت بناؤ ہم تمہاری بات کا ہر گز اعتبار نہیں کریں گے۔ اللہ ہمیں تمہاری پوری خبر دے چکا ہے۔ اور ابھی اللہ اور اس کا رسول تمہارا طرزِ عمل دیکھیں گے۔ پھر تم ہر غیب اور ظاہر کے جاننے والے (اللہ جل شانہ) کی طرف لوٹائے جاؤ گے۔ پھر وہ تمہیں سب جتادے گا جو تم کرتے رہے تھے۔

وَيَقُولُونَ لَوْلَآ أُنزِلَ عَلَيْهِ ءَايَةٌ مِّن رَّبِّهِۦ ۖ فَقُلْ إِنَّمَا ٱلْغَيْبُ لِلَّهِ فَٱنتَظِرُوٓا۟ إِنِّى مَعَكُم مِّنَ ٱلْمُنتَظِرِينَ ﴿20﴾ ع2

سورۃ یونس آیت 20

اور کہتے ہیں اس (رسول) پر اس کے رب کی طرف سے کوئی نشانی کیوں نازل نہیں ہوئی۔ پس کہہ دو کہ یقینی طور پر غیب کا علم تو صرف اللہ ہی کو ہے پس تم انتظار کرو میں بھی تمہارے ساتھ انتظار کرتا ہوں۔

وَلَآ أَقُولُ لَكُمْ عِندِى خَزَآئِنُ ٱللَّهِ وَلَآ أَعْلَمُ ٱلْغَيْبَ وَلَآ أَقُولُ إِنِّى مَلَكٌ وَلَآ أَقُولُ لِلَّذِينَ تَزْدَرِىٓ أَعْيُنُكُمْ لَن يُؤْتِيَهُمُ ٱللَّهُ خَيْرًا ۖ ٱللَّهُ أَعْلَمُ بِمَا فِىٓ أَنفُسِهِمْ ۖ إِنِّىٓ إِذًا لَّمِنَ ٱلظَّٰلِمِينَ ﴿31﴾

سورۃ ہود آیت 31

اور میں تم سے یہ نہیں کہتا کہ میرے پاس اللہ کے خزانے ہیں اور نہ ہی یہ کہ میں عالم الغیب ہوں اور نہ یہ کہتا ہوں کہ میں فرشتہ ہوں۔ اور نہ ہی یہ کہتا ہوں کہ جن لوگوں کو تم حقارت کی نظر سے دیکھتے ہو اللہ ان کو بھلائی نہ دے گا۔ اگر میں ایسا کہوں تو میرا شمار ظالموں میں ہو جائے گا۔ اللہ خوب جانتا ہے جو کچھ ان کے دلوں میں ہے۔

تِلْكَ مِنْ أَنۢبَآءِ ٱلْغَيْبِ نُوحِيهَآ إِلَيْكَ ۖ مَا كُنتَ تَعْلَمُهَآ أَنتَ وَلَا قَوْمُكَ مِن قَبْلِ هَٰذَا ۖ فَٱصْبِرْ ۖ إِنَّ ٱلْعَٰقِبَةَ لِلْمُتَّقِينَ ﴿49﴾ ع4

سورۃ ہود آیت 49

یہ (واقعات) غیب کی خبروں میں سے ہیں جنہیں ہم تمہاری طرف وحی کر رہے ہیں۔اور اس سے پہلے نہ تو تم ان کو جانتے تھے اور نہ ہی تمہاری قوم ان سے واقف تھی۔ پس صبر کرو۔ بیشک بہتر انجام متقی لوگوں کا ہی ہے۔

وَلِلَّهِ غَيْبُ ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلْأَرْضِ ۚ وَمَآ أَمْرُ ٱلسَّاعَةِ إِلَّا كَلَمْحِ ٱلْبَصَرِ أَوْ هُوَ أَقْرَبُ ۚ إِنَّ ٱللَّهَ عَلَىٰ كُلِّ شَىْءٍ قَدِيرٌ ﴿77﴾

سورۃ النحل آیت 77

اور آسمانوں و زمین کا سارا غیب اللہ ہی کو (معلوم) ہے۔اور قیامت کا برپا ہونا تو ایسے ہی ہے جیسے پلک کا جھپک لینا یا اس سے بھی قریب تر۔ یقیناً اللہ ہی ہر شے پر بخوبی قدرت رکھنے والا ہے۔

سورہ الکہف کا شان نزول یہ ہے کہ جب کفار نے آپ ﷺ سے اصحاب کہف کا واقعہ دریافت کیا گیا تو آپ ﷺ نے بغیر ان شاء اللہ کہے فرمادیا کہ اس کے بارے میں کل تمہیں جواب دے دوں گا۔اس ان شاء اللہ نہ کہنے کی بنا پر پندرہ دن تک وحی کا سلسلہ رکا رہا۔اور نبی ﷺ ان کو کچھ نہیں بتا سکے۔اس سے بھی صاف پتہ چل جاتا ہے کہ نبی ﷺ غیب نہیں جانتے تھے۔اللہ جل شانہ کے بتانے پر ہی پتہ چلتا تھا۔پھر جب وحی آئی تو پہلے درج ذیل تنبیہ بھی کی گئی۔

وَلَا تَقُولَنَّ لِشَاْىْءٍ إِنِّى فَاعِلٌ ذَٰلِكَ غَدًا ﴿23﴾ إِلَّآ أَن يَشَآءَ ٱللَّهُ ۚ وَٱذْكُر رَّبَّكَ إِذَا نَسِيتَ وَقُلْ عَسَىٰٓ أَن يَهْدِيَنِ رَبِّى لِأَقْرَبَ مِنْ هَٰذَا رَشَدًا ﴿24﴾

سورۃ الکہف آیت ۲۳۔۲۴

اور کسی کام کے بارے یہ ہر گز نہ کہنا کہ البتہ میں اسے کل کر دوں گا۔ مگر (ان شاء اللہ کہنا) کہ اگر اللہ چاہے۔ اور جب اللہ کا نام لینا بھول جاؤ تو یاد آنے پر (اس کا نام) لے لو اور دعا کیا کرو۔ کہ امید ہے کہ میرا رب مجھے اس سے بھی زیادہ رشد و ہدایت نصیب کرے۔

قُلِ ٱللَّهُ أَعْلَمُ بِمَا لَبِثُوا۟ ۖ لَهُۥ غَيْبُ ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلْأَرْضِ ۖ أَبْصِرْ بِهِۦ وَأَسْمِعْ ۚ مَا لَهُم مِّن دُونِهِۦ مِن وَلِىٍّ وَلَا يُشْرِكُ فِى حُكْمِهِۦٓ أَحَدًا ﴿26﴾

سورۃ الکہف آیت 26

کہہ دو کہ اللہ ہی بہتر جانتا ہے کہ وہ کتنی مدت رہے۔ تمام آسمانوں و زمین کا غیب وہی جانتا ہے۔ کیا خوب دیکھنے والا اور کیا خوب سننے والا ہے۔ نہ تو اس (اللہ) کے علاوہ ان لوگوں کا کوئی ولی ہے اور نہ ہی وہ اپنے حکم میں کسی کو شریک کرتا ہے۔

أَفَرَءَيْتَ ٱلَّذِى كَفَرَ بِـَٔايَٰتِنَا وَقَالَ لَأُوتَيَنَّ مَالًا وَوَلَدًا ﴿77﴾ ط أَطَّلَعَ ٱلْغَيْبَ أَمِ ٱتَّخَذَ عِندَ ٱلرَّحْمَٰنِ عَهْدًا ﴿78﴾ لا

سورۃ مریم آیت ۷۷۔۷۸

پھر کیا تم نے اس شخص کو دیکھا؟۔ جس نے ہماری آیتوں کا انکار کر دیا اور کہتا ہے کہ میں (جہاں بھی ہوں گا) ضرور مال اور اولاد دیا جاؤں گا۔ کیا اس نے غیب پر اطلاع پالی ہے یا ربِ الرحمٰن سے کوئی عہد لے لیا ہے؟۔

قُل لَّا يَعْلَمُ مَن فِى ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلْأَرْضِ ٱلْغَيْبَ إِلَّا ٱللَّهُ ۚ وَمَا يَشْعُرُونَ أَيَّانَ يُبْعَثُونَ ﴿65﴾

سورۃ النمل آیت 65

کہہ دو کہ جو بھی آسمانوں و زمین میں ہیں کوئی بھی اللہ کے علاوہ غیب نہیں جانتا اور وہ تو یہ بھی نہیں جانتے کہ کب وہ (دوبارہ) اٹھائے جائیں گے؟۔

وَقَالَ ٱلَّذِينَ كَفَرُواْ لَا تَأۡتِينَا ٱلسَّاعَةُۖ قُلۡ بَلَىٰ وَرَبِّي لَتَأۡتِيَنَّكُمۡ عَٰلِمِ ٱلۡغَيۡبِۖ لَا يَعۡزُبُ عَنۡهُ مِثۡقَالُ ذَرَّةٖ فِي ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَلَا فِي ٱلۡأَرۡضِ وَلَآ أَصۡغَرُ مِن ذَٰلِكَ وَلَآ أَكۡبَرُ إِلَّا فِي كِتَٰبٖ مُّبِينٖ﴿3﴾ق لا

سورۃسبآ آیت 3

اور کافروں کا کہنا ہے کہ ہم پر قیامت کی گھڑی نہیں آئے گی۔ کہہ دو کیوں نہیں میرے رب کی قسم !۔ وہ تم پر ضرور آ کر رہے گی۔اس غیب و پوشیدہ کے جاننے والے (اللہ) سے نہ تو آسمانوں میں اور نہ ہی زمین میں ذرہ برابر بھی کوئی چیز چھپی ہوئی نہیں اور کوئی بھی چیز ذرّے سے چھوٹی یا بڑی ایسی نہیں جو روشن کتاب میں نہ (لکھی ہوئی) ہو۔

فَلَمَّا قَضَيۡنَا عَلَيۡهِ ٱلۡمَوۡتَ مَا دَلَّهُمۡ عَلَىٰ مَوۡتِهِۦٓ إِلَّا دَآبَّةُ ٱلۡأَرۡضِ تَأۡكُلُ مِنسَأَتَهُۥۖ فَلَمَّا خَرَّ تَبَيَّنَتِ ٱلۡجِنُّ أَن لَّوۡ كَانُواْ يَعۡلَمُونَ ٱلۡغَيۡبَ مَا لَبِثُواْ فِي ٱلۡعَذَابِ ٱلۡمُهِينِ﴿14﴾ط

سورۃسبآ آیت 14

پھر جب ہم نے اس کے لئے موت کا حکم صادر کیا تو کسی چیز نے اس کی موت کا پتہ نہ دیا مگر گھن کے کیڑے نے جو اس کے عصا کو کھا رہا تھا۔ جب (عصا کھو کھلا ہو گیا تو سلیمانؑ) گر پڑا تب جنوں کو معلوم ہوا (پھر کہنے لگے) کہ اگر وہ غیب جانتے ہوتے تو ذلت کی تکلیف میں مبتلا نہ رہتے۔

إِنَّ ٱللَّهَ عَٰلِمُ غَيْبِ ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلْأَرْضِ ۚ إِنَّهُۥ عَلِيمٌۢ بِذَاتِ ٱلصُّدُورِ ﴿38﴾

سورۃ فاطر آیت 38

بیشک اللہ ہی آسمانوں و زمین کا غیب جاننے والا ہے۔ بلاشبہ وہ تو دلوں کے بھیدوں تک سے واقف ہے۔

إِنَّ ٱللَّهَ يَعْلَمُ غَيْبَ ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلْأَرْضِ ۚ وَٱللَّهُ بَصِيرٌۢ بِمَا تَعْمَلُونَ ﴿18﴾ ع2

سورۃ الحجرات آیت 18

بیشک اللہ آسمانوں و زمین کے سارے غیب جانتا ہے اور جو کچھ بھی تم کرتے ہو اللہ گہرائی سے دیکھ رہا ہوتا ہے۔

أَمْ عِندَهُمُ ٱلْغَيْبُ فَهُمْ يَكْتُبُونَ ﴿41﴾ ط

سورۃ الطور آیت 41

یا (کیا) ان کے پاس کوئی غیب کا علم ہے کہ وہ اسے لکھتے رہتے ہیں۔

أَعِندَهُۥ عِلۡمُ ٱلۡغَيۡبِ فَهُوَ يَرَىٰٓ ﴿35﴾

سورۃ النجم آیت 35

کیا اس کے پاس غیب کا علم ہے کہ وہ (سب کچھ) دیکھ رہا ہے۔

سورہ التحریم کی آیات اس بات کی غمازی کرتی ہیں۔ جب نبی ﷺ نے اپنی بیویوں کی باتوں کے باعث شہد نہ کھانے کی قسم اٹھالی تھی تو اللہ جل شانہ نے ان کو تنبیہ کرتے ہوئے قسم کا کفارہ ادا کرنے کو کہا۔ اس میں غور طلب بات یہ ہے کہ نبی ﷺ کی بیویاں آپ کو عالم الغیب نہیں سمجھتی تھیں۔ اگر وہ آپ ﷺ کو عالم الغیب جانتیں ہوتیں تو راز کی بات پر آپس میں خفیہ مشورہ نہ کرتیں۔ قرآن گواہ ہے کہ جب ان کی بیوی نے پوچھا کہ آپ کو کس نے بتادیا۔ تو آپ نے یہ نہیں کہا کہ تجھے معلوم نہیں کہ میں عالم الغیب ہوں اور سارے غیب جانتا ہوں بلکہ یہ جواب دیا کہ مجھے تو اس بڑے جاننے والے نہایت خبردار اللہ جل شانہ نے بتادیا۔ جو بڑا جاننے والا نہایت حکمت والا ہے۔ پھر ان بیویوںؓ کے اس خفیہ مشورے پر ان کی بھی سرزنش کی اور سمجھایا۔ دیکھئے آیات

۞ يَٰٓأَيُّهَا ٱلنَّبِيُّ لِمَ تُحَرِّمُ مَآ أَحَلَّ ٱللَّهُ لَكَ ۖ تَبْتَغِى مَرْضَاتَ أَزْوَٰجِكَ ۚ وَٱللَّهُ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ﴿1﴾ قَدْ فَرَضَ ٱللَّهُ لَكُمْ تَحِلَّةَ أَيْمَٰنِكُمْ ۚ وَٱللَّهُ مَوْلَىٰكُمْ ۖ وَهُوَ ٱلْعَلِيمُ ٱلْحَكِيمُ ﴿2﴾ وَإِذْ أَسَرَّ ٱلنَّبِيُّ إِلَىٰ بَعْضِ أَزْوَٰجِهِۦ حَدِيثًا فَلَمَّا نَبَّأَتْ بِهِۦ وَأَظْهَرَهُ ٱللَّهُ عَلَيْهِ عَرَّفَ بَعْضَهُۥ وَأَعْرَضَ عَنۢ بَعْضٍ ۖ فَلَمَّا نَبَّأَهَا بِهِۦ قَالَتْ مَنْ أَنۢبَأَكَ هَٰذَا ۖ قَالَ نَبَّأَنِىَ ٱلْعَلِيمُ ٱلْخَبِيرُ ﴿3﴾ إِن تَتُوبَآ إِلَى ٱللَّهِ فَقَدْ صَغَتْ قُلُوبُكُمَا ۖ وَإِن تَظَٰهَرَا عَلَيْهِ فَإِنَّ ٱللَّهَ هُوَ مَوْلَىٰهُ وَجِبْرِيلُ وَصَٰلِحُ ٱلْمُؤْمِنِينَ ۖ وَٱلْمَلَٰٓئِكَةُ بَعْدَ ذَٰلِكَ ظَهِيرٌ ﴿4﴾

سورۃ التحریم آیت ۱ تا ۴

اے نبیؐ!۔جو چیز اللہ نے تم پر حلال کی ہوئی ہے تم اسے (اپنے اوپر) حرام کیوں کرتے ہو۔(کیا) تم اپنی بیویوں کی خوشنودی حاصل کرنا چاہتے ہو(؟)۔اور اللہ تو بڑا بخشنے والا نہایت رحم کرنے والا ہے۔ یقیناً اللہ نے تمہاری قسمیں کھولنے کا کفارہ مقرر کر دیا ہے اور اللہ ہی تمہارا مولیٰ ہے اور وہی تو بڑا جاننے والا نہایت حکمت والا ہے۔جب نبیؐ نے اپنی بیوی سے راز کی ایک بات کہی۔تو اس نے وہ بات (کسی دوسری کو) بتادی۔اور اللہ نے تم کو اس (کے حال) سے آگاہ کر دیا۔تو تم نے اس (بیوی) کو کچھ بات جتادی اور کچھ سے (چشم پوشی کرتے ہوئے) اعراض کر لیا۔تو جب تم نے اس (بیوی) کو یہ بات جتائی تھی۔تو وہ (ازراہِ تعجب) پوچھنے لگی کہ آپ کو یہ کس نے بتادیا؟۔(تو تم نے) کہا کہ مجھے تو اس (اللہ جل

شانہ) نے بتادیا جو بڑا جاننے والا نہایت خبردار ہے۔ اگر تم دونوں (اللہ کے حضور) توبہ کرلو (تو بہتر ہے) تمہارے دل کچھ (باہمی چال پر) مائل ہوگئے ہیں۔ اور اگر تم اس (رسول کی ایذا) پر باہمی اعانت کروگی تو یقیناً اس کا مولیٰ تو اللہ ہے۔ اور جبرائیلؑ اور صالح مومنین اور ان کے علاوہ سارے فرشتے بھی اس کے مددگار ہیں۔

أَمْ عِندَهُمُ ٱلْغَيْبُ فَهُمْ يَكْتُبُونَ ﴿47﴾ فَٱصْبِرْ لِحُكْمِ رَبِّكَ وَلَا تَكُن كَصَاحِبِ ٱلْحُوتِ إِذْ نَادَىٰ وَهُوَ مَكْظُومٌ ﴿48﴾ لَّوْلَآ أَن تَدَٰرَكَهُۥ نِعْمَةٌ مِّن رَّبِّهِۦ لَنُۢبِذَ بِٱلْعَرَآءِ وَهُوَ مَذْمُومٌ ﴿49﴾

سورۃ القلم آیت ۴۷ تا ۴۹

یا (کیا) ان کے پاس علمِ غیب ہے کہ (اس کو) لکھ لیتے ہیں۔ پس اپنے رب کا حکم آنے تک صبر کئے رہو۔ اور مچھلی والے (یونسؑ) کی طرح نہ ہوجانا جب اس نے (اللہ) کو پکارا اور وہ غم میں بھرا ہوا تھا۔ اگر اس کے رب کا فضل و کرم اس کے شاملِ حال نہ ہوتا تو وہ چٹیل میدان میں ڈال دیا جاتا کہ اس کا حال مذموم ہوتا۔

عٰلِمُ ٱلْغَيْبِ فَلَا يُظْهِرُ عَلَىٰ غَيْبِهِۦٓ أَحَدًا ﴿26﴾ إِلَّا مَنِ ٱرْتَضَىٰ مِن رَّسُولٍ فَإِنَّهُۥ يَسْلُكُ مِنۢ بَيْنِ يَدَيْهِ وَمِنْ خَلْفِهِۦ رَصَدًا ﴿27﴾ لِّيَعْلَمَ أَن قَدْ أَبْلَغُوا۟ رِسَٰلَٰتِ رَبِّهِمْ وَأَحَاطَ بِمَا لَدَيْهِمْ وَأَحْصَىٰ كُلَّ شَىْءٍ عَدَدًا ﴿28﴾ ع2

سورۃ الجن آیت ۲۶ تا ۲۸

وہی تو ہر غیب کا جاننے والا ہے پس وہ اپنے غیب کو کسی پر ظاہر نہیں کرتا۔ سوائے اس رسول کے جسے وہ پسند کرے پھر البتہ وہ اس کے آگے پیچھے نگہبان (فرشتے) مقرر کر دیتا ہے۔ تاکہ جانچ پڑتال کرلے کہ انہوں نے اپنے رب کے پیغامات پہنچا دیئے ہیں اور وہ ان کے حالات کا پوری طرح احاطہ کئے ہوئے ہے اور ہر ایک چیز کو گن رکھا ہے۔

وَمَا هُوَ عَلَى ٱلْغَيْبِ بِضَنِينٍ ﴿24﴾ ج

سورۃ التکویر آیت 24

اور وہ (اللہ سے ملنے والی) غیب کی باتوں (کو لوگوں پر ظاہر کرنے) کے معاملے میں بخیل نہیں ہے۔

درج ذیل آیات میں خصوصی طور پر اللہ جل شانہ نے اپنے لیے عَلَّامُ ٱلْغُيُوبِ کے الفاظ استعمال کئے ہیں۔ جن کا مطلب یہ ہے کہ ساری غیب کی باتیں جاننے والا صرف اللہ تعالیٰ ہے

۞ يَوْمَ يَجْمَعُ ٱللَّهُ ٱلرُّسُلَ فَيَقُولُ مَاذَآ أُجِبْتُمْ ۖ قَالُوا۟ لَا عِلْمَ لَنَآ ۖ إِنَّكَ أَنتَ عَلَّٰمُ ٱلْغُيُوبِ ﴿108﴾ ع14

سورۃ المائدۃ آیت 109

جن دن اللہ سب رسولوں کو جمع کرے گا پھر ان سے پوچھے گا کہ تمہیں کیا جواب دیا گیا تھا؟۔ وہ عرض کریں گے کہ ہمیں کچھ بھی خبر نہیں۔ بلا شبہ تو ہی ساری غیب کی باتوں کا پوری طرح علم رکھنے والا ہے۔

وَإِذْ قَالَ ٱللَّهُ يَٰعِيسَى ٱبْنَ مَرْيَمَ ءَأَنتَ قُلْتَ لِلنَّاسِ ٱتَّخِذُونِى وَأُمِّىَ إِلَٰهَيْنِ مِن دُونِ ٱللَّهِ ۖ قَالَ سُبْحَٰنَكَ مَا يَكُونُ لِىٓ أَنْ أَقُولَ مَا لَيْسَ لِى بِحَقٍّ ۚ إِن كُنتُ قُلْتُهُۥ فَقَدْ عَلِمْتَهُۥ ۚ تَعْلَمُ مَا فِى نَفْسِى وَلَآ أَعْلَمُ مَا فِى نَفْسِكَ ۚ إِنَّكَ أَنتَ عَلَّٰمُ ٱلْغُيُوبِ ﴿116﴾

سورۃ المائدۃ آیت 116

اور جب اللہ ارشاد فرمائے گا اے عیسیٰؑ ابن مریمؑ!۔ کیا تو نے بنی نوع انسان سے کہا تھا کہ مجھے اور میری ماں کو اللہ کے علاوہ عبادت کیے جانے والے (معبود) بنالو؟۔ وہ عرض کرے گا تو بالکل پاک ہے مجھے سراسر لائق نہیں کہ ایسی بات کہوں جس کا مجھے کچھ بھی حق حاصل نہیں۔ اگر میں نے ایسا کہا ہوگا تو

ضرور تیرے علم میں ہوگا۔جو کچھ میرے دل میں ہے تو اسے اچھی طرح جانتا ہے۔اور تیرے اسرار و رموز کو میں (کیا کوئی بھی) نہیں جانتا۔بیشک تو ہی تو ساری غیب کی باتوں کا علم رکھنے والا ہے۔

أَلَمْ يَعْلَمُوٓاْ أَنَّ ٱللَّهَ يَعْلَمُ سِرَّهُمْ وَنَجْوَىٰهُمْ وَأَنَّ ٱللَّهَ عَلَّٰمُ ٱلْغُيُوبِ﴿78﴾ج

سورۃ التوبۃ آیت 78

کیا وہ نہیں جانتے کہ اللہ ان کے بھیدوں اور ان کے خفیہ مشوروں تک کو بخوبی جانتا ہے؟۔اور یہ کہ صرف اللہ ہی ساری غیب کی باتیں جاننے والا ہے۔

قُلْ إِنَّ رَبِّى يَقْذِفُ بِٱلْحَقِّ عَلَّٰمُ ٱلْغُيُوبِ﴿48﴾

سورۃ سبا آیت 48

کہہ دو کہ بلاشبہ میرا رب ہی (میرے دل میں) حق بات ڈال دیتا ہے (اور) وہی ساری غیب کی باتوں کا جاننے والا ہے۔

درج ذیل آیات میں خصوصی طور پر اللہ جل شانہ نے اپنے لیے عَٰلِمُ ٱلْغَيْبِ وَٱلشَّهَٰدَةِ کے الفاظ استعمال کئے ہیں۔جن کا مطلب یہ ہے کہ جو کچھ مخلوق کے سامنے ہے اللہ تعالیٰ اس کو بھی جانتا ہے اور

جو کچھ مخلوق سے پوشیدہ ہے۔ اللہ اس کو بھی جاننے والا ہے۔ اللہ سے کبھی کوئی چیز نہ پوشیدہ تھی۔ نہ ہے۔ نہ ہو گی۔

وَهُوَ ٱلَّذِى خَلَقَ ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلْأَرْضَ بِٱلْحَقِّ ۖ وَيَوْمَ يَقُولُ كُن فَيَكُونُ ۚ قَوْلُهُ ٱلْحَقُّ ۚ وَلَهُ ٱلْمُلْكُ يَوْمَ يُنفَخُ فِى ٱلصُّورِ ۚ عَٰلِمُ ٱلْغَيْبِ وَٱلشَّهَٰدَةِ ۚ وَهُوَ ٱلْحَكِيمُ ٱلْخَبِيرُ ﴿73﴾

سورۃ الأنعام آیت 73

وہ (اللہ) ہی تو ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو مبنی بر حکمت پیدا کیا ہے اور جس دن بس اتنا کہے گا کہ (حشر برپا) ہو جائے تو وہ برپا ہو جائے گا اسی کا ارشاد برحق ہے۔ جس دن صور میں پھونکا جائے گا تو صرف اسی کی بادشاہت ہو گی۔ وہی تو ہر غیب اور ظاہر کا جاننے والا ہے اور وہی حکمت والا خوب خبردار ہے۔

وَقُلِ ٱعْمَلُوا۟ فَسَيَرَى ٱللَّهُ عَمَلَكُمْ وَرَسُولُهُۥ وَٱلْمُؤْمِنُونَ ۖ وَسَتُرَدُّونَ إِلَىٰ عَٰلِمِ ٱلْغَيْبِ وَٱلشَّهَٰدَةِ فَيُنَبِّئُكُم بِمَا كُنتُمْ تَعْمَلُونَ ﴿105﴾ ج

سورۃ التوبۃ آیت 105

اور کہہ دو کہ عمل کیے جاؤ پس عنقریب اللہ اور اس کا رسول اور اہلِ ایمان تمہارے طرزِ عمل (کے معیار) کو دیکھ لیں گے۔ اور عنقریب تم ہر غیب اور ظاہر کے جاننے والے (اللہ جل شانہ) کی طرف لوٹائے جاؤ گے پھر وہ تمہیں جتادے گا جو کچھ تم کرتے رہے ہو۔

عٰلِمُ ٱلْغَيْبِ وَٱلشَّهَٰدَةِ ٱلْكَبِيرُ ٱلْمُتَعَالِ﴿9﴾

سورۃ الرعد آیت 9

وہی تو ہر غیب اور ظاہر سب کا جاننے والا ہے سب سے بڑا نہایت بلند مرتبے والا ہے۔

عٰلِمِ ٱلْغَيْبِ وَٱلشَّهَٰدَةِ فَتَعَٰلَىٰ عَمَّا يُشْرِكُونَ﴿92﴾ع5

سورۃ المؤمنون آیت 92

وہی تو ہر غیب اور ظاہر کا جاننے والا ہے اور یہ لوگ جو شریک ٹھہراتے ہیں اس کی شان اس سے کہیں بلند و بالا ہے۔

يُدَبِّرُ ٱلْأَمْرَ مِنَ ٱلسَّمَآءِ إِلَى ٱلْأَرْضِ ثُمَّ يَعْرُجُ إِلَيْهِ فِى يَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهُۥٓ أَلْفَ سَنَةٍ مِّمَّا تَعُدُّونَ﴿5﴾ ذَٰلِكَ عٰلِمُ ٱلْغَيْبِ وَٱلشَّهَٰدَةِ ٱلْعَزِيزُ ٱلرَّحِيمُ﴿6﴾لا

سورۃ السجدۃ آیت ۵۔۶

وہی آسمان سے زمین تک ہر معاملے کی تدبیر کرتا ہے پھر ہر معاملہ اس کے حضور ایک ایسی گھڑی میں (تیزی سے) چڑھ جاتا ہے جس کی مقدار تمہارے شمار کے مطابق ایک ہزار برس ہے۔ وہ تو ہر غیب اور ظاہر کا جاننے والا ہے بڑا غالب نہایت رحم کرنے والا ہے۔

قُلِ ٱللَّٰهُمَّ فَاطِرَ ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلۡأَرۡضِ عَٰلِمَ ٱلۡغَيۡبِ وَٱلشَّهَٰدَةِ أَنتَ تَحۡكُمُ بَيۡنَ عِبَادِكَ فِى مَا كَانُواْ فِيهِ يَخۡتَلِفُونَ ﴿46﴾

سورۃ الزمر آیت 46

کہہ دو کہ اے اللہ !۔ اے آسمانوں اور زمین کے پیدا کرنے والے !۔ (اور) اے ہر غیب اور ظاہر کے جاننے والے !۔ تو ہی اپنے بندوں کے درمیان ان باتوں کا فیصلہ کرے گا جن میں وہ باہم اختلاف کرتے رہتے ہیں۔

هُوَ ٱللَّهُ ٱلَّذِى لَآ إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ ۖ عَٰلِمُ ٱلۡغَيۡبِ وَٱلشَّهَٰدَةِ ۖ هُوَ ٱلرَّحۡمَٰنُ ٱلرَّحِيمُ ﴿22﴾

سورۃ الحشر آیت 22

وہ اللہ ہی تو ہے جس کے علاوہ کوئی بھی عبادت کے قابل نہیں ہے ہر غیب اور ظاہر کا جاننے والا ہے۔ وہی تو نہایت مہربان سب سے زیادہ رحم کرنے والا ہے۔

قُلْ إِنَّ ٱلْمَوْتَ ٱلَّذِى تَفِرُّونَ مِنْهُ فَإِنَّهُۥ مُلَٰقِيكُمْ ۖ ثُمَّ تُرَدُّونَ إِلَىٰ عَٰلِمِ ٱلْغَيْبِ وَٱلشَّهَٰدَةِ فَيُنَبِّئُكُم بِمَا كُنتُمْ تَعْمَلُونَ ﴿8﴾ ع1

سورۃ الجمعۃ آیت 8

کہہ دو کہ البتہ وہ موت جس سے تم بھاگتے ہو وہ تو بہر حال تم کو مل کر رہے گی۔ پھر تم اس (اللہ جل شانہ) کے حضور لوٹائے جاؤ گے جو ہر غیب و ظاہر کا جاننے والا ہے پس وہ تمہیں جتادے گا جو کچھ تم کرتے رہے ہو۔

عَٰلِمُ ٱلْغَيْبِ وَٱلشَّهَٰدَةِ ٱلْعَزِيزُ ٱلْحَكِيمُ ﴿18﴾ ع2

سورۃ التغابن آیت 18

وہی تو ہر غیب اور ظاہر کا جاننے والا انتہائی زبردست کمال حکمت والا ہے۔

یوسفؑ کے واقعے میں نبی کے علم غیب کی نفی:

سورۂ یوسف کی آیات صاف صاف عکاسی کر دیتی ہیں کہ اللہ جل شانہ کے بتانے پر ہی پتہ چل سکتا ہے۔اور اللہ نہ بتائے تو کبھی پتہ نہیں چل سکتا۔

اگر کوئی سوچے اور غور و فکر کرے تو اس واقعے پر صرف اور صرف اللہ کی شان زیادہ نمایاں ہے۔

کہ پہلے حضرت یوسف کو بادشاہی کا خواب دکھایا۔بیٹے نے والد کو بھی سب بتا دیا۔

ایک موجودہ نبی ہے !۔تو دوسرا مستقبل کا ہونے والا نبی ہے !

مگر اللہ جل شانہ نے دونوں کو ہوا تک نہیں لگنے دی کہ یہ سب کیسے ہوگا !۔

خواب تو خوشی کا تھا۔مگر غم سے ابتدا کر دی

یوسفؑ کے بھائیوں نے ان کو اندھے کنویں میں پھینک دیا اور روتے پیٹتے والد صاحب کے پاس آئے اور خون آلود کرتا دکھا کر بھیڑیے کی جھوٹی من گھڑت کہانی سنا دی کہ یوسفؑ کو بھیڑیا کھا گیا۔

یعقوبؑ نے حالات کی نزاکت بھانپتے ہوئے صبر ہی کیا۔اور اللہ سے ہی مدد کے طلبگار رہے۔اگر وہ غیب جانتے ہوتے تو پاس ہی کے کنویں سے یوسفؑ کو نکال کر لے آتے۔اور ان سب کے جھوٹ کا بھانڈہ پھوڑ دیتے۔مگر اللہ جل شانہ نے ان کو اس بارے کچھ نہیں بتایا تھا۔اس لئے ان کو بھی پتہ نہیں چل سکا کہ یوسفؑ دو کلومیٹر دور کنوئیں میں پڑے ہیں۔باپ کو اس وقت خوشبو تک نہیں آنے دی !

اگر خوشبو آ جاتی تو باپ پدری شفقت کے باعث نہ رہ سکے گا جا کر نکلوا لے گا !۔

جبکہ یوسفؑ کا اللہ کے ہاں بادشاہی کے لئے سفر اسی کنوئیں سے لکھا گیا تھا۔

اور اگر باپ کو سمجھا بھی دیا ہوتا تو اخلاقی طور پہ بہت عجیب سی بات ہوتی۔ کہ باپ کا اپنے بیٹے کو بادشاہ بنانے کے لئے اسے کنوئیں میں ڈلوانا۔ اور چھپ کے چپکے چپکے پیچھے سے جھانکنا۔ کہ قافلے والوں نے اسے اٹھایا ہے یا نہیں !۔ لہٰذا اللہ نے کسی کو کچھ بتائے بغیر سارے کا سارا انتظام اپنے ہاتھ میں رکھا۔ البتہ یوسفؑ کو ڈھارس بندھائی کہ پریشان نہ ہونا۔ ایک دن ایسا ضرور آئے گا کہ تم انہیں ان کے اس رویے سے آگاہ کروگے۔ جبکہ ان کو اس کا وہم و گمان بھی نہ ہوگا۔

فَلَمَّا ذَهَبُواْ بِهِۦ وَأَجْمَعُوٓاْ أَن يَجْعَلُوهُ فِى غَيَٰبَتِ ٱلْجُبِّ ۚ وَأَوْحَيْنَآ إِلَيْهِ لَتُنَبِّئَنَّهُم بِأَمْرِهِمْ هَٰذَا وَهُمْ لَا يَشْعُرُونَ ﴿15﴾

سورۃ یوسف آیت 15

پھر جب وہ اسے لے کر چلے گئے اور متفق ہوگئے کہ اسے گہرے گمنام کنوئیں میں ڈال دیں گے۔ تو ہم نے یوسفؑ کی طرف وحی کردی کہ ایک دن (ایسا آئے گا کہ) تم ضرور انہیں ان کے اس (ناروا) سلوک سے آگاہ کردوگے۔ جبکہ انہیں اس کا شعور (وہم و گمان بھی) نہ ہوگا۔

یعقوبؑ نے کہہ دیا کہ جو کچھ تم نے بتایا سب جھوٹ پر مبنی ہے اور میں اس پر صرف اللہ ہی سے مدد کا طلب گار ہوں۔

وَجَآءُوٓ أَبَاهُمْ عِشَآءً يَبْكُونَ﴿16﴾ط قَالُواْ يَٰٓأَبَانَآ إِنَّا ذَهَبْنَا نَسْتَبِقُ وَتَرَكْنَا يُوسُفَ عِندَ مَتَٰعِنَا فَأَكَلَهُ ٱلذِّئْبُ ۖ وَمَآ أَنتَ بِمُؤْمِنٍ لَّنَا وَلَوْ كُنَّا صَٰدِقِينَ﴿17﴾ وَجَآءُو عَلَىٰ قَمِيصِهِۦ بِدَمٍ كَذِبٍ ۚ قَالَ بَلْ سَوَّلَتْ لَكُمْ أَنفُسُكُمْ أَمْرًا ۖ فَصَبْرٌ جَمِيلٌ ۖ وَٱللَّهُ ٱلْمُسْتَعَانُ عَلَىٰ مَا تَصِفُونَ﴿18﴾

سورۃ یوسف آیت ۱۶ تا ۱۸

اور کچھ رات گئے (عشاء کے وقت) وہ اپنے باپ کے پاس روتے واویلا کرتے ہوئے آئے۔ کہنے لگے کہ اے ہمارے اباجان!۔ البتہ ہم ایک دوسرے سے آگے نکلنے کی دوڑ میں مصروف ہوگئے اور یوسفؑ کو اپنے اسباب کے پاس چھوڑ دیا تھا تب اسے بھیڑیئے نے کھالیا۔ اور آپ تو ہماری بات پر یقین کرنے والے نہیں اگرچہ ہم بالکل سچے بھی ہوں۔ اور اس کے کرتے پر جھوٹ موٹ کا خون بھی لگا کر لے آئے۔ اس (یعقوبؑ) نے کہا (نہیں) بلکہ تم نے اپنے دل سے (یونہی) ایک بات بنالی ہے (حقیقت حال تو کچھ اور ہی ہے)۔ پس اب صبر ہی بہتر ہے۔ اور جو کچھ تم (جھوٹ) بناتے بیان کرتے ہو اس پر اللہ ہی سے مدد مطلوب ہے۔

ایک قافلے کا ادھر سے گزر ہوا۔ نزدیکی کنویں پر پانی بھرنے والا بھیجا۔ اس نے جونہی اپنا ڈول ڈالا تو لڑکے کو دیکھ کر خوش ہوا اور اسے تجارت کا مال سمجھ کر چھپا لیا۔ مصر پہنچ کر یوسفؑ کو قافلے والوں نے عزیزِ مصر کے ہاتھ اونے پونے داموں بیچ ڈالا۔

وَشَرَوْهُ بِثَمَنٍۭ بَخْسٍ دَرَٰهِمَ مَعْدُودَةٍ وَكَانُوا۟ فِيهِ مِنَ ٱلزَّٰهِدِينَ﴿20﴾ع2

سورۃ یوسف آیت 20

اور اسے بہت تھوڑی سی قیمت گنتی کے چند درہموں کے عوض بیچ ڈالا وہ تو اس کے بارے میں بہت ہی بے رغبت تھے۔

یوسف عزیزِ مصر کے گھر میں نعمتوں بھرے ماحول میں جوان ہوئے۔ اللہ نے ان کو علم و حکمت کی دولت سے بہرہ ور کیا۔ پھر پہلے عزیز مصر کی بیوی کے شکنجے سے بچے اور بعد میں کچھ دوسری عورتوں کے جھانسے میں لینے کی بدولت حالات نے کچھ یوں پلٹا کھایا کہ اللہ سے دعا کر کے خود ہی جیل جانا پسند کر لیا۔ یوں اللہ تعالیٰ نے ان کی اپنی منشا کے مطابق جیل میں ڈلوا دیا کہ۔

قَالَ رَبِّ ٱلسِّجْنُ أَحَبُّ إِلَىَّ مِمَّا يَدْعُونَنِىٓ إِلَيْهِ ۖ وَإِلَّا تَصْرِفْ عَنِّى كَيْدَهُنَّ أَصْبُ إِلَيْهِنَّ وَأَكُن مِّنَ ٱلْجَٰهِلِينَ﴿33﴾

سورۃ یوسف آیت 33

یوسفؑ نے دعا کی کہ اے میرے رب !۔ جس کام کی طرف یہ مجھے بلا رہی ہیں اس کی نسبت تو مجھے قید خانہ پسند ہے۔ اور اگر تو مجھ سے ان کے مکر و فریب دور نہ کرے گا تو میں ان کی طرف مائل ہو جاؤں گا اور جاہلوں میں سے ہو جاؤں گا۔

جیل کے ساتھیوں کو خوابوں کی تعبیر بتائی تو بچ جانے والے سے کہا کہ میرے بارے بادشاہ کے دربار میں ذکر کرنا۔ مگر اللہ کی طرف سے مناسب وقت تک یوسفؑ کو جیل میں رکھنے کی ایک حکمت کے تحت شیطان نے اسے بھلا دیا۔

یوں یہ گھاگ شیطان بھی اللہ کی حکمت کو نہ سمجھ سکا اور منفی ترغیب دینے والا بطور مثبت استعمال ہو گیا۔ اگر اس وقت یوسف علیہ السلام کا ذکر ہو جاتا تو یوسفؑ کی حیثیت ایک سوالی کی سی ہوتی مگر اللہ رب العزت کو یہ بات پسند نہ تھی کہ اس کا برگزیدہ بندہ اس بادشاہ کے سامنے سوالی بنے۔ اور پھر اللہ نے اس بادشاہ کو خواب دکھا کر اس کی تعبیر کے لئے اسے یوسفؑ کے آگے سوالی بنا دیا۔ اس کی حکمت کے مطابق بادشاہ کا سوالی بن کر آنا ہی مناسب تھا۔

اور یوسف علیہ السلام نے اسے جو تعبیر بتائی۔ اس سے اس پر ان کی عقل و دانش کا سکہ بیٹھ گیا۔

بادشاہ کے بلانے پر کہلا بھیجا کہ میں اس وقت تک باہر نہیں آسکتا جب تک عورتوں والے کیس میں میری بے گناہی ثابت نہ ہو جائے۔ چنانچہ عورتیں بلوائی گئیں۔ سب نے یوسفؑ کی پاکدامنی کی گواہی دے دی اور مدعیہ عورت نے بھی جھوٹ کا اعتراف کر لیا اور صاف کہہ دیا کہ

قَالَ مَا خَطْبُكُنَّ إِذْ رَٰوَدتُّنَّ يُوسُفَ عَن نَّفْسِهِۦ ۚ قُلْنَ حَٰشَ لِلَّهِ مَا عَلِمْنَا عَلَيْهِ مِن سُوٓءٍ ۚ قَالَتِ ٱمْرَأَتُ ٱلْعَزِيزِ ٱلْـَٰٔنَ حَصْحَصَ ٱلْحَقُّ أَنَا۠ رَٰوَدتُّهُۥ عَن نَّفْسِهِۦ وَإِنَّهُۥ لَمِنَ ٱلصَّٰدِقِينَ ﴿51﴾

سورۃ یوسف آیت 51

بادشاہ نے عورتوں سے پوچھا کہ تمہارا کیا واقعہ تھا۔جب تم نے یوسفؑ کو اپنی طرف مائل کرنا چاہا۔سب بول اٹھیں کہ پناہ اللہ پاک کی!۔ہم نے اس میں کوئی برائی نہیں جانی۔عزیز کی عورت بھی بول اٹھی کہ اب سچی بات ظاہر ہو چکی ہے۔(اصل میں) میں نے ہی اسے پھسلانا چاہا تھا اور بیشک وہ سچوں میں سے ہے۔

وہی قحط کا خواب جو بادشاہ کو یوسف کے پاس لایا تھا۔اسی قحط کے ہانکے ہوئے یوسف کے بھائیوں کو بھی اللہ ان کے دربار میں لے آیا۔

وَجَآءَ إِخْوَةُ يُوسُفَ فَدَخَلُوا۟ عَلَيْهِ فَعَرَفَهُمْ وَهُمْ لَهُۥ مُنكِرُونَ ﴿58﴾

سورۃ یوسف آیت 58

اور یوسفؑ کے بھائی (غلّہ خریدنے کے لئے کنعان سے مصر) آئے پھر اس کے ہاں داخل ہوئے۔تو اس (یوسفؑ) نے انہیں پہچان لیا اور وہ اسے نہ پہچان سکے۔

جب واپس جانے لگے تو خاص طور پر یاد دلایا کہ اگلی دفعہ چھوٹے بھائی (بنیامین) کو بھی ساتھ لانا اور ان کی پونجی بھی ان کے سامان میں واپس رکھوادی کہ اس طرح سے پھر آنے کے موقع ہاتھ سے نہ جانے دیں۔

وَلَمَّا جَهَّزَهُم بِجَهَازِهِمْ قَالَ ٱئْتُونِى بِأَخٍ لَّكُم مِّنْ أَبِيكُمْ ۚ أَلَا تَرَوْنَ أَنِّىٓ أُوفِى ٱلْكَيْلَ وَأَنَا۠ خَيْرُ ٱلْمُنزِلِينَ ﴿59﴾

سورۃ یوسف آیت 59

اور جب (یوسفؑ نے) ان کا سامان تیار کر دیا تو کہا کہ (پھر آنا۔ تو) جو باپ کی طرف سے تمہارا بھائی ہے اسے بھی میرے پاس لیتے آنا۔ کیا تم نہیں دیکھتے کہ میں ماپ بھی بالکل پورا دیتا ہوں اور مہمانداری بھی خوب کرتا ہوں۔

حضرت یوسفؑ سے اس کے چھوٹے بھائی کے لئے قیمتی پیالہ اس کے سامان میں رکھوادیا۔ کہ اس سے اس کی مدد ہو جاتی۔ لیکن اللہ کو کچھ اور ہی منظور تھا۔ اور پھر اللہ ہی کی ایک تدبیر تھی جو کہ وہ پکڑا گیا اور یہ بات اس کے یوسف کے پاس رکنے کا باعث بن گئی۔

فَبَدَأَ بِأَوْعِيَتِهِمْ قَبْلَ وِعَآءِ أَخِيهِ ثُمَّ ٱسْتَخْرَجَهَا مِن وِعَآءِ أَخِيهِ ۚ كَذَٰلِكَ كِدْنَا لِيُوسُفَ ۖ مَا كَانَ لِيَأْخُذَ أَخَاهُ فِى دِينِ ٱلْمَلِكِ إِلَّآ أَن يَشَآءَ ٱللَّهُ ۚ نَرْفَعُ دَرَجَٰتٍ مَّن نَّشَآءُ ۗ وَفَوْقَ كُلِّ ذِى عِلْمٍ عَلِيمٌ ﴿76﴾

سورۃ یوسف آیت 76

پھر یوسفؑ نے اپنے بھائی کے سامان سے پہلے ان سب کے اسباب دیکھنے شروع کیے پھر وہ کٹورا اپنے بھائی کے سامان سے نکال لیا۔ اس طرح ہم (اللہ جل شانہ) نے یوسفؑ کے لئے تدبیر کردی۔ (وگرنہ) بادشاہ کے قانون کے مطابق وہ اپنے بھائی کو اپنے پاس ہرگز نہ رکھ سکتا تھا مگر یہ کہ اللہ ہی ایسا چاہے۔ ہم جس کے چاہیں درجے بلند کردیتے ہیں۔ اور ہر ایک علم والے سے بڑھ کر دوسرا علم والا موجود ہے۔

بھائی کہنے لگے کہ بنیامین کی بجائے ہم میں سے کسی کو تاوان کی صورت رکھ لو مگر اسے جانے دو۔ مگر جو ہوا وہ درج ذیل آیت میں بڑا واضح ہے۔

قَالُوا۟ يَٰٓأَيُّهَا ٱلْعَزِيزُ إِنَّ لَهُۥٓ أَبًا شَيْخًا كَبِيرًا فَخُذْ أَحَدَنَا مَكَانَهُۥٓ ۖ إِنَّا نَرَىٰكَ مِنَ ٱلْمُحْسِنِينَ ﴿78﴾ قَالَ مَعَاذَ ٱللَّهِ أَن نَّأْخُذَ إِلَّا مَن وَجَدْنَا مَتَٰعَنَا عِندَهُۥٓ ۙ إِنَّآ إِذًا لَّظَٰلِمُونَ ﴿79﴾ ع9 فَلَمَّا ٱسْتَيْـَٔسُوا۟ مِنْهُ خَلَصُوا۟ نَجِيًّا ۖ قَالَ كَبِيرُهُمْ أَلَمْ تَعْلَمُوٓا۟ أَنَّ

أَبَاكُمْ قَدْ أَخَذَ عَلَيْكُم مَّوْثِقًا مِّنَ ٱللَّهِ وَمِن قَبْلُ مَا فَرَّطتُمْ فِى يُوسُفَ ۖ فَلَنْ أَبْرَحَ ٱلْأَرْضَ حَتَّىٰ يَأْذَنَ لِىٓ أَبِىٓ أَوْ يَحْكُمَ ٱللَّهُ لِى ۖ وَهُوَ خَيْرُ ٱلْحَٰكِمِينَ ﴿80﴾ ٱرْجِعُوٓا۟ إِلَىٰٓ أَبِيكُمْ فَقُولُوا۟ يَٰٓأَبَانَآ إِنَّ ٱبْنَكَ سَرَقَ وَمَا شَهِدْنَآ إِلَّا بِمَا عَلِمْنَا وَمَا كُنَّا لِلْغَيْبِ حَٰفِظِينَ ﴿81﴾

سورۃ یوسف آیت ۷۸ تا ۸۱

وہ (بھائی) کہنے لگے کہ اے عزیز! بلا شبہ اس کا باپ بہت بوڑھا بڑی عمر کا ہے پس اس کی جگہ ہم میں سے کسی ایک کو رکھ لو۔ بیشک ہم دیکھتے ہیں کہ تم احسان کرنے والے ہو۔ (یوسفؑ نے) کہا کہ اللہ کی پناہ!۔ جس کے پاس ہم نے اپنی چیز پائی ہے اگر اس کے علاوہ کسی اور کو رکھ لیں تب تو بیشک ہم بڑے ظالم ہوں گے۔ پس جب وہ اس سے ناامید ہو چکے تو صلاح مشورے کے لئے الگ ہو بیٹھے۔ ان میں سے بڑے نے کہا کہ کیا تمہیں معلوم نہیں کہ تمہارے باپ نے تم سے اللہ کا پختہ عہد لیا ہے؟۔ اور اس سے پہلے بھی تم یوسفؑ کے بارے میں بھی قصور وار ہو۔ پس میں تو اس سرزمین سے ہرگز نہیں ٹلوں گا جب تک کہ میرا باپ مجھے اجازت نہ دے یا اللہ ہی میرے لئے کوئی فیصلہ کر دے۔ اور وہ بہت بہتر فیصلہ کرنے والا ہے۔ تم سب اپنے باپ کے پاس واپس جاؤ اور کہہ دو کہ اے ہمارے ابا جان!۔ البتہ تیرے بیٹے نے چوری کر لی ہے اور ہم نے اسی بات کی گواہی دی جس کا ہمیں علم ہے۔ اور ہم کوئی غیب کی باتوں پر نگہبانی کرنے والے نہیں ہیں۔

https://quranexcel.com

يَٰبَنِيَّ ٱذْهَبُواْ فَتَحَسَّسُواْ مِن يُوسُفَ وَأَخِيهِ وَلَا تَاْيْـَٔسُواْ مِن رَّوْحِ ٱللَّهِۖ إِنَّهُۥ لَا يَاْيْـَٔسُ مِن رَّوْحِ ٱللَّهِ إِلَّا ٱلْقَوْمُ ٱلْكَٰفِرُونَ﴿87﴾

سورۃ یوسف آیت 87

اے میرے بیٹو!۔(ایک دفعہ پھر) جاکے یوسفؑ اور اس کے بھائی کی تلاش کرو اور اللہ کی رحمت سے مایوس نہ ہو جاؤ۔ بیشک اللہ کی رحمت سے صرف کافر و ناشکرے لوگ ہی مایوس ہوا کرتے ہیں۔

تیسری دفعہ جب وہ آئے تو کیا کہا کیسے پہچانا وہ نیچے درج آیات میں دیکھ سکتے ہیں۔

فَلَمَّا دَخَلُواْ عَلَيْهِ قَالُواْ يَٰٓأَيُّهَا ٱلْعَزِيزُ مَسَّنَا وَأَهْلَنَا ٱلضُّرُّ وَجِئْنَا بِبِضَٰعَةٍ مُّزْجَىٰةٍ فَأَوْفِ لَنَا ٱلْكَيْلَ وَتَصَدَّقْ عَلَيْنَآۖ إِنَّ ٱللَّهَ يَجْزِى ٱلْمُتَصَدِّقِينَ﴿88﴾ قَالَ هَلْ عَلِمْتُم مَّا فَعَلْتُم بِيُوسُفَ وَأَخِيهِ إِذْ أَنتُمْ جَٰهِلُونَ﴿89﴾ قَالُوٓاْ أَءِنَّكَ لَأَنتَ يُوسُفُۖ قَالَ أَنَا۠ يُوسُفُ وَهَٰذَآ أَخِىۖ قَدْ مَنَّ ٱللَّهُ عَلَيْنَآۖ إِنَّهُۥ مَن يَتَّقِ وَيَصْبِرْ فَإِنَّ ٱللَّهَ لَا يُضِيعُ أَجْرَ ٱلْمُحْسِنِينَ﴿90﴾

سورۃ یوسف آیت ۸۸ تا ۹۰

پھر جب وہ اس (یوسفؑ) کے پاس آئے تو کہنے لگے کہ اے عزیز!۔ ہمیں اور ہمارے گھر والوں کو (قحط کی وجہ سے) بڑی تکلیف پہنچی ہے اور ہم حقیر سی پونجی لائے ہیں۔ پس تم ہمیں بھرپور غلہ دینا اور صدقہ بھی کر دینا۔ بیشک اللہ صدقہ کرنے والوں کو جزائے خیر دیتا ہے۔ (یوسفؑ نے) کہا کہ کیا تمہیں یاد ہے کہ تم نے یوسفؑ اور اس کے بھائی کے ساتھ کیا کچھ کیا تھا۔ جب کہ تم جاہل و نادان تھے؟۔ وہ بولے کیا البتہ تم یوسفؑ ہو؟۔ کہا (ہاں!) میں یوسفؑ ہوں اور یہ میرا بھائی ہے۔ یقیناً اللہ نے ہم پر احسان کیا ہے۔ بیشک جو تقویٰ اختیار کرتا ہے اور صبر کرتا ہے تو بلاشبہ اللہ کبھی بھی احسان کرنے والوں کا اجر ضائع نہیں کرتا۔

یوں اللہ رب العزت نے انہیں دکھا دیا گیا کہ یہ وہی بے بس معصوم بچہ ہے جو تمہارے حسد کا شکار ہوا تھا۔ جسے آج یہ وزارت ملی ہوئی ہے۔

یہ اللہ کی قدرت ہی ہے کہ یوسفؑ کے بھائیوں کو جتلا دیا کہ پہلے بھی تم اس کا کرتہ لے کر گئے تھے ۔جس نے اس کے یا تمہارے باپ کی بینائی زائل کر دی تھی۔ اب یوسفؑ سے کہلوا دیا کہ میرا یہ کرتہ لے جاؤ۔ جو کھوئی ہوئی بینائی واپس لانے والا ہوگا۔

قَالَ لَا تَثْرِيبَ عَلَيْكُمُ ٱلْيَوْمَ ۖ يَغْفِرُ ٱللَّهُ لَكُمْ ۖ وَهُوَ أَرْحَمُ ٱلرَّٰحِمِينَ ﴿92﴾ ٱذْهَبُوا۟ بِقَمِيصِى هَٰذَا فَأَلْقُوهُ عَلَىٰ وَجْهِ أَبِى يَأْتِ بَصِيرًا وَأْتُونِى بِأَهْلِكُمْ أَجْمَعِينَ ﴿93﴾ ع10

https://quranexcel.com

سورۃ یوسف آیت ۹۲ تا ۹۳

(یوسفؑ نے) کہا کہ کہ آج کے دن تم پر کچھ بھی ملامت والزام نہیں۔ اللہ تمہیں معاف کرے اور وہ تو سب رحم کرنے والوں سے زیادہ رحم کرنے والا ہے۔ یہ میرا کرتہ لے جاؤ اور اسے میرے ابّا کے چہرے پر ڈال دو کہ اُس کی بینائی پلٹ آئے اور اپنے سب اہل وعیال کو میرے پاس لے آؤ۔

یعقوبؑ کا یہ حال تھا کہ مارے غم کے آنکھوں کی روشنی چلی گئی تھی مگر انہوں نے امید کا دامن نہیں چھوڑا تھا۔ سبحان اللہ۔ پاک ہے وہ ذات۔ اور ہر طرح کی تعریفیں صرف اسی اللہ کے لئے ہیں۔ جس نے جب نہیں چاہا تھا تو دو کلومیٹر دوری والے کنوئیں سے خبر نہیں آنے دی۔ جب منشا ہوئی تو یوسفؑ خود نہیں چلے تھے۔ بلکہ ان کا کرتا ادھر مصر سے چلا تو کنعان تک ہزاروں میل کی دوری کے باوجود بجلی کی سی تیزی سے خوشبو ادھر پہنچادی اور انہیں یوسفؑ کا احساس ہونے لگا۔

وَلَمَّا فَصَلَتِ ٱلْعِيرُ قَالَ أَبُوهُمْ إِنِّى لَأَجِدُ رِيحَ يُوسُفَ ۖ لَوْلَآ أَن تُفَنِّدُونِ ﴿94﴾

سورۃ یوسف آیت 94

اور جب قافلہ (مصر سے) روانہ ہوا۔ تو (کنعان میں) ان کے باپ نے کہا کہ کہ اگر تم مجھے مخبوط الحواس نہ سمجھ بیٹھو تو بلاشبہ میں یوسفؑ کی خوشبو محسوس کر رہا ہوں۔

پھر انہیں صحت یاب کرنا چاہا تو یوسفؑ کے بھیجے ہوئے کرتے کو ان کے منہ پر ڈالنے کی دیر تھی۔ان کی نظر بالکل صحیح ہو گئی۔

دیکھا اور غور کیا جائے تو اس میں کمال نہ تو یوسفؑ کا ہے اور نہ ہی یعقوبؑ کا۔بلکہ سارے کا سارا کمال تو اللہ جل شانہ کا ہے۔

جو اللہ کی مخلوق میں سے اس کے دو بندوں یوسفؑ اور یعقوبؑ کے لئے معجزہ بن گیا۔

یہاں انصاف کا تقاضا یہی ہی کہ اللہ جل شانہ کی کمال حکمتِ عملی کو تسلیم کرتے ہوئے اسی کی شکر گزاری اور بھرپور مدح سرائی کی جائے۔

اور جو لوگ اللہ جل شانہ کا کمال اس کی مخلوق کے ساتھ چسپاں کر دیتے ہیں۔ قصور وار تو وہ لوگ ہیں کہ اللہ جل شانہ کو صحیح معنوں میں سمجھ ہی نہیں پاتے !۔اللہ کا کمال لوگوں میں ڈھونڈتے پھرتے ہیں اور اللہ کی بجائے مخلوق کے متوالے نظر آتے ہیں۔جبکہ یہی بات یہاں منوانا مقصود ہے کہ اللہ جل جلالہ ہر طرح سے اپنے کاموں پر خوب غالب ہے لیکن بہت سارے لوگ سمجھ نہیں پاتے۔

وَٱللَّهُ غَالِبٌ عَلَىٰٓ أَمۡرِهِۦ وَلَٰكِنَّ أَكۡثَرَ ٱلنَّاسِ لَا يَعۡلَمُونَ ﴿21﴾

سورۃ یوسف آیت ۲۱ کا کچھ حصہ

اور اللہ ہر طرح سے اپنے کام پر خوب غالب ہے لیکن بہت سارے لوگ نہیں جانتے۔

یعنی اللہ جو چاہتا ہے وہ کرکے ہی رہتا ہے مگر لوگوں کی اکثریت یہ بات نہیں جانتی۔اور یہاں یہ سبق بھی ملتا ہے کہ حسد کرنے والے جو کرتے ہیں انہیں کرنے دیں شاید کہ اس میں آپ کے بارے اللہ کی کوئی خیر والی حکمت پوشیدہ ہو جو آپ کو کامیابی کی طرف لے جانے والی ہو۔ہر وقت اللہ پاک سے خیر ہی مانگیں۔وہی غیب جاننے والا ہے اور کوئی نہیں۔وہ جتنا بتانا چاہے بس اتنا کچھ ہی پتہ چلتا ہے۔

ذَٰلِكَ مِنْ أَنۢبَآءِ ٱلْغَيْبِ نُوحِيهِ إِلَيْكَ ۖ وَمَا كُنتَ لَدَيْهِمْ إِذْ أَجْمَعُوٓاْ أَمْرَهُمْ وَهُمْ يَمْكُرُونَ ﴿102﴾ وَمَآ أَكْثَرُ ٱلنَّاسِ وَلَوْ حَرَصْتَ بِمُؤْمِنِينَ ﴿103﴾

سورۃ یوسف آیت ۱۰۲۔۱۰۳

(اے نبیؐ) یہ غیب کی خبروں میں سے ہیں جو ہم تیرے پاس وحی کر رہے ہیں۔اور تم ان (یوسفؑ کے بھائیوں) کے پاس تو اس وقت موجود نہیں تھے جب وہ آپس میں اتفاق کرکے یوسفؑ کے خلاف مکر وفریب کر رہے تھے۔اور تم خواہ کتنی ہی خواہش وحرص کرو مگر بہت سارے لوگ ایمان لانے والے نہیں ہیں۔

نتیجہ تو موضوع کی شروعات پر ہی اختصار سے لکھ دیا گیا ہے جس کا لب لباب یہ ہے کہ

قرآنی آیات پڑھنے کے بعد جو مجموعی تاثر سامنے آتا ہے وہ یہ ہے کہ اللہ ہی ہر نوعیت کا مکمل غیب جاننے والا ہے۔ وہ اپنا سارا علم کبھی کسی کو نہیں دیتا۔ وہ سب لوگوں کو انفرادی طور پر غیب کی باتوں سے باخبر نہیں کرتا۔ بلکہ اپنے بندوں میں سے کسی کو رسول چن لیتا ہے اور اس کو بھی صرف اسی قدر عطا کرتا ہے جتنا وہ مناسب سمجھتا ہے۔ پھر اللہ کا نبی اللہ کی بتائی گئی غیب کی خبر ہو بہو آگے بتاتا ہے۔ اس میں کسی طرح کی کمی بیشی نہیں کر سکتا۔ یاد رکھو! ۔ اللہ جل شانہ کا علم ذاتی ہے وہی ساری غیب کی باتوں کا جاننے والا ہے۔ نبی کا علم ذاتی نہیں بلکہ اللہ کا عطا کردہ ہے۔ یہاں قابلِ ذکر بات یہ ہے کہ

اللہ جل شانہ کی مخلوق کو اللہ کے برابر نہ کرو اللہ رب العزت کی قدر پہچانو جیسا کہ قدر پہچاننے کا حق ہے۔ اور غیب جاننے اور بتانے کے واضح فرق کو سمجھو!

واپس

واقعہ بئر معونہ میں نبی ﷺ کے غیب کی نفی:

سنہ ۳ ہجری۔ سفر کے مہینے میں یہ دلخراش واقعہ پیش آیا۔ مدینہ میں کچھ نوجوان رسول اللہ ﷺ سے قرآنی واسلامی علوم کا درس لیتے اور مسجد میں دینی بحث و مباحثہ میں حصہ لیتے تھے۔ قرآن مجید سے ان کی واقفیت اتنی تھی کہ وہ مبلغ اسلام کے درجے پر فائز تھے۔ انہوں نے قرآن کا اس وقت تک نازل شدہ حصہ بھی حفظ کر رکھا تھا۔ اسی لیے نبی ﷺ نے ان ستر صحابہ کرامؓ کو تبلیغی مشن کے لیے انتخاب کیا تھا جب قبیلہ بنی عامر کے ابو براء نامی شخص نے رسول اللہ ﷺ سے ان کے ہاں تبلیغ کی درخواست کی تھی مگر درپردہ حقیقت کیا تھی۔ اس کے بارے اللہ کے علاوہ کوئی نہیں جانتا۔ نبی ﷺ کو اگر ذرا بھی بھنک لگ جاتی کہ یہ لوگ ان کے ساتھ اتنا برا سلوک کریں گے تو کبھی بھی اس بھیجنے پر آمادہ نہ ہوتے۔ اس واقعے سے بھی یہ پتہ چلتا ہے کہ آپ ﷺ خود سے غیب نہیں جانتے تھے۔ اللہ جل شانہ کے بتانے پر ہی پتہ چلتا تھا۔ اور اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے اس واقعے کی پہلے سے خبر نہ دی تھی ۔شاید اس لیے کہ سب کو شہادت کے درجے پر فائز کرنا مقصود تھا۔ یہ واقعہ روایات میں کچھ یوں بیان ہوا ہے

صحیح بخاری میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے نجد کی طرف ستر بہترین صحابہ بھیجے جنھیں "قراء" کہا جاتا تھا۔ یہ دن کو لکڑیاں جمع کرتے اور رات کو نفل نماز پڑھتے رہتے تھے۔

((صحیح البخاری۔ المغازی۔ باب غزوۃ الرجیع۔ حدیث: 4090))

صحیح مسلم میں یہ الفاظ بھی ہیں کہ وہ اپنی لکڑیاں بیچ کر ان کی آمدنی اہل صُفہ پر خرچ کرتے تھے۔

((صحیح مسلم۔الإمارۃ۔ باب ثبوت الجنۃ للشہید۔ حدیث: 677۔ بعد الحدیث: 1902))

قبیلہ بنی عامر کے ابو براء نامی شخص نے رسول اللہ ﷺ سے کہا کہ اگر آپ اپنے اصحاب میں سے کچھ افراد کو نجد کی سرزمین پر بھیج دیں تو مجھے امید ہے کہ وہ لوگ آپ کی دعوت قبول کریں گے۔

صحیح مسلم میں ہے: انھیں بھیجنے کا سبب یہ تھا کہ کچھ لوگ رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے اور مطالبہ کیا کہ ہمارے ساتھ کچھ آدمی بھیجے جائیں جو ہمیں قرآن وسنت کی تعلیم دیں۔

((صحیح مسلم۔الإمارۃ۔ باب ثبوت الجنۃ للشہید۔ حدیث: 677۔ بعد الحدیث: 1902))

آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ میں نجد والوں سے اپنے اصحاب کے بارے میں ڈرتا ہوں ابو براء نے کہا کہ میں ان کی حفاظت کی ذمہ داری لیتا ہوں وہ لوگ میری پناہ میں رہیں گے۔ رسول اللہ ﷺ نے اسلام سے آشنائی رکھنے والے ستر معلّمین قرآن کو منذر بن عمرو کی سرکردگی میں ایک رہنما کے ساتھ سرزمین نجد کی طرف روانہ کر دیا تاکہ وہاں اسلامی حقائق کی تبلیغ کریں۔

بعض ائمہ نے لکھا ہے کہ ابو براء عامر بن مالک۔ جسے مُلَاعِبُ الْأَسِنَّة نیزوں اور تیروں سے کھیلنے والا کہا جاتا تھا۔ رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا۔ آپ نے اسے اسلام کی دعوت دی۔ وہ مسلمان نہ ہوا لیکن اس نے انکار بھی نہ کیا اور کہا: "اللہ کے رسول! اگر آپ اپنے چند مبلغ نجد والوں ی طرف بھیج دیں جو انہیں دین اسلام کی دعوت دیں تو شاید وہ دعوت قبول کر لیں۔" آپ نے فرمایا

اِنِّي اَخَافُ عَلَيهِمْ اَهلَ نَجْدٍ

ترجمہ:۔مجھے خدشہ ہے کہ نجد والے انھیں نقصان پہنچائیں گے۔

ابو براء نے کہا کہ میں ان کا ذمہ دار ہوں۔

(یہ روایت صحیحین کی روایت کے موافق ہے)

جس مہینے رسول اللہ ﷺ نے رجیع والوں کو بھیجا اسی میں اپ نے بئر معونہ کی مہم روانہ کی۔

((المغازی للواقدی: 346/1۔والطبقات الکبریٰ: 51/2۔والسیرۃ النبویۃ لابن ہشام: 260/3۔

جب یہ لوگ مقامِ بئر معونہ پہنچے تو رک گئے۔ یہ کنواں بنو عامر اور حرہ بنی سلیم کے درمیان ایک زمین میں واقع ہے وہاں پڑاؤ ڈالنے کے بعد جماعت صحابہؓ میں سے ایک کو رسول اللہ ﷺ کا خط دے کر قبیلہ بنی عامر کے سردار کے پاس بھیجا۔ سردار نے وہ خط پڑھے بغیر ہی اشارہ کیا اور نامہ بر کو شہید کرا دیا۔

جب یہ قُرّاء عامر کی زمین اور بنو سلیم کے پتھریلے میدان کے درمیان معونہ کے کنویں (بئر معونہ) پر پہنچے تو انھوں نے حضرت ام سلیمؓ کے بھائی حضرت حرام بن ملحانؓ کو رسول اللہ ﷺ کے خط دے کر اللہ کے دشمن عامر بن طفیل کے پاس بھیجا۔اس نے خط پر نظر نہ ڈالی اور ایک آدمی کو اشارے سے حکم دیا۔اس نے حضرت حرامؓ کو پیچھے سے نیزہ مارا جو سینے کے پار ہو گیا۔خون کا فوارہ پھوٹا تو حضرت حرامؓ نے کہا: اللہ اکبر! رب کعبہ کی قسم! میں کامیاب ہو گیا۔

((السیرۃ النبویۃ لابن ہشام: 260/3۔ والطبقات الکبریٰ: 51/2۔ والمغازی للواقدی: 346/1۔ ان سب کی اسانید ضعیف ہیں۔))

حضرت حرامؓ نے بہتا ہوا خون اپنے چہرے اور سر پر مل لیا۔

((صحیح البخاری۔ المغازی۔ باب غزوۃ الرّجیع۔ حدیث: 4092))

گویا وہ چاہتے تھے کہ اپنے رب کریم کے حضور پہنچیں تو ان کا سارا جسم خونِ شہادت سے رنگین ہو تا کہ ان کا ثواب بڑھ جائے۔

پھر عامر بن طفیل نے بنو عامر سے کہا کہ وہ لشکر لے جا کر باقی مسلمانوں کو بھی قتل کر دیں لیکن ابو براء کی پناہ کی وجہ سے انھوں نے اس کی بات نہ مانی۔ پھر اس نے بنو سلیم کو یہی حکم دیا تو عصیہ۔ رعل۔ ذکوان اور بنو لحیان نے ہامی بھر لی۔ حضرات صحابہ کرامؓ بہت دیر تک حضرت حرام بن ملحانؓ کی واپسی کا انتظار کرتے رہے۔ جب بہت دیر ہونے لگی تو آگے بڑھے کچھ دوری پر عامر بن طفیل کے بھیجے ہوئے لیس لشکر سے مڈ بھیڑ ہو گئی۔ جس نے نہتے مسلمانوں کے ساتھ گھناؤنی خون کی ہولی کھیلی گئی اور ایسا دل فگار واقعہ پیش آیا جس میں سوائے کعب بن زید بن نجارؓ کے سب مسلمان شہید ہو گئے۔ کعب بن زید بن نجارؓ کو بھی انہوں نے اپنی طرف سے مار دیا تھا۔ مگر ان میں زندگی کی رمق باقی تھی۔ کہ شدید زخمی ہونے کے باوجود بچ گئے۔ بعد میں پھر وہ بھی غزوۂ خندق میں شہید ہوئے۔

ہمیں یہ پتہ نہیں چل سکا کہ حضرت کعب بن زیدؓ کس طرح مدینہ منورہ پہنچے۔ تاریخی کتب میں اتنا لکھا ہے کہ انھیں مقتولین کی لاشوں کے درمیان سے شدید زخمی حالت میں اٹھایا گیا تو ان کا سانس چل رہا تھا۔

((یہ روایت واقدی کی ہے۔))

عمرو بن امیہ ضمریؓ اور حضرت منذر بن عقبہ بن عامرؓ اونٹ چرا رہے تھے انہوں نے جائے واردات پر پرندوں کو منڈلاتے دیکھا تو سیدھے جائے واردات پر پہنچے پھر حضرت منذرؓ تو اپنے رفقاء کے ساتھ مل کر مشرکین سے لڑتے ہوئے شہید ہو گئے اور حضرت عمرو بن امیہ ضمریؓ کو قید کر لیا گیا لیکن جب انہیں پتہ چلا کہ ان کا تعلق قبیلہ مضر سے ہے تو عامر نے ان کی پیشانی کے بال کٹوا کر اپنی ماں کی طرف سے جس پر ایک گردن آزاد کرنے کی نذر تھی۔انہیں آزاد کر دیا۔

حضرت عمرو بن امیہ ضمریؓ اس دردناک المیے کی خبر لے کر مدینہ پہنچے۔ان ستر فاضل مسلمانوں کی شہادت کے المیے نے جنگ احد کا چرکہ تازہ کر دیا اور یہ اس لحاظ سے زیادہ المناک تھا کہ شہداء احد تو ایک کھلی ہوئی اور دوبدو جنگ میں شہید ہوئے تھے مگر یہ بیچارے ایک شرمناک دھوکے اور چال کی نذر ہو گئے تھے۔ حضرت عمرو بن امیہؓ واپسی میں وادی قناۃ کے سرے پر واقع مقام قرقرہ پہنچے تو ایک درخت کے سائے میں اتر پڑے۔ وہیں بنو کلاب کے دو آدمی بھی آ کر اترے۔جب وہ دونوں سو گئے تو حضرت عمرو بن امیہؓ نے ان دونوں کا صفایا کر دیا ان کا خیال تھا کہ اپنے ساتھیوں کا بدلہ لے رہے ہیں حالانکہ ان دونوں کے پاس رسول اللہ ﷺ کی طرف سے عہد تھا۔ مگر حضرت عمرؓو اس بات کو جانتے نہ تھے۔ چنانچہ جب مدینہ آ کر انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو اپنی ساری کاروائی سنائی تو آپ

https://quranexcel.com

ﷺ نے فرمایا کہ تم نے ایسے دو آدمیوں کو قتل کیا ہے جن کی دیت مجھے لازماً ادا کرنا ہوگی۔ اس کے بعد رسول اللہ ﷺ مسلمان اور ان کے حلفاء یہود سے دیت جمع کرنے میں مشغول ہو گئے۔

))ابن ہشام 2۔183 تا 188 زاد المعاد 2۔109 تا 110 صحیح بخاری 2۔584,586

رسول اللہ ﷺ کو ان دونوں سانحوں رجیع اور معونہ سے سخت صدمہ پہنچا۔ آپ ﷺ نے تیس دن صبح کی نماز میں صحابہ کے قاتلین رعل۔ ذکوان۔ بنو لحیان اور عصیہ کے خلاف بددعا کی۔

((یہ بخاری کی نو روایات کا خلاصہ ہے۔ صحیح البخاری۔ المغازی۔ باب غزوۃ الرجیع۔ إحادیث: 4088۔4096۔ و صحیح مسلم۔ المساجد۔ باب استحباب القنوت فی جمیع الصلوا۔ حدیث: 677))

نوٹ:۔ ظالمین کے خلاف نمازوں میں دعائے قنوت کی جا سکتی ہے۔ مسلمانوں پر کوئی آفت نازل ہو جائے تب بھی قنوت نازلہ پڑھی جا سکتی ہے۔

((فقہ السیرۃ النبویۃ للبوطی۔ ص: 119۔201۔ وہذا الحبیب محمد یا محب لجابر الجزائری۔ ص: 282۔285۔ وفقہ السیرۃ للغزالی۔ ص: 298۔301))

ابن سعد نے حضرت انسؓ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ جس قدر اہل بئر معونہ پر غمگین ہوئے میں نے کسی اور پر آپ ﷺ کو اتنا غمگین ہوتے نہیں دیکھا۔

مختصر السیرۃ للشیخ عبداللہ ص 260#) صحیح بخاری 2۔856,587,588 (3

روایات تو اور بھی ہیں لب لباب یہی ہے کہ دھوکے سے ان لوگوں نے جید اور نہتے صحابہؓ کو شہید کیا جو لڑنے نہیں گئے تھے بلکہ ان سب کی اصلاح اور تبلیغ کے لیے گئے تھے۔

قرآن اللہ کی طرف سے محفوظ و مرتّب:

پروردگارِ عالم نے قرآن حکیم نبی ﷺ پر مختلف اوقات میں تھوڑا تھوڑا کرکے ۲۳ سال کی مدت میں پورا کیا۔ قرآن مجید وحیٔ الٰہی ہے۔ حضرت جبرئیلؑ یہ وحی لے کر آئے۔ جسے نبی کریم ﷺ نے لفظ بہ لفظ صحابہ کرامؓ کو سنا دیا کرتے تھے۔ اور فرماتے تھے کہ ان کو فلاں سورۃ میں فلاں آیت کے بعد لکھ دو۔ اور کاتبان وحی اسے اسی طرح قلم بند کر لیتے تھے جیسے کہ نبی ﷺ نے کہا ہوتا تھا۔ اس طرح قرآن کریم اللہ جل شانہ کی بتائی ہوئی ترتیب پر مرتب ہوا۔

اس میں سورتوں کی ترتیب اور آیتوں کی ترتیب کیسے ہو گی۔ کس سورۃ میں کتنی آیات ہوں گی۔ کس آیت کے بعد کونسی آیت آئے گی؟۔ سب کچھ منجاب اللہ تھا۔

کافر لوگوں کا اعتراض تھا کہ اس پر قرآن ایک ہی دفعہ میں کیوں نہیں اُتار دیا گیا۔

وَقَالَ ٱلَّذِينَ كَفَرُواْ لَوۡلَا نُزِّلَ عَلَيۡهِ ٱلۡقُرۡءَانُ جُمۡلَةٗ وَٰحِدَةٗۚ كَذَٰلِكَ لِنُثَبِّتَ بِهِۦ فُؤَادَكَۖ وَرَتَّلۡنَٰهُ تَرۡتِيلٗا ﴿32﴾

سورۃ الفرقان آیت 32

اور کافر کہتے ہیں کہ اس پر قرآن ایک ہی دفعہ میں کیوں نہیں اُتار دیا گیا۔ اس طرح اس لئے اُتارا گیا کہ ہم اس سے تیرے دل کو مضبوط رکھیں۔ اور ہم نے اسے ٹھہر ٹھہر کر ہی پڑھ سنایا ہے۔

اس کے جواب میں اللہ تعالیٰ نے تھوڑا تھوڑا اتارنے کی اسی آیت میں دو وجوہات بیان فرمائیں۔

پہلی وجہ تو یہ بتائی کہ

كَذٰلِكَ لِنُثَبِّتَ بِهٖ فُؤَادَكَ ؕ

ہم اس سے تیرے دل پر ثبت کرتے ہوئے مضبوط کر دیں۔

دوسری وجہ یہ بتائی کہ

وَرَتَّلْنٰهُ تَرْتِيلًا

اور ہم نے اسے ٹھہر ٹھہر کر ہی پڑھ سنایا ہے کہ

ترتیلِ ضبطِ کتابت ساتھ ساتھ ہوتی رہے۔ ترتیل لغت میں ہم جنس اشیاء کو عمدہ طور پر ترتیب میں رکھنے کو کہتے ہیں۔ یہ حسن تالیف کی ایک صورت یہ ہے جس میں کلمات کو مناسب موقع و محل پر رکھا جائے اور یہی ضبط کتابی کہلاتی ہے۔

مذکورہ آیت سے یہ بات بھی ثابت ہو جاتی ہے۔ کہ اس کا نبی ﷺ کے دل میں جمع کرنا اور پھر کتابی طور پر جمع کرنا دونوں شامل ہیں۔۔ جو اس بات کی دلیل میں ہیں کہ پورے قرآن کی ترتیب اللہ تعالیٰ کی مقرر فرمائی ہوئی ہے۔ اسی لیے آیتوں کا نزول حسب ضرورت ہوا کرتا لیکن جمع کرنے کی ترتیب بھی ساتھ ساتھ ہوتی رہے۔ درج ذیل احادیث بھی یہی بتاتی ہیں۔

كان النبي مما تتنزل عليه الايات فيدعوا بعض من يكتب له ويقول له ضع هذه الاية في السورةالتي يذكر فيهاكذا وكذا

وَمَا يَنطِقُ عَنِ ٱلْهَوَىٰٓ﴿3﴾ إِنْ هُوَ إِلَّا وَحْىٌ يُوحَىٰ﴿4﴾

سورۃالنجم آیت 3

ترجمہ:۔آپ پر جب آیات اترتیں۔توکاتب کو بلا کر فرماتے کہ اس آیت کو فلاں سورت میں لکھ دو۔یہ ترتیب اللہ تعالیٰ کی طرف سے القاء ہوتی جیسا کہ سورہ نجم (آیت 473) میں فرمایا!

اور نہ ہی وہ اپنی خواہش نفس سے کوئی بات کہتا ہے۔ وہ تو صرف وحی ہے جو (اس پر) اتاری جاتی ہے۔

سورۃالنجم آیت 3

(رواہ ابوداؤد)

ایسے ہی ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ جب درج ذیل آیت نازل ہوئی تو

وَٱتَّقُواْ يَوْمًا تُرْجَعُونَ فِيهِ إِلَى ٱللَّهِ ۖ ثُمَّ تُوَفَّىٰ كُلُّ نَفْسٍ مَّا كَسَبَتْ وَهُمْ لَا يُظْلَمُونَ﴿281﴾ع38

اور اس دن سے ڈرو جس دن اللہ کی طرف لوٹائے جاؤ گے۔ پھر ہر شخص کو اس کی (عملی) کمائی کا پورا پورا بدلہ دے دیا جائے گا اور کسی پر بھی ظلم نہ ہوگا۔

فقال جبرئيل للنبي ضعها علي راس ما ئتين وثمانين من سورةالبقرة

ترجمہ:۔ تو جبریل علیہ السلام نے نبی کریم ﷺ سے کہا کہ اس آیت کو سورۃ بقرہ کی دو سو اسی آیت کے بعد لکھوایئے گا۔

خازن ج1 ص206)

اسی لیے موجودہ قرآن میں اس آیت کا نمبر 281 ہے۔ اس سے یہ بات معلوم ہو جاتی ہے کہ قرآن مجید کی ایک ایک آیت نمبر وار اور ترتیب سے ہے۔ یہ ترتیب توفیقی یعنی من جانب اللہ ہے۔

شیطان کی ایک بڑی کوشش یہ بھی ہوتی ہے کہ قرآن کے بارے کسی طرح متزلزل کر دیا جائے۔ اب اللہ جل شانہ کی طرف سے کچھ قرآن کے بارے میں ارشادات بھی ملاحظہ فرمائیں۔ یہ بھی سب کو معلوم ہے کہ اللہ جل شانہ نے قرآن کریم سے پہلے جو کتابیں نازل کی تھیں۔ حضرتِ انسان نے ان میں ملاوٹ کر کرکے ان کا ایسا حال کر دیا۔ جو آج آپ کے سامنے ہے۔ کہ اصل دین بگاڑ کے۔ کچھ کا کچھ بنا دیا۔ دنیاوی فائدے کے لئے اللہ کی آیات کو تبدیل کیا جاتا رہا۔ صرف وہ آیات بچی رہ گئیں۔ جن کو تبدیل کرنا بے فائدہ تھا۔ یعنی ان سے لوگوں کا کوئی ذاتی مفاد منسلک نہیں تھا۔ ان کافروں اور مشرکوں کا حال کچھ یوں بیان کیا گیا۔

اۡشۡتَرَوۡاْ بِـَٔايَٰتِ ٱللَّهِ ثَمَنٗا قَلِيلٗا فَصَدُّواْ عَن سَبِيلِهِۦٓۚ إِنَّهُمۡ سَآءَ مَا كَانُواْ يَعۡمَلُونَ ﴿9﴾

سورۃالتوبۃ آیت 9

اللہ کی آیتوں کو تھوڑی سی قیمت پر بیچ ڈالتے ہیں پھر اللہ کے راستے سے روکتے بھی ہیں۔ بلا شبہ بہت برا ہے جو بھی وہ کرتے ہیں۔

اسی لئے تو اللہ جل شانہ نے قرآن کی حفاظت کا ذمہ لیا۔ تاکہ اس میں کوئی ملاوٹ نہ کرسکے۔ ارشاد باری ہے کہ

إِنَّا نَحۡنُ نَزَّلۡنَا ٱلذِّكۡرَ وَإِنَّا لَهُۥ لَحَٰفِظُونَ ﴿9﴾

سورۃالحجر آیت 9

بیشک ہم نے ہی اس نصیحت (یعنی قرآن) کو اتارا ہے اور بلا شبہ ہم ہی اس کی حفاظت کرنے والے ہیں۔

نبی ﷺ کے ساتھ ایک ایسا معاملہ بھی پیش آیا کہ کفار و مشرکین کی طرف سے پرزور فرمائش ہوئی کہ

کیا اس قرآن میں کسی ترمیم کی گنجائش ہے؟

جس پر اللہ جل شانہ کی طرف سے درج ذیل آیات اتریں اور نبی ﷺ کی زبانِ مبارک سے یہ سب الفاظ کہلوا دیے گئے۔ جنہیں پڑھ کر عام سا مسلمان بھی کہہ اٹھے گا۔ کہ واقعی کسی کی مجال نہیں جو اس کو بدل سکے۔

وَإِذَا تُتْلَىٰ عَلَيْهِمْ ءَايَاتُنَا بَيِّنَٰتٍ ۙ قَالَ ٱلَّذِينَ لَا يَرْجُونَ لِقَآءَنَا ٱئْتِ بِقُرْءَانٍ غَيْرِ هَٰذَآ أَوْ بَدِّلْهُ ۚ قُلْ مَا يَكُونُ لِىٓ أَنْ أُبَدِّلَهُۥ مِن تِلْقَآئِ نَفْسِىٓ ۖ إِنْ أَتَّبِعُ إِلَّا مَا يُوحَىٰٓ إِلَىَّ ۖ إِنِّىٓ أَخَافُ إِنْ عَصَيْتُ رَبِّى عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيمٍ ﴿15﴾ قُل لَّوْ شَآءَ ٱللَّهُ مَا تَلَوْتُهُۥ عَلَيْكُمْ وَلَآ أَدْرَىٰكُم بِهِۦ ۖ فَقَدْ لَبِثْتُ فِيكُمْ عُمُرًا مِّن قَبْلِهِۦٓ ۚ أَفَلَا تَعْقِلُونَ ﴿16﴾ فَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنِ ٱفْتَرَىٰ عَلَى ٱللَّهِ كَذِبًا أَوْ كَذَّبَ بِـَٔايَٰتِهِۦٓ ۚ إِنَّهُۥ لَا يُفْلِحُ ٱلْمُجْرِمُونَ ﴿17﴾

سورۃ یونس آیت ۱۵ تا ۱۷

اور جب ان پر ہماری وضاحت بھری آیات پڑھی جاتی ہیں تو جو ہم سے ملاقات کی امید نہیں رکھتے وہ کہتے ہیں کہ اس کے علاوہ کوئی اور قرآن لے آؤ یا اس کو ہی بدل دو۔ (تو ان سے) کہہ دو کہ میرے اختیار میں نہیں کہ اسے اپنی طرف سے بدل ڈالوں۔ میں تو صرف اسی حکم کا تابع فرمان ہوں جو میری

طرف وحی کیا جاتا ہے۔ میں تو بلاشبہ اس بڑے دن کے عذاب سے ڈرتا ہوں (کجا یہ) کہ اپنے رب کی میں نافرمانی کر بیٹھوں۔ کہہ دو کہ اگر اللہ چاہتا تو اس بارے تم کو پڑھ کر نہ سناتا اور نہ ہی تمہیں اس سے خبردار کرتا۔ آخر اس سے پہلے بھی میں تمہارے درمیان ایک عمر گزار چکا ہوں۔ کیا پھر تم عقل سے کام نہیں لیتے؟۔ پھر اس سے بڑا ظالم کون ہوگا جو اللہ پر جھوٹ بہتان گھڑ لے یا اس کی آیتوں کو جھٹلا دے۔ بیشک مجرم لوگ کبھی فلاح نہیں پایا کرتے۔

آج بھی ایسے ایسے جال بنے جاتے ہیں کہ کسی طرح قرآن کو بدل دیا جائے یا بدلوا دیا جائے۔ یا یہ باور کرایا جائے کہ معاذ اللہ! یہ قرآن اصلی نہیں بلکہ یہ تو عہدِ صدیقؓ کے دور کی پیداوار ہے۔

قرآن مجید کی جمع وتدوین کے مطلق عام طور پر ایک غلط بات کی جاتی ہے کہ عہد نبوت میں کلام مجید کی آیتوں اور سورتوں میں باہمی کوئی ترتیب نہیں تھی اور نہ ہی سورتوں کے نام وضع کیے گئے تھے۔ اس لیے عہد ابوبکر صدیقؓ میں جو کام شروع ہوا وہ ان آیتوں اور سورتوں کو باہم مرتب کرنا اور ترتیب دینا تھا۔ ہمارے معاشرے کے اکثر لوگ مخمصے میں پڑے نظر آتے ہیں۔ اور فیصلہ نہیں کر پاتے کہ کیا صحیح ہے کی غلط ہے۔

مگر یہ ایک افسوس ناک رجحان اور بہت بڑی غلط فہمی ہے۔

درحقیقت جس طرح قرآن مجید کی ہر آیت اللہ کی طرف سے ہے اسی طرح آیات اور سورتوں کی باہمی ترتیب اور سورتوں کے نام بھی اللہ ہی کی طرف سے ہیں اور ان کا جمع کیا جانا اور ترتیب دینے کا سارا کام نبی ﷺ کی زندگی میں اللہ جل شانہ کر طرف سے ہی انجام پا چکا تھا۔ جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے

لَا تُحَرِّكْ بِهٖ لِسَانَكَ لِتَعْجَلَ بِهٖٓ ﴿16﴾ط إِنَّ عَلَيْنَا جَمْعَهٗ وَقُرْءَانَهٗ ﴿17﴾ج صلے فَإِذَا قَرَأْنٰهُ فَاتَّبِعْ قُرْءَانَهٗ ﴿18﴾ج ثُمَّ إِنَّ عَلَيْنَا بَيَانَهٗ ﴿19﴾ط

سورۃ القیامۃ آیت ۱۶ تا ۱۹

تم اس (نزولِ قرآن) کے ساتھ اسے جلدی جلدی یاد کرنے کے لئے اپنی زبان کو بالکل حرکت مت دو ۔ یقیناً اس کا جمع کر دینا (یعنی مرتب کرنا)۔ اور پڑھوا دینا ہمارے ذمے ہے۔ پھر جب ہم اسے پڑھیں تو تم بھی سن کے اسی طرح سے پڑھا کرو۔ پھر البتہ اس کی وضاحت کر دینا بھی ہمارے ذمے ہے۔

سورۃ الحجر اور سورۃ القیامہ کی مذکورہ بالا آیات کے مطابق اللہ جل شانہ نے تو بات سمجھا دی کہ میں ہی اس قرآن کو نازل کرنے والا ہوں اور میں ہی اس کی حفاظت کرنے والا ہوں۔ بات تو یہ بھی نپی تلی تھی کہ اللہ کی حفاظت ہو پھر کسی کی مجال جو ذرا بھی آگے پیچھے کر جائے۔ مگر اللہ کو پتہ تھا کہ قرآن کے بارے شکوک شبہات پیدا کرنے والے لوگ کونسا حربہ استعمال کریں گے اس لئے صرف اسی پر

اکتفا نہیں کیا بلکہ مزید یہ بھی کہہ دیا کہ اس کا جمع کر دینا (یعنی ترتیب وتدوین)۔ اور اسے پڑھوا دینا۔ پھر اس کی وضاحت کر دینا بھی ہمارے ذمے ہے۔ جس کا صاف مطلب یہ بنتا ہے کہ اللہ جل شانہ نے تو نبی ﷺ کو بتلا دیا تھا کہ کونسی آیت کس سورت کا حصہ ہو گی۔ اور سورتوں کی ترتیب کیا ہو گی۔ قرآن کریم کی ان واضح آیات کے ہوتے ہوئے حضرت علیؓ کا قرآن کو اللہ رب العزت کی ترتیب سے ہٹ کر الگ طرح سے ترتیب دینا سراسر ان پر جھوٹ گھڑنا ہے۔ کیونکہ حضرت علیؓ ایسا کوئی کام کر ہی نہیں سکتے جو اللہ جل شانہ کی مشیت کے خلاف ہو۔ یہ بھی ذہن نشین رہے کہ قرآن جس بارے میں واضح طور پر رہنمائی فرما دے تو اس کے مقابل کوئی لاکھ روایات بھی پیش کرے۔ سب ناقابلِ قبول ہوں گی۔ کیونکہ یقینی طور پر قرآن حرفِ آخر کی حیثیت رکھتا ہے۔ اس لیے سبھی جھوٹ پر مبنی ہوں گی۔

وَٱلسَّمَآءِ ذَاتِ ٱلرَّجْعِ ﴿11﴾ لا وَٱلْأَرْضِ ذَاتِ ٱلصَّدْعِ ﴿12﴾ لا إِنَّهُۥ لَقَوْلٌ فَصْلٌ ﴿13﴾ لا وَمَا هُوَ بِٱلْهَزْلِ ﴿14﴾ ط إِنَّهُمْ يَكِيدُونَ كَيْدًا ﴿15﴾ لا وَأَكِيدُ كَيْدًا ﴿16﴾ ج صلے فَمَهِّلِ ٱلْكَٰفِرِينَ أَمْهِلْهُمْ رُوَيْدًا ﴿17﴾ ع1

سورۃ الطارق آیت ۱ تا ۱۷

قَسم ہے!۔ بارش والے آسمان کی۔ اور (نباتات اُگتے وقت) پھٹ جانے والی زمین کی۔ یقیناً یہ کلامِ پاک حرفِ آخر (یعنی قطعی فیصلہ کن) ہے۔ اور کوئی ہنسی مذاق کی بات نہیں ہے۔ البتہ یہ لوگ تو

اپنی چالیں چلنے میں لگے ہیں۔اور میں بھی ایک تدبیر کر رہا ہوں۔ پس تم کافروں کو (اپنی چالیں چلنے کے لئے) کچھ وقت (اور) تھوڑی سی چند روزہ مہلت دے دو۔

علاوہ ازیں سورۃ الفاتحہ جو انسان کی طرف سے اللہ کی تعریف و تحمید کے بعد اس کے حضور ایک جامع دعا کی حیثیت رکھتی ہے۔جس کا جواب کچھ یوں ہے کہ پورا قرآن حاضرِ خدمت ہے۔اس سے استفادہ کرلو۔یہی ہدایت کا منبع ہے۔پھر اس کی ابتدا بھی یہاں سے کر دی۔کہ یہ ایسی کتاب ہے جس میں بالکل شک و شبے کی گنجائش نہیں ہے۔یعنی پہلے اس بات کا یقین کامل رکھو کہ بلا کسی شک و شبہ یہ اللہ کی طرف سے ہے اور ہر طرح کی تحریف سے پاک اور ہدایت پر مبنی ہے تو پھر یہ کتاب طلب رکھنے والوں کے لیے ہدایت ہی ہدایت ہے۔

۞ الٓمٓ﴿1﴾ ج ذَٰلِكَ ٱلْكِتَٰبُ لَا رَيْبَ ۛ فِيهِ ۛ هُدًى لِّلْمُتَّقِينَ﴿2﴾ لا

سورۃ البقرۃ آیت ۱۔۲

الف لام میم۔ یہ (قرآن مجید) ایسی کتاب ہے جس میں کوئی شک و شبہ نہیں۔اللہ سے ڈر کے کچھ طلب رکھنے والوں کے لئے سراسر ہدایت ہے۔

دوسرے لفظوں میں یوں کہا جائے۔ کہ جو شک والے مرض میں مبتلا رہتے ہوئے اس کی طرف آئے گا تو معاف کرے یہ کتاب اس کے لئے ہدایت نہیں !۔

اب ذرا سورۃ البروج کی درج ذیل آیات بھی دیکھ لیں۔ کہ پہلے تو قرآن کی شان بیان کی ہے اور پھر اس کی حقانیت جتلائی گئی ہے کہ بالکل یہی والا قرآن لوح محفوظ میں ہے۔ یہ تو نہیں ہو سکتا کہ لوگوں کو ہدایت بہم پہنچانے والا لوح محفوظ والے سے مختلف ہو !۔

بَلِ ٱلَّذِينَ كَفَرُواْ فِى تَكْذِيبٍ ﴿19﴾ لا وَٱللَّهُ مِن وَرَآئِهِم مُّحِيطٌ ﴿20﴾ ج بَلْ هُوَ قُرْءَانٌ مَّجِيدٌ ﴿21﴾ لا فِى لَوْحٍ مَّحْفُوظٍ ﴿22﴾ ع1

سورۃ البروج آیت ۱۹ تا ۲۲

بلکہ یہ کافر و ناشکرے تو جھٹلانے میں ہی لگے ہیں۔ اور اللہ (بھی) ان کو ہر طرف سے گھیرے ہوئے ہے۔ بلکہ یہ قرآن کریم تو بڑی ہی شان والا ہے۔ جو لوح محفوظ میں (لکھا ہوا) ہے۔

جو قرآن مجید ہمارے ہاتھوں میں ہے وہ بلحاظ کلمات و ترتیب وہی ہے۔ جو نبی ﷺ کو حفظ تھا۔ صحابہ کرامؓ کو حفظ کرایا تھا۔ اور اپنی زندگی میں لکھوایا تھا۔

یہ روایت سے بھی ثابت ہے۔کہ آنحضرت ﷺ وفد بنی ثقیف کے پاس شب کو جا کران کو قرآن پاک کی تعلیم دیا کرتے تھے۔ایک شب کو آپ معمول کے خلاف دیر کرکے تشریف لائے۔تو آپ سے دریافت کیا گیا۔وجہ تاخیر کیا ہے تو آپ ﷺ نے فرمایا

انه طر ء علي جز ئي من القران فكرهت ان اجيئ حتي اتمه قال اوس سالت اصحابه كيف تحربون القران قالو ثلاث وخمس وسبع وتسع واحدي عشرة وثلاث عشرة وحذب المفصل وحده

ترجمہ:۔قرآن مجید کی کچھ منزل پڑھنے سے رہ گئی تھی۔تو مجھے پسند نہ آیا کہ اسے ناتمام چھوڑ آ کرآؤں۔اوسؓ (صحابی راوئ حدیث) کہتے ہیں۔کہ میں نے آپ ﷺ کے اصحاب سے پوچھا کہ آپ لوگ قرآن کی منزلیں کیسے پڑھا کرتے ہیں۔تو انہوں نے جواب دیا کہ ہماری منزلیں یہ ہیں۔

نوٹ:۔سورۃالفاتحہ۔ام القرآن (مستقل قرآن) ہے۔اس کا ذکر کسی بھی تقسیم میں نہیں ملتا۔قرآن مجید کی ساری تقسیمات سہولت کے لحاظ سے کی گئی ہیں۔قرآن کریم کی ابھی تک تین طرح کی تقسیم کی گئی ہے۔ہفتے میں پڑھنے کے لیے منازل۔حفظ کی سہولت کے لیے احزاب اور مہینے میں پڑھنے کے لیے پارے۔اور سورۃالفاتحہ کو کسی بھی تقسیم کا حصہ نہیں بنایا گیا۔

۱۔ تین سورتیں (البقرہ۔تا۔النساء)۔

۲۔ پانچ سورتیں (المائدہ۔تا۔التوبہ)۔

۳۔ سات سورتیں (یونس۔تا۔النحل)۔

۴۔ نو سورتیں (الاسراء۔تا۔الفرقان)۔

۵۔ گیارہ سورتیں۔(الشعراء۔تا۔یٰسین)۔

۶۔ تیرہ سورتیں (الصافات۔تا۔الحجرات)۔

۷۔ مفصل سورتیں (قاف۔تا۔النّاس۔یہ پینسٹھ سورتیں ہیں جو مفصل کہلاتی ہیں۔)

یہ سب کی سب ایک دفعہ۔(دیکھو کتاب العقد)

(ابوداؤد باب تخریج القرآن)

اس روایت سے قرآن پاک کی سات منزلیں ثابت ہوتی ہیں۔جو فنی بشوق کے نام سے مشہور ہیں۔ان سب کو جمع کیا جائے تو مجموعہ ایک سو چودہ بنتا ہے۔

3+5+7+9+11+13+65=113 اور سورۃ الفاتحہ کے ساتھ 114

اور موجودہ قرآن میں یہ اسی طرح سے ہیں۔جس طرح صحابہ کرام اور عہد نبوی میں قرآن مجید کی منزلیں رکھتے اور پڑھتے تھے۔کیونکہ راوی حدیث اوسؓ بن حذیفہ خود صحابی ہیں۔اور بنی ثقیف کے

اس وفد کے ایک فرد ہیں۔جو غزوہ تبوک کے بعد 9 ہجری رمضان کے مہینے میں طائف سے مدینہ آیا تھا۔آپ ﷺ روزانہ رات کے وقت ان کو قرآن مجید کی تعلیم دیا کرتے تھے۔چند دنوں کے بعد یہ لوگ طائف واپس چلے گئے۔پھر عہد نبویؐ میں یہ لوگ دوبارہ مدینہ نہ آسکے۔لہٰذا اوسؓ نے اسی زمانے میں اُن صحابیوں سے منازل قرآنیہ کے بارے پوچھ لیا تھا۔جن کو صحبت پیغمبر ﷺ میں کئی سال بیت چکے تھے۔نیز اس واقعے سے یہ بھی ظاہر ہو گیا کہ نبی ﷺ خود بھی التزاماً قرآن مجید کی تلاوت کیا کرتے تھے۔اور درج ذیل آیت میں یہی بات موجود ہے۔کہ اس کتاب کو پڑھا کرو جو تمہاری طرف وحی کی گئی ہے۔اس آیت میں یہ ہدایت نبی ﷺ سمیت سب کے لیے مشترک ہے۔لیکن صناعی کرنے کی بات صرف ان لوگوں کے لیے ہے۔جو بات کا بتنگڑ بنا لیتے ہیں۔

ٱتْلُ مَآ أُوحِىَ إِلَيْكَ مِنَ ٱلْكِتَٰبِ وَأَقِمِ ٱلصَّلَوٰةَ ۖ إِنَّ ٱلصَّلَوٰةَ تَنْهَىٰ عَنِ ٱلْفَحْشَآءِ وَٱلْمُنكَرِ ۗ وَلَذِكْرُ ٱللَّهِ أَكْبَرُ ۗ وَٱللَّهُ يَعْلَمُ مَا تَصْنَعُونَ ﴿45﴾

سورۃ العنکبوت آیت 45

جو کتاب تمہاری طرف وحی کی گئی ہے تم اسے پڑھا کرو اور نماز کے پابند رہو بلا شبہ نماز برائی اور بے حیائی سے روکتی ہے۔اور اللہ کا ذکر ہی سب سے بڑی چیز ہے اور جو کچھ تم صناعی کیا کرتے ہو اللہ اسے اچھی طرح جانتا ہے۔

اور چونکہ آپ پڑھے لکھے نہ تھے۔اس لئے جب تک کسی خاص ترتیب سے حفظ نہ کرلیا جائے۔

تلاوت کرنا مشکل ہوتا ہے۔اسی واسطے مولانا بحر لعلوم شرح مسلم میں لکھتے ہیں۔

ظهر من هذا ان الترتيب الذي يقرء عليه القران ثابت عن النبي صلي الله عليه وسلم

ترجمہ:۔جس ترتیب سے آج قرآن پڑھا جاتا ہے۔وہ وہی ہے جس ترتیب سے آپ ﷺ تلاوت کیا کرتے تھے۔

(بحر لعلوم شرح مسلم مطبوعہ مصر ص10ج2)

قرآن مجید کا ایک خاص ترتیب میں ہونا صحیح بخاری کی اس روایت سے بھی ثابت ہوتا ہے۔

وقال مسروق: عن عائشة۔ عن فاطمة عليها السلام: اسر إلي النبي ﷺ۔ ان جبريل كان يعارضني بالقرآن كل سنة۔ وإنه عارضني العام مرتين ولا اراه إلا حضر اجلي

اور مسروق نے کہا۔ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ فاطمہؓ نے بیان کیا کہ مجھ سے رسول اللہ ﷺ نے چپکے سے فرمایا تھا کہ جبرائیل علیہ السلام مجھ سے ہر سال قرآن مجید کا دورہ کرتے تھے اور

اس سال انہوں نے مجھ سے دو مرتبہ دورہ کیا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس کی وجہ یہ ہے کہ میری موت کا وقت آن پہنچا ہے۔

صحیح بخاری (حدیث نمبر ۴۹۹۷)

جبرائیلؑ کا ہر سال قرآن کا دھرانا اور آخر میں دو بار دورانیہ کروانا صاف ظاہر کرتا ہے۔ کہ موجودہ ترتیب بالکل وہی ہے۔ جو نبی ﷺ اور صحابہ کرامؓ کے دلوں میں محفوظ تھی۔ اور حفظ کا سلسلہ دورِ نبوت سے اب تک متواتر جاری و ساری ہے۔ اور قیامت تک رہنے والا ہے۔ اور یہ اسی ترتیب پر ہے جو ابوداؤد کی روایت بالا میں بیان ہوئی ہے اور وہی ترتیب اس وقت بھی موجودہ ہے۔ جو لوگ بھی اس بارے شکوک و شبہات ڈالنے میں لگے ہیں وہ شیطان کے پیروکار ہیں۔ جو جھگڑا پیدا کرتے ہیں۔

وَلَا تَأْكُلُوا مِمَّا لَمْ يُذْكَرِ اسْمُ اللَّهِ عَلَيْهِ وَإِنَّهُ لَفِسْقٌ ۗ وَإِنَّ الشَّيَاطِينَ لَيُوحُونَ إِلَىٰ أَوْلِيَائِهِمْ لِيُجَادِلُوكُمْ ۖ وَإِنْ أَطَعْتُمُوهُمْ إِنَّكُمْ لَمُشْرِكُونَ ﴿121﴾ ع14

سورۃ الانعام آیت 121

اور جس چیز پر اللہ کا نام نہ لیا گیا ہو اسے مت کھاؤ اور یقیناً اس کا کھانا فسق و گناہ ہے۔ اور بلاشبہ شیطان اپنے ولی اولیاء (دوستوں) کے دلوں میں یہ بات ڈالتا ہے کہ تم سے جھگڑا کریں۔ اور اگر تم نے ان کا کہا مان لیا تو بیشک تم بھی مشرک ہو جاؤ گے۔

دین نبی ﷺ کی زندگی میں مکمل ہو چکا:

یہ بات بہت ہی قابلِ غور ہے۔ کہ جب دین نبی ﷺ کی زندگی میں پورا ہو چکا۔ قرآن اس بات پہ گواہ ہے کہ دین نبی ﷺ کی زندگی کے آخری ایام میں ہی مکمل ہو چکا۔ دیکھئے ارشادِ باری تعالیٰ ہے۔

حُرِّمَتْ عَلَيْكُمُ ٱلْمَيْتَةُ وَٱلدَّمُ وَلَحْمُ ٱلْخِنزِيرِ وَمَآ أُهِلَّ لِغَيْرِ ٱللَّهِ بِهِۦ وَٱلْمُنْخَنِقَةُ وَٱلْمَوْقُوذَةُ وَٱلْمُتَرَدِّيَةُ وَٱلنَّطِيحَةُ وَمَآ أَكَلَ ٱلسَّبُعُ إِلَّا مَا ذَكَّيْتُمْ وَمَا ذُبِحَ عَلَى ٱلنُّصُبِ وَأَن تَسْتَقْسِمُوا۟ بِٱلْأَزْلَٰمِ ۚ ذَٰلِكُمْ فِسْقٌ ۗ ٱلْيَوْمَ يَئِسَ ٱلَّذِينَ كَفَرُوا۟ مِن دِينِكُمْ فَلَا تَخْشَوْهُمْ وَٱخْشَوْنِ ۚ ٱلْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ وَأَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِى وَرَضِيتُ لَكُمُ ٱلْإِسْلَٰمَ دِينًا ۚ فَمَنِ ٱضْطُرَّ فِى مَخْمَصَةٍ غَيْرَ مُتَجَانِفٍ لِّإِثْمٍ ۙ فَإِنَّ ٱللَّهَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ﴿3﴾

سورۃ المائدۃ آیت 3

تم پر حرام کر دیا گیا ہے۔ مرا ہوا جانور۔ اور خون۔ اور خنزیر کا گوشت۔ اور جس پر اللہ کے علاوہ کسی اور کا نام پکارا جائے۔ اور جو جانور گلا گھٹ کر مر جائے۔ اور جو چوٹ لگنے سے مر جائے۔ یا بلندی سے گر کر مر جائے۔ یا سینگ لگنے سے مر جائے۔۔ اور (یہ بھی) جسے کوئی درندہ پھاڑ کھائے۔ مگر جس کو تم

نے (قبل از موت) ذبح کر لیا ہو۔اور (یہ بھی) جو آستانوں پر ذبح کیا گیا ہو۔اور یہ بھی کہ قرعہ کے تیروں سے قسمت کا حال معلوم کرو۔یہ سب بدترین گناہ ہیں۔ تمہارے دین سے آج کافروں کی (رہی سہی) آس بھی جاتی رہی تو ان سے مت ڈرو اور مجھ ہی سے ڈرتے رہو۔آج کے دن میں نے تمہارے لئے تمہارا دین مکمل کر دیا ہے (یعنی کسی بھی کمی بیشی کی گنجائش نہیں چھوڑی)۔اور اپنی نعمت تم پر پوری کر دی ہے۔اور تمہارے لئے دین کی حیثیت سے اسلام کو پسند کر لیا ہے۔مگر جو بھوک کی شدت سے مجبور ہو کر (ان حرام چیزوں سے کچھ کھالے) جبکہ گناہ کی طرف دلی میلان و رغبت نہ رکھتا ہو تو بیشک اللہ بڑا بخشنے والا بڑا رحم کرنے والا ہے۔

اللہ جل شانہ تو فرما رہے ہیں۔ کہ دین مکمل ہو چکا۔ پورا ہو چکنے کا مطلب ہی یہ ہے۔کہ دنیا اِدھر کی اُدھر ہو جائے۔اس کے بدلنے کا تصور بھی نہ کیا جائے۔ تو پھر کیا کسی کے پاس کسی بھی کمی بیشی کی کوئی گنجائش ہے؟۔شاید ہی کسی کا جواب ہاں میں ہو!۔یاد رکھیں

کوئی بھی عمل نبی ﷺ اور صحابہ کرامؓ اس کی اعلیٰ ترین حالت میں کر کے دکھا چکے۔اس سے بہتر نہ تو ہو سکتا ہے اور نہ کبھی ہو گا۔بزرگوں کے حالات و واقعات قطعاً دین نہیں ہو سکتے۔اگر وہ پیارے نبی ﷺ کی تعلیمات کی کسوٹی پر پورے نہیں اترتے۔اور ان کو

دین سمجھ لینا سب سے بڑی غلطی ہے اور نبی ﷺ کی ساری جدوجہد پر پانی پھیر دینے کر برابر ہے۔

اسی لئے خاص طور پر اللہ جل شانہ کا یہ فرمان بھی موجود ہے۔ کہ

قُلْ يَٰٓأَهْلَ ٱلْكِتَٰبِ لَا تَغْلُوا۟ فِى دِينِكُمْ غَيْرَ ٱلْحَقِّ وَلَا تَتَّبِعُوٓا۟ أَهْوَآءَ قَوْمٍ قَدْ ضَلُّوا۟ مِن قَبْلُ وَأَضَلُّوا۟ كَثِيرًا وَضَلُّوا۟ عَن سَوَآءِ ٱلسَّبِيلِ ﴿77﴾ ع10

سورۃ المائدۃ آیت 77

کہہ دو کہ اے اہلِ کتاب !۔ تم اپنے دین میں ناحق ملاوٹ و کمی بیشی نہ کرو اور ان لوگوں کی خواہشات کے پیچھے نہ چلو جو یقینی طور پر پہلے وہ (خود) گمراہ ہوئے اور (پھر) انہوں نے بہت سے لوگوں کو گمراہ کر دیا اور سیدھے راستے سے بھٹک گئے۔

تو پھر آج جو لوگ کہتے ہیں۔ کہ فلاں کام (خود ساختہ کام) کرنے میں ہرج کیا ہے۔ کیا دانستہ یا نادانستہ یہ کام دین میں ملاوٹ و کمی بیشی کا باعث نہیں بن رہا؟۔ کیا اسے دیکھتے ہوئے یوں نہیں لگتا کہ وہ لوگ جو دین میں ہیر پھیر کر رہے ہیں۔ وہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کو نادانستہ یہ نہیں جتا رہے کہ نعوذباللہ !۔ اللہ سے اور نبی ﷺ سے دین مکمل نہیں ہو سکا تھا؟ جسے وہ آج پورا کرنے میں لگے ہوئے ہیں۔

دنیا کی اس عارضی دوڑ میں ہماری کوشش یہی ہوتی ہے کہ کھانے پینے اور ضروریات زندگی کا سامان سب کچھ خالص مل جائے اور اس کے لئے کافی دوڑ دھوپ بھی کی جاتی ہے۔ لیکن کبھی اپنے دل میں جھانک کے دیکھا اور غور کیا ہے کہ دین کے لئے بھی ایسے ہی جدوجہد کی جائے کہ یہ بھی خالص مل جائے۔

جو آج بھی اپنی خالص اور اصلی حالت میں موجود ہے۔ اور اگر ملے گا تو قرآن سے۔ نبی ﷺ سے اور صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین سے۔

کیونکہ قرآن وہ واحد کتاب ہے جس میں کسی بھی شک وشبے کی گنجائش نہیں جسکی حفاظت کا ذمہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے خود لے رکھا ہے اور نبی تو معصوم ہوتے ہیں۔ اگر ان سے کوئی خطا ہوتی بھی ہے تو اللہ جل شانہ کی منشا سے ہوتی ہے اور اس میں لوگوں کی اصلاح کے لئے کوئی نہ کوئی پہلو ضرور ہوتا ہے۔ نبیوں کے علاوہ کوئی بھی معصوم نہیں ہو سکتا۔

یہ بات پلے باندھ لیں کہ نبی کے علاوہ کسی بھی امام یا کسی بھی ولی کو معصوم نہیں کہہ سکتے۔

اور نبی ﷺ کی ذات بابرکات تو سلسلۂ نبوت کے آخر میں اعلیٰ منصب پر فائز ہیں اور بالکل معصوم ہیں۔ اور صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کو اللہ جل شانہ سے سرٹیفکیٹ مل چکا کہ وہ ان سب سے راضی ہو چکا۔ تحقیق شدہ خالص دین تو بس یہی ہے باقی ہر جگہ ملاوٹ والا ہی پاؤ گے کیونکہ بہت سی من گھڑت۔ موضوع۔ ضعیف روایات اور صوفیاء کے قصّے کہانیاں۔ قرآن اور فرمانِ رسول ﷺ

سے سیدھا سیدھا ٹکراتی ہیں۔بزرگوں اور اکابرین کا ادب واحترام لازم ہے۔انہوں نے دین کی خدمت کی ہے۔ لیکن ان کی انہی باتوں کو تسلیم کرنے میں عافیت ہے جو نبیؐ کی شریعت سے ثابت ہیں اور جو اس سے ٹکراتی ہیں ان کو چھوڑ دینا ہی مناسب ہے۔وہ قابلِ اطاعت نہیں ہیں۔

بلاشبہ غالب آنے والا دین اسلام ہی ہے:

درج ذیل آیات میں یہ واضح کر دیا گیا کہ ہر زمانے میں دین کے پھیلاؤ میں رکاوٹیں ڈالنے والے اپنی طرف سے بھرپور وار کرتے رہیں گے اور کئی طرح سے رکاوٹیں ڈالتے رہیں گے۔وہ اپنوں میں سے بھی ہو سکتے ہیں اور بیگانوں میں سے بھی۔کافر بھی ہو سکتے ہیں۔مشرک بھی۔وہ سب جدا جدا یا مل کر خواہ کچھ بھی کر لیں۔اللہ جل شانہ کا سچا عالمی اور یونیورسل دین غالب آ کر ہی رہے گا۔اور کتنے ہی مواقع پر باطل کی جڑ کٹنے کا سامان بھی بنتا رہے گا۔اور آخر کار فتح و نصرت اسلام کی ہو گی۔اور پھر دین کی جان و اساس کے بارے خاص طور پر تاکید کر دی گئی کہ شرک سے بچو۔اللہ کو چھوڑ کر کہیں اور طرف نہ بھٹکو۔بس ساری کی ساری عبادات اللہ ہی کے لئے خالص کرتے ہوئے پس اسی کو پکارا کرو۔چاہے مشرکوں اور کافروں کو کتنا ہی ناپسند اور ناگوار لگے۔دیکھا اور غور کیا جائے تو یہی وہ مضبوط بنیاد ہے جس پر بننے والی عمارت بھی نہایت پائیدار ہو گی۔جو رکاوٹیں کھڑی کرنے والوں پر کافی شاق اور گراں گزرتی رہے گی۔اور ساتھ ہی یہ بھی بتا دیا کہ اس ہدایت سے نصیحت بھی صرف وہی حاصل

کرے گا جس کا اللہ کی طرف رجوع ہوگا۔اور جن کا تعلق ورجحان اللہ سے ہٹا ہوا ہوگا ان کے لئے یہ نصیحت ایسے ہی ہوگی کہ ایک کان سے سنی دوسرے سے نکل گئی۔

وَإِذْ يَعِدُكُمُ ٱللَّهُ إِحْدَى ٱلطَّآئِفَتَيْنِ أَنَّهَا لَكُمْ وَتَوَدُّونَ أَنَّ غَيْرَ ذَاتِ ٱلشَّوْكَةِ تَكُونُ لَكُمْ وَيُرِيدُ ٱللَّهُ أَن يُحِقَّ ٱلْحَقَّ بِكَلِمَٰتِهِۦ وَيَقْطَعَ دَابِرَ ٱلْكَٰفِرِينَ ﴿7﴾ لِيُحِقَّ ٱلْحَقَّ وَيُبْطِلَ ٱلْبَٰطِلَ وَلَوْ كَرِهَ ٱلْمُجْرِمُونَ ﴿8﴾

سورۃ الانفال آیت ۷۔۸

اور جس وقت دو گروہوں میں سے ایک کا اللہ تم سے وعدہ کیا تھا کہ کوئی ایک تمہارے لئے ہے اور تم چاہتے تھے کہ غیر مسلح گروہ تمہارے ہاتھ لگ جائے۔اور اللہ چاہتا تھا کہ اپنے حکم سے حق کا حق ہونا ثابت کردے اور کافروں کی جڑ کاٹ دے۔ تاکہ حق کا حق ہونا اور باطل کا باطل ہونا ثابت ہو جائے اگرچہ یہ مجرم لوگ ناپسند ہی کرتے رہیں۔

ٱتَّخَذُوٓاْ أَحْبَارَهُمْ وَرُهْبَٰنَهُمْ أَرْبَابًا مِّن دُونِ ٱللَّهِ وَٱلْمَسِيحَ ٱبْنَ مَرْيَمَ وَمَآ أُمِرُوٓاْ إِلَّا لِيَعْبُدُوٓاْ إِلَٰهًا وَٰحِدًا ۖ لَّآ إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ ۚ سُبْحَٰنَهُۥ عَمَّا يُشْرِكُونَ ﴿31﴾ يُرِيدُونَ أَن يُطْفِـُٔوا۟ نُورَ ٱللَّهِ بِأَفْوَٰهِهِمْ وَيَأْبَى ٱللَّهُ إِلَّآ أَن يُتِمَّ نُورَهُۥ وَلَوْ كَرِهَ ٱلْكَٰفِرُونَ ﴿32﴾

سورۃ التوبۃ آیت ۳۱۔۳۲

ان لوگوں نے اللہ کو چھوڑ کر اپنے عالموں اور درویشوں اور مسیح ابنِ مریمؑ کو عبادت کیے جانے والے رب بنالیا۔ حالانکہ انہیں یہی حکم دیا گیا تھا کہ واحد و یکتا اکیلے اللہ کے علاوہ کسی کی عبادت نہ کریں ۔اس کے علاوہ کوئی بھی عبادت کے قابل نہیں ہے۔ وہ تو ان لوگوں کے شریک مقرر کرنے سے بالکل پاک ہے۔ یہ چاہتے ہیں کہ اللہ کے نورِ ہدایت کو اپنے مونہوں سے (پھونکیں مار کر) بجھادیں مگر اللہ اپنے نور کو پورا کیے بغیر نہیں رہے گا اور اگرچہ کافر و ناشکرے لوگوں کو برا ہی لگتا رہے۔

هُوَ ٱلَّذِىٓ أَرْسَلَ رَسُولَهُۥ بِٱلْهُدَىٰ وَدِينِ ٱلْحَقِّ لِيُظْهِرَهُۥ عَلَى ٱلدِّينِ كُلِّهِۦ ۚ وَلَوْ كَرِهَ ٱلْمُشْرِكُونَ ﴿33﴾ ۞ يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوٓا۟ إِنَّ كَثِيرًا مِّنَ ٱلْأَحْبَارِ وَٱلرُّهْبَانِ لَيَأْكُلُونَ أَمْوَٰلَ ٱلنَّاسِ بِٱلْبَٰطِلِ وَيَصُدُّونَ عَن سَبِيلِ ٱللَّهِ ۗ وَٱلَّذِينَ يَكْنِزُونَ ٱلذَّهَبَ وَٱلْفِضَّةَ وَلَا يُنفِقُونَهَا فِى سَبِيلِ ٱللَّهِ فَبَشِّرْهُم بِعَذَابٍ أَلِيمٍ ﴿34﴾

سورۃ التوبۃ آیت ۳۳۔۳۴

وہ (اللہ جل شانہ) ہی تو ہے جس نے اپنے رسول کو ہدایت اور سچا دین دے کر بھیجا تاکہ اسے (دنیا کے) تمام دینوں پر غالب کردے اور اگرچہ مشرک لوگ ناپسند ہی کرتے رہیں۔ اے ایمان والو!۔ یقینی طور پر بہت سارے علماء اور درویش لوگوں کا مال ناحق طریقے سے کھاتے ہیں۔ اور اللہ

https://quranexcel.com

کے راستے سے روکتے ہیں اور جو لوگ سونا اور چاندی جمع کرتے ہیں اور اس سے اللہ کی راہ میں خرچ نہیں کرتے۔ پس انہیں المناک عذاب کی بشارت سنا دو۔

هُوَ ٱلَّذِى يُرِيكُمْ ءَايَٰتِهِۦ وَيُنَزِّلُ لَكُم مِّنَ ٱلسَّمَآءِ رِزْقًا ۚ وَمَا يَتَذَكَّرُ إِلَّا مَن يُنِيبُ ﴿13﴾ فَٱدْعُوا۟ ٱللَّهَ مُخْلِصِينَ لَهُ ٱلدِّينَ وَلَوْ كَرِهَ ٱلْكَٰفِرُونَ ﴿14﴾

سورۃ غافر آیت ۱۳۔۱۴

وہی تو ہے جو تمہیں اپنی (قدرت کی) نشانیاں دکھاتا ہے اور تمہارے لئے آسمان سے رزق اُتارتا ہے ۔اور نصیحت تو صرف وہی حاصل کرتا ہے جو (اللہ کی طرف) رجوع کرتا ہے۔ دین (یعنی ساری عبادتیں) اسی کے لئے خالص کرتے ہوئے پس اللہ ہی کو پکارو چاہے کافروں کو کتنا ہی ناگوار گزرے۔

يُرِيدُونَ لِيُطْفِـُٔوا۟ نُورَ ٱللَّهِ بِأَفْوَٰهِهِمْ وَٱللَّهُ مُتِمُّ نُورِهِۦ وَلَوْ كَرِهَ ٱلْكَٰفِرُونَ ﴿8﴾

سورۃ الصّف آیت 8

یہ تو چاہتے ہیں کہ اللہ کے نورِ ہدایت کو اپنے منہ (کی پھونکوں) سے بجھا دیں مگر اللہ اپنے نور کو پورا کرکے رہے گا خواہ کافروں (ناشکروں) کو برا ہی لگتا رہے۔

هُوَ ٱلَّذِىٓ أَرْسَلَ رَسُولَهُۥ بِٱلْهُدَىٰ وَدِينِ ٱلْحَقِّ لِيُظْهِرَهُۥ عَلَى ٱلدِّينِ كُلِّهِۦ ۚ وَلَوْ كَرِهَ ٱلْمُشْرِكُونَ ﴿9﴾ ع1

سورۃالصّف آیت 9

وہی تو ہے جس نے اپنے رسول کو ہدایت اور سچے دین کے ساتھ بھیجا تاکہ اسے (دنیا کے) سارے دینوں پر غالب کر دے خواہ شرک کرنے والوں کو ناگوار ہی لگے۔

سلام۔سلامتی والسلام علیکم :

درج ذیل آیات میں ۔سلامتی۔سلامتی کے پیغام و پیش کش کی اہمیت۔سلامتی کی راہ۔سلامتی والے گھر جنت۔جنت میں داخلے۔اور اس پر دعائیہ کلمات۔پھر فرشتوں کے ردِ عمل کے بارے آیات منقول ہیں۔

إِلَّا ٱلَّذِينَ يَصِلُونَ إِلَىٰ قَوْمٍۭ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُم مِّيثَٰقٌ أَوْ جَآءُوكُمْ حَصِرَتْ صُدُورُهُمْ أَن يُقَٰتِلُوكُمْ أَوْ يُقَٰتِلُوا۟ قَوْمَهُمْ ۚ وَلَوْ شَآءَ ٱللَّهُ لَسَلَّطَهُمْ عَلَيْكُمْ فَلَقَٰتَلُوكُمْ ۚ فَإِنِ ٱعْتَزَلُوكُمْ فَلَمْ يُقَٰتِلُوكُمْ وَأَلْقَوْا۟ إِلَيْكُمُ ٱلسَّلَمَ فَمَا جَعَلَ ٱللَّهُ لَكُمْ عَلَيْهِمْ سَبِيلًا ﴿90﴾

سورۃالنساء آیت 90

مگر جو (منافق) کسی ایسی قوم سے جا ملیں جن میں اور تم میں (صلح کا) معاہدہ ہو یا جو تمہارے پاس اس حالت میں آئیں کہ ان کے دل تمہارے ساتھ یا اپنی قوم کے ساتھ جنگ سے تنگ آ چکے ہوں (وہ قتال سے مستثنیٰ ہیں)۔ اور اگر اللہ چاہتا تو ان کو تم پر مسلط کر دیتا پھر وہ ضرور تم سے لڑتے۔ پس اگر وہ لوگ تم سے کنارہ کشی اختیار کریں اور نہ لڑنا چاہیں اور تمہاری طرف سلامتی کا پیغام بھیجیں تو اللہ نے تمہارے لئے ان پر (زبردستی لڑنے کا) کوئی راستہ مقرر نہیں کیا۔

سَتَجِدُونَ ءَاخَرِينَ يُرِيدُونَ أَن يَأْمَنُوكُمْ وَيَأْمَنُوا۟ قَوْمَهُمْ كُلَّ مَا رُدُّوٓا۟ إِلَى ٱلْفِتْنَةِ أُرْكِسُوا۟ فِيهَا ۚ فَإِن لَّمْ يَعْتَزِلُوكُمْ وَيُلْقُوٓا۟ إِلَيْكُمُ ٱلسَّلَمَ وَيَكُفُّوٓا۟ أَيْدِيَهُمْ فَخُذُوهُمْ وَٱقْتُلُوهُمْ حَيْثُ ثَقِفْتُمُوهُمْ ۚ وَأُو۟لَٰٓئِكُمْ جَعَلْنَا لَكُمْ عَلَيْهِمْ سُلْطَٰنًا مُّبِينًا ﴿91﴾ ع12

سورۃ النساء آیت 91

تم ایک اور قسم کے لوگ بھی پاؤ گے جو چاہتے ہیں کہ تم سے بھی امن میں رہیں اور اپنی قوم سے بھی امن میں رہیں جب کبھی وہ فتنہ کا موقع پاتے ہیں تو اس میں کود پڑتے ہیں۔ اگر ایسے لوگ تم سے (لڑنے میں) کنارہ کشی نہ کریں اور تمہارے آگے سلامتی کی پیش کش بھی نہ کریں اور نہ ہی اپنے

ہاتھوں کو روکتے ہوں تو جہاں کہیں پاؤ ان کو پکڑو اور قتل کر دو۔ یہی وہ لوگ ہیں جن پر ہم نے تمہیں صریح حجت دے رکھی ہے۔

يَهْدِي بِهِ ٱللَّهُ مَنِ ٱتَّبَعَ رِضْوَٰنَهُۥ سُبُلَ ٱلسَّلَٰمِ وَيُخْرِجُهُم مِّنَ ٱلظُّلُمَٰتِ إِلَى ٱلنُّورِ بِإِذْنِهِۦ وَيَهْدِيهِمْ إِلَىٰ صِرَٰطٍ مُّسْتَقِيمٍ ﴿16﴾

سورۃ المائدۃ آیت 16

جو کوئی اس کی رضا کے تابع ہو جائے اللہ اس سے سلامتی کی راہیں دکھاتا ہے اور انہیں اپنے حکم سے اندھیروں سے نکال کر نورِ ہدایت کی طرف لے جاتا ہے اور انہیں سیدھے راستے کی ہدایت بھی دیتا ہے۔

وَهَٰذَا صِرَٰطُ رَبِّكَ مُسْتَقِيمًا ۗ قَدْ فَصَّلْنَا ٱلْـَٔايَٰتِ لِقَوْمٍ يَذَّكَّرُونَ ﴿126﴾ ۞ لَهُمْ دَارُ ٱلسَّلَٰمِ عِندَ رَبِّهِمْ ۖ وَهُوَ وَلِيُّهُم بِمَا كَانُوا۟ يَعْمَلُونَ ﴿127﴾

سورۃ الانعام آیت ۱۲۶۔۱۲۷

اور یہی تیرے رب کا سیدھا راستہ ہے۔ بیشک ہم نے نصیحت قبول کرنے والوں کے لئے اپنی آیات کو تفصیل سے واضح کر دیا ہے۔ ان کے لئے ان کے رب کے ہاں سلامتی والا گھر ہے اور ان کے کیے ہوئے اعمال پر وہی تو ان کا ولی ہے۔

إِنَّمَا مَثَلُ ٱلْحَيَوٰةِ ٱلدُّنْيَا كَمَآءٍ أَنزَلْنَٰهُ مِنَ ٱلسَّمَآءِ فَٱخْتَلَطَ بِهِۦ نَبَاتُ ٱلْأَرْضِ مِمَّا يَأْكُلُ ٱلنَّاسُ وَٱلْأَنْعَٰمُ حَتَّىٰٓ إِذَآ أَخَذَتِ ٱلْأَرْضُ زُخْرُفَهَا وَٱزَّيَّنَتْ وَظَنَّ أَهْلُهَآ أَنَّهُمْ قَٰدِرُونَ عَلَيْهَآ أَتَىٰهَآ أَمْرُنَا لَيْلًا أَوْ نَهَارًا فَجَعَلْنَٰهَا حَصِيدًا كَأَن لَّمْ تَغْنَ بِٱلْأَمْسِ ۚ كَذَٰلِكَ نُفَصِّلُ ٱلْءَايَٰتِ لِقَوْمٍ يَتَفَكَّرُونَ ﴿24﴾ وَٱللَّهُ يَدْعُوٓا۟ إِلَىٰ دَارِ ٱلسَّلَٰمِ وَيَهْدِى مَن يَشَآءُ إِلَىٰ صِرَٰطٍ مُّسْتَقِيمٍ ﴿25﴾

سورۃ یونس آیت ۲۴۔۲۵

البتہ دنیا کی زندگی کی مثال بس بارش کی سی ہے کہ اسے ہم نے آسمان سے برسایا پھر زمین سے وہ نباتات پیدا ہوئیں جسے انسان اور جانور کھاتے ہیں۔ یہاں تک کہ جب زمین اپنی زینت و آرائش سے خوب آراستہ ہو گئی اور زمین والوں نے خیال کیا کہ وہ اس پر پوری طرح قدرت رکھتے ہیں۔ تو اس پر دن یا رات میں ہمارا حکم (آفت) آپڑا تو ہم نے اسے کاٹ کر ایسے صاف کر دیا۔ کہ گویا کل وہاں کچھ بھی نہ تھا۔ اسی طرح ہم (اپنی قدرت کی) نشانیوں کو ان لوگوں کے لئے کھول کھول کر واضح کرتے

ہیں۔جو غور و فکر کرتے ہیں۔ اور اللہ سلامتی کے گھر کی طرف بلاتا ہے اور جسے چاہتا ہے ہدایت کا راستہ دکھا دیتا ہے۔

إِنَّ ٱلْمُتَّقِينَ فِى جَنَّٰتٍ وَعُيُونٍ ﴿45﴾ ط ٱدْخُلُوهَا بِسَلَٰمٍ ءَامِنِينَ ﴿46﴾

سورۃ الحجر آیت ۴۵۔۴۶

بلا شبہ متقی لوگ جنت کے باغوں اور چشموں میں (رہنے والے) ہوں گے۔(ان سے کہا جائے گا کہ) ان باغوں میں سلامتی سے اور امن سے داخل ہو جاؤ۔

جَنَّٰتِ عَدْنٍ ٱلَّتِى وَعَدَ ٱلرَّحْمَٰنُ عِبَادَهُۥ بِٱلْغَيْبِ ج إِنَّهُۥ كَانَ وَعْدُهُۥ مَأْتِيًّا ﴿61﴾ لَّا يَسْمَعُونَ فِيهَا لَغْوًا إِلَّا سَلَٰمًا ص وَلَهُمْ رِزْقُهُمْ فِيهَا بُكْرَةً وَعَشِيًّا ﴿62﴾

سورۃ مریم آیت ۶۱۔۶۲

ہمیشہ رہنے کے باغوں میں جن کا ربِ الرحمٰن نے اپنے بندوں سے غائبانہ طور پہ وعدہ کیا ہوا ہے۔ بلا شبہ اس کا وعدہ (متقیوں کے لئے) پورا ہونے والا ہی ہے۔ اس میں وہ سلامتی کی بات کے علاوہ کوئی بھی بیہودہ بات نہیں سنیں گے۔اور ان کو صبح و شام ان کا رزق بہم ملتا رہے گا۔

فَأْتِيَاهُ فَقُولَآ إِنَّا رَسُولَا رَبِّكَ فَأَرْسِلْ مَعَنَا بَنِيٓ إِسْرَٰٓءِيلَ وَلَا تُعَذِّبْهُمْ ۖ قَدْ جِئْنَٰكَ بِـَٔايَةٍ مِّن رَّبِّكَ ۖ وَٱلسَّلَٰمُ عَلَىٰ مَنِ ٱتَّبَعَ ٱلْهُدَىٰٓ ﴿47﴾

سورۃ طٰہٰ آیت 47

پس تم دونوں اس کے پاس جاؤ اور کہو کہ بیشک ہم تمہارے رب کی طرف سے بھیجے ہوئے رسول ہیں ۔(مدعا یہ ہے) کہ بنی اسرائیل کو عذاب مت دیتے رہو اور انہیں ہمارے ساتھ جانے دو۔ ہم تیرے پاس تیرے رب کی طرف سے نشانی لے کر آئے ہیں۔ اور سلامتی اسی کے لئے ہے جو (اللہ جل شانہ کی) ہدایت پر چلے۔

وَٱلَّذِينَ يَقُولُونَ رَبَّنَا هَبْ لَنَا مِنْ أَزْوَٰجِنَا وَذُرِّيَّٰتِنَا قُرَّةَ أَعْيُنٍ وَٱجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِينَ إِمَامًا ﴿74﴾ أُو۟لَٰٓئِكَ يُجْزَوْنَ ٱلْغُرْفَةَ بِمَا صَبَرُوا۟ وَيُلَقَّوْنَ فِيهَا تَحِيَّةً وَسَلَٰمًا ﴿75﴾

سورۃ الفرقان آیت ۷۴۔۷۵

اور وہ جو (اللہ سے) دعا مانگتے رہتے ہیں کہ اے ہمارے رب !۔ ہمیں ہماری بیویوں اور اولاد کی طرف سے آنکھوں کی ٹھنڈک عطا فرما اور ہمیں متقی لوگوں کا امام بنا دے۔ یہی وہ لوگ ہیں جنہیں ان کے صبر کے بدلے میں جنت کے اونچے اونچے محل دیے جائیں گے اور وہاں فرشتے ان کا دعا و سلام کے ساتھ استقبال کریں گے۔

درج ذیل آیت میں ظالم لوگوں کا وطیرہ بیان کیا ہے۔ کہ وہ موت کے فرشتے کو بھی سلامتی کی پیشکش کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ ہم تو کوئی برا کام نہیں کیا کرتے تھے۔ پھر ان کی خاطر تواضع کا ذکر ہے۔

ٱلَّذِينَ تَتَوَفَّىٰهُمُ ٱلْمَلَٰٓئِكَةُ ظَالِمِىٓ أَنفُسِهِمْ ۖ فَأَلْقَوُا۟ ٱلسَّلَمَ مَا كُنَّا نَعْمَلُ مِن سُوٓءٍ ۚ بَلَىٰٓ إِنَّ ٱللَّهَ عَلِيمٌۢ بِمَا كُنتُمْ تَعْمَلُونَ ﴿28﴾ فَٱدْخُلُوٓا۟ أَبْوَٰبَ جَهَنَّمَ خَٰلِدِينَ فِيهَا ۖ فَلَبِئْسَ مَثْوَى ٱلْمُتَكَبِّرِينَ ﴿29﴾

سورۃ النحل آیت ۲۸۔۲۹

وہ جو اپنے اوپر ظلم کرنے والے ہوتے ہیں جب فرشتے ان کی روحیں قبض کرنے لگتے ہیں۔ تو وہ سلامتی کی پیشکش کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ ہم تو کوئی برا کام نہیں کیا کرتے تھے۔ (کیوں نہیں) ہاں۔ بیشک اللہ اچھے سے جانتا ہے جو کچھ تم کیا کرتے تھے۔ تو جہنم کے دروازوں میں داخل ہو جاؤ اسی میں ہمیشہ رہو گے۔ پس تکبر کرنے والوں کا کیا ہی برا ٹھکانہ ہے۔

درج ذیل آیت میں نوحؑ کا طوفان کے بعد اللہ کی طرف سے سلامتی اور برکتوں کے ساتھ اترنے کا ذکر ہے۔

قِيلَ يَٰنُوحُ ٱهۡبِطۡ بِسَلَٰمٖ مِّنَّا وَبَرَكَٰتٍ عَلَيۡكَ وَعَلَىٰٓ أُمَمٖ مِّمَّن مَّعَكَۚ وَأُمَمٞ سَنُمَتِّعُهُمۡ ثُمَّ يَمَسُّهُم مِّنَّا عَذَابٌ أَلِيمٞ ﴿48﴾

سورۃ ہود آیت 48

ارشادِ باری ہوا کہ اے نوحؑ ہماری طرف سے سلامتی اور برکتوں کے ساتھ اتر آؤ جو تم پر اور تمہارے ساتھ والی جماعتوں پر رہیں گی۔ اور کچھ دوسری جماعتیں ہوں گی کہ انہیں ہم دنیا میں فائدہ تو دیں گے پھر انہیں ہماری طرف سے المناک عذاب پہنچے گا۔

درج ذیل آیت میں ذکر ہے کہ ابراہیمؑ پر آگ کو اتنا ٹھنڈا کر دیا گیا کہ سلامتی والی ہو گئی۔

قُلۡنَا يَٰنَارُ كُونِي بَرۡدٗا وَسَلَٰمًا عَلَىٰٓ إِبۡرَٰهِيمَ ﴿69﴾

سورۃ الأنبیاء آیت 69

(جب انہوں نے ابراہیمؑ کو آگ میں پھینک دیا تو) ہم نے کہا کہ اے آگ! ۔ ابراہیمؑ پر ٹھنڈی اور سلامتی والی ہو جا۔

درج ذیل آیات میں یہ بات سمجھائی گئی ہے۔اللہ تعالیٰ سراپا سلامتی ہے۔وہ سلامتی کا خواہاں ہے۔اس کی طرف سے کچھ رسولوں کو نام کے ساتھ۔پھر سب رسولوں۔اور سب نیک عارفین بندوں کو سلام کہا گیا اور کسی جگہ کہلوایا گیا ہے۔اور مسلمانوں کے لیے بھی یہی ترغیب ہے۔

يَٰيَحۡيَىٰ خُذِ ٱلۡكِتَٰبَ بِقُوَّةٖۖ وَءَاتَيۡنَٰهُ ٱلۡحُكۡمَ صَبِيّٗا ﴿12﴾ وَحَنَانٗا مِّن لَّدُنَّا وَزَكَوٰةٗۖ وَكَانَ تَقِيّٗا ﴿13﴾ وَبَرَّۢا بِوَٰلِدَيۡهِ وَلَمۡ يَكُن جَبَّارًا عَصِيّٗا ﴿14﴾ وَسَلَٰمٌ عَلَيۡهِ يَوۡمَ وُلِدَ وَيَوۡمَ يَمُوتُ وَيَوۡمَ يُبۡعَثُ حَيّٗا ﴿15﴾

سورۃ مریم آیت ۱۲ تا ۱۵

(یحییٰؑ پیدا ہو کے جوان ہو گئے تو ارشادِ ربانی ہوا) اے یحییٰ۔(ہماری) کتاب کو مضبوطی سے پکڑے رہو۔اور ہم نے اس کو لڑکپن ہی میں حکمت و دانائی عطا فرما دی تھی۔ اور خصوصاً اسے اپنے پاس سے حلاوت اور پاکیزگی عنایت کر دی تھی اور وہ بڑا متقی تھا۔ اور اپنے ماں باپ کے ساتھ نیک سلوک کرنے والا تھا اور سرکش نافرمان بالکل نہیں تھا۔اور اس پر سلام ہے جس دن وہ پیدا ہوا اور جس دن وہ مرے گا اور جس دن وہ زندہ کر کے اٹھایا جائے گا۔

قَالَ إِنِّي عَبۡدُ ٱللَّهِ ءَاتَىٰنِيَ ٱلۡكِتَٰبَ وَجَعَلَنِي نَبِيّٗا ﴿30﴾ وَجَعَلَنِي مُبَارَكًا أَيۡنَ مَا كُنتُ وَأَوۡصَٰنِي بِٱلصَّلَوٰةِ وَٱلزَّكَوٰةِ مَا دُمۡتُ حَيّٗا ﴿31﴾ وَبَرَّۢا بِوَٰلِدَتِي وَلَمۡ

يَجْعَلْنِى جَبَّارًا شَقِيًّا ﴿32﴾ وَٱلسَّلَٰمُ عَلَىَّ يَوْمَ وُلِدتُّ وَيَوْمَ أَمُوتُ وَيَوْمَ أُبْعَثُ حَيًّا ﴿33﴾ ذَٰلِكَ عِيسَى ٱبْنُ مَرْيَمَ ۚ قَوْلَ ٱلْحَقِّ ٱلَّذِى فِيهِ يَمْتَرُونَ ﴿34﴾

سورۃ مریم آیت ۳۰ تا ۳۴

(اس گود کے بچے عیسیٰؑ نے) کہا کہ بیشک میں اللہ کا بندہ ہوں اس نے مجھے کتاب دی ہے اور مجھے نبی بنایا ہے۔ اور میں جہاں کہیں (جس حال میں) بھی ہوں مجھے بابرکت بنایا ہے۔ اور جب تک میں زندہ ہوں مجھ کو نماز اور زکوۃ کی وصیت کی گئی ہے۔ اور اپنی ماں کے ساتھ نیک سلوک کرنے والا ہوں اور مجھے سرکش و بدبخت ہرگز نہیں بنایا۔ اور مجھ پر سلام ہے جس دن میں پیدا ہوا اور جس دن میں مروں گا اور جس دن زندہ کرکے اٹھایا جاؤں گا۔ یہ ہے عیسیٰؑ ابن مریمؑ۔ (اور یہ ہے) اس کے بارے حق سچ بات جس میں لوگ شک کیا کرتے ہیں۔

قُلِ ٱلْحَمْدُ لِلَّهِ وَسَلَٰمٌ عَلَىٰ عِبَادِهِ ٱلَّذِينَ ٱصْطَفَىٰٓ ۗ ءَآللَّهُ خَيْرٌ أَمَّا يُشْرِكُونَ ﴿59﴾ ط

سورۃ النمل آیت 59

کہہ دو کہ ہر طرح کی تعریف (شکر) اللہ ہی کے لئے ہے اور اس کے ان بندوں پر سلام ہے جن کو اس نے ہی چنا تھا۔ (بتاؤ) کیا اللہ بہتر ہے یا وہ (معبود) جن کو وہ (اللہ کا) شریک ٹھہراتے ہیں؟۔

إِنَّ ٱللَّهَ وَمَلَٰٓئِكَتَهُۥ يُصَلُّونَ عَلَى ٱلنَّبِيِّۚ يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُواْ صَلُّواْ عَلَيْهِ وَسَلِّمُواْ تَسْلِيمًا ﴿56﴾

سورۃ الأحزاب آیت 56

بیشک اللہ اور اس کے فرشتے نبیؐ پر رحمت بھیجتے ہیں۔اے ایمان والو!۔تم بھی اس پر (دل وجان سے) تسلیم کرتے ہوئے درود اور سلام بھیجا کرو۔

إِنَّ أَصْحَٰبَ ٱلْجَنَّةِ ٱلْيَوْمَ فِى شُغُلٍ فَٰكِهُونَ ﴿55﴾ ج هُمْ وَأَزْوَٰجُهُمْ فِى ظِلَٰلٍ عَلَى ٱلْأَرَآئِكِ مُتَّكِـُٔونَ ﴿56﴾ لَهُمْ فِيهَا فَٰكِهَةٌ وَلَهُم مَّا يَدَّعُونَ ﴿57﴾ ج صلے سَلَٰمٌ قَوْلًا مِّن رَّبٍّ رَّحِيمٍ ﴿58﴾

سورۃ یٰس آیت ۵۵ تا ۵۸

البتہ اہل جنت اس دن بڑے عیش ونشاط کے مشغلوں میں ہوں گے۔ وہ اور ان کی بیویاں گھنے سایوں میں تختوں پر تکیے لگائے بیٹھے ہوں گے۔ وہاں ان کے کے لئے (ہر قسم کے) میوے ہوں گے اور (وہ سب کچھ موجود ہوگا) جو وہ مانگیں گے۔ ربِ رحیم کی طرف سے ان کو سلام کہا جائے گا۔

سَلَٰمٌ عَلَىٰ نُوحٍ فِى ٱلْعَٰلَمِينَ﴿79﴾ إِنَّا كَذَٰلِكَ نَجْزِى ٱلْمُحْسِنِينَ﴿80﴾

سورۃ الصافات آیت ۷۹۔۸۰

سارے جہانوں میں نوحؑ پر سلام ہو۔ بیشک ہم احسان کرنے والوں کو ایسی ہی جزا دیا کرتے ہیں۔

سَلَٰمٌ عَلَىٰٓ إِبْرَٰهِيمَ﴿109﴾ كَذَٰلِكَ نَجْزِى ٱلْمُحْسِنِينَ﴿110﴾

سورۃ الصافات آیت ۱۰۹۔۱۱۰

سلام ہو ابراہیمؑ پر۔ احسان کرنے والوں کو ہم ایسا ہی بدلہ دیا کرتے ہیں۔

سَلَٰمٌ عَلَىٰ مُوسَىٰ وَهَٰرُونَ﴿120﴾ إِنَّا كَذَٰلِكَ نَجْزِى ٱلْمُحْسِنِينَ﴿121﴾

سورۃ الصافات آیت ۱۲۰۔۱۲۱

موسیٰؑ اور ہارونؑ پر سلام ہو۔ بیشک ہم احسان کرنے والوں کو ایسی ہی جزا دیا کرتے ہیں۔

سَلَٰمٌ عَلَىٰٓ إِلْ يَاسِينَ﴿130﴾ إِنَّا كَذَٰلِكَ نَجْزِى ٱلْمُحْسِنِينَ﴿131﴾

سورۃ الصافات آیت ۱۳۰۔۱۳۱

سلام ہو اِلیاسین پر۔ یقیناً ہم احسان کرنے والوں کو ایسا ہی صلہ دیا کرتے ہیں۔

وَسَلَٰمٌ عَلَى ٱلْمُرْسَلِينَ ﴿181﴾ ج وَٱلْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ ٱلْعَٰلَمِينَ ﴿182﴾ ع5

سورۃ الصافات آیت ۱۸۱۔۱۸۲

اور سلام ہو سارے رسولوں پر۔ اور سب طرح کی تعریف (شکر صرف) اللہ کے لئے ہے جو سارے جہانوں کا رب ہے۔

مَّنْ خَشِىَ ٱلرَّحْمَٰنَ بِٱلْغَيْبِ وَجَآءَ بِقَلْبٍ مُّنِيبٍ ﴿33﴾ لا ٱدْخُلُوهَا بِسَلَٰمٍ ۖ ذَٰلِكَ يَوْمُ ٱلْخُلُودِ ﴿34﴾

سورۃ ق آیت ۳۳۔۳۴

جو بن دیکھے رب الرحمٰن سے ڈرتا رہا اور اللہ کی طرف متوجہ رہنے والا دل لے کر آیا۔ اس (جنت) میں سلامتی کے ساتھ داخل ہو جاؤ یہ حیاتِ ابدی کا دن ہے۔

وَأَمَّآ إِن كَانَ مِنْ أَصْحَٰبِ ٱلْيَمِينِ ﴿90﴾ لا فَسَلَٰمٌ لَّكَ مِنْ أَصْحَٰبِ ٱلْيَمِينِ ﴿91﴾ ط

سورۃالواقعۃ آیت ۹۰۔۹۱

اور اگر وہ اصحاب الیمین (یعنی دائیں ہاتھ والوں) میں سے ہوا۔ پس (کہا جائے گا کہ) تمہارے لئے سلام (یعنی سلامتی) ہے تم اصحاب الیمین (یعنی دائیں ہاتھ والوں) میں سے ہو۔

هُوَ ٱللَّهُ ٱلَّذِى لَآ إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ ٱلْمَلِكُ ٱلْقُدُّوسُ ٱلسَّلَٰمُ ٱلْمُؤْمِنُ ٱلْمُهَيْمِنُ ٱلْعَزِيزُ ٱلْجَبَّارُ ٱلْمُتَكَبِّرُ ۚ سُبْحَٰنَ ٱللَّهِ عَمَّا يُشْرِكُونَ ﴿23﴾

سورۃالحشر آیت 23

وہ اللہ ہی تو ہے جس کے علاوہ کوئی بھی عبادت کے لائق نہیں۔ وہی تو حقیقی بادشاہ۔ مقدس ذات۔ سراپا سلامتی۔ امن وامان دینے والا۔ نگہبانی کرنے والا۔ غالب آنے والا۔ نہایت زبردست ۔بڑے زور وجبر والا۔ بڑائی وکبریائی والا ہے۔ اللہ تو ان لوگوں کے شریک مقرر کرنے سے بالکل پاک ہے۔

قلب سلیم ایک انتہائی خوبصورت اور بامعنی لفظ ہے۔ یہ لفظ۔ سلم اور سلامت سے ہے اور اس کے معنی ظاہری و باطنی ملاوٹوں سے پاک رہنے والا دل ہے۔ کہ ایسے لوگ جنت کے وارث ہوں گے۔

درج ذیل دو آیات میں منجھے ہوئے سلامتی والے مسلمان دل یعنی قلب سلیم رکھنے والوں کو سراہا گیا۔ دونوں جگہ یہ لفظ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے حوالے سے ذکر ہوا ہے۔ سورۃ الشعراء میں وہ اللہ سے دعا کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ مجھے اس دن رسوانہ کرنا جس دن کوئی مال اور اولاد کام نہ آئے گی مگر وہ شخص جو قلب سلیم لے کر آئے گا۔ حقیقت میں کامیاب ہوگا۔ پھر سورۃ الصافات میں اللہ تعالیٰ نے ان کی دعا پر قبولیت کی مہر لگا کر ان کی صفت بیان کر دی کہ جب وہ آئے اپنے رب کے پاس قلب سلیم کے ساتھ آیا تھا۔

قلب سلیم کیا ہے۔ چونکہ اس پر حضرت ابراہیمؑ کو سرٹیفیکیٹ مل چکا ہے اس کے لیے ان کی مجموعی زندگی کو دیکھا گیا تو مفسرین کے سامنے ان کی ایک نمایاں شان ابھر کر سامنے آئی۔ جس کا تذکرہ خود اللہ پاک نے قرآن میں کر دیا کہ اس کے تابع ہو جاؤ۔ کہ وہ حنیف تھا۔ اور حنیف وہ ہوتا ہے جو سب سے الگ تھلگ صرف اور صرف ایک اللہ ہی کا ہو کر رہ جائے۔ یعنی یہ ایک ایسا دل ہے جو اپنے رب سے اس حالت میں ملاقات کرتا ہے کہ اس کے سوا اس میں کوئی اور نہیں ہوتا۔"

قُلْ صَدَقَ ٱللَّهُ ۗ فَٱتَّبِعُوا۟ مِلَّةَ إِبْرَٰهِيمَ حَنِيفًا وَمَا كَانَ مِنَ ٱلْمُشْرِكِينَ ﴿95﴾

سورۃ آل عمران آیت 95

کہہ دو کہ اللہ نے سچ فرما دیا۔ پس ملتِ ابراہیمی کے تابع ہو جاؤ جو صرف اور صرف ایک اللہ ہی کا ہو کر رہ گیا تھا اور مشرکوں میں سے بالکل نہ تھا۔

یہ گویا ایک طرح کی کسوٹی ہے جس کے بغیر ہماری نجات ممکن نہیں ہے۔ یہ ایک ایسا نفیس اور خوبصورت دل ہے جو ان تمام صفات سے متصف ہے جو اللہ کو ایک مومن سے مطلوب ہیں۔ اور جن کے حصول کے لیے قرآن وسنت کی تعلیمات جا بجا ہماری رہنمائی کرتی ہیں۔ ان صفات کی اساس یہ ہے کہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی ذات پر اور توحید خالص پر یقین کامل ہو جائے۔ اللہ سے ملاقات کو نہ بھولے جس پر مطمع النظر آخرت رہے۔ تو دل کی پاکیزگی حاصل ہوتی ہے۔ کیونکہ دیگر قرآنی آیات اور احادیث سے یہی بات بھی ثابت ہوتی ہے کہ آخرت میں پہلے دل کی پاکیزگی دیکھی جائے گی۔ اور اللہ سے گہرے تعلق کی بدولت باقی تمام اعمال کا حصول انتہائی آسان ہو جاتا ہے۔

وَٱجْعَلْنِى مِن وَرَثَةِ جَنَّةِ ٱلنَّعِيمِ ﴿85﴾ وَٱغْفِرْ لِأَبِىٓ إِنَّهُۥ كَانَ مِنَ ٱلضَّآلِّينَ ﴿86﴾ وَلَا تُخْزِنِى يَوْمَ يُبْعَثُونَ ﴿87﴾ يَوْمَ لَا يَنفَعُ مَالٌ وَلَا بَنُونَ ﴿88﴾ إِلَّا مَنْ أَتَى ٱللَّهَ بِقَلْبٍ سَلِيمٍ ﴿89﴾ وَأُزْلِفَتِ ٱلْجَنَّةُ لِلْمُتَّقِينَ ﴿90﴾

سورۃ الشعراء آیت 85

اور مجھے جنتِ نعیم کے وارثوں میں شامل کر لے۔ اور میرے باپ کو بخش دے بلا شبہ وہ گمراہوں میں سے ہے۔ اور جس دن لوگ (دوبارہ) اٹھائے جائیں گے اس دن مجھے رسوا نہ کرنا۔ جس دن نہ

تومال فائدہ دے گا اور نہ ہی اولاد۔ مگر جو اللہ کے پاس قلبِ سلیم (یعنی منجھا ہوا سلامتی والا مسلمان دل) لے کر آیا۔ اور جنت متقی لوگوں کے بالکل نزدیک کر دی جائے گی۔

۞ وَإِنَّ مِن شِيعَتِهِۦ لَإِبْرَٰهِيمَ ﴿83﴾ إِذْ جَآءَ رَبَّهُۥ بِقَلْبٍ سَلِيمٍ ﴿84﴾

سورۃ الصافات آیت ۸۳۔۸۴

اور بیشک اسی کے طریقے پر چلنے والوں میں ابراہیمؑ بھی تھا۔ جب وہ اپنے رب کے پاس قلبِ سلیم (یعنی منجھا ہوا سلامتی والا مسلمان دل) لے کر آیا۔

درج ذیل آیات میں سلام کرنے کی ترغیب دی گئی ہے خواہ کوا جنبی ہی کیوں نہ ہو۔ اور سلام کرنے والے پر ظنی بدگمانی سے بچنے کی تاکید ہے۔ اور اس طرف توجہ دلائی گئی ہے۔ کہ سلام والا معاملہ جنت تک ساتھ رہنے والا ہے۔ اسے اختیار کیے رہنا چاہیئے۔۔

يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوٓاْ إِذَا ضَرَبْتُمْ فِى سَبِيلِ ٱللَّهِ فَتَبَيَّنُواْ وَلَا تَقُولُواْ لِمَنْ أَلْقَىٰٓ إِلَيْكُمُ ٱلسَّلَٰمَ لَسْتَ مُؤْمِنًا تَبْتَغُونَ عَرَضَ ٱلْحَيَوٰةِ ٱلدُّنْيَا فَعِندَ ٱللَّهِ مَغَانِمُ كَثِيرَةٌ ۚ كَذَٰلِكَ كُنتُم مِّن قَبْلُ فَمَنَّ ٱللَّهُ عَلَيْكُمْ فَتَبَيَّنُوٓاْ ۚ إِنَّ ٱللَّهَ كَانَ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرًا ﴿94﴾

سورۃالنساء آیت 94

اے ایمان والو!۔جب تم اللہ کی راہ میں سفر کرو تو جو تمہیں سلام کہے اسے مت کہہ دو کہ تو مومن نہیں ہے پس تحقیق کر لیا کرو۔ تم دنیاوی زندگی کا فائدہ حاصل کرنا چاہتے ہو تو اللہ کے پاس بہت سی غنیمتیں ہیں۔ تم بھی پہلے ایسے ہی تھے پھر اللہ نے تم پر احسان کیا پس (لازم ہے کہ) تحقیق کر لیا کرو۔ بیشک اللہ تمہارے کاموں سے ہر طرح باخبر ہے۔

وَإِذَا جَآءَكَ ٱلَّذِينَ يُؤْمِنُونَ بِـَٔايَٰتِنَا فَقُلْ سَلَٰمٌ عَلَيْكُمْ ۖ كَتَبَ رَبُّكُمْ عَلَىٰ نَفْسِهِ ٱلرَّحْمَةَ ۖ أَنَّهُۥ مَنْ عَمِلَ مِنكُمْ سُوٓءًۢا بِجَهَٰلَةٍ ثُمَّ تَابَ مِنۢ بَعْدِهِۦ وَأَصْلَحَ فَأَنَّهُۥ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ﴿54﴾

سورۃالانعام آیت 54

اور جب تمہارے پاس وہ لوگ آئیں جو ہماری آیتوں پر ایمان لائے ہیں تو ان سے کہا کرو سلامٌ علیکم (تم پر سلامتی ہو)۔ تمہارے رب نے رحمت کرنا اپنے ذمّے لازم کر لیا ہے۔ بلاشبہ جو کوئی تم میں نادانی سے کوئی بری حرکت کر بیٹھے پھر اس کے بعد توبہ کر لے اور اصلاح کر لے تو یقیناً وہ بڑا بخشنے والا بہت رحم کرنے والا ہے۔

وَبَيْنَهُمَا حِجَابٌ ۚ وَعَلَى ٱلْأَعْرَافِ رِجَالٌ يَعْرِفُونَ كُلًّۢا بِسِيمَىٰهُمْ ۚ وَنَادَوْا۟ أَصْحَٰبَ ٱلْجَنَّةِ أَن سَلَٰمٌ عَلَيْكُمْ ۚ لَمْ يَدْخُلُوهَا وَهُمْ يَطْمَعُونَ ﴿46﴾

سورۃ الأعراف آیت 46

اور ان دونوں کے درمیان (اعراف نامی) ایک دیوار ہو گی۔ اور اس اعراف پر کچھ مرد موجود ہوں گے جو ہر ایک کو ان کی علامات (یعنی قیافوں) سے پہچان لیں گے۔ اور یہ جنتی لوگوں کو پکار کر کہیں گے سلامٌ علیکم (تم پر سلامتی ہو)۔ یہ لوگ ابھی جنت میں داخل تو نہیں ہوئے ہوں گے مگر اس کے امیدوار ہوں گے۔

دَعْوَىٰهُمْ فِيهَا سُبْحَٰنَكَ ٱللَّهُمَّ وَتَحِيَّتُهُمْ فِيهَا سَلَٰمٌ ۚ وَءَاخِرُ دَعْوَىٰهُمْ أَنِ ٱلْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ ٱلْعَٰلَمِينَ ﴿10﴾ ع1

سورۃ یونس آیت 10

وہاں پر ان کی دعا ہو گی کہ اے اللہ تیری ذات بالکل پاک ہے۔ اور اس میں ان کا باہمی دعائیہ تحفہ سلام ہو گا۔ اور ان کی دعا کا خاتمہ ہو گا کہ سب طرح کی تعریف (و شکر) اللہ ہی کے لئے ہے جو سارے جہانوں کا رب ہے۔

وَلَقَدْ جَآءَتْ رُسُلُنَآ إِبْرَٰهِيمَ بِٱلْبُشْرَىٰ قَالُوا۟ سَلَٰمًا ۖ قَالَ سَلَٰمٌ ۖ فَمَا لَبِثَ أَن جَآءَ بِعِجْلٍ حَنِيذٍ ﴿69﴾

سورۃ ہود آیت 69

اور البتہ یقیناً ہمارے بھیجے ہوئے (فرشتے) ابراہیمؑ کے پاس خوشخبری لے کر آئے تو سلام کہا کہ اس نے بھی (جواب میں) سلام کہہ دیا پھر دیر نہ کی کہ (ابراہیمؑ) ایک بھنا ہوا بچھڑا لے آئے۔

جَنَّٰتُ عَدْنٍ يَدْخُلُونَهَا وَمَن صَلَحَ مِنْ ءَابَآئِهِمْ وَأَزْوَٰجِهِمْ وَذُرِّيَّٰتِهِمْ ۖ وَٱلْمَلَٰٓئِكَةُ يَدْخُلُونَ عَلَيْهِم مِّن كُلِّ بَابٍ ﴿23﴾ سَلَٰمٌ عَلَيْكُم بِمَا صَبَرْتُمْ ۚ فَنِعْمَ عُقْبَى ٱلدَّارِ ﴿24﴾

سورۃ الرعد آیت ۲۳۔۲۴

(ان کے لئے) ہمیشہ رہنے کے باغات جن میں وہ خود اور ان کے آباؤاجداد۔اور بیویوں۔اور اولادوں میں سے جو بھی نیکوکار ہوں گے وہ داخل ہوں گے۔اور ان کے پاس فرشتے ہر ایک دروازے سے آئیں گے۔(کہیں گے) سلامٌ علیکم (تم پر سلامتی ہو)۔اس وجہ سے جو تم نے صبر کیا۔پس یہ عاقبت کا (کیا ہی اچھا) گھر ہے۔

وَأُدْخِلَ ٱلَّذِينَ ءَامَنُواْ وَعَمِلُواْ ٱلصَّٰلِحَٰتِ جَنَّٰتٍ تَجْرِى مِن تَحْتِهَا ٱلْأَنْهَٰرُ خَٰلِدِينَ فِيهَا بِإِذْنِ رَبِّهِمْ ۖ تَحِيَّتُهُمْ فِيهَا سَلَٰمٌ ﴿23﴾

سورۃ ابراہیم آیت 23

اور جو لوگ ایمان لائے اور عمل صالح کیے وہ ایسے جنت کے باغوں میں داخل کیے جائیں گے جن کے دامن میں نہریں بہتی ہوں گی اپنے رب کے حکم سے ان میں ہمیشہ رہیں گے وہاں پر ان کا باہمی دعائیہ تحفہ سلام ہوگا۔

وَنَبِّئْهُمْ عَن ضَيْفِ إِبْرَٰهِيمَ ﴿51﴾ إِذْ دَخَلُواْ عَلَيْهِ فَقَالُواْ سَلَٰمًا قَالَ إِنَّا مِنكُمْ وَجِلُونَ ﴿52﴾

سورۃ الحجر آیت ۵۱۔۵۲

اور انہیں ابراہیمؑ کے مہمانوں کے بارے بھی آگاہ کر دو۔ جب وہ اس کے پاس داخل ہوئے تو کہا سلام (کہ سلامتی ہو)۔اس (ابراہیمؑ) نے کہا بیشک ہمیں تو تم سے ڈر لگتا ہے۔

ٱلَّذِينَ تَتَوَفَّىٰهُمُ ٱلْمَلَٰٓئِكَةُ طَيِّبِينَ ۙ يَقُولُونَ سَلَٰمٌ عَلَيْكُمُ ٱدْخُلُواْ ٱلْجَنَّةَ بِمَا كُنتُمْ تَعْمَلُونَ ﴿32﴾

سورۃ النحل آیت 32

جب فرشتے ان پاک صاف لوگوں کی روحیں قبض کرنے لگتے ہیں تو کہتے ہیں سلامٌ علیکم (تم پر سلامتی ہو)۔ جو عمل تم کیا کرتے تھے ان کی بدولت جنت میں داخل ہو جاؤ۔

يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُواْ لَا تَدۡخُلُواْ بُيُوتًا غَيۡرَ بُيُوتِكُمۡ حَتَّىٰ تَسۡتَأۡنِسُواْ وَتُسَلِّمُواْ عَلَىٰٓ أَهۡلِهَا ۚ ذَٰلِكُمۡ خَيۡرٞ لَّكُمۡ لَعَلَّكُمۡ تَذَكَّرُونَ ﴿27﴾

سورۃ النور آیت 27

اے ایمان والو! ۔ اپنے گھروں کے علاوہ دوسروں کے گھروں میں داخل نہ ہوا کرو جب تک کہ تم اجازت نہ لے لو اور گھر والوں پر سلام نہ کرلو۔ یہ تمہارے لئے بہتر ہے تاکہ تم نصیحت غور و فکر کرتے ہوئے نصیحت حاصل کرو۔

لَّيۡسَ عَلَى ٱلۡأَعۡمَىٰ حَرَجٞ وَلَا عَلَى ٱلۡأَعۡرَجِ حَرَجٞ وَلَا عَلَى ٱلۡمَرِيضِ حَرَجٞ وَلَا عَلَىٰٓ أَنفُسِكُمۡ أَن تَأۡكُلُواْ مِنۢ بُيُوتِكُمۡ أَوۡ بُيُوتِ ءَابَآئِكُمۡ أَوۡ بُيُوتِ أُمَّهَٰتِكُمۡ أَوۡ بُيُوتِ إِخۡوَٰنِكُمۡ أَوۡ بُيُوتِ أَخَوَٰتِكُمۡ أَوۡ بُيُوتِ أَعۡمَٰمِكُمۡ أَوۡ بُيُوتِ عَمَّٰتِكُمۡ أَوۡ بُيُوتِ أَخۡوَٰلِكُمۡ أَوۡ بُيُوتِ خَٰلَٰتِكُمۡ أَوۡ مَا مَلَكۡتُم مَّفَاتِحَهُۥٓ أَوۡ صَدِيقِكُمۡ ۚ لَيۡسَ عَلَيۡكُمۡ

جُنَاحٌ أَن تَأْكُلُواْ جَمِيعًا أَوْ أَشْتَاتًا ۚ فَإِذَا دَخَلْتُم بُيُوتًا فَسَلِّمُواْ عَلَىٰٓ أَنفُسِكُمْ تَحِيَّةً مِّنْ عِندِ ٱللَّهِ مُبَٰرَكَةً طَيِّبَةً ۚ كَذَٰلِكَ يُبَيِّنُ ٱللَّهُ لَكُمُ ٱلْـَٔايَٰتِ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُونَ ﴿61﴾ ع8

سورۃالنور آیت 61

اندھے پر۔اور لنگڑے پر۔اور بیمار پر۔اور خود تم پر بھی۔اس بات میں کوئی گناہ نہیں۔کہ تم اپنے گھروں سے کھانا کھاؤ۔یا اپنے باپ کے گھروں سے۔یا اپنی ماؤں کے گھروں سے۔یا اپنے بھائیوں کے گھروں سے۔یا اپنی بہنوں کے گھروں سے۔یا اپنے چچاؤں کے گھروں سے۔یا اپنی پھوپھیوں کے گھروں سے۔یا اپنے ماموؤں کے گھروں سے۔یا اپنی خالاؤں کے گھروں سے۔یا ان گھروں سے جنکی کنجیاں تمہارے ہاتھ میں ہوں۔یا اپنے دوستوں کے گھروں سے۔(اس میں بھی) تم پر کوئی گناہ نہیں کہ مل کر کھاؤ۔یا الگ الگ کھاؤ۔مگر جب گھروں میں داخل ہونا چاہو تو اپنے گھر والوں کو سلام کرلیا کرو جو اللہ کی طرف سے دعائیہ تحفہ اور مبارک و پاکیزہ (بات) ہے۔اس طرح اللہ تمہارے لئے اپنی آیات بڑی وضاحت سے بیان کرتا ہے۔تاکہ تم عقل سے کام لو۔

هُوَ ٱلَّذِى يُصَلِّى عَلَيْكُمْ وَمَلَٰٓئِكَتُهُۥ لِيُخْرِجَكُم مِّنَ ٱلظُّلُمَٰتِ إِلَى ٱلنُّورِ ۚ وَكَانَ بِٱلْمُؤْمِنِينَ رَحِيمًا ﴿43﴾ تَحِيَّتُهُمْ يَوْمَ يَلْقَوْنَهُۥ سَلَٰمٌ ۚ وَأَعَدَّ لَهُمْ أَجْرًا كَرِيمًا ﴿44﴾

سورۃ الاحزاب آیت ۴۳۔۴۴

وہی تو ہے جو تم پر اپنی رحمت بھیجتا ہے اور اس کے فرشتے بھی تاکہ تم کو ظلمت کے اندھیروں سے نکال کر نورِ ہدایت کی طرف لے جائے۔ اور اللہ مومنوں پر بہت مہربان ہے۔ جس روز وہ اس سے ملیں گے تو ان کا دعائیہ تحفہ (اللہ کی طرف سے) سلام ہوگا۔ اور اس نے ان کے لئے اجرِ کریم تیار کر رکھا ہے۔

وَسِيقَ ٱلَّذِينَ ٱتَّقَوْا۟ رَبَّهُمْ إِلَى ٱلْجَنَّةِ زُمَرًا ۖ حَتَّىٰٓ إِذَا جَآءُوهَا وَفُتِحَتْ أَبْوَٰبُهَا وَقَالَ لَهُمْ خَزَنَتُهَا سَلَٰمٌ عَلَيْكُمْ طِبْتُمْ فَٱدْخُلُوهَا خَٰلِدِينَ ﴿73﴾

سورۃ الزمر آیت 73

اور جو لوگ اپنے رب سے ڈرتے رہے تھے وہ گروہ در گروہ بہشت کی طرف لے جائے جائیں گے یہاں تک کہ جب وہ اس کے پاس پہنچ جائیں گے اور اس کے دروازے کھول دیئے جائیں گے۔ اور اس کے داروغے ان سے کہیں گے سلامٌ علیکم (تم پر سلامتی ہو) تم پاک ہو! اب تم اس میں ہمیشہ ہمیش رہنے کے لئے داخل ہو جاؤ۔

هَلْ أَتَىٰكَ حَدِيثُ ضَيْفِ إِبْرَٰهِيمَ ٱلْمُكْرَمِينَ﴿24﴾م إِذْ دَخَلُواْ عَلَيْهِ فَقَالُواْ سَلَٰمًا ط قَالَ سَلَٰمٌ قَوْمٌ مُّنكَرُونَ﴿25﴾ج

سورۃالذاریات آیت ۲۴۔۲۵

کیا تمہارے پاس ابراہیمؑ کے معزز مہمانوں کی خبر آئی ؟۔ جب وہ اس کے پاس آئے تو سلام کہا۔اس نے بھی (جواباً) سلام کہہ دیا (اور خیال کیا) کہ کچھ ناآشنا و اجنبی لوگ ہیں۔

لَا يَسْمَعُونَ فِيهَا لَغْوًا وَلَا تَأْثِيمًا﴿25﴾لا إِلَّا قِيلًا سَلَٰمًا سَلَٰمًا﴿26﴾

سورۃالواقعۃ آیت ۲۵۔۲۶

وہاں نہ تو کوئی لغو بات سنیں گے اور نہ ہی گناہ کی بات۔ مگر (ہر طرف دعائیہ کلمات) سلام ہی سلام کہنا ہوگا۔

درج ذیل آیات میں اس بات کی طرف توجہ دلائی گئی ہے۔ کہ حتی المقدور کوشش کے باوجود جب کوئی حق بات کا معترف نہ ہو یا پھر کوئی بے ہودگی پر اتر آئے تو اس سے سلام کہہ کر الگ ہو جانا ہی بہتر عمل ہے۔

قَالَ أَرَاغِبٌ أَنتَ عَنْ ءَالِهَتِى يَٰٓإِبْرَٰهِيمُ ۖ لَئِن لَّمْ تَنتَهِ لَأَرْجُمَنَّكَ ۖ وَٱهْجُرْنِى مَلِيًّا ﴿46﴾ قَالَ سَلَٰمٌ عَلَيْكَ ۖ سَأَسْتَغْفِرُ لَكَ رَبِّىٓ ۖ إِنَّهُۥ كَانَ بِى حَفِيًّا ﴿47﴾

سورۃ مریم آیت ۴۶۔۴۷

(آزر نے) کہا کہ اے ابراہیمؑ !۔کیا تو میرے عبادت کیے جانے والے (معبودوں) سے نفرت کرتا ہے۔البتہ اگر تو باز نہ آیا تو میں ضرور تجھے سنگسار کردوں گا۔اور تم ایک لمبی مدت کے لئے مجھ سے الگ رہو۔(ابراہیمؑ نے) کہا کہ سلامٌ علیکم (تم پر سلامتی ہو) میں اپنے رب سے تمہارے لئے بخشش کی دعا کروں گا بیشک وہ مجھ پر نہایت مہربان ہے۔

وَعِبَادُ ٱلرَّحْمَٰنِ ٱلَّذِينَ يَمْشُونَ عَلَى ٱلْأَرْضِ هَوْنًا وَإِذَا خَاطَبَهُمُ ٱلْجَٰهِلُونَ قَالُوا۟ سَلَٰمًا ﴿63﴾

سورۃ الفرقان آیت 63

اور رحمٰن کے بندے تو وہ ہیں جو زمین پر عاجزی سے چلتے ہیں اور جاہل لوگ جب ان سے (جاہلانہ) گفتگو کرتے ہیں تو کہہ دیتے ہیں کہ سلام ہو۔

وَإِذَا سَمِعُواْ ٱللَّغْوَ أَعْرَضُواْ عَنْهُ وَقَالُواْ لَنَآ أَعْمَٰلُنَا وَلَكُمْ أَعْمَٰلُكُمْ سَلَٰمٌ عَلَيْكُمْ لَا نَبْتَغِى ٱلْجَٰهِلِينَ﴿55﴾

سورۃ القصص آیت 55

اور جب وہ کوئی بیہودہ بات سنتے ہیں تو اس سے اعراض کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہمارے لئے ہمارے اعمال اور تمہارے لئے تمہارے اعمال سلامٌ علیکم (تم پر سلامتی ہو) ! ہم جاہلوں سے (کسی بات پر الجھنا) پسند نہیں کرتے۔

وَقِيلِهِۦ يَٰرَبِّ إِنَّ هَٰٓؤُلَآءِ قَوْمٌ لَّا يُؤْمِنُونَ﴿88﴾م فَٱصْفَحْ عَنْهُمْ وَقُلْ سَلَٰمٌ ۚ فَسَوْفَ يَعْلَمُونَ﴿89﴾ع7

سورۃ الزخرف آیت ۸۸۔۸۹

اور اس (رسولؐ) کا (اکثر اوقات میں) یہ قول کہنا کہ اے میرے رب !۔ یہ البتہ ایسے لوگ ہیں جو ایمان نہیں لاتے !۔ پس ان سے در گزر کرو اور سلام کہہ دو عنقریب ان کو (اپنا انجام) معلوم ہو جائے گا۔

کیا ایسے انسان ہیں جو کھانا نہ کھاتے ہوں؟:

یہ بات تو طے ہے۔ کہ خالص دین صرف وہی ہے۔ جو قرآن سے نبی ﷺ سے اور صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین سے ملے گا۔ اس کے علاوہ کہنے والا کوئی کتنا ہی معتبر کیوں نہ ہو۔ اور وہ کتنی ہی اچھی بات کیوں نہ کہہ دے۔ وہ دین نہیں ہے۔ دین کسی کے اپنی مرضی سے چلنے کا نام نہیں۔ بلکہ اللہ جل جلالہ کا عنایت کردہ مکمل ضابطہ ہے۔ آج کل تو بزرگانِ دین و صوفیاء کرام کے اقوال و واقعات کو بھی دین سمجھ لیا گیا ہے۔ حالانکہ ان کی کتابوں میں ایسی ایسی باتیں بھی لکھی ہوئی ہیں۔ جن میں سے بعض تو قرآن کریم کے سراسر مخالفت کرتی ہیں۔ مثالیں تو بہت ہیں۔ دو مثالیں بعد میں آئیں گی یہاں پر صرف ایک پہ اکتفا کیا ہے۔ کہ ان کی کچھ کتابوں میں ذکر ہے کہ اولیاء ہفتوں مہینوں اور کچھ میں لکھا ہے کہ سالہا سال کھانا نہیں کھاتے تھے۔ جب کہ اللہ تعالیٰ کا قرآن میں فرمان بھی دیکھ لیں۔

مَّا ٱلْمَسِيحُ ٱبْنُ مَرْيَمَ إِلَّا رَسُولٌ قَدْ خَلَتْ مِن قَبْلِهِ ٱلرُّسُلُ وَأُمُّهُۥ صِدِّيقَةٌ ۖ كَانَا يَأْكُلَانِ ٱلطَّعَامَ ۗ ٱنظُرْ كَيْفَ نُبَيِّنُ لَهُمُ ٱلْءَايَٰتِ ثُمَّ ٱنظُرْ أَنَّىٰ يُؤْفَكُونَ ﴿75﴾

سورۃ المائدہ آیت ۷۵

مسیح ابن مریمؑ تو صرف ایک رسول ہی ہے جس سے پہلے بھی بہت سے رسول گزر چکے ہیں۔ اور اس کی ماں بالکل سچی عورت تھی۔ وہ دونوں (انسان تھے اور) کھانا بھی کھایا کرتے تھے۔ دیکھ لو!۔ ہم ان

https://quranexcel.com

لوگوں کے لیے اپنی آیات کس طرح وضاحت سے بیان کرتے ہیں۔ پھر (ان کو بھی) دیکھو!۔ یہ کہاں الٹے پھرے جاتے ہیں۔

وَقَالُواْ مَالِ هَٰذَا ٱلرَّسُولِ يَأۡكُلُ ٱلطَّعَامَ وَيَمۡشِي فِي ٱلۡأَسۡوَاقِۙ لَوۡلَآ أُنزِلَ إِلَيۡهِ مَلَكٞ فَيَكُونَ مَعَهُۥ نَذِيرًا ﴿7﴾

سورۃالانبیاء آیت ۷

اور کہتے ہیں کہ یہ کیسا رسول ہے جو کھانا کھاتا اور بازاروں میں بھی چلتا پھرتا ہے کیوں نہ کوئی فرشتہ اس کی طرف بھیج دیا گیا کہ وہ بھی خبردار کرنے کو اس کے ساتھ رہتا۔

وَمَا جَعَلۡنَٰهُمۡ جَسَدٗا لَّا يَأۡكُلُونَ ٱلطَّعَامَ وَمَا كَانُواْ خَٰلِدِينَ ﴿8﴾

سورۃالانبیاء آیت ۸

اور ہم نے ان کے ایسے جسم وجسد نہیں بنائے کہ وہ کھانا نہ کھاتے ہوں اور نہ ہی وہ ہمیشہ رہنے والے تھے۔

وہ لوگ یہ سمجھتے تھے کہ رسول تو کھانا کھائے بغیر زندہ رہ سکتے ہیں۔ اور آج کے لوگ بھی جن کو ولی اولیاء مان لیتے ہیں ان کی کتابوں میں کسی جگہ جو کھانا نہ کھانے کا ذکر ملتا ہے تو اسے بغیر کسی حیل و

حجت مان لیتے ہیں کہ شاید کھانا نہ کھانے والے کامل ولی ہوں گے۔انہوں نے جو کچھ بھی لکھا ہے ہمارا فرض بنتا ہے کہ اسے (قرآن۔ نبی ﷺ کے فرمان اور صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے قول و عمل) کی کسوٹی پر پرکھ لیا جائے۔اگر تو وہ اس کسوٹی پر پورا اترتا ہے تو سر آنکھوں پر۔اگر نہیں تو وہ سراسر دین نہیں ہے۔بلکہ دین میں خیانت ہے۔کوئی جتنا مرضی بڑا بزرگ ہو۔ہمارے پیارے نبی ﷺ سے بڑھ کر نہیں ہو سکتا۔

نبی ﷺ کا فرمان ہے کہ۔

یقیناسب سے سچی بات کتاب اللہ کی ہے,اور بہترین طریقہ محمد (ﷺ) کا طریقہ ہے,اور کاموں میں بدترین کام اس (اللہ اور اسکے رسول ﷺ کی شریعت) میں نئی ایجاد ہے,اور ہر نئی ایجاد بدعت ہے۔اور ہر بدعت گمراہی ہے۔اور ہر گمراہی جہنم میں لے جانے والی ہے۔

(سنن نسائی۔کتاب صلاۃ العیدین باب کیف الخطبۃ) 1578

خالص دین پہنچا دیا گیا:

اللہ رب العزت نے مسلمان کی ایک بڑی شان بیان کی ہے کہ مسلمان کسی بھی صورت میں خیانت کرنے والا نہیں ہو سکتا۔اور نہ اس کا حصہ بن سکتا ہے۔بلکہ وہ تو آپس کی چھوٹی موٹی باتوں میں بھی یہ فکر کرتا ہے کہ کہیں خیانت نہ ہو جائے۔ایک سچا مسلمان تو دین میں خیانت کے تصور سے بھی کانپ

اٹھتا ہے۔ دیکھا جائے تو یہ ہر مسلمان پر ایک بڑی ذمہ داری ہے۔ کہ جیسا دین نبی ﷺ نے ہمیں دیا ہے۔ اسے ویسا ہی دوسروں تک پہنچائیں۔ اللہ جل شانہ نے خاص طور پر قرآن میں خیانت کے بارے جو کچھ کہا ہے وہ یہاں کلک کرکے دیکھ سکتے ہیں اور پھر اسی جگہ واپس آنے کیلئے سورہ القلم کی آیات کے بعد والی لائن پر جو واپس لکھا ہے اس پر کلک کریں۔ مسلمان کبھی خائن نہیں ہو سکتا البتہ اجتہاد کی اجازت ہے۔ اس کے بھی قواعد و ضوابط ہیں۔ ساری امتِ مسلمہ کے اکابر علماء کا کسی مسئلے پر کوئی اجتماعی فیصلہ ہو جائے۔ جو سب کے لئے قابلِ قبول ہو۔ اس کی اہمیت سے قطعاً انکار نہیں۔ لیکن کسی واضح بات پر یا پھر علاقائی اجتہاد کی اسلام میں کوئی اہمیت نہیں۔ دین میں بہت سی باتیں روزِ روشن کی طرح عیاں ہیں۔ نبی ﷺ نے سب کچھ بتا دیا۔ کوئی بات نہیں چھپائی۔ اور اللہ جل شانہ کا ارشاد بھی ہے۔ کہ جو کچھ تم پر نازل کیا ہے۔ اس میں سے کچھ نہ چھپانا۔ سب کچھ بنی نوع انسان تک پہنچا دو۔

يَٰٓأَيُّهَا ٱلرَّسُولُ بَلِّغْ مَآ أُنزِلَ إِلَيْكَ مِن رَّبِّكَ ۖ وَإِن لَّمْ تَفْعَلْ فَمَا بَلَّغْتَ رِسَالَتَهُۥ ۚ وَٱللَّهُ يَعْصِمُكَ مِنَ ٱلنَّاسِ ۗ إِنَّ ٱللَّهَ لَا يَهْدِى ٱلْقَوْمَ ٱلْكَٰفِرِينَ ﴿67﴾

سورۃ المائدۃ آیت 67

اے رسولؐ!۔ جو کچھ بھی تیرے رب کی طرف سے تجھ پر نازل ہوا ہے اسے سب تک پہنچا دو۔ اللہ تجھے لوگوں سے بچائے رکھے گا۔ اور اگر تو نے ایسا نہ کیا تو اپنی رسالت کا حق ادا نہیں کیا۔ بیشک اللہ انکار کرنے والوں کو ہدایت یاب نہیں ہونے دیتا۔

نبی ﷺ کی امت کے لئے تڑپ:

ہمارے معاشرے میں کچھ لوگ یوں بھی کہتے ہیں۔ کہ بہت کچھ سینہ بہ سینہ چلا آتا ہے۔ اگر ان کی بات صحیح مان لی جائے۔ تو کیا نبی ﷺ اور صحابہ کرامؓ کی اس تھکا دینے والی محنت پر حرف نہیں آئے گا۔ جو انہوں نے دن رات ایک کر کے دین کی اشاعت کیلئے کی؟ یعنی کہ نعوذ باللہ!۔ وہ رسالت کا حق ادا نہیں کر سکے۔ ان پر تو یہی فکر گامزن رہی کہ امت کسی طرح سیدھے راستے پر آجائے اور جنت کی مستحق ہو جائے۔ نبی ﷺ کی امت کے لئے تڑپ کا اندازہ ان آیات سے لگایا جا سکتا ہے۔ اور اللہ جل شانہ کی طرف سے ان کی دلجوئی بھی اور صاف صاف انداز میں تنبیہ بھی کی گئی ہے۔

وَيُنذِرَ ٱلَّذِينَ قَالُواْ ٱتَّخَذَ ٱللَّهُ وَلَدًا ﴿4﴾ مَّا لَهُم بِهِۦ مِنْ عِلْمٍ وَلَا لِـَٔابَآئِهِمْ ۚ كَبُرَتْ كَلِمَةً تَخْرُجُ مِنْ أَفْوَٰهِهِمْ ۚ إِن يَقُولُونَ إِلَّا كَذِبًا ﴿5﴾ فَلَعَلَّكَ بَٰخِعٌ نَّفْسَكَ عَلَىٰٓ ءَاثَٰرِهِمْ إِن لَّمْ يُؤْمِنُواْ بِهَٰذَا ٱلْحَدِيثِ أَسَفًا ﴿6﴾

سورۃ الکہف آیت ۴۔۶

اوران لوگوں کو بھی آگاہ کردو جو کہتے ہیں کہ اللہ نے کسی کو اپنا بیٹا بنالیا ہے۔ان کے پاس نہ تو اس بات کی کوئی علمی دلیل ہے اور نہ ہی ان کے باپ دادا کے پاس تھی۔یہ بڑی ہی سخت بات ہے جو ان کے مونہوں سے نکلتی ہے۔(اور بلا شبہ) جو کچھ بھی یہ کہتے ہیں محض جھوٹ بکواس ہے۔اگر یہ لوگ اس کلام پر ایمان نہ لائیں تو شاید تم ان کے پیچھے رنج و غم کرتے ہوئے اپنے آپ کو ہلاک کردوگے۔

تِلْكَ ءَايَٰتُ ٱلْكِتَٰبِ ٱلْمُبِينِ ﴿2﴾ لَعَلَّكَ بَٰخِعٌ نَّفْسَكَ أَلَّا يَكُونُوا۟ مُؤْمِنِينَ ﴿3﴾

سورۃ الشعراء آیت ۲۔۳

یہ وضاحت بھری کتاب کی آیات ہیں۔شاید تم اس (فکر و غم) سے اپنے آپ کو ہلاک کردوگے کہ یہ لوگ ایمان نہیں لاتے۔

أَفَمَن زُيِّنَ لَهُۥ سُوٓءُ عَمَلِهِۦ فَرَءَاهُ حَسَنًا ۖ فَإِنَّ ٱللَّهَ يُضِلُّ مَن يَشَآءُ وَيَهْدِى مَن يَشَآءُ ۖ فَلَا تَذْهَبْ نَفْسُكَ عَلَيْهِمْ حَسَرَٰتٍ ۚ إِنَّ ٱللَّهَ عَلِيمٌۢ بِمَا يَصْنَعُونَ ﴿8﴾

سورۃ فاطر آیت ۸

کیا پھر وہ (صالح آدمی جیسا ہو سکتا ہے) جس کو اس کے برے کرتوت خوشنما بنا کے دکھائے جائیں اور وہ ان کو عمدہ و بہترین سمجھنے لگے؟۔ پس بیشک اللہ جس کو چاہتا ہے گمراہ ہونے دیتا ہے اور جس کو چاہتا

ہے ہدایت کی توفیق دیتا ہے۔ تو (اے نبیؐ) ان لوگوں پر افسوس کرتے ہوئے تمہاری جان نہ چلی جائے۔ بلاشبہ یہ جو کچھ بھی گھڑتے رہتے ہیں اللہ اسے اچھی طرح جانتا ہے۔

وَإِن كَانَ كَبُرَ عَلَيْكَ إِعْرَاضُهُمْ فَإِنِ ٱسْتَطَعْتَ أَن تَبْتَغِىَ نَفَقًا فِى ٱلْأَرْضِ أَوْ سُلَّمًا فِى ٱلسَّمَآءِ فَتَأْتِيَهُم بِـَٔايَةٍ ۚ وَلَوْ شَآءَ ٱللَّهُ لَجَمَعَهُمْ عَلَى ٱلْهُدَىٰ ۚ فَلَا تَكُونَنَّ مِنَ ٱلْجَٰهِلِينَ ﴿35﴾ إِنَّمَا يَسْتَجِيبُ ٱلَّذِينَ يَسْمَعُونَ ۘ وَٱلْمَوْتَىٰ يَبْعَثُهُمُ ٱللَّهُ ثُمَّ إِلَيْهِ يُرْجَعُونَ ﴿36﴾ص

سورۃ الانعام آیت ۳۵۔۳۶

اور (اے نبیؐ) اگر ان لوگوں کا (دینِ) حق سے منہ پھیرنا تم پر بہت گراں گزرتا ہے تو پھر اگر کر سکو تو زمین میں کوئی سرنگ ڈھونڈ نکالو یا آسمان میں کوئی سیڑھی لگا لو پھر ان کے پاس (قبولِ حق کروانے کے لئے) کوئی معجزہ لے آؤ۔ اور اگر اللہ کو منظور ہوتا تو ان سب کو ہدایت پر جمع کر دیتا۔ پس تم نادانوں میں سے ہرگز مت ہو جاؤ۔ حق کو تو البتہ صرف وہی لوگ عملی طور پر قبول کرتے ہیں جو سنتے (سمجھتے) ہیں۔ اور جو مرے ہوئے ہیں ان کو تو اللہ (قیامت کے دن) اٹھائے گا پھر وہ اسی کی طرف لوٹائے جائیں گے۔

اور اللہ جل شانہ نے یہ بھی واضع کر دیا کہ ہدایت کا انحصار تمہاری چاہت کے حساب سے نہیں۔ اللہ ان لوگوں کو بخوبی جانتا ہے جو ہدایت حاصل کرنے کے قریب ہوتے ہیں۔ اور کون سے بے رغبتی برتتے ہیں۔

إِن تَحْرِصْ عَلَىٰ هُدَىٰهُمْ فَإِنَّ ٱللَّهَ لَا يَهْدِى مَن يُضِلُّ ۖ وَمَا لَهُم مِّن نَّٰصِرِينَ ﴿37﴾

سورۃ النحل آیت 37

اگرچہ تم انہیں ہدایت پر لانے کی کتنی ہی حرص کرو۔ پس بلا کسی شک و شبہ اللہ اس کو ہدایت نہیں دیا کرتا جس کو (اس کی بے رغبتی کے باعث) گمراہ ہونے کے لئے چھوڑ دیتا ہے۔ اور ایسے لوگوں کا کوئی مددگار بھی نہیں ہوگا۔

إِنَّكَ لَا تَهْدِى مَنْ أَحْبَبْتَ وَلَٰكِنَّ ٱللَّهَ يَهْدِى مَن يَشَآءُ ۚ وَهُوَ أَعْلَمُ بِٱلْمُهْتَدِينَ ﴿56﴾

سورۃ القصص آیت ۵۶

(اے نبیؐ) بیشک تم (اس کو) جو تمہیں محبوب و پیارا ہو ہدایت نہیں دے سکتے۔ بلکہ اللہ ہی جسے چاہتا ہے ہدایت دے دیتا ہے۔ اور وہ ہدایت پا سکنے والوں کو بخوبی جانتا ہے۔

اور نبی ﷺ کو کفار و منکرین کی کڑوی کسیلی باتیں بھی برداشت کرنی پڑیں۔ جس پر اللہ جل شانہ کو تسلّی دینا پڑی اور اے کاش ہر مسلمان ان کی اس کاوش کا احساس کرتے ہوئے خالص دین حاصل کرنے کی جستجو لگ جائے۔ آمین !۔

وَلَا يَحْزُنكَ قَوْلُهُمْ ۘ إِنَّ ٱلْعِزَّةَ لِلَّهِ جَمِيعًا ۚ هُوَ ٱلسَّمِيعُ ٱلْعَلِيمُ ﴿65﴾

سورۃ یونس آیت ٦٥

اور تم ان (کافر و ناشکرے لوگوں) کی باتوں سے غمزدہ نہ ہو جانا۔ بیشک عزت ساری کی ساری اللہ ہی کے لئے ہے۔ وہ خوب سننے والا سب کچھ جاننے والا ہے۔

علم دین سیکھنے سکھانے کی اہمیت:

قرآن کے میں تقریباً اٹھتر ہزار الفاظ ہیں۔ قرآن پاک کی چھ ہزار دو سو چھتیس آیات میں سب سے پہلے سورۃ العلق کی جو پانچ آیتیں نازل فرمائی گئیں ان میں بھی قلم کی اہمیت اور علم کی عظمت ظاہر کی گئی۔ گویا وحی الٰہی کے آغاز ہی میں جس چیز کی طرف نبی ﷺ کے ذریعے حضرتِ انسان کو توجہ دلائی گئی۔ وہ لکھنا پڑھنا اور تعلیم و تربیت کے جواہر و زیور سے انسانی زندگی کو آراستہ کرنا تھا۔۔ ان میں سب

سے پہلا لفظ جو اللہ رب العزت نے نبی ﷺ کو سکھایا۔ وہ اِقْرَاْ ہے۔ یعنی پڑھو۔ یہ پڑھنا نبی ﷺ کی طرف آنے والی پہلی وحی تھی جو سیکھنے سکھانے کے عمل پر ہی مشتمل تھی۔

اۡقۡرَاۡ بِاسۡمِ رَبِّكَ الَّذِىۡ خَلَقَ ۚ﴿1﴾ خَلَقَ الۡاِنۡسَانَ مِنۡ عَلَقٍ ۚ﴿2﴾ اۡقۡرَاۡ وَرَبُّكَ الۡاَكۡرَمُ ۙ﴿3﴾ الَّذِىۡ عَلَّمَ بِالۡقَلَمِ ۙ﴿4﴾ عَلَّمَ الۡاِنۡسَانَ مَا لَمۡ يَعۡلَمۡ ؕ﴿5﴾

سورۃ العلق آیت ۱ تا ۵

اپنے رب کے نام سے پڑھو جس نے (کائنات کو) پیدا کیا۔ جس نے انسان کو خون کے ایک لوتھڑے سے پیدا کیا۔ پڑھتا رہ اور تمہارا رب تو نہایت کرم کرنے والا ہے۔ جس نے قلم کے ذریعے علم سکھا دیا۔ اور انسان کو وہ کچھ سکھا دیا جو وہ بالکل نہیں جانتا تھا۔

حضور ﷺ کو جب نبوت کے منصب عظیم سے نوازا گیا۔ اس وقت جزیرۃ العرب جہالت میں ڈوبا ہوا تھا۔ قتل و غارت گری۔ چوری۔ ڈکیتی۔ قتل اولاد۔ زنا۔ بت پرستی۔ غرض کون سی ایسی برائی تھی جو ان میں پائی نہ جاتی تھی۔ رسول اللہ ﷺ نے ان کی تعلیم و تربیت اس انداز سے کی اور زندگی گزارنے کے ایسے اصول بتائے کہ دیکھتے ہی دیکھتے ان کی حالت یکسر بدل گئی اور تہذیبی قدروں سے آشنا ہوتے گئے۔ حالت یہ ہو گئی جہاں اور جدھر دیکھو لوگ تعلیم و تعلم سے جڑے لگتے تھے۔ اور قرآن و حدیث کی افہام و تفہیم میں مشغول تھے۔

اسلام میں علم کی عظمت۔اس کی فضیلت اور ترغیب وتاکید جس بلاغت ودل آویزی اور شان سے بیان کی گئی ہے۔اس کی مثال اور کسی اور کے ہاں نہیں ملتی۔اس میں درس وتدریس۔ تعلیم وتربیت۔ سمجھنا سمجھانا۔تو گویا ایسے لازم وملزوم ہے۔جیسے پیاسے کے لیے پانی۔اسی بناپر نبی ﷺ نے مسلمانوں کو ہمیشہ حصولِ علم کی تلقین فرمائی۔اور اس کے لیے عملی اقدام بھی کیے۔جس کی ایک مثال تو یہ ملتی ہے۔کہ غزوۂ بدر کے اسیروں پر آپ ﷺ نے اور شرطوں کے ساتھ ساتھ رہائی کے لیے یہ شرط بھی عائد کی تھی کہ جو مدینہ کے دس بچوں کو لکھنا پڑھنا سکھادے گا اسے آزاد کر دیا جائے گا۔ان کے اس عمل سے اسلام میں اور پیغمبر اسلام ﷺ کی نظر میں تعلیم کی اہمیت کا بخوبی اندازہ ہو جاتا ہے۔

آپ ﷺ کی تعلیم وتربیت براہ راست خود خالق کائنات نے فرمائی۔جس کی توضیح کلام پاک میں صاف الفاظ کے ساتھ موجود ہے۔کہ اللہ نے نبی ﷺ پر کتاب وحکمت نازل کی گئی اور ایسی باتیں سکھائی گئیں جو کہ آپؐ نہیں جانتے تھے۔اسی وجہ سے لوگوں کے بہکانے کے باوجود اللہ کے فضلِ رحمت سے وہ آپؐ کا کچھ بھی نہیں بگاڑ سکے۔

وَلَوْلَا فَضْلُ ٱللَّهِ عَلَيْكَ وَرَحْمَتُهُۥ لَهَمَّت طَّآئِفَةٌ مِّنْهُمْ أَن يُضِلُّوكَ وَمَا يُضِلُّونَ إِلَّآ أَنفُسَهُمْ ۖ وَمَا يَضُرُّونَكَ مِن شَىْءٍ ۚ وَأَنزَلَ ٱللَّهُ عَلَيْكَ ٱلْكِتَٰبَ وَٱلْحِكْمَةَ وَعَلَّمَكَ مَا لَمْ تَكُن تَعْلَمُ ۚ وَكَانَ فَضْلُ ٱللَّهِ عَلَيْكَ عَظِيمًا ﴿113﴾

سورۃالنساء آیت 113

اور اگر تجھ پر اللہ کا فضل اور اس کی رحمت نہ ہوتی تو ان میں سے ایک فریق نے تو تمہیں بہکانے کا فیصلہ کر ہی لیا تھا۔ اور یہ اپنے علاوہ کسی کو نہیں بہکا سکتے اور تمہارا کچھ نہیں بگاڑ سکتے ہیں۔ اور اللہ نے ہی تجھ پر کتاب اور حکمت نازل کی ہے اور تجھے وہ باتیں سکھائی ہیں جو تم نہیں جانتے تھے۔ اور اللہ کا تجھ پر بہت بڑا فضل ہے۔

علم و حکمت اور دین و دانائی کا درجہ اور علم والوں کا رتبہ اسلام میں اس قدر بلند ہے جس کا اندازہ عام فہم انسان کو بھی کلام پاک کی اس درج ذیل آیت سے بخوبی ہو جانا چاہیئے۔

يُؤْتِي ٱلْحِكْمَةَ مَن يَشَآءُ ۚ وَمَن يُؤْتَ ٱلْحِكْمَةَ فَقَدْ أُوتِيَ خَيْرًا كَثِيرًا ۗ وَمَا يَذَّكَّرُ إِلَّآ أُو۟لُوا۟ ٱلْأَلْبَٰبِ ﴿269﴾

سورۃالبقرۃ آیت 269

وہ جس کو چاہتا ہے حکمت عطا کرتا ہے۔ اور جس کو حکمت مل گئی یقینی طور پر اس کو بڑی نعمت مل گئی۔ اور نصیحت تو وہی لوگ قبول کرتے ہیں جو عقل والے ہیں۔

اللہ جل شانہ ان لوگوں کے درجے بلند کر دے گا جو ایمان لائے۔ اور جو علم حاصل کرتے رہے۔

قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ نے اہلِ علم کی فضیلت بیان کرتے ہوئے یوں ارشاد فرمایا

يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوٓاْ إِذَا قِيلَ لَكُمْ تَفَسَّحُواْ فِى ٱلْمَجَٰلِسِ فَٱفْسَحُواْ يَفْسَحِ ٱللَّهُ لَكُمْ ۖ وَإِذَا قِيلَ ٱنشُزُواْ فَٱنشُزُواْ يَرْفَعِ ٱللَّهُ ٱلَّذِينَ ءَامَنُواْ مِنكُمْ وَٱلَّذِينَ أُوتُواْ ٱلْعِلْمَ دَرَجَٰتٍ ۚ وَٱللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرٌ ﴿11﴾

سورۃ المجادلۃ آیت 11

اے ایمان والو! جب تم سے کہا جائے کہ (آنے والوں کے لئے) مجلس میں کھل کر بیٹھو تو کھل کر بیٹھ جایا کرو اللہ تمہیں کشادگی دے گا۔ اور جب کہا جائے کہ اٹھ جاؤ تو اٹھ جایا کرو اللہ ان لوگوں کے درجے بلند کرے گا جو تم میں سے ایمان لائے ہیں اور جن کو علم دیا گیا ہے۔ اور جو کچھ بھی تم کرتے ہو اللہ اس سے اچھی طرح باخبر ہے۔

ایک اور مقام پہ ارشاد فرمایا کہ تم کتاب اللہ سکھاتے بھی ہو اور اسے پڑھتے (پڑھاتے) بھی رہتے ہو۔

مَا كَانَ لِبَشَرٍ أَن يُؤْتِيَهُ ٱللَّهُ ٱلْكِتَٰبَ وَٱلْحُكْمَ وَٱلنُّبُوَّةَ ثُمَّ يَقُولَ لِلنَّاسِ كُونُواْ عِبَادًا لِّى مِن دُونِ ٱللَّهِ وَلَٰكِن كُونُواْ رَبَّٰنِيِّۧنَ بِمَا كُنتُمْ تُعَلِّمُونَ ٱلْكِتَٰبَ وَبِمَا كُنتُمْ تَدْرُسُونَ ﴿79﴾

سورۃ آل عمران آیت 79

کسی بشر کے لئے جائز نہیں کہ اللہ تو اسے۔کتاب۔اور حکمت۔اور نبوت عطا فرمائے پھر وہ بنی نوع انسان سے کہتا پھرے کہ اللہ کو چھوڑ کر میرے بندے ہو جاؤ بلکہ (اسے تو کہنا چاہیے کہ) مطلق ربّانی ہو جاؤ کیونکہ تم کتاب اللہ سکھاتے بھی ہو اور اسے پڑھتے (پڑھاتے) بھی رہتے ہو۔

درج ذیل آیت میں علم والے کو روشنی والے اور بصیرت والے سے تشبیہ دی گئی ہے۔اور عقل سے عاری کو اندھیرے میں رہنے والا اور اندھا کہا گیا ہے۔

قُلْ مَن رَّبُّ ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلْأَرْضِ قُلِ ٱللَّهُ ۚ قُلْ أَفَٱتَّخَذْتُم مِّن دُونِهِۦٓ أَوْلِيَآءَ لَا يَمْلِكُونَ لِأَنفُسِهِمْ نَفْعًا وَلَا ضَرًّا ۚ قُلْ هَلْ يَسْتَوِى ٱلْأَعْمَىٰ وَٱلْبَصِيرُ أَمْ هَلْ تَسْتَوِى ٱلظُّلُمَٰتُ وَٱلنُّورُ ۗ أَمْ جَعَلُوا۟ لِلَّهِ شُرَكَآءَ خَلَقُوا۟ كَخَلْقِهِۦ فَتَشَٰبَهَ ٱلْخَلْقُ عَلَيْهِمْ ۚ قُلِ ٱللَّهُ خَٰلِقُ كُلِّ شَىْءٍ وَهُوَ ٱلْوَٰحِدُ ٱلْقَهَّٰرُ ﴿16﴾

سورۃ الرعد آیت 16

پوچھو کہ آسمانوں و زمین کا رب کون ہے۔(ان ہی کا نپا تلا جواب) بتا دو کہ اللہ۔پوچھو کہ پھر کیوں تم اس (اللہ) کے علاوہ اوروں کو ولی اولیاء بنا لیتے ہو جو اپنے آپ کے نفع و نقصان کے بھی مالک نہیں ہیں۔کہہ دو کیا اندھا اور بصیرت والا برابر ہو سکتے ہیں یا کیا اندھیرا اور روشنی برابر ہو سکتے ہیں۔ بھلا ان

لوگوں نے جن کو اللہ کا شریک مقرر کیا ہوا ہے کیا انہوں نے بھی اس (اللہ جل شانہ) جیسی کوئی مخلوقات پیدا کی ہیں کہ مخلوق ان کی نظر میں مشتبہ ہو گئی۔ کہہ دو کہ اللہ ہی ہر چیز کا پیدا کرنے والا ہے اور وہ واحد و یکتا اکیلا ہی زبردست ہے۔

درج ذیل آیت میں لوگوں سے سیدھا سیدھا سوال کر دیا گیا کہ تم ہی بتاؤ۔ کیا علم والے اور جاہل برابر ہو سکتے ہیں۔

أَمَّنْ هُوَ قَٰنِتٌ ءَانَآءَ ٱلَّيْلِ سَاجِدًا وَقَآئِمًا يَحْذَرُ ٱلْـَٔاخِرَةَ وَيَرْجُواْ رَحْمَةَ رَبِّهِۦ ۗ قُلْ هَلْ يَسْتَوِى ٱلَّذِينَ يَعْلَمُونَ وَٱلَّذِينَ لَا يَعْلَمُونَ ۗ إِنَّمَا يَتَذَكَّرُ أُوْلُواْ ٱلْأَلْبَٰبِ ﴿9﴾ ع1

سورۃ الزمر آیت 9

کیا وہ جو رات کی گھڑیوں میں کبھی سجدہ کرکے اور کبھی قیام کرکے اللہ کی عبادت کرتا ہے اور آخرت سے ڈرتا ہے اور اپنے رب کی رحمت کا امیدوار بھی ہے؟ (اور ایک وہ شخص جو ایسا نہیں کرتا۔ کیا یہ دونوں یکساں ہو سکتے ہیں؟۔ پوچھو کہ کیا علم والا اور جاہل برابر ہو سکتے ہیں؟۔ البتہ نصیحت تو صرف عقل مند ہی قبول کرتے ہیں۔

درج ذیل آیات میں یہی بات مزید کئی طرح سمجھادی گئی کہ علم والا اور جاہل برابر نہیں ہو سکتے۔

وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِزْرَ أُخْرَىٰ ۚ وَإِن تَدْعُ مُثْقَلَةٌ إِلَىٰ حِمْلِهَا لَا يُحْمَلْ مِنْهُ شَيْءٌ وَلَوْ كَانَ ذَا قُرْبَىٰ ۗ إِنَّمَا تُنذِرُ الَّذِينَ يَخْشَوْنَ رَبَّهُم بِالْغَيْبِ وَأَقَامُوا الصَّلَاةَ ۚ وَمَن تَزَكَّىٰ فَإِنَّمَا يَتَزَكَّىٰ لِنَفْسِهِ ۚ وَإِلَى اللَّهِ الْمَصِيرُ ﴿18﴾ وَمَا يَسْتَوِي الْأَعْمَىٰ وَالْبَصِيرُ ﴿19﴾ وَلَا الظُّلُمَاتُ وَلَا النُّورُ ﴿20﴾ وَلَا الظِّلُّ وَلَا الْحَرُورُ ﴿21﴾ وَمَا يَسْتَوِي الْأَحْيَاءُ وَلَا الْأَمْوَاتُ ۚ إِنَّ اللَّهَ يُسْمِعُ مَن يَشَاءُ ۖ وَمَا أَنتَ بِمُسْمِعٍ مَّن فِي الْقُبُورِ ﴿22﴾

سورۃ فاطر آیت ۱۸ تا ۲۲

اور کوئی بوجھ اٹھانے والا کسی دوسرے کا بوجھ نہیں اٹھائے گا۔ اور اگر کوئی بوجھ سے لدا ہوا اپنا بوجھ بٹانے کسی کو بلائے تو کوئی بھی اس میں سے کچھ نہ اٹھائے گا اگرچہ وہ قرابت دار ہی کیوں نہ ہو۔ تم تو البتہ صرف انہی لوگوں کو نصیحت کر سکتے ہو جو بن دیکھے اپنے رب سے ڈرتے اور نماز قائم کرتے ہیں۔ اور جو بھی پاک ہوتا ہے تو بلاشبہ بس اپنے لئے ہی پاک ہوتا ہے۔ اور (سب کا) لوٹنا تو اللہ ہی کی طرف ہے۔ اور اندھا اور بصیرت والا برابر نہیں ہو سکتے۔ اور نہ اندھیرا اور روشنی (برابر ہو سکتے ہیں)۔ اور نہ سایہ اور دھوپ (برابر ہیں)۔ اور نہ ہی زندے اور مردے برابر ہو سکتے ہیں۔ اللہ تو یقیناً جسے چاہتا ہے سنا سنوا دیتا ہے۔ اور تم ان کو جو قبروں میں ہیں نہیں سنا سکتے۔

اسی طرح قرآن مجید میں اللہ رب العزت نے کئی جگہ نبی کریم ﷺ کی صفت معلم کا تذکرہ کرتے ہوئے ان کی بعثت کا بنیادی مقصد بھی تعلیم و تربیت ہی بتایا۔اس پر درج ذیل آیت میں جو ارشاد باری ہے۔اس میں غرض و غایت صاف اور نمایاں نظر آتی ہے۔

كَمَآ أَرْسَلْنَا فِيكُمْ رَسُولًا مِّنكُمْ يَتْلُواْ عَلَيْكُمْ ءَايَٰتِنَا وَيُزَكِّيكُمْ وَيُعَلِّمُكُمُ ٱلْكِتَٰبَ وَٱلْحِكْمَةَ وَيُعَلِّمُكُم مَّا لَمْ تَكُونُواْ تَعْلَمُونَ ﴿151﴾ ط

سورۃ البقرۃ آیت 151

جیسا کہ ہم نے تمہارے پاس تم ہی میں سے ایک رسول بھیجا جو تمہیں ہماری آیات پڑھ سناتا ہے اور تم کو پاک کرتا ہے اور تمہیں کتاب اور حکمت سکھاتا ہے۔اور تمہیں وہ کچھ سکھاتا ہے جو تم نہیں جانتے تھے۔

اللہ رب العزت کی بارگاہ اقدس میں علم کی اہمیت کا اندازہ اس بات سے لگا سکتے ہیں۔کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی ﷺ کو اور ہم سب کو بھی اپنے علم میں بڑھوتری کے لیے درج ذیل دعا کرنے کی طرف رغبت دلائی۔

فَتَعٰلَى ٱللَّهُ ٱلْمَلِكُ ٱلْحَقُّ ۗ وَلَا تَعْجَلْ بِٱلْقُرْءَانِ مِن قَبْلِ أَن يُقْضَىٰٓ إِلَيْكَ وَحْيُهُۥ ۖ وَقُل رَّبِّ زِدْنِى عِلْمًا ﴿114﴾

سورۃ طٰہٰ آیت 114

پس اللہ ہی بادشاہ حقیقی (اور) اعلیٰ اونچے مرتبے والا ہے۔اور قرآن کی وحی جو تیری طرف بھیجی جاتی ہے اسے (پڑھنے) میں تم جلدی نہ کیا کرو جب تک اس کا اترنا پورا نہ ہو جائے۔اور دعا کیا کرو کہ اے میرے رب!۔مجھے اور بھی زیادہ علم عطا فرما۔

سیکھنے کی اہمیت کا اندازہ اس آیت سے بھی لگایا جاسکتا ہے۔سب سے پہلے انسان حضرت آدم علیہ السلام نے اللہ جل شانہ سے دعا سیکھنے کی ابتدا کی اور پھر اللہ رب العزّت سے معافی مانگی۔

فَتَلَقَّىٰٓ ءَادَمُ مِن رَّبِّهِۦ كَلِمَٰتٍ فَتَابَ عَلَيْهِ ۚ إِنَّهُۥ هُوَ ٱلتَّوَّابُ ٱلرَّحِيمُ ﴿37﴾

سورۃ البقرۃ آیت 37

پھر آدمؑ نے اپنے رب سے چند کلمات سیکھ لئے (اور معافی مانگ لی) پس (اللہ نے) ان کی توبہ قبول فرمالی۔بیشک وہی بہت توبہ قبول کرنے والا نہایت مہربان ہے۔

حضرت ابراہیمؑ کی دعا سے بھی سیکھنے سکھانے کی اہمیت کو سمجھ سکتے ہیں۔جو نبی ﷺ کے بارے پوری ہو چکی۔

رَبَّنَا وَٱبۡعَثۡ فِيهِمۡ رَسُولٗا مِّنۡهُمۡ يَتۡلُواْ عَلَيۡهِمۡ ءَايَٰتِكَ وَيُعَلِّمُهُمُ ٱلۡكِتَٰبَ وَٱلۡحِكۡمَةَ وَيُزَكِّيهِمۡۚ إِنَّكَ أَنتَ ٱلۡعَزِيزُ ٱلۡحَكِيمُ ﴿129﴾ ع15

سورۃ البقرۃ آیت 129

اے ہمارے رب!۔ان میں ایک ایسا رسول بھیج جو انہیں تیری آیات پڑھ پڑھ کر سنائے اور ان کو کتاب و حکمت کی تعلیم دے اور ان کو ہر طرح سے پاک کرے۔بیشک تو ہی غالب حکمت والا ہے۔

صبح کے وقت کا قرآن پڑھنا اور سمجھنا فرشتوں کی گواہی کا موجب اور اللہ کے قرب کا ذریعہ ہوتا ہے۔اور اس وقت کا سیکھنا انسان کے ذہن میں تروتازہ بھی رہتا ہے۔

أَقِمِ ٱلصَّلَوٰةَ لِدُلُوكِ ٱلشَّمۡسِ إِلَىٰ غَسَقِ ٱلَّيۡلِ وَقُرۡءَانَ ٱلۡفَجۡرِۖ إِنَّ قُرۡءَانَ ٱلۡفَجۡرِ كَانَ مَشۡهُودٗا ﴿78﴾

سورۃ الاسراء آیت 78

آفتاب کے ڈھلنے سے رات کے اندھیرے تک نماز پڑھا کرو اور صبح کو قرآن پڑھا کرو۔بیشک صبح کا قرآن پڑھنا تو مشہود (یعنی فرشتوں کی حاضری و گواہی کا وقت) ہوتا ہے۔

ان آیات میں نبی ﷺ کو کہا گیا کہ جو کچھ بھی تیرے رب کی طرف سے تجھ پر نازل ہوا ہے اسے سب تک پہنچا دو اور دیکھنا یہ لوگ تمہیں اللہ کی آیات کی تبلیغ سے کہیں روک نہ دیں جو کہ فرض ہے۔ یہاں یہ بات قابلِ غور ہے کہ اللہ جل شانہ نے تو کہا ہے کہ جو کچھ بھی تیرے رب کی طرف سے تجھ پر نازل ہوا ہے سب پہنچا دو۔ تو پھر سینہ بہ سینہ کی رٹ لگانے والے کیا نبی ﷺ پر درپردہ الزام نہیں لگا رہے کہ نعوذباللہ انہوں نے سارا نہیں پہنچایا تھا بلکہ کچھ چھپا لیا تھا اور رسالت کا حق ادا نہیں کیا تھا۔ اگر چھپا لیا تھا تو پھر ان کو کیسے پتہ چل گیا؟۔

يَٰٓأَيُّهَا ٱلرَّسُولُ بَلِّغْ مَآ أُنزِلَ إِلَيْكَ مِن رَّبِّكَ ۖ وَإِن لَّمْ تَفْعَلْ فَمَا بَلَّغْتَ رِسَالَتَهُۥ ۚ وَٱللَّهُ يَعْصِمُكَ مِنَ ٱلنَّاسِ ۗ إِنَّ ٱللَّهَ لَا يَهْدِى ٱلْقَوْمَ ٱلْكَٰفِرِينَ ﴿67﴾

سورۃ المائدۃ آیت ٦٧

اے رسولؐ!۔ جو کچھ بھی تیرے رب کی طرف سے تجھ پر نازل ہوا ہے اسے سب تک پہنچا دو۔ اللہ تجھے لوگوں سے بچائے رکھے گا۔ اور اگر تو نے ایسا نہ کیا تو اپنی رسالت کا حق ادا نہیں کیا۔ بیشک اللہ انکار کرنے والوں کو ہدایت یاب نہیں ہونے دیتا۔

جس طرح نبی ﷺ کے لئے قرآن کا پیغام پہنچانا اور ربِ ذوالجلال کی طرف بلانا فرض کا درجہ رکھتا تھا۔ اسی طرح اب امتِ محمدیہؐ پر یہ واجب ہے۔

https://quranexcel.com

إِنَّ ٱلَّذِى فَرَضَ عَلَيْكَ ٱلْقُرْءَانَ لَرَآدُّكَ إِلَىٰ مَعَادٍ ۚ قُل رَّبِّىٓ أَعْلَمُ مَن جَآءَ بِٱلْهُدَىٰ وَمَنْ هُوَ فِى ضَلَٰلٍ مُّبِينٍ ﴿85﴾ وَمَا كُنتَ تَرْجُوٓاْ أَن يُلْقَىٰٓ إِلَيْكَ ٱلْكِتَٰبُ إِلَّا رَحْمَةً مِّن رَّبِّكَ ۖ فَلَا تَكُونَنَّ ظَهِيرًا لِّلْكَٰفِرِينَ ﴿86﴾ وَلَا يَصُدُّنَّكَ عَنْ ءَايَٰتِ ٱللَّهِ بَعْدَ إِذْ أُنزِلَتْ إِلَيْكَ ۖ وَٱدْعُ إِلَىٰ رَبِّكَ ۖ وَلَا تَكُونَنَّ مِنَ ٱلْمُشْرِكِينَ ﴿87﴾

سورۃ القصص آیت ۸۵ تا ۸۷

(اے نبیؐ) یقینی طور پر جس (اللہ) نے تم پر قرآن (کا پیغام پہنچانا اور عمل کرنا) فرض کر دیا ہے وہ تمہیں واپسی کی منزل (مکہ مکرمہ) تک پھر لوٹا کر رہے گا۔ کہہ دو کہ میرا رب اسے اچھی طرح جانتا ہے جو ہدایت لے کر آیا ہے اور اس کو بھی جو صریح گمراہی میں پڑا ہے۔ اور تمہیں اس بات کی امید نہ تھی کہ تم پر کتاب نازل کی جائے گی یہ تو بس تمہارے رب کی رحمت ہے۔ لہٰذا تم ہر گز کافروں کی پشت پناہی نہ کرنا۔ اور (آگاہ ہو جاؤ) کہ اللہ کی آیات کے نازل ہو جانے کے بعد یہ لوگ تمہیں اللہ کی آیات (پر تبلیغ و عمل) سے کہیں روک نہ دیں۔ اور (ان کو) اپنے رب کی طرف ہی بلاتے رہو اور مشرکوں میں سے ہر گز نہ ہو جانا۔

نبی ﷺ کے بعد یہ کام اب امت کے ذمے لازم ہے۔ کہ کوئی جماعت ایسی لازمی ہونی چاہیئے۔ جو تبلیغ کا کام کرے۔

وَلْتَكُن مِّنكُمْ أُمَّةٌ يَدْعُونَ إِلَى ٱلْخَيْرِ وَيَأْمُرُونَ بِٱلْمَعْرُوفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ ٱلْمُنكَرِ ۚ وَأُوْلَٰٓئِكَ هُمُ ٱلْمُفْلِحُونَ ﴿104﴾ وَلَا تَكُونُوا۟ كَٱلَّذِينَ تَفَرَّقُوا۟ وَٱخْتَلَفُوا۟ مِنۢ بَعْدِ مَا جَآءَهُمُ ٱلْبَيِّنَٰتُ ۚ وَأُوْلَٰٓئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ عَظِيمٌ ﴿105﴾

سورۃ آلِ عمران آیت ۱۰۴۔۱۰۵

اور تم میں سے ایک جماعت ایسی (ضرور) ہونی چاہیے۔ جو نیکی کی طرف بلائے اور اچھے کاموں کا حکم دے اور برے کاموں سے روکے۔ اور یہی لوگ نجات پانے والے ہیں۔ اور ان لوگوں کی طرح نہ ہو جانا جو فرقہ فرقہ ہو گئے۔ اور واضح احکام آنے کے بعد ہی ایک دوسرے سے اختلاف کرنے لگے ۔اور یہ وہ لوگ ہیں جو قیامت کے دن بڑے عذاب میں ہوں گے۔

اور وہ مسلمان جو امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے مطابق دین کی تبلیغ کا کام کرتے ہیں وہ بہترین لوگ قرار پائے۔

كُنتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَأْمُرُونَ بِٱلْمَعْرُوفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ ٱلْمُنكَرِ وَتُؤْمِنُونَ بِٱللَّهِ ۗ وَلَوْ ءَامَنَ أَهْلُ ٱلْكِتَٰبِ لَكَانَ خَيْرًا لَّهُم ۚ مِّنْهُمُ ٱلْمُؤْمِنُونَ وَأَكْثَرُهُمُ ٱلْفَٰسِقُونَ ﴿110﴾

سورۃ آلِ عمران آیت ۱۱۰

تم بنی نوع انسان (کی اصلاح) کے لئے بھیجی گئی سب امتوں سے بہترین امت ہو۔جو نیک کام کرنے کو کہتے ہو اور برے کاموں سے منع کرتے ہو اور اللہ پر ایمان رکھتے ہو۔اور اگر اہل کتاب بھی ایمان لے آتے تو ان کے لئے بہت بہتر ہوتا۔کچھ تو ان میں سے ایمان والے ہیں مگر بہت سارے لوگ ان میں فاسق ہی ہیں۔

تبلیغ کے کام میں سیکھنا سکھانا ہی ہوتا ہے اور ویسے بھی دین سیکھنا ہر مسلمان عاقل و بالغ پر فرض ہے ۔سارے لوگ تو دینی درسگاہوں میں سیکھنے کے لئے نہیں جا سکتے اس لئے اللہ جل شانہ نے ذیلی آیت میں اس کا حل بتا دیا۔

وَمَا كَانَ ٱلْمُؤْمِنُونَ لِيَنفِرُواْ كَآفَّةً ۚ فَلَوْلَا نَفَرَ مِن كُلِّ فِرْقَةٍ مِّنْهُمْ طَآئِفَةٌ لِّيَتَفَقَّهُواْ فِى ٱلدِّينِ وَلِيُنذِرُواْ قَوْمَهُمْ إِذَا رَجَعُوٓاْ إِلَيْهِمْ لَعَلَّهُمْ يَحْذَرُونَ ﴿122﴾ ع15

سورۃ التوبہ آیت ۱۲۲

اور ایسا تو نہیں ہو سکتا کہ سارے کے سارے اہلِ ایمان (دین سیکھنے) نکل کھڑے ہوں۔تو ایسے کیوں نہ کریں کہ ہر ایک جماعت میں سے چند لوگ نکلیں تاکہ وہ دین کی سمجھ بوجھ حاصل کر لیں۔اور جب وہ اپنی قوم کی طرف واپس آئیں تو ان کو (برائیوں کے نتائج سے) ڈرائیں۔تاکہ وہ ڈرتے بچتے رہیں۔

علاوہ ازیں اللہ جل شانہ نے ذیلی آیت میں یہ بھی بتا دیا کہ رسول صرف مرد ہی ہوئے۔اور اگر تم کسی بات کو نہیں جانتے تو اہل علم سے پوچھ لیا کرو۔

وَمَآ أَرۡسَلۡنَا مِن قَبۡلِكَ إِلَّا رِجَالٗا نُّوحِيٓ إِلَيۡهِمۡۚ فَسۡـَٔلُوٓاْ أَهۡلَ ٱلذِّكۡرِ إِن كُنتُمۡ لَا تَعۡلَمُونَ ﴿43﴾

سورۃ النحل آیت 43

اور ہم نے تجھ سے پہلے بھی مردوں کو ہی رسول بنا کر بھیجا تھا جن کی طرف ہم وحی بھیجا کرتے تھے۔ پس اگر تم لوگ نہیں جانتے تو ذکر و نصیحت کرنے والوں سے پوچھ لو۔

سوال کرنا علم کے فروغ کا بڑا ذریعہ ہے۔ اسلامی سیاق و سباق میں سوالات پوچھنا ایک اہم طریقہ تھا جس سے اللہ تعالیٰ نے علم رحمۃ اللعالمین ﷺ تک اور ان سے دیگر پوچھنے والے صحابہؓ تک پہنچایا اور جب ہم قرآنِ پاک کا مطالعہ کرتے ہیں تو ایک لفظ قُل ہمیں بارہا نظر آتا ہے۔ جو قرآن میں بہت مرتبہ آیا ہے۔ جس کا مطلب ہے کہ کہہ دو یا فلاں سوال کا جواب دے دو۔ پھر قَد کا لفظ ہے جس میں کئی حقائق بیان ہوئے ہیں۔ اور ایک لفظ اذْکُر بھی ہے۔ یہ بھی کوئی اہم بات سمجھانے والے متن کی طرف لے جا رہا ہوتا ہے۔ کئی مقامات پر اِذْ کا لفظ آیا ہے اور بعض جگہوں بغیر ان الفاظ کے بات سمجھائی گئی ہے۔ اور ان کے علاوہ کئی جگہوں پر قرآن میں یَسْأَلُونَكَ کا لفظ آیا ہے۔ جس سے قرآنی بیانیے میں سوال کا پس منظر کا معلوم ہوتا ہے۔ مگر کئی ایسے مقامات ہیں جو واضح طور پر سوالیہ پس منظر میں ہیں۔ مگر وہاں یہ لفظ نہیں آیا۔ جیسے سورۂ یوسف کی ابتداء میں یہ لفظ نہیں آیا جب کہ سورۂ یوسف

بھی سوال کے جواب کے طور پر ہی نازل ہوئی ہے۔اور بھی کئی پیغمبروں کے واقعات میں کوئی نہ کوئی سبق موجود ہے۔پھر کئی جگہ غور و فکر کرنے کی ترغیب دی گئی ہے۔اور بارہا دلیل و برہان اور ثبوت کی اہمیت کو اجاگر کیا گیا ہے جو۔کیا۔کیوں اور کیسے ؟ کی طرف ایک رہنمائی ہے۔ ان سب شہادتوں سے پتہ چلتا ہے کہ قرآن نے کئی پوچھے گئے سوال ظاہر کئے ہیں۔جبکہ اکثر پوشیدہ رکھ کر صرف جواب پر اکتفا کیا ہے۔اس طرح قرآن کے بیانیے کا بیشتر حصہ جواب پر مشتمل ہے۔اللہ تعالیٰ نے اس جوابی بیانیے کو تخلیقی اور عمومی بنا کر پیش کیا ہے۔اسی لیے سوال کرنے والوں کے سوال کا ذکر نہیں ملتا۔تاہم ان جوابوں سے ہی سوال اخذ کرکے سوال کی نوعیت معلوم ہو جاتی ہے۔اور یہ اس سے سوال کرکے بات سمجھنے کی اہمیت واضح ہو جاتی ہے۔

علاوہ ازیں اللہ جل شانہ نے ذیلی آیت میں ان ایمان والوں کا ذکر کیا ہے جو سمجھ داری اور تقویٰ کے اس درجے پر پہنچ چکے ہوتے ہیں۔کہ ان کا اللہ پر توکل بہت مضبوط ہو جاتا ہے۔

إِنَّمَا ٱلْمُؤْمِنُونَ ٱلَّذِينَ إِذَا ذُكِرَ ٱللَّهُ وَجِلَتْ قُلُوبُهُمْ وَإِذَا تُلِيَتْ عَلَيْهِمْ ءَايَٰتُهُۥ زَادَتْهُمْ إِيمَٰنًا وَعَلَىٰ رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُونَ ﴿2﴾ ج صلے

سورۃ الانفال آیت 2

ایمان والے تو البتہ بس وہ ہیں کہ جب اللہ کا ذکر کیا جائے تو ان کے دل ڈر جاتے ہیں۔ اور جب اس کی آیات ان کے سامنے پڑھی جائیں تو ان کا ایمان اور بڑھ جاتا ہے۔ اور وہ تو اپنے رب پر ہی بھروسہ کرتے ہیں۔

علم کی اہمیت کے پیشِ نظر یہاں علمی فضائل کے بارے میں چند احادیث کا ذکر کر دینا بھی مناسب رہے گا۔ جو ہمارے اکابرین کی انتھک عملی کاوشوں کے ذریعے۔ ہم تک پہنچیں۔

حضرت معاویہؓ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا۔

حَدَّثَنَا حِبَّانُ بْنُ مُوسَى ـ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ ـ عَنْ يُونُسَ ـ عَنْ الزُّهْرِيِّ ـ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ـ أَنَّهُ سَمِعَ مُعَاوِيَةَ۔ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَنْ يُرِدِ اللَّهُ بِهِ خَيْرًا يُفَقِّهْهُ فِي الدِّينِ وَاللَّهُ الْمُعْطِي وَأَنَا الْقَاسِمُ۔ وَلَا تَزَالُ هَذِهِ الْأُمَّةُ ظَاهِرِينَ عَلَى مَنْ خَالَفَهُمْ حَتَّى يَأْتِيَ أَمْرُ اللَّهِ وَهُمْ ظَاهِرُونَ".

ہم سے حبان بن موسیٰ نے بیان کیا' کہا ہم سے عبداللہ بن مبارک نے' انہیں یونس نے۔ انہیں زہری نے' انہیں حمید بن عبدالرحمٰن نے' انہوں نے معاویہ رضی اللہ عنہ سے سنا' آپ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس کے ساتھ اللہ تعالیٰ بھلائی چاہتا ہے اسے دین کی سمجھ دے

دیتا ہے۔اور دینے والا تو اللہ ہی ہے میں تو صرف تقسیم کرنے والا ہوں اور اپنے دشمنوں کے مقابلے میں یہ امت (مسلمہ) ہمیشہ غالب رہے گی۔تا آنکہ اللہ کا حکم (قیامت) آ جائے اور اس وقت بھی وہ غالب ہی ہوں گے۔

البخاری۔محمد بن اسماعیل۔الجامع الصحیح۔کِتَابُ فَرْضِ الْخُمُسِ۔رقم الحدیث:3116

نبی کریم ﷺ نے حضرت عبداللہ ابن عباسؓ کے حق میں دعا فرماتے ہوئے یوں ارشاد فرمایا کہ

اللهم فقهه في الدين وعلمه التأويل

اے اللہ ! ان کو دین کی فہم اور علمِ تاویل عطا فرما

(مستدرک حاکم۔مسند احمد)

حضرت امامہ باہلیؓ سے روایت ہے

عن أبي أمامة الباهليؓ أن النبي ﷺ قال

فضل العالم على العابد كفضلي على أدناكم

ثم قال رسول الله ﷺ

إن الله وملائكته وأهل السماوات والأرض حتى النملة في جحرها وحتى الحوت ليصلون على معلمي الناس الخير

ترجمہ:۔ابوامامہ باہلیؓ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: عالم کی فضیلت عابد پر ایسی ہے۔ جیسے میری فضیلت تم میں سے ادنیٰ شخص پر ہے۔

پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔

اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے اور آسمان اور زمین والے یہاں تک کہ چیونٹیاں اپنی سوراخ میں اور مچھلیاں اس شخص کے لیے دعائیں کرتی ہیں۔ جو نیکی و بھلائی کی تعلیم دیتا ہے"۔

[حسن لغیرہ] - [رواہ الترمذی۔ وعندہ: "والأرضین" بدل "والأرض"۔ وکذا: "معلم" بدل "معلّی"]

اس حدیث میں شرعی علوم کے حامل شخص کی فضیلت بیان کی گئی ہے۔ کہ عالم کا فضل و شرف۔ عابد کے مقابلے میں ویسا ہی ہے۔ جیسا رسول اللہ ﷺ کا فضل و شرف صحابہ کے زمانے کے ایک عام آدمی پر۔ ادنی صحابی سے مراد اس وقت کا عام آدمی ہے جو بغیر تگ و دو کے جو کچھ ملا لیتا رہا۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا کہ زمین پر رہنے والے تمام انسان۔ جنات اور تمام حیوانات۔ یہاں تک کہ بِلوں میں رہنے والی چیونٹیاں اور جل و سمندر کی مچھلیاں بھی شرعی تعلیم دینے والوں کے حق میں خیر و برکت کی دعائیں کرتی رہتی ہیں۔ اس شخص سے بڑھ کر کسی کا کوئی مقام نہیں ہو سکتا۔ اور پھر اس کے مرنے کے بعد بھی اس کے اجر و ثواب کا سلسلہ بھی منقطع نہیں ہوتا۔ کیونکہ یہ صدقہ جاریہ بن جاتا ہے۔

حضرت کثیر بن قیسؓ سے مروی ہے۔فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ کوارشاد فرماتے ہوئے سُنا۔

جو کسی ایسے راستے پر چلا جس میں علم کا حصول تھا تو اللہ رب العزت اس کے لئے جنت کی طرف کا راستہ آسان فرما دیتا ہے اور بے شک فرشتے اس طالب علم سے خوش ہو کر اس کے لیے اپنے پر بچھاتے ہیں اور اس طالب علم کے لیے زمین و آسمان کی ہر چیز استغفار کرتی ہے یہاں تک کہ پانی کے اندر مچھلیاں بھی بخشش طلب کرتی ہیں۔بے شک عالم کی عابد پر فضیلت اس طرح ہے جس طرح چاند کی دیگر تمام ستاروں پر فضیلت ہے۔بے شک علماء انبیاءؑ کے وارث ہیں۔انبیاءؑ دینار اور درہم نہیں چھوڑتے۔بے شک وہ علم ورثہ میں چھوڑتے ہیں جس نے علم حاصل کیا اس نے وافر حصہ پالیا

ابن ماجۃ۔ج:ا۔ص:81۔رقم الحدیث:222
(ریاض الصالحین)

حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے۔

عن أنس رضي الله عنه مرفوعاً۔ من خَرج في طلب العلم فهو في سَبِيلِ الله حتى يرجع

ترجمہ:۔انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔جو شخص طلب علم میں (اپنے گھر سے) نکلتا ہے وہ ایسے ہے جیسے اللہ کے راستے میں جہاد کرنے والا۔ یہاں تک کہ وہ واپس لوٹ آئے۔

(ریاض الصالحین۔ مشکوٰۃ شریف) حسن۔(امام ترمذی)

حدیث کا مفہوم یہ ہے کہ جو شخص اپنے گھر یا اپنے شہر سے شرعی علم کے حصول کے لیے نکلتا ہے وہ اس شخص کی مانند ہے جو اللہ تعالیٰ کے راستے میں جہاد کے لیے نکلتا ہے یہاں تک کہ وہ اپنے گھر والوں کے پاس واپس لوٹ آئے۔ کیونکہ ایسا شخص دین کے احیاء۔ شیطان کو نیچا دکھانے اور اپنے آپ کو مشقت میں مبتلا کرنے میں ایسے ہی ہے جیسے جہاد کرنے والا ہوتا ہے۔

حضرت عمرؓ کے بیٹے عبداللہؓ سے روایت ہے

حَدَّثَنَا عَبْدَانُ ۔ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ ۔ أَخْبَرَنَا يُونُسُ ۔ عَنِ الزُّهْرِيِّ ۔ أَخْبَرَنِي حَمْزَةُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ ۔ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ ۔ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ يَقُولُ: "بَيْنَا أَنَا نَائِمٌ أُتِيتُ بِقَدَحِ لَبَنٍ۔ فَشَرِبْتُ مِنْهُ حَتَّى إِنِّي لَأَرَى الرِّيَّ يَخْرُجُ مِنْ أَظْفَارِي۔ ثُمَّ أَعْطَيْتُ فَضْلِي۔ يَعْنِي عُمَرَ۔ قَالُوا: فَمَا أَوَّلْتَهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ۔ قَالَ: الْعِلْمَ

ترجمہ :۔ ہم سے عبدان نے بیان کیا۔ کہا ہم کو یونس نے خبر دی۔ انہیں زہری نے۔ انہیں حمزہ بن عبداللہ نے خبر دی۔ ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں سویا ہوا تھا کہ میرے پاس دودھ کا ایک پیالہ لایا گیا اور میں نے اس کا دودھ پیا۔ یہاں تک کہ اس کی سیرابی کا اثر میں نے اپنے ناخنوں میں ظاہر ہوتا دیکھا۔ اس کے بعد میں نے اس کا بچا ہوا دے دیا۔ آپ کا اشارہ عمر رضی اللہ عنہ کی طرف تھا صحابہ نے پوچھا: آپ نے اس کی تعبیر کیا کی یا رسول اللہ؟ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ علم۔

عقبہ بن عامر سے روایت ہے کہ۔

قَالَ عُقْبَةُ بْنُ عَامِرٍ تَعَلَّمُوا قَبْلَ الظَّانِّينَ يَعْنِي الَّذِينَ يَتَكَلَّمُونَ بِالظَّنِّ

ترجمہ :۔ عقبہ بن عامر نے کہا کہ دین کا علم سیکھو اس سے پہلے کہ اٹکل پچو کرنے والے پیدا ہوں یعنی جو رائے اور قیاس سے فتویٰ دیں۔ (قرآن وحدیث سے ناواقف ہوں)

باب: فرائض کا علم سیکھنا: بَابُ تَعْلِيمِ الْفَرَائِضِ - 2

علم کی طلب رکھنے پر درج ذیل حدیث بھی ہے

طَلَبُ الْعِلْمِ فَرِيْضَةٌ عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ

ترجمہ :۔ سارے مسلمانوں پر علم حاصل کرنا فرض ہے

(سنن بن ماجۃ رقم: ۲۲۴۔ مشکوۃ المصابیح ۱/ ۳۴۔ رقم: ۲۱۸)

اس کا ترجمہ و تشریح پر جو کچھ ملا اس کا خلاصہ درج ذیل ہے۔ کہ

ہر مسلمان مرد و عورت پر اتنا علم سیکھنا فرض ہے جس کے ذریعہ وہ حلال و حرام کو پہچان سکے۔

اور یہ معنی خیز ترجمہ کہلائے جانے کے لائق بھی ہے۔ کیوں کہ یہاں علم اور فن میں تفریق ہے۔ فنون لطیفہ میں کسی چیز کو جان لینے کا نام فن تو ہو سکتا ہے لیکن علم نہیں ہے۔ گو کہ مثبت فنون کی اہمیت اپنی جگہ مسّلم ہے۔ اور ان میں وقت کے ساتھ ساتھ مہارت حاصل کرنا بھی بہت ضروری ہے۔ مگر صحیح علم بس وہی ہے جس سے انسان کی اخروی زندگی میں اثبات کا رنگ آجائے۔ اس سے مراد علوم شرعیہ ہیں۔ جو قرآن و سنت سے ماخوذ ہیں۔ اس سلسلہ میں فنون سے پہلے ضروری معلومات کو جاننا ہر مسلمان پر فرض ہے۔ واضح رہے کہ حدیث میں و مسلمۃ کی زیادتی نہیں ہے۔ لیکن مسلم کے مفہوم میں مسّلمۃ بھی داخل ہے۔

حضرت عمر فاروقؓ فرماتے ہیں۔

سیادت (منصب) کے حصول سے قبل فقہ حاصل کرو۔

امام ابو عبد اللہ بخاریؒ فرماتے ہیں۔

حصول منصب کے بعد بھی (علم حاصل کرو) کیونکہ حضور نبی کریم ﷺ کے اصحابؓ نے بڑی عمر کے بعد بھی علم حاصل کیا

صحیح البخاری۔ج:1۔ص:25

:حضرت عبداللہ بن عباسؓ نے ارشاد فرمایا

ایک گھڑی بھر علم کا حصول ایک رات کے قیام سے بہتر ہے اور ایک دن علم حاصل کرنا تین ماہ کے روزوں سے افضل ہے

المناوی۔ محمد المدعو بعبد الرؤوف بن تاج العارفین۔ فیض القدیر شرح الجامع الصغیر۔۔ج:4۔ص:269[14]

حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ

نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا

جب تم جنت کے باغوں میں سے گزرا کرو تو دلی مراد حاصل کرلیا کرو۔ عرض کی اے اللہ کے رسول ﷺ ! جنت کے باغ کیا ہیں؟۔آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ یہ علم کی مجالس ہیں

نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا

دین کی تھوڑی فہم حاصل کرنا۔ عبادت کی کثرت سے بہتر ہے

اِحمد بن علی بن ثابتؒ (المتوفی: 463ھ)۔الفقیہ والمتفقہ۔۔ج:1۔ص:98

حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں

امر و نہی کے بارے میں (علم کا) ایک باب پڑھنا۔اللہ رب العزت کی راہ میں ستر غزوات میں شرکت سے مجھے زیادہ پسندیدہ ہے

النووی۔یحییٰ بن شرفؒ (المتوفی: 676ھ)۔المجموع شرح المہذب۔ج:ا۔ص:21

حضرت انسؓ سے مروی ہے کہ:

نبی کریم ﷺ کی بارگاہِ اقدس میں ایک شخص حاضر ہوا اور آپ ﷺ سے عبادت گزاروں اور فقہاء کے بارے میں سوال کیا کہ۔اے اللہ کے رسول ﷺ۔اللہ رب العزت کے ہاں عابد (عبادت گزار) افضل ہیں یا فقہاء؟۔تو رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ رب العزت کے ہاں ایک سمجھ رکھنے والا ہزار عبادت گزاروں سے افضل ہے۔

اِحمد بن علی بن ثابتؒ (المتوفی: 463ھ)۔الفقیہ والمتفقہ۔ج:1۔ص:105

غزوہ خیبر کے موقع پر رسول اللہ ﷺ نے حضرت علیؓ سے ارشاد فرمایا کہ

فَوَاللَّهِ لَأَنْ يَهْدِيَ اللَّهُ بِكَ رَجُلًا وَاحِدًا خَيْرٌ لَكَ مِنْ أَنْ يَكُونَ لَكَ حُمْرُ النَّعَمِ

اللہ کی قسم ! اگر تمہارے ذریعہ ایک شخص کو بھی ہدایت مل جائے تو یہ تمہارے لیے سرخ اونٹوں سے بہتر ہے۔

[صحیح البخاری۔ حدیث: ۴۲۱۰]

جب کہ ایک اور جگہ نبی ﷺ نے حضرت معاذ بن جبلؓ کو یمن کی طرف بھیجا

تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا

لَأَنْ يَهْدِيَ بِكَ اللَّهُ رَجُلًا وَاحِدًا خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَما فِيهَا

تیری وجہ سے ایک آدمی کا ہدایت پاجانا تیرے لیے دنیا ومافیہا سے بہتر ہے۔

الغزالی۔ محمد بن محمدؒ (المتوفی: 505ھ)۔إحیاء علوم الدین۔ (بیروت۔ دار المعرفۃ)۔ باب: فَضِيلَةُ التَّعْلِيمِ۔ ج:1۔ ص:9

[تخریج إحادیث الإحیاء للعراقی]

نبی کریم ﷺ نے کیسے بلیغ انداز میں فرمایا ہے ۔ کہ

الحكمة ضالة المومن فحيث وجدها فهو احق بها

حکمت کو ایک گم شدہ لعل سمجھو۔ جہاں پاؤ اپنا اسے مال سمجھو۔

(بخاری۔ مسلم۔ ترمذی)

یہی وجہ ہے کہ تاریخ کی ورق گردانی سے معلوم ہوتا ہے کہ مسلمان کبھی عروج پر تھا۔

آج جو بھی علم وحکمت اور صنعت وحرفت کے ذخائر دنیا میں کسی جگہ نظر آتے ہیں۔اس کے حقیقی وارث تو مسلمان لوگ ہیں۔ ہم صرف وقتی طور پر اپنی غفلت وجہالت اور تعطل علمی کے باعث حقیقی خزانے کھو بیٹھے ہیں۔علامہ اقبال کے جواب شکوہ میں میراث پدر سے مراد علمی میراث ہے۔ جس سے بے خبری مسلمانوں کی پستی کا سبب بنی۔

باپ کا علم نہ بیٹے کو اگر ازبر ہو ۔ پھر پسر وارثِ میراث پدر کیوں کر ہو

(علامہ اقبال) جواب شکوہ

ورنہ حقیقت تو یہ ہے کہ دینی علوم کے علاوہ دنیاوی وعمرانی علوم کا کوئی شعبہ یا پہلو ایسا نہیں ہے جو اہل اسلام کے ہاتھوں فروغ نہ پایا ہو۔ علم کیمیا۔ طب۔ جراحی۔ ہندسہ۔ ریاضیات یا ہیئت وفلکیات۔ طبیعات وحیوانیات۔ ارضیات وحیاتیات۔ معاشیات واقتصادیات۔ تاریخ وجغرافیہ اور خدا جانے کتنے بے شمار علوم وفنون اور بیش بہا ایجادات واختراعات کے ایسے ماہر وموجد گذرے ہیں کہ اس دور جدید میں بھی ترقی یافتہ قومیں اپنے جدید سے جدید انکشافات وتحقیقات کے لئے ہمارے آباواجداد کی تشریحات وتسخیرات کی خوشہ چین اور مرہونِ منت نظر آتی ہیں۔اس بات کا اعتراف خود ان کی تصانیف میں موجود ہے۔ جیسا کہ مارگولیتھ۔ جرجی زیدان۔ ڈریپر۔ لیبان۔ نولڈیکی جیسے شہرۂ آفاق مصنّفین ومؤرخین کی بلند پایہ تصانیف میں یہ بات ملتی ہے۔الطاف حسین حالی نے اسی بات کا تذکرہ اپنے اس شعر میں کیا ہے۔

غرض فن ہیں جو مایۂ دین و دولت طبیعی۔ الٰہی۔ ریاضی و حکمت

طب اور کیمیا۔ ہندسہ اور ہیئت سیاست۔ تجارت۔ عمارت۔ فلاحت

لگاؤ گے کھوج ان کا جا کر جہاں تم

نشاں ان کے قدموں کے پاؤ گے واں تم

(حالی)

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

اِنَّمَا بُعِثْتُ مُعَلِّماً

بلاشبہ میں معلم بنا کر بھیجا گیا ہوں۔

ابن ماجہ۔150/1۔حدیث:229))

نبی اکرم ﷺ نے علم کی مجلس میں بیٹھنے والے لوگوں افضل قرار دیا کہ تعلیم و تعلم کا کام کرنے والے افضل ہیں کہ وہ ایک پیغمبرانہ فریضہ ادا کر رہے ہیں اور جاہل دنیا کو علم کا نور فراہم کر رہے ہیں۔ یعنی ایسے لوگ بعثتِ محمدی کے مقصد کو آگے بڑھانے کی جدوجہد کر رہے ہوتے ہیں۔ اسی لیے وہ عابدوں اور ذکر کرنے والوں پر فضیلت رکھتے ہیں۔ اسی فضیلت کے اہتمام میں نبی اکرم ﷺ بطور معلم ایسی جدوجہد کرنے والی مجلسوں میں خود بھی تشریف فرما ہوئے۔

دینی تعلیم کو اجاگر کرنے کا اندازہ اس بات سے بھی لگایا جاسکتا ہے۔ کہ اللہ کے برگزیدہ بندے ایسا کوئی موقع ہاتھ سے نہیں جانے دیتے تھے۔ کہ جس میں وہ دوسروں تک بات باآسانی پہنچا سکتے ہوں اور نہ پہنچائی ہو اور اس قیمتی وقت کو ضائع کر دیا ہو۔ اس بات کی ایک مثال تو ہمیں قرآنِ کریم کی سورۂ یوسف میں ملتی ہے۔ جس میں دو اشخاص کو خوابوں کی تعبیر بتانے سے پہلے موقع غنیمت جانتے ہوئے حضرت یوسفؑ نے ان کے سامنے دین کی بات رکھی اور وضاحت بھی کر دی اور پھر ان کے خوابوں کی تعبیر بتائی۔

وَدَخَلَ مَعَهُ ٱلسِّجْنَ فَتَيَانِ ۖ قَالَ أَحَدُهُمَآ إِنِّىٓ أَرَىٰنِىٓ أَعْصِرُ خَمْرًا ۖ وَقَالَ ٱلْءَاخَرُ إِنِّىٓ أَرَىٰنِىٓ أَحْمِلُ فَوْقَ رَأْسِى خُبْزًا تَأْكُلُ ٱلطَّيْرُ مِنْهُ ۖ نَبِّئْنَا بِتَأْوِيلِهِۦٓ ۖ إِنَّا نَرَىٰكَ مِنَ ٱلْمُحْسِنِينَ ﴿36﴾ قَالَ لَا يَأْتِيكُمَا طَعَامٌ تُرْزَقَانِهِۦٓ إِلَّا نَبَّأْتُكُمَا بِتَأْوِيلِهِۦ قَبْلَ أَن يَأْتِيَكُمَا ۚ ذَٰلِكُمَا مِمَّا عَلَّمَنِى رَبِّىٓ ۚ إِنِّى تَرَكْتُ مِلَّةَ قَوْمٍ لَّا يُؤْمِنُونَ بِٱللَّهِ وَهُم بِٱلْءَاخِرَةِ هُمْ كَٰفِرُونَ ﴿37﴾ وَٱتَّبَعْتُ مِلَّةَ ءَابَآءِىٓ إِبْرَٰهِيمَ وَإِسْحَٰقَ وَيَعْقُوبَ ۚ مَا كَانَ لَنَآ أَن نُّشْرِكَ بِٱللَّهِ مِن شَىْءٍ ۚ ذَٰلِكَ مِن فَضْلِ ٱللَّهِ عَلَيْنَا وَعَلَى ٱلنَّاسِ وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَ ٱلنَّاسِ لَا يَشْكُرُونَ ﴿38﴾ يَٰصَٰحِبَىِ ٱلسِّجْنِ ءَأَرْبَابٌ مُّتَفَرِّقُونَ خَيْرٌ أَمِ ٱللَّهُ ٱلْوَٰحِدُ ٱلْقَهَّارُ ﴿39﴾ مَا تَعْبُدُونَ مِن دُونِهِۦٓ إِلَّآ أَسْمَآءً سَمَّيْتُمُوهَآ أَنتُمْ وَءَابَآؤُكُم مَّآ أَنزَلَ ٱللَّهُ بِهَا مِن سُلْطَٰنٍ ۚ إِنِ ٱلْحُكْمُ إِلَّا لِلَّهِ ۚ أَمَرَ أَلَّا تَعْبُدُوٓا۟

https://quranexcel.com

إِلَّآ إِيَّاهُ ۚ ذَٰلِكَ ٱلدِّينُ ٱلْقَيِّمُ وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَ ٱلنَّاسِ لَا يَعْلَمُونَ ﴿40﴾ يَٰصَٰحِبَيِ ٱلسِّجْنِ أَمَّآ أَحَدُكُمَا فَيَسْقِى رَبَّهُۥ خَمْرًا ۖ وَأَمَّا ٱلْءَاخَرُ فَيُصْلَبُ فَتَأْكُلُ ٱلطَّيْرُ مِن رَّأْسِهِۦ ۚ قُضِىَ ٱلْأَمْرُ ٱلَّذِى فِيهِ تَسْتَفْتِيَانِ ﴿41﴾ ط

سورۃ یوسف آیت ۳۶ تا ۴۱

اور اس کے ساتھ دو اور جوان بھی قید خانے میں داخل ہوئے۔ان میں سے ایک نے کہا کہ بیشک میں (خواب) دیکھتا ہوں کہ شراب نچوڑ رہا ہوں۔اور دوسرے نے کہا کہ البتہ میں (بھی خواب) دیکھتا ہوں کہ اپنے سر پر روٹی اٹھائے ہوئے ہوں اس میں سے پرندے کھا رہے ہیں۔ہمیں اس کی تعبیر بتلا دو۔کہ یقیناً تم ہمیں احسان کرنے والے دِکھتے ہو۔یوسفؑ نے کہا کہ جو کھانا تم دونوں کو دیا جاتا ہے وہ ابھی آنے نہ پائے گا کہ اس سے پہلے ہی میں تم کو اس کی تعبیر بتلا دوں گا۔یہ تعبیریں ان (علوم) میں سے ہیں جو میرے رب نے مجھے سکھائے ہیں۔بلاشبہ میں نے ایسی قوم کا مذہب ترک کر دیا ہے۔جو اللہ پر ایمان نہیں لاتے اور روزِ آخرت کا انکار کرتے ہیں۔اور میں اپنے باپ دادا۔ابراہیمؑ۔اور اسحاقؑ۔اور یعقوبؑ۔کے مذہب پر چلتا ہوں۔ہمیں یہ بالکل جائز نہیں کی اللہ کے ساتھ کسی بھی چیز کو شریک کر دیں۔یہ (توحید تو) ہم پر اور سارے بنی نوع انسان پر اللہ کا فضل ہے لیکن بہت سارے لوگ شکر ادا نہیں کرتے۔اے میرے جیل خانے کے ساتھیو!۔کیا کئی جدا جدا عبادت کیے جانے والے اچھے ہیں یا واحد و یکتا اکیلا اللہ جو بڑا ہی زبردست ہے؟۔اللہ کو چھوڑ کر تم جن جن کی بھی عبادت

کرتے ہو وہ تو صرف نام ہی نام ہیں جو تم نے اور تمہارے باپ داداؤں نے اپنے طور پر رکھ لئے ہیں۔ اللہ نے ان کے بارے کوئی بھی دلیل وسند نازل نہیں کی ہے۔ حکومت تو صرف اور صرف اللہ ہی کی ہے۔ یہ حکم بھی اسی کا ہے کہ اس کے علاوہ کسی کی بھی عبادت نہ کی جائے یہی سیدھا دین ہے۔ لیکن بنی نوع انسان میں سے بہت سارے لوگ نہیں جانتے۔ اے میرے جیل خانے کے رفیقو!۔ تم دونوں میں سے ایک تو اپنے آقا کو شراب پلائے گا۔ اور جو دوسرا ہے وہ سولی دیا جائے گا پھر اس کے سر سے پرندے نوچ نوچ کھائیں گے۔ جو معاملہ تم نے مجھ سے پوچھا تھا اس کا فیصلہ ہو گیا ہے۔

دوسری مثال قرآن کریم کی سورۂ یسین میں ہے جس میں ایک ایسے مردِ مجاہد کا ذکر ہے جو شہر کے پرلے کنارے سے دوڑتا ہوا آیا اور نبیوں کی دی ہوئی دعوت پر ان کے پیچھے چلنے کی تائید کی۔ اور ان کی صداقت پر لوگوں کو قائل کرنے کی کوشش کرنے لگا اور خود بھی اقرار کر لیا۔ جس پر لوگوں نے اسے شہید کر دیا۔ یہاں یہ بات قابلِ غور ہے کہ وہ شہید ہونے کے بعد بھی ان نااہل لوگوں کی بھلائی ہی اس کے مدِ نظر رہی۔ کہ کاش یہ لوگ بھی جان لیتے کہ اللہ جل شانہ نے مجھے کس اعزاز سے نواز دیا۔

وَجَآءَ مِنْ أَقْصَا ٱلْمَدِينَةِ رَجُلٌ يَسْعَىٰ قَالَ يَٰقَوْمِ ٱتَّبِعُوا۟ ٱلْمُرْسَلِينَ ﴿20﴾ ٱتَّبِعُوا۟ مَن لَّا يَسْـَٔلُكُمْ أَجْرًا وَهُم مُّهْتَدُونَ ﴿21﴾ وَمَا لِىَ لَآ أَعْبُدُ ٱلَّذِى فَطَرَنِى وَإِلَيْهِ تُرْجَعُونَ ﴿22﴾ ءَأَتَّخِذُ مِن دُونِهِۦٓ ءَالِهَةً إِن يُرِدْنِ ٱلرَّحْمَٰنُ بِضُرٍّ لَّا تُغْنِ عَنِّى

https://quranexcel.com

شَفَٰعَتُهُمْ شَيْـًٔا وَلَا يُنقِذُونِ ﴿23﴾ ج إِنِّىٓ إِذًا لَّفِى ضَلَٰلٍ مُّبِينٍ ﴿24﴾ إِنِّىٓ ءَامَنتُ بِرَبِّكُمْ فَٱسْمَعُونِ ﴿25﴾ ط قِيلَ ٱدْخُلِ ٱلْجَنَّةَ ۖ قَالَ يَٰلَيْتَ قَوْمِى يَعْلَمُونَ ﴿26﴾ لا بِمَا غَفَرَ لِى رَبِّى وَجَعَلَنِى مِنَ ٱلْمُكْرَمِينَ ﴿27﴾

سورۃ یٰس آیت ۲۰ تا ۲۷

اور شہر کے پرلے کنارے سے ایک آدمی دوڑتا ہوا آیا کہنے لگا کہ اے میری قوم رسولوں کے پیچھے چلو۔ ایسوں کے پیچھے جو تم سے کچھ صلہ نہیں مانگتے اور خود بھی ہدایت یافتہ ہیں۔ اور مجھے کیا ہے کہ میں اس کی عبادت نہ کروں جس نے مجھے پیدا کیا۔ اور تم سب کو بھی اسی کی طرف لوٹ کر جانا ہے۔ کیا میں اس کو چھوڑ کر اوروں کو معبود بناؤں؟ اگر رب الرحمٰن میرے حق میں نقصان کرنا چاہے (پھر) نہ تو ان کی سفارش مجھے کچھ بھی فائدہ دے سکے اور نہ ہی وہ مجھے چھڑا سکیں۔ تب تو بلاشبہ میں واضح گمراہی میں مبتلا ہو گیا۔ البتہ میں تمہارے رب پر ایمان لے آیا ہوں پس تم بھی میری بات سن (کر جان) رکھو۔ کہہ دیا گیا کہ جنت میں داخل ہو جا۔ وہ بولا کاش کہ! میری قوم بھی (اس حقیقت کو) جان لیتی۔ کہ میرے رب نے مجھے بخش دیا اور عزت والوں میں کر دیا۔

تیسری مثال قرآنِ پاک کی سورۂ غافر سے ہے۔ جس کا لبِ لباب کچھ یوں ہے کہ موسیٰؑ فرعون کے دربار میں دعوت دے رہے ہوتے ہیں کہ فرعون کہتا ہے اس کو قتل کر دو۔ فرعون کے درباریوں میں سے ایک ایسا مردِ مجاہد جس نے اپنا ایمان چھپایا ہوا تھا۔ اس موقعے کی نزاکت کا فائدہ اٹھاتے ہوئے

پھٹ پڑتا ہے اور بھرے دربار میں پوری تقریر کر ڈالتا ہے۔ یہ اللہ جل شانہ کا اس مجاہد کے لئے خاص اعزاز ہے کہ اس کی تقریر کے متن کو قرآن کریم کا حصہ بنا دیا۔ جو سورۃ غافر کی آیات ۲۸ تا ۳۵ اور ۳۸ تا ۴۵ پر مشتمل ہے۔

وَقَالَ رَجُلٌ مُّؤْمِنٌ مِّنْ ءَالِ فِرْعَوْنَ يَكْتُمُ إِيمَٰنَهُۥٓ أَتَقْتُلُونَ رَجُلًا أَن يَقُولَ رَبِّىَ
ٱللَّهُ وَقَدْ جَآءَكُم بِٱلْبَيِّنَٰتِ مِن رَّبِّكُمْ ۖ وَإِن يَكُ كَٰذِبًا فَعَلَيْهِ كَذِبُهُۥ ۖ وَإِن يَكُ
صَادِقًا يُصِبْكُم بَعْضُ ٱلَّذِى يَعِدُكُمْ ۖ إِنَّ ٱللَّهَ لَا يَهْدِى مَنْ هُوَ مُسْرِفٌ
كَذَّابٌ ﴿28﴾ يَٰقَوْمِ لَكُمُ ٱلْمُلْكُ ٱلْيَوْمَ ظَٰهِرِينَ فِى ٱلْأَرْضِ فَمَن يَنصُرُنَا مِنۢ بَأْسِ
ٱللَّهِ إِن جَآءَنَا ۚ قَالَ فِرْعَوْنُ مَآ أُرِيكُمْ إِلَّا مَآ أَرَىٰ وَمَآ أَهْدِيكُمْ إِلَّا سَبِيلَ
ٱلرَّشَادِ ﴿29﴾ وَقَالَ ٱلَّذِىٓ ءَامَنَ يَٰقَوْمِ إِنِّىٓ أَخَافُ عَلَيْكُم مِّثْلَ يَوْمِ ٱلْأَحْزَابِ ﴿30﴾ لا
مِثْلَ دَأْبِ قَوْمِ نُوحٍ وَعَادٍ وَثَمُودَ وَٱلَّذِينَ مِنۢ بَعْدِهِمْ ۚ وَمَا ٱللَّهُ يُرِيدُ ظُلْمًا
لِّلْعِبَادِ ﴿31﴾ وَيَٰقَوْمِ إِنِّىٓ أَخَافُ عَلَيْكُمْ يَوْمَ ٱلتَّنَادِ ﴿32﴾ لا يَوْمَ تُوَلُّونَ مُدْبِرِينَ مَا
لَكُم مِّنَ ٱللَّهِ مِنْ عَاصِمٍ ۗ وَمَن يُضْلِلِ ٱللَّهُ فَمَا لَهُۥ مِنْ هَادٍ ﴿33﴾ وَلَقَدْ جَآءَكُمْ
يُوسُفُ مِن قَبْلُ بِٱلْبَيِّنَٰتِ فَمَا زِلْتُمْ فِى شَكٍّ مِّمَّا جَآءَكُم بِهِۦ ۖ حَتَّىٰٓ إِذَا هَلَكَ
قُلْتُمْ لَن يَبْعَثَ ٱللَّهُ مِنۢ بَعْدِهِۦ رَسُولًا ۚ كَذَٰلِكَ يُضِلُّ ٱللَّهُ مَنْ هُوَ مُسْرِفٌ

https://quranexcel.com

مُّرْتَابٌ ﴿34﴾ ج صلے ٱلَّذِينَ يُجَٰدِلُونَ فِىٓ ءَايَٰتِ ٱللَّهِ بِغَيْرِ سُلْطَٰنٍ أَتَىٰهُمْ ۖ كَبُرَ مَقْتًا عِندَ ٱللَّهِ وَعِندَ ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ ۚ كَذَٰلِكَ يَطْبَعُ ٱللَّهُ عَلَىٰ كُلِّ قَلْبِ مُتَكَبِّرٍ جَبَّارٍ ﴿35﴾

سورۃ غافر آیت ۲۸ تا ۳۵

اور آلِ فرعون میں سے ایک مردِ مومن جو اپنے ایمان کو چھپائے ہوئے تھا اس نے کہا کہ کیا تم ایک شخص کو صرف اس بنا پر قتل کرنا چاہتے ہو جو کہتا ہے کہ میرا رب اللہ ہے؟۔ اور وہ تمہارے رب کی طرف سے تمہارے پاس نشانیاں بھی لے کر آیا ہے۔ اگر وہ جھوٹا ہے تو اس کے جھوٹ کا وبال اسی پر پڑے گا۔ اور اگر وہ سچا ہوا تو جس عذاب کی وہ تمہیں دھمکی دیتا ہے اس کا کچھ نہ کچھ تو تم پر واقع ہو کر رہے گا۔ بیشک اللہ اسے ہدایت یاب نہیں ہونے دیتا جو حد سے بڑھ جانے والا بڑا جھوٹا ہو۔ اے میری قوم آج تمہاری بادشاہی ہے اور اس سرزمین میں تمہیں غلبہ بھی حاصل ہے لیکن اگر اللہ کا عذاب ہم پر آگیا تو کون ہماری مدد کرے گا؟۔ فرعون بولا کہ میں تو تمہیں وہی رائے دیتا ہوں جو مجھے مناسب لگتی ہے اور میں اسی راہ کی طرف تمہاری رہنمائی کرتا ہوں جس میں بھلائی ہے۔ اور جو ایمان لایا تھا وہ کہنے لگا کہ اے میری قوم مجھے البتہ تمہارے بارے بھی (سابقہ) گروہوں کے (برے عذاب والے) دن جیسا اندیشہ ہے۔ جیسے کہ قومِ نوحؑ اور عاد اور ثمود اور ان کے بعد والوں پر ہوا تھا۔ اور اللہ تو بندوں پر کبھی ظلم کرنا نہیں چاہتا۔ اور اے میری قوم مجھے البتہ تمہارے بارے اس چیخ وپکار والے دن (یعنی قیامت) کا خوف بھی ہے۔ جس روز تم پیٹھ پھیر کر بھاگو گے تمہیں اللہ کے (عذاب) سے کوئی

بھی بچانے والا نہ ہوگا۔اور جس کو اللہ گمراہ ہونے کے لئے چھوڑ دے اسے کوئی ہدایت دینے والا نہیں ہوتا۔اور البتہ یقیناً اس سے پہلے یوسفؑ بھی تمہارے پاس ٹھوس دلیلیں لے کر آئے تھے مگر تم برابر شک میں ہی پڑے رہے۔یہاں تک کہ جب وہ وفات پا گئے تو تم کہنے لگے کہ ان کے بعد تو اللہ ہر گز کوئی رسول نہیں بھیجے گا۔اسی طرح اللہ ہر اس شخص کو گمراہی میں ہی چھوڑ دیتا ہے جو حد سے بڑھ جانے والا شک کرنے والا ہوتا ہے۔وہ لوگ جو ان کے پاس آئی ہوئی کسی دلیل و سند کے بغیر اللہ کی آیات میں جھگڑتے ہیں۔وہ اللہ کے نزدیک اور مومنوں کے نزدیک۔سخت مبغوض (اور قابلِ نفرت) ہیں۔اسی طرح اللہ ہر متکبر و سرکش کے دل پر مہر ثبت ہونے دیتا ہے۔

پھر اسی سورۃ میں دو آیات کے بعد اس مردِ مجاہد نے اپنی تقریر جاری رکھتے ہوئے مزید یوں کہا۔پھر اللہ جل شانہ نے بھی اس کو فرعون کی چالوں سے بچا لیا تھا۔

وَقَالَ ٱلَّذِىٓ ءَامَنَ يَٰقَوْمِ ٱتَّبِعُونِ أَهْدِكُمْ سَبِيلَ ٱلرَّشَادِ ﴿38﴾ ج يَٰقَوْمِ إِنَّمَا هَٰذِهِ ٱلْحَيَوٰةُ ٱلدُّنْيَا مَتَٰعٌ وَإِنَّ ٱلْءَاخِرَةَ هِىَ دَارُ ٱلْقَرَارِ ﴿39﴾ مَنْ عَمِلَ سَيِّئَةً فَلَا يُجْزَىٰٓ إِلَّا مِثْلَهَا ۖ وَمَنْ عَمِلَ صَٰلِحًا مِّن ذَكَرٍ أَوْ أُنثَىٰ وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَأُو۟لَٰٓئِكَ يَدْخُلُونَ ٱلْجَنَّةَ يُرْزَقُونَ فِيهَا بِغَيْرِ حِسَابٍ ﴿40﴾ ۞ وَيَٰقَوْمِ مَا لِىٓ أَدْعُوكُمْ إِلَى ٱلنَّجَوٰةِ وَتَدْعُونَنِىٓ إِلَى ٱلنَّارِ ﴿41﴾ ط تَدْعُونَنِى لِأَكْفُرَ بِٱللَّهِ وَأُشْرِكَ بِهِۦ مَا لَيْسَ لِى بِهِۦ

https://quranexcel.com

عِلْمٌ وَأَنَا۠ أَدْعُوكُمْ إِلَى ٱلْعَزِيزِ ٱلْغَفَّٰرِ ﴿42﴾ لَا جَرَمَ أَنَّمَا تَدْعُونَنِىٓ إِلَيْهِ لَيْسَ لَهُۥ
دَعْوَةٌ فِى ٱلدُّنْيَا وَلَا فِى ٱلْءَاخِرَةِ وَأَنَّ مَرَدَّنَآ إِلَى ٱللَّهِ وَأَنَّ ٱلْمُسْرِفِينَ هُمْ أَصْحَٰبُ
ٱلنَّارِ ﴿43﴾ فَسَتَذْكُرُونَ مَآ أَقُولُ لَكُمْ ۚ وَأُفَوِّضُ أَمْرِىٓ إِلَى ٱللَّهِ ۚ إِنَّ ٱللَّهَ بَصِيرٌۢ
بِٱلْعِبَادِ ﴿44﴾ فَوَقَىٰهُ ٱللَّهُ سَيِّـَٔاتِ مَا مَكَرُوا۟ وَحَاقَ بِـَٔالِ فِرْعَوْنَ سُوٓءُ ٱلْعَذَابِ ﴿45﴾ ج

سورۃ غافر آیت ۳۸ تا ۴۵

اور جو شخص ایمان لایا تھا اس نے (مزید) کہا کہ اے میری قوم!۔ میری پیروی کرو کہ میں تمہیں بھلائی کا راستہ دکھادوں۔ اے میری قوم!۔ یہ دنیا کی زندگی تو بس البتہ (چند روزہ) فائدہ ہے اور البتہ ہمیشہ رہنے کا گھر تو آخرت کا ہی ہے۔ جو کوئی برائی کرے گا تو اسے بدلہ بھی اس کے برابر ہی ملے گا۔ جو کوئی عمل صالح کرے گا خواہ مرد ہو یا عورت بشرطیکہ وہ مومن ہو تو ایسے لوگ بہشت میں داخل ہوں گے جہاں انہیں بے حساب رزق دیا جائے گا۔ اور اے میری قوم مجھے (ایک فکر ہے بس اور) کیا ہے کہ میں تو تمہیں نجات کی طرف بلاتا ہوں اور تم مجھے (جہنم کی) آگ کی طرف بلاتے ہو؟۔ تم مجھے دعوت دیتے ہو کہ میں اللہ کا انکار کردوں اور ایسی چیز کو اس کا شریک مقرر کروں جس کا مجھے کچھ بھی علم نہیں اور میں تمہیں اس اللہ جل شانہ کی طرف بلاتا ہوں جو خوب غالب بڑا بخش دینے والا ہے۔ کوئی شک و شبہ نہیں۔ کہ تم مجھے صرف اس کی طرف بلاتے ہو جو نہ تو دنیا میں اور نہ ہی آخرت میں پکارے جانے کے قابل ہے اور ہم سب کو اللہ کی طرف ہی لوٹ کر جانا ہے اور بلاشبہ جو حد سے بڑھ

https://quranexcel.com

جانے والے لوگ ہیں وہی جہنمی ہیں۔ جو بات (آج) میں کہہ رہا ہوں عنقریب تم اسے یاد کروگے۔ اور میں اپنا معاملہ اللہ کے سپرد کرتا ہوں۔ بیشک اللہ (اپنے) بندوں کو گہری نگاہ سے دیکھنے والا ہے۔ پس بچالیا اللہ نے اس (مردِ مجاہد) کو ان سب بری بری چالوں سے جو وہ چلتے رہے۔ اور آل فرعون کو برے عذاب نے آ گھیرا۔

دشمن سے مقابلے کے لئے بھی تیار رہنے کا جو حکم ہے۔ اس سے بھی جدید ہتھیاروں اور سامانِ حرب کے بارے سیکھنے سکھانے کا اندازہ لگا سکتے ہیں۔

يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُواْ خُذُواْ حِذْرَكُمْ فَٱنفِرُواْ ثُبَاتٍ أَوِ ٱنفِرُواْ جَمِيعًا ﴿71﴾

سورۃ النساء آیت 71

اے ایمان والو! ۔ اپنی حفاظت کا سامان لے کر (مقابلے کے لئے) ہر وقت تیار رہو پھر (موقع و مناسبت سے) دستہ دستہ کرکے نکلو یا سب اکھٹے کوچ کرو۔

جہدو کوشش کے بارے:

اس دنیا میں ہر انسان کامیاب ہونا چاہتا ہے۔ کسی بھی کامیابی کے پیچھے انسان کا وُہ شعوری جذبہ ہوتا ہے جس میں کسی مقصد کو بنیاد بنا کر جوش وجذبے کے ساتھ اسے حاصل کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ جس کے بعد اُسے عزت و مقام اور شہرت ملتی ہے۔ وہ سمجھتا ہے کہ اس کی کاوشوں کا نتیجہ ہے۔ مگر قرآن و سنت کا مطالعہ کیا جائے تو پتا چلتا ہے کہ دنیاوی مقدر کا نوشتہ مل کر رہتا ہے۔

النصیب یصیب ولو کان تحت الجبلین۔ وغیرالنصیب لا یصیب ولو کان بین الشفتین

ترجمہ:۔ نصیب انسان کو پہنچ کر رہتا ہے۔ اگرچہ دو پہاڑوں کے نیچے کیوں نہ ہو اور جو چیز انسان کے نصیب اور مقدر میں نہ ہو تو وہ ہر گز نہیں مل سکتی اگرچہ ہونٹوں کے درمیان کیوں نہ ہو۔

قرآن میں ارشادِ باری تعالیٰ ہے کہ

وَأْمُرْ أَهْلَكَ بِالصَّلَوٰةِ وَاصْطَبِرْ عَلَيْهَا ۖ لَا نَسْـَٔلُكَ رِزْقًا ۖ نَّحْنُ نَرْزُقُكَ ۗ وَالْعَٰقِبَةُ لِلتَّقْوَىٰ ﴿132﴾

سورۃ طٰہٰ آیت 132

اور اپنے گھر والوں کو نماز کا حکم کرتے رہو اور خود بھی اس پر ثابت قدم رہو۔ ہم تم سے (حصولِ) روزی کا سوال نہیں کرتے روزی تو ہم ہی تمہیں دیتے ہیں۔ اور انجام تو متقی لوگوں کا ہی بھلا ہے۔

اور حقیقی کامیابی تو در حقیقت آخرت کی کامیابی ہے۔ جس کی بنیاد دنیاوی زندگی میں ہی رکھنا ہوتی ہے۔

فَإِذَا قَضَيْتُم مَّنَٰسِكَكُمْ فَٱذْكُرُواْ ٱللَّهَ كَذِكْرِكُمْ ءَابَآءَكُمْ أَوْ أَشَدَّ ذِكْرًا ۗ فَمِنَ ٱلنَّاسِ مَن يَقُولُ رَبَّنَآ ءَاتِنَا فِى ٱلدُّنْيَا وَمَا لَهُۥ فِى ٱلْءَاخِرَةِ مِنْ خَلَٰقٍ ﴿200﴾

سورۃ البقرۃ آیت 200

پھر جب حج کے پورے ارکان ادا کر چکو تو پھر اللہ کو ایسے یاد کرو جیسے اپنے باپ داداؤں کو یاد کیا کرتے تھے بلکہ (اللہ کو) اس سے بھی کہیں بڑھ کر یاد کرو۔ اور لوگوں میں کچھ ایسے بھی ہیں جو کہتے ہیں کہ اے ہمارے رب!۔ ہمیں (جو کچھ دینا ہے) اسی دنیا ہی میں دے دے ایسے شخص کا آخرت میں کچھ بھی حصہ نہیں ہے۔

وَمِنْهُم مَّن يَقُولُ رَبَّنَآ ءَاتِنَا فِى ٱلدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِى ٱلْءَاخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ ٱلنَّارِ ﴿201﴾

سورۃ البقرۃ آیت 201

اور کچھ ایسے ہیں جو دعا کرتے ہیں کہ اے ہمارے رب !۔ ہمیں دنیا میں بھی بھلائی عطا کر دے اور آخرت میں بھی بھلائی عطا کر اور ہمیں دوزخ کے عذاب سے (ہر صورت) بچا لے۔

وَمَا كَانَ لِنَفْسٍ أَن تَمُوتَ إِلَّا بِإِذْنِ ٱللَّهِ كِتَٰبًا مُّؤَجَّلًا ۗ وَمَن يُرِدْ ثَوَابَ ٱلدُّنْيَا نُؤْتِهِۦ مِنْهَا وَمَن يُرِدْ ثَوَابَ ٱلْـَٔاخِرَةِ نُؤْتِهِۦ مِنْهَا ۚ وَسَنَجْزِى ٱلشَّٰكِرِينَ ﴿145﴾

سورۃ آل عمران آیت 145

کوئی بھی اللہ کے اذن کے بغیر نہیں مر سکتا موت کا وقت لکھا ہوا ہے۔ اور جو کوئی دنیا میں بدلہ چاہے گا اسے ہم دنیا میں ہی دے دیں گے۔ اور جو آخرت میں بدلہ چاہے گا ہم اسے وہاں پر اجر عطا کریں گے۔ اور ہم عنقریب شکر گزاروں کو اچھا صلہ دیں گے۔

عقل مند انسان وہ ہے جو اپنے آپ کی تربیت کرتا رہے اور آنے والی زندگی کے بارے میں سعی و کوشش کرتا رہے۔ بے عقل اور بد بخت ہے وہ جو اللہ جل شانہ کی ہدایت کو پانے کی کوشش نہ کرے۔ اور ظن و گمان پر انحصار کرتا رہے۔ پھر سمجھے کہ وہ حق پر ہے۔ اور اسی حالت میں دنیا سے چلا جائے۔ وہ ناکام و نامراد ہے۔ درج ذیل آیات میں دیکھ سکتے ہیں۔ کہ کوشش مثبت بھی ہوتی ہے او

رمنفی بھی۔آخرت میں وہی ملے گا۔اور اتنا ہی ملے گا۔جس طرف کسی نے جتنی کوشش کی ہو گی۔اور جس اخلاص سے کی ہو گی۔

وَمِنَ ٱلنَّاسِ مَن يُعْجِبُكَ قَوْلُهُۥ فِى ٱلْحَيَوٰةِ ٱلدُّنْيَا وَيُشْهِدُ ٱللَّهَ عَلَىٰ مَا فِى قَلْبِهِۦ وَهُوَ أَلَدُّ ٱلْخِصَامِ ﴿204﴾ وَإِذَا تَوَلَّىٰ سَعَىٰ فِى ٱلْأَرْضِ لِيُفْسِدَ فِيهَا وَيُهْلِكَ ٱلْحَرْثَ وَٱلنَّسْلَ ۗ وَٱللَّهُ لَا يُحِبُّ ٱلْفَسَادَ ﴿205﴾

سورۃ البقرۃ آیت 204

اور بعض ایسے بھی ہیں جس کی گفتگو تمہیں دنیا کی زندگی میں بہت بھلی لگتی ہے اور وہ اپنے دل کی باتوں پر اللہ کو گواہ بناتا ہے حالانکہ وہ سخت جھگڑالو ہوتا ہے۔ اور جب وہ لوٹ کے جاتا ہے تو زمین میں فساد ڈالنے کی کوشش کرتا ہے اور کھیتی اور نسل کی بربادی کی کوشش میں لگا رہتا ہے جبکہ اللہ فساد کو ہر گز پسند نہیں کرتا۔

يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ ٱتَّقُوا۟ ٱللَّهَ وَٱبْتَغُوٓا۟ إِلَيْهِ ٱلْوَسِيلَةَ وَجَٰهِدُوا۟ فِى سَبِيلِهِۦ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ ﴿35﴾

سورۃ المائدۃ آیت 35

اے ایمان والو!۔ اللہ ہی سے ڈرتے رہو اور اس کی طرف قرب تلاش کرو اور اس کی راہ میں کوشش وجدوجہد (جہاد) کرتے رہو تاکہ تم کامیاب ہو جاؤ۔

أَمْ حَسِبْتُمْ أَن تُتْرَكُواْ وَلَمَّا يَعْلَمِ ٱللَّهُ ٱلَّذِينَ جَٰهَدُواْ مِنكُمْ وَلَمْ يَتَّخِذُواْ مِن دُونِ ٱللَّهِ وَلَا رَسُولِهِۦ وَلَا ٱلْمُؤْمِنِينَ وَلِيجَةً ۚ وَٱللَّهُ خَبِيرٌۢ بِمَا تَعْمَلُونَ﴿16﴾ع2

سورۃالتوبۃ آیت 16

کیا تم نے سمجھ رکھا ہے کہ یونہی چھوڑ دیئے جاؤگے؟۔ حالانکہ اللہ نے تم میں سے ایسے لوگوں کو ابھی نہیں جانچا جو صحیح معنوں میں جہاد کرنے والے ہیں (یا جو دین پھیلانے کی بھرپور کوشش کرتے ہیں)۔ اور جنہوں نے اللہ اور اس کے رسول اور مومنوں کے علاوہ کسی کو ولی (دوست) نہیں بنایا۔ اور اللہ تمہارے سب کاموں سے خوب باخبر ہے۔

وَمَنْ أَرَادَ ٱلْـَٔاخِرَةَ وَسَعَىٰ لَهَا سَعْيَهَا وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَأُوْلَٰٓئِكَ كَانَ سَعْيُهُم مَّشْكُورًا﴿19﴾

سورۃالاسراء آیت 19

اور جو آخرت چاہتا ہے اور اس کے لئے مناسب کوشش بھی کرتا ہے۔ اور وہ مومن بھی ہو تو ایسے لوگوں کی کوشش قابلِ قدر و سراہت ہو گی۔

ٱلَّذِينَ ضَلَّ سَعْيُهُمْ فِى ٱلْحَيَوٰةِ ٱلدُّنْيَا وَهُمْ يَحْسَبُونَ أَنَّهُمْ يُحْسِنُونَ صُنْعًا ﴿104﴾

سورۃ الکہف آیت 104

وہ لوگ جن کی ساری کوششیں دنیا کی زندگی میں گم ہو کر رہ گئیں اور وہ خیال کیے بیٹھے ہیں کہ بلا شبہ وہ بہت اچھے کام کر رہے ہیں۔

إِنَّ ٱلسَّاعَةَ ءَاتِيَةٌ أَكَادُ أُخْفِيهَا لِتُجْزَىٰ كُلُّ نَفْسٍۭ بِمَا تَسْعَىٰ ﴿15﴾

سورۃ طٰہٰ آیت 15

بلا شبہ قیامت آنے والی ہے میں اسے مخفی رکھنا چاہتا ہوں تاکہ ہر شخص کو اس کی سعی و کوشش کی جزا مل جائے۔

فَمَن يَعْمَلْ مِنَ ٱلصَّٰلِحَٰتِ وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَلَا كُفْرَانَ لِسَعْيِهِۦ ۖ وَإِنَّا لَهُۥ كَٰتِبُونَ ﴿94﴾

سورۃ الأنبیاء آیت 94

پس جو کوئی بھی عمل صالح کرے اور وہ مومن بھی ہو تو اس کی کوشش ضائع نہیں جائے گی۔
اور بیشک ہم ہی اس کے لکھنے والے ہیں۔

وَٱلَّذِينَ سَعَوْا۟ فِىٓ ءَايَٰتِنَا مُعَٰجِزِينَ أُو۟لَٰٓئِكَ أَصْحَٰبُ ٱلْجَحِيمِ ﴿51﴾

سورۃ الحج آیت 51

اور جو لوگ ہماری آیات کو رَد کرنے کی کوشش کرتے ہیں وہی اہل دوزخ ہیں۔

وَجَٰهِدُوا۟ فِى ٱللَّهِ حَقَّ جِهَادِهِۦ ۚ هُوَ ٱجْتَبَىٰكُمْ وَمَا جَعَلَ عَلَيْكُمْ فِى ٱلدِّينِ مِنْ حَرَجٍ ۚ مِّلَّةَ أَبِيكُمْ إِبْرَٰهِيمَ ۚ هُوَ سَمَّىٰكُمُ ٱلْمُسْلِمِينَ مِن قَبْلُ وَفِى هَٰذَا لِيَكُونَ ٱلرَّسُولُ شَهِيدًا عَلَيْكُمْ وَتَكُونُوا۟ شُهَدَآءَ عَلَى ٱلنَّاسِ ۚ فَأَقِيمُوا۟ ٱلصَّلَوٰةَ وَءَاتُوا۟ ٱلزَّكَوٰةَ وَٱعْتَصِمُوا۟ بِٱللَّهِ هُوَ مَوْلَىٰكُمْ ۖ فَنِعْمَ ٱلْمَوْلَىٰ وَنِعْمَ ٱلنَّصِيرُ ﴿78﴾ ع10

سورۃ الحج آیت 78

اور اللہ کی راہ میں ایسے کوشش کرو جیسا کہ کوشش کرنے کا حق ہے۔ اس نے تمہیں چن لیا ہے اور دین میں تم پر کسی طرح کی سختی نہیں کی۔ اپنے باپ ابراہیمؑ کے پیچھے چلتے رہو۔ اسی (اللہ جل

شانہ) نے پہلے سے اور اس قرآن میں بھی تمہارا نام مسلمان ہی رکھا تاکہ رسول تم پر گواہ بنے اور تم بنی نوع انسان پر گواہ بنو۔ پس نماز قائم کرو اور زکوۃ ادا کرو اور اللہ کے ساتھ (وابستگی) کو مضبوطی سے پکڑے رکھو۔ وہی تمہارا مولیٰ ہے پس وہ کیا ہی اچھا مولیٰ اور کیا ہی اچھا مددگار ہے!۔

وَمَن جَٰهَدَ فَإِنَّمَا يُجَٰهِدُ لِنَفْسِهِۦٓ ۚ إِنَّ ٱللَّهَ لَغَنِىٌّ عَنِ ٱلْعَٰلَمِينَ ﴿6﴾

سورۃ العنکبوت آیت 6

اور جو کوئی کوشش کرتا ہے تو البتہ وہ صرف اپنے ہی فائدے کے لئے کوشش کرتا ہے۔ بلا شبہ اللہ تو سارے جہانوں سے بے نیاز ہے۔

وَٱلَّذِينَ جَٰهَدُوا۟ فِينَا لَنَهْدِيَنَّهُمْ سُبُلَنَا ۚ وَإِنَّ ٱللَّهَ لَمَعَ ٱلْمُحْسِنِينَ ﴿69﴾ ع7

سورۃ العنکبوت آیت 69

اور جو لوگ ہمارے لئے کوشش وجدوجہد کرتے ہیں ہم ضرور ان کو اپنے راستے کی ہدایت دیں گے ۔اور بیشک اللہ احسان کرنے والوں کے ساتھ ہے۔

وَٱلَّذِينَ سَعَوْ فِىٓ ءَايَٰتِنَا مُعَٰجِزِينَ أُو۟لَٰٓئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ مِّن رِّجْزٍ أَلِيمٌ ﴿5﴾

سورۃ سبا آیت 5

اور جو لوگ ہماری آیتوں کو رَد کرنے کی کوشش کرتے ہیں یہ ہیں وہ (بدبخت) لوگ جن کے لئے سخت المناک عذاب کی سزا ہے۔

وَٱلَّذِينَ يَسْعَوْنَ فِىٓ ءَايَٰتِنَا مُعَٰجِزِينَ أُو۟لَٰٓئِكَ فِى ٱلْعَذَابِ مُحْضَرُونَ﴿38﴾

سورۃ سبا آیت 38

اور جو لوگ ہماری آیتوں کو رَد کرنے کی کوشش کرتے ہیں وہ عذاب میں حاضر کئے جائیں گے۔

أَلَّا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِزْرَ أُخْرَىٰ﴿38﴾لا وَأَن لَّيْسَ لِلْإِنسَٰنِ إِلَّا مَا سَعَىٰ﴿39﴾لا وَأَنَّ سَعْيَهُۥ سَوْفَ يُرَىٰ﴿40﴾ص

سورۃ النجم آیت ۳۸ تا ۴۰

کہ کوئی بوجھ اٹھانے والا کسی دوسرے کا بوجھ نہیں اٹھائے گا۔ اور یہ کہ انسان کو (آخرت میں) اتنا ہی ملے گا جتنی کہ خود اس نے کوشش کی ہو گی۔ اور یہ کہ عنقریب اس کی کوشش ہی دیکھی جائے گی۔

سَابِقُوٓاْ إِلَىٰ مَغۡفِرَةٖ مِّن رَّبِّكُمۡ وَجَنَّةٍ عَرۡضُهَا كَعَرۡضِ ٱلسَّمَآءِ وَٱلۡأَرۡضِ أُعِدَّتۡ لِلَّذِينَ ءَامَنُواْ بِٱللَّهِ وَرُسُلِهِۦۚ ذَٰلِكَ فَضۡلُ ٱللَّهِ يُؤۡتِيهِ مَن يَشَآءُۚ وَٱللَّهُ ذُو ٱلۡفَضۡلِ ٱلۡعَظِيمِ ﴿21﴾

سورۃالحدید آیت 21

(اے بندو!) اپنے رب کی مغفرت اور اس جنت کی طرف ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کی کوشش میں لپکو جس کی چوڑائی آسمان وزمین کی چوڑائی کے برابر ہے جو ان لوگوں کے لئے تیار کی گئی ہے جو اللہ اور اس کے رسولوں پر ایمان لائیں۔ اور یہ اللہ کا فضل ہے جسے چاہتا ہے عطا کر دیتا ہے اور اللہ بڑے ہی فضل و کرم والا ہے۔

عَٰلِيَهُمۡ ثِيَابُ سُندُسٍ خُضۡرٞ وَإِسۡتَبۡرَقٞۖ وَحُلُّوٓاْ أَسَاوِرَ مِن فِضَّةٖ وَسَقَىٰهُمۡ رَبُّهُمۡ شَرَابٗا طَهُورًا ﴿21﴾ إِنَّ هَٰذَا كَانَ لَكُمۡ جَزَآءٗ وَكَانَ سَعۡيُكُم مَّشۡكُورًا ﴿22﴾ ع1

سورۃالانسان آیت ۲۱۔۲۲

ان پر باریک ریشم کے اور موٹے ریشم کے سبز کپڑے ہوں گے اور انہیں چاندی کے کنگن پہنائے جائیں گے اور ان کا رب انہیں نہایت پاکیزہ شراب پلائے گا۔ یقیناً یہ ہے تمہارا صلہ اور تمہاری کوشش جس کی قدردانی کر لی گئی۔

فَأَرَىٰهُ ٱلْـَٔايَةَ ٱلْكُبْرَىٰ﴿20﴾ز صلے فَكَذَّبَ وَعَصَىٰ﴿21﴾ز صلے ثُمَّ أَدْبَرَ يَسْعَىٰ﴿22﴾ز صلے

سورۃالنازعات آیت 20

پھراس نے اس کو بڑی نشانی بھی دکھائی۔ مگراس نے جھٹلادیااور نافرمانی کردی۔ پھر وہ پلٹا (مخالفت میں) کوشش وسعی کرنے لگا۔

فَإِذَا جَآءَتِ ٱلطَّآمَّةُ ٱلْكُبْرَىٰ﴿34﴾ز صلے يَوْمَ يَتَذَكَّرُ ٱلْإِنسَٰنُ مَا سَعَىٰ﴿35﴾لا

سورۃالنازعات آیت ۳۴۔۳۵

توجب وہ بڑی (قیامت کی) آفت آپڑے گی۔ اس دن انسان یاد کرے گاجو کوشش اس نے کی ہوگی۔

وُجُوهٌ يَوْمَئِذٍ نَّاعِمَةٌ﴿8﴾لا لِّسَعْيِهَا رَاضِيَةٌ﴿9﴾لا فِى جَنَّةٍ عَالِيَةٍ﴿10﴾لا

سورۃالغاشیۃ آیت ۸تا۱۰

بہت سے چہرے اس دن خوش باش ہوں گے۔ اپنی سعی و کوشش پر خوش وراضی ہوں گے۔ عالیشان جنت میں ہوں گے۔

إِنَّ سَعْيَكُمْ لَشَتَّىٰ ﴿4﴾ ط

سورۃ اللیل آیت 4

بلا شبہ تم لوگوں کی کوششیں مختلف طرح کی ہیں۔

والدین:

یہ بات تو طے ہے کہ دین بغیر سیکھنے کے نہیں ملتا۔اس کے لئے وقت نکالنا پڑتا ہے۔لیکن بد قسمتی یہ ہے کہ ہمارے معاشرے میں ہر کوئی بغیر سیکھے دعویٰ کرتا ہے کہ اسے سب معلوم ہے۔خواہ اسے کچھ بھی نہ پتہ ہو۔جب تک سیکھیں گے نہیں تو سچ اور جھوٹ میں فرق کیسے کریں گے۔درج ذیل آیات میں اللہ جل شانہ نے والدین کے ساتھ حسن سلوک کرنے کی تاکید کی ہے۔اور ان کی فرمانبرداری پر زور دیا ہے اور ساتھ میں یہ بھی کہہ دیا ہے کہ۔اور اگر وہ تیرے درپے ہو جائیں کہ تو میرے ساتھ کسی کو شریک بنائے جس کا تجھے کچھ بھی علم نہیں تو پھر ان کی اطاعت مت کرنا۔یوں تو قرآن میں کئی جگہ ارشاد ہے کہ غیر شرعی بات کو تسلیم نہ کرنا۔مگر والدین والی آیات کا ذکر اس لئے کیا ہے کہ ان کی اطاعت پر زور دیتے ہوئے خاص طور پر کہہ دیا گیا کہ اگر شرک کرنے کا کہیں تو اس کو نہ ماننا۔شرک شریعت کے خلاف ورزی میں سرِ فہرست ہے۔اب سوال یہ ہے کہ کیسے پتہ چلے گا کہ یہ بات شرعی ہے

اور یہ غیر شرعی تو اس کے لئے سیکھنا ضروری ہے۔ تاکہ ہمارے پاس پرکھنے جانچ کرنے والی کوئی تو کسوٹی ہو۔ اب والدین کے ذکر پر وہ آیات بھی دیکھ لیں جن میں والدین کے ساتھ حسنِ سلوک اور فرمانبرداری کا کہا گیا ہے۔

وَٱعْبُدُواْ ٱللَّهَ وَلَا تُشْرِكُواْ بِهِۦ شَيْـًٔا ۖ وَبِٱلْوَٰلِدَيْنِ إِحْسَٰنًا وَبِذِى ٱلْقُرْبَىٰ وَٱلْيَتَٰمَىٰ وَٱلْمَسَٰكِينِ وَٱلْجَارِ ذِى ٱلْقُرْبَىٰ وَٱلْجَارِ ٱلْجُنُبِ وَٱلصَّاحِبِ بِٱلْجَنۢبِ وَٱبْنِ ٱلسَّبِيلِ وَمَا مَلَكَتْ أَيْمَٰنُكُمْ ۗ إِنَّ ٱللَّهَ لَا يُحِبُّ مَن كَانَ مُخْتَالًا فَخُورًا ﴿36﴾

سورۃ النساء آیت ۳۶

اور اللہ ہی کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی کو بھی شریک نہ بناؤ اور ماں باپ کے ساتھ حسن سلوک کرو۔ اور رشتہ داروں۔ اور یتیموں۔ اور مسکینوں۔ اور رشتہ دار ہمسائے۔ اور اجنبی ہمسائے۔ اور پہلو میں بیٹھنے والے رفیق۔ اور مسافروں۔ اور اپنے غلاموں کے ساتھ بھی نیکی کرو۔ بیشک اللہ تکبر کرنے والے شیخی خورے کو بالکل پسند نہیں کرتا۔

قُلْ تَعَالَوْاْ أَتْلُ مَا حَرَّمَ رَبُّكُمْ عَلَيْكُمْ ۖ أَلَّا تُشْرِكُواْ بِهِۦ شَيْـًٔا ۖ وَبِٱلْوَٰلِدَيْنِ إِحْسَٰنًا ۖ وَلَا تَقْتُلُوٓاْ أَوْلَٰدَكُم مِّنْ إِمْلَٰقٍ ۖ نَّحْنُ نَرْزُقُكُمْ وَإِيَّاهُمْ ۖ وَلَا تَقْرَبُواْ ٱلْفَوَٰحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ ۖ وَلَا تَقْتُلُواْ ٱلنَّفْسَ ٱلَّتِى حَرَّمَ ٱللَّهُ إِلَّا بِٱلْحَقِّ ۚ ذَٰلِكُمْ وَصَّىٰكُم بِهِۦ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُونَ ﴿151﴾

سورۃ الانعام آیت ۱۵۱

کہہ دو آؤ میں تمہیں سناؤں جو کچھ تمہارے رب نے تم پر حرام کیا ہے۔ یہ کہ اس کے ساتھ کسی کو بھی شریک نہ بناؤ اور ماں باپ کے ساتھ حسنِ سلوک کرو۔ اور تنگدستی کے سبب اپنی اولاد کو قتل نہ کرو ہم ہی تمہیں رزق دیتے ہیں اور ان کو بھی دیں گے۔ اور بے حیائی کے کام خواہ ظاہر ہوں یا پوشیدہ ان کے قریب تک نہ جاؤ۔ اور جس کسی جان کا قتل اللہ نے حرام قرار دیا ہے اسے بغیر (شرعی) حق کے قتل نہ کرو۔ یہ ہے وہ جس کی اس نے تمہیں وصیت کی ہے تاکہ تم عقل سے کام لو۔

وَقَضَىٰ رَبُّكَ أَلَّا تَعْبُدُوٓاْ إِلَّآ إِيَّاهُ وَبِٱلْوَٰلِدَيْنِ إِحْسَٰنًا ۚ إِمَّا يَبْلُغَنَّ عِندَكَ ٱلْكِبَرَ أَحَدُهُمَآ أَوْ كِلَاهُمَا فَلَا تَقُل لَّهُمَآ أُفٍّ وَلَا تَنْهَرْهُمَا وَقُل لَّهُمَا قَوْلًا كَرِيمًا ﴿23﴾

سورۃ الاسراء آیت ۲۳

اور یہ تیرے رب کا فیصلہ ہے کہ اس (اللہ جل شانہ) کے علاوہ کسی کی بھی عبادت نہ کرو اور ماں باپ کے ساتھ احسان کرتے رہو۔ اور جب کبھی بھی ان دو میں سے ایک یا دونوں تیرے سامنے بڑھاپے کو پہنچ جائیں۔ تو ان کو اُف تک بھی نہ کہو۔ اور نہ ہی ان کو جھڑکا کرو۔ اور ان دونوں سے ادب واحترام کے ساتھ بات کیا کرو۔

وَوَصَّيْنَا ٱلْإِنسَٰنَ بِوَٰلِدَيْهِ حُسْنًا ۖ وَإِن جَٰهَدَاكَ لِتُشْرِكَ بِى مَا لَيْسَ لَكَ بِهِۦ عِلْمٌ فَلَا تُطِعْهُمَآ ۚ إِلَىَّ مَرْجِعُكُمْ فَأُنَبِّئُكُم بِمَا كُنتُمْ تَعْمَلُونَ ﴿8﴾

سورۃ العنکبوت آیت ۸

اور ہم نے انسان کو تاکیدی حکم دیا ہے کہ وہ اپنے والدین کے ساتھ اچھا سلوک کرتا رہے۔ اور اگر وہ تیرے درپے ہو جائیں کہ تو میرے ساتھ کسی کو شریک بنائے جس کا تجھے کچھ بھی علم نہیں تو پھر ان کی اطاعت مت کرنا۔ (بالآخر) تم سب کو میری ہی طرف لوٹ کر آنا ہے پھر میں تمہیں بتادوں گا جو کچھ تم کیا کرتے تھے۔

وَوَصَّيْنَا ٱلْإِنسَٰنَ بِوَٰلِدَيْهِ حَمَلَتْهُ أُمُّهُۥ وَهْنًا عَلَىٰ وَهْنٍ وَفِصَٰلُهُۥ فِى عَامَيْنِ أَنِ ٱشْكُرْ لِى وَلِوَٰلِدَيْكَ إِلَىَّ ٱلْمَصِيرُ ﴿14﴾ وَإِن جَٰهَدَاكَ عَلَىٰٓ أَن تُشْرِكَ بِى مَا لَيْسَ لَكَ بِهِۦ عِلْمٌ فَلَا تُطِعْهُمَا ۖ وَصَاحِبْهُمَا فِى ٱلدُّنْيَا مَعْرُوفًا ۖ وَٱتَّبِعْ سَبِيلَ مَنْ أَنَابَ إِلَىَّ ۚ ثُمَّ إِلَىَّ مَرْجِعُكُمْ فَأُنَبِّئُكُم بِمَا كُنتُمْ تَعْمَلُونَ ﴿15﴾

سورۃ لقمان آیت ۱۴۔۱۵

اور ہم نے انسان کو اس کے والدین کے ساتھ (حسنِ سلوک کی) تاکید کی ہے (کہ والدین میں سے) اس کی ماں نے ضعف پر ضعف برداشت کرکے اسے (پیٹ میں) اٹھائے رکھا اور دو برس میں اس کا دودھ چھڑانا ہوا۔ میرا بھی اور اپنے ماں باپ کا بھی شکر ادا کرتا رہ۔ (بالآخر) میری ہی طرف لوٹ کر آنا ہے۔ اور اگر وہ تیرے درپے ہو جائیں کہ تو کسی کو میرا شریک ٹھہرائے جس کا تجھے کچھ بھی علم نہیں۔ تو ان دونوں کی اطاعت نہ کرنا۔ اور دنیا میں ان کے ساتھ اچھا برتاؤ کرتے رہنا اور اس

شخص کے راستے پر چلنا جو (سارے معاملات میں) میری ہی طرف رجوعِ انابت کرے۔ پس (یاد رکھو) تم سب کو میری طرف لوٹ کر آنا ہے۔ پھر جو بھی تم کیا کرتے تھے میں سب تمہیں جتادوں گا۔

وَٱلَّذِى قَالَ لِوَٰلِدَيْهِ أُفٍّ لَّكُمَآ أَتَعِدَانِنِىٓ أَنْ أُخْرَجَ وَقَدْ خَلَتِ ٱلْقُرُونُ مِن قَبْلِى وَهُمَا يَسْتَغِيثَانِ ٱللَّهَ وَيْلَكَ ءَامِنْ إِنَّ وَعْدَ ٱللَّهِ حَقٌّ فَيَقُولُ مَا هَٰذَآ إِلَّآ أَسَٰطِيرُ ٱلْأَوَّلِينَ ﴿17﴾ أُوْلَٰٓئِكَ ٱلَّذِينَ حَقَّ عَلَيْهِمُ ٱلْقَوْلُ فِىٓ أُمَمٍ قَدْ خَلَتْ مِن قَبْلِهِم مِّنَ ٱلْجِنِّ وَٱلْإِنسِ ۖ إِنَّهُمْ كَانُوا۟ خَٰسِرِينَ ﴿18﴾

سورۃ الأحقاف آیت ۱۷۔۱۸

اور جس نے اپنے والدین سے کہا کہ اُف ہے!۔ تم دونوں پر کیا تم مجھے وعید دیتے رہتے ہو کہ میں (قبر سے دوبارہ زندہ کرکے) نکالا جاؤں گا۔ حالانکہ مجھ سے پہلے کئی نسلیں گزر چکی ہیں (کیا کوئی ایک بھی زندہ ہو کر آیا؟)۔ اور وہ والدین اللہ سے فریاد کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ وائے افسوس ہے تم پر ایمان لے آؤ بیشک اللہ کا وعدہ سچا ہے۔ (مگر) وہ کہتا ہے کہ یہ سب پرانے لوگوں کے قصے کہانیاں ہیں۔ یہی وہ لوگ ہیں جن پر اللہ کا قولِ (عذاب) ثابت ہو چکا ہے ان پہلے گزرے ہوئے گروہوں کے ساتھ جو جنوں اور انسانوں میں سے تھے۔ یقیناً وہ سب خسارہ اٹھانے والے تھے۔

صوفیا کرامؒ اور شریعت اک موازنہ:

یہاں پر ایک بات مدِ نظر رہے کہ صوفیا کرامؒ سے لاکھ اختلاف ہو لیکن ان کا احترام ملحوظِ خاطر رکھنا ہر مسلمان پر لازم ہے۔یہ خیال کرتے ہوئے کہ ان سے جو غلطیاں۔ کوتاہیاں اور لغزشیں ہوئی ہیں۔وہ سب اللہ جل شانہ معاف فرمائے۔اور ان پر اپنی خاص رحمت نچھاور کرے۔ان کے نام کے ساتھ رحمت اللہ علیہ لکھنا یا کہنا اچھی بات ہے۔

یہ بات بھی کسی سے ڈھکی چھپی نہیں کہ اللہ جل شانہ اور نبی ﷺ کی اطاعت ایک بہت اہم شرعی حیثیت رکھتی ہے۔جس کے خلاف والدین کی بات بھی رَد کی جا سکتی ہے۔تو ان لوگوں کی باتیں کیوں رَد نہیں کی جا سکتیں جو سرے سے کسی گنتی میں نہ ہوں کہ جن کی پیروی کا اللہ جل شانہ نے کوئی حکم نہ دیا ہو۔

جیسا کہ پہلے بھی واضع کیا کہ نبی ﷺ تو آخری نبی ہیں اور بالکل معصوم ہیں۔اور صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کو اللہ جل شانہ سے سرٹیفیکیٹ مل چکا کہ وہ ان سب سے راضی ہو چکا۔ تحقیق شدہ خالص دین تو بس یہی ہے باقی ہر جگہ ملاوٹ والا ہی پاؤگے کیونکہ بہت سی من گھڑت۔ موضوع۔ ضعیف روایات اور صوفیاء کے قصّے کہانیاں۔قرآن اور فرمانِ رسول ﷺ سے سیدھا سیدھا ٹکراتی ہیں۔بزرگوں اور اکابرین کا ادب واحترام لازم ہے۔انہوں نے دین کی خدمت کی ہے۔ لیکن ان کی انہی باتوں کو تسلیم کرنے میں عافیت ہے جو نبیؐ کی شریعت سے ثابت ہیں اور جو اس سے ٹکراتی ہیں ان کو چھوڑ دینا ہی مناسب ہے۔ کیونکہ ان سے غلطیاں بھی ہوئیں۔اس کا سیدھا سیدھا ثبوت درج

ذیل آیات ہیں۔ کہ شیطان نے نبیوں کی تمنّا و دعوت میں بھی خلل ڈالتا رہا۔ وہاں تو اللہ جل شانہ نے اس خلل کو دور کرکے خالص تک رہنمائی کردی۔ مگر اور کسی کے ساتھ ایسا ممکن نہیں۔

وَمَآ أَرْسَلْنَا مِن قَبْلِكَ مِن رَّسُولٍ وَلَا نَبِيٍّ إِلَّآ إِذَا تَمَنَّىٰٓ أَلْقَى ٱلشَّيْطَٰنُ فِىٓ أُمْنِيَّتِهِۦ فَيَنسَخُ ٱللَّهُ مَا يُلْقِى ٱلشَّيْطَٰنُ ثُمَّ يُحْكِمُ ٱللَّهُ ءَايَٰتِهِۦ ۗ وَٱللَّهُ عَلِيمٌ حَكِيمٌ ﴿52﴾

سورۃ الحج آیت 52

اور ہم نے تجھ سے پہلے کوئی بھی ایسا رسول اور نبی نہیں بھیجا مگر یہ کہ جب بھی اس نے کوئی تمنا کی ہو تو شیطان نے اس کی تمنا میں ملاوٹ و خلل اندازی نہ ڈال دی ہو۔ پھر شیطان جو (ملاوٹ) ڈالتا ہے اللہ اس کو دور کردیتا ہے اور اپنی آیات کو مزید مستحکم کردیتا ہے۔ اور اللہ خوب جاننے والا نہایت حکمت والا ہے۔

لِّيَجْعَلَ مَا يُلْقِى ٱلشَّيْطَٰنُ فِتْنَةً لِّلَّذِينَ فِى قُلُوبِهِم مَّرَضٌ وَٱلْقَاسِيَةِ قُلُوبُهُمْ ۗ وَإِنَّ ٱلظَّٰلِمِينَ لَفِى شِقَاقٍۭ بَعِيدٍ ﴿53﴾

سورۃ الحج آیت 53

تاکہ شیطان کی ملاوٹ کو ان لوگوں کے لئے آزمائش کا ذریعہ بنادے جن کے دلوں میں روگ ہے اور جن کے دل سخت ہیں۔اور بیشک ظالم لوگ پرلے درجے کی مخالفت میں پڑے ہوئے ہیں۔

یہاں غور کرنے کی بات یہ ہے کہ شیطان نے اگر نبیوں کو چکمہ دیا تو اس کے سامنے یہ بزرگ کس باغ کی مولی ہیں۔جو یہ اس کی ملاوٹ و خلل اندازی سے بچے رہیں گے۔اگر کسی بزرگ کی بات میں شیطان نے کوئی ملاوٹ ڈال دی تو کون اسے دور کرے گا۔وحی کا سلسلہ تو ختم ہو چکا۔لا محالہ قرآن اور معتبر احادیث کی روشنی میں اسے دیکھا جائے گا۔

ان نامور اولیاء کی لکھی ہوئی بہت ساری کتابیں ہیں جو آج بھی موجود ہیں۔ان میں اچھی باتیں بھی ہیں اور ایسی بہت ساری باتیں۔قصے کہانیاں اور دیگر لوازمات بھی لکھے ہوئے ہیں جو جھوٹ پر مبنی ہیں ۔یوں تو بہت سارے واقعات ہیں جن کا تذکرہ اس کتابچے میں ممکن نہیں۔مثال کے طور پر صرف ایک دو واقعات لکھ دیتا ہوں ایک تو رابعہ بصریؒ کی سوانح حیات والی کتاب سے اور دوسرا بہشتی دروازے سے متعلق ہے پہلے اس بارے میں ذکر ہوگا۔پھر اس کی جانچ پڑتال کا تذکرہ ہوگا۔

رابعہ بصریؒ والا واقعہ کچھ یوں کہ آپؒ قافلے کے ہمراہ گدھے پر سفر حج کے لئے روانہ ہوئیں۔گدھا لاغر و کمزور تھا راستے میں مر گیا۔قافلے والوں نے مدد کرنا چاہی لیکن توکل کی بنا پر ان سے مدد نہ لی اور جنگل بیابان میں تن تنہا رہ گئیں۔اللہ کے آگے گریہ وزاری کرنے سے مرا ہوا گدھا زندہ ہو گیا تو بہت خوش ہوئیں اور گدھے پر پھر سے سامان لاد کر رختِ سفر جاری رکھا۔سفر یونہی جاری تھا کہ اچانک جو نگاہ سامنے اٹھائی تو خانے کعبے کو استقبال میں آیا ہوا پایا۔اور عین اسی وقت میں ابراہیم بن

ادھمؒ جوہر قدم پر سجدہ ریز ہوتے ہوئے خانے کعبے کے اندر داخل ہوئے توبیت اللہ کو وہاں موجود نہ پایا۔بہت پریشان ہوئے کہ کہیں میری نگاہ کا کوئی فرق تو نہیں یا میری عبادات تو ضائع نہیں ہو گئیں ۔یہ سوچ ہی رہے تھے کہ غیب سے آواز آئی۔خانہ کعبہ ایک ضعیفہ کے استقبال کے لئے گیا ہوا ہے۔یہ سنا تو آپؒ پر رقت طاری ہو گئی۔روتے ہوئے پوچھا کہ وہ خاتون کون ہیں۔جواب ملا کہ سامنے دیکھو ۔دیکھا تو ایک خاتون چلی آرہی تھی اور خانہ کعبہ بھی اپنی جگہ واپس آچکا تھا۔آپ نے آگے بڑھ کر سوال کیا کہ یہ نظامِ عالم کیوں درہم برہم کر رکھا ہے۔وہ بولی کہ میں نے نہیں یہ ہنگامہ تو تم نے کھڑا کیا ہوا ہے۔کہ ہر قدم دو رکعت پڑھتے ہوئے چودہ برس بعد ادھر پہنچے ہو۔میں نے تو عاجزی انکساری سے فاصلہ طے کیا ہے۔

اب اس کی جانچ قرآن وسنت سے کرکے دیکھنا چاہی۔تو خوش قسمتی سے نبی ﷺ کی مکی اور مدنی زندگی میں درپیش سارے واقعات میں سے صلح حدیبیہ کا واقعہ اس سے مماثلت والا نظر آیا جو ایک بڑا مشہور و معروف واقعہ ہے جو ذوالقعدہ ٦ ہجری میں ہوا۔بمطابق عیسوی تقویم یہ مارچ چھ سو اٹھائیس کی کوئی تاریخ بنتی ہے۔اور اکثر لوگ اس سے واقف ہیں۔ اور وہ اختصار سے کچھ یوں ہے

6 ہجری ذوالقعدہ کے مہینے میں نبی ﷺ تقریباً ڈیڑھ ہزار صحابہ کرامؓ کے ساتھ عمرہ کے لئے مدینے سے مکے کی طرف روانہ ہوئے۔آنے سے پہلے نبیؐ نے صحابہ کرامؓ کو وہ خواب بھی سنایا تھا کہ آپؐ اپنے رفیقوں کے ساتھ مکہ مکرمہ جاتے اور عمرہ کی سعادت حاصل کرتے ہیں۔ادھر قریش والوں کو یہ پریشانی لاحق ہوئی کہ ایک طرف تو ذوالقعدہ جیسے حرمت کے مہینے میں عمرہ یا حج سے روکنے کا کسی کو حق نہیں ہے۔دوسری طرف سے اگر مسلمانوں کا اتنا بڑا قافلہ مکے میں داخل ہو گیا تو اس سے قریش کا

سارا رعب ختم ہو جائے گا۔ ادھر مسلمانوں کا قافلہ حدیبیہ کے مقام پر پہنچ گیا۔ یہ جگہ مکہ کے ساتھ بالکل متصل ہے اور خانہ کعبہ سے قریب ہے۔ تو کفار نے مسلمانوں کو آگے جانے سے روک دیا۔ اس موقع پر نبیؐ نے حضرت عثمان بن عفانؓ کو سفارتی نمائندے کی حیثیت سے قریش کے پاس بھیجا کہ ہم جنگ کے لیے نہیں آئے بلکہ صرف بیت اللہ کی زیارت و عمرہ کے لیے احرام باندھ کر قربانی کے جانوروں کو ساتھ لے کر آئے ہیں۔ مگر مکے والوں صاف انکار کر دیا اور صرف حضرت عثمانؓ کو پیش کش کہ آپ چاہیں تو کر لیں۔ لیکن انہوں یہ کہہ کر انکار کر دیا کہ بغیر ان سب کے میں اکیلا ہر گز نہیں کر سکتا۔ اسی دوران خبر پھیل گئی کہ عثمانؓ کو شہید کر دیا گیا ہے۔ اس سے جنگ کا خدشہ پیدا ہو گیا۔ صحابہ کرامؓ بہت پریشان تھے کہ کیا ہوگا کہ ان کے پاس تو لڑائی کا سامان تک نہیں کیونکہ ایک تو حرمت والا مہینہ اور دوسرے نیک کام کا ارادہ اس لئے لڑائی کا سامان تک ساتھ لے کر نہیں آئے۔ اس نازک صورتحال پر رسول اللہ ﷺ نے سب صحابہؓ کو جمع کیا اور کہا کہ حضرت عثمانؓ کا قصاص لینے پر سب میرے ہاتھ پر بیعت کرو۔ پھر بیعت شروع ہو گئی۔ جو بیعت رضوان کے نام سے جانی گئی۔ اس بیعت کا ذکر نیچے درج کردہ سورۃ الفتح کی آیات میں ہے۔

إِنَّ ٱلَّذِينَ يُبَايِعُونَكَ إِنَّمَا يُبَايِعُونَ ٱللَّهَ يَدُ ٱللَّهِ فَوْقَ أَيْدِيهِمْ ۚ فَمَن نَّكَثَ فَإِنَّمَا يَنكُثُ عَلَىٰ نَفْسِهِ ۖ وَمَنْ أَوْفَىٰ بِمَا عَٰهَدَ عَلَيْهُ ٱللَّهَ فَسَيُؤْتِيهِ أَجْرًا عَظِيمًا

﴿10﴾ ع1

سورۃ الفتح آیت ۱۰

بلاشبہ جو لوگ تم سے بیعت کرتے ہیں وہ بس البتہ اللہ کی بیعت کرتے ہیں اللہ کا ہاتھ ان کے ہاتھوں پر ہے۔ پھر جو اسے توڑے گا تو بیشک اس کے توڑنے کا وبال صرف اسی پر ہوگا۔ اور جو اللہ سے کیے ہوئے اس عہد کو پورا کرے گا تو اللہ عنقریب اسے اجر عظیم عطا کرے گا۔

۞ لَّقَدْ رَضِيَ ٱللَّهُ عَنِ ٱلْمُؤْمِنِينَ إِذْ يُبَايِعُونَكَ تَحْتَ ٱلشَّجَرَةِ فَعَلِمَ مَا فِى قُلُوبِهِمْ فَأَنزَلَ ٱلسَّكِينَةَ عَلَيْهِمْ وَأَثَٰبَهُمْ فَتْحًا قَرِيبًا ﴿18﴾

سورۃ الفتح آیت ۱۸

البتہ یقینی طور پر اللہ مومنوں سے راضی ہو گیا جب وہ تم سے درخت کے نیچے بیعت کر رہے تھے پس اس نے جانچ لیا جو بھی (صدق وخلوص) ان کے دلوں میں تھا پس اس نے ان پر سکینت نازل کر دی اور انہیں ایک قریب کی فتح بھی دے دی۔

سب صحابہؓ قصاص عثمانؓ پر بیعت کر رہے تھے۔ چونکہ حضرت عثمان وہاں موجود نہیں تھے تو نبیؐ نے اپنے بائیں ہاتھ کو حضرت عثمان کا ہاتھ قرار دے کر اپنے دائیں ہاتھ پر رکھا اور ان کو بھی اس بیعت میں شامل کر لیا۔ بیعت جاری تھی کہ شہادتِ عثمانؓ کی خبر غلط ثابت ہو گئی۔ لیکن بیعت پھر بھی آخری صحابیؓ تک جاری رہی۔

نوٹ !۔ اور خاص طور پر جب کوفے کے باغیوں نے اٹھارہ ذی الحجہ ۳۵ ہجری کو اکثر صحابہ کی غیر موجودگی میں حضرت عثمان ذوالنورینؓ کو ان کے مکان میں محصور کر کے شہید کر دیا تو اس بیعت کی رو

سے سبھی شامل صحابہ کرامؓ پر قصاص لینے کی یاد تازہ ہو گئی تھی۔اور اس کو بھلا دینا ان سب کے لئے کوئی معمولی اور آسان کام نہ تھا۔اسی وجہ سے جب کوفیوں نے حضرت علیؓ کو خلیفہ منتخب کیا اور صحابہ کرامؓ حج سے واپس ہوئے تو ان کا مطالبہ یہی تھا کہ پہلے قصاصِ عثمانؓ پھر کوئی دوسری بات !۔لیکن کوفی باغیوں کا پہلا مقصد یہ تھا کہ کسی طرح حضرت علیؓ کو مدینہ سے نکالیں اور آخر کار وہ ان کو بمعہ اہل و عیال لے کر کوفے چلے گئے۔

بیعت رضوان کے کچھ دیر بعد حضرت عثمانؓ بھی آ گئے۔اس بیعت کی خبر مکہ والوں کو ہو گئی کہ مسلمان تو مرنے مارنے پر تل گئے ہیں تو صلح پر آمادہ ہو گئے۔قریش نے اپنا وفد بھیجا اور طویل بحث و مباحثے کے بعد دس سالہ معاہدہ درج ذیل شرائط پر لکھا گیا۔

- سارے مسلمان اس سال بغیر عمرہ ادا کیے واپس چلے جائیں۔
- آئندہ سال عمرہ کیلئے آئیں مگر صرف تین دن مکہ میں ٹھہر سکتے ہیں۔
- تلوار کے سوا کوئی دوسرا ہتھیار ساتھ نہ ہو وہ بھی نیام کے اندر یا تھیلے وغیرہ میں بند ہو۔
- مکہ میں جو مقیم ہیں ان میں سے کسی کو اپنے ساتھ نہ لے جائیں۔اور مسلمانوں میں سے اگر کوئی مکہ میں رہنا چاہے تو اس کو نہ روکیں۔
- مکہ سے کوئی شخص اگر مدینہ چلا جائے تو واپس کر دیا جائے لیکن اگر کوئی مدینہ سے مکہ میں چلا گیا تو وہ واپس نہیں کیا جائے گا۔
- قبائلِ عرب کو اختیار ہوگا کہ وہ دونوں میں سے جس کے ساتھ چاہیں دوستی کا معاہدہ کر لیں۔

https://quranexcel.com

یہ شرطیں بظاہر مسلمانوں کے سخت خلاف تھیں اور صحابہ کرامؓ کو اس پر بڑی زبردست ناگواری بھی ہو رہی تھی۔ یہاں خاص طور پر پہلی شرط کو دیکھئے۔ کس چاہت سے وہ سب عمرہ ادا کرنا چاہتے تھے۔ مگر روک لگ گئی۔ وہ سب اس قدر دل برداشتہ تھے کہ احرام نہیں اتارنا چاہتے تھے۔ نبی ﷺ نے عائشہ صدیقہؓ سے مشورہ کیا۔ تو ان کا مشورہ تھا۔ کہ االہ نام لے کر سب سے پہلے آپ ﷺ اپنا احرام اتار دیں۔ چنانچہ آپ ﷺ نے اپنا احرام اتار دیا۔ پھر قربانی دی تو سب صحابہ کرامؓ نے بھی ان کی فرمانبرداری میں اپنے اپنے احرام اتار دیئے اور قربانیاں کیں پھر سارے بغیر عمرہ کیے واپس مدینہ آ گئے۔

یہاں پر یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ نبی ﷺ اور صحابہ کرامؓ کے استقبال کے لئے نہایت ہی قریب ہوتے ہوئے خانہ کعبہ نہیں آیا۔ اگر وہاں پر خانہ کعبہ آ جاتا تو کفار کو بھی پتہ چل جاتا کہ اللہ کے ہاں ان کفار کی کیا حیثیت رہ گئی ہے۔ اور پھر کئی کافر مسلمان بھی ہو جاتے۔ ذرا سوچیں کہ نبی ﷺ اور اتنے عالی رتبہ صحابہ کرامؓ جن کی شان ہزاروں ولیوں سے کہیں زیادہ ہے ان کے استقبال کے لئے تو خانہ کعبہ نہ آئے اور ان کے ایک امتی کے لئے آ جائے۔ تو کس کی شان اونچی ہوئی۔ کس کا درجہ بلند ہوا۔ کیا نبیؐ اور سارے صحابہؓ اس واقعے سے چھوٹے نہیں نظر آتے اور ایک امتی ان سب سے اوپر نہیں دِکھتا۔ جس کسی نے بھی یہ واقعہ لکھا ہے اس نے ثابت کر دیا ہے کہ جھوٹ لکھنے کی کوئی حد نہیں ہوتی !۔ اور اگر گہرائی سے دیکھو تو درپردہ یہ نبی ﷺ اور صحابہ کرامؓ کی توہین ہے۔ جو کسی دیکھنے والی آنکھ کو ہی نظر آ سکتی ہے !۔

اس معاہدے کو قریش نے اپنی فتح سمجھا اور مسلمانوں میں اضطراب پھیل گیا۔ بعض لوگوں نے تو رسول اللہ ﷺ کی رسالت پر شک کرنا شروع کر دیا تھا کہ ہم تو قریش کے آدمی واپس کر دیں۔ لیکن وہ ہمارے آدمی واپس نہ کریں!۔ پھر اس خواب کا کیا مطلب ہوا جو حضور ﷺ نے دیکھا تھا؟ صلح حدیبیہ کے بعد واپس جاتے ہوئے راستے میں سورۃ الفتح کی آیات میں۔ فتح و نصرت کی نوید اور بشارت نازل ہوئی تو اطمینان ہو گیا۔

إِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِينًا ﴿1﴾ لِّيَغْفِرَ لَكَ ٱللَّهُ مَا تَقَدَّمَ مِن ذَنۢبِكَ وَمَا تَأَخَّرَ وَيُتِمَّ نِعْمَتَهُۥ عَلَيْكَ وَيَهْدِيَكَ صِرَٰطًا مُّسْتَقِيمًا ﴿2﴾ وَيَنصُرَكَ ٱللَّهُ نَصْرًا عَزِيزًا ﴿3﴾

سورۃ الفتح آیت ۱ تا ۳

بیشک ہم نے تم کو ایک واضح و نمایاں فتح عطا کر دی ہے۔ تاکہ اللہ تمہارے اگلے اور پچھلے سارے گناہ معاف کر دے اور تم پر اپنی نعمت پوری کر دے اور تمہاری سیدھے راستے تک رہنمائی بھی کر دے۔ اور اللہ تمہاری بھرپور زبردست مدد کر دے۔

پھر بعد میں سب نے عملی طور پر دیکھ لیا کہ اس معاہدے کی برکت سے اسلام کو ایک دین کے طور تسلیم کر لیا گیا۔ جنگ بندی سے امن کی فضا بحال ہو گئی۔ جس میں اسلام نے خوب پھلنا پھولنا شروع کیا۔ صرف چند ماہ بعد خیبر فتح ہو گیا اور دو سال کے قلیل عرصے میں یہ لشکر دس ہزار کی تعداد کے ساتھ امن و امان سے مکے میں داخل ہو گیا۔ اور مکہ فتح کر لیا گیا اور ساری دنیا کی تاریخ اٹھا کے دیکھ لو ایسی فتح شاید ہی کسی کو نصیب ہوئی ہو۔ اللہ جل شانہ نے نبیؐ کا خواب سچ کر دکھایا۔

لَّقَدْ صَدَقَ ٱللَّهُ رَسُولَهُ ٱلرُّءْيَا بِٱلْحَقِّ ۖ لَتَدْخُلُنَّ ٱلْمَسْجِدَ ٱلْحَرَامَ إِن شَآءَ ٱللَّهُ ءَامِنِينَ مُحَلِّقِينَ رُءُوسَكُمْ وَمُقَصِّرِينَ لَا تَخَافُونَ ۖ فَعَلِمَ مَا لَمْ تَعْلَمُوا۟ فَجَعَلَ مِن دُونِ ذَٰلِكَ فَتْحًا قَرِيبًا ﴿27﴾ هُوَ ٱلَّذِىٓ أَرْسَلَ رَسُولَهُۥ بِٱلْهُدَىٰ وَدِينِ ٱلْحَقِّ لِيُظْهِرَهُۥ عَلَى ٱلدِّينِ كُلِّهِۦ ۚ وَكَفَىٰ بِٱللَّهِ شَهِيدًا ﴿28﴾

سورۃ الفتح آیت ۲۷۔۲۸

البتہ یقیناً اللہ نے اپنے رسول کو صحیح سچا خواب دکھایا تھا کہ اللہ نے چاہا تو تم مسجد حرام میں اپنے سر منڈوا کر اور اپنے بال کتروا کر امن وامان سے ضرور داخل ہو جاؤ گے اور کسی طرح کا بھی خوف نہ کرو گے۔ جو بات تم نہیں جانتے تھے اس پر بالکل عیاں تھی پس اس نے اس سے پہلے ہی ایک قریبی فتح عطا کر دی۔ وہی تو ہے جس نے اپنے رسول کو ہدایت اور دینِ حق دے کر بھیجا تاکہ اس کو تمام دینوں پر غالب کر دے اور (اس بات کی) شہادت کے لئے اللہ ہی کافی ہے۔

اب بہشتی دروازے سے متعلق بھی کچھ ذکر ہو جائے۔

پاکپتن میں ایک بہشتی دروازہ ہے جو بابا فرید گنج شکرؒ کے مزار پر ان کے ایک مرید خواجہ نظام الدین اولیاءؒ نے ان کے اعزاز میں ۶۶۶ ہجری بمطابق عیسوی تقویم بارہ سو اڑسٹھ کے بعد تعمیر کروایا۔ اس پر بڑا واضح اور صاف باب جنت لکھا ہے۔ یہ ان کے مطابق جنت میں لے جانے والا دروازہ ہے

اسے محرم میں کھولا جاتا ہے اور لاکھوں لوگ اس دروازے سے گزرتے ہیں اور کئی لوگ بڑے شوق سے بہشت جانے کی بھگدڑ میں زخمی ہو جاتے ہیں۔ معلوم نہیں کہ وہ کون سا خواب لے کر اس بہشتی دروازے سے گزرتے ہیں۔

یہاں پر یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ نبی ﷺ تو اپنی ساری زندگی دین سمجھانے کی بھرپور کوشش کرتے رہے اور اس بات کی خواہش و حرص کرتے رہے کہ کسی طرح لوگ سیدھی راہ پر آجائیں اور جنت میں جانے والے بن جائیں۔ انہوں نے جنت میں لے کر جانے والی ہر بات بتادی اور جہنم میں لے جانے والے ہر راستے سے روکا۔ انہوں نے تو کوئی ایسا مختصر اور آسان راستہ نہیں بتایا جو سیدھا جنت میں کھلتا ہو۔ تو کیا ان کی امت میں اگر کوئی ایسا کرے تو وہ کیسے صحیح ہو سکتا ہے۔ اس کا صاف طور پر مطلب یہ بنتا ہے کہ نبیؐ تو بھول گئے خواہ مخواہ اتنی جدو جہد اور مشقت کرتے رہے۔ راہِ نجات کا یہ مختصر سا راستہ اپنا لیتے تو بہت مفید ہوتا۔ جس کی توفیق نبیؐ کو نصیب نہیں ہو سکی اور ہم لوگوں نے وہ خفیہ راستہ ڈھونڈ نکالا۔ ذرا سوچیں کہ نبی ﷺ اتنی عظمتوں اور شان والے عالی رتبہ پیغمبر کے روضہؐ مبارک پر اگر ایسا کوئی دروازہ نہیں ہے تو ان کے ایک امتی کے مزار پر بالکل نہیں ہونا چاہیئے۔ اس طرح سے کس کی شان اونچی نظر آتی ہے کس کا درجہ بلند دِکھتا ہے۔ کیا نبیؐ کا روضہ مبارک چھوٹا نہیں لگتا اور ایک امتی کا مقام ان سے اوپر نہیں ہو جاتا۔ جو بھی ان خرافات کو سچا مانتے ہیں وہ یہ ثابت کر رہے ہوتے ہیں کہ قرآن و سنت کی ان کے نزدیک کوئی اہمیت نہیں !۔

بہشتی دروازے کی اختراع پر چند سوال ؟۔

اللہ کے نبیوں نے اپنی زندگیاں صرف کردیں کہ لوگ بذریعہ عمل جنت میں جانے والے بن جائیں۔اللہ کے اذن سے ایک ایسا دروازہ کیوں نہ بنادیا !

ہمارے نبی ﷺ کو بہشتی دروازے کا شرف حاصل نہ ہوا۔تو پھر ایک ولّی کو کیوں کر؟

کیا ایک کافر۔دہریا۔ بہشتی دروازے سے گزرے گا۔تو جنتی ہو جائے گا ؟

کیا ایک مشرک۔زانی۔شرابی۔کا بہشتی دروازے سے گزرنا۔اس جنت میں لے جائے گا ؟

اگر بہشتی دروازہ ہی جنت میں جانے کا باعث ہوتا۔تو پھر ایک لاکھ چوبیس ہزار پیغمبر کیوں ؟

اگر بہشتی دروازہ ہی جنت میں لے جائے۔تو پھر قرآن و شریعت کس لئے ؟

سوچئے اور غور کیجئے کہ

کیا اس دروازے کی وجہ سے ہمارے نبی ﷺ کی شان پہ حرف نہیں آتا

کیا ایک ولی ہمارے نبی ﷺ سے شان میں زیادہ نہیں لگتا ؟نعوذباللہ

قرآن وسنت کی کسوٹی پر پرکھتے ہوئے یہ واقعہ بھی اور رابعہ بصریؒ والا واقعہ بھی بالکل معیار پر پورے نہیں اترتے تو ان کو چھوڑ دینا ہی مناسب ہے۔اسی طرح اور بھی بہت سارے واقعات ہیں جو اس کسوٹی پر فیل ہو جاتے ہیں ان کی بھی کوئی حیثیت باقی نہیں رہ جاتی۔ بعض لوگ ان واقعات کی مختلف طرح سے تاویلیں کر رہے ہوتے ہیں کہ ان کا مطلب یہ نہیں تھا۔اس کو اس طرح سے قبول کیا جاسکتا ہے۔ لیکن یہ تاویلیں آخر کیوں ؟۔ کیا یہ سب لوگ نبیوں کی طرح معصوم ہیں کہ ان سے غلطیاں نہیں ہو سکتیں۔یہ بات تو ماننی پڑے گی کہ کوئی انسان خطا سے پاک نہیں ہے۔اگر ان سے غلطیاں سرزد ہوئی ہیں تو ان کے حق میں دعا کی جائے کہ اللہ جل شانہ ان کو معاف فرمادے۔ لیکن ان کی غلط باتوں کو دین کا حصہ بنا کر تشہیر کرنا پہلے ہی بڑے بگاڑ کا پیش خیمہ ثابت ہو چکا ہے جس کا نتیجہ آج برِ صغیر کے مسلمان بھگت رہے ہیں۔ کہ ایسی بہت ساری باتوں کو دین سمجھ لیا گیا ہے جن کا اسلام سے دور دور تک تعلق نہیں۔یہ حد سے بڑھ گئے ہیں اور اللہ جل شانہ نے ایسوں کے بارے فرمادیا ہے کہ

فَٱتَّقُواْ ٱللَّهَ وَأَطِيعُونِ ﴿150﴾ وَلَا تُطِيعُوٓاْ أَمۡرَ ٱلۡمُسۡرِفِينَ ﴿151﴾

سورۃ الشعراء آیت ۱۵۰۔۱۵۱

پس اللہ سے ڈرا کرو اور میری پیروی کرلو۔اور حد سے بڑھنے والوں کے حکم کی اطاعت مت کرو۔

درج ذیل آیت سے یہ صاف واضح ہو جاتا ہے کہ شیطان راہِ راست سے بھٹکانے کی حتی الامکان کوشش کرتا ہے۔اس نے تو نبیوں کی دعوت میں بھی خلل ڈالنے کی کوشش کی ہے۔یہ تو اللہ جل

شانہ کا فضل و کرم شاملِ حال رہا جو اس ملاوٹ کو دور کرکے خالص کو تقویت دیتا رہا۔ نبیوں کے علاوہ وہ کیا کیا کچھ گل کھلاتا ہے۔اس کو شریعتِ مطہرہ سے ہی جانچا جاسکتا ہے۔

وَمَآ أَرْسَلْنَا مِن قَبْلِكَ مِن رَّسُولٍ وَلَا نَبِيٍّ إِلَّآ إِذَا تَمَنَّىٰٓ أَلْقَى ٱلشَّيْطَٰنُ فِىٓ أُمْنِيَّتِهِۦ فَيَنسَخُ ٱللَّهُ مَا يُلْقِى ٱلشَّيْطَٰنُ ثُمَّ يُحْكِمُ ٱللَّهُ ءَايَٰتِهِۦ ۗ وَٱللَّهُ عَلِيمٌ حَكِيمٌ ﴿52﴾

سورۃ الحج آیت 52

اور ہم نے تجھ سے پہلے کوئی بھی ایسا رسول اور نبی نہیں بھیجا مگر یہ کہ جب بھی اس نے کوئی تمنا کی ہو تو شیطان نے اس کی تمنا میں ملاوٹ و خلل اندازی نہ ڈال دی ہو۔ پھر شیطان جو (ملاوٹ) ڈالتا ہے اللہ اس کو دور کردیتا ہے اور اپنی آیات کو مزید مستحکم کردیتا ہے۔اور اللہ خوب جاننے والا نہایت حکمت والا ہے۔

اسی لئے یہ بات سرِ فہرست ہونی چاہیئے تھی کہ معیار تو قرآن اور نبی ﷺ کی ذات اقدس اور صحابہ کرامؓ کا عمل ہی ہے۔خالص دین تو بس وہیں سے ملے گا۔ باقی جدھر بھی جاؤگے کوئی نہ کوئی ملاوٹ ضرور ملے گی اور کل قیامت کے دن یہ نہیں پوچھا جائے گا کہ ان اصلاف اور بزرگوں کی ساری باتوں کو بے چون وچرا کیوں نہیں مان لیا تھا اور ان پر کیوں نہیں چلے تھے بلکہ وہاں تو قرآن اور نبی ﷺ

کے فرمان پر سوال ہوگا کہ ان کو کیوں پسِ پشت ڈال دیا تھا۔وہاں پر تو لوگ پچھتا رہے ہوں گے اور نبی ﷺ بھی جو کہیں گے وہ ان آیات میں دیکھ لیں۔

وَيَوْمَ يَعَضُّ ٱلظَّالِمُ عَلَىٰ يَدَيْهِ يَقُولُ يَٰلَيْتَنِى ٱتَّخَذْتُ مَعَ ٱلرَّسُولِ سَبِيلًا ﴿27﴾
يَٰوَيْلَتَىٰ لَيْتَنِى لَمْ أَتَّخِذْ فُلَانًا خَلِيلًا ﴿28﴾ لَّقَدْ أَضَلَّنِى عَنِ ٱلذِّكْرِ بَعْدَ إِذْ جَآءَنِى ۗ
وَكَانَ ٱلشَّيْطَٰنُ لِلْإِنسَٰنِ خَذُولًا ﴿29﴾ وَقَالَ ٱلرَّسُولُ يَٰرَبِّ إِنَّ قَوْمِى ٱتَّخَذُوا۟ هَٰذَا
ٱلْقُرْءَانَ مَهْجُورًا ﴿30﴾

سورۃ الفرقان آیت ۲۷ تا ۳۰

اور اس دن ظالم اپنے دانتوں سے اپنے ہی ہاتھ کاٹ کاٹ کر کھائے گا (اور) کہے گا کہ اے کاش!۔ میں نے بھی رسول کے ساتھ کوئی راستہ پکڑ لیا ہوتا۔ہائے میری بدبختی اے کاش!۔ میں نے فلاں شخص کو اپنا دوست نہ بنایا ہوتا۔البتہ یقیناً اسی نے تو (کتابِ) نصیحت کے میرے پاس آجانے کے بعد مجھے بہکا دیا۔اور شیطان تو انسان کو وقت پر دغا دینے والا ہی ہے۔اور (بارگاہِ الٰہی میں) رسول کہے گا کہ اے میرے رب!۔ بلاشبہ میری قوم (امت) نے اس قرآن کو بالکل چھوڑ رکھا تھا۔

اس کے علاوہ ان کی وہ ساری باتیں من گھڑت ہوتی ہیں جو شریعت کی کسوٹی پر پوری نہیں اترتیں۔ یہ بھی ذہن نشین رہے کہ کئی صوفیائے کرامؒ نے اپنی کتابوں میں ایسی ایسی احادیث اور روایات بیان فرمائی ہیں جو کہ کتب احادیث و تراجم میں نہایت باریکی کی چھان بین کے باوجود بھی نہیں ملتیں۔ان

کی کتابوں میں بعض روایات ایسی ہوتی ہیں کہ محدثین و محققینؒ کے ہاں وہ حدیث کہلانے کے قابل بھی نہیں ہوتیں۔کچھ باتیں اور روایات ایسی بھی ہوتی ہیں جو حقائق اور صحیح روایات کے خلاف ہوتی ہیں۔اور کئی کہانیاں ایسی بھی بیان کر دی جاتی ہیں کہ انہیں اگر سچ مان لیا جائے تو کئی طرح کے سوالات کھڑے ہو جاتے ہیں۔ صوفیائے کرامؒ کی کتابوں میں روایات کا حوالہ عموماً درج نہیں ہوتا۔ ایسے میں ان روایات پر اعتماد کر لینے کے بجائے اہل تحقیق اس کی چھان بین کرنا اپنا فریضہ سمجھتے ہیں۔ ایسے واقعات تو بہت سارے ہیں۔مثال کے طور صرف ایک مشہور واقعہ پیش خدمت ہے۔

عوام میں یہ واقعہ بہت مشہور ہے کہ جب حضرت اویس قرنیؓ کو پتہ چلا کہ جنگ احد میں نبی کریم ﷺ کے دندان مبارک شہید ہو گئے تو آپؓ نے اپنے تمام دانتوں کو یکے بعد دیگرے یہ سوچ کر شہید کر دیا کہ شاید جو نکالا ہے وہ والا نہ ہو کوئی دوسرا ہو۔اس طرح شک کی بنا پر اپنے سارے دانت شہید کر دیئے۔پھر آپ کو حلوہ بنا کر کھلایا گیا۔

یہ واقعہ کئی لوگوں کو اس طرح یاد ہے جیسے کہ انہیں پانی میں گھول کر پلایا گیا ہو اور شعبان کا مہینہ آتے ہی لوگ اس کو بیان کرنا شروع کر دیتے ہیں لیکن سچ یہ ہے کہ اس واقعے کی کوئی حقیقت نہیں ہے آیئے حقائق سے پردہ اٹھاتے ہیں۔

شارح بخاری۔ حضرت علامہ مفتی شریف الحق امجدیؒ لکھتے ہیں کہ یہ روایت بالکل جھوٹ ہے کہ جب حضرت اویس قرنیؓ نے یہ سنا کہ غزوہ احد میں نبی کریم ﷺ کے دندان مبارک شہید ہوئے ہیں تو انھوں نے اپنے سب دانت توڑ ڈالے اور انھیں کھانے کے لیے کسی نے حلوہ پیش کیا۔

(فتاوی شارح بخاری جلد دوم صفحہ نمبر 114 دائرۃ البرکات گھوسی ضلع مئو)

حضرت مفتی محمد یونس رضا اویسیؒ لکھتے ہیں کہ یہ روایت نظر سے نہیں گزری اور غالباً ایسی کوئی روایت ہے ہی نہیں۔ اگرچہ یہ بات مشہور ہے۔

(فتاوی بریلی شریف۔ صفحہ نمبر 301۔ زاویہ پبلشرز۔ مرکزی دار الافتاء سود گران۔ بریلی شریف)

کچھ علمائے اہل سنت نے اس واقعے کو تحریر کرکے لکھا ہے کہ یہ قابل قبول نہیں ہے کیونکہ نہ تو اس کی کوئی سند مستند ہے اور نہ کوئی معتبر حدیث اور نہ ہی کوئی قابلِ اعتبار مآخذ۔

حضرت مفتی فیض احمد اویسیؒ لکھتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کے سامنے والے دانت غزوہ احد میں شہید ہوئے اور جب یہ خبر حضرت اویس قرنیؓ تک پہنچی تو ایک روایت کے مطابق آپ نے اپنے سامنے والے چاروں دانت نکال دیئے اور کتب سیرت و تاریخ کی مشہور روایت میں ہے کہ یہ خبر سننے پر حضرت اویس قرنیؓ کے دانت اپنے آپ جھڑ گئے۔

(فتاوی اویسیہ۔ جلد 1۔ صفحہ نمبر 288۔ صدیقی پبلشرز کراچی)

حضرت اویس قرنیؒ کے بارے میں جو یہ عوام میں مشہور ہے کہ آپؒ نے محبتِ رسول میں اپنے دانتوں کو شہید کر دیا۔ سراسر جھوٹ اور افترا ہے اور جاہلوں کا گھڑا ہوا ہے۔ اگرچہ بعض روایت کی کتابوں میں اس کا ذکر ملتا ہے لیکن وہ بے دینوں کی ملاوٹ ہے۔ اس کا ثبوت کسی مستند اور محفوظ کتاب سے نہیں ملتا۔ اور اپنے آپ کو نقصان پہنچانا اسلام میں جائز نہیں ہے۔

علی بن ابراہیم حلبی سے منقول ہے کہ

وقد روى ... قال: والله ما كسرت رباعيته صلى الله عليه وسلم حتى كسرت رباعيتي۔ ولا شج وجهه حتى شج وجهي ولا وطئ ظهره حتى وطئ ظهري. هكذا رأيت هذا الكلام في بعض المؤلفات۔ والله أعلم بالحال هذا كلامه

ترجمہ: اور مروی ہے کہ۔۔۔ اویس قرنیؒ نے کہا کہ میں اپنے دانت توڑوں گا جیسے کہ رسول اللہ ﷺ کا دانت ٹوٹا۔ اور میں اپنے چہرے کو چوٹ پہنچاؤں گا جیسے کہ رسول اللہ ﷺ کے چہرے کو چوٹ پہنچی۔ اور میں اپنی کمر پر قدم رکھواؤں گا جیسے لوگوں نے رسول اللہ ﷺ کی کمر پر قدم رکھے۔ (مصنف فرماتے ہیں) میں نے اس روایت کو اس طرح سے بعض کتب میں دیکھا ہے اور اللہ ﷻ بہتر جانتا ہے اس کا حال (کہ یہ بات ٹھیک ہے یا نہیں)۔

"السیرۃ الحلبیۃ" میں شعرانی کی "الطبقات الکبری"

(طبقات الکبری لامام شعرانی۔ ذکر اویس قرنی۔ صفحہ نمبر 43۔ دار الکتب العلمیۃ بیروت)

نبی ﷺ کی کمر پر قدم رکھنے والی بات پر علی بن ابراہیم حلبی نے مزید کلام کرتے ہوئے کہتے ہیں۔

ولم أقف على أنه عليه الصلاة والسلام وطىء ظهره في غزوة أحد

ترجمہ: میں نے یہ بات کہیں بھی نہیں پائی کہ آنحضرت ﷺ کی کمر پر غزوہ احد میں لوگوں نے قدم رکھے ہوں۔

(السیرۃ الحلبیۃ۔ ج 2۔ ص 548)

جس طرح یہ واقعہ نقلاً ثابت نہیں اسی طرح عقلاً بھی قابل تسلیم نہیں ہے۔ کیونکہ

ملا علی بن سلطان القاری نے نقل کیا ہے

اعلم أن ما اشتهر على ألسنة العامة من أن أويساً قلع جميع أسنانه لشدة أحزانه حين سمع أن سنّ النبي صلى الله عليه وسلم أصيب يوم أحد ولم يعرف خصوص أي سن كان بوجه معتمد۔ فلا أصلَ له عند العلماء مع أنه مخالف للشريعة الغراء۔ ولذا لم يفعله أحد من الصحابة الكبراء على أن فعله هذا عبث لايصدر إلا عن السفهاء

ترجمہ: جان لو کہ لوگوں کی جانب سے جو مشہور کیا جاتا ہے کہ اویسِ قرنی نے اپنے تمام دانت توڑ دیے تھے رسول اللہ ﷺ کے دندان کے ٹوٹنے کے غم میں۔ کیوں کہ انہیں متعین طور پر معلوم نہیں تھا کہ آپ ﷺ کا کون سا دانت ٹوٹا ہے (تو سارے توڑ دیے)۔ علماء کے نزدیک اس بات کی کوئی بنیاد نہیں۔ اور یہ خلافِ شریعت ہے۔ اس ہی وجہ سے بڑے بڑے صحابہ کرام رضی اللہ عنہ میں سے (جو اعلیٰ درجے کے محبت کرنے والے تھے) کسی نے بھی ایسا نہ کیا۔ کیوں کہ یہ ایک عبث فعل ہے اور نادان لوگوں سے ہی صادر ہو سکتا ہے۔

(المعدن العدنی فی فضل اویس القرنی۔ ص 403)

نبی کریم ﷺ کا کوئی بھی دانت مکمل طور پر شہید نہیں ہوا تھا بلکہ سامنے والے دانت کا ایک چھوٹا سا ٹکڑا جدا ہوا تھا جس سے ان موتیوں کی لڑی میں حسن کا ہی اضافہ ہوا تھا۔ جیسا کہ شیخ عبد الحق محدث دہلویؒ لکھتے ہیں کہ

وشکستہ شدن دندان نہ بآں معنی کہ از بیخ افتادہ باشد و در دندانہا رخنہ پیدا شدہ باشد بلکہ پارہ از آں اشد۔

ترجمہ: یعنی آپ ﷺ کے دانت ٹوٹنے کا یہ معنی ہر گز نہیں کہ جڑ سے اکھڑ گیا ہو اور وہاں رخنہ پیدا ہو گیا ہو بلکہ ایک چھوٹا سا ٹکڑا جدا ہوا تھا۔

(اشعۃ اللمعات شرح مشکوٰۃ۔ جلد 4۔ صفحہ نمبر 515۔ کتاب الفتن۔ باب المبعث وبدا الوحی الفصل الثالث۔ زیر تحت حدیث انسؓ)

حضرت مفتی احمد یار خان نعیمیؒ لکھتے ہیں کہ حضور ﷺ کے داہنی طرف کے نیچے کی چوکڑی کے ایک دانت کا ٹکڑا ٹوٹا تھا۔ یہ پورا دانت شہید نہ ہوا تھا۔

(مرآۃ المناجیح شرح مشکوۃ المصابیح۔ جلد8۔ صفحہ نمبر105)

خیال رہے کہ آج تک اکثر دنیا یہی سمجھتی رہی ہے کہ سامنے کے اوپری دانت کو کچھ ہوا حالانکہ حقیقت یہی ہے جو یہاں بیان کی گئی ہے کہ نیچے کے دانت کی بات ہے اور یہی بات ہمارے مستند محققین علماء نے لکھی ہے۔

جب یہ ثابت ہو گیا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا کوئی دانت مکمل شہید نہیں ہوا تو حضرت اویس قرنیؒ سے یہ بات جوڑنا کیسے صحیح ہو سکتا ہے؟ جب بنیاد ہی ثابت نہیں تو اس پر محل کیسے تعمیر ہو سکتا ہے؟

نبی کریم ﷺ کے ساتھ جو کچھ بھی ہوا وہ کافروں کی طرف سے تھا۔ نہ کہ آپ نے خود کیا تھا تو سوال اٹھتا ہے کہ دانت توڑنا کافروں کی طریقہ ہے یا نبی کریم ﷺ کی سنت؟۔ نبی ﷺ کی سنت پوری کرنے والے کام وہ ہوتے ہیں جو انہوں نے دانستہ کام کیے ہوں۔

اسی جنگ احد میں کافروں نے نبی کریم ﷺ کے چہرہ انور کو بھی زخمی کیا تھا اور سر مبارک پر بھی زخم لگائے تھے۔ اور اسی طرح مکہ مکرمہ میں نماز کی حالت میں آپ پر اوجڑی بھی ڈالی گئی تھی۔ تو حضرت اویس قرنیؒ نے یہ سارے کام اپنے ساتھ کیوں نہ کیے؟۔

اس لیے کہ یہ ایک تو جہالت میں شمار ہوگا اور دوسرا خلاف شرع بھی۔

اس واقعے کو سب سے پہلے تذکرۃ الأولیاء میں شیخ فخر الدین عطارؒ المتوفی 607 ہجری نے نقل کیا ہے جو خود تو سنی تھے۔ مگر نیشاپور ایران میں روافض کے علاقے میں رہتے تھے۔ اور ان کی کتابیں رافضیوں کے ظلم و زیادتی کا شکار رہی ہیں۔ اور انہوں نے اسے بغیر کسی سند کے نقل کیا ہے۔

ثم قال لهما: أنتما محبّي محمد۔ فهل كسرتم شيئاً من أسنانكم كما كسر سنه عليه السلام؟ قالا: لا. فقال: إني قد كسرت بعض أسناني موافقةً له

ترجمہ: پھر اویس قرنیؒ نے ان دونوں سے کہا کہ کیا تم محمد ﷺ کے محب ہو؟ کیا تم نے اپنے دانت توڑے جیسے کہ ان کے دانت ٹوٹے تھے؟ دونوں نے کہا: نہیں۔ پھر حضرت اویس قرنیؒ نے کہا کہ میں نے اپنے کچھ دانتوں کو توڑا تھا جیسا کہ نبی ﷺ کے دانت ٹوٹے تھے۔

(تذکرۃ الأولیاء۔ ص 44)

حضرت اویس قرنی کا اپنے دانت شہید کرنے کا واقعہ جسے شیخ فرید الدین عطار رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب تذکرۃ الاولیاء میں بغیر کسی سند اور معتبر مآخذ کے درج کیا ہے۔ جس سے صرف شیعہ حضرات ہی اپنا الو سیدھا کرتے نظر آتے ہیں۔ کیونکہ اس واقعے کو وہ ماتم کی دلیل کے طور پر پیش کرتے ہیں ۔حالانکہ یہ روایت ائمہ محدثینؒ کے نزدیک موضوع و من گھڑت روایات کی لمبی فہرست میں شامل

ہے اور پھر اس کے متن پر سوالات و شبہات اور تضادات و تنقیدات کا ایک ایسا سلسلہ شروع ہو جاتا ہے جس پر ایک پوری کتاب لکھی جا سکتی ہے یہ بھی واضح ہو جاتا ہے کہ کتابوں میں جہاں کہیں بھی حضرت اویس قرنیؒ کی غذا کا لکھا ہے۔یہی لکھا ہے کہ آپؒ کی غذا روٹی اور کھجور تھی اور بغیر دانت کے ان کو کھانا مشکل ہے۔

کسی بھی بات یا واقعے کو دلائل کی روشنی میں دیکھا جائے۔تو اس واقعے کی صحیح حقیقت سامنے آتی ہے لہٰذا کسی بھی واقعے کو بغیر تحقیق بیان کرنے سے احتراز ہی کرنا چاہیئے۔

اب صوفیا کرام کے ہاں جو اکثر اللہ ھو کا ورد کیا جاتا ہے۔اس کا بھی کچھ جائزہ لے لی جائے۔کبھی کسی نے اس کو سمجھنے کی کوشش ہی نہیں کی۔کہ

اس کا مطلب کیا ہے۔اسی پر صوفیا کی محفلیں جمتی ہیں۔وہ اس پر کافی مصر بھی ہوتے ہیں۔جب کہ اس کے معانی پر غور کیا جائے تو اس کے جو مطالب بنتے ہیں۔وہ درج ذیل ہیں

وہ اللہ۔وہی اللہ۔اس اللہ۔

بغیر مزید کچھ سوچے اکثریت یہ ذکر کرتی نظر آتی ہے۔جب کہ اسے کافی ڈھونڈنے پر بھی ایسا ذکر قرآن وحدیث میں کہیں بھی نہیں ملتا۔

پہلے صوفیا کرام کی دلیل پر غور کرو تو اکثر ان کے اقوال سے پتہ چلتا ہے کہ وہ قرآن کی ایک آیت کو بنیاد بنا کر ایسا کر رہے ہوتے ہیں۔ وہ ذیل میں لکھی ہوئی سورۃ آل عمران کی آیت 191 کا حوالہ دے کر کہتے ہیں کہ اللہ نے کھڑے بیٹھے لیٹے ہر حال میں ذکر کرنے کو کہا ہے۔ مگر ہم کھڑے ہو کر تو بہت سے کام کاج اور کاروبار کرتے ہیں۔ تو ایسا کونسا ذکر ہے جو کھڑے ہو کر کرنا ہے۔ بیٹھ کر بھی کئی طرح کے کام ہوتے ہیں۔ اور لیٹ کر تو ہم سو بھی جاتے ہیں۔ پھر بیٹھے۔ لیٹے کون سا ذکر کیا جائے جبکہ اللہ نے کوئی خاص ذکر اور طریقہ بھی نہیں بتایا۔ لہٰذا اگر ہم اپنے دل کو اللہ ھو سکھا لیں تو ہم اپنے کاموں میں بھی مصروف ہوتے ہوئے یا سوتے ہوئے بھی اللہ کے ذکر میں مشغول رہ سکتے ہیں۔ ہم کسی بھی حالت میں ہوں ہمارا قلب تو اللہ اللہ کہتا رہے گا۔

ٱلَّذِينَ يَذْكُرُونَ ٱللَّهَ قِيَٰمًا وَقُعُودًا وَعَلَىٰ جُنُوبِهِمْ وَيَتَفَكَّرُونَ فِى خَلْقِ ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلْأَرْضِ رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ هَٰذَا بَٰطِلًا سُبْحَٰنَكَ فَقِنَا عَذَابَ ٱلنَّارِ ﴿191﴾

سورۃ آل عمران آیت 191

جو لوگ کھڑے اور بیٹھے اور ان کی کروٹوں کے بل (ہر حال میں) اللہ کو یاد کرتے اور آسمان و زمین کی تخلیق پر غور و فکر کرتے ہوئے (دعا کرتے ہیں) اے ہمارے رب! ۔ تو نے یہ سب بے فائدہ نہیں بنایا ۔ تو بالکل پاک ہے پس ہمیں دوزخ کے عذاب سے بچا لینا۔

ان کا یہ کہنا کہ اللہ نے کوئی خاص ذکر اور طریقہ نہیں بتایا۔ یہ سراسر ان کا اپنا ہی نرالا سوچ کا انداز ہے۔ حالانکہ وہ جو جس آیت کے حوالے سے بات کرتے ہیں۔ اسی سے پہلے والی اور بعد والی آیات کو ساتھ ملا کر پورا مضمون پڑھیں تو پتا چلتا ہے کہ اللہ جل شانہ تو نہ صرف اپنے ذکر کا طریقہ بتا رہے ہیں بلکہ پوری طرح سمجھا رہے ہیں کہ اس کا ذکر کس طرح سے موزوں و مناسب ہے۔ آیئے اس ذکر کے طریقے کو قرآن کی نظر سے دیکھتے ہیں۔

وَلِلّٰهِ مُلْكُ ٱلسَّمٰوٰتِ وَٱلْأَرْضِ ۗ وَٱللّٰهُ عَلَىٰ كُلِّ شَىْءٍ قَدِيرٌ ﴿189﴾ ع19

سورۃ آل عمران آیت 189

اور آسمانوں اور زمین کی بادشاہت اللہ ہی کے لئے ہے۔ اور اللہ ہر چیز پر بخوبی قادر ہے۔

إِنَّ فِى خَلْقِ ٱلسَّمٰوٰتِ وَٱلْأَرْضِ وَٱخْتِلٰفِ ٱلَّيْلِ وَٱلنَّهَارِ لَـَٔايٰتٍ لِّأُو۟لِى ٱلْأَلْبٰبِ ﴿190﴾ ج لا

سورۃ آل عمران آیت 190

بیشک آسمان اور زمین کی تخلیق اور رات اور دن کے اختلاف میں البتہ عقل والوں کے لئے بہت سی نشانیاں ہیں۔

ٱلَّذِينَ يَذْكُرُونَ ٱللَّهَ قِيَٰمًا وَقُعُودًا وَعَلَىٰ جُنُوبِهِمْ وَيَتَفَكَّرُونَ فِى خَلْقِ ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلْأَرْضِ رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ هَٰذَا بَٰطِلًا سُبْحَٰنَكَ فَقِنَا عَذَابَ ٱلنَّارِ ﴿191﴾

سورۃ آل عمران آیت 191

جو لوگ کھڑے اور بیٹھے اور ان کی کروٹوں کے بل (ہر حال میں) اللہ کو یاد کرتے اور آسمان وزمین کی تخلیق پر غور وفکر کرتے ہوئے (دعا کرتے ہیں) اے ہمارے رب !۔تو نے یہ سب بے فائدہ نہیں بنایا ۔تو بالکل پاک ہے پس ہمیں دوزخ کے عذاب سے بچالینا۔

رَبَّنَآ إِنَّكَ مَن تُدْخِلِ ٱلنَّارَ فَقَدْ أَخْزَيْتَهُۥ ۖ وَمَا لِلظَّٰلِمِينَ مِنْ أَنصَارٍ ﴿192﴾

سورۃ آل عمران آیت 192

اے ہمارے رب !۔البتہ جسے تو نے دوزخ میں ڈال دیا تو یقینی طور پر اسے رسوا کر دیا۔اور ظالم لوگوں کا تو کوئی بھی مددگار نہیں۔

رَّبَّنَآ إِنَّنَا سَمِعْنَا مُنَادِيًا يُنَادِى لِلْإِيمَٰنِ أَنْ ءَامِنُوا۟ بِرَبِّكُمْ فَـَٔامَنَّا ۚ رَبَّنَا فَٱغْفِرْ لَنَا ذُنُوبَنَا وَكَفِّرْ عَنَّا سَيِّـَٔاتِنَا وَتَوَفَّنَا مَعَ ٱلْأَبْرَارِ ﴿193﴾ ج

سورۃ آل عمران آیت 193

https://quranexcel.com

اے ہمارے رب !۔ بیشک ہم نے ایک منادی کو سنا کہ ایمان کے لئے ندیٰ دے رہا تھا کہ اپنے رب پر ایمان لاؤ پس ہم ایمان لے آئے۔ اے ہمارے رب !۔ ہمارے گناہ بخش دے اور ہماری برائیاں ہم سے دور کردے اور ہمیں نیک لوگوں کے ساتھ موت دینا۔

رَبَّنَا وَءَاتِنَا مَا وَعَدتَّنَا عَلَىٰ رُسُلِكَ وَلَا تُخْزِنَا يَوْمَ ٱلْقِيَٰمَةِ ۗ إِنَّكَ لَا تُخْلِفُ ٱلْمِيعَادَ ﴿194﴾

سورۃ آل عمران آیت 194

اے ہمارے رب !۔ تو نے ہم سے اپنے رسولوں کے ذریعے جو جو وعدے کیے ہیں وہ ہمیں عطا فرما اور ہمیں قیامت کے دن رسوانہ کرنا۔ بیشک تو وعدے کے خلاف نہیں کرتا۔

ان آیات میں اللہ کو یاد رکھنے کا کیا ہی زبردست طریقہ بتایا گیا ہے۔ جس میں اللہ تعالیٰ کی تخلیقات میں غور و فکر بھی ہے۔ ایسے غور و فکر کی تو ہمارا رب قرآن میں اکثر دعوت دیتا ہے۔ کیونکہ اسی سے ہم اللہ رب العزت کو۔ اس کی قدرت کو۔ اس کی طاقت کو اور اس کی شان کو پہچان سکتے ہیں۔ اس کے علاوہ بہت سی دعائیں بھی اس میں بطور ذکر مذکور ہیں۔ دعا تو عبادت کا مغز ہے۔ اور سارے اعمال میں سے ہمارے رب کی پسندیدہ چیز ہے۔ جو بھی ان کو سمجھ کر اپنے رب سے دعائیں مانگتا ہے۔ اس کا

اللہ تعالیٰ سے عقلی اور سمجھ میں آنے والا تعلق قائم ہو جاتا ہے۔اسی لئے ان کو درج ذیل آیت ۱۹۰ میں عقل والے کہا گیا ہے۔

اس کے علاوہ ہر عمل۔اور موقع محل کے لیے اللہ کے نبی ﷺ کی مسنون دعائیں اور اذکار بھی موجود ہیں۔جو ہم موقع محل کی مناسبت سے پڑھ سکتے ہیں۔جن میں اللہ کی پاکی بیان کرنے والے کلمات ہوتے ہیں۔جن کو دہرایا بھی جاسکتا ہے۔

سب سے افضل ذکر لا الہ الااللہ۔قرار دیا گیا ہے۔کہ اللہ کے سوا کوئی بھی عبادت کے لائق و قابل نہیں۔اس لیے کہ اس میں توحید کی دعوت اور اقرار ہے۔

ایک طرف ہم شرک و بدعت کی راہ پر چل رہے ہوں اور دوسری جانب زبان پر اللہ ہو کا ورد ہو تو اس ورد کا جو ہماری عملی زندگی میں کوئی اثر نہ چھوڑے اس کا کوئی فائدہ نہیں اگرچہ لاکھوں بار بھی کر لیا جائے۔جبکہ دوسری جانب قرآن کے اذکار و کلمات پر غور و فکر کرنا۔اور صرف اللہ کو عبادت کے لائق و قابل ماننا معنی خیز ہے۔اس طرح کے بہت سارے قرآنی اذکار اور معتبر۔ثابت شدہ۔ معنی خیز احادیث بھی ہیں۔جن کو سمجھ کے اپنی روز مرّہ زندگی کا حصہ بنانا۔کوئی بھی ادنیٰ سے ادنیٰ معاملہ پیش آئے تو اس پر دیکھنا کہ اللہ کا حکم کیا ہے اور نبی ﷺ کی سنت کیا ہے؟۔پھر یہ باتیں اچھے پیرائے میں اقرباء کو سمجھانا۔اور دوسروں کو سمجھانے کے لیے وقت نکالنا۔اپنے گھر والوں سے شروع کر کے گرد و

نواح بلکہ ان کو سارے عالم تک پہنچانے کا عزم رکھنا۔ یہ سب کیا ہے؟۔ ذکر الٰہی ہی تو ہے۔ جس پر رات کا سونا بھی عبادت میں شمار ہو جائے گا۔

ہمارے ہاں معاشرے کے ایک طبقے نے صرف اللہ ہو کہنے کو افضل سمجھ لیا ہے۔ جبکہ یہ ذو معنی لفظ نہیں ہے۔ اللہ جل شانہ نے تو قرآن میں واضح واضح فرمادیا کہ اس وقت تک نماز بھی نہ پڑھو جب تک الفاظ کی ادائیگی کا مطلب نہ سمجھ پاؤ۔

يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُواْ لَا تَقۡرَبُواْ ٱلصَّلَوٰةَ وَأَنتُمۡ سُكَٰرَىٰ حَتَّىٰ تَعۡلَمُواْ مَا تَقُولُونَ وَلَا جُنُبًا إِلَّا عَابِرِي سَبِيلٍ حَتَّىٰ تَغۡتَسِلُواْۚ وَإِن كُنتُم مَّرۡضَىٰٓ أَوۡ عَلَىٰ سَفَرٍ أَوۡ جَآءَ أَحَدٞ مِّنكُم مِّنَ ٱلۡغَآئِطِ أَوۡ لَٰمَسۡتُمُ ٱلنِّسَآءَ فَلَمۡ تَجِدُواْ مَآءٗ فَتَيَمَّمُواْ صَعِيدٗا طَيِّبٗا فَٱمۡسَحُواْ بِوُجُوهِكُمۡ وَأَيۡدِيكُمۡۗ إِنَّ ٱللَّهَ كَانَ عَفُوّٗا غَفُورٗا ﴿43﴾

سورۃ النساء آیت 43

اے ایمان والو!۔ نماز کے قریب مت جاؤ جب تم نشے کی حالت میں ہو یہاں تک کہ تم جو تم کہہ رہے ہو (اسے) سمجھنے لگو اور جنابت کی حالت میں بھی (نماز مت پڑھو) یہاں تک کہ غسل کر لو۔ مگر یہ کہ (تیمّم کر کے نماز پڑھ لو اگر) بحالت سفر راستے پر چلے جا رہے ہو۔ اور اگر تم بیمار ہو۔ یا سفر میں ہو۔ یا تم میں سے کوئی رفع حاجت سے آیا ہو۔ یا تم نے عورتوں سے مباشرت کی ہو۔ اور تمہیں پانی نہ مل

https://quranexcel.com

سکے تو پاک مٹی لو اور اپنے منہ اور اپنے ہاتھوں پر مسح کر لو۔ بیشک اللہ ہی معاف کرنے والا بہت بخشنے والا ہے۔

کجا یہ کہ آنکھیں بند کر کے آبائی دین پر چلنا شروع کر دے۔ یا پھر اسی طرح کے اور الفاظ کی تسبیح کرے۔ کوئی انسان یہ سارا کچھ تو حسب معمول تو کرتا رہے لیکن قرآن سمجھ کے نہ پڑھے۔ یوں معاملات میں بدعہدی۔ ناپ تول میں کمی۔ غرض گناہ کے کام جانے انجانے میں کرتا جائے۔ تو ایسے ذکر الٰہی کا کوئی فائدہ نہیں اور نہ ہی یہ ذکر الٰہی کی مد میں آئے گا۔

قرآنِ کریم:

قرآنِ کریم اور آج کا مسلمان

قرآن جو کہ پوری انسانیّت کے لئے ہدایت اور رحمت کا سرچشمہ ہے اور مسلمانوں کے لئے قربِ الٰہی کا باعث۔ جسے سمجھنا ہر مسلمان پہ فرض ہے۔ اور جس نے اپنی زندگی میں قرآن نہیں سمجھا۔ حقیقتاً۔ وہ ناکام و نامراد ہوا۔ آج اس کے ساتھ ہمارا جو سلوک روا ہے وہ کسی سے چھپا ہوا نہیں ہے۔ اور کبھی اسے پڑھتے بھی ہیں تو اسے اپنے رنگ میں ڈھالنے کی کوشش کرتے ہیں۔ کیونکہ ہم نے قرآن کے

علاوہ سب کچھ سمجھ کے پڑھا ہوتا ہے۔اس وقت بے چارہ مظلوم قرآن ہی ہمارے سلیبس میں شامل نہیں ہوتا۔

چاہیئے تو یہ تھا۔کہ قرآن سب سے پہلے قرآن سمجھ سمجھ کے پڑھا جاتا پھر دوسرا کچھ اور اس طرح پڑھنا فائدہ مند بھی ہوتا۔جو کہ قرآن کے خلاف بیان کی گئی بات ہضم نہ ہو سکتی۔

آج ہمارے عقائد دیکھو۔توقصے کہانیوں۔فرسودہ مراسم۔موضوع اور ضعیف روایات پہ مبنی ہیں۔جن کا قرآن پاک اور صحیح و خالص روایات میں کوئی ثبوت نہیں ملتا۔وجہ صاف ظاہر ہے کہ قرآن سے لاتعلّقی اور شریعت سے ناواقفی۔سراسر قرآن کی خلاف ورزی ہو رہی ہوتی ہے اور دنیاوی لحاظ سے اچھے بھلے پڑھے لکھے لوگ اس میں ملوث ہوتے ہیں۔

قرآن کریم۔میں اللہ تعالیٰ نے کئی طرح سے ارشاد فرمایا ہے کہ اسے پڑھو۔سمجھو۔غور کرو ۔اصلاح کرو۔یہ آسان اور عام فہم ہے۔اس کے مطابق ڈھل جاؤ۔اپنی آنے والی اور کبھی نہ ختم ہونے والی زندگی سنوار لو۔لیکن مجال ہے کہ ہم اس طرف آجائیں۔شیطان نے آنکھوں پہ پٹی جو باندھ رکھی ہے۔

خدارا۔سوچو!۔غور کرکے۔آجاؤ۔فلاح کی طرف اور ٹھان لو۔طے کرلو کہ رحمان کا قرآن ۔زندگی میں ایک بار ہی سہی۔مگر سمجھنا ہے اور لازمی سمجھنا ہے۔اللہ آسانیاں پیدا کرے۔آمین!

لمحہء فکریہ !۔ کل قیامت کے دن نبی ﷺ۔ اللہ جل جلالہ کی بارگاہ میں فریاد کریں گے کہ ان لوگوں نے قرآن پاک کو پس پشت ڈال دیا تھا اور ایسے لوگ نبی ﷺ کی شفاعت سے بھی محروم ہو جائیں گے۔

یاد رکھیں !۔ اللہ سے محبت۔ یہ تقاضا کرتی ہے کہ قرآن کو دل کی گہرائیوں سے سمجھا جائے۔ ہماری مشکل یہ ہے کہ ہمارا اس سے تعلق صرف پڑھنے یا تلاوت کرنے تک کا ہوتا ہے۔ سمجھنے کا نہیں۔ اور اگر اُسے سمجھتے بھی ہیں تو مسلمان ہو کے نہیں بلکہ فرقہ وارانہ رنگ کے ساتھ سمجھنے کی کوشش کرتے ہیں۔ ہمارا اسے سمجھنا خالص اللہ کے لئے نہیں ہوتا۔ ہمیں اس سے اپنے جائز و ناجائز ہر طرح کے مقاصد پورے کرنے ہوتے ہیں اور صرف فرقہ وارانہ تعصب کو بڑھاوا دینا ہوتا ہے۔ ہم اپنا الّو سیدھا کر رہے ہوتے ہیں اور قرآن کی اصل روح کہیں دور ایک مظلوم کی حیثیت سے پڑی ہوتی ہے۔ صاف ظاہر ہے ہمارا قرآن سمجھنا بھی متعصبی ہوتا ہے جبکہ رب چاہتا ہے کہ میری کتاب کو ہر طرح کے تعصب سے پاک ہو کر سمجھو پھر دیکھو تمہیں کس طرح خالص ہدایت ملتی ہے۔ پھر یہ خالص ہدایت اس بات کا تقاضا کرتی ہے کہ صرف اللہ اور نبی ﷺ سے اور صحابہ کرامؓ کی مہر لگا ہوا دین ہی پلو میں باندھا جائے۔

صحابہ کرام کے دور کا مطالعہ کرنے سے یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ ان کو قرآن حکیم سے غیر معمولی شغف تھا اور وہ کثرت کے ساتھ تلاوت کلام اللہ کیا کرتے تھے۔ ان کا معمول عموماً ہفتہ میں ایک بار

قرآن مجید کو مکمل کر لینے کا ہوتا تھا۔ لہٰذا اس مقصد کے لئے انہوں نے قرآن مجید کو سات حصوں میں تقسیم کیا۔ وہ ایک حصہ کو منزل کا نام دیتے تھے۔ اسی لئے آج بھی یہ کہا جاتا ہے کہ قرآن مجید کی سات منزلیں ہیں۔ سورۃ الفاتحہ قرآن کا ابتدائیہ ہے۔ اس کا تعلق سارے قرآن سے ہے۔ اس لئے اسے کسی منزل حزب یا پارے کے ساتھ نہیں ملایا گیا۔ سورۃ الفاتحہ میں انسان اللہ سے ہدایت کے حصول کے لئے دعا کرتا ہے۔ جس کے پیشِ نظر پورا قرآن ہی ہدایت کا منبع ہے۔ اس لئے اسے کسی بھی تقسیم کا حصہ نہیں بنایا گیا۔ وَاللہُ اَعلَمُ بِالصَّواب

پہلی منزل میں تین سورتیں ہیں۔ یہ سورۃ البقرہ سے شروع ہو کر سورۃ النساء پر ختم ہوتی ہے۔

دوسری منزل میں پانچ سورتیں ہیں۔ یہ سورۃ المائدہ سے شروع ہو کر سورۃ توبہ پر ختم ہوتی ہے۔

تیسری منزل میں سات سورتیں ہیں۔ یہ سورۃ یونس سے شروع ہو کر سورۃ النحل پر ختم ہوتی ہے۔

چوتھی منزل میں نو سورتیں ہیں۔ یہ سورۃ الاسراء سے شروع ہو کر سورۃ الفرقان پر ختم ہوتی ہے۔

پانچویں منزل میں گیارہ سورتیں ہیں۔ یہ سورۃ الشعراء سے شروع ہو کر سورۃ یاسین پر ختم ہوتی ہے۔

چھٹی منزل میں تیرہ سورتیں ہیں۔ یہ سورۃ الصافات سے شروع ہو کر سورۃ الحجرات پر ختم ہوتی ہے۔

چھٹی منزل میں پینسٹھ سورتیں ہیں۔ یہ سورۃ ق سے شروع ہو کر سورۃ الناس پر ختم ہوتی ہے۔

اس کا مطلب یہ ہے کہ منزل کا لفظ صحابہ کرام کے زمانہ میں رواج پا چکا تھا جس کا نام پہلے حزب تھا بعد والوں نے جب نئے حزب ترتیب دیئے تو ان کو منزل کا نام دے دیا گیا۔ یہ بات پوری طرح ثابت ہے کہ یہ سات منزلیں اللہ کی طرف سے نہیں تھیں اور نہ ہی نبی کریم ﷺ نے خود تعیّن فرمایا تھا۔ بلکہ صحابہ کرامؓ نے اپنی سہولت کے لئے مقرر کی تھیں۔

قرآنِ کریم جو تیس اجزاء پر منقسم ہے جنہیں پارے کہا جاتا ہے۔ یہ پاروں کی تقسیم معانی کے اعتبار سے نہیں۔ بلکہ اس لئے کہ پڑھنے یا سمجھنے والا قرآن کو ایک مہینے میں پورا کر سکے۔ یا پھر بچوں کو پڑھانے کے لیے لئے آسانی کے خیال سے تیس مساوی حصوں پر تقسیم کر دیا گیا ہے۔ اسی وجہ سے آپ نے دیکھا ہوگا کہ بعض جگہوں پر بات بالکل ادھوری ہوتی ہے اور پارہ ختم ہو جاتا ہے۔ بہر حال جو پڑھنے اور سمجھنے والے ہیں وہ اگلے دن ادھر سے ہی سمجھنا شروع کرتے ہیں جہاں پہلے چھوڑا ہوتا ہے۔

اس کی ایک وجہ یہ بھی بتائی جاتی ہے کہ

نبی کریم ﷺ نے سیدنا عبداللہ بن عمرو بن العاصؓ سے فرمایا کہ قرآن ایک مہینہ میں ختم کیا کرو

پاروں کی ترتیب میں پاروں کی ضخامت کے تناسب سے۔ رُبع۔ نصف اور ثلاثہ بھی سہولت کے لیے حاشیہ میں لکھ دیئے گئے۔ یقین کے ساتھ کچھ کہنا مشکل ہے کہ یہ تیس پاروں کی تقسیم کس نے کی؟

۔بظاہر ایسا معلوم ہوتا ہے کہ یہ تقسیم عہدِ صحابہ کے بعد تعلیم کی سہولت کے لیے یا پھر مہینہ وار پڑھنے کے لیے کی گئی۔

تقسیم قرآنی میں لفظ حزب اور رُبع دور حاضر میں سعودی عرب اور اس کے ملحقہ علاقوں میں استعمال ہوتا ہے آج کل جو قرآن کریم سعودی عرب میں اہل عرب کے لئے شائع کئے جاتے ہیں ان میں رکوع وغیرہ نہیں لکھے ہوتے بلکہ حزب اور رُبع کا لفظ ہی لکھا ہوتا ہے۔

جبکہ ہر حزب چار حصوں پر مشتمل ہوتا ہے جسے رُبع الحزب۔ نصف ُالحزب اور پھر ثلاثۃُ الحزب اور ارباعِ الحزب کہتے ہیں

اور قرآن کریم میں کل ساٹھ حزب اور ہر حزب میں چار رُبع ہیں۔اس طرح کل دو سو چالیس رُبع ہوئے۔یہ دنیا کے مختلف علاقوں میں قرآن کریم کو حفظ کرنے والوں کے لیے بہت مفید اور مددگار ثابت ہوتے ہیں۔

رکوع کا لفظ صرف برصغیر میں شائع ہونے والے مصاحف میں ملتا ہے جو اس بات کا ثبوت ہے کہ رکوع کی علامات برصغیر ہی میں جاری ہوئیں۔یہ کس نے کیں؟۔اس کے بارے میں حتمی طور پر کچھ نہیں کہا جاسکتا۔

ایک اور علامت جس کا رواج بعد میں ہوا اور آج تک جاری ہے۔ وہ رکوع کی علامت ہے اور اس کی تعیین معنی کے لحاظ سے کی گئی ہے " یعنی جہاں ایک سلسلہ کلام ختم ہوا وہاں رکوع کی علامت کو حاشیہ پر حرف "ع" سے ظاہر کر دیا گیا۔ مستند طور پر یہ معلوم نہ ہو سکا کہ رکوع کی ابتدا کس نے اور کس دور میں ہوئی۔

قرآن مجید میں رکوع کا تعین معنی و مفہوم کے اعتبار سے نہیں کیا گیا تھا۔ بلکہ نماز تراویح میں قرآن مجید کو آخری عشرہ میں تکمیل کرنے کی غرض سے سہولت کے طور پر کیا گیا تھا۔ اس طرح ایک خاص تعداد میں آیات کو متعین کر لیا اور اس جگہ پہنچ کر رکوع کرنا ہے۔ یہ صورت حال صرف بر صغیر کے مصاحف میں ہی ملتی ہے۔ سعودی عرب اور دیگر اسلامی ممالک کے مصاحف میں نہیں ملتی۔

بر صغیر میں یہ صورت حال کیسے پیدا ہوئی اس کا ثبوت فتاویٰ عالمگیری جسے فتاوہ ہندیہ بھی کہا جاتا ہے کی ایک عبارت سے ملتا ہے۔

ان المشائخ رحمهم الله جعلوا القرآن على خمس مئة واربعين ركوعاً واعلموا ذالک فی المصاحف حتی تحصل الختم فی لیلته السابع و العشرین

(فتاویٰ عالمگیری " فصل التراویح)

مشائخ کرام نے قرآن مجید کو پانچ سو چالیس رکوعات میں تقسیم کیا تاکہ پورا قرآن مجید ستائیسویں شب میں ختم کیا جاسکے۔

اس عبارت سے دو باتیں واضح ہوتی ہیں

ا۔قرآن کریم کے شروع میں پانچ سو چالیس رکوع مقرر کئے گئے۔

۲۔دوسرے یہ کہ اس دور میں عموماً قرآن مجید کو ستائیسوں شب میں مکمل کرنے کا رواج تھا۔

لیکن موجودہ مصاحف میں رکوعات کی تعداد پانچ سو چالیس نہیں بلکہ پانچ سو اٹھاون ہے۔پھر سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ فتاویٰ عالمگیری میں یہ عبارت کیونکر ہے۔

ممکن ہے اس دور کے مصاحف میں رکوعات کی تعداد پانچ سو چالیس ہی رکھی ہو۔آخری پندرہ سورتوں پر رکوعات کے نشان بعد میں لگائے گئے ہوں۔جو پانچ سو چالیس سے بڑھ گئے ہوں۔

امکان کی حد تک یہ بھی کہا جاسکتا ہے کہ فتاویٰ عالمگیری کے فتوی تحریر کرنے والے سے سہو اًہوا ہو۔یا کاتب سے ہو گیا ہو۔یہ بھی ممکن ہے کہ فتویٰ نویس نے پورے قرآن کے رکوعات کو شمار کرنے کی بجائے ستائیس کو بیس سے ضرب دے کر عدد نکال لیا۔جو پانچ سو چالیس بنتا ہے اور یہ لکھ دیا۔

یہاں یہ بات ذہن نشین رہے کہ بر صغیر میں دور حاضر کے مصاحف میں رکوعات کی تعداد پانچ سو اٹھاون ہے۔بر صغیر پاک و ہند اور دیگر عربی اسلامی ممالک کے مصاحف میں موجود یہ تفاوت اس بات کی واضح دلیل ہے کہ رکوعات کا تعین نہ تو منزل من اللہ ہے اور نہ ہی یہ تعین رسول اکرم ﷺ کا متعین کردہ ہے۔یہ بعد کے لوگوں یا حفاظ کرام نے اپنی سہولت کے پیش نظر کر لیا گیا۔

اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ عرب ممالک اور برِ صغیر کے مصاحف میں یہ فرق کیوں ہے کیا اس سے قرآن مجید کی محفوظ ہونے پر فرق نہیں پڑتا...؟

یہ بات سمجھ لینی چاہیے کہ۔

منازل ہوں۔ پاروں کی تقسیم ہو۔ حزب رُبع یا رکوع کی تقسیم ہو

ان میں سے کوئی چیز بھی اللہ کی طرف سے مقرر نہیں کی گئی اور نہ ہی رسول اکرم ﷺ نے ان کی نشاندہی کی ہے۔ یہ تمام تقسیمات علاقائی ہیں اور حفاظ و قاریوں کی ذاتی مقرر کردہ ہیں۔ جس میں اپنے اپنے علاقے میں مروج صورت حال کے مطابق سہولت کو مد نظر رکھ کر ترتیب قائم کرلی گئی۔

اس لئے یقینی طور پر اس تقسیم سے قرآن مجید کی محفوظیت ذرا بھی متاثر نہیں ہوتی۔

یہ ایسے ہی ہے جیسے کوئی استاد کسی شاگرد کو سبق دے اور جہاں تک سبق دیا ہو وہاں نشان لگادے۔ ظاہر ہے یہ نشان اس بات کی علامت ہے کہ آج اس جگہ تک سبق دیا گیا۔ اگلے روز اس جگہ سے آگے پڑھایا جائے گا۔ رکوعات اور اجزاء یا حزب یا منازل کا تعین بھی تقریباً اسی طرح کی حیثیت رکھتا ہے۔ البتہ قرآن مجید میں موجود ایک سو چودہ سورتوں کا تعین اور ترتیب تلاوت سب کی سب رسول اللہ ﷺ نے اللہ کے حکم سے خود لگائی ہیں۔ پورے عالم اسلام میں شائع ہونے والے مصاحف میں ان کے اندر کوئی کمی بیشی نہیں ہے نہ ہو سکتی ہے۔

سورتوں کی تعداد اور ان کی ترتیب کے علاوہ باقی کوئی چیز نہ تو منزل من اللہ ہے اور نہ ہی رسول اکرم ﷺ نے یہ تقسیم فرمائی ہے۔ یہ سب جملہ تقاسیم قاری و اکابر حضرات نے اپنی سہولت کے تحت مقرر کی ہیں۔ واللہ اعلم۔

رکوعات صرف برِ صغیر میں مستعمل ہیں جن کی تعداد پانچ سو اٹھاون ہے اور آیات کی تعداد ۶۲۳۶ ہے۔

اس کمپیوٹر کے دور میں بھی اکثر لوگ قرآن مجید کی کل آیات کے بارے غلط معلومات فراہم کر رہے ہوتے ہیں۔ قرآن مجید کی ۶۶۶۶ آیات بتائی جاتی ہیں۔ جو کہ ۶۲۳۶ ہیں۔ اور ۵۴۰ رکوع بتائے جاتے ہیں جب کہ ۵۵۸ رکوع ہیں۔

ان کی یہ غلط بیانی سر دھنتے ہوئے۔ لکیر کے فقیر کی طرح بلا کسی حیل و حجت تسلیم کر لی جاتی ہے

کوئی بھی اہمیت نہیں دیتا کہ کتاب اللہ کا معاملہ ہے ذرا ناپ تول کے صحیح صحیح معلومات فراہم کی جائیں اور نہ ہی کوئی ان کا رَد کرتا ہے۔ اور یہ ذہنوں میں ایسے رچ بس گئی ہے کہ اور اصلاح کی بات کرو تو بھی تسلیم نہیں کی جاتی۔

اور یوں غلط بیانی کے پیچھے حقانیت دم توڑ رہی ہوتی ہے۔آپ کی سہولت کے لئے قرآنی آیات سے متعلق اور رکوعات سے متعلق ایک ایک تصویر منسلک کردی گئی ہے تصویر دیکھیں اور خود فیصلہ کریں اور ایسے عناصر سے ہوشیار رہیں جو اللہ کی کتاب کے بارے اور بھی کئی طرح سے غلط بیانی کرتے ہیں

قرآن کی کل آیات کا چارٹ

Sura Name	Verses	Sura Name	Verses	Sura Name	Verses	Sura Name	Verses	Sura Name	Verses	Sura Name	Verses
الفاتحة	7	طه	135	الزمر	75	المجادلة	22	المرسلات	50	العلق	19
البقرة	286	الأنبياء	112	غافر	85	الحشر	24	النبإ	40	القدر	5
آل عمران	200	الحج	78	فصلت	54	الممتحنة	13	النازعات	46	البينة	8
النساء	176	المؤمنون	118	الشورى	53	الصف	14	عبس	42	الزلزلة	8
المائدة	120	النور	64	الزخرف	89	الجمعة	11	التكوير	29	العاديات	11
الأنعام	165	الفرقان	77	الدخان	59	المنافقون	11	الإنفطار	19	القارعة	11
الأعراف	206	الشعراء	227	الجاثية	37	التغابن	18	المطففين	36	التكاثر	8
الأنفال	75	النمل	93	الأحقاف	35	الطلاق	12	الإنشقاق	25	العصر	3
التوبة	129	القصص	88	محمد	38	التحريم	12	البروج	22	الهمزة	9
يونس	109	العنكبوت	69	الفتح	29	الملك	30	الطارق	17	الفيل	5
هود	123	الروم	60	الحجرات	18	القلم	52	الأعلى	19	قريش	4
يوسف	111	لقمان	34	ق	45	الحاقة	52	الغاشية	26	الماعون	7
الرعد	43	السجدة	30	الذاريات	60	المعارج	44	الفجر	30	الكوثر	3
ابراهيم	52	الأحزاب	73	الطور	49	نوح	28	البلد	20	الكافرون	6
الحجر	99	سبإ	54	النجم	62	الجن	28	الشمس	15	النصر	3
النحل	128	فاطر	45	القمر	55	المزمل	20	الليل	21	المسد	5
الإسراء	111	يس	83	الرحمن	78	المدثر	56	الضحى	11	الإخلاص	4
الكهف	110	الصافات	182	الواقعة	96	القيامة	40	الشرح	8	الفلق	5
مريم	98	ص	88	الحديد	29	الإنسان	31	التين	8	الناس	6
Sub total	2348	+	1710	+	1046	+	518	+	484	+	130
https://quranexcel.com					Total		6236				

قرآن کے کل رکوعوں کا چارٹ

Sura Name	Raku	Sura Name	Raku	Sura Name	Raku	Sura Name	Raku	Sura Name	Raku	Sura Name	Raku
الفاتحة	1	طه	8	الزمر	8	المجادلة	3	المرسلات	2	العلق	1
البقرة	40	الأنبياء	7	غافر	9	الحشر	3	النبأ	2	القدر	1
آل عمران	20	الحج	10	فصلت	6	الممتحنة	2	النازعات	2	البينة	1
النساء	24	المؤمنون	6	الشورى	5	الصف	2	عبس	1	الزلزلة	1
المائدة	16	النور	9	الزخرف	7	الجمعة	2	التكوير	1	العاديات	1
الأنعام	20	الفرقان	6	الدخان	3	المنافقون	2	الإنفطار	1	القارعة	1
الأعراف	24	الشعراء	11	الجاثية	4	التغابن	2	المطففين	1	التكاثر	1
الأنفال	10	النمل	7	الأحقاف	4	الطلاق	2	الانشقاق	1	العصر	1
التوبة	16	القصص	9	محمد	4	التحريم	2	البروج	1	الهمزة	1
يونس	11	العنكبوت	7	الفتح	4	الملك	2	الطارق	1	الفيل	1
هود	10	الروم	6	الحجرات	2	القلم	2	الأعلى	1	قريش	1
يوسف	12	لقمان	4	ق	3	الحاقة	2	الغاشية	1	الماعون	1
الرعد	6	السجدة	3	الذاريات	3	المعارج	2	الفجر	1	الكوثر	1
إبراهيم	7	الأحزاب	9	الطور	2	نوح	2	البلد	1	الكافرون	1
الحجر	6	سبأ	6	النجم	3	الجن	2	الشمس	1	النصر	1
النحل	16	فاطر	5	القمر	3	المزمل	2	الليل	1	المسد	1
الإسراء	12	يس	5	الرحمن	3	المدثر	2	الضحى	1	الإخلاص	1
الكهف	12	الصافات	5	الواقعة	3	القيامة	2	الشرح	1	الفلق	1
مريم	6	ص	5	الحديد	4	الإنسان	2	التين	1	الناس	1
Sub total	269		128		80		40		22		19
Total Raku						558					

اور عام طور پر مختلف ویب سائٹوں پر یہ بھی دیکھا گیا ہے۔ کہ قرآنی آیت کی ویڈیو میں تلاوت سے پہلے تعوذ اور تسمیہ نہیں ہوتا۔ کئی لوگ تو کسی آیت کی تلاوت بھی ادھوری چھوڑ دیتے ہیں۔

جبکہ فرمانِ باری تعالیٰ ہے۔

فَإِذَا قَرَأْتَ ٱلْقُرْءَانَ فَٱسْتَعِذْ بِٱللَّهِ مِنَ ٱلشَّيْطَٰنِ ٱلرَّجِيمِ ﴿98﴾

سورۃ النحل آیت 98

پس جب تم قرآن پڑھنے لگو تو شیطان مردود سے بچنے کے لئے اللہ کی پناہ مانگ لیا کرو۔

قرآن کا ہر حکم فرض کا درجہ رکھتا ہے۔ لہٰذا کسی بھی ویڈیو میں قرآنی آیات شامل کرنے والے حضرات اس بات کا خاص خیال رکھا کریں کہ کسی آیت کی تلاوت ادھوری نہ رہے اور اس سے پہلے تعوذ اور تسمیہ لازمی شامل کریں۔ خواہ وہ لکھت میں ہی کیوں نہ ہو۔!

علاوہ ازیں یہ قرآنِ پاک کا احترام ہے کہ سننے والی بھی کسی آیت کے اختتام تک ویڈیو لازمی سنیں اور اس آیت کی تلاوت پوری ہونے تک انتظار کیا کریں۔ یہ سراسر قرآنِ پاک کی بے حرمتی ہے کہ دورانِ تلاوت آیت ان سنی کر دی جائے۔

ان شاء اللہ۔ ان باتوں کا خیال رکھنے پر اللہ کی طرف سے ہدایت کا	سامان ہوگا۔

انہی باتوں سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔ ہمارا قرآن کے ساتھ کیسا تعلق ہے؟۔ شیطان کا بنیادی حربہ یہی ہوتا ہے کہ کسی نہ کسی طرح ان کو گنہگار بنایا جائے اور قرآن سے بھی حتی الامکان دور رکھا جائے۔ کیونکہ دنیا میں یہی ایک واحد کتابِ ہدایت ہے۔ جس سے مکمل ہدایت مل سکتی ہے۔ جسے بھرپور کوشش کے باوجود کوئی نہیں بدل سکتا اور اس میں انسان کو بدل دینے کی اعلیٰ صلاحیت

موجود ہے۔اسی وجہ سے اس کے بارے دلوں میں زیادہ سے زیادہ شکوک و شبہات بھی ڈالے جاتے ہیں۔جبکہ قرآن کے شروع میں ہی دعا کے بعد یہ بات سمجھادی گئی کہ کتاب میں تو شک کی کوئی گنجائش نہیں اگر کچھ پانا چاہتے ہو تو پہلے اپنے دل و دماغ کا شک دور کرلو!

ذَٰلِكَ ٱلْكِتَٰبُ لَا رَيْبَ ۛ فِيهِ ۛ هُدًى لِّلْمُتَّقِينَ ﴿2﴾لا

سورۃ البقرۃ آیت 2

یہ (قرآن مجید) ایسی کتاب ہے جس میں کوئی شک و شبہ نہیں۔اللہ سے ڈر کے کچھ طلب رکھنے والوں کے لئے سراسر ہدایت ہے۔

اور ہدایت صرف ان کو ہی ملتی ہے جن میں طلب ہوتی ہے۔ارشادِ باری تعالیٰ ہے

وَلَا يَنفَعُكُمْ نُصْحِىٓ إِنْ أَرَدتُّ أَنْ أَنصَحَ لَكُمْ إِن كَانَ ٱللَّهُ يُرِيدُ أَن يُغْوِيَكُمْ ۚ هُوَ رَبُّكُمْ وَإِلَيْهِ تُرْجَعُونَ ﴿34﴾ط

سورۂ ہود آیت ۳۴

خواہ میں تمہارے لئے کتنی ہی نصیحت کرنے کا ارادہ کرلوں اگر اللہ تمہیں گمراہ ہی رہنے دینا چاہے تو میری نصیحت تمہیں کچھ بھی نفع نہ دے گی۔وہی تمہارا رب ہے اور اسی کی طرف تم سب کو لوٹ کر جانا ہے۔

ہدایت بہت قیمتی شے ہے۔جو صرف غیر جانب دار کو طلب پر ملتی ہے۔ایسی نہیں کہ کوئی توجہ نہ کرے اور اس پر پھینک ماری جائے !

وَنُيَسِّرُكَ لِلْيُسْرَىٰ ﴿8﴾ ج صلے فَذَكِّرْ إِن نَّفَعَتِ ٱلذِّكْرَىٰ ﴿9﴾ ط سَيَذَّكَّرُ مَن يَخْشَىٰ ﴿10﴾ لا

سورۃ الأعلیٰ آیت ۸ تا ۱۰

اور ہم تم کو (دین میں) آسانی مہیا کرتے ہیں۔پس تم نصیحت کرتے رہو جب تک کہ نصیحت فائدے مند ہو۔جو بھی (اللہ کا) خوف رکھتا ہے جلد ہی وہ نصیحت حاصل کرلے گا۔

كَلَّآ إِنَّهُۥ تَذْكِرَةٌ ﴿54﴾ ج فَمَن شَآءَ ذَكَرَهُۥ ﴿55﴾ ط وَمَا يَذْكُرُونَ إِلَّآ أَن يَشَآءَ ٱللَّهُ ج هُوَ أَهْلُ ٱلتَّقْوَىٰ وَأَهْلُ ٱلْمَغْفِرَةِ ﴿56﴾ ع2

سورۃ المدثر آیت ۵۴ تا ۵۶

ہر گز نہیں بلاشبہ یہ (قرآن) تو نصیحت ہے۔جو چاہے اس سے نصیحت حاصل کرلے۔اور وہ اس سے نصیحت بھی تب ہی حاصل کریں گے جب اللہ چاہے گا۔وہی اس کا حق رکھتا ہے کہ اس سے ڈرا جائے اور وہی بخشش و مغفرت کا مالک ہے۔

وَلَقَدْ صَرَّفْنَا لِلنَّاسِ فِى هَٰذَا ٱلْقُرْءَانِ مِن كُلِّ مَثَلٍ فَأَبَىٰٓ أَكْثَرُ ٱلنَّاسِ إِلَّا كُفُورًا ﴿89﴾

سورۃ الاسراء آیت 89

اور ہم نے اس قرآن میں بنی نوع انسان کے لئے ہر طرح سے مثال کھول کھول کر واضح کر دی ہے پھر بھی بہت سارے لوگ انکار کرنے سے باز نہیں رہتے۔

یہ بات ذہن نشین کر لیں کہ قرآن کا پڑھنا سنت ہے اور اس کو سننا اور سمجھنا فرض ہے۔ اللہ جل شانہ قرآن کے بارے کیسا پیارا۔ اور واضح پیغام دے دیا ہے۔ کہ یہ کتاب بہت ہی بابرکت ہے۔ اسی کے مطابق اپنی زندگی گزارو اور اللہ کی نافرمانی سے ڈرتے رہو تاکہ تم اس کی رحمت کے سائے تلے آ جاؤ اور ہدایت کی راہیں کھلتی چلی جائیں۔

وَهَٰذَا كِتَٰبٌ أَنزَلْنَٰهُ مُبَارَكٌ فَٱتَّبِعُوهُ وَٱتَّقُوا۟ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ ﴿155﴾

سورۃ الانعام آیت 155

اور یہ کتاب (قرآن) بھی ہم نے ہی نازل کیا ہے جو بہت ہی بابرکت ہے تو اسی پر چلتے رہو اور (اللہ کی نافرمانی سے) ڈرتے رہو تاکہ تم پر رحم کیا جائے۔

یہ بھی فرمادیا کہ یہ قرآن اللہ کی طرف سے بنی نوع انسان کو خبردار کرنے کا ذریعہ ہے اور ہر اس شخص کے لئے ہدایت اور نصیحت ہے۔ جو اللہ کا ڈر رکھتے ہوئے اس کے دین کو سمجھنے کی طلب رکھتا ہے۔ اور ثابت قدمی سے جستجو جاری رکھتا ہے۔

هَٰذَا بَيَانٌ لِّلنَّاسِ وَهُدًى وَمَوْعِظَةٌ لِّلْمُتَّقِينَ ﴿138﴾ وَلَا تَهِنُوا وَلَا تَحْزَنُوا وَأَنتُمُ الْأَعْلَوْنَ إِن كُنتُم مُّؤْمِنِينَ ﴿139﴾

سورۃ اٰلِ عمران آیت ۱۳۸۔۱۳۹

یہ (قرآن) بنی نوع انسان کے لئے واضح آگاہی اور اللہ سے ڈر کے کچھ طلب رکھنے والوں کے لئے ہدایت مومن ہو تو اور نصیحت ہے۔ اور (دیکھو) تم ہمت نہ ہار دینا اور کسی طرح بھی غم نہ کرنا اگر تم (سچے) تم ہی غالب رہو گے۔

اس آیت میں بھی فرمایا کہ قرآن بنی نوع انسان کے لئے واضح پیغام ہے اور اس میں سب کے لئے آگاہی ہے کہ اس کے ذریعے دوسرے لوگوں تک بھی یہ بات پہنچادی جائے اور ان سب پر بھی اچھی طرح واضح ہو جائے کہ عبادت کے لائق صرف اور صرف اکیلا اللہ ہی ہے ممکن ہے عقل رکھنے والے لوگ اس سے نصیحت حاصل کرلیں۔

هَٰذَا بَلَاغٌ لِّلنَّاسِ وَلِيُنذَرُوا بِهِ وَلِيَعْلَمُوا أَنَّمَا هُوَ إِلَٰهٌ وَاحِدٌ وَلِيَذَّكَّرَ أُولُو الْأَلْبَابِ ﴿52﴾ ع7

سورۃ ابراہیم آیت ۵۲

یہ قرآن بنی نوع انسان کے لئے ایک پیغامِ آگاہی ہے تاکہ اس کے ذریعے سے لوگوں کو آگاہ کیا جائے۔ تاکہ ان پر اچھی طرح واضح ہو جائے کہ عبادت کے لائق وہی واحد و یکتا اکیلا (اللہ) ہی ہے اور تاکہ عقل والے نصیحت حاصل کر سکیں۔

اللہ جل شانہ نے اس آیت میں بھی یہ وضاحت کردی کہ اللہ کا نازل کردہ یہ قرآن بڑا ہی بابرکت ہے اور اس لئے نازل کیا ہے کہ لوگ اس کی آیتوں میں غور و فکر کیا کریں۔ اور بہت ممکن ہے کہ باعقل لوگ اس سے ہدایت حاصل کرلیں۔

كِتَٰبٌ أَنزَلْنَٰهُ إِلَيْكَ مُبَٰرَكٌ لِّيَدَّبَّرُوٓاْ ءَايَٰتِهِۦ وَلِيَتَذَكَّرَ أُوْلُواْ ٱلْأَلْبَٰبِ ﴿29﴾

سورہ ص آیت ۲۹

(یہ قرآن) بڑی ہی بابرکت کتاب ہے۔ جو ہم نے تم پر نازل کی ہے۔ اس لئے کہ لوگ اس کی آیتوں میں غور و فکر کریں۔ اور (بہت ممکن ہے) کہ عقل مند لوگ نصیحت حاصل کرلیں۔

أَفَلَا يَتَدَبَّرُونَ ٱلْقُرْءَانَ ۚ وَلَوْ كَانَ مِنْ عِندِ غَيْرِ ٱللَّهِ لَوَجَدُواْ فِيهِ ٱخْتِلَٰفًا كَثِيرًا ﴿82﴾

سورۃ النساء آیت ۸۲

یہ لوگ قرآن میں غور و فکر کیوں نہیں کرتے اور اگر یہ اللہ کے علاوہ کسی اور کی طرف سے ہوتا تو وہ اس میں بہت سا اختلاف پاتے ؟۔

ان آیات پر تھوڑی توجہ دیں تو یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ قرآن کو سمجھنا بہت ضروری ہے

کیا کبھی ایسا ہوا ہے کہ قرآن کے سوا کوئی کتاب فہم و فراست سے خالی ہو کر پڑھی ہو ؟

تو پھر قرآن کے ساتھ ہی ایسا کیوں جو کہ سمجھنا فرض ہے ! ! !

قرآن پاک نہ تو گھر کے طاق میں رکھنے ۔ نہ چند مقامات پر صرف برکت کا ذریعہ سمجھنے ۔ اور نہ ہی عقل و فہم سے عاری ہو کر پڑھنے کے لئے بھیجا گیا ہے ۔

بلکہ سمجھنے ۔ غور و فکر کرنے اور نصیحت حاصل کرنے کے لئے ہی اس بابرکت کتاب کا نزول ہوا ہے ۔

ذرا غور تو کریں کہ

ہم کہاں تک قرآن کی اس آیت پر پورا اترے ہیں ! ۔ اور کیا کوئی امکان ہے کہ اس آیت کے مطابق سمجھ کر یہ فرض پورا کر سکیں !

قرآن میں کئی جگہ یہ ارشاد فرمایا کہ اس کو سمجھنا بہت آسان ہے ۔ کوئی نصیحت قبول کرنے والا تو ہو ۔

وَلَقَدْ يَسَّرْنَا ٱلْقُرْءَانَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِن مُّدَّكِرٍ

سورۃ القمر آیت 17۔ سورۃ القمر آیت 22۔ سورۃ القمر آیت 32۔ سورۃ القمر آیت 40

اور البتہ یقینی طور پر ہم نے قرآن سمجھنے کے لئے آسان کر دیا ہے تو کوئی ہے کہ ذرا سوچے سمجھے ؟

یہ بھی فرمایا کہ قرآن ہی ہے جو ایسا راستہ دکھاتا ہے جو بالکل سیدھا ہے۔ اور اگر اللہ کے فضل سے سیدھا راستہ مل گیا تو ٹیڑھے میڑھے راستوں سے اپنے آپ ہی جان چھوٹ گئی۔ پھر جو اس پر عمل کرتے والے ان کو بشارت او خوشخبری دیتا ہے کہ ایسے لوگوں کے لئے اللہ جل شانہ کے ہاں اجرِ عظیم ہے

إِنَّ هَٰذَا ٱلْقُرْءَانَ يَهْدِى لِلَّتِى هِىَ أَقْوَمُ وَيُبَشِّرُ ٱلْمُؤْمِنِينَ ٱلَّذِينَ يَعْمَلُونَ ٱلصَّٰلِحَٰتِ أَنَّ لَهُمْ أَجْرًا كَبِيرًا ﴿9﴾

سورۃ الاسراء آیت 9

بیشک یہ قرآن وہ راستہ دکھاتا ہے جو بالکل سیدھا ہے اور جو عمل صالح کرنے والے مومنوں کو بشارت دیتا ہے کہ ان کے لئے عظیم اجر ہے۔

خاص طور پر یہ بھی کہا کہ جب قرآن پڑھا جائے تو اسے توجہ اور خاموشی سے سنا کرو۔ کہ اللہ جل شانہ کی طرف سے تم پر رحم کیا جائے اور ہدایت نصیب ہو جائے۔

وَإِذَا قُرِئَ ٱلْقُرْءَانُ فَٱسْتَمِعُوا۟ لَهُۥ وَأَنصِتُوا۟ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ ﴿204﴾

سورۃالأعراف آیت 204

اور جب قرآن پڑھا جائے تو اسے توجہ سے سنا کرو۔ اور خاموش رہا کرو تاکہ تم پر رحم کیا جائے۔

اور اللہ جل شانہ نے مثالوں سے مختلف طرح سے اور بار بار سمجھانے کی کوشش کی ہے۔ کہ کسی طرح لوگ نصیحت حاصل کر سکیں۔

وَلَقَدْ ضَرَبْنَا لِلنَّاسِ فِى هَٰذَا ٱلْقُرْءَانِ مِن كُلِّ مَثَلٍ لَّعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُونَ ﴿27﴾ ج

سورۃالزمر آیت 27

اور البتہ یقینی طور پر ہم نے بنی نوع انسان کے لئے اس قرآن میں طرح طرح کی مثالوں سے وضاحت کی ہے۔ تاکہ وہ نصیحت حاصل کر سکے۔

اللہ اگر کسی کو خدشہ ہو کہ قرآن سمجھنے سے شیطان زیادہ گمراہ نہ کر دے تو اللہ جل شانہ نے دعا بھی سکھا دی جو شیطان کے وسوسوں سے بچا کے رکھے گی اور اسے اس کے چنگل سے محفوظ رکھے گی۔

فَإِذَا قَرَأْتَ ٱلْقُرْءَانَ فَٱسْتَعِذْ بِٱللَّهِ مِنَ ٱلشَّيْطَٰنِ ٱلرَّجِيمِ ﴿98﴾ إِنَّهُۥ لَيْسَ لَهُۥ سُلْطَٰنٌ عَلَى ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ وَعَلَىٰ رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُونَ ﴿99﴾ إِنَّمَا سُلْطَٰنُهُۥ عَلَى ٱلَّذِينَ يَتَوَلَّوْنَهُۥ وَٱلَّذِينَ هُم بِهِۦ مُشْرِكُونَ ﴿100﴾ ع13

سورۃ النحل آیت ۹۸ تا ۱۰۰

پس جب تم قرآن پڑھنے لگو تو شیطان مردود سے بچنے کے لئے اللہ کی پناہ مانگ لیا کرو۔ بیشک اس کا زور ان پر نہیں چلتا جو ایمان رکھتے ہیں اور اپنے رب پر ہی بھروسہ کرتے ہیں۔ بلاشبہ اس کا زور تو صرف انہی پر چلتا ہے جو اسے اپنا ولی بناتے ہیں اور جو اللہ کے ساتھ شریک مقرر کرتے ہیں۔

اور جو لوگ اللہ جل شانہ سے ڈر اور امید کا تعلق استوار کر لیتے ہیں تو شیطانی وسوسے آنے پر چونک پڑتے ہیں اور ذکرِ الٰہی میں مصروف ہو جاتے ہیں۔ پھر اللہ جل شانہ ان کو ایسی بصیرت عطا کر دیتے ہیں کہ شیطان کا بے بس ہو جاتا ہے۔ اور دوسری طرف جو لوگ اس شیطان کی باتوں میں آ جاتے ہیں تو وہ انہیں گمراہی میں ہی مزید کھینچے لئے جاتے ہیں اور بہکانے میں کسی طرح کسر نہیں رہنے دیتے۔

وَإِمَّا يَنزَغَنَّكَ مِنَ ٱلشَّيْطَٰنِ نَزْغٌ فَٱسْتَعِذْ بِٱللَّهِ ۚ إِنَّهُۥ سَمِيعٌ عَلِيمٌ ﴿200﴾ إِنَّ ٱلَّذِينَ ٱتَّقَوْا۟ إِذَا مَسَّهُمْ طَٰٓئِفٌ مِّنَ ٱلشَّيْطَٰنِ تَذَكَّرُوا۟ فَإِذَا هُم مُّبْصِرُونَ ﴿201﴾ وَإِخْوَٰنُهُمْ يَمُدُّونَهُمْ فِى ٱلْغَىِّ ثُمَّ لَا يُقْصِرُونَ ﴿202﴾

سورۃ الاعراف آیت ۲۰۰ تا ۲۰۲

اور اگر شیطان کی طرف سے تمہارے دل میں کسی طرح کا کوئی وسوسہ پیدا ہو تو اللہ ہی سے پناہ مانگ لیا کرو۔ بیشک وہ خوب سننے والا سب کچھ جاننے والا ہے۔ بیشک وہ لوگ جو اللہ سے ڈرتے ہیں جب انہیں کوئی شیطانی وسوسہ چھوتا ہے تو چونک پڑتے ہیں اور ذکرِ الٰہی میں لگ جاتے ہیں۔ پھر ایک

https://quranexcel.com

دم سے وہ بصیرت والے ہو جاتے ہیں۔اور جوان (شیطانوں) کے بھائی ہیں شیطان انہیں گمراہی میں کھینچے لئے جاتے ہیں اور (بہکانے میں) کسی طرح بھی کسر نہیں چھوڑتے۔

قرآن کریم کی آیات پر غور و فکر کرنے کی بھی ترغیب دی گئی ہے۔اور غور کرنے سے بہت ساری الجھنیں جو شیطان نے ڈالی ہوتی ہیں کھلتی چلی جاتی ہیں۔ اور اگر غور و فکر نہیں کروگے تو دل و دماغ پر تالہ پڑا رہے گا اور الجھن نہیں سلجھے گی۔

أَفَلَا يَتَدَبَّرُونَ ٱلْقُرْءَانَ أَمْ عَلَىٰ قُلُوبٍ أَقْفَالُهَآ ﴿24﴾

سورۃ محمد آیت 24

کیا پھر یہ لوگ قرآن میں غور و فکر نہیں کرتے یا ان کے دلوں پر تالے پڑے ہوئے ہیں۔

قرآن کریم کی ہر بات واضح دلیل اور سند کا درجہ رکھتی ہے۔ جو لوگ قرآن کی آیات کے مقابل احادیث سے دلائل ڈھونڈتے ہیں کہ اپنی مرضی والی تاویل کو روایات سے ڈھونڈ کر ثابت کر دیا جائے وہ سورج کو چراغ دکھانے والے ہیں—وہ قرآن کی حقانیت کو اپنی من پسند باتوں پر چسپاں کرنا ان کی فطرت ہے جبکہ صحیح حدیث تو قرآن کی بات میں مزید نکھار پیدا کرتی ہے اور کبھی بھی رد میں نہیں جا سکتی۔اور اس پر یقین رکھنے والے ہی سیدھا راستہ پا سکتے ہیں۔

يَٰٓأَيُّهَا ٱلنَّاسُ قَدْ جَآءَكُم بُرْهَٰنٌ مِّن رَّبِّكُمْ وَأَنزَلْنَآ إِلَيْكُمْ نُورًا مُّبِينًا ﴿174﴾ فَأَمَّا ٱلَّذِينَ ءَامَنُواْ بِٱللَّهِ وَٱعْتَصَمُواْ بِهِۦ فَسَيُدْخِلُهُمْ فِى رَحْمَةٍ مِّنْهُ وَفَضْلٍ وَيَهْدِيهِمْ إِلَيْهِ صِرَٰطًا مُّسْتَقِيمًا ﴿175﴾ط

سورۃالنساء آیت ۱۷۴۔۱۷۵

اے بنی نوع انسان!۔ تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے دلیل وسند آچکی ہے۔اور ہم نے تمہاری طرف نمایاں نورِہدایت (قرآن وفرقان) نازل کردیا ہے۔پس جو لوگ اللہ پر ایمان لائے اوراسی (کی رسی) کو مضبوطی سے پکڑے رکھا وہ انہیں اپنی رحمت اور فضل وکرم میں داخل کرے گا اوران کو اپنے تک (پہنچنے کا) سیدھا راستہ دکھادے گا۔

اور لوگوں کو چاہیئے کہ مرنے سے پہلے پہلے اللہ جل شانہ کی کائنات اس کی بادشاہت اور بھی بہت سی چیزیں ہیں جو اللہ نے پیدا کی ہیں ان پر غور وفکر کیا کریں۔اور پھر یہ بھی فرمادیا کہ ہدایت کا منبع تو قرآن ہی ہے اگر اس سے ہدایت نہیں حاصل کرسکے تو دنیا کی اور کونسی کتاب ہے جس سے تمہیں ہدایت مل جائے گی اور خالص ایمان کی دولت نصیب ہوگی۔

أَوَلَمْ يَنظُرُواْ فِى مَلَكُوتِ ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلْأَرْضِ وَمَا خَلَقَ ٱللَّهُ مِن شَىْءٍ وَأَنْ عَسَىٰٓ أَن يَكُونَ قَدِ ٱقْتَرَبَ أَجَلُهُمْ ۖ فَبِأَىِّ حَدِيثٍۭ بَعْدَهُۥ يُؤْمِنُونَ ﴿185﴾

سورۃ الاعراف آیت ۱۸۵

اور کیاان لوگوں نے آسمانوں وزمین کی بادشاہت اور ان چیزوں میں جو چیزیں اللہ نے پیدا کی ہیں کبھی غور و فکر نہیں کیا؟۔اور یہ بھی تو ممکن ہے کہ ان کی موت بالکل قریب ہی ہو۔پھر یہ لوگ اس (قرآن) کے بعد اور کونسا کلام ہے جس پر ایمان لائیں گے ؟۔

یہ اللہ کی طرف تمہاری ہدایت کے لئے ایسی واضح کتاب ہے جس سے تمہیں حق سچ ہی ملے گا۔ اور تمہارا اگر یہ خیال ہے کہ دنیا کی کوئی دوسری کتاب تمہیں سو فیصد ہدایت دے سکتی ہے تو یہ تمہاری خام خیالی ہے۔سچ تو یہ ہے کہ اور کوئی بھی کتاب اس قابل ہی نہیں کہ اس پر ایسے یقین کیا جائے جیسے اللہ جل شانہ کی طرف سے بھیجے ہوئے اس قرآن پر کیا جا سکتا ہے۔

تِلْكَ ءَايٰتُ ٱللَّهِ نَتْلُوهَا عَلَيْكَ بِٱلْحَقِّ ۖ فَبِأَىِّ حَدِيثٍۭ بَعْدَ ٱللَّهِ وَءَايٰتِهِۦ يُؤْمِنُونَ ﴿6﴾

سورۃ الجاثیۃ آیت ۶

یہ اللہ کی آیات ہیں جو ہم تمہیں حق کے ساتھ پڑھ کر سناتے ہیں۔پھر آخر یہ اللہ اور اس کی آیتوں کے بعد کونسا (ایسا) کلام ہے جس پر یہ ایمان لائیں گے ؟۔

اس قرآن کے بارے بہت سارے لوگ جھوٹ بکواس کرتے ہیں۔یہ سب لوگوں کے منہ کی باتیں ہیں۔ایسے لوگوں کا انجام تباہی و بربادی کے سوا کچھ نہیں۔یہ ان کو اس دن معلوم ہو جائے گا جب اللہ کے حضور پیش ہوں گے۔تم شک میں نہ پڑو پس یہ اس قرآن سے استفادہ حاصل کر لو کیونکہ صرف یہی ایک کتاب ہے جو صاحبِ طلب کو سرخرو کر سکتی ہے۔

وَيْلٌ يَوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِينَ ﴿49﴾ فَبِأَيِّ حَدِيثٍ بَعْدَهُ يُؤْمِنُونَ ﴿50﴾ ع2

سورۃ المرسلات آیت ۴۹۔۵۰

اس دن جھٹلانے والوں کے لئے تباہی و بربادی ہے۔پس یہ لوگ اس (قرآن) کے بعد (اور) کونسے کلام پر ایمان لائیں گے؟۔

اور عام طور پر اللہ جل شانہ کا قرب حاصل کرنے کے لئے کئی طرح کے شوشے لوگوں میں چھوڑ دیئے جاتے ہیں ان کی کوئی حیثیت نہیں ہوتی۔اللہ کا قرب تو عبادات و ریاضت سے ملتا ہے اور اللہ جل شانہ تک رسائی صرف اس نصیحت والی کتاب قرآن ہی ممکن ہے۔

إِنَّ هَٰذِهِ تَذْكِرَةٌ ۖ فَمَن شَاءَ اتَّخَذَ إِلَىٰ رَبِّهِ سَبِيلًا

سورۃ المزمل آیت ۱۹۔سورۃ الانسان آیت ۲۹

بیشک یہ (قرآن) تو بڑی نصیحت ہے پس جو بھی چاہے وہ اپنے رب کی طرف (رسائی کا) راستہ اختیار کرلے۔

جو لوگ اس کے خلاف اپنی چالیں چلنے میں لگے ہیں دنیا میں ان کو مہلت ملی ہوئی ہے اپنی کارستانیوں میں لگے رہیں۔ مگر تم اس کتاب میں دی گئی ہدایات کے مطابق عمل کرتے رہنا۔ یہ بات قبلِ غور ہے کہ اللہ جل شانہ تو خالق ہے مالک ہے اس کو کیا پڑی کہ تمہیں یقین دلانے کے لئے قسم اٹھائے مگر اتنا عظیم الشان اور جلیل القدر ہونے کے باوجود وہ صرف اور صرف تمہاری بھلائی کے لئے قسم بھی اٹھاتا ہے کہ کسی طرح تم اس قرآن سے ہدایت حاصل کرنے والے بن جاؤ۔ اور اچھی طرح سمجھ لو قرآن جو کچھ بھی بیان کرتا ہے وہ حرفِ آخر کی حیثیت رکھتا ہے اور قطعی درست اور فیصلہ کن ہے اور یہ بات ہنسی مذاق میں ٹالنے والی نہیں ہے۔ بلکہ یہ تو تمہارے لئے ایک حقیقی نصیحت ہے۔

وَٱلسَّمَآءِ ذَاتِ ٱلرَّجْعِ ﴿11﴾ لا وَٱلْأَرْضِ ذَاتِ ٱلصَّدْعِ ﴿12﴾ لا إِنَّهُۥ لَقَوْلٌ فَصْلٌ ﴿13﴾ لا وَمَا هُوَ بِٱلْهَزْلِ ﴿14﴾ ط إِنَّهُمْ يَكِيدُونَ كَيْدًا ﴿15﴾ لا وَأَكِيدُ كَيْدًا ﴿16﴾ ج صلے فَمَهِّلِ ٱلْكَٰفِرِينَ أَمْهِلْهُمْ رُوَيْدًا ﴿17﴾ ع1

سورۃ الطارق آیت ۱۱ تا ۱۷

قسم ہے !۔ بارش والے آسمان کی۔اور (نباتات اُگتے وقت) پھٹ جانے والی زمین کی۔یقیناً یہ کلامِ پاک حرفِ آخر (یعنی قطعی فیصلہ کن) ہے۔اور کوئی ہنسی مذاق کی بات نہیں ہے۔ البتہ یہ لوگ تو اپنی چالیں چلنے میں لگے ہیں۔اور میں بھی ایک تدبیر کر رہا ہوں۔ پس تم کافروں کو (اپنی چالیں چلنے کے لئے) کچھ وقت (اور) تھوڑی سی چند روزہ مہلت دے دو۔

اور یہ بات یاد رکھو کہ دنیا کی کسی کتاب کو یہ شرف حاصل نہیں کہ اس کے بارے اللہ جل شانہ قیامت والے دن پوچھے کہ اس کے مطابق زندگی کیوں نہیں گزاری۔اگر کوئی کتاب ہے تو وہ صرف قرآن کریم ہے جس کے بارے سب لوگوں سے ضرور بہ ضرور پوچھا جائے کہ اس کے مطابق کیوں اپنی زندگی کو استوار نہ کیا؟۔اس کو مضبوطی سے کیوں نہ تھامے رکھا کہ تم بھٹکنے کی بجائے سیدھے رستے پر رہتے۔اور پھر یہ بھی کہ جتنے بھی رسول اللہ جل شانہ نے بھیجے سب نے یہی تعلیم دی کہ عبادت کے قابل اگر کوئی ہے تو وہ صرف اور صرف ربِ الرحمٰن ہے۔

فَٱسْتَمْسِكْ بِٱلَّذِىٓ أُوحِىَ إِلَيْكَ ۖ إِنَّكَ عَلَىٰ صِرَٰطٍ مُّسْتَقِيمٍ ﴿43﴾ وَإِنَّهُۥ لَذِكْرٌ لَّكَ وَلِقَوْمِكَ ۖ وَسَوْفَ تُسْـَٔلُونَ ﴿44﴾ وَسْـَٔلْ مَنْ أَرْسَلْنَا مِن قَبْلِكَ مِن رُّسُلِنَآ أَجَعَلْنَا مِن دُونِ ٱلرَّحْمَٰنِ ءَالِهَةً يُعْبَدُونَ ﴿45﴾ ع4

سورۃ الزخرف آیت ۴۳

پس تمہاری طرف جو وحی کی گئی ہے اس کو مضبوط سے تھامے رکھو بیشک تم سیدھے رستے پر ہو۔اور بلاشبہ یہ (قرآن) تمہارے لئے اور تمہاری قوم کے لئے نصیحت ہے اور تم سب لوگوں سے اس (کے ساتھ تعلق) پر باز پرس ہو گی۔اور جو بھی رسول ہم نے تم سے پہلے بھیجے تھے ان سے پوچھ لو۔کیا ہم نے ربِ الرحمٰن کے علاوہ کوئی اور معبود مقرر کیے تھے کہ ان کی عبادت کی جائے؟۔

اگر صرف برصغیر میں قرآن کریم کے بارے میں سروے کیا جائے تو پتہ چلے گا کہ ایسے لوگ تو بہت کم ہیں جنہوں نے سارا قرآن سمجھ سمجھ کے پڑھا ہے۔بہت سارے لوگ تو ایسے ہیں جو صرف پڑھتے و تلاوت کرتے ہیں سمجھنے کی کوشش بالکل نہیں کرتے۔اور ان لوگوں کی بھی اکثریت ہے جو اسے صرف برکت کے لئے استعمال کرتے ہیں تاکہ معاشرے میں لوگوں پتہ چلتا رہے کہ ہمارا قرآن پر یقین ہے۔اور ایسے لوگ بھی ہیں جو پڑھنا تو جانتے ہیں مگر کبھی ہاتھ نہیں لگایا اور وہ بھی ہیں جو سرے سے پڑھنا ہی نہیں جانتے۔اس سب سے آپ یہ اندازہ لگا سکتے ہیں کہ ہم اللہ جل شانہ کی کتاب سے کس قدر غافل ہیں۔اور اس قرآن کو ہمارے معاشرے نے مظلوم بنا کے رکھ چھوڑا ہے۔جب کہ اس کے بارے اللہ جل شانہ نے واضح طور پر خبردار کیا ہے کہ ان کے دل تو اس (قرآن) سے لاپرواہی و غفلت برتتے ہیں۔اور اس غفلت کے نتیجے میں اس کے علاوہ اور بھی بہت سارے گناہ کر لیتے ہیں۔اور اللہ جل جلالہ کے غضب کا شکار ہوتے چلے جاتے ہیں اور پھر عذاب کے مستحق ہو جاتے ہیں۔لہٰذا چاہیئے کہ کوئی بھی مسلمان قرآن سے غفلت نہ برتے اور ٹھان لے کہ پہلی فرصت میں سارا قرآن سمجھ

سمجھ کے پڑھنا شروع کرے گا۔ پھر اللہ جل شانہ بھی اس کے لئے ہدایت کے راستے کھولتے چلے جائیں گے۔

بَلْ قُلُوبُهُمْ فِى غَمْرَةٍ مِّنْ هَٰذَا وَلَهُمْ أَعْمَٰلٌ مِّن دُونِ ذَٰلِكَ هُمْ لَهَا عَٰمِلُونَ ﴿63﴾ حَتَّىٰٓ إِذَآ أَخَذْنَا مُتْرَفِيهِم بِٱلْعَذَابِ إِذَا هُمْ يَجْـَٔرُونَ ﴿64﴾ ط لَا تَجْـَٔرُوا۟ ٱلْيَوْمَ ۖ إِنَّكُم مِّنَّا لَا تُنصَرُونَ ﴿65﴾ قَدْ كَانَتْ ءَايَٰتِى تُتْلَىٰ عَلَيْكُمْ فَكُنتُمْ عَلَىٰٓ أَعْقَٰبِكُمْ تَنكِصُونَ ﴿66﴾ مُسْتَكْبِرِينَ بِهِۦ سَٰمِرًا تَهْجُرُونَ ﴿67﴾

سورۃ المومنون آیت ۶۳ تا ۶۷

(نہیں) بلکہ۔ان کے قلوب تو اس (قرآن) سے لاپرواہی و غفلت برتتے ہیں۔اور اس کے علاوہ بھی تو ان کے بہت سے کرتوت ہیں جو یہ کرتے رہتے ہیں۔یہاں تک کہ جب ہم ان میں سے آسودہ حال لوگوں کو عذاب میں جکڑ لیتے ہیں۔تو وہ چیخنے چلانے لگ جاتے ہیں۔آج مت چلّاؤ!۔ یقیناً تم کو ہماری طرف سے کچھ بھی مدد نہیں ملے گی۔(یاد کرو جب) یقیناً میری آیتیں تمہارے سامنے پڑھی جاتی تھیں۔تو تم (سنی ان سنی کرکے) اپنی ایڑیوں کے بل پلٹ جایا کرتے تھے۔تکبر و غرور کرتے ہوئے اس (قرآن) کو افسانہ گوئی بتاتے ہوئے بے ہودہ باتیں کرتے تھے۔

اور یہ قرآن سے گہرائی والا تعلق نہ ہونے وجہ سے ہی دین کے ٹکڑے ٹکڑے ہو گیا ہے۔قرآن کا پیغام بڑا واضح اور صاف سمجھ میں آنے والا ہے۔مگر ضد بازی کی وجہ سے کوئی ٹس سے مس نہیں ہوتا۔اور اللہ جل جلالہ تو اس بارے بھی لازمی باز پرس کریں گے۔

ٱلَّذِينَ جَعَلُواْ ٱلْقُرْءَانَ عِضِينَ﴿91﴾ فَوَرَبِّكَ لَنَسْـَٔلَنَّهُمْ أَجْمَعِينَ﴿92﴾ عَمَّا كَانُواْ يَعْمَلُونَ﴿93﴾

سورۃ الحجر آیت ۹۱ تا ۹۳

جن لوگوں نے اپنے قرآن کو (کچھ ماننے اور کچھ نہ ماننے سے) ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالا۔ تمہارے رب کی قسم!۔ہم ان سے ضرور پوچھیں گے۔ جو کچھ وہ کیا کرتے تھے۔

اللہ جل شانہ نے جو احکام اپنی کتاب میں نازل کیے ہیں وہ ایسے نہیں ہیں کہ سمجھ میں نہ آئیں۔وہ صاف سمجھ میں آنے والے اور سچائی پر مبنی ہیں۔اور کچھ لوگ اکثر اس میں بیان کردہ سچائی کو جان بوجھ کر چھپاتے اور اختلاف پیدا کرتے نظر آتے ہیں۔ایسے لوگ صرف مخالفت ضد بازی میں اور بغض و عناد میں یہ سب کرتے ہیں بلکہ اتنا آگے نکل چکے ہوتے ہیں کہ جہنم کی آگ کی بھی پروا نہیں کرتے!۔

أُوْلَٰٓئِكَ ٱلَّذِينَ ٱشْتَرَوُاْ ٱلضَّلَٰلَةَ بِٱلْهُدَىٰ وَٱلْعَذَابَ بِٱلْمَغْفِرَةِ ۚ فَمَآ أَصْبَرَهُمْ عَلَى ٱلنَّارِ ﴿175﴾ ذَٰلِكَ بِأَنَّ ٱللَّهَ نَزَّلَ ٱلْكِتَٰبَ بِٱلْحَقِّ ۗ وَإِنَّ ٱلَّذِينَ ٱخْتَلَفُواْ فِى ٱلْكِتَٰبِ لَفِى شِقَاقٍۭ بَعِيدٍ ﴿176﴾ ع21

سورۃ البقرۃ آیت ۱۷۵۔۱۷۶

یہی وہ لوگ ہیں جو ہدایت کے بدلے گمراہی اور بخشش کے بدلے عذاب خرید چکے ہیں۔ پس کس قدر ہے ان کا صبر (وہ بھی) جہنم کی آگ پر۔ یہ اس لئے کہ اللہ نے سچائی کے ساتھ کتاب نازل کردی ہے۔ اور بیشک جن لوگوں نے اس کتاب میں اختلاف کرلیا بلا شبہ وہ پرلے درجے کے مخالفت میں پڑے ہیں۔

اللہ جل شانہ کا فرمان ہے کہ لوگوں نے تو اس (قرآن) کو جھٹلادیا ہے حالانکہ یہ سراسر حق ہے اور پھر ارشاد ہوا کہ تم ان کو تنبیہ کردو کہ اپنی مرضی کے تم خود مالک ہو اور اس قرآن سے ایسا رویہ رکھنے پر میں کوئی تمہارا قطعی ذمہ دار نہیں ہوں۔

وَكَذَّبَ بِهِۦ قَوْمُكَ وَهُوَ ٱلْحَقُّ ۚ قُل لَّسْتُ عَلَيْكُم بِوَكِيلٍ ﴿66﴾ ط

سورۃ الانعام آیت 66

اور تیری قوم نے اس (قرآن) کو جھٹلادیا ہے حالانکہ وہ سراسر حق ہے۔ کہہ دو کہ میں تمہارا ذمہ دار نہیں ہوں۔

اور اللہ نہ کرے کسی کا تعلق قرآن سے ٹوٹ جائے۔اور اس کو پڑھنا سننا ہی چھوڑ دے تو یہ ایک خطرناک صورت حال کی طرف اشارہ ہے اور اس بارے ہر کوئی اپنے آپ میں جھانک کر دیکھے۔اگر تو خطرے کی گھنٹی دکھائی دے رہی ہے۔ تو پھر یہ لمحہ ٔفکریہ ہے۔ایسی حالت میں ہمارے پیارے نبی محمد ﷺ بھی کل قیامت کے دن ہمارا ساتھ چھوڑ دیں گے۔ کیونکہ وہ بھی اللہ کی عدالت میں یوں کہیں گے۔ کہ میری امت نے اس قرآن کو بالکل چھوڑ رکھا تھا۔ پھر تو امید کی آخری کرن بھی جاتی رہے گی۔

كِتَٰبٌ فُصِّلَتْ ءَايَٰتُهُۥ قُرْءَانًا عَرَبِيًّا لِّقَوْمٍ يَعْلَمُونَ ﴿3﴾ بَشِيرًا وَنَذِيرًا فَأَعْرَضَ أَكْثَرُهُمْ فَهُمْ لَا يَسْمَعُونَ ﴿4﴾

سورۃ فصلت آیت ۳۔۴

ایسی کتاب ہے جس کی آیات عربی زبان کے قرآن کی صورت میں تفصیل سے واضح کر دی گئی ہیں ان لوگوں کے لئے جو علم رکھتے ہیں۔ یہ (قرآن) خوشخبری دینے والا اور خبردار کرنے والا ہے مگر ان میں بہت سارے لوگوں نے اس سے منہ ہی موڑا ہے۔ پس وہ (اس کو) سنتے ہی نہیں ہیں۔

وَقَالَ ٱلرَّسُولُ يَٰرَبِّ إِنَّ قَوْمِى ٱتَّخَذُوا۟ هَٰذَا ٱلْقُرْءَانَ مَهْجُورًا ﴿30﴾

سورۃالفرقان آیت30

اور (بارگاہِ الٰہی میں) رسول کہے گا کہ اے میرے رب!۔ بلاشبہ میری قوم (امت) نے اس قرآن کو بالکل چھوڑ رکھا تھا۔

یہ تو طے ہے کہ قرآن کے ساتھ تعلق نہ رکھنے والا مجرم ہے۔ ہمارے ہاں تو ایسے لوگ بھی موجود ہیں جو ایک طرف تو خود قرآن سے دور بھاگتے ہیں اور دوسری طرف وہ قرآن پر مختلف طرح کے لفظی حملے بھی کرتے ہیں۔ کبھی کہتے ہیں کہ قرآن پڑھنے سے الجھن مزید بڑھتی ہے۔ کبھی کہتے ہیں کہ بغیر مرشد کے یہ تو سمجھ نہیں آئے گا یہ تو سینہ بہ سینہ چلا آرہا ہے۔ غرض اور بھی کئی طرح کی لفاظی کی جاتی ہے تا کہ لوگ قرآن کی طرف جانے سے رک جائیں۔ مگر ایسا کرنے والے خود اپنا ہی نقصان کرتے ہیں۔ اور انہیں بالکل احساس نہیں ہو پاتا۔ اس بیان کردہ حقیقت کی روشنی میں ہر کوئی اپنا محاسبہ کرکے دیکھے کہ کہیں وہ اس لفاظی کی بھینٹ تو نہیں چڑھ گیا اور ان میں شامل تو نہیں ہوا پڑا!۔

وَهُمْ يَنْهَوْنَ عَنْهُ وَيَنْـَٔوْنَ عَنْهُ ۖ وَإِن يُهْلِكُونَ إِلَّآ أَنفُسَهُمْ وَمَا يَشْعُرُونَ ﴿26﴾

سورۃالانعام آیت26

اور یہ لوگ اس (قرآن) سے دوسروں کو بھی روکتے ہیں اور خود بھی اس سے دور بھاگتے ہیں۔ مگر (اس سے) اپنے آپ کو ہی ہلاکت میں ڈالتے ہیں اور انہیں اس کا (بالکل بھی) شعور نہیں ہے۔

جبکہ اللہ جل شانہ کا ارشاد ہے کہ کہاں دور بھاگتے ہو۔ یہ کوئی شیطان مردود کا کلام تو نہیں۔ یہ تو سارے جہانوں کے ہر اس شخص کے لئے نصیحت ہے جو تم میں سے سیدھے راستے پر چلنا چاہے۔

وَمَا هُوَ بِقَوْلِ شَيْطَٰنٍ رَّجِيمٍ ﴿25﴾ لا فَأَيْنَ تَذْهَبُونَ ﴿26﴾ ط إِنْ هُوَ إِلَّا ذِكْرٌ لِّلْعَٰلَمِينَ ﴿27﴾ لا لِمَن شَآءَ مِنكُمْ أَن يَسْتَقِيمَ ﴿28﴾ ط

سورۃ التکویر آیت ۲۵ تا ۲۸

اور یہ کسی شیطان مردود کا کلام نہیں ہے۔ پھر تم کدھر جا رہے ہو؟۔ یہ تو سارے جہان کے لوگوں کے لئے نصیحت ہے۔ اس کے لئے جو تم میں سے سیدھے راستے پر چلنا چاہے۔

اور ایسے نیک اور سلجھے ہوئے لوگ بھی ہیں جو قرآن سے سمجھنے سمجھانے کا تعلق برقرار رکھتے ہیں ۔اور اللہ کے حکم اور نبی ﷺ کے فرمان سے باہر نہیں جاتے۔ وہی اللہ کے حضور ایمان والے ہیں اور پھر فلاح پانے والے بھی یہی ہوں گے۔ اور خسارہ پانے والوں کے بارے بھی درج ذیل آیت میں صاف صاف بتا دیا۔

ٱلَّذِينَ ءَاتَيْنَٰهُمُ ٱلْكِتَٰبَ يَتْلُونَهُۥ حَقَّ تِلَاوَتِهِۦٓ أُو۟لَٰٓئِكَ يُؤْمِنُونَ بِهِۦ ۗ وَمَن يَكْفُرْ بِهِۦ فَأُو۟لَٰٓئِكَ هُمُ ٱلْخَٰسِرُونَ ﴿121﴾ ع14

سورۃ البقرۃ آیت 121

جن لوگوں کو ہم نے کتاب دی ہے وہ اس کو (ایسا) پڑھتے ہیں جیسا کہ اس کے پڑھنے کا حق ہے۔ یہی لوگ اس پر ایمان رکھنے والے ہیں اور جو اس کا انکار کرتے ہیں وہی خسارہ پانے والے ہیں۔

قرآن میں اللہ تعالیٰ نے انسان کو ہر طرح سے سمجھانے کی کوشش کی ہے۔ اور یقیناً اس میں قطعی کوئی کسر نہیں چھوڑی۔ اس کے باوجود کچھ لوگ کہتے ہیں کہ قرآن ہماری سمجھ میں نہیں آتا۔ در حقیقت وہ خود سمجھنے کی کوشش نہیں کرتے۔ شیطان کی پھیلائی اور سنی سنائی باتوں پر یقین رکھتے ہیں۔ اور اللہ رب العزت کی کوئی بات ان کے کانوں تک پہنچ بھی جائے تو وہ ان باتوں کو نظر انداز کرتے رہتے ہیں۔ ایسے لوگوں کے لیے بدکنے والا لفظ نہایت موزوں ہے۔ جو کہ درج ذیل آیت میں بھی ہے۔ اور اگر کوئی بدکا ہوا ہے تو وہ خود اس کا ذمہ دار ہے۔

فَمَا لَهُمْ عَنِ ٱلتَّذْكِرَةِ مُعْرِضِينَ ﴿49﴾ كَأَنَّهُمْ حُمُرٌ مُّسْتَنفِرَةٌ ﴿50﴾

سورۃ المدثر آیت ۴۹۔۵۰

پس انہیں کیا ہو گیا ہے کہ وہ نصیحت سے روگردانی کر رہے ہیں؟۔ گویا گدھے ہیں کہ بدکے جاتے ہیں۔

چنوتیاں اور چیلنجز:

قرآن میں تو حقیقی طور پر کوئی شک کی گنجائش ہی نہیں۔ اگر کوئی شک کرتا ہے تو یہ اس کے دل میں ہے۔ پہلے اسے صاف کرے۔ پھر اللہ کی کتاب سے یقیناً فائدہ ہی ہوگا۔ اور اللہ جل شانہ نے اتمام حجت کے طور پر کچھ چنوتیاں (یعنی چیلنجز) بھی بیان کئے ہیں۔ جن کو ابھی تک کوشش کے باوجود کوئی بھی پورا نہیں کر سکا۔ دیکھئے ارشادِ تعالیٰ۔

وَإِن كُنتُمْ فِى رَيْبٍ مِّمَّا نَزَّلْنَا عَلَىٰ عَبْدِنَا فَأْتُوا۟ بِسُورَةٍ مِّن مِّثْلِهِۦ وَٱدْعُوا۟ شُهَدَآءَكُم مِّن دُونِ ٱللَّهِ إِن كُنتُمْ صَٰدِقِينَ ﴿23﴾ فَإِن لَّمْ تَفْعَلُوا۟ وَلَن تَفْعَلُوا۟ فَٱتَّقُوا۟ ٱلنَّارَ ٱلَّتِى وَقُودُهَا ٱلنَّاسُ وَٱلْحِجَارَةُ ۖ أُعِدَّتْ لِلْكَٰفِرِينَ ﴿24﴾

سورۃ البقرۃ آیت ۲۳ تا ۲۴

اور اگر تمہیں اس میں شک ہو جو ہم نے اپنے بندے پر نازل کیا ہے پھر بلا لو اللہ کے علاوہ اپنے سارے حمایتیوں کو (جو تمہارے مددگار ہوں) اور اس جیسی ایک سورت لے آؤ اگر تم سچے ہو۔ لیکن

اگر تم نہ کرسکو اور تم ہر گز نہیں کر سکو گے تو بچو اس آگ سے جس کا ایندھن انسان اور پتھر ہیں۔ جو کافروں کے لئے تیار کی گئی ہے۔

سورۃ یونس کی آیت ۳۸ میں ارشاد فرمایا کہ

أَمْ يَقُولُونَ ٱفْتَرَىٰهُ ۖ قُلْ فَأْتُوا۟ بِسُورَةٍ مِّثْلِهِۦ وَٱدْعُوا۟ مَنِ ٱسْتَطَعْتُم مِّن دُونِ ٱللَّهِ إِن كُنتُمْ صَٰدِقِينَ ﴿38﴾

سورۃ یونس آیت 38

کیا یہ لوگ کہتے ہیں اس (رسول) نے اس کو خود بنالیا ہے؟۔ کہہ دو اگر سچے ہو تو تم بھی اس جیسی ایک سورت لے آؤ اور اللہ کے علاوہ جسے بلا سکتے ہو بلا لو۔

قُل لَّئِنِ ٱجْتَمَعَتِ ٱلْإِنسُ وَٱلْجِنُّ عَلَىٰٓ أَن يَأْتُوا۟ بِمِثْلِ هَٰذَا ٱلْقُرْءَانِ لَا يَأْتُونَ بِمِثْلِهِۦ وَلَوْ كَانَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ ظَهِيرًا ﴿88﴾

سورۃ الاسراء آیت ۸۸

کہہ دو اگر سارے انسان اور سارے جن اس بات پر جمع بھی ہو جائیں کہ ایسا ہی قرآن بنالائیں تو اس جیسا نہ لاسکیں گے۔ اگرچہ وہ ایک دوسرے کے مددگار ہی کیوں نہ ہو جائیں۔

یہ بھی اللہ جل جلالہ کی طرف سے کھلا چیلنج ہے کہ صرف آسمان وزمین کہ حدود سے باہر نکل کے دکھادو۔کائنات سے باہر نکلنا تو بہت دور کی بات ہے۔

يَٰمَعۡشَرَ ٱلۡجِنِّ وَٱلۡإِنسِ إِنِ ٱسۡتَطَعۡتُمۡ أَن تَنفُذُواْ مِنۡ أَقۡطَارِ ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلۡأَرۡضِ فَٱنفُذُواْۚ لَا تَنفُذُونَ إِلَّا بِسُلۡطَٰنٖ ﴿33﴾ فَبِأَيِّ ءَالَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ﴿34﴾ يُرۡسَلُ عَلَيۡكُمَا شُوَاظٞ مِّن نَّارٖ وَنُحَاسٞ فَلَا تَنتَصِرَانِ ﴿35﴾

سورۃالرحمٰن آیت ۳۳تا۳۵

اے گروہِ جن وانس۔اگر تم آسمانوں وزمین کی حدود سے باہر نکلنے کی طاقت رکھتے ہو تو نکل بھاگو۔ بغیر (اللہ کی طرف سے) غلبہ واختیار دیئے تم نکل (کر بھاگ) ہی نہیں سکتے۔ تو (اے جن وانس) تم دونوں اپنے رب کی کن کن نعمتوں کو جھٹلاؤ گے؟۔ تمہارے (نکل بھاگنے کی کوشش) پر آگ کے شعلے اور دھواں چھوڑ دیا جائے گا پھر تم اپنا بچاؤ بھی نہ کر سکو گے۔

یہ بھی ایک چیلنج ہے کہ اس کو کوئی تبدیل کرنے کی کوشش بھی کرے تو نہیں کر سکتا۔ کیونکہ یہ تو ایسے بہت سے سینوں میں۔دلوں میں محفوظ ہے۔جو کتابت کی چھوٹی سے چھوٹی غلطی بھی پکڑ لیتے ہیں۔ارشاد ہے کہ

إِنَّا نَحۡنُ نَزَّلۡنَا ٱلذِّكۡرَ وَإِنَّا لَهُۥ لَحَٰفِظُونَ ﴿9﴾

سورۃ الحجر آیت 9

بیشک ہم نے ہی اس نصیحت (یعنی قرآن) کو اتارا ہے اور بلاشبہ ہم ہی اس کی حفاظت کرنے والے ہیں۔

یہ سورۃ الحج آیت نمبر ۷۳ میں بھی بھی اللہ جل جلالہ کی طرف سے کھلا چیلنج ہے اور اس پر تو کوشش بھی کرکے دیکھ چکے۔ارشادِ باری تعالیٰ ہے۔ کہ

يَٰٓأَيُّهَا ٱلنَّاسُ ضُرِبَ مَثَلٌ فَٱسْتَمِعُواْ لَهُۥٓ ۚ إِنَّ ٱلَّذِينَ تَدْعُونَ مِن دُونِ ٱللَّهِ لَن يَخْلُقُواْ ذُبَابًا وَلَوِ ٱجْتَمَعُواْ لَهُۥ ۖ وَإِن يَسْلُبْهُمُ ٱلذُّبَابُ شَيْـًٔا لَّا يَسْتَنقِذُوهُ مِنْهُ ۚ ضَعُفَ ٱلطَّالِبُ وَٱلْمَطْلُوبُ ﴿73﴾

سورۃ الحج آیت 73

اے بنی نوع انسان!۔ایک مثال بیان کی جاتی ہے۔اسے غور سے سنو کہ البتہ اللہ کو چھوڑ کر جن سے تم دعائیں مانگتے ہو وہ ایک مکھی بھی نہیں بنا سکتے۔اگرچہ اس کے لئے وہ سارے جمع بھی ہو جائیں ۔(مکھی بنانا تو بہت دور کی بات ہے)اور اگر مکھی ان سے کوئی چیز چھین کر لے جائے۔تو اسے چھڑا بھی نہیں سکتے۔عابد اور معبود دونوں ہی گئے گزرے ہیں۔

حال ہی میں اس آیت کے پیشِ نظر تحقیق سے پتہ چلا کہ مکھی جو چیز لے جائے اسے واپس نہیں لیا جا سکتا۔ کیونکہ مکھی اسے لے جانے سے پہلے اس میں اپنا لعاب شامل کرکے اسے کسی ایسے مرکب میں تبدیل کر دیتی ہے۔ جو کہ واپس نہیں لایا جا سکتا۔ کیا یہ قرآن کی سچائی کے لئے کافی نہیں؟۔

اللہ سبحانہ و تعالی کو کسی کی مدد کرنے کے لیے کسی اور کی قطعی ضرورت نہیں ہوتی۔ کیونکہ تمام اختیارات اسی کے پاس ہیں۔ اور وہ ایسا مدد کرنے والا ہے جس کے پاس مدد کرنے کا مکمل اختیار ہے وہ جب چاہے اور جس کی چاہے مدد کر دے۔ کوئی اس سے پوچھنے والا نہیں۔ کوئی اس پر غالب نہیں آسکتا۔ یوں تو وہ سب کی مدد کرتا ہے مگر مومن بندے اس کے لیے خاص ہوتے ہیں۔

قران مجید میں ارشاد ہے کہ اللہ سبحانہ تعالی کے علاوہ کوئی بھی تمہارا مددگار نہیں۔ وہ بہترین مدد کرنے والا ہے۔ اگر سارے مددگار جمع بھی ہو جائیں تو بھی وہ ایسی مدد نہیں کر سکتے جو اللہ کے ایک اشارے پر ہو جائے گی۔ علاوہ ازیں بہت ساری امدادیں ایسی ہیں جو صرف اللہ کے قبضۂ قدرت میں ہیں۔ مزید یہ کہ اس کی امداد مکمل ہوتی ہے۔ کوئی دوسرا جو مدد کرنے جا رہا ہے یہ نہیں کہہ سکتا کہ اس کی مدد پوری طرح مکمل ہے۔ اگر کوئی انسان کسی کی مدد کرتا نظر آتا ہے تو اس کا مدد کرنا عارضی ہوتا ہے۔ اور اللہ کے اذن سے ہی ہوتا ہے۔ اس کا دل اللہ ہی اس طرف مائل کرتا ہے کہ مدد کرے۔ اور یہ مدد اسباب کے تحت ہوتی ہے۔ اس میں مدد کرنے والا اجر و ثواب بھی پاتا ہے۔ اور اس پر ترغیب

بھی اللہ ہی کی دی ہوئی ہے۔ کہ نیکی کے کاموں میں ایک دوسرے کی مدد کرو اور برے کاموں سے باز رہو۔ اور ان میں ایک دوسرے کی مدد بالکل نہ کرو۔

يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُواْ لَا تُحِلُّواْ شَعَٰٓئِرَ ٱللَّهِ وَلَا ٱلشَّهْرَ ٱلْحَرَامَ وَلَا ٱلْهَدْىَ وَلَا ٱلْقَلَٰٓئِدَ وَلَآ ءَآمِّينَ ٱلْبَيْتَ ٱلْحَرَامَ يَبْتَغُونَ فَضْلًا مِّن رَّبِّهِمْ وَرِضْوَٰنًا ۚ وَإِذَا حَلَلْتُمْ فَٱصْطَادُواْ ۚ وَلَا يَجْرِمَنَّكُمْ شَنَـَٔانُ قَوْمٍ أَن صَدُّوكُمْ عَنِ ٱلْمَسْجِدِ ٱلْحَرَامِ أَن تَعْتَدُواْ ۘ وَتَعَاوَنُواْ عَلَى ٱلْبِرِّ وَٱلتَّقْوَىٰ ۖ وَلَا تَعَاوَنُواْ عَلَى ٱلْإِثْمِ وَٱلْعُدْوَٰنِ ۚ وَٱتَّقُواْ ٱللَّهَ ۖ إِنَّ ٱللَّهَ شَدِيدُ ٱلْعِقَابِ ﴿2﴾

سورۃ المائدۃ آیت 2

اے ایمان والو! ۔اللہ کے شعائر کی بے حرمتی نہ کرو۔ اور نہ حرمت والے مہینے کی۔ اور نہ قربانی کے جانوروں کی۔ اور نہ ان جانوروں کی جن کے گلوں میں پٹے پڑے ہوں۔ اور نہ ان لوگوں کی جو بیت الحرام (یعنی بیت اللہ) کو جا رہے ہوں (اور) اپنے رب کے فضل اور اس کی خوشنودی کے طلبگار ہوں۔ اور جب احرام کھول دو تو شکار کر سکتے ہو۔ اور تمہیں کسی قوم کی عداوت کہ اس نے تمہیں مسجد الحرام سے روک دیا تھا ہر گز اس بات پر آمادہ نہ کردے کہ تم ان پر زیادتی کرنے لگ جاؤ۔ اور نیکی و تقویٰ کے کاموں میں ایک دوسرے کی مدد کیا کرو اور گناہ اور زیادتی کے کاموں میں ایک دوسرے کی مدد بالکل نہ کرو۔ اور اللہ ہی سے ڈرتے رہو بلاشبہ اللہ کا عذاب بڑا سخت ہے۔

پھر اس پر اجر کا وعدہ بھی اسی کی طرف سے ہے۔ وہی نصرت کے لیے کوئی نہ کوئی ذریعہ بنا دیتا ہے۔ اسی نے سارے رسولوں کی بھی مدد کی۔ آج بھی مشکل میں پھنسے لوگوں کی مدد کرتا ہے۔ اور اچھے اور نیک لوگوں تو اس سے مدد کی درخواست کرتے رہتے ہے۔ اکثر تو غیبی مدد مل جانے کے بعد لوگ اسے کسی اور طرف منسوب کر دیتے ہیں۔ اور جس نے مدد کی ہوتی ہے اس طرف دھیان ہی نہیں جاتا۔ شکریہ ادا کرنا تو دور کی بات ہو جاتی ہے۔ در حقیقت وہی بہترین مدد کرنے والا ہے۔ یہ الگ بات ہے کہ کوئی اس بات کو تسلیم کرے نہ کرے۔ اور تسلیم نہ کرنے والا اپنی طرف سے کوئی تاویل کر ڈالے۔ مگر کوئی بھی تاویل کرنے سے پہلے اللہ جل شانہ کا درج ذیل چیلنج بھی دیکھ لے۔

أَمَّنْ هَٰذَا ٱلَّذِى هُوَ جُندٌ لَّكُمْ يَنصُرُكُم مِّن دُونِ ٱلرَّحْمَٰنِ ۚ إِنِ ٱلْكَٰفِرُونَ إِلَّا فِى غُرُورٍ ﴿20﴾

سورۃ الملک آیت 20

کیا کوئی ہے جو ربِ الرحمٰن کے مقابلے میں تمہارا لشکر بن کر تمہاری مدد کر سکے؟ یہ کہ کافر و ناشکرے لوگ تو بڑے دھوکے میں پڑے ہوئے ہیں۔

معجزہ۔ کرامت۔ شعبدہ۔ استدراج اور جادو

معجزہ
معجزات کا مطالبہ یا پھر عذاب مانگنے سے متعلق کچھ آیات
نبی ﷺ کا سب سے بڑا معجزہ قرآن پاک
اللہ کے ساتھ کوئی زور زبردستی والا معاملہ نہیں چل سکتا
معجزے صرف اور صرف اللہ جل جلالہ کے اختیار میں
معجزے صرف اور صرف اللہ جل شانہ کے اذن سے
کرامت
معجزہ و کرامت
شعبدہ بازی
استدراج

جادو اور کالا علم وغیرہ

جادو کے توڑ کے لئے کچھ گزارشات

معجزہ۔

معجزہ کے معنی کسی چیز پر قادر نہ ہونا۔ کسی کام کی طاقت نہ رکھنا۔ یعنی عاجز و مجبور کر دینے والا کام۔ ایسا کام جس کی کوئی سائنسی توجیہ سمجھ میں نہ آسکے مگر عقل کو حیران کر دے۔ بغیر اسباب و وسائل کے اللہ جل شانہ کے اذن سے کسی کام کا ہو جانا معجزہ کہلاتا ہے۔ دوسرے لفظوں میں معجزہ ایسے خارق عادت کام کو کہتے ہیں جو اللہ رب العزت کی طرف سے اس کے پیغمبر کی تصدیق کے لئے صادر ہو۔ اللہ جل شانہ نے کئی ایسی عقل و خرد کو خیرہ کر دینے والی باتیں اپنے رسولوں اور نبیوں کے ہاتھ سے ظہور پذیر کروائیں کہ جن کے مثل لانے میں عام دنیا والے لوگ عاجز ہوتے ہیں۔ تاکہ لوگ ان کی نبوت و رسالت کو سمجھ پائیں۔ اور ان پر ایمان لائیں کہ واقعی ان کو اللہ نے بنی نوع انسان کی ہدایت کے لئے بھیجا ہے۔ معجزہ نبی یا رسول کا ذاتی نہیں بلکہ اللہ کا عطائی فعل ہوتا ہے۔ جو من جانب اللہ ہوتا ہے لیکن اس کا صدور اللہ تعالیٰ اس کے نبی کے ذریعے کرواتا ہے۔ جس کے سامنے عقل انسانی ماند پڑ جاتی اور حقیقت کا ادراک نہیں کر سکتی۔ اسے بے چون وچرا تسلیم کر لینے میں ہی بھلائی کا پہلو ہوتا ہے۔ نبی

بالکل معصوم ہوتے ہیں ان کا یقین اس قدر مضبوط ہوتا ہے کہ شیطان کوشش کے باوجود ان کے پاس تک پھٹک نہیں سکتا۔ دیکھیں کہ نبی ﷺ کو جو خاص دعا کرنے لئے کہا گیا۔

وَقُل رَّبِّ أَعُوذُ بِكَ مِنْ هَمَزَٰتِ ٱلشَّيَٰطِينِ ﴿97﴾ وَأَعُوذُ بِكَ رَبِّ أَن يَحْضُرُونِ ﴿98﴾

سورۃ المومنون آیت ۹۷۔۹۸

اور دعا کیا کرو!۔ اے میرے رب!۔ میں شیطانی وسوسوں واکساہٹوں سے تیری ہی پناہ میں آتا ہوں۔ اور اے میرے رب!۔ میں تیری ہی پناہ چاہتا ہوں اس پر بھی کہ وہ (شیطان) میرے پاس بھی پھٹک سکیں۔

معجزے صرف اور صرف نبیوں کے لئے ہی خاص ہوا کرتے تھے کسی اور کے لئے نہیں۔ نبی کو اللہ جل شانہ کی طرف سے جو معجزات ملتے ہیں وہ ضرورت کے تحت اس کا دعویدار ہوتا ہے۔ کہ یہ اللہ جل شانہ کا دیا ہوا معجزہ ہے۔ کسی نبی کا معجزہ اللہ کی طرف سے اس وقت موجود تمام انسانوں کے لئے ایک کھلا چیلنج ہوتا ہے کہ میرے بندے کی سچائی کا دم بھر لو۔ اس کی کامل اطاعت کر لو۔ اس لئے کہ نبی اور رسول کا معجزہ اس کی حقانیت اور صداقت پر دلیل ناطق ہوتا ہے۔

قرآنِ کریم سے پتہ چلتا ہے کہ کچھ معجزوں کے بارے پہلے خبر دے دی گئی۔ کچھ کے بارے نبی کو معلوم بھی نہیں ہوتا تھا اور معجزہ ظاہر ہو جاتا تھا۔ کچھ اچانک بھی رونما ہوئے۔ اور کچھ ایسے بھی تھے جو کسی نبی کو دائمی طور پر عنایت کر دیئے گئے اور اختیار دے دیا گیا کہ جب چاہو دکھا دو۔ معجزے پر ایمان لانا ہر مسلمان کے لئے ضروری ہو جاتا ہے۔ نبی ﷺ کے حالات پر غور کریں تو معلوم ہو گا کہ معجزات کی فرمائش نیک لوگوں نے نہیں کی بلکہ معجزے کفار و سرداران قریش و ابو جہل و ابو لہب نے طلب کئے۔

واپس

نبیوں سے اللہ جل شانہ کے بارے میں کچھ تقاضے کئے گئے۔ معجزات کے ظہور پر بھی۔ یا پھر ان کے عذاب مانگنے سے متعلق کچھ قرآنی حقائق درج ذیل ہیں۔ قرآن کریم نے اس حقیقت کو پوری طرح تصریح کر دی ہے اور معجزہ کے سوال کو ہمیشہ کفار کی طرف منسوب کیا ہے۔ ارشاد ربانی ہے

وَقَالَ ٱلَّذِينَ لَا يَعْلَمُونَ لَوْلَا يُكَلِّمُنَا ٱللَّهُ أَوْ تَأْتِينَآ ءَايَةٌ ۗ كَذَٰلِكَ قَالَ ٱلَّذِينَ مِن قَبْلِهِم مِّثْلَ قَوْلِهِمْ ۘ تَشَٰبَهَتْ قُلُوبُهُمْ ۗ قَدْ بَيَّنَّا ٱلْءَايَٰتِ لِقَوْمٍ يُوقِنُونَ ﴿118﴾

سورۃ البقرۃ آیت 118

اور بے علم کہتے ہیں کہ اللہ ہم سے کلام کیوں نہیں کرتا یا ہمارے پاس کوئی آیت کیوں نہیں آجاتی ؟۔ان سے پہلے لوگ بھی اسی طرح کہہ چکے ہیں ان کے دل مشابہت رکھتے ہیں۔ بلاشبہ یقین کرنے والوں کے لئے تو ہم اپنی آیات واضح کر چکے ہیں۔

قَالُوٓاْ أَجِئۡتَنَا لِنَعۡبُدَ ٱللَّهَ وَحۡدَهُۥ وَنَذَرَ مَا كَانَ يَعۡبُدُ ءَابَآؤُنَاۖ فَأۡتِنَا بِمَا تَعِدُنَآ إِن كُنتَ مِنَ ٱلصَّٰدِقِينَ ﴿70﴾ قَالَ قَدۡ وَقَعَ عَلَيۡكُم مِّن رَّبِّكُمۡ رِجۡسٞ وَغَضَبٌۖ أَتُجَٰدِلُونَنِي فِيٓ أَسۡمَآءٖ سَمَّيۡتُمُوهَآ أَنتُمۡ وَءَابَآؤُكُم مَّا نَزَّلَ ٱللَّهُ بِهَا مِن سُلۡطَٰنٖۚ فَٱنتَظِرُوٓاْ إِنِّي مَعَكُم مِّنَ ٱلۡمُنتَظِرِينَ ﴿71﴾

سورۃ الأعراف آیت ۷۰۔۷۱

وہ کہنے لگے کہ کیا تم ہمارے پاس اس لئے آئے ہو کہ ہم ایک اکیلے اللہ ہی کی عبادت کریں اور جن کی ہمارے باپ دادا عبادت کرتے چلے آئے ہیں ان سب کو چھوڑ دیں؟۔پس جس چیز سے تم ہمیں ڈراتے ہو وہ لے آؤ اگر تم سچے ہو۔اس نے کہا تمہارے رب کی طرف سے تم پر غضب اور عذاب مقرر ہو چکا ہے۔ تم مجھ سے ایسے ناموں پر کیوں بحث کرتے ہو جو تم نے اور تمہارے باپ دادوں نے خود رکھ لئے ہیں ؟۔اللہ نے ان کے بارے کوئی بھی دلیل وسند نازل نہیں کی پس انتظار کرو بیشک میں بھی تمہارے ساتھ انتظار کرتا ہوں۔

قَالَ ٱلَّذِينَ ٱسْتَكْبَرُوٓاْ إِنَّا بِٱلَّذِىٓ ءَامَنتُم بِهِۦ كَٰفِرُونَ ﴿76﴾ فَعَقَرُواْ ٱلنَّاقَةَ وَعَتَوْاْ عَنْ أَمْرِ رَبِّهِمْ وَقَالُواْ يَٰصَٰلِحُ ٱئْتِنَا بِمَا تَعِدُنَآ إِن كُنتَ مِنَ ٱلْمُرْسَلِينَ ﴿77﴾

سورۃ الأعراف آیت ۷۶۔۷۷

تو وہ متکبر (سردار) کہنے لگے کہ جس پر تم ایمان لائے ہو ہم تو تو بلاشبہ اسے بالکل نہیں مانتے۔ بالآخر انہوں نے اونٹنی کی کونچوں (یعنی ایڑی کے اوپر کے موٹے پٹھوں) کو کاٹ ڈالا اور اپنے رب کے حکم سے سرکشی کرلی۔ اور کہنے لگے کہ اے صالح! جس چیز سے تم ہمیں ڈراتے تھے اگر تم (اللہ کے) رسول ہو تو اسے ہم پر لے آؤ۔

وَلَوْ أَنَّ قُرْءَانًا سُيِّرَتْ بِهِ ٱلْجِبَالُ أَوْ قُطِّعَتْ بِهِ ٱلْأَرْضُ أَوْ كُلِّمَ بِهِ ٱلْمَوْتَىٰ ۗ بَل لِّلَّهِ ٱلْأَمْرُ جَمِيعًا ۗ أَفَلَمْ يَاْيْـَٔسِ ٱلَّذِينَ ءَامَنُوٓاْ أَن لَّوْ يَشَآءُ ٱللَّهُ لَهَدَى ٱلنَّاسَ جَمِيعًا ۗ وَلَا يَزَالُ ٱلَّذِينَ كَفَرُواْ تُصِيبُهُم بِمَا صَنَعُواْ قَارِعَةٌ أَوْ تَحُلُّ قَرِيبًا مِّن دَارِهِمْ حَتَّىٰ يَأْتِىَ وَعْدُ ٱللَّهِ ۚ إِنَّ ٱللَّهَ لَا يُخْلِفُ ٱلْمِيعَادَ ﴿31﴾ ع4

سورۃ الرعد آیت ۳۱

اور (بالفرض) اگر یقیناً ایسا کوئی قرآن ہوتا۔ جس سے پہاڑ چل پڑتے یا اس سے زمین شق ہو جاتی یا اس سے مردے بولنے لگتے (تو یہی وہ قرآن ہوتا مگر تب بھی وہ ایمان نہ لاتے)۔ بلکہ یہ سارے کام اللہ

ہی کے اختیار میں ہیں۔ کیا پھر ایمان والے اس بات سے مطمئن نہیں ہیں کہ اللہ اگر (جبراً) چاہتا تو سارے بنی نوع انسان کو ہدایت دے دیتا۔ اور کافروں پر تو ہمیشہ ان کے اعمال کے وبال میں کوئی نہ کوئی مصیبت آتی رہے گی یا ان کے گھروں کے قریب نازل ہوتی رہے گی یہاں تک کہ اللہ کا وعدہ آ پہنچے۔ بیشک اللہ اپنے وعدے کے خلاف نہیں کرتا۔

وَقَالُواْ يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِى نُزِّلَ عَلَيْهِ ٱلذِّكْرُ إِنَّكَ لَمَجْنُونٌ ﴿6﴾ ط لَّوْ مَا تَأْتِينَا بِٱلْمَلَٰٓئِكَةِ إِن كُنتَ مِنَ ٱلصَّٰدِقِينَ ﴿7﴾ مَا نُنَزِّلُ ٱلْمَلَٰٓئِكَةَ إِلَّا بِٱلْحَقِّ وَمَا كَانُوٓاْ إِذًا مُّنظَرِينَ ﴿8﴾ إِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا ٱلذِّكْرَ وَإِنَّا لَهُۥ لَحَٰفِظُونَ ﴿9﴾ وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا مِن قَبْلِكَ فِى شِيَعِ ٱلْأَوَّلِينَ ﴿10﴾ وَمَا يَأْتِيهِم مِّن رَّسُولٍ إِلَّا كَانُواْ بِهِۦ يَسْتَهْزِءُونَ ﴿11﴾ كَذَٰلِكَ نَسْلُكُهُۥ فِى قُلُوبِ ٱلْمُجْرِمِينَ ﴿12﴾ لا لَا يُؤْمِنُونَ بِهِۦ ۖ وَقَدْ خَلَتْ سُنَّةُ ٱلْأَوَّلِينَ ﴿13﴾ وَلَوْ فَتَحْنَا عَلَيْهِم بَابًا مِّنَ ٱلسَّمَآءِ فَظَلُّواْ فِيهِ يَعْرُجُونَ ﴿14﴾ لا لَقَالُوٓاْ إِنَّمَا سُكِّرَتْ أَبْصَٰرُنَا بَلْ نَحْنُ قَوْمٌ مَّسْحُورُونَ ﴿15﴾ ع1

سورۃ الحجر آیت ۶ تا ۱۵

اور (تجھے) کہتے ہیں کہ اے وہ شخص جس پر یہ کتابِ نصیحت (یعنی قرآن) نازل ہوا ہے۔ بیشک تم تو مجنون ہو۔ اگر تم سچے ہو تو ہمارے پاس فرشتوں کو لے کر کیوں نہیں آ جاتے؟۔ (ارشاد ہوا) ہم

https://quranexcel.com

فرشتوں کو تو حق کے ساتھ (فیصلہ چکا دینے کو) ہی بھیجا کرتے ہیں پھر اس وقت وہ مہلت نہیں دیئے جاتے۔ بیشک ہم نے ہی اس نصیحت (یعنی قرآن) کو اتارا ہے اور بلاشبہ ہم ہی اس کی حفاظت کرنے والے ہیں۔ اور البتہ یقیناً ہم نے تم سے پہلی پرانی قوموں میں بھی رسول بھیجے تھے۔ اور جب بھی ان کے پاس کوئی رسول آتا۔ تو وہ اس کا مذاق ہی اڑایا کیا کرتے۔ اسی طرح ہم اس (مذاق و گمراہی اور جھٹلانے کی روش) کو ان مجرموں کے دلوں میں ڈلنے دیتے ہیں۔ کہ یہ لوگ اس پر ایمان نہیں لاتے۔ اور پرانے لوگوں کا بھی یہی طریقہ رہا ہے۔ اور اگر ہم ان پر آسمان کا کوئی دروازہ کھول دیں پھر وہ اس میں چڑھنے بھی لگ جائیں۔ تو بھی یہ کہیں گے۔ کہ ہماری تو البتہ محض نظر بند کر دی گئی ہے (نہیں) بلکہ ہم پر جادو کر دیا گیا ہے۔

وَمَا مَنَعَنَآ أَن نُّرۡسِلَ بِٱلۡأٓيَٰتِ إِلَّآ أَن كَذَّبَ بِهَا ٱلۡأَوَّلُونَۚ وَءَاتَيۡنَا ثَمُودَ ٱلنَّاقَةَ مُبۡصِرَةٗ فَظَلَمُواْ بِهَاۚ وَمَا نُرۡسِلُ بِٱلۡأٓيَٰتِ إِلَّا تَخۡوِيفٗا ﴿59﴾

سورۃ الاسراء آیت 59

اور ہم نے معجزات بھیجنے اسی لئے موقوف کر دیئے کہ پہلے گزرے لوگوں نے ان کو جھوٹا ہی جانا۔ اور ہم نے قومِ ثمود کو اونٹنی کا بڑا واضح معجزہ دیا تھا پھر بھی انہوں نے اس پر ظلم کیا۔ اور یہ نشانیاں تو ہم محض تنبیہ و آگاہی کے لئے ہی بھیجا کرتے ہیں۔

وَقَالُواْ لَن نُّؤۡمِنَ لَكَ حَتَّىٰ تَفۡجُرَ لَنَا مِنَ ٱلۡأَرۡضِ يَنۢبُوعًا ﴿90﴾ أَوۡ تَكُونَ لَكَ جَنَّةٞ مِّن نَّخِيلٖ وَعِنَبٖ فَتُفَجِّرَ ٱلۡأَنۡهَٰرَ خِلَٰلَهَا تَفۡجِيرًا ﴿91﴾ أَوۡ تُسۡقِطَ ٱلسَّمَآءَ كَمَا زَعَمۡتَ عَلَيۡنَا كِسَفًا أَوۡ تَأۡتِيَ بِٱللَّهِ وَٱلۡمَلَٰٓئِكَةِ قَبِيلًا ﴿92﴾ أَوۡ يَكُونَ لَكَ بَيۡتٞ مِّن زُخۡرُفٍ أَوۡ تَرۡقَىٰ فِي ٱلسَّمَآءِ وَلَن نُّؤۡمِنَ لِرُقِيِّكَ حَتَّىٰ تُنَزِّلَ عَلَيۡنَا كِتَٰبٗا نَّقۡرَؤُهُۥۗ قُلۡ سُبۡحَانَ رَبِّي هَلۡ كُنتُ إِلَّا بَشَرٗا رَّسُولٗا ﴿93﴾ ع10 وَمَا مَنَعَ ٱلنَّاسَ أَن يُؤۡمِنُوٓاْ إِذۡ جَآءَهُمُ ٱلۡهُدَىٰٓ إِلَّآ أَن قَالُوٓاْ أَبَعَثَ ٱللَّهُ بَشَرٗا رَّسُولٗا ﴿94﴾ قُل لَّوۡ كَانَ فِي ٱلۡأَرۡضِ مَلَٰٓئِكَةٞ يَمۡشُونَ مُطۡمَئِنِّينَ لَنَزَّلۡنَا عَلَيۡهِم مِّنَ ٱلسَّمَآءِ مَلَكٗا رَّسُولٗا ﴿95﴾

سورۃ الاسراء آیت ۹۰ تا ۹۵

اور کہنے لگے کہ ہم ہرگز تم پر ایمان نہیں لائیں گے جب تک کہ تم ہمارے لئے زمین سے کوئی چشمہ جاری کر (کے نہ دکھا) دو۔ یا تمہارے لئے کھجوروں اور انگوروں کا کوئی باغ ہو۔ پھر اس کے دامن میں تم بہت سی نہریں جاری کر دو۔ یا جیسا کہ تم کہا کرتے ہو ہم پر آسمان کا کوئی ٹکڑا گرا دو یا اللہ اور فرشتوں کو (ہمارے) سامنے لے آؤ۔ یا تمہارے پاس کوئی سونے کا گھر ہو یا تم آسمان پر چڑھ جاؤ اور ہم تو تمہارے چڑھنے کا یقین بھی (تب تک) نہیں کریں گے جب تک کہ ہمارے پاس تم کوئی ایسی کتاب نہ لے آؤ جسے ہم خود پڑھ لیں۔ (اے نبی) کہہ دو کہ میرا رب بالکل پاک ہے میں تو صرف ایک پیغام

پہنچانے والا بشر ہوں۔اور جب کہ ان کے پاس ہدایت آ گئی تو لوگوں کو ایمان لانے میں صرف اسی چیز نے روکے رکھا کہ کہنے لگے کہ کیا اللہ نے ایک بشر کو رسول بنا کر بھیج دیا؟۔ کہہ دو اگر زمین میں فرشتے چلتے پھرتے (رہتے بستے) آرام کر رہے ہوتے تو ہم آسمان سے ان پر فرشتے کو ہی رسول بنا کر بھیجتے۔

وَقَالُواْ لَوۡلَآ أُنزِلَ عَلَيۡهِ ءَايَٰتٞ مِّن رَّبِّهِۦۖ قُلۡ إِنَّمَا ٱلۡأٓيَٰتُ عِندَ ٱللَّهِ وَإِنَّمَآ أَنَا۠ نَذِيرٞ مُّبِينٌ ﴿50﴾

سورۃ العنکبوت آیت 50

اور وہ کہتے ہیں کہ اس شخص پر اس کے رب کی طرف سے معجزے کیوں نہ اتار دیئے گئے؟۔ کہہ دو کہ معجزے تو البتہ بس اللہ ہی کے پاس ہیں اور میں تو بلاشبہ صرف واضح طور پر آگاہ کرنے والا ہوں۔

وَقَالُواْ مَالِ هَٰذَا ٱلرَّسُولِ يَأۡكُلُ ٱلطَّعَامَ وَيَمۡشِي فِي ٱلۡأَسۡوَاقِۙ لَوۡلَآ أُنزِلَ إِلَيۡهِ مَلَكٞ فَيَكُونَ مَعَهُۥ نَذِيرًا ﴿7﴾ أَوۡ يُلۡقَىٰٓ إِلَيۡهِ كَنزٌ أَوۡ تَكُونُ لَهُۥ جَنَّةٞ يَأۡكُلُ مِنۡهَاۚ وَقَالَ ٱلظَّٰلِمُونَ إِن تَتَّبِعُونَ إِلَّا رَجُلٗا مَّسۡحُورًا ﴿8﴾

سورۃ الفرقان آیت ۷۔۸

اور کہتے ہیں کہ یہ کیسا رسول ہے جو کھانا کھاتا اور بازاروں میں بھی چلتا پھرتا ہے کیوں نہ کوئی فرشتہ اس کی طرف بھیج دیا گیا کہ وہ بھی خبردار کرنے کو اس کے ساتھ رہتا۔ یا اس کی طرف کوئی خزانہ اتارا جاتا یا اس کے لئے کوئی باغ ہوتا جس میں سے وہ کھایا کرتا۔ اور ظالم لوگوں نے کہا کہ تم تو بس ایک ایسے شخص کی پیروی کرتے ہو جس پر جادو کر دیا گیا ہے۔

وَمَآ أَرْسَلْنَا قَبْلَكَ مِنَ ٱلْمُرْسَلِينَ إِلَّآ إِنَّهُمْ لَيَأْكُلُونَ ٱلطَّعَامَ وَيَمْشُونَ فِى ٱلْأَسْوَاقِ ۗ وَجَعَلْنَا بَعْضَكُمْ لِبَعْضٍ فِتْنَةً أَتَصْبِرُونَ ۗ وَكَانَ رَبُّكَ بَصِيرًا ﴿20﴾ ع2

وَقَالَ ٱلَّذِينَ لَا يَرْجُونَ لِقَآءَنَا لَوْلَآ أُنزِلَ عَلَيْنَا ٱلْمَلَٰٓئِكَةُ أَوْ نَرَىٰ رَبَّنَا ۗ لَقَدِ ٱسْتَكْبَرُوا۟ فِىٓ أَنفُسِهِمْ وَعَتَوْ عُتُوًّا كَبِيرًا ﴿21﴾ يَوْمَ يَرَوْنَ ٱلْمَلَٰٓئِكَةَ لَا بُشْرَىٰ يَوْمَئِذٍ لِّلْمُجْرِمِينَ وَيَقُولُونَ حِجْرًا مَّحْجُورًا ﴿22﴾

سورۃ الفرقان آیت ۲۰ تا ۲۲

اور ہم نے تم سے پہلے جتنے بھی رسول بھیجے یقیناً سبھی البتہ کھانا کھایا کرتے تھے اور بازاروں میں بھی چلا پھرا کرتے تھے۔ اور ہم نے تمہیں ایک دوسرے کے لئے آزمائش بنا دیا ہے کیا تم صبر و ثبات پر قائم رہو گے ؟۔ اور تیرا رب تو سب کچھ گہری نظر سے دیکھنے والا ہے۔ اور جو لوگ ہم سے ملاقات کی امید نہیں رکھتے۔ کہتے ہیں کہ ہمارے پاس فرشتے کیوں نہ بھیج دیئے گئے یا ہم اپنے رب کو دیکھ لیتے۔ البتہ

یقینی طور پر انہوں نے اپنے آپ کو بہت بڑا سمجھ رکھا ہے اور سرکشی میں حد سے گزر گئے ہیں۔ جس دن فرشتوں کو دیکھ لیں گے اس دن مجرموں کے لئے کوئی خوشی کی بات نہیں ہوگی اور کہیں گے کہ محروم ہی محروم کر دیئے گئے۔

قَالُوٓاْ إِنَّمَآ أَنتَ مِنَ ٱلۡمُسَحَّرِينَ ﴿185﴾ وَمَآ أَنتَ إِلَّا بَشَرٞ مِّثۡلُنَا وَإِن نَّظُنُّكَ لَمِنَ ٱلۡكَٰذِبِينَ ﴿186﴾ فَأَسۡقِطۡ عَلَيۡنَا كِسَفٗا مِّنَ ٱلسَّمَآءِ إِن كُنتَ مِنَ ٱلصَّٰدِقِينَ ﴿187﴾

سورۃ الشعراء آیت ۱۸۵ تا ۱۸۷

وہ کہنے لگے کہ البتہ تم پر تو بس سحر کر دیا گیا ہے۔ اور (یہ بھی کہ) تم اور کچھ بھی نہیں مگر ہم جیسے ہی بشر ہو اور ہمارا تو البتہ خیال ہے کہ تم جھوٹوں میں سے ہو۔ پس ہم پر آسمان کا کوئی ٹکڑا گرا دو اگر تم سچوں میں سے ہو۔

أَئِنَّكُمۡ لَتَأۡتُونَ ٱلرِّجَالَ وَتَقۡطَعُونَ ٱلسَّبِيلَ وَتَأۡتُونَ فِي نَادِيكُمُ ٱلۡمُنكَرَۖ فَمَا كَانَ جَوَابَ قَوۡمِهِۦٓ إِلَّآ أَن قَالُواْ ٱئۡتِنَا بِعَذَابِ ٱللَّهِ إِن كُنتَ مِنَ ٱلصَّٰدِقِينَ ﴿29﴾

سورۃ العنکبوت آیت ۲۹

https://quranexcel.com

کیوں البتہ واقعتاً تم (شہوت رانی کے لئے) مردوں کے پاس جاتے ہو اور (مسافروں پر) رہزنی کرتے ہو اور اپنی مجلسوں میں بھی برے کام کرتے ہو؟۔ تو اس کی قوم کے پاس اس کے علاوہ کوئی جواب نہ تھا پس کہنے لگے (اے لوطؑ!۔) اگر تم سچے ہو تو ہم پر اللہ کا عذاب لے آؤ۔

وَءَاتَيْنَٰهُم مِّنَ ٱلْـَٔايَٰتِ مَا فِيهِ بَلَٰٓؤٌا۟ مُّبِينٌ ﴿33﴾ إِنَّ هَٰٓؤُلَآءِ لَيَقُولُونَ ﴿34﴾ إِنْ هِىَ إِلَّا مَوْتَتُنَا ٱلْأُولَىٰ وَمَا نَحْنُ بِمُنشَرِينَ ﴿35﴾ فَأْتُوا۟ بِـَٔابَآئِنَآ إِن كُنتُمْ صَٰدِقِينَ ﴿36﴾

سورۃ الدخان آیت ۳۳ تا ۳۶

اور ان کو ایسی ایسی نشانیاں دی تھیں جن میں بڑی صریح آزمائش تھی۔ بیشک یہ لوگ کہتے ہیں۔ کہ ہمیں صرف پہلی بار ہی مرنا ہے اور ہم (دوبارہ) نہیں اٹھائے جائیں گے۔ پھر اگر تم سچے ہو تو ہمارے باپ داداؤں کو (اٹھا کر سامنے) لے آؤ۔

قَالُوٓا۟ أَجِئْتَنَا لِتَأْفِكَنَا عَنْ ءَالِهَتِنَا فَأْتِنَا بِمَا تَعِدُنَآ إِن كُنتَ مِنَ ٱلصَّٰدِقِينَ ﴿22﴾ قَالَ إِنَّمَا ٱلْعِلْمُ عِندَ ٱللَّهِ وَأُبَلِّغُكُم مَّآ أُرْسِلْتُ بِهِۦ وَلَٰكِنِّىٓ أَرَىٰكُمْ قَوْمًا تَجْهَلُونَ ﴿23﴾ فَلَمَّا رَأَوْهُ عَارِضًا مُّسْتَقْبِلَ أَوْدِيَتِهِمْ قَالُوا۟ هَٰذَا عَارِضٌ مُّمْطِرُنَا ۚ بَلْ هُوَ مَا ٱسْتَعْجَلْتُم بِهِۦ ۖ رِيحٌ فِيهَا عَذَابٌ أَلِيمٌ ﴿24﴾ تُدَمِّرُ كُلَّ شَىْءٍۭ بِأَمْرِ

رَبِّهَا فَأَصْبَحُواْ لَا يُرَىٰٓ إِلَّا مَسَٰكِنُهُمْ ۚ كَذَٰلِكَ نَجْزِي ٱلْقَوْمَ ٱلْمُجْرِمِينَ ﴿25﴾ وَلَقَدْ مَكَّنَّٰهُمْ فِيمَآ إِن مَّكَّنَّٰكُمْ فِيهِ وَجَعَلْنَا لَهُمْ سَمْعًا وَأَبْصَٰرًا وَأَفْـِٔدَةً فَمَآ أَغْنَىٰ عَنْهُمْ سَمْعُهُمْ وَلَآ أَبْصَٰرُهُمْ وَلَآ أَفْـِٔدَتُهُم مِّن شَىْءٍ إِذْ كَانُواْ يَجْحَدُونَ بِـَٔايَٰتِ ٱللَّهِ وَحَاقَ بِهِم مَّا كَانُواْ بِهِۦ يَسْتَهْزِءُونَ ﴿26﴾ ع3 وَلَقَدْ أَهْلَكْنَا مَا حَوْلَكُم مِّنَ ٱلْقُرَىٰ وَصَرَّفْنَا ٱلْـَٔايَٰتِ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُونَ ﴿27﴾

سورۃ الأحقاف آیت ۲۲ تا ۲۷

وہ کہنے لگے کہ کیا تم اس لئے ہمارے پاس آئے ہو کہ ہمیں اپنے عبادت کئے جانے والے (معبودوں) سے پھیر دو پس جس (عذاب) کی تم ہمیں دھمکی دیتے ہو وہ ہمارے پاس لے آؤ اگر تم سچے ہو۔ (ہود نے) کہا البتہ اس کا علم تو بس اللہ ہی کے پاس ہے میں تو صرف تم تک وہ (اللہ کا پیغام) پہنچا رہا ہوں جس کے ساتھ میں بھیجا گیا ہوں لیکن میں تم کو بالکل کوئی جاہل قوم دیکھتا ہوں۔ پھر جب انہوں نے (عذاب) کو ایک بادل کی صورت میں اپنی وادیوں کی طرف آتے دیکھا تو کہنے لگے کہ یہ بادل تو ہم پر برس کر رہے گا۔ (نہیں) بلکہ یہ وہی ہے جس کے لئے تم جلدی مچایا کرتے تھے۔ (ایک ایسی) آندھی جس میں المناک عذاب ہے۔ وہ اپنے رب کے حکم سے ہر چیز کو تباہ و برباد کر دینے والی پھر وہ ایسے ہو گئے کہ ان کے گھروں کے علاوہ کچھ بھی نظر نہ آتا تھا۔ ہم مجرم قوم کو ایسی ہی سزا دیا کرتے ہیں۔ اور البتہ یقیناً ہم نے ان لوگوں کو ایسے کاموں پر قدرت دے رکھی تھی جو تم لوگوں کو بھی میسر نہیں اور

https://quranexcel.com

ہم نے ان کو کان اور آنکھیں اور دل تو دیئے تھے مگر ان کی سماعت اور ان کی بصارت اور ان کی عقل و خرد نے انہیں کچھ بھی فائدہ نہ دیا کیونکہ وہ اللہ کی آیتوں کا انکار کیا کرتے تھے اور (پھر) ان کو اسی چیز نے گھیر لیا جس کا وہ مذاق اڑایا کرتے تھے۔ اور البتہ یقیناً ہم نے تمہارے ارد گرد کی کئی بستیاں ہلاک و برباد کر دیں اور (ان پر) کئی طرح سے ہم نے اپنی (قدرت کی) نشانیاں ظاہر کر دی تھیں تاکہ وہ باز آجائیں۔

فَقُلْ هَل لَّكَ إِلَىٰٓ أَن تَزَكَّىٰ ﴿18﴾ لا وَأَهْدِيَكَ إِلَىٰ رَبِّكَ فَتَخْشَىٰ ﴿19﴾ ج فَأَرَىٰهُ ٱلْـَٔايَةَ ٱلْكُبْرَىٰ ﴿20﴾ ز صلے فَكَذَّبَ وَعَصَىٰ ﴿21﴾ ز صلے ثُمَّ أَدْبَرَ يَسْعَىٰ ﴿22﴾ ز صلے

سورۃ النازعات آیت ۱۸ تا ۲۲

پس (اس سے) پوچھو کہ کیا تو چاہتا ہے کہ پاکیزگی اختیار کرلے؟۔ اور میں تیرے رب کی طرف تیری راہنمائی کردوں پس تُو اس سے ڈر جائے؟۔ پھر اس نے اس کو بڑی نشانی بھی دکھائی۔ مگر اس نے جھٹلا دیا اور نافرمانی کر دی۔ پھر وہ پلٹا (مخالفت میں) کوشش و سعی کرنے لگا۔

واپس

اللہ تعالیٰ نے تمام انبیاء کو اپنی قدرت کاملہ سے معجزات عطا فرمائے۔ آخری نبی حضرت محمد ﷺ کو بھی اللہ تبارک تعالیٰ نے نبوت کی دلیل کے طور پر کئی اچانک رونما ہونے والے معجزات سے نوازا۔ ان میں سے چند ایک ہیں جن کا ذکر قرآنی آیات میں ہے۔

۞ سُبْحَٰنَ ٱلَّذِىٓ أَسْرَىٰ بِعَبْدِهِۦ لَيْلًا مِّنَ ٱلْمَسْجِدِ ٱلْحَرَامِ إِلَى ٱلْمَسْجِدِ ٱلْأَقْصَا ٱلَّذِى بَٰرَكْنَا حَوْلَهُۥ لِنُرِيَهُۥ مِنْ ءَايَٰتِنَآ ۚ إِنَّهُۥ هُوَ ٱلسَّمِيعُ ٱلْبَصِيرُ ﴿1﴾

سورۃ الاسراء آیت 1

پاک ہے وہ (اللہ جل شانہ) جو راتوں رات اپنے بندے کو مسجد حرام (یعنی خانہ کعبہ) سے مسجد اقصیٰ (یعنی بیت المقدس) تک لے گیا۔ جس کے ارد گرد ہم نے برکت رکھی ہے تاکہ اسے ہم اپنی (قدرت کی) کچھ نشانیاں دکھائیں۔ بیشک وہ بڑا سننے والا گہری نظر سے دیکھنے ولا ہے۔

معراج کا واقعہ مکہ میں حضرت خدیجہؓ کی وفات کے بعد اور بیعت عقبہ سے پہلے معرض وجود میں آیا۔ جو دو حصوں پر مشتمل ہوا۔

پہلا حصہ اسراء ہے جس میں اللہ جل شانہ نبی ﷺ کو حرم مکہ سے بیت المقدس تک لے گئے۔ وہاں آپ ﷺ نے انبیاء کی امامت کا فریضہ ادا کیا۔ اور دوسرا حصہ معراج ہے جس میں اللہ تبارک تعالیٰ نبی ﷺ کو بیت المقدس سے سدرۃ المنتہیٰ تک لے گئے۔

سورہ القمر کی ابتدائی آیات میں شق القمر کے بارے اشارہ ملتا ہے۔

ٱقْتَرَبَتِ ٱلسَّاعَةُ وَٱنشَقَّ ٱلْقَمَرُ ﴿1﴾ وَإِن يَرَوْاْ ءَايَةً يُعْرِضُواْ وَيَقُولُواْ سِحْرٌ مُّسْتَمِرٌّ ﴿2﴾

سورۃ القمر آیت ۱۔۲

قیامت قریب آن پہنچی اور چاند (دو ٹکڑے) شق ہو گیا۔ اور اگر وہ کوئی نشانی (معجزہ) دیکھتے ہیں تو منہ پھیر لیتے ہیں اور کہنے لگتے ہیں کہ یہ تو بڑا مضبوط دائمی جادو ہے۔

شق القمر کا واقعہ بہت سے صحابہ کرامؓ نے روایت کیا ہے۔ جن میں حضرت علی۔ حضرت عبداللہ ابن مسعود۔ حذیفہ بن یمان اور انس بن مالک وغیرہ شامل ہیں۔

حضرت عبداللہ ابن مسعود کی روایت ہے کہ قسم اللہ کی میں نے چاند کو دو ٹکروں میں پھٹا ہوا دیکھا

آج کے سائنسدان بھی مانتے ہیں کہ چاند کبھی دو ٹکڑے ہوا تھا۔ جو دوبارہ آپس میں مل گیا۔

ناسا کی جاری کردہ تصاویر سے بھی صاف طور پر پتہ چلتا ہے کہ ماضی میں کبھی چاند دو حصوں میں تقسیم ہوا تھا۔ یہ ان کی سرکاری ویب سائٹ پر تا حال تحقیق کا موضوع بنی ہوئی ہے۔ کہ قرآن کریم نے جس واقعہ کا ذکر آج سے چودہ سو سال پہلے کیا تھا وہ بالکل برحق ہے۔ یہ نہ صرف قرآن مجید کی سچائی کی

ایک عظیم الشان دلیل ہے بلکہ یہ ہمارے پیارے نبی ﷺ کی رسالت کی بھی بلا شبہ مضبوط گواہی ہے۔

سارے انبیاء کے معجزوں سے بڑا نبی ﷺ کا دائمی وعالمگیر معجزہ خود قرآن مجید ہے۔اس میں اللہ جل شانہ کی طرف سے چیلنج ہے کہ تمہیں یقین نہیں تو پھر ایسا کرو تم سب اور تمہارے سب معبودانِ باطل مل کے اس جیسی کوئی سورت بنا کے لے آؤ۔ یہ چیلنج آج بھی موجود ہے اور رہتی دنیا کے ہر اس انسان کو ہے جو قرآنِ کریم میں شک کرتا ہے۔

وَإِن كُنتُمْ فِى رَيْبٍ مِّمَّا نَزَّلْنَا عَلَىٰ عَبْدِنَا فَأْتُوا۟ بِسُورَةٍ مِّن مِّثْلِهِۦ ۖ وَٱدْعُوا۟ شُهَدَآءَكُم مِّن دُونِ ٱللَّهِ إِن كُنتُمْ صَٰدِقِينَ ﴿23﴾ فَإِن لَّمْ تَفْعَلُوا۟ وَلَن تَفْعَلُوا۟ فَٱتَّقُوا۟ ٱلنَّارَ ٱلَّتِى وَقُودُهَا ٱلنَّاسُ وَٱلْحِجَارَةُ ۖ أُعِدَّتْ لِلْكَٰفِرِينَ ﴿24﴾

سورۃ البقرۃ آیت ۲۳۔۲۴

اور اگر تمہیں اس میں شک ہو جو ہم نے اپنے بندے پر نازل کیا ہے پھر بلالو اللہ کے علاوہ اپنے سارے حمایتیوں کو (جو تمہارے مددگار ہوں) اور اس جیسی ایک سورت لے آؤ اگر تم سچے ہو۔ لیکن اگر تم نہ کر سکو اور تم ہر گز نہیں کر سکو گے تو بچو اس آگ سے جس کا ایندھن انسان اور پتھر ہیں۔ جو کافروں کے لئے تیار کی گئی ہے۔

أَمْ يَقُولُونَ ٱفْتَرَىٰهُ ۖ قُلْ فَأْتُوا۟ بِسُورَةٍ مِّثْلِهِۦ وَٱدْعُوا۟ مَنِ ٱسْتَطَعْتُم مِّن دُونِ ٱللَّهِ إِن كُنتُمْ صَٰدِقِينَ ﴿38﴾

سورۃ یونس آیت 38

کیا یہ لوگ کہتے ہیں اس (رسول) نے اس کو خود بنالیا ہے؟۔ کہہ دو اگر سچے ہو تو تم بھی اس جیسی ایک سورت لے آؤ اور اللہ کے علاوہ جسے بلا سکتے ہو بلا لو۔

قُل لَّئِنِ ٱجْتَمَعَتِ ٱلْإِنسُ وَٱلْجِنُّ عَلَىٰٓ أَن يَأْتُوا۟ بِمِثْلِ هَٰذَا ٱلْقُرْءَانِ لَا يَأْتُونَ بِمِثْلِهِۦ وَلَوْ كَانَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ ظَهِيرًا ﴿88﴾

سورۃ الاسراء آیت 88

کہہ دو اگر سارے انسان اور سارے جن اس بات پر جمع بھی ہو جائیں کہ ایسا ہی قرآن بنا لائیں تو اس جیسا نہ لا سکیں گے۔ اگرچہ وہ ایک دوسرے کے مددگار ہی کیوں نہ ہو جائیں۔

کفار کی فرمائش پر بھی آپ ﷺ انہیں کوئی معجزہ نہیں دکھایا بلکہ یوں کہہ دیا گیا کہ یہ میرے اختیار میں نہیں۔

وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا رُسُلًا مِّن قَبْلِكَ مِنْهُم مَّن قَصَصْنَا عَلَيْكَ وَمِنْهُم مَّن لَّمْ نَقْصُصْ عَلَيْكَ ۗ وَمَا كَانَ لِرَسُولٍ أَن يَأْتِيَ بِآيَةٍ إِلَّا بِإِذْنِ اللَّهِ ۚ فَإِذَا جَاءَ أَمْرُ اللَّهِ قُضِيَ بِالْحَقِّ وَخَسِرَ هُنَالِكَ الْمُبْطِلُونَ ﴿78﴾ ع8

سورۃ غافر آیت 78

اور البتہ یقیناً ہم نے تم سے پہلے بہت سے رسول بھیجے جن میں سے کچھ کے حالات تو تم سے بیان کر دیئے ہیں اور بعضے ایسے ہیں کہ جن کے حالات تم سے بیان نہیں کئے۔ اور کسی رسول کے لئے بھی یہ ممکن نہ تھا کہ اللہ کے اذن کے بغیر خود سے کوئی معجزہ لے آتا۔ اور جب اللہ کا حکم آجائے گا تو حق کے ساتھ فیصلہ کر دیا جائے گا اور اس وقت اہلِ باطل خسارے میں رہ جائیں گے۔

معجزے تو صرف اللہ کے اختیار میں ہیں۔ قرآن کی طرف آؤ جو بڑا معجزہ ہے۔ اس کے بارے ارشاد ربانی ہے کہ۔

وَقَالُوا لَوْلَا أُنزِلَ عَلَيْهِ آيَاتٌ مِّن رَّبِّهِ ۖ قُلْ إِنَّمَا الْآيَاتُ عِندَ اللَّهِ وَإِنَّمَا أَنَا نَذِيرٌ مُّبِينٌ ﴿50﴾ أَوَلَمْ يَكْفِهِمْ أَنَّا أَنزَلْنَا عَلَيْكَ الْكِتَابَ يُتْلَىٰ عَلَيْهِمْ ۚ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَرَحْمَةً وَذِكْرَىٰ لِقَوْمٍ يُؤْمِنُونَ ﴿51﴾ ع5

سورۃ العنکبوت آیت ۵۰۔۵۱

https://quranexcel.com

اور وہ کہتے ہیں کہ اس شخص پر اس کے رب کی طرف سے معجزے کیوں نہ اتار دیئے گئے؟۔ کہہ دو کہ معجزے تو البتہ بس اللہ ہی کے پاس ہیں اور میں تو بلاشبہ صرف واضح طور پر آگاہ کرنے والا ہوں۔ کیا ان کے لئے یہ (معجزہ) کافی نہیں کہ ایک کتاب ہم نے تم پر نازل کردی جو انہیں پڑھ کر بھی سنائی جاتی ہے؟۔ بیشک اس میں ایمان والوں کے لئے رحمت اور نصیحت موجود ہے۔

آنبی ﷺ نے بھی دیگر انبیاء کے معجزات کے مقابلے میں اپنے اسی آسمانی تحفے کو سب سے بڑا معجزہ قرار دیا۔

درج بالا آیات کی تفسیر میں آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ. حَدَّثَنَا اللَّيْثُ. حَدَّثَنَا سَعِيدٌ الْمَقْبُرِيُّ. عَنْ أَبِيهِ. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ. قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَا مِنَ الْأَنْبِيَاءِ نَبِيٌّ إِلَّا أُعْطِيَ مَا مِثْلُهُ آمَنَ عَلَيْهِ الْبَشَرُ. وَإِنَّمَا كَانَ الَّذِي أُوتِيتُ وَحْيًا أَوْحَاهُ اللَّهُ إِلَيَّ فَأَرْجُو أَنْ أَكُونَ أَكْثَرَهُمْ تَابِعًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ".

ترجمہ: ہم سے عبداللہ بن یوسف تنیسی نے بیان کیا۔ کہا ہم سے لیث بن سعد نے بیان کیا۔ کہا ہم سے سعد مقبری نے بیان کیا۔ ان سے ان کے والد کیسان نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ ہر نبی کو ایسے ایسے معجزات عطا کئے گئے کہ (انہیں دیکھ کر لوگ) ان پر ایمان لائے (بعد کے زمانے میں ان کا کوئی اثر نہیں رہا) اور مجھے جو معجزہ دیا گیا ہے وہ وحی (قرآن) ہے جو اللہ تعالیٰ نے مجھ پر نازل کی ہے۔ (اس کا اثر قیامت تک باقی رہے گا) اس لیے مجھے

امید ہے کہ قیامت کے دن میرے تابع فرمان لوگ دوسرے پیغمبروں کے تابع فرمانوں سے زیادہ ہوں گے۔

(بخاری باب فضائل القرآن حدیث نمبر: 4981)

نبی ﷺ کا سب سے بڑا معجزہ قرآن پاک ہے جو ہر مسلمان کے پاس ہوتا ہے اور جو رہتی دنیا تک اپنے اعجاز بکھیرتا رہے گا۔ علم رکھنے والے۔ سمجھ رکھنے والے۔ عقل وخرد کا صحیح استعمال کرنے والے۔ غور و فکر کرنے والے۔ شکر کرنے والے اور یقین رکھنے والے خوش قسمت لوگ ہی اس سے استفادہ کریں گے۔

وَلَا تَنكِحُواْ ٱلْمُشْرِكَٰتِ حَتَّىٰ يُؤْمِنَّ ۚ وَلَأَمَةٌ مُّؤْمِنَةٌ خَيْرٌ مِّن مُّشْرِكَةٍ وَلَوْ أَعْجَبَتْكُمْ ۗ وَلَا تُنكِحُواْ ٱلْمُشْرِكِينَ حَتَّىٰ يُؤْمِنُواْ ۚ وَلَعَبْدٌ مُّؤْمِنٌ خَيْرٌ مِّن مُّشْرِكٍ وَلَوْ أَعْجَبَكُمْ ۗ أُوْلَٰٓئِكَ يَدْعُونَ إِلَى ٱلنَّارِ ۖ وَٱللَّهُ يَدْعُوٓاْ إِلَى ٱلْجَنَّةِ وَٱلْمَغْفِرَةِ بِإِذْنِهِۦ ۖ وَيُبَيِّنُ ءَايَٰتِهِۦ لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُونَ ﴿221﴾ ع27

سورۃ البقرۃ آیت 221

اور مشرک عورتیں جب تک ایمان نہ لائیں ان سے نکاح نہ کرو کیونکہ مشرک عورت خواہ تم کو کیسی ہی بھلی لگے اس سے مومن لونڈی بہتر ہے۔ اور مومن عورتوں کو مشرک مردوں کے نکاح میں اس وقت تک نہ دو جب تک وہ ایمان نہ لے آئیں کیونکہ مشرک (مرد) خواہ وہ تم کو کیسا ہی بھلا لگے اس

سے مومن غلام بہتر ہے۔ یہ لوگ دوزخ کی طرف بلاتے ہیں اور اللہ اپنی مہربانی سے جنت اور بخشش کی طرف بلاتا ہے۔ اور بنی نوع انسان کے لئے اپنی آیات کھول کھول کر بیان کرتا ہے تاکہ وہ غور و فکر سے نصیحت حاصل کرلیں۔

وَكَذَٰلِكَ نُفَصِّلُ ٱلْـَٔايَٰتِ وَلِتَسْتَبِينَ سَبِيلُ ٱلْمُجْرِمِينَ ﴿55﴾ ع6

سورۃ الأنعام آیت 55

اور اسی طرح ہم اپنی آیات کی کھول کھول کر وضاحت کرتے ہیں اور اس لئے بھی کہ مجرموں پر راستہ ظاہر ہو جائے۔

قُلْ هُوَ ٱلْقَادِرُ عَلَىٰٓ أَن يَبْعَثَ عَلَيْكُمْ عَذَابًا مِّن فَوْقِكُمْ أَوْ مِن تَحْتِ أَرْجُلِكُمْ أَوْ يَلْبِسَكُمْ شِيَعًا وَيُذِيقَ بَعْضَكُم بَأْسَ بَعْضٍ ۗ ٱنظُرْ كَيْفَ نُصَرِّفُ ٱلْـَٔايَٰتِ لَعَلَّهُمْ يَفْقَهُونَ ﴿65﴾

سورۃ الأنعام آیت 65

کہہ دو کہ وہ تو اس پر بھی قادر ہے کہ تم پر اوپر سے یا تمہارے پاؤں کے نیچے سے عذاب بھیج دے یا تمہیں فرقہ فرقہ کردے۔ اور (پھر) ایک کو دوسرے (سے لڑا کر آپس) کی لڑائی کا مزہ چکھادے۔

دیکھو تو ہم کس طرح مختلف انداز سے آیات کی وضاحت کرتے ہیں تاکہ یہ لوگ (کسی طرح تو) سمجھ جائیں۔

وَهُوَ ٱلَّذِى جَعَلَ لَكُمُ ٱلنُّجُومَ لِتَهْتَدُواْ بِهَا فِى ظُلُمَٰتِ ٱلْبَرِّ وَٱلْبَحْرِ ۗ قَدْ فَصَّلْنَا ٱلْـَٔايَٰتِ لِقَوْمٍ يَعْلَمُونَ ﴿97﴾

سورۃ الانعام آیت 97

وہ (اللہ) ہی تو ہے جس نے تمہارے لئے ستارے بنائے تاکہ ان کے ذریعے سے صحرا اور دریا و سمندر کے اندھیروں میں راستے معلوم کر سکو۔ بلاشبہ ہم نے اپنی آیات کھول کھول کر واضح کر دی ہیں ان لوگوں کے لئے جو علم رکھتے ہیں۔

وَهُوَ ٱلَّذِىٓ أَنشَأَكُم مِّن نَّفْسٍ وَٰحِدَةٍ فَمُسْتَقَرٌّ وَمُسْتَوْدَعٌ ۗ قَدْ فَصَّلْنَا ٱلْـَٔايَٰتِ لِقَوْمٍ يَفْقَهُونَ ﴿98﴾

سورۃ الانعام آیت 98

اور وہ (اللہ) ہی تو ہے جس نے تم سب کو ایک شخص سے پیدا کیا پھر ایک تو تمہارا (عارضی) ٹھکانہ ہے اور ایک سپرد کیے جانے والی جگہ ہے۔ بلاشبہ ہم نے اپنی آیات کی کھول کھول کر وضاحت کر دی ہے ان لوگوں کے لئے جو غور و فکر کرتے ہیں۔

وَكَذَٰلِكَ نُصَرِّفُ ٱلْـَٔايَٰتِ وَلِيَقُولُواْ دَرَسْتَ وَلِنُبَيِّنَهُۥ لِقَوْمٍ يَعْلَمُونَ ﴿105﴾

سورۃ الأنعام آیت 105

اور ہم اسی طرح اپنی آیات کو مختلف انداز سے بار بار واضح کرتے ہیں۔ تاکہ یہ کہہ دیں کہ تم نے (اپنے طور پر بڑی اچھی طرح) سیکھا لیا ہے۔ اور اس لیے بھی کہ ہم اسے سمجھنے والوں کے لیے بہتر تشریح کر دیں۔

وَهَٰذَا صِرَٰطُ رَبِّكَ مُسْتَقِيمًا ۗ قَدْ فَصَّلْنَا ٱلْـَٔايَٰتِ لِقَوْمٍ يَذَّكَّرُونَ ﴿126﴾

سورۃ الأنعام آیت 126

اور یہی تیرے رب کا سیدھا راستہ ہے۔ بیشک ہم نے نصیحت قبول کرنے والوں کے لئے اپنی آیات کو تفصیل سے واضح کر دیا ہے۔

قُلْ مَنْ حَرَّمَ زِينَةَ ٱللَّهِ ٱلَّتِىٓ أَخْرَجَ لِعِبَادِهِۦ وَٱلطَّيِّبَٰتِ مِنَ ٱلرِّزْقِ ۚ قُلْ هِىَ لِلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ فِى ٱلْحَيَوٰةِ ٱلدُّنْيَا خَالِصَةً يَوْمَ ٱلْقِيَٰمَةِ ۗ كَذَٰلِكَ نُفَصِّلُ ٱلْـَٔايَٰتِ لِقَوْمٍ يَعْلَمُونَ ﴿32﴾

سورۃالاعراف آیت 32

پوچھو کہ اللہ کی زیب وآرائش اور حلال و پاکیزہ رزق جو اس نے اپنے بندوں کے لئے پیدا کیا ہے اس کو کس نے حرام کیا ہے؟۔ کہہ دو دنیا کی زندگی میں یہ نعمتیں ایمان والوں کے لئے ہیں اور قیامت کے دن خالص انہی کے لئے مختص ہوں گی۔ اسی طرح ہم اپنی آیات سمجھنے والوں کے لئے کھول کھول کر واضح کرتے ہیں۔

وَٱلْبَلَدُ ٱلطَّيِّبُ يَخْرُجُ نَبَاتُهُۥ بِإِذْنِ رَبِّهِۦ ۖ وَٱلَّذِى خَبُثَ لَا يَخْرُجُ إِلَّا نَكِدًا ۚ كَذَٰلِكَ نُصَرِّفُ ٱلْـَٔايَٰتِ لِقَوْمٍ يَشْكُرُونَ ﴿58﴾ ع7

سورۃالاعراف آیت 58

اور جو زمین عمدہ و پاکیزہ ہوتی ہے اس کی پیداوار بھی اللہ کے حکم سے خوب نکلتی ہے اور جو ناکارہ ہوتی ہے تو اس کی پیداوار بھی ناقص نکلتی ہے۔ اسی طرح ہم آیات کی طرح طرح سے وضاحت کرتے ہیں ان لوگوں کے لئے جو شکر ادا کرتے ہیں۔

أَوْ تَقُولُوٓاْ إِنَّمَآ أَشْرَكَ ءَابَآؤُنَا مِن قَبْلُ وَكُنَّا ذُرِّيَّةً مِّنۢ بَعْدِهِمْ ۖ أَفَتُهْلِكُنَا بِمَا فَعَلَ ٱلْمُبْطِلُونَ ﴿173﴾ وَكَذَٰلِكَ نُفَصِّلُ ٱلْأَيَٰتِ وَلَعَلَّهُمْ يَرْجِعُونَ ﴿174﴾

سورۃ الأعراف آیت ۱۷۳۔۱۷۴

یا یوں کہنے لگ جاؤ کہ شرک تو البتہ بس ہم سے پہلے ہمارے بڑوں نے (شروع) کیا تھا اور ہم تو ان کے بعد ان کی اولاد میں (لاچار ان کے نقشِ قدم چلتے رہے) تھے۔ تو کیا تو ہمیں اس کی بنا پر ہلاک کرے گا جو کہ باطل پرستوں نے (ایجاد) کیا تھا؟۔ اسی طرح ہم اپنی آیات بالکل صاف صاف واضح کرتے ہیں تاکہ یہ (حق کی طرف) رجوع کرلیں۔

فَإِن تَابُواْ وَأَقَامُواْ ٱلصَّلَوٰةَ وَءَاتَوُاْ ٱلزَّكَوٰةَ فَإِخْوَٰنُكُمْ فِى ٱلدِّينِ ۗ وَنُفَصِّلُ ٱلْأَيَٰتِ لِقَوْمٍ يَعْلَمُونَ ﴿11﴾

سورۃ التوبۃ آیت 11

اگر یہ توبہ کرلیں اور نماز قائم کرنے لگیں اور زکوۃ دینے لگ جائیں تو تمہارے دینی بھائی ہیں۔ اور سمجھنے والوں کے لئے ہم اپنی آیات کی طرح طرح سے وضاحت کردیتے ہیں۔

هُوَ ٱلَّذِى جَعَلَ ٱلشَّمْسَ ضِيَآءً وَٱلْقَمَرَ نُورًا وَقَدَّرَهُۥ مَنَازِلَ لِتَعْلَمُوا۟ عَدَدَ ٱلسِّنِينَ وَٱلْحِسَابَ ۚ مَا خَلَقَ ٱللَّهُ ذَٰلِكَ إِلَّا بِٱلْحَقِّ ۚ يُفَصِّلُ ٱلْـَٔايَٰتِ لِقَوْمٍ يَعْلَمُونَ ﴿5﴾

سورۃ یونس آیت 5

وہی تو ہے جس نے سورج کو روشن بنایا اور چاند کو منور کر دیا اور اس کی منزلیں مقرر کر دیں تاکہ تم برسوں کا شمار اور حساب معلوم کر سکو۔ یہ سب کچھ اللہ نے مبنی بر حکمت پیدا کیا ہے۔ وہ سمجھنے والوں کے لئے اپنی آیات کھول کھول کر واضح کرتا ہے۔

إِنَّمَا مَثَلُ ٱلْحَيَوٰةِ ٱلدُّنْيَا كَمَآءٍ أَنزَلْنَٰهُ مِنَ ٱلسَّمَآءِ فَٱخْتَلَطَ بِهِۦ نَبَاتُ ٱلْأَرْضِ مِمَّا يَأْكُلُ ٱلنَّاسُ وَٱلْأَنْعَٰمُ حَتَّىٰٓ إِذَآ أَخَذَتِ ٱلْأَرْضُ زُخْرُفَهَا وَٱزَّيَّنَتْ وَظَنَّ أَهْلُهَآ أَنَّهُمْ قَٰدِرُونَ عَلَيْهَآ أَتَىٰهَآ أَمْرُنَا لَيْلًا أَوْ نَهَارًا فَجَعَلْنَٰهَا حَصِيدًا كَأَن لَّمْ تَغْنَ بِٱلْأَمْسِ ۚ كَذَٰلِكَ نُفَصِّلُ ٱلْـَٔايَٰتِ لِقَوْمٍ يَتَفَكَّرُونَ ﴿24﴾

سورۃ یونس آیت 24

البتہ دنیا کی زندگی کی مثال بس بارش کی سی ہے کہ اسے ہم نے آسمان سے برسایا پھر زمین سے وہ نباتات پیدا ہوئیں جسے انسان اور جانور کھاتے ہیں۔ یہاں تک کہ جب زمین اپنی زینت و آرائش سے

خوب آراستہ ہو گئی اور زمین والوں نے خیال کیا کہ وہ اس پر پوری طرح قدرت رکھتے ہیں۔ تو اس پر دن یا رات میں ہمارا حکم (آفت) آپڑا تو ہم نے اسے کاٹ کر ایسے صاف کر دیا۔ کہ گویا کل وہاں کچھ بھی نہ تھا۔ اسی طرح ہم (اپنی قدرت کی) نشانیوں کو ان لوگوں کے لئے کھول کھول کر واضح کرتے ہیں۔ جو غور و فکر کرتے ہیں۔

قُلِ ٱنظُرُواْ مَاذَا فِى ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلْأَرْضِ ۚ وَمَا تُغْنِى ٱلْـَٔايَٰتُ وَٱلنُّذُرُ عَن قَوْمٍ لَّا يُؤْمِنُونَ ﴿101﴾

سورۃ یونس آیت 101

کہہ دو غور سے دیکھو تو آسمانوں اور زمین میں (سمجھنے والوں کے لئے) کیا کچھ موجود ہے؟۔ مگر جو لوگ ایمان نہیں رکھتے ان کو تو نشانیاں اور ڈراوے کوئی فائدہ نہیں دیتے۔

ٱللَّهُ ٱلَّذِى رَفَعَ ٱلسَّمَٰوَٰتِ بِغَيْرِ عَمَدٍ تَرَوْنَهَا ۖ ثُمَّ ٱسْتَوَىٰ عَلَى ٱلْعَرْشِ ۖ وَسَخَّرَ ٱلشَّمْسَ وَٱلْقَمَرَ ۖ كُلٌّ يَجْرِى لِأَجَلٍ مُّسَمًّى ۚ يُدَبِّرُ ٱلْأَمْرَ يُفَصِّلُ ٱلْـَٔايَٰتِ لَعَلَّكُم بِلِقَآءِ رَبِّكُمْ تُوقِنُونَ ﴿2﴾

سورۃ الرعد آیت 2

وہ اللہ ہی تو ہے جس نے آسمانوں کو ستونوں کے بغیر بلند کیا جیسا کہ تم دیکھ رہے ہو۔ پھر عرش پر مستوی ہوا اور سورج و چاند کو کام پر لگا دیا۔ کہ ہر ایک وقت معین تک رواں دواں ہے۔ سارے نظام (کائنات) کا وہی (اکیلا) منتظم ہے۔ وہ اپنی آیات کی کھول کھول کر وضاحت کرتا ہے تاکہ تم اپنے رب سے ملاقات کا یقین کر لو۔

وَيُبَيِّنُ ٱللَّهُ لَكُمُ ٱلْـَٔايَٰتِ ۚ وَٱللَّهُ عَلِيمٌ حَكِيمٌ ﴿18﴾

سورۃ النور آیت 18

اور اللہ تمہارے (سمجھانے کے) لئے ہی یہ آیات بیان کرتا ہے اور اللہ خوب جاننے والا نہایت حکمت والا ہے۔

يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ لِيَسْتَـْٔذِنكُمُ ٱلَّذِينَ مَلَكَتْ أَيْمَٰنُكُمْ وَٱلَّذِينَ لَمْ يَبْلُغُوا۟ ٱلْحُلُمَ مِنكُمْ ثَلَٰثَ مَرَّٰتٍ ۚ مِّن قَبْلِ صَلَوٰةِ ٱلْفَجْرِ وَحِينَ تَضَعُونَ ثِيَابَكُم مِّنَ ٱلظَّهِيرَةِ وَمِنۢ بَعْدِ صَلَوٰةِ ٱلْعِشَآءِ ۚ ثَلَٰثُ عَوْرَٰتٍ لَّكُمْ ۚ لَيْسَ عَلَيْكُمْ وَلَا عَلَيْهِمْ جُنَاحٌۢ بَعْدَهُنَّ ۚ طَوَّٰفُونَ عَلَيْكُم بَعْضُكُمْ عَلَىٰ بَعْضٍ ۚ كَذَٰلِكَ يُبَيِّنُ ٱللَّهُ لَكُمُ ٱلْـَٔايَٰتِ ۗ وَٱللَّهُ عَلِيمٌ حَكِيمٌ ﴿58﴾

سورۃالنور آیت 58

اے ایمان والو!۔ تمہارے شرعی غلام اور وہ بچے جو ابھی بالغ نہیں ہوئے تم سے ان تین اوقات میں اجازت لے کر (تمہارے کمروں میں) آیا کریں۔ صبح کی نماز سے پہلے۔اور دوپہر کے وقت۔جب کہ تم اپنے (حجاب والے) کپڑے ایک طرف رکھ دیتے ہو۔اور عشا کی نماز کے بعد۔یہ تین وقت تمہارے پردے کے ہیں۔ان اوقات کے (پہلے یا) بعد نہ تو تم پر کچھ گناہ ہے اور نہ ہی ان پر کہ تم آپس میں ایک دوسرے کے پاس بکثرت آتے جاتے رہا کرو۔اس طرح اللہ اپنی آیات تمہارے لئے صاف صاف واضح کرتا ہے۔اور اللہ بڑا علم والا نہایت حکمت والا ہے۔

لَّيْسَ عَلَى ٱلْأَعْمَىٰ حَرَجٌ وَلَا عَلَى ٱلْأَعْرَجِ حَرَجٌ وَلَا عَلَى ٱلْمَرِيضِ حَرَجٌ وَلَا عَلَىٰٓ أَنفُسِكُمْ أَن تَأْكُلُوا۟ مِنۢ بُيُوتِكُمْ أَوْ بُيُوتِ ءَابَآئِكُمْ أَوْ بُيُوتِ أُمَّهَٰتِكُمْ أَوْ بُيُوتِ إِخْوَٰنِكُمْ أَوْ بُيُوتِ أَخَوَٰتِكُمْ أَوْ بُيُوتِ أَعْمَٰمِكُمْ أَوْ بُيُوتِ عَمَّٰتِكُمْ أَوْ بُيُوتِ أَخْوَٰلِكُمْ أَوْ بُيُوتِ خَٰلَٰتِكُمْ أَوْ مَا مَلَكْتُم مَّفَاتِحَهُۥٓ أَوْ صَدِيقِكُمْ ۚ لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ أَن تَأْكُلُوا۟ جَمِيعًا أَوْ أَشْتَاتًا ۚ فَإِذَا دَخَلْتُم بُيُوتًا فَسَلِّمُوا۟ عَلَىٰٓ أَنفُسِكُمْ تَحِيَّةً مِّنْ عِندِ ٱللَّهِ مُبَٰرَكَةً طَيِّبَةً ۚ كَذَٰلِكَ يُبَيِّنُ ٱللَّهُ لَكُمُ ٱلْءَايَٰتِ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُونَ ﴿61﴾ ع8

https://quranexcel.com

سورۃالنور آیت 61

اندھے پر۔اور لنگڑے پر۔اور بیمار پر۔اور خود تم پر بھی۔اس بات میں کوئی گناہ نہیں۔کہ تم اپنے گھروں سے کھانا کھاؤ۔یا اپنے باپ کے گھروں سے۔یا اپنی ماؤں کے گھروں سے۔یا اپنے بھائیوں کے گھروں سے۔یا اپنی بہنوں کے گھروں سے۔یا اپنے چچاؤں کے گھروں سے۔یا اپنی پھوپھیوں کے گھروں سے۔یا اپنے ماموؤں کے گھروں سے۔یا اپنی خالاؤں کے گھروں سے۔یا ان گھروں سے جنکی کنجیاں تمہارے ہاتھ میں ہوں۔یا اپنے دوستوں کے گھروں سے۔(اس میں بھی) تم پر کوئی گناہ نہیں کہ مل کر کھاؤ۔یا الگ الگ کھاؤ۔مگر جب گھروں میں داخل ہونا چاہو تو اپنے گھر والوں کو سلام کر لیا کرو جو اللہ کی طرف سے دعائیہ تحفہ اور مبارک و پاکیزہ (بات) ہے۔اس طرح اللہ تمہارے لئے اپنی آیات بڑی وضاحت سے بیان کرتا ہے۔تاکہ تم عقل سے کام لو۔

ضَرَبَ لَكُم مَّثَلًا مِّنْ أَنفُسِكُمْ ۖ هَل لَّكُم مِّن مَّا مَلَكَتْ أَيْمَٰنُكُم مِّن شُرَكَآءَ فِى مَا رَزَقْنَٰكُمْ فَأَنتُمْ فِيهِ سَوَآءٌ تَخَافُونَهُمْ كَخِيفَتِكُمْ أَنفُسَكُمْ ۚ كَذَٰلِكَ نُفَصِّلُ ٱلْءَايَٰتِ لِقَوْمٍ يَعْقِلُونَ ﴿28﴾

سورۃالروم آیت 28

وہ تمہارے لئے خود تمہاری ہی ذات سے ایک مثال دیتا ہے۔ کہ جو (مال) ہم نے تمہیں عطا کر رکھا ہے ان میں تمہارے لونڈی غلاموں میں سے کوئی اس طرح شریک ہے کہ تم اور وہ برابر کے حصہ دار بن جاؤ تم ان سے اسی طرح ڈرنے لگو جس طرح تم (ہم پلہ) آپس میں ایک دوسرے سے ڈرتے ہو؟۔ ہم عقل سے کام لینے والوں کے لئے اپنی آیتیں اسی طرح تفصیل سے واضح کرتے ہیں۔

وَلَوْ جَعَلْنَٰهُ قُرْءَانًا أَعْجَمِيًّا لَّقَالُوا۟ لَوْلَا فُصِّلَتْ ءَايَٰتُهُۥٓ ۖ ءَا۬عْجَمِىٌّ وَعَرَبِىٌّ ۗ قُلْ هُوَ لِلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ هُدًى وَشِفَآءٌ ۖ وَٱلَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ فِىٓ ءَاذَانِهِمْ وَقْرٌ وَهُوَ عَلَيْهِمْ عَمًى ۚ أُو۟لَٰٓئِكَ يُنَادَوْنَ مِن مَّكَانٍۭ بَعِيدٍ ﴿44﴾ ع5

سورۃ فصلت آیت 44

اگر ہم اس (قرآن) کو عجمی زبان میں نازل کرتے تو یہ لوگ کہتے کہ اس کی آیات بالکل صاف کیوں بیان نہیں کی گئیں؟۔ کیا (ہے یہ قرآن) عجمی اور (مخاطب) عربی۔ کہہ دو کہ یہ ایمان لانے والوں کے لئے ہدایت اور شفا ہے اور جو ایمان نہیں لاتے ان پر تو اندھا پن مسلط ہے اور ان کے کانوں میں گرانی (یعنی بوجھ) ہے جس کے سبب (گویا کہ) بہت دور والی جگہ سے ندیٰ دیئے جا رہے ہیں۔

ٱعْلَمُوٓا۟ أَنَّ ٱللَّهَ يُحْىِ ٱلْأَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا ۚ قَدْ بَيَّنَّا لَكُمُ ٱلْءَايَٰتِ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُونَ ﴿17﴾

https://quranexcel.com

سورۃالحدید آیت 17

جان رکھو کہ اللہ ہی زمین کو اس کی موت کے بعد زندہ کرتا ہے۔ یقینی طور پر ہم نے اپنی آیات تمہارے لئے کھول کھول کر واضح کردی ہیں تاکہ تم عقل سے کام لو۔

بِٱلْبَيِّنَٰتِ وَٱلزُّبُرِ ۗ وَأَنزَلْنَآ إِلَيْكَ ٱلذِّكْرَ لِتُبَيِّنَ لِلنَّاسِ مَا نُزِّلَ إِلَيْهِمْ وَلَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُونَ ﴿44﴾ أَفَأَمِنَ ٱلَّذِينَ مَكَرُوا۟ ٱلسَّيِّـَٔاتِ أَن يَخْسِفَ ٱللَّهُ بِهِمُ ٱلْأَرْضَ أَوْ يَأْتِيَهُمُ ٱلْعَذَابُ مِنْ حَيْثُ لَا يَشْعُرُونَ ﴿45﴾ أَوْ يَأْخُذَهُمْ فِى تَقَلُّبِهِمْ فَمَا هُم بِمُعْجِزِينَ ﴿46﴾

سورۃالنحل آیت ۴۴تا۴۶

ہم نے ان (سولوں) کو دلائل اور کتابیں دے کر بھیجا تھا اور ہم نے تمہاری طرف بھی الذکر (قرآن) نازل کیا ہے۔ تاکہ بنی نوع انسان کے لئے وہ (سارے احکام) وضاحت سے بیان کردو جو ان کی طرف نازل کیے گئے ہیں۔ اور تاکہ وہ (خود بھی) غور و فکر کرلیں۔ جو لوگ بھی بری بری چالیں چلتے ہیں کیا وہ اس بات سے بے خوف ہیں کہ اللہ انہیں زمین میں دھنسادے یا ان پر (وہاں سے) عذاب آجائے جہاں سے انہیں گمان بھی نہ ہو؟۔ یا ان کو چلتے پھرتے پکڑ لے پس وہ (اللہ کو) کسی صورت بھی عاجز نہیں کرسکتے۔

واپس

اللہ جل شانہ کو کوئی بھی عاجز نہیں کر سکتا یعنی زبردستی والا معاملہ اللہ کے ساتھ بالکل نہیں چل سکتا۔نہ ہی کوئی اللہ جل شانہ کو مجبور کر سکتا ہے۔عاجزی۔انکساری اور فرمانبرداری سے ہی اللہ کی رضا حاصل ہو سکتی ہے۔

إِنَّ مَا تُوعَدُونَ لَـَٔاتٍ ۖ وَمَآ أَنتُم بِمُعْجِزِينَ ﴿134﴾

سورۃ الانعام آیت 134

بیشک جو بھی وعدہ وعید تم سے کیا جاتا ہے وہ بلا شبہ ہو کر ہی رہے گا۔اور تم اس (اللہ) کو ہر گز عاجز نہیں کر سکتے۔

وَلَا يَحْسَبَنَّ ٱلَّذِينَ كَفَرُوا۟ سَبَقُوٓا۟ ۚ إِنَّهُمْ لَا يُعْجِزُونَ ﴿59﴾

سورۃ الانفال آیت 59

اور کافر و ناشکرے ہر گز یہ خیال نہ کریں کہ وہ (بچ نکلے اور) بازی لے گئے۔بیشک وہ ہمیں ہر گز عاجز نہیں کر سکتے۔

فَسِيحُواْ فِى ٱلۡأَرۡضِ أَرۡبَعَةَ أَشۡهُرٖ وَٱعۡلَمُوٓاْ أَنَّكُمۡ غَيۡرُ مُعۡجِزِى ٱللَّهِ ۙ وَأَنَّ ٱللَّهَ مُخۡزِى ٱلۡكَٰفِرِينَ ﴿2﴾

سورۃالتوبۃ آیت 2

(اے مشرکو!۔) اب تم صرف چار مہینے تک اس زمین پر چل پھر لو اور جان رکھو کہ تم اللہ کو عاجز نہیں کر سکو گے اور یہ بھی کہ اللہ کافروں کو ذلیل و رسوا کرنے والا ہے۔

۞ وَأَذَٰنٞ مِّنَ ٱللَّهِ وَرَسُولِهِۦٓ إِلَى ٱلنَّاسِ يَوۡمَ ٱلۡحَجِّ ٱلۡأَكۡبَرِ أَنَّ ٱللَّهَ بَرِىٓءٞ مِّنَ ٱلۡمُشۡرِكِينَ ۙ وَرَسُولُهُۥ ۚ فَإِن تُبۡتُمۡ فَهُوَ خَيۡرٞ لَّكُمۡ ۖ وَإِن تَوَلَّيۡتُمۡ فَٱعۡلَمُوٓاْ أَنَّكُمۡ غَيۡرُ مُعۡجِزِى ٱللَّهِ ۗ وَبَشِّرِ ٱلَّذِينَ كَفَرُواْ بِعَذَابٍ أَلِيمٍ ﴿3﴾ ۙ

سورۃالتوبۃ آیت 3

اللہ اور اس کے رسول کی طرف سے سب لوگوں کو حجِ اکبر والے دن آگاہ کیا جاتا ہے کہ اللہ اور اس کا رسول ان مشرکین سے قطعی بیزار ہیں۔ پس اگر اب بھی تم توبہ کر لو تو تمہارے حق میں بہتر ہے۔ اور اگر نہ مانو تو پھر جان رکھو کہ تم اللہ کو کبھی بھی ہرا نہیں سکو گے۔ اور (اے نبیؐ) ان کافروں کو المناک عذاب کی خوش خبری سنا دو۔

۞ وَيَسْتَنۢبِـُٔونَكَ أَحَقٌّ هُوَ ۖ قُلْ إِى وَرَبِّىٓ إِنَّهُۥ لَحَقٌّ ۖ وَمَآ أَنتُم بِمُعْجِزِينَ ﴿53﴾ ع5

سورۃ یونس آیت 53

اور تم سے پوچھتے ہیں کہ کیا یہ بات واقعی سچ ہے۔ کہہ دو کہ ہاں میرے رب کی قسم بلاشبہ یہ بالکل سچ ہے۔ اور تم لوگ (اللہ کو) ہر گز عاجز نہیں کر سکو گے۔

أُو۟لَٰٓئِكَ لَمْ يَكُونُوا۟ مُعْجِزِينَ فِى ٱلْأَرْضِ وَمَا كَانَ لَهُم مِّن دُونِ ٱللَّهِ مِنْ أَوْلِيَآءَ ۘ يُضَٰعَفُ لَهُمُ ٱلْعَذَابُ ۚ مَا كَانُوا۟ يَسْتَطِيعُونَ ٱلسَّمْعَ وَمَا كَانُوا۟ يُبْصِرُونَ ﴿20﴾

سورۃ ہود آیت 20

یہ لوگ زمین میں (کسی صورت بھی اللہ کو) ہرا نہیں سکتے اور نہ ہی اللہ کے علاوہ کوئی ان کا کوئی ولی اولیاء ہے۔ انہیں دگنا عذاب کیا جائے گا۔ (کیونکہ) نہ تو (حق) سن سکتے تھے۔ اور نہ ہی (حقیقت کو) نگاہ بصیرت سے دیکھ سکتے تھے۔

قَالَ إِنَّمَا يَأْتِيكُم بِهِ ٱللَّهُ إِن شَآءَ وَمَآ أَنتُم بِمُعْجِزِينَ ﴿33﴾

سورۃ ہود آیت 33

نوحؑ نے کہا کہ البتہ وہ (عذاب) تو بس اللہ ہی لائے گا جب چاہے گا اور تم اسے (کسی طرح بھی) عاجز نہیں کر سکتے۔

لَا تَحْسَبَنَّ ٱلَّذِينَ كَفَرُواْ مُعْجِزِينَ فِى ٱلْأَرْضِ ۚ وَمَأْوَىٰهُمُ ٱلنَّارُ ۖ وَلَبِئْسَ ٱلْمَصِيرُ ﴿57﴾ ع7

سورۃ النور آیت 57

اور کافروں کی نسبت ہر گز یہ گمان نہ کرنا کہ تمہیں ملک میں عاجز کر دیں گے ان کا ٹھکانہ تو دوزخ ہے اور وہ بہت ہی برا ٹھکانہ ہے۔

وَمَآ أَنتُم بِمُعْجِزِينَ فِى ٱلْأَرْضِ وَلَا فِى ٱلسَّمَآءِ ۖ وَمَا لَكُم مِّن دُونِ ٱللَّهِ مِن وَلِىٍّ وَلَا نَصِيرٍ ﴿22﴾ ع2

سورۃ العنکبوت آیت 22

اور تم (اللہ کو) نہ زمین میں عاجز کر سکتے ہو نہ آسمان میں۔ اور نہ تو اللہ کے علاوہ تمہارا کوئی ولی ہے اور نہ ہی مددگار۔

أَوَلَمْ يَسِيرُواْ فِى ٱلْأَرْضِ فَيَنظُرُواْ كَيْفَ كَانَ عَٰقِبَةُ ٱلَّذِينَ مِن قَبْلِهِمْ وَكَانُوٓاْ أَشَدَّ مِنْهُمْ قُوَّةً ۚ وَمَا كَانَ ٱللَّهُ لِيُعْجِزَهُۥ مِن شَىْءٍ فِى ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَلَا فِى ٱلْأَرْضِ ۚ إِنَّهُۥ كَانَ عَلِيمًا قَدِيرًا ﴿44﴾

سورۃ فاطر آیت 44

کیا یہ لوگ زمین میں کبھی سیر نہیں کرتے کہ دیکھ لیتے جو لوگ ان سے پہلے تھے ان کا انجام کیسا ہوا حالانکہ وہ طاقت و قوت میں ان سے کہیں بڑھ کر تھے۔ آسمانوں اور زمین میں کوئی چیز بھی ایسی نہیں ہے جو اللہ کو عاجز و بے بس کر سکے۔ بیشک وہ تو بڑے علم والا بھرپور قدرت والا ہے۔

فَأَصَابَهُمْ سَيِّـَٔاتُ مَا كَسَبُواْ ۚ وَٱلَّذِينَ ظَلَمُواْ مِنْ هَٰٓؤُلَآءِ سَيُصِيبُهُمْ سَيِّـَٔاتُ مَا كَسَبُواْ وَمَا هُم بِمُعْجِزِينَ ﴿51﴾

سورۃ الزمر آیت 51

پس ان کی کمائی کے وبال ہی ان پر پڑے۔ اور جو لوگ ان میں سے ظلم کر رہے ہیں ان پر بھی ان کی کمائی کے وبال عنقریب پڑنے والے ہیں اور وہ (اللہ کو) کسی صورت عاجز نہیں کر سکتے۔

وَمَآ أَنتُم بِمُعْجِزِينَ فِى ٱلْأَرْضِ ۖ وَمَا لَكُم مِّن دُونِ ٱللَّهِ مِن وَلِىٍّ وَلَا نَصِيرٍ ﴿31﴾

سورۃ الشوری آیت 31

اور تم زمین میں (اللہ کو) عاجز نہیں کر سکتے اور اللہ کے علاوہ نہ تو کوئی تمہارا ولی ہے اور نہ ہی مددگار۔

وَمَن لَّا يُجِبْ دَاعِىَ ٱللَّهِ فَلَيْسَ بِمُعْجِزٍ فِى ٱلْأَرْضِ وَلَيْسَ لَهُۥ مِن دُونِهِۦٓ أَوْلِيَآءُ ۚ أُو۟لَٰٓئِكَ فِى ضَلَٰلٍ مُّبِينٍ ﴿32﴾

سورۃ الأحقاف آیت 32

اور جو اللہ کی طرف بلانے والے کی بات کو عملی طور پر قبول نہیں کرے گا تو وہ زمین میں (اللہ کو) ہر گز عاجز نہیں کر سکے گا اور اللہ کے علاوہ اس کا کوئی بھی ولی اولیاء نہیں ہوگا۔ یہی لوگ صریح گمراہی میں ہیں۔

وَأَنَّا ظَنَنَّآ أَن لَّن نُّعْجِزَ ٱللَّهَ فِى ٱلْأَرْضِ وَلَن نُّعْجِزَهُۥ هَرَبًا ﴿12﴾

سورۃ الجن آیت 12

اور یہ کہ ہمیں یقین ہو چلا ہے کہ نہ تو ہم اللہ کو زمین میں (کہیں) عاجز کر سکتے ہیں۔ اور نہ ہی بھاگ کر اسے تھکا سکتے ہیں۔

واپس

معجزے صرف اور صرف اللہ جل جلالہ کے اختیار میں ہیں۔ اور کرامات پر بھی کمال صرف اور صرف اللہ کا ہی ہے کسی اور کا نہیں۔ اگر فلاح چاہتے ہو تو اس کے ذکر و یاد سے کبھی غفلت نہ برتو!۔

وَإِن كَانَ كَبُرَ عَلَيْكَ إِعْرَاضُهُمْ فَإِنِ ٱسْتَطَعْتَ أَن تَبْتَغِىَ نَفَقًا فِى ٱلْأَرْضِ أَوْ سُلَّمًا فِى ٱلسَّمَآءِ فَتَأْتِيَهُم بِـَٔايَةٍ ۚ وَلَوْ شَآءَ ٱللَّهُ لَجَمَعَهُمْ عَلَى ٱلْهُدَىٰ ۚ فَلَا تَكُونَنَّ مِنَ ٱلْجَٰهِلِينَ ﴿35﴾ إِنَّمَا يَسْتَجِيبُ ٱلَّذِينَ يَسْمَعُونَ ۘ وَٱلْمَوْتَىٰ يَبْعَثُهُمُ ٱللَّهُ ثُمَّ إِلَيْهِ يُرْجَعُونَ ﴿36﴾ص

سورۃ الانعام آیت ۳۵۔۳۶

اور (اے نبیؐ) اگر ان لوگوں کا (دینِ) حق سے منہ پھیرنا تم پر بہت گراں گزرتا ہے تو پھر اگر کر سکو تو زمین میں کوئی سرنگ ڈھونڈ نکالو یا آسمان میں کوئی سیڑھی لگا لو پھر ان کے پاس (قبولِ حق کروانے کے لئے) کوئی معجزہ لے آؤ۔ اور اگر اللہ کو منظور ہوتا تو ان سب کو ہدایت پر جمع کر دیتا۔ پس تم نادانوں میں سے ہرگز مت ہو جاؤ۔ حق کو تو البتہ صرف وہی لوگ عملی طور پر قبول کرتے ہیں جو سنتے (سمجھتے)

https://quranexcel.com

ہیں۔اور جو مَرے ہوئے ہیں ان کو تو اللہ (قیامت کے دن) اٹھائے گا پھر وہ اسی کی طرف لوٹائے جائیں گے۔

وَأَقْسَمُواْ بِٱللَّهِ جَهْدَ أَيْمَٰنِهِمْ لَئِن جَآءَتْهُمْ ءَايَةٌ لَّيُؤْمِنُنَّ بِهَا ۚ قُلْ إِنَّمَا ٱلْـَٔايَٰتُ عِندَ ٱللَّهِ ۖ وَمَا يُشْعِرُكُمْ أَنَّهَآ إِذَا جَآءَتْ لَا يُؤْمِنُونَ ﴿109﴾

سورۃ الأنعام آیت 109

اور یہ لوگ اللہ کے نام کی پکی و مضبوط قسمیں کھا کر کہتے ہیں کہ اگر ان کے پاس کوئی معجزہ آگیا تو اس پر ضرور ایمان لے آئیں گے۔ان سے کہہ دو کہ معجزے تو البتہ سارے کے سارے صرف اللہ ہی کے اختیار میں ہیں۔اور تمہیں (اس کی) کیا خبر کہ معجزے آ بھی گئے تب بھی وہ ایمان نہ لائیں گے۔

وَقَالُواْ مَهْمَا تَأْتِنَا بِهِۦ مِنْ ءَايَةٍ لِّتَسْحَرَنَا بِهَا فَمَا نَحْنُ لَكَ بِمُؤْمِنِينَ ﴿132﴾

سورۃ الأعراف آیت ۱۳۲

اور کہنے لگے کہ تم ہمارے پاس ہمیں مسحور کرنے کے لئے کوئی بھی (اعلیٰ سے اعلیٰ) نشانی لے آؤ پھر بھی ہم ایمان نہیں لائیں گے۔

وَإِذَا تُتْلَىٰ عَلَيْهِمْ ءَايَاتُنَا بَيِّنَٰتٍ ۙ قَالَ ٱلَّذِينَ لَا يَرْجُونَ لِقَآءَنَا ٱئْتِ بِقُرْءَانٍ
غَيْرِ هَٰذَآ أَوْ بَدِّلْهُ ۚ قُلْ مَا يَكُونُ لِىٓ أَنْ أُبَدِّلَهُۥ مِن تِلْقَآئِ نَفْسِىٓ ۖ إِنْ أَتَّبِعُ
إِلَّا مَا يُوحَىٰٓ إِلَىَّ ۖ إِنِّىٓ أَخَافُ إِنْ عَصَيْتُ رَبِّى عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيمٍ ﴿15﴾ قُل لَّوْ
شَآءَ ٱللَّهُ مَا تَلَوْتُهُۥ عَلَيْكُمْ وَلَآ أَدْرَىٰكُم بِهِۦ ۖ فَقَدْ لَبِثْتُ فِيكُمْ عُمُرًا مِّن قَبْلِهِۦٓ ۚ
أَفَلَا تَعْقِلُونَ ﴿16﴾

سورۃ یونس آیت ۱۵۔۱۶

اور جب ان پر ہماری وضاحت بھری آیات پڑھی جاتی ہیں تو جو ہم سے ملاقات کی امید نہیں رکھتے وہ کہتے ہیں کہ اس کے علاوہ کوئی اور قرآن لے آؤ یا اس کو ہی بدل دو۔ (تو ان سے) کہہ دو کہ میرے اختیار میں نہیں کہ اسے اپنی طرف سے بدل ڈالوں۔ میں تو صرف اسی حکم کا تابع فرمان ہوں جو میری طرف وحی کیا جاتا ہے۔ میں تو بلاشبہ اس بڑے دن کے عذاب سے ڈرتا ہوں (کجا یہ) کہ اپنے رب کی میں نافرمانی کر بیٹھوں۔ کہہ دو کہ اگر اللہ چاہتا تو اس بارے تم کو پڑھ کر نہ سناتا اور نہ ہی تمہیں اس سے خبردار کرتا۔ آخر اس سے پہلے بھی میں تمہارے درمیان ایک عمر گزار چکا ہوں۔ کیا پھر تم عقل سے کام نہیں لیتے؟۔

واپس

جتنے معجزے بھی نبیوں پر اترے وہ سب اللہ کے اذن و حکم سے ہی تھے۔ کسی نبی کا اختیار نہیں تھا کہ اپنے آپ کوئی معجزہ دکھادے۔

قُلْ مَن كَانَ عَدُوًّا لِّجِبْرِيلَ فَإِنَّهُۥ نَزَّلَهُۥ عَلَىٰ قَلْبِكَ بِإِذْنِ ٱللَّهِ مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ وَهُدًى وَبُشْرَىٰ لِلْمُؤْمِنِينَ ﴿97﴾

سورۃ البقرۃ آیت 97

کہہ دو کہ جو کوئی جبرائیلؑ کا دشمن ہے تو بلاشبہ اسی نے اس (قرآن) کو اللہ کے حکم سے تیرے دل پر اتارا ہے جو ان کی کتاب کی بھی تصدیق کرتا ہے اور سرچشمۂ ہدایت ہے اور مومنوں کے لئے خوش خبری ہے۔

وَرَسُولًا إِلَىٰ بَنِىٓ إِسْرَٰٓءِيلَ أَنِّى قَدْ جِئْتُكُم بِـَٔايَةٍ مِّن رَّبِّكُمْ ۖ أَنِّىٓ أَخْلُقُ لَكُم مِّنَ ٱلطِّينِ كَهَيْـَٔةِ ٱلطَّيْرِ فَأَنفُخُ فِيهِ فَيَكُونُ طَيْرًۢا بِإِذْنِ ٱللَّهِ ۖ وَأُبْرِئُ ٱلْأَكْمَهَ وَٱلْأَبْرَصَ وَأُحْىِ ٱلْمَوْتَىٰ بِإِذْنِ ٱللَّهِ ۖ وَأُنَبِّئُكُم بِمَا تَأْكُلُونَ وَمَا تَدَّخِرُونَ فِى بُيُوتِكُمْ ۚ إِنَّ فِى ذَٰلِكَ لَـَٔايَةً لَّكُمْ إِن كُنتُم مُّؤْمِنِينَ ﴿49﴾ ج

سورۃ آل عمران آیت 49

اور وہ اولادِ اسرائیل کی طرف رسول بن کر جائے گا کہ بیشک میں تمہارے رب کی طرف سے معجزہ لے کر آیا ہوں۔ کہ تمہارے سامنے مٹی سے پرندے کی طرح کا مجسمہ بناتا ہوں پھر اس میں پھونک مارتا ہوں تو وہ اللہ کے حکم سے اصلی پرندہ ہو جاتا ہے۔ اور مادر زاد اندھے اور کوڑھی کو تندرست کر دیتا ہوں۔ اور اللہ کے حکم سے مردے کو بھی زندہ کر دیتا ہوں۔ اور جو کچھ تم کھا کر آتے ہو اور جو اپنے گھروں میں ذخیرہ کر لیتے ہو سب تم کو بتا دیتا ہوں۔ اس میں تمہارے لئے یقیناً بڑی نشانی ہے اگر تم ایمان والے ہو۔

إِذْ قَالَ ٱللَّهُ يَٰعِيسَى ٱبْنَ مَرْيَمَ ٱذْكُرْ نِعْمَتِى عَلَيْكَ وَعَلَىٰ وَٰلِدَتِكَ إِذْ أَيَّدتُّكَ بِرُوحِ ٱلْقُدُسِ تُكَلِّمُ ٱلنَّاسَ فِى ٱلْمَهْدِ وَكَهْلًا ۖ وَإِذْ عَلَّمْتُكَ ٱلْكِتَٰبَ وَٱلْحِكْمَةَ وَٱلتَّوْرَىٰةَ وَٱلْإِنجِيلَ ۖ وَإِذْ تَخْلُقُ مِنَ ٱلطِّينِ كَهَيْـَٔةِ ٱلطَّيْرِ بِإِذْنِى فَتَنفُخُ فِيهَا فَتَكُونُ طَيْرًۢا بِإِذْنِى ۖ وَتُبْرِئُ ٱلْأَكْمَهَ وَٱلْأَبْرَصَ بِإِذْنِى ۖ وَإِذْ تُخْرِجُ ٱلْمَوْتَىٰ بِإِذْنِى ۖ وَإِذْ كَفَفْتُ بَنِىٓ إِسْرَٰٓءِيلَ عَنكَ إِذْ جِئْتَهُم بِٱلْبَيِّنَٰتِ فَقَالَ ٱلَّذِينَ كَفَرُوا۟ مِنْهُمْ إِنْ هَٰذَآ إِلَّا سِحْرٌ مُّبِينٌ ﴿110﴾

سورۃ المائدۃ آیت 110

جب اللہ ارشاد فرمائے گا کہ اے عیسیٰؑ ابن مریمؑ! ۔ میرے ان احسانوں کو یاد کرو جو میں نے تم پر اور تمہاری والدہ پر کیے تھے جب میں نے روح القدس سے تیری تائید کی تھی ۔ تُو لوگوں سے گود میں اور ادھیڑ عمر میں بھی بات کرتا تھا۔ اور جب میں نے تجھے کتاب اور حکمت اور تورات اور انجیل سکھائی تھی۔ اور جب تو میرے حکم سے مٹی کا جانور بناتا تھا پھر اس میں پھونک مارتا تھا تو وہ میرے حکم سے (اصلی) پرندہ بن جاتا تھا۔ اور تو مادر زاد اندھے اور کوڑھ کو میرے حکم سے تندرست کر دیتا تھا۔ اور مُردوں کو میرے حکم سے (زندہ کرکے) نکال کھڑا کرتا تھا۔ اور جب میں نے اولادِ اسرائیل کو تجھ سے روک دیا تھا۔ جب تم ان کے پاس واضح نشانیاں لے کر آئے تھے تو جو ان میں سے کافر تھے کہنے لگے کہ یہ اور کچھ نہیں مگر کھلا کھلا جادو ہے۔

وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا رُسُلًا مِّن قَبْلِكَ وَجَعَلْنَا لَهُمْ أَزْوَاجًا وَذُرِّيَّةً ۚ وَمَا كَانَ لِرَسُولٍ أَن يَأْتِيَ بِآيَةٍ إِلَّا بِإِذْنِ اللَّهِ ۗ لِكُلِّ أَجَلٍ كِتَابٌ ﴿38﴾

سورۃ الرعد آیت 38

اور البتہ یقیناً ہم نے تجھ سے پہلے بھی کئی رسول بھیجے اور ہم نے ان کو بیویاں اور اولاد بھی دی تھی۔ اور کسی بھی رسول کے اختیار میں نہ تھا کہ وہ اللہ کے حکم کے بغیر کسی قسم کا معجزہ لے آتا۔ ہر زمانے کے لئے ایک مناسب کتاب ہے۔

قَالَتْ لَهُمْ رُسُلُهُمْ إِن نَّحْنُ إِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ وَلَٰكِنَّ ٱللَّهَ يَمُنُّ عَلَىٰ مَن يَشَآءُ مِنْ عِبَادِهِۦ ۖ وَمَا كَانَ لَنَآ أَن نَّأْتِيَكُم بِسُلْطَٰنٍ إِلَّا بِإِذْنِ ٱللَّهِ ۚ وَعَلَى ٱللَّهِ فَلْيَتَوَكَّلِ ٱلْمُؤْمِنُونَ ﴿11﴾

سورۃ ابراہیم آیت 11

ان کے رسولوں نے ان سے کہا کہ بلاشبہ ہم تمہارے ہی جیسے بشر ہیں لیکن اللہ اپنے بندوں میں سے جسے چاہتا ہے (نبوت سے) نواز دیتا ہے۔ اور یہ ہمارے اختیار میں نہیں کہ (تمہاری فرمائش پر) اللہ کی اجازت کے بغیر ہم تمہیں کوئی معجزہ لا کر دکھا دیں۔ اور ایمان والوں کو تو اللہ پر ہی بھروسہ رکھنا چاہیئے۔

وَلِسُلَيْمَٰنَ ٱلرِّيحَ غُدُوُّهَا شَهْرٌ وَرَوَاحُهَا شَهْرٌ ۖ وَأَسَلْنَا لَهُۥ عَيْنَ ٱلْقِطْرِ ۖ وَمِنَ ٱلْجِنِّ مَن يَعْمَلُ بَيْنَ يَدَيْهِ بِإِذْنِ رَبِّهِۦ ۖ وَمَن يَزِغْ مِنْهُمْ عَنْ أَمْرِنَا نُذِقْهُ مِنْ عَذَابِ ٱلسَّعِيرِ ﴿12﴾

سورۃ سبا آیت 12

اور سلیمانؑ کے لئے ہوا کو تابع بنا دیا تھا اس کی صبح کی منزل ایک مہینے بھر کی راہ ہوتی اور شام کی منزل بھی مہینے برابر کی ہوتی۔ اور اس کے لئے ہم نے تانبے کا چشمہ جاری کر دیا تھا۔ اور جنّوں میں سے کچھ

ایسے تھے جو اس کے رب کے حکم سے اس کے سامنے کام کرتے تھے۔اور جو بھی ان (جنوں) میں سے ہمارے حکم سے سرتابی کرتا ہم اسے بھڑکتی ہوئی آگ کا مزہ چکھاتے۔

لیلۃالقدر میں بھی فرشتے اللہ جل شانہ کے حکم سے ہی اترتے ہیں۔

لَيْلَةُ ٱلْقَدْرِ خَيْرٌ مِّنْ أَلْفِ شَهْرٍ ﴿3﴾ تَنَزَّلُ ٱلْمَلَٰٓئِكَةُ وَٱلرُّوحُ فِيهَا بِإِذْنِ رَبِّهِم مِّن كُلِّ أَمْرٍ ﴿4﴾

سورۃالقدر آیت ۳۔۴

لیلۃالقدر ہزار مہینوں سے بہتر ہے۔اس میں فرشتے اور روح (الامین) اپنے رب کی اجازت سے (پورے سال کے لئے) ہر بات کا حکم لے کر اترتے ہیں۔

واپس

کرامت۔

نبوت کا سلسلہ نبی ﷺ پر ختم ہو چکا اب کوئی نبی نہیں آئے گا۔آج کل اگر اللہ کے اذن سے اگر کسی نیک سیرت اور شریعت پر کاربند رہنے والے انسان کے ہاتھوں کوئی خرقِ عادت بات سرزد ہوتی ہے تو اسے کرامت کہیں گے معجزہ نہیں۔ کرامت ایسا اتفاقیہ عمل ہے جس پر صاحب کرامت کا اختیار نہیں ہوتا اور نہ ہی وہ دعویٰ کر سکتا ہے کہ یہ اس کی کرامت ہے۔وہ تو اللہ جل شانہ کا اس پر خاص کرم ہو جاتا

ہے کہ اس کے ہاتھ سے ایسا کچھ ظاہر کرا دیتا ہے۔ کجا یہ کہ اس پر اس کا کوئی اختیار ہو کہ جب چاہو دکھا دے۔ جب چاہے دکھا دینے والے سب ڈھونگی کچھ سائنسی فارمولے استعمال کر کے کرتب دکھا رہے ہوتے ہیں۔ صاحبِ کرامت تو اس سے عاجز ہوتا ہے بلکہ وہ تو پہلے سے زیادہ اللہ کی عاجزی اور انکساری میں مصروف عمل رہنے لگتا ہے اور اسے اپنے حق میں کرامت نہیں قرار دیتا بلکہ لوگ اسے اس کی کرامت سمجھتے ہوئے اس کے ساتھ منسوب کر دیتے ہیں۔ ان کو تو یہ تک پتہ نہیں ہوتا کہ اللہ جل شانہ نے ان کے لئے کیا کچھ چھپا کے رکھا ہے۔ جو ان پر بروزِ قیامت ہی واضح ہو گا۔

فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّآ أُخْفِىَ لَهُم مِّن قُرَّةِ أَعْيُنٍ جَزَآءًۢ بِمَا كَانُوا۟ يَعْمَلُونَ ﴿17﴾

سورۃ السجدۃ آیت 17

پس کوئی (صالح) متنفس نہیں جانتا کہ اُن کے لئے کیسی آنکھوں کی ٹھنڈک چھپا کر رکھی گئی ہے ان کے (اچھے) اعمال کے صلے میں جو وہ کیا کرتے تھے۔

واپس

معجزہ ہو یا کرامت۔

اس کو پڑھنے سے پہلے یہ بات ذہن نشین کر لیں کہ

کسی بھی معجزے یا کرامت کا اصل منبع اللہ کی جانب سے ہی ہوتا ہے۔

اس میں یہ فرق سمجھنا بہت ضروری ہے کہ

درپردہ اور حقیقی کمال تو اللہ جل شانہ کا ہوتا ہے۔

دراصل اس پر اللہ رب العزّت کی طرف سے حضرتِ انسان پر پوری طرح جتلا دینا مقصود ہوتا ہے۔ کہ کرتا دھرتا تو صرف اللہ ہے۔ وہ جو چاہے کر سکتا ہے۔ لہٰذا اس کو اس طرح مانو جیسے ماننے کا حق ہے۔ اس کے ساتھ ایسے جڑ جاؤ کہ اس جڑنے کو اللہ کی رضا نصیب ہو جائے۔ دوسرے لفظوں میں کسی بھی معجزے یا کرامت کا مقصد اک ایسا احساس دلانا ہوتا ہے جسے محسوس کرتے ہوئے اللہ کی شان ہمارے اوپر مزید نکھر جانی چاہیئے۔ اور ہمارا تعلق۔ ہماری الفت و محبت۔ اللہ کی طرف اتنی بڑھ جانی چاہیئے۔ کہ اس کے ہر حکم پر چلنے کو دل چاہے۔ اور پھر آہستہ آہستہ اس میں اتنا نکھار آ جائے کہ اللہ تعالیٰ خوش ہو جائیں۔

مگر ہوتا اس کے برعکس ہے۔

عام طور پر لوگ اللہ رب العزت کے اس کمال کو اس کی مخلوق کے ساتھ منسوب کرکے اللہ کو بھول جاتے ہیں۔

اور اس کی مخلوق کی تعریف میں اتنا غلو کرتے ہیں کہ اسی کے بندے بن جاتے ہیں۔ اور پھر جھگڑوں کی ابتدا ہو جاتی ہے۔ جو کہ اللہ کو بالکل پسند نہیں۔ اس لئے اللہ کے ساتھ اپنا تعلق مضبوط کرلینا ہی پسندیدہ گردانا گیا ہے۔ اور یہی بہتر ہوگا کہ سارے مسلمان اللہ کے ساتھ اپنا تعلق مضبوط کرلیں۔ صرف یہی ایک مضبوط حل ہے جس سے سارے کے سارے جھگڑے خود بخود ختم ہو جائیں گے۔

وَمَا كَانَ لِبَشَرٍ أَن يُكَلِّمَهُ ٱللَّهُ إِلَّا وَحْيًا أَوْ مِن وَرَآئِ حِجَابٍ أَوْ يُرْسِلَ رَسُولًا فَيُوحِيَ بِإِذْنِهِۦ مَا يَشَآءُ ۚ إِنَّهُۥ عَلِيٌّ حَكِيمٌ ﴿51﴾

سورۃ الشوریٰ آیت 51

اور کسی بشر کے لئے ممکن نہیں کہ اللہ اس سے کلام کرے مگر وحی کے ذریعہ سے یا پردے کے پیچھے سے یا وہ کوئی فرشتہ بھیج دے تو وہ اس (اللہ جل شانہ) کے حکم سے جو وہ چاہے وحی کرے۔ بیشک وہ بلند و برتر نہایت حکمت والا ہے۔

ان میں سارے کا سارا کمال تو اللہ جل شانہ کا ہے۔ایسی صورت میں سب پر اللہ کے ذکر و یاد کا رجحان مزید بڑھ جانا چاہیئے۔اور اس کی اطاعت و فرمانبرداری میں پہلے سے زیادہ مشغول ہو جانا چاہیئے۔نہ کہ انسان اس بندے کو باکمال اور باکرامت سمجھ کر اس کے آگے جھکنا شروع کر دے۔اس سے اگر شریعت کا تانہ بانہ بکھیرتا ہے تو بکھرتا رہے۔وہ اپنی بساط سے یہ سمجھ کر بیٹھ جائے کہ جس کے ہاتھ پر یہ معجزہ و کرامت صادر ہوئی ہے یہی تو سب کچھ ہے۔اور اللہ کو اور اس کے عطا کردہ دین کو یکسر نظر انداز کرتا چلا جائے۔

مَا كَانَ لِبَشَرٍ أَن يُؤْتِيَهُ ٱللَّهُ ٱلْكِتَٰبَ وَٱلْحُكْمَ وَٱلنُّبُوَّةَ ثُمَّ يَقُولَ لِلنَّاسِ كُونُوا۟ عِبَادًا لِّى مِن دُونِ ٱللَّهِ وَلَٰكِن كُونُوا۟ رَبَّٰنِيِّۦنَ بِمَا كُنتُمْ تُعَلِّمُونَ ٱلْكِتَٰبَ وَبِمَا كُنتُمْ تَدْرُسُونَ ﴿79﴾ لا

سورۃ آلِ عمران آیت ۷۹

کسی بشر کے لئے جائز نہیں کہ اللہ تو اسے۔کتاب۔اور حکمت۔اور نبوت عطا فرمائے پھر وہ بنی نوع انسان سے کہتا پھرے کہ اللہ کو چھوڑ کر میرے بندے ہو جاؤ بلکہ (اسے تو کہنا چاہیے کہ) مطلق ربّانی ہو جاؤ کیونکہ تم کتاب اللہ سکھاتے بھی ہو اور اسے پڑھتے (پڑھاتے) بھی رہتے ہو۔

واپس

شعبدہ بازیاں۔

ایسے کھیل تماشے جو نمائش اور تفریح کی غرض سے بعض جگہوں پر مشاہدے میں آتے ہیں جن میں جادو کا عمل دخل نہیں ہوتا جو صرف کسی شخص کی مہارت اور ہاتھ کی صفائی کو ظاہر کرتے ہیں۔اس میں لوگوں کو متعجب کرنے کے علاوہ کوئی دوسرا مقصد نہیں ہوتا اور یہ کسی کے لئے بھی نقصان دہ بھی نہیں ہوتا تو اس میں کوئی حرج والی بات نہیں۔اگر یہی طریقہ کار یا اس کے علاوہ اور قسم کے مکر و فریب اور ایسی شعبدہ بازیاں جو لوگوں کو نقصان پہنچانے کا باعث بنتی ہیں سب حرام ہیں۔خاص طور پر دین اور مذہب کے نام پر جو لوگ ایسے کام کرتے ہیں وہ برائے نام مسلمان ہوتے ہیں۔ان کی نظر میں دنیا زیادہ اہم ہوتی ہے۔وہ دنیا کمانے اور پیسے بٹورنے کے لئے کچھ ایسے مکر و فریب اور شعبدہ بازیاں یا پھر سائنسی تجربات سیکھ لیتے ہیں جس سے لوگوں کو بے وقوف بنایا جا سکے۔ان ہی چالاکیوں پر اپنے آپ کو ولی اولیا ظاہر کرتے ہوئے دعویٰ کرتے ہیں کہ یہ ان کی کرامت ہے۔

جب کہ کبھی بھی کرامت کا دعویٰ نہیں کیا جا سکتا۔ کرامت تو اتفاقیہ ہوتی ہے اس کا دعویدار کوئی جھوٹا شخص ہی ہو سکتا ہے۔

پھر کرامت پر ایمان لانا ضروری بھی نہیں ہوتا۔ کیونکہ اس پر دھوکہ دہی کا احتمال ہے اور یہ ایمانیات کا حصہ بھی نہیں ہے۔ بعض لوگ اس پر بہت زیادہ مصر ہوتے ہیں۔ حالانکہ معیار تو صرف شریعت ہے اور پھر اگر کوئی اس کا انکار کر دے تو اس پر کسی گناہ کی وعید بھی نہیں ہے۔ کچھ لوگ تو ان کو پہنچا ہوا سمجھ کر ان کے پیچھے چل پڑتے ہیں۔ اور ان کی پیروی میں خلافِ شریعت کام کرنے سے بھی گریز نہیں کرتے۔ ایسے جھوٹے اور مکار لوگ سب کا اعتماد جیتنے کے لئے کسی حد تک بھی جا سکتے ہیں۔ ان سے ہمیشہ بچ کر ہی رہنا چاہیئے۔ کہ ان سے بچ جانے میں ہی عافیت ہے۔ غیر مسلم بھی مسلمانوں سے کہیں اچھی شعبدہ بازیاں دکھاتے ہیں مگر وہ صاف کہتے ہیں کہ یہ ہاتھ کی صفائی اور صرف آنکھوں کو فریب دینا ہے۔ وہ تو ولایت کا دعویٰ نہیں کرتے مگر ہمارے ہاں ای شعبدوں کو کرامت قرار دے کر لوگوں کا دین و ایمان خراب کرنے والے بہت مل جائیں گے۔ دیکھئے نقصان پہنچانے والا مکر و فریب خواہ کسی قسم کا بھی ہو اس پر سخت پکڑ کی وعیدیں!۔

مَن كَانَ يُرِيدُ ٱلْعِزَّةَ فَلِلَّهِ ٱلْعِزَّةُ جَمِيعًا ۚ إِلَيْهِ يَصْعَدُ ٱلْكَلِمُ ٱلطَّيِّبُ وَٱلْعَمَلُ ٱلصَّٰلِحُ يَرْفَعُهُۥ ۚ وَٱلَّذِينَ يَمْكُرُونَ ٱلسَّيِّـَٔاتِ لَهُمْ عَذَابٌ شَدِيدٌ ۖ وَمَكْرُ أُو۟لَٰٓئِكَ هُوَ يَبُورُ ﴿10﴾

سورۃ یونس آیت ۱۰

جو شخص عزت کا طلب گار ہے پس عزت تو ساری اللہ ہی کے لئے ہے۔ اسی کی طرف پاکیزہ کلمات چڑھتے ہیں اور صالح عمل اس کو بلند کرتے ہیں۔ اور جو لوگ بری بری چالیں چلتے ہیں ان کے لئے سخت عذاب ہے اور ان کا سب مکر و فریب نابود ہو جائے گا۔

وَإِذَآ أَذَقْنَا ٱلنَّاسَ رَحْمَةً مِّنۢ بَعْدِ ضَرَّآءَ مَسَّتْهُمْ إِذَا لَهُم مَّكْرٌ فِىٓ ءَايَاتِنَا ۚ قُلِ ٱللَّهُ أَسْرَعُ مَكْرًا ۚ إِنَّ رُسُلَنَا يَكْتُبُونَ مَا تَمْكُرُونَ ﴿21﴾

سورۃ یونس آیت ۲۱

اور جب ہم حضرتِ انسان کو تکلیف پہنچنے کے بعد اپنی رحمت کا مزہ چکھاتے ہیں۔ تو وہ ہماری آیات میں حیلے بہانے و مکر و فریب کرنے لگتا ہے۔ کہہ دو کہ اللہ خفیہ تدبیر کرنے میں (تم سے کہیں) زیادہ تیز ہے۔ بیشک ہمارے فرشتے تمہاری سب چالبازیاں لکھتے جاتے ہیں۔

وَلَا تَكُونُواْ كَٱلَّتِى نَقَضَتْ غَزْلَهَا مِنۢ بَعْدِ قُوَّةٍ أَنكَٰثًا تَتَّخِذُونَ أَيْمَٰنَكُمْ دَخَلًۢا بَيْنَكُمْ أَن تَكُونَ أُمَّةٌ هِىَ أَرْبَىٰ مِنْ أُمَّةٍ ۚ إِنَّمَا يَبْلُوكُمُ ٱللَّهُ بِهِۦ ۚ وَلَيُبَيِّنَنَّ لَكُمْ يَوْمَ ٱلْقِيَٰمَةِ مَا كُنتُمْ فِيهِ تَخْتَلِفُونَ ﴿92﴾

سورۃ النحل آیت ۹۲

اور اس عورت جیسے نہ ہو جانا جو اپنا سوت محنت سے کاتنے کے بعد توڑ کر ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالے کہ تم اپنی قسموں کو آپس میں مکر و فریب کا ذریعہ بنانے لگ جاؤ۔ تاکہ ایک فریق دوسرے سے زیادہ فائدہ حاصل کر لے۔ بس اسی میں البتہ اللہ تمہاری آزمائش کرتا ہے اور جس چیز میں بھی تم اختلاف کرتے ہو اللہ قیامت کے دن اس کی حقیقت ضرور تم پر ظاہر کر دے گا۔

فَذَرْهُمْ حَتَّىٰ يُلَٰقُواْ يَوْمَهُمُ ٱلَّذِى فِيهِ يُصْعَقُونَ ﴿45﴾ لا يَوْمَ لَا يُغْنِى عَنْهُمْ كَيْدُهُمْ شَيْـًٔا وَلَا هُمْ يُنصَرُونَ ﴿46﴾ ط وَإِنَّ لِلَّذِينَ ظَلَمُواْ عَذَابًا دُونَ ذَٰلِكَ وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُونَ ﴿47﴾

سورۃ الطور آیت ۴۵ تا ۴۷

پس ان کو چھوڑ دو یہاں تک کہ وہ دن سامنے آجائے جس میں وہ بے ہوش ہو کر گر پڑیں گے۔ جس دن ان کا کوئی مکر و فریب کچھ بھی کام نہ آئے گا اور نہ ہی ان کو مدد ملے گی۔ اور البتہ ظالم لوگوں کے لئے تو اس کے علاوہ اور بھی عذاب ہیں لیکن ان میں بہت سارے لوگ نہیں جانتے۔

واپس

استدراج۔

استدراج کو سمجھنے سے پہلے کچھ ملحد کے بارے ذکر ہو جائے۔ اس کے لغوی معنی انحراف یا راستے سے ہٹ جانے والے کے ہیں۔ عصرِ حاضر میں کچھ لوگ سمجھتے ہیں کہ اللہ ہی نے اس کائنات کو تخلیق کیا ہے لیکن اس کے بعد وہ اس سے بے نیاز ہو گیا ہے۔ اب یہ کائنات بغیر اس کے عمل دخل کے خود بخود چل رہی ہے اور کچھ سرے سے ہی اللہ کے وجود کے منکر ہیں۔ عام طور پر اس کا مطلب لامذہبیت یا لادینیت لیا جاتا ہے۔ اور ان کے اس انحرافی عمل کو الحاد کہا جاتا ہے۔ اللہ رب العزت نے سارے بنی نوع انسان کی رہنمائی کا سرچشمہ اپنی شک و شبہے سے پاک کتاب قرآن مجید فرقان حمید کو ہی ٹھہرایا ہے اور جابجا اس میں اپنے بارے دلائل دیئے اور اپنی تخلیق کے اسرار و رموز کو سمجھایا تاکہ عقل والے غور و فکر کر کے خالق حقیقی کی جانب متوجہ ہو سکیں اور الحادی نظریات سے اپنی عقل کو ناپاک ہونے سے بچائیں۔ قرآنِ کریم میں لفظ الحاد کئی معنوں میں استعمال ہوا ہے۔

درج ذیل آیت کے مطابق اللہ جل شانہ کے بہت سارے نام ہیں جو اس کی صفات کاملہ پر دلالت کرتے ہیں۔اور زندگی میں کائنات کی سب سے اہم حقیقت اللہ تعالیٰ کو بمعہ اس کی صفات کے ماننا ہے۔ان سے انحراف وانکار انسان کو ملحد وزندیق کے درجے پر لے جاتا ہے۔

وَلِلَّهِ ٱلْأَسْمَآءُ ٱلْحُسْنَىٰ فَٱدْعُوهُ بِهَا ۖ وَذَرُوا۟ ٱلَّذِينَ يُلْحِدُونَ فِىٓ أَسْمَٰٓئِهِۦ ۚ سَيُجْزَوْنَ مَا كَانُوا۟ يَعْمَلُونَ ﴿180﴾

سورۃ الاعرف آیت ۱۸۰

اور سب سے زیادہ خوبصورت نام تو اللہ ہی کے لئے ہیں پس ان ہی (اعلیٰ) ناموں سے اس کے حضور دعائیں کیا کرو۔اور ایسے لوگوں سے بالکل تعلق نہ رکھو جو اس کے ناموں سے انحراف کرتے ہیں۔وہ جو کچھ بھی کر رہے ہیں عنقریب اس کی سزا پا کر رہیں گے۔

اس جگہ کسی حقیقت کو اس کی اصل سے ہٹ کر کسی دوسری جانب منسوب کرنے والوں کے لئے استعمال ہوا ہے۔

وَلَقَدْ نَعْلَمُ أَنَّهُمْ يَقُولُونَ إِنَّمَا يُعَلِّمُهُۥ بَشَرٌ ۗ لِّسَانُ ٱلَّذِى يُلْحِدُونَ إِلَيْهِ أَعْجَمِىٌّ وَهَٰذَا لِسَانٌ عَرَبِىٌّ مُّبِينٌ ﴿103﴾

سورۃ النحل آیت ۱۰۳

اور البتہ یقیناً ہمیں خوب معلوم ہے جو کہتے ہیں کہ اسے تو بس البتہ کوئی (دوسرا) بشر سکھاجاتا ہے حالانکہ جس کی طرف یہ منسوب کرتے ہیں اس کی زبان تو عجمی ہے اور یہ صاف واضع عربی زبان ہے۔

یہاں حقائق سے انحراف کرتے ہوئے بگاڑ پیدا کرنے والوں کے لئے استعمال ہوا ہے۔

إِنَّ ٱلَّذِينَ كَفَرُواْ وَيَصُدُّونَ عَن سَبِيلِ ٱللَّهِ وَٱلْمَسْجِدِ ٱلْحَرَامِ ٱلَّذِى جَعَلْنَٰهُ لِلنَّاسِ سَوَآءً ٱلْعَٰكِفُ فِيهِ وَٱلْبَادِ ۚ وَمَن يُرِدْ فِيهِ بِإِلْحَادٍۭ بِظُلْمٍ نُّذِقْهُ مِنْ عَذَابٍ أَلِيمٍ ﴿25﴾ ع3

سورۃ الحج آیت ۲۵

بیشک جو لوگ کافر و ناشکرے ہو گئے اور (لوگوں کو) اللہ کے راستے اور مسجد حرام سے سے روکتے ہیں جسے ہم نے بنی نوع انسان کے لئے یکساں (عبادت گاہ) بنا دیا ہے وہاں پر مقیم اور پردیسی دونوں برابر ہیں۔ اور جو بھی اس میں ظلم و جبر سے بگاڑ چاہے تو ہم اسے دردناک عذاب کا مزہ چکھائیں گے۔

یہاں حقائق سے انحراف کرتے ہوئے ہیر پھیر کرنے والوں کے لئے استعمال ہوا ہے۔ کہ کلام اللہ کی ایسی تفسیر کرتے ہیں جو اس آیت کے مطابق نہیں ہوتی۔

إِنَّ ٱلَّذِينَ يُلْحِدُونَ فِىٓ ءَايَٰتِنَا لَا يَخْفَوْنَ عَلَيْنَآ ۗ أَفَمَن يُلْقَىٰ فِى ٱلنَّارِ خَيْرٌ أَم مَّن يَأْتِىٓ ءَامِنًا يَوْمَ ٱلْقِيَٰمَةِ ۚ ٱعْمَلُوا۟ مَا شِئْتُمْ ۖ إِنَّهُۥ بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرٌ ﴿40﴾

سورۃ فصلت آیت ۴۰

بیشک وہ لوگ جو ہماری آیتوں میں ہیر پھیر کرتے ہیں (اور انہیں الٹے معنی پہناتے ہیں) وہ ہم پر چھپے ہوئے نہیں ہیں۔ کیا پھر وہ بہتر ہے جو دوزخ میں ڈالا جائے یا وہ جو قیامت کے دن امن وامان سے آئے؟۔ تم جو چاہو پس کرلو۔ جو بھی تم کرتے ہو بلاشبہ وہ (اللہ) اس سب کو گہرائی سے دیکھ رہا ہے۔

ملحد لوگ اپنی خواہشات پر چلتے اور اپنی خواہشِ نفس کو ہی سب کچھ سمجھ لیتے ہیں۔ اللہ کے بارے ان کی گھٹی ولاشعور میں علم پڑا ہونے کے باوجود اس سے استفادہ نہیں کرتے۔

أَفَرَءَيْتَ مَنِ ٱتَّخَذَ إِلَٰهَهُۥ هَوَىٰهُ وَأَضَلَّهُ ٱللَّهُ عَلَىٰ عِلْمٍ وَخَتَمَ عَلَىٰ سَمْعِهِۦ وَقَلْبِهِۦ وَجَعَلَ عَلَىٰ بَصَرِهِۦ غِشَٰوَةً فَمَن يَهْدِيهِ مِنۢ بَعْدِ ٱللَّهِ ۚ أَفَلَا تَذَكَّرُونَ ﴿23﴾

سورۃ الجاثیۃ آیت 23

کیا تم نے اس شخص کو دیکھا ہے جس نے اپنی خواہشِ نفس کو اپنا معبود بنا رکھا ہے اور اللہ نے باوجود سمجھ بوجھ کے اسے گمراہ ہونے کے لئے چھوڑ دیا ہے اور اس کی سماعت اور عقل وخرد پر مہر لگ جانے دی ہے

اور اس کی بصیرت پر پردہ پڑ گیا ہے (اب) اللہ کے بعد کون ہے جو ایسے شخص کو ہدایت دے سکتا ہے؟۔ کیا پھر تم نصیحت حاصل نہیں کرتے؟۔

كَيْفَ تَكْفُرُونَ بِٱللَّهِ وَكُنتُمْ أَمْوَٰتًا فَأَحْيَٰكُمْ ۖ ثُمَّ يُمِيتُكُمْ ثُمَّ يُحْيِيكُمْ ثُمَّ إِلَيْهِ تُرْجَعُونَ ﴿28﴾

سورۃ البقرہ آیت ۲۸

کیسے تم اللہ کا انکار کر سکتے ہو جبکہ تم مُردہ (بے جان شے) تھے تو اس نے تم کو زندگی دی؟۔ پھر تمہیں موت دے گا پھر تمہیں زندہ کرے گا پھر اسی کی طرف تم لوٹائے جاؤ گے۔ اللہ جل شانہ کا فرمان ہے کہ جو انسان اس کے ذکر و یاد سے بالکل غافل ہو جاتا ہے۔ ان پر شیطان مسلط ہو جاتے ہیں۔

اور جو لوگ اللہ کے ذکر و یاد سے بالکل غافل ہو جاتے ہیں تو ان پر شیطان مسلط ہو جاتے ہیں جو اس کو اپنی گرفت میں لئے رکھتے ہیں۔

وَمَن يَعْشُ عَن ذِكْرِ ٱلرَّحْمَٰنِ نُقَيِّضْ لَهُۥ شَيْطَٰنًا فَهُوَ لَهُۥ قَرِينٌ ﴿36﴾ وَإِنَّهُمْ لَيَصُدُّونَهُمْ عَنِ ٱلسَّبِيلِ وَيَحْسَبُونَ أَنَّهُم مُّهْتَدُونَ ﴿37﴾

سورۃ الزخرف آیت 37

اور جو کوئی رب الرحمٰن کے ذکر و یاد سے آنکھیں بند کر لیتا (یعنی غافل ہوتا) ہے تو ہم اس پر ایک شیطان مقرر کر دیتے ہیں جو اس کا ساتھی ہو جاتا ہے۔ اور بیشک یہ (شیاطین) ان کو (سیدھے) راستے سے روکے رکھتے ہیں۔ اور وہ سمجھتے خیال کرتے ہیں کہ وہ ہدایت پر ہیں۔

یہ لوگ دہریے۔ مادہ پرست اور بالکل بگڑے ہوئے ہوتے ہیں۔ نہ تو کسی دین و مذہب کو اور نہ ہی اللہ کو مانتے ہیں۔ اور کافروں کا دین مذہب تو ہوتا ہے مگر بے دلیل۔ بالکل دقیانوسی قسم کا جس کا نہ تو کوئی سر ہوتا ہے نہ پیر۔ استدراج کا مطلب ہے درجہ بدرجہ کسی کو کسی مقام تک پہنچا دینا۔ آہستہ آہستہ کر کے بھرپور توجہ مرکوز کرنا۔ بتدریج شیطانی طاقتوں کا مجتمع ہو جانا۔ تو ان مذکورہ لوگوں کے ساتھ کبھی یوں بھی ہوتا ہے کہ شیطانی قوت اس سے کوئی ایسا خرق عادت کام رونما کروا دیتی ہے۔ جس سے ان کے عقائد کو مزید تقویت ملتی ہے۔ ایسی باتیں شیطان کی طرف سے سراسر بھٹکانے کا باعث ہی بنتی ہیں۔ انہیں کرامت نہیں بلکہ استدراج کہا جاتا ہے۔ جس کا ظہور ملحد یا کافر دونوں سے ہو سکتا ہے۔ اور ان میں سے کچھ تو ان باتوں کو لیتے ہوئے لوگوں پر اپنے کمالات کا ذریعہ بتاتے ہیں اور کرتا دھرتا ہونے دعویٰ کر بھی کر دیتے ہیں۔ کہ میں ہی اوتار ہوں۔ جیسے کہ اللہ کے باغی دجال کے ہاتھوں سے کئی باتوں کا ظہور ہو گا اور وہ خدائی کا دعویٰ کرے گا۔

واپس

جادو۔ کالا علم۔

جادو سے تو ہر کوئی واقف ہے۔ پھر جنات کا موضوع بھی سرزمین پاک وہند میں ہمیشہ سے عوام وخواص کی دلچسپی اور توجہ کا مرکز رہا ہے۔ جادو کرنا اور کالے علم کے ذریعے جنات کا تعاون حاصل کر کے لوگوں کو ضرّر پہنچانا شریعتِ اسلامیہ کی رو سے محض کبیرہ گناہ ہی نہیں بلکہ ایسا مذموم فعل ہے جو انسان کو دائرۂ اسلام سے ہی خارج کر دیتا ہے۔ جس میں ٹونے ٹوٹکے کر کے شیطانی جنات سے مدد لی جاتی ہے۔ اور یہ تو قرآن پاک میں سمجھا دیا گیا کہ بلاشبہ شیطان کی چال بہت بودی و کمزور ہوتی ہے۔

ٱلَّذِينَ ءَامَنُواْ يُقَٰتِلُونَ فِى سَبِيلِ ٱللَّهِ ۖ وَٱلَّذِينَ كَفَرُواْ يُقَٰتِلُونَ فِى سَبِيلِ ٱلطَّٰغُوتِ فَقَٰتِلُوٓاْ أَوْلِيَآءَ ٱلشَّيْطَٰنِ ۖ إِنَّ كَيْدَ ٱلشَّيْطَٰنِ كَانَ ضَعِيفًا ﴿76﴾ ع10

سورۃ النساء آیت 76

جو ایمان والے ہیں وہ اللہ کے لئے لڑتے ہیں اور جو کافر و ناشکرے ہیں وہ شیطان کے لئے لڑتے ہیں پس تم شیطان کے ولی اولیاء (مددگاروں) سے لڑو بیشک شیطان کی چال بہت بودی و کمزور ہوتی ہے۔

جادو کرنے والے لوگ ان سے مدد لیتے ہوئے ایسے بہت سے خرقِ عادت کام کر لیتے ہیں۔ جو عام طور پر سمجھ میں نہیں آتے کہ کیسے رونما ہو گئے۔ ان کے لئے بس اتنا جملہ ہی کافی ہے۔ کہ سحر و جادو قرآن کریم کے مطابق حقیقت تو رکھتا ہے اور اس میں اثر بھی ہوتا ہے۔ لیکن کرنے کروانے والا کافر ہوتا ہے مسلمان نہیں!۔ جادو و سحر سراسر کفر ہے اس سے جتنا بھی بچ سکو بچو۔ اس جھنجھٹ میں کبھی نہ پڑو۔

ایک جادو گر کسی شے کی حقیقت کو نہیں تبدیل کر سکتا بلکہ اپنے جادو کی طاقت سے محفل میں موجود کچھ لوگوں کی نگاہوں کو گرفت میں لے لیتا ہے۔ جس سے مثال کے طور پر خلا میں موجود کسی ایک چیز کے مختلف ٹکڑے ہونے کا احساس پیدا کر سکتا ہے۔ لیکن وہ لوگ جو اس محفل سے باہر ہوں انہیں اس چیز کے کئی ٹکڑے ہونے کا احساس نہیں ہوگا بلکہ ایک ہی ٹکڑا نظر آئے گا کیونکہ وہ اس کے جادو کے اثر سے باہر ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ نے جن وانس کو یہ صلاحیت بخشی ہے کہ جادو کے علم سے لوگوں کو زیروزبر کر سکتے ہیں۔ کسی کو بیمار کر سکتے ہیں۔ یہ بااثر بھی اس وجہ سے ہے کہ یہ اللہ جل جلالہ کا سکھایا ہوا ہے۔ جو اس کے بھیجے ہوئے دو فرشتوں نے سکھایا تھا۔ وہ دونوں فرشتے لوگوں کی ابتلاء وآزمائش کے لیے بھیجے گئے تھے۔ اور یہ بھی واضح کر دیا گیا تھا کہ ہم سکھا تو رہے ہیں مگر سیکھنے والوں کے لیے آزمائش ہے لہٰذا جانتے بوجھتے تم کافر مت بنو۔ جیسا کہ درج ذیل سورۃ البقرہ کی آیت نمبر ۱۰۲ سے ظاہر ہے۔

وَٱتَّبَعُواْ مَا تَتْلُواْ ٱلشَّيَٰطِينُ عَلَىٰ مُلْكِ سُلَيْمَٰنَ ۖ وَمَا كَفَرَ سُلَيْمَٰنُ وَلَٰكِنَّ ٱلشَّيَٰطِينَ كَفَرُواْ يُعَلِّمُونَ ٱلنَّاسَ ٱلسِّحْرَ وَمَآ أُنزِلَ عَلَى ٱلْمَلَكَيْنِ بِبَابِلَ هَٰرُوتَ وَمَٰرُوتَ ۚ وَمَا يُعَلِّمَانِ مِنْ أَحَدٍ حَتَّىٰ يَقُولَآ إِنَّمَا نَحْنُ فِتْنَةٌ فَلَا تَكْفُرْ ۖ فَيَتَعَلَّمُونَ مِنْهُمَا مَا يُفَرِّقُونَ بِهِۦ بَيْنَ ٱلْمَرْءِ وَزَوْجِهِۦ ۚ وَمَا هُم بِضَآرِّينَ بِهِۦ مِنْ أَحَدٍ إِلَّا بِإِذْنِ ٱللَّهِ ۚ وَيَتَعَلَّمُونَ مَا يَضُرُّهُمْ وَلَا يَنفَعُهُمْ ۚ وَلَقَدْ عَلِمُواْ لَمَنِ

ٱشْتَرَىٰهُ مَا لَهُۥ فِى ٱلْـَٔاخِرَةِ مِنْ خَلَٰقٍ ۚ وَلَبِئْسَ مَا شَرَوْا۟ بِهِۦٓ أَنفُسَهُمْ ۚ لَوْ كَانُوا۟ يَعْلَمُونَ ﴿102﴾ وَلَوْ أَنَّهُمْ ءَامَنُوا۟ وَٱتَّقَوْا۟ لَمَثُوبَةٌ مِّنْ عِندِ ٱللَّهِ خَيْرٌ ۖ لَّوْ كَانُوا۟ يَعْلَمُونَ ﴿103﴾ ع12

سورۃ البقرۃ آیت ۱۰۲۔ ۱۰۳

اور ان چیزوں کی پیروی کرنے لگے جو شیاطین سلیمانؑ کے عہدِ سلطنت کا نام لے کر پیش کرتے تھے۔ حالانکہ سلیمانؑ نے کبھی کفر نہیں کیا بلکہ ان شیطانوں نے ہی کفر کیا جو لوگوں کو جادو سکھلاتے تھے۔ جو شہر بابل میں دو فرشتوں ہاروت اور ماروت پر اتارا گیا تھا۔ اور وہ کسی کو بھی کچھ نہیں سکھلاتے تھے جب تک کہ یہ نہ کہہ دیتے کہ ہم تو البتہ صرف آزمائش ہیں لہٰذا تم کافر مت بنو۔ لیکن وہ پھر بھی ان سے سیکھتے تھے تاکہ اس کے ذریعہ سے شوہر اور بیوی میں جدائی ڈال دیں۔ اور بغیر اذنِ الٰہی وہ کسی کو کچھ بھی نہیں نقصان پہنچا سکتے تھے۔ اور وہ ایسا کچھ سیکھتے ہیں جو انہیں ذرا بھی فائدہ نہ دے بلکہ (الٹا) نقصان ہی پہنچائے۔ اور البتہ یقیناً وہ یہ سب کچھ جانتے بھی تھے کہ جس کسی نے اسے خریدا اس کا آخرت میں کچھ بھی حصہ نہیں ہوگا۔ اور یقیناً برا ہے وہ جس کے عوض انہوں نے اپنی جانوں کو بیچ ڈالا۔ کاش!۔ کہ وہ جانتے ہوتے۔ اور اگر چہ وہ ایمان لاتے اور پرہیزگاری کرتے تو اللہ کی طرف سے البتہ بہترین ثواب پاتے۔ کاش! کہ وہ جانتے ہوتے۔

ہاروت ماروت کے متعلق عوام الناس میں عجیب عجیب قصے مشہور ہیں۔ جن کے جھوٹا ہونے میں کچھ بھی شک نہیں۔ان واقعات میں ان کی طرف ایسی ایسی باتیں منسوب کی گئی ہیں جو فرشتوں کی صفات کے بالکل منافی ہیں۔ کچھ باتیں تو اسرائیلی روایات سے لی گئی ہیں۔ کچھ اور بھی ہیں جو تحقیق چھلنیوں سے ہی رد ہو گئیں۔ایسی سب روایات جو فرشتوں پر کیچڑ اچھالتی ہیں۔ من گھڑت و موضوع قرار دے دی گئی ہیں۔ ہر کس و ناکس کی کتابیں پڑھنے سے اعتقاد و اعمال متاثر ہوتے ہیں۔اس لیے ایسے لٹریچر سے احتراز کرنا ضروری ہے۔ وگرنہ خالص دین سے محرومی نتیجہ ہو گی۔ ہمیشہ کوشش کریں کہ دینی معاملات میں کسی مستند اور معتبر عالم دین کی کتابوں کا مطالعہ کریں۔ درج ذیل آیات پر غور کرنے سے کچھ مزید باتیں بھی واضح ہو جاتی ہیں۔

قَالَ أَلْقُواْ ۖ فَلَمَّآ أَلْقَوْاْ سَحَرُوٓاْ أَعْيُنَ ٱلنَّاسِ وَٱسْتَرْهَبُوهُمْ وَجَآءُو بِسِحْرٍ عَظِيمٍ ﴿116﴾ وَأَوْحَيْنَآ إِلَىٰ مُوسَىٰٓ أَنْ أَلْقِ عَصَاكَ ۖ فَإِذَا هِىَ تَلْقَفُ مَا يَأْفِكُونَ ﴿117﴾ ج

سورۃ البقرۃ آیت ۱۱۶۔۱۱۷

موسیٰؑ نے کہا کہ تم ہی ڈالو۔ پس انہوں نے جب ڈالا تو (اور کچھ نہیں بس لاٹھیوں اور رسیوں کے سانپ بنا بنا کر) لوگوں کی آنکھوں پر جادو کر دیا اور انہیں ڈرایا۔ اور ایک طرح کا بہت بڑا جادو لے کر آئے۔

https://quranexcel.com

(اس وقت) ہم نے موسیٰؑ کی طرف وحی بھیجی کہ تم بھی اپنا عصا ڈال دو۔ پس جس نے فوراً (بڑا اژدھا بن کر) جادوگروں کے سارے بنے بنائے کھیل کو (باری باری) نگلنا شروع کر دیا۔

فَلَمَّآ أَلْقَوْاْ قَالَ مُوسَىٰ مَا جِئْتُم بِهِ ٱلسِّحْرُ ۖ إِنَّ ٱللَّهَ سَيُبْطِلُهُۥٓ ۖ إِنَّ ٱللَّهَ لَا يُصْلِحُ عَمَلَ ٱلْمُفْسِدِينَ ﴿81﴾

سورۃ یونس آیت ۸۱

پھر جب وہ (اپنی رسیاں اور لاٹھیاں) ڈال چکے تو موسیٰؑ نے کہا کہ جو کچھ تم لائے ہو وہ تو جادو ہے۔ بلا شبہ (میرا) اللہ ابھی اس کو نیست و نابود کر دے گا۔ بیشک اللہ مفسدوں کے کام نہیں سنوارا کرتا۔

قَالَ لَهُم مُّوسَىٰ وَيْلَكُمْ لَا تَفْتَرُواْ عَلَى ٱللَّهِ كَذِبًا فَيُسْحِتَكُم بِعَذَابٍ ۖ وَقَدْ خَابَ مَنِ ٱفْتَرَىٰ ﴿61﴾

سورۃ طٰہٰ آیت ۶۱

موسیٰؑ نے (جادوگروں سے) کہا کہ وائے افسوس ہے تم پر کہ اللہ پر جھوٹی باتیں نہ گھڑا کرو۔ وگرنہ وہ کسی عذاب سے تمہیں ہلاک کر دے گا۔ اور بیشک جس نے (اللہ پر) جھوٹ گھڑ لیا وہ غارت ہو گیا۔

فَأَوْجَسَ فِى نَفْسِهِۦ خِيفَةً مُّوسَىٰ ﴿67﴾ قُلْنَا لَا تَخَفْ إِنَّكَ أَنتَ ٱلْأَعْلَىٰ ﴿68﴾ وَأَلْقِ مَا فِى يَمِينِكَ تَلْقَفْ مَا صَنَعُوٓا۟ ۖ إِنَّمَا صَنَعُوا۟ كَيْدُ سَٰحِرٍ ۖ وَلَا يُفْلِحُ ٱلسَّاحِرُ حَيْثُ أَتَىٰ ﴿69﴾

سورۃ طٰہٰ آیت ۶۷ تا ۶۹

(یہ منظر دیکھا تو) موسیٰؑ نے اپنے دل میں کچھ خوف محسوس کیا۔ ہم نے کہا (اے موسیٰؑ!۔) ڈرو نہیں بلا شبہ تم ہی غالب رہو گے۔ اور جو (عصا) تیرے داہنے ہاتھ میں ہے اسے ڈال دو کہ جو کچھ انہوں نے بنا رکھا ہے سب کو نگل جائے۔ یہ تو البتہ صرف جادو گروں کا فریب ہے۔ اور جادو گر جہاں کہیں بھی (حق کے مقابل) آ جائے فلاح نہیں پایا کرتا۔

هَلْ أُنَبِّئُكُمْ عَلَىٰ مَن تَنَزَّلُ ٱلشَّيَٰطِينُ ﴿221﴾ ط تَنَزَّلُ عَلَىٰ كُلِّ أَفَّاكٍ أَثِيمٍ ﴿222﴾ لا يُلْقُونَ ٱلسَّمْعَ وَأَكْثَرُهُمْ كَٰذِبُونَ ﴿223﴾ ط

سورۃ الشعراء آیت ۲۲۱ تا ۲۲۳

کیا میں تمہیں بتاؤں کہ شیاطین کس پر اترا کرتے ہیں؟۔ وہ ہر جھوٹ گھڑ لینے والے گنہگار پر اترتے ہیں۔ جو سنی سنائی باتیں کانوں میں لا ڈالتے ہیں اور ان میں بہت سارے لوگ تو جھوٹے ہوتے ہیں۔

واپس

https://quranexcel.com

جادو ٹونے کے توڑ کے لیے کچھ باتیں

اوپر بیان کردہ سورۃ البقرہ کی آیت نمبر ۱۰۲ میں یہ بھی واضح کر دیا گیا کہ وہ لوگ کسی کو جادو کے ذریعے نقصان نہیں پہنچا سکتے تھے مگر اسی صورت میں جب کہ اللہ کا حکم بھی شاملِ حال ہو۔

زندگی میں بہت سارے ایسے لمحات آتے ہیں جن میں اللہ کریم ہمیں بڑے بڑے حادثات سے شیطان کے واروں سے اور آسمانی و زمینی آفات سے بچا لیتا ہے اور ہمیں پتا بھی نہیں چلتا۔ اگر کوئی درج ذیل باتوں پر عمل کرے تو امید ہے اللہ کی مدد شاملِ حال رہے گی۔

۱۔ سب سے بنیادی بات یہ کہ یاد رکھیے جادو کا بہترین توڑ اللہ جل جلالہ پر کامل بھروسہ اور توکل ہے۔ اگر آپ اللہ رب العزت کو مکمل شعوری اخلاص سے مسبّب الاسباب مان لیتے ہیں تو کسی شیطانی حربے سے آپ کو کبھی کوئی نقصان نہیں پہنچ سکتا۔ اپنا ایمان مضبوط کیجئے ان شاء اللہ کوئی جادو ٹونا کامیاب نہیں ہوگا۔ اللہ کی ذات پر یقینی بھروسہ ہو۔ اللہ کا ذکر کرتا رہے۔ تو اس قوتِ ایمانی سے ہی ان شاء اللہ بہت سی شیطانی قوتیں اور نفسیاتی حملے پسپا ہو جاتے ہیں۔

۲۔ پانچ وقت کی نمازوں کا ان کی شرائط و احکام کی رعایت کرتے ہوئے پابندی کرے۔ جو درحقیقت خالق و مالک سے تعلق مضبوط کرنے کا ایک تسلیم شدہ ذریعہ ہے۔ اور جب بندے کا خالص اللہ سے تعلق مضبوط ہو جاتا ہے تو شیطان کا اس پر بس نہیں چلتا۔

۳۔ ہر وقت پاکی کا اہتمام کرے۔ کوشش کرے کہ باوضو رہے۔

۴۔تلاوتِ قرآنِ کریم نہایت موثر ہے۔بشرطیکہ سمجھ سمجھ کے پڑھا جائے۔اگر سارا قرآن سمجھ کے پڑھتے رہو گے تو اللہ پر یقین کامل ہوتا چلا جائے گا۔اور دل میں نورِ ہدایت گھر کرلے گا۔جس کا دل قرآنی ہدایت سے منور ہو۔وہاں شیطان کا بس کم ہی چلتا ہے۔

إِنَّ عِبَادِى لَيْسَ لَكَ عَلَيْهِمْ سُلْطَٰنٌ إِلَّا مَنِ ٱتَّبَعَكَ مِنَ ٱلْغَاوِينَ﴿42﴾

سورۃ الحجر آیت 42

بلاشبہ میرے (مخلص) بندوں پر تیرا کچھ بھی زور نہیں چلے گا مگر (انہی پر) جو گمراہ ہوتے ہوئے تیرے پیچھے چل پڑیں۔

قیامت والے دن شیطان اور اس کے چیلے کہیں گے۔کہ ہمارا تو تم پر کچھ زور نہیں تھا۔حقیقت میں تم ہی سرکش لوگ تھے۔

وَمَا كَانَ لَنَا عَلَيْكُم مِّن سُلْطَٰنٍ ۖ بَلْ كُنتُمْ قَوْمًا طَٰغِينَ﴿30﴾

سورۃ الصافات آیت 30

اور ہمارا تو تم پر کچھ زور نہیں تھا۔بلکہ تم ہی سرکش لوگ تھے۔

عام طور پر لوگ نجومیوں۔جوتشیوں۔رملیوں۔جفریوں۔کاہنوں۔سفلیوں۔ستارہ پرستوں اور نام نہاد عاملوں کی بھینٹ چڑھ جاتے ہیں۔جن سے حاصل بھی کچھ نہیں ہوتا اور بے جا پیسہ بھی برباد کرتے ہیں۔جبکہ ان کی سختی سے ممانعت موجود ہے۔ان کے منہ پھٹ دعوے تو بہت ہوتے ہیں۔مگر ان کی کذب و تضاد بیانیاں انہیں اکثر جھوٹا ہی ثابت کرتی ہیں۔قارئین کو چاہیئے کہ نہ صرف جھوٹے عاملوں اور ان کے تعویذوں کے مکروفریب سے بچ کے رہیں۔کیونکہ تعویذات اسلام کا حصہ نہیں ہیں۔ان میں لکھے کلمات و ہندسے اسلام کی عکاسی نہیں کرتے۔اور سمجھ سے بھی عاری ہوتے ہیں۔کچھ میں قرانی الفاظ کو بلاترتیب اور کچھ میں الٹا لکھا ہوتا ہے۔ایسا کرنے والے اور کروانے والے سب گناہ کبیرہ کر مرتکب ہوتے ہیں۔نبی ﷺ نے اپنی ساری زندگی میں کسی کو کوئی تعویذ لکھ کے نہیں دیا اور نہ ہی یہ صحابہ کرامؓ سے ثابت ہے۔اس کے موجد کوئی اور ہیں۔جن پر عمل کرنا قطعی دین نہیں ہے۔۔انسان کو جادو اور جنات کے توڑ کے لیے قرآن و معتبر سنت سے ہی استفادہ حاصل کرنا چاہیئے۔اسی لئے اللہ تعالیٰ نے ہمیں ان تمام چیزوں سے پناہ مانگنے کا حکم دیا ہے۔اس سے محفوظ رہنے کے لیے چند دعائیں اور معوذتین جو کہ قران کریم کی آخری دو سورتیں ہیں۔ان کو پڑھنے کی ترغیب دی ہے۔اور پھر یہ بھی اللہ کا فرمان ہے کہ اگر کوئی تمہارے ساتھ برا کرتا ہے تو اس برائی کو ایسے طریقہ سے دفع کیا کرو جو بہترین ہو۔اور اس معاملے میں قرآن سے بہتر اور کیا ہو سکتا ہے۔

ٱدْفَعْ بِٱلَّتِى هِىَ أَحْسَنُ ٱلسَّيِّئَةَ ۚ نَحْنُ أَعْلَمُ بِمَا يَصِفُونَ ﴿96﴾

سورۃالمؤمنون آیت 96

برائی کوایسے طریقہ سے دفع کیا کروجو بہترین ہو۔ ہمیں اچھے سے معلوم ہے جو باتیں بھی یہ (تم پر) بناتے بیان کرتے ہیں۔

اور کفار و منکرین تو چاہتے ہیں کہ مسلمانوں کواللہ سے قرآن سے اور نبی ﷺ کی سنت سے پھسلادیں ۔فیصلہ توآپ کااپناہوگاکہ اللہ کی طرف جھکناہے یا شیطان کے بنائے ہوئے دلدل میں مزید پھنستے چلے جاناہے۔

وَإِن يَكَادُ ٱلَّذِينَ كَفَرُواْ لَيُزْلِقُونَكَ بِأَبْصَٰرِهِمْ لَمَّا سَمِعُواْ ٱلذِّكْرَ وَيَقُولُونَ إِنَّهُۥ لَمَجْنُونٌ ﴿51﴾ م وَمَا هُوَ إِلَّا ذِكْرٌ لِّلْعَٰلَمِينَ ﴿52﴾ ع2

سورۃالقلم آیت ۵۱۔۵۲

اورالبتہ جب کافراس (قرآنی) ذکرونصیحت کو سنتے ہیں تو(ان کی نظروں سے) ایسالگتاہے کہ وہ اپنی نگاہوں سے ہی تمہیں (راہِ راست) سے پھسلادیں گے۔اور کہتے ہیں کہ بیشک یہ تو دیوانہ ہے۔ اور یہ (قرآن) توسارے جہان والوں کے لئے نصیحت ہے۔

اوراس کے لیے خصوصی دعا بھی سکھادی۔قرآنِ کریم میں آیت الکرسی اور بہت سی دعائیں لکھی ہوئی ہیں۔اس کے علاوہ موقع محل کی مناسبت سے مسنون دعائیں۔ایمان تازہ کرنے والے چھ کلمے اور نہایت کار گر درودِ ابراہیمی بھی ہے۔

وَقُل رَّبِّ أَعُوذُ بِكَ مِنْ هَمَزَٰتِ ٱلشَّيَٰطِينِ ﴿97﴾ وَأَعُوذُ بِكَ رَبِّ أَن يَحْضُرُونِ ﴿98﴾

سورۃالمؤمنون آیت ۹۷۔۹۸

اور دعا کیا کرو!۔اے میرے رب!۔میں شیطانی وسوسوں واکساہٹوں سے تیری ہی پناہ میں آتا ہوں۔ اوراے میرے رب!۔میں تیری ہی پناہ چاہتا ہوں اس پر بھی کہ وہ (شیطان) میرے پاس بھی پھٹک سکیں۔

تعوذ کو اختصار سے پڑھنے کے لئے درج ذیل طریقہ بھی سکھادیا۔اسے قران کی تلاوت سے پہلے بھی پڑھنے کی ہدایت کردی گئی۔

أَعُوذُ بِاللهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ

میں پناہ میں آتا ہوں اللہ کی شیطان مردود سے بچنے کے لئے۔

آیت الکرسی

ٱللَّهُ لَآ إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ ٱلْحَىُّ ٱلْقَيُّومُ ۚ لَا تَأْخُذُهُۥ سِنَةٌ وَلَا نَوْمٌ ۚ لَّهُۥ مَا فِى ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَمَا فِى ٱلْأَرْضِ ۗ مَن ذَا ٱلَّذِى يَشْفَعُ عِندَهُۥٓ إِلَّا بِإِذْنِهِۦ ۚ يَعْلَمُ مَا بَيْنَ أَيْدِيهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ ۖ وَلَا يُحِيطُونَ بِشَىْءٍ مِّنْ عِلْمِهِۦٓ إِلَّا بِمَا شَآءَ ۚ وَسِعَ كُرْسِيُّهُ ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلْأَرْضَ ۖ وَلَا يَـُٔودُهُۥ حِفْظُهُمَا ۚ وَهُوَ ٱلْعَلِىُّ ٱلْعَظِيمُ ﴿255﴾

سورۃ البقرۃ آیت 255

وہ اللہ ہی ہے جس کے علاوہ کوئی بھی عبادت کے قابل نہیں ہے جو ہمیشہ سے زندہ ہے اور سب کو تھامنے والا ہے۔ جسے نہ تو اونگھ آتی ہے نہ ہی نیند۔ جو کچھ آسمانوں میں اور جو کچھ زمین میں ہے سب اسی کا ہے۔ کون ہے جو اس کی اجازت کے بغیر اس کے حضور شفاعت کر سکے۔ جو ان کے سامنے ہے اور جو ان کے پیچھے ہے اسے سب کچھ معلوم ہے۔ اور وہ اس کے علم میں سے کسی چیز کا بھی احاطہ نہیں کر سکتے مگر جتنا کہ وہ چاہے۔ اس کی بادشاہت کی وسعت آسمانوں و زمین سب پر حاوی ہے۔ اور جن کی حفاظت اس کو ذرا بھی نہیں تھکاتی۔ اور وہ بڑا ہی عالی رتبہ نہایت جلیل القدر ہے۔

اللہ پر ایمان کے بعد جس نے اس کا دامن تھام لیا تو جان رکھے کہ اس اللہ کا سہارا ہی سب سے مضبوط سہارا ہے۔

لَآ إِكۡرَاهَ فِي ٱلدِّينِۖ قَد تَّبَيَّنَ ٱلرُّشۡدُ مِنَ ٱلۡغَيِّۚ فَمَن يَكۡفُرۡ بِٱلطَّٰغُوتِ وَيُؤۡمِنۢ بِٱللَّهِ فَقَدِ ٱسۡتَمۡسَكَ بِٱلۡعُرۡوَةِ ٱلۡوُثۡقَىٰ لَا ٱنفِصَامَ لَهَاۗ وَٱللَّهُ سَمِيعٌ عَلِيمٌ ﴿256﴾

سورۃ البقرۃ آیت 256

دین کے بارے میں کوئی زبردستی نہیں ہے۔ یقینی طور پر ہدایت گمراہی سے الگ ہو چکی ہے۔ پس جو کوئی طاغوت (یعنی ہر باطل معبود) کا انکار کر دے اور اللہ پر ہی ایمان لائے تو اس نے ایسا مضبوط سہارا تھام لیا جو کبھی ٹوٹنے والا نہیں ہے۔ اور اللہ خوب سننے والا سب کچھ جاننے والا ہے۔

چھ کلمے

عام طور پر چھ کلموں کا ذکر کیا جاتا ہے جن میں سے شروع کے چار کلموں کے الفاظ تو من و عن احادیث سے ثابت ہیں۔ جن میں کسی طرح کا کوئی اشکال نہیں۔

لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللهِ

ترجمہ:۔ اللہ کے سوا کوئی بھی عبادت کے لائق و قابل نہیں۔ محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں

أَشْهَدُ أَنْ لا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ

ترجمہ:۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی بھی عبادت کے لائق و قابل نہیں۔ وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں۔ اور میں گواہی دیتا ہوں کہ بیشک محمد ﷺ اللہ کے بندے اور رسول ہیں

سُبْحَانَ اللهِ وَالْحَمْدُلِلّٰهِ وَلا إِلٰهَ إِلّااللهُ وَاللهُ أَكْبَرُ وَلا حَوْلَ وَلاَ قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمْ

ترجمہ:۔ اللہ تعالیٰ بالکل پاک ہے اور سب تعریفیں اللہ کے لئے ہیں۔ اور اللہ کے سوا کوئی بھی عبادت کے لائق و قابل نہیں۔ اور اللہ بہت بڑا ہے۔ کسی میں گناہوں سے بچنے کی طاقت اور نیکی کرنے کی توفیق نہیں مگر صرف اور صرف اس اللہ کی طرف سے تعاون کے ساتھ۔ جو بہت اعلیٰ و بلند اور نہایت عظمت والا ہے۔

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَ لَهُ الْحَمْدُ يُحْيِ وَ يُمِيْتُ وَ هُوَحَيٌّ لَّا يَمُوْتُ اَبَدًا اَبَدًاؕ ذُو الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِؕ بِيَدِهِ الْخَيْرُؕ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌؕ

ترجمہ:۔ اللہ کے سوا کوئی بھی عبادت کے لائق و قابل نہیں۔ وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں۔ اسی کے لیے بادشاہت اور اسی کے لیے تعریف ہے۔ وہی زندہ کرتا ہے اور وہی مارتا ہے۔ اور وہ ہمیشہ سے

زندہ ہے اس کو ہر گز موت نہیں۔ وہ ہمیشہ ہمیشہ رہے گا۔ وہ بڑے جلال اور بزرگی والا ہے۔ اس کے ہاتھ میں بھلائی ہی بھلائی ہے اور وہی تمام اشیاء پر پوری طرح قادر ہے۔

البتہ پانچواں اور چھٹا کلمہ کسی ایک حدیث سے ماخوذ نہیں ہے۔ بلکہ ان کے الفاظ مختلف و متفرق احادیث میں موجود ہیں۔ ان کو مختلف احادیث اور دعاؤں سے لیا گیا ہے جو کہ ثابت شدہ ہیں۔ ان دونوں کلموں کو عقائد کے حساب سے ایسے ترتیب دیا کیا گیا ہے۔ کہ عوام کے عقائد درست ہو سکیں۔ ان کو یاد کرنا آسان ہو۔ ان کو سمجھ کر ہر کوئی اپنی اصلاح کر سکے۔ اور شرک جیسے موذی مرض سے شفا یاب ہو سکے۔ اور ان کو ایسے مواقع پر پڑھا جائے جن پر پڑھنے کی نبی کریم ﷺ نے تعلیم دی اور اس پر جو بھی فضائل بیان کیے گئے ہیں وہ سب بھی حاصل ہو جائیں۔ وہ دونوں کلمے درج ذیل ہیں۔

اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ رَبِّیْ مِنْ كُلِّ ذَنْۢبٍ اَذْنَبْتُهٗ عَمَدًا اَوْ خَطَاً ۙ سِرًّا اَوْ عَلَانِيَةً وَّاَتُوْبُ اِلَيْهِ مِنَ الذَّنْۢبِ الَّذِیْٓ اَعْلَمُ وَ مِنَ الذَّنْۢبِ الَّذِیْ لَآ اَعْلَمُ اِنَّكَ اَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ وَ سَتَّارُ الْعُيُوْبِ وَ غَفَّارُ الذُّنُوْبِ وَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ

ترجمہ:۔ میں اس اللہ سے معافی مانگتا ہوں جو میرا رب ہے۔ ہر اس گناہ سے جو میں نے جان بوجھ کر کیا یا بھول چوک سے کیا۔ چھپ کر کیا یا ظاہر میں کیا۔ اور میں اسی کی بارگاہ میں توبہ کرتا ہوں اُس گناہ

سے جس کو میں جانتا ہوں اور اُس گناہ سے بھی جس کو میں نہیں جانتا۔ (اے اللہ) بیشک تو ہی سب غیبوں کا جاننے والا ہے۔اور عیبوں کا چھپانے والا اور گناہوں کا بخشنے والا ہے۔اور کسی میں گناہوں سے بچنے کی طاقت اور نیکی کرنے کی توفیق نہیں مگر صرف اور صرف اس اللہ کی طرف سے تعاون کے ساتھ۔جو بہت اعلیٰ و بلند اور نہایت عظمت والا ہے۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِکَ مِنْ اَنْ اُشْرِکَ بِکَ شَيْئًا وَّاَنَا اَعْلَمُ بِهٖ وَاَسْتَغْفِرُکَ لِمَا لَآ اَعْلَمُ بِهٖ تُبْتُ عَنْهُ وَتَبَرَّاْتُ مِنَ الْکُفْرِ وَالشِّرْکِ وَالْکِذْبِ وَالْغِيْبَةِ وَالْبِدْعَةِ وَالنَّمِيْمَةِ وَالْفَوَاحِشِ وَالْبُهْتَانِ وَالْمَعَاصِيْ کُلِّهَا وَاَسْلَمْتُ وَاَقُوْلُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ

ترجمہ:۔ اے اللہ! میں تیری ہی پناہ مانگتا ہوں اس بات سے کہ میں کسی شے کو جان بوجھ کر تیرا شریک بناؤں۔اور بخشش مانگتا ہوں تجھ سے اس بات پر جسے میں نہیں جانتا۔اور میں نے اس پر (ہر طرح کے کفر و شرک و بدعت سے) توبہ کی۔اور کفر۔شرک۔ جھوٹ۔غیبت۔بدعت اور چغلی سے ۔اور بے حیائی کے کاموں سے۔اور بہتان باندھنے سے اور تمام گناہوں سے بیزار ہوا۔اور میں نے اسلام کو اپنالیا۔اور میرا کہنا ہے کہ اللہ کے علاوہ کوئی بھی عبادت کے لائق و قابل نہیں۔ محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں۔

درود شریف سے کون واقف نہیں ہے۔اور اس پر جو بھی فضائل بیان کیے گئے ہیں وہ سب حاصل کرنے کے لیے نبی ﷺ کا سن کر ایک دفعہ پڑھنا واجب ہو جاتا ہے۔اور چھوٹے سے چھوٹا درود ﷺ ہے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ۔ کَمَا صَلَّیْتَ عَلَی إِبْرَاھِیْمَ وَعَلَی آلِ إِبْرَاھِیْمَ۔ إِنَّكَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ۔ اَللّٰھُمَّ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ۔ کَمَا بَارَکْتَ عَلَی إِبْرَاھِیْمَ وَعَلَی آلِ إِبْرَاھِیْمَ۔ إِنَّكَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ

اے اللہ!۔ حضرت محمد ﷺ پر اور محمد ﷺ کی پیروی کرنے والوں پر رحمتیں نازل فرما۔جس طرح تو نے حضرت ابراہیم علیہ السلام پر اور ابراہیمؑ کی پیروی کرنے والوں پر رحمتیں نازل کیں۔بے شک تو حقیقی تعریف کے قابل بڑی شان والا ہے۔اے اللہ!۔ حضرت محمد ﷺ پر اور محمد ﷺ کی پیروی کرنے والوں پر برکتیں نازل فرما۔جس طرح تو نے حضرت ابراہیم علیہ السلام پر اور ابراہیمؑ کی پیروی کرنے والوں پر برکتیں نازل فرمائیں۔بے شک تو حقیقی تعریف کا مستحق بڑے رتبے والا ہے۔

سورۃ الفاتحہ سے بھی بعض اوقات کئی معاملات پر دم کیے جانے کی روایات ملتی ہیں۔

بِسْمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحْمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ﴿1﴾ ٱلْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ ٱلْعَٰلَمِينَ﴿2﴾لا ٱلرَّحْمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ﴿3﴾لا
مَٰلِكِ يَوْمِ ٱلدِّينِ﴿4﴾ط إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ نَسْتَعِينُ﴿5﴾ط ٱهْدِنَا ٱلصِّرَٰطَ ٱلْمُسْتَقِيمَ﴿6﴾لا
صِرَٰطَ ٱلَّذِينَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ ٱلْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا ٱلضَّآلِّينَ﴿7﴾ع1

سورۃالفاتحۃ

ساتھ نام اللہ ہی کے جو نہایت مہربان سب سے زیادہ رحم کرنے والا ہے۔ سب طرح کی تعریف (شکر) اللہ کے لئے جو سارے جہانوں کا رب ہے۔ نہایت مہربان بہت رحم کرنے والا۔ مالک ہے انصاف کے دن کا۔ ہم صرف تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور صرف تجھ ہی سے مدد مانگتے ہیں۔ ہدایت دے ہمیں سیدھے راستے کی طرف۔ ان لوگوں کا راستہ جن پر تو نے اپنا فضل و کرم کیا۔ ان کا نہیں جن پر غضب کیا گیا۔ اور نہ ہی گمراہ ہونے والوں کا۔

سورۃاخلاص اور معوذتین کو سونے کے وقت اور پھر اٹھنے کے وقت تین مرتبہ۔ایک اور روایت ہے کہ جب صبح ہو اور جب شام ہو تو انہیں تین مرتبہ پڑھنے سے تمہارے لیے ہر تکلیف وآفت سے امان ہو گی۔

بِسْمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحْمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ

ساتھ نام اللہ ہی کے جو نہایت مہربان سب سے زیادہ رحم کرنے والا ہے۔

https://quranexcel.com

قُلْ هُوَ ٱللَّهُ أَحَدٌ ﴿1﴾ ج ٱللَّهُ ٱلصَّمَدُ ﴿2﴾ ج لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ ﴿3﴾ لا وَلَمْ يَكُن لَّهُۥ كُفُوًا أَحَدٌۢ ﴿4﴾ ع1

سورۃ الاخلاص

کہہ دو کہ اللہ صرف واحد و یکتا اکیلا ہی ہے۔ اللہ (سب سے) بے پرواہ و بے نیاز ہے۔ نہ تو کسی کا باپ ہے اور نہ ہی کسی کا بیٹا۔ اور کوئی ایک بھی اس (کائنات میں اللہ جل شانہ) کا ہمسر و ہم پلہ نہیں ہے۔

ایک یہودی لبید بن اعصم نے حضرت نبی کریم ﷺ پر جادو کر دیا تھا۔ جس کے اثر سے آپ تھوڑا بیمار ہو گئے تھے۔ تو اسی وقت سورۃ الفلق اور سورۃ الناس یہ دونوں سورتیں ایک ساتھ نازل ہوئیں۔ آپ نے ان دونوں سورتوں کی تلاوت فرمائی تو آپ بالکل تندرست ہو گئے اور جادو کا اثر بالکل ختم ہو گیا

بِسْمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحْمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ

ساتھ نام اللہ ہی کے جو نہایت مہربان سب سے زیادہ رحم کرنے والا ہے۔

قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ ٱلْفَلَقِ ﴿1﴾ لا مِن شَرِّ مَا خَلَقَ ﴿2﴾ لا وَمِن شَرِّ غَاسِقٍ إِذَا وَقَبَ ﴿3﴾ لا وَمِن شَرِّ ٱلنَّفَّٰثَٰتِ فِى ٱلْعُقَدِ ﴿4﴾ لا وَمِن شَرِّ حَاسِدٍ إِذَا حَسَدَ ﴿5﴾ ع1

سورۃ الفلق

کہہ دو کہ میں پناہ میں آتا ہوں صبح کے رب کی۔ ہر اس چیز کے شر سے جو اس نے پیدا کی۔ اور رات کی تاریکی کے شر سے جب وہ چھا جائے۔ اور ان کے شر سے بھی جو گرہوں پر پھونکیں مارتی ہیں۔ اور حاسد کے شر سے بھی جب وہ حسد کرنے لگ جائے۔

بِسْمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحْمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ

ساتھ نام اللہ ہی کے جو نہایت مہربان سب سے زیادہ رحم کرنے والا ہے۔

قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ ٱلنَّاسِ ﴿1﴾ لا مَلِكِ ٱلنَّاسِ ﴿2﴾ لا إِلَٰهِ ٱلنَّاسِ ﴿3﴾ لا مِن شَرِّ ٱلْوَسْوَاسِ ٱلْخَنَّاسِ ﴿4﴾ لا ٱلَّذِى يُوَسْوِسُ فِى صُدُورِ ٱلنَّاسِ ﴿5﴾ لا مِنَ ٱلْجِنَّةِ وَٱلنَّاسِ ﴿6﴾ ع1

سورۃ الناس

کہہ دو کہ میں انسانوں کے رب کی پناہ میں آتا ہوں۔ جو سارے انسانوں کا حقیقی بادشاہ ہے۔ جو سب انسانوں کی عبادت کے لائق ہے۔ اُس وسوسہ ڈالنے والے کے شر سے جو (خناس) بار بار پلٹ کر آتا ہے۔ جو لوگوں کے سینوں میں وسوسے ڈالتا ہے۔ خواہ وہ جِنوں میں سے ہو یا انسانوں میں سے۔

یہ دونوں سورتیں سحر اور تمام آفاتِ جسمانی وروحانی سے بچاؤ کے لیے عظیم درجہ رکھتی ہیں۔علاوہ ازیں ایک دعا بھی ہے جسے پڑھ کر نبی ﷺ اپنے نواسے نواسیوں پر دم کیا کرتے تھے۔اس کی ایک روایت درج ذیل ہے۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ۔ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعَوِّذُ الْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ۔ يَقُولُ: أُعِيذُكُمَا بِكَلِمَاتِ اللَّهِ التَّامَّةِ۔ مِنْ كُلِّ شَيْطَانٍ وَهَامَّةٍ۔ وَمِنْ كُلِّ عَيْنٍ لَامَّةٍ۔ وَيَقُولُ: هَكَذَا كَانَ إِبْرَاهِيمُ يُعَوِّذُ إِسْحَاق وَإِسْمَاعِيل عَلَيْهِمُ السَّلَام.

ترجمہ۔عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ اللہ کے رسول حسن اور حسین رضی اللہ عنہما پر یہ کلمات پڑھ کر دم کیا کرتے تھے۔

أعيذكما بكلمات الله التامة من كل شيطان وهامة ومن كل عين لامة

میں تمہارے لیے اللہ کی مکمل اور پوری صفات کی وساطت سے ہر شیطان اور ہلاک کرنے والے زہریلے کیڑے اور نظر بد سے پناہ مانگتا ہوں۔

اور آپ ﷺ نے فرمایا کہ ابراہیم علیہم السلام بھی اسی طرح اسماعیل اور اسحاق کے لیے پناہ مانگا کرتے تھے۔

(جامع الترمذی: ابواب الطب: باب ماجاء فی الرقیۃ من العین۔ حدیث نمبر: 2060)

نبی ﷺ کی مخالفت:

قرآن کے ساتھ نبی ﷺ کا قول اور عمل ہے۔اس کی بہت ہی زیادہ اہمیت ہے۔ان کا قول اور عمل ہی قرآن کریم کی تشریح و توضیح ہے۔اگر کوئی یہ کہے کہ صرف قرآن ہی پورا دین سمجھنے کے لئے کافی ہے تو وہ غلطی پر ہے۔قرآن کریم کی بہت سی آیات اس پر شاہد ہیں۔دیکھئے کچھ آیات نبی ﷺ کے بارے کیا ارشادِ باری تعالیٰ ہے۔

قُلْ إِن كُنتُمْ تُحِبُّونَ ٱللَّهَ فَٱتَّبِعُونِى يُحْبِبْكُمُ ٱللَّهُ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ ۗ وَٱللَّهُ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ﴿31﴾ قُلْ أَطِيعُوا۟ ٱللَّهَ وَٱلرَّسُولَ ۖ فَإِن تَوَلَّوْا۟ فَإِنَّ ٱللَّهَ لَا يُحِبُّ ٱلْكَٰفِرِينَ ﴿32﴾

سورۃ آلِ عمران آیت ۳۱۔۳۲

کہہ دو کہ اگر تم اللہ سے محبت کرتے ہو تو میری پیروی کرو اللہ بھی تم سے محبت کرے گا۔اور تمہارے گناہ معاف کر دے گا اور اللہ ہی بہت بخشنے والا نہایت مہربان ہے۔کہہ دو کہ اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرو۔اور اگر رو گردانی کریں تو بلاشبہ اللہ بھی کافروں (ناشکروں) سے محبت نہیں کرتا۔

لَقَدْ مَنَّ ٱللَّهُ عَلَى ٱلْمُؤْمِنِينَ إِذْ بَعَثَ فِيهِمْ رَسُولًا مِّنْ أَنفُسِهِمْ يَتْلُواْ عَلَيْهِمْ ءَايَٰتِهِۦ وَيُزَكِّيهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ ٱلْكِتَٰبَ وَٱلْحِكْمَةَ وَإِن كَانُواْ مِن قَبْلُ لَفِى ضَلَٰلٍ مُّبِينٍ ﴿164﴾

سورۃ آل عمران آیت ۱۶۴

اللہ نے ایمان والوں پر بڑا احسان کیا ہے جو ان کے درمیان ان ہی میں سے رسول بھیجا۔ جو ان کو اللہ کی آیات پڑھ پڑھ کر سناتا اور ان کو پاک کرتا۔ اور انہیں کتاب اور دانائی سکھاتا ہے اگرچہ وہ اس سے پہلے صریح گمراہی میں مبتلا تھے۔

فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُونَ حَتَّىٰ يُحَكِّمُوكَ فِيمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ لَا يَجِدُواْ فِىٓ أَنفُسِهِمْ حَرَجًا مِّمَّا قَضَيْتَ وَيُسَلِّمُواْ تَسْلِيمًا ﴿65﴾

سورۃ النساء آیت ۶۵

پس قسم ہے تیرے رب کی! ۔ یہ کبھی مومن نہیں ہو سکتے جب تک کہ آپس کے تمام تر اختلافات میں تجھے حاکم نہ مان لیں۔ پھر تیرے فیصلے پر اپنے دلوں میں کوئی تنگی محسوس نہ کریں اور ایسے تسلیم کر لیں جیسے تسلیم کرنے کا حق ہے۔

جو لوگ اللہ اور اس کے رسول سے مقابلہ اور مخالفت کرتے ہیں۔ان کے لئے ارشادِ باری تعالیٰ ہے۔ کہ

أَلَمْ يَعْلَمُوٓاْ أَنَّهُۥ مَن يُحَادِدِ ٱللَّهَ وَرَسُولَهُۥ فَأَنَّ لَهُۥ نَارَ جَهَنَّمَ خَٰلِدًا فِيهَا ۚ ذَٰلِكَ ٱلْخِزْىُ ٱلْعَظِيمُ ﴿63﴾

سورۃالتوبہ آیت ۶۳

کیا یہ نہیں جانتے کہ جو کوئی بھی اللہ اور اس کے رسول کا مقابلہ کرتا ہے تو اس کے لئے یقیناً دوزخ کی آگ تیار ہے اسی میں ہمیشہ ہمیش رہے گا؟۔یہی تو بہت بڑی رسوائی ہے۔

لَّا تَجْعَلُواْ دُعَآءَ ٱلرَّسُولِ بَيْنَكُمْ كَدُعَآءِ بَعْضِكُم بَعْضًا ۚ قَدْ يَعْلَمُ ٱللَّهُ ٱلَّذِينَ يَتَسَلَّلُونَ مِنكُمْ لِوَاذًا ۚ فَلْيَحْذَرِ ٱلَّذِينَ يُخَالِفُونَ عَنْ أَمْرِهِۦٓ أَن تُصِيبَهُمْ فِتْنَةٌ أَوْ يُصِيبَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ﴿63﴾

سورۃالنور آیت ۶۳

(ایمان والو) رسول کے بلانے کو تم آپس میں ایک دوسرے کے بلانے جیسا نہ سمجھ لینا۔بیشک اللہ ان کو جانتا ہے جو تم میں سے آنکھ بچا کر چپکے سے سرک جاتے ہیں۔پس جو لوگ اس کے حکم کی مخالفت کرتے ہیں انہیں اس بات سے ڈرنا چاہیئے۔کہ (کہیں ایسا نہ ہو) ان پر کوئی آفت آن پڑے یا ان پر کوئی المناک عذاب نازل ہو جائے۔

درجہ بالا آیت میں دھیان اس طرف دلانا مقصود ہے کہ رسول ﷺ کے بلانے کو تم آپس میں ایک دوسرے کے بلانے جیسا نہ سمجھ لینا۔ان کی پکار کو تو سننا بہت ضروری ہے۔اسے سننا ہی سننا ہے۔ انکار کی صورت میں المناک عذاب کی وعید اسی آیت کے آخر میں دیکھی جا سکتی ہے۔

وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ وَلَا مُؤْمِنَةٍ إِذَا قَضَى ٱللهُ وَرَسُولُهُۥٓ أَمْرًا أَن يَكُونَ لَهُمُ ٱلْخِيَرَةُ مِنْ أَمْرِهِمْ ۗ وَمَن يَعْصِ ٱللهَ وَرَسُولَهُۥ فَقَدْ ضَلَّ ضَلَٰلًا مُّبِينًا ﴿39﴾

سورۃ الأحزاب آیت ۳۶

اور کسی مومن مرد اور کسی مومن عورت کا یہ حق نہیں۔کہ جب اللہ اور اس کا رسول کسی معاملے کا کوئی فیصلہ کر دیں۔تو وہ اس کام میں اپنا کچھ بھی اختیار سمجھیں۔اور جو کوئی بھی اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کرے تو وہ صریح گمراہی میں پڑ گیا۔

إِنَّ ٱلَّذِينَ يُحَآدُّونَ ٱللهَ وَرَسُولَهُۥ كُبِتُوا۟ كَمَا كُبِتَ ٱلَّذِينَ مِن قَبْلِهِمْ ۚ وَقَدْ أَنزَلْنَآ ءَايَٰتٍۭ بَيِّنَٰتٍ ۚ وَلِلْكَٰفِرِينَ عَذَابٌ مُّهِينٌ ﴿5﴾ ج

سورۃ المجادلہ آیت ۵

بلا شبہ جو لوگ اللہ اور اس کے رسول کی مخالفت کرتے ہیں۔وہ (ایسے) ذلیل کیے جائیں گے۔جیسے ان سے پہلے لوگ ذلیل کیے گئے۔اور ہم نے تو صاف صاف آیات نازل کر دی ہیں۔اور منکروں (ناشکروں) کے لیے ذلت آمیز عذاب ہے۔

إِنَّ ٱلَّذِينَ يُحَآدُّونَ ٱللَّهَ وَرَسُولَهُۥٓ أُوْلَٰٓئِكَ فِى ٱلْأَذَلِّينَ ﴿20﴾

سورۃ المجادلہ آیت ۲۰

البتہ جو لوگ اللہ اور اس کے رسول کی مخالفت کرتے ہیں وہ نہایت ذلیل ہونے والے ہیں۔

اگر تقویٰ کی روش اختیار کر لی جائے تو اللہ جل شانہ قدر دان ہے

فَٱتَّقُوا۟ ٱللَّهَ مَا ٱسْتَطَعْتُمْ وَٱسْمَعُوا۟ وَأَطِيعُوا۟ وَأَنفِقُوا۟ خَيْرًا لِّأَنفُسِكُمْ ۗ وَمَن يُوقَ شُحَّ نَفْسِهِۦ فَأُوْلَٰٓئِكَ هُمُ ٱلْمُفْلِحُونَ ﴿16﴾ إِن تُقْرِضُوا۟ ٱللَّهَ قَرْضًا حَسَنًا يُضَٰعِفْهُ لَكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ۚ وَٱللَّهُ شَكُورٌ حَلِيمٌ ﴿17﴾ عَٰلِمُ ٱلْغَيْبِ وَٱلشَّهَٰدَةِ ٱلْعَزِيزُ ٱلْحَكِيمُ ﴿18﴾ ع 2

سورۃ التغابن آیت ۱۶ تا ۱۸

پس جہاں تک ہو سکے اللہ سے ڈرتے رہو۔ اور (اللہ کے دین کی باتیں) سنا کرو اور اطاعت کر لو اور (اس کی راہ میں) خرچ کیا کرو یہی تمہارے لئے بہت بہتر ہے۔ اور جس نے اپنے نفس کو بخل سے بچا لیا تو ایسے ہی لوگ فلاح پانے والے ہیں۔ اگر اللہ کو قرضۂ حسنہ دو گے تو اللہ اس کو تمہارے لئے کئی گنا بڑھا دے گا اور تمہارے گناہ بھی معاف کر دے گا۔ اللہ تو بڑا ہی قدر دان نہایت حلیم و بردبار ہے۔ وہی تو ہر غائب اور حاضر کا جاننے والا۔ انتہائی زبردست کمال حکمت والا ہے۔

پرخلوص ثابت قدمی :

اس موضوع پر کچھ آیات درج ذیل ہیں۔ جن میں منفی سوچ رکھنے والے لوگوں کی غلط روش پر ثابت قدمی کا ذکر بھی ملے گا۔اور نیک لوگوں کی مثبت ثابت قدمی کا ذکر بھی ہے۔ نبی ﷺ۔عام لوگوں اور جہاد کرنے والوں کو ثابت قدمی کی تلقین بھی کی گئی ہے۔اور ثابت قدم رہنے والوں پر انعامات کا بھی ذکر ہے۔

۞ لَيْسُوا۟ سَوَآءً ۗ مِّنْ أَهْلِ ٱلْكِتَٰبِ أُمَّةٌ قَآئِمَةٌ يَتْلُونَ ءَايَٰتِ ٱللَّهِ ءَانَآءَ ٱلَّيْلِ وَهُمْ يَسْجُدُونَ ﴿113﴾

سورۃ آل عمران آیت 113

یہ سب بھی ایک جیسے نہیں۔ان اہلِ کتاب میں کچھ ایسے ثابت قدم لوگ بھی ہیں جو رات کے وقت اللہ کی آیات پڑھتے ہیں اور وہ سجدے بھی کیا کرتے ہیں۔

وَكَأَيِّن مِّن نَّبِىٍّ قَٰتَلَ مَعَهُۥ رِبِّيُّونَ كَثِيرٌ فَمَا وَهَنُوا۟ لِمَآ أَصَابَهُمْ فِى سَبِيلِ ٱللَّهِ وَمَا ضَعُفُوا۟ وَمَا ٱسْتَكَانُوا۟ ۗ وَٱللَّهُ يُحِبُّ ٱلصَّٰبِرِينَ ﴿146﴾

سورۃ آل عمران آیت 146

اور بہت سے نبی ہوئے ہیں جن کا ساتھ دیتے ہوئے بہت سارے اللہ والے جہاد کر چکے ہیں انہیں بھی اللہ کی راہ میں بہت تکلیفیں پہنچیں مگر انہوں نے ہمت نہیں ہاری نہ تو بزدلی دکھائی اور نہ ہی وہ (باطل کے سامنے) جھکے۔اور اللہ صابر و ثابت قدم رہنے والوں کو پسند کرتا ہے۔

وَمَا كَانَ قَوْلَهُمْ إِلَّآ أَن قَالُواْ رَبَّنَا ٱغْفِرْ لَنَا ذُنُوبَنَا وَإِسْرَافَنَا فِىٓ أَمْرِنَا وَثَبِّتْ أَقْدَامَنَا وَٱنصُرْنَا عَلَى ٱلْقَوْمِ ٱلْكَٰفِرِينَ ﴿147﴾

سورۃ آل عمران آیت 147

ان کی تو بس یہی دعا تھی کہ اے ہمارے رب !۔ہمارے گناہ بخش دے اور جو ہمارے کام میں ہم سے زیادتیاں ہوئی ہیں ہمیں معاف فرما اور ہمیں ثابت قدم رکھ اور کافر قوم کے مقابلے میں ہماری مدد فرما۔

يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُواْ ٱصْبِرُواْ وَصَابِرُواْ وَرَابِطُواْ وَٱتَّقُواْ ٱللَّهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ ﴿200﴾ ع20

سورۃ آل عمران آیت 200

https://quranexcel.com

اے ایمان والو!۔(کفار کے مقابلے میں) صبر و تحمل سے کام لو اور ثابت قدم رہو اور کمربستہ رہو اور اللہ (نافرمانی سے) سے ڈرتے بچتے رہو تاکہ تم نجات پاؤ۔

وَلَوْ أَنَّا كَتَبْنَا عَلَيْهِمْ أَنِ ٱقْتُلُوٓاْ أَنفُسَكُمْ أَوِ ٱخْرُجُواْ مِن دِيَٰرِكُم مَّا فَعَلُوهُ إِلَّا قَلِيلٌ مِّنْهُمْ ۖ وَلَوْ أَنَّهُمْ فَعَلُواْ مَا يُوعَظُونَ بِهِۦ لَكَانَ خَيْرًا لَّهُمْ وَأَشَدَّ تَثْبِيتًا ﴿66﴾ لا

سورۃ النساء آیت 66

اور اگر ہم ان پر یہ فرض کر دیتے کہ اپنے آپ کو قتل کر ڈالو یا اپنے گھر بار چھوڑ کر نکل جاؤ تو ان میں سے بہت ہی کم لوگ اس پر عمل کرتے۔اور اگر یہ وہی کچھ کرتے جو ان کو نصیحت کی جاتی ہے تو یہ ان کے لئے بہت بہتر ہوتا۔اور (دین میں بھی) زیادہ ثابت قدمی کا باعث ہو جاتا۔

لَيْسَ عَلَى ٱلَّذِينَ ءَامَنُواْ وَعَمِلُواْ ٱلصَّٰلِحَٰتِ جُنَاحٌ فِيمَا طَعِمُوٓاْ إِذَا مَا ٱتَّقَواْ وَّءَامَنُواْ وَعَمِلُواْ ٱلصَّٰلِحَٰتِ ثُمَّ ٱتَّقَواْ وَّءَامَنُواْ ثُمَّ ٱتَّقَواْ وَّأَحْسَنُواْ ۗ وَٱللَّهُ يُحِبُّ ٱلْمُحْسِنِينَ ﴿93﴾ ع12

سورۃ المائدۃ آیت 93

جو لوگ ایمان لائے اور عمل صالح کرتے رہے ان پر اس میں کچھ گناہ نہیں جو کہ پہلے وہ کھا پی چکے جب کہ آئندہ سے پرہیز کر لیا اور ایمان لے آئے اور نیک کام کرتے رہے پھر برائی سے بھی بچتے رہے اور ایمان پر ثابت قدم رہے پھر تقویٰ اور احسان کی روش اختیار کر لی۔ اور اللہ تو ایسے احسان کرنے والوں سے محبت کرتا ہے۔

إِذْ يُوحِى رَبُّكَ إِلَى ٱلْمَلَٰٓئِكَةِ أَنِّى مَعَكُمْ فَثَبِّتُوا۟ ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ ۚ سَأُلْقِى فِى قُلُوبِ ٱلَّذِينَ كَفَرُوا۟ ٱلرُّعْبَ فَٱضْرِبُوا۟ فَوْقَ ٱلْأَعْنَاقِ وَٱضْرِبُوا۟ مِنْهُمْ كُلَّ بَنَانٍ ﴿12﴾ ط

سورۃ الانفال آیت 12

جس وقت تیرے رب نے فرشتوں کو وحی کی کہ میں تمہارے ساتھ ہوں تم اہلِ ایمان کو ثابت قدم رکھو۔ میں بھی کافروں کے دلوں میں (مسلمانوں کا) رعب و ہیبت ڈالے دیتا ہوں۔ پس ان کی گردنوں پر مارو اور ان کی پور پور پر مارو۔

يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوٓا۟ إِذَا لَقِيتُمْ فِئَةً فَٱثْبُتُوا۟ وَٱذْكُرُوا۟ ٱللَّهَ كَثِيرًا لَّعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ ﴿45﴾ ج

سورۃ الانفال آیت 45

اے ایمان والو! جب کسی (دشمن) جماعت سے تمہارا مقابلہ ہو جائے تو ثابت قدم رہو اور اللہ کو بہت زیادہ یاد کیا کرو تاکہ تم فلاح پاسکو۔

يَٰٓأَيُّهَا ٱلنَّبِيُّ حَرِّضِ ٱلْمُؤْمِنِينَ عَلَى ٱلْقِتَالِ ۚ إِن يَكُن مِّنكُمْ عِشْرُونَ صَٰبِرُونَ يَغْلِبُوا۟ مِاْئَتَيْنِ ۚ وَإِن يَكُن مِّنكُم مِّاْئَةٌ يَغْلِبُوٓا۟ أَلْفًا مِّنَ ٱلَّذِينَ كَفَرُوا۟ بِأَنَّهُمْ قَوْمٌ لَّا يَفْقَهُونَ ﴿65﴾ ٱلْـَٰٔنَ خَفَّفَ ٱللَّهُ عَنكُمْ وَعَلِمَ أَنَّ فِيكُمْ ضَعْفًا ۚ فَإِن يَكُن مِّنكُم مِّاْئَةٌ صَابِرَةٌ يَغْلِبُوا۟ مِاْئَتَيْنِ ۚ وَإِن يَكُن مِّنكُمْ أَلْفٌ يَغْلِبُوٓا۟ أَلْفَيْنِ بِإِذْنِ ٱللَّهِ ۗ وَٱللَّهُ مَعَ ٱلصَّٰبِرِينَ ﴿66﴾

سورۃ الانفال آیت ۶۵۔۶۶

اے نبیؐ!۔اہلِ ایمان کو جہاد کی ترغیب دو۔اگر تم میں بیس آدمی بھی ثابت قدم رہنے والے ہوئے تو دو سو پر غالب رہیں گے۔اور اگر تم میں سو ہوئے تو ہزار کافروں پر غالب آئیں گے اس لئے کہ وہ لوگ کچھ سمجھ نہیں رکھتے۔اب اللہ نے تم سے کچھ بوجھ ہلکا کر دیا اور بھانپ لیا کہ تم میں کسی قدر کمزوری ہے۔پس اگر تم سو ثابت قدم رہنے والے ہوئے تو دو سو پر غالب آئیں گے۔اور اگر ہزار ہوئے تو اللہ کے حکم سے دو ہزار پر غالب رہیں گے۔اور اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔

وَقَالَ مُوسَىٰ رَبَّنَآ إِنَّكَ ءَاتَيْتَ فِرْعَوْنَ وَمَلَأَهُۥ زِينَةً وَأَمْوَٰلًا فِى ٱلْحَيَوٰةِ ٱلدُّنْيَا رَبَّنَا لِيُضِلُّوا۟ عَن سَبِيلِكَ ۖ رَبَّنَا ٱطْمِسْ عَلَىٰٓ أَمْوَٰلِهِمْ وَٱشْدُدْ عَلَىٰ قُلُوبِهِمْ فَلَا يُؤْمِنُوا۟ حَتَّىٰ يَرَوُا۟ ٱلْعَذَابَ ٱلْأَلِيمَ ﴿88﴾ قَالَ قَدْ أُجِيبَت دَّعْوَتُكُمَا فَٱسْتَقِيمَا وَلَا تَتَّبِعَآنِّ سَبِيلَ ٱلَّذِينَ لَا يَعْلَمُونَ ﴿89﴾

سورۃ یونس آیت 88

اور موسیٰؑ نے دعا کی کہ اے ہمارے رب !۔یقیناً تو نے فرعون اور اس کے سرداروں کو دنیا کی زندگی میں ہر طرح کی آرائش اور بہت سامال دے رکھا ہے۔اے ہمارے رب !۔اس لئے کہ وہ تیرے راستے سے گمراہ کریں۔اے ہمارے رب !۔ان کے مالوں کو تباہ وبر باد کر د۔اور ان کے دلوں کو سخت کر دے پس یہ ایمان نہ لانے پائیں یہاں تک کہ المناک عذاب دیکھ لیں۔ارشاد فرمایا کہ تم دونوں کی دعا قبول کر لی گئی پس تم ثابت قدم رہنا اور ان کے رستے پر ہر گز نہ چلنا جو علم نہیں رکھتے۔

أَلَمْ تَرَ كَيْفَ ضَرَبَ ٱللَّهُ مَثَلًا كَلِمَةً طَيِّبَةً كَشَجَرَةٍ طَيِّبَةٍ أَصْلُهَا ثَابِتٌ وَفَرْعُهَا فِى ٱلسَّمَآءِ ﴿24﴾

سورۃ ابراہیم آیت 24

https://quranexcel.com

کیا تم نے نہیں غور کیا کہ کیسے اللہ نے طیب و پاک بات کی ایک مثال بیان کی ہے؟۔ جیسے کہ پاکیزہ (توحیدی) درخت جس کی جڑ (بہت گہری) ثابت قدم اور اس کی شاخیں آسمان میں (خوب پھلتی پھولتی) ہیں۔

يُثَبِّتُ ٱللَّهُ ٱلَّذِينَ ءَامَنُواْ بِٱلْقَوْلِ ٱلثَّابِتِ فِى ٱلْحَيَوٰةِ ٱلدُّنْيَا وَفِى ٱلْـَٔاخِرَةِ ۖ وَيُضِلُّ ٱللَّهُ ٱلظَّٰلِمِينَ ۚ وَيَفْعَلُ ٱللَّهُ مَا يَشَآءُ ﴿27﴾ ع4

سورۃ ابراہیم آیت 27

اللہ ایمان والوں کو دنیا کی زندگی میں پکی سچی بات پر ثابت قدم رکھتا ہے اور آخرت میں بھی (رکھے گا)۔ اور ظالموں (بے انصافوں) کو گمراہ ہونے دیتا ہے۔ اور اللہ جو چاہتا ہے کر گزرتا ہے۔

قُلْ نَزَّلَهُۥ رُوحُ ٱلْقُدُسِ مِن رَّبِّكَ بِٱلْحَقِّ لِيُثَبِّتَ ٱلَّذِينَ ءَامَنُواْ وَهُدًى وَبُشْرَىٰ لِلْمُسْلِمِينَ ﴿102﴾

سورۃ النحل آیت 102

کہہ دو کہ یہ (قرآن) روح القدس (جبرائیلؑ) کے ذریعے تیرے رب کی طرف سے برحق نزول ہوا ہے تاکہ ایمان والوں کو ثابت قدم رکھے۔ اور مسلمانوں کے لیے تو سرچشمہ ہدایت اور خوشخبری ہے۔

وَلَوْلَآ أَن ثَبَّتْنٰكَ لَقَدْ كِدتَّ تَرْكَنُ إِلَيْهِمْ شَيْـًٔا قَلِيلًا ﴿74﴾ ق لا إِذًا لَّأَذَقْنٰكَ ضِعْفَ ٱلْحَيَوٰةِ وَضِعْفَ ٱلْمَمَاتِ ثُمَّ لَا تَجِدُ لَكَ عَلَيْنَا نَصِيرًا ﴿75﴾

سورۃ الاسراء آیت ۷۴۔۷۵

اور اگر ہم تجھے ثابت قدم نہ رکھتے تو یقیناً تم کچھ نہ کچھ ان کی طرف مائل ہونے ہی لگے تھے۔اس وقت ہم تجھے زندگی میں بھی اور موت کے بعد بھی دگنے عذاب کا مزہ چکھا دیتے پھر تم اپنے لئے ہمارے مقابلے میں کوئی مددگار بھی نہ پاتے۔

رَّبُّ ٱلسَّمٰوٰتِ وَٱلْأَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا فَٱعْبُدْهُ وَٱصْطَبِرْ لِعِبٰدَتِهِۦ ۚ هَلْ تَعْلَمُ لَهُۥ سَمِيًّا ﴿65﴾ ع4

سورۃ مریم آیت 65

(وہی تو) آسمانوں و زمین اور جو کچھ ان کے درمیان ہے سب کا رب ہے۔پس اسی کی عبادت کیا کرو اور اس کی عبادت پر ثابت قدم رہو۔کیا تم اس کے کسی ہم نام و ہمسر کو جانتے ہو؟۔

وَأْمُرْ أَهْلَكَ بِٱلصَّلَوٰةِ وَٱصْطَبِرْ عَلَيْهَا ۖ لَا نَسْـَٔلُكَ رِزْقًا ۖ نَّحْنُ نَرْزُقُكَ ۗ وَٱلْعَٰقِبَةُ لِلتَّقْوَىٰ ﴿132﴾

سورۃ طٰہٰ آیت 132

اور اپنے گھر والوں کو نماز کا حکم کرتے رہو اور خود بھی اس پر ثابت قدم رہو۔ ہم تم سے (حصولِ) روزی کا سوال نہیں کرتے روزی تو ہم ہی تمہیں دیتے ہیں۔ اور انجام تو متقی لوگوں کا ہی بھلا ہے۔

إِن كَادَ لَيُضِلُّنَا عَنْ ءَالِهَتِنَا لَوْلَآ أَن صَبَرْنَا عَلَيْهَا ۚ وَسَوْفَ يَعْلَمُونَ حِينَ يَرَوْنَ ٱلْعَذَابَ مَنْ أَضَلُّ سَبِيلًا ﴿42﴾

سورۃ الفرقان آیت 42

اس نے تو ہمیں ہمارے عبادت کیے جانے والے (معبودوں) سے بہکا ہی دیا ہوتا اگر ہم ان پر ثابت قدم نہ رہتے۔ اور عنقریب جس وقت یہ عذاب کو دیکھ لیں گے تو معلوم ہو جائے گا کہ کون راستے سے بہکا ہوا تھا۔

وَٱنطَلَقَ ٱلْمَلَأُ مِنْهُمْ أَنِ ٱمْشُوا۟ وَٱصْبِرُوا۟ عَلَىٰٓ ءَالِهَتِكُمْ ۖ إِنَّ هَٰذَا لَشَىْءٌ يُرَادُ ﴿6﴾ ج صلے

سورۃ ص آیت 6

تو ان میں جو بڑے تھے یہ کہتے ہوئے اٹھے کہ چلو اور اپنے عبادت کئے جانے والے (معبودوں) پر ثابت قدم رہو۔ یقیناً اس بات میں تو اس کی کوئی (ذاتی) غرض (شامل) ہے۔

اگر ایک انسان ہر جائز کام کرنے کی کوشش کرتا رہے برے کاموں سے بچتا رہے اور اللہ جل شانہ سے محبت کا دم بھرے اور اس پر ایسا بھروسہ اور توکل رکھے جس سے ثابت ہو جائے کہ وہ اللہ کے اس کا رب ہونے پر خوش ہے۔ تو اللہ بھی اس سے راضی ہو جائے گا۔ ایسے ہی لوگوں کے لئے خوشخبری والی آیت درج ذیل ہے۔

إِنَّ ٱلَّذِينَ قَالُوا۟ رَبُّنَا ٱللَّهُ ثُمَّ ٱسْتَقَٰمُوا۟ تَتَنَزَّلُ عَلَيْهِمُ ٱلْمَلَٰٓئِكَةُ أَلَّا تَخَافُوا۟ وَلَا تَحْزَنُوا۟ وَأَبْشِرُوا۟ بِٱلْجَنَّةِ ٱلَّتِى كُنتُمْ تُوعَدُونَ ﴿30﴾

سورۃ فصلت آیت ۳۰

یقینی طور پر جن لوگوں نے کہا کہ ہمارا رب اللہ ہے۔ پھر وہ اس پر جم کر ثابت قدم رہے ان پر فرشتے نازل ہوتے ہیں (جو کہتے ہیں) کہ نہ تو تم ڈرو اور نہ ہی غم کرو۔ اور اس جنت کی بشارت پر خوش ہو جاؤ جس کا تم سے وعدہ کیا گیا ہے۔

فَلِذَٰلِكَ فَٱدْعُ ۖ وَٱسْتَقِمْ كَمَآ أُمِرْتَ ۖ وَلَا تَتَّبِعْ أَهْوَآءَهُمْ ۖ وَقُلْ ءَامَنتُ بِمَآ أَنزَلَ ٱللَّهُ مِن كِتَٰبٍ ۖ وَأُمِرْتُ لِأَعْدِلَ بَيْنَكُمُ ۖ ٱللَّهُ رَبُّنَا وَرَبُّكُمْ ۖ لَنَآ أَعْمَٰلُنَا وَلَكُمْ أَعْمَٰلُكُمْ ۖ لَا حُجَّةَ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمُ ۖ ٱللَّهُ يَجْمَعُ بَيْنَنَا ۖ وَإِلَيْهِ ٱلْمَصِيرُ ﴿15﴾ ط

سورۃ الشوریٰ آیت 15

پس اس (دین) کی طرف دعوت دیتے رہو اور ثابت قدم رہو جیسا کہ تم کو حکم دیا گیا ہے اور ان لوگوں کی خواہشات کی پیروی نہ کرنا۔ اور کہہ دو کہ میں ہر اس کتاب پر ایمان رکھتا ہوں جو اللہ کی نازل کردہ ہے۔ اور مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں تمہارے درمیان عدل و انصاف کروں۔ اللہ ہی ہمارا رب ہے اور تمہارا رب بھی ہے ہمارے اعمال ہمارے لئے اور تمہارے اعمال تمہارے لئے ہیں۔ ہم میں اور تم میں کوئی کج بحثی درکار نہیں اللہ ہی جمع کرکے ہمارے درمیان (فیصلہ کردے گا)۔ اور سب اسی کی طرف لوٹ کر جانے والے ہیں۔

وَأَلَّوِ ٱسْتَقَٰمُواْ عَلَى ٱلطَّرِيقَةِ لَأَسْقَيْنَٰهُم مَّآءً غَدَقًا ﴿16﴾

سورۃ الجن آیت 16

اور اگر یہ لوگ سیدھے رستے پر ثابت قدم رہتے تو ہم انہیں خوب سیراب کر دیتے۔

اللہ جل شانہ سے گہرائی والا تعلق ہی ہر طرح سے مفید ہے۔جو ایک بار قائم ہو جائے تو اس کے ثمرات دنیا سے شروع ہوتے ہیں اور آخرت تک ملتے ہی رہیں گے۔

اسلام اور مسلمانوں میں لفظ عشق کا استعمال :

صرف بر صغیر (عراق۔ایران۔پاک و ہند) کے اسلامی حلقوں میں عشق کا لفظ اکثر بولا جاتا ہے کہ ہم بر گزیدہ اور معتبر ہستیوں کے عاشق ہیں اور اس لفظ کو بہت زیادہ اہمیت دی جاتی ہے جس کی وجہ سے سب خاص و عام یہی دعویٰ کرتے نظر آتے ہیں کہ ہم اللہ جل شانہ اور رسول ﷺ کے عاشق ہیں۔ کبھی کسی نے اس بارے غور و فکر کرنا اور سوچنا گوارا نہیں کیا کہ اس میں کیا کیا قباحتیں ہیں۔اور یوں بغیر کسی تحقیق کے اس لفظ کو اسلامی رنگ دے دیا گیا۔

عشق کا معنی گو کہ المنجد عربی لغت اور فارسی اردو لغت وغیرہ میں محبت کی انتہا لکھا ہے۔ لیکن اس کے کچھ ایسے پہلو بھی ہیں جن سے روشناس کرانا بہت ضروری ہے۔ تاکہ بات بالکل واضح ہو جائے

درج ذیل آیت میں اللہ کا ارشاد مبارک ہے کہ

وَمِنَ ٱلنَّاسِ مَن يَتَّخِذُ مِن دُونِ ٱللَّهِ أَندَادًا يُحِبُّونَهُمْ كَحُبِّ ٱللَّهِ ۖ وَٱلَّذِينَ ءَامَنُوٓا۟ أَشَدُّ حُبًّا لِّلَّهِ ۗ وَلَوْ يَرَى ٱلَّذِينَ ظَلَمُوٓا۟ إِذْ يَرَوْنَ ٱلْعَذَابَ أَنَّ ٱلْقُوَّةَ لِلَّهِ جَمِيعًا وَأَنَّ ٱللَّهَ شَدِيدُ ٱلْعَذَابِ ﴿165﴾

سورۃ البقرۃ آیت 165

اور لوگوں میں ایسے بھی ہیں جو اللہ کو چھوڑ کر دوسروں کو اس کا ہمسر و مدِ مقابل ٹھہرا لیتے ہیں اور ان سے ایسی محبت کرتے ہیں جیسی کہ اللہ سے کرنی چاہیے۔ اور ایمان والے تو سب سے بڑھ کر اللہ ہی سے محبت کرتے ہیں۔ اور اے کاش کہ !۔ ظالم لوگ پہلے ہی وہ حقیقت جان لیتے جو عذاب دیکھتے ہی سمجھ میں آ جائے گی کہ ساری کی ساری طاقت و قوت تو اللہ ہی کے قبضۂ قدرت میں ہے اور یہ کہ اللہ عذاب دینے میں بھی بڑا سخت ہے۔

اس آیت مبارکہ میں اللہ نے لفظ حب استعمال کیا ہے جو کہ اردو میں لفظ محبت کا معنی پیش کرتا ہے اور اس لفظ محبت سے پہلے شدید کا اضافہ فرمایا یعنی جو اللہ سے والہانہ محبت کرتے ہیں۔ اب اس آیت سے

بات واضح ہو جاتی ہے کہ اگر محبت سب سے بڑھ کر شدید بھی ہو تو بھی لفظ محبت ہی استعمال کرنا ہے نہ کہ اس کی جگہ کوئی ایسا لفظ استعمال کیا جائے جو اپنے معنی اور مفہوم میں کچھ ایسے مفاہم بھی رکھتا ہو جس سے سوچ کا رخ منفی جانب بھی جاتا ہو۔ اللہ کا ارشاد ہے کہ

قُلْ إِن كُنتُمْ تُحِبُّونَ ٱللَّهَ فَٱتَّبِعُونِى يُحْبِبْكُمُ ٱللَّهُ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ ۗ وَٱللَّهُ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ﴿31﴾

سورۃ آل عمران آیت 31

کہہ دو کہ اگر تم اللہ سے محبت کرتے ہو تو میری پیروی کرو اللہ بھی تم سے محبت کرے گا۔ اور تمہارے گناہ معاف کر دے گا اور اللہ ہی بہت بخشنے والا نہایت مہربان ہے۔

اس طرح قرآن مجید میں کافی زیادہ آیات مل جائیں گی جن میں لفظ محب۔ حب استعمال ہوا ہے اور اس آیت کو بھی اگر غور سے پڑھا جائے تو یہی سبق ملتا ہے کہ بنیادی دعویٰ اللہ رب العزت سے انتہائی مگر شعوری محبت کرنے کا ہونا چاہیئے۔ اور اگر اللہ جل شانہ سے محبت کا دعویدار تو ہے پھر نبی ﷺ کی پیروی نہیں کرتا تو اللہ کی محبت برائے نام ہے۔ اگر کوئی چاہتا ہے کہ اللہ بھی اس سے محبت کرے تو صرف اور صرف نبی ﷺ کا اتباع کرلے۔

اب درج ذیل آیت بتا رہی ہے کہ سب سے پہلا اور بنیادی مقصد اللہ کی محبت کا ہونا چاہیئے۔ پھر نبی ﷺ سے محبت اور پھر اللہ کی راہ میں جہاد وجدوجہد کرنے کی محبت کا درجہ ہونا چاہیئے۔ پھر اس کے بعد باقی سب محبتیں آتی ہیں۔

قُلْ إِن كَانَ ءَابَآؤُكُمْ وَأَبْنَآؤُكُمْ وَإِخْوَٰنُكُمْ وَأَزْوَٰجُكُمْ وَعَشِيرَتُكُمْ وَأَمْوَٰلٌ ٱقْتَرَفْتُمُوهَا وَتِجَٰرَةٌ تَخْشَوْنَ كَسَادَهَا وَمَسَٰكِنُ تَرْضَوْنَهَآ أَحَبَّ إِلَيْكُم مِّنَ ٱللَّهِ وَرَسُولِهِۦ وَجِهَادٍ فِى سَبِيلِهِۦ فَتَرَبَّصُوا۟ حَتَّىٰ يَأْتِىَ ٱللَّهُ بِأَمْرِهِۦ ۗ وَٱللَّهُ لَا يَهْدِى ٱلْقَوْمَ ٱلْفَٰسِقِينَ ﴿24﴾ ع3

سورۃ التوبۃ آیت 24

کہہ دو کہ اگر۔ تمہارے باپ۔ اور تمہارے بیٹے۔ اور تمہارے بھائی۔ اور تمہاری بیویاں۔ اور تمہاری رشتہ داریاں۔ اور تمہارے کمائے ہوئے مال۔ اور تمہاری تجارت جس کے بند ہونے کا تمہیں اندیشہ رہتا ہے۔ اور تمہارے گھروندے جن کو تم بہت پسند کرتے ہو۔ (یہ سارا کچھ) تمہیں اللہ اور اس کے رسول اور اس کی راہ میں جہاد کرنے سے زیادہ پیارے ہیں۔ تو انتظار کرو یہاں تک کہ اللہ اپنا (عتابی) فیصلہ بھیج دے۔ اور اللہ فاسق لوگوں کو ہدایت یاب نہیں ہونے دیتا۔

محبت کا عمومی مفہوم

حُبّ کا متضاد بغض ہے۔حُبّ کے معنی پیار و محبت کے ہیں۔حُبّ کو حِبّ بھی کہتے ہیں۔ محبت کرنے والے کو مُحِبّ کہا جاتا ہے۔جس سے محبت کی جائے اسے محبوب یا مُحَبّ کہتے ہیں۔عام طور پر محبت کو مثبت معنوں میں لیا جاتا ہے۔کہ کسی چیز کو اچھا اور مفید سمجھ کر اسے چاہنا۔یہ ایسا جذبہ ہے جس کا نام لیتے ہی لوگوں کے ذہنوں میں نرمی۔گداز۔لگاؤ کی طرف دھیان جاتا ہے۔

عشق کا عمومی مفہوم

لغت کے مطابق۔عشق۔دراصل ایک لیس دار پودے کا نام ہے جو کسی چیز سے چمٹ جائے تو اس کا ساتھ نہیں چھوڑتا۔جب تک کہ وہ ختم نہ ہو جائے۔یہی حال عشق کا ہے کہ جس کو اس نام کی بیماری لگ گئی وہ اس کے لیے جان لیوا ثابت ہوتی ہے۔عشق شدید گہری چاہت کو کہتے ہیں جبکہ اس کی عقلی توجیہ کچھ اس طرح کہ عشق نام ہے بے لگام انسانی تڑپ کا جو کسی قاعدہ اور قانون کی پابند نہیں اس تڑپ کا تعلق محض وجدان سے ہوتا ہے جبکہ انسانی شعور عشق کا متحمل نہیں کیونکہ انسانی شعور اپنی عملی صورت میں کسی نہ کسی قاعدہ یا قانون کا پابند ہوتا ہے جبکہ عشق قواعد کا پابند نہیں رہتا۔

معشوق کو بہت زیادہ پسند کرنا۔یا چاہنے میں حد درجہ غلو کرنا۔ بلاتذکرہ اس کے پاک و ناپاک دو پہلو ہوتے ہیں۔ عشقِ حقیقی یا عشقِ مجازی کی ادب میں کوئی حیثیت ہو تو ہو۔لیکن اسلام میں اس طرح کے خودساختہ عقیدوں کی قطعاً کوئی گنجائش نہیں۔اگر ذرہ برابر بھی گنجائش ہوتی تو خیر القرون سے اس

کا ثبوت ضرور ملتا۔جب کہ وہ تین بہتر زمانے۔یہ وہ زمانے تھے جن کے بہترین ہونے کی گواہی خود رسول اللہ ﷺ نے دی تھی۔

عشق اور محبت کا موازنہ

یہ موازنہ مختلف لوگوں کی رائے اور ان کے اقوال پر مشتمل ہے

عشق محبوب کے عیوب دیکھنے کی حس سے محروم ہوتا ہے۔

محبت ایک نہایت پاکیزہ احساس ہے جو بھٹکنے نہیں دیتا۔

عشق ایک مرض ہے جو عاشق کو عجیب خیالوں کی وادی میں دھکیل دیتا ہے۔

محبت مرض نہیں بلکہ روح کی پاکیزگی کا ذریعہ ہے۔

عشق کی انتہا جنون اور پاگل پن ہے۔

محبت کی انتہا شدید اور والہانہ محبت ہے۔

عشق محبت کی حدود کو پھلانگنے کا نام ہے۔

محبت میں حدود کے پاس تک جانے کی ہمت نہیں ہو پاتی۔

عشق بے لگام ہوتا ہے۔

محبت میں لگام لگا کے رکھنی پڑتی ہے۔

عشق کسی قاعدے قانون کا پابند نہیں ہوتا۔

محبت میں قاعدے قانون کی پاسداری کی جاتی ہے۔

عشق میں شعور مغلوب ہوتا ہے۔

محبت میں شعور غالب ہوتا ہے۔

عشق ایک حد سے بڑھی ہوئی خواہش ہے۔

محبت ایک حد میں رہنے والا جذبہ ہے۔

عشق کی انتہا میں عشقیہ ہلاکت ممکن ہے۔

محبت کی انتہا میں جہادی شہادت مطلوب ہے۔

عشق کا تعلق صرف معشوق سے ہوتا ہے۔اور پاکیزہ ہستیوں کو معشوق نہیں کہہ سکتے۔

محبت کا تعلق محبوب کے ساتھ جس کی نسبت ہر پاکیزہ ہستی کی طرف کی جا سکتی ہے۔

عشق عشق ایک مذموم فعل ہے۔

محبت ایک پسندیدہ فعل ہے۔

عشق میں بدنامِ زمانہ عشقیہ داستانیں موجود ہیں۔

محبت بدنامی سے کوسوں دور پاکیزہ روش کا نام ہے۔

عشق میں انسان نفسانی خواہشات کے تابع ہوتا ہے۔

محبت میں انسان نفسانی خواہشات کو دبا کے رکھتا ہے۔

عشق ایک خود غرض اور سفلی جذبہ ہے۔

محبت ایک عالگیر اور مفید جذبہ ہے۔

عشق غلط تصورات کا باعث بن جاتا ہے۔

محبت میں اکثر پاکیزہ تصورات ہی ہوتے ہیں۔

عشق کے معانی۔لت۔دھت۔ ٹھرک بھی ہیں۔

محبت کسی طرح بھی ان معانی میں نہیں آتی۔

عشق صرف اپنی جنسی تسکین چاہتا ہے۔

محبت ساری دنیا کے لیے سکون کی طلب گار ہوتی ہے

عشق میں شہوت کا عنصر پایا جاتا ہے۔

محبت پاکیزہ جذبات سے بھرپور ہوتی ہے۔

عشق چند لوگوں کا پسندیدہ لفظ ہے۔

محبت اللہ جل شانہ اور نبی ﷺ کا پسندیدہ لفظ ہے۔

عشق کا لفظ ازواج مطہراتؓ کے لیے نہیں استعمال کیا جا سکتا۔

محبت کا لفظ ازواج مطہراتؓ کے لیے نہایت موزوں ہے۔

عشق کا لفظ نبی ﷺ کی بیٹیوںؓ کے لیے نہیں استعمال کیا جا سکتا۔

محبت کا لفظ نبی ﷺ کی بیٹیوںؓ کے لیے نہایت شفاف ہے۔

عشق کا لفظ اپنی ماں بہن بیٹی کے لیے نہیں استعمال کیا جا سکتا۔

محبت کا لفظ اپنی ماں بہن بیٹی کے لیے نہایت مناسب ہے۔

عشق کا لفظ نبی ﷺ نے کبھی اللہ کے لیے استعمال نہیں کیا۔

محبت کا لفظ نبی ﷺ نے اکثر اللہ کے لیے استعمال کیا۔

عشق کا لفظ صحابہ کرامؓ نے کبھی اللہ اور رسول ﷺ کے لیے استعمال نہیں کیا۔

محبت کا لفظ صحابہ کرامؓ نے اکثر اللہ اور رسول ﷺ کے لیے استعمال کیا۔

عشق کا لفظ قرآن و حدیث میں نہیں ہے

محبت کا لفظ قرآن و حدیث میں بہت زیادہ مستعمل ہے

عشق میں جھوٹ سچ سب چلتا ہے

محبت میں جھوٹ کی گنجائش نہیں ہے

عشق زیادہ تر برصغیر میں مستعمل ہے

محبت عرب ممالک میں مستعمل ہے

عشق وہ جذبہ ہے جو عقل و ہوش سے بےگانہ کر دیتا ہے۔

محبت وہ جذبہ ہے جو عقل و ہوش سے آشکار کر دیتا ہے

اس موازنے پر اگر غور کریں تو پتہ چلتا ہے۔ عشق میں ایسی بہت ساری رائے ہیں جو معتبر ہستیوں کے لیے بالکل مناسب نہیں ہیں۔ لیکن محبت والی رائے ہر طرح سے ان ہستیوں کے لیے موزوں ہیں۔ اس کے مطابق بہتر تو یہی ہے کہ وہ الفاظ استعمال کیے جائیں جو اللہ جل شانہ نے فرمائے اور نبی ﷺ نے ادا کیے۔ نبی ﷺ کی بات کو چھوڑ کر وہ بات نہ کی جائے جو ان کے دور میں استعمال ہی نہیں ہوئی۔ اور جس کا ہمارے معاشرے میں بھی کسی حد تک غلط تصور موجود ہو۔

اب اگر کوئی کہے کہ محبت میں بھی منفی رجحان پایا جاسکتا ہے۔تو یاد رکھیں کہ عام طور پر محبت کا تصور پاکیزگی کا مجموعہ ہی ہوتا ہے۔جب تک کہ گندی محبت نہ کہہ دیا جائے یا عشق کے نام سے نہ گردانا جائے۔اللہ رب العزت تو عزیز مصر کی بیوی کا جو منفی تعلق یوسف علیہ السلام سے پیدا ہو گیا تھا۔وہ تو ہر لحاظ سے عشق ہی تھا۔اس کے لیے بھی عشق کے لفظ کی بجائے قَدْ شَغَفَهَا حُبًّا کے الفاظ استعمال کرتا ہے۔کہ وہ محبت میں گرفتار ہو گئی۔جس سے معلوم ہوتا ہے کہ اللہ جل شانہ اس لفظ کے استعمال سے کس قدر پرہیز کرنے والے ہیں۔

﴿ وَقَالَ نِسْوَةٌ فِى ٱلْمَدِينَةِ ٱمْرَأَتُ ٱلْعَزِيزِ تُرَٰوِدُ فَتَىٰهَا عَن نَّفْسِهِۦ ۖ قَدْ شَغَفَهَا حُبًّا ۖ إِنَّا لَنَرَىٰهَا فِى ضَلَٰلٍ مُّبِينٍ ﴿30﴾

سورۃ یوسف آیت 30

اور شہر میں عورتوں نے چرچا کر دیا کہ عزیز کی بیوی اپنے غلام سے مطلب براری چاہنے میں لگی ہے ۔یقیناً اس کی محبت میں گرفتار ہو گئی ہے۔بلاشبہ ہم تو اسے صریح غلطی پر دیکھ رہی ہیں۔

علاوہ ازیں اللہ جل شانہ کو بے لگامی اور لاشعوری والا جذبہ قطعاً پسند نہیں ہے۔اسے تو شعور والی۔محبت والی عبادت ہی چاہیئے۔اس کی مثال قرآنِ کریم کی درج ذیل آیت میں ہے۔

يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُواْ لَا تَقۡرَبُواْ ٱلصَّلَوٰةَ وَأَنتُمۡ سُكَٰرَىٰ حَتَّىٰ تَعۡلَمُواْ مَا تَقُولُونَ وَلَا جُنُبًا إِلَّا عَابِرِي سَبِيلٍ حَتَّىٰ تَغۡتَسِلُواْۚ وَإِن كُنتُم مَّرۡضَىٰٓ أَوۡ عَلَىٰ سَفَرٍ أَوۡ جَآءَ أَحَدٞ مِّنكُم مِّنَ ٱلۡغَآئِطِ أَوۡ لَٰمَسۡتُمُ ٱلنِّسَآءَ فَلَمۡ تَجِدُواْ مَآءٗ فَتَيَمَّمُواْ صَعِيدٗا طَيِّبٗا فَٱمۡسَحُواْ بِوُجُوهِكُمۡ وَأَيۡدِيكُمۡۗ إِنَّ ٱللَّهَ كَانَ عَفُوّٗا غَفُورٗا ﴿43﴾

سورۃ النساء آیت 43

اے ایمان والو!۔ نماز کے قریب مت جاؤ جب تم نشے کی حالت میں ہو یہاں تک کہ تم جو تم کہہ رہے ہو (اسے) سمجھنے لگو اور جنابت کی حالت میں بھی (نماز مت پڑھو) یہاں تک کہ غسل کر لو۔ مگر یہ کہ (تیمّم کر کے نماز پڑھ لو اگر) بحالت سفر راستے پر چلے جا رہے ہو۔ اور اگر تم بیمار ہو۔ یا سفر میں ہو۔ یا تم میں سے کوئی رفع حاجت سے آیا ہو۔ یا تم نے عورتوں سے مباشرت کی ہو۔ اور تمہیں پانی نہ مل سکے تو پاک مٹی لو اور اپنے منہ اور اپنے ہاتھوں پر مسح کر لو۔ بیشک اللہ ہی معاف کرنے والا بہت بخشنے والا ہے۔

کیونکہ عبادات کے لیے۔ احکامِ الٰہی پر عمل کرنے کے لیے۔ سنتوں کو اپنانے کے لیے۔ عقل اور ہوش و حواس کا ہونا بہت بہت ضروری ہے!۔ اب آپ خود فیصلہ کر سکتے ہیں۔ کہ اگر اللہ جل شانہ کو اپنے لیے شعوری قید و بند والی محبت چاہیئے تو کیسے ممکن ہے کہ نبی ﷺ کے لیے کوئی دوسری محبت درکار

ہو۔اس لیے احتیاط بہت ضروری ہے۔ رسول اللہ ﷺ کو صرف رسول کہیں اور وہی تمام صفات آپؐ کے ساتھ منسوب کریں جن کا ذکر قرآن و حدیث میں آیا ہے۔ مثلاً رحمۃ للعالمین۔ نذیر۔ بشیر۔ شافع۔ ہادی۔ اکرم۔ مکرم۔۔۔ وغیرہ

رسول اکرم ﷺ کا فرمان ہے

مجھے حد سے مت بڑھانا جیسے عیسائیوں نے حضرت عیسیٰ (علیہ السلام) کو حد سے بڑھا دیا۔

میں تو محض اس کا بندہ ہی ہوں۔ تم مجھے اللہ کا بندہ اور اس کا رسول کہو۔

(صحیح بخاری۔ کتاب احادیث الانبیاء۔ باب : { واذکر فی الکتاب مریم اذا انتبذت من اہلہا } ۔ حدیث : 3484)

عشق عربی زبان کا کافی پرانا لفظ ہے اس کا استعمال قدیم عربی کلام میں بہت کم اور قرآن اور صحیح احادیث میں بالکل نہیں ہوا ہے۔ نہ تو اللہ تعالیٰ نے اسے کہیں استعمال کیا اور نہ ہی نبی ﷺ نے اس کو خاص اہمیت دی۔ پھر اللہ اور اللہ کے رسول ﷺ سے بے پناہ محبت رکھنے کے باوجود اسے صحابہ کرامؓ اجمعین نے بھی کبھی استعمال نہیں کیا۔ یہی وجہ ہے کہ لفظ قرآن و حدیث میں نہیں ملتا۔ مگر بعد والے ادوار میں جب کچھ لوگوں نے اس کو اسلامی رنگ میں ڈھالنے کی کوشش کی تو کسی نے بھی اس طرف کوئی خاص توجہ نہیں دی۔ پھر ان لوگوں نے اپنی بات منوانے کے لیے چار پانچ حدیثیں گھڑ کر نبی ﷺ کی طرف منسوب کر دیں۔ جن کو بعد والے محققین نے بالکل رد کر دیا۔

یہ لفظ فارسی میں زیادہ استعمال ہونا شروع ہوااور صوفیائے کرام کی اکثریت نے اسے فروغ دیا۔ اور شعراء نے اپنے کلام میں اس لفظ کا کثرت سے استعمال کیا ہے۔

اردو میں لفظ پندرھویں صدی عیسوی میں متعارف ہوااور سب سے پہلے اس لفظ کو 1564ء میں "دیوان حسن شوقی" میں استعمال کیا گیا۔

انسانی فطرت ہے کہ کسی بات کو اپنانا ہو تو عام طور پر تاویلیں گھڑلی جاتی ہیں۔ یہاں ساری تاویلوں کو بالائے طاق رکھتے ہوئے سنجیدگی سے اس پر غور کریں گے تو بات آسانی سے سمجھ میں آجائے گی۔اوراس بارے بات سمجھنے کی اشد ضرورت بھی ہے۔ کیونکہ ہم اللہ جل شانہ اور نبی ﷺ سے محبت کادم بھرتے ہیں۔اور اللہ کی شان اتنی بلند ہے کہ ہماری سوچ بھی وہاں پہنچنے سے قاصر ہے۔ پھراسی لحاظ سے الفاظ کا چناؤ بھی ہونا چاہیئے۔اسی طرح نبی ﷺ سے بھی اظہارِ محبت کے لیے ان کی شان کے پیشِ نظر الفاظ کہے جانے چاہئیں۔ عشقیہ لفظ کو استعمال کرکے ہم خود ہی ان کی گستاخی کے مرتکب ہو رہے ہوتے ہیں۔ یہاں صرف اس نافہمی پر احساس جگانا مقصود ہے۔اور درخواست ہے کہ برائے مہربانی ان پاکیزہ ہستیوں سے محبت کااظہار کرنے کے لیے پاکیزہ الفاظ کااستعمال ہی کیا کریں۔

اگر کوئی یہ کہتا ہے کہ میں تو عشق اور محبت دونوں کااستعمال کرتا ہوں تو ذہن نشین رہے کہ عشق کو اہل علم نے بازاری لفظ سے تعبیر کیا ہے۔اور محبت عقلی اور کتاب وسنت کاودیعت کردہ ہے جس کے ہوتے ہوئے عشق اپنی انفرادی حیثیت کھو بیٹھتا ہے۔ مگر آج کے مسلمان اور بالخصوص صوفیاء کرام

اس لفظ عشق کو محبت پر ترجیح دیتے رہے جس کا نتیجہ یہ نکلا کہ لوگ عشق ہی کو اصل چیز سمجھ بیٹھے بلکہ اس سے بڑھ کر یہ کہ محبت کو عشق کے مقابلے میں ہیچ سمجھا جانے لگا۔

یہ بھی اللہ جل شانہ کی طرف سے دی گئی تعلیم ہے کہ اگر کسی لفظ سے غلط مطلب نکلنے کا احتمال ہو تو اس لفظ کا استعمال ہی چھوڑ دینا چاہیئے۔اور اس کی عملی مثال ہمیں صحابہ کرامؓ کی زندگی میں ملتی ہے کہ جب اللہ تعالیٰ نے راعنا لفظ کے استعمال سے منع فرمادیا تو مجال ہے کہ صحابہ کرامؓ نے اسے کبھی استعمال کیا ہو۔اس لفظ کا معنی۔ہماری رعایت کیجیے تو برا نہیں۔لیکن اس کی ادائیگی میں احتیاط نہ برتی جائے اور زبان مروڑ کر اسے کہا جائے تو معانی کچھ کے کچھ بن جاتے تھے۔جو کہ نبی ﷺ کی عظمت کے لحاظ سے موزوں نہیں۔اس لیے منع کر دیا گیا اور اس کا متبادل لفظ بھی بتا دیا۔دیکھئے درج ذیل آیات

يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُواْ لَا تَقُولُواْ رَٰعِنَا وَقُولُواْ ٱنظُرْنَا وَٱسْمَعُواْ ۗ وَلِلْكَٰفِرِينَ عَذَابٌ أَلِيمٌ ﴿104﴾

سورۃ البقرۃ آیت 104

اے ایمان والو!۔"راعنا" نہ کہا کرو بلکہ "انظرنا" کہو اور (توجہ سے) سنا کرو۔اور کافروں کے لئے تو دکھ دینے والا عذاب ہے۔

مِّنَ ٱلَّذِينَ هَادُواْ يُحَرِّفُونَ ٱلْكَلِمَ عَن مَّوَاضِعِهِۦ وَيَقُولُونَ سَمِعْنَا وَعَصَيْنَا وَٱسْمَعْ غَيْرَ مُسْمَعٍ وَرَٰعِنَا لَيًّۢا بِأَلْسِنَتِهِمْ وَطَعْنًا فِى ٱلدِّينِ ۚ وَلَوْ أَنَّهُمْ قَالُواْ سَمِعْنَا وَأَطَعْنَا وَٱسْمَعْ وَٱنظُرْنَا لَكَانَ خَيْرًا لَّهُمْ وَأَقْوَمَ وَلَٰكِن لَّعَنَهُمُ ٱللَّهُ بِكُفْرِهِمْ فَلَا يُؤْمِنُونَ إِلَّا قَلِيلًا ﴿46﴾

سورۃالنساء آیت 46

یہودیوں میں بعض ایسے بھی ہیں کہ لفظوں کو ان کی ٹھیک جگہ سے آگے پیچھے کر دیتے ہیں اور کہتے ہیں "سَمِعْنَا وَعَصَيْنَا" کہ (ہم نے سنا اور نہیں مانا) اور "وَاسْمَعْ غَيْرَ مُسْمَعٍ" (سنو نہ کہ سنوائے جاؤ) اور دین میں طعن کرنے کے خیال سے اور زبان کو مروڑ کر (تم سے گفتگو) کے وقت "رَاعِنَا" کہتے ہیں۔ اور اگر (یوں) کہتے "سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا" کہ (ہم نے سن لیا اور اطاعت کی) اور "وَاسْمَعْ" اور (رَاعِنَا کی جگہ) "وَانْظُرْنَا" (اور ہماری طرف دیکھئے) کہتے تو بات بہت معقول اور ان کے حق میں زیادہ بہتر ہوتی لیکن اللہ نے ان کے کفر کے سبب ان پر لعنت کر رکھی ہے پس یہ بہت ہی کم ایمان لاتے ہیں۔

اب جب کہ ہمیں معلوم ہے کہ عشق کے لفظ میں بھی قباحتیں موجود ہیں۔ تو کیا ہم معتبر ہستیوں کی شان کے پیشِ نظر اس ایک لفظ کو ترک نہیں کر سکتے۔ کیا ہمارے پاس اچھے الفاظ کا ذخیرہ نہیں ہے جو اس لفظ کے محتاج ہو کر رہ جائیں۔ اس بارے آگاہی تو ہو چکی اب فیصلہ آپ کو کرنا ہے۔

اب آخر میں قرآنِ کریم کی وہ آیات جن میں مثبت یا منفی حب کا لفظ استعمال ہوا ہے۔

وَقَٰتِلُواْ فِي سَبِيلِ ٱللَّهِ ٱلَّذِينَ يُقَٰتِلُونَكُمۡ وَلَا تَعۡتَدُوٓاْۚ إِنَّ ٱللَّهَ لَا يُحِبُّ ٱلۡمُعۡتَدِينَ ﴿190﴾

سورۃ البقرۃ آیت 190

اور اللہ کی راہ میں ان لوگوں سے لڑو جو تم سے لڑیں اور بالکل زیادتی نہ کرو۔ یقیناً اللہ زیادتی کرنے والوں کو ہرگز پسند نہیں کرتا۔

وَأَنفِقُواْ فِي سَبِيلِ ٱللَّهِ وَلَا تُلۡقُواْ بِأَيۡدِيكُمۡ إِلَى ٱلتَّهۡلُكَةِۛ وَأَحۡسِنُوٓاْۛ إِنَّ ٱللَّهَ يُحِبُّ ٱلۡمُحۡسِنِينَ ﴿195﴾

سورۃ البقرۃ آیت 195

اور اللہ کی راہ میں خرچ کرو اور اپنے آپ کو اپنے ہی ہاتھوں ہلاکت میں نہ ڈالو۔ اور احسان کرو یقیناً اللہ احسان کرنے والوں سے محبت کرتا ہے۔

وَيَسْـَٔلُونَكَ عَنِ ٱلْمَحِيضِ ۖ قُلْ هُوَ أَذًى فَٱعْتَزِلُوا۟ ٱلنِّسَآءَ فِى ٱلْمَحِيضِ ۖ وَلَا تَقْرَبُوهُنَّ حَتَّىٰ يَطْهُرْنَ ۖ فَإِذَا تَطَهَّرْنَ فَأْتُوهُنَّ مِنْ حَيْثُ أَمَرَكُمُ ٱللَّهُ ۚ إِنَّ ٱللَّهَ يُحِبُّ ٱلتَّوَّٰبِينَ وَيُحِبُّ ٱلْمُتَطَهِّرِينَ ﴿222﴾

سورۃ البقرۃ آیت 222

اور تجھ سے حیض کے بارے میں پوچھتے ہیں کہہ دو کہ وہ ایک ناپاکی ہے پس حیض میں عورتوں سے علیحدٰہ رہو اور ان کے پاس نہ جاؤ یہاں تک کہ وہ پاک ہو جائیں۔ پھر جب پاک ہو جائیں تو جس طریق سے اللہ نے حکم دیا ہے ان کے پاس جاؤ۔ بیشک اللہ توبہ کرنے والوں کو اور پاک صاف رہنے والوں کو پسند کرتا ہے۔

قُلْ أَطِيعُوا۟ ٱللَّهَ وَٱلرَّسُولَ ۖ فَإِن تَوَلَّوْا۟ فَإِنَّ ٱللَّهَ لَا يُحِبُّ ٱلْكَٰفِرِينَ ﴿32﴾

سورۃ آل عمران آیت 32

کہہ دو کہ اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرو۔ اور اگر رو گردانی کریں تو بلاشبہ اللہ بھی کافروں (ناشکروں) سے محبت نہیں کرتا۔

بَلَىٰ مَنْ أَوْفَىٰ بِعَهْدِهِۦ وَٱتَّقَىٰ فَإِنَّ ٱللَّهَ يُحِبُّ ٱلْمُتَّقِينَ ﴿76﴾

سورۃ آل عمران آیت 76

(کیوں نہیں) ہاں۔ جس کسی نے اپنا عہد پورا کیا اور اللہ (کی نافرمانی) سے بچتا رہا تو بلاشبہ اللہ (بھی ایسے) متقی لوگوں سے محبت کرتا ہے۔

هَٰٓأَنتُمْ أُوْلَآءِ تُحِبُّونَهُمْ وَلَا يُحِبُّونَكُمْ وَتُؤْمِنُونَ بِٱلْكِتَٰبِ كُلِّهِۦ ۖ وَإِذَا لَقُوكُمْ قَالُوٓاْ ءَامَنَّا وَإِذَا خَلَوْاْ عَضُّواْ عَلَيْكُمُ ٱلْأَنَامِلَ مِنَ ٱلْغَيْظِ ۚ قُلْ مُوتُواْ بِغَيْظِكُمْ ۗ إِنَّ ٱللَّهَ عَلِيمٌۢ بِذَاتِ ٱلصُّدُورِ ﴿119﴾

سورۃ آل عمران آیت 119

خبردار! ۔ تم ان سے محبت کرتے ہو مگر وہ تم سے محبت نہیں کرتے اور تم تو سب کتابوں کو مانتے ہو اور (ان کا حال ہے کہ) جب وہ تم سے ملتے ہیں تو کہتے ہیں کہ ہم ایمان لے آئے اور جب الگ ہوتے ہیں تو تم پر مارے غصے کے انگلیاں کاٹ کاٹ کھاتے ہیں۔ کہہ دو تم اپنے غم و غصے میں ہی مر جاؤ۔ بلاشبہ اللہ تمہارے دلوں کے رازوں تک کو بھی جانتا ہے۔

ٱلَّذِينَ يُنفِقُونَ فِى ٱلسَّرَّآءِ وَٱلضَّرَّآءِ وَٱلْكَٰظِمِينَ ٱلْغَيْظَ وَٱلْعَافِينَ عَنِ ٱلنَّاسِ ۗ وَٱللَّهُ يُحِبُّ ٱلْمُحْسِنِينَ ﴿134﴾ ج

سورۃ آل عمران آیت 134

جو فراخی میں اور تنگی میں بھی (اللہ کی راہ میں) خرچ کرتے ہیں اور غصے کو روک لیتے ہیں اور لوگوں کے قصور معاف کر دیتے ہیں اور اللہ ایسے احسان کرنے والوں سے محبت کرتا ہے۔

فَـَٔاتَىٰهُمُ ٱللَّهُ ثَوَابَ ٱلدُّنْيَا وَحُسْنَ ثَوَابِ ٱلْـَٔاخِرَةِ ۗ وَٱللَّهُ يُحِبُّ ٱلْمُحْسِنِينَ ﴿148﴾ ع15

سورۃ آل عمران آیت 148

پھر اللہ نے ان کو دنیا میں اچھا بدلہ دیا اور آخرت میں بھی بہترین و عمدہ صلہ (دے گا)۔ اور اللہ احسان کرنے والوں سے محبت کرتا ہے۔

فَبِمَا رَحْمَةٍ مِّنَ ٱللَّهِ لِنتَ لَهُمْ ۖ وَلَوْ كُنتَ فَظًّا غَلِيظَ ٱلْقَلْبِ لَٱنفَضُّوا۟ مِنْ حَوْلِكَ ۖ فَٱعْفُ عَنْهُمْ وَٱسْتَغْفِرْ لَهُمْ وَشَاوِرْهُمْ فِى ٱلْأَمْرِ ۖ فَإِذَا عَزَمْتَ فَتَوَكَّلْ عَلَى ٱللَّهِ ۚ إِنَّ ٱللَّهَ يُحِبُّ ٱلْمُتَوَكِّلِينَ ﴿159﴾

سورۃ آل عمران آیت 159

اللہ کی رحمت سے تمہارا مزاج ان لوگوں کے لئے نرم واقع ہوا ہے۔ اور اگر تم تند خو اور سخت دل ہوتے تو یہ سب تمہارے پاس سے چھٹ جاتے۔ پس انہیں معاف کر دو اور ان کے لئے بخشش مانگو اور

ان سے اپنے کام کے بارے مشورہ کرلیا کرو۔اور جب (کسی کام کے کرنے کا) پکاارادہ کرلو تواللہ پر بھروسہ رکھو۔ بیشک اللہ بھروسہ رکھنے والوں سے محبت کرتا ہے۔

۞ لَّا يُحِبُّ ٱللَّهُ ٱلْجَهْرَ بِٱلسُّوٓءِ مِنَ ٱلْقَوْلِ إِلَّا مَن ظُلِمَ ۚ وَكَانَ ٱللَّهُ سَمِيعًا عَلِيمًا ﴿148﴾

سورۃالنساء آیت 148

برائی کے ساتھ اعلانیہ بات کرنے کو اللہ بالکل پسند نہیں کرتا مگر مظلوم کو اجازت ہے۔اور اللہ خوب سننے والا سب کچھ جاننے والا ہے۔

فَبِمَا نَقْضِهِم مِّيثَٰقَهُمْ لَعَنَّٰهُمْ وَجَعَلْنَا قُلُوبَهُمْ قَٰسِيَةً ۖ يُحَرِّفُونَ ٱلْكَلِمَ عَن مَّوَاضِعِهِۦ ۙ وَنَسُوا۟ حَظًّا مِّمَّا ذُكِّرُوا۟ بِهِۦ ۚ وَلَا تَزَالُ تَطَّلِعُ عَلَىٰ خَآئِنَةٍ مِّنْهُمْ إِلَّا قَلِيلًا مِّنْهُمْ ۖ فَٱعْفُ عَنْهُمْ وَٱصْفَحْ ۚ إِنَّ ٱللَّهَ يُحِبُّ ٱلْمُحْسِنِينَ ﴿13﴾

سورۃالمائدۃ آیت 13

پھر ان لوگوں کے عہد توڑ دینے کی وجہ سے ہم نے ان پر لعنت کردی اور ان کے دلوں کو سخت کر دیا۔ یہ لوگ (اللہ کے) کلمات کو اپنے اصل مقامات سے آگے پیچھے کر دیتے ہیں اور جو نصیحت انہیں کی گئی

تھی اُس کا بڑا حصہ بھی بھول چکے ہیں۔اور بہت تھوڑے آدمیوں کے علاوہ تم ہمشیہ ان کی کسی نہ کسی خیانت پر اطلاع پاتے رہتے ہو پس انہیں معاف کردو اور در گزر کرو۔ بیشک اللہ احسان کرنے والوں سے محبت کرتا ہے۔

سَمَّٰعُونَ لِلْكَذِبِ أَكَّٰلُونَ لِلسُّحْتِ ۚ فَإِن جَآءُوكَ فَٱحْكُم بَيْنَهُمْ أَوْ أَعْرِضْ عَنْهُمْ ۖ وَإِن تُعْرِضْ عَنْهُمْ فَلَن يَضُرُّوكَ شَيْـًٔا ۖ وَإِنْ حَكَمْتَ فَٱحْكُم بَيْنَهُم بِٱلْقِسْطِ ۚ إِنَّ ٱللَّهَ يُحِبُّ ٱلْمُقْسِطِينَ ﴿42﴾

سورۃ المائدۃ آیت 42

جو جھوٹ کے سننے والے ہیں اور بہت حرام کھانے والے ہیں۔ پس اگر یہ تیرے پاس آئیں تو ان میں (چاہو تو) فیصلہ کرنا یا اعراض کرلینا۔اور اگر تم ان سے اعراض بھی کروگے تو تمہارا کچھ نہ بگاڑ سکیں گے اور اگر فیصلہ کرنا چاہو تو انصاف کے ساتھ فیصلہ کرنا۔ بیشک اللہ انصاف کرنے والوں کو محبوب رکھتا ہے۔

يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُواْ مَن يَرۡتَدَّ مِنكُمۡ عَن دِينِهِۦ فَسَوۡفَ يَأۡتِى ٱللَّهُ بِقَوۡمٍ يُحِبُّهُمۡ وَيُحِبُّونَهُۥٓ أَذِلَّةٍ عَلَى ٱلۡمُؤۡمِنِينَ أَعِزَّةٍ عَلَى ٱلۡكَٰفِرِينَ يُجَٰهِدُونَ فِى سَبِيلِ ٱللَّهِ وَلَا يَخَافُونَ لَوۡمَةَ لَآئِمٍ ۚ ذَٰلِكَ فَضۡلُ ٱللَّهِ يُؤۡتِيهِ مَن يَشَآءُ ۚ وَٱللَّهُ وَٰسِعٌ عَلِيمٌ ﴿54﴾

سورۃ المائدۃ آیت 54

اے ایمان والو!۔ تم میں سے جو کوئی اپنے دین سے پھر جائے تو اللہ عنقریب ایسی قوم کو لے آئے گا جن سے وہ محبت کرتا ہوگا اور وہ اس سے محبت کرتے ہوں گے۔ وہ مومنوں کے حق میں نرم دل اور کافروں کے حق میں بہت سخت ہوں گے۔ اللہ کی راہ میں جہاد کریں گے اور کسی ملامت کرنے والے کی ملامت سے نہیں ڈریں گے۔ یہ اللہ کا فضل ہے جسے وہ چاہتا ہے دے دیتا ہے۔ اور اللہ بڑی وسعت والا بخوبی جاننے والا ہے۔

لَيۡسَ عَلَى ٱلَّذِينَ ءَامَنُواْ وَعَمِلُواْ ٱلصَّٰلِحَٰتِ جُنَاحٌ فِيمَا طَعِمُوٓاْ إِذَا مَا ٱتَّقَواْ وَّءَامَنُواْ وَعَمِلُواْ ٱلصَّٰلِحَٰتِ ثُمَّ ٱتَّقَواْ وَّءَامَنُواْ ثُمَّ ٱتَّقَواْ وَّأَحۡسَنُواْ ۗ وَٱللَّهُ يُحِبُّ ٱلۡمُحۡسِنِينَ ﴿93﴾ ع12

سورۃ المائدۃ آیت 93

جو لوگ ایمان لائے اور عمل صالح کرتے رہے ان پر اس میں کچھ گناہ نہیں جو کہ پہلے وہ کھا پی چکے جب کہ آئندہ سے پرہیز کر لیا اور ایمان لے آئے اور نیک کام کرتے رہے پھر برائی سے بھی بچتے رہے اور ایمان پر ثابت قدم رہے پھر تقویٰ اور احسان کی روش اختیار کر لی۔ اور اللہ تو ایسے احسان کرنے والوں سے محبت کرتا ہے۔

وَإِمَّا تَخَافَنَّ مِن قَوْمٍ خِيَانَةً فَٱنۢبِذْ إِلَيْهِمْ عَلَىٰ سَوَآءٍ ۚ إِنَّ ٱللَّهَ لَا يُحِبُّ ٱلْخَآئِنِينَ ﴿58﴾ ع7

سورۃ الانفال آیت 58

اور اگر کسی قوم سے تمہیں واقعی خیانت و عہد شکنی کا اندیشہ ہو تو ان کے معاہدے برابری کی سطح پر ان کے آگے پھینک دو۔ بیشک اللہ خیانت کرنے والوں کو بالکل پسند نہیں کرتا۔

كَيْفَ يَكُونُ لِلْمُشْرِكِينَ عَهْدٌ عِندَ ٱللَّهِ وَعِندَ رَسُولِهِۦٓ إِلَّا ٱلَّذِينَ عَٰهَدتُّمْ عِندَ ٱلْمَسْجِدِ ٱلْحَرَامِ ۖ فَمَا ٱسْتَقَٰمُوا۟ لَكُمْ فَٱسْتَقِيمُوا۟ لَهُمْ ۚ إِنَّ ٱللَّهَ يُحِبُّ ٱلْمُتَّقِينَ ﴿7﴾

سورۃ التوبۃ آیت 7

اللہ اور اس کے رسول کے نزدیک مشرکوں کے ساتھ کوئی عہد آخر کیسے رہ سکتا ہے سوائے اس کے کہ جن لوگوں کے ساتھ تم نے مسجد حرام کے نزدیک عہد کیا تھا؟۔ اگرچہ وہ قائم رہتے ہیں تو تم بھی قائم رہو۔ بیشک اللہ متقی لوگوں سے محبت کرتا ہے۔

لَا تَقُمْ فِيهِ أَبَدًا ۚ لَّمَسْجِدٌ أُسِّسَ عَلَى ٱلتَّقْوَىٰ مِنْ أَوَّلِ يَوْمٍ أَحَقُّ أَن تَقُومَ فِيهِ ۚ فِيهِ رِجَالٌ يُحِبُّونَ أَن يَتَطَهَّرُواْ ۚ وَٱللَّهُ يُحِبُّ ٱلْمُطَّهِّرِينَ ﴿108﴾

سورۃ التوبۃ آیت 108

تم اس (مسجد) میں کبھی کھڑے بھی نہ ہونا۔ البتہ وہ مسجد جس کی بنیاد پہلے دن سے ہی تقویٰ پر رکھی گئی ہے اس کا حق کہیں زیادہ ہے کہ تو اس میں کھڑا ہو۔ اس میں ایسے لوگ ہیں جو پاک رہنے کو محبوب رکھتے ہیں۔ اور اللہ بھی پاک رہنے والوں سے ہی محبت کرتا ہے۔

وَٱسْتَغْفِرُواْ رَبَّكُمْ ثُمَّ تُوبُوٓاْ إِلَيْهِ ۚ إِنَّ رَبِّى رَحِيمٌ وَدُودٌ ﴿90﴾

سورۃ ہود آیت 90

اور اپنے رب سے معافی مانگو پھر اسی کے حضور توبہ بھی کرو۔ بیشک میرا رب بڑا مہربان نہایت محبت کرنے والا ہے۔

إِنَّ ٱلَّذِينَ ءَامَنُواْ وَعَمِلُواْ ٱلصَّٰلِحَٰتِ سَيَجۡعَلُ لَهُمُ ٱلرَّحۡمَٰنُ وُدّٗا ﴿96﴾

سورۃ مریم آیت 96

بلاشبہ جو بھی ایمان لائے اور عمل صالح کرتے رہے عنقریب ربِ الرحمٰن (اپنی مخلوقات کے دلوں میں) ان کے لئے محبت پیدا کردے گا۔

أَنِ ٱقۡذِفِيهِ فِي ٱلتَّابُوتِ فَٱقۡذِفِيهِ فِي ٱلۡيَمِّ فَلۡيُلۡقِهِ ٱلۡيَمُّ بِٱلسَّاحِلِ يَأۡخُذۡهُ عَدُوّٞ لِّي وَعَدُوّٞ لَّهُۥۚ وَأَلۡقَيۡتُ عَلَيۡكَ مَحَبَّةٗ مِّنِّي وَلِتُصۡنَعَ عَلَىٰ عَيۡنِيٓ ﴿39﴾

سورۃ طٰہٰ آیت 39

کہ اس (بچے موسیٰؑ) صندوق میں ڈال دو پھر اسے دریا میں بہادو پھر دریا اس کو کنارے پر ڈال دے گا ۔(جہاں سے) اس کو میرا دشمن اور اس کا دشمن اٹھالے گا۔اور (اے موسیٰؑ) میں نے تم پر اپنی طرف سے محبت ڈال دی تھی اور وہ اس لئے کہ تو خاص نگرانی میں ہی پرورش پائے۔

وَمِنۡ ءَايَٰتِهِۦٓ أَنۡ خَلَقَ لَكُم مِّنۡ أَنفُسِكُمۡ أَزۡوَٰجٗا لِّتَسۡكُنُوٓاْ إِلَيۡهَا وَجَعَلَ بَيۡنَكُم مَّوَدَّةٗ وَرَحۡمَةٗۚ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَأٓيَٰتٖ لِّقَوۡمٖ يَتَفَكَّرُونَ ﴿21﴾

سورۃالروم آیت 21

اور اسی کے نشاناتِ قدرت میں سے ہے کہ اُس نے تمہارے لئے تمہاری ہی جنس سے عورتیں پیدا کردیں اور تم میں محبت اور مہربانی پیدا کردی تاکہ تم اُن کی طرف (مائل ہو کر) آرام وسکون حاصل کرو۔البتہ جو لوگ غور وفکر کرتے ہیں اُن کے لئے ان باتوں میں (بہت سی) نشانیاں ہیں۔

فَقَالَ إِنِّيٓ أَحۡبَبۡتُ حُبَّ ٱلۡخَيۡرِ عَن ذِكۡرِ رَبِّي حَتَّىٰ تَوَارَتۡ بِٱلۡحِجَابِ ﴿32﴾ وقفہ

سورۃص آیت 32

تو کہنے لگا کہ میں تو البتہ مال (گھوڑوں) کی محبت میں اپنے رب کی یاد سے غافل ہو گیا یہاں تک کہ (آفتاب) پردے میں چھپ گیا۔

وَٱعۡلَمُوٓاْ أَنَّ فِيكُمۡ رَسُولَ ٱللَّهِۚ لَوۡ يُطِيعُكُمۡ فِي كَثِيرٖ مِّنَ ٱلۡأَمۡرِ لَعَنِتُّمۡ وَلَٰكِنَّ ٱللَّهَ حَبَّبَ إِلَيۡكُمُ ٱلۡإِيمَٰنَ وَزَيَّنَهُۥ فِي قُلُوبِكُمۡ وَكَرَّهَ إِلَيۡكُمُ ٱلۡكُفۡرَ وَٱلۡفُسُوقَ وَٱلۡعِصۡيَانَۚ أُوْلَٰٓئِكَ هُمُ ٱلرَّٰشِدُونَ ﴿7﴾ لا

سورۃالحجرات آیت 7

اور خوب جان رکھو!۔ کہ تم میں رسول اللہ موجود ہیں اگر وہ بہت سے معاملات میں تمہاری بات مان لیا کریں تو تم زحمت و مشقت میں پڑ جاؤ۔ لیکن اللہ نے تمہارے دلوں میں ایمان کی محبت ڈال دی ہے اور اسے تمہارے دلوں میں مزین کر دیا ہے اور کفر اور فسق اور نافرمانی تمہارے نزدیک قابلِ نفرت بنادی ہے۔ایسے ہی لوگ تو راہِ ہدایت پر ہیں۔

وَإِن طَآئِفَتَانِ مِنَ ٱلْمُؤْمِنِينَ ٱقْتَتَلُواْ فَأَصْلِحُواْ بَيْنَهُمَا ۖ فَإِنۢ بَغَتْ إِحْدَىٰهُمَا عَلَى ٱلْأُخْرَىٰ فَقَٰتِلُواْ ٱلَّتِى تَبْغِى حَتَّىٰ تَفِىٓءَ إِلَىٰٓ أَمْرِ ٱللَّهِ ۚ فَإِن فَآءَتْ فَأَصْلِحُواْ بَيْنَهُمَا بِٱلْعَدْلِ وَأَقْسِطُوٓاْ ۖ إِنَّ ٱللَّهَ يُحِبُّ ٱلْمُقْسِطِينَ ﴿9﴾

سورۃ الحجرات آیت 9

اور اگر مومنین کے دو گروہ آپس میں لڑ پڑیں تو تم سب ان کے درمیان صلح کرادیا کرو۔ پھر اگر ان میں سے ایک گروہ دوسرے پر تعدی وزیادتی کرے تو تم سب ظلم وزیادتی کرنے والے سے لڑو۔ یہاں تک کہ وہ حکمِ الٰہی کی طرف لوٹ آئے پس اگر وہ لوٹ آئے تو پھر تم ان دونوں کے درمیان عدل وانصاف کے ساتھ صلح کرادو۔اور انصاف کیا کرو بیشک اللہ انصاف کرنے والوں سے محبت کرتا ہے۔

وَٱلَّذِينَ تَبَوَّءُو ٱلدَّارَ وَٱلْإِيمَٰنَ مِن قَبْلِهِمْ يُحِبُّونَ مَنْ هَاجَرَ إِلَيْهِمْ وَلَا يَجِدُونَ فِى صُدُورِهِمْ حَاجَةً مِّمَّآ أُوتُواْ وَيُؤْثِرُونَ عَلَىٰٓ أَنفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ ۚ وَمَن يُوقَ شُحَّ نَفْسِهِۦ فَأُوْلَٰٓئِكَ هُمُ ٱلْمُفْلِحُونَ ﴿9﴾ ج

سورۃ الحشر آیت 9

(اور یہ مال) ان کے لئے بھی ہے جن لوگوں نے اس دیارِ مدینہ میں اور ایمان میں ان سے پہلے اپنی جگہ بنالی اور جو بھی ہجرت کرکے ان کے پاس آتا ہے وہ اس سے محبت کرتے ہیں۔ اور جو کچھ ان کو ملا ہے اس سے اپنے دل میں کچھ خلش نہیں پاتے۔ اور وہ ان کو اپنے اوپر ترجیح دیتے ہیں اگرچہ خود بھی ضرورت مند ہوتے ہیں۔ اور جو بھی نفس کی حرص سے بچا لیے گئے تو ایسے ہی لوگ مراد پانے والے ہیں۔

۞ عَسَى ٱللَّهُ أَن يَجْعَلَ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ ٱلَّذِينَ عَادَيْتُم مِّنْهُم مَّوَدَّةً ۚ وَٱللَّهُ قَدِيرٌ ۚ وَٱللَّهُ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ﴿7﴾

سورۃ الممتحنۃ آیت 7

بہت ممکن ہے کہ اللہ تمہارے اور ان لوگوں کے درمیان جن سے (آج) تم دشمنی رکھتے ہو کبھی محبت پیدا کر دے۔ اور اللہ بڑی قدرت والا ہے اور اللہ بڑا بخشنے والا نہایت رحم کرنے والا ہے۔

لَّا يَنْهَىٰكُمُ ٱللَّهُ عَنِ ٱلَّذِينَ لَمْ يُقَٰتِلُوكُمْ فِى ٱلدِّينِ وَلَمْ يُخْرِجُوكُم مِّن دِيَٰرِكُمْ أَن تَبَرُّوهُمْ وَتُقْسِطُوٓاْ إِلَيْهِمْ ۚ إِنَّ ٱللَّهَ يُحِبُّ ٱلْمُقْسِطِينَ ﴿8﴾

سورۃ الممتحنۃ آیت 8

جن لوگون نے نہ تودین کے معاملے میں تم سے جنگ کی اور نہ ہی تمہیں تمہارے گھروں سے نکالا ان کے ساتھ نیکی کرنے اور انصاف کرنے سے اللہ تمہیں منع نہیں کرتا۔ بیشک اللہ تو انصاف کرنے والوں سے محبت رکھتا ہے۔

كَلَّا بَلْ تُحِبُّونَ ٱلْعَاجِلَةَ ﴿20﴾

سورۃ القیامۃ آیت 20

ہر گز نہیں (بلکہ) تم جلد مل جانے والی (دنیا) سے محبت کرتے ہو۔

وَيُطْعِمُونَ ٱلطَّعَامَ عَلَىٰ حُبِّهِۦ مِسْكِينًا وَيَتِيمًا وَأَسِيرًا ﴿8﴾

سورۃ الانسان آیت 8

اور وہ اس (اللہ جل شانہ) کی محبت میں مسکینوں یتیموں اور قیدیوں کو کھلاتے ہیں۔

إِنَّ هَٰٓؤُلَآءِ يُحِبُّونَ ٱلْعَاجِلَةَ وَيَذَرُونَ وَرَآءَهُمْ يَوْمًا ثَقِيلًا ﴿27﴾

سورۃ الانسان آیت 27

بیشک یہ لوگ جلد مل جانے والی (دنیا) سے محبت رکھتے ہیں اور (دیر سے آنے والے اس) بھاری دن کو پسِ پشت ڈال دیتے ہیں۔

وَهُوَ ٱلْغَفُورُ ٱلْوَدُودُ ﴿14﴾

سورۃ البروج آیت 14

اور وہ بڑا بخشنے والا نہایت محبت کرنے والا بھی ہے۔

وَتُحِبُّونَ ٱلْمَالَ حُبًّا جَمًّا ﴿20﴾

سورۃ الفجر آیت 20

اور تم مال و دولت سے کچھ زیادہ ہی محبت کرتے ہو۔

وَإِنَّهُۥ لِحُبِّ ٱلْخَيْرِ لَشَدِيدٌ ﴿8﴾

سورۃ العادیات آیت 8

اور بیشک وہ مال کی محبت میں بڑا شدید ہے۔

جو کچھ کہا گیا اس کا نچوڑ یہ ہے کہ

ہمارے ہاں چند عشقیہ داستانوں کو بنیاد بنا کر آج کے مسلمان اسلام میں بھی اللہ تعالیٰ یا نبی ﷺ اور جلیل القدر ہستیوں کے لئے عشق کا لفظ استعمال کرتے رہتے ہیں۔اور یہ اتنا عام ہو چکا ہے کہ اسے واعظین حضرات جمعے کے خطبوں اور اپنی اپنی تبلیغی و نجی محفلوں میں بھی بلا کسی جھجک بیان کرتے نظر آتے ہیں۔

جبکہ یہ لفظ تو ایک بدنامِ زمانہ لفظ ہے جس کا زیادہ تر استعمال عشقیہ داستانوں میں ہی ہوا ہے۔

اسلام سے اس لفظ کا دور دور تک کوئی واسطہ نہیں۔

پورے قرآن میں اور احادیث کے سارے ذخیرے میں یہ لفظ کہیں نہیں ملتا۔

اور نہ ہی صحابہ کرام نے کبھی یہ لفظ استعمال کیا ہے۔

بہت کم لوگ ہیں جو اس بارے احتیاط سے کام لیتے ہیں۔اور اس لفظ کا استعمال اللہ جل شانہ۔ نبی ﷺ اور عظیم ہستیوں کے لئے نہیں کرتے۔

جو لوگ اس کا استعمال اللہ اور نبی ﷺ کے لئے جائز سمجھتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اس میں کوئی حرج نہیں ۔ تو ان سے یہ سوال ہے کہ

پھر اس لفظ کو اپنے ماں باپ کے لئے کیوں نہیں استعمال کیا جاتا۔

یا ماں باپ اپنے بچوں کے لئے کیوں نہیں بولتے ؟۔

بلکہ اسے بولنا معیوب یعنی عیب تصور کیا جاتا ہے۔

کیونکہ یہ پاکیزہ لفظ نہیں ہے۔ اس میں بری خواہشات کی بو آتی ہے اور شہوت ٹپکتی ہے۔

اور اگر اسے سگے رشتوں یا ماں بہن اور بیٹی کے لئے پسند نہیں کیا جاتا تو پھر اللہ کے لئے اور رسول کے لئے آخر کیوں کر اس کا استعمال جائز سمجھ لیا گیا۔

اے کاش یہ بات سمجھ میں آ جائے اور یہ تو معمولی عقل رکھنے والا عام انسان بھی اچھی طرح سمجھ سکتا ہے کہ اگر یہ لفظ اپنے معزز رشتوں کے لئے موزوں نہیں ہے اور ان پر اس کا استعمال عجیب سا لگتا ہے۔ تو نعوذ باللہ کس طرح یہ اللہ اور اس رسول ﷺ کے لئے مناسب ہو سکتا ہے۔ بہتر یہی ہے کہ اس کے استعمال سے گریز کیا جائے اور اس کی جگہ

محبت۔ الفت۔ محب۔ محب

جیسے کا الفاظ کا استعمال عام کیا جانا چاہیئے۔ جن کا استعمال بہت بہتر اور موزوں ہے اور کسی طرح بھی عیب دار نہیں ہے۔ مثال کے طور پر

حُبِ رسول میں ان کی اطاعت قبول ہے۔

اللہ کی محبت اس بات کا تقاضا کرتی ہے کہ نبی ﷺ کی اطاعت کی جائے۔

اس کی بنا پر ہی کائنات کی تخلیق کو ایک عشقیہ داستان بنا کر پیش کرنے والے نے نعوذ باللہ یہ جھوٹ گھڑ لیا کہ

محمدؐ نہ ہوتے تو کچھ بھی نہ ہوتا اور اس کائنات کی تخلیق صرف نبی ﷺ کی وجہ سے ہوئی ہے۔

جبکہ اللہ جل شانہ نے قرآن کی مختلف آیات میں کائنات کی تخلیق پر جو کچھ فرمایا ہے اس سب میں اس بات کا شائبہ تک نہیں ملتا۔ اور ایسی قرآن سے ٹکرانے والی ضعیف اور موضوع احادیث کو بہت سارے محقق علماء اور محدثین نے رَد کر دیا ہے۔ یہ بات ذہن نشین کر لیں کہ حدیث خواہ کتنی ہی معتبر کیوں نہ ہو قرآن کے مقابل حجت و دلیل کا درجہ نہیں رکھتی۔ اس بارے اللہ جل شانہ کا فرمان بھی دیکھ لیں۔

وَٱلسَّمَآءِ ذَاتِ ٱلرَّجْعِ﴿11﴾لا وَٱلْأَرْضِ ذَاتِ ٱلصَّدْعِ﴿12﴾لا إِنَّهُۥ لَقَوْلٌ فَصْلٌ﴿13﴾لا وَمَا هُوَ بِٱلْهَزْلِ﴿14﴾ط إِنَّهُمْ يَكِيدُونَ كَيْدًا﴿15﴾لا وَأَكِيدُ كَيْدًا﴿16﴾ج صلے فَمَهِّلِ ٱلْكَٰفِرِينَ أَمْهِلْهُمْ رُوَيْدًا﴿17﴾ع1

سورۃ الطارق آیت ۱۱ تا ۱۷

قَسم ہے!۔ بارش والے آسمان کی۔اور (نباتات اُگتے وقت) پھٹ جانے والی زمین کی۔یقیناً یہ کلامِ پاک حرفِ آخر (یعنی قطعی فیصلہ کن) ہے۔اور کوئی ہنسی مذاق کی بات نہیں ہے۔البتہ یہ لوگ تو اپنی چالیں چلنے میں لگے ہیں۔اور میں بھی ایک تدبیر کر رہا ہوں۔ پس تم کافروں کو (اپنی چالیں چلنے کے لئے) کچھ وقت (اور) تھوڑی سی چند روزہ مہلت دے دو۔

اور ہمارا رویّہ اس کتاب سے کیا ہے وہ بھی ارشاد فرما دیا۔

كِتَٰبٌ فُصِّلَتْ ءَايَٰتُهُۥ قُرْءَانًا عَرَبِيًّا لِّقَوْمٍ يَعْلَمُونَ﴿3﴾لا بَشِيرًا وَنَذِيرًا فَأَعْرَضَ أَكْثَرُهُمْ فَهُمْ لَا يَسْمَعُونَ﴿4﴾

سورۃ فصلت آیت ۳۔۴

https://quranexcel.com

ایسی کتاب ہے جس کی آیات عربی زبان کے قرآن کی صورت میں تفصیل سے واضح کر دی گئی ہیں ان لوگوں کے لئے جو علم رکھتے ہیں۔ یہ (قرآن) خوشخبری دینے والا اور خبردار کرنے والا ہے مگر ان میں بہت سارے لوگوں نے اس سے منہ ہی موڑا ہے۔ پس وہ (اس کو) سنتے ہی نہیں ہیں۔

وَهُمْ يَنْهَوْنَ عَنْهُ وَيَنْـَٔوْنَ عَنْهُ ۖ وَإِن يُهْلِكُونَ إِلَّآ أَنفُسَهُمْ وَمَا يَشْعُرُونَ ﴿26﴾

سورۃ الانعام آیت 26

اور یہ لوگ اس (قرآن) سے دوسروں کو بھی روکتے ہیں اور خود بھی اس سے دور بھاگتے ہیں۔ مگر (اس سے) اپنے آپ کو ہی ہلاکت میں ڈالتے ہیں اور انہیں اس کا (بالکل بھی) شعور نہیں ہے۔

تخلیقِ کائنات:

اللہ جل جلالہ بہترین خالق ہے۔ جس کی اعلیٰ معرفت قرآن سے ہی حاصل ہو سکتی ہے۔ آج کل تو اس کی شان و عظمت کا اندازہ سائنسدانوں کے ایک تجزیے سے بھی لگایا جا سکتا ہے۔ کہ

اگر انسان اس قابل ہو جائے کہ دماغ کے نہایت باریک حصوں کو جسم کے باقی اعضاء کی طرح کھول کھول کر زمین پر رکھ سکے تو اس کے پھیلاؤ پر ساری زمین بھی اس اکیلے دماغ کی وسعت کے سامنے ناکافی ہو گی۔

قرآن کریم میں اللہ جل شانہ نے تخلیق کائنات پر جو کچھ فرمایا ہے لوگوں کی اکثریت اس کو پس پشت ڈال دیتی ہے۔

تخلیقِ عالم پر قرآنی آیات بھی ملاحظہ کریں۔اس کو بے مقصد و بے مصلحت نہیں بلکہ با مقصد اور پُر حکمت بنایا گیا ہے۔

ٱلَّذِينَ يَذْكُرُونَ ٱللَّهَ قِيَٰمًا وَقُعُودًا وَعَلَىٰ جُنُوبِهِمْ وَيَتَفَكَّرُونَ فِى خَلْقِ ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلْأَرْضِ رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ هَٰذَا بَٰطِلًا سُبْحَٰنَكَ فَقِنَا عَذَابَ ٱلنَّارِ ﴿191﴾

سورۃ آلِ عمران آیت ۱۹۱

جو لوگ کھڑے اور بیٹھے اور ان کی کروٹوں کے بل (ہر حال میں) اللہ کو یاد کرتے اور آسمان و زمین کی تخلیق پر غور کرتے ہوئے (کہتے ہیں) اے ہمارے رب !۔ تو نے یہ سب بے فائدہ نہیں بنایا۔ تو بالکل پاک ہے پس ہمیں دوزخ کے عذاب سے بچا لینا۔

أَلَمْ تَرَ أَنَّ ٱللَّهَ خَلَقَ ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلْأَرْضَ بِٱلْحَقِّ ۚ إِن يَشَأْ يُذْهِبْكُمْ وَيَأْتِ بِخَلْقٍ جَدِيدٍ ﴿19﴾ وَمَا ذَٰلِكَ عَلَى ٱللَّهِ بِعَزِيزٍ ﴿20﴾

سورۃ ابراہیم آیت ۱۹۔۲۰

کیا تم دیکھتے بھالتے نہیں کہ اللہ نے آسمانوں و زمین کو تدبیر و حکمت کے ساتھ پیدا کیا ہے؟۔اگر وہ چاہے تو تمہیں نابود کر دے اور کوئی نئی مخلوق لے آئے۔اور یہ کام اللہ پر کچھ بھی مشکل نہیں۔

وَمَا خَلَقْنَا ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلْأَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَآ إِلَّا بِٱلْحَقِّ ۗ وَإِنَّ ٱلسَّاعَةَ لَءَاتِيَةٌ ۖ فَٱصْفَحِ ٱلصَّفْحَ ٱلْجَمِيلَ ﴿85﴾

سورۃ الحجر آیت ۸۵

اور ہم نے آسمانوں و زمین اور جو کچھ بھی ان درمیان ہے مبنی بر حق (یعنی مدبّرانہ حقائق پر) پیدا کیا ہے۔اور قیامت تو البتہ آنے والی ہے۔پس تم (اِن کی بے ہودہ باتوں پر) شائستگی سے در گزر کر لو۔

وَمَا خَلَقْنَا ٱلسَّمَآءَ وَٱلْأَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا لَٰعِبِينَ ﴿16﴾ لَوْ أَرَدْنَآ أَن نَّتَّخِذَ لَهْوًا لَّٱتَّخَذْنَٰهُ مِن لَّدُنَّآ إِن كُنَّا فَٰعِلِينَ ﴿17﴾

سورۃ الانبیاء آیت ۱۷۔۱۶

اور ہم نے آسمان وزمین کو اور جو کچھ بھی ان کے درمیان ہے ان سب کو (بلا مقصد) کھیل تماشے کے لئے پیدا نہیں کیا۔اور اگر ہم کوئی کھیل تماشا بنانا چاہتے تو یقیناً اپنے آس پاس ہی بنا لیتے۔اگرچہ ہم ایسا کرنے والے ہوتے!۔

قُلۡ إِن لَّبِثۡتُمۡ إِلَّا قَلِيلٗا لَّوۡ أَنَّكُمۡ كُنتُمۡ تَعۡلَمُونَ ﴿114﴾ أَفَحَسِبۡتُمۡ أَنَّمَا خَلَقۡنَٰكُمۡ عَبَثٗا وَأَنَّكُمۡ إِلَيۡنَا لَا تُرۡجَعُونَ ﴿115﴾

سورۃ المومنون آیت ۱۱۴۔۱۱۵

ارشاد ہوگا کہ تم وہاں پر بہت ہی کم رہے ہو اے کاش کہ!۔تم کو یہ بات سمجھ میں آجاتی۔کیا پھر تم یہ گمان کیے ہوئے تھے کہ ہم نے تمہیں بلا مقصد پیدا کیا ہے اور یہ کہ تم ہمارے پاس لوٹ کر نہیں آؤ گے؟۔

خَلَقَ ٱللَّهُ ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلۡأَرۡضَ بِٱلۡحَقِّۚ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَأٓيَةٗ لِّلۡمُؤۡمِنِينَ ﴿44﴾ ع4

سورۃ العنکبوت آیت ۴۴

اللہ نے آسمانوں وزمین کو مبنی بر حکمت پیدا کیا ہے۔بیشک اس میں ایمان والوں کے لئے یقیناً بڑی دلیل ونشانی ہے۔

أَوَلَمْ يَتَفَكَّرُواْ فِيٓ أَنفُسِهِم ۗ مَّا خَلَقَ ٱللَّهُ ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلْأَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَآ إِلَّا بِٱلْحَقِّ وَأَجَلٍ مُّسَمًّى ۗ وَإِنَّ كَثِيرًا مِّنَ ٱلنَّاسِ بِلِقَآئِ رَبِّهِمْ لَكَٰفِرُونَ ﴿8﴾

سورۃالروم آیت ۸

کیااپنے آپ ان لوگوں نے کبھی غور و فکر نہیں کیا؟۔کہ اللہ نے آسمانوں وزمین کواور جو کچھ ان دونوں کے درمیان ہے سب کو حکمت سے ایک مقررہ مدت تک کے لئے پیدا کیا ہے۔اور یقیناً بہت سارے لوگ اپنے رب سے ملنے کے ہی منکر ہیں۔

وَمَا خَلَقْنَا ٱلسَّمَآءَ وَٱلْأَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا بَٰطِلًا ۚ ذَٰلِكَ ظَنُّ ٱلَّذِينَ كَفَرُواْ ۚ فَوَيْلٌ لِّلَّذِينَ كَفَرُواْ مِنَ ٱلنَّارِ ﴿27﴾ط

سورۃص آیت ۲۷

اور ہم نے آسمان وزمین کواور ان دونوں کے درمیان کاسب کچھ بغیر کسی مصلحت کے پیدا نہیں کیا۔ ایسا تو ان لوگوں کا گمان ہے جو کافر ہیں پس کافروں کے لئے جہنم کی آگ سے ہلاکت وبربادی ہے۔

خَلَقَ ٱلسَّمٰوٰتِ وَٱلۡأَرۡضَ بِٱلۡحَقِّۖ يُكَوِّرُ ٱلَّيۡلَ عَلَى ٱلنَّهَارِ وَيُكَوِّرُ ٱلنَّهَارَ عَلَى ٱلَّيۡلِۖ وَسَخَّرَ ٱلشَّمۡسَ وَٱلۡقَمَرَۖ كُلٌّ يَجۡرِي لِأَجَلٖ مُّسَمًّىۗ أَلَا هُوَ ٱلۡعَزِيزُ ٱلۡغَفَّٰرُ ﴿5﴾

سورۃالزمر آیت ۵

اسی نے آسمانوں اور زمین کو حکمت وتدبیر کے ساتھ پیدا کیا ہے وہی رات کو دن پر اور دن کو رات پر لپیٹ لیتا ہے۔ اور اس نے سورج اور چاند کو (اس طرح) تابع کر رکھا ہے کہ ہر ایک مدت مقررہ تک رواں دواں رہے۔ جان رکھو کہ وہی خوب غالب ہے بڑا بخشنے والا ہے۔

وَمَا خَلَقۡنَا ٱلسَّمٰوٰتِ وَٱلۡأَرۡضَ وَمَا بَيۡنَهُمَا لَٰعِبِينَ ﴿38﴾ مَا خَلَقۡنَٰهُمَآ إِلَّا بِٱلۡحَقِّ وَلَٰكِنَّ أَكۡثَرَهُمۡ لَا يَعۡلَمُونَ ﴿39﴾ إِنَّ يَوۡمَ ٱلۡفَصۡلِ مِيقَٰتُهُمۡ أَجۡمَعِينَ ﴿40﴾

سورۃالدخان آیت ۳۸ تا ۴۰

اور ہم نے آسمانوں وزمین اور جو کچھ ان کے درمیان ہے سب کچھ کھیل کے طور پر پیدا نہیں کیا۔ ہم نے تو ان کو مبنی بر حکمت پیدا کیا ہے لیکن ان میں بہت سارے لوگ نہیں جانتے۔ بیشک فیصلے کا دن ان سب کا مقرر شدہ وقت ہے۔

مَا خَلَقْنَا ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلْأَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَآ إِلَّا بِٱلْحَقِّ وَأَجَلٍ مُّسَمًّى ۚ وَٱلَّذِينَ كَفَرُوا۟ عَمَّآ أُنذِرُوا۟ مُعْرِضُونَ ﴿3﴾

سورۃ الأحقاف آیت ۳

ہم نے آسمانوں وزمین کو اور جو کچھ ان کے درمیان ہے سب کچھ مبنی بر حکمت اور ایک وقت مقرر تک کے لئے پیدا کیا ہے۔ اور کافر و ناشکرے لوگ جس چیز سے آگاہ کیے جاتے ہیں وہ اسی سے رُو گردانی کرتے ہیں۔

خَلَقَ ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلْأَرْضَ بِٱلْحَقِّ وَصَوَّرَكُمْ فَأَحْسَنَ صُوَرَكُمْ ۖ وَإِلَيْهِ ٱلْمَصِيرُ ﴿3﴾

سورۃ التغابن آیت ۳

اسی نے آسمانوں اور زمین کو مبنی بر حکمت پیدا کیا اور اسی نے تمہاری صورتیں بنائیں پھر صورتیں بھی بہت عمدہ بنائیں اور (سب کو) اسی کی طرف لوٹ کر جانا ہے۔

اللہ جل شانہ نے جنوں اور انسانوں کو صرف اپنی بندگی کے لیے پیدا کیا

وَمَا خَلَقْتُ ٱلْجِنَّ وَٱلْإِنسَ إِلَّا لِيَعْبُدُونِ ﴿56﴾ مَآ أُرِيدُ مِنْهُم مِّن رِّزْقٍ وَمَآ أُرِيدُ أَن يُطْعِمُونِ ﴿57﴾ إِنَّ ٱللَّهَ هُوَ ٱلرَّزَّاقُ ذُو ٱلْقُوَّةِ ٱلْمَتِينُ ﴿58﴾

سورۃالذاریات آیت ۵۶تا۵۸

اور میں نے جنوں اور انسانوں کو محض اس لئے پیدا کیا ہے کہ میری عبادت کریں۔ میں ان سے روزی کا طالب نہیں اور نہ یہ چاہتا ہوں کہ مجھے کھلائیں۔ بیشک اللہ ہی تو رزق دینے والا بے پناہ قوت والا نہایت مضبوط ہے۔

اللہ جل شانہ نے کامل دین عطا فرمایا تاکہ بندگی میں سہولت رہے۔

ٱلْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ وَأَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِى وَرَضِيتُ لَكُمُ ٱلْإِسْلَٰمَ دِينًا ۚ ﴿3﴾

سورۃالمائدہ آیت ۳

آج کے دن میں نے تمہارے لئے تمہارا دین مکمل کر دیا ہے (یعنی کسی بھی کمی بیشی کی گنجائش نہیں چھوڑی)۔ اور اپنی نعمت تم پر پوری کر دی ہے۔ اور تمہارے لئے دین کی حیثیت سے اسلام کو پسند کر لیا ہے۔

اللہ جل شانہ نے وضاحت کر دی کہ تمہیں آزمائش کے لئے پیدا کیا

لَتُبْلَوُنَّ فِيٓ أَمْوَٰلِكُمْ وَأَنفُسِكُمْ وَلَتَسْمَعُنَّ مِنَ ٱلَّذِينَ أُوتُواْ ٱلْكِتَٰبَ مِن قَبْلِكُمْ وَمِنَ ٱلَّذِينَ أَشْرَكُوٓاْ أَذًى كَثِيرًا ۚ وَإِن تَصْبِرُواْ وَتَتَّقُواْ فَإِنَّ ذَٰلِكَ مِنْ عَزْمِ ٱلْأُمُورِ ﴿186﴾

سورۃ آلِ عمران آیت ۱۸۶

البتہ تمہارے مالوں اور جانوں میں لازمی تمہاری آزمائش کی جائے گی اور بلاشبہ تم اہل کتاب سے اور مشرکوں سے بہت سی تکلیف دہ باتیں ضرور سنو گے۔ اور اگر تم صبر اور تقویٰ کا دامن تھامے رکھو گے تو بلاشبہ یہ بڑی ہمت کے کاموں میں سے ہے۔

وَهُوَ ٱلَّذِى خَلَقَ ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلْأَرْضَ فِى سِتَّةِ أَيَّامٍ وَكَانَ عَرْشُهُۥ عَلَى ٱلْمَآءِ لِيَبْلُوَكُمْ أَيُّكُمْ أَحْسَنُ عَمَلًا ۗ وَلَئِن قُلْتَ إِنَّكُم مَّبْعُوثُونَ مِنۢ بَعْدِ ٱلْمَوْتِ لَيَقُولَنَّ ٱلَّذِينَ كَفَرُوٓاْ إِنْ هَٰذَآ إِلَّا سِحْرٌ مُّبِينٌ ﴿7﴾

سورۃ ہود آیت ۷

وہ (اللہ) ہی تو ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو چھ دن میں بنایا اور اس کا عرش پانی پر تھا۔ (اور تمہاری تخلیق) اس لئے کہ تمہیں آزمائے کہ کون تم میں سے اچھے کام کرتا ہے؟۔ اور اگر تم مرنے کے بعد دوبارہ اٹھائے جانے کا کہہ دو تو یقیناً منکرین ضرور کہیں گے کہ یہ تو کھلم کھلا جادو ہے۔

أَحَسِبَ ٱلنَّاسُ أَن يُتْرَكُوٓاْ أَن يَقُولُوٓاْ ءَامَنَّا وَهُمْ لَا يُفْتَنُونَ ﴿2﴾

سورۃ العنکبوت آیت ۲

کیالوگ خیال کرتے ہیں یہ کہنے سے کہ ہم ایمان لائے ہیں چھوڑ دیئے جائیں گے اور ان کی آزمائش نہیں کی جائے گی

ٱلَّذِى خَلَقَ ٱلْمَوْتَ وَٱلْحَيَوٰةَ لِيَبْلُوَكُمْ أَيُّكُمْ أَحْسَنُ عَمَلًا ۚ وَهُوَ ٱلْعَزِيزُ ٱلْغَفُورُ ﴿2﴾

سورۃالملک آیت ۲

جس نے موت وزندگی کو پیدا کیا تاکہ تمہاری آزمائش کرے کہ تم میں سے کون اچھے عمل کرتا ہے۔؟ وہ بڑا زبردست نہایت بخشنے والا ہے۔۔

اللہ جل شانہ نے مومنوں پر اپنی رحمت نچھاور کرنے کے لئے پیدا کیا

اللہ کی رحمتوں اور برکتوں کے حامل بنو:

قُل لِّمَن مَّا فِى ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلْأَرْضِ ۖ قُل لِّلَّهِ ۚ كَتَبَ عَلَىٰ نَفْسِهِ ٱلرَّحْمَةَ ۚ لَيَجْمَعَنَّكُمْ إِلَىٰ يَوْمِ ٱلْقِيَٰمَةِ لَا رَيْبَ فِيهِ ۚ ٱلَّذِينَ خَسِرُوٓا۟ أَنفُسَهُمْ فَهُمْ لَا يُؤْمِنُونَ ﴿12﴾

سورۃالانعام آیت ۱۲

پوچھو کہ آسمانوں وزمین میں جو کچھ ہے وہ کس کا ہے؟۔(خود جواب) بتادو سب کچھ اللہ ہی کا ہے۔اس نے رحم کرنا اپنے اوپر لازم کرلیا ہے۔وہ تم سب کو قیامت کے دن جس میں کچھ بھی شک نہیں ضرور جمع کرے گا۔جو لوگ اپنے آپ کو خسارے میں ڈال چکے ہیں وہ ایمان نہیں لائیں گے۔

وَإِذَا جَآءَكَ ٱلَّذِينَ يُؤْمِنُونَ بِـَٔايَٰتِنَا فَقُلْ سَلَٰمٌ عَلَيْكُمْ ۖ كَتَبَ رَبُّكُمْ عَلَىٰ نَفْسِهِ ٱلرَّحْمَةَ ۖ أَنَّهُۥ مَنْ عَمِلَ مِنكُمْ سُوٓءًۢا بِجَهَٰلَةٍ ثُمَّ تَابَ مِنۢ بَعْدِهِۦ وَأَصْلَحَ فَأَنَّهُۥ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ﴿54﴾

سورۃ الانعام آیت ۵۴

اور جب تمہارے پاس وہ لوگ آئیں جو ہماری آیتوں پر ایمان لائے ہیں تو ان سے کہا کرو سلامٌ علیکم (تم پر سلامتی ہو)۔ تمہارے رب نے رحمت کرنا اپنے ذمّے لازم کرلیا ہے۔ بلاشبہ جو کوئی تم میں نادانی سے کوئی بری حرکت کر بیٹھے پھر اس کے بعد توبہ کرلے اور اصلاح کرلے تو یقیناً وہ بڑا بخشنے والا بہت رحم کرنے والا ہے۔

وَٱكْتُبْ لَنَا فِى هَٰذِهِ ٱلدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِى ٱلْـَٔاخِرَةِ إِنَّا هُدْنَآ إِلَيْكَ ۚ قَالَ عَذَابِىٓ أُصِيبُ بِهِۦ مَنْ أَشَآءُ ۖ وَرَحْمَتِى وَسِعَتْ كُلَّ شَىْءٍ ۚ فَسَأَكْتُبُهَا لِلَّذِينَ يَتَّقُونَ وَيُؤْتُونَ ٱلزَّكَوٰةَ وَٱلَّذِينَ هُم بِـَٔايَٰتِنَا يُؤْمِنُونَ ﴿156﴾

سورۃ الأعراف آیت 156

اور ہمارے لئے اس دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی بھلائی لکھ دے بیشک ہم نے تیری ہی طرف رجوع کر چکے۔ارشادِ باری ہوا کہ میرا عذاب تو (صرف) اسی کو ہوتا ہے۔جس پر میں (بوجہ اس کے ظلم) پہنچانا چاہتا ہوں۔ لیکن میری رحمت توسب چیزوں سے زیادہ وسیع ہے۔پس وہ رحمت تو میں ان کے لئے لکھ دوں گا جو (میری نافرمانی سے) ڈرتے بچتے ہیں اور جو زکوۃ دیتے ہیں اور جو ہماری آیتوں پر ایمان لاتے ہیں۔

إِلَّا مَن رَّحِمَ رَبُّكَ ۚ وَلِذَٰلِكَ خَلَقَهُمْ ۗ وَتَمَّتْ كَلِمَةُ رَبِّكَ لَأَمْلَأَنَّ جَهَنَّمَ مِنَ ٱلْجِنَّةِ وَٱلنَّاسِ أَجْمَعِينَ ﴿119﴾

سورۃ ہود آیت ۱۱۹

مگر جن پر تیرا رب رحم کرے اور اسی لئے تو ان کو پیدا کیا ہے اور تیرے رب کی یہ بات بھی پوری ہو کر رہے گی کہ میں ضرور دوزخ کو جنوں اور انسانوں کے سب (نافرمانوں) سے بھر دوں گا۔

وَرَبُّكَ ٱلْغَفُورُ ذُو ٱلرَّحْمَةِ ۖ لَوْ يُؤَاخِذُهُم بِمَا كَسَبُوا۟ لَعَجَّلَ لَهُمُ ٱلْعَذَابَ ۚ بَل لَّهُم مَّوْعِدٌ لَّن يَجِدُوا۟ مِن دُونِهِۦ مَوْئِلًا ﴿58﴾

سورۃ الکہف آیت ۵۸

اور تیرا رب تو بڑا معاف کرنے والا صاحبِ رحمت ہے۔اگر ان کے کرتوتوں پر انہیں پکڑنا چاہتا تو فوراً ہی عذاب بھیج دیتا۔بلکہ ان کے لئے ایک معیاد مقرر کر دی گئی ہے جس کے سوا کوئی بھی نکلنے کی جگہ وہ ہر گز نہیں پائیں گے۔

هُوَ ٱلَّذِى يُصَلِّى عَلَيْكُمْ وَمَلَٰٓئِكَتُهُۥ لِيُخْرِجَكُم مِّنَ ٱلظُّلُمَٰتِ إِلَى ٱلنُّورِ ۚ وَكَانَ بِٱلْمُؤْمِنِينَ رَحِيمًا ﴿43﴾

سورۃ الاحزاب آیت ۴۳

وہی تو ہے جو تم پر اپنی رحمت بھیجتا ہے اور اس کے فرشتے بھی تاکہ تم کو ظلمت کے اندھیروں سے نکال کر نورِ ہدایت کی طرف لے جائے۔اور اللہ مومنوں پر بہت مہربان ہے۔

اوپر والی آیت میں سب مسلمانوں کے لئے لفظ يُصَلِّى استعمال ہوا ہے اور پھر يُصَلُّونَ اور صَلُّوا کے الفاظ نبی ﷺ کے لئے استعمال ہوئے کہ

إِنَّ ٱللَّهَ وَمَلَٰٓئِكَتَهُۥ يُصَلُّونَ عَلَى ٱلنَّبِىِّ ۚ يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ صَلُّوا۟ عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا۟ تَسْلِيمًا ﴿56﴾

سورۃ الاحزاب آیت 56

بیشک اللہ اور اس کے فرشتے نبیؐ پر رحمت بھیجتے ہیں۔اے ایمان والو!۔تم بھی اس پر (دل و جان سے) تسلیم کرتے ہوئے درود اور سلام بھیجا کرو۔

جس کے جواب میں نبی ﷺ پر دل و جان سے درود وسلام اور ان کے سب ماننے والوں کے لئے بھی رحمت و برکات کے نزول کی اللہ جل شانہ سے درخواست کی جاتی ہے کہ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَعَلٰى عَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى إِبْرَاهِيمَ وَعَلٰى آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ۔

اے اللہ!۔حضرت محمد ﷺ پر اور محمد ﷺ کی پیروی کرنے والوں پر رحمتیں نازل فرما۔جس طرح تو نے حضرت ابراہیم علیہ السلام پر اور ابراہیمؑ کی پیروی کرنے والوں پر رحمتیں نازل کیں۔بے شک تو حقیقی تعریف کے قابل بڑی شان والا ہے۔

اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى إِبْرَاهِيمَ وَعَلٰى آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ

اے اللہ!۔حضرت محمد ﷺ پر اور محمد ﷺ کی پیروی کرنے والوں پر برکتیں نازل فرما۔جس طرح تو نے حضرت ابراہیم علیہ السلام پر اور ابراہیمؑ کی پیروی کرنے والوں پر برکتیں نازل فرمائیں۔بے شک تو حقیقی تعریف کا مستحق بڑے رتبے والا ہے۔

نبی ﷺ اور ان کی پیروی کرنے والوں کے لئے یہ دعائیہ کلمات ہمارے لئے ہر زاویے سے رحمت ہی رحمت ہیں۔کیونکہ اللہ تبارک و تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ

وَإِذَا حُيِّيتُم بِتَحِيَّةٍ فَحَيُّواْ بِأَحْسَنَ مِنْهَآ أَوْ رُدُّوهَآ ۗ إِنَّ ٱللَّهَ كَانَ عَلَىٰ كُلِّ شَىْءٍ حَسِيبًا ﴿86﴾

سورۃالنساء آیت 86

اور جب تمہیں کوئی دعا دے تو تم (جواب میں) اس سے بہتر (الفاظ میں) دعا دیا کرو یا انہی الفاظ کو لوٹا دو۔ بیشک اللہ ہر چیز کا حساب لینے والا ہے۔

اور درود و سلام بھیجنے والے کو اس آیتِ کریمہ کے مطابق نہ جانے کتنی ہی رحمتیں اور برکتیں واپس مل جاتی ہوں گی۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِینَ۔اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سیِّدِ الاَنبِیَاءِ وَالمُرسلِین نَبِینَا مُحمَّدَا۔ و عَلٰی اٰلِہٖ وَ صَحَبِہٖ اَجمَعِین ۔ اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلٰی رَسُول اللّٰہِ وَ خَاتَمَ النَّبِیین

علاوہ ازیں نبی ﷺ چونکہ آخری نبی ہیں ان کے پیروکار ان کے اعلانِ نبوت کے بعد ہر زمانے میں موجود رہے۔ موجود ہیں اور رہیں گے۔ان پیروی کرنے والوں میں صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین سے لے کر قیامت تک کے سبھی پیروکار آ جاتے ہیں۔وہی اللہ جل شانہ کی رحمتوں اور برکتوں

کے حقدار بھی ہیں۔اگر کسی کو اعتراض ہو کہ درودِ ابراہیمی کا۔آل۔ کا لفظ پیروی کرنے والوں کے لئے نہیں استعمال ہو سکتا تو وہ درج ذیل آیت بھی دیکھ لے جہاں آلَ فِرْعَوْنَ کے الفاظ صاف بتاتے ہیں کہ فرعون کے ساتھ اس کی پیروی کرنے والے ہی غرق ہوئے تھے۔اور اس کے اولاد نہ ہونے کے باعث ہی اس کی بیوی آسیہؑ نے حضرت موسیٰؑ کو پالا تھا۔

وَإِذْ فَرَقْنَا بِكُمُ ٱلْبَحْرَ فَأَنجَيْنَٰكُمْ وَأَغْرَقْنَآ ءَالَ فِرْعَوْنَ وَأَنتُمْ تَنظُرُونَ﴿50﴾

سورۃ البقرۃ آیت 50

اور جب ہم نے تمہارے لئے سمندر کو پھاڑ دیا پھر تمہیں نجات بخشی اور آلِ فرعون کو غرق کر دیا جبکہ تم دیکھ رہے تھے۔

اور یہ بھی اللہ رب العزت کی طرف سے رحمت نچھاور کرنے کی ایک جھلک ہے۔جس سے مشرک مستفید نہیں ہو سکتا۔

تَكَادُ ٱلسَّمَٰوَٰتُ يَتَفَطَّرْنَ مِن فَوْقِهِنَّ ۚ وَٱلْمَلَٰٓئِكَةُ يُسَبِّحُونَ بِحَمْدِ رَبِّهِمْ وَيَسْتَغْفِرُونَ لِمَن فِى ٱلْأَرْضِ ۗ أَلَآ إِنَّ ٱللَّهَ هُوَ ٱلْغَفُورُ ٱلرَّحِيمُ﴿5﴾

سورۃ الشوریٰ آیت ۵

(لوگوں کے اللہ کا شریک بنانے پر) قریب ہے کہ آسمان ان کے اوپر سے پھٹ پڑیں۔ اور (مگر) فرشتے اپنے رب کی تعریف و تحمید کے ساتھ اس کی تسبیح کرتے ہیں اور اہلِ زمین کے لئے مغفرت مانگتے رہتے ہیں۔ آگاہ رہو کہ اللہ یقیناً بڑا بخشنے والا نہایت ہی مہربان ہے

اللہ کی رحمت سے ناامیدی اور مایوسی:

یہ بھی اللہ جل شانہ کی رحمت ہی ہے کہ سارے کے سارے گناہوں کے معاف ہونے کی امید دلادی۔ اور اللہ سے ناامید ہونے والے کو سزا دینے اور کفر کے درجے پر پہنچنے کا عندیہ دے دیا۔

يَٰبَنِيَّ ٱذْهَبُوا۟ فَتَحَسَّسُوا۟ مِن يُوسُفَ وَأَخِيهِ وَلَا تَا۟يْـَٔسُوا۟ مِن رَّوْحِ ٱللَّهِ ۖ إِنَّهُۥ لَا يَا۟يْـَٔسُ مِن رَّوْحِ ٱللَّهِ إِلَّا ٱلْقَوْمُ ٱلْكَٰفِرُونَ ﴿87﴾

سورۃ یوسف آیت 87

اے میرے بیٹو! ۔ (ایک دفعہ پھر) جاکے یوسفؑ اور اس کے بھائی کی تلاش کرو اور اللہ کی رحمت سے مایوس نہ ہو جاؤ۔ بیشک اللہ کی رحمت سے صرف کافر و ناشکرے لوگ ہی مایوس ہوا کرتے ہیں۔

قَالَ وَمَن يَقْنَطُ مِن رَّحْمَةِ رَبِّهِۦٓ إِلَّا ٱلضَّآلُّونَ ﴿56﴾

سورۃ الحجر آیت 56

(ابراہیمؑ) بولے کہ سوائے ان لوگوں کے جو بہک جاتے ہیں اور کون ہے جو اپنے رب کی رحمت سے مایوس ہوتا ہے؟۔

وَٱلَّذِينَ كَفَرُواْ بِـَٔايَٰتِ ٱللَّهِ وَلِقَآئِهِۦٓ أُوْلَٰٓئِكَ يَئِسُواْ مِن رَّحْمَتِى وَأُوْلَٰٓئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ﴿23﴾

سورۃ العنکبوت آیت 23

اور جو لوگ اللہ کی آیات کے اور اس کے حضور ملاقات کے منکر ہو گئے ہیں وہ میری (یعنی اللہ کی) رحمت سے نااُمید ہو چکے ہیں اور ان لوگوں کے لئے المناک عذاب ہے۔

۞ قُلْ يَٰعِبَادِىَ ٱلَّذِينَ أَسْرَفُواْ عَلَىٰٓ أَنفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُواْ مِن رَّحْمَةِ ٱللَّهِ ۚ إِنَّ ٱللَّهَ يَغْفِرُ ٱلذُّنُوبَ جَمِيعًا ۚ إِنَّهُۥ هُوَ ٱلْغَفُورُ ٱلرَّحِيمُ ﴿53﴾

سورۃ الزمر آیت 53

کہہ دو (ارشادِ باری تعالیٰ ہے کہ) اے میرے بندو! جنہوں نے (نافرمانیوں سے) اپنی جانوں پر زیادتی کی ہے وہ اللہ کی رحمت سے مایوس نہ ہو جائیں بیشک اللہ سارے گناہوں کو بخش دیتا ہے۔ وہ بلاشبہ بڑا معاف کرنے والا نہایت رحم کرنے والا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے وضاحت کر دی کہ تم کو بنی نوع انسان کی اصلاح کیلئے بھیجا ہے

كُنتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَأْمُرُونَ بِٱلْمَعْرُوفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ ٱلْمُنكَرِ وَتُؤْمِنُونَ بِٱللَّهِ ۗ وَلَوْ ءَامَنَ أَهْلُ ٱلْكِتَٰبِ لَكَانَ خَيْرًا لَّهُم ۚ مِّنْهُمُ ٱلْمُؤْمِنُونَ وَأَكْثَرُهُمُ ٱلْفَٰسِقُونَ ﴿110﴾

سورۃ آلِ عمران آیت ۱۱۰

تم بنی نوع انسان (کی اصلاح) کے لئے بھیجی گئی سب امتوں سے بہترین امت ہو۔ جو نیک کام کرنے کو کہتے ہو اور برے کاموں سے منع کرتے ہو اور اللہ پر ایمان رکھتے ہو۔ اور اگر اہل کتاب بھی ایمان لے آتے تو ان کے لئے بہت بہتر ہوتا۔ کچھ تو ان میں سے ایمان والے ہیں مگر بہت سارے لوگ ان میں فاسق ہی ہیں۔

اللہ جل شانہ نے وضاحت کر دی کہ لوگ اپنے رب کی ملاقات کا یقین کر لیں

ثُمَّ ءَاتَيْنَا مُوسَى ٱلْكِتَٰبَ تَمَامًا عَلَى ٱلَّذِىٓ أَحْسَنَ وَتَفْصِيلًا لِّكُلِّ شَىْءٍ وَهُدًى وَرَحْمَةً لَّعَلَّهُم بِلِقَآءِ رَبِّهِمْ يُؤْمِنُونَ ﴿154﴾

سورۃ الانعام آیت ۱۵۴

پھر ہم نے موسیٰؑ کو وہ کتاب دی تھی جو نیک عمل کرنے والوں پر احسان کی تکمیل تھی اور جس میں ہر چیز کی تفصیل تھی اور سر چشمہ ہدایت اور سراسر رحمت تھی۔ تاکہ وہ لوگ اپنے رب کی ملاقات پر ایمان لے آئیں۔

ٱللهُ ٱلَّذِى رَفَعَ ٱلسَّمَٰوَٰتِ بِغَيْرِ عَمَدٍ تَرَوْنَهَا ۖ ثُمَّ ٱسْتَوَىٰ عَلَى ٱلْعَرْشِ ۖ وَسَخَّرَ ٱلشَّمْسَ وَٱلْقَمَرَ ۖ كُلٌّ يَجْرِى لِأَجَلٍ مُّسَمًّى ۚ يُدَبِّرُ ٱلْأَمْرَ يُفَصِّلُ ٱلْءَايَٰتِ لَعَلَّكُم بِلِقَآءِ رَبِّكُمْ تُوقِنُونَ ﴿2﴾

سورۃ الرعد آیت ۲

وہ اللہ ہی تو ہے جس نے آسمانوں کو ستونوں کے بغیر بلند کیا جیسا کہ تم دیکھ رہے ہو۔ پھر عرش پر مستوی ہوا اور سورج و چاند کو کام پر لگا دیا۔ کہ ہر ایک وقت معین تک رواں دواں ہے۔ سارے

https://quranexcel.com

نظام (کائنات) کا وہی (اکیلا) منتظم ہے۔ وہ اپنی آیات کی کھول کھول کر وضاحت کرتا ہے تاکہ تم اپنے رب سے ملاقات کا یقین کر لو۔

اللہ جل شانہ نے وضاحت کر دی کہ حساب کتاب کا دن یقیناً آئے گا

وَمَن يَدْعُ مَعَ ٱللَّهِ إِلَٰهًا ءَاخَرَ لَا بُرْهَٰنَ لَهُۥ بِهِۦ فَإِنَّمَا حِسَابُهُۥ عِندَ رَبِّهِۦٓ ۚ إِنَّهُۥ لَا يُفْلِحُ ٱلْكَٰفِرُونَ ﴿117﴾

سورۃ المومنون آیت ۱۱۷

اور جو اللہ کے ساتھ کسی بھی اور عبادت کیے جانے والے (معبود) کو پکارتا ہے جس کی اس کے پاس کوئی دلیل و سند نہیں۔ تو البتہ اس کا حساب صرف اس کے رب کے پاس ہے۔ بیشک کافر و ناشکرے لوگ نجات نہیں پائیں گے۔

اللہ جل شانہ نے وضاحت کر دی کہ وہ حساب لینے میں تیز ترین ہے

ثُمَّ رُدُّوٓا۟ إِلَى ٱللَّهِ مَوْلَىٰهُمُ ٱلْحَقِّ ۚ أَلَا لَهُ ٱلْحُكْمُ وَهُوَ أَسْرَعُ ٱلْحَٰسِبِينَ ﴿62﴾

سورۃ الانعام آیت ۶۲

پھر (روزِ قیامت) سب لوگ اپنے حقیقی مولیٰ اللہ کی طرف لوٹائے جائیں گے۔ آگاہ رہو کہ فیصلے کا اختیار صرف اسی (اللہ جل شانہ) کو حاصل ہے اور وہ تیز ترین حساب لینے والا ہے۔

اللہ جل شانہ نے وضاحت کر دی کہ انصاف کا ترازو قائم ہوگا

وَنَضَعُ ٱلْمَوَٰزِينَ ٱلْقِسْطَ لِيَوْمِ ٱلْقِيَٰمَةِ فَلَا تُظْلَمُ نَفْسٌ شَيْـًٔا ۖ وَإِن كَانَ مِثْقَالَ حَبَّةٍ مِّنْ خَرْدَلٍ أَتَيْنَا بِهَا ۗ وَكَفَىٰ بِنَا حَٰسِبِينَ ﴿47﴾

سورۃ الانبیاء آیت ۴۷

اور قیامت کے دن ہم انصاف کی ترازو قائم کریں گے پھر کسی پر کچھ بھی ظلم نہیں کیا جائے گا۔ اور اگر رائی کے دانے کے برابر بھی کوئی عمل ہوگا تو ہم اسے بھی لاحاضر کریں گے۔ اور حساب لینے کے لئے تو ہم ہی کافی ہیں۔

اللہ جل شانہ نے وضاحت کر دی کہ لوگ اپنے اپنے عملوں کی جزا پائیں گے

وَخَلَقَ ٱللَّهُ ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلْأَرْضَ بِٱلْحَقِّ وَلِتُجْزَىٰ كُلُّ نَفْسٍۭ بِمَا كَسَبَتْ وَهُمْ لَا يُظْلَمُونَ ﴿22﴾

سورۃ الجاثیۃ آیت ۲۲

اور اللہ نے آسمانوں وزمین کو مبنی بر حکمت پیدا کیا ہے اور تاکہ ہر شخص کو اس کے کئے اعمال کا بدلہ دیا جائے اور ان پر (کسی طرح سے بھی) ظلم نہیں کیا جائے گا۔

فَإِذَا نُفِخَ فِى ٱلصُّورِ فَلَآ أَنسَابَ بَيْنَهُمْ يَوْمَئِذٍ وَلَا يَتَسَآءَلُونَ ﴿101﴾ فَمَن ثَقُلَتْ مَوَٰزِينُهُۥ فَأُوْلَٰٓئِكَ هُمُ ٱلْمُفْلِحُونَ ﴿102﴾ وَمَنْ خَفَّتْ مَوَٰزِينُهُۥ فَأُوْلَٰٓئِكَ ٱلَّذِينَ خَسِرُوٓاْ أَنفُسَهُمْ فِى جَهَنَّمَ خَٰلِدُونَ ﴿103﴾ ج

سورۃ المومنون آیت ۱۰۱ تا ۱۰۳

پس جب صور میں پھونکا جائے گا پھر اس دن نہ توان میں رشتہ داریاں رہیں گے اور نہ ہی کوئی کسی کو پوچھے گا۔ پھر جن کے پلڑے بھاری ہوں گے تو وہی فلاح پائیں گے۔ اور جن کے پلڑے ہلکے ہوں گے تو یہ لوگ خود اپنے آپ کو خسارے میں ڈالنے والے ہمیشہ جہنم میں رہنے والے ہوں گے۔

اللہ جل شانہ نے وضاحت کر دی کہ اعمال کے حساب سے جزا و سزا ہو گی

لِيَجْزِيَهُمُ ٱللَّهُ أَحْسَنَ مَا عَمِلُواْ وَيَزِيدَهُم مِّن فَضْلِهِۦ ۗ وَٱللَّهُ يَرْزُقُ مَن يَشَآءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ ﴿38﴾

سورۃ النور آیت ۳۸

تاکہ اللہ انہیں ان کے اعمال کا بہت اچھا بدلہ دیدے اور انہیں اپنے فضل سے مزید اور بھی عطا کرے۔ اور اللہ جسے چاہتا ہے بے حساب رزق دے دیتا ہے۔

وَٱلَّذِينَ ءَامَنُواْ وَعَمِلُواْ ٱلصَّٰلِحَٰتِ لَنُكَفِّرَنَّ عَنۡهُمۡ سَيِّـَٔاتِهِمۡ وَلَنَجۡزِيَنَّهُمۡ أَحۡسَنَ ٱلَّذِى كَانُواْ يَعۡمَلُونَ ﴿7﴾

سورۃ العنکبوت آیت ۷

اور جو لوگ ایمان لائے اور عمل صالح کرتے رہے تو ہم لازماً ان کی برائیاں ان سے دور کر دیں گے اور ان کو ہم ضرور ان کے اعمال کی بہترین جزا دیں گے۔

أُوْلَٰٓئِكَ ٱلَّذِينَ ٱشۡتَرَوُاْ ٱلۡحَيَوٰةَ ٱلدُّنۡيَا بِٱلۡأَخِرَةِ ۖ فَلَا يُخَفَّفُ عَنۡهُمُ ٱلۡعَذَابُ وَلَا هُمۡ يُنصَرُونَ ﴿86﴾

سورۃ البقرہ آیت ۸۶

یہ وہ لوگ ہیں کہ آخرت کے بدلے میں دنیا کی زندگی خرید لی۔ پس نہ تو ان سے عذاب ہلکا کیا جائے گا اور نہ ہی وہ مدد کیے جائیں گے۔

اللہ جل شانہ نے تو بھرپور وضاحت کر دی۔ لیکن بہت سارے لوگ قرآن کو پس پشت ڈال کر ایسی ضعیف اور من گھڑت حدیثوں کو آگے لے آتے ہیں کہ قرآن کی روح تڑپ جائے اور کائنات کی تخلیق کا مقصد عشق کا نتیجہ بتاتے ہیں قرآن کے مقابل ان من گھڑت روایات کو اوّلیت دیتے ہیں۔

وَذَرِ ٱلَّذِينَ ٱتَّخَذُواْ دِينَهُمْ لَعِبًا وَلَهْوًا وَغَرَّتْهُمُ ٱلْحَيَوٰةُ ٱلدُّنْيَا ۚ وَذَكِّرْ بِهِۦٓ أَن تُبْسَلَ نَفْسٌۢ بِمَا كَسَبَتْ لَيْسَ لَهَا مِن دُونِ ٱللَّهِ وَلِىٌّ وَلَا شَفِيعٌ وَإِن تَعْدِلْ كُلَّ عَدْلٍ لَّا يُؤْخَذْ مِنْهَآ ۗ أُوْلَٰٓئِكَ ٱلَّذِينَ أُبْسِلُواْ بِمَا كَسَبُواْ ۖ لَهُمْ شَرَابٌ مِّنْ حَمِيمٍ وَعَذَابٌ أَلِيمٌۢ بِمَا كَانُواْ يَكْفُرُونَ ﴿70﴾

سورۃ الانعام آیت ۷۰

اور انہیں چھوڑ دو جنہوں نے اپنے دین کو کھیل اور تماشا بنا رکھا ہے اور دنیا کی زندگی نے انہیں دھوکے میں ڈالا ہوا ہے۔ اور انہیں قرآن سے نصیحت کرتے رہو تاکہ کوئی اپنے کرتوتوں کے باعث ہلاکت میں نہ ڈال دیا جائے۔ اس لئے کہ اللہ کے علاوہ نہ تو کوئی ولی

ہو گا اور نہ ہی سفارش کرنے والا اور اگر کوئی دنیا بھر کا معاوضہ بھی دینا چاہے تب بھی اس سے نہ لیا جائے گا۔یہی وہ لوگ ہیں جو اپنے کرتوتوں کی وجہ سے ہلاکت میں ڈال دیئے گئے۔ان کے پینے کے لئے گرم پانی ہو گا اور ان کے کفر کے صلے میں دردناک عذاب ہو گا۔

ایسے ہی اسی عشق والی بات کو مدِ نظر رکھتے ہوئے حضرت آدمؑ کی توبہ قبول ہونے کے بارے جھوٹ گھڑ لیا گیا۔جب دیکھا کہ عیسائیوں کا نظریہ ہے کہ حضرت آدمؑ کی توبہ حضرت عیسیٰ کی بابت قبول ہوئی تو مسلمان کیسے پیچھے رہ سکتے تھے دیکھا دیکھی کسی نے شوشہ چھوڑ دیا کہ ان کی توبہ تو نبی ﷺ کے واسطے سے قبول ہوئی تھی پھر مختلف روایات جنم لینے لگیں۔ کسی روایت میں ہے کہ ان کی توبہ محمدؐ کی بدولت اور کسی میں ہے کہ آل محمد کی بدولت اور کسی میں مذکور ہے کہ علیؓ اور فاطمہؓ اور حسنؓ اور حسینؓ کی طفیل قبول ہوئی۔اور یہ سراسر ان عظیم ہستیوں کی شان میں مبالغہ

ہے جو کہ بالکل حرام اور سختی سے ممنوع ہے۔ مگر عشق میں سب جائز ہے کے مطابق محمدؐ کی وساطت کو ہر کوئی ماننے لگا۔ اور قرآن سے معمولی تعلق کی بنا پر اس کی بیان کردہ دعا کو خاص اہمیت نہیں دی گئی اور آج بھی کوئی اہمیت نہیں دی جاتی جب کہ اللہ جل شانہ نے تو قرآن میں کچھ نعمتوں کا ذکر کرتے ہوئے بڑی صراحت سے یہ کہہ دیا کہ جھوٹی باتوں پر اعتقاد رکھنا غلط ہے۔

وَٱللَّهُ جَعَلَ لَكُم مِّنْ أَنفُسِكُمْ أَزْوَٰجًا وَجَعَلَ لَكُم مِّنْ أَزْوَٰجِكُم بَنِينَ وَحَفَدَةً وَرَزَقَكُم مِّنَ ٱلطَّيِّبَٰتِ ۚ أَفَبِٱلْبَٰطِلِ يُؤْمِنُونَ وَبِنِعْمَتِ ٱللَّهِ هُمْ يَكْفُرُونَ ﴿72﴾

سورۃ النحل آیت 72

اور اللہ ہی نے تمہارے لئے تمہاری ہی جنس سے عورتیں پیدا کیں اور تمہیں تمہاری عورتوں سے بیٹے اور پوتے عطا کیے اور تمہیں کھانے کے لئے پاک رزق دیا۔ کیا پھر بھی یہ لوگ باطل (یعنی جھوٹی باتوں) پر اعتقاد رکھتے ہیں؟۔ اور اللہ کی نعمتوں سے انکار کرتے ہیں۔

أَوَلَمْ يَرَوْا۟ أَنَّا جَعَلْنَا حَرَمًا ءَامِنًا وَيُتَخَطَّفُ ٱلنَّاسُ مِنْ حَوْلِهِمْ ۚ أَفَبِٱلْبَٰطِلِ يُؤْمِنُونَ وَبِنِعْمَةِ ٱللَّهِ يَكْفُرُونَ ﴿67﴾

سورۃ العنکبوت آیت 67

کیا یہ لوگ دیکھتے بھالتے نہیں کہ ہم نے حرم (یعنی مکہ) کو مقام امن بنادیا ہے جب کہ اس کے ارد گرد سے لوگ اچک لیے جاتے ہیں۔ کیا پھر بھی یہ لوگ باطل (یعنی جھوٹی باتوں) پر اعتقاد رکھتے ہیں اور اللہ کی نعمتوں کی ناشکری کرتے ہیں؟۔

اور پورا واقعہ بھی بتادیا لیکن پھر بھی کچھ لوگ قرآن کے مقابل اسی من گھڑت روایت کو ترجیح دیتے ہیں۔ حالانکہ ایسی قرآن سے ٹکرانے والی ضعیف اور موضوع روایات کو بہت سارے محقق علماء اور محدثین نے رَد کردیا ہے پھر بھی بعض لوگ اس قرآن کے خلاف ایسے نامعلوم لوگوں کی بیان کردہ اور باہم متصادم داستانوں کو لے کر اس جھوٹے بے دین عقیدے کو پھیلاتے اور اسی پر اپنے عقائد کی بنیاد رکھتے نظر آتے ہیں۔

فَأَزَلَّهُمَا ٱلشَّيْطَٰنُ عَنْهَا فَأَخْرَجَهُمَا مِمَّا كَانَا فِيهِ ۖ وَقُلْنَا ٱهْبِطُوا۟ بَعْضُكُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ ۖ وَلَكُمْ فِى ٱلْأَرْضِ مُسْتَقَرٌّ وَمَتَٰعٌ إِلَىٰ حِينٍ ﴿36﴾ فَتَلَقَّىٰٓ ءَادَمُ مِن رَّبِّهِۦ كَلِمَٰتٍ فَتَابَ عَلَيْهِ ۚ إِنَّهُۥ هُوَ ٱلتَّوَّابُ ٱلرَّحِيمُ ﴿37﴾

سورۃ البقرۃ آیت ۳۶۔۳۷

پھر شیطان نے دونوں کو وہاں سے ورغلایا اور جس (عیش ونشاط) میں تھے اس سے نکلوا کے چھوڑا۔ اور ہم نے کہا (تم سب جنت سے) نیچے اتر جاؤ تم ایک دوسرے کے دشمن ہو اور تمہارے لئے (اب) زمین میں ٹھکانہ اور ایک خاص وقت تک فائدہ اٹھانا ہے۔ پھر آدمؑ نے اپنے رب سے چند کلمات سیکھ لئے (اور معافی مانگ لی) پس (اللہ نے) ان کی توبہ قبول فرمالی۔ بیشک وہی بہت توبہ قبول کرنے والا نہایت مہربان ہے۔

آدمؑ نے اللہ سے جو کلمات سیکھنے کے بعد معافی مانگی وہ درج ذیل ہیں۔

قَالَا رَبَّنَا ظَلَمْنَآ أَنفُسَنَا وَإِن لَّمْ تَغْفِرْ لَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَكُونَنَّ مِنَ ٱلْخَٰسِرِينَ ﴿23﴾

سورۃ الأعراف آیت ۲۳

دونوں عرض کرنے لگے۔ کہ اے ہمارے رب!۔ ہم نے اپنے آپ پر ظلم کرلیا۔ اور اگر تو معاف نہیں کرے گا۔ اور ہم پر رحم نہیں کرے گا۔ تو ہم خسارہ پانے والوں میں سے ہو جائیں گے۔

جس طرح آج ہم قرآن کو نظرانداز کر رہے ہیں کل قیامت کے دن اسی طرح ہم کو بھی بھلا کر نظرانداز کر دیا جائے گا۔

ٱلَّذِينَ ٱتَّخَذُواْ دِينَهُمْ لَهْوًا وَلَعِبًا وَغَرَّتْهُمُ ٱلْحَيَوٰةُ ٱلدُّنْيَا ۚ فَٱلْيَوْمَ نَنسَىٰهُمْ كَمَا نَسُواْ لِقَآءَ يَوْمِهِمْ هَٰذَا وَمَا كَانُواْ بِـَٔايَٰتِنَا يَجْحَدُونَ ﴿51﴾

سورۃ الاعراف آیت ۵۱

ان لوگوں نے اپنے دین کو کھیل اور تماشا بنایا ہوا تھا اور دنیا کی زندگی نے ان کو دھوکے میں ڈال رکھا تھا۔ تو جیسے کہ انہوں نے اس دن کی ملاقات کو بھلا دیا تھا اور ہماری آیتوں کو مسترد کرتے رہے تھے۔ ایسے ہی ہم بھی آج انہیں بھلا دیں گے۔

تخلیقِ کائنات کے مختلف مراحل:

قرآن میں تخلیقِ کائنات کے بارے چھ دنوں کا ذکر ہے۔ یہاں یہ بات قابلِ ذکر ہے کہ اللہ جل شانہ تو کن کہہ کر ہی سب کچھ ایک دم بنا سکتے تھے۔ پھر چھ دنوں میں ہی کیوں؟۔ اس پر عرض ہے کہ وہ کن کہہ دینے پر یک دم بھی تخلیق کر لیتا ہے۔ اور کسی پروگرام کے تحت بھی تخلیق کر سکتا ہے۔ اسی پروگرام والی تخلیق کے تحت دنیا چھ دن میں بنائی گئی۔ پھر دنیا کے سارے کام بھی تو اسی پروگرام والی تخلیق کے تحت ہی پروان چڑھتے ہیں۔ بیج بونے سے درخت بننے تک کا سب کچھ ایک پروگرام کے تحت وقوع پذیر ہوتا ہے۔ اسی نے چیزوں کے اندر متنوع اقسام کے پروگرام ڈال دیئے۔ جن پر ان کی خصوصیات کا تعین ہوتا ہے۔ اور ان کی الگ الگ پہچان بن جاتی ہے۔ اور ان کو ایک دوسرے سے الگ الگ اور جدا سمجھنے میں امتیازی مدد ملتی ہے۔ یہ مختلف ماحول میں مختلف طرح سے برتاؤ کرتے ہیں۔ کائنات کی تخلیق والے خودکار پروگرام بھی تسلسل کی کڑیوں پر مشتمل تھے کہ خاص ضوابط کے تحت پہلے یہ یہ کام ہو جائیں پھر دوسرے کام شروع ہوں۔ اس کے دیئے ہوئے سارے پروگرام اتنے جامع ہوتے ہیں۔ کہ مختلف مراحل میں خودکار طریقے پر چلتے ہوئے۔ کسی جگہ آزاد۔ کسی جگہ ضابطے کے پابند۔ کسی جگہ باضابطہ تسلسل میں۔ کسی جگہ منحنی تسلسل۔ کسی جگہ ماحول دوست۔ اور کسی جگہ ماحول دشمن۔ الغرض ایسی بہت ساری پیچیدگیاں ہیں جنہیں اللہ کے سوا کوئی بھی پوری طرح نہیں جان سکتا۔

کائنات کی تخلیق سے متعلق کہ اسے (اللہ جل شانہ) نے کتنے دنوں یا مراحل میں بنایا۔اس کا ذکر قرآنِ کریم کی دس آیات میں ہے۔ جن میں سے سات آیات میں چھ دن کا ذکر ہے۔ پھر سورۃ فصلت کی تین آیات میں ان چھ دنوں کو کھول کر دو دو دن کے مراحل پر بات سمجھائی گئی ہے۔ پہلے وہ آیات دیکھئے جن میں چھ دن کا ذکر ہے۔

إِنَّ رَبَّكُمُ ٱللَّهُ ٱلَّذِى خَلَقَ ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلْأَرْضَ فِى سِتَّةِ أَيَّامٍ ثُمَّ ٱسْتَوَىٰ عَلَى ٱلْعَرْشِ يُغْشِى ٱلَّيْلَ ٱلنَّهَارَ يَطْلُبُهُۥ حَثِيثًا وَٱلشَّمْسَ وَٱلْقَمَرَ وَٱلنُّجُومَ مُسَخَّرَٰتٍۭ بِأَمْرِهِۦٓ ۗ أَلَا لَهُ ٱلْخَلْقُ وَٱلْأَمْرُ ۗ تَبَارَكَ ٱللَّهُ رَبُّ ٱلْعَٰلَمِينَ ﴿54﴾

سورۃ الأعراف آیت 54

یقیناً تمہارا رب اللہ ہی تو ہے جس نے آسمانوں و زمین کو چھ دن میں پیدا کیا پھر عرش پر مستوی ہوا۔ وہ رات کو دن سے ڈھانپ دیتا ہے کہ جو اس کے پیچھے دوڑتا چلا آتا ہے۔ اور اس نے سورج اور چاند اور ستارے سب پیدا کیے وہ اسی کے حکم کے تابع ہیں۔ آگاہ رہو کہ پیدا کرنا اور حکم دینا اسی (اللہ جل شانہ) کا خاصہ ہے۔ اللہ سارے جہانوں کا رب تو بڑا ہی بابرکت ہے۔

إِنَّ رَبَّكُمُ ٱللَّهُ ٱلَّذِى خَلَقَ ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلْأَرْضَ فِى سِتَّةِ أَيَّامٍ ثُمَّ ٱسْتَوَىٰ عَلَى ٱلْعَرْشِ ۖ يُدَبِّرُ ٱلْأَمْرَ ۖ مَا مِن شَفِيعٍ إِلَّا مِنۢ بَعْدِ إِذْنِهِۦ ۚ ذَٰلِكُمُ ٱللَّهُ رَبُّكُمْ فَٱعْبُدُوهُ ۚ أَفَلَا تَذَكَّرُونَ ﴿3﴾

سورۃ یونس آیت 3

بلا شبہ تمہارا رب اللہ ہی ہے جس نے آسمان و زمین چھ دن میں بنائے پھر عرش پر مستوی ہو گیا۔ وہی ہر کام کا انتظام کرتا ہے کوئی بھی اس کی اجازت کے بغیر سفارش کرنے والا نہیں ہے۔ یہی اللہ تمہارا رب ہے پس اسی کی عبادت کرو۔ کیا پھر تم غور و فکر سے نصیحت حاصل نہیں کرتے ؟۔

وَهُوَ ٱلَّذِى خَلَقَ ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلْأَرْضَ فِى سِتَّةِ أَيَّامٍ وَكَانَ عَرْشُهُۥ عَلَى ٱلْمَآءِ لِيَبْلُوَكُمْ أَيُّكُمْ أَحْسَنُ عَمَلًا ۗ وَلَئِن قُلْتَ إِنَّكُم مَّبْعُوثُونَ مِنۢ بَعْدِ ٱلْمَوْتِ لَيَقُولَنَّ ٱلَّذِينَ كَفَرُوٓا۟ إِنْ هَٰذَآ إِلَّا سِحْرٌ مُّبِينٌ ﴿7﴾

سورۃ ہود آیت 7

وہ (اللہ) ہی تو ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو چھ دن میں بنایا اور اس کا عرش پانی پر تھا۔ (اور تمہاری تخلیق) اس لئے کہ تمہیں آزمائے کہ کون تم میں سے اچھے کام کرتا ہے ؟۔ اور البتہ اگر تم مرنے کے بعد دوبارہ اٹھائے جانے کا کہہ دو تو یقیناً منکرین ضرور کہیں گے کہ یہ تو کھلم کھلا جادو ہے۔

ٱلَّذِى خَلَقَ ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلْأَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا فِى سِتَّةِ أَيَّامٍ ثُمَّ ٱسْتَوَىٰ عَلَى ٱلْعَرْشِ ۚ ٱلرَّحْمَٰنُ فَسْـَٔلْ بِهِۦ خَبِيرًا ﴿59﴾

سورۃالفرقان آیت 59

جس نے آسمانوں وزمین اور جو کچھ بھی ان کے درمیان ہے (سب) چھ دن میں بنادیا پھر عرش پر مستوی ہوا۔ وہی تو ربِ الرحمٰن ہے پس اس کی شان کسی خبردار (علم والے) سے پوچھ لو۔

ٱللَّهُ ٱلَّذِى خَلَقَ ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلْأَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا فِى سِتَّةِ أَيَّامٍ ثُمَّ ٱسْتَوَىٰ عَلَى ٱلْعَرْشِ ۖ مَا لَكُم مِّن دُونِهِۦ مِن وَلِىٍّ وَلَا شَفِيعٍ ۚ أَفَلَا تَتَذَكَّرُونَ ﴿4﴾

سورۃالسجدۃ آیت 4

وہ اللہ ہی تو ہے جس نے آسمانوں وزمین کو اور جو کچھ ان کے درمیان ہے سب چھ دن میں بنادیا پھر عرش پر مستوی ہوا۔ تمہارے لئے اس کے علاوہ نہ تو کوئی ولی ہے اور نہ ہی سفارش کرنے والا۔ کیا پھر تم غور وفکر کرتے ہوئے نصیحت حاصل نہیں کرتے؟۔

وَلَقَدْ خَلَقْنَا ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلْأَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا فِى سِتَّةِ أَيَّامٍ وَمَا مَسَّنَا مِن لُّغُوبٍ ﴿38﴾

سورۃ ق آیت 38

اور البتہ یقیناً ہم نے آسمانوں وزمین اور جو کچھ ان کے درمیان ہے سب کو چھ دن میں پیدا کیا ہے اور ہم کو ذرا بھی تھکان نہیں ہوئی۔

هُوَ ٱلَّذِى خَلَقَ ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلْأَرْضَ فِى سِتَّةِ أَيَّامٍ ثُمَّ ٱسْتَوَىٰ عَلَى ٱلْعَرْشِ ۚ يَعْلَمُ مَا يَلِجُ فِى ٱلْأَرْضِ وَمَا يَخْرُجُ مِنْهَا وَمَا يَنزِلُ مِنَ ٱلسَّمَآءِ وَمَا يَعْرُجُ فِيهَا ۖ وَهُوَ مَعَكُمْ أَيْنَ مَا كُنتُمْ ۚ وَٱللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرٌ ﴿4﴾

سورۃ الحدید آیت 4

وہی تو ہے جس نے آسمانوں وزمین کو چھ دن میں پیدا کیا پھر عرش پر مستوی ہوا۔ جو کچھ بھی زمین میں داخل ہوتا اور جو اس سے نکلتا ہے اور جو آسمان سے اُترتا اور جو اس کی طرف چڑھتا ہے سب اسے معلوم ہے۔ اور تم جہاں کہیں بھی ہو وہ تمہارے ساتھ ہوتا ہے۔ اور جو کچھ تم کرتے ہو اللہ اسے گہری نگاہ سے دیکھ رہا ہوتا ہے۔

اب چھ دنوں کو کھول کر دو دو دن کی کچھ تفصیل درج ذیل آیات میں ہے۔

۞ قُلْ أَئِنَّكُمْ لَتَكْفُرُونَ بِٱلَّذِى خَلَقَ ٱلْأَرْضَ فِى يَوْمَيْنِ وَتَجْعَلُونَ لَهُۥٓ أَندَادًا ۚ ذَٰلِكَ رَبُّ ٱلْعَٰلَمِينَ ﴿9﴾ ج

سورۃ فصلت آیت 9

کہہ دو کیا البتہ تم اس ذات کا انکار کرتے ہو جس نے زمین کو دو دنوں میں پیدا کیا اور دوسروں کو اس کا ہمسر و مدِ مقابل بنا دیتے ہو؟ (حالانکہ) وہی تو سارے جہانوں کا رب ہے۔

وَجَعَلَ فِيهَا رَوَٰسِىَ مِن فَوْقِهَا وَبَٰرَكَ فِيهَا وَقَدَّرَ فِيهَآ أَقْوَٰتَهَا فِىٓ أَرْبَعَةِ أَيَّامٍ سَوَآءً لِّلسَّآئِلِينَ ﴿10﴾

سورۃ فصلت آیت 10

اور اسی نے زمین میں اس کے اوپر پہاڑ بنا دیئے اور اس میں برکت رکھ دی اور اس میں تمام طلبگاروں کی ضرورت کے مطابق (زمین کے بنانے سمیت) چار دن میں صحیح اندازے سے سامانِ معیشت مہیا کر دیا۔

ثُمَّ ٱسْتَوَىٰٓ إِلَى ٱلسَّمَآءِ وَهِىَ دُخَانٌ فَقَالَ لَهَا وَلِلْأَرْضِ ٱئْتِيَا طَوْعًا أَوْ كَرْهًا قَالَتَآ أَتَيْنَا طَآئِعِينَ﴿11﴾

سورۃ فصلت آیت 11

پھر وہ آسمان کی طرف متوجہ ہوا جو اس وقت دھواں سا تھا تو اس سے اور زمین سے کہا کہ دونوں خوشی سے یا ناخوشی سے آجاؤ۔ تو دونوں نے کہا ہم خوشی خوشی حاضر ہیں۔

فَقَضَىٰهُنَّ سَبْعَ سَمَٰوَاتٍ فِى يَوْمَيْنِ وَأَوْحَىٰ فِى كُلِّ سَمَآءٍ أَمْرَهَا ۚ وَزَيَّنَّا ٱلسَّمَآءَ ٱلدُّنْيَا بِمَصَٰبِيحَ وَحِفْظًا ۚ ذَٰلِكَ تَقْدِيرُ ٱلْعَزِيزِ ٱلْعَلِيمِ﴿12﴾

سورۃ فصلت آیت 12

پھر اس نے دو دن میں سات آسمان بنا دیے اور ہر آسمان میں اس کے معاملے کی وحی کر دی۔ اور ہم نے آسمان دنیا کو چراغوں (یعنی ستاروں) سے زینت بخش دی اور اسے (شیطانوں سے) محفوظ بنا دیا۔ یہ اس (اللہ جل شانہ) کا اندازہ ہے جو خوب غالب بڑا جاننے والا ہے۔

علماء کرامؒ نے کائنات کے چھ دنوں میں بنانے پر ایک یہ نقطہ بھی بیان کیا ہے کہ اللہ جل شانہ جو یہ سب کچھ پلک جھپک لینے میں بنانے پر قادر ہیں۔ اسے چھ دنوں میں مکمل کرکے بنی نوع انسان کو یہ سبق

دینا مقصود ہے۔ کہ کسی کام کے کرنے میں جلد بازی سے کام نہ لیں۔ انسان کی جلدی مچانے والی آیات تو کافی ہیں یہاں صرف چند ایک کا تذکرہ کرتا ہوں جو درج ذیل ہے۔

قُلْ إِنِّى عَلَىٰ بَيِّنَةٍ مِّن رَّبِّى وَكَذَّبْتُم بِهِۦ ۚ مَا عِندِى مَا تَسْتَعْجِلُونَ بِهِۦٓ ۚ إِنِ ٱلْحُكْمُ إِلَّا لِلَّهِ ۖ يَقُصُّ ٱلْحَقَّ ۖ وَهُوَ خَيْرُ ٱلْفَٰصِلِينَ ﴿57﴾

سورۃ الانعام آیت 57

کہہ دو کہ یقینی طور پر میں تو اپنے رب کی طرف سے واضح دلیل پر ہوں اور تم اس کو جھوٹا قرار دیتے ہو ۔جس (عذاب) کے لئے تم جلدی مچاتے ہو وہ میرے پاس نہیں ہے۔ (یہ) حکم و فیصلہ کرنے کا اختیار اللہ ہی کے پاس ہے۔ وہ حق ہی بیان کرتا ہے اور وہی بہترین فیصلہ کرنے والا ہے۔

۞ وَلَوْ يُعَجِّلُ ٱللَّهُ لِلنَّاسِ ٱلشَّرَّ ٱسْتِعْجَالَهُم بِٱلْخَيْرِ لَقُضِىَ إِلَيْهِمْ أَجَلُهُمْ ۖ فَنَذَرُ ٱلَّذِينَ لَا يَرْجُونَ لِقَآءَنَا فِى طُغْيَٰنِهِمْ يَعْمَهُونَ ﴿11﴾

سورۃ یونس آیت 11

اور اگر اللہ بنی نوع انسان کے لئے نقصان میں جلدی کرتا جس طرح یہ لوگ ان کی بھلائی پر جلدی کرتے ہیں تو ان کی مدت پوری ہو چکی ہوتی۔ پس جو ہماری ملاقات کی امید نہیں رکھتے ہم ان لوگوں کو چھوڑ دیتے ہیں کہ اپنی سرکشی میں پڑے بھٹکتے رہیں۔

وَيَدْعُ ٱلْإِنسَٰنُ بِٱلشَّرِّ دُعَآءَهُۥ بِٱلْخَيْرِ ۖ وَكَانَ ٱلْإِنسَٰنُ عَجُولًا ﴿11﴾

سورۃ الاسراء آیت 11

اور انسان اپنی خیر کی دعاؤں کی طرح شر کی دعائیں بھی کرنے لگ جاتا ہے۔ دراصل انسان بڑا ہی جلد باز ہے۔

يَسْتَعْجِلُ بِهَا ٱلَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ بِهَا ۖ وَٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ مُشْفِقُونَ مِنْهَا وَيَعْلَمُونَ أَنَّهَا ٱلْحَقُّ ۗ أَلَآ إِنَّ ٱلَّذِينَ يُمَارُونَ فِى ٱلسَّاعَةِ لَفِى ضَلَٰلٍۭ بَعِيدٍ ﴿18﴾

سورۃ الشوری آیت 18

جو لوگ اس (قیامت) پر ایمان نہیں رکھتے وہ اس کے لئے جلدی مچا رہے ہیں۔ اور جو ایمان رکھتے ہیں وہ اس سے ڈرتے ہیں اور جانتے ہیں کہ وہ برحق ہے۔ آگاہ رہو!۔ یقیناً جو بھی قیامت کے بارے شک میں مبتلا ہیں وہ پرلے درجے کی گمراہی میں پڑے ہوئے ہیں۔

ذُوقُوا۟ فِتْنَتَكُمْ ۖ هَٰذَا ٱلَّذِى كُنتُم بِهِۦ تَسْتَعْجِلُونَ ﴿14﴾

سورۃ الذاریات آیت 14

اپنی فتنہ پردازی کا مزہ چکھو یہ وہی تو ہے جس کے لئے تم جلدی مچایا کرتے تھے۔

كَلَّا بَلْ تُحِبُّونَ ٱلْعَاجِلَةَ ﴿20﴾

سورۃ القیامۃ آیت 20

ہر گز نہیں (بلکہ) تم جلد مل جانے والی (دنیا) سے محبت کرتے ہو۔

إِنَّ هَٰٓؤُلَآءِ يُحِبُّونَ ٱلْعَاجِلَةَ وَيَذَرُونَ وَرَآءَهُمْ يَوْمًا ثَقِيلًا ﴿27﴾

سورۃ الانسان آیت 27

بیشک یہ لوگ جلد مل جانے والی (دنیا) سے محبت رکھتے ہیں اور (دیر سے آنے والے اس) بھاری دن کو پسِ پشت ڈال دیتے ہیں۔

زمین۔اجرام فلکی اور کہکشائیں:

سائنس وہ علم ہے جس پر انسان فطرت وقدرت کو تجربات و مشاہدات سے سمجھنے کی کوشش کرتا ہے۔خواہ وہ اللہ کو مانتا ہو یا نہ مانتا ہو۔سائنس کے ہر شعبے میں روز بروز تحقیق و مشاہدات کا کام جاری رہتا ہے۔اس میں مفروضے بھی ہوتے ہیں۔اور حقائق پر مبنی باتیں بھی ہوتی ہیں۔یہاں چونکہ زمین وآسمان۔اجرام فلکی اور کہکشاؤں کی ساخت کے بارے میں بات کرنا مقصود ہے۔اس لیے صرف کائناتی موضوع پر بات ہو گی۔اس کے بارے جو بھی نئے سائنسی انکشافات سامنے آتے ہیں۔ان کو جب قرآن کے بیان کردہ کائناتی حقائق والی آیات سے تولا جاتا ہے۔تو کچھ ایسی باتیں بھی ملتی ہیں جن کے بارے قرآن نے پہلے سے بتا دیا ہوتا ہے۔ایسے میں اللہ پر۔اس کے رسول ﷺ پر اور اس کی کتاب پر یقین وایمان مزید بڑھ جاتا ہے۔اور یقیناً بڑھنا بھی چاہیئے کہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے۔

إِنَّمَا ٱلْمُؤْمِنُونَ ٱلَّذِينَ إِذَا ذُكِرَ ٱللَّهُ وَجِلَتْ قُلُوبُهُمْ وَإِذَا تُلِيَتْ عَلَيْهِمْ ءَايَٰتُهُۥ زَادَتْهُمْ إِيمَٰنًا وَعَلَىٰ رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُونَ﴿2﴾ج صلے

سورۃ الأنفال آیت 2

ایمان والے تو البتہ بس وہ ہیں کہ جب اللہ کا ذکر کیا جائے تو ان کے دل ڈر جاتے ہیں۔اور جب اس کی آیات ان کے سامنے پڑھی جائیں تو ان کا ایمان اور بڑھ جاتا ہے۔اور وہ تو اپنے رب پر ہی بھروسہ کرتے ہیں۔

جس سے لگتا ہے۔کہ اسلام نہ صرف ایک مکمّل ضابطہ حیات ہے۔بلکہ ضروری ضروری باتوں پر مکمّل رہنمائی بھی دیتا ہے۔اس کے گوشے گوشے میں حکمت پوشیدہ ہے۔اسلامی تاریخ اس پر گواہ رہی ہے کہ قرآن نے سائنسی کتاب نہ ہوتے ہوئے بھی ایسے ایسے حقائق پیش کیے ہیں۔جو وضاحت میں اپنی مثال آپ ہیں۔قرآن کا ایک جملہ سائنس کے مضمون پر حاوی رہتا ہے۔چودہ پندرہ سو سال پہلے کہی گئی باتیں آج کے دور میں درست ثابت ہو رہی ہیں۔دوسرے مذاہب اور سائنس کے درمیان تضاد رہا ہے لیکن سائنس کی کئی باتیں قرآن کی تائید میں ہیں۔پھر نزولِ قرآن کا آغاز ہی لفظ اقرا سے ہوا۔ جس کا مطلب ہے پڑھ۔

اَقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِی خَلَقَ ﴿1﴾ ج

سورۃ العلق آیت 1

اپنے رب کے نام سے پڑھو جس نے (کائنات کو) پیدا کیا۔

اور نبی ﷺ نے بھی علم کا حصول فرض قرار دیا۔جب کہ اللہ جل شانہ نے مزید بھی کہہ دیا کہ اگر نہیں جانتے تو جاننے والوں سے دریافت کرلیا کرو۔دیکھئے ارشاد ربّانی۔

أَمَّنْ هُوَ قَٰنِتٌ ءَانَآءَ ٱلَّيْلِ سَاجِدًا وَقَآئِمًا يَحْذَرُ ٱلْءَاخِرَةَ وَيَرْجُواْ رَحْمَةَ رَبِّهِۦ ۗ قُلْ هَلْ يَسْتَوِى ٱلَّذِينَ يَعْلَمُونَ وَٱلَّذِينَ لَا يَعْلَمُونَ ۗ إِنَّمَا يَتَذَكَّرُ أُوْلُواْ ٱلْأَلْبَٰبِ ﴿9﴾ ع1

سورۃ الزمر آیت 9

کیا وہ جو رات کی گھڑیوں میں کبھی سجدہ کرکے اور کبھی قیام کرکے اللہ کی عبادت کرتا ہے اور آخرت سے ڈرتا ہے اور اپنے رب کی رحمت کا امیدوار بھی ہے؟ (اور ایک وہ شخص جو ایسا نہیں کرتا۔کیا یہ دونوں یکساں ہو سکتے ہیں؟۔پوچھو کہ کیا علم والا اور جاہل برابر ہو سکتے ہیں؟۔البتہ نصیحت تو صرف عقل مند ہی قبول کرتے ہیں۔

سائنس مانتی ہے کہ یہ کائنات ایک واحد نقطے یا سنگل پوائنٹ سے وجود میں آئی ہے۔ تخمینہ جات یہ ظاہر کرتے ہیں کہ اس واحد نقطے میں تمام کائنات کا مادہ سمایا ہوا ہوگا۔جس کا حجم صفر اور کثافت لامتناہی ہوگی۔ چنانچہ ایک دھماکے کے بعد اس کائنات کا آغاز صفر حجم یا زیرو والیم سے ہوا ہوگا۔یہ عظیم دھماکا جس سے کائنات کا آغاز ہوا۔عام طور پر بگ بینگ کے نام سے جانا جاتا ہے۔

صفر حجم کسی شے کے عدم وجود کو ثابت کرتا ہے جو انسانی فہم سے ماورا ہے۔اس لیے ایک نقطے کو صفر حجم تسلیم کرلیا گیا۔جب کہ حقیقت یہ ہے کہ صفر حجم والے ایک نقطے کا مطلب اس کا عدم وجود ہی ہے۔ گویا کائنات عدم سے وجود میں لائی گئی۔بہ الفاظ دیگر اللہ رب العالمین کی طرف سے تخلیق کی گئی ہے۔

بگ بینگ نظریہ بیان کرتا ہے کہ ابتدا میں تمام اجسام اکٹھے اور نہایت چھوٹے تھے اور پھر ایک دم سے کسی دھماکے کی صورت میں یہ جدا جدا ہوئے۔اور درج ذیل آیت میں رَتْقًا فَفَتَقْ کے الفاظ بتاتے ہیں کہ کائنات کی ہر شے کی تخلیق بھی۔ایک عظیم دھماکے کے نتیجے میں ایک واحد نقطے سے کی گئی ہے جس سے کائنات کو اس کی مخصوص شکل دے دی گئی۔جب ہم بگ بینگ نظریئے کا موازنہ قرآن کی اس آیت میں درج کردہ بیان سے کرتے ہیں تو دونوں ایک دوسرے سے باہم منطبق اور ہم آہنگ نظر آتے ہیں۔جب کہ اس حقیقت کا ذکر قرآن پاک نے اس وقت سے کیا ہوا ہے جب کائنات کے بارے سب کی معلومات نہ ہونے کے برابر تھیں۔اور یہ بگ بینگ نظریہ بیسویں صدی میں ایک سائنسی نظریئے کے طور پر سامنے آیا ہے۔دیکھئے قرآنی آیت۔

أَوَلَمْ يَرَ ٱلَّذِينَ كَفَرُوٓاْ أَنَّ ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلْأَرْضَ كَانَتَا رَتْقًا فَفَتَقْنَٰهُمَا ۖ وَجَعَلْنَا مِنَ ٱلْمَآءِ كُلَّ شَىْءٍ حَىٍّ ۖ أَفَلَا يُؤْمِنُونَ ﴿30﴾

سورۃ الأنبیاء آیت 30

کیاکافراس بات پر غور نہیں کرتے کہ آسمان اور زمین دونوں ملے ہوئے تھے پھر ہم نے ان دونوں کو جداجدا کر دیا۔اور ہم نے ہر جاندار چیز کو پانی سے بنایا ہے۔کیا پھر بھی یہ لوگ ایمان نہیں لاتے؟۔

سائنس کے مطابق زمین کشش رکھتی ہے۔اس کے اوپر کی چیزیں اس کی طرف کھنچتی ہیں۔جبکہ قرآن کے الفاظ کا مجموعی مطلب بھی اس جیسا ہی ہے۔دیکھئے آیات

أَلَمْ نَجْعَلِ ٱلْأَرْضَ كِفَاتًا ﴿25﴾ أَحْيَآءً وَأَمْوَٰتًا ﴿26﴾

سورۃالمرسلات آیت ۲۵۔۲۶

کیاہم نے زمین کو سمیٹ رکھنے والی نہیں بنادیا؟۔(سب) زندوں اور مردوں کو۔

سائنس کے مطابق سارے فلکی اجرام آپس میں ایسی کشش رکھتے ہیں۔کہ ایک بیلینس قائم ہے۔اگر یہ بیلنس تھوڑاسا بھی خراب ہو جائے تو کوئی بھی اسے تھام نہ سکے اور کائنات تباہ ہو جائے۔جبکہ قرآن کے الفاظ کا مطلب بھی بالکل یہی نکلتا ہے۔

۞ إِنَّ ٱللَّهَ يُمْسِكُ ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلْأَرْضَ أَن تَزُولَا ۚ وَلَئِن زَالَتَآ إِنْ أَمْسَكَهُمَا مِنْ أَحَدٍ مِّنۢ بَعْدِهِۦٓ ۚ إِنَّهُۥ كَانَ حَلِيمًا غَفُورًا ﴿41﴾

سورۃفاطر آیت 41

یقینی طور پر اللہ ہی آسمانوں وزمین کو تھامے ہوئے ہے کہ ٹل نہ جائیں۔اور اگر بالفرض وہ ٹل جائیں تو اللہ کے علاوہ کوئی بھی ایسا نہیں جو ان کو تھام سکے۔ بیشک وہ بڑا بردبار نہایت بخش دینے والا ہے۔

سائنس کے مطابق اجرام فلکی اپنے اپنے مدار میں گردش کر رہے ہوتے ہیں۔جبکہ قرآن کے الفاظ کا مطلب بھی بالکل ایسا ہی ہے۔دیکھئے آیات

وَهُوَ ٱلَّذِى خَلَقَ ٱلَّيْلَ وَٱلنَّهَارَ وَٱلشَّمْسَ وَٱلْقَمَرَ ۖ كُلٌّ فِى فَلَكٍ يَسْبَحُونَ ﴿33﴾

سورۃ الأنبیاء آیت 33

اور وہ (اللہ) ہی تو ہے جس نے رات اور دن اور سورج اور چاند بنائے۔سب مدارِ آسمان میں تیر رہے ہیں۔

لَا ٱلشَّمْسُ يَنۢبَغِى لَهَآ أَن تُدْرِكَ ٱلْقَمَرَ وَلَا ٱلَّيْلُ سَابِقُ ٱلنَّهَارِ ۚ وَكُلٌّ فِى فَلَكٍ يَسْبَحُونَ ﴿40﴾

سورۃ یٰس آیت 40

نہ تو سورج سے ہی ہو سکتا ہے کہ چاند کو جا پکڑے اور نہ ہی رات دن سے پہلے آسکتی ہے۔اور سب اپنے اپنے مدار میں تیر رہے ہیں۔

یہاں یہ بات زیر غور رہے کے دونوں آیات میں کے آخر میں كُلٌّ فِي فَلَكٍ يَسْبَحُونَ درج ہے۔ اس میں سب سے پہلے تو لفظ كُلٌّ پر غور کریں۔ عربی اصطلاح میں یہ لفظ دو کی جمع کے لیے استعمال نہیں ہوتا۔ بلکہ دو سے زائد کی جمع کے لیے استعمال ہوتا ہے۔ اس کا واضح مطلب یہ بنتا ہے کہ بات تو چاند اور سورج کی ہو رہی ہے۔ مگر اور بھی ہیں جن کے اپنے اپنے مدار ہیں۔ وہ سارے افلاکی اجسام بمعہ زمین اپنے اپنے مدار میں تیر رہے ہیں۔

سورۃ یٰس آیت ۴۰ کے الفاظ پر غور کریں کہ نہ تو سورج سے ہی ہو سکتا ہے کہ چاند کو جا پکڑے اور نہ ہی رات دن سے پہلے آ سکتی ہے۔ اس میں سورج اور چاند کے الگ الگ مدار کا تذکرہ ہے۔ لیکن یہ کہیں نہیں کہ ان کا مدار متوازی ہے۔ پھر اس کے ساتھ جو عربی لفظ يَسْبَحُونَ استعمال کیا گیا ہے۔ یہ لفظ لڑھکنے کے معنی میں آتا ہے۔ جیسے پہاڑ کی ڈھلوان سے کوئی چیز نیچے کی طرف گرتی ہے۔ تو لڑھکتی ہوئی آتی ہے۔ مگر مختلف ماحول میں منطبق ہو کر اسی ماحول کی مناسبت سے یہ مختلف معانی دیتا ہے۔ جس کے ساتھ کسی ایسی حرکت کا تصور وابستہ ہے جو کسی جسم کے متحرک ہونے سے پیدا ہوئی ہو۔ اور وہ ہمہ جہتی ہو۔ جیسے کوئی بھی لڑھکنے والی چیز آگے بھی بڑھتی ہے اور خود بھی گھومتی جاتی ہے۔

اگر آپ یہ لفظ زمین پر کسی شخص کے لئے استعمال کریں گے تو اسکا مطلب یہ نہیں ہوگا کہ وہ زمین پر لڑھک رہا ہے۔ بلکہ اس سے یہ مراد ہوگا کہ وہ شخص دوڑ رہا ہے یا تیز چل رہا ہے۔ یہ صرف مثال دی ہے ویسے تو دوڑنے چلنے کے لیے عربی میں اور الفاظ مستعمل ہیں۔

اگر یہ لفظ پانی میں کسی شخص کیلئے استعمال کیا جائے تو اسکا مطلب یہ نہیں ہوگا کہ وہ پانی پر لڑھک رہا ہے کہ بلکہ اس سے مراد ہوگی کہ وہ شخص پانی میں تیراکی کر رہا ہے۔ یہ صرف مثال دی ہے ویسے تو تیرنے کے لیے عربی میں اور الفاظ مستعمل ہیں۔

اسی طرح جب آپ یہ لفظ کسی آسمانی جسم یا جرم فلکی۔ یا سورج کیلئے استعمال کریں گے تو اس کا مطلب صرف یہ نہیں ہوگا کہ وہ جسم خلا میں لڑھک رہا ہے۔ بلکہ اسکا پورا مطلب یہ ہوگا کہ وہ اس طرح گردش میں ہے کہ خلا میں حرکت کرنے کے ساتھ ساتھ اپنے محور پر بھی گھوم رہا ہے۔ اس کی ایک حرکت تو اپنے مقررہ مدار میں ہوگی اور دوسری اس کے اپنے محور والی ہوگی۔ اور یہ لفظ اس کے اظہار کے لیے نہایت موزوں بھی ہے۔

درج ذیل آیات اوپر بیان کردہ مضمون کی مزید وضاحت کرتی ہیں۔ البتہ اس میں ہر کوئی ایک وقت مقرر تک چل رہا ہے۔ ایسی بات ہے جو قیامت کا پیغام بھی دیتی ہے۔ کہ ابھی تو چل رہا ہے۔ مگر ایک مقرہ وقت کے بعد چلنا بند ہو جائے گا۔ یہ قیامت کے ظہور کا وقت ہوگا۔

يُولِجُ ٱلَّيْلَ فِى ٱلنَّهَارِ وَيُولِجُ ٱلنَّهَارَ فِى ٱلَّيْلِ وَسَخَّرَ ٱلشَّمْسَ وَٱلْقَمَرَ كُلٌّ يَجْرِى لِأَجَلٍ مُّسَمًّى ۚ ذَٰلِكُمُ ٱللَّهُ رَبُّكُمْ لَهُ ٱلْمُلْكُ ۚ وَٱلَّذِينَ تَدْعُونَ مِن دُونِهِۦ مَا يَمْلِكُونَ مِن قِطْمِيرٍ ﴿13﴾ط

سورۃ فاطر آیت 13

وہی رات کو دن میں داخل کرتا اور دن کو رات میں داخل کرتا ہے اور اسی نے سورج اور چاند کو کام میں لگا دیا ہے ہر کوئی ایک وقت مقرر تک چل رہا ہے۔ یہی تو تمہارا رب اللہ ہے اسی کی بادشاہت ہے۔ اور اس (اللہ) کو چھوڑ کر جن لوگوں سے تم دعائیں مانگتے ہو وہ تو کھجور کی گٹھلی کے چھلکے کے برابر بھی (کسی چیز کے) مالک نہیں۔

ایک اور آیت اسی سیاق سباق میں موجود ہے۔

إِنَّ فِى خَلْقِ ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلْأَرْضِ وَٱخْتِلَٰفِ ٱلَّيْلِ وَٱلنَّهَارِ لَءَايَٰتٍ لِّأُو۟لِى ٱلْأَلْبَٰبِ ﴿190﴾ج لا

سورۃ آل عمران آیت 190

بیشک آسمان اور زمین کی تخلیق اور رات اور دن کے اختلاف میں البتہ عقل والوں کے لئے بہت سی نشانیاں ہیں۔

زمین کا محوری گھماؤ دن اور رات کے آنے اور جانے کا سبب ہے جس سے وقت کا تعین بھی ہوتا ہے جب کہ زمین کا سورج کے گرد ایک چکّر بارہ مہینے۔ چار موسموں کا باعث بنتا ہے۔

درج ذیل آیات یہ بتاتی ہے کہ اللہ جل شانہ نے ہر طرح کی گردش کا حساب مقرر کر رکھا ہے۔ اور یہ بھی کہ ستارے کائنات میں بنتے۔ چلتے۔ ہٹتے اور معدوم بھی ہوتے رہتے ہیں۔

فَالِقُ ٱلْإِصْبَاحِ وَجَعَلَ ٱلَّيْلَ سَكَنًا وَٱلشَّمْسَ وَٱلْقَمَرَ حُسْبَانًا ۚ ذَٰلِكَ تَقْدِيرُ ٱلْعَزِيزِ ٱلْعَلِيمِ ﴿96﴾

سورۃ الأنعام آیت 96

وہی صبح کو نمودار کرنے والا ہے اور اسی نے آرام کے لئے رات بنائی ہے۔ اور اسی نے چاند اور سورج کا حساب مقرر کر رکھا ہے۔ یہ غالب دانا علم والے کا اندازہ ہے۔

وَٱلْقَمَرَ قَدَّرْنَٰهُ مَنَازِلَ حَتَّىٰ عَادَ كَٱلْعُرْجُونِ ٱلْقَدِيمِ ﴿39﴾

سورۃ یٰس آیت 39

اور چاند کی بھی ہم نے منزلیں مقرر کر رکھی ہیں یہاں تک کہ (گھٹتا ہوا) کھجور کی پرانی ٹہنی کی طرح ہو جاتا ہے۔

ٱلشَّمْسُ وَٱلْقَمَرُ بِحُسْبَانٍ ﴿5﴾ ص

سورۃالرحمٰن آیت 5

سورج اور چاند ایک مقرر حساب سے چل رہے ہیں۔

فَلَآ أُقْسِمُ بِٱلْخُنَّسِ ﴿15﴾ لا ٱلْجَوَارِ ٱلْكُنَّسِ ﴿16﴾ لا

سورۃالتکویر آیت ۱۵۔۱۶

پس نہیں (بلکہ) !۔ان ستاروں کی قسم !۔جو پیچھے ہٹنے والے ہیں۔ چلنے والے اور چھپ جانے والے ستاروں کی۔

سائنسی نظریئے کے مطابق زمین پہلے بنی بعد میں آسمان اور اس کے اجرام ۔جبکہ قرآن کے الفاظ کا مطلب بھی بالکل ایسا ہی ہے۔دیکھئے آیت

هُوَ ٱلَّذِى خَلَقَ لَكُم مَّا فِى ٱلْأَرْضِ جَمِيعًا ثُمَّ ٱسْتَوَىٰٓ إِلَى ٱلسَّمَآءِ فَسَوَّىٰهُنَّ سَبْعَ سَمَٰوَٰتٍ ۚ وَهُوَ بِكُلِّ شَىْءٍ عَلِيمٌ ﴿29﴾ ع3

سورۃالبقرۃ آیت 29

وہ (اللہ) ہی تو ہے جس نے جو کچھ زمین میں ہے سب تمہارے لئے پیدا کیا پھر وہ آسمان کی طرف متوجہ ہوا اور انہیں ٹھیک سات آسمان بنا دیا۔ اور وہ ہر ایک چیز کو خوب جاننے والا ہے۔

ہمارے ہاں کچھ آیات زمین کو چپٹا ثابت کرنے کے لئے بیان کی جاتی ہیں پہلے ان پر بات ہو جائے۔ ان آیات کے ترجمے میں زمین کو کسی جگہ فرش۔ گود۔ مہد۔ بچھونا۔ کسی جگہ پھیلانے۔ بچھانے کے ذکر سے بات کی گئی ہے۔ اور اس کا مطلب فلیٹ لے لیا گیا ہے جیسا کہ درج ذیل آیات میں دیکھ سکتے ہیں۔

ٱلَّذِى جَعَلَ لَكُمُ ٱلْأَرْضَ مَهْدًا وَسَلَكَ لَكُمْ فِيهَا سُبُلًا وَأَنزَلَ مِنَ ٱلسَّمَآءِ مَآءً فَأَخْرَجْنَا بِهِۦٓ أَزْوَٰجًا مِّن نَّبَاتٍ شَتَّىٰ ﴿53﴾

سورۃ طٰہٰ آیت 53

(وہی اللہ تو ہے) جس نے تمہارے لئے زمین کو فرش بنا دیا اور تمہارے لئے اس میں راستے جاری کر دیئے۔ اور آسمان سے پانی برسایا پھر ہم نے اس میں طرح طرح کے نباتات کے جوڑے پیدا کر دیئے۔

اس آیت میں لَكُمُ ٱلْأَرْضَ مَهْدًا کا لفظ استعمال ہوا ہے اس کے مطابق زمین ہمارے رہنے کے اعتبار سے تو یقیناً فرش ہے گود ہے مہد ہے لیکن اس لفظ سے بالکل نہیں پتہ چلتا کہ زمین چپٹی ہے۔

وَٱلۡأَرۡضَ مَدَدۡنَٰهَا وَأَلۡقَيۡنَا فِيهَا رَوَٰسِيَ وَأَنۢبَتۡنَا فِيهَا مِن كُلِّ زَوۡجِۭ بَهِيجٖ ﴿7﴾ لا

سورۃ ق آیت 7

اور ہم نے زمین کو پھیلادیا اور اس میں پہاڑ گاڑ دیئے اور اس میں ہر طرح کی خوشنما چیزیں اگادیں۔

اس آیت میں قرآن کہتا ہے کہ اللہ تعالی نے زمین کو پھیلادیا۔قرآن نے وَٱلۡأَرۡضَ مَدَدۡنَٰهَا کے الفاظ استعمال کیے جس کا عربی گرائمر میں ترجمہ سطحی رقبے کو زمین کی تخلیق کے دوران وسعت دیا جانا ہے۔اس سے بالکل یہ ثابت نہیں ہوتا کہ قرآن زمین کو چپٹا یا فلیٹ کہتا ہے۔

ایک اور جگہ قرآن کہتا ہے کہ اللہ نے زمین کو تمہارے لیئے بچھونا بنادیا ہے۔اس کے لیے سورہ نوح کا حوالہ دیا جاتا ہے جس میں فرمایا گیا ہے

وَٱللَّهُ جَعَلَ لَكُمُ ٱلۡأَرۡضَ بِسَاطٗا ﴿19﴾ لا لِّتَسۡلُكُواْ مِنۡهَا سُبُلٗا فِجَاجٗا ﴿20﴾ ع1

سورۃ نوح آیت ۱۹۔۲۰

اور اللہ ہی نے زمین کو تمہارے لئے کشادہ فرش بنادیا۔ تاکہ اس کے بڑے بڑے کشادہ راستوں میں چلو پھرو۔

اس آیت میں اللہ تعالی نے زمین کو پھیلا دینے کی بات کی ہے۔قرآن نے لَكُمُ ٱلْأَرْضَ بِسَاطًا الفاظ استعمال کیے جس کا ترجمہ زمین کو پھیلا دینے کے کی طرح لیا جاتا ہے۔اس پھیلانے سے یہ صرف گمان تو کر سکتے ہیں کہ کسی ہموار سطح پر پھیلایا ہوگا۔لیکن اس وقت تک اس کو یقین کا درجہ نہیں دیا جا سکتا جب تک کوئی اور آیت اس کو مزید واضح نہ کر دے۔کیونکہ بہت بڑا قطر رکھنے والی چیز پر بھی اسی کی مناسبت سے کوئی چیز پھیلائی جا سکتی ہے جس میں کشش ثقل موجود ہو۔

وَإِلَى ٱلْأَرْضِ كَيْفَ سُطِحَتْ ﴿20﴾ وقفہ

سورۃ الغاشیۃ آیت 20

اور زمین کی طرف بھی کہ کس طرح (رہائش کے لئے) بچھادی گئی ہے۔

اس آیت میں اللہ تعالی نے فرمایا ہے کہ زمین کو دیکھو۔کیسے بچھادی گئی ہے۔قرآن نے ٱلْأَرْضِ كَيْفَ سُطِحَتْ الفاظ استعمال کیے جس کا ترجمہ زمین کو بچھا دینے کے معنی میں کیا گیا ہے۔اس آیت سے بظاہر اس کا چپٹا ہونا معلوم ہوتا ہے وہ ہمارے دیکھنے کے اعتبار سے فرمایا گیا ہے جس سے یہ گمان تو کر سکتے ہیں کہ کسی ہموار سطح پر بچھایا ہوگا۔لیکن اس وقت تک اس کو یقین کا درجہ نہیں دیا جا سکتا جب تک کوئی اور آیت اس کو مزید واضح نہ کر دے۔کیونکہ بہت بڑا قطر رکھنے والی چیز پر بھی اسی کی مطابقت سے کوئی چیز بچھائی جا سکتی ہے جس میں کشش ثقل موجود ہو۔

مذکورہ بالا آیات کی روشنی میں زمین کی بالائی تہ یا قشر ارض کی موٹائی ۳۰ میل سے بھی کم ہے اور اگر اس کا موازنہ زمین کے نصف قطر سے کیا جائے جس کی لمبائی ۳۷۵۰ میل ہے تو قشر ارض بہت ہی باریک معلوم ہوتا ہے۔ زیادہ گہرائی میں واقع زمین کی تہیں بہت گرم۔ سیال اور ہر قسم کی زندگی کے لیے ناسازگار ہیں۔ قشر ارض کے ٹھوس صورت اختیار کر لینے والے خول پر ہم زندہ رہ سکتے ہیں۔ لہٰذا قرآن مجید بجا طور پر اس کو ایک فرش۔ گود۔ مہد بچھونا۔ قالین سے مشابہ قرار دیتا ہے تاکہ ہم اس پر پر سکون زندگی گزاریں۔ اور اس کی شاہراہوں اور راستوں پر سفر کر سکیں۔

زمین پر موجود ایک شخص کو ظاہری طور پر زمین ہموار چپٹی معلوم ہوتی ہے۔ ورنہ قرآن کی کوئی آیت ایسی نہیں جس میں زمین کے بیضوی گول ہونے کا انکار کر کے اسے چپٹا یا ہموار قرار دیا ہو۔

قرآن نے زمین کے گول ہونے کا واضح طور پر تذکرہ کیا ہے اور ساتھ ہی یہ بھی بتا دیا کہ انسانوں کی آسانی کے لیے اسے کشادگی دی گئی۔ جس سے فرش۔ گود۔ مہد بچھونا۔ قالین کے تذکرہ سے بعض لوگوں کو شبہ ہوا کہ زمین ہموار اور چپٹی ہے۔

اللہ تعالیٰ نے زمین کی اس بناوٹ کے متعلق درج ذیل آیت میں کچھ اشارے دیئے ہیں۔ جن سے معلوم ہوتا ہی کہ زمین گول ہے۔

تُولِجُ ٱلَّيۡلَ فِى ٱلنَّهَارِ وَتُولِجُ ٱلنَّهَارَ فِى ٱلَّيۡلِ ۖ وَتُخۡرِجُ ٱلۡحَىَّ مِنَ ٱلۡمَيِّتِ وَتُخۡرِجُ ٱلۡمَيِّتَ مِنَ ٱلۡحَىِّ ۖ وَتَرۡزُقُ مَن تَشَآءُ بِغَيۡرِ حِسَابٍ ﴿27﴾

https://quranexcel.com

سورۃ آل عمران آیت 27

تو ہی رات کو دن میں داخل کرتا اور دن کو رات میں داخل کرتا ہے۔ تو ہی جاندار سے بے جان پیدا کرتا ہے اور بے جان سے جاندار پیدا کرتا ہے۔ اور تو ہی جسے چاہتا ہے بے حساب رزق دے دیتا ہے۔

ذَٰلِكَ بِأَنَّ ٱللَّهَ يُولِجُ ٱلَّيْلَ فِى ٱلنَّهَارِ وَيُولِجُ ٱلنَّهَارَ فِى ٱلَّيْلِ وَأَنَّ ٱللَّهَ سَمِيعٌۢ بَصِيرٌ ﴿61﴾

سورۃ الحج آیت 61

یہ (بات بھی) ہے کہ اللہ رات کو دن میں داخل کرتا ہے اور دن کو رات میں داخل کر دیتا ہے۔ اور بیشک اللہ بڑا سننے والا سب کچھ گہرائی سے دیکھنے والا ہے۔

يُولِجُ ٱلَّيْلَ فِى ٱلنَّهَارِ وَيُولِجُ ٱلنَّهَارَ فِى ٱلَّيْلِ ۚ وَهُوَ عَلِيمٌۢ بِذَاتِ ٱلصُّدُورِ ﴿6﴾

سورۃ الحدید آیت 6

وہی رات کو دن میں داخل کرتا اور دن کو رات میں داخل کرتا ہے۔ اور وہ تو دلوں کے رازوں تک سے خوب واقف ہے۔

أَلَمْ تَرَ أَنَّ ٱللَّهَ يُولِجُ ٱلَّيْلَ فِى ٱلنَّهَارِ وَيُولِجُ ٱلنَّهَارَ فِى ٱلَّيْلِ وَسَخَّرَ ٱلشَّمْسَ وَٱلْقَمَرَ كُلٌّ يَجْرِىٓ إِلَىٰٓ أَجَلٍ مُّسَمًّى وَأَنَّ ٱللَّهَ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرٌ ﴿29﴾

سورۃ لقمان آیت 29

کیا تم دیکھتے بھالتے نہیں کہ اللہ رات کو دن میں اور دن کو رات میں داخل کرتا ہے اور اسی نے سورج اور چاند کو (اس پر) مسخر کر رکھا ہے ہر ایک وقتِ مقرر تک (مدار میں) چل رہا ہے؟۔ اور اللہ ان سارے اعمال سے جو تم کرتے ہو خوب خبردار ہے۔

مذکورہ بالا آیات میں داخل ہونے سے مراد رات کا بتدریج دن میں تبدیل ہو جانا اور اسی طرح دن کا رات میں بتدریج تبدیل ہو جانا ہے۔ یہ عمل اسی وقت ممکن ہے اگر زمین کرّے کی طرح ہو اور اگر زمین چوڑی ہوتی تو یہ عمل بتدریج نہ ہوتا بلکہ۔ رات سے فوراً دن میں اور دن سے فوراً رات میں تبدیل ہونے کا عمل ہوتا۔

قرآن مجید کی درج ذیل آیت میں زمین کے گول ہونے کا بھی ثبوت مل جاتا ہے۔

خَلَقَ ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلْأَرْضَ بِٱلْحَقِّ ۖ يُكَوِّرُ ٱلَّيْلَ عَلَى ٱلنَّهَارِ وَيُكَوِّرُ ٱلنَّهَارَ عَلَى ٱلَّيْلِ ۖ وَسَخَّرَ ٱلشَّمْسَ وَٱلْقَمَرَ ۖ كُلٌّ يَجْرِى لِأَجَلٍ مُّسَمًّى ۗ أَلَا هُوَ ٱلْعَزِيزُ ٱلْغَفَّٰرُ ﴿5﴾

سورۃالزمر آیت 5

اسی نے آسمانوں اور زمین کو حکمت وتدبیر کے ساتھ پیدا کیا ہے وہی رات کو دن پر اور دن کو رات پر لپیٹ لیتا ہے۔ اور اس نے سورج اور چاند کو (اس طرح) تابع کر رکھا ہے کہ ہر ایک مدت مقررہ تک رواں دواں رہے۔ جان رکھو کہ وہی خوب غالب ہے بڑا بخشنے والا ہے۔

عربی لفظ کُرہ کا معنی گیند ہے۔ قرآن کا لفظ یُکَوِّرُ اس کا فعل ہے۔ قرآن کہتا ہے کہ دن اور رات کا ملنا ایک کرّے پر ہونے والا عمل ہے۔ اور یہ کرّے والا عمل اسی وقت ممکن ہے جب کہ ڈھانپی جانے والی چیز گول ہو ورنہ ایک ہموار شے کے لئے کرہ کا لفظ لازم نہیں آتا۔

دوسرے لفظوں میں کسی ایک چیز کو دوسری پر بتدریج منطبق کرنا۔ اس آیت کے حوالے سے دن اور رات کو ایک دوسرے پر بتدریج منطبق کرنا یا ایک دوسرے پر چکر دینا صرف اسی وقت ممکن ہے جب زمین کی ساخت کروی ہو۔

اس آیت میں کُلٌّ یَجْرِی کا لفظ استعمال کرکے یہ حقیقت بھی واضح کر دی گئی کہ سارے کے سارے اجرام فلکی حرکت میں ہیں۔ اور اپنے اپنے مقررہ مدار پر معینہ مدت کے لئے گامزن ہیں۔

مولانا عبدالرحمان کیلانی اس آیت کی تشریح کرتے ہوئے لکھتے ہیں

یعنی شام کے وقت اگر مغرب کی طرف نگاہ ڈالی جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ ادھر سے اندھیرا اوپر کو اٹھ رہا ہے جو بتدریج بڑھتا جاتا ہے تا آنکہ سیاہ رات چھا جاتی ہے۔ اسی طرح صبح کے وقت اجالا مشرق سے نمودار ہوتا ہے جو بتدریج بڑھ کر پورے آسمان پر چھا جاتا ہے۔ اور سورج نکل آتا ہے تو کائنات جگمگا اٹھتی ہے۔ ایسا نظر آتا ہے کہ رات کو دن پر اور دن کو رات پر لپیٹا جا رہا ہے۔ دن اور رات کو ایک دوسرے پر لپیٹنا اسی صورت ممکن ہے جب زمین گول ہو۔ زمین گیند کی طرح گول بھی نہیں ہے بلکہ یہ انڈے کی طرح بیضوی ہے۔ قرآن کی دوسری آیات سے زمین کا واضح گول ہونا معلوم ہو جاتا ہے۔

سورۃ البقرہ آیت ۲۹ میں یہ بتایا گیا تھا کہ پہلے زمین بنائی گئی پھر آسمان کی طرف توجہ دی گئی۔ مگر درج ذیل آیت مبارکہ سے پتہ چلتا ہے آسمان کے بعد زمین پر ایک دفعہ پھر توجہ کی گئی۔

واضح رہے کہ سورۃ البقرہ آیت ۲۹ اور سورۃ النازعات کی درج ذیل آیات میں منکر قرآن۔ اس کو تضاد بنا کر قرآن کو غلط ثابت کرنے کی کوشش کرتے ہیں حالانکہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ یہ ایک ایسی کتاب ہے کے جس میں تم کوئی تضاد نہ پاؤ گے- یہ بلاشبہ حق ہے کہ پہلے زمین بنائی پھر آسمان۔ اور آسمان کے بعد پھر زمین پر اضافی کام کیا گیا۔ اس میں کوئی تضاد والی بات نہیں۔

سورۃ النازعات کی آیات میں زمین کی ساخت کی وضاحت بیضوی طرز پر گول بتا دی گئی۔ اور اس کا پانی نکالا اور چارا بھی اگا دیا۔ اور اس میں پہاڑوں کو بھی گاڑ دیا گیا۔

ءَأَنتُمْ أَشَدُّ خَلْقًا أَمِ ٱلسَّمَآءُ ۚ بَنَىٰهَا ﴿27﴾ وقفہ رَفَعَ سَمْكَهَا فَسَوَّىٰهَا ﴿28﴾ لا وَأَغْطَشَ لَيْلَهَا وَأَخْرَجَ ضُحَىٰهَا ﴿29﴾ ص وَٱلْأَرْضَ بَعْدَ ذَٰلِكَ دَحَىٰهَآ ﴿30﴾ ط أَخْرَجَ مِنْهَا مَآءَهَا وَمَرْعَىٰهَا ﴿31﴾ ص وَٱلْجِبَالَ أَرْسَىٰهَا ﴿32﴾ لا

سورۃ النازعات آیت ۲۷ تا ۳۲

کیا تم لوگوں کو (پھر سے) پیدا کرنا زیادہ مشکل ہے یا آسمان کو جسے اسی (اللہ جل شانہ) نے بنایا ہے؟۔ اس کی چھت کو بلند کیا اور پھر اسے درست کر دیا۔ اور اسی نے رات کو تاریک بنایا اور (دن میں) روشنی ظاہر کر دی۔ اور اس کے بعد زمین کو (دحوہ یعنی شتر مرغ کے انڈے جیسی شکل میں رہائشی اعتبار سے) استوار کر دیا۔ اسی میں سے اس کا پانی نکالا اور چارا بھی اگا دیا۔ اور اس میں پہاڑوں کو بھی گاڑ دیا۔

یہاں آیت نمبر تیس میں عربی عبارت کا لفظ دَحَىٰهَآ استعمال ہوا ہے۔ جس میں دَحَا کا مطلب ہے شتر مرغ کا انڈہ۔ شتر مرغ کے انڈے کی طرح زمین کی ساخت ایسے کرّے سے مشابہت رکھتی ہے۔ جو کہ بیضوی ہوتا ہے۔

اس آیت مبارکہ کی پرانی تشریحات کے مطابق اس کے معنی اس طرح ہیں کہ اس نے زمین کو پھیلا دیا۔ جبکہ استنبول فیکلٹی آف تھیالوجی کے حسن بصری کینٹے اور ڈاکٹر علی اوزیک نے اپنی تفسیر میں اس کے وہ معنی دیئے ہیں جو اوپر بیضوی کرّے جیسے بیان کئے گئے ہیں۔

تشریحات میں فرق لفظ دَحَا کے معنی میں اختلاف کی وجہ سے پیدا ہوا ہے۔ عربی زبان میں اس لفظ کے ماخذ یا اشتقاق شتر مرغ سے نسبت رکھنے والے معانی سے ملتے جلتے ہیں۔

آیئے ان کی چند مثالیں دیکھتے ہیں

ادحیه: شتر مرغ کا گھونسلا۔ یا ریت میں انڈے دینے کی جگہ یا کھڈا۔

الدحوه: شتر مرغ کے انڈے کی جگہ

تداحیه: ایک سوراخ میں پتھر ڈالنا

اِٹائمولوجسٹ علم زبان کے ماہر شمس الدین نے لغت میں مدحی کے معنی شتر مرغ کے انڈے کا سوراخ یا گڑھا بیان کیا ہے۔ جبکہ کے بیضاوی کے نزدیک بھی دحا کے معنی بیضوی کے ہی ہیں۔

پرانے وقتوں میں چونکہ دحا کے لئے انڈے کی شکل کا ہونا بے معنی سمجھا گیا تھا اس لئے اس کو پھیلانے کے معنی دے دیئے گئے۔

دحا کے اصل معنی شتر مرغ کے انڈے کے ہیں۔ علم زبان کے اصولوں کے تحت تمام عربی لغات نے مدحی کو شتر مرغ کے انڈے سے جو گڑھا یا سوراخ بنے۔اس کے مطابق قرار دیا ہے۔

مدحی میں سے م کو الگ کرنے کے بعد دحی رہ جائے گا۔ جسے شتر مرغ کا انڈا کہا گیا۔

مگر پرانے ترجموں میں دحی کو پھیلانے سے مماثلت دے دی گئی ہے۔

اس آیت کا ایک اعجاز یہ بھی ہے کہ اس میں جو کچھ بیان کیا گیا ہے۔ وہ تخلیق سے متعلق اسرار کے متعدد پہلو بیان کرتی ہے۔

مزید یہ کہ آیات نمبر ۲۸ سے نمبر ۳۰ تک سب آیات نے زمین کی تخلیق کا خلاصہ دے دیا ہے۔

آیت ۳۱ یہ اعلان کرتی ہے کہ اللہ کی دوسری بار کی توجہ سے زمین نے بیضوی شکل اختیار کر لی تو بالترتیب پہلے اس پر پانی کا انتظام کیا گیا۔ پھر اس پر ابتدائی نباتات کو چارے کی صورت میں پیدا کیا گیا۔ پھر اس پر پہاڑ بنا دیئے گئے۔

جدید دور کے ارضی طبیعات کے ماہرین اور علم والوں کے نظریات اس ترتیب کے ساتھ پوری طرح منطبق ہوتے ہیں۔ وہ اس سے بالکل متفق ہیں۔

اور اگر اسے شتر مرغ کے انڈہ دینے کی جگہ جیسا بھی کہہ دیا جائے تو پھر بھی زمین کا بیضوی ہونا ثابت ہوتا ہے کیونکہ جس جگہ انڈہ ہوتا ہے اس کے نیچے کی مٹی یا ریت خود بخود انڈے جیسی بیضوی شکل اختیار کر لیتی ہے۔

درج ذیل تصویر میں زمین کے استوا اور قطبین کی پیائش کے حساب سے اس کی شکل شتر مرغ کے انڈے جیسی ہی بنتی ہے۔

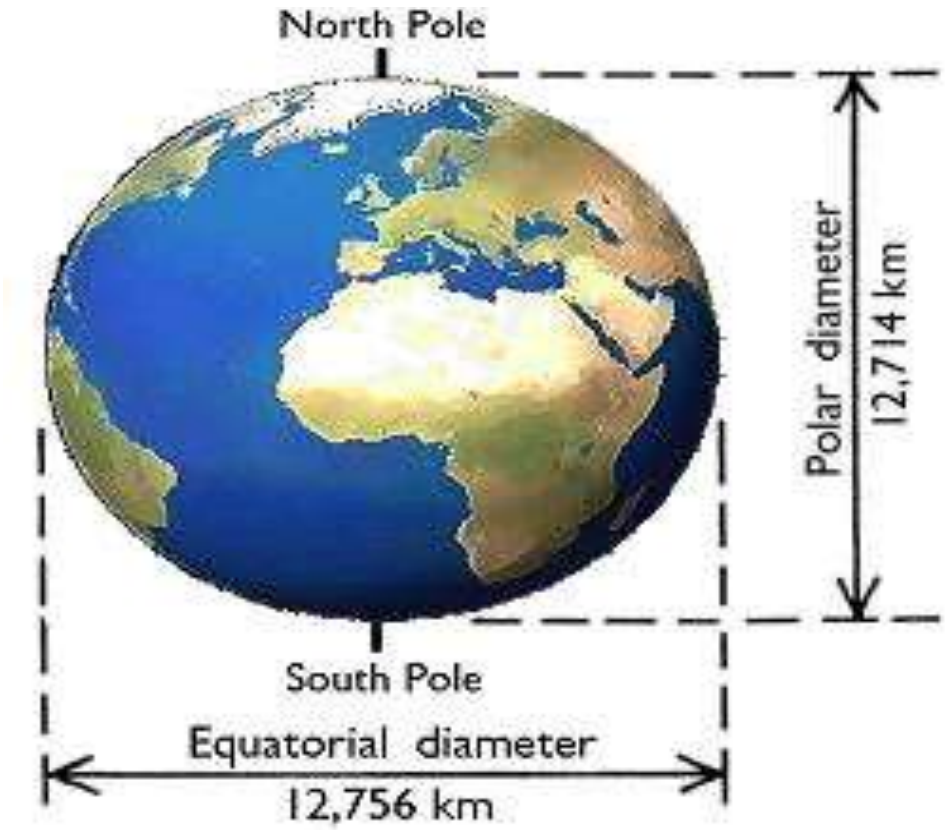

علاوہ ازیں ڈاکٹر ذاکر نائیک نے بھی اس آیت کا ترجمہ بھی اسی مماثلت سے کیا ہے کہ زمین کو اس نے انڈے کی شکل میں بنایا۔ یہاں لفظ دَحٰىهَآ استعمال کیا گیا ہے جس کے معنی ہیں Ostrich Egg یعنی شتر مرغ کے انڈے کی طرح۔

وکی آن لائن ڈکشنری پر بھی ان الفاظ۔ دحی اور دحیہ کے معانی دیکھے جا سکتے ہیں۔ جبکہ سائنسدان سائنسدان زمین کی شکل کو اوبلیٹ سفیروئیڈ کی طرح کا قرار دیتے ہیں یعنی ایسی چیز جو قطبین پر شلجم کی طرح چپٹی ہو۔ اب ذیل میں زمین کا موازنہ شتر مرغ کے انڈے کے ساتھ اور اوبلیٹ سفیروئیڈ کی شکل سے کیا گیا ہے جس سے آپ فرق نہ ہونے کا اندازہ کر سکتے ہیں۔

Ostrich Egg Shape of Earth

Ostrich Egg

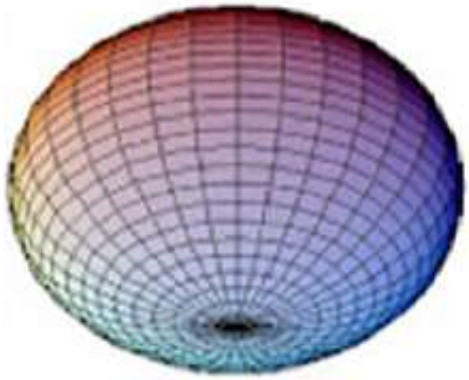

Oblate Spheroid Shape

علاوہ ازیں یہ بھی حقیقت ہے کہ مسلمان روز اول سے زمین کے کروی ہونے پر یقین رکھتے تھے۔ اس کا ثبوت ماہر جغرافیہ دان محمد الادریسی کا وہ پہلہ عالمی نقشہ ہے جو اس نے ۱۱۵۴ء میں بنایا تھا۔اس میں زمین کے شمالی حصے کو جنوب کی جانب دکھایا گیا تھا۔

اسلامی اندلس کے نامور سائنسدان ابو اسحاق ابراہیم بن یحییٰ زرقالی قرطبیؒ نے ۱۰۸۰ء میں سورج اور زمین۔دونوں کے محوِ حرکت ہونے کا نظریہ پیش کیا تھا۔اس کے مطابق سورج اور زمین میں سے کوئی بھی مرکزِ کائنات نہیں اور زمین سمیت تمام سیارے سورج کے گرد بیضوی مداروں میں حرکت کرتے ہیں۔

شیخ عبدالعزیز بن عبداللہ بن بازؒ۔زمین کو کرویہ یعنی بیضوی مانتے ہیں۔

اور بھی بہت سارے لوگوں کا زمین بیضوی ہونے پر اجماع ہے۔

آج بھی زمین سطحی اعتبار سے پھیلی ہوئی لگتی ہے۔ لیکن اس بات پر بھی غور کرو کہ جب آپ سفر میں کسی اونچے پہاڑ کے پاس سے گزرتے ہیں تو جیسے جیسے اس سے دور ہوتے ہیں تو وہ نظروں سے اوجھل ہونا شروع ہو جاتا ہے۔ جبکہ اگر زمین چپٹی ہوتی تو پہاڑ اوجھل نہ ہوتا۔ بڑی دور سے بھی نظر آتا رہتا۔

زمین کے بارے تو قرآن یہ بھی بتاتا ہے کہ چھ زمینیں اور بھی ہیں۔ جن کے بارے کسی کو کچھ پتہ نہیں کہ کہاں ہیں۔ یہ زمین جس پر ہم رہ رہے ہیں اس کو ملا کے سات زمینیں بنتی ہیں۔

کچھ علماء نے سات برِ اعظموں کو سات زمینیں کہہ دیا۔

کچھ کہتے ہیں کہ سات الگ الگ ہیں کیونکہ درج ذیل آیت میں جب سات آسمانوں کا ذکر کیا گیا تو ساتھ میں یہ بھی کہا کہ زمین بھی انہی کی مثل پیدا کر دیں۔

اس کا مطلب یہ ہے۔ قرآن ایسی بات کرتا ہے جہاں تک ابھی سائنس کی رسائی ہی ممکن نہیں ہوئی۔

ٱللَّهُ ٱلَّذِى خَلَقَ سَبْعَ سَمَٰوَٰتٍ وَمِنَ ٱلْأَرْضِ مِثْلَهُنَّ يَتَنَزَّلُ ٱلْأَمْرُ بَيْنَهُنَّ لِتَعْلَمُوٓاْ أَنَّ ٱللَّهَ عَلَىٰ كُلِّ شَىْءٍ قَدِيرٌ وَأَنَّ ٱللَّهَ قَدْ أَحَاطَ بِكُلِّ شَىْءٍ عِلْمًا ﴿12﴾ ع2

سورۃ الطلاق آیت 12

وہ اللہ ہی تو ہے جس نے سات آسمان اور زمین بھی انہی کی طرح پیدا کردی۔ان کے درمیان (اللہ کے) احکام اترتے رہتے ہیں تاکہ تمہیں معلوم ہو جائے کہ اللہ ہی ہر چیز پر پوری طرح قادر ہے۔اور یہ کہ اللہ نے اپنے علم سے ہر چیز کا احاطہ کر رکھا ہے۔

پھر درج ذیل آیت میں فَوْقَكُمْ سَبْعَ طَرَآئِقَ کا ذکر انہی زمینوں کی مناسبت سے ہے۔کچھ نے اس کا ترجمہ تمہارے اوپر سات طبقاتی آسمان کیا ہے۔اور کچھ نے تمہارے اوپر سات آسمانی راستے کیا ہے۔اگر طبقاتی آسمان سمجھا جائے تو آسمان کے کل سات طبق ہیں۔ہر زمین کا متعلقہ طبقاتی آسمان۔

اور اگر آسمانی راستے سمجھا جائے تو متعلقہ زمینوں کی طرف جانے والے راستے۔

اور ایک یہ مفہوم بھی لیا گیا ہے کہ اسی زمین کے اوپر حد بندی کی سات تہیں ہیں۔جو اوپر نیچے تہہ بہ تہہ ہیں مگر اپنی اپنی حد میں ہیں۔اور ان سب تہوں کے بیچ میں رکاوٹ ہے جو انہیں آپس میں ملنے نہیں دیتی۔

وَلَقَدْ خَلَقْنَا فَوْقَكُمْ سَبْعَ طَرَآئِقَ وَمَا كُنَّا عَنِ ٱلْخَلْقِ غَٰفِلِينَ﴿17﴾

سورۃ المؤمنون آیت 17

اور البتہ یقیناً ہم نے تمہارے اوپر سات طبقاتی آسمان پیدا کئے ہیں اور ہم مخلوق سے غافل نہیں ہیں۔

اللہ جل شانہ نے یہ بھی واضح کر دیا۔ گو کہ ان سب جگہوں پر ہماری مخلوقات ہیں۔ اور ہم کسی سے بھی غافل نہیں ہیں۔ اب اس کی حقیقت کیا ہے۔ یہ اللہ ہی بہتر جانتا ہے۔ یا پھر یہ بھی ممکن ہے کہ مستقبل میں اللہ سائنس کے ایسے کوئی انکشافات سامنے لے آئے جس سے ان کو سمجھنا مزید آسان ہو جائے۔ اور عقدے کھلتے چلے جائیں۔ وَاللہُ اَعلَمُ بِالصَّواب

اجرامِ فلکی کے لفظ کا جب تجزیہ کیا جاتا ہے تو اس میں بہت سارے گروپ ملتے ہیں۔ کئی نظام ملتے ہیں۔ بہت ساری کہکشاؤں کا تذکرہ آتا ہے۔ جن سب کے لیے قرآن کی درج ذیل آیت کا مرکب لفظ ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلۡأَرۡضِ ہی کافی ہے۔ اور قرآن کریم تو چاند سورج اور زمین سمیت سب اجرامِ فلکی ۔ پھر کہکشاؤں کے متعلق بھی وہی اطلاعات فراہم کرتا ہے جو سائنس کی ابھی کی تجزیاتی۔ تجرباتی اور مشاہداتی دریافت ہے۔ ذرا درج ذیل آیت پر غور کریں۔

يَٰمَعۡشَرَ ٱلۡجِنِّ وَٱلۡإِنسِ إِنِ ٱسۡتَطَعۡتُمۡ أَن تَنفُذُواْ مِنۡ أَقۡطَارِ ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلۡأَرۡضِ فَٱنفُذُواْۚ لَا تَنفُذُونَ إِلَّا بِسُلۡطَٰنٖ ﴿33﴾

سورۃ الرحمٰن آیت 33

اے گروہِ جن وانس۔ اگر تم (کائنات سے نہیں صرف) آسمانوں وزمین کی حدود واقطار سے باہر نکلنے کی طاقت رکھتے ہو تو نکل بھاگو۔ بغیر (اللہ کی طرف سے) غلبہ واختیار دیئے تم نکل (کر بھاگ) ہی نہیں سکتے۔

اس میں لفظ أَقْطَارِ استعمال ہوا ہے جو کہ قطر کی جمع ہے۔ اور ڈایامیٹر کو عربی میں قطر کہتے ہیں۔ رداس اور قطر کا لفظ تب ہی استعمال ہوتا ہے جب کوئی چیز گول ہوتی ہے۔

اور أَقْطَارِ ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلْأَرْضِ کے الفاظ اس بات کو صاف طور پر واضح کر دیتے ہیں کہ زمین کے علاوہ سارے اجرامِ فلکی اور کہکشائیں بھی گولائی کی طرف مائل بیضوی ہی ہیں۔

ماؤنٹ ولسن کی رصدگاہ کیلی فورنیا میں ہے جہاں ۱۹۲۹ء میں امریکی ماہر فلکیات ایڈون ہبل نے فلکیات کی تاریخ میں ایک عظیم دریافت کی۔ جس وقت وہ ایک بڑی دوربین کے ذریعے ستاروں کا مشاہدہ کر رہا تھا۔ اس نے دیکھا کہ ان سے نکلنے والی روشنی طیف کے سرخ سرے میں منتقل ہو رہی ہے اور جو ستارہ زمین سے جتنا دُور ہے۔ یہ منتقلی اتنی ہی نمایاں ہے۔ سائنس کی دنیا میں یہ ایک تہلکہ خیز دریافت تھی۔ کیونکہ طبیعیات کے مسلمہ اصولوں کے مطابق اگر کسی روشنی کا طیف۔ نقطۂ مشاہدہ

کی جانب سفر کر رہا ہو تو وہ بنفشی رنگ میں تبدیل ہو جائے گا۔ جبکہ روشنی کا یہ طیف۔ نقطۂ مشاہدہ سے دور ہو رہا ہو تو اس کی روشنی سرخ ہو جائے گی۔ ہبل نے اپنے مشاہدات میں دیکھا کہ روشنی سرخ ہو گئی۔ اس کا مطلب یہ ہوا کہ ستارے ہم سے مسلسل دُور ہوتے جا رہے ہیں۔

ان کے دور ہونے سے صرف یہی نتیجہ نکالا جاسکتا ہے کہ کائنات ایک پھولتے غبارے کی طرح مستقل پھیل رہی ہے۔ اور یہ بھی قرآن کا اعجاز ہے کہ اس میں کائنات کو وسعت دیئے جانے اور اس کے لگاتار پھیلنے کی خبر بھی پہلے سے دے دی گئی ہے۔ جسے سائنس نے آج بیسویں صدی عیسوی میں دریافت کیا ہے۔ دیکھئے درج ذیل آیت۔

وَٱلسَّمَآءَ بَنَيْنَٰهَا بِأَيْيْدٍ وَإِنَّا لَمُوسِعُونَ ﴿47﴾

سورۃ الذاریات آیت 47

اور ہم نے آسمان کو (اپنی) قدرت سے بنایا اور بیشک ہم ہی اسے وسعت دینے والے ہیں۔

رشتہ داری قطعاً کام نہیں آئے گی:

کسی کی نجات کا دارومدار ہماری خواہش کے مطابق نہیں ہوگا۔ یہ تو صرف دنیا کی حد تک ہے کہ انسان کسی بھی حیلے بہانے سے کسی بات کا رخ اپنی خواہش پر پھیر لیتا ہے مگر ہوگا وہی ہے جو اللہ جل شانہ کا

مقرر کردہ معیار ہے۔ یہ قرآن تو اس کے لئے سراسر نصیحت ہے جو اس سے نصیحت حاصل کر کے سیدھے راستے پر چلنا چاہے اور اپنے رب تک رسائی پالے۔

إِنَّ هَٰذِهِۦ تَذْكِرَةٌ ۖ فَمَن شَآءَ ٱتَّخَذَ إِلَىٰ رَبِّهِۦ سَبِيلًا ﴿29﴾ وَمَا تَشَآءُونَ إِلَّآ أَن يَشَآءَ ٱللَّهُ ۚ إِنَّ ٱللَّهَ كَانَ عَلِيمًا حَكِيمًا ﴿30﴾ يُدْخِلُ مَن يَشَآءُ فِى رَحْمَتِهِۦ ۚ وَٱلظَّٰلِمِينَ أَعَدَّ لَهُمْ عَذَابًا أَلِيمًۢا ﴿31﴾

سورۃ الانسان آیت ۲۹ تا ۳۱

بلاشبہ یہ (قرآن) تو ایک نصیحت ہے۔ پس جو چاہے اپنے رب کی طرف (رسائی) کا راستہ اختیار کرلے۔ اور تم سب کے چاہنے سے کچھ نہیں ہوگا جب تک اللہ نہ چاہے۔ بیشک اللہ بڑا جاننے والا نہایت حکمت والا ہے۔ وہ جسے چاہتا ہے اپنی رحمت میں داخل کرلیتا ہے۔ اور اس نے ظالم لوگوں کے لئے المناک عذاب تیار کر رکھا ہے۔

إِنْ هُوَ إِلَّا ذِكْرٌ لِّلْعَٰلَمِينَ ﴿27﴾ لِمَن شَآءَ مِنكُمْ أَن يَسْتَقِيمَ ﴿28﴾ وَمَا تَشَآءُونَ إِلَّآ أَن يَشَآءَ ٱللَّهُ رَبُّ ٱلْعَٰلَمِينَ ﴿29﴾

سورۃ التکویر آیت ۲۷ تا ۲۹

یہ تو سارے جہان کے لوگوں کے لئے نصیحت ہے۔اس کے لئے جو تم میں سے سیدھے راستے پر چلنا چاہے۔ اور وہ نہیں ہوتا جو تم سب چاہتے ہو مگر وہی کہ جو اللہ رب العالمین چاہتا ہے۔

پھر جب فیصلے کا وقت آجائے گا تو کسی میں بھی اتنی ہمت نہ ہو گی کہ اللہ جل جلالہ کی بات کو اپنی منشا کے مطابق موڑ ڈالے۔اگر کوئی بات کرے گا بھی تو اللہ کی اجازت سے اور پھر سیدھی سیدھی بات۔دیکھئے ارشادِ باری تعالیٰ۔

لَّا يَسْمَعُونَ فِيهَا لَغْوًا وَلَا كِذَّٰبًا ﴿35﴾ جَزَآءً مِّن رَّبِّكَ عَطَآءً حِسَابًا ﴿36﴾ رَّبِّ ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلْأَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا ٱلرَّحْمَٰنِ لَا يَمْلِكُونَ مِنْهُ خِطَابًا ﴿37﴾ يَوْمَ يَقُومُ ٱلرُّوحُ وَٱلْمَلَٰٓئِكَةُ صَفًّا لَّا يَتَكَلَّمُونَ إِلَّا مَنْ أَذِنَ لَهُ ٱلرَّحْمَٰنُ وَقَالَ صَوَابًا ﴿38﴾

سورۃ النباء آیت ۳۵ تا ۳۸

نہ تو وہاں کوئی بے ہودہ بات سنیں گے اور نہ ہی کوئی جھوٹ۔یہ تمہارے رب کی طرف سے کافی بڑا انعام وعطیہ ہے۔اس ربِ الرحمٰن کی طرف سے جو آسمانوں وزمین اور ان کے درمیان کی ساری چیزوں کا رب ہے کسی میں بھی اس سے بات کرنے کی تاب نہ ہو گی۔ جس دن جبرائیلؑ اور فرشتے سبھی صف باندھے کھڑے ہوں گے کوئی کلام (کی ہمت) نہیں کرسکے گا مگر جس کو ربِ الرحمٰن اجازت دیدے اور وہ بات بھی درست کہے۔

ہدایت اور رہنمائی کے لئے قرآن کریم سے بڑھ کر کوئی بھی کتاب نہیں ہے۔ اس میں کسی فرقہ وارانہ تفریق و رعایت کئے بغیر صاف صاف اور واضح طور پر باتیں سمجھائی گئی ہیں۔ اس میں اللہ کے نبیوں کو بھی اللہ کے حضور عاجز و انکسار بندے ہی بتایا گیا ہے۔ اور اللہ جل شانہ کے نزدیک کسی نیک ہستی کا رشتہ دار ہو جانا کوئی اہمیت نہیں رکھتا تو اس سے تعلق رکھنا کیسے باعثِ نجات ہو سکتا ہے جب تک کہ خود اپنی اصلاح نہ کر لے۔ حقیقی اہمیت تو صرف تقویٰ و پرہیزگاری کی ہی ہے۔ مگر بدقسمتی سے ہمارے ہاں ایک طبقہ ایسا بھی ہے۔ جو اللہ کے ولیوں کے ساتھ ایسی ایسی کہانیاں اور باتیں منسوب کر کے اور انہیں بڑھا چڑھا کر ایسے بیان کرتا ہے کہ یوں لگتا ہے کہ اللہ کے ہاں صرف ان کا بول بالا ہو گا۔ کرتا دھرتا تو صرف یہی ہیں۔ اللہ کے نبیوں کا درجہ ان مزعومہ ولیوں سے کئی گنا کم لگنے لگتا ہے۔ ایسا محسوس ہوتا ہے کہ نبی تو اللہ کے حضور عاجز و انکسار بندے ہیں اور ولی ڈٹ کر بات منوا لینے پر قادر ہیں۔ اور اس ڈٹ کر بات منوا لینے کا تذکرہ نہ تو قرآن میں اور ہی کسی معتبر حدیث میں ہے۔

جب کہ اللہ جل جلالہ نے تو تقویٰ کو ہی وقعت و اہمیت دی ہے۔ سب جانتے ہیں کہ سورۂ مسد (سورۂ لہب) نبی ﷺ کے سگے چچا عبدالعزّیٰ (اور اس کی بیوی) کے بارے میں ہے۔ جو اتنا سرخ و سفید اور خوبصورت تھا کہ لوگ اسے ابو لہب (شعلے کا باپ) کہنے لگ گئے۔

بِسْمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحْمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ

ساتھ نام اللہ ہی کے جو نہایت مہربان سب سے زیادہ رحم کرنے والا ہے۔

تَبَّتْ يَدَآ أَبِى لَهَبٍ وَتَبَّ ﴿1﴾ط مَآ أَغْنَىٰ عَنْهُ مَالُهُۥ وَمَا كَسَبَ ﴿2﴾ط سَيَصْلَىٰ نَارًا ذَاتَ لَهَبٍ ﴿3﴾ج صلے وَٱمْرَأَتُهُۥ حَمَّالَةَ ٱلْحَطَبِ ﴿4﴾ج فِى جِيدِهَا حَبْلٌ مِّن مَّسَدٍ ﴿5﴾ع1

سورۃ اللھب

ابولہب کے دونوں ہاتھ ٹوٹ گئے اور وہ ہلاک و برباد ہو گیا۔ نہ تو اس کا مال ہی اس کے کچھ کام آیا اور نہ ہی جو کچھ اس نے کمایا۔ وہ جلد بڑھکتی ہوئی آگ میں ڈال دیا جائے گا۔ اور اس کی بیوی بھی جو ایندھن سر پر اٹھایا کرتی تھی۔ اس کے گلے میں مونج کی بٹی ہوئی رسّی ہو گی۔

یہاں یہ بات بھی توجہ طلب ہے کہ سورۂ لہب مکی سورت ہے اور اس کا نزول کچھ اختلاف کے باوجود یقیناً ۶۱۶ سے ۶۱۸ عیسوی سے باہر نہیں ہے۔ اور ابولہب کا انتقال ۶۲۴ عیسوی میں ہوا ہے۔ یعنی اس سورہ کے نزول کے بعد وہ چھ سے آٹھ سال زندہ رہا اور یہ سورت یقینی طور پر اس کے مسلمان نہ ہونے کی پیشین گوئی تھی۔ اور یہ آج بھی سوچنے سمجھنے والوں کے لئے دین حق کی صداقت کا ایک واضح ثبوت ہے کہ دینِ اسلام صرف اور صرف اللہ جل شانہ کی طرف سے ہے جو سب زمانوں کے احوال اچھی طرح جانتا ہے۔ اور یہ ابتدائی پیشین گوئی تھی جو نبی ﷺ اور صحابہ کرامؓ کے سامنے پوری ہو چکی۔ ذرا سوچو تو کہ اگر ابولہب مسلمان ہو جاتا تو پورے دین اسلام کا وجود متزلزل ہو جاتا۔ لیکن

کاش یہ بات سمجھ میں آجائے کہ دینِ اسلام تو غلبہ پانے کے لئے ہی ہے۔اور ان شاء اللہ غالب ہو کر رہے گا۔

قرآن کریم میں نبی ﷺ کے ایک اور چچا ابوطالب کی وفات سے قبل بھی اللہ جل شانہ نے صاف کہہ دیا تھا کہ۔

إِنَّكَ لَا تَهْدِي مَنْ أَحْبَبْتَ وَلَٰكِنَّ ٱللَّهَ يَهْدِي مَن يَشَآءُ ۚ وَهُوَ أَعْلَمُ بِٱلْمُهْتَدِينَ ﴿56﴾

سورۃ القصص آیت ۵۶

(اے نبیؐ) بیشک تم (اس کو) جو تمہیں محبوب وپیارا ہو ہدایت نہیں دے سکتے۔بلکہ اللہ ہی جسے چاہتا ہے ہدایت دے دیتا ہے۔اور وہ ہدایت پاسکنے والوں کو بخوبی جانتا ہے۔

یہ آیت کریمہ بالاتفاق ابوطالب کے بارے میں نازل ہوئی ہے۔جیسا کہ حافظ نووی رحمہ اللہ (631-676ھ) فرماتے ہیں

فقد أَجمع المفسرون علي انها نزلت في ابي طالب۔وكذا نقل إجماعهم علي هذا الزجاج وغيره۔وهي عامه فانه لا يهدي الا يضل الا الله تعالي.

مفسرین کرام کا اس بات پر اتفاق ہے کہ یہ آیت کریمہ ابوطالب کے بارے میں نازل ہوئی تھی۔ زجاج وغیرہ نے مفسرین کا اجماع اسی طرح نقل کیا ہے۔ یہ آیت عام معنوں میں (بھی) ہے کہ ہدایت دینا اور گمراہ کرنا اللہ تعالیٰ ہی کا کام ہے۔" (شرح صحیح مسلم للنووی: 1/41)

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ (773-852ھ) لکھتے ہیں

بیان کرنے والے اس بات میں اختلاف نہیں کرتے کہ یہ آیت ابوطالب کے بارے میں نازل ہوئی تھی۔" (فتح الباری لابن حجر 8/506)

اور یہ بات کسی سے ڈھکی چھپی نہیں کہ ابوطالب کو نبی ﷺ سے کتنی محبت تھی۔ اور نبی ﷺ بھی اپنے چچا ابوطالب سے کس قدر محبت کرتے تھے۔ اس کے باوجود اللہ کا فیصلہ یہ ہے۔ کہ رشتہ داری کام نہیں آئے گی۔

لَن تَنفَعَكُمْ أَرْحَامُكُمْ وَلَآ أَوْلَٰدُكُمْ ۚ يَوْمَ ٱلْقِيَٰمَةِ يَفْصِلُ بَيْنَكُمْ ۚ وَٱللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرٌ ﴿3﴾

سورۃ الممتحنۃ آیت 3

قیامت کے دن نہ تو تمہارے رشتہ دار کام نہ آئیں گے اور نہ ہی تمہاری اولاد۔ اللہ تمہارے درمیان جدائی ڈال دے گا اور جو کچھ تم کرتے ہو اللہ اسے ہر طرح نگاہِ بصیرت سے دیکھ رہا ہے۔

رشتہ داری قطعاً کام نہیں آئے گی کے موضوع پر قرآن میں اور بھی آیات ہیں۔ یہ اللہ کی منتخب شدہ ہستیوں کے بارے میں ہیں جو بالکل اس بات کو واضح کر دیتی ہیں کہ بہت قریبی رشتہ ہونے کے باوجود وہ اپنے پیاروں کے لئے کچھ نہیں کر سکے اور نہ کر سکتے ہیں!۔ تو پھر ڈٹ کر منوالینا کہاں سے لے لیا گیا؟۔

ان آیات میں حضرت نوحؑ کا بھی ذکر ہے جن کے دو عزیز رشتوں کے بارے اللہ جل جلالہ نے بالکل صاف صاف بتا دیا کہ وہ دوزخی ہیں۔ درج ذیل آیت میں ان کی اپنے بیٹے کے لئے بے پناہ تڑپ پر اللہ جل شانہ کے حضور دعا کرنا۔ پھر اللہ جل شانہ کی طرف سے سمجھانا اور خصوصی تنبیہ کرنا۔ اور حضرت نوحؑ کا اپنے بیٹے کو یکسر نظر انداز کر کے صرف اپنے لئے اللہ جل جلالہ سے استفسار کرنا۔ اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ حضرت نوحؑ کو اللہ جل شانہ جنت میں اعلیٰ وارفع مقام عطا فرمائیں گے۔ اور ان کا یہ سگا بیٹا قرآنی آیات کے مطابق دوزخ میں ہوگا۔

وَهِيَ تَجْرِي بِهِمْ فِي مَوْجٍ كَالْجِبَالِ وَنَادَىٰ نُوحٌ ابْنَهُ وَكَانَ فِي مَعْزِلٍ يَا بُنَيَّ
ارْكَب مَّعَنَا وَلَا تَكُن مَّعَ الْكَافِرِينَ ﴿42﴾ قَالَ سَآوِي إِلَىٰ جَبَلٍ يَعْصِمُنِي مِنَ
الْمَاءِ ۚ قَالَ لَا عَاصِمَ الْيَوْمَ مِنْ أَمْرِ اللَّهِ إِلَّا مَن رَّحِمَ ۚ وَحَالَ بَيْنَهُمَا الْمَوْجُ
فَكَانَ مِنَ الْمُغْرَقِينَ ﴿43﴾ وَقِيلَ يَا أَرْضُ ابْلَعِي مَاءَكِ وَيَا سَمَاءُ أَقْلِعِي وَغِيضَ
الْمَاءُ وَقُضِيَ الْأَمْرُ وَاسْتَوَتْ عَلَى الْجُودِيِّ ۖ وَقِيلَ بُعْدًا لِّلْقَوْمِ الظَّالِمِينَ ﴿44﴾

وَنَادَىٰ نُوحٌ رَّبَّهُۥ فَقَالَ رَبِّ إِنَّ ٱبْنِى مِنْ أَهْلِى وَإِنَّ وَعْدَكَ ٱلْحَقُّ وَأَنتَ أَحْكَمُ ٱلْحَٰكِمِينَ ﴿45﴾ قَالَ يَٰنُوحُ إِنَّهُۥ لَيْسَ مِنْ أَهْلِكَ ۖ إِنَّهُۥ عَمَلٌ غَيْرُ صَٰلِحٍ ۖ فَلَا تَسْـَٔلْنِ مَا لَيْسَ لَكَ بِهِۦ عِلْمٌ ۖ إِنِّىٓ أَعِظُكَ أَن تَكُونَ مِنَ ٱلْجَٰهِلِينَ ﴿46﴾ قَالَ رَبِّ إِنِّىٓ أَعُوذُ بِكَ أَنْ أَسْـَٔلَكَ مَا لَيْسَ لِى بِهِۦ عِلْمٌ ۖ وَإِلَّا تَغْفِرْ لِى وَتَرْحَمْنِىٓ أَكُن مِّنَ ٱلْخَٰسِرِينَ ﴿47﴾

سورۃ ہود آیت ۴۲ تا ۴۷

اور وہ انہیں پہاڑ جیسی (طوفانی) لہروں میں لئے چلتی جارہی تھی اور اس وقت نوحؑ نے اپنے بیٹے کو پکارا جب وہ ایک الگ کنارے پر تھا کہ اے میرے بیٹے !۔ ہمارے ساتھ سوار ہو جا اور کافروں کے ساتھ شامل نہ رہو۔ اس نے کہا میں ابھی کسی پہاڑ کی پناہ لے لیتا ہوں جو مجھے پانی سے بچالے گا۔ (نوحؑ نے) کہا آج اللہ کے حکم سے کوئی بھی بچانے والا نہیں مگر وہی جس پر اللہ رحم کردے۔ اتنے میں دونوں کے درمیان ایک لہر و موج حائل ہو گئی۔ پس وہ غرق ہو جانے والوں میں سے ہو گیا۔ اور ارشاد فرمادیا گیا کہ اے زمین !۔ اپنا پانی نگل جا اور اے آسمان !۔ تھم جا اور پانی سکھا دیا گیا اور قضیہ چکا دیا گیا اور کشتی جودی پہاڑ پر جا ٹھہری۔ اور کہہ دیا گیا کہ ظالم لوگوں پر پھٹکار ہے۔ اور نوحؑ اپنے رب کو پکارنے لگا کہ اے میرے رب !۔ بلاشبہ میرا بیٹا میرے اہل میں سے ہے (تو اس کو بھی نجات دیدے) اور بیشک تیرا وعدہ سچا ہے اور تو سب فیصلہ کرنے والوں سے بہتر فیصلہ کرنے والا ہے۔ ارشادِ

باری ہوا کہ اے نوحؑ!۔ بیشک وہ تیرے اہل میں سے نہیں ہے کیوں کہ اس کے عمل ہی اچھے نہیں ہیں۔پس جس چیز کی حقیقت تجھے معلوم نہیں اس کے بارے مجھ سے سوال ہی نہ کر۔یقیناً میں تمہیں نصیحت کرتا ہوں کہ نادان مت بن جا۔نوحؑ نے کہا کہ اے میرے رب!۔میں تیری پناہ میں آنا چاہتا ہوں اس بات سے کہ ایسی چیز کا سوال کروں جس کی حقیقت مجھے معلوم نہیں۔اور اگر تو مجھے نہیں بخشے گا اور مجھ پر رحم نہیں کرے گا تو میں خسارہ پانے والوں میں سے ہو جاؤں گا۔

اس آیت میں حضرت نوحؑ کی بیوی کا اور لوطؑ کی بیوی کا ذکر ہے جن سے دینی خیانت سرزد ہونے سے ان دونوں پر جاری عذاب کی وعید بتادی گئی ہے اور یہ بھی واضح بتادیا ہے کہ دونوں اللہ کے برگزیدہ و صالح رسول ان کے کسی کام نہ آسکے۔

ضَرَبَ ٱللَّهُ مَثَلًا لِّلَّذِينَ كَفَرُواْ ٱمۡرَأَتَ نُوحٖ وَٱمۡرَأَتَ لُوطٖۖ كَانَتَا تَحۡتَ عَبۡدَيۡنِ مِنۡ عِبَادِنَا صَٰلِحَيۡنِ فَخَانَتَاهُمَا فَلَمۡ يُغۡنِيَا عَنۡهُمَا مِنَ ٱللَّهِ شَيۡـٔٗا وَقِيلَ ٱدۡخُلَا ٱلنَّارَ مَعَ ٱلدَّٰخِلِينَ ﴿10﴾

سورۃ التحریم آیت ۱۰

اور اللہ کافروں کے لئے نوحؑ اور لوطؑ کی بیویوں کی مثال بیان کرتا ہے وہ ہمارے بندوں میں سے دو صالح بندوں کے گھر میں تھیں۔پس دونوں نے ان کے ساتھ خیانت (غداری) کردی۔تو وہ دونوں

بندے اللہ کے مقابلے میں ان کے کچھ بھی کام نہ آسکے۔ اور ان دونوں (بیویوں) سے کہہ دیا گیا کہ تم بھی داخل ہونے والوں کے ساتھ آگ میں داخل ہو جاؤ۔

ان آیات میں حضرت ابراہیمؑ کا ذکر ہے جن کا اپنے والد کو بہترین پیرائے میں دعوتِ حق دینا۔ والد کا پرزور انکار و سرکشی کرنا اور بیٹے کو سنگسار تک کرنے کی دھمکی دینا اور اسے اپنے سے دور رہنے کی تاکید کرنا۔ پھر حضرت ابراہیمؑ کا اس سے الگ ہو جانا اور ایک وعدے کے تحت اس کے لئے اس کی بقیہ زندگی تک دعا کرتے رہنا۔ پھر جب پتہ چلنا کہ وہ تو کفر پر ہی مر چکا۔ تو بیزاری کا اظہار کرنا اور اس کے لئے پھر کبھی دعا نہ کرنا۔ یہ سب کچھ اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ حضرت ابراہیمؑ کو اللہ جل شانہ جنت میں اعلیٰ وارفع مقام عطا فرمائیں گے۔ اور ان کا والد قرآنی آیات کے پیشِ نظر دوزخ میں ہوگا۔

وَٱذْكُرْ فِى ٱلْكِتَٰبِ إِبْرَٰهِيمَ ۚ إِنَّهُۥ كَانَ صِدِّيقًا نَّبِيًّا ﴿41﴾ إِذْ قَالَ لِأَبِيهِ يَٰٓأَبَتِ لِمَ تَعْبُدُ مَا لَا يَسْمَعُ وَلَا يُبْصِرُ وَلَا يُغْنِى عَنكَ شَيْـًٔا ﴿42﴾ يَٰٓأَبَتِ إِنِّى قَدْ جَآءَنِى مِنَ ٱلْعِلْمِ مَا لَمْ يَأْتِكَ فَٱتَّبِعْنِىٓ أَهْدِكَ صِرَٰطًا سَوِيًّا ﴿43﴾ يَٰٓأَبَتِ لَا تَعْبُدِ ٱلشَّيْطَٰنَ ۖ إِنَّ ٱلشَّيْطَٰنَ كَانَ لِلرَّحْمَٰنِ عَصِيًّا ﴿44﴾ يَٰٓأَبَتِ إِنِّىٓ أَخَافُ أَن يَمَسَّكَ عَذَابٌ مِّنَ ٱلرَّحْمَٰنِ فَتَكُونَ لِلشَّيْطَٰنِ وَلِيًّا ﴿45﴾ قَالَ أَرَاغِبٌ أَنتَ عَنْ ءَالِهَتِى يَٰٓإِبْرَٰهِيمُ ۖ لَئِن لَّمْ تَنتَهِ لَأَرْجُمَنَّكَ ۖ وَٱهْجُرْنِى مَلِيًّا ﴿46﴾ قَالَ سَلَٰمٌ عَلَيْكَ ۖ سَأَسْتَغْفِرُ لَكَ رَبِّىٓ ۖ

إِنَّهُۥ كَانَ بِى حَفِيًّا ﴿47﴾ وَأَعْتَزِلُكُمْ وَمَا تَدْعُونَ مِن دُونِ ٱللَّهِ وَأَدْعُوا۟ رَبِّى عَسَىٰٓ أَلَّآ أَكُونَ بِدُعَآءِ رَبِّى شَقِيًّا ﴿48﴾

سورۃ مریم آیت ۴۱ تا ۴۸

اور کتاب میں ابراہیمؑ کا بھی ذکر کرو۔ بیشک وہ نہایت ہی سچا نبی تھا۔ جب اس نے اپنے باپ سے کہا کہ اے میرے ابا جان!۔ تم کیوں ایسوں کو عبادت کرتے ہو جو نہ سن سکتے ہیں اور نہ دیکھ سکتے ہیں اور نہ ہی تمہارے کسی کام آ سکتے ہیں۔ اے میرے ابا جان!۔ بیشک میرے پاس وہ علم آ چکا ہے جو تمہارے پاس نہیں آیا تو تم میرے پیچھے چلو میں تم کو سیدھے راستے پر لے چلوں گا۔ اے میرے ابا جان!۔ شیطان کی عبادت نہ کرو بیشک شیطان ربِ الرحمٰن کا بڑا ہی نافرمان ہے۔ اے میرے ابا جان!۔ بیشک مجھے خوف ہے کہ تم پر ربِ الرحمٰن کا عذاب نہ آ جائے کہیں تم شیطان کے ولی (ساتھی) نہ بن جاؤ۔ (آزر نے) کہا کہ اے ابراہیمؑ!۔ کیا تو میرے عبادت کیے جانے والے (معبودوں) سے نفرت کرتا ہے۔ البتہ اگر تو باز نہ آیا تو میں ضرور تجھے سنگسار کر دوں گا۔ اور تم ایک لمبی مدت کے لئے مجھ سے الگ رہو۔ (ابراہیمؑ نے) کہا کہ سلامٌ علیکم (تم پر سلامتی ہو) میں اپنے رب سے تمہارے لئے بخشش کی دعا کروں گا بیشک وہ مجھ پر نہایت مہربان ہے۔ اور میں تم سے اور جن سے بھی تم اللہ کے علاوہ دعائیں مانگا کرتے ہو کنارہ کشی کرتا ہوں۔ اور میں تو اپنے رب ہی کو پکارا کروں گا امید ہے کہ میں اپنے رب کو پکار کر کبھی محروم نہیں رہوں گا۔

مَا كَانَ لِلنَّبِيِّ وَٱلَّذِينَ ءَامَنُوٓاْ أَن يَسْتَغْفِرُواْ لِلْمُشْرِكِينَ وَلَوْ كَانُوٓاْ أُوْلِى قُرْبَىٰ مِنۢ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمْ أَنَّهُمْ أَصْحَٰبُ ٱلْجَحِيمِ ﴿113﴾ وَمَا كَانَ ٱسْتِغْفَارُ إِبْرَٰهِيمَ لِأَبِيهِ إِلَّا عَن مَّوْعِدَةٍ وَعَدَهَآ إِيَّاهُ فَلَمَّا تَبَيَّنَ لَهُۥٓ أَنَّهُۥ عَدُوٌّ لِّلَّهِ تَبَرَّأَ مِنْهُ ۚ إِنَّ إِبْرَٰهِيمَ لَأَوَّٰهٌ حَلِيمٌ ﴿114﴾

سورۃ التوبہ آیت ۱۱۳۔۱۱۴

نبیؐ کے لئے اور ان لوگوں کو جو ایمان لائے ہیں یہ زیبا نہیں کہ مشرکوں کے لئے بخشش کی دعا مانگیں اگرچہ وہ قریبی رشتہ دار ہی کیوں نہ ہوں۔ بعد اس کے کہ جب ان پر واضح ہو جائے کہ بلاشبہ وہ لوگ دوزخی ہیں۔ اور ابراہیمؑ کا اپنے باپ کے لئے بخشش کی دعا مانگنا تو ایک وعدے کے سبب تھا جو وہ اس سے کر چکا تھا۔ لیکن جب اس پر واضح ہو گیا کہ وہ اللہ کا دشمن ہے تو وہ اس سے بیزار ہو گیا۔ بلاشبہ ابراہیمؑ بڑا ہی نرم دل بہت تحمل والا تھا۔

اس آیت میں حضرت آسیہؑ کا ذکر ہے۔ جس نے اللہ سے دعا کی کہ میرے لئے جنت میں ایک گھر بنادے اور مجھے فرعون اور اس کے اعمال سے نجات دیدے۔ یقیناً اللہ جل شانہ نے اس کی دعا سن لی اور وہ اللہ کے فضل و کرم سے جنت میں ہو گی۔

وَضَرَبَ ٱللَّهُ مَثَلًا لِّلَّذِينَ ءَامَنُواْ ٱمۡرَأَتَ فِرۡعَوۡنَ إِذۡ قَالَتۡ رَبِّ ٱبۡنِ لِي عِندَكَ بَيۡتٗا فِي ٱلۡجَنَّةِ وَنَجِّنِي مِن فِرۡعَوۡنَ وَعَمَلِهِۦ وَنَجِّنِي مِنَ ٱلۡقَوۡمِ ٱلظَّٰلِمِينَ ﴿11﴾

سورۃ التحریم آیت ۱۱

اور اللہ ایمان والوں کے لئے (پہلے تو) فرعون کی بیوی (آسیہؑ) کی مثال بیان کرتا ہے جس نے اللہ سے دعا کی کہ اے میرے رب!۔ میرے لئے جنت میں اپنے پاس ایک گھر بنادے اور مجھے فرعون اور اس کے اعمال سے نجات دیدے اور ظالم لوگوں کے ہاتھ سے بھی مجھے خلاصی عطا فرما۔

جب کہ آسیہؑ کا خاوند دوزخ میں ہوگا۔ جو آج بھی عالمِ برزخ میں صبح و شام آگ پر پیش کیا جاتا ہے۔

فَوَقَىٰهُ ٱللَّهُ سَيِّـَٔاتِ مَا مَكَرُواْ وَحَاقَ بِـَٔالِ فِرۡعَوۡنَ سُوٓءُ ٱلۡعَذَابِ ﴿45﴾ ٱلنَّارُ يُعۡرَضُونَ عَلَيۡهَا غُدُوّٗا وَعَشِيّٗا وَيَوۡمَ تَقُومُ ٱلسَّاعَةُ أَدۡخِلُوٓاْ ءَالَ فِرۡعَوۡنَ أَشَدَّ ٱلۡعَذَابِ ﴿46﴾

سورۃ غافر آیت ۴۵۔۴۶

پس بچالیا اللہ نے اس (مردِ مجاہد) کو ان سب بری بری چالوں سے جو وہ چلتے رہے۔ اور آل فرعون کو برے عذاب نے آگھیرا۔ (اور اب تو) جہنم کی آگ ہے جس پر صبح و شام پیش کیے جاتے ہیں۔ اور جس دن قیامت برپا ہوگی (ارشاد ہوگا کہ) آلِ فرعون کو سخت ترین عذاب میں داخل کردو۔

قرآنِ کریم کی آیات ہمارے لئے رہبر و رہنما ہیں۔اور ہمیں مثالوں سے باتیں سمجھائی گئی ہیں۔کہ کہیں بھٹکتے نہ پھریں۔اور حق بات کو قبول کرلیں خواہ وہ معاشرتی لحاظ سے کڑوی ہی کیوں نہ ہو۔جب اللہ جل شانہ نے ابراہیمؑ سے کہا تھا کہ میں تمہیں لوگوں کا امام بنانا چاہتا ہوں تو ابراہیمؑ بہت خوش ہوئے تھے اور اسی پر مسرت موقع پر ربِ ذوالجلال سے پوچھا تھا کہ کیا میری اولاد کے ساتھ بھی یہی معاملہ رہے گا تو ارشاد فرمایا گیا کہ میرا وعدہ ظالموں کے لئے بالکل نہیں ہے۔

۞ وَإِذِ ٱبْتَلَىٰٓ إِبْرَٰهِـۧمَ رَبُّهُۥ بِكَلِمَٰتٍ فَأَتَمَّهُنَّ ۖ قَالَ إِنِّى جَاعِلُكَ لِلنَّاسِ إِمَامًا ۖ قَالَ وَمِن ذُرِّيَّتِى ۖ قَالَ لَا يَنَالُ عَهْدِى ٱلظَّٰلِمِينَ ﴿124﴾

سورۃ البقرہ آیت ۱۲۴

اور جب ابراہیمؑ کو اس کے رب نے چند باتوں میں آزمایا تو وہ ان میں ہر طرح سے پورے اترے۔ ارشاد فرمایا کہ میں تم کو بنی نوع انسان کا امام بنانے والا ہوں۔تو پوچھا کہ میری اولاد کو بھی !۔ ارشادِ باری ہوا کہ میرا وعدہ ظالم لوگوں کے بارے میں بالکل نہیں ہے۔

اور پھر سورۃ الصافات کی آیت ۱۱۳ میں صاف طور پر بتا دیا کہ۔ہم نے ابراہیمؑ پر اور اسحاقؑ پر برکتیں نازل کیں۔اور ان دونوں اولاد میں احسان کرنے والے بھی ہیں اور اپنے آپ پر کھلم کھلا ظلم کرنے والے بھی ہیں۔

وَقَالَ إِنِّى ذَاهِبٌ إِلَىٰ رَبِّى سَيَهْدِينِ ﴿99﴾ رَبِّ هَبْ لِى مِنَ ٱلصَّٰلِحِينَ ﴿100﴾
فَبَشَّرْنَٰهُ بِغُلَٰمٍ حَلِيمٍ ﴿101﴾ فَلَمَّا بَلَغَ مَعَهُ ٱلسَّعْىَ قَالَ يَٰبُنَىَّ إِنِّىٓ أَرَىٰ فِى ٱلْمَنَامِ
أَنِّىٓ أَذْبَحُكَ فَٱنظُرْ مَاذَا تَرَىٰ ۚ قَالَ يَٰٓأَبَتِ ٱفْعَلْ مَا تُؤْمَرُ ۖ سَتَجِدُنِىٓ إِن شَآءَ
ٱللَّهُ مِنَ ٱلصَّٰبِرِينَ ﴿102﴾ فَلَمَّآ أَسْلَمَا وَتَلَّهُۥ لِلْجَبِينِ ﴿103﴾ وَنَٰدَيْنَٰهُ أَن يَٰٓإِبْرَٰهِيمُ
﴿104﴾ قَدْ صَدَّقْتَ ٱلرُّءْيَآ ۚ إِنَّا كَذَٰلِكَ نَجْزِى ٱلْمُحْسِنِينَ ﴿105﴾ إِنَّ هَٰذَا لَهُوَ ٱلْبَلَٰٓؤُا۟
ٱلْمُبِينُ ﴿106﴾ وَفَدَيْنَٰهُ بِذِبْحٍ عَظِيمٍ ﴿107﴾ وَتَرَكْنَا عَلَيْهِ فِى ٱلْءَاخِرِينَ ﴿108﴾
سَلَٰمٌ عَلَىٰٓ إِبْرَٰهِيمَ ﴿109﴾ كَذَٰلِكَ نَجْزِى ٱلْمُحْسِنِينَ ﴿110﴾ إِنَّهُۥ مِنْ عِبَادِنَا ٱلْمُؤْمِنِينَ
﴿111﴾ وَبَشَّرْنَٰهُ بِإِسْحَٰقَ نَبِيًّا مِّنَ ٱلصَّٰلِحِينَ ﴿112﴾ وَبَٰرَكْنَا عَلَيْهِ وَعَلَىٰٓ إِسْحَٰقَ ۚ
وَمِن ذُرِّيَّتِهِمَا مُحْسِنٌ وَظَالِمٌ لِّنَفْسِهِۦ مُبِينٌ ﴿113﴾ ع3

سورۃ الصافات آیت 99

اور اس (ابراہیمؑ) نے کہا میں تو البتہ اپنے رب کی طرف ہی راغب ہوتا ہوں۔ وہ ضرور مجھے راہ دکھائے گا۔ (اور دعا کی) اے میرے رب!۔ مجھے ایسی اولاد عطا فرما جو صالحین میں سے ہو۔ تو ہم نے اس کو ایک حلیم الطبع لڑکے کی خوشخبری دی۔ پھر جب وہ اس کے ساتھ دوڑنے (کی عمر) کو پہنچا تو کہا کہ اے میرے بیٹے!۔ بیشک میں خواب میں دیکھتا ہوں (گویا) کہ تجھے ذبح کر کر رہا ہوں پس دیکھ لے کہ

https://quranexcel.com

تیری کیارائے ہے۔ کہاکہ اے میرے ابا جان !۔جو بھی آپ کو حکم ہوا ہے کر ڈالیں۔ ان شاء اللہ آپ مجھے صبر کرنے والوں میں ہی پائیں گے۔جب دونوں نے سر تسلیم خم کر دیا اور باپ نے بیٹے کو ماتھے کے بل لٹا دیا۔ تو ہم نے آواز دی کہ اے ابراہیمؑ !۔ یقیناً تم نے خواب کو سچ کر دکھایا۔ بیشک ہم احسان کرنے والوں کو ایسی ہی جزا دیا کرتے ہیں۔ بلاشبہ یہ بڑی صریح و بھاری آزمائش تھی۔اور ہم نے ایک بڑی قربانی کو اس کا عوض دے دیا۔اور آئندہ آنے والوں میں ہم نے اس کا ذکر (خیر باقی) رہنے دیا۔ سلام ہو ابراہیمؑ پر۔احسان کرنے والوں کو ہم ایسا ہی بدلہ دیا کرتے ہیں۔ بیشک وہ ہمارے مومن بندوں میں سے تھا۔اور ہم نے اسے اسحاقؑ (بیٹے) کی بشارت بھی دی جو صالح بندوں میں سے نبی ہوگا۔اور ہم نے اس پر اور اسحاقؑ پر برکتیں نازل کیں۔اور ان دونوں اولاد میں احسان کرنے والے بھی ہیں اور اپنے آپ پر کھلم کھلا ظلم کرنے والے بھی ہیں۔

کون کسی کا کیا لگتا ہے۔ کس کا کسی کے ساتھ کیا رشتہ ہے۔اللہ جل شانہ کو اس کی بالکل پرواہ نہیں۔ قرآنی آیات نے یہ صاف صاف واضح کر دیا کہ

وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِزْرَ أُخْرَىٰ ۚ وَإِن تَدْعُ مُثْقَلَةٌ إِلَىٰ حِمْلِهَا لَا يُحْمَلْ مِنْهُ شَيْءٌ وَلَوْ كَانَ ذَا قُرْبَىٰ ۗ إِنَّمَا تُنذِرُ الَّذِينَ يَخْشَوْنَ رَبَّهُم بِالْغَيْبِ وَأَقَامُوا الصَّلَاةَ ۚ وَمَن تَزَكَّىٰ فَإِنَّمَا يَتَزَكَّىٰ لِنَفْسِهِ ۚ وَإِلَى اللَّهِ الْمَصِيرُ ﴿18﴾

https://quranexcel.com

سورۃ فاطر آیت 18

اور کوئی بوجھ اٹھانے والا کسی دوسرے کا بوجھ نہیں اٹھائے گا۔ اور اگر کوئی بوجھ سے لدا ہوا اپنا بوجھ بٹانے کسی کو بلائے تو کوئی بھی اس میں سے کچھ نہ اٹھائے گا اگرچہ وہ قرابت دار ہی کیوں نہ ہو۔ تم تو البتہ صرف انہی لوگوں کو نصیحت کر سکتے ہو جو بن دیکھے اپنے رب سے ڈرتے اور نماز قائم کرتے ہیں۔ اور جو بھی پاک ہوتا ہے تو بلاشبہ بس اپنے لئے ہی پاک ہوتا ہے۔ اور (سب کا) لوٹنا تو اللہ ہی کی طرف ہے۔

معیار صرف تقویٰ اور پرہیزگاری ہے۔ اور یہ سب کچھ ثابت ہو چکا کہ کسی کے ساتھ نبی کی رشتہ داری ہونے کے باوجود اگر اس نے تقویٰ کی روش نہیں اپنائی تو اللہ جل شانہ کا منظورِ نظر نہ بن سکا۔ اور اگر کوئی ظالم ہو گیا تو پھر اللہ کے عذاب سے کسی نبی کی قرابت داری بھی اسے نہیں بچا سکی۔

قرآنِ کریم کی سورۃ الحجرات میں دوٹوک ارشاد ہے کہ اسلام میں عزت و فضیلت اور بزرگی و برتری کا معیار رنگ, ذات پات, حسب و نسب یا مال و دولت نہیں بلکہ تقوی ہے۔

يَٰٓأَيُّهَا ٱلنَّاسُ إِنَّا خَلَقْنَٰكُم مِّن ذَكَرٍ وَأُنثَىٰ وَجَعَلْنَٰكُمْ شُعُوبًا وَقَبَآئِلَ لِتَعَارَفُوٓاْ ۚ إِنَّ أَكْرَمَكُمْ عِندَ ٱللَّهِ أَتْقَىٰكُمْ ۚ إِنَّ ٱللَّهَ عَلِيمٌ خَبِيرٌ ﴿13﴾

سورۃ الحجرات آیت 13

اے بنی نوع انسان !۔ البتہ ہم نے تمہیں ایک مرد اور ایک عورت سے پیدا کیا اور پھر تمہاری مختلف قومیں اور قبیلے بنا دیئے تا کہ تم ایک دوسرے کو پہچان سکو۔ بیشک اللہ کے نزدیک تم میں سے زیادہ عزت والا وہ ہے جو تم میں سے زیادہ تقوے والا ہے۔ یقیناً اللہ بڑا جاننے والا ہے خوب باخبر ہے۔

قرآنِ کریم کی درج ذیل آیت بھی ایسے لوگوں کے لئے لمحۂ فکریہ ہے جن کا یہ دعویٰ ہے کہ وہ حضرت علیؓ کی اولاد میں سے ہیں۔ اور کچھ لوگ حضرت فاطمہؓ کی وساطت سے یہ رشتہ نبی ﷺ کی طرف لے جا رہے ہوتے ہیں۔ جو اپنے آپ کو سیّد کہتے ہیں۔ یہاں یہ بات بھی قابلِ غور ہے کہ برِ صغیر پاک و ہند میں ہی بہت سارے لوگ اپنے آپ کو سیّد کہنے والے موجود ہیں۔

جبکہ سعودی عرب سمیت دوسرے عرب ممالک میں ایسی کوئی سیّد اور غیر سیّد کی تفریق نہیں ملتی۔

اگر مان بھی لیا جائے کہ وہ جو کہہ رہے ہیں سچ ہے تو بھی اللہ جل شانہ کے نزدیک یہ کوئی مقام و مرتبے والی بات نہیں۔ جیسا کہ ابراہیمؑ کی اولاد میں احسان کرنے والے اور کھلم کھلا ظلم کرنے والے ہیں تو لا محالہ ان میں بھی ہیں۔ رتبہ تو تب ہے جب کہ وہ نیک صالح اور پارسا ہوں۔ اور مقامِ تقویٰ پر فائز ہوں۔ ایسی صورت میں تو اللہ جل شانہ کا معاملہ بھی ان کے ساتھ بہت اچھا رہے گا۔ اور اگر ظالم ہوں گے تو پھر اپنی خیر منائیں۔ جو لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ سیّد تو بالکل پاک صاف ہوتا ہے اس سے غلطی نہیں ہو سکتی۔ وہ قرآنِ کریم کی اس بیان کردہ سچائی پر بھی نظر ڈالیں۔ جو کچھ ایسے ہی سیّدوں کے بارے میں کہی گئی ہے۔ آگے بیان کردہ سورۃ الاحزاب کی آیت نمبر ۶۷ میں دو لفظ۔

سَادَتَنَا وَكُبَرَآءَنَا۔ایک ساتھ استعمال ہوئے ہیں۔کہ ہمارے سیّدوں اور ہمارے بڑوں کی بدولت ہم گمراہ ہوگئے۔ جس سے اندازہ لگایا جاسکتا ہے۔کہ بڑوں یا سرداروں میں تو غرور و تکبر کا مادہ ہوتا ہی ہے مگر سیّدوں میں بھی سارے نہیں البتہ کچھ سیّد دینِ حق سے رو گردانی کرنے والے اور گمراہ کرنے والے موجود ہیں۔ان کی نشان دہی دنیا میں ہی کر دینا اور ان سے بچ جانا بہت ضروری ہے۔تا کہ آخرت کی ہمیشہ ہمیش کی سبکی سے نجات مل سکے اور اللہ جل شانہ کی خصوصاً تاکید ہے کہ کامیابی کا راستہ صرف اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرنے میں ہی ہے۔اور اس پر چلنے والا بیشک بڑی عظیم مراد پائے گا۔اب ذرا ان آیات پر بھی غور کرکے دیکھیں۔

إِنَّ ٱللَّهَ لَعَنَ ٱلْكَٰفِرِينَ وَأَعَدَّ لَهُمْ سَعِيرًا ﴿64﴾ لا خَٰلِدِينَ فِيهَآ أَبَدًا ۖ لَّا يَجِدُونَ وَلِيًّا وَلَا نَصِيرًا ﴿65﴾ ج يَوْمَ تُقَلَّبُ وُجُوهُهُمْ فِى ٱلنَّارِ يَقُولُونَ يَٰلَيْتَنَآ أَطَعْنَا ٱللَّهَ وَأَطَعْنَا ٱلرَّسُولَا ﴿66﴾ وَقَالُوا۟ رَبَّنَآ إِنَّآ أَطَعْنَا سَادَتَنَا وَكُبَرَآءَنَا فَأَضَلُّونَا ٱلسَّبِيلَا ﴿67﴾ رَبَّنَآ ءَاتِهِمْ ضِعْفَيْنِ مِنَ ٱلْعَذَابِ وَٱلْعَنْهُمْ لَعْنًا كَبِيرًا ﴿68﴾ ع يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ لَا تَكُونُوا۟ كَٱلَّذِينَ ءَاذَوْا۟ مُوسَىٰ فَبَرَّأَهُ ٱللَّهُ مِمَّا قَالُوا۟ ۚ وَكَانَ عِندَ ٱللَّهِ وَجِيهًا ﴿69﴾ ط يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ ٱتَّقُوا۟ ٱللَّهَ وَقُولُوا۟ قَوْلًا سَدِيدًا ﴿70﴾ لا يُصْلِحْ لَكُمْ أَعْمَٰلَكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ ۗ وَمَن يُطِعِ ٱللَّهَ وَرَسُولَهُۥ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِيمًا ﴿71﴾

سورۃ الاحزاب آیت ۶۴ تا ۷۱

بلا شبہ اللہ نے کافروں پر لعنت کر دی ہے اور ان کے لئے (جہنم کی) آگ تیار کر رکھی ہے۔ وہ ہمیشہ ہمیش اسی میں رہیں گے۔ نہ تو کوئی ولی پائیں گے اور نہ ہی مددگار۔ جس دن ان کے چہرے آگ میں الٹائے پلٹائے جائیں گے۔ (تب حسرت و یاس سے) کہیں گے کہ اے کاش ہم اللہ کا حکم مان لیتے اور رسول کی اطاعت کر لیتے۔ اور کہیں گے کہ اے ہمارے رب !۔ ہم تو البتہ اپنے سیّدوں اور اپنے بڑوں کے کہنے پر چلتے رہے پس انہوں نے ہم کو راستے سے گمراہ کر دیا۔ اے ہمارے رب !۔ ان کو دگنا البتہ عذاب دے اور ان پر کوئی بڑی لعنت ڈال دے۔ اے ایمان والو !۔ تم ان لوگوں کی طرح نہ ہو جانا جنہوں نے موسیٰؑ (کو تہمت لگا کر) رنجیدہ کر دیا تھا پس اللہ نے ان کو قطعی بے عیب ثابت کر دیا۔ اور اللہ کے نزدیک وہ بڑی قدر و منزلت والا تھا۔ اے ایمان والو !۔ اللہ سے ڈرتے رہو اور بالکل سیدھی بات کہا کرو۔ وہ تمہارے اعمال کی اصلاح کر دے گا اور تمہارے گناہ بھی معاف کر دے گا۔ اور جو شخص اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرے گا تو بیشک بڑی عظیم مراد پائے گا۔

قرآن کریم میں سیّد کا لفظ تین مقام پر استعمال ہوا ہے۔ ایک تو اوپر والی آیت میں آپ نے دیکھ لیا ۔جو کہ ان کے لئے اچھے معنوں میں استعمال نہیں ہوا۔ جن سیّدوں کے باعث لوگ جہنم میں گئے وہ خود کون سے جنت کے حق دار ہوئے ہوں گے۔ دوسری جگہ حضرت یحییٰؑ کے لئے سورۃ آلِ عمران میں۔

هُنَالِكَ دَعَا زَكَرِيَّا رَبَّهُۥ ۖ قَالَ رَبِّ هَبْ لِى مِن لَّدُنكَ ذُرِّيَّةً طَيِّبَةً ۖ إِنَّكَ سَمِيعُ
ٱلدُّعَآءِ ﴿38﴾ فَنَادَتْهُ ٱلْمَلَٰٓئِكَةُ وَهُوَ قَآئِمٌ يُصَلِّى فِى ٱلْمِحْرَابِ أَنَّ ٱللَّهَ يُبَشِّرُكَ
بِيَحْيَىٰ مُصَدِّقًۢا بِكَلِمَةٍ مِّنَ ٱللَّهِ وَسَيِّدًا وَحَصُورًا وَنَبِيًّا مِّنَ ٱلصَّٰلِحِينَ ﴿39﴾

سورۃ آلِ عمران آیت ۳۹

اس موقع پر زکریا نے اپنے رب سے دعا مانگی۔ کہا کہ اے میرے رب!۔ مجھے اپنے پاس سے صالح اولاد عطا فرما۔ بیشک تو دعا کا سننے والا ہے۔ اور جب وہ حجرے میں نماز پڑھ رہے تھے تو فرشتوں نے اس کو آواز دی کہ بیشک اللہ تمہیں یحییٰ کی بشارت دیتا ہے جو اللہ کے کلمہ کی تصدیق کرنے والا۔ اور سیّد۔ اور عورتوں میں رغبت نہ رکھنے والا۔ اور صالحین لوگوں میں سے نبی ہوگا۔

تیسری بار سورۂ یوسف میں اس عزیز مصر کے لئے استعمال ہوا ہے جس نے حضرت یوسفؑ کو خرید کر اپنے پاس رکھا ہوا تھا۔ یہ وہ عزیز مصر ہے جو زلیخا کا خاوند تھا۔

وَلَقَدْ هَمَّتْ بِهِۦ ۖ وَهَمَّ بِهَا لَوْلَآ أَن رَّءَا بُرْهَٰنَ رَبِّهِۦ ۚ كَذَٰلِكَ لِنَصْرِفَ عَنْهُ ٱلسُّوٓءَ
وَٱلْفَحْشَآءَ ۚ إِنَّهُۥ مِنْ عِبَادِنَا ٱلْمُخْلَصِينَ ﴿24﴾ وَٱسْتَبَقَا ٱلْبَابَ وَقَدَّتْ قَمِيصَهُۥ
مِن دُبُرٍ وَأَلْفَيَا سَيِّدَهَا لَدَا ٱلْبَابِ ۚ قَالَتْ مَا جَزَآءُ مَنْ أَرَادَ بِأَهْلِكَ سُوٓءًا إِلَّآ أَن
يُسْجَنَ أَوْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ﴿25﴾ قَالَ هِىَ رَٰوَدَتْنِى عَن نَّفْسِى ۚ وَشَهِدَ شَاهِدٌ مِّنْ

https://quranexcel.com

أَهْلِهَآ إِن كَانَ قَمِيصُهُۥ قُدَّ مِن قُبُلٍ فَصَدَقَتْ وَهُوَ مِنَ ٱلْكَٰذِبِينَ﴿26﴾ وَإِن كَانَ قَمِيصُهُۥ قُدَّ مِن دُبُرٍ فَكَذَبَتْ وَهُوَ مِنَ ٱلصَّٰدِقِينَ﴿27﴾

سورۃ یوسف آیت ۲۴تا۲۷

اور البتہ یقیناً اس عورت نے تو اس کا ارادہ کر ہی لیا تھا۔ اور اگر وہ (یوسفؑ) اپنے رب کا برہان نہ دیکھ لیتا تو وہ بھی اس کی طرف مائل ہو جاتا۔ ایسا اس لئے کہ ہم اس کو برائی اور بے حیائی سے دور رکھ لیں بیشک وہ ہمارے مخلص بندوں میں سے تھا۔ اور دونوں دروازے کی طرف دوڑے۔ اور عورت نے اس کا کرتہ پیچھے سے (پکڑ کر جورو کنا چاہا تو کرتا پھٹ گیا۔ یعنی نادانستہ کھینچ کر) پھاڑ دیا۔ اور انہوں نے عورت کے سیّد (یعنی خاوند) کو دروازے پر موجود پایا۔ کہنے لگی کہ جو شخص تمہاری بیوی کے ساتھ بدکاری کا ارادہ کرے۔ تو اس کے علاوہ اس کی کیا سزا ہو سکتی ہے کہ یا تو قید کر دیا جائے یا پھر المناک سزا دی جائے۔ یوسفؑ نے کہا کہ یہی تو مجھے اپنی مطلب براری کو پھسلا رہی تھی۔ اور ایک گواہ نے عورت کے گھر والوں میں سے گواہی دیدی۔ کہ اگر اس (یوسفؑ) کا کرتہ آگے سے پھٹا ہے تو عورت سچی ہے اور وہ جھوٹا ہے۔ اور اگر اس کا کرتا پیچھے سے پھٹا ہے۔ تو یہ جھوٹی ہے اور وہ (یوسفؑ) سچوں میں سے ہے۔

واپس

حتمی فیصلے کا اختیار:

سابقہ لوگوں میں سوائے ان کے جن کے بارے اللہ جل شانہ کا واضح فیصلہ قرآنی آیات میں موجود ہے کہ فلاں فلاں دوزخی ہیں۔ باقی سب کے بارے ہمارا جوروّیہ ہونا چاہیئے وہ اللہ جل شانہ نے قرآن کریم میں واضح طور پر بتادیا ہے۔ اور حضرتِ انسان کو کوئی حق نہیں کہ خود سے کسی کے بارے کوئی حتمی فیصلہ کردے۔ کیونکہ اللہ کے نبی کا ذکر سورۃ طٰہٰ کی آیات میں ہے کہ جب موسیٰؑ فرعون کے پاس گئے اور اس کو دعوت حق دی تو اس نے اس وقت موسیٰؑ سے پوچھا تھا۔ کہ تم ہمارے پاس جو ہدایت لائے ہو۔ اگر بقول تمہارے اسی پر نجات کا دارومدار ہے تو پھر ان لوگوں کے ساتھ کیا معاملہ ہوگا جو کہ پہلے گزر چکے ہیں؟۔ تو موسیٰؑ کا جواب کیا تھا وہ ان آیات میں دیکھ لیں۔

فَأْتِيَاهُ فَقُولَآ إِنَّا رَسُولَا رَبِّكَ فَأَرْسِلْ مَعَنَا بَنِيٓ إِسْرَٰٓءِيلَ وَلَا تُعَذِّبْهُمْ ۖ قَدْ جِئْنَٰكَ بِـَٔايَةٍ مِّن رَّبِّكَ ۖ وَٱلسَّلَٰمُ عَلَىٰ مَنِ ٱتَّبَعَ ٱلْهُدَىٰٓ ﴿47﴾ إِنَّا قَدْ أُوحِيَ إِلَيْنَآ أَنَّ ٱلْعَذَابَ عَلَىٰ مَن كَذَّبَ وَتَوَلَّىٰ ﴿48﴾ قَالَ فَمَن رَّبُّكُمَا يَٰمُوسَىٰ ﴿49﴾ قَالَ رَبُّنَا ٱلَّذِيٓ أَعْطَىٰ كُلَّ شَىْءٍ خَلْقَهُۥ ثُمَّ هَدَىٰ ﴿50﴾ قَالَ فَمَا بَالُ ٱلْقُرُونِ ٱلْأُولَىٰ ﴿51﴾ قَالَ عِلْمُهَا عِندَ رَبِّى فِى كِتَٰبٍ ۖ لَّا يَضِلُّ رَبِّى وَلَا يَنسَى ﴿52﴾

سورۃ طٰہٰ آیت ۴۷ تا ۵۲

پس تم دونوں اس کے پاس جاؤ اور کہو کہ بیشک ہم تمہارے رب کی طرف سے بھیجے ہوئے رسول ہیں ۔(مدعا یہ ہے) کہ بنی اسرائیل کو عذاب مت دیتے رہو اور انہیں ہمارے ساتھ جانے دو۔ ہم تیرے پاس تیرے رب کی طرف سے نشانی لے کر آئے ہیں۔ اور سلامتی اسی کے لئے ہے جو (اللہ جل شانہ کی) ہدایت پر چلے۔ یقینی طور پر ہمیں بذریعہ وحی بتادیا گیا ہے کہ عذاب اسی پر ہوگا جو جھٹلائے گا اور منہ پھیرے گا۔ (فرعون نے) پوچھا کہ اے موسیٰؑ !۔ پھر تم دونوں کا رب کون ہے؟۔ (موسیٰؑ نے) کہا کہ ہمارا رب وہ ہے جس نے ہر چیز کو اس کی مناسب شکل و صورت عطا کی پھر ہدایت کی راہ بھی دکھادی۔

(فرعون) بولا۔ پھر ان نسلوں کا کیا ہوگا جو پہلے گزر چکی ہیں؟۔ (موسیٰؑ نے) کہا کہ ان کا علم میرے رب کے پاس کتاب میں (لکھا ہوا) ہے۔ میرا رب نہ تو غلطی کرتا ہے نہ ہی بھولتا ہے۔

اس لئے اس طرح کے امور میں خاموش ہی رہنا چاہیے کیونکہ بہت ساری متضاد روایات معاملے کو مشکوک بنادیتی ہیں۔ پھر یہ باتیں عقائد میں تو داخل نہیں ہیں اور نہ دین و ایمان کا جز و حصہ ہیں۔ کہ ان پر ایمان لانا بہت ضروری ہے۔ ایک مسلمان کو ایسے امور میں لب کشائی کرنا بالکل زیب نہیں دیتا۔ کیونکہ اگر فی الواقع کوئی مومن ہوا تو اس کو کافر کہہ دینا یقینی طور پر خطا ہوگی اور اگر وہ کافر ہوا تو مومن کہنا غلط ہو جائے گا۔ اور یہ تو سب جانتے ہیں کہ بالکل صحیح و کلّی حالات تو صرف اور صرف اللہ کو معلوم ہیں۔

فَلَنَقُصَّنَّ عَلَيْهِم بِعِلْمٍ ۖ وَمَا كُنَّا غَآئِبِينَ ﴿7﴾

سورۃ الاعرف آیت ۷

پھر ہم اپنے علم کی بناء پر ان کے سامنے ان کے سب حالات ہو بہو بیان کر دیں گے۔ اور ہم کہیں غائب تو نہیں تھے۔

اور اگر مان بھی لیا جائے کہ کسی فوت شدہ کے سارے حالات و واقعات کسی کے پاس من و عن اور خالص پہنچے ہیں۔ تو کیا وہ اس پر باتیں بنانے کے علاوہ اور کچھ کر سکتا ہے؟۔ کیا اسے جزا اور سزا دے سکتا ہے؟۔ اگر نہیں۔ تو پھر یہ سب واویلہ کیوں؟۔ اس صورت میں بھی بہتر یہی ہے کہ خاموش رہا جائے اور اللہ جل شانہ پر بھروسہ رکھا جائے۔ اس عظمتوں والے رب کا فیصلہ انصاف پر مبنی ہو گا۔ جب کہ قرآن کریم میں واضح ارشاد باری تعالیٰ موجود ہے۔

وَلَا تَقْفُ مَا لَيْسَ لَكَ بِهِۦ عِلْمٌ ۚ إِنَّ ٱلسَّمْعَ وَٱلْبَصَرَ وَٱلْفُؤَادَ كُلُّ أُوْلَٰٓئِكَ كَانَ عَنْهُ مَسْـُٔولًا ﴿36﴾

سورۃ الاسراء آیت ۳۶

اور جس بات کا تجھے کوئی بھی علم نہیں اس کے پیچھے نہ پڑ جایا کرو۔ بیشک کان۔ اور آنکھ۔ اور دل و دماغ ۔ ہر ایک سے ضرور باز پرس ہو گی۔

اور یہ بھی بتادیا کہ کسی بھی معاملے میں انسان کو کوئی حق نہیں پہنچتا کہ کسی کے بارے کوئی حتمی فیصلہ کردے کہ فلاں جنتی ہے اور فلاں دوزخی ہے۔ مثبت گمان تو کر سکتے ہیں۔ منفی نہیں اور اس کو شک کا فائدہ دیتے ہوئے دعا بھی کر سکتے ہیں۔

حَدَّثَنَا آدَمُ ـحَدَّثَنَا شُعْبَةُ ـعَنِ الْأَعْمَشِ ـعَنْ مُجَاهِدٍ ـعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَاـقَالَتْ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: "لَا تَسُبُّوا الْأَمْوَاتَ فَإِنَّهُمْ قَدْ أَفْضَوْا إِلَى مَا قَدَّمُوا"ـوَرَوَاهُ عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ الْقُدُّوسِ ـ وَمُحَمَّدُ بْنُ أَنَسٍـعَنِ الْأَعْمَشِ ـتَابَعَهُ عَلِيُّ بْنُ الْجَعْدِ ـ وَابْنُ عَرْعَرَةَ ـ وَابْنُ أَبِي عَدِيٍّ ـعَنْ شُعْبَةَ .

ہم سے آدم بن ابی ایاس نے بیان کیا' انہوں نے کہا ہم سے شعبہ نے بیان کیا' ان سے اعمش نے بیان کیا' ان سے مجاہد نے بیان کیا اور ان سے ام المؤمنین عائشہؓ نے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا' مردوں کو برا نہ کہو کیونکہ انہوں نے جیسا عمل کیا اس کا بدلہ پالیا۔ اس روایت کی متابعت علی بن جعد' محمد بن عرعرہ اور ابن ابی عدی نے شعبہ سے کی ہے۔ اور اس کی روایت عبداللہ بن عبدالقدوس نے اعمش سے اور محمد بن انس نے بھی اعمش سے کی ہے۔

صحیح بخاری # ۱۳۹۳

البتہ منفی گمان رکھنے سے منع کر دیا اور مثبت گمان کبھی بھی فیصلے کا درجہ نہیں لے سکتا۔ کیونکہ فیصلے کے لئے اللہ جل جلالہ نے جو دن مقرر کیا ہوا ہے۔ اس میں انصاف کے ساتھ فیصلہ کر دیا جائے گا۔ کیونکہ

حتمی فیصلے کا اختیار صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کو ہی ہے۔

کسی اور کو بالکل نہیں !۔ دیکھئے درج ذیل آیات میں ارشادِ باری تعالیٰ

قُلْ إِنِّى عَلَىٰ بَيِّنَةٍ مِّن رَّبِّى وَكَذَّبْتُم بِهِۦ ۚ مَا عِندِى مَا تَسْتَعْجِلُونَ بِهِۦٓ ۚ إِنِ قُل لَّوْ أَنَّ عِندِى مَا ٱلْحُكْمُ إِلَّا لِلَّهِ ۖ يَقُصُّ ٱلْحَقَّ ۖ وَهُوَ خَيْرُ ٱلْفَٰصِلِينَ ﴿57﴾

سورۃ الانعام آیت ۵۷

کہہ دو کہ میں تو اپنے رب کی طرف سے واضح دلیل پر ہوں اور تم اس کو جھوٹا قرار دیتے ہو۔ جس (عذاب) کے لئے تم جلدی مچاتے ہو وہ میرے پاس نہیں ہے۔ (یہ) حکم و فیصلہ کرنے کا اختیار اللہ ہی کے پاس ہے۔ وہ حق ہی بیان کرتا ہے اور وہی بہترین فیصلہ کرنے والا ہے۔

ثُمَّ رُدُّوٓا۟ إِلَى ٱللَّهِ مَوْلَىٰهُمُ ٱلْحَقِّ ۚ أَلَا لَهُ ٱلْحُكْمُ وَهُوَ أَسْرَعُ ٱلْحَٰسِبِينَ ﴿62﴾

سورۃ الانعام آیت ۶۲

پھر (روزِ قیامت) سب لوگ اپنے حقیقی مولیٰ اللہ کی طرف لوٹائے جائیں گے۔ آگاہ رہو کہ فیصلے کا اختیار صرف اسی (اللہ جل شانہ) کو حاصل ہے اور وہ تیز ترین حساب لینے والا ہے۔

ٱلَّذِينَ إِن مَّكَّنَّٰهُمْ فِى ٱلْأَرْضِ أَقَامُوا۟ ٱلصَّلَوٰةَ وَءَاتَوُا۟ ٱلزَّكَوٰةَ وَأَمَرُوا۟ بِٱلْمَعْرُوفِ وَنَهَوْا۟ عَنِ ٱلْمُنكَرِ ۗ وَلِلَّهِ عَٰقِبَةُ ٱلْأُمُورِ ﴿41﴾

سورۃ الحج آیت ۴۱

یہ تو ایسے لوگ ہیں کہ اگر ہم انہیں دنیا میں حکومت دے دیں تو نماز کی پابندی کریں اور زکوۃ ادا کریں اور بھلائی کا حکم دیں اور برے کاموں سے روکیں۔ اور سب کاموں کا انجام تو اللہ کے اختیار میں ہی ہے۔

اس آیت میں بھی یہ تنبیہ کی گئی کہ جس کسی کے گناہ ہوں گے صرف اسی سے اس کے بارے پوچھا جائے گا۔ کسی دوسرے سے ان کے گناہوں کے بارے قطعاً سوال نہیں کیا جائے گا۔ اس سے بھی صاف طور پر واضح ہو جاتا ہے کہ جو لوگ دنیا سے جا چکے ان کا سارا معاملہ و حساب کتاب اللہ کے پاس محفوظ ہے۔ جس کے مطابق بہترین فیصلہ کر دیا جائے گا۔

قُل لَّا تُسْـَٔلُونَ عَمَّآ أَجْرَمْنَا وَلَا نُسْـَٔلُ عَمَّا تَعْمَلُونَ﴿25﴾ قُلْ يَجْمَعُ بَيْنَنَا رَبُّنَا ثُمَّ يَفْتَحُ بَيْنَنَا بِٱلْحَقِّ وَهُوَ ٱلْفَتَّاحُ ٱلْعَلِيمُ﴿26﴾

سورۃ سبا آیت ۲۵۔۲۶

کہہ دو کہ ہمارے گناہوں کی تم سے باز پرس نہ ہوگی اور تمہارے اعمال کا ہم سے سوال نہ کیا جائے گا۔ کہہ دو کہ ہمارا رب ہم سب کو جمع کرے گا پھر ہمارے (تمہارے) درمیان انصاف کے ساتھ فیصلہ کردے گا اور وہ بہتر فیصلہ کرنے والا سب کچھ جاننے والا ہے۔

أَمْ لَهُمْ شُرَكَٰٓؤُا۟ شَرَعُوا۟ لَهُم مِّنَ ٱلدِّينِ مَا لَمْ يَأْذَنۢ بِهِ ٱللَّهُ ۚ وَلَوْلَا كَلِمَةُ ٱلْفَصْلِ لَقُضِىَ بَيْنَهُمْ ۗ وَإِنَّ ٱلظَّٰلِمِينَ لَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ﴿21﴾

سورۃ الشوریٰ آیت ۲۱

کیا وہ ان کے شریک ہیں جنہوں نے ان کے لئے ایسا (من گھڑت) دین مقرر کرلیا ہے جس کی اللہ نے اجازت نہیں دی۔ اور اگر فیصلے (کے دن) کا وعدہ نہ ہوتا تو ان کے درمیان (کب کا) فیصلہ کردیا جاتا۔ اور البتہ جو لوگ ظالم ہیں ان کے لئے المناک عذاب ہے۔

وَمَا خَلَقْنَا ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلْأَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا لَٰعِبِينَ ﴿38﴾ مَا خَلَقْنَٰهُمَآ إِلَّا بِٱلْحَقِّ وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُونَ ﴿39﴾ إِنَّ يَوْمَ ٱلْفَصْلِ مِيقَٰتُهُمْ أَجْمَعِينَ ﴿40﴾ لا

سورۃ الدخان آیت ۳۸ تا ۴۰

اور ہم نے آسمانوں و زمین اور جو کچھ ان کے درمیان ہے سب کچھ کھیل کے طور پر پیدا نہیں کیا۔ ہم نے تو ان کو مبنی بر حکمت پیدا کیا ہے لیکن ان میں بہت سارے لوگ نہیں جانتے۔ بیشک فیصلے کا دن ان سب کا مقرر شدہ وقت ہے۔

هَٰذَا يَوْمُ ٱلْفَصْلِ ۖ جَمَعْنَٰكُمْ وَٱلْأَوَّلِينَ ﴿38﴾

سورۃ المرسلات آیت ۳۸

یہی وہ فیصلے کا دن ہے۔ جس میں ہم نے تمہیں اور پرانے لوگوں کو جمع کرنا ہے۔

وَمَآ أَدْرَىٰكَ مَا يَوْمُ ٱلدِّينِ ﴿17﴾ لا ثُمَّ مَآ أَدْرَىٰكَ مَا يَوْمُ ٱلدِّينِ ﴿18﴾ ط يَوْمَ لَا تَمْلِكُ نَفْسٌ لِّنَفْسٍ شَيْـًٔا ۖ وَٱلْأَمْرُ يَوْمَئِذٍ لِّلَّهِ ﴿19﴾ ع1

سورۃ الانفطار آیت ۱۷ تا ۱۹

https://quranexcel.com

اور تم کیا جانو!۔ کہ جزاوسزا کا دن کیا ہے؟۔ پھر تم کیا جانو!۔ کہ کیا ہے جزاوسزا کا دن؟۔ جس دن کوئی بھی کسی کے کچھ کام نہ آسکے گا اور اس دن حکم و فیصلے کا اختیار صرف اللہ ہی کے قبضۂ قدرت میں ہوگا۔

ولی۔ مولیٰ۔ ولایت:

اسلام میں اچھا گمان کرنے کی ترغیب دی گئی ہے۔ لیکن بغیر کسی معتبر دلیل کے کسی کو اپنے طور پر ہی ولایت کے درجے تک پہنچا کر اس کی اطاعت اور فرمانبرداری شروع کر دی جائے۔ اس کا تو کہیں بھی تذکرہ نہیں کیا گیا۔ قرآن کریم میں جہاں کہیں ولی۔ اولیاء یا مولیٰ کا لفظ آیا ہے اس کا ترجمہ اس کتاب میں انہی الفاظ سے کیا گیا ہے۔ تاکہ اس موضوع پر اپنے آپ مزید کچھ وضاحت ہو سکے۔ پھر سب سے قریبی ترجمہ بھی یہی بنتا ہے۔ جہاں پر ضرورت پڑی تو بریکٹ میں دوسرا ترجمہ بھی لکھ دیا گیا ہے ۔ قرآنِ کریم میں ولی کے لئے بہت سی آیات ہیں لیکن اولیاء اللہ کے لئے جو بات زبانِ زدِ عام ہے اس کا ذکر سورۃ یونس آیت نمبر ۶۲ میں آیا ہے۔ اور پورے قرآن میں صرف یہ ایک ہی آیت ہے۔ جس کو سارے قصے کہانیوں کی بنیاد بنایا گیا۔ اور حیرت اس بات پہ ہے کہ باقی ولی اولیاء والی ساری آیات کو نظرانداز کر کے صرف اس ایک آیت پر ولایت کی پوری عمارت تعمیر کر دی۔ اور جو کچھ بھی سچ جھوٹ ملا اس پر چسپاں کر دیا۔ اس سے انکار نہیں کہ ولی لوگ اللہ کے مقرب و دوست ہوتے ہیں۔ لیکن جو

ولی ہوتے ہیں ان کو خود بھی پتہ نہیں ہوتا کہ وہ اللہ جل شانہ کے ہاں کیا مقام و مرتبہ رکھتے ہیں۔ دیکھئے ارشادِ ربانی۔

فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّآ أُخْفِىَ لَهُم مِّن قُرَّةِ أَعْيُنٍ جَزَآءًۢ بِمَا كَانُوا۟ يَعْمَلُونَ ﴿17﴾

سورۃ السجدۃ آیت 17

پس کوئی (صالح) متنفس نہیں جانتا کہ اُن کے لئے کیسی آنکھوں کی ٹھنڈک چھپا کر رکھی گئی ہے ان کے (اچھے) اعمال کے صلے میں جو وہ کیا کرتے تھے۔

کجا یہ کہ کوئی دعویٰ کر دے یا لوگ اس کو کسی درجے پر فائز کر دیں اور پھر مریدوں کی لائن لگ جائے اور ایک کاروبار شروع ہو جائے۔ لوگ اگر کسی کو درجہ دیتے بھی ہیں تو کیا ضمانت ہے کہ ان کی بات بالکل صحیح و سچی ہے۔ جبکہ قرآن گواہی دیتا کہ لوگ تو بغیر کسی دلیل کے لکیر کے فقیر ہو کر اپنی خواہشات پر چلتے ہیں۔ اللہ جل شانہ کے احکامات و دلائل کو پسِ پشت ڈال دیتے ہیں۔ اور اپنے نامزد کئے ہوئے ان ولیوں کے ساتھ ایسی ایسی امیدیں وابستہ کر لیتے ہیں کہ شیطان بھی شرما جائے۔ حالانکہ کسی ایک نامزد نامی گرامی ولی کو لے کر جب چھان بین کی جاتی ہے تو پتہ چلتا کہ یہ تو صرف علاقائی معاملہ ہے۔ دنیا کے بہت سارے خطوں میں اس سے کوئی واقف بھی نہیں ہوتا۔ جبکہ اسلام پورے عالم کے لیے ایک ہی ہے۔ ہر علاقے والوں یا خطے والوں نے اپنے طور پر مختلف طرح کی کرامتوں

پر کسی کو معتبر مانا ہوتا ہے۔اور بے چون وچرا اس پر امیدیں لگائی ہوتی ہیں۔جو کہ کسی صورت اسلام میں جائز نہیں۔اور وہ عظیم الشان ہستیاں جن کو اللہ جل شانہ نے عظیم درجہ دیا ہوا ہے جن کو سارے مسلمان جانتے ہیں۔جن کے واقعات اعتبار کی حد تک سچے ہیں۔پھر ان کی دلیل وسند قرآن میں بھی موجود ہے ان کی پیروی نہ ہونے کے برابر ہے!۔ان کی معتبر روایات پر عمل کر لینا ہی نجات کا باعث بنے گا۔

فَإِنْ ءَامَنُواْ بِمِثْلِ مَآ ءَامَنتُم بِهِۦ فَقَدِ ٱهْتَدَواْ ۖ وَّإِن تَوَلَّوْاْ فَإِنَّمَا هُمْ فِى شِقَاقٍ ۖ فَسَيَكْفِيكَهُمُ ٱللَّهُ ۚ وَهُوَ ٱلسَّمِيعُ ٱلْعَلِيمُ ﴿137﴾

سورۃ البقرۃ آیت 137

پس اگر یہ لوگ بھی اسی طرح ایمان لے آئیں جس طرح تم سب ایمان لائے ہو تو یقیناً ہدایت یافتہ ہیں۔ اور اگر رو گردانی کریں تو البتہ وہ صرف کھلی مخالفت میں ہیں پس ان کے مقابلے میں اللہ ہی تمہارے لئے کافی ہے۔اور وہ خوب سننے والا ہے سب کچھ جاننے والا ہے۔

لوگوں کے خود ساختہ عقائد کا اسلام میں رتی برابر بھی وزن نہیں۔کیونکہ یہ لوگوں کا اپنا گمان ہی ہوتا ہے۔اللہ کی طرف سے اٹل حقیقت نہیں ہوتی۔اور لوگ جو ان کے ساتھ کوئی خرقِ عادت باتیں بیان کر رہے ہوتے ہیں۔وہ ان کی ولایت پر دلیل نہیں بن سکتیں۔درج ذیل آیت پڑھیں اور غور کریں

کہ کہاں تک ہم اپنے باطل عقائد کا ساتھ دیں گے جبکہ اللہ جل شانہ کو ہم سے اخلاص اور ہمارے عقائد میں پاکیزگی اور انصاف ہی مطلوب ہے۔

وَٱللَّهُ جَعَلَ لَكُم مِّنْ أَنفُسِكُمْ أَزْوَٰجًا وَجَعَلَ لَكُم مِّنْ أَزْوَٰجِكُم بَنِينَ وَحَفَدَةً وَرَزَقَكُم مِّنَ ٱلطَّيِّبَٰتِ ۚ أَفَبِٱلْبَٰطِلِ يُؤْمِنُونَ وَبِنِعْمَتِ ٱللَّهِ هُمْ يَكْفُرُونَ ﴿72﴾ لا

وَيَعْبُدُونَ مِن دُونِ ٱللَّهِ مَا لَا يَمْلِكُ لَهُمْ رِزْقًا مِّنَ ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلْأَرْضِ شَيْـًٔا وَلَا يَسْتَطِيعُونَ ﴿73﴾ ج

سورۃ النحل آیت 72

اور اللہ ہی نے تمہارے لئے تمہاری ہی جنس سے عورتیں پیدا کیں اور تمہیں تمہاری عورتوں سے بیٹے اور پوتے عطا کیے اور تمہیں کھانے کے لئے پاک رزق دیا۔ کیا پھر بھی یہ لوگ باطل (یعنی جھوٹی باتوں) پر اعتقاد رکھتے ہیں؟۔ اور اللہ کی نعمتوں سے انکار کرتے ہیں۔ اور یہ اللہ کو چھوڑ کر ایسے ایسوں کی عبادت کرتے ہیں جو ان کو آسمان و زمین میں رزق دینے کا کچھ بھی اختیار نہیں رکھتے اور نہ ہی وہ یہ کام کر سکتے ہیں۔

فَإِذَا رَكِبُوا۟ فِى ٱلْفُلْكِ دَعَوُا۟ ٱللَّهَ مُخْلِصِينَ لَهُ ٱلدِّينَ فَلَمَّا نَجَّىٰهُمْ إِلَى ٱلْبَرِّ إِذَا هُمْ يُشْرِكُونَ ﴿65﴾ لا لِيَكْفُرُوا۟ بِمَآ ءَاتَيْنَٰهُمْ ۖ وَلِيَتَمَتَّعُوا۟ ۖ فَسَوْفَ يَعْلَمُونَ ﴿66﴾

https://quranexcel.com

أَوَلَمْ يَرَوْا۟ أَنَّا جَعَلْنَا حَرَمًا ءَامِنًا وَيُتَخَطَّفُ ٱلنَّاسُ مِنْ حَوْلِهِمْ ۚ أَفَبِٱلْبَٰطِلِ يُؤْمِنُونَ وَبِنِعْمَةِ ٱللَّهِ يَكْفُرُونَ ﴿67﴾

سورۃ العنکبوت آیت ۶۵ تا ۶۷

پھر جب یہ کشتی میں سوار ہوتے ہیں تو خالص اُسی پر اعتقاد رکھتے ہوئے صرف اللہ سے ہی دعا مانگنے لگتے ہیں پھر جب وہ انہیں نجات دے کر خشکی پر پہنچا دیتا ہے تو (پھر) ایک دم سے شرک کرنے لگ جاتے ہیں۔ تاکہ ناشکری کرتے رہیں بسبب اس کے جو کچھ ہم نے ان کو عطا کیا ہے اور اس کے فائدے بھی اٹھاتے رہیں۔ پس ان کو عنقریب (اس کا انجام) معلوم ہو جائے گا۔ کیا یہ لوگ دیکھتے بھالتے نہیں کہ ہم نے حرم (یعنی مکہ) کو مقام امن بنا دیا ہے جب کہ اس کے ارد گرد سے لوگ اچک لیے جاتے ہیں۔ کیا پھر بھی یہ لوگ باطل (یعنی جھوٹی باتوں) پر اعتقاد رکھتے ہیں اور اللہ کی نعمتوں کی ناشکری کرتے ہیں؟۔

درج ذیل آیات میں لفظ۔ ولی۔ اولیاء۔ ولایت۔ مولیٰ۔ متولی۔ دوست۔ رفیق۔ مددگار۔ حمایتی ۔ رفاقت وغیرہ کا تذکرہ ہے۔ یہ ایسے الفاظ ہیں جو کسی تعریف کے محتاج نہیں۔ ان سے ہر کوئی واقف ہے۔ ان کی روشنی میں قرآنِ کریم کی آیات جو پیغام دے رہی ہیں وہ بالکل واضح ہے۔ جن سے لوگوں کے خود ساختہ عقائد کی یقینی طور پر نفی ہو جاتی ہے۔ درج ذیل سورتوں میں کافی آیات ایسی ہیں جو اللہ

جل شانہ کے ولی ہونے پر دلالت کرتی ہیں۔ کچھ کفار اور اور اللہ کے دشمنوں سے دوستی پر ممانعت کی ترغیب دیتی ہیں۔ کسی جگہ وارث کو ولی کہا گیا ہے۔ کچھ شیطان کو ولی نہ بنانے کی تاکید کرتی ہیں۔ جو آیات اللہ رب العزت کی ولایت کی گواہی دیتی ہیں۔ سہولت کے لیے ان کے شروع میں (اللہ ولی ہے) یا (اللہ ولی مولیٰ ہے) لکھ دیا ہے۔

ترتیب سے پڑھیں تو بہتر ہوگا۔ اگر صرف آیات دیکھنا چاہتے ہیں تو

کسی ایک سورت کی آیات دیکھنے کے لیے درج ذیل سورتوں کے لنکس دیئے گئے ہیں۔ کسی بھی سورت کے نام پر کلک کریں۔ اور وہاں سے اسی جدول میں واپس آنے کے لیے اس موضوع کے بیچ بیچ میں جو لائن پر واپس لکھا ہے اس پر کلک کریں۔

البقرة (اللہ ولی مولیٰ ہے)	الفرقان (اللہ ولی ہے)
آل عمران (اللہ ولی مولیٰ ہے)	النمل
النساء (اللہ ولی ہے)	العنکبوت (اللہ ولی ہے)
المائدہ (اللہ ولی ہے)	السجدة (اللہ ولی ہے)
الأنعام (اللہ ولی ہے)	الاحزاب (اللہ ولی ہے)

الاعراف (اللہ ولی ہے)	سباء (اللہ ولی ہے)
الانفال (اللہ ولی مولیٰ ہے)	الزمر (اللہ ولی ہے)
التوبة (اللہ ولی مولیٰ ہے)	فصلت
یونس (اللہ ولی مولیٰ ہے۔اللہ کے ولی ہیں)	الشوری (اللہ ولی ہے)
هود (اللہ ولی ہے)	الجاثية (اللہ ولی ہے)
یوسف (اللہ ولی ہے)	الاحقاف (اللہ ولی ہے)
الرعد (اللہ ولی ہے)	محمد (اللہ ولی ہے)
النحل	الفتح (اللہ ولی ہے)
الاسراء (اللہ ولی ہے)	الممتحنہ
الکھف (اللہ ولی ہے۔ولایت اسی کی ہے)	الجمعہ
مریم	التحریم (اللہ ولی ہے)
الحج (اللہ ولی ہے)	

(اللہ ولی ہے)

أَلَمْ تَعْلَمْ أَنَّ ٱللَّهَ لَهُۥ مُلْكُ ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلْأَرْضِ ۖ وَمَا لَكُم مِّن دُونِ ٱللَّهِ مِن وَلِيٍّ وَلَا نَصِيرٍ ﴿107﴾

سورۃ البقرۃ آیت 107

کیا تمہیں معلوم نہیں کہ آسمان و زمین کی بادشاہت اللہ ہی کی ہے؟۔ اور اللہ کے علاوہ کوئی بھی تمہارا ولی اور مددگار نہیں۔

(اللہ ولی ہے)

وَلَن تَرْضَىٰ عَنكَ ٱلْيَهُودُ وَلَا ٱلنَّصَٰرَىٰ حَتَّىٰ تَتَّبِعَ مِلَّتَهُمْ ۗ قُلْ إِنَّ هُدَى ٱللَّهِ هُوَ ٱلْهُدَىٰ ۗ وَلَئِنِ ٱتَّبَعْتَ أَهْوَآءَهُم بَعْدَ ٱلَّذِى جَآءَكَ مِنَ ٱلْعِلْمِ ۙ مَا لَكَ مِنَ ٱللَّهِ مِن وَلِىٍّ وَلَا نَصِيرٍ ﴿120﴾

سورۃ البقرۃ آیت 120

اور یہودی و عیسائی تم سے ہر گز نہ راضی ہوں گے جب تک تم ان کی پیروی نہ کرنے لگ جاؤ۔ کہہ دو بیشک حقیقی ہدایت بس وہی ہے جو اللہ کی ہدایت ہے۔ اور اگر (اللہ کی طرف سے) علم آ جانے کے بعد تم بھی اُن کی خواہشات پہ چلے تو تمہارے لئے بھی اللہ کی پکڑ سے بچانے والا نہ تو کوئی ولی ہو گا اور نہ ہی مددگار۔

(اللہ ولی ہے)

ٱللَّهُ وَلِيُّ ٱلَّذِينَ ءَامَنُواْ يُخۡرِجُهُم مِّنَ ٱلظُّلُمَٰتِ إِلَى ٱلنُّورِ ۖ وَٱلَّذِينَ كَفَرُوٓاْ أَوۡلِيَآؤُهُمُ ٱلطَّٰغُوتُ يُخۡرِجُونَهُم مِّنَ ٱلنُّورِ إِلَى ٱلظُّلُمَٰتِ ۗ أُوْلَٰٓئِكَ أَصۡحَٰبُ ٱلنَّارِ ۖ هُمۡ فِيهَا خَٰلِدُونَ ﴿257﴾ ع34

سورۃ البقرۃ آیت 257

ایمان والوں کا ولی تو اللہ ہے وہ انہیں اندھیروں سے نکال کر نورِ ہدایت کی طرف لے جاتا ہے۔ اور جو کفار ہیں ان کے ولی اولیاء طاغوت (یعنی معبودانِ باطل) ہیں وہ انہیں نورِ ہدایت سے نکال کر ظلمت کے اندھیروں کی طرف لے جاتے ہیں۔ یہی لوگ جہنمی ہیں۔ جو ہمیشہ ہمیش اسی میں پڑے رہیں گے۔

(اللہ ولی مولیٰ ہے)

لَا يُكَلِّفُ ٱللَّهُ نَفۡسًا إِلَّا وُسۡعَهَا ۚ لَهَا مَا كَسَبَتۡ وَعَلَيۡهَا مَا ٱكۡتَسَبَتۡ ۗ رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذۡنَآ إِن نَّسِينَآ أَوۡ أَخۡطَأۡنَا ۚ رَبَّنَا وَلَا تَحۡمِلۡ عَلَيۡنَآ إِصۡرٗا كَمَا حَمَلۡتَهُۥ عَلَى

ٱلَّذِينَ مِن قَبْلِنَا ۚ رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلْنَا مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهِۦ ۖ وَٱعْفُ عَنَّا وَٱغْفِرْ لَنَا وَٱرْحَمْنَآ ۚ أَنتَ مَوْلَىٰنَا فَٱنصُرْنَا عَلَى ٱلْقَوْمِ ٱلْكَٰفِرِينَ ﴿286﴾ ع40

سورۃ البقرۃ آیت 286

اللہ کسی کو بھی اس کی وسعت سے زیادہ تکلیف نہیں دیتا۔ جو (نیکی) کرے گا اس کا نفع اسی کو ہوگا ۔اور جو (برائی) کرے گا اس کا نقصان بھی اسی کو ہوگا۔ اے ہمارے رب !۔ اگر ہم بھول جائیں یا چوک جائیں تو ہماری گرفت نہ کر۔ اے ہمارے رب !۔ ہم پر ویسا بوجھ نہ ڈال جیسا ہم سے پہلے لوگوں پر ڈالا تھا۔ اے ہمارے رب !۔ ہم پر وہ بار نہ رکھ جس کے اٹھانے کی ہم میں سکت نہیں ہے۔ اور ہمارے گناہوں سے در گزر کر اور ہمیں بخش دے اور ہم پر رحم فرما تو ہی ہمارا مولیٰ ہے۔ پس کافروں کے مقابلے میں ہماری مدد فرما۔

واپس

لَّا يَتَّخِذِ ٱلْمُؤْمِنُونَ ٱلْكَٰفِرِينَ أَوْلِيَآءَ مِن دُونِ ٱلْمُؤْمِنِينَ ۖ وَمَن يَفْعَلْ ذَٰلِكَ فَلَيْسَ مِنَ ٱللَّهِ فِى شَىْءٍ إِلَّآ أَن تَتَّقُوا۟ مِنْهُمْ تُقَىٰةً ۗ وَيُحَذِّرُكُمُ ٱللَّهُ نَفْسَهُۥ ۗ وَإِلَى ٱللَّهِ ٱلْمَصِيرُ ﴿28﴾

سورۃ آل عمران آیت 28

مومنوں کو چاہیے کہ ایمان والوں کو چھوڑ کر کافروں کو اپنے ولی اولیاء (دوست) نہ بنائیں مگر اس صورت میں کہ تمہیں ان کے شر سے بچاؤ کرنا مقصود ہو۔ اور جو (بغیر مذکورہ مقصد کے) ایسا کرے گا اس کا اللہ سے کوئی تعلق اور سروکار نہیں ہوگا۔ اور اللہ تمہیں اپنے (غضب) سے ڈراتا ہے اور اللہ ہی کی طرف لوٹ کر جانا ہے۔

(اللہ ولی ہے)

إِنَّ أَوْلَى ٱلنَّاسِ بِإِبْرَٰهِيمَ لَلَّذِينَ ٱتَّبَعُوهُ وَهَٰذَا ٱلنَّبِيُّ وَٱلَّذِينَ ءَامَنُواْ ۗ وَٱللَّهُ وَلِيُّ ٱلْمُؤْمِنِينَ ﴿68﴾

سورۃ آل عمران آیت 68

بیشک لوگوں میں ابراہیمؑ کے سب سے زیادہ قریب تو یہ نبیؐ اور وہ لوگ ہیں جو اس پر ایمان لائے ہیں اور اس کی پیروی کرتے ہیں۔ اور اللہ ہی مومنوں کا ولی ہے۔

(اللہ ولی ہے)

إِذْ هَمَّت طَّآئِفَتَانِ مِنكُمْ أَن تَفْشَلَا وَٱللَّهُ وَلِيُّهُمَا ۗ وَعَلَى ٱللَّهِ فَلْيَتَوَكَّلِ ٱلْمُؤْمِنُونَ ﴿122﴾

سورۃ آل عمران آیت 122

اس وقت تم میں سے دو جماعتوں نے ہمت ہار دینا چاہی مگر اللہ ہی ان دونوں کا ولی تھا۔ اور ایمان والوں کو تو اللہ ہی پر بھروسہ رکھنا چاہیئے۔

(اللہ ولی مولیٰ ہے)

بَلِ ٱللَّهُ مَوْلَىٰكُمْ ۖ وَهُوَ خَيْرُ ٱلنَّٰصِرِينَ ﴿150﴾

سورۃ آل عمران آیت 150

بلکہ اللہ ہی تمہارا مولیٰ ہے۔ اور وہ بہترین مددگار ہے۔

إِنَّمَا ذَٰلِكُمُ ٱلشَّيْطَٰنُ يُخَوِّفُ أَوْلِيَآءَهُۥ فَلَا تَخَافُوهُمْ وَخَافُونِ إِن كُنتُم مُّؤْمِنِينَ ﴿175﴾

سورۃ آل عمران آیت 175

بیشک یہ صرف شیطان ہے جو اپنے ولی اولیاء سے ڈراتا ہے پس تم ان سے نہ ڈرنا اور مجھ ہی سے ہی ڈرتے رہنا اگر تم ایمان والے ہو۔

واپس

(اللہ ولی ہے)

وَٱللَّهُ أَعْلَمُ بِأَعْدَآئِكُمْ ۚ وَكَفَىٰ بِٱللَّهِ وَلِيًّا وَكَفَىٰ بِٱللَّهِ نَصِيرًا ﴿45﴾

سورۃالنساء آیت 45

اور اللہ تمہارے دشمنوں کو اچھی طرح جانتا ہے۔اور اللہ ہی ولی کافی ہے اور اللہ ہی مددگار بھی کافی ہے۔

وَمَا لَكُمْ لَا تُقَٰتِلُونَ فِى سَبِيلِ ٱللَّهِ وَٱلْمُسْتَضْعَفِينَ مِنَ ٱلرِّجَالِ وَٱلنِّسَآءِ وَٱلْوِلْدَٰنِ ٱلَّذِينَ يَقُولُونَ رَبَّنَآ أَخْرِجْنَا مِنْ هَٰذِهِ ٱلْقَرْيَةِ ٱلظَّالِمِ أَهْلُهَا وَٱجْعَل لَّنَا مِن لَّدُنكَ وَلِيًّا وَٱجْعَل لَّنَا مِن لَّدُنكَ نَصِيرًا ﴿75﴾ط

سورۃالنساء آیت 75

آخر تمہیں کیا ہو گیا ہے؟۔کہ تم اللہ کی راہ میں اور اُن بے بس مردوں۔اور عورتوں۔اور بچوں کے لئے۔جہاد نہیں کرتے جو دعائیں کرتے رہتے ہیں کہ اے ہمارے رب !۔ہم کو اس بستی سے نکال دے جس کے رہنے والے لوگ بہت ظالم ہیں اور اپنے پاس سے ہمارا کوئی ولی (حمایتی) اور اپنے پاس سے ہمارے لئے کوئی مددگار بنادے۔

ٱلَّذِينَ ءَامَنُواْ يُقَٰتِلُونَ فِى سَبِيلِ ٱللَّهِ ۖ وَٱلَّذِينَ كَفَرُوٓاْ يُقَٰتِلُونَ فِى سَبِيلِ ٱلطَّٰغُوتِ فَقَٰتِلُوٓاْ أَوْلِيَآءَ ٱلشَّيْطَٰنِ ۖ إِنَّ كَيْدَ ٱلشَّيْطَٰنِ كَانَ ضَعِيفًا ﴿76﴾ ع10

سورۃالنساء آیت 76

جو ایمان والے ہیں وہ اللہ کے لئے لڑتے ہیں اور جو کافر و ناشکرے ہیں وہ شیطان کے لئے لڑتے ہیں پس تم شیطان کے ولی اولیاء (مددگاروں) سے لڑو بیشک شیطان کی چال بہت بودی و کمزور ہوتی ہے۔۔

وَدُّواْ لَوْ تَكْفُرُونَ كَمَا كَفَرُواْ فَتَكُونُونَ سَوَآءً ۖ فَلَا تَتَّخِذُواْ مِنْهُمْ أَوْلِيَآءَ حَتَّىٰ يُهَاجِرُواْ فِى سَبِيلِ ٱللَّهِ ۚ فَإِن تَوَلَّوْاْ فَخُذُوهُمْ وَٱقْتُلُوهُمْ حَيْثُ وَجَدتُّمُوهُمْ ۖ وَلَا تَتَّخِذُواْ مِنْهُمْ وَلِيًّا وَلَا نَصِيرًا ﴿89﴾ لا

سورۃالنساء آیت 89

یہی تو وہ چاہتے ہیں کہ جیسے وہ خود کافر ہیں (ایسے ہی) تم بھی کافر بن جاؤ تاکہ پھر (وہ اور) تم سب برابر ہو جاؤ۔ پس جب تک وہ اللہ کی راہ میں ہجرت کرکے نہ آجائیں ان میں سے کسی کو بھی ولی اولیاء (دوست) نہ بنانا۔ پھر اگر وہ اس بات کو قبول نہ کریں تو جہاں کہیں بھی پائے جائیں ان کو پکڑو اور قتل کردو۔ اور ان میں سے کسی کو بھی اپنا ولی اور مددگار نہ بناؤ۔

(اللہ ولی ہے)

وَلَأُضِلَّنَّهُمْ وَلَأُمَنِّيَنَّهُمْ وَلَآمُرَنَّهُمْ فَلَيُبَتِّكُنَّ ءَاذَانَ ٱلْأَنْعَٰمِ وَلَآمُرَنَّهُمْ فَلَيُغَيِّرُنَّ خَلْقَ ٱللَّهِ ۚ وَمَن يَتَّخِذِ ٱلشَّيْطَٰنَ وَلِيًّا مِّن دُونِ ٱللَّهِ فَقَدْ خَسِرَ خُسْرَانًا مُّبِينًا ﴿119﴾ط

سورۃالنساء آیت 119

اور البتہ انہیں ضرور گمراہ کرتا اور انہیں نِت (نئی) امیدیں دلاتا رہوں گا۔اور یہ بھی انہیں سکھلاتا رہوں گا کہ لازمی جانوروں کے کان چیرتے رہیں۔اور یہ بھی انہیں حکم دیتا رہوں گا کہ ضرور اللہ کی بنائی ہوئی صورتیں بگاڑتے رہیں۔اور جس نے بھی اللہ کو چھوڑ کر شیطان کو اپنا ولی بنالیا تو یقیناً وہ صریح نقصان میں پڑ گیا۔

(اللہ ولی ہے)

لَّيْسَ بِأَمَانِيِّكُمْ وَلَآ أَمَانِيِّ أَهْلِ ٱلْكِتَٰبِ ۗ مَن يَعْمَلْ سُوٓءًا يُجْزَ بِهِۦ ۙ وَلَا يَجِدْ لَهُۥ مِن دُونِ ٱللَّهِ وَلِيًّا وَلَا نَصِيرًا ﴿123﴾

سورۃالنساء آیت 123

(مسلمانو!) نہ تو تمہاری تمناؤں پر اور نہ اہل کتاب کی امیدوں پر (نجات کا) دارومدار ہے (بلکہ) جو کوئی بھی برائی کرے گا اس کو اس کی سزا دی جائے گی اور وہ اللہ کے علاوہ نہ تو کوئی ولی پائے گا اور نہ ہی مددگار۔

ٱلَّذِينَ يَتَّخِذُونَ ٱلْكَٰفِرِينَ أَوْلِيَآءَ مِن دُونِ ٱلْمُؤْمِنِينَ ۚ أَيَبْتَغُونَ عِندَهُمُ ٱلْعِزَّةَ فَإِنَّ ٱلْعِزَّةَ لِلَّهِ جَمِيعًا ﴿139﴾ ط

سورۃ النساء آیت 139

جو مومنوں کو چھوڑ کر کافروں کو ولی اولیاء (دوست) بناتے ہیں۔ کیا یہ ان کے ہاں سے عزت حاصل کرنا چاہتے ہیں؟۔ حالانکہ یقیناً عزت تو سب کی سب اللہ ہی کے اختیار میں ہے۔

يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ لَا تَتَّخِذُوا۟ ٱلْكَٰفِرِينَ أَوْلِيَآءَ مِن دُونِ ٱلْمُؤْمِنِينَ ۚ أَتُرِيدُونَ أَن تَجْعَلُوا۟ لِلَّهِ عَلَيْكُمْ سُلْطَٰنًا مُّبِينًا ﴿144﴾

سورۃ النساء آیت 144

اے ایمان والو!۔ مومنوں کے علاوہ کافروں کو ولی اولیاء (دوست) نہ بناؤ۔ کیا تم چاہتے ہو کہ اپنے اوپر اللہ کا کھلا کھلا الزام لے لو؟۔

(اللہ ولی ہے)

فَأَمَّا ٱلَّذِينَ ءَامَنُواْ وَعَمِلُواْ ٱلصَّٰلِحَٰتِ فَيُوَفِّيهِمْ أُجُورَهُمْ وَيَزِيدُهُم مِّن فَضْلِهِۦ ۖ وَأَمَّا ٱلَّذِينَ ٱسْتَنكَفُواْ وَٱسْتَكْبَرُواْ فَيُعَذِّبُهُمْ عَذَابًا أَلِيمًا وَلَا يَجِدُونَ لَهُم مِّن دُونِ ٱللَّهِ وَلِيًّا وَلَا نَصِيرًا ﴿173﴾

سورۃ النساء آیت 173

پھر جو لوگ ایمان لائے ہوں گے اور عمل صالح کیے ہوں گے انہیں تو ان کا اجر پورا پورا ملے گا اور اپنے فضل سے کچھ زیادہ بھی دیدے گا۔ اور جن لوگوں نے (اس کی بندگی سے) عار و انکار اور تکبر کیا ہوگا ان کو المناک عذاب ہوگا اور وہ اللہ کے علاوہ اپنے لئے کوئی بھی ولی نہیں پائیں گے اور نہ ہی مددگار۔

واپس

۞ يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُواْ لَا تَتَّخِذُواْ ٱلْيَهُودَ وَٱلنَّصَٰرَىٰٓ أَوْلِيَآءَ ۘ بَعْضُهُمْ أَوْلِيَآءُ بَعْضٍ ۚ وَمَن يَتَوَلَّهُم مِّنكُمْ فَإِنَّهُۥ مِنْهُمْ ۗ إِنَّ ٱللَّهَ لَا يَهْدِى ٱلْقَوْمَ ٱلظَّٰلِمِينَ ﴿51﴾

سورۃ المائدۃ آیت 51

اے ایمان والو!۔یہودی اور عیسائی کو ولی اولیاء (دوست) نہ بناؤ۔وہ آپس میں ایک دوسرے کے ہی ولی اولیاء (دوست) ہیں۔اور جو کوئی تم میں سے ان کے ساتھ دوستی کرے گا تو بلاشبہ وہ ان ہی میں سے ہوگا۔بیشک اللہ ظالم لوگوں کو ہدایت یاب نہیں ہونے دیتا۔

(اللہ ولی ہے)

إِنَّمَا وَلِيُّكُمُ ٱللَّهُ وَرَسُولُهُۥ وَٱلَّذِينَ ءَامَنُواْ ٱلَّذِينَ يُقِيمُونَ ٱلصَّلَوٰةَ وَيُؤْتُونَ ٱلزَّكَوٰةَ وَهُمْ رَٰكِعُونَ ﴿55﴾

سورۃ المائدۃ آیت 55

تمہارے لئے ولی تو البتہ صرف اللہ اور اس کا رسول اور ایمان والے ہیں۔جو نماز قائم کرتے اور زکوۃ دیتے اور (اللہ کے سامنے) جھکتے ہیں۔

(اللہ ولی ہے)

وَمَن يَتَوَلَّ ٱللَّهَ وَرَسُولَهُۥ وَٱلَّذِينَ ءَامَنُواْ فَإِنَّ حِزْبَ ٱللَّهِ هُمُ ٱلْغَٰلِبُونَ ﴿56﴾ ع8

سورۃ المائدۃ آیت 56

اور جو کوئی اللہ اور اس کے رسول اور ایمان والوں کو ولی بنائے گا۔ تو یقینی طور پر اللہ کا گروہ ہی غلبہ پانے والا ہے۔

يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُواْ لَا تَتَّخِذُواْ ٱلَّذِينَ ٱتَّخَذُواْ دِينَكُمْ هُزُوًا وَلَعِبًا مِّنَ ٱلَّذِينَ أُوتُواْ ٱلْكِتَٰبَ مِن قَبْلِكُمْ وَٱلْكُفَّارَ أَوْلِيَآءَ ۚ وَٱتَّقُواْ ٱللَّهَ إِن كُنتُم مُّؤْمِنِينَ ﴿57﴾

سورۃ المائدۃ آیت 57

اے ایمان والو! ۔ایسے لوگوں کو اپنے ولی اولیاء (دوست) نہ بناؤ جو تمہارے دین کو ہنسی اور کھیل تماشا بنائے ہوئے ہوں (خواہ) وہ ان لوگوں میں سے ہوں جو تم سے پہلے کتاب دیئے گئے یا کافروں میں (سے ہوں) ۔اور اللہ ہی سے ڈرتے رہو اگر تم ایمان والے ہو۔

تَرَىٰ كَثِيرًا مِّنْهُمْ يَتَوَلَّوْنَ ٱلَّذِينَ كَفَرُواْ ۚ لَبِئْسَ مَا قَدَّمَتْ لَهُمْ أَنفُسُهُمْ أَن سَخِطَ ٱللَّهُ عَلَيْهِمْ وَفِى ٱلْعَذَابِ هُمْ خَٰلِدُونَ ﴿80﴾

سورۃ المائدۃ آیت 80

تم ان میں بہت سے لوگوں کو دیکھو گے کہ کافروں سے دوستی رکھتے ہیں۔ بہت ہی برا ہے جو ان کے نفسوں نے اپنے لئے آگے بھیجا ہے اور یہ کہ ان پر اللہ کا غضب ہو گیا ہے اور وہ ہمیشہ عذاب میں رہنے والے ہیں۔

وَلَوْ كَانُوا۟ يُؤْمِنُونَ بِٱللَّهِ وَٱلنَّبِىِّ وَمَآ أُنزِلَ إِلَيْهِ مَا ٱتَّخَذُوهُمْ أَوْلِيَآءَ وَلَٰكِنَّ كَثِيرًا مِّنْهُمْ فَٰسِقُونَ ﴿81﴾

سورۃ المائدۃ آیت 81

اور اگر وہ اللہ پر اور نبیؐ پر اور جو کتاب ان پر نازل ہوئی ہے اس پر یقین رکھتے تو ان لوگوں کو کبھی بھی ولی اولیاء (دوست) نہ بناتے لیکن ان میں سے بہت سارے لوگ فاسق ہی ہیں۔

واپس

(اللہ ولی ہے)

قُلْ أَغَيْرَ ٱللَّهِ أَتَّخِذُ وَلِيًّا فَاطِرِ ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلْأَرْضِ وَهُوَ يُطْعِمُ وَلَا يُطْعَمُ ۗ قُلْ إِنِّىٓ أُمِرْتُ أَنْ أَكُونَ أَوَّلَ مَنْ أَسْلَمَ ۖ وَلَا تَكُونَنَّ مِنَ ٱلْمُشْرِكِينَ ﴿14﴾

سورۃ الأنعام آیت 14

کہہ دو کیا میں اللہ کو چھوڑ کر کسی اور کو ولی بناؤں ؟۔جو آسمانوں و زمین کا پیدا کرنے والا ہے اور وہی سب کو کھلاتا ہے اور وہ (خود) نہیں کھلایا جاتا۔(یہ بھی) کہہ دو کہ مجھے تو یہی حکم ہوا ہے کہ میں سب سے پہلے مسلمان بن کر رہوں۔اور یہ بھی کہ مشرکوں میں ہر گز نہ ہو جاؤں۔

(اللہ ولی ہے)

وَأَنذِرْ بِهِ ٱلَّذِينَ يَخَافُونَ أَن يُحْشَرُوٓاْ إِلَىٰ رَبِّهِمْ ۙ لَيْسَ لَهُم مِّن دُونِهِۦ وَلِىٌّ وَلَا شَفِيعٌ لَّعَلَّهُمْ يَتَّقُونَ ﴿51﴾

سورۃ الأنعام آیت 51

اور وہ لوگ جو خوف رکھتے ہیں کہ وہ اپنے رب کے سامنے محشر میں جمع کیے جائیں گے اور اس (اللہ) کے علاوہ نہ تو ان کا کوئی ولی ہوگا اور نہ سفارش کرنے والا۔ان کو اس قرآن کے ذریعے سے نصیحت کر دو تاکہ وہ متقی بن جائیں۔

(اللہ ولی ہے)

وَذَرِ ٱلَّذِينَ ٱتَّخَذُواْ دِينَهُمْ لَعِبًا وَلَهْوًا وَغَرَّتْهُمُ ٱلْحَيَوٰةُ ٱلدُّنْيَا ۚ وَذَكِّرْ بِهِۦٓ أَن تُبْسَلَ نَفْسٌۢ بِمَا كَسَبَتْ لَيْسَ لَهَا مِن دُونِ ٱللَّهِ وَلِىٌّ وَلَا شَفِيعٌ وَإِن تَعْدِلْ كُلَّ

عَدْلٍ لَّا يُؤْخَذْ مِنْهَآ ۗ أُوْلَٰٓئِكَ ٱلَّذِينَ أُبْسِلُوا۟ بِمَا كَسَبُوا۟ ۖ لَهُمْ شَرَابٌ مِّنْ حَمِيمٍ وَعَذَابٌ أَلِيمٌۢ بِمَا كَانُوا۟ يَكْفُرُونَ ﴿70﴾ ع8

سورۃ الانعام آیت 70

اور انہیں چھوڑ دو جنہوں نے اپنے دین کو کھیل اور تماشا بنا رکھا ہے اور دنیا کی زندگی نے انہیں دھوکے میں ڈال رکھا ہے۔ اور انہیں قرآن سے نصیحت کرتے رہو تاکہ کوئی اپنے کرتوتوں کے باعث ہلاکت میں نہ ڈال دیا جائے۔ اس لئے کہ اللہ کے علاوہ نہ تو کوئی ولی ہوگا اور نہ ہی سفارش کرنے والا اور اگر کوئی دنیا بھر کا معاوضہ بھی دینا چاہے تب بھی اس سے نہ لیا جائے گا۔ یہی وہ لوگ ہیں جو اپنے کرتوتوں کی وجہ سے ہلاکت میں ڈال دیئے گئے۔ ان کے پینے کے لئے گرم پانی ہوگا اور ان کے کفر کے صلے میں دردناک عذاب ہوگا۔

وَلَا تَأْكُلُوا۟ مِمَّا لَمْ يُذْكَرِ ٱسْمُ ٱللَّهِ عَلَيْهِ وَإِنَّهُۥ لَفِسْقٌ ۗ وَإِنَّ ٱلشَّيَٰطِينَ لَيُوحُونَ إِلَىٰٓ أَوْلِيَآئِهِمْ لِيُجَٰدِلُوكُمْ ۖ وَإِنْ أَطَعْتُمُوهُمْ إِنَّكُمْ لَمُشْرِكُونَ ﴿121﴾ ع14

سورۃ الانعام آیت 121

https://quranexcel.com

اور جس چیز پر اللہ کا نام نہ لیا گیا ہو اسے مت کھاؤ کہ بیشک اس کا کھانا فسق و گناہ ہے۔ اور بلاشبہ شیطان اپنے ولی اولیاء (دوستوں) کے دلوں میں یہ بات ڈالتا ہے کہ تم سے جھگڑا کریں۔ اور اگر تم نے ان کا کہا مان لیا تو بلاشبہ تم بھی مشرک ہو جاؤ گے۔

(اللہ ولی ہے)

۞ لَهُمْ دَارُ ٱلسَّلَٰمِ عِندَ رَبِّهِمْ ۖ وَهُوَ وَلِيُّهُم بِمَا كَانُوا۟ يَعْمَلُونَ ﴿127﴾

سورۃ الانعام آیت 127

ان کے لئے ان کے رب کے ہاں سلامتی والا گھر ہے اور ان کے کیے ہوئے اعمال پر وہی تو ان کا ولی ہے۔

وَيَوْمَ يَحْشُرُهُمْ جَمِيعًا يَٰمَعْشَرَ ٱلْجِنِّ قَدِ ٱسْتَكْثَرْتُم مِّنَ ٱلْإِنسِ ۖ وَقَالَ أَوْلِيَآؤُهُم مِّنَ ٱلْإِنسِ رَبَّنَا ٱسْتَمْتَعَ بَعْضُنَا بِبَعْضٍ وَبَلَغْنَآ أَجَلَنَا ٱلَّذِىٓ أَجَّلْتَ لَنَا ۚ قَالَ ٱلنَّارُ مَثْوَىٰكُمْ خَٰلِدِينَ فِيهَآ إِلَّا مَا شَآءَ ٱللَّهُ ۗ إِنَّ رَبَّكَ حَكِيمٌ عَلِيمٌ ﴿128﴾

سورۃ الانعام آیت 128

اور جس دن (اللہ جل شانہ) سارے (جِنّ وانس) کو محشر میں جمع کرے گا۔ کہ اے گروہ جِنّات!۔ یقیناً تم نے انسانوں میں سے بہت سارے لوگوں کو (گمراہی پر) قابو کر رکھا تھا۔ تو انسانوں میں سے ان کے

ولی اولیاء کہیں گے کہ اے ہمارے رب !۔ ہم سب نے ایک دوسرے سے بھرپور فائدہ اٹھایا اور ہم اپنی اس معیاد تک آ پہنچے جو تو نے ہمارے لئے مقرر کر رکھی تھی۔ ارشادِ باری ہوگا کہ تم سب کا ٹھکانہ دوزخ ہے اسی میں ہمیشہ رہو گے مگر (یہ کہ) جو اللہ چاہے۔ بیشک تیرا رب بڑی حکمت والا خوب جاننے والا ہے۔

وَكَذَٰلِكَ نُوَلِّى بَعْضَ ٱلظَّٰلِمِينَ بَعْضًۢا بِمَا كَانُوا۟ يَكْسِبُونَ ﴿129﴾ ع15

سورۃ الأنعام آیت 129

اور اسی طرح ہم بعض ظالم لوگوں کو ان کے کرتوتوں کی وجہ سے بعض پر ولی بنا دیتے ہیں۔

واپس

(اللہ ولی ہے)

ٱتَّبِعُوا۟ مَآ أُنزِلَ إِلَيْكُم مِّن رَّبِّكُمْ وَلَا تَتَّبِعُوا۟ مِن دُونِهِۦٓ أَوْلِيَآءَ ۗ قَلِيلًا مَّا تَذَكَّرُونَ ﴿3﴾

سورۃ الأعراف آیت 3

جو کچھ تمہارے رب کی طرف سے تم پر نازل ہوا ہے اسی پر چلتے رہو اور اس کے علاوہ دوسرے ولی اولیاء کے پیچھے مت چلو۔ تم لوگ تو کم ہی نصیحت قبول کرتے ہو۔

يَٰبَنِيٓ ءَادَمَ لَا يَفۡتِنَنَّكُمُ ٱلشَّيۡطَٰنُ كَمَآ أَخۡرَجَ أَبَوَيۡكُم مِّنَ ٱلۡجَنَّةِ يَنزِعُ عَنۡهُمَا لِبَاسَهُمَا لِيُرِيَهُمَا سَوۡءَٰتِهِمَآۗ إِنَّهُۥ يَرَىٰكُمۡ هُوَ وَقَبِيلُهُۥ مِنۡ حَيۡثُ لَا تَرَوۡنَهُمۡۗ إِنَّا جَعَلۡنَا ٱلشَّيَٰطِينَ أَوۡلِيَآءَ لِلَّذِينَ لَا يُؤۡمِنُونَ ﴿27﴾

سورۃ الأعراف آیت 27

اے اولادِ آدمؑ!۔ (محتاط رہنا) کہیں شیطان تمہیں بھی نہ بہکادے جس طرح اس نے تمہارے ماں باپ کو جنت سے نکلوادیا۔ ان سے ان کے کپڑے تک اتروادیئے تاکہ ان کے ستر ان پر کھول دے۔ بلا شبہ وہ اور اس کا قبیلہ تم کو ایسی جگہ سے دیکھتے ہیں جہاں سے تم ان کو نہیں دیکھ سکتے۔ یقیناً ہم نے شیطانوں کو ان لوگوں کا ولی اولیاء بنادیا ہے جو ایمان نہیں رکھتے۔

فَرِيقًا هَدَىٰ وَفَرِيقًا حَقَّ عَلَيۡهِمُ ٱلضَّلَٰلَةُۗ إِنَّهُمُ ٱتَّخَذُواْ ٱلشَّيَٰطِينَ أَوۡلِيَآءَ مِن دُونِ ٱللَّهِ وَيَحۡسَبُونَ أَنَّهُم مُّهۡتَدُونَ ﴿30﴾

سورۃ الأعراف آیت 30

ایک فریق کو تو اس نے ہدایت دی اور ایک فریق پر گمراہی ثابت ہو چکی۔ بلاشبہ ان لوگوں نے اللہ کو چھوڑ کر شیطانوں کو ولی اولیاء بنالیا ہے۔اور (اپنے بارے میں) سمجھتے خیال کرتے ہیں کہ بیشک وہ ہدایت یافتہ ہیں۔

(اللہ ولی ہے)

وَٱخْتَارَ مُوسَىٰ قَوْمَهُۥ سَبْعِينَ رَجُلًا لِّمِيقَٰتِنَا ۖ فَلَمَّآ أَخَذَتْهُمُ ٱلرَّجْفَةُ قَالَ رَبِّ لَوْ شِئْتَ أَهْلَكْتَهُم مِّن قَبْلُ وَإِيَّىَ ۖ أَتُهْلِكُنَا بِمَا فَعَلَ ٱلسُّفَهَآءُ مِنَّآ ۖ إِنْ هِىَ إِلَّا فِتْنَتُكَ تُضِلُّ بِهَا مَن تَشَآءُ وَتَهْدِى مَن تَشَآءُ ۖ أَنتَ وَلِيُّنَا فَٱغْفِرْ لَنَا وَٱرْحَمْنَا ۖ وَأَنتَ خَيْرُ ٱلْغَٰفِرِينَ ﴿155﴾

سورۃ الأعراف آیت 155

موسیٰؑ نے ہماری مقرر کردہ میعاد پر حاضری کے لئے اپنی قوم کے ستر آدمیوں کو منتخب کیا۔پھر جب انہیں زلزلے نے آپکڑا تو عرض کیا کہ اے میرے رب!۔اگر تو چاہتا تو مجھے اور انہیں پہلے ہی ہلاک کر دیتا۔کیا تو ہمیں اس فعل پر ہلاک کرتا ہے جو ہماری قوم کے چند بیوقوف لوگوں نے کیا ہے؟۔یہ سب تیری طرف سے آزمائش تھی اس سے تو جسے چاہے گمراہ ہونے دیتا ہے اور جسے چاہے ہدایت کا راستہ

دکھادیتا ہے۔ تو ہی ہمارا اولی ہے پس ہمیں بخش دے اور ہم پر رحم فرما اور تو ہی بہترین معاف کر دینے والا ہے۔

(اللہ ولی ہے)

إِنَّ وَلِيِّيَ ٱللَّهُ ٱلَّذِي نَزَّلَ ٱلْكِتَٰبَ ۖ وَهُوَ يَتَوَلَّى ٱلصَّٰلِحِينَ ﴿196﴾

سورۃ الأعراف آیت 196

یقیناً میرا اولی تو اللہ ہی ہے جس نے یہ کتاب نازل کی ہے اور نیک لوگوں کا ولی بھی وہی ہے۔

واپس

وَمَا لَهُمْ أَلَّا يُعَذِّبَهُمُ ٱللَّهُ وَهُمْ يَصُدُّونَ عَنِ ٱلْمَسْجِدِ ٱلْحَرَامِ وَمَا كَانُوٓا۟ أَوْلِيَآءَهُۥٓ ۚ إِنْ أَوْلِيَآؤُهُۥٓ إِلَّا ٱلْمُتَّقُونَ وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُونَ ﴿34﴾

سورۃ الأنفال آیت 34

اور اللہ ان (مکے والوں) کو کیوں کر عذاب نہ دے۔ جب کہ وہ (مسلمانوں کو) مسجد حرام سے روکتے ہیں جب کہ وہ تو اس کے متولی بھی نہیں؟۔ اس کے متولی تو صرف متقی لوگ ہی ہیں لیکن ان میں سے بہت سارے لوگ سمجھ نہیں رکھتے۔

(اللہ ولی مولیٰ ہے)

وَإِن تَوَلَّوْاْ فَٱعْلَمُوٓاْ أَنَّ ٱللَّهَ مَوْلَىٰكُمْ ۚ نِعْمَ ٱلْمَوْلَىٰ وَنِعْمَ ٱلنَّصِيرُ ﴿40﴾

سورۃ الانفال آیت 40

اور اگر رو گردانی کریں تو جان رکھو کہ اللہ ہی تمہارا مولیٰ ہے۔ وہ بہترین مولیٰ ہے اور بہترین مددگار ہے۔

إِنَّ ٱلَّذِينَ ءَامَنُواْ وَهَاجَرُواْ وَجَٰهَدُواْ بِأَمْوَٰلِهِمْ وَأَنفُسِهِمْ فِى سَبِيلِ ٱللَّهِ وَٱلَّذِينَ ءَاوَواْ وَّنَصَرُوٓاْ أُوْلَٰٓئِكَ بَعْضُهُمْ أَوْلِيَآءُ بَعْضٍ ۚ وَٱلَّذِينَ ءَامَنُواْ وَلَمْ يُهَاجِرُواْ مَا لَكُم مِّن وَلَٰيَتِهِم مِّن شَىْءٍ حَتَّىٰ يُهَاجِرُواْ ۚ وَإِنِ ٱسْتَنصَرُوكُمْ فِى ٱلدِّينِ فَعَلَيْكُمُ ٱلنَّصْرُ إِلَّا عَلَىٰ قَوْمٍۭ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُم مِّيثَٰقٌ ۗ وَٱللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرٌ ﴿72﴾

سورۃ الانفال آیت 72

بیشک جو لوگ ایمان لائے اور گھر بار چھوڑ کر ہجرت کر گئے اور اللہ کی راہ میں اپنے مال اور جان سے جہاد کیا۔ اور جن لوگوں نے (ان مہاجروں کو) جگہ دی اور ان کی مدد بھی کی۔ وہ آپس میں ایک دوسرے کے ولی اولیاء (رفیق) ہیں۔ اور جو لوگ ایمان تو لے آئے مگر گھر بار نہیں چھوڑا تو جب تک وہ

ہجرت نہ کرلیں تمہیں ان کی ولایت (رفاقت) سے کوئی تعلق نہیں ہے۔اور اگر وہ دینی معاملات میں تم سے مدد چاہیں تو ان کی مدد کرنا تم پر لازم ہو جائے گا مگر ان لوگوں کے خلاف (مدد کرنا جائز نہیں ہو گا) کہ جن میں اور تم میں کوئی آپسی معاہدہ ہو۔اور جو بھی تم کرتے ہو اللہ اسے نگاہِ بصیرت سے دیکھ رہا ہوتا ہے۔

وَٱلَّذِينَ كَفَرُواْ بَعْضُهُمْ أَوْلِيَآءُ بَعْضٍ ۚ إِلَّا تَفْعَلُوهُ تَكُن فِتْنَةٌ فِى ٱلْأَرْضِ وَفَسَادٌ كَبِيرٌ ﴿73﴾ط

سورۃ الانفال آیت 73

اور جو لوگ کافر و ناشکرے ہیں وہ ایک دوسرے کے ولی اولیاء (دوست) ہیں۔اگر تم ایسے نہ کروگے تو ملک میں فتنہ پھیلتا رہے گا اور بڑا فساد برپا ہو جائے گا۔

واپس

أَمْ حَسِبْتُمْ أَن تُتْرَكُواْ وَلَمَّا يَعْلَمِ ٱللَّهُ ٱلَّذِينَ جَٰهَدُواْ مِنكُمْ وَلَمْ يَتَّخِذُواْ مِن دُونِ ٱللَّهِ وَلَا رَسُولِهِۦ وَلَا ٱلْمُؤْمِنِينَ وَلِيجَةً ۚ وَٱللَّهُ خَبِيرٌۢ بِمَا تَعْمَلُونَ ﴿16﴾ع2

سورۃ التوبۃ آیت 16

کیا تم نے سمجھ رکھا ہے کہ یونہی چھوڑ دیئے جاؤگے؟۔حالانکہ اللہ نے تم میں سے ایسے لوگوں کو ابھی نہیں جانچا جو صحیح معنوں میں جہاد کرنے والے ہیں (یا جو دین پھیلانے کی بھرپور کوشش کرتے ہیں)۔اور جنہوں نے اللہ اور اس کے رسول اور مومنوں کے علاوہ کسی کو ولی (دوست) نہیں بنایا۔اور اللہ تمہارے سب کاموں سے خوب باخبر ہے۔۔

يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُواْ لَا تَتَّخِذُوٓاْ ءَابَآءَكُمۡ وَإِخۡوَٰنَكُمۡ أَوۡلِيَآءَ إِنِ ٱسۡتَحَبُّواْ ٱلۡكُفۡرَ عَلَى ٱلۡإِيمَٰنِۚ وَمَن يَتَوَلَّهُم مِّنكُمۡ فَأُوْلَٰٓئِكَ هُمُ ٱلظَّٰلِمُونَ ﴿23﴾

سورۃ التوبۃ آیت 23

اے ایمان والو!۔اپنے (ماں) باپ اور (بہن) بھائیوں کو ولی اولیاء (دوست) نہ بناؤ۔اگر وہ ایمان کے مقابلے کفر کو پسند کرلیں۔اور تم میں سے جو کوئی بھی ان کو ولی (دوست) بنائیں گے پس وہی لوگ ظالم ہیں۔

(اللہ ولی مولیٰ ہے)

قُل لَّن يُصِيبَنَآ إِلَّا مَا كَتَبَ ٱللَّهُ لَنَا هُوَ مَوۡلَىٰنَاۚ وَعَلَى ٱللَّهِ فَلۡيَتَوَكَّلِ ٱلۡمُؤۡمِنُونَ ﴿51﴾

سورۃالتوبۃ آیت 51

کہہ دو ہمیں ہر گز کوئی مصیبت نہیں پہنچ سکتی مگر وہی جو اللہ نے ہمارے لئے لکھ دی ہے۔وہی ہمارا مولیٰ ہے اور مومنوں کو تو اللہ پر ہی بھروسہ رکھنا چاہیے۔

وَٱلْمُؤْمِنُونَ وَٱلْمُؤْمِنَٰتُ بَعْضُهُمْ أَوْلِيَآءُ بَعْضٍ ۚ يَأْمُرُونَ بِٱلْمَعْرُوفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ ٱلْمُنكَرِ وَيُقِيمُونَ ٱلصَّلَوٰةَ وَيُؤْتُونَ ٱلزَّكَوٰةَ وَيُطِيعُونَ ٱللَّهَ وَرَسُولَهُۥٓ ۚ أُو۟لَٰٓئِكَ سَيَرْحَمُهُمُ ٱللَّهُ ۗ إِنَّ ٱللَّهَ عَزِيزٌ حَكِيمٌ ﴿71﴾

سورۃالتوبۃ آیت 71

اور مومن مرد اور مومن عورتیں ایک دوسرے کے ولی اولیاء (دوست) ہیں۔ نیکی کا حکم کرتے ہیں اور برائی سے روکتے ہیں اور نماز قائم کرتے ہیں اور زکوۃ دیتے ہیں اور اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرتے ہیں۔ یہی لوگ ہیں جن پر عنقریب اللہ رحم کرے گا۔ بیشک اللہ بہت زبردست نہایت حکمت والا ہے۔

(اللہ ولی ہے)

يَحْلِفُونَ بِٱللَّهِ مَا قَالُوا۟ وَلَقَدْ قَالُوا۟ كَلِمَةَ ٱلْكُفْرِ وَكَفَرُوا۟ بَعْدَ إِسْلَٰمِهِمْ وَهَمُّوا۟ بِمَا لَمْ يَنَالُوا۟ ۚ وَمَا نَقَمُوٓا۟ إِلَّآ أَنْ أَغْنَىٰهُمُ ٱللَّهُ وَرَسُولُهُۥ مِن فَضْلِهِۦ ۚ فَإِن يَتُوبُوا۟ يَكُ خَيْرًا لَّهُمْ ۖ وَإِن يَتَوَلَّوْا۟ يُعَذِّبْهُمُ ٱللَّهُ عَذَابًا أَلِيمًا فِى ٱلدُّنْيَا وَٱلْـَٔاخِرَةِ ۚ وَمَا لَهُمْ فِى ٱلْأَرْضِ مِن وَلِىٍّ وَلَا نَصِيرٍ ﴿74﴾

سورۃ التوبۃ آیت 74

یہ اللہ کی قسمیں کھاتے ہیں کہ ہم نے تو کچھ نہیں کہا کہ اور البتہ یقیناً انہوں نے کفر کا کلمہ کہہ دیا ہے اور اسلام لانے کے بعد یہ کافر ہو گئے ہیں اور انہوں نے ایسا کچھ کرنے کا تہیّہ کیا تھا جو پورا نہ کر سکے ۔اور یہ سب کچھ اس بات کا بدلہ لے رہے ہیں کہ اللہ اور اس کے رسول نے انہیں اپنے فضل سے دولتمند کر دیا ہے۔پس وہ اگر اب بھی توبہ کر لیں تو ان کے لئے بہتر ہے۔اور اگر وہ منہ پھیر لیں تو اللہ انہیں دنیا اور آخرت میں دردناک عذاب دے گا۔اور انہیں دنیا جہان میں کوئی ولی اور کوئی بھی مددگار نہیں ملے گا۔

(اللہ ولی ہے)

إِنَّ ٱللَّهَ لَهُۥ مُلْكُ ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلْأَرْضِ ۖ يُحْىِۦ وَيُمِيتُ ۚ وَمَا لَكُم مِّن دُونِ ٱللَّهِ مِن وَلِىٍّ وَلَا نَصِيرٍ ﴿116﴾

سورۃالتوبۃ آیت 116

یقیناً آسمانوں اور زمین میں اللہ ہی کی بادشاہت ہے۔ وہی زندگی بخشتا ہے اور وہی مارتا ہے۔ اور اللہ کے علاوہ تمہارا کوئی بھی ولی اور مددگار نہیں ہے۔

واپس

(اللہ ولی مولیٰ ہے)

هُنَالِكَ تَبْلُواْ كُلُّ نَفْسٍ مَّآ أَسْلَفَتْ ۚ وَرُدُّوٓاْ إِلَى ٱللَّهِ مَوْلَىٰهُمُ ٱلْحَقِّ ۖ وَضَلَّ عَنْهُم مَّا كَانُواْ يَفْتَرُونَ ﴿30﴾ ع3

سورۃیونس آیت 30

وہاں ہر شخص اپنے سابقہ کئے ہوئے کاموں کی جانچ کرلے گا۔ اور یہ لوگ اللہ کی طرف ہی لوٹائے جائیں گے جو ان کا حقیقی مولیٰ ہے۔ اور جو جھوٹ بہتان وہ گھڑا کرتے تھے وہ سب ان سے جاتے رہیں گے۔

اس موضوع کو آخر تک پڑھیں گے تو لامحالہ اس نتیجے پر پہنچیں گے کہ اللہ جل شانہ نے تو ولی اولیاء ولایت اور مولیٰ کی بھرپور وضاحت کردی۔ اب کوئی اس کو مانے یا نہ مانے۔ یہ اسی پر منحصر ہے۔ قرآن کریم میں درج ذیل صرف ایک آیت ہے جس کو بنیاد بنا کر ساری کہانیاں گھڑی جاتی ہیں

۔اور پھر لوگ ان پر جمے رہتے ہیں۔ یہ درست ہے کہ جو اللہ کے ولی اولیاء (دوست) ہوں گے ان پر نہ تو کچھ خوف ہوگا اور نہ ہی وہ غمناک ہوں گے۔ مگر اس کا فیصلہ بھی تو اللہ رب العزت ہی کریں گے کہ کون اس پورا اترا ہے اور کون نام نہاد ہے۔

أَلَآ إِنَّ أَوْلِيَآءَ ٱللَّهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ ﴿62﴾ ج صلے

سورۃ یونس آیت 62

آگاہ رہو بیشک جو اللہ کے ولی اولیاء (دوست) ہیں ان پر نہ تو کچھ خوف ہوگا اور نہ ہی وہ غمناک ہوں گے۔

ہماری طے شدہ بات میں غلطی کا گمان اغلب ہے۔ کیونکہ ہماری عقل ناقص و محدود ہے۔اور ہمارے پاس ایسا کوئی ذریعہ نہیں ہے کہ ہم اس دنیا میں اللہ جل شانہ کے کسی فیصلے تک رسائی حاصل کر سکیں۔ جبکہ جہاد کے بارے ذکر کے بعد ارشادِ ربانی میں یہ عام سی بات بھی سمجھا دی گئی کہ ممکن ہے کہ تم کسی چیز کو ناپسند کرو اور وہ تمہارے لئے بھلی ہو۔اور ہو سکتا ہے کہ تمہیں کوئی چیز اچھی لگے اور وہ تمہارے لئے نقصان دہ ہو۔اور اللہ ہی بہتر جانتا ہے اور تم نہیں جانتے۔

كُتِبَ عَلَيْكُمُ ٱلْقِتَالُ وَهُوَ كُرْهٌ لَّكُمْ ۖ وَعَسَىٰٓ أَن تَكْرَهُوا۟ شَيْـًٔا وَهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ ۖ وَعَسَىٰٓ أَن تُحِبُّوا۟ شَيْـًٔا وَهُوَ شَرٌّ لَّكُمْ ۗ وَٱللَّهُ يَعْلَمُ وَأَنتُمْ لَا تَعْلَمُونَ ﴿216﴾ ع26

سورۃ البقرۃ آیت 216

تم پر جہاد فرض کر دیا گیا ہے جب کہ وہ تمہیں طبعًا ناگوار ہے۔ اور ممکن ہے کہ کسی چیز کو تم ناپسند کرو اور وہ تمہارے لئے بھلی ہو۔ اور ہو سکتا ہے کہ کوئی چیز تمہیں اچھی لگے اور وہ تمہارے لئے نقصان دہ ہو۔ اور اللہ ہی بہتر جانتا ہے اور تم نہیں جانتے۔

اس کے پیشِ نظر ہم اس بارے کسی بھی حیثیت سے کوئی قطعی فیصلہ نہیں کر سکتے !۔ ہمارا ان معاملات میں الجھنا بالکل مناسب نہیں۔ اگر فرض کر لو کہ ہم کسی شخص کے بارے ولی ہونے دعویٰ کرتے ہیں اور اللہ کے ہاں بھی وہ بر گزیدہ ہے۔ اور وہ نبی ﷺ کی سنتوں پر قائم ہے۔ تو اس نے جو کچھ کمایا پھیلایا تو صرف اللہ کی رضا کے لیے کمایا اور دین پھیلایا۔ اور اللہ کے ہاں ایک مقام حاصل کر لیا۔ پھر اس کی زندگی میں لوگوں نے اپنی اصلاح کے لیے اس سے استفادہ حاصل بھی کر لیا۔ یا اس کی زندگی میں اس سے اللہ کے حضور دعائیں وغیرہ کروالیں۔ اس کی مقررہ زندگی گزر جانے کے بعد نبی ﷺ کی تعلیمات کی روشنی میں اس سے فائدہ تو اٹھایا جا سکتا ہے مگر اس کے دارِ فانی سے کوچ کر جانے کے بعد اس سے امیدیں وابستہ کر لینا بالکل غیر فطری امر ہے۔ وہ ہمارے لیے کچھ بھی نہیں کر سکتا۔ امید صرف اور صرف اللہ تعالیٰ سے وابستہ رکھنی چاہیئے۔ کیونکہ قرآن شاہد ہے کہ اللہ کے نبی بھی قریبی رشتوں کے بارے بے بس رہے۔ دیکھئے قریبی رشتہ کام نہ آیا۔ پھر اسی جگہ واپس آنے کے لیے اس موضوع کے بعد واپس پر کلک کریں۔

(اللہ ولی ہے)

أُوْلَٰٓئِكَ لَمْ يَكُونُواْ مُعْجِزِينَ فِى ٱلْأَرْضِ وَمَا كَانَ لَهُم مِّن دُونِ ٱللَّهِ مِنْ أَوْلِيَآءَ ۘ يُضَٰعَفُ لَهُمُ ٱلْعَذَابُ ۚ مَا كَانُواْ يَسْتَطِيعُونَ ٱلسَّمْعَ وَمَا كَانُواْ يُبْصِرُونَ ﴿20﴾

سورۃ ہود آیت 20

یہ لوگ زمین میں (کسی صورت بھی اللہ کو) ہرا نہیں سکتے اور نہ ہی اللہ کے علاوہ کوئی ان کا کوئی ولی اولیاء ہے۔ انہیں دگنا عذاب کیا جائے گا۔ (کیونکہ) نہ تو (حق) سن سکتے تھے۔ اور نہ ہی (حقیقت کو) نگاہ بصیرت سے دیکھ سکتے تھے۔

(اللہ ولی ہے)

وَلَا تَرْكَنُوٓاْ إِلَى ٱلَّذِينَ ظَلَمُواْ فَتَمَسَّكُمُ ٱلنَّارُ وَمَا لَكُم مِّن دُونِ ٱللَّهِ مِنْ أَوْلِيَآءَ ثُمَّ لَا تُنصَرُونَ ﴿113﴾

سورۃ ہود آیت 113

اور جو لوگ ظالم ہیں ان کی طرف مائل نہ ہو جانا ورنہ ان کی طرح تمہیں بھی (دوزخ کی) آگ آ چھوئے گی۔ اور اللہ کے علاوہ تمہارا کوئی ولی اولیاء نہیں ہوگا۔ پھر کہیں سے بھی تمہیں مدد نہ مل سکے گی۔

واپس

(اللہ ولی ہے)

۞ رَبِّ قَدْ ءَاتَيْتَنِى مِنَ ٱلْمُلْكِ وَعَلَّمْتَنِى مِن تَأْوِيلِ ٱلْأَحَادِيثِ ۚ فَاطِرَ ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلْأَرْضِ أَنتَ وَلِيِّۦ فِى ٱلدُّنْيَا وَٱلْءَاخِرَةِ ۖ تَوَفَّنِى مُسْلِمًا وَأَلْحِقْنِى بِٱلصَّٰلِحِينَ ﴿101﴾

سورۃ یوسف آیت 101

(تو یوسفؑ نے اللہ سے دعا کی کہ) اے میرے رب !۔ تو نے مجھے حکومت دی اور مجھے باتوں (خوابوں) کی تعبیر کا علم بھی سکھلایا۔ اے آسمانوں اور زمین کے بنانے والے !۔ دنیا اور آخرت میں تو ہی میرا ولی ہے۔ پس مجھے اسلام پر ہی موت دینا اور مجھے صالحین میں شامل کرنا۔

واپس

(اللہ ولی ہے)

لَهُۥ مُعَقِّبَٰتٌ مِّنۢ بَيْنِ يَدَيْهِ وَمِنْ خَلْفِهِۦ يَحْفَظُونَهُۥ مِنْ أَمْرِ ٱللَّهِ ۗ إِنَّ ٱللَّهَ لَا يُغَيِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتَّىٰ يُغَيِّرُوا۟ مَا بِأَنفُسِهِمْ ۗ وَإِذَآ أَرَادَ ٱللَّهُ بِقَوْمٍ سُوٓءًا فَلَا مَرَدَّ لَهُۥ ۚ وَمَا لَهُم مِّن دُونِهِۦ مِن وَالٍ ﴿11﴾

سورۃالرعد آیت 11

ہر شخص پر اس کے آگے اور پیچھے نگہبان فرشتے (مقرر) ہیں جو اللہ کے حکم سے اس کی حفاظت کرتے ہیں۔ بیشک اللہ کسی قوم کی حالت نہیں بدلتا جب تک وہ خود اپنے آپ کو نہ بدلیں۔ اور جب اللہ کسی قوم کو (اس کے اعمال کی پاداش میں) عذاب دینا چاہے پھر اسے کوئی بھی نہیں روک سکتا۔ اور اللہ کے مقابل کوئی بھی ان کا ولی محافظ نہیں ہو سکتا۔

(اللہ ولی ہے)

قُلْ مَن رَّبُّ ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلْأَرْضِ قُلِ ٱللَّهُ ۚ قُلْ أَفَٱتَّخَذْتُم مِّن دُونِهِۦٓ أَوْلِيَآءَ لَا يَمْلِكُونَ لِأَنفُسِهِمْ نَفْعًا وَلَا ضَرًّا ۚ قُلْ هَلْ يَسْتَوِى ٱلْأَعْمَىٰ وَٱلْبَصِيرُ أَمْ هَلْ تَسْتَوِى ٱلظُّلُمَٰتُ وَٱلنُّورُ ۗ أَمْ جَعَلُوا۟ لِلَّهِ شُرَكَآءَ خَلَقُوا۟ كَخَلْقِهِۦ فَتَشَٰبَهَ ٱلْخَلْقُ عَلَيْهِمْ ۚ قُلِ ٱللَّهُ خَٰلِقُ كُلِّ شَىْءٍ وَهُوَ ٱلْوَٰحِدُ ٱلْقَهَّٰرُ ﴿16﴾

سورۃالرعد آیت 16

پوچھو کہ آسمانوں و زمین کا رب کون ہے۔ (ان ہی کا نپا تلا جواب) بتا دو کہ اللہ۔ پوچھو کہ پھر کیوں تم اس (اللہ) کے علاوہ اوروں کو ولی اولیاء بنا لیتے ہو جو اپنے آپ کے نفع و نقصان کے بھی مالک نہیں ہیں۔ کہہ دو کیا اندھا اور بصیرت والا برابر ہو سکتے ہیں یا کیا اندھیرا اور روشنی برابر ہو سکتے ہیں۔ بھلا ان

لوگوں نے جن کو اللہ کا شریک مقرر کیا ہوا ہے کیا انہوں نے بھی اس (اللہ جل شانہ) جیسی کوئی مخلوقات پیدا کی ہیں کہ مخلوق ان کی نظر میں مشتبہ ہو گئی۔ کہہ دو کہ اللہ ہی ہر چیز کا پیدا کرنے والا ہے اور وہ واحد و یکتا اکیلا ہی زبردست ہے۔

(اللہ ولی ہے)

وَكَذَٰلِكَ أَنزَلْنَٰهُ حُكْمًا عَرَبِيًّا ۚ وَلَئِنِ ٱتَّبَعْتَ أَهْوَآءَهُم بَعْدَمَا جَآءَكَ مِنَ ٱلْعِلْمِ ۙ مَا لَكَ مِنَ ٱللَّهِ مِن وَلِىٍّ وَلَا وَاقٍ ﴿37﴾ ع5

سورۃ الرعد آیت 37

اور اسی طرح ہم نے اس قرآن کو عربی زبان میں اتارا۔ اور (اللہ کی طرف سے) اس علم کے آجانے کے بعد بھی اگر تم ان کی خواہشوں پر چلے تو اللہ کے سامنے نہ کوئی تمہارا ولی ہوگا اور نہ ہی کوئی بچانے والا۔

واپس

تَٱللَّهِ لَقَدْ أَرْسَلْنَآ إِلَىٰٓ أُمَمٍ مِّن قَبْلِكَ فَزَيَّنَ لَهُمُ ٱلشَّيْطَٰنُ أَعْمَٰلَهُمْ فَهُوَ وَلِيُّهُمُ ٱلْيَوْمَ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ﴿63﴾

سورۃ النحل آیت 63

قسم ہے اللہ کی البتہ یقینی طور پر ہم نے تم سے پہلے بھی قوموں میں رسول بھیجے تھے پھر شیطان نے ان لوگوں کو ان کے (برے) کرتوت خوشنما کرکے دکھا دیئے۔ پس آج بھی وہی ان کا ولی بنا ہوا ہے اور ان کے لئے المناک عذاب ہے۔

إِنَّمَا سُلْطَٰنُهُۥ عَلَى ٱلَّذِينَ يَتَوَلَّوْنَهُۥ وَٱلَّذِينَ هُم بِهِۦ مُشْرِكُونَ ﴿100﴾ ع13

سورۃ النحل آیت 100

بلاشبہ اس کا زور تو صرف انہی پر چلتا ہے جو اسے اپنا ولی بناتے ہیں اور جو اللہ کے ساتھ شریک مقرر کرتے ہیں۔

واپس

وَلَا تَقْتُلُوا۟ ٱلنَّفْسَ ٱلَّتِى حَرَّمَ ٱللَّهُ إِلَّا بِٱلْحَقِّ ۗ وَمَن قُتِلَ مَظْلُومًا فَقَدْ جَعَلْنَا لِوَلِيِّهِۦ سُلْطَٰنًا فَلَا يُسْرِف فِّى ٱلْقَتْلِ ۖ إِنَّهُۥ كَانَ مَنصُورًا ﴿33﴾

سورۃ الاسراء آیت 33

https://quranexcel.com

اور جس جاندار کو مارنا اللہ نے حرام کر دیا ہے اسے ناحق قتل نہ کرو مگر حق کے ساتھ (یعنی شریعت کے عین مطابق)۔ اور جو کوئی ظلم سے قتل کر دیا جائے تو ہم نے اس کے ولی کو (وارث کو قصاص کا) اختیار دے دیا ہے۔ پس چاہیئے کہ وہ (وارث) بھی قصاص میں حد سے نہ بڑھے۔ بیشک اس کی مدد کی گئی ہے۔

(اللہ ولی ہے)

وَمَن يَهْدِ ٱللَّهُ فَهُوَ ٱلْمُهْتَدِ ۖ وَمَن يُضْلِلْ فَلَن تَجِدَ لَهُمْ أَوْلِيَآءَ مِن دُونِهِۦ ۖ وَنَحْشُرُهُمْ يَوْمَ ٱلْقِيَٰمَةِ عَلَىٰ وُجُوهِهِمْ عُمْيًا وَبُكْمًا وَصُمًّا ۖ مَّأْوَىٰهُمْ جَهَنَّمُ ۖ كُلَّمَا خَبَتْ زِدْنَٰهُمْ سَعِيرًا ﴿97﴾

سورۃ الاسراء آیت 97

اور جسے اللہ ہدایت دے وہی ہدایت یاب ہے۔ اور جن کو گمراہ ہونے کے لئے چھوڑ دے تو تم اللہ کے علاوہ اُن کے لئے کوئی ولی اولیاء نہیں پاؤ گے۔ اور ہم ان کو قیامت کے دن چہروں کے بل اندھے اور گونگے اور بہرے کر کے اٹھائیں گے۔ ان کا ٹھکانا دوزخ ہے جب یہ بجھ جانے کو ہو گی تو ہم اسے ان پر مزید بھڑکا دیں گے۔

وَقُلِ ٱلْحَمْدُ لِلَّهِ ٱلَّذِى لَمْ يَتَّخِذْ وَلَدًا وَلَمْ يَكُن لَّهُۥ شَرِيكٌ فِى ٱلْمُلْكِ وَلَمْ يَكُن لَّهُۥ وَلِىٌّ مِّنَ ٱلذُّلِّ ۖ وَكَبِّرْهُ تَكْبِيرًا ﴿111﴾ ع12

سورۃ الاسراء آیت 111

اور کہہ دو سب تعریفیں اللہ ہی کے لئے ہیں جس نے نہ تو کسی کو بیٹا بنایا ہے اور نہ ہی کوئی اس کی مملکت میں شریک ہے۔ اور نہ ہی کسی کمزوری کے باعث اسے کسی ولی (سرپرست وحمایتی) کی ضرورت ہے اور اسی کی کبریائی (اور) کمال درجے کی بڑائی بیان کرتے رہو۔

واپس

(اللہ ولی ہے)

۞ وَتَرَى ٱلشَّمْسَ إِذَا طَلَعَت تَّزَٰوَرُ عَن كَهْفِهِمْ ذَاتَ ٱلْيَمِينِ وَإِذَا غَرَبَت تَّقْرِضُهُمْ ذَاتَ ٱلشِّمَالِ وَهُمْ فِى فَجْوَةٍ مِّنْهُ ۚ ذَٰلِكَ مِنْ ءَايَٰتِ ٱللَّهِ ۗ مَن يَهْدِ ٱللَّهُ فَهُوَ ٱلْمُهْتَدِ ۖ وَمَن يُضْلِلْ فَلَن تَجِدَ لَهُۥ وَلِيًّا مُّرْشِدًا ﴿17﴾ ع2

سورۃ الکہف آیت 17

اور تم دیکھو گے کہ جب سورج نکلے تو (دھوپ) ان کے غار سے دائیں طرف کو ہٹ جائے۔ اور جب غروب ہو تو (دھوپ) ان سے بائیں طرف کو کتراتی ہوئی گزر جائے۔ وہ اس (غار) کے کشادہ حصے

میں تھے۔یہ اللہ کی نشانیوں میں سے ایک (نشانی) ہے۔جسے اللہ ہدایت دے وہی ہدایت یاب ہے۔ اور جسے وہ گمراہ ہونے پر چھوڑ دے تو تم اس کے لئے کوئی بھی ولی ہدایت پر لانے والا نہیں پاؤ گے۔

(اللہ ولی ہے)

قُلِ ٱللَّهُ أَعۡلَمُ بِمَا لَبِثُواْۖ لَهُۥ غَيۡبُ ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلۡأَرۡضِۖ أَبۡصِرۡ بِهِۦ وَأَسۡمِعۡۚ مَا لَهُم مِّن دُونِهِۦ مِن وَلِيّٖ وَلَا يُشۡرِكُ فِي حُكۡمِهِۦٓ أَحَدٗا ﴿26﴾

سورۃ الکہف آیت 26

کہہ دو کہ اللہ ہی بہتر جانتا ہے کہ وہ کتنی مدت رہے۔تمام آسمانوں و زمین کا غیب وہی جانتا ہے۔کیا خوب دیکھنے والا اور کیا خوب سننے والا ہے۔نہ تو اس (اللہ) کے علاوہ ان لوگوں کا کوئی ولی ہے اور نہ ہی وہ اپنے حکم میں کسی کو شریک کرتا ہے۔

(اللہ ولی ہے)

وَأُحِيطَ بِثَمَرِهِۦ فَأَصۡبَحَ يُقَلِّبُ كَفَّيۡهِ عَلَىٰ مَآ أَنفَقَ فِيهَا وَهِيَ خَاوِيَةٌ عَلَىٰ عُرُوشِهَا وَيَقُولُ يَٰلَيۡتَنِي لَمۡ أُشۡرِكۡ بِرَبِّيٓ أَحَدٗا ﴿42﴾ وَلَمۡ تَكُن لَّهُۥ فِئَةٞ يَنصُرُونَهُۥ

مِن دُونِ ٱللهِ وَمَا كَانَ مُنتَصِرًا ﴿43﴾ ط هُنَالِكَ ٱلْوَلَايَةُ لِلّٰهِ ٱلْحَقِّ ج هُوَ خَيْرٌ ثَوَابًا وَخَيْرٌ عُقْبًا ﴿44﴾ ع5

سورۃ الکہف آیت ۴۲۔۴۳

اور اس (کے باغ) کو آفت نے آ گھیرا پس وہ اس پر کفِ افسوس ملنے والا ہو گیا۔ اور جو مال اس نے اس باغ پر خرچ کیا تھا وہ اپنی چھتریوں پر گر کر رہ گیا۔ اور کہنے لگا کہ کاش میں اپنے واحد و یکتا اکیلے رب کے ساتھ کسی کو بھی شریک نہ کرتا۔ اور اس کی مدد کے لئے کوئی ایسی جماعت نہ تھی جو کہ اللہ کے علاوہ اس کا کوئی بچاؤ کر لیتی اور نہ ہی وہ خود بدلہ لینے والا ہو سکا۔ یہاں پر (ثابت ہو جاتا) ہے کہ خاص کر ولایت کامل سب اللہ ہی کی برحق ہے۔ اسی کا انعام بہتر ہے اور اسی کا دیا ہوا بدلہ بہت اچھا ہے۔

(اللہ ولی ہے)

وَإِذْ قُلْنَا لِلْمَلَٰٓئِكَةِ ٱسْجُدُواْ لِأَدَمَ فَسَجَدُوٓاْ إِلَّآ إِبْلِيسَ كَانَ مِنَ ٱلْجِنِّ فَفَسَقَ عَنْ أَمْرِ رَبِّهِۦٓ ۖ أَفَتَتَّخِذُونَهُۥ وَذُرِّيَّتَهُۥٓ أَوْلِيَآءَ مِن دُونِى وَهُمْ لَكُمْ عَدُوٌّ ج بِئْسَ لِلظَّٰلِمِينَ بَدَلًا ﴿50﴾

سورۃ الکہف آیت 50

اور جب ہم نے فرشتوں کو حکم دیا کہ آدمؑ کو سجدہ کرو تو ابلیس کے علاوہ سب نے سجدہ کیا۔ وہ جنوں میں سے تھا پس اپنے رب کے حکم سے نافرمانی کرلی۔ پھر کیا تم مجھے (یعنی اللہ کو) چھوڑ کر اسے اور اس کی اولاد کو ولی اولیاء بناتے ہو حالانکہ وہ سب تمہارے دشمن ہیں۔ اور ظالم لوگوں کے لئے (اللہ کی جگہ) کیا ہی برا بدل ہے۔

(اللہ ولی ہے)

أَفَحَسِبَ ٱلَّذِينَ كَفَرُوٓاْ أَن يَتَّخِذُواْ عِبَادِى مِن دُونِىٓ أَوْلِيَآءَ ۚ إِنَّآ أَعْتَدْنَا جَهَنَّمَ لِلْكَٰفِرِينَ نُزُلًا ﴿102﴾

سورۃ الکہف آیت 102

کیا پھر منکرین و ناشکرے لوگ یہ خیال کرتے ہیں کہ وہ میرے علاوہ میرے بندوں کو اپنا ولی اولیاء بنالیں گے۔ (تو ہم خوش ہو جائیں گے۔ نہیں) البتہ ہم نے ایسے کافروں (ناشکروں) کے لئے جہنم کی مہمانی تیار کر رکھی ہے۔

وَإِنِّى خِفْتُ ٱلْمَوَٰلِىَ مِن وَرَآءِى وَكَانَتِ ٱمْرَأَتِى عَاقِرًا فَهَبْ لِى مِن لَّدُنكَ وَلِيًّا ﴿5﴾

سورۃ مریم آیت 5

اور بیشک میں اپنے بعد رشتہ دار والی وارثوں سے ڈرتا ہوں اور میری بیوی بھی بانجھ ہے پس تو مجھے اپنے پاس سے ایک وارث عطا فرما۔

يَٰٓأَبَتِ إِنِّيٓ أَخَافُ أَن يَمَسَّكَ عَذَابٌ مِّنَ ٱلرَّحۡمَٰنِ فَتَكُونَ لِلشَّيۡطَٰنِ وَلِيّٗا ﴿45﴾

سورۃ مریم آیت 45

اے میرے ابا جان!۔ بیشک مجھے خوف ہے کہ تم پر ربِ الرحمٰن کا عذاب نہ آجائے کہیں تم شیطان کے ولی (ساتھی) نہ بن جاؤ۔

واپس

وَمِنَ ٱلنَّاسِ مَن يُجَٰدِلُ فِي ٱللَّهِ بِغَيۡرِ عِلۡمٖ وَيَتَّبِعُ كُلَّ شَيۡطَٰنٖ مَّرِيدٖ ﴿3﴾ كُتِبَ عَلَيۡهِ أَنَّهُۥ مَن تَوَلَّاهُ فَأَنَّهُۥ يُضِلُّهُۥ وَيَهۡدِيهِ إِلَىٰ عَذَابِ ٱلسَّعِيرِ ﴿4﴾

سورۃ الحج آیت 4

اور لوگوں میں سے کچھ تو ایسے ہیں جو اللہ (کی شان) کے بارے میں بغیر کسی علم کے جھگڑا کرتے رہتے ہیں۔ اور ہر سرکش شیطان کی پیروی کرتے ہیں۔ جس کے بارے میں لکھا جا چکا ہے کہ جو اسے

اپنا ولی (دوست) بنائے گا تو وہ اسے گمراہ کرکے ہی چھوڑے گا اور اسے بھڑکتی ہوئی آگ کے عذاب کا راستہ ہی دکھائے گا۔

يَدْعُواْ مِن دُونِ ٱللَّهِ مَا لَا يَضُرُّهُۥ وَمَا لَا يَنفَعُهُۥ ۚ ذَٰلِكَ هُوَ ٱلضَّلَٰلُ ٱلْبَعِيدُ ﴿12﴾ ج
يَدْعُواْ لَمَن ضَرُّهُۥٓ أَقْرَبُ مِن نَّفْعِهِۦ ۚ لَبِئْسَ ٱلْمَوْلَىٰ وَلَبِئْسَ ٱلْعَشِيرُ ﴿13﴾

سورۃ الحج آیت 13

یہ اللہ کے علاوہ ایسے ایسوں کو پکارتا ہے جو نہ تو اسے نقصان دے سکے اور نہ ہی اسے فائدہ پہنچا سکے۔ یہی تو پرلے درجہ کی گمراہی ہے۔ ایسے ایسوں کو پکارتا ہے جس کا ضرر اس کے نفع سے زیادہ قریب ہے۔ ایسا مولیٰ بھی برا اور ایسا رفیق بھی برا ہے۔

(اللہ ولی مولیٰ ہے)

وَجَٰهِدُواْ فِى ٱللَّهِ حَقَّ جِهَادِهِۦ ۚ هُوَ ٱجْتَبَىٰكُمْ وَمَا جَعَلَ عَلَيْكُمْ فِى ٱلدِّينِ مِنْ حَرَجٍ ۚ مِّلَّةَ أَبِيكُمْ إِبْرَٰهِيمَ ۚ هُوَ سَمَّىٰكُمُ ٱلْمُسْلِمِينَ مِن قَبْلُ وَفِى هَٰذَا لِيَكُونَ ٱلرَّسُولُ شَهِيدًا عَلَيْكُمْ وَتَكُونُواْ شُهَدَآءَ عَلَى ٱلنَّاسِ ۚ فَأَقِيمُواْ ٱلصَّلَوٰةَ وَءَاتُواْ ٱلزَّكَوٰةَ وَٱعْتَصِمُواْ بِٱللَّهِ هُوَ مَوْلَىٰكُمْ ۖ فَنِعْمَ ٱلْمَوْلَىٰ وَنِعْمَ ٱلنَّصِيرُ ﴿78﴾ ع10

سورۃالحج آیت 78

اور اللہ کی راہ میں ایسے کوشش کرو جیسا کہ کوشش کرنے کا حق ہے۔اس نے تمہیں چن لیا ہے اور دین میں تم پر کسی طرح کی سختی نہیں کی۔اپنے باپ ابراہیمؑ کے پیچھے چلتے رہو۔اسی (اللہ جل شانہ) نے پہلے سے اور اس قرآن میں بھی تمہارا نام مسلمان ہی رکھا تاکہ رسول تم پر گواہ بنے اور تم بنی نوع انسان پر گواہ بنو۔پس نماز قائم کرو اور زکوۃ ادا کرو اور اللہ کے ساتھ (وابستگی) کو مضبوطی سے پکڑے رکھو۔وہی تمہارا مولیٰ ہے پس وہ کیا ہی اچھا مولیٰ اور کیا ہی اچھا مددگار ہے!۔

واپس

(اللہ ولی ہے)

قَالُواْ سُبْحَٰنَكَ مَا كَانَ يَنۢبَغِى لَنَآ أَن نَّتَّخِذَ مِن دُونِكَ مِنْ أَوْلِيَآءَ وَلَٰكِن مَّتَّعْتَهُمْ وَءَابَآءَهُمْ حَتَّىٰ نَسُواْ ٱلذِّكْرَ وَكَانُواْ قَوْمًۢا بُورًا ﴿18﴾

سورۃالفرقان آیت 18

وہ کہیں گے تو بالکل پاک ہے ہمیں یہ قطعاً لائق نہ تھا کہ تیرے علاوہ کسی اور کو ولی اولیاء بناتے لیکن تو نے ان لوگوں کو اور ان کے باپ دادا کو اتنی سہولتیں اور آسائشیں دے رکھی تھیں یہاں تک کہ وہ تجھے یاد رکھنا بھول گئے اور اس طرح تباہ و برباد ہوتے چلے گئے۔

قَالُواْ تَقَاسَمُواْ بِٱللَّهِ لَنُبَيِّتَنَّهُۥ وَأَهۡلَهُۥ ثُمَّ لَنَقُولَنَّ لِوَلِيِّهِۦ مَا شَهِدۡنَا مَهۡلِكَ أَهۡلِهِۦ وَإِنَّا لَصَٰدِقُونَ ﴿49﴾

سورۃ النمل آیت 49

سارے (مل کر) کہنے لگے کہ آپس میں اللہ کی قسم کھاؤ کہ ہم ضرور رات کے وقت اس (صالحؑ) پر اور اس کے گھر والوں پر شب خون ماریں گے۔ اور پھر اس کے ولی (وارث) سے لازمی کہہ دیں گے کہ ہم ان کے گھر والوں کی ہلاکت کے موقع پر موجود ہی نہ تھے۔ اور البتہ ہم بالکل سچ کہتے ہیں۔

واپس

(اللہ ولی ہے)

وَمَآ أَنتُم بِمُعۡجِزِينَ فِي ٱلۡأَرۡضِ وَلَا فِي ٱلسَّمَآءِ وَمَا لَكُم مِّن دُونِ ٱللَّهِ مِن وَلِيّٖ وَلَا نَصِيرٖ ﴿22﴾ ع2

سورۃ العنکبوت آیت 22

اور تم (اللہ کو) نہ زمین میں عاجز کر سکتے ہو نہ آسمان میں۔ اور نہ تو اللہ کے علاوہ تمہارا کوئی ولی ہے اور نہ ہی مددگار۔

(اللہ ولی ہے)

مَثَلُ ٱلَّذِينَ ٱتَّخَذُواْ مِن دُونِ ٱللَّهِ أَوْلِيَآءَ كَمَثَلِ ٱلْعَنكَبُوتِ ٱتَّخَذَتْ بَيْتًا ۖ وَإِنَّ أَوْهَنَ ٱلْبُيُوتِ لَبَيْتُ ٱلْعَنكَبُوتِ ۖ لَوْ كَانُواْ يَعْلَمُونَ ﴿41﴾

سورۃ العنکبوت آیت 41

جن لوگوں نے اللہ کے علاوہ (دوسروں کو اپنا) ولی اولیاء بنا رکھا ہے ان لوگوں کی مثال مکڑی کی سی ہے کہ وہ بھی ایک (اپنی بساط میں مضبوط) گھر بناتی ہے۔ اور بلاشبہ سب گھروں سے کمزور گھر مکڑی کا ہی ہوتا ہے۔ اے کاش یہ لوگ (اس بات کو) جانتے ہوتے۔

----------واپس----------

(اللہ ولی ہے)

ٱللَّهُ ٱلَّذِى خَلَقَ ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلْأَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا فِى سِتَّةِ أَيَّامٍ ثُمَّ ٱسْتَوَىٰ عَلَى ٱلْعَرْشِ ۖ مَا لَكُم مِّن دُونِهِۦ مِن وَلِىٍّ وَلَا شَفِيعٍ ۚ أَفَلَا تَتَذَكَّرُونَ ﴿4﴾

سورۃ السجدۃ آیت 4

وہ اللہ ہی تو ہے جس نے آسمانوں وزمین کو اور جو کچھ ان کے درمیان ہے سب چھ دن میں بنادیا پھر عرش پر مستوی ہوا۔ تمہارے لئے اس کے علاوہ نہ تو کوئی ولی ہے اور نہ ہی سفارش کرنے والا۔ کیا پھر تم نصیحت حاصل نہیں کرتے؟۔

واپس

ٱدْعُوهُمْ لِـَٔابَآئِهِمْ هُوَ أَقْسَطُ عِندَ ٱللَّهِ ۚ فَإِن لَّمْ تَعْلَمُوٓاْ ءَابَآءَهُمْ فَإِخْوَٰنُكُمْ فِى ٱلدِّينِ وَمَوَٰلِيكُمْ ۚ وَلَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ فِيمَآ أَخْطَأْتُم بِهِۦ وَلَٰكِن مَّا تَعَمَّدَتْ قُلُوبُكُمْ ۚ وَكَانَ ٱللَّهُ غَفُورًا رَّحِيمًا ﴿5﴾

سورۃ الأحزاب آیت 5

(مومنو) ان کو ان کے (اصلی) باپوں کے نام سے پکارا کرو یہ بات اللہ کے نزدیک زیادہ منصفانہ ہے۔ اور اگر تمہیں ان کے (حقیقی) باپوں کا علم نہ ہو۔ تو پھر وہ تمہارے دینی بھائی اور تمہارے دوست ہیں۔ اور اس میں تم بھول چوک جاؤ تو اس کا تم پر کچھ گناہ نہیں۔ ہاں البتہ جو تم اپنے دلی ارادے سے کرو (اس پر پکڑ ہے)۔ اور اللہ تو بہت بخشنے والا نہایت رحم کرنے والا ہے۔

(اللہ ولی ہے)

قُلْ مَن ذَا ٱلَّذِى يَعْصِمُكُم مِّنَ ٱللَّهِ إِنْ أَرَادَ بِكُمْ سُوٓءًا أَوْ أَرَادَ بِكُمْ رَحْمَةً ۚ وَلَا يَجِدُونَ لَهُم مِّن دُونِ ٱللَّهِ وَلِيًّا وَلَا نَصِيرًا ﴿17﴾

سورۃ الأحزاب آیت 17

کہہ دو کہ اگر وہ تمہیں کسی طرح کا نقصان پہنچانا چاہے تو کون ہے تم کو اللہ سے بچانے والا یا اگر وہ تم پر کوئی مہربانی کرنا چاہے (تو کوئی ہے اسے روکنے والا!)۔ اور یہ لوگ اللہ کے علاوہ نہ تو اپنا کوئی ولی پائیں گے اور نہ ہی مددگار۔

(اللہ ولی ہے)

إِنَّ ٱللَّهَ لَعَنَ ٱلْكَٰفِرِينَ وَأَعَدَّ لَهُمْ سَعِيرًا ﴿64﴾ خَٰلِدِينَ فِيهَآ أَبَدًا ۖ لَّا يَجِدُونَ وَلِيًّا وَلَا نَصِيرًا ﴿65﴾

سورۃ الأحزاب آیت ۶۴۔۶۵

بلا شبہ اللہ نے کافروں پر لعنت کر دی ہے اور ان کے لئے (جہنم کی) آگ تیار کر رکھی ہے۔ وہ ہمیشہ ہمیش اسی میں رہیں گے۔ نہ تو کوئی ولی پائیں گے اور نہ ہی مددگار۔

واپس

(اللہ ولی ہے)

وَيَوْمَ يَحْشُرُهُمْ جَمِيعًا ثُمَّ يَقُولُ لِلْمَلَٰٓئِكَةِ أَهَٰٓؤُلَآءِ إِيَّاكُمْ كَانُوا۟ يَعْبُدُونَ﴿40﴾ قَالُوا۟ سُبْحَٰنَكَ أَنتَ وَلِيُّنَا مِن دُونِهِم ۖ بَلْ كَانُوا۟ يَعْبُدُونَ ٱلْجِنَّ ۖ أَكْثَرُهُم بِهِم مُّؤْمِنُونَ﴿41﴾

سورۃ سبا آیت 41

اور جس دن وہ ان سب کو محشر میں جمع کرے گا پھر فرشتوں سے پوچھے گا کیا یہ لوگ تمہاری عبادت کیا کرتے تھے۔ وہ عرض کریں گے۔ تو بالکل پاک ہے ان سب کو چھوڑ کر تو ہی ہمارا ولی ہے۔ (نہیں) بلکہ !۔ یہ تو جنّوں کی عبادت کیا کرتے تھے۔ ان میں سے بہت سارے لوگ انہی پر ایمان لائے ہوئے تھے۔

واپس

جو لوگ کہتے ہیں کہ یہ ہماری منتخب شدہ ہستیاں ہمیں اللہ کے قریب کر دیتی ہیں۔ انہیں جھوٹے ناشکرے کہہ دیا گیا ہے بلکہ

(اللہ ولی ہے)

أَلَا لِلَّهِ ٱلدِّينُ ٱلْخَالِصُ ۚ وَٱلَّذِينَ ٱتَّخَذُوا۟ مِن دُونِهِۦٓ أَوْلِيَآءَ مَا نَعْبُدُهُمْ إِلَّا لِيُقَرِّبُونَآ إِلَى ٱللَّهِ زُلْفَىٰٓ إِنَّ ٱللَّهَ يَحْكُمُ بَيْنَهُمْ فِى مَا هُمْ فِيهِ يَخْتَلِفُونَ ۗ إِنَّ ٱللَّهَ لَا يَهْدِى مَنْ هُوَ كَٰذِبٌ كَفَّارٌ ﴿3﴾

سورۃ الزمر آیت 3

آگاہ رہو! ۔ عبادت خالص اللہ ہی کے لئے (لائق وزیبا) ہے۔ جنہوں نے اس کے علاوہ اور ولی اولیاء بنا رکھے ہیں (وہ کہتے ہیں کہ) ان کی عبادت تو ہم اس لئے کرتے ہیں کہ یہ ہمیں اللہ سے قریب تر کر دیں ۔البتہ اللہ ایسے جھوٹے ناشکروں کو ہدایت یاب نہیں ہونے دیا کرتا۔ بیشک اللہ ان کے درمیان ان باتوں میں فیصلہ کر دے گا جن میں وہ اختلاف کرتے ہیں۔

وہ ذرا اللہ جل شانہ کا یہ فرمان بھی ملاحظہ کریں جو صاف صاف وضاحت کر دیتا ہے۔

فَلَوْلَا نَصَرَهُمُ ٱلَّذِينَ ٱتَّخَذُوا۟ مِن دُونِ ٱللَّهِ قُرْبَانًا ءَالِهَةً ۖ بَلْ ضَلُّوا۟ عَنْهُمْ ۚ وَذَٰلِكَ إِفْكُهُمْ وَمَا كَانُوا۟ يَفْتَرُونَ ﴿28﴾

سورۃ الأحقاف آیت 28

پھر انہوں نے ان کی مدد کیوں نہ کی جو ان لوگوں نے اللہ کے علاوہ قربت حاصل کرنے پر معبود بنا رکھے تھے۔ بلکہ وہ تو ان سے گم ہو گئے اور یہی تو ان کے وہ جھوٹ و بہتان تھے جو انہوں نے گھڑ رکھے تھے۔

واپس

إِنَّ ٱلَّذِينَ قَالُواْ رَبُّنَا ٱللَّهُ ثُمَّ ٱسْتَقَٰمُواْ تَتَنَزَّلُ عَلَيْهِمُ ٱلْمَلَٰٓئِكَةُ أَلَّا تَخَافُواْ وَلَا تَحْزَنُواْ وَأَبْشِرُواْ بِٱلْجَنَّةِ ٱلَّتِى كُنتُمْ تُوعَدُونَ ﴿30﴾ نَحْنُ أَوْلِيَآؤُكُمْ فِى ٱلْحَيَوٰةِ ٱلدُّنْيَا وَفِى ٱلْءَاخِرَةِ ۖ وَلَكُمْ فِيهَا مَا تَشْتَهِىٓ أَنفُسُكُمْ وَلَكُمْ فِيهَا مَا تَدَّعُونَ ﴿31﴾ ط نُزُلًا مِّنْ غَفُورٍ رَّحِيمٍ ﴿32﴾ ع4

سورۃ فصلت آیت ۳۰ تا ۳۲

یقینی طور پر جن لوگوں نے کہا کہ ہمارا رب اللہ ہے پھر وہ اس پر جم کر ثابت قدم رہے ان پر فرشتے نازل ہوتے ہیں (جو کہتے ہیں) کہ نہ تو تم ڈرو اور نہ ہی غم کرو اور اس جنت کی بشارت پر خوش ہو جاؤ جس کا تم سے وعدہ کیا گیا ہے۔ ہم دنیا کی زندگی میں اور آخرت میں بھی تمہارے ولی اولیاء (ساتھی) ہیں اور وہاں تمہارے لئے وہی کچھ ہو گا جو تمہارا جی چاہے گا اور ہر وہ چیز اس میں موجود ہو گی جو تم طلب کرو گے۔ (یہ سارا کچھ) بخشنے والے مہربان رب کی طرف سے مہمانی ہو گی۔

وَمَنْ أَحْسَنُ قَوْلًا مِّمَّن دَعَآ إِلَى ٱللَّهِ وَعَمِلَ صَٰلِحًا وَقَالَ إِنَّنِى مِنَ ٱلْمُسْلِمِينَ ﴿33﴾ وَلَا تَسْتَوِى ٱلْحَسَنَةُ وَلَا ٱلسَّيِّئَةُ ۚ ٱدْفَعْ بِٱلَّتِى هِىَ أَحْسَنُ فَإِذَا ٱلَّذِى بَيْنَكَ وَبَيْنَهُۥ عَدَٰوَةٌ كَأَنَّهُۥ وَلِىٌّ حَمِيمٌ ﴿34﴾

سورۃ فصلت آیت ۳۳۔۳۴

اور اس سے بہتر کس کی بات ہو سکتی ہے جو لوگوں کو اللہ کی طرف بلائے اور خود بھی نیک کام کرے اور کہے کہ بیشک میں مسلمانوں میں سے ہوں۔اور بھلائی اور برائی برابر نہیں ہو سکتی تو اس (برائی) کو احسن طریقے سے دفع کرو (پھر دیکھ لینا) کہ ایک دم سے تم میں اور جس میں دشمنی تھی گویا کہ وہ گرم جوش ولی (دوست) بن گئے۔

واپس

(اللہ ولی ہے)

وَٱلَّذِينَ ٱتَّخَذُوا۟ مِن دُونِهِۦٓ أَوْلِيَآءَ ٱللَّهُ حَفِيظٌ عَلَيْهِمْ وَمَآ أَنتَ عَلَيْهِم بِوَكِيلٍ ﴿6﴾

سورۃ الشوری آیت 6

اور جن لوگوں نے اس کے علاوہ اوروں کو ولی اولیاء بنا رکھا ہے اللہ ان پر نظر رکھے ہوئے ہے اور تم ان پر ذمہ دار نہیں ہو۔

(اللہ ولی ہے)

وَلَوْ شَآءَ ٱللَّهُ لَجَعَلَهُمْ أُمَّةً وَٰحِدَةً وَلَٰكِن يُدْخِلُ مَن يَشَآءُ فِى رَحْمَتِهِۦ ۚ وَٱلظَّٰلِمُونَ مَا لَهُم مِّن وَلِىٍّ وَلَا نَصِيرٍ ﴿8﴾

سورۃالشوریٰ آیت 8

اور اگر اللہ چاہتا تو ان سب کو ایک ہی امّت بنا دیتا لیکن اللہ جسے چاہتا ہے اپنی رحمت میں داخل کرتا ہے۔ اور ظالم لوگوں کا نہ تو کوئی ولی ہے اور نہ ہی مددگار۔

(اللہ ولی ہے)

أَمِ ٱتَّخَذُوا۟ مِن دُونِهِۦٓ أَوْلِيَآءَ ۖ فَٱللَّهُ هُوَ ٱلْوَلِىُّ وَهُوَ يُحْىِ ٱلْمَوْتَىٰ وَهُوَ عَلَىٰ كُلِّ شَىْءٍ قَدِيرٌ ﴿9﴾ ع1

سورۃالشوریٰ آیت 9

کیا انہوں نے اس (اللہ جل شانہ) کے علاوہ اور بھی ولی اولیاء بنا رکھے ہیں ولی تو اللہ ہی ہے اور وہی مُردوں کو زندہ کرے گا اور وہی ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے۔

(اللہ ولی ہے)

وَهُوَ ٱلَّذِى يُنَزِّلُ ٱلْغَيْثَ مِنۢ بَعْدِ مَا قَنَطُوا۟ وَيَنشُرُ رَحْمَتَهُۥ ۚ وَهُوَ ٱلْوَلِىُّ ٱلْحَمِيدُ ﴿28﴾

سورۃالشوریٰ آیت 28

اور وہ (اللہ) ہی تو ہے جو لوگوں کے ناامید ہو جانے کے بعد مینہ برساتا اور اپنی (بارانِ) رحمت کو پھیلا دیتا ہے۔اور وہی تو ولی ہے حقیقی تعریف کا حقدار ہے۔

(اللہ ولی ہے)

وَمَآ أَنتُم بِمُعْجِزِينَ فِى ٱلْأَرْضِ ۖ وَمَا لَكُم مِّن دُونِ ٱللَّهِ مِن وَلِىٍّ وَلَا نَصِيرٍ ﴿31﴾

سورۃالشوریٰ آیت 31

اور تم زمین میں (اللہ کو) عاجز نہیں کر سکتے اور اللہ کے علاوہ نہ تو کوئی تمہارا ولی ہے اور نہ ہی مددگار۔

(اللہ ولی ہے)

وَمَن يُضْلِلِ ٱللَّهُ فَمَا لَهُۥ مِن وَلِيٍّ مِّنۢ بَعْدِهِۦ ۗ وَتَرَى ٱلظَّٰلِمِينَ لَمَّا رَأَوُا۟ ٱلْعَذَابَ يَقُولُونَ هَلْ إِلَىٰ مَرَدٍّ مِّن سَبِيلٍ ﴿44﴾

سورۃ الشوریٰ آیت 44

اور جسے اللہ گمراہ ہونے کے لئے چھوڑ دے تو اس (اللہ جل شانہ) کے بعد اس کا کوئی بھی ولی نہیں۔ اور تم ظالم لوگوں کو دیکھو گے جب وہ عذاب کو دیکھ لیں گے تو کہیں گے کیا (دنیا میں) واپس جانے کی کوئی بھی (ممکنہ) صورت ہے؟۔

(اللہ ولی ہے)

وَمَا كَانَ لَهُم مِّنْ أَوْلِيَآءَ يَنصُرُونَهُم مِّن دُونِ ٱللَّهِ ۗ وَمَن يُضْلِلِ ٱللَّهُ فَمَا لَهُۥ مِن سَبِيلٍ ﴿46﴾

سورۃ الشوریٰ آیت 46

اور ان کا اللہ کے علاوہ کوئی بھی ولی اولیاء نہ ہوگا کہ ان کو بچالے۔ اور جسے اللہ گمراہ ہو جانے دے اس کے لئے (ہدایت پانے کا) کوئی بھی راستہ نہیں ہے۔ اور ان کا اللہ کے علاوہ کوئی بھی ولی اولیاء نہ ہوگا کہ ان کو بچالے۔ اور جسے اللہ گمراہ ہو جانے دے اس کے لئے (ہدایت پانے کا) کوئی بھی راستہ نہیں ہے۔

واپس

(اللہ ولی ہے)

مِّن وَرَآئِهِمْ جَهَنَّمُ ۖ وَلَا يُغْنِى عَنْهُم مَّا كَسَبُوا۟ شَيْـًٔا وَلَا مَا ٱتَّخَذُوا۟ مِن دُونِ ٱللَّهِ أَوْلِيَآءَ ۖ وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيمٌ ﴿10﴾ ط

سورۃ الجاثیۃ آیت 10

ان کے پیچھے جہنم ہے اور جو کچھ انہوں نے کمایا تھا ان کے کچھ بھی کام نہ آئے گا اور نہ ہی وہ کام آئیں گے جن کو انہوں نے اللہ کے علاوہ ولی اولیاء بنا رکھا تھا۔ اور ان کے لئے بہت سخت عذاب ہے۔

(اللہ ولی ہے)

ثُمَّ جَعَلْنَٰكَ عَلَىٰ شَرِيعَةٍ مِّنَ ٱلْأَمْرِ فَٱتَّبِعْهَا وَلَا تَتَّبِعْ أَهْوَآءَ ٱلَّذِينَ لَا يَعْلَمُونَ ﴿18﴾ إِنَّهُمْ لَن يُغْنُوا۟ عَنكَ مِنَ ٱللَّهِ شَيْـًٔا ۚ وَإِنَّ ٱلظَّٰلِمِينَ بَعْضُهُمْ أَوْلِيَآءُ بَعْضٍ ۖ وَٱللَّهُ وَلِىُّ ٱلْمُتَّقِينَ ﴿19﴾

سورۃ الجاثیۃ آیت ۱۸۔۱۹

پھر ہم نے تم کو دینی معاملے میں ایک واضح دینِ شریعت پر قائم کر دیا ہے پس تم اسی کی پیروی کرنا اور ان لوگوں کی خواہشوں کے پیچھے نہ چلنا جو علم نہیں رکھتے۔ البتہ وہ اللہ کے مقابل تم کو ہر گز کچھ بھی

فائدہ نہیں دیں گے۔اور یقیناً ظالم لوگ ایک دوسرے کے ولی اولیاء ہوا کرتے ہیں۔اور اللہ ہی تو متقی لوگوں کا ولی ہے۔

واپس

(اللہ ولی ہے)

وَمَن لَّا يُجِبْ دَاعِيَ ٱللَّهِ فَلَيْسَ بِمُعْجِزٍ فِي ٱلْأَرْضِ وَلَيْسَ لَهُۥ مِن دُونِهِۦٓ أَوْلِيَآءُ ۚ أُو۟لَٰٓئِكَ فِى ضَلَٰلٍ مُّبِينٍ ﴿32﴾

سورۃ الأحقاف آیت 32

اور جو اللہ کی طرف بلانے والے کی بات کو عملی طور پر قبول نہیں کرے گا تو وہ زمین میں (اللہ کو) ہر گز عاجز نہیں کر سکے گا اور اللہ کے علاوہ اس کا کوئی بھی ولی اولیاء نہیں ہوگا۔یہی لوگ صریح گمراہی میں ہیں۔

(اللہ ولی ہے)

ذَٰلِكَ بِأَنَّ ٱللَّهَ مَوْلَى ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ وَأَنَّ ٱلْكَٰفِرِينَ لَا مَوْلَىٰ لَهُمْ ﴿11﴾ ع1

سورۃ محمد آیت 11

یہ اس لئے ہے کہ اہلِ ایمان کا مولیٰ تو صرف اللہ ہے اور بلا شبہ جو کافر و ناشکرے ہیں ان کا کوئی بھی مولیٰ نہیں ہے۔

واپس

(اللہ ولی ہے)

وَلَوْ قَٰتَلَكُمُ ٱلَّذِينَ كَفَرُواْ لَوَلَّوُاْ ٱلْأَدْبَٰرَ ثُمَّ لَا يَجِدُونَ وَلِيًّا وَلَا نَصِيرًا ﴿22﴾

سورۃ الفتح آیت 22

اور اگر (یہ) کافر و ناشکرے لوگ تم سے لڑتے تو یقیناً پیٹھ پھیر کر بھاگ جاتے اور پھر وہ نہ تو کوئی ولی پاتے اور نہ ہی مددگار۔

واپس

يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُواْ لَا تَتَّخِذُواْ عَدُوِّى وَعَدُوَّكُمْ أَوْلِيَآءَ تُلْقُونَ إِلَيْهِم بِٱلْمَوَدَّةِ وَقَدْ كَفَرُواْ بِمَا جَآءَكُم مِّنَ ٱلْحَقِّ يُخْرِجُونَ ٱلرَّسُولَ وَإِيَّاكُمْ ۙ أَن تُؤْمِنُواْ بِٱللَّهِ رَبِّكُمْ إِن كُنتُمْ خَرَجْتُمْ جِهَٰدًا فِى سَبِيلِى وَٱبْتِغَآءَ مَرْضَاتِى ۚ تُسِرُّونَ إِلَيْهِم بِٱلْمَوَدَّةِ وَأَنَا۠ أَعْلَمُ بِمَآ أَخْفَيْتُمْ وَمَآ أَعْلَنتُمْ ۚ وَمَن يَفْعَلْهُ مِنكُمْ فَقَدْ ضَلَّ سَوَآءَ ٱلسَّبِيلِ ﴿1﴾

https://quranexcel.com

سورۃ الممتحنۃ آیت 1

اے ایمان والو!۔ تم میرے دشمنوں اور اپنے دشمنوں کو اپنا ولی اولیاء (دوست) نہ بناؤ کہ ان کے پاس دوستی کے پیغام بھیجنے لگو حالانکہ وہ اس سچے دین کے منکر ہیں جو تمہارے پاس آیا ہے اور وہ رسول کو اور خود تمہیں بھی محض اس بات پر جلاوطن کرتے ہیں کہ تم اپنے رب پر ایمان لائے ہو۔ اگر (اِدھر) تم میری راہ میں جہاد کرنے اور میری خوشنودی حاصل کرنے کے لئے نکلے ہو (تو اُدھر) تم چھپ کر ان کو دوستی کا پیغام بھیجتے ہو؟۔ حالانکہ میں خوب جانتا ہوں جو کچھ تم چھپاتے اور جو کچھ ظاہر کرتے ہو اور جو تم میں سے ایسا کرے گا وہ سیدھے راستے سے بھٹک گیا۔

إِنَّمَا يَنْهَىٰكُمُ ٱللَّهُ عَنِ ٱلَّذِينَ قَٰتَلُوكُمْ فِى ٱلدِّينِ وَأَخْرَجُوكُم مِّن دِيَٰرِكُمْ وَظَٰهَرُوا۟ عَلَىٰٓ إِخْرَاجِكُمْ أَن تَوَلَّوْهُمْ ۚ وَمَن يَتَوَلَّهُمْ فَأُو۟لَٰٓئِكَ هُمُ ٱلظَّٰلِمُونَ ﴿9﴾

سورۃ الممتحنۃ آیت 9

اللہ تو البتہ تمہیں صرف ان لوگوں سے دوستی کرنے سے منع کرتا ہے جنہوں نے دین کے معاملے میں تم سے جنگ کی اور تمہیں تمہارے گھروں سے نکالا اور تمہارے نکالنے میں ایک دوسرے کی مدد بھی کی۔ اور جو ان سے دوستی کریں گے وہی ظالم ہیں۔

قُلْ يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ هَادُوٓاْ إِن زَعَمْتُمْ أَنَّكُمْ أَوْلِيَآءُ لِلَّهِ مِن دُونِ ٱلنَّاسِ فَتَمَنَّوُاْ ٱلْمَوْتَ إِن كُنتُمْ صَٰدِقِينَ ﴿6﴾

سورۃ الجمعۃ آیت 6

کہہ دو کہ اے یہودیو!۔ اگر تمہارا یہ خیال ہے کہ سب لوگوں کو چھوڑ کر صرف تم ہی اللہ کے ولی اولیاء (دوست) ہو تو پھر موت کی آرزو کرو اگر تم بالکل سچے ہو۔

(اللہ ولی مولیٰ ہے)

قَدْ فَرَضَ ٱللَّهُ لَكُمْ تَحِلَّةَ أَيْمَٰنِكُمْ ۚ وَٱللَّهُ مَوْلَىٰكُمْ ۖ وَهُوَ ٱلْعَلِيمُ ٱلْحَكِيمُ ﴿2﴾

سورۃ التحریم آیت 2

یقیناً اللہ نے تمہاری قسمیں کھولنے کا کفارہ مقرر کر دیا ہے اور اللہ ہی تمہارا مولیٰ ہے اور وہی تو بڑا جاننے والا نہایت حکمت والا ہے۔

(اللہ ولی مولیٰ ہے)

إِن تَتُوبَآ إِلَى ٱللَّهِ فَقَدْ صَغَتْ قُلُوبُكُمَا ۖ وَإِن تَظَٰهَرَا عَلَيْهِ فَإِنَّ ٱللَّهَ هُوَ مَوْلَىٰهُ وَجِبْرِيلُ وَصَٰلِحُ ٱلْمُؤْمِنِينَ ۖ وَٱلْمَلَٰٓئِكَةُ بَعْدَ ذَٰلِكَ ظَهِيرٌ ﴿4﴾

سورۃ التحریم آیت 4

اگر تم دونوں اللہ کے حضور توبہ کرلو (تو بہتر ہے) تمہارے دل کچھ (باہمی چال پر) مائل ہوگئے ہیں۔ اور اگر تم اس (رسول کی ایذا) پر باہمی اعانت کرو گی تو یقیناً اس کا مولیٰ تو اللہ ہے۔ اور جبرائیلؑ اور صالح مومنین اور سارے فرشتے بھی اس کے بعد مددگار ہیں۔

ولی اللہ تو خالص اللہ سے رابطہ رکھتے ہیں۔ تبھی تو اللہ انہیں اپنا دوست بناتا ہے۔ اللہ جل شانہ سے دعا ہے کہ ہر اس کام سے بچا کے رکھے جو اسے ناپسند ہو۔ اور ہر وہ کام کرنے کی توفیق دے جو اسے پسند ہو۔

واپس

لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ:

انسان کی موت کے ساتھ ہی کچھ لوگوں پر اللہ جل شانہ کی طرف سے نوازشات کی بارش ہونے لگتی ہے۔ پھر آخرت میں کتنے خوش قسمت ہوں گے وہ لوگ جو ہر قسم کے خوف اور غم و فکر سے آزاد ہوں گے۔ قرآن کریم میں اللہ رب العزت نے واضح طور پر ایسے لوگوں کی نشاندہی کی ہوئی ہے ہے۔ جن پر نہ تو کبھی کوئی خوف ہوگا اور نہ ہی وہ کبھی غمگین ہوں گے۔ یہ الفاظ قرآن میں چودہ مرتبہ آئے ہیں اور جس جس کے لیے بولے گئے ہیں ان کو درج ذیل آیات میں دیکھا جاسکتا ہے۔

ا۔ ہدایت کی پیروی کرنے والوں پر نہ تو کبھی کوئی خوف ہوگا اور نہ ہی وہ کبھی غمگین ہوں گے۔

قُلْنَا ٱهْبِطُواْ مِنْهَا جَمِيعًا ۖ فَإِمَّا يَأْتِيَنَّكُم مِّنِّى هُدًى فَمَن تَبِعَ هُدَاىَ فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ ﴿38﴾

سورۃ البقرۃ آیت 38

ہم نے کہا تم سب یہاں سے اتر جاؤ پھر جب بھی میری طرف سے تمہارے پاس کوئی ہدایت آئے تو جو میری ہدایت کی پیروی کرے گا ان پر نہ تو کوئی خوف ہوگا اور نہ ہی وہ غمگین ہوں گے۔

۲۔ ہمارے ہاں عام طور پر لبِ لباب سے ہٹ کر درج ذیل دو آیات کا مطلب یہ بھی لیا جاتا ہے کہ جو کوئی مسلمان ہوئے۔ یہودی۔ عیسائی یا صابی ہوئے۔ وہ بھی اپنے دین پر رہتے ہوئے کامیاب ہو جائیں گے۔ مگر ذرا غور کرو تو اس آیت میں واضح طور پر شرط رکھ دی گئی کہ جو کوئی بھی اللہ پر اور روزِ آخرت پر ایمان لائے اور نیک عمل کرتا رہے گا تو وہ کامیابی سے ہمکنار ہوگا۔ اور ایسا انسان مسلمان ہی کہلائے گا۔ اور مسلمان ہونے کے لیے ہر دور میں یہی شرط اوّلین رہی۔ اب چونکہ یہ آیات نبی ﷺ پر اتری ہیں تو ان آیات پر یقین محکم رکھنے والے کے لیے نبی ﷺ پر ایمان لانا بھی ضروری ہو جاتا ہے۔ اس طرح سے اس آیت کا دوٹوک فیصلہ سامنے آتا ہے کہ

ا۔ محض خالی خولی ایمان رکھنے والا۔

۲۔ حضرت یعقوب (علیہ السلام) کی اولاد ہونے کے حوالے سے یہودی کہلوانے والا۔

۳۔ حضرت عیسیٰ (علیہ السلام) کے ساتھ نسبت جوڑنے والا

۴۔ یا اپنے آپ کو صابی (آتش پرست یا بے دین یعنی سیکولر) کہنے یا کہلوانے والا۔

کہیں یہ نہ سمجھ لے کہ اس سے نجات ہو جائے گی۔ بلکہ نجات اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لانے ۔آخرت پر یقین رکھنے کے علاوہ اعمال بھی صالح کرنے سے ہو گی۔

اس کسوٹی پر پورے اترنے والے لوگوں کا اجر ان کے رب کے پاس محفوظ ہو گا۔ اور ان پر نہ تو کوئی خوف ہو گا اور نہ ہی وہ غمگین ہوں گے۔

إِنَّ ٱلَّذِينَ ءَامَنُواْ وَٱلَّذِينَ هَادُواْ وَٱلنَّصَٰرَىٰ وَٱلصَّٰبِـِٔينَ مَنْ ءَامَنَ بِٱللَّهِ وَٱلْيَوْمِ ٱلْـَٔاخِرِ وَعَمِلَ صَٰلِحًا فَلَهُمْ أَجْرُهُمْ عِندَ رَبِّهِمْ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ ﴿62﴾

سورۃ البقرۃ آیت 62

بیشک وہ جو ایمان لائے۔ اور جو یہودی ہوئے۔ اور عیسائی۔ اور صابی۔ جو کوئی بھی اللہ پر اور روزِ آخرت پر ایمان لائے اور نیک عمل کرتا رہے تو ان کا اجر ان کے رب کے پاس ہے اور ان پر نہ تو کوئی خوف ہو گا اور نہ ہی وہ غمگین ہوں گے۔

۳۔ یہ آیت بھی وہی تفسیر پیش کرتی ہے جو اوپر بیان ہو چکی۔ کہ جو کوئی بھی اللہ اور اس کے رسول پر اور روزِ آخرت پر ایمان لائے گا اور نیک عمل کرتا رہے گا تو وہ کامیابی سے ہمکنار ہوگا۔ ایسے لوگوں پر نہ تو کبھی کوئی خوف ہوگا اور نہ ہی وہ کبھی غمگین ہوں گے۔

إِنَّ ٱلَّذِينَ ءَامَنُواْ وَٱلَّذِينَ هَادُواْ وَٱلصَّٰبِـُٔونَ وَٱلنَّصَٰرَىٰ مَنْ ءَامَنَ بِٱللَّهِ وَٱلْيَوْمِ ٱلْـَٔاخِرِ وَعَمِلَ صَٰلِحًا فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ ﴿69﴾

سورۃ المائدۃ آیت 69

بیشک جو ایمان والے۔ اور جو یہودی۔ اور صابی۔ اور عیسائی ہیں۔ جو کوئی بھی اللہ پر اور روزِ آخرت پر ایمان لائیں گے اور عمل نیک کریں گے۔ تو ان پر نہ تو کوئی خوف ہوگا اور نہ ہی وہ غمگین ہوں گے۔

۴۔ اللہ کے سامنے اپنا سر جھکانے والے نیکوکاروں پر نہ تو کبھی کوئی خوف ہوگا اور نہ ہی وہ کبھی غمگین ہوں گے۔

بَلَىٰ مَنْ أَسْلَمَ وَجْهَهُۥ لِلَّهِ وَهُوَ مُحْسِنٌ فَلَهُۥٓ أَجْرُهُۥ عِندَ رَبِّهِۦ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ ﴿112﴾ ع13

سورۃ البقرۃ آیت 112

(کیوں نہیں) ہاں۔جس نے بھی اپنا سر اللہ کے سامنے جھکا دیا اور وہ نیکوکار بھی ہوا تو اس کے لئے اس کا اجر اس کے رب کے پاس ہے اور نہ تو ان پر کوئی خوف ہوگا اور نہ ہی وہ غمگین ہوں گے۔

۵۔اللہ کے لیے خرچ کرنے والوں پر جو نہ تو احسان جتاتے ہیں نہ ہی ستاتے ہیں۔ان پر نہ تو کبھی کوئی خوف ہوگا اور نہ ہی وہ کبھی غمگین ہوں گے۔

ٱلَّذِينَ يُنفِقُونَ أَمْوَٰلَهُمْ فِى سَبِيلِ ٱللَّهِ ثُمَّ لَا يُتْبِعُونَ مَآ أَنفَقُوا۟ مَنًّا وَلَآ أَذًى ۙ لَّهُمْ أَجْرُهُمْ عِندَ رَبِّهِمْ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ﴿262﴾

سورۃ البقرۃ آیت 262

جو لوگ اپنا مال اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں پھر اس کے بعد نہ تو احسان جتاتے ہیں نہ ہی ستاتے ہیں ان کا اجر ان کے رب کے پاس ہے ان کو نہ تو کچھ خوف ہوگا اور نہ ہی وہ غمگین ہوں گے۔

۶۔اپنا مال رات اور دن میں خفیہ وعلانیہ اللہ کے لیے خرچ کرنے والوں پر نہ تو کبھی کوئی خوف ہوگا اور نہ ہی وہ کبھی غمگین ہوں گے۔

ٱلَّذِينَ يُنفِقُونَ أَمْوَٰلَهُم بِٱلَّيْلِ وَٱلنَّهَارِ سِرًّا وَعَلَانِيَةً فَلَهُمْ أَجْرُهُمْ عِندَ رَبِّهِمْ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ﴿274﴾

سورۃالبقرۃآیت 274

جو لوگ اپنے مال رات اور دن میں خفیہ وعلانیہ (اللہ کی راہ میں) خرچ کرتے رہتے ہیں ان کا صلہ ان کے رب کے پاس ہے ان کے لئے نہ تو کوئی خوف ہوگا اور نہ ہی وہ غمگین ہوں گے۔

۷۔ ایسے ایمان والوں پر جو اعمال صالح کرتے رہے اور نماز پڑھتے اور زکوۃ دیتے رہے۔ ان پر نہ تو کبھی کوئی خوف ہوگا اور نہ ہی وہ کبھی غمگین ہوں گے۔

إِنَّ ٱلَّذِينَ ءَامَنُواْ وَعَمِلُواْ ٱلصَّٰلِحَٰتِ وَأَقَامُواْ ٱلصَّلَوٰةَ وَءَاتَوُاْ ٱلزَّكَوٰةَ لَهُمْ أَجْرُهُمْ عِندَ رَبِّهِمْ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ ﴿277﴾

سورۃالبقرۃآیت 277

بیشک جو لوگ ایمان لائے اور عمل صالح کرتے رہے اور نماز پڑھتے اور زکوۃ دیتے رہے ان کا اجر ان کے رب کے پاس ہے اور ان کو نہ تو کچھ خوف ہوگا اور نہ ہی وہ غمناک ہوں گے۔

۸۔ اللہ کی راہ میں جدوجہد اور جہاد کرتے ہوئے شہید ہونے والوں پر نہ تو کبھی کوئی خوف ہوگا اور نہ ہی وہ کبھی غمگین ہوں گے۔

فَرِحِينَ بِمَآ ءَاتَىٰهُمُ ٱللَّهُ مِن فَضْلِهِۦ وَيَسْتَبْشِرُونَ بِٱلَّذِينَ لَمْ يَلْحَقُواْ بِهِم مِّنْ خَلْفِهِمْ أَلَّا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ﴿170﴾م

سورۃ آل عمران آیت 170

جو کچھ اللہ نے ان کو اپنے فضل سے دے رکھا ہے اس میں شاداں و فرحاں ہیں اور ان لوگوں کی بابت خوش اور مطمئن ہیں جو پیچھے رہ گئے ہیں اب تک ان سے نہیں ملے کہ ان پر بھی نہ تو کوئی خوف ہوگا اور نہ ہی وہ غمگین ہوں گے۔

۹۔ رسولوں کی دعوت پر ایمان لاکے اپنی اصلاح کرنے والوں پر نہ تو کبھی کوئی خوف ہوگا اور نہ ہی وہ کبھی غمگین ہوں گے۔

وَمَا نُرْسِلُ ٱلْمُرْسَلِينَ إِلَّا مُبَشِّرِينَ وَمُنذِرِينَ ۖ فَمَنْ ءَامَنَ وَأَصْلَحَ فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ﴿48﴾

سورۃ الانعام آیت 48

اور ہم رسولوں کو صرف اس لیے بھیجتے رہے ہیں کہ وہ بشارت دیں اور آگاہ کر دیں۔ پھر جو کوئی ایمان لے آئے اور اصلاح کر لے تو ایسے لوگوں پر نہ تو کچھ خوف ہوگا اور نہ ہی وہ غمگین ہوں گے۔

۱۰۔ رسولوں کی دعوت پر ایمان لاکے اللہ سے ڈرنے کرنے والوں اور اپنی اصلاح کرنے والوں پر نہ پر نہ تو کبھی کوئی خوف ہوگا اور نہ ہی وہ کبھی غمگین ہوں گے۔

يَٰبَنِيٓ ءَادَمَ إِمَّا يَأۡتِيَنَّكُمۡ رُسُلٞ مِّنكُمۡ يَقُصُّونَ عَلَيۡكُمۡ ءَايَٰتِي ۙ فَمَنِ ٱتَّقَىٰ وَأَصۡلَحَ فَلَا خَوۡفٌ عَلَيۡهِمۡ وَلَا هُمۡ يَحۡزَنُونَ ﴿35﴾

سورۃ الأعراف آیت 35

اے اولادِ آدمؑ!۔ (ہمیشہ سے ہماری یہ نصیحت رہی ہے کہ) جب کبھی بھی تم میں سے تمہارے پاس رسول آئیں۔ جو تم پر میری آیات بیان کیا کریں۔ پھر جو کوئی (اللہ سے) ڈر جائے اور اصلاح کر لے تو ایسے لوگوں پر نہ کچھ خوف ہوگا اور نہ ہی وہ غمگین ہوں گے۔

۱۱۔ اس آیت کے مطابق کسی پر ایسا گمان رکھنا منع ہے کہ فلاں شخص اللہ کی رحمت سے محروم رہے گا۔ ممکن ہے جس کے بارے کوئی ایسا گمان رکھے ہو مگر اللہ کی رحمت سے اس پر نہ کوئی خوف ہو اور نہ ہی وہ اداسی سے ہمکنار ہو۔

أَهَٰٓؤُلَآءِ ٱلَّذِينَ أَقۡسَمۡتُمۡ لَا يَنَالُهُمُ ٱللَّهُ بِرَحۡمَةٍ ۚ ٱدۡخُلُواْ ٱلۡجَنَّةَ لَا خَوۡفٌ عَلَيۡكُمۡ وَلَآ أَنتُمۡ تَحۡزَنُونَ ﴿49﴾

سورۃ الأعراف آیت 49

(پھر جنتی لوگوں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہیں گے) کیا یہی وہ لوگ ہیں جن کے متعلق تم قسمیں کھا کھا کر کہتے تھے کہ اللہ ان پر بالکل بھی اپنی رحمت نہیں کرے گا۔ (اس وقت ان کے لئے ارشاد ہوگا کہ) تم جنت میں داخل ہو جاؤ۔ تم پر نہ تو کوئی خوف ہے اور نہ ہی تم مغموم ہوگے۔

۱۲۔ اللہ سے محبت رکھنے والے الل کے دوستوں پر نہ تو کبھی کوئی خوف ہوگا اور نہ ہی وہ کبھی غمگین ہوں گے۔

أَلَآ إِنَّ أَوْلِيَآءَ ٱللَّهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ﴿62﴾ج صلے

سورۃ یونس آیت 62

آگاہ رہو بیشک جو اللہ کے ولی اولیاء (دوست) ہیں ان پر نہ تو کچھ خوف ہوگا اور نہ ہی وہ غمناک ہوں گے۔

۱۳۔ تقویٰ پر قائم رہنے والے متقی لوگوں پر تو کبھی کوئی خوف ہوگا اور نہ ہی وہ کبھی غمگین ہوں گے۔

ٱلْأَخِلَّآءُ يَوْمَئِذٍۭ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ إِلَّا ٱلْمُتَّقِينَ﴿67﴾ط 6ع يَٰعِبَادِ لَا خَوْفٌ عَلَيْكُمُ ٱلْيَوْمَ وَلَآ أَنتُمْ تَحْزَنُونَ﴿68﴾ج

سورۃالزخرف آیت ۶۷۔۶۸

اس دن توسوائے متقی لوگوں کے سارے دوست احباب ایک دوسرے کے دشمن ہو جائیں گے۔(ارشاد ہوگا) اے میرے بندو!۔تم پر آج نہ تو کوئی خوف ہے اور نہ ہی تم غمگین ہوگے۔

۱۴۔ جنہوں نے کہا ہمارا رب اللہ ہے پھر وہ اس پر عملی طور پر جم کر ڈٹے رہے تو ان پر نہ تو کوئی خوف ہوگا اور نہ ہی وہ کبھی غمگین ہوں گے۔

إِنَّ ٱلَّذِينَ قَالُواْ رَبُّنَا ٱللَّهُ ثُمَّ ٱسْتَقَٰمُواْ فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ﴿13﴾ج

سورۃالأحقاف آیت 13

بیشک جن لوگوں نے کہا کہ ہمارا رب اللہ ہے پھر وہ اس پر جمے رہے پس نہ تو انہیں کوئی خوف ہوگا اور نہ ہی وہ غمگین ہوں گے۔

۱۵۔ جنہوں نے کہا ہمارا رب اللہ ہے پھر وہ اس پر عملی طور پر جم کر ڈٹے رہے تو ان پر فرشتے نازل ہوتے ہیں۔جو ان سے کہتے ہیں کہ تم کسی قسم کا خوف اور غم نہ کرو اور بس جنت کی بشارت پر خوش ہو جاؤ جس کا تم سے وعدہ کیا گیا ہے۔یقیناً ان پر نہ تو کوئی خوف ہوگا اور نہ ہی وہ کبھی غمگین ہوں گے۔

إِنَّ ٱلَّذِينَ قَالُواْ رَبُّنَا ٱللَّهُ ثُمَّ ٱسْتَقَٰمُواْ تَتَنَزَّلُ عَلَيْهِمُ ٱلْمَلَٰٓئِكَةُ أَلَّا تَخَافُواْ وَلَا تَحْزَنُواْ وَأَبْشِرُواْ بِٱلْجَنَّةِ ٱلَّتِى كُنتُمْ تُوعَدُونَ ﴿30﴾

سورۃ فصلت آیت 30

یقینی طور پر جن لوگوں نے کہا کہ ہمارا رب اللہ ہے پھر وہ اس پر جم کر ثابت قدم رہے ان پر فرشتے نازل ہوتے ہیں (جو کہتے ہیں) کہ نہ تو تم ڈرو اور نہ ہی غم کرو اور اس جنت کی بشارت پر خوش ہو جاؤ جس کا تم سے وعدہ کیا گیا ہے۔

تصوف پر ایک نظر:

لفظ تصوف کا نہ تو قرآن سے کوئی تعلق ہے نہ سنت اور حدیث سے۔ یہ لفظ مجہول الاصل بھی ہے۔ جس کا مادہ ہی متفق علیہ نہیں۔ اور یہ لفظ سب سے پہلے تیسری صدی ہجری کے شروع میں استعمال ہونا شروع ہوا۔ ڈاکٹر میر ولی الدینؒ نے تو اس کا باقاعدہ سال معین کیا ہے جو کہ ۸۲۲ عیسوی بنتا ہے۔ حضور ﷺ کا انتقال ۶۳۲ عیسوی میں ہوا۔ اور ہجرت ۶۲۲ عیسوی میں ہوئی۔ تو حضور ﷺ کے انتقال کے ۱۹۰ عیسوی برس بعد اور قمری تقویم کے اعتبار سے ۱۹۶ برس بعد یہ لفظ ایجاد ہوا۔

تصوف سے شغف رکھنے والے لفظ صوفی کو اصحاب صفہ سے جوڑتے اور منسلک کرتے ہیں۔ دراصل

صفۃ اصل میں عربی کا لفظ ہے جس کو اگر صِفَۃ پڑھا جائے تو اس کا مطلب صفت یا اہلیت ہوگا۔

اور اگر صُفَّۃ پڑھا جائے تو چبوترے کے معنی میں آئے گا۔

یہ لوگ صُفَّۃ کو لیتے ہوئے کہتے ہیں کہ لفظ صوفی اسی صفہ سے اخذ کیا گیا ہے۔ بتانا یہ مقصود ہوتا ہے۔ کہ مسجد نبوی کے شمال میں واقع صُفَّۃ (چبوترے یا سائبان) میں جو اصحاب رہا کرتے تھے ان کو اصحاب صُفَّۃ اس لیے کہا جاتا ہے کہ یہ سب بالکل صوفیوں کے حال میں ہوا کرتے تھے اور یہی صُفَّۃ لفظ صوفی کا اصل مادہ ہے۔

جب کہ علم اللسانیات کے مطابق۔ لفظ صُفَّۃ سے صوفی مشتق کرنا قواعد کے لحاظ سے غلط ہے۔ کیونکہ اعراب کی رو سے لفظ صُفَّۃ سے صُفّی مشتق ہوگا نہ کہ اس میں سے صوفی مشتق کر لیا جائے۔

البتہ اس کا مصدر یا مادہ لفظ صوف یا سوف ہے۔ انہی دو میں سے کسی ایک سے صوفی لفظ بنا ہے۔

امام ابن تیمیہ کے مطابق حضرت محمد ﷺ نے اصحاب صفہ کو سوال کرنے سے بالکل منع کر دیا تھا ۔نہ ہی ان میں کوئی صوفیانہ کیفیات (حال یا وجد وغیرہ) پائی جاتی تھیں اور نہ ہی اصحاب صفہ نے خود کو تارک الدنیا کیا تھا بلکہ وہ دیگر اصحاب کی طرح جہاد میں بھی شریک ہوا کرتے تھے۔

اصحابِ صُفّہ اور تصوف کی حقیقت از امام ابن تیمیہ؛ ترجمہ عبد الرزاق ملیح آبادی

قرآن میں جور ہبانیت اور احباریت کا ذکر ملتا ہے۔اس کی داغ بیل ڈالنے والے بھی اسلام کے دشمن نہیں تھے بلکہ بڑے نیک پارسا اور عبادت گذار مسلمان تھے۔ بالکل ایسے ہی صوفیا کرام نے تصوف کی جو بنیاد رکھی اس کی ابتداء بہت نیک جذبے سے ہوئی تھی۔ مسلم معاشرے میں رہتے ہوئے اس کی تیزی سے بدلتی ہوئی صورت حال اور دنیاداری کی تلخیاں انہوں نے اپنی آنکھوں سے دیکھ لی تھیں۔نیک لوگوں کی اولادیں تک مال و دولت اور عیش و عشرت کی وجہ سے دین سے غافل ہو چکی تھیں۔اور دنیا کی ہوس میں مبتلا ہو کر اپنی اسلامی روایات تک کو بھولتی جارہی تھیں۔تو عام مسلمانوں اور نو مسلم لوگوں کے دین کے تحفظ کی کیا ضمانت ہو سکتی تھی۔اس لئے انہوں نے یہی مناسب سمجھا کہ (ترک دنیا) کی تعلیم کو بنیادی اہمیت دی جائے کیونکہ سارے فتنے و فساد کی جڑ یہی دنیاداری کی ہوس ہے۔اس سے خود بچنے کے لئے اور مسلمانوں کو محفوظ کرنے کے لئے ان بزرگوں نے اسلامی شریعت کی اجتماعی روش سے کٹ کر تزکیہ نفس کے انفرادی عمل کو اپنالیا۔انہوں نے شروع شروع میں اپنی حکومتوں کی اصلاح پر توجہ دی مگر مجبور و مایوس ہو کر گوشہ نشین ہو جانے میں ہی عافیت سمجھی۔ پھر کچھ لوگوں نے خاص کر عبادت سے تعلق رکھ کر دنیا سے انقطاع کر لیا اور ایک مخصوص گوشے میں بیٹھ رہے۔ان لوگوں کو (صوفی) اور (ولی اللہ) کہا جانے لگا۔ان لوگوں نے قرآن و حدیث کو تو نہیں چھوڑا مگر اپنی طرف سے بھی کچھ باتیں اس میں شامل کر لیں۔شریعت سے ناواقف لوگ ان کی طرف مائل ہوتے گئے۔اسلام کے تحفظ کے نام پر شروع کیا گیا یہ عمل اسلام کا دم بھرتے بھرتے پتہ بھی نہ چلا کہ کب اس سے انحراف کرتے ہوئے دوسرے راستے پر آ گیا۔اس طرح سے شریعت کے

مقابلہ میں ایک نئے دین یعنی (طریقت) کی بنیاد پڑ گئی۔ یہ لوگ اپنی عبادت وریاضت کے خاص طریقے وضع کرنے لگے۔ عبادتوں کے درجاتی نام۔ عہدے اور القاب رکھ لیے گئے۔ اور ان کی تعداد بھی مخصوص کردی۔ جو کہ کسی بھی دور میں کم وبیش نہیں رہی اور نہ رہے گی۔ اس کے باوجود ان کے القابات اور کی تعداد کے بارے میں کافی تضاد پایا جاتا ہے۔ یہاں صرف اکثریت کا نقطۂ نظر کے مطابق تعداد لکھی ہے۔ اور اس پر بھی بہت سارے متفق نہیں۔ ان میں سے نو القاب اور ان کی تعداد درج ذیل ہے۔

۱۔ غوث وقطب جو زمانہ بھر میں صرف ایک ہی ہوتا ہے۔

۲۔ قطب یا غوث کے دو وزیر ہوتے ہیں۔ جنہیں ائمہ یا امام کہا جاتا ہے۔

۳۔ مشرق۔ مغرب۔ شمال اور جنوب کی حفاظت کے لیے چار اوتاد ہوتے ہیں۔

۴۔ سات خاص ابدال ہوتے ہیں۔ جنہیں اَقالیمِ سبعہ بھی کہا جاتا ہے۔ جب کہ ایک اقلیم آباد زمین کا ساتواں حصہ ہوتی ہے۔ اور عام ابدال کی تعداد چالیس یا ستر ہوتی ہے۔

۵۔ آٹھ نجیب ہر دور میں ہوتے ہیں۔ جنہیں نجباء کہا جاتا ہے۔

۶۔ آسمان کے بارہ بُرجوں میں سے ہر ایک بُرج کی خاصیت پر بارہ نقباء یا انفرادی نقیب ہوتے ہیں۔

۷۔ رِجالُ الغیب دس ہوتے ہیں یہ کسی کو نظر نہیں آتے۔

https://quranexcel.com

۸۔ رجبی ہر دور میں چالیس ہوتے ہیں۔

۹۔ قلندروں کی تعداد معین نہیں۔

یہ نوالقابات والے انسان ہی ہر دور کا انتظام سنبھالے ہوتے ہیں۔آج کل بھی کوئی پہنچا ہوا صاحبِ نظر ہی ان کو پہچان سکتا ہے۔ان کے علاوہ۔آدھا قلندر۔ابرار۔اخیار۔ملنگ۔ مخدوم۔پیر۔صوفی۔غرض اور بھی مختلف نام اور لوازمات وجود میں آگئے۔جن کی تفصیل یہاں نہیں لکھی۔

البتہ ان کے تکوینی کاموں کی ایک جھلک حاضر ہے جو حضور قلندر بابا اولیاءؒ کے تکوینی عہدہ اور مقام سے ہو بہو لی گئی ہے جس کا لنک اور متن دونوں لکھ دیئے گئے ہیں۔

حسن اخری سید محمد عظیم برخیا المعروف حضور قلندر بابا اولیاءؒ علمی و روحانی دنیا میں کس مقام پر فائز ہیں وہاں تک ہماری رسائی نہیں شاید آئندہ نسلیں جب ان کا شعور ترقی کر جائے تو قلندر بابا کے مقام و مرتبے سے آشنا ہو جائیں۔تاہم حضور قلندر بابا اولیاءؒ کے مقام اور مرتبے کو جاننے کے لیے نظام تکوین کو سمجھنے کی کوشش ضرور کی جا سکتی ہے۔تاکہ ہم اپنے فہم وادراک کو اس قابل کر سکیں کہ وہ آپ کی شخصیت سے آشنا ہو سکے۔

جس طرح دنیا میں کسی حکومتی نظام کو چلانے کے لیے مختلف شعبے اور قائم کی جاتی ہیں۔اسی طرح اللہ تعالی نے بھی اپنا انتظام چلانے کے لیے باقاعدہ ایک سیکریٹریٹ ٹائم کیا ہوا ہے اسے نظام تکوین کہتے ہیں۔اس نظام میں مختلف عہدے ہوتے ہیں جیسے جیسے نجباء۔ نقیا۔ابرار۔اخیار۔اوتاد۔ مخدوم۔شاہ ولایت۔صاحب خدمت۔اہل نظامت۔اہل تفصیل۔ غوث۔مدار تفہیم۔قطب۔قطب عالم۔قطب تفہیم۔قطب تعلیم۔قطب مدار۔قطب الاقطاب۔قطب کوچک ابدال۔ ابدال حق۔ ممثلین۔صدور الصدور وغیرہ۔۔۔

اولیاء اللہ کا نہایت بر گزیدہ گروہ "اقطاب" کہلاتا ہے۔ یہ گروہ تکوین عالم کی ذمہ داریوں کو سرانجام دیتا ہے قطب عالم ایک ہوتا ہے۔ عالم غیب میں اس کا نام عبد اللہ ہوتا ہے۔ ہر بستی اور ہر شہر میں ایک قطب ہوتا ہے۔ قطب کے معاون اولیاء اللہ کا گروہ "ابرار" کہلاتا ہے۔ تکوین عالم کے کاموں میں مصروف اولیاء اللہ کی تعداد 7 بتائی جاتی ہے۔ نظام تکوین میں جو حضرات اللہ تعالی کی طرف سے ملنے والے حکم ااور پالیسیوں کو عملی جامہ پہنانے والے لوگ "اہل نظام" کہلاتے ہیں۔ اہل نظامت کی مرتب کردہ پالیسیوں کو عملی جامہ پہنانے والے لوگ ہیں "اہل تفصیل" کہلاتے ہیں نظام تکوین میں یہ حضرات اہم کردار ادا کرتے ہی۔

اسی طرح نظام عالم پر مقرر اولیاء اللہ کا طبقہ "ابدال" کہلاتا ہے۔ ان کی تعداد ۷۰ ہوتی ہے۔ ان کا کام نظام عالم کی نگرانی ہے۔ ان کی تقسیم کچھ اس کس طرح ہوتی ہے۔

بیس کوچک ابدال ہوتے ہیں۔ جن میں چھ حضرت خضر اور ۱۴ حضرت الیاس کے ماتحت کام کرتے ہیں۔ چار بڑے ابدال جنھیں ممثلین کلیات یا صدر کہا جاتا ہے۔ انھیں میں سے ایک صدر الصدور کے عہدۂ جلیلہ پر فائز ہوتا ہے۔ باقی تین صدر ابدال بھی اس کی زیر نگرانی میں ہوتے ہیں۔ صدر الصدور تکوینی نظام کا کنٹرولر ہوتا ہے اس وقت حضور قلندر بابا اولیاءؒ ابدال حق صدا الصدور کے مقام پر فائز ہیں۔

قلندر بابا اولیاءؒ اللہ تعالی کے نظام تکوین کے تحت کائنات کی ایک حضیرے کا بجٹ بنا کر اللہ تعالی کو پیش کرتے اور آئندہ سال کے لیے ہدایات لیتے ہیں۔ تکوین کا کام کرتے وقت چالیس سوالوں کو سننا۔ سمجھنا اور فوراً جواب دینا ۲۵ سے ۳۵ فرشتوں کی بیک وقت آواز سننا اور آرڈر دینا جب کہ کائنات کا فائل ورک کرتے وقت ایک گھنٹے میں ایک کروڑ فائل کو دیکھنا اور پڑھ کر دستخط کرنا آپ کا معمول تھا۔

حضور قلندر بابا اولیاءؒ تمام اولیاء کی تاریخ میں واحد بزرگ جو ۲۱ روحانی سلاسل کے مربی و مشفی ہیں اور گیارہ روحانی سلاسل کے خانوادہ ہیں۔ اسی طرح تمام اولیاء میں حضور قلندر بابا اولیاء کو یہ انفرادیت حاصل ہے کہ انہوں نے روحانی

اور آسمانی علوم کو محفوظ کرنے کے لئے باقاعدہ دستاویز (کتاب لوح و قلم نقشہ جات) کی صورت میں نوع انسانی کے لیے مرتب کیا۔

https://ksars.org/topics/قلندر-بابا-اولیاء-رحمۃ-اللہ-علیہ-کا-تکوینی-عہدہ-اور-مقام

یہ پڑھ کر اتنا اندازہ تو ہوا گا کہ اللہ تعالیٰ نے ان کی ڈیوٹیاں لگائی ہوئی ہیں۔ یہاں بلا تبصرہ اتنا کہہ دینا کافی ہے کہ تکوینی کاموں کے لیے تو اللہ تعالیٰ نے تو فرشتوں کو ساری ذمہ داریاں سونپی ہیں جن سے غلطی کا سدور ممکن نہیں۔ پھر خطا کے پتلے انسان کا اس میں کیا کردار۔ جب کہ قرآن میں پیغام رساں فرشتے کے ذکر کے بعد بھی محافظ فرشتوں سے ہی جانچ پرکھ کا ذکر ہے۔

فَٱلْمُقَسِّمَٰتِ أَمْرًا ﴿4﴾

سورۃ الذاریات آیت 4

پھر ان (فرشتوں کی) جو معاملات تقسیم کرتے ہیں۔

عَٰلِمُ ٱلْغَيْبِ فَلَا يُظْهِرُ عَلَىٰ غَيْبِهِۦٓ أَحَدًا ﴿26﴾ إِلَّا مَنِ ٱرْتَضَىٰ مِن رَّسُولٍ فَإِنَّهُۥ يَسْلُكُ مِنۢ بَيْنِ يَدَيْهِ وَمِنْ خَلْفِهِۦ رَصَدًا ﴿27﴾ لِّيَعْلَمَ أَن قَدْ أَبْلَغُوا۟ رِسَٰلَٰتِ رَبِّهِمْ وَأَحَاطَ بِمَا لَدَيْهِمْ وَأَحْصَىٰ كُلَّ شَىْءٍ عَدَدًا ﴿28﴾ ع2

سورۃ الجن آیت ۲۶ تا ۲۸

وہی تو ہر غیب کا جاننے والا ہے پس وہ اپنے غیب کو کسی پر ظاہر نہیں کرتا۔ سوائے اس رسول کے جسے وہ پسند کرے پھر البتہ وہ اس کے آگے پیچھے نگہبان (فرشتے) مقرر کر دیتا ہے۔ تاکہ جانچ پڑتال کرلے کہ انہوں نے اپنے رب کے پیغامات پہنچا دیئے ہیں اور وہ ان کے حالات کا پوری طرح احاطہ کئے ہوئے ہے اور ہر ایک چیز کو گن رکھا ہے۔

اور فی زمانہ وحی کا کوئی تصور نہیں۔ تو پھر اللہ سے رابطہ و کلام۔ بجٹ کا پیش کیا جانا اور کائنات کی فائلوں پر کام وغیرہ سب کچھ عجیب اور سمجھ سے باہر ہے۔

تصوف آج صرف اسلامی دنیا تک محدود نہیں رہا بلکہ غیر مسلم دنیا میں بھی بعض دوسرے ناموں سے صوفیت کے ماننے والے موجود ہیں۔ جیسے ہندوؤں میں جوگی یا گیانی بن جانا ان کا اپنا ایک صوفی ازم سے ملتا جلتا طریقہ ہے۔ جو صوفی اپنے آپ کو مسلمان کہتے ہیں ان کے نزدیک اسلامی علوم کی دو قسمیں ہیں ایک ظاہری اور دوسری باطنی۔ ظاہری علوم سے مراد شریعت ہے۔ جو عوام کے لیے ہے۔ اور باطنی علم وہ ہیں جو تکوینی ہیں۔ جن پر شریعت کی پابندی لازم نہیں ہوتی۔ جو صرف درجہ بالا القابات والے ہی پوری طرح جانتے ہیں۔ جن سے ان کے خاص مرید بھی بہت معمولی سی حد تک فیض یاب ہو سکتے ہیں۔ اور یہ سب سینہ بہ سینہ چلتا رہتا ہے۔ ابتدا میں تو تصوف ایک ہی تھا پھر تھوڑے بہت اختلاف سے آہستہ آہستہ ان کی گیارہ بڑی شاخیں بن گئیں جن کے نام سے پہلے سلسلہ کا لفظ لگایا جاتا ہے۔ ان کام درج ذیل ہیں۔

نوریہ۔ قلندریہ۔ فردوسیہ۔ چشتیہ۔ قادریہ۔ نقشبندیہ۔

سہر وردیہ۔ ملامتیہ۔ تاجیہ۔ جنیدیہ اور سیفوریہ

ہو سکتا ہے کہ مزید کوئی شاخیں یا ذیلی شاخیں بھی ہوں۔ مگر ان سب کا شریعت میں کہیں بھی کوئی ذکر نہیں ہے۔ معتبر احادیث میں بھی ایسا کوئی تذکرہ نہیں ملتا۔ اگر القابات کا کہیں کوئی ذکر ہے بھی تو اسے خاص اہمیت نہیں دی گئی۔ کیونکہ وہ اعتبار کے درجے تک نہیں پہنچ پاتا۔ اس سے پہلے ہی اپنی افادیت کھو دیتا ہے۔

مَا تَعْبُدُونَ مِن دُونِهِۦٓ إِلَّآ أَسْمَآءً سَمَّيْتُمُوهَآ أَنتُمْ وَءَابَآؤُكُم مَّآ أَنزَلَ ٱللَّهُ بِهَا مِن سُلْطَٰنٍ ۚ إِنِ ٱلْحُكْمُ إِلَّا لِلَّهِ ۚ أَمَرَ أَلَّا تَعْبُدُوٓاْ إِلَّآ إِيَّاهُ ۚ ذَٰلِكَ ٱلدِّينُ ٱلْقَيِّمُ وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَ ٱلنَّاسِ لَا يَعْلَمُونَ ﴿40﴾

سورۃ یوسف آیت ۴۰

اللہ کو چھوڑ کر تم جن جن کی بھی عبادت کرتے ہو وہ تو صرف نام ہی نام ہیں جو تم نے اور تمہارے باپ داداؤں نے اپنے طور پر رکھ لئے ہیں۔ اللہ نے ان کے بارے کوئی سند نازل نہیں کی ہے۔ حکومت

توصرف اور صرف اللہ ہی کی ہے۔ یہ حکم بھی اسی کا ہے کہ اس کے علاوہ کسی کی بھی عبادت نہ کی جائے یہی سیدھا دین ہے۔ لیکن بنی نوع انسان میں سے بہت سارے لوگ نہیں جانتے۔

اوراس میں یہ بات بھی بڑے وثوق سے باور گرادی گئی کہ طریقت والے بعض معاملات میں شریعت کے پابند نہیں ہیں۔ تو بات بالکل صاف ہو جاتی ہے کہ پھر یہ اسلام سے ہٹ کر ایک الگ راستہ ہو گیا۔

أَمْ لَهُمْ شُرَكَٰٓؤُاْ شَرَعُواْ لَهُم مِّنَ ٱلدِّينِ مَا لَمْ يَأْذَنۢ بِهِ ٱللَّهُ ۚ وَلَوْلَا كَلِمَةُ ٱلْفَصْلِ لَقُضِىَ بَيْنَهُمْ ۗ وَإِنَّ ٱلظَّٰلِمِينَ لَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ﴿21﴾

سورۃ الشوریٰ آیت ۲۱

کیا وہ ان کے شریک ہیں جنہوں نے ان کے لئے ایسا (من گھڑت) دین مقرر کر لیا ہے جس کی اللہ نے اجازت نہیں دی۔ اور اگر فیصلے (کے دن) کا وعدہ نہ ہوتا تو ان کے درمیان (کب کا) فیصلہ کر دیا جاتا۔ اور البتہ جو لوگ ظالم ہیں ان کے لئے المناک عذاب ہے۔

جب کہ اللہ جل شانہ نے تو دو ٹوک ارشاد فرما دیا۔ کہ

وَأَنزَلْنَآ إِلَيْكَ ٱلْكِتَٰبَ بِٱلْحَقِّ مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ مِنَ ٱلْكِتَٰبِ وَمُهَيْمِنًا عَلَيْهِ ۖ فَٱحْكُم بَيْنَهُم بِمَآ أَنزَلَ ٱللَّهُ ۖ وَلَا تَتَّبِعْ أَهْوَآءَهُمْ عَمَّا جَآءَكَ مِنَ ٱلْحَقِّ ۚ لِكُلٍّ جَعَلْنَا مِنكُمْ شِرْعَةً وَمِنْهَاجًا ۚ وَلَوْ شَآءَ ٱللَّهُ لَجَعَلَكُمْ أُمَّةً وَٰحِدَةً وَلَٰكِن لِّيَبْلُوَكُمْ فِى مَآ ءَاتَىٰكُمْ ۖ فَٱسْتَبِقُوا۟ ٱلْخَيْرَٰتِ ۚ إِلَى ٱللَّهِ مَرْجِعُكُمْ جَمِيعًا فَيُنَبِّئُكُم بِمَا كُنتُمْ فِيهِ تَخْتَلِفُونَ ﴿48﴾

سورۃ المائدۃ آیت 48

ہم نے تجھ پر سچی کتاب اتاری ہے جو اپنے سے پہلی کتابوں کی تصدیق کرتی ہے اور ان کی محافظ و نگہبان بھی ہے۔ پس تم ان میں اللہ کے نازل کردہ حکم کے مطابق فیصلے کرو۔ اور جو حق تیرے پاس آ چکا ہے اس کو چھوڑ کر ان کی خواہشوں کے پیچھے نہ چلو۔ ہم نے تم میں سب کے لئے ایک شریعت اور واضح راستہ مقرر کر دیا ہے۔ اور اگر اللہ چاہتا تو (جبراً) سب کو ایک ہی امت بنا دیتا۔ مگر اس کی چاہت ہے کہ جو تمہیں دیا ہے اسی میں تمہیں آزمائے۔ لہٰذا نیکیوں میں ایک دوسرے پر سبقت کیا کرو۔ تم سب کو اللہ کی طرف لوٹ کر جانا ہے۔ پھر جن باتوں میں تم اختلاف کرتے ہو وہ سب تم کو بتا دے گا۔

اور جو کوئی اسلام کے علاوہ کسی اور دین کا طالب ہوگا وہ اس سے ہر گز قبول نہیں کیا جائے گا۔

وَمَن يَبْتَغِ غَيْرَ ٱلْإِسْلَٰمِ دِينًا فَلَن يُقْبَلَ مِنْهُ وَهُوَ فِى ٱلْءَاخِرَةِ مِنَ ٱلْخَٰسِرِينَ ﴿85﴾ كَيْفَ يَهْدِى ٱللَّهُ قَوْمًا كَفَرُوا۟ بَعْدَ إِيمَٰنِهِمْ وَشَهِدُوٓا۟ أَنَّ ٱلرَّسُولَ حَقٌّ وَجَآءَهُمُ ٱلْبَيِّنَٰتُ ۚ وَٱللَّهُ لَا يَهْدِى ٱلْقَوْمَ ٱلظَّٰلِمِينَ ﴿86﴾ أُو۟لَٰٓئِكَ جَزَآؤُهُمْ أَنَّ عَلَيْهِمْ لَعْنَةَ ٱللَّهِ وَٱلْمَلَٰٓئِكَةِ وَٱلنَّاسِ أَجْمَعِينَ ﴿87﴾

سورۃ آلِ عمران آیت ۸۵ تا ۸۷

اور جو کوئی اسلام کے علاوہ کسی اور دین کا طالب ہوگا وہ اس سے ہر گز قبول نہیں کیا جائے گا اور ایسا شخص آخرت میں نقصان اٹھانے والوں میں ہو جائے گا۔ اللہ ایسے لوگوں کو کیونکر راہ دکھائے جو ایمان لانے کے بعد کافر ہو گئے اور گواہی بھی دے چکے کہ یہ رسول برحق ہے اور ان کے پاس دلائل بھی آ چکے تھے؟۔ اور اللہ ظالم لوگوں کو راہ یاب نہیں ہونے دیتا۔ ایسے لوگوں کی یہی سزا ہے کہ ان پر اللہ کی اور فرشتوں کی اور سب انسانوں کی مجموعی لعنت ہے۔

بعد میں یہی لوگ اپنے مقرر کردہ درجوں پر فائز ہوتے گئے پھر ان کے انتقال کے بعد ان ہی کو لوگ حاجت روائی کا ذریعہ بنا بیٹھے۔ رفتہ رفتہ لوگ اس طریقت کو اس قدر اہمیت دینے لگے کہ اسلام کی تعلیمات اور شریعت کی ہدایات اور طور طریقے لوگوں کے ذہنوں سے بالکل مہدوم ہوتے چلے گئے۔

اللہ کی رضا اور خوشنودی کے بجائے

(اولیاء اللہ) کو راضی رکھنے اور ان سے اپنی حاجتیں طلب کرنے کا ذوق و جذبہ پیدا ہوتا چلا گیا جس کے نتیجہ میں قبر پرستی۔ نذر و نیاز۔ فاتحہ۔ چڑھاوے۔ قوالیاں۔ شرکیہ نعتیں۔ عرس۔ گیارہویں اور خیر و برکت کے لئے ایصالِ ثواب اور قرآن خوانی جیسی بدعات بھی شروع کر دی گئیں۔ جب کہ اللہ جل شانہ کا فرمان ہے۔ کہ اے ایمان والو۔ پورے کے پورے اسلام میں داخل ہو جاؤ۔ کچھ اِدھر اور کچھ اُدھر والی بات اسلام کے منافی ہے۔

يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُواْ ٱدۡخُلُواْ فِي ٱلسِّلۡمِ كَآفَّةٗ وَلَا تَتَّبِعُواْ خُطُوَٰتِ ٱلشَّيۡطَٰنِۚ إِنَّهُۥ لَكُمۡ عَدُوّٞ مُّبِينٞ ﴿208﴾

سورۃ البقرۃ آیت 208

اے ایمان والو!۔ تم پورے کے پورے اسلام میں داخل ہو جاؤ اور شیطان کے نقش قدم پر نہ چلو کیونکہ وہ تمہارا کھلا (جدّی) دشمن ہے۔

اسلام کو مختلف رنگ دینے والے لوگوں میں تصوف اور صوفیائے کرام کا کردار سرِ فہرست ہے۔ جو کہ مسلمانوں کے علاوہ دوسرے مذاہب میں بھی پائے جاتے ہیں۔ اللہ جل شانہ نے قرآن میں ان کا رہبان اور احبار کے نام سے ذکر کیا ہے۔ قرآن کریم میں رہبانیت اور احباریت کے بارے میں جو آیات ملتی ہیں اور ان کے بارے جو کچھ کہا گیا ہے اس کو سلسلہ وار کڑی میں پرو کے دیکھا جائے تو جو

تصویر سامنے آتی ہے اسے اپنے الفاظ میں بیان کرنے کی جسارت کی ہے۔ اللہ سے معذرت چاہتے ہوئے کہ مقصد صرف بات سمجھانا ہے۔ حقیقت حال تو اللہ جل شانہ کے علاوہ کوئی نہیں جانتا۔ میں نے تو قرآنی آیات کے واضع مفہوم سے یہ تصویر کشی کی ہے کہ یہ سب کچھ بتدریج کس طرح سے رونما ہوا ہوگا۔ جو کچھ رنگوں سے اجاگر کرکے لکھا ہے اس کا ذکر قرآن کے متن میں موجود ہے۔

جیسے کہ قرآنِ کریم میں ذکر ہے کہ رہبانیت تو لوگوں نے خود ایجاد کرلی تھی اللہ جل شانہ نے اس کو ان پر فرض نہیں کیا تھا۔ انہوں نے جب اسے اختیار کیا تھا تو مقصد اللہ کی خوشنودی حاصل کرنا ہی تھا مگر جس طرح سے اس کو نبھانا چاہیئے تھا اس طرح نہ نبھا سکے۔

ان کی وجوہات پر بھی روشنی ڈالی گئی ہے۔ کہ ان لوگوں نے ایک تو معاشرے کی اصلاح کو پسِ پشت ڈال دیا۔ اور اپنی بساط میں اپنے اعمال پر مطمئن تھے۔ اور حال یہ تھا کہ

معاشرے میں بہت سارے لوگ تھے جو گناہ پر اور زیادتی اور حرام کھانے پر دوڑتے تھے ان پر کوئی قدغن نہیں لگائی گئی۔ اور جو درویش اور نام نہاد علماء بنے بیٹھے تھے انہوں نے بھی لوگوں کو گناہ اور زیادتی کی باتوں سے اور حرام مال کھانے سے کبھی منع نہیں کیا۔

لوگ بھی خوش اور یہ بھی خوش۔ ان درویشوں اور نام نہاد علماء کو لوگ بڑی قدر کی نگاہ سے دیکھتے تھے۔ یہاں تک کہ لوگ ان کو ہی بلند درجہ دے کر ان پر جان تک قربان کرنے کو تیار تھے۔ جب

انہوں نے دیکھا کہ ان کی تو معاشرے میں بڑی عزت افزائی ہو رہی ہے تو وہ لوگوں کے اصلاحی پہلو سے بالکل ہی غافل اور لاپرواہ ہو گئے۔

کچھ تو لوگوں نے اور کچھ خود ان درویشوں نے اپنے طور پر عجیب و غریب باتیں گھڑنی شروع کر دیں۔ قرآن کے الفاظ ہیں کہ جو بھی وہ گھڑا کرتے ہیں بہت ہی برا کرتے ہیں۔

وقت کے ساتھ ساتھ ان درویش صفت لوگوں اور نام نہاد علماء میں ایک بیماری یہ بھی پیدا ہو گئی۔ کہ

دوسروں کو روکنا تو دور خود بھی لوگوں کا مال ناحق طریقے سے کھانا شروع کر دیا اور سونا اور چاندی بٹورنے میں لگ گئے۔

اب چونکہ پرانے مخلص لوگوں نے جس کام کا آغاز اللہ کی رضا کے لئے کیا تھا وہ آہستہ آہستہ نئے لوگوں کے ہاتھ میں آنے کے بعد باقاعدہ طور پر ایک کاروبار بن گیا۔ اس لئے یہ بھی ضروری ہو گیا

کہ لوگوں کو کسی طرح اللہ کے راستے سے اور خاص طور پر قرآن کی طرف آنے سے روک دیا جائے۔

اگر کہیں ان کو ہدایت مل گئی تو ان کا کاروبار ٹھپ ہو جائے گا۔ جب حلال حرام ہر طرح سے مال اکٹھا کرنے کی لت پڑ جائے۔ تو پھر حلال حرام کی کون پرواہ کرتا ہے۔ ایسی صورت میں

تو اللہ کی راہ میں خرچ کرنے کا تو سوال ہی نہیں بنتا۔

اگر خرچ بھی کرتے تو کونسا قبول ہونے والا تھا اس طرح یہ بھی چھوڑ بیٹھے۔ اس سب پر طرّہ امتیاز یہ کہ

کچھ نا سمجھ اور جاہل نام نہاد مسلمانوں نے اللہ کو چھوڑ کر اپنے ان عالموں اور درویشوں کو اپنا رب بنالیا ۔جس طرح عیسائیوں نے مسیح ابنِ مریم کو اپنا رب بنالیا تھا۔

اور درویش تو کیا نام نہاد علماء بھی اس پر چپ رہے کہ اب تو وارے نیارے ہو گئے۔ بس اپنا کام چلنا چاہیئے لوگ جائیں بھاڑ میں۔ صالحین اور منع کرنے والے مخلص لوگ تو ہر زمانے میں رہے ہیں انہوں نے حتی المقدور کوشش کی ہو گی کہ سدھر جائیں۔ مگر جب لوگ بھڑ چال چلنے پر آمادہ ہو جائیں تو ان آٹے میں نمک برابر لوگوں کی کون سنتا ہے۔ اس طرح اللہ جل شانہ کی ناقدری ہوتے ہوتے معاملہ یہاں تک پہنچ گیا کہ اللہ جل شانہ کی خاص تعلیمات کو بالکل پسِ پشت ڈال دیا گیا۔ حالانکہ اللہ جل شانہ نے اتنے سارے رسولوں کا سلسلہ اور عیسیٰؑ پھر نبی آخر الزماں حضرت محمد ﷺ کو بھیجا ہی اس لیے تھا کہ لوگ اللہ سے جڑ جائیں۔ ان سب کی تعلیمات میں سرِ فہرست یہی حکم دیا گیا تھا۔

کہ تم سب اور سارے لوگ واحد و یکتا اکیلے اللہ کے علاوہ کسی کو رب نہ بنائیں اور کسی کی عبادت نہ کریں اس اللہ جل شانہ کے علاوہ کوئی اس قابل ہی نہیں کہ اسے رب بنایا جائے یا اس کی عبادت کی جائے۔ وہ تو ان لوگوں کے شرک کرنے سے بالکل پاک ہے۔

نبی ﷺ تو حق سچ اور غالب ہو کر رہنے والا دین لے کر آئے جس کی ناقدری ہونے لگی۔

پھر نبی ﷺ کے لئے ارشادِ ربانی ہے کہ اللہ جل شانہ نے تو اپنے رسول کو ہدایت اور سچا دین دے کر بھیجا ہے تاکہ اسے (دنیا کے) سارے دینوں پر غالب کر دے

https://quranexcel.com

وہ نبی ﷺ کی محبت کا دم بھرنے والے محبت کے انداز میں ہی دانستہ یا غیر دانستہ طور پر دین اسلام کی راہ میں رکاوٹ بنتے چلے گئے۔

مگر یہ لوگ چاہتے ہیں کہ اللہ کے نورِ ہدایت کو اپنے مونہوں سے (پھونکیں مار کر) بجھا دیں۔ یہ لوگ اللہ کے دین کو مٹانے کے لئے کچھ بھی کر لیں اللہ اپنے نورِ ہدایت کو پورا کیے بغیر رہنے والا نہیں اگرچہ کافر و ناشکرے لوگوں کو یہ برا ہی لگتا رہے اور چاہے وہ اس کے پوری طرح چھا جانے کو ناپسند ہی کرتے رہیں۔

ہر انسان کے پاس زندگی میں توبہ کے مواقع ہوتے ہیں۔ اگر سدھر جائیں تو ان کے اپنے لیے اچھا ہی ہوتا ہے۔

ورنہ مزکورہ وجوہات کی بنا پر ان کو المناک عذاب ہوگا۔

پھر کچھ تو توبہ تائب ہو کر سدھار پیدا کر لیتے ہیں۔

ہاں ان میں ایسے لوگ بھی ہیں جو توبہ تائب ہو کر ایمان لے آئے ہیں اللہ جل شانہ ان کو ان کا اجر ضرور عطا کرے گا۔

مگر اکثریت اسی غلط روش پر قائم رہتے ہیں۔ اور اسلام کی طرف آنے سے قاصر رہتے ہیں۔

مگر حال یہ ہے کہ ان میں سے بہت سارے لوگ تو فاسق ہی رہتے ہیں۔

اور یہاں یہ بات بھی مدِ نظر رہے کہ آج کل جو روحانیت کا اور سینہ بہ سینہ جو راگ آلاپا جا رہا ہے وہ بھی اسی سلسلے کی کوئی کڑی لگتی ہے۔ نبی ﷺ کی طرف سے سینہ بہ سینہ کا کوئی ثبوت نہیں ملتا۔ ان کو تو حکم تھا۔ کہ جو کچھ بھی لوگوں کی رہنمائی اور فلاح کے لیے تم پر نازل کیا ہے سب لوگوں تک پہنچا دو۔ اور اگر تو نے ایسا نہ کیا تو اپنی رسالت کا حق ادا نہیں کیا۔

۞ يَٰٓأَيُّهَا ٱلرَّسُولُ بَلِّغْ مَآ أُنزِلَ إِلَيْكَ مِن رَّبِّكَ ۖ وَإِن لَّمْ تَفْعَلْ فَمَا بَلَّغْتَ رِسَالَتَهُۥ ۚ وَٱللَّهُ يَعْصِمُكَ مِنَ ٱلنَّاسِ ۗ إِنَّ ٱللَّهَ لَا يَهْدِى ٱلْقَوْمَ ٱلْكَٰفِرِينَ ﴿67﴾

سورۃ المائدۃ آیت 67

اے رسولؐ!۔ جو کچھ بھی تیرے رب کی طرف سے تجھ پر نازل ہوا ہے اسے سب تک پہنچا دو۔ اللہ تجھے لوگوں سے بچائے رکھے گا۔ اور اگر تو نے ایسا نہ کیا تو اپنی رسالت کا حق ادا نہیں کیا۔ بیشک اللہ انکار کرنے والوں کو ہدایت یاب نہیں ہونے دیتا۔

آپ بھی اپنے طور پر تحقیق کر کے دیکھ لیں۔ ان میں ایسی بہت ساری باتیں ملیں گی۔ جو شریعت کے خلاف ہیں۔

اب اوپر جو کچھ لکھا ہے۔ اس سے ملتا جلتا قرآن کریم میں (احباریت۔ رہبانیت) کے بارے ذکر آیا ہے وہ درج ذیل آیات میں دیکھ لیں۔

وَتَرَىٰ كَثِيرًا مِّنْهُمْ يُسَٰرِعُونَ فِى ٱلْإِثْمِ وَٱلْعُدْوَٰنِ وَأَكْلِهِمُ ٱلسُّحْتَ ۚ لَبِئْسَ مَا كَانُوا۟ يَعْمَلُونَ ﴿62﴾ لَوْلَا يَنْهَىٰهُمُ ٱلرَّبَّٰنِيُّونَ وَٱلْأَحْبَارُ عَن قَوْلِهِمُ ٱلْإِثْمَ وَأَكْلِهِمُ ٱلسُّحْتَ ۚ لَبِئْسَ مَا كَانُوا۟ يَصْنَعُونَ ﴿63﴾

سورۃ المائدہ آیت ۶۲۔۶۳

اور تم ان میں سے بہت سارے لوگوں کو دیکھو گے کہ گناہ پر اور زیادتی پر اور حرام کھانے پر دوڑتے ہیں۔ بیشک یہ جو کچھ کرتے ہیں بہت ہی برا کرتے ہیں۔ ان کے درویش اور علماء انہیں گناہ کی باتوں سے اور حرام مال کھانے سے کیوں منع نہیں کرتے؟۔ بیشک بہت ہی برا ہے جو بھی یہ (صناعی کرتے ہیں) گھڑا کرتے ہیں۔

هُوَ ٱلَّذِىٓ أَرْسَلَ رَسُولَهُۥ بِٱلْهُدَىٰ وَدِينِ ٱلْحَقِّ لِيُظْهِرَهُۥ عَلَى ٱلدِّينِ كُلِّهِۦ ۖ وَلَوْ كَرِهَ ٱلْمُشْرِكُونَ ﴿33﴾ يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوٓا۟ إِنَّ كَثِيرًا مِّنَ ٱلْأَحْبَارِ وَٱلرُّهْبَانِ لَيَأْكُلُونَ أَمْوَٰلَ ٱلنَّاسِ بِٱلْبَٰطِلِ وَيَصُدُّونَ عَن سَبِيلِ ٱللَّهِ ۗ وَٱلَّذِينَ يَكْنِزُونَ ٱلذَّهَبَ وَٱلْفِضَّةَ وَلَا يُنفِقُونَهَا فِى سَبِيلِ ٱللَّهِ فَبَشِّرْهُم بِعَذَابٍ أَلِيمٍ ﴿34﴾

سورۃ التوبۃ آیت ۳۳۔۳۴

وہ (اللہ جل شانہ) ہی تو ہے۔ جس نے اپنے رسول کو ہدایت اور سچا دین دے کر بھیجا تاکہ اسے (دنیا کے) تمام دینوں پر غالب کر دے۔ اور اگرچہ مشرک لوگ ناپسند ہی کرتے رہیں۔ اے ایمان والو!۔

بلاشبہ بہت سارے علماء اور درویش لوگوں کا مال ناحق طریقے سے کھاتے ہیں۔اور اللہ کے راستے سے روکتے ہیں۔اور جو لوگ سونا اور چاندی جمع کرتے ہیں۔اور اس سے اللہ کی راہ میں خرچ نہیں کرتے۔ انہیں المناک عذاب کی بشارت سنادو۔

اتَّخَذُوٓاْ أَحۡبَارَهُمۡ وَرُهۡبَٰنَهُمۡ أَرۡبَابٗا مِّن دُونِ ٱللَّهِ وَٱلۡمَسِيحَ ٱبۡنَ مَرۡيَمَ وَمَآ أُمِرُوٓاْ إِلَّا لِيَعۡبُدُوٓاْ إِلَٰهٗا وَٰحِدٗاۖ لَّآ إِلَٰهَ إِلَّا هُوَۚ سُبۡحَٰنَهُۥ عَمَّا يُشۡرِكُونَ ﴿31﴾ يُرِيدُونَ أَن يُطۡفِـُٔواْ نُورَ ٱللَّهِ بِأَفۡوَٰهِهِمۡ وَيَأۡبَى ٱللَّهُ إِلَّآ أَن يُتِمَّ نُورَهُۥ وَلَوۡ كَرِهَ ٱلۡكَٰفِرُونَ ﴿32﴾

سورۃ التوبۃ آیت ۳۱۔۳۲

ان لوگوں نے اللہ کو چھوڑ کر اپنے عالموں اور درویشوں اور مسیح ابنِ مریم کو عبادت کیے جانے والے رب بنالیا۔حالانکہ انہیں یہی حکم دیا گیا تھا کہ واحد و یکتا اکیلے اللہ کے علاوہ کسی کی عبادت نہ کریں اس کے سوا کوئی بھی عبادت کے قابل نہیں۔وہ تو ان لوگوں کے شریک مقرر کرنے سے بالکل پاک ہے۔یہ چاہتے ہیں کہ اللہ کے نورِ ہدایت کو اپنے مونہوں سے (پھونکیں مار کر) بجھادیں۔اللہ اپنے نورِ ہدایت کو پورا کیے بغیر نہیں رہے گا۔اور اگرچہ کافر و ناشکرے لوگوں کو برا ہی لگتا رہے۔

ثُمَّ قَفَّيۡنَا عَلَىٰٓ ءَاثَٰرِهِم بِرُسُلِنَا وَقَفَّيۡنَا بِعِيسَى ٱبۡنِ مَرۡيَمَ وَءَاتَيۡنَٰهُ ٱلۡإِنجِيلَ وَجَعَلۡنَا فِي قُلُوبِ ٱلَّذِينَ ٱتَّبَعُوهُ رَأۡفَةٗ وَرَحۡمَةٗۚ وَرَهۡبَانِيَّةً ٱبۡتَدَعُوهَا مَا كَتَبۡنَٰهَا

عَلَيْهِمْ إِلَّا ٱبْتِغَآءَ رِضْوَٰنِ ٱللَّهِ فَمَا رَعَوْهَا حَقَّ رِعَايَتِهَا ۖ فَـَٔاتَيْنَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ مِنْهُمْ أَجْرَهُمْ ۖ وَكَثِيرٌ مِّنْهُمْ فَٰسِقُونَ ﴿27﴾

سورۃالحدید آیت ۲۷

پھر ہم نے ان کے بعد انہی کے نقشِ قدم پر (اور) رسولوں کو بھی بھیجا اور ان کے پیچھے عیسیٰ بن مریم کو بھیجا اور اسے انجیل عنایت کی اور جن لوگوں نے اس کی پیروی کی ہم نے ان کے دلوں میں شفقت اور رحمت ڈال دی۔ اور رہبانیت تو انہوں نے خود ایجاد کر لی تھی ہم نے اسے ان پر فرض نہیں کیا تھا۔ ہاں البتہ انہوں نے اسے اللہ کی خوشنودی کی خاطر اختیار کیا تھا پھر اس کو پوری طرح نبھا بھی نہ سکے جیسا کہ اس کو نبھانے کا حق تھا۔ پس جو لوگ ان میں ایمان لائے ہم نے ان کو ان کا اجر عطا کر دیا مگر ان میں سے بہت سارے لوگ تو فاسق ہی ہیں۔

نوٹ !۔ان آیات کی روشنی میں غیر جانبداری سے صحیح فیصلہ آپ خود کر سکتے ہیں۔

ایصالِ ثواب:

ایصال ثواب کے بارے جو کچھ کہا جاتا ہے۔ اگر اس کا تجزیہ کیا جائے تو اس کے مطابق بھی ایک امیر آدمی کے وارے نیارے ہیں اور غریب تو اس میں بھی مات کھا جائے گا۔

فرض کرو کہ ایک امیر آدمی اس دنیا سے رخصت ہو جاتا ہے۔اس نے دنیا میں عیش کی تھی اور من چاہی زندگی گزاری تھی۔دنیا میں رہتے ہوئے اس نے دین کو کوئی خاص اہمیت نہیں دی تھی۔

مگر اب اس کے لواحقین چاہتے ہیں کہ وہ اللہ کے ہاں تو سرخرو ہو جائے۔چنانچہ وہ ایک لاکھ حافظ قرآن لوگوں کو اجرت کے بدلے اس میت کے ایصالِ ثواب پر مامور کر دیتے ہیں۔جو دن رات ایک کر کے اس کو ثواب کا ایصال کرتے رہتے ہیں۔اور ایک وقت آتا ہے کہ اس کی نیکیوں کا پلڑا بھاری ہو جاتا ہے ۔اور وہ اللہ کے ہاں بھی پیسوں کے زور پر نمبر لے جاتا ہے۔

اور دوسری طرف ایک غریب آدمی اس دنیا سے جاتا ہے۔اس نے دنیا میں چارو ناچار کسی طرح معمول کی زندگی گزاری تھی۔مگر اس نے دین کو خاص اہمیت دی ہوئی تھی۔اس کی زندگی رب چاہی تو تھی مگر غلطیوں کوتاہیوں سے بھرپور تھی۔اور اس کے لواحقین اس قدر غریب تھے کہ چاہتے ہوئے بھی اس کے لئے دعا کے علاوہ اور کچھ نہیں کر سکتے تھے۔ایسے میں کہ اس کی بدیوں والا پلڑا بھاری رہتا ہے۔اور وہ اللہ کے ہاں بھی غریبی کی وجہ سے پیچھے رہ جاتا ہے۔

اس کا نتیجہ آپ خود نکال سکتے ہیں۔کہ اس حساب سے تو اللہ کے ہاں بھی امیر آدمی پیسے کے بل بوتے پر کامیاب ہو جائے گا اور غریب اچھے عمل کرنے کے باوجود اپنی غلطیوں کوتاہیوں کی وجہ سے مارا جائے گا۔

جب کہ قرآن کریم میں اللہ جل شانہ کا دوٹوک فرمان ہے۔کہ

مَّن كَانَ يُرِيدُ ٱلْعَاجِلَةَ عَجَّلْنَا لَهُۥ فِيهَا مَا نَشَآءُ لِمَن نُّرِيدُ ثُمَّ جَعَلْنَا لَهُۥ جَهَنَّمَ يَصْلَىٰهَا مَذْمُومًا مَّدْحُورًا ﴿18﴾ وَمَنْ أَرَادَ ٱلْـَٔاخِرَةَ وَسَعَىٰ لَهَا سَعْيَهَا وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَأُو۟لَٰٓئِكَ كَانَ سَعْيُهُم مَّشْكُورًا ﴿19﴾

سورۃ الاسراء آیت ۱۸۔۱۹

جو کوئی دنیا کا خواہشمند ہوتا ہے تو ہم اس کو دنیا میں سے جیسے چاہتے ہیں جس قدر چاہتے ہیں جلد ہی دے دیتے ہیں۔ پھر اس کے لئے ہم نے جہنم کا (ٹھکانہ) تیار رکھا ہوتا ہے جس میں وہ ملامت زدہ اور محروم داخل ہو جائے گا۔ اور جو آخرت چاہتا ہے اور اس کے لئے مناسب کوشش بھی کرتا ہے۔ اور وہ مومن بھی ہو تو ایسے لوگوں کی کوشش قابلِ قدر و سراہت ہو گی۔

قُلْ هَلْ نُنَبِّئُكُم بِٱلْأَخْسَرِينَ أَعْمَٰلًا ﴿103﴾ ط ٱلَّذِينَ ضَلَّ سَعْيُهُمْ فِى ٱلْحَيَوٰةِ ٱلدُّنْيَا وَهُمْ يَحْسَبُونَ أَنَّهُمْ يُحْسِنُونَ صُنْعًا ﴿104﴾ أُو۟لَٰٓئِكَ ٱلَّذِينَ كَفَرُوا۟ بِـَٔايَٰتِ رَبِّهِمْ وَلِقَآئِهِۦ فَحَبِطَتْ أَعْمَٰلُهُمْ فَلَا نُقِيمُ لَهُمْ يَوْمَ ٱلْقِيَٰمَةِ وَزْنًا ﴿105﴾

سورۃ الکہف آیت ۱۰۳ تا ۱۰۵

کہہ دو کیا ہم تمہیں بتائیں؟۔ جو اعمال کے لحاظ سے بالکل ہی خسارے میں ہیں۔ وہ لوگ جن کی ساری کوششیں دنیا کی زندگی میں گم ہو کر رہ گئیں اور وہ خیال کیے بیٹھے ہیں کہ بلا شبہ وہ بہت اچھے کام کر رہے ہیں۔ یہ وہی لوگ ہیں جنہوں نے اپنے رب کی آیات سے اور اس کے سامنے حاضری سے انکار کیا۔ تو ان کے سارے اعمال ضائع ہو گئے پس ہم قیامت کے دن ان کے (اعمال کا) کچھ بھی وزن قائم نہیں کریں گے۔

علاوہ ازیں اللہ جل شانہ کے درج ذیل فرمودات بھی ملاحظہ ہوں۔ کہ

تِلْكَ أُمَّةٌ قَدْ خَلَتْ ۖ لَهَا مَا كَسَبَتْ وَلَكُم مَّا كَسَبْتُمْ ۖ وَلَا تُسْـَٔلُونَ عَمَّا كَانُوا۟ يَعْمَلُونَ ﴿134﴾

سورۃ البقرۃ آیت 134

یہ ایک امت تھی جو گزر گئی اس کے لئے تھا جو اس نے کمایا اور تمہارے لئے وہ ہے جو تم کماؤ گے۔ اور جو کچھ وہ کرتے تھے اس کے بارے میں تم سے نہیں پوچھا جائے گا۔

وَٱتَّقُوا۟ يَوْمًا تُرْجَعُونَ فِيهِ إِلَى ٱللَّهِ ۖ ثُمَّ تُوَفَّىٰ كُلُّ نَفْسٍ مَّا كَسَبَتْ وَهُمْ لَا يُظْلَمُونَ ﴿281﴾ ع38

سورۃ البقرۃ آیت 281

اور اس دن سے ڈرو جس دن اللہ کی طرف لوٹائے جاؤ گے۔ پھر ہر شخص کو اس کی (عملی) کمائی کا پورا پورا بدلہ دے دیا جائے گا اور کسی پر بھی ظلم نہ ہوگا۔

وَلَا تَتَمَنَّوْا مَا فَضَّلَ ٱللَّهُ بِهِۦ بَعْضَكُمْ عَلَىٰ بَعْضٍ ۚ لِّلرِّجَالِ نَصِيبٌ مِّمَّا ٱكْتَسَبُوا۟ ۖ وَلِلنِّسَآءِ نَصِيبٌ مِّمَّا ٱكْتَسَبْنَ ۚ وَسْـَٔلُوا۟ ٱللَّهَ مِن فَضْلِهِۦٓ ۗ إِنَّ ٱللَّهَ كَانَ بِكُلِّ شَىْءٍ عَلِيمًا ﴿32﴾

سورۃ النساء آیت 32

اور اس فضیلت میں آرزو مت کرو جو اللہ نے بعض کو بعض پر دی ہے۔ مردوں کا اپنی عملی کمائی سے حصہ ہے اور عورتوں کا اپنی عملی کمائی سے حصہ ہے۔ اور اللہ سے اس کا فضل مانگتے رہو۔ بیشک اللہ ہر چیز کا علم رکھتا ہے۔

قُلْ أَغَيْرَ ٱللَّهِ أَبْغِى رَبًّا وَهُوَ رَبُّ كُلِّ شَىْءٍ ۚ وَلَا تَكْسِبُ كُلُّ نَفْسٍ إِلَّا عَلَيْهَا ۚ وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِزْرَ أُخْرَىٰ ۚ ثُمَّ إِلَىٰ رَبِّكُم مَّرْجِعُكُمْ فَيُنَبِّئُكُم بِمَا كُنتُمْ فِيهِ تَخْتَلِفُونَ ﴿164﴾

سورۃ الأنعام آیت 164

کہہ دو کیا اب میں اللہ کو چھوڑ کر کوئی دوسرا رب تلاش کروں؟۔حالانکہ وہی ہر چیز کا رب ہے۔اور ہر نفس جو کچھ کماتا ہے اس کا وہ خود ہی ذمہ دار ہے۔اور کوئی بوجھ اٹھانے والا کسی دوسرے کا بوجھ نہیں اٹھائے گا۔پھر تم سب کو اپنے رب کی طرف ہی لوٹ کا جانا ہے پس جن جن باتوں میں تم اختلاف کیا کرتے تھے وہ سب تمہیں جتلادے گا۔

وَقَالَتْ أُولَىٰهُمْ لِأُخْرَىٰهُمْ فَمَا كَانَ لَكُمْ عَلَيْنَا مِن فَضْلٍ فَذُوقُوا۟ ٱلْعَذَابَ بِمَا كُنتُمْ تَكْسِبُونَ ﴿39﴾ ع4

سورۃ الأعراف آیت 39

اور پہلے والے بعد والوں سے کہیں گے کہ تمہیں ہم پر کچھ بھی فضیلت نہ ہوئی پس تم بھی (ہماری طرح) اپنی کمائی پر عذاب کے مزے چکھتے رہو۔

إِنَّ ٱلسَّاعَةَ ءَاتِيَةٌ أَكَادُ أُخْفِيهَا لِتُجْزَىٰ كُلُّ نَفْسٍۭ بِمَا تَسْعَىٰ ﴿15﴾

سورۃ طٰہٰ آیت 15

بلا شبہ قیامت آنے والی ہے میں اسے مخفی رکھنا چاہتا ہوں تاکہ ہر شخص کو اس کی سعی و کوشش کی جزا مل جائے۔

فَمَن يَعْمَلْ مِنَ ٱلصَّٰلِحَٰتِ وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَلَا كُفْرَانَ لِسَعْيِهِۦ ۖ وَإِنَّا لَهُۥ كَٰتِبُونَ ﴿94﴾

سورۃ الأنبیاء آیت 94

پس جو کوئی بھی عمل صالح کرے اور وہ مومن بھی ہو تو اس کی کوشش ضائع نہیں جائے گی۔ اور بیشک ہم ہی اس کے لکھنے والے ہیں۔

وَمَن جَٰهَدَ فَإِنَّمَا يُجَٰهِدُ لِنَفْسِهِۦٓ ۚ إِنَّ ٱللَّهَ لَغَنِىٌّ عَنِ ٱلْعَٰلَمِينَ ﴿6﴾

سورۃ العنکبوت آیت 6

اور جو کوئی کوشش کرتا ہے تو البتہ وہ صرف اپنے ہی فائدے کے لئے کوشش کرتا ہے۔ بلا شبہ اللہ تو سارے جہانوں سے بے نیاز ہے۔

فَلِذَٰلِكَ فَٱدْعُ ۖ وَٱسْتَقِمْ كَمَآ أُمِرْتَ ۖ وَلَا تَتَّبِعْ أَهْوَآءَهُمْ ۖ وَقُلْ ءَامَنتُ بِمَآ أَنزَلَ ٱللَّهُ مِن كِتَٰبٍ ۖ وَأُمِرْتُ لِأَعْدِلَ بَيْنَكُمُ ۖ ٱللَّهُ رَبُّنَا وَرَبُّكُمْ ۖ لَنَآ أَعْمَٰلُنَا وَلَكُمْ أَعْمَٰلُكُمْ ۖ لَا حُجَّةَ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمُ ۖ ٱللَّهُ يَجْمَعُ بَيْنَنَا ۖ وَإِلَيْهِ ٱلْمَصِيرُ ﴿15﴾ ط

سورۃ الشوری آیت 15

پس اس (دین) کی طرف دعوت دیتے رہو اور ثابت قدم رہو جیسا کہ تم کو حکم دیا گیا ہے اور ان لوگوں کی خواہشات کی پیروی نہ کرنا۔ اور کہہ دو کہ میں ہر اس کتاب پر ایمان رکھتا ہوں جو اللہ کی نازل کردہ ہے۔ اور مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں تمہارے درمیان عدل وانصاف کروں۔ اللہ ہی ہمارا رب ہے اور تمہارا رب بھی ہے ہمارے اعمال ہمارے لئے اور تمہارے اعمال تمہارے لئے ہیں۔ ہم میں اور تم میں کوئی کج بحثی درکار نہیں اللہ ہی جمع کرکے ہمارے درمیان (فیصلہ کردے گا)۔ اور سب اسی کی طرف لوٹ کر جانے والے ہیں۔

مَنْ عَمِلَ صَٰلِحًا فَلِنَفْسِهِ ۖ وَمَنْ أَسَآءَ فَعَلَيْهَا ۖ ثُمَّ إِلَىٰ رَبِّكُمْ تُرْجَعُونَ ﴿15﴾

سورۃ الجاثیۃ آیت 15

جو کوئی نیک عمل کرتا ہے وہ اپنے ہی فائدے کے لئے کرتا ہے۔ اور جو کوئی برائی کرتا ہے تو اس کا وبال بھی اسی پر پڑتا ہے۔ پھر تم سب اپنے رب کی طرف لوٹائے جاؤ گے۔

أَلَّا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِزْرَ أُخْرَىٰ ﴿38﴾ وَأَن لَّيْسَ لِلْإِنسَٰنِ إِلَّا مَا سَعَىٰ ﴿39﴾

سورۃ النجم آیت ۳۸۔۳۹

کہ کوئی بوجھ اٹھانے والا کسی دوسرے کا بوجھ نہیں اٹھائے گا۔ اور یہ کہ انسان کو (آخرت میں) اتنا ہی ملے گا جتنی کہ خود اس نے کوشش کی ہو گی۔

سَابِقُوٓاْ إِلَىٰ مَغْفِرَةٍ مِّن رَّبِّكُمْ وَجَنَّةٍ عَرْضُهَا كَعَرْضِ ٱلسَّمَآءِ وَٱلْأَرْضِ أُعِدَّتْ لِلَّذِينَ ءَامَنُواْ بِٱللَّهِ وَرُسُلِهِۦ ۚ ذَٰلِكَ فَضْلُ ٱللَّهِ يُؤْتِيهِ مَن يَشَآءُ ۚ وَٱللَّهُ ذُو ٱلْفَضْلِ ٱلْعَظِيمِ ﴿21﴾

سورۃ الحدید آیت 21

(اے بندو!) اپنے رب کی مغفرت اور اس جنت کی طرف ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کی کوشش میں لپکو جس کی چوڑائی آسمان و زمین کی چوڑائی کے برابر ہے جو ان لوگوں کے لئے تیار کی گئی ہے جو اللہ اور اس کے رسولوں پر ایمان لائیں۔ اور یہ اللہ کا فضل ہے جسے چاہتا ہے عطا کر دیتا ہے اور اللہ بڑے ہی فضل و کرم والا ہے۔

يَوْمَ يَتَذَكَّرُ ٱلْإِنسَٰنُ مَا سَعَىٰ ﴿35﴾

سورۃالنازعات آیت 35

اس دن انسان یاد کرے گا جو کوشش اس نے کی ہوگی۔

وُجُوهٌ يَوْمَئِذٍ نَّاعِمَةٌ ﴿8﴾ لِّسَعْيِهَا رَاضِيَةٌ ﴿9﴾

سورۃالغاشیۃ آیت ۸۔۹

بہت سے چہرے اس دن خوش باش ہوں گے۔ اپنی سعی و کوشش پر خوش و راضی ہوں گے۔

إِنَّ سَعْيَكُمْ لَشَتَّىٰ ﴿4﴾

سورۃاللیل آیت 4

بلاشبہ تم لوگوں کی کوششیں مختلف طرح کی ہیں۔

ان آیات کے مطابق میت تک کسی بھی نیک عمل کا ثواب نہیں پہنچتا۔

جہاں تک زندہ انسانوں کی مردہ لوگوں کے لئے دعا کا تعلق ہے تو اگرچہ قرآن اور احادیث نبوی دونوں میں اس کی ترغیب ضرور دی گئی ہے لیکن یہ اللہ سے درخواست کی ایک شکل ہے جو صرف اللہ رب العزت پر منحصر ہے۔ چاہے تو قبول کرے اور چاہے تو رد کردے۔ اللہ رب العزت کو مجبور نہیں کیا جا سکتا۔

ایصالِ ثواب (یعنی ایک انسان کا دوسرے انسان کو ثواب پہنچانا) اس سے تو اللہ رب العزت کا بیان کردہ قانونِ انصاف متزلزل ہو جائے گا۔ کہ ایک شخص دنیا میں اپنی مرضی سے جو چاہے جی میں آیا کرتا رہا اور اپنے لواحقین کے کیے گئے اعمال پر ملنے والے ثوابوں کی ترسیل کی بنا پر بخشا گیا۔ اور دوسرا شخص جس کا کوئی عزیز رشتہ دار نہ تھا۔ اپنی پارسا زندگی گزارنے کے باوجود ثوابوں کی ترسیل سے محروم رہا اور پھر آخرت میں اللہ کی رحمت سے بھی محروم ہو گیا۔ نبی ﷺ کی زندگی میں ان کو بھی اپنے پیاروں سے جدائی کا غم سہنا پڑا۔

نبی ﷺ کی زندگی میں آپ کے چچا امیر حمزہ رضی اللہ عنہ۔

آپ ﷺ کی زوجہ محترمہ خدیجہ رضی اللہ عنہا۔

آپ ﷺ کی تین بیٹیاں رضی اللہ عنہن۔

اور آپ ﷺ کے دو جگر گوشے اور ایک داماد بھی اس دارِ فانی سے رخصت ہوئے تھے۔

لیکن یہ کہیں سے بھی پتہ نہیں چلتا کہ آپ ﷺ نے ان میں سے کسی کو ثواب پہنچانے کے لئے سے قرآن پڑھا ہو۔ یا خاص ان کی طرف سے قربانی کی ہو۔ یا روزہ رکھا ہو۔ یا کوئی نفلی عمل کیا ہو یا نماز پڑھی ہو۔ یا ان کے لئے قل۔ تیسرا۔ ستواں۔ دسواں۔ چالیسواں وغیرہ کیا ہو۔

ایسے ہی صحابہ کرامؓ کی طرف سے بھی کوئی ایسا عمل منقول نہیں ہے۔ اور اگر ایسا کرنا جائز ہوتا تو صحابہ کرامؓ ہم سے پہلے یہ کام کرنے میں پیش پیش ہوتے۔ اور اس کا ذکر کئی جگہ پر ملتا۔ مگر اس بارے ان سے کوئی ایسا عمل ثابت نہیں۔

البتہ معتبر احادیث سے جو باتیں معلوم ہوتی ہیں۔ ان کا لب لباب درج ذیل ہے۔

جب انسان فوت ہو جائے تو اس کا عمل منقطع ہو جاتا ہے سوائے تین اعمال کے کہ وہ منقطع نہیں ہوتے

ایک۔ صدقہ جاریہ جس کی بنیاد اس نے خود رکھی ہو۔

دوسرا۔ ایسا علم جس سے لوگ مستفید ہوں۔

تیسرا۔ نیک اولاد جو اس کے لئے دعا کرے۔

یا۔ ان کے ذمے کوئی قرض تھا جو ادا نہ ہو سکا اسے ان کا جنازہ پڑھنے سے پہلے ادا کر دے۔

یا۔ پھر حج یا عمرہ صرف اس صورت میں کہ والدین نے زندگی میں کبھی اس کی خواہش رکھی ہو۔ اور کسی بھی وجہ سے اسے پورا کرنے کا موقع نہ ملا ہو۔

یا۔ان پر کوئی روزہ یا فدیہ واجب تھااور وہ ان کو ادا کرنے سے پہلے ہی فوت ہوگئے اسے ادا کرے۔

نیک اولاد والدین کے لئے صدقہ جاریہ ہے۔اس لئے اپنی اولاد کی اچھی تربیت کرتے رہنا چاہیئے تاکہ صدقہ جاریہ والوں میں شمولیت ہو جائے۔خود بھی مخلص ہو کر دین سیکھنا چاہیئے کہ اس پر عمل کرنے سے والدین کو خود بخود ثواب ملتا رہتا ہے۔اور پھر ان کے لئے مفید ترین چیز دعا ہے۔جو اللہ رب العزت کے حضور ایک درخواست کا درجہ رکھتی ہے۔

ہمیں چاہیئے کہ ایسے اعمال کریں جن کے بارے میں نبی ﷺ کی طرف سے ترغیب دلائی گئی ہے۔انہیں چھوڑ کر ایسی باتوں کے پیچھے نہ جائیں جو آپ ﷺ سے ثابت نہیں۔اور نہ ہی آپ کے کسی صحابیؓ سے ثابت ہے۔!

کیونکہ ہر قسم کی خیر نبی ﷺ اور آپ کے صحابہ کرامؓ کے راستے پر ہی چلنے میں ہے۔بس وہیں تک محدود رہیں جہاں تک معتبر روایات سے ثابت ہے۔اس سے آگے بڑھنے کی کوشش ہر گز نہ کریں۔

علاوہ ازیں اس کا انحصار اس بات پر بھی ہوتا ہے۔کہ بعض اوقات اولاد تو نیک ہوتی ہے۔اور ماں باپ میں سے جس کے لیے ثواب بخشا ہوتا ہے۔وہ اس کا اہل نہیں ہوتا۔اللہ کا پاس تو ہر مرنے والے کا پورا حساب ہوتا ہے۔اسے کے ہاں تو عملوں کے درجے مقرر ہیں۔جن کے حساب سے کوئی تو اللہ کے ہاں

بالکل اہل نہیں ہوتا اور کوئی درجے میں کم اہلیت کا حامل ہوتا ہے۔ تو اس صورت میں بھی دعا کرنا۔ ثواب بخشنا فائدے مند نہ ہوگا۔ اس کی مثال ہمیں قرآن سے ہی ملتی ہے۔ دیکھئے آیات۔

وَمَا كَانَ ٱسْتِغْفَارُ إِبْرَٰهِيمَ لِأَبِيهِ إِلَّا عَن مَّوْعِدَةٍ وَعَدَهَآ إِيَّاهُ فَلَمَّا تَبَيَّنَ لَهُۥٓ أَنَّهُۥ عَدُوٌّ لِّلَّهِ تَبَرَّأَ مِنْهُ ۚ إِنَّ إِبْرَٰهِيمَ لَأَوَّٰهٌ حَلِيمٌ ﴿114﴾

سورۃ التوبۃ آیت 114

اور ابراہیمؑ کا اپنے باپ کے لئے بخشش کی دعا مانگنا تو ایک وعدے کے سبب تھا جو وہ اس سے کر چکا تھا۔ لیکن جب اس پر واضح ہو گیا کہ وہ اللہ کا دشمن ہے تو وہ اس سے بیزار ہو گیا۔ بلا شبہ ابراہیمؑ بڑا ہی نرم دل بہت تحمل والا تھا۔

درج ذیل آیت میں اللہ تعالیٰ نبی ﷺ کو تنبیہ کر رہے ہوتے ہیں۔ کہ اگر تم ان کے لئے ستّر دفعہ بھی بخشش کی دعا مانگو گے تو بھی اللہ انہیں ہر گز نہیں معاف کرے گا۔

ٱسْتَغْفِرْ لَهُمْ أَوْ لَا تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ إِن تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ سَبْعِينَ مَرَّةً فَلَن يَغْفِرَ ٱللَّهُ لَهُمْ ۚ ذَٰلِكَ بِأَنَّهُمْ كَفَرُوا۟ بِٱللَّهِ وَرَسُولِهِۦ ۗ وَٱللَّهُ لَا يَهْدِى ٱلْقَوْمَ ٱلْفَٰسِقِينَ ﴿80﴾ ع10

سورۃ التوبۃ آیت 80

تم ان کے لئے بخشش مانگو یا نہ مانگو۔ اگر تم ان کے لئے ستّر دفعہ بھی بخشش مانگو گے تو بھی اللہ انہیں ہر گز نہیں بخشے گا۔ یہ اس لئے کہ انہوں نے اللہ اور اس کے رسول سے کفر کیا۔ اور اللہ فاسقوں کو ہدایت یاب نہیں ہونے دیتا۔

اوپر بیان کردہ دو مثالیں تو مرے ہوؤں کے بارے میں تھیں۔ اب ایک قریب المرگ کی مثال بھی قرآن میں ہے۔ یہ اس کے طوفان میں غرق ہوتے وقت کی روداد ہے۔ دیکھئے سورۃ ہود کی آیات ۴۰ تا ۴۷۔

حَتَّىٰٓ إِذَا جَآءَ أَمْرُنَا وَفَارَ ٱلتَّنُّورُ قُلْنَا ٱحْمِلْ فِيهَا مِن كُلٍّ زَوْجَيْنِ ٱثْنَيْنِ وَأَهْلَكَ إِلَّا مَن سَبَقَ عَلَيْهِ ٱلْقَوْلُ وَمَنْ ءَامَنَ ۚ وَمَآ ءَامَنَ مَعَهُۥٓ إِلَّا قَلِيلٌ ﴿40﴾

سورۃ ہود آیت 40

یہاں تک کہ جب ہمارا حکم آ پہنچا اور تنور جوش مارنے لگا۔ ہم نے نوحؑ سے کہہ دیا کہ کشتی میں ہر قسم کے نر و مادہ جوڑے اور اپنے گھر والوں کو بھی سوار کر لو۔ نیز ان کو بھی (سوار کر لو) جو ایمان لا چکے ہیں۔ سوائے ان کے جن کے بارے (ہلاکت کا) پہلے سے فیصلہ ہو چکا اور بہت ہی تھوڑے لوگ تھے جو ان کے ساتھ ایمان لائے تھے۔

۞ وَقَالَ ٱرۡكَبُواْ فِيهَا بِسۡمِ ٱللَّهِ مَجۡرٖىهَا وَمُرۡسَىٰهَآۚ إِنَّ رَبِّي لَغَفُورٞ رَّحِيمٞ ﴿41﴾

سورۃ ہود آیت 41

اور (نوحؑ نے) کہا اللہ کے نام سے اس میں سوار ہو جاؤ کہ اسی (اللہ) کے سہارے اس کا چلنا اور اس کا ٹھہرنا ہے۔ بیشک میرا رب بڑا بخشنے والا نہایت مہربان ہے۔

وَهِيَ تَجۡرِي بِهِمۡ فِي مَوۡجٖ كَٱلۡجِبَالِ وَنَادَىٰ نُوحٌ ٱبۡنَهُۥ وَكَانَ فِي مَعۡزِلٖ يَٰبُنَيَّ ٱرۡكَب مَّعَنَا وَلَا تَكُن مَّعَ ٱلۡكَٰفِرِينَ ﴿42﴾

سورۃ ہود آیت 42

اور وہ انہیں پہاڑ جیسی (طوفانی) لہروں میں لئے چلتی جارہی تھی اور اس وقت نوحؑ نے اپنے بیٹے کو پکارا جب وہ ایک الگ کنارے پر تھا کہ اے میرے بیٹے!۔ ہمارے ساتھ سوار ہو جا اور کافروں کے ساتھ شامل نہ رہو۔

قَالَ سَـَٔاوِيٓ إِلَىٰ جَبَلٖ يَعۡصِمُنِي مِنَ ٱلۡمَآءِۚ قَالَ لَا عَاصِمَ ٱلۡيَوۡمَ مِنۡ أَمۡرِ ٱللَّهِ إِلَّا مَن رَّحِمَۚ وَحَالَ بَيۡنَهُمَا ٱلۡمَوۡجُ فَكَانَ مِنَ ٱلۡمُغۡرَقِينَ ﴿43﴾

سورۃ ہود آیت 43

اس نے کہا میں ابھی کسی پہاڑ کی پناہ لے لیتا ہوں جو مجھے پانی سے بچالے گا۔(نوحؑ نے) کہا آج اللہ کے حکم سے کوئی بھی بچانے والا نہیں مگر وہی جس پر اللہ رحم کردے۔اتنے میں دونوں کے درمیان ایک لہر و موج حائل ہو گئی۔پس وہ غرق ہو جانے والوں میں سے ہو گیا۔

وَقِيلَ يَٰٓأَرۡضُ ٱبۡلَعِي مَآءَكِ وَيَٰسَمَآءُ أَقۡلِعِي وَغِيضَ ٱلۡمَآءُ وَقُضِيَ ٱلۡأَمۡرُ وَٱسۡتَوَتۡ عَلَى ٱلۡجُودِيِّۖ وَقِيلَ بُعۡدٗا لِّلۡقَوۡمِ ٱلظَّٰلِمِينَ ﴿44﴾

سورۃ ہود آیت 44

اور ارشاد فرمادیا گیا کہ اے زمین !۔اپنا پانی نگل جا اور اے آسمان !۔ تھم جا اور پانی سکھادیا گیا اور قضیہ چکادیا گیا اور کشتی جودی پہاڑ پر جا ٹھہری۔اور کہہ دیا گیا کہ ظالم لوگوں پر پھٹکار ہے۔

وَنَادَىٰ نُوحٞ رَّبَّهُۥ فَقَالَ رَبِّ إِنَّ ٱبۡنِي مِنۡ أَهۡلِي وَإِنَّ وَعۡدَكَ ٱلۡحَقُّ وَأَنتَ أَحۡكَمُ ٱلۡحَٰكِمِينَ ﴿45﴾

سورۃ ہود آیت 45

https://quranexcel.com

اور نوحؑ اپنے رب کو پکارنے لگا کہ اے میرے رب !۔ بلاشبہ میرا بیٹا میرے اہل میں سے ہے (تو اس کو بھی نجات دیدے) اور بیشک تیرا وعدہ سچا ہے اور تو سب فیصلہ کرنے والوں سے بہتر فیصلہ کرنے والا ہے۔

قَالَ يَٰنُوحُ إِنَّهُۥ لَيْسَ مِنْ أَهْلِكَ ۖ إِنَّهُۥ عَمَلٌ غَيْرُ صَٰلِحٍ ۖ فَلَا تَسْـَٔلْنِ مَا لَيْسَ لَكَ بِهِۦ عِلْمٌ ۖ إِنِّىٓ أَعِظُكَ أَن تَكُونَ مِنَ ٱلْجَٰهِلِينَ ﴿46﴾

سورۃ ہود آیت 46

ارشادِ باری ہوا کہ اے نوحؑ !۔ بیشک وہ تیرے اہل میں سے نہیں ہے کیوں کہ اس کے عمل ہی اچھے نہیں ہیں۔ پس جس چیز کی حقیقت تجھے معلوم نہیں اس کے بارے مجھ سے سوال ہی نہ کر۔ یقیناً میں تمہیں نصیحت کرتا ہوں کہ نادان مت بن جا۔

قَالَ رَبِّ إِنِّىٓ أَعُوذُ بِكَ أَنْ أَسْـَٔلَكَ مَا لَيْسَ لِى بِهِۦ عِلْمٌ ۖ وَإِلَّا تَغْفِرْ لِى وَتَرْحَمْنِىٓ أَكُن مِّنَ ٱلْخَٰسِرِينَ ﴿47﴾

سورۃ ہود آیت 47

نوحؑ نے کہا کہ اے میرے رب!۔ میں تیری پناہ میں آنا چاہتا ہوں اس بات سے کہ ایسی چیز کا سوال کروں جس کی حقیقت مجھے معلوم نہیں۔ اور اگر تو مجھے نہیں بخشے گا اور مجھ پر رحم نہیں کرے گا تو میں خسارہ پانے والوں میں سے ہو جاؤں گا۔

یہ بھی واضح کر دیا کہ اللہ جل جلالہ کی آیات بہت زیادہ اہمیت کی حامل ہیں۔ ان کو قطعاً پسِ پشت نہ ڈالو۔ جو ایسا کرے گا وہ اس کا خمیازہ بھی بھگتے گا۔

وَٱلَّذِينَ سَعَوْا۟ فِىٓ ءَايَٰتِنَا مُعَٰجِزِينَ أُو۟لَٰٓئِكَ أَصْحَٰبُ ٱلْجَحِيمِ﴿51﴾

سورۃ الحج آیت 51

اور جو لوگ ہماری آیات کو رَد کرنے کی کوشش کرتے ہیں وہی اہل دوزخ ہیں۔

وَٱلَّذِينَ سَعَوْ فِىٓ ءَايَٰتِنَا مُعَٰجِزِينَ أُو۟لَٰٓئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ مِّن رِّجْزٍ أَلِيمٌ﴿5﴾

سورۃ سبا آیت 5

اور جو لوگ ہماری آیتوں کو رَد کرنے کی کوشش کرتے ہیں یہ ہیں وہ (بدبخت) لوگ جن کے لئے سخت المناک عذاب کی سزا ہے۔

وَٱلَّذِينَ يَسْعَوْنَ فِىٓ ءَايَٰتِنَا مُعَٰجِزِينَ أُو۟لَٰٓئِكَ فِى ٱلْعَذَابِ مُحْضَرُونَ﴿38﴾

سورۃ سبا آیت 38

اور جو لوگ ہماری آیتوں کو رَد کرنے کی کوشش کرتے ہیں وہ عذاب میں حاضر کئے جائیں گے۔

قرآن خوانی:

قرآن خوانی کا ذکر آیا ہے تو پہلے کچھ اس بارے بھی ذہن نشین کر لیں کہ جو لوگ قرآن خوانی کرواتے ہیں وہ شاید یہ بات جانتے ہوں گے کہ یہ عمل نہ تو فرض ہے اور نہ ہی قرآن و حدیث سے ثابت ہے ۔صرف اس لئے شروع کی گیا ہے کہ کچھ پیٹ پوجا چلتی رہے اور کہتے ہیں کہ یہ ایک نیک اور اچھا کام ہے اس کے کرنے میں کیا حرج ہے۔بلکہ یہ لوگوں کی اپنی اختراع اور بدعت ہے۔لوگ اتنا سمجھتے ہیں کہ قرآن پڑھنا باعثِ برکت ہے لیکن خود قرآن سے دور ہونے کی وجہ سے اس طرح سے اس کمی کو پورا کرنا چاہتے ہیں۔وہ خود کیوں نہیں پڑھتے خواہ تھوڑا پڑھیں خود سے سمجھ سمجھ کے پڑھیں تاکہ حقیقی رحمتیں اور برکتیں حاصل ہوں ؟۔دوسروں سے پڑھواتے ہیں جس کی اسلام اجازت نہیں دیتا کیونکہ دین میں ایسی بات پر جبر نہیں ہے۔جبکہ یہ جبراً دوسروں سے پڑھواتے ہیں۔

لَآ إِكْرَاهَ فِى ٱلدِّينِ ۖ قَد تَّبَيَّنَ ٱلرُّشْدُ مِنَ ٱلْغَىِّ ۚ فَمَن يَكْفُرْ بِٱلطَّٰغُوتِ وَيُؤْمِنۢ بِٱللَّهِ فَقَدِ ٱسْتَمْسَكَ بِٱلْعُرْوَةِ ٱلْوُثْقَىٰ لَا ٱنفِصَامَ لَهَا ۗ وَٱللَّهُ سَمِيعٌ عَلِيمٌ ﴿256﴾

سورۃ البقرہ آیت ۲۵۶

دین کے بارے میں کوئی زبردستی نہیں ہے۔ یقینی طور پر ہدایت گمراہی سے الگ ہو چکی ہے۔ پس جو کوئی طاغوت (یعنی ہر باطل معبود) کا انکار کر دے اور اللہ پر ہی ایمان لائے تو اس نے ایسا مضبوط سہارا تھام لیا جو کبھی ٹوٹنے والا نہیں ہے۔ اور اللہ خوب سننے والا سب کچھ جاننے والا ہے۔

اسلام سے متعلق کسی بھی چیز پر دلی چاہت سے عمل کرنا باعث رحمت و برکت ہے۔ اکثر ایسا ہوتا ہے جب پارے لوگوں کو پڑھنے کے لئے دیئے جاتے ہیں تو وہ نہ چاہتے ہوئے بھی رکھ لیتے ہیں کہ پڑھنا نہ پڑھنا تو بعد کی بات ہے کم از کم ناک تو رکھ لی جائے پھر کچھ ایسے لوگ جو پڑھ نہیں پاتے وہ بسم اللہ کے ورد سے پارہ پڑھ لیتے ہیں اور اگر کسی مدرسے سے بچے قرآن پڑھنے کے لئے بلائے جاتے ہیں تو کیسے یقین سے کہہ سکتے ہیں کہ وہ صحیح اور پورا پڑھتے ہیں جبکہ سب کو معلوم ہے بچے آخر بچے ہوتے ہیں۔ پھر اس پر بھی غور طلب بات یہ ہے کہ اس میں چودہ پندرہ سجدے بھی ہیں کیا کوئی سجدہ کرتا ہے؟۔ سب کو کھانے کی پڑی ہوتی ہے بس پیٹ کی آگ بجھائی اور چلتے بنے۔ آپ خود سوچیں کہ یہ عمل اس طرح سے باعثِ برکت ہوگا یا الٹا باعثِ زحمت؟۔

یہ تو موجودہ دور کی ایک مثال تھی۔پہلے بھی اسی طرح اور بہت ساری باتوں کو دین کا رنگ چڑھا کر دین میں شامل کیا جاتا رہا۔اور دیگر شرکیہ اعمال کا اسلامی سوسائٹی میں دور دورہ ہوتا گیا۔اور پھر کچھ عرصے کے بعد لوگ ان ہی ساری خرافات کو اصلی دین سمجھنے لگ گئے۔اب اللہ ہی جانے آگے کیا کچھ ہونے والا ہے۔اللہ جل شانہ سے دعا ہے کہ اللہ سب مسلمانوں کو ان خرافات سے بچا کر رکھے۔آمین۔ثمہ آمین !۔

اختیاری تقدیر اور اس پر مرتب اعمال نامہ:

تقدیر کو ایک سیدھی لکیر کی طرح سمجھ لینا سب سے بڑی غلطی ہے۔

تقدیر کے بارے پہلے بھی بات ہو چکی۔اس کا ایک حصہ غیر اختیاری ہے جس میں تبدیلی ناممکن ہے۔ جن میں انسان مجبور ہے۔اور وہ ہے انسان کی دنیا میں پیدائش اور موت۔کہ وہ کہاں پیدا ہوگا؟۔اس کے ماں باپ کون ہوں گے؟ پھر اس کا قد کاٹھ۔شکل و صورت کیسی ہوگی؟۔خون اور ڈی این اے کی ساخت کیا ہوگی؟۔اسے کتنی عمر ملے گی اور وہ کب اور کہاں مرے گا؟۔غرض ان کے علاوہ اور بھی بہت ساری چیزیں ہیں جن پر انسان بالکل بے بس ہے۔سادہ الفاظ میں ہر وہ چیز جس پر اس کا اختیار نہیں ہے اور وہ انسان کے اختیار سے باہر ہے۔سب تقدیر غیر اختیاری میں شامل ہے۔ان سب پر انسان سے

پوچھ گچھ ہونے والی نہیں۔ البتہ انسان کے اختیاری فیصلوں میں وہ اپنے افعال۔اعمال و کردار اپنے ارادے سے کرنے کی حد تک آزاد ہے۔اسی خود مختاری کی وجہ سے وہ اپنے اعمال کا ذمہ دار سمجھا جائے گا۔اوران کے کرنے پر اسے نیکی یا بدی ملے گی۔

یہاں پر صرف اسی حصے کی بات کرنا مقصود ہے جو انسان کے اختیار میں ہے۔ جس پر انسان سے پوچھ گچھ ہو گی۔ تقدیر کے اس حصے کو اختیاری تقدیر کہا جاتا ہے۔اس کے مطابق تقدیر ایک ایسا نقشہ ہے جس میں ان گنت راستے ہیں۔ جس میں انسان پیدائش سے ہی داخل ہو جاتا ہے۔اور جب اسے اچھے برے کی تمیز ہونا شروع ہو جاتی ہے۔تو اعمال کے درجات کے مطابق اس میں (مثبت یا منفی) کمائی یا لکھائی شروع ہو جاتی ہے۔سب اعمال درجات کے حساب سے شمار ہوتے ہیں۔اللہ جل شانہ کے ہاں تو ان کے اتنے درجات ہوں گے کہ شمار سے باہر۔اس پر تو ہمارا تصور بھی ادھورا ہی ہو گا۔یہ ایسا مکمل اور جامع اختیاری پروگرام ہے۔ جس کے ایک پوائنٹ سے کھربوں اختیاری راستے نکلتے ہیں جن میں سے کسی ایک پر انسان عمل کرتا ہے۔اور اچھے یا برے درجے کا مستحق ہو جاتا ہے۔پھر اسی درجے سے آگے اور کھربوں اختیاری راستے نکلتے ہیں جن میں سے وہ پھر کسی ایک درجے کا انتخاب کرتے ہوئے آگے بڑھتا ہے۔یوں زندگی میں پیش آنے والے ہر موڑ پر اسے ایک درجہ چننا ہوتا ہے۔ان سارے اختیار کئے اور چنے ہوئے راستوں پر اس کی اپنی مرتب کردہ ایک کتاب بن جاتی ہے جو شروع سے آخر تک ایک ترتیب سے ہوتی ہے۔ یہاں تک کہ اسے موت آجاتی ہے۔اس سارے پروگرام میں اس کی اپنی

مرتب کردہ مختلف طرح کے اتار چڑھاؤ رکھنے والی یہ منحنی لائن تقدیر کہلاتی ہے۔اس کا صاف مطلب یہ بنتا ہے کہ اللہ نے تقدیر کا ایک بہت ہی پیچیدہ نظام ہر انسان کو ودیعت کیا ہوا ہے۔ جس پر لکھائی ہمارے اعمال کی مرہونِ منت ہوتی ہے۔

عام طور پر کچھ لوگ اللہ جل شانہ پر الزام دھر رہے ہوتے ہیں۔ کہ اللہ نے جب ہماری تقدیر ہی ایسے لکھی ہے تو ہم کیا کر سکتے ہیں۔ ہمارے ہاتھ میں کیا ہے؟۔ حالانکہ اپنی اچھی بری تقدیر لکھنے کے ذمہ دار وہ خود ہوتے ہیں۔

انسان تقدیر کا مکلّف نہیں بلکہ احکام شرعیہ کا پابند ہے۔ کوئی شخص جرم کا ارتکاب اور نیکی کا انکار اس دلیل سے نہیں کر سکتا کہ میری تقدیر میں یہی تھا۔اس لیے کہ اسے شریعت نے نیکی کرنے اور بدی سے بچنے کا واضح حکم دیا ہے۔اور وہ اس حکمِ شرعی کو بخوبی جانتا ہے جس کی تعمیل یا انکار کا نتیجہ بھی اس کے سامنے رکھ دیا گیا ہے۔اگر انسان اس کی تعمیل نہیں کرتا اور اسے تقدیر کے گلے میں ڈال دیتا ہے۔ صرف اس کا بہانہ بنا کر وہ غلط راہ اختیار کرتا ہے اسے قسمت کا لکھا کہہ کر خود کو بری الذّمہ قرار دینے کی کوشش کرتا ہے۔ تو سوال یہ ہے کہ اسے کیسے پتہ چلا کہ اس کی قسمت میں یہی لکھا تھا؟۔ کیا اس نے غیب سے خبر پالی یا لوحِ محفوظ پر دیکھ لیا؟۔اس کی یہ بہانے بازی بھی سمجھ سے باہر ہے۔

قدرت نے جس شے کے بارے میں انسان اختیار دیا ہے۔اسے کرنے یا نہ کرنے کی قدرت بھی دی ہے۔اس کے اچھے برے انجام سے باخبر بھی کیا ہے۔اسے چھوڑ کر سارا کچھ تقدیر کے کھاتے میں ڈال دینا جسے جاننے کا کوئی بھی دعویٰ نہیں کر سکتا۔صرف بہانہ بنا کر فرائض سے فرار اور جرائم کا ارتکاب کرتے رہنا۔بیمار اور مجرمانہ ذہنیت کی عکاسی کرتا ہے۔

اختیاری تقدیر کو بھی اس طرح بیان کرنا کہ۔بس مقدر میں ہی یہی تھا۔بڑی بڑی غلط فہمیاں پیدا کرتا ہے۔کہ شاید انسان مجبورِ محض ہے۔یا ایک ایسی بے جان پتلی ہے جسے اختیار والا مقدر بھی جس طرح چاہتا ہے نچاتا رہتا ہے۔اختیاری تقدیر ہی ایک انسان کو جبراً قاتل بناتی ہے اور کسی کو مقتول ہونے پر مجبور کر دیتی ہے۔اختیاری مقدر ہی کسی کو جبراً ٹیک بناتا ہے اور کسی کو جبراً برا دیتا ہے۔اس سوچ سے نتیجہ یہی نکلے گا کہ اس دنیا میں ہونے والے سارے اچھے کام اور سارے جرائم کا ذمہ دار صرف اللہ تعالیٰ ہے۔سارے انسان تو معصوم عن الخطا ہیں۔ان کو تو یونہی اللہ دوزخ میں ڈالنے پر مصّر ہے۔تو خود سوچو کہ کوئی عقل مند اس نتیجے کو کسی بھی صورت درست تسلیم کرے گا۔

اب اس اختیاری تقدیر کو یہاں اسے ایک مثال سے سمجھانے کی کوشش کرتے ہیں۔سارے درجاتی اعمال کے لیے دنیاوی گنتی کے کھرب درجات فرض کر لیتے ہیں۔کہ اچھے اعمال کے مثبت ایک سے شروع کر کے مثبت کھربوں تک درجے ہیں۔ایسے اعمال بھی ہوتے ہیں جن پر اجر صفر ہو جاتا ہے ۔اب برے اعمال کو بھی درجوں میں تقسیم کر لیتے ہیں۔کہ ان کے منفی ایک سے شروع کر کے منفی

https://quranexcel.com

کھربوں تک درجے ہیں۔یہ توسب کو معلوم ہے کہ اعمال کا چناؤانسان کے اختیار میں ہوتا ہے۔یعنی انسان کوزندگی کے ہر ہر قدم پر ان کھربوں اچھے برے درجات والے کاموں سے پالاپڑتا ہے۔جنہیں وہ کر گزرتا ہے۔اور پھر اس کی زندگی میں اربوں کھربوں کے حساب سے ایسے لمحات ومقامات آتے ہیں جن پر لئے گئے فیصلے ہی ان کے اخروی (مثبت یا منفی) درجات مرتب کرتے ہیں۔

اب اسے تصویری شکل سے سمجھیں۔کیونکہ تصویر سے سمجھنا آسان ہوتا ہے۔یہ اسلوب صرف اس لیے اختیار کیا ہے کہ بات پوری طرح سمجھ میں آجائے۔اسے اگر تصویری شکل میں وضع کیا جائے تو تصویر کچھ ایسی ہوگی۔یہ تصویر کسی ایک موقع محل کی مناسبت سے صرف ایک ہی اختیاری موقع یا چناؤ کی وضاحت کرتی ہے۔یوں زندگی میں کتنے ہی موقعے آتے ہیں ہر دفعہ ایسے ہی کسی چناؤ کا اختیار ہر کسی کو مہیا ہوا کرتا ہے۔

یہاں تو چند درجاتی راستے بنائے ہیں۔ زندگی میں ہر ہر قدم پر انسان کو اختیار ہے کہ کھربوں درجاتی راستوں میں سے وہ کوئی اچھا عمل اپناتا ہے یا برا

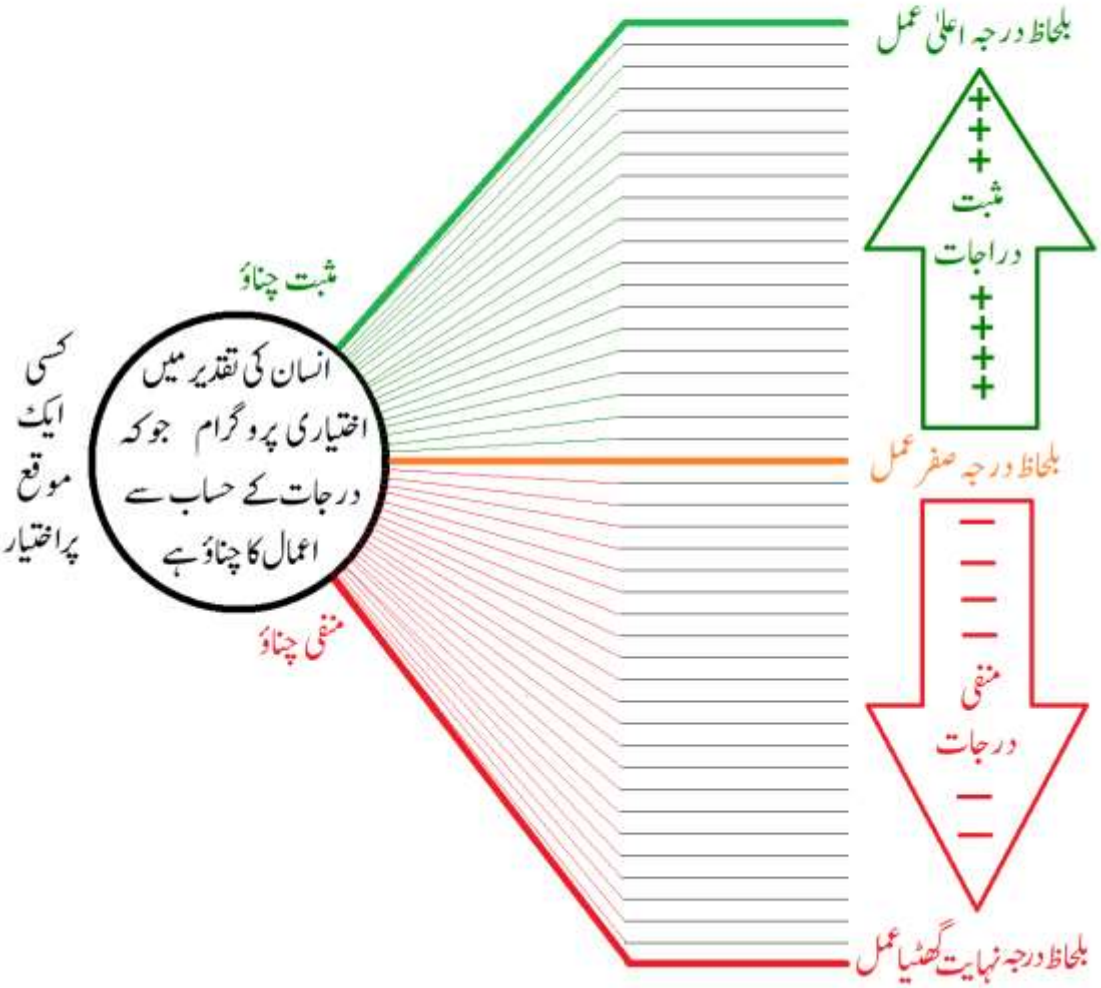

یہ تو کسی ایک موقع پر اختیار کی بات تھی۔ زندگی میں ایسے لمحات والے کھربوں معاملات انسان کو پیش آتے ہیں۔ جن پر ایسے ہی چناؤ کرنا پڑتا ہے۔ اب ان کو تصویری شکل میں پیش کرنا مشکل امر ہے دیکھئے درج ذیل تصویر۔

یہاں صرف مثبت اور منفی سے اگلے درجات بنائے ہیں تو مشکل درپیش ہے۔ جبکہ ہر درجے سے کھربوں سے بھی زیادہ درجے آگے نکلتے ہیں۔ جن کے بارے سوچ سکتے ہیں کہ اسے تصویر میں وضع کرنا کس قدر مشکل ہے؟۔

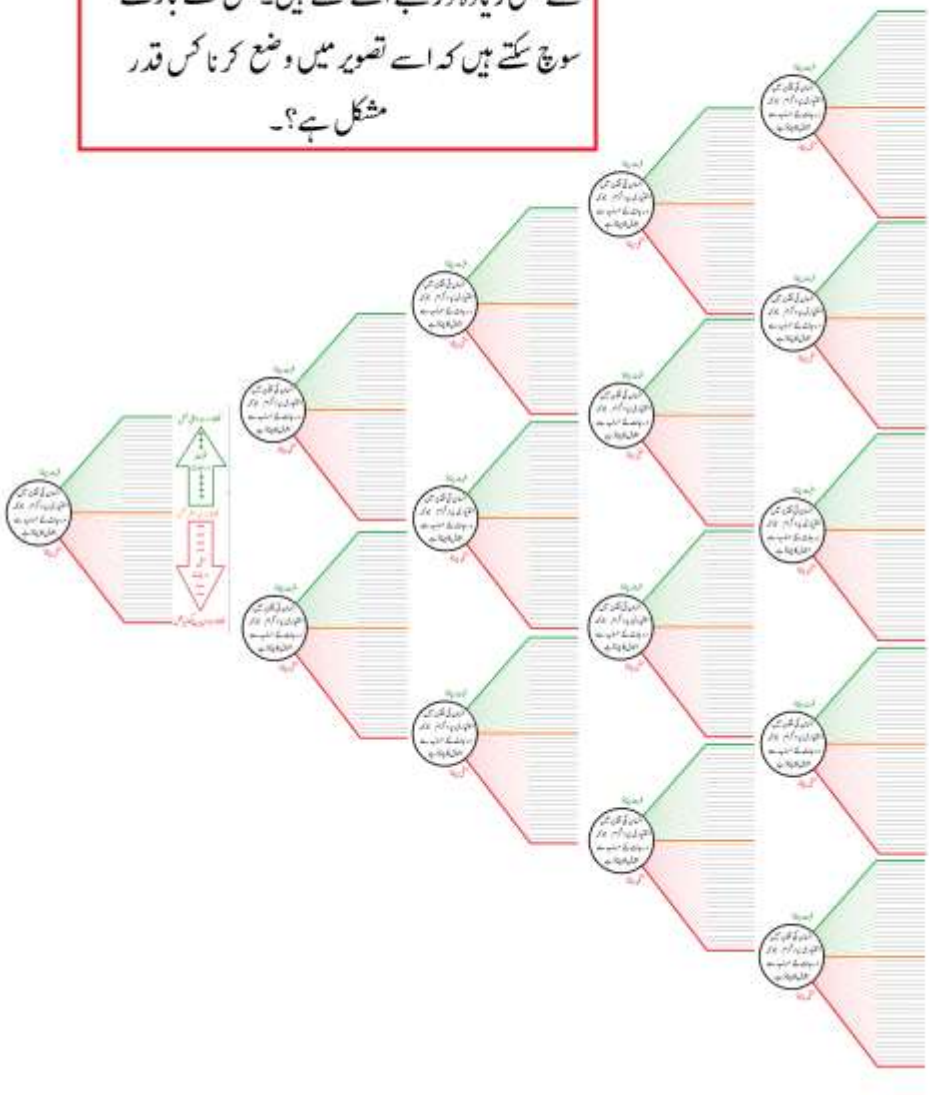

اب ہم اختصار سے کام لیتے ہوئے صرف انتہائی مثبت اور انتہائی منفی درجوں کو لے کر اسے تصویر سے واضح کرتے ہیں۔اور ساتھ ہی ایک انسان کا سن شعور سے موت تک اعمال کا درجات کے حساب سے

تجزیہ کرتے ہیں تو پتہ چلتا ہے کہ جتنے اعمال اچھے ہوں گے اتنے ہی اچھے درجے والی موت ہو گی اور جتنے اعمال برے ہوں گے اتنی ہی بری موت ہو گی۔ دیکھئے درج ذیل تصویر

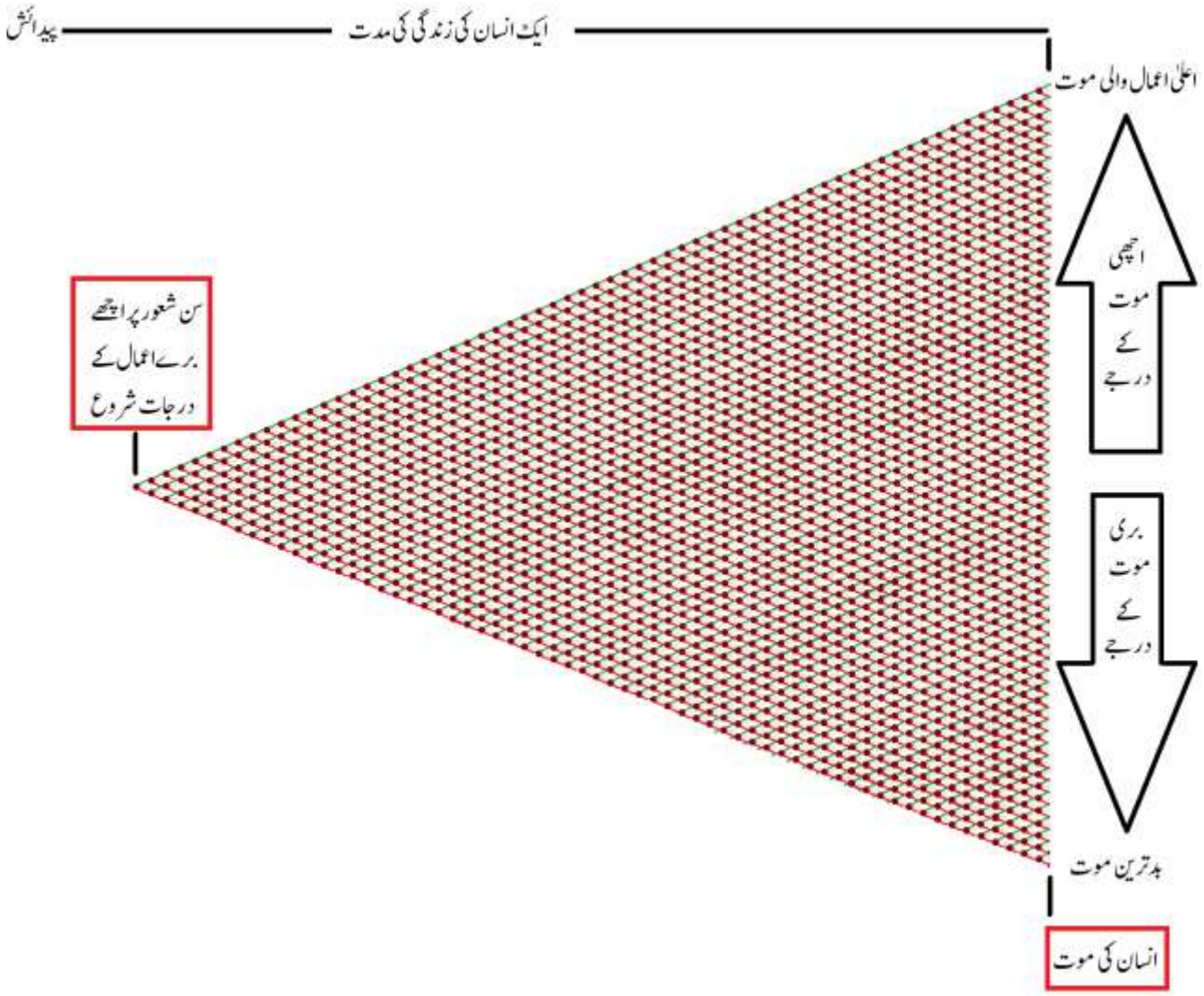

۔ یہ اللہ جل شانہ کا ایک پیچیدہ اور اعلیٰ درجے کا ودیعت کردہ پروگرام ہے۔ جس میں کسی انسان کی زندگی میں قدم قدم پر ہر طرح کے نشیب و فراز کے مطابق۔ اس انسان کا اپنا صادر کیا ہوا فیصلہ اور اس

کے چڑھتے اترتے اثرات ونتائج کے درجات۔ایک ترتیب سے مرتب ہوتے چلے جاتے ہیں۔مزید یہ کہ فرشتے بھی اس پر گواہ ہوتے ہیں۔ کسی انسان کی موت شہادت والی ہو یا پھر خود کشی والی موت ۔یہ بھی صرف انسان کے اپنے انتخاب کے نتیجے میں ہوتی ہے۔شہادت پر اس نے تقدیر متعین کرنے والے نقشے میں اعلیٰ کردار والے راستے کا انتخاب کر لیا۔اور خود کشی پر اس نے تقدیر متعین کرنے والے نقشے میں بدترین کردار والے راستے کا انتخاب کر لیا۔اس پر تو سب متفق ہیں۔کہ انسان کا مثبت رجحان اور ردِ عمل اللہ کو بہت پسند ہے جس پر اس کی رحمت بھی شاملِ حال ہو جاتی ہے۔اور یہ اٹل بات تو قرآن سے ثابت ہے کہ خالص اللہ سے مانگی ہوئی دعا تقدیر کو بدل دیتی ہے۔ کیونکہ اس سے درجات بلند ہوتے ہیں۔اس کی مثالیں ہمیں قرآن کریم کی آیات سے اور چند احادیث سے بھی مل جاتی ہیں۔قرآن کریم کی درج ذیل آیات کو ہی لے لو۔جن سے پتہ چلتا ہے کہ قوم یونسؑ پر عذاب کا وقت مقرّر ہو چکا تھا۔مگر ان سب کے اللہ سے دعا مانگتے ہوئے رجوعی کیفیت کے باعث ان سے عذاب ٹال دیا گیا۔اور حضرت یونسؑ کی دعا کی بدولت ہی انہیں مچھلی کے پیٹ سے رہائی ملی۔اس بارے تو اللہ جل جلالہ کا فرمان بھی ہے کہ اگر وہ دعا نہ مانگتا تو قیامت تک اسی مچھلی کے پیٹ میں رہتا۔ جس سے واضح ہوتا ہے کہ حضرت یونسؑ کی رہائی اللہ جل شانہ سے دعا پر مشروط تھی۔دیکھئے آیات۔

فَلَوْلَا كَانَتْ قَرْيَةٌ ءَامَنَتْ فَنَفَعَهَآ إِيمَٰنُهَآ إِلَّا قَوْمَ يُونُسَ لَمَّآ ءَامَنُوا۟ كَشَفْنَا عَنْهُمْ عَذَابَ ٱلْخِزْيِ فِى ٱلْحَيَوٰةِ ٱلدُّنْيَا وَمَتَّعْنَٰهُمْ إِلَىٰ حِينٍ ﴿98﴾

https://quranexcel.com

سورۃ یونس آیت 98

پس قومِ یونسؑ کے علاوہ کوئی بستی ایسی نہ ہوئی جو (عذاب سے ڈرتے ہوئے) ایمان لائی ہو اور اس کے ایمان نے انہیں نفع بھی دیا ہو۔ جب وہ ایمان لے آئے تو ہم نے بھی دنیا کی زندگی میں ان سے ذلت کا عذاب ہٹا دیا اور ہم نے ایک وقت تک انہیں فائدہ بھی بہم پہنچایا۔

وَذَا ٱلنُّونِ إِذ ذَّهَبَ مُغَٰضِبًا فَظَنَّ أَن لَّن نَّقْدِرَ عَلَيْهِ فَنَادَىٰ فِى ٱلظُّلُمَٰتِ أَن لَّآ إِلَٰهَ إِلَّآ أَنتَ سُبْحَٰنَكَ إِنِّى كُنتُ مِنَ ٱلظَّٰلِمِينَ ﴿87﴾ ج صلے فَٱسْتَجَبْنَا لَهُۥ وَنَجَّيْنَٰهُ مِنَ ٱلْغَمِّ ۚ وَكَذَٰلِكَ نُنجِى ٱلْمُؤْمِنِينَ ﴿88﴾

سورۃ الأنبیاء آیت ۸۷۔۸۸

اور ذوالنونؑ (مچھلی والے) کا بھی ذکر کرو) جب (وہ بغیر بتائے قوم سے ناراض ہو کر) غصے کی حالت میں چل دیا پھر خیال کیا کہ (شاید) ہم اس پر پکڑ نہ کریں۔ پس (مچھلی کے پیٹ کی) تاریکیوں میں پکارنے لگا کہ تیرے علاوہ کوئی بھی عبادت کے لائق نہیں ہے تیری ذات بالکل پاک ہے بیشک میں ہی ظالم لوگوں میں سے ہو گیا تھا۔ تو ہم نے اس کی دعا کو قبول کر لیا اور اس کو غم سے نجات دے دی۔ اور ہم ایمان والوں کو ایسے ہی نجات دیا کرتے ہیں۔

فَسَاهَمَ فَكَانَ مِنَ ٱلْمُدْحَضِينَ﴿141﴾ج فَٱلْتَقَمَهُ ٱلْحُوتُ وَهُوَ مُلِيمٌ﴿142﴾ فَلَوْلَآ أَنَّهُۥ كَانَ مِنَ ٱلْمُسَبِّحِينَ﴿143﴾لا لَلَبِثَ فِى بَطْنِهِۦٓ إِلَىٰ يَوْمِ يُبْعَثُونَ﴿144﴾ج النصف ۞ فَنَبَذْنَٰهُ بِٱلْعَرَآءِ وَهُوَ سَقِيمٌ﴿145﴾ج وَأَنۢبَتْنَا عَلَيْهِ شَجَرَةً مِّن يَقْطِينٍ﴿146﴾ج وَأَرْسَلْنَٰهُ إِلَىٰ مِاْئَةِ أَلْفٍ أَوْ يَزِيدُونَ﴿147﴾ج

سورۃ الصافات آیت ۱۴۱ تا ۱۴۷

پھر جس وقت قرعہ ڈالا گیا تو اس نے (دریا و سمندر میں پھینکا جانے والا بن کر) مات کھائی۔ پھر اسے مچھلی نے نگل لیا اور وہ (خود کو) ملامت کر رہا تھا۔ پھر اگر وہ تسبیح (یعنی اللہ جل شانہ کے حضور دعائیہ کلمات) بیان کرنے والوں میں نہ ہوتا۔ تو دوبارہ اٹھائے جانے والے دن (یعنی قیامت) تک اسی (مچھلی) کے پیٹ میں رہتا۔ پھر ہم نے اسے (مچھلی سے نکال کر) ایک کھلے میدان میں ڈال دیا اور وہ بیمار تھا۔ اور اس پر بیل دار (کدو کا) درخت اُگا دیا۔ اور اس کو ایک لاکھ یا اس سے کچھ زیادہ لوگوں کی طرف ہم نے (رسول بنا کر) بھیجا۔

احادیث مبارکہ میں سے ایک حدیث کی طرف توجہ مبذول کرواتا ہوں۔ جس سے اس اختیاری تقدیر والے معاملے پر کیسا اعلیٰ حسنِ انتخاب ہوا۔ کہ کایا ہی پلٹ گئی۔ اس پر غور کرنے سے تقدیر کا عقدہ مزید کھلتا نظر آئے گا۔ اس میں ایک صحابی کی شان بھی نظر آتی ہے کہ اس نے ایک بھی نماز نہیں پڑھی

اور نہ ہی روزہ رکھا۔ مگر سیدھا جنت میں چلا گیا۔ حضرت ابو ہریرہؓ سے حضرت اصیرم (عمرو بن ثابت) کے بارے یہ روایت ہے کہ۔ وہ غزوۂ احد کے دن رسول پاک ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ کہا کہ میرا سارا خاندان مسلمان ہو چکا ہے اور میں ابھی تک شرک کے عقیدے پر قائم ہوں۔ اگر میں ابھی کلمہ پڑھ لوں اور تلوار اٹھا کر کفار کے خلاف جہاد کرتے ہوئے قتل ہو جاؤں۔ تو مجھے کیا ملے گا۔ آپ ﷺ نے فرمایا جنت ملے گی۔ بس یہ سننا تھا کہ تلوار اٹھائی اور غزوہ میں شامل ہو کے شہادت پائی۔ اس پر رسول پاک ﷺ نے اس کے لیے جنت کی خوشخبری سنا دی۔ صحابہ نے پوچھا کہ حضرت انہوں نے تو ایک نماز بھی نہیں پڑھی تھی۔ فرمایا کہ وہ یقین و ایمان کے ساتھ مسلمان ہوا تھا۔ اور اس نے کلمہ پڑھنے کے بعد اللہ کے لئے سب سے پیاری چیز اپنی جان قربان کر دی۔ مطلب یہ کہ بہت اچھا راستہ اختیار کر لیا۔ دیکھا جائے تو یہ تقدیر متعین کرنے والے نقشے میں اعلیٰ کردار والے راستے کا انتخاب کرنا تھا۔ اس بارے ایک اور حدیث بھی دیکھ لیں۔

حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنِ ابْنِ إِسْحَاقَ حَدَّثَنِي الْحُصَيْنُ ’’ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَمْرِو بْنِ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ عَنْ أَبِي سُفْيَانَ مَوْلَى ابْنِ أَبِي أَحْمَدَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: كَانَ يَقُولُ: حَدِّثُونِي عَنْ رَجُلٍ دَخَلَ الْجَنَّةَ لَمْ يُصَلِّ قَطُّ؟ فَإِذَا لَمْ يَعْرِفْهُ النَّاسُ سَأَلُوهُ مَنْ هُوَ؟ فَيَقُولُ: أُصَيْرِمُ بَنِي عَبْدِ الْأَشْهَلِ عَمْرُو بْنُ ثَابِتِ بْنِ وَقْشٍ. قَالَ الْحُصَيْنُ: فَقُلْتُ لِمَحْمُودِ بْنِ

https://quranexcel.com

لَبِيدٍ: كَيْفَ كَانَ شَأْنُ الْأُصَيْرِمِ؟ قَالَ: كَانَ يَأْبَى الْإِسْلَامَ عَلَى قَوْمِهِ، فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ أُحُدٍ وَخَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِلَى أُحُدٍ بَدَا لَهُ الْإِسْلَامُ فَأَسْلَمَ، فَأَخَذَ سَيْفَهُ فَغَدَا حَتَّى أَتَى الْقَوْمَ فَدَخَلَ فِي عُرْضِ النَّاسِ، فَقَاتَلَ حَتَّى أَثْبَتَتْهُ الْجِرَاحَةُ، قَالَ: فَبَيْنَمَا رِجَالُ بَنِي عَبْدِ الْأَشْهَلِ يَلْتَمِسُونَ قَتْلَاهُمْ فِي الْمَعْرَكَةِ، إِذَا هُمْ بِهِ! فَقَالُوا: وَاللَّهِ إِنَّ هَذَا لَلْأُصَيْرِمُ، وَمَا جَاءَ لَقَدْ تَرَكْنَاهُ وَإِنَّهُ لَمُنْكِرٌ هَذَا الْحَدِيثَ، فَسَأَلُوهُ مَا جَاءَ بِهِ؟ قَالُوا: مَا جَاءَ بِكَ يَا عَمْرُو، أَحَرْبًا عَلَى قَوْمِكَ أَوْ رَغْبَةً فِي الْإِسْلَامِ؟ قَالَ: بَلْ رَغْبَةً فِي الْإِسْلَامِ، آمَنْتُ بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ وَأَسْلَمْتُ، ثُمَّ أَخَذْتُ سَيْفِي فَغَدَوْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَاتَلْتُ حَتَّى أَصَابَنِي مَا أَصَابَنِي، قَالَ: ثُمَّ لَمْ يَلْبَثْ أَنْ مَاتَ فِي أَيْدِيهِمْ، فَذَكَرُوهُ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ، فَقَالَ: إِنَّهُ لَمِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ.''

ترجمہ:۔حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ لوگوں سے پوچھا کرتے تھے کہ ایک ایسے آدمی کے متعلق بتاؤجو جنت میں داخل ہوگا حالانکہ اس نے نماز بھی نہیں پڑھی؟لوگ جب اسے شناخت نہ کر سکتے اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے پوچھتے: وہ کون ہے؟۔توآپ فرماتے۔اصیرم۔جس کا تعلق بنو عبدالاشہل سے تھااور اس کا نام عمرو بن ثابت بن وقش تھا۔حصین کہتے ہیں کہ میں نے حضرت محمود بن لبیدؓ سے پوچھا کہ۔اصیرم۔کا کیا واقعہ ہوا تھا؟۔انہوں نے فرمایا کہ وہ اپنی قوم کے سامنے اسلام

https://quranexcel.com

لانے سے انکار کرتا تھا غزوہ احد کے موقع پر نبی کریم ﷺ جب جبل احد کی طرف ہوئے تو اسے اسلام کی طرف رغبت ہوئی اور اس نے اسلام قبول کر لیا پھر تلوار پکڑی اور روانہ ہو گیا۔ وہ لوگوں کے پاس پہنچا اور لوگوں کی صفوں میں گھس گیا اور اس بے جگری سے لڑا کہ بالآخر زخمی ہو کر گر پڑا۔ بنو عبدالاشہل کے لوگ جب اپنے مقتولوں کو تلاش کر رہے تھے تو انہیں میدان جنگ میں وہ بھی پڑا نظر آیا۔ وہ کہنے لگے کہ واللہ یہ تو اصیرم ہے، لیکن یہ یہاں کیسے آ گیا؟ جب ہم اسے چھوڑ کر آئے تھے تو اس وقت تک یہ اس دین کا منکر تھا۔ پھر انہوں نے اس سے پوچھا کہ عمرو! تم یہاں کیسے آ گئے؟ اپنی قوم کا دفاع کرنے کے لیے یا اسلام کی کشش کی وجہ سے ؟۔ اس نے کہا کہ اسلام کی کشش کی وجہ سے میں اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لے آیا اور میں مسلمان ہو گیا پھر اپنی تلوار پکڑی اور روانہ ہو گیا اور نبی کریم ﷺ کے ہم راہ جہاد میں شرکت کی، اب جو مجھے زخم لگنے تھے وہ لگ گئے۔ تھوڑی دیر میں وہ ان کے ہاتھوں میں دم توڑ گیا۔ لوگوں نے نبی کریم ﷺ سے اس کا تذکرہ کیا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ اہلِ جنت میں سے ہے

مسند احمد۔ جلد نہم۔ حدیث 3600 میں ہے

اب منفی رجحان کو دیکھو تو اس پر عمل سے راستے مسدود ہوتے چلے جاتے ہیں۔ جیسے کہ مایوسی پر خودکشی اور برے و شرکیہ اعمال وغیرہ۔ کیونکہ ان سے درجے نہایت کم ہو جاتے ہیں۔ اور خسارے کی طرف جاتے ہوئے انسان دوزخ کی طرف جانے والے راستے کو چن لیتا ہے۔ جو دیکھا

جائے تو یہ تقدیر متعین کرنے والے نقشے میں منفی کردار والے راستے کا انتخاب کرنا ہو جاتا ہے۔درج ذیل آیات میں خود کشی سمیت ان بہت سے منفی رجحانات سے بچنے کے بارے مختلف طرح سے جو ترغیب موجود ہے۔اس پر بھی ارشادِ باری تعالیٰ دیکھ لیجئے۔

وَأَنفِقُواْ فِى سَبِيلِ ٱللَّهِ وَلَا تُلْقُواْ بِأَيْدِيكُمْ إِلَى ٱلتَّهْلُكَةِ ۛ وَأَحْسِنُوٓاْ ۛ إِنَّ ٱللَّهَ يُحِبُّ ٱلْمُحْسِنِينَ ﴿195﴾

سورۃ البقرۃ آیت 195

اور اللہ کی راہ میں خرچ کرو اور اپنے آپ کو اپنے ہی ہاتھوں ہلاکت میں نہ ڈالو۔اور احسان کرو یقیناً اللہ احسان کرنے والوں سے محبت کرتا ہے۔

يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُواْ لَا تَأْكُلُوٓاْ أَمْوَٰلَكُم بَيْنَكُم بِٱلْبَٰطِلِ إِلَّآ أَن تَكُونَ تِجَٰرَةً عَن تَرَاضٍ مِّنكُمْ ۚ وَلَا تَقْتُلُوٓاْ أَنفُسَكُمْ ۚ إِنَّ ٱللَّهَ كَانَ بِكُمْ رَحِيمًا ﴿29﴾

سورۃ النساء آیت 29

اے ایمان والو!۔ایک دوسرے کے مال ناجائز طور پر مت کھاؤ مگر یہ کہ باہمی رضامندی سے تجارت کا لین دین ہو جائے (تو جائز ہے)۔اور اپنے آپ کو ہلاک نہ کرو بیشک اللہ تم پر نہایت مہربان ہے۔

يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُواْ عَلَيۡكُمۡ أَنفُسَكُمۡۖ لَا يَضُرُّكُم مَّن ضَلَّ إِذَا ٱهۡتَدَيۡتُمۡۚ إِلَى ٱللَّهِ مَرۡجِعُكُمۡ جَمِيعٗا فَيُنَبِّئُكُم بِمَا كُنتُمۡ تَعۡمَلُونَ ﴿105﴾

سورۃ المائدۃ آیت 105

اے ایمان والو!۔ تم پر اپنی جانوں کی فکر لازم ہے جب کہ تم ہدایت پر ہو تو جو کوئی گمراہ ہوا وہ تمہارا کچھ بھی نہیں بگاڑ سکتا۔ تم سب کو اللہ کی طرف لوٹ کر جانا ہے پھر وہ تمہیں جتلا دے گا جو کچھ تم کیا کرتے تھے۔

ٱلَّذِينَ ءَاتَيۡنَٰهُمُ ٱلۡكِتَٰبَ يَعۡرِفُونَهُۥ كَمَا يَعۡرِفُونَ أَبۡنَآءَهُمۡۘ ٱلَّذِينَ خَسِرُوٓاْ أَنفُسَهُمۡ فَهُمۡ لَا يُؤۡمِنُونَ ﴿20﴾ ع2

سورۃ الأنعام آیت 20

جن لوگوں کو ہم نے کتاب دی ہے وہ اسے ایسے پہچانتے ہیں جیسے اپنے بیٹوں کو پہچانتے ہیں۔ اور جو لوگ اپنی جانوں کو خسارے میں ڈال چکے ہیں پس وہ ایمان نہیں لانے والے۔

وَهُمۡ يَنۡهَوۡنَ عَنۡهُ وَيَنۡـَٔوۡنَ عَنۡهُۖ وَإِن يُهۡلِكُونَ إِلَّآ أَنفُسَهُمۡ وَمَا يَشۡعُرُونَ ﴿26﴾

سورۃ الأنعام آیت 26

اور یہ لوگ اس (قرآن) سے دوسروں کو بھی روکتے ہیں اور خود بھی اس سے دور بھاگتے ہیں۔ مگر (اس سے) اپنے آپ کو ہی ہلاکت میں ڈالتے ہیں اور انہیں اس کا (بالکل بھی) شعور نہیں ہے۔

هَلْ يَنظُرُونَ إِلَّا تَأْوِيلَهُۥ ۚ يَوْمَ يَأْتِى تَأْوِيلُهُۥ يَقُولُ ٱلَّذِينَ نَسُوهُ مِن قَبْلُ قَدْ جَآءَتْ رُسُلُ رَبِّنَا بِٱلْحَقِّ فَهَل لَّنَا مِن شُفَعَآءَ فَيَشْفَعُوا۟ لَنَآ أَوْ نُرَدُّ فَنَعْمَلَ غَيْرَ ٱلَّذِى كُنَّا نَعْمَلُ ۚ قَدْ خَسِرُوٓا۟ أَنفُسَهُمْ وَضَلَّ عَنْهُم مَّا كَانُوا۟ يَفْتَرُونَ ﴿53﴾ ع6

سورۃ الأعراف آیت 53

کیا یہ لوگ اس وعدۂ عذاب کے منتظر ہیں؟۔ جس دن وہ وعدہ سامنے آ جائے گا تو جو اس دن کو بھولے ہوئے تھے کہیں گے کہ واقعی ہمارے رب کے رسول حق سچ لے کر آئے تھے۔ پھر کیا اب کوئی ہمارا سفارشی ہے جو ہماری سفارش کرے یا کیا ہم پھر واپس بھیجے جا سکتے ہیں تاکہ جو کچھ ہم (پہلے) کیا کرتے تھے اس کے خلاف کچھ دوسرے (نیک عمل) کر لیں؟۔ یقینی طور پر انہوں نے اپنے آپ کو خسارے میں ڈال لیا۔ اور جو کچھ یہ جھوٹ و بہتان گھڑا کرتے تھے سب ان سے جاتا رہا۔

ٱلَّذِينَ يَصُدُّونَ عَن سَبِيلِ ٱللَّهِ وَيَبْغُونَهَا عِوَجًا وَهُم بِٱلْـَٔاخِرَةِ هُمْ كَٰفِرُونَ ﴿19﴾ أُو۟لَٰٓئِكَ لَمْ يَكُونُوا۟ مُعْجِزِينَ فِى ٱلْأَرْضِ وَمَا كَانَ لَهُم مِّن دُونِ ٱللَّهِ مِنْ أَوْلِيَآءَ ۘ

يُضَٰعَفُ لَهُمُ ٱلۡعَذَابُۚ مَا كَانُواْ يَسۡتَطِيعُونَ ٱلسَّمۡعَ وَمَا كَانُواْ يُبۡصِرُونَ﴿20﴾
أُوْلَٰٓئِكَ ٱلَّذِينَ خَسِرُوٓاْ أَنفُسَهُمۡ وَضَلَّ عَنۡهُم مَّا كَانُواْ يَفۡتَرُونَ﴿21﴾ لَا جَرَمَ أَنَّهُمۡ
فِي ٱلۡأٓخِرَةِ هُمُ ٱلۡأَخۡسَرُونَ﴿22﴾

سورۃ ہود آیت ۱۹ تا ۲۲

جو اللہ کے راستے سے روکتے ہیں اور اس میں بگاڑ پیدا کرنا چاہتے ہیں۔ اور وہ لوگ آخرت کے بھی منکر ہیں۔ یہ لوگ زمین میں (کسی صورت بھی اللہ کو) ہرا نہیں سکتے اور نہ ہی اللہ کے علاوہ کوئی ان کا کوئی ولی اولیاء ہے۔ انہیں دگنا عذاب کیا جائے گا۔ (کیونکہ) نہ تو (حق) سن سکتے تھے۔ اور نہ ہی (حقیقت کو) نگاہ بصیرت سے دیکھ سکتے تھے۔ یہی وہ لوگ ہیں جنہوں نے اپنے آپ کو خسارے میں ڈال دیا اور جو کچھ جھوٹ وہ گھڑا کرتے تھے سب ان سے جاتا رہا۔ بلاشبہ یہی لوگ آخرت میں سب سے زیادہ نقصان اٹھانے والے ہوں گے۔

لَهُۥ مُعَقِّبَٰتٞ مِّنۢ بَيۡنِ يَدَيۡهِ وَمِنۡ خَلۡفِهِۦ يَحۡفَظُونَهُۥ مِنۡ أَمۡرِ ٱللَّهِۗ إِنَّ ٱللَّهَ لَا
يُغَيِّرُ مَا بِقَوۡمٍ حَتَّىٰ يُغَيِّرُواْ مَا بِأَنفُسِهِمۡۗ وَإِذَآ أَرَادَ ٱللَّهُ بِقَوۡمٖ سُوٓءٗا فَلَا مَرَدَّ
لَهُۥۚ وَمَا لَهُم مِّن دُونِهِۦ مِن وَالٖ﴿11﴾

سورۃ الرعد آیت 11

https://quranexcel.com

ہر شخص پر اس کے آگے اور پیچھے نگہبان فرشتے (مقرر) ہیں جو اللہ کے حکم سے اس کی حفاظت کرتے ہیں۔ بیشک اللہ کسی قوم کی حالت نہیں بدلتا جب تک وہ خود اپنے آپ کو نہ بدلیں۔ اور جب اللہ کسی قوم کو (اس کے اعمال کی پاداش میں) عذاب دینا چاہے پھر اسے کوئی بھی نہیں روک سکتا۔ اور اللہ کے مقابل کوئی بھی ان کا ولی محافظ نہیں ہو سکتا۔

وَمَنْ خَفَّتْ مَوَٰزِينُهُۥ فَأُو۟لَٰٓئِكَ ٱلَّذِينَ خَسِرُوٓا۟ أَنفُسَهُمْ فِى جَهَنَّمَ خَٰلِدُونَ ﴿103﴾ ج

سورۃ المؤمنون آیت 103

اور جن کے پلڑے ہلکے ہوں گے تو یہ لوگ خود اپنے آپ کو خسارے میں ڈالنے والے ہمیشہ جہنم میں رہنے والے ہوں گے۔

۞ وَقَالَ ٱلَّذِينَ لَا يَرْجُونَ لِقَآءَنَا لَوْلَآ أُنزِلَ عَلَيْنَا ٱلْمَلَٰٓئِكَةُ أَوْ نَرَىٰ رَبَّنَا ۗ لَقَدِ ٱسْتَكْبَرُوا۟ فِىٓ أَنفُسِهِمْ وَعَتَوْ عُتُوًّا كَبِيرًا ﴿21﴾

سورۃ الفرقان آیت 21

اور جو لوگ ہم سے ملاقات کی امید نہیں رکھتے۔ کہتے ہیں کہ ہمارے پاس فرشتے کیوں نہ بھیج دیئے گئے یا ہم اپنے رب کو دیکھ لیتے۔ البتہ یقینی طور پر انہوں نے اپنے آپ کو بہت بڑا سمجھ رکھا ہے اور سرکشی میں حد سے گزر گئے ہیں۔

فَٱعْبُدُواْ مَا شِئْتُم مِّن دُونِهِۦ ۗ قُلْ إِنَّ ٱلْخَٰسِرِينَ ٱلَّذِينَ خَسِرُوٓاْ أَنفُسَهُمْ وَأَهْلِيهِمْ يَوْمَ ٱلْقِيَٰمَةِ ۗ أَلَا ذَٰلِكَ هُوَ ٱلْخُسْرَانُ ٱلْمُبِينُ ﴿15﴾

سورۃ الزمر آیت 15

پس تم اس (اللہ جل شانہ) کے علاوہ جس کی چاہو عبادت کرو۔ کہہ دو کہ یقینی طور پر نقصان اٹھانے والے تو وہی لوگ ہیں جو قیامت کے دن اپنے آپ کو اور اپنے گھر والوں کو نقصان میں ڈال دیں گے۔ جان رکھو!۔ یہی تو بڑا کھلا نقصان ہے۔

وَلَقَدْ أُوحِيَ إِلَيْكَ وَإِلَى ٱلَّذِينَ مِن قَبْلِكَ لَئِنْ أَشْرَكْتَ لَيَحْبَطَنَّ عَمَلُكَ وَلَتَكُونَنَّ مِنَ ٱلْخَٰسِرِينَ ﴿65﴾

سورۃ الزمر آیت 65

اور البتہ یقیناً تمہاری طرف اور ان (سارے نبیوں) کی طرف بھی جو تم سے پہلے تھے یہ وحی کی جا چکی ہے۔ کہ اگر (بالفرض) تم نے بھی شرک کر لیا تو تمہارے عمل ضرور برباد ہو جائیں گے اور لازماً تم نقصان اٹھانے والوں میں سے ہو جاؤ گے۔

۞ قُلْ يٰعِبَادِيَ ٱلَّذِينَ أَسْرَفُوا۟ عَلَىٰٓ أَنفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوا۟ مِن رَّحْمَةِ ٱللَّهِ ۚ إِنَّ ٱللَّهَ يَغْفِرُ ٱلذُّنُوبَ جَمِيعًا ۚ إِنَّهُۥ هُوَ ٱلْغَفُورُ ٱلرَّحِيمُ ﴿53﴾

سورۃ الزمر آیت 53

کہہ دو (ارشادِ باری تعالیٰ ہے کہ) اے میرے بندو! جنہوں نے (نافرمانیوں سے) اپنی جانوں پر زیادتی کی ہے وہ اللہ کی رحمت سے مایوس نہ ہو جائیں بیشک اللہ سارے گناہوں کو بخش دیتا ہے۔ وہ بلاشبہ بڑا معاف کرنے والا نہایت رحم کرنے والا ہے۔

وَهُوَ ٱلَّذِى يَقْبَلُ ٱلتَّوْبَةَ عَنْ عِبَادِهِۦ وَيَعْفُوا۟ عَنِ ٱلسَّيِّـَٔاتِ وَيَعْلَمُ مَا تَفْعَلُونَ ﴿25﴾

سورۃ الشوریٰ آیت 25

اور وہ (اللہ) ہی تو ہے جو اپنے بندوں کی توبہ قبول کرتا ہے اور (ان کی) غلطیاں کوتاہیاں معاف کرتا ہے اور جو کچھ تم کرتے ہو وہ سب کچھ جانتا ہے۔

وَتَرَىٰهُمْ يُعْرَضُونَ عَلَيْهَا خَٰشِعِينَ مِنَ ٱلذُّلِّ يَنظُرُونَ مِن طَرْفٍ خَفِىٍّ ۗ وَقَالَ ٱلَّذِينَ ءَامَنُوٓاْ إِنَّ ٱلْخَٰسِرِينَ ٱلَّذِينَ خَسِرُوٓاْ أَنفُسَهُمْ وَأَهْلِيهِمْ يَوْمَ ٱلْقِيَٰمَةِ ۗ أَلَآ إِنَّ ٱلظَّٰلِمِينَ فِى عَذَابٍ مُّقِيمٍ ﴿45﴾

سورۃ الشوری آیت 45

اور تم انہیں دیکھو گے کہ جب وہ دوزخ کے سامنے لائے جائیں گے تو ذلت سے جھکے ہوئے کنکھیوں سے دیکھ رہے ہوں گے۔ اور ایمان والے کہیں گے !۔ البتہ حقیقی خسارہ پانے والے تو وہ لوگ ہیں جنہوں نے قیامت کے دن اپنے آپ کو اور اپنے اہل و عیال کو خسارے میں ڈال دیا۔ آگاہ رہو !۔ بلاشبہ ظالم لوگ دائمی عذاب میں ہی (پڑے) رہیں گے۔

يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُواْ قُوٓاْ أَنفُسَكُمْ وَأَهْلِيكُمْ نَارًا وَقُودُهَا ٱلنَّاسُ وَٱلْحِجَارَةُ عَلَيْهَا مَلَٰٓئِكَةٌ غِلَاظٌ شِدَادٌ لَّا يَعْصُونَ ٱللَّهَ مَآ أَمَرَهُمْ وَيَفْعَلُونَ مَا يُؤْمَرُونَ ﴿6﴾

سورۃ التحریم آیت 6

اے ایمان والو!۔ اپنے آپ کو اور اپنے اہل و عیال کو (جہنم کی) اس آگ سے بچاؤ جس کا ایندھن انسان اور پتھر ہوں گے اس پر ایسے فرشتے مقرر ہیں جو تُند خو اور سخت مزاج ہیں۔ انہیں جو ارشاد ہوتا ہے وہ اس کی نافرمانی نہیں کرتے اور جو حکم بھی ان کو دیا جاتا ہے اسے بجالاتے ہیں۔

خود کشی ایک نہایت منفی رجحان ہے۔ اس کے بارے اوپر والی آیات میں بھی تذکرہ ہو چکا ہے۔ دراصل ہر انسان کی روح اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس کے پاس امانت ہوتی ہے جس میں خیانت کرنے کا حق کسی کو بھی حاصل نہیں ہوتا۔ اس وجہ سے خود کشی کرنا کہ اپنے آپ کو خود ہی مار دینا اللہ تعالیٰ کی امانت میں خیانت ہے۔ ایسا کرنا خواہ کسی وجہ سے ہو۔ اسلام میں حرام ہے اور یہ ایک بڑا گناہ ہے، خود کشی کرنے والے کی سزا کے بارے میں مذکور ہے کہ ایسے شخص کو اسی طرح کی سزا دی جائے گی جس طرح اس نے اپنے آپ کو قتل کیا ہوگا۔ جیسے کہ درج ذیل احادیث میں خود کشی کی مختلف صورتوں کو ذکر کرتے ہوئے مذکور ہے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی الله عنه عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: مَنْ تَرَدَّى مِنْ جَبَلٍ فَقَتَلَ نَفْسَهُ فَهُوَ فِي نَارِ جَهَنَّمَ، يَتَرَدَّى فِيْهِ خَالِدًا مُخَلَّدًا فِيْهَا أَبَدًا. وَمَنْ تَحَسَّى سُمًّا فَقَتَلَ نَفْسَهُ، فَسُمُّهُ فِي يَدِهِ يَتَحَسَّاهُ فِي نَارِ جَهَنَّمَ خَالِدًا مُخَلَّدًا فِيْهَا

https://quranexcel.com

أَبَدًا. وَمَنْ قَتَلَ نَفْسَهُ بِحَدِيْدَةٍ، فَحَدِيْدَتُهُ فِي يَدِهِ يَجَأُ بِهَا فِي بَطْنِهِ فِي نَارِ جَهَنَّمَ، خَالِدًا مُخَلَّدًا فِيْهَا أَبَدًا

ترجمہ :۔ حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا۔ جس شخص نے خود کو پہاڑ سے گرا کر ہلاک کیا تو وہ دوزخ میں جائے گا، ہمیشہ اس میں گرتا رہے گا اور ہمیشہ ہمیشہ وہیں رہے گا۔ اور جس شخص نے زہر کھا کر اپنے آپ کو ختم کیا تو وہ زہر دوزخ میں بھی اس کے ہاتھ میں ہوگا جسے وہ دوزخ میں کھاتا ہوگا اور ہمیشہ ہمیشہ وہیں رہے گا۔ اور جس شخص نے اپنے آپ کو لوہے کے ہتھیار سے قتل کیا تو وہ ہتھیار اس کے ہاتھ میں ہوگا جسے وہ دوزخ کی آگ میں ہمیشہ اپنے پیٹ میں مارتا رہے گا اور ہمیشہ ہمیشہ وہیں رہے گا۔

بخاری، الصحیح، کتاب الطب، باب شرب السم والدواء بہ وبما یخاف منہ والخبیث، 5:2179، رقم: 5442

مسلم، الصحیح، کتاب الإیمان، باب غلظ تحریم قتل الإنسان نفسہ وإن من قتل نفسہ بشیء عذب بہ فی النار، 1:103، رقم: 109

ترمذی، السنن، کتاب الطب، باب ماجاء فیمن قتل نفسہ بسم إو غیرہ، 4:386، رقم: 2044

إبو داود، السنن، کتاب الطب، باب الأدویۃ المکروہۃ، 4:7، رقم: 3872

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضى الله عنه، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: الَّذِي يَطْعَنُ نَفْسَهُ إِنَّمَا يَطْعَنُهَا فِي النَّارِ، وَالَّذِي يَتَقَحَّمُ فِيْهَا يَتَقَحَّمُ فِي النَّارِ، وَالَّذِي يَخْنُقُ نَفْسَهُ يَخْنُقُهَا فِي النَّارِ

ترجمہ :۔ حضرت ابوہریرہؓ حضور نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: جو شخص اپنی جان کو کوئی چیز چبا کر ختم کرلیتا ہے تو وہ دوزخ میں بھی (ہمیشہ) اسی طرح خود کو ختم کرتا رہے گا، اس طرح جو شخص اپنی جان کو گڑھے وغیرہ میں پھینک کر ختم کرتا ہے تو وہ دوزخ میں بھی ایسے ہی کرتا رہے گا، اور جو شخص اپنی جان کو پھانسی کے ذریعے ختم کرتا ہے تو وہ دوزخ میں بھی ایسے ہی کرتا رہے گا۔

بخاری، الصحیح، کتاب الجنائز، باب ماجاء فی قاتل النفس، 1:459، رقم:1299

احمد بن حنبل، المسند، 2:435، رقم:9616

طبرانی، مسند الشامیین، 4:285، رقم:3311

بیہقی، شعب الایمان، 4:350، رقم:5362

عَنْ ثَابِتِ بْنِ الضَّحَّاکِ رضی الله عنه عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: وَمَنْ قَتَلَ نَفْسَهُ بِشَيئٍ عُذِّبَ بِهِ فِي نَارِ جَهَنَّمَ.

ترجمہ :۔ حضرت ثابت بن ضحاک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے کسی بھی چیز کے ساتھ خود کشی کی تو وہ جہنم کی آگ میں (ہمیشہ) اسی چیز کے ساتھ عذاب دیا جاتا رہے گا۔

بخاری، الصحیح، کتاب الادب، باب من اکفر اخاہ بغیر تاویل فھو کما قال، 5:2264، رقم:5754

مسلم، الصحیح، کتاب الإیمان، باب غلظ تحریم قتل الإنسان نفسہ، 1:104، رقم:110

ابو داود، السنن، کتاب الأیمان والنذور، باب ما جاء فی الحلف بالبراءۃ وبملۃ غیر الإسلام، 3:224، رقم:3257

نسائی، السنن، کتاب الأیمان والنذور، باب الحلف بملۃ سوی الإسلام، 7:5، 6، رقم:3770، 3771

احمد بن حنبل، المسند، 4:33، 34، رقم:16434-16438

مندرجہ بالا احادیث کے کلمات۔ جن میں حضور نبی اکرم ﷺ نے خود کشی کے عمل کو دوزخ میں بھی جاری رکھنے کا اشارہ فرمایا ہے۔ دراصل اس فعلِ حرام کی انتہائی سنگینی کو ظاہر کرتے ہیں۔ یعنی بہت سے ناجائز اُمور کی سزا تو جہنم ہو گی مگر خود کشی کے مرتکب کو بار بار اس تکلیف کے عمل سے گزارا جائے گا۔ گویا یہ سنگین نوعیت کا عذاب ہو گا جو ہر خود کش کے حصے میں آئے گا۔ (العیاذ باللہ۔)

جہاں تک حادثاتی موت کا تعلق ہے۔ وہ بھی اسی پروگرام کا ایک حصہ ہوتی ہے۔ کوئی حادثاتی موت درجے بلند کرتی ہے اور کوئی اس کے درجے کم کر دیتی ہے۔ اس کا انحصار اس پر ہوتا ہے کہ موت آنے سے پہلے اس کا طرز عمل مادہ پرستی تھا یا حقانیت۔ ویسے تو نبی ﷺ نے ہر مرنے والے کے لیے اچھا گمان رکھنے کا کہا ہے۔

اور کئی بیماریاں بھی ایسی ہیں جن سے مرنے والے کے درجات بلند ہو جاتے ہیں بشرطیکہ وہ مسلمان ہو۔ فرقوں میں نہ جکڑا ہوا ہو۔ کیونکہ جو فرقوں کو اہمیت دے گا وہ قیامت والے دن عذاب میں ہو گا۔

وَلَا تَكُونُواْ كَٱلَّذِينَ تَفَرَّقُواْ وَٱخۡتَلَفُواْ مِنۢ بَعۡدِ مَا جَآءَهُمُ ٱلۡبَيِّنَٰتُۚ وَأُوْلَٰٓئِكَ لَهُمۡ عَذَابٌ عَظِيمٞ ١٠٥

سورۃ آل عمران آیت 105

اور ان لوگوں کی طرح نہ ہو جانا جو فرقہ فرقہ ہو گئے۔ اور واضح احکام آنے کے بعد ہی ایک دوسرے سے اختلاف کرنے لگے۔ اور یہ وہ لوگ ہیں جو قیامت کے دن بڑے عذاب میں ہوں گے۔

دنیا میں انسان پر جو کوئی بھی تکلیف آتی ہے وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے یا تو درجے بلند کرنے والی آزمائش ہوتی ہے یا پھر غلط روش سے باز رکھنے پر تنبیہ۔ قرآن کریم میں اللہ رب العزت ان دونوں باتوں کو کچھ یوں بیان فرماتا ہے۔

۞ لَتُبۡلَوُنَّ فِيٓ أَمۡوَٰلِكُمۡ وَأَنفُسِكُمۡ وَلَتَسۡمَعُنَّ مِنَ ٱلَّذِينَ أُوتُواْ ٱلۡكِتَٰبَ مِن قَبۡلِكُمۡ وَمِنَ ٱلَّذِينَ أَشۡرَكُوٓاْ أَذٗى كَثِيرٗاۚ وَإِن تَصۡبِرُواْ وَتَتَّقُواْ فَإِنَّ ذَٰلِكَ مِنۡ عَزۡمِ ٱلۡأُمُورِ ١٨٦

سورۃ آل عمران آیت 186

البتہ تمہارے مالوں اور جانوں میں لازمی تمہاری آزمائش کی جائے گی اور بلاشبہ تم اہل کتاب سے اور مشرکوں سے بہت سی تکلیف دہ باتیں ضرور سنو گے۔ اور اگر تم صبر اور تقویٰ کا دامن تھامے رکھو گے تو بلاشبہ یہ بڑی ہمت کے کاموں میں سے ہے۔

مَّآ أَصَابَكَ مِنْ حَسَنَةٍ فَمِنَ ٱللَّهِ ۖ وَمَآ أَصَابَكَ مِن سَيِّئَةٍ فَمِن نَّفْسِكَ ۚ وَأَرْسَلْنَٰكَ لِلنَّاسِ رَسُولًا ۚ وَكَفَىٰ بِٱللَّهِ شَهِيدًا ﴿79﴾

سورۃ النساء آیت 79

(اے انسان! ۔ یاد رکھ) تجھے جو بھی بھلائی پہنچے وہ اللہ کی طرف سے ہے۔ اور جو برائی تجھے پہنچے وہ تیرے نفسانی کرتوتوں کی وجہ سے ہے۔ اور (اے نبیؐ) ہم نے تجھے بنی نوع انسان کے لئے رسول بنا کر بھیجا ہے اور اس پر اللہ ہی گواہ کافی ہے۔

وَلَنُذِيقَنَّهُم مِّنَ ٱلْعَذَابِ ٱلْأَدْنَىٰ دُونَ ٱلْعَذَابِ ٱلْأَكْبَرِ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُونَ ﴿21﴾

سورۃ السجدۃ آیت 21

اور البتہ ہم انہیں (قیامت کے اس) بڑے عذاب سے پہلے چھوٹے عذاب کا مزہ بھی ضرور چکھاتے ہیں شاید کہ وہ (اپنی باغیانہ روش سے) واپس آ جائیں۔

دیکھا جائے تو یہ تکلیف بھی صرف اس لیے آتی ہے کہ انسان کا تعلق اللہ سے مضبوط ہو جائے اور کسی طرح اس کو یہ بات سمجھ آ جائے کہ سب کچھ اللہ ہی کے ہاتھ میں ہے۔اللہ سے جڑ جانے میں ہی عافیت کا راز مضمر ہے۔

سچی توبہ بھی گناہوں کو مٹا دیتی ہے۔اس سے بھی لکھی ہوئی کتاب سے گناہ موقوف کر دیئے جاتے ہیں اس کے علاوہ کافر جب کفر کو چھوڑ کر مسلمان ہوتا ہے تو بھی پچھلے سارے گناہ مٹا دیئے جاتے ہیں۔
گناہوں کا مٹا دینا رب الرحمٰن کے اختیار میں ہے مگر اس کے لیے اصلاحی تگ و دو انسان کی طرف سے ہی ہوتی ہے۔

يَمْحُواْ ٱللَّهُ مَا يَشَآءُ وَيُثْبِتُ ۖ وَعِندَهُۥٓ أُمُّ ٱلْكِتَٰبِ ﴿39﴾

سورۃ الرعد آیت 39

اللہ جو چاہتا ہے موقوف کر دیتا ہے اور (جو چاہے) باقی رکھتا ہے اور اسی کے پاس اصلی کتاب ہے۔

إِنَّآ ءَامَنَّا بِرَبِّنَا لِيَغْفِرَ لَنَا خَطَٰيَٰنَا وَمَآ أَكْرَهْتَنَا عَلَيْهِ مِنَ ٱلسِّحْرِ ۗ وَٱللَّهُ خَيْرٌ وَأَبْقَىٰٓ ﴿73﴾

سورۃ طٰہٰ آیت 73

یقیناً ہم اپنے رب پر ایمان لے آئے تاکہ وہ ہمارے گناہوں کو معاف کردے اور (اسے بھی) جو تم نے ہم سے زبردستی جادو کرایا۔ ہمارے لئے اللہ ہی بہتر اور ہمیشہ باقی رہنے والا ہے۔

اللہ جل شانہ تو یہ چاہتے ہیں کہ انسان اپنے آپ کو اس قابل بنائے کہ اس پر رحمتوں اور برکتوں کا نزول ہو۔ مگر اس لیے انسان کی طرف سے بھی کوشش ضروری ہے۔ اور جو کوشش کرتا ہے وہ پا بھی لیتا ہے۔

وَٱلَّذِينَ جَٰهَدُواْ فِينَا لَنَهۡدِيَنَّهُمۡ سُبُلَنَاۚ وَإِنَّ ٱللَّهَ لَمَعَ ٱلۡمُحۡسِنِينَ ﴿69﴾ ع7

سورۃ العنکبوت آیت 69

اور جو لوگ ہمارے لئے کوشش وجدوجہد کرتے ہیں ہم ضرور ان کو اپنے راستے کی ہدایت دیں گے ۔اور بیشک اللہ احسان کرنے والوں کے ساتھ ہے۔

یہ سب پڑھنے سے پتا چلتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے انسان کو عقل و شعور۔ ارادہ اور اختیار دیا ہے۔ اس کو سیدھا اور غلط راستہ واضح کرکے بتادیا ہے۔ دونوں راستوں پر چلنے کا انجام بھی بتادیا ہے اور پھر اس کو اپنی مرضی سے کسی ایک راستے پر چلنے کا اختیار بھی دے دیا ہے۔ یہاں بات اس اختیار کی ہو رہی

ہے۔جس پر آخرت کی زندگی کا دارومدار ہے۔اب تک جو کچھ پڑھا ہے اسے مثال کے طور پر اگر ایک نقشے کی صورت دیکھا جائے تو کچھ یوں ہوگا۔

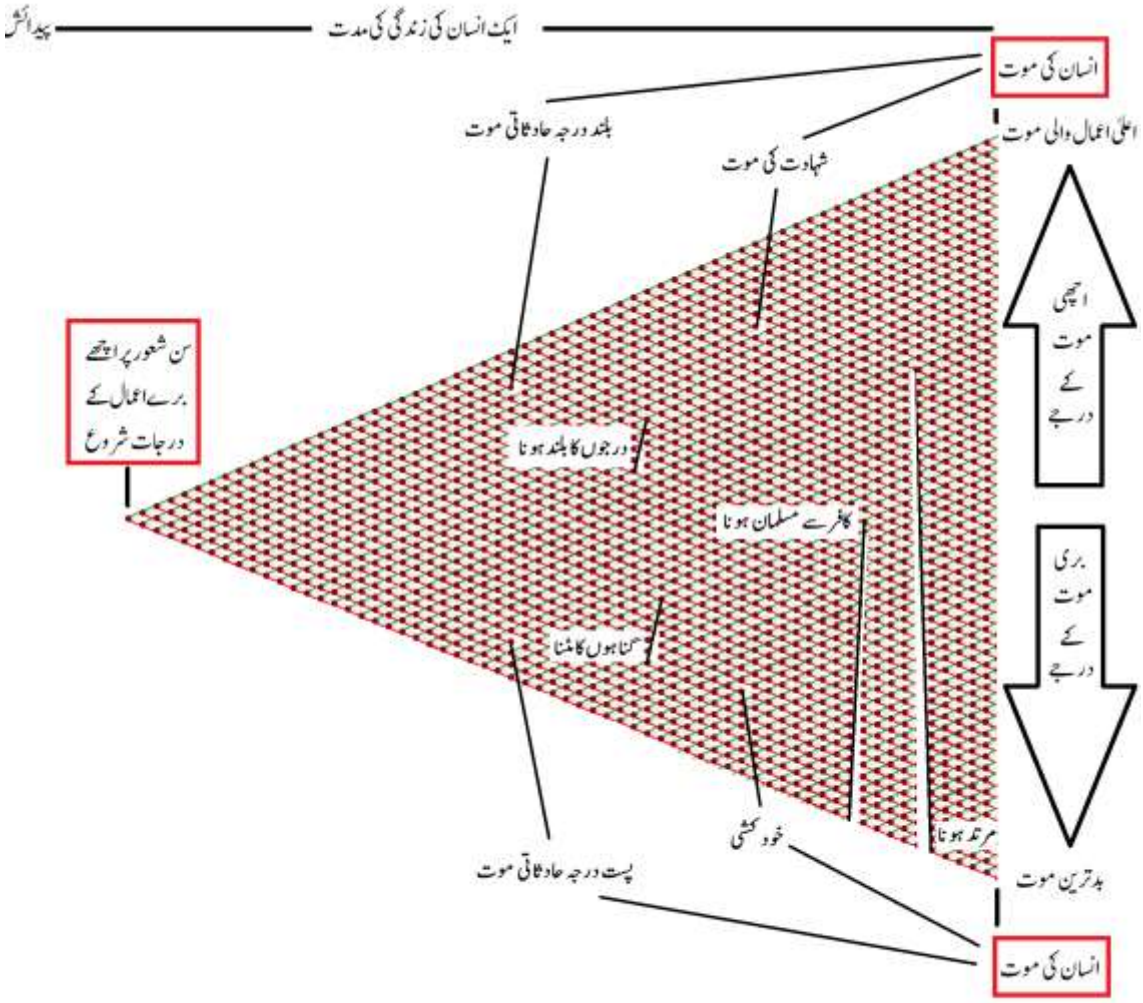

اس چھوٹے سے نقشے میں سب کچھ تو نہیں دکھایا جاسکتا تھا۔مگر کم سے کم مختلف اعمال پر اس کے نتائج ظاہر کر دیئے گئے ہیں۔جن سے یہ اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ کسی بھی عمل کا دارومدار اس کے اپنے اختیار پر ہے۔پھر اس سے بندہ مجبور کہاں سے ہوگیا؟۔

جن کے ذہنوں میں فتور ہے وہ کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے حکم کے بغیر کسی درخت کا پتا بھی نہیں ہل سکتا بالکل اسی طرح انسان نیکی و بدی میں بھی پابند ہے!۔ یہاں تک کہ خود کشی پر بھی اللہ عزوجل کو موردِ الزام ٹھہرا کر اپنا پلہ جھاڑ لیا جاتا ہے۔

مگر جہاں اللہ تعالیٰ نے اپنی مرضی سے اختیار دیا ہو کہ چاہے تو نیکی کر۔ چاہے گناہ کر۔ تو بتایئے کہاں سے آ گئی یہ پابندی و مجبوری والی کہانی۔ اور کہاں پر ہے اس میں نیکی یا بدی کروانے کا زور و جبر۔ جس کا بہانہ بنایا جاتا ہے۔ کہ ہم تو اس لیے مجبور تھے کہ یہ سب پہلے سے لکھا تھا۔ جبکہ یہ بھول جاتے ہیں کہ یہ ان اختیاری عمل ہے جس پر کتاب مرتب ہو رہی ہے۔ اللہ جل شانہ نے تو انسان کو صاف شفاف بتا دیا کہ اسے کفر و ناشکری بالکل پسند نہیں بلکہ شکر گزاری اور عاجزی و انکساری پسند ہے۔ اور نہ ہی کبھی اللہ نے بے حیائی کو سپورٹ کیا ہے۔ تو پھر وہ کیونکر کسی کو بھی کفر و ناشکری اور بے حیائی پر مجبور کرے گا۔ بلکہ یہ لوگ اللہ پر ایسی باتیں کہہ دیتے ہو جن کی حقیقت بالکل نہیں جانتے۔

إِن تَكْفُرُواْ فَإِنَّ ٱللَّهَ غَنِىٌّ عَنكُمْ ۖ وَلَا يَرْضَىٰ لِعِبَادِهِ ٱلْكُفْرَ ۖ وَإِن تَشْكُرُواْ يَرْضَهُ لَكُمْ ۗ وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِزْرَ أُخْرَىٰ ۗ ثُمَّ إِلَىٰ رَبِّكُم مَّرْجِعُكُمْ فَيُنَبِّئُكُم بِمَا كُنتُمْ تَعْمَلُونَ ۚ إِنَّهُۥ عَلِيمٌۢ بِذَاتِ ٱلصُّدُورِ ﴿7﴾

سورۃ الزمر آیت 7

اگر تم انکار و ناشکری کروگے تو بلاشبہ اللہ تم سے بے نیاز ہے۔ اور وہ اپنے بندوں سے ناشکری پسند نہیں کرتا اور شکر گزاری کرو تو وہ تمہارے لئے اسے پسند کرتا ہے۔ اور کوئی اٹھانے والا کسی دوسرے کا بوجھ نہیں اٹھائے گا۔ اور پھر تم سب کو اپنے رب کی طرف ہی لوٹنا ہے تو جو کچھ تم کرتے رہے ہو وہ تمہیں جتادے گا۔ بیشک وہ سینوں کے رازوں تک کو جاننے والا ہے۔

وَإِذَا فَعَلُوا۟ فَٰحِشَةً قَالُوا۟ وَجَدْنَا عَلَيْهَآ ءَابَآءَنَا وَٱللَّهُ أَمَرَنَا بِهَا ۗ قُلْ إِنَّ ٱللَّهَ لَا يَأْمُرُ بِٱلْفَحْشَآءِ ۖ أَتَقُولُونَ عَلَى ٱللَّهِ مَا لَا تَعْلَمُونَ ﴿28﴾

سورۃ الأعراف آیت 28

اور جب کوئی بے حیائی کرتے ہیں تو کہتے ہیں کہ ہم نے اسی طرح اپنے بڑوں کو کرتے دیکھا ہے اور اللہ نے بھی ہمیں اسی کا حکم دیا ہے۔ کہہ دو بیشک اللہ بے حیائی کا ہرگز حکم نہیں کرتا۔ کیا تم اللہ پر ایسی باتیں کہہ دیتے ہو جو تم بالکل نہیں جانتے؟۔

یہ بھی بتادیا کہ اللہ کے رسولوں پر تو صاف صاف پیغام پہنچادینے کے علاوہ اور کچھ نہیں۔ انہوں نے اللہ کے پیغام جوں کے توں پہنچادیئے تھے۔ مگر پھر بھی لوگ شرک کیا کرتے تھے۔ اور وہ اس شرک جیسے گھناؤنے عمل پر پہلے گزرے لوگوں کے رویے کا تذکرہ کرکے اس میں جواز ڈھونڈتے تھے۔ اس پر ان

کو خبردار کر دیا۔ کہ ان کے اس رویے کی بدولت ہی وہ عذاب بھگت رہے ہیں۔ جیسا تم سوچتے ہو سب تمہارا گمان ہے۔ جس کا حقائق سے دور دور تک واسطہ نہیں۔ اگر حقیقت ہے تو اس کی کون سی دلیل تمہارے پاس موجود ہے۔

سَيَقُولُ ٱلَّذِينَ أَشْرَكُواْ لَوْ شَآءَ ٱللَّهُ مَآ أَشْرَكْنَا وَلَآ ءَابَآؤُنَا وَلَا حَرَّمْنَا مِن شَىْءٍ ۚ كَذَٰلِكَ كَذَّبَ ٱلَّذِينَ مِن قَبْلِهِمْ حَتَّىٰ ذَاقُواْ بَأْسَنَا ۗ قُلْ هَلْ عِندَكُم مِّنْ عِلْمٍ فَتُخْرِجُوهُ لَنَآ ۖ إِن تَتَّبِعُونَ إِلَّا ٱلظَّنَّ وَإِنْ أَنتُمْ إِلَّا تَخْرُصُونَ ﴿148﴾

سورۃ الانعام آیت 148

شرک کرنے والے کہیں گے کہ اگر اللہ چاہتا نہ تو ہم اور نہ ہی ہمارے باپ دادا شرک کرتے اور نہ ہم کسی چیز کو حرام ٹھہرا سکتے۔ اسی طرح ان لوگوں نے بھی جھوٹ کہا تھا جو ان سے پہلے تھے یہاں تک کہ ہمارے عذاب کا مزہ چکھ کر ہی رہے۔ پوچھو کہ کیا تمہارے پاس کوئی علمی دلیل و سند ہے تو اسے ہمارے سامنے پیش کرو؟۔ تم تو محض خیالی باتوں پر چلتے ہو اور صرف اٹکلیں ہی دوڑاتے رہتے ہو۔

وَقَالَ ٱلَّذِينَ أَشْرَكُواْ لَوْ شَآءَ ٱللَّهُ مَا عَبَدْنَا مِن دُونِهِۦ مِن شَىْءٍ نَّحْنُ وَلَآ ءَابَآؤُنَا وَلَا حَرَّمْنَا مِن دُونِهِۦ مِن شَىْءٍ ۚ كَذَٰلِكَ فَعَلَ ٱلَّذِينَ مِن قَبْلِهِمْ ۚ فَهَلْ عَلَى ٱلرُّسُلِ إِلَّا ٱلْبَلَٰغُ ٱلْمُبِينُ ﴿35﴾

سورۃ النحل آیت 35

اور مشرک کہتے ہیں اگر اللہ چاہتا تو ہم اور ہمارے باپ دادا اس کے علاوہ کسی کی بھی عبادت نہ کرتے۔ اور نہ ہی اس کے حکم کے علاوہ کسی چیز کو حرام ٹھہراتے۔ اسی طرح ان سے پہلے گزرے لوگوں نے بھی کیا تھا۔ پس رسولوں کے ذمے تو صاف صاف پیغام پہنچا دینے کے علاوہ اور کچھ نہیں !۔

حق تو یہ ہے کہ انسان اللہ کے دیئے ہوئے اس اختیار کو اگر صحیح استعمال کرے تو کامیاب ہے اور غلط استعمال کرے تو ناکام ہے۔ عام طور پر لوگ جو کچھ بھی اسلام کے بارے پڑھتے ہیں اس میں ایک عام انسان کی اصلاح کے لئے ضروری ہدایت موجود ہوتی ہیں جب تک کوئی انسان زندہ رہتا ہے تو اس کا اپنا اختیار ہوتا کہ کیا کچھ قبول کرتا ہے اور کیا کچھ رد کرتا ہے۔ اگر تو اس نے قرآن و معتبر احادیث اور عملِ صحابہؓ کو اپنا رہبر بنایا تو لازمی کامیابی قدم چومے گی اور اگر اِدھر اُدھر بھٹکتا رہا تو نتیجے کا ذمہ دار وہ خود ہوگا۔ اور جس طرح بھی وہ حرکات و سکنات کرتا رہا سب کچھ اس کی فائل میں درج ہوتا گیا۔

وَإِذَآ أَذَقْنَا ٱلنَّاسَ رَحْمَةً مِّنۢ بَعْدِ ضَرَّآءَ مَسَّتْهُمْ إِذَا لَهُم مَّكْرٌ فِىٓ ءَايَاتِنَا ۚ قُلِ ٱللَّهُ أَسْرَعُ مَكْرًا ۚ إِنَّ رُسُلَنَا يَكْتُبُونَ مَا تَمْكُرُونَ ﴿21﴾

سورۃ یونس آیت 21

اور جب ہم حضرتِ انسان کو تکلیف پہنچنے کے بعد اپنی رحمت کا مزہ چکھاتے ہیں۔ تو وہ ہماری آیات میں حیلے بہانے و مکر و فریب کرنے لگتا ہے۔ کہہ دو کہ اللہ خفیہ تدبیر کرنے میں (تم سے کہیں) زیادہ تیز ہے۔ بیشک ہمارے فرشتے تمہاری سب چالبازیاں لکھتے جاتے ہیں۔

كَلَّا ۚ سَنَكْتُبُ مَا يَقُولُ وَنَمُدُّ لَهُ ۥ مِنَ ٱلْعَذَابِ مَدًّا ﴿79﴾

سورۃ مریم آیت 79

ہر گز نہیں!۔ وہ جو کچھ بھی کہتا ہے ہم لکھتے جاتے ہیں اور اس کے لئے عذاب ہی بڑھاتے جاتے ہیں۔

أَمْ يَحْسَبُونَ أَنَّا لَا نَسْمَعُ سِرَّهُمْ وَنَجْوَىٰهُم ۚ بَلَىٰ وَرُسُلُنَا لَدَيْهِمْ يَكْتُبُونَ ﴿80﴾

سورۃ الزخرف آیت 80

کیا یہ لوگ یہ خیال کرتے ہیں کہ ہم ان کے رازوں اور سرگوشیوں کو نہیں سن پاتے؟۔ (کیوں نہیں) ہاں!۔ اور ہمارے فرشتے ان کے پاس (ان کی ساری باتیں) لکھتے چلے جاتے ہیں۔

هَلۡ أَتَىٰ عَلَى ٱلۡإِنسَٰنِ حِينٞ مِّنَ ٱلدَّهۡرِ لَمۡ يَكُن شَيۡـٔٗا مَّذۡكُورًا﴿1﴾ إِنَّا خَلَقۡنَا ٱلۡإِنسَٰنَ مِن نُّطۡفَةٍ أَمۡشَاجٖ نَّبۡتَلِيهِ فَجَعَلۡنَٰهُ سَمِيعَۢا بَصِيرًا﴿2﴾ إِنَّا هَدَيۡنَٰهُ ٱلسَّبِيلَ إِمَّا شَاكِرًا وَإِمَّا كَفُورًا﴿3﴾

سورۃ الانسان آیت ۱ تا ۳

کیا دھر میں حضرتِ انسان پر ایسا وقت (نہیں) گزر چکا جب کہ وہ کچھ بھی قابلِ ذکر چیز نہ تھا۔ بیشک ہم نے ہی انسان کو مخلوط نطفے سے پیدا کیا کہ اس کو آزمائیں پس ہم نے اس کو سننے والا بصیرت والا بنا دیا۔ یقیناً اسے ہم نے راستہ بھی دکھا دیا۔ (اب) چاہے وہ شکر ادا کرے اور چاہے تو ناشکرا بن جائے۔

وَهَدَيۡنَٰهُ ٱلنَّجۡدَيۡنِ﴿10﴾ج

سورۃ البلد آیت 10

اور ہم نے اسے (خیر و شر کے) دونوں راستے بھی دکھا دیئے ہیں۔

یعنی ریکارڈنگ ہوتی رہی۔ اور یوں دن گزرتے گزرتے پھر جب انسان کی موت واقع ہو جاتی ہے۔ تو تقدیر کی وہ فائل بند ہو جاتی ہے اور اسے محفوظ کر لیا جاتا ہے۔ اب صرف مرنے والے کے ہر قسم

کے صدقہ جاریہ۔اولاد کے ذمے لگائے گئے کام۔اور اپنے کیے ہوئے اعمال کے اچھے برے نتائج اور گناہ جاریہ ہی ضمیمے کے طور پر درج کرنے باقی رہ جاتے ہیں۔جنہیں بڑی احتیاط سے درج کر دیا جاتا ہے۔

اکثر لوگ صدقہ جاریہ کا ذکر تو کرتے ہیں مگر گناہ جاریہ بھول جاتے ہیں۔اس کا بھی ذکر کرتے رہنا چاہیئے۔تاکہ لوگ اس سے بچ سکیں۔کیونکہ گناہ جارِیَہ کا سبب بننے والے کو گناہ کرنے والے کے گناہ سے بھی حصہ ملتا رہے گا۔

یہاں یہ بات یاد رہے کہ جو کسی گناہ جاریہ کا سبب بنا تو اسے گناہ کرنے والوں کے گناہ سے بھی حصہ ملے گا جیسے کہ

کسی نے سینما کھولا یا شراب خانہ کھول لیا۔

یا کوئی بے حیائی کا اڈا کھول دیا۔

یا کسی جگہ پر لوں کی تفریح کے بہانے ایسی فلمیں چلائیں جن سے فحاشی پھیلے۔

یا کسی کو غلط راستے پر لگا دیا۔

یا کسی کو شراب، جوا یا نشے کا عادی بنا دیا۔

تو اس صورت میں گناہ کا کام کرنے والے کو بھی اور اس کو بھی جس نے گناہ پر لگایا تھا۔دونوں کو گناہ ہوگا۔احادیث میں یہ مضمون بکثرت ملتا ہے۔اس بارے چار احادیث پیش خدمت ہیں۔

۱۔ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے، نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا۔

ہر وہ جان جسے ظُلماً قتل کیا جائے تو اُس کے خون کا گناہ حضرت آدمؑ کے پہلے بیٹے پر ہوگا کیونکہ اس نے قتل کا طریقہ نکالا۔

(بخاری، کتاب احادیث الانبیاء، باب خلق آدم صلوات اللہ علیہ وذرّیتہ، ۲/ ۴۱۳، الحدیث: ۳۳۳۵)

۲۔ حضرت جریر بن عبداللہؓ سے روایت ہے۔ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا۔

جس نے اسلام میں کوئی اچھا طریقہ نکالا پھر اس کے بعد اُس پر عمل کیا گیا تو عمل کرنے والے کے ثواب کی مثل ثواب اِس کے نامۂ اعمال میں لکھا جائے گا اور اُن عمل کرنے والوں کے ثواب میں کوئی کمی بھی نہ ہو گی اور جس نے اسلام میں کوئی برا طریقہ جاری کیا پھر اس کے بعد اُس پر عمل کیا گیا تو عمل کرنے والے کے گناہ کی مثل گناہ اُس کے نامۂ اعمال میں لکھا جائے گا اور اِن عمل کرنے والوں کے گناہ میں بھی کوئی کمی نہ ہو گی۔

(۲۶۷۳) (مسلم، کتاب العلم، باب من سنّ سنّۃ حسنۃ او سیئۃ۔۔۔الخ، ص ۱۴۳۷، الحدیث: ۱۵)

۳۔ حضرت ابو مسعود انصاریؓ سے روایت ہے، رسولُ اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا۔

جس نے کسی بھلائی کے کام پر رہنمائی کی تو اس کے لئے وہ کام کرنے والے کی طرح ثواب ہے۔

(۱۸۹۳) (مسلم، کتاب الامارۃ، باب فضل اعانۃ الغازی فی سبیل اللہ۔۔الخ، ص ۱۰۵۰، الحدیث: ۱۳۳)

۴۔ حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے، رسولِ کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا۔

جو ہدایت کی طرف بلائے تو اسے ویسا ثواب ملے گا جیسا اس کی پیروی کرنے والے کو ملے گا اور ان پیروی کرنے والوں کے ثواب میں کوئی کمی نہ ہو گی اور جو گمراہی کی طرف بلائے تو اسے ویسا گناہ ملے گا جیسا اس کی پیروی کرنے والے کو ملے گا اور ان پیروی کرنے والوں کے گناہ میں کوئی کمی نہ ہو گی۔

(مسلم، کتاب العلم، باب من سنّ سنّۃ حسنۃ او سیئۃ۔۔۔الخ، ص ۱۴۳۸، الحدیث: ۱۶(۲۶۷۴)) کا ذکر آیا ہے تو

اس طرح سے مرنے کے بعد بھی جاریات کے ضمن میں بھی اچھا برا سب کچھ درج ہوتا رہتا ہے۔

إِنَّا نَحْنُ نُحْيِ ٱلْمَوْتَىٰ وَنَكْتُبُ مَا قَدَّمُوا۟ وَءَاثَٰرَهُمْ ۚ وَكُلَّ شَىْءٍ أَحْصَيْنَٰهُ فِىٓ إِمَامٍ مُّبِينٍ ﴿12﴾ ع1

سورۃ یٰس آیت 12

بیشک ہم مُردوں کو زندہ کریں گے اور جو انہوں نے آگے بھیجا اور جو آثار پیچھے چھوڑے ہم سب لکھتے جاتے ہیں۔ اور ہر چیز کو ہم نے واضح کتاب (لوح محفوظ) میں لکھ رکھا ہے۔

تقدیر کے اختیاری حصے پر جو کچھ بھی قرآن و حدیث میں لکھا گیا ہے۔ اس سب کا لبِ لباب یہ ہے کہ تقدیر کا اختیاری حصہ ہی وہ اعمال نامہ ہے جو آخرت میں انسان کو اس کی رکارڈنگ والی کتاب کی صورت میں ملے گا۔ یعنی یہی ریکارڈنگ والی وہ فائل ہو گی جو قیامت کے دن ہر ایک کے سامنے ہو گی۔

اللہ جل شانہ کی ذات بابرکات اور اس کی اعلیٰ صفات کو مدِ نظر رکھیں۔ تو اس کی عظیم الشان قدرت سے یہ بھی کچھ بعید نہیں کہ اس فائل (یعنی کتاب) کا پروگرام اتنا اعلیٰ اور ایسے ترتیب دیا گیا ہو۔ کہ وقت کی لکیر (یعنی ٹائم لائن) کے حساب سے زندگی کی پوری کی پوری فلم (یعنی ویڈیو) اس میں موجود ہو۔

جسے دیکھتے ہی انسان ہکے بکے رہ جائیں۔ جو خیال کے ساتھ ایسی ہم آہنگ ہو کہ۔ جیسے ہی سوچو کہ فلاں وقت !۔ تو اس وقت کی فلم سامنے چلنا شروع ہو جائے۔ اور جو ذہنی سوچ ہی سے آگے پیچھے ہوتی ہو۔ کیونکہ سوچ کے مطابق عمل صرف آنے والی زندگی کا خاصہ ہوگا۔

ذرا درج ذیل آیات کے الفاظ پہ غور کرکے دیکھیں۔ کہ جب یہ فائل (یعنی کتاب) لوگوں کے سامنے آئے گی تو ان کا ردِ عمل کیا ہوگا۔ اور اللہ جل جلالہ نے اس کتاب کے بارے میں کیا ارشاد فرمایا ہے۔

وَكُلَّ إِنسَٰنٍ أَلْزَمْنَٰهُ طَٰٓئِرَهُۥ فِى عُنُقِهِۦ ۖ وَنُخْرِجُ لَهُۥ يَوْمَ ٱلْقِيَٰمَةِ كِتَٰبًا يَلْقَىٰهُ مَنشُورًا ﴿13﴾ ٱقْرَأْ كِتَٰبَكَ كَفَىٰ بِنَفْسِكَ ٱلْيَوْمَ عَلَيْكَ حَسِيبًا ﴿14﴾ ط

سورۃ الاسراء آیت ۱۳۔۱۴

https://quranexcel.com

اور ہم نے ہر انسان کا اعمال نامہ اس کے گلے سے لٹکا دیا ہے۔ اور قیامت کے دن ہم اس کتاب (یعنی اعمال نامے) کو نکالیں گے جسے وہ اپنے سامنے کھلا ہوا دیکھے گا۔ (کہہ دیا جائے گا کہ لے) اپنی کتاب پڑھ لے آج تو اپنا حساب لگانے کے لئے خود ہی کافی ہے۔

وَوُضِعَ ٱلْكِتَٰبُ فَتَرَى ٱلْمُجْرِمِينَ مُشْفِقِينَ مِمَّا فِيهِ وَيَقُولُونَ يَٰوَيْلَتَنَا مَالِ هَٰذَا ٱلْكِتَٰبِ لَا يُغَادِرُ صَغِيرَةً وَلَا كَبِيرَةً إِلَّآ أَحْصَىٰهَا ۚ وَوَجَدُوا۟ مَا عَمِلُوا۟ حَاضِرًا ۗ وَلَا يَظْلِمُ رَبُّكَ أَحَدًا

سورۃ الکہف آیت ۴۹

اور (جب) کتاب (سامنے) رکھی جائے گی تو تم گنہگاروں کو دیکھو گے کہ جو کچھ اس میں ہوگا وہ اس سے ڈر رہے ہوں گے اور کہیں گے کہ ہائے ہماری بدبختی! ۔ یہ کیسی کتاب ہے کہ نہ تو کسی چھوٹی بات کو چھوڑا ہے اور نہ ہی بڑی کو مگر اس میں شمار ہے۔ اور جو جو عمل بھی کئے ہوں گے سب حاضر (یعنی موجود) پائیں گے۔ اور تمہارا رب کسی پر ظلم نہیں کیا کرتا۔

هَٰذَا كِتَٰبُنَا يَنطِقُ عَلَيْكُم بِٱلْحَقِّ ۚ إِنَّا كُنَّا نَسْتَنسِخُ مَا كُنتُمْ تَعْمَلُونَ

سورۃ الجاثیہ آیت ۲۹

یہ ہماری کتاب ہے جو تمہارے بارے میں بالکل سچ بولتی ہے۔ بلاشبہ ہم لکھواتے جاتے تھے جو کچھ بھی تم کیا کرتے تھے۔

وَكُلُّ شَىْءٍ فَعَلُوهُ فِى ٱلزُّبُرِ ﴿52﴾ وَكُلُّ صَغِيرٍ وَكَبِيرٍ مُّسْتَطَرٌ ﴿53﴾

سورۃ القمر آیت 52

اور جو کچھ ان لوگوں نے کیا تھا۔ وہ سب (ان کے) نامۂ اعمال میں درج ہے۔ ہر چھوٹا اور بڑا کام (اس میں) لکھ دیا گیا ہے۔

علاوہ ازیں اس پر۔ کراماکاتبین۔ فرشتے بھی گواہوں میں حاضر ہوں گے اور انکار کی کوئی صورت بھی نہ بن پائے گی اور انصاف کے ساتھ فیصلہ کر دیا جائے گا

وَجَآءَتْ كُلُّ نَفْسٍ مَّعَهَا سَآئِقٌ وَشَهِيدٌ ﴿21﴾ لَّقَدْ كُنتَ فِى غَفْلَةٍ مِّنْ هَٰذَا فَكَشَفْنَا عَنكَ غِطَآءَكَ فَبَصَرُكَ ٱلْيَوْمَ حَدِيدٌ ﴿22﴾ وَقَالَ قَرِينُهُۥ هَٰذَا مَا لَدَىَّ عَتِيدٌ ﴿23﴾ط

سورۃ ق آیت ۲۱ تا ۲۳

اور ہر شخص ایسے آئے گا کہ اس کے ساتھ ایک ہانکنے والا اور ایک گواہی دینے والا (فرشتہ) ہو گا۔

البتہ (اے غافل!)۔ یقیناً تو اس دن سے غفلت میں رہا اب ہم نے تیری آنکھوں سے پردہ ہٹا دیا تو آج تیری نگاہ بڑی تیز ہے۔ اور اس کا ہم نشین (فرشتہ) کہے گا کہ یہ (اعمال نامہ جو) میرے پاس تھا وہ حاضر ہے۔

وَأَشْرَقَتِ ٱلْأَرْضُ بِنُورِ رَبِّهَا وَوُضِعَ ٱلْكِتَٰبُ وَجِا۟ىٓءَ بِٱلنَّبِيِّـۧنَ وَٱلشُّهَدَآءِ وَقُضِىَ بَيْنَهُم بِٱلْحَقِّ وَهُمْ لَا يُظْلَمُونَ ﴿69﴾ وَوُفِّيَتْ كُلُّ نَفْسٍ مَّا عَمِلَتْ وَهُوَ أَعْلَمُ بِمَا يَفْعَلُونَ ﴿70﴾ ع7

سورۃ الزمر آیت ۶۹۔۷۰

اور زمین اپنے رب کے نور سے جگمگا اٹھے گی اور نامۂ اعمال (کھول کر) رکھ دیا جائے گا اور نبیوں اور گواہوں کو حاضر کیا جائے گا اور ان کے درمیان انصاف کے ساتھ فیصلہ کر دیا جائے گا اور اُن پر کوئی ظلم نہیں کیا جائے گا۔ اور ہر نفس نے جو بھی عمل کیا ہو گا اسے اس کا پورا پورا بدلہ دے دیا جائے گا اور جو کچھ بھی یہ کرتے ہیں وہ اسے اچھی طرح جانتا ہے۔

درج ذیل آیات میں اپنے برے اعمال کی بدولت دوزخ میں جانے والوں کے لیے پیغام ہے۔

يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُواْ قُوٓاْ أَنفُسَكُمۡ وَأَهۡلِيكُمۡ نَارٗا وَقُودُهَا ٱلنَّاسُ وَٱلۡحِجَارَةُ عَلَيۡهَا مَلَٰٓئِكَةٌ غِلَاظٞ شِدَادٞ لَّا يَعۡصُونَ ٱللَّهَ مَآ أَمَرَهُمۡ وَيَفۡعَلُونَ مَا يُؤۡمَرُونَ ﴿6﴾ يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ كَفَرُواْ لَا تَعۡتَذِرُواْ ٱلۡيَوۡمَۖ إِنَّمَا تُجۡزَوۡنَ مَا كُنتُمۡ تَعۡمَلُونَ ﴿7﴾ ع1

سورۃ التحریم آیت 6

اے ایمان والو!۔اپنے آپ کو اور اپنے اہل و عیال کو (جہنم کی) اس آگ سے بچاؤ جس کا ایندھن انسان اور پتھر ہوں گے اس پر ایسے فرشتے مقرر ہیں جو تُند خو اور سخت مزاج ہیں۔انہیں جو ارشاد ہوتا ہے وہ اس کی نافرمانی نہیں کرتے اور جو حکم بھی ان کو دیا جاتا ہے اسے بجالاتے ہیں۔ اے کافرلوگو!۔آج تم بہانے مت بناؤ تمہیں البتہ محض اسی کا بدلہ دیا جارہا ہے جو تم کیا کرتے تھے۔

اختیاری تقدیر کا اللہ کو پہلے سے ہی علم ہے:

ہمارے ایمان کا تقاضا یہ ہے کہ ہم اس بات پر یقین رکھیں کہ جو کچھ ہوا۔جو کچھ ہو رہا ہے اور جو کچھ مستقبل میں ہوگا۔سب اللہ کے علم میں ہے۔وہ سب کچھ اسی کے طے کردہ وقت اور مقام کے مطابق ہوتا ہے۔اس عالم الغیب کے لیے کوئی بات اچانک نہیں ہوتی۔کیونکہ وہ سب کچھ پہلے سے ہی جانتا

ہے۔اگر کوئی یہ سوال کرے کہ کیا اللہ آنے والے مستقبل کو حرف بہ حرف جانتا ہے؟ تو اس کا جواب ہوگا کہ

ہاں! اسے آئندہ ہونے والے سارے واقعات اور حالات کا علم ہے۔اس نے ہر چیز کو نپے تلے اندازے سے پیدا کیا ہے۔اور وہ اس کے سب اسرار و رموز کو جانتا ہے۔وہ عالم الغیب ہے۔وہ کسی زمانے کے وجود میں آنے سے پہلے ہی اس کو پوری تفصیلات کے ساتھ جانتا ہے۔ اور اس کا کسی بھی چیز کے بارے تفصیل جان لینا زمانے کی قیود و بند سے بالکل آزاد آنکھ جھپک لینے کی طرح ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا علم بہت بلند اور عالی ہے وہ آن واحد میں ہر اس عمل کو جانتا ہے جو کیا گیا۔ ہوتا ہے یا مستقبل میں وقوع پذیر ہوگا۔

إِنَّا كُلَّ شَيْءٍ خَلَقْنَٰهُ بِقَدَرٍ ﴿49﴾ وَمَآ أَمْرُنَآ إِلَّا وَٰحِدَةٌ كَلَمْحٍۭ بِٱلْبَصَرِ ﴿50﴾

سورۃ القمر آیت ۴۹۔۵۰

بیشک ہم نے ہر چیز کو خاص اندازے کے ساتھ پیدا کیا ہے۔ اور ہمارا حکم تو آنکھ جھپک لینے کی طرح واقع ہو جاتا ہے۔

اور اگر یہ سوال کیا جائے کہ کیا آئندہ ہونے والے سارے واقعات جبری طور پر بالکل اسی طرح رونما ہوتے ہیں جیسے ان کے بارے اللہ کا علم ہوتا ہے؟ تو اس کا جواب ہوگا کہ

اختیار دے دیئے گئے سارے معاملات کو چھوڑ کر! صرف جبری طے شدہ معاملات ہی۔

کیونکہ جن کاموں کو وہ جبراً ایک خاص طریقے پر کرنا چاہتا ہے۔ صرف انہیں ہی وہ جبراً کرتا ہے۔اور جن کے بارے اختیار وارادہ کی آزادی دی ہوتی ہے۔تو وہ اسی کے دیئے ہوئے نقشے کے بیچ میں رہتے ہوئے سرزد ہوتے ہیں۔ مگر ان میں مثبت یا منفی اختیار اور ارادے کا انتخاب موجود ہوتا ہے۔ کہ اسے وہ آزادی کے ساتھ جیسے چاہے اختیار کرے۔درج ذیل آیت میں اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے جبر اور اختیار دونوں کی بات کرکے بالکل واضح کر دیا ہے کہ موت تو مقرر ہے مگر عمل کے لحاظ سے اختیار ہے۔

وَمَا كَانَ لِنَفْسٍ أَن تَمُوتَ إِلَّا بِإِذْنِ ٱللَّهِ كِتَٰبًا مُّؤَجَّلًا ۗ وَمَن يُرِدْ ثَوَابَ ٱلدُّنْيَا نُؤْتِهِۦ مِنْهَا وَمَن يُرِدْ ثَوَابَ ٱلْـَٔاخِرَةِ نُؤْتِهِۦ مِنْهَا ۚ وَسَنَجْزِى ٱلشَّٰكِرِينَ ﴿145﴾

سورۃ آل عمران آیت 145

کوئی بھی اللہ کے اذن کے بغیر نہیں مر سکتا موت کا وقت لکھا ہوا ہے۔ اور جو کوئی دنیا میں بدلہ چاہے گا اسے ہم دنیا میں ہی دے دیں گے۔اور جو آخرت میں بدلہ چاہے گا ہم اسے وہاں پر اجر عطا کریں گے۔ اور ہم عنقریب شکر گزاروں کو اچھا صلہ دیں گے۔

البتہ ان مواقع کے حوالے سے اللہ کا علم انسان کے فیصلے کو پہلے ہی جانتا ہے۔ کہ وہ دی ہوئی اختیاری آزادی کو مثبت استعمال کرے گا یا منفی۔اللہ کا علم انسان کے اختیاری معاملات کے بارے بھی غلطی سے

پاک ہوتا ہے۔اور اللہ کو اس اختیار کے بارے پہلے سے علم ہونا اس کی ان اعلیٰ صلاحیتوں اور خاصیتوں کی بدولت ہے۔ جن کا ذکر قرآن کریم میں عَلَّامُ ٱلْغُيُوبِ کے الفاظ سے اور عٰلِمُ ٱلْغَيْبِ وَٱلشَّهَٰدَةِ کے الفاظ سے کیا گیا ہے۔ جن کا مطلب یہ ہے کہ ساری غیب کی باتیں جاننے والا اور جو کچھ مخلوق کے سامنے ہے وہ اس کو بھی جانتا ہے اور جو کچھ مخلوق سے پوشیدہ ہے۔ وہ اس کو بھی جاننے والا ہے۔ اللہ سے کبھی کوئی چیز نہ پوشیدہ تھی۔ نہ ہے اور نہ ہو گی۔

اس کی کچھ مثالیں تو اللہ جل شانہ ہمیں دنیا ہی میں دکھا دیتے ہیں۔

ا۔ جیسے کہ ایک چیناٹائزر دماغی صلاحیتوں کو مرکوز کرکے بروئے کار لاتے ہوئے چیناٹزم کے عمل سے کسی چیز کے بارے معلوم کر لیتا ہے۔ کہ وہ اب کیا کہے گا۔ لکھے گا۔ یا کرے گا۔ یہ کسی کے بعد میں ہونے والے اختیاری عمل کو پہلے سے سمجھ لینے والی بات ہے۔ حالانکہ چیناٹائز کرنے والے کا علم نہایت محدود ہوتا ہے۔

۲۔ یا پھر کسی کلاس میں استاد اپنے شاگردوں کے بارے امتحان سے پہلے ہی جان لیتا ہے۔ کہ کون پاس ہوگا اور کون فیل ہو جائے گا۔ اور کون پہلے نمبر پر آئے گا۔ یہ بھی کسی کے بعد میں ہونے والے اختیاری عمل کو پہلے سے سمجھ لینے والی بات ہے۔ حالانکہ استاد کا علم بھی نہایت محدود ہوتا ہے۔

۳۔ والد کو اپنے بچوں کے بارے معلوم ہوتا ہے کہ اس کی اولاد میں سے کون سا بیٹا یا بیٹی زیادہ فرمانبردار ہے۔ اور اس اولاد میں سے کون فتوری ہے۔ یہ بھی تو کسی کے بعد میں ہونے والے اختیاری عمل کو پہلے سے سمجھ لینے والی بات ہے۔ حالانکہ والد کا بھی علم نہایت محدود ہوتا ہے۔

۴۔ علاوہ ازیں کچھ لوگ پیشین گو ہوتے ہیں۔ جو مستقبل کے معاملات اور واقعات کی پہلے سے خبر دے دیتے ہیں۔ یہ الگ بات ہے کہ ان کی کوئی بات تو پوری ہو جاتی ہے اور کوئی ادھوری رہتی ہے ۔ کیونکہ ان کا علم محدود حد سے باہر نہیں جا سکتا۔

یہ سارے یا اس سے ملتے جلتے محدود علم والے لوگوں کا کسی بعد میں رونما ہونے والے واقعے کا پہلے سے پتہ چلا لینا اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ انہوں نے کسی کو مجبور نہیں کیا تھا۔ کہ یہ کام یوں کرو بلکہ ان کے اختیار کو سمجھا تھا۔ تو اس کامل علم والے قادرِ مطلق اللہ جل شانہ کا اختیاری ارادے کو پہلے سے جان لینا کون سا پیچیدہ ہے۔ یہ تو سب جانتے ہیں کہ اللہ رب العزت کا علم تو بہت وسیع اور ہر چیز پر محیط ہے۔

إِن تَمْسَسْكُمْ حَسَنَةٌ تَسُؤْهُمْ وَإِن تُصِبْكُمْ سَيِّئَةٌ يَفْرَحُواْ بِهَا ۖ وَإِن تَصْبِرُواْ وَتَتَّقُواْ لَا يَضُرُّكُمْ كَيْدُهُمْ شَيْـًٔا ۗ إِنَّ ٱللَّهَ بِمَا يَعْمَلُونَ مُحِيطٌ ﴿120﴾ ع12

سورۃ آل عمران آیت 120

اگر تمہیں کوئی بھلائی پہنچے تو انہیں بری لگتی ہے اور اگر تمہیں کوئی رنج پہنچے تو اس سے خوش ہو جاتے ہیں۔ اور اگر تم صبر کرو اور تقویٰ اختیار کیے رہو تو ان کی چالیں تمہارا کچھ بھی نہ بگاڑ سکیں گی۔ بیشک جو بھی یہ کر رہے ہیں اللہ اس پر احاطہ کیے ہوئے ہے۔

يَسْتَخْفُونَ مِنَ ٱلنَّاسِ وَلَا يَسْتَخْفُونَ مِنَ ٱللَّهِ وَهُوَ مَعَهُمْ إِذْ يُبَيِّتُونَ مَا لَا يَرْضَىٰ مِنَ ٱلْقَوْلِ ۚ وَكَانَ ٱللَّهُ بِمَا يَعْمَلُونَ مُحِيطًا ﴿108﴾

سورۃ النساء آیت 108

یہ لوگوں سے تو (اپنی مکاریاں) چھپا لیتے ہیں مگر اللہ سے نہیں چھپا سکتے۔ وہ اس وقت بھی ان کے ساتھ ہوتا ہے جب یہ راتوں کو چھپ کر اس کی ناپسندیدہ باتوں کے خفیہ مشورے کرتے ہیں۔ اور اللہ ان کے سب کاموں کا احاطہ کیے ہوئے ہے۔

وَلِلَّهِ مَا فِى ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَمَا فِى ٱلْأَرْضِ ۚ وَكَانَ ٱللَّهُ بِكُلِّ شَىْءٍ مُّحِيطًا ﴿126﴾ ع18

سورۃ النساء آیت 126

اور اللہ ہی کا ہے جو کچھ بھی آسمانوں اور زمین میں ہے۔ اور اللہ ہر ایک چیز پر احاطہ کیے ہوئے ہے۔

وَحَآجَّهُۥ قَوْمُهُۥ ۚ قَالَ أَتُحَٰٓجُّوٓنِّى فِى ٱللَّهِ وَقَدْ هَدَىٰنِ ۚ وَلَآ أَخَافُ مَا تُشْرِكُونَ بِهِۦٓ إِلَّآ أَن يَشَآءَ رَبِّى شَيْـًٔا ۗ وَسِعَ رَبِّى كُلَّ شَىْءٍ عِلْمًا ۗ أَفَلَا تَتَذَكَّرُونَ ﴿80﴾

سورۃ الأنعام آیت 80

اور اس کی قوم اس سے کج بحثی کرنے لگی۔ اس نے کہہ دیا کیا تم اللہ کے بارے مجھ سے بحث و تکرار کرتے ہو؟۔ حالانکہ اسی نے تو مجھے سیدھا رستہ دکھایا ہے۔ اور جن جن کو تم اس کا شریک بناتے ہو میں ان سے بالکل نہیں ڈرتا مگر یہ کہ میرا رب ہی جو کچھ چاہے۔ میرا رب تو اپنے علم سے ہر چیز پر احاطہ کیے ہوئے ہے۔ کیا پھر تم غور و فکر سے نصیحت حاصل نہیں کرتے؟۔

قَدِ ٱفْتَرَيْنَا عَلَى ٱللَّهِ كَذِبًا إِنْ عُدْنَا فِى مِلَّتِكُم بَعْدَ إِذْ نَجَّىٰنَا ٱللَّهُ مِنْهَا ۚ وَمَا يَكُونُ لَنَآ أَن نَّعُودَ فِيهَآ إِلَّآ أَن يَشَآءَ ٱللَّهُ رَبُّنَا ۚ وَسِعَ رَبُّنَا كُلَّ شَىْءٍ عِلْمًا ۚ عَلَى ٱللَّهِ تَوَكَّلْنَا ۚ رَبَّنَا ٱفْتَحْ بَيْنَنَا وَبَيْنَ قَوْمِنَا بِٱلْحَقِّ وَأَنتَ خَيْرُ ٱلْفَٰتِحِينَ ﴿89﴾

سورۃ الأعراف آیت 89

اس کے بعد کہ اللہ نے ہمیں اس (برائی) سے نجات دے دی۔ اگر ہم تمہارے مذہب میں واپس آ گئے تو ہم اللہ پر جھوٹ بہتان گھڑنے والے ہو جائیں گے۔ اور ہمارے لئے یہ ممکن نہیں کہ تمہارے دین میں لوٹ آئیں مگر یہ کہ اللہ ہی چاہے جو ہمارا رب ہے۔ ہمارے رب کا علم ہر چیز پر احاطہ کیے

ہوئے ہے۔ ہم اللہ ہی پر بھروسہ رکھتے ہیں۔اے ہمارے رب !۔ ہم میں اور ہماری قوم میں انصاف کے ساتھ فیصلہ کردے اور تو بہترین فیصلہ کرنے والا ہے۔

قَالَ يَٰقَوۡمِ أَرَهۡطِيٓ أَعَزُّ عَلَيۡكُم مِّنَ ٱللَّهِۖ وَٱتَّخَذۡتُمُوهُ وَرَآءَكُمۡ ظِهۡرِيًّاۖ إِنَّ رَبِّي بِمَا تَعۡمَلُونَ مُحِيطٞ ٩٢

سورۃ ہود آیت 92

شعیبؑ نے کہا کہ اے میری قوم کیا میرا قبیلہ برادری تمہارے نزدیک اللہ سے بھی زیادہ معزز و معتبر ہے؟ کہ اس (اللہ کو ناقدری کرتے ہوئے) تم نے پس پشت ڈال دیا ہے۔ بیشک میرا رب تمہارے سب اعمال پر احاطہ کیے ہوئے ہے۔

اس لیے غلطی کے احتمال کا امکان قطعی طور پر موجود نہیں۔اس کا کسی بھی ہونے والے کام یا عمل کو پہلے سے جان لینا تو بالکل غلطی سے پاک ہوگا۔اور یہ اللہ کا کسی کے اختیار کو پہلے سے سمجھ لینا اور اس کے بارے پہلے سے معلوم ہو جانا کہ وہ کون سا رخ اپنائے گا۔اس پر دلالت کرتا ہے کہ اللہ نے ان کو مجبور نہیں کیا ہوتا بلکہ ان کے اختیاری فیصلے کو سو فیصد درستی کے ساتھ جان لیا ہوتا ہے۔جو انہوں نے

اپنی مرضی سے کیا ہوتا ہے۔اور اللہ کا یہ جان لینا اس قدر کامل ہوتا ہے کہ اسے لوح محفوظ پر پہلے سے ہی درج کر دیا گیا ہوتا ہے۔اب دیکھئے اس بارے میں کچھ آیات۔

وَمَا مِن دَآبَّةٍ فِى ٱلْأَرْضِ وَلَا طَٰٓئِرٍ يَطِيرُ بِجَنَاحَيْهِ إِلَّآ أُمَمٌ أَمْثَالُكُم ۚ مَّا فَرَّطْنَا فِى ٱلْكِتَٰبِ مِن شَىْءٍ ۚ ثُمَّ إِلَىٰ رَبِّهِمْ يُحْشَرُونَ ﴿38﴾

سورۃ الأنعام آیت 38

اور زمین میں کوئی چلنے پھرنے والا ایسا (جانور) نہیں اور نہ ہی کوئی پرندہ جو اپنے دو بازوؤں سے اڑتا ہے مگر ان کے بھی تمہاری ہی طرح کے گروہ ہیں۔ہم نے کتاب (یعنی لوح محفوظ) میں کسی چیز (کے اندراج) پر کوئی کسر نہیں چھوڑی۔پھر سب لوگ اپنے رب کے سامنے محشر میں جمع کیے جائیں گے۔

وَإِن مِّن قَرْيَةٍ إِلَّا نَحْنُ مُهْلِكُوهَا قَبْلَ يَوْمِ ٱلْقِيَٰمَةِ أَوْ مُعَذِّبُوهَا عَذَابًا شَدِيدًا ۚ كَانَ ذَٰلِكَ فِى ٱلْكِتَٰبِ مَسْطُورًا ﴿58﴾

سورۃ الإسراء آیت 58

اور (کفار کی) ایسی کوئی بستی نہیں (ہو گی) جسے ہم قیامت سے پہلے ہلاک نہ کر دیں یا اسے سخت عذاب نہ دے دیں۔یہ بات کتابِ (لوحِ محفوظ) میں لکھی جا چکی ہے۔

ٱلنَّبِيُّ أَوْلَىٰ بِٱلْمُؤْمِنِينَ مِنْ أَنفُسِهِمْ ۖ وَأَزْوَٰجُهُۥٓ أُمَّهَٰتُهُمْ ۗ وَأُو۟لُوا۟ ٱلْأَرْحَامِ بَعْضُهُمْ أَوْلَىٰ بِبَعْضٍ فِى كِتَٰبِ ٱللَّهِ مِنَ ٱلْمُؤْمِنِينَ وَٱلْمُهَٰجِرِينَ إِلَّآ أَن تَفْعَلُوٓا۟ إِلَىٰٓ أَوْلِيَآئِكُم مَّعْرُوفًا ۚ كَانَ ذَٰلِكَ فِى ٱلْكِتَٰبِ مَسْطُورًا ﴿6﴾

سورۃ الأحزاب آیت 6

نبیؐ تو مومنوں پر ان کی جانوں سے بھی زیادہ حق رکھتا ہے اور نبیؐ کی بیویاں ان سب (مومنوں) کی مائیں ہیں۔ اور رشتہ دار کتاب اللہ کی رو سے (ترکے میں) عام مومنوں و مہاجروں کی نسبت ایک دوسرے کے زیادہ حقدار ہیں مگر یہ کہ تم اپنے ولی اولیاء (دوستوں) کے ساتھ احسان کرنا چاہو۔ یہ حکم کتاب (الٰہی) میں لکھ دیا گیا ہے۔

إِنَّا نَحْنُ نُحْىِ ٱلْمَوْتَىٰ وَنَكْتُبُ مَا قَدَّمُوا۟ وَءَاثَٰرَهُمْ ۚ وَكُلَّ شَىْءٍ أَحْصَيْنَٰهُ فِىٓ إِمَامٍ مُّبِينٍ ﴿12﴾ ع1

سورۃ یٰس آیت 12

بیشک ہم مُردوں کو زندہ کریں گے اور جو انہوں نے آگے بھیجا اور جو آثار پیچھے چھوڑے ہم سب لکھتے جاتے ہیں۔ اور ہر چیز کو ہم نے واضح کتاب (لوح محفوظ) میں لکھ رکھا ہے۔

وَكُلُّ شَىْءٍ فَعَلُوهُ فِى ٱلزُّبُرِ ﴿52﴾ وَكُلُّ صَغِيرٍ وَكَبِيرٍ مُّسْتَطَرٌ ﴿53﴾

سورۃ القمر آیت 52

اور جو کچھ ان لوگوں نے کیا تھا۔ وہ سب (ان کے) نامہ اعمال میں درج ہے۔ ہر چھوٹا اور بڑا کام (اس میں) لکھ دیا گیا ہے۔

اللہ تعالیٰ کے ہاں زمانہ ماضی۔ حال اور مستقبل کی تقسیم نہیں ہے وہ تو زمانوں کی قید سے مبّرا آن واحد میں ہر ہونے والے کام اور چیز کو جانتا ہے۔ اللہ جل شانہ کے علم کے بارے کچھ آیات درج ذیل ہیں ۔ان کو سمجھنے سے اللہ تعالیٰ کے بارے کئی باطل خیالات کا قلع قمع ہو جائے گا۔

قُلْ إِن تُخْفُوا۟ مَا فِى صُدُورِكُمْ أَوْ تُبْدُوهُ يَعْلَمْهُ ٱللَّهُ ۗ وَيَعْلَمُ مَا فِى ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَمَا فِى ٱلْأَرْضِ ۗ وَٱللَّهُ عَلَىٰ كُلِّ شَىْءٍ قَدِيرٌ ﴿29﴾

سورۃ آل عمران آیت 29

کہہ دو کہ کوئی بھی بات خواہ تم اپنے دلوں میں چھپاؤ یا اسے ظاہر کرو اللہ اسے بخوبی جانتا ہے۔ اور جو کچھ بھی آسمانوں میں اور زمین میں ہے اس کو سب معلوم ہے۔ اور اللہ ہر چیز پر قادر ہے۔

أُوْلَٰٓئِكَ ٱلَّذِينَ يَعْلَمُ ٱللَّهُ مَا فِى قُلُوبِهِمْ فَأَعْرِضْ عَنْهُمْ وَعِظْهُمْ وَقُل لَّهُمْ فِىٓ أَنفُسِهِمْ قَوْلًۢا بَلِيغًا ﴿63﴾

سورۃالنساء آیت 63

ان لوگوں کے دلوں میں جو کچھ ہے اللہ اس کو اچھی طرح جانتا ہے تم ان (کی باتوں) سے چشم پوشی کرو اور انہیں نصیحت کرتے رہو اور ان سے ایسی باتیں کہا کرو جو ان کے دلوں میں اثر کر جائیں۔

مَّا عَلَى ٱلرَّسُولِ إِلَّا ٱلْبَلَٰغُ ۗ وَٱللَّهُ يَعْلَمُ مَا تُبْدُونَ وَمَا تَكْتُمُونَ ﴿99﴾

سورۃالمائدۃ آیت 99

رسول کے ذمے تو بس پیغام کا پہنچا دینا ہے۔ اور اللہ تو سب کچھ جانتا ہے اس کو جو تم ظاہر کرتے ہو اور اسے بھی جو تم چھپاتے ہو۔

وَإِذْ قَالَ ٱللَّهُ يَٰعِيسَى ٱبْنَ مَرْيَمَ ءَأَنتَ قُلْتَ لِلنَّاسِ ٱتَّخِذُونِى وَأُمِّىَ إِلَٰهَيْنِ مِن دُونِ ٱللَّهِ ۖ قَالَ سُبْحَٰنَكَ مَا يَكُونُ لِىٓ أَنْ أَقُولَ مَا لَيْسَ لِى بِحَقٍّ ۚ إِن كُنتُ قُلْتُهُۥ فَقَدْ عَلِمْتَهُۥ ۚ تَعْلَمُ مَا فِى نَفْسِى وَلَآ أَعْلَمُ مَا فِى نَفْسِكَ ۚ إِنَّكَ أَنتَ عَلَّٰمُ ٱلْغُيُوبِ ﴿116﴾

سورۃ المائدۃ آیت 116

اور جب اللہ ارشاد فرمائے گا اے عیسیٰؑ ابن مریمؑ! ۔کیا تو نے بنی نوع انسان سے کہا تھا کہ مجھے اور میری ماں کو اللہ کے علاوہ عبادت کیے جانے والے (معبود) بنالو؟۔وہ عرض کرے گا تو بالکل پاک ہے مجھے سراسر لائق نہیں کہ ایسی بات کہوں جس کا مجھے کچھ بھی حق حاصل نہیں۔اگر میں نے ایسا کہا ہوگا تو ضرور تیرے علم میں ہوگا۔جو کچھ میرے دل میں ہے تو اسے اچھی طرح جانتا ہے۔اور تیرے اسرار و رموز کو میں (کیا کوئی بھی) نہیں جانتا۔بیشک تو ہی تو ساری غیب کی باتوں کا علم رکھنے والا ہے۔

وَهُوَ ٱللَّهُ فِى ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَفِى ٱلْأَرْضِ ۖ يَعْلَمُ سِرَّكُمْ وَجَهْرَكُمْ وَيَعْلَمُ مَا تَكْسِبُونَ ﴿3﴾

سورۃ الانعام آیت 3

اور وہی (ایک) اللہ آسمانوں میں بھی اور زمین میں بھی ہے۔اس کو تمہارا ظاہر اور تمہارا باطن سب کچھ معلوم ہے اور جو کچھ تم کرتے ہو وہ سب کچھ خوب جانتا ہے۔

إِنَّ رَبَّكَ هُوَ أَعْلَمُ مَن يَضِلُّ عَن سَبِيلِهِۦ ۖ وَهُوَ أَعْلَمُ بِٱلْمُهْتَدِينَ ﴿117﴾

سورۃ الانعام آیت 117

یقیناً تیرا رب اچھی طرح جانتا ہے۔جو اس کی راہ سے بھٹکا ہوا ہے اور سیدھے راستے پر چلنے والوں کو بھی بخوبی جانتا ہے۔

وَإِذَا جَآءَتْهُمْ ءَايَةٌ قَالُوا۟ لَن نُّؤْمِنَ حَتَّىٰ نُؤْتَىٰ مِثْلَ مَآ أُوتِىَ رُسُلُ ٱللَّهِ ۘ ٱللَّهُ أَعْلَمُ حَيْثُ يَجْعَلُ رِسَالَتَهُۥ ۗ سَيُصِيبُ ٱلَّذِينَ أَجْرَمُوا۟ صَغَارٌ عِندَ ٱللَّهِ وَعَذَابٌ شَدِيدٌۢ بِمَا كَانُوا۟ يَمْكُرُونَ ﴿124﴾

سورۃ الأنعام آیت 124

جب ان کے پاس کوئی آیت آتی ہے تو کہتے ہیں ہم ہر گز ایمان نہیں لائیں گے جب تک کہ ایسی چیز جو اللہ کے رسولوں کو دی گئی ہے ہمیں بھی نہ مل جائے۔اللہ ہی بہتر جانتا ہے کہ رسالت کا کام کس سے لینا ہے۔عنقریب یہ مجرم لوگ ان کی مکاریوں کی وجہ سے اللہ کے ہاں ذلت اور سخت عذاب سے دوچار ہوں گے۔

وَأَعِدُّوا۟ لَهُم مَّا ٱسْتَطَعْتُم مِّن قُوَّةٍ وَمِن رِّبَاطِ ٱلْخَيْلِ تُرْهِبُونَ بِهِۦ عَدُوَّ ٱللَّهِ وَعَدُوَّكُمْ وَءَاخَرِينَ مِن دُونِهِمْ لَا تَعْلَمُونَهُمُ ٱللَّهُ يَعْلَمُهُمْ ۚ وَمَا تُنفِقُوا۟ مِن شَىْءٍ فِى سَبِيلِ ٱللَّهِ يُوَفَّ إِلَيْكُمْ وَأَنتُمْ لَا تُظْلَمُونَ ﴿60﴾

سورۃ الانفال آیت 60

اور ان سے مقابلے کے لئے جہاں تک ممکن ہوسکے (عسکری) قوت وطاقت سے اور پلے بندھے گھوڑوں سے مستعد رہو۔ کہ اللہ کے دشمنوں۔ اور تمہارے دشمنوں۔ اور ان کے سوا کئی دوسرے دشمنوں جن کو تم نہیں جانتے صرف اللہ ہی جانتا ہے۔ سب پر اس (تیاری) سے دھاک وہیبت بیٹھی رہے۔ اور اللہ کی راہ میں جو کچھ بھی تم خرچ کروگے اس کا ثواب تمہیں پورا پورا دیا جائے گا اور تمہارے ساتھ ہرگز ظلم نہ ہوگا۔

أَلَمْ يَعْلَمُوٓاْ أَنَّ ٱللَّهَ يَعْلَمُ سِرَّهُمْ وَنَجْوَىٰهُمْ وَأَنَّ ٱللَّهَ عَلَّٰمُ ٱلْغُيُوبِ ﴿78﴾ ج

سورۃ التوبۃ آیت 78

کیا وہ نہیں جانتے کہ اللہ ان کے بھیدوں اور ان کے خفیہ مشوروں تک کو بخوبی جانتا ہے؟۔ اور یہ کہ صرف اللہ ہی ساری غیب کی باتیں جاننے والا ہے۔

وَمَا يَتَّبِعُ أَكْثَرُهُمْ إِلَّا ظَنًّا ۚ إِنَّ ٱلظَّنَّ لَا يُغْنِى مِنَ ٱلْحَقِّ شَيْـًٔا ۚ إِنَّ ٱللَّهَ عَلِيمٌۢ بِمَا يَفْعَلُونَ ﴿36﴾

سورۃ یونس آیت 36

اور ان میں بہت سارے لوگ صرف ظن و گمان پر چلتے ہیں۔ بلا شبہ ظن و گمان حق کے مقابلے میں کچھ بھی کام آنے والا نہیں۔ بیشک اللہ سب کچھ جانتا ہے جو کچھ لوگ کر رہے ہیں۔

وَمِنْهُم مَّن يُؤْمِنُ بِهِۦ وَمِنْهُم مَّن لَّا يُؤْمِنُ بِهِۦ ۚ وَرَبُّكَ أَعْلَمُ بِٱلْمُفْسِدِينَ ﴿40﴾ ع4

سورۃ یونس آیت 40

اور ان میں سے کچھ تو ایسے ہیں کہ اس پر ایمان لے آتے ہیں اور کچھ ایسے ہیں کہ ایمان نہیں لانے والے۔ اور تمہارا رب مفسدوں کو اچھی طرح جانتا ہے۔

أَلَآ إِنَّهُمْ يَثْنُونَ صُدُورَهُمْ لِيَسْتَخْفُوا۟ مِنْهُ ۚ أَلَا حِينَ يَسْتَغْشُونَ ثِيَابَهُمْ يَعْلَمُ مَا يُسِرُّونَ وَمَا يُعْلِنُونَ ۚ إِنَّهُۥ عَلِيمٌۢ بِذَاتِ ٱلصُّدُورِ ﴿5﴾

سورۃ ہود آیت 5

جان رکھو کہ یہ اپنے سینوں کو البتہ موڑتے جھکاتے ہیں تاکہ (کسی طرح) اس سے چھپ جائیں۔ آگاہ ہو جاؤ جس وقت وہ کپڑوں میں لپٹے ہوتے ہیں (تب بھی) وہ ان کی پوشیدہ اور ظاہر سب باتوں کو جانتا ہے۔ بیشک وہی تو دلوں کی باتوں کو بھی بخوبی جاننے والا ہے۔

۞ وَمَا مِن دَآبَّةٍ فِى ٱلْأَرْضِ إِلَّا عَلَى ٱللَّهِ رِزْقُهَا وَيَعْلَمُ مُسْتَقَرَّهَا وَمُسْتَوْدَعَهَا ۚ كُلٌّ فِى كِتَٰبٍ مُّبِينٍ ﴿6﴾

سورۃ ہود آیت 6

اور روئے زمین پر کوئی چلنے پھرنے والا نہیں مگر اس کی روزی اللہ کے ذمے ہے۔ اور وہ اس کے رہن سہن ٹھکانے اور اس کے سپرد کیے جانے کی جگہ کو بھی بخوبی جانتا ہے۔ سب کچھ واضح کتاب میں (درج) ہے۔

وَلَآ أَقُولُ لَكُمْ عِندِى خَزَآئِنُ ٱللَّهِ وَلَآ أَعْلَمُ ٱلْغَيْبَ وَلَآ أَقُولُ إِنِّى مَلَكٌ وَلَآ أَقُولُ لِلَّذِينَ تَزْدَرِىٓ أَعْيُنُكُمْ لَن يُؤْتِيَهُمُ ٱللَّهُ خَيْرًا ۖ ٱللَّهُ أَعْلَمُ بِمَا فِىٓ أَنفُسِهِمْ ۖ إِنِّىٓ إِذًا لَّمِنَ ٱلظَّٰلِمِينَ ﴿31﴾

سورۃ ہود آیت 31

اور میں تم سے یہ نہیں کہتا کہ میرے پاس اللہ کے خزانے ہیں اور نہ ہی یہ کہ میں عالم الغیب ہوں اور نہ یہ کہتا ہوں کہ میں فرشتہ ہوں۔ اور نہ ہی یہ کہتا ہوں کہ جن لوگوں کو تم حقارت کی نظر سے دیکھتے ہو اللہ ان کو بھلائی نہ دے گا۔ اگر میں ایسا کہوں تو بیشک میرا شمار ظالموں میں ہو جائے گا۔ اللہ خوب جانتا ہے جو کچھ ان کے دلوں میں ہے۔

وَلِلَّهِ غَيْبُ ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلْأَرْضِ وَإِلَيْهِ يُرْجَعُ ٱلْأَمْرُ كُلُّهُۥ فَٱعْبُدْهُ وَتَوَكَّلْ عَلَيْهِ ۚ وَمَا رَبُّكَ بِغَٰفِلٍ عَمَّا تَعْمَلُونَ﴿123﴾ع10

سورۃ ہود آیت 123

اور آسمانوں اور زمین کی سب غائبانہ باتیں اللہ ہی جانتا ہے اور سب معاملات کا رجوع اسی کی طرف ہے۔ پس صرف اسی کی عبادت کرو اور اسی پر بھروسہ رکھو اور تیرا رب اس سے بالکل بے خبر نہیں جو کچھ تم کر رہے ہو۔

ٱللَّهُ يَعْلَمُ مَا تَحْمِلُ كُلُّ أُنثَىٰ وَمَا تَغِيضُ ٱلْأَرْحَامُ وَمَا تَزْدَادُ ۖ وَكُلُّ شَىْءٍ عِندَهُۥ بِمِقْدَارٍ﴿8﴾ عَٰلِمُ ٱلْغَيْبِ وَٱلشَّهَٰدَةِ ٱلْكَبِيرُ ٱلْمُتَعَالِ﴿9﴾ سَوَآءٌ مِّنكُم مَّنْ أَسَرَّ ٱلْقَوْلَ وَمَن جَهَرَ بِهِۦ وَمَنْ هُوَ مُسْتَخْفٍۭ بِٱلَّيْلِ وَسَارِبٌۢ بِٱلنَّهَارِ﴿10﴾

سورۃ الرعد آیت ۸ تا ۱۰

اللہ ہی جانتا ہے جو ہر مادہ اپنے پیٹ میں لئے ہوتی ہے اور پیٹ کے سکڑنے اور بڑھنے کو بھی (خوب جانتا ہے)۔ اور اس کے ہاں ہر چیز کا مناسب اندازہ مقرر ہے۔ وہی تو ہر غیب اور ظاہر سب کا جاننے والا

ہے سب سے بڑا نہایت بلند مرتبے والا ہے۔ کوئی تم میں سے چپکے سے بات کہے یا پکار کر۔ یا رات میں کہیں چھپ جائے یا دن کی روشنی میں چلے پھرے۔ (اس کے نزدیک) یہ سب برابر ہے۔

رَبَّنَآ إِنَّكَ تَعْلَمُ مَا نُخْفِى وَمَا نُعْلِنُ ۗ وَمَا يَخْفَىٰ عَلَى ٱللَّهِ مِن شَىْءٍ فِى ٱلْأَرْضِ وَلَا فِى ٱلسَّمَآءِ ﴿38﴾

سورۃ ابراہیم آیت 38

اے ہمارے رب! ۔ بیشک تو جانتا ہے جو کچھ ہم چھپاتے اور جو ہم ظاہر کرتے ہیں۔ اور اللہ سے زمین و آسمان کی کوئی بھی چیز چھپی ہوئی نہیں ہے۔

وَٱللَّهُ يَعْلَمُ مَا تُسِرُّونَ وَمَا تُعْلِنُونَ ﴿19﴾

سورۃ النحل آیت 19

جو کچھ تم چھپاتے ہو اور جو کچھ بھی ظاہر کرتے ہو اللہ (سب کچھ) اچھی طرح جانتا ہے۔

لَا جَرَمَ أَنَّ ٱللَّهَ يَعْلَمُ مَا يُسِرُّونَ وَمَا يُعْلِنُونَ ۚ إِنَّهُۥ لَا يُحِبُّ ٱلْمُسْتَكْبِرِينَ ﴿23﴾

سورۃ النحل آیت 23

یقیناً اللہ وہ سب کچھ جانتا ہے جو وہ (دلوں میں) چھپاتے ہیں اور جو وہ ظاہر کرتے ہیں۔ بلاشبہ وہ تکبر کرنے والوں کو بالکل پسند نہیں کرتا۔

ٱلَّذِينَ تَتَوَفَّىٰهُمُ ٱلْمَلَٰٓئِكَةُ ظَالِمِىٓ أَنفُسِهِمْ ۖ فَأَلْقَوُا۟ ٱلسَّلَمَ مَا كُنَّا نَعْمَلُ مِن سُوٓءٍ ۚ بَلَىٰٓ إِنَّ ٱللَّهَ عَلِيمٌۢ بِمَا كُنتُمْ تَعْمَلُونَ ﴿28﴾

سورۃ النحل آیت 28

وہ جو اپنے اوپر ظلم کرنے والے ہوتے ہیں جب فرشتے ان کی روحیں قبض کرنے لگتے ہیں۔ تو وہ سلامتی کی پیشکش کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ ہم تو کوئی برا کام نہیں کیا کرتے تھے۔ (کیوں نہیں) ہاں۔ بیشک اللہ اچھے سے جانتا ہے جو کچھ تم کیا کرتے تھے۔

فَلَا تَضْرِبُوا۟ لِلَّهِ ٱلْأَمْثَالَ ۚ إِنَّ ٱللَّهَ يَعْلَمُ وَأَنتُمْ لَا تَعْلَمُونَ ﴿74﴾

سورۃ النحل آیت 74

تو (اے لوگو!۔) اللہ کے لئے مثالیں نہ گھڑ لیا کرو۔ (اپنے بارے مثالیں دینا) البتہ اللہ ہی بخوبی جانتا ہے اور تم بالکل نہیں جان سکتے۔

وَأَوْفُواْ بِعَهْدِ ٱللَّهِ إِذَا عَٰهَدتُّمْ وَلَا تَنقُضُواْ ٱلْأَيْمَٰنَ بَعْدَ تَوْكِيدِهَا وَقَدْ جَعَلْتُمُ ٱللَّهَ عَلَيْكُمْ كَفِيلًا ۚ إِنَّ ٱللَّهَ يَعْلَمُ مَا تَفْعَلُونَ ﴿91﴾

سورۃ النحل آیت 91

اور اللہ کے عہد کو اور تمہارے (آپس میں) کئے جانے والے عہد کو پورا کرو اور اپنی قسمیں پختہ کر لینے کے بعد مت توڑو کہ تم اللہ کو اپنے اوپر ضامن ٹھہرا چکے ہو۔ بیشک اللہ وہ سب کچھ جانتا ہے جو بھی تم کرتے ہو۔

ٱدْعُ إِلَىٰ سَبِيلِ رَبِّكَ بِٱلْحِكْمَةِ وَٱلْمَوْعِظَةِ ٱلْحَسَنَةِ ۖ وَجَٰدِلْهُم بِٱلَّتِى هِىَ أَحْسَنُ ۚ إِنَّ رَبَّكَ هُوَ أَعْلَمُ بِمَن ضَلَّ عَن سَبِيلِهِۦ ۖ وَهُوَ أَعْلَمُ بِٱلْمُهْتَدِينَ ﴿125﴾

سورۃ النحل آیت 125

لوگوں کو حکمت اور عمدہ نصیحت سے اپنے رب کے راستے کی طرف بلاؤ اور ان سے شائستہ انداز سے بحث کرو۔ بیشک تمہارا رب اچھی طرح جانتا ہے کہ کون اس کے راستہ سے بھٹکا ہوا ہے۔ اور وہ ہدایت یافتہ کو بھی بخوبی جانتا ہے۔

رَّبُّكُمْ أَعْلَمُ بِمَا فِى نُفُوسِكُمْ ۚ إِن تَكُونُوا۟ صَٰلِحِينَ فَإِنَّهُۥ كَانَ لِلْأَوَّٰبِينَ غَفُورًا ﴿25﴾

سورۃ الاسراء آیت 25

جو کچھ تمہارے دلوں میں ہے تمہارا رب اچھی طرح جانتا ہے۔ اگر تم صالح بن کے رہے تو بلاشبہ وہ رجوع کرنے والوں کے لئے بہت بخشنے والا ہے۔

قُلِ ٱللَّهُ أَعْلَمُ بِمَا لَبِثُوا۟ ۖ لَهُۥ غَيْبُ ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلْأَرْضِ ۖ أَبْصِرْ بِهِۦ وَأَسْمِعْ ۚ مَا لَهُم مِّن دُونِهِۦ مِن وَلِىٍّ وَلَا يُشْرِكُ فِى حُكْمِهِۦٓ أَحَدًا ﴿26﴾

سورۃ الکہف آیت 26

کہہ دو کہ اللہ ہی بہتر جانتا ہے کہ وہ کتنی مدت رہے۔ تمام آسمانوں و زمین کا غیب وہی جانتا ہے۔ کیا خوب دیکھنے والا اور کیا خوب سننے والا ہے۔ نہ تو اس (اللہ) کے علاوہ ان لوگوں کا کوئی ولی ہے اور نہ ہی وہ اپنے حکم میں کسی کو شریک کرتا ہے۔

وَإِن تَجْهَرْ بِٱلْقَوْلِ فَإِنَّهُۥ يَعْلَمُ ٱلسِّرَّ وَأَخْفَى ﴿7﴾

سورۃ طہٰ آیت 7

اور اگر چہ تم (اپنے رب سے) اونچا بول کر کوئی بات کہو مگر (جان رکھو کہ) وہ تو بلاشبہ چھپے ہوئے راز اور مخفی ترین بات کو بھی بخوبی جانتا ہے۔

يَعْلَمُ مَا بَيْنَ أَيْدِيهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ وَلَا يُحِيطُونَ بِهِ ۔ عِلْمًا ﴿110﴾

سورۃ طٰہٰ آیت 110

جو کچھ ان کے آگے ہے اور جو کچھ بھی ان کے پیچھے ہے وہ اس سب کو جانتا ہے۔ اور لوگ (اپنے محدود) علم سے کبھی بھی اس کا احاطہ نہیں کر سکتے۔

قَالَ رَبِّى يَعْلَمُ ٱلْقَوْلَ فِى ٱلسَّمَآءِ وَٱلْأَرْضِ ۖ وَهُوَ ٱلسَّمِيعُ ٱلْعَلِيمُ ﴿4﴾

سورۃ الأنبیاء آیت 4

(رسول نے) کہہ دیا کہ میرا رب تو آسمان و زمین کی ساری باتیں جانتا ہے۔ اور وہ بڑا ہی سننے والا اور ہر بات جاننے والا ہے۔

يَعْلَمُ مَا بَيْنَ أَيْدِيهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ وَلَا يَشْفَعُونَ إِلَّا لِمَنِ ٱرْتَضَىٰ وَهُم مِّنْ خَشْيَتِهِ ۔ مُشْفِقُونَ ﴿28﴾

سورۃالأنبیاء آیت 28

جو ان کے سامنے اور جو ان کے پیچھے ہے وہ سب کچھ جانتا ہے اور وہ (فرشتے کسی کی) شفاعت نہیں کر سکتے سوائے اس کے جس سے وہ (اللہ جل شانہ) راضی ہو اور وہ تو اس کی ہیبت سے لرزتے رہتے ہیں۔

إِنَّهُۥ يَعْلَمُ ٱلْجَهْرَ مِنَ ٱلْقَوْلِ وَيَعْلَمُ مَا تَكْتُمُونَ﴿110﴾

سورۃالأنبیاء آیت 110

یقینی طور پر وہ تو اونچا بولے گئے کو بھی جانتا ہے اور اسے بھی جسے تم چھپا لیتے ہو۔

وَإِن جَٰدَلُوكَ فَقُلِ ٱللَّهُ أَعْلَمُ بِمَا تَعْمَلُونَ﴿68﴾

سورۃالحج آیت 68

اور اگر یہ تجھ سے جھگڑا کریں تو کہہ دو کہ جو بھی عمل تم کرتے ہو اللہ اچھی طرح جانتا ہے۔

أَلَمْ تَعْلَمْ أَنَّ ٱللَّهَ يَعْلَمُ مَا فِى ٱلسَّمَآءِ وَٱلْأَرْضِ ۗ إِنَّ ذَٰلِكَ فِى كِتَٰبٍ ۚ إِنَّ ذَٰلِكَ عَلَى ٱللَّهِ يَسِيرٌ﴿70﴾

سورۃالحج آیت 70

کیا تم نہیں جانتے کہ جو بھی آسمان اور زمین میں ہے اللہ وہ سب کچھ جانتا ہے؟۔ بیشک یہ سب کچھ ایک کتاب میں (لکھا) ہے۔ بلاشبہ یہ بات اللہ پر نہایت آسان ہے۔

يَعْلَمُ مَا بَيْنَ أَيْدِيهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ ۗ وَإِلَى ٱللَّهِ تُرْجَعُ ٱلْأُمُورُ ﴿76﴾

سورۃالحج آیت 76

وہ ان کے سامنے والے اور پچھلے والے سب حالات جانتا ہے۔ اور سب کاموں کا رجوع اللہ ہی کی طرف ہے۔

لَّيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ أَن تَدْخُلُوا۟ بُيُوتًا غَيْرَ مَسْكُونَةٍ فِيهَا مَتَٰعٌ لَّكُمْ ۚ وَٱللَّهُ يَعْلَمُ مَا تُبْدُونَ وَمَا تَكْتُمُونَ ﴿29﴾

سورۃالنور آیت 29

ایسے گھروں میں داخل ہونے میں تمہارے لئے کوئی گناہ نہیں ہے جہاں کوئی نہ بستا ہو اور اس میں تمہارا کچھ سامان موجود ہو۔ اور اللہ سب جانتا ہے جو تم ظاہر کرتے ہو اور جو تم چھپاتے ہو۔

أَلَمْ تَرَ أَنَّ ٱللَّهَ يُسَبِّحُ لَهُۥ مَن فِى ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلْأَرْضِ وَٱلطَّيْرُ صَٰٓفَّٰتٍ ۖ كُلٌّ قَدْ عَلِمَ صَلَاتَهُۥ وَتَسْبِيحَهُۥ ۗ وَٱللَّهُ عَلِيمٌۢ بِمَا يَفْعَلُونَ ﴿41﴾

سورۃالنور آیت 41

کیا تم دیکھتے بھالتے نہیں کہ آسمانوں وزمین کے رہنے والے سب اور پر پھیلائے اڑنے والے پرندے بھی اللہ ہی کی تسبیح (یعنی شانِ ربِ العلیم کے اوصاف وکلمات) بیان کرتے ہیں؟۔یقیناً ہر کوئی اپنی نماز اور تسبیح سے اچھی طرح واقف ہے۔اور اللہ ہی سب کچھ جانتا ہے جو کچھ وہ کرتے ہیں۔

۞ وَأَقْسَمُوا۟ بِٱللَّهِ جَهْدَ أَيْمَٰنِهِمْ لَئِنْ أَمَرْتَهُمْ لَيَخْرُجُنَّ ۖ قُل لَّا تُقْسِمُوا۟ ۖ طَاعَةٌ مَّعْرُوفَةٌ ۚ إِنَّ ٱللَّهَ خَبِيرٌۢ بِمَا تَعْمَلُونَ ﴿53﴾

سورۃالنور آیت 53

اور اللہ کی سخت پکی قسمیں کھا کر کہتے ہیں کہ اگر تم انہیں حکم کرو تو وہ ضرور (گھروں سے) نکل کھڑے ہوں۔کہہ دو قسمیں نہ کھاؤ بس معروف انداز سے اطاعت ہی چاہیئے۔بیشک اللہ اچھی طرح جانتا ہے جو کچھ تم کرتے ہو۔

قُلْ أَنزَلَهُ ٱلَّذِى يَعْلَمُ ٱلسِّرَّ فِى ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلْأَرْضِ ۚ إِنَّهُۥ كَانَ غَفُورًا رَّحِيمًا ﴿6﴾

سورۃالفرقان آیت 6

کہہ دو کہ اسے تو اس (اللہ جل شانہ) نے نازل کیا ہے جو آسمانوں و زمین کے خفیہ رازوں تک کو جانتا ہے۔ بیشک وہ بہت بخشنے والا نہایت رحم کرنے والا ہے۔

قَالَ رَبِّيٓ أَعۡلَمُ بِمَا تَعۡمَلُونَ﴿188﴾

سورۃالشعراء آیت 188

(شعیبؑ نے) کہا کہ میرا رب اچھی طرح جانتا ہے جو کچھ تم کرتے رہتے ہو۔

أَلَّا يَسۡجُدُواْ لِلَّهِ ٱلَّذِي يُخۡرِجُ ٱلۡخَبۡءَ فِي ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلۡأَرۡضِ وَيَعۡلَمُ مَا تُخۡفُونَ وَمَا تُعۡلِنُونَ﴿25﴾

سورۃالنمل آیت 25

(اس طرح روکے گئے) کہ وہ اللہ کو سجدہ نہیں کرتے جو آسمانوں اور زمین میں چھپی چیزوں کو بھی ظاہر کیے دیتا ہے۔ اور وہ جانتا ہے جو کچھ تم چھپاتے ہو اور جو کچھ تم ظاہر کرتے ہو۔

وَإِنَّ رَبَّكَ لَيَعۡلَمُ مَا تُكِنُّ صُدُورُهُمۡ وَمَا يُعۡلِنُونَ﴿74﴾

سورۃ النمل آیت 74

اور بلا شبہ تمہارا رب اچھی طرح جانتا ہے کہ جو ان کے سینے چھپائے ہوئے ہوتے ہیں اور جو کچھ وہ ظاہر کرتے ہیں۔

وَقَالَ مُوسَىٰ رَبِّيٓ أَعۡلَمُ بِمَن جَآءَ بِٱلۡهُدَىٰ مِنۡ عِندِهِۦ وَمَن تَكُونُ لَهُۥ عَٰقِبَةُ ٱلدَّارِۖ إِنَّهُۥ لَا يُفۡلِحُ ٱلظَّٰلِمُونَ ﴿37﴾

سورۃ القصص آیت 37

اور موسیٰؑ نے کہا میرا رب اسے اچھی طرح جانتا ہے کہ کون اس کی طرف سے ہدایت لے کر آیا ہے۔ اور عاقبت کا گھر کس کے لئے اچھا ہے؟۔ بیشک ظالم لوگ کبھی فلاح نہیں پائیں گے۔

إِنَّكَ لَا تَهۡدِي مَنۡ أَحۡبَبۡتَ وَلَٰكِنَّ ٱللَّهَ يَهۡدِي مَن يَشَآءُۚ وَهُوَ أَعۡلَمُ بِٱلۡمُهۡتَدِينَ ﴿56﴾

سورۃ القصص آیت 56

(اے نبیؐ) بیشک تم (اس کو) جو تمہیں محبوب و پیارا ہو ہدایت نہیں دے سکتے۔ بلکہ اللہ ہی جسے چاہتا ہے ہدایت دے دیتا ہے۔ اور وہ ہدایت پا سکنے والوں کو بخوبی جانتا ہے۔

وَرَبُّكَ يَعْلَمُ مَا تُكِنُّ صُدُورُهُمْ وَمَا يُعْلِنُونَ﴿69﴾

سورۃ القصص آیت 69

اور تمہارا رب اچھی طرح جانتا ہے کہ جو ان کے سینے چھپائے ہوئے ہوتے ہیں اور جو کچھ بھی وہ ظاہر کرتے ہیں۔

إِنَّ ٱلَّذِى فَرَضَ عَلَيْكَ ٱلْقُرْءَانَ لَرَآدُّكَ إِلَىٰ مَعَادٍ ۚ قُل رَّبِّىٓ أَعْلَمُ مَن جَآءَ بِٱلْهُدَىٰ وَمَنْ هُوَ فِى ضَلَٰلٍ مُّبِينٍ﴿85﴾

سورۃ القصص آیت 85

(اے نبیؐ) یقینی طور پر جس (اللہ) نے تم پر قرآن (کا پیغام پہنچانا اور عمل کرنا) فرض کر دیا ہے وہ تمہیں واپسی کی منزل (مکہ مکرمہ) تک پھر لوٹا کر رہے گا۔ کہہ دو کہ میرا رب اسے اچھی طرح جانتا ہے جو ہدایت لے کر آیا ہے اور اس کو بھی جو صریح گمراہی میں پڑا ہے۔

إِنَّ ٱللَّهَ يَعْلَمُ مَا يَدْعُونَ مِن دُونِهِۦ مِن شَىْءٍ ۚ وَهُوَ ٱلْعَزِيزُ ٱلْحَكِيمُ﴿42﴾

سورۃ العنکبوت آیت 42

یہ لوگ اللہ کو چھوڑ کر جس کسی سے بھی دعائیں مانگتے ہیں بیشک اللہ اسے اچھی طرح جانتا ہے۔ وہ خوب غالب نہایت حکمت والا ہے۔

ٱتْلُ مَآ أُوحِىَ إِلَيْكَ مِنَ ٱلْكِتَٰبِ وَأَقِمِ ٱلصَّلَوٰةَ ۖ إِنَّ ٱلصَّلَوٰةَ تَنْهَىٰ عَنِ ٱلْفَحْشَآءِ وَٱلْمُنكَرِ ۗ وَلَذِكْرُ ٱللَّهِ أَكْبَرُ ۗ وَٱللَّهُ يَعْلَمُ مَا تَصْنَعُونَ ﴿45﴾

سورۃ العنکبوت آیت 45

جو کتاب تمہاری طرف وحی کی گئی ہے تم اسے پڑھا کرو اور نماز کے پابند رہو بلا شبہ نماز برائی اور بے حیائی سے روکتی ہے۔ اور اللہ کا ذکر ہی سب سے بڑی چیز ہے اور جو کچھ تم صناعی کیا کرتے ہو اللہ اسے اچھی طرح جانتا ہے۔

قُلْ كَفَىٰ بِٱللَّهِ بَيْنِى وَبَيْنَكُمْ شَهِيدًا ۖ يَعْلَمُ مَا فِى ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلْأَرْضِ ۗ وَٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ بِٱلْبَٰطِلِ وَكَفَرُوا۟ بِٱللَّهِ أُو۟لَٰٓئِكَ هُمُ ٱلْخَٰسِرُونَ ﴿52﴾

سورۃ العنکبوت آیت 52

کہہ دو کہ میرے اور تمہارے درمیان اللہ ہی گواہی کے لئے کافی ہے۔ جو بھی آسمانوں و زمین میں ہے وہ سب کچھ جانتا ہے۔ اور جو لوگ باطل پر ایمان لائے اور اللہ کے ساتھ کفر و ناشکری کردی وہی تو نقصان اٹھانے والے ہیں۔

إِنَّ ٱللَّهَ عِندَهُۥ عِلْمُ ٱلسَّاعَةِ وَيُنَزِّلُ ٱلْغَيْثَ وَيَعْلَمُ مَا فِى ٱلْأَرْحَامِ ۖ وَمَا تَدْرِى نَفْسٌ مَّاذَا تَكْسِبُ غَدًا ۖ وَمَا تَدْرِى نَفْسٌۢ بِأَىِّ أَرْضٍ تَمُوتُ ۚ إِنَّ ٱللَّهَ عَلِيمٌ خَبِيرٌ ﴿34﴾ ع4

سورۃ لقمان آیت 34

کچھ شک نہیں کہ اللہ ہی کے پاس قیامت کا علم ہے اور وہی مینہ برساتا ہے اور وہی خوب جانتا ہے کہ ماؤں کے رحموں میں کیا کچھ ہے؟۔ اور کوئی نہیں جانتا کہ وہ کل کیا کرے گا۔ اور کوئی بھی نہیں جانتا کہ وہ کس سرزمین میں مرے گا۔ بیشک اللہ ہی سب کچھ جاننے والا بڑا ہی باخبر ہے۔

۞ قَدْ يَعْلَمُ ٱللَّهُ ٱلْمُعَوِّقِينَ مِنكُمْ وَٱلْقَآئِلِينَ لِإِخْوَٰنِهِمْ هَلُمَّ إِلَيْنَا ۖ وَلَا يَأْتُونَ ٱلْبَأْسَ إِلَّا قَلِيلًا ﴿18﴾ لا

سورۃ الأحزاب آیت 18

اللہ تم میں سے ان لوگوں کو اچھی طرح جانتا ہے جو (جہاد سے) روکتے ہیں اور انہیں بھی جو اپنے بھائیوں سے کہتے ہیں کہ (محاذِ چھوڑ کر) ہمارے پاس چلے آؤ۔ اور یہ لوگ خود تو میدانِ جنگ میں کم ہی آتے ہیں۔

أَفَمَن زُيِّنَ لَهُۥ سُوٓءُ عَمَلِهِۦ فَرَءَاهُ حَسَنًا ۖ فَإِنَّ ٱللَّهَ يُضِلُّ مَن يَشَآءُ وَيَهْدِى مَن يَشَآءُ ۖ فَلَا تَذْهَبْ نَفْسُكَ عَلَيْهِمْ حَسَرَٰتٍ ۚ إِنَّ ٱللَّهَ عَلِيمٌۢ بِمَا يَصْنَعُونَ ﴿8﴾

سورۃ فاطر آیت 8

کیا پھر وہ (صالح آدمی جیسا ہو سکتا ہے) جس کو اس کے برے کرتوت خوشنما بنا کے دکھائے جائیں اور وہ ان کو عمدہ و بہترین سمجھنے لگے؟۔ پس بیشک اللہ جس کو چاہتا ہے گمراہ ہونے دیتا ہے اور جس کو چاہتا ہے ہدایت کی توفیق دیتا ہے۔ تو (اے نبیؐ) ان لوگوں پر افسوس کرتے ہوئے تمہاری جان نہ چلی جائے۔ بلاشبہ یہ جو کچھ بھی گھڑتے رہتے ہیں اللہ اسے اچھی طرح جانتا ہے۔

وَوُفِّيَتْ كُلُّ نَفْسٍ مَّا عَمِلَتْ وَهُوَ أَعْلَمُ بِمَا يَفْعَلُونَ ﴿70﴾ ع7

سورۃ الزمر آیت 70

اور ہر نفس نے جو بھی عمل کیا ہوگا اسے اس کا پورا پورا بدلہ دے دیا جائے گا اور جو کچھ بھی یہ کرتے ہیں وہ اسے اچھی طرح جانتا ہے۔

يَعْلَمُ خَآئِنَةَ ٱلْأَعْيُنِ وَمَا تُخْفِى ٱلصُّدُورُ ﴿19﴾

سورۃ غافر آیت 19

وہ آنکھوں کی خیانت کو اور سینوں کے پوشیدہ رازوں کو بھی اچھی طرح سے جانتا ہے۔

أَمْ يَقُولُونَ ٱفْتَرَىٰ عَلَى ٱللَّهِ كَذِبًا ۖ فَإِن يَشَإِ ٱللَّهُ يَخْتِمْ عَلَىٰ قَلْبِكَ ۗ وَيَمْحُ ٱللَّهُ ٱلْبَٰطِلَ وَيُحِقُّ ٱلْحَقَّ بِكَلِمَٰتِهِۦٓ ۚ إِنَّهُۥ عَلِيمٌۢ بِذَاتِ ٱلصُّدُورِ ﴿24﴾

سورۃ الشوریٰ آیت 24

یا (کیا) یہ لوگ کہتے ہیں کہ رسول نے اللہ پر جھوٹا بہتان گھڑ لیا ہے اگر اللہ چاہے تو تمہارے دل پر مہر لگ جانے دے۔ اور اللہ تو باطل کو مٹاتا اور حق کو اپنے کلام سے ثابت کرتا ہے۔ بیشک وہ سینوں کے چھپے ہوئے رازوں تک کو اچھی طرح جانتا ہے۔

وَهُوَ ٱلَّذِى يَقْبَلُ ٱلتَّوْبَةَ عَنْ عِبَادِهِۦ وَيَعْفُواْ عَنِ ٱلسَّيِّـَٔاتِ وَيَعْلَمُ مَا تَفْعَلُونَ ﴿25﴾

سورۃالشوری آیت 25

اور وہ (اللہ) ہی تو ہے جو اپنے بندوں کی توبہ قبول کرتا ہے اور (ان کی) غلطیاں کوتاہیاں معاف کرتا ہے اور جو کچھ تم کرتے ہو وہ سب کچھ جانتا ہے۔

أَمْ يَقُولُونَ ٱفْتَرَىٰهُ ۖ قُلْ إِنِ ٱفْتَرَيْتُهُۥ فَلَا تَمْلِكُونَ لِى مِنَ ٱللَّهِ شَيْـًٔا ۖ هُوَ أَعْلَمُ بِمَا تُفِيضُونَ فِيهِ ۖ كَفَىٰ بِهِۦ شَهِيدًۢا بَيْنِى وَبَيْنَكُمْ ۖ وَهُوَ ٱلْغَفُورُ ٱلرَّحِيمُ ﴿8﴾

سورۃالأحقاف آیت 8

کیا یہ کہتے ہیں کہ اس (قرآن) کو اس نے خود سے گھڑ لیا ہے؟۔ کہہ دو کہ اگر میں نے اسے خود گھڑ لیا ہے تو تم لوگ اللہ کے حضور میرے (بچاؤ کے) لئے کچھ بھی اختیار نہیں رکھتے۔ (مگر) تم لوگ (قرآن پر) جو باتیں بناتے ہو وہ ان کو اچھی طرح جانتا ہے۔ اور وہی میرے اور تمہارے درمیان گواہ کافی ہے۔ اور وہ بڑا بخشنے والا بہت رحم کرنے والا ہے۔

فَٱعْلَمْ أَنَّهُۥ لَآ إِلَٰهَ إِلَّا ٱللَّهُ وَٱسْتَغْفِرْ لِذَنۢبِكَ وَلِلْمُؤْمِنِينَ وَٱلْمُؤْمِنَٰتِ ۗ وَٱللَّهُ يَعْلَمُ مُتَقَلَّبَكُمْ وَمَثْوَىٰكُمْ ﴿19﴾ ع2

سورۃ محمد آیت 19

پس جان رکھو کہ اللہ کے علاوہ کوئی بھی عبادت کے لائق نہیں ہے اور اللہ سے اپنے گناہوں اور مومن مردوں اور مومن عورتوں کے لئے بھی معافی مانگو۔ اللہ تمہارے چلنے پھرنے اور تمہارے ٹھکانوں کو خوب جانتا ہے۔

ذَٰلِكَ بِأَنَّهُمْ قَالُوا۟ لِلَّذِينَ كَرِهُوا۟ مَا نَزَّلَ ٱللَّهُ سَنُطِيعُكُمْ فِى بَعْضِ ٱلْأَمْرِ ۖ وَٱللَّهُ يَعْلَمُ إِسْرَارَهُمْ ﴿26﴾

سورۃ محمد آیت 26

یہ اس لئے کہ جو لوگ اللہ کے نازل کردہ (قرآن) سے بیزار ہیں یہ ان سے کہتے ہیں کہ ہم بعض معاملات میں تمہاری بات مان لیں گے۔ اور اللہ تو ان کے پوشیدہ مشوروں تک کو جانتا ہے۔

وَلَوْ نَشَآءُ لَأَرَيْنَٰكَهُمْ فَلَعَرَفْتَهُم بِسِيمَٰهُمْ ۚ وَلَتَعْرِفَنَّهُمْ فِى لَحْنِ ٱلْقَوْلِ ۚ وَٱللَّهُ يَعْلَمُ أَعْمَٰلَكُمْ ﴿30﴾

سورۃ محمد آیت 30

اگر ہم چاہتے تو تمہیں وہ لوگ دکھا دیتے اور تم ان کو ان (کے چہروں) کی علامات سے ہی پہچان لیتے ۔اور یقیناً تم انہیں ان کے اندازِ گفتگو سے تو ضرور پہچان لوگے اور اللہ تم سب کے اعمال کو بخوبی جانتا ہے۔

إِنَّ ٱللَّهَ يَعْلَمُ غَيْبَ ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلْأَرْضِ ۚ وَٱللَّهُ بَصِيرٌۢ بِمَا تَعْمَلُونَ ﴿18﴾ ع2

سورۃ الحجرات آیت 18

بیشک اللہ آسمانوں وزمین کے سارے غیب جانتا ہے اور جو کچھ بھی تم کرتے ہو اللہ گہرائی سے دیکھ رہا ہوتا ہے۔

ذَٰلِكَ مَبْلَغُهُم مِّنَ ٱلْعِلْمِ ۚ إِنَّ رَبَّكَ هُوَ أَعْلَمُ بِمَن ضَلَّ عَن سَبِيلِهِۦ ۖ وَهُوَ أَعْلَمُ بِمَنِ ٱهْتَدَىٰ ﴿30﴾

سورۃ النجم آیت 30

ان کے علم کی انتہا یہی ہے یقیناً تمہارا رب اسے اچھی طرح جانتا ہے جو اس کے رستے سے بھٹک گیا اور اسے بھی خوب جانتا ہے جس نے راہِ ہدایت پالی۔

ٱلَّذِينَ يَجْتَنِبُونَ كَبَٰٓئِرَ ٱلْإِثْمِ وَٱلْفَوَٰحِشَ إِلَّا ٱللَّمَمَ ۚ إِنَّ رَبَّكَ وَٰسِعُ ٱلْمَغْفِرَةِ ۚ هُوَ أَعْلَمُ بِكُمْ إِذْ أَنشَأَكُم مِّنَ ٱلْأَرْضِ وَإِذْ أَنتُمْ أَجِنَّةٌ فِى بُطُونِ أُمَّهَٰتِكُمْ ۖ فَلَا تُزَكُّوٓا۟ أَنفُسَكُمْ ۖ هُوَ أَعْلَمُ بِمَنِ ٱتَّقَىٰٓ ﴿32﴾ ع2

سورۃ النجم آیت 32

جو چھوٹے گناہوں کے علاوہ بڑے بڑے گناہوں اور فحاشی سے اجتناب کرتے ہیں بیشک تمہارا رب بڑا وسیع بخش دینے والا ہے۔ جب اس نے تم کو زمین سے پیدا کیا اور جب تم اپنی ماؤں کے پیٹ میں ابھی بچے ہی تھے (تب سے) وہ تمہیں اچھی طرح جانتا ہے۔ پس اپنے آپ کو پاک صاف نہ جتلاؤ وہ اس سے بھی خوب واقف ہے جو متقی ہے۔

أَلَمْ تَرَ أَنَّ ٱللَّهَ يَعْلَمُ مَا فِى ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَمَا فِى ٱلْأَرْضِ ۖ مَا يَكُونُ مِن نَّجْوَىٰ ثَلَٰثَةٍ إِلَّا هُوَ رَابِعُهُمْ وَلَا خَمْسَةٍ إِلَّا هُوَ سَادِسُهُمْ وَلَآ أَدْنَىٰ مِن ذَٰلِكَ وَلَآ أَكْثَرَ إِلَّا هُوَ مَعَهُمْ أَيْنَ مَا كَانُوا۟ ۖ ثُمَّ يُنَبِّئُهُم بِمَا عَمِلُوا۟ يَوْمَ ٱلْقِيَٰمَةِ ۚ إِنَّ ٱللَّهَ بِكُلِّ شَىْءٍ عَلِيمٌ ﴿7﴾

سورۃ المجادلۃ آیت 7

کیا تم نے کبھی غور نہیں کیا کہ اللہ وہ سب کچھ جانتا ہے جو آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے؟۔ کہیں بھی تین آدمیوں کی سرگوشی نہیں ہوتی مگر وہ ان کا چوتھا ہوتا ہے اور نہ کہیں پانچ کی مگر وہ ان کا چھٹا ہوتا ہے۔ اور نہ اس سے کم اور نہ زیادہ مگر یہ کہ وہ جہاں بھی ہوں اللہ ان کے ساتھ ہوتا ہے۔ پھر وہ قیامت کے دن انہیں جتائے گا کہ وہ کیا کچھ کرتے رہے ہیں؟۔ یقیناً اللہ ہر چیز کو اچھی طرح جاننے والا ہے۔

وَلَا يَتَمَنَّوْنَهُۥٓ أَبَدًۢا بِمَا قَدَّمَتْ أَيْدِيهِمْ ۗ وَٱللَّهُ عَلِيمٌۢ بِٱلظَّٰلِمِينَ ﴿7﴾

سورۃ الجمعۃ آیت 7

اور وہ کبھی بھی اس کی تمنا نہیں کریں گے اپنے ان اعمال کی وجہ سے جو آگے بھیج چکے ہیں اور اللہ ظالم لوگوں کو اچھی طرح جانتا ہے۔

إِذَا جَآءَكَ ٱلْمُنَٰفِقُونَ قَالُوا۟ نَشْهَدُ إِنَّكَ لَرَسُولُ ٱللَّهِ ۘ وَٱللَّهُ يَعْلَمُ إِنَّكَ لَرَسُولُهُۥ ۗ وَٱللَّهُ يَشْهَدُ إِنَّ ٱلْمُنَٰفِقِينَ لَكَٰذِبُونَ ﴿1﴾ ج

سورۃ المنافقون آیت 1

https://quranexcel.com

جب منافق لوگ تمہارے پاس آتے ہیں تو کہتے ہیں کہ ہم گواہی دیتے ہیں کہ بیشک آپ اللہ کے رسول ہیں اور اللہ جانتا ہے کہ یقیناً تم اس کے رسول ہو۔ لیکن اللہ ظاہر کئے دیتا ہے کہ منافق لوگ البتہ بالکل جھوٹے ہیں۔

يَعْلَمُ مَا فِى ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلْأَرْضِ وَيَعْلَمُ مَا تُسِرُّونَ وَمَا تُعْلِنُونَ ۚ وَٱللَّهُ عَلِيمٌۢ بِذَاتِ ٱلصُّدُورِ ﴿4﴾

سورۃ التغابن آیت 4

وہ تو ہر اس چیز کو جانتا ہے جو بھی آسمانوں و زمین میں ہے اور اسے وہ بھی معلوم ہے جو تم چھپاتے ہو اور جو تم ظاہر کرتے ہو۔ اور اللہ تو سینوں کے رازوں تک کو اچھی طرح جاننے والا ہے۔

وَأَسِرُّواْ قَوْلَكُمْ أَوِ ٱجْهَرُواْ بِهِۦٓ ۖ إِنَّهُۥ عَلِيمٌۢ بِذَاتِ ٱلصُّدُورِ ﴿13﴾

سورۃ الملک آیت 13

اور تم اپنی بات آہستہ سے کہو یا بلند آواز سے کرو۔ بلاشبہ وہ سینوں کے رازوں تک کو بخوبی جانتا ہے۔

إِنَّ رَبَّكَ هُوَ أَعْلَمُ بِمَن ضَلَّ عَن سَبِيلِهِۦ وَهُوَ أَعْلَمُ بِٱلْمُهْتَدِينَ ﴿7﴾

سورۃ القلم آیت 7

بلاشبہ تمہارا رب اچھی طرح جانتا ہے کہ کون اس کے راستے سے بھٹکا ہوا ہے؟۔اور وہ انہیں بھی جانتا ہے جو سیدھے راستے پر چلنے والے ہیں۔

وَٱللَّهُ أَعْلَمُ بِمَا يُوعُونَ﴿23﴾ز صلے

سورۃ الانشقاق آیت 23

اور اللہ ان باتوں کو اچھی طرح جانتا ہے جو یہ اپنے دلوں میں چھپا رکھتے ہیں۔

إِلَّا مَا شَآءَ ٱللَّهُ ۚ إِنَّهُۥ يَعْلَمُ ٱلْجَهْرَ وَمَا يَخْفَىٰ﴿7﴾ط

سورۃ الأعلی آیت 7

مگر جو اللہ چاہے۔یقیناً وہ ظاہر بات کو بھی جانتا ہے اور اس کو بھی جو مخفی ہے۔

جھوٹ افترا۔ جھٹلانا:

خاص برگزیدہ ہستیوں کو چھوڑ کریوں تو پورے قرآن مجید میں اللہ جل شانہ نے عام لوگوں کی خصلت سے بڑے واضح طور پر پردہ اٹھایا ہے۔ غور کرکے دیکھیں تو آج بھی عام لوگوں کا خصلتی رویّہ ویسا ہی ہے۔ مگر خصوصاً جھوٹ افترا اور جھٹلانے کے بارے میں تو شاید پرانے لوگوں سے بھی چند قدم آگے ہی ہوں گے۔ قرآنِ کریم ہر لحاظ سے ہدایت و شفا ہے۔ دیکھیے اللہ جل شانہ کی آیات کو جھٹلانا کیا ہے اور حقائق سے مبرا ہو کر جھوٹی امیدیں لگائے رکھنا کیسا ہے۔ پھر جھوٹ جیسی بیماری جو ہمارے لئے بہت عام ہو چکی ہے اس پر بھی توجہ دیں اور اللہ جل جلالہ کا دوٹوک فرمان بھی ملاحظہ کریں۔

وَمِنْهُمْ أُمِّيُّونَ لَا يَعْلَمُونَ ٱلْكِتَٰبَ إِلَّآ أَمَانِىَّ وَإِنْ هُمْ إِلَّا يَظُنُّونَ ﴿78﴾

سورۃ البقرۃ آیت 78

اور ان میں سے بعض ان پڑھ ہیں وہ اپنی بے بنیاد امیدوں اور جھوٹی آرزوؤں کے علاوہ (اللہ کی) کتاب کو بالکل نہیں جانتے اور وہ تو صرف ظن و گمان پر چلتے رہتے ہیں۔

ذَرْهُمْ يَأْكُلُوا۟ وَيَتَمَتَّعُوا۟ وَيُلْهِهِمُ ٱلْأَمَلُ ۖ فَسَوْفَ يَعْلَمُونَ ﴿3﴾

سورۃ الحجر آیت 3

ان کو اُن کے حال پر ہی رہنے دو کہ کھالیں اور (وقتی) فائدے اٹھالیں۔ اور (جھوٹی و بے بنیاد) امیدیں ان کو غفلت میں ڈالے رکھیں۔ پس عنقریب ان کو (اس کا انجام) معلوم ہو جائے گا۔

إِنَّ ٱلَّذِينَ ٱرْتَدُّواْ عَلَىٰٓ أَدْبَٰرِهِم مِّنۢ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمُ ٱلْهُدَى ۙ ٱلشَّيْطَٰنُ سَوَّلَ لَهُمْ وَأَمْلَىٰ لَهُمْ ﴿25﴾

سورۃ محمد آیت 25

بلاشبہ جو لوگ پیٹھ پھیر کر (کفر کی طرف) پیچھے پلٹ گئے بعد اس کے کہ ان پر ہدایت واضح ہو چکی تھی شیطان نے ان کے لئے (ان کے کرتوت) مزین کر کے دکھا دیئے اور ان کے لئے (جھوٹی امیدوں کا سلسلہ) بہت دراز کر دیا۔

يُنَادُونَهُمْ أَلَمْ نَكُن مَّعَكُمْ ۖ قَالُواْ بَلَىٰ وَلَٰكِنَّكُمْ فَتَنتُمْ أَنفُسَكُمْ وَتَرَبَّصْتُمْ وَٱرْتَبْتُمْ وَغَرَّتْكُمُ ٱلْأَمَانِىُّ حَتَّىٰ جَآءَ أَمْرُ ٱللَّهِ وَغَرَّكُم بِٱللَّهِ ٱلْغَرُورُ ﴿14﴾

سورۃ الحدید آیت 14

تو (مبتلائے عذاب لوگ) اہلِ ایمان کو ندیٰ دیں گے کہ کیا ہم (دنیا میں) تمہارے ساتھ نہ تھے؟۔ وہ کہیں گے (کیوں نہیں) ہاں!۔ مگر تم نے اپنے آپ کو فتنے میں ڈال لیا اور تم (ہم پر گردشوں

کے) منتظر رہے اور شک و شبہ میں ہی پھنسے رہے۔اور جھوٹی امیدوں نے تمہیں فریب دے دیا یہاں تک کہ اللہ کا فیصلہ آ پہنچا۔اور دھوکے باز (شیطان) نے تمہیں اللہ کے بارے دھوکے میں ہی ڈالے رکھا۔

جھوٹ پر عقائد استوار کر لینا کفرانِ نعمت اور سراسر اللہ جل شانہ کی ناشکری ہے۔

وَٱللَّهُ جَعَلَ لَكُم مِّنْ أَنفُسِكُمْ أَزْوَٰجًا وَجَعَلَ لَكُم مِّنْ أَزْوَٰجِكُم بَنِينَ وَحَفَدَةً وَرَزَقَكُم مِّنَ ٱلطَّيِّبَٰتِ ۚ أَفَبِٱلْبَٰطِلِ يُؤْمِنُونَ وَبِنِعْمَتِ ٱللَّهِ هُمْ يَكْفُرُونَ﴿72﴾

سورۃ النحل آیت 72

اور اللہ ہی نے تمہارے لئے تمہاری ہی جنس سے عورتیں پیدا کیں اور تمہیں تمہاری عورتوں سے بیٹے اور پوتے عطا کیے اور تمہیں کھانے کے لئے پاک رزق دیا۔کیا پھر بھی یہ لوگ باطل (یعنی جھوٹی باتوں) پر اعتقاد رکھتے ہیں؟۔اور اللہ کی نعمتوں سے انکار کرتے ہیں۔

أَوَلَمْ يَرَوْا۟ أَنَّا جَعَلْنَا حَرَمًا ءَامِنًا وَيُتَخَطَّفُ ٱلنَّاسُ مِنْ حَوْلِهِمْ ۚ أَفَبِٱلْبَٰطِلِ يُؤْمِنُونَ وَبِنِعْمَةِ ٱللَّهِ يَكْفُرُونَ﴿67﴾

سورۃ العنکبوت آیت 67

کیا یہ لوگ دیکھتے بھالتے نہیں کہ ہم نے حرم (یعنی مکہ) کو مقام امن بنادیا ہے جب کہ اس کے ارد گرد سے لوگ اچک لیے جاتے ہیں۔ کیا پھر بھی یہ لوگ باطل (یعنی جھوٹی باتوں) پر اعتقاد رکھتے ہیں اور اللہ کی نعمتوں کی ناشکری کرتے ہیں؟۔

اللہ جل شانہ پر جھوٹ گھڑنے۔اس کے نبیوں اور آیات کو جھٹلانے سے متعلق قرآنی ارشادات۔یہ بات ذہن نشین کرلیں کہ قرآنِ کریم کو نظرانداز کرتے رہنا اور اس کی آیات سمجھنے کی کوشش نہ کرنا اللہ جل شانہ کی آیات کو جھٹلانے کے مترادف ہے۔

وَٱلَّذِينَ كَفَرُواْ وَكَذَّبُواْ بِـَٔايَٰتِنَآ أُوْلَٰٓئِكَ أَصْحَٰبُ ٱلنَّارِ ۖ هُمْ فِيهَا خَٰلِدُونَ ﴿39﴾ ع4

سورۃ البقرۃ آیت 39

اور جو لوگ کافر و ناشکرے ہو گئے اور ہماری آیتوں کو جھوٹا قرار دیا وہی لوگ دوزخی ہیں ہمیشہ ہمیش اسی میں رہیں گے۔

وَلَقَدْ ءَاتَيْنَا مُوسَى ٱلْكِتَٰبَ وَقَفَّيْنَا مِنۢ بَعْدِهِۦ بِٱلرُّسُلِ ۖ وَءَاتَيْنَا عِيسَى ٱبْنَ مَرْيَمَ ٱلْبَيِّنَٰتِ وَأَيَّدْنَٰهُ بِرُوحِ ٱلْقُدُسِ ۗ أَفَكُلَّمَا جَآءَكُمْ رَسُولٌۢ بِمَا لَا تَهْوَىٰٓ أَنفُسُكُمُ ٱسْتَكْبَرْتُمْ فَفَرِيقًا كَذَّبْتُمْ وَفَرِيقًا تَقْتُلُونَ ﴿87﴾

سورۃ البقرۃ آیت 87

اور البتہ یقیناً ہم نے موسیٰؑ کو کتاب دی اور یکے بعد دیگرے ان کے بعد کئی رسول بھیجے۔ اور ہم نے عیسیٰؑ ابن مریمؑ کو روشن نشانیاں عطا کیں اور ہم نے روح القدس (یعنی جبرائیلؑ) سے اس کی تائید کی ۔(اس سب کے باوجود) کیا پھر جب کوئی رسول تمہاری خواہشات نفسانی کے خلاف کوئی حکم لے کر تمہارے پاس آیا؟۔ تو تم نے تکبر کیا پس کچھ کو تم نے جھوٹا قرار دے دیا اور کچھ کو تم نے جان سے مار ڈالا۔

يَٰٓأَيُّهَا ٱلنَّاسُ كُلُواْ مِمَّا فِى ٱلْأَرْضِ حَلَٰلًا طَيِّبًا وَلَا تَتَّبِعُواْ خُطُوَٰتِ ٱلشَّيْطَٰنِ ۚ إِنَّهُۥ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِينٌ ﴿168﴾ إِنَّمَا يَأْمُرُكُم بِٱلسُّوٓءِ وَٱلْفَحْشَآءِ وَأَن تَقُولُواْ عَلَى ٱللَّهِ مَا لَا تَعْلَمُونَ ﴿169﴾

سورۃ البقرۃ آیت ۱۶۸۔۱۶۹

اے بنی نوع انسان !۔ زمین میں جو بھی حلال اور پاکیزہ چیزیں ہیں وہ کھاؤ اور شیطان کے نقش قدم پر نہ چلو۔ بلاشبہ وہ تمہارا کھلا (جدّی) دشمن ہے۔ بلاشبہ وہ تو صرف تمہیں برائی اور بے حیائی بدکاری کا حکم دیتا ہے اور (یہ بھی) کہ تم اللہ پر ایسی (جھوٹی) باتیں کہو جن کا تمہیں کچھ بھی علم نہیں۔

كَدَأْبِ ءَالِ فِرْعَوْنَ وَٱلَّذِينَ مِن قَبْلِهِمْ ۚ كَذَّبُوا۟ بِـَٔايَٰتِنَا فَأَخَذَهُمُ ٱللَّهُ بِذُنُوبِهِمْ ۗ وَٱللَّهُ شَدِيدُ ٱلْعِقَابِ ﴿11﴾

سورۃ آل عمران آیت 11

ان کا حال بھی آلِ فرعون اور ان سے پہلے لوگوں کا سا ہوگا۔ جنہوں نے ہماری آیتوں کو جھوٹا قرار دیا تھا تو اللہ نے بھی ان کو ان کے گناہوں کی پاداش میں پکڑ لیا تھا۔ اور اللہ سخت عذاب کرنے والا ہے۔

۞ وَمِنْ أَهْلِ ٱلْكِتَٰبِ مَنْ إِن تَأْمَنْهُ بِقِنطَارٍ يُؤَدِّهِۦٓ إِلَيْكَ وَمِنْهُم مَّنْ إِن تَأْمَنْهُ بِدِينَارٍ لَّا يُؤَدِّهِۦٓ إِلَيْكَ إِلَّا مَا دُمْتَ عَلَيْهِ قَآئِمًا ۗ ذَٰلِكَ بِأَنَّهُمْ قَالُوا۟ لَيْسَ عَلَيْنَا فِى ٱلْأُمِّيِّـۧنَ سَبِيلٌ وَيَقُولُونَ عَلَى ٱللَّهِ ٱلْكَذِبَ وَهُمْ يَعْلَمُونَ ﴿75﴾

سورۃ آل عمران آیت 75

اور اہل کتاب میں بعض ایسے ہیں کہ اگر تم ان کے پاس ڈھیر ساری امانت رکھ دو تو تجھے واپس کر دیں۔ اور بعضے ان میں سے وہ ہیں کہ اگر اس کے پاس ایک دینار بھی امانت رکھو تو جب تک اس کے سر پر ہر وقت کھڑے نہ رہو وہ تمہیں واپس نہ کرے۔ یہ اس لئے کہ وہ کہتے ہیں امیّوں کے بارے ہم سے کوئی مواخذہ نہیں اور وہ اللہ پر محض جھوٹ بولتے ہیں حالانکہ وہ اسے جانتے بھی ہیں۔

وَإِنَّ مِنْهُمْ لَفَرِيقًا يَلْوُۥنَ أَلْسِنَتَهُم بِٱلْكِتَٰبِ لِتَحْسَبُوهُ مِنَ ٱلْكِتَٰبِ وَمَا هُوَ مِنَ ٱلْكِتَٰبِ وَيَقُولُونَ هُوَ مِنْ عِندِ ٱللَّهِ وَمَا هُوَ مِنْ عِندِ ٱللَّهِ وَيَقُولُونَ عَلَى ٱللَّهِ ٱلْكَذِبَ وَهُمْ يَعْلَمُونَ﴿78﴾

سورۃ آل عمران آیت 78

اور بیشک ان میں ایسا فریق ہے کہ کتاب کو زبان مروڑ مروڑ کر پڑھتے ہیں تاکہ تم سمجھو کہ کتاب میں سے ہے جو وہ پڑھتے ہیں جبکہ وہ کتاب میں سے نہیں ہوتا اور وہ کہتے ہیں کہ اللہ کی طرف سے ہے حالانکہ وہ اللہ کی طرف سے نہیں ہوتا اور وہ اللہ پر سراسر جھوٹ بولتے ہیں اور (اس بات کو) جانتے بھی ہیں۔

۞ كُلُّ ٱلطَّعَامِ كَانَ حِلًّا لِّبَنِىٓ إِسْرَٰٓءِيلَ إِلَّا مَا حَرَّمَ إِسْرَٰٓءِيلُ عَلَىٰ نَفْسِهِۦ مِن قَبْلِ أَن تُنَزَّلَ ٱلتَّوْرَىٰةُ ۗ قُلْ فَأْتُوا۟ بِٱلتَّوْرَىٰةِ فَٱتْلُوهَآ إِن كُنتُمْ صَٰدِقِينَ﴿93﴾ فَمَنِ ٱفْتَرَىٰ عَلَى ٱللَّهِ ٱلْكَذِبَ مِنۢ بَعْدِ ذَٰلِكَ فَأُو۟لَٰٓئِكَ هُمُ ٱلظَّٰلِمُونَ﴿94﴾ص

سورۃ آل عمران آیت ۹۳۔۹۴

اولادِ اسرائیل کے لئے کھانے کی تمام چیزیں حلال تھیں مگر اسرائیل نے تورات کے نزول سے پہلے خود ہی جو اپنے اوپر حرام کر لی تھیں۔ کہہ دو کہ تورات لاؤ اور اسے پڑھ کے دیکھ لو اگر تم سچے ہو۔ پھر اس کے بعد بھی جو اللہ پر جھوٹ گھڑے تو ایسے ہی لوگ ظالم ہیں۔

ٱنظُرْ كَيْفَ يَفْتَرُونَ عَلَى ٱللَّهِ ٱلْكَذِبَ ۖ وَكَفَىٰ بِهِۦٓ إِثْمًا مُّبِينًا ﴿50﴾ ع7

سورۃ النساء آیت 50

دیکھ لو!۔ یہ لوگ اللہ پر کیسے کیسے جھوٹ گھڑ لیتے ہیں۔ ان کے لئے یہ ایک ہی (گھناؤنا اور) کھلم کھلا گناہ کافی ہے۔

وَٱلَّذِينَ كَفَرُوا۟ وَكَذَّبُوا۟ بِـَٔايَٰتِنَآ أُو۟لَٰٓئِكَ أَصْحَٰبُ ٱلْجَحِيمِ ﴿10﴾

سورۃ المائدۃ آیت 10

اور جو لوگ کافر و ناشکرے ہو گئے اور ہماری آیتوں کو جھوٹا قرار دیا وہ دوزخی لوگ ہیں۔

لَقَدْ أَخَذْنَا مِيثَٰقَ بَنِىٓ إِسْرَٰٓءِيلَ وَأَرْسَلْنَآ إِلَيْهِمْ رُسُلًا ۖ كُلَّمَا جَآءَهُمْ رَسُولٌۢ بِمَا لَا تَهْوَىٰٓ أَنفُسُهُمْ فَرِيقًا كَذَّبُوا۟ وَفَرِيقًا يَقْتُلُونَ ﴿70﴾ ق

سورۃ المائدۃ آیت 70

البتہ یقیناً ہم نے اولادِ اسرائیل سے پختہ عہد لیا تھا اور ان کی طرف بہت سے رسول بھی بھیجے تھے۔ جب بھی کوئی رسول ان کے پاس ایسا حکم لے کر آیا جو ان کی دلی منشا کے خلاف تھا۔ تو انہوں نے کسی فریق کو تو جھوٹا قرار دیا اور کسی فریق کو قتل کر دیا۔

وَٱلَّذِينَ كَفَرُواْ وَكَذَّبُواْ بِـَٔايَٰتِنَآ أُوْلَٰٓئِكَ أَصْحَٰبُ ٱلْجَحِيمِ ﴿86﴾ ع11

سورۃ المائدۃ آیت 86

اور جو لوگ کافر و ناشکرے ہو گئے اور ہماری آیات کو جھوٹا قرار دیتے رہے وہ لوگ ہی جہنم والے ہیں۔

مَا جَعَلَ ٱللَّهُ مِنۢ بَحِيرَةٍ وَلَا سَآئِبَةٍ وَلَا وَصِيلَةٍ وَلَا حَامٍ ۙ وَلَٰكِنَّ ٱلَّذِينَ كَفَرُواْ يَفْتَرُونَ عَلَى ٱللَّهِ ٱلْكَذِبَ ۖ وَأَكْثَرُهُمْ لَا يَعْقِلُونَ ﴿103﴾

سورۃ المائدۃ آیت 103

اللہ نے نہ تو بحیرہ بنایا ہے۔ اور نہ سائبہ۔ اور نہ وصیلہ۔ اور نہ ہی حام۔ بلکہ یہ کافر و ناشکرے لوگ اللہ پر جھوٹ گھڑ لیتے ہیں۔ اور ان میں سے بہت سارے لوگ عقل سے عاری ہیں۔

فَقَدْ كَذَّبُواْ بِٱلْحَقِّ لَمَّا جَآءَهُمْ ۖ فَسَوْفَ يَأْتِيهِمْ أَنۢبَٰٓؤُاْ مَا كَانُواْ بِهِۦ يَسْتَهْزِءُونَ ﴿5﴾

سورۃ الأنعام آیت 5

جب ان کے پاس حق آگیا تو اسے بھی انہوں نے جھوٹا قرار دے دیا۔ پس عنقریب ہی اس کی خبریں مل جائیں گی جس کے ساتھ وہ اب تک مذاق اڑاتے رہے ہیں۔

قَدْ نَعْلَمُ إِنَّهُۥ لَيَحْزُنُكَ ٱلَّذِى يَقُولُونَ ۖ فَإِنَّهُمْ لَا يُكَذِّبُونَكَ وَلَٰكِنَّ ٱلظَّٰلِمِينَ بِـَٔايَٰتِ ٱللَّهِ يَجْحَدُونَ ﴿33﴾

سورۃ الأنعام آیت 33

یقیناً ہمیں معلوم ہے کہ یہ لوگ جو باتیں کرتے ہیں بیشک وہ تمہیں رنجیدہ کرتی ہیں۔ مگر البتہ یہ تمہیں جھوٹا قرار نہیں دیتے۔ بلکہ یہ ظالم لوگ تو (حقیقت میں) اللہ کی آیتوں کا انکار کرتے ہیں۔

وَلَقَدْ كُذِّبَتْ رُسُلٌ مِّن قَبْلِكَ فَصَبَرُواْ عَلَىٰ مَا كُذِّبُواْ وَأُوذُواْ حَتَّىٰٓ أَتَىٰهُمْ نَصْرُنَا ۚ وَلَا مُبَدِّلَ لِكَلِمَٰتِ ٱللَّهِ ۚ وَلَقَدْ جَآءَكَ مِن نَّبَإِى ٱلْمُرْسَلِينَ ﴿34﴾

سورۃ الأنعام آیت 34

اور البتہ یقینی طور پر تم سے پہلے بھی بہت سے رسولوں کو جھوٹا کہا گیا تو وہ اس جھوٹا قرار دیئے جانے اور ایذا رسانی پر صبر ہی کرتے رہے یہاں تک کہ ان کو ہماری مدد پہنچ گئی۔ اور اللہ کی باتوں کو کوئی بدلنے والا نہیں۔ اور البتہ یقیناً ان رسولوں کے کچھ حالات تو تمہیں پہنچ ہی چکے ہیں (پس تم بھی صبر سے کام لو)۔

وَٱلَّذِينَ كَذَّبُواْ بِـَٔايَٰتِنَا صُمٌّ وَبُكۡمٞ فِي ٱلظُّلُمَٰتِۗ مَن يَشَإِ ٱللَّهُ يُضۡلِلۡهُ وَمَن يَشَأۡ يَجۡعَلۡهُ عَلَىٰ صِرَٰطٖ مُّسۡتَقِيمٖ ﴿39﴾

سورۃ الأنعام آیت 39

اور جن لوگوں نے ہماری آیتوں کو جھوٹا قرار دیا وہ بہرے اور گونگے ظلمت کے اندھیروں میں پڑے ہیں۔ اللہ جسے چاہتا ہے گمراہی میں ہی چھوڑ دیتا ہے اور جسے چاہتا ہے (طلبِ حق کے باعث) سیدھے راستے پر آنے دیتا ہے۔

وَٱلَّذِينَ كَذَّبُواْ بِـَٔايَٰتِنَا يَمَسُّهُمُ ٱلۡعَذَابُ بِمَا كَانُواْ يَفۡسُقُونَ ﴿49﴾

سورۃ الأنعام آیت 49

اور جنہوں نے ہماری آیتوں کو جھوٹا قرار دیا انہیں عذاب ہوگا اس لئے کہ وہ نافرمانیاں کیا کرتے تھے۔

قُلْ إِنِّى عَلَىٰ بَيِّنَةٍ مِّن رَّبِّى وَكَذَّبْتُم بِهِۦ ۚ مَا عِندِى مَا تَسْتَعْجِلُونَ بِهِۦٓ ۚ إِنِ ٱلْحُكْمُ إِلَّا لِلَّهِ ۖ يَقُصُّ ٱلْحَقَّ ۖ وَهُوَ خَيْرُ ٱلْفَٰصِلِينَ ﴿57﴾

سورۃ الأنعام آیت 57

کہہ دو کہ یقینی طور پر میں تو اپنے رب کی طرف سے واضح دلیل پر ہوں اور تم اس کو جھوٹا قرار دیتے ہو ۔جس (عذاب) کے لئے تم جلدی مچاتے ہو وہ میرے پاس نہیں ہے۔(یہ) حکم وفیصلہ کرنے کا اختیار اللہ ہی کے پاس ہے۔وہ حق ہی بیان کرتا ہے اور وہی بہترین فیصلہ کرنے والا ہے۔

وَكَذَّبَ بِهِۦ قَوْمُكَ وَهُوَ ٱلْحَقُّ ۚ قُل لَّسْتُ عَلَيْكُم بِوَكِيلٍ ﴿66﴾ ط

سورۃ الأنعام آیت 66

اور تیری قوم نے اس (قرآن) کو جھٹلادیا ہے حالانکہ وہ سراسر حق ہے۔کہہ دو کہ میں تمہارا ذمہ دار نہیں ہوں۔

وَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنِ ٱفْتَرَىٰ عَلَى ٱللَّهِ كَذِبًا أَوْ قَالَ أُوحِىَ إِلَىَّ وَلَمْ يُوحَ إِلَيْهِ شَىْءٌ وَمَن قَالَ سَأُنزِلُ مِثْلَ مَآ أَنزَلَ ٱللَّهُ ۗ وَلَوْ تَرَىٰٓ إِذِ ٱلظَّٰلِمُونَ فِى غَمَرَٰتِ ٱلْمَوْتِ

https://quranexcel.com

وَٱلْمَلَٰٓئِكَةُ بَاسِطُوٓاْ أَيْدِيهِمْ أَخْرِجُوٓاْ أَنفُسَكُمُ ۖ ٱلْيَوْمَ تُجْزَوْنَ عَذَابَ ٱلْهُونِ بِمَا كُنتُمْ تَقُولُونَ عَلَى ٱللَّهِ غَيْرَ ٱلْحَقِّ وَكُنتُمْ عَنْ ءَايَٰتِهِۦ تَسْتَكْبِرُونَ ﴿93﴾

سورۃ الانعام آیت 93

اور اس سے بڑا ظالم کون ہوگا جو اللہ پر جھوٹ گھڑ لے یا یہ کہے کہ مجھ پر وحی آئی ہے حالانکہ اس پر کچھ بھی وحی نہ آئی ہو۔ اور جو کہے میں بھی ایسی چیز اتار سکتا ہوں جیسی اللہ نے اتاری ہے۔ اور اے کاش! ۔ تم ان ظالم لوگوں کو اس وقت دیکھ پاتے! ۔ جب موت کی سختیوں میں مبتلا ہوں گے اور فرشتے ہاتھ بڑھا رہے ہوں گے کہ نکالو اپنی جانیں آج تمہیں رسوا کن عذاب دیا جائے گا۔ اس لئے کہ تم اللہ کے بارے ناحق و سراسر جھوٹ بولا کرتے تھے اور اس کی آیات سے تکبر بھی کیا کرتے تھے۔

وَقَالُواْ هَٰذِهِۦٓ أَنْعَٰمٌ وَحَرْثٌ حِجْرٌ لَّا يَطْعَمُهَآ إِلَّا مَن نَّشَآءُ بِزَعْمِهِمْ وَأَنْعَٰمٌ حُرِّمَتْ ظُهُورُهَا وَأَنْعَٰمٌ لَّا يَذْكُرُونَ ٱسْمَ ٱللَّهِ عَلَيْهَا ٱفْتِرَآءً عَلَيْهِ ۚ سَيَجْزِيهِم بِمَا كَانُواْ يَفْتَرُونَ ﴿138﴾

سورۃ الانعام آیت 138

اور (اپنے ظن و گمان سے) کہتے ہیں کہ یہ جانور اور یہ کھیتی تو ممنوع ہے انہیں صرف وہی کھا سکتے ہیں جس کے بارے ہم چاہیں۔ اور کچھ چوپائے ایسے ہیں جن کی پشت پر سواری اور باربرداری کو حرام کر

دیا ہے اور کچھ جانور ایسے ہیں جن پر اللہ کا نام نہیں لیا جاتا۔ یہ سب (اللہ پر) جھوٹ گھڑنا ہی تو ہے ۔ عنقریب اللہ انہیں اس جھوٹ بہتان لگانے کی سزا دے گا۔

قَدْ خَسِرَ ٱلَّذِينَ قَتَلُوٓاْ أَوْلَٰدَهُمْ سَفَهًۢا بِغَيْرِ عِلْمٍ وَحَرَّمُواْ مَا رَزَقَهُمُ ٱللَّهُ ٱفْتِرَآءً عَلَى ٱللَّهِ ۚ قَدْ ضَلُّواْ وَمَا كَانُواْ مُهْتَدِينَ ﴿140﴾ ع16

سورۃ الأنعام آیت 140

یقینی طور پر خسارے میں پڑ گئے۔ وہ لوگ جنہوں نے اپنی اولاد کو جہالت اور نادانی کی بنا پر قتل کیا اور اللہ پر جھوٹ بہتان لگاتے ہوئے اس کے عطا کردہ رزق کو حرام کر لیا۔ یقیناً یہ لوگ گمراہ ہو گئے اور ہر گز ہدایت یافتہ ہونے والوں میں نہیں۔

وَمِنَ ٱلْإِبِلِ ٱثْنَيْنِ وَمِنَ ٱلْبَقَرِ ٱثْنَيْنِ ۗ قُلْ ءَآلذَّكَرَيْنِ حَرَّمَ أَمِ ٱلْأُنثَيَيْنِ أَمَّا ٱشْتَمَلَتْ عَلَيْهِ أَرْحَامُ ٱلْأُنثَيَيْنِ ۖ أَمْ كُنتُمْ شُهَدَآءَ إِذْ وَصَّىٰكُمُ ٱللَّهُ بِهَٰذَا ۚ فَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنِ ٱفْتَرَىٰ عَلَى ٱللَّهِ كَذِبًا لِّيُضِلَّ ٱلنَّاسَ بِغَيْرِ عِلْمٍ ۗ إِنَّ ٱللَّهَ لَا يَهْدِى ٱلْقَوْمَ ٱلظَّٰلِمِينَ ﴿144﴾ ع17

سورۃ الأنعام آیت 144

اوراسی طرح اونٹ سے دواور گائے سے دوپیدا کیے ہیں۔ پوچھو کہ کیا اس (اللہ جل شانہ) نے دونوں نروں کو حرام کیا ہے یا دونوں مادائیں یا جو دونوں ماداؤں کے رحموں میں ہے؟۔ کیا تم اس وقت موجود تھے جب اللہ نے تمہیں وصیت کی تھی؟۔ پھر اس سے بڑا ظالم کون ہوگا؟۔ جو اللہ پر جھوٹ بہتان گھڑلے تاکہ لوگوں کو بغیر کسی علم کے گمراہ کرتا پھرے۔ بیشک اللہ ایسے ظالم لوگوں کو راہ یاب نہیں ہونے دیتا۔

فَإِن كَذَّبُوكَ فَقُل رَّبُّكُمْ ذُو رَحْمَةٍ وَٰسِعَةٍ وَلَا يُرَدُّ بَأْسُهُۥ عَنِ ٱلْقَوْمِ ٱلْمُجْرِمِينَ ﴿147﴾

سورۃ الانعام آیت 147

پھر بھی اگر تمہاری تکذیب کریں تو کہہ دو کہ تمہارا رب تو بے پناہ رحمت والا ہے۔ مگر اس کا عذاب مجرم لوگوں سے کبھی ٹلنے والا نہیں۔

قُلْ هَلُمَّ شُهَدَآءَكُمُ ٱلَّذِينَ يَشْهَدُونَ أَنَّ ٱللَّهَ حَرَّمَ هَٰذَا ۖ فَإِن شَهِدُوا۟ فَلَا تَشْهَدْ مَعَهُمْ ۚ وَلَا تَتَّبِعْ أَهْوَآءَ ٱلَّذِينَ كَذَّبُوا۟ بِـَٔايَٰتِنَا وَٱلَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ بِٱلْـَٔاخِرَةِ وَهُم بِرَبِّهِمْ يَعْدِلُونَ ﴿150﴾ ع18

https://quranexcel.com

سورۃالانعام آیت 150

کہہ دولاؤاپنے ان گواہوں کو جو اس بات کی گواہی دیں کہ اللہ نے اسے حرام کیا ہے؟۔اور اگر وہ (جھوٹی) گواہی دے بھی دیں تو تم ان کے ساتھ گواہی نہ دینا۔اور ان لوگوں کی خواہشات کی پیروی نہ کرو جو ہماری آیتوں کو جھٹلاتے ہیں اور جو آخرت پر ایمان نہیں رکھتے۔اور وہ دوسروں کو اپنے رب کا ہم پلہ ومدِ مقابل ٹھہراتے ہیں۔

أَوْ تَقُولُواْ لَوْ أَنَّآ أُنزِلَ عَلَيْنَا ٱلْكِتَٰبُ لَكُنَّآ أَهْدَىٰ مِنْهُمْ ۚ فَقَدْ جَآءَكُم بَيِّنَةٌ مِّن رَّبِّكُمْ وَهُدًى وَرَحْمَةٌ ۚ فَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّن كَذَّبَ بِـَٔايَٰتِ ٱللَّهِ وَصَدَفَ عَنْهَا ۗ سَنَجْزِى ٱلَّذِينَ يَصْدِفُونَ عَنْ ءَايَٰتِنَا سُوٓءَ ٱلْعَذَابِ بِمَا كَانُواْ يَصْدِفُونَ ﴿157﴾

سورۃالانعام آیت 157

یا یہ کہہ دو کہ اگر ہم پر کتاب نازل کی جاتی تو ہم ان کی نسبت کہیں زیادہ سیدھے رستے پر ہوتے۔پس یقیناً تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے ایک بہت واضح کتاب اور سرچشمۂ ہدایت اور خصوصی رحمت آچکی ہے۔پھر اس سے بڑا ظالم کون ہوگا جو اللہ کی آیتوں کو جھٹلادے اور ان سے سے روکتا رہے؟۔عنقریب ہم ایسے لوگوں کو جو ہماری آیتوں سے روکتے ہیں۔ان کے اس روکنے کے سبب بہت سخت عذاب دیں گے۔

وَٱلَّذِينَ كَذَّبُواْ بِـَٔايَٰتِنَا وَٱسْتَكْبَرُواْ عَنْهَآ أُوْلَٰٓئِكَ أَصْحَٰبُ ٱلنَّارِ ۖ هُمْ فِيهَا خَٰلِدُونَ ﴿36﴾

سورۃالأعراف آیت 36

اور جو کوئی ہماری آیتوں کو (جھٹلائیں) جھوٹا قرار دیں اور ان سے تکبر کریں۔ وہی لوگ جہنم والے ہوں گے جو اس میں ہمیشہ ہمیش رہیں گے۔

فَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنِ ٱفْتَرَىٰ عَلَى ٱللَّهِ كَذِبًا أَوْ كَذَّبَ بِـَٔايَٰتِهِۦٓ ۚ أُوْلَٰٓئِكَ يَنَالُهُمْ نَصِيبُهُم مِّنَ ٱلْكِتَٰبِ ۖ حَتَّىٰٓ إِذَا جَآءَتْهُمْ رُسُلُنَا يَتَوَفَّوْنَهُمْ قَالُوٓاْ أَيْنَ مَا كُنتُمْ تَدْعُونَ مِن دُونِ ٱللَّهِ ۖ قَالُواْ ضَلُّواْ عَنَّا وَشَهِدُواْ عَلَىٰٓ أَنفُسِهِمْ أَنَّهُمْ كَانُواْ كَٰفِرِينَ ﴿37﴾

سورۃالأعراف آیت 37

پھر اس سے بڑا ظالم کون ہوگا؟۔ جو اللہ پر جھوٹ و بہتان والی باتیں گھڑ لے یا اس کی آیتوں کو جھوٹا کہہ دے۔ ان لوگوں کے نصیب کا ان کو مل کر ہی رہے گا۔ یہاں تک کہ جب ان کے پاس ہمارے بھیجے ہوئے فرشتے ان کی روحیں قبض کرنے آئیں گے تو پوچھیں گے کہ کہاں ہیں وہ جن سے تم اللہ کے

علاوہ دعائیں مانگا کرتے تھے ؟۔وہ کہیں گے کہ (آج) سب ہم سے غائب ہو گئے۔اور اپنے آپ پر گواہی دینے لگیں گے کہ واقعی وہ ناشکرے و منکرینِ حق تھے۔

إِنَّ ٱلَّذِينَ كَذَّبُواْ بِـَٔايَٰتِنَا وَٱسْتَكْبَرُواْ عَنْهَا لَا تُفَتَّحُ لَهُمْ أَبْوَٰبُ ٱلسَّمَآءِ وَلَا يَدْخُلُونَ ٱلْجَنَّةَ حَتَّىٰ يَلِجَ ٱلْجَمَلُ فِى سَمِّ ٱلْخِيَاطِ ۚ وَكَذَٰلِكَ نَجْزِى ٱلْمُجْرِمِينَ ﴿40﴾

سورۃ الأعراف آیت 40

بیشک جن لوگوں نے ہماری آیتوں کو جھٹلادیا اوران سے تکبر کیا۔نہ توان کے لئے آسمان کے دروازے کھولے جائیں گے اورنہ ہی وہ جنت میں داخل ہوں گے یہاں تک کہ اونٹ سوئی کے ناکے میں سے نکل جائے۔اور ہم مجرموں کوایسی ہی سزادیا کرتے ہیں۔

فَكَذَّبُوهُ فَأَنجَيْنَٰهُ وَٱلَّذِينَ مَعَهُۥ فِى ٱلْفُلْكِ وَأَغْرَقْنَا ٱلَّذِينَ كَذَّبُواْ بِـَٔايَٰتِنَآ ۚ إِنَّهُمْ كَانُواْ قَوْمًا عَمِينَ ﴿64﴾ ع8

سورۃ الأعراف آیت 64

مگرانہوں نے اسے جھوٹا قرار دیدیا تو ہم نے اسے اور اس کے ساتھ جو کشتی میں سوار تھے ان کو بچا لیا۔ اور جو ہماری آیتوں کو جھٹلانے والے تھے انہیں غرق کر دیا بلا شبہ وہ اندھے لوگ تھے۔

قَالَ ٱلْمَلَأُ ٱلَّذِينَ كَفَرُواْ مِن قَوْمِهِۦٓ إِنَّا لَنَرَىٰكَ فِى سَفَاهَةٍ وَإِنَّا لَنَظُنُّكَ مِنَ ٱلْكَٰذِبِينَ ﴿66﴾

سورۃ الأعراف آیت 66

اس کی قوم کے کافر سردار بولے ہم تو بلا شبہ تجھے احمق سمجھتے ہیں اور بیشک ہم تجھے جھوٹا بھی گمان کرتے ہیں۔

ٱلَّذِينَ كَذَّبُواْ شُعَيْبًا كَأَن لَّمْ يَغْنَوْاْ فِيهَا ۚ ٱلَّذِينَ كَذَّبُواْ شُعَيْبًا كَانُواْ هُمُ ٱلْخَٰسِرِينَ ﴿92﴾

سورۃ الأعراف آیت 92

جن لوگوں نے شعیبؑ کو جھوٹا قرار دیا تھا وہ ایسے برباد ہو گئے جیسے وہاں کبھی بسے ہی نہ تھے۔ جنہوں نے شعیبؑ کو جھٹلا دیا وہی لوگ خسارے میں پڑ گئے۔

فَٱنتَقَمْنَا مِنْهُمْ فَأَغْرَقْنَٰهُمْ فِى ٱلْيَمِّ بِأَنَّهُمْ كَذَّبُوا۟ بِـَٔايَٰتِنَا وَكَانُوا۟ عَنْهَا غَٰفِلِينَ ﴿136﴾

سورۃالأعراف آیت 136

پھر ہم نے بھی ان سے انتقام لیا اور انہیں سمندر میں غرق کر دیا اس لئے کہ انہوں نے ہماری نشانیوں کو جھوٹا قرار دیا اور ان سے غفلت و بے پرواہی برتی۔

سَأَصْرِفُ عَنْ ءَايَٰتِىَ ٱلَّذِينَ يَتَكَبَّرُونَ فِى ٱلْأَرْضِ بِغَيْرِ ٱلْحَقِّ وَإِن يَرَوْا۟ كُلَّ ءَايَةٍ لَّا يُؤْمِنُوا۟ بِهَا وَإِن يَرَوْا۟ سَبِيلَ ٱلرُّشْدِ لَا يَتَّخِذُوهُ سَبِيلًا وَإِن يَرَوْا۟ سَبِيلَ ٱلْغَىِّ يَتَّخِذُوهُ سَبِيلًا ۚ ذَٰلِكَ بِأَنَّهُمْ كَذَّبُوا۟ بِـَٔايَٰتِنَا وَكَانُوا۟ عَنْهَا غَٰفِلِينَ ﴿146﴾

سورۃالأعراف آیت 146

جو لوگ زمین میں ناحق تکبر کرتے ہیں عنقریب انہیں اپنی آیتوں سے ایسے منحرف ہو جانے دوں گا کہ اگر وہ سب نشانیاں دیکھ کر بھی ایمان نہ قبول کر سکیں۔ اور اگر ہدایت کا راستہ صاف بھی دکھائی دے تو اس راستے کو اختیار نہ کر پائیں۔ اور اگر گمراہی کا راستہ دیکھیں تو (فوراً) اس راستے کو اپنا لیں۔ یہ اس لئے کہ انہوں نے ہماری آیتوں کو جھوٹا قرار دیدیا اور ان سے سراسر لاپرواہی برتتے رہے۔

وَٱلَّذِينَ كَذَّبُواْ بِـَٔايَٰتِنَا وَلِقَآءِ ٱلۡأٓخِرَةِ حَبِطَتۡ أَعۡمَٰلُهُمۡ ۚ هَلۡ يُجۡزَوۡنَ إِلَّا مَا كَانُواْ يَعۡمَلُونَ ﴿147﴾ ع17

سورۃالأعراف آیت 147

اور جن لوگوں نے ہماری آیتوں کو اور آخرت کی ملاقات کو جھٹلادیا ان کے سارے اعمال ضائع ہوگئے ۔کیا انہیں کوئی اور جزا مل سکتی ہے مگر وہی کہ جیسے وہ عمل کرتے تھے ؟۔

إِنَّ ٱلَّذِينَ ٱتَّخَذُواْ ٱلۡعِجۡلَ سَيَنَالُهُمۡ غَضَبٞ مِّن رَّبِّهِمۡ وَذِلَّةٞ فِي ٱلۡحَيَوٰةِ ٱلدُّنۡيَاۚ وَكَذَٰلِكَ نَجۡزِي ٱلۡمُفۡتَرِينَ ﴿152﴾

سورۃالأعراف آیت 152

(ارشادِ باری ہوا کہ) بیشک جن لوگوں نے بچھڑے کو معبود بنالیا تھا ان پر رب کا غضب واقع ہوگا اور دنیا کی زندگی میں ذلت پہنچے گی۔اور ہم (اللہ پر) جھوٹ بہتان گھڑنے والوں کو یہی سزا دیتے ہیں۔

وَلَوۡ شِئۡنَا لَرَفَعۡنَٰهُ بِهَا وَلَٰكِنَّهُۥٓ أَخۡلَدَ إِلَى ٱلۡأَرۡضِ وَٱتَّبَعَ هَوَىٰهُۚ فَمَثَلُهُۥ كَمَثَلِ ٱلۡكَلۡبِ إِن تَحۡمِلۡ عَلَيۡهِ يَلۡهَثۡ أَوۡ تَتۡرُكۡهُ يَلۡهَثۚ ذَّٰلِكَ مَثَلُ ٱلۡقَوۡمِ ٱلَّذِينَ كَذَّبُواْ بِـَٔايَٰتِنَاۚ فَٱقۡصُصِ ٱلۡقَصَصَ لَعَلَّهُمۡ يَتَفَكَّرُونَ ﴿176﴾

https://quranexcel.com

سورۃالأعراف آیت 176

اور اگر ہم چاہتے تو ان نشانیوں سے اس کے درجے بلند کر دیتے لیکن وہ تو دنیاوی پستی طرف مائل ہو گیا اور اپنی خواہش کے پیچھے چل پڑا۔ پس مثال اس کی کتے کی سی ہو گئی کہ اگر اس پر سختی کرو تو بھی ہانپے اور ایسے چھوڑ دو تو بھی ہانپے۔ یہی مثال ان لوگوں کی بھی ہے جنہوں نے ہماری آیتوں کو جھٹلا دیا ۔پس ان سے یہ قصہ بیان کر دو شاید کہ وہ غور و فکر کریں۔

سَآءَ مَثَلًا ٱلْقَوْمُ ٱلَّذِينَ كَذَّبُواْ بِـَٔايَٰتِنَا وَأَنفُسَهُمْ كَانُواْ يَظْلِمُونَ﴿177﴾

سورۃالأعراف آیت 177

بہت ہی بری مثال ہے ان لوگوں کی جنہوں نے ہماری آیتوں کو (جھٹلا دیا) جھوٹا قرار دیدیا اور جو خود اپنے آپ پر ہی ظلم کرتے رہے۔

وَٱلَّذِينَ كَذَّبُواْ بِـَٔايَٰتِنَا سَنَسْتَدْرِجُهُم مِّنْ حَيْثُ لَا يَعْلَمُونَ﴿182﴾ ج صلے

سورۃالأعراف آیت 182

اور جو لوگ ہماری آیتوں کو جھوٹا قرار دیتے ہیں ان کو آہستہ آہستہ ایسے پکڑیں گے کہ انہیں اس کی خبر تک نہ ہو گی۔

كَدَأْبِ ءَالِ فِرْعَوْنَ ۙ وَٱلَّذِينَ مِن قَبْلِهِمْ ۚ كَذَّبُوا۟ بِـَٔايَٰتِ رَبِّهِمْ فَأَهْلَكْنَٰهُم بِذُنُوبِهِمْ وَأَغْرَقْنَآ ءَالَ فِرْعَوْنَ ۚ وَكُلٌّ كَانُوا۟ ظَٰلِمِينَ ﴿54﴾

سورۃ الانفال آیت 54

جیسا آلِ فرعون اور ان سے پہلے لوگوں کا حال ہوا۔ کہ انہوں نے اپنے رب کی آیتو ں کو جھوٹا قرار دیا تو ہم نے انہیں ان کے گناہوں کی وجہ سے ہلاک کر دیا۔ اور آلِ فرعون کو ڈبو کر غرق دیا۔ اور وہ سب کے سب ظالم تھے۔

وَجَآءَ ٱلْمُعَذِّرُونَ مِنَ ٱلْأَعْرَابِ لِيُؤْذَنَ لَهُمْ وَقَعَدَ ٱلَّذِينَ كَذَبُوا۟ ٱللَّهَ وَرَسُولَهُۥ ۚ سَيُصِيبُ ٱلَّذِينَ كَفَرُوا۟ مِنْهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ﴿90﴾

سورۃ التوبۃ آیت 90

اور بادیہ نشینوں میں سے کچھ عذر کرنے والے (تمہارے پاس) آئے کہ انہیں بھی اجازت دے دی جائے۔ اور وہ بھی (گھر میں) بیٹھے رہے جنہوں نے اللہ اور اس کے رسول سے جھوٹ بولا تھا۔ جو ان میں سے کافر و ناشکرے ہیں عنقریب انہیں دردناک عذاب پہنچے گا۔

فَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنِ ٱفْتَرَىٰ عَلَى ٱللَّهِ كَذِبًا أَوْ كَذَّبَ بِـَٔايَٰتِهِۦٓ ۚ إِنَّهُۥ لَا يُفْلِحُ ٱلْمُجْرِمُونَ ﴿17﴾

سورۃ یونس آیت 17

پھر اس سے بڑا ظالم کون ہوگا جو اللہ پر جھوٹ بہتان گھڑ لے یا اس کی آیتوں کو جھٹلادے۔ بیشک مجرم لوگ کبھی فلاح نہیں پایا کرتے۔

وَإِن كَذَّبُوكَ فَقُل لِّى عَمَلِى وَلَكُمْ عَمَلُكُمْ ۖ أَنتُم بَرِيٓـُٔونَ مِمَّآ أَعْمَلُ وَأَنَا۠ بَرِىٓءٌ مِّمَّا تَعْمَلُونَ ﴿41﴾

سورۃ یونس آیت 41

اور اگر یہ تمہاری تکذیب کریں تو کہہ دو میرے لئے میرے اعمال اور تمہارے لئے تمہارے اعمال ۔تم میرے عملوں سے بری الذمہ اور میں تمہارے عملوں کا جواب دہ نہیں ہوں۔

وَيَوْمَ يَحْشُرُهُمْ كَأَن لَّمْ يَلْبَثُوٓا۟ إِلَّا سَاعَةً مِّنَ ٱلنَّهَارِ يَتَعَارَفُونَ بَيْنَهُمْ ۚ قَدْ خَسِرَ ٱلَّذِينَ كَذَّبُوا۟ بِلِقَآءِ ٱللَّهِ وَمَا كَانُوا۟ مُهْتَدِينَ ﴿45﴾

سورۃ یونس آیت 45

اور جس دن اللہ ان سب کو محشر میں جمع کرے گا۔ وہ آپس میں ایک دوسرے کو پہچان لیں گے (گمان کریں گے کہ) گویا کہ گھڑی بھر دن سے زیادہ (دنیا میں) نہیں رہے۔ بیشک خسارے میں رہ گئے وہ لوگ جنہوں نے اللہ کی ملاقات کو جھٹلا دیا۔ اور وہ ہدایت یاب نہ ہو پائے۔

قُلْ أَرَءَيْتُم مَّآ أَنزَلَ ٱللَّهُ لَكُم مِّن رِّزْقٍ فَجَعَلْتُم مِّنْهُ حَرَامًا وَحَلَٰلًا قُلْ ءَآللَّهُ أَذِنَ لَكُمْ ۖ أَمْ عَلَى ٱللَّهِ تَفْتَرُونَ ﴿59﴾

سورۃ یونس آیت 59

کہہ دو بھلا غور تو کرو کہ اللہ نے تمہارے لئے جو رزق اتارا ہے۔ اس میں سے تم نے (اپنے طور پر) بعض کو حرام اور بعض کو حلال کر لیا ہے۔ پوچھو کہ کیا اللہ نے تمہیں اجازت دی ہے یا تم لوگ اللہ پر جھوٹ گھڑ لیتے ہو؟۔

وَمَا ظَنُّ ٱلَّذِينَ يَفْتَرُونَ عَلَى ٱللَّهِ ٱلْكَذِبَ يَوْمَ ٱلْقِيَٰمَةِ ۗ إِنَّ ٱللَّهَ لَذُو فَضْلٍ عَلَى ٱلنَّاسِ وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَهُمْ لَا يَشْكُرُونَ ﴿60﴾ ع 6

سورۃ یونس آیت 60

اور جو لوگ اللہ پر جھوٹ گھڑ لیتے ہیں وہ قیامت کے دن (سزا کے بارے) کیسے (برتاؤ) کا گمان رکھتے ہیں؟۔ اللہ تو بیشک بنی نوع انسان پر بڑا مہربان ہے لیکن ان میں بہت سارے لوگ شکر ادا نہیں کرتے۔

قُلْ إِنَّ ٱلَّذِينَ يَفْتَرُونَ عَلَى ٱللَّهِ ٱلْكَذِبَ لَا يُفْلِحُونَ ﴿69﴾ ط

سورۃ یونس آیت 69

کہہ دو کہ بلاشبہ جو لوگ اللہ پر جھوٹ بہتان گھڑ لیتے ہیں وہ کبھی فلاح نہیں پائیں گے۔

ثُمَّ بَعَثْنَا مِنۢ بَعْدِهِۦ رُسُلًا إِلَىٰ قَوْمِهِمْ فَجَآءُوهُم بِٱلْبَيِّنَٰتِ فَمَا كَانُوا۟ لِيُؤْمِنُوا۟ بِمَا كَذَّبُوا۟ بِهِۦ مِن قَبْلُ ۚ كَذَٰلِكَ نَطْبَعُ عَلَىٰ قُلُوبِ ٱلْمُعْتَدِينَ ﴿74﴾

سورۃ یونس آیت 74

پھر ہم نے اس (نوحؑ) کے بعد اور رسول اپنی اپنی قوم کی طرف بھیجے تو وہ ان کے پاس واضح نشانیاں لے کر آئے مگر وہ لوگ ایسے نہ تھے کہ جس چیز کو پہلے جھوٹا کہہ چکے اس پر ایمان لے آتے۔ اسی طرح ہم حد سے نکل جانے والوں کے دلوں پر مہر لگ جانے دیتے ہیں۔

وَلَا تَكُونَنَّ مِنَ ٱلَّذِينَ كَذَّبُواْ بِـَٔايَٰتِ ٱللَّهِ فَتَكُونَ مِنَ ٱلۡخَٰسِرِينَ ﴿95﴾

سورۃ یونس آیت 95

اور ہر گز ان لوگوں میں نہ ہو جانا جو اللہ کی آیتوں کو جھوٹا قرار دیتے ہیں۔ ورنہ نقصان اٹھانے والوں میں سے ہو جاؤ گے۔

وَمَنۡ أَظۡلَمُ مِمَّنِ ٱفۡتَرَىٰ عَلَى ٱللَّهِ كَذِبًاۚ أُوْلَٰٓئِكَ يُعۡرَضُونَ عَلَىٰ رَبِّهِمۡ وَيَقُولُ ٱلۡأَشۡهَٰدُ هَٰٓؤُلَآءِ ٱلَّذِينَ كَذَبُواْ عَلَىٰ رَبِّهِمۡۚ أَلَا لَعۡنَةُ ٱللَّهِ عَلَى ٱلظَّٰلِمِينَ ﴿18﴾

سورۃ ہود آیت 18

اور اس سے بڑا ظالم کون ہوگا جو اللہ پر جھوٹی باتیں گھڑ لے؟۔ ایسے لوگ اپنے رب کے سامنے پیش کیے جائیں گے اور شاہد و گواہ کہیں گے کہ یہی ہیں وہ لوگ جنہوں نے اپنے رب پر جھوٹ بولا تھا۔ سن رکھو کہ ایسے ظالم لوگوں پر اللہ کی لعنت ہے۔

فَقَالَ ٱلۡمَلَؤُاْ ٱلَّذِينَ كَفَرُواْ مِن قَوۡمِهِۦ مَا نَرَىٰكَ إِلَّا بَشَرٗا مِّثۡلَنَا وَمَا نَرَىٰكَ ٱتَّبَعَكَ إِلَّا ٱلَّذِينَ هُمۡ أَرَاذِلُنَا بَادِيَ ٱلرَّأۡيِۖ وَمَا نَرَىٰ لَكُمۡ عَلَيۡنَا مِن فَضۡلِۭ بَلۡ نَظُنُّكُمۡ كَٰذِبِينَ ﴿27﴾

سورۃ ہود آیت 27

تو اس کی قوم کے سردار جو کافر تھے کہنے لگے کہ تم تو ہمیں ہمارے جیسے ہی ایک بشر نظر آتے ہو اور ہم یہ بھی دیکھتے ہیں کہ تمہارے پیچھے چلنے والے سرسری نظر میں وہی لوگ ہیں جو ہم میں کمتر و گھٹیا درجے کے ہیں۔ اور ہم اپنے اوپر تمہاری کسی طرح سے کوئی بھی فضیلت نہیں پاتے بلکہ ہم تو تمہیں جھوٹا خیال کرتے ہیں۔

وَإِلَىٰ عَادٍ أَخَاهُمْ هُودًا ۚ قَالَ يَٰقَوْمِ ٱعْبُدُوا۟ ٱللَّهَ مَا لَكُم مِّنْ إِلَٰهٍ غَيْرُهُۥٓ ۖ إِنْ أَنتُمْ إِلَّا مُفْتَرُونَ ﴿50﴾

سورۃ ہود آیت 50

اور ہم نے عاد کی طرف ان کے بھائی ہود کو بھیجا۔ اس نے کہا کہ اے میری قوم اللہ ہی کی عبادت کرو اس کے علاوہ کوئی بھی تمہارے لئے عبادت کے قابل نہیں ہے۔ تم نے (شرک کرتے ہوئے۔ اللہ پر) محض جھوٹ بہتان گھڑ رکھے ہیں۔

وَلَقَدْ كَذَّبَ أَصْحَٰبُ ٱلْحِجْرِ ٱلْمُرْسَلِينَ ﴿80﴾

سورۃ الحجر آیت 80

اور البتہ یقیناً (وادیٔ) حجر والوں نے بھی رسولوں کو جھٹلا دیا تھا۔

وَلَقَدْ جَآءَهُمْ رَسُولٌ مِّنْهُمْ فَكَذَّبُوهُ فَأَخَذَهُمُ ٱلْعَذَابُ وَهُمْ ظَٰلِمُونَ﴿113﴾

سورۃ النحل آیت 113

اور البتہ یقیناً ان کے پاس انہی میں سے رسول بھی آیا مگر انہوں نے اسے بھی جھٹلا دیا۔ پھر عذاب نے انہیں ایسے حال میں آ پکڑا جبکہ وہ ظالم ہو چکے تھے۔

وَلَا تَقُولُواْ لِمَا تَصِفُ أَلْسِنَتُكُمُ ٱلْكَذِبَ هَٰذَا حَلَٰلٌ وَهَٰذَا حَرَامٌ لِّتَفْتَرُواْ عَلَى ٱللَّهِ ٱلْكَذِبَ ۚ إِنَّ ٱلَّذِينَ يَفْتَرُونَ عَلَى ٱللَّهِ ٱلْكَذِبَ لَا يُفْلِحُونَ﴿116﴾

سورۃ النحل آیت 116

اور اپنی زبانوں سے یونہی جھوٹ بنا کر نہ کہہ دیا کرو کہ یہ حلال ہے اور یہ حرام ہے۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ اللہ پر جھوٹ بہتان لگانے لگ جاؤ۔ بیشک جو لوگ اللہ پر جھوٹ بہتان لگاتے ہیں وہ کبھی بھی فلاح نہیں پا سکتے۔

هَٰٓؤُلَآءِ قَوْمُنَا ٱتَّخَذُوا۟ مِن دُونِهِۦٓ ءَالِهَةً ۖ لَّوْلَا يَأْتُونَ عَلَيْهِم بِسُلْطَٰنٍۭ بَيِّنٍ ۖ فَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنِ ٱفْتَرَىٰ عَلَى ٱللَّهِ كَذِبًا ﴿15﴾ ط

سورۃ الکہف آیت 15

ہماری اس قوم نے اللہ کے علاوہ کئی اور جو عبادت کیے جانے والے (معبود) بنا رکھے ہیں۔ تو وہ ان پر کوئی کھلم کھلی دلیل وسند کیوں نہیں لے کر آتے !۔ پس اس سے بڑا ظالم کون ہوگا جو اللہ پر بھی جھوٹی باتیں گھڑ لے۔

أَن دَعَوْا۟ لِلرَّحْمَٰنِ وَلَدًا ﴿91﴾ ج

سورۃ مریم آیت 91

کہ انہوں نے رب الرحمٰن کے لئے بیٹے کا (جھوٹا) دعوی کر دیا!۔

إِنَّا قَدْ أُوحِىَ إِلَيْنَآ أَنَّ ٱلْعَذَابَ عَلَىٰ مَن كَذَّبَ وَتَوَلَّىٰ ﴿48﴾

سورۃ طہ آیت 48

یقینی طور پر ہمیں بذریعہ وحی بتا دیا گیا ہے کہ عذاب اسی پر ہوگا جو جھٹلائے گا اور منہ پھیرے گا۔

وَلَقَدْ أَرَيْنَٰهُ ءَايَٰتِنَا كُلَّهَا فَكَذَّبَ وَأَبَىٰ ﴿56﴾

سورۃ طٰہٰ آیت 56

اور البتہ یقیناً ہم نے فرعون کو اپنی سب نشانیاں دکھادی تھیں پھر بھی وہ تکذیب وانکار ہی کرتا رہا۔

قَالَ لَهُم مُّوسَىٰ وَيْلَكُمْ لَا تَفْتَرُوا۟ عَلَى ٱللَّهِ كَذِبًا فَيُسْحِتَكُم بِعَذَابٍ ۖ وَقَدْ خَابَ مَنِ ٱفْتَرَىٰ ﴿61﴾

سورۃ طٰہٰ آیت 61

موسیٰؑ نے (جادوگروں سے) کہا کہ وائے افسوس ہے تم پر کہ اللہ پر جھوٹی باتیں نہ گھڑا کرو۔ وگرنہ وہ کسی عذاب سے تمہیں ہلاک کر دے گا۔ اور بیشک جس نے (اللہ پر) جھوٹ گھڑ لیا وہ غارت ہو گیا۔

بَلْ قَالُوٓا۟ أَضْغَٰثُ أَحْلَٰمٍ بَلِ ٱفْتَرَىٰهُ بَلْ هُوَ شَاعِرٌ فَلْيَأْتِنَا بِـَٔايَةٍ كَمَآ أُرْسِلَ ٱلْأَوَّلُونَ ﴿5﴾

سورۃ الأنبیاء آیت 5

(نہیں) بلکہ کہتے ہیں کہ یہ سب پریشان سے خواب ہیں۔ نہیں !۔اس نے جھوٹ گھڑ لیا ہے۔بلکہ یہ توشاعر ہے تو چاہیئے کہ ہمارے پاس کوئی نشانی لے کر آئے جس طرح پہلے رسول (نشانیاں دے کر) بھیجے گئے تھے۔

وَنَصَرْنَٰهُ مِنَ ٱلْقَوْمِ ٱلَّذِينَ كَذَّبُوا۟ بِـَٔايَٰتِنَآ ۚ إِنَّهُمْ كَانُوا۟ قَوْمَ سَوْءٍ فَأَغْرَقْنَٰهُمْ أَجْمَعِينَ ﴿77﴾

سورۃ الأنبیاء آیت 77

اور ہم نے ایسی قوم پر اس کی مدد کی جو ہماری آیات کو جھوٹا قرار دیتی تھی۔ بیشک وہ بہت بُری قوم تھی پھر ہم نے ان سب کو غرق کر دیا۔

وَإِن يُكَذِّبُوكَ فَقَدْ كَذَّبَتْ قَبْلَهُمْ قَوْمُ نُوحٍ وَعَادٌ وَثَمُودُ ﴿42﴾

سورۃ الحج آیت 42

اگر یہ لوگ تمہاری تکذیب کرتے ہیں تو (کوئی نئی بات نہیں ان سے پہلے قوم نوحؑ اور عاد اور ثمود بھی تو (اپنے رسولوں کی) تکذیب کر چکے ہیں۔

وَٱلَّذِينَ كَفَرُواْ وَكَذَّبُواْ بِـَٔايَٰتِنَا فَأُوْلَٰٓئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ مُّهِينٌ﴿57﴾ع7

سورۃالحج آیت 57

اورجو کافر و ناشکرے ہوگئےاور ہماری آیتوں کو جھٹلاتے رہےپس ان کے لئے ذلت کا عذاب ہوگا۔

قَالَ رَبِّ ٱنصُرْنِى بِمَا كَذَّبُونِ﴿26﴾

سورۃالمؤمنون آیت 26

(نوحؑ نے) دعا کی کہ اے میرے رب!۔ میری مدد کر کیونکہ انہوں نے مجھے جھٹلادیا ہے۔

وَقَالَ ٱلْمَلَأُ مِن قَوْمِهِ ٱلَّذِينَ كَفَرُواْ وَكَذَّبُواْ بِلِقَآءِ ٱلْـَٔاخِرَةِ وَأَتْرَفْنَٰهُمْ فِى ٱلْحَيَوٰةِ ٱلدُّنْيَا مَا هَٰذَآ إِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ يَأْكُلُ مِمَّا تَأْكُلُونَ مِنْهُ وَيَشْرَبُ مِمَّا تَشْرَبُونَ﴿33﴾ص لا

سورۃالمؤمنون آیت 33

تواس کی قوم کے سردار جو کافر تھےاورآخرت کی ملاقات کو جھٹلاتے تھےاور جنہیں ہم نے دنیا کی زندگی میں خوشحالی دے رکھی تھی کہنے لگے کہ یہ تو بس تم جیسا بشر ہے وہی کچھ کھاتا ہے جو تم کھاتے ہو اور وہی کچھ پیتا ہے جو تم پیتے ہو۔

إِنْ هُوَ إِلَّا رَجُلٌ ٱفْتَرَىٰ عَلَى ٱللَّهِ كَذِبًا وَمَا نَحْنُ لَهُۥ بِمُؤْمِنِينَ﴿38﴾

سورۃالمؤمنون آیت 38

یہ تو ایک ایسا آدمی ہے جس نے اللہ پر جھوٹ گھڑ لیا ہے اور ہم اس کو بالکل ماننے والے نہیں۔

قَالَ رَبِّ ٱنصُرْنِى بِمَا كَذَّبُونِ﴿39﴾

سورۃالمؤمنون آیت 39

(رسول نے) دعا کی کہ اے میرے رب!۔ میری مدد کر کیونکہ ان لوگوں نے مجھے جھٹلا دیا ہے۔

ثُمَّ أَرْسَلْنَا رُسُلَنَا تَتْرَا ۖ كُلَّ مَا جَآءَ أُمَّةً رَّسُولُهَا كَذَّبُوهُ ۚ فَأَتْبَعْنَا بَعْضَهُم بَعْضًا وَجَعَلْنَٰهُمْ أَحَادِيثَ ۚ فَبُعْدًا لِّقَوْمٍ لَّا يُؤْمِنُونَ﴿44﴾

سورۃالمؤمنون آیت 44

پھر ہم لگاتار اپنے رسول بھیجتے رہے۔جب بھی کوئی رسول اپنی قوم کے پاس آیا تو وہ اسے جھٹلاتی رہی ۔اور ہم بھی ایک کے بعد دوسری کو ہلاک کرتے چلے گئے اور ان کو ہم نے افسانے بنا دیا۔ پس ان لوگوں کے لئے جو ایمان نہیں لاتے (اللہ کی رحمت سے) دوری ہے۔

فَكَذَّبُوهُمَا فَكَانُوا۟ مِنَ ٱلْمُهْلَكِينَ ﴿48﴾

سورۃالمؤمنون آیت 48

توان لوگوں نے بھی ان دونوں کو جھٹلادیا پس وہ بھی ہلاک ہونے والوں میں ہوگئے۔

أَلَمْ تَكُنْ ءَايَٰتِى تُتْلَىٰ عَلَيْكُمْ فَكُنتُم بِهَا تُكَذِّبُونَ ﴿105﴾

سورۃالمؤمنون آیت 105

(ارشاد ہوگا) کیا تمہارے سامنے میری آیات نہیں پڑھی جاتی تھیں اور تم ان کو جھٹلادیا کرتے تھے؟۔

وَقَالَ ٱلَّذِينَ كَفَرُوٓا۟ إِنْ هَٰذَآ إِلَّآ إِفْكٌ ٱفْتَرَىٰهُ وَأَعَانَهُۥ عَلَيْهِ قَوْمٌ ءَاخَرُونَ ۖ فَقَدْ جَآءُو ظُلْمًا وَزُورًا ﴿4﴾ ج

سورۃالفرقان آیت 4

اور کافر کہتے ہیں کہ یہ (قرآن) تو محض جھوٹ ہے جسے اس نے خود ہی گھڑ لیا ہے اور اس میں کچھ دوسرے لوگوں نے اس کی مدد کردی ہے۔ پس یقینی طور پر یہ بڑے ظلم اور جھوٹ پر اُتر آئے ہیں۔

بَلْ كَذَّبُوا۟ بِٱلسَّاعَةِ ۖ وَأَعْتَدْنَا لِمَن كَذَّبَ بِٱلسَّاعَةِ سَعِيرًا ﴿11﴾ ج

سورۃالفرقان آیت 11

(نہیں) بلکہ یہ تو قیامت کو ہی جھوٹا سمجھتے ہیں۔اور جو بھی قیامت کو جھٹلائیں ہم نے ان کے لئے بھڑکتی ہوئی آگ تیار کر رکھی ہے۔

فَقُلْنَا ٱذْهَبَآ إِلَى ٱلْقَوْمِ ٱلَّذِينَ كَذَّبُواْ بِـَٔايَٰتِنَا فَدَمَّرْنَٰهُمْ تَدْمِيرًا ﴿36﴾ط

سورۃالفرقان آیت 36

پھر ہم نے کہا کہ تم دونوں ان لوگوں کی طرف جاؤ جنہوں نے ہماری آیات کی تکذیب کی (پھر وہ تکذیب پر ہی ڈٹ گئے) تو ہم نے ان کو ہلاک و برباد کر دیا۔

وَقَوْمَ نُوحٍ لَّمَّا كَذَّبُواْ ٱلرُّسُلَ أَغْرَقْنَٰهُمْ وَجَعَلْنَٰهُمْ لِلنَّاسِ ءَايَةً ۖ وَأَعْتَدْنَا لِلظَّٰلِمِينَ عَذَابًا أَلِيمًا ﴿37﴾ج صلے

سورۃالفرقان آیت 37

اور نوحؑ کی قوم نے جب رسولوں کو جھٹلادیا تو ہم نے انہیں بھی غرق کر دیا اور ان کو تو بنی نوع انسان کے لئے ہم نے نشانی بنا دیا۔اور ایسے ظالم لوگوں کے لئے ہم نے المناک عذاب تیار کر رکھا ہے۔

كَذَّبَتْ قَوْمُ نُوحٍ ٱلْمُرْسَلِينَ﴿105﴾ج صلے

سورۃالشعراء آیت 105

قوم نوحؑ نے بھی رسولوں کو جھوٹا قرار دیا۔

قَالَ رَبِّ إِنَّ قَوْمِى كَذَّبُونِ﴿117﴾ج صلے

سورۃالشعراء آیت 117

(نوحؑ نے) دعا کی۔ کہ اے میرے رب!۔ بلاشبہ میری قوم نے تو مجھے جھٹلا دیا ہے۔

كَذَّبَتْ عَادٌ ٱلْمُرْسَلِينَ﴿123﴾ج صلے

سورۃالشعراء آیت 123

عاد نے بھی رسولوں کو جھٹلا دیا۔

فَكَذَّبُوهُ فَأَهْلَكْنَٰهُمْ ۗ إِنَّ فِى ذَٰلِكَ لَءَايَةً ۖ وَمَا كَانَ أَكْثَرُهُم مُّؤْمِنِينَ﴿139﴾

سورۃالشعراء آیت 139

پس انہوں نے اس (ہود) کو جھٹلادیا پھر ہم نے بھی انہیں ہلاک کر دیا۔ بیشک اس میں یقیناً بڑی نشانی ہے۔ مگر (پھر بھی) ان میں بہت سارے لوگ ایمان لانے والے نہیں۔

كَذَّبَتْ ثَمُودُ ٱلْمُرْسَلِينَ﴿141﴾ج صلے

سورۃالشعراء آیت 141

(اور) قوم ثمود نے بھی رسولوں کو جھٹلادیا تھا۔

كَذَّبَتْ قَوْمُ لُوطٍ ٱلْمُرْسَلِينَ﴿160﴾ج صلے

سورۃالشعراء آیت 160

(اور قوم) لوطؑ نے بھی رسولوں کو جھٹلایا تھا۔

كَذَّبَ أَصْحَٰبُ لْـَٔيْكَةِ ٱلْمُرْسَلِينَ﴿176﴾ج صلے

سورۃالشعراء آیت 176

اوراصحاب الایکہ (یعنی بن کے رہنے والوں) نے بھی رسولوں کو جھٹلایا تھا۔

وَمَآ أَنتَ إِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُنَا وَإِن نَّظُنُّكَ لَمِنَ ٱلْكَٰذِبِينَ ﴿186﴾ ج

سورۃ الشعراء آیت 186

اور (یہ بھی کہ) تم اور کچھ بھی نہیں مگر ہم جیسے ہی بشر ہو اور ہمارا تو البتہ خیال ہے کہ تم جھوٹوں میں سے ہو۔

فَكَذَّبُوهُ فَأَخَذَهُمْ عَذَابُ يَوْمِ ٱلظُّلَّةِ ۚ إِنَّهُۥ كَانَ عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيمٍ ﴿189﴾

سورۃ الشعراء آیت 189

پس ان لوگوں نے اس (شعیب) کو جھٹلادیا تو سائبان والے دن کے عذاب نے ان کو آ پکڑا۔ بیشک وہ ایک بڑے ہی سخت دن کا عذاب تھا۔

وَيَوْمَ نَحْشُرُ مِن كُلِّ أُمَّةٍ فَوْجًا مِّمَّن يُكَذِّبُ بِـَٔايَٰتِنَا فَهُمْ يُوزَعُونَ ﴿83﴾

سورۃ النمل آیت 83

اور جس دن ہم ہر امت میں سے ایک ایسے گروہ کو محشر میں جمع کریں گے جو ہماری آیتوں کو جھٹلایا کرتے تھے پھر ان (آتے گروہوں) کو روک کر صف بندی کی جائے گی۔

وَقَالَ فِرْعَوْنُ يَٰٓأَيُّهَا ٱلْمَلَأُ مَا عَلِمْتُ لَكُم مِّنْ إِلَٰهٍ غَيْرِى فَأَوْقِدْ لِى يَٰهَٰمَٰنُ عَلَى ٱلطِّينِ فَٱجْعَل لِّى صَرْحًا لَّعَلِّىٓ أَطَّلِعُ إِلَىٰٓ إِلَٰهِ مُوسَىٰ وَإِنِّى لَأَظُنُّهُۥ مِنَ ٱلْكَٰذِبِينَ ﴿38﴾

سورۃ القصص آیت 38

اور فرعون نے کہا اے درباریو!۔ میں تو اپنے سوا کسی کو بھی تمہارے لئے عبادت کا مستحق نہیں جانتا تو اے ہامان!۔ تو میرے لئے مٹی (کی اینٹوں) کو آگ میں پکا پھر میرے لئے ایک بلند مینار بنوا تاکہ میں موسیٰؑ کے اللہ کو تو جھانک سکوں۔ اور میں تو البتہ اسے بالکل جھوٹا خیال کرتا ہوں۔

إِذْ أَرْسَلْنَآ إِلَيْهِمُ ٱثْنَيْنِ فَكَذَّبُوهُمَا فَعَزَّزْنَا بِثَالِثٍ فَقَالُوٓا۟ إِنَّآ إِلَيْكُم مُّرْسَلُونَ ﴿14﴾

سورۃ یٰس آیت 14

(یعنی) جب ہم نے ان کی طرف دو (رسول) بھیجے تو انہوں نے ان کو جھٹلا دیا پھر ہم نے تیسرے سے تائید کی۔ تو انہوں نے کہا کہ ہم یقیناً تمہاری طرف رسول کی حیثیت سے آئے ہیں۔

حَتَّىٰٓ إِذَا جَآءُو قَالَ أَكَذَّبْتُم بِـَٔايَٰتِى وَلَمْ تُحِيطُوا۟ بِهَا عِلْمًا أَمَّاذَا كُنتُمْ تَعْمَلُونَ﴿84﴾

سورۃ النمل آیت 84

یہاں تک کہ جب وہ (سارے) آ جائیں گے تو ارشادِ باری ہوگا۔ کیا تم لوگوں نے میری ان آیات کو بغیر کسی (غور و فکر اور بغیر کسی) علمی دسترس کے ہی جھوٹا قرار دے دیا تھا یا (پھر) وہ اور کیا تھا جو تم کیا کرتے تھے؟۔

ثُمَّ كَانَ عَٰقِبَةَ ٱلَّذِينَ أَسَـٰٓـُٔوا۟ ٱلسُّوٓأَىٰٓ أَن كَذَّبُوا۟ بِـَٔايَٰتِ ٱللَّهِ وَكَانُوا۟ بِهَا يَسْتَهْزِءُونَ﴿10﴾ع1

سورۃ الروم آیت 10

پھر جن لوگوں نے برائیاں کیں ان کا انجام بھی برا ہی ہوا اس لئے کہ انہوں نے اللہ کی آیات کو جھوٹا قرار دیا تھا اور ان کا مذاق بھی اڑایا کرتے تھے۔

وَأَمَّا ٱلَّذِينَ كَفَرُواْ وَكَذَّبُواْ بِـَٔايَٰتِنَا وَلِقَآءِ ٱلۡأٓخِرَةِ فَأُوْلَٰٓئِكَ فِي ٱلۡعَذَابِ مُحۡضَرُونَ ﴿16﴾

سورۃالروم آیت 16

اور جن لوگوں نے کفر کیااور ہماری آیات اور آخرت کے آنے کو جھٹلادیاوہ عذاب میں حاضر کیے جائیں گے۔

أَفۡتَرَىٰ عَلَى ٱللَّهِ كَذِبًا أَم بِهِۦ جِنَّةُۢۗ بَلِ ٱلَّذِينَ لَا يُؤۡمِنُونَ بِٱلۡأٓخِرَةِ فِي ٱلۡعَذَابِ وَٱلضَّلَٰلِ ٱلۡبَعِيدِ ﴿8﴾

سورۃسبا آیت 8

یاتواس نے اللہ پر جھوٹ گھڑلیاہے یااسے کوئی جنون ہے۔ نہیں بلکہ جولوگ آخرت پر ایمان نہیں رکھتے وہ عذاب میں اور پرلے درجے کی گمراہی میں مبتلا ہیں۔

وَإِذَا تُتۡلَىٰ عَلَيۡهِمۡ ءَايَٰتُنَا بَيِّنَٰتٖ قَالُواْ مَا هَٰذَآ إِلَّا رَجُلٞ يُرِيدُ أَن يَصُدَّكُمۡ عَمَّا كَانَ يَعۡبُدُ ءَابَآؤُكُمۡ وَقَالُواْ مَا هَٰذَآ إِلَّآ إِفۡكٞ مُّفۡتَرٗىۚ وَقَالَ ٱلَّذِينَ كَفَرُواْ لِلۡحَقِّ لَمَّا جَآءَهُمۡ إِنۡ هَٰذَآ إِلَّا سِحۡرٞ مُّبِينٞ ﴿43﴾

سورۃ سبا آیت 43

اور جب ان کو ہماری وضاحت بھری آیات پڑھ کر سنائی جاتی ہیں تو کہتے ہیں کہ یہ شخص چاہتا ہے کہ تم کو ان ہستیوں سے روک دے جن کی تمہارے باپ دادا عبادت کیا کرتے تھے۔ اور (یہ بھی) کہتے ہیں کہ یہ (قرآن تو) محض ایک جھوٹ ہے (جو خود سے) گھڑ لیا گیا ہے۔ اور جب کافروں کے پاس حق آگیا تو اس کے بارے میں کہنے لگے کہ یہ تو کھلم کھلا جادو ہے۔

وَإِن يُكَذِّبُوكَ فَقَدْ كُذِّبَتْ رُسُلٌ مِّن قَبْلِكَ ۚ وَإِلَى ٱللَّهِ تُرْجَعُ ٱلْأُمُورُ ﴿4﴾

سورۃ فاطر آیت 4

اور اگر یہ لوگ تمہیں جھٹلا دیں تو (کوئی نئی بات نہیں) تم سے پہلے بھی بہت سے پیغمبر جھٹلائے جا چکے۔ اور (سارے) معاملات اللہ ہی کی طرف لوٹائے جائیں گے۔

وَإِن يُكَذِّبُوكَ فَقَدْ كَذَّبَ ٱلَّذِينَ مِن قَبْلِهِمْ جَآءَتْهُمْ رُسُلُهُم بِٱلْبَيِّنَٰتِ وَبِٱلزُّبُرِ وَبِٱلْكِتَٰبِ ٱلْمُنِيرِ ﴿25﴾

سورۃ فاطر آیت 25

اور اگر یہ تمہیں جھٹلادیں تو جو لوگ ان سے پہلے تھے وہ بھی تو جھٹلا چکے ہیں ان کے پاس بھی ان کے پیغمبر نشانیاں اور صحیفے اور روشن کتابیں لے کر آئے تھے۔

فَكَذَّبُوهُ فَإِنَّهُمْ لَمُحْضَرُونَ ﴿127﴾

سورۃ الصافات آیت 127

تو ان لوگوں نے اس (الیاس) کو جھٹلادیا۔ پس یقیناً وہ (جہنم میں) حاضر کئے جائیں گے۔

كَذَّبَتْ قَبْلَهُمْ قَوْمُ نُوحٍ وَعَادٌ وَفِرْعَوْنُ ذُو ٱلْأَوْتَادِ ﴿12﴾

سورۃ ص آیت 12

ان سے پہلے بھی۔ نوحؑ کی قوم۔ اور عاد۔ اور فرعون میخوں والا جھٹلا چکے ہیں۔

إِلَىٰ فِرْعَوْنَ وَهَٰمَٰنَ وَقَٰرُونَ فَقَالُوا۟ سَٰحِرٌ كَذَّابٌ ﴿24﴾

سورۃ غافر آیت 24

فرعون اور ہامان اور قارون کی طرف تو انہوں نے کہا کہ یہ تو جادوگر ہے بڑا جھوٹا ہے۔

أَسْبَٰبَ ٱلسَّمَٰوَٰتِ فَأَطَّلِعَ إِلَىٰٓ إِلَٰهِ مُوسَىٰ وَإِنِّى لَأَظُنُّهُۥ كَٰذِبًا ۚ وَكَذَٰلِكَ زُيِّنَ لِفِرْعَوْنَ سُوٓءُ عَمَلِهِۦ وَصُدَّ عَنِ ٱلسَّبِيلِ ۚ وَمَا كَيْدُ فِرْعَوْنَ إِلَّا فِى تَبَابٍ ﴿37﴾ ع4

سورۃ غافر آیت 37

آسمانی راستوں تک (اور پھر وہاں سے) موسیٰؑ کے اللہ کو جھانک کر دیکھ لوں اور میں تو بلاشبہ اسے جھوٹا ہی سمجھتا ہوں۔ اور اس طرح فرعون کو اس کے برے کرتوت خوشنما لگنے لگے اور وہ (سیدھے) راستے سے روک دیا گیا اور فرعون کی ہر چالبازی بے کار ہو گئی۔

بَلْ كَذَّبُوا۟ بِٱلْحَقِّ لَمَّا جَآءَهُمْ فَهُمْ فِىٓ أَمْرٍ مَّرِيجٍ ﴿5﴾

سورۃ ق آیت 5

(نہیں) بلکہ (عجب تو یہ ہے کہ) جب دینِ حق ان کے پاس آ پہنچا تو انہوں نے اس کو جھٹلا دیا پس وہ ایک الجھن والے معاملے میں پڑے ہوئے ہیں۔

كَذَّبَتْ قَبْلَهُمْ قَوْمُ نُوحٍ وَأَصْحَٰبُ ٱلرَّسِّ وَثَمُودُ ﴿12﴾ لا

سورۃ ق آیت 12

ان سے پہلے نوحؑ کی قوم اور اصحابِ الرس (یعنی کنوئیں والے) اور ثمود بھی جھٹلا چکے ہیں۔

۞ كَذَّبَتْ قَبْلَهُمْ قَوْمُ نُوحٍ فَكَذَّبُوا۟ عَبْدَنَا وَقَالُوا۟ مَجْنُونٌ وَٱزْدُجِرَ ﴿9﴾

سورۃ القمر آیت 9

ان سے پہلے قوم نوحؑ نے بھی تکذیب کی تھی پس انہوں نے ہمارے بندے کو جھٹلا دیا تھا۔اور کہہ دیا تھا کہ دیوانہ ہے اور اسے جھڑکا وڈانٹا بھی تھا۔

كَذَّبَتْ ثَمُودُ بِٱلنُّذُرِ ﴿23﴾

سورۃ القمر آیت 23

قومِ ثمود نے بھی آگاہ کرنے والوں کو جھٹلا دیا تھا۔

كَذَّبَتْ قَوْمُ لُوطٍۭ بِٱلنُّذُرِ ﴿33﴾

سورۃ القمر آیت 33

لوطؑ کی قوم نے بھی خبر دار کرنے والوں کو جھٹلا دیا تھا۔

وَٱلَّذِينَ ءَامَنُواْ بِٱللَّهِ وَرُسُلِهِۦٓ أُوْلَٰٓئِكَ هُمُ ٱلصِّدِّيقُونَ ۖ وَٱلشُّهَدَآءُ عِندَ رَبِّهِمْ لَهُمْ أَجْرُهُمْ وَنُورُهُمْ ۖ وَٱلَّذِينَ كَفَرُواْ وَكَذَّبُواْ بِـَٔايَٰتِنَآ أُوْلَٰٓئِكَ أَصْحَٰبُ ٱلْجَحِيمِ ﴿19﴾ ع2

سورۃ الحدید آیت 19

اور جو لوگ اللہ اور اس کے رسولوں پر ایمان لائے وہی اپنے رب کے نزدیک صدیق اور شہید ہیں ان کے لئے ان کا نورِ ایمان ہے اور ان کا اجر بھی ہے۔ اور جو لوگ کافر و ناشکرے ہو گئے اور ہماری آیات کو جھٹلایا وہی دوزخ والے ہیں۔

كَذَّبَتْ ثَمُودُ وَعَادٌۢ بِٱلْقَارِعَةِ ﴿4﴾

سورۃ الحاقۃ آیت 4

قومِ ثمود و عاد نے کھڑکھڑانے والی (قیامت) کو جھٹلادیا۔

كَذَّبَتْ ثَمُودُ بِطَغْوَىٰهَآ ﴿11﴾ ص لا

سورۃ الشّمس آیت 11

قومِ ثمود نے اپنی سرکشی کی وجہ سے ہی (رسول کو) جھٹلایا تھا۔

مَثَلُ ٱلَّذِينَ حُمِّلُواْ ٱلتَّوۡرَىٰةَ ثُمَّ لَمۡ يَحۡمِلُوهَا كَمَثَلِ ٱلۡحِمَارِ يَحۡمِلُ أَسۡفَارَۢاۚ بِئۡسَ مَثَلُ ٱلۡقَوۡمِ ٱلَّذِينَ كَذَّبُواْ بِـَٔايَٰتِ ٱللَّهِۚ وَٱللَّهُ لَا يَهۡدِي ٱلۡقَوۡمَ ٱلظَّٰلِمِينَ ﴿5﴾

سورۃ الجمعۃ آیت 5

جن لوگوں کو تورات کا حامل بنایا گیا تھا پھر انہوں نے اس پر عمل نہ کیا ان کی مثال اس گدھے کی سی ہے جس پر بڑی بڑی کتابیں لدی ہوئی ہوں۔ اور کیا ہی بری مثال ہے ان لوگوں کی جو اللہ کی آیتوں کو جھٹلا دیتے ہیں اور اللہ ایسے ظالم لوگوں کو ہدایت یاب نہیں ہونے دیتا۔

کافر و ناشکرے تو اللہ کے نبیوں کے بارے بھی کوشش میں تھے کہ ان کو بھی اپنے جیسے ہی بنا لیں۔

قَدِ ٱفۡتَرَيۡنَا عَلَى ٱللَّهِ كَذِبًا إِنۡ عُدۡنَا فِي مِلَّتِكُم بَعۡدَ إِذۡ نَجَّىٰنَا ٱللَّهُ مِنۡهَاۚ وَمَا يَكُونُ لَنَآ أَن نَّعُودَ فِيهَآ إِلَّآ أَن يَشَآءَ ٱللَّهُ رَبُّنَاۚ وَسِعَ رَبُّنَا كُلَّ شَيۡءٍ عِلۡمًاۚ عَلَى ٱللَّهِ تَوَكَّلۡنَاۚ رَبَّنَا ٱفۡتَحۡ بَيۡنَنَا وَبَيۡنَ قَوۡمِنَا بِٱلۡحَقِّ وَأَنتَ خَيۡرُ ٱلۡفَٰتِحِينَ ﴿89﴾

سورۃ الأعراف آیت 89

اس کے بعد کہ اللہ نے ہمیں اس (برائی) سے نجات دے دی۔ اگر ہم تمہارے مذہب میں واپس آ گئے تو ہم اللہ پر جھوٹ بہتان گھڑنے والے ہو جائیں گے۔ اور ہمارے لئے یہ ممکن نہیں کہ تمہارے دین میں لوٹ آئیں مگر یہ کہ اللہ ہی چاہے جو ہمارا رب ہے۔ ہمارے رب کا علم ہر چیز پر احاطہ کیے

ہوئے ہے۔ ہم اللہ ہی پر بھروسہ رکھتے ہیں۔ اے ہمارے رب !۔ ہم میں اور ہماری قوم میں انصاف کے ساتھ فیصلہ کردے اور تو بہترین فیصلہ کرنے والا ہے۔

اللہ پر جھوٹ اور اللہ کے نبیوں کو بھی جھوٹا سمجھا اور بولا جاتا رہا۔ درج ذیل آیات دیکھیں۔

فَإِن كَذَّبُوكَ فَقَدْ كُذِّبَ رُسُلٌ مِّن قَبْلِكَ جَآءُو بِٱلْبَيِّنَٰتِ وَٱلزُّبُرِ وَٱلْكِتَٰبِ ٱلْمُنِيرِ ﴿184﴾

سورۃ آل عمران آیت 184

پھر اگر یہ تجھے جھوٹا قرار دیں تو تجھ سے پہلے بھی بہت سے رسول جھوٹے قرار دیئے جا چکے جو واضح نشانیاں اور صحیفے اور روشن کتاب لے کر آئے تھے۔

قَالَ رَبِّ إِنِّيٓ أَخَافُ أَن يُكَذِّبُونِ ﴿12﴾ ط

سورۃ الشعراء آیت 12

(موسیٰؑ نے) کہا کہ اے میرے رب !۔ میں البتہ ڈرتا ہوں کہ یہ مجھے جھوٹا سمجھ لیں۔

وَأَخِي هَٰرُونُ هُوَ أَفْصَحُ مِنِّي لِسَانًا فَأَرْسِلْهُ مَعِيَ رِدْءًا يُصَدِّقُنِيٓ ۖ إِنِّيٓ أَخَافُ أَن يُكَذِّبُونِ ﴿34﴾

سورۃ القصص آیت 34

اور میرا بھائی ہارونؑ (جو) ہے اس کی زبان مجھ سے زیادہ فصیح ہے پس اسے میرا مددگار بنا کر میرے ساتھ بھیج تاکہ وہ میری تصدیق کرے۔ کیونکہ مجھے اندیشہ ہے کہ وہ میری لوگ تکذیب کردیں گے۔

وَإِن تُكَذِّبُوا۟ فَقَدْ كَذَّبَ أُمَمٌ مِّن قَبْلِكُمْ ۖ وَمَا عَلَى ٱلرَّسُولِ إِلَّا ٱلْبَلَٰغُ ٱلْمُبِينُ ﴿18﴾

سورۃ العنکبوت آیت 18

اور اگر تم تکذیب کرتے ہو تو تم سے پہلے بھی کئی امتیں (اپنے رسولوں کو) جھوٹا قرار دے چکی ہیں ۔اور رسول کے ذمے تو صرف واضح طور پر پیغام پہنچا دینے کے علاوہ اور کچھ بھی نہیں۔

قَالُوا۟ مَآ أَنتُمْ إِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُنَا وَمَآ أَنزَلَ ٱلرَّحْمَٰنُ مِن شَىْءٍ إِنْ أَنتُمْ إِلَّا تَكْذِبُونَ ﴿15﴾

سورۃ یٰس آیت 15

وہ بولے کہ تم تو ہماری ہی طرح کے بشر ہو اور ربِ الرحمٰن نے کوئی چیز نازل نہیں کی تم محض جھوٹ بولتے ہو۔

أَلَآ إِنَّهُم مِّنْ إِفْكِهِمْ لَيَقُولُونَ ﴿151﴾ وَلَدَ ٱللَّهُ وَإِنَّهُمْ لَكَٰذِبُونَ ﴿152﴾

سورۃ الصافات آیت ۱۵۱۔۱۵۲

خوب سن رکھو!۔ یہ لوگ دراصل اپنے من سے گھڑی ہوئی بات کہتے ہیں۔ کہ اللہ کے اولاد ہے اور بلاشبہ وہ یقیناً جھوٹے ہیں۔

وَعَجِبُوٓاْ أَن جَآءَهُم مُّنذِرٌ مِّنْهُمْ ۖ وَقَالَ ٱلْكَٰفِرُونَ هَٰذَا سَٰحِرٌ كَذَّابٌ ﴿4﴾ ج صلے

سورۃ ص آیت 4

اور انہوں نے اس بات پر تعجب کیا کہ ان کے پاس انہی میں سے ایک خبردار کرنے والا (رسول) آگیا اور کافر کہنے لگے کہ یہ تو جادوگر ہے بڑا جھوٹا ہے۔

أَمْ يَقُولُونَ ٱفْتَرَىٰ عَلَى ٱللَّهِ كَذِبًا ۖ فَإِن يَشَإِ ٱللَّهُ يَخْتِمْ عَلَىٰ قَلْبِكَ ۗ وَيَمْحُ ٱللَّهُ ٱلْبَٰطِلَ وَيُحِقُّ ٱلْحَقَّ بِكَلِمَٰتِهِۦٓ ۚ إِنَّهُۥ عَلِيمٌۢ بِذَاتِ ٱلصُّدُورِ ﴿24﴾

سورۃالشوری آیت 24

یا(کیا) یہ لوگ کہتے ہیں کہ رسول نے اللہ پر جھوٹا بہتان گھڑلیا ہے اگر اللہ چاہے تو تمہارے دل پر مہر لگ جانے دے۔اور اللہ تو باطل کو مٹاتا اور حق کو اپنے کلام سے ثابت کرتا ہے۔ بیشک وہ سینوں کے چھپے ہوئے رازوں تک کو اچھی طرح جانتا ہے۔

أَءُلْقِيَ ٱلذِّكْرُ عَلَيْهِ مِنۢ بَيْنِنَا بَلْ هُوَ كَذَّابٌ أَشِرٌ ﴿25﴾ سَيَعْلَمُونَ غَدًا مَّنِ ٱلْكَذَّابُ ٱلْأَشِرُ ﴿26﴾

سورۃالقمر آیت ۲۵۔۲۶

کیا ہم سب میں سے صرف اسی پر وحی نازل ہوئی ہے؟۔(نہیں) بلکہ یہ تو انتہائی جھوٹا خود پسند گستاخ ہے۔انہیں عنقریب کل ہی معلوم ہو جائے گا کہ کون بڑا جھوٹا خود پسند گستاخ ہے۔

وَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنِ ٱفْتَرَىٰ عَلَى ٱللَّهِ ٱلْكَذِبَ وَهُوَ يُدْعَىٰٓ إِلَى ٱلْإِسْلَٰمِ ۚ وَٱللَّهُ لَا يَهْدِى ٱلْقَوْمَ ٱلظَّٰلِمِينَ ﴿7﴾

سورۃالصّف آیت 7

اور اس سے بڑا ظالم کون ہوگا؟۔ جسے اسلام کی طرف بلایا جارہا ہو اور وہ اللہ پر جھوٹے بہتان گھڑلے اور اللہ بھی ایسے ظالم لوگوں کو ہدایت یاب نہیں ہونے دیتا۔

إِذَا جَآءَكَ ٱلْمُنَٰفِقُونَ قَالُوا۟ نَشْهَدُ إِنَّكَ لَرَسُولُ ٱللَّهِ ۘ وَٱللَّهُ يَعْلَمُ إِنَّكَ لَرَسُولُهُۥ وَٱللَّهُ يَشْهَدُ إِنَّ ٱلْمُنَٰفِقِينَ لَكَٰذِبُونَ ﴿1﴾ ج

سورۃ المنافقون آیت 1

جب منافق لوگ تمہارے پاس آتے ہیں تو کہتے ہیں کہ ہم گواہی دیتے ہیں کہ بیشک آپ اللہ کے رسول ہیں اور اللہ جانتا ہے کہ یقیناً تم اس کے رسول ہو۔ لیکن اللہ ظاہر کئے دیتا ہے کہ منافق لوگ البتہ بالکل جھوٹے ہیں۔

وَإِنَّا لَنَعْلَمُ أَنَّ مِنكُم مُّكَذِّبِينَ ﴿49﴾

سورۃ الحاقۃ آیت 49

اور یقینی طور پر ہم جانتے ہیں کہ تم میں سے بعض اس کو جھوٹا کہنے والے بھی ہیں۔

وَأَنَّهُۥ كَانَ يَقُولُ سَفِيهُنَا عَلَى ٱللَّهِ شَطَطًا ﴿4﴾ وَأَنَّا ظَنَنَّآ أَن لَّن تَقُولَ ٱلْإِنسُ وَٱلْجِنُّ عَلَى ٱللَّهِ كَذِبًا ﴿5﴾

سورۃ الجن آیت ۴۔۵

اور کچھ شک نہیں کہ ہمارے بے وقوف اللہ کے بارے میں جھوٹی باتیں کہتے رہتے ہیں۔ اور یہ ہمارا یقینی خیال تھا کہ انسان اور جن اللہ کے بارے ہر گز جھوٹ نہیں بول سکتے۔

حضرت عائشہ صدیقہؓ پر لگائے جانے والے بہتان پر اللہ جل شانہ کی طرف سے سرزنش۔

إِنَّ ٱلَّذِينَ جَآءُو بِٱلْإِفْكِ عُصْبَةٌ مِّنكُمْ ۚ لَا تَحْسَبُوهُ شَرًّا لَّكُم ۖ بَلْ هُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ ۚ لِكُلِّ ٱمْرِئٍ مِّنْهُم مَّا ٱكْتَسَبَ مِنَ ٱلْإِثْمِ ۚ وَٱلَّذِى تَوَلَّىٰ كِبْرَهُۥ مِنْهُمْ لَهُۥ عَذَابٌ عَظِيمٌ ﴿11﴾ لَّوْلَآ إِذْ سَمِعْتُمُوهُ ظَنَّ ٱلْمُؤْمِنُونَ وَٱلْمُؤْمِنَٰتُ بِأَنفُسِهِمْ خَيْرًا وَقَالُوا۟ هَٰذَآ إِفْكٌ مُّبِينٌ ﴿12﴾ لَّوْلَا جَآءُو عَلَيْهِ بِأَرْبَعَةِ شُهَدَآءَ ۚ فَإِذْ لَمْ يَأْتُوا۟ بِٱلشُّهَدَآءِ فَأُو۟لَٰٓئِكَ عِندَ ٱللَّهِ هُمُ ٱلْكَٰذِبُونَ ﴿13﴾

سورۃ النور آیت ۱۱ تا ۱۳

بیشک تم میں سے ہی ایک جماعت ہے جو یہ جھوٹ بہتان گھڑ کر لے آئی ہے۔ تم اسے اپنے حق میں برا نہ سمجھ لینا۔ بلکہ یہ تمہارے لئے بہتر ہے۔ ان میں سے جس نے بھی اس گناہ میں جتنا حصہ ڈالا اس کے لئے اتنا ہی وبال ہے۔ اور ان میں سے جس نے بھی اس بہتان کا بڑا بوجھ اٹھایا اس کے لئے عذاب بھی بڑا ہوگا۔ جب تم نے (عائشہ صدیقہؓ پر الزام کی) یہ بات سنی تھی تو (بلا تاخیر) مومنوں اور مومنات نے اپنے دلوں میں نیک گمان کرتے ہوئے یہ کیوں نہ کہہ دیا کہ یہ تو کھلم کھلا بہتان ہے۔ یہ (بہتان طراز) لوگ اس پر چار گواہ کیوں نہیں لے کر آئے۔ پھر جب وہ گواہ نہیں لائے تو اللہ کے نزدیک وہی جھوٹے ہیں۔

اللہ جل شانہ کی طرف سے کفار پر۔ آیات کو جھٹلانے والوں پر۔ کچھ اس طرح سے سوال اور پوچھ گچھ کہ دنیا کا وقت ہے اس میں غور و فکر کر لیں۔

بَلَىٰ قَدْ جَآءَتْكَ ءَايَٰتِى فَكَذَّبْتَ بِهَا وَٱسْتَكْبَرْتَ وَكُنتَ مِنَ ٱلْكَٰفِرِينَ ﴿59﴾

سورۃ الزمر آیت 59

(ارشاد ہوگا کیوں نہیں) ہاں!۔ تیرے پاس میری آیات تو آئی تھیں مگر تو نے ہی انہیں جھٹلا دیا اور تکبر کر لیا اور تو کافروں میں سے ہو گیا۔

هَلْ يَنظُرُونَ إِلَّا تَأْوِيلَهُۥ ۚ يَوْمَ يَأْتِى تَأْوِيلُهُۥ يَقُولُ ٱلَّذِينَ نَسُوهُ مِن قَبْلُ قَدْ جَآءَتْ رُسُلُ رَبِّنَا بِٱلْحَقِّ فَهَل لَّنَا مِن شُفَعَآءَ فَيَشْفَعُوا۟ لَنَآ أَوْ نُرَدُّ فَنَعْمَلَ غَيْرَ ٱلَّذِى كُنَّا نَعْمَلُ ۚ قَدْ خَسِرُوٓا۟ أَنفُسَهُمْ وَضَلَّ عَنْهُم مَّا كَانُوا۟ يَفْتَرُونَ ﴿53﴾ ع6

سورۃ الأعراف آیت 53

کیا یہ لوگ اس وعدۂ عذاب کے منتظر ہیں؟۔ جس دن وہ وعدہ سامنے آجائے گا تو جو اس دن کو بھولے ہوئے تھے کہیں گے کہ واقعی ہمارے رب کے رسول حق سچ لے کر آئے تھے۔ پھر کیا اب کوئی ہمارا سفارشی ہے جو ہماری سفارش کرے یا کیا ہم پھر واپس بھیجے جا سکتے ہیں تاکہ جو کچھ ہم (پہلے) کیا کرتے تھے اس کے خلاف کچھ دوسرے (نیک عمل) کرلیں؟۔ یقینی طور پر انہوں نے اپنے آپ کو خسارے میں ڈال لیا۔ اور جو کچھ یہ جھوٹ و بہتان گھڑا کرتے تھے سب ان سے جاتا رہا۔

هُنَالِكَ تَبْلُوا۟ كُلُّ نَفْسٍ مَّآ أَسْلَفَتْ ۚ وَرُدُّوٓا۟ إِلَى ٱللَّهِ مَوْلَىٰهُمُ ٱلْحَقِّ ۖ وَضَلَّ عَنْهُم مَّا كَانُوا۟ يَفْتَرُونَ ﴿30﴾ ع3

سورۃ یونس آیت 30

https://quranexcel.com

وہاں ہر شخص اپنے سابقہ کئے ہوئے کاموں کی جانچ کرلے گا۔اور یہ لوگ اللہ کی طرف ہی لوٹائے جائیں گے جو ان کا حقیقی مولیٰ ہے۔اور جو جھوٹ بہتان وہ گھڑا کرتے تھے وہ سب ان سے جاتے رہیں گے۔

أُوْلَٰٓئِكَ ٱلَّذِينَ خَسِرُوٓاْ أَنفُسَهُمْ وَضَلَّ عَنْهُم مَّا كَانُواْ يَفْتَرُونَ﴿21﴾

سورۃ ہود آیت 21

یہی وہ لوگ ہیں جنہوں نے اپنے آپ کو خسارے میں ڈال دیا اور جو کچھ جھوٹ وہ گھڑا کرتے تھے سب ان سے جاتا رہا۔

قُلْ مَنْۢ بِيَدِهِۦ مَلَكُوتُ كُلِّ شَىْءٍ وَهُوَ يُجِيرُ وَلَا يُجَارُ عَلَيْهِ إِن كُنتُمْ تَعْلَمُونَ﴿88﴾ سَيَقُولُونَ لِلَّهِ ۚ قُلْ فَأَنَّىٰ تُسْحَرُونَ﴿89﴾ بَلْ أَتَيْنَٰهُم بِٱلْحَقِّ وَإِنَّهُمْ لَكَٰذِبُونَ﴿90﴾

سورۃ المؤمنون آیت ۸۸ تا ۹۰

پوچھو کہ ہر چیز کی حکومت کس کے ہاتھ میں ہے اور (کون ہے) جو پناہ دینے والا ہے اور جس کے مقابل کوئی کسی کو پناہ نہیں دے سکتا اگر تم جانتے ہو؟۔(فوری طور پر) کہیں گے کہ (ایسی بادشاہی تو صرف)

اللہ ہی کے ہاتھ میں ہے۔ پوچھو پھر تم کیسے جادوئی دھوکے میں پڑے ہوئے ہو؟۔ (نہیں) بلکہ ہم نے تو ان کے پاس حق بات پہنچادی ہے اور یقیناً وہ جھوٹے ہی ہیں۔

وَيَوْمَ نَحْشُرُهُمْ جَمِيعًا ثُمَّ نَقُولُ لِلَّذِينَ أَشْرَكُوٓاْ أَيْنَ شُرَكَآؤُكُمُ ٱلَّذِينَ كُنتُمْ تَزْعُمُونَ ﴿22﴾ ثُمَّ لَمْ تَكُن فِتْنَتُهُمْ إِلَّآ أَن قَالُواْ وَٱللَّهِ رَبِّنَا مَا كُنَّا مُشْرِكِينَ ﴿23﴾ ٱنظُرْ كَيْفَ كَذَبُواْ عَلَىٰٓ أَنفُسِهِمْ ۚ وَضَلَّ عَنْهُم مَّا كَانُواْ يَفْتَرُونَ ﴿24﴾

سورۃ الأنعام آیت ۲۲ تا ۲۴

اور جس دن ہم ان سب کو محشر میں جمع کریں گے پھر ان شرک کرنے والوں سے پوچھیں گے کہاں ہیں تمہارے وہ مزعومہ شریک جن کا تم دعویٰ کیا کرتے تھے؟۔ اس وقت ان سے اس کے علاوہ اور کوئی عذر نہ بن پڑے گا کہ کہیں گے قسم ہے ہمارے رب کی کہ ہم تو مشرک نہ تھے۔ دیکھو تو وہ اپنے اوپر کیسا جھوٹ بولنے لگے۔ اور جو کچھ وہ گھڑا کرتے تھے سب گم ہو جائے گا۔

وَنَزَعْنَا مِن كُلِّ أُمَّةٍ شَهِيدًا فَقُلْنَا هَاتُواْ بُرْهَٰنَكُمْ فَعَلِمُوٓاْ أَنَّ ٱلْحَقَّ لِلَّهِ وَضَلَّ عَنْهُم مَّا كَانُواْ يَفْتَرُونَ ﴿75﴾ ع7

سورۃ القصص آیت 75

اور ہم ہر امت میں سے گواہ نکال لائیں گے پھر ان سے پوچھیں گے کہ اپنی دلیل و برہان پیش کرو تب وہ جان لیں گے کہ سچی بات تو اللہ ہی کی ہے اور وہ جو کچھ جھوٹ وہ گھڑا کرتے تھے سب ان سے جاتا رہے گا۔

وَلَيَحْمِلُنَّ أَثْقَالَهُمْ وَأَثْقَالًا مَّعَ أَثْقَالِهِمْ ۖ وَلَيُسْـَٔلُنَّ يَوْمَ ٱلْقِيَٰمَةِ عَمَّا كَانُوا۟ يَفْتَرُونَ ﴿13﴾ ع1

سورۃ العنکبوت آیت 13

اور البتہ یہ لوگ ضرور اپنے بوجھ اور اپنے بوجھوں کے ساتھ دوسرے کچھ بوجھ بھی اٹھائیں گے۔ اور قیامت کے دن لازمی ان سے پوچھا جائے گا ان جھوٹی باتوں کے بارے میں جو وہ گھڑا کرتے تھے۔

فَبِأَىِّ ءَالَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ﴿13﴾ ﴿16﴾ ﴿18﴾ ﴿21﴾ ﴿23﴾ ﴿25﴾ ع1 ﴿28﴾ ﴿30﴾ ﴿32﴾ ﴿34﴾ ﴿36﴾ ﴿38﴾ ﴿40﴾

﴿42﴾ ﴿45﴾ ع2 ﴿47﴾ لا ﴿49﴾ ﴿51﴾ ﴿53﴾ ﴿55﴾ ﴿57﴾ ج ﴿59﴾ ﴿61﴾ ﴿63﴾ لا ﴿65﴾ ج ﴿67﴾ ﴿69﴾ ج ﴿71﴾ ج ﴿73﴾ ج ﴿75﴾ ج ﴿77﴾

سورۃ الرحمٰن آیت ۱۳۔۱۶۔۱۸۔۲۱۔۲۳۔۲۵۔۲۸۔۳۰۔۳۲۔۳۴۔۳۶۔۳۸۔۴۰۔

۴۲۔۴۵۔۴۷۔۴۹۔۵۱۔۵۳۔۵۷۔۵۹۔۶۱۔۶۳۔۶۵۔۶۷۔۶۹۔۷۱۔۷۳۔۷۵۔۷۷

تو (اے جن وانس) تم دونوں اپنے رب کی کن کن نعمتوں کو جھٹلاؤ گے؟۔

أَفَبِهَٰذَا ٱلْحَدِيثِ أَنتُم مُّدْهِنُونَ﴿81﴾لا وَتَجْعَلُونَ رِزْقَكُمْ أَنَّكُمْ تُكَذِّبُونَ﴿82﴾

سورۃ الواقعۃ آیت ۸۱۔۸۲

کیا پھر تم اس کلام پاک سے بے پروائی برتتے ہو؟۔اور اپنا حصہ تم یہ قرار دیتے ہو کہ بلاشبہ (اس کو) جھٹلائے پھرتے ہو۔

سَلْهُمْ أَيُّهُم بِذَٰلِكَ زَعِيمٌ﴿40﴾ج

سورۃ القلم آیت 40

ان سے پوچھو کہ ان میں سے کون ہے جو ان (جھوٹی من گھڑت باتوں) کا ذمہ لیتا ہے؟۔

یہاں پر قرآن کی حقانیت جتانے کے بعد صرف بات سمجھانے کے لئے نبی ﷺ کے بارے بھی یوں کہا گیا ہے۔حالانکہ آپ ﷺ نے تو ایسا تصور میں بھی نہ لایا ہوگا۔

إِنَّهُۥ لَقَوْلُ رَسُولٍ كَرِيمٍ﴿40﴾ج لا وَمَا هُوَ بِقَوْلِ شَاعِرٍ ۚ قَلِيلًا مَّا تُؤْمِنُونَ﴿41﴾لا وَلَا بِقَوْلِ كَاهِنٍ ۚ قَلِيلًا مَّا تَذَكَّرُونَ﴿42﴾ط تَنزِيلٌ مِّن رَّبِّ ٱلْعَٰلَمِينَ﴿43﴾ وَلَوْ تَقَوَّلَ عَلَيْنَا بَعْضَ ٱلْأَقَاوِيلِ﴿44﴾لا لَأَخَذْنَا مِنْهُ بِٱلْيَمِينِ﴿45﴾لا ثُمَّ لَقَطَعْنَا مِنْهُ ٱلْوَتِينَ﴿46﴾ز صلے فَمَا مِنكُم مِّنْ أَحَدٍ عَنْهُ حَٰجِزِينَ﴿47﴾

سورۃ الحاقۃ آیت ۴۰ تا ۴۷

یقینی طور پر یہ (قرآن) ایک مکرم رسول (فرشتے کا لایا ہوا) کلام ہے۔ اور یہ کسی شاعر کا کلام نہیں ہے مگر تم لوگ کم ہی ایمان لاتے ہو۔ اور نہ ہی کسی کاہن کا قول ہے لیکن تم لوگ کم ہی غور و فکر کرتے ہوئے نصیحت حاصل کرتے ہو۔ یہ تو رب العالمین کا اتارا ہوا ہے۔ اگر یہ (نبیؐ) اپنی طرف سے کوئی بات گھڑ کر ہم پر لگا دیتا۔ تو ہم اس کا دائیں ہاتھ جکڑ لیتے۔ پھر یقیناً ہم اس کی شہ رگ ہی کاٹ دیتے۔ پھر تم میں کوئی بھی (ہمیں) اس کام سے روکنے والا نہ ہوتا۔

فَمَا يُكَذِّبُكَ بَعْدُ بِٱلدِّينِ ﴿7﴾ ط

سورۃ التین آیت 7

پس تجھے اس (ہدایت مل جانے) کے بعد کون سی چیز روزِ جزا کو جھٹلانے پر آمادہ کر دیتی ہے؟۔

أَرَءَيْتَ إِن كَذَّبَ وَتَوَلَّىٰٓ ﴿13﴾ ط

سورۃ العلق آیت 13

کیا تم نے کبھی غور کیا ہے کہ اگر اس نے (دین حق کو) جھٹلا دیا اور اس سے منہ موڑ لیا۔ (تو انجام کیا ہوگا؟)۔

https://quranexcel.com

جھٹلانے اور جھوٹ گھڑنے والوں کے انجام سے متعلق آیات۔

فَلَا صَدَّقَ وَلَا صَلَّىٰ﴿31﴾وَلَٰكِن كَذَّبَ وَتَوَلَّىٰ﴿32﴾

سورۃ القیامۃ آیت ۳۱۔۳۲

مگر اس (ناعاقبت اندیش) نے نہ تو تصدیق کی اور نہ ہی نماز پڑھی۔ اور لیکن جھٹلاتا ہی رہا اور منہ بھی پھیرے رکھا۔

فَأَرَىٰهُ ٱلْـَٔايَةَ ٱلْكُبْرَىٰ﴿20﴾فَكَذَّبَ وَعَصَىٰ﴿21﴾

سورۃ النازعات آیت ۲۰۔۲۱

پھر اس نے اس کو بڑی نشانی بھی دکھائی۔ مگر اس نے جھٹلادیا اور نافرمانی کردی۔

فِىٓ أَىِّ صُورَةٍ مَّا شَآءَ رَكَّبَكَ﴿8﴾كَلَّا بَلْ تُكَذِّبُونَ بِٱلدِّينِ﴿9﴾

سورۃ الانفطار آیت ۸۔۹

اور جس صورت میں چاہا تجھے ترتیب سے جوڑ دیا۔ (اب) ہر گز نہیں (شکر بجالاتے)۔ بلکہ تم تو جزا و سزا کو ہی جھٹلادیتے ہو۔

وَيْلٌ يَوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِينَ ﴿10﴾ لا ٱلَّذِينَ يُكَذِّبُونَ بِيَوْمِ ٱلدِّينِ ﴿11﴾ ط وَمَا يُكَذِّبُ بِهِۦٓ إِلَّا كُلُّ مُعْتَدٍ أَثِيمٍ ﴿12﴾ لا

سورۃ المطففین آیت ۱۰ تا ۱۲

اس دن جھٹلادینے والوں کے لئے۔ خرابی و بربادی ہے۔ جو انصاف کے دن کو جھٹلادیتے ہیں۔ اور اس کو تو بس وہی جھٹلاتا ہے جو حد سے نکل جانے والا گنہگار ہے۔

بَلِ ٱلَّذِينَ كَفَرُواْ يُكَذِّبُونَ ﴿22﴾ ز صلے

سورۃ الانشقاق آیت 22

بلکہ کافر و ناشکرے تو (اسے) جھٹلا رہے ہیں۔

بَلِ ٱلَّذِينَ كَفَرُواْ فِى تَكْذِيبٍ ﴿19﴾ لا

سورۃ البروج آیت 19

بلکہ یہ کافر و ناشکرے تو جھٹلانے میں ہی لگے ہیں۔

وَكَذَّبُواْ بِـَٔايَٰتِنَا كِذَّابًا ﴿28﴾ط

سورۃ النبأ آیت 28

اور ہماری آیتوں کو جھوٹا کہتے ہوئے بے دریغ جھٹلایا کرتے تھے۔

وَكَذَّبَ بِٱلْحُسْنَىٰ ﴿9﴾لا

سورۃ اللیل آیت 9

اور ہر بھلائی (یعنی دینِ اسلام) کی تکذیب کردی۔

ٱلَّذِى كَذَّبَ وَتَوَلَّىٰ ﴿16﴾ط

سورۃ اللیل آیت 16

جس نے جھٹلادیا اور (دینِ حق سے) منہ پھیر لیا۔

أَرَءَيْتَ ٱلَّذِى يُكَذِّبُ بِٱلدِّينِ ﴿1﴾ط

سورۃ الماعون آیت 1

کیا تم نے اس شخص کو دیکھا جو جزا و سزا (کے دن) کو جھٹلاتا ہے؟۔

فَلَا تُطِعِ ٱلْمُكَذِّبِينَ ﴿8﴾

سورۃ القلم آیت 8

پس تم جھٹلانے والوں کا کہنا نہ مان لینا۔

ٱلَّذِينَ كَذَّبُواْ بِٱلْكِتَٰبِ وَبِمَآ أَرْسَلْنَا بِهِۦ رُسُلَنَا ۖ فَسَوْفَ يَعْلَمُونَ ﴿70﴾

سورۃ غافر آیت 70

جن لوگوں نے اس کتاب (قرآنِ کریم) کو جھٹلایا اور اس کو بھی جو ہم نے اپنے رسولوں کے ساتھ بھیجا ہے۔ پس عنقریب ان کو (اس کا انجام) معلوم ہو جائے گا۔

فَذَرْنِى وَمَن يُكَذِّبُ بِهَٰذَا ٱلْحَدِيثِ ۖ سَنَسْتَدْرِجُهُم مِّنْ حَيْثُ لَا يَعْلَمُونَ ﴿44﴾

سورۃ القلم آیت 44

تو مجھے اس کلام پاک کے جھٹلانے والوں سے نمٹ لینے دو۔ ہم ان کو اس طرح بتدریج تباہی کی طرف لے کر جائیں گے کہ ان کو خبر تک نہ ہو گی۔

وَذَرْنِى وَٱلْمُكَذِّبِينَ أُوْلِى ٱلنَّعْمَةِ وَمَهِّلْهُمْ قَلِيلًا ﴿11﴾ إِنَّ لَدَيْنَآ أَنكَالًا وَجَحِيمًا ﴿12﴾ لا

سورۃ المزمل آیت ۱۱۔۱۲

اور مجھے ان جھٹلانے والوں سے جو دولتمند ہیں نمٹ لینے دو اور (بس) تھوڑی سی مہلت ان کو اور دے دو۔ بلاشبہ ہمارے پاس ان کے لئے بیڑیاں ہیں اور بھڑکتی ہوئی آگ ہے۔

وَٱلَّذِينَ كَفَرُواْ وَكَذَّبُواْ بِـَٔايَٰتِنَآ أُوْلَٰٓئِكَ أَصْحَٰبُ ٱلنَّارِ خَٰلِدِينَ فِيهَا ۖ وَبِئْسَ ٱلْمَصِيرُ ﴿10﴾ ع1

سورۃ التغابن آیت 10

اور جو لوگ کافر و ناشکرے ہو گئے تھے اور ہماری آیتوں کو جھٹلا دیا تھا یہی لوگ دوزخ میں جانے والے ہیں جو ہمیشہ ہمیش اسی میں رہیں گے اور وہ بہت ہی برا ٹھکانا ہے۔

وَكَذَّبُواْ وَٱتَّبَعُوٓاْ أَهْوَآءَهُمْ ۚ وَكُلُّ أَمْرٍ مُّسْتَقِرٌّ ﴿3﴾

سورۃ القمر آیت 3

اور انہوں نے جھٹلادیا اور اپنی خواہشات کے پیچھے ہی چلے۔ اور (اللہ کے ہاں تو) ہر کام کا ایک وقت مقرر ہے۔

وَيْلٌ لِّكُلِّ أَفَّاكٍ أَثِيمٍ ﴿7﴾

سورۃ الجاثیۃ آیت 7

ہر اس بڑے جھوٹے پر (اور) بڑے گنہگار کے لئے ہلاکت و بربادی ہے۔

فَوَيْلٌ يَوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِينَ ﴿11﴾ ٱلَّذِينَ هُمْ فِى خَوْضٍ يَلْعَبُونَ ﴿12﴾

سورۃ الطور آیت ۱۱۔۱۲

پس بربادی ہے!۔ اس دن جھٹلانے والوں کے لئے۔ جو فضولیات میں پڑے کھیل رہے ہیں۔

وَيْلٌ يَوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِينَ ﴿15﴾﴿19﴾﴿24﴾﴿28﴾﴿34﴾﴿37﴾﴿40﴾ع1﴿45﴾﴿47﴾﴿49﴾

سورۃ المرسلات آیت ۱۵۔۱۹۔۲۴۔۲۸۔۳۴۔۳۷۔۴۰۔۴۵۔۴۷۔۴۹

اس دن جھٹلادینے والوں کے لئے تباہی و بربادی ہے۔

قَدْ خَلَتْ مِن قَبْلِكُمْ سُنَنٌ فَسِيرُواْ فِى ٱلْأَرْضِ فَٱنظُرُواْ كَيْفَ كَانَ عَٰقِبَةُ ٱلْمُكَذِّبِينَ ﴿137﴾

سورۃ آل عمران آیت 137

تم سے پہلے بہت سے حالات و واقعات گزر چکے ہیں پس تم زمین میں چل پھر کر دیکھ لو کہ جھٹلانے والوں کا انجام کیسا ہوا۔

بَلْ كَذَّبُواْ بِمَا لَمْ يُحِيطُواْ بِعِلْمِهِۦ وَلَمَّا يَأْتِهِمْ تَأْوِيلُهُۥ ۚ كَذَٰلِكَ كَذَّبَ ٱلَّذِينَ مِن قَبْلِهِمْ ۖ فَٱنظُرْ كَيْفَ كَانَ عَٰقِبَةُ ٱلظَّٰلِمِينَ ﴿39﴾

سورۃ یونس آیت 39

(نہیں) بلکہ ان لوگوں نے ہر اس چیز کو جھوٹا قرار دے دیا جس کا علمی لحاظ سے احاطہ نہ کر سکے اور جس کی تاویل و تعبیر ابھی تک ان کے سامنے نہیں آئی۔ اسی طرح جو لوگ ان سے پہلے گزرے انہوں نے بھی (حقائق کو یونہی) جھٹلا دیا تھا۔ پھر دیکھ لو کہ ظالم لوگوں کا انجام کیسا ہوا؟۔

وَلَقَدْ بَعَثْنَا فِى كُلِّ أُمَّةٍ رَّسُولًا أَنِ ٱعْبُدُواْ ٱللَّهَ وَٱجْتَنِبُواْ ٱلطَّٰغُوتَ ۖ فَمِنْهُم مَّنْ هَدَى ٱللَّهُ وَمِنْهُم مَّنْ حَقَّتْ عَلَيْهِ ٱلضَّلَٰلَةُ ۚ فَسِيرُواْ فِى ٱلْأَرْضِ فَٱنظُرُواْ كَيْفَ كَانَ عَٰقِبَةُ ٱلْمُكَذِّبِينَ ﴿36﴾

سورۃ النحل آیت 36

اور البتہ یقیناً ہم نے ہر امت میں یہ پیغام دے کر رسول بھیجا کہ صرف اللہ کی عبادت کرو اور طاغوت (یعنی ہر باطل معبود) سے اجتناب کرو۔ پھر ان میں سے بعض کو اللہ نے ہدایت دیدی اور بعض پر گمراہی ثابت ہو گئی۔ پس زمین میں چل پھر کر دیکھ لو کہ جھٹلانے والوں کا انجام کیسا ہوا۔

وَأَصْحَٰبُ مَدْيَنَ ۖ وَكُذِّبَ مُوسَىٰ فَأَمْلَيْتُ لِلْكَٰفِرِينَ ثُمَّ أَخَذْتُهُمْ ۖ فَكَيْفَ كَانَ نَكِيرِ ﴿44﴾

سورۃ الحج آیت 44

اور مدین والے بھی اور موسیٰؑ بھی تو جھٹلائے جا چکے ہیں لیکن میں نے کافروں کو مہلت دیئے رکھی پھر میں نے ان کو پکڑ لیا۔ پھر (دیکھ لو کہ) میری پکڑ کیسی رہی۔

فَقَدْ كَذَّبُواْ فَسَيَأْتِيهِمْ أَنۢبَٰٓؤُاْ مَا كَانُواْ بِهِۦ يَسْتَهْزِءُونَ ﴿6﴾

https://quranexcel.com

سورۃ الشعراء آیت 6

پس ان لوگوں نے جھٹلا دیا ہے اب عنقریب ان کے پاس اس چیز (یعنی حقائق) کی خبریں آجائیں گی جس کا یہ مذاق اُڑایا کرتے تھے۔

هَلْ أُنَبِّئُكُمْ عَلَىٰ مَن تَنَزَّلُ ٱلشَّيَٰطِينُ ﴿221﴾ط تَنَزَّلُ عَلَىٰ كُلِّ أَفَّاكٍ أَثِيمٍ ﴿222﴾لا يُلْقُونَ ٱلسَّمْعَ وَأَكْثَرُهُمْ كَٰذِبُونَ ﴿223﴾ط

سورۃ الشعراء آیت ۲۲۱ تا ۲۲۳

کیا میں تمہیں بتاؤں کہ شیاطین کس پر اترا کرتے ہیں؟۔ وہ ہر جھوٹ گھڑ لینے والے گنہگار پر اترتے ہیں۔ جو سنی سُنائی باتیں کانوں میں لا ڈالتے ہیں اور ان میں بہت سارے لوگ تو جھوٹے ہوتے ہیں۔

فَكَذَّبُوهُ فَأَخَذَتْهُمُ ٱلرَّجْفَةُ فَأَصْبَحُوا۟ فِى دَارِهِمْ جَٰثِمِينَ ﴿37﴾ز

سورۃ العنکبوت آیت 37

مگر ان لوگوں نے اس (شعیب) کو جھوٹا قرار دے دیا پس ان کو زلزلے (کے سخت عذاب) نے ان کو آپکڑا۔ اور وہ اپنے گھروں میں گھٹنوں کے بل اوندھے پڑے رہ گئے۔

فَٱلۡيَوۡمَ لَا يَمۡلِكُ بَعۡضُكُمۡ لِبَعۡضٖ نَّفۡعٗا وَلَا ضَرّٗا وَنَقُولُ لِلَّذِينَ ظَلَمُواْ ذُوقُواْ عَذَابَ ٱلنَّارِ ٱلَّتِي كُنتُم بِهَا تُكَذِّبُونَ ﴿42﴾

سورۃ سبا آیت 42

پس آج تم میں سے کوئی بھی کسی کو نفع اور نقصان پہنچانے کا کچھ بھی اختیار نہیں رکھتا اور ہم ظالم لوگوں سے کہیں گے کہ دوزخ کے عذاب کا مزہ چکھو جسے تم جھوٹ سمجھا کرتے تھے۔

وَكَذَّبَ ٱلَّذِينَ مِن قَبۡلِهِمۡ وَمَا بَلَغُواْ مِعۡشَارَ مَآ ءَاتَيۡنَٰهُمۡ فَكَذَّبُواْ رُسُلِي فَكَيۡفَ كَانَ نَكِيرِ ﴿45﴾ ع5

سورۃ سبا آیت 45

اور جو لوگ ان سے پہلے تھے انہوں نے بھی جھٹلایا تھا اور جو کچھ ہم نے ان کو دے رکھا تھا یہ تو اس کے دسویں حصے کو بھی نہیں پہنچ پائے۔ پس انہوں نے میرے رسولوں کو جھٹلا دیا پھر (ان پر) میرا عذاب کیسا رہا۔

كَذَّبَتۡ قَبۡلَهُمۡ قَوۡمُ نُوحٖ وَٱلۡأَحۡزَابُ مِنۢ بَعۡدِهِمۡ وَهَمَّتۡ كُلُّ أُمَّةِۭ بِرَسُولِهِمۡ لِيَأۡخُذُوهُ وَجَٰدَلُواْ بِٱلۡبَٰطِلِ لِيُدۡحِضُواْ بِهِ ٱلۡحَقَّ فَأَخَذۡتُهُمۡ فَكَيۡفَ كَانَ عِقَابِ ﴿5﴾

سورۃ غافر آیت 5

ان سے پہلے نوحؑ کی قوم نے اور ان کے بعد اور بہت سے گروہوں نے (اپنے اپنے رسولوں کو) جھٹلایا ۔اور ہر امت نے ارادہ کیا کہ اپنے رسول کو گرفتار کرے (پھر شہید کر دے)۔اور باطل پر ہی جھگڑتے رہے تاکہ اس کے ذریعے سے حق کو نیچا دکھادیں۔پس میں نے ان کو پکڑ لیا پھر (دیکھ لو) میرا عذاب کیسا رہا۔

فَٱنتَقَمْنَا مِنْهُمْ ۖ فَٱنظُرْ كَيْفَ كَانَ عَٰقِبَةُ ٱلْمُكَذِّبِينَ ﴿25﴾ ع2

سورۃ الزخرف آیت 25

تو ہم نے ان سے انتقام لیا۔پس دیکھ لو کہ جھٹلانے والوں کا کیسا انجام ہوا۔

وَأَصْحَٰبُ ٱلْأَيْكَةِ وَقَوْمُ تُبَّعٍ ۚ كُلٌّ كَذَّبَ ٱلرُّسُلَ فَحَقَّ وَعِيدِ ﴿14﴾

سورۃ ق آیت 14

اور اصحاب الایکہ (یعنی بَن کے رہنے والے) اور قومِ تُبّع ان سب نے بھی رسولوں کو جھٹلایا تھا تو ہمارا وعدۂ عذاب بھی پورا ہو کر رہا۔

كَذَّبَتْ عَادٌ فَكَيْفَ كَانَ عَذَابِي وَنُذُرِ ﴿18﴾

سورۃ القمر آیت 18

قومِ عاد نے بھی (اپنے نبی ہودؑ کی) تکذیب کردی تھی۔ پھر (دیکھ لو) کیسا ہوا میرا عذاب اور میری آگاہی؟۔

كَذَّبُواْ بِـَٔايَٰتِنَا كُلِّهَا فَأَخَذْنَٰهُمْ أَخْذَ عَزِيزٍ مُّقْتَدِرٍ ﴿42﴾

سورۃ القمر آیت 42

انہوں نے تو ہماری ساری نشانیوں کو جھٹلادیا تھا تو ہم نے بھی ان کو ایسے پکڑ لیا جیسے کوئی زبردست قدرت والا پکڑ لیتا ہے۔

وَلَقَدْ كَذَّبَ ٱلَّذِينَ مِن قَبْلِهِمْ فَكَيْفَ كَانَ نَكِيرِ ﴿18﴾

سورۃ الملک آیت 18

اور البتہ یقیناً جو لوگ ان سے پہلے تھے انہوں نے بھی (حقائق کو) جھٹلادیا تھا پھر (دیکھ لو!۔) میرا عذاب کیسا رہا؟۔

فَعَقَرُوهَا فَقَالَ تَمَتَّعُواْ فِى دَارِكُمْ ثَلَٰثَةَ أَيَّامٍ ۖ ذَٰلِكَ وَعْدٌ غَيْرُ مَكْذُوبٍ ﴿65﴾

سورۃ ہود آیت 65

مگر انہوں نے اس کی کونچیں (یعنی ایڑی کے اوپر والے موٹے پٹھے) کاٹ ڈالے تب صالح نے کہا کہ تین دن تک اپنے گھروں میں فائدہ اٹھالو۔ یہ (ایسا) وعدہ ہے جو جھوٹا ہونے والا نہیں۔

وَمَا مَنَعَنَآ أَن نُّرْسِلَ بِٱلْـَٔايَٰتِ إِلَّآ أَن كَذَّبَ بِهَا ٱلْأَوَّلُونَ ۚ وَءَاتَيْنَا ثَمُودَ ٱلنَّاقَةَ مُبْصِرَةً فَظَلَمُواْ بِهَا ۚ وَمَا نُرْسِلُ بِٱلْـَٔايَٰتِ إِلَّا تَخْوِيفًا ﴿59﴾

سورۃ الاسراء آیت 59

اور ہم نے معجزات بھیجنے اسی لئے موقوف کر دیئے کہ پہلے گزرے لوگوں نے ان کو جھوٹا ہی جانا۔ اور ہم نے قومِ ثمود کو اونٹنی کا بڑا واضح معجزہ دیا تھا پھر بھی انہوں نے اس پر ظلم کیا۔ اور یہ نشانیاں تو ہم محض تنبیہ و آگاہی کے لئے ہی بھیجا کرتے ہیں۔

فَكَذَّبُوهُ فَعَقَرُوهَا فَدَمْدَمَ عَلَيْهِمْ رَبُّهُم بِذَنۢبِهِمْ فَسَوَّىٰهَا ﴿14﴾ ص لا

سورۃ الشّمس آیت 14

https://quranexcel.com

مگر انہوں نے اسے جھٹلادیا اور اونٹنی کی کونچیں (یعنی ایڑی کے اوپر کے موٹے پٹھے) کاٹ ڈالے۔ تو اللہ نے ان کے گناہوں کی بنا پر عذاب نازل کر دیا اور سب کو (ہلاک کرکے) برابر کر دیا۔

فَأَنجَيْنَٰهُ وَٱلَّذِينَ مَعَهُۥ بِرَحْمَةٍ مِّنَّا وَقَطَعْنَا دَابِرَ ٱلَّذِينَ كَذَّبُوا۟ بِـَٔايَٰتِنَا ۖ وَمَا كَانُوا۟ مُؤْمِنِينَ ﴿72﴾ ع9

سورۃ الأعراف آیت 72

پھر ہم نے اسے اور اس کے ساتھیوں کو اپنی رحمت سے بچالیا۔ اور جو ہماری آیتوں کو جھٹلانے والے تھے ان کی جڑ کاٹ دی۔ اور وہ ایمان لانے والے ہی نہ تھے۔

إِن كُلٌّ إِلَّا كَذَّبَ ٱلرُّسُلَ فَحَقَّ عِقَابِ ﴿14﴾ ع1

سورۃ ص آیت 14

(ان) سب نے رسولوں کو جھٹلایا تو (ان پر) میرا عذاب آن واقع ہوا۔

وَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنِ ٱفْتَرَىٰ عَلَى ٱللَّهِ كَذِبًا أَوْ كَذَّبَ بِٱلْحَقِّ لَمَّا جَآءَهُۥ ۚ أَلَيْسَ فِى جَهَنَّمَ مَثْوًى لِّلْكَٰفِرِينَ ﴿68﴾

سورۃ العنکبوت آیت 68

اور اس شخص سے بڑا ظالم کون ہوگا جو اللہ پر جھوٹی باتیں گھڑ لے یا جب حق بات اُس کے پاس آئے تو اسے جھوٹا قرار دیدے!۔ کیا ایسے کافروں کے لئے ٹھکانہ جہنم نہیں ہے؟۔

وَأَمَّا ٱلَّذِينَ فَسَقُواْ فَمَأۡوَىٰهُمُ ٱلنَّارُۖ كُلَّمَآ أَرَادُوٓاْ أَن يَخۡرُجُواْ مِنۡهَآ أُعِيدُواْ فِيهَا وَقِيلَ لَهُمۡ ذُوقُواْ عَذَابَ ٱلنَّارِ ٱلَّذِي كُنتُم بِهِۦ تُكَذِّبُونَ ﴿20﴾

سورۃ السجدۃ آیت 20

اور جو لوگ فسق میں مبتلا رہے ان کے رہنے کے لئے دوزخ کی آگ ہے۔ جب بھی وہ اس میں سے نکلنا چاہیں گے تو اسی میں واپس لوٹا دیئے جائیں گے اور ان سے کہا جائے گا کہ اسی آگ والے عذاب کا مزے چکھتے رہو جسے تم جھٹلایا کرتے تھے۔

كَذَّبَ ٱلَّذِينَ مِن قَبۡلِهِمۡ فَأَتَىٰهُمُ ٱلۡعَذَابُ مِنۡ حَيۡثُ لَا يَشۡعُرُونَ ﴿25﴾

سورۃ الزمر آیت 25

جو لوگ ان سے پہلے تھے انہوں نے بھی (حق کو) جھٹلا دیا تھا آخر اُن پر ایسی جگہ سے عذاب آگیا کہ انہیں کچھ شعور ہی نہ ہوا۔

۞ فَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّن كَذَبَ عَلَى ٱللَّهِ وَكَذَّبَ بِٱلصِّدْقِ إِذْ جَآءَهُۥٓ ۚ أَلَيْسَ فِى جَهَنَّمَ مَثْوًى لِّلْكَٰفِرِينَ ﴿32﴾

سورۃالزمر آیت 32

پھر اس شخص سے بڑا ظالم اور کون ہوگا جو اللہ پر جھوٹ بولے اور جب سچی بات اس کے پاس آجائے تو وہ اسے جھوٹا کہہ دے۔ کیا ایسے کافروں کا ٹھکانہ جہنم میں نہیں ہے؟۔

هَٰذَا يَوْمُ ٱلْفَصْلِ ٱلَّذِى كُنتُم بِهِۦ تُكَذِّبُونَ ﴿21﴾ ع1

سورۃالصافات آیت 21

(ہاں) یہ وہی فیصلہ کا دن ہے جسے تم جھوٹ سمجھا کرتے تھے۔

وَيَوْمَ ٱلْقِيَٰمَةِ تَرَى ٱلَّذِينَ كَذَبُوا۟ عَلَى ٱللَّهِ وُجُوهُهُم مُّسْوَدَّةٌ ۚ أَلَيْسَ فِى جَهَنَّمَ مَثْوًى لِّلْمُتَكَبِّرِينَ ﴿60﴾

سورۃالزمر آیت 60

اور قیامت کے دن تم دیکھ لوگے کہ جن لوگوں نے اللہ پر جھوٹ بولا تھا ان کے چہرے سیاہ ہوں گے۔ کیا ایسے تکبر کرنے والوں کا ٹھکانا جہنم نہیں ہے؟۔

هَٰذِهِۦ جَهَنَّمُ ٱلَّتِى يُكَذِّبُ بِهَا ٱلْمُجْرِمُونَ ﴿43﴾م

سورۃ الرحمٰن آیت 43

یہی وہ جہنم ہے جسے مجرم لوگ جھٹلایا کرتے تھے۔

هَٰذِهِ ٱلنَّارُ ٱلَّتِى كُنتُم بِهَا تُكَذِّبُونَ ﴿14﴾

سورۃ الطور آیت 14

یہی ہے وہ آگ جس کو تم جھوٹ سمجھتے تھے۔

ثُمَّ يُقَالُ هَٰذَا ٱلَّذِى كُنتُم بِهِۦ تُكَذِّبُونَ ﴿17﴾ط

سورۃ المطففین آیت 17

پھر ان سے کہا جائے گا کہ یہ وہی جہنم ہے جس کو تم جھٹلایا کرتے تھے۔

آنطَلِقُوٓاْ إِلَىٰ مَا كُنتُم بِهِۦ تُكَذِّبُونَ﴿29﴾ج

سورۃالمرسلات آیت 29

(ارشاد ہوگا کہ) اسی (جہنم) کی طرف جاؤ جس کو تم جھٹلایا کرتے تھے۔

كَلَّا لَئِن لَّمْ يَنتَهِ لَنَسْفَعًۢا بِٱلنَّاصِيَةِ﴿15﴾لا نَاصِيَةٖ كَٰذِبَةٍ خَاطِئَةٖ﴿16﴾ج

سورۃالعلق آیت ۱۵۔۱۶

ہر گز نہیں (بلکہ) اگر وہ باز نہ آیا تو ہم اس کی پیشانی کے بال پکڑ کر گھسیٹ لیں گے۔ وہ پیشانی جو جھوٹی ہے بالکل خطاکار ہے۔

ثُمَّ إِنَّكُمْ أَيُّهَا ٱلضَّآلُّونَ ٱلْمُكَذِّبُونَ﴿51﴾لا لَأٓكِلُونَ مِن شَجَرٖ مِّن زَقُّومٖ﴿52﴾لا فَمَالِـُٔونَ مِنْهَا ٱلْبُطُونَ﴿53﴾ج فَشَٰرِبُونَ عَلَيْهِ مِنَ ٱلْحَمِيمِ﴿54﴾ج فَشَٰرِبُونَ شُرْبَ ٱلْهِيمِ﴿55﴾ط

سورۃالواقعۃ آیت ۵۱ تا ۵۵

پھر البتہ تم بھی اے گمراہو (اور) جھٹلانے والو!۔ زقوم (یعنی تھوہر) کے درخت سے کھاؤ گے۔ اور اسی سے (اپنے) پیٹ بھرو گے۔ پھر اس پر سخت کھولتا ہوا پانی پیو گے۔ پس جس طرح شدید پیاسے اونٹ پیتے ہیں۔

وَأَمَّآ إِن كَانَ مِنَ ٱلْمُكَذِّبِينَ ٱلضَّآلِّينَ ﴿92﴾ فَنُزُلٌ مِّنْ حَمِيمٍ ﴿93﴾ وَتَصْلِيَةُ جَحِيمٍ ﴿94﴾

سورۃ الواقعۃ آیت ۹۲ تا ۹۴

اور اگر وہ جھٹلانے والے گمراہوں میں سے ہوا۔ تو (اس کے لئے) کھولتے ہوئے پانی کی مہمانی ہے۔ اور (اس کو) دوزخ میں داخل کیا جانا ہے۔

تِلْكَ ٱلْقُرَىٰ نَقُصُّ عَلَيْكَ مِنْ أَنۢبَآئِهَا ۚ وَلَقَدْ جَآءَتْهُمْ رُسُلُهُم بِٱلْبَيِّنَٰتِ فَمَا كَانُوا۟ لِيُؤْمِنُوا۟ بِمَا كَذَّبُوا۟ مِن قَبْلُ ۚ كَذَٰلِكَ يَطْبَعُ ٱللَّهُ عَلَىٰ قُلُوبِ ٱلْكَٰفِرِينَ ﴿101﴾

سورۃ الأعراف آیت 101

یہ بستیاں ہیں جن کے حالات ہم تمہیں سناتے ہیں اور البتہ یقیناً ان کے پاس ان کے رسول روشن نشانیاں لے کر آئے تھے۔ پھر جس بات کو انہوں نے پہلے سے جھٹلا دیا پھر کبھی نہ ہوا کہ اس پر ایمان لے آتے۔ اسی طرح اللہ کافروں کے دلوں پر مہر ثبت ہونے دیتا ہے۔

وَلَوْ أَنَّ أَهْلَ ٱلْقُرَىٰٓ ءَامَنُواْ وَٱتَّقَوْاْ لَفَتَحْنَا عَلَيْهِم بَرَكَٰتٍ مِّنَ ٱلسَّمَآءِ وَٱلْأَرْضِ وَلَٰكِن كَذَّبُواْ فَأَخَذْنَٰهُم بِمَا كَانُواْ يَكْسِبُونَ ﴿96﴾

سورۃ الأعراف آیت 96

اور اگر ان بستیوں والے بھی ایمان لے آتے اور متقی بن جاتے تو ہم ان پر آسمان اور زمین سے نعمتوں و برکتوں کے دروازے کھول دیتے مگر انہوں نے تو تکذیب کر دی۔ پس ان کے اعمال کی پاداش میں ہم نے بھی انہیں پکڑ لیا۔

اللہ جل شانہ کی آیات و نشانیوں کو جھٹلانے پر اقرار کرنا پڑا۔ کہیں سے بھی مدد نہ ملی اور قیامت کے روز کس قدر پچھتاوہ ہوا۔

وَكُنَّا نَخُوضُ مَعَ ٱلْخَآئِضِينَ ﴿45﴾ لا وَكُنَّا نُكَذِّبُ بِيَوْمِ ٱلدِّينِ ﴿46﴾ لا حَتَّىٰٓ أَتَىٰنَا ٱلْيَقِينُ ﴿47﴾ ط

سورۃ المدثر آیت ۴۵ تا ۴۷

اور حق کی خلاف ورزی کرنے والوں کے ساتھ مل کر ہم بھی خلافِ حق کام کرتے تھے۔ اور ہم جزا و سزا کے دن کو بھی جھٹلایا کرتے تھے۔ یہاں تک کہ ہمیں یقین (یعنی ہماری موت کا وقت) آگیا۔

قَالُواْ بَلَىٰ قَدْ جَآءَنَا نَذِيرٌ فَكَذَّبْنَا وَقُلْنَا مَا نَزَّلَ ٱللَّهُ مِن شَىْءٍ إِنْ أَنتُمْ إِلَّا فِى ضَلَٰلٍ كَبِيرٍ ﴿9﴾

سورۃ الملک آیت 9

وہ کہیں گے۔ (کیوں نہیں) ہاں !۔ بلا شبہ ہمارے پاس خبر دار کرنے والا آیا تھا مگر ہم نے ہی (اسے) جھٹلا دیا اور کہہ دیا۔ کہ اللہ نے تو کوئی چیز نازل ہی نہیں کی ہے تم تو بڑی گمراہی میں پڑے ہو۔

وَإِذَا رَءَا ٱلَّذِينَ أَشْرَكُواْ شُرَكَآءَهُمْ قَالُواْ رَبَّنَا هَٰٓؤُلَآءِ شُرَكَآؤُنَا ٱلَّذِينَ كُنَّا نَدْعُواْ مِن دُونِكَ ۖ فَأَلْقَوْاْ إِلَيْهِمُ ٱلْقَوْلَ إِنَّكُمْ لَكَٰذِبُونَ ﴿86﴾ ج

سورۃ النحل آیت 86

اور جب مشرک اپنے (خود ساختہ) شریکوں کو دیکھیں گے تو کہیں گے کہ اے ہمارے رب!۔ یہی ہیں ہمارے وہ شرکاء جن کو ہم تجھے چھوڑ کر پکارا کرتے تھے۔ تو وہ ان کی بات واپس پھینکتے ہوئے ان سے کہیں گے کہ تم البتہ بالکل جھوٹے ہو۔

فَقَدْ كَذَّبُوكُم بِمَا تَقُولُونَ فَمَا تَسْتَطِيعُونَ صَرْفًا وَلَا نَصْرًا ۚ وَمَن يَظْلِم مِّنكُمْ نُذِقْهُ عَذَابًا كَبِيرًا ﴿19﴾

سورۃ الفرقان آیت 19

پس یقیناً تمہارے (اس عذر پر یا) اس کہنے پر تمہارے معبودوں نے ہی تمہیں جھٹلا دیا پس (اب) نہ تو تم (عذاب کو) ٹال سکو گے اور نہ ہی اپنی کوئی مدد کر سکو گے۔ تم میں سے جس کسی نے بھی ظلم کیا ہو گا ہم اس کو بڑے عذاب کا مزا چکھائیں گے۔

وَلَوْ تَرَىٰٓ إِذْ وُقِفُوا۟ عَلَى ٱلنَّارِ فَقَالُوا۟ يَٰلَيْتَنَا نُرَدُّ وَلَا نُكَذِّبَ بِـَٔايَٰتِ رَبِّنَا وَنَكُونَ مِنَ ٱلْمُؤْمِنِينَ ﴿27﴾

سورۃ الانعام آیت 27

https://quranexcel.com

کاش تم اس وقت ان کی حالت دیکھ سکتے جب یہ دوزخ کے کنارے کھڑے کیے جائیں گے اور کہیں گے کہ اے کاش !۔ کوئی ایسی صورت ہو جائے کہ ہم واپس (دنیا میں) بھیج دیئے جائیں۔اور ہم اپنے رب کی آیات کو کبھی بھی جھوٹا نہ قرار دیں اور ایمان والوں میں سے ہو جائیں۔

بَلْ بَدَا لَهُم مَّا كَانُواْ يُخْفُونَ مِن قَبْلُ ۖ وَلَوْ رُدُّواْ لَعَادُواْ لِمَا نُهُواْ عَنْهُ وَإِنَّهُمْ لَكَٰذِبُونَ ﴿28﴾

سورۃ الأنعام آیت 28

(نہیں) بلکہ یہ جو کچھ پہلے چھپایا کرتے تھے (آج) ان پر ظاہر ہو چکا ہے۔اور اب اگر یہ (دنیا میں) واپس بھی بھیج دیئے جائیں تب بھی وہی کام کریں گے جن سے ان کو منع کیا گیا تھا اور بلاشبہ یہ جھوٹے ہیں۔

قَدْ خَسِرَ ٱلَّذِينَ كَذَّبُواْ بِلِقَآءِ ٱللَّهِ ۖ حَتَّىٰٓ إِذَا جَآءَتْهُمُ ٱلسَّاعَةُ بَغْتَةً قَالُواْ يَٰحَسْرَتَنَا عَلَىٰ مَا فَرَّطْنَا فِيهَا وَهُمْ يَحْمِلُونَ أَوْزَارَهُمْ عَلَىٰ ظُهُورِهِمْ ۚ أَلَا سَآءَ مَا يَزِرُونَ ﴿31﴾

سورۃ الأنعام آیت 31

جن لوگوں نے اپنے رب سے ملاقات کو جھوٹا قرار دیا وہ بڑے خسارے میں پڑ گئے۔ یہاں تک کہ جب وہ (موت کی) گھڑی ان پر اچانک آ جائے گی تو کہیں گے ہائے افسوس !۔ ہم پر کہ اس بارے کیسی بڑی کوتاہی ہو گئی؟۔ اور وہ اپنے بوجھ اپنی پیٹھوں پر لادے ہوں گے۔ آگاہ رہو کہ کیا ہی برا بوجھ ہے جسے وہ اٹھائے ہوئے ہوں گے۔

جھوٹ بولنے سننے والے اللہ جل جلالہ کی ان آیات پر غور کریں۔

فِى قُلُوبِهِم مَّرَضٌ فَزَادَهُمُ ٱللَّهُ مَرَضًا ۖ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌۢ بِمَا كَانُوا۟ يَكْذِبُونَ ﴿10﴾

سورۃ البقرۃ آیت 10

ان کے دلوں میں روگ ہے۔ پس اللہ نے ان کا یہ روگ اور بڑھ جانے دیا ہے۔ اور ان کے جھوٹ بولنے کی بنا پر ان کے لئے بڑا المناک عذاب ہے۔

فَمَنْ حَآجَّكَ فِيهِ مِنۢ بَعْدِ مَا جَآءَكَ مِنَ ٱلْعِلْمِ فَقُلْ تَعَالَوْا۟ نَدْعُ أَبْنَآءَنَا وَأَبْنَآءَكُمْ وَنِسَآءَنَا وَنِسَآءَكُمْ وَأَنفُسَنَا وَأَنفُسَكُمْ ثُمَّ نَبْتَهِلْ فَنَجْعَل لَّعْنَتَ ٱللَّهِ عَلَى ٱلْكَٰذِبِينَ ﴿61﴾

سورۃ آل عمران آیت 61

تیرے پاس صحیح علم آچکنے کے بعد پھر بھی کوئی تجھ سے اس واقعہ میں جھگڑے تو کہہ دو کہ آؤ ہم اپنے بیٹوں اور عورتوں کو بلائیں۔ تم اپنے بیٹوں اور عورتوں کو بلاؤ۔ اور ہم خود بھی آئیں اور تم خود بھی آؤ پھر سب کے سب اللہ کے سامنے گڑگڑائیں کہ جھوٹوں پر اللہ کی لعنت ہو۔

يَٰٓأَهۡلَ ٱلۡكِتَٰبِ لِمَ تَلۡبِسُونَ ٱلۡحَقَّ بِٱلۡبَٰطِلِ وَتَكۡتُمُونَ ٱلۡحَقَّ وَأَنتُمۡ تَعۡلَمُونَ ﴿71﴾ ع7

سورۃ آل عمران آیت 71

اے اہلِ کتاب !۔ تم کیوں سچ کو جھوٹ کے ساتھ ملاتے ہو اور حق کو چھپاتے ہو اور تم (حقیقت کو) جانتے بھی ہو؟۔

۞ يَٰٓأَيُّهَا ٱلرَّسُولُ لَا يَحۡزُنكَ ٱلَّذِينَ يُسَٰرِعُونَ فِي ٱلۡكُفۡرِ مِنَ ٱلَّذِينَ قَالُوٓاْ ءَامَنَّا بِأَفۡوَٰهِهِمۡ وَلَمۡ تُؤۡمِن قُلُوبُهُمۡ ۛ وَمِنَ ٱلَّذِينَ هَادُواْ ۛ سَمَّٰعُونَ لِلۡكَذِبِ سَمَّٰعُونَ لِقَوۡمٍ ءَاخَرِينَ لَمۡ يَأۡتُوكَ ۖ يُحَرِّفُونَ ٱلۡكَلِمَ مِنۢ بَعۡدِ مَوَاضِعِهِۦ ۖ يَقُولُونَ إِنۡ أُوتِيتُمۡ هَٰذَا فَخُذُوهُ وَإِن لَّمۡ تُؤۡتَوۡهُ فَٱحۡذَرُواْ ۚ وَمَن يُرِدِ ٱللَّهُ فِتۡنَتَهُۥ فَلَن تَمۡلِكَ

لَهُۥ مِنَ ٱللَّهِ شَيْـًٔا ۚ أُو۟لَٰٓئِكَ ٱلَّذِينَ لَمْ يُرِدِ ٱللَّهُ أَن يُطَهِّرَ قُلُوبَهُمْ ۚ لَهُمْ فِى ٱلدُّنْيَا خِزْىٌ ۖ وَلَهُمْ فِى ٱلْـَٔاخِرَةِ عَذَابٌ عَظِيمٌ ﴿41﴾

سورۃ المائدۃ آیت 41

اے رسولؐ! یہ لوگ جو کفر میں جلدی کرتے ہیں ان کا غم نہ کرنا۔ وہ جو اپنے منہ سے تو کہتے ہیں کہ ہم مومن ہیں لیکن ان کے دل مومن نہیں ہیں ان میں سے جو یہودی ہیں کہ جھوٹ سننے کے لئے کان لگاتے ہیں اور دوسرے لوگوں کی خاطر سنتے ہیں جو کبھی تمہارے پاس نہیں آتے۔ بات کو اس کے اصل مقام سے آگے پیچھے کر دیتے ہیں۔ کہتے ہیں کہ تمہیں ایسا (مرضی والا) حکم ملے تو قبول کر لینا اور اگر یہ نہ ملے تو احتراز کرنا۔ اور جس کے بارے اللہ چاہے کہ فتنے میں پڑا رہے تو اس کے لئے تم اللہ کے ہاں کچھ بھی اختیار نہیں رکھتے۔ یہ وہ لوگ ہیں جن کے دلوں کو اللہ نے پاک نہیں کرنا چاہا۔ ان کے لئے دنیا میں بھی ذلت ہے اور آخرت میں بھی بڑا عذاب ہے۔

سَمَّٰعُونَ لِلْكَذِبِ أَكَّٰلُونَ لِلسُّحْتِ ۚ فَإِن جَآءُوكَ فَٱحْكُم بَيْنَهُمْ أَوْ أَعْرِضْ عَنْهُمْ ۖ وَإِن تُعْرِضْ عَنْهُمْ فَلَن يَضُرُّوكَ شَيْـًٔا ۖ وَإِنْ حَكَمْتَ فَٱحْكُم بَيْنَهُم بِٱلْقِسْطِ ۚ إِنَّ ٱللَّهَ يُحِبُّ ٱلْمُقْسِطِينَ ﴿42﴾

سورۃ المائدۃ آیت 42

جو جھوٹ کے سننے والے ہیں اور بہت حرام کھانے والے ہیں۔ پس اگر یہ تیرے پاس آئیں تو ان میں (چاہو تو) فیصلہ کرنا یا اعراض کر لینا۔ اور اگر تم ان سے اعراض بھی کرو گے تو تمہارا کچھ نہ بگاڑ سکیں گے اور اگر فیصلہ کرنا چاہو تو انصاف کے ساتھ فیصلہ کرنا۔ بیشک اللہ انصاف کرنے والوں کو محبوب رکھتا ہے۔

وَيَجْعَلُونَ لِلَّهِ مَا يَكْرَهُونَ وَتَصِفُ أَلْسِنَتُهُمُ ٱلْكَذِبَ أَنَّ لَهُمُ ٱلْحُسْنَىٰ ۖ لَا جَرَمَ أَنَّ لَهُمُ ٱلنَّارَ وَأَنَّهُم مُّفْرَطُونَ ﴿62﴾

سورۃ النحل آیت 62

اور اللہ کے لئے وہ کچھ تجویز کرتے ہیں جسے خود بھی پسند نہیں کرتے اور اپنی زبان سے جھوٹ بناتے بیان کرتے ہیں کہ بلا شبہ ہر بھلائی تو صرف انہی کے لئے ہے۔ بلا کسی شک و شبہ ان کے لئے آگ (تیار) ہے اور یقیناً وہ سب سے پہلے دوزخ میں جھونکے جائیں گے۔

إِنَّمَا يَفْتَرِى ٱلْكَذِبَ ٱلَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ بِـَٔايَٰتِ ٱللَّهِ ۖ وَأُو۟لَٰٓئِكَ هُمُ ٱلْكَٰذِبُونَ ﴿105﴾

سورۃ النحل آیت 105

https://quranexcel.com

بیشک جھوٹ تو صرف وہی لوگ گھڑتے ہیں جو اللہ کی آیتوں پر ایمان نہیں رکھتے اور حقیقت میں یہ لوگ (خود) جھوٹے ہوتے ہیں۔

حضرت یوسفؑ کے واقعے میں بولا اور ظاہر کیا جانے والا جھوٹ اور ان کی پاکدامنی پر بچے کی شہادت۔

وَجَآءُو عَلَىٰ قَمِيصِهِۦ بِدَمٍ كَذِبٍ ۚ قَالَ بَلْ سَوَّلَتْ لَكُمْ أَنفُسُكُمْ أَمْرًا ۖ فَصَبْرٌ جَمِيلٌ ۖ وَٱللَّهُ ٱلْمُسْتَعَانُ عَلَىٰ مَا تَصِفُونَ ﴿18﴾

سورۃ یوسف آیت 18

اور اس کے کرتے پر جھوٹ موٹ کا خون بھی لگا کر لے آئے۔ اس (یعقوبؑ) نے کہا (نہیں) بلکہ تم نے اپنے دل سے (یونہی) ایک بات بنالی ہے (حقیقت حال تو کچھ اور ہی ہے)۔ پس اب صبر ہی بہتر ہے۔ اور جو کچھ تم (جھوٹ) بناتے بیان کرتے ہو اس پر اللہ ہی سے مدد مطلوب ہے۔

قَالَ هِىَ رَٰوَدَتْنِى عَن نَّفْسِى ۚ وَشَهِدَ شَاهِدٌ مِّنْ أَهْلِهَآ إِن كَانَ قَمِيصُهُۥ قُدَّ مِن قُبُلٍ فَصَدَقَتْ وَهُوَ مِنَ ٱلْكَٰذِبِينَ ﴿26﴾ وَإِن كَانَ قَمِيصُهُۥ قُدَّ مِن دُبُرٍ فَكَذَبَتْ وَهُوَ مِنَ ٱلصَّٰدِقِينَ ﴿27﴾

سورۃ یوسف آیت ۲۶۔۲۷

یوسفؑ نے کہا کہ یہی تو مجھے اپنی مطلب براری کو پھسلا رہی تھی۔اور ایک گواہ نے عورت کے گھر والوں میں سے گواہی دیدی۔ کہ اگر اس (یوسفؑ) کا کرتہ آگے سے پھٹا ہے تو عورت سچی ہے اور وہ جھوٹا ہے۔اور اگر اس کا کرتا پیچھے سے پھٹا ہے۔ تو یہ جھوٹی ہے اور وہ (یوسفؑ) سچوں میں سے ہے۔

قَالُواْ فَمَا جَزَٰٓؤُهُۥٓ إِن كُنتُمْ كَٰذِبِينَ ﴿74﴾ قَالُواْ جَزَٰٓؤُهُۥ مَن وُجِدَ فِى رَحْلِهِۦ فَهُوَ جَزَٰٓؤُهُۥ ۚ كَذَٰلِكَ نَجْزِى ٱلظَّٰلِمِينَ ﴿75﴾

سورۃ یوسف آیت ۷۳۔۷۵

ان (ملازموں) نے کہا کہ اگر تم جھوٹے نکلے تو پھر اس (چور) کی کیا سزا ہے۔ان (بھائیوں) نے کہا اس کی سزا یہی ہے کہ جس کے سامان میں پایا جائے پس وہی اس کا بدلہ ہو جائے (یعنی اس کو ادھر ہی رکھ لو)۔ ہم ظالم لوگوں کو یہی سزا دیا کرتے ہیں۔

۞ قَالُوٓاْ إِن يَسْرِقْ فَقَدْ سَرَقَ أَخٌ لَّهُۥ مِن قَبْلُ ۚ فَأَسَرَّهَا يُوسُفُ فِى نَفْسِهِۦ وَلَمْ يُبْدِهَا لَهُمْ ۚ قَالَ أَنتُمْ شَرٌّ مَّكَانًا ۖ وَٱللَّهُ أَعْلَمُ بِمَا تَصِفُونَ ﴿77﴾

سورۃ یوسف آیت 77

https://quranexcel.com

ان (بھائیوں) نے کہا اگر اس نے چوری کی ہے تو (کوئی تعجب والی بات نہیں) اس سے پہلے اس کا بھائی بھی چوری کر چکا ہے۔ پس یوسفؑ نے اس بات کو اپنے دل میں مخفی رکھا اور حقیقت ان پر نہ کھولی۔ (بس زیر لب) اتنا ہی کہا کہ تم مرتبے میں بدتر ہو اور جو کچھ تم (جھوٹ) بناتے بیان کرتے ہو اللہ اسے اچھی طرح جانتا ہے۔

اللہ جل جلالہ کی مدد آنے میں تاخیر پر اپنی طرف سے کر لئے گئے گمان پر یہ آیت۔

حَتَّىٰٓ إِذَا ٱسْتَيْـَٔسَ ٱلرُّسُلُ وَظَنُّوٓاْ أَنَّهُمْ قَدْ كُذِبُواْ جَآءَهُمْ نَصْرُنَا فَنُجِّىَ مَن نَّشَآءُ ۖ وَلَا يُرَدُّ بَأْسُنَا عَنِ ٱلْقَوْمِ ٱلْمُجْرِمِينَ ﴿110﴾

سورۃ یوسف آیت 110

یہاں تک کہ جب سارے رسول بھی مایوس ہونے لگے اور (لوگوں نے بھی) یقینی گمان کر لیا کہ نصرت کے بارے جو کچھ کہا گیا تھا وہ سب جھوٹ نکلا تب انہیں ہماری مدد آ پہنچی پھر جن کو چاہا ہم نے بچا لیا۔ اور ہمارے عذاب کو تو نافرمانوں سے کوئی بھی نہیں روک سکتا۔

جھوٹ بولنے اور گھڑنے والے۔ قسمیں کھانے والے۔ نامعقول بات کرنے والے متوجہ ہوں۔

وَكَذَٰلِكَ جَعَلْنَا لِكُلِّ نَبِيٍّ عَدُوًّا شَيَٰطِينَ ٱلْإِنسِ وَٱلْجِنِّ يُوحِى بَعْضُهُمْ إِلَىٰ بَعْضٍ زُخْرُفَ ٱلْقَوْلِ غُرُورًا ۚ وَلَوْ شَآءَ رَبُّكَ مَا فَعَلُوهُ ۖ فَذَرْهُمْ وَمَا يَفْتَرُونَ ﴿112﴾

سورۃ الانعام آیت 112

اور اسی طرح سے ہم نے سب شیطان صفت انسانوں اور جنّوں کو ہر نبی کا دشمن بنا دیا کہ دھوکے میں ڈالنے کے لئے ایک دوسرے کو چکنی چپڑی باتیں سکھاتے رہتے ہیں۔ اور اگر تیرا رب چاہتا تو یہ ایسے کام نہ کرتے۔ پس انہیں اور جو کچھ یہ جھوٹ گھڑتے رہتے ہیں ایسے ہی چھوڑ دو۔

لَوْ كَانَ عَرَضًا قَرِيبًا وَسَفَرًا قَاصِدًا لَّٱتَّبَعُوكَ وَلَٰكِنۢ بَعُدَتْ عَلَيْهِمُ ٱلشُّقَّةُ ۚ وَسَيَحْلِفُونَ بِٱللَّهِ لَوِ ٱسْتَطَعْنَا لَخَرَجْنَا مَعَكُمْ يُهْلِكُونَ أَنفُسَهُمْ وَٱللَّهُ يَعْلَمُ إِنَّهُمْ لَكَٰذِبُونَ ﴿42﴾ ع6

سورۃ التوبۃ آیت 42

اگر مال غنیمت نزدیک ہوتا اور سفر ہلکا ہوتا تو وہ ضرور تیرے ساتھ چل دیتے لیکن انہیں مسافت لمبی نظر آئی۔ اور اب تو یہ اللہ کی قسمیں کھائیں گے کہ اگر ہم طاقت رکھتے تو تمہارے ساتھ ضرور نکلتے۔ یہ اپنے آپ کو خود ہلاک کرتے ہیں اور اللہ جانتا ہے کہ بلاشبہ وہ البتہ جھوٹے ہیں۔

فَأَعْقَبَهُمْ نِفَاقًا فِى قُلُوبِهِمْ إِلَىٰ يَوْمِ يَلْقَوْنَهُۥ بِمَآ أَخْلَفُوا۟ ٱللَّهَ مَا وَعَدُوهُ وَبِمَا كَانُوا۟ يَكْذِبُونَ﴿77﴾

سورۃالتوبۃآیت 77

پس اس کی پاداش میں اس دن تک جس میں کہ وہ اللہ سے جا ملیں گے ان کے دلوں میں نفاق ڈل جانے دیا۔اس لئے کہ انہوں نے اللہ سے جو وعدہ کیا تھا اس کے خلاف کر دیا اور اس لئے بھی کہ وہ جھوٹ بولا کرتے تھے۔

وَيَٰقَوْمِ ٱعْمَلُوا۟ عَلَىٰ مَكَانَتِكُمْ إِنِّى عَٰمِلٌ ۖ سَوْفَ تَعْلَمُونَ مَن يَأْتِيهِ عَذَابٌ يُخْزِيهِ وَمَنْ هُوَ كَٰذِبٌ ۖ وَٱرْتَقِبُوٓا۟ إِنِّى مَعَكُمْ رَقِيبٌ﴿93﴾

سورۃہودآیت 93

اور اے میری قوم تم اپنی جگہ پر کام کیے جاؤ۔ بلاشبہ میں (اپنی جگہ پر) کام کیے جاتا ہوں۔ عنقریب تم کو معلوم ہو جائے گا کہ کس پر رسوا کرنے والا عذاب آتا ہے۔اور کون ہے جو جھوٹا ہے؟۔اور تم بھی انتظار کرو بیشک میں بھی تمہارے ساتھ انتظار کرتا ہوں۔

وَيُنذِرَ ٱلَّذِينَ قَالُواْ ٱتَّخَذَ ٱللَّهُ وَلَدًا ﴿4﴾ مَّا لَهُم بِهِۦ مِنْ عِلْمٍ وَلَا لِـَٔابَآئِهِمْ ۚ كَبُرَتْ كَلِمَةً تَخْرُجُ مِنْ أَفْوَٰهِهِمْ ۚ إِن يَقُولُونَ إِلَّا كَذِبًا ﴿5﴾

سورۃالکہف آیت ۴۔۵

اوران لوگوں کو بھی آگاہ کردو جو کہتے ہیں کہ اللہ نے کسی کو اپنا بیٹا بنالیا ہے۔ان کے پاس نہ تو اس بات کی کوئی علمی دلیل ہے اور نہ ہی ان کے باپ دادا کے پاس تھی۔یہ بڑی ہی سخت بات ہے جو ان کے مونہوں سے نکلتی ہے۔(اور بلا شبہ) جو کچھ بھی یہ کہتے ہیں محض جھوٹ بکواس ہے۔

ذَٰلِكَ وَمَن يُعَظِّمْ حُرُمَٰتِ ٱللَّهِ فَهُوَ خَيْرٌ لَّهُۥ عِندَ رَبِّهِۦ ۗ وَأُحِلَّتْ لَكُمُ ٱلْأَنْعَٰمُ إِلَّا مَا يُتْلَىٰ عَلَيْكُمْ ۖ فَٱجْتَنِبُواْ ٱلرِّجْسَ مِنَ ٱلْأَوْثَٰنِ وَٱجْتَنِبُواْ قَوْلَ ٱلزُّورِ ﴿30﴾

سورۃالحج آیت 30

یہی (حکم) ہے جو بھی اللہ کی معزز و محترم کردہ چیزوں کی تعظیم کرے تو اس کے رب کے نزدیک اس کے لئے یہ بہت بہتر ہے۔اور تمہارے لئے مویشی حلال کردیئے ہیں سوائے ان کے جو تمہیں پڑھ کر سنائے جاتے رہے ہیں۔پس تم بتوں کی ناپاکی سے بچ کے رہو اور جھوٹی بات سے اجتناب کرو۔

وَٱلَّذِينَ يَرْمُونَ أَزْوَٰجَهُمْ وَلَمْ يَكُن لَّهُمْ شُهَدَآءُ إِلَّآ أَنفُسُهُمْ فَشَهَٰدَةُ أَحَدِهِمْ أَرْبَعُ شَهَٰدَٰتٍۭ بِٱللَّهِ ۙ إِنَّهُۥ لَمِنَ ٱلصَّٰدِقِينَ ﴿6﴾ وَٱلْخَٰمِسَةُ أَنَّ لَعْنَتَ ٱللَّهِ عَلَيْهِ إِن كَانَ مِنَ ٱلْكَٰذِبِينَ ﴿7﴾ وَيَدْرَؤُا۟ عَنْهَا ٱلْعَذَابَ أَن تَشْهَدَ أَرْبَعَ شَهَٰدَٰتٍۭ بِٱللَّهِ ۙ إِنَّهُۥ لَمِنَ ٱلْكَٰذِبِينَ ﴿8﴾ وَٱلْخَٰمِسَةَ أَنَّ غَضَبَ ٱللَّهِ عَلَيْهَآ إِن كَانَ مِنَ ٱلصَّٰدِقِينَ ﴿9﴾

سورۃالنور آیت ٦تا٩

اور جو لوگ اپنی بیویوں پر زنا کی تہمت لگاتے ہیں اور ان کے لئے سوائے خود کے اور کوئی گواہ نہیں ہے تو ایسے شخص کی گواہی اس صورت معتبر ہے کہ چار مرتبہ اللہ کی قسم کھا کر گواہی دے کہ بیشک وہ البتہ سچوں میں سے ہے۔اور پانچویں بار یہ کہے کہ اس پر اللہ کی لعنت برسے اگر وہ جھوٹا ہو۔اور اس عورت سے یہ بات شرعی حد کو ٹال سکتی ہے کہ وہ چار مرتبہ اللہ کی قسم کھا کر کہے کہ بلاشبہ یہ (میرا خاوند) البتہ جھوٹوں میں سے ہے۔اور پانچویں باریوں (کہے) کہ اگر یہ (میرا خاوند) سچوں میں سے ہے تو مجھ پر اللہ کا غضب ٹوٹ پڑے۔

فَأَلْقَىٰ مُوسَىٰ عَصَاهُ فَإِذَا هِىَ تَلْقَفُ مَا يَأْفِكُونَ ﴿45﴾ ج صلے

سورۃالشعراء آیت 45

پھر موسیٰؑ نے اپنا عصا ڈال دیا تو وہ ایک دم سے ان کے بنائے ہوئے جھوٹے کرشموں کو نگلنے لگا۔

۞ قَالَ سَنَنظُرُ أَصَدَقْتَ أَمْ كُنتَ مِنَ ٱلْكَٰذِبِينَ ﴿27﴾

سورۃ النمل آیت 27

(سلیمان نے ہدہد سے) کہا ہم ابھی دیکھ لیتے ہیں کہ تو نے سچ کہا ہے یا تو جھوٹوں میں سے ہے۔

وَقَالَ ٱلَّذِينَ كَفَرُواْ لِلَّذِينَ ءَامَنُواْ ٱتَّبِعُواْ سَبِيلَنَا وَلْنَحْمِلْ خَطَٰيَٰكُمْ وَمَا هُم بِحَٰمِلِينَ مِنْ خَطَٰيَٰهُم مِّن شَىْءٍ ۖ إِنَّهُمْ لَكَٰذِبُونَ ﴿12﴾

سورۃ العنکبوت آیت 12

اور کافر لوگ ایمان والوں سے کہتے ہیں کہ ہمارے راستے پر چلو ہم تمہارے گناہوں کو اٹھالیں گے حالانکہ وہ ان کے گناہوں کا کچھ بھی بوجھ اٹھانے والے نہیں۔ بلاشبہ وہ سراسر جھوٹے ہیں۔

وَقَالَ ٱلَّذِينَ كَفَرُواْ لِلَّذِينَ ءَامَنُواْ لَوْ كَانَ خَيْرًا مَّا سَبَقُونَآ إِلَيْهِ ۚ وَإِذْ لَمْ يَهْتَدُواْ بِهِۦ فَسَيَقُولُونَ هَٰذَآ إِفْكٌ قَدِيمٌ ﴿11﴾

سورۃ الأحقاف آیت 11

اور کافر لوگ ایمان لانے والوں پر کہتے ہیں کہ اگر یہ (دینِ اسلام) بہتر ہوتا تو یہ لوگ اس کی طرف ہم پر سبقت نہ لے جاتے۔ اور جب وہ لوگ اس (قرآن) سے ہدایت یاب نہیں ہو پائے تو عنقریب کہیں گے کہ یہ تو پرانا جھوٹ ہے۔

۞ قَدْ سَمِعَ ٱللَّهُ قَوْلَ ٱلَّتِى تُجَٰدِلُكَ فِى زَوْجِهَا وَتَشْتَكِىٓ إِلَى ٱللَّهِ وَٱللَّهُ يَسْمَعُ تَحَاوُرَكُمَآ ۚ إِنَّ ٱللَّهَ سَمِيعٌۢ بَصِيرٌ ﴿1﴾ ٱلَّذِينَ يُظَٰهِرُونَ مِنكُم مِّن نِّسَآئِهِم مَّا هُنَّ أُمَّهَٰتِهِمْ ۖ إِنْ أُمَّهَٰتُهُمْ إِلَّا ٱلَّٰٓـِٔى وَلَدْنَهُمْ ۚ وَإِنَّهُمْ لَيَقُولُونَ مُنكَرًا مِّنَ ٱلْقَوْلِ وَزُورًا ۚ وَإِنَّ ٱللَّهَ لَعَفُوٌّ غَفُورٌ ﴿2﴾

سورۃ المجادلۃ آیت ۱۔۲

یقیناً اللہ نے اس عورت (خولہ بنت ثعلبہؓ) کی التجا سن لی ہے جو اپنے شوہر کے بارے میں تم سے بحث و تکرار کرتی اور اللہ سے شکوہ و شکایت کر رہی تھی اور اللہ تم دونوں کی گفتگو سن رہا تھا۔ بیشک اللہ بڑا سننے والا نہایت بصیرت والا ہے۔ تم میں سے جو لوگ اپنی عورتوں کو ماں کہہ دیتے ہیں وہ ان کی مائیں نہیں (ہو جاتیں)۔ ان کی مائیں تو بس وہی ہیں جن کے بطن سے وہ پیدا ہوئے ہیں۔ اور البتہ یہ لوگ ایک بہت ہی نامعقول اور جھوٹی بات کہتے ہیں۔ اور بلاشبہ اللہ بڑا درگزر کرنے والا نہایت بخشنے والا ہے۔

۞ أَلَمْ تَرَ إِلَى ٱلَّذِينَ تَوَلَّوْاْ قَوْمًا غَضِبَ ٱللَّهُ عَلَيْهِم مَّا هُم مِّنكُمْ وَلَا مِنْهُمْ وَيَحْلِفُونَ عَلَى ٱلْكَذِبِ وَهُمْ يَعْلَمُونَ ﴿14﴾

سورۃ المجادلۃ آیت 14

کیا تم نے ان لوگوں کو نہیں دیکھا جو ایسے لوگوں سے دوستی کرتے ہیں جن پر اللہ نے غضب نازل کیا ہے؟۔ وہ نہ تو تم میں سے ہیں اور نہ ہی ان میں سے ہیں اور وہ جانتے بوجھتے جھوٹی باتوں پر قسمیں کھاتے ہیں۔

يَوْمَ يَبْعَثُهُمُ ٱللَّهُ جَمِيعًا فَيَحْلِفُونَ لَهُۥ كَمَا يَحْلِفُونَ لَكُمْ ۖ وَيَحْسَبُونَ أَنَّهُمْ عَلَىٰ شَىْءٍ ۚ أَلَآ إِنَّهُمْ هُمُ ٱلْكَٰذِبُونَ ﴿18﴾

سورۃ المجادلۃ آیت 18

جس دن اللہ ان سب کو (بروزِ قیامت) اٹھائے گا تو جس طرح تمہارے سامنے قسمیں کھاتے ہیں اسی طرح وہ اس (اللہ جل شانہ) کے سامنے بھی قسمیں کھائیں گے اور سمجھیں خیال کریں گے کہ بیشک وہ کسی شے پر (یعنی بچ نکلنے کی دلیل پر) ہیں۔ خبردار!۔ یہ لوگ البتہ بالکل جھوٹے ہیں۔

۞ أَلَمْ تَرَ إِلَى ٱلَّذِينَ نَافَقُواْ يَقُولُونَ لِإِخْوَٰنِهِمُ ٱلَّذِينَ كَفَرُواْ مِنْ أَهْلِ ٱلْكِتَٰبِ لَئِنْ أُخْرِجْتُمْ لَنَخْرُجَنَّ مَعَكُمْ وَلَا نُطِيعُ فِيكُمْ أَحَدًا أَبَدًا وَإِن قُوتِلْتُمْ لَنَنصُرَنَّكُمْ وَٱللَّهُ يَشْهَدُ إِنَّهُمْ لَكَٰذِبُونَ ﴿11﴾

سورۃ الحشر آیت 11

کیا تم نے منافقوں کو نہیں دیکھا جو اپنے کافر اہلِ کتاب بھائیوں سے کہتے ہیں کہ اگر تم جلاوطن کیے گئے تو ہم بھی تمہارے ساتھ نکل جائیں گے اور ہم تمہارے معاملے میں کبھی کسی کی اطاعت نہیں کریں گے؟۔اور اگر تم سے جنگ ہوئی تو ہم ضرور تمہاری مدد کریں گے۔ مگر اللہ گواہی دیتا ہے کہ یہ لوگ البتہ بالکل جھوٹے ہیں۔

جن کے بارے اللہ رسول کی طرف سے کوئی سند نہ ہو ان کو اپنے طور پر اللہ کا برگزیدہ سمجھ کر اس کے ساتھ ایسی باتیں منسوب کر لینا بھی جھوٹ اور بہتان گھڑنا ہی تو ہے۔جو شرک کے زمرے میں آئے گا۔

سَيَقُولُ ٱلَّذِينَ أَشْرَكُواْ لَوْ شَآءَ ٱللَّهُ مَآ أَشْرَكْنَا وَلَآ ءَابَآؤُنَا وَلَا حَرَّمْنَا مِن شَىْءٍ ۚ كَذَٰلِكَ كَذَّبَ ٱلَّذِينَ مِن قَبْلِهِمْ حَتَّىٰ ذَاقُواْ بَأْسَنَا ۗ قُلْ هَلْ عِندَكُم مِّنْ عِلْمٍ فَتُخْرِجُوهُ لَنَآ ۖ إِن تَتَّبِعُونَ إِلَّا ٱلظَّنَّ وَإِنْ أَنتُمْ إِلَّا تَخْرُصُونَ ﴿148﴾

سورۃ الانعام آیت 148

شرک کرنے والے کہیں گے کہ اگر اللہ چاہتا نہ تو ہم اور نہ ہی ہمارے باپ دادا شرک کرتے اور نہ ہم کسی چیز کو حرام ٹھہرا سکتے۔ اسی طرح ان لوگوں نے بھی جھوٹ کہا تھا جو ان سے پہلے تھے یہاں تک کہ ہمارے عذاب کا مزہ چکھ کر ہی رہے۔ پوچھو کہ کیا تمہارے پاس کوئی علمی دلیل و سند ہے تو اسے ہمارے سامنے پیش کرو؟۔ تم تو محض خیالی باتوں پر چلتے ہو اور صرف اٹکلیں ہی دوڑاتے رہتے ہو۔

إِنَّمَا تَعْبُدُونَ مِن دُونِ ٱللَّهِ أَوْثَٰنًا وَتَخْلُقُونَ إِفْكًا ۚ إِنَّ ٱلَّذِينَ تَعْبُدُونَ مِن دُونِ ٱللَّهِ لَا يَمْلِكُونَ لَكُمْ رِزْقًا فَٱبْتَغُوا۟ عِندَ ٱللَّهِ ٱلرِّزْقَ وَٱعْبُدُوهُ وَٱشْكُرُوا۟ لَهُۥٓ ۖ إِلَيْهِ تُرْجَعُونَ ﴿17﴾

سورۃ العنکبوت آیت 17

بلاشبہ تم اللہ کو چھوڑ کر محض بتوں کی عبادت کرتے ہو اور جھوٹ بہتان گھڑ لیتے ہو۔ تو البتہ جن لوگوں کی تم اللہ کے علاوہ عبادت کرتے ہو وہ تمہیں رزق دینے کا ذرا بھی اختیار نہیں رکھتے پس اللہ ہی سے رزق طلب کیا کرو اور اسی کی عبادت کیا کرو اور اسی کا شکر ادا کیا کرو۔ اور اسی کی طرف تم لوٹائے جاؤ گے۔

أَئِفْكًا ءَالِهَةً دُونَ ٱللَّهِ تُرِيدُونَ ﴿86﴾ ط

سورۃ الصافات آیت 86

کیا تم اللہ کو چھوڑ کر جھوٹے من گھڑت عبادت کیے جانے والے (معبودوں) کو چاہتے ہو؟۔

أَلَا لِلَّهِ ٱلدِّينُ ٱلْخَالِصُ ۚ وَٱلَّذِينَ ٱتَّخَذُوا۟ مِن دُونِهِۦٓ أَوْلِيَآءَ مَا نَعْبُدُهُمْ إِلَّا لِيُقَرِّبُونَآ إِلَى ٱللَّهِ زُلْفَىٰٓ إِنَّ ٱللَّهَ يَحْكُمُ بَيْنَهُمْ فِى مَا هُمْ فِيهِ يَخْتَلِفُونَ ۗ إِنَّ ٱللَّهَ لَا يَهْدِى مَنْ هُوَ كَٰذِبٌ كَفَّارٌ ﴿3﴾

سورۃ الزمر آیت 3

آگاہ رہو!۔ عبادت خالص اللہ ہی کے لئے (لائق وزیبا) ہے۔ جنہوں نے اس کے علاوہ اور ولی اولیاء بنا رکھے ہیں (وہ کہتے ہیں کہ) ان کی عبادت تو ہم اس لئے کرتے ہیں کہ یہ ہمیں اللہ سے قریب تر کر دیں۔ البتہ اللہ ایسے جھوٹے ناشکروں کو ہدایت یاب نہیں ہونے دیا کرتا۔ بیشک اللہ ان کے درمیان ان باتوں میں فیصلہ کر دے گا جن میں وہ اختلاف کرتے ہیں۔

فَلَوْلَا نَصَرَهُمُ ٱلَّذِينَ ٱتَّخَذُوا۟ مِن دُونِ ٱللَّهِ قُرْبَانًا ءَالِهَةً ۖ بَلْ ضَلُّوا۟ عَنْهُمْ ۚ وَذَٰلِكَ إِفْكُهُمْ وَمَا كَانُوا۟ يَفْتَرُونَ ﴿28﴾

سورۃالأحقاف آیت 28

پھر انہوں نے ان کی مدد کیوں نہ کی جو ان لوگوں نے اللہ کی قربت حاصل کرنے پر معبود بنا رکھے تھے۔ بلکہ وہ تو ان سے گم ہو گئے اور یہی تو ان کے وہ جھوٹ و بہتان تھے جو انہوں نے گھڑ رکھے تھے۔

مسجدِ ضرار کے بارے ارشادِ باری تعالیٰ۔ اور سورۃ الجن کی آیت میں تنبیہ کہ بلاشبہ مسجدیں صرف اللہ کے لئے خاص ہیں پس تم (واحد و یکتا اکیلے) اللہ کے ساتھ کسی کو بھی نہ پکارو۔

وَٱلَّذِينَ ٱتَّخَذُواْ مَسْجِدًا ضِرَارًا وَكُفْرًا وَتَفْرِيقًۢا بَيْنَ ٱلْمُؤْمِنِينَ وَإِرْصَادًا لِّمَنْ حَارَبَ ٱللَّهَ وَرَسُولَهُۥ مِن قَبْلُ ۚ وَلَيَحْلِفُنَّ إِنْ أَرَدْنَآ إِلَّا ٱلْحُسْنَىٰ ۖ وَٱللَّهُ يَشْهَدُ إِنَّهُمْ لَكَٰذِبُونَ ﴿107﴾

سورۃالتوبۃ آیت 107

اور (ان میں) وہ لوگ بھی ہیں جنہوں نے صرف اس غرض سے ایک مسجد تیار کی کہ نقصان پہنچائیں اور کفر کریں اور مومنوں میں تفرقہ ڈال دیں اور ان لوگوں کے لئے کمین گاہ مہیا کریں جو اس سے پہلے اللہ اور اس کے رسول سے جنگ کر چکے ہیں۔ اور وہ یقیناً ضرور قسمیں کھا کھا کر کہیں گے کہ ہمارا ارادہ تو صرف بھلائی کا تھا۔ مگر اللہ گواہی دیتا ہے کہ بلاشبہ یہ جھوٹے ہیں۔

وَأَنَّ ٱلْمَسَٰجِدَ لِلَّهِ فَلَا تَدْعُوا۟ مَعَ ٱللَّهِ أَحَدًا ﴿18﴾

سورۃ الجن آیت 18

اور بلاشبہ مسجدیں صرف اللہ کے لئے خاص ہیں پس تم واحد و یکتا اکیلے اللہ کے ساتھ کسی کو بھی نہ پکارو۔

اللہ جل شانہ کی طرف سے نبی ﷺ کو تلقین اور ارشادِ باری تعالیٰ کہ وہ تو سچے اور جھوٹے لوگوں میں تفریق اور ان کی جانچ پرکھ لازمی کریں گے۔

عَفَا ٱللَّهُ عَنكَ لِمَ أَذِنتَ لَهُمْ حَتَّىٰ يَتَبَيَّنَ لَكَ ٱلَّذِينَ صَدَقُوا۟ وَتَعْلَمَ ٱلْكَٰذِبِينَ ﴿43﴾

سورۃ التوبۃ آیت 43

اللہ تمہیں معاف کرے تم نے کیوں انہیں (پیچھے بیٹھ رہنے کی) اجازت دے دی جب تک تم پر واضح نہ ہو جاتا کہ کون سچے اور یہ نہ جان لیتے کہ کون جھوٹے ہیں؟۔

وَأَقْسَمُوا۟ بِٱللَّهِ جَهْدَ أَيْمَٰنِهِمْ لَا يَبْعَثُ ٱللَّهُ مَن يَمُوتُ ۚ بَلَىٰ وَعْدًا عَلَيْهِ حَقًّا وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَ ٱلنَّاسِ لَا يَعْلَمُونَ ﴿38﴾ لِيُبَيِّنَ لَهُمُ ٱلَّذِى يَخْتَلِفُونَ فِيهِ وَلِيَعْلَمَ ٱلَّذِينَ كَفَرُوٓا۟ أَنَّهُمْ كَانُوا۟ كَٰذِبِينَ ﴿39﴾

سورۃ النحل آیت ۳۸۔۳۹

اور یہ اللہ کی پکی قسمیں کھا کر کہتے ہیں کہ جو مر گیا۔ اللہ اسے ہر گز (بروزِ قیامت) نہیں اٹھائے گا۔ (کیوں نہیں) ہاں۔ یہ (اللہ کا) وعدہ ہے جس کا پورا کرنا اس پر لازم ہے لیکن بہت سارے لوگ اس بات کا علم نہیں رکھتے۔ اس لئے کہ جن باتوں میں یہ لوگ اختلاف کرتے ہیں ان کی حقیقت ان پر ظاہر کردے اور اس لئے بھی کہ کافر جان لیں کہ وہ سراسر جھوٹے تھے۔

وَلَقَدْ فَتَنَّا ٱلَّذِينَ مِن قَبْلِهِمْ ۖ فَلَيَعْلَمَنَّ ٱللَّهُ ٱلَّذِينَ صَدَقُوا۟ وَلَيَعْلَمَنَّ ٱلْكَٰذِبِينَ ﴿3﴾

سورۃ العنکبوت آیت 3

اور البتہ یقیناً جو لوگ اُن سے پہلے گزر چکے ہیں ہم نے ان (سب) کو بھی آزمایا تھا۔ پس اللہ ضرور جانچ کرے گا ان کی جو (ایمان میں) سچے ہیں اور لازمی ان کی بھی پرکھ کرے گا جو جھوٹے ہیں۔

قیامت اس قدر یقینی ہے کہ اس کے بارے کوئی بھی شک و شبہ نہیں رہنا چاہیئے۔

۞ إِذَا وَقَعَتِ ٱلْوَاقِعَةُ ﴿1﴾ لَيْسَ لِوَقْعَتِهَا كَاذِبَةٌ ﴿2﴾

سورۃ الواقعۃ آیت ۱۔۲

جب واقع ہونے والی (قیامت) واقع ہو جائے گی۔ اس کے واقع ہونے میں کچھ بھی جھوٹ نہیں۔

جنت میں جھوٹ کا شائبہ تک نہ ہوگا۔

لَّا يَسْمَعُونَ فِيهَا لَغْوًا وَلَا كِذَّٰبًا ﴿35﴾ ج

سورۃ النبأ آیت 35

نہ تو وہاں کوئی بے ہودہ بات سنیں گے اور نہ ہی کوئی جھوٹ۔

جھوٹی گواہی سے اجتناب

وَمَن تَابَ وَعَمِلَ صَٰلِحًا فَإِنَّهُۥ يَتُوبُ إِلَى ٱللَّهِ مَتَابًا ﴿71﴾ وَٱلَّذِينَ لَا يَشْهَدُونَ ٱلزُّورَ وَإِذَا مَرُّوا۟ بِٱللَّغْوِ مَرُّوا۟ كِرَامًا ﴿72﴾

سورۃ الفرقان آیت ۷۱۔۷۲

اور جو بھی (خالص) توبہ کرکے نیک عمل اختیار کرلیتا ہے پس وہ البتہ اللہ کی طرف ایسے رجوع کرتا ہے جیسا کہ رجوع کرنے کا حق ہے۔ اور جو جھوٹی گواہی نہیں دیتے اور جب کسی بیہودہ چیز پر ان کا گزر ہو جائے تو شریفانہ طور پر گزر جاتے ہیں۔

اللہ کے نبی کا مشاہدہ کبھی جھوٹ نہیں ہو سکتا۔

فَأَوْحَىٰٓ إِلَىٰ عَبْدِهِۦ مَآ أَوْحَىٰ ﴿10﴾ مَا كَذَبَ ٱلْفُؤَادُ مَا رَأَىٰٓ ﴿11﴾

سورۃ النجم آیت ۱۰۔۱۱

پھر اس (اللہ) نے اپنے بندے کی طرف جو وحی کیا سو وحی کیا۔ جو کچھ اس نے دیکھا اس کے دل و دماغ نے اس کو بالکل جھوٹ نہ جانا۔

فرعون کے دربار میں ایک مردِ مجاہد کی تقریر کے ابتدائی الفاظ۔

وَقَالَ رَجُلٌ مُّؤْمِنٌ مِّنْ ءَالِ فِرْعَوْنَ يَكْتُمُ إِيمَٰنَهُۥٓ أَتَقْتُلُونَ رَجُلًا أَن يَقُولَ رَبِّىَ ٱللَّهُ وَقَدْ جَآءَكُم بِٱلْبَيِّنَٰتِ مِن رَّبِّكُمْ ۖ وَإِن يَكُ كَٰذِبًا فَعَلَيْهِ كَذِبُهُۥ ۖ وَإِن يَكُ صَادِقًا يُصِبْكُم بَعْضُ ٱلَّذِى يَعِدُكُمْ ۖ إِنَّ ٱللَّهَ لَا يَهْدِى مَنْ هُوَ مُسْرِفٌ كَذَّابٌ ﴿28﴾

سورۃ غافر آیت 28

اور آلِ فرعون میں سے ایک مردِ مومن جو اپنے ایمان کو چھپائے ہوئے تھا اس نے کہا کہ کیا تم ایک شخص کو صرف اس بنا پر قتل کرنا چاہتے ہو جو کہتا ہے کہ میرا رب اللہ ہے؟۔ اور وہ تمہارے رب کی طرف سے تمہارے پاس نشانیاں بھی لے کر آیا ہے۔ اگر وہ جھوٹا ہے تو اس کے جھوٹ کا وبال اسی پر

پڑے گا۔اور اگر وہ سچا ہوا تو جس عذاب کی وہ تمہیں دھمکی دیتا ہے اس کا کچھ نہ کچھ تو تم پر واقع ہو کر رہے گا۔ بیشک اللہ اسے ہدایت یاب نہیں ہونے دیتا جو حد سے بڑھ جانے والا بڑا جھوٹا ہو۔

آج علم کے مختلف ادواری ذرائع:

اس دنیا میں ہر کوئی علم حاصل کرتا ہے۔

اس کی ابتدا

کیا؟۔ کیوں ؟۔اور کیسے سے شروع ہوتی ہے۔

اور سارے حواس۔ ہاتھ کان آنکھ ناک اور دل و دماغ کی مدد کرتے ہیں۔ یہ سب علم حاصل کرنے کا ذریعہ بن جاتے ہیں۔ چھٹی حس بھی اس میں کسی حد تک کچھ کردار ادا کر سکتی ہے۔ پھر اس میں سے کوئی۔ تھیوری تک محدود رہتا ہے۔اور کوئی فن کے درجے کو چھو لیتا ہے۔ کسی علم کو ظنی و اختراعی کہہ دیا جاتا ہے اور کسی کو حقیقت تک رسائی مل جاتی ہے۔چونکہ اس کتابچے میں دینی حقائق پر بات ہو رہی ہے اس لئے یہاں پر صرف دینی لحاظ سے ہی حقائق سمجھانا مقصود ہیں۔

علم کی اقسام

دین سمجھنے سمجھانے کے لحاظ سے اس کی بنیادی دو اقسام ہیں۔

ا۔ ضروری علوم

دینی لحاظ سے یہ علم مفید ہوتا ہے۔ اسے حاصل کرنا سب کے لئے لازم و ملزوم ہوتا ہے۔ اور یہ دینی کسوٹی پورا اترتا ہے۔

۲۔ غیر ضروری علوم

دینی لحاظ سے لغویات کے بارے اور غیر مفید چیزوں و باتوں کے بارے علم۔ جس کا حاصل کرنا مسلمان کے لئے غیر ضروری ہوتا ہے۔ جن کے لئے اتنا کہہ دینا ہی کافی ہو جائے کہ یہ دینی کسوٹی پر پورا نہیں اترتا۔

ا۔ ضروری علم حاصل ہونے کے ذرائع

سب سے اعلیٰ قرآن کریم کا علم

مادے اور اس کی ماہیت کے بارے کائنات میں اللہ کے وضع کردہ وہ سارے قوانین جن میں سے کچھ تو انسان کی سمجھ میں آ چکے ہیں۔ کچھ زیرِ بحث ہیں اور کچھ کا عقدہ بعد میں آنے والوں پر کھلے گا۔ اللہ کا وضع کردہ کوئی بھی قانون باہم متصادم نہیں۔

معتبر و ثابت شدہ احادیث

جانچ کے متحمل سائنسی اور حسابی علوم

حقائق پر مبنی علوم

جغرافیائی علوم

ہماری سوچ اور مشاہدے کا مثبت پہلو جو قرآن و حدیث پر منطبق ہو سکے

فلسفے کا مثبت پہلو وجو قرآن و حدیث کے معیار پر ہو

جانچ پرکھ کرنے والے علوم

صوفیا کرام و بزرگان دین کی وہ باتیں قرآن اور معتبر احادیث کے تابع ہوں

جب کہ تاریخ سے لوگوں کی پیدائش و اموات کے بارے جان لینا ہی کافی سمجھا گیا ہے۔

۲۔ غیر ضروری باتیں و علم حاصل ہونے کے ذرائع

شیطانی وسوسے ۔ وہمی باتیں اور مشکوک باتیں جو تحریر کی جاتی ہوں

ایسی روایات جو قرآن سے ٹکراتی ہوں

ایسی روایات جو ضعیف یا موضوع و من گھڑت ہوں

ایسی احادیث جو خبر واحد کا درجہ رکھتی ہوں

ایسی روایات۔ حکایات اور کہانیاں جو حقائق کے خلاف ہوں

کھیت میں اگر کسان بیج نہ بوئے تو بھی بہت اگ جاتا ہے۔اور بیج ڈالنے کے باوجود اگنے والے غیر ضروری پودے اور گھاس پھوس نکلے ہوتے ہیں۔اسی طرح اناج میں پیدا ہو جانے والے کیڑے مکوڑے۔ اور ٹھہرے ہوئے پانی میں اگ جانے والی کائی بھی خود رو ہوتی ہے۔ بالکل ایسے ہی بہت سی باتیں بھی جنم لے لیتی ہیں جن کی کوئی اہمیت نہیں ہوتی۔ جس طرح کسان ایسے خود رو پودوں کو جڑ سے نکال پھینکتا ہے۔ گھریلو خاتون اناج کے کیڑے مکوڑوں چھان کر نکال دیتی ہے۔ایسے ہی ان خود ساختہ باتوں کو نکال دینا ہی بہتر ہوتا ہے۔اکثر ایسی باتیں بھڑ چال اور جرثومے کی طرح پھیلتی چلی جاتی ہیں۔اور بہت سارے لوگ ان پر اپنا یقین بنا لیتے ہیں۔

ظن و گمان پر ایسا اختراع جو حقیقت سے کوسوں دور ہو۔

بنی اسرائیلی روایات جو قرآن واحادیث سے متصادم ہوں۔

بنی اسرائیلی روایات جن کا قرآن واحادیث میں کوئی تذکرہ نہ ہو۔

ایسی خود ساختہ حکایات جن کا احادیث میں کوئی تذکرہ نہ ہو۔

ایسی کہانیاں جو لغویات پر مشتمل ہوں

صوفیا کرام و بزرگان دین کی وہ باتیں قرآن اور معتبر احادیث سے مطابقت نہیں رکھتیں

ہماری سوچ اور مشاہدے کا منفی پہلو

فلسفے کا اسلام کے منافی پہلو

تاریخ میں بولے گئے بہت سارے جھوٹ

مبہم تاویلیں

بے ہودہ اور لایعنی باتیں

دنیادی علوم

ایسے علوم جس میں دنیا کے بارے تذکرہ ہو اور انسان اس سے چاہے تو اپنی دنیا سنوار لے یا بگاڑ لے لیکن اخروی اعتبار سے یہ قطعی مفید نہ ہو۔

دینی علوم

ایسے علوم جن میں دین کی جزئیات کے بارے تفصیل سے بات سمجھائی گئی ہو۔دینی علوم کے اصل ثمرات وبرکات تو آخرت ہی میں ظاہر ہوں گے۔تاہم جب تک دنیا میں اسلام کی عزت ورفعت کا دور دورہ رہے گا۔دنیا میں بھی اس کی منفعتیں ظاہر ہوتی رہیں گی

علم النافع

وہ علم جس کے ذریعے دنیا میں بھی بھلائی حاصل ہو اور آخرت کی ساری منزلیں بھی آسان ہو جائیں۔یہ علم ایسا علم ہے جس کا زیادہ تر حصہ اللہ کی کتاب۔اس کے احکمات اور اس کے انبیاء کے ثابت شدہ فرامین پر ہر زمانے میں موجود رہتا ہے۔اس پر تعمیر ہونے والی عمارت ہر لحاظ سے نافع ہوتی ہے۔

علم الضار

وہ علم جس کے ذریعے دنیا میں بھی نقصان ملے اور آخرت میں بھی رسوائی ہو۔ یہ علم ایسا علم ہے جس کا زیادہ تر حصہ شیطانی وسوسوں۔اس کے پیدا کردہ شکوک شبہات۔ ظن واختراع۔ من گھڑت و موضوع باتوں۔ اور اس شیطان کے مزین کردہ کالے کرتوتوں پر ہر زمانے میں موجود رہتا ہے۔اس پر تعمیر ہونے والی عمارت ہر لحاظ سے نقصان دہ ہوتی ہے۔

مثبت علم کا منفی اور غلط استعمال بھی نقصان دہ ہوتا ہے۔

درج ذیل ایسا علم ہے جس پر ہم سو فیصد بھروسہ کر سکتے ہیں۔ جو بلا شک و شبہ بااعتبار قابلِ اعتماد علم ہے۔

وہ ہے صرف اور صرف اللہ کی کتاب قرآن کریم کا علم۔ جو اللہ جل شانہ کی طرف سے نازل کردہ بہترین قانون کی کتاب ہے۔ جس کا فائدہ ایک طالبِ علم کو سمجھ سمجھ کر پڑھنے سے ہی حاصل ہو سکتا ہے۔ یہ ہر لحاظ سے علم النافع ہے۔اور اس کا سمجھنا ہر مسلمان پر فرض بھی ہے۔

یہ بات تو سب جانتے ہیں کہ دین نبی ﷺ کی زندگی میں مکمل ہو چکا تھا۔ اب سوائے بین الاقوامی اجتہادی مشاورت کے۔ کسی کو بھی کوئی اختیار نہیں کہ اس میں نیا کچھ ڈال دے۔ مختلف علاقاقوں میں اپنا اپنا اجتہاد بے وقعت ہے۔ دین میں خیانت کا کام پہلے بھی نبی ﷺ کے ساتھ منسوب کیا گیا۔اور آج کل بھی زوروں پر ہے۔ وہ تو اسے خیانت سمجھتے ہی نہیں۔اس

پر ان کا طرزِ عمل یہ ہوتا ہے کہ یہ اچھی بات ہی تو ہے اس میں حرج ہی کیا ہے!۔کاش ان کو حرج اچھی طرح سمجھ میں آجائے۔

حرج یہ ہے نبی ﷺ کی زندگی میں مکمل ہو جانے والے اس دین میں خیانت ہوتی ہے جو کہ بہت بڑا گناہ ہے۔امانت میں خیانت مومن کی صفت ہر گز ہو نہیں سکتی۔

يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُواْ لَا تَخُونُواْ ٱللَّهَ وَٱلرَّسُولَ وَتَخُونُوٓاْ أَمَٰنَٰتِكُمۡ وَأَنتُمۡ تَعۡلَمُونَ ﴿27﴾

سورۃ الانفال آیت ۲۷

اے ایمان والو!۔اللہ اور اس کے رسول (کے دین) کی خیانت نہ کرو اور آپس کی امانتوں میں بھی تم خیانت (نہ کرو) اور تم تو جانتے بھی ہو۔

حرج یہ ہے نبی ﷺ کی زندگی میں مکمل ہو جانے والے اس دین کی شکل بگڑتی ہے۔اس خیانت کو نہ روکا گیا تو دین مسخ ہو کر رہ جائے گا۔آنے والے لوگ تک مسخ شدہ دین پہنچے گا۔ اگر وہ بھی ایسے ہی خیانت کے مرتکب ہوتے رہے تو اصلی دین ڈھونڈنا مشکل ہو جائے گا۔

اللہ جل شانہ نے ہمیں مزید سمجھانے کے لئے نبیوں کی بات بھی سامنے رکھ دی کہ اگر ان کی طرف سے بھی کچھ ملاوٹی خیانت ہوئی تو وہ بھی نہیں بچ سکتے تو تم کس باغ کی مولی ہو۔ذرا ہوش کے ناخن لو۔ان ہستیوں کے مقابل عام آدمی یا کسی بڑے عالم کی حیثیت ہی کیا ہے!۔

وَمَا كَانَ لِنَبِيٍّ أَن يَغُلَّ ۚ وَمَن يَغْلُلْ يَأْتِ بِمَا غَلَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ۚ ثُمَّ تُوَفَّىٰ كُلُّ نَفْسٍ مَّا كَسَبَتْ وَهُمْ لَا يُظْلَمُونَ ﴿161﴾

سورۃ آل عمران آیت ۱۶۱

اور کسی نبی کو یہ شایاں نہیں کہ خیانت کرے۔اور جو کوئی خیانت کرے گا قیامت کے دن خیانت سمیت حاضر ہوگا۔پھر ہر کسی کو اس کے اعمال کا پورا پورا بدلا دیا جائے گا اور ناانصافی بالکل نہیں کی جائے گی۔

اور سب سے بڑا حرج یہ ہے کہ اللہ جل شانہ نے تو کہہ دیا کہ میں نے دین مکمل کر دیا لیکن۔یہ خائن اور ناہنجار حقیقت میں اللہ تعالیٰ کو جتلا رہے ہوتے ہیں۔کہ کچھ ادھورا رہ گیا تھا۔جسے ہم مکمل کرنے میں لگے ہیں۔تو خود اندازہ لگالو کہ ان کے ساتھ کیا کیا ہوگا!۔

دین میں قرآن کے علاوہ باقی جتنے بھی علوم ہیں تحقیق طلب ہیں۔ ان میں چھان بین ہوتی رہتی ہے۔اور ہونی بھی چاہیئے۔

کیونکہ بغیر تحقیق کے بات پھیلانے کی سراسر ممانعت ہے۔قرآن کا ہر حکم عقائد کے درجے تک کا ہوتا ہے اور بلا تحقیق بات کرنا شیطان کی پیروکاری کے مترادف ہے۔

وَإِذَا جَآءَهُمْ أَمْرٌ مِّنَ ٱلْأَمْنِ أَوِ ٱلْخَوْفِ أَذَاعُواْ بِهِۦ ۖ وَلَوْ رَدُّوهُ إِلَى ٱلرَّسُولِ وَإِلَىٰٓ أُوْلِى ٱلْأَمْرِ مِنْهُمْ لَعَلِمَهُ ٱلَّذِينَ يَسْتَنۢبِطُونَهُۥ مِنْهُمْ ۗ وَلَوْلَا فَضْلُ ٱللَّهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهُۥ لَٱتَّبَعْتُمُ ٱلشَّيْطَٰنَ إِلَّا قَلِيلًا ﴿83﴾

سورۃالنساء آیت 83

اور جب بھی ان کے پاس کوئی خبر امن یا خوف کی پہنچتی ہے تو اسے پھیلانا شروع کر دیتے ہیں۔اور اگر اس کو رسول اور اپنی جماعت کے ذمہ دار اصحاب تک پہنچاتے تاکہ ان کے محقق لوگ اس (خبر) کی حقیقت معلوم کر لیتے۔اور اگر تم پر اللہ کا فضل اور اس کی مہربانی نہ ہوتی تو چند ایک کے علاوہ تم سب شیطان کے پیروکار ہو جاتے۔

قرآن کے علاوہ بقیہ مجموعہ ذخیرہ

قرآن کو اس میں سے نکال کر صرف اسلام کے بارے لکھے گئے باقی سارے ذخیرے کو یکجا کر دیا جائے تو اسے کباڑ خانے کا نام دیا جاسکتا ہے۔ یہ لفظ استعمال کرنا موزوں تو نہیں تھا۔ صرف بات سمجھانے کے لئے لکھا ہے۔ کہ جس طرح کباڑ خانے میں ٹھیک اور خراب دونوں طرح کی چیزیں مل جاتی ہیں۔ ایسے ہی اس ذخیرے میں بھی اچھی اور بری دونوں طرح کی باتیں مل جاتی ہیں۔ کیونکہ آج جس کا جو دل چاہتا ہے۔ اپنی مرضی کی بات نکال کر لے آتا ہے۔

حالانکہ سب سے پہلے قرآن پھر کچھ اور سمجھنا چاہیئے۔ مگر اس کا سمجھنا تو ہمارے جدول میں ہی شامل نہیں ہوتا۔

وہ قرآن جس میں ذرا برابر بھی شک نہیں۔ اس کو بغیر سمجھے پڑھنے والے تو بہت لوگ ہیں مگر خاص اہمیت دے کر سمجھ بوجھ حاصل کرنے والے آٹے میں نمک کے برابر ہیں۔

قرآن کو بغیر سمجھے پڑھنا قرآن کے ساتھ سراسر ظلم ہے

کیونکہ قرآن پاک کے علاوہ دنیا کی ہر کتاب سمجھ کے پڑھی جاتی ہے۔ عام لوگ بھی آج کل روایات کو سمجھ سمجھ کے پڑھتے ہیں۔ پھر ایک دوسرے پر کیچڑ اچھالتے ہیں۔ اور اگر قرآن کو دیکھتے بھی ہیں تو صرف اپنی من پسند روایات کے سانچے میں ڈھالنے کی کوشش کرتے ہیں۔ اس حقیقی ہدایت دینے والی کتاب کو بھی فرقہ واریت کی بھینٹ چڑھا رہے ہوتے ہیں۔ جس میں فرقہ واریت سے منع کیا گیا اور عذاب کی وعید سنائی گئی ہے۔

وَٱعْتَصِمُواْ بِحَبْلِ ٱللَّهِ جَمِيعًا وَلَا تَفَرَّقُواْ ۚ وَٱذْكُرُواْ نِعْمَتَ ٱللَّهِ عَلَيْكُمْ إِذْ كُنتُمْ أَعْدَآءً فَأَلَّفَ بَيْنَ قُلُوبِكُمْ فَأَصْبَحْتُم بِنِعْمَتِهِۦٓ إِخْوَٰنًا وَكُنتُمْ عَلَىٰ شَفَا حُفْرَةٍ مِّنَ

ٱلنَّارِ فَأَنقَذَكُم مِّنْهَا ۗ كَذَٰلِكَ يُبَيِّنُ ٱللَّهُ لَكُمْ ءَايَٰتِهِۦ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُونَ ﴿103﴾ وَلْتَكُن مِّنكُمْ أُمَّةٌ يَدْعُونَ إِلَى ٱلْخَيْرِ وَيَأْمُرُونَ بِٱلْمَعْرُوفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ ٱلْمُنكَرِ ۚ وَأُو۟لَٰٓئِكَ هُمُ ٱلْمُفْلِحُونَ ﴿104﴾ وَلَا تَكُونُوا۟ كَٱلَّذِينَ تَفَرَّقُوا۟ وَٱخْتَلَفُوا۟ مِنۢ بَعْدِ مَا جَآءَهُمُ ٱلْبَيِّنَٰتُ ۚ وَأُو۟لَٰٓئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ عَظِيمٌ ﴿105﴾

سورۃ آل عمران آیت ۱۰۳ تا ۱۰۵

اور سب مل کر اللہ کی رسی کو مضبوطی سے تھامے رکھو اور فرقہ فرقہ نہ ہو جاؤ۔ اور اپنے اوپر اللہ کا احسان یاد کرو جب کہ تم ایک دوسرے کے دشمن تھے تو اس نے تمہارے دلوں میں الفت ڈال دی اور تم اس کے فضل و کرم سے بھائی بھائی ہو گئے۔ اور تم آگ کے گڑھے کے عین کنارے پر تھے تو اللہ نے تم کو اس سے بچا لیا۔ اسی طرح اللہ تم پر اپنی آیات کھول کھول کر واضح کرتا ہے تاکہ تم ہدایت حاصل کرو۔ اور تم میں سے ایک جماعت ایسی (ضرور) ہونی چاہیے۔ جو نیکی کی طرف بلائے اور اچھے کاموں کا حکم دے اور برے کاموں سے روکے۔ اور یہی لوگ نجات پانے والے ہیں۔ اور ان لوگوں کی طرح نہ ہو جانا جو فرقہ فرقہ ہو گئے۔ اور واضح احکام آنے کے بعد ہی ایک دوسرے سے اختلاف کرنے لگے۔ اور یہ وہ لوگ ہیں جو قیامت کے دن بڑے عذاب میں ہوں گے۔

جو لوگ اس سے ہدایت حاصل کرتے ہیں۔وہ فرقوں میں نہیں بٹتے۔ کیونکہ یہ آپس میں جوڑنے اور محبت پیدا کرنے والی کتاب ہے توڑنے والی نہیں۔ وہ صرف اپنے آپ کو مسلمان کہتے ہیں۔جن کے بارے اللہ جل شانہ کا فرمان کچھ یوں ہے۔

وَمَنْ أَحْسَنُ قَوْلًا مِّمَّن دَعَآ إِلَى ٱللَّهِ وَعَمِلَ صَٰلِحًا وَقَالَ إِنَّنِى مِنَ ٱلْمُسْلِمِينَ ﴿33﴾

سورۃ فصلت آیت 33

اور اس سے بہتر کس کی بات ہو سکتی ہے جو لوگوں کو اللہ کی طرف بلائے اور خود بھی نیک کام کرے اور کہے کہ بیشک میں مسلمانوں میں سے ہوں۔

اور جو صرف قرآن پاک کو پڑھتے ہیں وہ سنت تو پوری کر لیتے ہیں اس کے سمجھنے والی فرضیت سے غافل ہوتے ہیں۔جس کا بے انتہا اجر بھی ہے۔اور اس نہ سمجھنے کی غفلت کا نتیجہ یہ ہوتا ہے۔کہ ان کا زندگی کے معاملات میں ان کا طرزِ عمل قرآن کے خلاف بھی ہو تو انہیں پتہ نہیں چل پاتا۔

إِنَّ ٱلَّذِى فَرَضَ عَلَيْكَ ٱلْقُرْءَانَ لَرَآدُّكَ إِلَىٰ مَعَادٍ ۚ قُل رَّبِّىٓ أَعْلَمُ مَن جَآءَ بِٱلْهُدَىٰ وَمَنْ هُوَ فِى ضَلَٰلٍ مُّبِينٍ ﴿85﴾

سورۃ القصص آیت 85

(اے نبیؐ) یقینی طور پر جس (اللہ) نے تم پر قرآن (کا پیغام پہنچانا اور عمل کرنا) فرض کر دیا ہے وہ تمہیں واپسی کی منزل (مکہ مکرمہ) تک پھر لوٹا کر رہے گا۔ کہہ دو کہ میرا رب اسے اچھی طرح جانتا ہے جو ہدایت لے کر آیا ہے اور اس کو بھی جو صریح گمراہی میں پڑا ہے۔

خود فیصلہ کر لیں کہ آدمی فرائض کا تارک ہو اور صرف سنتیں ہی ادا کرتا رہے۔ تو کیا وہ چھٹکارہ پا لے گا۔ لا محالہ جو اسے سمجھنے کی کوشش نہیں کرتے ان کے لئے یہ کتاب وبالِ جان بن جائے گی۔ کیونکہ اس کے بارے اللہ کا بڑا واضح فرمان موجود ہے کہ نبی ﷺ ۔ایسے لوگوں کے بارے اللہ جل جلالہ کی بارگاہ میں فریاد کریں گے کہ ان لوگوں نے قرآن پاک کو پس پشت ڈال دیا تھا اور ایسے لوگ نبی ﷺ کی شفاعت سے بھی محروم ہو جائیں گے۔

وَيَوْمَ تَشَقَّقُ ٱلسَّمَآءُ بِٱلْغَمَٰمِ وَنُزِّلَ ٱلْمَلَٰٓئِكَةُ تَنزِيلًا ﴿25﴾ ٱلْمُلْكُ يَوْمَئِذٍ ٱلْحَقُّ لِلرَّحْمَٰنِ ۚ وَكَانَ يَوْمًا عَلَى ٱلْكَٰفِرِينَ عَسِيرًا ﴿26﴾ وَيَوْمَ يَعَضُّ ٱلظَّالِمُ عَلَىٰ يَدَيْهِ يَقُولُ يَٰلَيْتَنِى ٱتَّخَذْتُ مَعَ ٱلرَّسُولِ سَبِيلًا ﴿27﴾ يَٰوَيْلَتَىٰ لَيْتَنِى لَمْ أَتَّخِذْ فُلَانًا خَلِيلًا ﴿28﴾ لَّقَدْ أَضَلَّنِى عَنِ ٱلذِّكْرِ بَعْدَ إِذْ جَآءَنِى ۗ وَكَانَ ٱلشَّيْطَٰنُ لِلْإِنسَٰنِ خَذُولًا ﴿29﴾ وَقَالَ ٱلرَّسُولُ يَٰرَبِّ إِنَّ قَوْمِى ٱتَّخَذُوا۟ هَٰذَا ٱلْقُرْءَانَ مَهْجُورًا ﴿30﴾

سورۃ الفرقان آیت ۲۵ تا ۳۰

اور جس دن آسمان بادلوں کے ساتھ شق ہو جائے گا اور مسلسل فرشتے اتارے جائیں گے۔اس دن ربِ الرحمٰن ہی کی حقیقی بادشاہی ہو گی۔اور وہ دن کافروں پر بڑا ہی بھاری ہوگا۔اور اس دن ظالم اپنے دانتوں سے اپنے ہی ہاتھ کاٹ کاٹ کر کھائے گا (اور) کہے گا کہ اے کاش!۔ میں نے بھی رسول کے ساتھ کوئی راستہ پکڑ لیا ہوتا۔ہائے میری بد بختی اے کاش!۔ میں نے فلاں شخص کو اپنا دوست نہ بنایا ہوتا۔البتہ یقیناً اسی نے تو (کتابِ) نصیحت کے میرے پاس آجانے کے بعد مجھے بہکا دیا۔اور شیطان تو انسان کو وقت پر دغا دینے والا ہی ہے۔اور (بارگاہِ الٰہی میں) رسول کہے گا کہ اے میرے رب!۔ بلاشبہ میری قوم (امت) نے اس قرآن کو بالکل چھوڑ رکھا تھا۔

اس کے سمجھنے سمجھانے کے بارے نبی ﷺ کے فرمان پر بھی نظر ڈال لیں۔

خیرکم من تعلم القرآن وعلمه

تم میں سب سے بہتر وہ ہے جو قرآن مجید سیکھے اور سکھائے۔

بخاری حدیث نمبر: 5027

اس حدیث میں جو بات کہی گئی ہے وہ ساری مسلمان امت کے لیے عام ہے۔کہ لوگوں میں سب سے بہتر وہ شخص ہے جس میں یہ دونوں صفتیں پائی جائیں۔یعنی پہلے تو خود سیکھے اور پھر اس سیکھے ہوئے سے دوسروں کو سکھلائے۔کیوں کہ قرآن کا سمجھنا سب سے افضل گردانا گیا ہے۔ سمجھنے اور سمجھانے میں قرآن کی لفظی و معنوی دونوں طرح کی تعلیم شامل ہے۔

درج ذیل آیت میں دیکھ سکتے ہیں کہ آیات کی تعلیم اور حکمت کی تعلیم دینے کے ساتھ تزکیہ کا لفظ آیا ہے۔اللہ تعالیٰ کی آیتوں کو سنانے کا مطلب یہ کہ سننے والا سمجھ سکے۔اگر وہ سمجھ نہیں رہا تو سنانے کا مقصد ہی فوت ہو جاتا ہے۔پھر اسی سمجھنے سے اہلِ ایمان کا تزکیہ ممکن ہے۔بغیر سمجھے پڑھنے سے تزکیہ کا تصور بھی ادھورہ ہوگا۔

هُوَ ٱلَّذِى بَعَثَ فِى ٱلْأُمِّيِّـۧنَ رَسُولًا مِّنْهُمْ يَتْلُوا۟ عَلَيْهِمْ ءَايَٰتِهِۦ وَيُزَكِّيهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ ٱلْكِتَٰبَ وَٱلْحِكْمَةَ وَإِن كَانُوا۟ مِن قَبْلُ لَفِى ضَلَٰلٍ مُّبِينٍ ﴿2﴾

سورۃ الجمعۃ آیت 2

وہی تو ہے جس نے ان پڑھ قوم میں انہیں میں سے ایک رسول بھیجا جو ان کو اس (اللہ جل شانہ) کی آیات پڑھ کر سناتا ہے اور ان کو پاک کرتا اور ان کو کتاب و حکمت کی تعلیم دیتا ہے اور اس سے پہلے تو یہ لوگ کھلی گمراہی میں مبتلا تھے۔

تزکیہ کا ترجمہ ہم عام طور پر تربیت کرتے ہیں۔تزکیہ کے معنی اس طرح پاک کر دینے کے ہیں کہ انسانوں کی اصلاح ہو جائے۔ان کی خامیاں دور ہو جائیں۔ان کے اخلاقی پہلو نکھر کر سامنے آئیں۔تمام مخلوقات سے کٹ کر صرف ایک اللہ سے ان کا تعلق قائم ہو جائے۔روحانی اعتبار سے بھی ان کی زبانیں اللہ کی حمد و ثناء سے تر رہیں۔اور دینی حیثیت سے بھی اللہ جل شانہ کے احکام اور نبی ﷺ کی شریعت پر کاربند رہیں۔تفرقے بازی سے بچیں۔اور اپنے آپ کو مسلمان کہتے ہوئے طرح ترقی کے مدارج طے کرتے چلے جائیں۔

یہ سب لکھنے کا مقصد ہے کہ اسلام کے بارے کوئی بھی اگر ان ضروری اور غیر ضروری باتوں مدِ نظر رکھے تو ممکنہ حد تک دینی بے راہ روی سے بچا جا سکتا ہے۔اور لوگوں تک خالص بات پہنچ سکتی ہے۔اور فرقہ واریت سے چھٹکارا مل سکتا ہے۔جس طرح حدیثوں و روایات کی تحقیق کے دوران جانچنے پرکھنے کے اصول وضع کیے گئے ہیں اسی طرح جانچ پڑتال کا کام ہر اس سطح پر ہونا چاہیئے۔جس کو بھی اسلام کے سانچے میں فٹ کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔تاکہ دودھ کا دودھ اور پانی کا پانی ہوتا جائے۔

اب دیکھیے تحقیق کی اہمیت اور حدیثیں و روایات پرکھنے کے اصول کس نفاست سے تیار کئے گئے۔جن کو کوئی خاص اہمیت نہیں دی جاتی۔

تحقیق کی اہمیت:

رسول اللہ ﷺ کی باتوں کو لکھے جانے کا عمل صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے زمانے ہی سے شروع ہو چکا تھا۔چونکہ اس دور میں نہ تو پرنٹنگ پریس تھا۔اور نہ ہی کاغذ اتنا عام تھا۔اس وجہ سے احادیث عام طور پر ذاتی لحاظ سے لکھی جاتی تھیں۔بعد کے ادوار میں احادیث کو باقاعدہ کتابی صورت میں لکھا گیا۔پہلی صدی میں احادیث میں ملاوٹ کا کوئی تصور نہ تھا۔مگر جب اسلام دشمن عناصر نے یہ دیکھا کہ مسلمان تو نبی ﷺ کی باتوں پر جان چھڑکتے ہیں۔تو انہوں نے مسلمانوں کو گمراہ کرنے کے لئے غلط باتیں بھی نبی ﷺ اور صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی طرف منسوب کرنا شروع کر دیں۔پہلے پہل تو پتہ نہ چل سکا۔آہستہ آہستہ ان کی قلعی کھل کر سامنے آنے لگی۔پھر ایک

ایسا دور بھی آیا۔ کہ لوگوں کے لئے یہ معلوم کرنا مشکل ہو گیا۔ کہ ان تک پہنچنے والی بات واقعی نبی ﷺ کے الفاظ ہیں یا کسی اور کا منسوب شدہ قول۔ اب تو یہ اور بھی ضروری ہو گیا کہ۔ صرف اور صرف نبی ﷺ کے منہ سے نکلی ہوئی بات ہی چاہیے۔ اور نبی ﷺ کے منہ سے نکلی ہوئی ہر بات واقعی حق۔ سچ اور بہت ہی قابلِ قدر ہے۔ جیسا کہ درج ذیل قرآنی آیات اس پر گواہ ہیں۔

وَٱلنَّجْمِ إِذَا هَوَىٰ ﴿1﴾ مَا ضَلَّ صَاحِبُكُمْ وَمَا غَوَىٰ ﴿2﴾ وَمَا يَنطِقُ عَنِ ٱلْهَوَىٰٓ ﴿3﴾ إِنْ هُوَ إِلَّا وَحْىٌ يُوحَىٰ ﴿4﴾

سورۃ النجم آیت ۱۔۴

قسم ہے!۔ ستارے کی جب وہ ڈوبنے لگے کہ تمہارا رفیق نہ تو گمراہ ہے اور نہ ہی بہکا ہوا ہے۔ اور نہ ہی وہ اپنی خواہش نفس سے کوئی بات کہتا ہے۔ وہ تو صرف وحی ہے جو (اس پر) اتاری جاتی ہے۔

اللہ جل جلالہ نے قرآن کی حفاظت کا تو ذمہ لیا ہے۔ مگر نبی ﷺ کے منہ سے نکلی ہوئی بات کی حفاظت کا ذمہ نہیں لیا۔ یہ امت کے بڑے بڑوں کی ذمہ داری ہے کہ ہر بات کو چھان پھٹک کر لوگوں تک پہنچائیں۔ اور اتنی خبر تو ہر شخص کو ہونی چاہیے کہ ہمارے بڑوں کی کاوشوں کا ثمرہ کیا ہے۔ انسان کا جس طرح دنیا کی چیزوں کے بارے میں عام طور پر یہ رویہ ہوتا ہے۔ کہ روز مرّہ اشیاء پر ایک گہری نظر ہوتی ہے اور خالص شے کے حصول کے لئے کوشش بھی کرتا ہے۔ حالانکہ دنیا کی ساری چیزیں

دین کے مقابل کچھ بھی نہیں۔اگر نبی ﷺ کی صحیح اور خالص تعلیم حاصل ہو جائے۔تو ہر شے سے زیادہ قیمتی ہے۔اوراس کے لئے توآخری حدتک کوشش بھی کرنی چاہیے۔کہ بس صرف خالص ہی ملے۔کاش لوگوں پر یہ بات روزِروشن کی طرح واضح ہو جائے۔کہ رسول اللہ ﷺ کی کہی ہوئی بات سب چیزوں سے زیادہ اہمیت کی حامل ہے۔بشرطیکہ حقیقی طور پر وہ ان کے منہ سے نکلے ہوئے الفاظ ہوں اور جس کسی نے اسی بات کا کچھ فائدہ اٹھاتے ہوئے کسی غلط بات کو نبی ﷺ کی طرف منسوب کر دیا۔اس نے دین میں خیانت کر دی۔جس کی سزا وہ خود تو بھگتے گا ہی مگر بہت سارے وہ لوگ جو بلا تحقیق بات کو پلے باندھ لیتے ہیں۔ان کی گمراہی کا سبب بھی بن گیا۔اس کے دنیا میں بھی برے اور آخرت کے لئے بھی سنگین نتائج نکل سکتے ہیں۔اسی طرح ایسے بہت سارے لوگوں کی غلط کاریوں سے پردہ اٹھ گیا جب تحقیق کا کام شروع ہوا۔منسوبات کے ذریعے دین کے نام پر بہت سی گمراہیاں پھیلادی گئیں تھیں۔بہت سے ایسے گمراہ کن فرقے پیدا ہو گئے تھے۔جو سوچی سمجھی سازش کے تحت جعلی احادیث کے ذریعے بڑے اطمینان سے اپنے عقائد و نظریات کو زبردستی دین میں داخل کرتے رہے تھے۔تاکہ ان کے عقائد خراب ہوں اور لوگ اصل دین سے دور ہو جائیں۔جبکہ قرآن کریم میں جھوٹ افترا کی آیات میں سے کچھ درج ذیل آیات واضع طور پر بتا رہی ہیں کہ شیطان ۔شیطان صفت انسان اور جن جھوٹ گھڑتے رہتے ہیں۔ایسی صورت میں تو تحقیق اور بھی زیادہ ضروری ہو جاتی ہے۔اور عقائد کی اہمیت مزید بڑھ جاتی ہے۔

يَٰٓأَيُّهَا ٱلنَّاسُ كُلُواْ مِمَّا فِى ٱلۡأَرۡضِ حَلَٰلًا طَيِّبًا وَلَا تَتَّبِعُواْ خُطُوَٰتِ ٱلشَّيۡطَٰنِ ۚ إِنَّهُۥ لَكُمۡ عَدُوٌّ مُّبِينٌ ﴿168﴾ إِنَّمَا يَأۡمُرُكُم بِٱلسُّوٓءِ وَٱلۡفَحۡشَآءِ وَأَن تَقُولُواْ عَلَى ٱللَّهِ مَا لَا تَعۡلَمُونَ ﴿169﴾

سورۃ البقرۃ آیت ۱۶۸۔۱۶۹

اے بنی نوع انسان !۔زمین میں جو بھی حلال اور پاکیزہ چیزیں ہیں وہ کھاؤ اور شیطان کے نقش قدم پر نہ چلو۔ بلاشبہ وہ تمہارا کھلا (جدّی) دشمن ہے۔ بلاشبہ وہ تو صرف تمہیں برائی اور بے حیائی بدکاری کا حکم دیتا ہے اور (یہ بھی) کہ تم اللہ پر ایسی (جھوٹی) باتیں کہو جن کا تمہیں کچھ بھی علم نہیں۔

وَكَذَٰلِكَ جَعَلۡنَا لِكُلِّ نَبِىٍّ عَدُوًّا شَيَٰطِينَ ٱلۡإِنسِ وَٱلۡجِنِّ يُوحِى بَعۡضُهُمۡ إِلَىٰ بَعۡضٍ زُخۡرُفَ ٱلۡقَوۡلِ غُرُورًا ۚ وَلَوۡ شَآءَ رَبُّكَ مَا فَعَلُوهُ ۖ فَذَرۡهُمۡ وَمَا يَفۡتَرُونَ ﴿112﴾

سورۃ الانعام آیت 112

اور اسی طرح سے ہم نے سب شیطان صفت انسانوں اور جنّوں کو ہر نبی کا دشمن بنا دیا کہ دھوکے میں ڈالنے کے لئے ایک دوسرے کو چکنی چپڑی باتیں سکھاتے رہتے ہیں۔اور اگر تیرا رب چاہتا تو یہ ایسے کام نہ کرتے۔پس انہیں اور جو کچھ یہ جھوٹ گھڑتے رہتے ہیں ایسے ہی چھوڑ دو۔

وَٱللَّهُ جَعَلَ لَكُم مِّنْ أَنفُسِكُمْ أَزْوَٰجًا وَجَعَلَ لَكُم مِّنْ أَزْوَٰجِكُم بَنِينَ وَحَفَدَةً وَرَزَقَكُم مِّنَ ٱلطَّيِّبَٰتِ ۚ أَفَبِٱلْبَٰطِلِ يُؤْمِنُونَ وَبِنِعْمَتِ ٱللَّهِ هُمْ يَكْفُرُونَ ﴿72﴾

سورۃ النحل آیت 72

اور اللہ ہی نے تمہارے لئے تمہاری ہی جنس سے عورتیں پیدا کیں اور تمہیں تمہاری عورتوں سے بیٹے اور پوتے عطا کیے اور تمہیں کھانے کے لئے پاک رزق دیا۔ کیا پھر بھی یہ لوگ باطل (یعنی جھوٹی باتوں) پر اعتقاد رکھتے ہیں؟۔ اور اللہ کی نعمتوں سے انکار کرتے ہیں۔

أَوَلَمْ يَرَوْا۟ أَنَّا جَعَلْنَا حَرَمًا ءَامِنًا وَيُتَخَطَّفُ ٱلنَّاسُ مِنْ حَوْلِهِمْ ۚ أَفَبِٱلْبَٰطِلِ يُؤْمِنُونَ وَبِنِعْمَةِ ٱللَّهِ يَكْفُرُونَ ﴿67﴾

سورۃ العنکبوت آیت 67

کیا یہ لوگ دیکھتے بھالتے نہیں کہ ہم نے حرم (یعنی مکہ) کو مقام امن بنا دیا ہے جب کہ اس کے ارد گرد سے لوگ اچک لیے جاتے ہیں۔ کیا پھر بھی یہ لوگ باطل (یعنی جھوٹی باتوں) پر اعتقاد رکھتے ہیں اور اللہ کی نعمتوں کی ناشکری کرتے ہیں؟۔

اور یہی وجہ بنی کہ امت کے جلیل القدر علماء نے اس سلسلے میں انتہائی احتیاط سے کام لیا ہے۔ اور اللہ جل شانہ نے تو پہلے ہی سے اس بارے فرمادیا تھا کہ تحقیق کرنے کی اہمیت کیا ہے اور کتنی ضروری ہے۔ دیکھئے درج ذیل آیات۔

وَإِذَا جَآءَهُمْ أَمْرٌ مِّنَ ٱلْأَمْنِ أَوِ ٱلْخَوْفِ أَذَاعُواْ بِهِۦۖ وَلَوْ رَدُّوهُ إِلَى ٱلرَّسُولِ وَإِلَىٰٓ أُوْلِى ٱلْأَمْرِ مِنْهُمْ لَعَلِمَهُ ٱلَّذِينَ يَسْتَنۢبِطُونَهُۥ مِنْهُمْۗ وَلَوْلَا فَضْلُ ٱللَّهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهُۥ لَٱتَّبَعْتُمُ ٱلشَّيْطَٰنَ إِلَّا قَلِيلًا ﴿83﴾

سورۃ النساء آیت ۸۳

اور جب بھی ان کے پاس کوئی خبر امن یا خوف کی پہنچتی ہے تو اسے پھیلانا شروع کردیتے ہیں۔ اور اگر اس کو رسول اور اپنی جماعت کے ذمہ دار اصحاب تک پہنچاتے تا کہ ان کے محقق لوگ اس (خبر) کی حقیقت معلوم کرلیتے۔ اور اگر تم پر اللہ کا فضل اور اس کی مہربانی نہ ہوتی تو چند ایک کے علاوہ تم سب شیطان کے پیروکار ہو جاتے۔

يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوٓاْ إِذَا ضَرَبْتُمْ فِى سَبِيلِ ٱللَّهِ فَتَبَيَّنُواْ وَلَا تَقُولُواْ لِمَنْ أَلْقَىٰٓ إِلَيْكُمُ ٱلسَّلَٰمَ لَسْتَ مُؤْمِنًا تَبْتَغُونَ عَرَضَ ٱلْحَيَوٰةِ ٱلدُّنْيَا فَعِندَ ٱللَّهِ مَغَانِمُ كَثِيرَةٌ ۚ كَذَٰلِكَ كُنتُم مِّن قَبْلُ فَمَنَّ ٱللَّهُ عَلَيْكُمْ فَتَبَيَّنُوٓاْ ۚ إِنَّ ٱللَّهَ كَانَ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرًا ﴿94﴾

سورۃ النساء آیت ۹۴

اے ایمان والو!۔جب تم اللہ کی راہ میں سفر کرو تو جو تمہیں سلام کہے اسے مت کہہ دو کہ تو مومن نہیں ہے پس تحقیق کر لیا کرو۔ تم دنیاوی زندگی کا فائدہ حاصل کرنا چاہتے ہو تو اللہ کے پاس بہت سی غنیمتیں ہیں۔ تم بھی پہلے ایسے ہی تھے پھر اللہ نے تم پر احسان کیا پس (لازم ہے کہ) تحقیق کر لیا کرو۔ بیشک اللہ تمہارے کاموں سے ہر طرح باخبر ہے۔

هَلۡ أُنَبِّئُكُمۡ عَلَىٰ مَن تَنَزَّلُ ٱلشَّيَٰطِينُ ﴿221﴾ تَنَزَّلُ عَلَىٰ كُلِّ أَفَّاكٍ أَثِيمٍ ﴿222﴾ يُلۡقُونَ ٱلسَّمۡعَ وَأَكۡثَرُهُمۡ كَٰذِبُونَ ﴿223﴾

سورۃ الشعراء آیت ۲۲۱ تا ۲۲۳

کیا میں تمہیں بتاؤں کہ شیاطین کس پر اترا کرتے ہیں؟۔ وہ ہر جھوٹ گھڑ لینے والے گنہگار پر اترتے ہیں۔ جو سنی سنائی باتیں کانوں میں لا ڈالتے ہیں اور ان میں بہت سارے لوگ تو جھوٹے ہوتے ہیں۔

يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوٓاْ إِن جَآءَكُمۡ فَاسِقُۢ بِنَبَإٖ فَتَبَيَّنُوٓاْ أَن تُصِيبُواْ قَوۡمَۢا بِجَهَٰلَةٖ فَتُصۡبِحُواْ عَلَىٰ مَا فَعَلۡتُمۡ نَٰدِمِينَ ﴿6﴾

سورۃ الحجرات آیت ۶

https://quranexcel.com

اے ایمان والو! ۔اگر کوئی فاسق تمہارے پاس کسی طرح کی بھی خبر لے کر آئے تو اس کی تحقیق (لازمی) کرلیا کرو۔ کہیں (ایسا نہ ہو) کسی قوم کو نادانی سے نقصان پہنچا بیٹھو پھر اپنے کیے پر ندامت ہو۔

سورۃ النساء آیت ۸۳ میں اللہ جل شانہ نے ہدایت کی ہے۔ کہ لوگ ایسے ہی باتیں نہ پھیلانا شروع کر دیں۔ بلکہ۔ ایسی خبروں کی مسلمانوں کے ذمہ دار اصحاب چھان بین کریں۔

چھان بین کرنا خالص دین حاصل کرنے کے لئے بھی ضروری ہے۔

سیدھا راستہ صرف ایک ہے جبکہ ٹیڑھے راستے بہت زیادہ ہیں۔اور بہت سارے لوگ ظن پر اور اپنی خواہشات پر چلتے ہیں۔ اور اگر حق بھی ان کی خواہشات پر چلنے لگ جائے۔ تو کائنات کا سارا نظام درہم برہم ہو جاتا۔ جہاں ٹیڑھے راستے زیادہ ہوں تو ان میں صحیح راستہ پانے کے لئے باری باری ان کو قرآن و معتبر احادیث کی کسوٹی پر پرکھنا ضروری ہو جاتا ہے۔ اگر تو کسوٹی پر پورا اتر جائے۔ تو جی بسم اللہ۔ نہیں تو اس کی کوئی ضرورت بھی نہیں۔

وَتَمَّتْ كَلِمَتُ رَبِّكَ صِدْقًا وَعَدْلًا ۚ لَّا مُبَدِّلَ لِكَلِمَٰتِهِۦ ۚ وَهُوَ ٱلسَّمِيعُ ٱلْعَلِيمُ ﴿115﴾

وَإِن تُطِعْ أَكْثَرَ مَن فِى ٱلْأَرْضِ يُضِلُّوكَ عَن سَبِيلِ ٱللَّهِ ۚ إِن يَتَّبِعُونَ إِلَّا ٱلظَّنَّ وَإِنْ هُمْ إِلَّا يَخْرُصُونَ ﴿116﴾

سورۃ الانعام آیت ۱۱۵۔۱۱۶

اور تیرے رب کی (قرآنی) باتیں سچائی اور انصاف کے اعتبار سے ہر طرح مکمل ہیں۔اس کی باتوں کو کوئی بھی بدلنے والا نہیں۔اور وہ بہت سننے والا سب کچھ جاننے والا ہے۔اور دنیا میں آباد بہت سارے لوگ ایسے ہیں کہ اگر تم ان کا کہا مان لوگے تو وہ تمہیں اللہ کے راستے سے بہکا دیں گے۔وہ تو محض ظن پر چلتے ہیں اور نری اٹکلیں دوڑاتے ہیں۔

أَمْ يَقُولُونَ بِهِۦ جِنَّةٌۢ ۚ بَلْ جَآءَهُم بِٱلْحَقِّ وَأَكْثَرُهُمْ لِلْحَقِّ كَٰرِهُونَ ﴿70﴾ وَلَوِ ٱتَّبَعَ ٱلْحَقُّ أَهْوَآءَهُمْ لَفَسَدَتِ ٱلسَّمَٰوَٰتُ وَٱلْأَرْضُ وَمَن فِيهِنَّ ۚ بَلْ أَتَيْنَٰهُم بِذِكْرِهِمْ فَهُمْ عَن ذِكْرِهِم مُّعْرِضُونَ ﴿71﴾ ط

سورۃ المومنون آیت ۷۰ تا ۷۱

یا (کیا) یہ کہتے ہیں کہ اسے جنون ہے۔(نہیں) بلکہ رسول ان کے پاس حق بات لے کر آیا ہے اور ان میں سے بہت سارے لوگوں کو حق بات ناگوار ہے۔اور اگر حق بھی ان کی خواہشات پر چلنے لگ جاتا۔تو آسمانوں و زمین اور جو کچھ ان میں ہے سب درہم برہم ہو جاتا۔(نہیں) بلکہ ہم نے تو ان کا ذکر و نصائح (قرآن) ان کے پاس پہنچا دیا ہے۔مگر وہ اپنی اس نصیحت سے منہ موڑ رہے ہیں۔

احادیث کی چھان بین:

اس بارے کچھ لکھنے سے پہلے یہ نوٹ کرلیں کہ روایات کی ساری کتابوں کے متن کو اگر ایک کمپوٹر میں جمع کر دیا جائے۔اور اس میں الفاظ اور موضوع ڈھونڈنے کا ایسا طاقتور نظام ہو کہ جملہ لکھنے پر اس جملے کے حساب سے سارے ذخیرے کو کھنگال کر بغیر کسی تفریق کے جو روایات ملیں نکالتا جائے۔

تو بغیر کسی اصول اور ضابطے کے یہ بالکل ایک مداری کی اک پٹاری ثابت ہو گا۔کہ ہاتھ ڈالو اور اپنی اپنی مرضی کی روایتیں نکالتے چلے جاؤ۔

اب اسی کمپوٹر کو محققین اور محدثین کرام کے روایات کو پرکھنے والے وہ سارے کے سارے اصول متعارف کروا دیئے جائیں اور اسے اس طرح سے پروگرام کر دیا جائے۔کہ پہلے ان اصولوں پر اچھی طرح جانچو پھر جو روایات ان اصولوں پر پوری اتریں صرف وہی باہر نکالو۔

تو امید کہ خالص اور صاف شفاف روایات ہی ملیں گی۔

یہ بات ذہن نشین کرلیں کہ جب تک کمپوٹر اس قابل نہیں ہو جاتا۔یہ کام خالص روایات کے حصول کے لئے ہمیں ہی کرنا پڑے گا۔محدثینِ کرام نے ہماری سہولت کے لئے درجہ بندی تو کر دی ہے۔ہمارا کام بس یہ ہے کہ کسی بھی روایت کو پلّے باندھنے سے پہلے اس کا درجہ ضرور دیکھ لیں۔تاکہ خالص وہ دین ملے جس پر ہمارے نبی ﷺ اور صحابہ کرامؓ عمل پیرا رہے۔دنیا میں استعمال کی ادنیٰ سی چیز بھی ہمیں خالص چاہیئے۔دین کیوں نہیں!!!

قرآن کے بارے تو اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے سورہ الحجر میں فرمادیا کہ

إِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا ٱلذِّكْرَ وَإِنَّا لَهُۥ لَحَٰفِظُونَ ﴿9﴾

سورۃ الحجر آیت 9

بیشک ہم نے ہی اس نصیحت (یعنی قرآن) کو اتارا ہے اور بلاشبہ ہم ہی اس کی حفاظت کرنے والے ہیں۔

پھر سورہ النحل کی درج ذیل آیات میں فرمایا کہ یہ قرآن ڈاریکٹ بھیجنے کی بجائے نبی ﷺ پر کیوں اتارا گیا۔

بِٱلْبَيِّنَٰتِ وَٱلزُّبُرِ ۗ وَأَنزَلْنَآ إِلَيْكَ ٱلذِّكْرَ لِتُبَيِّنَ لِلنَّاسِ مَا نُزِّلَ إِلَيْهِمْ وَلَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُونَ ﴿44﴾

سورۃ النحل آیت 44

ہم نے ان (سولوں) کو دلائل اور کتابیں دے کر بھیجا تھا اور ہم نے تمہاری طرف بھی الذکر (قرآن) نازل کیا ہے۔ تاکہ بنی نوع انسان کے لئے وہ (سارے احکام) وضاحت سے بیان کر دو جو ان کی طرف نازل کیے گئے ہیں۔ اور تاکہ وہ (خود بھی) غور و فکر کر لیں۔

وَمَآ أَنزَلْنَا عَلَيْكَ ٱلْكِتَٰبَ إِلَّا لِتُبَيِّنَ لَهُمُ ٱلَّذِى ٱخْتَلَفُوا۟ فِيهِ ۙ وَهُدًى وَرَحْمَةً لِّقَوْمٍ يُؤْمِنُونَ ﴿64﴾

سورۃ النحل آیت 64

اور ہم نے اسی لئے تم پر (یہ) کتاب اتاری ہے کہ تم ان باتوں کو کھول کھول کر واضح کر دو جن میں وہ اختلاف کرتے ہیں اور (یہ کتاب تو) ایمان والوں کے لئے سر چشمۂ ہدایت بھی اور موجبِ رحمت ہے۔

اس فرمان الٰہی سے معلوم ہوتا ہے کہ نبی کریم ﷺ کی رسالت کا مقصد اس عظیم قرآن محکم کے معانی و مراد کے ساتھ ساتھ اختلاف پر بھی وضاحت کرنا ہے اور پھر اس کا عملی طور پر نمونہ پیش کرنا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس فرض کو اپنے قول و فعل وغیرہ سے کس طور پر پورا فرمایا۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے اسے ایک مختصر مگر انتہائی بلیغ جملہ میں یوں بیان کیا ہے۔

كان خلقه القرآن

یعنی آپ کی برگزیدہ ہستی مجسم قرآن تھی۔

(مسند احمد: 24601)

لہٰذا اگر قرآن حجت ہے (اور بغیر کسی شک و شبہے کے حجت ہے) تو پھر اس میں بھی کوئی تردد و شبہ نہیں ہے کہ اس کا بیان بھی حجت ہوگا۔ آپ ﷺ نے جو بھی کہا ہے۔ جو بھی کیا ہے۔ وہ حق ہے۔ دین ہے۔ ہدایت ہے۔ اور نیکی ہی نیکی ہے۔ اس لئے آپ کی زندگی جو مکمل تفسیر کلام ربانی ہے آنکھ بند کرکے قابل اتباع ہے۔ مگر اس خالص کے حصول کے لئے محدثین کرام کی سر توڑ کوششوں کو مدِ نظر رکھنا پڑے گا۔ انہوں نے جو اصول حدیث مرتب کئے ہیں۔ ان میں ہماری ہی بھلائی ہے۔ فرمانِ الٰہی ہے

لَّقَدْ كَانَ لَكُمْ فِى رَسُولِ ٱللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِّمَن كَانَ يَرْجُواْ ٱللَّهَ وَٱلْيَوْمَ ٱلْـَٔاخِرَ وَذَكَرَ ٱللَّهَ كَثِيرًا ﴿21﴾ ط

سورۃ الأحزاب آیت 21

البتہ یقینی طور پر تمہارے لئے اللہ کے رسول (کی زندگی) میں بہترین نمونہ ہے جو اللہ پر اور قیامت کے دن کی امید رکھتا ہے اور اللہ کو بہت زیادہ یاد کرتا ہے۔

اللہ کا رسول تمہارے لئے بہترین نمونہ عمل ہے۔ علاوہ ازیں آپ ﷺ کو اللہ جل شانہ کی بارگاہ میں رفعت و بلندی کا وہ بلند مقام نصیب ہے کہ ساری رفعتیں اس کے آگے سرنگوں ہیں۔ حتیٰ کہ آپ کے

چشم وابرو کے اشارے پر بغیر کسی تردد و توقف کے اپنی مرضی سے دستبردار ہو جانا لوگوں کے ایمان کا معیار و اسلام ٹھہرایا گیا ہے۔

اللہ نے اپنا وعدہ قرآن کی شکل میں ایک غیر متنازعہ کتاب کی شکل میں پورا فرمایا۔ جس کے خلاف کوئی ایسا ثبوت موجود نہیں کہ یہ وہ اللہ کی کتاب نہیں ہے جو چودہ سو سال پہلے نازل ہوئی تھی۔

لیکن مسلمانوں کی اکثریت نے اس بات کو نظر انداز کر دیا ہوا ہے کہ نبی ﷺ کا خالص اسوہ اور سنت بھی اس وعدے میں شامل ہے۔ کیونکہ قرآنی تعلیمات کا صحیح مفہوم اخذ کرنا ممکن ہی نہیں جب تک ان کی عملی شکل یعنی نبی ﷺ کے اسوہ سے رجوع نہ کیا جائے۔

ابتداء میں اللہ نے قرآن کی حفاظت اس کو لوگوں کے سینوں میں محفوظ فرما کر کی۔ پھر جب حفاظ کرام مختلف جنگوں میں جام شہادت نوش فرمانے لگے تو اللہ کی توفیق سے خلفائے راشدین اور گرانقدر صحابہ کے مکمل اجماع کے بعد ایک ایک آیت کو ایک نسخے کی شکل میں محفوظ کر لیا گیا۔ اب یہ لاکھوں ایمان والوں کے سینوں میں بھی محفوظ ہے اور لاتعداد کتابی نسخوں میں بھی جو پوری دنیا میں پھیلے ہوئے ہیں۔

ہر دور میں ایسے لوگ پیدا ہوتے رہے جو اسے حفظ کرتے رہے اور قرآن کی تعلیمات کو گہرائی میں سیکھتے بھی رہے اور اپنے اپنے دور کے لوگوں کو بھی سکھاتے بھی رہے۔ یوں یہ آفاقی کلام بغیر کسی

تحریف وترمیم کے اپنی اصل شکل میں منتقل ہوتا رہا۔ یہ سلسلہ اب تک چل رہا ہے اور اس وقت تک چلتا رہے گا جب تک اللہ تبارک و تعالیٰ چاہیں گے۔

بالکل ایسے ہی اللہ نے رسول اللہ ﷺ کے صحابہ۔ تابعین اور تبع تابعین کے ذریعے اپنے نبی ﷺ کی سنت اور اسوۂ حسنہ کی بھی حفاظت فرمائی۔ کچھ کی یاداشت میں ہر بات محفوظ رہی۔ جب تک وہ زندہ رہے نبی ﷺ کے اسوہ پر سختی سے قائم رہے اور دوسروں کو بھی بتاتے رہے۔ کچھ نے کتابت قرآن کا عمل مکمل ہو جانے کے بعد نبی ﷺ کے اسوۂ حسنہ۔ ان کی تعلیمات اور ان کے پیش آئے ہوئے مختلف معاملات میں رسول اللہ ﷺ کے اقوال کو لکھنا بھی شروع کر دیا۔

چونکہ حدیث کے لغوی معانی خبر کے ہیں۔ تو اللہ کے نبی ﷺ کی طرف سے یہ باتیں کسی کو بتانا حدیث پہنچانا کہلایا۔ یعنی اللہ کے نبی ﷺ کی طرف سے خبر پہنچانا کہ فلاں معاملہ یوں اور فلاں چیز یوں ہے۔

اللہ جل شانہ نے نبی ﷺ کے بارے یہ بھی باور کرایا کہ

مَا ضَلَّ صَاحِبُكُمْ وَمَا غَوٰى ﴿2﴾ ج وَمَا يَنطِقُ عَنِ ٱلْهَوَىٰٓ ﴿3﴾ ط إِنْ هُوَ إِلَّا وَحْىٌ يُوحَىٰ ﴿4﴾ لا

سورۃ النجم آیت ۲ تا ۴

کہ تمہارا رفیق (نبیؐ) نہ تو گمراہ ہے اور نہ ہی بہکا ہوا ہے۔ اور نہ ہی وہ اپنی خواہش نفس سے کوئی بات کہتا ہے۔ وہ تو صرف وحی ہے جو (اس پر) اتاری جاتی ہے۔

جس کا مطلب یہ ہے کہ نبی ﷺ کی زبان مبارک سے حق بات ہی نکلتی ہے۔ وہ اپنی مرضی سے کچھ نہیں کہتے۔ جو بھی کہتے ہیں اللہ کی وحی کے مطابق ہوتا ہے۔

پہلی امتوں پر جو کتابیں نازل ہوئیں ان پر بھی وقت کے نبی نے اس کی قولی و عملی وضاحت کر دی تھی۔

لیکن بعد والوں نے اس کی پروا نہیں کی۔ اور اللہ کی کتاب کو ہی اپنے مفاد میں بدل ڈالا۔ دیکھئے آیت

وَإِذْ أَخَذَ ٱللَّهُ مِيثَٰقَ ٱلَّذِينَ أُوتُوا۟ ٱلْكِتَٰبَ لَتُبَيِّنُنَّهُۥ لِلنَّاسِ وَلَا تَكْتُمُونَهُۥ فَنَبَذُوهُ وَرَآءَ ظُهُورِهِمْ وَٱشْتَرَوْا۟ بِهِۦ ثَمَنًا قَلِيلًا ۖ فَبِئْسَ مَا يَشْتَرُونَ ﴿187﴾

سورۃ آل عمران آیت 187

اور جب اللہ نے اہلِ کتاب سے یہ عہد و پیمان لیا تھا کہ تم اسے بنی نوع انسان کے سامنے لازماً کھول کھول کر واضح کر دو گے اور کچھ بھی نہیں چھپاؤ گے۔ مگر انہوں نے اس (عہد کو) کو پس پشت ڈال دیا اور اس کے عوض تھوڑی سی قیمت لے لی۔ پس کیا ہی برا ہے جو وہ خریدتے ہیں۔

امتِ محمدیہ ﷺ کے لیے تو کتاب اللہ کی حفاظت کا ذمہ تو اللہ تعالیٰ نے لے لیا۔ مگر نبی ﷺ کے منہ سے نکلے ہوئے لفظوں کی حفاظت کا ذمہ اس میں شامل نہیں۔ یہ ثمرہ محدثینِ کرام کے نام جاتا ہے جو انہوں نے اسے مرتب کرنے کا آغاز کیا۔ شروع شروع میں جو سنت پر احادیث لکھی گئیں وہ مکمل طور پر کسی کتاب کی شکل میں موجود نہیں تھیں۔ جس سے مفاد پرستوں اور اللہ کے خوف سے عاری لوگوں نے دنیاوی فائدہ اٹھانے کے لیے یا اپنی بات منوانے کے لیے ملاوٹ شروع کر دی اور نبی ﷺ کا نام لے کے اپنی طرف سے باتیں گھڑ کے شامل کرنا شروع کر دیں۔

چونکہ اس زمانے میں جس کو نبی ﷺ کی چند باتیں یاد ہوتی تھیں اس کا معاشرے میں ایک مقام ہوتا تھا۔ لوگ اس کو عزت کی نگاہ سے دیکھتے تھے تو بہت سارے دنیاداروں نے جھوٹی عزت کی خاطر خود سے ہی باتیں گھڑنی شروع کر دیں تھیں۔

رسول اللہ ﷺ کے کئی اقوال میں لوگوں کی کمزور یاداشت کی وجہ سے ملاوٹ ہونے لگی۔ کچھ لوگوں نے ان روایات کو آگے پھیلانے میں احتیاط سے کام نہ لیا اور سنی سنائی بھی آگے پھیلانے لگے۔

تو اللہ نے اس امت میں ایسے لوگوں کو پیدا فرما دیا جو ناقابل یقین حد تک بہترین یاداشت کے مالک تھے۔ ان کے تقویٰ اور ان کی تجزیاتی صلاحیتوں کا زمانہ گواہ تھا۔ انہوں نے بلا تکان سفر پر سفر کیے اور لاکھوں کی تعداد میں اپنے نبی ﷺ کی تعلیمات کو اکٹھا کیا اور پھر ان میں سے اپنے نبی ﷺ کی سچی باتوں کو من گھڑت اور کمزور روایات سے الگ کیا۔

مختلف طرح کی جانچ پرکھ کے بعد جب انہیں اطمینان ہو جاتا کہ یہ الفاظ واقعی نبی ﷺ کی زبان مبارک سے ادا ہوئے ہیں تو اسے مستند قرار دے دیا جاتا۔

پھر نبی ﷺ کی اپنی باتوں میں جو مختلف علماء۔ صحابہ اکرام۔ تابعین اور تبع تابعین کے اپنے اقوال کی ملاوٹ ہو چکی تھی اس کو علیحدہ علیحدہ کرنے کا کام بہت اہمیت کا حامل تھا۔اس کے پیشِ نظر سب روایت کے الفاظ اور متن پر خاص توجہ دی گئی۔اس پر جانفشانی سے گہری عرق ریزی کی گئی۔یہ سب ان ہزاروں لوگوں کی سوانح حیات کے بغور مطالعے سے ممکن ہو گیا جو احادیث کو نبی ﷺ سے منسوب کرتے تھے۔جس میں اچھی شہرت نہ رکھنے والے لوگوں کی طرف سے بیان کی گئی تمام احادیث کو شک کی نظر سے دیکھا گیا۔اسی طرح قابل اعتراض متن والی۔الفاظ میں مماثلت نہ رکھنے والی۔تاریخوں میں ہیر پھیر والی باتوں کو صحیح اور قبولیت کے درجے سے ہٹا دیا گیا۔

یہ محدثین کرام کی انتھک محنت اور کاوشوں کا نتیجہ ہے کہ انہوں نے حدیثوں کی درجہ بندی کر دی اور ہم تک جو بات پہنچائی اس کی جانچ پرکھ کے اصول بھی وضع کر دیئے۔اب ہمیں بھی چاہیئے کہ ان کی محنت سے استفادہ حاصل کریں۔نہ کہ ان کاوشوں پر پانی پھیر دیں۔

عصر حاضر میں حدیث کی قبولیت میں کئی طرح کی انتہائی آراء پائی جاتی ہیں۔

- ایک تو وہ لوگ جو درجات احادیث سے قطع نظر سرے سے ہی احادیث کا انکار کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ قرآن کے ہوتے ہمیں کسی اور چیز کی ضرورت ہی نہیں۔
- دوسرے وہ جن کے لیے ہر حدیث قابل قبول ہے چاہے اس کا درجہ صحیح یا ضعیف کچھ بھی ہو۔
- پھر کچھ لوگ اپنی محدود عقل و علم کو حدیث کی تصدیق کی کسوٹی بناتے ہیں اور حدیث میں بیان کردہ حقائق کو زمانہ حاضر کے مطابق پرکھنے کی کوشش کرتے ہیں جہاں ان کا دل مطمئن ہو اسی حدیث کو مان لیتے ہیں جہاں نہ ہو اس کو رد کر دیتے ہیں۔

یہ تمام آراء ہی درست نہیں ہیں۔ صحیح راستہ یہی ہے کہ

- حدیث کو اس کے درجے کے مطابق قبول یا رد کیا جانا چاہیئے۔ اور جس اصول کے تحت حدیث جمع کی گئی ہیں اسی پر نگاہ مرکوز ہونی چاہیئے۔

ہر معاملے میں پہلے قرآن۔ پھر سنت۔ اور صحابہؓ کا عمل۔ اگر اس اصول یا طریقہ میں کوئی سقم ثبوت مل جائیں تو ہی اس حدیث کی قبولیت یا رد میں کلام ہونا چاہیئے۔ محض اپنی عقل اور دور حاضر کے معاشرتی اصولوں سے مطابقت نہ ہونے کی بنا پر یکسر حدیث کا رد کر دیا جانا اچھا رجحان نہیں۔

یہاں پر حدیثوں کو جانچنے اور پرکھنے کے کچھ اصولوں کی وضاحت ہے۔ ایک دفعہ ان سے روشناس ہو جائیں گے تو پھر درجہ بندی کے مزید اصول سمجھنا آسان ہو جائے گا۔

اللہ کے نبی ﷺ کے قول و فعل کی خبر (حدیث) بنیادی طور پر دو حصوں پر مشتمل ہوتی ہے۔

اسناد

یہ حدیث کو بیان کرنے والے راویوں کا سلسلہ ہوتا ہے جو ہر حدیث کے شروع میں موجود ہوتا ہے۔ اس سے پتہ چلتا ہے کہ یہ بات نبی ﷺ سے کس نے سنی۔ پھر اس سے کس نے سنی اور آخر میں کاتب حدیث تک کس کے ذریعے پہنچی۔

"(اسناد کی ابتداء)

حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الزُّبَيْرِ۔ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ۔ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْأَنْصَارِيُّ۔ قَالَ أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيُّ۔ أَنَّهُ سَمِعَ عَلْقَمَةَ بْنَ وَقَّاصٍ اللَّيْثِيَّ۔ يَقُولُ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ۔ رضی اللہ عنہ۔ عَلَى الْمِنْبَرِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم

(اسناد کا اختتام)

ترجمہ۔

(اسناد کی ابتداء) ہم کو حمیدی نے یہ حدیث بیان کی۔ انھوں نے کہا کہ ہم کو سفیان نے یہ حدیث بیان کی۔ وہ کہتے ہیں ہم کو یحییٰ بن سعید انصاری نے یہ حدیث بیان کی۔ انھوں نے کہا کہ مجھے یہ حدیث محمد بن ابراہیم تیمی سے حاصل ہوئی۔ انھوں نے اس حدیث کو علقمہ بن وقاص لیثی سے سنا۔ ان کا بیان

ہے کہ میں نے مسجد نبوی میں منبر رسول ﷺ پر حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی زبان سے سنا۔ وہ فرمارہے تھے کہ میں نے جناب رسول اللہ ﷺ سے سنا

(اسناد کا اختتام)

متن

اسناد کے فوراً بعد حدیث کا متن شروع ہو جاتا ہے جو کہ حدیث کا اصل مضمون ہوتا ہے۔ متن کا وہ حصہ جو اصل میں نبی ﷺ کا قول و فعل ہوتا ہے الطرف کہلاتا ہے۔

(متن کی ابتداء)

يَقُولُ "إِنَّمَا الأَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ۔ وَإِنَّمَا لِكُلِّ امْرِئٍ مَا نَوَى۔ فَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ إِلَى دُنْيَا يُصِيبُهَا أَوِ إِلَى امْرَأَةٍ يَنْكِحُهَا فَهِجْرَتُهُ إِلَى مَا هَاجَرَ إِلَيْهِ ".

(متن کا اختتام)"

(متن کی ابتداء)

آپ ﷺ فرمارہے تھے کہ تمام اعمال کا دارومدار نیت پر ہے اور ہر عمل کا نتیجہ ہر انسان کو اس کی نیت کے مطابق ہی ملے گا۔ پس جس کی ہجرت (ترک وطن) دولت دنیا حاصل کرنے کے لیے ہو یا کسی

عورت سے شادی کی غرض ہو۔ پس اس کی ہجرت ان ہی چیزوں کے لیے ہو گی جن کے حاصل کرنے کی نیت سے اس نے ہجرت کی ہے۔

(متن کا اختتام)"

اوپر دی گئی حدیث میں اسناد کی ابتداء و اختتام اور اسکے بعد متن کی ابتداء اور اختتام کی نشاندہی کر دی گئی ہے۔ امید ہے اس سے آپ کے ذہن میں حدیث کی ایک شکل واضح ہو گئی ہو گی۔

عموماً حدیث کا متن نہایت منطقی اور مناسب ہو سکتا ہے کہ جس پر یقین کر لینے میں کوئی عار محسوس نہیں ہوتا لیکن کسی بھی حدیث کو صحیح ماننے کے لیے یہ کافی نہیں۔ اس ضمن میں سب سے اہم اس حدیث کی اسناد کا قابل قبول ہونا ہے۔

عبداللہ المبارک (وفات 181 ہجری) جو کہ امام بخاری کے استادوں میں سے ایک نامور شخصیت تھے نے فرمایا: اسناد دین کا حصہ ہے۔ اگر اسناد کو اہمیت نہ دی جائے تو جس کا جو جی چاہے گا اللہ کے نبی ﷺ کے نام پر کہتا پھرے گا۔ [رواہ امام مسلم فی تعارف صحیح مسلم]

مثال کے طور پر رسول اللہ ﷺ کی زندگی میں اور ان کی وفات کے بعد صحابہ تو براہ راست ان کے نام کے حوالے سے ان کے اقوال بیان کیا کرتے تھے۔ پھر صحابہ کے بعد جب تابعین کا زمانہ آیا تو وہ جب کسی حدیث کو بیان کرتے تو نبی ﷺ کے ساتھ اس صحابی کا نام بھی لیتے جن سے انہوں نے نبی ﷺ کا وہ قول سنا ہوتا تھا۔ لیکن کچھ ایسے بھی تھے جو نبی ﷺ کا وہ قول تو بیان کرتے جو انہوں نے

کسی صحابی سے سن رکھا ہوتا تھا لیکن ان صحابی کا نام بیان نہ کرتے۔ (اس قسم کی حدیث بعد میں مرسل حدیث کہلائی) عین ممکن ہے کہ ایسی حدیث کی اسناد میں نبی ﷺ اور اس تابعی جو حدیث بیان کر رہا ہے کے درمیان ایک صحابی ہو یا دو یا کوئی اور تابعی۔ یہ ایک مثال ہے جس کی وجہ سے یہ نہایت ضروری ہوتا گیا کہ ہر حدیث کی اسناد کی مکمل تصدیق کے بعد ہی حدیث کی صحت کا فیصلہ کیا جائے۔

امام مالک (وفات 179 ہجری) فرماتے ہیں: سب سے پہلے جس نے حدیث کے ساتھ اسناد کو استعمال کرنا شروع کیا وہ ابن شہاب الزھری تھے۔

[ابن ابی حاتم: الجرح والتعدیل]

اسناد کی تصدیق و تحقیق وقت کی ایک بڑی ضرورت بن جانے کی دوسری عظیم وجہ یہ بنی کہ مسلمانوں میں ابھرنے والے مختلف گروہوں نے اپنے اپنے عقائد کی حمایت میں احادیث گھڑنی شروع کر دیں۔ اس مسئلے کا بھی ایک ہی حل تھا کہ حدیث کی اسناد کی کڑی جانچ پرکھ کی جائے اور من گھڑت روایات کو رد کر دیا جائے۔

ابن سیرین جو ایک تابعی تھے فرماتے ہیں: کہ وہ اسناد کا کبھی نہ پوچھتے تھے۔ لیکن جب کوئی فتنہ اٹھ کھڑا ہوتا تھا تو پھر اس فتنہ کے تدارک کے لیے احادیث کی اسناد کی طرف رجوع کرتے تھے۔ جس کے نتیجے

میں اہل سنت کی بیان کردہ روایات قبول کرلی جاتی تھیں اور اہل بدعت کی روایت کردہ رد کردی جاتی تھیں۔

[تنقیدِ حدیث مابین المسلمین بحوالہ سنن ابن ماجہ: صفحہ 17-15]

نبی ﷺ کے اقوال یا افعال صحابہ نے ان سے سنے یا ان میں دیکھے پھر ان صحابہ سے کسی تابعی نے سنے اور پھر تبع تابعین کا زمانہ آیا تو وہی حدیث کسی تبع تابعی نے اس تابعی سے سنی اور یوں جیسے جیسے وقت گذرتا گیا احادیث کی اسناد میں راویان کا اضافہ ہوتا گیا۔ اس صورتحال کا یہ اولین تقاضا تھا کہ احادیث نبوی ﷺ کی تصدیق و قبولیت کے سخت اور بے لچک قواعد و ضوابط بنائے جائیں۔

یہ وہ ساری وجوہات تھیں جن کے نتیجے میں "مصطلح الحدیث (احادیث کی درجہ بندی)" کے نام سے ایک نیا علم اور ضابطہ وجود میں آیا۔

کتب مصطلح الحدیث میں احادیث کے بہت سے درجات بیان ہوئے ہیں۔ ذیل میں ہم ان درجات اور جس بنیاد پر وہ درجات طے کیے جاتے ہیں اس کا مختصر ذکر ذیل میں ہے۔

ا۔ اکثر حدیث کی اسناد میں سب سے پہلا نام اس ہستی کا ہوتا ہے جس کا قول حدیث میں نقل کیا جارہا ہے۔ اگر وہ قول نبی ﷺ کا ہو۔ کسی صحابی کا ہو یا کسی تابعی کا تو ایسی حدیث کو بالترتیب۔

مرفوع (elevated)۔ موقوف (stopped) یا مقطوع۔ (severed) کہتے ہیں۔

۲۔ اگر حدیث کی اسناد میں موجود تمام راویان کے باہمی ربط میں کسی قسم کا خلل پایا جائے یعنی فلاں نے سنا فلاں سے؛ اب یہ فلاں اور فلاں اگر آپس میں کی طرح منسلک نہ ہو پائیں تو ایسی تمام احادیث۔

مسند (supported)۔ متصل (continous)۔ منقطع (broken)۔ معلق (hanging)۔

معضل (perplexing) اور مرسل (hirried) کے درجات میں آتی ہیں۔

۳۔ ایسی حدیث جو بہت سارے لوگوں کی طرف سے روایت کی گئی ہو یعنی ہر دور میں مختلف لوگ اس ایک حدیث کو بیان کرتے رہے ہوں یا دوسرے الفاظ میں ایک ہی روایت کئی مختلف اسناد کے ساتھ موجود ہو تو ایسی حدیث کو۔

خبر متواتر (consecutive) کا درجہ دیا جاتا ہے۔

دوسری طرف جس حدیث کو ہر دور میں ایک ہی راوی بیان کر رہا ہو یعنی وہ حدیث ایک ہی اسناد کے ساتھ دستیاب ہو تو اسے۔

خبر متواتر کی دو قسمیں ہیں۔

تواتر لفظی اور تواتر معنوی

احد یا خبر واحد (isolated) کا درجہ دیا جاتا ہے۔ خبر واحد کے بھی آگے تین درجے۔

غریب (scarce, strange)۔ عزیز (rare, strong) اور مشہور (famous) ہیں۔

۴۔اسناد میں موجود راوی حضرات کا آپس میں جوڑ بھی حدیث کی درجہ بندی میں اہمیت رکھتا ہے۔ مثلاً بعض اسناد میں جب فلاں سے فلاں کا جوڑ بنتا ہے تو عربی کا لفظ۔

عن (on the authority of) استعمال ہوتا ہے تو بعض میں۔

حدثنا (اس نے ہم تک روایت کیا) لکھا ہوتا ہے۔اسی طرح کسی میں۔

اخبارنا (اس نے ہمیں مطلع کیا) اور کسی میں۔

سمعتُ (میں نے سنا) سے راویان کا آپس میں جوڑ بنتا ہے۔اس بنیاد پر حدیث کو دو درجوں۔

مدلس (concealed) مرسل خفی اور مسلسل (uniformly-linked) میں تقسیم کیا جاتا ہے

۵۔حدیث کا متن اور اسناد کی نوعیت بھی اہم عوامل میں سے ہے۔مثال کے طور پر بہت سے راوی ایک ہی حدیث کو بیان کر رہے ہوں اور سبھی قابل بھروسہ ہوں لیکن ان میں نے ایک راوی حدیث کو کچھ باتوں کے اضافے کے ساتھ بیان کر رہا ہو جو باقی نہ کر رہے ہوں تو اس اضافے کو۔

زیادۃ الثقہ کہا جاتا ہے۔

اس کے بعد اگر کوئی قابل بھروسہ راوی کوئی ایسی روایت بیان کرے جو زیادہ مضبوط راویاں کی بیان کردہ روایات کے خلاف جاتی ہو تو ایسی روایت کو۔

شاذ (irregular) کا درجہ دیا جاتا ہے۔

https://quranexcel.com

اگر روایت میں کوئی بیہودہ نامناسب بات یا قطعی طور پر متفقہ غلط بات موجود ہو تو ایسی روایت کو۔

منکر (denounced) کا درجہ دیا جاتا ہے اور اسکی اسناد کو پھر کوئی اہمیت نہیں دی جاتی۔

حافظ ابن حجر رح کسی کمزور یا ناقابل بھروسہ راوی کی بیان کردہ روایت جو کسی دوسری قابل بھروسہ راوی سے بیان کی گئی روایت کے خلاف ہو تو ایسی روایت کو بھی منکر کے درجے میں رکھتے تھے۔

اگر کوئی روایت جو اللہ کے نبی ﷺ کے قول پر مشتمل ہے اور ایک قابل بھروسہ راوی کی طرف سے روایت کی گئی لیکن حدیث میں قول رسول اللہ ﷺ بیان کرنے کے بعد راوی نے اپنی طرف سے بھی کوئی رائے دی یا کوئی بات کہی تو ایسی روایت کو۔

مدرج (interpolated) کہا جاتا ہے۔

۶۔ بعض اوقات اسناد یا متن میں کوئی چھپی ہوئی خرابی موجود ہوتی ہے۔ ایسی احادیث کو۔

معلل (defective) کا درجہ دیا جاتا ہے۔

گو کہ ایسی احادیث کو اوپر دئے گئے درجات میں سے کسی ایک میں رکھا جاسکتا ہے۔ لیکن معلل حدیث اپنی نوعیت کی وجہ سے اس بات کی متقاضی ہے کہ اس کی تفصیل الگ سے بیان کی جائے۔ حدیث کے متن یا اسناد میں یہ خرابی کئی طرح کی ہو سکتی ہے۔ اسی بنیاد پر معلل احادیث کو مزید دو درجوں۔

مقلوب (overturned) اور مضطرب (shaky) میں تقسیم کیا جاتا ہے۔

۷۔ احادیث کی درجہ بندی میں جتنے عوامل کا اہتمام کیا گیا ان میں سب سے اہم اسناد میں موجود راویان کا اچھی۔ قابل اعتماد شہرت کا حامل ہونا اور ان کی یاداشت کا بہت اچھا ہونا سب سے اہم تھے۔ راوایان کی اچھی شہرت میں انکی ایمانیات۔ عام زندگی میں ان کے عملیات۔ جھوٹ بولتے تھے یا سچ۔ وعدے کے پکے تھے یا نہیں۔ لوگوں سے سلوک میں کیسے تھے وغیرہ وغیرہ سب دیکھا جاتا تھا۔ ایسی حدیث کو۔

صحیح (sound)۔ حسن (good)۔ ضعیف (weak) یا موضوع (من گھڑت) (fabricated)

کے درجے میں رکھنے کے فیصلے میں دوسرے عوامل کے ساتھ ساتھ سب سے زیادہ وزن راویان کی اچھی یا بری شہرت کو ہی دیا جاتا تھا۔

اسی ضرورت کی بنیاد پر ایک نیا علم وجود میں آیا جسے۔

رجال الحدیث (the study of the reporters of Hadith) کہتے ہیں۔

اسی کو اسماء الرجال یا علم الرجال بھی کہا جاتا ہے۔ اس میں تمام راویان حدیث کے بارے میں صحابہ۔ تابعین۔ تبع تابعین کے جتنے اقوال مل سکتے تھے وہ اکٹھے کیے گئے ان کی پوری پوری سوانح حیات مرتب

کی گئیں اور اس کی بنیاد پر ان کو بھی مختلف درجات میں تقسیم کیا گیا۔ اور پھر ان درجوں کے بل پر ان کی بیان کردہ روایات کو قبول کیا گیا یا رد کر دیا گیا۔

اگلی قسط میں ہم ان شاء اللہ رجال الحدیث پر ایک تفصیلی نظر ڈالیں گے۔ اس کے بعد پھر ہم اوپر بیان کئے گئے مختلف درجات حدیث کو مثالوں سے واضح کرنے کی کوشش کریں گے۔

مصطلح الحدیث (classification of Hadith) اور رجال الحدیث (the study of the reporters of hadith) دونوں کا آپس میں ایک مضبوط تعلق ہے۔ راویان حدیث کی جانچ پرکھ کے دوران ان کی بیان کردہ روایات کے قبول یا رد کا تعین کرنے میں ایک اہم عنصر ان راویان کے بارے میں تابعین اور ان کے بعد آنے والے لوگوں کی آراء تھی۔ ان راویان کے بارے میں ان کے ساتھ یا انہی کے زمانے میں رہنے والے لوگوں کی ان کے بارے میں کیا رائے تھی یہ ان کی بیان کردہ روایات کو قبول یا رد کرنے کی ایک اہم کسوٹی ثابت ہوئی۔ وہ کس طرح کے لوگ تھے۔ صادق اور امین تھے یا نہیں۔ اپنے وعدے کا کس حد تک پاس کرنے والے تھے۔ کس قدر تقوٰی کے حامل تھے۔ بات کرتے وقت غلطی تو نہیں کرتے تھے۔ کسی یاداشت کے مالک تھے یا من گھڑت باتیں تو نہیں بیان کرتے تھے وغیرہ وغیرہ

ان آراء یا تبصروں کی مدد سے ان راویان کو مندرجہ ذیل درجات میں بانٹ دیا گیا:

(یہ ترتیب قبولیت کے لحاظ سے اوپر سے نیچے بنائی گئی ہے۔ یعنی سب سے پہلا درجہ سب سے مضبوط اور سب سے زیادہ قابل قبول اور باقی کم سے کم تر)

۱۔ امام (leader)۔ حافظ (preserver)

۲۔ ثقہ (trustworthy)۔ قابل اعتماد (Reliable)

۳۔ باتیں بیان کرنے میں غلطی کرتا تھا (Makes Mistakes)

۴۔ ضعیف (Weak)

۵۔ متروک (Abandoned)

۶۔ کذاب (جھوٹا۔ احادیث گھڑا کرتا تھا) (Liar, used to fabricate ahadith)

جن راویان حدیث کو متفقہ طور پر پہلے دو درجات میں رکھا گیا تھا انہی کی بیان کردہ روایات کو درجہ صحیح دیا گیا۔ اور آخری دو درجات میں آنے والے راویان کی بیان کردہ احادیث کو ضعیف جداً (یعنی سخت ضعیف) یا موضوع (یعنی من گھڑت) کے درجے میں ڈال دیا گیا۔

بیچ والے دو درجات یعنی کہ باتوں کو غلط ملط کر دینے والے یا ضعیف کے درجے میں پائے جانے والے راویان کی بیان کردہ روایات کو ضعیف ہی گردانا جاتا ہے لیکن اگر ان میں سے بہت سارے کسی ایک

حدیث کو بیان کر رہے ہوں تو یہ اس حدیث کے درجے کو بڑھا کر حسن (sound,good) تک لے جاتا ہے۔

اگر کسی راوی کے بارے میں اسماء الرجال میں مختلف رائے پائی جاتی ہو یعنی بالفرض ایک تابعی اسے ثقہ گردانتا ہو اور کوئی دوسرا تابعی اسے ضعیف سمجھتا ہو تو ایسی صورت میں مختلف عوامل کی بنیاد پر ایک انتہائی محتاط فیصلہ کیا جاتا ہے کہ اس راوی کو کس درجہ میں رکھا جائے۔ان عوامل میں دونوں حضرات کے اختلاف کی وجہ۔اختلاف کی نوعیت۔دونوں کا اپنا کردار و وزن۔ان کا کسی کے بھی بارے میں رائے بنانے میں نرمی یا سختی رکھنے کا عنصر وغیرہ وغیرہ شامل ہیں۔

ان کے علاوہ اور بھی کئی درجات ہیں۔جن کا ذکر آگے۔علوم اللاحادیث۔میں آئے گا۔

رجال الحدیث یعنی روایانِ حدیث کے بارے میں مختلف ادوار کے لاتعداد لوگوں کی آراء کو اکٹھا کرنے پر بیش بہا کام کیا گیا جو تابعین کے دور سے لے کر ان کے بعد آنے والے اپنے اپنے وقت کے متفقہ متقی اور پرہیزگار لوگ تھے جن کی مدت حیات اسلام کی پہلی تین صدیاں بنتی ہیں۔یعنی یہ وہ سب لوگ تھے جو اسلام کی پہلی تین صدیوں میں کسی نہ کسی دور میں زندہ رہے۔اور یہ اعلیٰ کام کرتے رہے۔

جو حدیث تحقیق و تصدیق کے بعد صحیح قرار پا جائے وہ قابل قبول حدیث ہے۔ایسی حدیث کے رد کا اب ایک ہی طریقہ ہے کہ جس اصول پر اسے جمع کیا گیا یا جس اصول پر اسے صحیح یا حسن کا درجہ دیا گیا

اس اصول میں اگر کوئی سقم دریافت ہو جائے تو ہی اس حدیث کو اس کے درجے سے ہٹایا جا سکتا ہے نہ کہ کسی کی اپنی خواہش پر۔

چونکہ احادیث کی درجہ بندی میں بنیادی عنصر رجال الحدیث ہی ہے اس لیے اس پر جرح اس وقت سے لے کر اب تک ہوتی آئی ہے۔ اسکے بعد بہت سارے لوگوں نے اس علم میں سخت محنت کی خاص کر ان احادیث کے راویان پر جن کی بیان کردہ روایات چھ مشہور حدیث کی کتابوں۔ بخاری۔ مسلم۔ ابو داؤد۔ ترمذی۔ نسائی اور ابن ماجہ میں موجود ہیں۔ ان میں حافظ عبدالغنی المقدسی (وفات 600ھ) کی دس جلدوں پر مشتمل۔ الکمال فی اسماء الرجال۔ کافی شہرت رکھتی ہے۔

پہلے دور کی اسماء الرجال کی کتابیں راویوں کے نہایت مختصر حالات کو لیے ہوئے تھیں۔ ابن عدی (365ھ) اور ابو نعیم اصفہانی (430ھ) نے سب سے پہلے راویان کی زیادہ معلومات حاصل کرنے کی طرف توجہ دی۔ خطیب بغدادی (463ھ)۔ ابن عبدالبر (462ھ) اور ابن عساکر دمشقی (571ھ) نے ضخیم جلدوں میں بغداد اور دمشق کی تاریخیں لکھیں تو ان میں تقریباً سب اعیان و راویان کے تذکرے آ گئے ہیں۔

جہاں تک فنی حیثیت کا تعلق ہے۔ سب سے پہلے حافظ عبدالغنی المقدسی (600ھ) نے ہی اس پر قلم اٹھایا اور۔ الکمال فی اسماء الرجال۔ لکھی۔ یہ اس باب میں سنگ میل کا درجہ رکھتی ہے۔ بعد کے آنے

والے مصنفین رجال نے اسی پر آگے محنتیں کیں۔ اضافے کیے۔ تلخیصات کیں۔ ترتیبیں بدلیں۔ لیکن حق یہ ہے کہ اس کتاب کی مرکزی حیثیت سے کوئی نیا لکھنے والا مستغنی نہیں رہ سکا۔

فجزاہ اللہ احسن الجزاء۔

اس کے بعد علم اسماء الرجال ایک مستقل فن کی حیثیت میں مرتب ہوا۔ اس باب میں جیسا کہ ہم نے پہلے کہا حافظ عبدالغنی المقدسی (600ھ) سرفہرست ہیں۔ انہوں نے ابتدائی اینٹیں چنیں اور آگے آنے والوں نے ان پر دیواریں کھڑی کیں۔

آپ کے بعد حافظ جمال الدین ابوالحجاج یوسف بن عبدالرحمٰن المزی (742ھ) آئے اور انہوں نے حافظ عبدالغنی المقدسی کی۔ الکمال۔ کو پھر سے بارہ جلدوں میں مرتب کیا اور اس کا نام۔ تہذیب الکمال۔ رکھا۔ آپ نے اس میں روایان حدیث کے ابائی علاقوں کا بھی اضافہ فرمایا۔

پھر حافظ المزی کے شاگرد جناب حافظ شمس الدین ذہبی (848ھ) اٹھے اور انہوں نے۔ تہذیب الکمال۔ کو مختصر کرکے۔ تذہیب التہذیب۔ لکھ دی۔

ان کے بعد شیخ الاسلام حافظ ابن حجر عسقلانی نے تذہیب التہذیب کو اپنے انداز میں مختصر کیا۔

پھر شیخ الاسلام حضرت علامہ بدرالدین عینی نے (855ھ) معانی الاخبار من رجال شرح معانی الآثار لکھی۔ان کے بعد حافظ صفی الدین خزرجی (923ھ) نے خلاصۃ تہذیب تہذیب الکمال لکھی۔یہ کتاب مطبع کبری بولاق سے (1301ھ) میں شائع ہوئی۔

ہمارے دور میں علمائے اہلسنت کے ہاں تحقیق رجال میں زیادہ تر یہی کتابیں رائج ہیں۔

ہم نے دیکھا کہ احادیث کو بیان کرنے والے راوی حضرات کی صداقت کو پرکھنے کے لیے کس قدر عرق ریزی کی گئی اور جرح کا یہ عمل قریب ترین زمانہ تک جاری وساری رہا۔اور اس ساری مشق کا مقصد صرف یہ تھا کہ کسی متروک یا ضعیف راوی (جن کی بات پر ان کے اپنے زمانے کے لوگ شک رکھتے ہوں) کی بیان کردہ روایت صحیح یا حسن کے درجے تک نہ پہنچ سکے۔

حدیثوں کے درجات کے لحاظ سے جو کچھ اب تک پڑھا اس کا خلاصہ درج ذیل ہے۔

صاحب قول کی بنیاد پر احادیث کی درجہ بندی

(elevated)۔مرفوع۔	(stopped) ۔ موقوف۔	(severed) ۔ مقطوع۔

اتصال اسناد کی بنیاد پر درجات احادیث

(Continious) ۔ مُتصِل	(Musnad (supported) ۔ مُسنَد

اسقاط اسناد کی بنیاد پر احادیث کے درجات

مُرسل ۔ (hurried)	منقطع ۔ (broken)	مُعضل ۔ (perplexing)	مُعلق ۔ (hanging)

تعداد راویان کی بناپر اقسام حدیث

خبر متواتر (consecutive)		احد یا خبر واحد ۔ (single)
تواتر لفظی	تواتر معنوی	غریب (scarce , strange) / عزیز (rare , strong) / مشہور (famous)

راوی کے طریقہ روایت کی بنیاد پر حدیث کی اقسام

مدلس ۔ (concealed)		مُرسل خفی	مسلسل (uniformly-linked)
تدلیس اسناد	تدلیس شیوخ	تدلیس تسویہ	

اسناد اور متن کی نوعیت کی بناپر درجات حدیث

شاذ ۔ (irregular)	منکر ۔2 (denounced)	مُدرَج ۔3 (interpolated)

اسناد یا متن میں کسی پوشیدہ خرابی کی بنیاد پر درجات حدیث

مقلوب ۔ (reversed, changed)	مضطرب (shaky)	معلل ۔(defective)

راویوں کی یاداشت اور کردار کی بنیاد پر درجات احادیث

صحیح ۔ (sound)	حسن ۔ (good)	ضعیف ۔ (weak)	من گھڑت ۔ موضوع (fabricated)

اب ان کی کچھ وضاحت بھی درج ذیل ہے۔

صاحب قول کی بنیاد پر احادیث کی درجہ بندی

حدیث کس کے قول پر مبنی ہے اس بنیاد پر اسے تین درجات میں تقسیم کیا جاتا ہے۔

مرفوع ۔ (elevated)

اس حدیث کو کہتے ہیں جو براہ راست نبی کریم ﷺ کی طرف سے روایت کی جارہی ہو۔ کہ نبی ﷺ یوں فرمارہے تھے۔ یعنی مرفوع حدیث وہ ہے جو کہ براہ راست نبی اکرم ﷺ سے سنی گئی ہو یا پھر ان سے سنا گیا قول ہو۔

موقوف ۔ (stopped)

ایسی حدیث کو کہتے ہیں جو کسی صحابی کے قول پر مبنی ہو اور اسکی اسناد میں نبی ﷺ کا ذکر نہ ہو۔

یہاں یہ بات بھی قابل ذکر ہے کہ حدیث بیان کرتے وقت صحابہ جو الفاظ استعمال کرتے تھے وہ بھی اہم ہیں۔ کئی احادیث جن کی سند میں نبی ﷺ کا نام موجود نہیں ہوتا لیکن راوی کے الفاظ سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ روایت کرنے والے صحابی نے نبی ﷺ سے ہی سنا ہے۔ یعنی

۱۔ ہمیں حکم دیا گیا کہ۔۔۔

۲۔ ہمیں منع کیا گیا کہ۔۔۔

۳۔ ہم عموماً یوں کیا کرتے تھے۔۔۔

۴۔ سنت ہے کہ۔۔۔

۵۔ نبی ﷺ کی موجودگی میں ہم یوں کیا یا کہا کرتے تھے کہ۔۔۔

۶۔ فلاں یا فلاں کام کرنے میں ہمیں کوئی عار نہ ہوتی تھی۔۔۔

۷۔ ایسے کہا جاتا تھا کہ۔۔۔

۸۔ یہ (آیت) ان حالات میں نازل ہوئی تھی۔۔۔

مقطوع ۔ (severed)

یہ ایسی حدیث ہوتی ہے جس کی اسناد سے ظاہر ہوتا ہے کہ یہ نہ تو نبی ﷺ کا اور نہ ہی کسی صحابیؓ کا ذکر ہے بلکہ کسی تابعی کا قول ہے۔

اوپر دی گئی تینوں اقسام کی احادیث کی صداقت کو جاننے اور ان کے قبول و رد کے عوامل تو وہی ہیں جو کسی بھی حدیث کی پرکھ میں استعمال ہوتے ہیں مثلاً راوی حضرات کا قابل اعتماد ہونا۔ ان کا آپس میں لنک وغیرہ وغیرہ لیکن ان کو مذکورہ بالا تین درجات میں تقسیم بھی افادیت سے خالی نہیں۔

اسطرح نبی ﷺ کے اپنے اقوال جو براہ راست ان سے سن کر روایت کئے گئے۔ کو صحابہ یا تابعین کے اقوال سے یکسر الگ کر دیا گیا۔ اس سے خاص طور فقہی مسائل پر بحث مباحثے میں بہت مدد ملی۔

اتصال اسناد کی بنیاد پر درجات احادیث

جن احادیث کی اسناد میں موجود راوی حضرات کا آپس میں سماع (سننا) ثابت ہو اور اس بات کے کوئی شواہد نہ ہوں کہ اسناد میں سے کسی راوی کا نام غائب کر دیا گیا ہے تو ان تمام احادیث کو مندرجہ ذیل اقسام میں تقسیم کیا جاتا ہے۔

مُتصِل (Continious)

ایسی حدیث کو کہتے ہیں جس میں ایک راوی دوسرے راوی سے روایت کر رہا ہو اور یہ ثابت ہو جائے کہ اس نے واقعی ان صاحب سے اپنی زندگی کے ایسے وقت میں خود یہ بات سنی جب انسان کی

سیکھنے سکھانے کی صلاحیتیں درست حالت میں ہوتی ہیں۔اور یہی شرط اس میں موجود تمام راویان کے لیے بھی صحیح ہو یہاں تک کہ سند کا سلسلہ کسی معروف صحابیؓ تک پہنچ جائے یا پھر نبی ﷺ تک جا پہنچے۔دوسرے الفاظ میں متصل ایسی موقوف یا مرفوع حدیث کو کہتے ہیں جسکی سند کا سلسلہ کسی صحابی یا نبی ﷺ تک ایسے جا ملے جسے تمام راویان نے بنفسِ نفیس سنا ہو جنہوں نے اسے روایت کیا۔ یعنی اس حدیث کی اسناد میں سے کوئی راوی نکلا ہوا نہ ہو۔

((Musnad (supported ۔ مُسنَد

ایسی متصل حدیث کو کہتے ہیں جو مرفوع ہو اور اس کی سند کا سلسلہ تمام راویان سے ہوتا ہوا نبی ﷺ تک ایسے ملا ہوا ہو کہ درمیان میں سے کوئی راوی نکلا ہوا نہ ہو۔

یہ ایک مرفوع اور موقوف حدیث کی سند متصل ہو گی جس کے سارے راوی اسکی اسناد میں موجود ہوں۔

متصل موقوف احادیث اور غیر متصل مرفوع احادیث دونوں مسند کے درجے میں نہیں رکھی جاتیں بلکہ

ایک متصل مرفوع حدیث ہی مُسنَد کے درجے میں آتی ہے۔

مُسنَد کی اصطلاح احادیث کے ایسے ذخیرے کے لیے بھی استعمال ہوتی ہے جس میں ہر صحابی کی روایت کردہ احادیث کو الگ الگ جمع کیا گیا ہو۔ مثال کے طور

۱۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی بیان کردہ تمام روایات ایک جگہ پر

۲۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی بیان کردہ تمام ایک جگہ پر اور

۳۔ بالکل ایسے ہی تمام صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کی روایت کردہ اپنے اپنے راوی کی ترتیب سے ایک ہی جگہ اکٹھی کر دی گئی ہوں۔

اس انداز میں مرتب کیا گیا سب سے بڑا ذخیرہ احادیث امام احمد بن حنبل کی کتاب مسند احمد ہے جس میں لگ بھگ تیس ہزار کے قریب احادیث ہیں۔

اسقاط اسناد کی بنیاد پر احادیث کے درجات

بعض اوقات احادیث کی اسناد میں کسی ایک یا ایک سے زیادہ راوی کا نام ترک کر دیا گیا ہوتا ہے۔ ایسا جان بوجھ کر کیا گیا ہو یا کسی اور وجہ سے ایسا ہو گیا ہو ان تمام احادیث کو مندرجہ ذیل مختلف اقسام میں تقسیم کیا جاتا ہے۔

مُرسل (hurried) ۔

ایسی حدیث جس کو ایک تابعی نے بیان کیا ہو اور بیان کرتے وقت اس صحابی کا نام حذف کر دیا ہو جس سے اس نے سنا۔ ایسی حدیث مرسل حدیث کہلاتی ہے۔ مثلاً کوئی تابعی کسی حدیث کو رسول اللہ ﷺ سے براہ راست بیان کرے۔ اب یقیناً ان تابعی نے وہ رسول اللہ ﷺ سے نہیں سنی بلکہ انہوں نے کسی صحابی سے ہی سنی ہو گی لیکن حدیث بیان کرتے وقت کسی بھی وجہ سے ان صحابی کا ذکر نہیں کیا۔

مرسل حدیث کو بنیادی طور پر مسترد کیا جاتا ہے۔ کیونکہ جن صحابی کو حذف کیا گیا ہے ہمیں ان کے حالات کا علم نہیں اور انکی تعداد ایک بھی ہو سکتی ہے یا زیادہ بھی۔ ہو سکتا ہے وہ کوئی صحابی نہ ہو اور ضعیف ہو۔ محدثین۔ فقہا اور اصول فقہ کے ماہرین کی اکثریت کا یہی نقطہ نظر ہے۔

لیکن کچھ اہل علم کا اس سے اختلاف ہے۔ تین بڑے ائمہ۔ امام ابو حنیفہ۔ مالک اور احمد بن حنبل کا نقطہ نظر یہ تھا کہ اس قسم کی حدیث کو قبول کر لیا جائے اگر بیان کرنے والا تابعی ثقہ (قابل اعتماد) ہے۔ ان کی دلیل یہ ہے کہ ایک ثقہ تابعی صرف اسی صورت میں کسی بات کو نبی ﷺ کے ساتھ منسوب کر سکتا ہے اگر اس نے کسی قابل اعتماد راوی (صحابہ) سے اسکو سنا ہو۔

مگر امام شافعی وغیرہ ایک مرسل حدیث کو کچھ شرائط کے ساتھ قبول کرتے ہیں۔ جن میں بیان کرنے والے تابعی کا بڑی عمر کا ہونا۔ اس تابعی کا ثقہ ہونا۔ اس حدیث کے خلاف کسی صحیح حدیث کا نہ

ہونا۔ حدیث کسی صحابی کے قول سے مطابقت رکھتی ہو اور حدیث کو کسی اور سند سے بھی روایت کیا گیا ہو وغیرہ وغیرہ۔

منقطع ۔ (broken)

اگر حدیث کی سند میں شروع کو چھوڑ کر یعنی صحابی کا نام چھوڑ کر آگے کسی بھی مقام سے کسی راوی کا نام حذف کر دیا گیا ہو تو ایسی حدیث کو منقطع کہا جاتا ہے۔

پھر ایسی تمام احادیث جن کی اسناد بظاہر متصل معلوم ہوتی ہے لیکن ان میں دئے گئے کسی دو راویان کا ایک دوسرے سے سماع (سننا یا ملاقات) ثابت نہیں ہوتا بھلے وہ ایک ہی زمانے میں زندہ رہے ہوں تو ایسی احادیث کو بھی متصل کی بجائے منقطع ہی کہا جائے گا۔

ایسی تمام احادیث جن میں راوی کہے کہ۔ مجھے ایک شخص نے بتایا۔ اور اس شخص کی سند کے بارے کچھ معلوم نہ ہو تو ایسی روایات کو بھی منقطع کہا جاتا ہے۔

اہل علم کا اس بات پر اتفاق رائے ہے کہ منقطع حدیث ضعیف ہوتی ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ ہم نہیں جانتے کہ محذوف شدہ راوی کے حالات کیا تھے۔

مُعضل ۔ (perplexing)

ایسی حدیث جس کی سند میں سے لگاتار دو یا دو سے زیادہ راویان کو حذف کر دیا جائے معضل حدیث کہلاتی ہے۔ معضل حدیث بھی ضعیف ہی گردانی جاتی ہے۔اور یہ مرسل اور منقطع سے بھی زیادہ ضعیف ہوتی ہے کیونکہ اس میں لگاتار دو یا دو سے زیادہ راویوں کا حال معلوم نہیں ہوتا۔

مُعلق ۔ (hanging)

ایسی حدیث جس کی شروع کی پوری کی پوری سند کو غائب کر دیا جائے اور یہ کہا جائے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا یا صحابی یا صحابی و تابعی کے علاوہ شروع کے تمام راویان کو حذف کر دیا جائے تو ایسی حدیث کو معلق حدیث کے درجے میں رکھا جاتا ہے۔

اگر حدیث کے شروع کے دو لگاتار راویان کو حذف کر دیا گیا ہو تو یہ بیک وقت معضل بھی ہے اور معلق بھی۔اگر حدیث کے شروع سے ہی لیکن ایک ہی راوی کو حذف کیا گیا تو معلق تو ہو گی مگر معضل نہیں۔اگر حدیث کی سند کے درمیان سے دو مسلسل راویان کو ترک کر دیا گیا تو یہ معضل تو ہو گی لیکن معلق نہیں۔

معلق حدیث کے بارے میں بھی عام حکم یہی ہے کہ اس کو ضعیف گردانا جائے گا کیونکہ جو راوی حذف کر دئے گئے ان کے حالات کا کوئی علم نہیں۔

خلاصہ کلام یہ کہ ایسی تمام احادیث جن میں راوی حذف کر دئے جاتے ہیں چاہے شروع میں ہوں یا آخر میں یا درمیان میں ان پر عمومی طور سے ضعیف کا حکم ہی لاگو ہوتا ہے۔

یہاں قابل ذکر بات یہ ہے کہ بعض اوقات مختلف کتابوں میں ایک حدیث پوری سند کے ساتھ نہیں ہوتی لیکن دوسری کسی کتاب میں وہی حدیث اپنی پوری متصل سند کے ساتھ موجود ہوتی ہے۔ایسی حدیث کو پھر معلق نہیں بلکہ متصل یا مسند ہی کہیں گے اور اس کی مکمل اسناد کی جانچ پرکھ کے بعد اس پر صحیح یا ضعیف کا حکم لگایا جائے گا۔ہاں اگر ایک معلق حدیث کی مکمل اور متصل سند کہیں اور دستیاب نہ ہو تو اسے ضعیف کہا جاسکتا ہے۔

تعداد راویان کی بنا پر اقسام حدیث

حدیث کی اسناد میں موجود ہر راوی کے اپنے اپنے دور میں کتنے اور لوگ تھے جو اسی حدیث کو روایت کرنے والے تھے؟اس بنیاد پر حدیث کو دو درجوں میں تقسیم کیا جاتا ہے۔

خبر متواتر (consecutive)

متواتر ایسی حدیث کو کہتے ہیں کہ وہ ہر زمانے ہر نسل میں مختلف طبقات کے اکثر لوگوں کی طرف سے روایت کی جاتی رہی ہو کہ اتنے لوگوں کا ایک ساتھ جھوٹ پر اکٹھا ہونا ممکن نہ ہو. مثال کے طور پر پانچ وقت نماز۔رمضان کے روزے۔زکوۃ۔حج اور قراءت قرآن کے متعلق روایات ہر زمانے میں

لوگوں کی ایک کثیر تعداد بیان کرتی رہی ہے۔ جیسا کہ مندرجہ ذیل حدیث تقریباً 62 مختلف صحابہ نے نبی ﷺ سے روایت فرمائی اور ان کے بعد ہر دور کے مسلمانوں میں وسیع پیمانے پر مشہور رہی اور بیان ہوتی رہی۔

جس نے بھی جان بوجھ کر مجھ سے کوئی جھوٹ منسوب کیا وہ اپنا ٹھکانا جہنم میں بنالے"۔ (رواہ " بخاری۔ مسلم۔ ابن ماجہ۔ ترمذی وابی داؤد)

ایک متواتر حدیث سے قطعی اور یقینی علم حاصل ہوتا ہے۔ اسکی تصدیق میں کوئی تردد نہیں ہونا چاہیئے۔ اس کے راوی حضرات کی گہری چھان کی بھی ضرورت نہیں پڑتی کیونکہ وہ اتنے زیادہ۔ متنوع اور مختلف ہوتے ہیں کہ ان کا کسی جھوٹ پر متفق ہونا ناممکن ہی ہوتا ہے۔

خبر متواتر کی دو اقسام ھیں

تواتر لفظی

جو نبی ﷺ سے لفظاً و معناً متواتر ہو

متواتر لفظی وہ خبر ہوتی ہے جس کے الفاظ اور معانی دونوں ہی تواتر سے منتقل کئے گئے ہوں۔ اس کی مثال یہ حدیث ہے۔

"جس نے جان بوجھ کر مجھ (یعنی رسول اللہ) سے جھوٹی بات منسوب کی۔ وہ اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنا لے۔"

اسے ستر سے زائد صحابہ نے روایت کیا ہے۔

تواتر معنوی

وہ حدیث جو صرف معناً متواتر ہو (لفظاً متواتر نہ ہو

متواتر معنوی وہ خبر ہوتی ہے جس کے الفاظ تواتر سے نہ منتقل نہ کئے گئے ہوں لیکن معنی تواتر سے منتقل کیا گیا ہو۔ اس کی مثال

دعا میں ہاتھ اٹھانا ہے۔

اس معاملے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے سو سے زائد احادیث روایت کی گئی ہیں اور ان سب میں یہ ہے کہ آپ نے دعا کے وقت ہاتھ اٹھائے لیکن یہ بات مختلف الفاظ میں بیان کی گئی ہے۔ کسی ایک جملے کو لفظاً تواتر حاصل نہیں ہے لیکن مختلف طرق (سند کے سلسلوں) کو اکٹھا کرنے سے معنوی تواتر حاصل ہو جاتا ہے۔

(تدریب الراوی۔ ج 2۔ ص 180)

احد یا خبر واحد (single)

خبر واحد ایسی حدیث کو کہتے ہیں جس کی اسناد میں موجود راویان کے اپنے اپنے زمانے میں تھوڑی تعداد میں ہی دوسرے لوگوں سے روایت ہوتی رہی ہو۔ایک حدیث کے احد ہونے کے لیے چونکہ بیان کرنے والے راویوں کی کوئی خاص تعداد مقرر نہیں اس لیے اسکو مزید تین درجوں میں تقسیم کیا جاتا ہے۔

غریب (scarce , strange)

کسی بھی حدیث کو غریب کے درجے میں اسوقت رکھتے ہیں جب ہر زمانے میں اس کو روایت کرنے والا کوئی ایک ہی فرد ہو۔ یا کسی ایک دور میں حدیث کو بیان کرنے والا ایک ہی فرد ہو اور آگے بھلے زیادہ لوگ اس کو روایت کرنے والے ہوں تو ایسی حدیث کو بھی غریب ہی کہتے ہیں۔

زیادہ تر غریب احادیث ضعیف ہی ہوتی ہیں اور کبھی کسی حدیث کے غریب ہونے سے اس کا ضعیف ہونا لازم نہیں آتا۔اگر وہ مسّلم اور اصول حدیث میں طے کیے گئے معیار پر پوری اترتی ہو تو وہ صحیح بھی ہو سکتی ہے۔

عزیز (rare , strong)

اگر ایک حدیث کسی ایک زمانے میں صرف دو مختلف راویان کی طرف سے روایت ہوئی ہو تو اسے عزیز کے درجے میں رکھا جاتا ہے۔ خبر عزیز شروع میں ایک ہی صحابی سے بھی روایت ہو سکتی ہے۔

ایسی احادیث پر بھی غریب والا حکم ہی لاگو ہوتا ہے۔ اگر اس کی اسناد صحیح ہوں یا پھر اصول حدیث میں طے شدہ معیار پر پوری اترتی ہو تو وہ صحیح ہے۔

مشہور (famous)

ہر وہ حدیث جس کو بیان کرنے والے راوی دو سے زیادہ ہوں لیکن متواتر کی تعداد میں نہ پہنچ پائیں مشہور کہلاتی ہے۔ چند علماء کے مطابق وہ احادیث جو زیادہ جانی جاتی ہوں چاہے وہ مصدقہ ذرائع سے بیان ہوں یا نہیں وہ مشہور ہی کہلاتی ہے۔ شروع میں ہو سکتا ہے ایک ہی صحابی نے اسکو رسول اللہ ﷺ سے روایت کیا ہو لیکن بعد میں یہ لوگوں میں وسیع پیمانے پر جانی گئی اور بہت سارے لوگ اس کو بیان کرنے والے ہوں۔ اور آخر تک ہر دور میں اس کو بیان کرنے والے راوی اسی تعداد میں رہتے ہوں۔ غریب یا عزیز کی طرح نہ ہو جو شروع میں ایک یا دو راوی حضرات سے بیان ہوتی ہے۔

مشہور حدیث کا حکم بھی وہی ہے جو دوسری خبر واحد کی قسموں (غریب۔ عزیز) کا ہے۔ یعنی اس میں بھی صحیح یا ضعیف دونوں ہو سکتی ہیں۔ یہ تو اس حدیث کی اسناد ہی بتائیں گی کہ اسے صحیح کہا جائے یا ضعیف۔ اگر ایک حدیث مشہور ہو اور صحیح بھی ہو تو پھر اسے غریب یا عزیز احادیث پر ترجیح دی جائے گی۔

راوی کے طریقہ روایت کی بنیاد پر حدیث کی اقسام

جب ایک راوی اپنے شیخ یا کسی دوسرے راوی سے کوئی حدیث آگے بیان کرتا ہے تو وہ عموماً کہتا ہے ۔حدثنا (اس نے ہم تک روایت کیا) یا۔اخبارنا (اس نے ہمیں مطلع کیا) یا۔سَمِعتُ (میں نے اس سے سنا) یا۔ عن (میں بیان کرتا ہوں فلاں کی اتھارٹی (صدق) پر) وغیرہ وغیرہ۔

ان میں سے پہلے تین طریقوں پر روایت کی گئی حدیث ظاہر کرتی ہے کہ راوی نے خود ذاتی طور پر اس کو بیان کرنے والے سے سنا۔ لیکن۔ عن۔کے ساتھ بیان کی گئی روایت ذاتی طور پر بھی سنی ہو سکتی ہے یا کسی دوسرے راوی سے اس کے علم میں آئی ہو سکتی ہے جس کا نام لینے کی بجائے اس نے جہاں سے بات چلی اسکی اتھارٹی پر آگے بیان کر دیا۔ روایت بیان کرنے کے ان طریقوں کی بنیاد پر حدیث کو مندرجہ ذیل مختلف حصوں میں تقسیم کیا جاتا ہے۔

۔مدلس (concealed)

مدلس ایک ایسی حدیث کو کہتے ہیں جس میں حدیث بیان کرنے والا۔ عن۔کے ساتھ کسی شیخ کی اتھارٹی پر حدیث بیان کرتا ہے جس سے اس کی ملاقات بھی ثابت ہوتی ہے مگر یہ حدیث اس نے اس شیخ سے خود نہیں سنی ہوتی۔ اور وہ یہ ظاہر بھی نہیں کرتا کہ یہ حدیث اس تک کس کے ذریعے پہنچی بلکہ ۔عن۔کا استعمال کرکے یہ تاثر دینے کی کوشش کرتا ہے کہ اس نے خود اس شیخ سے سنا جبکہ جس سے اس نے سنا اس کی شناخت ظاہر نہیں کرتا۔ جس کی وجہ سے اسکی اسناد میں بے یقینی سی پیدا ہو جاتی ہے۔ کسی راوی کی شناخت کا اسطرح ظاہر نہ کرنا تدلیس (یعنی چھپانا) کہلاتا ہے۔

:تدلیس کی تین قسمیں ہیں

تدلیس اسناد

جب کوئی شخص اپنے شیخ سے جس سے اسکی ملاقات بھی رہی ہو کوئی ایسی حدیث روایت کرے جو اس نے خود اس شیخ سے نہیں سنی بلکہ کسی اور سے سنی۔اور بجائے یہ بتانے کے اس نے خود اس حدیث کو اس شیخ سے نہیں سنا وہ۔اپنے شیخ کی اتھارٹی پر۔یا۔اس نے کہا۔جیسے الفاظ کا استعمال کرکے یہ تاثر دینے کی کوشش کرتا ہے کہ جیسے اس نے خود اس حدیث کو سنا۔یوں اس حدیث کی اسناد کی تفصیل جان بوجھ کر چھپالیتا ہے۔

تدلیس شیوخ

جب تدلیس کرنے والا اس شیخ کا نام تو بیان کرے جس سے اس نے حدیث ذاتی طور پر سنی مگر ایسے انداز میں کہ اس کی شناخت ظاہر نہ ہوسکے۔مثلاً اس شیخ کو غیر معروف نام استعمال کرکے۔یا اس کے بچپن کا کوئی نام استعمال کرکے وغیرہ وغیرہ۔

تدلیس تسویہ

العراقی (806ھ) نے تدلیس کی ایک تیسری قسم بھی بیان کی ہے جسے تدلیس تسویہ کہا جاتا ہے۔اس کی مثال کچھ یوں ہے کہ ایک حدیث کی سند میں دو ایسے راوی پائے جاتے ہوں جو ثقہ (قابل اعتماد)

ہوں اور ان کی آپس میں ملاقات بھی ثابت ہو لیکن ان دونوں کے بیچ ایک ضعیف راوی بھی ہو۔ یعنی صورتحال کچھ یوں ہو جائے۔ روایت میں ثقہ شیخ۔ ثقہ راوی۔ ضعیف راوی۔ ثقہ راوی۔ یہاں اب دونوں ثقہ راوی کی ملاقات بھی ثابت ہے۔ اب تدلیس کرنے والا شخص اس حدیث کو ایسے روایت کرے گا کہ وہ ضعیف راوی کو بیچ میں سے حذف کرکے راوی براہ راست ثقہ راوی سے روایت کر دے گا۔ اس طریقے سے وہ اپنی سند میں تمام ثقہ راویوں کا ہی ذکر کرے گا۔ یہ تدلیس کی بدترین شکل ہے۔ اس میں تدلیس کرنے والا شخص ایسے طریقے سے حدیث کو روایت کرتا ہے کہ سننے والا اسے صحیح ہی سمجھتا ہے۔ اس میں بڑا دھوکہ پایا جاتا ہے۔

نوٹ :۔ تدلیس اور اسقاط اسناد (منقطع۔ مرسل معضل وغیرہ) میں بڑا فرق یہ ہے کہ اسقاط اسناد سامنے نظر آ رہی ہوتی ہے۔ یعنی جب سند میں کہیں سے کوئی راوی حذف ہوتا ہے تو اس کے ثبوت موجود ہوتے ہیں۔ مثلاً۔ الف۔ اگر۔ ب۔ سے روایت کرتا ہے تو علم الرجال میں سے پہلے ہی یہ معلوم ہوتا ہے کہ چونکہ۔ الف۔ کی۔ ب۔ سے ملاقات نہیں ہوئی تو لازماً درمیان میں کوئی تیسرا بھی ہے۔ جبکہ تدلیس میں۔ الف۔ جب۔ ب۔ سے روایت کرتا ہے تو بیچ میں کوئی تیسرا تو ہوتا ہے لیکن اسکے ساتھ ساتھ۔ الف۔ کی۔ ب۔ سے ملاقات بھی ثابت ہوتی ہے یوں یہ پتہ لگانا نہایت مشکل ہو جاتا ہے کہ درمیان میں سے کوئی راوی حذف کیا گیا ہے۔

کسی بھی حدیث میں کی گئی تدلیس کا علم دو طریقے سے ہوتا ہے۔ایک تو تدلیس کرنے والا پوچھنے پر خود ہی بتادے۔ یا کوئی محدث یا علم الرجال کا محقق اپنی تحقیق کے بل پر تدلیس کا سراغ لگالے۔

جس حدیث میں تدلیس ثابت ہو جائے اسے مسترد کر دیا جاتا ہے۔اور ایک نقطہ نظر کے مطابق تدلیس کرنے والے شخص کی روایت کی گئی ہر روایت کو مسترد کر دیا جائے گا۔دوسرا نقطہ نظر یہ ہے کہ تدلیس کرنے والا شخص اگر کسی دوسری روایت کو واضح الفاظ میں بیان کرے جیسا کہ

حدثنا یا اخبارنا یا سمعت جس سے ثابت ہو کہ میں نے خود سنا تو اسے قبول کیا جائے گا۔

لیکن جب کسی روایت کو ذو معنی انداز میں بیان کرے گا تو اس کو مسترد کر دیا جائے گا۔

مُرسَل خفی

مرسل خفی کی تعریف

مرسل۔لفظ ارسال کا اسم مفعول ہے جس کا معنی ہے ڈھیلی ڈھالی چیز۔ خفی۔ظاہر کا متضاد ہے۔اس کا مطلب ہے چھپی ہوئی چیز جسے تفصیلی تحقیق کے بغیر معلوم نہ کیا جاسکے۔

اصطلاحی مفہوم میں مرسل خفی ایسی حدیث ہوتی ہے جس کا راوی اسے کسی ایسے شیخ سے روایت کرتا ہے جس سے اس راوی کی ملاقات ہوئی ہوتی ہے یا کم از کم جو اس کے زمانے میں موجود ہوتا ہے لیکن اس راوی نے شیخ سے کوئی بھی حدیث سنی نہیں ہوتی۔وہ راوی حدیث کو ذو معنی الفاظ

میں روایت کرتا ہے جیسے ("میں نے اس شخص سے یہ حدیث سنی" کی بجائے یہ کہنا کہ) "اس نے کہا"۔تو یہ مرسل خفی ہو گی۔

مرسل خفی کا حکم

یہ ضعیف حدیث ہے۔اس کی وجہ یہ ہے کہ یہ منقطع ہے۔جب اس کا منقطع ہونا ظاہر ہو جائے گا تو اس پر وہی حکم لگے گا جو منقطع حدیث کا حکم ہے۔

مسلسل (uniformly-linked)

ایک مسلسل حدیث ایسی حدیث کو کہتے ہیں جس کی اسناد میں تمام کے تمام راوی شروع سے لے کر آخر تک ایک ہی انداز میں روایت کرتے ہوں۔مثال کے طور پر اگر ایک حدیث کے تمام راوی۔

حدثنا۔(فلاں نے ہم تک روایت کیا) کہہ کر حدیث بیان کر رہے ہوں تو ایسی حدیث کو مسلسل کہیں گے۔مسلسل حدیث کا علم تدلیس کی ممکنات پر بحث مباحثے کے لیے استعمال ہوتا ہے۔

اسناد اور متن کی نوعیت کی بنا پر درجات حدیث

حدیث کا متن اور اسناد کی نوعیت بھی اہم عوامل میں سے ہے۔متن اور اسناد کی مختلف نوعیات کی بنا پر حدیث کو مندرجہ درجات میں تقسیم کیا جاتا ہے۔

شاذ۔ (irregular)

ایسی حدیث کو کہتے ہیں جو کسی قابل بھروسہ راوی کی طرف سے روایت کی گئی ہو مگر اس سے بھی زیادہ قابل اعتماد راوی کی بیان کی گئی کسی دوسری حدیث کے خلاف جاتی ہو۔ تو ایسے میں زیادہ ثقہ راویان کی حدیث کو ترجیح دی جاتی ہے اور دوسری کو شاذ قرار دے کر مسترد کر دیا جائے گا۔ یہ مخالفت سند میں بھی پائی جا سکتی ہے اور متن میں بھی ہوتی ہے۔

جن روایات کی مخالفت میں کوئی شاذ حدیث ٹھہرتی ہو تو ان کو محفوظ کہتے ہیں۔ شاذ روایت کو مسترد کر کے محفوظ روایات کو لے لیا جاتا ہے۔

منکر۔ (denounced)

ایسی روایت جو کسی ضعیف راوی کی طرف سے بیان کی جا رہی ہو اور کسی ثقہ راوی کی بیان کردہ روایت کے خلاف بھی جاتی ہو تو اسے منکر کے درجے میں رکھا جائے گا۔ کچھ محدثین تو ضعیف راویان کی بیان کردہ تمام احادیث کو منکر کے درجے میں ہی رکھتے ہیں۔ اور بعض اوقات ایک حدیث کو اس وقت منکر قرار دیا جاتا ہے جب وہ رسول اللہ ﷺ کے عمومی اقوال سے متصادم ہو۔

منکر کے برعکس اگر ثقہ راویوں کی بیان کردہ حدیث میں کوئی قابل بھروسہ راوی اپنی طرف سے کچھ اضافہ کردے جو حدیث کے متن سے متصادم بھی نہ ہو تو اسے راوی کی رائے کے طور پر قبول کرلیا جائے گا۔ روایت کے اس حصے کو زیادۃ ثقہ کہتے ہیں۔

مُدرَج۔ (interpolated)

مدرج ایسی حدیث کو کہتے ہیں جس میں کسی راوی کا اپنا قول بھی حدیث کا حصہ بن جائے اور اس کی نشاندہی نہ کی گئی ہو کہ یہ اضافہ راوی کی طرف سے ہے یا یہ رسول اللہ ﷺ کا قول ہے۔

یہ اضافہ حدیث کے شروع۔ بیچ یا آخر میں کہیں بھی پایا جاسکتا ہے۔

عموماً یہ ادراج متن میں ہی پایا جاتا ہے مگر بعض اوقات ایسا اسناد میں بھی دیکھنے کو ملتا ہے جب کوئی راوی کسی ایک حدیث کی سند کسی دوسری میں پیوند کر دیتا ہے۔ ادراج کا علم کئی ذرائع سے ہو سکتا ہے۔

۱۔ یہی روایت کسی دوسری طرق یا سند سے موجود ہو اور وہاں ادراج کو الگ کر دیا گیا ہو

۲۔ اہل علم تحقیق کرکے واضح کر دیں کہ اس جگہ متن میں ادراج کیا گیا ہے

۳۔ راوی خود اقرار کرلے کہ یہ اس کی اپنی بات ہے جو حدیث میں داخل ہو گئی ہے۔

۴۔ رسول اللہ ﷺ کی زبان مبارک سے اس بات کا جاری ہونا ناممکن ہو۔

اگر کوئی راوی ادراج کا عادی ہو تو وہ غیر ثقہ یعنی نا قابل بھروسہ کہلائے گا اور اسکی ساری روایات کو مسترد کر دیا جائے گا۔ لیکن اگر کسی راوی سے ایسا کبھی غلطی سے ہو گیا ہو یا انہوں نے کسی مشکل بات کو آسان کرنے ے لیے ادراج کیا ہو تو اس راوی کے متعلق محدثین نے نرم رویہ اختیار کیا ہے اور ان کی باقی روایات کو یکسر مسترد نہیں کیا۔

اسناد یا متن میں کسی پوشیدہ خرابی کی بنیاد پر درجات حدیث

ایسی احادیث کو معلل (defective) کہا جاتا ہے۔

اس سے پہلے کہ ہم معلل حدیث کو سمجھنے کی کوشش کریں اور یہ جانیں کہ پوشیدہ خرابی کس نوعیت کی ہو سکتی ہے۔ بہتر ہو گا کہ ہم مقلوب اور مضطرب احادیث کو پہلے دیکھ لیں کیونکہ ان سے ہمیں معلل کو سمجھنے میں مدد ملے گی۔

مضطرب (shaky)

حافظ ابن کثیر کے مطابق اگر کسی روایت کے راویان اس روایت کو بیان کرنے والے شیخ کے بارے میں متفق نہ ہوں یا متن اور اسناد میں کسی نکتے پر ان کا اتفاق نہ ہو اور اختلاف بھی ایسا ہو کہ ایک کی رائے کو دوسرے کی رائے پر ترجیح نہ دی جا سکتی ہو جس کی وجہ سے روایت کے متن یا اسناد میں بے یقینی کی سی کیفیت پیدا ہو جائے تو ایس روایت کو مضطرب کے درجے میں رکھیں گے۔

مقلوب ۔ (reversed, changed)

مقلوب اس حدیث کو کہتے ہیں جس میں کسی روایت کی سند کسی دوسری روایت کے متن میں پیوند کر دی جائے یا کسی روایت کا متن کسی دوسری روایت کی سند سے جوڑ دیا جائے۔ یا کوئی راوی روایت کو بیان کرتے وقت متن کا کوئی جملہ الٹی ترتیب سے بول دے۔

کسی راوی کی طرف سے حدیث کی سند میں کسی کا نام بدل دینا یا ناموں کی ترتیب بدل دینا بھی حدیث کو مقلوب بنا دیتا ہے۔ مثال کے طور پر ایک حدیث کو نبی ﷺ سے ابو ہریرہؓ کے ذریعے روایت کیا جائے لیکن اصل میں وہ کسی اور نے نبی ﷺ سے روایت کی ہو۔ یا ولید سے مسلم نے سنا کہا جائے لیکن اصل میں مسلم نے ولید سے سنا ہو وغیرہ وغیرہ

معلل ۔ (defective)

معلل ایسی حدیث کو کہتے ہیں جس کی سند یا متن میں کوئی ایسی خرابی ہو جو پوشیدہ ہو اور اسکے ظاہر ہو جانے سے حدیث کی صحت پر فرق پڑتا ہو۔ اگر دونوں باتیں ہوں تو ہی اس حدیث کو معلل کہیں گے۔ ورنہ اگر اسناد یا متن میں کوئی غیر پوشیدہ خرابی ہو تو وہ حدیث پہلے بیان کیے گئے درجات میں سے کسی میں ڈالی جائے گی۔

حدیث میں پوشیدہ علتیں مندرجہ ذیل ہو سکتی ہیں

ا۔ کسی حدیث کو مرفوع قرار دینا جبکہ اصل میں وہ موقوف ہو۔ یا اسے مسند قرار دینا جبکہ اصل میں وہ مرسل ہو۔

۲۔ایک راوی اپنے استاذ سے کوئی حدیث بیان کر رہا ہو لیکن وہ ان شیخ سے کبھی ملا ہی نہ ہو۔ یا وہ کسی ایک صحابی سے حدیث بیان کر رہا ہو لیکن اصل میں وہ حدیث کسی دوسرے صحابی کی طرف سے بیان کردہ ہو۔

علل کا علم۔ مصطلح الحدیث (علم الحدیث) کی سب سے مشکل ترین شاخ ہے۔اور اس کا درجہ دوسرے علوم سے بلند ہے۔اسکی وجہ یہ ہے کہ اس علم کے ذریعے احادیث میں پوشیدہ خامیاں تلاش کی جاتی ہیں۔اس علم کے ماہرین کے لیے اعلی درجے کا حافظہ۔ معلومات اور وسعت نظر چاہیے ہوتی ہے۔ اسی وجہ سے اس میدان میں سوائے چند قلیل ماہرین جیسے ابن مدینی (234ھ)۔ابن ابی حاتم الرازی (327ھ)۔العلل (311ھ)۔الدارقطنی (385ھ) نے ہی اس پر کتابیں لکھی ہیں۔ابن ابی حاتم نے اپنی کتاب میں تقریباً 2-840 معلل احادیث بیان کی ہیں۔

راویوں کی یاداشت اور کردار کی بنیاد پر درجات احادیث

پہلی دو صدیوں کے محدثین کے ہاں حدیث کے فقط دو ہی درجات ہوتے تھے ایک ضعیف اور دوسرا صحیح۔ترمذی وہ پہلے محدث تھے جنہوں نے تمام ضعیف قرار دی گئی احادیث میں سے حسن کو الگ

کیا۔یہی وجہ تھی کہ احمد بن حنبل جیسے فقہا ضعیف احادیث سے دلائل پیش کیا کرتے تھے۔یہی وہ ضعیف احادیث تھیں جو بعد کی عرق ریزی سے حسن کے درجے کو پہنچیں۔

اب ہم ان چار اہم درجات حدیث پر ایک تفصیلی نگاہ ڈالتے ہیں۔

صحیح ۔ (sound)

صحیح حدیث ایسی حدیث کو کہتے ہیں جس کی اسناد شروع سے لے کر آخر تک متصل ہو۔اور ایسے راویان پر مشتمل ہو جو زبردست یاداشت کے مالک سمجھے جاتے ہوں اور اس حدیث میں کوئی ظاہری یا باطنی علت موجود نہ ہو۔

منقطع۔معضل۔مضطرب۔مقلوب۔شاذ۔منکر۔معلل یا مدلس میں سے کوئی اس تعریف کے مطابق صحیح نہیں قرار دی جا سکتی۔

احادیث کو جمع کرنے والے لوگوں میں سب سے زیادہ نام امام بخاری اور امام مسلم نے کمایا جس کی وجہ صرف اور صرف صحیح احادیث کو جمع کرنے کی انکی انتھک کوششیں ہیں۔عمومی طور پر قاعدہ یہی رہا کہ راویان جس قدر قابل بھروسہ ہوں اور اچھی یاداشت کے مالک سمجھے جاتے ہوں اتنی ہی حدیث مستند ہو گی۔مثال کے طور پر

الشافعی--> مالک--> نافعی--> عبداللہ بن عمرؓ--> نے سنا رسول اللہ ﷺ سے۔۔۔

یہ سنہری اسناد کہلائے گی کیونکہ اس میں موجود ہر راوی صادق اور امین ہونے کی زبردست شہرت رکھتا ہے۔ کچھ محدثین بخاری کو مسلم پر ترجیح دیتے ہیں کیونکہ امام بخاری صرف انہی اسناد کو تلاش کرتے تھے جن میں راویان کی آپس میں ملاقات ثابت ہو بھلے زندگی میں ایک ہی بار ہو۔ جبکہ امام مسلم ایسی احادیث کو بھی قبول کر لیتے تھے جن میں راویان ثقہ (قابل اعتماد) ہوں اور ایک دور میں زندہ رہے ہوں بھلے ان کی ملاقات نہ بھی ہوئی ہو۔

صحیح حدیث پر عمل کرنا واجب ہے۔ اس بات پر حدیث۔ اصول فقہ اور فقہ کے ماہرین کا اتفاق رائے ہے۔ یہ شریعت کی حجتوں میں سے ایک ہے اور ایک مسلمان کو اسے ترک کرنے کی کوشش نہیں کرنی چاہیئے۔

حسن ۔ (good)

امام ترمذی کے مطابق حسن حدیث وہ ہوتی ہے جو شاذ نہ ہو۔ اس کی سند میں سب عادل اور قابل بھروسہ راوی ہوں اور وہ ایک سے زیادہ اسناد کے ذریعے بیان ہوئی ہو۔

الذھبی کے مطابق حسن حدیث وہ حدیث ہے جو ضعیف سے اوپر کے درجے کی ہے مگر کسی بھی وجہ سے صحیح کے درجے تک نہ پہنچ پاتی ہو۔

حافظ ابن حجر کے مطابق حسن وہ حدیث ہے جس کی سند متصل ہو۔ راوی اچھے کردار کے مالک ہوں۔ شاذ نہ ہو اور اس میں کوئی پوشیدہ خامی بھی نہ ہو مگر راویوں میں اسکی حفاظت میں کچھ کمی پائی جاتی ہو تو اسے صحیح کی بجائے حسن کہیں گے۔

امام ترمذی کے مطابق ایک ضعیف حدیث اگر کسی مختلف سند کے ساتھ بھی روایت ہوئی ہو اور اسکے ضعیف ہونے کی وجہ راویان کا جھوٹا اور فاسق ہونا نہ ہو تو ایسی حدیث کو حسن لغیرہ کہتے ہیں۔

اس تعریف سے ہم یہ اخذ کر سکتے ہیں کہ ایک ضعیف حدیث حسن لغیرہ کے درجے تک دو امور کی وجہ سے پہنچ پاتی ہے۔

۱۔ وہ حدیث کسی اور سند سے بھی روایت کی گئی ہو اور وہ سند پہلی جیسی یا اس سے زیادہ قوی ہو۔

۲۔ حدیث کے ضعیف ہونے کا سبب راوی کا کچا حافظہ۔ سند کا منقطع ہونا اور راوی کا بے خبر ہونا ہو (نہ کہ اس پر جھوٹ اور فسق کا الزام ہو)

لیکن اگر حدیث کا ضعف شدید ہو یعنی اگر وہ حدیث اپنے راوی پر جھوٹ اور فسق کے الزام کی وجہ سے ضعیف قرار دی گئی ہو یا حدیث بذات خود شاذ ہو تو ایسی حدیث دوسری اسناد کے ساتھ موجود ہونے کے باوجود ایک دوسرے کے درجے کو بلند نہیں کریں گی۔

ضعیف ۔ (weak)

ایک ایسی حدیث جو اپنی کسی کمزوری کی وجہ سے حسن کے درجے تک بھی نہ پہنچ سکے وہ ضعیف کہلائے گی۔ یہ ضعف عموماً اسناد میں اسقاط کی وجہ سے۔ کسی راوی کے برے کردار کی وجہ سے۔ کسی دوسری صحیح حدیث کے متن کے خلاف ہونے۔ راوی کے بدعتی ہونے یا اس کے حالات کا مکمل علم نہ ہونے کی وجہ سے ہو سکتا ہے۔

کسی حدیث میں اوپر دی گئی کمزوریاں جتنی کم ہوں گی اتنی ہی حدیث کم ضعیف ہو گی۔ اور جتنی زیادہ ہوں گی اتنی ہی وہ حدیث شدید ضعیف ہو گی اور موضوع (من گھڑت) کے قریب ہو گی۔

موضوع۔ من گھڑت (fabricated)

موضوع۔ وضع۔ سے ہے۔ جس کا معانی ہے گھڑی ہوئی چیز۔ اصطلاحی معنوں میں موضوع حدیث ایسی حدیث کو کہتے ہیں جو اپنے پاس سے گھڑ کر نبی ﷺ سے منسوب کر دی گئی ہو۔

یہ ضعیف احادیث میں سے سب سے بدترین درجے کی حدیث ہے۔ بعض اہل علم تو اسے ضعیف حدیث میں بھی نہیں شمار کرتے بلکہ ایک الگ درجے میں رکھتے ہیں۔ اسکی وجہ یہ ہے کہ اپنی طرف سے کوئی بات نبی ﷺ سے منسوب کرنا ایک بہت بڑا جرم ہے۔

موضوع حدیث کو پہچاننے کے کئی طریقے ہیں۔ ایک تو یہ کہ بیان کرنے والا خود ہی یہ اقرار کر لے کہ یہ حدیث اسناد سمیت اس نے خود ہی بنائی ہے۔۔ مثال کے طور پر محمد بن سعید المسلوب کہا کرتا تھا کہ

کسی اچھی بات کے ساتھ اسناد بنا کر اسے بطور حدیث پیش کرنے میں کوئی حرج نہیں۔ایک اور مشہور مؤجد حدیث عبدالکریم ابوعلوجہ جس کو بصرہ کے گورنر محمد بن سلیمان نے صلیب پر چڑھا دیا تھا نے خود اقرار کیا تھا کہ اس نے تقریباً چار ہزار کے قریب احادیث گھڑی ہیں جس میں اس نے حرام اشیاء کو بھی حلال قرار دے دیا اور حلال کو حرام۔

تنقیدِ حدیث مابین المسلمین بحوالہ سنن ابن ماجہ کے مصنف نے اپنی کتاب میں کئی موضوع احادیث کی مثالیں دی ہیں جن کی روشنی میں موضوع احادیث کو مندرجہ ذیل آٹھ قسموں میں تقسیم کیا جا سکتا ہے جن کو حدیث گھڑنے کی وجوہات بھی کہا جا سکتا ہے۔

۱۔ سیاسی اختلافات کی بناپر لوگوں نے حدیثیں گھڑیں۔

۲۔ مذہبی اختلاقات کی بنیاد پر اپنے مسلک کو سچ ثابت کرنے کے لیے احادیث گھڑی گئیں۔

۳۔ اپنی نکالی ہوئی بدعات کی حمایت میں گھڑی گئی احادیث

۴۔ قصہ گو حضرات کی گھڑی ہوئی احادیث

۵۔ گمراہ سنیاسیوں کی طرف سے گھڑی گئی احادیث

۶۔ کسی ایک امام۔ جگہ یا نسل کی حمایت کے لیے گھڑی گئی احادی

۷۔ ذاتی مفاد کی خاطر گھڑی گئی احادیث

۸۔ مشہور کہاوتیں جن کی سند گھڑ کے انہیں حدیث بنا کر پیش کر دیا گیا۔ بالکل ایسے جیسے اسرائیلیوں نے قصے کہانیاں اور کہاوتیں اپنے نبیوں کے نام سے منسوب کر کے انہیں ہی اپنا دین و مذہب بنا لیا۔

ان کے علاوہ ایسے درجات بھی ہیں۔ جو آج کل لکھے جاتے ہیں۔

حدیث قدسی

قدسی۔ لفظ القدس بمعنی پاکیزگی۔ پاکیزہ۔

علم حدیث کی اصطلاح میں 'حدیث قدسی' رسول اللہ ﷺ سے منسوب اس روایت کو کہتے ہیں جس میں رسول اللہ ﷺ روایت کو اللہ تعالیٰ سے منسوب کرتے ہیں۔ یعنی اس کی سند اللہ تعالیٰ تک بیان کی جاتی ہے۔ حدیثِ قدسی میں اللہ تعالیٰ کے لیے "متکلّم" کا صیغہ استعمال کیا جاتا ہے۔

صحیح احادیثِ قدسیہ کی تعداد دو سو سے زیادہ نہیں ہے۔

حدیث قدسی اور قرآن میں فرق

حدیث قدسی اور قرآن میں فرق بہت واضح ہے۔

۱۔ قرآن مجید کے الفاظ اور معانی دونوں اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہوتے ہیں۔ جبکہ حدیث قدسی کے

۲۔ معانی اللہ کی جانب سے اور الفاظ رسول اکرم ﷺ کی جانب سے ہوتے ہیں۔

۳۔ قرآن کی تلاوت بطور عبادت کی جاتی ہے۔ جبکہ حدیث قدسی کی تلاوت بطور عبادت نہیں کی جاتی۔

۴۔قرآن مجید کی تمام آیات متواتر حدیث ہیں۔ جبکہ حدیث قدسی احاد حدیث بھی ہو سکتی ہے۔

۵۔قرآن کے الفاظ معجز ہیں جبکہ حدیث قدسی میں اعجاز نہیں

۶۔قرآن صرف جبرائیل کے واسطے سے نازل ہوا ہے جبکہ احادیث قدسی بلاواسطہ بھی نازل ہوئی

۷۔قرآن میں تواتر شرط ہے جبکہ حدیث قدسی میں نہیں

۸۔قرآن کی روایت بالمعنی جائز نہیں احادیث قدسی کی جائز ہے

۹۔قرآن بلاطہارت چھونا اور حائضہ جنبی کے لیے تلاوت بھی جائز نہیں جبکہ احادیث قدسی کے لیے یہ احکام علی اللزوم نہیں

۱۰۔نماز میں قرآن کی تلاوت ہوتی ہے حدیث قدسی کی تلاوت جائز نہیں

۱۱۔قرآن کی نسبت صرف اللہ ہی کی طرف جبکہ احادیث قدسی کی رسول اللہ کی طرف بھی ہوتی ہے

۱۲۔قرآن کی کتابت دور نبوی ﷺ میں ہوئی جبکہ احادیث کی بعد میں

۱۳۔حدیث قدسی روایت کرنے والے راوی دو طرح کے الفاظ استعمال کرتے ہیں

بسا اوقات راوی حدیث قدسی روایت کرتے ہوئے کہتا ہے۔

قال رسول اللہ فیما یرویہ عن ربہ

یعنی رسول اللہ ﷺ اپنے رب سے روایت کرتے ہیں۔

بعض اوقات راوی حدیث قدسی کو اس طرح بیان کرتا ہے

قال اللہ تعالیٰ فیما رواہ عنہ رسولہ

یعنی اللہ تعالیٰ نے فرمایا جسے اس کے رسول ﷺ نے راویت کیا۔

حدیث قدسی حدیث کی کتابوں سے ڈھونڈی ہوئی انسانوں کی مرتب کردہ احادیث ہیں۔شروع شروع میں جن کی تعداد کم تھی۔اب زیادہ ہے۔جس میں وقت کے ساتھ ساتھ اور حدیثیں بھی شامل کی جارہی ہیں۔

ان میں بھی کچھ حدیثیں ایسی ہیں جن کو لوگوں نے خود گھڑ کر اللہ کی طرف منسوب کیا ہوا ہے۔

دراصل اس طرح سے وہ اپنی بات کی طرف لوگوں کو مائل و قائل کرنا چاہتے تھے۔جو کہ سراسر اللہ پر اور نبی ﷺ پر جھوٹی بات کہنا ہے۔اور گناہ کبیرہ کے زمرے میں آتا ہے۔

صحاح ستہ میں بھی اصولِ حدیث کا پوری طرح استعمال کیا جائے تو یقیناً۔اس معیار پر پورا نہ اترنے والی روایات اور اقوال ابھی ان میں بھی موجود ہوں گے۔جن کو چھانٹنا علماء کی ذمہ داری ہے۔

صحاح ستہ کی کتابوں کے لحاظ سے حدیثوں کی تقسیم

متفق علیہ

جس حدیث کا ذکر صحیح بخاری اور صحیح مسلم دونوں میں ہو۔اسے متفق علیہ کہتے ہیں۔

صحیح بخاری

جس حدیث کا ذکر صحیح بخاری سے ہو

صحیح مسلم

جس حدیث کا ذکر صحیح مسلم سے ہو

جامع ترمذی

جس حدیث کا ذکر ترمذی سے ہو

سنن نسائی

جس حدیث کا ذکر نسائی سے ہو

سنن ابنِ ماجہ

جس حدیث کا ذکر ابن ماجہ سے ہو

سنن ابوداؤد

جس حدیث کا ذکر ابوداؤد سے ہو

علوم الاحادیث

اب ذرا احادیث پرکھنے پر جو علوم لکھے گئے ان کے بارے پڑھو اور غور کرو تو پتہ چلتا ہے کہ احادیث گھڑنے کے فتنے کو زیادہ تر دوسری صدی میں عروج حاصل ہوا۔ اور ایسے دور میں جب کہ اسلام دشمن عناصر (سبائی۔ رافضی۔ مجوسی۔ ایرانی۔ یہودی اور نصرانی وغیرہ) چوری چھپے ملاوٹ کر رہے تھے ۔اس بات کی اشد ضرورت بھی تھی۔ کہ کوئی اس ملاوٹی کام سے پردہ اٹھائے۔ چنانچہ دوسری صدی کے آخر میں امت کے ذہین ترین افراد نے احادیث کی تدوین کی طرف توجہ دی۔ اور ان کی تحقیق و

تفتیش کرنے کو ہی اپنا بنیادی کام بنالیا۔ اور واقعی داد کے مستحق ہیں وہ مخلص لوگ جنہوں نے اس کام کا بیڑا اٹھایا۔ اور دن رات ایک کرکے یقیناً اس کا حق بھی ادا کر دیا۔ ان محدثین و علماء کرام نے سر توڑ کوشش کرکے دودھ کا دودھ اور پانی کا پانی کر دیا۔ ان کی انتھک محنتیں اور کوششیں صرف اور صرف اس غرض سے تھیں۔ لوگوں تک صحیح بات پہنچے۔ نبی ﷺ کے منہ سے نکلے ہوئے سچے الفاظ ہی مسلمانوں تک پہنچ سکیں۔ امت کے یہ جلیل القدر حضرات احادیث کی چھان پھٹک کا کام تیسری صدی کے تقریباً نصف تک کر چکے تھے۔ یہ اتنا فنی اور منفرد نوعیت کا کام تھا۔ کہ اسے ماہرین ہی سرانجام دے سکتے تھے۔ عام آدمی کے بس کی بات نہ تھی۔ اور اسی اصلاحی کام کی بدولت حدیثوں کی جانچ پڑتال کرتے ہوئے۔ انہوں نے ایسے ایسے علوم وضع کر دیے۔ کہ روئے زمین پر اس کی مثال نہیں ملتی۔ ان میں ایسے ایسے قواعد و ضوابط وضاحت سے بیان کر دیے ۔ کہ بڑی آسانی سے حق بات سامنے آجائے ۔ خالص کی تلاش تک کے یہ مراحل جن علوم کے ذریعے طے ہوئے۔ ان سب کا یہاں پر تذکرہ کرنا ضروری نہیں۔ صرف بات سمجھانا مقصد ہے۔

کہ سارا کچھ صرف خالص کی تلاش کے لئے ہے۔

ان علوم پر عربی میں بہت ساری کتابیں موجود ہیں۔ کچھ کا اردو ترجمہ ہو چکا اور کچھ کا باقی ہے۔

ان میں سے چند کے نام درج ذیل ہیں۔ جو چھان بین کی اہمیت کو اچھی طرح واضح کر دیتے ہیں۔

علم الروایہ۔ علم الدرایہ ۔ علم اسماء الرجال۔ علم الجرع و تعدیل۔ علم الانساب۔ علم الصحابہ۔ علم الاسماء والصفات۔ علم المشتبہ۔ علم التاویل۔ علم الضعفاء والموضوعات۔ علم الثقات۔ علم الاسماء والکنی والألقاب۔ علم العلل۔ علم التاریخ الرّواۃ۔ علم الناسخ والمنسوخ۔ علم المصطلح الحدیث۔

علم تلفیق الحدیث۔ علم المطاعن۔ علم الضعفاء والمتروکین

علم الروایہ

یہ وہ علم ہے جس میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے علم روایۃ الحدیث کی تعریف یوں کی جاتی ہے اقوال وافعال کو نقل کیا جاتا ہے اس علم کا دوسرا نام علم متن الحدیث ہے

اس علم کا موضوع ہے

ذات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بحیثیت رسول

علم الدرایہ

علم حدیث میں اس علم سے مراد حدیث کا وہ خاص شعبۂ علم ہے کہ جس میں حدیث کے متن اور مضمون پر بحث کی جاتی ہے۔ جو عقلی معیار پر پوری اترتی ہو۔

محدثین نے اس علم کے جو اصول اور قواعد و ضوابط بیان کیے ہیں وہ درج ذیل ہیں۔

۱۔سب سے پہلا اصول کہ روایت قرآن سے متصادم نہ ہو۔اگر قرآن کے خلاف ہے تو سیدھا سیدھا رد ہو جائے گی۔مزید کسی چھان بین کی ضرورت نہیں رہتی۔

کیونکہ اس علم کی بنیاد بھی اللہ کی کتاب قرآنِ کریم نے رکھی ہے۔جب حضرت عائشہ صدیقہؓ پر منافقین نے تہمت لگائی تو اس خبر کو ان منافق لوگوں نے اس طرح پھیلا دیا کہ بعض صحابہؓ بھی غلط فہمی کا شکار ہو گئے تھے۔جب اللہ جل شانہ نے اس واقعہ افک کا سورۃ النور میں حضرت عائشہ صدیقہؓ کی اس تہمت کا پردہ فاش کر دیا۔اور صاف کہہ دیا

کہ جب تم نے (عائشہ صدیقہؓ پر الزام کی) یہ بات سنی تھی تو (بلا تاخیر) مومنوں اور مومنات نے اپنے دلوں میں نیک گمان کرتے ہوئے یہ کیوں نہ کہہ دیا کہ یہ تو کھلم کھلا بہتان ہے

صحیح بخاریؒ اور صحیح مسلمؒ دونوں میں اس بات کا ذکر ہے کہ دو صحابہ حضرت حسان بن ثابتؓ اور حضرت مسطح بن اثاثہؓ جو منافقین کی باتوں میں آ کر اس خبر کو پھیلانے میں ان کے ہم قدم تھے۔ان پر حد قذف جاری کر دی گئی۔اور دوسرا کوئی اصول سامنے نہ آ سکا۔

۲۔روایت کسی معتبر اور مستند تاریخی واقعہ کے خلاف نہ ہو۔

۳۔روایت کسی مسلمہ حقیقت کے خلاف نہ ہو۔

۴۔روایت کسی دوسری مضبوط تر روایت کے خلاف نہ ہو۔

۵۔روایت کسی ایسے واقعہ کے متعلق نہ ہو کہ اگر وہ صحیح ہے تو اس کے دیکھنے یا سننے والوں کی تعداد بالیقین زیادہ ہونی چاہیے لیکن پھر بھی اس کا راوی ایک ہو۔

آج کل کچھ لوگ روایہ سے مراد سند اور درایہ سے مراد عقل و فہم لیتے ہیں یہ غلط العام ہے علم حدیث کے مقدس فن کی پاکیزہ اصطلاحات کو غلط رنگ میں رنگنے کی ناپاک جسارت بھی۔
کوئی بھی صحیح و مقبول حدیث عقل سلیم کے خلاف نہیں ہوتی!!!

علم اسماء الرجال

راویان حدیث کے نام نسب۔عدالت و صداقت اور ان کے پیدائش و وفات کا پتہ چلانے والے علم کو ۔علم اسماء الرجال۔کہتے ہیں

علم اسماء الرجال اور اس کی خصوصیت

مختلف باطل فرقوں کی طرف سے بپا کی جانے والی شر انگیزیوں کا تدارک کرنے کے لئے محدثین نے کڑے معیار متعین فرمائے اور اپنی زندگیاں ان اصولوں کی پرورش و نگہداشت کے لئے وقف کر دیں۔ علم اسماء الرجال کے تحت کم و بیش 5 لاکھ راویوں کے حالات۔پیدائش۔وفات ان کے اخلاق۔طرز زندگی۔اساتذہ۔تلامذہ اور دیگر شواہد پر مشتمل ایسا ذخیرہ علم ہے جس کی وسعت۔پختگی اور تسلسل پر غیر مسلم اہل علم آج تک انگشت بہ دندان ہیں۔علامہ شبلی نعمانی نے اس حقیقت کی عکاسی کرتے ہوئے بڑا خوبصورت تبصرہ کیا ہے۔

مسلمانوں کے اس فخر کا قیامت تک کوئی حریف نہیں ہو سکتا کہ انہوں نے اپنے پیغمبر ﷺ کے حالات و واقعات کا ایک ایک حرف استقصار کے ساتھ محفوظ رکھا کہ کسی شخص کے حالات آج تک اس جامعیت اور احتیاط کے ساتھ قلم بند نہیں ہوسکے اور نہ آئندہ اس کی توقع کی جاسکتی ہے۔ اس سے زیادہ کیا عجیب بات ہو سکتی ہے کہ آنحضرت ﷺ کے اقوال و افعال کی تحقیق کی غرض سے آپؐ کو دیکھنے والوں اور ملنے والوں میں سے تقریباً تیرہ ہزار شخصیتوں کے نام اور حالات قلم بند کئے گئے اور یہ اس زمانے میں ہوا جب تصنیف و تالیف کا ابھی آغاز ہی ہوا تھا۔

(شبلی نعمانی سیرت النبی جلد اول مطبع اردو بازار لاہور)

عظمت تو وہ ہے جس کا اعتراف مخالفین کریں۔ مشہور جرمن مستشرق ڈاکٹر سپرنگر نے "الاصابہ فی تمیز الصحابہ" کے ایڈیشن طبع 1886 کے مقدمے میں لکھا۔ کوئی قوم دنیا میں ایسی نہیں گزری اور نہ آج موجود ہے جس نے مسلمانوں کی طرح اسماء الرجال کا عظیم الشان فن ایجاد کیا ہو۔ جس کی بدولت پانچ لاکھ مسلمانوں کا حال معلوم ہو سکتا ہے۔

(ابن حجر۔ الاصابہ فی تمیز الصحابہ۔ مقدمہ سپرنگر مطبوعہ کلکتہ)

اسماء الرجال پر مولفین کا گراں قدر کام

متن حدیث کے ساتھ ساتھ سند کی تحقیق کے لئے فنِ علمِ الرجال کا ارتقاء ہوتا رہا اور اس پر تصنیف و تالیف کا سلسلہ بھی شروع ہو گیا۔ چنانچہ

تیسری صدی ہجری میں علی بن المدینی (م234ھ) نے "کتاب العلل" میں۔امام احمد بن حنبل (م 241ھ) نے "کتاب العلل و معرفۃ الرجال" میں۔امام بخاری (م256ھ) نے "تاریخ" میں۔امام مسلم (م261ھ) نے "مقدمہ صحیح مسلم" میں اور امام ترمذی (م279ھ) نے "کتاب العلل" میں رجال پر شاندار کام اسی دور میں سرانجام دیا۔

چوتھی صدی ہجری میں اس فن پر کام کرنے والے درج ذیل لوگ ہیں امام نسائی (م303ھ) نے "کتاب الضعفاء والمتروکین" اور محمد بن احمد حماد الدولابی (م310ھ) نے "کتاب الاسماء والکنی" تصنیف کی اس کتاب میں راویان حدیث کے ناموں اور کنیتوں کی وضاحت کی گئی ہے۔ابو محمد عبدالرحمٰن بن ابی حاتم الرازی (م327ھ) "کتاب الجرح والتعدیل" کے مصنف ہیں اس کا مقدمہ قابل دید ہے اس کے علاوہ "کتاب الکنی" اور "کتاب المراسیل" بھی ان کی تصانیف ہیں جو اسی موضوع پر مشتمل ہیں۔امام محمد بن حبان بستی (م354ھ) نے "کتاب الثقات" اور "کتاب المجروحین" لکھی ہیں۔ابو احمد علی بن عدی بن علی قطان (م365ھ) نے فن اسماء الرجال پر "الکامل فی ضعفاء الرجال" کے نام سے کتاب لکھی۔دار قطنی (م385ھ) نے اپنی "کتاب العلل" میں رجال پر بہت مفید بحثیں کی ہیں۔امام دار قطنی نے "کتاب الضعفاء" بھی تالیف کی جو چھپ چکی ہے۔اسی طرح ان کی کتاب "المو تلف والمختلف" بھی چھپ چکی ہے۔

https://quranexcel.com

پانچویں صدی ہجری میں ابو یوسف بن عمر بن عبدالبر (م463ھ) اور خطیب بغدادی (م463ھ) نے بھی اسماء الرجال پر بہت کام زیادہ کیا۔

چھٹی صدی ہجری کے مولفین رجال میں سے امام بیہقی (م558ھ) امام ابن جوزی (م597ھ) ہیں۔اس کے علاوہ معروف محدث عبدالغنی مقدسی (م600ھ) نے "الکمال فی اسماء الرجال" لکھی۔

ساتویں صدی ہجری میں امام نووی (م676ھ) نے اس فن پر گراں قدر کام کیا۔ان کی کتاب "تہذیب الاسماء واللغات" بہت معروف ہے۔

آٹھویں صدی ہجری میں حافظ یوسف بن زکی مزی (م742ھ) اور حافظ ذہبی (م748ھ) نے "تاریخ اسلام"۔ "سیر اعلام النبلا" اور "تذکرۃ الحفاظ" میں اور ابوالفداء عمادالدین ابن کثیر (م774ھ) نے "البدایہ والنہایہ" میں رجال پر شاندار کام کیا۔

نویں صدی ہجری میں حافظ ابن حجر (م852ھ) نے اس فن پر اس حد تک گراں قدر کام کیا کہ رواۃ پر حکم کے معاملے کو حتمی شکل دے دی۔ان کی کتب میں "الاصابہ فی تمییز الصحابہ"۔ "تہذیب التہذیب" اور "تقریب التہذیب" بہت معروف ہیں۔ تقی الدین بن فہد (م871ھ) نے بھی اس فن پر قابلِ ذکر کام کیا۔

دسویں صدی ہجری میں شمس الدین سخاوی (م902ھ) اور امام سیوطی (م911ھ) نے بھی اس فن پر کام کیا۔

https://quranexcel.com

گیارھویں صدی ہجری کے رجال کے متعلق محمد المحبی نے "خلاصہ الاثر فی اعیان القرن الحادی عشر" لکھی اور بارہویں صدی ہجری میں اسماء الرجال کے متعلق ابوالفضل محمد خلیل بن علی المرادی (م1206ھ) نے "سلک الدرر فی اعیان القرآن الثانی عشر" لکھی۔ (علوم الحدیث: تاریخی مطالعہ: ڈاکٹر عبدالرؤف ظفر)

چنانچہ اس فن اسماء الرجال پر تحقیق کا یہ سلسلہ پہلی صدی ہجری سے لے کر اب تک جاری ہے۔ اس کی ایک تازہ مثال یہ ہے کہ: شیخ احمد جو کوئی عالم دین نہیں بلکہ ایک ضعیف العمر انجینئر تھے انہوں نے 45 ضخیم جلدوں میں اسماء الرجال کا ایک "موسوعہ" تیار کیا ہے اس کے قلمی نسخے سے محققین استفادہ کر رہے ہیں لیکن یہ کتاب تاحال طبع نہیں ہو سکی۔

کتب احادیث کے طبقات

محدثین نے روایات کی صحت و قوت کے لحاظ سے ان ادوار میں تیار ہونے والی تمام کتب حدیث کو چار طبقات پر تقسیم کیا ہے۔

طبقہ اولیٰ میں موطا امام مالک۔ صحیح بخاری اور صحیح مسلم تینوں کتابیں شامل ہیں جو صحت سند اور راویوں کی ثقاہت کے اعتبار سے اعلیٰ مقام رکھتی ہیں۔

طبقہ ثانیہ میں سنن ابوداؤد۔ سنن ترمذی۔ سنن نسائی شامل ہیں کیونکہ ان کتابوں کے بعض راوی ثقاہت کے اعتبار سے طبقہ اولیٰ کے مقابلے میں کمزور ہیں لیکن ان کو بہر حال قابل اعتماد مانا جاتا ہے۔

شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ (م1176ھ) نے موطا امام مالک کو اپنی تحقیق کے مطابق صحیحین سے بھی بہتر درجہ دیا ہے۔

(ملاحظہ ہو حجۃ اللہ البالغہ ج:1)

طبقہ ثالثہ میں سنن دارمی (225ھ)۔ سنن ابن ماجہ (273ھ)۔ سنن بیہقی (457)۔ سنن دار قطنی (385ھ) طبرانی کی معاجم (360ھ) امام طحاوی کی کتب (221ھ) مسند شافعی (204ھ) اور مستدرک حاکم (405ھ) شامل کی جاتی ہیں۔ان کتابوں میں صحیح۔ حسن اور ضعیف ہر قسم کی روایات موجود ہیں لیکن قابل اعتماد روایات کا عنصر غالب ہے۔

طبقہ رابعہ میں ابن جریر طبری (310ھ) خطیب بغدادی (463ھ) ابو نعیم (403ھ) ابن عساکر (371ھ) دیلمی (509ھ) ابن عدی (365ھ) ابن مردویہ (410ھ) واقدی (207ھ) اور اسی نوع کے دوسرے مصنفین کی کتابیں شامل ہیں۔ائمہ جرح و تعدیل کے نزدیک یہ تالیفات زیادہ تر کمزور اسناد سے مروی روایات کا مجموعہ ہیں لیکن ان کمزوریوں اور تسامحات سے ہٹ کر یہی کتب۔ تاریخ۔اخلاقیات اور علوم و معارف کا بیش بہا خزانہ ہیں۔ عصر حاضر میں یہ کتب بھی نئی تحقیق و تخریج کے ساتھ چھپ کر مکتبوں کی زینت بن چکی ہیں اور ان کے حواشی پر محققین نے ان کی صحت و ضعف کی نشاندہی کر دی ہے۔

کتب احادیث کی اقسام

تدوین احادیث کا چوتھا دور پانچویں صدی ہجری کے نصف آخر کے بعد شروع ہوتا ہے اس دور کی خصوصیت یہ ہے کہ اس میں سند کی تحقیق کا کام مکمل ہو چکا تھا اس لئے اس دور میں مرتب کی جانے والی کتب میں سند اور مکررات کو حذف کر دیا گیا ہے۔

اپنی روایت اور سند کے ساتھ احادیث جمع کرنے والے محدیثین کرام علیہم الرّحمہ میں آخری کڑی کے طور پر امام بہقی رحمۃ اللہ علیہ (م 457ھ) بطور خاص قابل ذکر ہیں یعنی ان پر روایت و تخریج کا سلسلہ ختم ہوتا ہے اور ان کے بعد جتنے ائمہ نے کام کیا انہوں نے مندرجہ بالا مرتب مجموعوں سے ہی نئی تبویب و ترتیب اور ضرورت کے تحت احادیث جمع کیں اور مذکورہ بالا علوم حدیث کے تحت مزید بہتر مجموعے تیار ہوئے۔ اہم کتب کی شروعات۔ حواشی اور تلخیص پر کتب کا آغاز ہوا اور الگ موضوعات پر مستقل کتب وجود میں آنے لگیں۔

کتب حدیث کو ہم درج ذیل عنوانات دے سکتے ہیں مثلاً کتب المسانید۔ کتب السنن۔ کتب المستدرکات۔ کتب المستخرجات۔ کتب غریب الحدیث۔ کتب الاطراف۔ کتب الامالی۔ کتب الزھد۔ کتب التشریحات۔ کتب المختصرات۔ کتب المنتخبات اور کتب الاربعین۔ ان کتب احادیث کی ہر قسم میں درجنوں کتب ہیں۔

علم الجرح و تعدیل

راویان حدیث کے حالات ان کے رہن سہن۔ان کا نام نسب۔اساتذہ وتلامذہ۔عدالت وصداقت اوران کے درجات کا پتہ چلانے کے علم کو۔علم جرح وتعدیل۔کہتے ہیں

اس علم اور فن پر بھی بہت سی کتابیں لکھی گئیں۔چوتھی صدی ہجری میں اس فن پر کام کرنے والے لوگوں میں ابو محمد عبدالرحمٰن بن ابی حاتم الرازی (م327ھ) کی کتاب۔الجرح والتعدیل۔مشہور ہے اس کا مقدمہ قابل دید ہے۔

علم جرح

علم جرح سے مراد روایانِ حدیث کے وہ عیوب بیان کرنا جن کی وجہ سے ان کی عدالت ساقط ہو جاتی ہے اوران کی روایت کردہ حدیث رد کر دی جاتی ہے

علم جرح میں استعمال ہونے والے حروف اور ان کا مفہوم

دجال: سخت دھوکے باز ہے۔دجل حق اور باطل کے ملانے کو کہتے ہیں۔

کذاب: بہت جھوٹا ہے (یا غلط بات کہنے والا ہے)

وضاع: حدیثیں گھڑنے والا ہے۔

یضع الحدیث: حدیث گھڑتا ہے۔

متہم بالکذب: غلط بیانی سے متہم ہے۔

متروک: لائق ترک سمجھا گیا ہے۔

لیس بثقۃ: قابل بھروسا نہیں ہے۔

سکتوا عنہ: اس کے بارے میں خاموش ہیں۔

ذاہب الحدیث: حدیث ضائع کرنے والا ہے۔

فیہ نظر: اس میں غور کی ضرورت ہے۔

ضعیف جدا: بہت ہی کمزور ہے۔

ضعفوا: اس کو کمزور ٹھہرایا ہے۔

واہ: فضول ہے۔ کمزور ہے۔

لیس بالقوی: روایت میں پختہ نہیں۔

ضعیف: روایت میں کمزور ہے۔

لیس بحجۃ: حجت کے درجہ میں نہیں۔

لیس بذاک: ٹھیک نہیں ہے۔

لین: یاداشت میں نرم ہے۔

سئ الحفظ: یاداشت اچھی نہیں۔

لایحتج بہ: لائق حجت نہیں۔

علم تعدیل

علم تعدیل سے مراد روائ حدیث کے عادل ہونے کے بارے میں بتلانا اور حکم لگانا کہ وہ عادل یا ضابط ہے

علم تعدیل میں استعمال ہونے والے حروف اور ان کا مفہوم

ثبت حجت: اُونچے درجہ پر فائز ہے؛ یہاں تک کہ دوسروں کے لیے سند ہے۔

ثبت حافظ: اونچے درجہ پر فائز ہے۔ خوب یاد رکھنے والا ہے۔

ثبت متقن: اونچے درجہ پر فائز ہے اور بہت مضبوط ہے۔

ثقہ ثقہ: اونچے درجہ پر فائز ہے؛ یہاں بہت ہی قابل اعتماد ہے۔

ثقہ: قابل وثوق اور قابل اعتماد ہے۔

ثبت: اکھڑنے والا نہیں اونچے مقام پر فائز ہے۔

صدوق: بہت سچا ہے۔

لاباس بہ: اس میں کوئی حرج کی بات نہیں ہے۔

محلّہ الصدق: سچائی والا ہے۔

جیدالحدیث: حدیث روایت کرنے میں بہت اچھا ہے۔

صالح الحدیث: روایت میں اچھا ہے۔الجرح والتعدیل۔

اسماء الرجال اور جرح و تعدیل میں فرق

علم اسماء رجال میں راویانِ حدیث کے عام حالات پر گفتگو کی جاتی ہے اور علم جرح و تعدیل میں رواۃِ حدیث کی عدالت و ثقاہت اور ان کے مراتب پر بحث کی جاتی ہے یہ دونوں علم ایک دوسرے کے لیے لازم ملزوم ہیں۔اس موضوع پر ائمہ حدیث اور اصولِ حدیث کے ماہرین نے کئی کتب تصنیف کی ہیں لیکن ابھی بھی کافی کتب زیادہ تر عربی زبان میں ہیں

علم الانساب

انساب۔نسب کی جمع ہے۔اور علم الانساب سے مراد ایسا علم ہے جو راویوں کے کلی او جزوی نسب سے متعلق ہو۔اس میں ان کی نسبتوں کا ذکر ہو۔اس علم کی غرض و غایت ہی ہے کہ راویوں کے نسب میں کی جانے والی غلطیوں کی نشان دہی کرکے روایات کو جانچنا۔

علم الانساب کی دوسری تعریف کچھ یوں ہے کہ ایسا علم جس میں کسی فرد یا افراد کے نسب کی معرفت حاصل کی جاتی ہے۔اس میں اس کا ذاتی نام۔نسب۔خاندان۔ شجرہ اور شہر و ملک اور اس کا سیاسی رجحان تک کا شمار ہوتا ہے۔اس علم کے بھی دیگر علوم کی طرح اپنے قواعد و ضوابط ,اصول و شرائط ' اصطلاحات اور رموز او قاف ہیں۔جن کے بغیر اس کی صحیح معرفت ممکن نہیں۔اس سے بھی راویان اور روایات کی چھان بین میں مدد ملی ہے

یہ علم اہل عرب کے ہاں اس قدر اہمیت کا حامل ہے کہ اس کے ذریعے بال کی کھال تک اتاری جا سکتی ہے۔یہی وجہ ہے کہ راویوں اور روایات کی چوری پکڑنے میں ہم سے کئی درجے آگے ہیں۔

علم الصحابہ

وہ علم جس میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے اسوۂ حسنہ پر حالات و واقعات کا ذکر ملتا ہے۔ان کے اصل ناموں۔کنیتوں اور القابات پر تحقیق کی گئی ہے۔حاکم کہتے ہیں۔جو معرفتِ صحابہؓ میں گہری بصیرت حاصل کر لے۔وہ حدیث کا حافظ کامل ہو جاتا ہے۔

مختلف کتابوں میں صحابہ کرام کے متعلق صحیح و غلط دونوں طرح کی روایات مذکور ہیں۔جس کے نتیجے میں بے سر و پا روایات کا ایک دفتر بے پایاں تیار ہوا ملتا ہے۔اس میں سے مستند مواد کو علیحدہ کرنا بہت بڑا کام تھا۔اس میں سے کافی کچھ تو چھان بین کے مراحل سے ہوتا ہوا مستند کتابوں کا حصہ بن گیا۔مگر امت کی اکثریت اس سے نابلد رہی۔ کیونکہ عام امت کو خالص کی تلاش ہی نہیں۔اور ایسے

لوگ آج بھی موجود ہیں جو محدثین کرام کی کاوشوں کو یکسر نظرانداز کرکے صحابہ کرام کے بارے میں بلا تحقیق لکھتے چھاپتے رہتے ہیں۔اسی وجہ سے صحابہ کرامؓ کو جرح و تنقید کا نشانہ بنایا جاتا ہے۔ان کو صحیح سمجھنا ہے تو تاریخ کی کتب سے نہیں۔ضعیف و موضوع اور متروک روایات سے نہیں بلکہ قرآن کے آئینے میں سمجھا جائے۔اگرچہ قرآن مجید کی تفسیر کے متعلق صحابہ کرامؓ سے بہت کم روایتیں منقول ہیں تاہم جو کچھ ہیں وہی قرآن مجید کا مغز ہیں۔

علم الاسماء والصفات

جس طرح اللہ تبارک و تعالیٰ ذات کے اعتبار سے واحد اور یکتا ہے اسی طرح اسماء کے اعتبار سے بھی واحد اور یکتا ہے۔جس طرح اللہ تعالیٰ کی ذاتِ اقدس میں کوئی اس کا شریک نہیں اور وہ شرک سے پاک ہے اس طرح اس کے خاص اسماء میں بھی کوئی اس کا شریک نہیں۔

اور اس کی صفات سے متعلق یہ عقیدہ رکھنا کہ جو صفات اللہ رب العزت کے لئے خاص ہیں ان کا اثبات فقط اللہ تعالیٰ کے لئے ہی کیا جائے اور کسی غیر کے لئے ان مختص صفات کے اثبات کا عقیدہ رکھنے سے بچا جائے۔اللہ تعالیٰ کی صفات غیر محدود و لامتناہی اور بالذات ہیں۔

اللہ جل شانہ کے اسماء اور صفات سے متعلق علم جو سارے علوم میں سب سے زیادہ مقام و مرتبہ رکھنے والا علم ہے۔جس کا تعلق اللہ تعالی سے اور اس کے اسماء و صفات سے ہو جائے وہ اسی معرفت کے بقدر اپنے پروردگار کی بندگی۔اس سے انسیت اور محبت رکھتا ہے۔جو کہ اللہ تعالی کی خوشنودی اور اس کی

جنت کے حصول کا طالب بننے۔ نیز آخرت میں اللہ تعالی کے دیدار کی نعمت سے بہرہ ور ہونے کا سبب ہو جائے گی۔ اور یہ مقصد اللہ تعالی کی توفیق کے بغیر ہر گز حاصل نہیں ہو سکتا ہے۔

اللہ تعالی کے اسماء و صفات کا علم سارے علوم کی جڑ۔ ایمان کی بنیاد اور سب سے پہلا فرض ہے۔ کیونکہ جب لوگ اللہ تعالی کا کماحقہ علم حاصل کرلیں گے۔ تو وہ اس کی کماحقہ عبادت بھی کریں گے۔ کسی بھی علم کی اہمیت اس علم سے حاصل ہونے والی اشیاء کی اہمیت پر موقوف ہوتی ہے۔ اور اللہ تعالی کی ذات۔ اور اس کے اسماء و صفات سے بڑھ کر اہمیت و شرف رکھنے والا کوئی علم نہیں ہے۔

اللہ تعالی کی اس کے اسماء و صفات کی معرفت حاصل کرنے سے ایمان و یقین میں اضافہ ہوتا ہے۔ وحدانیت کا ثبوت ملتا ہے۔ اور بندگی کی لذت محسوس ہوتی ہے۔ اور یہ لذت ایمان کی روح۔ اس کی جڑ اور اس کا مقصود ہے۔ اس مقصود کے حصول کا سب سے زیادہ آسان طریقہ قرآن کریم میں موجود اللہ تعالی کے اسماء و صفات میں غور و فکر کرنا ہے۔ اللہ تعالی جب کسی بندے کو اپنی معرفت سے نوازنا چاہتے ہیں۔ اور اس کے دل کو اپنی محبت کی آماجگاہ بنادیتے ہیں۔ تو اپنی صفاتِ کمال کو قبول کرنے۔ اور مشکاۃِ نبوت سے اس کو حاصل کرنے کے لئے اس کا دل کھول دیتے ہیں۔ پھر جب بھی بندے کے سامنے اللہ تعالی کی صفات میں سے کوئی چیز آتی ہے۔ تو وہ اس کو قبولیت کی نظر سے دیکھتا ہے۔ خوشی و اطاعت کے جذبے سے اس کو قبول کرلیتا ہے۔ اور تابعداری کے ساتھ اس پر یقین رکھتا ہے۔ پھر اس یقین کی وجہ سے اس کا دل منور رہتا ہے۔ اس محبت اور خلوص سے جب کوئی اللہ کا کام کرے پھر اللہ

جل شانہ کی مدد کیوں نہ شامل حال ہو۔وہی تو ہے جو امت کی بھلائی کے لئے راویوں اور روایات کے باریک باریک نقطوں کی بھی سمجھ دے دیتا ہے۔

علم المشتبہ

لغوی اعتبار سے متشابہ۔تشابہ سے اسم فاعل ہے اور اس کا معنی ہے ملتا جلتا۔اسی سے لفظ مشتبہ ہے۔یعنی اتنا ملتا جلتا کہ تفریق میں مشکل پیش آئے۔

اصطلاحی مفہوم میں یہ ایسے افراد کو کہتے ہیں جن کے نام ایک جیسے ہوں لیکن ان کے والد کے نام اگرچہ مختلف ہوں لیکن انہیں ایک ہی شخص سمجھ لیا جائے۔یا جن کے والد کے نام ایک جیسے ہوں اور ان کے اپنے نام مختلف ہوں لیکن انہیں ایک ہی شخص سمجھ لیا جائے۔

ایسا علم جس میں مشتبہ راویوں اور مشتبہ روایات کو چھانٹ کر ان کے قبول و رد پر بحث کی جاتی ہے۔یا پھر اگر ممکن ہو تو روایات کی موزوں و مناسب توضیح کر لی جاتی ہے۔

فوائد

اس علم کا فائدہ یہ ہے کہ اس کی مدد سے ملتے جلتے ناموں میں فرق کیا جا سکتا ہے اور تصحیف (غلط پڑھنے) سے بچا جا سکتا ہے (جس کے نتیجے میں ثقہ راوی کو ضعیف اور ضعیف کو ثقہ قرار دینے سے محفوظ رہا جا سکتا ہے۔)

متشابہ کی دیگر اقسام

متشابہ کی کچھ اور اقسام بھی ہیں جن میں دیگر وجوہات کی بنیاد پر ناموں میں فرق پیدا ہو سکتا ہے:

- دونوں راویوں اور ان کے باپوں کے ناموں میں ایک دو حروف کا فرق ہو جیسے 'محمد بن جبیر' اور 'محمد بن حنین'۔
- راوی کے نام میں الفاظ یا حروف آگے پیچھے ہو جائیں جیسے 'اسود بن یزید' کو 'یزید بن اسود' کر دیا جائے یا پھر 'ایوب بن سیار' کو 'ایوب بن یسار' پڑھا جائے۔اس قسم کو "متشابہ مقلوب" کہا جاتا ہے۔

مشہور تصانیف

- خطیب بغدادی کی کتاب ۔ تلخیص المتشابہ فی الرسم۔ و حمایۃ ما اشکل منہ عن بوادر التصحیف و الوہم۔
- خطیب بغدادی ہی کی "تالی التلخیص"۔ یہ پہلی کتاب کا تکملہ ہے۔ مصر کے دار لکتب میں ان کے مکمل نسخے مل چکے ہیں۔

خطیب کی یہ دونوں کتابیں اس موضوع پر لاجواب ہیں۔

علاوہ ازیں درج ذیل کتابیں علم المشتبہ کا ہی حصہ ہیں۔

توضیح المشتبہ لابن ناصر الدین الدمشقی

تبصیر المنتبہ بتحریر المشتبہ لابن حجر وغیرہ۔

ان میں سے ابن ماکولا کی الاِکمال۔ حافظ ابن حجر کی تبصیر المنتبہ اور ابن ناصر الدین الدمشقی کی توضیح المشتبہ اس موضوع پر سب سے اہم ترین کتابیں ہے۔

علم التاویل

ایسا علم جس سے مشکل ترین احادیث کو موزوں و مناسب تاویل کے ذریعے سمجھنا آسان ہو جاتا ہے

حدیث میں بسا اوقات ایسے ایسے مشکل مراحل پیش آتے ہیں۔ جن کی اس وقت تک صحیح سمجھ نہیں آ سکتی۔ایسے موقع پر علم التاویل مشکل الحدیث کا سہارا لیا جاتا ہے۔جو ان کے سمجھنے میں رہنمائی کرتا ہے۔

حدیث کا یہ فن انتہائی باریک ہے اس کو وہی شخص سرانجام دے سکتا ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے کچھ خاص مراتب کو جاننے کے لئے حد درجہ فہم۔ گہرا علم اور پختہ معرفت عطا کیا ہو۔اس لئے اس میں سوائے اس فن کے ماہرین نے کوئی کلام کرنے کی جسارت نہیں کرتا۔ بے ڈھنگی تاویلیں کرنے والے جو اللہ کی شان کو گھٹانے اور اس کی مخلوق میں سے اس کے کسی بندے کی شان کو بڑھانے والے معرفت الٰہی سے کوسوں دور ہوتے ہیں۔

علم الضعفاء والموضوعات

ایسا علم ہے جو ایسی ضعیف۔ موضوع۔ جھوٹی اور من گھڑت حدیثوں کی نشان دہی کرکے امت کے سامنے نمایاں کر دیتا ہے۔ان پر قطعی بھروسہ نہیں کیا جاسکتا۔

محدثین کرام نے ان سے متعارف کروانے کے لئے۔ علم الضعفاء والموضوعات۔ نامی کتابیں لکھ کر۔امت کو ان سے بچانے کی ایک عمدہ اور بہترین کوشش کی ہے۔تاکہ لوگ ان سے استفادہ کریں اور اپنے عقائد کی اصلاح کرلیں۔ کیونکہ ہمارے معاشرے میں تو لوگوں نے ان ضعیف اور موضوع حدیثوں پر اپنے اپنے حساب سے عقیدے استوار کئے ہوتے ہیں۔جو کہ کافی نقصان دہ ہیں

علم الثقات

راویان حدیث کے نام نسب۔ان کی وثوقیت اور قابل اعتمادی کے بارے ان کے درجات کے بارے ذکر ملتا ہے۔کہ کون کتنا زیادہ بھروسے کے قابل تھا۔ محدثین کرام نے اس کو اہمیت دیتے ہوئے اس علم کو۔ علم الثقات۔کا نام دیا ہے۔

اس علم اور فن پر بھی بہت سی کتابیں لکھی گئیں۔ چوتھی صدی ہجری میں اس فن پر کام کرنے والے لوگوں میں امام محمد بن حبان بستی (م354ھ) نے "کتاب الثقات" اور "کتاب المجروحین" لکھی

ہیں۔ابواحمد علی بن عدی بن علی قطان (م365ھ) نے فن اسماء الرجال پر "الکامل فی ضعفاء الرجال" کے نام سے کتاب لکھی۔

علم الاسماء والکنی والألقاب

راویان حدیث کے نام نسب۔القاب اور کنیتوں اوران کے پیدائش ووفات کا پتہ چلانے والے علم کو۔ علم الاسماء والکنی والألقاب۔کہتے ہیں

اپنے بیٹے یا باپ کے نام کی طرف منسوب ہونے کو عربی میں کنیت کہتے ہیں۔بعض اوقات صرف نام اور صرف کنیت اور بعض جگہوں دونوں کا الگ الگ ذکر ملتا ہے۔

القاب۔لقب کی جمع ہے۔لقب اس صفت یا خطاب کو کہتے ہیں جس کی وجہ سے کوئی شہرت پا جاتا ہے ۔بعض اوقات صرف نام اور صرف لقب اور بعض جگہوں دونوں کا الگ الگ ذکر ملتا ہے۔

اس علم کا فائدہ یہ ہے کہ ایک ہی کنیت یا لقب رکھنے والے اشخاص کے درمیان اشتباہ پیدا نہیں ہو پاتا۔اگر کسی شخص کا کبھی نام سے اور کبھی کنیت یا لقب سے الگ الگ مقام پر ذکر کیا جائے تو لگتا ہے دو مختلف آدمی ہیں۔جب کہ وہاں صرف ایک شخص کا ہی تذکرہ ہو رہا ہوتا ہے۔

اس علم اور فن پر بھی بہت سی کتابیں لکھی گئیں۔چوتھی صدی ہجری میں اس فن پر کام کرنے والے لوگوں میں امام نسائی (م303ھ) نے "کتاب الضعفاء والمتروکین" اور محمد بن احمد حماد الدولابی

https://quranexcel.com

(م310ھ) نے۔کتاب الاسماء والکنی۔ تصنیف کی اس کتاب میں راویان حدیث کے ناموں اور کنیتوں کی وضاحت کی گئی ہے۔

اس کے علاوہ "کتاب الکنی" اور "کتاب المراسیل" بھی ان کی تصانیف ہیں جو اسی موضوع پر مشتمل ہیں

علم العلل

علمِ علل اور اس کی معرفت ایک پوشیدہ و مخفی علم ہے۔ جو بہت سے محدثین اور علماء پر بھی مخفی رہتا ہے۔ یہاں تک کہ بعض حفاظِ حدیث جیسا کہ عبد الرحمان بن مہدی اور ابو حاتم ہیں وہ فرماتے ہیں کہ ہمارا علمِ علل کو جاننا جاہل کے نزدیک نجومیت کی طرح ہوتا ہے۔

اور اس کی وجہ یہ ہے کہ علمِ علل کا راستہ ثقہ راویوں تک پہنچتا ہے یعنی وہ احادیث جن کا ظاہر سالم و صحیح ہو۔ علل کے باعث اہمیت کھو دیتی ہیں۔

ابو عبد اللہ الحاکم کتاب (معرفۃ علوم الحدیث : ص: ۱۱۲) میں فرماتے ہیں کہ: حدیث کو اور بھی کئی وجوہات کی بناء پر معلول قرار دیا جاتا ہے صرف جرح کا اس میں کوئی دخل نہیں اس لئے کہ مجروح راوی کی حدیث ضعیف و ساقط ہوتی ہے۔ اور حدیث کی علت ثقات کی احادیث میں بہت زیادہ ہوتی ہیں جیسا کہ وہ کسی ایسی حدیث کو روایت کریں جس میں علت ہو اور ان پر وہ علت مخفی ہو جائے اور ہمارے ہاں اس میں حجت علم و فہم اور معرفت ہے۔

حافظ بن حجرؒ نے (النکت: ۲/۷۱۱) میں لکھا ہے کہ: حدیث کی انواع میں یہ فن انتہائی باریک اور مبہم ہے اس کو وہی شخص سرانجام دے سکتا ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے رواۃ کے مراتب کو جاننے کے لئے حد درجہ فہم۔ گہرا علم اور پختہ معرفت عطا فرمائی ہو اس لئے اس میں سوائے اس فن کے ماہرین نے کسی نے کلام نہیں کیا اس لئے اب وہی مرجع الناس ہیں اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے ان کو اس علم کی معرفت اور اس کی باریک بینیوں سے ان کو مطلع فرمایا ان لوگوں کے مقابلے میں جن کو اس کا تجربہ نہیں ہے۔

کبھی کبھی ان میں سے معلل کی عبارت بھی عاجز آجاتی ہے تو اس کے دل میں ایک روایت کو دوسری روایت پر ترجیح دینے والی جو بات ہوتی ہے اس کو واضح نہیں کر پاتی۔ پس جب بھی ہمیں کوئی ایسی حدیث ملے اور پھر کسی ایسے امام نے اس پر معلول کا حکم لگایا ہو جو مرجع خلائق ہو تو پھر اُولی اور برتر بات یہی ہے کہ اس بات میں اس کی اتباع کی جائے جیسا کہ جب وہ کسی حدیث کو صحیح قرار دیتا ہے تو ہم اس میں اس کی اتباع کرتے ہیں۔ اور یہ تب ہے جب اس معلل کے لئے ان میں سے کوئی حدیث مخالف نہ ہو اور جہاں علت کی اثبات کی تصریح بھی ہو اور اگر اس کے علاوہ کوئی اور حدیث پائی جائے جس نے اس کو صحیح قرار دیا ہو تو پھر ایسی صورت میں ان دونوں کے کلام کے درمیان ترجیح کو مدِّ نظر رکھا جاتا ہے۔

تیسری صدی ہجری میں علی بن المدینی (م234ھ) نے "کتاب العلل" میں۔امام احمد بن حنبل (م 241ھ) نے "کتاب العلل و معرفۃ الرجال" میں۔امام بخاری (م256ھ) نے "تاریخ" میں۔امام مسلم (م261ھ) نے "مقدمہ صحیح مسلم" میں اور امام ترمذی (م279ھ) نے "کتاب العلل" میں رجال پر شاندار کام اسی دور میں سرانجام دیا۔

چوتھی صدی ہجری میں دار قطنی (م385ھ) نے اپنی "کتاب العلل" میں رجال پر بہت مفید بحثیں کی ہیں۔امام دار قطنی نے "کتاب الضعفاء" بھی تالیف کی جو چھپ چکی ہے۔اسی طرح ان کی کتاب "الموتلف والمختلف" بھی چھپ چکی ہے۔

علم التاریخ الرّواۃ

علم التاریخ ایک ایسا علم ہے جس میں ماضی میں پیش آنے والے لوگوں اور واقعات کے بارے میں معلومات ہوتی ہیں۔

تاریخ دان

تاریخ دان مختلف جگہوں سے اپنی معلومات حاصل کرتے ہیں جن میں پرانے نسخے۔شہادتیں اور پرانی چیزوں کی تحقیق شامل ہے۔البتہ مختلف ادوار میں مختلف ذرائع معلومات کو اہمیت دی گئی۔تاریخ کا لفظ عربی زبان سے آیا ہے اور اپنی اساس میں اَرخ سے ماخوذ ہے جس کے معنی دن (عرصہ/وقت

https://quranexcel.com

وغیرہ) لکھنے کے ہوتے ہیں۔ تاریخ جامع انسانی کے انفرادی واجتماعی عمال وافعال اور کردار کی آئینہ دار ہے۔ تاریخ انسانی زندگی کے مختلف شعبوں میں گزشتہ نسلوں کے بیش بہا تجربات آئندہ نسلوں تک پہنچاتی ہے۔ تاکہ تمدن انسانی کا کارواں رواں دواں رہے۔ اس کا سب سے بڑا فائدہ یہی ہے کہ اس کے توسط سے افراد و قوم ماضی کے دریچے سے اپنے کردہ اور نا کردہ اعمال وافعال پر تنقیدی نظر ڈال کر اپنے حال واستقبال کو اپنے منشا و مرضی کے مطابق ڈھال سکے۔

بیانیہ تاریخ کی اصل حقیقت

علمی اور بیانیہ تاریخ کی تشکیل چونکہ ان واقعات کی بنیاد پر وجود میں آتی ہے جو عہد ماضی میں گزر چکے ہیں اس لیے محققین یہ طے نہ کرسکے کہ یہ واقعات کس حد تک معتبر یا غیر معتبر ہو سکتے ہیں۔

بعض محققین کی رائے یہ ہے کہ قدماء کی کتابوں میں بیانیہ تاریخ سے متعلق جو کچھ درج کیا گیا ہے اسے بیان اور قلمبند کرنے والے وہ لوگ ہیں جنہوں نے واقعات کو اغراض کی بنیاد۔ شخصی محرکات۔ قوت تعصّبات یا اجتماعی و عقیدتی وابستگی کی بنیاد پر نقل کیا ہے اور اس میں تصرف و تحریف کرکے واقعات کو اپنی منشاء کے مطابق پیش کیا ہے یا انہوں نے واقعات کو اس طرح لکھا ہے جس سے ان کے اغراض و مقاصد پورے ہوتے تھے اور ان کے عقائد کے منافی نہیں تھے۔ بیانیہ تاریخ کے بارے میں یہ بدبینی بے سبب نہیں ہے۔ بلکہ اس کا سرچشمہ تاریخ کی کتابوں کی کیفیت اور مورخین کے مزاج کو قرار دیا گیا ہے۔ مسلمان تو فتوحات اور فتح کئے ہوئے علاقوں اسلامی نظام کو رائج کرنے میں مصروف

رہے۔ اور اسلام کے بارے میں تاریخ لکھنے ایسے لوگ تھے۔ جنہوں نے حالات و واقعات کو مسخ کرنے میں کوئی کسر باقی نہیں چھوڑی۔

اسی لئے محدثین کرام اس بات پر متفق ہیں کہ تاریخ سے قدرے یہ تو پتہ چل جاتا ہے کہ کون سا شخص کب پیدا ہوا اور کب فوت ہوا۔ اور ان کی ملاقات ہوئی بھی یا نہیں۔ ان کے شہر بشہر سفر۔ کس عمر میں حدیث سنی و بیان کی۔ کس سے سنی۔ کس سے مل سکا اور کس سے نہ مل سکا۔ اور جس سے ملنے کا کہتا ہے کیا وہ اس وقت زندہ بھی تھا۔

ان باتوں کے پیشِ نظر تاریخ بھی احادیث کی چھان بین میں یہ بات بڑی معاون رہی۔ دیگر علوم کی طرح اس کے ذریعے بھی مسلمہ حقائق و واقعات کا تجزیہ کرنا آسان ہو گیا۔ اور یہ علم جھوٹی اور وضع کردہ روایات کا بھانڈہ پھوڑنے میں کافی مددگار ثابت ہوا

علم الناسخ والمنسوخ

ناسخ اور منسوخ لغت میں کسی چیز کو مٹانا۔ تبدیل کرنا۔ ایک مقام سے دوسرے مکان کی طرف نقل کرنے کا نام ہے۔ علم حدیث میں اس سے مراد حدیث کا وہ خاص شعبۂ علم ہے جس میں روایات یا احادیث پر اس حوالے سے بحث کی جاتی ہے کہ کون سی حدیث ناسخ ہے اور کون سی منسوخ ہے اور کن علل و اسباب اور مصالح کے باعث کوئی بھی حدیث ناسخ یا منسوخ ہے۔

یہ ایسا علم جس سے پتہ چلتا ہے کہ کچھ معتبر حدیثیں ایسی بھی ہیں جو کہ ناسخ کا درجہ رکھتی ہیں جن کی وجہ سے کچھ کمزور احادیث منسوخ ہو جاتی ہیں۔

نسخ کی تعریف

لغوی اعتبار سے نسخ کے دو معانی ہیں۔ایک تو۔ازالہ۔ہے یعنی کسی چیز کو زائل کرنا جیسے سورج نے سائے کو زائل کر دیا۔دوسرا معنی ہے کسی چیز کو نقل کرنا جیسا کہ اگر کسی کتاب میں سے کوئی بات نقل کی جائے تو کہا جائے گا کہ میں نے کتاب کو نسخ کر دیا ہے۔ناسخ۔منسوخ کو زائل کر دیتا ہے یا پھر اسے منتقل کر دیتا ہے اصطلاحی مفہوم میں شریعت کے ایک حکم کی جگہ دوسرا حکم جاری کرنے کا نام ۔نسخ۔ہے۔کیونکہ بعض احکامات کا تعلق مخصوص صورتحال سے ہوا کرتا ہے۔جب وہ مخصوص صورتحال ختم ہو جاتی ہے تو اس کا حکم بھی باقی نہیں رہا کرتا

ناسخ اور منسوخ کے مشہور ماہرین

حدیث کے ناسخ و منسوخ کا علم مشکل ترین مہم ہے۔زہری کہتے ہیں۔"حدیث کے ناسخ و منسوخ کا علم حاصل کرنے کی کوشش نے اہل علم کو تھکا دیا ہے۔"اس علم کے سب سے مشہور ماہر امام شافعی ہیں۔وہ اس کام میں ید طولی رکھتے تھے اور دوسروں کی نسبت اس میدان میں بہت آگے تھے۔امام شافعی جب مصر چلے گئے تو امام احمد بن حنبل نے ابن وارہ سے کہا۔"کیا آپ نے شافعی کی کتب لکھ رکھی ہیں؟"انہوں نے کہا۔"جی نہیں۔"امام احمد کہنے لگے۔"یہ تو آپ نے بڑی غلطی کی۔ہم میں

سے کوئی مجمل و مفسر اور حدیث کے ناسخ و منسوخ کا علم نہیں رکھتا تھا۔ جب ہم امام شافعی کے ساتھ بیٹھنے لگے تو ہمیں یہ چیزیں معلوم ہوئیں۔"

ناسخ و منسوخ پر کتابیں

اس فن پر مشتمل کتابوں کے نام یہ ہیں: علم الناسخ والمنسوخ پر لکھی جانے والی چند اہم تصانیف میں امام احمد بن حنبل کی کتاب۔ الناسخ والمنسوخ۔ اور ابو بکر محمد بن موسی الحازمی (584ھ) کی۔ الاعتبار فی بیان الناسخ والمنسوخ من الآثار۔ نہایت اہم ہیں۔

علم المصطلح الحدیث

یہ علم حدیث کی اصطلاحات کو واضح کرتا ہے۔ یہ علم مشکل بھی ہے اور عمیق بھی۔ احادیث کا مطالعہ اور ان سے استنباط و استخراج اس وقت تک نہیں ہو سکتا جب تک کہ حدیثوں کی اصطلاحات پر ادراک نہ ہو جائے۔ یہ وہ علم ہے جس کے اندر صحابہ کرامؓ اور نبی کریم ﷺ تک احادیث پہنچنے پر اس طرح سے بحث ہو کہ روایات کی اصطلاحات اور ان کے راویوں کی اصطلاحات کا استعمال بات کو پوری طرح واضح کر دے اور بات عام فہم ہو جائے اور لوگوں کا اس سے استفادہ کرنا آسان ہو جائے۔

اس علم کا موضوع

روایت اور روایت کرنے والے کے بارے مختلف طرح کی اصطلاحات

علم تلفیق الحدیث

یہ ایسا علم ہے جس کے ذریعے احادیث کے مفہوم میں جہاں کہیں بظاہر منافات کا شبہ ہوتا ہے۔اسے دور کرنے کے لئے اس کی ضرورت پڑتی ہے۔تاکہ عام۔خاص۔ مطلق اور مقید میں امتیاز کیا جاسکے۔یا تعداد واقعات پر محمول کیا جائے تاکہ تطبیق ہوسکے۔

علم المطاعن

اس علم میں ان اعتراضات اور مطاعن کا موزوں جواب دیا گیا ہے۔جو شر پسند عناصر کی طرف سے اٹھائے جاتے رہے۔اسلام کے ابتدائی دور سے اسلام دشمن عناصر موجود رہے ہیں۔جن کو اسلام کا پھلنا پھولنا ایک آنکھ نہیں بھاتا۔ وہ بھرپور وار پہ وار کرتے رہتے ہیں۔اور اہلِ علم حضرات ان کی بے ڈھنگی تنقید کا مناسب جواب دے کر اپنا فرض ادا کر دیتے ہیں۔

علم الضعفاء والمتروکین

روایت حدیث کے سلسلے میں کچھ لوگ ایسے بھی تھے جن کی روایات پر بالکل اعتماد نہیں کیا جا سکتا تھا۔ محدثین کرام نے ان کا مستقل بندوبست کرنے کے لئے۔ علم الضعفاء والمتروکین۔نامی کتاب لکھ ڈالی۔تاکہ ان اسلام دشمن عناصر کا پردہ رہتی دنیا تک فاش ہو جائے۔

ان علوم کو اگر چھلنیاں کہا جائے تو صحیح ہوگا۔ کیونکہ جیسے چھلنی آٹے میں سے پتھر اور گھن وغیرہ نکالنے کے کام آتی ہے۔ایسے ہی یہ علوم حدیثوں سے غیر مستند اور بے جا مواد نکال باہر کرتے ہیں۔اور ہوا یہ کہ۔ان کی روشنی میں تحقیق پر بہت ساری احادیث جو زبان زدِ عام تھیں۔وہ بھی نہ بچ سکیں۔ اور رد کر دی گئیں۔جو بھی ان چھلنیوں سے نہ گزر سکیں۔ان کی اہمیت نہ رہی۔آپ نے اکثر سنا ہوگا ۔کہ یہ حدیث فلاں درجے کی ہے۔اور وہ فلاں درجے کی۔یہ جو درجات مرتب کئے گئے ہیں۔یہ سب ان کی محنتوں اور کاوشوں کا نتیجہ ہے۔آج بھی بہت سارے لوگ ان کی بہترین کاوشوں کا ذرا بھی احترام نہیں کرتے۔اور نہ ہی حدیثوں کے درجات کا خیال کرتے ہیں۔ یہاں تک کہ بہت سی معتبر کتابوں میں بھی اس کا خیال نہیں رکھا گیا۔بلکہ یوں کہنا پڑے گا۔کہ ان کی عظیم کاوشوں پر پانی پھیر دیا گیا۔ تحقیقی علوم کو یہ کہہ کر چھوڑ دیا جاتا ہے۔کہ پھر ہمارے پاس کیا کچھ باقی رہ جائے گا۔اے کاش !۔ یہ سوچا ہوتا کہ صرف خالص رہ جائے گا۔اور اسی کی ضرورت بھی ہے۔

اور بڑے ہی افسوس کا مقام ہے کہ آج سوائے قرآن کریم کے کسی اور کتاب کے بارے میں قطعی طور پر یہ نہیں کہا جا سکتا کہ سو فی صد درست ہے۔

صحاح ستہ کا سارا مجموعہ جس میں بخاری و مسلم بھی شامل ہیں بہت معتبر ہے۔پھر بھی چند ایسی ہی علمی وجوہات کی بنا پر سو فی صد درستی کے معیار پر پورا نہیں اترتا۔یہ تو تب پتہ چلتا ہے۔کہ جب کوئی حدیث تحقیقی علوم کی چھلنیوں سے گزاری جاتی ہے۔تو اس کی قلعی کھل کے سامنے آجاتی ہے۔

اللہ سبحانہ و تعالیٰ کی ثناء و تسبیح :

اللہ تبارک و تعالیٰ کی تسبیحات اور پاکیزگی کی عظمت سے سرشار قرآنِ پاک کی آیات !

وَإِذْ قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلَٰٓئِكَةِ إِنِّى جَاعِلٌ فِى ٱلْأَرْضِ خَلِيفَةً ۖ قَالُوٓاْ أَتَجْعَلُ فِيهَا مَن يُفْسِدُ فِيهَا وَيَسْفِكُ ٱلدِّمَآءَ وَنَحْنُ نُسَبِّحُ بِحَمْدِكَ وَنُقَدِّسُ لَكَ ۖ قَالَ إِنِّىٓ أَعْلَمُ مَا لَا تَعْلَمُونَ ﴿30﴾

سورۃ البقرۃ آیت 30

اور جب تیرے رب نے فرشتوں سے کہا کہ بیشک میں زمین میں نائب بنانے والا ہوں۔انہوں نے عرض کیا کہ کیا تو اسے بنانا چاہتا ہے جو اس میں فساد پھیلائے اور لہو بہائے ؟۔ جبکہ ہم تیری تعریف کے ساتھ تسبیح و تقدیس کرتے رہتے ہیں۔ارشاد فرمایا کہ یقیناً جو کچھ میں جانتا ہوں تم نہیں جانتے !۔

قَالُواْ سُبْحَٰنَكَ لَا عِلْمَ لَنَآ إِلَّا مَا عَلَّمْتَنَآ ۖ إِنَّكَ أَنتَ ٱلْعَلِيمُ ٱلْحَكِيمُ ﴿32﴾

سورۃ البقرۃ آیت 32

انہوں نے عرض کیا تو پاک ہے ہمیں کچھ بھی علم نہیں سوائے اس کے جو تو نے ہمیں سکھایا ہے۔ بیشک تو ہی سب کچھ جاننے والا نہایت حکمت والا ہے۔

وَقَالُواْ ٱتَّخَذَ ٱللَّهُ وَلَدًا ۗ سُبْحَٰنَهُۥ ۖ بَل لَّهُۥ مَا فِى ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلْأَرْضِ ۖ كُلٌّ لَّهُۥ قَٰنِتُونَ ﴿116﴾

سورۃ البقرۃ آیت 116

اور کہتے ہیں کہ اللہ نے بیٹا بنایا ہے۔ وہ تو (اس سے) بالکل پاک ہے بلکہ جو کچھ بھی آسمانوں اور زمین میں ہے سب اسی کا ہے۔ اس کے حضور سارے عاجز و فرمانبردار ہیں۔

قَالَ رَبِّ ٱجْعَل لِّىٓ ءَايَةً ۖ قَالَ ءَايَتُكَ أَلَّا تُكَلِّمَ ٱلنَّاسَ ثَلَٰثَةَ أَيَّامٍ إِلَّا رَمْزًا ۗ وَٱذْكُر رَّبَّكَ كَثِيرًا وَسَبِّحْ بِٱلْعَشِىِّ وَٱلْإِبْكَٰرِ ﴿41﴾ ع4

سورۃ آل عمران آیت 41

زکریا نے کہا کہ اے میرے رب!۔ میرے لئے کوئی نشانی مقرر کر دے۔ ارشاد ہوا کہ تیرے لئے یہ نشانی ہے کہ تو تین دن اشارے کے علاوہ لوگوں سے بات نہ کر سکے گا۔ اور اپنے رب کو کثرت سے یاد کیا کر اور صبح و شام اسی کی تسبیح (یعنی شانِ ربِ الرّحمٰن کے اوصاف و کلمات) بیان کیا کر۔

ٱلَّذِينَ يَذْكُرُونَ ٱللَّهَ قِيَٰمًا وَقُعُودًا وَعَلَىٰ جُنُوبِهِمْ وَيَتَفَكَّرُونَ فِى خَلْقِ ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلْأَرْضِ رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ هَٰذَا بَٰطِلًا سُبْحَٰنَكَ فَقِنَا عَذَابَ ٱلنَّارِ ﴿191﴾

سورۃ آل عمران آیت 191

جو لوگ کھڑے اور بیٹھے اور ان کی کروٹوں کے بل (ہر حال میں) اللہ کو یاد کرتے اور آسمان و زمین کی تخلیق پر غور و فکر کرتے ہوئے (دعا کرتے ہیں) اے ہمارے رب! ۔تو نے یہ سب بے فائدہ نہیں بنایا ۔تو بالکل پاک ہے پس ہمیں دوزخ کے عذاب سے بچا لینا۔

يَٰٓأَهْلَ ٱلْكِتَٰبِ لَا تَغْلُوا۟ فِى دِينِكُمْ وَلَا تَقُولُوا۟ عَلَى ٱللَّهِ إِلَّا ٱلْحَقَّ ۚ إِنَّمَا ٱلْمَسِيحُ عِيسَى ٱبْنُ مَرْيَمَ رَسُولُ ٱللَّهِ وَكَلِمَتُهُۥٓ ۚ أَلْقَىٰهَآ إِلَىٰ مَرْيَمَ وَرُوحٌ مِّنْهُ ۖ فَـَٔامِنُوا۟ بِٱللَّهِ وَرُسُلِهِۦ ۖ وَلَا تَقُولُوا۟ ثَلَٰثَةٌ ۚ ٱنتَهُوا۟ خَيْرًا لَّكُمْ ۚ إِنَّمَا ٱللَّهُ إِلَٰهٌ وَٰحِدٌ ۖ سُبْحَٰنَهُۥٓ أَن يَكُونَ لَهُۥ وَلَدٌ ۘ لَّهُۥ مَا فِى ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَمَا فِى ٱلْأَرْضِ ۗ وَكَفَىٰ بِٱللَّهِ وَكِيلًا ﴿171﴾ ع23

سورۃ النساء آیت 171

اے اہلِ کتاب !۔ تم اپنے دین میں حد سے آگے نہ بڑھو اور اللہ کی شان میں سچ کے علاوہ کچھ نہ کہو ۔ بلاشبہ مسیح عیسیٰؑ ابن مریم صرف اللہ کا رسول اور اس کا ایک کلمہ ہے جسے مریمؑ کی طرف ڈال دیا گیا تھا اور اس کی جانب سے ایک روح ہے۔ پس اللہ پر اور اس کے سب رسولوں پر ایمان لاؤ۔ اور (یوں) نہ کہو کہ (عبادت کے لائق) تین ہیں۔ اس بات سے باز آ جاؤ تو تمہارے حق میں بہتر ہے۔ بیشک واحد و یکتا اکیلا اللہ ہی صرف عبادت کے لائق ہے۔ وہ اس سے بالکل پاک ہے کہ اس کے کوئی اولاد ہو۔ جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو بھی زمین میں ہے سب اسی کا ہے۔ اور اللہ ہی وکیل و کارساز کافی ہے۔

وَإِذْ قَالَ ٱللَّهُ يَٰعِيسَى ٱبْنَ مَرْيَمَ ءَأَنتَ قُلْتَ لِلنَّاسِ ٱتَّخِذُونِى وَأُمِّىَ إِلَٰهَيْنِ مِن دُونِ ٱللَّهِ ۖ قَالَ سُبْحَٰنَكَ مَا يَكُونُ لِىٓ أَنْ أَقُولَ مَا لَيْسَ لِى بِحَقٍّ ۚ إِن كُنتُ قُلْتُهُۥ فَقَدْ عَلِمْتَهُۥ ۚ تَعْلَمُ مَا فِى نَفْسِى وَلَآ أَعْلَمُ مَا فِى نَفْسِكَ ۚ إِنَّكَ أَنتَ عَلَّٰمُ ٱلْغُيُوبِ ﴿116﴾

سورۃ المائدۃ آیت 116

اور جب اللہ ارشاد فرمائے گا اے عیسیٰؑ ابن مریمؑ !۔ کیا تو نے بنی نوع انسان سے کہا تھا کہ مجھے اور میری ماں کو اللہ کے علاوہ عبادت کیے جانے والے (معبود) بنا لو؟۔ وہ عرض کرے گا تو بالکل پاک ہے مجھے سراسر لائق نہیں کہ ایسی بات کہوں جس کا مجھے کچھ بھی حق حاصل نہیں۔ اگر میں نے ایسا کہا ہو گا تو

https://quranexcel.com

ضرور تیرے علم میں ہوگا۔جو کچھ میرے دل میں ہے تو اسے اچھی طرح جانتا ہے۔اور تیرے اسرار و رموز کو میں (کیا کوئی بھی) نہیں جانتا۔بیشک تو ہی تو ساری غیب کی باتوں کا علم رکھنے والا ہے۔

وَجَعَلُوا۟ لِلَّهِ شُرَكَآءَ ٱلْجِنَّ وَخَلَقَهُمْ ۖ وَخَرَقُوا۟ لَهُۥ بَنِينَ وَبَنَٰتٍۭ بِغَيْرِ عِلْمٍ ۚ سُبْحَٰنَهُۥ وَتَعَٰلَىٰ عَمَّا يَصِفُونَ ﴿100﴾ ع12

سورۃ الأنعام آیت 100

اور ان لوگوں نے جِنّوں کو اللہ کا شریک بنا دیا حالانکہ انہیں بھی اسی نے پیدا کیا ہے۔اور انہوں نے جہالت کی وجہ سے اس کے لئے بیٹے اور بیٹیاں گھڑ لئے۔یہ جو بھی باتیں (اللہ پر) بناتے بیان کرتے ہیں وہ ان سے بالکل پاک اور بلند و بالا ہے۔

وَلَمَّا جَآءَ مُوسَىٰ لِمِيقَٰتِنَا وَكَلَّمَهُۥ رَبُّهُۥ ۚ قَالَ رَبِّ أَرِنِىٓ أَنظُرْ إِلَيْكَ ۚ قَالَ لَن تَرَىٰنِى وَلَٰكِنِ ٱنظُرْ إِلَى ٱلْجَبَلِ فَإِنِ ٱسْتَقَرَّ مَكَانَهُۥ فَسَوْفَ تَرَىٰنِى ۚ فَلَمَّا تَجَلَّىٰ رَبُّهُۥ لِلْجَبَلِ جَعَلَهُۥ دَكًّا وَخَرَّ مُوسَىٰ صَعِقًا ۚ فَلَمَّآ أَفَاقَ قَالَ سُبْحَٰنَكَ تُبْتُ إِلَيْكَ وَأَنَا۠ أَوَّلُ ٱلْمُؤْمِنِينَ ﴿143﴾

سورۃ الأعراف آیت 143

اور جب موسیٰؑ ہمارے مقرر کردہ وقت پر آئے۔اور ان کے رب نے ان سے کلام کیا تو عرض کرنے لگے کہ اے میرے رب!۔ مجھے (اپنی جھلک تو) دکھا کہ میں تجھے دیکھ لوں۔ارشادِ باری ہوا کہ تم مجھے ہر گز نہیں دیکھ سکتے۔بلکہ تم اس پہاڑ کی طرف دیکھو اگر وہ اپنی جگہ پر ٹھہرا رہا تو تم بھی مجھے دیکھ سکو گے۔پھر جب اس کے رب نے پہاڑ پر تجلی ڈالی تو اس کو ریزہ ریزہ (یعنی پاش پاش) کر دیا اور موسیٰؑ بے ہوش ہو کر گر پڑا۔پھر جب ہوش میں آیا تو کہنے لگا کہ تیری ذات پاک ہے اور میں تیرے حضور توبہ کرتا ہوں اور میں سب سے پہلے ایمان لانے والا ہوں۔

إِنَّ ٱلَّذِينَ عِندَ رَبِّكَ لَا يَسْتَكْبِرُونَ عَنْ عِبَادَتِهِۦ وَيُسَبِّحُونَهُۥ وَلَهُۥ يَسْجُدُونَ ﴿206﴾ ع24

سورۃ الأعراف آیت 206

بیشک جو (فرشتے) تیرے رب کے پاس ہیں وہ اس کی بندگی سے ذرا بھی تکبر نہیں کرتے۔اور (ہر لمحہ) اسی کی تسبیح (یعنی شانِ ربِ البَدِیع کے اوصاف و کلمات) بیان کرتے رہتے ہیں۔اور اسی کے آگے سجدے کرتے ہیں۔

دَعْوَىٰهُمْ فِيهَا سُبْحَٰنَكَ ٱللَّٰهُمَّ وَتَحِيَّتُهُمْ فِيهَا سَلَٰمٌ ۚ وَءَاخِرُ دَعْوَىٰهُمْ أَنِ ٱلْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ ٱلْعَٰلَمِينَ ﴿10﴾ ع1

سورۃ یونس آیت 10

وہاں پر ان کی دعا ہو گی کہ اے اللہ تیری ذات بالکل پاک ہے۔ اور اس میں ان کا باہمی دعائیہ تحفہ سلام ہوگا۔ اور ان کی دعا کا خاتمہ ہوگا کہ سب طرح کی تعریف (و شکر) اللہ ہی کے لئے ہے جو سارے جہانوں کا رب ہے۔

وَيَعْبُدُونَ مِن دُونِ ٱللَّهِ مَا لَا يَضُرُّهُمْ وَلَا يَنفَعُهُمْ وَيَقُولُونَ هَٰٓؤُلَآءِ شُفَعَٰٓؤُنَا عِندَ ٱللَّهِ ۚ قُلْ أَتُنَبِّـُٔونَ ٱللَّهَ بِمَا لَا يَعْلَمُ فِى ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَلَا فِى ٱلْأَرْضِ ۚ سُبْحَٰنَهُۥ وَتَعَٰلَىٰ عَمَّا يُشْرِكُونَ ﴿18﴾

سورۃ یونس آیت 18

اور اللہ کے علاوہ ایسے ایسوں کی عبادت کرتے ہیں جو نہ تو انہیں نقصان پہنچا سکیں اور نہ ہی نفع دے سکیں اور کہتے ہیں کہ یہ اللہ کے پاس ہمارے سفارشی ہیں۔ پوچھو تو کیا تم اللہ کو ایسی چیز بتاتے ہو جس کا وجود نہ تو اسے آسمانوں میں دکھائی دیتا ہے اور نہ ہی زمین میں۔ وہ تو بالکل پاک اور بہت بلند و بالا ہے ان لوگوں کے اس شرک سے جو یہ کرتے ہیں۔

قَالُواْ ٱتَّخَذَ ٱللَّهُ وَلَدًا ۗ سُبْحَٰنَهُۥ ۖ هُوَ ٱلْغَنِىُّ ۖ لَهُۥ مَا فِى ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَمَا فِى ٱلْأَرْضِ ۚ إِنْ عِندَكُم مِّن سُلْطَٰنٍۭ بِهَٰذَآ ۚ أَتَقُولُونَ عَلَى ٱللَّهِ مَا لَا تَعْلَمُونَ ﴿68﴾

سورۃ یونس آیت 68

کہتے ہیں کہ اللہ نے بیٹا بنالیا ہے اس کی ذات بالکل پاک ہے (اور) وہ بے نیاز ہے۔ جو بھی آسمانوں میں اور جو کچھ زمین میں ہے سب اسی کا ہے۔ کیا تم اللہ پر ایسی باتیں کہہ دیتے ہو جو جانتے تک نہیں ہو؟۔ تمہارے پاس اس کی کوئی دلیل بھی نہیں ہوتی۔

قُلْ هَٰذِهِۦ سَبِيلِىٓ أَدْعُوٓاْ إِلَى ٱللَّهِ ۚ عَلَىٰ بَصِيرَةٍ أَنَا۠ وَمَنِ ٱتَّبَعَنِى ۖ وَسُبْحَٰنَ ٱللَّهِ وَمَآ أَنَا۠ مِنَ ٱلْمُشْرِكِينَ ﴿108﴾

سورۃ یوسف آیت 108

کہہ دو میرا اور میرے پیروکاروں کا تو یہی راستہ ہے کہ بصیرت کے ساتھ لوگوں کو اللہ کی طرف بلاتے ہیں۔ اور اللہ ہر نقص و عیب سے پاک ہے۔ اور میں بالکل شرک کرنے والوں میں سے نہیں ہوں۔

وَيُسَبِّحُ ٱلرَّعْدُ بِحَمْدِهِۦ وَٱلْمَلَٰٓئِكَةُ مِنْ خِيفَتِهِۦ وَيُرْسِلُ ٱلصَّوَٰعِقَ فَيُصِيبُ بِهَا مَن يَشَآءُ وَهُمْ يُجَٰدِلُونَ فِى ٱللَّهِ وَهُوَ شَدِيدُ ٱلْمِحَالِ ﴿13﴾ ط

سورۃ الرعد آیت 13

اور برق (یعنی بجلیاں) اور سارے فرشتے بھی اس کے خوف سے اس کی تسبیح و تعریف (یعنی شانِ ربِ القہّار کے اوصاف و کلمات) بیان کرتے رہتے ہیں۔ اور وہی بجلیاں بھیجتا ہے پھر جس پر چاہتا ہے گرا بھی دیتا ہے۔ اور یہ لوگ اللہ کے بارے میں جھگڑا کرتے ہیں حالانکہ وہ تو بڑی قوتوں والا ہے۔

فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَكُن مِّنَ ٱلسَّٰجِدِينَ ﴿98﴾ لا

سورۃ الحجر آیت 98

پس تم اپنے رب کی تعریف کے ساتھ تسبیح (یعنی شانِ ربِ المُلک کے اوصاف و کلمات) بیان کرتے رہو۔ اور سجدہ کرنے والوں میں شامل رہو۔

۞ أَتَىٰٓ أَمْرُ ٱللَّهِ فَلَا تَسْتَعْجِلُوهُ ۚ سُبْحَٰنَهُۥ وَتَعَٰلَىٰ عَمَّا يُشْرِكُونَ ﴿1﴾

سورۃ النحل آیت 1

اللہ کا حکم (یعنی عذاب گویا) آ ہی پہنچا۔ تو (کافرو) اس کے لئے جلدی مت مچاؤ۔ یہ لوگ جو (اللہ کا) شریک بناتے ہیں وہ تو اس سے بالکل پاک اور بہت بالاتر ہے۔

وَيَجْعَلُونَ لِلَّهِ ٱلْبَنَٰتِ سُبْحَٰنَهُۥ وَلَهُم مَّا يَشْتَهُونَ ﴿57﴾

سورۃ النحل آیت 57

اور اللہ کے لئے تو بیٹیاں مقرر کر لیتے ہیں وہ تو ان (کی ایسی افترا پردازیوں) سے بالکل پاک ہے۔ اور خود ان کے لئے (بیٹے) جس کے وہ خواہشمند ہوتے ہیں۔

۞ سُبْحَٰنَ ٱلَّذِىٓ أَسْرَىٰ بِعَبْدِهِۦ لَيْلًا مِّنَ ٱلْمَسْجِدِ ٱلْحَرَامِ إِلَى ٱلْمَسْجِدِ ٱلْأَقْصَا ٱلَّذِى بَٰرَكْنَا حَوْلَهُۥ لِنُرِيَهُۥ مِنْ ءَايَٰتِنَآ ۚ إِنَّهُۥ هُوَ ٱلسَّمِيعُ ٱلْبَصِيرُ ﴿1﴾

سورۃ الاسراء آیت 1

پاک ہے وہ (اللہ جل شانہ) جو راتوں رات اپنے بندے کو مسجد حرام (یعنی خانہ کعبہ) سے مسجد اقصیٰ (یعنی بیت المقدس) تک لے گیا۔ جس کے ارد گرد ہم نے برکت رکھی ہے تاکہ اسے ہم اپنی (قدرت کی) کچھ نشانیاں دکھائیں۔ بیشک وہ بڑا سننے والا گہری نظر سے دیکھنے ولا ہے۔

سُبْحٰنَهٗ وَتَعٰلٰى عَمَّا يَقُولُونَ عُلُوًّا كَبِيرًا ﴿43﴾

سورۃ الاسراء آیت 43

وہ تو پاک ہے اور عالی مرتبہ ہے بڑا بلند و بالا ہے ان (من گھڑت) باتوں سے جو یہ لوگ کہہ دیتے ہیں۔

تُسَبِّحُ لَهُ ٱلسَّمٰوٰتُ ٱلسَّبْعُ وَٱلْأَرْضُ وَمَن فِيهِنَّ ۚ وَإِن مِّن شَىْءٍ إِلَّا يُسَبِّحُ بِحَمْدِهِۦ وَلٰكِن لَّا تَفْقَهُونَ تَسْبِيحَهُمْ ۗ إِنَّهُۥ كَانَ حَلِيمًا غَفُورًا ﴿44﴾

سورۃ الاسراء آیت 44

سات آسمانوں اور زمین اور جو کوئی بھی ان میں ہے وہ اسی کی تسبیح (یعنی شانِ ربِ القدّوس کے اوصاف و کلمات) بیان کرتا ہے۔ اور ایسی کوئی چیز نہیں جو اس کی تعریف کے ساتھ تسبیح نہ بیان کرتی ہو۔ لیکن تم ان کی تسبیح کو سمجھ نہیں سکتے۔ بیشک وہ بڑا تحمل والا بہت زیادہ بخشنے والا ہے۔

أَوْ يَكُونَ لَكَ بَيْتٌ مِّن زُخْرُفٍ أَوْ تَرْقَىٰ فِى ٱلسَّمَآءِ وَلَن نُّؤْمِنَ لِرُقِيِّكَ حَتَّىٰ تُنَزِّلَ عَلَيْنَا كِتٰبًا نَّقْرَؤُهُۥ ۗ قُلْ سُبْحَانَ رَبِّى هَلْ كُنتُ إِلَّا بَشَرًا رَّسُولًا ﴿93﴾ ع10

سورۃ الاسراء آیت 93

یا تمہارے پاس کوئی سونے کا گھر ہو یا تم آسمان پر چڑھ جاؤ اور ہم تو تمہارے چڑھنے کا یقین بھی (تب تک) نہیں کریں گے جب تک کہ ہمارے پاس تم کوئی ایسی کتاب نہ لے آؤ جسے ہم خود پڑھ لیں ۔(اے نبی) کہہ دو کہ میرا رب بالکل پاک ہے میں تو صرف ایک پیغام پہنچانے والا بشر ہوں۔

وَيَقُولُونَ سُبْحَٰنَ رَبِّنَآ إِن كَانَ وَعْدُ رَبِّنَا لَمَفْعُولًا ﴿108﴾

سورۃ الاسراء آیت 108

اور کہتے ہیں کہ ہمارا رب بالکل پاک ہے۔ بیشک ہمارے رب کا وعدہ پورا ہو کر ہی رہے گا۔

فَخَرَجَ عَلَىٰ قَوْمِهِۦ مِنَ ٱلْمِحْرَابِ فَأَوْحَىٰٓ إِلَيْهِمْ أَن سَبِّحُوا۟ بُكْرَةً وَعَشِيًّا ﴿11﴾

سورۃ مریم آیت 11

پھر وہ حجرے سے نکل کر اپنی قوم کے پاس آئے۔ اور انہیں اشارے سے سمجھایا کہ تم صبح و شام اسی کی تسبیح (یعنی شانِ ربِ العزیز کے اوصاف و کلمات) بیان کیا کرو۔

مَا كَانَ لِلَّهِ أَن يَتَّخِذَ مِن وَلَدٍ ۖ سُبْحَٰنَهُۥ ۚ إِذَا قَضَىٰٓ أَمْرًا فَإِنَّمَا يَقُولُ لَهُۥ كُن فَيَكُونُ ﴿35﴾

سورۃ مریم آیت 35

اللہ کے شایانِ شان نہیں کہ وہ کسی کو اپنا بیٹا بنالے۔ وہ تو بالکل پاک ہے۔ جب وہ کسی کام کا فیصلہ کر لیتا ہے تو البتہ صرف اتنا ہی کہتا ہے کہ ہو جا تو وہ (جھٹ پٹ) ہو جاتا ہے۔

كَيْ نُسَبِّحَكَ كَثِيرًا ﴿33﴾

سورۃ طٰہٰ آیت 33

تاکہ ہم تیرے حضور کثرت سے تسبیح (یعنی شانِ ربِ المُتکبّر کے اوصاف و کلمات) بیان کیا کریں۔

فَٱصْبِرْ عَلَىٰ مَا يَقُولُونَ وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ قَبْلَ طُلُوعِ ٱلشَّمْسِ وَقَبْلَ غُرُوبِهَا ۖ وَمِنْ ءَانَآئِ ٱلَّيْلِ فَسَبِّحْ وَأَطْرَافَ ٱلنَّهَارِ لَعَلَّكَ تَرْضَىٰ ﴿130﴾

سورۃ طٰہٰ آیت 130

پس جو کچھ بھی یہ (استہزائی و خودساختہ) باتیں بناتے ہیں ان پر صبر کرلو اور سورج کے نکلنے سے پہلے اور ڈوبنے سے پہلے اپنے رب کی تعریف کے ساتھ تسبیح کیا کرو۔ اور رات کی کچھ گھڑیوں میں اور دن کے اطراف پر بھی تسبیح (یعنی شانِ ربِ الخالق کے اوصاف و کلمات) بیان کیا کرو تاکہ تمہیں حقیقی خوشی و رضا نصیب ہو جائے۔

يُسَبِّحُونَ ٱلَّيْلَ وَٱلنَّهَارَ لَا يَفْتُرُونَ﴿20﴾

سورۃالأنبیاء آیت 20

وہ دن رات اسی کی تسبیح (یعنی شانِ ربِ الغفور کے اوصاف و کلمات) بیان کرتے رہتے ہیں اور ذرا سی بھی سستی نہیں کرتے۔

وَقَالُواْ ٱتَّخَذَ ٱلرَّحْمَٰنُ وَلَدًا قٍ سُبْحَٰنَهُۥ ۚ بَلْ عِبَادٌ مُّكْرَمُونَ﴿26﴾لا

سورۃالأنبیاء آیت 26

اور وہ کہتے ہیں کہ ربِ الرحمٰن نے اولاد بنا رکھی ہے۔ وہ تو (اس افترا سے) بالکل پاک ہے۔ وہ فرشتے (بیٹیاں نہیں) بلکہ اس کے عزت والے بندے ہی ہیں۔

فَفَهَّمْنَٰهَا سُلَيْمَٰنَ ۚ وَكُلًّا ءَاتَيْنَا حُكْمًا وَعِلْمًا ۚ وَسَخَّرْنَا مَعَ دَاوُۥدَ ٱلْجِبَالَ يُسَبِّحْنَ وَٱلطَّيْرَ ۚ وَكُنَّا فَٰعِلِينَ﴿79﴾

سورۃالأنبیاء آیت 79

تو ہم نے وہ فیصلہ سلیمانؑ کو سمجھا دیا اور حکمت اور علم تو ہم نے ہر ایک کو دیا تھا۔ اور ہم نے داؤدؑ کے ساتھ پہاڑ اور پرندے بھی تابع کر دیئے تھے جو تسبیح (یعنی شانِ ربِ الوہّاب کے اوصاف و کلمات) کا ذکر کیا کرتے تھے۔ اور یہ سب کچھ ہم ہی تو کرنے والے تھے۔

مَا ٱتَّخَذَ ٱللَّهُ مِن وَلَدٍ وَمَا كَانَ مَعَهُۥ مِنْ إِلَٰهٍ ۚ إِذًا لَّذَهَبَ كُلُّ إِلَٰهٍۭ بِمَا خَلَقَ وَلَعَلَا بَعْضُهُمْ عَلَىٰ بَعْضٍ ۚ سُبْحَٰنَ ٱللَّهِ عَمَّا يَصِفُونَ ﴿91﴾

سورۃ المؤمنون آیت 91

اللہ نے نہ تو کسی کو (اپنا) بیٹا بنایا ہے اور نہ ہی اس کے ساتھ دوسرا کوئی معبود ہے۔ اگر ایسا ہوتا تو ہر معبود اپنی بنائی ہوئی مخلوق کو لے کر الگ ہو جاتا اور ایک معبود دوسرے پر چڑھ دوڑتا جو باتیں بھی یہ لوگ (اللہ کے بارے) بناتے بیان کرتے ہیں۔ اللہ جل شانہ ان سے بالکل پاک ہے۔

وَلَوْلَآ إِذْ سَمِعْتُمُوهُ قُلْتُم مَّا يَكُونُ لَنَآ أَن نَّتَكَلَّمَ بِهَٰذَا سُبْحَٰنَكَ هَٰذَا بُهْتَٰنٌ عَظِيمٌ ﴿16﴾

سورۃ النور آیت 16

اور جب تم نے اسے سنا تھا تو (اسی لمحے) یہ کیوں نہ کہہ دیا کہ ہمارے لئے زیبا نہیں کہ ایسی بات منہ سے نکالیں (اے اللہ!) تو بالکل پاک ہے یہ تو بہت بڑا گھناؤنا بہتان ہے۔

فِي بُيُوتٍ أَذِنَ ٱللَّهُ أَن تُرْفَعَ وَيُذْكَرَ فِيهَا ٱسْمُهُۥ يُسَبِّحُ لَهُۥ فِيهَا بِٱلْغُدُوِّ وَٱلْـَٔاصَالِ ﴿36﴾

سورۃ النور آیت 36

(یہ فانوس) ایسے (اللہ کے) گھروں میں ہیں جن کے بارے میں اللہ کا حکم ہے کہ انہیں بلند کیا جائے اور ان میں اللہ ہی کا نام لیا جائے ان (گھروں) میں لوگ صبح و شام اس کی تسبیح (یعنی شانِ ربِ الرزّاق کے اوصاف و کلمات) بیان کرتے رہتے ہیں۔

أَلَمْ تَرَ أَنَّ ٱللَّهَ يُسَبِّحُ لَهُۥ مَن فِي ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلْأَرْضِ وَٱلطَّيْرُ صَٰٓفَّٰتٍ ۖ كُلٌّ قَدْ عَلِمَ صَلَاتَهُۥ وَتَسْبِيحَهُۥ ۗ وَٱللَّهُ عَلِيمٌۢ بِمَا يَفْعَلُونَ ﴿41﴾

سورۃ النور آیت 41

کیا تم دیکھتے بھالتے نہیں کہ آسمانوں وزمین کے رہنے والے سب اور پر پھیلائے اڑنے والے پرندے بھی اللہ ہی کی تسبیح (یعنی شانِ ربِ العلیم کے اوصاف وکلمات) بیان کرتے ہیں؟۔یقیناً ہر کوئی اپنی نماز اور تسبیح سے اچھی طرح واقف ہے۔اور اللہ ہی سب کچھ جانتا ہے جو کچھ وہ کرتے ہیں۔

قَالُواْ سُبْحَٰنَكَ مَا كَانَ يَنۢبَغِى لَنَآ أَن نَّتَّخِذَ مِن دُونِكَ مِنْ أَوْلِيَآءَ وَلَٰكِن مَّتَّعْتَهُمْ وَءَابَآءَهُمْ حَتَّىٰ نَسُواْ ٱلذِّكْرَ وَكَانُواْ قَوْمًۢا بُورًا ﴿18﴾

سورۃالفرقان آیت 18

وہ کہیں گے تو بالکل پاک ہے ہمیں یہ قطعاً لائق نہ تھا کہ تیرے علاوہ کسی اور کو ولی اولیاء بناتے لیکن تو نے ان لوگوں کو اور ان کے باپ دادا کو اتنی سہولتیں اور آسائشیں دے رکھی تھیں یہاں تک کہ وہ تجھے یاد رکھنا بھول گئے اور اس طرح تباہ وبرباد ہوتے چلے گئے۔

وَتَوَكَّلْ عَلَى ٱلْحَىِّ ٱلَّذِى لَا يَمُوتُ وَسَبِّحْ بِحَمْدِهِۦ ۚ وَكَفَىٰ بِهِۦ بِذُنُوبِ عِبَادِهِۦ ۚ خَبِيرًا ﴿58﴾ ج لا

سورۃالفرقان آیت 58

اور تم اسی زندۂ جاوید اللہ پر بھروسہ رکھو جو کبھی نہ مرے گا اور اس کی تعریف کے ساتھ تسبیح (یعنی شانِ رب الرّفیع کے اوصاف و کلمات) بیان کرتے رہو۔ اور وہی اپنے بندوں کے گناہوں کی ہر لحاظ سے خبر رکھنے والا کافی ہے۔

فَلَمَّا جَآءَهَا نُودِيَ أَنۢ بُورِكَ مَن فِي ٱلنَّارِ وَمَنْ حَوْلَهَا وَسُبْحَٰنَ ٱللَّهِ رَبِّ ٱلْعَٰلَمِينَ ﴿8﴾

سورۃ النمل آیت 8

پھر جب موسیٰؑ وہاں آئے تو ندیٰ دی گئی کہ نہایت ہی بابرکت ہے وہ جو آگ میں اور اس کے پاس ہے۔ اور اللہ بالکل پاک ہے جو سارے جہانوں کا رب ہے۔

وَرَبُّكَ يَخْلُقُ مَا يَشَآءُ وَيَخْتَارُ ۗ مَا كَانَ لَهُمُ ٱلْخِيَرَةُ ۚ سُبْحَٰنَ ٱللَّهِ وَتَعَٰلَىٰ عَمَّا يُشْرِكُونَ ﴿68﴾

سورۃ القصص آیت 68

اور تمہارا رب جو چاہتا ہے پیدا کرتا ہے اور (جس کا چاہتا ہے) انتخاب کر لیتا ہے۔ ان لوگوں کے پاس کچھ بھی اختیار نہیں ہے۔ اللہ تو بالکل پاک ہے اور جو شرک وہ کرتے ہیں وہ اس سے کہیں بلند و بالا ہے۔

فَسُبْحٰنَ ٱللَّهِ حِينَ تُمْسُونَ وَحِينَ تُصْبِحُونَ ﴿17﴾

سورۃ الروم آیت 17

جب تم پر شام ہو اور جب تم پر صبح ہو پس اللہ ہی کی تسبیح (یعنی شانِ ربِ السَّمیع کے اوصاف و کلمات) بیان کیا کرو۔

ٱللَّهُ ٱلَّذِى خَلَقَكُمْ ثُمَّ رَزَقَكُمْ ثُمَّ يُمِيتُكُمْ ثُمَّ يُحْيِيكُمْ ۖ هَلْ مِن شُرَكَآئِكُم مَّن يَفْعَلُ مِن ذَٰلِكُم مِّن شَىْءٍ ۚ سُبْحَٰنَهُۥ وَتَعَٰلَىٰ عَمَّا يُشْرِكُونَ ﴿40﴾ ع4

سورۃ الروم آیت 40

وہ اللہ ہی تو ہے جس نے تمہیں پیدا کیا پھر تمہیں رزق دیا پھر تمہیں موت دے گا اور پھر سے تمہیں زندہ بھی کرے گا۔ کیا تمہارے بنائے ہوئے شریکوں میں سے کوئی ہے جو ان کاموں میں سے کوئی

بھی کرسکے؟۔ اللہ بالکل پاک ہے اور (اس کی شان) بہت بلند و برتر ہے اس سے جو وہ (اس کا) شریک بنالیتے ہیں۔

إِنَّمَا يُؤْمِنُ بِـَٔايَٰتِنَا ٱلَّذِينَ إِذَا ذُكِّرُواْ بِهَا خَرُّواْ سُجَّدًا وَسَبَّحُواْ بِحَمْدِ رَبِّهِمْ وَهُمْ لَا يَسْتَكْبِرُونَ ﴿15﴾

سورۃ السجدۃ آیت 15

ہماری آیتوں پر تو بس بلاشبہ وہی لوگ ایمان لاتے ہیں جن کو جب بھی ان (آیات) سے نصیحت کی جاتی ہے تو وہ سجدے میں گر پڑتے ہیں اور اپنے رب کی تعریف کے ساتھ تسبیح کرتے ہیں اور وہ تکبر و غرور بالکل نہیں کرتے۔

وَسَبِّحُوهُ بُكْرَةً وَأَصِيلًا ﴿42﴾

سورۃ الأحزاب آیت 42

اور صبح و شام اسی کی تسبیح و تحمید بیان کرتے رہا کرو۔

قَالُواْ سُبْحَٰنَكَ أَنتَ وَلِيُّنَا مِن دُونِهِمۖ بَلْ كَانُواْ يَعْبُدُونَ ٱلْجِنَّۖ أَكْثَرُهُم بِهِم مُّؤْمِنُونَ ﴿41﴾

سورۃ سبا آیت 41

وہ عرض کریں گے۔ تو بالکل پاک ہے ان سب کو چھوڑ کر تو ہی ہمارا ولی ہے۔ (نہیں) بلکہ !۔ یہ تو جنّوں کی عبادت کیا کرتے تھے۔ ان میں بہت سارے لوگ انہی پر ایمان لائے ہوئے تھے۔

سُبْحَٰنَ ٱلَّذِى خَلَقَ ٱلْأَزْوَٰجَ كُلَّهَا مِمَّا تُنۢبِتُ ٱلْأَرْضُ وَمِنْ أَنفُسِهِمْ وَمِمَّا لَا يَعْلَمُونَ ﴿36﴾

سورۃ یٰس آیت 36

پاک ہے وہ (اللہ جل شانہ) جس نے سب طرح کے جوڑے جوڑے بنا دیئے۔ خواہ وہ نباتات ہو جسے زمین اگاتی ہے یا خود ان کے نفس ہوں یا وہ چیزیں جن کو یہ بالکل نہیں جانتے۔

لَا ٱلشَّمْسُ يَنۢبَغِى لَهَآ أَن تُدْرِكَ ٱلْقَمَرَ وَلَا ٱلَّيْلُ سَابِقُ ٱلنَّهَارِۚ وَكُلٌّ فِى فَلَكٍ يَسْبَحُونَ ﴿40﴾

سورۃ یٰس آیت 40

نہ تو سورج سے ہی ہو سکتا ہے کہ چاند کو جا پکڑے اور نہ ہی رات دن سے پہلے آ سکتی ہے۔ اور سب اپنے اپنے مدار میں تیر رہے ہیں۔

فَسُبْحَٰنَ ٱلَّذِى بِيَدِهِۦ مَلَكُوتُ كُلِّ شَىْءٍ وَإِلَيْهِ تُرْجَعُونَ﴿83﴾ع5

سورۃ یس آیت 83

پس بالکل پاک ہے وہ (اللہ جل شانہ) جس کے ہاتھ میں ہر چیز کی بادشاہت ہے اور تم سب کو اسی کی طرف لوٹ کر جانا ہے۔

فَلَوْلَآ أَنَّهُۥ كَانَ مِنَ ٱلْمُسَبِّحِينَ﴿143﴾لا لَلَبِثَ فِى بَطْنِهِۦٓ إِلَىٰ يَوْمِ يُبْعَثُونَ﴿144﴾ج

النصف

سورۃ الصافات آیت ۱۴۳۔۱۴۴

پھر اگر وہ تسبیح (یعنی اللہ جل شانہ کے حضور دعائیہ کلمات) بیان کرنے والوں میں نہ ہوتا۔ تو دوبارہ اٹھائے جانے والے دن (یعنی قیامت) تک اسی (مچھلی) کے پیٹ میں رہتا۔

سُبْحَٰنَ ٱللَّهِ عَمَّا يَصِفُونَ﴿159﴾لا

سورۃ الصافات آیت 159

جو باتیں بھی یہ (اللہ کے بارے) بناتے بیان کرتے ہیں اللہ ان سے بالکل پاک ہے۔

وَإِنَّا لَنَحْنُ ٱلْمُسَبِّحُونَ﴿166﴾

سورۃ الصافات آیت 166

اور بیشک ہم (اللہ جل شانہ کی) تسبیح و تقدیس کرتے رہتے ہیں۔

سُبْحَٰنَ رَبِّكَ رَبِّ ٱلْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُونَ﴿180﴾ج

سورۃ الصافات آیت 180

یہ جو باتیں بھی عزت والے شان والے رب (کے بارے) بناتے بیان کرتے ہیں تیرا رب ان سے بالکل پاک ہے۔

إِنَّا سَخَّرْنَا ٱلْجِبَالَ مَعَهُۥ يُسَبِّحْنَ بِٱلْعَشِىِّ وَٱلْإِشْرَاقِ﴿18﴾لا

سورۃ ص آیت 18

بیشک ہم نے (بھی) پہاڑوں کو اس کے لئے مسخر کر دیا تھا کہ وہ شام و صبح اس کے ساتھ تسبیح (یعنی شانِ ربِ البَصِیر کے اوصاف و کلمات) کا ذکر کیا کرتے تھے۔

لَّوْ أَرَادَ ٱللَّهُ أَن يَتَّخِذَ وَلَدًا لَّٱصْطَفَىٰ مِمَّا يَخْلُقُ مَا يَشَآءُ ۚ سُبْحَٰنَهُۥ ۖ هُوَ ٱللَّهُ ٱلْوَٰحِدُ ٱلْقَهَّارُ ﴿4﴾

سورۃالزمر آیت 4

اگر اللہ چاہتا کہ (کسی کو) اپنا بیٹا بنائے تو اپنی مخلوق میں سے جس کا چاہتا انتخاب کر لیتا وہ تو اس سے بالکل پاک ہے۔ وہ واحد و یکتا اکیلا اللہ ہی سب پر غالب ہے۔

وَتَرَى ٱلْمَلَٰٓئِكَةَ حَآفِّينَ مِنْ حَوْلِ ٱلْعَرْشِ يُسَبِّحُونَ بِحَمْدِ رَبِّهِمْ ۖ وَقُضِىَ بَيْنَهُم بِٱلْحَقِّ وَقِيلَ ٱلْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ ٱلْعَٰلَمِينَ ﴿75﴾ ع8

سورۃالزمر آیت 75

اور تم فرشتوں کو دیکھو گے۔ کہ وہ عرش (الٰہی) کے گرد گھیرا باندھے ہوئے اپنے رب کی تسبیح (تقدیس) کر رہے ہوں گے۔ اور سب (اولین و آخرین) کے درمیان حق و انصاف کے ساتھ فیصلہ کر دیا جائے گا۔ اور (بہر زبانِ معترف) کہا جائے گا۔ ہر طرح کی تعریف صرف اور صرف اس اللہ ہی کے لئے ہے جو سارے جہانوں کا رب ہے۔

ٱلَّذِينَ يَحْمِلُونَ ٱلْعَرْشَ وَمَنْ حَوْلَهُۥ يُسَبِّحُونَ بِحَمْدِ رَبِّهِمْ وَيُؤْمِنُونَ بِهِۦ وَيَسْتَغْفِرُونَ لِلَّذِينَ ءَامَنُواْ رَبَّنَا وَسِعْتَ كُلَّ شَىْءٍ رَّحْمَةً وَعِلْمًا فَٱغْفِرْ لِلَّذِينَ تَابُواْ وَٱتَّبَعُواْ سَبِيلَكَ وَقِهِمْ عَذَابَ ٱلْجَحِيمِ ﴿7﴾

سورۃ غافر آیت 7

جو (فرشتے) عرش کو اٹھائے ہوئے ہیں اور جو اس کے ارد گرد (حلقہ باندھے ہوئے) ہیں۔ وہ اسی پر یقین رکھتے ہیں اور سب اپنے رب کی تعریف کے ساتھ تسبیح کرتے رہتے ہیں اور مومنوں کے لئے بخشش مانگتے رہتے ہیں کہ اے ہمارے رب!۔ تیری رحمت اور تیرا علم ہر چیز کا احاطہ کئے ہوئے ہے پس جن لوگوں نے توبہ کی اور تیرے راستے پر چلے تُو ان کو بخش دے اور دوزخ کے عذاب سے بھی بچالے۔

فَٱصْبِرْ إِنَّ وَعْدَ ٱللَّهِ حَقٌّ وَٱسْتَغْفِرْ لِذَنۢبِكَ وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ بِٱلْعَشِىِّ وَٱلْإِبْكَٰرِ ﴿55﴾

سورۃ غافر آیت 55

پس صبر کئے رہو یقینی طور پر اللہ کا وعدہ سچا ہے اور اپنے گناہوں کی معافی مانگتے رہو اور شام و صبح اپنے رب کی تعریف کے ساتھ تسبیح (یعنی شانِ ربِ الخبیر کے اوصاف و کلمات) بیان کرتے رہو۔

فَإِنِ ٱسْتَكْبَرُواْ فَٱلَّذِينَ عِندَ رَبِّكَ يُسَبِّحُونَ لَهُۥ بِٱلَّيْلِ وَٱلنَّهَارِ وَهُمْ لَا يَسْـَٔمُونَ ﴿38﴾

سورۃ فصلت آیت 38

اور اگر یہ لوگ تکبر کریں تو (اللہ بھی بے پرواہ ہے) جو فرشتے تمہارے رب کے پاس ہیں وہ رات دن اسی کی تسبیح (و تقدیس) بیان کرتے رہتے ہیں اور وہ کبھی نہیں تھکتے۔

تَكَادُ ٱلسَّمَٰوَٰتُ يَتَفَطَّرْنَ مِن فَوْقِهِنَّ ۚ وَٱلْمَلَٰٓئِكَةُ يُسَبِّحُونَ بِحَمْدِ رَبِّهِمْ وَيَسْتَغْفِرُونَ لِمَن فِى ٱلْأَرْضِ ۗ أَلَآ إِنَّ ٱللَّهَ هُوَ ٱلْغَفُورُ ٱلرَّحِيمُ ﴿5﴾

سورۃ الشوریٰ آیت 5

(لوگوں کے اللہ کا شریک بنانے پر) قریب ہے کہ آسمان ان کے اوپر سے پھٹ پڑیں اور (مگر) فرشتے اپنے رب کی تعریف و تحمید کے ساتھ اس کی تسبیح کرتے ہیں اور اہلِ زمین کے لئے مغفرت مانگتے رہتے ہیں۔ آگاہ رہو کہ اللہ یقیناً بڑا بخشنے والا نہایت ہی مہربان ہے۔

لِتَسْتَوُۥا۟ عَلَىٰ ظُهُورِهِۦ ثُمَّ تَذْكُرُوا۟ نِعْمَةَ رَبِّكُمْ إِذَا ٱسْتَوَيْتُمْ عَلَيْهِ وَتَقُولُوا۟ سُبْحَٰنَ ٱلَّذِى سَخَّرَ لَنَا هَٰذَا وَمَا كُنَّا لَهُۥ مُقْرِنِينَ ﴿13﴾

سورۃالزخرف آیت 13

تاکہ تم ان کی پیٹھوں پر جم کر بیٹھو اور پھر اپنے رب کی نعمت واحسان کو یاد کرو اور کہو کہ بالکل پاک ہے وہ (اللہ) جس نے ان چیزوں کو ہمارے لئے مسخر کر دیا اور ہم ایسے زور آور تو نہ تھے کہ ان کو اپنے قابو میں کر لیتے۔

سُبْحَٰنَ رَبِّ ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلْأَرْضِ رَبِّ ٱلْعَرْشِ عَمَّا يَصِفُونَ ﴿82﴾

سورۃالزخرف آیت 82

یہ جو باتیں بھی (اللہ کے بارے) بناتے بیان کرتے ہیں آسمانوں وزمین کا رب (اور) عرش کا مالک ان سب سے بالکل پاک ہے۔

لِّتُؤْمِنُوا۟ بِٱللَّهِ وَرَسُولِهِۦ وَتُعَزِّرُوهُ وَتُوَقِّرُوهُ وَتُسَبِّحُوهُ بُكْرَةً وَأَصِيلًا ﴿9﴾

سورۃالفتح آیت 9

تاکہ تم لوگ اللہ پر اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ اور رسول کی مدد کرو اور اس کی توقیر و تکریم کرو اور صبح و شام اس (اللہ ہی) کی تسبیح (یعنی شانِ ربِ الحلیم کے اوصاف و کلمات) بیان کرتے رہو۔

فَٱصْبِرْ عَلَىٰ مَا يَقُولُونَ وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ قَبْلَ طُلُوعِ ٱلشَّمْسِ وَقَبْلَ ٱلْغُرُوبِ ﴿39﴾ ج

سورۃ ق آیت 39

پس جو کچھ بھی یہ (اوٹ پٹانگ) باتیں کہتے ہیں ان پر صبر کرو اور سورج نکلنے سے پہلے اور ڈوبنے سے پہلے اپنے رب کی تعریف کے ساتھ تسبیح (یعنی شانِ ربِ العظیم کے اوصاف و کلمات) بیان کرتے رہو۔

وَمِنَ ٱلَّيْلِ فَسَبِّحْهُ وَأَدْبَٰرَ ٱلسُّجُودِ ﴿40﴾

سورۃ ق آیت 40

اور رات کے کچھ حصے میں اور سجدے کے بعد بھی اس کی تسبیح (یعنی شانِ ربِ الغفور کے اوصاف و کلمات) بیان کرتے رہو۔

أَمْ لَهُمْ إِلَٰهٌ غَيْرُ ٱللَّهِ ۚ سُبْحَٰنَ ٱللَّهِ عَمَّا يُشْرِكُونَ ﴿43﴾

سورۃالطور آیت 43

یا (کیا) اللہ کے علاوہ ان کا کوئی اور عبادت کے قابل (معبود) ہے؟۔ اللہ تو ان کے شریک ٹھہرانے سے بالکل پاک ہے۔

وَٱصْبِرْ لِحُكْمِ رَبِّكَ فَإِنَّكَ بِأَعْيُنِنَا ۖ وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ حِينَ تَقُومُ ﴿48﴾ لا

سورۃالطور آیت 48

اور اپنے رب کا حکم آنے تک صبر کئے رہو کیوں کہ بلاشبہ تم ہماری آنکھوں کے سامنے ہو۔ اور جب تم اٹھا کرو تو اپنے رب کی تعریف کے ساتھ تسبیح (یعنی شانِ ربِ الکبیر کے اوصاف و کلمات) بیان کیا کرو۔

وَمِنَ ٱلَّيْلِ فَسَبِّحْهُ وَإِدْبَٰرَ ٱلنُّجُومِ ﴿49﴾ ع2

سورۃالطور آیت 49

اور رات کے بعض لمحات میں بھی اور ستاروں کے غروب ہونے کے بعد بھی اس کی تسبیح (یعنی شانِ ربِ الحفیظ کے اوصاف و کلمات) بیان کیا کرو۔

فَسَبِّحْ بِٱسْمِ رَبِّكَ ٱلْعَظِيمِ﴿74﴾ ع2

سورۃالواقعۃ آیت 74

پس تم اپنے عظمت والے رب کے نام کی تسبیح (یعنی شانِ ربِ الجلیل کے اوصاف و کلمات) بیان کرتے رہو۔

فَسَبِّحْ بِٱسْمِ رَبِّكَ ٱلْعَظِيمِ﴿96﴾ ع3

سورۃالواقعۃ آیت 96

پس تم اپنے عظمتوں والے رب کے نام کی تسبیح (یعنی شانِ ربِ الکریم کے اوصاف و کلمات) بیان کرتے رہو۔

سَبَّحَ لِلَّهِ مَا فِى ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلْأَرْضِ ۖ وَهُوَ ٱلْعَزِيزُ ٱلْحَكِيمُ﴿1﴾

سورۃالحدید آیت 1

جو مخلوق بھی آسمانوں و زمین میں ہے سب اللہ ہی کی تسبیح (یعنی شانِ ربِ المُجیب کے اوصاف و کلمات) بیان کرتی ہے۔ اور وہ بڑا غالب نہایت حکمت والا ہے۔

سَبَّحَ لِلّٰهِ مَا فِی ٱلسَّمٰوٰتِ وَمَا فِی ٱلۡأَرۡضِ ۖ وَهُوَ ٱلۡعَزِیزُ ٱلۡحَكِیمُ ﴿1﴾

سورۃ الحشر آیت 1

ہر وہ چیز جو آسمانوں میں اور جو بھی زمین میں ہے اللہ ہی کی تسبیح (یعنی شانِ ربِ المَجِید کے اوصاف و کلمات) بیان کرتی ہے۔ اور وہ بڑا ہی زبردست نہایت حکمت والا ہے۔

۞ سَبَّحَ لِلّٰهِ مَا فِی ٱلسَّمٰوٰتِ وَمَا فِی ٱلۡأَرۡضِ ۖ وَهُوَ ٱلۡعَزِیزُ ٱلۡحَكِیمُ ﴿1﴾

سورۃ الصّف آیت 1

ہر وہ چیز جو آسمانوں میں اور جو بھی زمین میں ہے سب اللہ کی تسبیح (یعنی شانِ ربِ الوَلِیُ کے اوصاف و کلمات) بیان کرتی ہے۔ اور وہ پوری طرح غالب ہے نہایت حکمت والا ہے۔

یُسَبِّحُ لِلّٰهِ مَا فِی ٱلسَّمٰوٰتِ وَمَا فِی ٱلۡأَرۡضِ ٱلۡمَلِكِ ٱلۡقُدُّوسِ ٱلۡعَزِیزِ ٱلۡحَكِیمِ ﴿1﴾

سورۃ الجمعۃ آیت 1

جو آسمانوں میں اور جو بھی زمین میں ہیں سب اس اللہ کی تسبیح (یعنی شانِ ربِ الحَمِید کے اوصاف و کلمات) بیان کرتے ہیں جو حقیقی بادشاہ۔ مقدس۔ نہایت زبردست۔ بڑا ہی حکمت والا ہے۔

يُسَبِّحُ لِلَّهِ مَا فِي ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَمَا فِي ٱلْأَرْضِ ۖ لَهُ ٱلْمُلْكُ وَلَهُ ٱلْحَمْدُ ۖ وَهُوَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ﴿1﴾

سورۃ التغابن آیت 1

جو بھی آسمانوں وزمین میں ہیں سب اسی اللہ کی تسبیح (یعنی شانِ ربِ الصَّمَدکے اوصاف وکلمات) بیان کرتے ہیں۔اسی کی حقیقی بادشاہت ہے اور ہر طرح کی تعریف (شکر) اسی کے لئے ہے اور وہی ہر چیز پر پوری طرح قادر ہے۔

قَالَ أَوْسَطُهُمْ أَلَمْ أَقُل لَّكُمْ لَوْلَا تُسَبِّحُونَ ﴿28﴾

سورۃ القلم آیت 28

ایک جو اُن میں بہتر تھا بولنے لگا کیا میں نے تم سے نہیں کہا تھا کہ تم تسبیح (یعنی شانِ ربِ التَّوَاب کے اوصاف وکلمات) کیوں نہیں بیان کرتے ہو؟۔

قَالُوا۟ سُبْحَٰنَ رَبِّنَآ إِنَّا كُنَّا ظَٰلِمِينَ ﴿29﴾

سورۃ القلم آیت 29

(تب) وہ کہنے لگے کہ ہمارا رب بالکل پاک ہے بلا شبہ ہم ہی قصوروار تھے۔

فَسَبِّحْ بِٱسْمِ رَبِّكَ ٱلْعَظِيمِ﴿52﴾ع2

سورۃالحاقۃ آیت 52

پس تم اپنے عظیم رب کے نام کی تسبیح (یعنی شانِ ربِ الرَّؤوف کے اوصاف و کلمات) بیان کرتے رہو۔

وَمِنَ ٱلَّيْلِ فَٱسْجُدْ لَهُۥ وَسَبِّحْهُ لَيْلًا طَوِيلًا﴿26﴾

سورۃالانسان آیت 26

اور رات کے ایک حصے میں اس کے حضور سجدہ کیا کرو اور رات کے طویل حصے میں اس کی تسبیح (یعنی شانِ ربِ ذُوالجَلَالِ وَالاِکرام کے اوصاف و کلمات) بیان کیا کرو۔

۞ سَبِّحِ ٱسْمَ رَبِّكَ ٱلْأَعْلَى﴿1﴾لا

سورۃالاعلیٰ آیت 1

اپنے بلند و برتر رب کے نام کی تسبیح (یعنی شانِ ربِ الہَادِی کے اوصاف و کلمات) بیان کرو۔

فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَٱسْتَغْفِرْهُ ۚ إِنَّهُۥ كَانَ تَوَّابًۢا ﴿3﴾ ع1

سورۃ النصر آیت 3

پس اپنے رب کی تعریف کے ساتھ تسبیح (یعنی شانِ ربِ الغفّار کے اوصاف و کلمات) بیان کرتے رہو اور اسی سے معافی مانگتے رہو بیشک وہ نہایت معاف کرنے والا ہے۔

اللہ سبحانہ و تعالیٰ کی تعریف و تحمید :

اللہ تبارک و تعالیٰ کی تعریف اور شکر کے جذبات سے سرشار قرآنِ پاک کی آیات !

ٱلْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ ٱلْعَٰلَمِينَ ﴿2﴾ لا

سورۃ الفاتحۃ آیت 2

سب طرح کی تعریف (شکر) اللہ کے لئے جو سارے جہانوں کا رب ہے۔

ٱلْحَمْدُ لِلَّهِ ٱلَّذِى خَلَقَ ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلْأَرْضَ وَجَعَلَ ٱلظُّلُمَٰتِ وَٱلنُّورَ ۖ ثُمَّ ٱلَّذِينَ كَفَرُوا۟ بِرَبِّهِمْ يَعْدِلُونَ ﴿1﴾

سورۃ الأنعام آیت 1

سب طرح کی تعریف اللہ ہی کے لئے ہے جس نے آسمانوں وزمین کو پیدا کیا اور اندھیرا اور اجالا بنایا۔ پھر بھی یہ کافر و ناشکرے لوگ اوروں کو اپنے رب کے برابر ٹھہراتے ہیں۔

فَقُطِعَ دَابِرُ ٱلْقَوْمِ ٱلَّذِينَ ظَلَمُوا۟ ۚ وَٱلْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ ٱلْعَٰلَمِينَ ﴿45﴾

سورۃ الأنعام آیت 45

پس ان ظالم لوگوں کی جڑ کاٹ دی گئی۔ اور سب طرح کی تعریف تو اللہ ہی کے لئے ہے جو سارے جہانوں کا رب ہے۔

وَنَزَعْنَا مَا فِى صُدُورِهِم مِّنْ غِلٍّ تَجْرِى مِن تَحْتِهِمُ ٱلْأَنْهَٰرُ ۖ وَقَالُوا۟ ٱلْحَمْدُ لِلَّهِ ٱلَّذِى هَدَىٰنَا لِهَٰذَا وَمَا كُنَّا لِنَهْتَدِىَ لَوْلَآ أَنْ هَدَىٰنَا ٱللَّهُ ۖ لَقَدْ جَآءَتْ رُسُلُ رَبِّنَا بِٱلْحَقِّ ۖ وَنُودُوٓا۟ أَن تِلْكُمُ ٱلْجَنَّةُ أُورِثْتُمُوهَا بِمَا كُنتُمْ تَعْمَلُونَ ﴿43﴾

سورۃ الأعراف آیت 43

اور جو بھی کدورتیں ان کے دلوں میں ہوں گی ہم سب نکال باہر کریں گے ان کے باغوں کے دامن میں نہریں جاری ہوں گی۔ اور وہ کہیں گے کہ اللہ کا شکر ہے جس نے ہمیں یہاں تک رسائی دی اور اگر

اللہ ہمیں راستہ نہ دکھاتا تو ہم کبھی بھی راہ نہ پا سکتے۔البتہ یقیناً ہمارے رب کے رسول حق سچ لے کر آئے تھے۔اور منادی کر دی جائے گی کہ تم اپنے کیے ہوئے اعمال کے بدلے میں اس جنت کے وارث بنا دیئے گئے ہو۔

دَعْوَىٰهُمْ فِيهَا سُبْحَٰنَكَ ٱللَّٰهُمَّ وَتَحِيَّتُهُمْ فِيهَا سَلَٰمٌ ۚ وَءَاخِرُ دَعْوَىٰهُمْ أَنِ ٱلْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ ٱلْعَٰلَمِينَ ﴿10﴾ ع1

سورۃ یونس آیت 10

وہاں پر ان کی دعا ہو گی کہ اے اللہ تیری ذات بالکل پاک ہے۔اور اس میں ان کا باہمی دعائیہ تحفہ سلام ہوگا۔اور ان کی دعا کا خاتمہ ہوگا کہ سب طرح کی تعریف (و شکر) اللہ ہی کے لئے ہے جو سارے جہانوں کا رب ہے۔

ٱلْحَمْدُ لِلَّهِ ٱلَّذِى وَهَبَ لِى عَلَى ٱلْكِبَرِ إِسْمَٰعِيلَ وَإِسْحَٰقَ ۚ إِنَّ رَبِّى لَسَمِيعُ ٱلدُّعَآءِ ﴿39﴾

سورۃ ابراہیم آیت 39

سب طرح کی تعریف وشکر اللہ کے لئے ہے جس نے مجھے بڑی عمر میں اسماعیلؑ اور اسحاقؑ بخشے۔ بلا شبہ میرا رب دعاؤں کا سننے والا ہے۔

۞ ضَرَبَ ٱللَّهُ مَثَلًا عَبْدًا مَّمْلُوكًا لَّا يَقْدِرُ عَلَىٰ شَىْءٍ وَمَن رَّزَقْنَٰهُ مِنَّا رِزْقًا حَسَنًا فَهُوَ يُنفِقُ مِنْهُ سِرًّا وَجَهْرًا ۖ هَلْ يَسْتَوُۥنَ ۚ ٱلْحَمْدُ لِلَّهِ ۚ بَلْ أَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُونَ ﴿75﴾

سورۃ النحل آیت 75

اللہ ایک مثال بیان کرتا ہے کہ ایک غلام ہے جو کسی دوسرے کا مملوک ہے اور کسی چیز پر بھی قدرت نہیں رکھتا۔ اور ایک دوسرا ہے جسے ہم نے بہترین رزق عطا کر رکھا ہے اور وہ اس میں سے پوشیدہ اور علانیہ خرچ بھی کرتا رہتا ہے۔ کیا یہ دونوں برابر ہو سکتے ہیں؟۔ الحمدللہ (سب طرح کی تعریف (شکر) اللہ ہی کے لئے ہے) مگر ان میں بہت سارے لوگ (اتنی سی بات بھی) نہیں جانتے۔

وَقُلِ ٱلْحَمْدُ لِلَّهِ ٱلَّذِى لَمْ يَتَّخِذْ وَلَدًا وَلَمْ يَكُن لَّهُۥ شَرِيكٌ فِى ٱلْمُلْكِ وَلَمْ يَكُن لَّهُۥ وَلِىٌّ مِّنَ ٱلذُّلِّ ۖ وَكَبِّرْهُ تَكْبِيرًا ﴿111﴾ ع12

سورۃ الاسراء آیت 111

اور کہہ دو سب تعریفیں اللہ ہی کے لئے ہیں جس نے نہ تو کسی کو بیٹا بنایا ہے اور نہ ہی کوئی اس کی مملکت میں شریک ہے۔ اور نہ ہی کسی کمزوری کے باعث اسے کسی ولی (سرپرست وحمایتی) کی ضرورت ہے اور اسی کی کبریائی (اور) کمال درجے کی بڑائی بیان کرتے رہو۔

ٱلْحَمْدُ لِلَّهِ ٱلَّذِىٓ أَنزَلَ عَلَىٰ عَبْدِهِ ٱلْكِتَٰبَ وَلَمْ يَجْعَل لَّهُۥ عِوَجَا ﴿1﴾ط سكتة

سورۃ الکہف آیت 1

سب طرح کی تعریف (شکر) اللہ ہی کے لئے ہے۔ جس نے اپنے (خاص) بندے پر کتاب نازل کردی اور اس میں کسی طرح سے بھی کوئی کسر و کمی نہیں چھوڑی۔

فَإِذَا ٱسْتَوَيْتَ أَنتَ وَمَن مَّعَكَ عَلَى ٱلْفُلْكِ فَقُلِ ٱلْحَمْدُ لِلَّهِ ٱلَّذِى نَجَّىٰنَا مِنَ ٱلْقَوْمِ ٱلظَّٰلِمِينَ ﴿28﴾

سورۃ المؤمنون آیت 28

اور جب تم اور تمہارے ساتھی کشتی پر بیٹھ جاؤ تو کہنا۔ الحمدللہ۔ ہر طرح کی تعریف (شکر) اللہ ہی کے لئے ہے جس نے ہمیں ظالم قوم سے نجات دے دی۔

وَلَقَدْ ءَاتَيْنَا دَاوُۥدَ وَسُلَيْمَٰنَ عِلْمًا ۖ وَقَالَا ٱلْحَمْدُ لِلَّهِ ٱلَّذِى فَضَّلَنَا عَلَىٰ كَثِيرٍ مِّنْ عِبَادِهِ ٱلْمُؤْمِنِينَ ﴿15﴾

سورۃ النمل آیت 15

اور البتہ یقیناً ہم نے داؤدؑ اور سلیمانؑ کو (خاص) علم عطا فرمایا۔ اور دونوں نے کہا کہ ہر قسم کی تعریف (شکر) اس اللہ ہی کے لئے ہے جس نے ہمیں اپنے بہت سے مومن بندوں پر فضیلت عطا کی۔

قُلِ ٱلْحَمْدُ لِلَّهِ وَسَلَٰمٌ عَلَىٰ عِبَادِهِ ٱلَّذِينَ ٱصْطَفَىٰٓ ۗ ءَآللَّهُ خَيْرٌ أَمَّا يُشْرِكُونَ ﴿59﴾

سورۃ النمل آیت 59

کہہ دو کہ ہر طرح کی تعریف (شکر) اللہ ہی کے لئے ہے اور اس کے ان بندوں پر سلام ہے جن کو اس نے ہی چنا تھا۔ (بتاؤ) کیا اللہ بہتر ہے یا وہ (معبود) جن کو وہ (اللہ کا) شریک ٹھہراتے ہیں؟۔

وَقُلِ ٱلْحَمْدُ لِلَّهِ سَيُرِيكُمْ ءَايَٰتِهِۦ فَتَعْرِفُونَهَا ۚ وَمَا رَبُّكَ بِغَٰفِلٍ عَمَّا تَعْمَلُونَ ﴿93﴾ ع7

سورۃ النمل آیت 93

اور کہہ دو۔ کہ سب طرح کی تعریف (شکر) اللہ ہی کے لئے ہے وہ عنقریب تمہیں اپنی نشانیاں دکھائے گا اور تم انہیں پہچان لوگے۔ اور جو کچھ بھی تم کرتے ہو تمہارا رب اس سے بالکل غافل نہیں ہے۔

وَلَئِن سَأَلْتَهُم مَّن نَّزَّلَ مِنَ ٱلسَّمَآءِ مَآءً فَأَحْيَا بِهِ ٱلْأَرْضَ مِنۢ بَعْدِ مَوْتِهَا لَيَقُولُنَّ ٱللَّهُ ۚ قُلِ ٱلْحَمْدُ لِلَّهِ ۚ بَلْ أَكْثَرُهُمْ لَا يَعْقِلُونَ ﴿63﴾ ع6

سورۃ العنکبوت آیت 63

اور اگر تم ان سے پوچھو کہ آسمان سے پانی کس نے نازل کیا اور زمین کو مردہ (یعنی بنجر) ہونے کے بعد کس نے زندگی دی؟۔ تو وہ ضرور کہہ دیں گے کہ اللہ نے۔ کہہ دو کہ سب طرح کی تعریف (شکر) اللہ ہی کے لئے ہے۔ بلکہ ان میں بہت سارے لوگ عقل سے کام نہیں لیتے۔

وَلَهُ ٱلْحَمْدُ فِى ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلْأَرْضِ وَعَشِيًّا وَحِينَ تُظْهِرُونَ ﴿18﴾

سورۃ الروم آیت 18

اور آسمانوں و زمین میں ہر طرح کی تعریف صرف اسی کے لئے ہے اور (تم) تیسرے پہر اور جب تم پر دوپہر ہو (اللہ کی تعریف بیان کیا کرو)۔

وَلَئِن سَأَلْتَهُم مَّنْ خَلَقَ ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلْأَرْضَ لَيَقُولُنَّ ٱللَّهُ ۚ قُلِ ٱلْحَمْدُ لِلَّهِ ۚ بَلْ أَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُونَ ﴿25﴾

سورۃ لقمان آیت 25

اگر تم ان سے پوچھو کہ آسمانوں وزمین کو کس نے پیدا کیا ہے؟ تو یقیناً ضرور وہ کہہ دیں گے کہ اللہ نے۔ کہہ دو کہ ہر طرح کی تعریف (شکر) اللہ کے لئے ہے مگر ان میں بہت سارے لوگ نہیں جانتے ۔

ٱلْحَمْدُ لِلَّهِ ٱلَّذِى لَهُۥ مَا فِى ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَمَا فِى ٱلْأَرْضِ وَلَهُ ٱلْحَمْدُ فِى ٱلْءَاخِرَةِ ۚ وَهُوَ ٱلْحَكِيمُ ٱلْخَبِيرُ ﴿1﴾

سورۃ سبا آیت 1

ساری تعریفیں اللہ ہی کے لئے ہیں سب اسی کا ہے جو بھی آسمانوں میں اور جو کچھ زمین میں ہے اور آخرت میں بھی ہر قسم کی تعریف اسی کے لئے ہے۔ اور وہ بڑی حکمت والا خوب خبردار ہے۔

ٱلْحَمْدُ لِلَّهِ فَاطِرِ ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلْأَرْضِ جَاعِلِ ٱلْمَلَٰٓئِكَةِ رُسُلًا أُو۟لِىٓ أَجْنِحَةٍ مَّثْنَىٰ وَثُلَٰثَ وَرُبَٰعَ ۚ يَزِيدُ فِى ٱلْخَلْقِ مَا يَشَآءُ ۚ إِنَّ ٱللَّهَ عَلَىٰ كُلِّ شَىْءٍ قَدِيرٌ ﴿1﴾

سورۃ فاطر آیت 1

سب طرح کی تعریف (شکر) اللہ ہی کے لئے ہے جو آسمانوں اور زمین کا پیدا کرنے والا (اور ایسے) فرشتوں کو پیغامبر بنانے والا ہے جن کے دو دو اور تین تین اور چار چار پر ہیں۔ وہ (اپنی) مخلوقات میں جب چاہتا ہے اضافہ کرتا ہے۔ بیشک اللہ ہر چیز پر پوری طرح قادر ہے۔

وَقَالُواْ ٱلْحَمْدُ لِلَّهِ ٱلَّذِىٓ أَذْهَبَ عَنَّا ٱلْحَزَنَ ۖ إِنَّ رَبَّنَا لَغَفُورٌ شَكُورٌ ﴿34﴾ لا

سورۃ فاطر آیت 34

وہ کہیں گے کہ سب طرح کی تعریف (شکر) اللہ ہی کے لئے ہے جس نے ہم سے غم کو دور کر دیا۔ بیشک ہمارا رب بڑا بخش دینے والا نہایت قدر دان ہے۔

وَسَلَٰمٌ عَلَى ٱلْمُرْسَلِينَ ﴿181﴾ ج وَٱلْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ ٱلْعَٰلَمِينَ ﴿182﴾ ع5

سورۃ الصافات آیت ۱۸۱۔۱۸۲

اور سلام ہو سارے رسولوں پر۔ اور سب طرح کی تعریف (شکر صرف) اللہ کے لئے ہے جو سارے جہانوں کا رب ہے۔

ضَرَبَ ٱللَّهُ مَثَلًا رَّجُلًا فِيهِ شُرَكَآءُ مُتَشَٰكِسُونَ وَرَجُلًا سَلَمًا لِّرَجُلٍ هَلْ يَسْتَوِيَانِ مَثَلًا ۚ ٱلْحَمْدُ لِلَّهِ ۚ بَلْ أَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُونَ ﴿29﴾

سورۃالزمر آیت 29

اللہ ایک مثال بیان کرتا ہے کہ ایک آدمی ہے جس کے کئی بدخُو مالک ہیں۔اور ایک دوسرا شخص ہے جو سالم ایک ہی مالک کا ہے کیا ان دونوں کا حال یکساں ہو سکتا ہے؟۔سب طرح کی تعریف (شکر) اللہ ہی کے لئے ہے!۔ مگر ان میں بہت سارے لوگ یہ نہیں جانتے۔

وَقَالُوا۟ ٱلْحَمْدُ لِلَّهِ ٱلَّذِى صَدَقَنَا وَعْدَهُۥ وَأَوْرَثَنَا ٱلْأَرْضَ نَتَبَوَّأُ مِنَ ٱلْجَنَّةِ حَيْثُ نَشَآءُ ۖ فَنِعْمَ أَجْرُ ٱلْعَٰمِلِينَ ﴿74﴾

سورۃالزمر آیت 74

اور وہ کہیں گے کہ سب تعریف (شکر) اللہ ہی کے لئے ہے جس نے ہم سے کیا ہوا اپنا وعدہ سچا کر دکھایا اور ہمیں اس زمین کا وارث بنا دیا اب ہم جنت میں جہاں چاہیں وہاں رہیں۔پس (نیک) عمل کرنے والوں کا کیا ہی اچھا صلہ ہے۔

فَلِلَّهِ ٱلْحَمْدُ رَبِّ ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَرَبِّ ٱلْأَرْضِ رَبِّ ٱلْعَٰلَمِينَ ﴿36﴾

سورۃ الجاثیۃ آیت 36

پس ہر قسم کی تعریف (شکر) اللہ ہی کے لئے ہے جو آسمانوں کا رب اور زمین کا رب بلکہ سارے جہانوں کا رب ہے۔

فرضِ عین

فرضِ کفایہ

توحید و رسالت پر ایمان۔ نماز۔ روزہ۔ حج۔ زکوۃ اور جہاد و جد و جہد

لَآ إِلٰهَ إِلَّا اللّٰه (عقیدۂ توحید)

محمد رسول اللہ (ﷺ)

نماز فرض ہے

نمازِ جمعہ

روزہ فرض ہے

قرآنِ کریم رمضان میں نازل ہوا

حج ہر صاحبِ استطاعت پر فرض ہے

زکوۃ فرض ہے

جہاد اور جہد و جہد فرض کفایہ ہے

فرضِ عین

ایسا علم جو ہر عاقل بالغ مسلمان کے لئے سیکھنا لازم و ملزوم ہو کہ وہ اس کے مطابق اپنی زندگی ڈھال سکے۔ فرضِ عین کے درجے میں آئے گا۔ دوسرے لفظوں میں اسلام کی بنیادی باتوں کے متعلق ہر مسلمان پر اتنا علم حاصل کرنا ضروری ہے کہ جس سے وہ فرائض و واجبات کی ادائیگی کر سکے۔ قرآن کریم کو سمجھ سکے اور حرام و حلال میں تمیز کرتے ہوئے حرام چیزوں سے اعتراز کرے۔ اسی کے پیشِ نظر ہر مسلمان مرد و عورت پر فرض ہے کہ شرک سے بچے اور اسلام کے صحیح عقائد کا علم حاصل کرے اور طہارت۔ نجاست کے احکام سیکھے۔ نماز۔ روزہ۔ حج۔ زکوۃ اور تمام عبادات جو شریعت نے فرض و واجب قرار دی ہیں ان سب کا علم حاصل کرے۔ جن چیزوں کو حرام یا مکروہ قرار دیا گیا ہے ان سے بچ جائے۔ جس شخص کے پاس بقدرِ نصاب مال ہو اس پر فرض ہے کہ زکوۃ کے مسائل و احکام معلوم

کرے۔ جن کو حج پر قدرت واستطاعت ہے ان کے لیے فرضِ عین ہے کہ حج کے اَحکام و مسائل معلوم کریں۔ خرید وفروخت یا تجارت وصنعت یا مزدوری واجرت وغیرہ کے مسائل واحکام سیکھیں۔ نکاح کے اَحکام و مسائل اور طلاق کے اَحکام و مسائل معلوم کریں۔

غرضیکہ ہر وہ کام شریعت نے افرادی طور پر ہر انسان کے ذمہ فرض و واجب قرار دیئے ہیں ان کے اَحکام و مسائل کا علم حاصل کرنا ہر مسلمان مرد و عورت پر فرض ہے۔ اور یہی سب کچھ فرضِ عین ہے۔

واپس

فرضِ کفایہ

فرض کفایہ ہے۔ یہ ایسا رکن ہے جس میں عامل کی بجائے عمل مطلوب ہوتا ہے۔ اگر کسی کے جانب سے یہ فرض ادا ہو جائے تو سب کے ذمہ سے عمل کی فرضیت ساقط ہو جاتی ہے۔ جیسے اللہ کے لئے جہاد وجدو جہد کرنا۔ نماز جنازہ۔ امر بالمعروف نہی عن المنگر۔ ثانوی علوم شرعیہ کا حصول وغیرہ وغیرہ۔

فرض کفایہ کے معنٰی یہ ہیں کہ قوم کے چند افراد یا کسی جماعت نے ان ضرورتوں کو پورا کر دیا تو دوسرے مسلمان اس سے سبکدوش ہو جاتے ہیں اور اگر کسی نے بھی نہ کیا تو سب گنہگار ہوتے ہیں

اگر دشمنان دین مسلمانوں پر چڑھائی کر دیں یا مرکز سے اعلان جہاد ہو جائے تو مسلمانوں پر جہاد فرض عین ہے۔ ورنہ فرض کفایہ ہے۔

شریعت نے حج اور روزہ اور زکوۃ اور عدت وغیرہ کا مدار قمری حساب پر رکھا ہے حج اور زکوۃ میں قمری حساب کا اعتبار ہے شمسی حساب کا اعتبار نہیں شریعت میں مہینہ اور سال قمری ہی معتبر ہے اور اس کا استعمال مسلمانوں کے لیے فرض کفایہ ہے اگرچہ دنیوی معاملات میں شمسی حساب کا استعمال جائز ہے لیکن اگر سب کے سب قمری حساب کو ترک کر دیں تو گناہ گار ہوں گے

واپس

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ: ایک توحیدی کلمہ ہے الواحد اللہ جل شانہ کی اعلیٰ پہچان کا

الواحد کا مطلب ہے۔ اکیلا۔ یکتا۔ اللہ جل شانہ کی ایسی صفت ہے جو اس کی وحدانیت کو اجاگر کرتی ہے۔ کہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا اس کی فرمانروائی میں کوئی شریک نہیں ہے اور یہ کہ اس کا ایک ہونا ہی اس کی وہ خوبی ہے جو اس کو ہر طرح سے ممتاز کرتی ہے۔ کہ اس کے ساتھ دوسرا کوئی نہیں ہے۔ یہی توحید ہے۔ اور اس پر ایمان لانا اسلام کا جزوِ خاص ہے۔ جس کا مطلب یہ بنتا ہے کہ ہم نے مان لیا کہ وہ اکیلا ہی سارے معاملات کو سنبھالنے کے لیے کافی ہے۔ وہی اپنے بندوں کی مدد کرتا ہے۔ اس کے سوا کوئی پیدا نہیں کرتا۔ نہ برقرار رکھتا ہے۔ نہ عطا کرتا ہے۔ نہ روکتا ہے۔ نہ زندہ کرتا ہے۔ نہ موت کا سبب بنتا

ہے۔اور نہ ہی ظاہری اور باطنی امور کو چلاتا ہے۔وہی بیٹے بیٹیاں دینے والا ہے۔وہ جو چاہتا ہے سو کرتا ہے۔وہی ہوتا ہے جو وہ چاہتا ہے اور جو نہیں چاہتا وہ کبھی نہیں ہوتا۔

ایک ایٹم بھی اس کے علم کے بغیر حرکت نہیں کرتا۔اس کی مرضی کے بغیر کچھ نہیں ہوتا۔اس کے علم کے بغیر کوئی پتا نہیں گرتا۔اس کے علم سے کوئی چیز نہیں بچ سکتی۔یہاں تک کہ آسمانوں اور زمین میں ایک ایٹم کے وزن کے برابر بھی نہیں۔نہ اس سے چھوٹی اور نہ بڑی۔اس کا علم ہر چیز کو گھیرے ہوئے ہے۔اس کی طاقت ہر چیز پر حاوی ہے۔ہر چیز اس کی مرضی پر متاثر ہوتی ہے۔اس کی حکمت ہر کام مسلط ہے۔

توحید پر اسلام کی بنیاد ہے۔

لَآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ

کوئی بھی اس قابل نہیں کہ عبادت کی حد تک اس کی تعظیم کی جائے۔سوائے۔اللہ رب العزت کے

اس کلمے میں اِلَّا کا لفظ توحید کا واضح ثبوت ہے۔یہ در حقیقت توحید کے موضوع کو سمجھنے کی ایک دعوت ہے جس کی تفصیل اتنی وسیع ہے کہ ہر کوئی اس کے بیان کرنے سے قاصر ہے۔کیونکہ اگر کوئی اللہ تعالیٰ کے بارے میں غور کرے گا تو اس پر بہت سارے پہلو ہیں۔ہر پہلو سے احاطہ کسی طور ممکن

نہیں۔ بہتر یہ ہے کہ اس کے ساتھ تعلق قائم کرنے کے بارے اگاہی رکھنا۔اوراس پر عملی اقدام اٹھانا ہی فائدے مند ہوگا۔ خصوصی طور پر اس تعلق کی اساس ہر طرح کے شرک سے بالکل پاک ہونی چاہیئے۔اور یہ صرف اللہ کی فرمانبرداری اور خشوع خضوع سے ملنے والی سعادت ہے۔جو نصیب والوں کو ملتی ہے۔ پھر اس کی بہت ساری صفات کے بیانات کے ذریعے عقل اسے کسی حد تک پہچان تو لیتی ہے لیکن زبان اس پہچان کو پوری طرح بیان نہیں کر سکتی۔

توحید پر باریک بینی کا مفہوم ایسا ہے جو کسی بھی تصوّر کو توڑ دیتا ہے۔سارے علوم کی جڑیں ہلا دیتا ہے۔ اوراس کی تمام شاخوں کو جھنجوڑ کر رکھ دیتا ہے۔ کوئی بھی کسی طرح بھی اگر اللہ سے دور ہو رہا ہوتا ہے۔تو اس کی وجہ کوئی نہ کوئی خود ساختہ ایسا عقدہ ہوتا ہے جس میں کسی شرک کی ممکنہ ملاوٹ موجود ہوتی ہے۔ جس پر بروقت دھیان دینا نہایت ضروری ہو جاتا ہے۔تاخیر مہلک بھی ہو سکتی ہے۔ کیونکہ ایمان میں داخلے کا پہلا عقدہ توحید ہے۔سب کو معلوم ہے کہ غیر فانی صرف اور صرف اللہ رب العزت ہے۔ وہ ہمیشہ سے تھا۔ ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ رہے گا۔ وہ ہر طرح سے قائم ودائم ہے ۔پاک ہے وہ ذات جس نے اپنی مخلوق کے لیے اسے جاننے کا کوئی ایسا راستہ نہیں بنایا۔جو سب کے لیے عام فہم اور یکساں ہو۔ہر کوئی اپنی کوشش اور جستجو کے مطابق ہی اسے سمجھ پاتا ہے۔اور اس کا ذریعہ صرف یہ ہے کہ اس کی صفات پر جتنا غور کیا جائے اتنا ہی کم ہے۔اور اس کا حاصل اتنا ہی زیادہ ہوگا جتنا سوچا اور یاد کیا جائے گا۔ صفات کے اس جھنڈ میں توحید سرِ فہرست اور اس سیڑھی کا پہلا قدم ہے۔اس

صفاتی حقائق میں اللہ کو سمجھنے کے لیے توحید بڑی اہمیت کا حامل ہے۔ توحید کے بعد ہی باقی ساری صفات پر سونے پر سہاگہ ہیں۔ اگر کسی کا توحید والا عقدہ غلط ہو گیا تو باقی سب کچھ ملیامیٹ ہو گیا ۔ کیونکہ قبولیت کا معیار اسی کی مرہونِ منت ہے۔ اس کے سوا کوئی بھی کبھی بھی اللہ کو نہیں جان سکتا۔ نہ ہی اسے پہچان سکتا ہے۔ اللہ کے صفاتی اعجاز کی اسی سے شروعات ہے۔ جو شخص توحید کے سمندر میں گرتا ہے۔ وہ دن بہ دن اپنے آپ کو زیادہ پیاسا محسوس کرتا ہے۔ اور بہت سارے عقدے کھلتے چلے جاتے ہیں۔ دیکھا جائے تو یہ باری تعالیٰ کی معرفت کا بڑا ذریعہ ہے۔ ایک استحقاق ہے۔ جس پر اس کی مخلوق میں متجسس رہنے والے ہی رب کو پا لیتے ہیں۔ وہ لوگ ایسے ہوتے ہیں جن کے روز مرّہ کے عمل سے۔ بات چیت سے ان کا عقیدہ توحید جھلکتا نظر آتا ہے۔ وہ اللہ کی یاد سے غافل نہیں رہتے۔ وہ ہر چیز کو اس نظر سے دیکھتے ہیں کہ اللہ سے اور مضبوط جڑ جانے کا باعث ہو جاتی ہے۔ کیونکہ توحید ہی اک ایسی چیز ہے جس کے ذریعے اللہ سے تعلق مضبوط ہوتا ہے۔

کچھ لوگ ایسے بھی ہیں کہ ان کی آنکھوں کے سامنے سچائی آشکار ہو جانے پر بھی ان کی آنکھیں نہیں کھلتیں اور وہ اللہ تعالیٰ کی توحید کو پسِ پشت ڈالتے رہتے ہیں۔ جو چیز اللہ سے جوڑنے والی ہے اس سے اجتناب برتتے ہیں۔ ایسے سب لوگ ایک دوسرے کے حامی ہوتے ہیں اور عقیدہ توحید کی غلط تشریح کرتے نظر آتے ہیں۔

نبی ﷺ کا فرمان ہے کہ اللہ تعالیٰ ایک ہے اور وہ لوگوں کے توحید پر قائم رہنے کو پسند کرتا ہے۔ یہ روایت اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ اللہ ایسے دلوں سے محبت کرتا ہے جو اپنے آپ کو صرف اس کے لیے وقف کر دیتے ہیں۔

الواحد۔ واحد و یکتا اکیلا اللہ ہی فرداً فرداً یا اجتماعی ہم سب کی حفاظت کرتا ہے۔ وہ مسبّب الاسباب ہے۔ کوئی سبب بنا دیتا ہے۔ کسی بھی فرد کی۔ متعدد افراد سے یا کسی گروہ کے خلاف کسی حیلے بہانے سے مدد کر دیتا ہے۔ جبکہ کوئی بھی کسی کو اس کے خلاف نہیں بچا سکتا۔ الواحد کو تقسیم نہیں کیا جا سکتا۔ وہ اکیلا تمام علم کا سرچشمہ ہے۔ صرف وہی ہے جو ہر لمحہ سارے جہانوں کے اسرار و رموز سے واقف ہے۔ ساری دنیا کے لوگوں کا بیک وقت اس سے مخاطب ہونا اس کے لیے الجھن کا باعث نہیں۔ اس ہستی کا نہ کوئی آغاز ہے نہ انجام۔ نہ مدت ہے نہ میعاد ہے۔ نہ کوئی حد ہے۔ نہ کوئی حساب۔ نہ کوئی شریک ہے نہ شراکت دار۔ نہ کسی میں طاقت ہے کہ اس کے خلاف فیصلہ کر سکے۔ نہ اس ہستی میں کوئی کمی یا زیادتی ممکن ہے۔

وہ اپنے آپ میں یکتا واحد و اکیلا ہے۔ توحید کا مطلب یہ بھی ہے کہ اس کی وحدانیت کے بارے جو کچھ بھی مثبت اور شرک سے پاک کسی کے ذہن میں آتا ہے یا کوئی اس کے لیے مناسب سمجھتا ہے۔ اس کی توحیدی خاصیت ہر کسی کی سوچ سے مبرّا اور اس سے اوپر ہی ہے۔ اور اللہ کا اکیلا پن اس کی اعلیٰ

خاصیت ہے۔جب کہ کسی انسان کا اکیلا پن ایک خامی ہے۔لوگوں میں اکیلا وہ ہے۔جو کسی کے ساتھ میل جول نہیں رکھتا اور نہ ہی کسی سے صحبت رکھتا ہے۔یہ ناپسندیدگی میں آتا ہے۔

قرآن کریم میں واحد کا لفظ درج ذیل آیات میں موجود ہے۔

وَإِلَٰهُكُمْ إِلَٰهٌ وَٰحِدٌ ۖ لَّآ إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ ٱلرَّحْمَٰنُ ٱلرَّحِيمُ ﴿163﴾ ع19

سورۃ البقرۃ آیت 163

اور تمہاری عبادت کے لائق صرف اور صرف واحد و یکتا اکیلا اللہ ہی ہے۔اس بڑے مہربان نہایت رحم کرنے والے کے علاوہ کوئی بھی لائقِ عبادت نہیں ہے۔

يَٰصَٰحِبَيِ ٱلسِّجْنِ ءَأَرْبَابٌ مُّتَفَرِّقُونَ خَيْرٌ أَمِ ٱللَّهُ ٱلْوَٰحِدُ ٱلْقَهَّارُ ﴿39﴾ ط

سورۃ یوسف آیت 39

اے میرے جیل خانے کے ساتھیو!۔کیا کئی جدا جدا عبادت کیے جانے والے اچھے ہیں یا واحد و یکتا اکیلا اللہ جو بڑا ہی زبردست ہے؟۔

يَوْمَ تُبَدَّلُ ٱلْأَرْضُ غَيْرَ ٱلْأَرْضِ وَٱلسَّمَٰوَٰتُ ۖ وَبَرَزُوا۟ لِلَّهِ ٱلْوَٰحِدِ ٱلْقَهَّارِ ﴿48﴾

سورۃ ابراہیم آیت 48

جس دن یہ زمین کسی اور زمین سے اور آسمان بھی بدل دیئے جائیں گے۔اور سب کے سب اس واحد ویکتا زبردست جلالی اللہ کی بارگاہ میں پیش ہوں گے۔

قُلْ إِنَّمَآ أَنَا۠ مُنذِرٌ ۖ وَمَا مِنْ إِلَٰهٍ إِلَّا ٱللَّهُ ٱلْوَٰحِدُ ٱلْقَهَّارُ ﴿65﴾ ج

سورۃ ص آیت 65

کہہ دو البتہ میں تو صرف خبردار کر دینے والا ہوں۔ کہ اسی واحد ویکتا اکیلے زبردست غالب اللہ کے علاوہ کوئی بھی عبادت کے لائق نہیں ہے۔

لَّوْ أَرَادَ ٱللَّهُ أَن يَتَّخِذَ وَلَدًا لَّٱصْطَفَىٰ مِمَّا يَخْلُقُ مَا يَشَآءُ ۚ سُبْحَٰنَهُۥ ۖ هُوَ ٱللَّهُ ٱلْوَٰحِدُ ٱلْقَهَّارُ ﴿4﴾

سورۃ الزمر آیت 4

اگر اللہ چاہتا کہ (کسی کو) اپنا بیٹا بنائے تو اپنی مخلوق میں سے جس کا چاہتا انتخاب کر لیتا وہ تو اس سے بالکل پاک ہے۔وہ واحد ویکتا اکیلا اللہ ہی سب پر غالب ہے۔

يَوْمَ هُم بَٰرِزُونَ ۖ لَا يَخْفَىٰ عَلَى ٱللَّهِ مِنْهُمْ شَىْءٌ ۚ لِّمَنِ ٱلْمُلْكُ ٱلْيَوْمَ ۖ لِلَّهِ ٱلْوَٰحِدِ ٱلْقَهَّارِ ﴿16﴾

سورۃ غافر آیت 16

جس دن سب لوگ (قبروں سے) نکل کھڑے ہوں گے۔ان کی کوئی بات بھی اللہ سے چھپی نہ رہے گی۔ (ارشاد ہوگا) آج کس کی کامل بادشاہت ہے؟ صرف اور صرف اللہ کی نا۔ جو واحد و یکتا اکیلا ہر چیز پر بخوبی غالب ہے۔

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کا مطلب ہے کہ عبادت صرف اور صرف اللہ سبحانہ و تعالیٰ کی ہو گی۔ یہاں تک کہ اس کے ساتھ۔ فرشتوں۔ انبیائے کرام۔ اولیاء اللہ۔ ائمہ کرام وغیرہ۔ کسی کو بھی اللہ جل جلالہ کی عبادت میں شریک قرار نہیں دیا جاسکتا۔ ایسا کرنا بالاتفاق اور قطعی طور پر شرک ہوگا۔ اسی وجہ سے ہم کلمہ طیبہ کے پہلے جز لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ میں بھی اس حقیقت کو تسلیم کرتے ہوئے گواہی دیتے ہیں کہ۔ اللہ جل شانہ کے علاوہ کوئی بھی خواہ کتنا اعلیٰ وارفع کیوں نہ ہو وہ عبادت کے لائق نہیں یعنی وہ اس قابل ہی نہیں کہ اس کی عبادت کی جائے۔ اکثر لوگ دعاؤں میں غیر اللہ کا سہارا لیتے ہیں جو کہ اس توحیدی کلمے کے بالکل منافی ہے اور سراسر اس کلمے کا انکار ہے۔ جبکہ سبھی مسلمان یہ شہادت دیتے ہیں کہ۔ أَشْهَدُ أَنْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی بھی عبادت کے قابل نہیں ہے۔ اور دعائیں تو عبادت کا مغز کہلاتی ہے۔

قرآن کریم میں لَآ إِلٰهَ إِلَّا سے متعلق آیات یکجا کی گئی ہیں ذیل میں ملاحظہ فرمایئے۔

ٱللَّهُ لَآ إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ ٱلْحَىُّ ٱلْقَيُّومُ ۚ لَا تَأْخُذُهُۥ سِنَةٌ وَلَا نَوْمٌ ۚ لَّهُۥ مَا فِى ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَمَا فِى ٱلْأَرْضِ ۗ مَن ذَا ٱلَّذِى يَشْفَعُ عِندَهُۥٓ إِلَّا بِإِذْنِهِۦ ۚ يَعْلَمُ مَا بَيْنَ أَيْدِيهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ ۖ وَلَا يُحِيطُونَ بِشَىْءٍ مِّنْ عِلْمِهِۦٓ إِلَّا بِمَا شَآءَ ۚ وَسِعَ كُرْسِيُّهُ ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلْأَرْضَ ۖ وَلَا يَـُٔودُهُۥ حِفْظُهُمَا ۚ وَهُوَ ٱلْعَلِىُّ ٱلْعَظِيمُ ﴿255﴾

سورۃ البقرۃ آیت 255

وہ اللہ ہی ہے جس کے علاوہ کوئی بھی عبادت کے قابل نہیں ہے جو ہمیشہ سے زندہ ہے اور سب کو تھامنے والا ہے۔ جسے نہ تو اونگھ آتی ہے نہ ہی نیند۔ جو کچھ آسمانوں میں اور جو کچھ زمین میں ہے سب اسی کا ہے۔ کون ہے جو اس کی اجازت کے بغیر اس کے حضور شفاعت کر سکے۔ جو ان کے سامنے ہے اور جو ان کے پیچھے ہے اسے سب کچھ معلوم ہے۔ اور وہ اس کے علم میں سے کسی چیز کا بھی احاطہ نہیں کر سکتے مگر جتنا کہ وہ چاہے۔ اس کی بادشاہت کی وسعت آسمانوں و زمین سب پر حاوی ہے۔ اور جن کی حفاظت اس کو ذرا بھی نہیں تھکاتی۔ اور وہ بڑا ہی عالی رتبہ نہایت جلیل القدر ہے۔

ٱللَّهُ لَآ إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ ٱلْحَىُّ ٱلْقَيُّومُ ﴿2﴾

سورۃ آل عمران آیت 2

وہ اللہ ہی ہے جس کے علاوہ کوئی بھی عبادت کے لائق نہیں ہے جو زندہ جاوید نظام کائنات کو سنبھالنے والا ہے۔

هُوَ ٱلَّذِى يُصَوِّرُكُمْ فِى ٱلْأَرْحَامِ كَيْفَ يَشَآءُ ۚ لَآ إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ ٱلْعَزِيزُ ٱلْحَكِيمُ ﴿6﴾

سورۃ آل عمران آیت 6

وہ (اللہ) ہی تو ہے جو ارحام (کی تاریکیوں) میں جیسی چاہتا ہے تمہاری صورتیں بنا دیتا ہے۔ اس کے علاوہ کوئی بھی عبادت کے لائق نہیں وہ خوب غالب ہے نہایت حکمت والا ہے۔

شَهِدَ ٱللَّهُ أَنَّهُۥ لَآ إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ وَٱلْمَلَٰٓئِكَةُ وَأُو۟لُوا۟ ٱلْعِلْمِ قَآئِمًۢا بِٱلْقِسْطِ ۚ لَآ إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ ٱلْعَزِيزُ ٱلْحَكِيمُ ﴿18﴾

سورۃ آل عمران آیت 18

اللہ اس بات کی گواہی دیتا ہے کہ اس کے علاوہ کوئی عبادت کے لائق نہیں۔ اور فرشتے اور علم والے لوگ بھی۔ وہ بھی جو انصاف پر قائم ہیں۔ (کہ) اس غالب حکمت والے کے علاوہ کوئی بھی عبادت کے قابل ہی نہیں۔

ذَٰلِكُمُ ٱللَّهُ رَبُّكُمْ ۖ لَآ إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ ۖ خَٰلِقُ كُلِّ شَىْءٍ فَٱعْبُدُوهُ ۚ وَهُوَ عَلَىٰ كُلِّ شَىْءٍ وَكِيلٌ ﴿102﴾

سورۃ الانعام آیت 102

یہی اللہ تو تمہارا رب ہے اس کے علاوہ کوئی بھی عبادت کے لائق نہیں۔ وہی ہر ایک چیز کا پیدا کرنے والا ہے پس اسی کی عبادت کرو اور وہ ہر چیز کا وکیل و کفیل ہے۔

قُلْ يَٰٓأَيُّهَا ٱلنَّاسُ إِنِّى رَسُولُ ٱللَّهِ إِلَيْكُمْ جَمِيعًا ٱلَّذِى لَهُۥ مُلْكُ ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلْأَرْضِ ۖ لَآ إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ يُحْىِۦ وَيُمِيتُ ۖ فَـَٔامِنُوا۟ بِٱللَّهِ وَرَسُولِهِ ٱلنَّبِىِّ ٱلْأُمِّىِّ ٱلَّذِى يُؤْمِنُ بِٱللَّهِ وَكَلِمَٰتِهِۦ وَٱتَّبِعُوهُ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُونَ ﴿158﴾

سورۃ الأعراف آیت 158

کہہ دو کہ اے بنی نوع انسان !۔ میں تم سب کی طرف اس اللہ کا رسول ہوں جس کے لئے آسمانوں اور زمین کی بادشاہت ہے۔ اس کے علاوہ کوئی بھی عبادت کے لائق نہیں ہے وہی زندگی دیتا اور وہی مارتا ہے۔ پس اللہ پر اور اس کے رسول نبی اُمّی پر ایمان لاؤ جو اللہ پر اور اس کے (نازل کردہ) سارے کلاموں پر یقین رکھتا ہے۔ اور اسی کی پیروی کرو تاکہ تم ہدایت پا جاؤ۔

ٱتَّخَذُوٓا۟ أَحْبَارَهُمْ وَرُهْبَٰنَهُمْ أَرْبَابًا مِّن دُونِ ٱللَّهِ وَٱلْمَسِيحَ ٱبْنَ مَرْيَمَ وَمَآ أُمِرُوٓا۟ إِلَّا لِيَعْبُدُوٓا۟ إِلَٰهًا وَٰحِدًا ۖ لَّآ إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ ۚ سُبْحَٰنَهُۥ عَمَّا يُشْرِكُونَ ﴿31﴾

سورۃ التوبۃ آیت 31

ان لوگوں نے اللہ کو چھوڑ کر اپنے عالموں اور درویشوں اور مسیح ابنِ مریمؑ کو عبادت کیے جانے والے رب بنالیا۔ حالانکہ انہیں یہی حکم دیا گیا تھا کہ واحد و یکتا اکیلے اللہ کے علاوہ کسی کی عبادت نہ کریں ۔ اس کے علاوہ کوئی بھی عبادت کے قابل نہیں ہے۔ وہ تو ان لوگوں کے شریک مقرر کرنے سے بالکل پاک ہے۔

فَإِن تَوَلَّوْاْ فَقُلْ حَسْبِىَ ٱللَّهُ لَآ إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ ۖ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ ۖ وَهُوَ رَبُّ ٱلْعَرْشِ ٱلْعَظِيمِ ﴿129﴾ ع16

سورۃ التوبۃ آیت 129

پھر اگر یہ لوگ منہ پھیر لیں تو کہہ دو کہ میرے لئے اللہ ہی کافی ہے۔ وہ اللہ ہی ہے جس کے علاوہ کوئی بھی عبادت کے قابل نہیں۔ اسی پر میرا بھروسہ ہے۔ اور وہی عرش عظیم کا مالک ہے۔

فَإِلَّمْ يَسْتَجِيبُواْ لَكُمْ فَٱعْلَمُوٓاْ أَنَّمَآ أُنزِلَ بِعِلْمِ ٱللَّهِ وَأَن لَّآ إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ ۖ فَهَلْ أَنتُم مُّسْلِمُونَ ﴿14﴾

سورۃ ہود آیت 14

پھر اگر تمہاری بات عملی طور پر قبول نہ کریں تو جان لو کہ یہ (قرآن) اللہ کے علم سے ہی نازل کیا گیا ہے۔ اور یہ بھی کہ اس (اللہ جل شانہ) کے علاوہ کوئی بھی عبادت کے قابل نہیں ہے۔ کیا پھر تم (تسلیم کرتے ہوئے) مسلمان ہوتے ہو؟۔

كَذَٰلِكَ أَرْسَلْنَٰكَ فِىٓ أُمَّةٍ قَدْ خَلَتْ مِن قَبْلِهَآ أُمَمٌ لِّتَتْلُوَاْ عَلَيْهِمُ ٱلَّذِىٓ أَوْحَيْنَآ إِلَيْكَ وَهُمْ يَكْفُرُونَ بِٱلرَّحْمَٰنِ ۚ قُلْ هُوَ رَبِّى لَآ إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَإِلَيْهِ مَتَابِ ﴿30﴾

سورۃ الرعد آیت 30

(جس طرح ہم پہلے رسول بھیجتے رہے) اسی طرح ہم نے تجھے ایسی امت میں بھیجا ہے کہ جس سے پہلے بہت سی امتیں گزر چکی ہیں۔ تاکہ تم انہیں یہ (قرآن) پڑھ کر سنا دو جو ہم نے تیری طرف بھیجا ہے اور یہ لوگ تو رب الرحمٰن کے منکر ہیں۔ کہہ دو کہ وہی تو میرا رب ہے جس کے علاوہ کوئی بھی عبادت کے قابل نہیں ہے میں تو اسی پر بھروسہ رکھتا ہوں اور اسی کی طرف رجوع کرتا ہوں۔

يُنَزِّلُ ٱلْمَلَٰٓئِكَةَ بِٱلرُّوحِ مِنْ أَمْرِهِۦ عَلَىٰ مَن يَشَآءُ مِنْ عِبَادِهِۦٓ أَنْ أَنذِرُوٓاْ أَنَّهُۥ لَآ إِلَٰهَ إِلَّآ أَنَا۠ فَٱتَّقُونِ ﴿2﴾

سورۃ النحل آیت 2

وہی فرشتوں کو پیغام دے کر اپنے حکم سے اپنے بندوں میں سے جس کے پاس چاہتا ہے بھیج دیتا ہے ۔کہ (لوگوں کو) آگاہ کردو۔ کہ میرے علاوہ کوئی بھی عبادت کے لائق نہیں۔ تو مجھ ہی سے ڈرتے رہو۔

ٱللَّهُ لَآ إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ ۖ لَهُ ٱلْأَسْمَآءُ ٱلْحُسْنَىٰ ﴿8﴾

سورۃ طہٰ آیت 8

اللہ (وہ جلیل القدر رب) ہے جس کے علاوہ کوئی بھی عبادت کے لائق نہیں ہے۔ سارے بہترین نام اسی کے لئے ہیں۔

وَمَآ أَرۡسَلۡنَا مِن قَبۡلِكَ مِن رَّسُولٍ إِلَّا نُوحِيٓ إِلَيۡهِ أَنَّهُۥ لَآ إِلَٰهَ إِلَّآ أَنَا۠ فَٱعۡبُدُونِ ﴿25﴾

سورۃ الأنبیاء آیت 25

اور ہم نے تم سے پہلے کوئی ایسا رسول نہیں بھیجا جس کی طرف یہ وحی نہ کی گئی ہو کہ میرے علاوہ اور کوئی بھی عبادت کے لائق نہیں پس تم سب میری ہی عبادت کرو۔

فَتَعَٰلَى ٱللَّهُ ٱلۡمَلِكُ ٱلۡحَقُّۖ لَآ إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ رَبُّ ٱلۡعَرۡشِ ٱلۡكَرِيمِ ﴿116﴾

سورۃ المؤمنون آیت 116

پس اللہ کا مرتبہ نہایت ہی عالیشان ہے جو حقیقی بادشاہ ہے۔اس کے علاوہ اور کوئی بھی عبادت کے لائق نہیں وہی تو عرش عظیم کا مالک ہے۔

وَهُوَ ٱللَّهُ لَآ إِلَٰهَ إِلَّا هُوَۖ لَهُ ٱلۡحَمۡدُ فِي ٱلۡأُولَىٰ وَٱلۡأٓخِرَةِۖ وَلَهُ ٱلۡحُكۡمُ وَإِلَيۡهِ تُرۡجَعُونَ ﴿70﴾

سورۃ القصص آیت 70

اور وہ اللہ ہی تو ہے جس کے علاوہ کوئی بھی عبادت کے قابل نہیں ہے۔اسی کے لئے دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی ہر طرح کی تعریف ہے۔اور اسی کی حکومت وفرمانروائی ہے۔اور اسی کی طرف تم سب لوٹائے جاؤ گے۔

يَٰٓأَيُّهَا ٱلنَّاسُ ٱذْكُرُواْ نِعْمَتَ ٱللَّهِ عَلَيْكُمْ ۚ هَلْ مِنْ خَٰلِقٍ غَيْرُ ٱللَّهِ يَرْزُقُكُم مِّنَ ٱلسَّمَآءِ وَٱلْأَرْضِ ۚ لَآ إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ ۖ فَأَنَّىٰ تُؤْفَكُونَ ﴿3﴾

سورۃ فاطر آیت 3

اے بنی نوع انسان !۔ یاد کرو اللہ کے وہ احسانات جو اس نے تم پر کیے ہیں۔ کیا اللہ کے علاوہ اور کوئی خالق (رازق) ہے جو تم کو آسمان اور زمین سے روزی دیتا ہو۔ اس کے علاوہ کوئی بھی عبادت کے لائق نہیں پھر تم کہاں بہکے پھرتے ہو؟۔

إِنَّهُمْ كَانُوٓاْ إِذَا قِيلَ لَهُمْ لَآ إِلَٰهَ إِلَّا ٱللَّهُ يَسْتَكْبِرُونَ ﴿35﴾

سورۃ الصافات آیت 35

بلا شبہ وہ ایسے تھے کہ جب ان سے کہا جاتا کہ اللہ کے علاوہ کوئی بھی عبادت کے لائق نہیں تو وہ غرور و تکبر کیا کرتے تھے۔

خَلَقَكُم مِّن نَّفْسٍ وَٰحِدَةٍ ثُمَّ جَعَلَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَأَنزَلَ لَكُم مِّنَ ٱلْأَنْعَٰمِ ثَمَٰنِيَةَ أَزْوَٰجٍ ۚ يَخْلُقُكُمْ فِى بُطُونِ أُمَّهَٰتِكُمْ خَلْقًا مِّنۢ بَعْدِ خَلْقٍ فِى ظُلُمَٰتٍ ثَلَٰثٍ ۚ ذَٰلِكُمُ ٱللَّهُ رَبُّكُمْ لَهُ ٱلْمُلْكُ ۖ لَآ إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ ۖ فَأَنَّىٰ تُصْرَفُونَ ﴿6﴾

سورۃ الزمر آیت 6

اسی نے تم (سب) کو ایک نفس سے پیدا کیا پھر اسی سے اس کا جوڑا بنایا۔ اور اسی نے تمہارے لئے چوپایوں کے بھی آٹھ جوڑے پیدا کئے۔ وہ تمہیں تمہاری ماؤں کے پیٹوں میں تین تاریک پردوں میں ایک خلقت کے بعد دوسری خلقت میں پیدا کرتا ہے۔ یہی اللہ تو تمہارا رب ہے اسی کی بادشاہی ہے اس کے علاوہ کوئی بھی عبادت کے قابل نہیں۔ پھر تم کہاں بہکے جاتے ہو؟۔

ذَٰلِكُمُ ٱللَّهُ رَبُّكُمْ خَٰلِقُ كُلِّ شَىْءٍ لَّآ إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ ۖ فَأَنَّىٰ تُؤْفَكُونَ ﴿62﴾

سورۃ غافر آیت 62

یہی اللہ تمہارا رب ہے جو ہر چیز کا پیدا کرنے والا ہے اس کے سوا کوئی بھی عبادت کے لائق نہیں ہے پھر تم کدھر بہکے جاتے ہو؟۔

هُوَ ٱلْحَىُّ لَآ إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ فَٱدْعُوهُ مُخْلِصِينَ لَهُ ٱلدِّينَ ۗ ٱلْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ ٱلْعَٰلَمِينَ ﴿65﴾

سورۃ غافر آیت 65

وہی تو (لایموت) زندہ ہے اس کے سوا کوئی بھی عبادت کے قابل نہیں ہے پس دین (یعنی ساری عبادتیں) اس کے لئے خالص کرتے ہوئے اسی کو پکارو۔ ہر طرح کی تعریف (شکر) اللہ ہی کے لئے ہے جو سارے جہانوں کا رب ہے۔

لَآ إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ يُحْيِۦ وَيُمِيتُ ۖ رَبُّكُمْ وَرَبُّ ءَابَآئِكُمُ ٱلْأَوَّلِينَ ﴿8﴾

سورۃ الدخان آیت 8

اس کے علاوہ کوئی بھی عبادت کے لائق نہیں وہی زندگی دیتا ہے اور مارتا ہے۔ وہی تمہارا اور تمہارے پرانے آباؤاجداد کا بھی رب ہے۔

فَٱعْلَمْ أَنَّهُۥ لَآ إِلَٰهَ إِلَّا ٱللَّهُ وَٱسْتَغْفِرْ لِذَنۢبِكَ وَلِلْمُؤْمِنِينَ وَٱلْمُؤْمِنَٰتِ ۗ وَٱللَّهُ يَعْلَمُ مُتَقَلَّبَكُمْ وَمَثْوَىٰكُمْ ﴿19﴾ ع2

سورۃ محمد آیت 19

پس جان رکھو کہ اللہ کے علاوہ کوئی بھی عبادت کے لائق نہیں ہے اور اللہ سے اپنے گناہوں اور مومن مردوں اور مومن عورتوں کے لئے بھی معافی مانگو۔ اللہ تمہارے چلنے پھرنے اور تمہارے ٹھکانوں کو خوب جانتا ہے۔

هُوَ ٱللَّهُ ٱلَّذِى لَآ إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ ۖ عَٰلِمُ ٱلْغَيْبِ وَٱلشَّهَٰدَةِ ۖ هُوَ ٱلرَّحْمَٰنُ ٱلرَّحِيمُ ﴿22﴾

سورۃ الحشر آیت 22

وہ اللہ ہی تو ہے جس کے علاوہ کوئی بھی عبادت کے قابل نہیں ہے ہر غیب اور ظاہر کا جاننے والا ہے۔ وہی تو نہایت مہربان سب سے زیادہ رحم کرنے والا ہے۔

هُوَ ٱللَّهُ ٱلَّذِى لَآ إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ ٱلْمَلِكُ ٱلْقُدُّوسُ ٱلسَّلَٰمُ ٱلْمُؤْمِنُ ٱلْمُهَيْمِنُ ٱلْعَزِيزُ ٱلْجَبَّارُ ٱلْمُتَكَبِّرُ ۚ سُبْحَٰنَ ٱللَّهِ عَمَّا يُشْرِكُونَ ﴿23﴾

سورۃ الحشر آیت 23

وہ اللہ ہی تو ہے جس کے علاوہ کوئی بھی عبادت کے لائق نہیں۔ وہی تو حقیقی بادشاہ۔ مقدس ذات۔ سراپا سلامتی۔ امن وامان دینے والا۔ نگہبانی کرنے والا۔ غالب آنے والا۔ نہایت زبردست ۔بڑے زور وجبر والا۔ بڑائی وکبریائی والا ہے۔ اللہ تو ان لوگوں کے شریک مقرر کرنے سے بالکل پاک ہے۔

رَّبُّ ٱلْمَشْرِقِ وَٱلْمَغْرِبِ لَآ إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ فَٱتَّخِذْهُ وَكِيلًا ﴿9﴾

سورۃ المزمل آیت 9

وہ مشرق اور مغرب کا رب ہے اس کے علاوہ کوئی بھی عبادت کے لائق نہیں پس اسی کو اپنا وکیل وکارساز بنالو۔

قرآن میں جابجا انتہائی تاکید کے ساتھ بنی نوع انسان کو توحید پر ایمان لانے کی دعوت دی گئی ہے اور شرک اور بت پرستی سے منع کیا گیا ہے اور جھوٹے معبودوں کو اللہ وحدہ لاشریک کے ساتھ ملانے کی یا ان کی عبادت کرنے کی سختی سے مذمت ہوئی ہے۔ بلکہ ایسا کرنے والوں کے لیے شدید ترین عذاب کی وعید بھی سنائی گئی ہے۔ لہٰذا بنی نوع انسان پر لازم ہے کہ وہ اللہ تعالی کی وحدانیت کا اقرار کرے تاکہ

وہ اپنی دنیوی اور اخروی زندگی میں اس عقیدے کے صحیح مثبت اثرات سے مستفید ہو سکے اور انکارِ توحید کے منفی اور برے اثرات سے دنیا و آخرت میں محفوظ رہ سکے۔

عقیدہ توحید کے مختلف پہلو ہیں جن میں سے ہر پہلو پر ایمان اور یقین سے انسانی طرزِ زندگی پر مختلف اثرات مرتب ہوتے ہیں۔ لہٰذا انسانی زندگی کو قرآنی سانچے میں ڈھالنے اور قرآنی طرزِ زندگی پر مشتمل انسانی معاشرے کی تشکیل کے لیے ضروری ہے کہ عقیدہ توحید کے انسانی زندگی پر اثرات کو اجاگر کیا جائے۔

عقیدہ توحید کا ایک پہلو یہ ہے کہ اللہ تبارک و تعالیٰ کی عبادت میں اس کے ساتھ کسی کو شریک قرار نہ دیا جائے۔ جیسا کہ اللہ نے قرآن کی درج ذیل آیات میں دوٹوک فیصلہ سناتے ہوئے فرمایا ہے۔

وَإِلَٰهُكُمْ إِلَٰهٌ وَٰحِدٌ ۖ لَّآ إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ ٱلرَّحْمَٰنُ ٱلرَّحِيمُ ﴿163﴾ ع19

سورۃ البقرۃ آیت 163

اور تمہاری عبادت کے لائق صرف اور صرف واحد و یکتا اکیلا اللہ ہی ہے۔ اس بڑے مہربان نہایت رحم کرنے والے کے علاوہ کوئی بھی لائقِ عبادت نہیں ہے۔

ان آیات میں نبی ﷺ کی طرف سے کہلادیا گیا کہ قرآنی آیات پختہ اور وضاحت سے بھرپور ہیں۔ ساتھ ہی توحید کے ذکر کے بعد انہوں نے اس طرف بھی توجہ دلائی کہ میں تو صرف اللہ جل شانہ کی طرف سے تم سب کو متنبہ کرنے اور بشارت دینے پر مامور ہوں۔

الٓر ۚ كِتَٰبٌ أُحْكِمَتْ ءَايَٰتُهُۥ ثُمَّ فُصِّلَتْ مِن لَّدُنْ حَكِيمٍ خَبِيرٍ ﴿1﴾ أَلَّا تَعْبُدُوٓاْ إِلَّا ٱللَّهَ ۚ إِنَّنِى لَكُم مِّنْهُ نَذِيرٌ وَبَشِيرٌ ﴿2﴾

سورۃ ہود آیت ۱۔۲

الف لام را۔ یہ ایسی کتاب ہے کہ جس کی آیات مستحکم ہیں۔ پھر حکیم و خبیر اللہ کی طرف سے تفصیلی وضاحت بھی کردی گئی ہے۔ (وہ یہ) کہ اللہ کو چھوڑ کر کسی کی بھی عبادت نہ کرو بلاشبہ میں اس کی طرف سے تم سب کو آگاہ کرنے والا اور خوشخبری دینے والا ہوں۔

اس جگہ توحیدی نصیحت کے ساتھ والدین کے ساتھ حسنِ سلوک روا رکھنے کی تاکید بھی کی۔

وَقَضَىٰ رَبُّكَ أَلَّا تَعْبُدُوٓاْ إِلَّآ إِيَّاهُ وَبِٱلْوَٰلِدَيْنِ إِحْسَٰنًا ۚ إِمَّا يَبْلُغَنَّ عِندَكَ ٱلْكِبَرَ أَحَدُهُمَآ أَوْ كِلَاهُمَا فَلَا تَقُل لَّهُمَآ أُفٍّ وَلَا تَنْهَرْهُمَا وَقُل لَّهُمَا قَوْلًا كَرِيمًا ﴿23﴾

سورۃ الاسراء آیت 23

اور یہ تیرے رب کا فیصلہ ہے کہ اس (اللہ جل شانہ) کے علاوہ کسی کی بھی عبادت نہ کرو اور ماں باپ کے ساتھ احسان کرتے رہو۔ اور جب کبھی بھی ان دو میں سے ایک یا دونوں تیرے سامنے بڑھاپے کو پہنچ جائیں۔ تو ان کو اُف تک بھی نہ کہو۔ اور نہ ہی ان کو جھڑکا کرو۔ اور ان دونوں سے ادب واحترام کے ساتھ بات کیا کرو۔

ایک اور مقام پر توحید کے ذکر کے بعد یوں فرمایا کہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے ذکر و یاد کے لئے نماز پڑھا کرو

إِنَّنِيٓ أَنَا ٱللَّهُ لَآ إِلَٰهَ إِلَّآ أَنَا۠ فَٱعْبُدْنِى وَأَقِمِ ٱلصَّلَوٰةَ لِذِكْرِىٓ ﴿14﴾

سورۃ طٰہٰ آیت 14

یقینی طور پر میں ہی اللہ ہوں۔ میرے سوا کوئی بھی عبادت کے قابل نہیں ہے پس میری ہی عبادت کرو اور میرے ہی ذکر و یاد کے لئے نماز پڑھا کرو۔

ایک اور مقام پر نبی ﷺ سے کہلوایا گیا کہ مجھے توحید پر قائم رہنے کا حکم ہوا ہے کیا پھر تم بھی اسے تسلیم کرتے ہوئے مسلمان ہوتے ہو؟

قُلْ إِنَّمَا يُوحَىٰٓ إِلَىَّ أَنَّمَآ إِلَٰهُكُمْ إِلَٰهٌ وَٰحِدٌ ۖ فَهَلْ أَنتُم مُّسْلِمُونَ ﴿108﴾

سورۃ الأنبیاء آیت 108

کہہ دو مجھے تو البتہ صرف یہی حکم آیا ہے کہ یقینی طور پر تم سب کے لئے عبادت کے لائق صرف اور صرف واحد و یکتا اکیلا (اللہ جل شانہ) ہے۔ پھر کیا تم (تسلیم کرتے ہوئے) مسلمان ہوتے ہو؟۔

ایک اور مقام پر اللہ جل شانہ نے وضاحت فرمائی کہ صرف اللہ ہی معبودیت کے لائق ہے۔ سورۃ اخلاص میں کہہ دیا گیا کہ اللہ ایک ہی ہے۔

قُلْ هُوَ ٱللَّهُ أَحَدٌ ﴿1﴾ ج ٱللَّهُ ٱلصَّمَدُ ﴿2﴾ ج لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ ﴿3﴾ لا وَلَمْ يَكُن لَّهُۥ كُفُوًا أَحَدٌۢ ﴿4﴾ ع1

سورۃ الاخلاص آیت ا تا ۴

کہہ دو کہ اللہ صرف واحد و یکتا اکیلا ہی ہے۔ اللہ (سب سے) بے پرواہ و بے نیاز ہے۔ نہ تو کسی کا باپ ہے اور نہ ہی کسی کا بیٹا۔ اور کوئی ایک بھی اس (کائنات میں اللہ جل شانہ) کا ہمسر و ہم پلہ نہیں ہے۔

اور سورہ المومنون میں یہ بھی سمجھا دیا گیا کہ بالفرض اگر کوئی دوسرا ہوتا بھی۔ تو پھر کیا ہو جاتا؟۔

مَا ٱتَّخَذَ ٱللَّهُ مِن وَلَدٍ وَمَا كَانَ مَعَهُۥ مِنْ إِلَٰهٍ ۚ إِذًا لَّذَهَبَ كُلُّ إِلَٰهٍۭ بِمَا خَلَقَ
وَلَعَلَا بَعْضُهُمْ عَلَىٰ بَعْضٍ ۚ سُبْحَٰنَ ٱللَّهِ عَمَّا يَصِفُونَ ﴿91﴾ لا عَٰلِمِ ٱلْغَيْبِ
وَٱلشَّهَٰدَةِ فَتَعَٰلَىٰ عَمَّا يُشْرِكُونَ ﴿92﴾ ع5

سورۃ المؤمنون آیت ۹۱۔۹۲

اللہ نے نہ تو کسی کو (اپنا) بیٹا بنایا ہے اور نہ ہی اس کے ساتھ دوسرا کوئی معبود ہے۔ اگر ایسا ہوتا تو ہر معبود اپنی بنائی ہوئی مخلوق کو لے کر الگ ہو جاتا اور ایک معبود دوسرے پر چڑھ دوڑتا جو باتیں بھی یہ لوگ (اللہ کے بارے) بناتے بیان کرتے ہیں۔ اللہ جل شانہ ان سے بالکل پاک ہے۔ وہی تو ہر غیب اور ظاہر کا جاننے والا ہے اور یہ لوگ جو شریک ٹھہراتے ہیں اس کی شان اس سے کہیں بلند و بالا ہے۔

اللہ جل شانہ کا روحوں سے لیا گیا عہد۔ انسانی لاشعور میں ایسے رچا بسا ہوا ہے۔ کہ لا محالہ انسان معبود کی تلاش میں سرگرداں رہا ہے۔ کوئی تو حقیقت کو پالیتا ہے اور ساری زندگی صحیح فیصلہ نہیں کر پاتا۔

وَإِذْ أَخَذَ رَبُّكَ مِنۢ بَنِىٓ ءَادَمَ مِن ظُهُورِهِمْ ذُرِّيَّتَهُمْ وَأَشْهَدَهُمْ عَلَىٰٓ أَنفُسِهِمْ
أَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ ۖ قَالُوا۟ بَلَىٰ ۛ شَهِدْنَآ ۛ أَن تَقُولُوا۟ يَوْمَ ٱلْقِيَٰمَةِ إِنَّا كُنَّا عَنْ هَٰذَا
غَٰفِلِينَ ﴿172﴾ لا

سورۃ الأعراف آیت 172

https://quranexcel.com

اور جب تیرے رب نے بنی آدم کی پشت سے اس کی ساری اولاد نکالی اور ان سب سے ان کی اپنی ذات پر اقرار کرالیا کہ کیا میں تمہارا رب نہیں ہوں؟۔ وہ سب کہنے لگے (کیوں نہیں) ہاں۔ ہم سب (اس بات پر) گواہ ہیں۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ قیامت کے دن یوں کہنے لگو کہ ہم تو البتہ اس سے بے خبر تھے۔

اسی عہد کے پیشِ نظر عبادت اور پرستش انسان کی گھٹی یا فطرت میں موجود رہتی ہے۔ جس کی وجہ سے انسانی تاریخ کے مطابق لوگوں کی اکثریت ہمیشہ کسی نہ کسی کے سامنے جھکنے اور اس کی پرستش کرنے میں جٹی رہی ہے۔ اسی لاشعوری معبودیت کی تلاش سے ہی انسان چاند کی۔ ستاروں کی۔ سورج کی۔ آگ کی۔ پتھروں کی۔ درختوں کی۔ جانوروں کی۔ حتیٰ اپنے ہی جیسے انسانوں کی یا پھر دیگر مختلف اشیاء کی پرستش اور عبادت کرتے نظر آتے ہیں۔ اور ہر کسی نے اپنے اپنے نظریے کے مطابق کسی طرح سے پرستش اور عبادت کی پیاس بجھانے کو اپنا اپنا عقیدہ بنالیا۔ جنہوں نے غلط راستہ چن لیا پھر وہ اسی غلطی پر ایسے ڈٹ گئے کہ اپنے حقیقی خالق و معبود۔ اللہ تعالیٰ کے سامنے جھکنے کے بجائے انہی جھوٹے معبودوں کے سامنے جھکتے رہ گئے۔ حالانکہ ان سارے فرضی اور جھوٹے معبودوں کی اصلیت ان پر واضح بھی ہو جاتی رہی۔ کہ حقیقی معبود اور لائقِ پرستش ذات تو صرف اللہ تعالیٰ کی ہی ہے مگر پھر بھی اپنا بھرم قائم رکھتے ہوئے انہیں نہیں چھوڑتے تھے۔ آج بھی وہی کچھ ہو رہا ہے۔ جس کی وضاحت درج ذیل آیت میں پوری طرح کی گئی ہے۔

قَالُوٓاْ ءَأَنتَ فَعَلۡتَ هَٰذَا بِـَٔالِهَتِنَا يَٰٓإِبۡرَٰهِيمُ ﴿62﴾ قَالَ بَلۡ فَعَلَهُۥ كَبِيرُهُمۡ هَٰذَا فَسۡـَٔلُوهُمۡ إِن كَانُواْ يَنطِقُونَ ﴿63﴾ فَرَجَعُوٓاْ إِلَىٰٓ أَنفُسِهِمۡ فَقَالُوٓاْ إِنَّكُمۡ أَنتُمُ ٱلظَّٰلِمُونَ ﴿64﴾ ثُمَّ نُكِسُواْ عَلَىٰ رُءُوسِهِمۡ لَقَدۡ عَلِمۡتَ مَا هَٰٓؤُلَآءِ يَنطِقُونَ ﴿65﴾ قَالَ أَفَتَعۡبُدُونَ مِن دُونِ ٱللَّهِ مَا لَا يَنفَعُكُمۡ شَيۡـًٔا وَلَا يَضُرُّكُمۡ ﴿66﴾ أُفّٖ لَّكُمۡ وَلِمَا تَعۡبُدُونَ مِن دُونِ ٱللَّهِۖ أَفَلَا تَعۡقِلُونَ ﴿67﴾ قَالُواْ حَرِّقُوهُ وَٱنصُرُوٓاْ ءَالِهَتَكُمۡ إِن كُنتُمۡ فَٰعِلِينَ ﴿68﴾

سورۃ الأنبیاء آیت ۶۲ تا ۶۸

وہ بولے کہ اے ابراہیمؑ !۔ کیا تو نے ہمارے عبادت کیے جانے والے (معبودوں) کے ساتھ یہ سب کچھ کیا ہے؟۔ (ابراہیمؑ نے) کہا (نہیں) بلکہ ان کے اس بڑے نے یہ سب کیا ہوگا۔ پس انہی سے پوچھ لو اگر یہ بول سکتے ہیں۔ پھر وہ اپنے دل میں سوچ کر اپنے آپ سے کہنے لگے کہ بیشک تم خود ہی ظالم ہو۔ پھر اُن کی مت ہی (جیسے) ماری گئی۔ (کہنے لگے کہ) البتہ یقیناً تم جانتے ہو کہ یہ بات نہیں کر سکتے۔ (ابراہیمؑ نے) کہا پھر تم اللہ کے علاوہ ایسوں کی عبادت کیوں کرتے ہو جو نہ تو تمہیں نفع دے سکیں اور نہ ہی نقصان پہنچا سکیں؟۔ افسوس ہے تم پر اور ان پر بھی جن کی تم اللہ کے علاوہ عبادت کرتے ہو۔ کیا تم سب میں اتنی سی عقل بھی نہیں؟۔ (پھر) وہ کہنے لگے کہ اگر کچھ کرنا ہی چاہتے ہو تو اسے جلا ڈالو اور اپنے عبادت کیے جانے والے (معبودوں) کی مدد کرو۔

https://quranexcel.com

اسی لیے انبیائے کرامؑ خصوصاً لوگوں کے اس جھوٹے دعوے کا پول کھولنے اور ان کی پرستش سے باز رکھنے کے لئے حقیقی معبود و مسجود۔ اللہ جل شانہ کی پرستش کی دعوت دیتے رہے۔ اللہ تعالی نے بنی نوع انسان کو صرف اسی صورت میں عزت و فضیلت دی ہے اور مکرم کہا ہے۔ جبکہ اس کا تعلق صرف اور صرف اسی رب کے ساتھ جڑا رہے۔

۞ وَلَقَدْ كَرَّمْنَا بَنِيٓ ءَادَمَ وَحَمَلْنَٰهُمْ فِى ٱلْبَرِّ وَٱلْبَحْرِ وَرَزَقْنَٰهُم مِّنَ ٱلطَّيِّبَٰتِ وَفَضَّلْنَٰهُمْ عَلَىٰ كَثِيرٍ مِّمَّنْ خَلَقْنَا تَفْضِيلًا ﴿70﴾ ع7

سورۃ الاسراء آیت 70

اور البتہ یقیناً ہم نے اولادِ آدمؑ کو بہت عزت دی ہے۔ اور ان کو خشکی اور تری میں سواریاں دیں۔ اور ہم نے انہیں ستھری چیزوں سے رزق دیا۔ اور اپنی بہت سی مخلوقات پر انہیں فضیلت عطا کر دی ہے۔

اور انسان کو دی گئی اس عظمت کا تقاضا بھی یہی ہے اللہ جل جلالہ کو حقیقی معبود سمجھ کر صرف اسی معبودِ برحق کے سامنے جھکے۔ یہاں اللہ تعالی نے انسان کے صاحبِ مکرم ہونے اور باقی مخلوقات پر اس کی برتری اور فضیلت کا خاص تذکرہ فرمایا ہے۔ لہٰذا انسان کی عظمت اور فضیلت کا تحفظ اسی میں ہے کہ وہ ان پست چیزوں اور اس کی مخلوق کے سامنے نہ جھکے۔

ایک اور جگہ اللہ تعالیٰ نے قسمیں کھانے کے بعد فرمایا کہ یقینی طور پر ہم نے انسان کو بہترین صورت میں پیدا کیا۔

وَٱلتِّينِ وَٱلزَّيْتُونِ ﴿1﴾ وَطُورِ سِينِينَ ﴿2﴾ وَهَٰذَا ٱلْبَلَدِ ٱلْأَمِينِ ﴿3﴾ لَقَدْ خَلَقْنَا ٱلْإِنسَٰنَ فِىٓ أَحْسَنِ تَقْوِيمٍ ﴿4﴾

سورۃ التین آیت ا تا ۴

البتہ یقینی طور پر قسم ہے!۔انجیر کی اور زیتون کی۔اور طورِ سینا کی۔اور اس امن والے شہر (مکہ) کی۔ ہم نے انسان کو بہترین صورت میں پیدا کیا۔

لیکن اس نادان نے اللہ تعالیٰ کو یکسر نظر انداز کرتے ہوئے اپنا رخ پست ترین حالت کی طرف پھیر لیا۔

ثُمَّ رَدَدْنَٰهُ أَسْفَلَ سَٰفِلِينَ ﴿5﴾

سورۃ التین آیت 5

پھر (اس کے انکار و ناشکری پر) اسے پست ترین حالت کی طرف پھر جانے دیا۔

ذیلی آیات میں تو اس نادان کو اللہ تعالیٰ نے صاف کہہ دیا کہ یہ انسان تو جانوروں سے بھی بدتر ہیں کہ نصیحت کی بات بھی ان سنی کر دیتے ہیں۔ عقل سے کام نہیں لیتے ہوئے اس طرح ایمان نہیں لاتے جیسا کہ لانا چاہیئے۔

وَلَا تَكُونُواْ كَٱلَّذِينَ قَالُواْ سَمِعۡنَا وَهُمۡ لَا يَسۡمَعُونَ﴿21﴾ إِنَّ شَرَّ ٱلدَّوَآبِّ عِندَ ٱللَّهِ ٱلصُّمُّ ٱلۡبُكۡمُ ٱلَّذِينَ لَا يَعۡقِلُونَ﴿22﴾

سورۃ الأنفال آیت ۲۱۔۲۲

اور ان لوگوں کی طرح نہ ہو جانا جو کہتے ہیں کہ ہم نے (اللہ کا) حکم سن لیا مگر (حقیقت میں دھیان سے) وہ کچھ بھی نہیں سنتے۔ بلاشبہ اللہ کے نزدیک بدترین وہ (انسان نما) جانور ہیں جو بہرے ہیں گونگے ہیں ذرا بھی عقل سے کام نہیں لیتے۔

إِنَّ شَرَّ ٱلدَّوَآبِّ عِندَ ٱللَّهِ ٱلَّذِينَ كَفَرُواْ فَهُمۡ لَا يُؤۡمِنُونَ﴿55﴾ج صلے

سورۃ الأنفال آیت 55

بلاشبہ اللہ کے نزدیک بدترین وہ (انسان نما) جانور ہیں۔ جو کافر و ناشکرے ہیں پس وہ کسی طرح بھی ایمان لانے والے نہیں۔

لہٰذا بنی نوع انسان کے لیے یہ باعثِ شرم ہے کہ وہ اشرف المخلوق ہونے کے باوجود اللہ کو چھوڑ کر اپنے سے پست اور حقیر چیزوں کے سامنے جھکتا پھرے اور پھر انہیں عبادت میں اللہ کے ساتھ شریک قرار دیتا رہے۔

حضرت موسیٰؑ نے بھی بنی اسرائیل کی جانب سے انسانی عظمت کی بے توقیری پر مشتمل ناحق مطالبے کے جواب میں انہیں اپنی عظمت اور فضیلت یاد دلاتے ہوئے فرمایا تھا۔ کہ تمہارا یہ مطالبہ بڑا ہی غیر منصفانہ۔ جاہلانہ اور عقل سے عاری ہے۔ کیا میں نبی ہوتے ہوئے بھی اللہ جل شانہ کو چھوڑ کر کوئی اور معبود تلاش کروں؟۔

وَجَٰوَزۡنَا بِبَنِيٓ إِسۡرَٰٓءِيلَ ٱلۡبَحۡرَ فَأَتَوۡاْ عَلَىٰ قَوۡمٖ يَعۡكُفُونَ عَلَىٰٓ أَصۡنَامٖ لَّهُمۡۚ قَالُواْ يَٰمُوسَى ٱجۡعَل لَّنَآ إِلَٰهٗا كَمَا لَهُمۡ ءَالِهَةٞۚ قَالَ إِنَّكُمۡ قَوۡمٞ تَجۡهَلُونَ ﴿138﴾ إِنَّ هَٰٓؤُلَآءِ مُتَبَّرٞ مَّا هُمۡ فِيهِ وَبَٰطِلٞ مَّا كَانُواْ يَعۡمَلُونَ ﴿139﴾ قَالَ أَغَيۡرَ ٱللَّهِ أَبۡغِيكُمۡ إِلَٰهٗا وَهُوَ فَضَّلَكُمۡ عَلَى ٱلۡعَٰلَمِينَ ﴿140﴾

سورۃ الأعراف آیت ۱۳۸ تا ۱۴۰

اور ہم نے اولادِ اسرائیل کو سمندر سے پار اتارا تو وہ ایک ایسی قوم پر پہنچے جو اپنے بتوں کے معتکف بنے ہوئے تھے کہنے لگے کہ اے موسیٰؑ !۔ جیسے ان کے معبود ہیں ہمارے لئے بھی کوئی ایسا ہی معبود بنا دو۔ (موسیٰؑ نے) کہا کہ تم تو بلاشبہ بڑے ہی جاہل لوگ ہو۔ بلاشبہ یہ لوگ جس کام میں لگے ہوئے

https://quranexcel.com

ہیں وہ تباہ ہونے والا ہے اور جو وہ کر رہے ہیں سراسر باطل ہے۔ موسیٰؑ نے کہا کہ کیا تمہارے لئے اللہ کو چھوڑ کر کوئی اور معبود تلاش کروں حالانکہ اسی نے تمہیں سارے جہان والوں پر فضیلت دی ہے؟۔

علاوہ ازیں جب اللہ تعالی نے فرشتوں کو حکم دیا کہ وہ حضرت آدم کو سجدہ کریں۔ تو اس سے بھی انسان کی عظمت اور فضیلت کافی واضح ہو جاتی ہے چونکہ یہاں اللہ نے انسان کو مسجود ملائکہ بنایا۔ جس سے پتہ چل جاتا ہے کہ انسان کا درجہ فرشتوں سے بھی زیادہ ہے۔

وَإِذْ قُلْنَا لِلْمَلَٰٓئِكَةِ ٱسْجُدُواْ لِـَٔادَمَ فَسَجَدُوٓاْ إِلَّآ إِبْلِيسَ أَبَىٰ وَٱسْتَكْبَرَ وَكَانَ مِنَ ٱلْكَٰفِرِينَ ﴿34﴾

سورۃ البقرۃ آیت 34

اور جب ہم نے فرشتوں سے کہا کہ آدمؑ کو سجدہ کرو تو سب نے سجدہ کیا مگر ابلیس کہ اس نے انکار اور تکبر کر لیا اور کافروں میں سے ہو گیا۔

لہٰذا قرآنی آیات کے مطابق جب انسان کی تکریم و عظمت مسلّم ہے تو اسے بھی اپنی فضیلت و عظمت کا لحاظ رکھتے ہوئے جھوٹے معبودوں کے سامنے جھکنے سے بچنا چاہیئے اور صرف اپنے معبود حقیقی۔ اللہ جل جلالہ کے سامنے جھکنا چاہیے۔

اللہ تبارک و تعالی کو لائقِ عبادت سمجھ کر صرف اسی کے سامنے جھکنے کے اخروی فائدے تو اپنی جگہ مسلم ہیں ہی۔ مگر اس کے دنیاوی آثار و فوائد بھی بے شمار ہیں۔ اس سے اللہ تعالی نے انسان کو جو مقام اور مرتبہ عطا فرمایا ہے اس کا تحفظ ہوتا ہے۔ چونکہ اللہ کے علاوہ ہر ایک کے سامنے جھکنے کی ضرورت نہیں پڑتی۔ وہ لوگ جو اللہ کے سامنے نہیں جھکتے انہیں ہر کسی کے سامنے جھکنے کی ضرورت پیش آتی ہے۔ کبھی وہ کسی ایک کے سامنے جھک رہے ہوتے ہیں تو کبھی کسی دوسرے کے سامنے۔ اور کبھی وہ اپنے سے پست۔ حقیر۔ بے بنیاد اور خود ساختہ اصولوں کی بھینٹ چڑھے ہوتے ہیں۔

ہمیشہ یاد رکھنے والی قیمتی بات یہی ہے کہ جو اللہ وحدہ لاشریک کے سامنے جھک جائے تو وہ باقی مخلوق اور چیزوں کے سامنے جھکنے سے بے نیاز ہو جاتا ہے۔ بقول شاعرِ مشرق علامہ اقبال۔

یہ ایک سجدہ جسے تو گراں سمجھتا ہے ہزار سجدوں سے دیتا ہے آدمی کو نجات

واپس

محمد رسول اللہ (ﷺ):

آپ ﷺ کے والد کا نام عبداللہ اور والدہ کا نام آمنہ تھا۔ آپؐ کے دادا کا نام عبدالمطلب اور دادی فاطمہ تھی۔ اور نانا کا نام وہب اور نانی برّہ تھی۔ آپؐ کے دادا عبدالمطلب کی لڑی ہاشم۔ عبد مناف

المغیرہ۔ قوصئی سے کلاب۔ اور نانا وہب کی لڑی عبد مناف۔ زہرہ سے کلاب۔ یعنی دونوں کے شجرہ کی لڑی کلاب پر ایک ہو جاتی ہے۔ آپؐ کی دادی فاطمہ کا نسب بھی کلاب پر جاملتا ہے۔ اور نانی برّہ کا نسب بھی قوصئی پر جاملتا ہے۔ اور پیچھے جاتے جاتے یہ سلسلہ حضرت اسماعیلؑ تک پہنچ جاتا ہے۔

نبی ﷺ کی ولادت باسعادت ہجرت سے ترپین برس پہلے ہوئی۔ مہینے اور دن پر بہت سارے اختلافات موجود ہیں۔ نبی ﷺ نے مہینہ اور اس کی تاریخ نہیں بتائی بلکہ صرف یہ بتایا کہ سوموار والے دن میری پیدائش ہوئی ہے۔

نبی ﷺ کی وفات ۱۲ ربیع الاوّل ۱۱ ہجری میں ہوئی۔ جو بمطابق عیسوی تقویم ۱۰ جون ۶۳۲ء بنتی ہے۔

نبی ﷺ کو کس مہینے میں شرفِ نبوت اور اعزازِ وحی سے سرفراز کیا گیا۔ وحی کے آغاز کا مہینہ کون سا ہے اور دن کے تعین میں بھی بڑا اختلاف پایا جاتا ہے۔

وحی کے آغاز کے بارے بیشتر سیرت نگار کہتے ہیں کہ یہ ربیع الاوّل کا مہینہ تھا لیکن ایک گروہ کہتا ہے کہ یہ رمضان کا مہینہ تھا۔ بعض یہ بھی کہتے ہیں کہ رجب کا مہینہ تھا۔

(دیکھئے: مختصر السیرۃ از شیخ عبداللہ ص: ۷۵)

یہ قول زیادہ صحیح ہے کہ یہ رمضان کا مہینہ تھا۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے

شَهْرُ رَمَضَانَ ٱلَّذِىٓ أُنزِلَ فِيهِ ٱلْقُرْءَانُ هُدًى لِّلنَّاسِ وَبَيِّنَٰتٍ مِّنَ ٱلْهُدَىٰ وَٱلْفُرْقَانِ ۚ فَمَن شَهِدَ مِنكُمُ ٱلشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ ۖ وَمَن كَانَ مَرِيضًا أَوْ عَلَىٰ سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِّنْ أَيَّامٍ أُخَرَ ۗ يُرِيدُ ٱللَّهُ بِكُمُ ٱلْيُسْرَ وَلَا يُرِيدُ بِكُمُ ٱلْعُسْرَ وَلِتُكْمِلُوا۟ ٱلْعِدَّةَ وَلِتُكَبِّرُوا۟ ٱللَّهَ عَلَىٰ مَا هَدَىٰكُمْ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ ﴿185﴾

سورۃ البقرۃ آیت 185

رمضان وہ (مقدس) مہینہ ہے جس میں قرآن اتارا گیا جو بنی نوع انسان کے لئے سرچشمہ ہدایت ہے۔ اور اس میں رہنمائی کی وضاحت بھری دلیلیں ہیں اور یہ حق و باطل میں فرق کر دینے والا ہے۔ پس تم میں سے جو کوئی اس مہینے کو پائے تو چاہیئے کہ اس کے پورے روزے رکھے۔ اور جو کوئی بیمار ہو۔ یا سفر پر ہو۔ تو دوسرے دنوں میں تعداد پوری کر لے۔ اللہ تم پر آسانی چاہتا ہے وہ تم پر سختی نہیں چاہتا تاکہ تم گنتی پوری کر لو۔ اور اس (احسان) پر کہ اس نے تمہیں ہدایت عطا فرمائی ہے اس کی کبریائی و بڑائی بیان کرتے رہو اور اس لئے بھی کہ تم (اللہ کے) شکر گزار بن جاؤ۔

اور یہ بھی ارشاد ہے کہ اسے لیلۃ المبارکہ میں نازل کیا گیا۔ جو کہ لیلۃ القدر کا ہی دوسرا نام ہے

إِنَّآ أَنزَلْنَٰهُ فِى لَيْلَةٍ مُّبَٰرَكَةٍ ۚ إِنَّا كُنَّا مُنذِرِينَ ﴿3﴾

سورۃ الدخان آیت 3

بیشک ہم نے اس (قرآن) کو نہایت برکت والی رات (لیلۃالقدر) میں نازل کیا ہے بلاشبہ ہمارا مقصد (بنی نوع انسان کو) خبردار کرنا تھا۔

اور یہ بھی ارشاد ہے کہ اسے لیلۃالقدر میں نازل کیا گیا۔

إِنَّآ أَنزَلْنَٰهُ فِى لَيْلَةِ ٱلْقَدْرِ ﴿1﴾ ج صلے

سورۃالقدر آیت 1

یقیناً ہم نے اس (قرآن) کو نہایت برکت والی رات (لیلۃالقدر) میں نازل کیا۔

اس کی ترجیح پر ایک وجہ یہ بھی ہے کہ غارِ حراء میں رسول اللہ ﷺ کا قیام ماہ رمضان میں ہوا کرتا تھا اور حضرت جبریل علیہ السلام غارِ حراء ہی میں تشریف لائے تھے۔

جو رمضان المبارک میں نزول وحی کے آغاز کے قائل ہیں ان میں پھر اختلاف ہے کہ اس دن رمضان کی کونسی تاریخ تھی۔ بعض سات کہتے ہیں۔ بعض سترہ اور بعض اٹھارہ۔

((دیکھئے: مختصر السیرہ ص ۷۵ رحمۃ للعالمین ۴۹/۱) ابن اسحاق اور علامہ خضری کا اصرار ہے کہ یہ سترہویں تاریخ تھی۔ دیکھئے: تاریخ خضری ۶۹/۱ اور تاریخ التشریع الاسلامی ص ۵۔۶۔۷۔

ان میں سے کوئی تاریخ اگر صحیح ہے تو اس کو اس بنا پر ترجیح حاصل ہو گی کہ بیشتر سیرت نگاروں کا اس پر اتفاق ہے کہ آپؐ کی بعثت سوموار کے روز ہوئی تھی اور اس کی تائید درج ذیل روایت سے بھی موجود ہے۔

ابو قتادہ انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے سوموار کے روزے کے بارے میں سوال کیا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

اس دن میری پیدائش ہوئی ہے اور اسی دن مجھ پر وحی نازل ہوئی

(صحیح مسلم ۱/۳۶۸۔ مسند احمد ۵/۲۹۷۔۲۹۹ بیہقی ۴/۲۸۶۔ ۳۰۰ حاکم ۲/۲۔۶)

سوموار کا دن اس سال رمضان کی ۷۔ ۱۴۔ ۲۱۔ اور ۲۸ تاریخوں میں پڑا تھا۔ ادھر صحیح روایات سے یہ ثابت اور معین ہے کہ لیلۃ القدر رمضان کے آخری عشرے کی طاق راتوں میں پڑتی ہے اور انھی طاق راتوں میں منتقل بھی ہوتی رہتی ہے۔ اب ہم ایک طرف اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد دیکھتے ہیں کہ ہم نے قرآن مجید کو لیلۃ القدر میں نازل کیا۔ دوسری طرف ابو قتادہؓ کی یہ روایت دیکھتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کو سوموار کے روز مبعوث فرمایا گیا۔ تیسری طرف تقویم کا حساب دیکھتے ہیں کہ اس سال رمضان میں دوشنبہ کن کن تاریخوں میں پڑا تھا تو متعین ہو جاتا ہے کہ نبی ﷺ کی بعثت اکیسویں رمضان کی رات میں ہوئی۔ اس لیے یہی نزولِ وحی کی پہلی تاریخ ہے۔

اب حضرت عائشہؓ کی زبانی اس واقعے کی تفصیلات سنیں جو نبوت کا نقطہ آغاز تھا اور جس سے کفر وضلالت کی تاریکیاں چھٹتی چلی گئیں۔ یہاں تک کہ زندگی کی رفتار بدل گئی اور تاریخ کا رُخ الٹ گیا ۔حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ پر وحی کی ابتدا سے پہلے نیند میں اچھے خواب شروع ہوئے۔آپ جو بھی خواب دیکھتے تھے وہ سپیدۂ صبح کی طرح واضح ہوتا تھا۔ پھر جلد ہی آپ کو تنہائی محبوب ہو گئی۔ چنانچہ آپ غارِ حرا میں خلوت اختیار فرماتے اور کئی کئی رات گھر تشریف لائے بغیر مصروفِ عبادت رہتے۔اس کے لیے آپ توشہ لے جاتے۔ پھر (توشہ ختم ہونے پر) حضرت خدیجہؓ کے پاس واپس آتے اور تقریباً اتنے ہی دنوں کے لیے پھر توشہ لے جاتے۔ یہاں تک کہ آپ کے پاس حق آیا اور آپ غارِ حراء میں تھے۔ یعنی آپ کے پاس فرشتہ آیا اور اس نے کہا پڑھو۔آپ نے فرمایا: میں پڑھا ہوا نہیں ہوں۔آپ فرماتے ہیں کہ اس پر اس نے مجھے پکڑ کر اس زور سے دبایا کہ میری قوت نچوڑ دی۔ پھر چھوڑ کر کہا: پڑھو ! میں نے کہا: میں پڑھا ہوا نہیں ہوں۔اس نے دوبارہ پکڑ کر دبوچا۔ پھر چھوڑ کر کہا: پڑھو ! میں نے پھر کہا: میں پڑھا ہوا نہیں ہوں۔اس نے تیسری بار پکڑ کر دبوچا۔ پھر چھوڑ کر کہا

ٱقْرَأْ بِٱسْمِ رَبِّكَ ٱلَّذِى خَلَقَ ﴿1﴾ ج خَلَقَ ٱلْإِنسَٰنَ مِنْ عَلَقٍ ﴿2﴾ ج ٱقْرَأْ وَرَبُّكَ ٱلْأَكْرَمُ ﴿3﴾ لا ٱلَّذِى عَلَّمَ بِٱلْقَلَمِ ﴿4﴾ لا عَلَّمَ ٱلْإِنسَٰنَ مَا لَمْ يَعْلَمْ ﴿5﴾ ط

سورۃ العلق آیت ۱ تا ۵

اپنے رب کے نام سے پڑھو جس نے (کائنات کو) پیدا کیا۔ جس نے انسان کو خون کے ایک لوتھڑے سے پیدا کیا۔ پڑھتا رہ اور تمہارا رب تو نہایت کرم کرنے والا ہے۔ جس نے قلم کے ذریعے علم سکھا دیا۔ اور انسان کو وہ کچھ سکھا دیا جو وہ بالکل نہیں جانتا تھا۔

ان آیات کے ساتھ رسول اللہ ﷺ پلٹے۔ آپ ﷺ کا دل دَھک دَھک کر رہا تھا۔ حضرت خَدِیجہؓ بنت خویلد کے پاس تشریف لائے اور فرمایا مجھے چادر اوڑھا دو۔ مجھے چادر اڑھا دو۔ انہوں نے آپ ﷺ کو چادر اوڑھا دی یہاں تک کہ خوف جاتا رہا۔

اس کے بعد آپ ﷺ نے حضرت خدیجہؓ کو واقعے کی اطلاع دیتے ہوئے فرمایا۔ یہ مجھے کیا ہو گیا ہے؟ مجھے تو اپنی جان کا ڈر لگتا ہے۔ حضرت خدیجہؓ نے کہا قطعاً نہیں۔ واللہ ! آپ ﷺ کو اللہ تعالیٰ رسوا نہ کرے گا۔ آپ ﷺ صلہ رحمی کرتے ہیں۔ درماندوں کا بوجھ اٹھاتے ہیں۔ تہی دستوں کا بندوبست کرتے ہیں۔ مہمان کی میزبانی کرتے ہیں اور حق کے مصائب پر اعانت کرتے ہیں۔

حافظ ابن حجرؒ فرماتے ہیں کہ وحی کی بندش چند روز رہی یہ اس لیے تھی تاکہ آپ پر جو خوف طاری ہو گیا تھا وہ رخصت ہو جائے اور دوبارہ وحی کی آمد کا شوق و انتظار پیدا ہو جائے۔ چنانچہ جب یہ بات حاصل ہو گئی اور آپ وحی کی آمد کے منتظر رہنے لگے تو اللہ نے آپ کو دوبارہ وحی سے مشرف کیا۔ آپ کا بیان ہے کہ میں نے حراء میں ایک مہینہ اعتکاف کیا۔ جب میرا اعتکاف پورا ہو گیا تو میں اترا۔ جب

بطن وادی میں پہنچا تو مجھے پکارا گیا۔ میں نے دائیں دیکھا۔ کچھ نظر نہ آیا۔ بائیں دیکھا تو کچھ نظر نہ آیا۔ آگے دیکھا۔ کچھ نظر نہ آیا۔ پیچھے دیکھا۔ کچھ نظر نہ آیا۔ پھر آسمان کی طرف نگاہ اٹھائی تو کیا دیکھتا ہوں کہ وہی فرشتہ جو میرے پاس غارِ حراء میں آیا تھا آسمان وزمین کے درمیان موجود ہے۔ میں اس سے خوف زدہ ہو کر زمین کی طرف جھک گیا۔ پھر میں نے خدیجہؓ کے پاس آ کر کہا۔ مجھے چادر اوڑھا دو۔ مجھے چادر اوڑھا دو۔ مجھے کمبل اوڑھا دو اور مجھ پر ٹھنڈا پانی ڈال دو۔ انہوں نے مجھے چادر اوڑھا دی اور مجھ پر ٹھنڈا پانی ڈال دیا۔ اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے یہ وحی نازل فرمائی۔

يَٰٓأَيُّهَا ٱلْمُدَّثِّرُ ﴿1﴾لا قُمْ فَأَنذِرْ ﴿2﴾ص لا وَرَبَّكَ فَكَبِّرْ ﴿3﴾ص لا وَثِيَابَكَ فَطَهِّرْ ﴿4﴾ص لا
وَٱلرُّجْزَ فَٱهْجُرْ ﴿5﴾ص لا وَلَا تَمْنُن تَسْتَكْثِرُ ﴿6﴾ص لا وَلِرَبِّكَ فَٱصْبِرْ ﴿7﴾ط

سورۃ المدثر آیت اتا ۷

اے چادر لپیٹے والے۔ اُٹھو اور خبردار کر دو۔ اور بس اپنے رب کی بڑائی بیان کرو۔ اور اپنے کپڑے پاک صاف رکھو۔ اور (ظاہری و باطنی) ناپاکی سے دور رہو۔ اور زیادہ کے حصول میں (کسی پر) احسان نہ کرو۔ اور اپنے رب کے لئے ہی پس صبر کرو۔

یہ نماز فرض ہونے سے پہلے کی بات ہے۔ اس کے بعد وحی میں تیزی آ گئی اور وہ پے در پے نازل ہونے لگی۔

https://quranexcel.com

1 صحیح بخاری کتاب التعبیر باب اول مابدئ بہ رسول اللہ ﷺ الرؤیا الصالحۃ ۲/۱۰۳۴

2 صحیح بخاری کتاب التفسیر: تفسیر سورۂ مدثر باب اور اس کے مابعد۔ فتح الباری ۸/۴۴۵-۴۴۷ اور ایسا ہی صحیح مسلم۔ کتاب الایمان حدیث نمبر ۲۵۷۔ ۱/۱۴۴ میں ہے۔ فتح الباری ۱/273

اس میں دو قسم کی باتوں کا آپ کو مکلّف کیا گیا ہے اور اس کے نتائج بھی بتلائے گئے۔ پہلی بات تبلیغ اور ڈراوے کی ہے۔ جس کا حکم قُمْ فَأَنذِرْ سے دیا گیا۔ کیونکہ اس کے معنی یہ ہیں کہ تم اٹھو۔ اور سب کو آگاہ کر دو کہ لوگ اللہ برتر کے علاوہ دوسروں کی پوجا نہ کریں۔ اور اس کی ذات و صفات اور افعال و حقوق میں دوسروں کو شریک ٹھہرائیں۔ یہ جس غلطی و گمراہی میں پھنسے ہوئے ہیں اگر اس سے باز نہ آئے تو ان پر اللہ کا عذاب آپڑے گا۔

اس آیت میں نبی ﷺ کو اس عظیم و جلیل کام کے لیے اٹھنے اور نیند کی چادر پوشی اور بستر کی گرمی سے نکل کر جہاد و کفاح اور سعی مشقت کے میدان میں آنے کے لیے کہا گیا ہے کہ اے چادر پوش! اٹھ اور ڈرا۔ گویا یہ کہا جارہا ہے کہ جسے اپنے لیے جینا ہے وہ تو راحت کی زندگی گزار سکتا ہے لیکن تمہیں جو یہ زبردست ذمہ داری دی جارہی ہے تو اس کا نیند سے کیا تعلق؟ تمہیں راحت سے کیا سروکار؟ تمہارا بستر سے کیا مطلب؟ اس سکون سے کیا نسبت؟ راحت بخش ساز و سامان سے کیا واسطہ؟ پس اٹھو!۔ اس کار عظیم کے لیے جو تمہارا منتظر ہے۔ اس بار گراں کے لیے جو تمہاری خاطر میں ہے۔ اٹھ جاؤ۔ جہد و مشقت کے لیے۔ تھکان والی محنت کے لیے۔ اٹھو! کہ اب نیند اور راحت کا وقت گزر چکا۔ اب آج سے طویل کام۔ مشقت جہاد اور پیہم بیداری ہے۔ اٹھ جاؤ! اور اس کام کے لیے مستعد و تیار ہو جاؤ۔

یہ بڑا عظیم اور پر ہیبت کلمہ ہے۔ جس نے نبی ﷺ کی زندگی کا رخ بدل دیا۔ آپؐ کو پر سکون گھر۔ گرم آغوش و نرم بستر سے کھینچ کر تیز تند طوفانوں اور تیز جھکڑوں کے میں پھینک دیا اور لوگوں کے ضمیر اور زندگی کے حقائق کی کشاکش کے منجدھار میں لا کھڑا کیا۔

یقیناً رسول اللہ ﷺ اٹھے اور تیئس سال تک اٹھے رہے۔ راحت و سکون تج دیا۔ زندگی اپنے لیے اور اپنے اہل و عیال کے لیے نہ رہی۔ آپؐ اٹھے تو اٹھنے کا حق ادا کر دیا۔ آپؐ کا بنیادی کام اللہ کی طرف دعوت دینا تھا۔ آپ نے بغیر کسی دباؤ کے خوشی خوشی سارا کام سنبھال لیا۔ یہ ایک کمر توڑ بار گراں تھا ۔اس روئے زمین پر ایک امانت کبریٰ۔ ساری انسانیت کا اصلاحی پہلو۔ سارے عقدے عقیدوں کا محور اور مختلف میدانوں میں جہاد و دفاع کا سلسلہ۔ آپ نے تیئس سال سے تک پیہم اور ہمہ گیر معرکہ آرائی میں زندگی بسر کی اور اس پورے عرصے میں چین کی نیند نہ سوئے۔ جب بھی آسمان سے ندائے جلیل سنی اس پر مستعد نظر آئے۔ آپؐ کو بیک وقت کئی معاملات سے سامنا رہا۔ اور کوئی ایک معاملہ دوسرے سے غافل نہ کر سکا۔ اللہ جل شانہ نے آپؐ کو یقینی طور پر بہترین جزا بھی دی۔

دوسری بات جس کا آپ کو مکلّف کیا گیا ہے یہ ہے کہ تم اپنی ذات پر بھی اللہ کا حکم لاگو کرو اور اپنی حد تک اس کا التزام کرو۔ تاکہ ایک طرف تم اللہ کی رضا حاصل کر سکو اور دوسری طرف ایمان لانے والوں کے لیے بہترین نمونہ بھی بن جاؤ۔

اس کا حکم باقی آیات میں ہے چنانچہ وَرَبَّكَ فَكَبِّرْ کا مطلب یہ ہے کہ اللہ کو بڑائی کے ساتھ خاص کرلو اور اس میں کسی کو بھی اس کا شریک نہ ٹھہراؤ اور وَثِيَابَكَ فَطَهِّرْ اپنے کپڑے اور جسم پاک صاف رکھو۔ کیونکہ جو اللہ کے حضور کھڑا ہو اور اس کی بڑائی بیان کرے تو کسی صورت مناسب نہیں کہ وہ گندہ اور ناپاک ہو اور جب جسم ولباس تک کی پاکی مطلوب ہو تو شرک اور اخلاق و کردار کی گندگی سے پاکی بدرجہ اولیٰ مطلوب ہوگی۔ وَالرُّجْزَ فَاهْجُرْ کا مطلب یہ ہے کہ اللہ کی ناراضگی اور اس کے عذاب کے اسباب سے دور رہو اور اس کی صورت یہی ہے کہ لازمی اس کی اطاعت پکڑو اور معصیت سے کنارہ کش رہو اور وَلَا تَمْنُن تَسْتَكْثِرُ کا مطلب یہ ہے کہ کسی احسان کا بدلہ لوگوں سے نہ چاہو۔ یا جیسا احسان کیا ہے اس سے افضل جزاء کی امید اس دنیا میں نہ رکھو۔

آخری آیت میں تنبیہ کی گئی ہے کہ اپنی قوم سے الگ دین اختیار کرنے۔ اسے اللہ وحدہ لاشریک لہ کی دعوت دینے۔ اور اس کے عذاب اور گرفت سے ڈرانے کے نتیجے میں قوم کی طرف سے اذیتوں کا سامنا کرنا ہوگا۔ اس لیے فرمایا گیا۔ وَلِرَبِّكَ فَاصْبِرْ اپنے پروردگار کے لیے ہی صبر و برداشت رکھنا۔

قرآن کریم کی ان آیات میں نبیؐ کا تذکرہ محمد ﷺ کے نام مبارک سے چار مرتبہ اور ایک بار احمد ﷺ کے نام مبارک سے آیا ہے۔ اور چار مرتبہ ان کے رسول ہونے کا۔ ایک دفعہ خاتم النبین اور ساتھ میں ان پر قرآن کے نزول اور اس کی حقانیت کا ذکر ہے۔

وَمَا مُحَمَّدٌ إِلَّا رَسُولٌ قَدْ خَلَتْ مِن قَبْلِهِ ٱلرُّسُلُ ۚ أَفَإِيْن مَّاتَ أَوْ قُتِلَ ٱنقَلَبْتُمْ عَلَىٰٓ أَعْقَٰبِكُمْ ۚ وَمَن يَنقَلِبْ عَلَىٰ عَقِبَيْهِ فَلَن يَضُرَّ ٱللَّهَ شَيْـًٔا ۗ وَسَيَجْزِى ٱللَّهُ ٱلشَّٰكِرِينَ ﴿144﴾

سورۃ آل عمران آیت 144

محمد ﷺ تو صرف ایک رسول ہیں ان سے پہلے بہت سے رسول گزر چکے ہیں۔ کیا اگر وہ وفات پا جائیں یا شہید کر دیئے جائیں تو تم دین اسلام سے اپنی ایڑیوں کے بل پھر جاؤ گے؟۔ اور جو کوئی بھی الٹے پاؤں پھر جائے گا تو اللہ کا ہر گز کچھ نہ بگاڑے گا۔ اللہ عنقریب شکر گزاروں کو اچھا صلہ دے گا۔

ٱلَّذِينَ يُبَلِّغُونَ رِسَٰلَٰتِ ٱللَّهِ وَيَخْشَوْنَهُۥ وَلَا يَخْشَوْنَ أَحَدًا إِلَّا ٱللَّهَ ۗ وَكَفَىٰ بِٱللَّهِ حَسِيبًا ﴿39﴾ مَّا كَانَ مُحَمَّدٌ أَبَآ أَحَدٍ مِّن رِّجَالِكُمْ وَلَٰكِن رَّسُولَ ٱللَّهِ وَخَاتَمَ ٱلنَّبِيِّـۧنَ ۗ وَكَانَ ٱللَّهُ بِكُلِّ شَىْءٍ عَلِيمًا ﴿40﴾ ع5

سورۃ الأحزاب آیت ۳۹۔۴۰

جو اللہ کے پیغام (واضح طور پر) پہنچا دیتے اور اسی سے ڈرتے رہتے ہیں اور اللہ کے علاوہ کسی سے بھی نہیں ڈرتے۔ اور اللہ ہی حساب لینے کو کافی ہے۔ محمد ﷺ تمہارے مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں ہیں بلکہ اللہ کے رسول اور نبیوں کے سلسلے میں آخری نبی ہیں۔ اور اللہ ہی ہر چیز سے واقف ہے۔

وَٱلَّذِينَ ءَامَنُواْ وَعَمِلُواْ ٱلصَّٰلِحَٰتِ وَءَامَنُواْ بِمَا نُزِّلَ عَلَىٰ مُحَمَّدٍ وَهُوَ ٱلۡحَقُّ مِن رَّبِّهِمۡ ۙ كَفَّرَ عَنۡهُمۡ سَيِّـَٔاتِهِمۡ وَأَصۡلَحَ بَالَهُمۡ ﴿2﴾

سورۃ محمد آیت 2

اور جو لوگ ایمان لائے اور عمل صالح کرتے رہے اور اس (قرآن) پر بھی ایمان لے آئے جو محمد ﷺ پر نازل کیا گیا جو کہ ان کے رب کی طرف سے برحق ہے تو اللہ نے ان کی برائیوں کو ان سے دور کر دیا اور ان کے حال کو سنوار دیا۔

مُّحَمَّدٌ رَّسُولُ ٱللَّهِ ۚ وَٱلَّذِينَ مَعَهُۥٓ أَشِدَّآءُ عَلَى ٱلۡكُفَّارِ رُحَمَآءُ بَيۡنَهُمۡ ۖ تَرَىٰهُمۡ رُكَّعٗا سُجَّدٗا يَبۡتَغُونَ فَضۡلٗا مِّنَ ٱللَّهِ وَرِضۡوَٰنٗا ۖ سِيمَاهُمۡ فِي وُجُوهِهِم مِّنۡ أَثَرِ ٱلسُّجُودِ ۚ ذَٰلِكَ مَثَلُهُمۡ فِي ٱلتَّوۡرَىٰةِ ۚ وَمَثَلُهُمۡ فِي ٱلۡإِنجِيلِ كَزَرۡعٍ أَخۡرَجَ شَطۡـَٔهُۥ فَـَٔازَرَهُۥ فَٱسۡتَغۡلَظَ فَٱسۡتَوَىٰ عَلَىٰ سُوقِهِۦ يُعۡجِبُ ٱلزُّرَّاعَ لِيَغِيظَ بِهِمُ ٱلۡكُفَّارَ ۗ وَعَدَ ٱللَّهُ ٱلَّذِينَ ءَامَنُواْ وَعَمِلُواْ ٱلصَّٰلِحَٰتِ مِنۡهُم مَّغۡفِرَةٗ وَأَجۡرًا عَظِيمَۢا ﴿29﴾ ع4

سورۃ الفتح آیت 29

محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں اور جو لوگ ان کے ساتھ ہیں وہ کافروں پر بڑے سخت اور آپس میں بہت رحم دل ہیں۔ تم انہیں دیکھو گے کہ (کبھی) وہ رکوع (اور کبھی) سجود کرتے ہیں (اور) اللہ کا فضل و کرم اور اس کی خوشنودی کے طلبگار ہیں۔ ان کی علامت ان کی پیشانیوں پر سجدہ کے نشان سے نمایاں ہے ۔ان کے یہی اوصاف تورات میں اور یہی اوصاف انجیل میں بھی (درج) ہیں۔ گویا ایک ایسی کھیتی ہیں جس نے اپنی کونپل نکالی پھر اس کو مضبوط کیا اور موٹی ہو گئی پھر اپنے تنے پر سیدھی کھڑی ہو گئی اور کسانوں کو خوش کرنے لگی تاکہ ان کے سبب کفار کا جی جلائے۔ جو لوگ ان میں سے ایمان لائے اور عمل صالح کرتے رہے اللہ نے ان سے مغفرت اور اجر عظیم کا وعدہ کر رکھا ہے۔

وَإِذْ قَالَ عِيسَى ٱبْنُ مَرْيَمَ يَٰبَنِىٓ إِسْرَٰٓءِيلَ إِنِّى رَسُولُ ٱللَّهِ إِلَيْكُم مُّصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَىَّ مِنَ ٱلتَّوْرَىٰةِ وَمُبَشِّرًۢا بِرَسُولٍ يَأْتِى مِنۢ بَعْدِى ٱسْمُهُۥٓ أَحْمَدُ ۖ فَلَمَّا جَآءَهُم بِٱلْبَيِّنَٰتِ قَالُوا۟ هَٰذَا سِحْرٌ مُّبِينٌ ﴿6﴾

سورۃ الصّف آیت 6

اور جب عیسیٰؑ بن مریمؑ نے کہا کہ اے بنی اسرائیل!۔ میں تمہاری طرف اللہ کا رسول ہوں میں اس تورات کی تصدیق کرتا ہوں جو مجھ سے پہلے آچکی ہے۔ اور بشارت سناتا ہوں ایک رسول کی جو میرے

بعد آئے گا جس کا نام احمد ﷺ ہوگا۔ پھر جب وہ ان کے پاس واضح دلائل (معجزے) لے کر آیا تو کہنے لگے کہ یہ تو صریح جادو ہے۔

واپس

نماز فرض ہے اور نماز جنازہ فرضِ کفایہ ہے۔

لغت میں "صلوۃ" کے کئی معانی آتے ہیں

صلوۃ بمعنی "دعاء"

دعا سے مشتق ہو۔ تو اِس صورت میں نماز کو تسمیۃ الکل باسم الجزء کی قبیل سے "صلوۃ" کہا جاتا ہے۔

صلوۃ بمعنی "صَلَوَین"

صَلَوَین سے مشتق لیا جائے تو "مُصلّی" اُس پچھلے گھوڑے کو کہا جاتا ہے جو اگلے گھوڑے کے پیچھے ہو۔ پس اِس صورت میں نمازی کو "مصلّی" اِس لئے کہا جاتا ہے کیونکہ وہ اپنے امام کی اقتداء اور اتباع کرتا ہے۔

صلوۃ بمعنی "صَلَوتُ العُودَ"

صَلَوتُ العُودَ لیا جائے تو یہ ٹیڑھی لکڑی کو آگ سے سینک کر سیدھا کرنے سے مشتق ہے۔ پس اِس صورت میں نماز کو صلوۃ اِس لئے کہا جاتا ہے کیونکہ اس کے ذریعہ نفسِ امّارہ کے ٹیڑھ پن کو سیدھا کیا جاتا ہے۔

(تحفۃ المرأۃ فی دُروس المشکوۃ)

الغرض عربی لغت میں لفظ صلوۃ یا صلاۃ ہر قسم کی دُعا کو کہا جاتا تھا، اور پھر یہی لفظ ایک مخصوص نوعیت کی شرعی عبادت (یعنی نماز) کے معنی میں منتقل ہوا اور دُعا کے لیے نماز کا نام قرار پایا۔ یا یہ کہیں کہ لفظ صلوۃ ہر قسم کی دُعا کو کہا جاتا تھا۔ اور پھر یہ لفظ نماز کے لیے بھی مخصوص ہو گیا۔ اور وہ اس لیے بھی کہ لفظ صلوۃ اور دُعا میں باہمی مناسبت پائی جاتی ہے۔ اور دونوں الفاظ (معنوی لحاظ سے) ایک دوسرے سے متقارب (ملتے جلتے) ہیں۔ اس لیے شریعت میں جب بھی لفظ صلوۃ مطلقاً استعمال کیا جائے۔ تو اس سے (عام دُعا نہیں بلکہ) مخصوص نوعیت کی شرعی عبادت یعنی نماز ہی مراد لی جائے گی پس صلوۃ کا لب لباب اور تقاضا یہ ہے کہ بندہ زبان و دل اور ہاتھ پاؤں وغیرہ سے رب کائنات کی گوناگوں نعمتوں کا شکر ادا کرے اور اس خدائے رحمٰن و رحیم کی یاد کو عملاً دل میں بسالے اور حسنِ مطلق کی حمد و ثناء۔ اسی کی یکتائی اور اسی کی بڑائی کا اقرار کرے۔

صلوۃ کی شرعی تعریف

نماز چند ایسے اقوال اور افعال کا نام ہے جس کو مخصوص شرائط اور نیت کے ساتھ تکبیر کے ذریعہ شروع کرکے سلام کے ذریعہ ختم کیا جاتا ہے۔

(الموسوعۃ الفقہیہ الکویتیۃ: مادہ: صلوۃ)

نماز کے متعلق آیات یہاں اکٹھی کی گئی ہیں۔ جن میں اور موضوعات کے ساتھ ساتھ نماز کا وقت مقررہ پر پڑھنا۔ اور ان کے اوقات کا ذکر مختلف مواقع پر میں مختلف انداز سے کیا گیا ہے۔ چونکہ سارے ریفرینس سلسلہ وار دیئے ہیں۔ اس لیے اوقات سے متعلقہ آیات کے اوپر لکھ دیا ہے۔ کہ یہ آیت کن کن نمازوں کے بارے بتاتی ہے۔ تمام آیات میں نمازوں کے اوقات کے صبح وشام کے اوقات میں پھیلے ہونے کی طرف اشارہ موجود ہے۔ عام طور پر کسی ایک آیت کو بلے کر کہہ دیا جاتا ہے کہ قرآن میں تین نمازوں کا ذکر ہے۔ بقیہ دو کا ذکر نہیں کیا جاتا۔ جبکہ پانچوں نمازوں کا ذکر موجود ہے۔ بلکہ تہجد کا ذکر بھی ہے۔ فقط واللہ اعلم

ٱلَّذِينَ يُؤْمِنُونَ بِٱلْغَيْبِ وَيُقِيمُونَ ٱلصَّلَوٰةَ وَمِمَّا رَزَقْنَٰهُمْ يُنفِقُونَ ﴿3﴾

سورۃ البقرۃ آیت 3

وہ جو غیب پر ایمان لاتے ہیں اور نماز قائم کرتے ہیں اور جو رزق ہم نے ان کو عطا کیا ہے (اس میں سے) خرچ کرتے ہیں۔

وَأَقِيمُواْ ٱلصَّلَوٰةَ وَءَاتُواْ ٱلزَّكَوٰةَ وَٱرۡكَعُواْ مَعَ ٱلرَّٰكِعِينَ ﴿43﴾ أَتَأۡمُرُونَ ٱلنَّاسَ بِٱلۡبِرِّ وَتَنسَوۡنَ أَنفُسَكُمۡ وَأَنتُمۡ تَتۡلُونَ ٱلۡكِتَٰبَۚ أَفَلَا تَعۡقِلُونَ ﴿44﴾ وَٱسۡتَعِينُواْ بِٱلصَّبۡرِ وَٱلصَّلَوٰةِۚ وَإِنَّهَا لَكَبِيرَةٌ إِلَّا عَلَى ٱلۡخَٰشِعِينَ ﴿45﴾

سورۃ البقرۃ آیت 43

اور نماز قائم کرو اور زکوۃ ادا کرو اور رکوع کرنے والوں کے ساتھ رکوع کیا کرو۔ کیا تم لوگوں کو تو نیکی کا حکم کرتے ہو؟۔ اور اپنے آپ کو بھول جاتے ہو حالانکہ تم کتاب (اللہ) کی تلاوت کرتے ہو کیا پھر بھی تم عقل نہیں رکھتے؟۔ اور صبر اور نماز سے مدد لیا کرو اور بیشک یہ بھاری ضرور ہے سوائے ان بندوں کے جو خشوع و خضوع کرنے والے ہیں۔

وَإِذۡ أَخَذۡنَا مِيثَٰقَ بَنِيٓ إِسۡرَٰٓءِيلَ لَا تَعۡبُدُونَ إِلَّا ٱللَّهَ وَبِٱلۡوَٰلِدَيۡنِ إِحۡسَانٗا وَذِي ٱلۡقُرۡبَىٰ وَٱلۡيَتَٰمَىٰ وَٱلۡمَسَٰكِينِ وَقُولُواْ لِلنَّاسِ حُسۡنٗا وَأَقِيمُواْ ٱلصَّلَوٰةَ وَءَاتُواْ ٱلزَّكَوٰةَ ثُمَّ تَوَلَّيۡتُمۡ إِلَّا قَلِيلٗا مِّنكُمۡ وَأَنتُم مُّعۡرِضُونَ ﴿83﴾

سورۃ البقرۃ آیت 83

اور جب ہم نے اولادِ اسرائیل سے پختہ عہد لیا کہ اللہ کے علاوہ تم کسی کی عبادت نہ کرنا۔ اور والدین۔ اور رشتہ داروں۔ اور یتیموں۔ اور مسکینوں کے ساتھ نیک سلوک کرنا۔ اور لوگوں سے اچھی بات کہنا

۔اور نماز قائم کرنا۔اور زکوۃ دیتے رہنا مگر سوائے چند ایک کے تم سب (اس عہد سے) پھر گئے اور تم ہو ہی اعراض کرنے والے۔

وَأَقِيمُواْ ٱلصَّلَوٰةَ وَءَاتُواْ ٱلزَّكَوٰةَ ۚ وَمَا تُقَدِّمُواْ لِأَنفُسِكُم مِّنْ خَيْرٍ تَجِدُوهُ عِندَ ٱللَّهِ ۗ إِنَّ ٱللَّهَ بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرٌ ﴿110﴾

سورۃ البقرۃ آیت 110

اور نماز قائم کرو اور زکوۃ دیتے رہو اور جو بھلائی بھی تم اپنے لئے آگے بھیجو گے اسے اللہ کے ہاں موجود پاؤ گے۔بیشک اللہ اس پر جو عمل تم کرتے ہو گہرائی سے دیکھنے والا ہے۔

وَإِذْ جَعَلْنَا ٱلْبَيْتَ مَثَابَةً لِّلنَّاسِ وَأَمْنًا وَٱتَّخِذُواْ مِن مَّقَامِ إِبْرَٰهِـۧمَ مُصَلًّى ۖ وَعَهِدْنَآ إِلَىٰٓ إِبْرَٰهِـۧمَ وَإِسْمَٰعِيلَ أَن طَهِّرَا بَيْتِىَ لِلطَّآئِفِينَ وَٱلْعَٰكِفِينَ وَٱلرُّكَّعِ ٱلسُّجُودِ ﴿125﴾

سورۃ البقرۃ آیت 125

اور جب ہم نے بنی نوع انسان کے لئے خانہ کعبہ کو جمع ہونے اور امن پانے کی جگہ بنا دیا (تو ارشاد فرمایا کہ) تم مقام ابراہیمؑ کو نماز کی جگہ بنالو۔اور ہم نے ابراہیمؑ اور اسماعیلؑ سے عہد لیا کہ میرے گھر کو

طواف کرنے والوں۔اور اعتکاف کرنے والوں۔اور رکوع کرنے والوں۔اور سجدہ کرنے والوں کے لئے پاک صاف رکھا کرو۔

وَمِنْ حَيْثُ خَرَجْتَ فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ ٱلْمَسْجِدِ ٱلْحَرَامِ ۖ وَإِنَّهُۥ لَلْحَقُّ مِن رَّبِّكَ ۗ وَمَا ٱللَّهُ بِغَٰفِلٍ عَمَّا تَعْمَلُونَ ﴿149﴾

سورۃ البقرۃ آیت 149

تم جہاں سے بھی گزرو اپنا رخ (نماز کے لئے) مسجد حرام کی طرف کرلیا کرو اور بلاشبہ تمہارے رب کی طرف سے حق بھی یہی ہے۔اور اللہ تمہارے کاموں سے غافل نہیں۔

وَمِنْ حَيْثُ خَرَجْتَ فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ ٱلْمَسْجِدِ ٱلْحَرَامِ ۚ وَحَيْثُ مَا كُنتُمْ فَوَلُّوا۟ وُجُوهَكُمْ شَطْرَهُۥ ۗ لِئَلَّا يَكُونَ لِلنَّاسِ عَلَيْكُمْ حُجَّةٌ إِلَّا ٱلَّذِينَ ظَلَمُوا۟ مِنْهُمْ فَلَا تَخْشَوْهُمْ وَٱخْشَوْنِى وَلِأُتِمَّ نِعْمَتِى عَلَيْكُمْ وَلَعَلَّكُمْ تَهْتَدُونَ ﴿150﴾

سورۃ البقرۃ آیت 150

اور جس جگہ سے بھی تمہارا گزر ہو اپنا رخ (نماز کے لئے) مسجد حرام کی طرف کرلیا کرو۔اور (دنیا میں) جہاں کہیں بھی تم ہو اپنے رخ اسی طرف کیا کرو۔تاکہ بنی نوع انسان کی کوئی حجت باقی نہ رہ جائے

https://quranexcel.com

سوائے ان کے جو اِن میں ظالم ہیں۔ پس تم ان سے نہ ڈرو مجھ ہی سے ڈرو اور تاکہ میں اپنی نعمت تم پر پوری کردوں اور اس لئے بھی کہ تم ہدایت یافتہ ہو جاؤ۔

يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُواْ ٱسْتَعِينُواْ بِٱلصَّبْرِ وَٱلصَّلَوٰةِ ۚ إِنَّ ٱللَّهَ مَعَ ٱلصَّٰبِرِينَ ﴿153﴾

سورۃ البقرۃ آیت 153

اے ایمان والو! ۔صبر اور نماز سے مدد لیا کرو۔ بیشک اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔

ٱلَّذِينَ إِذَآ أَصَٰبَتْهُم مُّصِيبَةٌ قَالُوٓاْ إِنَّا لِلَّهِ وَإِنَّآ إِلَيْهِ رَٰجِعُونَ ﴿156﴾ ط أُوْلَٰٓئِكَ عَلَيْهِمْ صَلَوَٰتٌ مِّن رَّبِّهِمْ وَرَحْمَةٌ ۖ وَأُوْلَٰٓئِكَ هُمُ ٱلْمُهْتَدُونَ ﴿157﴾

سورۃ البقرۃ آیت ۱۵۶۔۱۵۷

وہ لوگ کہ جب انہیں کوئی مصیبت پہنچتی ہے تو کہتے ہیں کہ بیشک ہم تو اللہ کے ہیں اور بلاشبہ اسی کی طرف ہم لوٹ کر جانے والے ہیں۔ یہ وہ لوگ ہیں جن پر ان کے رب کی خاص مہربانی اور رحمت ہوتی ہے اور یہی لوگ ہدایت یافتہ ہیں۔

۞ لَّيْسَ ٱلْبِرَّ أَن تُوَلُّوا۟ وُجُوهَكُمْ قِبَلَ ٱلْمَشْرِقِ وَٱلْمَغْرِبِ وَلَٰكِنَّ ٱلْبِرَّ مَنْ ءَامَنَ بِٱللَّهِ وَٱلْيَوْمِ ٱلْـَٔاخِرِ وَٱلْمَلَٰٓئِكَةِ وَٱلْكِتَٰبِ وَٱلنَّبِيِّۦنَ وَءَاتَى ٱلْمَالَ عَلَىٰ حُبِّهِۦ ذَوِى ٱلْقُرْبَىٰ وَٱلْيَتَٰمَىٰ وَٱلْمَسَٰكِينَ وَٱبْنَ ٱلسَّبِيلِ وَٱلسَّآئِلِينَ وَفِى ٱلرِّقَابِ وَأَقَامَ ٱلصَّلَوٰةَ وَءَاتَى ٱلزَّكَوٰةَ وَٱلْمُوفُونَ بِعَهْدِهِمْ إِذَا عَٰهَدُوا۟ ۖ وَٱلصَّٰبِرِينَ فِى ٱلْبَأْسَآءِ وَٱلضَّرَّآءِ وَحِينَ ٱلْبَأْسِ ۗ أُو۟لَٰٓئِكَ ٱلَّذِينَ صَدَقُوا۟ ۖ وَأُو۟لَٰٓئِكَ هُمُ ٱلْمُتَّقُونَ ﴿177﴾

سورۃ البقرۃ آیت 177

نیکی یہ نہیں کہ مشرق و مغرب کی طرف منہ کرلو بلکہ نیکی تو یہ ہے کہ اللہ پر۔ قیامت کے دن پر۔ فرشتوں پر۔ اللہ کی کتابوں پر۔ اور نبیوں پر ایمان رکھنے والا ہو۔ جو مال سے محبت کے باوجود قرابت داروں۔ یتیموں۔ مسکینوں۔ مسافروں۔ اور سوال کرنے والوں کو دے۔ غلاموں کو آزاد کرانے پر خرچ کرے۔ اور نماز کی پابندی کرے۔ اور زکوۃ دیتا رہے۔ جب وعدہ کرے تو پورا کرے۔ تنگدستی دکھ درد اور لڑائی کے وقت صبر کرے۔ یہی لوگ سچے ہیں اور یہی لوگ متقی ہیں۔

سب نمازوں کے ساتھ خصوصی عصر کی نماز کی تعلیم اور اس کا حکم درج ذیل آیت میں ہے۔

حَٰفِظُوا۟ عَلَى ٱلصَّلَوَٰتِ وَٱلصَّلَوٰةِ ٱلْوُسْطَىٰ وَقُومُوا۟ لِلَّهِ قَٰنِتِينَ ﴿238﴾

سورۃ البقرۃ آیت 238

(عام طور پر) سب نمازوں کی اور (خاص طور پر) درمیانی نماز کی (یعنی نماز عصر کی لازمی) حفاظت کیا کرو اور اللہ کے لئے باادب کھڑے رہا کرو۔

فَإِنْ خِفْتُمْ فَرِجَالًا أَوْ رُكْبَانًا ۖ فَإِذَآ أَمِنتُمْ فَٱذْكُرُوا۟ ٱللَّهَ كَمَا عَلَّمَكُم مَّا لَمْ تَكُونُوا۟ تَعْلَمُونَ ﴿239﴾

سورۃ البقرۃ آیت 239

اگر تم حالت خوف میں ہو تو پیادے یا سوار (جس حال میں ہو نماز پڑھ لو)۔ پھر جب امن ہو جائے تو اللہ کا ذکر کرو جس طرح کہ اس نے تمہیں اس کی تعلیم دی تھی جسے تم بالکل نہیں جانتے تھے۔

إِنَّ ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ وَعَمِلُوا۟ ٱلصَّٰلِحَٰتِ وَأَقَامُوا۟ ٱلصَّلَوٰةَ وَءَاتَوُا۟ ٱلزَّكَوٰةَ لَهُمْ أَجْرُهُمْ عِندَ رَبِّهِمْ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ ﴿277﴾

سورۃ البقرۃ آیت 277

بیشک جو لوگ ایمان لائے اور عمل صالح کرتے رہے اور نماز پڑھتے اور زکوۃ دیتے رہے ان کا اجر ان کے رب کے پاس ہے اور ان کو نہ تو کچھ خوف ہوگا اور نہ ہی وہ غمناک ہوں گے۔

فَنَادَتْهُ ٱلْمَلَٰٓئِكَةُ وَهُوَ قَآئِمٌ يُصَلِّى فِى ٱلْمِحْرَابِ أَنَّ ٱللَّهَ يُبَشِّرُكَ بِيَحْيَىٰ مُصَدِّقًۢا بِكَلِمَةٍ مِّنَ ٱللَّهِ وَسَيِّدًا وَحَصُورًا وَنَبِيًّا مِّنَ ٱلصَّٰلِحِينَ ﴿39﴾

سورۃ آل عمران آیت 39

اور جب وہ حجرے میں نماز پڑھ رہے تھے تو فرشتوں نے اس کو آواز دی کہ بیشک اللہ تمہیں یحییٰ کی بشارت دیتا ہے جو اللہ کے کلمہ کی تصدیق کرنے والا۔ اور سیّد۔ اور عورتوں میں رغبت نہ رکھنے والا۔ اور صالحین لوگوں میں سے نبی ہوگا۔

يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ لَا تَقْرَبُوا۟ ٱلصَّلَوٰةَ وَأَنتُمْ سُكَٰرَىٰ حَتَّىٰ تَعْلَمُوا۟ مَا تَقُولُونَ وَلَا جُنُبًا إِلَّا عَابِرِى سَبِيلٍ حَتَّىٰ تَغْتَسِلُوا۟ ۚ وَإِن كُنتُم مَّرْضَىٰٓ أَوْ عَلَىٰ سَفَرٍ أَوْ جَآءَ أَحَدٌ مِّنكُم مِّنَ ٱلْغَآئِطِ أَوْ لَٰمَسْتُمُ ٱلنِّسَآءَ فَلَمْ تَجِدُوا۟ مَآءً فَتَيَمَّمُوا۟ صَعِيدًا طَيِّبًا فَٱمْسَحُوا۟ بِوُجُوهِكُمْ وَأَيْدِيكُمْ ۗ إِنَّ ٱللَّهَ كَانَ عَفُوًّا غَفُورًا ﴿43﴾

سورۃ النساء آیت 43

اے ایمان والو!۔ نماز کے قریب مت جاؤ جب تم نشے کی حالت میں ہو یہاں تک کہ تم جو تم کہہ رہے ہو (اسے) سمجھنے لگو اور جنابت کی حالت میں بھی (نماز مت پڑھو) یہاں تک کہ غسل کر لو۔ مگر یہ کہ (تیمّم کر کے نماز پڑھ لو اگر) بحالت سفر راستے پر چلے جا رہے ہو۔ اور اگر تم بیمار ہو۔ یا سفر میں ہو۔ یا تم

میں سے کوئی رفع حاجت سے آیا ہو۔ یا تم نے عورتوں سے مباشرت کی ہو۔اور تمہیں پانی نہ مل سکے تو پاک مٹی لو اور اپنے منہ اور اپنے ہاتھوں پر مسح کر لو۔ بیشک اللہ ہی معاف کرنے والا بہت بخشنے والا ہے۔

أَلَمْ تَرَ إِلَى ٱلَّذِينَ قِيلَ لَهُمْ كُفُّوٓاْ أَيْدِيَكُمْ وَأَقِيمُواْ ٱلصَّلَوٰةَ وَءَاتُواْ ٱلزَّكَوٰةَ فَلَمَّا كُتِبَ عَلَيْهِمُ ٱلْقِتَالُ إِذَا فَرِيقٌ مِّنْهُمْ يَخْشَوْنَ ٱلنَّاسَ كَخَشْيَةِ ٱللَّهِ أَوْ أَشَدَّ خَشْيَةً ۚ وَقَالُواْ رَبَّنَا لِمَ كَتَبْتَ عَلَيْنَا ٱلْقِتَالَ لَوْلَآ أَخَّرْتَنَآ إِلَىٰٓ أَجَلٍ قَرِيبٍ ۗ قُلْ مَتَٰعُ ٱلدُّنْيَا قَلِيلٌ وَٱلْءَاخِرَةُ خَيْرٌ لِّمَنِ ٱتَّقَىٰ وَلَا تُظْلَمُونَ فَتِيلًا ﴿77﴾

سورۃ النساء آیت 77

کیا تم نے ان لوگوں کو نہیں دیکھا جنہیں کہا گیا تھا کہ اپنے ہاتھ ؟ (جہاد سے فی الحال) روکے رکھو اور نماز قائم کرو اور زکوۃ دو پھر جب ان پر جہاد فرض کر دیا گیا تو ان میں سے بعض لوگ ایسے ڈرنے لگے جیسا کہ اللہ کا ڈر یا اس سے بھی کہیں زیادہ خوف ہو؟۔اور کہنے لگے کہ اے ہمارے رب !۔تو نے ہم پر جہاد کیوں فرض کر دیا تھوڑی سی مدت اور ہمیں کیوں نہ مہلت دے دی؟۔ان سے کہہ دو کہ دنیا کا فائدہ بہت تھوڑا سا ہے اور متقی لوگوں کے لئے آخرت ہی بہت بہتر ہے۔اور تم پر سوت کے ایک ادنی سے دھاگے برابر بھی ظلم نہیں کیا جائے گا۔

وَإِذَا ضَرَبْتُمْ فِى ٱلْأَرْضِ فَلَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ أَن تَقْصُرُوا۟ مِنَ ٱلصَّلَوٰةِ إِنْ خِفْتُمْ أَن يَفْتِنَكُمُ ٱلَّذِينَ كَفَرُوٓا۟ ۚ إِنَّ ٱلْكَٰفِرِينَ كَانُوا۟ لَكُمْ عَدُوًّا مُّبِينًا ﴿101﴾

سورۃالنساء آیت 101

اور جب تم رختِ سفر باندھے ہوئے نکلو تو تم پر کچھ گناہ نہیں کہ نماز میں سے کچھ قصر کرکے پڑھ لو۔(خصوصاً) اگر تمہیں یہ ڈر ہو کہ کافر تمہیں ستائیں گے۔ بیشک کافر تمہارے صریح دشمن ہیں۔

نماز کا جو وقت مقرر ہوتا ہے۔اس کے مطابق نماز پڑھنا فرض کیا گیا ہے۔

وَإِذَا كُنتَ فِيهِمْ فَأَقَمْتَ لَهُمُ ٱلصَّلَوٰةَ فَلْتَقُمْ طَآئِفَةٌ مِّنْهُم مَّعَكَ وَلْيَأْخُذُوٓا۟ أَسْلِحَتَهُمْ فَإِذَا سَجَدُوا۟ فَلْيَكُونُوا۟ مِن وَرَآئِكُمْ وَلْتَأْتِ طَآئِفَةٌ أُخْرَىٰ لَمْ يُصَلُّوا۟ فَلْيُصَلُّوا۟ مَعَكَ وَلْيَأْخُذُوا۟ حِذْرَهُمْ وَأَسْلِحَتَهُمْ ۗ وَدَّ ٱلَّذِينَ كَفَرُوا۟ لَوْ تَغْفُلُونَ عَنْ أَسْلِحَتِكُمْ وَأَمْتِعَتِكُمْ فَيَمِيلُونَ عَلَيْكُم مَّيْلَةً وَٰحِدَةً ۚ وَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ إِن كَانَ بِكُمْ أَذًى مِّن مَّطَرٍ أَوْ كُنتُم مَّرْضَىٰٓ أَن تَضَعُوٓا۟ أَسْلِحَتَكُمْ ۖ وَخُذُوا۟ حِذْرَكُمْ ۗ إِنَّ ٱللَّهَ أَعَدَّ لِلْكَٰفِرِينَ عَذَابًا مُّهِينًا ﴿102﴾ فَإِذَا قَضَيْتُمُ ٱلصَّلَوٰةَ فَٱذْكُرُوا۟ ٱللَّهَ قِيَٰمًا وَقُعُودًا وَعَلَىٰ جُنُوبِكُمْ ۚ فَإِذَا ٱطْمَأْنَنتُمْ فَأَقِيمُوا۟ ٱلصَّلَوٰةَ ۚ إِنَّ ٱلصَّلَوٰةَ كَانَتْ عَلَى ٱلْمُؤْمِنِينَ كِتَٰبًا مَّوْقُوتًا ﴿103﴾

سورۃالنساء آیت ۱۰۲۔۱۰۳

اے نبیؐ جب تم اہلِ ایمان (کے لشکر) میں موجود ہو اور ان کو نماز پڑھانے لگو۔ تو چاہیے ان میں سے ایک جماعت تیرے ساتھ مسلح رہتے ہوئے کھڑی رہے۔ پھر جب یہ سجدہ کرلیں تو تیرے پیچھے سے ہٹ جائیں۔ اور دوسری جماعت آجائے جس نے نماز نہ پڑھی ہو۔ اور وہ بھی ہوشیار اور مسلح رہتے ہوئے تمہارے ساتھ نماز ادا کریں۔ کافر چاہتے ہیں کہ کسی طرح تم اپنے ہتھیاروں اور اسباب سے غافل ہو جاؤ تو وہ تم پر یکبارگی ٹوٹ پڑیں۔ اور اگر تم بارش کی وجہ سے۔ تکلیف محسوس کرو یا بیمار ہو تو تم پر کچھ گناہ نہیں کہ ہتھیار اتار رکھو مگر تب بھی چوکنے رہو۔ بیشک اللہ نے کافروں کے لئے ذلت آمیز عذاب تیار کر رکھا ہے۔ پھر جب نماز ادا کر چکو تو کھڑے اور بیٹھے اور کروٹوں کے بل بھی پس اللہ ہی کو یاد کرو۔ پھر جب تم اطمینان پاؤ تو پوری طرح نماز قائم کرو۔ بیشک نماز اپنے مقرر وقتوں کے مطابق مومنوں پر فرض کردی گئی ہے۔

إِنَّ ٱلْمُنَٰفِقِينَ يُخَٰدِعُونَ ٱللَّهَ وَهُوَ خَٰدِعُهُمْ وَإِذَا قَامُوٓاْ إِلَى ٱلصَّلَوٰةِ قَامُواْ كُسَالَىٰ يُرَآءُونَ ٱلنَّاسَ وَلَا يَذْكُرُونَ ٱللَّهَ إِلَّا قَلِيلًا ﴿142﴾ ز لا

سورۃالنساء آیت 142

https://quranexcel.com

بیشک منافق (اپنی بساط میں) اللہ کو دھوکا دے رہے ہیں حالانکہ اللہ نے انہیں دھوکے میں ڈال رکھا ہے اور جب یہ نماز کے لئے کھڑے ہوتے ہیں تو بڑے سست اور کاہل ہو کر محض لوگوں کے لئے دکھاوا کرتے ہیں۔ اور اللہ کو تو بہت ہی کم یاد کرتے ہیں۔

لَّٰكِنِ ٱلرَّٰسِخُونَ فِى ٱلْعِلْمِ مِنْهُمْ وَٱلْمُؤْمِنُونَ يُؤْمِنُونَ بِمَآ أُنزِلَ إِلَيْكَ وَمَآ أُنزِلَ مِن قَبْلِكَ ۚ وَٱلْمُقِيمِينَ ٱلصَّلَوٰةَ ۚ وَٱلْمُؤْتُونَ ٱلزَّكَوٰةَ وَٱلْمُؤْمِنُونَ بِٱللَّهِ وَٱلْيَوْمِ ٱلْءَاخِرِ أُو۟لَٰٓئِكَ سَنُؤْتِيهِمْ أَجْرًا عَظِيمًا ﴿162﴾ ع22

سورۃ النساء آیت 162

لیکن ان میں سے جو علم میں پختہ اور ایمان والے ہیں وہ سب اس پر ایمان لاتے ہیں جو تجھ پر نازل ہوا اور جو تجھ سے پہلے نازل ہو چکا ہے۔ اور نماز قائم کرتے ہیں۔ اور زکوۃ دیتے اور اللہ اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتے ہیں۔ یہ وہ لوگ ہیں جن کو ہم اجر عظیم عطا کریں گے۔

يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوٓا۟ إِذَا قُمْتُمْ إِلَى ٱلصَّلَوٰةِ فَٱغْسِلُوا۟ وُجُوهَكُمْ وَأَيْدِيَكُمْ إِلَى ٱلْمَرَافِقِ وَٱمْسَحُوا۟ بِرُءُوسِكُمْ وَأَرْجُلَكُمْ إِلَى ٱلْكَعْبَيْنِ ۚ وَإِن كُنتُمْ جُنُبًا فَٱطَّهَّرُوا۟ ۚ وَإِن كُنتُم مَّرْضَىٰٓ أَوْ عَلَىٰ سَفَرٍ أَوْ جَآءَ أَحَدٌ مِّنكُم مِّنَ ٱلْغَآئِطِ أَوْ لَٰمَسْتُمُ

https://quranexcel.com

ٱلنِّسَآءَ فَلَمْ تَجِدُواْ مَآءً فَتَيَمَّمُواْ صَعِيدًا طَيِّبًا فَٱمْسَحُواْ بِوُجُوهِكُمْ وَأَيْدِيكُم مِّنْهُ ۚ مَا يُرِيدُ ٱللَّهُ لِيَجْعَلَ عَلَيْكُم مِّنْ حَرَجٍ وَلَٰكِن يُرِيدُ لِيُطَهِّرَكُمْ وَلِيُتِمَّ نِعْمَتَهُۥ عَلَيْكُمْ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ ﴿6﴾

سورۃ المائدۃ آیت 6

اے ایمان والو!۔جب تم نماز پڑھنے لگو تو اپنے منہ دھولو۔اور اپنے ہاتھ کہنیوں سمیت دھولو۔اور اپنے سر کا مسح کرو۔اور اپنے پاؤں ٹخنوں سمیت دھولو۔اور اگر تم جنابت کی حالت میں ہو تو غسل کرلو۔اور اگر تم بیمار ہو یا سفر پر ہو یا کوئی تم میں سے رفع حاجت کرکے آیا ہو یا عورتوں سے ہم بستری کرچکے ہو۔پھر تم کو پانی نہ مل سکے تو پاک مٹی سے تیمّم کرلو۔اور اس سے اپنے منہ اور ہاتھوں پر مسح کرلو۔اللہ تم پر کسی طرح کی تنگی نہیں چاہتا بلکہ تمہیں پاک کرنا چاہتا ہے۔اور تاکہ تم پر اپنی نعمتیں پوری کردے اس لئے بھی کہ تم شکر ادا کرو۔

۞ وَلَقَدْ أَخَذَ ٱللَّهُ مِيثَٰقَ بَنِىٓ إِسْرَٰٓءِيلَ وَبَعَثْنَا مِنْهُمُ ٱثْنَىْ عَشَرَ نَقِيبًا ۖ وَقَالَ ٱللَّهُ إِنِّى مَعَكُمْ ۖ لَئِنْ أَقَمْتُمُ ٱلصَّلَوٰةَ وَءَاتَيْتُمُ ٱلزَّكَوٰةَ وَءَامَنتُم بِرُسُلِى وَعَزَّرْتُمُوهُمْ وَأَقْرَضْتُمُ ٱللَّهَ قَرْضًا حَسَنًا لَّأُكَفِّرَنَّ عَنكُمْ سَيِّـَٔاتِكُمْ وَلَأُدْخِلَنَّكُمْ جَنَّٰتٍ تَجْرِى مِن تَحْتِهَا ٱلْأَنْهَٰرُ ۚ فَمَن كَفَرَ بَعْدَ ذَٰلِكَ مِنكُمْ فَقَدْ ضَلَّ سَوَآءَ ٱلسَّبِيلِ ﴿12﴾

سورۃالمائدۃ آیت 12

اور البتہ یقیناً اللہ نے اولادِ اسرائیل سے عہد لیا اور ہم نے ان میں بارہ سردار مقرر کیے۔اور اللہ نے کہا میں تمہارے ساتھ ہوں اگر تم نماز کی پابندی کرتے رہو۔اور زکوۃ دیتے رہو۔اور میرے سب رسولوں پر ایمان لاؤ اور ان کی مدد بھی کرو۔اور اللہ کو قرض حسنہ دو۔تو میں ضرور تم سے تمہارے گناہ مٹادوں گا اور لازمی تمہیں ایسے باغوں میں داخل کروں گا جن کے دامن میں نہریں بہتی ہوں گی۔ پھر تم میں سے جو کوئی اس کے بعد کافر ہو گیا تو یقیناً وہ سیدھے رستے سے بھٹک گیا۔

إِنَّمَا وَلِيُّكُمُ ٱللَّهُ وَرَسُولُهُۥ وَٱلَّذِينَ ءَامَنُواْ ٱلَّذِينَ يُقِيمُونَ ٱلصَّلَوٰةَ وَيُؤْتُونَ ٱلزَّكَوٰةَ وَهُمْ رَٰكِعُونَ ﴿55﴾

سورۃالمائدۃ آیت 55

تمہارے لئے ولی تو البتہ صرف اللہ اور اس کا رسول اور ایمان والے ہیں جو نماز قائم کرتے اور زکوۃ دیتے اور (اللہ کے سامنے) جھکتے ہیں۔

وَإِذَا نَادَيْتُمْ إِلَى ٱلصَّلَوٰةِ ٱتَّخَذُوهَا هُزُوًا وَلَعِبًا ۚ ذَٰلِكَ بِأَنَّهُمْ قَوْمٌ لَّا يَعْقِلُونَ ﴿58﴾

سورۃالمائدۃ آیت 58

اور جب تم اذان سے نماز کی طرف بلاتے ہو تو وہ اس کا ہنسی اور کھیل تماشا بنا لیتے ہیں۔ یہ اس لئے کہ وہ عقل سے کام نہیں لیتے۔

إِنَّمَا يُرِيدُ ٱلشَّيْطَٰنُ أَن يُوقِعَ بَيْنَكُمُ ٱلْعَدَٰوَةَ وَٱلْبَغْضَآءَ فِى ٱلْخَمْرِ وَٱلْمَيْسِرِ وَيَصُدَّكُمْ عَن ذِكْرِ ٱللَّهِ وَعَنِ ٱلصَّلَوٰةِ ۖ فَهَلْ أَنتُم مُّنتَهُونَ ﴿91﴾

سورۃ المائدۃ آیت 91

شیطان تو یقیناً بس یہی چاہتا ہے کہ شراب اور جوئے کے ذریعے سے تم میں دشمنی اور بغض ڈلوا دے اور تمہیں اللہ کی یاد سے اور نماز سے روک دے۔ کیا پھر تم ان چیزوں سے باز آنے والے ہو؟۔

يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ شَهَٰدَةُ بَيْنِكُمْ إِذَا حَضَرَ أَحَدَكُمُ ٱلْمَوْتُ حِينَ ٱلْوَصِيَّةِ ٱثْنَانِ ذَوَا عَدْلٍ مِّنكُمْ أَوْ ءَاخَرَانِ مِنْ غَيْرِكُمْ إِنْ أَنتُمْ ضَرَبْتُمْ فِى ٱلْأَرْضِ فَأَصَٰبَتْكُم مُّصِيبَةُ ٱلْمَوْتِ ۚ تَحْبِسُونَهُمَا مِنۢ بَعْدِ ٱلصَّلَوٰةِ فَيُقْسِمَانِ بِٱللَّهِ إِنِ ٱرْتَبْتُمْ لَا نَشْتَرِى بِهِۦ ثَمَنًا وَلَوْ كَانَ ذَا قُرْبَىٰ ۙ وَلَا نَكْتُمُ شَهَٰدَةَ ٱللَّهِ إِنَّآ إِذًا لَّمِنَ ٱلْـَٔاثِمِينَ ﴿106﴾

سورۃ المائدۃ آیت 106

اے ایمان والو!۔جب تم میں سے کسی پر موت کا وقت آ پہنچے تو وصیت کے وقت تم میں سے دو معتبر دیندار آدمی گواہ بنالئے جائیں خواہ دو شخص تم میں سے یا غیر لوگوں میں سے ہوں۔یا اگر تم سفر کر رہے ہو اور تم پر موت کی مصیبت واقع ہو (اور مسلمان گواہ نہ مل سکیں) تو کسی دوسرے مذہب کے دو (شخص) گواہ بنالو۔اگر تمہیں ان گواہوں کے بارے کچھ شک ہو تو ان کو نماز کے بعد روک لو اور یہ دونوں اللہ کی قسمیں کھائیں کہ اس گواہی کے بدلے مال وزر نہیں لینے والے اگرچہ رشتہ داری ہی کیوں نہ ہو۔اور نہ ہی ہم اللہ کی گواہی کو چھپائیں گے اگر ایسا کریں تو یقیناً ہم سخت گنہگاروں میں سے ہوں گے۔

قُلْ أَنَدْعُواْ مِن دُونِ ٱللَّهِ مَا لَا يَنفَعُنَا وَلَا يَضُرُّنَا وَنُرَدُّ عَلَىٰٓ أَعْقَابِنَا بَعْدَ إِذْ هَدَىٰنَا ٱللَّهُ كَٱلَّذِى ٱسْتَهْوَتْهُ ٱلشَّيَٰطِينُ فِى ٱلْأَرْضِ حَيْرَانَ لَهُۥٓ أَصْحَٰبٌ يَدْعُونَهُۥٓ إِلَى ٱلْهُدَى ٱئْتِنَا ۗ قُلْ إِنَّ هُدَى ٱللَّهِ هُوَ ٱلْهُدَىٰ ۖ وَأُمِرْنَا لِنُسْلِمَ لِرَبِّ ٱلْعَٰلَمِينَ ﴿71﴾ وَأَنْ أَقِيمُواْ ٱلصَّلَوٰةَ وَٱتَّقُوهُ ۚ وَهُوَ ٱلَّذِىٓ إِلَيْهِ تُحْشَرُونَ ﴿72﴾

سورۃ الانعام آیت ۷۱۔۷۲

کہہ دو کہ کیا ہم اللہ کے علاوہ ایسوں کو پکاریں جو نہ تو ہمیں نفع دے سکیں اور نہ ہی نقصان اور کیا ہم الٹے پاؤں پھر جائیں بعد اس کے کہ اللہ نے ہمیں سیدھی راہ دکھادی؟۔کسی ایسے شخص کی طرح

جسے صحرا میں شیطان نے راستہ بھلا دیا ہو اور وہ حیران و پریشان بھٹکتا پھرے اس کے کچھ ساتھی اسے صحیح راستے کی طرف بلاتے ہوں کہ آ جا ہمارے پاس چلا آ۔ کہہ دو کہ بلاشبہ جو راہ اللہ نے بتلائی ہے وہی بالکل سیدھی ہے۔ اور ہمیں حکم دیا گیا ہے کہ ہم رب العالمین کے ہی مسلمان ہو جائیں۔ اور یہ کہ نماز قائم کریں اور اسی سے ڈرتے رہیں۔ اور وہ (اللہ) ہی تو ہے جس کے پاس تم سب محشر میں جمع کیے جاؤ گے۔

وَهٰذَا كِتٰبٌ أَنزَلْنٰهُ مُبَارَكٌ مُّصَدِّقُ ٱلَّذِى بَيْنَ يَدَيْهِ وَلِتُنذِرَ أُمَّ ٱلْقُرَىٰ وَمَنْ حَوْلَهَا ۚ وَٱلَّذِينَ يُؤْمِنُونَ بِٱلْـَٔاخِرَةِ يُؤْمِنُونَ بِهِۦ ۖ وَهُمْ عَلَىٰ صَلَاتِهِمْ يُحَافِظُونَ ﴿92﴾

سورۃ الأنعام آیت 92

اور یہ کتاب جسے ہم نے نازل کیا ہے بہت برکت والی ہے جو اپنے سے پہلے والی کتابوں کی تصدیق کرنے والی ہے۔ اور اس لئے بھی کہ تم مرکزی بستی (یعنی مکہ) اور اس کے آس پاس والے لوگوں کو خبردار کر دو۔ اور (ان کو بھی) جو آخرت پر یقین رکھتے ہیں وہ اس (قرآن) پر ایمان لاتے ہیں اور وہ اپنی نمازوں کی بھی حفاظت کرتے ہیں۔

قُلْ إِنَّ صَلَاتِى وَنُسُكِى وَمَحْيَاىَ وَمَمَاتِى لِلَّهِ رَبِّ ٱلْعَٰلَمِينَ ﴿162﴾

سورۃالأنعام آیت 162

(یہ بھی) کہہ دو کہ بلاشبہ میری نماز۔اور میری (ساری) عبادتیں۔اور میرا جینا۔اور میرا مرنا۔سب کچھ اللہ رب العالمین ہی کے لئے ہے۔

قُلْ أَمَرَ رَبِّى بِٱلْقِسْطِ ۖ وَأَقِيمُوا۟ وُجُوهَكُمْ عِندَ كُلِّ مَسْجِدٍ وَٱدْعُوهُ مُخْلِصِينَ لَهُ ٱلدِّينَ ۚ كَمَا بَدَأَكُمْ تَعُودُونَ ﴿29﴾

سورۃالأعراف آیت 29

کہہ دو میرے رب نے تو انصاف کا حکم دیا ہے۔اور ہر سجدے و نماز کے وقت اپنا رخ سیدھا (قبلے کی طرف) کرلیا کرو اور دین (یعنی ساری عبادتیں) اس کے لئے خالص کرتے ہوئے صرف اسی کو پکارو۔ وہ جیسے تم کو پہلے پیدا کر چکا ہے اسی طرح تمہیں پھر بھی پیدا کرے گا۔

اللہ جل شانہ کے حضور سجدہ کرنے سے پہلے اور نماز کی ادائیگی سے پہلے اپنے آپ کو مزین کرلینا یعنی باوضو ہونا ضروری ہے۔وضو و تیمّم کا ذکر سورۃالمائدہ کی آیت نمبر ٦ میں ہے۔

۞ يَٰبَنِيٓ ءَادَمَ خُذُواْ زِينَتَكُمۡ عِندَ كُلِّ مَسۡجِدٖ وَكُلُواْ وَٱشۡرَبُواْ وَلَا تُسۡرِفُوٓاْۚ إِنَّهُۥ لَا يُحِبُّ ٱلۡمُسۡرِفِينَ ﴿31﴾ ع3

سورۃ الأعراف آیت 31

اے اولادِ آدمؑ! ۔ہر سجدے و نماز کے وقت اپنے آپ کو مزّین کرلیا کرو۔اور خوب کھاؤ پیو اور اسراف (یعنی فضول خرچی) نہ کرو بیشک وہ اسراف کرنے والوں کو بالکل محبوب نہیں رکھتا۔

وَٱلَّذِينَ يُمَسِّكُونَ بِٱلۡكِتَٰبِ وَأَقَامُواْ ٱلصَّلَوٰةَ إِنَّا لَا نُضِيعُ أَجۡرَ ٱلۡمُصۡلِحِينَ ﴿170﴾

سورۃ الأعراف آیت 170

اور جو لوگ کتاب کو مضبوط پکڑے ہوئے ہیں اور نماز کی پابندی کرتے ہیں بیشک ہم (ایسے) اصلاح کرنے والوں کا اجر و ثواب ضائع نہیں کرتے۔

ٱلَّذِينَ يُقِيمُونَ ٱلصَّلَوٰةَ وَمِمَّا رَزَقۡنَٰهُمۡ يُنفِقُونَ ﴿3﴾ ط أُوْلَٰٓئِكَ هُمُ ٱلۡمُؤۡمِنُونَ حَقّٗاۚ لَّهُمۡ دَرَجَٰتٌ عِندَ رَبِّهِمۡ وَمَغۡفِرَةٞ وَرِزۡقٞ كَرِيمٞ ﴿4﴾ ج

سورۃ الأنفال آیت ۳۔۴

وہ جو نماز قائم کرتے ہیں اور جو ہم نے انہیں رزق دیا ہے اس میں سے (اللہ کی راہ میں) خرچ کرتے ہیں۔ یہی تو سچے ایمان والے ہیں ان کے لئے ان کے رب پاس بلند درجے اور مغفرت اور عزت والا رزق ہے۔

وَمَا كَانَ صَلَاتُهُمْ عِندَ ٱلْبَيْتِ إِلَّا مُكَآءً وَتَصْدِيَةً ۚ فَذُوقُواْ ٱلْعَذَابَ بِمَا كُنتُمْ تَكْفُرُونَ ﴿35﴾

سورۃ الانفال آیت 35

اور بیت اللہ کے پاس ان کی نماز سیٹیاں اور تالیاں بجانے کے علاوہ اور کچھ بھی نہ تھی۔ پس جو بھی تم کفر کرتے تھے اس کے بدلے میں اب عذاب (کے مزے) چکھو۔

فَإِذَا ٱنسَلَخَ ٱلْأَشْهُرُ ٱلْحُرُمُ فَٱقْتُلُواْ ٱلْمُشْرِكِينَ حَيْثُ وَجَدتُّمُوهُمْ وَخُذُوهُمْ وَٱحْصُرُوهُمْ وَٱقْعُدُواْ لَهُمْ كُلَّ مَرْصَدٍ ۚ فَإِن تَابُواْ وَأَقَامُواْ ٱلصَّلَوٰةَ وَءَاتَوُاْ ٱلزَّكَوٰةَ فَخَلُّواْ سَبِيلَهُمْ ۚ إِنَّ ٱللَّهَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ﴿5﴾

سورۃ التوبۃ آیت 5

پھر جب عزت وحرمت والے مہینے گزر جائیں تو مشرکوں کو جہاں کہیں بھی پاؤ قتل کر دو اور ان کی تاک میں جگہ جگہ بیٹھو اور ان کا خوب گھیراؤ کرو اور انہیں گرفتار کر لو۔ پھر اگر وہ توبہ کر لیں اور نماز قائم کرنے لگیں اور زکوۃ دینے لگیں تو ان کا راستہ چھوڑ دو۔ بیشک اللہ بہت بخشنے والا نہایت مہربان ہے۔

فَإِن تَابُواْ وَأَقَامُواْ ٱلصَّلَوٰةَ وَءَاتَوُاْ ٱلزَّكَوٰةَ فَإِخۡوَٰنُكُمۡ فِى ٱلدِّينِ ۗ وَنُفَصِّلُ ٱلۡأَيَٰتِ لِقَوۡمٍ يَعۡلَمُونَ ﴿11﴾

سورۃ التوبۃ آیت 11

اگر یہ توبہ کر لیں اور نماز قائم کرنے لگیں اور زکوۃ دینے لگ جائیں تو تمہارے دینی بھائی ہیں ۔اور سمجھنے والوں کے لئے ہم اپنی آیات کی طرح طرح سے وضاحت کر دیتے ہیں۔

إِنَّمَا يَعۡمُرُ مَسَٰجِدَ ٱللَّهِ مَنۡ ءَامَنَ بِٱللَّهِ وَٱلۡيَوۡمِ ٱلۡأَخِرِ وَأَقَامَ ٱلصَّلَوٰةَ وَءَاتَى ٱلزَّكَوٰةَ وَلَمۡ يَخۡشَ إِلَّا ٱللَّهَ ۖ فَعَسَىٰٓ أُوْلَٰٓئِكَ أَن يَكُونُواْ مِنَ ٱلۡمُهۡتَدِينَ ﴿18﴾

سورۃ التوبۃ آیت 18

اللہ کی مسجدیں البتہ صرف وہی لوگ آباد کرتے ہیں جو اللہ پر اور آخرت پر ایمان لاتے ہیں اور نماز قائم کرتے ہیں اور زکوۃ دیتے ہیں اور اللہ کے علاوہ کسی سے نہیں ڈرتے۔ پس یہی لوگ امید ہے کہ ہدایت یافتہ لوگوں میں ہوں گے۔

وَمَا مَنَعَهُمْ أَن تُقْبَلَ مِنْهُمْ نَفَقَٰتُهُمْ إِلَّآ أَنَّهُمْ كَفَرُوا۟ بِٱللَّهِ وَبِرَسُولِهِۦ وَلَا يَأْتُونَ ٱلصَّلَوٰةَ إِلَّا وَهُمْ كُسَالَىٰ وَلَا يُنفِقُونَ إِلَّا وَهُمْ كَٰرِهُونَ ﴿54﴾

سورۃ التوبۃ آیت 54

اور ان کی خیرات قبول نہ ہونے کی وجہ اس کے سوا اور کچھ نہیں کہ انہوں نے اللہ اور اس کے رسول سے کفر کر لیا۔ اور نماز میں سست روی سے آتے ہیں اور ناگواری سے خرچ کرتے ہیں۔

وَٱلْمُؤْمِنُونَ وَٱلْمُؤْمِنَٰتُ بَعْضُهُمْ أَوْلِيَآءُ بَعْضٍ ۚ يَأْمُرُونَ بِٱلْمَعْرُوفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ ٱلْمُنكَرِ وَيُقِيمُونَ ٱلصَّلَوٰةَ وَيُؤْتُونَ ٱلزَّكَوٰةَ وَيُطِيعُونَ ٱللَّهَ وَرَسُولَهُۥٓ ۚ أُو۟لَٰٓئِكَ سَيَرْحَمُهُمُ ٱللَّهُ ۗ إِنَّ ٱللَّهَ عَزِيزٌ حَكِيمٌ ﴿71﴾

سورۃ التوبۃ آیت 71

اور مومن مرد اور مومن عورتیں ایک دوسرے کے ولی اولیاء (دوست) ہیں۔ نیکی کا حکم کرتے ہیں اور برائی سے روکتے ہیں اور نماز قائم کرتے ہیں اور زکوۃ دیتے ہیں اور اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرتے ہیں۔ یہی لوگ ہیں جن پر عنقریب اللہ رحم کرے گا۔ بیشک اللہ بہت زبردست نہایت حکمت والا ہے۔

وَلَا تُصَلِّ عَلَىٰٓ أَحَدٍ مِّنْهُم مَّاتَ أَبَدًا وَلَا تَقُمْ عَلَىٰ قَبْرِهِۦٓ ۖ إِنَّهُمْ كَفَرُوا۟ بِٱللَّهِ وَرَسُولِهِۦ وَمَاتُوا۟ وَهُمْ فَٰسِقُونَ ﴿84﴾

سورۃ التوبۃ آیت 84

اور ان میں سے کوئی مر جائے تو کبھی بھی کسی پر نماز (جنازہ) نہ پڑھنا اور نہ ہی اس کی قبر پر کھڑے ہونا۔ بلاشبہ انہوں نے اللہ اور اس کے رسول سے کفر کیا اور مرے بھی تو نافرمانی کی حالت میں ہی مرے۔

وَأَوْحَيْنَآ إِلَىٰ مُوسَىٰ وَأَخِيهِ أَن تَبَوَّءَا لِقَوْمِكُمَا بِمِصْرَ بُيُوتًا وَٱجْعَلُوا۟ بُيُوتَكُمْ قِبْلَةً وَأَقِيمُوا۟ ٱلصَّلَوٰةَ ۗ وَبَشِّرِ ٱلْمُؤْمِنِينَ ﴿87﴾

سورۃ یونس آیت 87

اور ہم نے موسیٰؑ اور اس کے بھائی کی طرف وحی بھیجی کہ اپنی قوم کے لئے مصر میں گھر بناؤ اور اپنے گھروں کو قبلہ رخ (یعنی مسجدیں) بنالو اور نماز قائم کرو اور ایمان والوں کو بشارت دے دو۔

قَالُواْ يَٰشُعَيۡبُ أَصَلَوٰتُكَ تَأۡمُرُكَ أَن نَّتۡرُكَ مَا يَعۡبُدُ ءَابَآؤُنَآ أَوۡ أَن نَّفۡعَلَ فِيٓ أَمۡوَٰلِنَا مَا نَشَٰٓؤُاْۖ إِنَّكَ لَأَنتَ ٱلۡحَلِيمُ ٱلرَّشِيدُ ﴿87﴾

سورۃ ہود آیت 87

انہوں نے کہا کہ اے شعیبؑ! ۔کیا تیری نماز تجھے یہی حکم دیتی ہے کہ ہم ان چیزوں کو چھوڑ دیں جن کی ہمارے باپ باپ دادا عبادت کرتے چلے آئے ہیں۔ یا اپنے مالوں میں اپنی خواہش کے مطابق تصرف نہ کریں۔ بیشک ایک تم ہی تو عالی ظرف اور راست باز (رہ گئے) ہو۔

فجر۔ مغرب۔ عشاء اور تہجد کی نماز کا حکم درج ذیل آیت میں ہے۔

وَأَقِمِ ٱلصَّلَوٰةَ طَرَفَيِ ٱلنَّهَارِ وَزُلَفٗا مِّنَ ٱلَّيۡلِۚ إِنَّ ٱلۡحَسَنَٰتِ يُذۡهِبۡنَ ٱلسَّيِّـَٔاتِۚ ذَٰلِكَ ذِكۡرَىٰ لِلذَّٰكِرِينَ ﴿114﴾ ج

سورۃ ہود آیت 114

اور دن کے دونوں اطراف اور رات کے کچھ حصے میں بھی نماز پڑھا کرو۔ بلا شبہ نیکیاں برائیوں کو دور کر دیتی ہیں۔ یہ نصیحت تو ان کے لئے ہے جو نصیحت قبول کرنے والے ہیں۔

وَٱلَّذِينَ صَبَرُواْ ٱبْتِغَآءَ وَجْهِ رَبِّهِمْ وَأَقَامُواْ ٱلصَّلَوٰةَ وَأَنفَقُواْ مِمَّا رَزَقْنَٰهُمْ سِرًّا وَعَلَانِيَةً وَيَدْرَءُونَ بِٱلْحَسَنَةِ ٱلسَّيِّئَةَ أُوْلَٰٓئِكَ لَهُمْ عُقْبَى ٱلدَّارِ ﴿22﴾

سورۃ الرعد آیت 22

اور جو لوگ اپنے رب کی رضامندی کے لئے صبر کرتے ہیں اور نماز پڑھتے ہیں اور ہمارے دیئے ہوئے (مال) میں سے پوشیدہ اور ظاہر خرچ کرتے ہیں۔ اور برائی کو بھلائی سے دور کر دیتے ہیں۔ یہی وہ لوگ ہیں جن کے لئے عاقبت کا (کیا ہی خوب) گھر ہے۔

قُل لِّعِبَادِىَ ٱلَّذِينَ ءَامَنُواْ يُقِيمُواْ ٱلصَّلَوٰةَ وَيُنفِقُواْ مِمَّا رَزَقْنَٰهُمْ سِرًّا وَعَلَانِيَةً مِّن قَبْلِ أَن يَأْتِىَ يَوْمٌ لَّا بَيْعٌ فِيهِ وَلَا خِلَٰلٌ ﴿31﴾

سورۃ ابراہیم آیت 31

میرے مومن بندوں سے کہہ دو نماز قائم رکھیں اور ہمارے دیئے ہوئے رزق میں سے درپردہ اور ظاہر خرچ کرتے رہیں اس سے پہلے کہ وہ دن آجائے جس میں نہ تو خرید وفروخت ہوگی اور نہ ہی مخلص دوستی (کام آئے گی)۔

رَّبَّنَآ إِنِّيٓ أَسۡكَنتُ مِن ذُرِّيَّتِي بِوَادٍ غَيۡرِ ذِي زَرۡعٍ عِندَ بَيۡتِكَ ٱلۡمُحَرَّمِ رَبَّنَا لِيُقِيمُواْ ٱلصَّلَوٰةَ فَٱجۡعَلۡ أَفۡـِٔدَةٗ مِّنَ ٱلنَّاسِ تَهۡوِيٓ إِلَيۡهِمۡ وَٱرۡزُقۡهُم مِّنَ ٱلثَّمَرَٰتِ لَعَلَّهُمۡ يَشۡكُرُونَ ﴿37﴾

سورۃ إبراہیم آیت 37

اے ہمارے رب !۔ میں نے اپنی کچھ اولاد تیرے عزت والے گھر (مکہ) کے اِک ایسے میدان میں بسادی ہے جہاں کھیتی بھی نہیں۔ اے ہمارے رب !۔ اس لئے کہ یہ نماز کو قائم رکھیں پس کچھ لوگوں کے دلوں کو ان کی طرف مائل کردے اور انہیں پھلوں سے رزق دے تاکہ وہ شکر ادا کریں۔

رَبِّ ٱجۡعَلۡنِي مُقِيمَ ٱلصَّلَوٰةِ وَمِن ذُرِّيَّتِي ۚ رَبَّنَا وَتَقَبَّلۡ دُعَآءِ ﴿40﴾ رَبَّنَا ٱغۡفِرۡ لِي وَلِوَٰلِدَيَّ وَلِلۡمُؤۡمِنِينَ يَوۡمَ يَقُومُ ٱلۡحِسَابُ ﴿41﴾ ع6

سورۃ إبراہیم آیت ۴۰۔۴۱

https://quranexcel.com

اے میرے رب!۔ مجھے اور میری اولاد کو نماز قائم رکھنے والا بنادے۔ اے ہمارے رب!۔ اور میری دعا قبول فرمالے۔ اے ہمارے رب! مجھے اور میرے ماں باپ کو اور ایمان والوں کو (اس دن) بخش دینا۔ جس دن حساب قائم ہوگا۔

پانچوں نمازوں کی تعلیم اور حکم درج ذیل آیت میں ہے۔ اس میں فجر بھی۔ اور زوال کے بعد والی ساری ظہر۔ عصر۔ مغرب اور عشاء شامل ہیں۔ پھر صبح کا قرآن پڑھنا تو فرشتوں کی حاضری و گواہی کا وقت قرار دیا۔

أَقِمِ ٱلصَّلَوٰةَ لِدُلُوكِ ٱلشَّمْسِ إِلَىٰ غَسَقِ ٱلَّيْلِ وَقُرْءَانَ ٱلْفَجْرِ ۖ إِنَّ قُرْءَانَ ٱلْفَجْرِ كَانَ مَشْهُودًا ﴿78﴾

سورۃ الاسراء آیت 78

آفتاب کے ڈھلنے سے رات کے اندھیرے تک نماز پڑھا کرو اور صبح کو قرآن پڑھا کرو۔ بیشک صبح کا قرآن پڑھنا تو مشہود (یعنی فرشتوں کی حاضری و گواہی کا وقت) ہوتا ہے۔

قُلِ ٱدْعُوا۟ ٱللَّهَ أَوِ ٱدْعُوا۟ ٱلرَّحْمَٰنَ ۖ أَيًّا مَّا تَدْعُوا۟ فَلَهُ ٱلْأَسْمَآءُ ٱلْحُسْنَىٰ ۚ وَلَا تَجْهَرْ بِصَلَاتِكَ وَلَا تُخَافِتْ بِهَا وَٱبْتَغِ بَيْنَ ذَٰلِكَ سَبِيلًا ﴿110﴾

سورۃ الاسراء آیت 110

کہہ دو کہ (اللہ جل شانہ کو) اللہ کہہ کر پکارو یا رحمٰن کہہ کر جس نام سے بھی پکارو سارے عمدہ و اعلیٰ نام اسی کے ہیں۔ اور اپنی نماز نہ تو بلند اور نہ بالکل دھیمی آواز سے پڑھو بلکہ اس کا درمیانی راستہ اختیار کرو۔

قَالَ إِنِّى عَبْدُ ٱللَّهِ ءَاتَىٰنِىَ ٱلْكِتَٰبَ وَجَعَلَنِى نَبِيًّا ﴿30﴾ لا وَجَعَلَنِى مُبَارَكًا أَيْنَ مَا كُنتُ وَأَوْصَٰنِى بِٱلصَّلَوٰةِ وَٱلزَّكَوٰةِ مَا دُمْتُ حَيًّا ﴿31﴾ ص صلے

سورۃ مریم آیت ۳۰۔۳۱

(اس گود کے بچے عیسیٰؑ نے) کہا کہ بیشک میں اللہ کا بندہ ہوں اس نے مجھے کتاب دی ہے اور مجھے نبی بنایا ہے۔ اور میں جہاں کہیں (جس حال میں) بھی ہوں مجھے بابرکت بنایا ہے۔ اور جب تک میں زندہ ہوں مجھ کو نماز اور زکوۃ کی وصیت کی گئی ہے۔

وَٱذْكُرْ فِى ٱلْكِتَٰبِ إِسْمَٰعِيلَ ج إِنَّهُۥ كَانَ صَادِقَ ٱلْوَعْدِ وَكَانَ رَسُولًا نَّبِيًّا ﴿54﴾ ج

وَكَانَ يَأْمُرُ أَهْلَهُۥ بِٱلصَّلَوٰةِ وَٱلزَّكَوٰةِ وَكَانَ عِندَ رَبِّهِۦ مَرْضِيًّا ﴿55﴾

سورۃ مریم آیت ۵۴۔۵۵

اور کتاب میں اسمٰعیلؑ کا ذکر بھی کرو۔ بلاشبہ وہ وعدے کا سچا اور صاحبِ رسالت نبی تھا۔ اور اپنے گھر والوں کو نماز اور زکوۃ کا حکم کرتا تھا۔ اور وہ اپنے رب کے ہاں نہایت پسندیدہ تھا۔

۞ فَخَلَفَ مِنۢ بَعْدِهِمْ خَلْفٌ أَضَاعُواْ ٱلصَّلَوٰةَ وَٱتَّبَعُواْ ٱلشَّهَوَٰتِ ۖ فَسَوْفَ يَلْقَوْنَ غَيًّا ﴿59﴾ لا

سورۃ مریم آیت 59

پھر ان کے بعد ایسے ناخلف لوگ آ گئے جنہوں نے نمازوں کو ضائع کیا اور نفسانی خواہشوں کے پیچھے لگ گئے۔ پس عنقریب وہ گمراہی کی سزا پالیں گے۔

إِنِّىٓ أَنَا۠ رَبُّكَ فَٱخْلَعْ نَعْلَيْكَ ۖ إِنَّكَ بِٱلْوَادِ ٱلْمُقَدَّسِ طُوًى ﴿12﴾ ط وَأَنَا ٱخْتَرْتُكَ فَٱسْتَمِعْ لِمَا يُوحَىٰٓ ﴿13﴾ إِنَّنِىٓ أَنَا ٱللَّهُ لَآ إِلَٰهَ إِلَّآ أَنَا۠ فَٱعْبُدْنِى وَأَقِمِ ٱلصَّلَوٰةَ لِذِكْرِىٓ ﴿14﴾ إِنَّ ٱلسَّاعَةَ ءَاتِيَةٌ أَكَادُ أُخْفِيهَا لِتُجْزَىٰ كُلُّ نَفْسٍۭ بِمَا تَسْعَىٰ ﴿15﴾

سورۃ طٰہٰ آیت ۱۲ تا ۱۵

یقیناً میں ہی تمہارا رب ہوں پس تم اپنے جوتے اتار دو۔ بیشک تم پاکیزہ وادی طویٰ میں موجود ہو۔ اور میں نے تمہیں (رسالت کے لئے) چن لیا ہے پس جو کچھ وحی کی جائے اسے غور سے سن لو۔ یقینی طور پر میں ہی اللہ ہوں۔ میرے سوا کوئی بھی عبادت کے قابل نہیں ہے پس میری ہی عبادت کرو اور میرے ہی ذکر و یاد کے لئے نماز پڑھا کرو۔ بلا شبہ قیامت آنے والی ہے میں اسے مخفی رکھنا چاہتا ہوں تاکہ ہر شخص کو اس کی سعی و کوشش کی جزا مل جائے۔

وَأْمُرْ أَهْلَكَ بِٱلصَّلَوٰةِ وَٱصْطَبِرْ عَلَيْهَا ۖ لَا نَسْـَٔلُكَ رِزْقًا ۖ نَّحْنُ نَرْزُقُكَ ۗ وَٱلْعَٰقِبَةُ لِلتَّقْوَىٰ ﴿132﴾

سورۃ طٰہٰ آیت 132

اور اپنے گھر والوں کو نماز کا حکم کرتے رہو اور خود بھی اس پر ثابت قدم رہو۔ ہم تم سے (حصولِ) روزی کا سوال نہیں کرتے روزی تو ہم ہی تمہیں دیتے ہیں۔ اور انجام تو متقی لوگوں کا ہی بھلا ہے۔

وَجَعَلْنَٰهُمْ أَئِمَّةً يَهْدُونَ بِأَمْرِنَا وَأَوْحَيْنَآ إِلَيْهِمْ فِعْلَ ٱلْخَيْرَٰتِ وَإِقَامَ ٱلصَّلَوٰةِ وَإِيتَآءَ ٱلزَّكَوٰةِ ۖ وَكَانُوا۟ لَنَا عَٰبِدِينَ ﴿73﴾ ج ۝

https://quranexcel.com

سورۃالأنبیاء آیت 73

اور ہم نے انہیں پیشوا بنادیا جو ہمارے حکم سے رہنمائی کیا کرتے تھے اور ہم نے انہیں اچھے کام کرنے اور نماز قائم کرنے اور زکوۃ دینے کی وحی کی تھی۔اور وہ ہماری ہی عبادت کیا کرتے تھے۔

ٱلَّذِينَ إِذَا ذُكِرَ ٱللَّهُ وَجِلَتْ قُلُوبُهُمْ وَٱلصَّٰبِرِينَ عَلَىٰ مَآ أَصَابَهُمْ وَٱلْمُقِيمِى ٱلصَّلَوٰةِ وَمِمَّا رَزَقْنَٰهُمْ يُنفِقُونَ﴿35﴾

سورۃالحج آیت 35

وہ لوگ کہ جب اللہ کا نام لیا جاتا ہے تو ان کے دل ڈر جاتے ہیں اور جب ان پر کوئی مصیبت آتی ہے تو صبر کرلیتے ہیں اور پابندی سے نماز ادا کرتے ہیں اور جو کچھ ہم نے ان کو دیا ہے۔اس میں سے (اللہ کی راہ میں) خرچ کرتے ہیں۔

ٱلَّذِينَ إِن مَّكَّنَّٰهُمْ فِى ٱلْأَرْضِ أَقَامُواْ ٱلصَّلَوٰةَ وَءَاتَوُاْ ٱلزَّكَوٰةَ وَأَمَرُواْ بِٱلْمَعْرُوفِ وَنَهَوْاْ عَنِ ٱلْمُنكَرِ ۗ وَلِلَّهِ عَٰقِبَةُ ٱلْأُمُورِ﴿41﴾

سورۃالحج آیت 41

یہ تو ایسے لوگ ہیں کہ اگر ہم انہیں دنیا میں حکومت دے دیں تو نماز کی پابندی کریں اور زکوۃ ادا کریں اور بھلائی کا حکم دیں اور برے کاموں سے روکیں۔ اور سب کاموں کا انجام تو اللہ کے اختیار میں ہی ہے۔

وَجٰهِدُوْا فِى ٱللّٰهِ حَقَّ جِهَادِهٖ ۚ هُوَ ٱجْتَبٰىكُمْ وَمَا جَعَلَ عَلَيْكُمْ فِى ٱلدِّيْنِ مِنْ حَرَجٍ ۚ مِّلَّةَ أَبِيْكُمْ إِبْرٰهِيمَ ۚ هُوَ سَمّٰىكُمُ ٱلْمُسْلِمِيْنَ مِن قَبْلُ وَفِى هٰذَا لِيَكُوْنَ ٱلرَّسُوْلُ شَهِيْدًا عَلَيْكُمْ وَتَكُوْنُوْا شُهَدَآءَ عَلَى ٱلنَّاسِ ۚ فَأَقِيْمُوا ٱلصَّلٰوةَ وَءَاتُوا ٱلزَّكٰوةَ وَٱعْتَصِمُوْا بِٱللّٰهِ هُوَ مَوْلٰىكُمْ ۖ فَنِعْمَ ٱلْمَوْلٰى وَنِعْمَ ٱلنَّصِيْرُ ﴿78﴾ ع10

سورۃ الحج آیت 78

اور اللہ کی راہ میں ایسے کوشش کرو جیسا کہ کوشش کرنے کا حق ہے۔ اس نے تمہیں چن لیا ہے اور دین میں تم پر کسی طرح کی سختی نہیں کی۔ اپنے باپ ابراہیمؑ کے پیچھے چلتے رہو۔ اسی (اللہ جل شانہ) نے پہلے سے اور اس قرآن میں بھی تمہارا نام مسلمان ہی رکھا تاکہ رسول تم پر گواہ بنے اور تم بنی نوع انسان پر گواہ بنو۔ پس نماز قائم کرو اور زکوۃ ادا کرو اور اللہ کے ساتھ (وابستگی) کو مضبوطی سے پکڑے رکھو۔ وہی تمہارا مولیٰ ہے پس وہ کیا ہی اچھا مولیٰ اور کیا ہی اچھا مددگار ہے!۔

۞ قَدْ أَفْلَحَ ٱلْمُؤْمِنُونَ ﴿1﴾ ٱلَّذِينَ هُمْ فِى صَلَاتِهِمْ خَٰشِعُونَ ﴿2﴾

سورۃالمؤمنون آیت ۱۔۲

یقیناً (اُن) ایمان والوں نے فلاح حاصل کرلی۔ جولوگ اپنی نمازوں میں خشوع و خضوع کرنے والے ہیں۔

وَٱلَّذِينَ هُمْ لِأَمَٰنَٰتِهِمْ وَعَهْدِهِمْ رَٰعُونَ ﴿8﴾ وَٱلَّذِينَ هُمْ عَلَىٰ صَلَوَٰتِهِمْ يُحَافِظُونَ ﴿9﴾ أُو۟لَٰٓئِكَ هُمُ ٱلْوَٰرِثُونَ ﴿10﴾

سورۃالمؤمنون آیت ۸ تا ۱۰

اور جولوگ اپنی امانتوں اور اپنے عہد و پیمان کی رعایت و پاسداری کرتے ہیں۔ اور جولوگ نمازوں کی حفاظت کرتے ہیں۔ یہی لوگ وارثوں میں سے ہیں۔

رِجَالٌ لَّا تُلْهِيهِمْ تِجَٰرَةٌ وَلَا بَيْعٌ عَن ذِكْرِ ٱللَّهِ وَإِقَامِ ٱلصَّلَوٰةِ وَإِيتَآءِ ٱلزَّكَوٰةِ يَخَافُونَ يَوْمًا تَتَقَلَّبُ فِيهِ ٱلْقُلُوبُ وَٱلْأَبْصَٰرُ ﴿37﴾

سورۃالنور آیت 37

ایسے مرد جن کو اللہ کا ذکر کرنے۔ اور نماز پڑھنے۔ اور زکوۃ دینے سے۔ نہ تو سوداگری اور نہ ہی خرید وفروخت غافل کرتی ہے۔ وہ تو اس دن سے ڈرتے رہتے ہیں جس میں دلوں اور آنکھوں کو الٹ دیا جائے گا۔

أَلَمْ تَرَ أَنَّ ٱللَّهَ يُسَبِّحُ لَهُۥ مَن فِى ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلْأَرْضِ وَٱلطَّيْرُ صَٰٓفَّٰتٍ ۖ كُلٌّ قَدْ عَلِمَ صَلَاتَهُۥ وَتَسْبِيحَهُۥ ۗ وَٱللَّهُ عَلِيمٌۢ بِمَا يَفْعَلُونَ ﴿41﴾

سورۃ النور آیت 41

کیا تم دیکھتے بھالتے نہیں کہ آسمانوں وزمین کے رہنے والے سب اور پر پھیلائے اڑنے والے پرندے بھی اللہ ہی کی تسبیح (یعنی شانِ ربِ العلیم کے اوصاف وکلمات) بیان کرتے ہیں؟۔ یقیناً ہر کوئی اپنی نماز اور تسبیح سے اچھی طرح واقف ہے۔ اور اللہ ہی سب کچھ جانتا ہے جو کچھ وہ کرتے ہیں۔

وَأَقِيمُوا۟ ٱلصَّلَوٰةَ وَءَاتُوا۟ ٱلزَّكَوٰةَ وَأَطِيعُوا۟ ٱلرَّسُولَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ ﴿56﴾

سورۃ النور آیت 56

اور نماز پڑھتے رہو اور زکوۃ ادا کرتے رہو اور رسول کی اطاعت کرتے رہو تاکہ تم پر رحم کیا جائے۔

نماز فجر اور عشاء کی تعلیم و حکم درج ذیل آیت میں ہے۔

يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُواْ لِيَسْتَـْٔذِنكُمُ ٱلَّذِينَ مَلَكَتْ أَيْمَٰنُكُمْ وَٱلَّذِينَ لَمْ يَبْلُغُواْ ٱلْحُلُمَ مِنكُمْ ثَلَٰثَ مَرَّٰتٍ ۚ مِّن قَبْلِ صَلَوٰةِ ٱلْفَجْرِ وَحِينَ تَضَعُونَ ثِيَابَكُم مِّنَ ٱلظَّهِيرَةِ وَمِنۢ بَعْدِ صَلَوٰةِ ٱلْعِشَآءِ ۚ ثَلَٰثُ عَوْرَٰتٍ لَّكُمْ ۚ لَيْسَ عَلَيْكُمْ وَلَا عَلَيْهِمْ جُنَاحٌۢ بَعْدَهُنَّ ۚ طَوَّٰفُونَ عَلَيْكُم بَعْضُكُمْ عَلَىٰ بَعْضٍ ۚ كَذَٰلِكَ يُبَيِّنُ ٱللَّهُ لَكُمُ ٱلْـَٔايَٰتِ ۗ وَٱللَّهُ عَلِيمٌ حَكِيمٌ ﴿58﴾

سورۃ النور آیت 58

اے ایمان والو!۔ تمہارے شرعی غلام اور وہ بچے جو ابھی بالغ نہیں ہوئے تم سے ان تین اوقات میں اجازت لے کر (تمہارے کمروں میں) آیا کریں۔ صبح کی نماز سے پہلے۔ اور دوپہر کے وقت۔ جب کہ تم اپنے (حجاب والے) کپڑے ایک طرف رکھ دیتے ہو۔ اور عشا کی نماز کے بعد۔ یہ تین وقت تمہارے پردے کے ہیں۔ ان اوقات کے (پہلے یا) بعد نہ تو تم پر کچھ گناہ ہے اور نہ ہی ان پر کہ تم آپس میں ایک دوسرے کے پاس بکثرت آتے جاتے رہا کرو۔ اس طرح اللہ اپنی آیات تمہارے لئے صاف صاف واضح کرتا ہے۔ اور اللہ بڑا علم والا نہایت حکمت والا ہے۔

وَتَوَكَّلْ عَلَى ٱلْعَزِيزِ ٱلرَّحِيمِ﴿217﴾ ٱلَّذِى يَرَىٰكَ حِينَ تَقُومُ﴿218﴾ وَتَقَلُّبَكَ فِى ٱلسَّٰجِدِينَ﴿219﴾

سورۃ الشعراء آیت ۲۱۷۔۲۱۹

اور اسی (اللہ جل شانہ) پر بھروسہ رکھو جو بڑا غالب نہایت رحم کرنے والا ہے۔ جو تم کو (خصوصاً) اس وقت دیکھتا ہے جب تم (نماز کے لئے) اٹھ کھڑے ہوتے ہو۔ اور تمہارا گھومنا پھرنا بھی ان سجدہ کرنے والے (نمازیوں) میں۔

۞ طسٓ ۚ تِلْكَ ءَايَٰتُ ٱلْقُرْءَانِ وَكِتَابٍ مُّبِينٍ﴿1﴾ هُدًى وَبُشْرَىٰ لِلْمُؤْمِنِينَ﴿2﴾ ٱلَّذِينَ يُقِيمُونَ ٱلصَّلَوٰةَ وَيُؤْتُونَ ٱلزَّكَوٰةَ وَهُم بِٱلْءَاخِرَةِ هُمْ يُوقِنُونَ﴿3﴾

سورۃ النمل آیت ۱تا۳

طاسین۔ یہ (اس) قرآن کی آیات ہیں اور جو وضاحت بھری کتاب ہے۔ جو ان مومنوں کے لئے سرچشمہ ہدایت اور خوشخبری و بشارت ہے۔ جو نماز قائم کرتے اور زکوۃ ادا کرتے اور آخرت پر یقین رکھتے ہیں۔

اُتْلُ مَآ أُوحِىَ إِلَيْكَ مِنَ ٱلْكِتَٰبِ وَأَقِمِ ٱلصَّلَوٰةَ ۖ إِنَّ ٱلصَّلَوٰةَ تَنْهَىٰ عَنِ ٱلْفَحْشَآءِ وَٱلْمُنكَرِ ۗ وَلَذِكْرُ ٱللَّهِ أَكْبَرُ ۗ وَٱللَّهُ يَعْلَمُ مَا تَصْنَعُونَ ﴿45﴾

سورۃ العنکبوت آیت 45

جو کتاب تمہاری طرف وحی کی گئی ہے تم اسے پڑھا کرو اور نماز کے پابند رہو بلا شبہ نماز برائی اور بے حیائی سے روکتی ہے۔ اور اللہ کا ذکر ہی سب سے بڑی چیز ہے اور جو کچھ تم صناعی کیا کرتے ہو اللہ اسے اچھی طرح جانتا ہے۔

درج ذیل آیت میں صَّلَوٰةَ کا لفظ تو نہیں۔ مگر ظہر اور عصر کی نماز کی تعلیم اور اس کا حکم ضرور ہے۔

وَلَهُ ٱلْحَمْدُ فِى ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلْأَرْضِ وَعَشِيًّا وَحِينَ تُظْهِرُونَ ﴿18﴾

سورۃ الروم آیت 18

اور آسمانوں و زمین میں ہر طرح کی تعریف صرف اسی کے لئے ہے اور (تم) تیسرے پہر اور جب تم پر دوپہر ہو (اللہ کی تعریف بیان کیا کرو)۔

۞ مُنِيبِينَ إِلَيْهِ وَٱتَّقُوهُ وَأَقِيمُوا۟ ٱلصَّلَوٰةَ وَلَا تَكُونُوا۟ مِنَ ٱلْمُشْرِكِينَ ﴿31﴾ لا مِنَ ٱلَّذِينَ فَرَّقُوا۟ دِينَهُمْ وَكَانُوا۟ شِيَعًا ۖ كُلُّ حِزْبٍۭ بِمَا لَدَيْهِمْ فَرِحُونَ ﴿32﴾

سورۃالروم آیت ۳۱۔۳۲

(تم سب) اسی اللہ کی طرف رجوع کئے رہو اور اسی سے ڈرتے رہو اور نماز قائم رکھو اور مشرکین میں سے نہ ہو جانا۔ (اور نہ ہی) اُن لوگوں میں (شامل ہو جانا) جنہوں نے اپنے دین کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیا اور خود بھی فرقہ فرقہ ہو گئے۔ سارے فرقے اسی (صحیح یا غلط ٹکڑے پر) پر خوش ہیں جو کچھ اُن کے پاس ہے۔

الٓمٓ ﴿1﴾ ج تِلْكَ ءَايَٰتُ ٱلْكِتَٰبِ ٱلْحَكِيمِ ﴿2﴾ لا هُدًى وَرَحْمَةً لِّلْمُحْسِنِينَ ﴿3﴾ لا ٱلَّذِينَ يُقِيمُونَ ٱلصَّلَوٰةَ وَيُؤْتُونَ ٱلزَّكَوٰةَ وَهُم بِٱلْـَٔاخِرَةِ هُمْ يُوقِنُونَ ﴿4﴾ ط أُوْلَٰٓئِكَ عَلَىٰ هُدًى مِّن رَّبِّهِمْ ص وَأُوْلَٰٓئِكَ هُمُ ٱلْمُفْلِحُونَ ﴿5﴾

سورۃلقمان آیت ۱تا۵

الف لام میم۔ یہ حکمت بھری کتاب کی آیات ہیں۔ احسان کرنے والوں کے لئے ہدایت اور رحمت ہیں۔ جو نماز قائم کرتے اور زکوۃ دیتے اور آخرت پر بھی یقین رکھتے ہیں۔ یہ لوگ اپنے رب (کی طرف) سے ہدایت پر ہیں اور یہی فلاح پانے والے ہیں۔

يَٰبُنَيَّ أَقِمِ ٱلصَّلَوٰةَ وَأۡمُرۡ بِٱلۡمَعۡرُوفِ وَٱنۡهَ عَنِ ٱلۡمُنكَرِ وَٱصۡبِرۡ عَلَىٰ مَآ أَصَابَكَۖ إِنَّ ذَٰلِكَ مِنۡ عَزۡمِ ٱلۡأُمُورِ ﴿17﴾ ج

سورۃ لقمان آیت 17

اے میرے بیٹے!۔ نماز قائم رکھنا۔اور نیکی کا حکم کرنا۔اور برائی سے منع کرتے رہنا۔اور جو بھی مصیبت تجھ پر واقع ہو اس پر صبر کرنا بیشک یہ (صبر کرنا) بڑے ہی ہمت و حوصلے کا کام ہے۔

وَقَرۡنَ فِي بُيُوتِكُنَّ وَلَا تَبَرَّجۡنَ تَبَرُّجَ ٱلۡجَٰهِلِيَّةِ ٱلۡأُولَىٰۖ وَأَقِمۡنَ ٱلصَّلَوٰةَ وَءَاتِينَ ٱلزَّكَوٰةَ وَأَطِعۡنَ ٱللَّهَ وَرَسُولَهُۥٓۚ إِنَّمَا يُرِيدُ ٱللَّهُ لِيُذۡهِبَ عَنكُمُ ٱلرِّجۡسَ أَهۡلَ ٱلۡبَيۡتِ وَيُطَهِّرَكُمۡ تَطۡهِيرًا ﴿33﴾ ج

سورۃ الأحزاب آیت 33

اور اپنے گھروں میں قرار پکڑے رہو اور زمانۂ جاہلیت جیسا اظہارِ تجمل نہ کرتی پھرو۔اور نماز پڑھتی رہو اور زکوۃ دیتی رہو اور اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرتی رہو۔اے اہل بیت (نبیؐ کی بیویو)!۔بیشک اللہ تم سے بس ناپاکی (کاہر میل کچیل) دور کر دینا اور تمہیں بالکل پاک صاف کر دینا چاہتا ہے۔

وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِزْرَ أُخْرَىٰ ۚ وَإِن تَدْعُ مُثْقَلَةٌ إِلَىٰ حِمْلِهَا لَا يُحْمَلْ مِنْهُ شَيْءٌ وَلَوْ كَانَ ذَا قُرْبَىٰ ۗ إِنَّمَا تُنذِرُ الَّذِينَ يَخْشَوْنَ رَبَّهُم بِالْغَيْبِ وَأَقَامُوا الصَّلَاةَ ۚ وَمَن تَزَكَّىٰ فَإِنَّمَا يَتَزَكَّىٰ لِنَفْسِهِ ۚ وَإِلَى اللَّهِ الْمَصِيرُ ﴿18﴾

سورۃ فاطر آیت 18

اور کوئی بوجھ اٹھانے والا کسی دوسرے کا بوجھ نہیں اٹھائے گا۔ اور اگر کوئی بوجھ سے لدا ہوا اپنا بوجھ بٹانے کسی کو بلائے تو کوئی بھی اس میں سے کچھ نہ اٹھائے گا اگرچہ وہ قرابت دار ہی کیوں نہ ہو۔ تم تو البتہ صرف انہی لوگوں کو نصیحت کر سکتے ہو جو بن دیکھے اپنے رب سے ڈرتے اور نماز قائم کرتے ہیں۔ اور جو بھی پاک ہوتا ہے تو بلاشبہ بس اپنے لئے ہی پاک ہوتا ہے۔ اور (سب کا) لوٹنا تو اللہ ہی کی طرف ہے۔

إِنَّ الَّذِينَ يَتْلُونَ كِتَابَ اللَّهِ وَأَقَامُوا الصَّلَاةَ وَأَنفَقُوا مِمَّا رَزَقْنَاهُمْ سِرًّا وَعَلَانِيَةً يَرْجُونَ تِجَارَةً لَّن تَبُورَ ﴿29﴾

سورۃ فاطر آیت 29

البتہ جو لوگ اللہ کی کتاب پڑھتے اور نماز کی پابندی کرتے ہیں اور جو کچھ ہم نے ان کو دیا ہے اس میں سے چھپے اور کھلے خرچ کرتے ہیں وہ ایسی تجارت کے امیدوار ہیں جس میں کبھی بھی خسارہ نہیں ہوگا۔

وَٱلَّذِينَ ٱسْتَجَابُواْ لِرَبِّهِمْ وَأَقَامُواْ ٱلصَّلَوٰةَ وَأَمْرُهُمْ شُورَىٰ بَيْنَهُمْ وَمِمَّا رَزَقْنَٰهُمْ يُنفِقُونَ ﴿38﴾ ج

سورۃ الشوریٰ آیت 38

اور جو اپنے رب کا حکم عملی طور پر مانتے ہیں اور نماز قائم کرتے ہیں اور اپنے کام باہمی مشورے سے کرتے ہیں اور جو کچھ ہم نے ان کو دیا ہے اس سے خرچ بھی کرتے ہیں۔

ءَأَشْفَقْتُمْ أَن تُقَدِّمُواْ بَيْنَ يَدَىْ نَجْوَىٰكُمْ صَدَقَٰتٍ ۚ فَإِذْ لَمْ تَفْعَلُواْ وَتَابَ ٱللَّهُ عَلَيْكُمْ فَأَقِيمُواْ ٱلصَّلَوٰةَ وَءَاتُواْ ٱلزَّكَوٰةَ وَأَطِيعُواْ ٱللَّهَ وَرَسُولَهُۥ ۚ وَٱللَّهُ خَبِيرٌۢ بِمَا تَعْمَلُونَ ﴿13﴾ ع 2

سورۃ المجادلۃ آیت 13

کیا تم اس بات سے ڈر گئے کہ رسول سے سرگوشی کرنے سے قبل صدقہ دیا جائے!۔ پھر جب تم نے ایسا نہیں کیا تو اللہ نے بھی تمہیں معاف کر دیا۔ پس نماز قائم کرو اور زکوۃ ادا کرو اور اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرتے رہو اور تم جو کچھ کرتے ہو اللہ اس سے اچھی طرح باخبر ہے۔

۞ إِنَّ ٱلْإِنسَٰنَ خُلِقَ هَلُوعًا ﴿19﴾ لا إِذَا مَسَّهُ ٱلشَّرُّ جَزُوعًا ﴿20﴾ لا وَإِذَا مَسَّهُ ٱلْخَيْرُ مَنُوعًا ﴿21﴾ لا إِلَّا ٱلْمُصَلِّينَ ﴿22﴾ لا ٱلَّذِينَ هُمْ عَلَىٰ صَلَاتِهِمْ دَآئِمُونَ ﴿23﴾ ص لا

سورۃ المعارج آیت ۱۹ تا ۲۳

یقیناً انسان بے صبرا پیدا ہوا ہے۔ جب اسے تکلیف پہنچتی ہے تو گھبرا جاتا ہے۔ اور جب خوشحال ہوتا ہے تو بہت بُخل کرنے لگتا ہے۔ مگر وہ نمازی لوگ (بچے ہوئے ہیں)۔ جو ہمیشہ اپنی نمازوں کی پابندی کرتے ہیں۔

وَٱلَّذِينَ هُمْ عَلَىٰ صَلَاتِهِمْ يُحَافِظُونَ ﴿34﴾ ط أُوْلَٰٓئِكَ فِى جَنَّٰتٍ مُّكْرَمُونَ ﴿35﴾ ط ع 1

سورۃ المعارج آیت ۳۴۔۳۵

اور جو اپنی نمازوں کی حفاظت کرتے ہیں۔ یہی لوگ جنت کے باغوں میں عزت واکرام سے ہوں گے۔

درج ذیل آیت میں صَّلَوٰةَ کا لفظ تو نہیں۔ مگر تہجد کی نماز کی تعلیم اور اس کی ترغیب ہے۔

قُمِ ٱلَّيْلَ إِلَّا قَلِيلًا ﴿2﴾ لا نِّصْفَهُۥٓ أَوِ ٱنقُصْ مِنْهُ قَلِيلًا ﴿3﴾ لا أَوْ زِدْ عَلَيْهِ وَرَتِّلِ ٱلْقُرْءَانَ تَرْتِيلًا ﴿4﴾ ط إِنَّا سَنُلْقِى عَلَيْكَ قَوْلًا ثَقِيلًا ﴿5﴾ إِنَّ نَاشِئَةَ ٱلَّيْلِ هِىَ أَشَدُّ وَطْـًٔا وَأَقْوَمُ قِيلًا ﴿6﴾ ط

سورۃ المزمل آیت ۲ تا ۶

رات کو قیام کیا کرو مگر تھوڑا سا حصہ۔ آدھی رات یا اس میں سے بھی کچھ کم کرکے۔ یا (کبھی) اس سے کچھ بڑھ کر اور قرآن کو ٹھہر ٹھہر کر پڑھا کرو!۔ یقینی طور پر ہم عنقریب تم پر ایک بھاری کلام ڈالنے والے ہیں۔ بلاشبہ رات کا اٹھنا سخت پامال کر دیتا ہے مگر (اللہ کے) ذکر کے لئے زیادہ موزوں اور مناسب ہے۔

درج ذیل آیت میں اوپر بیان کردہ نماز کی تعلیم اور اس کی ترغیب پر تخفیف دی گئی ہے۔

۞ إِنَّ رَبَّكَ يَعْلَمُ أَنَّكَ تَقُومُ أَدْنَىٰ مِن ثُلُثَىِ ٱلَّيْلِ وَنِصْفَهُۥ وَثُلُثَهُۥ وَطَآئِفَةٌ مِّنَ ٱلَّذِينَ مَعَكَ ۚ وَٱللَّهُ يُقَدِّرُ ٱلَّيْلَ وَٱلنَّهَارَ ۚ عَلِمَ أَن لَّن تُحْصُوهُ فَتَابَ عَلَيْكُمْ ۖ فَٱقْرَءُوا۟ مَا تَيَسَّرَ مِنَ ٱلْقُرْءَانِ ۚ عَلِمَ أَن سَيَكُونُ مِنكُم مَّرْضَىٰ ۙ وَءَاخَرُونَ يَضْرِبُونَ فِى ٱلْأَرْضِ يَبْتَغُونَ مِن فَضْلِ ٱللَّهِ ۙ وَءَاخَرُونَ يُقَٰتِلُونَ فِى سَبِيلِ

https://quranexcel.com

ٱللَّهِ ۖ فَٱقْرَءُوا۟ مَا تَيَسَّرَ مِنْهُ ۚ وَأَقِيمُوا۟ ٱلصَّلَوٰةَ وَءَاتُوا۟ ٱلزَّكَوٰةَ وَأَقْرِضُوا۟ ٱللَّهَ قَرْضًا حَسَنًا ۚ وَمَا تُقَدِّمُوا۟ لِأَنفُسِكُم مِّنْ خَيْرٍ تَجِدُوهُ عِندَ ٱللَّهِ هُوَ خَيْرًا وَأَعْظَمَ أَجْرًا ۚ وَٱسْتَغْفِرُوا۟ ٱللَّهَ ۖ إِنَّ ٱللَّهَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ﴿20﴾ ع2

سورۃ المزمل آیت 20

یقیناً تمہارا رب جانتا ہے کہ تم اور تمہارے ساتھیوں میں سے بھی کبھی رات کی دو تہائی کے قریب کبھی نصف شب اور کبھی ایک تہائی قیام کرتے ہیں۔ اور اللہ ہی رات اور دن کا اندازہ ٹھہراتا ہے وہ جانتا ہے کہ تم اس کو نبھا نہیں سکتے۔ تو اس نے تم پر مہربانی کر دی پس اب جتنا قرآن تم آسانی سے پڑھ سکتے ہو اتنا ہی پڑھ لیا کرو۔ وہ یہ بھی جانتا ہے کہ تم میں کچھ بیمار ہوتے ہیں اور کچھ ایسے بھی جو اللہ کے فضل (روزی) کی تلاش میں زمین میں سفر کرتے ہیں اور کچھ ایسے بھی ہیں جو اللہ کی راہ میں جہاد کرتے ہیں۔ پس اتنا ہی قرآن پڑھو جتنا کہ آسان ہو۔ اور نماز قائم کرو اور زکوٰۃ ادا کرو اور اللہ کو قرضۂ حسنہ دو ۔اور تم لوگ جو بھی بھلائی اپنے لئے آگے بھیجو گے اسے اللہ کے ہاں موجود پاؤ گے جو بہت بہتر اور اجر میں عظیم ہو گی۔ اور اللہ ہی سے مغفرت طلب کیا کرو۔ بیشک اللہ بڑا بخشنے والا نہایت رحم کرنے والا ہے۔

مَا سَلَكَكُمْ فِى سَقَرَ ﴿42﴾ قَالُوا۟ لَمْ نَكُ مِنَ ٱلْمُصَلِّينَ ﴿43﴾ لا

سورۃ المدثر آیت ۴۲۔۴۳

کس چیز نے تمہیں دوزخ میں ڈالا۔ وہ کہیں گے کہ ہم نماز نہیں پڑھا کرتے تھے۔

فَلَا صَدَّقَ وَلَا صَلَّىٰ ﴿31﴾ وَلَٰكِن كَذَّبَ وَتَوَلَّىٰ ﴿32﴾

سورۃ القیامۃ آیت ۳۱۔۳۲

مگر اس (ناعاقبت اندیش) نے نہ تو تصدیق کی اور نہ ہی نماز پڑھی۔ لیکن جھٹلاتا ہی رہا اور منہ بھی پھیرے رکھا۔

قَدْ أَفْلَحَ مَن تَزَكَّىٰ ﴿14﴾ وَذَكَرَ ٱسْمَ رَبِّهِۦ فَصَلَّىٰ ﴿15﴾

سورۃ الاعلیٰ آیت ۱۴۔۱۵

یقینی طور پر وہ فلاح پا گیا جو (بداعتقادی و بد عملی سے) پاک ہو گیا۔ اور اپنے رب کے نام کا ہی ذکر کرتا رہا اور نماز پڑھتا رہا۔

أَرَءَيْتَ ٱلَّذِى يَنْهَىٰ ﴿9﴾ عَبْدًا إِذَا صَلَّىٰٓ ﴿10﴾

سورۃ العلق آیت ۹۔۱۰

کیا تم نے اس کو دیکھا جو منع کرتا ہے۔ایک بندے کو جب وہ نماز پڑھنے لگتا ہے۔

وَمَآ أُمِرُوٓاْ إِلَّا لِيَعۡبُدُواْ ٱللَّهَ مُخۡلِصِينَ لَهُ ٱلدِّينَ حُنَفَآءَ وَيُقِيمُواْ ٱلصَّلَوٰةَ وَيُؤۡتُواْ ٱلزَّكَوٰةَۚ وَذَٰلِكَ دِينُ ٱلۡقَيِّمَةِ ﴿5﴾ط

سورۃ البینۃ آیت 5

حالانکہ ان کو تو بس یہی حکم دیا گیا تھا کہ یکسُو ہو کر دین (یعنی ساری عبادتیں) اسی کے لئے خالص کرتے ہوئے صرف اللہ کی عبادت کریں اور نماز قائم کریں اور زکوۃ دیں اور یہی تو نہایت سیدھا و صاف دین ہے۔

فَوَيۡلٞ لِّلۡمُصَلِّينَ ﴿4﴾لا ٱلَّذِينَ هُمۡ عَن صَلَاتِهِمۡ سَاهُونَ ﴿5﴾لا

سورۃ الماعون آیت ۴۔۵

پس ایسے نمازیوں کے لئے تباہی و بربادی ہے۔جو اپنی نمازوں کی طرف سے غافل رہتے ہیں۔

فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَٱنۡحَرۡ ﴿2﴾ط

سورۃ الکوثر آیت 2

پس اپنے رب کے لئے ہی نماز پڑھا کرو اور قربانی بھی کیا کرو۔

واپس

نمازِ جمعہ

يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوٓاْ إِذَا نُودِىَ لِلصَّلَوٰةِ مِن يَوْمِ ٱلْجُمُعَةِ فَٱسْعَوْاْ إِلَىٰ ذِكْرِ ٱللَّهِ وَذَرُواْ ٱلْبَيْعَ ۚ ذَٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ إِن كُنتُمْ تَعْلَمُونَ ﴿9﴾

سورۃ الجمعۃ آیت 9

اے ایمان والو! ۔ جمعے والے دن جب نماز کے لئے اذان دی جائے تو اللہ کے ذکر کی طرف دوڑو اور سب خرید و فروخت چھوڑ دو۔ یہ بات تمہارے لئے بہت بہتر ہے اگر تم سمجھ رکھتے ہو۔

فَإِذَا قُضِيَتِ ٱلصَّلَوٰةُ فَٱنتَشِرُواْ فِى ٱلْأَرْضِ وَٱبْتَغُواْ مِن فَضْلِ ٱللَّهِ وَٱذْكُرُواْ ٱللَّهَ كَثِيرًا لَّعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ ﴿10﴾

سورۃ الجمعۃ آیت 10

پھر جب نماز ادا کر چکو تو زمین میں منتشر ہو جاؤ اور اللہ کا فضل (یعنی روزی) تلاش کرو۔ اور اللہ کو بہت زیادہ یاد کیا کرو تاکہ تم فلاح پاؤ۔

روزہ فرض ہے

يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُواْ كُتِبَ عَلَيۡكُمُ ٱلصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى ٱلَّذِينَ مِن قَبۡلِكُمۡ لَعَلَّكُمۡ تَتَّقُونَ ﴿183﴾ أَيَّامٗا مَّعۡدُودَٰتٖۚ فَمَن كَانَ مِنكُم مَّرِيضًا أَوۡ عَلَىٰ سَفَرٖ فَعِدَّةٞ مِّنۡ أَيَّامٍ أُخَرَۚ وَعَلَى ٱلَّذِينَ يُطِيقُونَهُۥ فِدۡيَةٞ طَعَامُ مِسۡكِينٖۖ فَمَن تَطَوَّعَ خَيۡرٗا فَهُوَ خَيۡرٞ لَّهُۥۚ وَأَن تَصُومُواْ خَيۡرٞ لَّكُمۡ إِن كُنتُمۡ تَعۡلَمُونَ ﴿184﴾

سورۃ البقرۃ آیت ۱۸۳۔۱۸۴

اے ایمان والو!۔ تم پر روزے فرض کیے گئے ہیں جس طرح تم سے پہلے لوگوں پر فرض کیے گئے تھے تاکہ تم تقویٰ کی روش اختیار کرو۔ گنتی کے چند دن ہیں تو جو کوئی تم میں سے بیمار ہو۔ یا سفر پر ہو۔ تو دوسرے دنوں میں روزوں کی تعداد پوری کرلے۔ اور ("فَمَن شَهِدَ مِنكُمُ ٱلشَّهۡرَ فَلۡيَصُمۡهُ" کے مطابق) جو اپنی پوری طاقت کے باوجود وہ مشکل سے ہی روزہ رکھنے کی طاقت رکھتے ہوں تو وہ ایک روزے کے بدلے میں ایک مسکین کو کھانا کھلادیں۔ پھر جو اپنی خوشی سے کچھ زیادہ بھلائی کرے تو یہ اس کے لئے اچھا ہے۔ لیکن اگر تم سمجھو تو!۔ تمہارے لئے (فدیے سے) بہتر یہی ہے کہ روزہ رکھ لو۔

شَهْرُ رَمَضَانَ ٱلَّذِىٓ أُنزِلَ فِيهِ ٱلْقُرْءَانُ هُدًى لِّلنَّاسِ وَبَيِّنَٰتٍ مِّنَ ٱلْهُدَىٰ وَٱلْفُرْقَانِ ۚ فَمَن شَهِدَ مِنكُمُ ٱلشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ ۖ وَمَن كَانَ مَرِيضًا أَوْ عَلَىٰ سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِّنْ أَيَّامٍ أُخَرَ ۗ يُرِيدُ ٱللَّهُ بِكُمُ ٱلْيُسْرَ وَلَا يُرِيدُ بِكُمُ ٱلْعُسْرَ وَلِتُكْمِلُوا۟ ٱلْعِدَّةَ وَلِتُكَبِّرُوا۟ ٱللَّهَ عَلَىٰ مَا هَدَىٰكُمْ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ ﴿185﴾

سورۃ البقرۃ آیت 185

رمضان وہ (مقدس) مہینہ ہے جس میں قرآن اتارا گیا جو بنی نوع انسان کے لئے سرچشمۂ ہدایت ہے۔ اور اس میں رہنمائی کی وضاحت بھری دلیلیں ہیں اور یہ حق و باطل میں فرق کر دینے والا ہے۔ پس تم میں سے جو کوئی اس مہینے کو پائے تو چاہیئے کہ اس کے پورے روزے رکھے۔ اور جو کوئی بیمار ہو۔ یا سفر پر ہو۔ تو دوسرے دنوں میں تعداد پوری کر لے۔ اللہ تم پر آسانی چاہتا ہے وہ تم پر سختی نہیں چاہتا تاکہ تم گنتی پوری کر لو۔ اور اس (احسان) پر کہ اس نے تمہیں ہدایت عطا فرمائی ہے اس کی کبریائی و بڑائی بیان کرتے رہو اور اس لئے بھی کہ تم (اللہ کے) شکر گزار بن جاؤ۔

أُحِلَّ لَكُمْ لَيْلَةَ ٱلصِّيَامِ ٱلرَّفَثُ إِلَىٰ نِسَآئِكُمْ ۚ هُنَّ لِبَاسٌ لَّكُمْ وَأَنتُمْ لِبَاسٌ لَّهُنَّ ۗ عَلِمَ ٱللَّهُ أَنَّكُمْ كُنتُمْ تَخْتَانُونَ أَنفُسَكُمْ فَتَابَ عَلَيْكُمْ وَعَفَا عَنكُمْ ۖ فَٱلْـَٰٔنَ

بَٰشِرُوهُنَّ وَٱبْتَغُواْ مَا كَتَبَ ٱللَّهُ لَكُمْ ۚ وَكُلُواْ وَٱشْرَبُواْ حَتَّىٰ يَتَبَيَّنَ لَكُمُ ٱلْخَيْطُ ٱلْأَبْيَضُ مِنَ ٱلْخَيْطِ ٱلْأَسْوَدِ مِنَ ٱلْفَجْرِ ۖ ثُمَّ أَتِمُّواْ ٱلصِّيَامَ إِلَى ٱلَّيْلِ ۚ وَلَا تُبَٰشِرُوهُنَّ وَأَنتُمْ عَٰكِفُونَ فِى ٱلْمَسَٰجِدِ ۗ تِلْكَ حُدُودُ ٱللَّهِ فَلَا تَقْرَبُوهَا ۗ كَذَٰلِكَ يُبَيِّنُ ٱللَّهُ ءَايَٰتِهِۦ لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَّقُونَ ﴿187﴾

سورۃ البقرۃ آیت 187

روزوں کی راتوں میں تمہارا اپنی عورتوں سے مباشرت کرنا حلال کر دیا گیا ہے۔ وہ تمہارا لباس ہیں اور تم ان کا لباس ہو۔ اللہ جانتا ہے کہ تم اپنی ذات کے ساتھ خیانت کر رہے تھے تو اس نے تم پر مہربانی کر دی اور تمہیں معاف کر دیا۔ پس اب تم ان سے (رمضان کی راتوں میں) مباشرت کر سکتے ہو۔ اور جو (اولاد) اللہ نے تمہارا مقدر کر دی ہے اسے طلب کرو اور کھاؤ پیو یہاں تک کہ صبح کی سفید دھاری (رات کی) سیاہ دھاری سے الگ نظر آنے لگے۔ پھر رات تک روزہ پورا کرو اور جب تم مسجدوں میں معتکف ہو جاؤ تو بیویوں سے مباشرت نہ کرو۔ یہ اللہ کی مقرر کی ہوئی حدیں ہیں ان کے قریب تک نہ جانا۔ اس طرح اللہ اپنی آیات بنی نوع انسان کے لئے بیان کرتا ہے تاکہ وہ متقی بن جائیں۔

وَأَتِمُّواْ ٱلْحَجَّ وَٱلْعُمْرَةَ لِلَّهِ ۚ فَإِنْ أُحْصِرْتُمْ فَمَا ٱسْتَيْسَرَ مِنَ ٱلْهَدْىِ ۖ وَلَا تَحْلِقُواْ رُءُوسَكُمْ حَتَّىٰ يَبْلُغَ ٱلْهَدْىُ مَحِلَّهُۥ ۚ فَمَن كَانَ مِنكُم مَّرِيضًا أَوْ بِهِۦٓ أَذًى مِّن

رَّأْسِهِۦ فَفِدْيَةٌ مِّن صِيَامٍ أَوْ صَدَقَةٍ أَوْ نُسُكٍ ۚ فَإِذَآ أَمِنتُمْ فَمَن تَمَتَّعَ بِٱلْعُمْرَةِ إِلَى ٱلْحَجِّ فَمَا ٱسْتَيْسَرَ مِنَ ٱلْهَدْيِ ۚ فَمَن لَّمْ يَجِدْ فَصِيَامُ ثَلَٰثَةِ أَيَّامٍ فِى ٱلْحَجِّ وَسَبْعَةٍ إِذَا رَجَعْتُمْ ۗ تِلْكَ عَشَرَةٌ كَامِلَةٌ ۗ ذَٰلِكَ لِمَن لَّمْ يَكُنْ أَهْلُهُۥ حَاضِرِى ٱلْمَسْجِدِ ٱلْحَرَامِ ۚ وَٱتَّقُوا۟ ٱللَّهَ وَٱعْلَمُوٓا۟ أَنَّ ٱللَّهَ شَدِيدُ ٱلْعِقَابِ ﴿196﴾ ع24

سورۃ البقرۃ آیت 196

اور اللہ (کی رضا) کے لئے حج و عمرہ کو پورا کرو اور اگر کسی مجبوری کے تحت روک لئے جاؤ تو جو قربانی میسر ہو کر دو۔ اور اپنے سر نہ منڈواؤ جب تک کہ قربانی اپنی جگہ پر نہ پہنچ جائے (جہاں اس نے ذبح ہونا ہے)۔ البتہ تم میں سے جو بیمار ہو یا اس کے سر میں کوئی تکلیف ہو (جس بنا پر سر منڈا لے) تو اس پر فدیہ۔ روزہ۔ صدقہ۔ یا قربانی ہے۔ پھر جب تمہیں امن و اطمینان حاصل ہو جائے تو جو کوئی (حج تمتع کا) عمرہ کر کے حج کے موقع تک فائدہ اٹھانا چاہے تو جیسی قربانی میسر ہو کر دے۔ اور جس کو (قربانی) نہ ملے تو وہ تین روزے ایام حج میں رکھے اور سات جب واپس جائے یہ پورے دس ہوئے۔ یہ (حج تمتع) اس شخص کے لئے ہے جس کے اہل و عیال حدود مکہ میں نہ رہتے ہوں۔ اور اللہ (کی نافرمانی) سے ڈرتے رہو اور جان رکھو کہ اللہ سخت سزا دینے والا ہے۔

وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ أَن يَقْتُلَ مُؤْمِنًا إِلَّا خَطَـًٔا ۚ وَمَن قَتَلَ مُؤْمِنًا خَطَـًٔا فَتَحْرِيرُ رَقَبَةٍ مُّؤْمِنَةٍ وَدِيَةٌ مُّسَلَّمَةٌ إِلَىٰٓ أَهْلِهِۦٓ إِلَّآ أَن يَصَّدَّقُوا۟ ۚ فَإِن كَانَ مِن قَوْمٍ عَدُوٍّ لَّكُمْ وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَتَحْرِيرُ رَقَبَةٍ مُّؤْمِنَةٍ ۖ وَإِن كَانَ مِن قَوْمٍۭ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُم مِّيثَٰقٌ فَدِيَةٌ مُّسَلَّمَةٌ إِلَىٰٓ أَهْلِهِۦ وَتَحْرِيرُ رَقَبَةٍ مُّؤْمِنَةٍ ۖ فَمَن لَّمْ يَجِدْ فَصِيَامُ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ تَوْبَةً مِّنَ ٱللَّهِ ۗ وَكَانَ ٱللَّهُ عَلِيمًا حَكِيمًا ﴿92﴾

سورۃالنساء آیت 92

اور کسی ایمان والے کی شان نہیں کہ مومن کو قتل کردے مگر غلطی سے۔اور جو کوئی بھول کر بھی کسی مومن کو مار ڈالے تو ایک مسلمان غلام آزاد کرے اور مقتول کے وارثوں کو خون بہا بھی دے مگر یہ کہ وہ خون بہا معاف کردیں۔ پھر اگر وہ مسلمان مقتول کسی ایسی قوم سے ہو جس سے تمہاری دشمنی ہے تو صرف ایک مومن غلام آزاد کرنا ہے۔اور اگر مقتول ایسے لوگوں سے ہو جن میں اور تم میں صلح کا معاہدہ ہو تو اس کے وارثوں کو خون بہا دیا جائے گا اور ایک مومن غلام بھی آزاد کرنا ہوگا۔اور پھر جسے غلام نہ میسر ہوسکے۔تو وہ اللہ سے گناہ بخشوانے کے لئے متواتر دو مہینے کے روزے رکھے۔اور اللہ خوب جاننے والا نہایت حکمت والا ہے۔

لَا يُؤَاخِذُكُمُ ٱللَّهُ بِٱللَّغْوِ فِىٓ أَيْمَٰنِكُمْ وَلَٰكِن يُؤَاخِذُكُم بِمَا عَقَّدتُّمُ ٱلْأَيْمَٰنَ ۖ فَكَفَّٰرَتُهُۥٓ إِطْعَامُ عَشَرَةِ مَسَٰكِينَ مِنْ أَوْسَطِ مَا تُطْعِمُونَ أَهْلِيكُمْ أَوْ كِسْوَتُهُمْ أَوْ تَحْرِيرُ رَقَبَةٍ ۖ فَمَن لَّمْ يَجِدْ فَصِيَامُ ثَلَٰثَةِ أَيَّامٍ ۚ ذَٰلِكَ كَفَّٰرَةُ أَيْمَٰنِكُمْ إِذَا حَلَفْتُمْ ۚ وَٱحْفَظُوٓا۟ أَيْمَٰنَكُمْ ۚ كَذَٰلِكَ يُبَيِّنُ ٱللَّهُ لَكُمْ ءَايَٰتِهِۦ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ ﴿89﴾

سورۃ المائدۃ آیت 89

اللہ تمہیں تمہاری بے ارادہ قسموں پر نہیں پکڑے گا لیکن ان قسموں پر ضرور مواخذہ کرے گا جنہیں تم پختہ کر لیتے ہو۔ پس اس (قسم توڑنے) کا کفارہ دس مسکینوں کو اوسط درجے کا کھانا کھلانا ہے۔ جو تم اپنے اہل وعیال کو کھلاتے ہو۔ یا ان کو کپڑے دینا یا ایک غلام آزاد کرنا ہے پھر جو کوئی یہ نہ کر پائے تو تین دن کے روزے رکھے یہ تمہاری قسموں کا کفارہ ہے جب تم قسم کھالو۔ اور اپنی قسموں کی حفاظت کیا کرو۔ اسی طرح اللہ تمہارے لئے اپنی آیات کھول کھول کر واضح کرتا ہے تاکہ تم شکر گزار بن جاؤ۔

يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ لَا تَقْتُلُوا۟ ٱلصَّيْدَ وَأَنتُمْ حُرُمٌ ۚ وَمَن قَتَلَهُۥ مِنكُم مُّتَعَمِّدًا فَجَزَآءٌ مِّثْلُ مَا قَتَلَ مِنَ ٱلنَّعَمِ يَحْكُمُ بِهِۦ ذَوَا عَدْلٍ مِّنكُمْ هَدْيًۢا بَٰلِغَ ٱلْكَعْبَةِ أَوْ كَفَّٰرَةٌ طَعَامُ مَسَٰكِينَ أَوْ عَدْلُ ذَٰلِكَ صِيَامًا لِّيَذُوقَ وَبَالَ أَمْرِهِۦ ۗ عَفَا ٱللَّهُ عَمَّا سَلَفَ ۚ وَمَنْ عَادَ فَيَنتَقِمُ ٱللَّهُ مِنْهُ ۗ وَٱللَّهُ عَزِيزٌ ذُو ٱنتِقَامٍ ﴿95﴾

سورۃ المائدۃ آیت 95

اے ایمان والو!۔ جس وقت تم حالتِ احرام میں ہو تو شکار نہ مارنا اور جو کوئی تم میں سے اس کو جان بوجھ کر مارے تو اس کی سزا اس کا کوئی ایسا ہم پلہ جانور فدیے میں دینا ہے جس کا فیصلہ تم میں دو معتبر شخص کریں بشرطیکہ یہ قربانی کعبے تک پہنچائی جائے۔ یا کفارہ (جانور کی قیمت کے برابر) مسکینوں کو (معمول کا) کھانا کھلانا ہے۔ یا (جتنے مسکینوں کے لئے حسبِ معمول کھانا کھلانا بنے گا) اس کے برابر روزے رکھنا ہے تاکہ اپنے کیے کا وبال چکھے۔ اللہ نے اس چیز کو معاف کیا جو پہلے گزر چکا۔ اور جو کوئی پھر کرے گا تو اللہ اس سے انتقام لے گا اور اللہ زبردست انتقام لینے والا ہے۔

ٱلتَّٰٓئِبُونَ ٱلْعَٰبِدُونَ ٱلْحَٰمِدُونَ ٱلسَّٰٓئِحُونَ ٱلرَّٰكِعُونَ ٱلسَّٰجِدُونَ ٱلْـَٔامِرُونَ بِٱلْمَعْرُوفِ وَٱلنَّاهُونَ عَنِ ٱلْمُنكَرِ وَٱلْحَٰفِظُونَ لِحُدُودِ ٱللَّهِ ۗ وَبَشِّرِ ٱلْمُؤْمِنِينَ ﴿112﴾

سورۃ التوبۃ آیت 112

جو توبہ کرنے والے۔ عبادت کرنے والے۔ تعریف و شکر کرنے والے۔ روزہ رکھنے والے۔ رکوع کرنے والے۔ سجدہ کرنے والے۔ نیک کاموں کا حکم کرنے والے۔ بری باتوں سے روکنے والے۔ اللہ کی حدوں کی حفاظت کرنے والے ہیں۔ اور ایسے مومنوں کو (جنت کی) خوشخبری سنا دو۔

فَكُلِى وَٱشْرَبِى وَقَرِّى عَيْنًا ۖ فَإِمَّا تَرَيِنَّ مِنَ ٱلْبَشَرِ أَحَدًا فَقُولِىٓ إِنِّى نَذَرْتُ لِلرَّحْمَٰنِ صَوْمًا فَلَنْ أُكَلِّمَ ٱلْيَوْمَ إِنسِيًّا ﴿26﴾ ج

سورۃ مریم آیت 26

پس کھاؤ اور پیو اور (بچے کو دیکھ دیکھ کر) آنکھ ٹھنڈی کرو۔ پھر اگر واقعی تمہاری کسی بشر پر نظر پڑے۔ تو (اشارے سے) کہہ دینا کہ بلاشبہ میں نے ربِ الرحمٰن کے لئے (چپ کے) روزے کی منت مانی ہے پس آج میں کسی انسان سے ہرگز بات نہیں کروں گی۔

إِنَّ ٱلْمُسْلِمِينَ وَٱلْمُسْلِمَٰتِ وَٱلْمُؤْمِنِينَ وَٱلْمُؤْمِنَٰتِ وَٱلْقَٰنِتِينَ وَٱلْقَٰنِتَٰتِ وَٱلصَّٰدِقِينَ وَٱلصَّٰدِقَٰتِ وَٱلصَّٰبِرِينَ وَٱلصَّٰبِرَٰتِ وَٱلْخَٰشِعِينَ وَٱلْخَٰشِعَٰتِ وَٱلْمُتَصَدِّقِينَ وَٱلْمُتَصَدِّقَٰتِ وَٱلصَّآئِمِينَ وَٱلصَّآئِمَٰتِ وَٱلْحَٰفِظِينَ فُرُوجَهُمْ وَٱلْحَٰفِظَٰتِ وَٱلذَّٰكِرِينَ ٱللَّهَ كَثِيرًا وَٱلذَّٰكِرَٰتِ أَعَدَّ ٱللَّهُ لَهُم مَّغْفِرَةً وَأَجْرًا عَظِيمًا ﴿35﴾

سورۃ الأحزاب آیت 35

بیشک مسلمان مرد اور مسلمان عورتیں۔ اور مومن مردوں اور مومن عورتیں۔ اور فرمانبردار مرد اور فرمانبردار عورتیں۔ اور سچے مرد اور سچی عورتیں۔ اور صابر مرد اور صابر عورتیں۔ اور عاجزی کرنے والے مرد اور عاجزی کرنے والی عورتیں۔ اور صدقہ دینے والے مرد اور صدقہ دینے والی

https://quranexcel.com

عورتیں۔اور روزہ دار مرد اور روزہ دار عورتیں اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرنے والے مرد اور حفاظت کرنے والی عورتیں۔اور اللہ کو بکثرت یاد کرنے والے مرد اور یاد کرنے والی عورتیں۔ بلا شبہ اللہ نے ان سب کے لئے بخشش اور اجر عظیم تیار کر رکھا ہے۔

فَمَن لَّمْ يَجِدْ فَصِيَامُ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ مِن قَبْلِ أَن يَتَمَآسَّا ۖ فَمَن لَّمْ يَسْتَطِعْ فَإِطْعَامُ سِتِّينَ مِسْكِينًا ۚ ذَٰلِكَ لِتُؤْمِنُوا۟ بِٱللَّهِ وَرَسُولِهِۦ ۚ وَتِلْكَ حُدُودُ ٱللَّهِ ۗ وَلِلْكَٰفِرِينَ عَذَابٌ أَلِيمٌ ﴿4﴾

سورۃ المجادلۃ آیت 4

پھر جو (غلام) نہ پائے تو جنسی تعلق قائم کرنے سے پہلے لگاتار دو مہینے کے روزے رکھے اور جو اس پر بھی قدرت نہ رکھتا ہو تو ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلائے۔ یہ اس لئے کہ تم اللہ اور اس کے رسول کے فرمانبردار ہو جاؤ (تمہارا ایمان مضبوط ہو جائے) یہ اللہ کی مقرر کردہ حدیں ہیں اور نہ ماننے والوں کے لئے کے لئے دردناک عذاب ہے۔

عَسَىٰ رَبُّهُۥٓ إِن طَلَّقَكُنَّ أَن يُبْدِلَهُۥٓ أَزْوَٰجًا خَيْرًا مِّنكُنَّ مُسْلِمَٰتٍ مُّؤْمِنَٰتٍ قَٰنِتَٰتٍ تَٰٓئِبَٰتٍ عَٰبِدَٰتٍ سَٰٓئِحَٰتٍ ثَيِّبَٰتٍ وَأَبْكَارًا ﴿5﴾

سورۃ التحریم آیت 5

اگر نبیؐ تمہیں طلاق دیدے تو اللہ بہت جلد اس کو تمہارے بدلے تم سے بہتر بیویاں دیدے گا جو مسلمان۔ صاحب ایمان۔ فرمانبردار اطاعت گزار۔ توبہ کرنے والیاں۔ عبادت گزار۔ روزہ رکھنے والیاں۔ بیوائیں اور کنواریاں (ہوں گی)۔

واپس

قرآنِ کریم رمضان میں نازل ہوا۔

شعبان کی پندرہ کو شب برات کہا جاتا ہے۔اس کے ثبوت میں سورۃ الدخان کی پہلی پانچ چھ آیات پیش کی جاتی ہیں۔ جبکہ یہ آیات بھی لیلۃ القدر کے بارے میں ہی ہیں۔اس بارے عرض خدمت ہے۔ کہ قرآن کی تفسیر میں سب سے پہلے یہ دیکھا جاتا ہے کہ ایسی کوئی دوسری آیت ہے جو اس بات کی مزید تشریح کر رہی ہو تو اس کو اولین ترجیح دی جاتی ہے۔ یہاں بھی کچھ ایسا ہی ہے کہ قرآن کی ایک آیت دوسری کی تشریح کر رہی ہے۔ دراصل سورۃ البقرہ میں اللہ تعالی کا فرمان ہے کہ رمضان وہ مقدس مہینہ ہے جس میں ہم نے قرآن کو نازل کیا ہے۔ اور سورۃ الدخان میں کہا گیا کہ ہم نے اس قرآن کو لیلۃ المبارکہ میں نازل کیا ہے جس کا صاف مطلب یہ ہے کہ سورۃ البقرہ کے مطابق لیلۃ المبارکہ رمضان میں ہو گی۔ اسی آیت میں آگے کہا گیا کہ اس میں سب حکمت والے معاملے طے کیے جاتے

ہیں- پھر مزید تشریح سورۃالقدر میں کی گئی کہ ہم نے اس قرآن کو لیلۃ القدر میں نازل کیااور پھر یہ بھی کہاگیاکہ اس میں فرشتےاور جبرائیل ہر بات بات کاحکم لے کراترتے ہیں- اس لحاظ سے سورۃالدخان اور سورۃالقدر کا یہ بیان مشترک اور ایک جیسا ہے۔ باہم ملتا جلتا ہےاور دونوں جگہ ایک ہی رات کے بارے بات ہو رہی ہے- اور یہ رات یقینی طور پر رمضان میں ہی ہے- اب سوچنے والی بات یہ ہے کہ آیات تو واضح ہیں- ان میں ذرا بھی اشکال نہیں- تو پھر چند احادیث کے بل بوتے پر قرآن کی سورۃالدخان کی آیات کے بارے یہ کہنا کہ یہ آیات شعبان کی پندرھویں رات کے بارے نازل ہوئی ہیں تو لامحالہ اللہ کی سورۃالبقرہ والی بات کارد ہوتا نظر آتا ہے۔ سورۃالبقرہ میں توکیا پورے قرآن میں اللہ نے اس بارے شعبان کا ذکر نہیں کیا- بلکہ رمضان کا ذکر موجود ہے۔ تو پھر کوئی کیسے اس کو دوسری طرف منسوب کر سکتا ہے؟۔ جب کہ سب کو معلوم ہے کہ قرآن کا رتبہ سب سے اوّل بھی ہےاور حرف آخر بھی ہے- اس کو پیچھے چھوڑ کر دوسرے کسی بیان کو آگے لے آنا کسی طور پر بھی مناسب نہیں ــ عبادت کرنے والے عبادت کیا کریں لیکن جہاں تک انساب کا تعلق ہے اسے غلط سمت نہیں دینا چاہیئے۔ علاوہ ازیں یہ بات بھی قابلِ ذکر ہے کہ شعبان والی اس رات کا ذکر دنیا کے بہت سارے اسلامی ممالک میں نہیں ہوتا- یہ صرف پاک و ہند میں ہی کیوں منائی جاتی ہے؟- ذرا سوچیں تو !

یہاں قرآن کی تینوں سورتوں کی آیات لکھ دی ہیں۔ باری باری پڑھیں اور پھر اس موضوع کے آخر میں لکھے گئے نوٹ پر غور کریں!۔ تو بات سمجھ میں آجائے گی۔

شَهْرُ رَمَضَانَ ٱلَّذِىٓ أُنزِلَ فِيهِ ٱلْقُرْءَانُ هُدًى لِّلنَّاسِ وَبَيِّنَٰتٍ مِّنَ ٱلْهُدَىٰ وَٱلْفُرْقَانِ ۚ فَمَن شَهِدَ مِنكُمُ ٱلشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ ۖ وَمَن كَانَ مَرِيضًا أَوْ عَلَىٰ سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِّنْ أَيَّامٍ أُخَرَ ۗ يُرِيدُ ٱللَّهُ بِكُمُ ٱلْيُسْرَ وَلَا يُرِيدُ بِكُمُ ٱلْعُسْرَ وَلِتُكْمِلُوا۟ ٱلْعِدَّةَ وَلِتُكَبِّرُوا۟ ٱللَّهَ عَلَىٰ مَا هَدَىٰكُمْ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ ﴿185﴾

سورۃ البقرۃ آیت 185

رمضان وہ (مقدس) مہینہ ہے جس میں قرآن اتارا گیا جو بنی نوع انسان کے لئے سرچشمۂ ہدایت ہے۔ اور اس میں رہنمائی کی وضاحت بھری دلیلیں ہیں اور یہ حق و باطل میں فرق کر دینے والا ہے۔ پس تم میں سے جو کوئی اس مہینے کو پائے تو چاہیئے کہ اس کے پورے روزے رکھے۔ اور جو کوئی بیمار ہو۔ یا سفر پر ہو۔ تو دوسرے دنوں میں تعداد پوری کر لے۔ اللہ تم پر آسانی چاہتا ہے وہ تم پر سختی نہیں چاہتا تاکہ تم گنتی پوری کر لو۔ اور اس (احسان) پر کہ اس نے تمہیں ہدایت عطا فرمائی ہے اس کی کبریائی و بڑائی بیان کرتے رہو اور اس لئے بھی کہ تم (اللہ کے) شکر گزار بن جاؤ۔

حٰمٓ ﴿1﴾ ج وَٱلْكِتَٰبِ ٱلْمُبِينِ ﴿2﴾ لا إِنَّآ أَنزَلْنَٰهُ فِى لَيْلَةٍ مُّبَٰرَكَةٍ ج إِنَّا كُنَّا مُنذِرِينَ ﴿3﴾ فِيهَا يُفْرَقُ كُلُّ أَمْرٍ حَكِيمٍ ﴿4﴾ لا أَمْرًا مِّنْ عِندِنَآ ج إِنَّا كُنَّا مُرْسِلِينَ ﴿5﴾ ج رَحْمَةً مِّن رَّبِّكَ ج إِنَّهُۥ هُوَ ٱلسَّمِيعُ ٱلْعَلِيمُ ﴿6﴾ لا

سورۃ الدخان آیت ۱ تا ۶

حا میم۔ قسم ہے!۔اس وضاحت بھری کتاب کی۔ بیشک ہم نے اس (قرآن) کو نہایت برکت والی رات (لیلۃ القدر) میں نازل کیا ہے بلاشبہ ہمارا مقصد (بنی نوع انسان کو) خبردار کرنا تھا۔ اس (رمضان کی رات) میں (پورے سال کے لئے) سب حکمت والے معاملے طے کیے جاتے ہے۔ ہمارے (خصوصی) حکم سے۔ بیشک ہم ہی (آگاہی کے لئے رسول) بھیجتے ہیں۔ یہ (سب) خاص تمہارے رب کی رحمت ہے وہ بلاشبہ بڑا سننے والا سب کچھ جاننے والا ہے۔

إِنَّآ أَنزَلْنَٰهُ فِى لَيْلَةِ ٱلْقَدْرِ ﴿1﴾ ج صلے وَمَآ أَدْرَىٰكَ مَا لَيْلَةُ ٱلْقَدْرِ ﴿2﴾ ط لَيْلَةُ ٱلْقَدْرِ خَيْرٌ مِّنْ أَلْفِ شَهْرٍ ﴿3﴾ ط تَنَزَّلُ ٱلْمَلَٰٓئِكَةُ وَٱلرُّوحُ فِيهَا بِإِذْنِ رَبِّهِم مِّن كُلِّ أَمْرٍ ﴿4﴾ لا سَلَٰمٌ هِىَ حَتَّىٰ مَطْلَعِ ٱلْفَجْرِ ﴿5﴾ ع1

سورۃ القدر آیت ۱ تا ۵

https://quranexcel.com

یقیناً ہم نے اس (قرآن) کو نہایت برکت والی رات (لیلۃ القدر) میں نازل کیا۔ اور تم کیا جانو!۔ کہ لیلۃ القدر کیا ہے؟۔ لیلۃ القدر ہزار مہینوں سے بہتر ہے۔ اس میں فرشتے اور روح (الامین) اپنے رب کی اجازت سے (پورے سال کے لئے) ہر بات کا حکم لے کر اترتے ہیں۔ یہ (رات) طلوعِ فجر تک سراسر سلامتی (ہی سلامتی) ہے۔

نوٹ:-

کچھ لوگوں نے سورۃ الدخان کی ان آیتوں کو شعبان کی پندرھویں رات پہ چسپاں کیا ہوا ہے

جبکہ سورۃ البقرہ کی آیت نمبر 185 صاف بتا رہی ہے کہ قرآنِ کریم رمضان میں نازل ہوا ہے شعبان میں نہیں۔

لَيْلَةٍ مُّبٰرَكَةٍ بھی رمضان المبارک کی وہی خیرو برکت والی رات ہے جس کو لَيْلَةِ الْقَدْرِ کہا گیا ہے۔قرآن میں رمضان المبارک کی اس ایک ہی رات کا دو ناموں سے تذکرہ ہے۔

(یعنی سورۃ الدخان میں لَيْلَةٍ مُّبٰرَكَةٍ اور سورۃ القدر میں لَيْلَةِ الْقَدْرِ)

اور دونوں جگہ سال بھر کے احکام متعین کرنے کا ذکر بھی ہے۔

دونوں میں انزلنا استعمال ہوا ہے اور دونوں میں فعل کی نسبت اللہ کی طرف ہے۔کہ ہم نے نازل کیا۔اس صورت میں یہ الگ الگ راتیں ہو سکتی تھیں کہ ایک رات میں اس کے نزول کی نسبت اللہ کی طرف ہوتی اور دوسری میں یکمشت اس کے نزول کی نسبت فرشتے کی طرف ہوتی۔ایک رات کے لیے اللہ تعالی یہ کہتے کہ ہم نے اس کو لیلۃ المبارکہ میں نازل کیا اور دوسری رات کے لیے یہ ہوتا کہ لیلۃ القدر میں فرشتے سارا کا سارا نازل کردہ ایک ساتھ نبی ﷺ کے پاس لے کر پہنچے۔تو یقینا یہ الگ الگ راتیں ہو سکتی تھیں۔لیکن یہاں ایسا نہیں ہے۔اس لیے کہ دونوں کے بارے میں ایک ہی بات کہی جا رہی ہے کہ ہم نے اسے نازل کیا ہے۔ایک ایسی رات میں جو قدر والی بھی ہے اور برکت والی بھی ہے۔

دونوں جگہ لیلۃ کا لفظ آیا ہے۔جو واحد کا صیغہ ہے۔کہ ایک ہی رات میں۔دو روتوں میں نہیں۔اگر سورۃ الدخان اور سورۃ القدر کی بیان کردہ راتیں الگ الگ ہوتیں تو پھر لفظ لیلتین (دو راتوں) اختیار کیا جاتا۔جب کہ قرآن میں ایسا کچھ نہیں۔

واپس

حج ہر صاحبِ استطاعت پر فرض ہے۔

فرضیت حج کی پانچ شرائط ہیں۔

پہلی شرط مسلمان ہونا ہے۔غیر مسلموں پر حج فرض نہیں ہے۔

دوسری شرط عاقل ہونا ہے۔پاگل مجنون پر حج فرض نہیں ہے۔

تیسری شرط بلوغت کی ہے۔نابالغ بچے پر حج فرض نہیں ہے۔

چوتھی شرط آزادی ہے۔غلام و باندی پر حج فرض نہیں ہے۔

پانچویں شرط اس پر مال و جانی استطاعت ہونا ہے۔

مختصراً یہ کہ کسی آزاد۔ عاقل۔ بالغ۔ مسلمان۔ پر جو صحت و تندرستی کی وجہ سے حج کرنے کی قدرت رکھتا ہو اور اس کے پاس ضروریاتِ زندگی کا اتنا سامان ہو کہ سفرِ حج کے علاوہ اپنے اہل و عیال کے واجبی اخراجات پورے کر سکے۔ اور اس قدر زائد رقم بھی موجود ہو جس سے حج کے ضروری تقاضے پورے ہو جائیں۔ تو ایسے شخص پر ایک بار حج کرنا فرض ہو جائے گا۔

حج کی فرضیت کا ثبوت قرآنِ مجید اور صحیح احادیث سے ملتا ہے۔ اللہ پاک نے قرآنِ مجید میں صاحبِ استطاعت شخص کے لیے حج کرنے کا حکم صادر فرمایا ہے۔ اور حج نہ کرنے والے کے لیے وعید وارد ہوئی ہے۔ پھر امت کا اس بات پر اجماع ہے کہ صاحبِ استطاعت شخص پر حج کرنا فرض ہے۔ لہٰذا اصحابِ استطاعت افراد کی ذمہ داری ہے کہ زندگی میں ایک مرتبہ حج کا فریضہ ادا کر لیں۔

نوٹ !۔ اگر زندگی میں کسی بھی موقع پر اوپر بیان کردہ استطاعت ہو گئی یا مزید اس میں فراوانی ہو گئی تو ایک بار حج کرنا اس پر فرض ہو گیا۔ بعد میں حالات بدلے اور کسی طرح سے وہ صاحبِ استطاعت نہ رہا۔ تو حج کی فرضیت ساقط نہ ہو گی۔ اس لیے جب بھی کوئی صاحبِ استطاعت ہو جائے تو تاخیر نہ کرے۔

یہی سب شرائط عورت کے لیے بھی ہیں۔ مگر ایک شرط اضافی ہے کہ شرعی محرم بھی ساتھ ہونا چاہیئے

۞ إِنَّ ٱلصَّفَا وَٱلْمَرْوَةَ مِن شَعَآئِرِ ٱللَّهِ ۖ فَمَنْ حَجَّ ٱلْبَيْتَ أَوِ ٱعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ أَن يَطَّوَّفَ بِهِمَا ۚ وَمَن تَطَوَّعَ خَيْرًا فَإِنَّ ٱللَّهَ شَاكِرٌ عَلِيمٌ ﴿158﴾

سورۃ البقرۃ آیت 158

بلاشبہ صفا اور مروہ اللہ کے شعائر میں سے ہیں۔ پس جو بھی بیت اللہ کا حج یا عمرہ کرے تو اس پر کوئی گناہ نہیں کہ ان کے درمیان سعی کرلے۔ اور جو کوئی بھی اپنی خوشی سے مزید نیکی کرے تو بیشک اللہ قدردان ہے خوب جاننے والا ہے۔

۞ يَسْـَٔلُونَكَ عَنِ ٱلْأَهِلَّةِ ۖ قُلْ هِىَ مَوَٰقِيتُ لِلنَّاسِ وَٱلْحَجِّ ۗ وَلَيْسَ ٱلْبِرُّ بِأَن تَأْتُوا۟ ٱلْبُيُوتَ مِن ظُهُورِهَا وَلَٰكِنَّ ٱلْبِرَّ مَنِ ٱتَّقَىٰ ۗ وَأْتُوا۟ ٱلْبُيُوتَ مِنْ أَبْوَٰبِهَا ۚ وَٱتَّقُوا۟ ٱللَّهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ ﴿189﴾

سورۃ البقرۃ آیت 189

لوگ تجھ سے نئے چاندوں کے بارے میں پوچھتے ہیں۔ کہہ دو کہ یہ بنی نوع انسان کے (روزمرہ معاملات) کی تاریخیں اور حج کے اوقات معلوم کرنے کا ذریعہ ہیں۔ اور یہ کوئی نیکی نہیں کہ (احرام کی حالت میں) تم گھروں میں پچھواڑے کی طرف سے (دیوار پھاند کر) اندر آؤ بلکہ نیکی تو یہ ہے کہ تقویٰ

کی روش اختیار کرو اور گھروں میں ان کے دروازوں سے ہی آیا کرو۔ اور اللہ (کی ناراضی سے) سے ڈرتے رہو تاکہ تم فلاح پاؤ۔

وَأَتِمُّواْ ٱلْحَجَّ وَٱلْعُمْرَةَ لِلَّهِ ۚ فَإِنْ أُحْصِرْتُمْ فَمَا ٱسْتَيْسَرَ مِنَ ٱلْهَدْيِ ۖ وَلَا تَحْلِقُواْ رُءُوسَكُمْ حَتَّىٰ يَبْلُغَ ٱلْهَدْىُ مَحِلَّهُۥ ۚ فَمَن كَانَ مِنكُم مَّرِيضًا أَوْ بِهِۦٓ أَذًى مِّن رَّأْسِهِۦ ۚ فَفِدْيَةٌ مِّن صِيَامٍ أَوْ صَدَقَةٍ أَوْ نُسُكٍ ۚ فَإِذَآ أَمِنتُمْ فَمَن تَمَتَّعَ بِٱلْعُمْرَةِ إِلَى ٱلْحَجِّ فَمَا ٱسْتَيْسَرَ مِنَ ٱلْهَدْيِ ۚ فَمَن لَّمْ يَجِدْ فَصِيَامُ ثَلَٰثَةِ أَيَّامٍ فِى ٱلْحَجِّ وَسَبْعَةٍ إِذَا رَجَعْتُمْ ۗ تِلْكَ عَشَرَةٌ كَامِلَةٌ ۗ ذَٰلِكَ لِمَن لَّمْ يَكُنْ أَهْلُهُۥ حَاضِرِى ٱلْمَسْجِدِ ٱلْحَرَامِ ۚ وَٱتَّقُواْ ٱللَّهَ وَٱعْلَمُوٓاْ أَنَّ ٱللَّهَ شَدِيدُ ٱلْعِقَابِ ﴿196﴾ ع24

سورۃ البقرۃ آیت 196

اور اللہ (کی رضا) کے لئے حج و عمرہ کو پورا کرو اور اگر کسی مجبوری کے تحت روک لئے جاؤ تو جو قربانی میسر ہو کر دو۔ اور اپنے سر نہ منڈواؤ جب تک کہ قربانی اپنی جگہ پر نہ پہنچ جائے (جہاں اس نے ذبح ہونا ہے)۔ البتہ تم میں سے جو بیمار ہو یا اس کے سر میں کوئی تکلیف ہو (جس بنا پر سر منڈا لے) تو اس پر فدیہ۔ روزہ۔ صدقہ۔ یا قربانی ہے۔ پھر جب تمہیں امن و اطمینان حاصل ہو جائے تو جو کوئی (حج تمتع کا) عمرہ کر کے حج کے موقع تک فائدہ اٹھانا چاہے تو جیسی قربانی میسر ہو کر دے۔ اور جس کو (قربانی) نہ

ملے تو وہ تین روزے ایام حج میں رکھے اور سات جب واپس جائے یہ پورے دس ہوئے۔ یہ (حج تمتع) اس شخص کے لئے ہے جس کے اہل وعیال حدود مکہ میں نہ رہتے ہوں۔ اور اللہ (کی نافرمانی) سے ڈرتے رہو اور جان رکھو کہ اللہ سخت سزا دینے والا ہے۔

ٱلْحَجُّ أَشْهُرٌ مَّعْلُومَٰتٌ ۚ فَمَن فَرَضَ فِيهِنَّ ٱلْحَجَّ فَلَا رَفَثَ وَلَا فُسُوقَ وَلَا جِدَالَ فِى ٱلْحَجِّ ۗ وَمَا تَفْعَلُوا۟ مِنْ خَيْرٍ يَعْلَمْهُ ٱللَّهُ ۗ وَتَزَوَّدُوا۟ فَإِنَّ خَيْرَ ٱلزَّادِ ٱلتَّقْوَىٰ ۚ وَٱتَّقُونِ يَٰٓأُو۟لِى ٱلْأَلْبَٰبِ ﴿197﴾

سورۃ البقرۃ آیت 197

حج کے چند مہینے مقررہ ہیں تو جو کوئی ان میں حج کی ادائیگی لازم کرلے تو پھر حج کے دوران نہ (بیوی سے) مباشرت کرے نہ کوئی گناہ کا کام کرے اور نہ کسی سے لڑائی جھگڑا کرے۔ اور جو نیک کام تم کرو گے وہ سب اللہ کے علم میں ہیں۔ اور زادِ راہ ساتھ لیتے جاؤ اور بہترین زادِ راہ تو بلاشبہ تقویٰ ہے۔ اور اے عقل رکھنے والو! مجھی سے ڈرتے رہو۔

لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ أَن تَبْتَغُوا۟ فَضْلًا مِّن رَّبِّكُمْ ۚ فَإِذَآ أَفَضْتُم مِّنْ عَرَفَٰتٍ فَٱذْكُرُوا۟ ٱللَّهَ عِندَ ٱلْمَشْعَرِ ٱلْحَرَامِ ۖ وَٱذْكُرُوهُ كَمَا هَدَىٰكُمْ وَإِن كُنتُم مِّن قَبْلِهِۦ

https://quranexcel.com

لَمِنَ ٱلضَّآلِّينَ﴿198﴾ ثُمَّ أَفِيضُواْ مِنْ حَيْثُ أَفَاضَ ٱلنَّاسُ وَٱسْتَغْفِرُواْ ٱللَّهَ ۚ إِنَّ ٱللَّهَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ﴿199﴾

سورۃ البقرۃ آیت ۱۹۸۔۱۹۹

تم پر کوئی الزام نہیں ہے کہ تم حج کے دوران (بذریعہ تجارت) اپنے رب کا فضل تلاش کرو۔ توجب عرفات سے لوٹو تو مشعر الحرام کے پاس (مزدلفہ میں) اللہ کو یاد کرو۔ اور ایسے یاد کرو جیسے اس نے تمہیں ہدایت کی ہے اگرچہ اس سے پہلے تم محض بھٹکے ہوئے تھے۔ پھر تم لوٹو جہاں سے سارے لوٹ کر آتے ہیں اور اللہ سے بخشش مانگتے رہو۔ بیشک اللہ بہت بخشنے والا نہایت رحم کرنے والا ہے۔

فَإِذَا قَضَيْتُم مَّنَٰسِكَكُمْ فَٱذْكُرُواْ ٱللَّهَ كَذِكْرِكُمْ ءَابَآءَكُمْ أَوْ أَشَدَّ ذِكْرًا ۗ فَمِنَ ٱلنَّاسِ مَن يَقُولُ رَبَّنَآ ءَاتِنَا فِى ٱلدُّنْيَا وَمَا لَهُۥ فِى ٱلْءَاخِرَةِ مِنْ خَلَٰقٍ﴿200﴾ وَمِنْهُم مَّن يَقُولُ رَبَّنَآ ءَاتِنَا فِى ٱلدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِى ٱلْءَاخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ ٱلنَّارِ﴿201﴾ أُوْلَٰٓئِكَ لَهُمْ نَصِيبٌ مِّمَّا كَسَبُواْ ۚ وَٱللَّهُ سَرِيعُ ٱلْحِسَابِ﴿202﴾

سورۃ البقرۃ آیت ۲۰۰۔۲۰۲

پھر جب حج کے پورے ارکان ادا کر چکو تو پھر اللہ کو ایسے یاد کرو جیسے اپنے باپ داداؤں کو یاد کیا کرتے تھے بلکہ (اللہ کو) اس سے بھی کہیں بڑھ کر یاد کرو۔ اور لوگوں میں کچھ ایسے بھی ہیں جو کہتے ہیں کہ

اے ہمارے رب !۔ ہمیں (جو کچھ دینا ہے) اسی دنیا ہی میں دے دے ایسے شخص کا آخرت میں کچھ بھی حصہ نہیں ہے۔ اور کچھ ایسے ہیں جو دعا کرتے ہیں کہ اے ہمارے رب !۔ ہمیں دنیا میں بھی بھلائی عطا کر دے اور آخرت میں بھی بھلائی عطا کر اور ہمیں دوزخ کے عذاب سے (ہر صورت) بچا لے۔ یہی وہ لوگ ہیں جنہیں ان کی کمائی کا حصہ (دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی) ملے گا اور اللہ بہت جلد (ان کا) حساب چکتا کرنے والا ہے۔

۞ وَٱذْكُرُواْ ٱللَّهَ فِىٓ أَيَّامٍ مَّعْدُودَٰتٍ ۚ فَمَن تَعَجَّلَ فِى يَوْمَيْنِ فَلَآ إِثْمَ عَلَيْهِ وَمَن تَأَخَّرَ فَلَآ إِثْمَ عَلَيْهِ ۚ لِمَنِ ٱتَّقَىٰ ۗ وَٱتَّقُواْ ٱللَّهَ وَٱعْلَمُوٓاْ أَنَّكُمْ إِلَيْهِ تُحْشَرُونَ ﴿203﴾

سورۃ البقرۃ آیت 203

اور گنتی کے ان چند دنوں میں اللہ کو یاد کرو پھر جو جلدی کرے اور (منیٰ سے) دو ہی دن میں چلا جائے تو اس پر کوئی گناہ نہیں ہے۔ اور جو دیر کرے (تیسرے دن تک) اس پر بھی کوئی گناہ نہیں ہے۔ یہ سب اس کے لئے ہے جو نافرمانی سے بچتا رہے۔ اور اللہ کا تقویٰ اختیار کرو اور جان رکھو کہ تم سب اسی کے حضور محشر میں جمع کیے جاؤ گے۔

يَسْـَٔلُونَكَ عَنِ ٱلشَّهْرِ ٱلْحَرَامِ قِتَالٍ فِيهِ ۖ قُلْ قِتَالٌ فِيهِ كَبِيرٌ ۖ وَصَدٌّ عَن سَبِيلِ ٱللَّهِ وَكُفْرٌۢ بِهِۦ وَٱلْمَسْجِدِ ٱلْحَرَامِ وَإِخْرَاجُ أَهْلِهِۦ مِنْهُ أَكْبَرُ عِندَ ٱللَّهِ ۚ وَٱلْفِتْنَةُ أَكْبَرُ مِنَ ٱلْقَتْلِ ۗ وَلَا يَزَالُونَ يُقَٰتِلُونَكُمْ حَتَّىٰ يَرُدُّوكُمْ عَن دِينِكُمْ إِنِ ٱسْتَطَٰعُوا۟ ۚ وَمَن يَرْتَدِدْ مِنكُمْ عَن دِينِهِۦ فَيَمُتْ وَهُوَ كَافِرٌ فَأُو۟لَٰٓئِكَ حَبِطَتْ أَعْمَٰلُهُمْ فِى ٱلدُّنْيَا وَٱلْـَٔاخِرَةِ ۖ وَأُو۟لَٰٓئِكَ أَصْحَٰبُ ٱلنَّارِ ۖ هُمْ فِيهَا خَٰلِدُونَ ﴿217﴾

سورۃ البقرۃ آیت 217

تجھ سے حرمت والے مہینے میں لڑائی کے بارے پوچھتے ہیں کہہ دو کہ اس میں جنگ کرنا بڑا گناہ ہے (مگر) اللہ کی راہ سے روکنا۔ اور اس سے کفر کرنا۔ ور مسجد حرام سے باز رکھنا۔ اور اس کے رہنے والوں کو اس میں سے نکالنا۔ اللہ کے نزدیک اس سے بھی بڑے گناہ ہے اور فتنہ انگیزی قتل سے بھی بڑا جرم ہے۔ اور وہ لوگ برابر تم سے لڑتے رہیں گے یہاں تک کہ اگر ان کا بس چلے تو وہ تمہیں تمہارے دین سے ہی پھیر دیں۔ (مگر یاد رکھو) کہ تم میں سے جو بھی اپنے دین سے پھرے اور کفر کی حالت میں مر جائے۔ تو یہ وہ لوگ ہیں جن کے اعمال دنیا و آخرت میں ضائع ہو گئے یہی لوگ دوزخی ہیں جو ہمیشہ ہمیشہ اس میں رہیں گے۔

فِيهِ ءَايَٰتُۢ بَيِّنَٰتٌ مَّقَامُ إِبْرَٰهِيمَ ۖ وَمَن دَخَلَهُۥ كَانَ ءَامِنًا ۗ وَلِلَّهِ عَلَى ٱلنَّاسِ حِجُّ ٱلْبَيْتِ مَنِ ٱسْتَطَاعَ إِلَيْهِ سَبِيلًا ۚ وَمَن كَفَرَ فَإِنَّ ٱللَّهَ غَنِىٌّ عَنِ ٱلْعَٰلَمِينَ ﴿97﴾

سورۃ آل عمران آیت 97

اس میں واضح نشانیاں ہیں (اور) مقام ابراہیمؑ ہے۔ اور جو کوئی اس میں داخل ہوا اس نے امن پالیا اور اللہ نے بنی نوع انسان پر جو اس تک پہنچنے کی استطاعت رکھتے ہوں اس گھر کا حج فرض کر دیا ہے۔ اور جو کوئی انکار کرے تو بیشک اللہ تمام جہان والوں سے بے نیاز ہے۔

وَأَذَٰنٌ مِّنَ ٱللَّهِ وَرَسُولِهِۦٓ إِلَى ٱلنَّاسِ يَوْمَ ٱلْحَجِّ ٱلْأَكْبَرِ أَنَّ ٱللَّهَ بَرِىٓءٌ مِّنَ ٱلْمُشْرِكِينَ ۙ وَرَسُولُهُۥ ۚ فَإِن تُبْتُمْ فَهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ ۖ وَإِن تَوَلَّيْتُمْ فَٱعْلَمُوٓا۟ أَنَّكُمْ غَيْرُ مُعْجِزِى ٱللَّهِ ۗ وَبَشِّرِ ٱلَّذِينَ كَفَرُوا۟ بِعَذَابٍ أَلِيمٍ ﴿3﴾ ۙ

سورۃ التوبۃ آیت 3

اللہ اور اس کے رسول کی طرف سے سب لوگوں کو حج اکبر والے دن آگاہ کیا جاتا ہے کہ اللہ اور اس کا رسول ان مشرکین سے قطعی بیزار ہیں۔ پس اگر اب بھی تم توبہ کر لو تو تمہارے حق میں بہتر ہے۔ اور اگر نہ مانو تو پھر جان رکھو کہ تم اللہ کو کبھی بھی ہرا نہیں سکو گے۔ اور (اے نبیؐ) ان کافروں کو المناک عذاب کی خوش خبری سنا دو۔

إِنَّ ٱلَّذِينَ كَفَرُواْ وَيَصُدُّونَ عَن سَبِيلِ ٱللَّهِ وَٱلْمَسْجِدِ ٱلْحَرَامِ ٱلَّذِى جَعَلْنَٰهُ لِلنَّاسِ سَوَآءً ٱلْعَٰكِفُ فِيهِ وَٱلْبَادِ ۚ وَمَن يُرِدْ فِيهِ بِإِلْحَادٍۭ بِظُلْمٍ نُّذِقْهُ مِنْ عَذَابٍ أَلِيمٍ ﴿25﴾ ع3

سورۃالحج آیت 25

بیشک جو لوگ کافر و ناشکرے ہو گئے اور (لوگوں کو) اللہ کے راستے اور مسجد حرام سے سے روکتے ہیں جسے ہم نے بنی نوع انسان کے لئے یکساں (عبادت گاہ) بنادیا ہے وہاں پر مقیم اور پردیسی دونوں برابر ہیں۔ اور جو بھی اس میں ظلم و جبر سے بگاڑ چاہے تو ہم اسے دردناک عذاب کا مزہ چکھائیں گے۔

وَإِذْ بَوَّأْنَا لِإِبْرَٰهِيمَ مَكَانَ ٱلْبَيْتِ أَن لَّا تُشْرِكْ بِى شَيْـًٔا وَطَهِّرْ بَيْتِىَ لِلطَّآئِفِينَ وَٱلْقَآئِمِينَ وَٱلرُّكَّعِ ٱلسُّجُودِ ﴿26﴾

سورۃالحج آیت 26

اور جب ہم نے ابراہیمؑ کے لئے خانہ کعبہ کی جگہ معین کر دی (تو ارشاد ہوا) کہ۔ میرے ساتھ کسی کو شریک نہ کرنا اور میرے گھر کو طواف کرنے والوں۔ اور قیام کرنے والوں۔ اور رکوع و سجود کرنے والوں کے لئے پاک صاف رکھنا۔

وَأَذِّن فِى ٱلنَّاسِ بِٱلْحَجِّ يَأْتُوكَ رِجَالًا وَعَلَىٰ كُلِّ ضَامِرٍ يَأْتِينَ مِن كُلِّ فَجٍّ عَمِيقٍ ﴿27﴾

سورۃالحج آیت 27

اور بنی نوع انسان کے لئے حج کااعلان کردو کہ لوگ تیرے پاس پیدل چل کے۔اور دُبلے پتلے اونٹوں پر۔دور دراز کے سب راستوں سے آئیں گے۔

لِّيَشْهَدُوا۟ مَنَٰفِعَ لَهُمْ وَيَذْكُرُوا۟ ٱسْمَ ٱللَّهِ فِىٓ أَيَّامٍ مَّعْلُومَٰتٍ عَلَىٰ مَا رَزَقَهُم مِّنۢ بَهِيمَةِ ٱلْأَنْعَٰمِ ۖ فَكُلُوا۟ مِنْهَا وَأَطْعِمُوا۟ ٱلْبَآئِسَ ٱلْفَقِيرَ ﴿28﴾

سورۃالحج آیت 28

تاکہ وہ اپنے ہی فائدوں کے لئے حاضر ہوں اور اللہ نے جو چوپائے انہیں دیئے ہیں ان پر مقررہ (قربانی کے) دنوں میں (ذبح کرتے وقت) اللہ کا نام لیں۔پھر ان میں سے خود بھی کھائیں اور محتاج فقیر کو بھی کھلائیں۔

ثُمَّ لْيَقْضُوا۟ تَفَثَهُمْ وَلْيُوفُوا۟ نُذُورَهُمْ وَلْيَطَّوَّفُوا۟ بِٱلْبَيْتِ ٱلْعَتِيقِ ﴿29﴾

سورۃالحج آیت 29

پھر چاہیئے کہ لوگ اپنا میل کچیل دور کریں اور اپنی نذریں پوری کریں اور سب سے پرانے گھر (یعنی بیت اللہ) کا طواف کریں۔

ذَٰلِكَ وَمَن يُعَظِّمْ حُرُمَٰتِ ٱللَّهِ فَهُوَ خَيْرٌ لَّهُۥ عِندَ رَبِّهِۦ ۗ وَأُحِلَّتْ لَكُمُ ٱلْأَنْعَٰمُ إِلَّا مَا يُتْلَىٰ عَلَيْكُمْ ۖ فَٱجْتَنِبُوا۟ ٱلرِّجْسَ مِنَ ٱلْأَوْثَٰنِ وَٱجْتَنِبُوا۟ قَوْلَ ٱلزُّورِ ﴿30﴾ حُنَفَآءَ لِلَّهِ غَيْرَ مُشْرِكِينَ بِهِۦ ۚ وَمَن يُشْرِكْ بِٱللَّهِ فَكَأَنَّمَا خَرَّ مِنَ ٱلسَّمَآءِ فَتَخْطَفُهُ ٱلطَّيْرُ أَوْ تَهْوِى بِهِ ٱلرِّيحُ فِى مَكَانٍ سَحِيقٍ ﴿31﴾

سورۃالحج آیت ۳۰۔۳۱

یہی (حکم) ہے جو بھی اللہ کی معزز و محترم کردہ چیزوں کی تعظیم کرے تو اس کے رب کے نزدیک اس کے لئے یہ بہت بہتر ہے۔ اور تمہارے لئے مویشی حلال کر دیئے ہیں سوائے ان کے جو تمہیں پڑھ کر سنائے جاتے رہے ہیں۔ پس تم بتوں کی ناپاکی سے بچ کے رہو اور جھوٹی بات سے اجتناب کرو۔ خالص یکسوئی کے ساتھ اللہ ہی کے ہو کر رہو اس کے ساتھ کسی کو بھی شریک نہ ٹھہراؤ۔ اور جو کوئی بھی اللہ کے ساتھ شریک مقرر کرلیتا ہے تو گویا کہ وہ آسمان سے گر پڑا تو پرندوں نے اس کو نوچ لیا یا ہوا نے ہی اُڑا کر اسے کسی دور دراز جگہ پر پھینک دیا۔

ذَٰلِكَ وَمَن يُعَظِّمْ شَعَٰٓئِرَ ٱللَّهِ فَإِنَّهَا مِن تَقْوَى ٱلْقُلُوبِ ﴿32﴾

سورۃ الحج آیت 32

یہی (حکم) ہے اور جو کوئی اللہ کے نامزد شعائر کی تعظیم کرے تو بلاشبہ یہ دلوں کے تقویٰ سے (ہی ممکن) ہے۔

لَكُمْ فِيهَا مَنَٰفِعُ إِلَىٰٓ أَجَلٍ مُّسَمًّى ثُمَّ مَحِلُّهَآ إِلَى ٱلْبَيْتِ ٱلْعَتِيقِ ﴿33﴾ ع4

سورۃ الحج آیت 33

ان میں تمہارے لئے ایک وقت معین تک فائدے ہیں پھر ان کے ذبح کرنے کا مقام اسی قدیمی گھر (یعنی بیت اللہ) کی طرف ہے۔

وَلِكُلِّ أُمَّةٍ جَعَلْنَا مَنسَكًا لِّيَذْكُرُواْ ٱسْمَ ٱللَّهِ عَلَىٰ مَا رَزَقَهُم مِّنۢ بَهِيمَةِ ٱلْأَنْعَٰمِ ۗ فَإِلَٰهُكُمْ إِلَٰهٌ وَٰحِدٌ فَلَهُۥٓ أَسْلِمُواْ ۗ وَبَشِّرِ ٱلْمُخْبِتِينَ ﴿34﴾ ۙ ٱلَّذِينَ إِذَا ذُكِرَ ٱللَّهُ وَجِلَتْ قُلُوبُهُمْ وَٱلصَّٰبِرِينَ عَلَىٰ مَآ أَصَابَهُمْ وَٱلْمُقِيمِى ٱلصَّلَوٰةِ وَمِمَّا رَزَقْنَٰهُمْ يُنفِقُونَ ﴿35﴾

سورۃالحج آیت ۳۴۔۳۵

اور ہم نے ہر امت کے لئے قربانی مقرر کر دی تھی تاکہ اللہ نے جو مویشی انہیں دیئے ہیں ان پر (ذبح کرتے وقت) اللہ کا نام لے لیا کریں۔ پس تم سب کی عبادت کے لائق تو صرف واحد و یکتا اکیلا اللہ ہی ہے تو اسی کے مسلمان بن کے رہو۔ اور عاجزی کرنے والوں کو خوشخبری سنا دو۔ وہ لوگ کہ جب اللہ کا نام لیا جاتا ہے تو ان کے دل ڈر جاتے ہیں اور جب ان پر کوئی مصیبت آتی ہے تو صبر کر لیتے ہیں اور پابندی سے نماز ادا کرتے ہیں اور جو کچھ ہم نے ان کو دیا ہے۔ اس میں سے (اللہ کی راہ میں) خرچ کرتے ہیں۔

وَٱلْبُدْنَ جَعَلْنَٰهَا لَكُم مِّن شَعَٰٓئِرِ ٱللَّهِ لَكُمْ فِيهَا خَيْرٌ ۖ فَٱذْكُرُوا۟ ٱسْمَ ٱللَّهِ عَلَيْهَا صَوَآفَّ ۖ فَإِذَا وَجَبَتْ جُنُوبُهَا فَكُلُوا۟ مِنْهَا وَأَطْعِمُوا۟ ٱلْقَانِعَ وَٱلْمُعْتَرَّ ۚ كَذَٰلِكَ سَخَّرْنَٰهَا لَكُمْ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ ﴿36﴾

سورۃالحج آیت 36

اور ہم نے تمہارے لئے قربانی کے اونٹوں کو بھی شعائر اللہ بنا دیا ہے تمہارے لئے ان میں فائدے بھی ہیں۔ تو (قربانی کرتے وقت) تم ان کو صف میں کھڑا کر کے اللہ کا نام لیا کرو۔ پھر جب وہ پہلو پر گر

https://quranexcel.com

پڑیں تو ان میں سے خود بھی کھاؤ اور قناعت سے بیٹھ رہنے والوں۔اور سائلوں کو بھی کھلاؤ۔اسی طرح ہم نے ان جانوروں کو تمہارے لئے مسخر کر دیا ہے تاکہ تم شکر ادا کرو۔

لَن يَنَالَ ٱللَّهَ لُحُومُهَا وَلَا دِمَآؤُهَا وَلَٰكِن يَنَالُهُ ٱلتَّقْوَىٰ مِنكُمْ ۚ كَذَٰلِكَ سَخَّرَهَا لَكُمْ لِتُكَبِّرُواْ ٱللَّهَ عَلَىٰ مَا هَدَىٰكُمْ ۗ وَبَشِّرِ ٱلْمُحْسِنِينَ ﴿37﴾

سورۃ الحج آیت 37

اللہ کو نہ تو ان کا گوشت اور نہ ہی ان کا خون پہنچتا ہے البتہ تمہارا تقویٰ اس کے ہاں پہنچ جاتا ہے۔اسی طرح اللہ نے ان کو تمہارے لئے مسخر کر دیا ہے تاکہ تم اللہ کی بڑائی و بزرگی بیان کرتے رہو اس پر کہ اس نے تمہیں ہدایت دے دی۔اور احسان کرنے والوں کو خوشخبری سنا دو۔

واپس

زکوۃ فرض ہے۔

ٱلَّذِينَ يُؤْمِنُونَ بِٱلْغَيْبِ وَيُقِيمُونَ ٱلصَّلَوٰةَ وَمِمَّا رَزَقْنَٰهُمْ يُنفِقُونَ ﴿3﴾

سورۃ البقرۃ آیت 3

وہ جو غیب پر ایمان لاتے ہیں اور نماز قائم کرتے ہیں اور جو رزق ہم نے ان کو عطا کیا ہے (اس میں سے) خرچ کرتے ہیں۔

وَأَقِيمُواْ ٱلصَّلَوٰةَ وَءَاتُواْ ٱلزَّكَوٰةَ وَٱرۡكَعُواْ مَعَ ٱلرَّٰكِعِينَ ﴿43﴾ أَتَأۡمُرُونَ ٱلنَّاسَ بِٱلۡبِرِّ وَتَنسَوۡنَ أَنفُسَكُمۡ وَأَنتُمۡ تَتۡلُونَ ٱلۡكِتَٰبَۚ أَفَلَا تَعۡقِلُونَ ﴿44﴾ وَٱسۡتَعِينُواْ بِٱلصَّبۡرِ وَٱلصَّلَوٰةِۚ وَإِنَّهَا لَكَبِيرَةٌ إِلَّا عَلَى ٱلۡخَٰشِعِينَ ﴿45﴾

سورۃ البقرۃ آیت 43

اور نماز قائم کرو اور زکوۃ ادا کرو اور رکوع کرنے والوں کے ساتھ رکوع کیا کرو۔ کیا تم لوگوں کو تو نیکی کا حکم کرتے ہو؟۔ اور اپنے آپ کو بھول جاتے ہو حالانکہ تم کتاب (اللہ) کی تلاوت کرتے ہو کیا پھر بھی تم عقل نہیں رکھتے؟۔ اور صبر اور نماز سے مدد لیا کرو اور بیشک یہ بھاری ضرور ہے سوائے ان بندوں کے جو خشوع و خضوع کرنے والے ہیں۔

وَإِذۡ أَخَذۡنَا مِيثَٰقَ بَنِيٓ إِسۡرَٰٓءِيلَ لَا تَعۡبُدُونَ إِلَّا ٱللَّهَ وَبِٱلۡوَٰلِدَيۡنِ إِحۡسَٰنٗا وَذِي ٱلۡقُرۡبَىٰ وَٱلۡيَتَٰمَىٰ وَٱلۡمَسَٰكِينِ وَقُولُواْ لِلنَّاسِ حُسۡنٗا وَأَقِيمُواْ ٱلصَّلَوٰةَ وَءَاتُواْ ٱلزَّكَوٰةَ ثُمَّ تَوَلَّيۡتُمۡ إِلَّا قَلِيلٗا مِّنكُمۡ وَأَنتُم مُّعۡرِضُونَ ﴿83﴾

سورۃ البقرۃ آیت 83

اور جب ہم نے اولادِ اسرائیل سے پختہ عہد لیا کہ اللہ کے علاوہ تم کسی کی عبادت نہ کرنا۔اور والدین۔ اور رشتہ داروں۔اور یتیموں۔اور مسکینوں کے ساتھ نیک سلوک کرنا۔اور لوگوں سے اچھی بات کہنا ۔اور نماز قائم کرنا۔اور زکوۃ دیتے رہنا مگر سوائے چند ایک کے تم سب (اس عہد سے) پھر گئے اور تم ہو ہی اعراض کرنے والے۔

وَأَقِيمُواْ ٱلصَّلَوٰةَ وَءَاتُواْ ٱلزَّكَوٰةَ ۚ وَمَا تُقَدِّمُواْ لِأَنفُسِكُم مِّنْ خَيْرٍ تَجِدُوهُ عِندَ ٱللَّهِ ۗ إِنَّ ٱللَّهَ بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرٌ ﴿110﴾

سورۃ البقرۃ آیت 110

اور نماز قائم کرو اور زکوۃ دیتے رہو اور جو بھلائی بھی تم اپنے لئے آگے بھیجو گے اسے اللہ کے ہاں موجود پاؤ گے۔بیشک اللہ اس پر جو عمل تم کرتے ہو گہرائی سے دیکھنے والا ہے۔

۞ لَّيْسَ ٱلْبِرَّ أَن تُوَلُّواْ وُجُوهَكُمْ قِبَلَ ٱلْمَشْرِقِ وَٱلْمَغْرِبِ وَلَٰكِنَّ ٱلْبِرَّ مَنْ ءَامَنَ بِٱللَّهِ وَٱلْيَوْمِ ٱلْءَاخِرِ وَٱلْمَلَٰٓئِكَةِ وَٱلْكِتَٰبِ وَٱلنَّبِيِّۦنَ وَءَاتَى ٱلْمَالَ عَلَىٰ حُبِّهِۦ ذَوِى ٱلْقُرْبَىٰ وَٱلْيَتَٰمَىٰ وَٱلْمَسَٰكِينَ وَٱبْنَ ٱلسَّبِيلِ وَٱلسَّآئِلِينَ وَفِى ٱلرِّقَابِ وَأَقَامَ ٱلصَّلَوٰةَ

https://quranexcel.com

وَءَاتَى ٱلزَّكَوٰةَ وَٱلْمُوفُونَ بِعَهْدِهِمْ إِذَا عَٰهَدُوا۟ ۖ وَٱلصَّٰبِرِينَ فِى ٱلْبَأْسَآءِ وَٱلضَّرَّآءِ وَحِينَ ٱلْبَأْسِ ۗ أُو۟لَٰٓئِكَ ٱلَّذِينَ صَدَقُوا۟ ۖ وَأُو۟لَٰٓئِكَ هُمُ ٱلْمُتَّقُونَ ﴿177﴾

سورۃ البقرۃ آیت 177

نیکی یہ نہیں کہ مشرق و مغرب کی طرف منہ کرلو بلکہ نیکی تو یہ ہے کہ اللہ پر۔ قیامت کے دن پر۔ فرشتوں پر۔ اللہ کی کتابوں پر۔ اور نبیوں پر ایمان رکھنے والا ہو۔ جو مال سے محبت کے باوجود قرابت داروں۔ یتیموں۔ مسکینوں۔ مسافروں۔ اور سوال کرنے والوں کو دے۔ غلاموں کو آزاد کرانے پر خرچ کرے۔ اور نماز کی پابندی کرے۔ اور زکوۃ دیتا رہے۔ جب وعدہ کرے تو پورا کرے۔ تنگدستی دکھ درد اور لڑائی کے وقت صبر کرے۔ یہی لوگ سچے ہیں اور یہی لوگ متقی ہیں۔

إِنَّ ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ وَعَمِلُوا۟ ٱلصَّٰلِحَٰتِ وَأَقَامُوا۟ ٱلصَّلَوٰةَ وَءَاتَوُا۟ ٱلزَّكَوٰةَ لَهُمْ أَجْرُهُمْ عِندَ رَبِّهِمْ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ ﴿277﴾

سورۃ البقرۃ آیت 277

بیشک جو لوگ ایمان لائے اور عمل صالح کرتے رہے اور نماز پڑھتے اور زکوۃ دیتے رہے ان کا اجر ان کے رب کے پاس ہے اور ان کو نہ تو کچھ خوف ہوگا اور نہ ہی وہ غمناک ہوں گے۔

أَلَمْ تَرَ إِلَى ٱلَّذِينَ قِيلَ لَهُمْ كُفُّوٓاْ أَيْدِيَكُمْ وَأَقِيمُواْ ٱلصَّلَوٰةَ وَءَاتُواْ ٱلزَّكَوٰةَ فَلَمَّا كُتِبَ عَلَيْهِمُ ٱلْقِتَالُ إِذَا فَرِيقٌ مِّنْهُمْ يَخْشَوْنَ ٱلنَّاسَ كَخَشْيَةِ ٱللَّهِ أَوْ أَشَدَّ خَشْيَةً ۚ وَقَالُواْ رَبَّنَا لِمَ كَتَبْتَ عَلَيْنَا ٱلْقِتَالَ لَوْلَآ أَخَّرْتَنَآ إِلَىٰٓ أَجَلٍ قَرِيبٍ ۗ قُلْ مَتَٰعُ ٱلدُّنْيَا قَلِيلٌ وَٱلْـَٔاخِرَةُ خَيْرٌ لِّمَنِ ٱتَّقَىٰ وَلَا تُظْلَمُونَ فَتِيلًا ﴿77﴾

سورۃالنساء آیت 77

کیا تم نے ان لوگوں کو نہیں دیکھا جنہیں کہا گیا تھا کہ اپنے ہاتھ ؟(جہاد سے فی الحال) روکے رکھو اور نماز قائم کرو اور زکوۃ دو پھر جب ان پر جہاد فرض کر دیا گیا تو ان میں سے بعض لوگ ایسے ڈرنے لگے جیسا کہ اللہ کا ڈر یا اس سے بھی کہیں زیادہ خوف ہو؟۔اور کہنے لگے کہ اے ہمارے رب !۔تو نے ہم پر جہاد کیوں فرض کر دیا تھوڑی سی مدت اور ہمیں کیوں نہ مہلت دے دی؟۔ان سے کہہ دو کہ دنیا کا فائدہ بہت تھوڑا سا ہے اور متقی لوگوں کے لئے آخرت ہی بہت بہتر ہے۔اور تم پر سوت کے ایک ادنی سے دھاگے برابر بھی ظلم نہیں کیا جائے گا۔

لَّٰكِنِ ٱلرَّٰسِخُونَ فِى ٱلْعِلْمِ مِنْهُمْ وَٱلْمُؤْمِنُونَ يُؤْمِنُونَ بِمَآ أُنزِلَ إِلَيْكَ وَمَآ أُنزِلَ مِن قَبْلِكَ ۚ وَٱلْمُقِيمِينَ ٱلصَّلَوٰةَ ۚ وَٱلْمُؤْتُونَ ٱلزَّكَوٰةَ وَٱلْمُؤْمِنُونَ بِٱللَّهِ وَٱلْيَوْمِ ٱلْـَٔاخِرِ أُوْلَٰٓئِكَ سَنُؤْتِيهِمْ أَجْرًا عَظِيمًا ﴿162﴾ ع22

https://quranexcel.com

سورۃالنساء آیت 162

لیکن ان میں سے جو علم میں پختہ اور ایمان والے ہیں وہ سب اس پر ایمان لاتے ہیں جو تجھ پر نازل ہوا اور جو تجھ سے پہلے نازل ہو چکا ہے۔اور نماز قائم کرتے ہیں۔اور زکوۃ دیتےاور اللہ اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتے ہیں۔یہ وہ لوگ ہیں جن کو ہم اجر عظیم عطا کریں گے۔

۞ وَلَقَدْ أَخَذَ ٱللَّهُ مِيثَٰقَ بَنِىٓ إِسْرَٰٓءِيلَ وَبَعَثْنَا مِنْهُمُ ٱثْنَىْ عَشَرَ نَقِيبًا ۖ وَقَالَ ٱللَّهُ إِنِّى مَعَكُمْ ۖ لَئِنْ أَقَمْتُمُ ٱلصَّلَوٰةَ وَءَاتَيْتُمُ ٱلزَّكَوٰةَ وَءَامَنتُم بِرُسُلِى وَعَزَّرْتُمُوهُمْ وَأَقْرَضْتُمُ ٱللَّهَ قَرْضًا حَسَنًا لَّأُكَفِّرَنَّ عَنكُمْ سَيِّـَٔاتِكُمْ وَلَأُدْخِلَنَّكُمْ جَنَّٰتٍ تَجْرِى مِن تَحْتِهَا ٱلْأَنْهَٰرُ ۚ فَمَن كَفَرَ بَعْدَ ذَٰلِكَ مِنكُمْ فَقَدْ ضَلَّ سَوَآءَ ٱلسَّبِيلِ ﴿12﴾

سورۃالمائدۃ آیت 12

اور البتہ یقیناً اللہ نے اولادِ اسرائیل سے عہد لیا اور ہم نے ان میں بارہ سردار مقرر کیے۔اور اللہ نے کہا میں تمہارے ساتھ ہوں اگر تم نماز کی پابندی کرتے رہو۔اور زکوۃ دیتے رہو۔اور میرے سب رسولوں پر ایمان لاؤ اور ان کی مدد بھی کرو۔اور اللہ کو قرض حسنہ دو۔تو میں ضرور تم سے تمہارے گناہ مٹادوں گا اور لازمی تمہیں ایسے باغوں میں داخل کروں گا جن کے دامن میں نہریں بہتی ہوں گی۔ پھر تم میں سے جو کوئی اس کے بعد کافر ہو گیا تو یقیناً وہ سیدھے رستے سے بھٹک گیا۔

إِنَّمَا وَلِيُّكُمُ ٱللَّهُ وَرَسُولُهُۥ وَٱلَّذِينَ ءَامَنُواْ ٱلَّذِينَ يُقِيمُونَ ٱلصَّلَوٰةَ وَيُؤْتُونَ ٱلزَّكَوٰةَ وَهُمْ رَٰكِعُونَ ﴿55﴾

سورۃ المائدۃ آیت 55

تمہارے لئے ولی تو البتہ صرف اللہ اور اس کا رسول اور ایمان والے ہیں جو نماز قائم کرتے اور زکوۃ دیتے اور وہ (اللہ کے سامنے) جھکتے ہیں۔

۞ وَٱكْتُبْ لَنَا فِى هَٰذِهِ ٱلدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِى ٱلْـَٔاخِرَةِ إِنَّا هُدْنَآ إِلَيْكَ ۚ قَالَ عَذَابِىٓ أُصِيبُ بِهِۦ مَنْ أَشَآءُ ۖ وَرَحْمَتِى وَسِعَتْ كُلَّ شَىْءٍ ۚ فَسَأَكْتُبُهَا لِلَّذِينَ يَتَّقُونَ وَيُؤْتُونَ ٱلزَّكَوٰةَ وَٱلَّذِينَ هُم بِـَٔايَٰتِنَا يُؤْمِنُونَ ﴿156﴾ ج

سورۃ الأعراف آیت 156

اور ہمارے لئے اس دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی بھلائی لکھ دے بیشک ہم نے تیری ہی طرف رجوع کر چکے۔ ارشادِ باری ہوا کہ میرا عذاب تو (صرف) اسی کو ہوتا ہے۔ جس پر میں (بوجہ اس کے ظلم) پہنچانا چاہتا ہوں۔ لیکن میری رحمت تو سب چیزوں سے زیادہ وسیع ہے۔ پس وہ رحمت تو میں ان

کے لئے لکھ دوں گا جو (میری نافرمانی سے) ڈرتے بچتے ہیں اور جو زکوۃ دیتے ہیں اور جو ہماری آیتوں پر ایمان لاتے ہیں۔

ٱلَّذِينَ يُقِيمُونَ ٱلصَّلَوٰةَ وَمِمَّا رَزَقْنَٰهُمْ يُنفِقُونَ ﴿3﴾ أُوْلَٰٓئِكَ هُمُ ٱلْمُؤْمِنُونَ حَقًّا ۚ لَّهُمْ دَرَجَٰتٌ عِندَ رَبِّهِمْ وَمَغْفِرَةٌ وَرِزْقٌ كَرِيمٌ ﴿4﴾

سورۃ الانفال آیت ۳۔۴

وہ جو نماز قائم کرتے ہیں اور جو ہم نے انہیں رزق دیا ہے اس میں سے (اللہ کی راہ میں) خرچ کرتے ہیں۔ یہی تو سچے ایمان والے ہیں ان کے لئے ان کے رب پاس بلند درجے اور مغفرت اور عزت والا رزق ہے۔

مال غنیمت پر خمس یعنی بیس فیصد کے بارے قرآن میں مزکور ہے۔

۞ وَٱعْلَمُوٓاْ أَنَّمَا غَنِمْتُم مِّن شَىْءٍ فَأَنَّ لِلَّهِ خُمُسَهُۥ وَلِلرَّسُولِ وَلِذِى ٱلْقُرْبَىٰ وَٱلْيَتَٰمَىٰ وَٱلْمَسَٰكِينِ وَٱبْنِ ٱلسَّبِيلِ إِن كُنتُمْ ءَامَنتُم بِٱللَّهِ وَمَآ أَنزَلْنَا عَلَىٰ عَبْدِنَا يَوْمَ ٱلْفُرْقَانِ يَوْمَ ٱلْتَقَى ٱلْجَمْعَانِ ۗ وَٱللَّهُ عَلَىٰ كُلِّ شَىْءٍ قَدِيرٌ ﴿41﴾

سورۃ الانفال آیت 41

اور جان رکھو کہ جو چیز بھی تمہیں غنیمت میں ملے تو بلاشبہ اس میں پانچواں حصہ اللہ اور اس کے رسول۔ اور رشتہ داروں۔ اور یتیموں۔ اور مسکینوں۔ اور مسافروں کے لئے ہے۔ اگر تم اللہ پر اور ہمارے بندے پر جو (غیبی نصرت) اتری تھی اس (فیصلہ کن) فرقانی دن پر ایمان رکھتے ہو جب (بدر کے) دن دو جماعتوں کی آپس میں مڈ بھیڑ ہوئی تھی۔ اور اللہ ہر چیز پر بخوبی قدرت رکھنے والا ہے۔

فَإِذَا ٱنسَلَخَ ٱلْأَشْهُرُ ٱلْحُرُمُ فَٱقْتُلُواْ ٱلْمُشْرِكِينَ حَيْثُ وَجَدتُّمُوهُمْ وَخُذُوهُمْ وَٱحْصُرُوهُمْ وَٱقْعُدُواْ لَهُمْ كُلَّ مَرْصَدٍ ۚ فَإِن تَابُواْ وَأَقَامُواْ ٱلصَّلَوٰةَ وَءَاتَوُاْ ٱلزَّكَوٰةَ فَخَلُّواْ سَبِيلَهُمْ ۚ إِنَّ ٱللَّهَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ﴿5﴾

سورۃ التوبۃ آیت 5

پھر جب عزت و حرمت والے مہینے گزر جائیں تو مشرکوں کو جہاں کہیں بھی پاؤ قتل کر دو اور ان کی تاک میں جگہ جگہ بیٹھو اور ان کا خوب گھیراؤ کرو اور انہیں گرفتار کر لو۔ پھر اگر وہ توبہ کر لیں اور نماز قائم کرنے لگیں اور زکوۃ دینے لگیں تو ان کا راستہ چھوڑ دو۔ بیشک اللہ بہت بخشنے والا نہایت مہربان ہے۔

فَإِن تَابُواْ وَأَقَامُواْ ٱلصَّلَوٰةَ وَءَاتَوُاْ ٱلزَّكَوٰةَ فَإِخۡوَٰنُكُمۡ فِى ٱلدِّينِ ۗ وَنُفَصِّلُ ٱلۡأَيَٰتِ لِقَوۡمٍ يَعۡلَمُونَ ﴿11﴾

سورۃالتوبۃ آیت 11

اگر یہ توبہ کرلیں اور نماز قائم کرنے لگیں اور زکوۃ دینے لگ جائیں تو تمہارے دینی بھائی ہیں ۔اور سمجھنے والوں کے لئے ہم اپنی آیات کی طرح طرح سے وضاحت کردیتے ہیں۔

إِنَّمَا يَعۡمُرُ مَسَٰجِدَ ٱللَّهِ مَنۡ ءَامَنَ بِٱللَّهِ وَٱلۡيَوۡمِ ٱلۡأَخِرِ وَأَقَامَ ٱلصَّلَوٰةَ وَءَاتَى ٱلزَّكَوٰةَ وَلَمۡ يَخۡشَ إِلَّا ٱللَّهَ ۖ فَعَسَىٰٓ أُوْلَٰٓئِكَ أَن يَكُونُواْ مِنَ ٱلۡمُهۡتَدِينَ ﴿18﴾

سورۃالتوبۃ آیت 18

اللہ کی مسجدیں البتہ صرف وہی لوگ آباد کرتے ہیں جو اللہ پر اور آخرت پر ایمان لاتے ہیں اور نماز قائم کرتے ہیں اور زکوۃ دیتے ہیں اور اللہ کے علاوہ کسی سے نہیں ڈرتے۔ پس یہی لوگ امید ہے کہ ہدایت یافتہ لوگوں میں ہوں گے۔

وَمَا مَنَعَهُمۡ أَن تُقۡبَلَ مِنۡهُمۡ نَفَقَٰتُهُمۡ إِلَّآ أَنَّهُمۡ كَفَرُواْ بِٱللَّهِ وَبِرَسُولِهِۦ وَلَا يَأۡتُونَ ٱلصَّلَوٰةَ إِلَّا وَهُمۡ كُسَالَىٰ وَلَا يُنفِقُونَ إِلَّا وَهُمۡ كَٰرِهُونَ ﴿54﴾

https://quranexcel.com

سورۃالتوبۃ آیت 54

اوران کی خیرات قبول نہ ہونے کی وجہ اس کے سوااور کچھ نہیں کہ انہوں نے اللہ اوراس کے رسول سے کفر کرلیا۔اور نماز میں سست روی سے آتے ہیں اور ناگواری سے خرچ کرتے ہیں۔

۞ إِنَّمَا ٱلصَّدَقَٰتُ لِلْفُقَرَآءِ وَٱلْمَسَٰكِينِ وَٱلْعَٰمِلِينَ عَلَيْهَا وَٱلْمُؤَلَّفَةِ قُلُوبُهُمْ وَفِى ٱلرِّقَابِ وَٱلْغَٰرِمِينَ وَفِى سَبِيلِ ٱللَّهِ وَٱبْنِ ٱلسَّبِيلِ ۖ فَرِيضَةً مِّنَ ٱللَّهِ ۗ وَٱللَّهُ عَلِيمٌ حَكِيمٌ ﴿60﴾

سورۃالتوبۃ آیت 60

بلاشبہ زکوۃ وصدقات صرف۔ مفلسوں۔اور محتاجوں۔اوراس پر مامور کام کرنے والوں کا حق ہے۔ اور جن کی (اسلام کے لئے) دلجوئی کرنا مقصود ہو۔اور غلاموں کے آزاد کرانے میں۔اور قرض داروں کے قرض ادا کرنے میں۔اور اللہ کی راہ میں۔اور مسافروں (کی مدد) میں۔یہ (سب حقوق) اللہ کی طرف سے مقرر کر دیئے گئے ہیں۔اور اللہ خوب جاننے والا نہایت حکمت والا ہے۔

وَٱلْمُؤْمِنُونَ وَٱلْمُؤْمِنَٰتُ بَعْضُهُمْ أَوْلِيَآءُ بَعْضٍ ۚ يَأْمُرُونَ بِٱلْمَعْرُوفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ ٱلْمُنكَرِ وَيُقِيمُونَ ٱلصَّلَوٰةَ وَيُؤْتُونَ ٱلزَّكَوٰةَ وَيُطِيعُونَ ٱللَّهَ وَرَسُولَهُۥٓ ۚ أُو۟لَٰٓئِكَ سَيَرْحَمُهُمُ ٱللَّهُ ۗ إِنَّ ٱللَّهَ عَزِيزٌ حَكِيمٌ ﴿71﴾

سورۃ التوبۃ آیت 71

اور مومن مرد اور مومن عورتیں ایک دوسرے کے ولی اولیاء (دوست) ہیں۔ نیکی کا حکم کرتے ہیں اور برائی سے روکتے ہیں اور نماز قائم کرتے ہیں اور زکوۃ دیتے ہیں اور اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرتے ہیں۔ یہی لوگ ہیں جن پر عنقریب اللہ رحم کرے گا۔ بیشک اللہ بہت زبردست نہایت حکمت والا ہے۔

قَالُوا۟ يَٰشُعَيْبُ أَصَلَوٰتُكَ تَأْمُرُكَ أَن نَّتْرُكَ مَا يَعْبُدُ ءَابَآؤُنَآ أَوْ أَن نَّفْعَلَ فِىٓ أَمْوَٰلِنَا مَا نَشَٰٓؤُا۟ ۖ إِنَّكَ لَأَنتَ ٱلْحَلِيمُ ٱلرَّشِيدُ ﴿87﴾

سورۃ ہود آیت 87

انہوں نے کہا کہ اے شعیبؑ! ۔کیا تیری نماز تجھے یہی حکم دیتی ہے کہ ہم ان چیزوں کو چھوڑ دیں جن کی ہمارے باپ باپ دادا عبادت کرتے چلے آئے ہیں۔ یا اپنے مالوں میں اپنی خواہش کے مطابق تصرف نہ کریں۔ بیشک ایک تم ہی تو عالی ظرف اور راست باز (رہ گئے) ہو۔

وَٱلَّذِينَ صَبَرُواْ ٱبۡتِغَآءَ وَجۡهِ رَبِّهِمۡ وَأَقَامُواْ ٱلصَّلَوٰةَ وَأَنفَقُواْ مِمَّا رَزَقۡنَٰهُمۡ سِرّٗا وَعَلَانِيَةٗ وَيَدۡرَءُونَ بِٱلۡحَسَنَةِ ٱلسَّيِّئَةَ أُوْلَٰٓئِكَ لَهُمۡ عُقۡبَى ٱلدَّارِ ﴿22﴾

سورۃالرعد آیت 22

اور جو لوگ اپنے رب کی رضامندی کے لئے صبر کرتے ہیں اور نماز پڑھتے ہیں اور ہمارے دیئے ہوئے (مال) میں سے پوشیدہ اور ظاہر خرچ کرتے ہیں۔ اور برائی کو بھلائی سے دور کر دیتے ہیں۔ یہی وہ لوگ ہیں جن کے لئے عاقبت کا (کیا ہی خوب) گھر ہے۔

قُل لِّعِبَادِيَ ٱلَّذِينَ ءَامَنُواْ يُقِيمُواْ ٱلصَّلَوٰةَ وَيُنفِقُواْ مِمَّا رَزَقۡنَٰهُمۡ سِرّٗا وَعَلَانِيَةٗ مِّن قَبۡلِ أَن يَأۡتِيَ يَوۡمٞ لَّا بَيۡعٞ فِيهِ وَلَا خِلَٰلٌ ﴿31﴾

سورۃابراہیم آیت 31

میرے مومن بندوں سے کہہ دو نماز قائم رکھیں اور ہمارے دیئے ہوئے رزق میں سے درپردہ اور ظاہر خرچ کرتے رہیں اس سے پہلے کہ وہ دن آجائے جس میں نہ تو خرید و فروخت ہو گی اور نہ ہی مخلص دوستی (کام آئے گی)۔

قَالَ إِنِّى عَبْدُ ٱللَّهِ ءَاتَىٰنِىَ ٱلْكِتَٰبَ وَجَعَلَنِى نَبِيًّا ﴿30﴾ لا وَجَعَلَنِى مُبَارَكًا أَيْنَ مَا كُنتُ وَأَوْصَٰنِى بِٱلصَّلَوٰةِ وَٱلزَّكَوٰةِ مَا دُمْتُ حَيًّا ﴿31﴾ص صلے

سورۃ مریم آیت ۳۰۔۳۱

(اس گود کے بچے عیسیٰؑ نے) کہا کہ بیشک میں اللہ کا بندہ ہوں اس نے مجھے کتاب دی ہے اور مجھے نبی بنایا ہے۔ اور میں جہاں کہیں (جس حال میں) بھی ہوں مجھے بابرکت بنایا ہے۔ اور جب تک میں زندہ ہوں مجھ کو نماز اور زکوۃ کی وصیت کی گئی ہے۔

وَٱذْكُرْ فِى ٱلْكِتَٰبِ إِسْمَٰعِيلَ ج إِنَّهُۥ كَانَ صَادِقَ ٱلْوَعْدِ وَكَانَ رَسُولًا نَّبِيًّا ﴿54﴾ج

وَكَانَ يَأْمُرُ أَهْلَهُۥ بِٱلصَّلَوٰةِ وَٱلزَّكَوٰةِ وَكَانَ عِندَ رَبِّهِۦ مَرْضِيًّا ﴿55﴾

سورۃ مریم آیت ۵۴۔۵۵

اور کتاب میں اسمٰعیلؑ کا ذکر بھی کرو۔ بلاشبہ وہ وعدے کا سچا اور صاحبِ رسالت نبی تھا۔ اور اپنے گھر والوں کو نماز اور زکوۃ کا حکم کرتا تھا۔ اور وہ اپنے رب کے ہاں نہایت پسندیدہ تھا۔

وَجَعَلْنَٰهُمْ أَئِمَّةً يَهْدُونَ بِأَمْرِنَا وَأَوْحَيْنَآ إِلَيْهِمْ فِعْلَ ٱلْخَيْرَٰتِ وَإِقَامَ ٱلصَّلَوٰةِ وَإِيتَآءَ ٱلزَّكَوٰةِ ص وَكَانُوا۟ لَنَا عَٰبِدِينَ ﴿73﴾ج لا

سورۃالأنبیاء آیت 73

اور ہم نے انہیں پیشوا بنادیا جو ہمارے حکم سے رہنمائی کیا کرتے تھے اور ہم نے انہیں اچھے کام کرنے اور نماز قائم کرنے اور زکوۃ دینے کی وحی کی تھی۔اور وہ ہماری ہی عبادت کیا کرتے تھے۔

ٱلَّذِينَ إِذَا ذُكِرَ ٱللَّهُ وَجِلَتْ قُلُوبُهُمْ وَٱلصَّٰبِرِينَ عَلَىٰ مَآ أَصَابَهُمْ وَٱلْمُقِيمِى ٱلصَّلَوٰةِ وَمِمَّا رَزَقْنَٰهُمْ يُنفِقُونَ﴿35﴾

سورۃالحج آیت 35

وہ لوگ کہ جب اللہ کا نام لیا جاتا ہے تو ان کے دل ڈر جاتے ہیں اور جب ان پر کوئی مصیبت آتی ہے تو صبر کرلیتے ہیں اور پابندی سے نماز ادا کرتے ہیں اور جو کچھ ہم نے ان کو دیا ہے۔اس میں سے (اللہ کی راہ میں) خرچ کرتے ہیں۔

ٱلَّذِينَ إِن مَّكَّنَّٰهُمْ فِى ٱلْأَرْضِ أَقَامُواْ ٱلصَّلَوٰةَ وَءَاتَوُاْ ٱلزَّكَوٰةَ وَأَمَرُواْ بِٱلْمَعْرُوفِ وَنَهَوْاْ عَنِ ٱلْمُنكَرِ ۗ وَلِلَّهِ عَٰقِبَةُ ٱلْأُمُورِ﴿41﴾

سورۃالحج آیت 41

یہ تو ایسے لوگ ہیں کہ اگر ہم انہیں دنیا میں حکومت دے دیں تو نماز کی پابندی کریں اور زکوۃ ادا کریں اور بھلائی کا حکم دیں اور برے کاموں سے روکیں۔ اور سب کاموں کا انجام تو اللہ کے اختیار میں ہی ہے۔

وَجٰهِدُوْا فِى ٱللّٰهِ حَقَّ جِهَادِهٖ ۚ هُوَ ٱجْتَبٰىكُمْ وَمَا جَعَلَ عَلَيْكُمْ فِى ٱلدِّيْنِ مِنْ حَرَجٍ ۚ مِّلَّةَ أَبِيكُمْ إِبْرٰهِيمَ ۚ هُوَ سَمّٰىكُمُ ٱلْمُسْلِمِينَ مِن قَبْلُ وَفِى هٰذَا لِيَكُونَ ٱلرَّسُولُ شَهِيدًا عَلَيْكُمْ وَتَكُونُوْا شُهَدَآءَ عَلَى ٱلنَّاسِ ۚ فَأَقِيمُوا۟ ٱلصَّلٰوةَ وَءَاتُوا۟ ٱلزَّكٰوةَ وَٱعْتَصِمُوا۟ بِٱللّٰهِ هُوَ مَوْلٰىكُمْ ۖ فَنِعْمَ ٱلْمَوْلٰى وَنِعْمَ ٱلنَّصِيرُ ﴿78﴾ ع10

سورۃ الحج آیت 78

اور اللہ کی راہ میں ایسے کوشش کرو جیسا کہ کوشش کرنے کا حق ہے۔ اس نے تمہیں چن لیا ہے اور دین میں تم پر کسی طرح کی سختی نہیں کی۔ اپنے باپ ابراہیمؑ کے پیچھے چلتے رہو۔ اسی (اللہ جل شانہ) نے پہلے سے اور اس قرآن میں بھی تمہارا نام مسلمان ہی رکھا تاکہ رسول تم پر گواہ بنے اور تم بنی نوع انسان پر گواہ بنو۔ پس نماز قائم کرو اور زکوۃ ادا کرو اور اللہ کے ساتھ (وابستگی) کو مضبوطی سے پکڑے رکھو۔ وہی تمہارا مولیٰ ہے پس وہ کیا ہی اچھا مولیٰ اور کیا ہی اچھا مددگار ہے!۔

وَٱلَّذِينَ هُمْ عَنِ ٱللَّغْوِ مُعْرِضُونَ﴿3﴾ لا وَٱلَّذِينَ هُمْ لِلزَّكَوٰةِ فَٰعِلُونَ﴿4﴾ لا

سورۃالمؤمنون آیت ۳۔۴

اور جو لوگ بیہودہ باتوں سے منہ موڑے رکھتے ہیں۔اور جو لوگ زکوۃ ادا کرتے ہیں۔

رِجَالٌ لَّا تُلْهِيهِمْ تِجَٰرَةٌ وَلَا بَيْعٌ عَن ذِكْرِ ٱللَّهِ وَإِقَامِ ٱلصَّلَوٰةِ وَإِيتَآءِ ٱلزَّكَوٰةِ لا يَخَافُونَ يَوْمًا تَتَقَلَّبُ فِيهِ ٱلْقُلُوبُ وَٱلْأَبْصَٰرُ﴿37﴾ق لا

سورۃالنور آیت 37

ایسے مرد جن کو اللہ کا ذکر کرنے۔اور نماز پڑھنے۔اور زکوۃ دینے سے۔نہ تو سوداگری اور نہ ہی خرید وفروخت غافل کرتی ہے۔وہ تو اس دن سے ڈرتے رہتے ہیں جس میں دلوں اور آنکھوں کو الٹ دیا جائے گا۔

وَأَقِيمُواْ ٱلصَّلَوٰةَ وَءَاتُواْ ٱلزَّكَوٰةَ وَأَطِيعُواْ ٱلرَّسُولَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ﴿56﴾

سورۃالنور آیت 56

اور نماز پڑھتے رہو اور زکوۃ ادا کرتے رہو اور رسول کی اطاعت کرتے رہو تاکہ تم پر رحم کیا جائے۔

طٰسٓ ۚ تِلْكَ ءَايَٰتُ ٱلْقُرْءَانِ وَكِتَابٍ مُّبِينٍ ﴿1﴾ هُدًى وَبُشْرَىٰ لِلْمُؤْمِنِينَ ﴿2﴾ ٱلَّذِينَ يُقِيمُونَ ٱلصَّلَوٰةَ وَيُؤْتُونَ ٱلزَّكَوٰةَ وَهُم بِٱلْءَاخِرَةِ هُمْ يُوقِنُونَ ﴿3﴾

سورۃ النمل آیت ۱ تا ۳

طاسین۔ یہ (اس) قرآن کی آیات ہیں اور جو وضاحت بھری کتاب ہے۔ جو ان مومنوں کے لئے سرچشمہ ہدایت اور خوشخبری و بشارت ہے۔ جو نماز قائم کرتے اور زکوۃ ادا کرتے اور آخرت پر یقین رکھتے ہیں۔

وَمَآ ءَاتَيْتُم مِّن رِّبًا لِّيَرْبُوَا۟ فِىٓ أَمْوَٰلِ ٱلنَّاسِ فَلَا يَرْبُوا۟ عِندَ ٱللَّهِ ۖ وَمَآ ءَاتَيْتُم مِّن زَكَوٰةٍ تُرِيدُونَ وَجْهَ ٱللَّهِ فَأُو۟لَٰٓئِكَ هُمُ ٱلْمُضْعِفُونَ ﴿39﴾

سورۃ الروم آیت 39

اور جو تم سود دیتے ہو کہ لوگوں کے مال میں افزائش ہو جائے تو اللہ کے نزدیک وہ نہیں بڑھتا۔ اور جو تم اللہ کی رضامندی چاہتے ہوئے زکوۃ دیتے ہو پس یہی لوگ (اپنے مال کو) کئی گنا بڑھانے والے ہیں۔

الٓمٓ ﴿1﴾ ج تِلْكَ ءَايَٰتُ ٱلْكِتَٰبِ ٱلْحَكِيمِ ﴿2﴾ لا هُدًى وَرَحْمَةً لِّلْمُحْسِنِينَ ﴿3﴾ لا ٱلَّذِينَ يُقِيمُونَ ٱلصَّلَوٰةَ وَيُؤْتُونَ ٱلزَّكَوٰةَ وَهُم بِٱلْءَاخِرَةِ هُمْ يُوقِنُونَ ﴿4﴾ ط أُوْلَٰٓئِكَ عَلَىٰ هُدًى مِّن رَّبِّهِمْ ۖ وَأُوْلَٰٓئِكَ هُمُ ٱلْمُفْلِحُونَ ﴿5﴾

سورۃ لقمان آیت ۱ تا ۵

الف لام میم۔ یہ حکمت بھری کتاب کی آیات ہیں۔ احسان کرنے والوں کے لئے ہدایت اور رحمت ہیں۔ جو نماز قائم کرتے اور زکوٰۃ دیتے اور آخرت پر بھی یقین رکھتے ہیں۔ یہ لوگ اپنے رب (کی طرف) سے ہدایت پر ہیں اور یہی فلاح پانے والے ہیں۔

وَقَرْنَ فِى بُيُوتِكُنَّ وَلَا تَبَرَّجْنَ تَبَرُّجَ ٱلْجَٰهِلِيَّةِ ٱلْأُولَىٰ ۖ وَأَقِمْنَ ٱلصَّلَوٰةَ وَءَاتِينَ ٱلزَّكَوٰةَ وَأَطِعْنَ ٱللَّهَ وَرَسُولَهُۥ ۚ ج إِنَّمَا يُرِيدُ ٱللَّهُ لِيُذْهِبَ عَنكُمُ ٱلرِّجْسَ أَهْلَ ٱلْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيرًا ﴿33﴾ ج

سورۃ الاحزاب آیت 33

اور اپنے گھروں میں قرار پکڑے رہو اور زمانۂ جاہلیت جیسا اظہارِ تجمل نہ کرتی پھرو۔ اور نماز پڑھتی رہو اور زکوٰۃ دیتی رہو اور اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرتی رہو۔ اے اہل بیت (نبیؐ کی بیویو) !۔ بیشک اللہ تم سے بس ناپاکی (کا ہر میل کچیل) دور کر دینا اور تمہیں بالکل پاک صاف کر دینا چاہتا ہے۔

إِنَّ ٱلَّذِينَ يَتْلُونَ كِتَٰبَ ٱللَّهِ وَأَقَامُواْ ٱلصَّلَوٰةَ وَأَنفَقُواْ مِمَّا رَزَقْنَٰهُمْ سِرًّا وَعَلَانِيَةً يَرْجُونَ تِجَٰرَةً لَّن تَبُورَ ﴿29﴾

سورۃ فاطر آیت 29

البتہ جو لوگ اللہ کی کتاب پڑھتے اور نماز کی پابندی کرتے ہیں اور جو کچھ ہم نے ان کو دیا ہے اس میں سے چھپے اور کھلے خرچ کرتے ہیں وہ ایسی تجارت کے امیدوار ہیں جس میں کبھی بھی خسارہ نہیں ہوگا۔

قُلْ إِنَّمَآ أَنَا۠ بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ يُوحَىٰٓ إِلَىَّ أَنَّمَآ إِلَٰهُكُمْ إِلَٰهٌ وَٰحِدٌ فَٱسْتَقِيمُوٓاْ إِلَيْهِ وَٱسْتَغْفِرُوهُ ۗ وَوَيْلٌ لِّلْمُشْرِكِينَ ﴿6﴾ ٱلَّذِينَ لَا يُؤْتُونَ ٱلزَّكَوٰةَ وَهُم بِٱلْءَاخِرَةِ هُمْ كَٰفِرُونَ ﴿7﴾

سورۃ فصلت آیت ۶۔۷

(اے نبیؐ) کہہ دو البتہ میں بھی صرف تمہاری طرح کا بشر ہوں (فرق بس یہ ہے) کہ مجھ پر وحی آتی ہے کہ تمہاری عبادت کے لائق صرف واحد و یکتا اکیلا اللہ ہی ہے پس تم سیدھے اسی کی طرف دھیان رکھو اور اسی سے مغفرت طلب کرو۔ اور ان مشرکوں کے لئے تو بربادی ہے۔ جو زکوۃ ادا نہیں کرتے اور قیامت کے بھی وہ منکر ہیں۔

وَٱلَّذِينَ ٱسْتَجَابُواْ لِرَبِّهِمْ وَأَقَامُواْ ٱلصَّلَوٰةَ وَأَمْرُهُمْ شُورَىٰ بَيْنَهُمْ وَمِمَّا رَزَقْنَٰهُمْ يُنفِقُونَ﴿38﴾ج

سورۃالشوری آیت 38

اور جو اپنے رب کا حکم عملی طور پر مانتے ہیں اور نماز قائم کرتے ہیں اور اپنے کام باہمی مشورے سے کرتے ہیں اور جو کچھ ہم نے ان کو دیا ہے اس سے خرچ بھی کرتے ہیں۔

ءَأَشْفَقْتُمْ أَن تُقَدِّمُواْ بَيْنَ يَدَىْ نَجْوَىٰكُمْ صَدَقَٰتٍ ۚ فَإِذْ لَمْ تَفْعَلُواْ وَتَابَ ٱللَّهُ عَلَيْكُمْ فَأَقِيمُواْ ٱلصَّلَوٰةَ وَءَاتُواْ ٱلزَّكَوٰةَ وَأَطِيعُواْ ٱللَّهَ وَرَسُولَهُۥ ۚ وَٱللَّهُ خَبِيرٌۢ بِمَا تَعْمَلُونَ﴿13﴾ع2

سورۃالمجادلۃ آیت 13

کیا تم اس بات سے ڈر گئے کہ رسول سے سرگوشی کرنے سے قبل صدقہ دیا جائے!۔ پھر جب تم نے ایسا نہیں کیا تو اللہ نے بھی تمہیں معاف کر دیا۔ پس نماز قائم کرو اور زکوۃ ادا کرو اور اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرتے رہو اور تم جو کچھ کرتے ہو اللہ اس سے اچھی طرح باخبر ہے۔

۞ إِنَّ رَبَّكَ يَعْلَمُ أَنَّكَ تَقُومُ أَدْنَىٰ مِن ثُلُثَيِ ٱلَّيْلِ وَنِصْفَهُۥ وَثُلُثَهُۥ وَطَآئِفَةٌ مِّنَ ٱلَّذِينَ مَعَكَ ۚ وَٱللَّهُ يُقَدِّرُ ٱلَّيْلَ وَٱلنَّهَارَ ۚ عَلِمَ أَن لَّن تُحْصُوهُ فَتَابَ عَلَيْكُمْ ۖ فَٱقْرَءُوا۟ مَا تَيَسَّرَ مِنَ ٱلْقُرْءَانِ ۚ عَلِمَ أَن سَيَكُونُ مِنكُم مَّرْضَىٰ ۙ وَءَاخَرُونَ يَضْرِبُونَ فِى ٱلْأَرْضِ يَبْتَغُونَ مِن فَضْلِ ٱللَّهِ ۙ وَءَاخَرُونَ يُقَٰتِلُونَ فِى سَبِيلِ ٱللَّهِ ۖ فَٱقْرَءُوا۟ مَا تَيَسَّرَ مِنْهُ ۚ وَأَقِيمُوا۟ ٱلصَّلَوٰةَ وَءَاتُوا۟ ٱلزَّكَوٰةَ وَأَقْرِضُوا۟ ٱللَّهَ قَرْضًا حَسَنًا ۚ وَمَا تُقَدِّمُوا۟ لِأَنفُسِكُم مِّنْ خَيْرٍ تَجِدُوهُ عِندَ ٱللَّهِ هُوَ خَيْرًا وَأَعْظَمَ أَجْرًا ۚ وَٱسْتَغْفِرُوا۟ ٱللَّهَ ۖ إِنَّ ٱللَّهَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ﴿20﴾ ع2

سورۃ المزمل آیت 20

یقیناً تمہارا رب جانتا ہے کہ تم اور تمہارے ساتھیوں میں سے بھی کبھی رات کی دو تہائی کے قریب کبھی نصف شب اور کبھی ایک تہائی قیام کرتے ہیں۔ اور اللہ ہی رات اور دن کا اندازہ ٹھہراتا ہے وہ جانتا ہے کہ تم اس کو نبھا نہیں سکتے۔ تو اس نے تم پر مہربانی کر دی پس اب جتنا قرآن تم آسانی سے پڑھ سکتے ہو اتنا ہی پڑھ لیا کرو۔ وہ یہ بھی جانتا ہے کہ تم میں کچھ بیمار ہوتے ہیں اور کچھ ایسے بھی جو اللہ کے فضل (روزی) کی تلاش میں زمین میں سفر کرتے ہیں اور کچھ ایسے بھی ہیں جو اللہ کی راہ میں جہاد کرتے ہیں۔ پس اتنا ہی قرآن پڑھو جتنا کہ آسان ہو۔ اور نماز قائم کرو اور زکوٰۃ ادا کرو اور اللہ کو قرضۂ حسنہ دو ۔اور تم لوگ جو بھی بھلائی اپنے لئے آگے بھیجو گے اسے اللہ کے ہاں موجود پاؤ گے جو بہت بہتر اور اجر

میں عظیم ہو گی۔ اور اللہ ہی سے مغفرت طلب کیا کرو۔ بیشک اللہ بڑا بخشنے والا نہایت رحم کرنے والا ہے۔

وَمَآ أُمِرُوٓاْ إِلَّا لِيَعۡبُدُواْ ٱللَّهَ مُخۡلِصِينَ لَهُ ٱلدِّينَ حُنَفَآءَ وَيُقِيمُواْ ٱلصَّلَوٰةَ وَيُؤۡتُواْ ٱلزَّكَوٰةَۚ وَذَٰلِكَ دِينُ ٱلۡقَيِّمَةِ ﴿5﴾

سورۃ البینۃ آیت 5

حالانکہ ان کو تو بس یہی حکم دیا گیا تھا کہ یکسُو ہو کر دین (یعنی ساری عبادتیں) اسی کے لئے خالص کرتے ہوئے صرف اللہ کی عبادت کریں اور نماز قائم کریں اور زکوۃ دیں اور یہی تو نہایت سیدھا و صاف دین ہے۔

واپس

جہاد اور جہد و جہد فرض کفایہ ہے۔

نفس کے خلاف جہاد کرنا سب مسلمانوں کے لئے فرض عین کا درجہ رکھتا ہے۔

جہاد فی سبیل اللہ۔ عام حالات میں فرض کفایہ ہے اگر ایک جماعت اس فرض کو انجام دے رہی ہے تو دوسروں کو اجازت ہے کہ وہ دیگر کاموں میں دینی خدمت انجام دیتے رہیں۔ البتہ اگر کسی وقت خلیفہ

یاامیر المومنین ضروری سمجھ کر جہاد کا عام اعلان کردے اور سب مسلمانوں کو شرکت جہاد کی دعوت دے تو پھر سب پر جہاد فرض عین ہو جاتا ہے۔اسی طرح اگر خدانخوستہ کسی وقت کفار کسی اسلامی مملک پر حملہ آور ہوں اور مدافعت کرنے والی جماعت ان کی مدافعت پر پوری طرح قادر نہ ہو تو اس وقت بھی یہ فریضہ اس جماعت سے متعدی ہو کر پاس والے سب مسلمانوں پر عائد ہو جاتا ہے اور اگر وہ بھی عاجز ہوں تو اس کے پاس والے مسلمانوں پر یہاں تک کہ پوری دنیا کے ہر ہر فرد مسلم پر ایسے وقت جہاد فرض عین ہو جاتا ہے۔قرآن مجید کی ذیل میں مذکورہ تمام آیات کے مطالعہ سے جمہور فقہاء و محدثین نے یہ حکم اخذ کیا ہے کہ عام حالات میں جہاد فرض کفایہ ہے۔

كُتِبَ عَلَيْكُمُ ٱلْقِتَالُ وَهُوَ كُرْهٌ لَّكُمْ ۖ وَعَسَىٰٓ أَن تَكْرَهُوا۟ شَيْـًٔا وَهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ ۖ وَعَسَىٰٓ أَن تُحِبُّوا۟ شَيْـًٔا وَهُوَ شَرٌّ لَّكُمْ ۗ وَٱللَّهُ يَعْلَمُ وَأَنتُمْ لَا تَعْلَمُونَ ﴿216﴾ ع26

سورۃ البقرۃ آیت 216

تم پر جہاد فرض کر دیا گیا ہے جب کہ وہ تمہیں طبعًا ناگوار ہے۔اور ممکن ہے کہ کسی چیز کو تم ناپسند کرو اور وہ تمہارے لئے بھلی ہو۔اور ہو سکتا ہے کہ کوئی چیز تمہیں اچھی لگے اور وہ تمہارے لئے نقصان دہ ہو۔اور اللہ ہی بہتر جانتا ہے اور تم نہیں جانتے۔

إِنَّ ٱلَّذِينَ ءَامَنُواْ وَٱلَّذِينَ هَاجَرُواْ وَجَٰهَدُواْ فِى سَبِيلِ ٱللَّهِ أُوْلَٰٓئِكَ يَرْجُونَ رَحْمَتَ ٱللَّهِ ۚ وَٱللَّهُ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ﴿218﴾

سورۃ البقرۃ آیت 218

بیشک جو لوگ ایمان لائے اور ہجرت کی اور اللہ کی راہ میں جہاد کیا یہ وہ لوگ ہیں جو اللہ کی رحمت کے امیدوار ہیں اور اللہ بہت بخشنے والا نہایت مہربان ہے۔

وَقَٰتِلُواْ فِى سَبِيلِ ٱللَّهِ وَٱعْلَمُوٓاْ أَنَّ ٱللَّهَ سَمِيعٌ عَلِيمٌ ﴿244﴾

سورۃ البقرۃ آیت 244

اور اللہ کی راہ میں جہاد کرو اور جان رکھو کہ اللہ خوب سننے والا بڑا علم والا ہے۔

جنت کے بارے نماز روزے کے موضوع میں بھی آیات درج ہیں۔اور بھی کئی جگہ ذکر موجود ہے۔جنت کے بارے میں لوگوں کی مختلف رائے ہو سکتی ہے کہ یہ ایسی ہو گی ویسی ہو گی۔مگر ساری باتوں کی ایک ہی بات کہ ہر انسان کے نزدیک جنت کا اپنا تصور خواہ کچھ بھی ہو۔ذرا یوں سوچیں کہ جسے اللہ جل شانہ جنت کہہ رہے ہیں وہ کیا شے ہو گی۔ کتنی اعلیٰ وارفع و عمدہ ہو گی۔اتنی سی بات جان لیں کہ ایک ادنیٰ سے ادنیٰ جنتی کو وہ سب کچھ میسر ہو گا جو دنیا

میں کسی اعلیٰ سے اعلیٰ بادشاہ کے پاس بھی ہونے کا امکان نہیں۔اس کا صحیح پتہ تو تب چلے گا۔جب اسے پانے کا شرف حاصل ہو جائے گا۔دنیا میں اس کی حقیقت سے پردہ کشائی نا ممکن سی بات لگتی ہے۔جب دیکھ لیں گے تو دنیا کے سارے بہترین اور عمدہ گمان ہر لحاظ سے ادھورے ہی لگیں گے۔اور سب سے بڑی نعمت تو وہاں پر اللہ جل شانہ کی خوشنودی ہو گی۔

أَمْ حَسِبْتُمْ أَن تَدْخُلُواْ ٱلْجَنَّةَ وَلَمَّا يَعْلَمِ ٱللَّهُ ٱلَّذِينَ جَٰهَدُواْ مِنكُمْ وَيَعْلَمَ ٱلصَّٰبِرِينَ ﴿142﴾

سورۃ آل عمران آیت 142

کیا تم یہ سمجھے بیٹھے ہو کہ جنت میں (یونہی) داخل ہو جاؤ گے حالانکہ ابھی تک اللہ نے تم میں سے (صحیح معنوں میں) جہاد کرنے والوں کو نہیں جانچا اور نہ ہی (حقیقی) صبر کرنے والوں کو پرکھا ہے؟۔

وَكَأَيِّن مِّن نَّبِيٍّ قَٰتَلَ مَعَهُۥ رِبِّيُّونَ كَثِيرٌ فَمَا وَهَنُواْ لِمَآ أَصَابَهُمْ فِى سَبِيلِ ٱللَّهِ وَمَا ضَعُفُواْ وَمَا ٱسْتَكَانُواْ ۗ وَٱللَّهُ يُحِبُّ ٱلصَّٰبِرِينَ ﴿146﴾

سورۃ آل عمران آیت 146

اور بہت سے نبی ہوئے ہیں جن کا ساتھ دیتے ہوئے بہت سارے اللہ والے جہاد کر چکے ہیں انہیں بھی اللہ کی راہ میں بہت تکلیفیں پہنچیں مگر انہوں نے ہمت نہیں ہاری نہ تو بزدلی دکھائی اور نہ ہی وہ (باطل کے سامنے) جھکے۔ اور اللہ ثابت قدم رہنے والوں کو پسند کرتا ہے۔

يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُواْ لَا تَكُونُواْ كَٱلَّذِينَ كَفَرُواْ وَقَالُواْ لِإِخْوَٰنِهِمْ إِذَا ضَرَبُواْ فِى ٱلْأَرْضِ أَوْ كَانُواْ غُزًّى لَّوْ كَانُواْ عِندَنَا مَا مَاتُواْ وَمَا قُتِلُواْ لِيَجْعَلَ ٱللَّهُ ذَٰلِكَ حَسْرَةً فِى قُلُوبِهِمْ ۗ وَٱللَّهُ يُحْىِۦ وَيُمِيتُ ۗ وَٱللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرٌ ﴿156﴾

سورۃ آل عمران آیت 156

اے ایمان والو!۔ تم ان لوگوں کی طرح نہ ہو جانا جو اپنے بھائیوں کے حق میں کفر کرتے ہیں جب کہ وہ سفر میں ہوں یا جہاد میں ہوں اور کہتے ہیں کہ اگر وہ ہمارے پاس رہتے تو نہ مرتے اور نہ مارے جاتے یہ اس لئے کہتے ہیں کہ اللہ ان (ایمان والوں) کے دلوں میں حسرت وملال ڈال دے۔ حالانکہ اللہ ہی زندہ رکھتا ہے اور مارتا ہے۔ اور اللہ تمہارے سب کاموں پر گہری نظر رکھے ہوئے ہے۔

۞ فَلْيُقَٰتِلْ فِى سَبِيلِ ٱللَّهِ ٱلَّذِينَ يَشْرُونَ ٱلْحَيَوٰةَ ٱلدُّنْيَا بِٱلْءَاخِرَةِ ۚ وَمَن يُقَٰتِلْ فِى سَبِيلِ ٱللَّهِ فَيُقْتَلْ أَوْ يَغْلِبْ فَسَوْفَ نُؤْتِيهِ أَجْرًا عَظِيمًا ﴿74﴾

https://quranexcel.com

سورۃالنساء آیت 74

جولوگ دنیا کی زندگی کو آخرت کے بدلے بیچنا چاہتے ہیں تو چاہیے کہ وہ اللہ کی راہ میں جہاد کریں۔اور جو کوئی اللہ کی راہ میں جہاد کرے اور شہید ہو جائے یا غالب رہے ہم عنقریب اس کو اجرِ عظیم عطا کریں گے۔

وَمَا لَكُمْ لَا تُقَٰتِلُونَ فِى سَبِيلِ ٱللَّهِ وَٱلْمُسْتَضْعَفِينَ مِنَ ٱلرِّجَالِ وَٱلنِّسَآءِ وَٱلْوِلْدَٰنِ ٱلَّذِينَ يَقُولُونَ رَبَّنَآ أَخْرِجْنَا مِنْ هَٰذِهِ ٱلْقَرْيَةِ ٱلظَّالِمِ أَهْلُهَا وَٱجْعَل لَّنَا مِن لَّدُنكَ وَلِيًّا وَٱجْعَل لَّنَا مِن لَّدُنكَ نَصِيرًا ﴿75﴾ط

سورۃالنساء آیت 75

آخر تمہیں کیا ہو گیا ہے؟۔کہ تم اللہ کی راہ میں اور اُن بے بس مردوں۔اور عورتوں۔اور بچوں کے لئے۔جہاد نہیں کرتے جو دعائیں کرتے رہتے ہیں کہ اے ہمارے رب !۔ہم کو اس بستی سے نکال دے جس کے رہنے والے لوگ بہت ظالم ہیں اور اپنے پاس سے ہمارا کوئی ولی (حمایتی) اور اپنے پاس سے ہمارے لئے کوئی مددگار بنا دے۔

ٱلَّذِينَ ءَامَنُواْ يُقَٰتِلُونَ فِى سَبِيلِ ٱللَّهِ ۖ وَٱلَّذِينَ كَفَرُواْ يُقَٰتِلُونَ فِى سَبِيلِ ٱلطَّٰغُوتِ فَقَٰتِلُوٓاْ أَوْلِيَآءَ ٱلشَّيْطَٰنِ ۖ إِنَّ كَيْدَ ٱلشَّيْطَٰنِ كَانَ ضَعِيفًا ﴿76﴾ ع10

سورۃالنساء آیت 76

جو ایمان والے ہیں وہ اللہ کے لئے لڑتے ہیں اور جو کافر و ناشکرے ہیں وہ شیطان کے لئے لڑتے ہیں پس تم شیطان کے ولی اولیاء (مددگاروں) سے لڑو بیشک شیطان کی چال بہت بودی و کمزور ہوتی ہے۔

أَلَمْ تَرَ إِلَى ٱلَّذِينَ قِيلَ لَهُمْ كُفُّوٓاْ أَيْدِيَكُمْ وَأَقِيمُواْ ٱلصَّلَوٰةَ وَءَاتُواْ ٱلزَّكَوٰةَ فَلَمَّا كُتِبَ عَلَيْهِمُ ٱلْقِتَالُ إِذَا فَرِيقٌ مِّنْهُمْ يَخْشَوْنَ ٱلنَّاسَ كَخَشْيَةِ ٱللَّهِ أَوْ أَشَدَّ خَشْيَةً ۚ وَقَالُواْ رَبَّنَا لِمَ كَتَبْتَ عَلَيْنَا ٱلْقِتَالَ لَوْلَآ أَخَّرْتَنَآ إِلَىٰٓ أَجَلٍ قَرِيبٍ ۗ قُلْ مَتَٰعُ ٱلدُّنْيَا قَلِيلٌ وَٱلْءَاخِرَةُ خَيْرٌ لِّمَنِ ٱتَّقَىٰ وَلَا تُظْلَمُونَ فَتِيلًا ﴿77﴾

سورۃالنساء آیت 77

کیا تم نے ان لوگوں کو نہیں دیکھا جنہیں کہا گیا تھا کہ اپنے ہاتھ ؟ (جہاد سے فی الحال) روکے رکھو اور نماز قائم کرو اور زکوۃ دو پھر جب ان پر جہاد فرض کر دیا گیا تو ان میں سے بعض لوگ ایسے ڈرنے لگے جیسا کہ اللہ کا ڈر یا اس سے بھی کہیں زیادہ خوف ہو؟۔ اور کہنے لگے کہ اے ہمارے رب !۔ تو نے ہم پر جہاد کیوں فرض کر دیا تھوڑی سی مدت اور ہمیں کیوں نہ مہلت دے دی؟۔ ان سے کہہ دو کہ دنیا کا فائدہ

بہت تھوڑا سا ہے اور متقی لوگوں کے لئے آخرت ہی بہت بہتر ہے۔اور تم پر سوت کے ایک ادنی سے دھاگے برابر بھی ظلم نہیں کیا جائے گا۔

أَيْنَمَا تَكُونُواْ يُدْرِككُّمُ ٱلْمَوْتُ وَلَوْ كُنتُمْ فِى بُرُوجٍ مُّشَيَّدَةٍ ۗ وَإِن تُصِبْهُمْ حَسَنَةٌ يَقُولُواْ هَٰذِهِۦ مِنْ عِندِ ٱللَّهِ ۖ وَإِن تُصِبْهُمْ سَيِّئَةٌ يَقُولُواْ هَٰذِهِۦ مِنْ عِندِكَ ۚ قُلْ كُلٌّ مِّنْ عِندِ ٱللَّهِ ۖ فَمَالِ هَٰٓؤُلَآءِ ٱلْقَوْمِ لَا يَكَادُونَ يَفْقَهُونَ حَدِيثًا ﴿78﴾

سورۃالنساء آیت 78

تم جہاں کہیں بھی ہوگے موت تمہیں آ کر رہے گی اگرچہ تم مضبوط قلعوں میں بند ہو جاؤ۔اور اگر ان لوگوں کو کوئی فائدہ پہنچتا ہے تو کہتے ہیں یہ اللہ کی طرف سے ہے۔اور اگر کوئی نقصان پہنچتا ہے تو کہتے ہیں کہ یہ تیری وجہ سے ہے۔کہہ دو کہ سب کچھ اللہ کی طرف سے ہی ہے ان لوگوں کو کیا ہو گیا ہے؟۔کہ (اتنی سی) بات بھی نہیں سمجھتے۔

فَقَٰتِلْ فِى سَبِيلِ ٱللَّهِ لَا تُكَلَّفُ إِلَّا نَفْسَكَ ۚ وَحَرِّضِ ٱلْمُؤْمِنِينَ ۖ عَسَى ٱللَّهُ أَن يَكُفَّ بَأْسَ ٱلَّذِينَ كَفَرُواْ ۚ وَٱللَّهُ أَشَدُّ بَأْسًا وَأَشَدُّ تَنكِيلًا ﴿84﴾

سورۃالنساء آیت 84

https://quranexcel.com

تم اپنے علاوہ کسی کے ذمہ دار نہیں پس تم اللہ کی راہ میں جہاد کرو اور مومنوں کو بھی راغب کرو۔ بہت ممکن ہے کہ اللہ کافروں کا زور توڑ دے۔ اور اللہ زور کے اعتبار سے بہت زبردست اور سزا کے لحاظ سے بہت سخت ہے۔

لَّا يَسْتَوِي ٱلْقَٰعِدُونَ مِنَ ٱلْمُؤْمِنِينَ غَيْرُ أُوْلِي ٱلضَّرَرِ وَٱلْمُجَٰهِدُونَ فِي سَبِيلِ ٱللَّهِ بِأَمْوَٰلِهِمْ وَأَنفُسِهِمْ ۚ فَضَّلَ ٱللَّهُ ٱلْمُجَٰهِدِينَ بِأَمْوَٰلِهِمْ وَأَنفُسِهِمْ عَلَى ٱلْقَٰعِدِينَ دَرَجَةً ۚ وَكُلًّا وَعَدَ ٱللَّهُ ٱلْحُسْنَىٰ ۚ وَفَضَّلَ ٱللَّهُ ٱلْمُجَٰهِدِينَ عَلَى ٱلْقَٰعِدِينَ أَجْرًا عَظِيمًا ﴿95﴾

سورۃ النساء آیت 95

اہلِ ایمان میں وہ لوگ جو بلاعذر گھر بیٹھ رہتے ہیں اور وہ جو اللہ کی راہ میں جان و مال سے جہاد کرتے ہیں (یہ) دونوں برابر نہیں ہو سکتے۔ اللہ نے جان و مال سے جہاد کرنے والوں کو بیٹھ رہنے والوں پر افضل درجہ دیا ہے۔ اگرچہ ہر ایک کے لئے اللہ نے بھلائی کا ہی وعدہ کیا ہے۔ لیکن اجر کے لحاظ سے اللہ نے جہاد کرنے والوں کو بیٹھے رہنے والوں پر کہیں زیادہ فضیلت دے رکھی ہے۔

يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُواْ ٱتَّقُواْ ٱللَّهَ وَٱبۡتَغُوٓاْ إِلَيۡهِ ٱلۡوَسِيلَةَ وَجَٰهِدُواْ فِي سَبِيلِهِۦ لَعَلَّكُمۡ تُفۡلِحُونَ ﴿35﴾

سورۃ المائدۃ آیت 35

اے ایمان والو!۔ اللہ ہی سے ڈرتے رہو اور اس کی طرف قرب تلاش کرو اور اس کی راہ میں کوشش وجدوجہد (جہاد) کرتے رہو تاکہ تم کامیاب ہو جاؤ۔

يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُواْ مَن يَرۡتَدَّ مِنكُمۡ عَن دِينِهِۦ فَسَوۡفَ يَأۡتِي ٱللَّهُ بِقَوۡمٖ يُحِبُّهُمۡ وَيُحِبُّونَهُۥٓ أَذِلَّةٍ عَلَى ٱلۡمُؤۡمِنِينَ أَعِزَّةٍ عَلَى ٱلۡكَٰفِرِينَ يُجَٰهِدُونَ فِي سَبِيلِ ٱللَّهِ وَلَا يَخَافُونَ لَوۡمَةَ لَآئِمٖۚ ذَٰلِكَ فَضۡلُ ٱللَّهِ يُؤۡتِيهِ مَن يَشَآءُۚ وَٱللَّهُ وَٰسِعٌ عَلِيمٌ ﴿54﴾

سورۃ المائدۃ آیت 54

اے ایمان والو!۔ تم میں سے جو کوئی اپنے دین سے پھر جائے تو اللہ عنقریب ایسی قوم کو لے آئے گا جن سے وہ محبت کرتا ہوگا اور وہ اس سے محبت کرتے ہوں گے۔ وہ مومنوں کے حق میں نرم دل اور کافروں کے حق میں بہت سخت ہوں گے۔ اللہ کی راہ میں جہاد کریں گے اور کسی ملامت کرنے والے کی ملامت سے نہیں ڈریں گے۔ یہ اللہ کا فضل ہے جسے وہ چاہتا ہے دے دیتا ہے۔ اور اللہ بڑی وسعت والا بخوبی جاننے والا ہے۔

يَٰٓأَيُّهَا ٱلنَّبِيُّ حَرِّضِ ٱلْمُؤْمِنِينَ عَلَى ٱلْقِتَالِ ۚ إِن يَكُن مِّنكُمْ عِشْرُونَ صَٰبِرُونَ يَغْلِبُوا۟ مِاْئَتَيْنِ ۚ وَإِن يَكُن مِّنكُم مِّاْئَةٌ يَغْلِبُوٓا۟ أَلْفًا مِّنَ ٱلَّذِينَ كَفَرُوا۟ بِأَنَّهُمْ قَوْمٌ لَّا يَفْقَهُونَ ﴿65﴾ ٱلْـَٰٔنَ خَفَّفَ ٱللَّهُ عَنكُمْ وَعَلِمَ أَنَّ فِيكُمْ ضَعْفًا ۚ فَإِن يَكُن مِّنكُم مِّاْئَةٌ صَابِرَةٌ يَغْلِبُوا۟ مِاْئَتَيْنِ ۚ وَإِن يَكُن مِّنكُمْ أَلْفٌ يَغْلِبُوٓا۟ أَلْفَيْنِ بِإِذْنِ ٱللَّهِ ۗ وَٱللَّهُ مَعَ ٱلصَّٰبِرِينَ ﴿66﴾

سورۃ الانفال آیت ۶۵۔۶۶

اے نبیؐ!۔اہلِ ایمان کو جہاد کی ترغیب دو۔اگر تم میں بیس آدمی بھی ثابت قدم رہنے والے ہوئے تو دو سو پر غالب رہیں گے۔اور اگر تم میں سو ہوئے تو ہزار کافروں پر غالب آئیں گے اس لئے کہ وہ لوگ کچھ سمجھ نہیں رکھتے۔اب اللہ نے تم سے کچھ بوجھ ہلکا کر دیا اور بھانپ لیا کہ تم میں کسی قدر کمزوری ہے۔پس اگر تم سو ثابت قدم رہنے والے ہوئے تو دو سو پر غالب آئیں گے۔اور اگر ہزار ہوئے تو اللہ کے حکم سے دو ہزار پر غالب رہیں گے۔اور اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔

مَا كَانَ لِنَبِىٍّ أَن يَكُونَ لَهُۥٓ أَسْرَىٰ حَتَّىٰ يُثْخِنَ فِى ٱلْأَرْضِ ۚ تُرِيدُونَ عَرَضَ ٱلدُّنْيَا وَٱللَّهُ يُرِيدُ ٱلْـَٔاخِرَةَ ۗ وَٱللَّهُ عَزِيزٌ حَكِيمٌ ﴿67﴾ لَّوْلَا كِتَٰبٌ مِّنَ ٱللَّهِ سَبَقَ لَمَسَّكُمْ

فِيمَآ أَخَذْتُمْ عَذَابٌ عَظِيمٌ ﴿68﴾ فَكُلُوا۟ مِمَّا غَنِمْتُمْ حَلَٰلًا طَيِّبًا ۚ وَٱتَّقُوا۟ ٱللَّهَ ۚ إِنَّ ٱللَّهَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ﴿69﴾ ع9

سورۃ الانفال آیت ۶۷ تا ۶۹

کسی نبی کے شایانِ شان نہیں کہ اپنے پاس قیدیوں کو رکھے جب تک وہ (فتنے کو مکمل کچلنے کیلئے) زمین میں خوب خون ریزی نہ کرلے۔ تم لوگ دنیا کی زندگی کا سامان چاہتے ہو اور اللہ (تمہارے لئے) آخرت چاہتا ہے۔ اور اللہ خوب غالب نہایت حکمت والا ہے۔ اگر اللہ کا حکم پہلے سے طے نہ ہو چکا ہوتا تو جو کچھ تم نے (فدیہ وغیرہ) لیا ہے اس کے بدلے تم پر بڑا عذاب نازل ہوتا۔ تو جو بھی حلال اور پاکیزہ مالِ غنیمت تمہیں ملا ہے اس میں سے کھاؤ اور اللہ سے ہی ڈرتے رہو۔ بیشک اللہ بڑا بخشنے والا نہایت مہربان ہے۔

يَٰٓأَيُّهَا ٱلنَّبِىُّ قُل لِّمَن فِىٓ أَيْدِيكُم مِّنَ ٱلْأَسْرَىٰٓ إِن يَعْلَمِ ٱللَّهُ فِى قُلُوبِكُمْ خَيْرًا يُؤْتِكُمْ خَيْرًا مِّمَّآ أُخِذَ مِنكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ۗ وَٱللَّهُ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ﴿70﴾ وَإِن يُرِيدُوا۟ خِيَانَتَكَ فَقَدْ خَانُوا۟ ٱللَّهَ مِن قَبْلُ فَأَمْكَنَ مِنْهُمْ ۗ وَٱللَّهُ عَلِيمٌ حَكِيمٌ ﴿71﴾

سورۃ الانفال آیت ۷۰۔۷۱

https://quranexcel.com

اے نبیؐ!۔ جو قیدی تمہارے ہاتھ میں ہیں ان سے کہہ دو کہ اگر اللہ نے تمہارے دلوں میں کوئی نیکی بھانپ لی تو جو کچھ تم سے چھن گیا ہے اس سے بہتر تمہیں دیدے گا اور تمہیں بخش بھی دے گا۔ اور اللہ ہی بڑا بخشنے والا نہایت مہربان ہے۔ اور اگر یہ لوگ تم سے خیانت کرنا چاہتے ہیں تو یقیناً یہ پہلے ہی اللہ سے خیانت کر چکے ہیں پھر اللہ نے انہیں (تمہارے ہاتھ) گرفتار کروا دیا۔ اور اللہ سب کچھ جاننے والا نہایت حکمت والا ہے۔

إِنَّ ٱلَّذِينَ ءَامَنُواْ وَهَاجَرُواْ وَجَٰهَدُواْ بِأَمۡوَٰلِهِمۡ وَأَنفُسِهِمۡ فِى سَبِيلِ ٱللَّهِ وَٱلَّذِينَ ءَاوَواْ وَّنَصَرُوٓاْ أُوْلَٰٓئِكَ بَعۡضُهُمۡ أَوۡلِيَآءُ بَعۡضٍۚ وَٱلَّذِينَ ءَامَنُواْ وَلَمۡ يُهَاجِرُواْ مَا لَكُم مِّن وَلَٰيَتِهِم مِّن شَىۡءٍ حَتَّىٰ يُهَاجِرُواْۚ وَإِنِ ٱسۡتَنصَرُوكُمۡ فِى ٱلدِّينِ فَعَلَيۡكُمُ ٱلنَّصۡرُ إِلَّا عَلَىٰ قَوۡمِۭ بَيۡنَكُمۡ وَبَيۡنَهُم مِّيثَٰقٌۗ وَٱللَّهُ بِمَا تَعۡمَلُونَ بَصِيرٌ ﴿72﴾ وَٱلَّذِينَ كَفَرُواْ بَعۡضُهُمۡ أَوۡلِيَآءُ بَعۡضٍۚ إِلَّا تَفۡعَلُوهُ تَكُن فِتۡنَةٌ فِى ٱلۡأَرۡضِ وَفَسَادٌ كَبِيرٌ ﴿73﴾

سورۃ الانفال آیت ۷۲۔۷۳

بیشک جو لوگ ایمان لائے اور گھر بار چھوڑ کر ہجرت کر گئے اور اللہ کی راہ میں اپنے مال اور جان سے جہاد کیا۔ اور جن لوگوں نے (ان مہاجروں کو) جگہ دی اور ان کی مدد بھی کی۔ وہ آپس میں ایک

دوسرے کے ولی اولیاء (رفیق) ہیں۔اور جو لوگ ایمان تو لے آئے مگر گھر بار نہیں چھوڑا تو جب تک وہ ہجرت نہ کرلیں تمہیں ان کی ولایت (رفاقت) سے کوئی تعلق نہیں ہے۔اور اگر وہ دینی معاملات میں تم سے مدد چاہیں تو ان کی مدد کرنا تم پر لازم ہو جائے گا مگر ان لوگوں کے خلاف (مدد کرنا جائز نہیں ہو گا) کہ جن میں اور تم میں کوئی آپسی معاہدہ ہو۔اور جو بھی تم کرتے ہو اللہ اسے نگاہِ بصیرت سے دیکھ رہا ہوتا ہے۔اور جو لوگ کافر و ناشکرے ہیں وہ ایک دوسرے کے ولی اولیاء (دوست) ہیں۔اگر تم ایسے نہ کروگے تو ملک میں فتنہ پھیلتا رہے گا اور بڑا فساد برپا ہو جائے گا۔

وَٱلَّذِينَ ءَامَنُواْ وَهَاجَرُواْ وَجَٰهَدُواْ فِى سَبِيلِ ٱللَّهِ وَٱلَّذِينَ ءَاوَواْ وَّنَصَرُوٓاْ أُوْلَٰٓئِكَ هُمُ ٱلْمُؤْمِنُونَ حَقًّا ۚ لَّهُم مَّغْفِرَةٌ وَرِزْقٌ كَرِيمٌ ﴿74﴾

سورۃ الأنفال آیت 74

اور جو لوگ ایمان لائے اور اپنے گھر بار چھوڑ کر ہجرت کر گئے اور اللہ کی راہ میں جہاد کرتے رہے۔اور جن لوگوں نے ان (مہاجروں) کو جگہ دی اور ان کی مدد بھی کی۔یہی لوگ سچے مومن ہیں انہی کے لئے بخشش اور عزت کی روزی ہے۔

وَٱلَّذِينَ ءَامَنُواْ مِنۢ بَعۡدُ وَهَاجَرُواْ وَجَٰهَدُواْ مَعَكُمۡ فَأُوْلَٰٓئِكَ مِنكُمۡۚ وَأُوْلُواْ ٱلۡأَرۡحَامِ بَعۡضُهُمۡ أَوۡلَىٰ بِبَعۡضٖ فِي كِتَٰبِ ٱللَّهِۗ إِنَّ ٱللَّهَ بِكُلِّ شَيۡءٍ عَلِيمُۢ ﴿75﴾ ع10

سورۃ الانفال آیت 75

اور جو لوگ اس کے بعد ایمان لائے اور گھر بار چھوڑ کر ہجرت کی اور تمہارے ساتھ ہو کر جہاد بھی کرتے رہے۔ پس وہ تم میں سے ہی ہیں۔ اور رشتہ دار اللہ کے حکم کی رو سے آپس میں ایک دوسرے کے زیادہ حق دار ہیں۔ بیشک اللہ ہر چیز سے خوب خبردار ہے۔

أَمۡ حَسِبۡتُمۡ أَن تُتۡرَكُواْ وَلَمَّا يَعۡلَمِ ٱللَّهُ ٱلَّذِينَ جَٰهَدُواْ مِنكُمۡ وَلَمۡ يَتَّخِذُواْ مِن دُونِ ٱللَّهِ وَلَا رَسُولِهِۦ وَلَا ٱلۡمُؤۡمِنِينَ وَلِيجَةٗۚ وَٱللَّهُ خَبِيرُۢ بِمَا تَعۡمَلُونَ ﴿16﴾ ع2

سورۃ التوبۃ آیت 16

کیا تم نے سمجھ رکھا ہے کہ یونہی چھوڑ دیئے جاؤ گے؟۔ حالانکہ اللہ نے تم میں سے ایسے لوگوں کو ابھی نہیں جانچا جو صحیح معنوں میں جہاد کرنے والے ہیں (یا جو دین پھیلانے کی بھرپور کوشش کرتے ہیں)۔ اور جنہوں نے اللہ اور اس کے رسول اور مومنوں کے علاوہ کسی کو ولی (دوست) نہیں بنایا۔ اور اللہ تمہارے سب کاموں سے خوب باخبر ہے۔

۞ أَجَعَلْتُمْ سِقَايَةَ ٱلْحَآجِّ وَعِمَارَةَ ٱلْمَسْجِدِ ٱلْحَرَامِ كَمَنْ ءَامَنَ بِٱللَّهِ وَٱلْيَوْمِ ٱلْـَٔاخِرِ وَجَٰهَدَ فِى سَبِيلِ ٱللَّهِ ۚ لَا يَسْتَوُۥنَ عِندَ ٱللَّهِ ۗ وَٱللَّهُ لَا يَهْدِى ٱلْقَوْمَ ٱلظَّٰلِمِينَ ﴿19﴾

سورۃالتوبۃ آیت 19

کیا تم (مشرکوں) نے حاجیوں کا پانی پلانا اور مسجد حرام میں خدمت کر دینا؟۔اس کے برابر کر دیا کہ جو اللہ پر اور روزِ آخرت پر ایمان لایا اور اللہ کے راستے میں جہاد کیا۔اللہ کے نزدیک تو یہ برابر نہیں۔اور اللہ ظالم لوگوں کو ہدایت یاب نہیں ہونے دیتا۔

ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ وَهَاجَرُوا۟ وَجَٰهَدُوا۟ فِى سَبِيلِ ٱللَّهِ بِأَمْوَٰلِهِمْ وَأَنفُسِهِمْ أَعْظَمُ دَرَجَةً عِندَ ٱللَّهِ ۚ وَأُو۟لَٰٓئِكَ هُمُ ٱلْفَآئِزُونَ ﴿20﴾ يُبَشِّرُهُمْ رَبُّهُم بِرَحْمَةٍ مِّنْهُ وَرِضْوَٰنٍ وَجَنَّٰتٍ لَّهُمْ فِيهَا نَعِيمٌ مُّقِيمٌ ﴿21﴾ خَٰلِدِينَ فِيهَآ أَبَدًا ۚ إِنَّ ٱللَّهَ عِندَهُۥٓ أَجْرٌ عَظِيمٌ ﴿22﴾

سورۃالتوبۃ آیت ۲۰تا۲۲

جو لوگ ایمان لائے اور گھر بار چھوڑ کر ہجرت کی اور اللہ کی راہ میں اپنے مالوں اور جانوں سے جہاد کرتے رہے۔اللہ کے پاس ان کے لئے بڑے بڑے درجے ہیں۔اور وہی لوگ تو مراد پانے والے ہیں۔ان کا رب انہیں اپنی خاص رحمت کی اور رضامندی کی اور ایسی جنتوں کی خوشخبری دیتا ہے جن

میں ان کے لئے دائمی نعمتیں اور آرام ہی آرام ہوگا۔ان میں ہمیشہ ہمیش رہیں گے۔بیشک اللہ کے پاس عظمت والا اجر ہے۔

قُلْ إِن كَانَ ءَابَآؤُكُمْ وَأَبْنَآؤُكُمْ وَإِخْوَٰنُكُمْ وَأَزْوَٰجُكُمْ وَعَشِيرَتُكُمْ وَأَمْوَٰلٌ ٱقْتَرَفْتُمُوهَا وَتِجَٰرَةٌ تَخْشَوْنَ كَسَادَهَا وَمَسَٰكِنُ تَرْضَوْنَهَآ أَحَبَّ إِلَيْكُم مِّنَ ٱللَّهِ وَرَسُولِهِۦ وَجِهَادٍ فِى سَبِيلِهِۦ فَتَرَبَّصُوا۟ حَتَّىٰ يَأْتِىَ ٱللَّهُ بِأَمْرِهِۦ ۗ وَٱللَّهُ لَا يَهْدِى ٱلْقَوْمَ ٱلْفَٰسِقِينَ ﴿24﴾ ع3

سورۃالتوبۃ آیت 24

کہہ دو کہ اگر۔ تمہارے باپ۔اور تمہارے بیٹے۔اور تمہارے بھائی۔اور تمہاری بیویاں۔اور تمہاری رشتہ داریاں۔اور تمہارے کمائے ہوئے مال ۔اور تمہاری تجارت جس کے بند ہونے کا تمہیں اندیشہ رہتا ہے۔اور تمہارے گھروندے جن کو تم بہت پسند کرتے ہو۔(یہ سارا کچھ) تمہیں اللہ اور اس کے رسول اور اس کی راہ میں جہاد کرنے سے زیادہ پیارے ہیں۔تو انتظار کرو یہاں تک کہ اللہ اپنا (عتابی) فیصلہ بھیج دے۔اور اللہ فاسق لوگوں کو ہدایت یاب نہیں ہونے دیتا۔

يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُواْ مَا لَكُمۡ إِذَا قِيلَ لَكُمُ ٱنفِرُواْ فِي سَبِيلِ ٱللَّهِ ٱثَّاقَلۡتُمۡ إِلَى ٱلۡأَرۡضِۚ أَرَضِيتُم بِٱلۡحَيَوٰةِ ٱلدُّنۡيَا مِنَ ٱلۡأٓخِرَةِۚ فَمَا مَتَٰعُ ٱلۡحَيَوٰةِ ٱلدُّنۡيَا فِي ٱلۡأٓخِرَةِ إِلَّا قَلِيلٌ ﴿38﴾

سورۃالتوبۃآیت 38

اے ایمان والو!۔ تمہیں کیا ہو گیا ہے کہ جب تم سے کہا جاتا ہے کہ اللہ کی راستے میں (جہاد کے لئے) نکلو تو تم بوجھل ہوئے زمین سے لگے جاتے ہو کیا تم آخرت کو چھوڑ کر دنیا کی زندگی پر راضی ہو گئے ہو ؟۔دنیا کی زندگی کا فائدہ تو آخرت کے مقابلے میں بہت ہی معمولی سا ہے۔

ٱنفِرُواْ خِفَافٗا وَثِقَالٗا وَجَٰهِدُواْ بِأَمۡوَٰلِكُمۡ وَأَنفُسِكُمۡ فِي سَبِيلِ ٱللَّهِۚ ذَٰلِكُمۡ خَيۡرٞ لَّكُمۡ إِن كُنتُمۡ تَعۡلَمُونَ ﴿41﴾

سورۃالتوبۃآیت 41

تم ہلکے ہو یا بوجھل (گھروں سے) نکل پڑو اور اپنے مالوں اور جانوں سے اللہ کی راہ میں جہاد کرو۔یہی تمہارے حق میں بہتر ہے اگر تم علم رکھتے ہو۔

لَا يَسْتَـْٔذِنُكَ ٱلَّذِينَ يُؤْمِنُونَ بِٱللَّهِ وَٱلْيَوْمِ ٱلْـَٔاخِرِ أَن يُجَٰهِدُوا۟ بِأَمْوَٰلِهِمْ وَأَنفُسِهِمْ ۗ وَٱللَّهُ عَلِيمٌۢ بِٱلْمُتَّقِينَ ﴿44﴾

سورۃالتوبۃ آیت 44

جو لوگ اللہ پر اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتے ہیں وہ تو کبھی تم سے اجازت نہیں مانگتے کہ مالی اور جانی جہاد سے رک جائیں۔ اور اللہ متقی لوگوں کو خوب جانتا ہے۔

يَٰٓأَيُّهَا ٱلنَّبِىُّ جَٰهِدِ ٱلْكُفَّارَ وَٱلْمُنَٰفِقِينَ وَٱغْلُظْ عَلَيْهِمْ ۚ وَمَأْوَىٰهُمْ جَهَنَّمُ ۖ وَبِئْسَ ٱلْمَصِيرُ ﴿73﴾

سورۃالتوبۃ آیت 73

اے نبیؐ! کافروں اور منافقوں سے جہاد کرو اور ان پر سختی کیا کرو۔ اور ان کا ٹھکانا دوزخ ہے اور وہ بہت ہی بری لوٹنے جگہ ہے۔

فَرِحَ ٱلْمُخَلَّفُونَ بِمَقْعَدِهِمْ خِلَٰفَ رَسُولِ ٱللَّهِ وَكَرِهُوٓا۟ أَن يُجَٰهِدُوا۟ بِأَمْوَٰلِهِمْ وَأَنفُسِهِمْ فِى سَبِيلِ ٱللَّهِ وَقَالُوا۟ لَا تَنفِرُوا۟ فِى ٱلْحَرِّ ۗ قُلْ نَارُ جَهَنَّمَ أَشَدُّ حَرًّا ۚ لَّوْ كَانُوا۟ يَفْقَهُونَ ﴿81﴾

سورۃالتوبۃ آیت 81

جو لوگ جو (غزوۂ تبوک سے) پیچھے رہ گئے تھے وہ رسول اللہؐ کی مرضی کے خلاف بیٹھ رہنے سے خوش ہوئے۔اوراس بات کو ناپسند کیا کہ اللہ کی راہ میں اپنے مال اور جان سے جہاد کریں اور کہنے لگے کہ گرمی میں مت نکلو۔ کہہ دو کہ دوزخ کی آگ اس سے کہیں شدید گرم ہے۔کاش کہ وہ سمجھتے ہوتے۔

فَإِن رَّجَعَكَ ٱللَّهُ إِلَىٰ طَآئِفَةٍ مِّنْهُمْ فَٱسْتَـْٔذَنُوكَ لِلْخُرُوجِ فَقُل لَّن تَخْرُجُواْ مَعِىَ أَبَدًا وَلَن تُقَٰتِلُواْ مَعِىَ عَدُوًّا ۖ إِنَّكُمْ رَضِيتُم بِٱلْقُعُودِ أَوَّلَ مَرَّةٍ فَٱقْعُدُواْ مَعَ ٱلْخَٰلِفِينَ ﴿83﴾

سورۃالتوبۃ آیت 83

پھر اگر اللہ تجھے ان میں سے کسی فریق کی طرف واپس لائے پھر وہ تجھ سے (جہاد پر) نکلنے کی اجازت مانگیں توان سے کہہ دینا کہ تم میرے ساتھ ہر گز نہیں نکل سکتے اور کبھی بھی میرے ساتھ ہو کر کسی دشمن سے نہیں لڑ سکتے۔ بلاشبہ تمہیں پہلی دفعہ بیٹھ رہنا اچھا لگا تو اب بھی پیچھے رہنے والوں کے ساتھ ہی بیٹھے رہو۔

وَإِذَآ أُنزِلَتْ سُورَةٌ أَنْ ءَامِنُواْ بِٱللَّهِ وَجَٰهِدُواْ مَعَ رَسُولِهِ ٱسْتَـْٔذَنَكَ أُوْلُواْ ٱلطَّوْلِ مِنْهُمْ وَقَالُواْ ذَرْنَا نَكُن مَّعَ ٱلْقَٰعِدِينَ ﴿86﴾

سورۃالتوبۃآیت 86

اور جب کوئی سورۃ نازل ہوتی ہے کہ اللہ پر ایمان لاؤ اور اس کے رسول کے ساتھ ہو کر جہاد کرو تو ان میں سے دولت مند بھی تجھ سے اجازت طلب کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہمیں تو بیٹھنے والوں کے ساتھ ہی رہنے دو۔

لَٰكِنِ ٱلرَّسُولُ وَٱلَّذِينَ ءَامَنُواْ مَعَهُۥ جَٰهَدُواْ بِأَمْوَٰلِهِمْ وَأَنفُسِهِمْ ۚ وَأُوْلَٰٓئِكَ لَهُمُ ٱلْخَيْرَٰتُ ۖ وَأُوْلَٰٓئِكَ هُمُ ٱلْمُفْلِحُونَ ﴿88﴾

سورۃالتوبۃآیت 88

لیکن رسول اور اس کے ساتھ ایمان والے لوگ اپنے مالوں اور جانوں سے جہاد کرتے ہیں۔ اور انہی لوگوں کے لئے بھلائیاں ہیں۔ اور وہی فلاح پانے والے ہیں۔

ثُمَّ إِنَّ رَبَّكَ لِلَّذِينَ هَاجَرُواْ مِنۢ بَعْدِ مَا فُتِنُواْ ثُمَّ جَٰهَدُواْ وَصَبَرُوٓاْ إِنَّ رَبَّكَ مِنۢ بَعْدِهَا لَغَفُورٌ رَّحِيمٌ ﴿110﴾ ع14

سورۃ النحل آیت 110

پھر بلا شبہ تمہارا رب ان لوگوں کے لئے جو سخت آزمائش میں پڑنے کے بعد ہجرت کر گئے پھر جہاد کرتے رہے اور صبر کا ثبوت بھی دیا۔ یقینی طور پر تمہارا رب ایسے اعمال کے بعد بڑا بخشنے والا نہایت مہربان ہے۔

نفس کے خلاف جہاد کرنا سب مسلمانوں کے لئے فرداً فرداً فرض عین کا درجہ رکھتا ہے۔ یہ بڑا کارگر اصلاحی پہلو ہے۔ پھر قرآن پر خود بھی عمل کرتے ہوئے اس کے ذریعے بھرپور جدوجہد لگا کر دوسروں تک اس قرآنی دعوت کو عام کرنا جہادِ اکبر کہا گیا ہے۔

فَلَا تُطِعِ ٱلْكَٰفِرِينَ وَجَٰهِدْهُم بِهِۦ جِهَادًا كَبِيرًا ﴿52﴾

سورۃ الفرقان آیت 52

پس تم کافروں کی ہرگز اطاعت نہ کرنا اور اس (قرآن) کے ذریعے ان سے بھرپور طاقت لگا کر بہت بڑا جہاد کرتے رہنا۔

وَٱلَّذِينَ جَٰهَدُواْ فِينَا لَنَهۡدِيَنَّهُمۡ سُبُلَنَاۚ وَإِنَّ ٱللَّهَ لَمَعَ ٱلۡمُحۡسِنِينَ﴿69﴾ع7

سورۃالعنکبوت آیت 69

اور جو لوگ ہمارے لئے کوشش وجدوجہد کرتے ہیں ہم ضرور ان کو اپنے راستے کی ہدایت دیں گے ۔اور بیشک اللہ احسان کرنے والوں کے ساتھ ہے۔

۞ قَدۡ يَعۡلَمُ ٱللَّهُ ٱلۡمُعَوِّقِينَ مِنكُمۡ وَٱلۡقَآئِلِينَ لِإِخۡوَٰنِهِمۡ هَلُمَّ إِلَيۡنَاۖ وَلَا يَأۡتُونَ ٱلۡبَأۡسَ إِلَّا قَلِيلًا﴿18﴾لا

سورۃالأحزاب آیت 18

اللہ تم میں سے ان لوگوں کو اچھی طرح جانتا ہے جو (جہاد سے) روکتے ہیں اور انہیں بھی جو اپنے بھائیوں سے کہتے ہیں کہ (محاذِ چھوڑ کر) ہمارے پاس چلے آؤ۔اور یہ لوگ خود تو میدانِ جنگ میں کم ہی آتے ہیں۔

وَيَقُولُ ٱلَّذِينَ ءَامَنُواْ لَوۡلَا نُزِّلَتۡ سُورَةٞۖ فَإِذَآ أُنزِلَتۡ سُورَةٞ مُّحۡكَمَةٞ وَذُكِرَ فِيهَا ٱلۡقِتَالُۙ رَأَيۡتَ ٱلَّذِينَ فِي قُلُوبِهِم مَّرَضٞ يَنظُرُونَ إِلَيۡكَ نَظَرَ ٱلۡمَغۡشِيِّ عَلَيۡهِ مِنَ ٱلۡمَوۡتِۖ فَأَوۡلَىٰ لَهُمۡ ﴿20﴾ ج

سورۃ محمد آیت 20

اور ایمان والے کہتے ہیں کہ (جہاد کے بارے) کوئی سورۃ کیوں نازل نہیں کی جاتی؟۔ پس جب ایک محکم سورۃ نازل ہوتی ہے اور اس میں جہاد و قتال کا ذکر ہوتا ہے۔ تو جن کے دلوں میں (نفاق کا) مرض ہے تم ان کو دیکھو گے کہ وہ تمہاری طرف اس طرح دیکھنے لگتے ہیں جیسے کسی پر موت کی غشی (طاری) ہو رہی ہو۔ پس ان کے لئے تباہی ہے۔

طَاعَةٞ وَقَوۡلٞ مَّعۡرُوفٞۚ فَإِذَا عَزَمَ ٱلۡأَمۡرُ فَلَوۡ صَدَقُواْ ٱللَّهَ لَكَانَ خَيۡرٗا لَّهُمۡ ﴿21﴾ ج

سورۃ محمد آیت 21

یہ اطاعت کرتے اور اچھی بات کہتے۔ پھر جب (جہاد کا) قطعی فیصلہ ہو گیا۔ تو اگر یہ اللہ سے (کیے اپنے عہد پر) سچے رہتے تو ان کے لئے بہت بہتر ہوتا۔

وَلَنَبۡلُوَنَّكُمۡ حَتَّىٰ نَعۡلَمَ ٱلۡمُجَٰهِدِينَ مِنكُمۡ وَٱلصَّٰبِرِينَ وَنَبۡلُوَاْ أَخۡبَارَكُمۡ ﴿31﴾

سورۃ محمد آیت 31

اور ہم تم لوگوں کو ضرور آزمائیں گے تاکہ تم میں سے جہاد کرنے والوں اور صبر و ثبات پر قائم رہنے والوں کو ہم جانچ پرکھ کر دیکھ لیں اور تمہارے حالات سے بھی آزمائش کر لیں۔

قُل لِّلْمُخَلَّفِينَ مِنَ ٱلْأَعْرَابِ سَتُدْعَوْنَ إِلَىٰ قَوْمٍ أُو۟لِى بَأْسٍ شَدِيدٍ تُقَٰتِلُونَهُمْ أَوْ يُسْلِمُونَ ۖ فَإِن تُطِيعُوا۟ يُؤْتِكُمُ ٱللَّهُ أَجْرًا حَسَنًا ۖ وَإِن تَتَوَلَّوْا۟ كَمَا تَوَلَّيْتُم مِّن قَبْلُ يُعَذِّبْكُمْ عَذَابًا أَلِيمًا ﴿16﴾

سورۃ الفتح آیت 16

پیچھے رہ جانے والے بدویوں سے کہہ دو کہ عنقریب تمہیں ایک سخت جنگجو قوم کے خلاف جہاد کے لئے بلایا جائے گا۔ یا تو وہ اسلام قبول کر لیں گے یا تم ان سے جنگ کرو گے۔ پس اگر تم نے اطاعت کر لی تو اللہ تمہیں بہت اچھا اجر عطا کرے گا۔ اور اگر تم نے اسی طرح منہ موڑا جیسے پہلے منہ موڑ لیا تھا تو وہ تمہیں المناک عذاب دے گا۔

لَّيْسَ عَلَى ٱلْأَعْمَىٰ حَرَجٌ وَلَا عَلَى ٱلْأَعْرَجِ حَرَجٌ وَلَا عَلَى ٱلْمَرِيضِ حَرَجٌ ۗ وَمَن يُطِعِ ٱللَّهَ وَرَسُولَهُۥ يُدْخِلْهُ جَنَّٰتٍ تَجْرِى مِن تَحْتِهَا ٱلْأَنْهَٰرُ ۖ وَمَن يَتَوَلَّ يُعَذِّبْهُ عَذَابًا أَلِيمًا ﴿17﴾ ع2

سورۃ الفتح آیت 17

(جہاد کے لئے) نہ تو اندھے پر کوئی گناہ ہے اور نہ ہی لنگڑے پر کوئی حرج اور نہ کسی مریض پر کوئی الزام ہے۔ اور جو بھی اللہ اور رسول کی اطاعت کرے گا تو اللہ اسے ان جنتوں میں داخل کرے گا جن کے دامن میں نہریں رواں دواں ہیں۔ اور جو رو گردانی کرے گا تو اسے المناک عذاب دیا جائے گا۔

إِنَّمَا ٱلْمُؤْمِنُونَ ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ بِٱللَّهِ وَرَسُولِهِۦ ثُمَّ لَمْ يَرْتَابُوا۟ وَجَٰهَدُوا۟ بِأَمْوَٰلِهِمْ وَأَنفُسِهِمْ فِى سَبِيلِ ٱللَّهِ ۚ أُو۟لَٰٓئِكَ هُمُ ٱلصَّٰدِقُونَ ﴿15﴾ قُلْ أَتُعَلِّمُونَ ٱللَّهَ بِدِينِكُمْ وَٱللَّهُ يَعْلَمُ مَا فِى ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَمَا فِى ٱلْأَرْضِ ۚ وَٱللَّهُ بِكُلِّ شَىْءٍ عَلِيمٌ ﴿16﴾

سورۃ الحجرات آیت 15

البتہ مومن تو بس وہی ہیں جو اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لائے اور پھر کبھی شک میں نہ پڑے اور اپنے مالوں اور جانوں سے اللہ کی راہ میں جہاد کرتے رہے۔ یہی لوگ (ایمان میں) سچے ہیں۔ کہہ دو

کہ کیا تم اللہ کو اپنی دینداری جتلاتے ہو اللہ تو ہر اس چیز سے بخوبی آگاہ ہے جو آسمانوں میں اور جو بھی زمین میں ہے؟۔اور اللہ تو ہر شے کا علم رکھنے والا ہے۔

يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُواْ لَا تَتَّخِذُواْ عَدُوِّى وَعَدُوَّكُمْ أَوْلِيَآءَ تُلْقُونَ إِلَيْهِم بِٱلْمَوَدَّةِ وَقَدْ كَفَرُواْ بِمَا جَآءَكُم مِّنَ ٱلْحَقِّ يُخْرِجُونَ ٱلرَّسُولَ وَإِيَّاكُمْ ۙ أَن تُؤْمِنُواْ بِٱللَّهِ رَبِّكُمْ إِن كُنتُمْ خَرَجْتُمْ جِهَٰدًا فِى سَبِيلِى وَٱبْتِغَآءَ مَرْضَاتِى ۚ تُسِرُّونَ إِلَيْهِم بِٱلْمَوَدَّةِ وَأَنَا۠ أَعْلَمُ بِمَآ أَخْفَيْتُمْ وَمَآ أَعْلَنتُمْ ۚ وَمَن يَفْعَلْهُ مِنكُمْ فَقَدْ ضَلَّ سَوَآءَ ٱلسَّبِيلِ ﴿1﴾

سورۃ الممتحنۃ آیت 1

اے ایمان والو!۔تم میرے دشمنوں اور اپنے دشمنوں کو اپنا ولی اولیاء (دوست) نہ بناؤ کہ ان کے پاس دوستی کے پیغام بھیجنے لگو حالانکہ یقیناً وہ اس سچے دین کے منکر ہیں جو تمہارے پاس آیا ہے اور وہ رسول کو اور خود تمہیں بھی محض اس بات پر جلاوطن کرتے ہیں کہ تم اپنے رب پر ایمان لائے ہو۔اگر (اِدھر) تم میری راہ میں جہاد کرنے اور میری خوشنودی حاصل کرنے کے لئے نکلے ہو (تو اُدھر) تم چھپ کر ان کو دوستی کا پیغام بھیجتے ہو؟۔حالانکہ میں خوب جانتا ہوں جو کچھ تم چھپاتے اور جو کچھ ظاہر کرتے ہو اور جو تم میں سے ایسا کرے گا تو یقیناً وہ سیدھے راستے سے بھٹک گیا۔

يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُواْ هَلۡ أَدُلُّكُمۡ عَلَىٰ تِجَٰرَةٖ تُنجِيكُم مِّنۡ عَذَابٍ أَلِيمٖ ﴿10﴾ تُؤۡمِنُونَ بِٱللَّهِ وَرَسُولِهِۦ وَتُجَٰهِدُونَ فِي سَبِيلِ ٱللَّهِ بِأَمۡوَٰلِكُمۡ وَأَنفُسِكُمۡۚ ذَٰلِكُمۡ خَيۡرٞ لَّكُمۡ إِن كُنتُمۡ تَعۡلَمُونَ ﴿11﴾

سورۃ الصّف آیت ۱۰۔۱۱

اے ایمان والو!۔ کیا میں تمہیں ایک ایسی تجارت بتاؤں جو تمہیں المناک عذاب سے بچالے؟۔ (کہ) تم اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ اور اللہ کی راہ میں اپنے مال و جان سے جہاد (یا بھرپور جدوجہد) کرو۔ یہ بات تمہارے لئے بہت بہتر ہے اگر تم سمجھ رکھتے ہو۔

يَٰٓأَيُّهَا ٱلنَّبِيُّ جَٰهِدِ ٱلۡكُفَّارَ وَٱلۡمُنَٰفِقِينَ وَٱغۡلُظۡ عَلَيۡهِمۡۚ وَمَأۡوَىٰهُمۡ جَهَنَّمُۖ وَبِئۡسَ ٱلۡمَصِيرُ ﴿9﴾

سورۃ التحریم آیت 9

اے نبیؐ!۔ کافروں اور منافقوں سے جہاد کرو اور ان پر سختی کرو۔ اور ان کا ٹھکانہ جہنم ہے اور وہ بہت ہی بری جگہ ہے۔

۞ إِنَّ رَبَّكَ يَعْلَمُ أَنَّكَ تَقُومُ أَدْنَىٰ مِن ثُلُثَيِ ٱلَّيْلِ وَنِصْفَهُۥ وَثُلُثَهُۥ وَطَآئِفَةٌ مِّنَ ٱلَّذِينَ مَعَكَ ۚ وَٱللَّهُ يُقَدِّرُ ٱلَّيْلَ وَٱلنَّهَارَ ۚ عَلِمَ أَن لَّن تُحْصُوهُ فَتَابَ عَلَيْكُمْ ۖ فَٱقْرَءُوا۟ مَا تَيَسَّرَ مِنَ ٱلْقُرْءَانِ ۚ عَلِمَ أَن سَيَكُونُ مِنكُم مَّرْضَىٰ ۙ وَءَاخَرُونَ يَضْرِبُونَ فِى ٱلْأَرْضِ يَبْتَغُونَ مِن فَضْلِ ٱللَّهِ ۙ وَءَاخَرُونَ يُقَٰتِلُونَ فِى سَبِيلِ ٱللَّهِ ۖ فَٱقْرَءُوا۟ مَا تَيَسَّرَ مِنْهُ ۚ وَأَقِيمُوا۟ ٱلصَّلَوٰةَ وَءَاتُوا۟ ٱلزَّكَوٰةَ وَأَقْرِضُوا۟ ٱللَّهَ قَرْضًا حَسَنًا ۚ وَمَا تُقَدِّمُوا۟ لِأَنفُسِكُم مِّنْ خَيْرٍ تَجِدُوهُ عِندَ ٱللَّهِ هُوَ خَيْرًا وَأَعْظَمَ أَجْرًا ۚ وَٱسْتَغْفِرُوا۟ ٱللَّهَ ۖ إِنَّ ٱللَّهَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ﴿20﴾ ع2

سورۃ المزمل آیت 20

یقیناً تمہارا رب جانتا ہے کہ تم اور تمہارے ساتھیوں میں سے بھی کبھی رات کی دو تہائی کے قریب کبھی نصف شب اور کبھی ایک تہائی قیام کرتے ہیں۔ اور اللہ ہی رات اور دن کا اندازہ ٹھہراتا ہے وہ جانتا ہے کہ تم اس کو نبھا نہیں سکتے۔ تو اس نے تم پر مہربانی کر دی پس اب جتنا قرآن تم آسانی سے پڑھ سکتے ہو اتنا ہی پڑھ لیا کرو۔ وہ یہ بھی جانتا ہے کہ تم میں کچھ بیمار ہوتے ہیں اور کچھ ایسے بھی جو اللہ کے فضل (روزی) کی تلاش میں زمین میں سفر کرتے ہیں اور کچھ ایسے بھی ہیں جو اللہ کی راہ میں جہاد کرتے ہیں۔ پس اتنا ہی قرآن پڑھو جتنا کہ آسان ہو۔ اور نماز قائم کرو اور زکوٰۃ ادا کرو اور اللہ کو قرضۂ حسنہ دو ۔اور تم لوگ جو بھی بھلائی اپنے لئے آگے بھیجو گے اسے اللہ کے ہاں موجود پاؤ گے جو بہت بہتر اور اجر

https://quranexcel.com

میں عظیم ہو گی۔ اور اللہ ہی سے مغفرت طلب کیا کرو۔ بیشک اللہ بڑا بخشنے والا نہایت رحم کرنے والا ہے۔

واپس

اہل بیت کون ہیں:

درج ذیل موضوع کو شروع سے آخر تک پڑھیں گے تو کافی مفید رہے گا اگر بیچ بیچ سے پڑھنا ہے تو نیچے دیئے گئے جدول سے باری باری پڑھ سکتے ہیں۔

حقیقی اہل بیت	حضرت ام سلمہؓ
حضرت خدیجہ بنت خویلدؓ	حضرت زینب بنت جحشؓ
حضرت زینبؓ	حضرت ریحانہ بنت شمعون بن زیدؓ
حضرت قاسم	حضرت جویریہ بنت حارثؓ
حضرت رقیہؓ	حضرت ام حبیبہ بنت ابو سفیانؓ
حضرت امِ کلثومؓ	حضرت صفیہ بنت حی بن اخطبؓ

حضرت فاطمہؑ	حضرت ماریہ قبطیہؑ
مالِ فئے	حضرت ابراہیم
حضرت عبداللہ	حضرت میمونہ بنت حارثؓ
حضرت سودہ بنت زمعہؓ	واقعہ مباہلہ
حضرت عائشہ بنت ابی بکرؓ	أَهْلِهِ کے بارے آیات
سابقون الاوّلون	اہل بیت کے بارے آیات
غزوہ اُحد	قرآنی آیات کے بعد کی روایات
واقعہ افک	حقیقی و مجازی کا فرق
حضرت حفصہ بنت عمرؓ	نبی ﷺ کی وصیت
حضرت زینب بنت خزیمہؓ	امت کی مائیں۔امہات المومنین

واپس

اور ایسی نا قابلِ قبول روایات بھی ہیں۔ جو بغضِ ازواج نبی ﷺ کی صاف عکاسی کرتی ہیں۔ کہ وہ تو اہلِ بیت میں شامل ہی نہیں ہیں۔ شاید ان لوگوں نے قرآن پاک کی ان آیات کو نہ دیکھا ہوگا۔ جن میں امہات المومنینؓ کو اہلِ بیت کہا گیا ہے۔ حالانکہ اس بارے پہلے قرآن کریم کی آیات کا نزول پہلے ہوا جو ان کی پاکدامنی کی ایسی شان بیان کرتی ہیں۔ کہ ان پر رشک آتا ہے۔ پھر اسی شانِ عظیمی کو سامنے رکھتے ہوئے کچھ لوگوں نے اسے حقیقت سے ہٹ کر اپنے پیاروں پر فِٹ اور چسپاں کر دیا۔ کہ

لوگ ان کو بھی اہلِ بیت سمجھنے لگیں۔اور ان کی پاکی بھی زبانِ زدِ عام ہو جائے۔اور پھر ہوا یوں کہ شیطان نے قرآن کی طرف سے اکثر لوگوں کا دھیان ہی معدوم کر دیا۔اور روایتوں میں الجھا کے رکھ دیا۔دعا ہے کہ اللہ جل شانہ سب کی حق اور سچ کی طرف رہنمائی کرے۔آمین!۔آیئے

دیکھتے ہیں کہ اہل بیت کون ہیں؟

اہلِ بیت کا مطلب ہے خاتونِ خانہ۔گھر والی یا گھر والے۔اس پر کچھ کہنے سے پہلے اس حقیقت سے پردہ اٹھانا ضروری ﷺ ہے کہ نبی ﷺ کے گھر والے کون تھے۔

پہلے نبی ﷺ کی بیویوں کے بارے کچھ عرضِ خدمت ہے۔یہاں زیادہ تفصیل میں جانے کی ضرورت نہیں۔صرف حقائق واضع کرنا مقصد ہے۔ نبی ﷺ نے اپنی پہلی بیوی کے ساتھ بھرپور جوانی اور جوبن کی عمر گزار دی۔ان کا انتقال ہوا تو آپؐ کی عمر پچاس برس ہو چکی تھی۔اس کے بعد ہی سوائے عائشہؓ اور ماریہ قبطیہؓ کے باقی دس شادیاں بیوہ۔مطلقہ۔اور کچھ تو سن رسیدہ عورتوں سے کیں تا کہ مختلف قبائل سے اتحاد قائم ہوسکے اور کچھ خواتین کو عزت دینے کے لیے کیں پھر یہ شادیاں عورتوں میں دین کی اشاعت کا بھی سبب بن گئیں۔اسی لیے حضور اکرم ﷺ پر کثرت ازدواج کا الزام لگانے والوں کی ساری دلیلیں ناکارہ و ناکام ہو جاتی ہیں۔مختلف روایات میں حضرت محمد ﷺ کی

تیرہ بیویوں کا ذکر ملتا ہے جن کے بالترتیب نام درج ذیل ہیں۔ اور جو دس بیویاں نبیؐ کے انتقال کے وقت حیات تھیں ان کو نیلے رنگ سے اجاگر کیا ہے۔

واپس

اکثر و بیشتر تاریخ پیدائش اور وفات کے بارے تھوڑے بہت اختلافات موجود ہیں۔ یہاں پر وہ لکھے ہیں جو حالات و واقعات کے مطابق ملتے ہیں۔

۱۔ **حضرت خدیجہ بنت خویلدؓ** ۵۵۶ء سے ۳۰ اپریل ۶۱۹ء بمطابق ہجرت سے ۶۸ سال پہلے تا ہجرت سے ۳ سال پہلے۔

حضرت خدیجہؓ کا سلسلہ نسب حضرت اسماعیلؑ کی لڑی میں قوصیٰ سے جاملتا ہے۔

ان کا نام خدیجہؓ اور پاکیزہ اخلاق کی بدولت لقب طاہرہ تھا۔ ان کے والد کا نام خویلد اور والدہ کا نام فاطمہ تھا۔ حضور اکرم ﷺ کے نکاح میں آنے سے قبل ان کا نکاح پہلے ابو ہالہ بن بناش تمیمی سے ہوا تھا۔ ان کے بعد عتیق بن عابد مخزومی کے نکاح میں آئیں۔ ان کے انتقال کے بعد وہ انہوں نے نبی ﷺ کے صادق اور امین ہونے کے چرچے سنے تو ان کو اپنے تجارتی کاروبار کی باگ ڈور دے کر کئی مرتبہ اپنا سامانِ تجارت دوسرے ملک بھیجا۔ اور آپ ﷺ کی تاجرانہ حکمت۔ دیانت۔ صداقت۔ محنت اور اعلیٰ اخلاق سے اتنی متاثر ہوئیں کہ خود ہی شادی کا پیغام بھجوادیا۔ جس کو حضور ﷺ نے اپنے بڑوں کے مشورے سے قبول فرمایا لیا۔ اس طرح ۵۹۵ء میں ۴۰ برس کی عمر میں نبوت سے ۱۵ برس قبل

https://quranexcel.com

یعنی ہجرت سے ۲۸ برس پہلے نبی ﷺ سے شادی ہو گئی۔ وہ آپؐ کی پہلی بیوی تھیں اور نبیؐ نے بھرپور جوانی کی عمر اور جوبن کے ۲۵ سال ان کے ساتھ گزار دیئے۔ آنحضرت ﷺ کو ۴۰ سال کی عمر میں جب نبوت ملی تو سب سے پہلے تصدیق کرنے اور اسلام لانے کی سعادت انہوں نے ہی حاصل کی۔ آپؓ کا نام سابقون الاولوں کی فہرست میں ہے۔ جب تک حضرت خدیجہؓ زندہ رہیں آپؐ نے کوئی دوسری شادی نہیں کی۔ پچاس سال کی عمر تک آپ ﷺ نے ایک بیوی پر قناعت کی۔ آپؐ پر کثرتِ ازدواج کا راگ الاپنے والوں کے منہ پر یہ ایک بھاری طمانچہ ہے کہ اگر کسی شخص پر نفسانی خواہشات کا غلبہ ہو تو وہ عالم شباب کے پچیس سال ایک بیوہ خاتون کے ساتھ گزارنے پر اکتفا نہیں کرتا۔

خدیجہؓ کے بطن سے پہلی بیٹی ۵۹۸ء میں ۴۲ سال کی عمر میں پیدا ہوئی اور آخری بیٹا ۶۱۱ء میں ۵۴ سال کے بعد کی عمر میں پیدا ہوا۔ آپ ﷺ کے ان سے دو بیٹے اور چار بیٹیاں ہوئے۔ جن کے نام درج ذیل ہیں۔

حضرت زینبؓ۔ حضرت قاسم۔ حضرت رقیہؓ۔ حضرت امِ کلثومؓ۔ حضرت فاطمہؓ اور حضرت عبداللہ

آپؓ کا انتقال ۱۱ رمضان ۱۰ نبوی یعنی ہجرت سے ۳ سال پہلے مکہ میں ہوا۔ اور حجون میں نبی ﷺ نے خود قبر میں اتر کر دفن کیا۔ آپؐ اس سال کو عام الحزن (غم کا سال) فرمایا کرتے تھے۔ ان کے انتقال کے بعد مختلف وجوہات کی بنا پر سوائے بی بی عائشہؓ اور بی بی ماریہ قبطیہ کے باقی ساری شادیاں بیوہ مستورات سے کی گئیں۔ عربوں میں دستور تھا کہ جو شخص داماد بن جاتا تھا اس کے خلاف تلوار اٹھانا

https://quranexcel.com

اپنی عزت کے خلاف سمجھا جاتا تھا۔ نبی ﷺ کی کچھ شادیاں جو مختلف قبیلوں اور سرداروں کی بیوگان بیٹیوں سے ہوئیں۔اس سے ایک تو دشمنیاں کم ہوتی گئیں دوسرے نبی ﷺ کے اخلاقیات سے متاثر ہو کر ان لوگوں کو بھی دین سیکھنے کا شرف حاصل ہوا اور مسلمانوں کے لئے بھی تقویت کا باعث بنتا گیا۔یوں نبی ﷺ کی بیویاں بھی عورتوں کے خاص معاملات پر دوسری عورتوں کے لئے مشعلِ راہ بنتی گئیں۔ازواج مطہرات کے گھر عورتوں کے لئے دینی درسگاہیں تھیں۔ کیونکہ یہ تعلیم قیامت تک کے لئے تھی۔اور ساری دنیا کے لئے تھی۔اور ذرائع ابلاغ بھی محدود تھے۔اس لئے کس قدر جانفشانی اور احتیاط سے کام لیا گیا ہوگا ابھی اس بات کا اندازہ لگانا کافی مشکل ہے۔

واپس

۲۔ حضرت سودہ بنت زمعہؓ

۵۸۹ء سے یکم ستمبر ۶۷۴ء بمطابق ہجرت سے ۳۳ سال پہلے تا ۲۱ رمضان ۵۴ ہجری۔

حضرت سودہ بنت زمعہؓ کا سلسلہ نسب حضرت اسماعیلؑ کی لڑی میں لوی سے جاملتا ہے۔

حضرت سودہ بنت زمعہؓ قریش کے ایک قبیلے عامر بن لوی سے تعلق رکھتی تھیں۔ان کی پہلی شادی سکران بن عمرو سے ہوئی تھی۔ابتدائے نبوت میں دونوں مشرف بہ اسلام ہوئے۔حبشہ کی پہلی ہجرت کے وقت تک سودہ اور ان کے شوہر مکہ ہی میں مقیم رہے۔لیکن جب مشرکین کے ظلم و ستم کی کوئی انتہا نہ رہی اور مہاجرین کی ایک بڑی جماعت ہجرت کے لیے آمادہ ہو گئی تو ان میں سودہ اور ان

https://quranexcel.com

کے شوہر بھی شامل تھے۔ کئی برس حبشہ میں رہ کر مکہ کو واپس آئے اور سکران بن عمرو کا کچھ دن کے بعد انتقال ہو گیا تھا۔ چونکہ حضور ﷺ حضرت خدیجہؓ کے انتقال کے بعد نہایت پریشان و غمگین رہتے تھے۔ یہ حالت دیکھ کر خولہ بنت حکیمؓ جو آپ ﷺ کے رضاعی بھائی عثمان بن مظعون کی بیوی تھی۔ اس نے عرض کیا کہ آپ کو ایک مونس و رفیق کی ضرورت ہے۔ آپؐ نکاح کیوں نہیں کر لیتے۔ آپ نے پوچھا کس سے کروں۔ تو خولہ بنت حکیمؓ نے دو نام تجویز کئے۔ ایک سودہؓ کا جو بیوہ ہے اور دوسرا عائشہؓ کا جو کنواری ہے۔ آپؐ نے فرمایا اچھا دونوں جگہ میرا تذکرہ کر کے دیکھو۔ آپؐ کی ایماء پر پہلے وہ سودہ کے والد کے پاس گئیں اور نکاح کا پیغام سنایا۔ جسے مان لیا گیا اور ۶۲۰ء میں بمطابق ۷ رمضان ۱۰ نبوی یعنی ہجرت سے ۳ سال پہلے حضور ﷺ کے نکاح میں آئیں اور یکم ستمبر ۶۷۴ء بمطابق ۲۱ رمضان ۵۴ ہجری میں حضرت عمر فاروقؓ کے زمانہ خلافت میں انتقال ہوا۔ اور آپؓ کو جنت البقیع میں دفن کیا گیا۔

واپس

۳۔ **حضرت عائشہ بنت ابی بکرؓ** ۶۰۴ء سے ۱۳ جولائی ۶۷۸ء بمطابق ہجرت سے ۱۸ برس پہلے تا ۱۴ رمضان ۵۸ ہجری۔

حضرت عائشہؓ کا سلسلہ نسب حضرت اسماعیلؑ کی لڑی میں مرّہ سے جاملتا ہے۔

حضرت عائشہؓ ابو بکر صدیق کی صاحبزادی تھیں۔ان کی تاریخ پیدائش کے بارے کچھ اقوال اور ہشام کی روایات پر اعتبار کرتے ہوئے ۶۱۴ء اکثر بیان کیا جاتا ہے۔اگر اس تاریخ کو درست مان لیں تو نبی ﷺ سے نکاح کے وقت ان کی عمر چھ سال بنتی ہے۔اور رخصتی کے وقت ان کی عمر نو سال بنتی ہے۔جسے عقل نہیں مانتی کہ ایک بچی سے شادی!۔جب کہ شادی کے وقت بھی دشمنانِ اسلام موجود تھے۔قریشِ مکہ اور منافقینِ مدینہ دونوں جو نبی کریم ﷺ کی مخالفت میں اندھے ہو رہے تھے۔وہ اس واقعے کے خلاف آسمان سر پر اٹھا لیتے۔اہل عرب میں میاں بیوی کی عمر میں زیادہ فرق ہونا ایک عام بات تھی۔لیکن ایک بچی سے شادی کرنا ایسی بات نہ تھی جس پر طوفان نہ اٹھایا جاسکتا۔اگر یہ شادی نو سال کی عمر میں ہوئی ہوتی تو وہ نبی ﷺ کی ہرزہ سرائی کا یہ موقع کبھی ہاتھ سے نہ جانے دیتے ۔مگر وہ اس معاملے میں بالکل خاموش رہتے ہیں جس سے لگتا ہے کہ ایسی کوئی بات ہوئی ہی نہیں تھی۔مگر آج کے مستشرقین اس حوالے سے حضور ﷺ کے خلاف بد گوئی کا کوئی موقعہ ہاتھ سے جانے نہیں دیتے۔اور نبی ﷺ کی توہین و تضحیک کرتے رہتے ہیں۔اور ہمارے علماء خاموش نظر آتے ہیں کہ یہ روایت بخاریؒ کی ہے۔بخاریؒ معصوم عن الخطا تو نہیں ہیں۔اور کیا بخاری شریف کے یہ الفاظ ہمارے نبیؐ کی شان پر دھبے کی طرح نہیں ہیں؟۔اپنے نزدیک تو نبیؐ کی عزت زیادہ پیاری ہے کیونکہ نبی ﷺ کی ذات اقدس تو اتنی اعلیٰ وارفع ہے کہ ہمارا تخیل بھی وہاں تک نہیں پہنچ سکتا۔ان سے اس طرح کی بات ہو جانا ممکن ہی نہیں۔ان کی طرف اس کا انتساب ایک طرح کا جھوٹ تو ہو سکتا ہے حقیقت کبھی نہیں۔

جس طرح قرآن واقعہ افک پر حضرت عائشہؓ کے بارے گھڑے ہوئے جھوٹ پر ببانگِ دہل کہتا ہے کہ آپ نے سنتے ہی کیوں نہ کہہ دیا کہ یہ تو واضح بہتان ہے۔ اسی طرح نبی ﷺ پر لگے اس جھوٹ کا بھی صاف صاف یہی جواب بنتا ہے۔ کیونکہ نبی ﷺ کی شان عائشہؓ سے کہیں زیادہ ہے۔

جس کے پیشِ نظر سب علماء کی ذمہ داری بنتی تھی کہ ان راویات کو ایسے کھنگال کر رکھ دیتے کہ سچائی تسلیم کئے بغیر چارہ نہ ہوتا۔ مگر ایسا کچھ نہیں ہوا۔ الٹا کچھ علماء کرام نے جب چھان بین کا کام شروع کیا تو ان کی کاوشوں کو قدر کی نگاہ سے نہیں دیکھا گیا۔ یہ تو اللہ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ ان مخلص علماء کی تحقیق رنگ لائی جس کے نتیجے میں کافی ایسے دلائل سامنے آ گئے۔ جن کی رو سے دس اسلامی سال کا فرق سامنے آیا۔ ذرا دیکھئے تحقیق کے قواعد و ضوابط پر ان محقق علماء کے دلائل میں کتنی جان ہے۔ ان میں سے چند دلیلیں حاضرِ خدمت ہیں۔

ایک اور بات جس پر دھیان دینا ضروری تھا۔ کہ حضرت عائشہؓ کی شادی کا واقعہ صرف ایک راوی ہشام بیان نہ کرتا۔ بلکہ کئی لوگ اس بات کو ایک غیر معمولی واقعے کے طور پر بیان کرتے۔ مگر دیکھتے ہیں کہ کسی دوسرے سے ایسی کوئی بات نقل نہیں ہوئی۔ اور پورے کا پورا یہ واقعہ صرف ہشام کے گرد گھومتا

نظر آتا ہے۔ وہی اس کا مرکزی کردار ہے۔ وہ بھی ایسے کہ عمر کے آخری حصے میں مدینے سے عراق منتقل ہونے کے بعد۔ باقی جس کسی نے بھی لکھا ہے انہیں سے لکھا ہے۔ ۱۳۱ ہجری کے بعد کا یہ وہ زمانہ تھا جس کے بارے میں تمام محققین یہ کہتے ہیں اس زمانے میں ہشام کی یادداشت متاثر ہو چکی تھی۔ ابن حجر نے تہذیب التہذیب اور حافظ ذہبی نے میزان میں ہشام کے اس مسئلے پر تفصیل سے روشنی ڈالی ہے۔ اسی لیے اہل علم ہشام کی ان روایات کو لینے میں بہت احتیاط سے کام لیتے تھے جو انہوں نے عمر کے آخری حصے میں عراق میں بیان کیں۔ حضرت عائشہؓ کے نکاح کی روایت ایک ایسی ہی روایت ہے۔ معلوم نہیں کہ بخاریؒ نے ان کی یہ عراق والی روایت کیسے لے لی۔ شاید اس لئے کہ اس کا تعلق حلال و حرام سے نہیں۔ بلکہ ایک تاریخی قول ہے اور شاید اسی لیے اس پر بہت زیادہ توجہ بھی نہیں دی گئی۔ ہمارے اہل علم کا یہ عام سا طریقہ ہے کہ زیادہ سختی صرف حلال و حرام اور احکام والی روایات پر کرتے ہیں۔ حالانکہ اپنے نزدیک رسول اللہ ﷺ کی عزت ہر حلال و حرام سے کہیں بڑھ کر ہے اور سب سے زیادہ اہمیت کی حامل ہے۔

جب بخاری لکھی گئی تھی تو کتابی نسخے ہاتھ سے لکھے جاتے تھے۔ اللہ جانتا ہے کہ جان بوجھ کر کسی راوی یا قاری نے شرارت کی۔ یا پھر لکھنے میں غلطی ہو گئی۔ یا پھر غلطی سے چھ اور نو بن گیا۔ اس کا سبب یہ بھی ہو سکتا ہے کہ عربی زبان میں دس سے اوپر کے اعداد کو ایک مرکب عدد کے طور پر بولا جاتا ہے۔ انگریزی میں یہ بیس کے بعد ایسا ہوتا ہے۔ اس لیے اکیس کے عدد کو ٹوئنٹی وَن کہتے ہیں۔ عربی میں

دس سے اوپر یہی اصول ہے۔ چنانچہ سولہ کا ہندسہ الفاظ کی شکل میں ستہ عشرۃ اور انیس کا ہندسہ تسع عشرۃ کے طور پر بیان کیا جاتا ہے جس میں راوی کی غلطی سے عشرہ تو حذف ہو گیا اور ستہ (٦) اور تسع (٩) رہ گیا۔ یا پھر پہلے نسخے میں اگر ١٦ اور ١٩ کی دھائی ماند پڑ جائے تو ٦ اور ٩ ہی پڑھا جائے گا جسے بعد والے کاپی ہی کرتے رہے۔

قرآن کریم میں کہیں بھی براہِ راست یہ بیان نہیں ہوا کہ نکاح کی عمر کیا ہونی چاہیئے۔ مگر نکاح کی عمر کی خصوصیات کی طرف ذیل کی آیت میں واضح اشارہ کر دیا گیا ہے ۔

وَلَا تُؤْتُواْ ٱلسُّفَهَآءَ أَمْوَٰلَكُمُ ٱلَّتِى جَعَلَ ٱللَّهُ لَكُمْ قِيَٰمًا وَٱرْزُقُوهُمْ فِيهَا وَٱكْسُوهُمْ وَقُولُواْ لَهُمْ قَوْلًا مَّعْرُوفًا ﴿5﴾ وَٱبْتَلُواْ ٱلْيَتَٰمَىٰ حَتَّىٰٓ إِذَا بَلَغُواْ ٱلنِّكَاحَ فَإِنْ ءَانَسْتُم مِّنْهُمْ رُشْدًا فَٱدْفَعُوٓاْ إِلَيْهِمْ أَمْوَٰلَهُمْ ۖ وَلَا تَأْكُلُوهَآ إِسْرَافًا وَبِدَارًا أَن يَكْبَرُواْ ۚ وَمَن كَانَ غَنِيًّا فَلْيَسْتَعْفِفْ ۖ وَمَن كَانَ فَقِيرًا فَلْيَأْكُلْ بِٱلْمَعْرُوفِ ۚ فَإِذَا دَفَعْتُمْ إِلَيْهِمْ أَمْوَٰلَهُمْ فَأَشْهِدُواْ عَلَيْهِمْ ۚ وَكَفَىٰ بِٱللَّهِ حَسِيبًا ﴿6﴾

سورۃ النساء آیت ٥۔٦

اور اپنے وہ اموال جنہیں اللہ نے تمہارے لئے گزر بسر کا ذریعہ بنایا ہے بے عقلوں کے حوالے نہ کرو۔ البتہ انہیں ان سے کھلاتے اور پہناتے رہو اور انہیں معقول بات کہتے رہو۔ اور یتیموں کی جانچ کرتے

رہو یہاں تک کہ وہ نکاح کی عمر کو پہنچ جائیں پھر اگر ان میں عقل کی پختگی دیکھو تو ان کے مال ان کے حوالے کر دو۔ اور ان کے بڑے ہو جانے کے ڈر سے ان کے مالوں کو جلدی جلدی فضول خرچیوں میں ضائع نہ کر دو۔ جو (سرپرست) مالدار ہو وہ یتیم کے مال سے بچ جائے۔ اور جو حاجت مند ہو تو بقدرِ ضرورت کچھ لے لے۔ پھر جب ان کے مال ان کے حوالے کرنے لگو تو اس پر گواہ کر لیا کرو۔ اور حساب لینے کے لئے تو اللہ ہی کافی ہے۔

اس آیت کے مطابق نکاح کی عمر وہ ہوتی ہے کہ وہ بے عقل نہ ہو جس کے بعد انسان میں۔ رشد۔ یعنی سمجھ پیدا ہو جائے۔ یہاں اس سمجھ سے مراد مالی معاملات کی نگرانی کی سمجھ ہے۔ کیونکہ یہ آیت یہی بتا رہی ہے کہ یتیموں کے مال نکاح کی عمر میں پہنچنے پر ان کے حوالے کر دو۔ یہاں یہ بھی بیان کیا گیا ہے کہ ان کے بڑے ہونے کے خوف سے ان کے اموال جلدی جلدی نہ کھا بیٹھو۔ یہ۔ بڑا ہو جانا۔ وہ اشارہ ہے جو نکاح کی کم از کم عمر کو بیان کرتا ہے۔ یعنی اس انسان پر بچے کا اطلاق نہ کیا جا سکے اور وہ گواہی کے مقصد سے بھی واقف ہو۔ جن لوگوں نے کبھی غور سے کسی نو سال کی بچی یا بچے کو دیکھا ہے وہ جانتے ہیں کہ نو سال کے بچے بے عقل کے زمرے میں ہی آتے ہیں جن میں نہ مالی معاملات چلانے کی سمجھ ہوتی ہے اور نہ ہی ان پر کسی بڑے کا اطلاق ہو سکتا ہے۔ اور نہ ہی وہ جانتے ہیں کہ گواہی کی ضرورت کیوں ہوتی ہے۔ جو اس بات کی قطعی نفی کر دیتا ہیں کہ اسلام کسی نابالغ بچی سے شادی والے تعلق کی اجازت دیتا ہے۔ معمولی عقل و فہم رکھنے والا آدمی بھی یہ بات سمجھ سکتا ہے کہ چھوٹے بچوں کے نکاح

کی عمر تک پہنچنے کی جب بھی بات کی جائے گی اس سے مراد جنسی بلوغت ہو گی۔اس لیے جب بھی کسی بچے کے لیے کہا جائے گا کہ یہ نکاح کی عمر کو پہنچ گیا ہے اس سے مراد یہ ہو گی کہ وہ جنسی بلوغت کو پہنچ گیا ہے اور نابالغ نہیں رہا ہے۔ اس آیت میں اللہ جل شانہ نے ۔حتی بلغوا النکاح۔ کے الفاظ استعمال کرکے یہ بتادیا ہے کہ جنسی بلوغت سے پہلے والی عمر نکاح کی عمر نہیں ہے۔ان سب کو ملحوظِ خاطر رکھتے ہوئے رسول اللہ ﷺ کسی نوسالہ بچی سے شادی کرلیں گے۔ یہ چیز قرآن کریم کے ان بیان کردہ اشاروں کی رو سے سمجھ میں آنے والی نہیں ہے۔

اس پر مزید غور کیا جائے تو معلوم ہو گا کہ قرآن نکاح کی عمر سے متعلق کوئی نیا حکم نہیں دے رہا۔ بلکہ انسانوں میں رائج ایک معمول کو بیان کر رہا ہے۔ عرب کے اس زمانے کے جو حالات بھی ہمارے سامنے ہیں۔اس سے بھی یہی معلوم ہوتا ہے کہ اس دور میں لڑکیوں کے نکاح کی عام عمر وہی تھی جس میں انہیں بچی نہیں بلکہ کنواری کہہ کر بلایا جاسکتا ہو۔آج بھی عرب ہو یا عجم اسی عمر میں لڑکیوں کی شادی کا عام رواج ہے۔ایسے میں اگر حضرت عائشہؓ کا نکاح چھ برس اور رخصتی نو برس میں ہوئی تھی تو اس کے ساتھ دوسرے ایسے واقعات بھی سامنے آنے چاہئیں تھے جن سے پتہ چلتا کہ حضرت عائشہؓ کے علاوہ فلاں فلاں کی شادی بھی نو دس برس کی عمر میں ہوئی تھی۔ لیکن اپنے لئے یہ خوش قسمتی کی بات ہے کہ ایسا کوئی واقعہ نہیں ملتا۔اور حضرت عائشہؓ کی اس ہشام والی روایت سے بھی جان بخشی ہو جاتی ہے

بعض روایات سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ حضرت عائشہؓ اپنی بڑی بہن حضرت اسماءؓ سے تقریباً دس سال چھوٹی تھیں۔ان کی بڑی بہن کی عمر اور تاریخِ وفات سے یہ معمہ حل ہو جاتا ہے۔اس پر سب کا اتفاق ہے کہ ان کا انتقال پورے ایک سو اسلامی سال کی عمر میں ہوا تھا۔جو گریگوری تقویم میں ۹۷ سال بنتے ہیں۔چونکہ حضرت اسماء کا انتقال ۶۹۲ء کے اوائل میں ۹۷ برس کی عمر میں ہوا تھا۔اس کے مطابق ۶۹۲ء سے ۹۷ سال پیچھے آنے پر ۵۹۵ء آتا ہے۔اس طرح ان کی بڑی بہن کی تاریخِ پیدائش ۵۹۵ء کے اوائل میں ہوئی۔اور حضرت عائشہؓ کی پیدائش ان سے تقریباً دس اسلامی سال بعد ۶۰۴ء بنتی ہے۔بلکہ وہ ایک بالغ اور نوجوان خاتون تھیں۔نکاح کے وقت ان کی عمر سولہ برس اور رخصتی کے وقت انیس برس تھی۔

صحیح بخاری ہی میں بعض ایسی احادیث ہیں جو بالواسطہ طور پر حضرت عائشہؓ کی صحیح عمر خود بیان کر دیتی ہیں۔مثلاً بخاری میں کتاب التفسیر کی ایک روایت ہے جس میں حضرت عائشہؓ سورۂ قمر کی ایک آیت کا حوالہ دے کر کہتی ہیں کہ اس کے نزول کے وقت میں ایک 'جاریۃ' یعنی لڑکی تھی اور کھیلا کودا کرتی تھی۔سورۂ قمر میں شق القمر کا مشہور واقعہ بیان ہوا ہے۔اس واقعہ کی بنا پر مفسرین اور محدثین اس سورہ کے زمانۂ نزول کے بارے میں متفق ہیں کہ یہ سورت نبوت کے پانچویں برس نازل ہوئی۔ہشام کی روایت کی رو سے حضرت عائشہؓ کی پیدائش پانچ نبوی میں بنتی ہے۔گویا کہ ہشام کے مطابق جس سن میں ان کی پیدائش ہونی چاہیے۔بخاری کی اِس روایت کے مطابق ٹھیک اسی سن کا واقعہ حضرت عائشہؓ

بیان کرتی ہیں کہ میں اس وقت ایک لڑکی تھی۔ اگر اس وقت ان کی عمر دس سال بھی ہو تو اس واقعے کے آٹھ برس بعد ہجرت ہوئی اور ہجرت کے ایک برس بعد آپ کی رخصتی ہوئی۔ اس حساب سے رخصتی کے وقت آپؓ کی عمر انیس برس بنتی ہے۔ یعنی آپؓ لڑکپن سے نکل کر جوانی کے دور میں داخل ہو چکی تھیں۔ اس تفصیل کا صاف مطلب یہ ہے کہ اگر ہم ہشام والی روایت کو ٹھیک مانیں گے تو ہمیں بخاری کی اِس روایت کا انکار کرنا پڑے گا۔

متعدد تاریخی حوالوں سے بھی یہ بات واضح ہو جاتی ہے ہیں کہ حضرت عائشہؓ کی عمر اس سے زیادہ تھی مثلاً مورخ طبری اپنی کتاب تاریخ طبری میں حضرت ابو بکر کے حالات کے ضمن میں بیان کرتے ہیں کہ ان کی چار اولادیں تھیں اور سب کی سب زمانۂ جاہلیت یعنی اعلان نبوت سے قبل پیدا ہوئی تھیں۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ سیدہ پانچ نبوی میں نہیں بلکہ اس سے کہیں پہلے پیدا ہوئی تھیں۔

مزید دلائل دیکھنے کے لئے حکیم نیاز احمد کی۔ کشف الغمہ عن عمر ام الامہ۔ اور علامہ حبیب الرحمٰن کاندھلوی کی۔ تحقیقِ عمرِ حضرت عائشہؓ۔ پڑھیے جس میں تفصیل کے ساتھ بحث کرکے ان سارے دلائل کو ایک جگہ جمع کر دیا ہے جن سے یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ نکاح اور رخصتی کے وقت حضرت عائشہؓ کی عمر پر جو کچھ بیان کیا جاتا ہے وہ قابلِ اعتبار نہیں ہے۔

واپس

آپؓ کا نام نبوت کے پہلے سال ۶۱۰ء میں ایمان لانے والوں یعنی سابقون الاوّلون کی فہرست میں بھی شامل ہے۔آپؓ کی عمر اس وقت چھ سال تھی۔دیکھئے مختلف روایات سے اکٹھے کئے ہوئے ناموں کی یہ فہرست جس میں حضرت عائشہؓ کا نام بیسویں نمبر پر ہے۔

نمبر شمار	کنیت	نام	قبیلہ	جنس	نبیؐ سے قرابت	معلومات
1	اِم المؤمنین	خدیجہ بنت خویلد	بنواسد من قریش	اِنثی	بیوی	
2	داماد	علی بن اِبی طالب	بنوہاشم من قریش	ذکر	دامادِ رسول	
3	اِبو بکر	اِبو بکر الصدیق	بنو تیم من قریش	ذکر	حماہ	
4	حب رسول اللہ	زید بن حارثہ	بنو کلب	ذکر	متبنّیٰ	
5	داماد	عثمان بن عفان	بنواُمیہ من قریش	ذکر	دامادِ رسول	
6	حواری رسول اللہ	الزبیر بن العوام	بنواسد من قریش	ذکر	پھوپھی زاد	
7		سعد بن اِبی وقاص		ذکر	ماموں زاد	
8	الشہید الحی	طلحۃ بن عبید اللہ		ذکر	دور کا دشتہ دار	
9		اِبو عبیدۃ بن الجراح		ذکر	دور کا دشتہ دار	
10		اِبو سلمۃ بن عبد الأسد		ذکر	نہیں	
11	اِبو عبد اللہ	ارقم بن ابی ارقم	بنو مخزوم من قریش	ذکر	نہیں	
12		عبد الرحمٰن بن عوف		ذکر	ماموں زاد	
13	رضاعی بھائی	عثمان بن مظعون		ذکر	نہیں	
14		قدامۃ بن مظعون		ذکر	نہیں	
15		عبد اللہ بن مظعون		ذکر	نہیں	
16		عبیدۃ بن الحارث		ذکر	دور کا دشتہ دار	
17		سعید بن زید		ذکر	دور کا دشتہ دار	
18	اِم جمیل	فاطمۃ بنت الخطاب	بنو عدی من قریش	اِنثی	دور کا دشتہ دار	زوجۃ سعید بن زید
19		اِسماء بنت اِبی بکر	بنو تیم من قریش	اِنثی	بیوی کی بہن	
20	اِم المؤمنین	عائشۃ بنت اِبی بکر	بنو تیم من قریش	اِنثی	بیوی	
21	بیٹی	فاطمہ بنت محمد		اِنثی	بیٹی	
22	بیٹی	زینب بنت محمد		اِنثی	بیٹی	
23	بیٹی	رقیہ بنت محمد		اِنثی	بیٹی	
24	بیٹی	ام کلثوم بنت محمد		اِنثی	بیٹی	

25		خباب بن الأرت		ذکر	نہیں	
26		عمیر بن ابی وقاص		ذکر	ماموں زاد	اخو سعد بن ابی وقاص
27		عبداللہ بن مسعود		ذکر	نہیں	
28		مسعود بن ربیعۃ		ذکر	نہیں	القاریٔ من البدریین
29		سلیط بن عمرو بن عبد شمس		ذکر	نہیں	
30		عیاش بن ابی ربیعۃ		ذکر	دور کا دشتہ دار	
31		اسماء بنت سلامۃ		انثی	نہیں	زوجۃ عیاش بن ابی ربیعۃ
32		خنیس بن حذافہ سہمی		ذکر	نہیں	
33		عامر بن ربیعہ عنزی		ذکر	نہیں	
34		عبداللہ بن جحش		ذکر	پھوپھی زاد	
35		ابواحمد بن جحش		ذکر	پھوپھی زاد	اخو عبداللہ بن جحش
36		جعفر بن ابی طالب		ذکر	چچازاد	
37		اسماء بنت عمیس		انثی	چچازاد کی بیوی	زوجۃ جعفر بن ابی طالب
38		حاطب بن حارث جمحی		ذکر	نہیں	
39		فاطمہ بنت مجلل عامریہ		انثی	نہیں	زوجۃ حاطب بن الحارث
40		خطاب بن الحارث		ذکر	نہیں	اخو حاطب بن الحارث
41		فکیہۃ بنت یسار		انثی	نہیں	زوجۃ خطاب بن الحارث
42		معمر بن الحارث		ذکر	نہیں	اخو حاطب بن الحارث
43		سائب بن عثمان بن مظعون		ذکر	نہیں	
44		المطلب بن ازہر		ذکر	نہیں	بن عبد عوف الزہری
45		رملۃ بنت ابی عوف		انثی	نہیں	زوجۃ المطلب بن ازہر
46		نعیم بن عبداللہ عدوی		ذکر	نہیں	
47		عامر بن فہیرۃ		ذکر	نہیں	مولی الصدیق
48		خالد بن سعید		ذکر	دور کا دشتہ دار	
49		امینۃ بنت خلف		انثی	نہیں	زوجۃ خالد بن سعید
50		حاطب بن عمرو عامری		ذکر	نہیں	
51		ابوحذیفہ بن عتبہ عبشمی		ذکر	دور کا دشتہ دار	
52		واقد بن عبداللہ تمیمی		ذکر	نہیں	
53		خالد بن البکیر		ذکر	نہیں	
54		عامر بن البکیر		ذکر	نہیں	
55		عاقل بن البکیر		ذکر	نہیں	
56		ایاس بن البکیر		ذکر	نہیں	بنوالبکیر بن عبد یالیل اللیثی
57		عمار بن یاسر		ذکر	نہیں	

58		یاسر بن عامر		ذکر	نہیں	
59		صہیب بن سنان رومی		ذکر	نہیں	
60	ابوذر	ابوذر جندب بن جنادہ	بنو غفار	ذکر	نہیں	
61		عمرو بن عبسۃ	بنو سلیم	ذکر	نہیں	
62	ابو حفص	عمر بن الخطاب	بنو عدی من قریش	ذکر	نہیں	
63	ام المؤمنین	حفصہ بنت عمر		انثی	بیوی	
64	ام الخیر	سلمی بنت صخر	بنو تیم من قریش	انثی	نہیں	
65		مطلب بن ازہر		ذکر	نہیں	
66		امیمہ بنت خلف		انثی	نہیں	

واپس

حضرت عائشہؓ کی والدہ کا نام حضرت ام رومان زینب بنت عامر تھا۔ان کا نام عائشہ لقب صدیقہ اور کنیت اپنی بڑی بہن کے بیٹے عبداللہ بن زبیرؓ یعنی بھانجے کے نام پر ام عبداللہ تھی۔چونکہ ۱۰ نبوی میں حضرت خدیجہؓ کے انتقال کے بعد حضور ﷺ نہایت پریشان و غمگین رہنے لگے تھے۔تو آپؐ کی بھاوج نے عرض کیا تھا کہ آپ کو ایک مونس و غم خوار کی ضرورت ہے۔آپؐ نکاح کیوں نہیں کر لیتے۔آپ نے پوچھا تھا کہ کس سے کروں۔تو خولہ بنت حکیمؓ نے دو نام تجویز کئے تھے۔ایک سودہؓ کا جو بیوہ ہے اور دوسرا عائشہؓ کا جو کنواری ہے۔آپ ﷺ کی بڑی صاحبزادی حضرت زینبؓ اور حضرت رقیہؓ تو خیر سے اپنے اپنے گھر آباد تھیں۔جبکہ مسئلہ تو ان دو معصوم شہزادیوں حضرت ام کلثومؓ اور حضرت فاطمہؓ کا تھا جن کو توجہ اور دیکھ بھال کی ضرورت تھی۔اِس کے لئے آپؐ کو ایسی خاتون خانہ کی ضرورت تھی جو بچیوں کی دیکھ بھال کر سکے۔تو کیا ایک نیک سمجھدار اور عمر رسیدہ صحابیہ خولہ بنت حکیمؓ آپؐ کو ایک اور بچی گھر میں لانے کی بات کرے گی۔یہاں عائشہؓ کے بارے یہ بات بھی قابلِ غور ہے کہ انہوں نے حضرت عائشہؓ کے لئے کنواری کا لفظ استعمال کیا بچی کا نہیں۔پھر آپؐ نے فرمایا تھا۔اچھا دونوں جگہ میرا

تذکرہ کرکے دیکھو۔آپؐ کی ایماء پر جب وہ عائشہؓ کے والد کے پاس گئیں اور نکاح کا پیغام سنایا۔ تو ابو بکرؓ نے جواب دیا کہ میں مطعم کو اس کے بیٹے جبیر کے لئے زبان دے چکا ہوں۔ مجھے اتنی مہلت دو کہ میں ان سے خوش اسلوبی سے پیچھا چھڑا لوں۔ پھر اللہ کا کرنا ایسا ہوا مطعم اور اس کی بیوی دونوں نے خود ہی انؓ کا رشتہ لینے سے انکار کر دیا کہ یہ تو مسلمان ہو گئے ہیں اور عائشہؓ بھی سرگرم رکن ہے ۔ کہیں ایسا نہ ہو کہان کا بیٹا بھی ہاتھ سے چلا جائے ! ۔ان کے انکار پر ابو بکرؓ نے موقع غنیمت جانا اور آپؐ کے لئے ہاں کر دی اس طرح سے نبی کریم ﷺ کا نکاح حضرت عائشہؓ سے شوال ۱۰ نبوی اور ۶۲۰ء بمطابق ہجرت سے دو سال پہلے ہو گیا۔ اس حساب سے نکاح کے وقت انؓ کی عمر سولہ سال بنتی تھی۔ مگر رخصتی نہیں ہوئی تھی۔ پھر جب حضرت ابو بکر صدیقؓ نے تین سال بعد اس بات پر زور دیا کہ کب عائشہؓ کو لے کر جائیں گے تو پہلے حضرت سودہ بنت زمعہؓ سے کہا کہ میں عائشہؓ کو گھر لانا چاہتا ہوں۔ تم چاہو تو تمہیں طلاق دے دوں۔ تو انہوں نے کہا کہ اسے لے آئیں مگر مجھے طلاق نہ دیں۔ کیونکہ مجھے ایک تو جنسی طلب نہیں رہی دوسرے میں چاہتی ہوں کہ بروزِ قیامت آپ کی بیوی کی نسبت سے اٹھوں۔ تب جا کر نبی ﷺ عائشہؓ کو گھر لے کر آئے یعنی حضرت عائشہؓ کی رخصتی ۱۱ اپریل ۶۲۳ء کے بعد بمطابق شوال ایک ہجری میں عمل میں آئی۔ اس حساب سے رخصتی کے وقت انؓ کی عمر انیس سال بنتی ہے۔ نبی ﷺ کی بیویوں میں یہ کنواری تھیں۔ ۶۷۸ء میں ۶۵ برس کی عمر میں بنو امیہ کے حکمران امیر معاویہؓ کے دور میں ان کا انتقال ہوا۔ اور آپؓ کو جنت البقیع میں دفن کیا گیا۔ حضرت عائشہ کو علمی حیثیت سے سب سے زیادہ فوقیت حاصل تھی۔ آپ بہت ذہین۔ فہیم اور

زیرک تھیں۔ نبی ﷺ نے نسوانی احکام و مسائل کے متعلق آپؓ کو خاص طور پر تعلیم دی تھی ۔صحابہ کرامؓ کو جب کسی بات پر شک پیدا ہوتا تو آپؓ سے پوچھتے تھے۔آپؓ فتوے بھی دیتی تھیں اوران سے بے شمار احادیث بھی مروی ہیں۔

۴۔ **حضرت حفصہ بنت عمرؓ** ۶۰۴ء سے اکتوبر ۶۶۵ء بمطابق ہجرت سے ۱۸ برس پہلے تا شعبان ۴۵ ہجری

حضرت حفصہؓ کا سلسلہ نسب حضرت اسماعیلؑ کی لڑی میں لوی سے جاملتا ہے۔

حضرت حفصہؓ حضرت عمر فاروقؓ کی صاحبزادی تھیں۔والدہ کا نام زینب بنت مظعون تھا۔جو مشہور صحابی عثمان بن مظعون کی ہمشیرہ تھیں اور خود بھی صحابیہ تھیں۔حفصہ اور عبداللہ بن عمر حقیقی بھائی بہن ہیں۔جب یہ پیدا ہوئیں تو قریش اس وقت خانہ کعبہ کی تعمیر میں مصروف تھے۔آپؓ کا نام بھی سابقون الاوّلون کی فہرست میں شامل ہے۔حضرت حفصہ بنت عمرؓ کا پہلا نکاح خنیس بن حذافہ سے ہوا تھا جو خاندان بنو سہم سے تھے۔آپ ماں باپ اور شوہر کے ساتھ مسلمان ہوئی تھیں۔شوہر کے ساتھ مدینہ کو ہجرت کی۔ان کے شوہر حضرت خنیسؓ نے ۱۳ مارچ ۶۲۴ء بمطابق ۱۷ رمضان ۲ ہجری غزوہ بدر میں شرکت کی اور زخم کھائے اور واپس آکر انہی زخموں کی وجہ سے شہادت پائی۔ عدت کے بعد حضرت عمرؓ کو حفصہ کے نکاح کی فکر لاحق ہوئی۔نبی ﷺ تک بات پہنچی تو انہوں نے حفصہ سے نکاح کی خواہش کا اظہار کیا۔ جنوری ۶۲۵ء بمطابق رجب ۳ ہجری میں نبی ﷺ سے نکاح ہو

گیا۔ان کا انتقال اکتوبر ۶۶۵ء میں بمطابق شعبان ۴۵ ہجری کو ہوا۔اور آپؓ کو جنت البقیع میں دفن کیا گیا۔

واپس

غزوۂ احد:

غزوۂ احد سترہ شوال ۳ ہجری بمطابق ۱۵ اپریل ۶۲۵ء میں مسلمانوں اور مشرکینِ مکہ کے درمیان احد کے پہاڑ کے دامن میں ہوئی۔ مشرکین کے لشکر کی قیادت اس وقت ابوسفیان کے پاس تھی جو ابھی مسلمان نہیں ہوا تھا۔اور اس کا لشکر تین ہزار سے زائد افراد پر مشتمل تھا۔جو باقاعدہ تیاری سے آیا تھا۔ مسلمانوں کی قیادت حضور ﷺ کے پاس تھی۔ابتدائی کاروائی میں مسلمانوں نے مشرکین پر زبردست حملے کئے۔اور کئی لوگوں کو قتل کر دیا۔جس پر مشرکین نے راہِ فرار اختیار کی۔درہ عینین پر تعینات اصحاب کو حضور ﷺ نے یہ ہدایت کی تھی کہ اس درہ کو کسی قیمت پر نہیں چھوڑنا۔انہوں نے دیکھا کہ مسلمان جنگ جیت چکے ہیں۔اور مالِ غنیمت اکٹھا کر رہے ہیں۔تو وہ بھی نصیحت فراموش کرکے درہ چھوڑ کر نیچے آ گئے۔اور مالِ غنیمت بٹورنا شروع کر دیا۔خالد بن ولید جو اس وقت مسلمان نہیں ہوئے تھے۔انہوں نے موقع غنیمت جانتے ہوئے احد پہاڑ کا چکر لگا کر اس درہ پر قبضہ کر لیا اور یکدم پیچھے سے مسلمانوں پر حملہ آور ہو گئے۔اسی غزوہ میں نبی ﷺ کے دندان مبارک بھی شہید ہوئے اور ان کے پیارے چچا امیر حمزہؓ بھی شہید ہو گئے۔اس بارے قرآنی آیات بھی ملاحظہ ہوں۔

وَلَقَدْ صَدَقَكُمُ ٱللَّهُ وَعْدَهُۥٓ إِذْ تَحُسُّونَهُم بِإِذْنِهِۦ ۖ حَتَّىٰٓ إِذَا فَشِلْتُمْ وَتَنَٰزَعْتُمْ فِى ٱلْأَمْرِ وَعَصَيْتُم مِّنۢ بَعْدِ مَآ أَرَىٰكُم مَّا تُحِبُّونَ ۚ مِنكُم مَّن يُرِيدُ ٱلدُّنْيَا وَمِنكُم مَّن يُرِيدُ ٱلْءَاخِرَةَ ۚ ثُمَّ صَرَفَكُمْ عَنْهُمْ لِيَبْتَلِيَكُمْ ۖ وَلَقَدْ عَفَا عَنكُمْ ۗ وَٱللَّهُ ذُو فَضْلٍ عَلَى ٱلْمُؤْمِنِينَ ﴿152﴾

سورۃ آل عمران آیت 152

اور البتہ یقینی طور پر اللہ تو نے اپنا وعدہ سچا کر دیا جب تم کافروں کو اس کے حکم سے قتل کر رہے تھے۔ یہاں تک کہ جب تم لوگوں نے کمزوری دکھائی اور (نبیؐ کے) حکم میں باہم اختلاف کیا اور اس کی نافرمانی کر دی بعد اس کے کہ جو تم چاہتے تھے اللہ نے تم کو دکھا دیا تھا تم میں سے بعض تو دنیا چاہتے تھے اور بعض آخرت کے طلب گار تھے پھر اس نے تمہیں ان کے مقابلے میں پسپا کر دیا تا کہ تمہارے ایمان و اخلاص کی آزمائش کر لے۔ اور البتہ یقیناً اس نے تمہارا قصور معاف کر دیا اور اللہ ایمان والوں پر بڑا فضل کرنے والا ہے۔

۞ إِذْ تُصْعِدُونَ وَلَا تَلْوُۥنَ عَلَىٰٓ أَحَدٍ وَٱلرَّسُولُ يَدْعُوكُمْ فِىٓ أُخْرَىٰكُمْ فَأَثَٰبَكُمْ غَمًّۢا بِغَمٍّ لِّكَيْلَا تَحْزَنُوا۟ عَلَىٰ مَا فَاتَكُمْ وَلَا مَآ أَصَٰبَكُمْ ۗ وَٱللَّهُ خَبِيرٌۢ بِمَا تَعْمَلُونَ ﴿153﴾

سورۃ آل عمران آیت 153

یاد کرو کہ جب کہ تم بھاگے چلے جارہے تھے کسی کی طرف پلٹ کر دیکھنے کا تمہیں ہوش تک نہیں تھا اور رسول تم کو تمہارے پیچھے سے بلا رہا تھا۔ پس اللہ نے اس کی پاداش میں تمہیں غم پر غم دیا تاکہ جو چیز تمہارے ہاتھ سے جاتی رہے اس پر ملال نہ رہے۔ اور جو مصیبت درپیش ہوئی اس پر رنج بھی نہ کرو اور اللہ تمہارے سب اعمال سے اچھی طرح باخبر ہے۔

ثُمَّ أَنزَلَ عَلَيْكُم مِّنۢ بَعْدِ ٱلْغَمِّ أَمَنَةً نُّعَاسًا يَغْشَىٰ طَآئِفَةً مِّنكُمْ ۖ وَطَآئِفَةٌ قَدْ أَهَمَّتْهُمْ أَنفُسُهُمْ يَظُنُّونَ بِٱللَّهِ غَيْرَ ٱلْحَقِّ ظَنَّ ٱلْجَٰهِلِيَّةِ ۖ يَقُولُونَ هَل لَّنَا مِنَ ٱلْأَمْرِ مِن شَىْءٍ ۗ قُلْ إِنَّ ٱلْأَمْرَ كُلَّهُۥ لِلَّهِ ۗ يُخْفُونَ فِىٓ أَنفُسِهِم مَّا لَا يُبْدُونَ لَكَ ۖ يَقُولُونَ لَوْ كَانَ لَنَا مِنَ ٱلْأَمْرِ شَىْءٌ مَّا قُتِلْنَا هَٰهُنَا ۗ قُل لَّوْ كُنتُمْ فِى بُيُوتِكُمْ لَبَرَزَ ٱلَّذِينَ كُتِبَ عَلَيْهِمُ ٱلْقَتْلُ إِلَىٰ مَضَاجِعِهِمْ ۖ وَلِيَبْتَلِىَ ٱللَّهُ مَا فِى صُدُورِكُمْ وَلِيُمَحِّصَ مَا فِى قُلُوبِكُمْ ۗ وَٱللَّهُ عَلِيمٌۢ بِذَاتِ ٱلصُّدُورِ ﴿154﴾

سورۃ آل عمران آیت 154

پھر اللہ نے رنج و غم کے بعد تم پر امن نازل فرمایا کہ تم میں سے ایک فریق پر نیند طاری ہو گئی۔ اور کچھ لوگ جن کو جان کا فکر لاحق تھا اللہ کے بارے میں جاہلوں جیسے غیر حقیقی گمان کر رہے تھے۔ اور

کہتے تھے بھلا اس معاملہ میں ہمیں بھی کچھ اختیار ہے؟۔ تم کہہ دو کہ بیشک سب کچھ اللہ ہی کے ہاتھ میں ہے۔ یہ لوگ اپنے دلوں میں ایسی باتیں چھپائے ہوئے ہیں جن کا تم سے اظہار نہیں کرتے۔ کہتے ہیں کہ ہمارے بس میں ہوتا تو ہم یہاں قتل ہی نہ کیے جاتے۔ کہہ دو کہ اگر تم لوگ اپنے گھروں میں بھی ہوتے تو بھی جن کے لئے قتل ہونا لکھ دیا گیا تھا وہ ضرور اپنے مقتل کی طرف نکل آتے۔ (یہ سب کچھ اس لئے ہوا) کہ اللہ آزمائے جو کچھ تمہارے سینوں میں ہے اور بالکل پاک صاف کر دے اس بات کو جو تمہارے دلوں میں ہے۔ اور اللہ ہی دلوں کے بھید جاننے والا ہے۔

إِنَّ ٱلَّذِينَ تَوَلَّوْاْ مِنكُمْ يَوْمَ ٱلْتَقَى ٱلْجَمْعَانِ إِنَّمَا ٱسْتَزَلَّهُمُ ٱلشَّيْطَٰنُ بِبَعْضِ مَا كَسَبُواْ ۖ وَلَقَدْ عَفَا ٱللَّهُ عَنْهُمْ ۗ إِنَّ ٱللَّهَ غَفُورٌ حَلِيمٌ ﴿155﴾ ع16

سورۃ آل عمران آیت 155

بیشک تم میں سے جن لوگوں نے اس (غزوۂ اُحد کے) دن پیٹھ دکھائی جس دن دونوں جماعتوں کا باہم سامنا ہوا تھا یہ لوگ اپنی بعض کمزوریوں کی وجہ سے بلاشبہ صرف شیطان کے پھسلاوے میں آ گئے تھے۔ لیکن البتہ یقینی طور پر کہ اللہ نے انہیں معاف کر دیا۔ بیشک اللہ بہت درگزر کرنے والا نہایت بردبار ہے۔

يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُواْ لَا تَكُونُواْ كَٱلَّذِينَ كَفَرُواْ وَقَالُواْ لِإِخْوَٰنِهِمْ إِذَا ضَرَبُواْ فِى ٱلْأَرْضِ أَوْ كَانُواْ غُزًّى لَّوْ كَانُواْ عِندَنَا مَا مَاتُواْ وَمَا قُتِلُواْ لِيَجْعَلَ ٱللَّهُ ذَٰلِكَ حَسْرَةً فِى قُلُوبِهِمْ ۗ وَٱللَّهُ يُحْىِۦ وَيُمِيتُ ۗ وَٱللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرٌ ﴿156﴾ وَلَئِن قُتِلْتُمْ فِى سَبِيلِ ٱللَّهِ أَوْ مُتُّمْ لَمَغْفِرَةٌ مِّنَ ٱللَّهِ وَرَحْمَةٌ خَيْرٌ مِّمَّا يَجْمَعُونَ ﴿157﴾ وَلَئِن مُّتُّمْ أَوْ قُتِلْتُمْ لَإِلَى ٱللَّهِ تُحْشَرُونَ ﴿158﴾

سورۃ آل عمران آیت ۱۵۶ تا ۱۵۸

اے ایمان والو!۔ تم ان لوگوں کی طرح نہ ہو جانا جو اپنے بھائیوں کے حق میں کفر کرتے ہیں جب کہ وہ سفر میں ہوں یا جہاد میں ہوں اور کہتے ہیں کہ اگر وہ ہمارے پاس رہتے تو نہ مرتے اور نہ مارے جاتے یہ اس لئے کہتے ہیں کہ اللہ ان (ایمان والوں) کے دلوں میں حسرت وملال ڈال دے۔ حالانکہ اللہ ہی زندہ رکھتا ہے اور مارتا ہے۔ اور اللہ تمہارے سب کاموں پر گہری نظر رکھے ہوئے ہے۔ اور اگر تم اللہ کی راہ میں مارے جاؤ یا مر جاؤ تو اللہ کی بخشش اور اس کی رحمت اس چیز سے کہیں بہتر ہے جو وہ جمع کرتے ہیں۔ اور اگر تم مر گئے یا مار دیئے گئے تو البتہ تم سب اللہ ہی کے حضور محشر میں اکٹھے کیے جاؤ گے۔

غزوۂ احد میں ستر صحابہ کرامؓ شہید ہو چکے تھے۔ زخمی ہونے والوں کے زخم ابھی تازہ تھے۔ عورتیں اور بچے غم سے نڈھال تھے۔ خستہ حالی کا دور دورہ تھا۔ اس کے باوجود جب انہیں خبر ملی کہ مشرکین دوبارہ حملہ کرنے کو واپس آ رہے ہیں تو ان کے منہ سے جو الفاظ نکلے وہ اللہ جل شانہ کو اتنے پسند آئے کہ انہیں رہتی دنیا تک قرآن پاک کی زینت بنا دیا۔

ٱلَّذِينَ ٱسْتَجَابُواْ لِلَّهِ وَٱلرَّسُولِ مِنۢ بَعْدِ مَآ أَصَابَهُمُ ٱلْقَرْحُ ۚ لِلَّذِينَ أَحْسَنُواْ مِنْهُمْ وَٱتَّقَوْاْ أَجْرٌ عَظِيمٌ ﴿172﴾ ۚ ٱلَّذِينَ قَالَ لَهُمُ ٱلنَّاسُ إِنَّ ٱلنَّاسَ قَدْ جَمَعُواْ لَكُمْ فَٱخْشَوْهُمْ فَزَادَهُمْ إِيمَٰنًا وَقَالُواْ حَسْبُنَا ٱللَّهُ وَنِعْمَ ٱلْوَكِيلُ ﴿173﴾

سورۃ آل عمران آیت ۱۷۲۔۱۷۳

جن لوگوں نے زخم کھانے کے باوجود اللہ اور رسول (کے حکم) کو عملی طور پر قبول کر لیا۔ ان میں جو کوئی بھی نیکوکار اور متقی ہوئے ان کے لئے اجر عظیم ہے۔ (جب) ان سے لوگوں نے کہا کہ بلاشبہ کفار نے تمہارے مقابلے کے لئے سامان جمع کیا ہے پس تم ان سے ڈر جاؤ تو ان کا ایمان اور بھی بڑھ گیا اور کہنے لگے ہمارے لئے اللہ ہی کافی ہے اور وہ بہترین وکیل و کارساز ہے۔

اور مشرکین کو جب پتہ چلا کہ مسلمان تو از سر نو تیار ہیں تو خود ہی لڑائی ترک کر کے مکہ واپس چلے گئے۔ اس جنگ کے نتیجہ کو کسی کی فتح یا شکست نہیں کہا جا سکتا۔ البتہ نقصان تو دونوں جانب ہوا۔ مسلمانوں

نے اپنے شہداء کو وہیں پہاڑ کے قریب دفن کیا۔ نصف سے زیادہ گھرانے بے آسرا ہو گئے۔ بیوہ ہونے والی صحابیاتؓ کا اور یتیم ہونے والے بچوں کا کوئی سہارا نہ رہا۔ اس مسئلے کا حل خود نبی ﷺ نے پیش کیا کہ غازی صحابہ کرامؓ شہیدوں کی بیوگان سے شادی کر لیں۔ دوسروں کو ترغیب دینے کے لئے خود آپ ﷺ نے بھی حضرت زینب بنت خزیمہؓ اور حضرت ام سلمہ سے شادی کی۔ آپؐ کی دیکھا دیکھی باقی صحابہ کرامؓ نے بھی بیوگان سے شادیاں کیں جس سے کئی بے آسرا گھر آباد ہو گئے۔

واپس

واقعہ افک :۔ عائشہ صدیقہؓ پر ایک گھناؤنا الزام لگایا گیا تھا۔ جس کے بارے ہر مسلمان کو پتہ ہونا چاہیئے۔ کہ کن حالات میں یہ واقعہ پیش آیا۔ اور کس کس نے اس کو ہوا دی۔ اسے واقعے کی مناسبت سے افک کا نام دیا گیا ہے۔ افک کے لغوی معنی بات کو الٹ پلٹ کر دینے کے ہیں۔ یہ حقیقت کے خلاف کچھ ایسی بات کہنا ہے جو کذب و افتراء کہلائے۔ اگر یہی بات حوالوں سے ثابت کی جائے تو بہتان کہلائے۔ جو ایسا بدترین قسم کا جھوٹ ہے جو حق کو باطل سے اور باطل کو حق سے بدل دے اور پاکدامن کو مغلظ سے اور مغلظ کو پاکدامن بنا دے۔ افک کے زمرے میں آتا ہے۔

۶۲۷ء بمطابق ۵ ہجری میں جب رسول اللہ ﷺ غزوہ بنی مصطلق سے واپس مدینہ آ رہے تھے تو کجاوے۔ ہووج یا ڈولی میں حضرت عائشہؓ بھی آپؐ کے ساتھ تھیں۔ چند مخصوص صحابہؓ اس کجاوے کو لادنے اور اتارنے پر مامور تھے۔ راستے میں ایک مقام پر پڑاؤ کیا۔ اس موقع پر حضرت عائشہؓ لشکر سے

https://quranexcel.com

باہر رفع حاجت کے لئے گئیں۔جب واپس آئیں تو دیکھا کہ گلے کا ہار کہیں ٹوٹ کر گر گیا ہے۔لشکر کی روانگی متوقع تھی۔یہ سوچ کر کہ ابھی واپس آجاتی ہوں اس ہار کو ڈھونڈنے اسی مقام پر چلی گئیں۔ اسی اثنا میں لشکر اگلی منزل کی طرف کوچ کر گیا۔آپؓ کا وزن کم ہونے کے باعث کجاوے پر مقرر صحابہؓ کو بالکل پتہ نہ چلا کہ آپؓ اندر موجود نہیں ہیں۔جب آپؓ پڑاؤ پر واپس آئیں تو کسی کو موجود نہ پایا ۔ایک تو تنہائی دوسرے اندھیری رات۔پھر اکیلے سفر کرنا بھی دشوار۔سوچا کہ جب اگلی منزل پر مجھے نہ پائیں گے تو ضرور یہاں واپس آئیں گے۔اس لیے وہیں سمٹ کر لیٹ گئیں۔اور لیٹی لیٹی سو گئیں۔ ایک صحابی صفوان بن معطلؓ ہمیشہ لشکر کے پیچھے گرا پڑا سامان سنبھالنے کے لئے ہوتے تھے۔جب وہاں پہنچے تو حضرت عائشہؓ کو آیتِ پردہ دیکھا ہوا تھا اس لئے دیکھ کر چونک گئے اور "انا للہ وانا علیہ راجعون" پڑھا۔تو حضرت عائشہ جاگ اٹھیں تو حضرت صفوانؓ نے احترام کرتے ہوئے اپنے اونٹ کو ان کے قریب لے جا کر بیٹھایا۔آپ بغیر کوئی بات کیے اس پر سوار ہو گئیں۔اور حضرت صفوانؓ اونٹ کی مہار پکڑ کر پیدل چلتے رہے۔اور اگلی منزل پر حضور ﷺ کے پاس پہنچا دیا۔بات بس اتنی سی تھی۔

مگر منافقوں کو بات کا بتنگڑ بنانے موقع مل گیا۔اور منافقوں کے سردار عبداللہ بن ابی نے اس بات کو لے کر حضرت عائشہ پر تہمت لگا دی اور خوب جم کر کا چرچا کیا۔کہ مدینہ میں ہر طرف اس افتراء اور تہمت کا عام ذکر ہونے لگا۔اور کچھ جلیل القدر صحابہ حسان بن ثابت۔ مسطح بن اثاثہ اور حمنہ بنت جحش

https://quranexcel.com

بھی اس سے متاثر ہوئے بغیر نہ رہ سکے۔وہ بھی اس کے پھیلانے میں حصے دار بن گئے۔حضرت صفوانؓ نہایت باحمیت تھے اور پھر حضرت عائشہ کا معاملہ تھا۔اس لیے انہیں بھی کافی تکلیف ورنج پہنچا۔

حضرت عائشہؓ مدینے آکر بیمار ہو گئی تھیں۔ان کو اس بہتان کا اس وقت پتہ چلا جب امِ مسطح عائشہؓ سے ملنے گئیں اور کسی بات پر مسطح کو بددعا دے دی۔عائشہؓ نے کہا کہ وہ تو بدری صحابی ہیں۔آپ ان کو کیوں بددعا دیتی ہیں۔اس پر انہوں نے کہا تم کو نہیں معلوم کہ ان لوگوں نے کیا کیا افترا پردازیاں کی ہوئی ہیں اور پھر یہ دلخراش اور روح فرسا خبر عائشہؓ کو سنادی۔عائشہؓ کو اس تہمت تراشی کا سب سے پہلے ان ہی کے ذریعہ سے علم ہوا۔جس سے انہیں شدید دھچکا سا لگا۔اور شدت رنج و غم سے نڈھال ہو گئیں اور آپ کی بیماری میں مزید اضافہ ہو گیا۔وہ دن رات بلک بلک کر روتی تھیں۔آخر جب صدمہ برداشت سے باہر ہو گیا تو رسول اللہ ﷺ سے اجازت لے کر اپنے والدین کے گھر جانے لگیں۔

نبی ﷺ نے بھی اس موقع پر ان سے کوئی بات نہ کی اور ان کو والدین کے گھر جانے دیا۔والدین کے گھر پہنچ کر اس منحوس خبر کا اپنی ماں سے بھی تذکرہ کر دیا۔ماں نے تسلی و تشفی دی مگر یہ پھر بھی برابر روتی رہیں۔

ایک دن رسول اللہ ﷺ تشریف لائے اور فرمایا کہ اے عائشہ ! تمہارے بارے میں ایسی ایسی باتیں اڑی ہوئی ہیں۔بہتر ہے کہ توبہ واستغفار کر لو کیونکہ جب کوئی اللہ سے توبہ کرتا ہے اور بخشش مانگتا ہے تو اللہ تعالی اس کے گناہوں کو معاف فرما دیتا ہے۔حضور ﷺ کی یہ گفتگو سن کر حضرت

عائشہؓ کے آنسو بالکل تھم گئے اور اور انہوں نے اپنے والد ابو بکر صدیق سے کہا کہ آپ نبی کریم کو جواب دیجیے۔ تو انہوں نے کہا فرمایا اللہ کی قسم! میں نہیں جانتا کہ حضور کو کیا جواب دوں؟ پھر انہوں نے ماں سے جواب دینے کی درخواست کی تو ان کی ماں نے بھی یہی کہا پھر خود حضرت عائشہؓ نے حضور کو یہ جواب دیا کہ لوگوں نے تو ایک بے بنیاد بات اڑائی ہے جو لوگوں کے دلوں میں بیٹھ چکی ہے اور کچھ لوگ اس کو سچ سمجھ چکے ہیں۔ حالانکہ میرا اللہ جانتا ہے کہ یہ صرف تہمت ہے۔ یہ کہتے ہوئے انہوں نے منہ پھیر لیا اور کہا کہ اللہ میری کیفیت کو جانتا ہے اور مجھے اسی پر بھروسہ ہے۔

رسول اللہ ﷺ حضرت ابو بکر صدیق کے گھر میں موجود تھے اور بھی کچھ لوگ وہاں بیٹھے تھے کہ اچانک حضور ﷺ پر وحی نازل ہونے لگی اور شدید سردی کے موسم میں بھی آپ کے بدن مبارک سے پسینے کے قطرے ٹپکنے لگے۔ وحی اترنے کے بعد رسول اللہ نے مسکراتے ہوئے فرمایا کہ اے عائشہ! تم اللہ جل شانہ کا شکر ادا کرو اور اس کی حمد و تعریف کرو کہ اس نے تمہاری برأت اور پاکدامنی کا اعلان فرما دیا ہے۔ پھر آپ نے سورہ نور کی آیت نمبر گیارہ سے بیس تک تلاوت فرمائی۔

إِنَّ ٱلَّذِينَ جَآءُو بِٱلْإِفْكِ عُصْبَةٌ مِّنكُمْ ۚ لَا تَحْسَبُوهُ شَرًّا لَّكُم ۖ بَلْ هُوَ خَيْرٌ
لَّكُمْ ۚ لِكُلِّ ٱمْرِئٍ مِّنْهُم مَّا ٱكْتَسَبَ مِنَ ٱلْإِثْمِ ۚ وَٱلَّذِى تَوَلَّىٰ كِبْرَهُۥ مِنْهُمْ لَهُۥ
عَذَابٌ عَظِيمٌ ﴿11﴾ لَّوْلَآ إِذْ سَمِعْتُمُوهُ ظَنَّ ٱلْمُؤْمِنُونَ وَٱلْمُؤْمِنَٰتُ بِأَنفُسِهِمْ خَيْرًا
وَقَالُوا۟ هَٰذَآ إِفْكٌ مُّبِينٌ ﴿12﴾ لَّوْلَا جَآءُو عَلَيْهِ بِأَرْبَعَةِ شُهَدَآءَ ۚ فَإِذْ لَمْ يَأْتُوا۟

https://quranexcel.com

بِٱلشُّهَدَآءِ فَأُوْلَٰٓئِكَ عِندَ ٱللَّهِ هُمُ ٱلْكَٰذِبُونَ﴿13﴾ وَلَوْلَا فَضْلُ ٱللَّهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهُۥ فِى ٱلدُّنْيَا وَٱلْءَاخِرَةِ لَمَسَّكُمْ فِى مَآ أَفَضْتُمْ فِيهِ عَذَابٌ عَظِيمٌ﴿14﴾ ج صلے إِذْ تَلَقَّوْنَهُۥ بِأَلْسِنَتِكُمْ وَتَقُولُونَ بِأَفْوَاهِكُم مَّا لَيْسَ لَكُم بِهِۦ عِلْمٌ وَتَحْسَبُونَهُۥ هَيِّنًا وَهُوَ عِندَ ٱللَّهِ عَظِيمٌ﴿15﴾ وَلَوْلَآ إِذْ سَمِعْتُمُوهُ قُلْتُم مَّا يَكُونُ لَنَآ أَن نَّتَكَلَّمَ بِهَٰذَا سُبْحَٰنَكَ هَٰذَا بُهْتَٰنٌ عَظِيمٌ﴿16﴾ يَعِظُكُمُ ٱللَّهُ أَن تَعُودُوا۟ لِمِثْلِهِۦٓ أَبَدًا إِن كُنتُم مُّؤْمِنِينَ﴿17﴾ ج وَيُبَيِّنُ ٱللَّهُ لَكُمُ ٱلْءَايَٰتِ ۚ وَٱللَّهُ عَلِيمٌ حَكِيمٌ﴿18﴾ إِنَّ ٱلَّذِينَ يُحِبُّونَ أَن تَشِيعَ ٱلْفَٰحِشَةُ فِى ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ لَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ فِى ٱلدُّنْيَا وَٱلْءَاخِرَةِ ۚ وَٱللَّهُ يَعْلَمُ وَأَنتُمْ لَا تَعْلَمُونَ﴿19﴾ وَلَوْلَا فَضْلُ ٱللَّهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهُۥ وَأَنَّ ٱللَّهَ رَءُوفٌ رَّحِيمٌ﴿20﴾ ع2

سورۃالنور آیت ۱۱تا۲۰

بیشک تم میں سے ہی ایک جماعت ہے جو یہ جھوٹ بہتان گھڑ کر لے آئی ہے۔ تم اسے اپنے حق میں برا نہ سمجھ لینا۔ بلکہ یہ تمہارے لئے بہتر ہے۔ ان میں سے جس نے بھی اس گناہ میں جتنا حصہ ڈالا اس کے لئے اتنا ہی وبال ہے۔ اور ان میں سے جس نے بھی اس بہتان کا بڑا بوجھ اٹھایا اس کے لئے عذاب بھی بڑا ہوگا۔ جب تم نے (عائشہ صدیقہؓ پر الزام کی) یہ بات سنی تھی تو (بلا تاخیر) مومنوں اور مومنات نے اپنے دلوں میں نیک گمان کرتے ہوئے یہ کیوں نہ کہہ دیا کہ یہ تو کھلم کھلا بہتان ہے۔ یہ (بہتان

https://quranexcel.com

طراز) لوگ اس پر چار گواہ کیوں نہیں لے کر آئے۔ پھر جب وہ گواہ نہیں لائے تو اللہ کے نزدیک وہی جھوٹے ہیں۔ اور اگر تم پر اللہ کا فضل اور دنیا اور آخرت میں اس کی رحمت نہ ہوتی تو تمہاری (بہتان بازی والی) اس چرچا کرنے پر کوئی بڑی آفت آن پڑتی۔ جب تم اپنی زبانوں سے ایک دوسرے کو نقل کر رہے تھے اور اپنے مونہوں سے ایسی بات کہہ رہے تھے جس کا تمہیں کچھ بھی علم نہ تھا اور تم نے تو اسے ہلکی سی بات سمجھ رکھا تھا مگر اللہ کے نزدیک وہ بڑی بھاری بات تھی۔ اور جب تم نے اسے سنا تھا تو (اسی لمحے) یہ کیوں نہ کہہ دیا کہ ہمارے لئے زیبا نہیں کہ ایسی بات منہ سے نکالیں (اے اللہ!) تو بالکل پاک ہے یہ تو بہت بڑا گھناؤنا بہتان ہے۔ اگر تم مومن ہو تو اللہ تمہیں نصیحت کرتا ہے کہ آئندہ کبھی بھی ایسا کام نہ کرنا۔ اور اللہ تمہارے (سمجھانے کے) لئے ہی یہ آیات بیان کرتا ہے اور اللہ خوب جاننے والا نہایت حکمت والا ہے۔ بیشک جو لوگ پسند کرتے ہیں کہ ایمان والوں میں بے حیائی پھیل جائے ان کے لئے دنیا اور آخرت میں دردناک عذاب ہے۔ اور اللہ سب جانتا ہے اور تم نہیں جانتے۔ اور اگر تم پر اللہ کا فضل اور اس کی رحمت نہ ہوتی (تو کیا کچھ ہو جاتا) مگر یہ کہ اللہ نہایت شفیق بہت زیادہ رحم کرنے والا ہے۔

اور سورہ نور کی آیت نمبر ۲۶ میں ایک اصولی بات بھی واضح کر دی۔ کہ ان سب کو کان ہو جائیں۔

اَلْخَبِيْثٰتُ لِلْخَبِيْثِيْنَ وَالْخَبِيْثُوْنَ لِلْخَبِيْثٰتِ ۚ وَالطَّيِّبٰتُ لِلطَّيِّبِيْنَ وَالطَّيِّبُوْنَ لِلطَّيِّبٰتِ ۚ اُولٰٓئِكَ مُبَرَّءُوْنَ مِمَّا يَقُوْلُوْنَ ۚ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّرِزْقٌ كَرِيْمٌ ﴿26﴾ ع3

سورۃالنور آیت ۲۶

خبیث عورتیں خبیث مردوں کے لئے اور خبیث مرد خبیث عورتوں کے لئے ہیں۔اور پاکیزہ عورتیں پاکیزہ مردوں کے لئے اور پاکیزہ مرد پاکیزہ عورتوں کے لئے ہیں۔یہ پاک لوگ اس سب سے بریٔ الذمہ ہیں جو (برے لوگ) ان کے بارے کہتے ہیں۔(بلکہ) ان کے لئے تو بخشش اور عزت کی روزی ہے۔

ان آیات کے نزول کے بعد منافقین اپنا سامنہ لے کر رہ گئے۔ان کی زبانیں گنگ ہو گئیں اور ان کے سارے عزائم پر پانی پھر گیا۔اور حضرت عائشہؓ کی پاک دامنی اپنی پوری آب و تاب کے ساتھ ایسے چمک اٹھی۔کہ قیامت تک آنے والے مسلمانوں کے دلوں میں ان کی پاکدامنی اور نور ایمان چمکتا دمکتا رہے گا۔کیوں کہ ان آیات کی تلاوت رہتی دنیا تک ہوتی رہے گی۔

اس کے بعد حضور ﷺ نے مسجد نبوی میں ایک خطبہ دیا اور سورہ نور کی آیتیں مجمع عام میں تلاوت فرما کر سب کو سنادیں اور تہمت لگانے والوں میں سے حضرت حسان بن ثابت۔ مسطع بن اثاثہ۔ حمنہ بنت جحش اور رئیس المنافقین عبداللہ بن ابی کو درج ذیل آیت کے مصداق حد قذف کی سزا میں اسی اسی درے (یعنی کوڑے) مارے گئے۔

وَٱلَّذِينَ يَرْمُونَ ٱلْمُحْصَنَٰتِ ثُمَّ لَمْ يَأْتُوا۟ بِأَرْبَعَةِ شُهَدَآءَ فَٱجْلِدُوهُمْ ثَمَٰنِينَ جَلْدَةً وَلَا تَقْبَلُوا۟ لَهُمْ شَهَٰدَةً أَبَدًا ۚ وَأُو۟لَٰٓئِكَ هُمُ ٱلْفَٰسِقُونَ ﴿4﴾ إِلَّا ٱلَّذِينَ تَابُوا۟ مِنۢ بَعْدِ ذَٰلِكَ وَأَصْلَحُوا۟ فَإِنَّ ٱللَّهَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ﴿5﴾

سورۃالنور آیت ۴۔۵

اور جو لوگ پاک دامن عورتوں پر زنا کی تہمت لگاتے ہیں اور پھر چار گواہ نہیں لا سکتے تو انہیں اسّی درے مارو اور کبھی بھی ان کی گواہی قبول نہ کرو۔ اور یہ لوگ تو بالکل فاسق ہیں۔ مگر جو اس کے بعد توبہ کرلیں اور (اپنی) اصلاح کرلیں تو بیشک اللہ بڑا ہی معاف کرنے والا نہایت رحم کرنے والا ہے۔

یوں تو قرآن گواہ ہے کہ پہلے بھی حضرت مریمؑ اور حضرت یوسفؑ پر الزام لگا۔

حضرت مریمؑ کی پاک دامنی کی شہادت ان کے بیٹے حضرت عیسیٰؑ نے دی۔

اور یوسفؑ کو عزیز مصر کے کنبے کے ایک شیر خوار بچے نے الزام سے خلاصی دلائی۔

مگر عائشہ صدیقہؓ کا یہ خاص دائمی شانِ اعزاز ہے کہ جب ان پر الزام لگایا گیا۔ تو ان کی پاک دامنی کی گواہی خود اللہ تعالیٰ نے دی۔

https://quranexcel.com

ایسے کہ سب کے سب دم بخود رہ گئے۔

شارح بخاری علامہ کرمانیؒ اور دوسرے تمام فقہائے امت فرماتے ہیں۔ کہ حضرت عائشہؓ کی برأت اور پاک دامنی قطعی اور یقینی ہے جو قرآن کریم سے ثابت ہے اگر کوئی اس میں شک کرے تو وہ کافر ہے۔ مگر آج بھی ایسے لوگ موجود ہیں جو ان کی شان میں گستاخیاں کرتے ہیں۔ ان کو ہوش کے ناخن لینے چاہئیں۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ قیامت والے دن درج ذیل آیات کے مطابق معاملہ پیش آ جائے۔

إِنَّ ٱلَّذِينَ يَرْمُونَ ٱلْمُحْصَنَٰتِ ٱلْغَٰفِلَٰتِ ٱلْمُؤْمِنَٰتِ لُعِنُواْ فِى ٱلدُّنْيَا وَٱلْـَٔاخِرَةِ وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيمٌ ﴿23﴾ يَوْمَ تَشْهَدُ عَلَيْهِمْ أَلْسِنَتُهُمْ وَأَيْدِيهِمْ وَأَرْجُلُهُم بِمَا كَانُواْ يَعْمَلُونَ ﴿24﴾ يَوْمَئِذٍ يُوَفِّيهِمُ ٱللَّهُ دِينَهُمُ ٱلْحَقَّ وَيَعْلَمُونَ أَنَّ ٱللَّهَ هُوَ ٱلْحَقُّ ٱلْمُبِينُ ﴿25﴾

سورۃ النور آیت ۲۳ تا ۲۵

بیشک جو لوگ پاک دامن۔ بھولی بھالی۔ ایمان والی عورتوں پر تہمت لگاتے ہیں ان پر دنیا اور آخرت میں لعنت ہے اور ان کے لئے بہت بڑا عذاب ہے۔ بروزِ قیامت ان پر ان کی زبانیں اور ان کے ہاتھ اور ان کے پاؤں گواہی دیں گے جو کچھ وہ کیا کرتے تھے۔ اس دن اللہ ان کو پورا پورا بدلہ دیدے گا جس کے وہ حقدار ہیں اور وہ جان لیں گے کہ بیشک اللہ ہی حق کو سچا کر دکھانے والا ہے۔

https://quranexcel.com

حضرت مسطح بن اثاثہؓ۔ حضرت ابو بکر صدیقؓ کے خالہ زاد بھائی تھے اور بچپن میں ہی ان کے والد وفات پا گئے تھے تو ابو بکر صدیقؓ نے ہی ان کی پرورش کی تھی اور ان کی غربت کے باعث آپ ہمیشہ ان کی مالی امداد کرتے رہتے تھے۔ اس کے باوجود حضرت مسطح بن اثاثہ نے بھی اس تہمت تراشی کو پھیلانے میں کچھ حصہ لیا تھا۔ اسی وجہ سے ابو بکر صدیقؓ کو ان پر بڑا غصہ تھا۔ جس کی وجہ سے یہ قسم کھالی تھی کہ اب میں کبھی مسطح بن اثاثہ کی کوئی مالی امداد نہیں کروں گا۔ اس موقع پر اللہ تعالی نے یہ آیت نازل فرمائی کہ

وَلَا يَأْتَلِ أُوْلُواْ ٱلْفَضْلِ مِنكُمْ وَٱلسَّعَةِ أَن يُؤْتُوٓاْ أُوْلِى ٱلْقُرْبَىٰ وَٱلْمَسَٰكِينَ وَٱلْمُهَٰجِرِينَ فِى سَبِيلِ ٱللَّهِ ۖ وَلْيَعْفُواْ وَلْيَصْفَحُوٓاْ ۗ أَلَا تُحِبُّونَ أَن يَغْفِرَ ٱللَّهُ لَكُمْ ۗ وَٱللَّهُ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ﴿22﴾

سورۃ النور آیت ۲۲

اور تم میں سے صاحبِ فضل وسعت اس بات پر قسم نہ کھالیں کہ رشتہ داروں اور مسکینوں اور اللہ کی راہ میں ہجرت کرنے والوں پر کچھ خرچ نہیں کیا کریں گے۔ بلکہ معاف کردیں اور در گزر کرلیں۔ کیا تم نہیں چاہتے کہ اللہ تمہیں معاف کردے۔ اور اللہ بہت بخشنے والا نہایت رحم کرنے والا ہے۔

اس آیت کو سن کر ابو بکر صدیقؓ نے کفارے پر اپنی قسم توڑ ڈالی اور مسطح بن اثاثہؓ کا خرچہ حسب سابق دینے لگے۔

واپس

۵۔ **حضرت زینب بنت خزیمہؓ** ۵۹۵ء سے ۶۲۷ء بمطابق ہجرت سے ۲۸ برس پہلے تا ۵ ہجری

حضرت زینب بنت خزیمہؓ کا سلسلہ نسب حضرت اسماعیلؑ کی لڑی میں مدّر سے جاملتا ہے۔

حضرت زینب کے والد کا نام خزیمہ تھا۔ام المساکین کنیت تھی۔ فقراء اور مساکین کے ساتھ فیاضی کرتی تھیں۔اس لیے اس کنیت سے مشہور ہو گئیں۔ پہلے شوہر عبداللہ بن جحش تھے جو غزوۂ احد میں شہید ہوئے تو آنحضرت ﷺ سے ۶۲۶ء میں بمطابق ۴ ہجری نکاح ہوا لیکن صرف سال بھر بعد ہی ۶۲۷ء میں بمطابق ۵ ہجری کو ان کا انتقال ہو گیا۔اور آپؓ کو جنت البقیع میں دفن کیا گیا۔

واپس

۶۔ **حضرت ام سلمہؓ** ۵۹۶ء تا ۶۸۳ء بمطابق ہجرت سے ۲۷ برس پہلے تا ۶۳ ہجری

حضرت ام سلمہؓ کا سلسلہ نسب حضرت اسماعیلؑ کی لڑی میں کلاب سے جاملتا ہے۔

حضرت ام سلمہؓ کا نام ہند بنت ابی امیہ تھا۔ام سلمہ کنیت تھی۔قریش کے خاندان مخزوم سے تھیں۔ ۔ان کی والدہ بنو فراص سے تھیں۔ام سلمہ کے والد ابو امیہ مکہ کے مشہور مخیّر اور فیاض تھے۔سفر میں

https://quranexcel.com

جاتے تو تمام قافلہ والوں کی کفالت خود کرتے تھے اسی لیے زاد الراکب کے لقب سے بھی مشہور تھے۔ ام سلمہ نے انہی کی آغوش تربیت میں بڑے ناز و نعمت سے پرورش پائی۔ نبی ﷺ کے رضاعی بھائی عبداللہ بن عبدالاسد سے جو زیادہ تر ابو سلمہ کے نام سے مشہور تھے ان سے ان کا نکاح ہوا تھا۔ کچھ عرصہ تک شوہر کا ساتھ رہا۔ ابو سلمہ بڑے شہ سوار تھے۔ بدر اور احد میں شریک ہوئے تھے۔ غزوہ احد میں کچھ زخم کھائے۔ جن سے جانبر نہ ہو سکے۔ جمادی الثانی 4 ہجری میں ان کا زخم پھٹا اور وفات پائی۔ ام سلمہ آپ ﷺ کی خدمت میں پہنچیں اور وفات کی خبر سنائی۔ حضرت عمر فاروقؓ آپ ﷺ کا پیغامِ نکاح لے کر پہنچے۔ ام سلمہ نے کہا مجھے چند عذر ہیں۔ میں بہت غیور ہوں۔ صاحب عیال ہوں۔ میری عمر بھی زیادہ ہے۔ آپ ﷺ نے سب گوارا فرمایا۔ ام سلمہ کو کوئی عذر نہ رہا۔ اپریل ۶۲۶ء بمطابق شوال 4 ہجری کی آخری تاریخوں میں شادی کی تقریب انجام پائی۔ ام سلمہ کو شوہر کی موت سے جو شدید صدمہ ہوا تھا۔ اللہ جل شانہ نے اس کو ابدی مسرتوں میں بدل دیا۔ ان کا انتقال ۶۸۳ء میں بمطابق ۶۳ ہجری کو ہوا۔ اور آپؓ کو جنت البقیع میں دفن کیا گیا۔

واپس

۷۔ **حضرت زینب بنت جحشؓ** ۵۹۰ء سے ۶۴۱ء بمطابق ہجرت سے ۳۳ برس پہلے تا ۲۰ ہجری

https://quranexcel.com

حضرت زینب بنت جحشؓ کا سلسلہ نسب والد کی طرف سے حضرت اسماعیلؑ کی لڑی میں خزیمن سے جا ملتا ہے۔ اور والدہ کی طرف سے حضرت اسماعیلؑ کی لڑی میں عبدالمطلب سے جاملتا ہے۔

نام زینب اور کنیت ام الحکم تھی۔ والد کا نام جحش بن رباب اور والدہ کا نام امیمہ تھا جو حضور ﷺ کی پھوپھی تھیں۔ اس طرح زینب حضور اکرم ﷺ کی پھوپھی زاد بہن تھیں۔ آپ کی دو بیوہ بھابھیاں (ام حبیبہ جو عبید اللہ بن جحش کی بیوہ تھیں اور زینب بنت خزیمہ جو عبد اللہ بن جحش کی بیوہ تھیں) بھی نبی ﷺ کے نکاح میں تھیں۔

نبوت کے ابتدائی دور میں اسلام قبول کر لیا تھا۔ آپ ﷺ نے ان کا نکاح زید بن حارث کے ساتھ جو آپ کے آزاد کردہ غلام تھے کر دیا تھا۔ اسلام میں مساوات کی جو تعلیم رائج ہے یہ واقعہ اسی نوعیت کی ایک عملی مثال ہے۔ تقریباً ایک سال تک دونوں کا ساتھ رہا۔ پھر تعلقات قائم رکھنا مشکل ہوتا چلا گیا۔ زید نے بارگاہ نبوتؐ میں شکایت کر کے طلاق دے دینا چاہی مگر آپ ﷺ بار بار ان کو سمجھاتے تھے کہ طلاق نہ دیں۔ لیکن کسی طرح صحبت براری نہ ہو سکی اور زید نے ان کو طلاق دے دی۔ زینب نے آپ ﷺ کے فرمانے سے ہی یہ رشتہ منظور کیا تھا۔ جو ان کے نزدیک ان کی شان کے خلاف تھا۔ بہر حال ان کو طلاق ہو گئی تو آپ نے ان کی دلجوئی کے لیے خود ان سے نکاح کر لینا چاہا۔ لیکن عرب میں اس وقت تک منہ بولے بیٹے سے نکاح کرنا معیوب سمجھا جاتا تھا۔ کیونکہ اسے بھی اصلی بیٹے کے برابر سمجھا جاتا تھا۔ اس لیے آپ ﷺ نے لوگوں کا یہ رجحان سامنے رکھتے ہوئے تردد کیا۔ خاموش

رہے اور اپنا خیال کسی پر ظاہر نہیں ہونے دیا۔ لیکن اللہ جل جلالہ کو جاہلیت کی یہ رسم ہر صورت مٹانا مقصود تھی۔ اس لیے اس آیت میں سب کچھ ظاہر کر دیا۔ اور جہالت کی متبنّیٰ والی رسم کو جڑ سے کاٹ دیا۔ جس میں ہر قسم کے منہ بولے رشتے کی ممانعت آ جاتی ہے۔ یہاں اپنے آپ یہ بھی وضاحت ہو جاتی ہے کہ اللہ کے بنائے ہوئے حقیقی رشتوں کی قدر پہچانو اور مصنوعی رشتے نہ تلاش کرتے پھرو۔

وَإِذْ تَقُولُ لِلَّذِىٓ أَنْعَمَ ٱللَّهُ عَلَيْهِ وَأَنْعَمْتَ عَلَيْهِ أَمْسِكْ عَلَيْكَ زَوْجَكَ وَٱتَّقِ ٱللَّهَ وَتُخْفِى فِى نَفْسِكَ مَا ٱللَّهُ مُبْدِيهِ وَتَخْشَى ٱلنَّاسَ وَٱللَّهُ أَحَقُّ أَن تَخْشَىٰهُ ۖ فَلَمَّا قَضَىٰ زَيْدٌ مِّنْهَا وَطَرًا زَوَّجْنَٰكَهَا لِكَىْ لَا يَكُونَ عَلَى ٱلْمُؤْمِنِينَ حَرَجٌ فِىٓ أَزْوَٰجِ أَدْعِيَآئِهِمْ إِذَا قَضَوْا۟ مِنْهُنَّ وَطَرًا ۚ وَكَانَ أَمْرُ ٱللَّهِ مَفْعُولًا ﴿37﴾ مَّا كَانَ عَلَى ٱلنَّبِىِّ مِنْ حَرَجٍ فِيمَا فَرَضَ ٱللَّهُ لَهُۥ ۖ سُنَّةَ ٱللَّهِ فِى ٱلَّذِينَ خَلَوْا۟ مِن قَبْلُ ۚ وَكَانَ أَمْرُ ٱللَّهِ قَدَرًا مَّقْدُورًا ﴿38﴾ ز لا

سورۃ الأحزاب آیت ۳۷۔۲۸

اور جب تم اس (زید بن حارثؓ) سے جس پر اللہ نے احسان کیا اور تم نے بھی احسان کیا (یہ) کہہ رہے تھے کہ اپنی بیوی کو اپنے پاس رہنے دے (اسے مت چھوڑ) اور اللہ سے ڈر۔ اور تم اپنے دل میں وہ بات چھپائے ہوئے تھے جسے اللہ ظاہر کرنے والا تھا اور تم لوگوں سے ڈرتے تھے حالانکہ اللہ اس بات کا زیادہ مستحق ہے کہ اسی سے ڈرا جائے۔ پھر جب زید نے اس کو (طلاق دے کر) غرض پوری کر

https://quranexcel.com

لی تو ہم نے اس کا نکاح تم سے کر دیا تاکہ مومنوں کے لئے ان کے منہ بولے بیٹوں کی بیویوں (سے نکاح کرنے) میں کچھ تنگی نہ رہے۔ جب کہ وہ ان سے اپنی غرض نہ رکھیں (یعنی طلاق دے دیں) اور اللہ کا حکم واقع ہو کر ہی رہنے والا ہے۔ نبی پر ایسا کام کرنے میں کچھ حرج نہیں جو اللہ نے اس کے لئے مقرر کر دیا۔ اور پہلے گزر چکے لوگوں میں بھی اللہ کا یہی دستور رہا ہے۔ اور اللہ کا حکم مقرر شدہ ہوتا ہے۔

اور ساتھ ہی یہ بھی کہہ دیا کہ جس کسی کو بھی اعتراض ہو وہ یہ بات سمجھ رکھے کہ محمد ﷺ تم مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں ہیں بلکہ اللہ کے رسول اور نبیوں کے سلسلے کی آخری کڑی ہیں وہ اس رسم کو ختم نہیں کرکے جائیں گے تو اور کون کرسکے گا؟۔

ٱلَّذِينَ يُبَلِّغُونَ رِسَٰلَٰتِ ٱللَّهِ وَيَخْشَوْنَهُۥ وَلَا يَخْشَوْنَ أَحَدًا إِلَّا ٱللَّهَ ۗ وَكَفَىٰ بِٱللَّهِ حَسِيبًا ﴿39﴾ مَّا كَانَ مُحَمَّدٌ أَبَآ أَحَدٍ مِّن رِّجَالِكُمْ وَلَٰكِن رَّسُولَ ٱللَّهِ وَخَاتَمَ ٱلنَّبِيِّـۧنَ ۗ وَكَانَ ٱللَّهُ بِكُلِّ شَىْءٍ عَلِيمًا ﴿40﴾ ع5

سورۃ الأحزاب آیت ۳۹۔۴۰

جو اللہ کے پیغام (واضح طور پر) پہنچا دیتے اور اسی سے ڈرتے رہتے ہیں اور اللہ کے علاوہ کسی سے بھی نہیں ڈرتے۔ اور اللہ ہی حساب لینے کو کافی ہے۔ محمد ﷺ تمہارے مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں ہیں بلکہ اللہ کے رسول اور نبیوں کے سلسلے میں آخری نبی ہیں۔ اور اللہ ہی ہر چیز سے واقف ہے۔

ادھر رسول اللہ ﷺ پر وحی آئی اور اللہ کی طرف سے اپریل ۶۲۷ء بمطابق ذوالعقدہ ۵ ہجری میں نکاح ہو گیا۔ اسی بنا پر زینب دوسری ازواج کے مقابلہ میں اپنے آپ پر فخر کیا کرتی تھیں۔ کہ ان کا نکاح زمین پر نہیں بلکہ آسمانوں پر ہوا ہے۔ نکاح کے بعد آپ ﷺ زینب کے مکان پر تشریف لائے۔ دن چڑھے ولیمہ ہوا جو اسلام کی سادگی کی اصل تصویر تھا اس میں بس روٹی اور سالن کا انتظام تھا۔ اسی دعوت میں آیت حجاب اتری۔ جس کی وجہ یہ تھی کہ جو آدمی مدعو تھے۔ کھا کر باتیں کرنے لگے اور اس قدر دیر لگادی کہ رسول کریم ﷺ کو تکلیف ہوئی۔ آپؐ مروت سے خاموش تھے۔ بار بار اندر جاتے اور باہر آتے تھے۔ اسی مکان میں زینب بھی بیٹھی ہوئی تھیں اور ان کا منہ دیوار کی طرف تھا۔ آپ ﷺ کی آمد و رفت کو دیکھ کر بعض تو اٹھ کر چلے گئے۔ بعض نے خیال نہیں کیا۔ اس موقع پر درج ذیل آیت اتری۔

يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُواْ لَا تَدۡخُلُواْ بُيُوتَ ٱلنَّبِيِّ إِلَّآ أَن يُؤۡذَنَ لَكُمۡ إِلَىٰ طَعَامٍ غَيۡرَ نَٰظِرِينَ إِنَىٰهُ وَلَٰكِنۡ إِذَا دُعِيتُمۡ فَٱدۡخُلُواْ فَإِذَا طَعِمۡتُمۡ فَٱنتَشِرُواْ وَلَا مُسۡتَـٔۡنِسِينَ لِحَدِيثٍۚ إِنَّ ذَٰلِكُمۡ كَانَ يُؤۡذِي ٱلنَّبِيَّ فَيَسۡتَحۡيِۦ مِنكُمۡۖ وَٱللَّهُ لَا يَسۡتَحۡيِۦ مِنَ ٱلۡحَقِّۚ وَإِذَا سَأَلۡتُمُوهُنَّ مَتَٰعٗا فَسۡـَٔلُوهُنَّ مِن وَرَآءِ حِجَابٖۚ ذَٰلِكُمۡ أَطۡهَرُ لِقُلُوبِكُمۡ وَقُلُوبِهِنَّۚ وَمَا كَانَ لَكُمۡ أَن تُؤۡذُواْ رَسُولَ ٱللَّهِ وَلَآ أَن تَنكِحُوٓاْ أَزۡوَٰجَهُۥ مِنۢ بَعۡدِهِۦٓ أَبَدًاۚ إِنَّ ذَٰلِكُمۡ كَانَ عِندَ ٱللَّهِ عَظِيمًا ﴿53﴾

https://quranexcel.com

سورۃ الاحزاب آیت ۳۹۔۴۰

اے ایمان والو!۔ نبیؐ کے گھروں میں بلا اجازت نہ جایا کرو مگر ایسی صورت میں کہ تم کو کھانے کے لئے بلایا جائے اور اس کے پکنے کا انتظار بھی نہ کرنا پڑے لیکن جب تمہاری دعوت کی جائے تو جاؤ اور جب کھانا کھا چکو تو منتشر ہو جاؤ اور وہیں پر باتوں میں جی لگا کے نہ بیٹھ جاؤ۔ البتہ یہ بات نبیؐ کو تکلیف دیتی ہے اور وہ تم سے (کہتے ہوئے) عار کرتا ہے۔ لیکن اللہ حق بات کہنے میں نہیں شرماتا۔ اور جب تم اہلِ بیت سے کوئی سامان مانگو تو پردے کے پیچھے سے مانگو۔ یہ تمہارے اور ان کے دلوں کے لئے بہت پاکیزگی کا باعث ہے۔ اور تمہارے لئے یہ جائز نہیں کہ رسول اللہ کو تکلیف دو اور نہ ہی یہ (جائز ہے) کہ اس کے بعد کبھی بھی اس کی بیویوں سے نکاح کرو۔ بیشک یہ اللہ کے نزدیک بہت بڑا (گناہ) ہے۔

حضرت زینب بنت جحشؓ کا انتقال ۶۴۱ء میں بمطابق ۲۰ ہجری کو ہوا۔ اور آپؓ کو جنت البقیع میں دفن کیا گیا۔

واپس

۸۔ حضرت ریحانہ بنت شمعون بن زیدؓ ۶۰۰ء سے ۶۳۱ء بمطابق ہجرت سے ۲۲ سال پہلے تا ۱۰ ہجری۔

ریحانہ بنت شمعون بن زید بن خنافہ جو بنو نضیر یا پھر بنو قریظہ قبیلہ کی ایک یہودی خاتون تھیں۔ حضرت ریحانہؓ کے والد کو شرف صحابیت حاصل ہے۔ حضرت ریحانہ کا نکاح پہلے حکم سے ہوا تھا۔ یہ لوگ مدینہ کے اندر رہتے تھے اور مسلمانوں کے ساتھ امن کا معاہدہ کر رکھا تھا۔ ذوالقعدہ پانچ ہجری میں جو غزوۂ خندق ہوئی اس میں انہوں نے مسلمانوں کی پیٹھ میں چھرا گھونپنے کی کوشش کی جو اللہ جل شانہ کے فضل و کرم سے ناکام ہو گئی۔ اس وجہ سے مسلمانوں کو ان سے بھی جنگ کرنا پڑی اور عہد شکنوں کو ان کی بدعہدی اور غداری کی وجہ سے قتل کر دیا۔ حضرت ریحانہ کا شوہر حکم بھی ان میں شامل تھا۔ اور حضرت ریحانہؓ اسیر ہو کر گرفتار شدہ عورتوں میں آئی تھیں۔

ابن سعدؒ کا بیان ہے کہ حضور ﷺ نے ان کو حضرت ام المنذر بنت قیسؓ کے گھر ٹھہرایا تھا۔ وہ اسلام قبول کرنے کے بارے میں کسی حتمی نتیجے پر نہیں پہنچی تھیں۔ ان کو ان کے حال پر چھوڑ دیا تھا۔ ایک دفعہ آپؐ صحابہ کرام کی جماعت کے درمیان رونق افروز تھے۔ حضرت ثعلبہؓ نے بارگاہ رسالت میں حاضر ہو کر ان کے قبول اسلام کی خوشخبری سنائی کہ حضرت ریحانہؓ اللہ اور اس کے رسولؐ کو اختیار کرنا چاہتی ہیں جس پر آپؐ بہت خوش ہوئے۔ ان کے قبول اسلام کے بعد نبی ﷺ نے ان کو آزاد کر کے جون ۶۲۷ء میں بمطابق محرم ۶ ہجری ان سے نکاح کر لیا۔ مگر ۶۳۱ء میں بمطابق ۱۰ ہجری نبی ﷺ کی حیات مبارکہ میں ہی رحلت فرما گئیں۔ اور آپؓ کو جنت البقیع میں دفن کیا گیا۔ حضرت خدیجۃ

الکبریٰؓ اور حضرت زینب بنت خزیمہؓ کے بعد نبی ﷺ یہ تیسری رفیقۂ حیات ہیں۔ جن کا انتقال آنحضرتؐ کی زندگی میں ہوا۔

واپس

۹۔ **حضرت جویریہ بنت حارثؓ** ۶۰۸ء سے اپریل ۶۷۶ء بمطابق ہجرت سے ۱۴ برس پہلے تا جمادیٔ الاوّل ۵۶ ہجری۔

حضرت جویریہ بنت حارثؓ کا سلسلہ نسب حضرت اسماعیلؑ کی لڑی میں الیاس سے جاملتا ہے۔

قبیلہ بنی مصطلق مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کے درمیان آباد تھا۔ حضرت جویریہ اس قبیلہ کے سردار حارث بن ابی ضرار کی بیٹی تھیں۔ ان کا اصل نام برہ تھا۔ ان کا نکاح مسافع بن صفون سے ہوا تھا۔ جو ان کے قبیلے سے ہی تھا۔ جویریہ کا باپ اور شوہر مسافع دونوں اسلام کے سخت دشمن تھے۔ انہوں نے مکے والوں کے کہنے سے یا خود سے ہی مدینے پر حملہ کی تیاریاں شروع کر رکھی تھیں۔ آپ ﷺ کو خبر ملی تو مزید تحقیقات کے لیے بریدہ بن حصیب اسلمی کو روانہ کیا۔ انہوں نے واپس آ کر اس خبر کی تصدیق کر دی تو آپ نے صحابہ کو تیاری کا حکم دے دیا۔ صحابہ کرامؓ مدینے سے روانہ ہوئے اور مریسیع میں جو مدینہ منورہ سے نو منزل پر واقع ہے وہاں پہنچ کر قیام کیا۔ مریسیع کے لوگوں نے صف آرائی کی اور دیر تک جم کر تیر برساتے رہے۔ مسلمانوں نے جو جنوری ۶۲۷ء بمطابق شعبان ۵ ہجری میں ایک ساتھ حملہ کیا تو ان کے پاؤں اکھڑ گئے۔ گیارہ آدمی مسافع بن صفون سمیت مارے گئے۔ اور گرفتار ہو

نے والوں کی تعداد تقریباً ۶۰۰ کے قریب تھی۔ مال غنیمت میں دو ہزار اونٹ اور پانچ ہزار بکریاں ہاتھ آئیں۔ لڑائی میں جو لوگ گرفتار ہوئے۔ ان میں حضرت جویریہؓ بھی شامل تھیں۔ جو مال غنیمت کی تقسیم میں ثابت بن قیس کے حصے میں آئیں۔ چونکہ وہ ایک سردار کی بیٹی تھیں اس لئے اپنے آپ کو آزاد کروانا چاہا لیکن رقم کم تھی۔ چاہا کہ لوگوں سے کچھ لے کر ادا کر دیں۔ آپؐ کے پاس بھی آئیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا کیا تم اس سے بہتر کی خواہش مند نہیں ہو؟ پوچھا کہ وہ کیا ہے؟۔ آپؐ نے فرمایا کہ میں تمہاری طرف سے میں رقم ادا کر دوں اور تم مجھ سے نکاح کر لو۔ جس وہ راضی ہو گئیں۔ آپ ﷺ نے ان کا نام برہ سے بدل کر جویریہ رکھ دیا۔ رقم دے کر انہیں آزاد کرالیا پھر ۴ دسمبر ۶۲۷ء بمطابق ۱۶ رجب ۶ ہجری میں ان سے نکاح کر لیا۔ آپؐ سے نکاح کے بعد بنی مصطلق کے تمام اسیران جنگ جو اس وقت صحابہؓ کے حصہ میں آ گئے تھے۔ یہ کہہ کر سارے کے سارے رہا کر دیئے گئے۔ کہ جس خاندان میں رسول اللہ ﷺ نے شادی کر لی وہ غلام نہیں رہ سکتا۔

ان کا انتقال اپریل ۶۷۶ء میں بمطابق جمادیٔ الاوّل ۵۶ ہجری کو ہوا۔ اور آپؓ کو جنت البقیع میں دفن کیا گیا۔

واپس

۱۰۔ **حضرت ام حبیبہ بنت ابوسفیانؓ** ۵۹۴ء سے ۶۶۶ء بمطابق ہجرت سے ۲۹ برس پہلے تا ۴۵ ہجری۔

https://quranexcel.com

حضرت ام حبیبہؓ کا سلسلہ نسب حضرت اسماعیلؑ کی لڑی میں عبد مناف المغیرہ سے جاملتا ہے۔

حضرت ام حبیبہ کا اصل نام رملہ تھا۔آپ امیر معاویہؓ کی بہن اور عرب قبیلہ قریش کے سردار ابو سفیان بن حرب اور صفیہ بنت ابو العاص کی بیٹی تھیں۔جو حضور ﷺ کی پھوپھی تھیں۔آپؓ حضرت عثمانؓ کی خالہ زاد بہن تھیں۔ان کی پہلی شادی جس سے ہوئی تھی۔وہ نبی ﷺ کی بیوی زینب بنت جحش کے بھائی عبید اللہ بن جحش تھے۔نکاح کے بعد مسلمان ہو گئیں۔اس شوہر سے آپ کے ایک لڑکا عبد اللہ اور ایک لڑکی حبیبہ تھی۔اسی بیٹی حبیبہ کی وجہ سے آپ کی کنیت ام حبیبہ پڑ گئی۔جب مکہ میں کفار کے مظالم بڑھ گئے تو آپ اپنے شوہر عبید اللہ کے ساتھ ہجرت کرکے حبشہ چلی گئی۔آپؓ کے شوہر اسلام سے مرتد ہو کر مسیحی بن گئے اور آپ کو بھی مذہب بدلنے پر اکسایا لیکن آپ نے صاف انکار کر دیا۔اسی وجہ سے ان میں علیحدگی ہو گئی۔اس کے بعد وہ اپنی بیٹی حبیبہ کے ساتھ حبشہ میں ہی رہیں۔وہیں پر ان کے شوہر عبید اللہ بن جحش کا انتقال ہو گیا۔جب نبی ﷺ کو ان حالات کی خبر ملی تو آپؐ نے نجاشی کو خط لکھا کہ وہ ام حبیبہؓ کو حضورؐ کی طرف سے نکاح کا پیام دے۔ام حبیبہؓ نے بخوشی قبول کیا تو محمد ﷺ طرف سے خالد بن سعید بن العاص نے ایجاب و قبول کر لیا اور نجاشی نے خود نکاح پڑھایا اور ۴۰۰ اشرفیاں مہر بھی ادا کر دیا اس طرح ۶۲۸ء میں بمطابق ۶ ہجری آپؓ محمد ﷺ کے نکاح میں آ گئیں اور مدینہ تشریف لے آئیں۔حضرت ام حبیبہؓ حضور ﷺ کی بہت عزت کیا کرتی تھیں۔ایک دفعہ آپؓ کے والد ابو سفیان جو اس وقت تک مسلمان نہ ہوئے تھے۔آپ سے ملنے آئے اور آنحضرت

https://quranexcel.com

ﷺ کے بستر پر بیٹھنے لگے تو آپؓ نے فوراوہ بستر لپیٹ کر اپنے والد ابوسفیان سے کہا کہ اب بیٹھیں۔والد کے استفسار پر کہا کہ آپ اس چادر پر بیٹھنے کے قابل نہیں کیونکہ آپ مشرک ہیں اور نجس ہیں۔ابوسفیان کو اس کی بیٹی کے اس طرزِ عمل نے بہت کچھ سوچنے پر مجبور کر دیا۔اور آخر وہ فتح مکہ کے موقع پر مسلمان ہو گئے۔حضرت رملہؓ نے خلافت امویہ میں اپنے بھائی امیر معاویہؓ کے دورِ خلافت میں ۶۶۶ء بمطابق ۴۵ ہجری میں وفات پائی اور آپؓ کو جنت البقیع میں دفن کیا گیا۔

واپس

۱۱۔ **حضرت صفیہ بنت حی بن اخطبؓ** ۶۱۰ء سے اکتوبر ۶۷۰ء بمطابق ہجرت سے ۱۲ برس پہلے تا رمضان ۵۰ ہجری۔

حضرت صفیہ بنت حی بن اخطبؓ کا سلسلہ نسب حضرت ابراہیمؑ کی لڑی میں ہارونؑ سے جاملتا ہے۔

ان کا اصل نام زینب تھا۔آپ قبیلہ بنو نضیر کے سردار حی بن اخطب کی بیٹی تھیں۔ان کی ماں بھی رئیس قریظہ کی بیٹی تھیں۔ان کی پہلی شادی مشکم القرظی سے ہوئی۔اس سے طلاق کے بعد کنانہ بن ابی الحقیق کے نکاح میں آئیں جو جنگ خیبر میں قتل ہوا۔غزوۂ خیبر کے قیدیوں میں گرفتار ہو کر آئیں اور حضور ﷺ کے حصے میں آئی تھیں۔حضور ﷺ نے آزاد کر کے نومبر ۶۲۸ء بمطابق رجب ۷ ہجری ان سے نکاح کر لیا۔ان کا انتقال اکتوبر ۶۷۰ء میں بمطابق رمضان ۵۰ ہجری کو ہوا۔اور آپؓ کو جنت البقیع میں دفن کیا گیا۔

۱۲۔ **حضرت ماریہ قبطیہ ؓ** ۶۰۷ء سے ۱۶فروری ۶۳۷ء بمطابق ۱۵ہجرت سے ۱۵برس پہلے تا محرم ۱۶ہجری۔

۶۲۷ء بمطابق ۶ہجری کے آخر اور ۷ ہجری کے اوائل میں رسول ﷺ نے دنیا بھر کے بڑے بڑے بادشاہوں کے نام اپنی مہر لگا کر خطوط ارسال فرمائے۔ جس میں اس بادشاہ اور اس کی قوم کو اسلام قبول کرنے کی دعوت دی گئی۔اس میں کہا گیا کہ اسلام لے آؤ سلامتی میں رہو گے اور دہرے اجر کے مستحق قرار دیے جاؤ گے ورنہ دوسری صورت میں تمہاری قوم کے اسلام قبول نہ کرنے کا گناہ تمہارے اوپر بھی ہوگا۔ یہ خط جامعیت و اختصار کا ایک حسین امتزاج ہے۔ تمام بادشاہوں کو بھیجے جانے والے خط کا مضمون تقریباً ایک ہی طرح کا تھا۔ان خطوط مبارک کو لے کر جانے کی ذمہ داری رسول اللہ ﷺ نے مختلف صحابہ کرامؓ کو سونپی۔اسی تسلسل کی ایک کڑی تھی کہ آپ ﷺ نے ۷ ہجری کے ابتدائی دنوں میں ایک خط شاہ مصر و اسکندریہ کو لکھا۔ جس کا نام جُریج بن متی قبطی تھا اور اس کا لقب مُقَوقِس تھا۔ حضرت حاطب بن ابی بلتعہؓ کو ان کے پاس بھیجا۔انہوں نے جا کر رسول اللہؐ کا نامہ مبارک پیش کیا۔

شاہ مقوقس نے مختلف سوال و جواب سے تسلیم کر لیا کہ آپ ﷺ واقعی اللہ کے نبی و رسول ہیں۔اور اعتراف کرتے ہوئے کچھ یوں جواب دیا۔

میں نے آپ کا گرامی نامہ پڑھا اور جو کچھ اس میں تحریر تھا اور جس کی آپ نے دعوت دی۔ میں نے اسے سمجھا۔ میں جانتا ہوں ایک نبی نے آنا تھا لیکن میرا خیال تھا کہ اس کا ظہور ملک شام سے ہوگا۔ بہرحال! میں نے آپ کے قاصد کی عزت افزائی کی ہے۔ میں آپ کی طرف دو کنیزیں ماریہ اور سیرین بھیجتا ہوں جو کہ قبط میں عظیم المرتبت ہیں اور کچھ لباس و تحائف بھی پیش خدمت کرتا ہوں اور خچر بھی آپ کی سواری کے لیے روانہ کر رہا ہوں۔

ابھی یہ قافلہ راستے میں ہی تھا کہ ماریہ اور سیرین نے اسلام قبول کر لیا۔ مدینہ پہنچنے کے بعد عظیم المرتبت حضرت ماریہ قبطیہؓ کو حضرت عائشہؓ کے پڑوس میں حضرت حارثہ بن نعمانؓ کے مکان میں ٹھہرایا گیا اگرچہ آپ کنیز تھیں لیکن اس کے باوجود آپؓ کو دیگر ازواجؓ کی طرح پردہ میں رہنے کا حکم دیا گیا۔ اور ۶۲۹ء بمطابق ۷ ہجری نبی ﷺ نے ان سے شادی کی۔ اس وقت ان کی عمر مبارک ۲۰ سال کی تھی۔ آپؐ کی بیویوں میں یہ بھی کنواری تھیں کچھ عرصہ بعد حضرت ماریہ قبطیہؓ امید سے ہو گئیں۔ آپؓ کی دیکھ بھال کے لیے حضرت ابو رافعؓ کی اہلیہ حضرت سلمیٰؓ گاہے بگاہے تشریف لاتی رہیں۔ حضرت ماریہؓ ایک بچے کی ماں بن گئیں۔ حضرت سلمیٰؓ نے اپنے خاوند کو بچے کی خوشخبری دینے کے لئے رسول اللہ ﷺ کے پاس بھیجا۔ انہوں نے جا کر اطلاع دی۔ آپؐ بہت خوش ہوئے اور ابراہیم نام رکھا۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ قبطیوں کے ساتھ حسن سلوک روا رکھو اس لئے کہ ان سے عہد اور نسب دونوں کا تعلق ہے۔ ان کے نسب کا تعلق یوں کہ حضرت اسماعیلؑ کی والدہ

حضرت حاجرہؑ اور میرے بیٹے ابراہیم کی والدہ دونوں اسی قوم سے ہیں۔ اور عہد کا تعلق یہ ہے کہ ان سے معاہدہ ہو چکا ہے۔

اور دوسری عظیم المرتبت بھیجی ہوئی کنیز حضرت سیرینؓ کی حضرت حسان بن ثابتؓ سے شادی ہوئی اور ان سے عبدالرحمٰن پیدا ہوئے۔

حضرت ابراہیم پیدائش کے بعد ۱۸ ماہ تک زندہ رہے اور پھر وفات پا گئے۔ حضرت فضل بن عباسؓ نے فرزند رسول کو غسل دیا اور ایک چھوٹے سے تختے پر اٹھا کر بقیع کی طرف چل پڑے۔ نماز جنازہ رسول اللہ ﷺ نے خود پڑھائی۔ آپؐ سے جب پوچھا گیا کہ ان کو کہاں دفن کریں؟ تو ارشاد فرمایا کہ عثمان بن مظعونؓ کے پاس۔ چنانچہ حضرت ابراہیمؓ کی قبر وہاں کھودی گئی تو اس میں حضرت اسامہ بن زیدؓ اترے اور حضرت ابراہیم کو آسودہ خاک فرمایا۔

فروری ۶۲۷ء بمطابق محرم الحرام ۱۶ ہجری میں حضرت ماریہ قبطیہؓ نے وفات پائی حضرت عمرؓ نے نماز جنازہ پڑھائی اور آپؓ کو جنت البقیع میں دفن کر دیا گیا۔

نوٹ:۔ حضرت ماریہ قبطیہؓ کو کچھ مورخین اور سیرت نگار نبی ﷺ کی ازواج میں شامل نہیں کرتے جو بالکل صحیح بات نہیں ہے۔ اسی وجہ سے نبی ﷺ کی وفات کے وقت جو بیویاں حیات تھیں

ان کی تعداد نو بتاتے ہیں جبکہ حضرت ماریہؓ کو شامل کرکے دس بنتی ہے اور حقیقت میں وہ ازواج مطہرات میں شامل ہیں۔

واپس

۱۳۔ **حضرت میمونہ بنت حارثؓ** ۵۹۲ء سے دسمبر ۶۷۱ء بمطابق ہجرت سے ۳۰ برس پہلے تا رمضان ۵۱ ہجری۔

حضرت میمونہ بنت حارثؓ کا سلسلہ نسب حضرت اسماعیلؑ کی لڑی میں مدّر سے جاملتا ہے۔

آپ کا نام برّہ تھا جسے رسول اللہ ﷺ نے تبدیل کرکے میمونہ رکھ دیا۔ قبیلہ قریش سے تعلق تھا۔ آپ کی والدہ ہند بنت عوف کا تعلق یمن کے قبیلہ حمیر سے تھا۔

آپ کی پہلی شادی مسعود بن عمرو بن عمیر الثقفی سے ہوئی۔ کسی وجہ سے یہ علیحدگی ہو گئی تو آپ کی دوسری شادی ابورہم بن عبدالعزیٰ سے ہوئی۔ ابورہم بن عبدالعزیٰ نے ۷ ہجری میں وفات پائی۔

۶۲۸ء بمطابق ۷ ہجری میں رسول اللہ ﷺ عمرۃ القضا کی ادائیگی کے لئے مکہ مکرمہ تشریف لائے تو حضرت میمونہؓ مسلمانوں کی اِس ہیبت کو دیکھ کر حیران ہوئیں اور اُنہیں اللہ کے رسولؐ سے قلبی لگاؤ پیدا ہو گیا۔ اُنہوں نے اِس لگاؤ کو اپنی بہن اُم الفضل لبابہ بنت حارث کے سامنے رکھا۔ جو کہ رسول اللہ ﷺ کی چچی بھی تھیں۔ اُنہوں نے اپنے شوہر عباس بن عبدالمطلب سے اِس رشتہ کے لیے درخواست کی۔ عباس بن عبدالمطلب نے رسول اللہ ﷺ کے سامنے اِس بات کا اِظہار کیا تو

https://quranexcel.com

آپؐ نے جعفر بن ابی طالب کو اچھی خبر دے کر ان کے پاس بھیجا۔ جب نبی ﷺ کی جانب سے انہیں نکاح کا پیغام پہنچا تو اس وقت ان کی خوشی کی انتہا نہ رہی۔

حضرت میمونہؓ نے اپنی شادی کا اِختیار عباس بن عبدالمطلبؓ کے سپرد کر دیا جنہوں نے ۶۲۹ء ذوالقعدہ ۷ ہجری میں مکہ مکرمہ سے دس میل کے فاصلے پر واقع مقامِ سَرَف پر آپ کا نکاح رسول اللہ ﷺ سے کر دیا اور حق مہر رکھنے کے باوجود آپ نے خود کو ہبہ کر دیا اور آپؐ سے مہر کا تقاضا نہیں کیا۔ یہیں سے آپ رسول اللہؐ کے ہمراہ مدینہ منورہ تشریف لے گئیں۔ یہ نبی ﷺ کا آخری نکاح تھا اور حضرت میمونہؓ آپ کی آخری بیوی تھیں۔ ان کی وفات سفرِ حج سے واپسی پر دسمبر ۶۷۱ء بمطابق ۵۱ ہجری سَرَف کے مقام پر ہوئی۔ اور وہیں دفن کیا گیا۔ یہ وہی جگہ تھی جہاں آپ کا نکاح نبی ﷺ سے ہوا تھا۔

حضرت میمونہؓ سے نکاح کے بعد جو آیات نازل ہوئیں۔ ان میں ارشادِ باری تعالیٰ ہے کہ

يَٰٓأَيُّهَا ٱلنَّبِىُّ إِنَّآ أَحْلَلْنَا لَكَ أَزْوَٰجَكَ ٱلَّٰتِىٓ ءَاتَيْتَ أُجُورَهُنَّ وَمَا مَلَكَتْ يَمِينُكَ مِمَّآ أَفَآءَ ٱللَّهُ عَلَيْكَ وَبَنَٰتِ عَمِّكَ وَبَنَٰتِ عَمَّٰتِكَ وَبَنَٰتِ خَالِكَ وَبَنَٰتِ خَٰلَٰتِكَ ٱلَّٰتِى هَاجَرْنَ مَعَكَ وَٱمْرَأَةً مُّؤْمِنَةً إِن وَهَبَتْ نَفْسَهَا لِلنَّبِىِّ إِنْ أَرَادَ ٱلنَّبِىُّ أَن يَسْتَنكِحَهَا خَالِصَةً لَّكَ مِن دُونِ ٱلْمُؤْمِنِينَ ۖ قَدْ عَلِمْنَا مَا فَرَضْنَا عَلَيْهِمْ فِىٓ أَزْوَٰجِهِمْ وَمَا مَلَكَتْ أَيْمَٰنُهُمْ لِكَيْلَا يَكُونَ عَلَيْكَ حَرَجٌ ۗ وَكَانَ ٱللَّهُ غَفُورًا

رَّحِيمًا ﴿50﴾ تُرْجِى مَن تَشَآءُ مِنْهُنَّ وَتُـْٔوِىٓ إِلَيْكَ مَن تَشَآءُ ۖ وَمَنِ ٱبْتَغَيْتَ مِمَّنْ
عَزَلْتَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكَ ۚ ذَٰلِكَ أَدْنَىٰٓ أَن تَقَرَّ أَعْيُنُهُنَّ وَلَا يَحْزَنَّ وَيَرْضَيْنَ بِمَآ
ءَاتَيْتَهُنَّ كُلُّهُنَّ ۚ وَٱللَّهُ يَعْلَمُ مَا فِى قُلُوبِكُمْ ۚ وَكَانَ ٱللَّهُ عَلِيمًا حَلِيمًا ﴿51﴾ لَّا
يَحِلُّ لَكَ ٱلنِّسَآءُ مِنۢ بَعْدُ وَلَآ أَن تَبَدَّلَ بِهِنَّ مِنْ أَزْوَٰجٍ وَلَوْ أَعْجَبَكَ حُسْنُهُنَّ
إِلَّا مَا مَلَكَتْ يَمِينُكَ ۗ وَكَانَ ٱللَّهُ عَلَىٰ كُلِّ شَىْءٍ رَّقِيبًا ﴿52﴾ ع6

سورۃ الاحزاب آیت ۵۰ تا ۵۲

اے نبیؐ ہم نے البتہ تم پر تمہاری بیویاں جن کو تم نے ان کے مہر دے دیئے ہیں اور وہ مملوکہ لونڈیاں بھی جو اللہ نے بطورِ غنیمت تمہیں دی ہیں۔اور تمہارے چچا کی بیٹیاں۔اور تمہاری پھوپھیوں کی بیٹیاں۔اور تمہارے ماموؤں کی بیٹیاں۔اور تمہاری خالاؤں کی بیٹیاں۔جو تمہارے ساتھ وطن چھوڑ کر آئی ہیں۔سب حلال کردی ہیں۔اور اگر کوئی مومن عورت اپنا آپ نبیؐ کو ہبہ کردے (یعنی بغیر مہر کے نکاح میں آنے پر راضی ہو) بشرطیکہ نبیؐ بھی اس سے نکاح کرنا چاہے (وہ بھی حلال ہے لیکن) یہ اجازت خاص کر تمہارے لئے ہے عام مسلمانوں کے لئے نہیں۔اور ہم نے ان کی بیویوں اور مملوکہ لونڈیوں کے بارے ان پر جو واضح حقوق مقرر کردیئے ہیں ہم کو یقیناً معلوم ہیں وہ اس لئے کہ تم پر کسی طرح کی بھی تنگی نہ رہے۔اور اللہ بہت بخشنے والا نہایت مہربان ہے۔(اور تم کو یہ اختیار ہے کہ) جس بیوی سے چاہو علیحدہ رہو اور جسے چاہو اپنے پاس رکھو۔اور جس کو تم نے علیحدہ کردیا ہے اگر اس

https://quranexcel.com

کو پھر اپنے پاس طلب کرلو تو تم پر کچھ گناہ نہیں۔ یہ (اجازت) اس لئے ہے کہ ان کی آنکھیں ٹھنڈی رہیں اور وہ رنجیدہ نہ ہوں اور جو کچھ تم ان کو دو وہ سب اس پر خوش رہیں۔ اور جو کچھ تمہارے دلوں میں ہے اللہ اسے جانتا ہے۔ اور اللہ ہی خوب جاننے والا نہایت حلم والا ہے۔ (اے نبیؐ) ان کے علاوہ اور عورتیں تم پر حلال نہیں اور نہ ہی ان بیویوں کو چھوڑ کر اور بیویاں کرلینا (تم پر حلال ہے) خواہ ان کا حسن و جمال تمہیں (کتنا ہی) اچھا لگے سوائے ان (لونڈیوں) کے جو تمہاری ملکیت میں ہیں۔ اور اللہ ہر چیز پر نظر رکھتا ہے۔

واپس

نبی ﷺ کی تین بیویاں۔ تین بیٹیاں اور تین بیٹے ان کی زندگی میں ہی اللہ کو پیارے ہو گئے تھے۔ کیا آپ ﷺ نے کسی کے قل۔ تیسرا۔ ستواں۔ دسواں۔ چالیسواں اور برسی وغیرہ کی تھی؟۔ یقیناً نہیں!۔ تو پھر آج جو لوگ اس پر چلتے ہیں۔ وہ کسی اور دین کے پیروکار تو ہو سکتے ہیں۔ اسلام کے نہیں!۔

ذرا سوچیں خود فیصلہ کریں۔ کہ جو عمل نبی ﷺ سے ثابت نہیں اس کا کرنا رحمت کا باعث ہوگا یا باعثِ زحمت!۔

نبی ﷺ کے تین بیٹے اور چار بیٹیاں

اہل تشیع حضرات اکثر و پیشتر بلا دلیل بنو امیہ و بنو ہاشم کے مابین رشتہ داریوں کا انکار کرتے رہتے ہیں اور ہم اہلسنت کی بد نصیبی یہ ہے کہ سبائی پروپیگنڈہ کے زیر اثر کتنے ہی مسلمانوں کو یہ بھی پتہ نہیں کہ نبی ﷺ کی کتنی بیٹیاں تھیں۔ کتنے داماد اور کتنے نواسے اور نواسیاں تھیں۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ شیعوں سے متاثر ہمارے مورخین نے کم از کم ہندو پاک کے لوگوں کو یہ اطمینان دلا دیا ہے کہ نبی ﷺ کی صرف ایک صاحبزادی فاطمہؓ تھیں اور صرف دو نواسے حسن و حسینؓ تھے۔

وہ تو اللہ بھلا کرے ہمارے محدثین کرامؒ کا کہ ان کی خدمات کے زیر اثر نبی ﷺ کی اولاد کے بارے اصل معلومات ہم تک بہم پہنچ گئیں اور پتہ چلا کہ نبی ﷺ کی چار صاحبزادیاں بنام زینبؓ۔ رقیہؓ۔ ام کلثومؓ اور فاطمہؓ تھیں جن میں سے صرف فاطمہؓ کی شادی بنو ہاشم میں ہوئی تھی جبکہ باقی تینوں بیٹیاں بنو امیہ میں بیاہی گئیں تھیں۔ جن سے نبی ﷺ کے ہاشمی نواسے نواسیوں کے علاوہ اموی نواسے اور نواسیاں بھی ہیں۔ جن کی تفصیل درج ذیل ہے۔

بیٹیاں:

۱۔ حضرت زینبؓ	۲۔ حضرت رقیہؓ	۳۔ حضرت ام کلثومؓ	۴۔ حضرت فاطمہؓ

داماد:

۱۔ حضرت ابو لعاصؓ	۲۔ حضرت عثمانؓ	۳۔ حضرت علیؓ

نواسے:

۱۔ علی بن ابی العاصؓ ۲۔ عبداللہ بن عثمانؓ ۳۔ حسنؓ بن علیؓ ۴۔ حسینؓ بن علیؓ

نواسیاں:

۱۔ امامہ بنت ابوالعاصؓ ۲۔ ام کلثوم بنت علیؓ ۳۔ زینب بنت علیؓ

نبی ﷺ کی اولاد کے بارے اکثر و بیشتر تاریخ پیدائش اور وفات کے بارے بہت اختلافات موجود ہیں۔ جن میں سے کچھ درج ذیل ہیں۔

نبی ﷺ کی اولاد میں بیٹے اور بیٹیاں جن میں سب سے پہلے حضرت زینبؓ تھیں۔ ان کے بعد حضرت قاسم تھے جو کہ بچپن میں ہی فوت ہوگئے تھے۔ اور یہ بھی کہا جاتا ہے کہ وہ سواری پر سوار ہونے کی عمر تک زندہ رہے اور یہ بھی کہا جاتا ہے کہ حضرت زینبؓ حضرت قاسم سے چھوٹی تھیں۔

پھر ان کے بعد رقیہؓ۔ ام کلثومؓ اور فاطمہؓ اور ہر ایک کے بارے میں کہا گیا کہ وہ اپنی دوسری بہنوں سے بڑی تھی۔

ابن عباسؓ سے بیان کیا گیا ہے کہ رقیہؓ تینوں سے بڑی تھیں۔ اور ام کلثومؓ سب سے چھوٹی تھیں۔

پھر نبی ﷺ کے ہاں حضرت عبداللہ کی پیدائش ہوئی۔ اور اس میں اختلاف ہے کہ آیا وہ نبوت سے قبل پیدا ہوئے یا کہ نبوت کے بعد۔ اور بعض نے نبوت کے بعد پیدا ہونے کو صحیح قرار دیا ہے۔

اور اس میں بھی اختلاف ہے کہ آیا حضرت عبداللہ ہی طاہر اور طیب ہیں یا کہ وہ دونوں الگ الگ ہیں۔ اور صحیح اسے مانا گیا ہے کہ یہ دونوں عبداللہ کے لقب ہیں واللہ تعالیٰ اعلم۔

مگر یہاں پر وہ لکھے ہیں جو حالات و واقعات سے مطابقت رکھتے ہیں۔آپ ﷺ کے درج ذیل تین بیٹے اور چار بیٹیاں تھیں۔ایک حضرت ابراہیم کے علاوہ باقی سب حضرت خدیجہؓ کے بطن سے تھے۔اور حضرت ابراہیم ماریہ قبطیہؓ کے بطن سے تھے۔ نبی ﷺ کے تینوں بیٹے بچپن میں ہی اللہ کو پیارے ہو گئے تھے۔آپؐ کا کوئی بھی بیٹا بھی ۳سال سے زیادہ زندہ نہ رہ سکا۔آپ ﷺ کی ۴ بیٹیوں میں سے تین کی وفات آپؐ کی حیاتِ مبارکہ ہی میں ہو گئی تھی۔ حضرت فاطمہؓ کا انتقال آپؐ کی وفات کے تقریباً چھ ماہ بعد ہوا۔اور آپؐ چاروں بیٹیوں میں سے کوئی بھی بیٹی ۳۱سال سے زیادہ باحیات نہ رہ سکی۔آپؐ کی چاروں بیٹیاں مدینہ منورہ کے مشہور قبرستان جنت البقیع میں مدفون ہیں۔

واپس

حضرت زینبؓ بنت محمدؐ۔

۵۹۸ء سے ۶۲۹ء بمطابق ہجرت سے ۲۴سال پہلے سے ۸ ہجری تک۔

نبی ﷺ کی یہ پیاری شہزادی حضرت ابوالعاصؓ کے نکاح میں تھیں۔جو حضرت خدیجہؓ کا بھانجا تھا۔

حضرت زینب بنت محمد ﷺ کے حالات و واقعات ایک لڑی میں پروئے ہیں کہ واضح ہو سکے کہ نبیؐ اکرمؐ اپنی اس لختِ جگر اور اس کی اولاد کے ساتھ کتنا پیار کرتے تھے۔جسے کم ہی بیان کیا جاتا ہے۔

یہ محمد ﷺ اور حضرت خدیجہؓ بنت خویلد کی بڑی بیٹی تھیں۔جو نبیؐ کو نبوت ملنے سے بارہ سال پہلے پیدا ہوئیں۔اس وقت نبی کریمؐ کی عمر مبارک تقریباً ۲۷برس تھی حضرت خدیجہؓ چاہتی تھیں کہ ان کی شادی ان کی سگی بہن ہالہ بنت خویلد کے بیٹے ابوالعاصؓ سے ہو جائے۔ جو کاروباری اور مالدار شخص تھے

اور ان کا شمار مکہ کے شرافاء میں ہوتا تھا۔اور ایک دن ابو العاصؓ خود بھی محمد ﷺ کے پاس آئے اور کہا کہ میں اپنے لئے آپ کی بڑی بیٹی زینب کا ہاتھ مانگنے آیا ہوں۔ رسول اللہ نے فرمایا میں اپنی بیٹی کی اجازت کے بغیر کچھ نہیں کہہ سکتا۔ گھر گئے اور اس سے کہا کہ تیری خالہ کا بیٹا اپنے لئے تجھے پسند کرتا ہے کیا تم اس پر راضی ہو ؟۔ حضرت زینب کا چہرہ مبارک سرخ ہو گیا اور مسکرا دیں۔ رسول ﷺ اٹھ کر باہر تشریف لے گئے۔ پھر حضرت خدیجہؓ کی رائے بھی یہی تھی۔اس لئے آپؐ نے اسے بخوشی قبول فرمالیا اور حضرت زینبؓ کا نکاح ابو العاص بن ربیعؓ سے کر دیا گیا۔ مشرکین مکہ نے حضور ﷺ کو تکلیف پہنچانے کی غرض سے حضرت ابو العاصؓ کو اس بات پر بہت اکسایا کہ حضرت محمدؐ کی بیٹی کو طلاق دے دو اور قبیلہ قریش میں سے جس عورت سے تم نکاح کرنا چاہو ہم وہ تمہیں پیش کر سکتے ہیں۔ مگر انہوں نے قسم اٹھا کر کہا کہ

۔قال لاواللہ اذن لافارق صا حبتی۔

میں زینب کو اپنی زوجیت سے کسی بھی قیمت پر الگ نہیں کر سکتا۔

جس طرح حضرت خدیجہؓ نے پہلے ہی اعلان پر اسلام قبول فرمالیا تھا اسی طرح آپؐ کی ساری بیٹیاں بھی مشرف با اسلام ہو گئی تھیں۔اسی لئے ان کا نام سابقون الاولوں کی فہرست میں ہے۔ مگر ابو العاصؓ ابھی مسلمان نہیں ہوئے تھے وہ کہیں سفر میں تھے۔جب واپس آئے تو بیوی اسلام قبول کر چکی تھی۔

جب وہ گھر میں داخل ہوئے تو بیوی نے کہا۔ کہ میرے پاس تمہارے لئے ایک عظیم خبر ہے۔ یہ سن کر ابو العاص اٹھ کر باہر نکل جاتے ہیں۔ حضرت زینبؓ پریشان ہو کر ان کے پیچھے پیچھے جاتی اور کہتی ہیں کہ میرے ابو کو اللہ جل شانہ نے نبوت کے لئے چن لیا ہے۔ اور میں ان کی نبوت کو تسلیم کر چکی ہوں۔ ابو العاص بولے تم نے مجھے پہلے کیوں نہیں بتایا؟۔

اب ان دونوں کے درمیان عقیدے کا ایک بڑا مسئلہ بن گیا تھا۔

حضرت زینبؓ نے کہا: میں اپنے ابو کو جھٹلا نہیں سکتی۔ میرے ابو نے کبھی جھوٹ نہیں بولا۔ وہ تو صادق اور امین ہیں۔ ماننے والی میں اکیلی نہیں ہوں۔ میری ماں اور بہنیں بھی اسلام قبول کر چکی ہیں۔ میرے چچازاد بھائی (علی بن ابی طالبؓ) بھی اسلام قبول کر چکے ہیں۔ تیرے چچازاد (عثمان بن عفانؓ) بھی مسلمان ہو چکے ہیں۔ اور ابو بکرؓ بھی اسلام قبول کر چکے ہیں۔

ابو العاص نے کہا: مگر میں نہیں چاہتا کہ لوگ یہ کہیں کہ اپنی قوم کو چھوڑ دیا۔ اپنے آباؤاجداد کو جھٹلا دیا ہے۔ میں تمہارے ابو کو ملامت نہیں کر رہا ہوں۔

رسول اللہؐ کو پتہ چلا تو آپ نے فرمایا: اپنے شوہر اور بچوں کے پاس ہی رہو۔ وقت گزرتا گیا اور دونوں اپنے بچوں کے ساتھ مکہ میں ہی رہتے رہے۔ نبی ﷺ اور صحابہؓ پر مشرکین کے مظالم اتنے بڑھ گئے تھے کہ ستمبر ۶۱۵ء بمطابق سات نبوی میں انہیں شعب ابی طالب میں محصور کر دیا تھا۔ اور خوراک

https://quranexcel.com

سمیت ہر طرح کے تعلقات توڑ لیے تھے۔ جہاں انہیں محرم ۱۰ نبوی تقریباً تین سال تک پناہ لینی پڑی تھی۔اس دوران میں حضورؐ اور ان کے خاندان کو نہایت مشکلات کا سامنا رہا۔اس معاشرتی مقاطعے اور کٹھن وقت میں ابوالعاصؓ کسی جانور پر کھانے پینے کا سامان لاد کر اسے گھاٹی کی طرف ہانک دیا کرتے تھے۔تاکہ کچھ افاقہ رہے۔اس لیے آپؐ کا ان کے بارے فرمان ہے کہ ابوالعاص ہماری دامادی کی بہترین رعایت کرتے رہے اور اس کا حق ادا کر دیا۔ نبوت کے تیرہویں سال جب حضور ﷺ نے مکہ سے مدینہ ہجرت فرمائی۔اس وقت بھی حضرت زینبؓ اپنے سسرال کے ہاں مکہ میں مقیم رہیں۔ یہاں سے اسلام کا ایک ایسا دور شروع ہوتا ہے۔جس میں مسلمانوں نے پہلے پہل صرف اپنے اوپر مسلط اور مدافعتی جنگیں لڑیں۔ان میں ایک غزوہ بدر کے نام سے معروف ہے۔جو ۱۶ مارچ ۶۲۴ء بمطابق ۱۷ رمضان۔ 2 ہجری میں بدر کے مقام پر ہوئی۔ جس میں حضرت ابوالعاصؓ کفار کی طرف سے جنگ میں شریک ہو کر آئے تھے۔ حضرت زینبؓ اس پر خوفزدہ تھیں کہ میرا شوہر میرے ابا کے خلاف جنگ لڑے گا۔

اس لئے روتی ہوئی کہتی تھیں: اے اللہ! میں ایسے دن سے ڈرتی ہوں کہ میرے بچے یتیم ہو جائیں یا اپنے ابو کو تکلیف میں دیکھوں۔ حضرت زینبؓ ان دنوں اکثر بے تابی سے پوچھتی رہتیں۔

کہ میرے والد کا کیا بنا؟۔ میرے شوہر کا کیا ہوا؟

جب بدر میں اسلام کی فتح ہو گئی اور شکست خوردہ کفار کو قید کر لیا گیا تو ان قیدیوں میں حضور ﷺ کے چچا حضرت عباسؓ اور آپ کے داماد حضرت ابوالعاصؓ بھی شامل تھے۔ باہمی مشاورت سے یہ فیصلہ کیا گیا کہ سب قیدیوں کو فدیہ لے کر چھوڑ دیا جائے۔ یہ خبر مکہ پہنچ گئی کہ کئی دوسرے لوگوں کے ساتھ ابو العاصؓ بھی جنگی قیدی بنا لیے گئے ہیں۔ اور صرف فدیے پر رہائی ممکن ہے تو اہل مکہ نے اپنے اپنے قیدیوں کو چھڑانے کے لیے فدیے اور معاوضے بھیجنے شروع کر دیئے۔ حضرت زینبؓ بھی اس کوشش میں تھیں کہ میں بھی اپنے شوہر کی رہائی کے لئے کوئی فدیہ بھیجوں۔ مگر کیا بھیجوں۔ فدیہ دینے کے لئے انؓ کے پاس اور تو کوئی قیمتی چیز نہیں تھی۔ اس لئے اپنی والدہ ماجدہ حضرت خدیجہؓ کا عنایت کردہ ہار اپنے گلے سے اتار کر دیور کو دیا۔ کہ اسے ہی مدینہ لے جاؤ۔

رسول اللہ ﷺ ہر ایک قیدی کا فدیہ وصول کر کے اس کو آزاد کر رہے تھے۔ جب حضرت زینبؓ کا بھیجا ہوا ہار پیش کیا گیا تو آپؐ نے اسے پہچان لیا اور حضرت خدیجہؓ کی ایسے یاد تازہ ہو گئی کہ بلا اختیار رقت کی کیفیت طاری ہو گئی۔ ان کی آنکھوں میں آنسو آ گئے۔ نبی کریم ﷺ کی اس کیفیت کو دیکھ کر سارے صحابہ متاثر ہوئے بغیر نہ رہ سکے۔ نبی ﷺ نے فرمایا کہ یہ تو خدیجہؓ کا ہار ہے۔ پھر کچھ سوچتے ہوئے کھڑے ہو گئے اور فرمایا: ”اے لوگو! یہ شخص بُرا داماد نہیں۔ اگر تم اجازت دیتے ہو تو کیا میں اس کو رہا کر دوں؟۔ اور اس کا ہار بھی واپس کر دوں؟۔ سب صحابیؓ جیسے اسی بات کے منتظر تھے۔ جھٹ سے جواب دیا: کیوں نہیں اے اللہ کے رسول!۔

البتہ ابوالعاص کو وہ ہار واپس کرتے ہوئے اتنا فرمایا: زینب سے کہنا کہ خدیجہؓ کے ہار کا خیال رکھے۔

ساتھ ہی یہ بھی کہا۔ کہ اللہ کو کافر شوہر اور مسلمان بیوی کے درمیان تعلق ناگوار ہے اس لئے میری بیٹی کو میرے پاس بھیج دو۔ پھر ان سے یہ وعدہ لیا گیا کہ وہ مکہ پہنچ کر حضرت زینبؓ کو مدینہ روانہ کر دیں گے۔ ابوالعاصؓ نے حامی بھر لی۔

دوسری طرف حضرت زینبؓ اپنے شوہر کے استقبال کے لئے گھر سے نکل کر مکہ کے داخلی راستے پر ان کی راہ دیکھ رہی تھیں۔ جب ابوالعاص کی نظر اپنی بیوی پر پڑی تو فوراً کہا: میں تم سے دور جا رہا ہوں۔

حضرت زینبؓ نے کہا: کہاں؟

ابوالعاص نے کہا: تم اپنے ابو کے پاس جانے والی ہو۔

حضرت زینبؓ: کیوں؟۔

ابوالعاص: تمہارے ابو کا تقاضا ہے۔ اب میری اور تمہاری جدائی ہونے والی ہے۔

حضرت زینبؓ: کیا تم اسلام قبول کر کے میرے ساتھ چلتے ہو؟۔

ابوالعاص: نہیں۔

حضرت ابوالعاصؓ نے حسبِ وعدہ حضرت زینبؓ کے حاملہ ہونے کے باوجود وقتِ مقررہ پر ان کو اپنے چھوٹے بھائی کنانہ کے ساتھ روانہ کر دیا۔ کنانہ نے اپنی قوس اور ترکش کو بھی ساتھ لے لیا۔ حضرت

زینبؓ سواری کے اوپر کجاوہ میں تشریف فرما تھیں۔اور کنانہ آگے آگے ساتھ چل رہا تھا۔اس دوران اہل مکہ کو اطلاع ہو گئی کہ حضرت زینبؓ ہجرت کرکے مدینہ کی طرف جارہی ہیں تو انہوں نے ان کا تعاقب کیا۔ابھی یہ وادی ذطوی کے پاس ہی تھے کہ مکہ والے پیچھے سے آ پہنچے۔اور ہبار بن اسود (جو بعد میں مسلمان ہوگئے تھے) نے آگے بڑھ کر حضرت زینبؓ پر نیزے سے حملہ کیا اور کاری ضرب لگا کر رسول ﷺ کی اس شہزادی کو اونٹ سے چٹان پر گرادیا۔جس سے وہ کافی زخمی ہو گئیں۔اور ان کا حمل بھی ساقط ہو گیا۔

اس پر ان کا دیور کنانہ جو اگرچہ کافر تھا ایک دم طیش میں آگیا اور اپنا ترکش کھول دیا اور ان پر تیر برسانے شروع کر دیئے۔اور کہا جو بھی قریب آئے گا اس کو تیروں میں پرو دیا جائے گا۔ابو سفیانؓ نے بیچ میں آکر معاملہ رفع دفع کرادیا۔اور زخموں کی وجہ سے حضرت زینبؓ کو وقتی طور پر واپس جانا پڑا۔ دریں اثنا حضور اقدس ﷺ نے بھی حضرت زید بن حارثہؓ اور ان کے ساتھ ایک اور صحابیؓ کو بھی مکہ کی طرف روانہ فرمادیا تھا۔پھر کچھ عرصے کے بعد جب طبیعت کچھ سنبھلی اور معاملہ ذرا ٹھنڈا ہوا۔ ادھر سے حضرت زید بن حارثہؓ وغیرہ بھی مکہ کے باہر پہنچ گئے۔تو حضرت زینبؓ رات کے وقت اپنے دیور کے ساتھ مکہ سے باہر تشریف لے گئیں جہاں ان حضرات نے تمام آداب کو ملحوظِ خاطر رکھتے ہوئے آپؓ کو نبی ﷺ کے پاس پہنچادیا۔آپؓ کی خدمت میں پہنچ کر جب حضرت زینبؓ نے کفار کی

https://quranexcel.com

طرف سے پہنچائے جانے والے مظالم کا ذکر کیا تو حضور اقدس ﷺ کا دل بھر آیا اور بڑا صدمہ ہوا۔ اس پر ارشاد فرمایا کہ

ـھی خیربناتی ا صیبت فی ھی افضل بناتی اصیبت فی ـ

میری بیٹیوں میں زینب بہترین بیٹی ہے جس کو میری وجہ سے ستایا گیا۔ یہ افضل بیٹی ہے جس کو میری وجہ سے تکلیفوں سے دوچار کیا گیا۔

حضرت زینبؓ اپنے بیٹے اور بیٹی کے ساتھ مدینے میں رہتی رہیں۔ جہاں اکیلے ۵ سال گزار دیئے۔ اس دوران کئی رشتے آئے مگر حضرت زینبؓ نے کسی کے لئے حامی نہ بھری۔ اور اسی امید پر انتظار کرتی رہیں۔ کہ شوہر شاید اسلام قبول کرکے آجائے۔

ایک موقع پر جمادی الاول ۶ ہجری میں ابوالعاصؓ مکہ مکرمہ سے قریش کا ایک تجارتی قافلہ لے کر شام کے لیے نکلے۔ تجارت سفر سے واپس آرہے تھے کہ نبی کریم ﷺ کو پتہ چلا۔ آپؐ نے حضرت زید بن حارثہؓ کو ۱۷ سواروں کے ہمراہ قافلہ کے تعاقب کے لیے روانہ کیا۔ اور مقام عیص میں قافلے کو جا لیا اور ان کے تمام تجارتی اموال پر قبضہ کر لیا اور کچھ لوگ گرفتار ہوئے۔ جن میں ابوالعاصؓ بھی تھے۔ مدینہ جاتے ہوئے ابوالعاص نے حضرت زینبؓ اور ان کے گھر کے بارے میں پوچھا۔ فجر کی اذان کے وقت وہ ان کے دروازے پر پہنچے۔

حضرت زینبؓ نے ان پر نظر پڑتے ہی پہلا سوال کیا کہ: کیا اسلام قبول کر چکے ہو؟۔

ابو العاص نے کہا: نہیں۔

حضرت زینبؓ: پھر بھی خالہ زاد کو خوش آمدید۔ علی اور امامہ کے باپ کو خوش آمدید۔

رسول اللہ ﷺ کو فجر کی نماز کے بعد مسجد کی آخری اور عورتوں کی صفوں سے آواز آئی: میں ابو العاص بن الربیعؓ کو پناہ دیتی ہوں۔

نبیؐ نے فرمایا: کیا تم لوگوں نے سنا جو کہ میں نے سنا ہے؟" سب نے کہا: جی اللہ کے رسول!

حضرت زینبؓ نے کہا: اے اللہ کے رسول! ابو العاص میرا خالہ زاد ہے اور میرے بچوں کا باپ ہے میں ان کو پناہ دیتی ہوں۔

نبیؐ نے فرمایا: اے لوگو! میرا داماد بُرا نہیں ہے۔ اس شخص نے مجھ سے جو بھی بات کی سچی کی۔ اور جو وعدہ کیا اسے نبھایا۔ اگر تم چاہتے ہو کہ اس کو تجارتی اموال واپس کر کے اسے جانے دیا جائے۔ تو یہ مجھے پسند ہے۔ اگر نہیں چاہتے ہو تو تمہارا حق اور تمہاری مرضی ہے میں تمہیں ملامت نہیں کروں گا۔ سب نے کہا: ہم بھی اس کا مال اس کو واپس کر کے جانے دینا ہی پسند کرتے ہیں۔

رسول اللہ نے فرمایا: "اے زینب! تم نے جس کو پناہ دی ہم بھی اس کو پناہ دیتے ہیں۔

رسول اللہ نے حضرت زینبؓ سے فرمایا: اے زینب! ان کا اکرام کرو یہ تیرا خالہ زاد ہے اور بچوں کا باپ ہے مگر جب تک مسلمان نہ ہو جائے تمہارے قریب نہ آنے پائے۔

حضرت زینبؓ نے کہا: جی اے اللہ کے رسول!

پھر ابو العاص حضرت زینبؓ کے ساتھ ان کے گھر چلے گئے اور

حضرت زینبؓ نے گھر جا کر ابو العاص بن ربیعؓ سے کہا: اے ابو العاص جدائی نے تجھے تھکا دیا ہے۔ کیا اسلام قبول کر کے ہمارے ساتھ رہنا چاہو گے؟۔

ابو العاص نے کہا: معلوم نہیں۔

آپؐ نے صحابہ کرامؓ کو ان کے تمام کے تمام اموال واپس کرنے کا حکم دے دیا تھا۔ انہوں نے سارے اموال وصول کیے اور مکہ کی طرف روانہ ہو گئے۔ مکہ پہنچ کر سب سے پہلے تمام لوگوں کی امانتیں ان تک پہنچا دیں۔ جب سب لوگ اپنی امانتیں وصول کر چکے اور مطمئن ہو گئے تو ابو العاص نے سب کو مخاطب کرتے ہوئے پوچھا کسی کا مال میرے ذمہ باقی تو نہیں۔ سب کہنے لگے۔

فجزاک اللہ خیرا فقدوجدناک وفیاکریما۔

اللہ تمہیں جزائے خیر دے ہم نے تمہیں بڑا شریف اور وفادار پایا ہے

میں چاہتا تو مدینے میں ہی اسلام قبول کرلیتا مگر صرف یہ امر رکاوٹ بنا رہا کہ کہیں تم لوگ یہ گمان نہ کرلو کہ میں تمہاری امانتوں میں خیانت کا مرتکب ہوا گیا ہوں۔ اب چونکہ ایسا کوئی امر مانع نہیں رہا تو سب سن لو کہ میں مسلمان ہوتا ہوں اور سب کے سامنے کہا کہ

۔اشہد ان لاالہ الا اللہ واشہد ان محمدا عبدہ ورسولہ۔

قبول اسلام کے بعد حضرت ابو العاص بن ربیعؓ مدینہ روانہ ہوئے اور جب مدینہ پہنچے تو فجر کا وقت تھا آپؓ سیدھا ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوگئے اور کہا: پہلے آپ نے مجھے پناہ دی تھی اور آج میں یہ اقرار کرنے آیا ہوں اور گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں اور آپؐ اللہ کے رسول ہیں۔

حضرت ابو العاصؓ نے کہا: اے اللہ کے رسول! کیا آپ زینب کے ساتھ رجوع کی اجازت دیتے ہیں؟ نبی نے ان کا ہاتھ پکڑ کر فرمایا کہ آؤ میرے ساتھ اور حضرت زینبؓ کے دروازے پر لے جا کر دروازہ کھٹکھٹایا اور حضرت زینبؓ سے فرمایا: ”یہ تمہارا خالہ زاد واپس آیا ہے۔ تم سے رجوع کی اجازت مانگ رہا ہے کیا تمہیں قبول ہے؟

حضرت زینبؓ کا چہرہ دمک گیا اور خوشی سے مسکرادیں۔ تو آپؐ نے حضرت زینبؓ کو حضرت ابو العاص کے حوالے کر دیا۔

اس واقعے کے بعد ابوالعاصؓ اور حضرت زینبؓ کو مشیتِ ایزدی نے زیادہ دیر تک ایک ساتھ نہ رہنے دیا۔ حضرت زینبؓ کو ہجرت کے سفر میں ملنے والے زخم پریشانی سے دوچار کرتے رہتے تھے۔ اور آپ اکثر علیل رہتی تھیں پھر یہی زخم ۸ ہجری میں آپ کے لئے اس دارِ فانی سے کوچ کرنے کا باعث بن گئے۔ اسی وجہ سے بڑے بڑے اکابرین اور صاحبِ قلم حضرات نے انؓ کے بارے میں کہتے ہیں کہ

۔ فکانوا یرونھا ماتت شھیدہ ۔

پس وہ ان کے بارے دیکھ بھال چکے تھے کہ اس کی موت شہید کی حیثیت سے ہوئی ہے۔

حافظ ابن کثیر نے لکھا کہ ان کو شہیدہ کے نام سے تعبیر کیا جانا چاہیئے۔

حضرت زینبؓ کی وفات پر نبی کریم ﷺ غمزدہ ہوئے اور ان کی تمام بہنیں بھی اس پر غمگین تھیں اور کئی دوسری عورتیں بھی غمناک تھیں۔

غسل کا انتظام کرنے والیوں میں امہات المؤمنین حضرت سودہ بنت زمعہؓ اور حضرت ام سلمہؓ کے ساتھ ام ایمنؓ بھی شامل رہیں غسل کے بعد حضور اقدس ﷺ نے اپنا تہبند مبارک کفن میں رکھنے کے لیے مرحمت فرمایا نماز جنازہ آپ ﷺ نے پڑھائی اور اپنے جگر گوشے کو قبر میں اپنے دست مبارک سے جنت البقیع میں دفن کرتے ہوئے قبر میں اتارا۔

حضرت ابو العاصؓ زار و قطار رو رہے تھے اور رسول اللہ ﷺ لوگوں کے سامنے ان کے سر پر ہاتھ پھیر کر تسلی دیتے رہے۔ جواب میں حضرت ابو العاصؓ یہ کہتے رہے: اے اللہ کے رسول! اللہ کی قسم زینبؓ کے بغیر میں دنیا میں زندہ نہیں رہ سکوں گا۔ اور پھر ایک سال بعد وہ بھی اللہ کو پیارے ہو گئے۔

حضرت زینبؓ اور ابو العاصؓ کی اولاد میں ایک بیٹا جن کا نام حضرت علیؓ تھا اور ایک بیٹی جن کا نام حضرت امامہؓ تھا زندہ رہے۔ ایک اور بیٹا تھا جن کا نام معلوم نہیں ہو سکا وہ کم عمری میں ہی وفات پا گیا تھا۔ اور دورانِ ہجرت ان کا حمل بھی ساقط ہو گیا تھا۔

علی بن ابی العاصؓ ہجرت سے ۵۔۶ سال قبل پیدا ہوئے۔ جب زینبؓ مدینہ ہجرت کر گئیں تو نبی ﷺ نے اپنے ان نواسہ کو زینبؓ سے لے لیا اور انکی پرورش خود کی۔

(الاصابہ جلد ۲۔ صفحہ ۵۰۳)

نبی ﷺ کے نواسے حضرت علی بن ابو العاصؓ آپؐ کی نگرانی میں پرورش پاتے رہے۔

نوٹ: یہ نبی ﷺ کے وہی نواسے حضرت علیؓ ہیں۔ جن کو ۱۳ جنوری ۶۳۰ء بمطابق ۱۹ رمضان ۸ ہجری فتح مکہ کے روز اپنی سواری پر اپنے پیچھے سوار کیا ہوا تھا اور رسول اللہ ﷺ مکہ میں داخل ہوئے تھے

نبی ﷺ کو اپنے ان بڑے نواسہ سے بہت پیار تھا اور آپ ﷺ تمام اہم مواقع پر ان کو اپنے ساتھ رکھتے تھے۔ یہاں تک کہ فتح مکہ کے موقع پر نبی ﷺ کے یہی نواسہ آپ ﷺ کے ساتھ انکی سواری پر سوار ہو کر مکہ میں داخل ہوئے تھے

(الاصابہ جلد ۲۔ ص ۵۰۳)

انہوں نے ہی نبی ﷺ کے حکم پر آپ ﷺ کے کندھوں پر سوار ہو کر خانہ کعبہ کے بت گرائے تھے۔ اس وقت انکی عمر ۱۴۔۱۵ سال کے لگ بھگ تھی۔

(الاصابہ جلد ۲ ص ۵۰۳)

پھر انہیں کو ساتھ لے کر خانے کعبے میں داخل ہوئے جس میں مشرکین نے ۳۶۰ بت نصب کر رکھے تھے۔ آنحضرت ﷺ نے انہیں لکڑی سے گرانا شروع کر دیا اور ساتھ ہی ان کے مبارک ہونٹوں پر قران کے یہ الفاظ تھے۔ کہ

وَقُلْ جَآءَ ٱلْحَقُّ وَزَهَقَ ٱلْبَٰطِلُ ۚ إِنَّ ٱلْبَٰطِلَ كَانَ زَهُوقًا ﴿81﴾

سورۃ الاسراء آیت ۸۱

اور کہہ دو کہ حق آگیا اور باطل مِٹ گیا۔ بیشک باطل تو نابود ہونے والا ہی ہے۔

اور حضرت علی بن ابوالعاصؓ نے بھی آپ ﷺ کے کندھوں پر سوار ہو کر کچھ بڑے بت گرائے اور توڑے تھے۔ اوراب لوگوں نے یہ بت گرانے اور توڑنے والی بات حضرت علیؓ بن ابوطالب کے بارے مشہور کی ہوئی ہے۔ جو کہ بالکل صحیح نہیں ہے۔

یہ علیؓ اپنی والدہ کی نسبت سے علی الزینبی کہلاتے تھے اور سلطنت روم کے خلاف جنگ یرموک میں بعہد عمرؓ شامل تھے۔ یہ اگست ۶۳۶ء بمطابق رجب ۱۵ ہجری میں ہونے والے یرموک کے غزوہ میں شریک تھے۔ جس میں انکو شہادت نصیب ہوئی۔ اس وقت انکی عمر ۲۲ سال تھی۔ یہ نبی ﷺ کے نواسوں میں سب سے پہلے شہید تھے جو کہ کفار کے خلاف لڑتے ہوئے اعلائے کلمتہ اللہ کے لئے شہید ہوئے۔ کفار کے خلاف جہاد کرتے ہوئے نبی ﷺ کے کسی اور نواسہ کو شہادت نصیب نہیں۔ اس کے متعلق علی بن ابی العاصؓ کا مقام ممتاز ہے۔

علامہ اقبال نے اپنی کتاب بانگ درا میں "جنگ یرموک کے واقعہ" میں جس نوجوان کا ذکر کرکے خراج تحسین پیش کیا ہے وہ یہی علی الزینبی ہیں۔

حضور ﷺ کو اپنی نواسی حضرت امامہؓ سے بے حد محبت تھی۔ آپؐ ان کو کبھی اوقات نماز میں بھی ساتھ رکھتے تھے۔

یہ نبی ﷺ کی سب سے بڑی نواسی تھیں۔ نبی ﷺ کو ان سے بہت پیار تھا کہ جب نبی ﷺ مسجد میں صلوٰۃ کی امامت کروانے جاتے تو یہ آپ ﷺ کے کندھوں پر سوار ہوتیں۔ ابو قتادہ انصاریؓ کہتے ہیں کہ یہ صلوٰۃ کے دوران آپ ﷺ کی گردن پر سوار ہوتیں اور جب آپ ﷺ سجدہ کرنے لگتے تو انکو اپنی گردن سے اتار دیتے اور جب آپ ﷺ سجدہ سے واپس کھڑے ہوتے تو انکو اپنی گردن پر پھر بٹھا لیتے۔

(صحیح بخاری۔ جلد ا ص ۷۴)

بادشاہ حبشہ نے تحفہ میں ایک جوڑا اور ایک قیمتی انگوٹھی دربار نبوت میں بھیجی تو آپؐ نے یہ انگوٹھی اپنی نواسی امامہ کو عطا فرمائی۔ اس کے علاوہ

ایک دفعہ نبی کریمؐ کی خدمت میں ایک بیش قیمت اور انتہائی خوبصورت ہار ہدیہ میں آیا۔ اس وقت آپ ﷺ کے پاس تمام ازواجؓ تشریف فرما تھیں۔ آپؐ نے ازواج سے پوچھا یہ ہار کیسا ہے؟۔ سب نے کہا کہ ایسا خوبصوت ہار تو ہم نے پہلے کبھی نہیں دیکھا۔ سب کا گمان غالب تھا کہ آپ ﷺ یہ ہار حضرت عائشہؓ کے گلے میں ڈالیں گے۔ اس موقع پر آپؐ نے فرمایا۔

لادفعتها الی احب اهلی الی۔

یہ ہار میں اس کو دوں گا جو میرے اہل بیت میں سے مجھے سب سے زیادہ محبوب ہے

پھر آپ ﷺ نے خود اپنے دست مبارک سے وہ قیمتی ہار اپنی نواسی حضرت امامہؓ کے گلے میں ڈال دیا اسی کا ذکر اور کچھ مزید بھی درج ذیل ہے۔

ایک دفعہ نبی ﷺ کی خدمت میں ایک بہت ہی خوبصورت ہار پیش کیا گیا۔آپ ﷺ نے فرمایا کہ میں اسکو اپنے خاندان میں جس سے سب سے زیادہ پیار کرتا ہوں اسکی گردن میں پہناؤنگا۔لوگوں نے سوچا کہ آپ ﷺ یہ ہار عائشہؓ کو عنائت فرمائیں گے لیکن آپ ﷺ نے سیدہ امامہ بنت ابو العاصؓ کو بلوایا اور وہ ہار اپنے ہاتھ سے ان کو پہنایا۔ فاطمہؓ کے انتقال کے بعد علیؓ نے فاطمہؓ کی وصیت کے مطابق ان امامہ بنت ابو العاصؓ سے نکاح کر لیا تھا۔ علیؓ کے انتقال کے بعد انکا نکاح محمد بن جعفر بن ابی طالبؓ سے ہوا

(جمہرۃ الانساب)۔

رسول اللہ ﷺ کی یہ نواسی حضرت امامہؓ رسول پاکؐ کی وفات کے وقت سن شعور کو پہنچ چکی تھیں ۔اور حضرت فاطمہؓ نے اپنے انتقال سے قبل حضرت علیؓ بن ابوطالب کو وصیت فرمائی تھی کہ میرے بعد میری بڑی بہن کی بیٹی حضرت امامہؓ کے ساتھ شادی کر لینا۔ وہ میری اولاد کے حق میں بڑی شفیق اور میری قائم مقام ہو گی۔ چنانچہ آپؓ نے اس وصیت کے مطابق ۱۲ ہجری میں حضرت امامہ بنت ابوالعاصؓ سے نکاح کر لیا تھا اور حضرت زبیر بن عوامؓ نے اپنی نگرانی میں ان کی شادی حضرت علیؓ بن ابوطالب سے کر دی تھی۔

اور حضرت امامہؓ کی نبی ﷺ سے محبت کا اندازہ آپ اس بات سے لگا سکتے ہیں کہ ان سے حضرت علیؓ کا ایک بیٹا پیدا ہوا تھا جس کا نام انہوں نے اپنے نانا کے نام پر محمد رکھا۔

واپس

حضرت قاسم بن محمدؐ۔

۶۰۰ء سے ۶۰۲ء بمطابق ہجرت سے ۲۲ سال پہلے سے ہجرت سے ۲۰ سال پہلے۔

قاسم بن محمدؐ (عربی میں القاسم بن محمد) حضور پاک ﷺ اور حضرت خدیجہؓ کا بڑا بیٹا تھا۔ جو حضرت زینبؓ بنت محمدؐ کے بعد پیدا ہوا۔ اس وقت نبی کریمؐ کی عمر مبارک تقریباً ۲۹ برس تھی۔ انہیں کی طرف نسبت کرکے آپ ﷺ کو ابو القاسم کہا جاتا ہے۔ نبی ﷺ کا یہ پیارا شہزادہ بچپن میں ہی اللہ کو پیارا ہو گیا تھا۔ جب اس کی عمر محض دو سال سے بھی کم تھی۔ آپ کو مکہ مکرمہ کے جنت المعلیٰ میں دفن کیا گیا۔

واپس

حضرت رقیہؓ بنت محمدؐ۔

۶۰۱ء سے ۶۲۴ء بمطابق ہجرت سے ۲۱ سال پہلے سے ۲ ہجری تک۔

نبی ﷺ کی یہ پیاری شہزادی حضرت عثمانؓ کے نکاح میں تھیں۔

حضرت رقیہؓ نبی کریم ﷺ اور حضرت خدیجہؓ بنت خویلد کی دوسری صاحبزادی تھیں۔اور یہ حضرت زینبؓ سے چھوٹی تھیں۔یہ حضرت زینبؓ سے تین برس بعد پیدا ہوئیں۔اس وقت نبی کریمؐ کی عمر مبارک تقریباً ۳۰ برس تھی۔

حضرت رقیہؓ نے حضور ﷺ کی آغوش میں پرورش پائی۔جب نبی کریمؐ نے اعلان نبوت فرمایا تو اس وقت ان کی عمر نو سال تھی۔جس طرح حضرت خدیجہؓ نے پہلے ہی اعلان پر اسلام قبول فرمالیا تھا اسی طرح آپؐ کی ساری بیٹیاں بھی مشرف بااسلام ہو گئی تھیں۔اسی لئے ان کا نام سابقون الاولوں کی فہرست میں ہے۔

نبی کریم ﷺ نے اپنی دو بیٹیوں حضرت رقیہؓ اور ام کلثومؓ کا نکاح اپنے چچا ابو لہب کے بیٹے عتبہ اور عتیبہ سے کیا تھا ابھی رخصتی ہونا باقی تھی۔جب آپؐ نبوت کے عظیم منصب پر فائز ہوئے ابو لہب اور اس کی بیوی کی کھلم کھلا اسلام دشمنی کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے سورۃ اللہب نازل فرمائی۔

بِسْمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحْمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ

ساتھ نام اللہ ہی کے جو نہایت مہربان سب سے زیادہ رحم کرنے والا ہے۔

تَبَّتْ يَدَآ أَبِى لَهَبٍ وَتَبَّ ﴿1﴾ط مَآ أَغْنَىٰ عَنْهُ مَالُهُۥ وَمَا كَسَبَ ﴿2﴾ط سَيَصْلَىٰ نَارًا ذَاتَ لَهَبٍ ﴿3﴾ج صلے وَٱمْرَأَتُهُۥ حَمَّالَةَ ٱلْحَطَبِ ﴿4﴾ج فِى جِيدِهَا حَبْلٌ مِّن مَّسَدٍ ﴿5﴾1ع

سورۂ مسد

ابولہب کے دونوں ہاتھ ٹوٹ گئے اور وہ ہلاک و برباد ہو گیا۔ نہ تو اس کا مال ہی اس کے کچھ کام آیا اور نہ ہی جو کچھ اس نے کمایا۔ وہ جلد بڑھکتی ہوئی آگ میں ڈال دیا جائے گا۔ اور اس کی بیوی بھی جو ایندھن سر پر اٹھایا کرتی تھی۔ اس کے گلے میں مونج کی بٹی ہوئی رسّی ہو گی۔

تو ابولہب نے اپنے بیٹوں کو بلا کر کہا کہ اگر تم نے محمدؐ کی بیٹیوں سے نسبت ختم کر کے ان سے علیحدگی اختیار نہیں کی تو تمہارا میرے ساتھ اٹھنا بیٹھنا حرام ہو گا۔ جس پر دونوں بیٹوں نے دختران رسول سیدہ رقیہؓ اور سیدہ ام کلثومؓ کو رخصتی سے قبل ہی طلاق دے دی۔ اس کے بعد نبی کریم ﷺ نے اپنی صاحبزادی حضرت رقیہؓ کا نکاح مکہ مکرمہ میں حضرت عثمان بن عفانؓ کے ساتھ کر دیا۔ اور ساتھ ہی رخصتی کر دی۔

جب کفار کے مظالم حد سے بڑھ گئے تو نبوت کے پانچویں سال نبی ﷺ کے حکم سے حضرت عثمانؓ اپنی اہلیہ حضرت رقیہؓ کو ساتھ لے کر حبشہ کی طرف ہجرت کر گئے تھے۔ راہ خدا میں ہجرت کرنے والوں کا یہ پہلا قافلہ تھا اس موقعہ پر رسول اللہؐ نے فرمایا تھا کہ کیا ہی خوبصورت ہے یہ جوڑا۔

پھر جب ایک عورت حبشہ سے مکہ آئی تو نبی کریمؐ نے اس سے ہجرت کرنے والوں کے حال احوال پوچھے۔ اس نے بتایا کہ میں نے آپ کے داماد اور آپ کی بیٹی کو دیکھا تھا۔ آپ نے پوچھا۔ وہ کس حال میں تھے ؟۔ اس نے عرض کیا۔ حضرت عثمانؓ خود سواری کے پیچھے پیدل تھے اور اپنی بیوی کو سوار کیے لے جا رہے تھے۔ اس وقت نبی کریمؐ نے فرمایا تھا۔ کہ اللہ جل شانہ ان دونوں کا مصاحب اور ساتھی ہو حضرت عثمانؓ ان لوگوں میں سے پہلے شخص ہیں جنہوں نے لوط علیہ السلام کے بعد اپنے اہل و عیال کے ساتھ ہجرت کی۔

حبشہ کے زمانہ قیام میں حضرت رقیہؓ سے حضرت عثمانؓ کا ایک بیٹا پیدا ہوا جس کا نام عبداللہ رکھا گیا اسی کی وجہ سے حضرت عثمان کی کنیت ابو عبداللہ مشہور ہوئی۔

جب حضرت عثمانؓ کو پتہ چلا کہ نبی کریمؐ ہجرت کر کے مدینہ کی طرف جانے والے ہیں تو وہ بھی ان کے ساتھ جانے کے لئے چند صحابہ کرام کے ساتھ مکہ آئے۔ مگر اسی دوران نبی کریم ﷺ ہجرت کر کے مدینہ تشریف لے جا چکے تھے۔ ہجرت حبشہ کے بعد حضرت عثمان ہجرت مدینہ کے لئے تیار ہو گئے اور اپنی بیوی حضرت رقیہؓ سمیت مدینہ کی طرف دوسری ہجرت فرمائی۔ حضرت رقیہ بنت محمدؐ کو

۔ذات الحجرتین یعنی دو ہجرتوں والی۔ کہا جاتا ہے کیوں کہ آپؓ نے اپنے شوہر حضرت عثمان غنیؓ کے ہمراہ پہلے حبشہ اور پھر مدینہ منورہ کی طرف ہجرت کی تھی۔

ان کے بیٹے عبداللہ بن عثمان کے بارے بھی درج ذیل محدثین کرام کی بدولت ہی ہم تک پہنچا ہے۔

یہ نبی ﷺ اموی داماد عثمانؓ کے صاحبزادے تھے۔انکی والدہ نبی ﷺ کی بیٹی رقیہؓ تھیں۔ جن کا انتقال ۲ ہجری میں ہوا۔سولازم ہے کہ ان کی پیدائش ۲ ہجری سے پہلے کی ہی ہو گی۔رقیہؓ کی شادی عثمانؓ سے ہجرت حبشہ سے پہلے ہوئی

(صحیح بخاری)

طبری جن کا تاریخ میں شیعت کی طرف میلان تھا لکھتے ہیں کہ انکی عمر جب سات سال تھی تو ایک پرندے نے انکی آنکھ میں چونچ ماری جسکی وجہ سے انکا انتقال ہو گیا لیکن مسعودی جو کہ تشیع میں ممتاز ہیں وہ لکھتے ہیں کہ "انہوں نے ستر سال عمر پائی۔اور زندگی کے آخری ایام میں ان کی آنکھ میں کچھ خرابی آگئی تھی جس پر مزید کسی پرندے کے چونچ مارنے کی وجہ سے زخم پڑ گیا تو اور بڑھاپے کے سبب علاج ممکن نہ ہو سکا اور ان کا انتقال ہو گیا۔ ہمارے زمانے (یعنی مسعودی کے زمانے چوتھی صدی ہجری) میں مکہ میں ایک محلّہ ان عبداللہ بن عثمانؓ کی اولاد سے آباد ہے۔اس کے علاوہ ان کی کچھ آل اولاد قرطبہ اور اشبیلیہ نقل مکانی کر گئی تھی اور وہاں مقیم ہے۔

(سیر للواقدی)

۲ہجری غزوہ بدر کا سال تھا حضرت رقیہؓ کو خسرہ کے دانے نکلے اور سخت تکلیف میں تھیں۔ حضور ﷺ بدر کی تیاری میں مصروف تھے۔ نبی کریمؐ اور صحابہ کرام غزوہ میں شرکت کے لئے روانہ ہونے لگے تو حضرت عثمانؓ بھی ساتھ جانے کے لئے تیار تھے۔چونکہ حضرت رقیہؓ زیادہ بیمار تھیں اس لئے حضور ﷺ نے ان کو اس کی تیمارداری کے لیے مدینہ میں رہنے کا حکم دیا اور غزوۂ بدر میں جانے سے روک دیا۔ جس دن زید بن حارثہؓ غزوۂ بدر سے فتح مبین کی خوشخبری لے کر مدینہ پہنچنے والے تھے اسی دن اور نبیؐ کی غیر موجودگی میں پیاری شہزادی حضرت رقیہؓ کا انتقال پر ملال ہو گیا۔ حضرت عثمانؓ نے ہی ان کے کفن دفن کا سارا کام سنبھالا اور باقی سارے امور سرانجام دیئے تھے۔جب زید بن حارثہؓ مدینہ پہنچے تو حضرت رقیہؓ کو دفنایا جا چکا تھا۔اور دفن کرنے والے اپنے ہاتھوں سے مٹی جھاڑ رہے تھے ۔ حضور ﷺ جب مدینہ پہنچے تو حضرت رقیہؓ کی وفات پر غمزدہ ہوئے اور ان کی بہنیں بھی اس پر غمگین تھیں اور کئی دوسری عورتیں بھی غمناک تھیں۔اور حضرت عثمانؓ بھی رنجیدہ تھے۔ عثمان غنیؓ اگرچہ غزوۂ بدر میں شریک نہیں ہوسکے مگر آپؐ نے ان کو مجاہدین میں شمار فرمایا اور ان کو برابر مال غنیمت میں سے حصہ بھی دیا گیا۔

آپؐ غزوۂ بدر کی وجہ سے ان کے جنازہ میں شریک نہ ہوسکے۔ مگر جنت البقیع میں حضرت رقیہؓ کی قبر پر تشریف لے گئے اور انؓ کے لئے دعا فرمائی۔آپؐ کی چھوٹی بیٹی حضرت فاطمہؓ بھی ساتھ گئی تھیں جو اپنی پیاری بہن کی جدائی کے غم میں قبر کے کنارے بیٹھ کر رونے لگیں تو نبیؐ نے اسے تسلی دی۔

واپس

https://quranexcel.com

حضرت امِ کلثومؓ بنت محمدؐ۔

۶۰۳ء سے ۶۳۰ء بمطابق ہجرت سے ۱۹سال پہلے سے ۹ ہجری تک۔

نبی ﷺ کی یہ پیاری شہزادی حضرت رقیہؓ کے انتقال کے بعد حضرت عثمانؓ کی زوجیت میں آئیں۔

حضرت امِ کلثومؓ نبی کریم ﷺ اور حضرت خدیجہؓ بنت خویلد کی تیسری صاحبزادی تھیں۔اور یہ حضرت رقیہؓ سے چھوٹی تھیں۔یہ حضرت زینبؓ سے پانچ برس بعد پیدا ہوئیں۔اس وقت نبی کریمؐ کی عمر مبارک تقریباً ۳۲ برس تھی۔

حضرت امِ کلثومؓ نے حضور ﷺ کی آغوش میں پرورش پائی۔جب نبی کریمؐ نے اعلان نبوت فرمایا تو اس وقت ان کی عمر سات سال تھی۔جس طرح حضرت خدیجہؓ نے پہلے ہی اعلان پر اسلام قبول فرمالیا تھا اسی طرح آپؐ کی ساری بیٹیاں بھی مشرف بااسلام ہو گئی تھیں۔اسی لئے ان کا نام سابقون الاولوں کی فہرست میں ہے۔نبی ﷺ کی ہجرت مدینہ کے ساتھ ام کلثوم نے بھی ہجرت کی اور باقی عرصہ مدینہ میں ہی گزارا۔

نبی کریم ﷺ نے اپنی دو بیٹیوں حضرت رقیہؓ اور ام کلثومؓ کا نکاح اپنے چچا ابولہب کے بیٹے عتبہ اور عتیبہ سے کیا تھا ابھی رخصتی ہونا باقی تھی۔جب آپؐ نبوت کے عظیم منصب پر فائز ہوئے ابولہب اور اس کی بیوی کی کھلم کھلا اسلام دشمنی کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے سورۃ اللہب نازل فرمائی۔

بِسْمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحْمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ

ساتھ نام اللہ ہی کے جو نہایت مہربان سب سے زیادہ رحم کرنے والا ہے۔

تَبَّتْ يَدَآ أَبِى لَهَبٍ وَتَبَّ ﴿1﴾ط مَآ أَغْنَىٰ عَنْهُ مَالُهُۥ وَمَا كَسَبَ ﴿2﴾ط سَيَصْلَىٰ نَارًا ذَاتَ لَهَبٍ ﴿3﴾ج صلے وَٱمْرَأَتُهُۥ حَمَّالَةَ ٱلْحَطَبِ ﴿4﴾ج فِى جِيدِهَا حَبْلٌ مِّن مَّسَدٍ ﴿5﴾1ع

سورۂ مسد

ابولہب کے دونوں ہاتھ ٹوٹ گئے اور وہ ہلاک و برباد ہو گیا۔ نہ تو اس کا مال ہی اس کے کچھ کام آیا اور نہ ہی جو کچھ اس نے کمایا۔ وہ جلد بڑھکتی ہوئی آگ میں ڈال دیا جائے گا۔ اور اس کی بیوی بھی جو ایندھن سر پر اٹھایا کرتی تھی۔ اس کے گلے میں مونج کی بٹی ہوئی رسّی ہو گی۔

اس میں اپنے والد والدہ کی برائی سن کر عتیبہ اس قدر طیش میں آگیا کہ گستاخی کرتے ہوئے حضور ﷺ پر جھپٹ پڑا۔ بد کلامی کی اور آپؐ کا پیراہن پھاڑ ڈالا اور ام کلثومؓ کو طلاق بھی دے دی۔ نبی کریمؐ کو اس گستاخی اور بے ادبی پر انتہائی صدمہ ہوا اور شدتِ غم سے آپ ﷺ کی زبان مبارک سے یہ الفاظ نکلے کہ۔

یا اللہ! اپنے کتوں میں سے کسی کتے کو اس پر مسلط فرمادے۔

نبی ﷺ کے ان ادا کردہ الفاظ پر کفار کو بھی ایسا یقین تھا۔ کہ جہاں کہیں جاتے عتیبہ کو قافلے کے مرکز میں سلاتے تھے۔ایک دفعہ یہ ملک شام کے راستہ میں قافلہ کے بیچ میں سویا ہوا تھا اور ابو لہب قافلہ والوں کے ساتھ پہرہ دے رہا تھا کہ اچانک ایک شیر آیا اور عتیبہ کے سر کو چبا گیا اور اس کی موت ہو گئی۔

حضرت امِ کلثومؓ کی بہن حضرت رقیہؓ عثمان غنیؓ کی بیوی تھیں۔ غزوۂ بدر کے موقع پر ۲ ہجری میں حضرت رقیہؓ کا انتقال ہو گیا تو عثمان بہت مغموم رہنے لگے۔انہیں اس بات کا بہت زیادہ غم تھا کہ حضور ﷺ سے قرابت داری کا جو اہم رشتہ تھا وہ متاثر ہو گیا۔ نبی کریمؐ نے ان کی اس حالت کو بھانپتے ہوئے ۳ ہجری میں ام کلثومؓ کا عقد عثمان غنی سے کر دیا۔ اور اس طرح سے عثمان غنیؓ کو پھر سے حضورؐ کی دامادی کا شرف حاصل ہو گیا۔اسی لیے عثمان غنیؓ کو۔ذوالنورین۔ یعنی دو نوروں والا کہا جاتا ہے۔

روایات میں یہ بھی ذکر ملتا ہے کہ حضرت امِ کلثومؓ سے حضرت عثمانؓ کا ایک بیٹا پیدا ہوا جس کا نام عبدالرحمٰن رکھا گیا جو لڑکپن میں فوت ہو گیا۔جس کا تذکرہ نہیں کیا جاتا۔

نبی اکرم ﷺ کی صاحبزادی حضرت ام کلثومؓ کا شعبان ۹ ہجری میں انتقال ہوا۔آپؓ تقریباً ۶ سال تک حضرت عثمانؓ کے ساتھ رہیں۔ان کے انتقال پر عثمان غنیؓ ایک مرتبہ پھر غموں کے سمندر میں ڈوب گئے۔ان حالات میں نبی اکرم ﷺ نے حضرت عثمانؓ کو تسلی دیتے ہوئے کہا کہ میری اگر چالیس بیٹیاں بھی ہوتیں تو میں یکے بعد دیگرے عثمان غنی کے نکاح میں دیتا رہتا۔

https://quranexcel.com

حضرت ام کلثومؓ کے انتقال کے بعد ان کے غسل اور کفن دفن کے سارے انتظامات نبی ﷺ نے خود سنبھالے۔ انؓ کو غسل حضرت اسماء بنت عمیسؓ۔ حضرت صفیہ بنت عبدالمطلبؓ۔ حضرت لیلیٰ بنت قانفؓ اور حضرت ام عطیہ انصاریہؓ نے دیا۔

جب حضرت ام کلثومؓ کا غسل اور کفن ہو چکا تو ان کے جنازہ کے لیے نبی اکرم ﷺ تشریف لائے اور آپؐ کے ساتھ صحابہ کرامؓ بھی تھے۔ آپؐ نے نماز جنازہ پڑھائی نماز جنازہ کے بعد ام کلثومؓ کی میت کو دفن کے لیے لایا گیا۔ حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ حضرت ام کلثومؓ کی تدفین کے وقت خود قبر انور کے پاس تشریف فرما تھے۔ میں نے دیکھا کہ آپ ﷺ کی آنکھوں میں آنسو تھے۔ حضرت ابو طلحہ انصاریؓ قبر میں اترے۔ بعض روایات میں ہے کہ حضرت علیؓ۔ حضرت فضل بن عباس اور حضرت اسامہ بن زیدؓ ان کے ساتھ قبر میں اترے اور دفن میں معاونت کی۔ اور جنت البقیع میں دفن کر دیا گیا۔

واپس

حضرت فاطمہؓ بنت محمدؐ۔

۶۰۵ء سے ۶۳۲ء بمطابق ہجرت سے ساڑھے ۱۷ سال پہلے سے ۱۱ ہجری تک۔

نبی ﷺ کی یہ پیاری شہزادی حضرت علیؓ کے نکاح میں تھیں۔

حضرت فاطمہؓ کا معروف نام فاطمۃ الزہراء ہے۔یہ نبی کریم ﷺ اور حضرت خدیجہؓ بنت خویلد کی چوتھی صاحبزادی تھیں۔اور یہ حضرت ام کلثوم سے چھوٹی تھیں۔یہ حضرت زینبؓ سے سات برس بعد پیدا ہوئیں۔اس وقت نبی کریمؐ کی عمر مبارک تقریبا ۳۴ برس تھی۔

حضرت فاطمہؓ نے حضور ﷺ کی آغوش میں پرورش پائی۔جب نبی کریمؐ نے اعلان نبوت فرمایا تو اس وقت ان کی عمر پانچ یا چھ سال تھی۔اور یہ وہ وقت تھا جب خانہ کعبہ کی تعمیر نو ہو رہی تھی۔اسی تعمیر کے موقع پر حضور اکرم ﷺ نے بہترین تدبیر کے ساتھ حجر اسود کو اس کی جگہ رکھ کر باہمی لڑائی جھگڑے کے بہت بڑے خطرے کو ٹال دیا تھا اور آپؐ کی اس تدبیر نے عرب کے تمام قبائل میں آپ ﷺ کے عزت واحترام میں مزید اضافہ کر دیا تھا۔جس طرح حضرت خدیجہؓ نے پہلے ہی اعلان پر اسلام قبول فرمالیا تھا اسی طرح آپؐ کی ساری بیٹیاں بھی مشرف با اسلام ہو گئی تھیں۔اسی لئے ان کا نام سابقون الاولوں کی فہرست میں ہے۔نبی ﷺ کی ہجرت مدینہ کے ساتھ حضرت فاطمہؓ نے بھی ہجرت کی اور باقی عرصہ مدینہ میں ہی گزارا۔

یوں تو نبی اکرم ﷺ نے سب بیٹیوں سے ایک جیسا پیار کیا مگر زندگی کے آخری دو سالوں میں آپؐ کی توجہ و محبت کا مرکز فطری طور پر حضرت فاطمہؓ بن گئی تھیں۔

غزوۂ بدر جو کہ ۱۷ رمضان ۲ ہجری میں ہوئی۔یہ بمطابق عیسوی تقویم ۱۶ مارچ ۶۲۴ عیسوی بنتی ہے۔

https://quranexcel.com

اس کے بعد جب حضرت علیؓ نے ان کا ہاتھ مانگا۔ تو آپؐ نے حضرت فاطمہؓ کے سامنے اس کا تذکرہ کیا۔ آپؓ خاموش رہیں جو رضامندی ثابت کرتی ہے۔ آپؐ نے حضرت علیؓ کے پیغام کو قبول فرمالیا اور مہر متعین کرکے کا ان کا نکاح اپنے چچازاد بھائی حضرت علیؓ بن ابو طالب کے ساتھ کر دیا۔ چند ماہ بعد بڑی سادگی کے ساتھ رخصتی ہو گئی۔

دوسرے روز حضرت علیؓ نے مختصر سا ولیمہ کیا جس میں سادگی کے ساتھ جو میسر آیا کھلا دیا۔

حضرت فاطمہؓ کی والدہ حضرت خدیجہؓ کا۔ تین بہنوں کا اور تمام چھوٹے بھائیوں کا انتقال ان کی زندگی میں ہوا تھا اور پھر آخر میں بہت چاہنے والے باپ نبی ﷺ بھی وفات پا گئے۔ انہیں آپؐ کی وفات کا شدید رنج تھا۔ اگرچہ انہوں نے پورے صبر وضبط کا مظاہرہ کیا۔ لیکن پھر بہت مغموم رہا کرتی تھیں۔ نبی اکرم ﷺ کی وفات کے تقریباً چھ ماہ بعد حضرت فاطمہؓ چند روز کی علالت کے بعد ۳ رمضان المبارک ۱۱ ہجری بمطابق ۲۵ نومبر ۶۳۲ عیسوی کو ۲۹ سال کی عمر میں انتقال فرما گئیں اور جنت البقیع میں دفن کر دیا گیا۔

حضرت فاطمہؓ سے حضرت علیؓ کی اولاد میں نبی ﷺ کے نواسے حسن۔ حسین اور محسن تھے۔ محسن چھ مہینے یا سال کا تھا جب انتقال ہو گیا۔ انہیں سے نبی ﷺ کی نواسیاں امِ کلثومؓ اور زینبؓ تھیں۔ امِ کلثومؓ

یہ علیؓ کی سب سے بڑی بیٹی تھیں۔ انکی والدہ فاطمہؓ زوجہ علیؓ تھیں۔ فاطمہؓ نے انکا نام اپنی بڑی بہن ام کلثوم کے نام پر رکھا تھا۔ کیونکہ فاطمہؓ کو اپنی بہنوں سے بہت محبت تھی۔ انکی شادی خلیفہ دوم عمرؓ بن

خطاب سے ہوئی۔ شادی کے وقت انکی عمر ۱۳ سال تھی۔ عمرؓ سے انکی دو اولادیں ہوئیں۔ ایک لڑکا زید بن عمرؒ اور ایک لڑکی رقیہ بن عمرؒ۔

(سیر اعلام النبلا للذہبی)

امِ کلثوم کا نکاح حضرت عمر فاروقؓ سے ہوا تھا جس میں کسی کا اختلاف نہیں جن سے ان کا ایک بیٹا حضرت زید اور ایک بیٹی حضرت رقیہؒ تھی۔

ان دونوں کی تو کیا ہی آن بان اور شان ہے کہ جن کا والد عمر بن خطابؓ اور نانا حضرت علیؓ ہے۔

زینبؓ علی و فاطمہؓ کی سب سے چھوٹی بیٹی تھیں جو کہ ام کلثوم۔ حسن اور حسینؓ سے عمر میں چھوٹی تھیں۔ فاطمہؓ نے ان کا نام بھی اپنی بڑی بہن کے نام پر زینبؓ رکھا تھا۔ ان کی شادی اپنے چچازاد عبداللہ بن جعفر بن ابی طالبؓ سے ہوئی تھی۔ جن کی ایک بیٹی امِ کلثوم تھی اور جس کا عقد عثمان ذوالنورینؓ کے بیٹے حضرت ابان سے ہوا تھا۔ جو کہ ۶۱ ہجری میں واقعہ کربلا سے متعلق تنازع کی صورت پر طلاق پر منتج ہوئی۔ واقعہ کربلا کے بعد یہ دمشق چلی گئیں اور اس کے بعد ساری زندگی وہیں یزید بن معاویہ کے پاس گزار دی۔

حضرت علیؓ کی صاحبزادی رملہ۔ مروانؓ بن الحکم کے فرزند معاویہ بن مروانؒ کو بیاہی تھی جو کہ خلیفہ عبدالملک بن مروانؒ کے حقیقی بھائی تھے۔

(جمہرۃ الانساب ابن حزم۔ ص ۸۰)

حضرت علیؓ کی ایک اور صاحبزادی انہی مروانؓ بن الحکم کے بیٹے عبدالملک بن مروان جو کہ خلیفہ تھے اپنے زمانہ میں ان کو بیاہی تھی۔

(البدایہ والنہایہ ج۹۔ ص۶۹)

حضرت علیؓ کی صاحبزادیوں میں ایک خدیجہؒ۔ امیر عامرؓ بن کریز اموی کے فرزند عبدالرحمٰن کو بیاہی گئی تھی۔

(جمہرۃ الانساب ص۶۸)

کچھ لوگ چند عظیم ہستیوں کا ذکر کرتے ہوئے حضرت حسن عسکریؒ سے پیچھے کی طرف باپ سے اولاد کا سلسلہ چلاتے ہیں لیکن جب حضرت حسنؓ اور حضرت حسینؓ تک پہنچتے ہیں تو ماں کی طرف سے اس سلسلے کو حضور اکرم ﷺ کی طرف لے جاتے ہیں۔ حالانکہ انؓ سے حضرت علیؓ بن ابوطالب بن عبدالمطلب بن ہاشم کی طرف جانا بنتا ہے۔

کیونکہ قاعدہ وہی ہے جو اللہ جل شانہ نے قرآن میں بیان کیا ہے جو نہایت پسندیدہ اور منصفانہ ہے۔ کہ لوگوں کو ان کے باپوں کے نام سے پکارو۔ اس کے علاوہ باغ فدک کا مسئلہ کھڑا کر دیا۔ جس کا قرآن میں بڑا واضح ذکر موجود ہے۔ اور کسی شک شبہے کی گنجائش نہیں رہ جاتی۔

واپس

حضرت عبداللہ بن محمدؐ۔ ۶۱۱ء سے ۶۱۴ء بمطابق ہجرت سے ۱۱سال پہلے سے ہجرت سے ۸سال پہلے۔

عبداللہ بن محمدؐ حضور پاک ﷺ اور حضرت خدیجہؓ کا دوسرا بیٹا تھا۔ جو حضرت فاطمہؓ بنت محمدؐ کے بعد پیدا ہوا۔ اس وقت نبی کریمؐ کی عمر مبارک تقریباً ۴۰ برس تھی۔ نبی ﷺ کا یہ پیارا شہزادہ بچپن میں ہی اللہ کو پیارا ہو گیا تھا۔ جب اس کی عمر میں اختلاف کے باعث دو سے تین سال کے قریب تھی۔ ان کو مکہ مکرمہ میں دفن کیا گیا۔

ان ہی کی موت پر کسی نے آپ ﷺ کو ابتر کہا تھا (ایسا شخص جسکی کوئی اولاد نہ ہو)۔ تو اللہ جل شانہ نے سورہ الکوثر نازل فرمائی۔ جس میں اللہ تعالیٰ نے نبی ﷺ کو تسلّی دی کہ یقینی طور پر تیرا دشمن ہی بے اولاد رہے گا۔

بِسْمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحْمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ

ساتھ نام اللہ ہی کے جو نہایت مہربان سب سے زیادہ رحم کرنے والا ہے۔

إِنَّآ أَعْطَيْنَٰكَ ٱلْكَوْثَرَ ﴿1﴾ ط فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَٱنْحَرْ ﴿2﴾ ط إِنَّ شَانِئَكَ هُوَ ٱلْأَبْتَرُ ﴿3﴾ ع1

سورۃ الکوثر

(اے نبیؐ) یقیناً ہم نے تم کو کوثر عطا کی ہے۔ پس اپنے رب کے لئے ہی نماز پڑھا کرو اور قربانی بھی کیا کرو۔ بیشک تمہارا دشمن ہی بے نام و نشان رہے گا۔

واپس

اور حضرت ابراہیم بن محمدؐ۔ مارچ ۶۳۰ء سے جنوری ۶۳۲ء بمطابق ذی الحج ۸ ہجری سے شوال ۱۰ ہجری۔

ابراہیم بن محمدؐ حضور پاک ﷺ اور حضرت ماریہ قبطیہؓ کا بیٹا تھا۔ جو حضرت عبداللہ بن محمدؐ کے بعد پیدا ہوا۔ اس وقت نبی کریمؐ کی عمر مبارک تقریباً ۵۹ برس تھی۔ ابراہیم بن محمدؐ زندہ تھے جب نجران کے عیسائیوں کو مباہلہ کی دعوت دی گئی۔ نبی ﷺ کا یہ پیارا شہزادہ بچپن میں ہی اللہ کو پیارا ہو گیا تھا۔ جب اس کی عمر دو سال سے بھی کم تھی۔ ان کو مدینہ منورہ میں دفن کیا گیا۔ انہیں کے انتقال کے دن سورج گرہن ہوا تھا تو لوگوں نے سمجھا کہ ابراہیم کے فوت ہونے سورج گرہن ہوا ہے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا تھا کہ سورج اور چاند اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں۔ یہ کسی کی زندگی یا موت پر گرہن نہیں ہوا کرتے۔

وَمِنْ ءَايَٰتِهِ ٱلَّيْلُ وَٱلنَّهَارُ وَٱلشَّمْسُ وَٱلْقَمَرُ ۚ لَا تَسْجُدُوا۟ لِلشَّمْسِ وَلَا لِلْقَمَرِ وَٱسْجُدُوا۟ لِلَّهِ ٱلَّذِى خَلَقَهُنَّ إِن كُنتُمْ إِيَّاهُ تَعْبُدُونَ ﴿37﴾

سورۃ فصلت آیت ۳۷

اور رات۔دن۔سورج اور چاند بھی اس کی نشانیوں میں سے ہیں۔ تم نہ تو سورج کو سجدہ کرو اور نہ ہی چاند کو بلکہ اللہ ہی کو سجدہ کرو جس نے ان کو پیدا کیا ہے۔اگر تم خاص کر اسی کی عبادت کرنے والے ہو۔

نبی ﷺ کی مذکورہ بالا چار بیٹیاں تھیں۔ان سے ہونے والی اولاد نبی ﷺ کے نواسے نواسیاں ہوئے۔آپ ﷺ کو سب نواسے نواسیوں سے ایک جیسا پیار تھا۔آپؐ نے اس بارے کوئی تفریق نہیں کی۔حضرت زینبؓ کی اولاد میں ایک نواسے حضرت علیؓ بن ابوالعاصؓ اور نواسی حضرت امامہؓ کی پرورش تو ان کے والدین کے انتقال کے بعد خود نبی ﷺ نے کی۔جن کا ذکر ہی نہیں کیا جاتا ذرا سوچو تو ہمارے نبی ﷺ جو کہ سب کو انصاف کی تعلیم دینے والے تھے وہ خود کیسے ناانصافی کر سکتے تھے۔

واپس

واپس

واقعہ مباہلہ۔

مباہلہ کا لفظ اصل میں اہل کے وزن پر مادہ۔ب ہ ل۔سے آزاد کرنے اور کسی چیز سے قید و بند اٹھانے کے معنی میں ہے۔اور اسی وجہ سے جب کسی حیوان کو آزاد چھوڑتے ہیں تا کہ اس کا نوزائیدہ بچہ

آزادی کے ساتھ اس کا دودھ پی سکے۔ اسے۔ باہل۔ کہا جاتا ہے اور دعا میں ۔ابتہال۔ گڑگڑاتے ہوئے اللہ تعالیٰ پر نتیجہ چھوڑ دینے کو کہتے ہیں۔

اس کے اصطلاحی معنی ہیں کہ ایک دوسرے پر نفرین کرنا تاکہ جو باطل پر ہے اس پر اللہ کا غضب نازل ہو اور جو حق پر ہے اسے پہچان لیا جائے۔ اس طرح سے حق اور باطل میں تفریق کر لی جائے۔ مباہلے کا عمومی مفہوم یہ بیان کیا جاتا ہے۔ جس میں دو مد مقابل افراد آپس میں یوں دعا کریں کہ اگر تم حق پر اور میں باطل ہوں تو اللہ مجھے ہلاک کرے اور اگر میں حق پر اور تم باطل پو ہو تو اللہ تعالی تجھے ہلاک کرے۔ پھر یہی بات دوسرا فریق بھی کہے

مباہلہ ایک قرآنی اصطلاح ہے۔ جس میں دو لوگ یا گروہ خود کو حق پر ثابت کرنے کے لیے اللہ جل جلالہ سے ایک دوسرے کے خلاف بد دعا کرتے ہیں۔ مفسرین نے قرآنِ کریم کی سورہ آلِ عمران آیت ۶۱ کو آیتِ مباہلہ کہا جاتا ہے۔ کیونکہ اس میں مباہلہ کا ذکر آیا ہے۔ مباہلہ ایک مشہور واقعہ ہے جسے سیرت ابن اسحاق اور اور تفسیر ابن کثیر میں تفصیل سے لکھا گیا ہے۔ نبی ﷺ نے نجران کے مسیحیوں کی جانب ایک فرمان بھیجا۔ جس میں یہ تین باتیں لکھی تھیں کہ اسلام قبول کر لو۔ یا اگر نہیں تو جزیہ ادا کرو۔ یا پھر جنگ کے لیے تیار ہو جاؤ۔ مسیحیوں نے آپس میں مشورہ کرکے شرجیل۔ جبار بن فیضی وغیرہ کو حضور ﷺ کی خدمت میں بھیجا۔ یہاں صرف دو کا نام درج کیا ہے جب کہ نجران کا وفد کل چودہ افراد پر مشتمل تھا۔

یہاں یہ بات قابلِ ذکر ہے کہ یہ وفد صرف مرد حضرات پر مشتمل تھا۔ یہ لوگ اپنے بیوی بچوں واہل وعیال سمیت نہیں آئے تھے۔

ان لوگوں نے آکر مذہبی امور پر بحث مباحثہ شروع کر دیا۔ یہاں تک کہ حضرت عیسیٰؑ کی الوہیت ثابت کرنے کے لئے ان لوگوں نے انتہائی تکرار سے کام لیا۔ ان پر حق تو واضح ہو چکا تھا۔ مگر وہ کسی طرح ماننے کے لیے تیار نہیں تھے۔ اسی دوران درج ذیل آیت نمبر ۶۱ نازل ہوئی جس میں ان کو حرفِ آخر کے طور پر مباہلہ کی دعوت دے دی گئی۔ کہ آؤ ہم اپنے بیٹوں اور عورتوں کو بلائیں۔ تم اپنے بیٹوں اور عورتوں کو بلاؤ۔ اور ہم خود بھی آئیں اور تم خود بھی آؤ پھر سب کے سب اللہ کے سامنے گڑگڑائیں کہ جھوٹوں پر اللہ کی لعنت ہو۔

فَمَنْ حَآجَّكَ فِيهِ مِنۢ بَعْدِ مَا جَآءَكَ مِنَ ٱلْعِلْمِ فَقُلْ تَعَالَوْا۟ نَدْعُ أَبْنَآءَنَا وَأَبْنَآءَكُمْ وَنِسَآءَنَا وَنِسَآءَكُمْ وَأَنفُسَنَا وَأَنفُسَكُمْ ثُمَّ نَبْتَهِلْ فَنَجْعَل لَّعْنَتَ ٱللَّهِ عَلَى ٱلْكَٰذِبِينَ﴿61﴾ إِنَّ هَٰذَا لَهُوَ ٱلْقَصَصُ ٱلْحَقُّ ۚ وَمَا مِنْ إِلَٰهٍ إِلَّا ٱللَّهُ ۚ وَإِنَّ ٱللَّهَ لَهُوَ ٱلْعَزِيزُ ٱلْحَكِيمُ﴿62﴾ فَإِن تَوَلَّوْا۟ فَإِنَّ ٱللَّهَ عَلِيمٌۢ بِٱلْمُفْسِدِينَ﴿63﴾ع6

سورۃ آلِ عمران آیت ۶۱ تا ۶۳

تیرے پاس صحیح علم آچکنے کے بعد پھر بھی کوئی تجھ سے اس واقعہ میں جھگڑے تو کہہ دو کہ آؤ ہم اپنے بیٹوں اور عورتوں کو بلائیں۔ تم اپنے بیٹوں اور عورتوں کو بلاؤ۔ اور ہم خود بھی آئیں اور تم خود بھی آؤ پھر سب کے سب اللہ کے سامنے گڑگڑائیں کہ جھوٹوں پر اللہ کی لعنت ہو۔ بلاشبہ یہ تمام واقعات حقیقت پر مبنی ہیں اور اللہ کے علاوہ کوئی بھی عبادت کے لائق نہیں۔ اور بیشک اللہ ہی زبردست حکمت والا ہے۔ پس اگر یہ لوگ روگردانی کرلیں تو بلاشبہ اللہ مفسدوں کو خوب جانتا ہے۔

اس آیات کی تفسیر میں جن روایات کا سہارا لے کر اسے چند شخصیات تک محدود کر دیا جاتا ہے۔ یہ بالکل سمجھ سے بالاتر ہے۔ کیونکہ قرآن کسی کا نام لیے بغیر جمع کے صیغے میں بات کرتا ہے۔ آیئے اسے قرآن سے سمجھتے ہیں۔

یہ آیت تاریخ اسلام کے ایک نہایت اہم واقعہ جو مباہلہ کے نام سے مشہور ہوا۔ اس پر بات کر رہی ہے۔ اور دعوتِ اسلام کی حقانیت کا ایک واضح اور ناقابل تردید ثبوت ہے۔ جب ٹھوس دلیل قائم ہونے کے بعد بھی نجران کے عیسائی اپنی ہٹ دھرمی پر ڈٹے رہے تو ان کے عقیدے کو باطل ثابت کرنے اور ان کے مذہب کی قلعی کھولنے کا واحد حل یہی تھا۔ کہ ان سے مباہلہ کرکے ان جھوٹوں پر عذاب کے نزول کی دعا کی جائے۔ اگر وہ آجائیں تو بھی۔ یا نہ آئیں تو بھی۔ دونوں صورتوں میں اسلام کی حقانیت اور نصرانیت کی گمراہی ثابت ہو کر رہے گی۔ اس لیے اس آیت کے پہلے حصے میں باہمی جھگڑے سے بات شروع کی گئی۔

فَمَنْ حَآجَّكَ فِيهِ مِنۢ بَعْدِ مَا جَآءَكَ مِنَ ٱلْعِلْمِ

کہ علم آجانے کے بعد بھی جو لوگ نبی ﷺ سے جھگڑا کریں۔اس آیت میں فِيهِ کا مطلب فی الحق ہے۔

ثُمَّ نَبْتَهِلْ فَنَجْعَل لَّعْنَتَ ٱللَّهِ عَلَى ٱلْكَٰذِبِينَ

کہ ہم قرار دیں کہ جھوٹوں پر اللہ کی لعنت ہو۔

اس حصے میں نَبْتَهِلْ اور نَجْعَل نہ ماننے کا نتیجہ قرار دیا گیا ہے کہ مباہلے کے نتیجے میں اللہ کی لعنت کا مرحلہ بھی لازمی آئے گا۔

یہ نہیں فرمایا کہ۔نَبْتَهِل اَن يَجْعَل ۔یعنی ہم اللہ سے دعا کرتے ہیں کہ وہ جھوٹوں پر لعنت کرے۔ یہاں لعنت کی درخواست نہیں بلکہ لعنت کے وقوع ہونے کی بات ہو رہی ہے۔ کیونکہ درخواست میں احتمال رہتا ہے کہ شاید قبول ہو یا نہ ہو۔ لیکن نَجْعَل میں یہ احتمال ہی نہیں رہتا۔اسی سے دعوتِ اسلام کا یقینی اثبات نمایاں ہو جاتا ہے۔

عَلَى ٱلْكَٰذِبِينَ۔ جھوٹوں پر لعنت ہو۔

اس سے یہ بھی ظاہر ہو جاتا ہے کہ مباہلے کے فریقین کا اپنا اپنا دعویٰ ہوتا ہے۔ جس میں ایک فریق سچا اور دوسرا جھوٹا ہو گا۔

پھر نَجْعَل جمع کا صیغہ ہے جس معلوم ہوا کہ دونوں فریقوں کے ساتھ دیگر افراد بھی ہیں۔ جو اس دعویٰ میں شریک اور دعوائے حقانیت میں حصہ دار ہیں۔

اب اس آیت کے نیچ والے

فَقُلْ تَعَالَوْاْ نَدْعُ أَبْنَآءَنَا وَأَبْنَآءَكُمْ وَنِسَآءَنَا وَنِسَآءَكُمْ وَأَنفُسَنَا وَأَنفُسَكُمْ

حصے پر غور کریں تو

فَقُلْ تَعَالَوْاْ نَدْعُ ۔ پس کہہ دو آؤ ہم بلائیں۔ اس میں بلانے کا کہا گیا ہے۔

أَبْنَآءَنَا ۔ ہم سب اپنے بیٹوں کو۔

أَبْنَآءَكُمْ ۔ تم سب اپنے بیٹوں کو۔

نِسَآءَنَا۔ ہم سب اپنی عورتوں کو۔

نِسَآءَكُمْ۔ تم سب اپنی عورتوں کو۔

أَنفُسَنَا۔ ہم سب خود بھی۔

أَنفُسَكُمْ۔ تم سب خود بھی۔

ان سب الفاظ میں جمع کا صیغہ ہونے کی وجہ سے مفہوم کے اعتبار سے ان میں بہت وسعت اور بڑی گنجائش ہے۔

ایک طرف ان الفاظ کے مطابق نبی ﷺ خود۔ بنی ہاشم کے بہت سے بچے اور بہت سی جلیل القدر خواتین اور بہت سی قدآور شخصیات آ جاتی ہیں۔ جو وہاں موجود نہیں تھیں۔ ان کے علاوہ نبی ﷺ کے ساتھی اور صحابہؓ بھی اس میں شامل ہیں۔ کیونکہ یہ اللہ رب العزت کی طرف سے ایک مجموعی دعویٰ تھا۔ جس میں سب یقین رکھنے والوں کو اہمیت دی گئی۔

دوسری طرف نجران وفد کے چند مرد حضرات تھے۔ جو سامنے موجود تھے۔ وہاں پر نہ تو ان کے بچے تھے ۔نہ ان کی عورتیں اور نہ ہی ان کے سردار۔ جبکہ یہ بات خود ان کے لیے۔ ان کے بہت سے بچوں کے لیے۔ ان کی بہت سی عورتوں کے لیے اور ان کی بہت ساری ایسی شخصیات کے لیے بھی تھی۔ جو اس وقت وہاں موجود نہیں تھیں۔ اس میں وہ سارے لوگ آ جاتے ہیں۔ جو اس وفد کی حمایت میں تھے۔

پھر وفد کے شرکاء اپنی جائے سکونت پر واپس چلے گئے۔ دوسرے دن نبی ﷺ چند لوگوں کے ساتھ ان کے انتظار میں تھے۔ وہ لوگ باہمی مشاورت کے بعد مباہلے کی جرأت نہ کر سکے اور جزیہ دینے کا معاہدہ کر کے واپس چلے گئے۔

اب اس بارے جو روایات بیان کی جاتی ہیں کہ اس مباہلے میں صرف حسنینؓ۔ حضرت فاطمہؓ۔ اور حضرت علیؓ کو شامل کیا گیا۔ کیونکہ ان لوگوں نے أَبْنَآءَنَا کے لیے صرف حسنینؓ۔ نِسَآءَنَا کے

https://quranexcel.com

لیے صرف بیٹی۔ اور اَنفُسَنَا کے لیے حضرت علیؑ مراد لیا ہے۔ مگر یہاں اَنفُسَنَا سے مراد خود رسول اللہ ﷺ اور ان کے ساتھ کھڑے ہر گھرانے کے سربراہ کے ہیں۔ اس طرح سے اَنفُسَنَا پر صرف اکیلے حضرت علیؑ کی قید و بند کی گنجائش ہی نہیں رہتی۔

یہ فقط شیعوں کی روایت ہے اور انہوں نے اپنے خاص مقصد کے لیے ہی اسے ہوا دی ہے۔ حتیٰ کہ بہت سے اہل سنت میں بھی یہ بات رائج ہو گئی اور اس حدیث کو گھڑنے والوں نے اس آیت کی تطبیق کا خیال بھی نہیں رکھا۔ کیونکہ عربی محاورہ میں۔ نِسَآء کہہ کر اپنی بیٹی مراد نہیں لیا جاتا۔ بلکہ ازواج مراد ہوتا ہے۔

اور یہ لوگ کہتے ہیں کہ بس یہی ہستیاں آیتِ مباہلہ کے مصداق تھیں۔ اور کوئی نہیں۔ اور پھر ان پر ہی اس آیتِ مباہلہ کو گھمایا جاتا ہے۔ یہ سب روافض کی ایک جانی مانی چال اور ان کا اپنے حق میں پروپیگنڈا ہے۔ ان کا بس چلتا تو یہ لوگ قرآن کی آیت کو بھی بدلنے سے گریز نہیں کرتے۔ اس کو تو نہیں بدل سکتے۔ مگر روایات کو اس طرح قرآن پر چسپاں کرتے ہیں۔ کہ بس روایت ہی سب کچھ ہے۔ اور قرآن بھی اس روایت کا تابع ہوا پڑا ہے۔ اور ہمارے ہاں۔ ہاں میں ہاں ملانے والوں کی کمی بالکل نہیں۔

یہ لوگ مباہلے میں صرف خود ساختہ اہل بیت کی شرکت کے معتقد ہیں۔ کہ بس یہی پانچ ہستیاں ہیں جن کو اہل بیت کہا گیا ہے۔ اور یہی ہیں جو مکمل پاک صاف ہیں۔ اور کوئی نہیں۔

بالفرض اگر مان بھی لیا جائے کہ مباہلہ کے مصداق ان کے خود ساختہ اہل بیت ہیں تو بھی قرآن نے ان کے اس عقیدے پر گہری ضرب لگائی ہے۔ کہ رہتی دنیا تک یاد رہے گی۔ کیونکہ یہ لوگ ازواج مطہراتؓ اور باقی سب سے بغض رکھتے ہوئے ان کو اہل بیت سے ہی خارج کر رہے ہوتے ہیں۔ مگر اللہ جل شانہ کا فرمان ہے کہ

لَّا يَأْتِيهِ ٱلْبَٰطِلُ مِنۢ بَيْنِ يَدَيْهِ وَلَا مِنْ خَلْفِهِۦ ۖ تَنزِيلٌ مِّنْ حَكِيمٍ حَمِيدٍ ﴿42﴾

سورۃ فصلت آیت 42

باطل اس (قرآن) کے پاس نہ تو سامنے سے آسکتا ہے اور نہ ہی پیچھے سے (پھٹک سکتا ہے)۔ یہ تو حکمت والے قابلِ حمد و ستائش (اللہ جل شانہ) کی طرف سے نازل کیا گیا ہے۔

آیت مباہلہ ۹ ہجری ذی الحج مہینے کے آخر میں نازل ہوئی۔ اگر اسے صرف اہل بیت تک ہی محدود رکھا جائے تو اس کا مصداق وہ سب عظیم ہستیاں ہیں۔ جو اس وقت نبی ﷺ کی (ازواج۔ اولاد۔ داماد اور نواسے نواسیاں) حیات تھیں۔ ان کے نام درج ذیل ہیں۔

جو عورتیں (بیویاں۔ بیٹی اور نواسیاں) حیات تھیں۔ ان کے نام درج ذیل ہیں۔

ازواج میں۔ حضرت سودہ بنت زمعہؓ۔ حضرت عائشہ بنت ابی بکرؓ۔ حضرت حفصہ بنت عمرؓ۔ حضرت ام سلمہؓ۔ حضرت زینب بنت جحشؓ۔ حضرت جویریہ بنت حارثؓ۔ حضرت ام حبیبہ بنت ابوسفیانؓ۔ حضرت صفیہ بنت حی بن اخطبؓ۔ حضرت ماریہ قبطیہؓ۔ حضرت میمونہ بنت حارثؓ

بیٹیوں میں۔ حضرت فاطمہؓ بنت محمدؐ۔

نواسیوں میں۔ حضرت امامہؓ بنت ابوالعاصؓ۔ حضرت امِ کلثومؓ بنت علیؓ اور حضرت زینبؓ بنت علیؓ

جو مرد حضرات (بیٹا۔داماد اور نواسے) حیات تھے۔ان کے نام درج ذیل ہیں۔

بیٹوں میں۔ حضرت ابراہیمؓ بن محمدؐ۔

دامادوں میں۔ حضرت عثمان ذوالنورینؓ اور حضرت علیؓ بن ابوطالب

نواسوں میں۔ حضرت علیؓ بن ابوالعاصؓ۔ حضرت عبداللہؓ بن عثمانؓ۔ حضرت حسنؓ بن علیؓ۔

حضرت حسینؓ بن علیؓ۔

یہ سب نبی ﷺ کے اہل بیتؓ ہیں۔ان کے علاوہ اسامہ بن زیدؓ بھی ہیں۔ یہاں صرف اہل بیت کا اجمالی تذکرہ کیا ہے۔ تفصیل لیے حقیقی اہل بیت پر اگلا موضوع پڑھ کر دیکھیں۔ لیکن اس آیت کا اطلاق صرف اہل بیت پر نہیں ہوتا بلکہ ان سب پر ہوتا ہے جنہوں نے نبی ﷺ کی دعوت پر آمین کہتے

ہوئے اپنا یقین محکم رکھا اور نبی ﷺ کے شانہ بشانہ چلے۔ یہ اللہ جل شانہ کی طرف سے ان مسلمانوں کے لیے اس وقت سب سے بڑا اعزاز تھا۔ جو ہر مشکل گھڑی میں نبی ﷺ کے ساتھ رہے۔

اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ کیا مباہلہ آج کل بھی ہو سکتا ہے۔ اس پر کچھ مفسرین کہتے ہیں کی قرآن کی اس آیت سے ثابت ہوتا ہے کہ مباہلہ صرف نبی ﷺ کے لئے خاص تھا جو منکرین اور کفار کے ساتھ ہوا تھا۔ اب اس کی گنجائش نہیں ہے۔

اور کچھ مفسرین کہتے ہیں کہ یہ صرف آپ کا خاصہ نہیں تھا۔ بلکہ اس کا حکم آپ ﷺ اور آپؐ کی امت کے لیے بھی ہے۔ اگرچہ آپؐ نے مباہلہ عیسائیوں سے کیا تھا یہ اس آیت کا جزوی طور پر ایک عملی نمونہ تھا۔ جو کسی بھی منکر یا کافر سے ہو سکتا ہے۔ مباہلے کو جائز کہنے والے بعض علمائے کرام نے کتاب و سنت۔ آثار اور اہل علم کی گفتگو کی روشنی میں اس کی شرائط مرتب کی ہیں۔ ان شرائط کے بارے میں خلاصہ کلام یہ ہے کہ

- مباہلہ گروہوں کے درمیان ہوتا ہے۔ جو صرف کسی ایسے شرعی معاملے میں جائز ہے جس کے بارے میں سخت گروہی اختلاف اور جھگڑا کھڑا ہو گیا ہو اور یہ کفر و ایمان کی حد پر کھڑا ہو۔ کہ اس جھگڑے کا خاتمہ صرف مباہلے سے ہی ممکن ہو یعنی مباہلہ کرنے کے لیے مباہلے کی اشد ضرورت کا ہونا بھی لازمی ہے۔

- مباہلہ کرتے ہوئے نیت اللہ کے لیے خالص ہو۔ نیز مباہلہ کرنے کا مقصد حق بات ثابت کرنا اور اہل حق کی تائید ہو اسی طرح باطل کو مٹانا اور اہل باطل کو رسوا کرنا مطلوب ہو۔ مباہلہ کسی ایسی غرض کے لیے نہیں ہو سکتا جس میں غصہ نکالنا۔ شہرت پانا۔ ہوس پرستی یا اسی طرح کے دیگر اہداف ہوں۔
- مباہلے سے پہلے نصیحت اور معاملے کی سنگینی بیان کی جا چکی ہو اور یہ حجت قائم کرنے اور شبہے کا ازالہ کرنے کی کوشش کے بعد ہی ہو۔ پھر حجت قائم ہو جانے اور اس کے سامنے حق بات واضح دلائل و قطعی براہین کے بیان کرنے کے بعد ہو۔
- مخالفت سے یہ بات بالکل واضح ہو جائے کہ وہ باطل پر یا محض انا پر ڈٹا ہوا ہے۔ حق بات ماننے کیلیے تیار نہیں ہے۔ کیونکہ مباہلہ مخالف پر اللہ کی لعنت اور غضب نازل ہونے کا باعث ہوتا ہے اور اللہ تعالی کی لعنت اور غضب نازل ہونے کی بد دعا اسی شخص کے بارے میں ہو سکتی ہے جو ہٹ دھرم اور سخت معاند ہو۔
- مباہلہ کسی اہم ترین دینی معاملے پر ہو۔ نیز مباہلہ کرنے سے اسلام اور مسلمانوں کے فائدے کی امید ہو یا مخالف شخص کے شر سے تحفظ ملنے کا امکان ہو۔
- مباہلہ کسی ایسے اجتہادی مسئلے پہ نہیں ہو سکتا جس میں اختلاف کی گنجائش پائی جائے۔

واپس

حقیقی اہل بیت :

بہت سارے ایسے نازک موضوعات ہیں۔ جن سے اگر پردہ ہٹادیا جائے۔ تو حقیقت واضح نظر آنے لگتی ہے۔اور معاملہ سمجھنا بہت آسان ہو جاتا ہے۔چونکہ ہمارے معاشرے میں اکثر باتیں بغیر کسی تحقیق کے پلّے باندھ لی جاتی ہیں۔اور وہ غلط ہوتی ہیں۔ناسور کی طرح پھیلتی ہیں۔ پھر وہ اس قدر زبانِ زدِ عام ہو جاتی ہیں۔ کہ ان کے خلاف کچھ سننا بھی گوارا نہیں کیا جاتا۔اور کچھ موضوع تو ایسے نازک بھی ہیں۔ جن پر متضاد روایات کی وجہ سے کوئی کچھ لکھنا بھی نہیں چاہتا۔ بعض اوقات کسی معاملے کے ساتھ لوگوں کی بے پناہ عقیدت ہونے اور پھر اندھی تقلید کی بنا پر اصل حقائق چھپے کے چھپے رہ جاتے ہیں۔مثال کے طور پر اہلِ بیت کے موضوع کو ہی لے لیجئے۔زیادہ تر فرقہ سبائیہ کا پراپیگنڈا ہی اکثر لوگوں کی زبان پر ہوتا ہے۔ بہت سارے تو حضرت علیؓ کی اولاد کو اہل بیت مانتے ہیں۔کچھ کی نظر میں حدیثِ ثقلین اور حدیث کساء کے مطابق نبی ﷺ سمیت صرف پانچ ہستیاں ہی ہیں۔ کوئی کہتا ہے بنو ہاشم۔بنو عبدالمطلب۔قبیلہ قریش۔اور بھی کئی اقوال مذکور ہیں۔

لیکن حقیقی اہلِ بیت یعنی نبی ﷺ کی بیویاں اور امت کی مائیں یا ازواج مطہرات جن کا قرآن پاک میں صراحت سے ذکر آگیا۔ان کا تذکرہ بالکل نہ ہونے کے برابر ہوتا ہے ۔اس کی وجہ صرف اور صرف قرآن کریم سے دوری ہے۔

ایسی نا قابلِ قبول احادیث بھی ہیں۔ جو بغضِ ازواج نبی ﷺ کی عکاسی کرتی ہیں۔ کہ وہ تو اہلِ بیت میں شامل ہی نہیں۔ ان روایات میں سے صرف ایک ہی اکتفا کرتا ہوں جس میں کہا گیا ہے کہ قرآن کی سورۃ الاحزاب کی آیات میں جو اہلِ بیت نبی ﷺ کا ذکر ہے وہ صرف اور خاص کر نبی ﷺ۔ حضرت علیؓ۔ حضرت فاطمہؓ۔ حضرت حسنؓ اور امام حسینؓ کے لیے ہے۔ ان کے علاوہ کوئی بھی اس میں شامل نہیں ہے۔

إنَّ الآ یةَ نَزَلَتْ فِی النَّبیِّ ﷺ ،وعَلیّ و فَاطِمَةَ والحَسنینْ خاصة لایشارکھُم فیھا غیرَھُم۔

یہ آیۂ شریفہ پیغمبر اکرم ﷺ۔ حضرت علی مرتضٰی۔ حضرت فاطمہ زہرا۔ اور حضرت امام حسن و امام حسینؑ سے مخصوص ہے اور کوئی دوسرا اس میں شامل نہیں ہے۔

المیزان، جلد ۱۶، صفحہ ۳۱۱

یہ غلط تاثر اس دیدہ دلیری سے پھیلایا گیا کہ اکثر لوگ اسے سچ مانتے ہیں۔ بہت سارے اہلِ سنت حضرات بھی اس کی بھینٹ چڑھے ہوئے ہیں۔ اگر آپ سچائی جاننا چاہتے ہیں تو یہ سارا موضوع بیچ بیچ سے پڑھنے کی بجائے پورا پڑھیں۔ تاکہ قرآن کے مقابل ان کا گھڑا ہوا جھوٹ کھل کر سامنے آ جائے۔ دعا ہے کہ اللہ جل شانہ سب کی حق اور سچ کی طرف رہنمائی کرے۔ آمین!۔

جو لوگ حضرت علیؓ کی اولاد کو اہلِ بیت مانتے ہیں وہ صرف ایسی حدیثوں کا سہارا لیتے ہیں جن پر بہت سارے اعتراضات بھی وارد ہوئے ہیں۔ وہ اور کئی دوسرے لوگ بھی ان کی باتوں میں آ کر نبی ﷺ کی چار بیٹیوں میں سے صرف ایک بیٹی حضرت فاطمہؓ کو ہی مانتے ہیں اور اسی کی وساطت سے نبی ﷺ تک راستہ بناتے نظر آتے ہیں۔ جب کہ قرآن کریم کی سورۃ الاحزاب جو مدینے میں ۶۲۷ء بمطابق ۵ ہجری نازل ہونا شروع ہوئی اس کی درج ذیل آیت میں بنْت لفظ کا جمع کا صیغہ بنَاتْ صاف بتا دیتا ہے کہ آپ ﷺ کی ایک نہیں بلکہ زیادہ بیٹیاں تھیں۔ جن کا تذکرہ پہلے نبی ﷺ کی اولاد کے موضوع پر کر دیا ہے۔

يَٰٓأَيُّهَا ٱلنَّبِىُّ قُل لِّأَزْوَٰجِكَ وَبَنَاتِكَ وَنِسَآءِ ٱلْمُؤْمِنِينَ يُدْنِينَ عَلَيْهِنَّ مِن جَلَٰبِيبِهِنَّ ۚ ذَٰلِكَ أَدْنَىٰٓ أَن يُعْرَفْنَ فَلَا يُؤْذَيْنَ ۗ وَكَانَ ٱللَّهُ غَفُورًا رَّحِيمًا ﴿59﴾ لَّئِن لَّمْ يَنتَهِ ٱلْمُنَٰفِقُونَ وَٱلَّذِينَ فِى قُلُوبِهِم مَّرَضٌ وَٱلْمُرْجِفُونَ فِى ٱلْمَدِينَةِ لَنُغْرِيَنَّكَ بِهِمْ ثُمَّ لَا يُجَاوِرُونَكَ فِيهَآ إِلَّا قَلِيلًا ﴿60﴾ ج صلے

سورۃ الاحزاب آیت ۵۹۔۶۰

اے نبیؐ!۔ اپنی بیویوں اور اپنی بیٹیوں اور مسلمانوں کی عورتوں سے کہہ دو کہ (وہ باہر نکلیں تو) اپنے اوپر چادر (بطور گھونگھٹ) لٹکا لیا کریں یہ طریقہ زیادہ مناسب ہے کہ وہ پہچان لی جائیں اور نہ ستائی جائیں۔ اور اللہ بڑا بخشنے والا نہایت مہربان ہے۔ اگر منافق لوگ اور وہ جن کے دلوں میں روگ ہے

اور جو مدینے میں بری بری افواہیں پھیلاتے ہیں (اپنی حرکتوں) سے باز نہ آئے تو ہم ضرور تمہیں ان پر مسلط کر دیں گے پھر وہ چند دن ہی تمہارے اس پڑوس میں رہ پائیں گے۔

علاوہ ازیں درج ذیل آیات صاف صاف کہہ رہی ہے کہ شجرہ نسب صرف باپ سے چلتا ہے ماں سے نہیں اور نہ بیٹیوں سے اور نہ ہی کسی کی بیوی سے!۔

ٱدْعُوهُمْ لِـَٔابَآئِهِمْ هُوَ أَقْسَطُ عِندَ ٱللَّهِ ۚ فَإِن لَّمْ تَعْلَمُوٓاْ ءَابَآءَهُمْ فَإِخْوَٰنُكُمْ فِى ٱلدِّينِ وَمَوَٰلِيكُمْ ۚ وَلَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ فِيمَآ أَخْطَأْتُم بِهِۦ وَلَٰكِن مَّا تَعَمَّدَتْ قُلُوبُكُمْ ۚ وَكَانَ ٱللَّهُ غَفُورًا رَّحِيمًا ﴿5﴾

سورۃ الاحزاب آیت ۵

(مومنو) ان کو ان کے (اصلی) باپوں کے نام سے پکارا کرو یہ بات اللہ کے نزدیک زیادہ منصفانہ ہے۔ اور اگر تمہیں ان کے (حقیقی) باپوں کا علم نہ ہو۔ تو پھر وہ تمہارے دینی بھائی اور تمہارے دوست ہیں۔ اور اس میں تم بھول چوک جاؤ تو اس کا تم پر کچھ گناہ نہیں۔ ہاں البتہ جو تم اپنے دلی ارادے سے کرو (اس پر پکڑ ہے)۔ اور اللہ تو بہت بخشنے والا نہایت رحم کرنے والا ہے۔

مگر یہاں اپنی مرضی سے جیسے چاہیں لوگوں کو بے وقوف بنالیں۔ اور لوگ بھی اسے بے چون وچرا مان لیتے ہیں۔ وہ ایسے کہ کچھ لوگ چند عظیم ہستیوں کا ذکر کرتے ہوئے حضرت حسن عسکریؑ

سے پیچھے کی طرف آتے ہوئے باپ سے اولاد کا سلسلہ چلاتے چلاتے جب حضرت علیؓ تک پہنچتے ہیں تو ان کی بیوی کی طرف سے اس سلسلے کو حضور اکرم ﷺ کی طرف لے جاتے ہیں۔ حالانکہ انؓ سے نسب کا سلسلہ ابوطالب بن عبدالمطلب بن ہاشم کی طرف جانا بنتا ہے۔ اگر یہاں حضرت فاطمہؓ کی طرف نسب موڑ لیا جاتا ہے تو سوچنے کا مقام ہے کہ نبی ﷺ کی باقی بیٹیوں کی طرف اسی طرح نسب کیوں نہیں موڑا جاتا!۔

چونکہ نبی ﷺ کی اولادِ نرینہ کا بچپن میں انتقال ہو گیا تھا اس لئے ان آیات میں مزید وضاحت کر دی گئی۔ اور یہ بھی کہہ دیا گیا کہ آپ ﷺ آخری نبی ہیں۔ دوسرے لفظوں میں چونکہ یہ آخری نبی ہیں اس لئے جو کچھ ملے گا انہی سے ملے گا۔

ٱلَّذِينَ يُبَلِّغُونَ رِسَٰلَٰتِ ٱللَّهِ وَيَخْشَوْنَهُۥ وَلَا يَخْشَوْنَ أَحَدًا إِلَّا ٱللَّهَ ۗ وَكَفَىٰ بِٱللَّهِ حَسِيبًا ﴿39﴾ مَّا كَانَ مُحَمَّدٌ أَبَآ أَحَدٍ مِّن رِّجَالِكُمْ وَلَٰكِن رَّسُولَ ٱللَّهِ وَخَاتَمَ ٱلنَّبِيِّـۧنَ ۗ وَكَانَ ٱللَّهُ بِكُلِّ شَىْءٍ عَلِيمًا ﴿40﴾ ع5

سورۃ الأحزاب آیت ۳۹۔۴۰

جو اللہ کے پیغام (واضح طور پر) پہنچا دیتے اور اسی سے ڈرتے رہتے ہیں اور اللہ کے علاوہ کسی سے بھی نہیں ڈرتے۔ اور اللہ ہی حساب لینے کو کافی ہے۔ محمد ﷺ تمہارے مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں ہیں بلکہ اللہ کے رسول اور نبیوں کے سلسلے میں آخری نبی ہیں۔ اور اللہ ہی ہر چیز سے واقف ہے۔

قرآن میں اللہ جل شانہ کا فرمان ہے۔ کہ تم جتنی بھی کوشش کرلو مگر اپنی تمام بیویوں میں پوری طرح سے انصاف نہیں کر سکتے۔ مگر یہ کبھی نہ کرنا کہ ایک طرف جھک جاؤ اور دوسروں کو لٹکتا ہوا چھوڑ دو۔

وَلَن تَسْتَطِيعُوٓاْ أَن تَعْدِلُواْ بَيْنَ ٱلنِّسَآءِ وَلَوْ حَرَصْتُمْ ۖ فَلَا تَمِيلُواْ كُلَّ ٱلْمَيْلِ فَتَذَرُوهَا كَٱلْمُعَلَّقَةِ ۚ وَإِن تُصْلِحُواْ وَتَتَّقُواْ فَإِنَّ ٱللَّهَ كَانَ غَفُورًا رَّحِيمًا ﴿129﴾

سورۃ النساء آیت 129

اور تم اس کی کتنی ہی خواہش و کوشش کرلو مگر اپنی تمام بیویوں میں ہر طرح سے عدل نہیں کر سکتے۔ تو ایسا بھی نہ کرنا کہ ایک کی طرف ہی جھک جاؤ اور دوسری کو لٹکتی ہوئی چھوڑ دو۔ اور اگر تم اپنا طرز عمل درست رکھو اور تقویٰ کی روش اختیار کرو تو بلاشبہ اللہ بہت بخشنے والا نہایت مہربان ہے۔

تو کیسے ممکن ہے کہ نبی ﷺ نے انصاف نہ کیا ہو۔ وہ تو ہر طرح کے تقاضوں پر ہمیشہ پورے اترے ۔ان کے متعلق کسی ناانصافی کا گمان تک نہیں کیا جاسکتا۔ انہوں نے بیویوں میں باری سے متعلق بھی انصاف سے کام لیا۔ اگر کبھی انحراف ہوا بھی تو جس کی باری ہوتی تھی اس کی اجازت سے ہی انحراف

کیا۔ دنیا کو انصاف کی تعلیم دینے والا منصف نبی خود ناانصافی کرے گا۔ ایسا سوچنا بھی گناہ ہے۔ جب کہ اللہ کی طرف سے ان کو حکم بھی ہو کہ انصاف دامن کبھی نہ چھوڑنا

فَلِذَٰلِكَ فَٱدْعُ ۖ وَٱسْتَقِمْ كَمَآ أُمِرْتَ ۖ وَلَا تَتَّبِعْ أَهْوَآءَهُمْ ۖ وَقُلْ ءَامَنتُ بِمَآ أَنزَلَ ٱللَّهُ مِن كِتَٰبٍ ۖ وَأُمِرْتُ لِأَعْدِلَ بَيْنَكُمُ ۖ ٱللَّهُ رَبُّنَا وَرَبُّكُمْ ۖ لَنَآ أَعْمَٰلُنَا وَلَكُمْ أَعْمَٰلُكُمْ ۖ لَا حُجَّةَ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمُ ۖ ٱللَّهُ يَجْمَعُ بَيْنَنَا ۖ وَإِلَيْهِ ٱلْمَصِيرُ ﴿15﴾ ط

سورۃ الشوریٰ آیت ۱۵

پس اس (دین) کی طرف دعوت دیتے رہو اور ثابت قدم رہو جیسا کہ تم کو حکم دیا گیا ہے اور ان لوگوں کی خواہشات کی پیروی نہ کرنا۔ اور کہہ دو کہ میں ہر اس کتاب پر ایمان رکھتا ہوں جو اللہ کی نازل کردہ ہے۔ اور مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں تمہارے درمیان عدل وانصاف کروں۔ اللہ ہی ہمارا رب ہے اور تمہارا رب بھی ہے ہمارے اعمال ہمارے لئے اور تمہارے اعمال تمہارے لئے ہیں۔ ہم میں اور تم میں کوئی کج بحثی درکار نہیں اللہ ہی جمع کرکے ہمارے درمیان (فیصلہ کردے گا)۔ اور سب اسی کی طرف لوٹ کر جانے والے ہیں۔

تو لا محالہ یہ ہو ہی نہیں سکتا کہ آپ ﷺ نے سارے نواسے نواسیوں کو ایک جیسا پیار نہ دیا ہو۔ ایک طرف جھک گئے ہوں اور دوسروں کو لٹکتا چھوڑ دیا ہو۔ جب کہ سورۃ الاحزاب کے نزول پر ان میں

سے اکثر حیات تھے۔ یہاں اس پر بھی ذرا غور کریں کہ نبی ﷺ کے باقی نواسے نواسیوں کے حالات و واقعات کیوں نہیں بیان کئے جاتے۔ جس کی وجہ صرف ایک سمت کا بھرپور پرچار ہے اور دوسروں کے بارے صحیح حقائق سے پردہ پوشی ہے۔اس یک جہتی پر جو کچھ بیان کیا جاتا ہے وہ سب کسی سوچے سمجھے منصوبے اور خاص پروپیگنڈے کا حصہ لگتا ہے۔ایسی صورت میں اس کی تحقیق سب پر لازم ہو جاتی ہے۔ کہ دودھ کا دودھ اور پانی کا پانی کر دیا جائے۔اور پھر کئی باتوں سے تو قرآن ہی پردہ اٹھا دیتا ہے اور سچائی سامنے آجاتی ہے۔اللہ جل شانہ کو تو ازل تا ابد سب کچھ معلوم ہے اس کو پتہ تھا کہ اس بارے بھی بہت کچھ افراط و تفریط سے کام لیا جائے گا۔اس لئے قرآن میں اہل اور اہل بیت کا ذکر کرکے پہلے سے ہی بات سمجھا دی۔اور حقائق واضح کر دیئے۔اب کوئی قرآن کی طرف دھیان نہ دے تو خود ہی قصوروار ہے۔اور شیطان کا یہی ایک وار بڑا کارگر ہے۔ کہ اکثر لوگوں کو قرآن کی روح سے یعنی سمجھنے سمجھانے سے کو دور رکھا ہوا ہے۔

واپس

آیئے سب سے پہلے قرآن کریم کے ارشادات دیکھتے ہیں

پہلے وہ آیات دیکھیں جن میں اھل کا لفظ استعمال ہوا ہے۔اس کا مطلب بیوی۔ گھر والی۔ گھر والے ۔ گھر والوں اور اہل و عیال ہے۔

وَٱسْتَبَقَا ٱلْبَابَ وَقَدَّتْ قَمِيصَهُۥ مِن دُبُرٍ وَأَلْفَيَا سَيِّدَهَا لَدَا ٱلْبَابِ ۚ قَالَتْ مَا جَزَآءُ مَنْ أَرَادَ بِأَهْلِكَ سُوٓءًا إِلَّآ أَن يُسْجَنَ أَوْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ﴿25﴾

سورۃ یوسف آیت ۲۵

اور دونوں دروازے کی طرف دوڑے۔اور عورت نے اس کا کرتہ پیچھے سے (پکڑ کر جو روکنا چاہا تو کرتا پھٹ گیا۔یعنی نادانستہ کھینچ کر) پھاڑ دیا۔اور انہوں نے عورت کے سیّد (یعنی خاوند) کو دروازے پر موجود پایا۔کہنے لگی کہ جو شخص تمہاری بیوی کے ساتھ بدکاری کا ارادہ کرے۔ تو اس کے علاوہ اس کی کیا سزا ہو سکتی ہے کہ یا تو قید کر دیا جائے یا پھر المناک سزا دی جائے۔

وَٱذْكُرْ فِى ٱلْكِتَٰبِ إِسْمَٰعِيلَ ۚ إِنَّهُۥ كَانَ صَادِقَ ٱلْوَعْدِ وَكَانَ رَسُولًا نَّبِيًّا ﴿54﴾ ج
وَكَانَ يَأْمُرُ أَهْلَهُۥ بِٱلصَّلَوٰةِ وَٱلزَّكَوٰةِ وَكَانَ عِندَ رَبِّهِۦ مَرْضِيًّا ﴿55﴾

سورۃ مریم آیت ۵۴۔۵۵

اور کتاب میں اسمٰعیلؑ کا ذکر بھی کرو۔ بلاشبہ وہ وعدے کا سچا اور صاحبِ رسالت نبی تھا۔اور اپنے گھر والوں کو نماز اور زکوۃ کا حکم کرتا تھا۔اور وہ اپنے رب کے ہاں نہایت پسندیدہ تھا۔

---

https://quranexcel.com

إِذْ رَءَا نَارًا فَقَالَ لِأَهْلِهِ ٱمْكُثُوٓاْ إِنِّيٓ ءَانَسْتُ نَارًا لَّعَلِّيٓ ءَاتِيكُم مِّنْهَا بِقَبَسٍ أَوْ أَجِدُ عَلَى ٱلنَّارِ هُدًى﴿10﴾

سورۃ طٰہٰ آیت ۱۰

جب اس نے آگ دیکھی تو اپنے گھر والی سے کہا کہ تم (یہیں) ٹھہرو بلاشبہ میں نے ایک آگ دیکھی ہے۔شاید کہ میں اس سے تمہارے پاس کوئی انگارہ لے آؤں یا وہاں سے کوئی راستہ معلوم کر سکوں۔

۞ وَأَيُّوبَ إِذْ نَادَىٰ رَبَّهُۥٓ أَنِّى مَسَّنِىَ ٱلضُّرُّ وَأَنتَ أَرْحَمُ ٱلرَّٰحِمِينَ﴿83﴾ج صلے فَٱسْتَجَبْنَا لَهُۥ فَكَشَفْنَا مَا بِهِۦ مِن ضُرٍّ ۖ وَءَاتَيْنَٰهُ أَهْلَهُۥ وَمِثْلَهُم مَّعَهُمْ رَحْمَةً مِّنْ عِندِنَا وَذِكْرَىٰ لِلْعَٰبِدِينَ﴿84﴾

سورۃ الأنبیاء آیت ۸۳۔۸۴

اور ایوبؑ (کا بھی ذکر کرو) کہ جب اس نے اپنے رب سے دعا کی کہ بلاشبہ مجھے بیماری نے چھو لیا ہے۔ اور تو سب رحم کرنے والوں سے بڑھ کر رحم کرنے والا ہے۔پس ہم نے اس کی دعا کو قبول کر لیا اور اس کو جو بھی تکلیف تھی وہ دور کر دی۔اور ہم نے اس کو اس کے اہل و عیال بھی عطا کر دیئے بلکہ اپنی خاص رحمت سے ان کے ساتھ اتنے ہی اور بھی دیدیئے اور یہ عبادت کرنے والوں کے لئے نصیحت و یاد دہانی ہے۔

وَكَانَ فِى ٱلْمَدِينَةِ تِسْعَةُ رَهْطٍ يُفْسِدُونَ فِى ٱلْأَرْضِ وَلَا يُصْلِحُونَ﴿48﴾ قَالُوا۟ تَقَاسَمُوا۟ بِٱللَّهِ لَنُبَيِّتَنَّهُۥ وَأَهْلَهُۥ ثُمَّ لَنَقُولَنَّ لِوَلِيِّهِۦ مَا شَهِدْنَا مَهْلِكَ أَهْلِهِۦ وَإِنَّا لَصَٰدِقُونَ﴿49﴾

سورۃ النمل آیت ۶۸۔۴۹

اور (اس) شہر میں نو بڑے سورما تھے جو زمین میں فساد برپا کرتے تھے اور کوئی اصلاحی کام نہیں کرتے تھے۔ سارے (مل کر) کہنے لگے کہ آپس میں اللہ کی قسم کھاؤ کہ ہم ضرور رات کے وقت اس (صالح) پر اور اس کے گھر والوں پر شب خون ماریں گے۔ اور پھر اس کے ولی (وارث) سے لازمی کہہ دیں گے کہ ہم ان کے گھر والوں کی ہلاکت کے موقع پر موجود ہی نہ تھے۔ اور البتہ ہم بالکل سچ کہتے ہیں۔

إِذْ دَخَلُوا۟ عَلَيْهِ فَقَالُوا۟ سَلَٰمًا ۖ قَالَ سَلَٰمٌ قَوْمٌ مُّنكَرُونَ﴿25﴾ فَرَاغَ إِلَىٰٓ أَهْلِهِۦ فَجَآءَ بِعِجْلٍ سَمِينٍ﴿26﴾

سورۃ الذاریات آیت ۲۵۔۲۶

https://quranexcel.com

جب وہ اس کے پاس آئے تو سلام کہا۔اس نے بھی (جواباً) سلام کہہ دیا (اور خیال کیا) کہ کچھ ناآشنا و اجنبی لوگ ہیں۔پس چپکے سے اپنے گھر والوں میں گیا (اور) ایک موٹے سے (بھنے ہوئے) بچھڑے کو لے آیا۔

كَلَّآ إِذَا بَلَغَتِ ٱلتَّرَاقِىَ ﴿26﴾ لا وَقِيلَ مَنْ ۜ رَاقٍ ﴿27﴾ لا وَظَنَّ أَنَّهُ ٱلْفِرَاقُ ﴿28﴾ لا وَٱلْتَفَّتِ ٱلسَّاقُ بِٱلسَّاقِ ۖ ﴿29﴾ لا إِلَىٰ رَبِّكَ يَوْمَئِذٍ ٱلْمَسَاقُ ﴿30﴾ ط 1ع فَلَا صَدَّقَ وَلَا صَلَّىٰ ﴿31﴾ لا وَلَٰكِن كَذَّبَ وَتَوَلَّىٰ ﴿32﴾ لا ثُمَّ ذَهَبَ إِلَىٰٓ أَهْلِهِۦ يَتَمَطَّىٰٓ ﴿33﴾ ط أَوْلَىٰ لَكَ فَأَوْلَىٰ ﴿34﴾ لا ثُمَّ أَوْلَىٰ لَكَ فَأَوْلَىٰٓ ﴿35﴾ ط أَيَحْسَبُ ٱلْإِنسَٰنُ أَن يُتْرَكَ سُدًى ﴿36﴾ ط

سورۃ القیامۃ آیت ۲۶۔۳۶

ہر گز نہیں (بلکہ) جب جان گلے تک پہنچ جائے گی۔اور کہہ دیا جائے گا کہ کوئی جھاڑ پھونک کرنے والا (نظر میں) ہے۔اور وہ یقینی سمجھ لے گا کہ سب سے جدائی کا وقت (آگیا) ہے۔اور پنڈلی سے پنڈلی لپٹنے لگے گی۔اس گھڑی تجھے اپنے رب کی طرف ہی جانا ہے۔مگر اس (ناعاقبت اندیش) نے نہ تو تصدیق کی اور نہ ہی نماز پڑھی۔لیکن جھٹلاتا ہی رہا اور منہ بھی پھیرے رکھا۔پھر اکڑتا اتراتا اپنے گھر والوں کی طرف چل دیا۔افسوس ہے تم پر پس افسوس ہے۔پھر ہلاکت ہے تجھ پر پھر سے ہلاکت ہے۔کیا انسان گمان کرتا ہے کہ یوں ہی چھوڑ دیا جائے گا؟۔

فَأَمَّا مَنْ أُوتِيَ كِتٰبَهٗ بِيَمِينِهٖ ۙ﴿7﴾ لا فَسَوْفَ يُحَاسَبُ حِسَابًا يَسِيرًا ﴿8﴾ لا وَيَنقَلِبُ إِلَىٰٓ أَهْلِهٖ ۦ مَسْرُورًا ﴿9﴾ ط

سورۃ الانشقاق آیت ۷ تا ۹

تو جس کا اعمالنامہ اس کے دائیں ہاتھ میں دیا جائے گا۔ تو اس سے آسان حساب لیا جائے گا۔ اور وہ اپنے گھر والوں کی طرف خوش و خرم لوٹے گا۔

وَأَمَّا مَنْ أُوتِيَ كِتٰبَهٗ وَرَآءَ ظَهْرِهٖ ۦ ﴿10﴾ لا فَسَوْفَ يَدْعُوا۟ ثُبُورًا ﴿11﴾ لا وَيَصْلَىٰ سَعِيرًا ﴿12﴾ ط إِنَّهٗ كَانَ فِىٓ أَهْلِهٖ ۦ مَسْرُورًا ﴿13﴾ ط إِنَّهٗ ظَنَّ أَن لَّن يَحُورَ ﴿14﴾ ج

سورۃ الانشقاق آیت ۱۰ تا ۱۳

اور جس کا اعمالنامہ اس کی پیٹھ کے پیچھے سے دیا جائے گا۔ پس وہ موت کو ہی پکارے گا۔ اور وہ بھڑکتی ہوئی آگ میں داخل ہوگا۔ البتہ یہ اپنے گھر والوں میں بڑا خوش باش رہتا تھا۔ بلاشبہ یہ خیال کرتا تھا کہ وہ کبھی (اللہ کی طرف) لوٹ کر نہیں جائے گا۔

واپس

اب وہ آیات دیکھتے ہیں جن میں اھل بیت کا لفظ استعمال ہوا ہے۔ ان کا مطلب صرف گھر میں رہنے والی عورتیں ہیں۔

قرآن مجید میں اہل بیت کا لفظ تین مرتبہ آیا ہے۔اور تینوں جگہ صرف عورتوں کے لئے استعمال ہوا ہے۔ سورۃ ہود۔ سورۃ القصص۔اور سورۃ الاحزاب

ا۔سورۃ ہود میں اہل بیت کا لفظ حضرت ابراہیمؑ کی بیوی سارہ کے لئے۔ ارشادِ باری تعالیٰ

وَٱمۡرَأَتُهُۥ قَآئِمَةٞ فَضَحِكَتۡ فَبَشَّرۡنَٰهَا بِإِسۡحَٰقَ وَمِن وَرَآءِ إِسۡحَٰقَ يَعۡقُوبَ ﴿71﴾ قَالَتۡ يَٰوَيۡلَتَىٰٓ ءَأَلِدُ وَأَنَا۠ عَجُوزٞ وَهَٰذَا بَعۡلِي شَيۡخًاۖ إِنَّ هَٰذَا لَشَيۡءٌ عَجِيبٞ ﴿72﴾ قَالُوٓاْ أَتَعۡجَبِينَ مِنۡ أَمۡرِ ٱللَّهِۖ رَحۡمَتُ ٱللَّهِ وَبَرَكَٰتُهُۥ عَلَيۡكُمۡ أَهۡلَ ٱلۡبَيۡتِۚ إِنَّهُۥ حَمِيدٞ مَّجِيدٞ ﴿73﴾

سورۃ ہود آیت ۷۱ تا ۷۳

اور اس کی بیوی (سارہ پاس) کھڑی تھی۔پس وہ ہنس پڑی۔تو ہم نے اسے (بیٹے) اسحاق کی اور اسحاق کے بعد (پوتے) یعقوب کی خوشخبری دی۔وہ بولی۔اے ہے۔کیا اب میرے ہاں اولاد ہو گی جبکہ میں بڑھیا ہوں۔اور یہ میرا شوہر بھی بوڑھا ہو چکا ہے۔یہ البتہ بڑی عجیب بات ہے۔انہوں نے کہا۔کیا تم اللہ کی قدرت سے تعجب کرتی ہو؟۔اے اہل بیت (ابراہیمؑ کی بیوی)!۔تم پر تو اللہ کی رحمت اور اس کی برکتیں ہیں۔ بلا شبہ وہ بڑا قابل تعریف نہایت اونچی شان والا ہے۔

سورۃ القصص میں اہل بیت کا لفظ حضرت موسیٰؑ کی والدہ کے لئے۔ ارشادِ باری تعالیٰ

وَأَصْبَحَ فُؤَادُ أُمِّ مُوسَىٰ فَٰرِغًا ۖ إِن كَادَتْ لَتُبْدِى بِهِۦ لَوْلَآ أَن رَّبَطْنَا عَلَىٰ قَلْبِهَا لِتَكُونَ مِنَ ٱلْمُؤْمِنِينَ ﴿10﴾ وَقَالَتْ لِأُخْتِهِۦ قُصِّيهِ ۖ فَبَصُرَتْ بِهِۦ عَن جُنُبٍ وَهُمْ لَا يَشْعُرُونَ ﴿11﴾ وَحَرَّمْنَا عَلَيْهِ ٱلْمَرَاضِعَ مِن قَبْلُ فَقَالَتْ هَلْ أَدُلُّكُمْ عَلَىٰٓ أَهْلِ بَيْتٍ يَكْفُلُونَهُۥ لَكُمْ وَهُمْ لَهُۥ نَٰصِحُونَ ﴿12﴾ فَرَدَدْنَٰهُ إِلَىٰٓ أُمِّهِۦ كَىْ تَقَرَّ عَيْنُهَا وَلَا تَحْزَنَ وَلِتَعْلَمَ أَنَّ وَعْدَ ٱللَّهِ حَقٌّ وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُونَ ﴿13﴾ ع1

سورۃ القصص آیت ۱۰ تا ۱۳

اور موسیٰ کی ماں کا دل سخت بے قرار ہو گیا۔ اور قریب تھا کہ وہ اس راز کو فاش کر دیتی اگر ہم نے اس کے دل کو ڈھارس نہ دے دی ہوتی۔ یہ اس لئے کہ وہ (ہمارے وعدے پر) ایمان لانے والوں میں رہے۔ اور (موسیٰ کی ماں) نے اس (بچے) کی بہن سے کہا کہ تو اس کے پیچھے پیچھے چلی جا چنانچہ وہ اسے دور سے ہی دیکھتی رہی اور ان لوگوں کو بالکل خبر نہ ہوئی۔ اور ہم نے اس (بچے) پر دائیوں کے دودھ پہلے سے حرام کر دیئے تھے تو اس (بچے کی بہن) نے کہا کیا میں تم لوگوں کو ایک ایسے اہل بیت (اپنی ماں جو موسیٰؑ کی بھی والدہ تھیں) کے بارے بتاؤں جو تمہارے لئے اس کو پالیں اور وہ اس کے خیر خواہ بھی ہوں؟۔ اس طرح ہم نے اس (بچے کو) اس کی ماں کے پاس واپس پہنچا دیا تاکہ اس کی

آنکھ ٹھنڈی ہوں اور وہ غم نہ کھائے۔ اور یہ بھی جان لے کہ اللہ کا وعدہ سچا ہے لیکن بہت سارے لوگ یہ نہیں جانتے۔

سورۃ الاحزاب میں اہل بیت کا لفظ نبی ﷺ کی ساری بیویوں کے لئے۔ ارشادِ باری تعالیٰ

يَٰٓأَيُّهَا ٱلنَّبِىُّ قُل لِّأَزْوَٰجِكَ إِن كُنتُنَّ تُرِدْنَ ٱلْحَيَوٰةَ ٱلدُّنْيَا وَزِينَتَهَا فَتَعَالَيْنَ أُمَتِّعْكُنَّ وَأُسَرِّحْكُنَّ سَرَاحًا جَمِيلًا ﴿28﴾ وَإِن كُنتُنَّ تُرِدْنَ ٱللَّهَ وَرَسُولَهُۥ وَٱلدَّارَ ٱلْءَاخِرَةَ فَإِنَّ ٱللَّهَ أَعَدَّ لِلْمُحْسِنَٰتِ مِنكُنَّ أَجْرًا عَظِيمًا ﴿29﴾ يَٰنِسَآءَ ٱلنَّبِىِّ مَن يَأْتِ مِنكُنَّ بِفَٰحِشَةٍ مُّبَيِّنَةٍ يُضَٰعَفْ لَهَا ٱلْعَذَابُ ضِعْفَيْنِ ۚ وَكَانَ ذَٰلِكَ عَلَى ٱللَّهِ يَسِيرًا ﴿30﴾ وَمَن يَقْنُتْ مِنكُنَّ لِلَّهِ وَرَسُولِهِۦ وَتَعْمَلْ صَٰلِحًا نُّؤْتِهَآ أَجْرَهَا مَرَّتَيْنِ وَأَعْتَدْنَا لَهَا رِزْقًا كَرِيمًا ﴿31﴾ يَٰنِسَآءَ ٱلنَّبِىِّ لَسْتُنَّ كَأَحَدٍ مِّنَ ٱلنِّسَآءِ ۚ إِنِ ٱتَّقَيْتُنَّ فَلَا تَخْضَعْنَ بِٱلْقَوْلِ فَيَطْمَعَ ٱلَّذِى فِى قَلْبِهِۦ مَرَضٌ وَقُلْنَ قَوْلًا مَّعْرُوفًا ﴿32﴾ وَقَرْنَ فِى بُيُوتِكُنَّ وَلَا تَبَرَّجْنَ تَبَرُّجَ ٱلْجَٰهِلِيَّةِ ٱلْأُولَىٰ ۖ وَأَقِمْنَ ٱلصَّلَوٰةَ وَءَاتِينَ ٱلزَّكَوٰةَ وَأَطِعْنَ ٱللَّهَ وَرَسُولَهُۥٓ ۚ إِنَّمَا يُرِيدُ ٱللَّهُ لِيُذْهِبَ عَنكُمُ ٱلرِّجْسَ أَهْلَ ٱلْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيرًا ﴿33﴾ وَٱذْكُرْنَ مَا يُتْلَىٰ فِى بُيُوتِكُنَّ مِنْ ءَايَٰتِ ٱللَّهِ وَٱلْحِكْمَةِ ۚ إِنَّ ٱللَّهَ كَانَ لَطِيفًا خَبِيرًا ﴿34﴾ ع4

سورۃ الاحزاب آیت ۲۸ تا ۳۴

اے نبیؐ اپنی بیویوں سے کہہ دو کہ اگر تم دنیا کی زندگی اور اس کی زینت و آرائش چاہتی ہو۔ تو آؤ میں تمہیں کچھ مال دے دوں اور اچھی طرح سے رخصت کر دوں۔ اور اگر تم اللہ اور اس کے رسول اور آخرت کا گھر (یعنی بہشت) چاہتی ہو تو جو تم میں نیکوکار ہیں اُن کے لئے اللہ نے اجر عظیم تیار کر رکھا ہے۔ اے نبی کی بیویو!۔ تم میں سے جو کوئی بے حیائی اور برائی کرے گی۔ تو اس کو دگنی سزا دی جائے گی۔ اور یہ (بات) اللہ پر نہایت آسان ہے۔ اور تم میں سے جو اللہ اور اس کے رسول کی فرمانبردار رہے گی۔ اور عمل نیک کرے گی۔ ہم اس کو دگنا ثواب دیں گے۔ اور ہم نے اس کے لئے عزت کی روزی تیار کر رکھی ہے۔ اے نبیؐ کی بیویو!۔ تم عام عورتوں کی طرح نہیں ہو۔ اگر تم متقی رہنا چاہتی ہو۔ تو کسی (اجنبی سے) نرم لہجے میں بات نہ کیا کرو۔ کہیں وہ شخص جس کے دل میں کسی طرح کا مرض ہو۔ کوئی طمع (نہ) لگا بیٹھے۔ اور ان سے مناسب و معقول بات ہی کیا کرو۔ اور اپنے گھروں میں قرار پکڑے رہو اور زمانۂ جاہلیت جیسا اظہارِ تجمل نہ کرتی پھرو۔ اور نماز پڑھتی رہو اور زکوٰۃ دیتی رہو اور اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرتی رہو۔ اے اہل بیت (نبیؐ کی بیویو)!۔ بیشک اللہ تم سے بس ناپاکی (کا ہر میل کچیل) دور کر دینا اور تمہیں بالکل پاک صاف کر دینا چاہتا ہے۔ اور تمہارے گھروں میں اللہ کی جو آیات پڑھی جاتی ہیں اور حکمت (کی جو باتیں ہوتی ہیں) ان کو یاد رکھو۔ بیشک اللہ بڑا باریک بیں اور بہت باخبر ہے۔

اب ازواج مطہرات ؓ کو اہل بیت نہ سمجھنے والے اس بات پر بھی ذرا غور کریں کہ آیت ۲۸ تا ۳۴ پورا رکوع ہے۔اس رکوع میں سات آیات ہیں۔ان آیات میں نبی ﷺ کی ازواج مطہرات کو کس کس آیت میں اور پورے رکوع میں کتنی بار مخاطب کیا گیا ہے۔دیکھئے اس بات کا جواب۔

آیت نمبر ﴿28﴾ میں ہے۔۔۔۔۔۔ يَٰٓأَيُّهَا ٱلنَّبِيُّ قُل لِّأَزْوَٰجِكَ

آیت نمبر ﴿30﴾ میں ہے۔۔۔۔۔۔ يَٰنِسَآءَ ٱلنَّبِيِّ

آیت نمبر ﴿32﴾ میں ہے۔۔۔۔۔۔ يَٰنِسَآءَ ٱلنَّبِيِّ

آیت نمبر ﴿33﴾ میں ہے۔۔۔۔۔۔ أَهْلَ ٱلْبَيْتِ

سات آیات میں سے چار میں نبی ﷺ کی بیویوں سے خطاب ہے۔جس کا صاف صاف مطلب یہ بنتا ہے۔کہ اللہ جل شانہ کے علم میں تھا کہ خائن لوگ خیانت سے باز نہیں آئیں گے۔اور اس اعزاز پر ڈاکہ زنی کرنے کی کوشش کریں گے۔اس لیے ان آیات میں پورے چار جگہ پر ان کو مخاطب کرکے اس پورے رکوع کو نبی ﷺ کی بیویوں کے نام کر دیا۔

آیئے۔اب مزید وضاحت کے لیے ایک اور طرح سے ان آیات کا تجزیہ کرکے دیکھتے ہیں کہ نبی ﷺ کی ازواج مطہرات کے لیے آیت نمبر ﴿28﴾ میں ذکر ہے

نبی ﷺ کی ازواج مطہرات کے لیے آیت نمبر ﴿29﴾ میں ذکر ہے

نبی ﷺ کی ازواج مطہرات کے لیے آیت نمبر ﴿30﴾ میں ذکر ہے

نبی ﷺ کی ازواج مطہرات کے لیے آیت نمبر ﴿31﴾ میں ذکر ہے

نبی ﷺ کی ازواج مطہرات کے لیے آیت نمبر ﴿32﴾ میں ذکر ہے

اب یہ بات کسی کو عجیب نہیں لگتی کہ۔

آیت نمبر ﴿33﴾ کا آدھا حصہ نبی ﷺ کی ازواج مطہرات کے لیے ہو اور اسی آیت نمبر ﴿33﴾ کا آدھا حصہ بغیر کسی قرآنی وضاحت کے خود سے دوسری طرف مڑ جائے۔

یہاں مڑ جائے نہیں بلکہ خود اختراعی سے موڑ دیا جائے کہنا چاہیئے۔

یاد رکھیں۔ اس کو دوسری طرف موڑ دینے کی وضاحت قرآن میں کسی جگہ نہیں ہے۔ اور نہ ہی کوئی حدیث یہ طاقت رکھتی ہے کہ اللہ کا دیا ہوا یہ اعزاز نبی ﷺ کی ازواج سے ہٹا کر کسی دوسری طرف موڑ دے۔ اگر کوئی ایسا کرتا ہے تو وہ خائن کہلائے گا۔

جبکہ اس سے اگلی آیت نمبر ﴿34﴾ میں پھر نبی ﷺ کی ازواج مطہرات کا ذکر کیا گیا ہو۔

نوٹ:۔ یہ آیت نمبر ﴿33﴾ پر آدھے میں بغیر کسی قرآنی وضاحت کے خود سے مڑ کے آیت نمبر ﴿34﴾ پر پھر واپس آ جانا۔ بالکل سمجھ سے بالاتر ہے۔

قرآن کے حوالے سے تو۔۔ کوئی عقل کا اندھا ہی ہوگا جسے یہ ہیر پھیر نظر نہ آئے۔ جس میں لوگوں کو بے وقوف بناتے ہوئے یہ کہہ دیا جائے کہ۔ اس آیت کا شانِ نزول تو ازواج مطہراتؓ بالکل نہیں۔ بلکہ صرف پانچ ہی ہستیاں ہیں۔ جو کہ نبی ﷺ سمیت حضرت علیؓ۔ حضرت فاطمہؓ۔ حضرت حسنؓ اور حضرت حسینؓ ہیں۔ ان سب ہستیوں کی شان سے قطعی انکار نہیں۔ وہ اپنی جگہ پر ہے۔ لیکن قرآنی آیات پر ڈاکہ زنی سے ان کی شان کو بڑھاوا دینا کہاں کا انصاف ہے۔

اس لیے کہ قرآن اللہ کا کلام ہے۔اور اس سے بڑھ کر کوئی بھی کلام نہیں ہو سکتا ہے۔اور قرآن حرف آخر کی حیثیت رکھتا ہے۔اس کی ایک آیت کا انکار پورے قرآن سے انکار ہے۔جو کفر کے درجے تک لے جاتا ہے۔دیکھئے آیات۔

إِنَّهُۥ لَقَوْلٌ فَصْلٌ ﴿13﴾ لا وَمَا هُوَ بِٱلْهَزْلِ ﴿14﴾ ط إِنَّهُمْ يَكِيدُونَ كَيْدًا ﴿15﴾ لا وَأَكِيدُ كَيْدًا ﴿16﴾ ج صلے فَمَهِّلِ ٱلْكَٰفِرِينَ أَمْهِلْهُمْ رُوَيْدًا ﴿17﴾ ع1

سورۃ الطارق آیت ۱۳ تا ۱۸

یقیناً یہ کلام پاک حرفِ آخر (یعنی قطعی فیصلہ کن) ہے۔ اور کوئی ہنسی مذاق کی بات نہیں ہے۔ البتہ یہ لوگ تو اپنی چالیں چلنے میں لگے ہیں۔ اور میں بھی ایک تدبیر کر رہا ہوں۔ پس تم کافروں کو (اپنی چالیں چلنے کے لئے) کچھ وقت (اور) تھوڑی سی چند روزہ مہلت دے دو۔

شروع مضمون سے اب تک کی آیات میں اہل بیت کا لفظ صرف عورتوں کے لئے استعمال ہوا ہے۔اور عام طور پر بھی جب لفظ گھر والے استعمال کیا جاتا ہے تو اس سے مراد عورتیں ہی ہوتا ہے۔اور خصوصاً یہ سورۃ الاحزاب کا پورا رکوع نبی ﷺ کی بیویوں کے لئے ہی نازل ہوا۔اس میں خاص طور پر یہ جو ذکر ہے کہ

اے اہل بیت!۔بے شک اللہ تم سے ناپاکی (کاہر میل کچیل) دور کردینا۔اور تمہیں بالکل پاک صاف کردیناچاہتا ہے۔

اور جن کواللہ جل شانہ پاک کردے توکیاان کی پاکیزگی میں کسی اشکال کی گنجائش رہ سکتی ہے؟

واپس

اب صرف ان روایات کو دیکھتے ہیں جن میں سورۃالاحزاب کی ان آیات کے حوالے سے بات کی گئی ہے

حدیث میں ام سلمہؓ سے روایت ہے۔کہ نبی ﷺ میرے گھر میں تھے کہ یہ آیت نازل ہوئی(سورۃ الاحزاب آیت ۳۳)آپ ﷺ نے حضرت علیؓ۔فاطمہؓ۔حسنؓ۔حسینؓ کو بلوایااورانہیں ایک چادر کے نیچے اکٹھا کرکے دعا کی کہ اللہ یہ میرے اہل بیت ہیں۔ان سے پلیدی کو دور فرمادےاورانہیں پاک کردے۔ام سلمہؓ کہتی ہیں کہ میں دہلیزپر بیٹھی تھی۔میں نے عرض کی کہ کیامیں اہل بیت نہیں۔آپ ﷺ نے فرمایاتم خیر کی طرف ہو تم ازواج النبی ہو۔(قرآن مین خطاب بھی ازواج کو ہے)

(تاریخ بغداد10ص278، شواہدالتنزیل2ص38/657-2ص139/774،تنبیہ الخواطر1ص23

مختلف مضمون کے ساتھ ایک اور حدیث میں بھی روایت ہے۔۔ کہ نبی ﷺ میرے گھر میں تھے کہ یہ آیت نازل ہوئی (سورۃ الاحزاب آیت ۳۳) آپ ﷺ نے حضرت علیؓ۔ فاطمہؓ۔ حسنؓ۔ حسینؓ کو بلوایا ان چاروں کو اپنی کمبل پر بٹھایا اور پھر کمبل کے چاروں کونے اکٹھے کرکے انہیں بائیں ہاتھ میں پکڑا۔ اور دائیں ہاتھ سے اللہ کی طرف اشارہ کیا۔ اور فرمایا کہ اللہ یہ میرے اہل بیت ہیں۔ ان سے پلیدی کو دور فرمادے اور انہیں پاک کردے۔

(تفسیر طبری ۲۲ص ۷)۔۷

ایک اور حدیث میں بھی ام سلمہؓ سے ہی روایت ہے مگر مضمون کچھ مختلف ہے

ام سلمیؓ فرماتی ہیں کہ نبی اللہ ﷺ میرے گھر تشریف لائے تو مجھے فرمایا کہ میرے پاس کسی کو نہ آنے دینا۔ علیؓ آئے تو میں نہ روک سکی۔ پھر فاطمہؓ آئی تو میں ان کو والد کے پاس جانے سے نہ روک سکی۔ پھر حسنؓ آئے تو میں ان کو بھی نہ روک سکی۔ حسین آئے تو میں ان کو بھی نہ روک سکی۔ جب یہ سارے نبی ﷺ کے بستر پر جمع ہو گئے تو نبی ﷺ نے ان کو کمبل اڑایا جسے خود بھی اوڑھے ہوئے تھے۔ پھر دعا کی کہ یہ بھی میرے اہل بیت ہیں ان سے پلیدی دور کر اور انہیں پاک کر۔ تو جب یہ بچھونے پر اکٹھے ہو گئے تو تب یہ آیت اتری (سورۃ الاحزاب آیت ۳۳) میں نے عرض کیا کہ مجھے بھی شامل کر لیجئے۔ واللہ مجھے چین نہیں آئے گا۔ مگر آپ ﷺ نے فرمایا تم خیر پر ہی ہو

(تفسیر طبری ۲۲ص ۸)۔۸

سورۃ الاحزاب آیت نمبر ۳۳ کا آدھا حصہ جن بنیادی روایات کے بل بوتے پر موڑا جاتا ہے۔

وہ بھی اور ان سے ملتی جلتی دو عدد روایات اور بھی ہیں۔ جن کے بیان کرنے والے راویوں جو۔ محمد بن سائب۔ حسن ابن عطیہ۔ فضیل ابن مرزوق۔ شہر بن حوشب۔ عطیہ الکوفی۔ جوزجانی۔ ابو سعید کلبی۔ خالد بن مخلد۔ عبداللہ بن عبدالقدوس۔ سعید بن زربی۔ عبدالحمید بن بہرام۔ حمد بن حمید الرازی۔ وکیع۔ ابو کدینہ ہیں۔ ان کو کئی طرح سے قابلِ اعتماد نہیں مانا گیا۔ ان کی بات کو حجت نہیں تسلیم کیا گیا۔ ان میں سے بعض رافضی تھے۔ بعض کو تو کذاب تک کہہ دیا گیا۔ یہ تو تب پتہ چلتا ہے کہ جب کوئی حدیث محدثین کرامؒ کے وضع کردہ ان تحقیقی علوم کی چھلنیوں سے گزاری جاتی ہے۔ جو اس کی قلعی اور ملمع سازی کو کھول کر رکھ دیتی ہے۔

اس بارے مولانا حبیب احمد کیرانویؒ (مصنف اظہارِ حق) جو لکھتے ہیں اس کا لبِ لباب کچھ یوں ہے کہ جس روایت میں امِ سلمیٰؓ نے کہا کہ کیا میں اہل بیت میں سے نہیں؟۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا تم خیر کی طرف ہو تم ازواج النبی ہو۔ اس پر ہی ان کا جھوٹ پکڑا جاتا ہے۔ صرف درمیان سے ایک جملہ پکڑ کر جھوٹ کا جو قلعہ تعمیر کیا گیا ہے وہ دھڑام سے منہدم ہو جاتا ہے۔ صاف پتہ چلتا ہے کہ اس آیت

میں مخاطب ہی نبی ﷺ کی بیویاں ہیں۔اور وہ عربی سے اچھی طرح واقف تھیں۔پھر جب اللہ نے انہیں وہ مقام پہلے ہی قرآن میں عطا فرما دیا ہے۔تو پھر انہیں نبی ﷺ سے یہ پوچھنے کی ضرورت کیوں پڑی؟۔ کہ کیا میں اہل بیت میں سے نہیں؟۔کیا ان کا اللہ پر ایمان متزلزل تھا۔یا پھر قرآن کی آیات پر اعتبار نہیں تھا؟۔

یہ بات بھی قابل غور ہے جو مولانا حبیب احمد کیرانویؒ نے لکھی ہے۔ان ہی کی تحقیق کو سلسیس انداز مین پیش کرتا ہوں کہ نبی کریم ﷺ عرب تھے اور قرآن عربی میں نازل ہو رہا تھا۔جس میں اللہ پاک تو کہہ رہے ہیں کہ یہ احکامات اس لئے نازل کیے جا رہے ہیں کہ اے نبیؐ کے اہلِ بیت۔تم ان پر عمل کرکے پاک صاف رہ سکو۔اب اگر نبی ﷺ نے کمبل میں لپٹے ہوؤں کے بارے کچھ کہنا ہی تھا تو پہلے ان چہار تن کو کہتے کہ تم بھی میرے گھر والے ہو لہٰذا ان احکامات پر چل کر تم بھی پاک صاف ہو جاؤ۔پھر اللہ سے ان کی پاکی پر دعا کرتے۔اب بغیر ان سے کچھ کہے اللہ سے دعا کرنے کا مقصد تو یہ لگتا ہے۔کہ باقی تو عمل کرکے پاک ہوں گے۔ان چار کو عمل کرنے کی ضرورت نہیں۔اور بغیر پاکی والے احکامات کو پورا کیے ہی پاک کر دیجئے۔

اس کی قلعی یوں بھی کھل جاتی ہے کہ جب حضرت علیؓ۔حضرت فاطمہؓ۔حضرت حسنؓ اور حضرت حسینؓ کو بلا کر چادر میں لپیٹ کر اللہ جل شانہ سے دعا کی کہ اے اللہ یہ بھی میرے اہل بیت ہیں ان کو بھی پاک کر دے۔تو انصاف کا یہ تقاضا تھا کہ دوسری بیٹیوں نواسے نواسیوں اور دامادوں کو اور اسامہ

بن زیدؓ بھی بلا لیتے۔ اگر وہ وہاں موجود نہیں تھے تو چادر میں لپیٹے بغیر کم سے کم نام ہی لے سکتے تھے۔ کیا کوئی یہ گمان کر سکتا ہے کہ ان سے یہاں ناانصافی ہو گئی کہ وہ ایک طرف جھک گئے؟۔ یہ نبیؐ کا عمل نہ ہوتا تو شاید کوئی کچھ بھی کہہ سکتا تھا۔ مگر نبی ﷺ کے بارے ایسا سوچنا بھی گناہ ہے۔ جبکہ ۵ ہجری میں نبی ﷺ کی بیویوں کے علاوہ درج ذیل پیارے حیات تھے۔

بیٹیوں میں:

۱۔ حضرت ام کلثومؓ ۲۔ حضرت فاطمہؓ

دامادوں میں:

۱۔ حضرت عثمانؓ ۲۔ حضرت علیؓ

نواسوں میں:

۱۔ علی بن ابی العاصؓ ۲۔ عبداللہ بن عثمانؓ ۳۔ حسنؓ بن علیؓ ۴۔ حسینؓ بن علیؓ

نواسیوں میں:

۱۔ امامہ بنت ابوالعاصؓ ۲۔ ام کلثوم بنت علیؓ ۳۔ زینب بنت علیؓ

اگر بالفرض ان روایات کو صحیح مان بھی لیا جائے

تو پھر اہلِ بیت کی دو اقسام ہو جائیں گی۔ ایک تو

حقیقی اہلِ بیت جن کا ذکر قرآنِ کریم کی سورۃ الاحزاب کے چوتھے رکوع میں آ گیا۔

اور دوسرے

مجازی اہلِ بیت۔ جن کے لئے سورۃ الاحزاب کی آیات اترنے کے بعد خاص کر دعا کی گئی۔ یعنی ایک اعزازی خطاب دیا گیا۔

اب سادہ لفظوں میں حقیقت اور مجازت کا فرق بھی سمجھ لیجئے

حقیقت۔ حقیقت وراثت میں منتقل ہوتی رہتی ہے یعنی آئندہ نسلوں تک چلتی رہتی ہے۔ جیسے کہ شیر کی اولاد۔ آئندہ آنے والی ساری نسلوں تک شیر ہی رہے گی۔

مجازت۔ مجازت وراثت میں منتقل نہیں ہوتی۔ یعنی آئندہ نسلوں تک نہیں چلتی۔ جیسے کہ کسی بہادر انسان کو اس کی بہادری کی وجہ سے شیر کا اعزازی خطاب ملا ہو۔ تو صرف اسی تک محدود رہے گا۔ اس کی اولاد اس خطاب سے محروم ہو گی۔ یعنی یہ اعزازی خطاب اس کی آئندہ نسلوں میں منتقل نہیں ہوگا۔ کیونکہ بہادری کا کارنامہ تو صرف اس نے کیا تھا اس کی اولاد میں سے کسی نے نہیں۔

اب اگر اہل بیت کے بارے بیان کردہ ان حدیثوں کو صحیح مان لیا جائے تو **حقیقت** اور **مجازت** جمع کرنے پر اہلِ بیت ہوں گے

صرف نبی ﷺ کی بیویاںؓ۔ حضرت علیؓ۔ حضرت فاطمہؓ۔ حضرت حسنؓ اور حضرت حسینؓ

کچھ روایات کے مطابق اسامہ بن زیدؓ بھی مجازت میں آجاتے ہیں۔

اور **مجازت کے اصول کو مدِ نظر رکھتے ہوئے**۔ حضرت علیؓ۔ حضرت حسنؓ۔ حضرت حسینؓ اور اسامہ بن زیدؓ کی اولاد میں کسی کو اہلِ بیت نہیں کہہ سکتے۔ گو کہ ان کا مقام اپنی جگہ پر بہت معزز و معتبر ہے۔

اور اگر ان حدیثوں پر اعتراضات کی وجہ سے ان کو تسلیم نہ کیا جائے۔ تو اہلِ بیت ہوں گی۔

صرف نبی ﷺ کی بیویاں۔

جب یہ آیات نازل ہوئیں۔ تو بی بی خدیجہؓ حیات نہیں تھیں۔ اس کے باوجود وہ اہلِ بیت سے خارج نہیں۔ اور چونکہ سب بیویوںؓ کو نکاح کی ممانعت تھی۔ ان کی نرینہ اولاد نہ ہونے کی بنا پر یہ کہنا غلط نہ ہوگا کہ۔

آج کوئی بھی اپنے آپ کو اہلِ بیت نہیں کہہ سکتا۔

یہ اعزاز صرف ازواج مطہراتؓ کے لئے خاص ہے۔

واپس

اور نبی ﷺ نے جو وصیت کی تھی کہ میرے بعد میرے اہلِ بیت کا خیال رکھنا وہ صرف اپنی اہل بیت بیویوں کے بارے میں تھی۔ کیونکہ جب نبی ﷺ اس دنیا فانی سے رخصت ہوئے تو آپ ﷺ کے نکاح میں دس بیویاں موجود تھیں۔ جن سے کوئی بھی کبھی بھی نکاح نہیں کر سکتا تھا۔ جیسا کہ درج ذیل آیت میں مذکور ہے۔

يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُواْ لَا تَدۡخُلُواْ بُيُوتَ ٱلنَّبِيِّ إِلَّآ أَن يُؤۡذَنَ لَكُمۡ إِلَىٰ طَعَامٍ غَيۡرَ نَٰظِرِينَ إِنَىٰهُ وَلَٰكِنۡ إِذَا دُعِيتُمۡ فَٱدۡخُلُواْ فَإِذَا طَعِمۡتُمۡ فَٱنتَشِرُواْ وَلَا مُسۡتَـٔۡنِسِينَ لِحَدِيثٍۚ إِنَّ ذَٰلِكُمۡ كَانَ يُؤۡذِي ٱلنَّبِيَّ فَيَسۡتَحۡيِۦ مِنكُمۡۖ وَٱللَّهُ لَا يَسۡتَحۡيِۦ مِنَ ٱلۡحَقِّۚ وَإِذَا سَأَلۡتُمُوهُنَّ مَتَٰعٗا فَسۡـَٔلُوهُنَّ مِن وَرَآءِ حِجَابٖۚ ذَٰلِكُمۡ أَطۡهَرُ لِقُلُوبِكُمۡ وَقُلُوبِهِنَّۚ وَمَا كَانَ لَكُمۡ أَن تُؤۡذُواْ رَسُولَ ٱللَّهِ وَلَآ أَن تَنكِحُوٓاْ أَزۡوَٰجَهُۥ مِنۢ بَعۡدِهِۦٓ أَبَدًاۚ إِنَّ ذَٰلِكُمۡ كَانَ عِندَ ٱللَّهِ عَظِيمًا ﴿53﴾

سورۃ الاحزاب آیت ۵۳

اے ایمان والو!۔ نبی کے گھروں میں بلا اجازت نہ جایا کرو۔ مگر ایسی صورت میں کہ تم کو کھانے کے لئے بلایا جائے۔ اور اس کے پکنے کا انتظار بھی نہ کرنا پڑے۔ لیکن جب تمہاری دعوت کی جائے تو جاؤ اور جب کھانا کھا چکو تو منتشر ہو جاؤ۔ اور وہیں پر باتوں میں جی لگا کے نہ بیٹھ جاؤ۔ البتہ یہ بات نبی کو تکلیف دیتی ہے۔ اور وہ تم سے (کہتے ہوئے) عار کرتا ہے۔ لیکن اللہ حق بات کہنے میں نہیں شرماتا۔ اور جب تم اہلِ بیت سے کوئی سامان مانگو تو پردے کے پیچھے سے مانگو۔ یہ تمہارے اور ان کے دلوں کے لئے بہت پاکیزگی کا باعث ہے۔ اور تمہارے لئے یہ جائز نہیں کہ رسول اللہ کو تکلیف دو۔ اور نہ ہی یہ (جائز ہے) کہ اس کے بعد کبھی بھی اس کی بیویوں سے نکاح کرو۔ بے شک یہ اللہ کے نزدیک بہت بڑا (گناہ) ہے۔

چونکہ نبی ﷺ کی بیویوں کو نبیؐ کے بعد کسی سے بھی نکاح کرنے سے منع کر دیا تھا۔اور جو نکاح نہ کرے۔معاشرے کے شر پسند عناصر ان کے خلاف صف آرا ہو جاتے ہیں۔اسی لئے نبی ﷺ نے صرف یاد دھانی کرائی کہ اس پر بھی توجہ دینا۔کہیں بھول نہ جانا اور یاد رکھنا

أَلَا أَيُّهَا النَّاسُ، فَإِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ يُوشِكُ أَنْ يَأْتِيَ رَسُولُ رَبِّي فَأُجِيبَ، وَأَنَا تَارِكٌ فِيكُمْ ثَقَلَيْنِ، أَوَّلُهُمَا كِتَابُ اللهِ فِيهِ الْهُدَي وَالنُّورُ، فَخُذُوا بِكِتَابِ اللهِ وَاسْتَمْسِكُوا بِهِ، فَحَثَّ عَلٰي كِتَابِ اللهِ وَرَغَّبَ فِيهِ، ثُمَّ قَالَ: وَأَهْلُ بَيْتِي أُذَكِّرُكُمُ اللهَ فِي أَهْلِ بَيْتِي، أُذَكِّرُكُمُ اللهَ فِي أَهْلِ بَيْتِي، أُذَكِّرُكُمُ اللهَ فِي أَهْلِ بَيْتِي۔

ترجمہ:۔اے لوگو! میں بے شک انسان ہوں۔قریب ہے کہ میرے رب کا قاصد میرے پاس آئے اور میں اس کی دعوت قبول کرلوں۔میں تم میں دو بھاری چیزیں چھوڑ کر جارہا ہوں ! ان دو میں سے پہلی اللہ کی کتاب ہے جس میں ہدایت اور نور ہے۔پس تم اللہ کی کتاب کو اختیار کرو اور اسے مضبوطی سے تھام لو۔" نبی ﷺ نے کتاب اللہ پر عمل کرنے کے لیے لوگوں کو اُبھارا اور انہیں رغبت دلائی، پھر فرمایا: (دوسری چیز) میرے اہلِ بیت ہیں۔میں

تمہیں اپنے اہلِ بیت کے بارے میں اللہ کی یاد دلاتا ہوں۔ میں تمہیں اپنے اہلِ بیت کے بارے میں اللہ کی یاد دلاتا ہوں (یعنی اللہ سے ڈرتے رہنا اور میرے اہلِ بیت کا خیال رکھنا)۔

[صحیح مسلم، رقم: ۲۴۰۸، ۶۲۲۵]

کہ میرے بعد کہیں ان پر ظلم و ستم نہ ہونے لگے اور مصیبتوں کے پہاڑ نہ ٹوٹ پڑیں۔ صحابہ کرامؓ نے بھی اس ذمہ داری کا حق ادا کر دیا۔ ان کے دور میں کسی منافق کی اتنی ہمت نہ پڑتی تھی کہ ان کے خلاف منہ کھول سکے۔ ان کے بعد سے لے کر آج تک ایسے لوگ موجود رہے ہیں جو ان کی شان میں گستاخیاں کرنے والوں سے نپٹتے رہے ہیں۔ اب یہ ساری امت کی ذمہ داری ہے کہ ازواج مطہراتؓ کا خیال رکھتے ہوئے ان پر ہر کیچڑ اچھالنے والے کا منہ بند کرے ۔ کیونکہ وہی حقیقی اہل بیت ہیں۔ اور انہی کے بارے اللہ سے ڈرتے رہنے کی بات ہوئی ہے۔

واپس

نبی ﷺ کی ساری بیویوں کو سب مومنوں کی مائیں یعنی امہات المومنینؓ کہا گیا ہے ۔ دوسرے لفظوں میں اللہ جل شانہ نے ان کو ساری امت کے لئے عظیم ماؤں کا درجہ دے دیا۔ جو اپنی سگی ماں کے درجے سے بھی کہیں زیادہ ہے۔ یہ اعزاز بھی صرف انہی کو حاصل ہے۔ دیکھئے ارشادِ باری تعالیٰ۔

ٱلنَّبِىُّ أَوْلَىٰ بِٱلْمُؤْمِنِينَ مِنْ أَنفُسِهِمْ ۖ وَأَزْوَٰجُهُۥٓ أُمَّهَٰتُهُمْ ۗ وَأُو۟لُوا۟ ٱلْأَرْحَامِ بَعْضُهُمْ أَوْلَىٰ بِبَعْضٍ فِى كِتَٰبِ ٱللَّهِ مِنَ ٱلْمُؤْمِنِينَ وَٱلْمُهَٰجِرِينَ إِلَّآ أَن تَفْعَلُوٓا۟ إِلَىٰٓ أَوْلِيَآئِكُم مَّعْرُوفًا ۚ كَانَ ذَٰلِكَ فِى ٱلْكِتَٰبِ مَسْطُورًا ﴿6﴾

سورۃ الاحزاب آیت ٦

نبی تو مومنوں پر ان کی جانوں سے بھی زیادہ حق رکھتا ہے۔ اور نبی کی بیویاں ان سب (مومنوں) کی مائیں ہیں۔ اور رشتہ دار کتاب اللہ کی رو سے (ترکے میں) عام مومنوں و مہاجروں کی نسبت ایک دوسرے کے زیادہ حقدار ہیں۔ مگر یہ کہ تم اپنے دوستوں کے ساتھ احسان کرنا چاہو۔ یہ حکم کتاب (الٰہی) میں لکھ دیا گیا ہے۔

اسی وجہ سے اکثر ائمہ تفسیر نے اہل بیت سے مراد صرف ازواج مطہرات کو قرار دیا ہے۔ حضرت عکرمہ و مقاتلؓ نے بھی یہی فرمایا ہے اور سعید بن جبیر نے حضرت ابن عباسؓ سے بھی یہی روایت نقل کی ہے کہ انہوں نے آیت میں اہل بیت سے مراد ازواج مطہرات کو قرار دیا۔ اور استدلال میں یہ آیات پیش فرمائیں۔

وَقَرْنَ فِى بُيُوتِكُنَّ وَلَا تَبَرَّجْنَ تَبَرُّجَ ٱلْجَٰهِلِيَّةِ ٱلْأُولَىٰ ۖ وَأَقِمْنَ ٱلصَّلَوٰةَ وَءَاتِينَ ٱلزَّكَوٰةَ وَأَطِعْنَ ٱللَّهَ وَرَسُولَهُۥٓ ۚ إِنَّمَا يُرِيدُ ٱللَّهُ لِيُذْهِبَ عَنكُمُ ٱلرِّجْسَ أَهْلَ ٱلْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيرًا ﴿33﴾ ج وَٱذْكُرْنَ مَا يُتْلَىٰ فِى بُيُوتِكُنَّ مِنْ ءَايَٰتِ ٱللَّهِ وَٱلْحِكْمَةِ ۚ إِنَّ ٱللَّهَ كَانَ لَطِيفًا خَبِيرًا ﴿34﴾ ع4

اور اپنے گھروں میں قرار پکڑے رہو اور زمانۂ جاہلیت جیسا اظہارِ تجمل نہ کرتی پھرو۔ اور نماز پڑھتی رہو اور زکوٰۃ دیتی رہو اور اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرتی رہو۔ اے اہل بیت (نبیؐ کی بیویو) !۔ بیشک اللہ تم سے بس ناپاکی (کا ہر میل کچیل) دور کر دینا اور تمہیں بالکل پاک صاف کر دینا چاہتا ہے۔ اور تمہارے گھروں میں اللہ کی جو آیات پڑھی جاتی ہیں اور حکمت (کی جو باتیں ہوتی ہیں) ان کو یاد رکھو۔ بیشک اللہ بڑا باریک بیں اور بہت باخبر ہے۔

سورۃ الأحزاب آیت ۳۳۔۳۴

(رواہ ابن ابی حاتم وابن جریر)

اور ان سے پہلے والی آیت میں

يٰنِسَآءَ ٱلنَّبِيِّ لَسْتُنَّ كَأَحَدٍ مِّنَ ٱلنِّسَآءِ ۚ إِنِ ٱتَّقَيْتُنَّ فَلَا تَخْضَعْنَ بِٱلْقَوْلِ فَيَطْمَعَ ٱلَّذِى فِى قَلْبِهِۦ مَرَضٌ وَقُلْنَ قَوْلًا مَّعْرُوفًا ﴿32﴾ ج

اے نبیؐ کی بیویو !۔ تم عام عورتوں کی طرح نہیں ہو۔ اگر تم متقی رہنا چاہتی ہو تو کسی (اجنبی سے) نرم لہجے میں بات نہ کیا کرو کہیں وہ شخص جس کے دل میں کسی طرح کا روگ ہو کوئی طمع (نہ) لگا بیٹھے اور ان سے مناسب و معقول بات ہی کیا کرو۔

سورۃ الأحزاب آیت 32

یانساء النبی کے الفاظ سے خطاب بھی اس کا قرینہ ہے۔ حضرت عکرمہؓ تو بازار میں منادی کرتے تھے۔ کہ آیت میں اہلِ بیت سے مراد ازواج مطہرات ہیں۔ کیوں کہ یہ آیت اِن ہی کی شان میں نازل ہوئی ہے۔ اور فرماتے تھے کہ میں اس پر مباہلہ کرنے کے لیے بھی تیار ہوں۔

(معارف القرآن)

یہ بات بھی ذہن نشین رہے کہ نبی ﷺ کی بیویوں کا درجہ حضرت ابو بکر صدیقؓ کے علاوہ سارے صحابہ کرامؓ سے کہیں بڑھ کر ہے کیونکہ وہ ساری مسلمان امت کی مائیں ہیں تو صحابہ کرامؓ کی بھی مائیں ہیں۔ وہ اتنے اعلیٰ اور روشن مقام پر فائز ہیں کہ کیچڑ اچھالنے والوں کے لئے چاند پر تھوکنے کے مترادف ہو جاتا ہے جو کہ چاند تک کبھی نہیں پہنچ سکتا۔ واپس ان کے منہ پر ہی پڑتا ہے۔

اس سارے مضمون کا نتیجہ یہ ہے کہ

بلاشبہ قرآن کے مقابل کوئی بڑی سے بڑی روایت بھی کوئی وقعت نہیں رکھتی۔ بالکل بے حیثیت ہو کر رہ جاتی ہے۔ جبکہ شیعہ کی بنیاد ہی خود ساختہ اہلِ بیت پر ہے۔ جس پر ان آیات کی بدولت شدید۔ بھرپور اور کاری ضرب پڑ جاتی ہے۔ پھر اسی وجہ سے یہ لوگ حقیقی اہل بیت ازواج مطہراتؓ کی شان کو تسلیم نہیں کرتے۔ کہ پھر تو ان کی بنیاد ہی متزلزل ہو کر رہ جائے گی۔ شاید ان کے بڑے شیعوں سے غلط آیت کا انتخاب ہو گیا تھا۔ جب کہ اللہ رب العزت نے پہلے سے ہی دودھ پانی الگ کرنے کا اہتمام کیا ہوا تھا۔ دیکھئے آیت

لَّا يَأْتِيهِ ٱلْبَٰطِلُ مِنۢ بَيْنِ يَدَيْهِ وَلَا مِنْ خَلْفِهِۦ ۖ تَنزِيلٌ مِّنْ حَكِيمٍ حَمِيدٍ ﴿42﴾

سورۃ فصلت آیت 42

باطل اس (قرآن) کے پاس نہ تو سامنے سے آسکتا ہے اور نہ ہی پیچھے سے (پھٹک سکتا ہے)۔ یہ تو حکمت والے قابلِ حمد و ستائش (اللہ جل شانہ) کی طرف سے نازل کیا گیا ہے۔

واپس

شدید بھوک کی وجہ سے پیٹ پر پتھر باندھنا:

غزوۂ احزاب ہجرتِ مدینہ کے پانچویں سال ہوئی تھی۔ پورا عرب مدینہ پر چڑھ آیا تھا۔ یہود و مشرکین مکہ اور دیگر بہت سے قبائل۔ اسلام اور مسلمانوں کو صفحۂ ہستی سے نیست و نابود کرنے کا تہیہ کئے ہوئے تھے۔ یہ جنگ ان پر مسلط کی گئی تھی۔ ایک بڑا معرکہ درپیش تھا۔ رسول اللہ ﷺ کو دشمنوں کے ان ارادوں کی خبر ملی تو آپ ﷺ نے صحابہ کرامؓ سے مشورہ کیا۔ اس موقع پر حضرت سلمان فارسیؓ نے۔ جو کچھ عرصہ پہلے ہی ایمان لائے تھے۔ یہ تجویز پیش کی کہ فارس میں جب ہم اس طرح کے محاصرے کی صورت حال سے دوچار ہوتے تھے تو اپنے گرد خندق کھود لیتے تھے۔ یہ تجویز آپ ﷺ کو بہت پسند آئی۔ آپ ﷺ نے فوراً اس پر عمل درآمد کا حکم دے دیا۔ مدینہ کے بعض اطراف میں پہاڑیاں۔ پتھریلی زمین اور کھجور کے باغات تھے۔ ادھر سے حملے کا اندیشہ نہ تھا۔ جو حصہ کھلا ہوا تھا

ادھر خندق کھودنے کا منصوبہ بنایا گیا۔ دس دس افراد کے گروپ بنائے گئے اور انھیں چالیس چالیس ہاتھ خندق کھودنے کا حکم دیا گیا۔ تقریباً تین ہفتوں کی مسلسل جدوجہد کے بعد خندق تیار ہو گئی۔ رسول اللہ ﷺ بہ نفس نفیس صحابہ کرامؓ کے ساتھ خندق کی کھدائی میں شریک رہے۔ بعض مواقع پر۔ جب زیر زمین کوئی چٹان کھدائی میں رکاوٹ ڈالتی تھی اور صحابہ کرامؓ اسے توڑ نہیں پاتے تھے تو آپ ﷺ آگے بڑھتے تھے اور آپ ﷺ کی ایک ہی ضرب سے چٹان پاش پاش ہو جاتی تھی۔ مقابلے کی تیاری کے آغاز ہی میں خندق کی کھدائی کے دوران تین تین دن سے متواتر فاقہ بھی ہوا۔ کچھ صحابہ کرامؓ نے نبی ﷺ سے تذکرہ کیا کہ ان کے پچکے ہوئے پیٹوں پر پتھر بندھے ہوئے ہیں تو نبی ﷺ نے اپنے پیٹ سے کپڑا اٹھا کر دکھایا کہ ان کے پیٹ پر دو پتھر بندھے ہوئے تھے۔ یہ پتھر باندھنے والی بات سراسر

سمجھ سے باہر ہے کیونکہ ایک تو بھوک کی شدت۔ دوسرے کسّی و کدال یا پھاوڑے سے خندق کھودنے کا سخت کام اور پھر پیٹ پر پتھر باندھ کر اپنے آپ کو مزید تکلیف میں ڈالنا بلکہ زخمی تک کر لینے کے برابر ہے اور بالکل خلافِ عقل ہے۔ ایسی بات کا نبی ﷺ سے ظہور ہی ناممکن ہے جو عقل کے خلاف ہو۔ اور واقعتہً اس کے پیشِ نظر آپ ﷺ پر اعتراضات وارد ہوئے ہیں۔ ایسے ہی ہم مسلمان خود اسلام کے دشمنوں کو موقع دیتے ہیں کہ وہ آپ ﷺ کی ذات بابرکات پر توہین آمیز الفاظ سے حملہ کریں۔ آپ خود مشاہدہ کریں۔ اپنے پیٹ پر پتھر باندھیں اور کسّی و کدال یا پھاوڑا چلا کر دیکھیں تو

یقیناً مصیبت بڑھنے کا احساس ہو جائے گا اور پیٹ بھی زخمی کر بیٹھیں گے۔ یہ بات بھی قابلِ غور ہے کہ ایسے واقعات صرف نبی ﷺ اور صحابہ کرام کے دور کے ساتھ ہی کیوں منسوب ہیں۔ جبکہ ان کے بعد دنیا کے مختلف خطوں میں متعدد قحط سالی کے واقعات پیش آ چکے ہیں۔ جن میں بھوک کی شدت اس قدر بڑھی کہ لوگ مر بھی گئے مگر ان سے کوئی ایسا قصہ نہیں ملتا کہ فاقہ کشی کے باعث پیٹ پر پتھر باندھے گئے ہوں۔ علاوہ ازیں مسلمانوں میں بھی فاقہ کشی کے بہت سے واقعات پیش آتے رہے ہیں۔ پھر آج تک کسی مسلمان نے اس سنت پر عمل کیوں نہیں کیا۔ اگر یہ پتھر باندھنے والی بات مسّلم ثابت شدہ اور حقیقت پر مبنی ہوتی تو بعد والے ادوار میں بھی پتھر باندھے جاتے۔ لیکن ایسا کوئی واقعہ نہیں ملتا۔ اس سے صاف واضح ہو جاتا ہے کہ نبی ﷺ کے دور میں بھی پتھر باندھنے کا کوئی واقعہ نہیں ہوا۔ انہوں نے پتھر نہیں باندھے تھے بلکہ کپڑے کا پٹکا یا انگوچھا کس کر باندھا تھا۔ جسے باندھنے سے ایک تو پیٹ سکڑ جاتا ہے اور پھر کمر بھی کسی رہتی ہے جس سے بھوک کا احساس بھی کم ہو جاتا ہے اور کام بھی مستعدی سے کیا جا سکتا ہے۔ اور یہ بات عین عقل کے معیار پر پوری اترتی نظر آتی ہے جبکہ ایک نقطہ اسے عقل و خرد کی کسوٹی سے گرا دیتا ہے۔ حدیث میں لفظ حجر استعمال ہوا ہے جبکہ حجر کی (ر) کا نقطہ حذف ہو گیا یا کسی طرح سے مِٹ گیا۔ اور پھر یوں ہی کاپی ہوتا چلا آیا پھر اسی کو سچ ثابت کرنے کے لئے مختلف طرح کے حربے استعمال کئے گئے۔ حقیقت میں یہ لفظ حجز تھا جس کا مطلب کپڑے کا پٹکا یا انگوچھا ہے۔ اب درج ذیل حدیث میں حجر کی جگہ حجز لکھ پڑھ کر دیکھیں تو کسی

تاویل کی ضرورت نہیں پڑتی اور بات بھی بالکل صاف ہو جاتی ہے۔ پہلے حجر کے ساتھ لکھی گئی حدیث کے معانی دیکھیں

شَکَونَا اِلیٰ رَسُولِ اللّٰہِ صَلّی اللّٰہ علیہ وسلم الجُوْعَ وَرَفَعْنا عَن بُطُونِنَا عَنْ حَجَرِ حَجَرِ۔ فَرَفَعَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلّی اللّٰہ علیہ وسلم عَنْ حَجَرَیْنِ۔

ہم نے رسول اللہ ﷺ سے بھوک کی شکایت کی اور اپنے پیٹ کھول کر دکھائے۔ جن پر ایک ایک پتھر بندھا ہوا تھا۔ یہ سن کر آپ ﷺ نے اپنا شکم مبارک کھول کر دکھایا۔ اس پر دو پتھر بندھے ہوئے تھے۔

اب حجز کے ساتھ لکھی گئی حدیث کے معانی دیکھیں۔

شَکَونَا اِلیٰ رَسُولِ اللّٰہِ صَلّی اللّٰہ علیہ وسلم الجُوْعَ وَرَفَعْنا عَن بُطُونِنَا عَنْ حَجَزِ حَجَزِ۔ فَرَفَعَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلّی اللّٰہ علیہ وسلم عَنْ حَجَزَیْنِ۔

ہم نے رسول اللہ ﷺ سے بھوک کی شکایت کی اور اپنے پیٹ کھول کر دکھائے۔ جن پر ایک ایک کپڑے کا پٹکا بندھا ہوا تھا۔ یہ سن کر آپ ﷺ نے اپنا شکم مبارک کھول کر دکھایا۔ اس پر دو کپڑے کے پٹکے بندھے ہوئے تھے۔

اور روایات میں بھی جہاں جہاں حجر کا لفظ ہے اس کی (ر) پر نقطہ لگانے سے لا محالہ مطلب صاف ہو جاتا ہے۔یوں ایک شعر کے مصداق۔

ہم دعا لکھتے رہے وہ دغا پڑھتے رہے۔

ایک نقطے نے مجھے محرم سے مجرم کر دیا۔

نبی ﷺ اور صحابہ کرامؓ کی عزت و ناموس پر کیچڑ اچھالنے کا جو موقع غیر مسلموں کو مل رہا تھا اس کی بالکل نفی ہو جاتی ہے اور ان کے منہ بند ہو جاتے ہیں۔

کاش کہ ! یہ بات سب کے دل میں اتر جائے کہ نبی ﷺ اور صحابہ کرامؓ کی عزت و ناموس کسی بھی ایسی روایت سے زیادہ معتبر ہے جو عقل کے معیار پر پوری نہیں اتر پاتی۔

آج بھی ہم دیکھتے ہیں کہ کھیتوں میں کام کرنے والے یا سخت محنت مزدوری کرنے والے لوگ اپنے پیٹ پر کپڑے کا پٹکا یا انگوچھا کس کر باندھ لیتے ہیں تا کہ کام کرنے میں سہولت رہے اور تھکان کا احساس بھی کم ہو جائے۔اور جب کپڑے کا پٹکا یا انگوچھا باندھ لیا جائے تو اضافی وزن یعنی پتھر کی بالکل ضرورت نہیں رہتی۔

موت اور مرنے کے بارے:

اس بارے سب سے پہلے قرآن میں بیان شدہ اس حقانیت کا ذکر کرنا ضروری ہے کہ صرف اور صرف اللہ جل شانہ ہی زندۂ جاوید ہستی ہیں اور کوئی نہیں۔ سب مخلوقات کی موت کا وقت مقرر ہے۔ سب فانی ہیں۔ نبی ﷺ بھی اللہ کی پیدا کردہ مخلوق میں ہیں۔

وَتَوَكَّلْ عَلَى ٱلْحَيِّ ٱلَّذِى لَا يَمُوتُ وَسَبِّحْ بِحَمْدِهِۦ ۚ وَكَفَىٰ بِهِۦ بِذُنُوبِ عِبَادِهِۦ خَبِيرًا ﴿58﴾ ج لا

سورۃ الفرقان آیت 58

اور تم اسی زندۂ جاوید اللہ پر بھروسہ رکھو جو کبھی نہ مرے گا اور اس کی تعریف کے ساتھ تسبیح (یعنی شانِ ربِ الرّفیع کے اوصاف و کلمات) بیان کرتے رہو۔ اور وہی اپنے بندوں کے گناہوں کی ہر لحاظ سے خبر رکھنے والا کافی ہے۔

هُوَ ٱلْحَىُّ لَآ إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ فَٱدْعُوهُ مُخْلِصِينَ لَهُ ٱلدِّينَ ۗ ٱلْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ ٱلْعَٰلَمِينَ ﴿65﴾

سورۃ غافر آیت 65

وہی تو (لایموت) زندہ ہے اس کے سوا کوئی بھی عبادت کے قابل نہیں ہے پس دین (یعنی ساری عبادتیں) اس کے لئے خالص کرتے ہوئے اسی کو پکارو۔ ہر طرح کی تعریف (شکر) اللہ ہی کے لئے ہے جو سارے جہانوں کا رب ہے۔

كُلُّ مَنْ عَلَيْهَا فَانٍ ﴿26﴾ ج صلے وَيَبْقَىٰ وَجْهُ رَبِّكَ ذُو ٱلْجَلَٰلِ وَٱلْإِكْرَامِ ﴿27﴾ ج

سورۃ الرحمٰن آیت ۲۶۔۲۷

جو بھی اس (زمین وکائنات) میں ہے سب فنا ہونے والا ہے۔ اور تمہارے رب کا جاہ وجلال والا اور نہایت عزت واکرام والا چہرا ہی باقی رہنے والا ہے۔

نبی ﷺ کو تنبیہ و نصیحت پر چند قرآنی آیات۔

وَلَا تُصَلِّ عَلَىٰٓ أَحَدٍ مِّنْهُم مَّاتَ أَبَدًا وَلَا تَقُمْ عَلَىٰ قَبْرِهِۦٓ ۖ صلے إِنَّهُمْ كَفَرُوا۟ بِٱللَّهِ وَرَسُولِهِۦ وَمَاتُوا۟ وَهُمْ فَٰسِقُونَ ﴿84﴾

سورۃ التوبۃ آیت 84

اوران میں سے کوئی مرجائے تو کبھی بھی کسی پر نماز (جنازہ) نہ پڑھنا اور نہ ہی اس کی قبر پر کھڑے ہونا۔ بلاشبہ انہوں نے اللہ اور اس کے رسول سے کفر کیا اور مرے بھی تو نافرمانی کی حالت میں ہی مرے۔

قُلْ يَٰٓأَيُّهَا ٱلنَّاسُ إِن كُنتُمْ فِى شَكٍّ مِّن دِينِى فَلَآ أَعْبُدُ ٱلَّذِينَ تَعْبُدُونَ مِن دُونِ ٱللَّهِ وَلَٰكِنْ أَعْبُدُ ٱللَّهَ ٱلَّذِى يَتَوَفَّىٰكُمْ ۖ وَأُمِرْتُ أَنْ أَكُونَ مِنَ ٱلْمُؤْمِنِينَ ﴿104﴾

سورۃ یونس آیت 104

کہہ دو کہ اے بنی نوع انسان !۔اگر تمہیں میرے دین میں کسی طرح بھی شک ہے تو (آگاہ ہو جاؤ کہ) جن لوگوں کی تم اللہ کے علاوہ عبادت کرتے ہو میں ان کی عبادت بالکل نہیں کرتا۔ بلکہ میں تو اس اللہ کی عبادت کرتا ہوں جس کے قبضے میں تمہاری موت ہے۔اور مجھے تو یہی حکم ہوا ہے کہ ایمان والوں میں رہوں۔

وَلَقَدْ نَعْلَمُ أَنَّكَ يَضِيقُ صَدْرُكَ بِمَا يَقُولُونَ ﴿97﴾ فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَكُن مِّنَ ٱلسَّٰجِدِينَ ﴿98﴾ وَٱعْبُدْ رَبَّكَ حَتَّىٰ يَأْتِيَكَ ٱلْيَقِينُ ﴿99﴾

سورۃ الحجر آیت 97

اور البتہ یقیناً ہم جانتے ہیں کہ جو کچھ بھی یہ (من گھڑت واستہزائی) باتیں کہتے رہتے ہیں ان سے تمہارا دل سخت تنگ ہوتا ہے۔ پس تم اپنے رب کی تعریف کے ساتھ تسبیح (یعنی شانِ ربِ المُلک کے اوصاف و کلمات) بیان کرتے رہو۔ اور سجدہ کرنے والوں میں شامل رہو۔ اور (صرف) اپنے رب کی ہی عبادت کرتے رہو یہاں تک کہ تمہارا یقینی (موت کا وقت) آجائے۔

وَإِن كَادُواْ لَيَفْتِنُونَكَ عَنِ ٱلَّذِىٓ أَوْحَيْنَآ إِلَيْكَ لِتَفْتَرِىَ عَلَيْنَا غَيْرَهُۥ ۖ وَإِذًا لَّٱتَّخَذُوكَ خَلِيلًا ﴿73﴾ وَلَوْلَآ أَن ثَبَّتْنَٰكَ لَقَدْ كِدتَّ تَرْكَنُ إِلَيْهِمْ شَيْـًٔا قَلِيلًا ﴿74﴾ إِذًا لَّأَذَقْنَٰكَ ضِعْفَ ٱلْحَيَوٰةِ وَضِعْفَ ٱلْمَمَاتِ ثُمَّ لَا تَجِدُ لَكَ عَلَيْنَا نَصِيرًا ﴿75﴾

سورۃ الاسراء آیت ۷۳ تا ۷۵

اور بلا شبہ قریب تھا کہ یہ لوگ تجھے بھی اس وحی سے بہکا دیں جو ہم نے تم پر بھیجی ہے تا کہ تم اس (وحی) کے علاوہ کوئی اور بات گھڑ گھڑا کر ہماری طرف منسوب کر دو۔ تب تو یہ لوگ تمہیں اپنا گہرا دوست بنالیں۔ اور اگر ہم تجھے ثابت قدم نہ رکھتے تو یقیناً تم کچھ نہ کچھ ان کی طرف مائل ہونے ہی لگے تھے۔ اس وقت ہم تجھے زندگی میں بھی اور موت کے بعد بھی دگنے عذاب کا مزہ چکھا دیتے پھر تم اپنے لئے ہمارے مقابلے میں کوئی مددگار بھی نہ پاتے۔

إِنَّكَ مَيِّتٌ وَإِنَّهُم مَّيِّتُونَ﴿30﴾ز

سورۃالزمر آیت 30

(اے نبیؐ) بیشک تم کو بھی مرنا ہےاور بلا شبہ یہ لوگ بھی مر جانے والے ہیں۔

مردوں یا عقل سے عاری لوگوں کے بارے۔

إِنَّكَ لَا تُسْمِعُ ٱلْمَوْتَىٰ وَلَا تُسْمِعُ ٱلصُّمَّ ٱلدُّعَآءَ إِذَا وَلَّوْا۟ مُدْبِرِينَ﴿80﴾

سورۃالنمل آیت 80

البتہ نہ تو تم مُردوں کو کچھ سنا سکتےاور نہ ہی بہروں کو اپنی پکار سنا سکتے ہو جب کہ وہ پیٹھ پھیر کر مڑے جاتے ہوں۔

فَإِنَّكَ لَا تُسْمِعُ ٱلْمَوْتَىٰ وَلَا تُسْمِعُ ٱلصُّمَّ ٱلدُّعَآءَ إِذَا وَلَّوْا۟ مُدْبِرِينَ﴿52﴾

سورۃالروم آیت 52

پس نہ تو البتہ تم مُردوں کو سنا سکتےاور نہ ہی بہروں کو (اپنی) پکار سنا سکتے ہو جب وہ پیٹھ پھیر کر لوٹ رہے ہوں۔

۞ إِنَّمَا يَسْتَجِيبُ ٱلَّذِينَ يَسْمَعُونَ ۘ وَٱلْمَوْتَىٰ يَبْعَثُهُمُ ٱللَّهُ ثُمَّ إِلَيْهِ يُرْجَعُونَ﴿36﴾ص

سورۃ الأنعام آیت 36

حق کو تو البتہ صرف وہی لوگ عملی طور پر قبول کرتے ہیں جو سنتے (سمجھتے) ہیں۔ اور جو مَرے ہوئے ہیں ان کو تو اللہ (قیامت کے دن) اٹھائے گا پھر وہ اسی کی طرف لوٹائے جائیں گے۔

کچھ حقائق واعمال جن سے موت نظر آنے یا موت کی غشی طاری ہونے کے مترادف کیفیت۔

يُجَٰدِلُونَكَ فِى ٱلْحَقِّ بَعْدَمَا تَبَيَّنَ كَأَنَّمَا يُسَاقُونَ إِلَى ٱلْمَوْتِ وَهُمْ يَنظُرُونَ﴿6﴾ط

سورۃ الأنفال آیت 6

وہ لوگ تجھ سے حق بات ظاہر ہو جانے کے بعد بھی اس میں ایسے جھگڑا کرنے لگے گویا کہ وہ سامنے نظر آتی موت کی طرف دھکیلے جا رہے ہوں۔

أَشِحَّةً عَلَيْكُمْ ۖ فَإِذَا جَآءَ ٱلْخَوْفُ رَأَيْتَهُمْ يَنظُرُونَ إِلَيْكَ تَدُورُ أَعْيُنُهُمْ كَٱلَّذِى يُغْشَىٰ عَلَيْهِ مِنَ ٱلْمَوْتِ ۖ فَإِذَا ذَهَبَ ٱلْخَوْفُ سَلَقُوكُم بِأَلْسِنَةٍ حِدَادٍ أَشِحَّةً

عَلَى ٱلْخَيْرِ ۚ أُو۟لَٰٓئِكَ لَمْ يُؤْمِنُوا۟ فَأَحْبَطَ ٱللَّهُ أَعْمَٰلَهُمْ ۚ وَكَانَ ذَٰلِكَ عَلَى ٱللَّهِ يَسِيرًا ﴿19﴾

سورۃ الأحزاب آیت 19

وہ تمہارے بارے میں سخت بخیل ہیں۔اور جب خوف (کا وقت) آجائے تو تم انہیں دیکھو گے کہ وہ تمہاری طرف دیکھنے لگتے ہیں ان کی آنکھیں اس شخص کی طرح پھرتی ہیں جس پر موت کی غشی طاری ہو۔پھر جب خوف جاتا رہے تو یہ لوگ تمہارے بارے (اپنی) تیز زبانوں سے زبان درازی کرتے ہیں یہ مال غنیمت پر بڑے حریص ہیں۔(دراصل) یہ لوگ ایمان ہی نہیں لائے پس اللہ نے ان کے اعمال برباد کر دیئے۔اور یہ اللہ کے لئے بالکل آسان ہے۔

وَيَقُولُ ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ لَوْلَا نُزِّلَتْ سُورَةٌ ۖ فَإِذَآ أُنزِلَتْ سُورَةٌ مُّحْكَمَةٌ وَذُكِرَ فِيهَا ٱلْقِتَالُ ۙ رَأَيْتَ ٱلَّذِينَ فِى قُلُوبِهِم مَّرَضٌ يَنظُرُونَ إِلَيْكَ نَظَرَ ٱلْمَغْشِىِّ عَلَيْهِ مِنَ ٱلْمَوْتِ ۖ فَأَوْلَىٰ لَهُمْ ﴿20﴾

سورۃ محمد آیت 20

اور ایمان والے کہتے ہیں کہ (جہاد کے بارے) کوئی سورۃ کیوں نازل نہیں کی جاتی؟۔پس جب ایک محکم سورۃ نازل ہوتی ہے اور اس میں جہاد و قتال کا ذکر ہوتا ہے۔تو جن کے دلوں میں (نفاق کا) مرض

ہے تم ان کو دیکھو گے کہ وہ تمہاری طرف اس طرح دیکھنے لگتے ہیں جیسے کسی پر موت کی غشی (طاری) ہو رہی ہو۔ پس ان کے لئے تباہی ہے۔

موت کا ڈر۔

أَوْ كَصَيِّبٍ مِّنَ ٱلسَّمَآءِ فِيهِ ظُلُمَٰتٌ وَرَعْدٌ وَبَرْقٌ يَجْعَلُونَ أَصَٰبِعَهُمْ فِىٓ ءَاذَانِهِم مِّنَ ٱلصَّوَٰعِقِ حَذَرَ ٱلْمَوْتِ ۚ وَٱللَّهُ مُحِيطٌۢ بِٱلْكَٰفِرِينَ ﴿19﴾

سورۃ البقرۃ آیت 19

یا (ان کی مثال) اس زوردار آسمانی بارش کی سی ہے جس میں اندھیرے اور گرج وچمک بھی ہے اور وہ ان گرنے والی بجلیوں پر موت کے ڈر سے اپنی انگلیاں اپنے کانوں میں دے ڈالتے ہیں اور اللہ ان کافروں کو ہر طرف سے گھیرے ہوئے ہے۔

۞ أَلَمْ تَرَ إِلَى ٱلَّذِينَ خَرَجُوا۟ مِن دِيَٰرِهِمْ وَهُمْ أُلُوفٌ حَذَرَ ٱلْمَوْتِ فَقَالَ لَهُمُ ٱللَّهُ مُوتُوا۟ ثُمَّ أَحْيَٰهُمْ ۗ إِنَّ ٱللَّهَ لَذُو فَضْلٍ عَلَى ٱلنَّاسِ وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَ ٱلنَّاسِ لَا يَشْكُرُونَ ﴿243﴾

سورۃ البقرۃ آیت 243

کیا تم نے ان لوگوں کو نہیں دیکھا جو ہزاروں کی تعداد میں تھے اور موت کے ڈر سے اپنے گھروں سے نکل کھڑے ہوئے تھے تو اللہ نے ان کو حکم دیا کہ مر جاؤ پھر (نبی کی دعا سے یا بطور نشانی) ان کو زندہ کر دیا؟۔ بیشک اللہ بنی نوع انسان پر بڑا فضل کرنے والا ہے لیکن بہت سارے لوگ شکر ادا نہیں کرتے۔

موت سے فرار ناممکن ہے۔

قُل لَّن يَنفَعَكُمُ ٱلْفِرَارُ إِن فَرَرْتُم مِّنَ ٱلْمَوْتِ أَوِ ٱلْقَتْلِ وَإِذًا لَّا تُمَتَّعُونَ إِلَّا قَلِيلًا ﴿16﴾

سورۃ الأحزاب آیت 16

کہہ دو کہ اگر تم موت یا قتل سے بھاگتے ہو تو یہ بھاگنا تمہیں کوئی فائدہ نہ دے گا اور اس وقت تم کم ہی فائدہ اٹھا سکو گے۔

وَجَآءَتْ سَكْرَةُ ٱلْمَوْتِ بِٱلْحَقِّ ۖ ذَٰلِكَ مَا كُنتَ مِنْهُ تَحِيدُ ﴿19﴾

سورۃ ق آیت 19

اور موت کی بے ہوشی حق کے ساتھ طاری ہو گی یہی ہے وہ جس سے تو بھاگا پھرتا تھا۔

قُلْ إِنَّ ٱلْمَوْتَ ٱلَّذِى تَفِرُّونَ مِنْهُ فَإِنَّهُۥ مُلَٰقِيكُمْ ۖ ثُمَّ تُرَدُّونَ إِلَىٰ عَٰلِمِ ٱلْغَيْبِ وَٱلشَّهَٰدَةِ فَيُنَبِّئُكُم بِمَا كُنتُمْ تَعْمَلُونَ ﴿8﴾ ع1

سورۃ الجمعۃ آیت 8

کہہ دو کہ البتہ وہ موت جس سے تم بھاگتے ہو وہ تو بہر حال تم کو مل کر رہے گی۔ پھر تم اس (اللہ جل شانہ) کے حضور لوٹائے جاؤ گے جو ہر غیب وظاہر کا جاننے والا ہے پس وہ تمہیں جتادے گا جو کچھ تم کرتے رہے ہو۔

موت سے پہلے۔

ٱلَّذِينَ قَالُوا۟ لِإِخْوَٰنِهِمْ وَقَعَدُوا۟ لَوْ أَطَاعُونَا مَا قُتِلُوا۟ ۗ قُلْ فَٱدْرَءُوا۟ عَنْ أَنفُسِكُمُ ٱلْمَوْتَ إِن كُنتُمْ صَٰدِقِينَ ﴿168﴾

سورۃ آل عمران آیت 168

یہ وہ لوگ ہیں جو خود بھی بیٹھے رہے اور اپنے بھائیوں کے بارے بھی کہا کہ اگر وہ ہماری بات مانتے تو قتل نہ کیے جاتے۔ کہہ دو اگر تم سچے ہو تو اپنے اوپر سے موت کو ٹال کر دکھا دینا۔

وَلَيْسَتِ ٱلتَّوْبَةُ لِلَّذِينَ يَعْمَلُونَ ٱلسَّيِّـَٔاتِ حَتَّىٰٓ إِذَا حَضَرَ أَحَدَهُمُ ٱلْمَوْتُ قَالَ إِنِّى تُبْتُ ٱلْـَٰٔنَ وَلَا ٱلَّذِينَ يَمُوتُونَ وَهُمْ كُفَّارٌ ۚ أُو۟لَٰٓئِكَ أَعْتَدْنَا لَهُمْ عَذَابًا أَلِيمًا ﴿18﴾

سورۃالنساء آیت 18

اور ایسے لوگوں کی توبہ قبول نہیں ہوتی جو برائیاں کرتے چلے جائیں یہاں تک کہ جب ان میں سے کسی کی موت کا وقت آجائے تو کہنے لگے کہ بیشک اب میں توبہ کرتا ہوں۔اور نہ ہی (ان کی) جو کفر کی حالت میں مرجائیں۔ایسے لوگوں کے لئے ہم نے عذابِ الیم تیار کر رکھا ہے۔

قُلْ إِنَّ صَلَاتِى وَنُسُكِى وَمَحْيَاىَ وَمَمَاتِى لِلَّهِ رَبِّ ٱلْعَٰلَمِينَ ﴿162﴾

سورۃالانعام آیت 162

(یہ بھی) کہہ دو کہ بلاشبہ میری نماز۔اور میری (ساری) عبادتیں۔اور میرا جینا۔اور میرا مرنا۔سب کچھ اللہ رب العالمین ہی کے لئے ہے۔

أَوَلَمْ يَنظُرُوا۟ فِى مَلَكُوتِ ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلْأَرْضِ وَمَا خَلَقَ ٱللَّهُ مِن شَىْءٍ وَأَنْ عَسَىٰٓ أَن يَكُونَ قَدِ ٱقْتَرَبَ أَجَلُهُمْ ۖ فَبِأَىِّ حَدِيثٍۭ بَعْدَهُۥ يُؤْمِنُونَ ﴿185﴾

سورۃالأعراف آیت 185

اور کیاان لوگوں نے آسمانوں وزمین کی بادشاہت اوران چیزوں میں جو چیزیں اللہ نے پیدا کی ہیں کبھی غور سے نہیں دیکھا؟۔اور یہ بھی تو ممکن ہے کہ ان کی موت بالکل قریب ہی ہو۔پھر یہ لوگ اس (قرآن) کے بعد اور کونسا کلام ہے جس پر ایمان لائیں گے؟۔

وَأَنفِقُواْ مِن مَّا رَزَقْنَٰكُم مِّن قَبْلِ أَن يَأْتِىَ أَحَدَكُمُ ٱلْمَوْتُ فَيَقُولَ رَبِّ لَوْلَآ أَخَّرْتَنِىٓ إِلَىٰٓ أَجَلٍ قَرِيبٍ فَأَصَّدَّقَ وَأَكُن مِّنَ ٱلصَّٰلِحِينَ ﴿10﴾

سورۃالمنافقون آیت 10

اور جو رزق ہم نے تمہیں دیا ہے اس میں سے اس سے قبل خرچ کرلو کہ تم میں سے کسی کو موت آجائے اور پھر وہ کہے کہ اے میرے رب!۔تو نے کیوں نہ مجھے تھوڑی سی مہلت اور دے دی کہ میں صدقہ وخیرات کرلیتا اور صالحین بندوں میں سے ہو جاتا۔

موت کے لئے دعائے خیر۔

رَّبَّنَآ إِنَّنَا سَمِعْنَا مُنَادِيًا يُنَادِى لِلْإِيمَٰنِ أَنْ ءَامِنُواْ بِرَبِّكُمْ فَـَٔامَنَّا ۚ رَبَّنَا فَٱغْفِرْ لَنَا ذُنُوبَنَا وَكَفِّرْ عَنَّا سَيِّـَٔاتِنَا وَتَوَفَّنَا مَعَ ٱلْأَبْرَارِ ﴿193﴾ ج

سورۃ آل عمران آیت 193

اے ہمارے رب !۔ بیشک ہم نے ایک منادی کو سنا کہ ایمان کے لئے ندیٰ دے رہا تھا کہ اپنے رب پر ایمان لاؤ پس ہم ایمان لے آئے۔ اے ہمارے رب !۔ ہمارے گناہ بخش دے اور ہماری برائیاں ہم سے دور کردے اور ہمیں نیک لوگوں کے ساتھ موت دینا۔

وَمَا تَنقِمُ مِنَّآ إِلَّآ أَنْ ءَامَنَّا بِـَٔايَٰتِ رَبِّنَا لَمَّا جَآءَتْنَا ۚ رَبَّنَآ أَفْرِغْ عَلَيْنَا صَبْرًا وَتَوَفَّنَا مُسْلِمِينَ ﴿126﴾ ع14

سورۃ الأعراف آیت 126

اور تم ہم سے صرف یہ انتقام لینا چاہتے ہو کہ اپنے رب کی نشانیاں جب ہمارے پاس آگئیں تو ہم نے ان کو مان لیا۔ (اور دعا کی کہ) اے ہمارے رب !۔ ہمارے اوپر صبر واستقامت کے دہانے کھول دے۔ اور ہمیں ایسی موت دے کہ ہم (سچے) مسلمان ہی ہوں۔

۞ رَبِّ قَدْ ءَاتَيْتَنِى مِنَ ٱلْمُلْكِ وَعَلَّمْتَنِى مِن تَأْوِيلِ ٱلْأَحَادِيثِ ۚ فَاطِرَ ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلْأَرْضِ أَنتَ وَلِيِّۦ فِى ٱلدُّنْيَا وَٱلْـَٔاخِرَةِ ۖ تَوَفَّنِى مُسْلِمًا وَأَلْحِقْنِى بِٱلصَّٰلِحِينَ ﴿101﴾

سورۃ یوسف آیت 101

(تو یوسفؑ نے اللہ سے دعا کی کہ) اے میرے رب !۔ تو نے مجھے حکومت دی اور مجھے باتوں (خوابوں) کی تعبیر کا علم بھی سکھلایا۔ اے آسمانوں اور زمین کے بنانے والے !۔ دنیا اور آخرت میں تو ہی میرا ولی ہے۔ مجھے مسلمان والی موت ہی دینا اور مجھے صالحین میں شامل کرنا۔

اللہ کی راہ میں موت۔

وَلَا تَقُولُواْ لِمَن يُقْتَلُ فِى سَبِيلِ ٱللَّهِ أَمْوَٰتٌۢ ۚ بَلْ أَحْيَآءٌ وَلَٰكِن لَّا تَشْعُرُونَ ﴿154﴾

سورۃ البقرۃ آیت 154

اللہ کی راہ میں مرنے والوں کو مُردہ نہ کہو بلکہ وہ زندہ ہیں لیکن تمہیں ان کی زندگی (کی حقیقت) کا بالکل شعور نہیں۔

وَلَئِن قُتِلْتُمْ فِى سَبِيلِ ٱللَّهِ أَوْ مُتُّمْ لَمَغْفِرَةٌ مِّنَ ٱللَّهِ وَرَحْمَةٌ خَيْرٌ مِّمَّا يَجْمَعُونَ ﴿157﴾

سورۃ آل عمران آیت 157

https://quranexcel.com

اور اگر تم اللہ کی راہ میں مارے جاؤ یا مر جاؤ تو اللہ کی بخشش اور اس کی رحمت اس چیز سے کہیں بہتر ہے جو وہ جمع کرتے ہیں۔

وَٱلَّذِينَ هَاجَرُواْ فِى سَبِيلِ ٱللَّهِ ثُمَّ قُتِلُوٓاْ أَوْ مَاتُواْ لَيَرْزُقَنَّهُمُ ٱللَّهُ رِزْقًا حَسَنًا ۚ وَإِنَّ ٱللَّهَ لَهُوَ خَيْرُ ٱلرَّٰزِقِينَ ﴿58﴾

سورۃ الحج آیت 58

اور جن لوگوں نے اللہ کی راہ میں ہجرت کی پھر قتل کر دیئے گئے یا اپنی موت آپ مر گئے۔ (دونوں صورتوں میں) اللہ ان کو ضرور اچھا ہی رزق دے گا اور بیشک اللہ بہترین رزق دینے والا ہے۔

خود کشی والی موت۔

وَأَنفِقُواْ فِى سَبِيلِ ٱللَّهِ وَلَا تُلْقُواْ بِأَيْدِيكُمْ إِلَى ٱلتَّهْلُكَةِ ۛ وَأَحْسِنُوٓاْ ۛ إِنَّ ٱللَّهَ يُحِبُّ ٱلْمُحْسِنِينَ ﴿195﴾

سورۃ البقرۃ آیت 195

اور اللہ کی راہ میں خرچ کرو اور اپنے آپ کو اپنے ہی ہاتھوں ہلاکت میں نہ ڈالو۔ اور احسان کرو یقیناً اللہ احسان کرنے والوں سے محبت کرتا ہے۔

يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُواْ لَا تَأۡكُلُوٓاْ أَمۡوَٰلَكُم بَيۡنَكُم بِٱلۡبَٰطِلِ إِلَّآ أَن تَكُونَ تِجَٰرَةً عَن تَرَاضٖ مِّنكُمۡۚ وَلَا تَقۡتُلُوٓاْ أَنفُسَكُمۡۚ إِنَّ ٱللَّهَ كَانَ بِكُمۡ رَحِيمٗا ﴿29﴾

سورۃالنساء آیت 29

اے ایمان والو!۔ایک دوسرے کے مال ناجائز طور پر مت کھاؤ مگر یہ کہ باہمی رضامندی سے تجارت کا لین دین ہو جائے (تو جائز ہے)۔اور اپنے آپ کو ہلاک نہ کرو بیشک اللہ تم پر نہایت مہربان ہے۔

قَالَ وَمَن يَقۡنَطُ مِن رَّحۡمَةِ رَبِّهِۦٓ إِلَّا ٱلضَّآلُّونَ ﴿56﴾

سورۃالحجر آیت 56

(ابراہیمؑ) بولے کہ سوائے ان لوگوں کے جو بہک جاتے ہیں اور کون ہے جو اپنے رب کی رحمت سے مایوس ہوتا ہے؟۔

۞ قُلۡ يَٰعِبَادِيَ ٱلَّذِينَ أَسۡرَفُواْ عَلَىٰٓ أَنفُسِهِمۡ لَا تَقۡنَطُواْ مِن رَّحۡمَةِ ٱللَّهِۚ إِنَّ ٱللَّهَ يَغۡفِرُ ٱلذُّنُوبَ جَمِيعًاۚ إِنَّهُۥ هُوَ ٱلۡغَفُورُ ٱلرَّحِيمُ ﴿53﴾

سورۃالزمر آیت 53

کہہ دو (ارشادِ باری تعالیٰ ہے کہ) اے میرے بندو! جنہوں نے (نافرمانیوں سے) اپنی جانوں پر زیادتی کی ہے وہ اللہ کی رحمت سے مایوس نہ ہو جائیں بیشک اللہ سارے گناہوں کو بخش دیتا ہے۔ وہ بلاشبہ بڑا معاف کرنے والا نہایت رحم کرنے والا ہے۔

يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُواْ قُوٓاْ أَنفُسَكُمۡ وَأَهۡلِيكُمۡ نَارٗا وَقُودُهَا ٱلنَّاسُ وَٱلۡحِجَارَةُ عَلَيۡهَا مَلَٰٓئِكَةٌ غِلَاظٞ شِدَادٞ لَّا يَعۡصُونَ ٱللَّهَ مَآ أَمَرَهُمۡ وَيَفۡعَلُونَ مَا يُؤۡمَرُونَ ﴿6﴾

سورۃ التحریم آیت 6

اے ایمان والو! ۔اپنے آپ کو اور اپنے اہل و عیال کو (جہنم کی) اس آگ سے بچاؤ جس کا ایندھن انسان اور پتھر ہوں گے اس پر ایسے فرشتے مقرر ہیں جو تُند خو اور سخت مزاج ہیں۔ انہیں جو ارشاد ہوتا ہے وہ اس کی نافرمانی نہیں کرتے اور جو حکم بھی ان کو دیا جاتا ہے اسے بجالاتے ہیں۔

موت کے بارے قرآنی حقائق۔

كَيۡفَ تَكۡفُرُونَ بِٱللَّهِ وَكُنتُمۡ أَمۡوَٰتٗا فَأَحۡيَٰكُمۡۖ ثُمَّ يُمِيتُكُمۡ ثُمَّ يُحۡيِيكُمۡ ثُمَّ إِلَيۡهِ تُرۡجَعُونَ ﴿28﴾

سورۃ البقرۃ آیت 28

کیسے تم اللہ کا انکار کر سکتے ہو جبکہ تم مُردہ (بے جان شے) تھے تو اس نے تم کو زندگی دی؟۔ پھر تمہیں موت دے گا پھر تمہیں زندہ کرے گا پھر اسی کی طرف تم لوٹائے جاؤ گے۔

وَمَا كَانَ لِنَفْسٍ أَن تَمُوتَ إِلَّا بِإِذْنِ ٱللَّهِ كِتَٰبًا مُّؤَجَّلًا ۗ وَمَن يُرِدْ ثَوَابَ ٱلدُّنْيَا نُؤْتِهِۦ مِنْهَا وَمَن يُرِدْ ثَوَابَ ٱلْءَاخِرَةِ نُؤْتِهِۦ مِنْهَا ۚ وَسَنَجْزِى ٱلشَّٰكِرِينَ ﴿145﴾

سورۃ آل عمران آیت 145

کوئی بھی اللہ کے اذن کے بغیر نہیں مر سکتا موت کا وقت لکھا ہوا ہے۔ اور جو کوئی دنیا میں بدلہ چاہے گا اسے ہم دنیا میں ہی دے دیں گے۔ اور جو آخرت میں بدلہ چاہے گا ہم اسے وہاں پر اجر عطا کریں گے۔ اور ہم عنقریب شکر گزاروں کو اچھا صلہ دیں گے۔

كُلُّ نَفْسٍ ذَآئِقَةُ ٱلْمَوْتِ ۗ وَإِنَّمَا تُوَفَّوْنَ أُجُورَكُمْ يَوْمَ ٱلْقِيَٰمَةِ ۖ فَمَن زُحْزِحَ عَنِ ٱلنَّارِ وَأُدْخِلَ ٱلْجَنَّةَ فَقَدْ فَازَ ۗ وَمَا ٱلْحَيَوٰةُ ٱلدُّنْيَآ إِلَّا مَتَٰعُ ٱلْغُرُورِ ﴿185﴾

سورۃ آل عمران آیت 185

اور دنیا کی زندگی تو محض دھوکے کا سامان ہے۔ ہر ذی روح کو موت کا مزا چکھنا ہے اور بلاشبہ تم سب کو صرف قیامت کے دن پورا پورا بدلہ ملے گا۔ تو جو کوئی دوزخ سے دور رکھ لیا گیا اور جنت میں داخل کر دیا گیا پس یقینی طور پر وہ کامیاب ہو گیا۔

أَيْنَمَا تَكُونُواْ يُدْرِككُّمُ ٱلْمَوْتُ وَلَوْ كُنتُمْ فِى بُرُوجٍ مُّشَيَّدَةٍ ۗ وَإِن تُصِبْهُمْ حَسَنَةٌ يَقُولُواْ هَٰذِهِۦ مِنْ عِندِ ٱللَّهِ ۖ وَإِن تُصِبْهُمْ سَيِّئَةٌ يَقُولُواْ هَٰذِهِۦ مِنْ عِندِكَ ۚ قُلْ كُلٌّ مِّنْ عِندِ ٱللَّهِ ۖ فَمَالِ هَٰٓؤُلَآءِ ٱلْقَوْمِ لَا يَكَادُونَ يَفْقَهُونَ حَدِيثًا ﴿78﴾

سورۃ النساء آیت 78

تم جہاں کہیں بھی ہو گے موت تمہیں آ کر رہے گی اگرچہ تم مضبوط قلعوں میں بند ہو جاؤ۔ اور اگر ان لوگوں کو کوئی فائدہ پہنچتا ہے تو کہتے ہیں یہ اللہ کی طرف سے ہے۔ اور اگر کوئی نقصان پہنچتا ہے تو کہتے ہیں کہ یہ تیری وجہ سے ہے۔ کہہ دو کہ سب کچھ اللہ کی طرف سے ہی ہے ان لوگوں کو کیا ہو گیا ہے؟۔ کہ (اتنی سی) بات بھی نہیں سمجھتے۔

۞ وَمَن يُهَاجِرْ فِي سَبِيلِ ٱللَّهِ يَجِدْ فِي ٱلْأَرْضِ مُرَٰغَمًا كَثِيرًا وَسَعَةً ۚ وَمَن يَخْرُجْ مِنۢ بَيْتِهِۦ مُهَاجِرًا إِلَى ٱللَّهِ وَرَسُولِهِۦ ثُمَّ يُدْرِكْهُ ٱلْمَوْتُ فَقَدْ وَقَعَ أَجْرُهُۥ عَلَى ٱللَّهِ ۗ وَكَانَ ٱللَّهُ غَفُورًا رَّحِيمًا ﴿100﴾ ع14

سورۃ النساء آیت 100

اور جو کوئی اللہ کی راہ میں گھر بار چھوڑ جائے وہ زمین میں بہت سی جگہ اور وسعت پائے گا۔ اور جو کوئی اللہ اور رسول کے لئے ہجرت کی خاطر اپنے گھر سے نکل چکا پھر (راستے میں) اسے موت نے آلیا تو اس کا ثواب اللہ کے ذمے ثابت ہو چکا۔ اور اللہ ہی بہت بخش دینے والا نہایت مہربان ہے۔

هُوَ يُحْيِۦ وَيُمِيتُ وَإِلَيْهِ تُرْجَعُونَ ﴿56﴾

سورۃ یونس آیت 56

وہی زندگی دیتا ہے اور وہی موت دیتا ہے اور اسی کی طرف تم سب لوٹ کر جاؤ گے۔

وَإِنَّا لَنَحْنُ نُحْيِۦ وَنُمِيتُ وَنَحْنُ ٱلْوَٰرِثُونَ ﴿23﴾

سورۃ الحجر آیت 23

اور بلاشبہ ہم ہی زندگی دیتے اور ہم ہی موت دیتے ہیں اور ہم ہی سب کے وارث و مالک ہیں۔

وَٱللَّهُ خَلَقَكُمْ ثُمَّ يَتَوَفَّىٰكُمْ ۚ وَمِنكُم مَّن يُرَدُّ إِلَىٰٓ أَرْذَلِ ٱلْعُمُرِ لِكَىْ لَا يَعْلَمَ بَعْدَ عِلْمٍ شَيْـًٔا ۚ إِنَّ ٱللَّهَ عَلِيمٌ قَدِيرٌ ﴿70﴾ ع9

سورۃ النحل آیت 70

اور اللہ نے ہی تمہیں پیدا کیا پھر وہی تمہیں موت دیتا ہے۔ اور کوئی تو تم میں سے ناقص ترین عمر تک پہنچا دیا جاتا ہے کہ (بہت کچھ) سمجھ بوجھ رکھنے کے بعد بے علم ہو جاتا ہے۔ بیشک اللہ بڑا جاننے والا۔ بہت قدرت والا ہے۔

أَمِ ٱتَّخَذُوٓا۟ ءَالِهَةً مِّنَ ٱلْأَرْضِ هُمْ يُنشِرُونَ ﴿21﴾

سورۃ الأنبیاء آیت 21

(یا) کیا ان لوگوں نے زمین (کی مخلوق) سے ایسے عبادت کیے جانے والے (معبود) بنا لئے ہیں جو ان کو (مرنے کے بعد) زندہ کر دیں گے؟۔

وَمَا جَعَلْنَا لِبَشَرٍ مِّن قَبْلِكَ ٱلْخُلْدَ ۖ أَفَإِين مِّتَّ فَهُمُ ٱلْخَٰلِدُونَ ﴿34﴾ كُلُّ نَفْسٍ ذَآئِقَةُ ٱلْمَوْتِ ۗ وَنَبْلُوكُم بِٱلشَّرِّ وَٱلْخَيْرِ فِتْنَةً ۖ وَإِلَيْنَا تُرْجَعُونَ ﴿35﴾

سورۃ الأنبیاء آیت 34

اور ہم نے تم سے پہلے کسی بشر کو ہمیشہ کی زندگی نہیں دی۔ پھر کیا اگر تم مر جاؤ تو یہ لوگ ہمیشہ رہنے والے ہیں؟۔ ہر ایک متنفس کو موت کا ذائقہ چکھنا ہی ہے۔ اور ہم تمہیں برائی اور اچھائی کے ساتھ آزماتے ہیں اور (پھر) تم ہماری ہی طرف لوٹائے جاؤ گے۔

يَٰٓأَيُّهَا ٱلنَّاسُ إِن كُنتُمْ فِى رَيْبٍ مِّنَ ٱلْبَعْثِ فَإِنَّا خَلَقْنَٰكُم مِّن تُرَابٍ ثُمَّ مِن نُّطْفَةٍ ثُمَّ مِنْ عَلَقَةٍ ثُمَّ مِن مُّضْغَةٍ مُّخَلَّقَةٍ وَغَيْرِ مُخَلَّقَةٍ لِّنُبَيِّنَ لَكُمْ ۚ وَنُقِرُّ فِى ٱلْأَرْحَامِ مَا نَشَآءُ إِلَىٰٓ أَجَلٍ مُّسَمًّى ثُمَّ نُخْرِجُكُمْ طِفْلًا ثُمَّ لِتَبْلُغُوٓا۟ أَشُدَّكُمْ ۖ وَمِنكُم مَّن يُتَوَفَّىٰ وَمِنكُم مَّن يُرَدُّ إِلَىٰٓ أَرْذَلِ ٱلْعُمُرِ لِكَيْلَا يَعْلَمَ مِنۢ بَعْدِ عِلْمٍ شَيْـًٔا ۚ وَتَرَى ٱلْأَرْضَ هَامِدَةً فَإِذَآ أَنزَلْنَا عَلَيْهَا ٱلْمَآءَ ٱهْتَزَّتْ وَرَبَتْ وَأَنۢبَتَتْ مِن كُلِّ زَوْجٍۭ بَهِيجٍ ﴿5﴾

سورۃ الحج آیت 5

اے بنی نوع انسان!۔ اگر تمہیں دوبارہ زندہ ہونے میں شک ہے تو بلاشبہ ہم نے تمہیں مٹی سے۔ پھر اس سے نطفہ بنا کر۔ پھر جمے ہوئے خون سے۔ پھر کچھ ملے جلے (یعنی متشکل و غیر متشکل) گوشت کے

لوتھڑے سے بنایا تاکہ ہم تم پر (اپنی تخلیقی قدرت) ظاہر کردیں۔اور ہم جنہیں چاہتے ہیں ایک مقرر مدت تک رحموں میں ٹھہرائے رکھتے ہیں پھر ہم تمہیں بچے کی صورت باہر لاتے ہیں تاکہ تم اپنی جوانی کو پہنچ جاؤ۔اور کچھ تم میں سے مرجاتے ہیں اور کچھ تم میں سے بدترین عمر تک پہنچادیئے جاتے ہیں جو کہ عقل و شعور کا عروج پاکر بھی بالکل بے علم ہوجاتے ہیں۔اور (بارہا) تم زمین کو بنجر دیکھتے ہو پھر جب ہم اس پر مینہ برساتے ہیں تو بالکل تروتازہ ہو کر لہلہانے اور ابھرنے لگتی ہے اور ہر قسم کی بارونق نباتات اگاتی ہے۔

ذَٰلِكَ بِأَنَّ ٱللَّهَ هُوَ ٱلْحَقُّ وَأَنَّهُۥ يُحْىِ ٱلْمَوْتَىٰ وَأَنَّهُۥ عَلَىٰ كُلِّ شَىْءٍ قَدِيرٌ ﴿6﴾

سورۃ الحج آیت 6

یہ (سب کچھ) اس لئے کہ اللہ ہی حقیقی (قادرِ مطلق) ہے۔اور یقیناً وہ مُردوں کو زندہ کرے گا اور یقیناً وہ ہر بات پر خوب قدرت رکھتا ہے۔

وَهُوَ ٱلَّذِىٓ أَحْيَاكُمْ ثُمَّ يُمِيتُكُمْ ثُمَّ يُحْيِيكُمْ ۗ إِنَّ ٱلْإِنسَٰنَ لَكَفُورٌ ﴿66﴾

سورۃ الحج آیت 66

اور وہ (اللہ) ہی تو ہے جس نے تم کو زندگی دی پھر (وہی) تمہیں موت دے گا۔ پھر (اسی نے) تمہیں (دوبارہ بھی) زندہ کرنا ہے۔ بیشک انسان البتہ بڑا ہی ناشکرا ہے۔

وَٱتَّخَذُواْ مِن دُونِهِۦٓ ءَالِهَةً لَّا يَخْلُقُونَ شَيْـًٔا وَهُمْ يُخْلَقُونَ وَلَا يَمْلِكُونَ لِأَنفُسِهِمْ ضَرًّا وَلَا نَفْعًا وَلَا يَمْلِكُونَ مَوْتًا وَلَا حَيَوٰةً وَلَا نُشُورًا ﴿3﴾

سورۃ الفرقان آیت 3

اور ان لوگوں نے اللہ کے علاوہ ایسے ایسے عبادت کیے جانے والے (معبود) بنا رکھے ہیں جو کچھ بھی پیدا نہیں کر سکتے بلکہ وہ خود پیدا کیے گئے ہیں۔ اور نہ تو مرنا اور نہ جینا اور نہ ہی مرنے کے بعد پھر جی اٹھنا ان کے اختیار میں ہے اور نہ ہی وہ اپنے ذاتی نفع و نقصان کے مالک ہیں۔

كُلُّ نَفْسٍ ذَآئِقَةُ ٱلْمَوْتِ ۖ ثُمَّ إِلَيْنَا تُرْجَعُونَ ﴿57﴾

سورۃ العنکبوت آیت 57

ہر متنفس کو موت کا مزہ چکھنا ہی ہے۔ پھر تم سب ہماری ہی طرف لوٹائے جاؤ گے۔

ٱللَّهُ ٱلَّذِى خَلَقَكُمْ ثُمَّ رَزَقَكُمْ ثُمَّ يُمِيتُكُمْ ثُمَّ يُحْيِيكُمْ ۖ هَلْ مِن شُرَكَآئِكُم مَّن يَفْعَلُ مِن ذَٰلِكُم مِّن شَىْءٍ ۚ سُبْحَٰنَهُۥ وَتَعَٰلَىٰ عَمَّا يُشْرِكُونَ ﴿40﴾ ع4

سورۃالروم آیت 40

وہ اللہ ہی تو ہے جس نے تمہیں پیدا کیا پھر تمہیں رزق دیا پھر تمہیں موت دے گا اور پھر سے تمہیں زندہ بھی کرے گا۔ کیا تمہارے بنائے ہوئے شریکوں میں سے کوئی ہے جو ان کاموں میں سے کوئی بھی کر سکے؟۔ اللہ بالکل پاک ہے اور (اس کی شان) بہت بلند و برتر ہے اس سے جو وہ (اس کا) شریک بنا لیتے ہیں۔

ٱللَّهُ يَتَوَفَّى ٱلْأَنفُسَ حِينَ مَوْتِهَا وَٱلَّتِى لَمْ تَمُتْ فِى مَنَامِهَا ۖ فَيُمْسِكُ ٱلَّتِى قَضَىٰ عَلَيْهَا ٱلْمَوْتَ وَيُرْسِلُ ٱلْأُخْرَىٰٓ إِلَىٰٓ أَجَلٍ مُّسَمًّى ۚ إِنَّ فِى ذَٰلِكَ لَءَايَٰتٍ لِّقَوْمٍ يَتَفَكَّرُونَ ﴿42﴾

سورۃالزمر آیت 42

اللہ ہی روحوں کو ان کی موت کے وقت قبض کر لیتا ہے اور جن کو (ابھی) مرنا نہیں ہوتا (ان کی روحیں) نیند کے وقت قبض کرتا ہے۔ پھر جن پر موت کا فیصلہ ہو چکا ہوتا ہے انہیں روک رکھتا ہے

https://quranexcel.com

اور باقی روحوں کو ایک مقررہ وقت تک چھوڑ دیتا ہے۔ بیشک اس میں غور و فکر کرنے والوں کے لئے (قدرتِ الٰہی کی) نشانیاں ہیں۔

هُوَ ٱلَّذِى خَلَقَكُم مِّن تُرَابٍ ثُمَّ مِن نُّطْفَةٍ ثُمَّ مِنْ عَلَقَةٍ ثُمَّ يُخْرِجُكُمْ طِفْلًا ثُمَّ لِتَبْلُغُوٓاْ أَشُدَّكُمْ ثُمَّ لِتَكُونُواْ شُيُوخًا ۚ وَمِنكُم مَّن يُتَوَفَّىٰ مِن قَبْلُ ۖ وَلِتَبْلُغُوٓاْ أَجَلًا مُّسَمًّى وَلَعَلَّكُمْ تَعْقِلُونَ ﴿67﴾

سورۃ غافر آیت 67

وہی تو ہے جس نے تمہیں مٹی سے پیدا کیا۔ پھر نطفہ سے۔ پھر خون کے لوتھڑے سے۔ پھر تمہیں بچے (کی صورت) بنا کر نکالا۔ پھر تم اپنی پوری جوانی کو پہنچ جاتے ہو۔ پھر تم بوڑھے ہو جاتے ہو۔ اور تم میں سے کوئی پہلے ہی مر جاتا ہے۔ اور تم بھی (موت کے) وقت مقرر تک پہنچ جاتے ہو۔ اور (یہ سب کچھ) اس لئے کہ تم عقل سے کام لو (اور اللہ کی قدرت و حکمت کو پہچان لو)۔

أَمِ ٱتَّخَذُواْ مِن دُونِهِۦٓ أَوْلِيَآءَ ۖ فَٱللَّهُ هُوَ ٱلْوَلِىُّ وَهُوَ يُحْىِ ٱلْمَوْتَىٰ وَهُوَ عَلَىٰ كُلِّ شَىْءٍ قَدِيرٌ ﴿9﴾ ع1

سورۃ الشوریٰ آیت 9

کیا انہوں نے اس (اللہ جل شانہ) کے علاوہ اور بھی ولی اولیاء بنا رکھے ہیں؟۔ ولی تو اللہ ہی ہے اور وہی مُردوں کو زندہ کرے گا اور وہی ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے۔

أَمْ حَسِبَ ٱلَّذِينَ ٱجْتَرَحُواْ ٱلسَّيِّـَٔاتِ أَن نَّجْعَلَهُمْ كَٱلَّذِينَ ءَامَنُواْ وَعَمِلُواْ ٱلصَّٰلِحَٰتِ سَوَآءً مَّحْيَاهُمْ وَمَمَاتُهُمْ ۚ سَآءَ مَا يَحْكُمُونَ ﴿21﴾ ع2

سورۃ الجاثیۃ آیت 21

کیا وہ لوگ جو برے کام کرتے ہیں یہ خیال کرتے ہیں کہ ہم ان کو ان لوگوں جیسا کر دیں گے جو ایمان لائے اور نیک عمل کرتے رہے ان کا جینا اور مرنا سب ایک جیسا ہو جائے گا؟ بہت ہی برا ہے یہ گمانی دعوی جو وہ کرتے ہیں۔

قُلِ ٱللَّهُ يُحْيِيكُمْ ثُمَّ يُمِيتُكُمْ ثُمَّ يَجْمَعُكُمْ إِلَىٰ يَوْمِ ٱلْقِيَٰمَةِ لَا رَيْبَ فِيهِ وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَ ٱلنَّاسِ لَا يَعْلَمُونَ ﴿26﴾ ع3

سورۃ الجاثیۃ آیت 26

کہہ دو کہ اللہ ہی تمہیں زندہ رکھتا ہے وہی تمہیں موت دے گا پھر وہی تمہیں قیامت کے دن جمع کرے گا جس کے آنے میں ذرا بھی شک نہیں لیکن بہت سارے لوگ (اس حقیقت کو) نہیں جانتے۔

أَوَلَمْ يَرَوْا۟ أَنَّ ٱللَّهَ ٱلَّذِى خَلَقَ ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلْأَرْضَ وَلَمْ يَعْىَ بِخَلْقِهِنَّ بِقَٰدِرٍ عَلَىٰٓ أَن يُحْۦِىَ ٱلْمَوْتَىٰ ۚ بَلَىٰٓ إِنَّهُۥ عَلَىٰ كُلِّ شَىْءٍ قَدِيرٌ ﴿33﴾

سورۃ الأحقاف آیت 33

کیا وہ دیکھتے بھالتے نہیں کہ اللہ نے ہی آسمانوں وزمین کو پیدا کیا ہے اور وہ ان کے پیدا کرنے سے بالکل نہیں تھکا؟۔ وہ اس پر بھی خوب قادر ہے کہ مُردوں کو زندہ کردے۔ (کیوں نہیں) جی ہاں !۔ بیشک وہ ہر چیز پر بڑی قدرت رکھنے والا ہے۔

نَحْنُ قَدَّرْنَا بَيْنَكُمُ ٱلْمَوْتَ وَمَا نَحْنُ بِمَسْبُوقِينَ ﴿60﴾

سورۃ الواقعۃ آیت 60

ہم نے ہی تمہارے درمیان مرجانا مقرر کیا ہے اور ہم اس (بات) سے عاجز نہیں ہیں۔

۞ تَبَٰرَكَ ٱلَّذِى بِيَدِهِ ٱلْمُلْكُ وَهُوَ عَلَىٰ كُلِّ شَىْءٍ قَدِيرٌ ﴿1﴾ ٱلَّذِى خَلَقَ ٱلْمَوْتَ وَٱلْحَيَوٰةَ لِيَبْلُوَكُمْ أَيُّكُمْ أَحْسَنُ عَمَلًا ۚ وَهُوَ ٱلْعَزِيزُ ٱلْغَفُورُ ﴿2﴾

سورۃ الملک آیت ۱۔۲

بڑا ہی بابرکت ہے وہ (اللہ جل شانہ) جس کے ہاتھ میں (ساری کائنات کی) بادشاہت ہے اور وہ ہر چیز پر پوری طرح قادر ہے۔ جس نے موت و زندگی کو پیدا کیا تاکہ تمہاری آزمائش کرے کہ تم میں سے کون اچھے عمل کرتا ہے۔؟ وہ بڑا زبردست نہایت بخشنے والا ہے۔

أَلَيْسَ ذَٰلِكَ بِقَٰدِرٍ عَلَىٰٓ أَن يُحْۦِۦَ ٱلْمَوْتَىٰ ﴿40﴾ ع2

سورۃ القیامۃ آیت 40

کیا وہ (عظیم خالق) اس بات پر قادر نہیں !۔ کہ مُردوں کو پھر سے زندہ کر سکے ؟۔

قُتِلَ ٱلْإِنسَٰنُ مَآ أَكْفَرَهُۥ ﴿17﴾ ط مِنْ أَيِّ شَىْءٍ خَلَقَهُۥ ﴿18﴾ ط مِن نُّطْفَةٍ خَلَقَهُۥ فَقَدَّرَهُۥ ﴿19﴾ لا ثُمَّ ٱلسَّبِيلَ يَسَّرَهُۥ ﴿20﴾ لا ثُمَّ أَمَاتَهُۥ فَأَقْبَرَهُۥ ﴿21﴾ لا ثُمَّ إِذَا شَآءَ أَنشَرَهُۥ ﴿22﴾ ط

سورۃ عبس آیت ۱۷ تا ۲۲

انسان غارت ہو جائے یہ کیسا بڑا ناشکرا ہے۔؟۔ اس کو (اللہ نے) کس چیز سے پیدا کیا؟۔ نطفے سے بنایا ۔ پھر اس کا اندازہ مقرر کر دیا۔ پھر اس کے لئے راستہ آسان کر دیا۔ پھر اسے موت دیدی پھر قبر میں دفن کرا دیا۔ پھر جب چاہے گا اسے دوبارہ زندہ کر دے گا۔

اللہ تبارک و تعالیٰ کی طرف سے دنیا میں ہی موت کے بعد پھر سے زندگی ملنے والی آیات۔

وَإِذْ قُلْتُمْ يَٰمُوسَىٰ لَن نُّؤْمِنَ لَكَ حَتَّىٰ نَرَى ٱللَّهَ جَهْرَةً فَأَخَذَتْكُمُ ٱلصَّٰعِقَةُ وَأَنتُمْ تَنظُرُونَ﴿55﴾ ثُمَّ بَعَثْنَٰكُم مِّنۢ بَعْدِ مَوْتِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ﴿56﴾

سورۃ البقرۃ آیت ۵۵۔۵۶

اور جب تم نے کہا کہ اے موسیٰؑ!۔ ہم تجھ پر ہر گز ایمان نہیں لائیں گے جب تک اللہ کو اپنے سامنے نہ دیکھ لیں پھر تمہارے دیکھتے ہی دیکھتے بجلی کے صاعقے نے تم کو آ لیا۔ پھر تمہاری اس موت کے بعد بھی تمہیں از سرِ نو زندہ کر دیا تاکہ تم شکر ادا کرو۔

فَقُلْنَا ٱضْرِبُوهُ بِبَعْضِهَا ۚ كَذَٰلِكَ يُحْىِ ٱللَّهُ ٱلْمَوْتَىٰ وَيُرِيكُمْ ءَايَٰتِهِۦ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُونَ﴿73﴾

سورۃ البقرۃ آیت 73

پھر ہم نے کہا اس (مقتول کی لاش) کو اس (گائے) کے کسی ٹکڑے کے ساتھ ایک ضرب مارو اسی طرح اللہ مُردوں کو زندہ کرتا ہے اور تم کو اپنی نشانیاں دکھاتا ہے تاکہ تم عقل سے کام لو۔

أَوْ كَٱلَّذِى مَرَّ عَلَىٰ قَرْيَةٍ وَهِىَ خَاوِيَةٌ عَلَىٰ عُرُوشِهَا قَالَ أَنَّىٰ يُحْىِۦ هَٰذِهِ ٱللَّهُ بَعْدَ مَوْتِهَا ۖ فَأَمَاتَهُ ٱللَّهُ مِاْئَةَ عَامٍ ثُمَّ بَعَثَهُۥ ۖ قَالَ كَمْ لَبِثْتَ ۖ قَالَ لَبِثْتُ يَوْمًا أَوْ بَعْضَ يَوْمٍ ۖ قَالَ بَل لَّبِثْتَ مِاْئَةَ عَامٍ فَٱنظُرْ إِلَىٰ طَعَامِكَ وَشَرَابِكَ لَمْ يَتَسَنَّهْ ۖ وَٱنظُرْ إِلَىٰ حِمَارِكَ وَلِنَجْعَلَكَ ءَايَةً لِّلنَّاسِ ۖ وَٱنظُرْ إِلَى ٱلْعِظَامِ كَيْفَ نُنشِزُهَا ثُمَّ نَكْسُوهَا لَحْمًا ۚ فَلَمَّا تَبَيَّنَ لَهُۥ قَالَ أَعْلَمُ أَنَّ ٱللَّهَ عَلَىٰ كُلِّ شَىْءٍ قَدِيرٌ ﴿259﴾

سورۃ البقرۃ آیت 259

کیا تو نے اس شخص کو نہیں دیکھا جس کا گزر ایک گاؤں پر ہوا جو چھتوں کے بل گرا پڑا تھا وہ کہنے لگا کہ اللہ اسے مرنے کے بعد کیسے زندہ کرے گا؟۔ تو اللہ نے اسے سو برس تک موت دے دی پھر اسے اٹھایا ۔(اور) پوچھا کہ تو یہاں کتنی دیر رہا؟۔ عرض کیا ایک دن یا اس سے کچھ کم۔ارشاد ہوا (نہیں) بلکہ تو سو برس تک رہا ہے پس دیکھ اپنی کھانے پینے کی چیزوں کو کہ ذرا بھی گلی سڑی نہیں اور دیکھ اپنے گدھے کی طرف (کہ بوسیدہ پڑا ہے)۔یہ اس لئے کیا ہے کہ تمہیں بنی نوع انسان کے لئے (اپنی قدرت کی) نشانی بنا دیں۔اور دیکھ اس کی ہڈیوں کی طرف کہ ہم کس طرح اٹھاتے ہیں پھر ان پر گوشت چڑھاتے ہیں ۔پس جب یہ واقعات اس کے مشاہدے میں آئے تو بول اٹھا کہ میں یقین کرتا ہوں کہ اللہ ہر چیز پر قادر ہے۔

وَإِذْ قَالَ إِبْرَٰهِـۧمُ رَبِّ أَرِنِى كَيْفَ تُحْىِ ٱلْمَوْتَىٰ ۖ قَالَ أَوَلَمْ تُؤْمِن ۖ قَالَ بَلَىٰ وَلَٰكِن لِّيَطْمَئِنَّ قَلْبِى ۖ قَالَ فَخُذْ أَرْبَعَةً مِّنَ ٱلطَّيْرِ فَصُرْهُنَّ إِلَيْكَ ثُمَّ ٱجْعَلْ عَلَىٰ كُلِّ جَبَلٍ مِّنْهُنَّ جُزْءًا ثُمَّ ٱدْعُهُنَّ يَأْتِينَكَ سَعْيًا ۚ وَٱعْلَمْ أَنَّ ٱللَّهَ عَزِيزٌ حَكِيمٌ ﴿260﴾ ع35

سورۃ البقرۃ آیت 260

اور جب ابراہیمؑ نے کہا کہ اے میرے رب!۔ مجھے دکھا کہ تو مردوں کو کیسے زندہ کرے گا ارشاد فرمایا کہ کیا تمہیں یقین نہیں؟۔ عرض کیا کیوں نہیں لیکن اس لئے کہ میرا دل کامل اطمینان حاصل کرلے۔ ارشادِ باری ہوا کہ تم چار پرندے لو پھر انہیں اپنے ساتھ مانوس کرلو پھر (ان کے ٹکڑے کرکے) ہر پہاڑ پر ان کے بدن کا ایک ایک ٹکڑا رکھ دو پھر ان کو بلاؤ تو وہ تیرے پاس دوڑتے ہوئے چلے آئیں گے۔ اور جان رکھو کہ بیشک اللہ بڑا زبردست نہایت حکمت والا ہے۔

وَرَسُولًا إِلَىٰ بَنِىٓ إِسْرَٰٓءِيلَ أَنِّى قَدْ جِئْتُكُم بِـَٔايَةٍ مِّن رَّبِّكُمْ ۖ أَنِّىٓ أَخْلُقُ لَكُم مِّنَ ٱلطِّينِ كَهَيْـَٔةِ ٱلطَّيْرِ فَأَنفُخُ فِيهِ فَيَكُونُ طَيْرًۢا بِإِذْنِ ٱللَّهِ ۖ وَأُبْرِئُ ٱلْأَكْمَهَ وَٱلْأَبْرَصَ وَأُحْىِ ٱلْمَوْتَىٰ بِإِذْنِ ٱللَّهِ ۖ وَأُنَبِّئُكُم بِمَا تَأْكُلُونَ وَمَا تَدَّخِرُونَ فِى بُيُوتِكُمْ ۚ إِنَّ فِى ذَٰلِكَ لَـَٔايَةً لَّكُمْ إِن كُنتُم مُّؤْمِنِينَ ﴿49﴾ ج

سورۃ آل عمران آیت 49

اور وہ اولادِ اسرائیل کی طرف رسول بن کر جائے گا کہ بیشک میں تمہارے رب کی طرف سے معجزہ لے کر آیا ہوں۔ کہ تمہارے سامنے مٹی سے پرندے کی طرح کا مجسمہ بناتا ہوں پھر اس میں پھونک مارتا ہوں تو وہ اللہ کے حکم سے اصلی پرندہ ہو جاتا ہے۔ اور مادر زاد اندھے اور کوڑھی کو تندرست کر دیتا ہوں۔ اور اللہ کے حکم سے مردے کو بھی زندہ کر دیتا ہوں۔ اور جو کچھ تم کھا کر آتے ہو اور جو اپنے گھروں میں ذخیرہ کر لیتے ہو سب تم کو بتا دیتا ہوں۔ اس میں تمہارے لئے یقیناً بڑی نشانی ہے اگر تم ایمان والے ہو۔

إِذْ قَالَ ٱللَّهُ يَٰعِيسَى ٱبْنَ مَرْيَمَ ٱذْكُرْ نِعْمَتِى عَلَيْكَ وَعَلَىٰ وَٰلِدَتِكَ إِذْ أَيَّدتُّكَ بِرُوحِ ٱلْقُدُسِ تُكَلِّمُ ٱلنَّاسَ فِى ٱلْمَهْدِ وَكَهْلًا ۖ وَإِذْ عَلَّمْتُكَ ٱلْكِتَٰبَ وَٱلْحِكْمَةَ وَٱلتَّوْرَىٰةَ وَٱلْإِنجِيلَ ۖ وَإِذْ تَخْلُقُ مِنَ ٱلطِّينِ كَهَيْـَٔةِ ٱلطَّيْرِ بِإِذْنِى فَتَنفُخُ فِيهَا فَتَكُونُ طَيْرًۢا بِإِذْنِى ۖ وَتُبْرِئُ ٱلْأَكْمَهَ وَٱلْأَبْرَصَ بِإِذْنِى ۖ وَإِذْ تُخْرِجُ ٱلْمَوْتَىٰ بِإِذْنِى ۖ وَإِذْ كَفَفْتُ بَنِىٓ إِسْرَٰٓءِيلَ عَنكَ إِذْ جِئْتَهُم بِٱلْبَيِّنَٰتِ فَقَالَ ٱلَّذِينَ كَفَرُوا۟ مِنْهُمْ إِنْ هَٰذَآ إِلَّا سِحْرٌ مُّبِينٌ ﴿110﴾

سورۃ المائدۃ آیت 110

جب اللہ ارشاد فرمائے گا کہ اے عیسیٰؑ ابن مریمؑ! ۔ میرے ان احسانوں کو یاد کرو جو میں نے تم پر اور تمہاری والدہ پر کیے تھے جب میں نے روح القدس سے تیری تائید کی تھی۔ تُو لوگوں سے گود میں اور ادھیڑ عمر میں بھی بات کرتا تھا۔ اور جب میں نے تجھے کتاب اور حکمت اور تورات اور انجیل سکھائی تھی۔ اور جب تو میرے حکم سے مٹی کا جانور بناتا تھا پھر اس میں پھونک مارتا تھا تو وہ میرے حکم سے (اصلی) پرندہ بن جاتا تھا۔ اور تو مادر زاد اندھے اور کوڑھ کو میرے حکم سے تندرست کر دیتا تھا۔ اور مُردوں کو میرے حکم سے (زندہ کرکے) نکال کھڑا کرتا تھا۔ اور جب میں نے اولادِ اسرائیل کو تجھ سے روک دیا تھا۔ جب تم ان کے پاس واضح نشانیاں لے کر آئے تھے تو جو ان میں سے کافر تھے کہنے لگے کہ یہ اور کچھ نہیں مگر کھلا کھلا جادو ہے۔

موت کی تمنا کے بارے۔

قُلْ إِن كَانَتْ لَكُمُ ٱلدَّارُ ٱلْـَٔاخِرَةُ عِندَ ٱللَّهِ خَالِصَةً مِّن دُونِ ٱلنَّاسِ فَتَمَنَّوُا۟ ٱلْمَوْتَ إِن كُنتُمْ صَٰدِقِينَ ﴿94﴾

سورۃ البقرۃ آیت 94

پوچھو کہ اگر اللہ کے ہاں آخرت کا گھر دوسرے تمام لوگوں کو چھوڑ کر خاص طور پر تمہارے ہی لئے ہے تو پھر موت کی تمنا کرو اگر تم (اپنے خیالی دعوے میں) سچے ہو۔

وَلَقَدْ كُنتُمْ تَمَنَّوْنَ ٱلْمَوْتَ مِن قَبْلِ أَن تَلْقَوْهُ فَقَدْ رَأَيْتُمُوهُ وَأَنتُمْ تَنظُرُونَ﴿143﴾ع14

سورۃ آل عمران آیت 143

اور البتہ یقیناً اس سے پہلے تو تم موت کی تمنا کیا کرتے تھے اب اسے اپنی آنکھوں سے اپنے سامنے دیکھ بھی لیا۔

قُلْ يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ هَادُوٓاْ إِن زَعَمْتُمْ أَنَّكُمْ أَوْلِيَآءُ لِلَّهِ مِن دُونِ ٱلنَّاسِ فَتَمَنَّوُاْ ٱلْمَوْتَ إِن كُنتُمْ صَٰدِقِينَ﴿6﴾

سورۃ الجمعۃ آیت 6

کہہ دو کہ اے یہودیو!۔ اگر تمہارا یہ خیال ہے کہ سب لوگوں کو چھوڑ کر صرف تم ہی اللہ کے ولی اولیاء ہو تو پھر موت کی آرزو کرو اگر تم بالکل سچے ہو۔

اپنے غم و غصے میں مر جاؤ۔

هَٰٓأَنتُمْ أُوْلَآءِ تُحِبُّونَهُمْ وَلَا يُحِبُّونَكُمْ وَتُؤْمِنُونَ بِٱلْكِتَٰبِ كُلِّهِۦ ۖ وَإِذَا لَقُوكُمْ قَالُوٓاْ ءَامَنَّا وَإِذَا خَلَوْاْ عَضُّواْ عَلَيْكُمُ ٱلْأَنَامِلَ مِنَ ٱلْغَيْظِ ۚ قُلْ مُوتُواْ بِغَيْظِكُمْ ۗ إِنَّ ٱللَّهَ عَلِيمٌۢ بِذَاتِ ٱلصُّدُورِ ﴿119﴾

سورۃ آل عمران آیت 119

خبردار!۔ تم ان سے محبت کرتے ہو مگر وہ تم سے محبت نہیں کرتے اور تم تو سب کتابوں کو مانتے ہو اور (ان کا حال ہے کہ) جب وہ تم سے ملتے ہیں تو کہتے ہیں کہ ہم ایمان لے آئے اور جب الگ ہوتے ہیں تو تم پر مارے غصے کے انگلیاں کاٹ کاٹ کھاتے ہیں۔ کہہ دو تم اپنے غم وغصے میں ہی مرجاؤ۔ بلاشبہ اللہ تمہارے دلوں کے رازوں تک کو بھی جانتا ہے۔

موت کے بارے نصیحت۔

وَوَصَّىٰ بِهَآ إِبْرَٰهِـۧمُ بَنِيهِ وَيَعْقُوبُ يَٰبَنِىَّ إِنَّ ٱللَّهَ ٱصْطَفَىٰ لَكُمُ ٱلدِّينَ فَلَا تَمُوتُنَّ إِلَّا وَأَنتُم مُّسْلِمُونَ ﴿132﴾

سورۃ البقرۃ آیت 132

اور ابراہیمؑ اور یعقوبؑ نے بھی اپنے بیٹوں کو اسی بات کی وصیت کی کہ اے میرے بیٹو!۔ بیشک اللہ نے تمہارے لئے یہ دین چن لیا ہے۔ پس تم مرنا تو ہرگز مسلمان ہی مرنا۔

يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُواْ ٱتَّقُواْ ٱللَّهَ حَقَّ تُقَاتِهِۦ وَلَا تَمُوتُنَّ إِلَّا وَأَنتُم مُّسْلِمُونَ ﴿102﴾

سورۃ آل عمران آیت 102

اے ایمان والو!۔ اللہ سے ڈرتے رہو جیسا اس سے ڈرنے کا حق ہے۔ اور مرنا تو ہرگز مسلمان ہی مرنا۔

موت کے وقت۔

أَمْ كُنتُمْ شُهَدَآءَ إِذْ حَضَرَ يَعْقُوبَ ٱلْمَوْتُ إِذْ قَالَ لِبَنِيهِ مَا تَعْبُدُونَ مِنۢ بَعْدِى قَالُواْ نَعْبُدُ إِلَٰهَكَ وَإِلَٰهَ ءَابَآئِكَ إِبْرَٰهِـۧمَ وَإِسْمَٰعِيلَ وَإِسْحَٰقَ إِلَٰهًا وَٰحِدًا وَنَحْنُ لَهُۥ مُسْلِمُونَ ﴿133﴾

سورۃ البقرۃ آیت 133

یا (کیا) تم موجود تھے جس وقت یعقوبؑ کو موت آئی جب انہوں نے اپنے بیٹوں سے پوچھا کہ میرے بعد تم کس کی عبادت کروگے؟۔ تو وہ کہنے لگے تمہارے معبود اور تمہارے باپ دادا ابراہیمؑ۔ اور

اسمٰعیلؑ۔اور اسحاقؑ۔کے معبود کی عبادت کریں گے۔جو واحد و یکتا اکیلا ہی عبادت کے لائق ہے اور ہم اُسی کے لئے مسلمان ہیں۔

كُتِبَ عَلَيْكُمْ إِذَا حَضَرَ أَحَدَكُمُ ٱلْمَوْتُ إِن تَرَكَ خَيْرًا ٱلْوَصِيَّةُ لِلْوَٰلِدَيْنِ وَٱلْأَقْرَبِينَ بِٱلْمَعْرُوفِ ۖ حَقًّا عَلَى ٱلْمُتَّقِينَ ﴿180﴾ ط

سورۃ البقرۃ آیت 180

تم میں سے جب کسی پر موت کا وقت آجائے اور اگر کچھ مال بھی چھوڑے جاتا ہو تو تم پر فرض کر دیا ہے کہ ماں باپ اور رشتہ داروں کے لئے موزوں طریقے سے وصیت کر جائے۔اللہ سے ڈرنے والوں پر یہ ایک ذمہ داری ہے۔

يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ شَهَٰدَةُ بَيْنِكُمْ إِذَا حَضَرَ أَحَدَكُمُ ٱلْمَوْتُ حِينَ ٱلْوَصِيَّةِ ٱثْنَانِ ذَوَا عَدْلٍ مِّنكُمْ أَوْ ءَاخَرَانِ مِنْ غَيْرِكُمْ إِنْ أَنتُمْ ضَرَبْتُمْ فِى ٱلْأَرْضِ فَأَصَٰبَتْكُم مُّصِيبَةُ ٱلْمَوْتِ ۚ تَحْبِسُونَهُمَا مِنۢ بَعْدِ ٱلصَّلَوٰةِ فَيُقْسِمَانِ بِٱللَّهِ إِنِ ٱرْتَبْتُمْ لَا نَشْتَرِى بِهِۦ ثَمَنًا وَلَوْ كَانَ ذَا قُرْبَىٰ ۙ وَلَا نَكْتُمُ شَهَٰدَةَ ٱللَّهِ إِنَّآ إِذًا لَّمِنَ ٱلْءَاثِمِينَ ﴿106﴾ فَإِنْ عُثِرَ عَلَىٰٓ أَنَّهُمَا ٱسْتَحَقَّآ إِثْمًا فَءَاخَرَانِ يَقُومَانِ مَقَامَهُمَا

مِنَ ٱلَّذِينَ ٱسْتَحَقَّ عَلَيْهِمُ ٱلْأَوْلَيَٰنِ فَيُقْسِمَانِ بِٱللَّهِ لَشَهَٰدَتُنَآ أَحَقُّ مِن شَهَٰدَتِهِمَا وَمَا ٱعْتَدَيْنَآ إِنَّآ إِذًا لَّمِنَ ٱلظَّٰلِمِينَ﴿107﴾

سورۃ المائدۃ آیت ۱۰۶۔۱۰۷

اے ایمان والو!۔جب تم میں سے کسی پر موت کا وقت آ پہنچے تو وصیت کے وقت تم میں سے دو معتبر دیندار آدمی گواہ بنالئے جائیں خواہ دو شخص تم میں سے یا غیر لوگوں میں سے ہوں۔یا اگر تم سفر کر رہے ہو اور تم پر موت کی مصیبت واقع ہو (اور مسلمان گواہ نہ مل سکیں) تو کسی دوسرے مذہب کے دو (شخص) گواہ بنالو۔اگر تمہیں ان گواہوں کے بارے کچھ شک ہو تو ان کو نماز کے بعد روک لو اور یہ دونوں اللہ کی قسمیں کھائیں کہ اس گواہی کے بدلے مال وزر نہیں لینے والے اگرچہ رشتہ داری ہی کیوں نہ ہو۔اور نہ ہی ہم اللہ کی گواہی کو چھپائیں گے اگر ایسا کریں تو یقیناً ہم سخت گنہگاروں میں سے ہوں گے۔پھر اگر پتہ چل جائے کہ وہ دونوں گواہ کسی گناہ کے مرتکب ہوئے ہیں تو پھر جن کی حق تلفی ہو رہی تھی ان میں سے ان دو کی جگہ دو اور گواہ کھڑے ہوں جو میت کے بہت زیادہ قریبی ہوں۔پھر وہ اللہ کی قسمیں کھائیں کہ ہماری گواہی ان کی گواہی سے معتبر ہے اور ہم نے تجاوز نہیں کیا ورنہ ہم ظالم لوگوں میں سے ہوں گے۔

قَدْ خَسِرَ ٱلَّذِينَ كَذَّبُواْ بِلِقَآءِ ٱللَّهِ ۖ حَتَّىٰٓ إِذَا جَآءَتْهُمُ ٱلسَّاعَةُ بَغْتَةً قَالُواْ يَٰحَسْرَتَنَا عَلَىٰ مَا فَرَّطْنَا فِيهَا وَهُمْ يَحْمِلُونَ أَوْزَارَهُمْ عَلَىٰ ظُهُورِهِمْ ۚ أَلَا سَآءَ مَا يَزِرُونَ ﴿31﴾

سورۃ الأنعام آیت 31

جن لوگوں نے اپنے رب سے ملاقات کو جھوٹا قرار دیا وہ بڑے خسارے میں پڑ گئے۔ یہاں تک کہ جب وہ (موت کی) گھڑی ان پر اچانک آ جائے گی تو کہیں گے ہائے افسوس !۔ ہم پر کہ اس بارے کیسی بڑی کوتاہی ہو گئی ؟۔ اور وہ اپنے بوجھ اپنی پیٹھوں پر لادے ہوں گے۔ آگاہ رہو کہ کیا ہی برا بوجھ ہے جسے وہ اٹھائے ہوئے ہوں گے۔

وَهُوَ ٱلْقَاهِرُ فَوْقَ عِبَادِهِۦ ۖ وَيُرْسِلُ عَلَيْكُمْ حَفَظَةً حَتَّىٰٓ إِذَا جَآءَ أَحَدَكُمُ ٱلْمَوْتُ تَوَفَّتْهُ رُسُلُنَا وَهُمْ لَا يُفَرِّطُونَ ﴿61﴾

سورۃ الأنعام آیت 61

اور وہ (اللہ) ہی تو ہے۔ جو اپنے بندوں پر پوری طرح سے قدرت رکھتا ہے۔ اور تم پر حفاظت کرنے والے فرشتے بھی بھیجتا ہے یہاں تک کہ جب تم میں سے کسی کو موت آ جاتی ہے تو ہمارے بھیجے ہوئے فرشتے اس کی روح قبض کر لیتے ہیں اور وہ کسی طرح کی بھی کوتاہی نہیں کرتے۔

وَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنِ ٱفْتَرَىٰ عَلَى ٱللَّهِ كَذِبًا أَوْ قَالَ أُوحِيَ إِلَيَّ وَلَمْ يُوحَ إِلَيْهِ شَيْءٌ وَمَن قَالَ سَأُنزِلُ مِثْلَ مَآ أَنزَلَ ٱللَّهُ ۗ وَلَوْ تَرَىٰٓ إِذِ ٱلظَّٰلِمُونَ فِي غَمَرَٰتِ ٱلْمَوْتِ وَٱلْمَلَٰٓئِكَةُ بَاسِطُوٓاْ أَيْدِيهِمْ أَخْرِجُوٓاْ أَنفُسَكُمُ ۖ ٱلْيَوْمَ تُجْزَوْنَ عَذَابَ ٱلْهُونِ بِمَا كُنتُمْ تَقُولُونَ عَلَى ٱللَّهِ غَيْرَ ٱلْحَقِّ وَكُنتُمْ عَنْ ءَايَٰتِهِۦ تَسْتَكْبِرُونَ ﴿93﴾

سورۃ الأنعام آیت 93

اور اس سے بڑا ظالم کون ہوگا جو اللہ پر جھوٹ گھڑ لے یا یہ کہے کہ مجھ پر وحی آئی ہے حالانکہ اس پر کچھ بھی وحی نہ آئی ہو۔ اور جو کہے میں بھی ایسی چیز اتار سکتا ہوں جیسی اللہ نے اتاری ہے۔ اور اے کاش!۔ تم ان ظالم لوگوں کو اس وقت دیکھ پاتے!۔ جب موت کی سختیوں میں مبتلا ہوں گے اور فرشتے ہاتھ بڑھا رہے ہوں گے کہ نکالو اپنی جانیں آج تمہیں رسوا کن عذاب دیا جائے گا۔ اس لئے کہ تم اللہ کے بارے ناحق و سراسر جھوٹ بولا کرتے تھے اور اس کی آیات سے تکبر بھی کیا کرتے تھے۔

وَلِكُلِّ أُمَّةٍ أَجَلٌ ۖ فَإِذَا جَآءَ أَجَلُهُمْ لَا يَسْتَأْخِرُونَ سَاعَةً ۖ وَلَا يَسْتَقْدِمُونَ ﴿34﴾

سورۃ الأعراف آیت 34

اور ہر امت کے لئے (موت کی) معیاد مقرر و معین ہے۔ جب ان کا (آخری) وقت آ جاتا ہے۔ نہ تو ایک گھڑی (یعنی ایک لمحہ) پیچھے ہوتا ہے اور نہ ہی آگے۔

حَتَّىٰٓ إِذَا جَآءَ أَحَدَهُمُ ٱلْمَوْتُ قَالَ رَبِّ ٱرْجِعُونِ ﴿99﴾ لَا

سورۃ المؤمنون آیت 99

(لوگ غفلت میں رہتے ہیں) یہاں تک کہ جب ان میں کسی کو موت آنے لگتی ہے تو کہتا ہے کہ اے میرے رب!۔ مجھے (ایک بار) پھر دنیا میں واپس بھیج دے۔

فَلَوْلَآ إِذَا بَلَغَتِ ٱلْحُلْقُومَ ﴿83﴾ لَا وَأَنتُمْ حِينَئِذٍ تَنظُرُونَ ﴿84﴾ لَا وَنَحْنُ أَقْرَبُ إِلَيْهِ مِنكُمْ وَلَٰكِن لَّا تُبْصِرُونَ ﴿85﴾

سورۃ الواقعۃ آیت ۸۳ تا ۸۵

پھر کیوں نہیں (روح کو روک لیتے) جب کہ وہ حلق کے نرخرے تک پہنچ جاتی ہے۔ اور تم اس وقت کی (حالت کو) دیکھ رہے ہوتے ہو۔ اور ہم اس وقت تم سے زیادہ مرنے والے کے قریب ہوتے ہیں لیکن تم کو نظر نہیں آتے۔

وَلَن يُؤَخِّرَ ٱللَّهُ نَفْسًا إِذَا جَآءَ أَجَلُهَا ۚ وَٱللَّهُ خَبِيرٌۢ بِمَا تَعْمَلُونَ﴿11﴾ع2

سورۃ المنافقون آیت 11

اور جب کسی کی موت آجاتی ہے تو اللہ اسے ہر گز مہلت نہیں دیتا۔ اور اللہ اچھی طرح باخبر ہے جو کچھ تم کرتے ہو۔

منکرین اور آخرت پر یقین نہ رکھنے والوں کے بارے۔

۞ وَلَوْ أَنَّنَا نَزَّلْنَآ إِلَيْهِمُ ٱلْمَلَٰٓئِكَةَ وَكَلَّمَهُمُ ٱلْمَوْتَىٰ وَحَشَرْنَا عَلَيْهِمْ كُلَّ شَىْءٍ قُبُلًا مَّا كَانُوا۟ لِيُؤْمِنُوٓا۟ إِلَّآ أَن يَشَآءَ ٱللَّهُ وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَهُمْ يَجْهَلُونَ﴿111﴾

سورۃ الانعام آیت 111

اور اگر ان پر ہم فرشتے بھی اتار دیں اور مُردے بھی ان سے باتیں کرنے لگ جائیں۔ اور دنیا بھر کی چیزوں کو ہم ان کی آنکھوں کے سامنے جمع بھی کر دیں تو بھی یہ ایمان لانے والے نہیں مگر یہ کہ جو اللہ چاہے۔ لیکن ان میں بہت سارے لوگ جاہل ہیں۔

وَهُوَ ٱلَّذِى خَلَقَ ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلْأَرْضَ فِى سِتَّةِ أَيَّامٍ وَكَانَ عَرْشُهُۥ عَلَى ٱلْمَآءِ لِيَبْلُوَكُمْ أَيُّكُمْ أَحْسَنُ عَمَلًا ۗ وَلَئِن قُلْتَ إِنَّكُم مَّبْعُوثُونَ مِنۢ بَعْدِ ٱلْمَوْتِ لَيَقُولَنَّ ٱلَّذِينَ كَفَرُوٓا۟ إِنْ هَٰذَآ إِلَّا سِحْرٌ مُّبِينٌ ﴿7﴾

سورۃ ہود آیت 7

وہ (اللہ) ہی تو ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو چھ دن میں بنایا اور اس کا عرش پانی پر تھا۔ (اور تمہاری تخلیق) اس لئے کہ تمہیں آزمائے کہ کون تم میں سے اچھے کام کرتا ہے؟۔ اور البتہ اگر تم مرنے کے بعد دوبارہ اٹھائے جانے کا کہہ دو تو یقیناً منکرین ضرور کہیں گے کہ یہ تو کھلم کھلا جادو ہے۔

وَلَوْ أَنَّ قُرْءَانًا سُيِّرَتْ بِهِ ٱلْجِبَالُ أَوْ قُطِّعَتْ بِهِ ٱلْأَرْضُ أَوْ كُلِّمَ بِهِ ٱلْمَوْتَىٰ ۗ بَل لِّلَّهِ ٱلْأَمْرُ جَمِيعًا ۗ أَفَلَمْ يَايْـَٔسِ ٱلَّذِينَ ءَامَنُوٓا۟ أَن لَّوْ يَشَآءُ ٱللَّهُ لَهَدَى ٱلنَّاسَ جَمِيعًا ۗ وَلَا يَزَالُ ٱلَّذِينَ كَفَرُوا۟ تُصِيبُهُم بِمَا صَنَعُوا۟ قَارِعَةٌ أَوْ تَحُلُّ قَرِيبًا مِّن دَارِهِمْ حَتَّىٰ يَأْتِىَ وَعْدُ ٱللَّهِ ۚ إِنَّ ٱللَّهَ لَا يُخْلِفُ ٱلْمِيعَادَ ﴿31﴾ ع4

سورۃ الرعد آیت 31

اور (بالفرض) اگر یقیناً ایسا کوئی قرآن ہوتا۔ جس سے پہاڑ چل پڑتے یا اس سے زمین شق ہو جاتی یا اس سے مردے بولنے لگتے (تو یہی وہ قرآن ہوتا مگر تب بھی وہ ایمان نہ لاتے)۔ بلکہ یہ سارے کام اللہ

ہی کے اختیار میں ہیں۔ کیا پھر ایمان والے اس بات سے مطمئن نہیں ہیں کہ اللہ اگر (جبراً) چاہتا تو سارے بنی نوع انسان کو ہدایت دے دیتا۔ اور کافروں پر تو ہمیشہ ان کے اعمال کے وبال میں کوئی نہ کوئی مصیبت آتی رہے گی یا ان کے گھروں کے قریب نازل ہوتی رہے گی یہاں تک کہ اللہ کا وعدہ آ پہنچے۔ بیشک اللہ اپنے وعدے کے خلاف نہیں کرتا۔

وَأَقْسَمُواْ بِٱللَّهِ جَهْدَ أَيْمَٰنِهِمْ ۙ لَا يَبْعَثُ ٱللَّهُ مَن يَمُوتُ ۚ بَلَىٰ وَعْدًا عَلَيْهِ حَقًّا وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَ ٱلنَّاسِ لَا يَعْلَمُونَ ﴿38﴾

سورۃ النحل آیت 38

اور یہ اللہ کی پکی قسمیں کھا کر کہتے ہیں کہ جو مر گیا۔ اللہ اسے ہر گز (بروزِ قیامت) نہیں اٹھائے گا۔ (کیوں نہیں) ہاں۔ یہ (اللہ کا) وعدہ ہے جس کا پورا کرنا اس پر لازم ہے لیکن بہت سارے لوگ اس بات کا علم نہیں رکھتے۔

وَيَقُولُ ٱلْإِنسَٰنُ أَءِذَا مَا مِتُّ لَسَوْفَ أُخْرَجُ حَيًّا ﴿66﴾

سورۃ مریم آیت 66

اور (ناشکرا) انسان کہتا ہے کہ جب میں مر جاؤں گا تو کیا پھر زندہ کر کے نکالا جاؤں گا؟۔

أَيَعِدُكُمْ أَنَّكُمْ إِذَا مِتُّمْ وَكُنتُمْ تُرَابًا وَعِظَٰمًا أَنَّكُم مُّخْرَجُونَ﴿35﴾ص لا ۞ هَيْهَاتَ هَيْهَاتَ لِمَا تُوعَدُونَ﴿36﴾ص لا إِنْ هِىَ إِلَّا حَيَاتُنَا ٱلدُّنْيَا نَمُوتُ وَنَحْيَا وَمَا نَحْنُ بِمَبْعُوثِينَ﴿37﴾ص لا

سورۃالمؤمنون آیت ۳۵ تا ۳۷

کیاوہ تم کو وعدہ وعید دلاتا ہے کہ جب تم مر جاؤگے اور مٹی اور ہڈیاں ہو جاؤگے تو پھر تم لوگ (قبروں سے) نکالے جاؤگے ؟۔بعید از قیاس ہے بالکل بعید ہے وہ بات جس کا تم وعدے دیئے جاتے ہو۔

زندگی تو بس یہی ہماری دنیا کی زندگی ہے کہ (اسی میں) ہم مرتے بھی اور جیتے بھی ہیں اور ہم (دوبارہ) نہیں اٹھائے جائیں گے۔

قَالُوٓاْ أَءِذَا مِتْنَا وَكُنَّا تُرَابًا وَعِظَٰمًا أَءِنَّا لَمَبْعُوثُونَ﴿82﴾

سورۃالمؤمنون آیت 82

وہ کہتے ہیں کیاجب ہم مر جائیں گے اور مٹی اور ہڈیاں ہو جائیں گے تو کیا بلاشبہ ہم دوبارہ اٹھائے جائیں گے ؟۔

وَقَالُوٓاْ إِنۡ هَٰذَآ إِلَّا سِحۡرٞ مُّبِينٌ ﴿15﴾ ج صلے أَءِذَا مِتۡنَا وَكُنَّا تُرَابٗا وَعِظَٰمًا أَءِنَّا لَمَبۡعُوثُونَ ﴿16﴾ لا

سورۃ الصافات آیت ۱۵۔۱۶

اور کہتے ہیں کہ یہ تو کھلا جادو ہے۔ کیا جب ہم مر جائیں گے اور مٹی اور ہڈیاں ہو جائیں گے تو کیا البتہ ہم پھر (دوبارہ زندہ کرکے) اٹھائے جائیں گے؟۔

إِنَّ هَٰٓؤُلَآءِ لَيَقُولُونَ ﴿34﴾ لا إِنۡ هِيَ إِلَّا مَوۡتَتُنَا ٱلۡأُولَىٰ وَمَا نَحۡنُ بِمُنشَرِينَ ﴿35﴾

سورۃ الدخان آیت ۳۴۔۳۵

بیشک یہ لوگ کہتے ہیں۔ کہ ہمیں صرف پہلی بار ہی مرنا ہے اور ہم (دوبارہ) نہیں اٹھائے جائیں گے۔

وَقَالُواْ مَا هِيَ إِلَّا حَيَاتُنَا ٱلدُّنۡيَا نَمُوتُ وَنَحۡيَا وَمَا يُهۡلِكُنَآ إِلَّا ٱلدَّهۡرُۚ وَمَا لَهُم بِذَٰلِكَ مِنۡ عِلۡمٍۖ إِنۡ هُمۡ إِلَّا يَظُنُّونَ ﴿24﴾

سورۃ الجاثیۃ آیت 24

اور وہ کہتے ہیں کہ ہماری زندگی تو بس یہی دنیا کی زندگی ہے ہم یہیں مرتے ہیں اور یہیں جیتے ہیں اور ہمیں صرف گردشِ زمانہ مار دیتا ہے۔ اور انہیں اس کا کچھ بھی علم نہیں۔ وہ صرف ظن سے کام لیتے ہیں۔

کفریہ موت کے بارے۔

يَسْـَٔلُونَكَ عَنِ ٱلشَّهْرِ ٱلْحَرَامِ قِتَالٍ فِيهِ ۖ قُلْ قِتَالٌ فِيهِ كَبِيرٌ ۖ وَصَدٌّ عَن سَبِيلِ ٱللَّهِ وَكُفْرٌۢ بِهِۦ وَٱلْمَسْجِدِ ٱلْحَرَامِ وَإِخْرَاجُ أَهْلِهِۦ مِنْهُ أَكْبَرُ عِندَ ٱللَّهِ ۚ وَٱلْفِتْنَةُ أَكْبَرُ مِنَ ٱلْقَتْلِ ۗ وَلَا يَزَالُونَ يُقَٰتِلُونَكُمْ حَتَّىٰ يَرُدُّوكُمْ عَن دِينِكُمْ إِنِ ٱسْتَطَٰعُوا۟ ۚ وَمَن يَرْتَدِدْ مِنكُمْ عَن دِينِهِۦ فَيَمُتْ وَهُوَ كَافِرٌ فَأُو۟لَٰٓئِكَ حَبِطَتْ أَعْمَٰلُهُمْ فِى ٱلدُّنْيَا وَٱلْـَٔاخِرَةِ ۖ وَأُو۟لَٰٓئِكَ أَصْحَٰبُ ٱلنَّارِ ۖ هُمْ فِيهَا خَٰلِدُونَ ﴿217﴾

سورۃ البقرۃ آیت 217

تجھ سے حرمت والے مہینے میں لڑائی کے بارے پوچھتے ہیں کہہ دو کہ اس میں جنگ کرنا بڑا گناہ ہے (مگر) اللہ کی راہ سے روکنا۔ اور اس سے کفر کرنا۔ ور مسجد حرام سے باز رکھنا۔ اور اس کے رہنے والوں کو اس میں سے نکالنا۔ اللہ کے نزدیک اس سے بھی بڑے گناہ ہے اور فتنہ انگیزی قتل سے بھی بڑا جرم ہے۔ اور وہ لوگ برابر تم سے لڑتے رہیں گے یہاں تک کہ اگر ان کا بس چلے تو وہ تمہیں تمہارے دین

سے ہی پھیر دیں۔ (مگر یاد رکھو) کہ تم میں سے جو بھی اپنے دین سے پھرے اور کفر کی حالت میں مر جائے۔ تو یہ وہ لوگ ہیں جن کے اعمال دنیا و آخرت میں ضائع ہو گئے یہی لوگ دوزخی ہیں جو ہمیشہ ہمیشہ اس میں رہیں گے۔

يَتَجَرَّعُهُ وَلَا يَكَادُ يُسِيغُهُ وَيَأْتِيهِ ٱلْمَوْتُ مِن كُلِّ مَكَانٍ وَمَا هُوَ بِمَيِّتٍ ۖ وَمِن وَرَآئِهِۦ عَذَابٌ غَلِيظٌ ﴿17﴾

سورۃ ابراہیم آیت 17

جسے وہ گھونٹ گھونٹ پیئے گا اور اسے گلے سے نہیں اتار سکے گا اور ہر طرف سے اس پر موت وارد ہو رہی ہو گی مگر وہ مرنے نہ پائے گا۔ اور اس کے پیچھے سخت عذاب ہو گا۔

إِنَّهُۥ مَن يَأْتِ رَبَّهُۥ مُجْرِمًا فَإِنَّ لَهُۥ جَهَنَّمَ لَا يَمُوتُ فِيهَا وَلَا يَحْيَىٰ ﴿74﴾

سورۃ طہ آیت 74

بلاشبہ جو بھی اپنے رب کے پاس مجرم ہو کر آئے گا تو بیشک اس کے لئے جہنم ہے جس میں نہ تو وہ مرے گا اور نہ ہی (چین سے) جی پائے گا۔

وَإِذَآ أُلْقُواْ مِنْهَا مَكَانًا ضَيِّقًا مُّقَرَّنِينَ دَعَوْاْ هُنَالِكَ ثُبُورًا ﴿13﴾ط

سورۃالفرقان آیت 13

اور جب یہ زنجیروں میں جکڑے دوزخ کی کسی تنگ جگہ میں ڈال دیے جائیں گے پھر وہاں موت کو ہی پکاریں گے۔

وَإِذَآ أُلْقُواْ مِنْهَا مَكَانًا ضَيِّقًا مُّقَرَّنِينَ دَعَوْاْ هُنَالِكَ ثُبُورًا ﴿13﴾ط لَّا تَدْعُواْ ٱلْيَوْمَ ثُبُورًا وَٰحِدًا وَٱدْعُواْ ثُبُورًا كَثِيرًا ﴿14﴾

سورۃالفرقان آیت ۱۳۔۱۴

اور جب یہ زنجیروں میں جکڑے دوزخ کی کسی تنگ جگہ میں ڈال دیے جائیں گے پھر وہاں موت کو ہی پکاریں گے۔(ارشاد ہوگا کہ) آج ایک موت کو نہ پکارو بلکہ بہت ساری موتوں کو پکارو!۔

وَٱلَّذِينَ كَفَرُواْ لَهُمْ نَارُ جَهَنَّمَ لَا يُقْضَىٰ عَلَيْهِمْ فَيَمُوتُواْ وَلَا يُخَفَّفُ عَنْهُم مِّنْ عَذَابِهَا ۚ كَذَٰلِكَ نَجْزِى كُلَّ كَفُورٍ ﴿36﴾ج

سورۃفاطر آیت 36

اور جو لوگ کافر و ناشکرے ہو گئے ان کے لئے دوزخ کی آگ ہے نہ تو انہیں موت آئے گی کہ مر جائیں اور نہ ہی ان کا عذاب ان سے ہلکا کیا جائے گا۔ ہم ہر ناشکرے کو ایسا ہی بدلہ دیا کرتے ہیں۔

إِنَّا نَحْنُ نُحْيِ ٱلْمَوْتَىٰ وَنَكْتُبُ مَا قَدَّمُوا۟ وَءَاثَٰرَهُمْ ۚ وَكُلَّ شَىْءٍ أَحْصَيْنَٰهُ فِىٓ إِمَامٍ مُّبِينٍ ﴿12﴾ ع1

سورۃ یٰس آیت 12

بیشک ہم مُردوں کو زندہ کریں گے اور جو انہوں نے آگے بھیجا اور جو آثار پیچھے چھوڑے ہم سب لکھتے جاتے ہیں۔ اور ہر چیز کو ہم نے واضح کتاب (لوح محفوظ) میں لکھ رکھا ہے۔

أَفَمَا نَحْنُ بِمَيِّتِينَ ﴿58﴾ ۝ إِلَّا مَوْتَتَنَا ٱلْأُولَىٰ وَمَا نَحْنُ بِمُعَذَّبِينَ ﴿59﴾ إِنَّ هَٰذَا لَهُوَ ٱلْفَوْزُ ٱلْعَظِيمُ ﴿60﴾

سورۃ الصافات آیت ۵۸ تا ۶۰

(جنتی لوگ پوچھیں گے) کیا اب ہم کبھی نہیں مریں گے؟۔ سوائے اس پہلی موت کے اور نہ ہمیں کبھی عذاب دیا جائے گا۔ یقیناً یہی تو بہت بڑی کامیابی ہے۔

إِنَّ ٱلَّذِينَ كَفَرُواْ يُنَادَوْنَ لَمَقْتُ ٱللَّهِ أَكْبَرُ مِن مَّقْتِكُمْ أَنفُسَكُمْ إِذْ تُدْعَوْنَ إِلَى ٱلْإِيمَٰنِ فَتَكْفُرُونَ﴿10﴾ قَالُواْ رَبَّنَآ أَمَتَّنَا ٱثْنَتَيْنِ وَأَحْيَيْتَنَا ٱثْنَتَيْنِ فَٱعْتَرَفْنَا بِذُنُوبِنَا فَهَلْ إِلَىٰ خُرُوجٍ مِّن سَبِيلٍ﴿11﴾

سورۃ غافر آیت ۱۰۔۱۱

بیشک جو لوگ کافر و ناشکرے ہو گئے ان کو ندیٰ دے کر کہہ دیا جائے گا کہ (آج) جتنا تم اپنے آپ سے بیزار ہو رہے ہو۔ اس سے کہیں زیادہ اللہ اس وقت بیزار (یعنی ناراض) ہوتا تھا۔ جب تم ایمان کی طرف بلائے جاتے تھے۔ پھر نہیں مانا کرتے تھے وہ عرض کریں گے کہ اے ہمارے رب!۔ تو نے ہمیں دو بار موت دی اور دو بار زندہ کیا پس اب اپنے گناہوں کا ہم اعتراف کرتے ہیں تو کیا اب (یہاں سے) نکلنے کی کوئی صورت ہے؟۔

۞ قُلْ يَتَوَفَّىٰكُم مَّلَكُ ٱلْمَوْتِ ٱلَّذِى وُكِّلَ بِكُمْ ثُمَّ إِلَىٰ رَبِّكُمْ تُرْجَعُونَ﴿11﴾ع1

سورۃ السجدۃ آیت 11

کہہ دو کہ موت کا وہ فرشتہ جو تم پر مقرر کیا گیا ہے (جب) وہ تمہاری روحیں قبض کر لیتا ہے پھر تم اپنے رب کی طرف ہی لوٹائے جاتے ہو۔

وَنَادَوْاْ يَٰمَٰلِكُ لِيَقْضِ عَلَيْنَا رَبُّكَ ۖ قَالَ إِنَّكُم مَّٰكِثُونَ ﴿77﴾

سورۃ الزخرف آیت 77

اور وہ (جہنم کے داروغہ کو) پکاریں گے کہ اے مالک! تمہارا رب ہمیں موت ہی دے دے (تو بہتر ہے)۔ وہ کہے گا کہ بلاشبہ تم ہمیشہ یوں ہی پڑے رہو گے۔

لَا يَذُوقُونَ فِيهَا ٱلْمَوْتَ إِلَّا ٱلْمَوْتَةَ ٱلْأُولَىٰ ۖ وَوَقَىٰهُمْ عَذَابَ ٱلْجَحِيمِ ﴿56﴾ لا

سورۃ الدخان آیت 56

وہاں پر پہلی (دنیاوی) موت کے علاوہ (پھر سے) موت کا مزہ نہیں چکھیں گے اور اللہ ان کو دوزخ کے عذاب سے بھی بچالے گا۔

وَأَمَّا مَنْ أُوتِىَ كِتَٰبَهُۥ بِشِمَالِهِۦ فَيَقُولُ يَٰلَيْتَنِى لَمْ أُوتَ كِتَٰبِيَهْ ﴿25﴾ ج وَلَمْ أَدْرِ مَا حِسَابِيَهْ ﴿26﴾ ج يَٰلَيْتَهَا كَانَتِ ٱلْقَاضِيَةَ ﴿27﴾ ج

سورۃ الحاقۃ آیت ۲۵ تا ۲۷

اور جس کا نامہ اعمال اس کے بائیں ہاتھ میں دیا جائے گا وہ کہے گا کہ اے کاش !۔ مجھے میرا اعمالنامہ نہ ہی دیا جاتا۔ اور مجھے معلوم ہی نہ پڑتا کہ میرا حساب کیسا ہے۔ اے کاش موت ہی (ہمیشہ کے لئے) میرا کام تمام کر چکی ہوتی۔

قَالُوا۟ لَمْ نَكُ مِنَ ٱلْمُصَلِّينَ ﴿43﴾ وَلَمْ نَكُ نُطْعِمُ ٱلْمِسْكِينَ ﴿44﴾ وَكُنَّا نَخُوضُ مَعَ ٱلْخَآئِضِينَ ﴿45﴾ وَكُنَّا نُكَذِّبُ بِيَوْمِ ٱلدِّينِ ﴿46﴾ حَتَّىٰٓ أَتَىٰنَا ٱلْيَقِينُ ﴿47﴾

سورۃ المدثر آیت ۴۳ تا ۴۷

وہ کہیں گے کہ ہم نماز نہیں پڑھا کرتے تھے۔ اور نہ ہی مسکینوں کو کھانا کھلاتے تھے۔ اور حق کی خلاف ورزی کرنے والوں کے ساتھ مل کر ہم بھی خلافِ حق کام کرتے تھے۔ اور ہم جزا و سزا کے دن کو بھی جھٹلایا کرتے تھے۔ یہاں تک کہ ہمیں یقین (یعنی ہماری موت کا وقت) آگیا۔

وَأَمَّا مَنْ أُوتِىَ كِتَٰبَهُۥ وَرَآءَ ظَهْرِهِۦ ﴿10﴾ فَسَوْفَ يَدْعُوا۟ ثُبُورًا ﴿11﴾ وَيَصْلَىٰ سَعِيرًا ﴿12﴾

سورۃ الانشقاق آیت ۱۰ تا ۱۲

اور جس کا اعمالنامہ اس کی پیٹھ کے پیچھے سے دیا جائے گا۔ پس وہ موت کو ہی پکارے گا۔ اور وہ بھڑکتی ہوئی آگ میں داخل ہوگا۔

ٱلَّذِى يَصْلَى ٱلنَّارَ ٱلْكُبْرَىٰ ﴿12﴾ ج ثُمَّ لَا يَمُوتُ فِيهَا وَلَا يَحْيَىٰ ﴿13﴾ ط

سورۃ الاعلیٰ آیت ۱۲۔ ۱۳

جو (روزِ قیامت) بڑی سخت آگ میں داخل ہوگا۔ پھر نہ تو وہ اس میں مرے گا اور نہ ہی (سکون سے) جی سکے گا۔

وراثت وعدت کے بارے

وَٱلَّذِينَ يُتَوَفَّوْنَ مِنكُمْ وَيَذَرُونَ أَزْوَٰجًا يَتَرَبَّصْنَ بِأَنفُسِهِنَّ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا ۖ فَإِذَا بَلَغْنَ أَجَلَهُنَّ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيمَا فَعَلْنَ فِىٓ أَنفُسِهِنَّ بِٱلْمَعْرُوفِ ۗ وَٱللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرٌ ﴿234﴾

سورۃ البقرۃ آیت 234

اور جو لوگ تم میں سے مر جائیں اور عورتیں چھوڑ جائیں تو عورتیں اپنے آپ کو چار مہینے اور دس دن روکے رکھیں۔ اور جب عدت پوری کر چکیں تو ان پر کچھ گناہ نہیں کہ اپنے حق میں مناسب کام (کا فیصلہ یعنی نکاح) کر لیں۔ اور اللہ تمہارے ہر عمل سے خبردار ہے۔

وَٱلَّذِينَ يُتَوَفَّوْنَ مِنكُمْ وَيَذَرُونَ أَزْوَٰجًا وَصِيَّةً لِّأَزْوَٰجِهِم مَّتَٰعًا إِلَى ٱلْحَوْلِ غَيْرَ إِخْرَاجٍ ۚ فَإِنْ خَرَجْنَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِى مَا فَعَلْنَ فِىٓ أَنفُسِهِنَّ مِن مَّعْرُوفٍ ۗ وَٱللَّهُ عَزِيزٌ حَكِيمٌ ﴿240﴾

سورۃ البقرۃ آیت 240

جو لوگ تم میں سے مر جائیں اور بیویاں چھوڑ جائیں۔ وہ اپنی بیویوں کے حق میں وصیت کر جائیں کہ انہیں سال بھر تک نان و نفقہ دیا جائے اور گھر سے نہ نکالی جائیں۔ پھر اگر وہ خود سے نکل جائیں اور اپنے حق میں مناسب کام (کا فیصلہ یعنی نکاح) کر لیں تو تم پر اس میں کوئی گناہ نہیں۔ اور اللہ بڑا غالب نہایت حکمت والا ہے۔

يُوصِيكُمُ ٱللَّهُ فِىٓ أَوْلَٰدِكُمْ ۖ لِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ ٱلْأُنثَيَيْنِ ۚ فَإِن كُنَّ نِسَآءً فَوْقَ ٱثْنَتَيْنِ فَلَهُنَّ ثُلُثَا مَا تَرَكَ ۖ وَإِن كَانَتْ وَٰحِدَةً فَلَهَا ٱلنِّصْفُ ۚ وَلِأَبَوَيْهِ لِكُلِّ وَٰحِدٍ

مِّنْهُمَا ٱلسُّدُسُ مِمَّا تَرَكَ إِن كَانَ لَهُۥ وَلَدٌ ۚ فَإِن لَّمْ يَكُن لَّهُۥ وَلَدٌ وَوَرِثَهُۥٓ أَبَوَاهُ فَلِأُمِّهِ ٱلثُّلُثُ ۚ فَإِن كَانَ لَهُۥٓ إِخْوَةٌ فَلِأُمِّهِ ٱلسُّدُسُ ۚ مِنۢ بَعْدِ وَصِيَّةٍ يُوصِى بِهَآ أَوْ دَيْنٍ ۗ ءَابَآؤُكُمْ وَأَبْنَآؤُكُمْ لَا تَدْرُونَ أَيُّهُمْ أَقْرَبُ لَكُمْ نَفْعًا ۚ فَرِيضَةً مِّنَ ٱللَّهِ ۗ إِنَّ ٱللَّهَ كَانَ عَلِيمًا حَكِيمًا ﴿11﴾

سورۃالنساء آیت 11

اللہ تمہاری اولاد کے بارے میں تمہیں ہدایت کرتا ہے۔ کہ ایک لڑکے کا حصہ دو لڑکیوں کے برابر ہے۔ اور اگر صرف (دو یا) دو سے اوپر لڑکیاں ہی وارث ہوں تو ان کو ترکہ کا دو تہائی دیا جائے گا۔ اور اگر صرف ایک لڑکی ہو تو اس کا حصہ آدھا ہے۔ اور اگر میت صاحب اولاد ہو تو اس کے والدین میں سے ہر ایک کے لئے ترکہ کا چھٹا حصہ ہوگا (اور باقی سب اولاد کا)۔ اور اگر بے اولاد ہو اور اس کے والدین ہی اس کے وارث ہوں تو اس کی ماں کو تیسرا حصہ ملے گا (باقی دو تہائی باپ کو ملے گا)۔ اور اگر اس (میت) کے (بہن) بھائی ہوں تو پھر اس کی ماں کو چھٹا حصہ ملے گا (باقی سب بہن بھائیوں کا)۔ مگر یہ تقسیم اس وصیت (کی تکمیل) کے بعد ہو گی جو مرنے والا کر گیا اور اس قرض کی ادائیگی کے بعد جو اس (میت) کے ذمے ہوگا۔ تم نہیں جانتے کہ تمہارے ماں باپ یا تمہاری اولاد میں سے فائدے کے لحاظ سے کون تمہارے زیادہ قریب ہے۔ یہ اللہ کے مقرر کیے ہوئے حصے ہیں۔ بلاشبہ اللہ سب کچھ جاننے والا نہایت حکمت والا ہے۔

۞ وَلَكُمْ نِصْفُ مَا تَرَكَ أَزْوَٰجُكُمْ إِن لَّمْ يَكُن لَّهُنَّ وَلَدٌ ۚ فَإِن كَانَ لَهُنَّ وَلَدٌ فَلَكُمُ ٱلرُّبُعُ مِمَّا تَرَكْنَ ۚ مِنۢ بَعْدِ وَصِيَّةٍ يُوصِينَ بِهَآ أَوْ دَيْنٍ ۚ وَلَهُنَّ ٱلرُّبُعُ مِمَّا تَرَكْتُمْ إِن لَّمْ يَكُن لَّكُمْ وَلَدٌ ۚ فَإِن كَانَ لَكُمْ وَلَدٌ فَلَهُنَّ ٱلثُّمُنُ مِمَّا تَرَكْتُم ۚ مِّنۢ بَعْدِ وَصِيَّةٍ تُوصُونَ بِهَآ أَوْ دَيْنٍ ۗ وَإِن كَانَ رَجُلٌ يُورَثُ كَلَٰلَةً أَوِ ٱمْرَأَةٌ وَلَهُۥ أَخٌ أَوْ أُخْتٌ فَلِكُلِّ وَٰحِدٍ مِّنْهُمَا ٱلسُّدُسُ ۚ فَإِن كَانُوٓا۟ أَكْثَرَ مِن ذَٰلِكَ فَهُمْ شُرَكَآءُ فِى ٱلثُّلُثِ ۚ مِنۢ بَعْدِ وَصِيَّةٍ يُوصَىٰ بِهَآ أَوْ دَيْنٍ غَيْرَ مُضَآرٍّ ۚ وَصِيَّةً مِّنَ ٱللَّهِ ۗ وَٱللَّهُ عَلِيمٌ حَلِيمٌ ﴿12﴾ ط

سورۃالنساء آیت 12

اور جو ترکہ تمہاری بیویاں چھوڑ مریں اگر ان کی اولاد نہ ہو تو اس میں سے آدھا تمہارا ہوگا۔ اور اگر ان کے اولاد ہو تو پھر تمہیں ان کے ترکہ کا چوتھا حصہ ملے گا۔ یہ تقسیم اس وصیت کو پورا کرنے کے بعد ہوگی جو اس نے کی ہو اور اس قرضہ کی ادائیگی کے بعد جو اس کے ذمہ ہو۔ اور جو مال تم (مرد) چھوڑ مرو اور اگر تمہاری اولاد نہ ہو تو وہ (بیویاں) تمہارے ترکہ میں سے چوتھے حصہ کی حقدار ہوں گی۔ اور اگر تمہارے اولاد ہو تو پھر ان کا آٹھواں حصہ ہوگا۔ اور (یہ تقسیم) اس وصیت کو پورا کرنے کے بعد ہوگی جو تم نے کی ہو اور اس قرض کو ادا کرنے کے بعد جو تمہارے ذمے ہو۔ اور اگر میت کلالہ ہو یعنی

https://quranexcel.com

بے اولاد مرد ہو یا عورت ہو اور اس کے ماں باپ نہ ہوں مگر بھائی بہن ہوں۔ تو اگر اس کا صرف ایک بھائی یا ایک بہن موجود ہو تو بھائی یا بہن کو چھٹا حصہ ملے گا۔ اور اگر بھائی بہن ایک سے زیادہ ہوں تو پھر وہ کل ترکہ کے ایک تہائی میں برابر کے شریک ہوں گے۔ مگر (یہ تقسیم) اس وصیت کو پورا کرنے کے بعد جو کی گئی اور واجب الادا قرض چکانے کے بعد ہو گی (جبکہ وصیت کرنے والا وارثوں کو) نقصان پہنچانے کے درپے نہ ہو۔ یہ اللہ کی طرف سے لازمی ہدایت ہے۔ اور اللہ بڑے ہی علم و حلم والا ہے۔

زانیہ کے لئے چار گواہوں کی گواہی پر حکم۔

وَٱلَّٰتِى يَأْتِينَ ٱلْفَٰحِشَةَ مِن نِّسَآئِكُمْ فَٱسْتَشْهِدُواْ عَلَيْهِنَّ أَرْبَعَةً مِّنكُمْ ۖ فَإِن شَهِدُواْ فَأَمْسِكُوهُنَّ فِى ٱلْبُيُوتِ حَتَّىٰ يَتَوَفَّىٰهُنَّ ٱلْمَوْتُ أَوْ يَجْعَلَ ٱللَّهُ لَهُنَّ سَبِيلًا ﴿15﴾

سورۃ النساء آیت 15

اور تمہاری عورتوں میں سے جو کوئی بدکاری کر بیٹھے تو ان پر اپنوں میں سے چار شاہد و گواہ طلب کرو۔ پھر اگر وہ گواہی دے دیں تو ان عورتوں کو ان گھروں میں بند رکھو یہاں تک کہ موت ان کا کام تمام کر دے یا اللہ ان کے لئے کوئی اور راستہ نکال دے۔

حضرت آدمؑ سے خطا ہوئی تو سب کے لئے تنبیہ۔

قَالَ ٱهْبِطُواْ بَعْضُكُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ ۖ وَلَكُمْ فِى ٱلْأَرْضِ مُسْتَقَرٌّ وَمَتَٰعٌ إِلَىٰ حِينٍ ﴿24﴾ قَالَ فِيهَا تَحْيَوْنَ وَفِيهَا تَمُوتُونَ وَمِنْهَا تُخْرَجُونَ ﴿25﴾ ع2

سورۃ الأعراف آیت ۲۴۔۲۵

ارشاد ہوا کہ سبھی نیچے اتر جاؤ تم ایک دوسرے کے دشمن ہو۔ اور ایک (خاص) وقت تک تمہارے لئے زمین میں ہی رہنے کی جگہ اور ذریعہ معاش ہے۔ ارشاد فرمایا کہ اسی میں تم سب زندہ رہو گے اور اسی میں تم سب مرو گے اور آخر کار اسی سے تم سب نکالے جاؤ گے۔

حضرت سلیمانؑ کے بارے۔

فَلَمَّا قَضَيْنَا عَلَيْهِ ٱلْمَوْتَ مَا دَلَّهُمْ عَلَىٰ مَوْتِهِۦٓ إِلَّا دَآبَّةُ ٱلْأَرْضِ تَأْكُلُ مِنسَأَتَهُۥ ۖ فَلَمَّا خَرَّ تَبَيَّنَتِ ٱلْجِنُّ أَن لَّوْ كَانُواْ يَعْلَمُونَ ٱلْغَيْبَ مَا لَبِثُواْ فِى ٱلْعَذَابِ ٱلْمُهِينِ ﴿14﴾ ط

سورۃ سبا آیت 14

پھر جب ہم نے اس کے لئے موت کا حکم صادر کیا تو کسی چیز نے اس کی موت کا پتہ نہ دیا مگر گھن کے کیڑے نے جو اس کے عصا کو کھا رہا تھا۔ جب (عصا کھو کھلا ہو گیا تو سلیمانؑ) گر پڑا تب جنوں کو معلوم ہوا (پھر کہنے لگے) کہ اگر وہ غیب جانتے ہوتے تو ذلت کی تکلیف میں مبتلا نہ رہتے۔

حضرت عیسیٰؑ کے بارے۔

وَسَلَٰمٌ عَلَيْهِ يَوْمَ وُلِدَ وَيَوْمَ يَمُوتُ وَيَوْمَ يُبْعَثُ حَيًّا ﴿15﴾ ع1

سورۃ مریم آیت 15

اور اس پر سلام ہے جس دن وہ پیدا ہوا اور جس دن وہ مرے گا اور جس دن وہ زندہ کر کے اٹھایا جائے گا۔

وَٱلسَّلَٰمُ عَلَىَّ يَوْمَ وُلِدتُّ وَيَوْمَ أَمُوتُ وَيَوْمَ أُبْعَثُ حَيًّا ﴿33﴾

سورۃ مریم آیت 33

اور مجھ پر سلام ہے جس دن میں پیدا ہوا اور جس دن میں مروں گا اور جس دن زندہ کر کے اٹھایا جاؤں گا۔

حضرت عیسیٰؑ کے نزول کے بعد۔

وَإِن مِّنْ أَهْلِ ٱلْكِتَٰبِ إِلَّا لَيُؤْمِنَنَّ بِهِۦ قَبْلَ مَوْتِهِۦ ۖ وَيَوْمَ ٱلْقِيَٰمَةِ يَكُونُ عَلَيْهِمْ شَهِيدًا ﴿159﴾ ج

سورۃ النساء آیت 159

اور اہل کتاب میں سے کوئی ایسا نہ ہوگا۔ جو (نزولِ عیسیٰؑ کے بعد) اس کی موت سے پہلے اس پر ضرور ایمان نہ لائے گا۔ اور قیامت کے دن وہ ان پر گواہ ہوگا۔

مردہ زمین کو زندہ کر دینا عقل والوں کے لئے دوبارہ زندگی دینے کے مترادف ہی تو ہے۔

إِنَّ فِى خَلْقِ ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلْأَرْضِ وَٱخْتِلَٰفِ ٱلَّيْلِ وَٱلنَّهَارِ وَٱلْفُلْكِ ٱلَّتِى تَجْرِى فِى ٱلْبَحْرِ بِمَا يَنفَعُ ٱلنَّاسَ وَمَآ أَنزَلَ ٱللَّهُ مِنَ ٱلسَّمَآءِ مِن مَّآءٍ فَأَحْيَا بِهِ ٱلْأَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا وَبَثَّ فِيهَا مِن كُلِّ دَآبَّةٍ وَتَصْرِيفِ ٱلرِّيَٰحِ وَٱلسَّحَابِ ٱلْمُسَخَّرِ بَيْنَ ٱلسَّمَآءِ وَٱلْأَرْضِ لَءَايَٰتٍ لِّقَوْمٍ يَعْقِلُونَ ﴿164﴾

سورۃ البقرۃ آیت 164

بیشک آسمانوں و زمین کی پیدائش میں اور رات اور دن کے ادل بدل کر آنے میں اور ان جہازوں میں جو دریا و سمندر میں لوگوں کو منافع دینے کے لئے چلتے ہیں اور اس پانی میں جو اللہ آسمان سے برساتا ہے

https://quranexcel.com

پھر اس سے مردہ زمین کو زندگی بخشتا ہے اور اس میں ہر قسم کے چلنے پھرنے والے جانور پھیلا دیتا ہے۔ اور ہواؤں کے رخ بدلتے رہنے میں اور ان بادلوں میں جو آسمان اور زمین کے درمیان پابندِ فرمان رہتے ہیں۔ البتہ عقل والوں کے لئے واضح نشانیاں موجود ہیں۔

وَهُوَ ٱلَّذِى يُرْسِلُ ٱلرِّيَٰحَ بُشْرًۢا بَيْنَ يَدَىْ رَحْمَتِهِۦٓ ۖ حَتَّىٰٓ إِذَآ أَقَلَّتْ سَحَابًا ثِقَالًا سُقْنَٰهُ لِبَلَدٍ مَّيِّتٍ فَأَنزَلْنَا بِهِ ٱلْمَآءَ فَأَخْرَجْنَا بِهِۦ مِن كُلِّ ٱلثَّمَرَٰتِ ۚ كَذَٰلِكَ نُخْرِجُ ٱلْمَوْتَىٰ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُونَ ﴿57﴾

سورۃ الأعراف آیت 57

اور وہ (اللہ) ہی تو ہے جو بارش سے پہلے خوشخبری دینے والی ہوائیں بھیجتا ہے۔ یہاں تک کہ جب وہ بھرے ہوئے بوجھل بادلوں کو اٹھالاتی ہیں تو ہم انہیں کسی مردہ شہر کی طرف ہانک دیتے ہیں پھر اس سے مینہ برساتے ہیں پھر اس سے سب طرح کے پھل نکالتے ہیں۔ ایسے ہی ہم مُردوں کو بھی نکالیں گے شاید کہ تم غور و فکر سے نصیحت حاصل کرو۔

وَٱللَّهُ أَنزَلَ مِنَ ٱلسَّمَآءِ مَآءً فَأَحْيَا بِهِ ٱلْأَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَآ ۚ إِنَّ فِى ذَٰلِكَ لَءَايَةً لِّقَوْمٍ يَسْمَعُونَ ﴿65﴾ ع8

سورۃ النحل آیت 65

اور اللہ ہی نے آسمان سے پانی برسایا پھر اس سے زمین کو اس کے مرنے کے بعد زندہ کر دیا۔ بیشک اس میں ان لوگوں کے لئے یقیناً بڑی نشانی ہے جو غور سے (حق کو) سنتے ہیں۔

وَلَئِن سَأَلْتَهُم مَّن نَّزَّلَ مِنَ ٱلسَّمَآءِ مَآءً فَأَحْيَا بِهِ ٱلْأَرْضَ مِنۢ بَعْدِ مَوْتِهَا لَيَقُولُنَّ ٱللَّهُ ۚ قُلِ ٱلْحَمْدُ لِلَّهِ ۚ بَلْ أَكْثَرُهُمْ لَا يَعْقِلُونَ ﴿63﴾ ع6

سورۃ العنکبوت آیت 63

اور اگر تم ان سے پوچھو کہ آسمان سے پانی کس نے نازل کیا اور زمین کو مردہ (یعنی بنجر) ہونے کے بعد کس نے زندگی دی؟۔ تو وہ ضرور کہہ دیں گے کہ اللہ نے۔ کہہ دو کہ سب طرح کی تعریف (شکر) اللہ ہی کے لئے ہے۔ بلکہ ان میں بہت سارے لوگ عقل سے کام نہیں لیتے۔

يُخْرِجُ ٱلْحَىَّ مِنَ ٱلْمَيِّتِ وَيُخْرِجُ ٱلْمَيِّتَ مِنَ ٱلْحَىِّ وَيُحْىِ ٱلْأَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا ۚ وَكَذَٰلِكَ تُخْرَجُونَ ﴿19﴾ ع2

سورۃ الروم آیت 19

وہی زندہ کو مردے سے نکالتا ہے اور مردے کو زندہ سے نکالتا ہے اور زمین کو اس کے مرنے کے بعد زندہ (یعنی سرسبز وشاداب) کر دیتا ہے۔ اسی طرح تم بھی (قبروں سے) نکالے جاؤ گے۔

وَمِنْ ءَايَٰتِهِۦ يُرِيكُمُ ٱلْبَرْقَ خَوْفًا وَطَمَعًا وَيُنَزِّلُ مِنَ ٱلسَّمَآءِ مَآءً فَيُحْىِۦ بِهِ ٱلْأَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَآ ۚ إِنَّ فِى ذَٰلِكَ لَءَايَٰتٍ لِّقَوْمٍ يَعْقِلُونَ ﴿24﴾

سورۃ الروم آیت 24

اور اسی کے نشاناتِ قدرت میں سے ہے کہ تم کو خوف اور اُمید دلانے کے لئے بجلیاں دکھاتا ہے اور آسمان سے مینہ برساتا ہے پھر زمین کو اس کے مر جانے کے بعد زندہ (سرسبز وشاداب) کر دیتا ہے۔ البتہ عقل والوں کے لئے ان (باتوں) میں (بہت سی) نشانیاں ہیں۔

فَٱنظُرْ إِلَىٰٓ ءَاثَٰرِ رَحْمَتِ ٱللَّهِ كَيْفَ يُحْىِ ٱلْأَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَآ ۚ إِنَّ ذَٰلِكَ لَمُحْىِ ٱلْمَوْتَىٰ ۖ وَهُوَ عَلَىٰ كُلِّ شَىْءٍ قَدِيرٌ ﴿50﴾

سورۃ الروم آیت 50

پس اللہ کی رحمت کے آثار کی طرف بھی دیکھو کہ وہ کس طرح زمین کو اس کے مردہ و بنجر ہو جانے کے بعد زندہ (سرسبز و شاداب) کر دیتا ہے۔ بیشک وہی مُردوں کو بھی زندہ کرے گا۔ اور وہ ہر ایک چیز پر پوری طرح قادر ہے۔

وَٱللَّهُ ٱلَّذِىٓ أَرْسَلَ ٱلرِّيَٰحَ فَتُثِيرُ سَحَابًا فَسُقْنَٰهُ إِلَىٰ بَلَدٍ مَّيِّتٍ فَأَحْيَيْنَا بِهِ ٱلْأَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا ۚ كَذَٰلِكَ ٱلنُّشُورُ ﴿9﴾

سورۃ فاطر آیت 9

اور وہ اللہ ہی تو ہے جو ہواؤں کو بھیجتا ہے تو وہ بادلوں کو اُٹھا لیتی ہیں پھر ہم ان کو ایک بے جان شہر کی طرف لے جاتے ہیں پھر اس سے زمین کو اس کے موت کے بعد زندہ کر دیتے ہیں۔ اسی طرح سے مُردوں کو بھی جی اُٹھنا ہے۔

وَمِنْ ءَايَٰتِهِۦٓ أَنَّكَ تَرَى ٱلْأَرْضَ خَٰشِعَةً فَإِذَآ أَنزَلْنَا عَلَيْهَا ٱلْمَآءَ ٱهْتَزَّتْ وَرَبَتْ ۚ إِنَّ ٱلَّذِىٓ أَحْيَاهَا لَمُحْىِ ٱلْمَوْتَىٰٓ ۚ إِنَّهُۥ عَلَىٰ كُلِّ شَىْءٍ قَدِيرٌ ﴿39﴾

سورۃ فصلت آیت 39

اور اس کی قدرت کی نشانیوں میں سے ایک یہ بھی ہے کہ تم دیکھتے ہو کہ زمین سُونی پڑی ہے اور جب ہم اس پر پانی برساتے ہیں تو وہ ابھرنے اور لہلہانے لگتی ہے۔ بیشک جس نے اسے زندہ کر دیا وہی مُردوں کو بھی زندہ کرنے والا ہے بلاشبہ وہ ہر چیز پر بڑی قدرت رکھتا ہے۔

وَٱخْتِلَٰفِ ٱلَّيْلِ وَٱلنَّهَارِ وَمَآ أَنزَلَ ٱللَّهُ مِنَ ٱلسَّمَآءِ مِن رِّزْقٍ فَأَحْيَا بِهِ ٱلْأَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا وَتَصْرِيفِ ٱلرِّيَٰحِ ءَايَٰتٌ لِّقَوْمٍ يَعْقِلُونَ ﴿5﴾

سورۃ الجاثیۃ آیت 5

اور رات اور دن کے ادل بدل کر آنے جانے میں اور اُس رزق میں جسے اللہ آسمان سے نازل فرماتا ہے اور اس سے زمین کو اس کی موت کے بعد زندہ کر دیتا ہے اور ہواؤں کی گردش میں بھی ان لوگوں کے لئے نشانیاں ہیں جو عقل سے کام لیتے ہیں۔

ٱعْلَمُوٓاْ أَنَّ ٱللَّهَ يُحْىِ ٱلْأَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا ۚ قَدْ بَيَّنَّا لَكُمُ ٱلْأَيَٰتِ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُونَ ﴿17﴾

سورۃ الحدید آیت 17

جان رکھو کہ اللہ ہی زمین کو اس کی موت کے بعد زندہ کرتا ہے۔ یقینی طور پر ہم نے اپنی آیات تمہارے لئے کھول کھول کر واضح کر دی ہیں تاکہ تم عقل سے کام لو۔

موت کی حقیقت پر نبی ﷺ کے ارشادات۔

موت کو انسان کے لئے وعظ یعنی نصیحت حاصل کر لینے کا ایک ذریعہ ہے۔

ایک اور جگہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ۔

جس کسی نے اپنے کسی بھائی پر ظلم کیا ہو تو اسے چاہیئے کہ اس سے اس دنیا میں ہی معاف کرا لے۔اس لئے کہ آخرت میں درہم و دینار نہیں ہوں گے۔

صحیح بخاری ۶۵۳۴

نبی ﷺ کے مطابق موت سے پہلے اس کی تیاری کے ضمن میں کن باتوں کا خیال رکھنا ضروری ہے۔

جس کسی نے لوگوں پر ظلم کیا یا ان کا مال ناحق طور پر کھایا۔اسے چاہیئے کہ معاملات کا حل کر لیں اس سے پہلے کہ اسے موت آن پہنچے۔

جس شخص نے والدین کے ساتھ بد سلوکی کی۔وہ آج ان سے معافی مانگ لے اور ان کے حسنِ سلوک روا رکھے۔اس سے پہلے کہ موت کا دن آ جائے۔

یا کسی نے اپنی اولاد میں ناانصافی کر لی ہو۔ کہ فلاں کو اس کا حق دے دیا اور فلاں کو حق سے محروم رکھا۔ تو ایسے شخص کو جلدی اپنی اصلاح کر لینی چاہیئے۔ اس سے پہلے کہ اسے اچانک موت آ جائے۔

اور جو شخص نماز نہیں پڑھتا اور اللہ کے حضور سجدوں سے غافل ہے۔ ایسے شخص کو اللہ جل شانہ کے ساتھ تعلق جوڑنے میں جلد بازی کرنی چاہیئے۔ اس سے پہلے کہ اچانک اسے موت آ جائے۔

چاہے کتنی ہی پر سکون زندگی ہو!۔ چاہے جتنا بھی بلندیوں تک پہنچ جاؤ۔ موت نے ہر سکون اور بلندی کو سپردِ خاک کرنا ہے۔

مال چاہے جتنا بھی بکثرت ہو!۔ موت نے اسے قلیل کرنا ہی ہے۔

خوشی چاہے حد سے بھی بڑھ کر ہو!۔ موت نے اسے منقطع کرنا ہے۔

موت کبھی کسی سے اجازت لے کر نہیں آتی۔ قرآن میں ارشادِ باری تعالیٰ ہے کہ کوئی شخص نہیں جانتا کہ وہ کل کیا کام کرے گا۔ اور کوئی متنفس نہیں جانتا کہ کس سرزمین میں اسے موت آئے گی۔

إِنَّ ٱللَّهَ عِندَهُۥ عِلْمُ ٱلسَّاعَةِ وَيُنَزِّلُ ٱلْغَيْثَ وَيَعْلَمُ مَا فِى ٱلْأَرْحَامِ ۖ وَمَا تَدْرِى نَفْسٌ مَّاذَا تَكْسِبُ غَدًا ۖ وَمَا تَدْرِى نَفْسٌۢ بِأَىِّ أَرْضٍ تَمُوتُ ۚ إِنَّ ٱللَّهَ عَلِيمٌ خَبِيرٌ ﴿34﴾ ع4

سورۃ لقمان آیت 34

https://quranexcel.com

کچھ شک نہیں کہ اللہ ہی کے پاس قیامت کا علم ہے اور وہی مینہ برساتا ہے اور وہی خوب جانتا ہے کہ ماؤں کے رحموں میں کیا کچھ ہے؟۔ اور کوئی نہیں جانتا کہ وہ کل کیا کرے گا۔ اور کوئی بھی نہیں جانتا کہ وہ کس سرزمین میں مرے گا۔ بیشک اللہ ہی سب کچھ جاننے والا بڑا ہی باخبر ہے۔

عین ممکن ہے کہ جو انسان آج تم سے باتیں کر رہا ہے۔ وہ کسی دوسری محفل میں دوبارہ ملاقات کا وعدہ کرتے ہوئے باذن اللہ بھی کہے۔ پھر اسی کی موت کی خبر آج یا کل میں آجائے۔ یا موبائل پر پیغام ملے کہ فلاں مسجد میں اس کی نمازِ جنازہ ادا کرنے کے لئے پہنچ جاؤ!۔ ہمیں چاہیئے کہ موت کو ہمہ وقت یاد رکھیں اور بالکل نہ بھولیں کہ موت چھوٹے بڑے امیر و فقیر کسی کو نہیں دیکھتی۔ یہ ہر کسی پر آنی ہی آنی ہے۔

موت کے بعد سے قیامت تک :

موت کے بعد سے قیامت قائم ہونے تک انسانی جسم کے ساتھ ہونے والا معاملہ قرآن وحدیث کی روشنی میں دیکھئے۔اللہ تعالی فرماتا ہے

وَهُوَ ٱلْقَاهِرُ فَوْقَ عِبَادِهِۦ ۖ وَيُرْسِلُ عَلَيْكُمْ حَفَظَةً حَتَّىٰٓ إِذَا جَآءَ أَحَدَكُمُ ٱلْمَوْتُ تَوَفَّتْهُ رُسُلُنَا وَهُمْ لَا يُفَرِّطُونَ ﴿61﴾ ثُمَّ رُدُّوٓا۟ إِلَى ٱللَّهِ مَوْلَىٰهُمُ ٱلْحَقِّ ۚ أَلَا لَهُ ٱلْحُكْمُ وَهُوَ أَسْرَعُ ٱلْحَٰسِبِينَ ﴿62﴾

سورۃ الأنعام آیت ۶۱۔۶۲

اور وہ (اللہ) ہی تو ہے۔جو اپنے بندوں پر پوری طرح سے قدرت رکھتا ہے۔اور تم پر حفاظت کرنے والے فرشتے بھی بھیجتا ہے یہاں تک کہ جب تم میں سے کسی کو موت آ جاتی ہے تو ہمارے بھیجے ہوئے فرشتے اس کی روح قبض کر لیتے ہیں اور وہ کسی طرح کی بھی کوتاہی نہیں کرتے۔ پھر (روزِ قیامت) سب لوگ اپنے حقیقی مولیٰ اللہ کی طرف لوٹائے جائیں گے۔آگاہ رہو کہ حکم و فیصلے کا اختیار صرف اسی (اللہ جل شانہ) کو حاصل ہے اور وہ تیز ترین حساب لینے والا ہے۔

وَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنِ ٱفْتَرَىٰ عَلَى ٱللَّهِ كَذِبًا أَوْ قَالَ أُوحِيَ إِلَيَّ وَلَمْ يُوحَ إِلَيْهِ شَيْءٌ وَمَن قَالَ سَأُنزِلُ مِثْلَ مَآ أَنزَلَ ٱللَّهُ ۗ وَلَوْ تَرَىٰٓ إِذِ ٱلظَّٰلِمُونَ فِي غَمَرَٰتِ ٱلْمَوْتِ وَٱلْمَلَٰٓئِكَةُ بَاسِطُوٓا۟ أَيْدِيهِمْ أَخْرِجُوٓا۟ أَنفُسَكُمُ ۖ ٱلْيَوْمَ تُجْزَوْنَ عَذَابَ ٱلْهُونِ بِمَا كُنتُمْ تَقُولُونَ عَلَى ٱللَّهِ غَيْرَ ٱلْحَقِّ وَكُنتُمْ عَنْ ءَايَٰتِهِۦ تَسْتَكْبِرُونَ ﴿93﴾

سورۃ الأنعام آیت 93

اور اس سے بڑا ظالم کون ہوگا جو اللہ پر جھوٹ گھڑ لے یا یہ کہے کہ مجھ پر وحی آئی ہے حالانکہ اس پر کچھ بھی وحی نہ آئی ہو۔ اور جو کہے میں بھی ایسی چیز اتار سکتا ہوں جیسی اللہ نے اتاری ہے۔ اور اے کاش!۔ تم ان ظالم لوگوں کو اس وقت دیکھ پاتے!۔ جب موت کی سختیوں میں مبتلا ہوں گے اور فرشتے ہاتھ بڑھا رہے ہوں گے کہ نکالو اپنی جانیں آج تمہیں رسوا کن عذاب دیا جائے گا۔ اس لئے کہ تم اللہ کے بارے ناحق و سراسر جھوٹ بولا کرتے تھے اور اس کی آیات سے تکبر بھی کیا کرتے تھے۔

وَلَقَدْ جِئْتُمُونَا فُرَٰدَىٰ كَمَا خَلَقْنَٰكُمْ أَوَّلَ مَرَّةٍۭ وَتَرَكْتُم مَّا خَوَّلْنَٰكُمْ وَرَآءَ ظُهُورِكُمْ ۖ وَمَا نَرَىٰ مَعَكُمْ شُفَعَآءَكُمُ ٱلَّذِينَ زَعَمْتُمْ أَنَّهُمْ فِيكُمْ شُرَكَٰٓؤُا۟ ۚ لَقَد تَّقَطَّعَ بَيْنَكُمْ وَضَلَّ عَنكُم مَّا كُنتُمْ تَزْعُمُونَ ﴿94﴾ ع11

سورۃ الأنعام آیت 94

اور البتہ یقیناً آج تم اکیلے اکیلے ہی ہمارے پاس آئے ہو جس طرح ہم نے تمہیں پہلی بار پیدا کیا تھا۔ اور جو (مال و متاع) ہم نے تمہیں دیا تھا وہ سب اپنے پیچھے ہی چھوڑ آئے ہو۔ اور (کیا ہوا) تمہارے ساتھ (آج) تمہارے وہ سفارشی ہمیں نظر نہیں آرہے۔ جن کے بارے تمہارا مزعومہ دعویٰ تھا کہ وہ تمہاری کارسازی میں ہمارے شریک ہیں۔ یقیناً تمہارا آپس میں کوئی تعلق کٹ گیا ہے۔ اور تمہارے وہ دعوے سب جاتے رہے جو کبھی تم کیا کرتے تھے ؟۔

وَلَوْ تَرَىٰٓ إِذْ يَتَوَفَّى ٱلَّذِينَ كَفَرُواْ ۙ ٱلْمَلَٰٓئِكَةُ يَضْرِبُونَ وُجُوهَهُمْ وَأَدْبَٰرَهُمْ وَذُوقُواْ عَذَابَ ٱلْحَرِيقِ ﴿50﴾

سورۃ الانفال آیت 50

اور کاش تو دیکھ پاتا جس وقت فرشتے ان کافروں کی جانیں نکالتے ہیں ان کے مونہوں اور پیٹھوں پر مارتے جاتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اب جلنے کا عذاب چکھو۔

ٱلَّذِينَ تَتَوَفَّىٰهُمُ ٱلْمَلَٰٓئِكَةُ ظَالِمِىٓ أَنفُسِهِمْ ۖ فَأَلْقَوُاْ ٱلسَّلَمَ مَا كُنَّا نَعْمَلُ مِن سُوٓءٍ ۚ بَلَىٰٓ إِنَّ ٱللَّهَ عَلِيمٌۢ بِمَا كُنتُمْ تَعْمَلُونَ ﴿28﴾

سورۃ النحل آیت 28

وہ جو اپنے اوپر ظلم کرنے والے ہوتے ہیں جب فرشتے ان کی روحیں قبض کرنے لگتے ہیں۔ تو وہ سلامتی کی پیشکش کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ ہم تو کوئی برا کام نہیں کیا کرتے تھے۔ (کیوں نہیں) ہاں۔ بیشک اللہ اچھے سے جانتا ہے جو کچھ تم کیا کرتے تھے۔

اَللّٰهُ يَتَوَفَّى ٱلْأَنفُسَ حِينَ مَوْتِهَا وَٱلَّتِى لَمْ تَمُتْ فِى مَنَامِهَا ۖ فَيُمْسِكُ ٱلَّتِى قَضَىٰ عَلَيْهَا ٱلْمَوْتَ وَيُرْسِلُ ٱلْأُخْرَىٰٓ إِلَىٰٓ أَجَلٍ مُّسَمًّى ۚ إِنَّ فِى ذَٰلِكَ لَـَٔايَٰتٍ لِّقَوْمٍ يَتَفَكَّرُونَ ﴿42﴾

سورۃ الزمر آیت 42

اللہ ہی روحوں کو ان کی موت کے وقت قبض کرلیتا ہے اور جن کو (ابھی) مرنا نہیں ہوتا (ان کی روحیں) نیند کے وقت قبض کرتا ہے۔ پھر جن پر موت کا فیصلہ ہو چکا ہوتا ہے انہیں روک رکھتا ہے اور باقی روحوں کو ایک مقررہ وقت تک چھوڑ دیتا ہے۔ بیشک اس میں غور و فکر کرنے والوں کے لئے (قدرتِ الٰہی کی) نشانیاں ہیں۔

فَكَيْفَ إِذَا تَوَفَّتْهُمُ ٱلْمَلَٰٓئِكَةُ يَضْرِبُونَ وُجُوهَهُمْ وَأَدْبَٰرَهُمْ ﴿27﴾

سورۃ محمد آیت 27

پھر اس وقت ان کا کیا حال ہوگا جب فرشتے ان کی روحیں قبض کرنے لگیں گے اور ان کے چہروں اور ان کی پشتوں پر مارتے جائیں گے۔

فَلَوْلَآ إِذَا بَلَغَتِ ٱلْحُلْقُومَ ﴿83﴾ وَأَنتُمْ حِينَئِذٍ تَنظُرُونَ ﴿84﴾ وَنَحْنُ أَقْرَبُ إِلَيْهِ مِنكُمْ وَلَٰكِن لَّا تُبْصِرُونَ ﴿85﴾ فَلَوْلَآ إِن كُنتُمْ غَيْرَ مَدِينِينَ ﴿86﴾ تَرْجِعُونَهَآ إِن كُنتُمْ صَٰدِقِينَ ﴿87﴾

سورۃ الواقعۃ آیت ۸۳ تا ۸۷

پھر کیوں نہیں (روح کو روک لیتے) جب کہ وہ حلق کے نرخرے تک پہنچ جاتی ہے۔ اور تم اس وقت کی (حالت کو) دیکھ رہے ہوتے ہو۔ اور ہم اس وقت تم سے زیادہ مرنے والے کے قریب ہوتے ہیں لیکن تم کو نظر نہیں آتے۔ پھر اگر تم کسی کے تابع نہیں ہو۔ تو اس (روح) کو واپس کیوں نہیں پھیر لیتے اگر تم سچے ہو؟۔

كَلَّآ إِذَا بَلَغَتِ ٱلتَّرَاقِىَ ﴿26﴾ وَقِيلَ مَنْ ۜ رَاقٍ ﴿27﴾ وَظَنَّ أَنَّهُ ٱلْفِرَاقُ ﴿28﴾ وَٱلْتَفَّتِ ٱلسَّاقُ بِٱلسَّاقِ ﴿29﴾ إِلَىٰ رَبِّكَ يَوْمَئِذٍ ٱلْمَسَاقُ ﴿30﴾ ع 1

سورۃ القیامۃ آیت ۲۶ تا ۳۰

ہر گز نہیں (بلکہ) جب جان گلے تک پہنچ جائے گی۔ اور کہہ دیا جائے گا کہ کوئی جھاڑ پھونک کرنے والا (نظر میں) ہے۔ اور وہ یقینی سمجھ لے گا کہ سب سے جدائی کا وقت (آگیا) ہے۔ اس گھڑی تجھے اپنے رب کی طرف ہی جانا ہے۔

روح قبض ہو جانے کے بعد یہ جسم مردہ اور تمام حواس سے عاری ہو جاتا ہے۔ زیادہ دیر رکھنے پر سڑنے لگتا ہے اسی لیے اس کو جلدی دفن کر دینے کا حکم ہے۔ زمین میں اس کو دفنانا بھی اللہ تعالی ہی کا سکھایا ہوا طریقہ ہے۔

فَبَعَثَ ٱللَّهُ غُرَابًا يَبْحَثُ فِى ٱلْأَرْضِ لِيُرِيَهُۥ كَيْفَ يُوَٰرِى سَوْءَةَ أَخِيهِ ۚ قَالَ يَٰوَيْلَتَىٰٓ أَعَجَزْتُ أَنْ أَكُونَ مِثْلَ هَٰذَا ٱلْغُرَابِ فَأُوَٰرِىَ سَوْءَةَ أَخِى ۖ فَأَصْبَحَ مِنَ ٱلنَّٰدِمِينَ ﴿31﴾ ج لا

سورۃ المائدۃ آیت 31

پھر اللہ نے ایک کوّا بھیجا جو زمین کریدنے لگا تاکہ اسے دکھلائے کہ اپنے بھائی کی لاش کو کیسے چھپایا جائے؟۔ کہنے لگا کہ افسوس ہے مجھ پر میں تو اس کوّے بھی زیادہ گیا گزرا ہو گیا کہ اپنے بھائی کی لاش (اس طرح) چھپا دیتا۔ پھر وہ پشیمان ہونے والوں میں سے ہو گیا۔

اللہ تعالی کا فرمان ہے کہ یہ جسم مٹی میں مل کر مٹی ہو جاتا ہے۔

أَوَلَمْ يَرَ ٱلْإِنسَٰنُ أَنَّا خَلَقْنَٰهُ مِن نُّطْفَةٍ فَإِذَا هُوَ خَصِيمٌ مُّبِينٌ ﴿77﴾ وَضَرَبَ لَنَا مَثَلًا وَنَسِىَ خَلْقَهُۥ ۖ قَالَ مَن يُحْىِ ٱلْعِظَٰمَ وَهِىَ رَمِيمٌ ﴿78﴾ قُلْ يُحْيِيهَا ٱلَّذِىٓ أَنشَأَهَآ أَوَّلَ مَرَّةٍ ۖ وَهُوَ بِكُلِّ خَلْقٍ عَلِيمٌ ﴿79﴾

سورۃ یس آیت ۷۷ تا ۷۹

کیا انسان یہ نہیں دیکھتا بھالتا کہ ہم نے اس کو نطفے سے پیدا کیا پھر (جوان ہوا تو) یکایک وہ کھلم کھلا جھگڑالو بن بیٹھا۔ اور ہمارے بارے مثالیں دینے لگا اور اپنی پیدائش کو بھول گیا۔ کہنے لگا کہ (جب) ہڈیاں گل سڑ جائیں گی تو کون ان کو زندہ کرے گا؟۔ کہہ دو کہ ان کو وہی زندہ کرے گا جس نے ان کو پہلی بار پیدا کیا تھا اور وہ ہر قسم کا پیدا کرنا جانتا ہے۔

اللہ تعالی کا فرمان ہے کہ مرنے کے بعد اس جسم سے زمین کیا کچھ کم کر دیتی ہے۔

قَدْ عَلِمْنَا مَا تَنقُصُ ٱلْأَرْضُ مِنْهُمْ ۖ وَعِندَنَا كِتَٰبٌ حَفِيظٌۢ ﴿4﴾

سورۃ ق آیت 4

ہم خوب جانتے ہیں کہ (ان کے جسموں کو کھا کھا کر) زمین جو ان میں سے کم کر دیتی ہے اور ہمارے پاس تو ایک ایسی کتاب ہے جس میں سب کچھ محفوظ ہے۔

اس کی تصدیق حدیث سے بھی ہو جاتی ہے۔ کہ نبی ﷺ نے فرمایا

وَلَيْسَ مِنْ الْإِنْسَانِ شَيْئٌ إِلَّا يَبْلَى إِلَّا عَظْمًا وَاحِدًا وَهُوَ عَجْبُ الذَّنَبِ وَمِنْهُ يُرَكَّبُ الْخَلْقُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

ترجمہ :۔ انسان کے سارے جسم کو مٹی کھا جاتی ہے سوائے عجب الذنب کے۔ اسی پر اسے پہلے بنایا گیا تھا اور اسی پر دوبارہ بنایا جائے گا۔

عن ابی ھریرۃؓ۔ مسلم۔ کتاب الفتن واشراط ساعۃ۔ باب ما بین النفختین))

حَدَّثَنِي مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا بَيْنَ النَّفْخَتَيْنِ أَرْبَعُونَ قَالَ أَرْبَعُونَ يَوْمًا قَالَ أَبَيْتُ قَالَ أَرْبَعُونَ شَهْرًا قَالَ أَبَيْتُ قَالَ أَرْبَعُونَ سَنَةً قَالَ أَبَيْتُ قَالَ ثُمَّ يُنْزِلُ اللَّهُ مِنْ السَّمَاءِ مَاءً فَيَنْبُتُونَ كَمَا

يَنْبُتُ الْبَقْلُ لَيْسَ مِنْ الْإِنْسَانِ شَيْئٌ إِلَّا يَبْلَى إِلَّا عَظْمًا وَاحِدًا وَهُوَ عَجْبُ الذَّنَبِ وَمِنْهُ يُرَكَّبُ الْخَلْقُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

ترجمہ :۔ابوہریرہؓ روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ "صور کی دو پھونکوں کے درمیان چالیس کا وقفہ ہوگا۔ پوچھنے والے نے پوچھا کہ چالیس دن کا وقفہ ؟۔ابوہریرہؓ نے جواب دیا ۔کہہ نہیں سکتا۔ پھر کہنے والے نے کہا چالیس ماہ کا وقفہ ؟۔ کہا یہ بھی نہیں کہہ سکتا۔ پوچھنے والے نے پھر کہا کہ چالیس سال کا وقفہ ؟۔ابوہریرۃ رضی اللہ تعالی عنہ نے جواب دیا کہ یہ بھی نہیں کہہ سکتا ۔لیکن اس بات کو (رسول اللہ ﷺ سے میں نے سنا) کہ اس وقفہ کے بعد اللہ تعالی آسمان سے بارش برسائے گا اور لوگ اس سے ایسے اگ پڑیں گے جیسے سبزہ اگتا ہے۔انسان کے جسم کی کوئی چیز ایسی نہیں ہے جو برباد نہ ہو جائے سوائے عجب الذنب کے۔اور اسی پر انسانی جسم کو قیامت کے دن پھر بنایا جائے گا۔

(بخاری۔کتاب التفسیر۔سورۃ عم یتساءلون)

اسی عجب الذنب کو اگر ڈی این اے سٹرکچر کا نام دیا جائے تو سائنس دانوں کی یہ بات سمجھ میں آجاتی ہے۔کہ صرف اس خلیے کو محفوظ کر لیا جائے۔تو اس میں کسی انسان کے متعلق اس کی سارا معلوماتی ڈاٹا ہوتا ہے۔جس سے از سر نو پیدائش پر کسی انسان کے ہاتھوں کی لکیریں بھی ہو بہو ہوں گی۔چاہے

وہ ذرات کی شکل میں کائنات میں منتشر ہی کیوں نہ ہو جائیں۔اس کا ایک ذرّہ بھی اس کی دوبارہ تخلیق کے لیے کافی ہوگا۔اور اللہ کو ذرّے ذرّے کا علم ہے۔اس سے چھپنا یا گم ہو جانا بالکل محال ہے۔

برزخی دورانیہ بھی ہوگا۔برزخ ایک پردے کو کہتے ہیں۔جو دنیاوی زندگی اور آخرت کے درمیان حائل ہے۔اس میں اجر و ثواب اور عذاب کی کیفیت ایک خواب کی سی ہو گی۔

حَتَّىٰٓ إِذَا جَآءَ أَحَدَهُمُ ٱلْمَوْتُ قَالَ رَبِّ ٱرْجِعُونِ ﴿99﴾ لَعَلِّىٓ أَعْمَلُ صَٰلِحًا فِيمَا تَرَكْتُ ۚ كَلَّآ ۚ إِنَّهَا كَلِمَةٌ هُوَ قَآئِلُهَا ۖ وَمِن وَرَآئِهِم بَرْزَخٌ إِلَىٰ يَوْمِ يُبْعَثُونَ ﴿100﴾

سورۃ المؤمنون آیت ۹۹۔۱۰۰

(لوگ غفلت میں رہتے ہیں) یہاں تک کہ جب ان میں کسی کو موت آنے لگتی ہے تو کہتا ہے کہ اے میرے رب!۔مجھے (ایک بار) پھر دنیا میں واپس بھیج دے۔ جسے میں چھوڑ آیا ہوں تاکہ اس میں کچھ نیک کام کرلوں۔ہر گز نہیں!۔البتہ (عملی نہیں) محض زبانی بات ہے جو یہ کہہ رہا ہے۔اب اس کے پیچھے دوبارہ جی اٹھنے کے دن تک برزخ حائل ہے۔

ٱلنَّارُ يُعْرَضُونَ عَلَيْهَا غُدُوًّا وَعَشِيًّا ۖ وَيَوْمَ تَقُومُ ٱلسَّاعَةُ أَدْخِلُوٓا۟ ءَالَ فِرْعَوْنَ أَشَدَّ ٱلْعَذَابِ ﴿46﴾

سورۃ غافر آیت 46

(اور اب تو) جہنم کی آگ ہے جس پر صبح و شام پیش کیے جاتے ہیں۔ اور جس دن قیامت برپا ہو گی (ارشاد ہو گا کہ) آلِ فرعون کو سخت ترین عذاب میں داخل کر دو۔

وَلَا تَحْسَبَنَّ ٱلَّذِينَ قُتِلُوا۟ فِى سَبِيلِ ٱللَّهِ أَمْوَٰتًۢا ۚ بَلْ أَحْيَآءٌ عِندَ رَبِّهِمْ يُرْزَقُونَ ﴿169﴾ لا فَرِحِينَ بِمَآ ءَاتَىٰهُمُ ٱللَّهُ مِن فَضْلِهِۦ ۖ وَيَسْتَبْشِرُونَ بِٱلَّذِينَ لَمْ يَلْحَقُوا۟ بِهِم مِّنْ خَلْفِهِمْ أَلَّا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ ﴿170﴾ م ۞ يَسْتَبْشِرُونَ بِنِعْمَةٍ مِّنَ ٱللَّهِ وَفَضْلٍ وَأَنَّ ٱللَّهَ لَا يُضِيعُ أَجْرَ ٱلْمُؤْمِنِينَ ﴿171﴾ ج17ع

سورۃ آل عمران آیت ۱۶۹ تا ۱۷۱

جو لوگ اللہ کی راہ میں مارے جائیں انہیں ہر گز مردہ گمان نہ کرو۔ بلکہ وہ زندہ ہیں اور اپنے رب کے ہاں سے رزق دیئے جاتے ہیں۔ جو کچھ اللہ نے ان کو اپنے فضل سے دے رکھا ہے اس میں شاداں و فرحاں ہیں اور ان لوگوں کی بابت خوش اور مطمئن ہیں جو پیچھے رہ گئے ہیں اب تک ان سے نہیں ملے کہ ان پر بھی نہ تو کوئی خوف ہو گا اور نہ ہی وہ غمگین ہوں گے۔ اور اللہ کی نعمتوں اور فضل سے مسرور و خوش باش ہیں اور اس پر بھی کہ بیشک اللہ ایمان والوں کا اجر ضائع نہیں کرتا۔

معلوم ہوا کہ مرنے کے بعد روح اور جسم دونوں کا الگ الگ معاملہ ہوتا ہے۔ روح پر عذب و ثواب کی کیفیت ہو گی اور قرآن کے مطابق جسم تو اکثر مرنے کے بعد گل سڑ جاتا ہے۔ مگر بعض اوقات اللہ جل شانہ کسی خاص مصلحت کے تحت مردہ جسم کو محفوظ رکھتا ہے۔ اس میں یا تو تنبیہ ہوتی ہے یا عبرت ۔ کبھی تو وہ کسی کو اپنی شان دار عظمت دکھانے کو محفوظ رکھتا ہے اور کبھی کسی کو عبرت کے طور پر محفوظ کر لیتا ہے۔ تاکہ لوگ ان سے سبق سیکھ سکیں۔ اور یہ اللہ کے قرب کا باعث بن جائے۔ لیکن ہمارے ہاں اسے مرنے والے کی کرامت سمجھا جاتا ہے۔ اللہ کے قادر مطلق ہونے پر کوئی بات نہیں کرتا۔ حالانکہ ایسی باتیں دیکھ کر اللہ کی طرف جھکاؤ مزید بڑھ جانا چاہیئے۔ کیونکہ اس میں کمال اللہ کا ہے نہ کہ کسی مرنے والے بندے کا۔ اور اللہ ہر چیز پر قادر ہے۔ اور مُردہ خواہ کسی بھی حالت میں ہو۔ قیامت سے پہلے فنا تو سب پر ہے۔

مَا عِندَكُمْ يَنفَدُ ۖ وَمَا عِندَ ٱللَّهِ بَاقٍ ۗ وَلَنَجْزِيَنَّ ٱلَّذِينَ صَبَرُوٓاْ أَجْرَهُم بِأَحْسَنِ مَا كَانُواْ يَعْمَلُونَ ﴿96﴾

سورۃ النحل آیت 96

جو کچھ تمہارے پاس ہے سب ختم ہونے والا ہے اور جو اللہ کے پاس ہے وہ باقی رہنے والا ہے۔ اور جن لوگوں نے صبر کیا ہم ضرور ان کا اجر ان کے بہترین اعمال کے مطابق ہی دیں گے۔

جس کے بعد دوبارہ تخلیق کرنے کا کام ہوگا۔اور یہ قیامت والے دن ہوگا۔یہی وہ دن ہے کہ جس کے لئے آخرت میں جی اٹھنے کے بارے باری تعالیٰ کے ارشادات ہیں کہ

ثُمَّ إِنَّكُم بَعْدَ ذَٰلِكَ لَمَيِّتُونَ﴿15﴾ ثُمَّ إِنَّكُمْ يَوْمَ ٱلْقِيَٰمَةِ تُبْعَثُونَ﴿16﴾

سورۃ المؤمنون آیت 15

پھر یقیناً اس کے بعد تم سب نے مر جانا ہے۔ پھر بلاشبہ تم سب قیامت کے دن اٹھائے جاؤ گے۔

يَوْمَ هُم بَٰرِزُونَ ۖ لَا يَخْفَىٰ عَلَى ٱللَّهِ مِنْهُمْ شَىْءٌ ۚ لِّمَنِ ٱلْمُلْكُ ٱلْيَوْمَ ۖ لِلَّهِ ٱلْوَٰحِدِ ٱلْقَهَّارِ﴿16﴾

سورۃ غافر آیت 16

جس دن سب لوگ (قبروں سے) نکل کھڑے ہوں گے۔ان کی کوئی بات بھی اللہ سے چھپی نہ رہے گی۔(ارشاد ہوگا) آج کس کی کامل بادشاہت ہے؟صرف اور صرف اللہ کی نا۔جو واحد و یکتا اکیلا ہر چیز پر بخوبی غالب ہے۔

يَوْمَ يَدْعُوكُمْ فَتَسْتَجِيبُونَ بِحَمْدِهِۦ وَتَظُنُّونَ إِن لَّبِثْتُمْ إِلَّا قَلِيلًا﴿52﴾ع5

سورۃ الاسراء آیت 52

جس دن وہ تمہیں پکارے گا تو تم سب اس کی تعریف کے ساتھ قبول کرتے ہوئے تعمیلِ ارشاد کرو گے اور خیال کرو گے کہ (دنیا و برزخ میں) بہت ہی کم ٹھہرے رہے۔

أَءِذَا مِتْنَا وَكُنَّا تُرَابًا وَعِظَٰمًا أَءِنَّا لَمَبْعُوثُونَ ﴿16﴾ لا أَوَءَابَآؤُنَا ٱلْأَوَّلُونَ ﴿17﴾ ط قُلْ نَعَمْ وَأَنتُمْ دَٰخِرُونَ ﴿18﴾ ج فَإِنَّمَا هِىَ زَجْرَةٌ وَٰحِدَةٌ فَإِذَا هُمْ يَنظُرُونَ ﴿19﴾

سورۃ الصافات آیت ۱۶ تا ۱۹

کیا جب ہم مر جائیں گے اور مٹی اور ہڈیاں ہو جائیں گے تو کیا البتہ ہم پھر (دوبارہ زندہ کر کے) اٹھائے جائیں گے؟۔ اور کیا ہمارے پرانے اباؤاجداد بھی (اٹھائے جائیں گے)؟۔ کہہ دو کہ ہاں اور تم (اس وقت) ذلیل و خوار ہو جاؤ گے۔ وہ تو البتہ صرف ایک زور دار چیخ ہو گی کہ یکایک یہ (زندہ ہو کر) دیکھنے لگ جائیں گے۔

ثُمَّ أَمَاتَهُۥ فَأَقْبَرَهُۥ ﴿21﴾ لا ثُمَّ إِذَا شَآءَ أَنشَرَهُۥ ﴿22﴾ ط كَلَّا لَمَّا يَقْضِ مَآ أَمَرَهُۥ ﴿23﴾ ط

سورۃ عبس آیت ۲۱ تا ۲۳

پھر اسے موت دیدی پھر قبر میں دفن کرا دیا۔ پھر جب چاہے گا اسے دوبارہ زندہ کر دے گا۔ ہر گز نہیں (بلکہ اللہ نے) اس کو جو حکم دیا تھا اس نے اس کو (من و عن) پورا نہیں کیا۔

أَلَا يَظُنُّ أُوْلَٰٓئِكَ أَنَّهُم مَّبْعُوثُونَ ﴿4﴾ لِيَوْمٍ عَظِيمٍ ﴿5﴾ يَوْمَ يَقُومُ ٱلنَّاسُ لِرَبِّ ٱلْعَٰلَمِينَ ﴿6﴾

سورۃ المطففین آیت ۴ تا ۶

کیا یہ لوگ نہیں جانتے کہ (دوبارہ) بھی اٹھائے جائیں گے۔ ایک بڑے (سخت) دن کے لئے۔ جس دن (سارے) بنی نوع انسان رب العالمین کے حضور کھڑے ہوں گے۔

جی اٹھنے کے بعد دنیا و برزخ میں رہنے پر عمومی دس دن اور کسی بڑے عاقل کا ایک دن کا گمان ہوگا۔

يَوْمَ يُنفَخُ فِى ٱلصُّورِ ۚ وَنَحْشُرُ ٱلْمُجْرِمِينَ يَوْمَئِذٍ زُرْقًا ﴿102﴾ ج صلے يَتَخَٰفَتُونَ بَيْنَهُمْ إِن لَّبِثْتُمْ إِلَّا عَشْرًا ﴿103﴾ نَّحْنُ أَعْلَمُ بِمَا يَقُولُونَ إِذْ يَقُولُ أَمْثَلُهُمْ طَرِيقَةً إِن لَّبِثْتُمْ إِلَّا يَوْمًا ﴿104﴾ ع5

سورۃ طٰہٰ آیت ۱۰۲ تا ۱۰۴

جس دن صور میں پھونکا جائے گا۔ اور ہم محشر میں مجرموں کو اکٹھا کرلیں گے اور ان کی آنکھیں نیلی (یعنی پتھرائی ہوئی) ہوں گی۔ آپس میں بڑبڑا رہے ہوں گے کہ تم (دنیا و برزخ میں) صرف دس دن

ہی ٹھہرے رہے ہو۔ ہم اچھی طرح جانتے ہیں جو کچھ وہ کہیں گے جب ان میں سے بہترین راہ والا (یعنی بڑا ہی عاقل) کہے گا کہ تم تو صرف ایک ہی دن ٹھہرے ہو۔

بیان کردہ قرآنی آیات واحادیث سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ قبر میں دفنایا گیا یہ جسم گل سڑ جاتا ہے اور ہڈیاں بھی بوسیدہ ہو کر مٹی میں مل جاتی ہیں۔ مرنے کے بعد اس میں زندگی کی رمق باقی نہیں رہتی بلکہ یہ مردہ اور بے جان ہو جاتا ہے۔ اللہ تعالی فرماتا ہے

وَمَا يَسْتَوِي ٱلْأَعْمَىٰ وَٱلْبَصِيرُ ﴿19﴾ وَلَا ٱلظُّلُمَٰتُ وَلَا ٱلنُّورُ ﴿20﴾ وَلَا ٱلظِّلُّ وَلَا ٱلْحَرُورُ ﴿21﴾ وَمَا يَسْتَوِي ٱلْأَحْيَآءُ وَلَا ٱلْأَمْوَٰتُ ۚ إِنَّ ٱللَّهَ يُسْمِعُ مَن يَشَآءُ ۖ وَمَآ أَنتَ بِمُسْمِعٍ مَّن فِى ٱلْقُبُورِ ﴿22﴾

سورۃ فاطر آیت ۱۹ تا ۲۲

اور اندھا اور بصیرت والا برابر نہیں ہو سکتے۔ اور نہ اندھیرا اور روشنی (برابر ہو سکتے ہیں)۔ اور نہ سایہ اور دھوپ (برابر ہیں)۔ اور نہ ہی زندے اور مردے برابر ہو سکتے ہیں۔ اللہ تو یقیناً جسے چاہتا ہے سنا سنوا دیتا ہے۔ اور تم ان کو جو قبروں میں ہیں نہیں سنا سکتے۔

جس طرح دیکھنے والا اور اندھا، تاریکی اور روشنی، دھوپ اور چھاؤں ایک دوسرے کی ضد ہیں اسی طرح زندہ مردہ کی ضد ہے۔ایک انسانی جسم میں تمام حواس ہوتے ہیں وہ احساس و شعور رکھتا ہے۔ سوچنے کے لئے دماغ۔ دیکھنے کے لئے آنکھ۔ سننے کے لئے کان اور بولنے کے لئے منہ اور زبان ہوتے ہیں۔ لیکن مردہ کی تمام حسیں اب قیامت تک کے لئے چھین لی گئی ہیں۔اب یہ ہر قسم کے شعور سے عاری ہوتا ہے۔ کتنی ہی قومیں اپنے مردوں کو آگ میں جلادیتی ہیں نہ کبھی کوئی مردہ اٹھ کر بھاگا اور نہ ہی کسی نے شور مچایا۔اور یہ ہو بھی نہیں سکتا کیونکہ خالق کائنات سے بڑھ کر کسی کی بات سچی نہیں ہو سکتی۔ جب اللہ تعالی خود فرمائے کہ یہ جسم گل سڑ جاتا ہے تو منہ۔کان زبان اور آنکھ کے مردہ ہو جانے اور گل سڑ جانے کے بعد یہ بولے گا کہاں سے ؟۔سنے گا کہاں سے ؟۔اور دیکھے گا کہاں سے ؟۔اب یہ مردہ مٹی میں مل کر مٹی بن رہا ہے۔اس پر نہ مار کا اثر ہوتا ہے اور نہ آگ کا۔اگر تنبیہاً و عبرتاً بھی اللہ نے کسی کا جسم محفوظ کر دیا ہو تو بھی اس کے سارے احساسات مردہ ہوتے ہیں۔اللہ نے اس گلے سڑے جسموں کے لئے مزید فرمایا کہ۔

أَيَحْسَبُ ٱلْإِنسَٰنُ أَلَّن نَّجْمَعَ عِظَامَهُۥ ﴿3﴾ بَلَىٰ قَٰدِرِينَ عَلَىٰٓ أَن نُّسَوِّىَ بَنَانَهُۥ ﴿4﴾

سورۃ القیامۃ آیت ۳۔۴

کیا انسان یہ گمان کرتا ہے کہ ہم اس کی (بوسیدہ) ہڈیاں جمع نہیں کر پائیں گے ؟۔(کیوں نہیں) جی ہاں !۔ ہم تو (اس پر بھی) قادر ہیں کہ اس کی انگلیوں کی پور پور ہو بہو بنا دیں۔

أَفَعَيِينَا بِٱلْخَلْقِ ٱلْأَوَّلِ ۚ بَلْ هُمْ فِى لَبْسٍ مِّنْ خَلْقٍ جَدِيدٍ ﴿15﴾ ع1

سورۃ ق آیت 15

کیا ہم پہلی بار کی پیدائش سے تھک گئے ہیں۔ (نہیں) بلکہ یہ از سر نو پیدائش کے بارے شک میں مبتلا ہیں؟۔

فَٱدْخُلُوٓا۟ أَبْوَٰبَ جَهَنَّمَ خَٰلِدِينَ فِيهَا ۖ فَلَبِئْسَ مَثْوَى ٱلْمُتَكَبِّرِينَ ﴿29﴾

سورۃ النحل آیت 29

تو جہنم کے دروازوں میں داخل ہو جاؤ اسی میں ہمیشہ رہو گے۔ پس تکبر کرنے والوں کا کیا ہی برا ٹھکانہ ہے۔

ٱلَّذِينَ تَتَوَفَّىٰهُمُ ٱلْمَلَٰٓئِكَةُ طَيِّبِينَ ۙ يَقُولُونَ سَلَٰمٌ عَلَيْكُمُ ٱدْخُلُوا۟ ٱلْجَنَّةَ بِمَا كُنتُمْ تَعْمَلُونَ ﴿32﴾

سورۃ النحل آیت 32

جب فرشتے ان پاک صاف لوگوں کی روحیں قبض کرنے لگتے ہیں تو کہتے ہیں سلامٌ علیکم (تم پر سلامتی ہو)۔ جو عمل تم کیا کرتے تھے ان کی بدولت جنت میں داخل ہو جاؤ۔

وَٱلَّذِينَ يَدْعُونَ مِن دُونِ ٱللَّهِ لَا يَخْلُقُونَ شَيْـًٔا وَهُمْ يُخْلَقُونَ﴿20﴾ط أَمْوَٰتٌ غَيْرُ أَحْيَآءٍ ۖ وَمَا يَشْعُرُونَ أَيَّانَ يُبْعَثُونَ﴿21﴾ع2

سورۃ النحل آیت 20

اور جن لوگوں سے یہ اللہ کے علاوہ دعائیں مانگتے ہیں وہ کچھ بھی تو پیدا نہیں کر سکتے بلکہ وہ تو خود پیدا کیے گئے ہیں۔ وہ تو مرے ہوئے ہیں زندہ نہیں ہیں اور وہ تو یہ بھی نہیں جانتے کہ کب اٹھائے جائیں گے۔

کیا پوچھا جائے گا اور کیا نہیں؟

عام طور پر یہ دیکھا گیا ہے۔ کہ شیطان ان باتوں سے ہمیں دور رکھنے کی کوشش کرتا ہے جن پر پکڑ ہو گی اور ہمارے ذہن کو اکثر ان باتوں کے پیچھے الجھائے رکھتا ہے جن کے بارے میں صاف کہہ دیا گیا

ہے۔ کہ تم سے اس بارے باز پرس نہیں کی جائے گی۔ کچھ اس نکتہ نظر سے درج ذیل آیات کا مطالعہ کیجئے۔

یوں تو قرآنِ کریم میں اور بھی کئی مقامات پر تذکرہ ہے۔ لیکن طوالت سے بچنے کے لئے ساری آیات شامل نہیں کی گئیں۔

مختصراً یہ کہ کسی بھی بات میں شامل ہونے سے پہلے یہ سوچ لیں کہ کیا اس کے بارے پوچھا جائے گا یا نہیں۔ اگر نہیں تو پھر ایسی بات سے احتراز کریں۔

قرآن کریم کی درج ذیل آیت میں نبی کریم ﷺ کو خاص طور پر یہ کہہ دیا گیا کہ آپ اپنا کام کرتے رہیں۔ اور عموماً نبی ﷺ کی امت بھی امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے ضروری کام کو جاری و ساری رکھے۔ نہ ماننے والوں کے بارے میں آپ ﷺ سے اور کسی دوسرے اصلاحی مبلغ سے نہیں پوچھا جائے گا۔

إِنَّآ أَرۡسَلۡنَٰكَ بِٱلۡحَقِّ بَشِيرٗا وَنَذِيرٗا ۖ وَلَا تُسۡـَٔلُ عَنۡ أَصۡحَٰبِ ٱلۡجَحِيمِ ﴿119﴾

سورۃ البقرۃ آیت 119

بیشک ہم نے تجھے حق کے ساتھ خوشخبری دینے والا اور خبردار کرنے والا بنا کر بھیجا ہے۔ اور دوزخیوں کے بارے میں تم سے (قطعاً) نہیں پوچھا جائے گا۔

عام لوگوں کو یہ تنبیہ کی گئی کہ دوسرے کسی کے بارے نہ فیصلے کرتے پھرو۔ان کا کیاان کے ساتھ اور تمہارا کیا تمہارے ساتھ۔اس سے صاف واضح ہو جاتا ہے کہ ہمیں اپنی خیر منانی چاہیئے۔

تِلْكَ أُمَّةٌ قَدْ خَلَتْ ۖ لَهَا مَا كَسَبَتْ وَلَكُم مَّا كَسَبْتُمْ ۖ وَلَا تُسْـَٔلُونَ عَمَّا كَانُوا يَعْمَلُونَ ﴿134﴾

سورۃ البقرۃ آیت 134

یہ ایک امت تھی جو گزر گئی اس کے لئے تھا جو اس نے کمایا اور تمہارے لئے وہ ہے جو تم کماؤ گے۔اور جو کچھ وہ کرتے تھے اس کے بارے میں تم سے نہیں پوچھا جائے گا۔

اس آیت میں بھی تنبیہ کی گئی کہ دوسرے کسی کے بارے نہ فیصلہ کرنا ہمارا حق نہیں۔ان کے بارے ہم سے نہیں پوچھا جائے گا۔۔اس سے صاف واضح ہو جاتا ہے کہ ہمیں اپنی فکر کرنی چاہیئے۔ کسی کے بارے بھی فیصلے کا اختیار ہمارے پاس نہیں۔

تِلْكَ أُمَّةٌ قَدْ خَلَتْ ۖ لَهَا مَا كَسَبَتْ وَلَكُم مَّا كَسَبْتُمْ ۖ وَلَا تُسْـَٔلُونَ عَمَّا كَانُوا يَعْمَلُونَ ﴿141﴾ ع16

سورۃ البقرۃ آیت 141

یہ ایک امت تھی جو گزر گئی اس کے لئے تھا جو اس نے کمایا اور تمہارے لئے وہ ہے جو تم کماؤ گے۔ اور جو کچھ وہ کرتے تھے اس کے بارے میں تم سے نہیں پوچھا جائے گا۔

دین میں تفرقے بازی ختم کرنے اور اپنے آپ کو ایک ہی مسلمان امت کی یاد دہانی کروانے والی بہت سی آیات ہیں۔ جن میں سے کچھ پیش خدمت ہیں۔ یہ تو سراسر حقیقت ہے کہ واحد قرآن ہی اک ایسی کتاب ہے جو انسانوں کو فرقہ واریت کے دلدل سے خلاصی دلا سکتی ہے۔ مگر اس طرف لوگوں کا رجحان ہی بہت کم ہے۔

وَإِنَّ هَٰذِهِۦٓ أُمَّتُكُمْ أُمَّةً وَٰحِدَةً وَأَنَا۠ رَبُّكُمْ فَٱتَّقُونِ ﴿52﴾ فَتَقَطَّعُوٓا۟ أَمْرَهُم بَيْنَهُمْ زُبُرًا ۖ كُلُّ حِزْبٍۭ بِمَا لَدَيْهِمْ فَرِحُونَ ﴿53﴾

سورۃ المومنون آیت ۵۲۔۵۳

اور بیشک یہ تمہاری امت ایک ہی دینی امت ہے۔ اور میں ہی تم سب کا رب ہوں پس مجھ ہی سے ڈرو۔ پھر انہوں نے اپنے دین کو آپس میں ٹکڑے ٹکڑے کر دیا۔ ہر فرقہ اسی (غلط یا صحیح ٹکڑے پر) پر خوش ہو رہا ہے جو اس کے پاس ہے۔

مُنِيبِينَ إِلَيْهِ وَٱتَّقُوهُ وَأَقِيمُواْ ٱلصَّلَوٰةَ وَلَا تَكُونُواْ مِنَ ٱلْمُشْرِكِينَ ﴿31﴾ مِنَ ٱلَّذِينَ فَرَّقُواْ دِينَهُمْ وَكَانُواْ شِيَعًا ۖ كُلُّ حِزْبٍۭ بِمَا لَدَيْهِمْ فَرِحُونَ ﴿32﴾

سورۃ الروم آیت ۳۱۔۳۲

(تم سب) اسی اللہ کی طرف رجوع کئے رہو اور اسی سے ڈرتے رہو اور نماز قائم رکھو۔ اور مشرکین میں سے نہ ہو جانا۔ (اور نہ ہی) اُن لوگوں میں (شامل ہو جانا) جنہوں نے اپنے دین کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیا۔ اور خود بھی فرقہ فرقہ ہو گئے۔ سارے فرقے اسی (صحیح یا غلط ٹکڑے پر) پر خوش ہیں جو اُن کے پاس ہے۔

إِنَّ ٱلَّذِينَ فَرَّقُواْ دِينَهُمْ وَكَانُواْ شِيَعًا لَّسْتَ مِنْهُمْ فِى شَىْءٍ ۚ إِنَّمَآ أَمْرُهُمْ إِلَى ٱللَّهِ ثُمَّ يُنَبِّئُهُم بِمَا كَانُواْ يَفْعَلُونَ ﴿159﴾

سورۃ الانعام آیت ۱۵۹

بیشک جن لوگوں نے اپنے دین میں تفرقے بازی کی اور کئی کئی فرقے بن گئے ان سے تمہارا کوئی تعلق نہیں۔ ان کا معاملہ بس البتہ اللہ ہی کے حوالے ہے۔ پھر وہی انہیں جتلائے گا۔ کہ وہ کیا کچھ کرتے رہے ہیں۔

درج ذیل آیت نبی ﷺ اور قرآن پاک کی اہمیت کے بارے صاف صاف بتا رہی ہے کہ ہمیں اس طرح ان کا ادب واحترام کرنا چاہیئے کہ عمل کی راہ ہموار ہو سکے۔ان کو دل لگی اور استہزا کی طرف لے جانے والے اپنے لئے ہی تباہی کا سامان جمع کر رہے ہوتے ہیں۔

وَلَئِن سَأَلْتَهُمْ لَيَقُولُنَّ إِنَّمَا كُنَّا نَخُوضُ وَنَلْعَبُ ۚ قُلْ أَبِاللَّهِ وَآيَاتِهِ وَرَسُولِهِ كُنتُمْ تَسْتَهْزِئُونَ ﴿65﴾

سورۃ التوبۃ آیت 65

اور اگر تم ان سے پوچھو تو بلا تردد کہہ دیں گے کہ ہم تو البتہ یونہی بات چیت اور دل لگی کر رہے تھے۔ کہہ دو کیا اللہ اور اس کی آیات اور اس کا رسول ہی تمہارے تمسخر و دل لگی کے لئے رہ گئے ہیں؟۔

ان آیات میں اللہ جل شانہ کا ارشادِ گرامی ہے کہ جو کچھ بھی نعمتوں کا ان گنت انبار ہے حضرتِ انسان کی خدمت کے لئے ہے اور اس پر طرّہ یہ کہ جو خواہش کرتا ہے اللہ جل شانہ کسی نہ کسی طرح اسے پورا کرتے ہیں۔ مگر پھر بھی یہ ہے کہ اللہ کی ناشکری کرتا رہتا ہے۔اصلاح کی طرف نہیں آتا۔

ٱللَّهُ ٱلَّذِى خَلَقَ ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلْأَرْضَ وَأَنزَلَ مِنَ ٱلسَّمَآءِ مَآءً فَأَخْرَجَ بِهِۦ مِنَ ٱلثَّمَرَٰتِ رِزْقًا لَّكُمْ ۖ وَسَخَّرَ لَكُمُ ٱلْفُلْكَ لِتَجْرِىَ فِى ٱلْبَحْرِ بِأَمْرِهِۦ ۖ وَسَخَّرَ لَكُمُ ٱلْأَنْهَٰرَ ﴿32﴾ وَسَخَّرَ لَكُمُ ٱلشَّمْسَ وَٱلْقَمَرَ دَآئِبَيْنِ ۖ وَسَخَّرَ لَكُمُ ٱلَّيْلَ

وَٱلنَّهَارَ ﴿33﴾ ج وَءَاتَىٰكُم مِّن كُلِّ مَا سَأَلْتُمُوهُ ۚ وَإِن تَعُدُّواْ نِعْمَتَ ٱللَّهِ لَا تُحْصُوهَآ ۗ
إِنَّ ٱلْإِنسَٰنَ لَظَلُومٌ كَفَّارٌ ﴿34﴾ ع5

سورۃ ابراہیم آیت ۳۲ تا ۳۴

وہ اللہ ہی تو ہے جس نے آسمان و زمین بنائے اور آسمان سے بارش برسا کر اس سے تمہارے لئے بطورِ رزق پھل پیدا کر دیئے۔ اور کشتیوں (جہازوں) کو تمہارے تابع کر دیا تاکہ دریا و سمندر میں اس (اللہ جل شانہ) کے حکم سے چلیں۔ اور نہریں بھی تمہارے تابع کر دیں۔ اور سورج و چاند کو بھی تمہارے لئے مسخّر کر دیا جو برابر (لگاتار) چلے جا رہے ہیں۔ اور تمہارے لئے رات اور دن کو بھی تابع کر دیا۔ اور اسی نے تمہیں وہ سب کچھ دیا جو تم نے مانگا۔ اور اگر تم اللہ کی نعمتیں گننا چاہو تو انہیں کبھی شمار نہ کر سکو۔ بلا شبہ انسان بڑا ہی ظالم ناشکرا (ثابت ہوا) ہے۔

ان آیات میں تنبیہ کی گئی کہ دین میں بگاڑ پیدا کرنا اور ایمان والوں کا مذاق اڑانا کیسا گھناؤنا فعل ہے۔ جو بھی ایسا کرے گا یا اس میں ملوث ہو گا اس سے اس جرم کی باز پرس ضرور ہو گی۔

سَلْ بَنِىٓ إِسْرَٰٓءِيلَ كَمْ ءَاتَيْنَٰهُم مِّنْ ءَايَةٍۭ بَيِّنَةٍ ۗ وَمَن يُبَدِّلْ نِعْمَةَ ٱللَّهِ مِنۢ بَعْدِ
مَا جَآءَتْهُ فَإِنَّ ٱللَّهَ شَدِيدُ ٱلْعِقَابِ ﴿211﴾ زُيِّنَ لِلَّذِينَ كَفَرُواْ ٱلْحَيَوٰةُ ٱلدُّنْيَا

وَيَسْخَرُونَ مِنَ ٱلَّذِينَ ءَامَنُواْ ۘ وَٱلَّذِينَ ٱتَّقَوْاْ فَوْقَهُمْ يَوْمَ ٱلْقِيَٰمَةِ ۗ وَٱللَّهُ يَرْزُقُ مَن يَشَآءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ ﴿212﴾

سورۃ البقرۃ آیت ۲۱۱۔۲۱۲

اولادِ اسرائیل سے پوچھو کہ ہم نے ان کو کتنی ہی واضح نشانیاں دیں۔ اور جو کوئی اللہ کی نعمت کو اس کے پاس آجانے کے بعد بدل ڈالے تو بلاشبہ اللہ بھی سخت عذاب دینے والا ہے۔ کافروں کے لئے دنیا کی زندگی سجادی گئی ہے اور وہ ایمان والوں کا مذاق اڑاتے ہیں لیکن متقی لوگ قیامت کے دن ان سے بہت بالاتر ہوں گے۔ اور اللہ جسے چاہتا ہے بے حساب روزی دیتا ہے۔

وَيَجْعَلُونَ لِمَا لَا يَعْلَمُونَ نَصِيبًا مِّمَّا رَزَقْنَٰهُمْ ۗ تَٱللَّهِ لَتُسْـَٔلُنَّ عَمَّا كُنتُمْ تَفْتَرُونَ ﴿56﴾

سورۃ النحل آیت 56

اور ہمارے دیئے ہوئے رزق میں سے ایسے ایسوں کا حصہ مقرر کر لیتے ہیں جنہیں وہ جانتے بھی نہیں۔ اللہ کی قسم !۔البتہ جو کچھ بھی تم گھڑ لیتے ہو اس کی تم سے ضرور باز پرس ہو گی۔

اس آیت میں واضح کیا گیا ہے کہ حضرتِ انسان جو کچھ سیاہ و سفید کرتا ہے۔ اس کے بارے میں اس سے ضرور پوچھا جائے گا۔

وَلَوْ شَآءَ ٱللَّهُ لَجَعَلَكُمْ أُمَّةً وَٰحِدَةً وَلَٰكِن يُضِلُّ مَن يَشَآءُ وَيَهْدِى مَن يَشَآءُ ۚ وَلَتُسْـَٔلُنَّ عَمَّا كُنتُمْ تَعْمَلُونَ ﴿93﴾

سورۃ النحل آیت 93

اور اگر اللہ چاہتا تو تم سب کو (جبری) ایک ہی اُمت بنا دیتا لیکن وہ جسے چاہتا ہے گمراہ ہونے کے لئے چھوڑ دیتا ہے اور جسے چاہتا ہے ہدایت عطا کر دیتا ہے۔ اور البتہ تم سے ضرور باز پرس ہو گی جو عمل بھی تم کیا کرتے ہو۔

اس آیت میں واضح کیا گیا ہے کہ عہد و پیمان اور پورے پورے ناپ تول کی کتنی اہمیت ہے۔ اس کے بارے بھی لازمی پوچھا جائے گا۔

وَلَا تَقْرَبُوا۟ مَالَ ٱلْيَتِيمِ إِلَّا بِٱلَّتِى هِىَ أَحْسَنُ حَتَّىٰ يَبْلُغَ أَشُدَّهُۥ ۚ وَأَوْفُوا۟ بِٱلْعَهْدِ ۖ إِنَّ ٱلْعَهْدَ كَانَ مَسْـُٔولًا ﴿34﴾ وَأَوْفُوا۟ ٱلْكَيْلَ إِذَا كِلْتُمْ وَزِنُوا۟ بِٱلْقِسْطَاسِ ٱلْمُسْتَقِيمِ ۚ ذَٰلِكَ خَيْرٌ وَأَحْسَنُ تَأْوِيلًا ﴿35﴾

سورۃ الاسراء آیت ۳۴۔۳۵

اور یتیم کے مال کے پاس تک نہ پھٹکو مگر ایسے طریقے سے جو (یتیم کے حق میں) بہترین ہو یہاں تک کہ وہ اپنی جوانی کو پہنچ جائے۔ اور عہد کو پورا کیا کرو۔ بیشک عہد کے بارے میں ضرور باز پرس ہو گی۔ اور ناپ تول کر دینے لگو تو پورا پورا ناپو اور صحیح ترازو سے تول کر دیا کرو۔ یہ بہت بہتر بات ہے اور انجام کے لحاظ سے بھی بہت عمدہ ہے۔

اس آیت میں حضرتِ انسان کی خصلت بیان کی گئی ہے کہ ایسی باتوں کے پیچھے پڑا رہتا ہے۔ جس کے بارے اسے جاننا کسی طرح بھی ضروری نہیں ہوتا اور نہ ہی فرائض میں آتا ہے۔ اس آیت کے تحت اپنے حواس کو صحیح سمت پر قائم رکھنا نہایت ضروری ہے۔ مثال کے طور پر یہ تو سب کو معلوم ہے کہ کسی کی موت کے بعد اس کا معاملہ اللہ کے پاس چلا گیا۔ اور اللہ سے اس کی کوئی بات چھپی ہوئی نہیں ہے۔ یہاں یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ اِدھر اُدھر دوسروں کے اخروی معاملات میں بھٹکتے رہنے والوں پر ایسا کرنا فرائض و واجبات میں نہیں آتا۔ مگر وہ شیطان کے بہکاوے میں یہ کام کر رہے ہوتے

ہیں۔اسی طرح تھوڑا سا غور کریں تو اور بھی کئی باتیں سامنے آ جائیں گی جن کے پیچھے پڑنا بالکل غلط معلوم ہوتا ہے۔ مگر ہم لوگ اس میں ملوث ہوتے ہیں۔اسی لئے اس بارے لازمی پوچھا جائے گا۔

وَلَا تَقْفُ مَا لَيْسَ لَكَ بِهِۦ عِلْمٌ ۚ إِنَّ ٱلسَّمْعَ وَٱلْبَصَرَ وَٱلْفُؤَادَ كُلُّ أُوْلَٰٓئِكَ كَانَ عَنْهُ مَسْـُٔولًا ﴿36﴾

سورۃ الاسراء آیت ۳۶

اور جس بات کا تجھے کوئی بھی علم نہیں اس کے پیچھے نہ پڑ جایا کرو۔ بیشک کان۔اور آنکھ۔اور دل ودماغ ۔ہر ایک سے ضرور باز پرس ہو گی۔

اس آیت میں عذاب آتے وقت ان لوگوں کی کیفیت بیان کی گئی ہے۔کہ دنیا کا وہ عیش وآرام چھوڑ کر کہاں بھاگے جا رہے ہو کچھ تو اپنے بارے جانچ پڑتال کر لینے دو اور کچھ تو بتاتے جاؤ۔

فَلَمَّآ أَحَسُّوا۟ بَأْسَنَآ إِذَا هُم مِّنْهَا يَرْكُضُونَ ﴿12﴾ ط لَا تَرْكُضُوا۟ وَٱرْجِعُوٓا۟ إِلَىٰ مَآ أُتْرِفْتُمْ فِيهِ وَمَسَٰكِنِكُمْ لَعَلَّكُمْ تُسْـَٔلُونَ ﴿13﴾ قَالُوا۟ يَٰوَيْلَنَآ إِنَّا كُنَّا ظَٰلِمِينَ ﴿14﴾ فَمَا زَالَت تِّلْكَ دَعْوَىٰهُمْ حَتَّىٰ جَعَلْنَٰهُمْ حَصِيدًا خَٰمِدِينَ ﴿15﴾

سورۃ الأنبیاء آیت ۱۲تا۱۵

پس جب انہوں نے ہمارے عذاب کی بھنک محسوس کرلی تو وہ ایک دم وہاں سے بھاگنے لگے۔ مت بھاگو بلکہ وہیں لوٹو جس میں تم عیش وآسائش دیئے گئے تھے۔ اور اپنے مساکن میں ہی جاؤ تاکہ تم سے کچھ پوچھ گچھ کرلی جائے۔ کہنے لگے کہ ہائے ہماری بد بختی !۔ بیشک ہم ہی ظالم تھے۔ پس وہ برابر یہی پکارتے رہے یہاں تک کہ ہم نے انہیں کٹی ہوئی کھیتی کی طرح کر دیا گیا اور وہ بجھ کر رہ گئے۔

ان آیات میں اللہ جل شانہ نے اپنے کئے ہوئے وعدے کا ذکر کرتے ہوئے یہ بات باور کرائی ہے کہ اپنے اس وعدے کو پورا کرنا اللہ جل شانہ پر لازم ہے۔

قُلْ أَذَٰلِكَ خَيْرٌ أَمْ جَنَّةُ ٱلْخُلْدِ ٱلَّتِى وُعِدَ ٱلْمُتَّقُونَ ۚ كَانَتْ لَهُمْ جَزَآءً وَمَصِيرًا ﴿15﴾ لَّهُمْ فِيهَا مَا يَشَآءُونَ خَٰلِدِينَ ۚ كَانَ عَلَىٰ رَبِّكَ وَعْدًا مَّسْـُٔولًا ﴿16﴾

سورۃ الفرقان آیت 15

پوچھو کہ کیا یہ (جہنم) بہتر ہے یا وہ ہمیشہ رہنے کی جنت جس کا متقی لوگوں سے وعدہ کیا گیا ہے۔ جو ان (کے اعمال) کا صلہ اور رہنے کا ٹھکانہ ہوگی۔ وہاں جو چاہیں گے ان کے لئے میسر ہوگا وہ اس میں ہمیشہ ہمیش رہیں گے۔ اور یہ ایک وعدہ ہے جو واجب الادا ہے جس کا (پورا کرنا) تمہارے رب کی ذمہ داری ہے۔

اور جن لوگوں نے اللہ جل شانہ سے کوئی عہد و پیمان کیا ہے۔ان کو بھی چاہیئے کہ اپنے اس وعدے کو لازمی پورا کریں۔

وَلَقَدْ كَانُوا۟ عَٰهَدُوا۟ ٱللَّهَ مِن قَبْلُ لَا يُوَلُّونَ ٱلْأَدْبَٰرَ ۚ وَكَانَ عَهْدُ ٱللَّهِ مَسْـُٔولًا ﴿15﴾

سورۃ الأحزاب آیت 15

اور البتہ یقیناً پہلے وہ اللہ سے عہد و پیمان کر چکے تھے کہ وہ (مقابلے میں ہر گز) پیٹھ نہیں پھیریں گے۔ اور اللہ سے کیے (اس) اقرار پر بازپرس تو ہو گی۔

اس آیت میں بھی یہ تنبیہ کی گئی کہ جس کسی کے گناہ ہوں گے صرف اسی سے اس کے بارے پوچھا جائے گا۔ کسی دوسرے سے ان کے گناہوں کے بارے قطعاً سوال نہیں کیا جائے گا۔اس سے بھی صاف طور پر واضح ہو جاتا ہے کہ ہر کسی کو اپنی اصلاح کی فکر کرنی چاہیئے۔ کسی کے مر جانے کے بعد ان کے اخروی معاملات میں ٹانگ نہیں اڑانی چاہیئے۔

قُل لَّا تُسْـَٔلُونَ عَمَّآ أَجْرَمْنَا وَلَا نُسْـَٔلُ عَمَّا تَعْمَلُونَ ﴿25﴾ قُلْ يَجْمَعُ بَيْنَنَا رَبُّنَا ثُمَّ يَفْتَحُ بَيْنَنَا بِٱلْحَقِّ ۚ وَهُوَ ٱلْفَتَّاحُ ٱلْعَلِيمُ ﴿26﴾

سورۃ سبا آیت ۲۵۔۲۶

کہہ دو کہ ہمارے گناہوں کی تم سے باز پرس نہ ہو گی اور تمہارے اعمال کا ہم سے سوال نہ کیا جائے گا۔

کہہ دو کہ ہمارا رب ہم سب کو جمع کرے گا پھر ہمارے (تمہارے) درمیان انصاف کے ساتھ فیصلہ کردے گا اور وہ بہتر فیصلہ کرنے والا سب کچھ جاننے والا ہے۔

ان آیات میں خصوصاً قرآن کریم کے ساتھ تعلق کے بارے باز پرس کا ذکر ہے کہ اس عظیم کتاب سے کیسا تعلق روا رکھا گیا؟۔اسے سمجھ کے پڑھا گیا یا سرسری طور پر یا پھر بالکل نظر انداز کر دیا گیا۔اس بارے بھی ہر کوئی اپنے دل میں جھانک کر دیکھے کہ ہمارا اس عالیشان کتاب کے ساتھ کیسا تعلق اور رویہ ہے اور اسی کے پیش نظر ہر کسی کو اپنی اصلاح کی فکر کرنی چاہیئے جو کہ ہر مسلمان پر فرض ہے۔

فَٱسْتَمْسِكْ بِٱلَّذِىٓ أُوحِىَ إِلَيْكَ ۖ إِنَّكَ عَلَىٰ صِرَٰطٍ مُّسْتَقِيمٍ ﴿43﴾ وَإِنَّهُۥ لَذِكْرٌ لَّكَ وَلِقَوْمِكَ ۖ وَسَوْفَ تُسْـَٔلُونَ ﴿44﴾ وَسْـَٔلْ مَنْ أَرْسَلْنَا مِن قَبْلِكَ مِن رُّسُلِنَآ أَجَعَلْنَا مِن دُونِ ٱلرَّحْمَٰنِ ءَالِهَةً يُعْبَدُونَ ﴿45﴾ ع4

سورۃ الزخرف آیت ۴۳ تا ۴۵

پس تمہاری طرف جو وحی کی گئی ہے اس کو مضبوط سے تھامے رکھو بیشک تم سیدھے رستے پر ہو۔

اور بلاشبہ یہ (قرآن) تمہارے لئے اور تمہاری قوم کے لئے نصیحت ہے اور تم سب لوگوں سے اس

(کے ساتھ تعلق) پر بازپرس ہو گی۔ اور جو بھی رسول ہم نے تم سے پہلے بھیجے تھے ان سے پوچھ لو کیا ہم نے ربِ الرحمٰن کے علاوہ کوئی اور معبود مقرر کیے تھے کہ ان کی عبادت کی جائے؟۔

ان آیات میں خصوصاً سب کے لئے یہ بات قابلِ ذکر ہے کہ آج نہیں تو کل قیامت کے دن تو یقین کی آنکھ سے ہر کوئی دیکھ لے گا پھر اللہ کی نعمتوں کو سامنے رکھتے ہوئے بازپرس ہو گی۔ کہ اللہ جل شانہ کی عطا کردہ نعمتوں کے ساتھ کیا کیا کچھ کفرانِ نعمت ہوتا رہا؟۔

كَلَّا لَوْ تَعْلَمُونَ عِلْمَ ٱلْيَقِينِ ﴿5﴾ط لَتَرَوُنَّ ٱلْجَحِيمَ ﴿6﴾لا ثُمَّ لَتَرَوُنَّهَا عَيْنَ ٱلْيَقِينِ ﴿7﴾لا ثُمَّ لَتُسْـَٔلُنَّ يَوْمَئِذٍ عَنِ ٱلنَّعِيمِ ﴿8﴾ع1

سورۃ التکاثر آیت 5

ہر گز نہیں! کاش کہ تم لوگ یقینی طور پر جان لیتے۔ البتہ تم ضرور دوزخ کو دیکھ لوگے۔ پھر البتہ تم اس کو لازمی یقین والی آنکھ سے دیکھ لوگے۔ پھر اس دن تم سے (اللہ کی) نعمتوں کے بارے میں ضرور بازپرس ہو گی۔

رنج وراحت۔مال واولاد سب آزمائش ہیں:

قرآنِ کریم کی درج ذیل آیات کا بغور مطالعہ کرکے دیکھ لیں۔آپ بھی اس بات سے اتفاق کریں گے۔ کہ مال و دولت اور زر و جواہر۔بیویاں اور بیٹے بیٹیاں۔راحت و آسائش اور غم تکلیف و مصیبت۔یہ سب کچھ اللہ جل شانہ کی طرف سے انسانوں کی جانچ پرکھ اور آزمائش کا ایک ذریعہ ہی ہوتا ہے۔جسے سمجھانے کے لئے مختلف انداز اپنائے گئے۔کسی جگہ کسی چیز کو ایمان کا حصہ بتایا گیا۔کسی مقام پر واقعات کے پیرائے میں بات کی وضاحت کی گئی۔کہیں تنبیہ و نصیحت کا انداز اپنایا گیا۔کہیں پر وعدہ یا عذاب کی وعید دی گئی۔کہیں پر جائز و ناجائز اور حلال و حرام کی قید و بند کا پاس رکھا گیا۔کہیں قانون اور ضابطے کا پابند کر دیا گیا۔کہیں وراثت کے اصول بیان کئے گئے۔کسی مقام پر اچھائی کی ترغیب اور برائی سے روکا گیا۔کسی جگہ نعمتوں پر شکر یا کفرانِ نعمت کا اسلوب اختیار کیا گیا اور کہیں پر دعا اور دعائیہ کلمات سے بات سمجھانے کی کوشش کی گئی۔صرف اس لئے کہ حضرتِ انسان اس بات کو اچھی طرح پلّے باندھ لے کہ معاشرے میں رہتے ہوئے اللہ کی رضا اور خوشنودی یا پھر قرب حاصل کرنے کے لئے کون کون سے آسان یا مشکل فطری مراحل سے گزر کر جانا پڑے گا۔

مال کے لحاظ ترتیب دی گئی آیات درج ذیل ہیں۔

لَّيْسَ ٱلْبِرَّ أَن تُوَلُّوا۟ وُجُوهَكُمْ قِبَلَ ٱلْمَشْرِقِ وَٱلْمَغْرِبِ وَلَٰكِنَّ ٱلْبِرَّ مَنْ ءَامَنَ بِٱللَّهِ وَٱلْيَوْمِ ٱلْـَٔاخِرِ وَٱلْمَلَٰٓئِكَةِ وَٱلْكِتَٰبِ وَٱلنَّبِيِّۦنَ وَءَاتَى ٱلْمَالَ عَلَىٰ حُبِّهِۦ ذَوِى ٱلْقُرْبَىٰ وَٱلْيَتَٰمَىٰ وَٱلْمَسَٰكِينَ وَٱبْنَ ٱلسَّبِيلِ وَٱلسَّآئِلِينَ وَفِى ٱلرِّقَابِ وَأَقَامَ ٱلصَّلَوٰةَ وَءَاتَى ٱلزَّكَوٰةَ وَٱلْمُوفُونَ بِعَهْدِهِمْ إِذَا عَٰهَدُوا۟ ۖ وَٱلصَّٰبِرِينَ فِى ٱلْبَأْسَآءِ وَٱلضَّرَّآءِ وَحِينَ ٱلْبَأْسِ ۗ أُو۟لَٰٓئِكَ ٱلَّذِينَ صَدَقُوا۟ ۖ وَأُو۟لَٰٓئِكَ هُمُ ٱلْمُتَّقُونَ ﴿177﴾

سورۃ البقرۃ آیت 177

نیکی یہ نہیں کہ مشرق و مغرب کی طرف منہ کرلو بلکہ نیکی تو یہ ہے کہ اللہ پر۔ قیامت کے دن پر۔ فرشتوں پر۔ اللہ کی کتابوں پر۔ اور نبیوں پر ایمان رکھنے والا ہو۔ جو مال سے محبت کے باوجود قرابت داروں۔ یتیموں۔ مسکینوں۔ مسافروں۔ اور سوال کرنے والوں کو دے۔ غلاموں کو آزاد کرانے پر خرچ کرے۔ اور نماز کی پابندی کرے۔ اور زکوۃ دیتا رہے۔ جب وعدہ کرے تو پورا کرے۔ تنگدستی دکھ درد اور لڑائی کے وقت صبر کرے۔ یہی لوگ سچے ہیں اور یہی لوگ متقی ہیں۔

وَلَا تَأْكُلُوٓا۟ أَمْوَٰلَكُم بَيْنَكُم بِٱلْبَٰطِلِ وَتُدْلُوا۟ بِهَآ إِلَى ٱلْحُكَّامِ لِتَأْكُلُوا۟ فَرِيقًا مِّنْ أَمْوَٰلِ ٱلنَّاسِ بِٱلْإِثْمِ وَأَنتُمْ تَعْلَمُونَ ﴿188﴾ ع23

سورۃ البقرۃ آیت 188

اور آپس میں ایک دوسرے کا مال ناجائز طریقے سے نہ کھاؤ۔ اور حاکموں کو رشوت پہنچا کر کسی اور کا کچھ مال ظالمانہ اقدام سے خورد برد نہ کرلیا کرو جبکہ تم جانتے بھی ہو۔

يَسْـَٔلُونَكَ مَاذَا يُنفِقُونَ ۖ قُلْ مَآ أَنفَقْتُم مِّنْ خَيْرٍ فَلِلْوَٰلِدَيْنِ وَٱلْأَقْرَبِينَ وَٱلْيَتَٰمَىٰ وَٱلْمَسَٰكِينِ وَٱبْنِ ٱلسَّبِيلِ ۗ وَمَا تَفْعَلُوا۟ مِنْ خَيْرٍ فَإِنَّ ٱللَّهَ بِهِۦ عَلِيمٌ ﴿215﴾

سورۃ البقرۃ آیت 215

تجھ سے پوچھتے ہیں کہ وہ (اللہ کی راہ میں) کیا خرچ کریں؟۔ کہہ دو کہ جو مال بھی تم خرچ کرو اپنے والدین پر۔ رشتے داروں پر۔ اور یتیموں۔ اور مسکینوں۔ اور مسافروں پر خرچ کرو۔ اور جو بھلائی بھی تم کروگے تو بلاشبہ اللہ اسے بخوبی جانتا ہے۔

فِى ٱلدُّنْيَا وَٱلْـَٔاخِرَةِ ۗ وَيَسْـَٔلُونَكَ عَنِ ٱلْيَتَٰمَىٰ ۖ قُلْ إِصْلَاحٌ لَّهُمْ خَيْرٌ ۖ وَإِن تُخَالِطُوهُمْ فَإِخْوَٰنُكُمْ ۚ وَٱللَّهُ يَعْلَمُ ٱلْمُفْسِدَ مِنَ ٱلْمُصْلِحِ ۚ وَلَوْ شَآءَ ٱللَّهُ لَأَعْنَتَكُمْ ۚ إِنَّ ٱللَّهَ عَزِيزٌ حَكِيمٌ ﴿220﴾

سورۃ البقرۃ آیت 220

https://quranexcel.com

دنیااور آخرت میں (غور کیا کرو) اور تجھ سے یتیموں کے بارے پوچھتے ہیں کہہ دو کہ ان کی اصلاح کرنا بہتر ہے اگر تم ان کا مال اپنے مال میں ملا بھی لو تو وہ تمہارے بھائی بند ہیں اور اللہ خوب جانتا ہے کہ فساد کرنے والا اور اصلاح کرنے والا کون کون ہے۔اور اگر اللہ چاہتا تو تمہیں (اس بارے) مشقت میں ڈال دیتا۔ بیشک اللہ بڑا غالب ہے نہایت حکمت والا ہے۔

وَقَالَ لَهُمْ نَبِيُّهُمْ إِنَّ ٱللَّهَ قَدْ بَعَثَ لَكُمْ طَالُوتَ مَلِكًا ۚ قَالُوٓاْ أَنَّىٰ يَكُونُ لَهُ ٱلْمُلْكُ عَلَيْنَا وَنَحْنُ أَحَقُّ بِٱلْمُلْكِ مِنْهُ وَلَمْ يُؤْتَ سَعَةً مِّنَ ٱلْمَالِ ۚ قَالَ إِنَّ ٱللَّهَ ٱصْطَفَىٰهُ عَلَيْكُمْ وَزَادَهُۥ بَسْطَةً فِى ٱلْعِلْمِ وَٱلْجِسْمِ ۖ وَٱللَّهُ يُؤْتِى مُلْكَهُۥ مَن يَشَآءُ ۚ وَٱللَّهُ وَٰسِعٌ عَلِيمٌ ﴿247﴾

سورۃ البقرۃ آیت 247

اور ان کے نبی نے ان سے کہا کہ بیشک اللہ نے تم پر طالوت کو بادشاہ مقرر کر دیا ہے۔ وہ بولے کہ اس کی حکومت ہم پر کیسے ہو سکتی ہے اس سے زیادہ تو ہم ہی بادشاہت کے حقدار ہیں اور اس کے پاس تو اتنی مال و دولت بھی نہیں؟۔ نبی نے کہا کہ بلاشبہ اللہ نے اس کو تم پر فوقیت دی ہے اور (بادشاہت کے لئے) چن لیا ہے اور اسے علمی و جسمانی لحاظ سے بھی برتری عطا کی ہے۔ اور اللہ جسے چاہے اپنا ملک عطا کرتا ہے۔ اور اللہ بڑی وسعت والا بہت علم والا ہے۔

ٱلَّذِينَ يُنفِقُونَ أَمْوَٰلَهُمْ فِى سَبِيلِ ٱللَّهِ ثُمَّ لَا يُتْبِعُونَ مَآ أَنفَقُوا۟ مَنًّا وَلَآ أَذًى ۙ لَّهُمْ أَجْرُهُمْ عِندَ رَبِّهِمْ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ﴿262﴾ ۞ قَوْلٌ مَّعْرُوفٌ وَمَغْفِرَةٌ خَيْرٌ مِّن صَدَقَةٍ يَتْبَعُهَآ أَذًى ۗ وَٱللَّهُ غَنِىٌّ حَلِيمٌ﴿263﴾

سورۃ البقرۃ آیت 262

جو لوگ اپنا مال اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں پھر اس کے بعد نہ تو احسان جتاتے ہیں نہ ہی ستاتے ہیں ان کا اجر ان کے رب کے پاس ہے ان کو نہ تو کچھ خوف ہوگا اور نہ ہی وہ غمگین ہوں گے۔ معقول بات کہہ دینا اور در گزر کرنا اس صدقے سے کہیں بہتر ہے جس کے بعد ستایا جائے۔ اور اللہ بڑا بے پرواہ ہے نہایت تحمل والا ہے۔

يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ لَا تُبْطِلُوا۟ صَدَقَٰتِكُم بِٱلْمَنِّ وَٱلْأَذَىٰ كَٱلَّذِى يُنفِقُ مَالَهُۥ رِئَآءَ ٱلنَّاسِ وَلَا يُؤْمِنُ بِٱللَّهِ وَٱلْيَوْمِ ٱلْءَاخِرِ ۖ فَمَثَلُهُۥ كَمَثَلِ صَفْوَانٍ عَلَيْهِ تُرَابٌ فَأَصَابَهُۥ وَابِلٌ فَتَرَكَهُۥ صَلْدًا ۖ لَّا يَقْدِرُونَ عَلَىٰ شَىْءٍ مِّمَّا كَسَبُوا۟ ۗ وَٱللَّهُ لَا يَهْدِى ٱلْقَوْمَ ٱلْكَٰفِرِينَ﴿264﴾ وَمَثَلُ ٱلَّذِينَ يُنفِقُونَ أَمْوَٰلَهُمُ ٱبْتِغَآءَ مَرْضَاتِ ٱللَّهِ وَتَثْبِيتًا مِّنْ أَنفُسِهِمْ كَمَثَلِ جَنَّةٍۭ بِرَبْوَةٍ أَصَابَهَا وَابِلٌ فَـَٔاتَتْ أُكُلَهَا ضِعْفَيْنِ فَإِن لَّمْ يُصِبْهَا وَابِلٌ فَطَلٌّ ۗ وَٱللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرٌ﴿265﴾

https://quranexcel.com

سورۃ البقرۃ آیت 264

اے ایمان والو!۔احسان رکھ کر اور تکلیف دے کر اپنے صدقات کو ضائع نہ کرو اس شخص کی طرح جو اپنا مال لوگوں کے دکھانے کے لئے خرچ کرتا ہے اور اللہ پر اور قیامت کے دن پر یقین نہیں رکھتا۔اس (کے مال) کی مثال اس چٹان کی سی ہے جس پر تھوڑی سی مٹی پڑی ہو اور اس پر زور کا مینہ برستے ہوئے اسے بالکل صاف کر ڈالے۔ایسے لوگوں کو اپنی کمائی ذرا بھی ہاتھ نہ لگے گی۔اور اللہ کافروں وناشکروں کو راہ یاب نہیں ہونے دیتا۔اور جو لوگ اللہ کی خوشنودی حاصل کرنے کے لئے خلوص دل سے اپنا مال خرچ کرتے ہیں ان کی مثال ایسی ہے جس طرح اونچی زمین پر ایک باغ ہو اس پر زور کا مینہ برسے تو وہ باغ دگنا پھل لائے اور اگر اس پر مینہ نہ بھی برسے تو ہلکی پھوار بھی کافی ہو جائے۔اور اللہ تمہارے کاموں کو نگاہِ بصیرت سے دیکھنے والا ہے۔

إِن تُبْدُواْ ٱلصَّدَقَٰتِ فَنِعِمَّا هِىَ ۖ وَإِن تُخْفُوهَا وَتُؤْتُوهَا ٱلْفُقَرَآءَ فَهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ ۚ وَيُكَفِّرُ عَنكُم مِّن سَيِّـَٔاتِكُمْ ۗ وَٱللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرٌ ﴿271﴾ ۞ لَّيْسَ عَلَيْكَ هُدَىٰهُمْ وَلَٰكِنَّ ٱللَّهَ يَهْدِى مَن يَشَآءُ ۗ وَمَا تُنفِقُواْ مِنْ خَيْرٍ فَلِأَنفُسِكُمْ ۚ وَمَا تُنفِقُونَ إِلَّا ٱبْتِغَآءَ وَجْهِ ٱللَّهِ ۚ وَمَا تُنفِقُواْ مِنْ خَيْرٍ يُوَفَّ إِلَيْكُمْ وَأَنتُمْ لَا تُظْلَمُونَ ﴿272﴾

سورۃ البقرۃ آیت ۲۷۱۔۲۷۲

اگر تم علانیہ خیرات دو تو یہ اچھا ہے۔اور اگر اسے چھپا کر فقیروں کو دیدو تو تمہارے حق میں بہتر ہے۔ اور (یہ) تمہارے گناہوں کو بھی مٹادے گا۔اور اللہ تمہارے اعمال کی خوب خبر رکھنے والا ہے۔ ان لوگوں کی ہدایت تمہارے ذمہ نہیں ہے بلکہ اللہ ہی جسے چاہتا ہے ہدایت دیتا ہے۔اور جو مال تم خرچ کروگے اس کا نفع تمہیں کو ہے۔اور اللہ ہی کی خوشنودی کے لئے خرچ کیا کرو۔اور جو بھی اچھی چیز تم (اللہ کی راہ میں) خرچ کروگے اس کا پورا اجر تمہیں دیا جائے گا اور تم پر ظلم نہیں کیا جائے گا۔

لِلْفُقَرَآءِ ٱلَّذِينَ أُحْصِرُواْ فِى سَبِيلِ ٱللَّهِ لَا يَسْتَطِيعُونَ ضَرْبًا فِى ٱلْأَرْضِ يَحْسَبُهُمُ ٱلْجَاهِلُ أَغْنِيَآءَ مِنَ ٱلتَّعَفُّفِ تَعْرِفُهُم بِسِيمَٰهُمْ لَا يَسْـَٔلُونَ ٱلنَّاسَ إِلْحَافًا ۗ وَمَا تُنفِقُواْ مِنْ خَيْرٍ فَإِنَّ ٱللَّهَ بِهِۦ عَلِيمٌ ﴿273﴾ ع37 ٱلَّذِينَ يُنفِقُونَ أَمْوَٰلَهُم بِٱلَّيْلِ وَٱلنَّهَارِ سِرًّا وَعَلَانِيَةً فَلَهُمْ أَجْرُهُمْ عِندَ رَبِّهِمْ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ ﴿274﴾

سورۃ البقرۃ آیت ۲۷۳۔۲۷۴

خیرات ان حاجت مندوں کے لئے (بھی) ہے جو اللہ کے راستے میں گھر گئے (یعنی اللہ کے لئے ایسے مصروفِ عمل ہوئے کہ کمائی کے لئے) ملک میں چل پھر نہیں سکتے نادان لوگ ان کے نہ مانگنے کی وجہ سے انہیں مالدار خیال کرتے ہیں اور تم قیافے سے ان کو صاف پہچان لوگے وہ لوگوں سے لپٹ کر

نہیں مانگ سکتے۔اور تم جو مال بھی خرچ کروگے تو بلاشبہ اللہ اس کو جانتا ہے۔جو لوگ اپنے مال رات اور دن میں خفیہ وعلانیہ (اللہ کی راہ میں) خرچ کرتے رہتے ہیں ان کا صلہ ان کے رب کے پاس ہے ان کے لئے نہ تو کوئی خوف ہوگا اور نہ ہی وہ غمگین ہوں گے۔

يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُواْ ٱتَّقُواْ ٱللَّهَ وَذَرُواْ مَا بَقِىَ مِنَ ٱلرِّبَوٰٓاْ إِن كُنتُم مُّؤْمِنِينَ﴿278﴾ فَإِن لَّمْ تَفْعَلُواْ فَأْذَنُواْ بِحَرْبٍ مِّنَ ٱللَّهِ وَرَسُولِهِۦ ۖ وَإِن تُبْتُمْ فَلَكُمْ رُءُوسُ أَمْوَٰلِكُمْ لَا تَظْلِمُونَ وَلَا تُظْلَمُونَ﴿279﴾

سورۃ البقرۃ آیت ۲۷۸۔۲۷۹

اے ایمان والو!۔اللہ (کی نافرمانی) سے ڈرتے رہو اور جتنا سود باقی رہ گیا ہے اسے چھوڑ دو اگر تم ایمان والے ہو۔اور اگر ایسا نہیں کرتے تو اللہ اور اس کے رسول سے جنگ کے لئے تیار ہو جاؤ۔اور اگر توبہ کرلو تو تمہارا اصل مال تمہارا ہی ہے نہ تم کسی پر ظلم کرو اور نہ تم پر ظلم کیا جائے۔

وَلَا يَحْسَبَنَّ ٱلَّذِينَ يَبْخَلُونَ بِمَآ ءَاتَىٰهُمُ ٱللَّهُ مِن فَضْلِهِۦ هُوَ خَيْرًا لَّهُم ۖ بَلْ هُوَ شَرٌّ لَّهُمْ ۖ سَيُطَوَّقُونَ مَا بَخِلُواْ بِهِۦ يَوْمَ ٱلْقِيَٰمَةِ ۗ وَلِلَّهِ مِيرَٰثُ ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلْأَرْضِ ۗ وَٱللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرٌ﴿180﴾ ع18

سورۃ آل عمران آیت 180

اور جو لوگ اس مال پر بخل کرتے ہیں جو اللہ نے ان کو اپنے فضل سے دیا ہے۔ وہ ہر گز یہ خیال نہ کریں کہ بخل ان کے حق میں بہتر ہے۔ بلکہ یہ ان کے حق میں برا ہے۔ وہ جس میں بخل کرتے ہیں اس کا طوق بنا کر قیامت کے دن ان کی گردنوں میں ڈالا جائے گا۔ اور اللہ ہی آسمانوں اور زمین کا وارث ہے۔ اور جو عمل تم کرتے ہو اللہ اس سے باخبر ہے۔

وَءَاتُواْ ٱلْيَتَٰمَىٰٓ أَمْوَٰلَهُمْ ۖ وَلَا تَتَبَدَّلُواْ ٱلْخَبِيثَ بِٱلطَّيِّبِ ۖ وَلَا تَأْكُلُوٓاْ أَمْوَٰلَهُمْ إِلَىٰٓ أَمْوَٰلِكُمْ ۚ إِنَّهُۥ كَانَ حُوبًا كَبِيرًا ﴿2﴾

سورۃ النساء آیت 2

اور یتیموں کا مال ان کے حوالے کر دو۔ اور نہ تو ان کے عمدہ مال کو اپنے ناقص مال سے بدلو۔ اور نہ ہی ان کا مال اپنے مال میں ملا کر کھاؤ۔ بیشک یہ بہت بڑا گناہ ہے۔

وَٱبْتَلُواْ ٱلْيَتَٰمَىٰ حَتَّىٰٓ إِذَا بَلَغُواْ ٱلنِّكَاحَ فَإِنْ ءَانَسْتُم مِّنْهُمْ رُشْدًا فَٱدْفَعُوٓاْ إِلَيْهِمْ أَمْوَٰلَهُمْ ۖ وَلَا تَأْكُلُوهَآ إِسْرَافًا وَبِدَارًا أَن يَكْبَرُواْ ۚ وَمَن كَانَ غَنِيًّا فَلْيَسْتَعْفِفْ ۖ وَمَن كَانَ فَقِيرًا فَلْيَأْكُلْ بِٱلْمَعْرُوفِ ۚ فَإِذَا دَفَعْتُمْ إِلَيْهِمْ أَمْوَٰلَهُمْ فَأَشْهِدُواْ

عَلَيْهِمْ ۚ وَكَفَىٰ بِٱللَّهِ حَسِيبًا ﴿6﴾ لِّلرِّجَالِ نَصِيبٌ مِّمَّا تَرَكَ ٱلْوَٰلِدَانِ وَٱلْأَقْرَبُونَ وَلِلنِّسَآءِ نَصِيبٌ مِّمَّا تَرَكَ ٱلْوَٰلِدَانِ وَٱلْأَقْرَبُونَ مِمَّا قَلَّ مِنْهُ أَوْ كَثُرَ ۚ نَصِيبًا مَّفْرُوضًا ﴿7﴾ وَإِذَا حَضَرَ ٱلْقِسْمَةَ أُوْلُواْ ٱلْقُرْبَىٰ وَٱلْيَتَٰمَىٰ وَٱلْمَسَٰكِينُ فَٱرْزُقُوهُم مِّنْهُ وَقُولُواْ لَهُمْ قَوْلًا مَّعْرُوفًا ﴿8﴾

سورۃالنساء آیت ۶ تا ۸

اور یتیموں کی جانچ کرتے رہو یہاں تک کہ وہ نکاح کی عمر کو پہنچ جائیں پھر اگر ان میں عقل کی پختگی دیکھو تو ان کے مال ان کے حوالے کر دو۔ اور ان کے بڑے ہو جانے کے ڈر سے ان کے مالوں کو جلدی جلدی فضول خرچیوں میں ضائع نہ کر دو۔ جو (سرپرست) مالدار ہو وہ یتیم کے مال سے بچ جائے۔ اور جو حاجت مند ہو تو بقدرِ ضرورت کچھ لے لے۔ پھر جب ان کے مال ان کے حوالے کرنے لگو تو اس پر گواہ کر لیا کرو۔ اور حساب لینے کے لئے تو اللہ ہی کافی ہے۔ مردوں کا اس مال میں حصہ ہے جو ماں باپ اور رشتہ دار چھوڑ مریں اور عورتوں کا بھی اس مال میں حصہ ہے جو ماں باپ اور رشتہ دار چھوڑ مریں خواہ وہ کم ہو یا زیادہ۔ یہ حصہ مقرر کر دیا گیا ہے۔ اور جب تقسیم کے وقت۔ رشتہ دار۔ اور یتیم۔ اور مسکین آجائیں تو اس مال سے انہیں بھی کچھ دے دیا کرو اور ان سے درست اور مناسب طریقے سے بات کرو۔

وَلْيَخْشَ ٱلَّذِينَ لَوْ تَرَكُوا۟ مِنْ خَلْفِهِمْ ذُرِّيَّةً ضِعَٰفًا خَافُوا۟ عَلَيْهِمْ فَلْيَتَّقُوا۟ ٱللَّهَ وَلْيَقُولُوا۟ قَوْلًا سَدِيدًا ﴿9﴾ إِنَّ ٱلَّذِينَ يَأْكُلُونَ أَمْوَٰلَ ٱلْيَتَٰمَىٰ ظُلْمًا إِنَّمَا يَأْكُلُونَ فِى بُطُونِهِمْ نَارًا ۖ وَسَيَصْلَوْنَ سَعِيرًا ﴿10﴾ ع1

سورۃ النساء آیت ۹۔۱۰

اور چاہیے کہ اس بات سے ڈریں کہ اگر وہ اپنے پیچھے ننھے ناتواں بچے چھوڑ جاتے تو انہیں کس قدر ان کی فکر لاحق ہوتی (؟) پس چاہیے کہ (دوسرے یتیموں کے بارے میں) وہ اللہ کا خوف رکھیں اور سیدھی و معقول بات کہیں۔ بیشک جو لوگ یتیموں کا مال ناجائز طریقے سے کھاتے ہیں وہ یقیناً صرف اپنے پیٹوں میں آگ بھرتے ہیں۔ اور وہ عنقریب بھڑکتی ہوئی آگ میں ڈالے جائیں گے۔

وَإِنْ أَرَدتُّمُ ٱسْتِبْدَالَ زَوْجٍ مَّكَانَ زَوْجٍ وَءَاتَيْتُمْ إِحْدَىٰهُنَّ قِنطَارًا فَلَا تَأْخُذُوا۟ مِنْهُ شَيْـًٔا ۚ أَتَأْخُذُونَهُۥ بُهْتَٰنًا وَإِثْمًا مُّبِينًا ﴿20﴾ وَكَيْفَ تَأْخُذُونَهُۥ وَقَدْ أَفْضَىٰ بَعْضُكُمْ إِلَىٰ بَعْضٍ وَأَخَذْنَ مِنكُم مِّيثَٰقًا غَلِيظًا ﴿21﴾

سورۃ النساء آیت ۲۰۔۲۱

اور اگر تم ایک عورت کی جگہ دوسری عورت کرنی چاہو اور پہلی کو تم نے خزانے کا خزانہ دے رکھا ہو تو بھی اس میں سے کچھ واپس نہ لو۔ کیا تم بہتان لگا کر اور ظلم و زیادتی سے اپنا مال واپس لوگے؟۔ اور تم

وہ کیوں کر واپس لے سکتے ہو؟۔جب کہ تم ایک دوسرے کے ساتھ لطف اندوز ہو چکے ہو۔اور تم سے وہ پختہ عہد بھی لے چکی ہے۔

۞ وَٱلْمُحْصَنَٰتُ مِنَ ٱلنِّسَآءِ إِلَّا مَا مَلَكَتْ أَيْمَٰنُكُمْ ۖ كِتَٰبَ ٱللَّهِ عَلَيْكُمْ ۚ وَأُحِلَّ لَكُم مَّا وَرَآءَ ذَٰلِكُمْ أَن تَبْتَغُوا۟ بِأَمْوَٰلِكُم مُّحْصِنِينَ غَيْرَ مُسَٰفِحِينَ ۚ فَمَا ٱسْتَمْتَعْتُم بِهِۦ مِنْهُنَّ فَـَٔاتُوهُنَّ أُجُورَهُنَّ فَرِيضَةً ۚ وَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيمَا تَرَٰضَيْتُم بِهِۦ مِنۢ بَعْدِ ٱلْفَرِيضَةِ ۚ إِنَّ ٱللَّهَ كَانَ عَلِيمًا حَكِيمًا ﴿24﴾

سورۃالنساء آیت 24

اور شوہر والی عورتیں بھی (حرام ہیں) مگر ایسی عورتیں جو (کسی شرعی جہاد کی اسیر شدہ) تمہاری ملکیت میں ہوں۔یہ اللہ کا قانون تم پر فرض ہے۔اور ان کے علاوہ باقی سب عورتیں تم پر حلال ہیں ایسے کہ برائی سے بچنے کے لئے اپنے مال خرچ کرکے ان سے نکاح کرلو نہ کہ شہوت رانی کرنے کے لئے۔پس جن (منکوحہ) عورتوں سے تم نے فائدہ حاصل کیا ہے ان کا مقرر کیا ہوا مہر ادا کرو۔البتہ مہر مقرر ہو جانے کے بعد بھی اس میں تم پر کچھ گناہ نہیں کہ آپس کی رضامندی سے جو طے کرلو۔بیشک اللہ ہر طرح سے خبردار نہایت حکمت والا ہے۔

يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُواْ لَا تَأۡكُلُوٓاْ أَمۡوَٰلَكُم بَيۡنَكُم بِٱلۡبَٰطِلِ إِلَّآ أَن تَكُونَ تِجَٰرَةً عَن تَرَاضٖ مِّنكُمۡۚ وَلَا تَقۡتُلُوٓاْ أَنفُسَكُمۡۚ إِنَّ ٱللَّهَ كَانَ بِكُمۡ رَحِيمٗا ﴿29﴾

سورۃالنساء آیت 29

اے ایمان والو!۔ایک دوسرے کے مال ناجائز طور پر مت کھاؤ مگر یہ کہ باہمی رضامندی سے تجارت کا لین دین ہو جائے (تو جائز ہے)۔اور اپنے آپ کو ہلاک نہ کرو بیشک اللہ تم پر نہایت مہربان ہے۔

وَلِكُلّٖ جَعَلۡنَا مَوَٰلِيَ مِمَّا تَرَكَ ٱلۡوَٰلِدَانِ وَٱلۡأَقۡرَبُونَۚ وَٱلَّذِينَ عَقَدَتۡ أَيۡمَٰنُكُمۡ فَـَٔاتُوهُمۡ نَصِيبَهُمۡۚ إِنَّ ٱللَّهَ كَانَ عَلَىٰ كُلِّ شَيۡءٖ شَهِيدًا ﴿33﴾ ع5

سورۃالنساء آیت 33

اور ہر شخص کے ہم نے والی وارث مقرر کر دیئے ہیں اس مال میں جو ماں باپ یا رشتہ دار چھوڑ مریں۔اور جن لوگوں سے تم عہد کر چکے ہو ان کو بھی ان کا حصہ دے دو۔ بیشک اللہ ہر چیز پر گواہ ہے۔

ٱلرِّجَالُ قَوَّٰمُونَ عَلَى ٱلنِّسَآءِ بِمَا فَضَّلَ ٱللَّهُ بَعۡضَهُمۡ عَلَىٰ بَعۡضٖ وَبِمَآ أَنفَقُواْ مِنۡ أَمۡوَٰلِهِمۡۚ فَٱلصَّٰلِحَٰتُ قَٰنِتَٰتٌ حَٰفِظَٰتٞ لِّلۡغَيۡبِ بِمَا حَفِظَ ٱللَّهُۚ وَٱلَّٰتِي تَخَافُونَ

https://quranexcel.com

نُشُوزَهُنَّ فَعِظُوهُنَّ وَٱهْجُرُوهُنَّ فِى ٱلْمَضَاجِعِ وَٱضْرِبُوهُنَّ ۖ فَإِنْ أَطَعْنَكُمْ فَلَا تَبْغُوا۟ عَلَيْهِنَّ سَبِيلًا ۗ إِنَّ ٱللَّهَ كَانَ عَلِيًّا كَبِيرًا ﴿34﴾

سورۃالنساء آیت 34

مرد عورتوں پر حاکم ہیں اس لئے کہ اللہ نے بعض کو بعض پر فضیلت دی ہے اور اس لئے بھی کہ مرد اپنا مال خرچ کرتے ہیں۔ پھر جو نیک عورتیں ہیں تابع فرمان رہتی ہیں مردوں کی پیٹھ پیچھے اللہ کی نگرانی میں اُن کے حقوق کی حفاظت کرتی ہیں۔ اور جن عورتوں سے تمہیں سرکشی کا اندیشہ ہو انہیں سمجھانے کی کوشش کرو خواب گاہوں میں اُن سے علیحدگی اختیار کرلو اور (آخری حربے کے طور پر) انہیں مار کی سزا بھی دو۔ پھر اگر وہ تمہاری اطاعت کرنے لگیں تو خواہ مخواہ ان کو تکلیف دینے کے بہانے تلاش نہ کرو۔ بیشک اللہ بہت بلند و بالا بڑائی میں سب بڑا ہے۔

وَٱعْبُدُوا۟ ٱللَّهَ وَلَا تُشْرِكُوا۟ بِهِۦ شَيْـًٔا ۖ وَبِٱلْوَٰلِدَيْنِ إِحْسَٰنًا وَبِذِى ٱلْقُرْبَىٰ وَٱلْيَتَٰمَىٰ وَٱلْمَسَٰكِينِ وَٱلْجَارِ ذِى ٱلْقُرْبَىٰ وَٱلْجَارِ ٱلْجُنُبِ وَٱلصَّاحِبِ بِٱلْجَنۢبِ وَٱبْنِ ٱلسَّبِيلِ وَمَا مَلَكَتْ أَيْمَٰنُكُمْ ۗ إِنَّ ٱللَّهَ لَا يُحِبُّ مَن كَانَ مُخْتَالًا فَخُورًا ﴿36﴾ ٱلَّذِينَ يَبْخَلُونَ وَيَأْمُرُونَ ٱلنَّاسَ بِٱلْبُخْلِ وَيَكْتُمُونَ مَآ ءَاتَىٰهُمُ ٱللَّهُ مِن فَضْلِهِۦ ۗ

وَأَعْتَدْنَا لِلْكَٰفِرِينَ عَذَابًا مُّهِينًا ﴿37﴾ ج وَٱلَّذِينَ يُنفِقُونَ أَمْوَٰلَهُمْ رِئَآءَ ٱلنَّاسِ وَلَا يُؤْمِنُونَ بِٱللَّهِ وَلَا بِٱلْيَوْمِ ٱلْءَاخِرِ ۗ وَمَن يَكُنِ ٱلشَّيْطَٰنُ لَهُۥ قَرِينًا فَسَآءَ قَرِينًا ﴿38﴾

سورۃالنساء آیت 36

اور اللہ ہی کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی کو بھی شریک نہ بناؤ اور ماں باپ کے ساتھ حسن سلوک کرو۔ اور رشتہ داروں۔ اور یتیموں۔ اور مسکینوں۔ اور رشتہ دار ہمسائے۔ اور اجنبی ہمسائے۔ اور پہلو میں بیٹھنے والے رفیق۔ اور مسافروں۔ اور اپنے غلاموں کے ساتھ بھی نیکی کرو۔ بیشک اللہ تکبر کرنے والے شیخی خورے کو بالکل پسند نہیں کرتا۔ جو خود بھی بخل کرتے ہیں اور لوگوں کو بھی بخل سکھاتے ہیں اور اللہ نے اپنے فضل سے انہیں جو کچھ دیا ہے اسے چھپاتے ہیں۔ اور ہم نے ایسے کافر ناشکروں کے لئے ذلت کا عذاب تیار کر رکھا ہے۔ جو اپنے اموال (اللہ کے لئے نہیں بلکہ) لوگوں کے دکھانے کے لئے خرچ کرتے ہیں اور اللہ پر اور قیامت کے دن پر ایمان نہیں رکھتے۔ اور جس کا ساتھی شیطان ہو جائے اس کا بہت ہی بُرا ساتھی ہے۔

وَلَئِنْ أَصَٰبَكُمْ فَضْلٌ مِّنَ ٱللَّهِ لَيَقُولَنَّ كَأَن لَّمْ تَكُنۢ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُۥ مَوَدَّةٌ يَٰلَيْتَنِى كُنتُ مَعَهُمْ فَأَفُوزَ فَوْزًا عَظِيمًا ﴿73﴾

سورۃالنساء آیت 73

اور اگر تم پر اللہ کا فضل و کرم ہو (فتح سے مالِ غنیمت مل جائے)۔ تو ایسے (احساس دلاتا ہے) کہ اس کے اور تمہارے درمیان دوستی ہی نہیں (کہ اسے مالِ غنیمت سے کوئی سروکار نہیں۔ لیکن خود سے افسوس کرتے بڑبڑاتے ہوئے) ضرور کہتا ہے کہ اے کاش! میں بھی ان کے ساتھ ہوتا تو بڑی مراد پالیتا۔

فَبِظُلْمٍ مِّنَ ٱلَّذِينَ هَادُواْ حَرَّمْنَا عَلَيْهِمْ طَيِّبَٰتٍ أُحِلَّتْ لَهُمْ وَبِصَدِّهِمْ عَن سَبِيلِ ٱللَّهِ كَثِيرًا ﴿160﴾ وَأَخْذِهِمُ ٱلرِّبَوٰاْ وَقَدْ نُهُواْ عَنْهُ وَأَكْلِهِمْ أَمْوَٰلَ ٱلنَّاسِ بِٱلْبَٰطِلِ ۚ وَأَعْتَدْنَا لِلْكَٰفِرِينَ مِنْهُمْ عَذَابًا أَلِيمًا ﴿161﴾

سورۃ النساء آیت ۱۶۰۔۱۶۱

پس یہودیوں کے گناہوں کی وجہ سے بہت سی پاکیزہ چیزیں جو ان کو حلال تھیں ہم نے ان پر حرام کر دیں اور اس وجہ سے بھی کہ اللہ کی راہ سے کچھ زیادہ ہی روکا کرتے تھے۔ اور اس وجہ سے بھی کہ باوجود منع کرنے کے سود لیتے تھے اور اس وجہ سے بھی کہ لوگوں کا مال ناجائز طور پر کھاتے تھے۔ اور ان میں سے جو کافر ہیں ان کے لئے ہم نے المناک عذاب تیار کر رکھا ہے۔

وَتَرَىٰ كَثِيرًا مِّنْهُمْ يُسَٰرِعُونَ فِى ٱلْإِثْمِ وَٱلْعُدْوَٰنِ وَأَكْلِهِمُ ٱلسُّحْتَ ۚ لَبِئْسَ مَا كَانُوا۟ يَعْمَلُونَ ﴿62﴾ لَوْلَا يَنْهَىٰهُمُ ٱلرَّبَّٰنِيُّونَ وَٱلْأَحْبَارُ عَن قَوْلِهِمُ ٱلْإِثْمَ وَأَكْلِهِمُ ٱلسُّحْتَ ۚ لَبِئْسَ مَا كَانُوا۟ يَصْنَعُونَ ﴿63﴾

سورۃ المائدۃ آیت ۶۲۔۶۲

اور تم ان میں سے بہت سارے لوگوں کو دیکھو گے کہ گناہ پر اور زیادتی پر اور حرام کھانے پر دوڑتے ہیں ۔بیشک یہ جو کچھ کرتے ہیں بہت ہی برا کرتے ہیں۔ان کے درویش اور علماء انہیں گناہ کی باتوں سے اور حرام مال کھانے سے کیوں منع نہیں کرتے ؟۔بیشک بہت ہی برا ہے جو بھی یہ (صناعی کرتے ہیں) گھڑا کرتے ہیں۔

وَلَا تَقْرَبُوا۟ مَالَ ٱلْيَتِيمِ إِلَّا بِٱلَّتِى هِىَ أَحْسَنُ حَتَّىٰ يَبْلُغَ أَشُدَّهُۥ ۖ وَأَوْفُوا۟ ٱلْكَيْلَ وَٱلْمِيزَانَ بِٱلْقِسْطِ ۖ لَا نُكَلِّفُ نَفْسًا إِلَّا وُسْعَهَا ۖ وَإِذَا قُلْتُمْ فَٱعْدِلُوا۟ وَلَوْ كَانَ ذَا قُرْبَىٰ ۖ وَبِعَهْدِ ٱللَّهِ أَوْفُوا۟ ۚ ذَٰلِكُمْ وَصَّىٰكُم بِهِۦ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُونَ ﴿152﴾ وَأَنَّ هَٰذَا صِرَٰطِى مُسْتَقِيمًا فَٱتَّبِعُوهُ ۖ وَلَا تَتَّبِعُوا۟ ٱلسُّبُلَ فَتَفَرَّقَ بِكُمْ عَن سَبِيلِهِۦ ۚ ذَٰلِكُمْ وَصَّىٰكُم بِهِۦ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ ﴿153﴾

سورۃ الانعام آیت ۱۵۲۔۱۵۳

اور یتیم کے مال کے پاس بھی نہ پھٹکو مگر ایسے طریقے سے کہ بہترین ہو یہاں تک کہ وہ جوانی کو پہنچ جائے۔اور ناپ وتول کو انصاف کے ساتھ پورا کرو۔ہم کسی کو بھی اس کی طاقت سے زیادہ تکلیف نہیں دیتے۔اور جب کوئی بات کہو تو انصاف سے کہو اگرچہ رشتہ دار ہی ہو۔اور اللہ کا عہد پورا کرو۔ان باتوں کا اللہ تمہیں حکم دیتا ہے تاکہ تم غور وفکر سے نصیحت حاصل کرو۔اور بیشک یہی میرا سیدھا راستہ ہے پس اسی پر چلتے رہو۔اور دوسرے راستوں پر مت چلو وہ تمہیں اللہ کی راہ سے ہٹا دیں گے۔ تمہیں اس بات کی وصیت کی جاتی تاکہ تم بچنے والے بن جاؤ۔

۞ يَسْـَٔلُونَكَ عَنِ ٱلْأَنفَالِ ۖ قُلِ ٱلْأَنفَالُ لِلَّهِ وَٱلرَّسُولِ ۖ فَٱتَّقُوا۟ ٱللَّهَ وَأَصْلِحُوا۟ ذَاتَ بَيْنِكُمْ ۖ وَأَطِيعُوا۟ ٱللَّهَ وَرَسُولَهُۥٓ إِن كُنتُم مُّؤْمِنِينَ ﴿1﴾

سورۃ الأنفال آیت 1

تجھ سے مالِ غنیمت کے بارے پوچھتے ہیں۔ کہہ دو کہ مالِ غنیمت اللہ اور رسول کا ہے۔پس اللہ سے ڈرتے رہو اور آپس میں صلح صفائی رکھو۔اور اللہ اور اس کے رسول کا ہی حکم مانو اگر تم ایمان رکھتے ہو۔

يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوٓاْ إِنَّمَا ٱلۡمُشۡرِكُونَ نَجَسٞ فَلَا يَقۡرَبُواْ ٱلۡمَسۡجِدَ ٱلۡحَرَامَ بَعۡدَ عَامِهِمۡ هَٰذَا ۚ وَإِنۡ خِفۡتُمۡ عَيۡلَةٗ فَسَوۡفَ يُغۡنِيكُمُ ٱللَّهُ مِن فَضۡلِهِۦٓ إِن شَآءَۚ إِنَّ ٱللَّهَ عَلِيمٌ حَكِيمٞ ﴿28﴾

سورۃالتوبۃ آیت 28

اے ایمان والو!۔بس کچھ شک نہیں کہ مشرک لوگ پلید ہیں۔پس اس سال کے بعد مسجد حرام (یعنی خانہ کعبہ) کے نزدیک تک نہ آنے پائیں۔اور اگر تمہیں مفلسی کا خوف ہو تو عنقریب اللہ نے چاہا تو تمہیں اپنے فضل سے مالا مال کر دے گا۔یقیناً اللہ سب کچھ جاننے والا نہایت حکمت والا ہے۔

۞ يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوٓاْ إِنَّ كَثِيرٗا مِّنَ ٱلۡأَحۡبَارِ وَٱلرُّهۡبَانِ لَيَأۡكُلُونَ أَمۡوَٰلَ ٱلنَّاسِ بِٱلۡبَٰطِلِ وَيَصُدُّونَ عَن سَبِيلِ ٱللَّهِۗ وَٱلَّذِينَ يَكۡنِزُونَ ٱلذَّهَبَ وَٱلۡفِضَّةَ وَلَا يُنفِقُونَهَا فِي سَبِيلِ ٱللَّهِ فَبَشِّرۡهُم بِعَذَابٍ أَلِيمٖ ﴿34﴾ يَوۡمَ يُحۡمَىٰ عَلَيۡهَا فِي نَارِ جَهَنَّمَ فَتُكۡوَىٰ بِهَا جِبَاهُهُمۡ وَجُنُوبُهُمۡ وَظُهُورُهُمۡۖ هَٰذَا مَا كَنَزۡتُمۡ لِأَنفُسِكُمۡ فَذُوقُواْ مَا كُنتُمۡ تَكۡنِزُونَ ﴿35﴾

سورۃالتوبۃ آیت ۳۴۔۳۵

https://quranexcel.com

اے ایمان والو!۔ یقینی طور پر بہت سارے علماء اور درویش لوگوں کا مال ناحق طریقے سے کھاتے ہیں۔اور اللہ کے راستے سے روکتے ہیں اور جو لوگ سونا اور چاندی جمع کرتے ہیں اور اس سے اللہ کی راہ میں خرچ نہیں کرتے۔ پس انہیں المناک عذاب کی بشارت سنادو۔ جس دن وہ مال وزر جہنم کی آگ میں گرم کیا جائے گا پھر اس سے ان کی پیشانیاں اور پہلو اور پیٹھیں داغی جائیں گی۔ کہ یہ وہی تو ہے جو تم نے اپنے لئے جمع کر رکھا تھا پس اپنے جمع کیے ہوئے اس مال کا مزہ چکھو۔

۞ وَمِنْهُم مَّنْ عَٰهَدَ ٱللَّهَ لَئِنْ ءَاتَىٰنَا مِن فَضْلِهِۦ لَنَصَّدَّقَنَّ وَلَنَكُونَنَّ مِنَ ٱلصَّٰلِحِينَ ﴿75﴾ فَلَمَّآ ءَاتَىٰهُم مِّن فَضْلِهِۦ بَخِلُوا۟ بِهِۦ وَتَوَلَّوا۟ وَّهُم مُّعْرِضُونَ ﴿76﴾ فَأَعْقَبَهُمْ نِفَاقًا فِى قُلُوبِهِمْ إِلَىٰ يَوْمِ يَلْقَوْنَهُۥ بِمَآ أَخْلَفُوا۟ ٱللَّهَ مَا وَعَدُوهُ وَبِمَا كَانُوا۟ يَكْذِبُونَ ﴿77﴾ أَلَمْ يَعْلَمُوٓا۟ أَنَّ ٱللَّهَ يَعْلَمُ سِرَّهُمْ وَنَجْوَىٰهُمْ وَأَنَّ ٱللَّهَ عَلَّٰمُ ٱلْغُيُوبِ ﴿78﴾ ج

سورۃ التوبۃ آیت ۷۵ تا ۷۸

اور ان میں سے بعض ایسے ہیں جنہوں نے اللہ سے عہد کر رکھا تھا۔ کہ اگر وہ ہمیں اپنے فضل سے (مالامال کر) دے گا تو ہم ضرور خیرات کیا کریں گے اور لازمی صالحین میں سے ہو جائیں گے۔ لیکن جب اللہ نے انہیں اپنے فضل سے (مالامال کر) دیا تو اس میں بخل کرنے لگے اور اعراض کرتے

ہوئے (اپنے عہد سے) پھر گئے۔ پس اس کی پاداش میں اس دن تک جس میں کہ وہ اللہ سے جا ملیں گے ان کے دلوں میں نفاق ڈل جانے دیا۔ اس لئے کہ انہوں نے اللہ سے جو وعدہ کیا تھا اس کے خلاف کر دیا اور اس لئے بھی کہ وہ جھوٹ بولا کرتے تھے۔ کیا وہ نہیں جانتے کہ اللہ ان کے بھیدوں اور ان کے خفیہ مشوروں تک کو بخوبی جانتا ہے؟۔ اور یہ کہ صرف اللہ ہی ساری غیب کی باتیں جاننے والا ہے۔

وَقَالَ مُوسَىٰ رَبَّنَآ إِنَّكَ ءَاتَيْتَ فِرْعَوْنَ وَمَلَأَهُۥ زِينَةً وَأَمْوَٰلًا فِى ٱلْحَيَوٰةِ ٱلدُّنْيَا رَبَّنَا لِيُضِلُّوا۟ عَن سَبِيلِكَ ۖ رَبَّنَا ٱطْمِسْ عَلَىٰٓ أَمْوَٰلِهِمْ وَٱشْدُدْ عَلَىٰ قُلُوبِهِمْ فَلَا يُؤْمِنُوا۟ حَتَّىٰ يَرَوُا۟ ٱلْعَذَابَ ٱلْأَلِيمَ ﴿88﴾

سورۃ یونس آیت 88

اور موسیٰؑ نے دعا کی کہ اے ہمارے رب !۔ یقیناً تو نے فرعون اور اس کے سرداروں کو دنیا کی زندگی میں ہر طرح کی آرائش اور بہت سا مال دے رکھا ہے۔ اے ہمارے رب !۔ اس لئے کہ وہ تیرے راستے سے گمراہ کریں۔ اے ہمارے رب !۔ ان کے مالوں کو تباہ و برباد کر دے۔ اور ان کے دلوں کو سخت کر دے پس یہ ایمان نہ لانے پائیں یہاں تک کہ المناک عذاب دیکھ لیں۔

وَجَآءَتْ سَيَّارَةٌ فَأَرْسَلُواْ وَارِدَهُمْ فَأَدْلَىٰ دَلْوَهُۥ ۖ قَالَ يَٰبُشْرَىٰ هَٰذَا غُلَٰمٌ ۚ وَأَسَرُّوهُ بِضَٰعَةً ۚ وَٱللَّهُ عَلِيمٌۢ بِمَا يَعْمَلُونَ ﴿19﴾

سورۃ یوسف آیت 19

اور (ادھر) ایک قافلہ آیا تو انہوں نے اپنا پانی بھرنے والا (نزدیکی کنویں پر) بھیجا۔ اس نے جونہی اپنا ڈول ڈالا تو (یوسفؑ کو دیکھ کر) پکار اٹھا واہ کیا خوشی کی بات ہے یہ تو ایک لڑکا ہے اور اسے تجارت کا مال سمجھ کر چھپا لیا۔ اور اللہ کو خوب معلوم تھا جو کچھ وہ کر رہے تھے۔

وَٱللَّهُ فَضَّلَ بَعْضَكُمْ عَلَىٰ بَعْضٍ فِى ٱلرِّزْقِ ۚ فَمَا ٱلَّذِينَ فُضِّلُواْ بِرَآدِّى رِزْقِهِمْ عَلَىٰ مَا مَلَكَتْ أَيْمَٰنُهُمْ فَهُمْ فِيهِ سَوَآءٌ ۚ أَفَبِنِعْمَةِ ٱللَّهِ يَجْحَدُونَ ﴿71﴾

سورۃ النحل آیت 71

اور اللہ نے تم میں سے بعض کو بعض پر روزی میں فضیلت دی ہے پھر جنہیں فضیلت دی گئی ہے وہ اپنے حصے کا مال اپنے غلاموں کو دینے والے نہیں کہ اس میں وہ سب برابر ہو جائیں۔ پھر کیا یہ لوگ اللہ کی نعمت کا انکار کرتے ہیں؟۔

وَلَا تَقْرَبُوا۟ مَالَ ٱلْيَتِيمِ إِلَّا بِٱلَّتِى هِىَ أَحْسَنُ حَتَّىٰ يَبْلُغَ أَشُدَّهُۥ ۚ وَأَوْفُوا۟ بِٱلْعَهْدِ ۖ إِنَّ ٱلْعَهْدَ كَانَ مَسْـُٔولًا ﴿34﴾ وَأَوْفُوا۟ ٱلْكَيْلَ إِذَا كِلْتُمْ وَزِنُوا۟ بِٱلْقِسْطَاسِ ٱلْمُسْتَقِيمِ ۚ ذَٰلِكَ خَيْرٌ وَأَحْسَنُ تَأْوِيلًا ﴿35﴾

سورۃ الاسراء آیت ۳۴۔۳۵

اور یتیم کے مال کے پاس تک نہ پھٹکو مگر ایسے طریقے سے جو (یتیم کے حق میں) بہترین ہو یہاں تک کہ وہ اپنی جوانی کو پہنچ جائے۔ اور عہد کو پورا کیا کرو۔ بیشک عہد کے بارے میں ضرور باز پرس ہو گی۔ اور ناپ تول کر دینے لگو تو پورا پورا ناپو اور صحیح ترازو سے تول کر دیا کرو۔ یہ بہت بہتر بات ہے اور انجام کے لحاظ سے بھی بہت عمدہ ہے۔

وَلْيَسْتَعْفِفِ ٱلَّذِينَ لَا يَجِدُونَ نِكَاحًا حَتَّىٰ يُغْنِيَهُمُ ٱللَّهُ مِن فَضْلِهِۦ ۗ وَٱلَّذِينَ يَبْتَغُونَ ٱلْكِتَٰبَ مِمَّا مَلَكَتْ أَيْمَٰنُكُمْ فَكَاتِبُوهُمْ إِنْ عَلِمْتُمْ فِيهِمْ خَيْرًا ۖ وَءَاتُوهُم مِّن مَّالِ ٱللَّهِ ٱلَّذِىٓ ءَاتَىٰكُمْ ۚ وَلَا تُكْرِهُوا۟ فَتَيَٰتِكُمْ عَلَى ٱلْبِغَآءِ إِنْ أَرَدْنَ تَحَصُّنًا لِّتَبْتَغُوا۟ عَرَضَ ٱلْحَيَوٰةِ ٱلدُّنْيَا ۚ وَمَن يُكْرِههُّنَّ فَإِنَّ ٱللَّهَ مِنۢ بَعْدِ إِكْرَٰهِهِنَّ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ﴿33﴾

سورۃ النور آیت 33

اور وہ جو نکاح کا مقدور نہیں رکھتے ان کو چاہیئے کہ پاک دامن رہیں یہاں تک کہ اللہ ان کو اپنے فضل سے غنی کر دے۔ اور تمہارے غلاموں میں سے جو مال کے عوض آزادی کی تحریر چاہیں۔ اگر تم ان میں نیکی و بہتری کے آثار پاؤ تو ایسی تحریر انہیں لکھ دیا کرو۔ اور اللہ نے جو مال تمہیں دیا ہے اس میں سے ان کو بھی دو۔ اور تمہاری لونڈیاں جو پاک دامن رہنا چاہتی ہیں انہیں دنیاوی فائدے کی غرض سے زنا پر مجبور نہ کرو۔ اور جو انہیں مجبور کرے گا (وہ تو لازمی سزا پائے گا۔ مگر ان لونڈیوں کے بارے) تو البتہ اللہ ان کو مجبور کئے جانے کے بعد بخشنے والا مہربان ہے۔

وَمَآ ءَاتَيْتُم مِّن رِّبًا لِّيَرْبُوَاْ فِيٓ أَمْوَٰلِ ٱلنَّاسِ فَلَا يَرْبُواْ عِندَ ٱللَّهِ ۖ وَمَآ ءَاتَيْتُم مِّن زَكَوٰةٍ تُرِيدُونَ وَجْهَ ٱللَّهِ فَأُوْلَٰٓئِكَ هُمُ ٱلْمُضْعِفُونَ ﴿39﴾

سورۃ الروم آیت 39

اور جو تم سود دیتے ہو کہ لوگوں کے مال میں افزائش ہو جائے تو اللہ کے نزدیک وہ نہیں بڑھتا۔ اور جو تم اللہ کی رضامندی چاہتے ہوئے زکوۃ دیتے ہو پس یہی لوگ (اپنے مال کو) کئی گنا بڑھانے والے ہیں۔

أَشِحَّةً عَلَيْكُمْ ۖ فَإِذَا جَآءَ ٱلْخَوْفُ رَأَيْتَهُمْ يَنظُرُونَ إِلَيْكَ تَدُورُ أَعْيُنُهُمْ كَٱلَّذِى يُغْشَىٰ عَلَيْهِ مِنَ ٱلْمَوْتِ ۖ فَإِذَا ذَهَبَ ٱلْخَوْفُ سَلَقُوكُم بِأَلْسِنَةٍ حِدَادٍ أَشِحَّةً عَلَى ٱلْخَيْرِ ۚ أُو۟لَٰٓئِكَ لَمْ يُؤْمِنُوا۟ فَأَحْبَطَ ٱللَّهُ أَعْمَٰلَهُمْ ۚ وَكَانَ ذَٰلِكَ عَلَى ٱللَّهِ يَسِيرًا ﴿19﴾

سورۃ الأحزاب آیت 19

وہ تمہارے بارے میں سخت بخیل ہیں۔اور جب خوف (کا وقت) آجائے تو تم انہیں دیکھو گے کہ وہ تمہاری طرف دیکھنے لگتے ہیں ان کی آنکھیں اس شخص کی طرح پھرتی ہیں جس پر موت کی غشی طاری ہو۔پھر جب خوف جاتا رہے تو یہ لوگ تمہارے بارے (اپنی) تیز زبانوں سے زبان درازی کرتے ہیں یہ مال غنیمت پر بڑے حریص ہیں۔(دراصل) یہ لوگ ایمان ہی نہیں لائے پس اللہ نے ان کے اعمال برباد کر دیئے۔اور یہ اللہ کے لئے بالکل آسان ہے۔

إِنَّمَا ٱلْحَيَوٰةُ ٱلدُّنْيَا لَعِبٌ وَلَهْوٌ ۚ وَإِن تُؤْمِنُوا۟ وَتَتَّقُوا۟ يُؤْتِكُمْ أُجُورَكُمْ وَلَا يَسْـَٔلْكُمْ أَمْوَٰلَكُمْ ﴿36﴾ إِن يَسْـَٔلْكُمُوهَا فَيُحْفِكُمْ تَبْخَلُوا۟ وَيُخْرِجْ أَضْغَٰنَكُمْ ﴿37﴾ هَٰٓأَنتُمْ هَٰٓؤُلَآءِ تُدْعَوْنَ لِتُنفِقُوا۟ فِى سَبِيلِ ٱللَّهِ فَمِنكُم مَّن يَبْخَلُ ۖ وَمَن يَبْخَلْ فَإِنَّمَا يَبْخَلُ عَن

https://quranexcel.com

نَّفْسِهِۦۚ وَٱللَّهُ ٱلْغَنِىُّ وَأَنتُمُ ٱلْفُقَرَآءُۚ وَإِن تَتَوَلَّوْا۟ يَسْتَبْدِلْ قَوْمًا غَيْرَكُمْ ثُمَّ لَا يَكُونُوٓا۟ أَمْثَٰلَكُم﴿38﴾ع4

سورۃ محمد آیت ۳۶ تا ۳۸

یہ دنیا کی زندگی تو البتہ محض کھیل اور تماشا ہے اگر تم ایمان لاؤ اور تقویٰ اختیار کر لو تو وہ (اللہ جل شانہ) تم کو تمہارا (پورا) اجر دیدے گا اور تم سے تمہارے اموال طلب نہیں کرے گا۔ اگر وہ تم سے مال مانگے اور پھر اصرار بھی کرے اور تم بخل کرنے لگ جاؤ تو وہ تمہاری (اس) بدنیتی کو ظاہر کر کے رہے گا۔ دیکھو!۔ تم ہی وہ لوگ ہو جو اللہ کی راہ میں خرچ کرنے کے لئے بلائے جاتے ہو تو تم میں سے کچھ لوگ بُخل کرنے لگ جاتے ہیں۔ اور جو بُخل کرتا ہے تو البتہ صرف اپنے آپ سے ہی بُخل کرتا ہے اور اللہ تو بے نیاز ہے اور تم سب ہی (اس کے حضور) محتاج ہو۔ اور اگر تم منہ پھیر لوگے تو وہ تمہاری جگہ دوسری قوم لے آئے گا پھر وہ تم جیسے نہیں ہوں گے۔

وَجَآءَتْ كُلُّ نَفْسٍ مَّعَهَا سَآئِقٌ وَشَهِيدٌ﴿21﴾ لَّقَدْ كُنتَ فِى غَفْلَةٍ مِّنْ هَٰذَا فَكَشَفْنَا عَنكَ غِطَآءَكَ فَبَصَرُكَ ٱلْيَوْمَ حَدِيدٌ﴿22﴾ وَقَالَ قَرِينُهُۥ هَٰذَا مَا لَدَىَّ عَتِيدٌ﴿23﴾ط أَلْقِيَا فِى جَهَنَّمَ كُلَّ كَفَّارٍ عَنِيدٍ﴿24﴾لا مَّنَّاعٍ لِّلْخَيْرِ مُعْتَدٍ مُّرِيبٍ﴿25﴾لا

سورۃ ق آیت ۲۱ تا ۲۵

https://quranexcel.com

اور ہر شخص ایسے آئے گا کہ اس کے ساتھ ایک ہانکنے والا اور ایک گواہی دینے والا (فرشتہ) ہوگا۔ البتہ (اے غافل!)۔ یقیناً تو اس دن سے غفلت میں رہا اب ہم نے تیری آنکھوں سے پردہ ہٹا دیا تو آج تیری نگاہ بڑی تیز ہے۔ اور اس کا ہم نشین (فرشتہ) کہے گا کہ یہ (اعمال نامہ جو) میرے پاس تھا وہ حاضر ہے۔ (ارشاد ہوگا) تم دونوں ہر سرکش و ناشکرے کو دوزخ میں ڈال دو۔ جو مال میں بخل کرنے والا حد سے بڑھنے والا شک کرنے اور (شک) ڈالنے والا تھا۔

ءَاخِذِينَ مَآ ءَاتَىٰهُمْ رَبُّهُمْ ۚ إِنَّهُمْ كَانُوا۟ قَبْلَ ذَٰلِكَ مُحْسِنِينَ ﴿16﴾ ط كَانُوا۟ قَلِيلًا مِّنَ ٱلَّيْلِ مَا يَهْجَعُونَ ﴿17﴾ وَبِٱلْأَسْحَارِ هُمْ يَسْتَغْفِرُونَ ﴿18﴾ وَفِىٓ أَمْوَٰلِهِمْ حَقٌّ لِّلسَّآئِلِ وَٱلْمَحْرُومِ ﴿19﴾ وَفِى ٱلْأَرْضِ ءَايَٰتٌ لِّلْمُوقِنِينَ ﴿20﴾ لا وَفِىٓ أَنفُسِكُمْ ۚ أَفَلَا تُبْصِرُونَ ﴿21﴾

سورۃ الذاریات آیت ۱۶ تا ۲۱

جو بھی (نعمتیں) ان کا رب انہیں عطا کرے گا وہ لے رہے ہوں گے۔ بلاشبہ وہ اس سے پہلے (دنیا میں) نیکیاں کیا کرتے تھے۔ رات کے تھوڑے سے حصے میں سویا کرتے تھے۔ اور صبح سحر کے وقت بخشش مانگا کرتے تھے۔ اور ان کے مال میں مانگنے والوں اور نہ مانگنے والوں کا حق ہوتا تھا۔ اور یقین

https://quranexcel.com

کرنے والوں کے لئے زمین میں (کافی) نشانیاں ہیں۔اور خود تمہارے نفوس میں بھی۔کیا پھر تم بصیرت نہیں رکھتے؟۔

وَأَمَّا مَنْ أُوتِىَ كِتَٰبَهُۥ بِشِمَالِهِۦ فَيَقُولُ يَٰلَيْتَنِى لَمْ أُوتَ كِتَٰبِيَهْ ﴿25﴾ ج وَلَمْ أَدْرِ مَا حِسَابِيَهْ ﴿26﴾ ج يَٰلَيْتَهَا كَانَتِ ٱلْقَاضِيَةَ ﴿27﴾ ج مَآ أَغْنَىٰ عَنِّى مَالِيَهْ ۜ ﴿28﴾ ج هَلَكَ عَنِّى سُلْطَٰنِيَهْ ﴿29﴾ ج خُذُوهُ فَغُلُّوهُ ﴿30﴾ لا

سورۃ الحاقۃ آیت ۲۵ تا ۳۰

اور جس کا نامہ اعمال اس کے بائیں ہاتھ میں دیا جائے گا وہ کہے گا کہ اے کاش !۔مجھے میرا اعمالنامہ نہ ہی دیا جاتا۔اور مجھے معلوم ہی نہ پڑتا کہ میرا حساب کیسا ہے۔اے کاش موت ہی (ہمیشہ کے لئے) میرا کام تمام کر چکی ہوتی۔آج) میرا مال بھی میرے کچھ کام نہ آیا۔(آئے ہائے !) میرا اقتدار بھی جاتا رہا۔(ارشاد ہوگا کہ) اس کو پکڑ لو اور طوق پہنا دو۔

نَزَّاعَةً لِّلشَّوَىٰ ﴿16﴾ ج صلے تَدْعُوا۟ مَنْ أَدْبَرَ وَتَوَلَّىٰ ﴿17﴾ لا وَجَمَعَ فَأَوْعَىٰٓ ﴿18﴾ ۞ إِنَّ ٱلْإِنسَٰنَ خُلِقَ هَلُوعًا ﴿19﴾ لا إِذَا مَسَّهُ ٱلشَّرُّ جَزُوعًا ﴿20﴾ لا وَإِذَا مَسَّهُ ٱلْخَيْرُ مَنُوعًا ﴿21﴾ لا إِلَّا ٱلْمُصَلِّينَ ﴿22﴾ لا ٱلَّذِينَ هُمْ عَلَىٰ صَلَاتِهِمْ دَآئِمُونَ ﴿23﴾ ص لا وَٱلَّذِينَ

فِىٓ أَمْوَٰلِهِمْ حَقٌّ مَّعْلُومٌ ﴿24﴾ص لا لِّلسَّآئِلِ وَٱلْمَحْرُومِ ﴿25﴾ص لا وَٱلَّذِينَ يُصَدِّقُونَ بِيَوْمِ ٱلدِّينِ ﴿26﴾ص لا وَٱلَّذِينَ هُم مِّنْ عَذَابِ رَبِّهِم مُّشْفِقُونَ ﴿27﴾ج إِنَّ عَذَابَ رَبِّهِمْ غَيْرُ مَأْمُونٍ ﴿28﴾

سورۃ المعارج آیت ۱۶ تا ۲۸

کھال کو ادھیڑ کر رکھ دینے والی۔ پکارے گی جس کسی نے پیٹھ پھیری اور منہ موڑا۔ اور (مال) جمع کیا اور روکے رکھا۔ یقیناً انسان بے صبرا پیدا ہوا ہے۔ جب اسے تکلیف پہنچتی ہے تو گھبرا جاتا ہے۔ اور جب خوشحال ہوتا ہے تو بہت بُخل کرنے لگتا ہے۔ مگر وہ نمازی لوگ (بچے ہوئے ہیں)۔ جو اپنی نمازوں کی ہمیشہ پابندی کرتے ہیں۔ اور جن کے مال میں حق مقرر ہے۔ مانگنے والے کا اور نہ مانگنے والے والا کا۔ اور جو جزا و سزا کے دن کی تصدیق کرتے ہیں۔ اور جو اپنے رب کے عذاب سے ڈرتے رہتے ہیں۔ یقینی طور پر ان کے رب کا عذاب ہے ہی ایسا کہ اس سے ڈرا اور ڈرایا جائے۔

وَٱلْعَٰدِيَٰتِ ضَبْحًا ﴿1﴾لا فَٱلْمُورِيَٰتِ قَدْحًا ﴿2﴾لا فَٱلْمُغِيرَٰتِ صُبْحًا ﴿3﴾لا فَأَثَرْنَ بِهِۦ نَقْعًا ﴿4﴾لا فَوَسَطْنَ بِهِۦ جَمْعًا ﴿5﴾لا إِنَّ ٱلْإِنسَٰنَ لِرَبِّهِۦ لَكَنُودٌ ﴿6﴾ج وَإِنَّهُۥ عَلَىٰ ذَٰلِكَ لَشَهِيدٌ ﴿7﴾ج وَإِنَّهُۥ لِحُبِّ ٱلْخَيْرِ لَشَدِيدٌ ﴿8﴾ط ۞ أَفَلَا يَعْلَمُ إِذَا بُعْثِرَ مَا فِى ٱلْقُبُورِ ﴿9﴾لا وَحُصِّلَ مَا فِى ٱلصُّدُورِ ﴿10﴾لا إِنَّ رَبَّهُم بِهِمْ يَوْمَئِذٍ لَّخَبِيرٌ ﴿11﴾ع1

سورۃ العادیات آیت 1

قسم ہے!۔ان ہانپتے ہوئے دوڑنے والے گھوڑوں کی۔ پھر (پتھر پر) سم مار کر چنگاریاں نکالنے والوں کی۔ پھر صبح کے وقت دھاوا بولنے والوں کی۔ پھر اس موقع پر جو گرد و غبار اڑاتے ہیں۔ پھر اس وقت دشمن کی فوج میں گھس جاتے ہیں۔ یقینی طور پر انسان اپنے رب کا بڑا ناشکرا ہے۔اور بلاشبہ وہ اس پر گواہ بھی ہے۔اور بیشک وہ مال کی محبت میں بڑا شدید ہے۔ کیا پھر وہ اس وقت کو نہیں جانتا کہ جب نکال لیا جائے گا جو قبروں میں ہے؟۔اور جو بھی سینوں میں (چھپا) ہے وہ ظاہر کر دیا جائے گا۔ بیشک اس دن ان کا رب ان کے حالات سے ہر لمحہ باخبر ہوگا۔

وَيْلٌ لِّكُلِّ هُمَزَةٍ لُّمَزَةٍ ﴿1﴾ لا ٱلَّذِى جَمَعَ مَالًا وَعَدَّدَهُ ﴿2﴾ لا يَحْسَبُ أَنَّ مَالَهُ ۥ أَخْلَدَهُ ۥ ﴿3﴾ ج كَلَّا ۖ لَيُنۢبَذَنَّ فِى ٱلْحُطَمَةِ ﴿4﴾ ز ۖ وَمَآ أَدْرَىٰكَ مَا ٱلْحُطَمَةُ ﴿5﴾ ط نَارُ ٱللَّهِ ٱلْمُوقَدَةُ ﴿6﴾ لا ٱلَّتِى تَطَّلِعُ عَلَى ٱلْأَفْـِٔدَةِ ﴿7﴾ ط إِنَّهَا عَلَيْهِم مُّؤْصَدَةٌ ﴿8﴾ لا فِى عَمَدٍ مُّمَدَّدَةٍ ﴿9﴾ ع1

سورۃ الہمزۃ آیت ا تا ۹

ہر طعنہ مارنے والے عیب لگانے والے کے لئے تباہی و بربادی ہے۔ جس نے مال جمع کیا اور اسے گن گن کر رکھا۔ وہ خیال کرتا ہے کہ اس کا مال ہمیشہ اس کے پاس رہے گا۔ ہر گز نہیں!۔ وہ ضرور حطمہ

میں ڈالا جائے گا۔اور تم کیا جانو!۔ کہ حطمہ کیا ہے؟۔وہ اللہ کی خوب بھڑکائی ہوئی آگ ہے۔جو دلوں دماغوں تک جا پہنچے گی۔البتہ جو ہر طرف سے ان پر بند کر دی جائے گی۔(شعلوں کے) لمبے لمبے ستونوں میں۔

تَبَّتْ يَدَآ أَبِى لَهَبٍ وَتَبَّ ﴿1﴾ط مَآ أَغْنَىٰ عَنْهُ مَالُهُۥ وَمَا كَسَبَ ﴿2﴾ط سَيَصْلَىٰ نَارًا ذَاتَ لَهَبٍ ﴿3﴾ج صلے وَٱمْرَأَتُهُۥ حَمَّالَةَ ٱلْحَطَبِ ﴿4﴾ج فِى جِيدِهَا حَبْلٌ مِّن مَّسَدٍ ﴿5﴾ع1

سورۃ المسد آیت ۱تا۵

ابولہب کے دونوں ہاتھ ٹوٹ گئے اور وہ ہلاک و برباد ہو گیا۔نہ تو اس کا مال ہی اس کے کچھ کام آیا اور نہ ہی جو کچھ اس نے کمایا۔وہ جلد بڑھکتی ہوئی آگ میں ڈال دیا جائے گا۔اور اس کی بیوی بھی جو ایندھن سر پر اٹھایا کرتی تھی۔اس کے گلے میں مونج کی بٹی ہوئی رسّی ہو گی۔

مال وجان کے لحاظ ترتیب دی گئی آیات درج ذیل ہیں۔

لَّا يَسْتَوِى ٱلْقَٰعِدُونَ مِنَ ٱلْمُؤْمِنِينَ غَيْرُ أُوْلِى ٱلضَّرَرِ وَٱلْمُجَٰهِدُونَ فِى سَبِيلِ ٱللَّهِ بِأَمْوَٰلِهِمْ وَأَنفُسِهِمْ ج فَضَّلَ ٱللَّهُ ٱلْمُجَٰهِدِينَ بِأَمْوَٰلِهِمْ وَأَنفُسِهِمْ عَلَى ٱلْقَٰعِدِينَ

دَرَجَةً ۚ وَكُلًّا وَعَدَ ٱللَّهُ ٱلْحُسْنَىٰ ۚ وَفَضَّلَ ٱللَّهُ ٱلْمُجَٰهِدِينَ عَلَى ٱلْقَٰعِدِينَ أَجْرًا عَظِيمًا ﴿95﴾

سورۃ النساء آیت 95

اہلِ ایمان میں وہ لوگ جو بلاعذر گھر بیٹھ رہتے ہیں اور وہ جو اللہ کی راہ میں جان و مال سے جہاد کرتے ہیں (یہ) دونوں برابر نہیں ہو سکتے۔ اللہ نے جان و مال سے جہاد کرنے والوں کو بیٹھ رہنے والوں پر افضل درجہ دیا ہے۔ اگرچہ ہر ایک کے لئے اللہ نے بھلائی کا ہی وعدہ کیا ہے۔ لیکن اجر کے لحاظ سے اللہ نے جہاد کرنے والوں کو بیٹھے رہنے والوں پر کہیں زیادہ فضیلت دے رکھی ہے۔

إِنَّ ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ وَهَاجَرُوا۟ وَجَٰهَدُوا۟ بِأَمْوَٰلِهِمْ وَأَنفُسِهِمْ فِى سَبِيلِ ٱللَّهِ وَٱلَّذِينَ ءَاوَوا۟ وَّنَصَرُوٓا۟ أُو۟لَٰٓئِكَ بَعْضُهُمْ أَوْلِيَآءُ بَعْضٍ ۚ وَٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ وَلَمْ يُهَاجِرُوا۟ مَا لَكُم مِّن وَلَٰيَتِهِم مِّن شَىْءٍ حَتَّىٰ يُهَاجِرُوا۟ ۚ وَإِنِ ٱسْتَنصَرُوكُمْ فِى ٱلدِّينِ فَعَلَيْكُمُ ٱلنَّصْرُ إِلَّا عَلَىٰ قَوْمٍۭ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُم مِّيثَٰقٌ ۗ وَٱللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرٌ ﴿72﴾

سورۃ الانفال آیت 72

بیشک جو لوگ ایمان لائے اور گھر بار چھوڑ کر ہجرت کر گئے اور اللہ کی راہ میں اپنے مال اور جان سے جہاد کیا۔ اور جن لوگوں نے (ان مہاجروں کو) جگہ دی اور ان کی مدد بھی کی۔ وہ آپس میں ایک

دوسرے کے ولی اولیاء (رفیق) ہیں۔ اور جو لوگ ایمان تو لے آئے مگر گھر بار نہیں چھوڑا تو جب تک وہ ہجرت نہ کرلیں تمہیں ان کی ولایت (رفاقت) سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ اور اگر وہ دینی معاملات میں تم سے مدد چاہیں تو ان کی مدد کرنا تم پر لازم ہو جائے گا مگر ان لوگوں کے خلاف (مدد کرنا جائز نہیں ہو گا) کہ جن میں اور تم میں کوئی آپسی معاہدہ ہو۔ اور جو بھی تم کرتے ہو اللہ اسے نگاہِ بصیرت سے دیکھ رہا ہوتا ہے۔

فَرِحَ ٱلْمُخَلَّفُونَ بِمَقْعَدِهِمْ خِلَٰفَ رَسُولِ ٱللَّهِ وَكَرِهُوٓاْ أَن يُجَٰهِدُواْ بِأَمْوَٰلِهِمْ وَأَنفُسِهِمْ فِى سَبِيلِ ٱللَّهِ وَقَالُواْ لَا تَنفِرُواْ فِى ٱلْحَرِّ ۗ قُلْ نَارُ جَهَنَّمَ أَشَدُّ حَرًّا ۚ لَّوْ كَانُواْ يَفْقَهُونَ ﴿81﴾ فَلْيَضْحَكُواْ قَلِيلًا وَلْيَبْكُواْ كَثِيرًا جَزَآءًۢ بِمَا كَانُواْ يَكْسِبُونَ ﴿82﴾

سورۃ التوبۃ آیت ۸۱۔۸۲

جو لوگ جو (غزوۂ تبوک سے) پیچھے رہ گئے تھے وہ رسول اللہؐ کی مرضی کے خلاف بیٹھ رہنے سے خوش ہوئے۔ اور اس بات کو ناپسند کیا کہ اللہ کی راہ میں اپنے مال اور جان سے جہاد کریں اور کہنے لگے کہ گرمی میں مت نکلو۔ کہہ دو کہ دوزخ کی آگ اس سے کہیں شدید گرم ہے۔ کاش کہ وہ سمجھتے ہوتے۔ پس (چاہیے کہ) وہ تھوڑا سا ہنسیں اور زیادہ رویا کریں ان کرتوتوں کی وجہ سے جو وہ کرتے رہے ہیں۔

۞ إِنَّ ٱللَّهَ ٱشْتَرَىٰ مِنَ ٱلْمُؤْمِنِينَ أَنفُسَهُمْ وَأَمْوَٰلَهُم بِأَنَّ لَهُمُ ٱلْجَنَّةَ ۚ يُقَٰتِلُونَ فِى سَبِيلِ ٱللَّهِ فَيَقْتُلُونَ وَيُقْتَلُونَ ۖ وَعْدًا عَلَيْهِ حَقًّا فِى ٱلتَّوْرَىٰةِ وَٱلْإِنجِيلِ وَٱلْقُرْءَانِ ۚ وَمَنْ أَوْفَىٰ بِعَهْدِهِۦ مِنَ ٱللَّهِ ۚ فَٱسْتَبْشِرُوا۟ بِبَيْعِكُمُ ٱلَّذِى بَايَعْتُم بِهِۦ ۚ وَذَٰلِكَ هُوَ ٱلْفَوْزُ ٱلْعَظِيمُ ﴿111﴾

سورۃ التوبۃ آیت 111

بیشک اللہ نے مسلمانوں سے ان کی جان اور ان کا مال جنت کے بدلے میں خرید لیا ہے۔ یہ لوگ اللہ کی راہ میں لڑتے ہیں تو مارتے بھی ہیں اور مارے بھی جاتے ہیں۔ یہ تورات اور انجیل اور قرآن میں (مذکور) سچا وعدہ ہے۔ جس کا پورا کرنا اس پر لازم ہے۔ اور کون ہے جو اللہ سے بڑھ کر وعدہ پورا کرنے والا ہے؟۔ جو سودا تم نے اس سے کر لیا۔ اس سے خوش رہو اور یہی تو بہت بڑی کامیابی ہے۔

إِنَّمَا ٱلْمُؤْمِنُونَ ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ بِٱللَّهِ وَرَسُولِهِۦ ثُمَّ لَمْ يَرْتَابُوا۟ وَجَٰهَدُوا۟ بِأَمْوَٰلِهِمْ وَأَنفُسِهِمْ فِى سَبِيلِ ٱللَّهِ ۚ أُو۟لَٰٓئِكَ هُمُ ٱلصَّٰدِقُونَ ﴿15﴾

سورۃ الحجرات آیت 15

البتہ مومن تو بس وہی ہیں جو اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لائے اور پھر کبھی شک میں نہ پڑے اور اپنے مالوں اور جانوں سے اللہ کی راہ میں جہاد کرتے رہے۔ یہی لوگ (ایمان میں) سچے ہیں۔

تُؤْمِنُونَ بِٱللَّهِ وَرَسُولِهِۦ وَتُجَٰهِدُونَ فِى سَبِيلِ ٱللَّهِ بِأَمْوَٰلِكُمْ وَأَنفُسِكُمْ ۚ ذَٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ إِن كُنتُمْ تَعْلَمُونَ ﴿11﴾ يَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ وَيُدْخِلْكُمْ جَنَّٰتٍ تَجْرِى مِن تَحْتِهَا ٱلْأَنْهَٰرُ وَمَسَٰكِنَ طَيِّبَةً فِى جَنَّٰتِ عَدْنٍ ۚ ذَٰلِكَ ٱلْفَوْزُ ٱلْعَظِيمُ ﴿12﴾

سورۃ الصّف آیت ۱۱۔ ۱۲

(کہ) تم اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ اور اللہ کی راہ میں اپنے مال و جان سے جہاد (یا بھرپور جدوجہد) کرو۔ یہ بات تمہارے لئے بہت بہتر ہے اگر تم سمجھ رکھتے ہو۔ (تو) وہ تمہارے گناہ بخش دے گا اور تمہیں جنت کے ان باغوں میں داخل کرے گا جن کے دامن میں نہریں جاری ہیں اور دائمی جنت کے پاکیزہ مکانوں میں داخل کرے گا یہی تو عظمت والی کامیابی ہے۔

اولاد کے لحاظ ترتیب دی گئی آیات درج ذیل ہیں۔

وَكَذَٰلِكَ زَيَّنَ لِكَثِيرٍ مِّنَ ٱلْمُشْرِكِينَ قَتْلَ أَوْلَٰدِهِمْ شُرَكَآؤُهُمْ لِيُرْدُوهُمْ وَلِيَلْبِسُوا۟ عَلَيْهِمْ دِينَهُمْ ۖ وَلَوْ شَآءَ ٱللَّهُ مَا فَعَلُوهُ ۖ فَذَرْهُمْ وَمَا يَفْتَرُونَ ﴿137﴾

سورۃ الانعام آیت 137

اور اسی طرح بہت سے مشرکوں کو ان کے شریکوں نے اپنی اولاد کو قتل کرنے کے (ذاتی) خیال کو خوشنما بنا دیا ہے تاکہ انہیں ہلاکت میں ڈال دے اور ان کے دین کو ان پر مشتبہ بنا دے۔ اگر اللہ (جبراً) چاہتا تو وہ ایسا نہ کرتے۔ پس انہیں اور جو کچھ یہ من گھڑت باتیں بناتے ہیں۔ یونہی پڑا رہنے دو۔

قَدْ خَسِرَ ٱلَّذِينَ قَتَلُوٓاْ أَوْلَٰدَهُمْ سَفَهًۢا بِغَيْرِ عِلْمٍ وَحَرَّمُواْ مَا رَزَقَهُمُ ٱللَّهُ ٱفْتِرَآءً عَلَى ٱللَّهِ ۚ قَدْ ضَلُّواْ وَمَا كَانُواْ مُهْتَدِينَ ﴿140﴾ ع16

سورۃ الانعام آیت 140

یقینی طور پر خسارے میں پڑ گئے۔ وہ لوگ جنہوں نے اپنی اولاد کو جہالت اور نادانی کی بنا پر قتل کیا اور اللہ پر جھوٹ بہتان لگاتے ہوئے اس کے عطا کردہ رزق کو حرام کر لیا۔ یقیناً یہ لوگ گمراہ ہو گئے اور ہر گز ہدایت یافتہ ہونے والوں میں نہیں۔

۞ قُلْ تَعَالَوْاْ أَتْلُ مَا حَرَّمَ رَبُّكُمْ عَلَيْكُمْ ۖ أَلَّا تُشْرِكُواْ بِهِۦ شَيْـًٔا ۖ وَبِٱلْوَٰلِدَيْنِ إِحْسَٰنًا ۖ وَلَا تَقْتُلُوٓاْ أَوْلَٰدَكُم مِّنْ إِمْلَٰقٍ ۖ نَّحْنُ نَرْزُقُكُمْ وَإِيَّاهُمْ ۖ وَلَا تَقْرَبُواْ ٱلْفَوَٰحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ ۖ وَلَا تَقْتُلُواْ ٱلنَّفْسَ ٱلَّتِى حَرَّمَ ٱللَّهُ إِلَّا بِٱلْحَقِّ ۚ ذَٰلِكُمْ وَصَّىٰكُم بِهِۦ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُونَ ﴿151﴾

سورۃ الأنعام آیت 151

کہہ دو آؤ میں تمہیں سناؤں جو کچھ تمہارے رب نے تم پر حرام کیا ہے۔ یہ کہ اس کے ساتھ کسی کو بھی شریک نہ بناؤ اور ماں باپ کے ساتھ حسنِ سلوک کرو۔ اور تنگدستی کے سبب اپنی اولاد کو قتل نہ کرو ہم ہی تمہیں رزق دیتے ہیں اور ان کو بھی دیں گے۔ اور بے حیائی کے کام خواہ ظاہر ہوں یا پوشیدہ ان کے قریب تک نہ جاؤ۔ اور جس کسی جان کا قتل اللہ نے حرام قرار دیا ہے اسے بغیر (شرعی) حق کے قتل نہ کرو۔ یہ ہے وہ جس کی اس نے تمہیں وصیت کی ہے تاکہ تم عقل سے کام لو۔

وَإِذْ أَخَذَ رَبُّكَ مِنۢ بَنِىٓ ءَادَمَ مِن ظُهُورِهِمْ ذُرِّيَّتَهُمْ وَأَشْهَدَهُمْ عَلَىٰٓ أَنفُسِهِمْ أَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ ۖ قَالُوا۟ بَلَىٰ ۛ شَهِدْنَآ ۛ أَن تَقُولُوا۟ يَوْمَ ٱلْقِيَٰمَةِ إِنَّا كُنَّا عَنْ هَٰذَا غَٰفِلِينَ ﴿172﴾ أَوْ تَقُولُوٓا۟ إِنَّمَآ أَشْرَكَ ءَابَآؤُنَا مِن قَبْلُ وَكُنَّا ذُرِّيَّةً مِّنۢ بَعْدِهِمْ ۖ أَفَتُهْلِكُنَا بِمَا فَعَلَ ٱلْمُبْطِلُونَ ﴿173﴾ وَكَذَٰلِكَ نُفَصِّلُ ٱلْءَايَٰتِ وَلَعَلَّهُمْ يَرْجِعُونَ ﴿174﴾

سورۃ الأعراف آیت ۱۷۲ تا ۱۷۴

اور جب تیرے رب نے بنی آدم کی پشت سے اس کی ساری اولاد نکالی اور ان سب سے ان کی اپنی ذات پر اقرار کرالیا کہ کیا میں تمہارا رب نہیں ہوں؟۔ وہ سب کہنے لگے (کیوں نہیں) ہاں۔ ہم سب (اس بات پر) گواہ ہیں۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ قیامت کے دن یوں کہنے لگو کہ ہم تو البتہ اس سے بے خبر تھے۔ یا

یوں کہنے لگ جاؤ کہ شرک تو البتہ بس ہم سے پہلے ہمارے بڑوں نے (شروع) کیا تھا اور ہم تو ان کے بعد ان کی اولاد میں (لاچار ان کے نقشِ قدم چلتے رہے) تھے۔ تو کیا تو ہمیں اس کی بنا پر ہلاک کرے گا جو کہ باطل پرستوں نے (ایجاد) کیا تھا؟۔ اور اسی طرح ہم اپنی آیات بالکل صاف صاف واضح کرتے ہیں تاکہ یہ (حق کی طرف) رجوع کرلیں۔

۞ هُوَ ٱلَّذِى خَلَقَكُم مِّن نَّفْسٍ وَٰحِدَةٍ وَجَعَلَ مِنْهَا زَوْجَهَا لِيَسْكُنَ إِلَيْهَا ۖ فَلَمَّا تَغَشَّىٰهَا حَمَلَتْ حَمْلًا خَفِيفًا فَمَرَّتْ بِهِۦ ۖ فَلَمَّآ أَثْقَلَت دَّعَوَا ٱللَّهَ رَبَّهُمَا لَئِنْ ءَاتَيْتَنَا صَٰلِحًا لَّنَكُونَنَّ مِنَ ٱلشَّٰكِرِينَ ﴿189﴾ فَلَمَّآ ءَاتَىٰهُمَا صَٰلِحًا جَعَلَا لَهُۥ شُرَكَآءَ فِيمَآ ءَاتَىٰهُمَا ۚ فَتَعَٰلَى ٱللَّهُ عَمَّا يُشْرِكُونَ ﴿190﴾ أَيُشْرِكُونَ مَا لَا يَخْلُقُ شَيْـًٔا وَهُمْ يُخْلَقُونَ ﴿191﴾ ز ۖ وَلَا يَسْتَطِيعُونَ لَهُمْ نَصْرًا وَلَآ أَنفُسَهُمْ يَنصُرُونَ ﴿192﴾

سورۃ الأعراف آیت ۱۸۹ تا ۱۹۲

وہ (اللہ) ہی تو ہے جس نے تمہیں ایک جان سے پیدا کیا اور اسی سے اس کا جوڑا بنایا تاکہ اس سے آرام وسکون حاصل کرے۔ پھر جب وہ اس کے پاس جاتا ہے تو اسے ہلکا سا حمل ٹھہر جاتا ہے۔ پھر وہ اسے لئے چلتی پھرتی ہے پھر جب وہ بوجھل ہو جاتی ہے تب دونوں میاں بیوی اپنے رب اللہ سے التجا کرتے

https://quranexcel.com

ہیں۔ اگر تو ہمیں صحیح سالم اولاد دے گا تو ہم ضرور شکر گزار ہو جائیں گے۔ پھر جب اللہ ان کو صحیح سالم اولاد دے دیتا ہے تو اللہ کی دی ہوئی اس چیز میں وہ اللہ کا شریک بنانے لگ جاتے ہیں۔ پس اللہ کا رتبہ بہت ہی بلند ہے اس شرک سے جو وہ کرتے ہیں۔ کیا وہ ایسوں کو اللہ کا شریک بناتے ہیں جو کچھ بھی پیدا نہیں کر سکتے بلکہ خود پیدا کیے جاتے ہیں؟۔ اور نہ تو وہ ان کے لئے مدد کی طاقت رکھتے ہیں اور نہ ہی اپنی مدد آپ کر سکتے ہیں۔

وَمَا مَنَعَهُمْ أَن تُقْبَلَ مِنْهُمْ نَفَقَٰتُهُمْ إِلَّآ أَنَّهُمْ كَفَرُوا۟ بِٱللَّهِ وَبِرَسُولِهِۦ وَلَا يَأْتُونَ ٱلصَّلَوٰةَ إِلَّا وَهُمْ كُسَالَىٰ وَلَا يُنفِقُونَ إِلَّا وَهُمْ كَٰرِهُونَ ﴿54﴾ فَلَا تُعْجِبْكَ أَمْوَٰلُهُمْ وَلَآ أَوْلَٰدُهُمْ ۚ إِنَّمَا يُرِيدُ ٱللَّهُ لِيُعَذِّبَهُم بِهَا فِى ٱلْحَيَوٰةِ ٱلدُّنْيَا وَتَزْهَقَ أَنفُسُهُمْ وَهُمْ كَٰفِرُونَ ﴿55﴾

سورۃ التوبۃ آیت ۵۴۔۵۵

اور ان کی خیرات قبول نہ ہونے کی وجہ اس کے سوا اور کچھ نہیں کہ انہوں نے اللہ اور اس کے رسول سے کفر کر لیا۔ اور نماز میں سست روی سے آتے ہیں اور ناگواری سے خرچ کرتے ہیں۔ پس تم ان کے اموال اور ان کی اولاد سے تعجب نہ کرنا۔ بلاشبہ اللہ بس یہی چاہتا ہے کہ ان چیزوں کے باعث ہی انہیں دنیا کی زندگی میں عذاب دے اور کفر کی حالت میں ہی ان کی جانیں کھینچ لی جائیں۔

وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا رُسُلًا مِّن قَبْلِكَ وَجَعَلْنَا لَهُمْ أَزْوَٰجًا وَذُرِّيَّةً ۚ وَمَا كَانَ لِرَسُولٍ أَن يَأْتِيَ بِـَٔايَةٍ إِلَّا بِإِذْنِ ٱللَّهِ ۗ لِكُلِّ أَجَلٍ كِتَابٌ ﴿38﴾

سورۃ الرعد آیت 38

اور البتہ یقیناً ہم نے تجھ سے پہلے بھی کئی رسول بھیجے اور ہم نے ان کو بیویاں اور اولاد بھی دی تھی۔ اور کسی بھی رسول کے اختیار میں نہ تھا کہ وہ اللہ کے حکم کے بغیر کسی قسم کا معجزہ لے آتا۔ ہر زمانے کے لئے ایک مناسب کتاب ہے۔

وَإِذْ قَالَ إِبْرَٰهِيمُ رَبِّ ٱجْعَلْ هَٰذَا ٱلْبَلَدَ ءَامِنًا وَٱجْنُبْنِى وَبَنِىَّ أَن نَّعْبُدَ ٱلْأَصْنَامَ ﴿35﴾ رَبِّ إِنَّهُنَّ أَضْلَلْنَ كَثِيرًا مِّنَ ٱلنَّاسِ ۖ فَمَن تَبِعَنِى فَإِنَّهُۥ مِنِّى ۖ وَمَنْ عَصَانِى فَإِنَّكَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ﴿36﴾ رَّبَّنَآ إِنِّىٓ أَسْكَنتُ مِن ذُرِّيَّتِى بِوَادٍ غَيْرِ ذِى زَرْعٍ عِندَ بَيْتِكَ ٱلْمُحَرَّمِ رَبَّنَا لِيُقِيمُوا۟ ٱلصَّلَوٰةَ فَٱجْعَلْ أَفْـِٔدَةً مِّنَ ٱلنَّاسِ تَهْوِىٓ إِلَيْهِمْ وَٱرْزُقْهُم مِّنَ ٱلثَّمَرَٰتِ لَعَلَّهُمْ يَشْكُرُونَ ﴿37﴾ رَبَّنَآ إِنَّكَ تَعْلَمُ مَا نُخْفِى وَمَا نُعْلِنُ ۗ وَمَا يَخْفَىٰ عَلَى ٱللَّهِ مِن شَىْءٍ فِى ٱلْأَرْضِ وَلَا فِى ٱلسَّمَآءِ ﴿38﴾ ٱلْحَمْدُ لِلَّهِ ٱلَّذِى وَهَبَ لِى عَلَى ٱلْكِبَرِ إِسْمَٰعِيلَ وَإِسْحَٰقَ ۚ إِنَّ رَبِّى لَسَمِيعُ ٱلدُّعَآءِ ﴿39﴾

https://quranexcel.com

سورۃ ابراہیم آیت ۳۵تا۳۹

اور جب ابراہیمؑ نے دعا کی کہ اے میرے رب!۔اس شہر کو امن کا گہوارا بنادے اور مجھے اور میری اولاد کو بت پرستی سے بچالے۔اے میرے رب!۔بلاشبہ ان (مصنوعی معبودوں) نے بہت سارے انسانوں کو گمراہ کردیا پس جس نے میری پیروی کرلی تو البتہ وہ میرا ہے۔اور جس نے نافرمانی کردی تو بیشک تو بہت بخشنے والا نہایت مہربان ہے۔اے ہمارے رب!۔میں نے اپنی کچھ اولاد تیرے عزت والے گھر (مکہ) کے اِک ایسے میدان میں بسادی ہے جہاں کھیتی بھی نہیں۔اے ہمارے رب!۔اس لئے کہ یہ نماز کو قائم رکھیں پس کچھ لوگوں کے دلوں کو ان کی طرف مائل کردے اور انہیں پھلوں سے رزق دے تاکہ وہ شکر ادا کریں۔اے ہمارے رب!۔بیشک تو جانتا ہے جو کچھ ہم چھپاتے اور جو ہم ظاہر کرتے ہیں۔اور اللہ سے زمین و آسمان کی کوئی بھی چیز چھپی ہوئی نہیں ہے۔سب طرح کی تعریف و شکر اللہ کے لئے ہے جس نے مجھے بڑی عمر میں اسماعیلؑ اور اسحاقؑ بخشے۔بلاشبہ میرا رب دعاؤں کا سننے والا ہے۔

رَبِّ ٱجْعَلْنِى مُقِيمَ ٱلصَّلَوٰةِ وَمِن ذُرِّيَّتِى ۚ رَبَّنَا وَتَقَبَّلْ دُعَآءِ ﴿40﴾ رَبَّنَا ٱغْفِرْ لِى وَلِوَٰلِدَىَّ وَلِلْمُؤْمِنِينَ يَوْمَ يَقُومُ ٱلْحِسَابُ ﴿41﴾ ع6 وَلَا تَحْسَبَنَّ ٱللَّهَ غَٰفِلًا عَمَّا يَعْمَلُ

ٱلظَّٰلِمُونَ ۚ إِنَّمَا يُؤَخِّرُهُمْ لِيَوْمٍ تَشْخَصُ فِيهِ ٱلْأَبْصَٰرُ ﴿42﴾ لا مُهْطِعِينَ مُقْنِعِى رُءُوسِهِمْ لَا يَرْتَدُّ إِلَيْهِمْ طَرْفُهُمْ ۖ وَأَفْـِٔدَتُهُمْ هَوَآءٌ ﴿43﴾ ط

سورۃ ابراہیم آیت ۴۰ تا ۴۳

اے میرے رب!۔ مجھے اور میری اولاد کو نماز قائم رکھنے والا بنادے۔ اے ہمارے رب!۔ اور میری دعا قبول فرمالے۔ اے ہمارے رب! مجھے اور میرے ماں باپ کو اور ایمان والوں کو (اس دن) بخش دینا۔ جس دن حساب قائم ہوگا۔ اور تم ہر گز یہ گمان نہ کرو کہ اللہ ان ظالم لوگوں کے اعمال سے بے خبر ہے۔ انہیں تو بلاشبہ صرف اس دن تک کے لئے مہلت دے رکھی ہے جب کہ (دہشت کے مارے) آنکھیں کھلی کی کھلی رہ جائیں گی۔ (سب لوگ) سر اوپر اٹھائے (میدان حشر کی طرف) دوڑے چلے جارہے ہوں گے ان کی نگاہیں خود ان کی طرف بھی نہ پلٹیں گی۔ اور ان کے دلوں کی (مارے خوف کے) ہوائیاں اڑ رہی ہوں گی۔

وَلَا تَقْتُلُوٓا۟ أَوْلَٰدَكُمْ خَشْيَةَ إِمْلَٰقٍ ۖ نَّحْنُ نَرْزُقُهُمْ وَإِيَّاكُمْ ۚ إِنَّ قَتْلَهُمْ كَانَ خِطْـًٔا كَبِيرًا ﴿31﴾ وَلَا تَقْرَبُوا۟ ٱلزِّنَىٰٓ ۖ إِنَّهُۥ كَانَ فَٰحِشَةً وَسَآءَ سَبِيلًا ﴿32﴾

سورۃ الاسراء آیت ۳۱۔۳۲

https://quranexcel.com

اور اپنی اولاد کو مفلسی کے ڈر سے قتل نہ کرو۔ (کیونکہ) ہم ہی انہیں بھی اور تمہیں بھی رزق دیتے ہیں۔ بیشک ان کا قتل کر دینا بہت بڑا گناہ ہے۔ اور زناکاری کے قریب بھی نہ پھٹکو۔ یقیناً وہ بہت بڑی بے حیائی ہے اور بہت ہی برا راستہ ہے۔

وَإِذْ قُلْنَا لِلْمَلَٰٓئِكَةِ ٱسْجُدُواْ لِـَٔادَمَ فَسَجَدُوٓاْ إِلَّآ إِبْلِيسَ كَانَ مِنَ ٱلْجِنِّ فَفَسَقَ عَنْ أَمْرِ رَبِّهِۦٓ ۖ أَفَتَتَّخِذُونَهُۥ وَذُرِّيَّتَهُۥٓ أَوْلِيَآءَ مِن دُونِى وَهُمْ لَكُمْ عَدُوٌّ ۚ بِئْسَ لِلظَّٰلِمِينَ بَدَلًا ﴿50﴾ مَّآ أَشْهَدتُّهُمْ خَلْقَ ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلْأَرْضِ وَلَا خَلْقَ أَنفُسِهِمْ وَمَا كُنتُ مُتَّخِذَ ٱلْمُضِلِّينَ عَضُدًا ﴿51﴾

سورۃ الکہف آیت ۵۰۔۵۱

اور جب ہم نے فرشتوں کو حکم دیا کہ آدمؑ کو سجدہ کرو تو ابلیس کے علاوہ سب نے سجدہ کیا۔ وہ جنوں میں سے تھا پس اپنے رب کے حکم سے نافرمانی کر لی۔ پھر کیا تم مجھے (یعنی اللہ کو) چھوڑ کر اسے اور اس کی اولاد کو ولی اولیاء بناتے ہو حالانکہ وہ سب تمہارے دشمن ہیں۔ اور ظالم لوگوں کے لئے (اللہ کی جگہ) کیا ہی برا بدل ہے۔ میں نے نہ تو ان (میں سے کسی) کو آسمانوں و زمین کے بناتے وقت اور نہ ہی خود ان کے بناتے وقت گواہ بنایا تھا۔ اور میں ایسا نہیں کہ گمراہ کرنے والوں کو اپنا دست و بازو (یعنی مشہود و معاون) بنا لیتا۔

وَٱلَّذِينَ إِذَا ذُكِّرُواْ بِـَٔايَٰتِ رَبِّهِمْ لَمْ يَخِرُّواْ عَلَيْهَا صُمًّا وَعُمْيَانًا ﴿73﴾ وَٱلَّذِينَ يَقُولُونَ رَبَّنَا هَبْ لَنَا مِنْ أَزْوَٰجِنَا وَذُرِّيَّٰتِنَا قُرَّةَ أَعْيُنٍ وَٱجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِينَ إِمَامًا ﴿74﴾ أُوْلَٰٓئِكَ يُجْزَوْنَ ٱلْغُرْفَةَ بِمَا صَبَرُواْ وَيُلَقَّوْنَ فِيهَا تَحِيَّةً وَسَلَٰمًا ﴿75﴾ لا خَٰلِدِينَ فِيهَا ۚ حَسُنَتْ مُسْتَقَرًّا وَمُقَامًا ﴿76﴾ قُلْ مَا يَعْبَؤُاْ بِكُمْ رَبِّى لَوْلَا دُعَآؤُكُمْ ۖ فَقَدْ كَذَّبْتُمْ فَسَوْفَ يَكُونُ لِزَامًا ﴿77﴾ ع6

سورۃ الفرقان آیت ۷۳ تا ۷۷

اور وہ لوگ کہ جب انہیں ان کے رب کی آیات سے نصیحت کی جاتی ہے تو وہ ان پر بہرے اور اندھے ہو کر گر نہیں پڑتے (بلکہ غور و فکر کرتے ہیں)۔ اور وہ جو (اللہ سے) دعا مانگتے رہتے ہیں کہ اے ہمارے رب!۔ ہمیں ہماری بیویوں اور اولاد کی طرف سے آنکھوں کی ٹھنڈک عطا فرما اور ہمیں متقی لوگوں کا امام بنا دے۔ یہی وہ لوگ ہیں جنہیں ان کے صبر کے بدلے میں جنت کے اونچے اونچے محل دیے جائیں گے اور وہاں فرشتے ان کا دعا و سلام کے ساتھ استقبال کریں گے۔ اسی میں ہمیشہ ہمیش رہنے والے ہوں گے اور وہ ٹھہرنے اور رہنے کی بہت ہی عمدہ جگہ ہے۔ کہہ دو کہ اگر تم (اللہ سے) دعائیں نہیں مانگتے تو میرا رب بھی تمہاری کچھ پروا نہیں کرتا۔ پس یقیناً تم نے تو جھٹلا ہی دیا پس عنقریب اس کی سزا بھی لازمی ہو گی۔

قَالَ فَعَلْتُهَآ إِذًا وَأَنَا۠ مِنَ ٱلضَّآلِّينَ﴿20﴾ ط فَفَرَرْتُ مِنكُمْ لَمَّا خِفْتُكُمْ فَوَهَبَ لِى رَبِّى حُكْمًا وَجَعَلَنِى مِنَ ٱلْمُرْسَلِينَ﴿21﴾ وَتِلْكَ نِعْمَةٌ تَمُنُّهَا عَلَىَّ أَنْ عَبَّدتَّ بَنِىٓ إِسْرَٰٓءِيلَ﴿22﴾ ط

سورۃ الشعراء آیت ۲۰ تا ۲۲

(موسیٰؑ نے) کہا وہ کام مجھ سے (بلاارادہ) سرزد ہوا تھا اور میں بھٹکے ہوؤں میں تھا۔ پھر جب میں نے تمہارا ڈر محسوس کیا تو تم میں سے بھاگ گیا پھر میرے رب نے مجھے حکمت و دانائی عطا کی اور مجھے رسول بنا دیا۔ اور یہ (پرورش کا) جو احسان تم مجھ پر جتا رہے ہو (یہ تو کچھ بھی نہیں) جبکہ تم نے تو ساری اولادِ اسرائیل کو غلام بنا رکھا ہے۔

۞ فَـَٔامَنَ لَهُۥ لُوطٌ ۘ وَقَالَ إِنِّى مُهَاجِرٌ إِلَىٰ رَبِّىٓ ۖ إِنَّهُۥ هُوَ ٱلْعَزِيزُ ٱلْحَكِيمُ﴿26﴾ وَوَهَبْنَا لَهُۥٓ إِسْحَٰقَ وَيَعْقُوبَ وَجَعَلْنَا فِى ذُرِّيَّتِهِ ٱلنُّبُوَّةَ وَٱلْكِتَٰبَ وَءَاتَيْنَٰهُ أَجْرَهُۥ فِى ٱلدُّنْيَا ۖ وَإِنَّهُۥ فِى ٱلْـَٔاخِرَةِ لَمِنَ ٱلصَّٰلِحِينَ﴿27﴾

سورۃ العنکبوت آیت ۲۶۔۲۷

پس لوطؑ اس پر ایمان لائے اور (ابراہیمؑ) کہنے لگے کہ البتہ میں اپنے رب کی طرف ہجرت کرنے والا ہوں۔ بیشک وہ خوب غالب نہایت حکمت والا ہے۔ اور ہم نے اسے اسحاقؑ (بیٹا) اور یعقوبؑ (پوتا) عطا

کر دیئے اور نبوت اور کتاب ان کی اولاد میں بھی رکھ دی اور ہم نے اس کو دنیا میں بھی اس کا صلہ دیا اور آخرت میں یقیناً وہ صالحین میں سے ہوگا۔

وَلَقَدْ نَادَىٰنَا نُوحٌ فَلَنِعْمَ ٱلْمُجِيبُونَ﴿75﴾ز صلے وَنَجَّيْنَٰهُ وَأَهْلَهُۥ مِنَ ٱلْكَرْبِ ٱلْعَظِيمِ﴿76﴾ز صلے وَجَعَلْنَا ذُرِّيَّتَهُۥ هُمُ ٱلْبَاقِينَ﴿77﴾ز صلے

سورۃ الصافات آیت 75

اور البتہ یقیناً نوحؑ نے ہم سے دعا کی پھر (دیکھ لو کہ ہم) کیسے بہترین دعائیں قبول کرنے والے ہیں۔ اور ہم نے اسے اور اس کے گھر والوں کو بڑی مصیبت سے نجات دیدی۔ اور ان ہی کی اولاد کو ہم نے باقی رہنے والا بنا دیا۔

وَقَالَ إِنِّى ذَاهِبٌ إِلَىٰ رَبِّى سَيَهْدِينِ﴿99﴾ رَبِّ هَبْ لِى مِنَ ٱلصَّٰلِحِينَ﴿100﴾ فَبَشَّرْنَٰهُ بِغُلَٰمٍ حَلِيمٍ﴿101﴾

سورۃ الصافات آیت ۹۹ تا ۱۰۱

اور اس (ابراہیمؑ) نے کہا میں تو البتہ اپنے رب کی طرف ہی راغب ہوتا ہوں۔ وہ ضرور مجھے راہ دکھائے گا۔ (اور دعا کی) اے میرے رب! ۔ مجھے ایسی اولاد عطا فرما جو صالحین میں سے ہو۔ تو ہم نے اس کو ایک حلیم الطبع لڑکے کی خوشخبری دی۔

سَلَٰمٌ عَلَىٰٓ إِبْرَٰهِيمَ ﴿109﴾ كَذَٰلِكَ نَجْزِى ٱلْمُحْسِنِينَ ﴿110﴾ إِنَّهُۥ مِنْ عِبَادِنَا ٱلْمُؤْمِنِينَ ﴿111﴾ وَبَشَّرْنَٰهُ بِإِسْحَٰقَ نَبِيًّا مِّنَ ٱلصَّٰلِحِينَ ﴿112﴾ وَبَٰرَكْنَا عَلَيْهِ وَعَلَىٰٓ إِسْحَٰقَ ۚ وَمِن ذُرِّيَّتِهِمَا مُحْسِنٌ وَظَالِمٌ لِّنَفْسِهِۦ مُبِينٌ ﴿113﴾ ع3

سورۃ الصافات آیت 109

سلام ہو ابراہیمؑ پر۔ احسان کرنے والوں کو ہم ایسا ہی بدلہ دیا کرتے ہیں۔ بیشک وہ ہمارے مومن بندوں میں سے تھا۔ اور ہم نے اسے اسحاقؑ (بیٹے) کی بشارت بھی دی جو صالح بندوں میں سے نبی ہوگا۔ اور ہم نے اس پر اور اسحاقؑ پر برکتیں نازل کیں۔ اور ان دونوں اولاد میں احسان کرنے والے بھی ہیں اور اپنے آپ پر کھلم کھلا ظلم کرنے والے بھی ہیں۔

ٱلَّذِينَ يَحْمِلُونَ ٱلْعَرْشَ وَمَنْ حَوْلَهُۥ يُسَبِّحُونَ بِحَمْدِ رَبِّهِمْ وَيُؤْمِنُونَ بِهِۦ وَيَسْتَغْفِرُونَ لِلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ رَبَّنَا وَسِعْتَ كُلَّ شَىْءٍ رَّحْمَةً وَعِلْمًا فَٱغْفِرْ لِلَّذِينَ

تَابُواْ وَٱتَّبَعُواْ سَبِيلَكَ وَقِهِمْ عَذَابَ ٱلْجَحِيمِ ﴿7﴾ رَبَّنَا وَأَدْخِلْهُمْ جَنَّٰتِ عَدْنٍ ٱلَّتِى
وَعَدتَّهُمْ وَمَن صَلَحَ مِنْ ءَابَآئِهِمْ وَأَزْوَٰجِهِمْ وَذُرِّيَّٰتِهِمْ ۚ إِنَّكَ أَنتَ ٱلْعَزِيزُ
ٱلْحَكِيمُ ﴿8﴾ لا وَقِهِمُ ٱلسَّيِّـَٔاتِ ۚ وَمَن تَقِ ٱلسَّيِّـَٔاتِ يَوْمَئِذٍ فَقَدْ رَحِمْتَهُۥ ۚ وَذَٰلِكَ هُوَ
ٱلْفَوْزُ ٱلْعَظِيمُ ﴿9﴾ ع1

سورۃ غافر آیت ۷ تا ۹

جو (فرشتے) عرش کو اٹھائے ہوئے ہیں اور جو اس کے ارد گرد (حلقہ باندھے ہوئے) ہیں۔ وہ اسی پر یقین رکھتے ہیں اور سب اپنے رب کی تعریف کے ساتھ تسبیح کرتے رہتے ہیں اور مومنوں کے لئے بخشش مانگتے رہتے ہیں کہ اے ہمارے رب!۔ تیری رحمت اور تیرا علم ہر چیز کا احاطہ کئے ہوئے ہے پس جن لوگوں نے توبہ کی اور تیرے راستے پر چلے تُو ان کو بخش دے اور دوزخ کے عذاب سے بھی بچالے۔ اے ہمارے رب!۔ اور ان کو اور ان کے آباؤاجداد۔ ان کی بیویوں۔ اور ان کو بھی جو ان کی اولاد میں سے صالح ہوں ان ہمیشہ رہنے والی جنتوں میں داخل کر دے جن کا تو نے ان سے وعدہ کیا ہے۔ بیشک تو بڑا غالب ہے نہایت حکمت والا ہے۔ اور ان کو برائیوں سے بچائے رکھ۔ اور جس کو تو نے قیامت کے دن عذابوں سے بچالیا۔ تو بیشک تو نے اس پر خاص رحمت فرمادی۔ اور یہی تو بہت بڑی کامیابی ہے۔

وَإِذْ قَالَ إِبْرَٰهِيمُ لِأَبِيهِ وَقَوْمِهِۦٓ إِنَّنِى بَرَآءٌ مِّمَّا تَعْبُدُونَ ﴿26﴾ إِلَّا ٱلَّذِى فَطَرَنِى فَإِنَّهُۥ سَيَهْدِينِ ﴿27﴾ وَجَعَلَهَا كَلِمَةًۢ بَاقِيَةً فِى عَقِبِهِۦ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُونَ ﴿28﴾

سورۃ الزخرف آیت ۲۶ تا ۲۸

اور جب ابراہیمؑ نے اپنے باپ اور اپنی قوم سے کہا کہ بلاشبہ میں ان سے بیزار ہوں جن کی تم عبادت کرتے ہو۔ مگر وہ جس نے مجھے پیدا کیا پس البتہ وہی مجھے سیدھا رستہ دکھائے گا۔ اور اسی (توحید والی) بات کو وہ اپنی اولاد میں باقی رہنے والا کلمہ بنا کے چھوڑ گئے۔ تاکہ وہ اس (اللہ جل شانہ) کی طرف ہی رجوع کریں۔

وَوَصَّيْنَا ٱلْإِنسَٰنَ بِوَٰلِدَيْهِ إِحْسَٰنًا ۖ حَمَلَتْهُ أُمُّهُۥ كُرْهًا وَوَضَعَتْهُ كُرْهًا ۖ وَحَمْلُهُۥ وَفِصَٰلُهُۥ ثَلَٰثُونَ شَهْرًا ۚ حَتَّىٰٓ إِذَا بَلَغَ أَشُدَّهُۥ وَبَلَغَ أَرْبَعِينَ سَنَةً قَالَ رَبِّ أَوْزِعْنِىٓ أَنْ أَشْكُرَ نِعْمَتَكَ ٱلَّتِىٓ أَنْعَمْتَ عَلَىَّ وَعَلَىٰ وَٰلِدَىَّ وَأَنْ أَعْمَلَ صَٰلِحًا تَرْضَىٰهُ وَأَصْلِحْ لِى فِى ذُرِّيَّتِىٓ ۖ إِنِّى تُبْتُ إِلَيْكَ وَإِنِّى مِنَ ٱلْمُسْلِمِينَ ﴿15﴾ أُو۟لَٰٓئِكَ ٱلَّذِينَ نَتَقَبَّلُ عَنْهُمْ أَحْسَنَ مَا عَمِلُوا۟ وَنَتَجَاوَزُ عَن سَيِّـَٔاتِهِمْ فِىٓ أَصْحَٰبِ ٱلْجَنَّةِ ۖ وَعْدَ ٱلصِّدْقِ ٱلَّذِى كَانُوا۟ يُوعَدُونَ ﴿16﴾ وَٱلَّذِى قَالَ لِوَٰلِدَيْهِ أُفٍّ لَّكُمَآ أَتَعِدَانِنِىٓ أَنْ أُخْرَجَ وَقَدْ خَلَتِ ٱلْقُرُونُ مِن قَبْلِى وَهُمَا يَسْتَغِيثَانِ ٱللَّهَ وَيْلَكَ

https://quranexcel.com

ءَامِنْ إِنَّ وَعْدَ ٱللَّهِ حَقٌّ فَيَقُولُ مَا هَٰذَآ إِلَّآ أَسَٰطِيرُ ٱلْأَوَّلِينَ﴿17﴾ أُوْلَٰٓئِكَ ٱلَّذِينَ حَقَّ عَلَيْهِمُ ٱلْقَوْلُ فِىٓ أُمَمٍ قَدْ خَلَتْ مِن قَبْلِهِم مِّنَ ٱلْجِنِّ وَٱلْإِنسِ ۖ إِنَّهُمْ كَانُوا۟ خَٰسِرِينَ﴿18﴾

سورۃ الأحقاف آیت ۱۵ تا ۱۸

اور ہم نے انسان کو اپنے والدین کے ساتھ بھلائی کرنے کی تاکید کی۔ کہ اسے اس کی ماں نے تکلیف سے پیٹ میں اٹھائے رکھا اور تکلیف سے ہی اسے جنا۔ اور اس کا حمل اور دودھ چھڑانا تیس مہینے ہوتا ہے۔ یہاں تک کہ جب وہ اپنی بھرپور جوانی اور چالیس سال کی عمر کو پہنچا تو کہنے لگا اے میرے رب ! ۔ مجھے توفیق دے کہ میں تیری اس نعمت کا شکر ادا کروں جو تو نے مجھ پر اور میرے والدین پر انعام کی۔ اور میں وہ نیک عمل کروں جنہیں تو پسند کرے اور میری اولاد میں بھی میرے لئے اصلاح کر دے۔ بیشک میں تیرے ہی حضور توبہ ورجوع کرتا ہوں اور بلاشبہ میں مسلمانوں میں سے ہوں۔ یہی وہ لوگ ہیں جن کے نیک اعمال کو ہم قبول کرتے ہیں اور ان کی برائیوں سے درگزر کریں گے یہ جنتیوں میں ہوں گے۔ (یہی) سچا وعدہ ہے جو وہ دیئے جاتے تھے۔ اور جس نے اپنے والدین سے کہا کہ اُف ہے ! ۔ تم دونوں پر کیا تم مجھے وعید دیتے رہتے ہو کہ میں (قبر سے دوبارہ زندہ کرکے) نکالا جاؤں گا۔ حالانکہ مجھ سے پہلے کئی نسلیں گزر چکی ہیں (کیا کوئی ایک بھی زندہ ہو کر آیا؟) ۔ اور وہ والدین اللہ سے فریاد کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ وائے افسوس ہے تم پر ایمان لے آؤ بیشک اللہ کا وعدہ سچا ہے۔ (مگر)

وہ کہتا ہے کہ یہ سب پرانے لوگوں کے قصے کہانیاں ہیں۔ یہی وہ لوگ ہیں جن پر اللہ کا قولِ (عذاب) ثابت ہو چکا ہے ان پہلے گزرے ہوئے گروہوں کے ساتھ جو جنوں اور انسانوں میں سے تھے۔ یقیناً وہ سب خسارہ اٹھانے والے تھے۔

إِنَّ ٱلْمُتَّقِينَ فِى جَنَّٰتٍ وَنَعِيمٍ ﴿17﴾ لا فَٰكِهِينَ بِمَآ ءَاتَىٰهُمْ رَبُّهُمْ وَوَقَىٰهُمْ رَبُّهُمْ عَذَابَ ٱلْجَحِيمِ ﴿18﴾ كُلُوا۟ وَٱشْرَبُوا۟ هَنِيٓـًٔۢا بِمَا كُنتُمْ تَعْمَلُونَ ﴿19﴾ لا مُتَّكِـِٔينَ عَلَىٰ سُرُرٍ مَّصْفُوفَةٍ ۖ وَزَوَّجْنَٰهُم بِحُورٍ عِينٍ ﴿20﴾ وَٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ وَٱتَّبَعَتْهُمْ ذُرِّيَّتُهُم بِإِيمَٰنٍ أَلْحَقْنَا بِهِمْ ذُرِّيَّتَهُمْ وَمَآ أَلَتْنَٰهُم مِّنْ عَمَلِهِم مِّن شَىْءٍ ۚ كُلُّ ٱمْرِئٍۭ بِمَا كَسَبَ رَهِينٌ ﴿21﴾ وَأَمْدَدْنَٰهُم بِفَٰكِهَةٍ وَلَحْمٍ مِّمَّا يَشْتَهُونَ ﴿22﴾

سورۃ الطور آیت ۱۷ تا ۲۲

بیشک جو متقی لوگ ہیں وہ باغوں اور نعمتوں میں ہوں گے۔ جو کچھ ان کے رب نے ان کو دے رکھا ہے اس پر بہت خوش ہوں گے اور (اس پر بھی کہ) ان کے رب نے ان کو دوزخ کے عذاب سے بھی بچا لیا۔ (ارشاد ہوگا) کھاؤ اور پیو مزے اڑاؤ! ان اعمال کے صلے میں جو تم کیا کرتے تھے۔ وہ بچھے ہوئے تختوں پر تکیہ لگائے ہوں گے اور بڑی بڑی آنکھوں والی حوروں سے ہم ان کا بیاہ کر دیں گے۔ اور جو لوگ ایمان لائے اور ان کی اولاد بھی ایمان کے ساتھ ان کے پیچھے چلی تو ہم ان کی اولاد کو (جنت میں)

ان کے ساتھ ملادیں گے اور ان کے اعمال میں سے کچھ بھی کم نہیں کریں گے۔ ہر شخص اپنے عمل کے ساتھ ہی وابستہ ہے۔ اور جس طرح کے میوے اور گوشت کھانے کو ان کا من چاہے گا ہم ان کو عطا کردیں گے۔

وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا نُوحًا وَإِبْرَٰهِيمَ وَجَعَلْنَا فِى ذُرِّيَّتِهِمَا ٱلنُّبُوَّةَ وَٱلْكِتَٰبَ ۖ فَمِنْهُم مُّهْتَدٍ ۖ وَكَثِيرٌ مِّنْهُمْ فَٰسِقُونَ ﴿26﴾ ثُمَّ قَفَّيْنَا عَلَىٰٓ ءَاثَٰرِهِم بِرُسُلِنَا وَقَفَّيْنَا بِعِيسَى ٱبْنِ مَرْيَمَ وَءَاتَيْنَٰهُ ٱلْإِنجِيلَ وَجَعَلْنَا فِى قُلُوبِ ٱلَّذِينَ ٱتَّبَعُوهُ رَأْفَةً وَرَحْمَةً وَرَهْبَانِيَّةً ٱبْتَدَعُوهَا مَا كَتَبْنَٰهَا عَلَيْهِمْ إِلَّا ٱبْتِغَآءَ رِضْوَٰنِ ٱللَّهِ فَمَا رَعَوْهَا حَقَّ رِعَايَتِهَا ۖ فَـَٔاتَيْنَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ مِنْهُمْ أَجْرَهُمْ ۖ وَكَثِيرٌ مِّنْهُمْ فَٰسِقُونَ ﴿27﴾

سورۃ الحدید آیت ۲۶۔۲۷

اور البتہ یقینی طور پر ہم نے نوحؑ اور ابراہیمؑ کو رسول بنا کر بھیجا اور ان دونوں کی اولاد میں نبوت اور کتاب (کا سلسلہ وقتاً فوقتاً جاری) رکھا۔ پس ان میں سے بعض تو ہدایت پر ہیں۔ اور ان میں سے بہت سارے لوگ فاسق (بدکار) ہیں۔ پھر ہم نے ان کے بعد انہی کے نقشِ قدم پر (اور) رسولوں کو بھی بھیجا اور ان کے پیچھے عیسیٰؑ بن مریمؑ کو بھیجا اور اسے انجیل عنایت کی اور جن لوگوں نے اس کی پیروی کی ہم نے ان کے دلوں میں شفقت اور رحمت ڈال دی۔ اور رہبانیت تو انہوں نے خود ایجاد کرلی تھی

ہم نے اسے ان پر فرض نہیں کیا تھا۔ ہاں البتہ انہوں نے اسے اللہ کی خوشنودی کی خاطر اختیار کیا تھا پھر اس کا پوری طرح نبھا بھی نہ کر سکے جیسا کہ نبھانے کا حق تھا۔ پس جو لوگ ان میں ایمان لائے ہم نے ان کو ان کا اجر عطا کر دیا مگر ان میں سے بہت سارے لوگ تو فاسق ہی ہیں۔

لَن تَنفَعَكُمْ أَرْحَامُكُمْ وَلَآ أَوْلَٰدُكُمْ ۚ يَوْمَ ٱلْقِيَٰمَةِ يَفْصِلُ بَيْنَكُمْ ۚ وَٱللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرٌ ﴿3﴾

سورۃ الممتحنۃ آیت 3

قیامت کے دن نہ تو تمہارے رشتہ دار کام نہ آئیں گے اور نہ ہی تمہاری اولاد۔ اللہ تمہارے درمیان جدائی ڈال دے گا اور جو کچھ تم کرتے ہو اللہ اسے ہر طرح نگاہِ بصیرت سے دیکھ رہا ہے۔

يَٰٓأَيُّهَا ٱلنَّبِىُّ إِذَا جَآءَكَ ٱلْمُؤْمِنَٰتُ يُبَايِعْنَكَ عَلَىٰٓ أَن لَّا يُشْرِكْنَ بِٱللَّهِ شَيْـًٔا وَلَا يَسْرِقْنَ وَلَا يَزْنِينَ وَلَا يَقْتُلْنَ أَوْلَٰدَهُنَّ وَلَا يَأْتِينَ بِبُهْتَٰنٍ يَفْتَرِينَهُۥ بَيْنَ أَيْدِيهِنَّ وَأَرْجُلِهِنَّ وَلَا يَعْصِينَكَ فِى مَعْرُوفٍ ۙ فَبَايِعْهُنَّ وَٱسْتَغْفِرْ لَهُنَّ ٱللَّهَ ۖ إِنَّ ٱللَّهَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ﴿12﴾

سورۃ الممتحنۃ آیت 12

اے نبی! جب مومن عورتیں اس بات پر تمہارے پاس بیعت کرنے کو آئیں کہ کبھی اللہ کے ساتھ نہ شرک کریں گی۔ نہ چوری کریں گی۔ نہ بدکاری کریں گی۔ نہ اپنی اولاد کو قتل کریں گی۔ نہ اپنے ہاتھ پاؤں میں سے کوئی بہتان گھڑ لائیں گی۔ اور نہ نیک کاموں میں تمہاری نافرمانی کریں گی تو ان سے بیعت لے لو۔ اور اللہ سے ان کے لئے مغفرت کی دعا مانگو۔ بیشک اللہ بڑا بخشنے والا نہایت رحم کرنے والا ہے۔

وَقَالَ نُوحٌ رَّبِّ لَا تَذَرْ عَلَى ٱلْأَرْضِ مِنَ ٱلْكَٰفِرِينَ دَيَّارًا ﴿26﴾ إِنَّكَ إِن تَذَرْهُمْ يُضِلُّوا۟ عِبَادَكَ وَلَا يَلِدُوٓا۟ إِلَّا فَاجِرًا كَفَّارًا ﴿27﴾ رَّبِّ ٱغْفِرْ لِى وَلِوَٰلِدَىَّ وَلِمَن دَخَلَ بَيْتِىَ مُؤْمِنًا وَلِلْمُؤْمِنِينَ وَٱلْمُؤْمِنَٰتِ وَلَا تَزِدِ ٱلظَّٰلِمِينَ إِلَّا تَبَارًا ﴿28﴾ ع2

سورۃ نوح آیت ۲۶ تا ۲۸

اور نوحؑ نے (آخر کار یہ) دعا کی تھی کہ اے میرے رب!۔ تو ان کافروں میں سے کسی کو بھی رُوئے زمین پر رہنے بسنے والا باقی نہ چھوڑ۔ اگر تو البتہ ان کو چھوڑ دے گا تو تیرے بندوں کو گمراہ ہی کیا کریں گے اور ان سے جو اولاد ہو گی وہ بھی فاجر بدکار اور ناشکری ہی ہو گی۔ اے میرے رب!۔ مجھے اور میرے والدین کو بخش دے اور ہر اس شخص کو بھی جو مومن ہو کر میرے گھر میں داخل ہو۔ اور

سارے مومنین و مومنات کی بھی مغفرت کردے اوران ظالم لوگوں کی ہلاکت کے سوااور کسی چیز میں اضافہ نہ کرنا۔

مال واولاد وعیال کے لحاظ ترتیب دی گئی آیات درج ذیل ہیں۔

إِنَّ ٱلَّذِينَ كَفَرُواْ لَن تُغۡنِيَ عَنۡهُمۡ أَمۡوَٰلُهُمۡ وَلَآ أَوۡلَٰدُهُم مِّنَ ٱللَّهِ شَيۡـٔٗاۖ وَأُوْلَٰٓئِكَ هُمۡ وَقُودُ ٱلنَّارِ ﴿10﴾

سورۃ آل عمران آیت 10

بیشک جو لوگ کافر و ناشکرے ہوگئے ان کے مال اور اولاد اللہ (کے عذاب) سے بچانے میں ہر گز کام نہیں آئیں گے۔اور یہ لوگ آتش (جہنم) کا ایندھن ہوں گے۔

إِنَّ ٱلَّذِينَ كَفَرُواْ لَن تُغۡنِيَ عَنۡهُمۡ أَمۡوَٰلُهُمۡ وَلَآ أَوۡلَٰدُهُم مِّنَ ٱللَّهِ شَيۡـٔٗاۖ وَأُوْلَٰٓئِكَ أَصۡحَٰبُ ٱلنَّارِۖ هُمۡ فِيهَا خَٰلِدُونَ ﴿116﴾ مَثَلُ مَا يُنفِقُونَ فِي هَٰذِهِ ٱلۡحَيَوٰةِ ٱلدُّنۡيَا كَمَثَلِ رِيحٖ فِيهَا صِرٌّ أَصَابَتۡ حَرۡثَ قَوۡمٖ ظَلَمُوٓاْ أَنفُسَهُمۡ فَأَهۡلَكَتۡهُۚ وَمَا ظَلَمَهُمُ ٱللَّهُ وَلَٰكِنۡ أَنفُسَهُمۡ يَظۡلِمُونَ ﴿117﴾

سورۃ آل عمران آیت ۱۱۶۔۱۱۷

بیشک جو لوگ کافر و ناشکرے ہیں ان کے مال اور اولاد اللہ کے مقابل کچھ بھی کام نہ آئیں گے۔ اور یہ لوگ اہلِ دوزخ ہیں کہ اسی میں ہمیشہ ہمیش رہیں گے۔ یہ جو مال بھی اس دنیا کی زندگی میں خرچ کرتے ہیں اس کی مثال اس ہوا کی سی ہے جس میں سخت سردی ہے اور وہ ایسے لوگوں کی کھیتی پر پڑے جو اپنے آپ پر ظلم کرتے تھے اور اسے تباہ و برباد کرکے رکھ دے۔ اور اللہ نے ان پر کچھ ظلم نہیں کیا بلکہ یہ لوگ خود اپنے اوپر ظلم کرتے تھے۔

۞ وَلَكُمْ نِصْفُ مَا تَرَكَ أَزْوَٰجُكُمْ إِن لَّمْ يَكُن لَّهُنَّ وَلَدٌ ۚ فَإِن كَانَ لَهُنَّ وَلَدٌ فَلَكُمُ ٱلرُّبُعُ مِمَّا تَرَكْنَ ۚ مِنۢ بَعْدِ وَصِيَّةٍ يُوصِينَ بِهَآ أَوْ دَيْنٍ ۚ وَلَهُنَّ ٱلرُّبُعُ مِمَّا تَرَكْتُمْ إِن لَّمْ يَكُن لَّكُمْ وَلَدٌ ۚ فَإِن كَانَ لَكُمْ وَلَدٌ فَلَهُنَّ ٱلثُّمُنُ مِمَّا تَرَكْتُم ۚ مِّنۢ بَعْدِ وَصِيَّةٍ تُوصُونَ بِهَآ أَوْ دَيْنٍ ۗ وَإِن كَانَ رَجُلٌ يُورَثُ كَلَٰلَةً أَوِ ٱمْرَأَةٌ وَلَهُۥ أَخٌ أَوْ أُخْتٌ فَلِكُلِّ وَٰحِدٍ مِّنْهُمَا ٱلسُّدُسُ ۚ فَإِن كَانُوٓاْ أَكْثَرَ مِن ذَٰلِكَ فَهُمْ شُرَكَآءُ فِى ٱلثُّلُثِ ۚ مِنۢ بَعْدِ وَصِيَّةٍ يُوصَىٰ بِهَآ أَوْ دَيْنٍ غَيْرَ مُضَآرٍّ ۚ وَصِيَّةً مِّنَ ٱللَّهِ ۗ وَٱللَّهُ عَلِيمٌ حَلِيمٌ ﴿12﴾ ط

سورۃ النساء آیت 12

https://quranexcel.com

اور جو ترکہ تمہاری بیویاں چھوڑ مریں اگر ان کی اولاد نہ ہو تو اس میں سے آدھا تمہارا ہوگا۔ اور اگر ان کے اولاد ہو تو پھر تمہیں ان کے ترکہ کا چوتھا حصہ ملے گا۔ یہ تقسیم اس وصیت کو پورا کرنے کے بعد ہو گی جو اس نے کی ہو اور اس قرضہ کی ادائیگی کے بعد جو اس کے ذمہ ہو۔ اور جو مال تم (مرد) چھوڑ مرو اور اگر تمہاری اولاد نہ ہو تو وہ (بیویاں) تمہارے ترکہ میں سے چوتھے حصہ کی حقدار ہوں گی۔ اور اگر تمہارے اولاد ہو تو پھر ان کا آٹھواں حصہ ہوگا۔ اور (یہ تقسیم) اس وصیت کو پورا کرنے کے بعد ہو گی جو تم نے کی ہو اور اس قرض کو ادا کرنے کے بعد جو تمہارے ذمے ہو۔ اور اگر میت کلالہ ہو یعنی بے اولاد مرد ہو یا عورت ہو اور اس کے ماں باپ نہ ہوں مگر بھائی بہن ہوں۔ تو اگر اس کا صرف ایک بھائی یا ایک بہن موجود ہو تو بھائی یا بہن کو چھٹا حصہ ملے گا۔ اور اگر بھائی بہن ایک سے زیادہ ہوں تو پھر وہ کل ترکہ کے ایک تہائی میں برابر کے شریک ہوں گے۔ مگر (یہ تقسیم) اس وصیت کو پورا کرنے کے بعد جو کی گئی اور واجب الادا قرض چکانے کے بعد ہو گی (جبکہ وصیت کرنے والا وارثوں کو) نقصان پہنچانے کے درپے نہ ہو۔ یہ اللہ کی طرف سے لازمی ہدایت ہے۔ اور اللہ بڑے ہی علم و حلم والا ہے۔

وَٱعْلَمُوٓاْ أَنَّمَآ أَمْوَٰلُكُمْ وَأَوْلَٰدُكُمْ فِتْنَةٌ وَأَنَّ ٱللَّهَ عِندَهُۥٓ أَجْرٌ عَظِيمٌ ﴿28﴾ ع3 يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوٓاْ إِن تَتَّقُواْ ٱللَّهَ يَجْعَل لَّكُمْ فُرْقَانًا وَيُكَفِّرْ عَنكُمْ سَيِّـَٔاتِكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ۗ وَٱللَّهُ ذُو ٱلْفَضْلِ ٱلْعَظِيمِ ﴿29﴾

https://quranexcel.com

سورۃ الانفال آیت ۲۸۔۲۹

اور جان رکھو کہ تمہارے مالوں اور تمہاری اولاد میں (تمہارے لئے) ایک بڑی آزمائش ہے۔اور بیشک اللہ کے پاس بہت بڑا اجر ہے۔اے ایمان والو!۔اگر تم اللہ سے ڈرتے رہو گے تو اللہ تمہیں حق و باطل میں تمیز کرنے کی صلاحیت دے گا۔تم سے تمہارے گناہ مٹادے گا اور تمہاری بخشش و مغفرت کردے گا۔اور اللہ بڑے ہی فضل والا ہے۔

كَٱلَّذِينَ مِن قَبْلِكُمْ كَانُوٓاْ أَشَدَّ مِنكُمْ قُوَّةً وَأَكْثَرَ أَمْوَٰلًا وَأَوْلَٰدًا فَٱسْتَمْتَعُواْ بِخَلَٰقِهِمْ فَٱسْتَمْتَعْتُم بِخَلَٰقِكُمْ كَمَا ٱسْتَمْتَعَ ٱلَّذِينَ مِن قَبْلِكُم بِخَلَٰقِهِمْ وَخُضْتُمْ كَٱلَّذِى خَاضُوٓاْ ۚ أُوْلَٰٓئِكَ حَبِطَتْ أَعْمَٰلُهُمْ فِى ٱلدُّنْيَا وَٱلْءَاخِرَةِ ۖ وَأُوْلَٰٓئِكَ هُمُ ٱلْخَٰسِرُونَ ﴿69﴾

سورۃ التوبۃ آیت 69

(تم بھی) ان لوگوں کی طرح ہو جو تم سے پہلے گزر چکے وہ تم سے طاقت میں شدید اور مال و اولاد میں بھی کہیں زیادہ تھے پس وہ اپنے حصہ سے فائدہ اٹھا چکے۔اور تم نے بھی اپنے حصہ سے فائدہ اٹھایا جس طرح تم سے پہلے گزرے ہوئے لوگوں نے فائدہ اٹھالیا تھا۔اور تم بھی ویسے ہی فضول بحث و مباحثے میں پڑ گئے جیسے کہ وہ پڑے ہوئے تھے۔یہی وہ لوگ ہیں جن کے اعمال دنیا و آخرت میں ضائع ہو گئے۔اور یہی نقصان اٹھانے والے ہیں۔

وَلَا تُصَلِّ عَلَىٰٓ أَحَدٍ مِّنْهُم مَّاتَ أَبَدًا وَلَا تَقُمْ عَلَىٰ قَبْرِهِۦٓ ۖ إِنَّهُمْ كَفَرُوا۟ بِٱللَّهِ وَرَسُولِهِۦ وَمَاتُوا۟ وَهُمْ فَٰسِقُونَ ﴿84﴾ وَلَا تُعْجِبْكَ أَمْوَٰلُهُمْ وَأَوْلَٰدُهُمْ ۚ إِنَّمَا يُرِيدُ ٱللَّهُ أَن يُعَذِّبَهُم بِهَا فِى ٱلدُّنْيَا وَتَزْهَقَ أَنفُسُهُمْ وَهُمْ كَٰفِرُونَ ﴿85﴾

سورۃ التوبۃ آیت ۸۴۔۸۵

اوران میں سے کوئی مرجائے تو کبھی بھی کسی پر نماز (جنازہ) نہ پڑھنا اور نہ ہی اس کی قبر پر کھڑے ہونا ۔ بلاشبہ انہوں نے اللہ اور اس کے رسول سے کفر کیا اور مرے بھی تو نافرمانی کی حالت میں ہی مرے۔ اور ان کے اموال اور اولاد سے تعجب نہ کرنا۔ اللہ یقیناً بس یہ چاہتا ہے کہ انہیں ان چیزوں کے باعث ہی دنیا میں عذاب دے اور ان کی جان ایسی حالت میں ہی نکلے جبکہ وہ کافر و ناشکرے ہی ہوں۔

وَٱلَّذِينَ صَبَرُوا۟ ٱبْتِغَآءَ وَجْهِ رَبِّهِمْ وَأَقَامُوا۟ ٱلصَّلَوٰةَ وَأَنفَقُوا۟ مِمَّا رَزَقْنَٰهُمْ سِرًّا وَعَلَانِيَةً وَيَدْرَءُونَ بِٱلْحَسَنَةِ ٱلسَّيِّئَةَ أُو۟لَٰٓئِكَ لَهُمْ عُقْبَى ٱلدَّارِ ﴿22﴾ جَنَّٰتُ عَدْنٍ يَدْخُلُونَهَا وَمَن صَلَحَ مِنْ ءَابَآئِهِمْ وَأَزْوَٰجِهِمْ وَذُرِّيَّٰتِهِمْ ۖ وَٱلْمَلَٰٓئِكَةُ يَدْخُلُونَ عَلَيْهِم مِّن كُلِّ بَابٍ ﴿23﴾

سورۃ الرعد آیت ۲۲۔۲۳

اور جو لوگ اپنے رب کی رضامندی کے لئے صبر کرتے ہیں اور نماز پڑھتے ہیں اور ہمارے دیئے ہوئے (مال) میں سے پوشیدہ اور ظاہر خرچ کرتے ہیں۔ اور برائی کو بھلائی سے دور کر دیتے ہیں۔ یہی وہ لوگ ہیں جن کے لئے عاقبت کا (کیا ہی خوب) گھر ہے۔ (ان کے لئے) ہمیشہ رہنے کے باغات جن میں وہ خود اور ان کے آباؤاجداد۔ اور بیویوں۔ اور اولادوں میں سے جو بھی نیکوکار ہوں گے وہ داخل ہوں گے۔ اور ان کے پاس فرشتے ہر ایک دروازے سے آئیں گے۔

ثُمَّ رَدَدْنَا لَكُمُ ٱلْكَرَّةَ عَلَيْهِمْ وَأَمْدَدْنَٰكُم بِأَمْوَٰلٍ وَبَنِينَ وَجَعَلْنَٰكُمْ أَكْثَرَ نَفِيرًا ﴿6﴾ إِنْ أَحْسَنتُمْ أَحْسَنتُمْ لِأَنفُسِكُمْ ۖ وَإِنْ أَسَأْتُمْ فَلَهَا ۚ فَإِذَا جَآءَ وَعْدُ ٱلْءَاخِرَةِ لِيَسُۥٓـُٔوا۟ وُجُوهَكُمْ وَلِيَدْخُلُوا۟ ٱلْمَسْجِدَ كَمَا دَخَلُوهُ أَوَّلَ مَرَّةٍ وَلِيُتَبِّرُوا۟ مَا عَلَوْا۟ تَتْبِيرًا ﴿7﴾

سورۃ الاسراء آیت ۶۔۷

پھر ہم نے تمہیں دشمنوں پر غلبہ دے دیا اور تم کو مال اور اولاد میں ترقی دے دی۔ اور تمہیں ایک بڑی جماعت والا بنا دیا۔ اگر تم نے کوئی بھلائی کی ہے تو اپنے لئے ہی کی۔ اور اگر تم کوئی برائی کی ہے تو اس کا وبال بھی تم پر ہی ہے۔ پھر جب دوسرے وعدے کا وقت آیا (تو ہم نے پھر اپنے بندے مسلط کر دیئے) تاکہ تمہارے چہروں کو بگاڑ دیں اور مسجد (اقصیٰ) میں ایسے ہی گھس جائیں جس طرح پہلی بار گھس گئے تھے۔ اور جس چیز پر قابو پائیں اسے تباہ کر کے رکھ دیں۔

وَإِذْ قُلْنَا لِلْمَلَٰٓئِكَةِ ٱسْجُدُوا۟ لِـَٔادَمَ فَسَجَدُوٓا۟ إِلَّآ إِبْلِيسَ قَالَ ءَأَسْجُدُ لِمَنْ خَلَقْتَ طِينًا ﴿61﴾ قَالَ أَرَءَيْتَكَ هَٰذَا ٱلَّذِى كَرَّمْتَ عَلَىَّ لَئِنْ أَخَّرْتَنِ إِلَىٰ يَوْمِ ٱلْقِيَٰمَةِ لَأَحْتَنِكَنَّ ذُرِّيَّتَهُۥٓ إِلَّا قَلِيلًا ﴿62﴾ قَالَ ٱذْهَبْ فَمَن تَبِعَكَ مِنْهُمْ فَإِنَّ جَهَنَّمَ جَزَآؤُكُمْ جَزَآءً مَّوْفُورًا ﴿63﴾ وَٱسْتَفْزِزْ مَنِ ٱسْتَطَعْتَ مِنْهُم بِصَوْتِكَ وَأَجْلِبْ عَلَيْهِم بِخَيْلِكَ وَرَجِلِكَ وَشَارِكْهُمْ فِى ٱلْأَمْوَٰلِ وَٱلْأَوْلَٰدِ وَعِدْهُمْ ۚ وَمَا يَعِدُهُمُ ٱلشَّيْطَٰنُ إِلَّا غُرُورًا ﴿64﴾ إِنَّ عِبَادِى لَيْسَ لَكَ عَلَيْهِمْ سُلْطَٰنٌ ۚ وَكَفَىٰ بِرَبِّكَ وَكِيلًا ﴿65﴾

سورۃ الاسراء آیت ۶۱ تا ۶۵

اور جب ہم نے فرشتوں سے کہا کہ آدمؑ کو سجدہ کرو تو سوائے ابلیس کے سب سجدہ میں گر پڑے وہ بولا کیا میں ایسے کو سجدہ کروں جسے تو نے مٹی بنایا ہے۔ (طنزیہ) کہنے لگا بھلا دیکھ تو یہی ہے وہ جس کو تو نے مجھ پر عزت دے دی اگر تو مجھے قیامت کے دن تک مہلت دیدے تو میں تھوڑے سے لوگوں کے علاوہ اس کی (ساری) اولاد کو ضرور برباد کر کے چھوڑوں گا۔ ارشادِ باری ہوا کہ جا پھر جو کوئی بھی ان میں سے تیری پیروی کرے گا تو بلاشبہ تجھ سمیت سب کی سزا جہنم ہے جو پورا پورا بدلہ ہے۔ ان میں سے جس کو بھی تو اپنی آواز سے بہکا سکتا ہے بہکا لے۔ اور ان پر اپنے سواروں اور پیادوں سے بھی چڑھائی کر لے۔ اور ان کے مال اور اولاد میں بھی شریک ہوتا رہ۔ اور ان سے وعدے بھی کرتا رہ۔

https://quranexcel.com

اور (لوگو! جان رکھو کہ) شیطان ان سے جو بھی وعدے کرتا ہے سب سراسر دھوکا ہی ہوتا ہے۔ بیشک میرے (مخلص) بندوں پر تیرا کچھ بھی زور و غلبہ نہیں۔ اور تیرا رب ہی وکیل و کارساز کافی ہے۔

وَكَانَ لَهُۥ ثَمَرٌ فَقَالَ لِصَٰحِبِهِۦ وَهُوَ يُحَاوِرُهُۥٓ أَنَا۠ أَكْثَرُ مِنكَ مَالًا وَأَعَزُّ نَفَرًا ﴿34﴾
وَدَخَلَ جَنَّتَهُۥ وَهُوَ ظَالِمٌ لِّنَفْسِهِۦ قَالَ مَآ أَظُنُّ أَن تَبِيدَ هَٰذِهِۦٓ أَبَدًا ﴿35﴾ لا وَمَآ
أَظُنُّ ٱلسَّاعَةَ قَآئِمَةً وَلَئِن رُّدِدتُّ إِلَىٰ رَبِّى لَأَجِدَنَّ خَيْرًا مِّنْهَا مُنقَلَبًا ﴿36﴾ قَالَ
لَهُۥ صَاحِبُهُۥ وَهُوَ يُحَاوِرُهُۥٓ أَكَفَرْتَ بِٱلَّذِى خَلَقَكَ مِن تُرَابٍ ثُمَّ مِن نُّطْفَةٍ ثُمَّ
سَوَّىٰكَ رَجُلًا ﴿37﴾ ط لَّٰكِنَّا۠ هُوَ ٱللَّهُ رَبِّى وَلَآ أُشْرِكُ بِرَبِّىٓ أَحَدًا ﴿38﴾ وَلَوْلَآ إِذْ دَخَلْتَ
جَنَّتَكَ قُلْتَ مَا شَآءَ ٱللَّهُ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِٱللَّهِ ج إِن تَرَنِ أَنَا۠ أَقَلَّ مِنكَ مَالًا
وَوَلَدًا ﴿39﴾ ج فَعَسَىٰ رَبِّىٓ أَن يُؤْتِيَنِ خَيْرًا مِّن جَنَّتِكَ وَيُرْسِلَ عَلَيْهَا حُسْبَانًا مِّنَ
ٱلسَّمَآءِ فَتُصْبِحَ صَعِيدًا زَلَقًا ﴿40﴾ لا أَوْ يُصْبِحَ مَآؤُهَا غَوْرًا فَلَن تَسْتَطِيعَ لَهُۥ
طَلَبًا ﴿41﴾ وَأُحِيطَ بِثَمَرِهِۦ فَأَصْبَحَ يُقَلِّبُ كَفَّيْهِ عَلَىٰ مَآ أَنفَقَ فِيهَا وَهِىَ خَاوِيَةٌ
عَلَىٰ عُرُوشِهَا وَيَقُولُ يَٰلَيْتَنِى لَمْ أُشْرِكْ بِرَبِّىٓ أَحَدًا ﴿42﴾ وَلَمْ تَكُن لَّهُۥ فِئَةٌ
يَنصُرُونَهُۥ مِن دُونِ ٱللَّهِ وَمَا كَانَ مُنتَصِرًا ﴿43﴾ ط هُنَالِكَ ٱلْوَلَٰيَةُ لِلَّهِ ٱلْحَقِّ ج هُوَ
خَيْرٌ ثَوَابًا وَخَيْرٌ عُقْبًا ﴿44﴾ ع5

https://quranexcel.com

سورۃ الکہف آیت ۳۵ تا ۴۴

اور (یوں) اسے پھل ملتا رہتا تھا پھر (ایک دفعہ) اس نے اپنے ساتھی سے باتیں کرتے ہوئے کہا کہ میں تجھ سے مال و دولت میں بھی بڑھ کر ہوں اور جماعت جتھے کے لحاظ سے بھی زیادہ عزت دار ہوں۔ اور (ایک دن) وہ اپنے باغ میں (شیخیاں بھگارتے ہوئے) داخل ہوا اور وہ اپنے اوپر آپ ہی ظلم کر رہا تھا۔ کہنے لگا کہ میں نہیں خیال کرتا کہ یہ (باغ) کبھی تباہ ہو گا۔ اور نہ ہی میں خیال کرتا ہوں کہ قیامت برپا ہو گی اور اگر (بالفرض) میں اپنے رب کی طرف لوٹایا بھی گیا تو (وہاں پر بھی) ضرور اس سے اچھی جگہ پاؤں گا۔ اس کا ساتھی دورانِ گفتگو اسے کہنے لگا کہ کیا تم اس ذات کے منکر ہوتے ہو جس نے تجھے مٹی سے پیدا کیا پھر نطفہ سے پھر تجھے اچھا خاصا مرد بنا دیا۔ لیکن میرا رب تو اللہ ہی ہے اور میں اپنے واحد و یکتا اکیلے رب کے ساتھ کسی کو بھی شریک نہیں کرتا۔ اور جب تم اپنے باغ میں داخل ہوئے تو تم نے ماشاءاللہ لا قوۃ الا باللہ (یعنی وہی ہوتا ہے جو اللہ چاہتا ہے اور اللہ جل شانہ کی قوت کے علاوہ کوئی بھی قوت موثر نہیں ہے) کیوں نہ کہا۔ اگر تم مجھے مال و اولاد میں اپنے آپ سے کمتر دیکھتے ہو۔ تو بعید از قیاس نہیں کہ میرا رب مجھے تیرے باغ سے بھی بہتر عطا کر دے اور (تمہارے اس باغ) پر آسمان سے کوئی آفت بھیج دے تو وہ چٹیل میدان ہو کر رہ جائے۔ یا اس کا پانی اتنی گہرائی میں اتر جائے کہ تجھ میں استطاعت ہی نہ رہے کہ تم اسے حاصل کر سکو۔ اور اس (کے باغ) کو آفت نے آ گھیرا پس وہ اس پر کفِ افسوس ملنے والا ہو گیا۔ اور جو مال اس نے اس باغ پر خرچ کیا تھا وہ اپنی

چھتریوں پر گر کر رہ گیا۔ اور کہنے لگا کہ کاش میں اپنے واحد و یکتا اکیلے رب کے ساتھ کسی کو بھی شریک نہ کرتا۔ اور اس کی مدد کے لئے کوئی ایسی جماعت نہ تھی جو کہ اللہ کے علاوہ اس کا کوئی بچاؤ کر لیتی اور نہ ہی وہ خود بدلہ لینے والا ہو سکا۔ یہاں پر (ثابت ہو جاتا) ہے کہ خاص کر ولایت کامل سب اللہ ہی کی برحق ہے۔ اسی کا انعام بہتر ہے اور اسی کا دیا ہوا بدلہ بہت اچھا ہے۔

أَفَرَءَيْتَ ٱلَّذِى كَفَرَ بِـَٔايَٰتِنَا وَقَالَ لَأُوتَيَنَّ مَالًا وَوَلَدًا ﴿77﴾ ط أَطَّلَعَ ٱلْغَيْبَ أَمِ ٱتَّخَذَ عِندَ ٱلرَّحْمَٰنِ عَهْدًا ﴿78﴾ لا كَلَّا ۚ سَنَكْتُبُ مَا يَقُولُ وَنَمُدُّ لَهُۥ مِنَ ٱلْعَذَابِ مَدًّا ﴿79﴾ لا وَنَرِثُهُۥ مَا يَقُولُ وَيَأْتِينَا فَرْدًا ﴿80﴾

سورۃ مریم آیت ۷۷ تا ۸۰

پھر کیا تم نے اس شخص کو دیکھا؟۔ جس نے ہماری آیتوں کا انکار کر دیا اور کہتا ہے کہ میں (جہاں بھی ہوں گا) ضرور مال اور اولاد دیا جاؤں گا۔ کیا اس نے غیب پر اطلاع پالی ہے یا ربِ الرحمٰن سے کوئی عہد لے لیا ہے؟۔ ہر گز نہیں!۔ وہ جو کچھ بھی کہتا ہے ہم لکھتے جاتے ہیں اور اس کے لئے عذاب ہی بڑھاتے جاتے ہیں۔ اور جو کچھ وہ (مال و اولاد کے بارے میں) کہتا ہے ہم ہی اس (سب) کے وارث ہوں گے اور یہ تو اکیلا ہی ہمارے پاس آئے گا۔

فَتَقَطَّعُوٓاْ أَمۡرَهُم بَيۡنَهُمۡ زُبُرٗاۖ كُلُّ حِزۡبِۭ بِمَا لَدَيۡهِمۡ فَرِحُونَ ﴿53﴾ فَذَرۡهُمۡ فِي غَمۡرَتِهِمۡ حَتَّىٰ حِينٍ ﴿54﴾ أَيَحۡسَبُونَ أَنَّمَا نُمِدُّهُم بِهِۦ مِن مَّالٖ وَبَنِينَ ﴿55﴾ نُسَارِعُ لَهُمۡ فِي ٱلۡخَيۡرَٰتِۚ بَل لَّا يَشۡعُرُونَ ﴿56﴾

سورۃ المؤمنون آیت ۵۳ تا ۵۶

پھر انہوں نے اپنے دین کو آپس میں ٹکڑے ٹکڑے کر دیا۔ ہر فرقہ اسی (غلط یا صحیح ٹکڑے پر) پر خوش ہو رہا ہے جو اس کے پاس ہے۔ پس تم ان کو ایک خاص وقت تک اپنی غفلت و مدہوشی میں ہی رہنے دو۔ کیا یہ لوگ گمان کیے ہوئے ہیں کہ ہم جو مال و اولاد سے ان کی مدد افزائی کر رہے ہیں۔ (گویا کہ) ہم ان کی بھلائیوں میں جلدی کر رہے ہیں۔ (نہیں) بلکہ یہ شعور ہی نہیں رکھتے۔

وَٱغۡفِرۡ لِأَبِيٓ إِنَّهُۥ كَانَ مِنَ ٱلضَّآلِّينَ ﴿86﴾ وَلَا تُخۡزِنِي يَوۡمَ يُبۡعَثُونَ ﴿87﴾ يَوۡمَ لَا يَنفَعُ مَالٞ وَلَا بَنُونَ ﴿88﴾ إِلَّا مَنۡ أَتَى ٱللَّهَ بِقَلۡبٖ سَلِيمٖ ﴿89﴾

سورۃ الشعراء آیت 87

اور میرے باپ کو بخش دے بلا شبہ وہ گمراہوں میں سے ہے۔ اور جس دن لوگ (دوبارہ) اٹھائے جائیں گے اس دن مجھے رسوا نہ کرنا۔ جس دن نہ تو مال فائدہ دے گا اور نہ ہی اولاد۔ مگر جو اللہ کے پاس قلبِ سلیم (یعنی منجھا ہوا سلامتی والا مسلمان دل) لے کر آیا۔

https://quranexcel.com

سَيَقُولُ لَكَ ٱلْمُخَلَّفُونَ مِنَ ٱلْأَعْرَابِ شَغَلَتْنَآ أَمْوَٰلُنَا وَأَهْلُونَا فَٱسْتَغْفِرْ لَنَا ۚ يَقُولُونَ بِأَلْسِنَتِهِم مَّا لَيْسَ فِى قُلُوبِهِمْ ۚ قُلْ فَمَن يَمْلِكُ لَكُم مِّنَ ٱللَّهِ شَيْـًٔا إِنْ أَرَادَ بِكُمْ ضَرًّا أَوْ أَرَادَ بِكُمْ نَفْعًۢا ۚ بَلْ كَانَ ٱللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرًۢا ﴿11﴾

سورۃ الفتح آیت 11

جو بدوی (سفر تبوک میں) پیچھے رہ گئے تھے وہ عنقریب کہیں گے کہ ہمارے مال اور اہل و عیال نے ہمیں مشغول رکھا پس ہمارے لئے (اللہ سے) بخشش کی دعا کرو!۔ وہ اپنی زبانوں سے ایسی بات کہتے ہیں جو ان کے دلوں میں نہیں ہے۔ کہہ دو کہ اگر وہ تمہیں نقصان پہنچانا چاہے یا تمہیں نفع دینا چاہے تو کون ہے جو اللہ کے مقابل تمہارے لئے کسی شے کا بھی اختیار رکھتا ہے؟۔ بلکہ تم جو کچھ کرتے ہو اللہ اس سے اچھی طرح باخبر ہے۔

ٱعْلَمُوٓا۟ أَنَّمَا ٱلْحَيَوٰةُ ٱلدُّنْيَا لَعِبٌ وَلَهْوٌ وَزِينَةٌ وَتَفَاخُرٌۢ بَيْنَكُمْ وَتَكَاثُرٌ فِى ٱلْأَمْوَٰلِ وَٱلْأَوْلَٰدِ ۖ كَمَثَلِ غَيْثٍ أَعْجَبَ ٱلْكُفَّارَ نَبَاتُهُۥ ثُمَّ يَهِيجُ فَتَرَىٰهُ مُصْفَرًّا ثُمَّ يَكُونُ حُطَٰمًا ۖ وَفِى ٱلْـَٔاخِرَةِ عَذَابٌ شَدِيدٌ وَمَغْفِرَةٌ مِّنَ ٱللَّهِ وَرِضْوَٰنٌ ۚ وَمَا ٱلْحَيَوٰةُ ٱلدُّنْيَآ إِلَّا مَتَٰعُ ٱلْغُرُورِ ﴿20﴾ سَابِقُوٓا۟ إِلَىٰ مَغْفِرَةٍ مِّن رَّبِّكُمْ وَجَنَّةٍ عَرْضُهَا كَعَرْضِ

سَابِقُوٓاْ إِلَىٰ مَغۡفِرَةٖ مِّن رَّبِّكُمۡ وَجَنَّةٍ عَرۡضُهَا كَعَرۡضِ ٱلسَّمَآءِ وَٱلۡأَرۡضِ أُعِدَّتۡ لِلَّذِينَ ءَامَنُواْ بِٱللَّهِ وَرُسُلِهِۦۚ ذَٰلِكَ فَضۡلُ ٱللَّهِ يُؤۡتِيهِ مَن يَشَآءُۚ وَٱللَّهُ ذُو ٱلۡفَضۡلِ ٱلۡعَظِيمِ ﴿21﴾

سورۃالحدید آیت ۲۰۔۲۱

اور خوب جان رکھو کہ دنیا کی زندگی محض کھیل تماشہ۔ظاہری زیب وزینت۔باہمی فخر وستائش۔ اور مال واولاد میں ایک دوسرے سے آگے بڑھ جانے کی خواہش ہے۔(اس کی مثال ایسی ہے) جیسے بارش کہ اس سے (پیداشدہ) کھیتی کسانوں کو خوش کر دیتی ہے پھر وہ خشک ہو جاتی ہے پھر تم اسے زرد پڑتے ہوئے بھی دیکھتے ہو۔پھر چوراچورا ہو جاتی ہے۔اور آخرت میں سخت عذاب بھی ہے اور اللہ کی طرف سے بخشش اور خوشنودی بھی ہے۔اور دنیا کی زندگی تو محض دھوکے کے سامان کے علاوہ کچھ بھی نہیں۔(اے بندو!) اپنے رب کی مغفرت اور اس جنت کی طرف ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کی کوشش میں لپکو جس کی چوڑائی آسمان وزمین کی چوڑائی کے برابر ہے جو ان لوگوں کے لئے تیار کی گئی ہے جو اللہ اور اس کے رسولوں پر ایمان لائیں۔اور یہ اللہ کا فضل ہے جسے چاہتا ہے عطا کر دیتا ہے اور اللہ بڑے ہی فضل وکرم والا ہے۔

ٱتَّخَذُوٓاْ أَيۡمَٰنَهُمۡ جُنَّةٗ فَصَدُّواْ عَن سَبِيلِ ٱللَّهِ فَلَهُمۡ عَذَابٞ مُّهِينٞ ﴿16﴾ لَّن تُغۡنِيَ عَنۡهُمۡ أَمۡوَٰلُهُمۡ وَلَآ أَوۡلَٰدُهُم مِّنَ ٱللَّهِ شَيۡـٔٗاۚ أُوْلَٰٓئِكَ أَصۡحَٰبُ ٱلنَّارِۖ هُمۡ فِيهَا

https://quranexcel.com

خَٰلِدُونَ﴿17﴾ يَوْمَ يَبْعَثُهُمُ ٱللَّهُ جَمِيعًا فَيَحْلِفُونَ لَهُۥ كَمَا يَحْلِفُونَ لَكُمْ ۖ وَيَحْسَبُونَ أَنَّهُمْ عَلَىٰ شَىْءٍ ۚ أَلَآ إِنَّهُمْ هُمُ ٱلْكَٰذِبُونَ﴿18﴾ ٱسْتَحْوَذَ عَلَيْهِمُ ٱلشَّيْطَٰنُ فَأَنسَىٰهُمْ ذِكْرَ ٱللَّهِ ۚ أُو۟لَٰٓئِكَ حِزْبُ ٱلشَّيْطَٰنِ ۚ أَلَآ إِنَّ حِزْبَ ٱلشَّيْطَٰنِ هُمُ ٱلْخَٰسِرُونَ﴿19﴾ إِنَّ ٱلَّذِينَ يُحَآدُّونَ ٱللَّهَ وَرَسُولَهُۥٓ أُو۟لَٰٓئِكَ فِى ٱلْأَذَلِّينَ﴿20﴾

سورۃ المجادلۃ آیت 16

انہوں نے اپنی قسموں کو ڈھال بنا رکھا ہے پھر (لوگوں کو) اللہ کی راہ سے روکتے ہیں پس ان کے لئے ذلت کا عذاب ہے۔ ان کے مال اور ان کی اولاد انہیں اللہ (کے عذاب) سے بچانے میں ذرا بھی کام نہیں آئیں گے۔ یہ لوگ اہل دوزخ ہیں اسی میں ہمیشہ ہمیش رہیں گے۔ جس دن اللہ ان سب کو (بروزِ قیامت) اٹھائے گا تو جس طرح تمہارے سامنے قسمیں کھاتے ہیں اسی طرح وہ اس (اللہ جل شانہ) کے سامنے بھی قسمیں کھائیں گے اور سمجھیں خیال کریں گے کہ بیشک وہ کسی شے پر (یعنی بچ نکلنے کی دلیل پر) ہیں۔ خبردار! ۔ یہ لوگ البتہ بالکل جھوٹے ہیں۔ شیطان نے ان پر غلبہ حاصل کر لیا ہے اور اس نے انہیں اللہ کی یاد یکسر بھلا دی ہے۔ یہ لوگ شیطان کا لشکر ہیں سن رکھو! ۔ بلاشبہ شیطانی لشکر ہی خسارہ اٹھانے والا ہے۔ البتہ جو لوگ اللہ اور اس کے رسول کی مخالفت کرتے ہیں وہ نہایت ذلیل ہونے والے ہیں۔

يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُواْ لَا تُلۡهِكُمۡ أَمۡوَٰلُكُمۡ وَلَآ أَوۡلَٰدُكُمۡ عَن ذِكۡرِ ٱللَّهِۚ وَمَن يَفۡعَلۡ ذَٰلِكَ فَأُوْلَٰٓئِكَ هُمُ ٱلۡخَٰسِرُونَ ﴿9﴾ وَأَنفِقُواْ مِن مَّا رَزَقۡنَٰكُم مِّن قَبۡلِ أَن يَأۡتِيَ أَحَدَكُمُ ٱلۡمَوۡتُ فَيَقُولَ رَبِّ لَوۡلَآ أَخَّرۡتَنِيٓ إِلَىٰٓ أَجَلٖ قَرِيبٖ فَأَصَّدَّقَ وَأَكُن مِّنَ ٱلصَّٰلِحِينَ ﴿10﴾ وَلَن يُؤَخِّرَ ٱللَّهُ نَفۡسًا إِذَا جَآءَ أَجَلُهَاۚ وَٱللَّهُ خَبِيرُۢ بِمَا تَعۡمَلُونَ ﴿11﴾ ع2

سورۃ المنافقون آیت 9

اے ایمان والو!۔ تمہارا مال اور تمہاری اولاد تمہیں اللہ کی یاد سے غافل نہ کردے اور جو ایسا کریں گے تو وہی لوگ خسارہ اٹھانے والے ہیں۔ اور جو رزق ہم نے تمہیں دیا ہے اس میں سے اس سے قبل خرچ کرلو کہ تم میں سے کسی کو موت آجائے اور پھر وہ کہے کہ اے میرے رب!۔ تو نے کیوں نہ مجھے تھوڑی سی مہلت اور دے دی کہ میں صدقہ و خیرات کرلیتا اور صالحین بندوں میں سے ہو جاتا۔ اور جب کسی کی موت آجاتی ہے تو اللہ اسے ہرگز مہلت نہیں دیتا۔ اور اللہ اچھی طرح باخبر ہے جو کچھ تم کرتے ہو۔

إِنَّ رَبَّكَ هُوَ أَعۡلَمُ بِمَن ضَلَّ عَن سَبِيلِهِۦ وَهُوَ أَعۡلَمُ بِٱلۡمُهۡتَدِينَ ﴿7﴾ فَلَا تُطِعِ ٱلۡمُكَذِّبِينَ ﴿8﴾ وَدُّواْ لَوۡ تُدۡهِنُ فَيُدۡهِنُونَ ﴿9﴾ وَلَا تُطِعۡ كُلَّ حَلَّافٖ مَّهِينٍ ﴿10﴾ لا هَمَّازٖ

https://quranexcel.com

مَّشَّآءٍۭ بِنَمِيمٍ﴿11﴾لا مَّنَّاعٍ لِّلْخَيْرِ مُعْتَدٍ أَثِيمٍ﴿12﴾لا عُتُلٍّۭ بَعْدَ ذَٰلِكَ زَنِيمٍ﴿13﴾لا أَن كَانَ ذَا مَالٍ وَبَنِينَ﴿14﴾ط إِذَا تُتْلَىٰ عَلَيْهِ ءَايَٰتُنَا قَالَ أَسَٰطِيرُ ٱلْأَوَّلِينَ﴿15﴾ سَنَسِمُهُۥ عَلَى ٱلْخُرْطُومِ﴿16﴾

سورۃ القلم آیت ۷ تا ۱۶

بلاشبہ تمہارا رب اچھی طرح جانتا ہے کہ کون اس کے راستے سے بھٹکا ہوا ہے؟۔اور وہ انہیں بھی جانتا ہے جو سیدھے راستے پر چلنے والے ہیں۔ پس تم جھٹلانے والوں کا کہانہ مان لینا۔ یہ لوگ چاہتے ہیں کہ تم نرمی اختیار کرو تو یہ بھی (مخالفت میں) ڈھیلے ہو جائیں۔اور کسی ایسے شخص کے کہے میں نہ آجانا جو زیادہ قسمیں کھانے والا بے وقعت ذلیل ہے۔جو بڑی نکتہ چینی کرنے والا چلتا پھرتا چغل خور ہے۔کارِ خیر سے روکنے والا حد سے بڑھ جانے والا بدکار ہے۔ سخت مزاج ہے اور اس کے علاوہ بدذات بھی ہے۔اس بناپر کہ وہ مالدار اور اولاد والا ہے!۔جب اس کو ہماری آیتیں پڑھ کر سنائی جاتی ہیں تو کہتا ہے کہ یہ تو پرانے لوگوں کے قصے کہانیاں ہیں۔ عنقریب ہم اس کی ناک پر داغیں گے۔

وَإِنِّى كُلَّمَا دَعَوْتُهُمْ لِتَغْفِرَ لَهُمْ جَعَلُوٓا۟ أَصَٰبِعَهُمْ فِىٓ ءَاذَانِهِمْ وَٱسْتَغْشَوْا۟ ثِيَابَهُمْ وَأَصَرُّوا۟ وَٱسْتَكْبَرُوا۟ ٱسْتِكْبَارًا﴿7﴾ج ثُمَّ إِنِّى دَعَوْتُهُمْ جِهَارًا﴿8﴾لا ثُمَّ إِنِّىٓ أَعْلَنتُ لَهُمْ وَأَسْرَرْتُ لَهُمْ إِسْرَارًا﴿9﴾لا فَقُلْتُ ٱسْتَغْفِرُوا۟ رَبَّكُمْ إِنَّهُۥ كَانَ غَفَّارًا﴿10﴾لا يُرْسِلِ

https://quranexcel.com

ٱلسَّمَآءَ عَلَيۡكُم مِّدۡرَارٗا﴿11﴾لا وَيُمۡدِدۡكُم بِأَمۡوَٰلٖ وَبَنِينَ وَيَجۡعَل لَّكُمۡ جَنَّٰتٖ وَيَجۡعَل لَّكُمۡ أَنۡهَٰرٗا﴿12﴾ط مَّا لَكُمۡ لَا تَرۡجُونَ لِلَّهِ وَقَارٗا﴿13﴾ج

سورۃ نوح آیت ۷ تا ۱۳

اور البتہ جب بھی میں نے انہیں دعوت دی کہ (توبہ کرلیں اور) تُو ان کو معاف کر دے تو انہوں نے اپنی انگلیاں اپنے کانوں میں دے ڈالیں اور کپڑے اوپر لپیٹ لئے اور ہٹ دھرمی پر اتر آئے اور بڑا تکبر کرتے رہے۔ پھر میں نے ان کو بلند آواز سے بھی دعوت دی۔ پھر میں ان کو اعلانیہ بھی اور چپکے چپکے بھی ہر طرح سمجھاتا رہا۔ پس میں کہتا رہا کہ اپنے رب سے معافی مانگ لو بلاشبہ وہ بڑا معاف کرنے والا ہے۔ وہ تم پر آسمان سے موسلا دھار بارش برسائے گا۔ اور مال اور اولاد سے تمہاری مدد کرے گا اور تمہارے لئے باغات اگا دے گا اور ان میں تمہارے لئے نہریں جاری کر دے گا۔ تم کو کیا ہو گیا ہے کہ تم اللہ کے وقار و عظمت کا ذرا بھی پاس نہیں رکھتے۔

قَالَ نُوحٞ رَّبِّ إِنَّهُمۡ عَصَوۡنِي وَٱتَّبَعُواْ مَن لَّمۡ يَزِدۡهُ مَالُهُۥ وَوَلَدُهُۥٓ إِلَّا خَسَارٗا﴿21﴾ج وَمَكَرُواْ مَكۡرٗا كُبَّارٗا﴿22﴾ج وَقَالُواْ لَا تَذَرُنَّ ءَالِهَتَكُمۡ وَلَا تَذَرُنَّ وَدّٗا وَلَا سُوَاعٗا وَلَا يَغُوثَ وَيَعُوقَ وَنَسۡرٗا﴿23﴾ج وَقَدۡ أَضَلُّواْ كَثِيرٗاۖ وَلَا تَزِدِ ٱلظَّٰلِمِينَ إِلَّا ضَلَٰلٗا﴿24﴾ مِّمَّا خَطِيٓـَٔاتِهِمۡ أُغۡرِقُواْ فَأُدۡخِلُواْ نَارٗا فَلَمۡ يَجِدُواْ لَهُم مِّن دُونِ ٱللَّهِ أَنصَارٗا﴿25﴾

https://quranexcel.com

سورۃ نوح آیت ۲۱ تا ۲۵

نوحؑ نے دعا کی کہ اے میرے رب!۔ یقیناً ان لوگوں نے میری نافرمانی کردی اور ان (بڑے) لوگوں کے تابع ہو گئے جن کے مال واولاد نے ان کے خسارے میں اضافہ ہی کیا ہے۔ اور وہ (میرے خلاف) بڑی بڑی چالیں بھی چلتے رہے۔ اور (سرِعام) کہنے لگے کہ اپنے معبودوں کو ہر گز نہ چھوڑنا۔ اور وَد کو۔ اور نہ سواع کو۔ اور نہ یغوث۔ اور یعوق۔ اور نسر کو ہر گز ترک نہ کر دینا۔ اور یقیناً انہوں نے بہت سارے لوگوں کو گمراہ کر دیا تو بھی ان میں گمراہی کے سوا اور کسی چیز میں اضافہ نہ کرنا۔ پھر (آخر) وہ اپنی خطاؤں کی وجہ سے غرق کر دیئے گئے پھر آگ میں ڈال دیئے گئے پس انہوں نے اللہ (کے عذاب) سے بچانے والا کوئی بھی مددگار نہ پایا۔

مصیبت و رنج والم اور آسائش وخوشی و مسرت کے لحاظ ترتیب دی گئی آیات درج ذیل ہیں۔

يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُواْ شَهَٰدَةُ بَيْنِكُمْ إِذَا حَضَرَ أَحَدَكُمُ ٱلْمَوْتُ حِينَ ٱلْوَصِيَّةِ ٱثْنَانِ ذَوَا عَدْلٍ مِّنكُمْ أَوْ ءَاخَرَانِ مِنْ غَيْرِكُمْ إِنْ أَنتُمْ ضَرَبْتُمْ فِى ٱلْأَرْضِ فَأَصَٰبَتْكُم مُّصِيبَةُ ٱلْمَوْتِ ۚ تَحْبِسُونَهُمَا مِنۢ بَعْدِ ٱلصَّلَوٰةِ فَيُقْسِمَانِ بِٱللَّهِ إِنِ ٱرْتَبْتُمْ لَا نَشْتَرِى بِهِۦ ثَمَنًا وَلَوْ كَانَ ذَا قُرْبَىٰ ۙ وَلَا نَكْتُمُ شَهَٰدَةَ ٱللَّهِ إِنَّآ إِذًا لَّمِنَ ٱلْـَٔاثِمِينَ ﴿106﴾

سورۃ المائدۃ آیت 106

اے ایمان والو! ۔جب تم میں سے کسی پر موت کا وقت آ پہنچے تو وصیت کے وقت تم میں سے دو معتبر دیندار آدمی گواہ بنالئے جائیں خواہ دو شخص تم میں سے یا غیر لوگوں میں سے ہوں۔ یا اگر تم سفر کر رہے ہو اور تم پر موت کی مصیبت واقع ہو (اور مسلمان گواہ نہ مل سکیں) تو کسی دوسرے مذہب کے دو (شخص) گواہ بنالو۔ اگر تمہیں ان گواہوں کے بارے کچھ شک ہو تو ان کو نماز کے بعد روک لو اور یہ دونوں اللہ کی قسمیں کھائیں کہ اس گواہی کے بدلے مال وزر نہیں لینے والے اگرچہ رشتہ داری ہی کیوں نہ ہو۔ اور نہ ہی ہم اللہ کی گواہی کو چھپائیں گے اگر ایسا کریں تو یقیناً ہم سخت گنہگاروں میں سے ہوں گے۔

اللہ جل جلالہ کا ارشاد ہے کہ قیامت کے آنے والے اس بڑے عذاب سے پہلے ہم چھوٹے چھوٹے عذاب ضرور دیتے ہیں کہ شاید ناشکرے لوگ اپنی باغیانہ روش سے باز آ جائیں۔

وَلَنُذِيقَنَّهُم مِّنَ ٱلْعَذَابِ ٱلْأَدْنَىٰ دُونَ ٱلْعَذَابِ ٱلْأَكْبَرِ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُونَ ﴿21﴾ وَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّن ذُكِّرَ بِـَٔايَٰتِ رَبِّهِۦ ثُمَّ أَعْرَضَ عَنْهَآ ۚ إِنَّا مِنَ ٱلْمُجْرِمِينَ مُنتَقِمُونَ ﴿22﴾ ع2

سورۃ السجدۃ آیت 21

اور البتہ ہم انہیں (قیامت کے اس) بڑے عذاب سے پہلے چھوٹے عذاب کا مزہ بھی ضرور چکھاتے ہیں شاید کہ وہ (اپنی باغیانہ روش سے) واپس آ جائیں۔ اور اس شخص سے بڑا ظالم کون ہوگا جس کو اس کے رب کی آیات سے نصیحت کی جائے پھر وہ ان کو نظرانداز کر دے۔ بیشک ہم (ایسے) مجرموں سے انتقام لینے والے ہیں۔

درج ذیل آیات سے اس بات کی بھی وضاحت ہو جاتی ہے۔ کہ اللہ جل جلالہ کسی کو خوشی و عزت دے کے آزماتا ہے کہ بندہ میرا شکر گزار رہتا ہے یا اتراتے ہوئے اللہ کو نظرانداز کر دیتا ہے۔ اور کسی کو تنگی و مصیبت میں ڈال کے آزماتا ہے۔ کہ صبر جیسی نعمت کا سہارا لیتا ہے یا بے صبرا بن کر شکوہ شکایت کرنا شروع کر دیتا ہے۔ تھوڑا غور کرو تو پر مسرت آزمائش غمی و مصیبت والی آزمائش سے زیادہ سخت ہوتی ہے۔ کیونکہ تنگی میں تو انسان کسی نہ کسی طرح اللہ کو یاد کر ہی لیتا ہے اور خوشی کے لمحات میں اللہ کو یکسر بھول جاتا ہے۔ خوش قسمت ہیں وہ لوگ جو دونوں طرح کی آزمائش میں اللہ کو یاد رکھتے ہیں۔ ایسے لوگوں کو ہی اللہ کا قرب اور اس کی رضا نصیب ہو جاتی ہے۔ جب کہ ہر گز نہیں کہہ کر انسان کو جتلایا گیا ہے کہ اللہ کے قرب و رضا کو بالکل اہمیت نہ دینے والے اکثر ایسے ہوتے ہیں جو یتیم کا اکرام نہیں کرتے۔ نہ ہی مسکین کو کھانا کھلانے کی باہم ترغیب دیتے ہیں۔ میراث کا سارا مال ہڑپ کر جاتے ہیں۔ ہمارے معاشرے کا تو یہ حال ہے کہ میراث کے معاملے میں بہنوں کو بالکل

فراموش کر دیتے ہیں۔اور مال و دولت سے بہت زیادہ محبت کرتے ہیں۔ غرض اور بھی بہت سی برائیاں اسی کے باعث جنم لیتی ہیں۔

اللہ جل شانہ پر مضبوط ایمان کا تقاضا ہے کہ انسان کسی طرح بھی ڈانواں ڈول اور متزلزل نہ ہو۔ ہر حال میں اللہ پر ایمان اور بھروسہ قائم رکھے۔انسان کو متزلزل کرنے والے اس کے دشمن کوئی اور نہیں بلکہ مال اولاد اور بیویاں ہیں۔یہی آزمائش کا ایسا ذریعہ ہیں کہ بھٹک جانے کا سامان بہم مہیا کرتے ہیں۔ان کی محبت میں انسان کا اللہ سے دوری کا امکان بڑھ جاتا ہے۔جب کہ اس رحیم و کریم کو حالات وواقعات کی پوری طرح سے آگاہی ہوتی ہے۔جو بھی اللہ پر پکا بھروسہ کرتا ہے۔اللہ تعالیٰ اسے مشکل سے مشکل حالات میں بھی کوئی آسان اور صحیح راستہ سجھا دیتے ہیں۔اور جو اللہ پر بھروسہ نہیں رکھتا اس کے لئے مشکلات مزید بڑھ جاتی ہیں۔

درج ذیل آیات میں آسائش و مصیبت کے لحاظ سے استعمال کئے گئے الفاظ یا پھر کچھ جملے اس طرح اجاگر کر دیئے گئے ہیں تاکہ سمجھنے سمجھانے میں سہولت رہے۔

وَلَقَدْ أَرْسَلْنَآ إِلَىٰٓ أُمَمٍ مِّن قَبْلِكَ فَأَخَذْنَٰهُم بِٱلْبَأْسَآءِ وَٱلضَّرَّآءِ لَعَلَّهُمْ يَتَضَرَّعُونَ ﴿42﴾ فَلَوْلَآ إِذْ جَآءَهُم بَأْسُنَا تَضَرَّعُوا۟ وَلَٰكِن قَسَتْ قُلُوبُهُمْ وَزَيَّنَ لَهُمُ ٱلشَّيْطَٰنُ مَا كَانُوا۟ يَعْمَلُونَ ﴿43﴾ فَلَمَّا نَسُوا۟ مَا ذُكِّرُوا۟ بِهِۦ فَتَحْنَا عَلَيْهِمْ أَبْوَٰبَ

كُلِّ شَىْءٍ حَتَّىٰٓ إِذَا فَرِحُوا۟ بِمَآ أُوتُوٓا۟ أَخَذْنَٰهُم بَغْتَةً فَإِذَا هُم مُّبْلِسُونَ ﴿44﴾ فَقُطِعَ دَابِرُ ٱلْقَوْمِ ٱلَّذِينَ ظَلَمُوا۟ ۚ وَٱلْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ ٱلْعَٰلَمِينَ ﴿45﴾

سورۃ الانعام آیت ۴۲ تا ۴۵

اور البتہ یقیناً ہم نے تجھ سے پہلے بہت سی امتوں کی طرف رسول بھیجے پھر (ان کی نافرمانیوں کے باعث) ہم نے ان کو تنگدستی اور تکلیفوں میں مبتلا کر دیا تاکہ وہ عجز و انکساری کریں۔ پھر جب ان کے پاس ہماری طرف سے عذاب آیا تو انہوں نے آخر کیوں عاجزی و انکساری اختیار نہیں کی بلکہ ان کے دل تو اور بھی سخت ہو گئے؟۔ اور وہ جو کام کرتے تھے شیطان ان کو (ان کے سامنے) بڑے ہی اچھے کر کے دکھاتا رہتا تھا۔ پھر جب وہ اس نصیحت کو جو ان کو کی گئی تھی بھول گئے تو ہم نے بھی ان پر ہر چیز کے دروازے کھول دیئے۔ یہاں تک کہ جب وہ ان کو عطا کردہ چیزوں سے خوب خوشی خوشی اترانے لگے تو اچانک ہم نے ان کو پکڑ لیا پھر اس وقت وہ مایوس ہو کر رہ گئے۔ پس ان ظالم لوگوں کی جڑ کاٹ دی گئی۔ اور سب طرح کی تعریف تو اللہ ہی کے لئے ہے جو سارے جہانوں کا رب ہے۔

وَمَآ أَرْسَلْنَا فِى قَرْيَةٍ مِّن نَّبِىٍّ إِلَّآ أَخَذْنَآ أَهْلَهَا بِٱلْبَأْسَآءِ وَٱلضَّرَّآءِ لَعَلَّهُمْ يَضَّرَّعُونَ ﴿94﴾ ثُمَّ بَدَّلْنَا مَكَانَ ٱلسَّيِّئَةِ ٱلْحَسَنَةَ حَتَّىٰ عَفَوا۟ وَّقَالُوا۟ قَدْ مَسَّ ءَابَآءَنَا ٱلضَّرَّآءُ وَٱلسَّرَّآءُ فَأَخَذْنَٰهُم بَغْتَةً وَهُمْ لَا يَشْعُرُونَ ﴿95﴾ وَلَوْ أَنَّ أَهْلَ

https://quranexcel.com

ٱلْقُرَىٰٓ ءَامَنُواْ وَٱتَّقَوْاْ لَفَتَحْنَا عَلَيْهِم بَرَكَٰتٍ مِّنَ ٱلسَّمَآءِ وَٱلْأَرْضِ وَلَٰكِن كَذَّبُواْ فَأَخَذْنَٰهُم بِمَا كَانُواْ يَكْسِبُونَ ﴿96﴾

سورۃ الأعراف آیت ۹۴ تا ۹۶

اور ہم نے جب بھی کسی بستی میں کوئی نبی بھیجا۔ تو (نبی کی تکذیب وانکار پر) وہاں کے رہنے والے باشندوں کو دکھوں اور مصیبتوں میں مبتلا کر دیا تاکہ وہ عاجزی وانکساری کریں۔ پھر (ان کے مسلسل انکار پر) ہم نے ان کی بدحالی کو خوش حالی سے بدل دیا یہاں تک کہ (مال واولاد میں) خوب پھلے پھولے تو کہنے لگے کہ ہمارے بڑوں کو بھی یوں ہی رنج وراحت پہنچتا رہا ہے پھر ایک دم سے ہم نے انہیں پکڑ لیا کہ انہیں اس کا شعور تک نہ ہو سکا۔ اور اگر ان بستیوں والے بھی ایمان لے آتے اور متقی بن جاتے تو ہم ان پر آسمان اور زمین سے نعمتوں و برکتوں کے دروازے کھول دیتے مگر انہوں نے تو تکذیب کر دی۔ پس ان کے اعمال کی پاداش میں ہم نے بھی انہیں پکڑ لیا۔

وَقَطَّعْنَٰهُمْ فِى ٱلْأَرْضِ أُمَمًا ۖ مِّنْهُمُ ٱلصَّٰلِحُونَ وَمِنْهُمْ دُونَ ذَٰلِكَ ۖ وَبَلَوْنَٰهُم بِٱلْحَسَنَٰتِ وَٱلسَّيِّـَٔاتِ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُونَ ﴿168﴾ فَخَلَفَ مِنۢ بَعْدِهِمْ خَلْفٌ وَرِثُواْ ٱلْكِتَٰبَ يَأْخُذُونَ عَرَضَ هَٰذَا ٱلْأَدْنَىٰ وَيَقُولُونَ سَيُغْفَرُ لَنَا وَإِن يَأْتِهِمْ عَرَضٌ مِّثْلُهُۥ يَأْخُذُوهُ ۚ أَلَمْ يُؤْخَذْ عَلَيْهِم مِّيثَٰقُ ٱلْكِتَٰبِ أَن لَّا يَقُولُواْ عَلَى ٱللَّهِ إِلَّا ٱلْحَقَّ

وَدَرَسُواْ مَا فِيهِ ۗ وَٱلدَّارُ ٱلۡأٓخِرَةُ خَيۡرٞ لِّلَّذِينَ يَتَّقُونَ ۗ أَفَلَا تَعۡقِلُونَ ﴿169﴾ وَٱلَّذِينَ يُمَسِّكُونَ بِٱلۡكِتَٰبِ وَأَقَامُواْ ٱلصَّلَوٰةَ إِنَّا لَا نُضِيعُ أَجۡرَ ٱلۡمُصۡلِحِينَ ﴿170﴾

سورۃ الأعراف آیت ۱۶۸ تا ۱۷۰

اور ہم نے ان کو مختلف جماعتوں کی صورت میں ٹکڑے کرکے ملک میں بکھیر دیا بعض تو ان میں سے نیک وصالح ہیں اور بعض کسی اور طرح کے (یعنی جو نیک نہیں ہیں)۔اور ہم نے انہیں آسائشوں اور تکلیفوں (دونوں) طرح سے آزمایا شاید کہ (اللہ کی طرف) رجوع کرلیں۔ پھر ان کے بعد ایسے ناخلف لوگ ان کے جانشین ہوگئے اور کتاب کے وارث بن بیٹھے۔جو (دین فروش ہیں اور) وہ اس ادنیٰ زندگی کا مال و متاع لے لیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ عنقریب ہم بخش دیئے جائیں گے۔ اور اگر ویسا ہی ساز وسامان اور بھی مل جائے تو اس کو بھی لپک کر لے لیں۔کیا ان سے کتاب میں عہد نہیں لیا گیا کہ اللہ پر حق سچ کے علاوہ اور کچھ بھی نہیں کہیں گے؟۔اور انہوں نے جو کچھ اس (کتاب) میں لکھا ہے پڑھا ہوا بھی ہے۔اور آخرت کا گھر تو متقیوں کے لئے بہت بہتر ہے۔کیا پھر تم عقل نہیں رکھتے؟۔اور جو لوگ کتاب کو مضبوط پکڑے ہوئے ہیں اور نماز کی پابندی کرتے ہیں بیشک ہم (ایسے) اصلاح کرنے والوں کا اجر و ثواب ضائع نہیں کرتے۔

إِن تُصِبْكَ حَسَنَةٌ تَسُؤْهُمْ ۖ وَإِن تُصِبْكَ مُصِيبَةٌ يَقُولُوا۟ قَدْ أَخَذْنَآ أَمْرَنَا مِن قَبْلُ وَيَتَوَلَّوا۟ وَّهُمْ فَرِحُونَ ﴿50﴾ قُل لَّن يُصِيبَنَآ إِلَّا مَا كَتَبَ ٱللَّهُ لَنَا هُوَ مَوْلَىٰنَا ۚ وَعَلَى ٱللَّهِ فَلْيَتَوَكَّلِ ٱلْمُؤْمِنُونَ ﴿51﴾

سورۃ التوبۃ آیت ۵۰۔۵۱

اگر تمہیں کوئی آسائش حاصل ہوتی ہے تو ان کو بری لگتی ہے۔اور اگر کوئی مشکل آن پڑتی ہے تو کہتے ہیں کہ ہم نے تو پہلے ہی اپنا معاملہ ٹھیک رکھا ہوا تھا اور خوشیاں مناتے لوٹ جاتے ہیں۔ کہہ دو ہمیں ہر گز کوئی مصیبت نہیں پہنچ سکتی مگر وہی جو اللہ نے ہمارے لئے لکھ دی ہے۔وہی ہمارا مولیٰ ہے اور مومنوں کو تو اللہ پر ہی بھروسہ رکھنا چاہیے۔

وَمَآ أَرْسَلْنَا فِى قَرْيَةٍ مِّن نَّذِيرٍ إِلَّا قَالَ مُتْرَفُوهَآ إِنَّا بِمَآ أُرْسِلْتُم بِهِۦ كَٰفِرُونَ ﴿34﴾ وَقَالُوا۟ نَحْنُ أَكْثَرُ أَمْوَٰلًا وَأَوْلَٰدًا وَمَا نَحْنُ بِمُعَذَّبِينَ ﴿35﴾ قُلْ إِنَّ رَبِّى يَبْسُطُ ٱلرِّزْقَ لِمَن يَشَآءُ وَيَقْدِرُ وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَ ٱلنَّاسِ لَا يَعْلَمُونَ ﴿36﴾ ع4 وَمَآ أَمْوَٰلُكُمْ وَلَآ أَوْلَٰدُكُم بِٱلَّتِى تُقَرِّبُكُمْ عِندَنَا زُلْفَىٰٓ إِلَّا مَنْ ءَامَنَ وَعَمِلَ صَٰلِحًا فَأُو۟لَٰٓئِكَ لَهُمْ جَزَآءُ ٱلضِّعْفِ بِمَا عَمِلُوا۟ وَهُمْ فِى ٱلْغُرُفَٰتِ ءَامِنُونَ ﴿37﴾ وَٱلَّذِينَ يَسْعَوْنَ فِىٓ ءَايَٰتِنَا مُعَٰجِزِينَ أُو۟لَٰٓئِكَ فِى ٱلْعَذَابِ مُحْضَرُونَ ﴿38﴾

https://quranexcel.com

سورۃ سبا آیت ۳۴ تا ۳۸

اور ہم نے جب بھی کسی بستی میں کوئی آگاہ کرنے والا بھیجا تو وہاں کے خوشحال لوگوں نے یہی کہا کہ جو چیز تم دے کر بھیجے گئے ہو البتہ ہم اس کو ماننے والے نہیں۔ اور (یہ بھی) کہنے لگے کہ ہم تو بہت سارا مال و دولت اور اولاد رکھتے ہیں اور ہم عذاب نہیں دیئے جائیں گے۔ کہہ دو کہ بلاشبہ میرا رب جس کے لئے چاہتا ہے روزی کشادہ کر دیتا ہے (اور جس پر چاہتا ہے) تنگ کر دیتا ہے لیکن بہت سارے لوگ نہیں جانتے۔ اور تمہارا مال اور تمہاری اولاد ایسی چیز نہیں کہ تم کو ہمارا مقرب بنا دے۔ مگر (ہمارا مقرب صرف وہ ہے) جو ایمان لائے اور عمل صالح کرتا رہے ایسے ہی لوگوں کو ان کے اعمال کا دگنا صلہ ملے گا اور وہ امن و اطمینان سے بلند و بالا گھروں میں رہیں گے۔ اور جو لوگ ہماری آیتوں کو رَد کرنے کی کوشش کرتے ہیں وہ عذاب میں حاضر کئے جائیں گے۔

مَآ أَصَابَ مِن مُّصِيبَةٍ فِى ٱلْأَرْضِ وَلَا فِىٓ أَنفُسِكُمْ إِلَّا فِى كِتَٰبٍ مِّن قَبْلِ أَن نَّبْرَأَهَآ ۚ إِنَّ ذَٰلِكَ عَلَى ٱللَّهِ يَسِيرٌ ﴿22﴾ ج صلے لِّكَيْلَا تَأْسَوْا۟ عَلَىٰ مَا فَاتَكُمْ وَلَا تَفْرَحُوا۟ بِمَآ ءَاتَىٰكُمْ ۗ وَٱللَّهُ لَا يُحِبُّ كُلَّ مُخْتَالٍ فَخُورٍ ﴿23﴾ لا ٱلَّذِينَ يَبْخَلُونَ وَيَأْمُرُونَ ٱلنَّاسَ بِٱلْبُخْلِ ۗ وَمَن يَتَوَلَّ فَإِنَّ ٱللَّهَ هُوَ ٱلْغَنِىُّ ٱلْحَمِيدُ ﴿24﴾

سورۃ الحدید آیت ۲۲ تا ۲۴

https://quranexcel.com

کوئی بھی مصیبت نہ تو زمین میں اور نہ ہی تمہاری جانوں پر پڑتی ہے قبل اس کے کہ ہم اسے پیدا کریں مگر ایک کتاب میں لکھی ہوتی ہے بیشک یہ بات اللہ کے لئے بہت آسان ہے۔اس لئے کہ جو چیز تم سے کھو جائے اس پر افسوس و غم نہ کرو اور جو کچھ اس (اللہ جل شانہ) نے تمہیں دیا ہو اس پر اترایا نہ کرو۔اور اللہ ہر اِترانے والے شیخی بگھارنے والے کو پسند نہیں کرتا۔جو خود بھی بخل کرتے ہیں اور دوسروں کو بھی بخل کا حکم دیتے ہیں۔اور جو بھی منہ پھیرے تو بیشک اللہ بھی بے پروا حقیقی تعریف کا حقدار ہے۔

مَآ أَصَابَ مِن مُّصِيبَةٍ إِلَّا بِإِذْنِ ٱللَّهِ ۗ وَمَن يُؤْمِنۢ بِٱللَّهِ يَهْدِ قَلْبَهُۥ ۚ وَٱللَّهُ بِكُلِّ شَىْءٍ عَلِيمٌ ﴿11﴾ وَأَطِيعُوا۟ ٱللَّهَ وَأَطِيعُوا۟ ٱلرَّسُولَ ۚ فَإِن تَوَلَّيْتُمْ فَإِنَّمَا عَلَىٰ رَسُولِنَا ٱلْبَلَٰغُ ٱلْمُبِينُ ﴿12﴾ ٱللَّهُ لَآ إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ ۚ وَعَلَى ٱللَّهِ فَلْيَتَوَكَّلِ ٱلْمُؤْمِنُونَ ﴿13﴾ يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوٓا۟ إِنَّ مِنْ أَزْوَٰجِكُمْ وَأَوْلَٰدِكُمْ عَدُوًّا لَّكُمْ فَٱحْذَرُوهُمْ ۚ وَإِن تَعْفُوا۟ وَتَصْفَحُوا۟ وَتَغْفِرُوا۟ فَإِنَّ ٱللَّهَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ﴿14﴾ إِنَّمَآ أَمْوَٰلُكُمْ وَأَوْلَٰدُكُمْ فِتْنَةٌ ۚ وَٱللَّهُ عِندَهُۥٓ أَجْرٌ عَظِيمٌ ﴿15﴾

سورۃ التغابن آیت ۱۱ تا ۱۵

کسی پر کوئی مصیبت نہیں آتی مگر اللہ کے اذن واجازت سے۔اور جو بھی اللہ پر ایمان لے آئے اللہ اس کے دل کو صحیح راستہ دکھادیتا ہے۔اور اللہ کو ہر چیز کا پوری طرح علم ہے۔اور اللہ کا حکم مانو رسول کی اطاعت کرو پھر اگر تم منہ پھیر لوگے تو البتہ (جان رکھو کہ) ہمارے رسول کے ذمے صرف پیغام کا واضح طور پر پہنچادینا ہے۔وہ اللہ ہی ہے جس کے علاوہ کوئی بھی عبادت کے لائق نہیں ہے۔تو ایمان والوں کو چاہیئے کہ اللہ پر ہی بھروسہ رکھیں۔اے ایمان والو!۔البتہ تمہاری بیویوں اور تمہاری اولاد میں سے بعض تمہارے دشمن ہیں پس ان سے (ہوشیار رہو) بچتے رہو۔اور اگر معاف کردو اور درگزر کرلو اور بخش دو تو بلاشبہ اللہ بڑا بخشنے والا نہایت رحم کرنے والا ہے۔بیشک تمہارے مالوں اور تمہاری اولاد میں تو صرف آزمائش ہے۔اور اجرِ عظیم تو اللہ کے پاس ہی ہے۔

ذَرْنِی وَمَنْ خَلَقْتُ وَحِیدًا ﴿11﴾ لا وَجَعَلْتُ لَهُ مَالًا مَّمْدُودًا ﴿12﴾ لا وَبَنِینَ شُهُودًا ﴿13﴾ لا وَمَهَّدتُّ لَهُ تَمْهِیدًا ﴿14﴾ لا ثُمَّ یَطْمَعُ أَنْ أَزِیدَ ﴿15﴾ ق لا كَلَّآ ۖ إِنَّهُ كَانَ لِـَٔایَٰتِنَا عَنِیدًا ﴿16﴾ ط سَأُرْهِقُهُ صَعُودًا ﴿17﴾ ط

سورۃ المدثر آیت ۱۱ تا ۱۷

ہمیں اس شخص سے نمٹ لینے دو جس کو ہم نے اکیلا پیدا کیا۔اور اسے پھلنے پھولنے والا مال وزر دیا۔اور پاس ہی حاضر رہنے والے بیٹے دیئے۔اور ہر طرح کی وسعت مہیا کردی۔پھر بھی خواہش و طمع

https://quranexcel.com

رکھتا ہے کہ اور زیادہ دوں۔ ہر گز نہیں۔ بلاشبہ یہ تو ہماری آیات کا سخت مخالف ہے۔ میں اسے عنقریب (دوزخ کی) سخت گھاٹی پر چڑھاؤں گا۔

فَأَمَّا ٱلْإِنسَٰنُ إِذَا مَا ٱبْتَلَىٰهُ رَبُّهُۥ فَأَكْرَمَهُۥ وَنَعَّمَهُۥ فَيَقُولُ رَبِّىٓ أَكْرَمَنِ ﴿15﴾ وَأَمَّآ إِذَا مَا ٱبْتَلَىٰهُ فَقَدَرَ عَلَيْهِ رِزْقَهُۥ فَيَقُولُ رَبِّىٓ أَهَٰنَنِ ﴿16﴾ كَلَّا ۖ بَل لَّا تُكْرِمُونَ ٱلْيَتِيمَ ﴿17﴾ وَلَا تَحَٰٓضُّونَ عَلَىٰ طَعَامِ ٱلْمِسْكِينِ ﴿18﴾ وَتَأْكُلُونَ ٱلتُّرَاثَ أَكْلًا لَّمًّا ﴿19﴾ وَتُحِبُّونَ ٱلْمَالَ حُبًّا جَمًّا ﴿20﴾

سورۃ الفجر آیت ۱۵ تا ۲۰

لیکن انسان (عجب ہے کہ) جب اس کا رب اسے آزماتا ہے تو اسے عزت دے دیتا اور نعمت بخش دیتا ہے تو وہ (اتراتے ہوئے) کہتا ہے کہ میرے رب نے میری عزت افزائی کی ہے۔ اور جب (دوسری طرح) وہ اس کی روزی اس پر تنگ کر دیتا ہے تو وہ کہنے لگتا ہے کہ میرے رب نے مجھے ذلیل و رسوا کر دیا۔ ہر گز نہیں! بلکہ نہ تو تم لوگ یتیم کا اکرام کرتے ہو۔ اور نہ ہی مسکین کو کھانا کھلانے پر باہم ترغیب دیتے ہو۔ اور میراث کا سارا مال (حلال و حرام سب) سمیٹ کر کھا جاتے ہو۔ اور تم مال و دولت سے کچھ زیادہ ہی محبت کرتے ہو۔

وَٱلَّيۡلِ إِذَا يَغۡشَىٰ ﴿1﴾ لا وَٱلنَّهَارِ إِذَا تَجَلَّىٰ ﴿2﴾ لا وَمَا خَلَقَ ٱلذَّكَرَ وَٱلۡأُنثَىٰٓ ﴿3﴾ لا إِنَّ
سَعۡيَكُمۡ لَشَتَّىٰ ﴿4﴾ ط فَأَمَّا مَنۡ أَعۡطَىٰ وَٱتَّقَىٰ ﴿5﴾ لا وَصَدَّقَ بِٱلۡحُسۡنَىٰ ﴿6﴾ لا فَسَنُيَسِّرُهُۥ
لِلۡيُسۡرَىٰ ﴿7﴾ ط وَأَمَّا مَنۢ بَخِلَ وَٱسۡتَغۡنَىٰ ﴿8﴾ لا وَكَذَّبَ بِٱلۡحُسۡنَىٰ ﴿9﴾ لا فَسَنُيَسِّرُهُۥ
لِلۡعُسۡرَىٰ ﴿10﴾ ط وَمَا يُغۡنِي عَنۡهُ مَالُهُۥٓ إِذَا تَرَدَّىٰٓ ﴿11﴾ ط إِنَّ عَلَيۡنَا لَلۡهُدَىٰ ﴿12﴾ ز صلے
وَإِنَّ لَنَا لَلۡأٓخِرَةَ وَٱلۡأُولَىٰ ﴿13﴾ فَأَنذَرۡتُكُمۡ نَارٗا تَلَظَّىٰ ﴿14﴾ ج لَا يَصۡلَىٰهَآ إِلَّا
ٱلۡأَشۡقَى ﴿15﴾ لا ٱلَّذِي كَذَّبَ وَتَوَلَّىٰ ﴿16﴾ ط وَسَيُجَنَّبُهَا ٱلۡأَتۡقَى ﴿17﴾ لا ٱلَّذِي يُؤۡتِي مَالَهُۥ
يَتَزَكَّىٰ ﴿18﴾ ج وَمَا لِأَحَدٍ عِندَهُۥ مِن نِّعۡمَةٖ تُجۡزَىٰٓ ﴿19﴾ لا إِلَّا ٱبۡتِغَآءَ وَجۡهِ رَبِّهِ
ٱلۡأَعۡلَىٰ ﴿20﴾ ج وَلَسَوۡفَ يَرۡضَىٰ ﴿21﴾ ع1

سورۃ اللیل آیت ۱ تا ۲۱

قسم ہے!۔رات کی جب کہ (دن کو) ڈھانپ لے۔اور دن کی جب وہ روشن ہو جائے۔اور اس کی قسم جس نے نر اور مادہ پیدا کر دیئے۔ بلا شبہ تم لوگوں کی کوششیں مختلف طرح کی ہیں۔تو جس نے (اللہ کی راہ میں) مال دیا اور تقویٰ اختیار کر لیا۔اور ہر بھلائی (یعنی دینِ اسلام) کی تصدیق کر دی۔تو ہم اسے (دین میں) آسانی کی سہولت دیں گے۔اور جس نے بخل کیا اور (اللہ سے) بے پروا بنا رہا۔اور ہر بھلائی (یعنی دینِ اسلام) کی تکذیب کر دی۔تو ہم اسے سختی و برائی میں ہی سہولت دیں گے۔اور اس کا مال اس کے کچھ بھی کام نہ آئے گا جب وہ (جہنم کے) گڑھے میں گرے گا۔ بیشک راہ دکھا دینا ہماری

https://quranexcel.com

ذمہ داری ہے (اس پر چلنا تمہاری ذمہ داری ہے)۔ اور بیشک آخرت اور دنیا ہمارے ہی پاس ہیں۔ پس میں نے تمہیں بھڑکتی ہوئی آگ سے بھی آگاہ کر دیا ہے۔ اس میں وہی داخل ہوگا جو بڑا ہی بد بخت ہے۔ جس نے جھٹلا دیا اور (دینِ حق سے) منہ پھیر لیا۔ اور جو متقی ہوگا وہ اس (آگ) سے بالکل دور رکھا جائے گا۔ جو مال دیتا ہے تاکہ پاک ہو جائے۔ اور اس پر کسی کا کوئی احسان نہیں جس کا بدلہ اتارتا ہو۔ بلکہ وہ تو صرف اپنے اعلیٰ و بالا رب کی خوشنودی چاہتا ہے۔ اور عنقریب وہ اس سے راضی ہو جائے گا۔

فِی ٱلْـَٔاخِرِینَ :۔ آئندہ آنے والوں میں۔

قرآن کریم کی آیات کی وہی تفسیر معتبر ہے جو جمہور علماء میں رائج ہے۔ اور تسلیم کی گئی ہے۔

کچھ دن پہلے کسی صوفی بزرگ کی تقریر سنی۔ جس نے حضرت ابراہیمؑ کی قربانی کے بارے نیچے درج کئے قرآنی الفاظ۔

وَتَرَكْنَا عَلَيْهِ فِى ٱلْـَٔاخِرِينَ۔

اور آئندہ آنے والے لوگوں میں میرا ذکرِ خیر باقی رکھ

کی تاویل کچھ اس طرح سے کی کہ کان کھڑے ہو گئے۔ اور سننے والے اس پر جھوم اٹھے تھے کہ کیا خوب بات کی!۔ جب کہ ایسی بات جمہور علماء میں رائج نہیں ہے۔ یہی الفاظ قرآن میں اور جگہ بھی استعمال ہوئے ہیں۔ بغور دیکھنے پر پتہ چلا کہ ان الفاظ کا ذکر قرآن کریم میں چار جگہ پر ہے۔ اور ایک جگہ حضرت ابراہیمؑ کی طرف سے دعائیہ کلمات کے طور پر کچھ اس طرح سے بیان ہوئے ہیں۔ جیسا کہ سورۃ الشعراء آیت ۸۴ میں ہیں۔

وَٱجْعَل لِّى لِسَانَ صِدْقٍ فِى ٱلْـَٔاخِرِينَ ﴿84﴾

اور آئندہ آنے والے لوگوں میں میرا ذکرِ خیر باقی رکھ چھوڑ۔

جو ہیں تو ذرا مختلف مگر ان کا سیدھا سیدھا تعلق اسی آیت سے جا ملتا ہے۔ حضرت ابراہیمؑ نے اللہ جل شانہ سے جو دعا کی تھی کہ مجھے حکمت و دانائی عطا فرما اور صالحین میں شامل فرما لے۔ اور آئندہ آنے والے لوگوں میں میرا ذکرِ خیر باقی رکھ چھوڑ۔ اور مجھے جنتِ نعیم کے وارثوں میں شامل کر لے۔ دیکھئے آیت

وَٱتْلُ عَلَيْهِمْ نَبَأَ إِبْرَٰهِيمَ ﴿69﴾ م إِذْ قَالَ لِأَبِيهِ وَقَوْمِهِۦ مَا تَعْبُدُونَ ﴿70﴾ قَالُوا۟ نَعْبُدُ
أَصْنَامًا فَنَظَلُّ لَهَا عَٰكِفِينَ ﴿71﴾ قَالَ هَلْ يَسْمَعُونَكُمْ إِذْ تَدْعُونَ ﴿72﴾ لا أَوْ
يَنفَعُونَكُمْ أَوْ يَضُرُّونَ ﴿73﴾ قَالُوا۟ بَلْ وَجَدْنَآ ءَابَآءَنَا كَذَٰلِكَ يَفْعَلُونَ ﴿74﴾ قَالَ
أَفَرَءَيْتُم مَّا كُنتُمْ تَعْبُدُونَ ﴿75﴾ لا أَنتُمْ وَءَابَآؤُكُمُ ٱلْأَقْدَمُونَ ﴿76﴾ ز صلے فَإِنَّهُمْ عَدُوٌّ لِّىٓ
إِلَّا رَبَّ ٱلْعَٰلَمِينَ ﴿77﴾ لا ٱلَّذِى خَلَقَنِى فَهُوَ يَهْدِينِ ﴿78﴾ لا وَٱلَّذِى هُوَ يُطْعِمُنِى
وَيَسْقِينِ ﴿79﴾ لا وَإِذَا مَرِضْتُ فَهُوَ يَشْفِينِ ﴿80﴾ ص لا وَٱلَّذِى يُمِيتُنِى ثُمَّ يُحْيِينِ ﴿81﴾ لا
وَٱلَّذِىٓ أَطْمَعُ أَن يَغْفِرَ لِى خَطِيٓـَٔتِى يَوْمَ ٱلدِّينِ ﴿82﴾ ط رَبِّ هَبْ لِى حُكْمًا
وَأَلْحِقْنِى بِٱلصَّٰلِحِينَ ﴿83﴾ لا وَٱجْعَل لِّى لِسَانَ صِدْقٍ فِى ٱلْـَٔاخِرِينَ ﴿84﴾ لا وَٱجْعَلْنِى
مِن وَرَثَةِ جَنَّةِ ٱلنَّعِيمِ ﴿85﴾ لا

سورۃ الشعراء آیت ۶۹ تا ۸۵

اور انہیں ابراہیمؑ کی خبر بھی سنادو۔ جب اس نے اپنے باپ اور اپنی قوم سے کہا کہ تم کس کی عبادت کرتے ہو۔ وہ کہنے لگے کہ ہم بتوں کی عبادت کرتے ہیں اور ان ہی پر ہمیشہ ہم مجاور رہیں گے۔ (ابراہیمؑ نے) کہا کہ کیا جب تم ان سے دعائیں مانگتے ہو تو کیا وہ تمہاری بات سنتے ہیں؟۔ یا تمہیں کچھ فائدہ دے سکتے ہیں یا نقصان پہنچا سکتے ہیں؟۔ انہوں نے کہا کہ (نہیں) بلکہ ہم نے تو اپنے باپ دادا کو بھی ایسے ہی کرتے پایا ہے۔ (ابراہیمؑ نے) کہا کہ کیا تم نے کبھی غور کیا کہ جن کی تم عبادت کرتے رہے ہو۔ تم بھی

https://quranexcel.com

اور تمہارے پہلے گزرے باپ دادا بھی۔ پس سارے جہانوں کے رب کے علاوہ بیشک وہ سب میرے دشمن ہیں۔ جس نے مجھے پیدا کیا ہے پس وہی مجھے راستہ بھی دکھاتا ہے۔ اور وہ جو مجھے کھلاتا اور پلاتا بھی ہے۔ اور جب میں بیمار ہو جاتا ہوں۔ تو وہی مجھے شفا بھی دیتا ہے۔ اور جو مجھے مارے گا بھی پھر (دوبارہ) زندگی بھی عطا کرے گا۔ اور میں جس سے میں امید رکھتا ہوں کہ قیامت کے دن میری خطائیں بھی معاف کر دے گا۔ اے میرے رب!۔ مجھے حکمت و دانائی عطا فرما اور صالحین میں شامل کر لے۔ اور آئندہ آنے والے لوگوں میں میرا ذکرِ خیر باقی رکھ۔ اور مجھے جنتِ نعیم کے وارثوں میں شامل کر لے۔

اللہ جل شانہ نے ان کی دعا قبول کی اور ان کو حکمت و دانائی عطا فرمائی اور صالحین میں شامل کر لیا۔ اور آئندہ آنے والے لوگوں میں ان کا ذکرِ خیر باقی رکھ چھوڑا۔ اور انہیں جنتِ نعیم کے وارثوں میں بھی شامل کر لیا۔ اور ساتھ میں یہ بھی کہہ دیا کہ ہم نے اس ابراہیمؑ پر اور اسحاقؑ پر برکتیں نازل کیں۔ اور اب ان دونوں کی اولادوں میں احسان کرنے والے بھی ہیں اور اپنے آپ پر کھلم کھلا ظلم کرنے والے بھی موجود ہیں۔

یہاں اس بات کی طرف توجہ دلانا مقصود ہے کہ کچھ لوگ خصوصاً سورۃ الصافات کی آیت نمبر ۱۰۸ ۔وَتَرَكْنَا عَلَيْهِ فِي ٱلْـَٔاخِرِينَ۔ کو حضرت حسینؓ کی جانب کی موڑتے ہوئے دکھائی دیتے ہیں اور یوں کہتے ہیں کہ حضرت ابراہیمؑ کی قربانی ان کی آئندہ نسلوں میں سے کسی کی طرف منتقل کر دی

گئی جو کہ حضرت حسینؓ کی قربانی پر بالکل صادق آتی ہے۔ جس کا مطلب کچھ یوں بنتا ہے کہ اللہ جل شانہ نے حضرت اسماعیلؑ کی قربانی کو حضرت حسینؓ کی قربانی سے بدل دیا۔ جو کہ غلط تاویل و تشبیہ ہے۔ یہ ان لوگوں کی اپنی اختراع ہے۔ تفاسیر کی کتابوں میں اس کا کوئی تذکرہ نہیں ملتا۔ وہاں پر صرف یہ ذکر ملتا ہے کہ اللہ جل شانہ نے حضرت اسماعیلؑ کی جگہ کسی جانور کو قربان ہونے کے لئے بھیج دیا۔ یہ آیت جسے حضرت حسینؓ پر چسپاں کیا جارہا ہے۔ اس کی مزید وضاحت آگے والی آیات میں بھی اس طرح سے ہو جاتی ہے کہ یہی الفاظ دوسرے انبیاء کے لئے بھی استعمال ہوئے ہیں۔

وَقَالَ إِنِّى ذَاهِبٌ إِلَىٰ رَبِّى سَيَهْدِينِ ﴿99﴾ رَبِّ هَبْ لِى مِنَ ٱلصَّٰلِحِينَ ﴿100﴾
فَبَشَّرْنَٰهُ بِغُلَٰمٍ حَلِيمٍ ﴿101﴾ فَلَمَّا بَلَغَ مَعَهُ ٱلسَّعْىَ قَالَ يَٰبُنَىَّ إِنِّىٓ أَرَىٰ فِى ٱلْمَنَامِ
أَنِّىٓ أَذْبَحُكَ فَٱنظُرْ مَاذَا تَرَىٰ ۚ قَالَ يَٰٓأَبَتِ ٱفْعَلْ مَا تُؤْمَرُ ۖ سَتَجِدُنِىٓ إِن شَآءَ
ٱللَّهُ مِنَ ٱلصَّٰبِرِينَ ﴿102﴾ فَلَمَّآ أَسْلَمَا وَتَلَّهُۥ لِلْجَبِينِ ﴿103﴾ وَنَٰدَيْنَٰهُ أَن يَٰٓإِبْرَٰهِيمُ
﴿104﴾ قَدْ صَدَّقْتَ ٱلرُّءْيَآ ۚ إِنَّا كَذَٰلِكَ نَجْزِى ٱلْمُحْسِنِينَ ﴿105﴾ إِنَّ هَٰذَا لَهُوَ ٱلْبَلَٰٓؤُا۟
ٱلْمُبِينُ ﴿106﴾ وَفَدَيْنَٰهُ بِذِبْحٍ عَظِيمٍ ﴿107﴾ وَتَرَكْنَا عَلَيْهِ فِى ٱلْءَاخِرِينَ ﴿108﴾
سَلَٰمٌ عَلَىٰٓ إِبْرَٰهِيمَ ﴿109﴾ كَذَٰلِكَ نَجْزِى ٱلْمُحْسِنِينَ ﴿110﴾ إِنَّهُۥ مِنْ عِبَادِنَا ٱلْمُؤْمِنِينَ
﴿111﴾ وَبَشَّرْنَٰهُ بِإِسْحَٰقَ نَبِيًّا مِّنَ ٱلصَّٰلِحِينَ ﴿112﴾ وَبَٰرَكْنَا عَلَيْهِ وَعَلَىٰٓ إِسْحَٰقَ ۚ
وَمِن ذُرِّيَّتِهِمَا مُحْسِنٌ وَظَالِمٌ لِّنَفْسِهِۦ مُبِينٌ ﴿113﴾

سورۃ الصافات آیت 99

اور اس (ابراہیمؑ) نے کہا میں تو البتہ اپنے رب کی طرف ہی راغب ہوتا ہوں۔ وہ ضرور مجھے راہ دکھائے گا۔ (اور دعا کی) اے میرے رب!۔ مجھے ایسی اولاد عطا فرما جو صالحین میں سے ہو۔ تو ہم نے اس کو ایک حلیم الطبع لڑکے کی خوشخبری دی۔ پھر جب وہ اس کے ساتھ دوڑنے (کی عمر) کو پہنچا تو کہا کہ اے میرے بیٹے!۔ بیشک میں خواب میں دیکھتا ہوں (گویا) کہ تجھے ذبح کر کر رہا ہوں پس دیکھ لے کہ تیری کیا رائے ہے۔ کہا کہ اے میرے ابا جان!۔ جو بھی آپ کو حکم ہوا ہے کر ڈالیں۔ ان شاء اللہ آپ مجھے صبر کرنے والوں میں ہی پائیں گے۔ جب دونوں نے سر تسلیم خم کر دیا اور باپ نے بیٹے کو ماتھے کے بل لٹا دیا۔ تو ہم نے آواز دی کہ اے ابراہیمؑ!۔ یقیناً تم نے خواب کو سچ کر دکھایا۔ بیشک ہم احسان کرنے والوں کو ایسی ہی جزا دیا کرتے ہیں۔ بلاشبہ یہ بڑی صریح و بھاری آزمائش تھی۔ اور ہم نے ایک بڑی قربانی کو اس کا عوض دے دیا۔ اور آئندہ آنے والوں میں ہم نے اس کا ذکر (خیر باقی) رہنے دیا۔ سلام ہو ابراہیمؑ پر۔ احسان کرنے والوں کو ہم ایسا ہی بدلہ دیا کرتے ہیں۔ بیشک وہ ہمارے مومن بندوں میں سے تھا۔ اور ہم نے اسے اسحاقؑ (بیٹے) کی بشارت بھی دی جو صالح بندوں میں سے نبی ہوگا۔ اور ہم نے اس پر اور اسحاقؑ پر برکتیں نازل کیں۔ اور ان دونوں اولاد میں احسان کرنے والے بھی ہیں اور اپنے آپ پر کھلم کھلا ظلم کرنے والے بھی ہیں۔

وہ الفاظ حضرت نوحؑ کے لئے بھی کہے گئے کہ ان کا ذکرِ جمیل آئندہ آنے والی نسلوں میں باقی رکھ چھوڑا

وَلَقَدْ نَادَىٰنَا نُوحٌ فَلَنِعْمَ ٱلْمُجِيبُونَ﴿75﴾ز صلے وَنَجَّيْنَٰهُ وَأَهْلَهُۥ مِنَ ٱلْكَرْبِ ٱلْعَظِيمِ﴿76﴾ز صلے وَجَعَلْنَا ذُرِّيَّتَهُۥ هُمُ ٱلْبَاقِينَ﴿77﴾ز صلے وَتَرَكْنَا عَلَيْهِ فِى ٱلْءَاخِرِينَ﴿78﴾ز صلے

سورۃ الصافات آیت ۷۵ تا ۷۸

اور البتہ یقیناً نوحؑ نے ہم سے دعا کی پھر (دیکھ لو کہ ہم) کیسے بہترین دعائیں قبول کرنے والے ہیں۔ اور ہم نے اسے اور اس کے گھر والوں کو بڑی مصیبت سے نجات دیدی۔ اور ان ہی کی اولاد کو ہم نے باقی رہنے والا بنادیا۔ اور آئندہ آنے والوں میں ہم نے اس کا ذکر (جمیل باقی) رکھ چھوڑا۔

پھر وہی الفاظ حضرت موسیٰؑ اور حضرت ہارون کے لئے بھی استعمال کئے گئے فرق صرف یہ ہے کہ عَلَيْهِ کی بجائے عَلَيْهِمَا کے الفاظ استعمال کئے گئے۔ کیونکہ اس آیت میں دونوں کے بارے بات کی گئی۔ کہ ان دونوں کا بھی ذکرِ خیر آئندہ آنے والے لوگوں میں باقی رکھ چھوڑا۔

وَلَقَدْ مَنَنَّا عَلَىٰ مُوسَىٰ وَهَٰرُونَ﴿114﴾ج وَنَجَّيْنَٰهُمَا وَقَوْمَهُمَا مِنَ ٱلْكَرْبِ ٱلْعَظِيمِ﴿115﴾ج وَنَصَرْنَٰهُمْ فَكَانُوا۟ هُمُ ٱلْغَٰلِبِينَ﴿116﴾ج وَءَاتَيْنَٰهُمَا ٱلْكِتَٰبَ ٱلْمُسْتَبِينَ﴿117﴾ج وَهَدَيْنَٰهُمَا ٱلصِّرَٰطَ ٱلْمُسْتَقِيمَ﴿118﴾ج وَتَرَكْنَا عَلَيْهِمَا فِى ٱلْءَاخِرِينَ﴿119﴾لا

سورۃ الصافات آیت ۱۱۴ تا ۱۱۹

اور البتہ یقیناً ہم نے موسیٰؑ اور ہارونؑ پر بھی احسان کیے۔ اور ہم نے ان دونوں کو اور ان کی قوم کو بڑے کرب سے نجات دیدی۔ اور ہم نے ان کی نصرت و مدد کی جس کے سبب وہ غالب رہے۔ اور ان دونوں کو ہم نے وضاحت بھری کتاب عنایت کی۔ اور ان دونوں کی سیدھے راستے کی طرف رہنمائی کردی۔ اور آئندہ آنے والوں میں ان دونوں کا ذکر (خیر باقی) رہنے دیا۔

جب کہ یہ الفاظ حضرت الیاسؑ کے لئے بھی استعمال ہوئے کہ ان کا ذکرِ خیر بھی آئندہ آنے والے لوگوں میں باقی رکھا۔ جس سے آپ خود اندازہ لگا سکتے ہیں کہ۔ وَتَرَكْنَا عَلَيْهِ فِى ٱلْـَٔاخِرِينَ کو حضرت حسینؓ کی جانب کی موڑنے میں کہاں تک صداقت ہے۔

وَإِنَّ إِلْيَاسَ لَمِنَ ٱلْمُرْسَلِينَ ﴿123﴾ ط إِذْ قَالَ لِقَوْمِهِۦٓ أَلَا تَتَّقُونَ ﴿124﴾ أَتَدْعُونَ بَعْلًا وَتَذَرُونَ أَحْسَنَ ٱلْخَٰلِقِينَ ﴿125﴾ لا ٱللَّهَ رَبَّكُمْ وَرَبَّ ءَابَآئِكُمُ ٱلْأَوَّلِينَ ﴿126﴾ فَكَذَّبُوهُ فَإِنَّهُمْ لَمُحْضَرُونَ ﴿127﴾ لا إِلَّا عِبَادَ ٱللَّهِ ٱلْمُخْلَصِينَ ﴿128﴾ وَتَرَكْنَا عَلَيْهِ فِى ٱلْـَٔاخِرِينَ ﴿129﴾ لا

سورۃ الصافات آیت ۱۲۳ تا ۱۲۹

اور یقیناً الیاس بھی رسولوں میں سے تھے۔ جب انہوں نے اپنی قوم سے کہا کہ کیا تم اللہ سے ڈرتے نہیں؟۔ کیا تم بعل (نامی معبود) سے دعائیں مانگتے ہو اور بہترین پیدا کرنے والے (اللہ جل شانہ) کو چھوڑ دیتے ہو۔ (اس) اللہ کو جو تمہارا رب اور تمہارے پرانے اباؤاجداد کا بھی رب ہے۔ تو ان لوگوں نے اس کو جھٹلا دیا۔ پس یقیناً وہ (جہنم میں) حاضر کئے جائیں گے۔ مگر اللہ کے خالص بندے (اس سے مستثنیٰ ہیں)۔ اور آئندہ آنے والوں میں ہم نے ان کا ذکر (جمیل باقی) رکھ چھوڑا۔

فرشتوں کے بارے قرآنی آیات:

قرآن کریم میں جتنی بھی فرشتوں کے بارے آیات ہیں۔ ان سب کا اور احادیث کے مطالعہ سے پتہ چلتا ہے کہ فرشتے اللہ کی ایسی مخلوق ہے۔ جن کو نور سے پیدا کیا گیا ہے۔ ان کے اجسام نہایت لطیف ہیں۔ اصلی حالت میں کسی کو نظر نہیں آتے۔ ان کی تعداد اس قدر زیادہ ہے کہ کسی بھی طرح سے اندازہ نہیں لگایا جاسکتا۔ ان میں مذکر مونث کی تخصیص نہیں۔ یہ نہ کھاتے ہیں نہ پیتے ہیں۔ نہ سوتے ہیں نہ سستی اور غفلت کا شکار ہوتے ہیں۔ ان کو اللہ کی طرف سے جو حکم ملتا ہے اسے ہو بہو بجالاتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ تو ہر چیز پر قادر ہے۔ بغیر کسی کی مدد کے سب کچھ اکیلا ہی کر سکتا ہے۔ مگر خود سامنے آئے بغیر کائناتی جلوہ گری کے ذریعے اپنے آپ کو منوانا چاہتا ہے۔ اللہ جل شانہ نے چاند۔ ستارے۔ فرشتے۔ جن۔ انسان۔ چرند۔ پرند۔ غرض اسی نے کائنات کی ہر شے بنائی۔ جس طرح ہر شے اپنے محدود دائرے میں ضوابط و قوانین کی پابند ہے۔ اسی طرح اللہ جل جلالہ نے فرشتوں کو مختلف اقسام کی بہت سی ذمہ داریاں سونپی ہوئی ہیں۔ سب کا احاطہ تو نہیں کیا جا سکتا مگر چند ایک درج ذیل ہیں۔

وہ کسی صورت بھی اللہ کی نافرمانی نہیں کرتے۔

کسی کی ڈیوٹی عرش کے پاس ہے۔

کوئی دنیاوی کاموں کا انتظام کر رہے ہوتے ہیں۔

کچھ روح قبض کرنے پر مامور ہیں۔

کسی کے ذمے صور پھونکنے کی ذمہ داری ہے۔

کئی انسان کو خطرات اور حوادث سے محفوظ رکھتے ہیں۔

ایک جتھا سرکش اقوام پر عذاب نازل کرتا ہے۔

اور ایک پارٹی جنگوں میں مومنین کی امداد کرتی ہے۔

بعض نبیوں پر وحی اور آسمانی کتابیں نازل کرنے والے تھے۔

کوئی ہمیشہ اللہ رب العزت کی تسبیح و تقدیس اور رکوع و سجود میں مشغول رہتے ہیں۔

سب فرشتوں نے آدمؑ کو سجدہ کیا تھا۔

یہ کبھی کبھی انبیاء کے سامنے انسان کی صورت میں آتے تھے۔

قرآن میں ہے کہ ابراہیمؑ۔لوطؑ اور مریمؑ کے سامنے انسانی صورت میں آئے تھے۔

فی زمانہ بھی تعارف کرائے بغیر لوگوں کی مدد کے لیے صورت حال کی مناسبت سے کبھی غیبی طور پر۔ کبھی انسانی صورت میں ظاہر ہو جاتے ہیں۔

ان فرشتوں میں سے ایک گروہ انسان کے اعمال کچھ اس طرح سے لکھنے پر مامور ہے کہ لمحہ بہ لمحہ انسان کی پوری ویڈیو بنتی جاتی ہے۔اللہ رب العزت کو تو سب کچھ معلوم ہے مگر یہ سب کچھ اس لیے کہ حضرتِ انسان میں بھول جانے کی فطرت اور مکر جانے کی بیماری ہے۔جس پر حجت کے طور پر یہ فرشتوں کی بنائی ہوئی ویڈیو ہو گی۔جس کو قرآن میں نامہ اعمال کہا گیا ہے۔یہ ایک ایسی مصدقہ گواہی ہو گی۔جو اس کے سارے اعمال پر مشتمل ہو گی۔جس کا ایک ایک منظر اسے اپنے اچھے کام اور برے کرتوت یاد دلائے گا۔جسے دیکھ کر وہ خود اپنا محاسبہ کرنے کے قابل ہو جائے گا اور آخر یہ کہنے پر مجبور ہو جائے گا کہ اس ویڈیو نے نہ کوئی چھوٹا کسب چھوڑا ہے نہ ہی بڑا۔اس میں تو سب کچھ عیاں اور واضح موجود ہے۔جس سے پہلو تہی بالکل نہیں ہو سکے گی۔اس وقت اسے اپنے آپ پتہ چل جائے گا کہ اسے دائیں ہاتھ یا بائیں ہاتھ میں نامہ اعمال کیوں دیا گیا۔آیا کہ وہ جنتی ہے یا دوزخی۔

اب وہ قرآنی آیات دیکھئے جن میں فرشتوں کا تذکرہ موجود ہے۔

وَإِذْ قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلَٰٓئِكَةِ إِنِّى جَاعِلٌ فِى ٱلْأَرْضِ خَلِيفَةً ۖ قَالُوٓاْ أَتَجْعَلُ فِيهَا مَن يُفْسِدُ فِيهَا وَيَسْفِكُ ٱلدِّمَآءَ وَنَحْنُ نُسَبِّحُ بِحَمْدِكَ وَنُقَدِّسُ لَكَ ۖ قَالَ إِنِّىٓ أَعْلَمُ مَا لَا تَعْلَمُونَ ﴿30﴾

سورۃ البقرۃ آیت 30

اور جب تیرے رب نے فرشتوں سے کہا کہ بیشک میں زمین میں نائب بنانے والا ہوں۔ انہوں نے عرض کیا کہ کیا تو اسے بنانا چاہتا ہے جو اس میں فساد پھیلائے اور لہو بہائے؟۔ جبکہ ہم تیری تعریف کے ساتھ تسبیح و تقدیس کرتے رہتے ہیں۔ ارشاد فرمایا کہ یقیناً جو کچھ میں جانتا ہوں تم نہیں جانتے!۔

وَعَلَّمَ ءَادَمَ ٱلْأَسْمَآءَ كُلَّهَا ثُمَّ عَرَضَهُمْ عَلَى ٱلْمَلَٰٓئِكَةِ فَقَالَ أَنۢبِـُٔونِى بِأَسْمَآءِ هَٰٓؤُلَآءِ إِن كُنتُمْ صَٰدِقِينَ ﴿31﴾

سورۃ البقرۃ آیت 31

اور (اللہ نے) آدمؑ کو سارے ناموں کا (علم) سکھا دیا پھر اس نے ان کو فرشتوں پر پیش کیا اور فرمایا کہ مجھے ان ناموں کے بارے تو بتاؤ اگر تم سچے ہو۔

وَإِذْ قُلْنَا لِلْمَلَٰٓئِكَةِ ٱسْجُدُواْ لِأَدَمَ فَسَجَدُوٓاْ إِلَّآ إِبْلِيسَ أَبَىٰ وَٱسْتَكْبَرَ وَكَانَ مِنَ ٱلْكَٰفِرِينَ ﴿34﴾

سورۃ البقرۃ آیت 34

اور جب ہم نے فرشتوں سے کہا کہ آدمؑ کو سجدہ کرو تو سب نے سجدہ کیا مگر ابلیس کہ اس نے انکار اور تکبر کر لیا اور کافروں میں سے ہو گیا۔

مَن كَانَ عَدُوًّا لِّلَّهِ وَمَلَٰٓئِكَتِهِۦ وَرُسُلِهِۦ وَجِبْرِيلَ وَمِيكَىٰلَ فَإِنَّ ٱللَّهَ عَدُوٌّ لِّلْكَٰفِرِينَ ﴿98﴾

سورۃ البقرۃ آیت 98

جو کوئی اللہ اور اس کے فرشتوں اور اس کے رسولوں اور جبرائیلؑ اور میکائیلؑ کا دشمن ہے تو بیشک اللہ بھی ایسے کافروں کا دشمن ہے۔

وَٱتَّبَعُواْ مَا تَتْلُواْ ٱلشَّيَٰطِينُ عَلَىٰ مُلْكِ سُلَيْمَٰنَ ۖ وَمَا كَفَرَ سُلَيْمَٰنُ وَلَٰكِنَّ ٱلشَّيَٰطِينَ كَفَرُواْ يُعَلِّمُونَ ٱلنَّاسَ ٱلسِّحْرَ وَمَآ أُنزِلَ عَلَى ٱلْمَلَكَيْنِ بِبَابِلَ هَٰرُوتَ وَمَٰرُوتَ ۚ وَمَا يُعَلِّمَانِ مِنْ أَحَدٍ حَتَّىٰ يَقُولَآ إِنَّمَا نَحْنُ فِتْنَةٌ فَلَا تَكْفُرْ ۖ

https://quranexcel.com

فَيَتَعَلَّمُونَ مِنْهُمَا مَا يُفَرِّقُونَ بِهِۦ بَيْنَ ٱلْمَرْءِ وَزَوْجِهِۦ ۚ وَمَا هُم بِضَآرِّينَ بِهِۦ مِنْ أَحَدٍ إِلَّا بِإِذْنِ ٱللَّهِ ۚ وَيَتَعَلَّمُونَ مَا يَضُرُّهُمْ وَلَا يَنفَعُهُمْ ۚ وَلَقَدْ عَلِمُوا۟ لَمَنِ ٱشْتَرَىٰهُ مَا لَهُۥ فِى ٱلْءَاخِرَةِ مِنْ خَلَٰقٍ ۚ وَلَبِئْسَ مَا شَرَوْا۟ بِهِۦٓ أَنفُسَهُمْ ۚ لَوْ كَانُوا۟ يَعْلَمُونَ ﴿102﴾

سورۃ البقرۃ آیت 102

اور ان چیزوں کی پیروی کرنے لگے جو شیاطین سلیمانؑ کے عہدِ سلطنت کا نام لے کر پیش کرتے تھے۔ حالانکہ سلیمانؑ نے کبھی کفر نہیں کیا بلکہ ان شیطانوں نے ہی کفر کیا جو لوگوں کو جادو سکھلاتے تھے۔ جو شہر بابل میں دو فرشتوں ہاروت اور ماروت پر اتارا گیا تھا۔ اور وہ کسی کو بھی کچھ نہیں سکھلاتے تھے جب تک کہ یہ نہ کہہ دیتے کہ ہم تو البتہ صرف آزمائش ہیں لہٰذا تم کافر مت بنو۔ لیکن وہ پھر بھی ان سے سیکھتے تھے تاکہ اس کے ذریعہ سے شوہر اور بیوی میں جدائی ڈال دیں۔ اور بغیر اذنِ الٰہی وہ کسی کو کچھ بھی نہیں نقصان پہنچا سکتے تھے۔ اور وہ ایسا کچھ سیکھتے ہیں جو انہیں ذرا بھی فائدہ نہ دے بلکہ (الٹا) نقصان ہی پہنچائے۔ اور البتہ یقیناً وہ یہ سب کچھ جانتے بھی تھے کہ جس کسی نے اسے خریدا اس کا آخرت میں کچھ بھی حصہ نہیں ہوگا۔ اور یقیناً برا ہے وہ جس کے عوض انہوں نے اپنی جانوں کو بیچ ڈالا۔ کاش!۔ کہ وہ جانتے ہوتے۔

إِنَّ ٱلَّذِينَ كَفَرُواْ وَمَاتُواْ وَهُمْ كُفَّارٌ أُوْلَٰٓئِكَ عَلَيْهِمْ لَعْنَةُ ٱللَّهِ وَٱلْمَلَٰٓئِكَةِ وَٱلنَّاسِ أَجْمَعِينَ ﴿161﴾

سورۃ البقرۃ آیت 161

بلاشبہ جو لوگ کافر ہوئے اور کفر کی حالت میں ہی مر گئے۔ ایسوں پر اللہ کی اور فرشتوں اور بنی نوع انسان کی مجموعی لعنت ہے۔

۞ لَّيْسَ ٱلْبِرَّ أَن تُوَلُّواْ وُجُوهَكُمْ قِبَلَ ٱلْمَشْرِقِ وَٱلْمَغْرِبِ وَلَٰكِنَّ ٱلْبِرَّ مَنْ ءَامَنَ بِٱللَّهِ وَٱلْيَوْمِ ٱلْءَاخِرِ وَٱلْمَلَٰٓئِكَةِ وَٱلْكِتَٰبِ وَٱلنَّبِيِّۦنَ وَءَاتَى ٱلْمَالَ عَلَىٰ حُبِّهِۦ ذَوِى ٱلْقُرْبَىٰ وَٱلْيَتَٰمَىٰ وَٱلْمَسَٰكِينَ وَٱبْنَ ٱلسَّبِيلِ وَٱلسَّآئِلِينَ وَفِى ٱلرِّقَابِ وَأَقَامَ ٱلصَّلَوٰةَ وَءَاتَى ٱلزَّكَوٰةَ وَٱلْمُوفُونَ بِعَهْدِهِمْ إِذَا عَٰهَدُواْ ۖ وَٱلصَّٰبِرِينَ فِى ٱلْبَأْسَآءِ وَٱلضَّرَّآءِ وَحِينَ ٱلْبَأْسِ ۗ أُوْلَٰٓئِكَ ٱلَّذِينَ صَدَقُواْ ۖ وَأُوْلَٰٓئِكَ هُمُ ٱلْمُتَّقُونَ ﴿177﴾

سورۃ البقرۃ آیت 177

نیکی یہ نہیں کہ مشرق و مغرب کی طرف منہ کر لو بلکہ نیکی تو یہ ہے کہ اللہ پر۔ قیامت کے دن پر۔ فرشتوں پر۔ اللہ کی کتابوں پر۔ اور نبیوں پر ایمان رکھنے والا ہو۔ جو مال سے محبت کے باوجود قرابت داروں۔ یتیموں۔ مسکینوں۔ مسافروں۔ اور سوال کرنے والوں کو دے۔ غلاموں کو آزاد کرانے پر

خرچ کرے۔اور نماز کی پابندی کرے۔اور زکوۃ دیتا رہے۔جب وعدہ کرے تو پورا کرے۔ تنگدستی دکھ درد اور لڑائی کے وقت صبر کرے۔یہی لوگ سچے ہیں اور یہی لوگ متقی ہیں۔

هَلْ يَنظُرُونَ إِلَّآ أَن يَأْتِيَهُمُ ٱللَّهُ فِى ظُلَلٍ مِّنَ ٱلْغَمَامِ وَٱلْمَلَٰٓئِكَةُ وَقُضِىَ ٱلْأَمْرُ ۚ وَإِلَى ٱللَّهِ تُرْجَعُ ٱلْأُمُورُ ﴿210﴾ ع25

سورۃ البقرۃ آیت 210

کیا یہ لوگ اس انتظار میں ہیں کہ ان کے پاس خود اللہ بادل کے سائبانوں میں سے آجائے اور فرشتے بھی اور قضیہ ہی چکا دیا جائے؟۔آخر کار سب امور اللہ ہی کی طرف لوٹائے جاتے ہیں۔

وَقَالَ لَهُمْ نَبِيُّهُمْ إِنَّ ءَايَةَ مُلْكِهِۦٓ أَن يَأْتِيَكُمُ ٱلتَّابُوتُ فِيهِ سَكِينَةٌ مِّن رَّبِّكُمْ وَبَقِيَّةٌ مِّمَّا تَرَكَ ءَالُ مُوسَىٰ وَءَالُ هَٰرُونَ تَحْمِلُهُ ٱلْمَلَٰٓئِكَةُ ۚ إِنَّ فِى ذَٰلِكَ لَءَايَةً لَّكُمْ إِن كُنتُم مُّؤْمِنِينَ ﴿248﴾ ع32

سورۃ البقرۃ آیت 248

اور ان کے نبی نے ان سے کہا کہ بلاشبہ ان کی بادشاہت کی ظاہری نشانی یہ ہے کہ تمہارے پاس وہ تابوت آجائے گا جس میں تمہارے رب کی طرف سے تمہارے دلی سکون کا سامان ہے اور آلِ موسیٰؑ

اور آلِ ہارونؑ کا چھوڑا ہوا ترکہ ہے اس کو فرشتے اٹھائے ہوئے ہوں گے۔ بیشک اس میں تمہارے لئے یقیناً بڑی نشانی ہے اگر تم ایمان والے ہو۔

ءَامَنَ ٱلرَّسُولُ بِمَآ أُنزِلَ إِلَيْهِ مِن رَّبِّهِۦ وَٱلْمُؤْمِنُونَ ۚ كُلٌّ ءَامَنَ بِٱللَّهِ وَمَلَٰٓئِكَتِهِۦ وَكُتُبِهِۦ وَرُسُلِهِۦ لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ أَحَدٍ مِّن رُّسُلِهِۦ ۚ وَقَالُوا۟ سَمِعْنَا وَأَطَعْنَا ۖ غُفْرَانَكَ رَبَّنَا وَإِلَيْكَ ٱلْمَصِيرُ ﴿285﴾

سورۃ البقرۃ آیت 285

رسول ایمان رکھتا ہے اس پر جو اس کے رب کی طرف سے اس پر نازل ہوا۔ اور سارے مومن بھی۔ اللہ پر۔ اور اس کے فرشتوں پر۔ اور اس کی کتابوں پر۔ اور اس کے رسولوں پر۔ ایمان رکھتے ہیں (اور کہتے ہیں کہ)۔ ہم اس کے رسولوں میں سے کسی میں کچھ فرق نہیں کرتے۔ اور وہ عرض کرتے ہیں کہ ہم نے (تیرا حکم) سنا اور قبول کر لیا۔ اے ہمارے رب!۔ ہم تیری ہی بخشش مانگتے ہیں اور تیری ہی طرف لوٹ کر جانا ہے۔

شَهِدَ ٱللَّهُ أَنَّهُۥ لَآ إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ وَٱلْمَلَٰٓئِكَةُ وَأُو۟لُوا۟ ٱلْعِلْمِ قَآئِمًۢا بِٱلْقِسْطِ ۚ لَآ إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ ٱلْعَزِيزُ ٱلْحَكِيمُ ﴿18﴾

سورۃ آل عمران آیت 18

اللہ اس بات کی گواہی دیتا ہے کہ اس کے علاوہ کوئی عبادت کے لائق نہیں۔ اور فرشتے اور علم والے لوگ بھی۔ وہ بھی جو انصاف پر قائم ہیں۔ (کہ) اس غالب حکمت والے کے علاوہ کوئی بھی عبادت کے قابل ہی نہیں۔

فَنَادَتْهُ ٱلْمَلَٰٓئِكَةُ وَهُوَ قَآئِمٌ يُصَلِّى فِى ٱلْمِحْرَابِ أَنَّ ٱللَّهَ يُبَشِّرُكَ بِيَحْيَىٰ مُصَدِّقًۢا بِكَلِمَةٍ مِّنَ ٱللَّهِ وَسَيِّدًا وَحَصُورًا وَنَبِيًّا مِّنَ ٱلصَّٰلِحِينَ ﴿39﴾

سورۃ آل عمران آیت 39

اور جب وہ حجرے میں نماز پڑھ رہے تھے تو فرشتوں نے اس کو آواز دی کہ بیشک اللہ تمہیں یحییٰ کی بشارت دیتا ہے جو اللہ کے کلمہ کی تصدیق کرنے والا۔ اور سیّد۔ اور عورتوں میں رغبت نہ رکھنے والا۔ اور صالحین لوگوں میں سے نبی ہوگا۔

وَإِذْ قَالَتِ ٱلْمَلَٰٓئِكَةُ يَٰمَرْيَمُ إِنَّ ٱللَّهَ ٱصْطَفَىٰكِ وَطَهَّرَكِ وَٱصْطَفَىٰكِ عَلَىٰ نِسَآءِ ٱلْعَٰلَمِينَ ﴿42﴾

سورۃ آل عمران آیت 42

اور جب فرشتوں نے کہا کہ اے مریمؑ!۔ کوئی شک نہیں کہ اللہ نے تجھے چن لیا ہے اور تجھے طہارت و پاکیزگی عطا کی ہے اور سارے جہانوں کی عورتوں پر تجھے ترجیح دے دی ہے۔

إِذْ قَالَتِ ٱلْمَلَٰٓئِكَةُ يَٰمَرْيَمُ إِنَّ ٱللَّهَ يُبَشِّرُكِ بِكَلِمَةٍ مِّنْهُ ٱسْمُهُ ٱلْمَسِيحُ عِيسَى ٱبْنُ مَرْيَمَ وَجِيهًا فِى ٱلدُّنْيَا وَٱلْـَٔاخِرَةِ وَمِنَ ٱلْمُقَرَّبِينَ ﴿45﴾ لا

سورۃ آل عمران آیت 45

جب فرشتوں نے کہا کہ اے مریمؑ!۔ بیشک اللہ تم کو اپنی طرف سے ایک کلمے کی بشارت دیتا ہے جس کا نام مسیح عیسیٰؑ ابن مریمؑ ہوگا جو دنیا و آخرت میں عزت و آبرو والا ہوگا اور (اللہ کے) مقرب بندوں میں سے ہوگا۔

وَلَا يَأْمُرَكُمْ أَن تَتَّخِذُوا۟ ٱلْمَلَٰٓئِكَةَ وَٱلنَّبِيِّـۧنَ أَرْبَابًا ۗ أَيَأْمُرُكُم بِٱلْكُفْرِ بَعْدَ إِذْ أَنتُم مُّسْلِمُونَ ﴿80﴾ ع8

سورۃ آل عمران آیت 80

اور وہ تو تمہیں یہ حکم بھی نہیں دے گا کہ فرشتوں اور نبیوں کو اپنا رب بنالو۔ کیا وہ تمہیں کفر کا حکم کرے گا بعد اس کے کہ تم مسلمان ہو چکے ہو؟۔

كَيْفَ يَهْدِى ٱللَّهُ قَوْمًا كَفَرُوا۟ بَعْدَ إِيمَٰنِهِمْ وَشَهِدُوٓا۟ أَنَّ ٱلرَّسُولَ حَقٌّ وَجَآءَهُمُ ٱلْبَيِّنَٰتُ ۚ وَٱللَّهُ لَا يَهْدِى ٱلْقَوْمَ ٱلظَّٰلِمِينَ ﴿86﴾ أُو۟لَٰٓئِكَ جَزَآؤُهُمْ أَنَّ عَلَيْهِمْ لَعْنَةَ ٱللَّهِ وَٱلْمَلَٰٓئِكَةِ وَٱلنَّاسِ أَجْمَعِينَ ﴿87﴾

سورۃ آل عمران آیت ۸۶۔۸۷

اللہ ایسے لوگوں کو کیونکر راہ دکھائے جو ایمان لانے کے بعد کافر ہو گئے اور گواہی بھی دے چکے کہ یہ رسول برحق ہے اور ان کے پاس دلائل بھی آ چکے تھے؟۔ اور اللہ ظالم لوگوں کو راہ یاب نہیں ہونے دیتا۔ ایسے لوگوں کی یہی سزا ہے کہ ان پر اللہ کی اور فرشتوں کی اور سب انسانوں کی مجموعی لعنت ہے۔

وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ ٱللَّهُ بِبَدْرٍ وَأَنتُمْ أَذِلَّةٌ ۖ فَٱتَّقُوا۟ ٱللَّهَ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ ﴿123﴾ إِذْ تَقُولُ لِلْمُؤْمِنِينَ أَلَن يَكْفِيَكُمْ أَن يُمِدَّكُمْ رَبُّكُم بِثَلَٰثَةِ ءَالَٰفٍ مِّنَ ٱلْمَلَٰٓئِكَةِ مُنزَلِينَ ﴿124﴾ بَلَىٰٓ ۚ إِن تَصْبِرُوا۟ وَتَتَّقُوا۟ وَيَأْتُوكُم مِّن فَوْرِهِمْ هَٰذَا يُمْدِدْكُمْ رَبُّكُم بِخَمْسَةِ ءَالَٰفٍ مِّنَ ٱلْمَلَٰٓئِكَةِ مُسَوِّمِينَ ﴿125﴾

سورۃ آل عمران آیت ۱۲۳۔۱۲۵

اور البتہ یقیناً اللہ نے غزوۂ بدر میں بھی تمہاری مدد کی تھی جب کہ تم بہت کمزور تھے۔ پس اللہ (کی نافرمانی) سے ڈرتے رہو تاکہ شکر گزار بن جاؤ۔ جب تم ایمان والوں سے کہہ رہے تھے کہ کیا تمہیں یہ بات کافی نہیں کہ تمہارا رب تین ہزار فرشتے اتار کر تمہاری مدد کرے؟۔ (کیوں نہیں) ہاں!۔ اگر تم صبر کرو اور (اللہ سے) ڈرتے رہو اور وہ (دشمن) تم پر ایک دم سے حملہ کر دے تو تمہارا رب پانچ ہزار نشان زدہ فرشتوں سے تمہاری مدد کرے گا۔

إِنَّ ٱلَّذِينَ تَوَفَّىٰهُمُ ٱلْمَلَٰٓئِكَةُ ظَالِمِىٓ أَنفُسِهِمْ قَالُوا۟ فِيمَ كُنتُمْ ۖ قَالُوا۟ كُنَّا مُسْتَضْعَفِينَ فِى ٱلْأَرْضِ ۚ قَالُوٓا۟ أَلَمْ تَكُنْ أَرْضُ ٱللَّهِ وَٰسِعَةً فَتُهَاجِرُوا۟ فِيهَا ۚ فَأُو۟لَٰٓئِكَ مَأْوَىٰهُمْ جَهَنَّمُ ۖ وَسَآءَتْ مَصِيرًا ﴿97﴾

سورۃ النساء آیت 97

بیشک جو لوگ اپنے آپ پر ظلم کرتے ہیں جب فرشتے ان کی روح قبض کرنے لگتے ہیں تو ان سے پوچھتے ہیں کہ تم کس حال میں تھے؟۔ وہ کہتے ہیں کہ ہم زمین میں کمزور و بے بس تھے۔ فرشتے کہتے ہیں کیا اللہ کی زمین وسیع نہ تھی کہ تم اس میں ہجرت کر جاتے؟۔ ایسے لوگوں کا ٹھکانہ دوزخ ہے اور وہ بہت بری جگہ ہے۔

يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوٓاْ ءَامِنُواْ بِٱللَّهِ وَرَسُولِهِۦ وَٱلۡكِتَٰبِ ٱلَّذِي نَزَّلَ عَلَىٰ رَسُولِهِۦ وَٱلۡكِتَٰبِ ٱلَّذِيٓ أَنزَلَ مِن قَبۡلُۚ وَمَن يَكۡفُرۡ بِٱللَّهِ وَمَلَٰٓئِكَتِهِۦ وَكُتُبِهِۦ وَرُسُلِهِۦ وَٱلۡيَوۡمِ ٱلۡأٓخِرِ فَقَدۡ ضَلَّ ضَلَٰلَۢا بَعِيدًا ﴿136﴾

سورۃالنساء آیت 136

اے ایمان والو!۔اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ اور اس کتاب پر جو اس نے اپنے رسول پر نازل کی ہے اور ان کتابوں پر بھی جو پہلے نازل ہو چکی ہیں۔اور جو کوئی اللہ اور اس کے فرشتوں۔اور اس کی کتابوں۔اور اس کے رسولوں۔اور قیامت کے دن سے انکار کرے۔تو یقیناً وہ بھٹکنے میں پرلے درجے کی گمراہی میں جاپڑا۔

لَّٰكِنِ ٱللَّهُ يَشۡهَدُ بِمَآ أَنزَلَ إِلَيۡكَ أَنزَلَهُۥ بِعِلۡمِهِۦۖ وَٱلۡمَلَٰٓئِكَةُ يَشۡهَدُونَۚ وَكَفَىٰ بِٱللَّهِ شَهِيدًا ﴿166﴾

سورۃالنساء آیت 166

لیکن اللہ گواہی دیتا ہے کہ جو (قرآن) تم پر نازل کیا ہے۔اس (اللہ) نے اپنے علم سے نازل کیا ہے۔اور فرشتے بھی گواہی دیتے ہیں۔اور گواہ تو اللہ ہی کافی ہے۔

لَّن يَسْتَنكِفَ ٱلْمَسِيحُ أَن يَكُونَ عَبْدًا لِّلَّهِ وَلَا ٱلْمَلَٰٓئِكَةُ ٱلْمُقَرَّبُونَ ۚ وَمَن يَسْتَنكِفْ عَنْ عِبَادَتِهِۦ وَيَسْتَكْبِرْ فَسَيَحْشُرُهُمْ إِلَيْهِ جَمِيعًا ﴿172﴾

سورۃ النساء آیت 172

مسیح اللہ کا بندہ ہونے سے ہر گز عار نہیں سمجھتے اور نہ ہی مقرب فرشتے (کوئی عار محسوس کرتے ہیں)۔جو کوئی بھی اللہ کی بندگی کو اپنے لئے موجبِ عار سمجھے گا اور تکبر کرے گا تو اللہ ان سب کو اپنے پاس محشر میں اکٹھا کرلے گا۔

وَقَالُوا۟ لَوْلَآ أُنزِلَ عَلَيْهِ مَلَكٌ ۖ وَلَوْ أَنزَلْنَا مَلَكًا لَّقُضِىَ ٱلْأَمْرُ ثُمَّ لَا يُنظَرُونَ ﴿8﴾ وَلَوْ جَعَلْنَٰهُ مَلَكًا لَّجَعَلْنَٰهُ رَجُلًا وَلَلَبَسْنَا عَلَيْهِم مَّا يَلْبِسُونَ ﴿9﴾

سورۃ الانعام آیت ۸۔۹

اور کہتے ہیں کہ اس پر کوئی فرشتہ کیوں نہیں اتار دیا گیا؟۔اور اگر ہم فرشتہ اتار دیتے تو اب تک کام تمام ہو چکا ہوتا پھر انہیں (قطعاً) مہلت نہ دی جاتی۔ اور اگر ہم کسی فرشتے کو رسول بنا کر بھیجتے تو اسے بھی آدمی کی صورت میں ہی بھیجتے۔اور انہیں اسی شبے میں ڈالے رکھتے جس میں یہ اب پڑے ہیں۔

قُل لَّآ أَقُولُ لَكُمْ عِندِى خَزَآئِنُ ٱللَّهِ وَلَآ أَعْلَمُ ٱلْغَيْبَ وَلَآ أَقُولُ لَكُمْ إِنِّى مَلَكٌ ۖ إِنْ أَتَّبِعُ إِلَّا مَا يُوحَىٰٓ إِلَىَّ ۚ قُلْ هَلْ يَسْتَوِى ٱلْأَعْمَىٰ وَٱلْبَصِيرُ ۚ أَفَلَا تَتَفَكَّرُونَ ﴿50﴾ ع5

سورۃ الأنعام آیت 50

کہہ دو کہ میں تم سے یہ نہیں کہتا کہ میرے پاس اللہ کے خزانے ہیں اور نہ یہ کہ میں غیب جانتا ہوں اور نہ تم سے یہ کہتا ہوں کہ میں فرشتہ ہوں۔ میں تو صرف اس وحی کی پیروی کرتا ہوں جو میری طرف کی جاتی ہے۔ کہہ دو کہ بھلا اندھا اور آنکھ والا برابر ہو سکتے ہیں؟۔ تو کیا پھر تم غور و فکر نہیں کرتے؟۔

وَهُوَ ٱلْقَاهِرُ فَوْقَ عِبَادِهِۦ ۖ وَيُرْسِلُ عَلَيْكُمْ حَفَظَةً حَتَّىٰٓ إِذَا جَآءَ أَحَدَكُمُ ٱلْمَوْتُ تَوَفَّتْهُ رُسُلُنَا وَهُمْ لَا يُفَرِّطُونَ ﴿61﴾

سورۃ الأنعام آیت 61

اور وہ (اللہ) ہی تو ہے۔ جو اپنے بندوں پر پوری طرح سے قدرت رکھتا ہے۔ اور تم پر حفاظت کرنے والے فرشتے بھی بھیجتا ہے یہاں تک کہ جب تم میں سے کسی کو موت آ جاتی ہے تو ہمارے بھیجے ہوئے فرشتے اس کی روح قبض کر لیتے ہیں اور وہ کسی طرح کی بھی کوتاہی نہیں کرتے۔

وَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنِ ٱفْتَرَىٰ عَلَى ٱللَّهِ كَذِبًا أَوْ قَالَ أُوحِيَ إِلَيَّ وَلَمْ يُوحَ إِلَيْهِ شَيْءٌ وَمَن قَالَ سَأُنزِلُ مِثْلَ مَآ أَنزَلَ ٱللَّهُ ۗ وَلَوْ تَرَىٰٓ إِذِ ٱلظَّٰلِمُونَ فِي غَمَرَٰتِ ٱلْمَوْتِ وَٱلْمَلَٰٓئِكَةُ بَاسِطُوٓاْ أَيْدِيهِمْ أَخْرِجُوٓاْ أَنفُسَكُمُ ۖ ٱلْيَوْمَ تُجْزَوْنَ عَذَابَ ٱلْهُونِ بِمَا كُنتُمْ تَقُولُونَ عَلَى ٱللَّهِ غَيْرَ ٱلْحَقِّ وَكُنتُمْ عَنْ ءَايَٰتِهِۦ تَسْتَكْبِرُونَ ﴿93﴾

سورۃ الانعام آیت 93

اور اس سے بڑا ظالم کون ہوگا جو اللہ پر جھوٹ گھڑ لے یا یہ کہے کہ مجھ پر وحی آئی ہے حالانکہ اس پر کچھ بھی وحی نہ آئی ہو۔ اور جو کہے میں بھی ایسی چیز اتار سکتا ہوں جیسی اللہ نے اتاری ہے۔ اور اے کاش!۔ تم ان ظالم لوگوں کو اس وقت دیکھ پاتے!۔ جب موت کی سختیوں میں مبتلا ہوں گے اور فرشتے ہاتھ بڑھا رہے ہوں گے کہ نکالو اپنی جانیں آج تمہیں رسوا کن عذاب دیا جائے گا۔ اس لئے کہ تم اللہ کے بارے ناحق و سراسر جھوٹ بولا کرتے تھے اور اس کی آیات سے تکبر بھی کیا کرتے تھے۔

۞ وَلَوْ أَنَّنَا نَزَّلْنَآ إِلَيْهِمُ ٱلْمَلَٰٓئِكَةَ وَكَلَّمَهُمُ ٱلْمَوْتَىٰ وَحَشَرْنَا عَلَيْهِمْ كُلَّ شَيْءٍ قُبُلًا مَّا كَانُواْ لِيُؤْمِنُوٓاْ إِلَّآ أَن يَشَآءَ ٱللَّهُ وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَهُمْ يَجْهَلُونَ ﴿111﴾

سورۃ الانعام آیت 111

اور اگر ان پر ہم فرشتے بھی اتار دیں اور مُردے بھی ان سے باتیں کرنے لگ جائیں۔ اور دنیا بھر کی چیزوں کو ہم ان کی آنکھوں کے سامنے جمع بھی کر دیں تو بھی یہ ایمان لانے والے نہیں مگر یہ کہ جو اللہ چاہے۔ لیکن ان میں بہت سارے لوگ جاہل ہیں۔

هَلْ يَنظُرُونَ إِلَّآ أَن تَأْتِيَهُمُ ٱلْمَلَٰٓئِكَةُ أَوْ يَأْتِىَ رَبُّكَ أَوْ يَأْتِىَ بَعْضُ ءَايَٰتِ رَبِّكَ ۗ يَوْمَ يَأْتِى بَعْضُ ءَايَٰتِ رَبِّكَ لَا يَنفَعُ نَفْسًا إِيمَٰنُهَا لَمْ تَكُنْ ءَامَنَتْ مِن قَبْلُ أَوْ كَسَبَتْ فِىٓ إِيمَٰنِهَا خَيْرًا ۗ قُلِ ٱنتَظِرُوٓا۟ إِنَّا مُنتَظِرُونَ ﴿158﴾

سورۃ الانعام آیت 158

کیا یہ لوگ اب صرف اس بات کے منتظر ہیں کہ ان کے پاس فرشتے آجائیں یا تیرا رب ہی (یعنی رب کا حکم) آجائے۔ جس روز تیرے رب کی کوئی نشانی آجائے گی تو ایسے کسی شخص کا ایمان اس کے بالکل کام نہ آئے گا جو پہلے سے ایمان نہ رکھتا ہوگا یا اس نے اپنے ایمان لانے کے بعد کوئی نیک عمل نہ کیا ہوگا ۔ کہہ دو کہ تم انتظار کرو بلاشبہ ہم بھی انتظار کرتے ہیں۔

وَلَقَدْ خَلَقْنَٰكُمْ ثُمَّ صَوَّرْنَٰكُمْ ثُمَّ قُلْنَا لِلْمَلَٰٓئِكَةِ ٱسْجُدُوا۟ لِـَٔادَمَ فَسَجَدُوٓا۟ إِلَّآ إِبْلِيسَ لَمْ يَكُن مِّنَ ٱلسَّٰجِدِينَ ﴿11﴾

سورۃالأعراف آیت 11

اور البتہ یقیناً ہم نے تمہیں پیدا کیا پھر تمہاری شکل صورت بنائی پھر فرشتوں کو حکم دیا کہ آدمؑ کے آگے سجدہ کرو تو سب نے سجدہ کیا مگر ابلیس کہ وہ سجدہ کرنے والوں میں شامل نہ ہوا۔

فَوَسْوَسَ لَهُمَا ٱلشَّيْطَٰنُ لِيُبْدِىَ لَهُمَا مَا وُۥرِىَ عَنْهُمَا مِن سَوْءَٰتِهِمَا وَقَالَ مَا نَهَىٰكُمَا رَبُّكُمَا عَنْ هَٰذِهِ ٱلشَّجَرَةِ إِلَّآ أَن تَكُونَا مَلَكَيْنِ أَوْ تَكُونَا مِنَ ٱلْخَٰلِدِينَ ﴿20﴾

سورۃالأعراف آیت 20

پھر شیطان نے دونوں کو بہکا دیا تاکہ ان کے ستر جو ایک دوسرے سے پوشیدہ تھے ان کے سامنے کھول دے۔ اور کہنے لگا کہ تم کو تمہارے رب نے اس درخت سے صرف اس لئے منع کیا ہے کہ کہیں تم فرشتے نہ بن جاؤ یا تم ہمیشہ زندہ رہنے والوں میں سے نہ ہو جاؤ۔

فَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنِ ٱفْتَرَىٰ عَلَى ٱللَّهِ كَذِبًا أَوْ كَذَّبَ بِـَٔايَٰتِهِۦٓ ۚ أُو۟لَٰٓئِكَ يَنَالُهُمْ نَصِيبُهُم مِّنَ ٱلْكِتَٰبِ ۖ حَتَّىٰٓ إِذَا جَآءَتْهُمْ رُسُلُنَا يَتَوَفَّوْنَهُمْ قَالُوٓا۟ أَيْنَ مَا كُنتُمْ تَدْعُونَ مِن دُونِ ٱللَّهِ ۖ قَالُوا۟ ضَلُّوا۟ عَنَّا وَشَهِدُوا۟ عَلَىٰٓ أَنفُسِهِمْ أَنَّهُمْ كَانُوا۟ كَٰفِرِينَ ﴿37﴾

سورۃ الأعراف آیت 37

پھر اس سے بڑا ظالم کون ہوگا؟۔ جو اللہ پر جھوٹ و بہتان والی باتیں گھڑ لے یا اس کی آیتوں کو جھوٹا کہہ دے۔ ان لوگوں کے نصیب کا ان کو مل کر ہی رہے گا۔ یہاں تک کہ جب ان کے پاس ہمارے بھیجے ہوئے فرشتے ان کی روحیں قبض کرنے آئیں گے تو پوچھیں گے کہ کہاں ہیں وہ جن سے تم اللہ کے علاوہ دعائیں مانگا کرتے تھے؟۔ وہ کہیں گے کہ (آج) سب ہم سے غائب ہو گئے۔ اور اپنے آپ پر گواہی دینے لگیں گے کہ واقعی وہ ناشکرے و منکرینِ حق تھے۔

إِذْ تَسْتَغِيثُونَ رَبَّكُمْ فَٱسْتَجَابَ لَكُمْ أَنِّى مُمِدُّكُم بِأَلْفٍ مِّنَ ٱلْمَلَٰٓئِكَةِ مُرْدِفِينَ ﴿9﴾

سورۃ الأنفال آیت 9

جب تم اپنے ربِ (غوث) سے فریاد کر رہے تھے تو تمہاری دعا قبول کرتے ہوئے جواب دیا کہ بیشک میں تمہاری مدد کے لئے ایک ہزار فرشتے یکے بعد دیگرے بھیجتا رہوں گا۔

إِذْ يُوحِى رَبُّكَ إِلَى ٱلْمَلَٰٓئِكَةِ أَنِّى مَعَكُمْ فَثَبِّتُوا۟ ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ ۚ سَأُلْقِى فِى قُلُوبِ ٱلَّذِينَ كَفَرُوا۟ ٱلرُّعْبَ فَٱضْرِبُوا۟ فَوْقَ ٱلْأَعْنَاقِ وَٱضْرِبُوا۟ مِنْهُمْ كُلَّ بَنَانٍ ﴿12﴾ ط

سورۃ الأنفال آیت 12

جس وقت تیرے رب نے فرشتوں کو وحی کی کہ میں تمہارے ساتھ ہوں تم اہلِ ایمان کو ثابت قدم رکھو۔ میں بھی کافروں کے دلوں میں (مسلمانوں کا) رعب وہیبت ڈالے دیتا ہوں۔ پس ان کی گردنوں پر مارو اور ان کی پور پور پر مارو۔

وَلَوْ تَرَىٰٓ إِذْ يَتَوَفَّى ٱلَّذِينَ كَفَرُواْ ۙ ٱلْمَلَٰٓئِكَةُ يَضْرِبُونَ وُجُوهَهُمْ وَأَدْبَٰرَهُمْ وَذُوقُواْ عَذَابَ ٱلْحَرِيقِ ﴿50﴾

سورۃ الانفال آیت 50

اور کاش تو دیکھ پاتا جس وقت فرشتے ان کافروں کی جانیں نکالتے ہیں ان کے مونہوں اور پیٹھوں پر مارتے جاتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اب جلنے کا عذاب چکھو۔

وَإِذَآ أَذَقْنَا ٱلنَّاسَ رَحْمَةً مِّنۢ بَعْدِ ضَرَّآءَ مَسَّتْهُمْ إِذَا لَهُم مَّكْرٌ فِىٓ ءَايَاتِنَا ۚ قُلِ ٱللَّهُ أَسْرَعُ مَكْرًا ۚ إِنَّ رُسُلَنَا يَكْتُبُونَ مَا تَمْكُرُونَ ﴿21﴾

سورۃ یونس آیت 21

اور جب ہم حضرتِ انسان کو تکلیف پہنچنے کے بعد اپنی رحمت کا مزہ چکھاتے ہیں۔ تو وہ ہماری آیات میں حیلے بہانے و مکر و فریب کرنے لگتا ہے۔ کہہ دو کہ اللہ خفیہ تدبیر کرنے میں (تم سے کہیں) زیادہ تیز ہے۔ بیشک ہمارے فرشتے تمہاری سب چالبازیاں لکھتے جاتے ہیں۔

فَلَعَلَّكَ تَارِكٌۢ بَعْضَ مَا يُوحَىٰٓ إِلَيْكَ وَضَآئِقٌۢ بِهِۦ صَدْرُكَ أَن يَقُولُوا۟ لَوْلَآ أُنزِلَ عَلَيْهِ كَنزٌ أَوْ جَآءَ مَعَهُۥ مَلَكٌ ۚ إِنَّمَآ أَنتَ نَذِيرٌ ۚ وَٱللَّهُ عَلَىٰ كُلِّ شَىْءٍ وَكِيلٌ ﴿12﴾ ط

سورۃ ہود آیت 12

تیری طرف جو وحی کی جاتی ہے تو شاید کہیں تم (کفار کی باتوں سے متاثر ہو کر) اس میں سے کچھ چھوڑ بیٹھو۔ ان کے صرف یہ کہنے پر تمہارا دل تنگ ہو کہ اس پر کوئی خزانہ کیوں نہیں نازل ہو گیا۔ یا اس کے ساتھ کوئی فرشتہ کیوں نہ چلا آیا۔ بلاشبہ تم تو محض آگاہی دینے والے ہو۔ اور اللہ ہی ہر چیز پر پوری طرح نگہبان ہے۔

وَلَآ أَقُولُ لَكُمْ عِندِى خَزَآئِنُ ٱللَّهِ وَلَآ أَعْلَمُ ٱلْغَيْبَ وَلَآ أَقُولُ إِنِّى مَلَكٌ وَلَآ أَقُولُ لِلَّذِينَ تَزْدَرِىٓ أَعْيُنُكُمْ لَن يُؤْتِيَهُمُ ٱللَّهُ خَيْرًا ۖ ٱللَّهُ أَعْلَمُ بِمَا فِىٓ أَنفُسِهِمْ ۖ إِنِّىٓ إِذًا لَّمِنَ ٱلظَّٰلِمِينَ ﴿31﴾

سورۃ ہود آیت 31

اور میں تم سے یہ نہیں کہتا کہ میرے پاس اللہ کے خزانے ہیں اور نہ ہی یہ کہ میں عالم الغیب ہوں اور نہ یہ کہتا ہوں کہ میں فرشتہ ہوں۔ اور نہ ہی یہ کہتا ہوں کہ جن لوگوں کو تم حقارت کی نظر سے دیکھتے ہو اللہ ان کو بھلائی نہ دے گا۔ اگر میں ایسا کہوں تو بیشک میرا شمار ظالموں میں ہو جائے گا۔ اللہ خوب جانتا ہے جو کچھ ان کے دلوں میں ہے۔

وَلَقَدْ جَآءَتْ رُسُلُنَآ إِبْرَٰهِيمَ بِٱلْبُشْرَىٰ قَالُوا۟ سَلَٰمًا ۖ قَالَ سَلَٰمٌ ۖ فَمَا لَبِثَ أَن جَآءَ بِعِجْلٍ حَنِيذٍ ﴿69﴾ فَلَمَّا رَءَآ أَيْدِيَهُمْ لَا تَصِلُ إِلَيْهِ نَكِرَهُمْ وَأَوْجَسَ مِنْهُمْ خِيفَةً ۚ قَالُوا۟ لَا تَخَفْ إِنَّآ أُرْسِلْنَآ إِلَىٰ قَوْمِ لُوطٍ ﴿70﴾

سورۃ ہود آیت ۶۹۔۷۰

اور البتہ یقیناً ہمارے بھیجے ہوئے (فرشتے) ابراہیمؑ کے پاس خوشخبری لے کر آئے تو سلام کہا کہ اس نے بھی (جواب میں) سلام کہہ دیا پھر دیر نہ کی کہ (ابراہیمؑ) ایک بھنا ہوا بچھڑا لے آئے۔ پھر جب دیکھا کہ

https://quranexcel.com

ان کے ہاتھ اس کھانے تک نہیں پہنچ رہے۔ تو انہیں اجنبی سمجھ کر دل میں ڈر محسوس کیا۔ انہوں نے کہا خوف نہ کر ہم البتہ قومِ لوطؑ کی طرف بھیجے گئے ہیں۔

وَلَمَّا جَآءَتْ رُسُلُنَا لُوطًا سِيٓءَ بِهِمْ وَضَاقَ بِهِمْ ذَرْعًا وَقَالَ هَٰذَا يَوْمٌ عَصِيبٌ ﴿77﴾

سورۃ ہود آیت 77

اور جب ہمارے بھیجے ہوئے (فرشتے) لوطؑ کے پاس پہنچے تو وہ ان کے آنے پر غمگین ہو گیا۔ اور دل میں تنگی محسوس کرنے لگا اور کہا کہ آج کا دن بڑا ہی مشکل ہے۔

قَالُوا۟ يَٰلُوطُ إِنَّا رُسُلُ رَبِّكَ لَن يَصِلُوٓا۟ إِلَيْكَ ۖ فَأَسْرِ بِأَهْلِكَ بِقِطْعٍ مِّنَ ٱلَّيْلِ وَلَا يَلْتَفِتْ مِنكُمْ أَحَدٌ إِلَّا ٱمْرَأَتَكَ ۖ إِنَّهُۥ مُصِيبُهَا مَآ أَصَابَهُمْ ۚ إِنَّ مَوْعِدَهُمُ ٱلصُّبْحُ ۚ أَلَيْسَ ٱلصُّبْحُ بِقَرِيبٍ ﴿81﴾

سورۃ ہود آیت 81

(مہمان فرشتوں نے) کہا کہ اے لوطؑ! ۔ بیشک ہم تیرے رب کے بھیجے ہوئے (فرشتے) ہیں یہ لوگ ہر گز تم تک نہیں پہنچ سکیں گے۔ پس کچھ حصہ رات رہ جائے تو اپنے لوگوں کو لے کر نکل جانا۔ اور تم

میں سے کوئی پیچھے مڑ کر نہ دیکھے مگر تیری بیوی کہ۔ بلاشبہ اس پر بھی وہی آفت آنے والی ہے جو ان پر آئے گی۔ البتہ ان کے وعدے کا وقت صبح کا ہے اور کیا صبح کا وقت نزدیک ہی نہیں ہے؟۔

فَلَمَّا سَمِعَتْ بِمَكْرِهِنَّ أَرْسَلَتْ إِلَيْهِنَّ وَأَعْتَدَتْ لَهُنَّ مُتَّكَـًٔا وَءَاتَتْ كُلَّ وَٰحِدَةٍ مِّنْهُنَّ سِكِّينًا وَقَالَتِ ٱخْرُجْ عَلَيْهِنَّ ۖ فَلَمَّا رَأَيْنَهُۥٓ أَكْبَرْنَهُۥ وَقَطَّعْنَ أَيْدِيَهُنَّ وَقُلْنَ حَٰشَ لِلَّهِ مَا هَٰذَا بَشَرًا إِنْ هَٰذَآ إِلَّا مَلَكٌ كَرِيمٌ ﴿31﴾

سورۃ یوسف آیت 31

پھر جب عزیز کی بیوی نے ان کی ملامت سنی تو ان سب کو بلا بھیجا اور ان کے لئے ایک محفل مرتب کی اور (پھل تراشنے کے لئے) ان میں سے ہر ایک کے ہاتھ میں ایک چھری دے دی۔ اور (یوسفؑ سے) کہا کہ ان کے سامنے باہر آ جاؤ۔ پھر جب انہوں نے اس (یوسفؑ) کو دیکھا تو مارے حیرت کے (پھل تراشتے تراشتے) اپنے ہاتھ کاٹ لئے۔ اور بے ساختہ بول اٹھیں۔ پناہ اللہ پاک کی!۔ یہ بشر تو نہیں بلکہ کوئی معزز و مکرم فرشتہ ہے۔

لَهُۥ مُعَقِّبَٰتٌ مِّنۢ بَيْنِ يَدَيْهِ وَمِنْ خَلْفِهِۦ يَحْفَظُونَهُۥ مِنْ أَمْرِ ٱللَّهِ ۗ إِنَّ ٱللَّهَ لَا يُغَيِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتَّىٰ يُغَيِّرُوا۟ مَا بِأَنفُسِهِمْ ۗ وَإِذَآ أَرَادَ ٱللَّهُ بِقَوْمٍ سُوٓءًا فَلَا مَرَدَّ لَهُۥ ۚ وَمَا لَهُم مِّن دُونِهِۦ مِن وَالٍ ﴿11﴾

سورۃالرعد آیت 11

ہر شخص پر اس کے آگے اور پیچھے نگہبان فرشتے (مقرر) ہیں جو اللہ کے حکم سے اس کی حفاظت کرتے ہیں۔ بیشک اللہ کسی قوم کی حالت نہیں بدلتا جب تک وہ خود اپنے آپ کو نہ بدلیں۔ اور جب اللہ کسی قوم کو (اس کے اعمال کی پاداش میں) عذاب دینا چاہے پھر اسے کوئی بھی نہیں روک سکتا۔ اور اللہ کے مقابل کوئی بھی ان کا ولی محافظ نہیں ہو سکتا۔

وَيُسَبِّحُ ٱلرَّعْدُ بِحَمْدِهِۦ وَٱلْمَلَٰٓئِكَةُ مِنْ خِيفَتِهِۦ وَيُرْسِلُ ٱلصَّوَٰعِقَ فَيُصِيبُ بِهَا مَن يَشَآءُ وَهُمْ يُجَٰدِلُونَ فِى ٱللَّهِ وَهُوَ شَدِيدُ ٱلْمِحَالِ ﴿13﴾ط

سورۃالرعد آیت 13

اور برق (یعنی بجلیاں) اور سارے فرشتے بھی اس کے خوف سے اس کی تسبیح و تعریف (یعنی شانِ ربِ القہّار کے اوصاف و کلمات) بیان کرتے رہتے ہیں۔ اور وہی بجلیاں بھیجتا ہے پھر جس پر چاہتا ہے گرا بھی دیتا ہے۔ اور یہ لوگ اللہ کے بارے میں جھگڑا کرتے ہیں حالانکہ وہ تو بڑی قوتوں والا ہے۔

جَنَّٰتُ عَدۡنٖ يَدۡخُلُونَهَا وَمَن صَلَحَ مِنۡ ءَابَآئِهِمۡ وَأَزۡوَٰجِهِمۡ وَذُرِّيَّٰتِهِمۡۖ وَٱلۡمَلَٰٓئِكَةُ يَدۡخُلُونَ عَلَيۡهِم مِّن كُلِّ بَابٖ ﴿23﴾ ج

سورۃالرعد آیت 23

(ان کے لئے) ہمیشہ رہنے کے باغات جن میں وہ خود اور ان کے آباؤاجداد۔اور بیویوں۔اور اولاد وں میں سے جو بھی نیکوکار ہوں گے وہ داخل ہوں گے۔اور ان کے پاس فرشتے ہر ایک دروازے سے آئیں گے۔

وَقَالُواْ يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِي نُزِّلَ عَلَيۡهِ ٱلذِّكۡرُ إِنَّكَ لَمَجۡنُونٞ ﴿6﴾ ط لَّوۡ مَا تَأۡتِينَا بِٱلۡمَلَٰٓئِكَةِ إِن كُنتَ مِنَ ٱلصَّٰدِقِينَ ﴿7﴾ مَا نُنَزِّلُ ٱلۡمَلَٰٓئِكَةَ إِلَّا بِٱلۡحَقِّ وَمَا كَانُوٓاْ إِذٗا مُّنظَرِينَ ﴿8﴾

سورۃالحجر آیت ٦ تا ٨

اور (تجھے) کہتے ہیں کہ اے وہ شخص جس پر یہ کتابِ نصیحت (یعنی قرآن) نازل ہوا ہے۔بیشک تم تو مجنون ہو۔اگر تم سچے ہو تو ہمارے پاس فرشتوں کو لے کر کیوں نہیں آجاتے ؟۔(ارشاد ہوا) ہم

فرشتوں کو تو حق کے ساتھ (فیصلہ چکا دینے کو) ہی بھیجا کرتے ہیں پھر اس وقت وہ مہلت نہیں دیئے جاتے۔

وَإِذْ قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلَٰٓئِكَةِ إِنِّى خَٰلِقٌۢ بَشَرًا مِّن صَلْصَٰلٍ مِّنْ حَمَإٍ مَّسْنُونٍ ﴿28﴾ فَإِذَا سَوَّيْتُهُۥ وَنَفَخْتُ فِيهِ مِن رُّوحِى فَقَعُوا۟ لَهُۥ سَٰجِدِينَ ﴿29﴾ فَسَجَدَ ٱلْمَلَٰٓئِكَةُ كُلُّهُمْ أَجْمَعُونَ ﴿30﴾ إِلَّآ إِبْلِيسَ أَبَىٰٓ أَن يَكُونَ مَعَ ٱلسَّٰجِدِينَ ﴿31﴾

سورۃ الحجر آیت ۲۸ تا ۳۱

اور جب تیرے رب نے فرشتوں سے کہا کہ میں کھنکھناتے (بجنے والے) سڑے ہوئے گارے سے ایک بشر پیدا کرنے والا ہوں۔ پھر جب میں اس (اشرف المخلوقات بشر کی صورت) کو درست کرلوں اور اس میں اپنی (شانِ ربّانی) روح میں سے پھونک دوں۔ تو تم سب اس کے آگے سجدے میں گر پڑنا۔ تو سب کے سب فرشتے سجدے میں گر پڑے۔ مگر ابلیس کہ اس نے سجدہ کرنے والوں کے ساتھ شامل ہونے سے انکار کر دیا۔

قَالُوا۟ بَشَّرْنَٰكَ بِٱلْحَقِّ فَلَا تَكُن مِّنَ ٱلْقَٰنِطِينَ ﴿55﴾ قَالَ وَمَن يَقْنَطُ مِن رَّحْمَةِ رَبِّهِۦٓ إِلَّا ٱلضَّآلُّونَ ﴿56﴾ قَالَ فَمَا خَطْبُكُمْ أَيُّهَا ٱلْمُرْسَلُونَ ﴿57﴾ قَالُوٓا۟ إِنَّآ أُرْسِلْنَآ إِلَىٰ

https://quranexcel.com

قَوْمٍ مُّجْرِمِينَ ﴿58﴾ لا إِلَّآ ءَالَ لُوطٍ إِنَّا لَمُنَجُّوهُمْ أَجْمَعِينَ ﴿59﴾ لا إِلَّا ٱمْرَأَتَهُۥ قَدَّرْنَآ لا إِنَّهَا لَمِنَ ٱلْغَٰبِرِينَ ﴿60﴾ ع4

سورۃ الحجر آیت ۵۵ تا ۶۰

(ان مہمانوں نے) کہا ہم تمہیں بالکل سچی بشارت دیتے ہیں پس تو مایوس لوگوں میں شامل نہ ہو۔ (ابراہیمؑ) بولے کہ سوائے ان لوگوں کے جو بہک جاتے ہیں اور کون ہے جو اپنے رب کی رحمت سے مایوس ہوتا ہے؟۔ پھر کہنے لگے کہ اے فرشتو!۔ تمہارا کیا ایسا اہم معاملہ ہے؟۔ (فرشتے) کہنے لگے کہ البتہ ہم ایک مجرم قوم کی طرف (عذاب کرنے کو) بھیجے گئے ہیں۔ مگر لوطؑ کے گھر والے کہ بلاشبہ ہم ان سب کو بچالیں گے۔ مگر اس کی بیوی۔ کہ (اللہ کے اذن سے) ہم نے مقرر کر دیا ہے۔ کہ یقیناً وہ پیچھے رہ جانے والوں میں سے ہو گی۔

فَلَمَّا جَآءَ ءَالَ لُوطٍ ٱلْمُرْسَلُونَ ﴿61﴾ لا قَالَ إِنَّكُمْ قَوْمٌ مُّنكَرُونَ ﴿62﴾ قَالُوا۟ بَلْ جِئْنَٰكَ بِمَا كَانُوا۟ فِيهِ يَمْتَرُونَ ﴿63﴾

سورۃ الحجر آیت ۶۱ تا ۶۳

پھر جب فرشتے خاندانِ لوطؑ کے پاس پہنچے۔ (تو لوطؑ نے) کہا بیشک تم لوگ کچھ انجانے سے لگتے ہو۔ وہ بولے۔ (نہیں) بلکہ ہم تو تمہارے پاس وہ کچھ لے کر آئے ہیں جس میں لوگ شک کیا کرتے تھے۔

يُنَزِّلُ ٱلْمَلَٰٓئِكَةَ بِٱلرُّوحِ مِنْ أَمْرِهِۦ عَلَىٰ مَن يَشَآءُ مِنْ عِبَادِهِۦٓ أَنْ أَنذِرُوٓاْ أَنَّهُۥ لَآ إِلَٰهَ إِلَّآ أَنَا۠ فَٱتَّقُونِ ﴿2﴾

سورۃ النحل آیت 2

وہی فرشتوں کو پیغام دے کر اپنے حکم سے اپنے بندوں میں سے جس کے پاس چاہتا ہے بھیج دیتا ہے ۔کہ (لوگوں کو) آگاہ کردو۔ کہ میرے علاوہ کوئی بھی عبادت کے لائق نہیں۔ تو مجھ ہی سے ڈرتے رہو۔

ٱلَّذِينَ تَتَوَفَّىٰهُمُ ٱلْمَلَٰٓئِكَةُ ظَالِمِىٓ أَنفُسِهِمْ ۖ فَأَلْقَوُاْ ٱلسَّلَمَ مَا كُنَّا نَعْمَلُ مِن سُوٓءٍۭ ۚ بَلَىٰٓ إِنَّ ٱللَّهَ عَلِيمٌۢ بِمَا كُنتُمْ تَعْمَلُونَ ﴿28﴾

سورۃ النحل آیت 28

وہ جو اپنے اوپر ظلم کرنے والے ہوتے ہیں جب فرشتے ان کی روحیں قبض کرنے لگتے ہیں۔ تو وہ سلامتی کی پیشکش کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ ہم تو کوئی برا کام نہیں کیا کرتے تھے۔ (کیوں نہیں) ہاں۔ بیشک اللہ اچھے سے جانتا ہے جو کچھ تم کیا کرتے تھے۔

ٱلَّذِينَ تَتَوَفَّىٰهُمُ ٱلْمَلَٰٓئِكَةُ طَيِّبِينَ ۙ يَقُولُونَ سَلَٰمٌ عَلَيْكُمُ ٱدْخُلُوا۟ ٱلْجَنَّةَ بِمَا كُنتُمْ تَعْمَلُونَ ﴿32﴾

سورۃ النحل آیت 32

جب فرشتے ان پاک صاف لوگوں کی روحیں قبض کرنے لگتے ہیں تو کہتے ہیں سلامٌ علیکم (تم پر سلامتی ہو)۔ جو عمل تم کیا کرتے تھے ان کی بدولت جنت میں داخل ہو جاؤ۔

هَلْ يَنظُرُونَ إِلَّآ أَن تَأْتِيَهُمُ ٱلْمَلَٰٓئِكَةُ أَوْ يَأْتِىَ أَمْرُ رَبِّكَ ۚ كَذَٰلِكَ فَعَلَ ٱلَّذِينَ مِن قَبْلِهِمْ ۚ وَمَا ظَلَمَهُمُ ٱللَّهُ وَلَٰكِن كَانُوٓا۟ أَنفُسَهُمْ يَظْلِمُونَ ﴿33﴾

سورۃ النحل آیت 33

کیا اب (کافر ناشکرے) اس بات کے منتظر ہیں کہ ان پر فرشتے آجائیں یا تیرے رب کا حکم (عذاب) آجائے۔ اسی طرح ان سے پہلے گزرے لوگوں نے بھی کیا تھا۔ اور اللہ نے تو ان پر ظلم نہیں کیا تھا بلکہ وہ خود ہی اپنے آپ پر ظلم کرتے تھے۔

وَلِلَّهِ يَسْجُدُ مَا فِى ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَمَا فِى ٱلْأَرْضِ مِن دَآبَّةٍ وَٱلْمَلَٰٓئِكَةُ وَهُمْ لَا يَسْتَكْبِرُونَ ﴿49﴾

سورۃ النحل آیت 49

سارے جاندار اور فرشتے اور جو کوئی آسمانوں میں اور جو بھی زمین میں ہیں سب اللہ ہی کو سجدہ کرتے ہیں اور وہ ذرا بھی تکبر نہیں کرتے۔

أَفَأَصْفَىٰكُمْ رَبُّكُم بِٱلْبَنِينَ وَٱتَّخَذَ مِنَ ٱلْمَلَٰٓئِكَةِ إِنَٰثًا ۚ إِنَّكُمْ لَتَقُولُونَ قَوْلًا عَظِيمًا ﴿40﴾ ع4

سورۃ الاسراء آیت 40

کیا پھر تمہارے رب نے تمہیں تو چن چن کر بیٹے دیدیئے اور خود اپنے لئے فرشتوں کو بیٹیاں بنالیا ۔ بلاشبہ تم بہت بڑا بول بولتے ہو۔

وَإِذْ قُلْنَا لِلْمَلَٰٓئِكَةِ ٱسْجُدُوا۟ لِـَٔادَمَ فَسَجَدُوٓا۟ إِلَّآ إِبْلِيسَ قَالَ ءَأَسْجُدُ لِمَنْ خَلَقْتَ طِينًا ﴿61﴾ ج

سورۃ الاسراء آیت 61

اور جب ہم نے فرشتوں سے کہا کہ آدمؑ کو سجدہ کرو تو سوائے ابلیس کے سب سجدہ میں گر پڑے وہ بولا کیا میں ایسے کو سجدہ کروں جسے تو نے مٹی بنایا ہے۔

أَقِمِ ٱلصَّلَوٰةَ لِدُلُوكِ ٱلشَّمۡسِ إِلَىٰ غَسَقِ ٱلَّيۡلِ وَقُرۡءَانَ ٱلۡفَجۡرِۖ إِنَّ قُرۡءَانَ ٱلۡفَجۡرِ كَانَ مَشۡهُودًا ﴿78﴾

سورۃ الاسراء آیت 78

آفتاب کے ڈھلنے سے رات کے اندھیرے تک نماز پڑھا کرو اور صبح کو قرآن پڑھا کرو۔ بیشک صبح کا قرآن پڑھنا تو مشہود (یعنی فرشتوں کی حاضری و گواہی کا وقت) ہوتا ہے۔

أَوۡ تُسۡقِطَ ٱلسَّمَآءَ كَمَا زَعَمۡتَ عَلَيۡنَا كِسَفًا أَوۡ تَأۡتِيَ بِٱللَّهِ وَٱلۡمَلَٰٓئِكَةِ قَبِيلًا ﴿92﴾

سورۃ الاسراء آیت 92

یا جیسا کہ تم کہا کرتے ہو ہم پر آسمان کا کوئی ٹکڑا گرا دو یا اللہ اور فرشتوں کو (ہمارے) سامنے لے آؤ۔

قُل لَّوۡ كَانَ فِي ٱلۡأَرۡضِ مَلَٰٓئِكَةٞ يَمۡشُونَ مُطۡمَئِنِّينَ لَنَزَّلۡنَا عَلَيۡهِم مِّنَ ٱلسَّمَآءِ مَلَكٗا رَّسُولٗا ﴿95﴾

سورۃ الاسراء آیت 95

کہہ دو اگر زمین میں فرشتے چلتے پھرتے (رہتے بستے) آرام کر رہے ہوتے تو ہم آسمان سے ان پر فرشتے کو ہی رسول بنا کر بھیجتے۔

وَإِذْ قُلْنَا لِلْمَلَٰٓئِكَةِ ٱسْجُدُواْ لِأَدَمَ فَسَجَدُوٓاْ إِلَّآ إِبْلِيسَ كَانَ مِنَ ٱلْجِنِّ فَفَسَقَ عَنْ أَمْرِ رَبِّهِۦٓ ۗ أَفَتَتَّخِذُونَهُۥ وَذُرِّيَّتَهُۥٓ أَوْلِيَآءَ مِن دُونِى وَهُمْ لَكُمْ عَدُوٌّۢ ۚ بِئْسَ لِلظَّٰلِمِينَ بَدَلًا ﴿50﴾

سورۃ الکہف آیت 50

اور جب ہم نے فرشتوں کو حکم دیا کہ آدمؑ کو سجدہ کرو تو ابلیس کے علاوہ سب نے سجدہ کیا۔ وہ جنوں میں سے تھا پس اپنے رب کے حکم سے نافرمانی کر لی۔ پھر کیا تم مجھے (یعنی اللہ کو) چھوڑ کر اسے اور اس کی اولاد کو ولی اولیاء بناتے ہو حالانکہ وہ سب تمہارے دشمن ہیں۔ اور ظالم لوگوں کے لئے (اللہ کی جگہ) کیا ہی برا بدل ہے۔

فَٱتَّخَذَتْ مِن دُونِهِمْ حِجَابًا فَأَرْسَلْنَآ إِلَيْهَا رُوحَنَا فَتَمَثَّلَ لَهَا بَشَرًا سَوِيًّا ﴿17﴾ قَالَتْ إِنِّىٓ أَعُوذُ بِٱلرَّحْمَٰنِ مِنكَ إِن كُنتَ تَقِيًّا ﴿18﴾ قَالَ إِنَّمَآ أَنَا۠ رَسُولُ رَبِّكِ لِأَهَبَ لَكِ غُلَٰمًا زَكِيًّا ﴿19﴾ قَالَتْ أَنَّىٰ يَكُونُ لِى غُلَٰمٌ وَلَمْ يَمْسَسْنِى بَشَرٌ وَلَمْ أَكُ

بَغِيًّا ﴿20﴾ قَالَ كَذٰلِكِ قَالَ رَبُّكِ هُوَ عَلَيَّ هَيِّنٌ ۖ وَلِنَجْعَلَهٗۥ ءَايَةً لِّلنَّاسِ وَرَحْمَةً مِّنَّا ۚ وَكَانَ أَمْرًا مَّقْضِيًّا ﴿21﴾

سورۃ مریم آیت ۱۷ تا ۲۱

تو اس نے لوگوں کی طرف سے پردہ ڈال لیا پھر ہم نے اس کے پاس اپنے فرشتے کو بھیجا تو وہ اس کے سامنے ٹھیک ایک بشر بن کر نمودار ہوا۔ (مریمؑ گھبراہٹ میں) بولیں کہ یقیناً اگر تم متقی ہو تو میں تم سے رب الرحمٰن کی پناہ میں آتی ہوں۔ (اس نے) کہا کہ البتہ میں تو بس تمہارے رب کا بھیجا ہوا (فرشتہ) ہوں تاکہ تجھے پاکیزہ لڑکا عطا کروں۔ (مریمؑ نے) کہا کہ میرے ہاں لڑکا کیسے ہوگا مجھے تو کسی بشر نے ہاتھ تک نہیں لگایا اور نہ ہی میں بدکار ہوں۔ (فرشتے نے) کہا تمہارے رب کا ارشاد ہے کہ ایسے ہی (بلا شرکتِ بشر پیدا) ہوگا۔ یہ مجھ پر آسان ہے اور تاکہ ہم اسے بنی نوع انسان کے لئے ایک نشانی قرار دیں اور اپنی طرف سے رحمت اور یہ ایک طے شدہ بات ہے۔

۞ فَحَمَلَتْهُ فَٱنتَبَذَتْ بِهِۦ مَكَانًا قَصِيًّا ﴿22﴾ فَأَجَآءَهَا ٱلْمَخَاضُ إِلَىٰ جِذْعِ ٱلنَّخْلَةِ قَالَتْ يٰلَيْتَنِى مِتُّ قَبْلَ هٰذَا وَكُنتُ نَسْيًا مَّنسِيًّا ﴿23﴾ فَنَادَىٰهَا مِن تَحْتِهَآ أَلَّا تَحْزَنِى قَدْ جَعَلَ رَبُّكِ تَحْتَكِ سَرِيًّا ﴿24﴾

سورۃ مریم آیت ۲۲ تا ۲۴

پس وہ (اللہ کے اذن سے) ایسے ہی حاملہ ہو گئی پھر اسے لے کر کسی دور جگہ چلی گئی۔ پھر اسے دردِزہ ایک کھجور کے تنے کے پاس لے آیا تو کہنے لگی کہ اے کاش!۔ میں اس سے پہلے ہی مر گئی ہوتی اور کب کی بھولی بسری ہو گئی ہوتی۔ پھر اس کے نیچے کی جانب سے فرشتے نے اس کو پکارا کہ غمگین نہ ہو۔ یقیناً تمہارے رب نے تیرے پاؤں تلے ایک چشمہ جاری کر دیا ہے۔

وَمَا نَتَنَزَّلُ إِلَّا بِأَمْرِ رَبِّكَ ۖ لَهُۥ مَا بَيْنَ أَيْدِينَا وَمَا خَلْفَنَا وَمَا بَيْنَ ذَٰلِكَ ۚ وَمَا كَانَ رَبُّكَ نَسِيًّا ﴿64﴾ ج

سورۃ مریم آیت 64

اور (فرشتوں نے کہا کہ) ہم تیرے رب کے حکم کے علاوہ نہیں اتر سکتے۔ جو کچھ ہمارے آگے ہے یا جو کچھ ہمارے پیچھے ہے اور جو کچھ ان کے درمیان ہے سب کچھ اسی کا ہے۔ اور تیرا رب کبھی بھولنے والا نہیں۔

يَوْمَ يُنفَخُ فِى ٱلصُّورِ ۚ وَنَحْشُرُ ٱلْمُجْرِمِينَ يَوْمَئِذٍ زُرْقًا ﴿102﴾ ج صلے

سورۃ طٰہٰ آیت 102

جس دن صور میں پھونکا جائے گا۔اور ہم محشر میں مجرموں کو اکٹھا کرلیں گے اور ان کی آنکھیں نیلی (یعنی پتھرائی ہوئی) ہوں گی۔

وَإِذْ قُلْنَا لِلْمَلَٰٓئِكَةِ ٱسْجُدُواْ لِأَدَمَ فَسَجَدُوٓاْ إِلَّآ إِبْلِيسَ أَبَىٰ﴿116﴾

سورۃطٰہٰ آیت 116

اور جب ہم نے فرشتوں سے کہا کہ آدمؑ کے آگے سجدہ کرو تو سب سجدے میں گر پڑے مگر ابلیس نے انکار کر دیا۔

وَلَهُۥ مَن فِى ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلْأَرْضِ ۚ وَمَنْ عِندَهُۥ لَا يَسْتَكْبِرُونَ عَنْ عِبَادَتِهِۦ وَلَا يَسْتَحْسِرُونَ﴿19﴾ۚ يُسَبِّحُونَ ٱلَّيْلَ وَٱلنَّهَارَ لَا يَفْتُرُونَ﴿20﴾

سورۃالأنبیاء آیت 19

اور اسی کی ملکیت ہیں جو کوئی بھی آسمانوں و زمین میں ہیں۔اور جو (فرشتے) اس کے پاس ہیں وہ اس کی عبادت سے سرکشی نہیں کرتے اور نہ ہی وہ اکتاتے ہیں۔وہ دن رات اسی کی تسبیح (یعنی شانِ ربِ الْغَفُور کے اوصاف و کلمات) بیان کرتے رہتے ہیں اور ذرا سی بھی سستی نہیں کرتے۔

وَقَالُواْ ٱتَّخَذَ ٱلرَّحۡمَٰنُ وَلَدٗا سُبۡحَٰنَهُۥۚ بَلۡ عِبَادٞ مُّكۡرَمُونَ ﴿26﴾ لَا

سورۃالأنبیاء آیت 26

اور وہ کہتے ہیں کہ ربِ الرحمٰن نے اولاد بنا رکھی ہے۔ وہ تو (اس افترا سے) بالکل پاک ہے۔ وہ فرشتے (بیٹیاں نہیں) بلکہ اس کے عزت والے بندے ہی ہیں۔

يَعۡلَمُ مَا بَيۡنَ أَيۡدِيهِمۡ وَمَا خَلۡفَهُمۡ وَلَا يَشۡفَعُونَ إِلَّا لِمَنِ ٱرۡتَضَىٰ وَهُم مِّنۡ خَشۡيَتِهِۦ مُشۡفِقُونَ ﴿28﴾ وَمَن يَقُلۡ مِنۡهُمۡ إِنِّيٓ إِلَٰهٞ مِّن دُونِهِۦ فَذَٰلِكَ نَجۡزِيهِ جَهَنَّمَۚ كَذَٰلِكَ نَجۡزِي ٱلظَّٰلِمِينَ ﴿29﴾ ع 2

سورۃالأنبیاء آیت 28

جو ان کے سامنے اور جو ان کے پیچھے ہے وہ سب کچھ جانتا ہے اور وہ (فرشتے کسی کی) شفاعت نہیں کر سکتے سوائے اس کے جس سے وہ (اللہ جل شانہ) راضی ہو اور وہ تو اس کی ہیبت سے لرزتے رہتے ہیں۔ اور جو کوئی بھی ان میں سے یہ کہے کہ بیشک اللہ کے علاوہ میں بھی عبادت کے لائق ہوں۔ تو ہم اسے جہنم کی سزا دیں گے اور ظالم لوگوں کو ہم ایسی ہی سزا دیا کرتے ہیں۔

إِنَّ ٱلَّذِينَ سَبَقَتْ لَهُم مِّنَّا ٱلْحُسْنَىٰٓ أُوْلَٰٓئِكَ عَنْهَا مُبْعَدُونَ﴿101﴾لا لَا يَسْمَعُونَ حَسِيسَهَا ۖ وَهُمْ فِى مَا ٱشْتَهَتْ أَنفُسُهُمْ خَٰلِدُونَ﴿102﴾ج لَا يَحْزُنُهُمُ ٱلْفَزَعُ ٱلْأَكْبَرُ وَتَتَلَقَّىٰهُمُ ٱلْمَلَٰٓئِكَةُ هَٰذَا يَوْمُكُمُ ٱلَّذِى كُنتُمْ تُوعَدُونَ﴿103﴾

سورۃ الأنبیاء آیت ۱۰۱ تا ۱۰۳

بیشک جن لوگوں کا ہماری طرف سے پہلے ہی بھلائی کا فیصلہ ہو چکا وہ اس (جہنم) سے دور رکھے جائیں گے۔ (یہاں تک کہ) وہ اس کی آہٹ بھی نہ سننے پائیں گے اور وہ اپنی من چاہی نعمتوں میں ہمیشہ ہمیش رہیں گے۔ اور انہیں (اس دن) انتہائی گھبراہٹ کا وقت بھی پریشان نہیں کر سکے گا اور فرشتے ان سے استقبالیہ ملاقات کریں گے کہ یہی ہے تمہارا وہ دن جس کا تم سے وعدہ کیا جاتا تھا۔

ٱللَّهُ يَصْطَفِى مِنَ ٱلْمَلَٰٓئِكَةِ رُسُلًا وَمِنَ ٱلنَّاسِ ۚ إِنَّ ٱللَّهَ سَمِيعٌۢ بَصِيرٌ﴿75﴾ج

سورۃ الحج آیت 75

فرشتوں اور انسانوں میں سے اللہ ہی پیغام پہنچانے والے چن لیتا ہے۔ بیشک اللہ بخوبی سننے والا بڑا بصیرت والا ہے۔

فَقَالَ ٱلْمَلَؤُا۟ ٱلَّذِينَ كَفَرُوا۟ مِن قَوْمِهِۦ مَا هَٰذَآ إِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ يُرِيدُ أَن يَتَفَضَّلَ عَلَيْكُمْ وَلَوْ شَآءَ ٱللَّهُ لَأَنزَلَ مَلَٰٓئِكَةً مَّا سَمِعْنَا بِهَٰذَا فِىٓ ءَابَآئِنَا ٱلْأَوَّلِينَ ﴿24﴾ ج

سورۃ المؤمنون آیت 24

توان کی قوم کے سردار جو کافر تھے کہنے لگے کہ یہ تو بس تم جیسا ہی بشر ہے جو تم پر برتری حاصل کرنا چاہتا ہے اور اگر اللہ چاہتا تو وہ فرشتوں کو بھیج دیتا یہ بات تو ہم نے اپنے پرانے باپ داداؤں سے کبھی نہیں سنی۔

وَقَالُوا۟ مَالِ هَٰذَا ٱلرَّسُولِ يَأْكُلُ ٱلطَّعَامَ وَيَمْشِى فِى ٱلْأَسْوَاقِ ۙ لَوْلَآ أُنزِلَ إِلَيْهِ مَلَكٌ فَيَكُونَ مَعَهُۥ نَذِيرًا ﴿7﴾ لا

سورۃ الفرقان آیت 7

اور کہتے ہیں کہ یہ کیسا رسول ہے جو کھانا کھاتا اور بازاروں میں بھی چلتا پھرتا ہے کیوں نہ کوئی فرشتہ اس کی طرف بھیج دیا گیا کہ وہ بھی خبردار کرنے کو اس کے ساتھ رہتا۔

۞ وَقَالَ ٱلَّذِينَ لَا يَرْجُونَ لِقَآءَنَا لَوْلَآ أُنزِلَ عَلَيْنَا ٱلْمَلَٰٓئِكَةُ أَوْ نَرَىٰ رَبَّنَا ۗ لَقَدِ ٱسْتَكْبَرُوا۟ فِىٓ أَنفُسِهِمْ وَعَتَوْ عُتُوًّا كَبِيرًا ﴿21﴾

سورۃالفرقان آیت 21

اور جو لوگ ہم سے ملاقات کی امید نہیں رکھتے۔کہتے ہیں کہ ہمارے پاس فرشتے کیوں نہ بھیج دیئے گئے یا ہم اپنے رب کو دیکھ لیتے۔ البتہ یقینی طور پر انہوں نے اپنے آپ کو بہت بڑا سمجھ رکھا ہے اور سرکشی میں حد سے گزر گئے ہیں۔

يَوْمَ يَرَوْنَ ٱلْمَلَٰٓئِكَةَ لَا بُشْرَىٰ يَوْمَئِذٍ لِّلْمُجْرِمِينَ وَيَقُولُونَ حِجْرًا مَّحْجُورًا ﴿22﴾

سورۃالفرقان آیت 22

جس دن فرشتوں کو دیکھ لیں گے اس دن مجرموں کے لئے کوئی خوشی کی بات نہیں ہو گی اور کہیں گے کہ محروم ہی محروم کر دیئے گئے۔

وَيَوْمَ تَشَقَّقُ ٱلسَّمَآءُ بِٱلْغَمَٰمِ وَنُزِّلَ ٱلْمَلَٰٓئِكَةُ تَنزِيلًا ﴿25﴾

سورۃالفرقان آیت 25

اور جس دن آسمان بادلوں کے ساتھ شق ہو جائے گا اور مسلسل فرشتے اتارے جائیں گے۔

وَٱلَّذِينَ يَقُولُونَ رَبَّنَا هَبْ لَنَا مِنْ أَزْوَٰجِنَا وَذُرِّيَّٰتِنَا قُرَّةَ أَعْيُنٍ وَٱجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِينَ إِمَامًا ﴿74﴾ أُوْلَٰٓئِكَ يُجْزَوْنَ ٱلْغُرْفَةَ بِمَا صَبَرُوا۟ وَيُلَقَّوْنَ فِيهَا تَحِيَّةً وَسَلَٰمًا ﴿75﴾ لا خَٰلِدِينَ فِيهَا ۚ حَسُنَتْ مُسْتَقَرًّا وَمُقَامًا ﴿76﴾

سورۃ الفرقان آیت 74

اور وہ جو (اللہ سے) دعا مانگتے رہتے ہیں کہ اے ہمارے رب !۔ ہمیں ہماری بیویوں اور اولاد کی طرف سے آنکھوں کی ٹھنڈک عطا فرما اور ہمیں متقی لوگوں کا امام بنا دے۔ یہی وہ لوگ ہیں جنہیں ان کے صبر کے بدلے میں جنت کے اونچے اونچے محل دیے جائیں گے اور وہاں فرشتے ان کا دعا و سلام کے ساتھ استقبال کریں گے۔ اسی میں ہمیشہ ہمیش رہنے والے ہوں گے اور وہ ٹھہرنے اور رہنے کی بہت ہی عمدہ جگہ ہے۔

وَإِنَّهُۥ لَتَنزِيلُ رَبِّ ٱلْعَٰلَمِينَ ﴿192﴾ ط نَزَلَ بِهِ ٱلرُّوحُ ٱلْأَمِينُ ﴿193﴾ لا

سورۃ الشعراء آیت ۱۹۲۔۱۹۲

اور بلاشبہ یہ قرآن تو رب العالمین کا نازل کیا ہوا ہے۔ اس کو روح الامین (یعنی امانت دار فرشتہ جبرائیلؑ) لے کر اترا ہے۔

وَلَمَّا جَآءَتْ رُسُلُنَآ إِبْرَٰهِيمَ بِٱلْبُشْرَىٰ قَالُوٓاْ إِنَّا مُهْلِكُوٓاْ أَهْلِ هَٰذِهِ ٱلْقَرْيَةِ ۖ إِنَّ أَهْلَهَا كَانُواْ ظَٰلِمِينَ ﴿31﴾ ج صلے

سورۃ العنکبوت آیت 31

اور جب ہمارے قاصد (فرشتے) ابراہیم کے پاس بشارت لے کر آئے تو (یہ بھی) کہا کہ البتہ ہم (لوطؑ کی) اس بستی والوں کو ہلاک کرنے والے ہیں۔ یقیناً اس بستی کے لوگ بڑے ہی ظالم ہیں۔

قَالَ إِنَّ فِيهَا لُوطًا ۚ قَالُواْ نَحْنُ أَعْلَمُ بِمَن فِيهَا ۖ لَنُنَجِّيَنَّهُۥ وَأَهْلَهُۥٓ إِلَّا ٱمْرَأَتَهُۥ كَانَتْ مِنَ ٱلْغَٰبِرِينَ ﴿32﴾

سورۃ العنکبوت آیت 32

(ابراہیمؑ) نے کہا کہ البتہ اس میں تو لوطؑ بھی ہے!۔ وہ (فرشتے) کہنے لگے ہم جانتے ہیں کہ اس میں کون کون ہیں۔ ہم اس کو اور ان کے گھر والوں کو ضرور بچالیں گے سوائے اس کی بیوی کے کہ وہ پیچھے رہ جانے والوں میں سے ہو گی۔

وَلَمَّآ أَن جَآءَتْ رُسُلُنَا لُوطًا سِىٓءَ بِهِمْ وَضَاقَ بِهِمْ ذَرْعًا وَقَالُوا۟ لَا تَخَفْ وَلَا تَحْزَنْ ۖ إِنَّا مُنَجُّوكَ وَأَهْلَكَ إِلَّا ٱمْرَأَتَكَ كَانَتْ مِنَ ٱلْغَٰبِرِينَ ﴿33﴾

سورۃ العنکبوت آیت 33

اور جب ہمارے ارسال کردہ (فرشتے) لوطؑ کے پاس آئے تو وہ ان کی آمد سے پریشان اور تنگ دل ہو گیا اور فرشتوں نے (بھانپ لیا اور) کہا کہ ڈرو نہیں اور نہ ہی رنج کرو۔ بلاشبہ ہم تجھے اور تیرے گھر والوں کو بچا لیں گے سوائے تمہاری بیوی کے جو پیچھے رہ جانے والوں میں سے ہو گی۔

۞ قُلْ يَتَوَفَّىٰكُم مَّلَكُ ٱلْمَوْتِ ٱلَّذِى وُكِّلَ بِكُمْ ثُمَّ إِلَىٰ رَبِّكُمْ تُرْجَعُونَ ﴿11﴾ ع1

سورۃ السجدۃ آیت 11

کہہ دو کہ موت کا وہ فرشتہ جو تم پر مقرر کیا گیا ہے (جب) وہ تمہاری روحیں قبض کر لیتا ہے پھر تم اپنے رب کی طرف ہی لوٹائے جاتے ہو۔

هُوَ ٱلَّذِى يُصَلِّى عَلَيْكُمْ وَمَلَٰٓئِكَتُهُۥ لِيُخْرِجَكُم مِّنَ ٱلظُّلُمَٰتِ إِلَى ٱلنُّورِ ۚ وَكَانَ بِٱلْمُؤْمِنِينَ رَحِيمًا ﴿43﴾

سورۃ الأحزاب آیت 43

وہی تو ہے جو تم پر اپنی رحمت بھیجتا ہے اور اس کے فرشتے بھی تاکہ تم کو ظلمت کے اندھیروں سے نکال کر نورِ ہدایت کی طرف لے جائے۔ اور اللہ مومنوں پر بہت مہربان ہے۔

يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُواْ ٱذْكُرُواْ نِعْمَةَ ٱللَّهِ عَلَيْكُمْ إِذْ جَآءَتْكُمْ جُنُودٌ فَأَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ رِيحًا وَجُنُودًا لَّمْ تَرَوْهَا ۚ وَكَانَ ٱللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرًا ﴿9﴾ ج

سورۃ الأحزاب آیت 9

اے ایمان والو! ۔ اللہ کے اس احسان کو یاد کرو جو اس نے تم پر کیا ہے جب (غزوۂ خندق کے موقع پر کفار کے) لشکر تم پر چڑھ آئے اور ہم نے (تمہاری مدد کے لئے) ان پر آندھی بھیج دی اور ایسے لشکر بھی بھیجے جن کو تم دیکھ نہیں سکتے تھے۔ اللہ وہ سب کچھ گہرائی سے دیکھ رہا تھا جو تم لوگ اس وقت کر رہے تھے۔

إِنَّ ٱللَّهَ وَمَلَٰٓئِكَتَهُۥ يُصَلُّونَ عَلَى ٱلنَّبِيِّ ۚ يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُواْ صَلُّواْ عَلَيْهِ وَسَلِّمُواْ تَسْلِيمًا ﴿56﴾

سورۃ الأحزاب آیت 56

بیشک اللہ اور اس کے فرشتے نبیؐ پر رحمت بھیجتے ہیں۔اے ایمان والو!۔تم بھی اس پر (دل وجان سے) تسلیم کرتے ہوئے درود اور سلام بھیجا کرو۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَعَلٰى عَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى إِبْرَاهِيمَ وَعَلٰى آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ۔اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى إِبْرَاهِيمَ وَعَلٰى آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ

اے اللہ!۔حضرت محمد ﷺ پر اور آلِ محمد پر رحمتیں نازل فرما۔جس طرح تو نے حضرت ابراہیم علیہ السلام پر اور آلِ ابراہیمؑ پر رحمتیں نازل کیں۔بے شک تو حقیقی تعریف کے قابل بڑی شان والا ہے۔

اے اللہ!۔حضرت محمد ﷺ پر اور آلِ محمد پر برکتیں نازل فرما۔جس طرح تو نے حضرت ابراہیم علیہ السلام پر اور آلِ ابراہیمؑ پر برکتیں نازل فرمائیں۔بے شک تو حقیقی تعریف کا مستحق بڑے رتبے والا ہے۔

وَلَا تَنفَعُ ٱلشَّفَٰعَةُ عِندَهُۥٓ إِلَّا لِمَنْ أَذِنَ لَهُۥ ۚ حَتَّىٰٓ إِذَا فُزِّعَ عَن قُلُوبِهِمْ قَالُوا۟

مَاذَا قَالَ رَبُّكُمْ ۖ قَالُوا۟ ٱلْحَقَّ ۖ وَهُوَ ٱلْعَلِىُّ ٱلْكَبِيرُ ﴿23﴾

سورۃ سبا آیت 23

اور اللہ کے ہاں کوئی سفارش فائدہ نہیں دے گی مگر اس کے حق میں جس کے بارے میں وہ اجازت دیدے۔ یہاں تک کہ جب ان کے دلوں سے خوف و گھبراہٹ دور کر دی جائے گی۔ تو (فرشتوں یا سفارشیوں سے) پوچھیں گے کہ تمہارے رب نے (معافی پر) کیا ارشاد فرمایا۔ تو وہ کہیں گے کہ حق سچ ہی کہا ہے اور وہ نہایت بلند و بالا بہت بڑا ہے۔

وَيَوْمَ يَحْشُرُهُمْ جَمِيعًا ثُمَّ يَقُولُ لِلْمَلَٰٓئِكَةِ أَهَٰٓؤُلَآءِ إِيَّاكُمْ كَانُوا۟ يَعْبُدُونَ ﴿40﴾ قَالُوا۟ سُبْحَٰنَكَ أَنتَ وَلِيُّنَا مِن دُونِهِم ۖ بَلْ كَانُوا۟ يَعْبُدُونَ ٱلْجِنَّ ۖ أَكْثَرُهُم بِهِم مُّؤْمِنُونَ ﴿41﴾

سورۃ سبا آیت ۴۰۔۴۱

اور جس دن وہ ان سب کو محشر میں جمع کرے گا پھر فرشتوں سے پوچھے گا کیا یہ لوگ تمہاری عبادت کیا کرتے تھے۔ وہ عرض کریں گے۔ تو بالکل پاک ہے ان سب کو چھوڑ کر تو ہی ہمارا ولی ہے۔ (نہیں) بلکہ!۔ یہ تو جنّوں کی عبادت کیا کرتے تھے۔ ان میں بہت سارے لوگ انہی پر ایمان لائے ہوئے تھے۔

ٱلْحَمْدُ لِلَّهِ فَاطِرِ ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلْأَرْضِ جَاعِلِ ٱلْمَلَٰٓئِكَةِ رُسُلًا أُو۟لِىٓ أَجْنِحَةٍ مَّثْنَىٰ وَثُلَٰثَ وَرُبَٰعَ ۚ يَزِيدُ فِى ٱلْخَلْقِ مَا يَشَآءُ ۚ إِنَّ ٱللَّهَ عَلَىٰ كُلِّ شَىْءٍ قَدِيرٌ ﴿1﴾

سورۃ فاطر آیت 1

سب طرح کی تعریف (شکر) اللہ ہی کے لئے ہے جو آسمانوں اور زمین کا پیدا کرنے والا (اور ایسے) فرشتوں کو پیغامبر بنانے والا ہے جن کے دو دو اور تین تین اور چار چار پر ہیں۔ وہ (اپنی) مخلوقات میں جب چاہتا ہے اضافہ کرتا ہے۔ بیشک اللہ ہر چیز پر پوری طرح قادر ہے۔

إِنَّا زَيَّنَّا ٱلسَّمَآءَ ٱلدُّنْيَا بِزِينَةٍ ٱلْكَوَاكِبِ ﴿6﴾ لا وَحِفْظًا مِّن كُلِّ شَيْطَٰنٍ مَّارِدٍ ﴿7﴾ ج لَّا يَسَّمَّعُونَ إِلَى ٱلْمَلَإِ ٱلْأَعْلَىٰ وَيُقْذَفُونَ مِن كُلِّ جَانِبٍ ﴿8﴾ ق صلے دُحُورًا صلے وَلَهُمْ عَذَابٌ وَاصِبٌ ﴿9﴾ لا إِلَّا مَنْ خَطِفَ ٱلْخَطْفَةَ فَأَتْبَعَهُۥ شِهَابٌ ثَاقِبٌ ﴿10﴾

سورۃ الصافات آیت ٦ تا ١٠

بیشک ہم نے آسمان دنیا کو ستاروں کی زینت سے آراستہ کر دیا۔ اور ہر شیطان سرکش (کی دراندازی) سے اس کی حفاظت کر دی۔ وہ مجلسِ عالم بالا کی باتیں نہیں سن سکتے اور ہر طرف سے ان پر (انگارے) پھینکے جاتے ہیں۔ (وہاں سے) دھتکارنے (بھگا دینے) کو۔ اور ان کے لئے دائمی عذاب

ہے۔ مگر جو کوئی (فرشتوں کی بات) چوری سے اچک لینا چاہے تو جلتا ہوا شہاب اس کے پیچھے لگ جاتا ہے۔

فَٱسْتَفْتِهِمْ أَلِرَبِّكَ ٱلْبَنَاتُ وَلَهُمُ ٱلْبَنُونَ ﴿149﴾ لا أَمْ خَلَقْنَا ٱلْمَلَٰٓئِكَةَ إِنَٰثًا وَهُمْ شَٰهِدُونَ ﴿150﴾ أَلَآ إِنَّهُم مِّنْ إِفْكِهِمْ لَيَقُولُونَ ﴿151﴾ لا وَلَدَ ٱللَّهُ وَإِنَّهُمْ لَكَٰذِبُونَ ﴿152﴾

سورۃ الصافات آیت ۱۴۹۔۱۵۲

پس ان سے پوچھو کہ کیا تمہارے رب کے لئے تو بیٹیاں اور خود ان کے لئے بیٹے ہیں؟۔ یا (کیا) یہ اس وقت دیکھ رہے تھے جب ہم نے فرشتوں کو مونث بنایا تھا۔ خوب سن رکھو!۔ یہ لوگ دراصل اپنے من سے گھڑی ہوئی بات کہتے ہیں۔ کہ اللہ کے اولاد ہے اور بلاشبہ وہ یقیناً جھوٹے ہیں۔

وَمَا مِنَّآ إِلَّا لَهُۥ مَقَامٌ مَّعْلُومٌ ﴿164﴾ لا وَإِنَّا لَنَحْنُ ٱلصَّآفُّونَ ﴿165﴾ ج وَإِنَّا لَنَحْنُ ٱلْمُسَبِّحُونَ ﴿166﴾

سورۃ الصافات آیت ۱۶۴تا۱۶۶

https://quranexcel.com

(فرشتے کہنے لگے) اور ہم میں سے کوئی بھی ایسا نہیں کہ جس کے لیے ایک مرتبہ و مقام معین نہ ہو۔ اور بیشک ہم صف باندھے حاضر رہتے ہیں۔ اور بیشک ہم (اللہ جل شانہ کی) تسبیح و تقدیس کرتے رہتے ہیں۔

قُلْ هُوَ نَبَؤٌاْ عَظِيمٌ ﴿67﴾ لا أَنتُمْ عَنْهُ مُعْرِضُونَ ﴿68﴾ مَا كَانَ لِيَ مِنْ عِلْمٍ بِٱلْمَلَإِ ٱلْأَعْلَىٰٓ إِذْ يَخْتَصِمُونَ ﴿69﴾ إِن يُوحَىٰٓ إِلَيَّ إِلَّآ أَنَّمَآ أَنَا۠ نَذِيرٌ مُّبِينٌ ﴿70﴾

سورۃ ص آیت ۶۷ تا ۷۰

(یہ بھی) کہہ دو کہ یہ تو بہت بڑی و عظیم خبر ہے۔ جس کو تم خاطر میں نہیں لاتے۔ مجھے تو ملاءِ اعلیٰ کے بارے بھی کچھ خبر نہ تھی جب وہ (فرشتے) آپس میں بحث کر رہے تھے۔ مجھے تو بس یہ وحی کی جاتی ہے کہ میں صاف صاف آگاہ کرنے والا ہوں۔

إِذْ قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلَٰٓئِكَةِ إِنِّي خَٰلِقٌۢ بَشَرًا مِّن طِينٍ ﴿71﴾ فَإِذَا سَوَّيْتُهُۥ وَنَفَخْتُ فِيهِ مِن رُّوحِي فَقَعُواْ لَهُۥ سَٰجِدِينَ ﴿72﴾ فَسَجَدَ ٱلْمَلَٰٓئِكَةُ كُلُّهُمْ أَجْمَعُونَ ﴿73﴾ لا إِلَّآ إِبْلِيسَ ٱسْتَكْبَرَ وَكَانَ مِنَ ٱلْكَٰفِرِينَ ﴿74﴾ قَالَ يَٰٓإِبْلِيسُ مَا مَنَعَكَ أَن تَسْجُدَ لِمَا

خَلَقْتُ بِيَدَيَّ ۖ أَسْتَكْبَرْتَ أَمْ كُنتَ مِنَ ٱلْعَالِينَ ﴿75﴾ قَالَ أَنَا۠ خَيْرٌ مِّنْهُ ۖ خَلَقْتَنِى مِن نَّارٍ وَخَلَقْتَهُۥ مِن طِينٍ ﴿76﴾ قَالَ فَٱخْرُجْ مِنْهَا فَإِنَّكَ رَجِيمٌ ﴿77﴾ ج صلے

سورۃ ص آیت ۷۱ تا ۷۷

جب تمہارے رب نے فرشتوں سے کہا کہ البتہ میں گیلی مٹی سے ایک بشر بنانے والا ہوں۔ جب اس کو (نوک پلک سنوار کے) درست کر دوں اور اس میں اپنی روح پھونک دوں تو اس کے آگے سجدے میں گر پڑنا۔ پس سارے کے سارے فرشتے سجدے میں گر گئے۔ سوائے ابلیس کے کہ اس نے تکبر کر لیا اور کافروں میں سے ہو گیا۔ ارشاد ہوا کہ اے ابلیس!۔ جس کو میں نے اپنے ہاتھوں سے بنایا اس کے سامنے سجدہ کرنے سے تجھے کس چیز نے روکا؟۔ کیا تو تکبر و غرور میں آ گیا یا اونچے درجے والوں میں تھا؟۔ کہنے لگا کہ میں اس سے بہتر ہوں۔ (کہ) مجھے تو نے آگ سے پیدا کیا اور اس کو خاک سے بنایا ہے۔ ارشاد ہوا۔ پھر اس (جنت) سے نکل جا پس بلاشبہ تو دھتکارا ہوا مردود ہے۔

وَتَرَى ٱلْمَلَٰٓئِكَةَ حَآفِّينَ مِنْ حَوْلِ ٱلْعَرْشِ يُسَبِّحُونَ بِحَمْدِ رَبِّهِمْ ۖ وَقُضِىَ بَيْنَهُم بِٱلْحَقِّ وَقِيلَ ٱلْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ ٱلْعَٰلَمِينَ ﴿75﴾ ع8

سورۃ الزمر آیت 75

https://quranexcel.com

اور تم فرشتوں کو دیکھو گے۔ کہ وہ عرش (الٰہی) کے گرد گھیرا باندھے ہوئے اپنے رب کی تسبیح (تقدیس) کر رہے ہوں گے۔ اور سب (اولین و آخرین) کے درمیان حق و انصاف کے ساتھ فیصلہ کر دیا جائے گا۔ اور (بہر زبانِ معترف) کہا جائے گا۔ ہر طرح کی تعریف صرف اور صرف اس اللہ ہی کے لئے ہے جو سارے جہانوں کا رب ہے۔

ٱلَّذِينَ يَحْمِلُونَ ٱلْعَرْشَ وَمَنْ حَوْلَهُۥ يُسَبِّحُونَ بِحَمْدِ رَبِّهِمْ وَيُؤْمِنُونَ بِهِۦ وَيَسْتَغْفِرُونَ لِلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ رَبَّنَا وَسِعْتَ كُلَّ شَىْءٍ رَّحْمَةً وَعِلْمًا فَٱغْفِرْ لِلَّذِينَ تَابُوا۟ وَٱتَّبَعُوا۟ سَبِيلَكَ وَقِهِمْ عَذَابَ ٱلْجَحِيمِ ﴿7﴾

سورۃ غافر آیت 7

جو (فرشتے) عرش کو اٹھائے ہوئے ہیں اور جو اس کے ارد گرد (حلقہ باندھے ہوئے) ہیں۔ وہ اسی پر یقین رکھتے ہیں اور سب اپنے رب کی تعریف کے ساتھ تسبیح کرتے رہتے ہیں اور مومنوں کے لئے بخشش مانگتے رہتے ہیں کہ اے ہمارے رب!۔ تیری رحمت اور تیرا علم ہر چیز کا احاطہ کئے ہوئے ہے پس جن لوگوں نے توبہ کی اور تیرے راستے پر چلے تُو ان کو بخش دے اور دوزخ کے عذاب سے بھی بچا لے۔

إِذْ جَآءَتْهُمُ ٱلرُّسُلُ مِنۢ بَيْنِ أَيْدِيهِمْ وَمِنْ خَلْفِهِمْ أَلَّا تَعْبُدُوٓاْ إِلَّا ٱللَّهَ ۖ قَالُواْ لَوْ شَآءَ رَبُّنَا لَأَنزَلَ مَلَٰٓئِكَةً فَإِنَّا بِمَآ أُرْسِلْتُم بِهِۦ كَٰفِرُونَ ﴿14﴾

سورۃ فصلت آیت 14

جب ان کے پاس ان کے سامنے اور ان کے پیچھے سے رسول آئے کہ اللہ کے علاوہ کسی کی عبادت نہ کرو تو کہنے لگے کہ ہمارا رب اگر چاہتا تو فرشتے اُتار دیتا پس جس (پیغام) کے ساتھ تم بھیجے گئے ہو ہم البتہ اس کا انکار کرتے ہیں۔

إِنَّ ٱلَّذِينَ قَالُواْ رَبُّنَا ٱللَّهُ ثُمَّ ٱسْتَقَٰمُواْ تَتَنَزَّلُ عَلَيْهِمُ ٱلْمَلَٰٓئِكَةُ أَلَّا تَخَافُواْ وَلَا تَحْزَنُواْ وَأَبْشِرُواْ بِٱلْجَنَّةِ ٱلَّتِى كُنتُمْ تُوعَدُونَ ﴿30﴾

سورۃ فصلت آیت 30

یقینی طور پر جن لوگوں نے کہا کہ ہمارا رب اللہ ہے پھر وہ اس پر جم کر ثابت قدم رہے ان پر فرشتے نازل ہوتے ہیں (جو کہتے ہیں) کہ نہ تو تم ڈرو اور نہ ہی غم کرو اور اس جنت کی بشارت پر خوش ہو جاؤ جس کا تم سے وعدہ کیا گیا ہے۔

فَإِنِ ٱسْتَكْبَرُواْ فَٱلَّذِينَ عِندَ رَبِّكَ يُسَبِّحُونَ لَهُۥ بِٱلَّيْلِ وَٱلنَّهَارِ وَهُمْ لَا يَسْـَٔمُونَ ﴿38﴾

سورۃ فصلت آیت ۳۸ (آیتِ سجدہ)

اور اگر یہ لوگ تکبر کریں تو (اللہ بھی بے پرواہ ہے) جو فرشتے تمہارے رب کے پاس ہیں وہ رات دن اسی کی تسبیح (و تقدیس) بیان کرتے رہتے ہیں اور وہ کبھی نہیں تھکتے۔

تَكَادُ ٱلسَّمَٰوَٰتُ يَتَفَطَّرْنَ مِن فَوْقِهِنَّ ۚ وَٱلْمَلَٰٓئِكَةُ يُسَبِّحُونَ بِحَمْدِ رَبِّهِمْ وَيَسْتَغْفِرُونَ لِمَن فِى ٱلْأَرْضِ ۗ أَلَآ إِنَّ ٱللَّهَ هُوَ ٱلْغَفُورُ ٱلرَّحِيمُ ﴿5﴾

سورۃ الشوریٰ آیت 5

(لوگوں کے اللہ کا شریک بنانے پر) قریب ہے کہ آسمان ان کے اوپر سے پھٹ پڑیں اور (مگر) فرشتے اپنے رب کی تعریف و تحمید کے ساتھ اس کی تسبیح کرتے ہیں اور اہلِ زمین کے لئے مغفرت مانگتے رہتے ہیں۔ آگاہ رہو کہ اللہ یقیناً بڑا بخشنے والا نہایت ہی مہربان ہے۔

۞ وَمَا كَانَ لِبَشَرٍ أَن يُكَلِّمَهُ ٱللَّهُ إِلَّا وَحْيًا أَوْ مِن وَرَآئِ حِجَابٍ أَوْ يُرْسِلَ رَسُولًا فَيُوحِىَ بِإِذْنِهِۦ مَا يَشَآءُ ۚ إِنَّهُۥ عَلِىٌّ حَكِيمٌ ﴿51﴾

سورۃالشوری آیت 51

اور کسی بشر کے لئے ممکن نہیں کہ اللہ اس سے کلام کرے مگر وحی کے ذریعہ سے یا پردے کے پیچھے سے یا وہ کوئی فرشتہ بھیج دے تو وہ اس (اللہ جل شانہ) کے حکم سے جو وہ چاہے وحی کرے۔ بیشک وہ بلند و برتر نہایت حکمت والا ہے۔

وَجَعَلُواْ ٱلْمَلَٰٓئِكَةَ ٱلَّذِينَ هُمْ عِبَٰدُ ٱلرَّحْمَٰنِ إِنَٰثًا ۚ أَشَهِدُواْ خَلْقَهُمْ ۚ سَتُكْتَبُ شَهَٰدَتُهُمْ وَيُسْـَٔلُونَ ﴿19﴾ وَقَالُواْ لَوْ شَآءَ ٱلرَّحْمَٰنُ مَا عَبَدْنَٰهُمْ ۗ مَّا لَهُم بِذَٰلِكَ مِنْ عِلْمٍ ۖ إِنْ هُمْ إِلَّا يَخْرُصُونَ ﴿20﴾ ط

سورۃالزخرف آیت ۱۹۔۲۰

اور انہوں نے فرشتوں کو جو ربِ الرحمٰن کے بندے ہیں (اللہ کی) بیٹیاں قرار دے رکھا ہے۔ کیا یہ ان کی پیدائش کے وقت (پاس) موجود تھے؟۔ عنقریب ان کی گواہی لکھ لی جائے گی اور ان سے بازپرس کی جائے گی۔ اور کہتے ہیں کہ اگر ربِ الرحمٰن چاہتا تو ہم ان (غیر اللہ) کی عبادت نہ کرتے۔ ان کو اس بارے کچھ بھی علم نہیں ہے۔ وہ صرف اٹکل پچو پر باتیں کرتے ہیں۔

أَمْ أَنَا۠ خَيْرٌ مِّنْ هَٰذَا ٱلَّذِى هُوَ مَهِينٌ وَلَا يَكَادُ يُبِينُ﴿52﴾ فَلَوْلَآ أُلْقِىَ عَلَيْهِ أَسْوِرَةٌ مِّن ذَهَبٍ أَوْ جَآءَ مَعَهُ ٱلْمَلَٰٓئِكَةُ مُقْتَرِنِينَ﴿53﴾ فَٱسْتَخَفَّ قَوْمَهُۥ فَأَطَاعُوهُ ۚ إِنَّهُمْ كَانُوا۟ قَوْمًا فَٰسِقِينَ﴿54﴾

سورۃالزخرف آیت ۵۲تا۵۴

یا(کیا) میں اس (موسیٰؑ) سے بہتر نہیں ہوں جو کم تر و حقیر ہے اور صاف بول بھی نہیں سکتا۔ تو اس پر سونے کے کنگن کیوں نہ اُتارے دیئے گئے یا (پھر) اس کے ساتھ فرشتے ہی جمع ہو کر آجاتے۔ غرض اس نے اپنی قوم کو احمق بنادیا اور انہوں نے بھی اس کی بات مان لی۔ بیشک وہ نافرمان لوگ تھے۔

وَلَوْ نَشَآءُ لَجَعَلْنَا مِنكُم مَّلَٰٓئِكَةً فِى ٱلْأَرْضِ يَخْلُفُونَ﴿60﴾

سورۃالزخرف آیت 60

اگر ہم چاہتے تو تم میں سے فرشتے زمین پر بسا دیتے جو اس میں جانشینی کرتے۔

أَمْ يَحْسَبُونَ أَنَّا لَا نَسْمَعُ سِرَّهُمْ وَنَجْوَىٰهُم ۚ بَلَىٰ وَرُسُلُنَا لَدَيْهِمْ يَكْتُبُونَ﴿80﴾

سورۃالزخرف آیت 80

کیا یہ لوگ یہ خیال کرتے ہیں کہ ہم ان کے رازوں اور سرگوشیوں کو نہیں سن پاتے؟۔(کیوں نہیں) ہاں!۔اور ہمارے فرشتے ان کے پاس (ان کی ساری باتیں) لکھتے چلے جاتے ہیں۔

فَكَيْفَ إِذَا تَوَفَّتْهُمُ ٱلْمَلَٰٓئِكَةُ يَضْرِبُونَ وُجُوهَهُمْ وَأَدْبَٰرَهُمْ ﴿27﴾ ذَٰلِكَ بِأَنَّهُمُ ٱتَّبَعُوا۟ مَآ أَسْخَطَ ٱللَّهَ وَكَرِهُوا۟ رِضْوَٰنَهُۥ فَأَحْبَطَ أَعْمَٰلَهُمْ ﴿28﴾ ع3

سورۃ محمد آیت ۲۷۔۲۸

پھر اس وقت ان کا کیا حال ہوگا جب فرشتے ان کی روحیں قبض کرنے لگیں گے اور ان کے چہروں اور ان کی پشتوں پر مارتے جائیں گے۔یہ سب اس وجہ سے کہ وہ ایسی چیز کے پیچھے چلے جو اللہ کی ناراضی کا باعث تھی اور اس کی خوشنودی سے کراہت کرلی پھر اللہ نے بھی ان کے اعمال کو برباد کر دیا۔

وَجَآءَتْ كُلُّ نَفْسٍ مَّعَهَا سَآئِقٌ وَشَهِيدٌ ﴿21﴾ لَّقَدْ كُنتَ فِى غَفْلَةٍ مِّنْ هَٰذَا فَكَشَفْنَا عَنكَ غِطَآءَكَ فَبَصَرُكَ ٱلْيَوْمَ حَدِيدٌ ﴿22﴾ وَقَالَ قَرِينُهُۥ هَٰذَا مَا لَدَىَّ عَتِيدٌ ﴿23﴾ ط أَلْقِيَا فِى جَهَنَّمَ كُلَّ كَفَّارٍ عَنِيدٍ ﴿24﴾ لا

سورۃ ق آیت ۲۱ تا ۲۴

اور ہر شخص ایسے آئے گا کہ اس کے ساتھ ایک ہانکنے والا اور ایک گواہی دینے والا (فرشتہ) ہوگا۔ البتہ (اے غافل!)۔ یقیناً تو اس دن سے غفلت میں رہا اب ہم نے تیری آنکھوں سے پردہ ہٹا دیا تو آج تیری نگاہ بڑی تیز ہے۔ اور اس کا ہم نشین (فرشتہ) کہے گا کہ یہ (اعمال نامہ جو) میرے پاس تھا وہ حاضر ہے۔ (ارشاد ہوگا) تم دونوں ہر سرکش و ناشکرے کو دوزخ میں ڈال دو۔

وَٱلذَّٰرِيَٰتِ ذَرۡوٗا ﴿1﴾ فَٱلۡحَٰمِلَٰتِ وِقۡرٗا ﴿2﴾ فَٱلۡجَٰرِيَٰتِ يُسۡرٗا ﴿3﴾ فَٱلۡمُقَسِّمَٰتِ أَمۡرًا ﴿4﴾

إِنَّمَا تُوعَدُونَ لَصَادِقٞ ﴿5﴾

سورۃ الذاریات آیت ۱ تا ۵

قسم ہے!۔ ان ہواؤں کی جو اڑا کر بکھیر دیتی ہیں۔ پھر ان (بادلوں) کی جو پانی کا بوجھ اٹھاتے ہیں۔ پھر ان (کشتیوں) کی جو آہستہ آہستہ چلتی ہیں۔ پھر ان (فرشتوں کی) جو معاملات تقسیم کرتے ہیں۔ بیشک جو وعدہ بس تم سے کیا گیا ہے وہ بالکل سچا ہے۔

فَأَقۡبَلَتِ ٱمۡرَأَتُهُۥ فِي صَرَّةٖ فَصَكَّتۡ وَجۡهَهَا وَقَالَتۡ عَجُوزٌ عَقِيمٞ ﴿29﴾ قَالُواْ كَذَٰلِكِ

قَالَ رَبُّكِۖ إِنَّهُۥ هُوَ ٱلۡحَكِيمُ ٱلۡعَلِيمُ ﴿30﴾

سورۃ الذاریات آیت ۲۹۔۳۰

تو ابراہیمؑ کی بیوی کچھ آگے بڑھی اور (تعجب سے) اپنا ماتھے پر ہاتھ مارتے ہوئے کہنے لگی کہ (اے ہے! کہ ایک تو میں) بڑھیا اور (دوسرے) بانجھ بھی!۔ فرشتوں نے کہا کہ تمہارے رب نے ایسا ہی کہا ہے۔ بیشک وہ بڑا علم والا نہایت حکمت والا ہے۔

۞ قَالَ فَمَا خَطْبُكُمْ أَيُّهَا ٱلْمُرْسَلُونَ ﴿31﴾ قَالُوٓاْ إِنَّآ أُرْسِلْنَآ إِلَىٰ قَوْمٍ مُّجْرِمِينَ ﴿32﴾ لِنُرْسِلَ عَلَيْهِمْ حِجَارَةً مِّن طِينٍ ﴿33﴾ مُّسَوَّمَةً عِندَ رَبِّكَ لِلْمُسْرِفِينَ ﴿34﴾ فَأَخْرَجْنَا مَن كَانَ فِيهَا مِنَ ٱلْمُؤْمِنِينَ ﴿35﴾ فَمَا وَجَدْنَا فِيهَا غَيْرَ بَيْتٍ مِّنَ ٱلْمُسْلِمِينَ ﴿36﴾ وَتَرَكْنَا فِيهَآ ءَايَةً لِّلَّذِينَ يَخَافُونَ ٱلْعَذَابَ ٱلْأَلِيمَ ﴿37﴾

سورۃ الذاریات آیت ۳۱ تا ۳۷

ابراہیمؑ نے کہا کہ اے بھیجے ہوئے (فرشتو)!۔ تمہارا مقصد و مدعا کیا ہے؟۔ انہوں نے کہا کہ البتہ ہم مجرم قوم کی طرف بھیجے گئے ہیں۔ تاکہ ہم ان پر کھنگر (سخت مٹی کے پتھر) برسائیں۔ جو حد سے بڑھ جانے والوں کے لئے تمہارے رب کی طرف سے نشان زدہ ہیں۔ پس وہاں جتنے بھی مومن تھے ان کو ہم نے نکال لیا ہے۔ پس ہم نے ایک (لوطؑ کے) گھر کے علاوہ وہاں کوئی بھی مسلمانوں کا گھر نہ پایا۔ اور ہم نے وہاں ان لوگوں کے لئے عبرت حاصل کرنے والی ایک نشانی چھوڑ دی جو المناک عذاب سے ڈرتے رہتے ہیں۔

وَٱلطُّورِ ﴿1﴾ لا وَكِتَٰبٍ مَّسْطُورٍ ﴿2﴾ لا فِى رَقٍّ مَّنشُورٍ ﴿3﴾ لا وَٱلْبَيْتِ ٱلْمَعْمُورِ ﴿4﴾ لا
وَٱلسَّقْفِ ٱلْمَرْفُوعِ ﴿5﴾ لا وَٱلْبَحْرِ ٱلْمَسْجُورِ ﴿6﴾ لا إِنَّ عَذَابَ رَبِّكَ لَوَٰقِعٌ ﴿7﴾ لا مَّا لَهُۥ
مِن دَافِعٍ ﴿8﴾ لا

سورۃ الطور آیت 1

قَسم ہے !۔ طور پہاڑ کی۔ اور اس کتاب کی جو لکھی ہوئی ہے۔ کشادہ ورقوں میں۔ اور قسم ہے۔ بیت المعمور (یعنی فرشتوں سے آباد گھر) کی۔ اور اس چھت کی جو اونچی ہے۔ اور اس دریا و سمندر کی جو جوش مارتا ہے۔ البتہ تمہارے رب کا عذاب واقع ہو کر رہے گا۔ (اور) اسے کوئی بھی نہ روک سکے گا۔

وَٱلنَّجْمِ إِذَا هَوَىٰ ﴿1﴾ لا مَا ضَلَّ صَاحِبُكُمْ وَمَا غَوَىٰ ﴿2﴾ ج وَمَا يَنطِقُ عَنِ
ٱلْهَوَىٰٓ ﴿3﴾ ط إِنْ هُوَ إِلَّا وَحْىٌ يُوحَىٰ ﴿4﴾ لا عَلَّمَهُۥ شَدِيدُ ٱلْقُوَىٰ ﴿5﴾ لا ذُو مِرَّةٍ
فَٱسْتَوَىٰ ﴿6﴾ لا وَهُوَ بِٱلْأُفُقِ ٱلْأَعْلَىٰ ﴿7﴾ ط ثُمَّ دَنَا فَتَدَلَّىٰ ﴿8﴾ لا فَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ أَوْ
أَدْنَىٰ ﴿9﴾ ج فَأَوْحَىٰٓ إِلَىٰ عَبْدِهِۦ مَآ أَوْحَىٰ ﴿10﴾ ط مَا كَذَبَ ٱلْفُؤَادُ مَا رَأَىٰٓ ﴿11﴾
أَفَتُمَٰرُونَهُۥ عَلَىٰ مَا يَرَىٰ ﴿12﴾

سورۃ النجم آیت ۱ تا ۱۲

قسم ہے!۔ ستارے کی جب وہ ڈوبنے لگے۔ کہ تمہارا رفیق (نبیؐ) نہ تو گمراہ ہے اور نہ ہی بہکا ہوا ہے۔ اور نہ ہی وہ اپنی خواہش نفس سے کوئی بات کہتا ہے۔ وہ تو صرف وحی ہے جو (اس پر) اتاری جاتی ہے۔ ان کو نہایت قوت والے (فرشتے) نے سکھایا ہے۔ جو بڑا صاحبِ حکمت ہے پھر (وہ ظاہری طور پر) کھڑا ہوا۔ اور وہ (آسمان کے) اونچے کنارے پر تھا۔ پھر قریب ہوا پس اتر آیا۔ یہاں تک کہ دو کمان کے فاصلے پر یا اس سے بھی کم۔ پھر اس (اللہ) نے اپنے بندے کی طرف جو وحی کیا سو وحی کیا۔ جو کچھ اس نے دیکھا اس کے دل و دماغ نے اس کو بالکل جھوٹ نہ جانا۔ کیا جو کچھ اس نے دیکھا تم اس میں اس سے جھگڑتے ہو؟۔

وَلَقَدْ رَءَاهُ نَزْلَةً أُخْرَىٰ﴿13﴾ عِندَ سِدْرَةِ ٱلْمُنتَهَىٰ﴿14﴾ عِندَهَا جَنَّةُ ٱلْمَأْوَىٰٓ﴿15﴾ إِذْ يَغْشَى ٱلسِّدْرَةَ مَا يَغْشَىٰ﴿16﴾ مَا زَاغَ ٱلْبَصَرُ وَمَا طَغَىٰ﴿17﴾ لَقَدْ رَأَىٰ مِنْ ءَايَٰتِ رَبِّهِ ٱلْكُبْرَىٰٓ﴿18﴾

سورۃ النجم آیت ۱۳ تا ۱۸

اور البتہ یقیناً اس نے اس (فرشتے) کو ایک بار اور بھی دیکھا۔ سدرۃ المنتہیٰ کے پاس۔ اس کے پاس ہی جنت الماویٰ ہے۔ جب کہ اس سدرۃ پر جو چھا رہا تھا سو چھا رہا تھا۔ اس کی آنکھ نہ تو کسی اور طرف مائل ہوئی اور نہ ہی حد سے بڑھی۔ البتہ یقیناً اس نے اپنے رب کی کتنی ہی باکمال نشانیاں دیکھ لیں۔

۞ وَكَم مِّن مَّلَكٍ فِى ٱلسَّمَٰوَٰتِ لَا تُغْنِى شَفَٰعَتُهُمْ شَيْـًٔا إِلَّا مِنۢ بَعْدِ أَن يَأْذَنَ ٱللَّهُ لِمَن يَشَآءُ وَيَرْضَىٰٓ ﴿26﴾

سورۃ النجم آیت 26

اور آسمانوں میں کتنے ہی فرشتے ہیں جن کی سفارش کچھ بھی فائدہ نہیں دے سکتی مگر بعد اس کے کہ اللہ ہی جس کسی کے لئے چاہے اجازت دیدے اور پسند بھی کرے۔

إِنَّ ٱلَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ بِٱلْـَٔاخِرَةِ لَيُسَمُّونَ ٱلْمَلَٰٓئِكَةَ تَسْمِيَةَ ٱلْأُنثَىٰ ﴿27﴾ وَمَا لَهُم بِهِۦ مِنْ عِلْمٍ ۖ إِن يَتَّبِعُونَ إِلَّا ٱلظَّنَّ ۖ وَإِنَّ ٱلظَّنَّ لَا يُغْنِى مِنَ ٱلْحَقِّ شَيْـًٔا ﴿28﴾ ج

سورۃ النجم آیت 27

بیشک جو لوگ آخرت پر ایمان نہیں رکھتے وہی فرشتوں کو (اللہ کی) بیٹیوں کے نام سے موسوم کرتے ہیں۔ حالانکہ ان کو اس کا کچھ بھی علم نہیں وہ صرف ظن و گمان پر چلتے ہیں اور البتہ ظن و گمان یقین کے مقابلے میں کچھ کام نہیں آتا۔

وَإِذْ أَسَرَّ ٱلنَّبِىُّ إِلَىٰ بَعْضِ أَزْوَٰجِهِۦ حَدِيثًا فَلَمَّا نَبَّأَتْ بِهِۦ وَأَظْهَرَهُ ٱللَّهُ عَلَيْهِ عَرَّفَ بَعْضَهُۥ وَأَعْرَضَ عَنۢ بَعْضٍ ۖ فَلَمَّا نَبَّأَهَا بِهِۦ قَالَتْ مَنْ أَنۢبَأَكَ هَٰذَا ۖ قَالَ

نَبَّأَنِىَ ٱلْعَلِيمُ ٱلْخَبِيرُ ﴿3﴾ إِن تَتُوبَآ إِلَى ٱللَّهِ فَقَدْ صَغَتْ قُلُوبُكُمَا ۖ وَإِن تَظَٰهَرَا عَلَيْهِ فَإِنَّ ٱللَّهَ هُوَ مَوْلَىٰهُ وَجِبْرِيلُ وَصَٰلِحُ ٱلْمُؤْمِنِينَ ۖ وَٱلْمَلَٰٓئِكَةُ بَعْدَ ذَٰلِكَ ظَهِيرٌ ﴿4﴾

سورۃ التحریم آیت ۳۔۴

جب نبیؐ نے اپنی بیوی سے راز کی ایک بات کہی۔ تو اس نے وہ بات (کسی دوسری کو) بتادی۔ اور اللہ نے تم کو اس (کے حال) سے آگاہ کر دیا۔ تو تم نے اس (بیوی) کو کچھ بات جتادی اور کچھ سے (چشم پوشی کرتے ہوئے) اعراض کرلیا۔ تو جب تم نے اس (بیوی) کو یہ بات جتائی تھی۔ تو وہ (ازراہِ تعجب) پوچھنے لگی کہ آپ کو یہ کس نے بتادیا؟۔ (تو تم نے) کہا کہ مجھے تو اس (اللہ جل شانہ) نے بتادیا جو بڑا جاننے والا نہایت خبردار ہے۔ اگر تم دونوں (اللہ کے حضور) توبہ کرلو (تو بہتر ہے) تمہارے دل کچھ (باہمی چال پر) مائل ہوگئے ہیں۔ اور اگر تم اس (رسول کی ایذا) پر باہمی اعانت کرو گی تو یقیناً اس کا مولیٰ تو اللہ ہے۔ اور جبرائیلؑ اور صالح مومنین اور سارے فرشتے بھی اس کے بعد مددگار ہیں۔

يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ قُوٓا۟ أَنفُسَكُمْ وَأَهْلِيكُمْ نَارًا وَقُودُهَا ٱلنَّاسُ وَٱلْحِجَارَةُ عَلَيْهَا مَلَٰٓئِكَةٌ غِلَاظٌ شِدَادٌ لَّا يَعْصُونَ ٱللَّهَ مَآ أَمَرَهُمْ وَيَفْعَلُونَ مَا يُؤْمَرُونَ ﴿6﴾

سورۃ التحریم آیت 6

اے ایمان والو!۔اپنے آپ کو اور اپنے اہل و عیال کو (جہنم کی) اس آگ سے بچاؤ جس کا ایندھن انسان اور پتھر ہوں گے اس پر ایسے فرشتے مقرر ہیں جو تُند خو اور سخت مزاج ہیں۔انہیں جو ارشاد ہوتا ہے وہ اس کی نافرمانی نہیں کرتے اور جو حکم بھی ان کو دیا جاتا ہے اسے بجالاتے ہیں۔

۞ نٓ ۚ وَٱلْقَلَمِ وَمَا يَسْطُرُونَ﴿1﴾ لا مَآ أَنتَ بِنِعْمَةِ رَبِّكَ بِمَجْنُونٍ﴿2﴾ ج وَإِنَّ لَكَ لَأَجْرًا غَيْرَ مَمْنُونٍ﴿3﴾ وَإِنَّكَ لَعَلَىٰ خُلُقٍ عَظِيمٍ﴿4﴾

سورۃ القلم آیت ۱ تا ۴

نون! قَسم ہے قلم کی اور اس کی جو کہ (فرشتے) لکھتے ہیں۔اپنے رب کے فضل و کرم سے (اے نبیؐ) تم دیوانے نہیں ہو۔اور بیشک تمہارے لئے کبھی نہ ختم ہونے والا اجر ہے۔اور یقینی طور پر تم بڑے ہی اعلیٰ و عظیم اخلاقی معیار و مرتبے پر ہو۔

فَيَوْمَئِذٍ وَقَعَتِ ٱلْوَاقِعَةُ﴿15﴾ لا وَٱنشَقَّتِ ٱلسَّمَآءُ فَهِىَ يَوْمَئِذٍ وَاهِيَةٌ﴿16﴾ لا وَٱلْمَلَكُ عَلَىٰٓ أَرْجَآئِهَا ۚ وَيَحْمِلُ عَرْشَ رَبِّكَ فَوْقَهُمْ يَوْمَئِذٍ ثَمَٰنِيَةٌ﴿17﴾ ط يَوْمَئِذٍ تُعْرَضُونَ لَا تَخْفَىٰ مِنكُمْ خَافِيَةٌ﴿18﴾

سورۃ الحاقۃ آیت ۱۵ تا ۱۸

تو اس روز واقع ہونے والی (قیامت) واقع ہو جائے گی۔ اور آسمان پھٹ جائے گا اور وہ اس دن بالکل کمزور سا ہوگا۔ اور فرشتے اس کے کناروں پر ہوں گے اور اس دن تمہارے رب کے عرش کو آٹھ فرشتے اوپر اُٹھائے ہوئے ہوں گے۔ اس روز تم (رب کے حضور) پیش کیے جاؤ گے اور تمہاری کوئی خفیہ ترین بات بھی چھپی نہ رہے گی۔

إِنَّهُۥ لَقَوْلُ رَسُولٍ كَرِيمٍ ﴿40﴾ ج لا وَمَا هُوَ بِقَوْلِ شَاعِرٍ ۚ قَلِيلًا مَّا تُؤْمِنُونَ ﴿41﴾ لا وَلَا بِقَوْلِ كَاهِنٍ ۚ قَلِيلًا مَّا تَذَكَّرُونَ ﴿42﴾ ط تَنزِيلٌ مِّن رَّبِّ ٱلْعَٰلَمِينَ ﴿43﴾ وَلَوْ تَقَوَّلَ عَلَيْنَا بَعْضَ ٱلْأَقَاوِيلِ ﴿44﴾ لا لَأَخَذْنَا مِنْهُ بِٱلْيَمِينِ ﴿45﴾ لا ثُمَّ لَقَطَعْنَا مِنْهُ ٱلْوَتِينَ ﴿46﴾ ز صلے فَمَا مِنكُم مِّنْ أَحَدٍ عَنْهُ حَٰجِزِينَ ﴿47﴾

سورۃ الحاقۃ آیت ۴۰ تا ۴۷

یقینی طور پر یہ (قرآن) ایک مکرم رسول (فرشتے کا لایا ہوا) کلام ہے۔ اور یہ کسی شاعر کا کلام نہیں ہے مگر تم لوگ کم ہی ایمان لاتے ہو۔ اور نہ ہی کسی کاہن کا قول ہے لیکن تم لوگ کم ہی غور و فکر کرتے ہوئے نصیحت حاصل کرتے ہو۔ یہ تو رب العالمین کا اتارا ہوا ہے۔ اگر یہ (نبی) اپنی طرف سے کوئی بات گھڑ کر ہم پر لگا دیتا۔ تو ہم اس کا دائیں ہاتھ جکڑ لیتے۔ پھر یقیناً ہم اس کی شہ رگ ہی کاٹ دیتے۔ پھر تم میں کوئی بھی (ہمیں) اس کام سے روکنے والا نہ ہوتا۔

تَعْرُجُ ٱلْمَلَٰٓئِكَةُ وَٱلرُّوحُ إِلَيْهِ فِى يَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهُۥ خَمْسِينَ أَلْفَ سَنَةٍ ﴿4﴾ ج

سورۃ المعارج آیت 4

جس کی طرف فرشتے اور جبرائیلؑ ایک ایسی گھڑی میں (اس قدر تیز) چڑھ جاتے ہیں جس کی مقدار (دنیاوی حساب سے) پچاس ہزار برس ہوتی ہے۔

عَٰلِمُ ٱلْغَيْبِ فَلَا يُظْهِرُ عَلَىٰ غَيْبِهِۦٓ أَحَدًا ﴿26﴾ لا إِلَّا مَنِ ٱرْتَضَىٰ مِن رَّسُولٍ فَإِنَّهُۥ يَسْلُكُ مِنۢ بَيْنِ يَدَيْهِ وَمِنْ خَلْفِهِۦ رَصَدًا ﴿27﴾ لا

سورۃ الجن آیت ۲۶۔۲۷

وہی تو ہر غیب کا جاننے والا ہے پس وہ اپنے غیب کو کسی پر ظاہر نہیں کرتا۔ سوائے اس رسول کے جسے وہ پسند کرے پھر البتہ وہ اس کے آگے پیچھے نگہبان (فرشتے) مقرر کر دیتا ہے۔

لَوَّاحَةٌ لِّلْبَشَرِ ﴿29﴾ ج صلے عَلَيْهَا تِسْعَةَ عَشَرَ ﴿30﴾ ط وَمَا جَعَلْنَآ أَصْحَٰبَ ٱلنَّارِ إِلَّا مَلَٰٓئِكَةً ۙ وَمَا جَعَلْنَا عِدَّتَهُمْ إِلَّا فِتْنَةً لِّلَّذِينَ كَفَرُوا۟ لِيَسْتَيْقِنَ ٱلَّذِينَ أُوتُوا۟ ٱلْكِتَٰبَ وَيَزْدَادَ ٱلَّذِينَ ءَامَنُوٓا۟ إِيمَٰنًا ۙ وَلَا يَرْتَابَ ٱلَّذِينَ أُوتُوا۟ ٱلْكِتَٰبَ وَٱلْمُؤْمِنُونَ ۙ وَلِيَقُولَ ٱلَّذِينَ فِى قُلُوبِهِم مَّرَضٌ وَٱلْكَٰفِرُونَ مَاذَآ أَرَادَ ٱللَّهُ بِهَٰذَا مَثَلًا ۚ كَذَٰلِكَ

يُضِلُّ ٱللَّهُ مَن يَشَآءُ وَيَهۡدِي مَن يَشَآءُۚ وَمَا يَعۡلَمُ جُنُودَ رَبِّكَ إِلَّا هُوَۚ وَمَا هِيَ إِلَّا ذِكۡرَىٰ لِلۡبَشَرِ ﴿31﴾ ع1

سورۃ المدثر آیت ۲۹ تا ۳۱

وہ کھال کو جھلسا دینے والی ہے۔ اس پر اُنیس فرشتے (بطور داروغہ) مقرر ہیں۔ اور ہم نے دوزخ کے داروغے صرف فرشتے بنائے ہیں اور ہم نے ان کی تعداد کو کافروں کے لئے آزمائش بنا دیا ہے۔ تاکہ اہلِ کتاب یقین کر لیں اور ایمان والوں کا ایمان مزید بڑھ جائے۔ اور اہلِ کتاب اور اہلِ ایمان شک و شبہ میں نہ پڑیں۔ اور کافر لوگ اور جن کے دلوں میں روگ ہے وہ کہیں گے۔ کہ اس مثال سے اللہ کی کیا مراد ہے؟۔ اسی طرح اللہ جسے چاہتا ہے گمراہ ہونے کے لئے چھوڑ دیتا ہے اور جس کو چاہتا ہے ہدایت کر دیتا ہے۔ اور تمہارے رب کے لشکروں کو اس (اللہ جل شانہ) کے علاوہ کوئی بھی نہیں جانتا۔ اور یہ محض (دوزخ کا) بیان نہیں ہے بلکہ خاص کر بشر کے لئے نصیحت ہے۔

يَوۡمَ يَقُومُ ٱلرُّوحُ وَٱلۡمَلَٰٓئِكَةُ صَفّٗاۖ لَّا يَتَكَلَّمُونَ إِلَّا مَنۡ أَذِنَ لَهُ ٱلرَّحۡمَٰنُ وَقَالَ صَوَابٗا ﴿38﴾

سورۃ النبأ آیت 38

جس دن جبرائیلؑ اور فرشتے سبھی صف باندھے کھڑے ہوں گے کوئی کلام (کی ہمت) نہیں کرسکے گا مگر جس کو ربِ الرحمٰن اجازت دیدے اور وہ بات بھی درست کہے۔

فَٱلْمُدَبِّرَٰتِ أَمْرًا ﴿5﴾

سورۃ النازعات آیت 5

پھر قسم ہے!۔ان کی جو (دنیا کے سارے) کاموں کا انتظام کرتے ہیں۔

إِنَّهُۥ لَقَوْلُ رَسُولٍ كَرِيمٍ ﴿19﴾ ذِى قُوَّةٍ عِندَ ذِى ٱلْعَرْشِ مَكِينٍ ﴿20﴾ مُّطَاعٍ ثَمَّ أَمِينٍ ﴿21﴾ وَمَا صَاحِبُكُم بِمَجْنُونٍ ﴿22﴾ وَلَقَدْ رَءَاهُ بِٱلْأُفُقِ ٱلْمُبِينِ ﴿23﴾ وَمَا هُوَ عَلَى ٱلْغَيْبِ بِضَنِينٍ ﴿24﴾ وَمَا هُوَ بِقَوْلِ شَيْطَٰنٍ رَّجِيمٍ ﴿25﴾ فَأَيْنَ تَذْهَبُونَ ﴿26﴾ إِنْ هُوَ إِلَّا ذِكْرٌ لِّلْعَٰلَمِينَ ﴿27﴾ لِمَن شَآءَ مِنكُمْ أَن يَسْتَقِيمَ ﴿28﴾

سورۃ التکویر آیت ۱۹ تا ۲۱

یقینی طور پر یہ (قرآن) ایک مکرم رسول (فرشتے کا لایا ہوا) کلام ہے۔ جو صاحب قوت عرش والے کے ہاں اونچے درجے والا ہے۔ (آسمان میں) اس کا حکم مانا جاتا ہے اور پھر وہ امانتدار بھی ہے۔ اور تمہارا ساتھی دیوانہ نہیں ہے۔ اور البتہ یقیناً اس نے اس (فرشتے) کو آسمان کے کھلے کنارے پر دیکھا ہے۔ اور

وہ (اللہ سے ملنے والی) غیب کی باتوں (کو لوگوں پر ظاہر کرنے) کے معاملے میں بخیل نہیں ہے۔ اور یہ کسی شیطان مردود کا کلام نہیں ہے۔ پھر تم کدھر جا رہے ہو؟۔ یہ تو سارے جہان کے لوگوں کے لئے نصیحت ہے۔ اس کے لئے جو تم میں سے سیدھے راستے پر چلنا چاہے۔

يَٰٓأَيُّهَا ٱلْإِنسَٰنُ مَا غَرَّكَ بِرَبِّكَ ٱلْكَرِيمِ ﴿6﴾ ٱلَّذِى خَلَقَكَ فَسَوَّىٰكَ فَعَدَلَكَ ﴿7﴾ فِىٓ أَىِّ صُورَةٍ مَّا شَآءَ رَكَّبَكَ ﴿8﴾ كَلَّا بَلْ تُكَذِّبُونَ بِٱلدِّينِ ﴿9﴾ وَإِنَّ عَلَيْكُمْ لَحَٰفِظِينَ ﴿10﴾ كِرَامًا كَٰتِبِينَ ﴿11﴾ يَعْلَمُونَ مَا تَفْعَلُونَ ﴿12﴾

سورۃ الانفطار آیت ۶ تا ۱۲

اے بنی نوع انسان!۔ تجھے (آخر) کس چیز نے اپنے ربِ کریم کے بارے دھوکے میں ڈال رکھا ہے؟۔ (وہی تو ہے) جس نے تجھے پیدا کیا پھر تجھے (کیا خوب) ٹھیک سنوار دیا۔ پھر تجھے (ہر لحاظ سے) مناسب و متوازن بنا دیا۔ اور جس صورت میں چاہا تجھے ترتیب سے جوڑ دیا۔ (اب) ہر گز نہیں (شکر بجالاتے)۔ بلکہ تم تو جزا و سزا کو ہی جھٹلا دیتے ہو۔ حالانکہ بلاشبہ تم پر نگہبان (فرشتے) مقرر ہیں۔ معزز و مکرم لکھنے والے۔ جو بھی تم کرتے ہو وہ اسے جانتے ہیں۔

وَمَآ أَدْرَىٰكَ مَا عِلِّيُّونَ﴿19﴾ط كِتَٰبٌ مَّرْقُومٌ﴿20﴾لا يَشْهَدُهُ ٱلْمُقَرَّبُونَ﴿21﴾ط إِنَّ ٱلْأَبْرَارَ لَفِى نَعِيمٍ﴿22﴾لا عَلَى ٱلْأَرَآئِكِ يَنظُرُونَ﴿23﴾لا تَعْرِفُ فِى وُجُوهِهِمْ نَضْرَةَ ٱلنَّعِيمِ﴿24﴾ج يُسْقَوْنَ مِن رَّحِيقٍ مَّخْتُومٍ﴿25﴾لا خِتَٰمُهُۥ مِسْكٌ ۚ وَفِى ذَٰلِكَ فَلْيَتَنَافَسِ ٱلْمُتَنَٰفِسُونَ﴿26﴾ط وَمِزَاجُهُۥ مِن تَسْنِيمٍ﴿27﴾لا عَيْنًا يَشْرَبُ بِهَا ٱلْمُقَرَّبُونَ﴿28﴾ط

سورۃ المطففین آیت ۱۹ تا ۲۸

اور تم کیا جانو!۔ کہ علیین کیا ہے؟۔ وہ (لوگوں کے اچھے اعمال کی) ایک لکھی ہوئی کتاب ہے۔ جس کے پاس مقرب (فرشتے) موجود رہتے ہیں۔ بیشک نیک لوگ امن چین میں ہوں گے۔ تختوں پر بیٹھے ہوئے دیکھ رہے ہوں گے۔ تم ان کے چہروں پر راحت و آرام کی تازگی محسوس کروگے۔ انہیں مُہر بند عمدہ شراب پلائی جائے گی۔ جس پر مشک کی مہر ہوگی اور سبقت لے جانے والوں کو اسی میں رغبت کرنی چاہیئے۔ اور اس میں تسنیم کی آمیزش ہوگی۔ یہ ایک چشمہ ہے جس سے (اللہ کے) مقرب بندے پئیں گے۔

وَجَآءَ رَبُّكَ وَٱلْمَلَكُ صَفًّا صَفًّا﴿22﴾ج وَجِاْىٓءَ يَوْمَئِذٍ بِجَهَنَّمَ ۚ يَوْمَئِذٍ يَتَذَكَّرُ ٱلْإِنسَٰنُ وَأَنَّىٰ لَهُ ٱلذِّكْرَىٰ﴿23﴾ط يَقُولُ يَٰلَيْتَنِى قَدَّمْتُ لِحَيَاتِى﴿24﴾ج

سورۃ الفجر آیت ۲۲ تا ۲۴

اور تمہارا رب (یعنی اس کا حکم) آ جائے گا۔ اور فرشتے قطار در قطار آ موجود ہوں گے۔ اور اس دن جہنم (سامنے) لائی جائے گی تو انسان کو سب سمجھ میں آ جائے گا مگر اب سمجھ لینے کا کیا فائدہ؟۔ وہ کہے گا۔ کہ اے کاش!۔ میں نے اپنی (اس اخروی) زندگی کے لئے کچھ تو آگے بھیجا ہوتا۔

نَاصِيَةٍ كَٰذِبَةٍ خَاطِئَةٍ ﴿16﴾ ج فَلْيَدْعُ نَادِيَهُ ۥ ﴿17﴾ لا سَنَدْعُ ٱلزَّبَانِيَةَ ﴿18﴾ لا

سورۃ العلق آیت 16

وہ پیشانی جو جھوٹی ہے بالکل خطاکار ہے۔ پس وہ اپنے حمایتیوں کی مجلس کو بلا لے۔ جلد ہی ہم بھی دوزخ کے فرشتوں کو بلاتے ہیں۔

إِنَّآ أَنزَلْنَٰهُ فِى لَيْلَةِ ٱلْقَدْرِ ﴿1﴾ ج صلے وَمَآ أَدْرَىٰكَ مَا لَيْلَةُ ٱلْقَدْرِ ﴿2﴾ ط لَيْلَةُ ٱلْقَدْرِ خَيْرٌ مِّنْ أَلْفِ شَهْرٍ ﴿3﴾ ط تَنَزَّلُ ٱلْمَلَٰٓئِكَةُ وَٱلرُّوحُ فِيهَا بِإِذْنِ رَبِّهِم مِّن كُلِّ أَمْرٍ ﴿4﴾ لا سَلَٰمٌ هِىَ حَتَّىٰ مَطْلَعِ ٱلْفَجْرِ ﴿5﴾ ع1

سورۃ القدر آیت ا تا ۵

یقیناً ہم نے اس (قرآن) کو نہایت برکت والی رات (لیلۃ القدر) میں نازل کیا۔ اور تم کیا جانو!۔ کہ لیلۃ القدر کیا ہے؟۔ لیلۃ القدر ہزار مہینوں سے بہتر ہے۔ اس میں فرشتے اور روح (الامین) اپنے رب

کی اجازت سے (پورے سال کے لئے) ہر بات کا حکم لے کر اترتے ہیں۔ یہ (رات) طلوعِ فجر تک سراسر سلامتی (ہی سلامتی) ہے۔

آسمانی کتابوں کے بارے آیات:

نَزَّلَ عَلَيْكَ ٱلْكِتَٰبَ بِٱلْحَقِّ مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ وَأَنزَلَ ٱلتَّوْرَىٰةَ وَٱلْإِنجِيلَ ﴿3﴾ لا
مِن قَبْلُ هُدًى لِّلنَّاسِ وَأَنزَلَ ٱلْفُرْقَانَ ۗ إِنَّ ٱلَّذِينَ كَفَرُوا۟ بِـَٔايَٰتِ ٱللَّهِ لَهُمْ عَذَابٌ شَدِيدٌ ۗ وَٱللَّهُ عَزِيزٌ ذُو ٱنتِقَامٍ ﴿4﴾

سورۃ آل عمران آیت 3

جس نے تجھ پر حق کے ساتھ کتاب نازل کی جو پہلی (آسمانی) کتابوں کی تصدیق کرتی ہے اور اسی نے اس سے پہلے تورات اور انجیل نازل کی تھی۔ اس سے پہلے بھی بنی نوع انسان کی ہدایت کے لئے (کتابیں نازل کیں) اور (اب یہ قرآن) حق اور باطل میں فرق کر دینے والا فیصلہ کن کلام نازل کر دیا۔ بلا شبہ جو لوگ اللہ تعالیٰ کی آیتوں کا انکار کرتے ہیں ان کے لئے سخت عذاب ہے۔ اور اللہ نہایت زبردست (اور ظلم کا) انتقام لینے والا ہے۔

أَلَمْ تَرَ إِلَى ٱلَّذِينَ أُوتُواْ نَصِيبًا مِّنَ ٱلْكِتَٰبِ يُدْعَوْنَ إِلَىٰ كِتَٰبِ ٱللَّهِ لِيَحْكُمَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ يَتَوَلَّىٰ فَرِيقٌ مِّنْهُمْ وَهُم مُّعْرِضُونَ﴿23﴾ ذَٰلِكَ بِأَنَّهُمْ قَالُواْ لَن تَمَسَّنَا ٱلنَّارُ إِلَّآ أَيَّامًا مَّعْدُودَٰتٍ ۖ وَغَرَّهُمْ فِى دِينِهِم مَّا كَانُواْ يَفْتَرُونَ﴿24﴾

سورۃ آل عمران آیت 23

کیا تو نے ان لوگوں کو نہیں دیکھا جنہیں کتاب کا ایک حصہ (تورات سے) ملا اور وہ اللہ کی کتاب کی طرف بلائے جاتے ہیں تاکہ یہ ان کے درمیان فیصلہ کردے پھر ان کی ایک جماعت منہ موڑتی ہوئی لوٹ جاتی ہے؟۔اس لئے کہ ان کا یہ کہنا ہے کہ (دوزخ کی) آگ ہمیں چند روز کے علاوہ نہیں چھوپا ئے گی۔ اور ان کی خود ساختہ باتوں نے انہیں دین کے بارے میں دھوکے میں ڈال رکھا ہے۔

وَيُكَلِّمُ ٱلنَّاسَ فِى ٱلْمَهْدِ وَكَهْلًا وَمِنَ ٱلصَّٰلِحِينَ﴿46﴾

سورۃ آل عمران آیت 46

اور ماں کی گود میں بھی اور ادھیڑ عمر میں بھی لوگوں سے کلام کرے گا اور صالحین میں سے ہوگا۔

قَالَتْ رَبِّ أَنَّىٰ يَكُونُ لِي وَلَدٌ وَلَمْ يَمْسَسْنِي بَشَرٌ ۖ قَالَ كَذَٰلِكِ ٱللَّهُ يَخْلُقُ مَا يَشَآءُ ۚ إِذَا قَضَىٰٓ أَمْرًا فَإِنَّمَا يَقُولُ لَهُۥ كُن فَيَكُونُ ﴿47﴾ وَيُعَلِّمُهُ ٱلْكِتَٰبَ وَٱلْحِكْمَةَ وَٱلتَّوْرَىٰةَ وَٱلْإِنجِيلَ ﴿48﴾ ج

سورۃ آل عمران آیت 47

مریمؑ نے کہا کہ اے میرے رب!۔ میرے ہاں بچہ کیسے ہوگا حالانکہ مجھے کسی بشر نے ہاتھ تک نہیں لگایا؟۔ فرمایا اسی طرح اللہ جو چاہے پیدا کرتا ہے۔ وہ جب کسی کام کا ارادہ کرتا ہے تو البتہ اسے بس یہی کہتا ہے کہ ہو جا تو وہ فوراً ہو جاتا ہے۔ اور وہ اسے کتاب۔ اور حکمت ۔ اور تورات۔ اور انجیل۔ کی تعلیم دے گا۔

وَرَسُولًا إِلَىٰ بَنِيٓ إِسْرَٰٓءِيلَ أَنِّى قَدْ جِئْتُكُم بِـَٔايَةٍ مِّن رَّبِّكُمْ ۖ أَنِّىٓ أَخْلُقُ لَكُم مِّنَ ٱلطِّينِ كَهَيْـَٔةِ ٱلطَّيْرِ فَأَنفُخُ فِيهِ فَيَكُونُ طَيْرًۢا بِإِذْنِ ٱللَّهِ ۖ وَأُبْرِئُ ٱلْأَكْمَهَ وَٱلْأَبْرَصَ وَأُحْىِ ٱلْمَوْتَىٰ بِإِذْنِ ٱللَّهِ ۖ وَأُنَبِّئُكُم بِمَا تَأْكُلُونَ وَمَا تَدَّخِرُونَ فِى بُيُوتِكُمْ ۚ إِنَّ فِى ذَٰلِكَ لَـَٔايَةً لَّكُمْ إِن كُنتُم مُّؤْمِنِينَ ﴿49﴾ ج وَمُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَىَّ مِنَ ٱلتَّوْرَىٰةِ وَلِأُحِلَّ لَكُم بَعْضَ ٱلَّذِى حُرِّمَ عَلَيْكُمْ ۚ وَجِئْتُكُم بِـَٔايَةٍ مِّن رَّبِّكُمْ فَٱتَّقُوا۟ ٱللَّهَ وَأَطِيعُونِ ﴿50﴾ إِنَّ ٱللَّهَ رَبِّى وَرَبُّكُمْ فَٱعْبُدُوهُ ۗ هَٰذَا صِرَٰطٌ مُّسْتَقِيمٌ ﴿51﴾

سورۃ آل عمران آیت ۴۹ تا ۵۱

اور وہ اولادِ اسرائیل کی طرف رسول بن کر جائے گا کہ بیشک میں تمہارے رب کی طرف سے معجزہ لے کر آیا ہوں۔ کہ تمہارے سامنے مٹی سے پرندے کی طرح کا مجسمہ بناتا ہوں پھر اس میں پھونک مارتا ہوں تو وہ اللہ کے حکم سے اصلی پرندہ ہو جاتا ہے۔ اور مادر زاد اندھے اور کوڑھی کو تندرست کر دیتا ہوں۔ اور اللہ کے حکم سے مردے کو بھی زندہ کر دیتا ہوں۔ اور جو کچھ تم کھا کر آتے ہو اور جو اپنے گھروں میں ذخیرہ کر لیتے ہو سب تم کو بتا دیتا ہوں۔ اس میں تمہارے لئے یقیناً بڑی نشانی ہے اگر تم ایمان والے ہو۔ اور مجھ سے پہلی کتاب جو تورات ہے اس کی تصدیق کرنے والا ہوں اور تاکہ بعض چیزیں جو تم پر حرام تھیں ان کو تمہارے لئے حلال کر دوں۔ اور تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے نشانی لے کر آیا ہوں پس اللہ (کی نافرمانی) سے ڈرو اور میری اطاعت کرو۔ بلا شبہ میرا اور تمہارا رب اللہ ہی ہے۔ پس اسی کی عبادت کرو یہی بالکل سیدھا رستہ ہے۔

يَٰٓأَهۡلَ ٱلۡكِتَٰبِ لِمَ تُحَآجُّونَ فِيٓ إِبۡرَٰهِيمَ وَمَآ أُنزِلَتِ ٱلتَّوۡرَىٰةُ وَٱلۡإِنجِيلُ إِلَّا مِنۢ بَعۡدِهِۦٓۚ أَفَلَا تَعۡقِلُونَ ﴿65﴾ هَٰٓأَنتُمۡ هَٰٓؤُلَآءِ حَٰجَجۡتُمۡ فِيمَا لَكُم بِهِۦ عِلۡمٞ فَلِمَ تُحَآجُّونَ فِيمَا لَيۡسَ لَكُم بِهِۦ عِلۡمٞۚ وَٱللَّهُ يَعۡلَمُ وَأَنتُمۡ لَا تَعۡلَمُونَ ﴿66﴾ مَا كَانَ

https://quranexcel.com

إِبْرَٰهِيمُ يَهُودِيًّا وَلَا نَصْرَانِيًّا وَلَٰكِن كَانَ حَنِيفًا مُّسْلِمًا وَمَا كَانَ مِنَ ٱلْمُشْرِكِينَ ﴿67﴾

سورۃ آل عمران آیت ۶۵۔۶۷

اے اہلِ کتاب !۔ کیوں تم ابراہیمؑ کے بارے میں جھگڑتے ہو حالانکہ تورات اور انجیل تو ان کے بعد اتری ہیں؟۔ پھر کیا تم عقل نہیں رکھتے؟۔ خبردار ! تم وہی لوگ ہو کہ جس بات کا تم علم رکھتے تھے اس میں جھگڑتے رہے مگر ایسی بات میں کیوں جھگڑتے ہو جس کا تمہیں ذرا بھی علم نہیں؟۔ اور اللہ تو سب کچھ جانتا ہے اور تم نہیں جانتے۔ ابراہیمؑ نہ تو یہودی تھا اور نہ عیسائی بلکہ سب سے بے تعلق ہو کر صرف ایک (اللہ) ہی کا ہو رہا تھا (سچا) مسلمان تھا اور مشرکوں میں سے بالکل نہ تھا۔

۞ كُلُّ ٱلطَّعَامِ كَانَ حِلًّا لِّبَنِىٓ إِسْرَٰٓءِيلَ إِلَّا مَا حَرَّمَ إِسْرَٰٓءِيلُ عَلَىٰ نَفْسِهِۦ مِن قَبْلِ أَن تُنَزَّلَ ٱلتَّوْرَىٰةُ ۗ قُلْ فَأْتُوا۟ بِٱلتَّوْرَىٰةِ فَٱتْلُوهَآ إِن كُنتُمْ صَٰدِقِينَ ﴿93﴾ فَمَنِ ٱفْتَرَىٰ عَلَى ٱللَّهِ ٱلْكَذِبَ مِنۢ بَعْدِ ذَٰلِكَ فَأُو۟لَٰٓئِكَ هُمُ ٱلظَّٰلِمُونَ ﴿94﴾ص

سورۃ آل عمران آیت ۹۳۔۹۴

اولادِ اسرائیل کے لئے کھانے کی تمام چیزیں حلال تھیں مگر اسرائیل نے تورات کے نزول سے پہلے خود ہی جو اپنے اوپر حرام کر لی تھیں۔ کہہ دو کہ تورات لاؤ اور اسے پڑھ کے دیکھ لو اگر تم سچے ہو۔ پھر اس کے بعد بھی جو اللہ پر جھوٹ گھڑے تو ایسے ہی لوگ ظالم ہیں۔

۞ إِنَّآ أَوْحَيْنَآ إِلَيْكَ كَمَآ أَوْحَيْنَآ إِلَىٰ نُوحٍ وَٱلنَّبِيِّـۧنَ مِنۢ بَعْدِهِۦ ۚ وَأَوْحَيْنَآ إِلَىٰٓ إِبْرَٰهِيمَ وَإِسْمَٰعِيلَ وَإِسْحَٰقَ وَيَعْقُوبَ وَٱلْأَسْبَاطِ وَعِيسَىٰ وَأَيُّوبَ وَيُونُسَ وَهَٰرُونَ وَسُلَيْمَٰنَ ۚ وَءَاتَيْنَا دَاوُۥدَ زَبُورًا ﴿163﴾ ج

سورۃ النساء آیت 163

بلاشبہ ہم نے تیری طرف ایسی ہی وحی بھیجی ہے جیسی نوحؑ اور ان سے بعد والے نبیوں کی طرف بھیجی تھی۔ اور ابراہیمؑ۔ اور اسمٰعیلؑ۔ اور اسحاقؑ۔ اور یعقوبؑ۔ اور اولاد یعقوبؑ۔ اور عیسیٰؑ۔ اور ایوبؑ۔ اور یونسؑ۔ اور ہارونؑ۔ اور سلیمانؑ۔ کی طرف بھی ہم نے (اسی طرح کی) وحی بھیجی تھی۔ اور داؤدؑ کو ہم نے زبور عنایت کی تھی۔

سَمَّٰعُونَ لِلْكَذِبِ أَكَّٰلُونَ لِلسُّحْتِ ۚ فَإِن جَآءُوكَ فَٱحْكُم بَيْنَهُمْ أَوْ أَعْرِضْ عَنْهُمْ ۖ وَإِن تُعْرِضْ عَنْهُمْ فَلَن يَضُرُّوكَ شَيْـًٔا ۖ وَإِنْ حَكَمْتَ فَٱحْكُم بَيْنَهُم

https://quranexcel.com

بِٱلْقِسْطِ ۚ إِنَّ ٱللَّهَ يُحِبُّ ٱلْمُقْسِطِينَ ﴿42﴾ وَكَيْفَ يُحَكِّمُونَكَ وَعِندَهُمُ ٱلتَّوْرَىٰةُ فِيهَا
حُكْمُ ٱللَّهِ ثُمَّ يَتَوَلَّوْنَ مِنۢ بَعْدِ ذَٰلِكَ ۚ وَمَآ أُو۟لَٰٓئِكَ بِٱلْمُؤْمِنِينَ ﴿43﴾ ع6 إِنَّآ أَنزَلْنَا
ٱلتَّوْرَىٰةَ فِيهَا هُدًى وَنُورٌ ۚ يَحْكُمُ بِهَا ٱلنَّبِيُّونَ ٱلَّذِينَ أَسْلَمُوا۟ لِلَّذِينَ هَادُوا۟
وَٱلرَّبَّٰنِيُّونَ وَٱلْأَحْبَارُ بِمَا ٱسْتُحْفِظُوا۟ مِن كِتَٰبِ ٱللَّهِ وَكَانُوا۟ عَلَيْهِ شُهَدَآءَ ۚ فَلَا
تَخْشَوُا۟ ٱلنَّاسَ وَٱخْشَوْنِ وَلَا تَشْتَرُوا۟ بِـَٔايَٰتِى ثَمَنًا قَلِيلًا ۚ وَمَن لَّمْ يَحْكُم بِمَآ
أَنزَلَ ٱللَّهُ فَأُو۟لَٰٓئِكَ هُمُ ٱلْكَٰفِرُونَ ﴿44﴾ وَكَتَبْنَا عَلَيْهِمْ فِيهَآ أَنَّ ٱلنَّفْسَ بِٱلنَّفْسِ
وَٱلْعَيْنَ بِٱلْعَيْنِ وَٱلْأَنفَ بِٱلْأَنفِ وَٱلْأُذُنَ بِٱلْأُذُنِ وَٱلسِّنَّ بِٱلسِّنِّ وَٱلْجُرُوحَ
قِصَاصٌ ۚ فَمَن تَصَدَّقَ بِهِۦ فَهُوَ كَفَّارَةٌ لَّهُۥ ۚ وَمَن لَّمْ يَحْكُم بِمَآ أَنزَلَ ٱللَّهُ
فَأُو۟لَٰٓئِكَ هُمُ ٱلظَّٰلِمُونَ ﴿45﴾

سورۃ المائدۃ آیت ۴۲۔۴۵

جو جھوٹ کے سننے والے ہیں اور بہت حرام کھانے والے ہیں۔ پس اگر یہ تیرے پاس آئیں تو ان میں (چاہو تو) فیصلہ کرنا یا اعراض کر لینا۔ اور اگر تم ان سے اعراض بھی کرو گے تو تمہارا کچھ نہ بگاڑ سکیں گے اور اگر فیصلہ کرنا چاہو تو انصاف کے ساتھ فیصلہ کرنا۔ بیشک اللہ انصاف کرنے والوں کو محبوب رکھتا ہے۔ اور وہ تجھے کس طرح منصف بنائیں گے؟۔ حالانکہ ان کے پاس تورات (موجود) ہے جس میں اللہ کا حکم (لکھا ہوا) ہے پھر اس کے (فیصلے کے) بعد اس سے منہ بھی موڑ لیتے

https://quranexcel.com

ہیں۔اور یہ لوگ ایمان ہی نہیں رکھتے۔ بیشک ہم نے تورات نازل کی اس میں ہدایت اور نورِ ایمان تھا ۔اسی کے مطابق اللہ کے سارے مسلمان نبی اور مشائخ اور علماء بھی یہودیوں کے فیصلے کرتے تھے کیونکہ وہ کتاب اللہ کے نگہبان مقرر کیے گئے تھے۔ پس تم لوگوں سے نہ ڈرو اور مجھ سے ہی ڈرتے رہو اور میری آیتوں کے بدلے میں تھوڑی سی قیمت نہ لو۔اور جو بھی اللہ کے نازل کردہ احکام کے مطابق فیصلہ نہ کریں تو وہی لوگ کافر ہیں۔ اور ہم نے ان کے لئے تورات میں یہ فرض کر دیا تھا۔ کہ جان کے بدلے جان۔اور آنکھ کے بدلے آنکھ۔اور ناک کے بدلے ناک۔اور کان کے بدلے کان۔اور دانت کے بدلے دانت۔اور سب زخموں کا بدلہ بھی ایسے ہی ہے۔ پھر جس کسی نے اللہ کے لئے معاف کر دیا تو اس کے لئے صرف کفارہ ہوگا۔اور جو اللہ کے نازل کردہ احکام کے مطابق فیصلے نہ کریں تو ایسے ہی لوگ بے انصاف و ظالم ہیں۔

وَقَفَّيْنَا عَلَىٰٓ ءَاثَٰرِهِم بِعِيسَى ٱبْنِ مَرْيَمَ مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ مِنَ ٱلتَّوْرَىٰةِ ۖ وَءَاتَيْنَٰهُ ٱلْإِنجِيلَ فِيهِ هُدًى وَنُورٌ وَمُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ مِنَ ٱلتَّوْرَىٰةِ وَهُدًى وَمَوْعِظَةً لِّلْمُتَّقِينَ ﴿46﴾ ط

سورۃ المائدۃ آیت 46

اور ہم نے ان ہی (نبیوں) کے نقش قدم پر عیسیٰؑ ابن مریمؑ کو بھیجا جو اپنے سے پہلے کی کتاب تورات کی تصدیق کرتا تھا۔ اور ہم نے اسے انجیل دی جس میں ہدایت اور نورِ ایمان تھا اور اپنے سے پہلی کتاب تورات کی تصدیق کرنے والی اور سراسر ہدایت اور اللہ کے ڈر سے کچھ طلب رکھنے والوں کے لئے نصیحت تھی۔

وَلَوْ أَنَّ أَهْلَ ٱلْكِتَٰبِ ءَامَنُواْ وَٱتَّقَوْاْ لَكَفَّرْنَا عَنْهُمْ سَيِّـَٔاتِهِمْ وَلَأَدْخَلْنَٰهُمْ جَنَّٰتِ ٱلنَّعِيمِ ﴿65﴾ وَلَوْ أَنَّهُمْ أَقَامُواْ ٱلتَّوْرَىٰةَ وَٱلْإِنجِيلَ وَمَآ أُنزِلَ إِلَيْهِم مِّن رَّبِّهِمْ لَأَكَلُواْ مِن فَوْقِهِمْ وَمِن تَحْتِ أَرْجُلِهِم ۚ مِّنْهُمْ أُمَّةٌ مُّقْتَصِدَةٌ ۖ وَكَثِيرٌ مِّنْهُمْ سَآءَ مَا يَعْمَلُونَ ﴿66﴾ ع9 ۞ يَٰٓأَيُّهَا ٱلرَّسُولُ بَلِّغْ مَآ أُنزِلَ إِلَيْكَ مِن رَّبِّكَ ۖ وَإِن لَّمْ تَفْعَلْ فَمَا بَلَّغْتَ رِسَالَتَهُۥ ۚ وَٱللَّهُ يَعْصِمُكَ مِنَ ٱلنَّاسِ ۗ إِنَّ ٱللَّهَ لَا يَهْدِى ٱلْقَوْمَ ٱلْكَٰفِرِينَ ﴿67﴾

سورۃ المائدۃ آیت ۶۵۔۶۷

اور اگر اہل کتاب بھی ایمان لے آتے اور تقویٰ اختیار کر لیتے تو ہم ان سے ان کی برائیاں دور کر دیتے اور ضرور انہیں نعمت کے باغوں میں داخل کرتے۔ اور اگر وہ تورات اور انجیل اور جو کچھ ان کے رب کی طرف سے ان پر نازل ہوا ہے اس کو قائم رکھتے تو اپنے اوپر سے اور اپنے پاؤں کے نیچے سے بھی رزق پاتے۔ ان میں کچھ لوگ میانہ رو ہیں اور ان میں سے بہت سارے لوگ برے ہی کام کر

نے والے ہیں۔ اے رسولؐ!۔ جو کچھ بھی تیرے رب کی طرف سے تجھ پر نازل ہوا ہے اسے سب تک پہنچادو۔ اللہ تجھے لوگوں سے بچائے رکھے گا۔ اور اگر تو نے ایسا نہ کیا تو اپنی رسالت کا حق ادا نہیں کیا ۔ بیشک اللہ انکار کرنے والوں کو ہدایت یاب نہیں ہونے دیتا۔

قُلْ يَٰٓأَهْلَ ٱلْكِتَٰبِ لَسْتُمْ عَلَىٰ شَىْءٍ حَتَّىٰ تُقِيمُوا۟ ٱلتَّوْرَىٰةَ وَٱلْإِنجِيلَ وَمَآ أُنزِلَ إِلَيْكُم مِّن رَّبِّكُمْ ۗ وَلَيَزِيدَنَّ كَثِيرًا مِّنْهُم مَّآ أُنزِلَ إِلَيْكَ مِن رَّبِّكَ طُغْيَٰنًا وَكُفْرًا ۖ فَلَا تَأْسَ عَلَى ٱلْقَوْمِ ٱلْكَٰفِرِينَ ﴿68﴾

سورۃ المائدۃ آیت 68

کہہ دو کہ اے اہل کتاب!۔ جب تک کہ جب تک تم تورات کو اور انجیل کو اور جو کچھ تمہارے رب کی طرف سے تم پر نازل ہوا ہے اسے قائم نہ رکھو گے تم کبھی بھی راہ (حق) پر نہیں آ سکتے۔ اور اب جو تمہارے رب کی طرف سے تم پر نازل ہوا ہے۔ اس سے تو ضرور ان کے بہت سارے لوگوں کی سرکشی اور کفر مزید بڑھے گا۔ تو تم قوم کافروں پر بالکل افسوس نہ کرنا۔

إِذْ قَالَ ٱللَّهُ يَٰعِيسَى ٱبْنَ مَرْيَمَ ٱذْكُرْ نِعْمَتِى عَلَيْكَ وَعَلَىٰ وَٰلِدَتِكَ إِذْ أَيَّدتُّكَ بِرُوحِ ٱلْقُدُسِ تُكَلِّمُ ٱلنَّاسَ فِى ٱلْمَهْدِ وَكَهْلًا ۖ وَإِذْ عَلَّمْتُكَ ٱلْكِتَٰبَ وَٱلْحِكْمَةَ وَٱلتَّوْرَىٰةَ

وَٱلْإِنجِيلَ ۖ وَإِذْ تَخْلُقُ مِنَ ٱلطِّينِ كَهَيْـَٔةِ ٱلطَّيْرِ بِإِذْنِى فَتَنفُخُ فِيهَا فَتَكُونُ طَيْرًۢا بِإِذْنِى ۖ وَتُبْرِئُ ٱلْأَكْمَهَ وَٱلْأَبْرَصَ بِإِذْنِى ۖ وَإِذْ تُخْرِجُ ٱلْمَوْتَىٰ بِإِذْنِى ۖ وَإِذْ كَفَفْتُ بَنِىٓ إِسْرَٰٓءِيلَ عَنكَ إِذْ جِئْتَهُم بِٱلْبَيِّنَٰتِ فَقَالَ ٱلَّذِينَ كَفَرُوا۟ مِنْهُمْ إِنْ هَٰذَآ إِلَّا سِحْرٌ مُّبِينٌ ﴿110﴾

سورۃ المائدۃ آیت 110

جب اللہ ارشاد فرمائے گا کہ اے عیسیٰؑ ابن مریمؑ! ۔ میرے ان احسانوں کو یاد کرو جو میں نے تم پر اور تمہاری والدہ پر کیے تھے جب میں نے روح القدس سے تیری تائید کی تھی۔ تُو لوگوں سے گود میں اور ادھیڑ عمر میں بھی بات کرتا تھا۔ اور جب میں نے تجھے کتاب اور حکمت اور تورات اور انجیل سکھائی تھی۔ اور جب تو میرے حکم سے مٹی کا جانور بناتا تھا پھر اس میں پھونک مارتا تھا تو وہ میرے حکم سے (اصلی) پرندہ بن جاتا تھا۔ اور تو مادر زاد اندھے اور کوڑھ کو میرے حکم سے تندرست کر دیتا تھا۔ اور مُردوں کو میرے حکم سے (زندہ کرکے) نکال کھڑا کرتا تھا۔ اور جب میں نے اولادِ اسرائیل کو تجھ سے روک دیا تھا۔ جب تم ان کے پاس واضح نشانیاں لے کر آئے تھے تو جو ان میں سے کافر تھے کہنے لگے کہ یہ اور کچھ نہیں مگر کھلا کھلا جادو ہے۔

وَهَٰذَا كِتَٰبٌ أَنزَلْنَٰهُ مُبَارَكٌ فَٱتَّبِعُوهُ وَٱتَّقُوا۟ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ ﴿155﴾ أَن تَقُولُوٓا۟ إِنَّمَآ أُنزِلَ ٱلْكِتَٰبُ عَلَىٰ طَآئِفَتَيْنِ مِن قَبْلِنَا وَإِن كُنَّا عَن دِرَاسَتِهِمْ لَغَٰفِلِينَ ﴿156﴾

سورۃ الأنعام آیت ۱۵۵۔۱۵۶

اور یہ کتاب (قرآن) بھی ہم نے ہی نازل کیا ہے جو بہت ہی بابرکت ہے تو اسی پر چلتے رہو اور (اللہ کی نافرمانی سے) ڈرتے رہو تاکہ تم پر رحم کیا جائے۔ تاکہ تم یوں نہ کہو کہ ہم سے پہلے البتہ صرف دو فرقوں (یعنی یہودیوں اور عیسائیوں) پر تو کتاب (تورات و انجیل) نازل ہوئی تھی۔ اور ہم تو ان کے پڑھنے پڑھانے سے محض بے خبر تھے۔

وَلَمَّا رَجَعَ مُوسَىٰٓ إِلَىٰ قَوْمِهِۦ غَضْبَٰنَ أَسِفًا قَالَ بِئْسَمَا خَلَفْتُمُونِى مِنۢ بَعْدِىٓ ۖ أَعَجِلْتُمْ أَمْرَ رَبِّكُمْ ۖ وَأَلْقَى ٱلْأَلْوَاحَ وَأَخَذَ بِرَأْسِ أَخِيهِ يَجُرُّهُۥٓ إِلَيْهِ ۚ قَالَ ٱبْنَ أُمَّ إِنَّ ٱلْقَوْمَ ٱسْتَضْعَفُونِى وَكَادُوا۟ يَقْتُلُونَنِى فَلَا تُشْمِتْ بِىَ ٱلْأَعْدَآءَ وَلَا تَجْعَلْنِى مَعَ ٱلْقَوْمِ ٱلظَّٰلِمِينَ ﴿150﴾

سورۃ الأعراف آیت 150

اور جب موسیٰؑ اپنی قوم کی طرف نہایت غصے اور رنج سے بھرے ہوئے واپس آئے تو کہنے لگے کہ تم نے میرے بعد میری بہت ہی بری جانشینی کی۔ کیا تم نے اپنے رب کا حکم آنے سے پہلے ہی جلد بازی

مچادی؟۔اور (غصے سے تورات کی) تختیاں ڈال دیں اور اپنے بھائی کا سر (بالوں سے) پکڑ کر اپنی طرف کھینچنے لگے۔اس نے کہا کہ اے میری ماں کے بیٹے!۔ بلاشبہ لوگوں نے مجھے کمزور سمجھا اور قریب تھا کہ مجھے مار ہی ڈالتے۔پس مجھے ظالم لوگوں کے ساتھ شامل نہ کر اور ایسا کام نہ کر کہ دشمن مجھ پر ہنسیں۔

ٱلَّذِينَ يَتَّبِعُونَ ٱلرَّسُولَ ٱلنَّبِىَّ ٱلْأُمِّىَّ ٱلَّذِى يَجِدُونَهُۥ مَكْتُوبًا عِندَهُمْ فِى ٱلتَّوْرَىٰةِ وَٱلْإِنجِيلِ يَأْمُرُهُم بِٱلْمَعْرُوفِ وَيَنْهَىٰهُمْ عَنِ ٱلْمُنكَرِ وَيُحِلُّ لَهُمُ ٱلطَّيِّبَٰتِ وَيُحَرِّمُ عَلَيْهِمُ ٱلْخَبَٰٓئِثَ وَيَضَعُ عَنْهُمْ إِصْرَهُمْ وَٱلْأَغْلَٰلَ ٱلَّتِى كَانَتْ عَلَيْهِمْ ۚ فَٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ بِهِۦ وَعَزَّرُوهُ وَنَصَرُوهُ وَٱتَّبَعُوا۟ ٱلنُّورَ ٱلَّذِىٓ أُنزِلَ مَعَهُۥٓ ۙ أُو۟لَٰٓئِكَ هُمُ ٱلْمُفْلِحُونَ ﴿157﴾ ع19

سورۃ الأعراف آیت 157

وہ لوگ جو اس نبی اُمّی رسولؐ کی پیروی کرتے ہیں جس کے بارے وہ اپنے ہاں تورات اور انجیل میں بھی لکھا ہوا پاتے ہیں۔ وہ ان کو نیکی کا حکم کرتا ہے اور برائی سے روکتا ہے اور ان کے لئے سبھی پاک چیزیں حلال اور ناپاک چیزوں کو ان پر حرام ٹھہراتا ہے۔اور وہ ان پر لدے ہوئے (بہت سارے خود ساختہ معاشرتی) طوق و بوجھ اتار پھینکتا ہے۔پس جو لوگ اس پر ایمان لائے اور اس کی تعظیم

کرتے رہے اور اس کی مدد و نصرت بھی کی اور جو (قرآنی) نورِ ہدایت اس کے ساتھ نازل ہوا ہے اس کی پیروی کرتے رہے۔ یہی لوگ فلاح پانے والے ہیں۔

۞ إِنَّ ٱللَّهَ ٱشْتَرَىٰ مِنَ ٱلْمُؤْمِنِينَ أَنفُسَهُمْ وَأَمْوَٰلَهُم بِأَنَّ لَهُمُ ٱلْجَنَّةَ ۚ يُقَٰتِلُونَ فِى سَبِيلِ ٱللَّهِ فَيَقْتُلُونَ وَيُقْتَلُونَ ۖ وَعْدًا عَلَيْهِ حَقًّا فِى ٱلتَّوْرَىٰةِ وَٱلْإِنجِيلِ وَٱلْقُرْءَانِ ۚ وَمَنْ أَوْفَىٰ بِعَهْدِهِۦ مِنَ ٱللَّهِ ۚ فَٱسْتَبْشِرُوا۟ بِبَيْعِكُمُ ٱلَّذِى بَايَعْتُم بِهِۦ ۚ وَذَٰلِكَ هُوَ ٱلْفَوْزُ ٱلْعَظِيمُ ﴿111﴾

سورۃ التوبۃ آیت 111

بیشک اللہ نے مسلمانوں سے ان کی جان اور ان کا مال جنت کے بدلے میں خرید لیا ہے۔ یہ لوگ اللہ کی راہ میں لڑتے ہیں تو مارتے بھی ہیں اور مارے بھی جاتے ہیں۔ یہ تورات اور انجیل اور قرآن میں (مذکور) سچا وعدہ ہے۔ جس کا پورا کرنا اس پر لازم ہے۔ اور کون ہے جو اللہ سے بڑھ کر وعدہ پورا کرنے والا ہے؟۔ جو سودا تم نے اس سے کر لیا۔ اس سے خوش رہو اور یہی تو بہت بڑی کامیابی ہے۔

وَرَبُّكَ أَعْلَمُ بِمَن فِى ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلْأَرْضِ ۗ وَلَقَدْ فَضَّلْنَا بَعْضَ ٱلنَّبِيِّۦنَ عَلَىٰ بَعْضٍ ۖ وَءَاتَيْنَا دَاوُۥدَ زَبُورًا ﴿55﴾

سورۃ الاسراء آیت 55

اور تمہارا رب اچھی طرح جانتا ہے جو کچھ بھی آسمانوں و زمین میں ہے۔ اور البتہ یقیناً ہم نے بعض نبیوں کو بعض پر فضیلت دی ہے۔ اور ہم نے داؤدؑ کو زبور عنایت کی تھی۔

يَٰبَنِيٓ إِسۡرَٰٓءِيلَ قَدۡ أَنجَيۡنَٰكُم مِّنۡ عَدُوِّكُمۡ وَوَٰعَدۡنَٰكُمۡ جَانِبَ ٱلطُّورِ ٱلۡأَيۡمَنَ وَنَزَّلۡنَا عَلَيۡكُمُ ٱلۡمَنَّ وَٱلسَّلۡوَىٰ ﴿80﴾ كُلُواْ مِن طَيِّبَٰتِ مَا رَزَقۡنَٰكُمۡ وَلَا تَطۡغَوۡاْ فِيهِ فَيَحِلَّ عَلَيۡكُمۡ غَضَبِي ۖ وَمَن يَحۡلِلۡ عَلَيۡهِ غَضَبِي فَقَدۡ هَوَىٰ ﴿81﴾ وَإِنِّي لَغَفَّارٞ لِّمَن تَابَ وَءَامَنَ وَعَمِلَ صَٰلِحٗا ثُمَّ ٱهۡتَدَىٰ ﴿82﴾

سورۃ طٰہٰ آیت 80

اے اولادِ اسرائیل !۔ ہم نے تمہیں تمہارے دشمن سے نجات دی اور (تورات دینے کے لئے) تم سے طور کی داہنی طرف حاضری کا وعدہ لیا اور تم پر من و سلویٰ اتارا۔ جو پاکیزہ چیزیں ہم نے تمہیں دی ہیں ان میں سے کھاؤ اور اس میں حد سے نہ گزر جانا ورنہ تم پر میرا غضب نازل ہو جائے گا۔ اور جس پر میرا غضب نازل ہو گیا تو یقیناً وہ تباہ و برباد ہو گیا۔ اور جو کوئی توبہ کرلے اور ایمان لے آئے اور عمل صالح کرے پھر راہِ راست پر چلتا رہے۔ تو بلاشبہ میں اس کو بخش دینے والا ہوں۔

وَقَالُواْ لَوۡلَا يَأۡتِينَا بِـَٔايَةٖ مِّن رَّبِّهِۦٓۚ أَوَلَمۡ تَأۡتِهِم بَيِّنَةُ مَا فِي ٱلصُّحُفِ ٱلۡأُولَىٰ ﴿133﴾

سورۃ طٰہٰ آیت 133

اور کہتے ہیں کہ یہ اپنے رب کی طرف سے ہمارے پاس کوئی معجزاتی نشانی کیوں نہیں لاتا۔ کیا ان کے پاس پہلے صحیفوں کی دلیل نہیں آچکی؟۔

وَلَقَدۡ كَتَبۡنَا فِي ٱلزَّبُورِ مِنۢ بَعۡدِ ٱلذِّكۡرِ أَنَّ ٱلۡأَرۡضَ يَرِثُهَا عِبَادِيَ ٱلصَّٰلِحُونَ ﴿105﴾

سورۃ الأنبیاء آیت 105

اور البتہ یقیناً ہم نے نصیحت (کی کتاب تورات) کے بعد زبور میں بھی لکھ دیا تھا کہ بیشک میرے صالح بندے ہی زمین کے وارث ہوں گے۔

وَلَقَدۡ ءَاتَيۡنَا مُوسَى ٱلۡكِتَٰبَ لَعَلَّهُمۡ يَهۡتَدُونَ ﴿49﴾

سورۃ المؤمنون آیت 49

اور البتہ یقیناً ہم نے موسیٰؑ کو کتاب (تورات) عطا کی تھی تاکہ وہ لوگ ہدایت حاصل کریں۔

وَإِنَّهُۥ لَتَنزِيلُ رَبِّ ٱلْعَٰلَمِينَ ﴿192﴾ نَزَلَ بِهِ ٱلرُّوحُ ٱلْأَمِينُ ﴿193﴾

سورۃ الشعراء آیت ۱۹۲۔۱۹۲

اور بلاشبہ یہ قرآن تو رب العالمین کا نازل کیا ہوا ہے۔ اس کو روح الامین (یعنی امانت دار فرشتہ جبرائیلؑ) لے کر اترا ہے۔

فَلَمَّا جَآءَهُمُ ٱلْحَقُّ مِنْ عِندِنَا قَالُوا۟ لَوْلَآ أُوتِىَ مِثْلَ مَآ أُوتِىَ مُوسَىٰٓ ۚ أَوَلَمْ يَكْفُرُوا۟ بِمَآ أُوتِىَ مُوسَىٰ مِن قَبْلُ ۖ قَالُوا۟ سِحْرَانِ تَظَٰهَرَا وَقَالُوٓا۟ إِنَّا بِكُلٍّ كَٰفِرُونَ ﴿48﴾ قُلْ فَأْتُوا۟ بِكِتَٰبٍ مِّنْ عِندِ ٱللَّهِ هُوَ أَهْدَىٰ مِنْهُمَآ أَتَّبِعْهُ إِن كُنتُمْ صَٰدِقِينَ ﴿49﴾

سورۃ القصص آیت 48

پھر جب ہماری طرف سے ان کے پاس حق آ پہنچا تو کہنے لگے کہ اسے وہ کچھ کیوں نہ دے دیا گیا جو موسیٰؑ کو دیا گیا تھا۔ کیا انہوں نے اس (موسیٰؑ) کا انکار نہیں کیا تھا؟۔ (جب) کہہ دیا تھا کہ یہ دونوں تو جادو گر ہیں جو ایک دوسرے کی تائید کرتے ہیں اور (یہ بھی) بولے کہ ہم تو بلاشبہ ہر ایک کے منکر ہیں۔ (ان

سے) کہہ دو کہ اگر تم سچے ہو تو اللہ کے پاس سے کوئی ایسی کتاب لے آؤ جو ان دونوں (کتابوں یعنی تورات اور قرآن) سے بڑھ کر ہدایت کرنے والی ہو۔ تاکہ میں بھی اسی کی پیروی کروں۔

وَلَقَدْ ءَاتَيْنَا مُوسَى ٱلْكِتَٰبَ فَلَا تَكُن فِى مِرْيَةٍ مِّن لِّقَآئِهِۦ ۖ وَجَعَلْنَٰهُ هُدًى لِّبَنِىٓ إِسْرَٰٓءِيلَ ﴿23﴾ ج

سورۃ السجدۃ آیت 23

اور البتہ یقیناً ہم نے موسیٰؑ کو کتاب (تورات) دی تھی۔ کہیں تم (لوگ ان کے اختلاف رکھنے پر) اس قرآن کے ملنے سے شک میں نہ پڑ جانا اور ہم نے اسے (صرف) بنی اسرائیل کے لئے (ذریعہ) ہدایت بنایا تھا۔

وَإِن يُكَذِّبُوكَ فَقَدْ كَذَّبَ ٱلَّذِينَ مِن قَبْلِهِمْ جَآءَتْهُمْ رُسُلُهُم بِٱلْبَيِّنَٰتِ وَبِٱلزُّبُرِ وَبِٱلْكِتَٰبِ ٱلْمُنِيرِ ﴿25﴾

سورۃ فاطر آیت 25

اور اگر یہ تمہیں جھٹلا دیں تو جو لوگ ان سے پہلے تھے وہ بھی تو جھٹلا چکے ہیں ان کے پاس بھی ان کے پیغمبر نشانیاں اور صحیفے اور روشن کتابیں لے کر آئے تھے۔

مُّحَمَّدٌ رَّسُولُ ٱللَّهِ ۚ وَٱلَّذِينَ مَعَهُۥٓ أَشِدَّآءُ عَلَى ٱلْكُفَّارِ رُحَمَآءُ بَيْنَهُمْ ۖ تَرَىٰهُمْ رُكَّعًا سُجَّدًا يَبْتَغُونَ فَضْلًا مِّنَ ٱللَّهِ وَرِضْوَٰنًا ۖ سِيمَاهُمْ فِى وُجُوهِهِم مِّنْ أَثَرِ ٱلسُّجُودِ ۚ ذَٰلِكَ مَثَلُهُمْ فِى ٱلتَّوْرَىٰةِ ۚ وَمَثَلُهُمْ فِى ٱلْإِنجِيلِ كَزَرْعٍ أَخْرَجَ شَطْـَٔهُۥ فَـَٔازَرَهُۥ فَٱسْتَغْلَظَ فَٱسْتَوَىٰ عَلَىٰ سُوقِهِۦ يُعْجِبُ ٱلزُّرَّاعَ لِيَغِيظَ بِهِمُ ٱلْكُفَّارَ ۗ وَعَدَ ٱللَّهُ ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ وَعَمِلُوا۟ ٱلصَّٰلِحَٰتِ مِنْهُم مَّغْفِرَةً وَأَجْرًا عَظِيمًۢا ﴿29﴾ ع4

سورۃ الفتح آیت 29

محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں اور جو لوگ ان کے ساتھ ہیں وہ کافروں پر بڑے سخت اور آپس میں بہت رحم دل ہیں۔ تم انہیں دیکھو گے کہ (کبھی) وہ رکوع (اور کبھی) سجود کرتے ہیں (اور) اللہ کا فضل و کرم اور اس کی خوشنودی کے طلبگار ہیں۔ ان کی علامت ان کی پیشانیوں پر سجدہ کے نشان سے نمایاں ہے ۔ان کے یہی اوصاف تورات میں اور یہی اوصاف انجیل میں بھی (درج) ہیں۔ گویا ایک ایسی کھیتی ہیں جس نے اپنی کونپل نکالی پھر اس کو مضبوط کیا اور موٹی ہو گئی پھر اپنے تنے پر سیدھی کھڑی ہو گئی اور کسانوں کو خوش کرنے لگی تاکہ ان کے سبب کفار کا جی جلائے۔ جو لوگ ان میں سے ایمان لائے اور عمل صالح کرتے رہے اللہ نے ان سے مغفرت اور اجر عظیم کا وعدہ کر رکھا ہے۔

أَمْ لَمْ يُنَبَّأْ بِمَا فِى صُحُفِ مُوسَىٰ ﴿36﴾ وَإِبْرَٰهِيمَ ٱلَّذِى وَفَّىٰٓ ﴿37﴾ أَلَّا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِزْرَ أُخْرَىٰ ﴿38﴾

سورۃ النجم آیت ۳۶ تا ۳۸

کیا اسے اس بات کی خبر نہیں پہنچی جو موسیٰؑ کے صحیفوں میں ہے؟۔ اور ابراہیمؑ کے (صحیفوں میں بھی) جس نے (وعدہ وفا) پورا کر دیا۔ کہ کوئی بوجھ اٹھانے والا کسی دوسرے کا بوجھ نہیں اٹھائے گا۔

وَإِذْ قَالَ عِيسَى ٱبْنُ مَرْيَمَ يَٰبَنِىٓ إِسْرَٰٓءِيلَ إِنِّى رَسُولُ ٱللَّهِ إِلَيْكُم مُّصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَىَّ مِنَ ٱلتَّوْرَىٰةِ وَمُبَشِّرًۢا بِرَسُولٍ يَأْتِى مِنۢ بَعْدِى ٱسْمُهُۥٓ أَحْمَدُ ۖ فَلَمَّا جَآءَهُم بِٱلْبَيِّنَٰتِ قَالُوا۟ هَٰذَا سِحْرٌ مُّبِينٌ ﴿6﴾

سورۃ الصّف آیت 6

اور جب عیسیٰؑ بن مریمؑ نے کہا کہ اے بنی اسرائیل!۔ میں یقیناً تمہاری طرف اللہ کا رسول ہوں میں اس تورات کی تصدیق کرتا ہوں جو مجھ سے پہلے آچکی ہے۔ اور بشارت سناتا ہوں ایک رسول کی جو میرے بعد آئے گا جس کا نام احمد ﷺ ہوگا۔ پھر جب وہ ان کے پاس واضح دلائل (معجزے) لے کر آیا تو کہنے لگے کہ یہ تو صریح جادو ہے۔

مَثَلُ ٱلَّذِينَ حُمِّلُواْ ٱلتَّوۡرَىٰةَ ثُمَّ لَمۡ يَحۡمِلُوهَا كَمَثَلِ ٱلۡحِمَارِ يَحۡمِلُ أَسۡفَارَۢاۚ بِئۡسَ مَثَلُ ٱلۡقَوۡمِ ٱلَّذِينَ كَذَّبُواْ بِـَٔايَٰتِ ٱللَّهِۚ وَٱللَّهُ لَا يَهۡدِي ٱلۡقَوۡمَ ٱلظَّٰلِمِينَ ﴿5﴾ قُلۡ يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ هَادُوٓاْ إِن زَعَمۡتُمۡ أَنَّكُمۡ أَوۡلِيَآءُ لِلَّهِ مِن دُونِ ٱلنَّاسِ فَتَمَنَّوُاْ ٱلۡمَوۡتَ إِن كُنتُمۡ صَٰدِقِينَ ﴿6﴾ وَلَا يَتَمَنَّوۡنَهُۥٓ أَبَدَۢا بِمَا قَدَّمَتۡ أَيۡدِيهِمۡۗ وَٱللَّهُ عَلِيمُۢ بِٱلظَّٰلِمِينَ ﴿7﴾

سورۃ الجمعۃ آیت ۵ تا ۷

جن لوگوں کو تورات کا حامل بنایا گیا تھا پھر انہوں نے اس پر عمل نہ کیا ان کی مثال اس گدھے کی سی ہے جس پر بڑی بڑی کتابیں لدی ہوئی ہوں۔ اور کیا ہی بری مثال ہے ان لوگوں کی جو اللہ کی آیتوں کو جھٹلا دیتے ہیں اور اللہ ایسے ظالم لوگوں کو ہدایت یاب نہیں ہونے دیتا۔ کہہ دو کہ اے یہودیو! ۔ اگر تمہارا یہ خیال ہے کہ سب لوگوں کو چھوڑ کر صرف تم ہی اللہ کے ولی اولیاء ہو تو پھر موت کی آرزو کرو اگر تم بالکل سچے ہو۔ اور وہ کبھی بھی اس کی تمنا نہیں کریں گے اپنے ان اعمال کی وجہ سے جو آگے بھیج چکے ہیں اور اللہ ظالم لوگوں کو اچھی طرح جانتا ہے۔

بَلۡ يُرِيدُ كُلُّ ٱمۡرِيٕٖ مِّنۡهُمۡ أَن يُؤۡتَىٰ صُحُفٗا مُّنَشَّرَةٗ ﴿52﴾

سورۃ المدثر آیت 52

بلکہ ان میں سے ہر شخص یہی چاہتا ہے کہ وہ کھلے کھلے صحیفے دے دیا جائے۔

كَلَّآ إِنَّهَا تَذْكِرَةٌ ﴿11﴾ ج فَمَن شَآءَ ذَكَرَهُ ﴿12﴾ م فِى صُحُفٍ مُّكَرَّمَةٍ ﴿13﴾ لا مَّرْفُوعَةٍ
مُّطَهَّرَةٍ ﴿14﴾ لا بِأَيْدِى سَفَرَةٍ ﴿15﴾ لا كِرَامٍ بَرَرَةٍ ﴿16﴾ ط قُتِلَ ٱلْإِنسَٰنُ مَآ أَكْفَرَهُ ﴿17﴾ ط

سورۃ عبس آیت 11

ہر گز نہیں! بلاشبہ یہ (قرآن) تو ایک نصیحت ہے۔ پس جو چاہے اسے قبول کرلے۔ معزز و مکرم صحیفوں میں (لکھا ہوا) ہے۔ جو بلند و بالا (اور) بالکل پاک صاف ہیں۔ جو ایسے کاتبوں کے ہاتھوں نے (لکھے) ہیں۔ جو مکرم و معزز اور پاکیزہ و پاکباز ہیں۔ انسان غارت ہو جائے یہ کیسا بڑا ناشکرا ہے۔؟۔

بَلْ تُؤْثِرُونَ ٱلْحَيَوٰةَ ٱلدُّنْيَا ﴿16﴾ ز صلے وَٱلْـَٔاخِرَةُ خَيْرٌ وَأَبْقَىٰٓ ﴿17﴾ ط إِنَّ هَٰذَا لَفِى
ٱلصُّحُفِ ٱلْأُولَىٰ ﴿18﴾ لا صُحُفِ إِبْرَٰهِيمَ وَمُوسَىٰ ﴿19﴾ ع1

سورۃ الأعلیٰ آیت 16

مگر تم لوگ تو دنیا کی زندگی کو (آخرت پر) ترجیح دیتے ہو۔ حالانکہ آخرت بہت بہتر ہے زیادہ پائیدار ہے۔ حالانکہ آخرت بہت بہتر ہے زیادہ پائیدار ہے۔ بلاشبہ یہ بات پرانے صحیفوں میں بھی (درج) ہے۔ ابراہیمؑ اور موسیٰؑ کے صحیفوں میں بھی۔

لَمْ يَكُنِ ٱلَّذِينَ كَفَرُواْ مِنْ أَهْلِ ٱلْكِتَٰبِ وَٱلْمُشْرِكِينَ مُنفَكِّينَ حَتَّىٰ تَأْتِيَهُمُ ٱلْبَيِّنَةُ ﴿1﴾ لا رَسُولٌ مِّنَ ٱللَّهِ يَتْلُواْ صُحُفًا مُّطَهَّرَةً ﴿2﴾ لا فِيهَا كُتُبٌ قَيِّمَةٌ ﴿3﴾ ط

سورۃ البینۃ آیت ۱ تا ۳

اہلِ کتاب میں سے کافر لوگ اور مشرکین (قطعی) باز رہنے والے نہ تھے جب تک ان کے پاس کوئی ٹھوس دلیل نہ آجائے۔ اللہ کی طرف سے ایک رسول جو انہیں مطہر و پاکیزہ صحیفے پڑھ کر سنائے۔ جن میں بالکل سیدھی وصاف باتیں لکھی ہوئی ہوں۔

قرآن کے بارے تو اور بھی بہت سی آیات ہیں۔ جن کا ذکر یہاں نہیں کیا گیا اس کے لئے قرآن کریم پر کلک کرکے دیکھ سکتے ہیں۔

اللہ جل شانہ کہاں ہے:

اگر کوئی شخص سوال کرے

اَيْنَ اللّٰهُ ؟

ترجمہ:۔اللہ کہاں ہے؟

تواس کاجواب یہ ہے کہ

هُوَ مَوْجُوْدٌ بِلَا مَكَانٍ

ترجمہ:اللہ تعالیٰ اپنی شان کے مطابق بغیر مکان کے موجود ہے ۔

یہ بات اہل علم حضرات کی ہے۔اہل السنت والجماعت کا موقف و نظریہ بھی یہی ہے جس پر چند ایک دلائلِ موجود ہیں۔عام لوگ چونکہ ایسی اصطلاحات سے واقف نہیں ہوتے اس لیے اس عقدے کو عوامی ذہن کے پیش نظر

اللہ تعالیٰ حاضر ناظر ہے

یا

اللہ تعالیٰ ہر جگہ موجود ہے۔ اللہ تعالیٰ کائنات کے ذرّے ذرّے میں موجود ہے۔

سے تعبیر کر دیا جاتا ہے۔

ذرا آیاتِ قرآنیہ سے اور چند معتبر احادیث سے جانیئے۔ان کو نہ صرف پڑھنا کافی ہوگا بلکہ ذہن کے کسی گوشے میں محفوظ کر لینا زیادہ مناسب ہوگا۔

وَلِلَّهِ ٱلْمَشْرِقُ وَٱلْمَغْرِبُ ۚ فَأَيْنَمَا تُوَلُّواْ فَثَمَّ وَجْهُ ٱللَّهِ ۚ إِنَّ ٱللَّهَ وَٰسِعٌ عَلِيمٌ ﴿115﴾

سورۃ البقرۃ آیت 115

اور مشرق و مغرب کا مالک اللہ ہی ہے پس تم جدھر بھی رخ کرو ادھر اللہ کی رضا شامل ہے۔ بیشک اللہ بڑی وسعت والا بہت علم والا ہے۔

اس آیت کا ترجمہ یوں بھی کیا گیا ہے کہ۔ اور مشرق و مغرب کا مالک اللہ ہی ہے پس تم جس طرف پھر جاؤ ادھر اللہ کا رخ ہے۔ بیشک اللہ بڑی وسعت والا بہت علم والا ہے۔

درج ذیل آیات میں بڑی فراست سے قربت اور نزدیکی کا نقشہ کچھ یوں کھینچا کہ۔

وَإِذَا سَأَلَكَ عِبَادِى عَنِّى فَإِنِّى قَرِيبٌ ۖ أُجِيبُ دَعْوَةَ ٱلدَّاعِ إِذَا دَعَانِ ۖ فَلْيَسْتَجِيبُواْ لِى وَلْيُؤْمِنُواْ بِى لَعَلَّهُمْ يَرْشُدُونَ ﴿186﴾

سورۃ البقرۃ آیت 186

اور جب میرے بندے تجھ سے میرے بارے میں پوچھیں تو (کہہ دینا) میں یقیناً قریب ہی ہوں۔ جب کوئی پکارنے والا مجھے پکارتا ہے تو میں اس کی دعا قبول کرتے ہوئے جواب بھی دیتا ہوں۔ پس چاہیے کہ وہ بھی میرے حکم کو عملی طور پر قبول کریں اور مجھی پر ایمان لائیں تاکہ رشد و ہدایت پالیں۔

۞ وَإِلَىٰ ثَمُودَ أَخَاهُمْ صَٰلِحًا ۚ قَالَ يَٰقَوْمِ ٱعْبُدُوا۟ ٱللَّهَ مَا لَكُم مِّنْ إِلَٰهٍ غَيْرُهُۥ ۖ هُوَ أَنشَأَكُم مِّنَ ٱلْأَرْضِ وَٱسْتَعْمَرَكُمْ فِيهَا فَٱسْتَغْفِرُوهُ ثُمَّ تُوبُوٓا۟ إِلَيْهِ ۚ إِنَّ رَبِّى قَرِيبٌ مُّجِيبٌ ﴿61﴾

سورۃ ہود آیت 61

اور ثمود کی طرف ان کے بھائی صالح کو بھیجا تو اس نے کہا کہ اے میری قوم اللہ ہی کی عبادت کرو اس کے علاوہ کوئی بھی تمہارے لئے عبادت کے قابل نہیں۔ اسی نے تمہیں زمین سے پیدا کیا اور تمہیں اس میں آباد کر دیا پس اس سے معافی مانگو پھر اسی کی آگے توبہ بھی کرو۔ بیشک میرا رب نزدیک ہے اور دعائیں قبول کرنے والا بھی ہے۔

قُلْ إِن ضَلَلْتُ فَإِنَّمَآ أَضِلُّ عَلَىٰ نَفْسِى ۖ وَإِنِ ٱهْتَدَيْتُ فَبِمَا يُوحِىٓ إِلَىَّ رَبِّىٓ ۚ إِنَّهُۥ سَمِيعٌ قَرِيبٌ ﴿50﴾

سورۃ سبا آیت 50

کہہ دو کہ اگر میں گمراہ ہوں تو البتہ صرف میری گمراہی کا وبال مجھی پر ہے۔ اور اگر ہدایت یافتہ ہوں تو اس وحی کی وجہ سے جو میرا رب میری طرف بھیجتا ہے۔ بیشک وہ بڑا سننے والا بہت قریب ہے۔

وَلَقَدْ خَلَقْنَا ٱلْإِنسَٰنَ وَنَعْلَمُ مَا تُوَسْوِسُ بِهِۦ نَفْسُهُۥ ۖ وَنَحْنُ أَقْرَبُ إِلَيْهِ مِنْ حَبْلِ ٱلْوَرِيدِ ﴿16﴾

سورۃ ق آیت 16

اور البتہ یقینی طور پر ہم نے انسان کو پیدا کیا ہے اور ہم جانتے ہیں جو بھی وسوسے اس کے نفس میں اٹھتے ہیں اور ہم تو اس کی شہ رگ سے بھی زیادہ اس کے قریب ہیں۔

فَلَوْلَآ إِذَا بَلَغَتِ ٱلْحُلْقُومَ ﴿83﴾ وَأَنتُمْ حِينَئِذٍ تَنظُرُونَ ﴿84﴾ وَنَحْنُ أَقْرَبُ إِلَيْهِ مِنكُمْ وَلَٰكِن لَّا تُبْصِرُونَ ﴿85﴾

سورۃ الواقعۃ آیت ۸۳ تا ۸۵

پھر کیوں نہیں (روح کو روک لیتے) جب کہ وہ حلق کے نرخرے تک پہنچ جاتی ہے۔ اور تم اس وقت کی (حالت کو) دیکھ رہے ہوتے ہو۔ اور ہم اس وقت تم سے زیادہ مرنے والے کے قریب ہوتے ہیں لیکن تم کو نظر نہیں آتے۔

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم ایک سفر میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے۔ لوگ زور کی آواز سے تکبیریں کہنے لگے تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا

اِرْبَعُوْاعَلٰی اَنْفُسِکُمْ‘اِنَّکُمْ لَیْسَ تَدْعُوْنَ اَصَمَّ وَلَا غَائِبًا۔ اِنَّکُمْ تَدْعُوْنَہٗ سَمِیْعاً قَرِیْباً وَھُوَ مَعَکُمْ۔

ترجمہ: ”اپنی جانوں پر نرمی کرو! تم بہرے وغائب کو نہیں پکار رہے۔ تم جسے پکار رہے ہو وہ سننے والا۔ قریب اور تمہارے ساتھ ہے“۔

(صحیح مسلم؛ج2ص346 باب استحباب خفض الصوت بالذکر)

درج ذیل آیات میں اپنے علم وحکمت کی وسعت کے بارے فرمادیا۔

يَسْتَخْفُونَ مِنَ ٱلنَّاسِ وَلَا يَسْتَخْفُونَ مِنَ ٱللَّهِ وَهُوَ مَعَهُمْ إِذْ يُبَيِّتُونَ مَا لَا يَرْضَىٰ مِنَ ٱلْقَوْلِ ۚ وَكَانَ ٱللَّهُ بِمَا يَعْمَلُونَ مُحِيطًا ﴿108﴾

سورۃالنساء آیت 108

یہ لوگوں سے تو (اپنی مکاریاں) چھپا لیتے ہیں مگر اللہ سے نہیں چھپا سکتے۔ وہ اس وقت بھی ان کے ساتھ ہوتا ہے جب یہ راتوں کو چھپ کر اس کی ناپسندیدہ باتوں کے خفیہ مشورے کرتے ہیں۔ اور اللہ ان کے سب کاموں کا احاطہ کیے ہوئے ہے۔

وَلِلَّهِ مَا فِى ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَمَا فِى ٱلْأَرْضِ ۚ وَكَانَ ٱللَّهُ بِكُلِّ شَىْءٍ مُّحِيطًا ﴿126﴾ ع18

سورۃ النساء آیت 126

اور اللہ ہی کا ہے جو کچھ بھی آسمانوں اور زمین میں ہے۔ اور اللہ ہر ایک چیز پر احاطہ کیے ہوئے ہے۔

ٱللَّهُ ٱلَّذِى خَلَقَ سَبْعَ سَمَٰوَٰتٍ وَمِنَ ٱلْأَرْضِ مِثْلَهُنَّ يَتَنَزَّلُ ٱلْأَمْرُ بَيْنَهُنَّ لِتَعْلَمُوٓاْ أَنَّ ٱللَّهَ عَلَىٰ كُلِّ شَىْءٍ قَدِيرٌ وَأَنَّ ٱللَّهَ قَدْ أَحَاطَ بِكُلِّ شَىْءٍ عِلْمًۢا ﴿12﴾ ع2

سورۃ الطلاق آیت 12

وہ اللہ ہی تو ہے جس نے سات آسمان اور زمین بھی انہی کی طرح پیدا کر دی۔ ان کے درمیان (اللہ کے) احکام اترتے رہتے ہیں تاکہ تمہیں معلوم ہو جائے کہ اللہ ہی ہر چیز پر پوری طرح قادر ہے۔ اور یہ کہ اللہ نے اپنے علم سے ہر چیز کا احاطہ کر رکھا ہے۔

أَلَمْ تَرَ أَنَّ ٱللَّهَ يَعْلَمُ مَا فِى ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَمَا فِى ٱلْأَرْضِ ۖ مَا يَكُونُ مِن نَّجْوَىٰ ثَلَٰثَةٍ إِلَّا هُوَ رَابِعُهُمْ وَلَا خَمْسَةٍ إِلَّا هُوَ سَادِسُهُمْ وَلَآ أَدْنَىٰ مِن ذَٰلِكَ وَلَآ أَكْثَرَ إِلَّا هُوَ مَعَهُمْ أَيْنَ مَا كَانُواْ ۖ ثُمَّ يُنَبِّئُهُم بِمَا عَمِلُواْ يَوْمَ ٱلْقِيَٰمَةِ ۚ إِنَّ ٱللَّهَ بِكُلِّ شَىْءٍ عَلِيمٌ ﴿7﴾

سورۃ المجادلۃ آیت 7

کیا تم نے کبھی غور نہیں کیا کہ اللہ وہ سب کچھ جانتا ہے جو آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے؟۔ کہیں بھی تین آدمیوں کی سرگوشی نہیں ہوتی مگر وہ ان کا چوتھا ہوتا ہے اور نہ کہیں پانچ کی مگر وہ ان کا چھٹا ہوتا ہے۔ اور نہ اس سے کم اور نہ زیادہ مگر یہ کہ وہ جہاں بھی ہوں اللہ ان کے ساتھ ہوتا ہے۔ پھر وہ قیامت کے دن انہیں جتائے گا کہ وہ کیا کچھ کرتے رہے ہیں؟۔ یقیناً اللہ ہر چیز کو اچھی طرح جاننے والا ہے۔

حضرت عبداللہ بن معاویہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حضور ﷺ سے پوچھا گیا

فَمَا تَزْكِيَةُ الْمَرْءِ نَفْسَهٗ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ!'' قَالَ: اَنْ يَعْلَمَ اَنَّ اللّٰهَ مَعَهٗ حَيْثُمَا كَانَ۔

ترجمہ: آدمی کے اپنے نفس کا "تزکیہ" کرنے سے کیا مراد ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ انسان یہ نظریہ بنالے کہ وہ جہاں کہیں بھی ہو اللہ اس کے ساتھ ہے۔

(السنن الکبری للبیھقی ج4 ص95-96 باب لا یاخذ الساعی، شعب الایمان للبیھقی ج3 ص187 باب فی الزکوۃ)

ایک اور حدیث میں ہے۔

عَنْ عُبَادَ ةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ:اِنَّ اَفْضَلَ الْاِیْمَانِ اَنْ تَعْلَمَ اَنَّ اللّٰہَ مَعَکَ حَیْثُمَا کُنْتَ۔

ترجمہ: حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ افضل ایمان یہ ہے کہ تو یہ نظریہ بنالے کہ اللہ تیرے ساتھ ہے تو جہاں کہیں بھی ہو۔

(المعجم الاوسط للطبرانی ج6 ص287 رقم الحدیث 8796)

قرآنی آیات بھی اس پر رہنمائی کرتی ہیں کہ اللہ کے بندے جہاں کہیں بھی ہوں اللہ ہمارے ساتھ ہوتا ہے۔ کہیں غائب نہیں ہوتا۔

إِذْ يُوحِى رَبُّكَ إِلَى ٱلْمَلَٰٓئِكَةِ أَنِّى مَعَكُمْ فَثَبِّتُواْ ٱلَّذِينَ ءَامَنُواْ ۚ سَأُلْقِى فِى قُلُوبِ ٱلَّذِينَ كَفَرُواْ ٱلرُّعْبَ فَٱضْرِبُواْ فَوْقَ ٱلْأَعْنَاقِ وَٱضْرِبُواْ مِنْهُمْ كُلَّ بَنَانٍ ﴿12﴾ ط

سورۃ الانفال آیت 12

جس وقت تیرے رب نے فرشتوں کو وحی کی کہ میں تمہارے ساتھ ہوں تم اہلِ ایمان کو ثابت قدم رکھو۔ میں بھی کافروں کے دلوں میں (مسلمانوں کا) رعب وہیبت ڈالے دیتا ہوں۔ پس ان کی گردنوں پر مارو اور ان کی پور پور پر مارو۔

فَلَا تَهِنُوا۟ وَتَدْعُوٓا۟ إِلَى ٱلسَّلْمِ وَأَنتُمُ ٱلْأَعْلَوْنَ وَٱللَّهُ مَعَكُمْ وَلَن يَتِرَكُمْ أَعْمَٰلَكُمْ ﴿35﴾

سورۃ محمد آیت 35

پس تم ہمت نہ ہارنا اور (دشمنوں کو) صلح کی دعوت نہ دینا جب کہ تم ہی غالب رہو گے اور اللہ تمہارے ساتھ ہے وہ تمہارے اعمال (کے اجر) میں ہرگز کمی نہیں کرے گا۔

هُوَ ٱلَّذِى خَلَقَ ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلْأَرْضَ فِى سِتَّةِ أَيَّامٍ ثُمَّ ٱسْتَوَىٰ عَلَى ٱلْعَرْشِ ۚ يَعْلَمُ مَا يَلِجُ فِى ٱلْأَرْضِ وَمَا يَخْرُجُ مِنْهَا وَمَا يَنزِلُ مِنَ ٱلسَّمَآءِ وَمَا يَعْرُجُ فِيهَا ۖ وَهُوَ مَعَكُمْ أَيْنَ مَا كُنتُمْ ۚ وَٱللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرٌ ﴿4﴾

سورۃ الحدید آیت 4

وہی تو ہے جس نے آسمانوں و زمین کو چھ دن میں پیدا کیا پھر عرش پر مستوی ہوا۔ جو کچھ بھی زمین میں داخل ہوتا اور جو اس سے نکلتا ہے اور جو آسمان سے اُترتا اور جو اس کی طرف چڑھتا ہے سب اسے معلوم ہے۔ اور تم جہاں کہیں بھی ہو وہ تمہارے ساتھ ہوتا ہے۔ اور جو کچھ تم کرتے ہو اللہ اسے گہری نگاہ سے دیکھ رہا ہوتا ہے۔

فَلَنَقُصَّنَّ عَلَيْهِم بِعِلْمٍ ۖ وَمَا كُنَّا غَآئِبِينَ ﴿7﴾

سورۃ الأعراف آیت 7

پھر ہم اپنے علم کی بناء پر ان کے سامنے ان کے سب حالات ہو بہو بیان کر دیں گے۔ اور ہم کہیں غائب تو نہیں تھے۔

قرآن میں اللہ جل شانہ کے عرش کے بارے جو کچھ کہا گیا اب اسے بھی ملاحظہ کر لیں۔

إِنَّ رَبَّكُمُ ٱللَّهُ ٱلَّذِى خَلَقَ ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلْأَرْضَ فِى سِتَّةِ أَيَّامٍ ثُمَّ ٱسْتَوَىٰ عَلَى ٱلْعَرْشِ يُغْشِى ٱلَّيْلَ ٱلنَّهَارَ يَطْلُبُهُۥ حَثِيثًا وَٱلشَّمْسَ وَٱلْقَمَرَ وَٱلنُّجُومَ مُسَخَّرَٰتٍۭ بِأَمْرِهِۦٓ ۗ أَلَا لَهُ ٱلْخَلْقُ وَٱلْأَمْرُ ۗ تَبَارَكَ ٱللَّهُ رَبُّ ٱلْعَٰلَمِينَ ﴿54﴾

سورۃ الأعراف آیت 54

یقیناً تمہارا رب اللہ ہی تو ہے جس نے آسمانوں و زمین کو چھ دن میں پیدا کیا پھر عرش پر مستوی ہوا۔ وہ رات کو دن سے ڈھانپ دیتا ہے کہ جو اس کے پیچھے دوڑتا چلا آتا ہے۔ اور اس نے سورج اور چاند اور

ستارے سب پیدا کیے وہ اسی کے حکم کے تابع ہیں۔ آگاہ رہو کہ پیدا کرنا اور حکم دینا اسی (اللہ جل شانہ) کا خاصہ ہے۔ اللہ سارے جہانوں کا رب تو بڑا ہی بابرکت ہے۔

فَإِن تَوَلَّوْا۟ فَقُلْ حَسْبِىَ ٱللَّهُ لَآ إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ ۖ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ ۖ وَهُوَ رَبُّ ٱلْعَرْشِ ٱلْعَظِيمِ ﴿129﴾ ع16

سورۃ التوبۃ آیت 129

پھر اگر یہ لوگ منہ پھیر لیں تو کہہ دو کہ میرے لئے اللہ ہی کافی ہے۔ وہ اللہ ہی ہے جس کے علاوہ کوئی بھی عبادت کے قابل نہیں۔ اسی پر میرا بھروسہ ہے۔ اور وہی عرش عظیم کا مالک ہے۔

إِنَّ رَبَّكُمُ ٱللَّهُ ٱلَّذِى خَلَقَ ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلْأَرْضَ فِى سِتَّةِ أَيَّامٍ ثُمَّ ٱسْتَوَىٰ عَلَى ٱلْعَرْشِ ۖ يُدَبِّرُ ٱلْأَمْرَ ۖ مَا مِن شَفِيعٍ إِلَّا مِنۢ بَعْدِ إِذْنِهِۦ ۚ ذَٰلِكُمُ ٱللَّهُ رَبُّكُمْ فَٱعْبُدُوهُ ۚ أَفَلَا تَذَكَّرُونَ ﴿3﴾

سورۃ یونس آیت 3

بلا شبہ تمہارا رب اللہ ہی ہے جس نے آسمان و زمین چھ دن میں بنائے پھر عرش پر مستوی ہو گیا۔ وہی ہر کام کا انتظام کرتا ہے کوئی بھی اس کی اجازت کے بغیر سفارش کرنے والا نہیں ہے۔ یہی اللہ تمہارا رب ہے پس اسی کی عبادت کرو۔ کیا پھر تم غور و فکر سے نصیحت حاصل نہیں کرتے ؟۔

وَهُوَ ٱلَّذِى خَلَقَ ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلْأَرْضَ فِى سِتَّةِ أَيَّامٍ وَكَانَ عَرْشُهُۥ عَلَى ٱلْمَآءِ لِيَبْلُوَكُمْ أَيُّكُمْ أَحْسَنُ عَمَلًا ۗ وَلَئِن قُلْتَ إِنَّكُم مَّبْعُوثُونَ مِنۢ بَعْدِ ٱلْمَوْتِ لَيَقُولَنَّ ٱلَّذِينَ كَفَرُوٓا۟ إِنْ هَٰذَآ إِلَّا سِحْرٌ مُّبِينٌ ﴿7﴾

سورۃ ہود آیت 7

وہ (اللہ) ہی تو ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو چھ دن میں بنایا اور اس کا عرش پانی پر تھا۔ (اور تمہاری تخلیق) اس لئے کہ تمہیں آزمائے کہ کون تم میں سے اچھے کام کرتا ہے؟۔ اور البتہ اگر تم مرنے کے بعد دوبارہ اٹھائے جانے کا کہہ دو تو یقیناً منکرین ضرور کہیں گے کہ یہ تو کھلم کھلا جادو ہے۔

ٱللَّهُ ٱلَّذِى رَفَعَ ٱلسَّمَٰوَٰتِ بِغَيْرِ عَمَدٍ تَرَوْنَهَا ۖ ثُمَّ ٱسْتَوَىٰ عَلَى ٱلْعَرْشِ ۖ وَسَخَّرَ ٱلشَّمْسَ وَٱلْقَمَرَ ۖ كُلٌّ يَجْرِى لِأَجَلٍ مُّسَمًّى ۚ يُدَبِّرُ ٱلْأَمْرَ يُفَصِّلُ ٱلْءَايَٰتِ لَعَلَّكُم بِلِقَآءِ رَبِّكُمْ تُوقِنُونَ ﴿2﴾

سورۃالرعد آیت 2

وہ اللہ ہی تو ہے جس نے آسمانوں کو ستونوں کے بغیر بلند کیا جیسا کہ تم دیکھ رہے ہو۔ پھر عرش پر مستوی ہوا اور سورج و چاند کو کام پر لگا دیا۔ کہ ہر ایک وقت معین تک رواں دواں ہے۔ سارے نظام (کائنات) کا وہی (اکیلا) منتظم ہے۔ وہ اپنی آیات کی کھول کھول کر وضاحت کرتا ہے تاکہ تم اپنے رب سے ملاقات کا یقین کر لو۔

قُل لَّوْ كَانَ مَعَهُۥٓ ءَالِهَةٌ كَمَا يَقُولُونَ إِذًا لَّٱبْتَغَوْا۟ إِلَىٰ ذِى ٱلْعَرْشِ سَبِيلًا ﴿42﴾

سورۃالاسراء آیت 42

کہہ دو اگر اس (اللہ جل شانہ) کے ساتھ اور بھی خدا ہوتے جیسا کہ وہ رَٹ لگا رکھتے ہیں۔ تب تو ضرور انہوں نے عرش والے تک (لڑائی بھڑائی کے لئے) کوئی راستہ تلاش کر لیا ہوتا۔

ٱلرَّحْمَٰنُ عَلَى ٱلْعَرْشِ ٱسْتَوَىٰ ﴿5﴾

سورۃطٰہٰ آیت 5

رب الرحمٰن وہ (بابرکات اللہ) جو عرش پر جلوہ گر ہے۔

لَوْ كَانَ فِيهِمَآ ءَالِهَةٌ إِلَّا ٱللَّهُ لَفَسَدَتَا ۚ فَسُبْحَٰنَ ٱللَّهِ رَبِّ ٱلْعَرْشِ عَمَّا يَصِفُونَ ﴿22﴾

سورۃ الأنبیاء آیت 22

اگر ان دونوں (آسمان وزمین) میں اللہ کے علاوہ اور بھی عبادت کیے جانے والے (معبود) ہوتے تو سارا نظام درہم برہم ہو جاتا۔ یہ جو باتیں بھی (اللہ کے متعلق) بناتے بیان کرتے ہیں عرش کا مالک اللہ تو ان باتوں سے بالکل پاک ہے۔

قُلْ مَن رَّبُّ ٱلسَّمَٰوَٰتِ ٱلسَّبْعِ وَرَبُّ ٱلْعَرْشِ ٱلْعَظِيمِ ﴿86﴾ سَيَقُولُونَ لِلَّهِ ۚ قُلْ أَفَلَا تَتَّقُونَ ﴿87﴾

سورۃ المؤمنون آیت ۸۶۔۸۷

پوچھو کہ سات آسمانوں اور عرش عظیم کا مالک کون ہے؟۔ (فوراً) کہہ دیں گے کہ اللہ ہی ہے۔ پوچھو پھر تم اللہ سے ڈرتے کیوں نہیں؟۔

فَتَعَٰلَى ٱللَّهُ ٱلْمَلِكُ ٱلْحَقُّ ۖ لَآ إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ رَبُّ ٱلْعَرْشِ ٱلْكَرِيمِ ﴿116﴾

سورۃ المؤمنون آیت 116

پس اللہ کا مرتبہ نہایت ہی عالیشان ہے جو حقیقی بادشاہ ہے۔اس کے علاوہ اور کوئی بھی عبادت کے لائق نہیں وہی تو عرش کریم کا مالک ہے۔

ٱلَّذِى خَلَقَ ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلْأَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا فِى سِتَّةِ أَيَّامٍ ثُمَّ ٱسْتَوَىٰ عَلَى ٱلْعَرْشِ ۚ ٱلرَّحْمَٰنُ فَسْـَٔلْ بِهِۦ خَبِيرًا ﴿59﴾

سورۃ الفرقان آیت 59

جس نے آسمانوں وزمین اور جو کچھ بھی ان کے درمیان ہے (سب) چھ دن میں بنادیا پھر عرش پر مستوی ہوا۔وہی تو ربِ الرحمٰن ہے پس اس کی شان کسی خبردار (علم والے) سے پوچھ لو۔

ٱللَّهُ لَآ إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ رَبُّ ٱلْعَرْشِ ٱلْعَظِيمِ ﴿26﴾

سورۃ النمل آیت 26

وہ اللہ ہی ہے جس کے علاوہ کوئی بھی عبادت کا مستحق نہیں ہے وہی تو عرش عظیم کا مالک ہے۔

ٱللَّهُ ٱلَّذِى خَلَقَ ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلْأَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا فِى سِتَّةِ أَيَّامٍ ثُمَّ ٱسْتَوَىٰ عَلَى ٱلْعَرْشِ ۖ مَا لَكُم مِّن دُونِهِۦ مِن وَلِىٍّ وَلَا شَفِيعٍ ۚ أَفَلَا تَتَذَكَّرُونَ ﴿4﴾

سورۃ السجدۃ آیت 4

وہ اللہ ہی تو ہے جس نے آسمانوں وزمین کو اور جو کچھ ان کے درمیان ہے سب چھ دن میں بنا دیا پھر عرش پر مستوی ہوا۔ تمہارے لئے اس کے علاوہ نہ تو کوئی ولی ہے اور نہ ہی سفارش کرنے والا۔ کیا پھر تم غور و فکر کرتے ہوئے نصیحت حاصل نہیں کرتے؟۔

درج ذیل آیت میں قیامت کے دن فرشتوں کے عملی مظاہرے کا ذکر فرمایا۔

وَتَرَى ٱلْمَلَٰٓئِكَةَ حَآفِّينَ مِنْ حَوْلِ ٱلْعَرْشِ يُسَبِّحُونَ بِحَمْدِ رَبِّهِمْ ۖ وَقُضِىَ بَيْنَهُم بِٱلْحَقِّ وَقِيلَ ٱلْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ ٱلْعَٰلَمِينَ ﴿75﴾ ع8

سورۃ الزمر آیت 75

اور تم فرشتوں کو دیکھو گے۔ کہ وہ عرش (الٰہی) کے گرد گھیرا باندھے ہوئے اپنے رب کی تسبیح (تقدیس) کر رہے ہوں گے۔ اور سب (اولین و آخرین) کے درمیان حق و انصاف کے ساتھ فیصلہ کر دیا جائے گا۔ اور (بہر زبانِ معترف) کہا جائے گا۔ ہر طرح کی تعریف صرف اور صرف اس اللہ ہی کے لئے ہے جو سارے جہانوں کا رب ہے۔

ٱلَّذِينَ يَحْمِلُونَ ٱلْعَرْشَ وَمَنْ حَوْلَهُۥ يُسَبِّحُونَ بِحَمْدِ رَبِّهِمْ وَيُؤْمِنُونَ بِهِۦ وَيَسْتَغْفِرُونَ لِلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ رَبَّنَا وَسِعْتَ كُلَّ شَىْءٍ رَّحْمَةً وَعِلْمًا فَٱغْفِرْ لِلَّذِينَ تَابُوا۟ وَٱتَّبَعُوا۟ سَبِيلَكَ وَقِهِمْ عَذَابَ ٱلْجَحِيمِ ﴿7﴾

سورۃ غافر آیت 7

جو (فرشتے) عرش کو اٹھائے ہوئے ہیں اور جو اس کے ارد گرد (حلقہ باندھے ہوئے) ہیں۔ وہ اسی پر یقین رکھتے ہیں اور سب اپنے رب کی تعریف کے ساتھ تسبیح کرتے رہتے ہیں اور مومنوں کے لئے بخشش مانگتے رہتے ہیں کہ اے ہمارے رب!۔ تیری رحمت اور تیرا علم ہر چیز کا احاطہ کئے ہوئے ہے پس جن لوگوں نے توبہ کی اور تیرے راستے پر چلے تُو ان کو بخش دے اور دوزخ کے عذاب سے بھی بچالے۔

رَفِيعُ ٱلدَّرَجَٰتِ ذُو ٱلْعَرْشِ يُلْقِى ٱلرُّوحَ مِنْ أَمْرِهِۦ عَلَىٰ مَن يَشَآءُ مِنْ عِبَادِهِۦ لِيُنذِرَ يَوْمَ ٱلتَّلَاقِ ﴿15﴾

سورۃ غافر آیت 15

نہایت بلند درجات والا عرش کا مالک اپنے بندوں میں سے جس پر چاہتا ہے اپنے حکم سے وحی بھیجتا ہے۔ تاکہ اللہ سے ملاقات والے دن سے آگاہ کر دیا جائے۔

سُبْحَٰنَ رَبِّ ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلْأَرْضِ رَبِّ ٱلْعَرْشِ عَمَّا يَصِفُونَ ﴿82﴾

سورۃالزخرف آیت 82

یہ جو باتیں بھی (اللہ کے بارے) بناتے بیان کرتے ہیں آسمانوں وزمین کارب (اور) عرش کامالک ان سب سے بالکل پاک ہے۔

هُوَ ٱلَّذِى خَلَقَ ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلْأَرْضَ فِى سِتَّةِ أَيَّامٍ ثُمَّ ٱسْتَوَىٰ عَلَى ٱلْعَرْشِ ۚ يَعْلَمُ مَا يَلِجُ فِى ٱلْأَرْضِ وَمَا يَخْرُجُ مِنْهَا وَمَا يَنزِلُ مِنَ ٱلسَّمَآءِ وَمَا يَعْرُجُ فِيهَا ۖ وَهُوَ مَعَكُمْ أَيْنَ مَا كُنتُمْ ۚ وَٱللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرٌ ﴿4﴾

سورۃالحدید آیت 4

وہی تو ہے جس نے آسمانوں وزمین کو چھ دن میں پیدا کیا پھر عرش پر مستوی ہوا۔ جو کچھ بھی زمین میں داخل ہوتا اور جو اس سے نکلتا ہے اور جو آسمان سے اُترتا اور جو اس کی طرف چڑھتا ہے سب اسے معلوم ہے۔ اور تم جہاں کہیں بھی ہو وہ تمہارے ساتھ ہوتا ہے۔ اور جو کچھ تم کرتے ہو اللہ اسے گہری نگاہ سے دیکھ رہا ہوتا ہے۔

إِنَّهُۥ لَقَوْلُ رَسُولٍ كَرِيمٍ ﴿19﴾ ذِى قُوَّةٍ عِندَ ذِى ٱلْعَرْشِ مَكِينٍ ﴿20﴾

سورۃ التکویر آیت ۱۹۔۲۰

یقینی طور پر یہ (قرآن) ایک مکرم رسول (فرشتے کا لایا ہوا) کلام ہے۔ جو صاحب قوت عرش والے کے ہاں اونچے درجے والا ہے۔

وَهُوَ ٱلْغَفُورُ ٱلْوَدُودُ ﴿14﴾ ذُو ٱلْعَرْشِ ٱلْمَجِيدُ ﴿15﴾

سورۃ البروج آیت 14

اور وہ بڑا بخشنے والا نہایت محبت کرنے والا بھی ہے۔ عرش کا مالک بڑی ہی شان والا ہے۔

عرش بعید از قیاس ہے۔ بس ایک تخیل ہے کہ ہمارے اوپر سات آسمان ہیں۔ ان پر کرسی ہے جو سمندر پر ہے اور اوپر عرش ہے۔

ٱللَّهُ لَآ إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ ٱلْحَىُّ ٱلْقَيُّومُ ۚ لَا تَأْخُذُهُۥ سِنَةٌ وَلَا نَوْمٌ ۚ لَّهُۥ مَا فِى ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَمَا فِى ٱلْأَرْضِ ۗ مَن ذَا ٱلَّذِى يَشْفَعُ عِندَهُۥٓ إِلَّا بِإِذْنِهِۦ ۚ يَعْلَمُ مَا بَيْنَ أَيْدِيهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ ۖ وَلَا يُحِيطُونَ بِشَىْءٍ مِّنْ عِلْمِهِۦٓ إِلَّا بِمَا شَآءَ ۚ وَسِعَ كُرْسِيُّهُ ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلْأَرْضَ ۖ وَلَا يَـُٔودُهُۥ حِفْظُهُمَا ۚ وَهُوَ ٱلْعَلِىُّ ٱلْعَظِيمُ ﴿255﴾

سورۃ البقرۃ آیت 255

وہ اللہ ہی ہے جس کے علاوہ کوئی بھی عبادت کے قابل نہیں ہے جو ہمیشہ سے زندہ ہے اور سب کو تھامنے والا ہے۔ جسے نہ تو اونگھ آتی ہے نہ ہی نیند۔ جو کچھ آسمانوں میں اور جو کچھ زمین میں ہے سب اسی کا ہے۔ کون ہے جو اس کی اجازت کے بغیر اس کے حضور شفاعت کر سکے۔ جو ان کے سامنے ہے اور جو ان کے پیچھے ہے اسے سب کچھ معلوم ہے۔ اور وہ اس کے علم میں سے کسی چیز کا بھی احاطہ نہیں کر سکتے مگر جتنا کہ وہ چاہے۔ اس کی بادشاہت کی وسعت آسمانوں و زمین سب پر حاوی ہے۔ اور جن کی حفاظت اس کو ذرا بھی نہیں تھکاتی۔ اور وہ بڑا ہی عالی رتبہ نہایت جلیل القدر ہے۔

اس آیت میں لفظ كُرۡسِيُّهُ اس کی کرسی آیا ہے۔ جس سے مراد بادشاہت ہے۔ اس کا مطلب اگر کرسی اور عرش لیا جائے تو

وَسِعَ كُرۡسِيُّهُ ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلۡأَرۡضَ۔ کا معنی کچھ یوں ہو گا

اس کی کرسی یا عرش کی وسعت آسمانوں و زمین سب پر حاوی ہے

درج ذیل آیت میں اللہ رب العزت نے اپنے بارے فرمایا۔

ءَأَمِنتُم مَّن فِي ٱلسَّمَآءِ أَن يَخۡسِفَ بِكُمُ ٱلۡأَرۡضَ فَإِذَا هِيَ تَمُورُ ﴿16﴾

سورۃالملک آیت 16

کیا تم اس سے جو آسمان میں ہے بے خوف ہو گئے ہو کہ وہ تمہیں زمین میں دھنسا دے پھر وہ ایک دم سے لرزنے تھر تھرانے لگ جائے۔

درج ذیل احادیث بھی اس آیت کی دلالت کرتی ہے

آپ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے

ارْحَمُوْا مَنْ فِی الْاَرْضِ یَرْحَمْکُمْ مَنْ فِی السَّمَاءِ۔

ترجمہ: ”تم زمین والوں پر رحم کرو۔ جو آسمان میں ہے وہ تم پر رحم کرے گا۔

(جامع الترمذی ج 2 ص 14 باب ماجاء فی رحمۃ الناس)

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیْ رضی اللہ عنہ یَقُوْلُ: بَعَثَ عَلِیُّ بْنُ اَبِیْ طَالِبٍ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ مِنَ الْیَمَنِ بِذُھَیْبَۃٍ فِیْ اَدِیْمٍ مَقْرُوْظٍ لَمْ تُحَصَّلْ مِنْ تُرَابِھَا قَالَ فَقَسَمَھَا بَیْنَ اَرْبَعَۃِ نَفَرٍ بَیْنَ عُیَیْنَۃَ بْنِ بَدْرٍ وَاَقْرَعَ بْنِ حَابِسٍ وَزَیْدِ الْخَیْلِ وَالرَّابِعِ اِمَّا عَلْقَمَۃَ وَاِمَّا عَامِرِ بْنِ الطُّفَیْلِ فَقَالَ رَجُلٌ مِنْ اَصْحَابِہٖ کُنَّا

نَحْنُ اَحَقُّ بِهٰذَا مِنْ هٰؤُلَاءِ قَالَ فَبَلَغَ ذٰلِکَ النَّبِیَّ ﷺ فَقَالَ :اَلَا تَاْمَنُوْنِیْ وَاَنَا اَمِیْنُ مَنْ فِی السَّمَاءِ یَاْتِیْنِیْ خَبَرُ السَّمَاءِ صَبَا حًا وَمَسَاءً الحدیث

ترجمہ: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے یمن سے رسول اللہ ﷺ کے پاس رنگے ہوئے چمڑے کے تھیلے میں تھوڑا سا سونا بھیجا' جس کی مٹی اس سونے سے جدا نہیں کی گئی تھی (کہ تازہ کان سے نکلا تھا) آپ ﷺ نے اسے چار آدمیوں عیینہ بن بدر۔ اقرع بن حابس۔ زید بن خیل اور چوتھے علقمہ یا عامر بن طفیل کے درمیان تقسیم کر دیا۔ آپ ﷺ کے اصحاب میں سے ایک آدمی نے کہا کہ ہم اس سونے کے ان لوگوں سے زیادہ مستحق ہیں۔

آنحضرت ﷺ کو جب یہ بات معلوم ہوئی تو آپ نے فرمایا: کیا تمہیں مجھ پر اطمینان نہیں ہے؟ حالانکہ میں اس ذات کا امین ہوں جو آسمان میں ہے۔ میرے پاس صبح وشام آسمان کی خبریں آتی ہیں۔

(صحیح بخاری ج2 ص624 باب بعث علی بن ابی طالب الخ۔ صحیح مسلم ج1 ص341 باب اعطاء المؤلفۃ و من یخاف الخ)

عَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ رضی اللہ عنہ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ یَقُوْلُ: مَنِ اشْتَکٰی مِنْکُمْ شَیْئًا اَوِ اشْتَکَاہُ اَخٌ لَّہٗ فَلْیَقُلْ :رَبُّنَا اللّٰہُ الَّذِیْ فِی السَّمَاءِ۔ تَقَدَّسَ اسْمُکَ ،اَمْرُکَ فِی السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ کَمَارَحْمَتُکَ فِی السَّمَاءِ فَاجْعَلْ

رَحْمَتَکَ فِی الْاَرْضِ ‘ اِغْفِرْلَنَا حُوْبَنَا وَخَطَایَا نَا ‘اَنْتَ رَبُّ الطَّیِّبِیْنَ ‘اَنْزِلْ رَحْمَۃً مِّنْ رَحْمَتِکَ وَ شِفَاءً مِنْ شِفَائِکَ عَلٰی ہٰذَا الْوَجْعِ فَیَبْرَاُ۔

ترجمہ: حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو سنا۔آپ ﷺ فرمارہے تھے: تم میں سے جو شخص بیمار ہو یا کوئی دوسرا بھائی اس سے اپنی بیماری بیان کرے تو یہ کہے کہ رب ہمارا وہ اللہ ہے جو آسمان میں ہے۔اے اللہ! تیرا نام پاک ہے اور تیرا اختیار زمین وآسمان میں ہے‘ جیسے تیری رحمت آسمان میں ہے ویسے ہی زمین میں رحمت کر۔ہمارے گناہوں اور خطاؤں کو بخش دے۔تو پاک لوگوں کا رب ہے۔اپنی رحمتوں میں سے ایک رحمت اور اپنی شفاؤں میں سے ایک شفاء اس درد کے لیے نازل فرما کہ یہ درد جاتا رہے۔

(سنن ابی داؤد ج2 ص187 باب کیف الرقی)

حدیث شریف میں یوں بھی تذکرہ ہے۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ اَنَّہٗ قَالَ رَاٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ نُخَا مَۃً فِیْ قِبْلَۃِ الْمَسْجِدِ وَھُوَیُصَلِّیْ بَیْنَ یَدَیِ النَّاسِ فَحَتَّھَا ثُمَّ قَالَ حِیْنَ انْصَرَفَ :اِنَّ اِحَدَکُمْ اِذَا کَانَ فِی الصَّلٰوۃِ فَاِنَّ اللّٰہَ قِبَلَ وَجْھِہٖ فَلَا یَتَخَمَّنْ اَحَدٌ قِبَلَ وَجْھِہٖ فِی الصَّلٰوۃِ۔

ترجمہ: حضرت ابن عمر روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مسجد کے قبلہ (کی جانب) میں کچھ تھوک دیکھا اس وقت آپ ﷺ لوگوں کے آگے نماز پڑھ رہے تھے۔ آپ نے اس کو چھیل ڈالا۔ اس کے بعد جب نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا:

جب کوئی شخص نماز میں ہو تو اللہ تعالیٰ اس کے سامنے ہوتا ہے' لہٰذا کوئی شخص نماز میں اپنے منہ کے سامنے نہ تھوکے۔

(صحیح البخاری ج1 ص104 باب ھل یلتفت لامر ینزل بہ الخ۔ صحیح مسلم ج1 ص207 باب النہی عن البصاق فی المسجد الخ)

چونکہ جب روح کے بارے سوال پر کہہ دیا گیا کہ حضرتِ انسان کو بہت کم علم دیا گیا ہے۔

وَيَسْـَٔلُونَكَ عَنِ ٱلرُّوحِ ۖ قُلِ ٱلرُّوحُ مِنْ أَمْرِ رَبِّى وَمَآ أُوتِيتُم مِّنَ ٱلْعِلْمِ إِلَّا قَلِيلًا ﴿85﴾

سورۃ الاسراء آیت 85

اور تم سے روح کے بارے میں پوچھتے ہیں کہہ دو کہ روح تو میرے رب کا امر (اور شانِ ربانی) ہے اور (درحقیقت) تم لوگوں کو بہت ہی کم علم دیا گیا ہے۔

تو یہ مذکورہ سب کچھ ذہن نشین کرتے ہوئے اب تک جو سمجھ میں آیا بس اسی پر اکتفا کریں۔ اپنے سارے خیالات و مفروضوں کو بالائے طاق رکھتے ہوئے اس بات پر متفق ہو جانے میں ہی ہماری بھلائی ہے کہ جس طرف قرآن کریم اور معتبر احادیث ہماری رہنمائی کرتی ہیں۔ اور پھر اسی تک محدود رہنا ہی ہمارے لیے بہتر ہے۔ اپنے محدود عقلی وسائل سے دلائل ڈھونڈنے کی جستجو میں نہ پڑیں ۔ خالق اور مخلوق کی بحث میں وہاں تک پرواز نہ کر جائیں جہاں تک رسائی بالکل نا ممکن ہے۔ جتنا اللہ تعالیٰ نے مناسب سمجھا بتا دیا۔ اس سے آگے سمجھ میں آنا بھی محال ہے۔ مزید آگے جانے میں گستاخی و بے ادبی کا احتمال ہو جاتا ہے۔ اللہ جل شانہ کے وقار و عزت کا بھرپور خیال رکھیں۔ اور حتی الامکان کوشش کریں کہ اس کی شان کو اس طرح سمجھیں کہ بے ادبی کا شائبہ بھی نظر نہ آئے۔ قیامت کے دن گستاخی پر تو پوچھ گچھ ہو سکتی ہے۔ لیکن جو اس کی شان میں مگن رہے وہ بچ گئے وہ امان میں رہیں گے۔ اللہ کریم دین کا صحیح فہم عطا فرمائے۔

واقعہ شق الصدر پر محدثین کا جائزہ:

تاریخی شواہد کی رو سے نبیٔ اکرم ﷺ کی زندگی معجزے و کرامات اور حقائق سے عبارت تھی جن سے آنحضرتؐ کی عظمت اور شخصیت کا اندازہ ہوتا ہے۔۔ ایسے تمام حیران کن واقعات جو کسی نبی کو نبوت

ملنے سے پہلے پیش آئیں۔انہیں ارہاصات کہتے ہیں۔ان واقعات میں سے ایک شق الصدر کی داستان بھی ہے۔ کہا جاتا ہے کہ یہ واقعہ نبی کریم ﷺ کے بچپن کا ہے جس میں اُن کا سینہ فرشتوں نے چاک کرکے اُن کا دل دھویا تھا۔اس کو بعض مورخین نے نبی ﷺ کے فضائل سے منسوب کیا ہے جب کہ اس میں آنحضورؐ کی توہین کا پہلو نکلتا ہے اور آپؐ کی عصمت اور عظمت پر اعتراضات وارد ہوتے ہیں۔ بعض سیرت نگاروں نے اس واقعے کو کچھ ایسا افسانوی رنگ دیا ہے کہ جو نبی ﷺ کی شخصیت اور ان کی عصمت و عظمت کے ساتھ متعارض ہوتا ہے۔ یہاں تک کہ بعض کتابوں میں پیغمبرؐ کی زندگی میں اس واقعے کا تکرار کے ساتھ اور مختلف طرح سے ذکر ملتا ہے۔جس کا منبع ایک ہی ہے

شق صدر کے لغوی واصطلاحی معنی

لغت کی مشہور کتاب "مصباح المنیر" میں ہے کہ

الشق بالفتح انفراج فی الشئی

کسی شے کے کھل جانے کو شق کہتے ہیں۔

"اقرب الموارد" کے مطابق

شق الشئی شقا صدعہ

کسی شے کے شق ہونے سے مراد اُس چیز میں شگاف ڈالنا ہے۔

مولوی فیروز الدین اپنی فیروز اللغات میں شَق کے بارے میں لکھتے ہیں

پھٹا ہوا۔ شگاف پڑا ہوا۔ شگاف۔ دراڑ۔

اسی سے شَق القمر بھی ہے یعنی چاند کا پھٹ جانا۔ جس کا ذکر قرآن میں ہے۔

شَق الصدر کا اصطلاحی معنیٰ بھی یہی لیا گیا ہے۔ جبکہ حقیقی معنی قبولِ اصلاح کے لیے سینے کی کشادگی ہے۔

سینے کو کھولنا یا شگاف ڈالنا۔ اس سے مراد شَق الصدر کا وہ ضعیف واقعہ ہے۔ جو روایات کے مطابق پیغمبر اکرم ﷺ کے بچپن میں رونما ہوا تھا۔

شق صدر کی بیان کردہ داستان

اہل سنت کے بعض تاریخی و روایتی منابع کی رو سے رسول اللہ ﷺ ۲ یا ۳ سال کے تھے کہ آپؐ کے ساتھ ایک عجیب واقعہ پیش آیا۔ جو شق صدر کے نام سے معروف ہے۔ اس واقعے کو حلیمہ سعدیہ سے نقل کیا ہے کہ جب میں دوسری مرتبہ حضرت محمدؐ کو اپنے قبیلے میں لے گئی تو ایک دن آپؐ دوسرے بچوں کے ساتھ خیموں کے پیچھے چلے گئے۔ اچانک ان کا رضاعی بھائی حیران و پریشان ہمارے پاس آیا اور کہنے لگا: ہمارے قریشی بھائی کی مدد کرو کیونکہ دو سفید پوش مردوں نے اسے پکڑ کر لٹایا پھر اس کے سینے کو چیر کر اس میں سے ایک چیز نکال لی۔ حلیمہ کہتی ہیں: میں اپنے شوہر کے ہمراہ چل پڑی۔ بچے

کو صحرا میں ایک جگہ پر اس حالت میں پایا کہ اس کا رنگ اڑا ہوا تھا اور وہ مضطرب و خوفزدہ تھا۔ بے اختیار اسے آغوش میں لیا اور اس سے پوچھا: بیٹا! تجھے کیا ہوا ہے؟! اس نے کہا: دو سفید پوش مرد میرے پاس آئے تھے اور انہوں نے مجھے لٹا کر میرا سینہ چیرا پھر میرے دل کو نکالا اور اس میں سے ایک سیاہ غدود کو کھینچ دیا۔ پھر اسے سنہری طشت میں دھو کر دوبارہ اپنی جگہ پر لگا دیا۔

ابن اسحاق مطلبی۔ محمد ابن اسحاق۔ السیر والمغازی۔ ص ۵۰۔ ابن ہشام حمیری۔ عبدالملک بن ہشام۔ السیرہ النبویہ۔ ج ۱۔ ص ۱۶۴۔
ابن سعد بغدادی۔ محمد بن سعد۔ طبقات الکبری۔ ج ۱۔ ص ۱۲۰۔ یعقوبی۔ احمد بن اسحاق۔ تاریخ یعقوبی۔ ج ۲۔ ص ۱۰۔

ابن ہشام نے اپنی کتاب میں یہ واقعہ کچھ اس طرح لکھا ہے:

واستُرضعتُ فِی بَنِی سَعد بن بکر۔ فَبینا انا مع مملوءَةٍ ثلجاَ۔ ثم اخذانی فشقَّا بَطنِی۔ واستَخرَجَا قَلبِی فَشَقَّاهُ فَسْتَخرَجَا مِنهُ عَلَقَة سَودَاءَ فَطَرَحَاهَا۔ ثُمَّ غَسَلاَ قَلْبِی وَبَطْنِی بِذَلِکَ الثَّلجِ حَتَّی اَنقیَا ۔

اور بنو سعد بن بکر میں رضاعت پر میری پرورش ہوئی۔ پھر ہمارے درمیان کچھ یوں ہوا کہ میں برف سے بھرے اشخاص (فرشتوں) کے ساتھ تھا۔ پھر وہ مجھے لے گئے اور میرا پیٹ پھاڑ دیا۔ انہوں نے میرا دل نکال کر پھاڑ دیا۔ پھر اس میں سے ایک کالا لوتھڑا نکال کر باہر پھینک دیا۔ پھر انہوں نے میرے دل اور پیٹ کو اس برفانی پانی سے دھویا یہاں تک کہ وہ پاک ہو گیا۔

صحیح مسلم میں یہ روایت اس طرح سے ہے۔

روی مسلم بن حجاج عن انس بن مالک ان رسول اللہ ﷺ اتاہ جبرئیل و هو یلعب مع الغلمان فاخذہ و صرعہ۔فشق عن قلبہ فاستخرج القلب فاستخرج منہ علقۃ فقال: هذا حظ الشیطان منک۔ ثم غسلہ فی طست من ذهب بماء زمزم۔ ثم لامہ ثم اعادہ فی مکانہ۔ ’’جاء الغلمان یسعون الی امہ۔ یعنی ظئرہ۔ فقالوا:ان محمدا قدقتل فاستقبلوہ وهو منتقع اللون۔ قال انس: وقد کنت اری اثر ذلک المخیط فی صدرہ ۔

مسلم نے انس بن مالک سے روایت کی کہ ایک دن جب رسول اللہ ﷺ بچوں کے ساتھ کھیل رہے تھے۔ جبرائیل اُن کے نزدیک آئے اور اُنہیں پکڑ کر زمین پر لٹا دیا اور آپ ﷺ کا سینہ چاک کر کے اُس میں سے آپ ﷺ کا دل نکال کر اُس میں سے ایک خون کا لوتھڑا نکال کر کہا یہ تم میں شیطان کا حصہ ہے۔ پھر آپ ﷺ کے دل کو سونے کے ایک طشت میں رکھ کر آب زمزم سے دھویا اور پھر اُسے اُسی طرح اپنی جگہ رکھ کر سینہ بند کر دیا۔ بچے اپنی ماں کے پاس دوڑے ہوئے آئے اور ماں سے کہا: کے محمد قتل ہو گئے ہیں, وہ سب آپ ﷺ کی طرف آئے تو آپ کو دیکھا کہ آپ ﷺ کا رنگ اُڑا ہوا تھا! انس کہتے ہیں: میں نے آنحضرت ﷺ کے سینے میں ٹانکے لگے ہوئے دیکھے ہیں۔

صحیح مسلم۔ج1کتاب الایمان413

اس ایک روایت کو مختلف بیانات کے ساتھ نقل کیا گیا ہے اور اسے پیغمبر ﷺ کے فضائل و کرامات میں سے شمار کیا جاتا ہے۔ مزید لکھتے ہیں کہ

حلیمہ اس واقعے سے سخت پریشان ہوئیں اور سیرت نگاروں کے بقول وہ آنحضورؐ کو آپؐ کی والدہ اور دادا کے پاس واپس چھوڑ آئیں۔

طبری۔ محمد بن جریر۔ تاریخ طبری۔ ج ا۔ ص ۵۷۷-۵۷۶۔ یعقوبی۔ احمد بن اسحاق۔ تاریخ یعقوبی۔ ج ۲۔ ص ۱۰۔
ابن اثیر۔ ابوالحسن علی بن ابی الکرم۔ الکامل فی التاریخ۔ ج ا۔ ص ۴۶۵-۴۶۳۔

یہ بھی کہا جاتا ہے کہ شق صدر کا واقعہ پیغمبر اکرم ﷺ کی زندگی میں چار پانچ بار رونما ہوا ہے۔ سب سے پہلے تین سال کی عمر میں۔ پھر دس سال کی عمر میں۔ پھر نبوت پر مبعوث ہوتے وقت اور آخری بار

واقعہ معراج کے وقت۔ اس سلسلے میں بعض عرب شعرا نے کچھ اشعار بھی کہے ہیں۔

الصحیح من السیرۃ النبی ج 1 ص 83

اسی طرح بعض مفسرین نے تو سورۂ الشرح کی آیت کریمہ

الم نشرح لک صدرک

کی تطبیق بھی اسی واقعہ پر کی ہے اور اسے اس کا شان نزول قرار دیا ہے۔

تفسیر مفاتیح الغیب فخر رازی ج 32۔ ص 2

اسی وجہ سے کچھ لوگ بھی سورہ الشرح کی آیات کو اس واقعے کی تائید میں جوڑتے نظر آتے ہیں۔ کہ اس سورۃ میں اللہ کا یہ ارشاد اس شق صدر والے واقعے کی طرف ہے۔

۞ أَلَمْ نَشْرَحْ لَكَ صَدْرَكَ ﴿1﴾ وَوَضَعْنَا عَنكَ وِزْرَكَ ﴿2﴾

سورۃ الشرح

(اے نبیؐ) کیا ہم نے تمہارا سینہ کھول نہیں دیا؟۔ اور وہ بوجھ بھی تم پر سے اتار دیا۔

جب کہ بعض محققین کے نزدیک اس آیت کی تفسیر میں ان روایات کا ذکر کرنا توہم پرستی نہیں تو اور کیا ہے؟ کہ شرح صدر سے مراد وہی پیغمبرؐ کے شکم کو چاق کرنا ہے۔

اس داستان کی جڑوں کا سراغ حدیث کی کتب صحیح بخاری و مسلم یا دیگر تفسیری کتابوں سے لگایا جاتا سکتا ہے۔

ا۔ بخاری نے صحیح میں ابو ھریرہ سے نقل کیا ہے کہ: آدم کی اولاد کا کوئی بچہ پیدا نہیں ہوتا مگر یہ کہ شیطان ولادت کے وقت اسے مس کرتا ہے سوائے مریم اور ان کے فرزند کے۔

بخاری۔ محمد بن اسماعیل۔ صحیح بخاری۔ ج۶۔ ص ۳۴۔
بخاری۔ محمد بن اسماعیل۔ صحیح بخاری۔ ج۴۔ ص ۱۶۴۔

۲۔ صحیح مسلم میں ہے: اولاد آدم میں سے کوئی بچہ پیدا نہیں ہوتا مگر یہ کہ شیطان کے ڈنک مارنے سے گریہ کرتا ہے۔

نیشابوری۔ مسلم بن حجاج۔ صحیح مسلم۔ ج۴۔ ص۱۸۳۸۔

۳۔ کچھ تفاسیر میں درج ذیل آیت کا بعد والا حصہ بھی اسی ضمن میں پیش کیا جاتا ہے۔

فَلَمَّا وَضَعَتْهَا قَالَتْ رَبِّ إِنِّى وَضَعْتُهَآ أُنثَىٰ وَٱللَّهُ أَعْلَمُ بِمَا وَضَعَتْ وَلَيْسَ ٱلذَّكَرُ كَٱلْأُنثَىٰ ۖ وَإِنِّى سَمَّيْتُهَا مَرْيَمَ وَإِنِّىٓ أُعِيذُهَا بِكَ وَذُرِّيَّتَهَا مِنَ ٱلشَّيْطَٰنِ ٱلرَّجِيمِ ﴿36﴾

سورۃ آل عمران آیت 36

جب اس کے ہاں بچی پیدا ہوئی اور اللہ کو بخوبی معلوم تھا جو اس نے جنا تھا۔ تو (بچی کی پیدائش پر) وہ کہنے لگی کہ اے میرے رب!۔ میرے ہاں تو لڑکی ہوئی ہے اور لڑکی (ہر لحاظ سے) لڑکے جیسی نہیں ہوتی۔ میں نے اس کا نام مریمؑ رکھا ہے اور میں اسے اور اس کی اولاد کو شیطان مردود سے تیری ہی پناہ میں دیتی ہوں۔

اس کے ذیل میں عیسیٰؑ کے علاوہ تمام اولاد آدم کو مس کرنے کے بارے میں کچھ مطالب نقل ہوئے ہیں۔

زمخشری۔ محمود بن عمر۔ الکشاف عن حقائق غوامض التنزیل۔ ج۱۔ ص۳۵۷۔

آلوسی۔ شہاب الدین۔ تفسیر روح المعانی فی تفسیر القرآن العظیم۔ ج۲۔ ص۱۳۲۔

واقعہ شق صدر پر اعتراضات

شق صدر کے واقعے اور روایات پر بہت سے اعتراضات بھی کیے جاتے ہیں۔ ان اعتراضات سے یہ نتیجہ نکالا گیا ہے کہ شق صدر کی روایات قرآن کے ساتھ بھی تعارض رکھتی ہیں اور مسلمانوں کے متفق علیہ اعتقادات کے بھی خلاف ہیں اور عام عقل بھی انہیں تسلیم نہیں کرتی۔ جس کی وجہ سے انہیں قبول نہیں کیا جا سکتا۔

روایت کا ضعف اور عدم نقل

شق الصدر کی داستان سے مسلمانوں کے اہم عقیدے و اصول یعنی عصمت رسولؐ پر سوال اٹھتا ہے!۔

اس کے علاوہ سندی۔ متنی۔ عقلی اور اعتقادی سوالات بھی سامنے آتے ہیں کہ جن میں سے بعض نیچے درج کیے گئے ہیں۔

اس داستان کی عدم صحت کا اندازہ اس سے لگا سکتے ہیں کہ شیعہ کی قدیم تاریخی کتب جیسے

شیخ مفیدؒ کی الارشاد۔

شیخ طبرسیؒ کی اعلام الوریٰ باعلام الھدیٰ۔ اور

علی بن عیسیٰ اربلی کی کشف الغمہ

جن میں پیغمبر ﷺ اور ان کے اماموںؑ کی زندگی کے تاریخی واقعات پر روشنی ڈالی گئی ہے۔ان میں اس واقعے کی طرف معمولی سا بھی اشارہ نہیں کیا گیا۔

اسی طرح زیر نظر روایت کی سند اہل سنت کی رو سے بھی مخدوش ہے۔اہل سنت کی رجالی کتب کی طرف رجوع سے معلوم ہوتا ہے کہ ثور بن یزید شامی اس روایت کا ایک ناقل ہے اور طبری نے یہ داستان اسی سے نقل کی ہے جبکہ اس راوی پر قدریہ جماعت میں سے ہونے کا الزام بھی ہے اور علما نے اس کی توثیق نہیں کی ہے۔

طبری۔ محمد بن جریر۔ تاریخ طبری۔ ج۱۔ ص۵۷۵۔

ابن حجر اس کے بارے کہتا ہے: اس کا دادا صفین میں معاویہ کے لشکر میں شامل تھا اور اس لڑائی میں مارا گیا تھا۔ وہ جب بھی علیؑ کا نام سنتا تو کہتا تھا کہ جس شخص نے میرے دادا کو قتل کیا ہے مجھے وہ پسند نہیں ہے اور جب بھی اس کے سامنے علیؑ کی شان میں جسارت کی جاتی تو یہ سکوت اختیار کر لیتا تھا۔اس کے علاوہ اس کا تعلق "قدریہ" سے تھا۔

ابن حجر عسقلانی۔ احمد بن علی۔ تہذیب التہذیب۔ ج۲۔ ص۳۴۔

لہٰذا اس پر تہمت ہے کہ اس نے اپنے مذہب کے اصولوں کے مطابق اس جعلی داستان کو بیان کیا ہے۔

یوسفی غروی۔ محمد ہادی۔ موسوعہ فی التاریخ الاسلامی۔ ج۱۔ ص۲۶۹۔

ابن ہشام دو طرح کے سلسلے سے اس داستان کو نقل کرتا ہے ۔

ا۔پہلا یہ کہ حدثنی جہم بن ابی جہم مولی الحارث بن حاطب الجہمی عن عبداللّٰہ بن جعفر بن ابی طالب عن حلیمہ سعدیہ

حالانکہ طبری نے جہم کو۔ مولی عبداللہ بن جعفر۔ذکر کیا ہے۔

ابن ہشام حمیری۔ عبدالملک بن ہشام۔السیرہ النبویہ۔ج۱۔ ص۱۴۹۔
طبری۔ محمد بن جریر۔ تاریخ طبری۔ ج۱۔ ص۵۷۳۔

۲۔دوسرا یہ کہ ابن ہشام اس روایت کو بعض اہل علم سے نقل کرتا ہے۔اس طرح سے نقلِ روایت ایک اور سندی ضعف شمار ہوتا ہے۔ کیونکہ معلوم نہیں ہے کہ یہ بعض اہل علم کون لوگ ہیں۔ نتیجہ یہ کہ یہ خبر مجہول اور ضعیف ٹھہرے گی۔

ہشام حمیری۔ عبدالملک بن ہشام۔السیرہ النبویہ۔ج۱۔ ص۱۵۳۔

روایات کے متن کا ضعف

اس داستان کے متن کا اضطراب اس کی صحت میں شک کا سبب ہو جاتا ہے۔

ا۔ بعض منابع میں ثور بن یزید سے منقول ابن اسحاق کی روایت میں فرشتوں کی تعداد ۲ عدد ذکر ہوئی ہے اور پیغمبرؐ کے بچپن والے قول سے جو نقل کیا گیا ہے۔کہ

اذا اتانی رجلان علیها ثیاب بیض

اگر دو آدمی سفید کپڑے پہنے میرے پاس آئے۔

ابن ہشام حمیری۔ عبدالملک بن ہشام۔ السیرہ النبویہ۔ ج۱۔ ص ۱۵۲۔ ابن کثیر دمشقی۔ اسماعیل بن عمر۔ البدایہ والنہایہ۔ ج۲۔ ص ۲۷۵۔
ابوبکر بیہقی۔ احمد بن حسین۔ دلائل النبوہ۔ ج۱۔ ص ۱۴۶۔

جبکہ طبری اسی راوی کی زبانی فرشتوں کی تعداد تین تک نقل کرتے ہیں۔

اذا اتانا رهط ثلاثه معهم بطست

جب تین لوگوں کا ٹولہ پیالہ لے کر ہمارے پاس آیا

طبری۔ محمد بن جریر۔ تاریخ طبری۔ ج۱۔ ص ۵۷۵۔

۲۔ ابن اسحاق نے اس وقت پیغمبر کے ساتھ موجود افراد کی تعداد ایک ذکر کی ہے۔

فبينا انا مع اخ لی

تو میرے اور میرے بھائی کے درمیان

ابن ہشام حمیری۔ عبدالملک بن ہشام۔ السیرہ النبویہ۔ ج۱۔ ص ۱۵۲۔
ابوبکر بیہقی۔ احمد بن حسین۔ دلائل النبوہ۔ ج۱۔ ص ۱۴۶۔

جبکہ طبری کہتے ہیں کہ پیغمبرؐ اپنے چند ہم جولیوں کے ساتھ تھے۔

مع اتراب لی من الصبیان

میرے ساتھی لڑکوں کے ساتھ

طبری۔ محمد بن جریر۔ تاریخ طبری۔ ج۱۔ ص۵۷۵۔

۳۔ جس مقام پر یہ واقعہ پیش آیا۔ اس کے بارے میں بھی مختلف روایتوں میں اختلاف ہے۔

ابن اسحاق کی روایت میں اس واقعے کی جگہ خیموں اور گھروں کی پچھلی طرف بیان کی گئی ہے۔

مع اخ لی خلف بیوتنا

ہمارے گھر کے پیچھے میرے بھائی کے ساتھ

ابن ہشام حمیری۔ عبدالملک بن ہشام۔ السیرہ النبویہ۔ ج۱۔ ص۱۵۲۔

جبکہ طبری کی روایت کے مطابق یہ واقعہ لوگوں کی نظروں سے دور اور صحرا کے وسط میں پیش آیا۔

منتبذ من اہل فی بطن واد

ایک وادی کے وسط میں لوگوں سے بہت دور

طبری۔ محمد بن جریر۔ تاریخ طبری۔ ج۱۔ ص۵۷۵۔

۴۔ ابن ہشام اور دوسرے مؤرخین نے اپنی کتابوں میں یہ بھی لکھا ہے کہ دائی حلیمہ نے شق صدر کے واقعے کے بعد پیغمبر اکرم ﷺ کو اُن کی والدہ کے پاس بھیج دیا تھا چونکہ دائی حلیمہ اور اُن کے شوہر ڈر گئے تھے کہ کہیں جنات پیغمبر اکرم ﷺ کو کوئی نقصان نہ پہنچا دیں۔

قال لی ابوہ یاحلیمۃ :لقد خشیت ان یکون ھذاالغلام قد اصیب فالحقیۃ باھلہ قبل ان یظھر بہ ذلک۔

سیرۂ ابن ہشام۔ج1 ص174۔ سیرۂ حلبی۔ج1 ص166

ابن ہشام حمیری۔ عبدالملک بن ہشام۔السیرہ النبویہ۔ج۱۔ ص۱۵۲۔
طبری۔ محمد بن جریر۔ تاریخ طبری۔ ج۱۔ ص۵۷۴۔
ابن اثیر۔ابوالحسن علی بن ابی الکرم۔الکامل فی التاریخ۔ ج۱۔ ص۴۱۹۔

یہ کیسے ممکن ہے کہ پیغمبر اکرم ﷺ کا سینہ چاک ہونے کی وجہ سے آپؐ کو ماں کے پاس واپس بھیج دیا گیا ہو؟۔ جبکہ بقول مؤرخین شق الصدر کا واقعہ پیغمبرؐ کے دو یا تین سال کے سن میں نقل کیا گیا ہے حالانکہ سب کا اتفاق ہے کہ پیغمبرؐ کو پانچ سال کی عمر میں ان کی والدہ کے حوالے کیا گیا۔

ابن اثیر۔ابوالحسن علی بن ابی الکرم۔الکامل فی التاریخ۔ ج۱۔ ص۴۱۹۔
تقی الدین مقریزی۔ احمد بن علی۔ امتاع الاسماع۔ ج۱۔ ص۱۳۔
عاملی۔ جعفر مرتضی۔ الصحیح من السیرۃ النبی الاعظم۔ ج۲۔ ص۱۶۷۔

۵۔اس واقعے کے بارے میں روایات میں بہت کچھ اختلاف پایا جاتا ہے۔ابن ہشام کے مطابق رسول اللہ ﷺ کو اپنی ماں کو واپس لوٹانے کا سبب یہ تھا کہ جب حبشہ کے کچھ مسیحیوں نے آپ ﷺ کو اپنی دائی کے ساتھ دیکھا تو آپ ﷺ کے بارے میں دائی حلیمہ سے کچھ سوالات کیے اور آنحضرت ﷺ کا جائزہ لینے لگے اور دائی حلیمہ سے کہا۔ ہم اس بچے کو ملک حبش لے جاتے ہیں۔اس پر حلیمہ ڈر گئیں اور اُنہوں نے آنحضرت ﷺ کو اُن کی ماں کو واپس کر دیا۔

سیرۂ ابن ہشام ج1۔ ص177

کچھ نے تواس بات کو سچ ثابت کرنے لیے حضور ﷺ کے سینہ مبارک پر ٹانکوں کے نشان کے بارے بھی گھڑ لیا۔یہ روایت صحیح مسلم میں صرف حضرت انس بن مالک کی طرف منسوب ہے۔

قال انس۔ وقد کنت اری اثر ذلک فی صدرہ

ترجمہ۔انس کہتے ہیں۔ میں نے آنحضرت ﷺ کے سینے میں ٹانکے لگے ہوئے دیکھے ہیں۔

اس پر بھی اعراضات کچھ یوں ہیں۔ کہ نبی ﷺ کے رضاعی بھائی بہنوں اور حلیمہ سعدیہ کو وہ ٹانکے لگے ہوئے نظر نہ آئے۔اس وقت تو زخم بھی تازہ ہونے چاہئیں تھے۔ مگر ایسی کوئی بات ان سے منقول نہیں۔اس کے بر عکس۔ یہ ملتا ہے کہ اس نے نبی ﷺ کو بے اختیار اپنی آغوش میں لیا اور اس سے پوچھا۔بیٹا! تجھے کیا ہوا ہے۔

اللہ جل شانہ نے کوئی کام کرنا ہو تو اس کے لیے جراحی کی ضرورت نہیں پڑتی۔وہ بغیر جراحی کے بھی پاک و صاف کرنے پر قادر ہے۔

یہ روایت صرف حضرت انس نے روایت کی ہے۔آپؓ نے یہ نشانات کب دیکھے۔ پیغمبر ﷺ کے بچپن میں یا آپ ﷺ کی حیات مبارکہ کے آخری ایام میں ؟۔ کیا حضرت انس نے ہی یہ نشانات دیکھے ہیں یا دوسرے صحابہ نے بھی دیکھے ہیں ؟۔اگر صرف انہوں نے دیکھے ہیں تو دوسروں سے اس کے بارے اظہار کیوں نہیں فرمایا؟۔اس طرح کے سوالات بھی ان روایات پر کیے گئے ہیں۔

شق صدر کے بارے میں علامہ جعفر مرتضٰی عاملی لکھتے ہیں۔

حقیقت میں یہ روایت زمانہ جاہلیت کے قصے کہانیوں سے لی گئی ہے جیسا کہ کتاب "اغانی" میں ایک قصہ نقل ہوا ہے کہ "اُمیہ بن ابی صلت" نے خواب میں دیکھا کہ دو پرندے آتے ہیں۔ ایک گھر کے دروازے پر بیٹھ جاتا ہے اور دوسرا اندر داخل ہو کر اُمیہ کا دل چیرتا ہے اور پھر اُسے دوبارہ وہیں لوٹا دیتا ہے۔ دوسرا پرندہ اُس پرندے سے کہتا ہے: کیا تو نے دریافت کر لیا ہے؟ وہ کہتا ہے: ہاں۔ پھر وہ پوچھتا ہے کیا اُس کا تزکیہ ہو گیا ہے؟ یہ پرندہ کہتا ہے: اس نے قبول نہیں کیا۔ پھر وہ اس کے دل کو اپنی جگہ رکھ دیتا ہے۔ اس کے بعد اُمیہ کے سینے کی چیر پھاڑ کا عمل چار بار دہرایا جاتا ہے"۔ لگتا ہے "اُمیہ بن ابی صلت" کے قصے جیسے بے بنیاد قصے اور "شیطان کے چھونے" جیسی جعلی روایات ہی نبی اکرم ﷺ کے بارے میں بھی شق صدر جیسی روایات گھڑنے کا باعث بنی ہیں۔

الصحیح فی سیرۃ النبی۔ ج1۔ ص88

بعض محققین کے نزدیک یہ روایات مسیحیوں اور اہل کلیسا کی جعل کی ہوئی ہیں اور ان کا شمار اسرائیلیات میں ہوتا ہے۔ عیسائی اکثر مسلمانوں کے خلاف پروپیگنڈہ کرتے ہیں اور حضرت عیسیٰؑ کو سب سے اعلیٰ بنا کر پیش کرتے ہیں۔ کہ کوئی بھی انسان حتیٰ انبیائے کرام بھی معصوم نہیں ہیں اور لغزش وخطا کے خطرے سے دوچار ہیں۔ سوائے حضرت عیسیٰؑ اور اُن کی ماں حضرت مریمؑ کے۔ چونکہ وہی صرف شیطان کے چھونے سے محفوظ رہے ہیں اور یہی بات اُن کے غیر معمولی ہونے کی دلیل ہے جس کی

وجہ سے وہ ایک لاہوتی ہستیاں ہیں۔اس بات کی تائید اُن روایات سے بھی ہوتی ہے کہ جو صحیح مسلم و صحیح بخاری میں آئی ہیں کہ سوائے حضرت عیسی۔کے تمام اولاد آدم اپنی پیدائش کے وقت سے ہی شیطان کے تسلط و نفوذ کا شکار ہو جاتی ہے اور اسی لیے بچہ روتا اور چیختا ہے۔ صرف حضرت عیسیٰؑ بن مریمؑ تھے کہ جو پردے اور حجاب میں ہونے کی وجہ سے شیطان کے چھونے سے محفوظ رہے ہیں۔ یہ برتری والی روایت ذیل میں ہے۔

اس سب بیان کرنے کا خلاصہ یہ کہ شق الصدر کی روایات کے متن میں تضاد ہونا اور اسناد و روایات کا مجہول ہونا بذات خود اس کے تحریف شدہ اور موضوع ہونے کی دلیل ہے۔اور اس کو ماننے نہ ماننے پر ایمان کا دارومدار بھی نہیں۔

کفر و شرک کی بیماری جسمانی ہوتی ہے یا روحانی؟

انسانی جسم میں دل یا خون کا شر سے کوئی تعلق نہیں ہوتا۔اس کا تعلق انسان کے نفس سے ہوتا ہے۔ اعتراض کے مطابق نبی کریم ﷺ کے ساتھ یہ عمل بار بار سرانجام دینا ایسے ہی ہے کہ (نعوذ باللہ) وہ بار بار شر سے آلودہ ہو گئے ہوں جو رسول اکرم ﷺ کی توہین میں شمار ہو گا۔

باطنی تزکیے کے لیے جراحی کی ضرورت نہیں ہوتی۔

سائنس اور طبّی معالج کی رو سے روحانی بیماریوں کے علاج کے لیے جراحی کی ضرورت نہیں ہوتی۔ اس کا تعلق انسان کے نفس اور اس کی روح سے ہوتا ہے۔ کیا کسی کافر یا مشرک کو جراحی سے مسلمان بنایا جا سکتا ہے؟۔

اس واقعے کا قرآنی آیات کے ساتھ تناقص۔

اس مضمون کی روایات قرآنی آیات کے محکمات سے ٹکراتی ہیں۔ قرآنی آیات کے اصول و محکمات میں سے ایک یہ ہے کہ شیطان کا اللہ کے مخلص بندوں پر کوئی زور نہیں چلتا۔ مگر روایت و تفسیری منابع میں ایسی روایات موجود ہیں کہ شیطان تمام اولاد آدم کو مس کرتا ہے اور شیطان کا ان سب میں حصہ ہے۔ وہ غدود یا خون کا لوتھڑا جو ان روایات کی بنیاد پر پیغمبرؐ کے قلب میں تھا در حقیقت شیطان کے مس کا اثر تھا۔ اور یوں پیغمبرؐ کے قلب میں بھی شیطان کا حصہ تھا۔

تقی الدین مقریزی۔ احمد بن علی۔ امتاع الاسماع۔ ج۱۔ ص ۱۲۔

شق صدر ہی جیسی کچھ اور روایات بھی کتب حدیث میں نقل ہوئی ہیں کہ جو ظاہر کرتی ہیں کہ انسان اپنی پیدائش کے ساتھ ہی شیطان کے تسلط میں ہوتا ہے۔ انہی جیسی ایک روایت صحیح بخاری میں نقل ہوئی ہے: مجھ سے عبداللہ بن محمد مسندی نے بیان کیا کہ ہم سے عبدالرزاق نے بیان کیا۔ ہم کو معمر نے خبر دی۔ انہیں زہری نے۔ انہیں معید بن مسیب نے اور انہیں حضرت ابوہریرہ نے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا۔ ہر بچہ جب پیدا ہوتا ہے تو شیطان اسے پیدا ہوتے ہیں چھوتا ہے۔ جس سے وہ

بچہ چلاتا ہے۔ سوائے مریم اور ان کے بیٹے (عیسیٰ۔) کے پھر ابو ہریرہ نے کہا کہ اگر تمہارا جی چاہے تو یہ آیت پڑھ

وَإِنِّيٓ أُعِيذُهَا بِكَ وَذُرِّيَّتَهَا مِنَ ٱلشَّيْطَٰنِ ٱلرَّجِيمِ ﴿36﴾

سورۃ آل عمران آیت ۳۶ کا بعد والا حصہ

اور میں اسے اور اس کی اولاد کو شیطان مردود سے تیری ہی پناہ میں دیتی ہوں۔

یہ کلمہ حضرت مریم کی ماں نے کہا تھا۔ اللہ نے ان کی دعا قبول کی اور مریم اور عیسیٰ کو شیطان کے ہاتھ لگانے سے بچالیا۔

صحیح بخاری۔ ج6۔ ص115 ح۔4548۔ ترجمہ مولانا محمد داؤد راز

اس آیت کی بنیاد پر حضرت مریمؑ اور حضرت عیسیٰؑ کی تمام انبیاء پر برتری جتائی گئی ہے۔ جب کہ ایک دوسری جگہ قرآن میں ذکر ہے کہ۔

وَمَآ أَرْسَلْنَا مِن قَبْلِكَ مِن رَّسُولٍ وَلَا نَبِيٍّ إِلَّآ إِذَا تَمَنَّىٰٓ أَلْقَى ٱلشَّيْطَٰنُ فِيٓ أُمْنِيَّتِهِۦ فَيَنسَخُ ٱللَّهُ مَا يُلْقِى ٱلشَّيْطَٰنُ ثُمَّ يُحْكِمُ ٱللَّهُ ءَايَٰتِهِۦ ۗ وَٱللَّهُ عَلِيمٌ حَكِيمٌ ﴿52﴾

سورۃ الحج آیت 52

اور ہم نے تجھ سے پہلے کوئی بھی ایسا رسول اور نبی نہیں بھیجا مگر یہ کہ جب بھی اس نے کوئی تمنا کی ہو تو شیطان نے اس کی تمنا میں ملاوٹ و خلل اندازی نہ ڈال دی ہو۔ پھر شیطان جو (ملاوٹ) ڈالتا ہے اللہ اس کو دور کر دیتا ہے اور اپنی آیات کو مزید مستحکم کر دیتا ہے۔ اور اللہ خوب جاننے والا نہایت حکمت والا ہے۔

جن میں حضرت عیسیٰؑ بھی شامل ہیں۔ ان کی زندگی میں تو اللہ جل شانہ اصلاح فرماتے رہے۔ اور سب جانتے ہیں کہ یہودیوں نے اپنی طرف سے انتہا کر دی تھی۔ مگر اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے ان پر آنچ نہیں آنے دی۔ ان کے اٹھائے جانے کے بعد لوگوں نے انجیل کا کیا حشر کر دیا گیا کہ اللہ کی پناہ۔ ابھی تو وہ خود بھی اعتراف کر چکے ہیں۔ کہ یہ اصلی اور خالص نہیں۔ لیکن پھر بھی وہ اس سے چمٹے ہوئے ہیں۔

اللہ کے مخلص بندوں پر شیطان کا زور نہیں چلتا

بعض محدثین اور سیرت نگار اس قبیل کی ضعیف روایات پر یقین رکھتے ہیں حالانکہ یہ روایات قرآن کریم کی متعدد آیات سے ٹکراتی ہیں کہ جن میں پیغمبروں کے قلوب پر شیطان کے ہر طرح کے تسلط اور نفوذ کی نفی کی گئی ہے۔ نبی کریم ﷺ سے زیادہ اللہ تعالیٰ کا مخلص کون ہوگا۔ شیطان کی زبان کے

الفاظ قرآن میں درج ہیں کہ اللہ کے مخلص بندوں پر شیطان کو زور نہ ہوگا تو نبی کریم ﷺ کیسے شر آلودہ ہو گئے تھے (نعوذ باللہ) جیسا کہ قرآن میں ارشاد ہے۔

قَالَ رَبِّ بِمَآ أَغْوَيْتَنِى لَأُزَيِّنَنَّ لَهُمْ فِى ٱلْأَرْضِ وَلَأُغْوِيَنَّهُمْ أَجْمَعِينَ﴿39﴾ إِلَّا عِبَادَكَ مِنْهُمُ ٱلْمُخْلَصِينَ﴿40﴾

سورۃ الحجر آیت ۳۹۔۴۰

(اس نے) کہا کہ اے میرے رب!۔ جیسا کہ تو نے مجھے گمراہ کیا ہے۔ البتہ (ایسے ہی) میں بھی زمین میں لازمی ان لوگوں کے گناہوں کو خوشنما بنا کے دکھاؤں گا۔ اور ان سب کو ضرور گمراہ کر کے رہوں گا۔ سوائے تیرے ان بندوں کے جو ان میں (خالص کے متلاشی) مخلص ہوں گے۔

اس کے جواب میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے

إِنَّ عِبَادِى لَيْسَ لَكَ عَلَيْهِمْ سُلْطَٰنٌ إِلَّا مَنِ ٱتَّبَعَكَ مِنَ ٱلْغَاوِينَ﴿42﴾

سورۃ الحجر آیت 42

بلاشبہ میرے (مخلص) بندوں پر تیرا کچھ بھی زور نہیں چلے گا مگر (انہی پر) جو گمراہ ہوتے ہوئے تیرے پیچھے چل پڑیں۔

مزید یہ بھی جواب میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے

إِنَّ عِبَادِى لَيْسَ لَكَ عَلَيْهِمْ سُلْطَٰنٌ ۚ وَكَفَىٰ بِرَبِّكَ وَكِيلًا ﴿65﴾

سورۃ الاسراء آیت 65

بیشک میرے (مخلص) بندوں پر تیرا کچھ بھی زور و غلبہ نہیں۔اور تیرا رب ہی وکیل و کارساز کافی ہے۔

کہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ ہی ان کا محافظ و وکیل ہوتا ہے۔یہاں اُستاد محمود ابوریہ۔یہ آیات ذکر کرنے کے بعد اس قسم کی روایات پر اعتماد کرنے والوں کے بارے میں لکھتے ہیں

وكيف يدفعون الكتاب بالسنة۔ أو يعارضون المتواتر الذى يفيد اليقين۔ بأحاديث الآ حادالتى لاتفيد اِلاالظن؟

یہ لوگ کس طرح کتاب اللہ کو سنت ظنیہ اور متواتر احادیث جو کہ یقینی ہیں کو اخبار احاد کہ جن سے فقط ظن و گمان حاصل ہوتا ہے۔کے ذریعے ردّ کر دیتے ہیں۔

ابوریہ۔ محمود اضواء علی السنہ المحمودیہ۔ ص۱۸۸۔

اوراس اہل سنت علامہ محمود ابوریہ سے پہلے کسی نے بھی اس واقعے کے بارے میں کوئی تنقیدی رائے نہیں دی۔ سب سے پہلے اس واقعے کے بارے میں انہوں نے ہی روشناس کروایا۔ پھر کئی دوسرے علماء نے بھی اس کی تائید کی۔ اس مصری عالم دین محمود ابوریہ نے اپنی کتاب

اضوء على السنة المحمدية او دفاع عن الحديث

میں اس واقعے کو جعلی قرار دیتے ہوئے اسے اسرائیلیات میں سے شمار کیا ہے۔

اضوء علی السنۃ المحمدیۃ او دفاع عن الحدیث۔ ص186

اس روایت کے متن کو ضعیف اور ظن و گمان پر مشتمل کرتے ہوئے اُستاد محمود ابوریہ اس بارے میں اپنے اُستاد شیخ محمد عبدہ کا قول نقل کرتے ہوئے لکھتے ہیں

فهو من الأخبار الظنية لأنه من رواية الآحاد۔ ولما كان موضوعها عالم الغيب۔ والايمان بالغيب من قسم العقائد۔ وهى لايؤخذ فيها بالظن لقوله تعالىٰ: ’’ان الظن لايغنى من الحق شيئاً‘‘كنا غير مكلفين الايمان بمضمون تلك الأحاديث فى عقائدنا ‘‘

یہ روایت اخبار احاد میں سے ہے جو ظن و گمان پر مشتمل ہے اور خبر واحد ہے جبکہ اس کا موضوع عالم غیب ہے اور غیب پر ایمان عقائد میں سے ہے لہٰذا اس میں ظن و گمان صحیح نہیں چونکہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے کہ گمان ہر گز انسان کو حق سے بے نیاز نہیں کرتا۔

وَمَا لَهُم بِهِۦ مِنْ عِلْمٍ ۖ إِن يَتَّبِعُونَ إِلَّا ٱلظَّنَّ ۖ وَإِنَّ ٱلظَّنَّ لَا يُغْنِى مِنَ ٱلْحَقِّ شَيْـًٔا ﴿28﴾ ج

سورۃ النجم آیت 28

حالانکہ ان کو اس کا کچھ بھی علم نہیں وہ صرف ظن و گمان پر چلتے ہیں اور البتہ ظن و گمان یقین کے مقابلے میں کچھ کام نہیں آتا۔

بنابریں ہم اس روایت کے مضمون پر ایمان لانے کے مکلّف نہیں ہیں

اضوء علی السنۃ المحمدیۃ او دفاع عن الحدیث۔ ص88

نبی ﷺ کی عصمت سے متصادم

یہ بات اس لحاظ سے بھی ضعیف اور نا قابل اعتماد ہے کہ پیغمبر اکرم ﷺ کا معصوم ہونا متفق علیہ ہے۔ تمام مسلمانوں کا اعتقاد ہے کہ آپ ﷺ ہر قسم کی شیطانی آلودگی سے پاک و پاکیزہ تھے اور شیطان کو آپ ﷺ پر کسی قسم کا تسلط حاصل نہیں تھا۔ جیسا کہ شیخ محمد عبدہ کہتے ہیں

والمحقق عندنا انہ لیس للشیطان سلطان علی عباد اللہ المخلصین۔ وخیرہم الانبیاء والمرسلین

اور جو بات ہمارے نزدیک ثابت ہے وہ یہ ہے کہ شیطان کو اللہ کے وفادار بندوں پر کوئی اختیار نہیں ہے۔ اور ان میں سب سے بہتر انبیاء اور رسول ہیں۔

اضوء علی السنۃ المحمدیۃ۔ ص188

نبی ﷺ اللہ کے نہایت ہی مخلص بندوں میں ہیں۔ تو ایسی کوئی وجہ نہیں کہ آپ ﷺ کے سینے کو چاک کرکے اُسے دھونے کی ضرورت پیش آتی۔

نبیٔ اکرمؐ کے بارے میں کتب میں منقول شق الصّدر کا واقعہ تسلیم کر لینا۔ پیغمبرؐ کی عصمت سے متصادم ہے۔ ان کے ساتھ جوڑا ہوا یہ واقعہ اس لیے بھی جھوٹ ہے۔ کہ ایسے کسی واقعے کا کسی اور نبی یا ازواج مطہرات کے لیے تذکرہ نہیں ملتا۔ حضرت موسیٰؑ نے دعا بھی مانگی کہ

قَالَ رَبِّ ٱشْرَحْ لِى صَدْرِى ﴿25﴾ لا وَيَسِّرْ لِىٓ أَمْرِى ﴿26﴾ لا وَٱحْلُلْ عُقْدَةً مِّن لِّسَانِى ﴿27﴾ لا يَفْقَهُوا۟ قَوْلِى ﴿28﴾ ص وَٱجْعَل لِّى وَزِيرًا مِّنْ أَهْلِى ﴿29﴾ لا هَٰرُونَ أَخِى ﴿30﴾ لا ٱشْدُدْ بِهِۦٓ أَزْرِى ﴿31﴾ لا وَأَشْرِكْهُ فِىٓ أَمْرِى ﴿32﴾ لا كَىْ نُسَبِّحَكَ كَثِيرًا ﴿33﴾ لا

سورۃ طٰہٰ آیت ۲۵ تا ۳۳

موسیٰؑ نے کہا کہ اے میرے رب!۔ میرے لئے میرا سینہ کھول دے۔ اور میرے لئے میرا کام آسان کردے۔ اور میری زبان کی گرہ بھی کھول دے۔ تاکہ لوگ میری بات پوری طرح سمجھ سکیں۔ اور میرے لئے میرے گھرانے سے میرا وزیر (معاون ومددگار) بنادے۔ میرے بھائی ہارونؑ کو۔ اس

سے میری قوت کو مضبوط کردے۔ اور اسے بھی میرے کام میں شریک کردے۔ تاکہ ہم تیرے حضور کثرت سے تسبیح (یعنی شانِ ربِ المُتَکَبِّر کے اوصاف و کلمات) بیان کیا کریں۔

ایک اور ان کا ذکر کچھ ان الفاظ میں ہے۔

قَالَ رَبِّ إِنِّیٓ أَخَافُ أَن يُكَذِّبُونِ ﴿12﴾ وَيَضِيقُ صَدْرِى وَلَا يَنطَلِقُ لِسَانِى فَأَرْسِلْ إِلَىٰ هَٰرُونَ ﴿13﴾

سورۃ الشعراء آیت 12

(موسیٰؑ نے) کہا کہ اے میرے رب!۔ میں البتہ ڈرتا ہوں کہ یہ مجھے جھوٹا سمجھ لیں۔ اور میرا سینہ تنگ ہوتا ہے اور میری زبان صحیح بول نہیں سکتی پس ہارونؑ کو وحی بھیج کہ میرے ساتھ چلے۔

اللہ جل شانہ نے ان کا سینہ بغیر جراحی کے کھول دیا۔

آپؐ کی زندگی کے تمام لمحات حتی کہ آپؐ کا بچپن بھی عصمت کا واضح شاہکار تھا۔ جیسا کہ درج ذیل آیت میں خاص اس کا ذکر موجود ہے۔ کہ اس سے پہلے بھی میں تمہارے درمیان ایک عمر گزار چکا ہوں۔

قُل لَّوْ شَآءَ ٱللَّهُ مَا تَلَوْتُهُۥ عَلَيْكُمْ وَلَآ أَدْرَىٰكُم بِهِۦ ۖ فَقَدْ لَبِثْتُ فِيكُمْ عُمُرًا مِّن قَبْلِهِۦٓ ۚ أَفَلَا تَعْقِلُونَ ﴿16﴾ فَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنِ ٱفْتَرَىٰ عَلَى ٱللَّهِ كَذِبًا أَوْ كَذَّبَ بِـَٔايَٰتِهِۦٓ ۚ إِنَّهُۥ لَا يُفْلِحُ ٱلْمُجْرِمُونَ ﴿17﴾

سورۃ یونس آیت 16

کہہ دو کہ اگر اللہ چاہتا تو اس بارے تم کو پڑھ کر نہ سناتا اور نہ ہی تمہیں اس سے خبردار کرتا۔ آخر اس سے پہلے بھی میں تمہارے درمیان ایک عمر گزار چکا ہوں۔ کیا پھر تم عقل سے کام نہیں لیتے؟۔ پھر اس سے بڑا ظالم کون ہوگا جو اللہ پر جھوٹ بہتان گھڑ لے یا اس کی آیتوں کو جھٹلا دے۔ بیشک مجرم لوگ کبھی فلاح نہیں پایا کرتے۔

ان کے علاوہ قرآن پاک کی آیت تطہیر اور دیگر آیات سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مذکورہ شخصیات کو بغیر جراحی کے پاک کیا۔

وَقَرْنَ فِى بُيُوتِكُنَّ وَلَا تَبَرَّجْنَ تَبَرُّجَ ٱلْجَٰهِلِيَّةِ ٱلْأُولَىٰ ۖ وَأَقِمْنَ ٱلصَّلَوٰةَ وَءَاتِينَ ٱلزَّكَوٰةَ وَأَطِعْنَ ٱللَّهَ وَرَسُولَهُۥٓ ۚ إِنَّمَا يُرِيدُ ٱللَّهُ لِيُذْهِبَ عَنكُمُ ٱلرِّجْسَ أَهْلَ ٱلْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيرًا ﴿33﴾ ج

سورۃ الأحزاب آیت 33

اور اپنے گھروں میں قرار پکڑے رہو اور زمانۂ جاہلیت جیسا اظہارِ تجمل نہ کرتی پھرو۔ اور نماز پڑھتی رہو اور زکوٰۃ دیتی رہو اور اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرتی رہو۔ اے اہل بیت (نبیؐ کی بیویو) !۔ بیشک اللہ تم سے بس ناپاکی (کاہر میل کچیل) دور کر دینا اور تمہیں بالکل پاک صاف کر دینا چاہتا ہے۔

اس آیت میں یرید سے مراد۔ ارادہ تکوینی ہے نہ کہ ارادہ تشریعی۔ اور ارادہ تکوینی کسی ایک زمانے کے لیے مخصوص نہیں ہوتا۔

علامہ حلیؒ اس حوالے سے کہتے ہیں

ان السفير الالهى معصوم في جميع احواله قبل البعثة او بعدها

اللہ کے پیغمبر بعثت سے پہلے یا بعد میں اپنی تمام حالتوں میں معصوم ہوتے ہیں۔

علامہ حلی۔ حسن بن یوسف۔ کشف المراد۔ ج ا۔ ص ۵۹۳۔

علامہ طباطبائی آیتے تطہیر کے بارے میں فرماتے ہیں۔

ان الله سبحانه تستمر ارادته ان يخصكم بموهبه العصمه باذهاب الاعتقاد الباطل و اثر عمل السيىء عنكم اهل البيت و ايراد ما يزيل اثر ذلک عليكم و هى العصمه

کہ اللہ سبحانہ کا تکوینی ارادہ یہ ہے کہ اے اہل بیت تم سے باطل عقائد اور برے عمل کے اثرات کو عصمت کی عطا سے زائل کرکے تم سے مخصوص کردے۔ یہ ہوتی ہے عصمت

علامہ طباطبایی۔ سید محمد حسین۔ تفسیر المیزان۔ ج۱۶۔ ص ۳۱۳۔

دوسری طرف سے شق الصدر کی داستان کو قبول کرنے کا معنی یہ ہے کہ حضورؐ کی گناہ سے پاکی جبری اور بلااختیار تھی۔ اسے آپ پر نافذ کیا گیا تھا۔ اس بناپر اسے حضورؐ کی فضیلت کے عنوان سے ذکر نہیں کیا جاسکتا کیونکہ اس سے پیغمبرؐ کی عصمت پر سوال اٹھتا ہے۔

اس کے علاوہ عام لوگوں کے لیے بھی سینہ کھولنے کا ذکر کچھ اس طرح سے ملتا ہے۔ جیسے کی درج ذیل آیات میں ہے۔

فَمَن يُرِدِ ٱللَّهُ أَن يَهْدِيَهُۥ يَشْرَحْ صَدْرَهُۥ لِلْإِسْلَٰمِ ۖ وَمَن يُرِدْ أَن يُضِلَّهُۥ يَجْعَلْ صَدْرَهُۥ ضَيِّقًا حَرَجًا كَأَنَّمَا يَصَّعَّدُ فِى ٱلسَّمَآءِ ۚ كَذَٰلِكَ يَجْعَلُ ٱللَّهُ ٱلرِّجْسَ عَلَى ٱلَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ ﴿125﴾

سورۃ الانعام آیت 125

پس جب اللہ کسی کو ہدایت دینے کا ارادہ کرتا ہے تو اس کا سینہ اسلام کے لئے کھول دیتا ہے۔ اور جس کے متعلق چاہتا ہے کہ گمراہی میں پڑا رہے تو اس کا سینہ بے حد تنگ ہونے دیتا ہے گویا کہ وہ آسمان پر چڑھ رہا ہو۔ اسی طرح اللہ ان لوگوں پر جو ایمان نہیں لاتے (باطل کی) گندگی ڈال دیتا ہے۔

أَفَمَن شَرَحَ ٱللَّهُ صَدْرَهُۥ لِلْإِسْلَٰمِ فَهُوَ عَلَىٰ نُورٍ مِّن رَّبِّهِۦ ۚ فَوَيْلٌ لِّلْقَٰسِيَةِ قُلُوبُهُم مِّن ذِكْرِ ٱللَّهِ ۚ أُو۟لَٰٓئِكَ فِى ضَلَٰلٍ مُّبِينٍ ﴿22﴾

سورۃالزمر آیت 22

کیاوہ شخص جس کا سینہ اللہ نے اسلام کے لئے کھول دیا ہو اور وہ اپنے رب کی طرف سے نور ہدایت پر ہو۔(تو کیاوہ سخت دل کافر کی طرح ہو سکتا ہے) پس افسوس ہے ان لوگوں پر جن کے دل اللہ کے ذکر (سے نرم نہیں ہو پاتے بلکہ مزید) سخت ہو جاتے ہیں۔یہی لوگ کھلی ہوئی گمراہی میں ہیں۔

علما کی آرا

بعض علما نے اس واقعے کو رد کر دیا ہے۔جیسے مرحوم طبرسی نے مجمع البیان میں واقعہ معراج کے ضمن میں فرمایا ہے۔

یہ روایت کہ آنحضرتؐ کا سینہ چیرا گیا اور قلب کو دھویا گیا۔اس کا ظاہر درست نہیں ہے اور یہ قابل تاویل بھی نہیں ہے مگر بڑی مشقت کے ساتھ۔کیونکہ آنحضرتؐ ہر بدی اور عیب سے پاک و پاکیزہ تھے تو پھر کس طرح آپؐ کے دلی عقائد کو پانی کے ساتھ غسل دیا گیا؟۔

شیخ طبرسی۔فضل بن حسن۔تفسیر مجمع البیان۔ج٦۔ص٢١٥۔

علامہ جعفر مرتضٰی نے بھی اس واقعے کو بے بنیاد قرار دیا ہے اور اس کی بنیاد کتاب الاغانی میں منقول زمانہ جاہلیت کی ایک داستان کو قرار دیا ہے۔

عاملی۔ جعفر مرتضی۔ الصحیح من سیرۃ النبی۔ ج ۲۔ ص ۱۷۱۔

بطور مثال اس داستان کو مرحوم ابن شہر آشوب نے مختلف انداز سے نقل کیا ہے کہ

جس کی وجہ سے متعدد اعتراضات ختم ہو جاتے ہیں۔ انہوں نے مناقب میں لکھا ہے: فرشتے محمد ﷺ کو پکڑ کر ایک پہاڑ کی چوٹی پر لے گئے اور انہیں دھو دھلا کر صاف ستھرا کر دیا۔

ابن شہر آشوب۔ محمد بن علی۔ مناقب آل ابی طالب (علیہم السلام)۔ ج ۱۔ ص ۳۲۔

علامہ طباطبائی نے تفسیر المیزان میں عامہ کے طریق سے شق الصدر کا واقعہ نقل کرنے کے بعد لکھا ہے۔ پیغمبرؐ کے سینے کو کھولنے کا مسئلہ ایک مثالی حالت کا بیان ہے کہ جسے آنجنابؐ نے مشاہدہ کیا نہ اس واقعے میں سونے کا کوئی مادی طشت استعمال ہوا اور پیغمبرؐ کے دل کو اس میں دھویا گیا ہو۔ جیسا کہ بعض نے یہ سمجھا ہے۔

علامہ طباطبایی۔ سید محمد حسین۔ ترجمہ تفسیر المیزان۔ ج ۲۰۔ ص ۵۳۵۔

شق صدر کے بارے میں جدید نظریہ

شق صدر کے بارے میں جدید نظریہ یہ ہے کہ نبی کریم (ﷺ) کا سینہ علم کے لیے کشادہ کیا گیا تھا۔ یعنی کھول دیا گیا تھا۔ جسے سورۃ نشرح میں بھی بیان کیا گیا ہے جس کا جراحی سے کوئی تعلق نہیں۔

مولانا مودودیؒ صاحب نے سورۃالشرح کی تفسیر میں جو کچھ لکھا ہے۔اس میں بھی درج بالا آیات کی تکرار ملے گی۔جو ان کے متن کا حصہ ہے۔اسے لکھنا اس لیے بھی ضروری ہے۔کہ بات پوری طرح واضح ہو سکے۔جو ذیل میں ہے۔ملاحظہ فرمائیں۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

۞ أَلَمْ نَشْرَحْ لَكَ صَدْرَكَ﴿1﴾لا وَوَضَعْنَا عَنكَ وِزْرَكَ﴿2﴾لا ٱلَّذِىٓ أَنقَضَ ظَهْرَكَ﴿3﴾لا وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ﴿4﴾ط فَإِنَّ مَعَ ٱلْعُسْرِ يُسْرًا﴿5﴾لا إِنَّ مَعَ ٱلْعُسْرِ يُسْرًا﴿6﴾ط فَإِذَا فَرَغْتَ فَٱنصَبْ﴿7﴾لا وَإِلَىٰ رَبِّكَ فَٱرْغَب﴿8﴾ع1

سورۃالشرح

ساتھ نام اللہ ہی کے جو نہایت مہربان سب سے زیادہ رحم کرنے والا ہے۔

(اے نبیؐ) کیا ہم نے تمہارا سینہ کھول نہیں دیا؟۔ اور وہ بوجھ بھی تم پر سے اتار دیا۔ جو تمہاری کمر توڑ رہا تھا۔ اور تمہارا ذکر بھی بلند کر دیا۔ پس یقینی طور پر ہر مشکل کے ساتھ آسانی ہے۔ بلاشبہ ہر مشکل کے ساتھ آسانی بھی ہے۔ پس جب تم (روزمرّہ امور سے) فارغ ہو جاؤ تو (ذکر و عبادت میں) ریاضت کیا کرو۔ اور اپنے رب کی طرف ہی پس راغب رہا کرو۔

سورۃالاِنۡشِرَاح حاشیہ نمبر ا: پہلے ہی فقرے کو اس سورت کا نام قرار دیا گیا ہے۔

زمانۂ نزول۔اس کا مضمون سورۂ ضحیٰ سے اس قدر ملتا جلتا ہے کہ یہ دونوں سورتیں قریب قریب ایک ہی زمانے

اور ایک جیسے حالات میں نازل شدہ معلوم ہوتی ہیں۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ یہ مکۂ معظّمہ میں والضحیٰ کے بعد نازل ہوئی۔

موضوع اور مضمون۔اس کا مقصد و مدعا بھی رسول اللہ ﷺ کو تسلی دینا ہے۔ نبوت سے پہلے حضور ﷺ کو کبھی اُن حالات سے سابقہ پیش نہ آیا تھا جن کا سامنا نبوت کے بعد دعوتِ اسلامی کا آغاز کرتے ہی یکایک آپ کو کرنا پڑا۔ یہ خود آپ کی زندگی میں ایک انقلابِ عظیم تھا جس کا کوئی اندازہ آپ کو قبلِ نبوت کی زندگی میں نہ تھا۔اسلام کی تبلیغ آپ نے کیا شروع کی کہ دیکھتے دیکھتے وہی معاشرہ آپ کا دشمن ہو گیا جس میں آپ پہلے بڑی عزت کی نگاہ سے دیکھے جاتے تھے۔ وہی رشتہ دار۔ دوست۔ اہل قبیلہ اور اہل محلّہ آپ کو گالیاں دینے لگے جو پہلے آپ کو ہاتھوں ہاتھ لیتے تھے۔مکہ میں کوئی آپ کی بات سننے کا روادار نہ تھا۔ راہ چلتے آپ پر آوازے کسے جانے لگے۔ قدم قدم پر آپ کے سامنے مشکلات ہی مشکلات تھیں۔ اگرچہ رفتہ رفتہ آپ کو اِن حالات۔ بلکہ اِن سے بدرجہا زیادہ سخت حالات کا مقابلہ کرنے کی عادت پڑ گئی۔ لیکن ابتدائی زمانہ آپ کے لیے نہایت دل شکن تھا۔اسی بنا پر آپ کو تسلی دینے کے لیے پہلے سورۂ ضحیٰ نازل کی گئی اور پھر اِس سورت کا نزول ہوا۔

اس میں اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلے آپ کو بتایا ہے کہ ہم نے آپ کو تین بہت بڑی نعمتیں عطا کی ہیں جن کی موجودگی میں کوئی وجہ نہیں کہ آپ دل شکستہ ہوں۔ایک شرح صدر کی نعمت۔ دوسری یہ نعمت کہ آپ کے

اوپر سے ہم نے وہ بھاری بوجھ اتار دیا جو نبوت سے پہلے آپ کی کمر توڑے ڈال رہا تھا۔ تیسری رفعِ ذکر کی نعمت جو آپ سے بڑھ کر تو درکنار آپ کے برابر بھی کبھی کسی بندے کو نہیں دی گئی۔

اس کے بعد رب کائنات اپنے بندے اور رسول ﷺ کو یہ اطمینان دلاتا ہے کہ مشکلات کا یہ دور۔ جس سے آپ کو سابقہ پیش آ رہا ہے۔ کوئی بہت لمبا دور نہیں ہے بلکہ اس تنگی کے ساتھ ہی ساتھ فراخی کا دور بھی لگا چلا آ رہا ہے۔ یہ وہی بات ہے جو سورۂ ضحیٰ میں اس طرح فرمائی گئی تھی کہ آپ کے لیے ہر بعد کا دور پہلے دور سے بہتر ہوگا اور عنقریب آپ کا رب آپ کو وہ کچھ دے گا جس سے آپ کا دل خوش ہو جائے گا۔

آخر میں حضور ﷺ کو ہدایت فرمائی گئی ہے کہ ابتدائی دور کی اِن سختیوں کا مقابلہ کرنے کی طاقت آپ کے اندر ایک ہی چیز سے پیدا ہو گی اور وہ یہ ہے کہ جب آپ مشاغل سے فارغ ہوں تو عبادت کی مشقت و ریاضت میں لگ جائیں اور ہر چیز سے بے نیاز ہو کر صرف اپنے رب سے لو لگائیں۔ یہ وہی ہدایت ہے جو حضور ﷺ کو سورۂ مزمل میں بھی دی گئی ہے۔

(سورہ الشرح تفہیم القران۔ مولانا مودودیؒ)

سورۃ الشرح اور پھر بعد کا مضمون یہ ظاہر کرتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ اس زمانے میں ان شدید مشکلات پر سخت پریشان تھے جو دعوت اسلامی کا کام شروع کرنے کے بعد ابتدائی دور میں آپ کو پیش آ رہی تھیں۔ ان حالات میں اللہ تعالی نے آپ کو مخاطب کرکے تسلی دیتے ہوئے فرمایا اے نبی۔ کیا ہم نے یہ اور یہ عنایات تم پر نہیں کی ہیں؟ پھر ان ابتدائی مشکلات پر تم پریشان کیوں ہوتے ہو؟ سینہ

کھولنے کا لفظ قرآن مجید میں جن مواقع پر آیا ہے ان پر نگاہ ڈالنے سے معلوم ہوتا ہے کہ اس کے دو معنی ہیں

سورۃ انعام آیت ۱۲۵ میں فرمایا

فَمَن يُرِدِ ٱللَّهُ أَن يَهْدِيَهُۥ يَشْرَحْ صَدْرَهُۥ لِلْإِسْلَٰمِ ۖ وَمَن يُرِدْ أَن يُضِلَّهُۥ يَجْعَلْ صَدْرَهُۥ ضَيِّقًا حَرَجًا كَأَنَّمَا يَصَّعَّدُ فِى ٱلسَّمَآءِ ۚ كَذَٰلِكَ يَجْعَلُ ٱللَّهُ ٱلرِّجْسَ عَلَى ٱلَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ ﴿125﴾

سورۃ الأنعام آیت 125

پس جب اللہ کسی کو ہدایت دینے کا ارادہ کرتا ہے تو اس کا سینہ اسلام کے لئے کھول دیتا ہے۔ اور جس کے متعلق چاہتا ہے کہ گمراہی میں پڑا رہے تو اس کا سینہ بے حد تنگ ہونے دیتا ہے گویا کہ وہ آسمان پر چڑھ رہا ہو۔ اسی طرح اللہ ان لوگوں پر جو ایمان نہیں لاتے (باطل کی) گندگی ڈال دیتا ہے۔

اور سورہ زمر آیت ۲۲ میں فرمایا۔

أَفَمَن شَرَحَ ٱللَّهُ صَدْرَهُۥ لِلْإِسْلَٰمِ فَهُوَ عَلَىٰ نُورٍ مِّن رَّبِّهِۦ ۚ فَوَيْلٌ لِّلْقَٰسِيَةِ قُلُوبُهُم مِّن ذِكْرِ ٱللَّهِ ۚ أُو۟لَٰٓئِكَ فِى ضَلَٰلٍ مُّبِينٍ ﴿22﴾

سورۃالزمر آیت 22

کیاوہ شخص جس کا سینہ اللہ نے اسلام کے لئے کھول دیا ہو اور وہ اپنے رب کی طرف سے نور ہدایت پر ہو۔(تو کیاوہ سخت دل کافر کی طرح ہو سکتا ہے) پس افسوس ہے ان لوگوں پر جن کے دل اللہ کے ذکر (سے نرم نہیں ہو پاتے بلکہ مزید) سخت ہو جاتے ہیں۔یہی لوگ کھلی ہوئی گمراہی میں ہیں۔

ان دونوں مقامات پر شرح صدر سے مراد ہر قسم کے ذہنی خلجان اور تردد سے پاک ہو کر اس بات پر پوری طرح مطمئن ہو جانا ہے کہ اسلام کا راستہ ہی برحق ہے اور وہی عقائد۔وہی اصول اخلاق و تہذیب و تمدن۔اور وہی احکام و ہدایات بالکل صحیح ہیں جو اسلام نے انسان کو دیے ہیں۔

سورہ شعراء آیت ۱۲ اور ۱۳ میں ذکر آیا ہے کہ حضرت موسی کو جب اللہ تعالی نبوت کے منصب عظیم پر مامور کرکے فرعون اور اس کی عظیم سلطنت سے جا ٹکرانے کا حکم دے رہا تھا تو انہوں نے عرض کیا

قَالَ رَبِّ إِنِّيٓ أَخَافُ أَن يُكَذِّبُونِ ﴿12﴾ وَيَضِيقُ صَدْرِي وَلَا يَنطَلِقُ لِسَانِي فَأَرْسِلْ إِلَىٰ هَٰرُونَ ﴿13﴾

سورۃالشعراء آیت 12

(موسیٰؑ نے) کہا کہ اے میرے رب!۔میں البتہ ڈرتا ہوں کہ یہ مجھے جھوٹا سمجھ لیں۔ اور میرا سینہ تنگ ہوتا ہے اور میری زبان صحیح بول نہیں سکتی پس ہارونؑ کو وحی بھیج کہ میرے ساتھ چلے۔

اور سورہ طہٰ آیات ۲۵ اور ۲۶ میں بیان کیا گیا ہے کہ اسی موقع پر حضرت موسیٰ نے اللہ تعالیٰ سے دعا مانگی کہ

قَالَ رَبِّ ٱشْرَحْ لِى صَدْرِى ﴿25﴾ وَيَسِّرْ لِىٓ أَمْرِى ﴿26﴾

سورۃ طہٰ آیت 25

موسیٰؑ نے کہا کہ اے میرے رب!۔ میرے لئے میرا سینہ کھول دے۔ اور میرے لئے میرا کام آسان کردے۔

یہاں سینے کی تنگی سے مراد یہ ہے کہ نبوت جیسے کار عظیم کا بار سنبھالنے اور تن تنہا کفر کی ایک جابر و قاہر طاقت سے ٹکر لینے کی آدمی کو ہمت نہ پڑ رہی ہو۔ اور شرح صدر سے مراد یہ ہے کہ آدمی کا حوصلہ بلند ہو جائے۔ کسی بڑی سے بڑی مہم پر جانے اور کسی سخت سے سخت کام کو انجام دینے میں بھی اسے تامل نہ ہو۔ اور نبوت کی عظیم ذمہ داریاں سنبھالنے کی اس میں ہمت پیدا ہو جائے۔ غور کیا جائے تو محسوس ہوتا ہے کہ اس آیت میں رسول اللہ ﷺ کا سینہ کھول دینے سے یہ دونوں معنی مراد ہیں۔ پہلے معنی کے لحاظ سے اس کا مطلب یہ ہے کہ نبوت سے پہلے رسول اللہ ﷺ مشرکین عرب۔ نصاریٰ۔ یہود۔ مجوس۔ سب کے مذہبت کو غلط سمجھتے تھے۔ اور اس حنیفیت پر بھی مطمئن نہ تھے جو

عرب کے بعض قائلین توحید میں پائی جاتی تھی۔ کیونکہ یہ ایک مبہم عقیدہ تھا جس میں راہ راست کی کوئی تفصیل نہ ملتی تھی

(اس کی تشریح ہم تفہیم القرآن۔ جلد چہارم۔ السجدہ۔ حاشیہ 5 کر چکے ہیں)۔

لیکن آپ کو چونکہ خود یہ معلوم نہ تھا کہ راہ راست کیا ہے۔ اس لیے آپ سخت ذہنی خلجان میں مبتلا تھے۔ نبوت عطا کر کے اللہ تعالی نے آپ کو اس خلجان سے دور کر دیا اور وہ راہ راست کھول کر آپ کے سامنے رکھ دی جس سے آپ کو کامل اطمینان قلب حاصل ہو گیا۔ دوسرے معنی کے لحاظ سے اس کا مطلب یہ ہے کہ نبوت عطا کرنے کے ساتھ اللہ تعالی نے آپ کو وہ حوصلہ۔ وہ ہمت۔ وہ اولوالعزمی اور وہ وسعت قلب عطا فرما دی جو اس منصب عظیم کی ذمہ داریاں سنبھالنے کے لیے درکار تھی۔ آپ اس وسیع علم کے حامل ہو گئے جو آپ کے سوا کسی انسان کے ذہن میں سما نہ سکتا تھا۔ آپ کو وہ حکمت نصیب ہو گئی جو بڑے سے بڑے بگاڑ کو دور کرنے اور سنوار دینے کی اہلیت رکھتی تھی۔ آپ اس قابل ہو گئے کہ جاہلیت میں مستغرق اور جہالت کے اعتبار سے انتہائی اکھڑ معاشرے میں کسی سرو سامان اور ظاہراً کسی پشت پناہ طاقت کی مدد کے بغیر اسلام کے علمبردار بن کر کھڑے ہو جائیں۔ مخالفت اور دشمنی کے کسی بڑے سے بڑے طوفان کا مقابلہ کرنے سے نہ ہچکچائیں۔ اس راہ میں جو تکلیفیں اور مصیبتیں بھی پیش آئیں ان کو صبر کے ساتھ برداشت کر لیں۔ اور کوئی طاقت آپ کو اپنے موقف سے نہ ہٹا سکے۔ یہ شرح صدر کی بیش بہا دولت جب اللہ نے آپ کو عطا کر دی ہے تو آپ ان مشکلات پر دل گرفتہ کیوں ہوتے ہیں جو آغاز کار کے اس مرحلے میں پیش آ رہی ہیں۔

بعض مفسرین نے شرح صدر کو شق صدر کے معنی میں لیا ہے اور اس آیت کو اس معجزہ شق صدر کا ثبوت قرار دیا ہے جو احادیث کی روایات میں بیان ہوا ہے۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ اس معجزے کے ثبوت کا مدار احادیث کی روایات ہی پر ہے قرآن سے اس کو ثابت کرنے کی کوشش صحیح نہیں ہے۔ عربی زبان کے لحاظ سے شرح صدر کو کسی طرح بھی شق صدر کے معنی میں نہیں لیا جا سکتا۔

علامہ آلوسی روح المعانی میں فرماتے ہیں کہ حمل الشرح فی الایۃ علی شق الصدر ضعیف عند المحققین محققین کے نزدیک اس آیت میں شرح کو شقِ صدر پر محمول کرنا ایک کمزور بات ہے۔

سورۃ الاِنشِرَاح حاشیہ نمبر ۲: مفسرین میں سے بعض نے اس کا مطلب یہ لیا ہے کہ نبوت سے پہلے ایام جاہلیت میں نبی ﷺ سے کچھ قصور ایسے ہو گئے تھے جن کی فکر آپ کو سخت گراں گزر رہی تھی اور یہ آیت نازل کر کے اللہ تعالی نے آپ کو مطمئن کر دیا کہ آپ کے وہ قصور ہم نے معاف کر دیے۔ لیکن ہمارے نزدیک یہ معنی لینا سخت غلطی ہے۔ اول تو لفظ وزر کے معنی لازماً گناہ ہی کے نہیں ہیں بلکہ یہ لفظ بھاری بوجھ کے لیے بھی بولا جاتا ہے۔ اس لیے کوئی وجہ نہیں کہ اس کو خواہ مخواہ برے معنی میں لیا جائے۔ دوسرے حضور کی نبوت سے پہلے کی زندگی بھی اس قدر پاکیزہ تھی کہ قرآن میں مخالفین کے سامنے اس کو ایک چیلنج کے طور پر پیش کیا گیا تھا چنانچہ نبی ﷺ سے کفار کو مخاطب کر کے یہ کہوایا گیا کہ

قُل لَّوۡ شَآءَ ٱللَّهُ مَا تَلَوۡتُهُۥ عَلَيۡكُمۡ وَلَآ أَدۡرَىٰكُم بِهِۦۖ فَقَدۡ لَبِثۡتُ فِيكُمۡ عُمُرٗا مِّن قَبۡلِهِۦٓۚ أَفَلَا تَعۡقِلُونَ ﴿16﴾ فَمَنۡ أَظۡلَمُ مِمَّنِ ٱفۡتَرَىٰ عَلَى ٱللَّهِ كَذِبًا أَوۡ كَذَّبَ بِـَٔايَٰتِهِۦٓۚ إِنَّهُۥ لَا يُفۡلِحُ ٱلۡمُجۡرِمُونَ ﴿17﴾

سورۃ یونس آیت 16

کہہ دو کہ اگر اللہ چاہتا تو اس بارے تم کو پڑھ کر نہ سناتا اور نہ ہی تمہیں اس سے خبردار کرتا۔ آخر اس سے پہلے بھی میں تمہارے درمیان ایک عمر گزار چکا ہوں۔ کیا پھر تم عقل سے کام نہیں لیتے؟۔ پھر اس سے بڑا ظالم کون ہوگا جو اللہ پر جھوٹ بہتان گھڑ لے یا اس کی آیتوں کو جھٹلا دے۔ بیشک مجرم لوگ کبھی فلاح نہیں پایا کرتے۔

اور حضور اس کردار کے انسان بھی نہ تھے کہ لوگوں سے چھپ کر آپ نے کوئی گناہ کیا ہو۔ معاذ اللہ اگر ایسا ہوتا تو اللہ تعالی تو اس سے ناواقف نہ ہو سکتا تھا کہ جو شخص کوئی چھپا ہوا داغ اپنے دامن پر لیے ہوئے ہوتا اس سے خلق اللہ کے سامنے برملا وہ بات کہلواتا جو سورہ یونس کی مذکورہ بالا آیت میں اس نے کہلوائی ہے۔ پس در حقیقت اس آیت میں وزر کے صحیح معنی بھاری بوجھ کے ہیں اور اس سے مراد رنج و غم اور فکر و پریشانی کا وہ بوجھ ہے جو اپنی قوم کی جہالت و جاہلیت کو دیکھ دیکھ کر آپ کی حساس طبیعت پر پڑ رہا تھا آپ کے سامنے بت پوجے جا رہے تھے۔ شرک اور مشرکانہ اوہام و رسوم کا بازار گرم

تھا۔اخلاق کی گندگی اور بے حیائی ہر طرف پھیلی ہوئی تھی۔ معاشرت میں ظلم اور معاملات میں فساد عام تھا۔زور داروں کی زیادتیوں سے بے زور پس رہے تھے۔لڑکیاں زندہ دفن کی جارہی تھیں۔ قبیلوں پر قبیلے چھاپے مار رہے تھے اور بعض اوقات سو سو برس تک انتقامی لڑائیوں کا سلسلہ چلتا رہتا تھا ۔ کسی کی جان۔مال اور آبرو محفوظ نہ تھی جب تک کہ اس کی پشت پر کوئی مضبوط جتھا نہ ہو۔یہ حالت دیکھ کر آپ کڑھتے تھے مگر اس بگاڑ کو دور کرنے کی کوئی صورت آپ کو نظر نہ آتی تھی۔یہی فکر آپ کی کمر توڑے ڈال رہی تھی جس کا بارِ گراں اللہ تعالی نے ہدایت کا راستہ دکھا کر آپ کے اوپر سے اتار دیا اور نبوت کے منصب پر سرفراز ہوتے ہی آپ کو معلوم ہو گیا کہ توحید اور آخرت اور رسالت پر ایمان ہی وہ شاہ کلید ہے جس سے انسانی زندگی کے ہر بگاڑ کا قفل کھولا جاسکتا ہے اور زندگی کے ہر پہلو میں اصلاح کا راستہ صاف کیا جاسکتا ہے۔اللہ تعالی کی اس رہنمائی نے آپ کے ذہن کا سارا بوجھ ہلکا کر دیا اور آپ پوری طرح مطمئن ہو گئے کہ اس ذریعہ سے آپ نہ صرف عرب بلکہ پوری نوع انسانی کو ان خرابیوں سے نکال سکتے ہیں جن میں اس وقت عرب سے باہر کی بھی ساری دنیا مبتلا تھی۔

سورۃ اِلَمْ نَشْرَح حاشیہ نمبر ۳: یہ بات اس زمانہ میں فرمائی گئی تھی جب کوئی شخص یہ سوچ بھی نہ سکتا تھا کہ جس فرد فرید کے ساتھ گنتی کے چند آدمی ہیں اور وہ بھی صرف شہر مکہ تک محدود ہیں اس کا آوازہ دنیا بھر میں کیسے بلند ہوگا اور کیسی ناموری اس کو حاصل ہو گی۔ لیکن اللہ تعالی نے ان حالات میں رسول اللہ ﷺ کو یہ خوشخبری سنائی اور پھر عجیب طریقہ سے اس کو پورا کیا۔سب سے پہلے آپ کے

رفع ذکر کا کام اس نے خود آپ کے دشمنوں سے لیا۔ کفار مکہ نے آپ کو زک دینے کے لیے جو طریقے اختیار کیے ان میں سے ایک یہ تھا کہ حج کے موقع پر جب تمام عرب سے لوگ کھچ کھچ کر ان کے شہر میں آتے تھے۔ اس زمانہ میں کفار کے وفود حاجیوں کے ایک ایک ڈیرے پر جاتے اور لوگوں کو خبردار کرتے کہ یہاں ایک خطرناک شخص محمد (ﷺ) نامی ہے جو لوگوں پر ایسا جادو کرتا ہے کہ باپ بیٹے ۔ بھائی بھائی اور شوہر اور بیوی میں جدائی پڑ جاتی ہے۔ اس لیے ذرا اس سے بچ کر رہنا۔ یہی باتیں وہ ان سب لوگوں سے بھی کہتے تھے جو حج کے سوا دوسرے دنوں میں زیادرت۔ یا کسی کاروبار کے سلسلے میں مکہ آتے تھے۔ اس طرح اگرچہ وہ حضور کو بدنام کر رہے تھے۔ لیکن اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ عرب کے گوشے گوشے میں آپ کا نام پہنچ گیا اور مکہ کے گوشہ گمنامی سے نکال کر خود دشمنوں نے آپ کو تمام ملک کے قبائل سے متعارف کرا دیا۔ اس کے بعد یہ بالکل فطری امر تھا کہ لوگ یہ معلوم کریں کہ وہ شخص ہے کون؟ کیا کہتا ہے؟ کیسا آدمی ہے؟ اس کے جادو سے متاثر ہونے والے کون لوگ ہیں اور ان پر اس کے جادو کا آخر کیا اثر پڑا ہے؟ کفار مکہ کا پروپیگنڈا جتنا جتنا بڑھتا چلا گیا لوگوں میں یہ جستجو بڑھتی چلی گئی۔ پھر جب اس جستجو کے نتیجے میں لوگوں کو آپ کے اخلاق اور آپ کی سیرت و کردار کا حال معلوم ہوا۔ جب لوگوں نے قرآن سنا اور انہیں پتہ چلا کہ وہ تعلیمات کیا ہیں جو آپ پیش فرما رہے ہیں۔ اور جب دیکھنے والوں نے دیکھا کہ جس چیز کو جادو کہا جا رہا ہے اس سے متاثر ہونے والوں کی زندگیاں عرب کے عام لوگوں کی زندگیوں سے کس قدر مختلف ہو گئی ہیں۔ تو وہی بدنامی نیک نامی سے بدلتی شروع ہو گئی۔ حتی کہ ہجرت کا زمانہ آنے تک نوبت یہ پہنچ گئی کہ دور و نزدیک کے عرب قبائل میں شاید ہی

کوئی قبلیہ ایسا رہ گیا ہو جس میں کسی نہ کسی شخص یا کنبے نے اسلام قبول نہ کر لیا ہو۔ اور جس میں کچھ نہ کچھ لوگ رسول اللہ ﷺ سے اور آپ کی دعوت سے ہمدردی و دلچسپی رکھنے والے پیدا نہ ہو گئے ہوں۔ یہ حضور کے رفع ذکر کا پہلا مرحلہ تھا۔ اس کے بعد ہجرت سے دوسرے مرحلے کا آغاز ہوا جس میں ایک طرف منافقین یہود اور تمام عرب کے اکابر مشرکین رسول اللہ ﷺ کو بدنام کرنے میں سرگرم تھے۔ اور دوسری طرف مدینہ طیبہ کی اسلامی ریاست اللہ پرستی و اللہ ترسی۔ زہد و تقوی۔ طہارت اخلاق۔ حسن معاشرت۔ عدل و انصاف۔ انسانی مساوات۔ مالداروں کی فیاضی۔ غریبوں کی خبر گیری۔ عہد و پیمان کی پاسداری اور معاملات میں راستبازی کا وہ عملی نمونہ پیش کر رہی تھی جو لوگوں کے دلوں کو مسخر کرتا چلا جا رہا تھا۔ دشمنوں نے جنگ کے ذریعہ سے حضور کے اس بڑھتے ہوئے اثر کو مٹانے کی کوشش کی مگر آپ کی قیادت میں اہل ایمان کی جو جماعت تیار ہوئی تھی اس نے اپنے نظم و ضبط۔ اپنی شجاعت۔ اپنی موت سے بے خوفی۔ اور حالت جنگ تک میں اخلاقی حدود کی پابندی سے اپنی برتری اس طرح ثابت کر دی کہ سارے عرب نے ان کا لوہا مان لیا۔ 10 سال کے اندر حضور کا رفع ذکر اس طرح ہوا کہ وہی ملک جس میں آپ کو بدنام کرنے کے لیے مخالفین نے اپنا سارا زور لگایا تھا اس کا گوشہ گوشہ اشھد ان محمداً رسول اللہ کی صدا سے گونج اٹھا۔ پھر تیسرے مرحلے کا افتتاح خلافت راشدہ کے دور سے ہوا جب آپ کا نام مبارک تمام روئے زمین میں بلند ہونا شروع ہو گیا۔ یہ سلسلہ آج تک بڑھتا جا رہا ہے اور انشاء اللہ قیامت تک بڑھتا چلا جائے گا۔ دنیا میں کوئی جگہ ایسی نہیں ہے جہاں مسلمانوں کی کوئی بستی موجود اور دن میں پانچ مرتبہ اذان میں بآواز بلند محمد (ﷺ)

https://quranexcel.com

کی رسالت کا اعلان نہ ہو رہا ہو۔ نمازوں میں حضور پر درود نہ بھیجا جا رہا ہو۔ جمعہ کے خطبوں میں آپ کا ذکر خیر نہ کیا جا رہا ہو۔ اور سال کے بارہ مہینوں میں سے کوئی دن اور دن کے 24 گھنٹوں میں سے کوئی وقت ایسا نہیں ہے جب روئے زمین میں کسی نہ کسی جگہ حضور کا ذکر مبارک نہ ہو رہا ہو۔ قرآن کی صداقت کا ایک کھلا ہوا ثبوت ہے کہ جس وقت نبوت کے ابتدائی دور میں اللہ تعالی نے فرمایا کہ و رفعنا لک ذکرک اس وقت کوئی شخص بھی یہ اندازہ نہ کر سکتا تھا کہ یہ رفع ذکر اس شان سے اور اتنے بڑے پیمانے پر ہو گا۔ حدیث میں حضرت ابو سعید خدری کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ جبریل میرے پاس آئے اور مجھ سے کہا کہ میرا رب اور آپ کا رب پوچھتا ہے کہ میں نے کس طرح تمہارا رفع ذکر کیا؟ میں نے عرض کیا اللہ ہی بہتر جانتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ اللہ تعالی کا ارشاد ہے کہ جب میرا ذکر کیا جائے گا تو میرے ساتھ تمہارا بھی ذکر کیا جائے گا۔ (ابن جریر۔ ابن ابی حاتم۔ مسند ابو یعلی۔ ابن المنذر۔ ابن حبان۔ ابن مردویہ۔ ابو نعیم۔ بعد کی پوری تاریخ شہادت دے رہی ہے کہ یہ بات حرف بحرف پوری ہوئی۔

سورۃ الاِنشِرَاح حاشیہ نمبر ۴: اس بات کو دو مرتبہ دہرایا گیا ہے تاکہ حضور کو پوری طرح تسلی دے دی جائے کہ جن سخت حالات سے آپ اس وقت گزر رہے ہیں یہ زیادہ دیر رہنے والے نہیں ہیں بلکہ ان کے بعد قریب ہی میں اچھے حالات آنے والے ہیں۔ بظاہر یہ بات متناقض معلوم ہوتا ہے کہ تنگی کے ساتھ فراخی ہو۔ کیونکہ یہ دونوں چیزیں بیک وقت جمع نہیں ہوتیں۔ لیکن تنگی کے بعد فراخی کہنے کے

https://quranexcel.com

بجائے تنگی کے ساتھ فراخی کے الفاظ اس معنی میں استعمال کیے گئے ہیں کہ فراخی کا دور اس قدر قریب ہے کہ گویا وہ اس کے ساتھ ہی چلا آ رہا ہے۔

سورۃ الاِنشِرَاح حاشیہ نمبر ۵: فارغ ہونے سے مراد اپنے مشاغل سے فارغ ہونا ہے۔ خواہ وہ دعوت و تبلیغ کے مشاغل ہوں یا اسلام قبول کرنے والوں کی تعلیم و تربیت کے مشاغل۔ یا اپنے گھر بار اور دنیوی کاموں کے مشاغل۔ حکم کا منشا یہ ہے کہ جب کوئی اور مشغولیت نہ رہے تو اپنا فارغ وقت عبادت کی ریاضت و مشقت میں صرف کرو اور ہر طرف سے توجہ ہٹا کر صرف اپنے رب کی طرف متوجہ ہو جاؤ۔

کچھ معراج النبی ﷺ کے بارے:

واقعہ معراج کس مہینے۔ کس سال اور کس دن رونما ہوا۔ اس کے تعیین میں علمائے سیرت کی تحقیق مختلف ہے۔ معتمد قول یہ ہے کہ رجب کے مہینے کی ۲۷ تاریخ میں یہ واقعہ پیش آیا ہے۔ جب نبی کریم ﷺ مکہ میں تھے۔ سال کے تعین میں بھی اختلاف ہے۔ کسی روایت میں ۵ نبوی ہے۔ کسی میں ۱۰۔ کسی میں ۱۱۔ اور کسی میں ۱۲ نبوی لکھا ہے۔ البتہ یقینی بات یہ ہے کہ جب پانچ نمازیں فرض ہوئیں اس سے عین قبل ہی نبی ﷺ کو معراج کا شرف حاصل ہوا۔ اور ان کی فرضیت کے بارے دس یا گیارہ نبوی کا ذکر ملتا ہے۔ واقعہ معراج سے پہلے صرف دو نمازیں پڑھی جاتی تھیں۔ ایک

سورج نکلنے سے پہلے یعنی فجر اور دوسری سورج غروب ہونے سے پہلے یعنی عصر کے وقت پڑھی جاتی تھی۔

اسراء کے معنی رات کو لے جانے کے ہیں۔اس کا تذکرہ سورۂ بنی اسرائیل کی پہلی آیت میں کیا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے اذن سے جبرائیلؑ نبی ﷺ کو مسجد حرام (مکہ مکرمہ) سے مسجد اقصیٰ تک لے گئے۔ وہاں پر سارے نبیوں نے آپ ﷺ کی امامت میں نماز پڑھی۔ پھر وہاں سے آسمانوں کی طرف سفر کا آغاز ہوا۔ جس کو معراج کا نام دیا گیا۔ معراج عروج سے نکلا ہے جس کے معنی چڑھنے کے ہیں۔اس مقدس واقعہ کو اسراء اور معراج دونوں ناموں سے یاد کیا جاتا ہے۔

قرآنِ کریم میں اس واقعہ کا ذکر سورۂ بنی اسرائیل یا سورۃ الاسراء اور سورۂ النجم میں ہے۔ جس کی تفصیل آگے آئے گی۔

یہ واقعہ قرآن کریم اور احادیث متواترہ سے ثابت ہے۔ مختلف طرح کے دلائل سے یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ نبی اکرم ﷺ کا معراج جسمانی نہیں بلکہ روحانی تھا۔ کچھ احادیث سے یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ اسراء اور معراج دو الگ الگ واقعات تھے۔ معراج یعنی آسمان پر جانے کا واقعہ پانچ نبوی میں ہوا جب آپ خانہ کعبہ یعنی مسجدِ حرام میں سو رہے تھے۔ جبکہ اسراء یعنی بیت المقدس جانے کا واقعہ نبوت کے گیارھویں سال میں ہوا جب آپ اپنی چچازاد بہن امّ ہانیؓ کے گھر سو رہے تھے۔ دونوں واقعات میں

سونے کی حالت کا مشترک ہونا یہ بتاتا ہے کہ یہ واقعات جسمانی نہیں بلکہ روحانی تھے۔ واللہ اعلم! اس بارے تفصیل کی یہاں گنجائش نہیں۔

البتہ علماء کی اکثریت اس بات کی قائل ہے کہ اسراء و معراج کا تمام سفر صرف روحانی نہیں بلکہ جسمانی تھا۔ دوسرے الفاظ میں نبی اکرم ﷺ کا یہ سفر کوئی خواب نہیں تھا بلکہ ایک جسمانی سفر تھا۔ اور سارا کچھ نبی ﷺ کا عینی مشاہدہ اور معجزہ تھا کہ مختلف مراحل سے گزر کر اتنا بڑا سفر اللہ تعالیٰ نے اپنی قدرت سے صرف رات کے ایک حصہ میں مکمل کرا دیا۔ اللہ تعالیٰ جو اس پوری کائنات کا پیدا کرنے والا ہے۔ اس کے لئے کوئی بھی کام مشکل نہیں ہے۔ کیونکہ وہ تو قادر مطلق ہے۔ جو چاہتا ہے کر گزرتا ہے۔ اس کا تو ارادہ ہی کافی ہوتا ہے اور کام ہو جاتا ہے۔ معراج کا واقعہ پوری تاریخ میں ایک ایسا عظیم۔ مبارک اور بے نظیر معجزہ ہے جس کی مثال پیش کرنے سے ہر کوئی قاصر ہے۔ خالق کائنات نے نبی ﷺ کو وہ شرف عظیم عطا فرمایا جو اللہ کی ساری مخلوقات میں سے کسی کو نہ کبھی حاصل ہوا ہے اور نہ ہو گا۔

اس کے بارے عام طور پر لوگ ظن سے کام لیتے ہوئے گمان کرتے نظر آتے ہیں کہ اللہ نے جب بلایا تو اس کا مقصد محض ملاقات ہی تھا۔ تو پھر پردے کے پیچھے سے بات کرنا کیا معنی رکھتا ہے۔ اس پر مزید کہتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے معراج والی رات لازمی اللہ رب العزت کو دیکھا ہے۔ اور بلا کسی حجاب اللہ کے ساتھ ڈاریکٹ اللہ سے بات ہوئی ہے۔ آیئے اسے قرآن و حدیث کی روشنی میں دیکھتے ہیں۔ ان

پر غور کرنے سے کافی حد تک بات کی وضاحت ہو جاتی ہے۔اور ہمارا عقیدہ بھی اسی کے مطابق ہونا چاہیئے۔

پہلی بات تو یہ کہ انسان کو بہت ہی کم علم دیا گیا ہے۔اور جس کے بارے اللہ کا فرمان ہے۔

قُلْ كُلٌّ يَعْمَلُ عَلَىٰ شَاكِلَتِهِۦ ۖ فَرَبُّكُمْ أَعْلَمُ بِمَنْ هُوَ أَهْدَىٰ سَبِيلًا ﴿84﴾ ع9

وَيَسْـَٔلُونَكَ عَنِ ٱلرُّوحِ ۖ قُلِ ٱلرُّوحُ مِنْ أَمْرِ رَبِّى وَمَآ أُوتِيتُم مِّنَ ٱلْعِلْمِ إِلَّا قَلِيلًا ﴿85﴾

سورۃ الاسراء آیت ۸۴۔۸۵

کہہ دو کہ ہر شخص اپنے اپنے طریقے پر کام کرتا ہے پس تمہارا رب ہی اچھی طرح واقف ہے کہ کون سب سے زیادہ سیدھے رستے پر ہے!۔ اور تم سے روح کے بارے میں پوچھتے ہیں کہہ دو کہ روح تو میرے رب کا امر (اور شانِ ربانی) ہے اور (درحقیقت) تم لوگوں کو بہت ہی کم علم دیا گیا ہے۔

اسی لیے صرف وہاں تک ہی رہنا مناسب ہے جتنا قرآن و معتبر احادیث میں مذکور ہے۔اپنے طور پر کسی طرح کے گمان سے بچنا چاہیئے۔اور خصوصاً جب اللہ جل شانہ کی بات ہو تو نہایت پھونک پھونک کے قدم رکھنا چاہیئے۔اور حد درجہ احتیاط کرنا چاہیئے۔کہ مبادا کہیں اللہ کی شان میں کوئی جھوٹ گھڑنے والے نہ ہو جائیں۔یا کوئی ایسی بات نہ کہہ دیں جو اللہ کی ناراضگی کا باعث بن جائے۔

وَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنِ ٱفْتَرَىٰ عَلَى ٱللَّهِ ٱلْكَذِبَ وَهُوَ يُدْعَىٰٓ إِلَى ٱلْإِسْلَٰمِ ۚ وَٱللَّهُ لَا يَهْدِى ٱلْقَوْمَ ٱلظَّٰلِمِينَ ﴿7﴾

سورۃالصّف آیت 7

اور اس سے بڑا ظالم کون ہوگا؟۔جسے اسلام کی طرف بلایا جارہا ہو اور وہ اللہ پر جھوٹے بہتان گھڑلے اور اللہ بھی ایسے ظالم لوگوں کو ہدایت یاب نہیں ہونے دیتا۔

دوسرے یہ کہ جس طرح سائنس میں مفروضوں کی کوئی حیثیت نہیں اسی طرح اسلام میں بھی ظن و گمان کی کوئی اہمیت نہیں۔یہ حقائق پر مبنی دین ہے۔اس میں ظن و گمان سے منع کیا گیا ہے۔بلکہ یہاں تک کہہ دیا گیا ہے کہ بعض گمان تو گناہ ہیں۔اس لیے ان سے بچنا بہت ضروری ہے۔

يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ ٱجْتَنِبُوا۟ كَثِيرًا مِّنَ ٱلظَّنِّ إِنَّ بَعْضَ ٱلظَّنِّ إِثْمٌ ۖ وَلَا تَجَسَّسُوا۟ وَلَا يَغْتَب بَّعْضُكُم بَعْضًا ۚ أَيُحِبُّ أَحَدُكُمْ أَن يَأْكُلَ لَحْمَ أَخِيهِ مَيْتًا فَكَرِهْتُمُوهُ ۚ وَٱتَّقُوا۟ ٱللَّهَ ۚ إِنَّ ٱللَّهَ تَوَّابٌ رَّحِيمٌ ﴿12﴾

سورۃالحجرات آیت 12

اے ایمان والو! ۔ بہت سارے گمانوں سے اجتناب کرو کہ بعض گمان تو یقینی طور پر گناہ ہیں۔ اور نہ تو (ایک دوسرے کا) تجسّس و ٹٹول کرو اور نہ ہی کوئی کسی کی غیبت کرے۔ کیا تم میں سے کوئی اس بات کو پسند کرے گا کہ وہ اپنے مرے ہوئے بھائی کا گوشت کھائے اس سے (تو لازمی) تمہیں کراہت آئے گی؟۔ اور اللہ ہی سے ڈرتے رہو۔ بیشک اللہ بڑا توبہ قبول کرنے والا نہایت رحم کرنے والا ہے۔

واقعہ معراج کے مقاصد میں جو سب سے مختصر اور عظیم بات قرآن کریم میں بیان کی گئی ہے وہ یہ ہے کہ اللہ جل شانہ اپنے نبیؐ کو اپنی قدرت کی نشانیاں دکھانا چاہتے تھے۔ اس لیے انہیں معراج کی سعادت دی گئی۔ اور اللہ تعالیٰ نے نبی ﷺ کو اپنی نشانیوں میں سے جو نشانیاں دکھلائیں ان کا روایات میں ذکر ملتا ہے۔ اس کے علاوہ مقاصد میں جو بات مسّلم نظر آتی ہے وہ یہ ہے اللہ جل شانہ نے اپنے آخری رسول محمد ﷺ کو وہ عظیم الشان مقام و مرتبہ دینا تھا جو کسی بھی بشر حتی کہ کسی مقرب ترین فرشتہ کو بھی نہیں ملا ہے اور نہ ملے گا۔ نیز اس سے امت مسلمہ کو یہ پیغام دینا مقصود ہے کہ نماز ایسی عظیم الشان عبادت ہے جس کی فرضیت کا اعلان زمین پر نہیں بلکہ آسمانوں پر معراج کی رات میں ہوا۔ اس کا اندازہ اس بات سے بھی لگایا جاسکتا ہے کہ اس کا حکم وحی کے ذریعے نبی ﷺ تک نہیں پہنچایا گیا۔ بلکہ اللہ تعالیٰ نے نماز کا یہ تحفہ خود بنفس نفیس نبی ﷺ کو معراج پر عطا فرمایا۔ نماز اللہ جل شانہ سے تعلق قائم کرنے اور اپنی ضرورتوں اور حاجتوں کو مانگنے کا سب سے بڑا ذریعہ ہے۔ جس کے بارے

میں اکثر لوگ کوتاہی برتتے نظر آتے ہیں۔جب کہ اسی میں نجات ہے۔ نماز میں اللہ تبارک وتعالیٰ سے دعائیں ہوتی ہیں۔

جس طرح معراج کا واقعہ نبی ﷺ کا خاص اعزاز بتاتا اوران کی امتیازی شان کو ظاہر کرتا ہے۔اسی طرح اللہ رب العزت کی شان کو بھی نہایت بہترین انداز میں اجاگر کرتا ہے۔ کہ ہمارا اللہ تعالیٰ اتنا عظیم اور شان والا ہے۔ کہ دنیا میں کوئی بھی ایسا نہیں جو اس کے جلوے کی تاب لاسکے۔

۞ سُبْحَٰنَ ٱلَّذِىٓ أَسْرَىٰ بِعَبْدِهِۦ لَيْلًا مِّنَ ٱلْمَسْجِدِ ٱلْحَرَامِ إِلَى ٱلْمَسْجِدِ ٱلْأَقْصَا ٱلَّذِى بَٰرَكْنَا حَوْلَهُۥ لِنُرِيَهُۥ مِنْ ءَايَٰتِنَآ ۚ إِنَّهُۥ هُوَ ٱلسَّمِيعُ ٱلْبَصِيرُ ﴿1﴾

سورۃ الاسراء آیت 1

پاک ہے وہ (اللہ جل شانہ) جو راتوں رات اپنے بندے کو مسجد حرام (یعنی خانہ کعبہ) سے مسجد اقصیٰ (یعنی بیت المقدس) تک لے گیا۔ جس کے ارد گرد ہم نے برکت رکھی ہے تاکہ اسے ہم اپنی (قدرت کی) کچھ نشانیاں دکھائیں۔ بیشک وہ بڑا سننے والا گہری نظر سے دیکھنے والا ہے۔

نبی ﷺ نے جو بھی نشانیاں دیکھیں۔ کھلی آنکھوں سے دیکھیں۔اوران کے دل ودماغ نے اس کو بالکل سچا جانا۔آپ ﷺ نے بہت ساری باتوں کا مشاہدہ کیا۔آج لوگ اس پر کہ انہوں نے کیا کچھ

دیکھا؟۔اس میں اپنے گمان کی ملاوٹ کرکے جھگڑے میں پڑے ہیں۔اپنے گمان کی ملاوٹ یہ ہے۔کہ اللہ کی ان گنت نشانیوں کے ساتھ ساتھ اللہ کو دیکھنا بھی شامل کرلیا ہے۔

مَا كَذَبَ ٱلْفُؤَادُ مَا رَأَىٰٓ ﴿11﴾ أَفَتُمَٰرُونَهُۥ عَلَىٰ مَا يَرَىٰ ﴿12﴾

سورۃالنجم آیت ۱۱تا۱۲

جو کچھ اس نے دیکھا اس کے دل ودماغ نے اس کو بالکل جھوٹ نہ جانا۔ کیا جو کچھ اس نے دیکھا تم اس کے بارے میں جھگڑا کرتے ہو؟۔

جبکہ اکثر صحابہ کرامؓ کا یہی نظریہ ہے کہ نبی کریم ﷺ نے اپنی آنکھوں سے اللہ تعالیٰ کو نہیں دیکھا۔ اس کے من جملہ قرآن وحدیث کے دلائل میں سے چند ایک درج ذیل ہیں۔

ارشاد باری تعالی ہے۔ آنکھیں اسے نہیں پا سکتیں۔اور وہ ساری دنیا کی نگاہوں کا بخوبی ادراک کرلیتا ہے۔

لَّا تُدْرِكُهُ ٱلْأَبْصَٰرُ وَهُوَ يُدْرِكُ ٱلْأَبْصَٰرَ ۖ وَهُوَ ٱللَّطِيفُ ٱلْخَبِيرُ ﴿103﴾

سورۃالانعام آیت 103

نگاہیں اسے نہیں پا سکتیں اور وہ سب نگاہوں کا بخوبی ادراک کرلیتا ہے۔ اور وہ بہت باریک بین ہر طرح کی خبر رکھنے والا ہے۔

قرآنِ کریم میں موسیٰؑ کو کہہ دیا گیا۔ کہ تم مجھے ہر گز نہیں دیکھ سکتے۔ یہ فرمان سب انسانوں و جنوں کے لیے یکساں ہے۔

وَلَمَّا جَآءَ مُوسَىٰ لِمِيقَٰتِنَا وَكَلَّمَهُۥ رَبُّهُۥ قَالَ رَبِّ أَرِنِيٓ أَنظُرْ إِلَيْكَ ۚ قَالَ لَن تَرَىٰنِي وَلَٰكِنِ ٱنظُرْ إِلَى ٱلْجَبَلِ فَإِنِ ٱسْتَقَرَّ مَكَانَهُۥ فَسَوْفَ تَرَىٰنِي ۚ فَلَمَّا تَجَلَّىٰ رَبُّهُۥ لِلْجَبَلِ جَعَلَهُۥ دَكًّا وَخَرَّ مُوسَىٰ صَعِقًا ۚ فَلَمَّآ أَفَاقَ قَالَ سُبْحَٰنَكَ تُبْتُ إِلَيْكَ وَأَنَا۠ أَوَّلُ ٱلْمُؤْمِنِينَ ﴿143﴾

سورۃ الأعراف آیت 143

اور جب موسیٰؑ ہمارے مقرر کردہ وقت پر آئے۔ اور ان کے رب نے ان سے کلام کیا تو عرض کرنے لگے کہ اے میرے رب!۔ مجھے (اپنی جھلک تو) دکھا کہ میں تجھے دیکھ لوں۔ ارشادِ باری ہوا کہ تم مجھے ہر گز نہیں دیکھ سکتے۔ بلکہ تم اس پہاڑ کی طرف دیکھو اگر وہ اپنی جگہ پر ٹھہرا رہا تو تم بھی مجھے دیکھ سکو گے۔ پھر جب اس کے رب نے پہاڑ پر تجلی ڈالی تو اس کو ریزہ ریزہ (یعنی پاش پاش) کر دیا اور موسیٰؑ بے

ہوش ہو کر گرپڑا۔ پھر جب ہوش میں آیا تو کہنے لگا کہ تیری ذات پاک ہے اور میں تیرے حضور توبہ کرتا ہوں اور میں سب سے پہلے ایمان لانے والا ہوں۔

اور اللہ کی باتیں اٹل اور نہ بدلنے والی ہوتی ہیں۔

مَا يُبَدَّلُ ٱلْقَوْلُ لَدَىَّ وَمَآ أَنَا۠ بِظَلَّٰمٍ لِّلْعَبِيدِ ﴿29﴾ ع2

سورۃ ق آیت 29

ہمارے ہاں بات بدلا نہیں کرتی اور نہ ہی ہم بندوں پر ظلم کرنے والے ہیں۔

یہ بھی ارشاد باری تعالی ہے۔ کسی انسان کے لئے ممکن نہیں کہ اللہ اس سے ڈاریکٹ بات کرے۔ بات ہونے کی چند صورتیں درج ذیل ہیں۔

۱۔ وحی کے ذریعہ سے دل و دماغ پر نزول۔

۲۔ یا پردے کے پیچھے سے۔

۳۔ یا وہ کوئی فرشتہ بھیج دے جو اللہ کے حکم سے اس کی بات پہنچا دے۔

۞ وَمَا كَانَ لِبَشَرٍ أَن يُكَلِّمَهُ ٱللَّهُ إِلَّا وَحْيًا أَوْ مِن وَرَآئِ حِجَابٍ أَوْ يُرْسِلَ رَسُولًا فَيُوحِيَ بِإِذْنِهِۦ مَا يَشَآءُ ۚ إِنَّهُۥ عَلِيٌّ حَكِيمٌ ﴿51﴾

سورۃالشوری آیت 51

اور کسی بشر کے لئے ممکن نہیں کہ اللہ اس سے کلام کرے مگر وحی کے ذریعہ سے یا پردے کے پیچھے سے یا وہ کوئی فرشتہ بھیج دے تو وہ اس (اللہ جل شانہ) کے حکم سے جو وہ چاہے وحی کرے۔ بیشک وہ بلند و برتر نہایت حکمت والا ہے۔

قرآنی آیات سے بات پوری طرح واضح ہو جاتی ہے۔اب احادیث میں معراج والی رات کے بارے معتبر و بااعتبار روایات میں جو کچھ درج ہے۔وہ قرآن کی تائید ہی کرتا ہے جس سے پتہ چلتا ہے۔کہ اس رات نبی کریم ﷺ نے دنیا کی ظاہری آنکھ سے دیدارِ الٰہی نہیں کیا۔جیسا کہ

پہلی حدیث۔

حضرت عائشہ صدیقہؓ کی ہے جو نہایت معتبر ہے۔ کیونکہ ان کا رتبہ اور مقام بہت بلند ہے وہ نبی ﷺ کی جلوت اور خلوت دونوں سے اچھی طرح واقف تھیں۔ان کے عمومی حالات اور نجی زندگی جس طرح ان کے سامنے تھی شاید ہی کسی اور کی وہاں تک رسائی ہو۔ان کو حقیقتِ حال نہیں معلوم ہوگا تو پھر کسے معلوم ہوگا؟۔ان کی اس حدیث میں تین باتوں کی قرآنی آیات سے تائید ملتی ہے۔اس

حدیث کا متن عربی میں جوں کا توں ہے۔ لیکن ترجمے میں قرآنی آیت کے حوالے کی بجائے پوری آیت لکھ دی تاکہ سمجھنے میں سہولت رہے۔

حَدَّثَنَا يَحْيَى، حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ، عَنْ عَامِرٍ، عَنْ مَسْرُوقٍ، قَالَ: قُلْتُ لِعَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: يَا أُمَّتَاهْ، هَلْ رَأَى مُحَمَّدٌ ﷺ رَبَّهُ ؟ فَقَالَتْ: لَقَدْ قَفَّ شَعَرِي مِمَّا قُلْتَ أَيْنَ أَنْتَ مِنْ ثَلَاثٍ مَنْ حَدَّثَكَهُنَّ، فَقَدْ كَذَبَ مَنْ حَدَّثَكَ أَنَّ مُحَمَّدًا ﷺ رَأَى رَبَّهُ فَقَدْ كَذَبَ، ثُمَّ قَرَأَتْ:

لا تُدْرِكُهُ الأَبْصَارُ وَهُوَ يُدْرِكُ الأَبْصَارَ وَهُوَ اللَّطِيفُ الْخَبِيرُ

سورة الأنعام آية 103

وَمَا كَانَ لِبَشَرٍ أَنْ يُكَلِّمَهُ اللَّهُ إِلا وَحْيًا أَوْ مِنْ وَرَاءِ حِجَابٍ

سورة الشورى آية 51،

وَمَنْ حَدَّثَكَ أَنَّهُ يَعْلَمُ مَا فِي غَدٍ فَقَدْ كَذَبَ، ثُمَّ قَرَأَتْ

وَمَا تَدْرِي نَفْسٌ مَاذَا تَكْسِبُ غَدًا

سورة لقمان آية 34،

وَمَنْ حَدَّثَكَ أَنَّهُ كَتَمَ فَقَدْ كَذَبَ، ثُمَّ قَرَأَتْ

يَأَيُّهَا الرَّسُولُ بَلِّغْ مَا أُنْزِلَ إِلَيْكَ مِنْ رَبِّكَ

سورة المائدة آية 67

الْآيَةَ، وَلَكِنَّهُ رَأَى جِبْرِيلَ عَلَيْهِ السَّلَام فِي صُورَتِهِ مَرَّتَيْنِ

ترجمہ:۔ہم سے یحییٰ بن موسیٰ نے بیان کیا، ان سے وکیع نے، ان سے اسمٰعیل بن ابی خالد نے، ان سے عامر نے اور ان سے مسروق نے بیان کیا کہ میں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا: اے ایمان والوں کی ماں! کیا محمد ﷺ نے معراج کی رات میں اپنے رب کو دیکھا تھا؟ عائشہؓ نے کہا تم نے ایسی بات کہی کہ میرے رونگٹے کھڑے ہو گئے کیا تم ان تین باتوں سے بھی ناواقف ہو؟ جو شخص بھی تم میں سے یہ تین باتیں بیان کرے وہ جھوٹا ہے جو شخص یہ کہتا ہو کہ محمد ﷺ نے شب معراج میں اپنے رب کو دیکھا تھا وہ جھوٹا ہے۔ پھر انہوں نے آیت

لَّا تُدْرِكُهُ ٱلْأَبْصَٰرُ وَهُوَ يُدْرِكُ ٱلْأَبْصَٰرَ ۖ وَهُوَ ٱللَّطِيفُ ٱلْخَبِيرُ ﴿103﴾

سورۃ الأنعام آیت 103

نگاہیں اسے نہیں پا سکتیں اور وہ سب نگاہوں کا بخوبی ادراک کر لیتا ہے۔ اور وہ بہت باریک بین ہر طرح کی خبر رکھنے والا ہے۔

اور

۞ وَمَا كَانَ لِبَشَرٍ أَن يُكَلِّمَهُ ٱللَّهُ إِلَّا وَحْيًا أَوْ مِن وَرَآئِ حِجَابٍ أَوْ يُرْسِلَ رَسُولًا فَيُوحِىَ بِإِذْنِهِۦ مَا يَشَآءُ ۚ إِنَّهُۥ عَلِىٌّ حَكِيمٌ ﴿51﴾

سورۃ الشوریٰ آیت 51

اور کسی بشر کے لئے ممکن نہیں کہ اللہ اس سے کلام کرے مگر وحی کے ذریعہ سے یا پردے کے پیچھے سے یا وہ کوئی فرشتہ بھیج دے تو وہ اس (اللہ جل شانہ) کے حکم سے جو وہ چاہے وحی کرے۔ بیشک وہ بلند و برتر نہایت حکمت والا ہے۔

تلاوت کی اور کہا کہ کسی انسان کے لیے ممکن نہیں کہ اللہ سے بات کرے سوا اس کے کہ وحی کے ذریعہ ہو یا پھر پردے کے پیچھے سے ہو اور جو شخص تم سے کہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم آنے والے کل کی بات جانتے تھے وہ بھی جھوٹا ہے۔ اس کے لیے انہوں نے آیت

إِنَّ ٱللَّهَ عِندَهُۥ عِلْمُ ٱلسَّاعَةِ وَيُنَزِّلُ ٱلْغَيْثَ وَيَعْلَمُ مَا فِى ٱلْأَرْحَامِ ۖ وَمَا تَدْرِى نَفْسٌ مَّاذَا تَكْسِبُ غَدًا ۖ وَمَا تَدْرِى نَفْسٌۢ بِأَىِّ أَرْضٍ تَمُوتُ ۚ إِنَّ ٱللَّهَ عَلِيمٌ خَبِيرٌ ﴿34﴾ ع4

سورۃ لقمان آیت 34

کچھ شک نہیں کہ اللہ ہی کے پاس قیامت کا علم ہے اور وہی مینہ برساتا ہے اور وہی خوب جانتا ہے کہ ماؤں کے رحموں میں کیا کچھ ہے؟۔ اور کوئی نہیں جانتا کہ وہ کل کیا کرے گا۔ اور کوئی بھی نہیں جانتا کہ وہ کس سرزمین میں مرے گا۔ بیشک اللہ ہی سب کچھ جاننے والا بڑا ہی باخبر ہے۔

کی تلاوت فرمائی۔اور جو شخص تم میں سے کہے کہ نبی کریم ﷺ نے تبلیغ دین میں کوئی بات چھپائی تھی وہ بھی جھوٹا ہے۔پھر انہوں نے یہ آیت تلاوت کی

۞ يَٰٓأَيُّهَا ٱلرَّسُولُ بَلِّغْ مَآ أُنزِلَ إِلَيْكَ مِن رَّبِّكَ ۖ وَإِن لَّمْ تَفْعَلْ فَمَا بَلَّغْتَ رِسَالَتَهُۥ ۚ وَٱللَّهُ يَعْصِمُكَ مِنَ ٱلنَّاسِ ۗ إِنَّ ٱللَّهَ لَا يَهْدِى ٱلْقَوْمَ ٱلْكَٰفِرِينَ ﴿67﴾

سورۃ المائدۃ آیت 67

اے رسولؐ!۔جو کچھ بھی تیرے رب کی طرف سے تجھ پر نازل ہوا ہے اسے سب تک پہنچا دو۔اللہ تجھے لوگوں سے بچائے رکھے گا۔اور اگر تو نے ایسا نہ کیا تو اپنی رسالت کا حق ادا نہیں کیا۔بیشک اللہ انکار کرنے والوں کو ہدایت یاب نہیں ہونے دیتا۔

۔ہاں البتہ نبی کریم ﷺ نے جبرائیل علیہ السلام کو ان کی اصل صورت میں دو مرتبہ دیکھا تھا۔

صحیح البخاری حدیث نمبر: 4855

دوسری حدیث۔

اسی کی تائید میں ایک حدیث یہ بھی ہے۔جو اوپر والی حدیث کی پہلی اور دوسری بات کو ہی بیان کرتی ہے۔حضرت عائشہ صدیقہؓ فرماتی ہیں۔

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ مَسْرُوقٍ ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: "مَنْ حَدَّثَكَ أَنَّ مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى رَبَّهُ فَقَدْ كَذَبَ، وَهُوَ يَقُولُ:

لا تُدْرِكُهُ الأَبْصَارُ

سورة الأنعام آية 103

وَمَنْ حَدَّثَكَ أَنَّهُ يَعْلَمُ الْغَيْبَ فَقَدْ كَذَبَ، وَهُوَ يَقُولُ:

لَا يَعْلَمُ الْغَيْبَ إِلَّا اللَّهُ

ترجمہ:۔ہم سے محمد بن یوسف نے بیان کیا، انہوں نے کہا ہم سے سفیان نے بیان کیا، ان سے اسماعیل نے بیان کیا، ان سے شعبی نے بیان کیا، ان سے مسروق نے اور ان سے عائشہؓ نے بیان کیا کہ اگر تم سے کوئی یہ کہتا ہے کہ محمد ﷺ نے اپنے رب کو دیکھا تو وہ غلط کہتا ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ اپنے بارے میں خود کہتا ہے۔

لَّا تُدْرِكُهُ ٱلْأَبْصَٰرُ۔۔۔الانعام ۱۰۳

کہ اسے آنکھیں نہیں پا سکتیں۔۔۔الانعام ۱۰۳

اور جو کوئی کہتا ہے کہ نبی کریم ﷺ غیب جانتے تھے تو غلط کہتا ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ خود کہتا ہے کہ غیب کا علم اللہ کے سوا اور کسی کو نہیں۔

صحیح البخاری: ۷۳۸۰

(صحیح مسلم:۱/۹۸۔ح:۱۷۷)

تیسری حدیث۔

حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ۔ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ۔ عَنْ يَزِيدَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ۔ عَنْ قَتَادَةَ۔ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ شَقِيقٍ۔ عَنْ أَبِي ذَرٍّ۔ قَالَ: سَأَلْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ۔ هَلْ رَأَيْتَ رَبَّكَ؟ قَالَ: نُورٌ أَنَّى أَرَاهُ

یزید بن ابراہیم نے قتادہ سے۔انہوں نے عبداللہ بن شقیق سے اور انہوں نے حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا کہ کیا آپ نے اپنے رب کو دیکھا؟ ۔آپ نے جواب دیا۔وہ تو نور ہے۔میں اسے کیسے دیکھ سکتا ہوں۔

(صحیح مسلم:۱/۹۹۔ح:۱۷۸)

چوتھی حدیث۔

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بشَّارٍ۔ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ۔ حَدَّثَنَا أَبِي ح۔ وَحَدَّثَنِي حَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ۔ حَدَّثَنَا عفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ۔ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ كِلَاهمَا عَنْ قَتَادَةَ۔ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ شَقِيقٍ۔ قَالَ: قُلْتَ لِأَبِي ذرٍّ۔ لَوْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ

لَسَأَلْتُهُ فَقَالَ: عَنْ أَيِّ شَيْءٍ كُنْتَ تَسْأَلُهُ؟ قَالَ: كُنْتُ أَسْأَلُهُ هَلْ رَأَيْتَ رَبَّكَ؟ قَالَ أَبُو ذَرٍّ: قَدْ سَأَلْتُ۔ فَقَالَ: رَأَيْتُ نُورًا

ہشام اور ہمام دونوں نے دو مختلف سندوں کے ساتھ قتادہ سے حدیث بیان کی۔ انہوں نے عبداللہ بن شقیق سے۔ انہوں نے کہا کہ میں نے ابوذر رضی اللہ عنہ سے کہا۔ اگر میں رسول اللہ ﷺ کو دیکھتا تو آپ سے سوال کرتا۔ ابوذر رضی اللہ عنہ نے کہا: تم ان سے کس چیز کے بارے میں سوال کرتے؟ ۔ عبداللہ بن شقیق نے کہا: میں آپ ﷺ سے سوال کرتا کہ کیا آپ نے اپنے رب کو دیکھا ہے؟۔ ابوذرؓ نے کہا: میں نے آپ سے (یہی) سوال کیا تھا تو آپ نے فرمایا تھا: میں نے نور دیکھا۔

(صحیح مسلم)

علامہ نوویؒ شرح صحیح مسلم میں ان احادیث کے ضمن میں لکھتے ہیں۔

قوله (عن أبي ذر رضي الله عنه قال سألت رسول الله ﷺ هل رأيت ربك فقال نور أنى أراه) وفي الرواية الأخرى (رأيت نورا) أما قوله ﷺ نور أنى أراه فهو بتنوين نور وبفتح الهمزة في أنى وتشديد النون وفتحها وأراه بفتح الهمزة هكذا رواه جميع الرواة في جميع الأصول والروايات ومعناه حجابه نور فكيف أراه

قال الإمام أبو عبد الله المازري رحمه الله الضمير في أراه عائد على الله سبحانه وتعالى ومعناه أن النور منعني من الرؤية كما جرت العادة بإغشاء الأنوار الأبصار ومنعها من إدراك ما حالت بين الرائى وبينه وقوله ﷺ (رأيت نورا) معناه رأيت النور فحسب ولم أر غيره

ان کا قول (ابوذرؓ سے روایت ہے۔انہوں نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا۔کیا آپ نے اپنے رب کو دیکھا ہے؟) اس میں نور پر تنوین اور أنى کے ہمزہ پر فتح اور نون کی تشدید کے ساتھ۔اور أراہ کے ہمزہ پر فتح ہے۔تمام راویوں نے اس کو تمام مصادر اور روایتوں میں اسی طرح بیان کیا ہے اور اس کے معنی نور کا پردہ ہے تو میں اسے کیسے دیکھ سکتا ہوں؟۔

امام ابو عبداللہ المزاریؒ نے فرمایا: (اراہ۔۔میں اسے کیسے دیکھ سکتا ہوں) میں جو ضمیر ہے وہ اللہ تعالیٰ کی طرف عائد ہے۔اور اس کا مطلب یہ ہے کہ روشنی نے مجھے دیکھنے سے روک دیا۔ایسے لگا کہ روشنی نے آنکھوں کو ڈھانپ لیا ہے۔اور انہیں دیکھنے سے روک دیا ہے جیسے کہ وہ دیکھنے والے اور اس کے درمیان حجاب ہے۔

خلاصہ یہ ہے کہ وہ نور جو اس کا حجاب ہے اس نے مجھے اللہ کو دیکھنے سے روک لیا۔جیسا کہ تیز روشنی نظروں کو چندھیا دیتی ہے اور دیکھنے والے کو سامنے والی چیز دکھائی نہیں دیتی۔

اور دوسری روایت میں جو فرمایا: (میں نے نور دیکھا) تو واضح ہے کہ اس کا مطلب یہ ہے کہ میں نے صرف نور ہی دیکھا اور کچھ نہیں دیکھا۔

صحیح مسلم کی ایک اور شرح میں بھی یہی لکھا ہے

(الکوکب الوہاج شرح صحیح مسلم) جو علامہ محمد الامین الہرری (1348ھ) کی مرتب کردہ

صحیح مسلم کی اس روایت میں رأیت نورا کے الفاظ کا مطلب بیان کرتے ہوئے امام ابنِ حبان رحمہ اللہ (م ۳۵۴ھ) فرماتے ہیں

معناه أنّه لم ير ربّه ۔ ولكن رآى نورا علويّا من أنوار المخلوقة ۔

اس کا مطلب یہ ہے کہ آپ ﷺ نے اپنے ربّ کو نہیں دیکھا بلکہ مخلوق (فرشتوں) کے نوروں میں سے ایک بلند نور دیکھا تھا۔

(صحیح ابن حبان۔ تحت الحدیث: ۵۸)

البتہ ایک قول ہے۔ جس سے غلط مطلب لے لیا گیا جب کہ اس پر علماء کرام کی شرح بھی موجود ہے۔ جو عین قرآن کی تائید میں ہے۔ اس کو سمجھنے کے لیے پورا پڑھیں ادھورا نہ چھوڑیں۔ تاکہ بات سمجھ میں آجائے۔ اس حدیث کے الفاظ درج ذیل ہیں کہ

حضرت ابنِ عباسؓ کا قول ہے۔

قد رآہ النبیّ ﷺ ۔

یقیناً اللہ تعالیٰ کو نبی کریم ﷺ نے دیکھا ہے۔"

(سنن الترمذی: ۳۲۸۰۔ وقال: حسن۔ السنۃ لابن ابی عاصم: ۱/۱۹۱۔ تفسیر الطبری: ۲۷/۵۲۔ کتاب التوحید لابن خزیمۃ: ۱/۴۹۰۔ وسندہ۔ حسنٌ)

اس قول کے بارے میں شیخ الاسلام ابنِ تیمیہ رحمہ اللہ (۶۶۱۔۷۲۸ھ) فرماتے ہیں

لیس ذلک بخلاف فی الحقیقۃ ۔ فإنّ ابن عبّاس لم یقل : رآہ بعینی رأسہ

دراصل یہ تعارض نہیں ہے کیونکہ حضرت ابنِ عباسؓ نے یہ نہیں فرمایا کہ نبی کریم ﷺ نے اللہ تعالیٰ کو اپنے سر والی دو آنکھوں سے دیکھا ہے۔

(اجتماع جیوش الاسلامیۃ لابن القیم: ص ۴۸)

نیز فرماتے ہیں۔

لیس فی الأدلّۃ ما یقتضی أنّہ رآہ بعینہ ۔ ولا ثبت ذلک عن أحد من الصحابۃ ۔ ولا فی الکتاب والسنّۃ ما یدلّ علی ذلک ۔ بل النصوص الصحیحۃ علی نفیہ أدلّ ۔

کوئی دلیل ایسی نہیں جس کا یہ تقاضا ہو کہ آپ ﷺ نے اللہ تعالیٰ کو اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے۔ نہ یہ صحابہ کرامؓ میں سے کسی سے ثابت ہے۔ نہ کتاب وسنت میں کوئی ایسی دلیل ہے۔ اس کے برعکس صحیح نصوص اس کی نفی میں زیادہ واضح باتیں ہیں۔

(مجموع الفتاوی لابن تیمیۃ: ۵۰۹/۶۔۵۱۰)

شیخ الاسلام ابنِ تیمیہ رحمہ اللہ (۶۶۱۔۷۲۸ھ) فرماتے ہیں

وقد اتّفق المسلمون على أنّ النبىّ صلّى اللّٰه عليه وسلّم لم ير ربّه بعينه فى الأرض ۔

مسلمانوں کا اس بات پر اتفاق ہے کہ نبیٔ اکرم ﷺ نے زمین میں اپنی آنکھوں سے اللہ تعالیٰ کو نہیں دیکھا۔

(مجموع الفتاوی لابن تیمیۃ: ۳۸۸/۳)

حافظ ابنِ کثیر رحمہ اللہ (۷۰۱۔۷۷۴ھ) اس پر فرماتے ہیں

وما روى ذلك من إثبات الرؤية بالبصر فلا يصحّ من ذلك لا مرفوعا بل ولا موقوفا ۔ والله أعلم ۔

نبی کریم ﷺ کے اللہ تعالیٰ کو دیکھنے کے بارے میں جو کچھ منقول ہے وہ نہ نبی کریم ﷺ سے ثابت ہے نہ صحابہ کرامؓ سے۔

(الفصول فی سیرۃ الرسول: ص ۲۶۸)

نیز فرماتے ہیں۔

وفی روایۃ عنہ ۔ یعنی ابن عبّاس ۔ أطلق الرؤیۃ ۔ وہی محمولۃ علی المقیّدۃ بالفؤاد ۔ ومن روی عنہ بالبصر فقد أغرب ۔ فإنّہ لا یصحّ فی ذلک شیء من الصحابۃ رضی اللّٰہ عنہم ۔

حضرت ابنِ عباسؓ سے ایک روایت ہے کہ انہوں نے نبی کریم ﷺ کے اللہ تعالیٰ کو دیکھنے کے لفظ استعمال فرمائے ہیں۔اُن کی یہ بات فواد (یعنی دل ودماغ) کے ساتھ دیکھنے سے مقیّد کی جائے گی۔جس نے آنکھوں کے ساتھ دیکھنے والی روایت بیان کی ہے اس نے منکر بات کی ہے کیونکہ اس بارے میں صحابہ کرامؓ سے کچھ بھی ثابت نہیں۔

(تفسیر ابن کثیر: ۲۳/۶۔۲۴)

سورۃ النجم میں معراج کے واقعے پر جو کچھ کہا گیا ہے اس کی دو حصوں میں بیان کیا ہے۔یہاں پر مضمون کے اسلوب کی وجہ سے آیت ۱۱ سے ۱۸ پہلے لکھی ہے جن میں خصوصی طور پر اس طرف توجہ دلائی گئی ہے کہ نبی ﷺ کی آنکھ نہ تو کسی اور طرف مائل ہوئی اور نہ ہی ایک مقرر شدہ حد سے آگے بڑھی۔ کیونکہ اللہ جل شانہ نے جو شرف بخش دیا تھا۔اس پر ادب واحترام کا تقاضا بھی بالکل یہی بنتا تھا۔جس

پر آپؐ پورے اترے۔البتہ یقینی طور پر نبی ﷺ کے بارے یہاں بھی نشانیاں دیکھنے کی ہی بات ہوئی ہے۔

مَا كَذَبَ ٱلْفُؤَادُ مَا رَأَىٰٓ ﴿11﴾ أَفَتُمَٰرُونَهُۥ عَلَىٰ مَا يَرَىٰ ﴿12﴾ وَلَقَدْ رَءَاهُ نَزْلَةً أُخْرَىٰ ﴿13﴾ عِندَ سِدْرَةِ ٱلْمُنتَهَىٰ ﴿14﴾ عِندَهَا جَنَّةُ ٱلْمَأْوَىٰٓ ﴿15﴾ إِذْ يَغْشَى ٱلسِّدْرَةَ مَا يَغْشَىٰ ﴿16﴾ مَا زَاغَ ٱلْبَصَرُ وَمَا طَغَىٰ ﴿17﴾ لَقَدْ رَأَىٰ مِنْ ءَايَٰتِ رَبِّهِ ٱلْكُبْرَىٰٓ ﴿18﴾

سورۃ النجم آیت ۱۱ تا ۱۸

جو کچھ اس نے دیکھا اس کے دل و دماغ نے اس کو بالکل جھوٹ نہ جانا۔ کیا جو کچھ اس نے دیکھا تم اس کے بارے میں جھگڑا کرتے ہو؟۔ اور البتہ یقیناً اس نے اس (فرشتے) کو ایک بار اور بھی دیکھا۔ سدرۃ المنتہیٰ کے پاس۔ اس کے پاس ہی جنت الماویٰ ہے۔ جب کہ اس سدرۃ پر جو چھا رہا تھا سو چھا رہا تھا۔ اس کی آنکھ نہ تو کسی اور طرف مائل ہوئی اور نہ ہی حد سے بڑھی۔ البتہ یقیناً اس نے اپنے رب کی کتنی ہی باکمال نشانیاں دیکھ لیں۔

امام ابنِ ابی العزا الحنفیؒ (۷۳۱۔۷۹۲ھ) درج ذیل سورۃ النجم کی قرآنی آیت کے بارے میں فرماتے ہیں۔

وأنّ الصحيح أنّه رآه بقلبه ۔ ولم ير بعين رأسه ۔ وقوله

صحیح بات یہ ہے کہ نبی کریم ﷺ نے اللہ تعالیٰ کو اپنے فواد (یعنی دل ودماغ) کے ساتھ دیکھا تھا۔ سر کی آنکھ سے نہیں دیکھا۔اور اس نے کہا ہے کہ

فرمانِ باری تعالیٰ (مَا كَذَبَ ٱلْفُؤَادُ مَا رَأَىٰٓ) (النجم : ۱۱)

جو کچھ اس نے دیکھا اس کے دل ودماغ نے اس کو بالکل جھوٹ نہ جانا

(وَلَقَدْ رَءَاهُ نَزْلَةً أُخْرَىٰ) (النجم : ۱۳)

یقیناً آپ ﷺ نے اسے دوسری دفعہ دیکھا تھا

صحّ عن النبىّ صلّى اللّٰه عليه وسلّم أنّ هذا المرئىّ جبريل ۔ رآه مرّتين على صورته الّتى خلق فيها ۔

اس کے بارے میں نبی کریم ﷺ سے صحیح ثابت ہے کہ یہاں جس چیز کو دیکھنے کا ذکر ہے وہ جبرائیل علیہ السلام ہیں۔آپ ﷺ نے جبرائیل علیہ السلام کو دو دفعہ اُن کی اس صورت میں دیکھا ہے جس میں وہ پیدا کیے گئے تھے۔

https://quranexcel.com

(شرح العقیدۃ الطحاویۃ لابن ابی العز الحنفی: ۱/۲۷۵)

نیز لکھتے ہیں

لکن لم یرد نصّ بأنّہ ﷺ رآی ربّہ بعین رأسہ ۔ بل ورد ما یدلّ علی نفی الرؤیۃ ۔

لیکن نبی کریم ﷺ کے اللہ تعالیٰ کو اپنے سر کی آنکھ کے ساتھ دیکھنے کے بارے میں کوئی دلیل نہیں ملتی۔البتہ آپ ﷺ کے اللہ تعالیٰ کو نہ دیکھنے کے بارے میں بہت دلائل ملتے ہیں۔

(شرح العقیدۃ الطحاویۃ لابن ابی العز الحنفی: ۱/۲۲۲)

حافظ ابنِ حجر رحمہ اللہ (۷۷۳۔۸۵۲ھ) نے دونوں روایات کو ملا کر بات کی۔اس پر لکھتے ہیں

جاء ت عن ابن عبّاس أخبار مطلقۃ ۔ وأخریٰ مقیّدۃ ۔ فیجب حمل مطلقہا علی مقیّدہا ۔۔۔

وعلی ہذا فیمکن الجمع بین إثبات ابن عبّاس ونفی عائشۃ بأن یحمل علی رؤیۃ البصر ۔ وإثباتہ علی رؤیۃ القلب ۔ ثمّ المراد برؤیۃ الفؤاد رؤیۃ القلب ۔ لا مجرّد حصول العلم ۔ لأنّہ صلّی اللّٰہ علیہ وسلّم کان عالما باللّٰہ علی الدوام ۔ بل مراد من أثبت لہ أنّہ رآہ بقلبہ أنّ الرؤیۃ الّتی

حصلت لہ خلقت فی قلبہ ۔ کما یخلق الرؤیۃ بالعین لغیرہ ۔ والرؤیۃ لا یشترط لہا شیء مخصوص عقلا ۔ لو جرت العادۃ خلقہا فی العین ۔

حضرت ابنِ عباسؓ سے کچھ روایات مطلق آئی ہیں اور کچھ مقیّد۔ ضروری ہے کہ مطلق روایات کو مقید روایات پر محمول کیا جائے۔۔۔

یوں حضرت ابنِ عباسؓ کے اثبات اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی نفی میں اس طرح تطبیق ممکن ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی نفی کو آنکھوں کی رؤیت پر محمول کیا جائے اور حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہما کے اثبات کو فواد (یعنی دل ودماغ) کی رؤیت پر محمول کیا جائے۔ پھر فواد کے دیکھنے سے دیکھنا ہی مراد ہے نہ کہ صرف جاننا۔

کیونکہ نبی اکرم ﷺ ہمیشہ سے اللہ تعالیٰ کو جانتے تھے۔ جنہوں نے نبی اکرم ﷺ کے لیے فواد (یعنی دل ودماغ) کے ساتھ اللہ تعالیٰ کو دیکھنے کا اثبات کیا ہے ان کی مراد یہ ہے کہ جس طرح عام لوگوں کی آنکھ میں رؤیت پیدا کی جاتی ہے ایسے ہی آپ ﷺ کے دل میں رؤیت پیدا کی گئی۔ عقلی طور پر رؤیت کے لیے کوئی خاص شرط نہیں اگرچہ عادت یہ ہے کہ یہ آنکھ میں ہی پیدا ہوتی ہے۔

(فتح الباری لابن حجر: ۸/۴۷۴)

اب سورۃ الاسراء کی پہلی آیت۔ معراج والی آیت کے حوالے سے پھر بات ہو جائے۔آپ ﷺ نے جب معراج والی بات لوگوں کو بتائی تو سب نے اسے ماننے سے انکار کر دیا اور کفار و مشرکین طعنہ دینے لگے کہ رسول اللہ راتوں رات مسجدِ اقصیٰ اور پھر آسمانوں پر گئے تھے۔ وہ اس بارے تردّد میں پڑے تھے کہ راتوں رات یہ کیسے ممکن ہے۔سب نے اس کی تردید کی۔ مگر جب لوگوں نے حضرت ابو بکرؓ کو اس واقعے کے متعلق آگاہ کیا تو۔۔۔

انہوں نے پوچھا کہ۔ کیا یہ بات رسول اللہ ﷺ نے بتائی ہے۔

لوگوں نے کہا۔ہاں بالکل۔

ابو بکرؓ نے کہا۔رسول اللہ ﷺ نے بتائی ہے تو پھر سچ ہے۔

حضرت ابو بکرؓ کی اس بات سے نبی ﷺ بہت متاثر اور خوش ہوئے۔اور آپؐ نے حضرت ابو بکرؓ کو صدیق کا لقب دیا۔جس کا مطلب ہے۔ سچا دوست سچائی کی تصدیق کرنے والا۔

سب کو معلوم تھا کہ آپؐ کبھی ہمارے سامنے بیت المقدس نہیں گئے۔وہ مکہ کے ایک شخص جو شام اور فلسطین کا زیادہ سفر کیا کرتا تھا۔اسے لے آئے۔وہ آیا اور پوچھا کہ اگر آپ واقعی راتوں رات مسجد اقصیٰ اور پھر آسمانوں میں گئے ہیں تو مسجد اقصیٰ کے نقشے کا مجھے پتہ ہے میں آپ سے سوالات پوچھتا ہوں آپ بتائیں۔ پھر اس شخص نے رسول اللہ ﷺ سے مسجد اقصیٰ اور اس کے نقشے کے متعلق بے شمار

سوالات کیے اور رسول اللہ نے سب کے ٹھیک ٹھیک جوابات دے دیئے۔ اس نے رسول اللہؐ کے تمام جوابات کو درست قرار دیا۔ کفار و مشرکین کے لیے اس کی تصدیق اس طرح سے بھی ہو گئی۔

قرآن کی سورۃ النجم کے پہلے حصے میں بھی اس شک کو دور کرنے کے لیے یہ بات سمجھائی گئی کہ نبی ﷺ نہ تو گمراہ ہے اور نہ اس پر کسی طرح کے بہکاوے کا اثر ہے۔ اور نہ ہی وہ اپنی خواہش نفس سے کوئی بات کہہ سکتا ہے۔ وہ تو صرف سچی بات کرتا ہے جو اس وحی کے مطابق ہوتی ہے جو پروردگار کی طرف سے اس پر اتاری جاتی ہے۔

علاوہ ازیں یہ بات بھی بتائی گئی ہے کہ اللہ کے اذن سے نبی ﷺ کو بہت قوتوں والا فرشتہ جبرائیل ہی سکھاتا ہے۔ جس کو اللہ تعالیٰ نے بڑی صلاحیتیں دی ہوئی ہیں۔ اور اس سورۃ میں دو کمان سے بھی کم فاصلہ ہو جانے کی جو بات کہی گئی ہے۔ وہ اللہ رب العزت کے اسی فرشتے جبرائیل علیہ السلام سے متعلق ہے۔ کہ نبی ﷺ اور اس فرشتے کا فاصلہ دو کمان سے بھی کم ہو گیا۔ دیکھئے آیات

وَٱلنَّجْمِ إِذَا هَوَىٰ ﴿1﴾ لا مَا ضَلَّ صَاحِبُكُمْ وَمَا غَوَىٰ ﴿2﴾ ج وَمَا يَنطِقُ عَنِ ٱلْهَوَىٰٓ ﴿3﴾ ط إِنْ هُوَ إِلَّا وَحْىٌ يُوحَىٰ ﴿4﴾ لا عَلَّمَهُۥ شَدِيدُ ٱلْقُوَىٰ ﴿5﴾ لا ذُو مِرَّةٍ فَٱسْتَوَىٰ ﴿6﴾ لا وَهُوَ بِٱلْأُفُقِ ٱلْأَعْلَىٰ ﴿7﴾ ط ثُمَّ دَنَا فَتَدَلَّىٰ ﴿8﴾ لا فَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ أَوْ أَدْنَىٰ ﴿9﴾ ج فَأَوْحَىٰٓ إِلَىٰ عَبْدِهِۦ مَآ أَوْحَىٰ ﴿10﴾ ط

سورۃ النجم آیت 1

قسم ہے!۔ ستارے کی جب وہ ڈوبنے لگے۔ کہ تمہارا رفیق (نبیؐ) نہ تو گمراہ ہے اور نہ ہی بہکا ہوا ہے۔ اور نہ ہی وہ اپنی خواہش نفس سے کوئی بات کہتا ہے۔ وہ تو صرف وحی ہے جو (اس پر) اتاری جاتی ہے۔ ان کو نہایت قوت والے (فرشتے) نے سکھایا ہے۔ جو بڑا صاحبِ حکمت ہے پھر (وہ ظاہری طور پر) کھڑا ہوا۔ اور وہ (آسمان کے) اونچے کنارے پر تھا۔ پھر قریب ہوا پس اتر آیا۔ یہاں تک کہ دو کمان کے فاصلے پر یا اس سے بھی کم۔ پھر اس (اللہ) نے اپنے بندے کی طرف جو وحی کیا سو وحی کیا۔

آیت فَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ أَوْ أَدْنَىٰ سے مراد جبرائیل علیہ السلام ہیں۔ جیسا کہ حافظ ابنِ کثیرؒ لکھتے ہیں

أی : فاقترب جبریل إلی محمّد لمّا ہبط علیہ إلی الأرض حتّی کان بینہ وبین محمّدﷺ قاب قوسین۔

یعنی جب جبرائیل علیہ السلام ۔ محمد ﷺ پر زمین کی طرف اُترے تو اتنا قریب ہوئے کہ جبرائیل علیہ السلام اور محمد ﷺ کے درمیان دو کمانوں کے درمیانی فاصلے جتنا فاصلہ بھی نہ رہا۔

(تفسیر ابن کثیر: ۲۲/۶ بتحقیق عبد الرزاق المہدی)

نیز فرماتے ہیں

وبكذا هذه الآية :(فَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ أَوْ أَدْنىٰ) ۔ وهذا الذى قلناه من أنّ هذا المقترب الدانى الّذى صار بينه وبين محمّد إنّما هو جبريل عليه السلام ۔ هو قول أمّ المؤمنين عائشة وابن مسعود ۔ وأبى ذرّ ۔ وأبى هريرة ۔

اسی طرح یہ آیت ہے (فَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ أَوْ أَدْنىٰ) (یہاں جبرائیل علیہ السلام مراد ہیں)۔ اور ہم نے یہ جو کہا ہے کہ محمد ﷺ کے بہت زیادہ قریب ہونے والے جبرائیل علیہ السلام ہی تھے تو یہ ام المومنین حضرت عائشہ۔ حضرت عبداللہ بن مسعود۔ حضرت ابوذر اور حضرت ابوہریرہ کا فرمان ہے

(تفسیر ابن کثیر: ۲۲/۶)

فرمانِ باری تعالیٰ (فَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ أَوْ أَدْنىٰ ﴿9﴾ ج فَأَوْحَىٰٓ إِلَىٰ عَبْدِهِۦ مَآ أَوْحَىٰ ﴿10﴾ ط) (النجم کی آیت ۹۔۱۰ کی تفسیر میں حضرت عبداللہ بن مسعودؓ فرماتے ہیں۔اس سے مراد جبرائیل علیہ السلام ہیں۔

(صحیح البخاری: ۷۲۰/۲۔ح: ۴۸۵۶۔ صحیح مسلم: ۹۷/۱۔ح: ۱۷۴)

فرمانِ باری تعالیٰ (فَأَوْحَىٰٓ إِلَىٰ عَبْدِهِۦ مَآ أَوْحَىٰ ﴿10﴾ ط) النجم کی آیت ۱۰ کے بارے میں حافظ ابنِ کثیرؒ فرماتے ہیں

معناه : فأوحىٰ جبريل إلى عبد اللّٰه محمّد ما أوحىٰ - أو أوحى اللّٰه إلى عبده محمّد ما أوحىٰ بواسطة جبريل - وكلا المعنيين صحيح -

اس کا معنیٰ یہ ہے کہ جبرائیل نے اللہ تعالیٰ کے بندے محمد ﷺ کی طرف جو وحی کرنا تھی کر دی یا اللہ تعالیٰ نے اپنے بندے محمد ﷺ کی طرف جو وحی کرنا تھی۔ جبرائیل کے ذریعے سے کر دی۔ یہ دونوں معنیٰ دُرست ہیں۔

(تفسیر ابن کثیر: ۲۳/۶)

حاصلِ کلام یہ ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے جس رؤیت کی نفی کی ہے۔ اس کا تعلق دنیا کی ظاہری آنکھ سے ہے۔ یعنی ان کے مطابق وہ شخص جھوٹا ہے جو یہ دعویٰ کرتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اللہ تعالیٰ کو اپنی ظاہری آنکھوں سے دیکھا ہے۔

حضرت ابنِ عباسؓ جس دیکھنے کی بات کرتے ہیں وہ فواد (یعنی دل ودماغ) سے دیکھنا ہے۔ یعنی حالتِ نیند (یا خواب) پر محمول ہے۔ اس طرح دونوں اقوال میں اجماع و تطبیق ہو جاتی ہے۔ جو لوگ ظاہری آنکھ سے رسول اللہ ﷺ کا اللہ تعالیٰ کو دیکھنا ثابت کرتے ہیں ان کا قول نہات کمزور اور مرجوح ہے۔

نبی کریم ﷺ کا حالت نیند میں دیدار الٰہی پر جو حدیث ہے وہ درج ذیل ہے۔

ائمہ اہل سنت اس بات کے قائل ہیں نبی کریم ﷺ نے حالتِ نیند میں اللہ تبارک وتعالیٰ کو دیکھا ہے۔

حضرت معاذ بن جبلؓ سے روایت ہے کہ ایک دن نمازِ صبح کے بعد رسول اللہ ﷺ نے اپنا خواب بیان کرتے ہوئے فرمایا

فإذا أنا بربّی عزّ وجلّ فی أحسن صورة ۔

پس اچانک میں نے اپنے ربّ کو حسین ترین صورت میں دیکھا۔

(مسند الامام احمد: ۲۴۳/۵۔ وسندہ۔ صحیح)

شیخ الاسلام ابنِ تیمیہ رحمہ اللہ (۶۶۱۔۷۲۸ھ) اس بارے میں فرماتے ہیں

ولكن لم يكن هذا فی الإسراء ۔ ولكن كان فی المدينة لما احتبس عنهم فی صلاة الصبح ۔ ثمّ أخبرهم عن رؤية ربّه تبارک وتعالىٰ تلک الليلة فی منامه ۔ وعلى هذا بنى الإمام أحمد رحمه اللّٰه تعالىٰ ۔ وقال : نعم رآه حقّا ۔ فإنّ رؤيا الأنبياء حقّ ۔ ولا بدّ ۔

یہ دیکھنا معراج والے واقعے میں نہیں بلکہ مدینہ منورہ میں تھا جب آپ ﷺ صبح کی نماز میں آنے سے لیٹ ہو گئے تھے۔ پھر آپ ﷺ نے صحابہ کرام کو اس رات اللہ تعالیٰ کو نیند میں دیکھنے کے بارے میں بتایا۔ اسی بنا پر امام احمد رحمہ اللہ نے فرمایا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ضرور اللہ تعالیٰ کو دیکھا ہے کیونکہ انبیائے کرام کے خواب یقیناً وحی ہوتے ہیں۔

(زاد المعاد لابن القیم: ۳۷/۳)

نیر فرماتے ہیں

فعلم أنّ ہذا الحدیث کان رؤیا منام بالمدینۃ ۔ لم یکن رؤیا یقظۃ لیلۃ المعراج ۔

معلوم ہوا کہ یہ واقعہ مدینہ منورہ میں نیند کے دوران کا ہے۔ معراج کی رات بیداری کا نہیں۔

(مجموع الفتاوی: ۳/۳۸۷۔۳۸۸)

نبیٔ اکرم ﷺ نے معراج والی رات اللہ تعالیٰ کو نہیں دیکھا۔ اس کے خلاف کچھ ثابت نہیں۔ اگر روایات میں اللہ کو دیکھنے کی نفی نہ بھی ہوتی تو اوپر درج کردہ قرآنی آیات اس کی نفی کے لیے کافی تھیں۔ لہٰذا لوگوں کو چاہیے کہ وہ ظن واختراع والا گمان نہ کریں۔ علماء کرام اور محدثین حق اس بات پر متفق ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے معراج والی رات اللہ تعالیٰ کو نہیں دیکھا۔ البتہ مدینہ منورہ میں حالتِ نیند میں اللہ تعالیٰ کا دیدار کیا ہے۔

اس پر بھی اہل سنت والجماعت کا اتفاقی واجماعی عقیدہ ہے کہ

کسی نے دنیا میں اللہ تعالیٰ کو نہیں دیکھا۔۔ جیسا کہ امام عثمان بن سعید دارمی رحمہ اللہ (۲۰۰۔۲۸۰ھ) فرماتے ہیں

جمیع الأئمّۃ یقولون بہ : إنّہ لم یر ۔ ولا یری فی الدنیا ۔

تمام ائمہ کرام یہی کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کو دنیا میں نہ دیکھا گیا نہ دنیا میں اسے دیکھا جاسکے گا۔

(الرد علی الجہمیۃ للدارمی : ۱۲۴)

امام ابنِ ابی العز الحنفی رحمہ اللہ (۷۳۱۔۷۹۲ھ) لکھتے ہیں

واتّفقت الأمّۃ علی أنّہ لا یراہ أحد فی الدنیا بعینہ ۔

امتِ مسلمہ نے اس بات پر اتفاق کیا ہے کہ دنیا میں کوئی اپنی آنکھوں سے اللہ تعالیٰ کو نہیں دیکھ سکتا۔

(شرح العقیدۃ الطحاویۃ لابن ابی العز الحنفی : ۲۲۲/۱)

رسول اللہ ﷺ کا فرمانِ گرامی ہے

تعلّموا أنّہ لن یری أحد منکم ربّہ عزّ وجلّ حتّی یموت

جان لو کہ تم میں سے کوئی بھی مرنے سے پہلے اللہ تعالیٰ کو نہیں دیکھ سکتا۔

(صحیح مسلم : ۳۹۹/۲۔ح : ۱۶۹)

حضرت ابو امامہ باہلی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں

کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں دجال کے بارے میں خطبہ دیا اور فرمایا

فیقول : أنا ربّکم ۔ ولن تروا ربّکم حتّی تموتوا

وہ کہے گا کہ میں تمہارا ربّ ہوں۔ حالانکہ تم موت سے پہلے اپنے ربّ کو نہیں دیکھ سکتے۔

(السنۃ لابن ابی عاصم : ۴۰۰۔ وسندہ۔ حسنٌ۔ عمرو بن عبداللہ الحضرمی وثقہ العجلی وابن حبان فہو موثق حسن الحدیث)

خاندانی نظام کیسا ہونا چاہیئے؟:

کسی بھی ملک میں معاشرتی استحکام کے لیے لوگوں کا صالح ہونا بہت ضروری ہے۔ان میں رہنے والے ایک دوسرے کے حقوق وفرائض سے واقف ہوں۔اورآپس میں ایک دوسرے کا شرعی رعایت سے خیال رکھتے ہوں۔سارے لوگ اپنااپنا کردار بخوبی نبھائیں توایک صالح معاشرہ وجود میں آسکتا ہے۔جب کہ قرآن وحدیث ان پر مکمل طورپر رہنمائی بھی موجود ہے۔مگر ہمارے معاشرے میں اسے اکثر نظرانداز ہی کیا جاتا ہے جس کی وجہ سے ہمیں آج بے شمار مسائل کا سامنا ہے۔ایک طرف جہاں مغربی تہذیب وتمدن اور جدید ٹیکنالوجی اس پر اثرانداز ہورہی ہے۔وہیں یہ مسلمان بذاتِ خود اس سلسلے میں اسلامی احکام وہدایات سے غفلت برت رہے ہوتے ہیں۔

اللہ تعالی کی نعمتوں میں سے ایک نعمت خاندانی نظام ہے۔یہ انسان کے لیے لطف ومحبت۔شناخت اور پشت پناہی کا ذریعہ بھی ہے۔نبی کریم ﷺ کی مکی زندگی میں شعبِ ابی طالب میں آپ ﷺ کے ساتھ آپؐ کا پوراخاندان موجود تھا۔اگرچہ یہ لوگ ایمان نہیں لائے تھے مگرانہوں نے اپ ﷺ کا ساتھ چھوڑنا گوارا نہیں کیا۔

(سیرتِ ابن ہشام ا/۲۲۱)۔

اس کا مطلب ہے کہ خاندان ہرفرد کے لیے ایک ڈھال ہے۔ایک مضبوط دفاعی قوت ہے جو کسی بھی ضرورت کے وقت اس کے کام آتی ہے۔یہ بات سب جانتے ہیں کہ کوئی بھی خاندان عورت اور

مرد کے ملاپ کے ذریعے وجود میں آتا ہے۔اور اس ملاپ کے مختلف طریقے دنیا میں موجود ہیں۔ مسلمانوں کے ہاں ملاپ کے لیے نکاح کا طریقہ رائج ہے۔اور کس کا نکاح کس کے ساتھ ہوگا۔کتنے بچے ہوں گے۔پھر ان کی شادیاں کدھر کدھر ہوں گی۔یہ سب کچھ اللہ کی طرف سے پہلے سے ہی طے ہے۔ کیونکہ حضرت آدمؑ سے قیامت تک آنے والی ساری روحوں کو تو اللہ نے اپنی جامع حکمت عملی سے پہلے ہی سے وجود عطا کر دیا تھا۔ جبھی تو ان سب کو یکجا کر کے اللہ جل شانہ نے ان سے اپنے رب ہونے کا عہد لیا تھا۔ جیسا کہ درج ذیل آیت میں ذکر ہے

وَإِذْ أَخَذَ رَبُّكَ مِنۢ بَنِىٓ ءَادَمَ مِن ظُهُورِهِمْ ذُرِّيَّتَهُمْ وَأَشْهَدَهُمْ عَلَىٰٓ أَنفُسِهِمْ أَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ ۖ قَالُوا۟ بَلَىٰ ۛ شَهِدْنَآ ۛ أَن تَقُولُوا۟ يَوْمَ ٱلْقِيَٰمَةِ إِنَّا كُنَّا عَنْ هَٰذَا غَٰفِلِينَ ﴿172﴾ أَوْ تَقُولُوٓا۟ إِنَّمَآ أَشْرَكَ ءَابَآؤُنَا مِن قَبْلُ وَكُنَّا ذُرِّيَّةً مِّنۢ بَعْدِهِمْ ۖ أَفَتُهْلِكُنَا بِمَا فَعَلَ ٱلْمُبْطِلُونَ ﴿173﴾

سورۃ الأعراف آیت ۱۷۲۔۱۷۳

اور جب تیرے رب نے بنی آدم کی پشت سے اس کی ساری اولاد نکالی اور ان سب سے ان کی اپنی ذات پر اقرار کرالیا کہ کیا میں تمہارا رب نہیں ہوں؟۔ وہ سب کہنے لگے (کیوں نہیں) ہاں۔ہم سب (اس بات پر) گواہ ہیں۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ قیامت کے دن یوں کہنے لگو کہ ہم تو البتہ اس سے بے خبر تھے۔ یا یوں کہنے لگ جاؤ کہ شرک تو البتہ بس ہم سے پہلے ہمارے بڑوں نے (شروع) کیا تھا اور ہم تو ان

https://quranexcel.com

کے بعد ان کی اولاد میں (لاچار ان کے نقشِ قدم چلتے رہے) تھے۔ تو کیا تو ہمیں اس کی بنا پر ہلاک کرے گا جو کہ باطل پرستوں نے (ایجاد) کیا تھا؟۔

اکثر لوگ دنیا میں اس بات پر ناراضگی کر لیتے ہیں کہ فلاں سے رشتہ مانگا تھا تو اس نے نہ دیا۔ جس طرح چاہا تھا۔ ویسے نہ ہوا۔ کاش ایسے رشتہ ہو جاتا تو کتنا اچھا رہتا۔ یہ سب باتیں بے سود ہیں۔ اللہ رب العزت کی طرف سے جو جوڑا بننا پہلے سے طے ہے وہی بنے گا۔ دوسرا کوئی نہیں۔ کس جوڑے سے کونسی اولاد آئے گی۔ نسب کیا ہوگا۔ سسرالی رشتے کون کون سے ہوں گے۔ اس کا اختیار صرف اللہ کے پاس ہے۔ اس لیے اس پر کسی قسم کی رنجش نہیں رکھنی چاہیئے۔

وَهُوَ ٱلَّذِى خَلَقَ مِنَ ٱلْمَآءِ بَشَرًا فَجَعَلَهُۥ نَسَبًا وَصِهْرًا ۗ وَكَانَ رَبُّكَ قَدِيرًا ﴿54﴾

سورۃ الفرقان آیت 54

اور وہ (اللہ) ہی تو ہے جس نے بشر کو پانی سے پیدا کیا پھر اسے صاحب نسب اور سسرالی رشتوں والا بنا دیا۔ اور تمہارا رب تو ہر چیز پر قادر ہے۔

البتہ یہ رشتے قائم ہونے کے بعد دنیا میں ان کو مستحکم اور پائیدار بنانے کے لیے شریعت نے کچھ اصول و قواعد بتائے ہیں اور خاندان کے ہر فرد کے لیے کچھ حقوق متعین کیے ہیں۔ایک خاندانی نظام کیسا ہونا چاہیے؟اس کا نمونہ خود آپ ﷺ نے لوگوں کے سامنے پیش کر دیا۔آپ نے اپنی تمام ازواج مطہرات کو الگ الگ مکان رہنے کے لیے دیے ہوئے تھے۔ حتی کہ کچن کے معاملات کو بھی علیحدہ رکھا ہوا تھا۔جب کہ سب جانتے تھے کہ اگر کھانا ایک جگہ بنے تو جدا جدا پکانے کی نسبت کم خرچ آتا ہے۔

آپؐ نے تمام ازواج مطہرات کا نفقہ بھی الگ الگ متعین کر دیا تھا۔جیسا کہ اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے

حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ۔ أَخْبَرَنَا وَكِيعٌ۔ عَنْ ابْنِ عُيَيْنَةَ۔ قَالَ قَالَ لِي مَعْمَرٌ قَالَ لِي الثَّوْرِيُّ هَلْ سَمِعْتَ فِي الرَّجُلِ يَجْمَعُ لِأَهْلِهِ قُوتَ سَنَتِهِمْ أَوْ بَعْضِ السَّنَةِ ؟ قَالَ مَعْمَرٌ فَلَمْ يَحْضُرْنِي۔ ثُمَّ ذَكَرْتُ حَدِيثًا حَدَّثَنَاهُ ابْنُ شِهَابٍ الزُّهْرِيُّ۔ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَوْسٍ۔ عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ۔ "أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَبِيعُ نَخْلَ بَنِي النَّضِيرِ وَيَحْبِسُ لِأَهْلِهِ قُوتَ سَنَتِهِمْ".

ہم سے محمد بن سلام نے بیان کیا۔ کہا ہم کو وکیع نے خبر دی۔ان سے ابن عیینہ نے کہا کہ مجھ سے معمر نے بیان کیا کہ ان سے ثوری نے پوچھا کہ تم نے ایسے شخص کے بارے میں بھی سنا ہے جو اپنے گھر والوں کے لیے سال بھر کا یا سال سے کم کا خرچ جمع کر لے۔ معمر نے بیان کیا کہ اس وقت مجھے یاد نہیں آیا پھر بعد میں یاد آیا کہ اس بارے میں ایک حدیث ابن شہاب نے ہم سے بیان کی تھی۔ان سے

مالک بن اوس نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کہ نبی کریم ﷺ بنی نضیر کے باغ کی کھجوریں بیچ کر اپنے گھر والوں کے لیے سال بھر کی روزی جمع کر دیا کرتے تھے۔

(صحیح بخاری ۵۳۵۷)

حضرت فاطمہؓ آپؐ کی سب سے چھوٹی بیٹی تھیں ان کی شادی آپ ﷺ نے حضرت علیؓ سے کی جو آپؐ کو بہت عزیز تھے۔اس کے باوجود شادی کے بعد ان کو الگ مکان دیا۔آپ ﷺ نے ان کو اپنے ساتھ نہیں رکھا جب کہ حضرت علیؓ کی پرورش بھی آپؐ نے خود کی تھی۔

اگر صحابہ کرام کے طور طریقوں پر نظر ڈالی جائے تو ہم دیکھتے ہیں کہ ان کی اکثریت مشترکہ خاندانی نظام کے بجائے جداگانہ نظام کے تحت زندگی بسر کیا کرتی تھی۔قرآن کریم کی یہ آیت کریمہ اسی طرف اشارہ کرتی ہے

لَّيْسَ عَلَى ٱلْأَعْمَىٰ حَرَجٌ وَلَا عَلَى ٱلْأَعْرَجِ حَرَجٌ وَلَا عَلَى ٱلْمَرِيضِ حَرَجٌ وَلَا عَلَىٰٓ أَنفُسِكُمْ أَن تَأْكُلُوا۟ مِنۢ بُيُوتِكُمْ أَوْ بُيُوتِ ءَابَآئِكُمْ أَوْ بُيُوتِ أُمَّهَٰتِكُمْ أَوْ بُيُوتِ إِخْوَٰنِكُمْ أَوْ بُيُوتِ أَخَوَٰتِكُمْ أَوْ بُيُوتِ أَعْمَٰمِكُمْ أَوْ بُيُوتِ عَمَّٰتِكُمْ أَوْ بُيُوتِ أَخْوَٰلِكُمْ أَوْ بُيُوتِ خَٰلَٰتِكُمْ أَوْ مَا مَلَكْتُم مَّفَاتِحَهُۥٓ أَوْ صَدِيقِكُمْ ۚ لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ أَن تَأْكُلُوا۟ جَمِيعًا أَوْ أَشْتَاتًا ۚ فَإِذَا دَخَلْتُم بُيُوتًا فَسَلِّمُوا۟ عَلَىٰٓ أَنفُسِكُمْ

تَحِيَّةً مِّنْ عِندِ ٱللَّهِ مُبَٰرَكَةً طَيِّبَةً ۚ كَذَٰلِكَ يُبَيِّنُ ٱللَّهُ لَكُمُ ٱلْـَٔايَٰتِ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُونَ ﴿61﴾ ع8

سورۃالنور آیت 61

اندھے پر۔اور لنگڑے پر۔اور بیمار پر۔اور خود تم پر بھی۔اس بات میں کوئی گناہ نہیں۔کہ تم اپنے گھروں سے کھانا کھاؤ۔یا اپنے باپ کے گھروں سے۔یا اپنی ماؤں کے گھروں سے۔یا اپنے بھائیوں کے گھروں سے۔یا اپنی بہنوں کے گھروں سے۔یا اپنے چچاؤں کے گھروں سے۔یا اپنی پھوپھیوں کے گھروں سے۔یا اپنے ماموؤں کے گھروں سے۔یا اپنی خالاؤں کے گھروں سے۔یا ان گھروں سے جنکی کنجیاں تمہارے ہاتھ میں ہوں۔یا اپنے دوستوں کے گھروں سے۔(اس میں بھی) تم پر کوئی گناہ نہیں کہ مل کر کھاؤ۔یا الگ الگ کھاؤ۔مگر جب گھروں میں داخل ہونا چاہو تو اپنے گھر والوں کو سلام کر لیا کرو جو اللہ کی طرف سے دعائیہ تحفہ اور مبارک و پاکیزہ (بات) ہے۔اس طرح اللہ تمہارے لئے اپنی آیات بڑی وضاحت سے بیان کرتا ہے۔تاکہ تم عقل سے کام لو۔

اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اس زمانے میں والدین۔اولاد اور دوسرے رشتہ دار الگ الگ گھروں میں رہا کرتے تھے۔حضرت عبدالرحمان بن ابو بکرؓ کے بارے میں آتا ہے کہ آپ حضرت ابو بکرؓ کے ساتھ

نہیں رہا کرتے تھے اس کے باوجود والدین کی خدمت کا پورا خیال رکھتے تھے اور اس سلسلے میں ان کی ناراضی بھی برداشت کیا کرتے تھے۔

عہدِ حاضر میں مشترکہ خاندانی نظام کو بہتر تسلیم کیا جاتا ہے۔ خصوصا برِ صغیر میں الگ الگ گھروں میں رہنے کو ناپسند کیا جاتا ہے۔ مگر کیا واقعی یہ نظام صحیح ہے؟ اسلام اس کے بارے میں کیا تعلیم دیتا ہے اور اس میں کیا فوائد و نقصانات ہیں؟ اس پر عموما توجہ نہیں دی جاتی ہے۔

مشترکہ خاندانی نظام سے مراد وہ گھر ہے جہاں ساس۔ سسر۔ بیٹے۔ بیٹیاں اور بہویں وغیرہ ایک ساتھ رہتے ہوں۔ ممکن ہے بعض لوگوں کو مشترکہ خاندانی نظام میں بہت سے فوائد نظر آئیں جیسے آپسی تعاون کا فروغ۔ خاندانی رشتوں کی پاسداری۔ بزرگوں سے بچوں کا استفادہ اور تربیت۔ لوگوں کا دکھ سکھ کے موقع پر کام آنا وغیرہ۔ لیکن یہ ساری چیزیں الگ رہ کر بھی انجام دی جا سکتی ہیں۔ ویسے بھی اسلام میں کسی چیز کے بارے میں اس کی اچھائی یا برائی کی بنیاد پر فیصلہ نہیں کیا جاتا ہے بلکہ اس کے صحیح یا غلط ہونے کی بنیاد پر فیصلہ ہوتا ہے۔ ورنہ شراب میں بھی کچھ نہ کچھ فوائد ہیں مگر اس سے شراب حلال نہیں ہو جائے گی۔ کیوں کہ مجموعی طور پر اس کے نقصانات زیادہ اور فوائد کم ہیں۔

مشترکہ خاندانی نظام اسلامی اصولوں کے خلاف ہے۔ اس کی وجہ سے جن مسائل کا سامنا مسلم معاشرے کو کرنا پڑ رہا ہے۔ ان میں سے چند درج ذیل ہیں۔

بے پردگی اور نامحرموں سے اختلاط

اسلام نے انسانی زندگی کے ہر پہلو میں رہنمائی کی ہے۔اس نے معاشرتی زندگی کے لیے واضح ہدایات دی۔ ہیں ان میں سے ایک پردہ اور نامحرم سے اختلاط کو روکنا بھی ہے۔اللہ تعالی کا ارشاد ہے

وَقُل لِّلْمُؤْمِنٰتِ يَغْضُضْنَ مِنْ أَبْصَٰرِهِنَّ وَيَحْفَظْنَ فُرُوجَهُنَّ وَلَا يُبْدِينَ زِينَتَهُنَّ إِلَّا مَا ظَهَرَ مِنْهَا ۖ وَلْيَضْرِبْنَ بِخُمُرِهِنَّ عَلَىٰ جُيُوبِهِنَّ ۖ وَلَا يُبْدِينَ زِينَتَهُنَّ إِلَّا لِبُعُولَتِهِنَّ أَوْ ءَابَآئِهِنَّ أَوْ ءَابَآءِ بُعُولَتِهِنَّ أَوْ أَبْنَآئِهِنَّ أَوْ أَبْنَآءِ بُعُولَتِهِنَّ أَوْ إِخْوَٰنِهِنَّ أَوْ بَنِىٓ إِخْوَٰنِهِنَّ أَوْ بَنِىٓ أَخَوَٰتِهِنَّ أَوْ نِسَآئِهِنَّ أَوْ مَا مَلَكَتْ أَيْمَٰنُهُنَّ أَوِ ٱلتَّٰبِعِينَ غَيْرِ أُو۟لِى ٱلْإِرْبَةِ مِنَ ٱلرِّجَالِ أَوِ ٱلطِّفْلِ ٱلَّذِينَ لَمْ يَظْهَرُوا۟ عَلَىٰ عَوْرَٰتِ ٱلنِّسَآءِ ۖ وَلَا يَضْرِبْنَ بِأَرْجُلِهِنَّ لِيُعْلَمَ مَا يُخْفِينَ مِن زِينَتِهِنَّ ۚ وَتُوبُوٓا۟ إِلَى ٱللَّهِ جَمِيعًا أَيُّهَ ٱلْمُؤْمِنُونَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ ﴿31﴾

سورۃالنور آیت 31

اور مومن عورتوں سے بھی کہہ دو کہ اپنی نگاہ نیچی رکھیں اور اپنی عفت و عصمت کی حفاظت کیا کریں۔ اور اپنی زینت (یعنی زیورات وغیرہ) کو ظاہر نہ ہونے دیں مگر اس میں سے جو (اپنے آپ) ظاہر ہو جائے۔اور اپنی اوڑھنیاں اپنے سینوں پر اوڑھے رکھا کریں اور اپنی زیب و زینت (بناؤ سنگھار) ظاہر نہ

کریں مگر اپنے خاوند۔ یا اپنے باپ۔ یا اپنے خسر۔ یا اپنے بیٹیوں۔ یا اپنے خاوند کے بیٹوں۔ یا اپنے بھائیوں۔ یا اپنے بھتیجوں۔ یا اپنے بھانجوں۔ یا اپنی (ہم پلہ) عورتوں۔ یا اپنے شرعی لونڈی غلاموں۔ یا ایسے نوکروں جو جنسی خواہش نہ رکھتے ہوں۔ یا ایسے لڑکے پر جو ابھی عورتوں کی پردہ دارانہ باتوں سے واقف نہ ہوں اور اپنے پاؤں زمین پر ایسے زور دے کر نہ ماریں کہ ان کا مخفی زیور معلوم پڑ جائے۔ اور اے مسلمانو!۔ تم سب اللہ کے حضور توبہ کرو تاکہ تم فلاح پا سکو۔

يَٰٓأَيُّهَا ٱلنَّبِيُّ قُل لِّأَزۡوَٰجِكَ وَبَنَاتِكَ وَنِسَآءِ ٱلۡمُؤۡمِنِينَ يُدۡنِينَ عَلَيۡهِنَّ مِن جَلَٰبِيبِهِنَّۚ ذَٰلِكَ أَدۡنَىٰٓ أَن يُعۡرَفۡنَ فَلَا يُؤۡذَيۡنَۗ وَكَانَ ٱللَّهُ غَفُورٗا رَّحِيمٗا ﴿59﴾

سورۃ الأحزاب آیت 59

اے نبیؐ!۔ اپنی بیویوں اور اپنی بیٹیوں اور مسلمانوں کی عورتوں سے کہہ دو کہ (وہ باہر نکلیں تو) اپنے اوپر چادر (بطور گھونگھٹ) لٹکا لیا کریں یہ طریقہ زیادہ مناسب ہے کہ وہ پہچان لی جائیں اور نہ ستائی جائیں۔ اور اللہ بڑا بخشنے والا نہایت مہربان ہے۔

بد قسمتی سے ہمارے یہاں پردے کا تصور عورتوں اور لڑکیوں کو تعلیم اور نوکری سے روکنا۔ زبردستی شادی کرانا اور اجنبیوں سے پردہ کرانے تک محدود ہے۔ نامحرم قریبی رشتے داروں۔ دیور۔ جیٹھ۔

ماموں خالہ چچااور پھوپھی کے لڑکوں اور ان کے دوستوں وغیرہ سے پردہ کرنا معیوب سمجھا جاتا ہے۔ مشترکہ خاندانی نظام میں اس طرح کے رشتہ دار عموماساتھ رہا کرتے ہیں۔

ایک لڑکے کا پورا خاندان اس کے لیے تو محرم ہے لیکن اس کی بیوی کے لئے شوہر کے خاندان کے زیادہ تر لوگ نامحرم ہیں۔اب اگر وہ سارے وقت پردے میں رہے تو خود اس کو مشکل ہو گی اور سسرال والے بھی ناراض ہو جائیں گے کہ 'دلہن' نامعقول سی لگتی ہے۔ گھلتی ملتی نہیں ہے۔ مغرور ہے یا ملانی ہے وغیرہ وغیرہ۔

اس لیے کسی انسان کو حق نہیں کہ بیوی کو ایسے گھر میں رہنے پر مجبور کرے جہاں غیر محرم رہتے ہوں۔ چاہے وہ اس کے ماموں خالہ چچااور پھوپھی کے لڑکے یا بھتیجے بھانجے ہی کیوں نہ ہوں۔ حدیثِ نبوی ہے

حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ۔ حَدَّثَنَا لَيْثٌ۔ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ۔ عَنْ أَبِي الْخَيْرِ۔ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ۔ أَنّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ۔ قَالَ: "إِيَّاكُمْ وَالدُّخُولَ عَلَى النِّسَاءِ"۔ فَقَالَ رَجُلٌ مِنْ الْأَنْصَارِ: يَا رَسُولَ اللَّهِ۔ أَفَرَأَيْتَ الْحَمْوَ ؟ قَالَ: "الْحَمْوُ: الْمَوْتُ".

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا۔ کہا ہم سے لیث بن سعد نے بیان کیا۔ ان سے یزید بن ابی حبیب نے۔ان سے ابوالخیر نے اور ان سے عقبہ بن عامر نے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ عورتوں میں

جانے سے بچتے رہو اس پر قبیلہ انصار کے ایک صحابی نے عرض کیا: یارسول اللہ! حمو کے متعلق آپ کی کیا رائے ہے؟ (وہ اپنی بھاوج کے ساتھ جا سکتا ہے یا نہیں؟) نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ حمو (دیور یا جیٹھ) کا جانا ہی تو ہلاکت ہے۔

(صحیح بخاری ۵۲۳۲)

حمو سے مراد صرف دیور جیٹھ نہیں بلکہ شوہر کے وہ سب عزیز و اقارب ہیں جن سے عورت کا نکاح ہو سکتا ہے۔ شوہر کے رشتے داروں سے خلوت نشینی۔ اجنبیوں کے ساتھ خلوت میں رہنے سے کہیں زیادہ خطرناک ہے اور اسی وجہ سے مشترکہ خاندانی نظام میں اس کا خطرہ بڑھ جاتا ہے۔ اسی وجہ سے آپؐ نے اس پر اتنی تاکید کی ہے

جیسا کہ درج ذیل حدیثِ نبوی سے معلوم ہوتا ہے۔

اخبرنا محمد بن العلاء۔ حدثنا ابو اسامة۔ عن مجالد۔ عن عامر۔ عن جابر , قال: وربما سكت عن جابر۔ قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: "لا تدخلوا على المغيبات۔ فإن الشيطان يجري من ابن آدم كمجرى الدم"۔ قالوا: ومنك؟۔ قال:"نعم۔ ولكن الله اعانني عليه فاسلم

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جن عورتوں کے شوہر غائب ہوں ان کے پاس داخل نہ ہو۔ اس لئے کہ شیطان رواں رہتا ہے۔ بعض اوقات راوی نے کہا کیوں کہ شیطان

آدمی کے جسم میں ایسے ہی چلتا ہے جیسے خون (چلتا ہے)۔ صحابہ نے عرض کیا: اور آپ کے بدن میں بھی؟ فرمایا: ہاں۔ میرے بدن میں بھی۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے میری اس پر مدد کی ہے۔ پس وہ تابع فرمان ہو گیا ہے۔

(ترمذی 1172)

خلوت کا خاتمہ

مشترکہ خاندانی نظام میں خلوت کے ان اصولوں کو اپنانا بہت ہی مشکل ہوتا ہے جس کی قرآن و حدیث میں تعلیم دی گئی ہے۔ ارشادِ ربانی ہے

يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُواْ لِيَسْتَـْٔذِنكُمُ ٱلَّذِينَ مَلَكَتْ أَيْمَٰنُكُمْ وَٱلَّذِينَ لَمْ يَبْلُغُواْ ٱلْحُلُمَ مِنكُمْ ثَلَٰثَ مَرَّٰتٍ ۚ مِّن قَبْلِ صَلَوٰةِ ٱلْفَجْرِ وَحِينَ تَضَعُونَ ثِيَابَكُم مِّنَ ٱلظَّهِيرَةِ وَمِنۢ بَعْدِ صَلَوٰةِ ٱلْعِشَآءِ ۚ ثَلَٰثُ عَوْرَٰتٍ لَّكُمْ ۚ لَيْسَ عَلَيْكُمْ وَلَا عَلَيْهِمْ جُنَاحٌۢ بَعْدَهُنَّ ۚ طَوَّٰفُونَ عَلَيْكُم بَعْضُكُمْ عَلَىٰ بَعْضٍ ۚ كَذَٰلِكَ يُبَيِّنُ ٱللَّهُ لَكُمُ ٱلْـَٔايَٰتِ ۗ وَٱللَّهُ عَلِيمٌ حَكِيمٌ ﴿58﴾

سورۃ النور آیت 58

اے ایمان والو! ۔ تمہارے شرعی غلام اور وہ بچے جو ابھی بالغ نہیں ہوئے تم سے ان تین اوقات میں اجازت لے کر (تمہارے کمروں میں) آیا کریں۔ صبح کی نماز سے پہلے۔ اور دوپہر کے وقت۔ جب کہ

تم اپنے (حجاب والے) کپڑے ایک طرف رکھ دیتے ہو۔ اور عشا کی نماز کے بعد۔ یہ تین وقت تمہارے پردے کے ہیں۔ ان اوقات کے (پہلے یا) بعد نہ تو تم پر کچھ گناہ ہے اور نہ ہی ان پر کہ تم آپس میں ایک دوسرے کے پاس بکثرت آتے جاتے رہا کرو۔ اس طرح اللہ اپنی آیات تمہارے لئے صاف صاف واضح کرتا ہے۔ اور اللہ بڑا علم والا نہایت حکمت والا ہے۔

جب کہ مشترکہ خاندانی نظام میں صورتِ حال عموماً یہ ہوتی ہے کہ ایک ہی کمرے میں میاں بیوی۔ بچے اور بسا اوقات دوسرے لوگ بھی رہتے اور سوتے ہیں۔ جس کے نتیجے میں کتنے مسائل کھڑے ہوتے ہوں گے۔ اس کا اندازہ بخوبی لگایا جا سکتا ہے۔ اس کے علاوہ اس طرح کے گھروں میں شرم وحیا کی وجہ سے نمازیں یا تو چھوڑ دی جاتی ہیں یا قضا ہو جایا کرتی ہیں۔ لیکن اگر الگ گھر یا کمرے ہوں تو ان تمام مسائل سے بچا جا سکتا ہے۔ اسی وجہ سے شریعت نے بیوی کو یہ حق دیا ہے کہ وہ الگ رہائش کا مطالبہ کر سکتی ہے۔ اسے عام حالات میں تو ساتھ رکھنا ہی ہوتا ہے لیکن عدت میں بھی ساتھ ہی رکھنے کا حکم ہے۔ ارشادِ ربانی ہے

أَسْكِنُوهُنَّ مِنْ حَيْثُ سَكَنتُم مِّن وُجْدِكُمْ وَلَا تُضَآرُّوهُنَّ لِتُضَيِّقُواْ عَلَيْهِنَّ ۚ وَإِن كُنَّ أُوْلَٰتِ حَمْلٍ فَأَنفِقُواْ عَلَيْهِنَّ حَتَّىٰ يَضَعْنَ حَمْلَهُنَّ ۚ فَإِنْ أَرْضَعْنَ لَكُمْ

فَـَٔاتُوهُنَّ أُجُورَهُنَّ ۖ وَأْتَمِرُوا۟ بَيْنَكُم بِمَعْرُوفٍ ۖ وَإِن تَعَاسَرْتُمْ فَسَتُرْضِعُ لَهُۥٓ أُخْرَىٰ ﴿6﴾ ط

سورۃ الطلاق آیت 6

ان کو (عدت میں) اپنی حیثیت کے مطابق وہیں رکھو جہاں تم خود رہتے ہو اور ان پر دل تنگ کرتے ہوئے انہیں تکلیف نہ دو۔ اور اگر وہ حاملہ ہوں تو ان کا سب خرچ دیتے رہو یہاں تک ان کا وضعِ حمل ہو جائے۔ پھر اگر تمہارے لئے (بچے) کو دودھ پلائیں تو انہیں ان کی اجرت بھی دو۔ اور (بچے کے لئے) مناسب طریقہ پر باہمی مشاورت رکھو۔ اور اگر باہمی ضد و عناد رکھو گے تو پھر کوئی اور عورت اس (بچے) کو دودھ پلائے۔

مفسرین اور فقہائے کرام نے اس سے مراد صرف ایک کمرے کی چھت کو نہیں لیا ہے بلکہ اس سے مراد ایک الگ گھر ہے جس میں عورت آزادی سے رہ سکے اور اپنی نجی زندگی گزار سکے۔

باہمی سوچ کا مختلف ہونا

اللہ تعالی نے انسانوں کو ایک دوسرے سے مختلف بنایا ہے اور سب کو الگ الگ مقاصد اور صلاحیتوں سے نوازا ہے۔ اللہ تعالی کا ارشاد ہے

وَهُوَ ٱلَّذِى جَعَلَكُمْ خَلَٰٓئِفَ ٱلْأَرْضِ وَرَفَعَ بَعْضَكُمْ فَوْقَ بَعْضٍ دَرَجَٰتٍ لِّيَبْلُوَكُمْ فِى مَآ ءَاتَىٰكُمْ ۗ إِنَّ رَبَّكَ سَرِيعُ ٱلْعِقَابِ وَإِنَّهُۥ لَغَفُورٌ رَّحِيمٌ ﴿165﴾ ع20

سورۃ الانعام آیت 165

اور وہ (اللہ) ہی تو ہے جس نے تمہیں زمین میں اپنا نائب بنایا اور بعض کے بعض پر درجے بلند کر دیئے۔ تاکہ جو کچھ اس نے تمہیں دیا ہے اسی میں تمہاری آزمائش کرے۔ بیشک تمہارا رب بہت جلد سزا دینے والا اور بلاشبہ وہ بڑا بخشنے والا نہایت رحم کرنے والا بھی ہے۔

پھر مشترکہ خاندانی نظام میں یہ کیسے ممکن ہے کہ سب کا مقصد اور سب کی پسند ایک ہو؟ ہر ایک اپنی مرضی اور خواہش کے مطابق کھانا پینا۔ اٹھنا بیٹھنا چاہتا ہے اور یہ اس کا بنیادی حق ہے۔ اب اگر اس کو اپنا بنیادی حق ہی نہ ملے تو گھر میں سکون اور خوشی کیسے میسر ہو سکتی ہے؟ ایک گھر میں بیس پچیس افراد ہوں اور کئی بہویں مل کر ساس کی نگرانی میں کھانا پکاتی ہوں۔ صفائی کرتی ہوں اور کیا مجال کہ بیٹا یا بہو منہ کھول سکے؟ تو اس کا نتیجہ عموماً یہ ہوتا ہے کہ دلوں میں کینہ و بغض بھر جاتا ہے اور ایک دوسرے پر اعتراضات۔ لعن طعن۔ اور تنقید شروع ہو جاتی ہیں۔ اس طرح گھر کا سکون درہم برہم ہو جاتا ہے۔ پھر یہ بھی کہ مشترکہ خاندانی نظام میں عموماً سارے فیصلے بڑے ہی کرتے ہیں۔ اس سے دوسروں کے حقوق کی حق تلفی ہو سکتی ہے اور رشتوں میں دوریاں پیدا ہو سکتی ہیں۔

باہمی تعلق پر منفی اثر

ہمارے یہاں ایک بڑے طبقہ میں لڑکوں کی شادی ہی اس غرض سے کی جاتی ہے کہ کوئی گھر چلانے والی آجائے جو سب کی خدمت کرے۔ساس سسر کا دھیان رکھے۔اب اگر بہو تعلیم حاصل کرنا چاہے یا کوئی کتاب ہی پڑھنے لگے تو گھر میں طوفان برپا ہو جاتا ہے۔آج کا دور کمپیوٹر۔انٹرنیٹ کا دور ہے۔گھر کے تمام افراد کمپیوٹر چلا سکتے ہیں۔ حتی کہ بچے بچیاں اس پر گیم کھیل سکتے ہیں مگر بہو صرف کمپیوٹر کی صفائی کے کام پر معمور ہوتی ہے۔استعمال نہیں کر سکتی۔

بہو پر ساس سسر کی خدمت کے لیے زور دیا جاتا ہے۔ مگر خدمت واطاعت کا حکم ماں باپ اور شوہر کے لئے ہے نہ کہ ساس سسر کے لیے۔ان کی خدمت بیٹوں کی ذمہ داری ہے۔ مگر انہیں بہوؤں سے ہی خدمت کرانے کا شوق ہوتا ہے۔یہ تو تب ہی ممکن ہوگا جب ساس سسر بہو کو بیٹی کا درجہ دیں اور کسی خدمت کی توقع نہ کریں۔ کیوں کہ اولاد سے تو کوئی زیادتی نہیں کرتا۔اور نہ ہی امید رکھتا ہے کہ بیٹے۔ بیٹیاں خدمت کے لیے ایک ٹانگ پر کھڑے رہیں۔جب بہو کو بھی بیٹی کا درجہ ملے گا تو وہ بھی بے لوث محبت کے ساتھ ساس سسر کو والدین کا درجہ دے گی اور خوشی خوشی خدمت کرے گی۔

بہت سے نیک لوگ بھی اپنی بیوی کو ماں کے رحم و کرم پر چھوڑ دیتے ہیں اور خود ایک طرف ہو جاتے ہیں۔پھر ساس کو بھی حکومت کرنے میں مزا آتا ہے اور چھوٹی چھوٹی باتوں کا بتنگڑ بنا لیتی ہیں۔اپنی بیٹی وہی غلطیاں کرے تو نظر انداز کر دی جاتی ہیں اور بہو نے اس سے کم درجہ کی ہی غلطی کر دی تو شہر بھر

کا موضوعِ گفتگو بنا دیتی ہیں۔ جس سے ساس بہو میں سرد جنگ چھڑ جاتی ہے اور گھر کا ماحول خراب ہو جاتا ہے۔

بد گمانی کی کثرت

مشترکہ خاندانی نظام میں اکثر ساس بہو اور نند کے درمیان بد گمانی۔ غیبت اور تجسّس وغیرہ کی فضا چھائی رہتی ہے اور ہر آنے جانے والوں سے ایک دوسرے کی شکایت اور لگائی بجھائی کا کام ہوا کرتا ہے۔ اس سے میاں بیوی کے رشتے میں دراڑ آجاتی ہے اور کبھی کبھی پورا خاندان متاثر ہو جاتا ہے اور یہ کہ گھریلو معاملات یا باتوں سے باہر کے لوگ یا رشتے دار وغیرہ واقف ہو جاتے ہیں جس کے بسا اوقات خطرناک نتائج نکلتے ہیں۔ قرآن کریم نے اس سلسلے میں جو رہنمائی کی ہے۔ وہ صرف مردوں کے لیے نہیں ہے۔ ارشادِ ربانی ہے

يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُواْ ٱجْتَنِبُواْ كَثِيرًا مِّنَ ٱلظَّنِّ إِنَّ بَعْضَ ٱلظَّنِّ إِثْمٌ ۖ وَلَا تَجَسَّسُواْ وَلَا يَغْتَب بَّعْضُكُم بَعْضًا ۚ أَيُحِبُّ أَحَدُكُمْ أَن يَأْكُلَ لَحْمَ أَخِيهِ مَيْتًا فَكَرِهْتُمُوهُ ۚ وَٱتَّقُواْ ٱللَّهَ ۚ إِنَّ ٱللَّهَ تَوَّابٌ رَّحِيمٌ ﴿12﴾

سورۃ الحجرات آیت 12

https://quranexcel.com

اے ایمان والو!۔ بہت سارے گمانوں سے اجتناب کرو کہ بعض گمان تو یقینی طور پر گناہ ہیں۔ اور نہ تو (ایک دوسرے کا) تجسّس و ٹٹول کرو اور نہ ہی کوئی کسی کی غیبت کرے۔ کیا تم میں سے کوئی اس بات کو پسند کرے گا کہ وہ اپنے مرے ہوئے بھائی کا گوشت کھائے اس سے (تو لازمی) تمہیں کراہت آئے گی؟۔ اور اللہ ہی سے ڈرتے رہو۔ بیشک اللہ بڑا توبہ قبول کرنے والا نہایت رحم کرنے والا ہے۔

خاندان کا ایک ذات پر منحصر رہنا

عموما مشترکہ خاندانی نظام میں ایک کمانے والا ہوتا ہے اور دس بیٹھ کر مفت کی روٹیاں توڑتے ہیں۔ ان گھروں میں ایسے افراد ہوتے ہیں جو کام کر سکتے ہیں مگر کرنا نہیں چاہتے۔ مغربی ترقی یافتہ ممالک میں اس کی مثال نہیں ملے گی۔ ایسے خاندانوں میں ایک عجیب و غریب مفروضہ ہوتا ہے کہ کسی بے کار آدمی کی شادی کر دو تو وہ خود ہی سیٹ ہو جائے گا لیکن اگر اس میں ناکامی ملی تو خاندان کے دوسرے لوگوں کو اس غلطی کا خمیازہ بھگتنا پڑتا ہے۔

ورنہ جب تک والد زندہ رہتے ہیں خرچ برداشت کرتے ہیں کیوں کہ ان کو بہر حال اولاد سے محبت ہوتی ہے۔ پھر ان کے انتقال کے بعد بھائیوں میں بٹوارا ہو جاتا ہے اور لڑائی جھگڑے شروع ہو جاتے ہیں۔ آپسی تعلقات ختم ہو جاتے ہیں کیوں کہ عام طور پر بڑا بھائی تمام افراد کا خرچ اٹھانا نہیں چاہتا

اور باقیوں سے الگ ہونے کی کوشش کرتا ہے۔اگر وہ فراخدلی کا مظاہرہ کرے بھی تو دوسرے اپنے مفاد کی خاطر اس کو اکثر دھوکہ ہی دیتے ہیں۔

بعض دفعہ مالی تنگی کی وجہ سے لوگ دوسرے ممالک کا رخ کرتے ہیں اور سالہا سال باہر رہتے ہیں۔ بیوی کو دیور یا قریبی رشتے داروں کے رحم و کرم پر چھوڑ جاتے ہیں۔جس سے معاشرے میں سنگین مسائل پیدا ہوتے ہیں اور بسا اوقات گھر تک ٹوٹ جاتے ہیں۔آج کل اس طرح کی مثالیں کثیر تعداد میں نظر آتی ہیں۔اسی وجہ سے حضرت عمرؓ نے اپنی بیٹی حضرت حفصہؓ سے پوچھ کر چار مہینہ سے زائد کسی کو جہاد جیسے عظیم فریضے میں جانے کی ممانعت کر دی تھی۔

جائیداد اور ترکہ کی عدمِ تقسیم

مشترکہ خاندانی نظام میں ایک خرابی یہ بھی ہے کہ اس میں جائیداد یا ترکہ اور ذرائع آمدنی کی منصفانہ تقسیم نہیں ہوتی۔بلکہ بسا اوقات تو تقسیم ہی نہیں ہوتی ہے پھر جب سالوں بعد تقسیم کا عمل ہوتا ہے تو ایک دوسرے سے بغض و عداوت۔دشمنی۔حسد۔تہمت اور الزام تراشی کا نہ رکنے والا سلسلہ شروع ہو جاتا ہے۔اور ساری خیر سگالی۔تعاون اور ایک دوسرے سے ہمدردی کے جذبہ کی ہوا نکل جاتی ہے۔

اللہ تعالی نے میراث کا نظام اپنے علم و حکمت کی بنیاد پر نافذ کیا ہے اور لوگوں کو اس میں احکامِ الٰہی اور شریعت کے احکام کی پابندی کرنے کا حکم دیا ہے۔تاکہ تمام حق داروں کو ان کا حق مل جائے۔وصیت کے سلسلے میں ارشادِ ربانی ہے

تِلْكَ حُدُودُ ٱللَّهِ ۚ وَمَن يُطِعِ ٱللَّهَ وَرَسُولَهُۥ يُدْخِلْهُ جَنَّٰتٍ تَجْرِى مِن تَحْتِهَا ٱلْأَنْهَٰرُ خَٰلِدِينَ فِيهَا ۚ وَذَٰلِكَ ٱلْفَوْزُ ٱلْعَظِيمُ ﴿13﴾ وَمَن يَعْصِ ٱللَّهَ وَرَسُولَهُۥ وَيَتَعَدَّ حُدُودَهُۥ يُدْخِلْهُ نَارًا خَٰلِدًا فِيهَا وَلَهُۥ عَذَابٌ مُّهِينٌ ﴿14﴾ ع2

سورۃالنساء آیت ۱۳۔۱۴

یہ اللہ کی مقرر کردی گئی حدیں ہیں۔اور جو کوئی اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرے گا اللہ اس کو ایسی جنتوں میں داخل کرے گا جن کے دامن میں نہریں بہہ رہی ہوں گی وہ ان میں ہمیشہ ہمیش رہیں گے۔اور یہ ہی بہت بڑی کامیابی ہے۔ اور جو کوئی اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کرے گا اور اس کی مقررہ حدوں سے تجاوز کر جائے گا تو اللہ اسے دوزخ میں ڈال دے گا اسی میں وہ ہمیشہ ہمیش رہے گا اور اس کو ذلت کا عذاب ہوگا۔

بچوں پر منفی اثرات

مندرجہ بالا تمام باتوں کا بچوں پر بھی منفی اثر پڑتا ہے۔ان کی تعلیم وتربیت صحیح ڈھنگ سے نہیں ہو پاتی ہے کیوں کہ جب ایک ہی گھر میں مختلف سوچ رکھنے والے ہوتے ہیں تو بچے کشمکش کا شکار ہو جاتے ہیں کہ کس کی بات صحیح ہے اور کس کی غلط؟۔اس سے ان کی خود اعتمادی مجروح ہوتی ہے اور آگے کی زندگی میں ان کو نقصان اٹھانا پڑتا ہے۔ بعض دفعہ بچوں کے بگڑنے کی وجہ بھی یہی بنتی ہے۔کہ گھر کے

بزرگ مرد یا خواتین۔ بچوں کو ڈانٹنے یا مارنے نہیں دیتے اور ان کی غلطیوں پر چشم پوشی کرتے ہیں۔ جس سے بچے بگڑ جاتے ہیں۔

اس کے علاوہ اس طرح کے خاندانی نظام میں بچوں۔ بچیوں کے ساتھ جنسی زیادتی کے معاملات زیادہ ہوتے ہیں اور اس میں قریبی رشتے داروں کا ہی ہاتھ ہوتا ہے جو ان کے درمیان رہا کرتے ہیں کیوں کہ بچے۔ بچیاں اجنبی لوگوں کے مقابلے میں مانوس لوگوں سے زیادہ گھلتے ملتے ہیں۔ ماں باپ بھی ساتھ رہنے والوں پر اندھا اعتماد کرکے انہیں ان کے پاس چھوڑ دیا کرتے ہیں جس کا پھر خمیازہ بھی انہیں بھگتنا پڑتا ہے۔

ایک مسئلہ اس طرح کے نظام میں بھی یہ ہوتا ہے کہ جن لوگوں کی کمائی کم ہوتی ہے۔ خود ان کے لیے اور ان کی بیوی بچوں کے لیے بھی مصیبت کھڑی ہو جاتی ہے اور بعض دفعہ وہ اپنے ہی گھر میں اجنبی بن جاتے ہیں۔ ظاہر ہے کہ زیادہ کماؤ سپوت کی دیکھ ریکھ بھی زیادہ ہو گی۔ اس سے سب سے زیادہ بچے متاثر ہوتے ہیں کہ ان کی اہمیت یا قدر صرف اس وجہ سے نہیں ہوتی ہے کہ ان کے والد نہیں کما رہے ہیں یا کم کما رہے ہیں۔ اس وجہ سے ان میں دوسروں سے حسد۔ بغض اور نفرت کا جذبہ پیدا ہو جاتا ہے۔

اسلام نے ان وجوہ کی بناپر مشترکہ خاندانی نظام کی حوصلہ شکنی کی ہے اور آسان طرزِ زندگی اپنانے پر زور دیا ہے۔ یہ تب ہی ممکن ہے جب خاندان چھوٹی چھوٹی ٹکڑیوں کی شکل میں رہیں۔ چاہے یہ حجرہ (فلیٹ) کی شکل ہی میں کیوں نہ ہو جیسا کہ آپ ﷺ کا طریقہ تھا۔

بہت ممکن ہے کہ بعض لوگوں کے ذہن میں یہ خیال آئے اگر مشترکہ خاندانی نظام کو نہ اپنایا جائے تو والدین کہاں جائیں گے؟ ان کے حقوق کی ادائیگی کیسے ہو گی؟۔ کیونکہ ایسا کرنے سے وہ بالکل تنہا اور بے سہارا ہو جائیں گے؟۔ والدین یہ سوچیں گے کہ بیٹا تو ہمارے ہاتھ سے نکل گیا۔ مگر یہ بات ذہن میں رہنی چاہیے کہ والدین کے حقوق کو ادا کرنے کا مشترکہ اور غیر مشترکہ خاندانی نظام سے تعلق نہیں ہوتا ہے۔ بلکہ اس کا تعلق خوفِ خدا اور اللہ اس کے رسول کی اطاعت و فرمابرداری سے ہوتا ہے۔ یہ لازمی نہیں ہے کہ مشترکہ خاندانی نظام ہی میں اولاد اپنے والدین کا حق ادا کر سکتی ہے اور جداگانہ نظام میں نہیں۔

آج کل بآسانی ایسے فلیٹ بنائے جا سکتے ہیں جن میں سب کے لیے الگ الگ یونٹ ہوں۔ ایسے میں والدین اور دوسرے رشتے داروں کے حقوق کی ادائیگی بھی ہو سکتی ہے۔ اور مشترکہ خاندانی نظام کے مضر اثرات سے بھی بچا جا سکتا ہے۔ ورنہ عام طور پر دیکھا یہ جاتا ہے کہ مشترکہ خاندانی نظام میں والدین ایک کونے میں پڑے رہتے ہیں اور سب لوگ ایک دوسرے پر ذمہ داری ڈالے مگن رہتے ہیں یا پھر باری لگادی جاتی ہے کہ اتنے سے اتنے دن ایک بہو سنبھالے گی اور بقیہ دن دوسری

بہو۔ جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ بہویں بس کام ٹھکانے لگاتی ہیں جس سے حساس طبیعت والے والدین ایک الگ ہی کرب سے گزر رہے ہوتے ہیں۔ ویسے بھی آج کے دور میں عموماً بچے جہاں بڑے ہوئے اور نوکری مل گئی تو ماں باپ کو تنہا چھوڑ کر چل دیتے ہیں اور بیوی کو بھی پاس بلا لیتے ہیں۔ مروتاً والدین کو پوچھ بھی لیا تو وہ حالات کو سمجھتے ہوئے اجنبی جگہ یا اپنے گھر کی یادوں کا بہانا کرکے ٹال دیا کرتے ہیں۔ جب کہ اولاد کا والدین پر یہ حق ہے کہ وہ ان کے ساتھ نیک اور اچھا سلوک کریں۔ ان کی اطاعت کریں اور ان کا احترام کریں۔ ارشادِ ربانی ہے

وَوَصَّيْنَا ٱلْإِنسَٰنَ بِوَٰلِدَيْهِ إِحْسَٰنًا ۖ حَمَلَتْهُ أُمُّهُۥ كُرْهًا وَوَضَعَتْهُ كُرْهًا ۖ وَحَمْلُهُۥ وَفِصَٰلُهُۥ ثَلَٰثُونَ شَهْرًا ۚ حَتَّىٰٓ إِذَا بَلَغَ أَشُدَّهُۥ وَبَلَغَ أَرْبَعِينَ سَنَةً قَالَ رَبِّ أَوْزِعْنِىٓ أَنْ أَشْكُرَ نِعْمَتَكَ ٱلَّتِىٓ أَنْعَمْتَ عَلَىَّ وَعَلَىٰ وَٰلِدَىَّ وَأَنْ أَعْمَلَ صَٰلِحًا تَرْضَىٰهُ وَأَصْلِحْ لِى فِى ذُرِّيَّتِىٓ ۖ إِنِّى تُبْتُ إِلَيْكَ وَإِنَّنِى مِنَ ٱلْمُسْلِمِينَ ﴿15﴾

سورۃ الأحقاف آیت 15

اور ہم نے انسان کو اپنے والدین کے ساتھ بھلائی کرنے کی تاکید کی۔ کہ اسے اس کی ماں نے تکلیف سے پیٹ میں اٹھائے رکھا اور تکلیف سے ہی اسے جنا۔ اور اس کا حمل اور دودھ چھڑانا تیس مہینے ہوتا ہے۔ یہاں تک کہ جب وہ اپنی بھرپور جوانی اور چالیس سال کی عمر کو پہنچا تو کہنے لگا اے میرے رب

!۔مجھے توفیق دے کہ میں تیری اس نعمت کا شکر ادا کروں جو تو نے مجھ پر اور میرے والدین پر انعام کی۔اور میں وہ نیک عمل کروں جنہیں تو پسند کرے اور میری اولاد میں بھی میرے لئے اصلاح کر دے۔بیشک میں تیرے ہی حضور توبہ ورجوع کرتا ہوں اور بلاشبہ میں مسلمانوں میں سے ہوں۔

اپنے والدین کے ساتھ بدسلوکی کو کبیرہ گناہوں میں سے سب سے بڑا گناہ قرار دیا ہے اور جب والدین بڑھاپے کو پہنچ جائیں تو اس وقت ان کے ساتھ اچھا برتاؤ کرنے کی بڑی تاکید فرمائی ہے کیوں کہ اس وقت ان کو سہارے کی سخت ضرورت ہوتی ہے۔

۞ وَقَضَىٰ رَبُّكَ أَلَّا تَعْبُدُوٓاْ إِلَّآ إِيَّاهُ وَبِٱلْوَٰلِدَيْنِ إِحْسَٰنًا ۚ إِمَّا يَبْلُغَنَّ عِندَكَ ٱلْكِبَرَ أَحَدُهُمَآ أَوْ كِلَاهُمَا فَلَا تَقُل لَّهُمَآ أُفٍّ وَلَا تَنْهَرْهُمَا وَقُل لَّهُمَا قَوْلًا كَرِيمًا ﴿23﴾ وَٱخْفِضْ لَهُمَا جَنَاحَ ٱلذُّلِّ مِنَ ٱلرَّحْمَةِ وَقُل رَّبِّ ٱرْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيَانِى صَغِيرًا ﴿24﴾ط

سورۃ الاسراء آیت ۲۳۔۲۴

اور یہ تیرے رب کا فیصلہ ہے کہ اس (اللہ جل شانہ) کے علاوہ کسی کی بھی عبادت نہ کرو اور ماں باپ کے ساتھ احسان کرتے رہو۔اور جب کبھی بھی ان دو میں سے ایک یا دونوں تیرے سامنے بڑھاپے کو پہنچ جائیں۔تو ان کو اُف تک بھی نہ کہو۔اور نہ ہی ان کو جھڑکا کرو۔اور ان دونوں سے ادب واحترام

https://quranexcel.com

کے ساتھ بات کیا کرو۔ اوران دونوں کے سامنے شفقت و عاجزی کے ساتھ جھکے رہو۔اوران کے حق میں دعا کرو کہ اے میرے رب جس طرح انہوں نے بچپن میں مجھے (شفقت سے) سے پالا پوسا ہے اسی طرح اُن (کے حال) پر بھی تو رحم فرما۔

توضرورت اس بات کی ہے کہ قرآن مجید۔ سیرتِ رسول اور صحابہ کرام کی زندگی کے حوالے سے اسلامی خاندانی نظام کے تصور کو دنیا کے سامنے عملی شکل میں پیش کیا جائے۔اس لیے کہ اس وقت دنیا کو اسی کی ضرورت ہے۔

معاشرے پہ فرض اصلاحی پہلو:

وَإِن طَآئِفَتَانِ مِنَ ٱلْمُؤْمِنِينَ ٱقْتَتَلُواْ فَأَصْلِحُواْ بَيْنَهُمَا ۖ فَإِنْ بَغَتْ إِحْدَىٰهُمَا عَلَى ٱلْأُخْرَىٰ فَقَٰتِلُواْ ٱلَّتِى تَبْغِى حَتَّىٰ تَفِىٓءَ إِلَىٰٓ أَمْرِ ٱللَّهِ ۚ فَإِن فَآءَتْ فَأَصْلِحُواْ بَيْنَهُمَا بِٱلْعَدْلِ وَأَقْسِطُوٓاْ ۖ إِنَّ ٱللَّهَ يُحِبُّ ٱلْمُقْسِطِينَ ﴿9﴾ إِنَّمَا ٱلْمُؤْمِنُونَ إِخْوَةٌ فَأَصْلِحُواْ بَيْنَ أَخَوَيْكُمْ ۚ وَٱتَّقُواْ ٱللَّهَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ ﴿10﴾ ع1

سورۃ الحجرات آیت ۹۔۱۰

اور اگر مومنین کے دو گروہ آپس میں لڑ پڑیں تو تم سب ان کے درمیان صلح کرادیا کرو۔ پھر اگر ان میں سے ایک گروہ دوسرے پر تعدی وزیادتی کرے تو تم سب ظلم وزیادتی کرنے والے سے لڑو۔ یہاں تک کہ وہ حکمِ الٰہی کی طرف لوٹ آئے پس اگر وہ لوٹ آئے تو پھر تم ان دونوں کے درمیان عدل وانصاف کے ساتھ صلح کرادو۔ اور انصاف کیا کرو بیشک اللہ انصاف کرنے والوں سے محبت کرتا ہے۔ بیشک مومنین بس آپس میں بھائی بھائی ہیں تو تم اپنے دو بھائیوں میں صلح کراؤ اور اللہ (کی نافرمانی) سے ڈرو تاکہ تم پر رحم کیا جائے۔

قرآن مجید میں اللہ کے بہت سے احکام میں سے یہ بھی ایک حکم ہے کہ معاشرے کے سب لوگ مل کر حق کا ساتھ دیتے ہوئے انصاف کے ساتھ فیصلہ کرو۔ جو لوگ یہ سوچتے ہیں کہ وہ جانیں اور ان کا کام۔ وہ خود آپس میں نمٹ لیں۔ ہم تو غیر جانبدار ہیں۔ ہم کون ہوتے ہیں بیچ میں ٹانگ اڑانے والے۔ ان کے لئے لمحۂ فکریہ ہے اور ان کی یہ غیر جانبداری بھی اس وقت جرم ہے جو کہ ظلم وزیادتی کو پھلنے پھولنے کا موقع دیتی ہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے حق کا ساتھ دینے اور اس کے لئے لڑنے تک کی تاکید کی ہے اور یہ بھی فرمایا اس وقت تک لڑو جب تک کہ اس کی اصلاح نہ ہو جائے اور پھر دونوں کے درمیان صلح کی بات کرو۔ اور اللہ کی نافرمانی سے ڈرو تاکہ تم پر رحم کیا جائے

اور ہر کسی کو حتی الامکان ہنسی مذاق سے بچنا چاہیئے۔اور طعن و تشنیع بھی نہ کرنی چاہیئے اور نہ ہی ایک دوسرے کو برے القاب کے ساتھ پکارنا چاہیئے۔ اور فِسقیہ نام (رکھنا) گناہ کبیرہ ہے جو توبہ کے بغیر معاف نہیں ہوتا۔

يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُواْ لَا يَسۡخَرۡ قَوۡمٞ مِّن قَوۡمٍ عَسَىٰٓ أَن يَكُونُواْ خَيۡرٗا مِّنۡهُمۡ وَلَا نِسَآءٞ مِّن نِّسَآءٍ عَسَىٰٓ أَن يَكُنَّ خَيۡرٗا مِّنۡهُنَّۖ وَلَا تَلۡمِزُوٓاْ أَنفُسَكُمۡ وَلَا تَنَابَزُواْ بِٱلۡأَلۡقَٰبِۖ بِئۡسَ ٱلِٱسۡمُ ٱلۡفُسُوقُ بَعۡدَ ٱلۡإِيمَٰنِۚ وَمَن لَّمۡ يَتُبۡ فَأُوْلَٰٓئِكَ هُمُ ٱلظَّٰلِمُونَ ﴿11﴾

سورۃ الحجرات آیت 11

اے ایمان والو!۔ کوئی قوم کسی قوم سے ہنسی مذاق نہ کرے ہو سکتا ہے کہ وہ ان سے بہتر ہوں اور نہ عورتیں ہی عورتوں کا مذاق اڑائیں ہو سکتا ہے کہ وہ ان سے بہتر ہوں۔اور نہ تو آپس میں ایک دوسرے کو طعنہ دیں اور نہ ہی ایک دوسرے کو برے القاب کے ساتھ پکاریں۔ ایمان لانے کے بعد فِسقیہ نام (رکھنا) گناہ ہے۔اور جو توبہ نہیں کریں گے وہی لوگ ظالم ہیں۔

نکاح پر ولی سرپرست کی شرعی حیثیت:

اسلامی شریعت میں معاشرے کو بدکاری فحاشی۔ عریانی اور بے حیائی سے محفوظ رکھنے کے لئے نکاح کو انتہائی اہمیت حاصل ہے۔ شیطان انسان کا ازلی دشمن ہے۔ وہ اسے راہ راست سے ہٹانے کے لئے مختلف ہتھکنڈے استعمال کرتا رہتا ہے۔ جن سے باخبر رہنا ہر مسلمان پر واجب ہے۔ ہمارے معاشرے میں بھی بدکاری و فحاشی کو عروج دینے کے لئے مختلف غیر مسلم ادارے اور ان کے پیروکار دن رات مصروف عمل رہتے ہیں۔ جو اسے انسانی حقوق کے تحفظ اور آزادی نسواں کا نام دیتے ہیں۔ اور اس پر کئی ایسے اصول بنا کر مسلمانوں میں بھی فحاشی اور بے حیائی کو فروغ دیتے ہیں۔ یہ لوگ یورپ کی طرح ہمارے معاشرے کو بھی آلودہ کرنا چاہتے ہیں۔ جب کہ نبی ﷺ نے آنکھوں اور شرمگاہ کی حفاظت کے لئے نکاح کی اہمیت کو بڑا واضح کیا ہے۔ اور قرآن میں بھی اس کی تاکید ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے

وَأَنكِحُوا۟ ٱلْأَيَـٰمَىٰ مِنكُمْ وَٱلصَّـٰلِحِينَ مِنْ عِبَادِكُمْ وَإِمَآئِكُمْ ۚ إِن يَكُونُوا۟ فُقَرَآءَ يُغْنِهِمُ ٱللَّهُ مِن فَضْلِهِۦ ۗ وَٱللَّهُ وَٰسِعٌ عَلِيمٌ ﴿32﴾

سورۃ النور آیت 32

اور تم میں جو بے نکاح (یعنی بیوہ عورتیں۔ رنڈوے۔ بن بیاہے) ہوں اور اپنے غلاموں اور لونڈیوں میں سے بھی جو نیک ہوں ان سب کے نکاح کر دیا کرو۔ اگر وہ مفلس ہوں گے تو اللہ اپنے فضل سے انہیں غنی کر دے گا۔ اور اللہ بہت وسعت والا سب کچھ جاننے والا ہے۔

آگے فرمایا

وَلْيَسْتَعْفِفِ ٱلَّذِينَ لَا يَجِدُونَ نِكَاحًا حَتَّىٰ يُغْنِيَهُمُ ٱللَّهُ مِن فَضْلِهِۦ ۗ وَٱلَّذِينَ يَبْتَغُونَ ٱلْكِتَٰبَ مِمَّا مَلَكَتْ أَيْمَٰنُكُمْ فَكَاتِبُوهُمْ إِنْ عَلِمْتُمْ فِيهِمْ خَيْرًا ۖ وَءَاتُوهُم مِّن مَّالِ ٱللَّهِ ٱلَّذِىٓ ءَاتَىٰكُمْ ۚ وَلَا تُكْرِهُوا۟ فَتَيَٰتِكُمْ عَلَى ٱلْبِغَآءِ إِنْ أَرَدْنَ تَحَصُّنًا لِّتَبْتَغُوا۟ عَرَضَ ٱلْحَيَوٰةِ ٱلدُّنْيَا ۚ وَمَن يُكْرِههُّنَّ فَإِنَّ ٱللَّهَ مِنۢ بَعْدِ إِكْرَٰهِهِنَّ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ﴿33﴾

سورۃالنور آیت 33

اور وہ جو نکاح کا مقدور نہیں رکھتے ان کو چاہیئے کہ پاک دامن رہیں یہاں تک کہ اللہ ان کو اپنے فضل سے غنی کر دے۔ اور تمہارے غلاموں میں سے جو مال کے عوض آزادی کی تحریر چاہیں۔ اگر تم ان میں نیکی و بہتری کے آثار پاؤ تو ایسی تحریر انہیں لکھ دیا کرو۔ اور اللہ نے جو مال تمہیں دیا ہے اس میں سے ان کو بھی دو۔ اور تمہاری لونڈیاں جو پاک دامن رہنا چاہتی ہیں انہیں دنیاوی فائدے کی غرض سے زنا پر مجبور نہ کرو۔ اور جو انہیں مجبور کرے گا (وہ تو لازمی سزا پائے گا۔ مگر ان لونڈیوں کے بارے) تو البتہ اللہ ان کو مجبور کئے جانے کے بعد بخشنے والا مہربان ہے۔

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے غلاموں کے بارے فرمایا جو کہ ماتحت ہوتے ہیں۔چونکہ تم مالک ہو اگر وہ تم سے آزادی کی تحریر چاہیں تو صرف اس صورت میں ان کو مال کے عوض آزادی ہونے کی تحریر لکھ دیا کرو جب کہ ان میں نیکی و بہتری کے آثار پاؤ۔ اور اولاد بھی تو ماتحت ہوا کرتی ہے۔اور نکاح بھی اولاد کے لیے ایک آزادی کا پروانہ ہوا کرتا ہے۔ اور نکاح کے معاملے پر جو بیان کیا ہے۔اس میں یہ بھی بتایا کہ جنہیں نکاح کی استطاعت نہ ہو وہ اپنے آپ کو پاک و صاف رکھیں اور بدکاری و زنا سے بچتے رہیں۔اس کی مزید تشریح درج ذیل حدیث سے ہو جاتی ہے۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا

اے نوجوانوں کی جماعت ! تم میں سے جو شخص اسبابِ نکاح کی طاقت رکھتا ہو وہ نکاح کرلے کیونکہ یہ نگاہ کو نیچا اور شرمگاہ کو محفوظ رکھتا ہے اور جو اس کی طاقت نہ رکھے وہ روزے رکھے کیونکہ روزے آدمی کی طبیعت کا جوش ٹھنڈا کر دیتے ہیں۔

(بخاری و مسلم)

حضرت عائشہؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا

نکاح کرنا میری سنت ہے جس نے میری سنت پر عمل نہ کیا وہ مجھ سے نہیں

(ابنِ ماجہ۔۱۸۴۶)

اسی طرح قرآن مجید میں نکاح کو سکون اور محبت و رحمت کا باعث قرار دیا گیا ہے اور کہیں پر یوں کہا۔ اپنے مال خرچ کر کے نکاح کرو اس لیے کہ برائی سے بچ جاؤ۔ اس کا مقصد شہوت رانی نہیں ہونا چاہیئے بلکہ اللہ تعالیٰ کی خوشنودی اور نیک اولاد کا حصول ہی مدِ نظر رہنی چاہیئے۔

۞ وَٱلْمُحْصَنَٰتُ مِنَ ٱلنِّسَآءِ إِلَّا مَا مَلَكَتْ أَيْمَٰنُكُمْ ۖ كِتَٰبَ ٱللَّهِ عَلَيْكُمْ ۚ وَأُحِلَّ لَكُم مَّا وَرَآءَ ذَٰلِكُمْ أَن تَبْتَغُوا۟ بِأَمْوَٰلِكُم مُّحْصِنِينَ غَيْرَ مُسَٰفِحِينَ ۚ فَمَا ٱسْتَمْتَعْتُم بِهِۦ مِنْهُنَّ فَـَٔاتُوهُنَّ أُجُورَهُنَّ فَرِيضَةً ۚ وَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيمَا تَرَٰضَيْتُم بِهِۦ مِنۢ بَعْدِ ٱلْفَرِيضَةِ ۚ إِنَّ ٱللَّهَ كَانَ عَلِيمًا حَكِيمًا ﴿24﴾

سورۃ النساء آیت 24

اور شوہر والی عورتیں بھی (حرام ہیں) مگر ایسی عورتیں جو (کسی شرعی جہاد کی اسیر شدہ) تمہاری ملکیت میں ہوں۔ یہ اللہ کا قانون تم پر فرض ہے۔ اور ان کے علاوہ باقی سب عورتیں تم پر حلال ہیں ایسے کہ برائی سے بچنے کے لئے اپنے مال خرچ کر کے ان سے نکاح کر لو نہ کہ شہوت رانی کرنے کے لئے۔ پس جن (منکوحہ) عورتوں سے تم نے فائدہ حاصل کیا ہے ان کا مقرر کیا ہوا مہر ادا کرو۔ البتہ مہر مقرر ہو جانے کے بعد بھی اس میں تم پر کچھ گناہ نہیں کہ آپس کی رضامندی سے جو طے کر لو۔ بیشک اللہ ہر طرح سے خبردار نہایت حکمت والا ہے۔

اس سے بدکاری پر اجتناب کا حکم دیا ہے۔ لہٰذا بدکاری اور زناکاری سے بچنے کے لے ہمیں نکاح جیسے اہم کام کو سرانجام دینا چاہیے۔ اور اسلام گھر کے بڑے یا کسی بھی ولی سرپرست کو اہمیت دیتا ہے۔ اور اسے حق دیتا ہے کہ وہ بچوں کے مستقبل کے بارے مناسب فیصلہ کرے زیادتی اور جبر سے کام نہ لے۔

پھر باقی امور کے ساتھ ساتھ یہ بھی اس کی ذمہ داریوں میں سے ہے کہ کوئی بھی فیصلہ لینے سے پہلے بچوں کی مرضی پوچھ لے۔ لڑکے تو پھر بھی معاشرے میں بہت سارے معاملات میں شامل ہوتے رہتے ہیں۔ اور بہت ساری اونچ نیچ سے واقف ہوتے ہیں۔ اس لئے کوئی بھی ولی سرپرست ان کے لئے اتنا تردد نہیں کرتا۔ جتنا لڑکیوں کے لئے کیا جاتا ہے۔ کیونکہ لڑکیاں معاشرے کے اتار چڑھاؤ کے ساتھ بہت کم منسلک ہو پاتیں ہیں۔ کم عمری کے باعث ان کی سوچنے سمجھنے کی صلاحیت بھی پختہ نہیں ہوتی۔ وہ پہلے نکاح کے موقع پر والدین یا ولی سرپرست کی مرہونِ منت رہتی ہیں۔ اس لئے ان کے نکاح کا معاملہ والدین یا کسی بھی سرپرست کے تحت انجام پانا چاہیئے۔ اس کو فوقیت حاصل ہے۔ اس معاملے کا طریقہ کار نبی ﷺ کے بیان کردہ احکامات سے بھی ملتا ہے۔ آپ ﷺ نے نکاح کے جو اصول و ضوابط ذکر فرمائے ہیں۔ ان میں سے ایک یہ ہے کہ لڑکی اپنے ولی کی اجازت کے بغیر نکاح نہ کرے اگر لڑکی اپنی مرضی گھر سے فرار اختیار کرکے اپنے ولی کی اجازت کے بغیر نکاح کر لیتی ہے تو اس کا نکاح باطل قرار پاتا ہے۔ عورت کے لئے ولی کی اجازت کے مسئلہ میں قرآن وسنت سے دلائل درج ذیل ہیں۔ اللہ تبارک و تعالیٰ نے ارشاد فرمایا

وَلَا تَنكِحُواْ ٱلْمُشْرِكَٰتِ حَتَّىٰ يُؤْمِنَّ ۚ وَلَأَمَةٌ مُّؤْمِنَةٌ خَيْرٌ مِّن مُّشْرِكَةٍ وَلَوْ أَعْجَبَتْكُمْ ۗ وَلَا تُنكِحُواْ ٱلْمُشْرِكِينَ حَتَّىٰ يُؤْمِنُواْ ۚ وَلَعَبْدٌ مُّؤْمِنٌ خَيْرٌ مِّن مُّشْرِكٍ وَلَوْ أَعْجَبَكُمْ ۗ أُوْلَٰٓئِكَ يَدْعُونَ إِلَى ٱلنَّارِ ۖ وَٱللَّهُ يَدْعُوٓاْ إِلَى ٱلْجَنَّةِ وَٱلْمَغْفِرَةِ بِإِذْنِهِۦ ۖ وَيُبَيِّنُ ءَايَٰتِهِۦ لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُونَ ﴿221﴾ ع27

سورۃ البقرۃ آیت 221

اور مشرک عورتیں جب تک ایمان نہ لائیں ان سے نکاح نہ کرو کیونکہ مشرک عورت خواہ تم کو کیسی ہی بھلی لگے اس سے مومن لونڈی بہتر ہے۔ اور مومن عورتوں کو مشرک مردوں کے نکاح میں اس وقت تک نہ دو جب تک وہ ایمان نہ لے آئیں کیونکہ مشرک (مرد) خواہ وہ تم کو کیسا ہی بھلا لگے اس سے مومن غلام بہتر ہے۔ یہ لوگ دوزخ کی طرف بلاتے ہیں اور اللہ اپنی مہربانی سے جنت اور بخشش کی طرف بلاتا ہے۔ اور بنی نوع انسان کے لئے اپنی آیات کھول کھول کر بیان کرتا ہے تاکہ وہ غور و فکر سے نصیحت حاصل کرلیں۔

امام ابو عبداللہ محمد بن احمد القرطبیؒ ارقام فرماتے ہیں یہ آیت اس بات پر دلیل ہے کہ ولی کے بغیر نکاح نہیں ہوتا۔ امام محمد باقرؒ نے فرمایا کہ نکاح کا بذریعہ ولی منعقد ہونا اللہ کی کتاب میں موجود ہے پھر انہوں نے (وَلَا تُنكِحُواْ ٱلْمُشْرِكِينَ) کی آیت پڑھی۔

(الجامع الاحکام القرآن ۴۹/۳)

مولانا عبدالماجد دریابادیؒ لکھتے ہیں

(وَلَا تُنكِحُواْ) خطاب مردوں سے ہے کہ تم اپنی عورتوں کو کافروں کے نکاح میں نہ دو۔ حکم خود عورتوں کو براہِ راست نہیں مل رہا ہے کہ تم کافروں کے نکاح میں نہ جاؤ۔ یہ طرزِ خطاب بہت ذی معنی ہے۔ جو صاف اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ مسلمان عورت کا نکاح مرد کے واسطہ سے ہونا چاہیے۔

(تفسیر ماجدی ص ۸۹)

قاضی ثناء اللہ پانی پتی حنفی طراز ہیں

یہ خطاب (عورتوں) کے ولیوں کو ہے یا حکام کو ہے۔ مطلب یہ ہے کہ عورتوں کو مشرک مردوں سے نکاح نہ کرنے دو۔

(تفسیر مظہری ۴۵۸/۱)

اس آیت میں اللہ تبارک و تعالیٰ نے اس بات کی توضیح فرمادی ہے کہ مسلمان عورت کے نکاح کا انعقاد اس کے ولی کے ذریعے ہونا چاہیے اس لئے فرمایا (وَلَا تُنكِحُواْ) کہ تم اپنی عورتوں کو مشرکوں کے نکاح میں نہ دو اگر ولی کا نکاح میں ہونا لازم نہ ہوتا تو اللہ تعالیٰ اس انداز سے خطاب نہ فرماتا بلکہ عورتوں کو حکم دیتا کہ تم ان کے ساتھ نکاح نہ کرو۔ حالانکہ ایسے نہیں فرمایا۔

درج ذیل آیات میں طلاق کے موضوع پر بھی کچھ بات ہے۔

ان کو سمجھنا بھی ضروری ہے۔ نیچے دی گئی آیت میں ارشاد باری تعالیٰ ہے۔ کہ انہیں عدت کے حساب سے طلاق دو اور پھر عدت کا شمار رکھو۔ اس سے پتہ چلتا ہے کہ طلاق اچانک نہیں بلکہ ایک سوچا سمجھا فیصلہ ہوتا ہے۔ صحیح صورت یہ بنتی ہے کہ عورت کو حیض کے فوراً بعد طلاق دی جائے۔ تاکہ عدت کا صحیح شمار ہو سکے۔

۞ يَٰٓأَيُّهَا ٱلنَّبِىُّ إِذَا طَلَّقْتُمُ ٱلنِّسَآءَ فَطَلِّقُوهُنَّ لِعِدَّتِهِنَّ وَأَحْصُوا۟ ٱلْعِدَّةَ ۖ وَٱتَّقُوا۟ ٱللَّهَ رَبَّكُمْ ۖ لَا تُخْرِجُوهُنَّ مِنۢ بُيُوتِهِنَّ وَلَا يَخْرُجْنَ إِلَّآ أَن يَأْتِينَ بِفَٰحِشَةٍ مُّبَيِّنَةٍ ۚ وَتِلْكَ حُدُودُ ٱللَّهِ ۚ وَمَن يَتَعَدَّ حُدُودَ ٱللَّهِ فَقَدْ ظَلَمَ نَفْسَهُۥ ۚ لَا تَدْرِى لَعَلَّ ٱللَّهَ يُحْدِثُ بَعْدَ ذَٰلِكَ أَمْرًا ﴿1﴾

سورۃ الطلاق آیت 1

اے نبیؐ (کہہ دو کہ) جب تم (لوگ) عورتوں کو طلاق دینے لگو تو انہیں عدت کے حساب سے طلاق دو اور پھر عدت کا شمار رکھو۔ اور اللہ ہی سے ڈرتے رہو جو تمہارا رب ہے۔ (دورانِ عدت) ان کو ان کے گھروں سے نہ نکالو اور نہ ہی وہ خود نکلیں مگر یہ کہ وہ کوئی صریح بے حیائی کا کام کر لیں۔ اور یہ اللہ کی

(مقرر کی ہوئی) حدیں ہیں۔اور جو اللہ کی حدوں سے تجاوز کرے گا تو یقیناً وہ خود اپنے اوپر ظلم کرے گا۔ تم نہیں جانتے کہ شاید اللہ اس کے بعد کوئی (بہتری یا) نئی صورت پیدا کر دے۔

درج ذیل آیات میں یہ بات سمجھائی گئی ہے کہ طلاق کے بعد عدت کی مدت کیا ہے۔جو کہ تین حیض یا تین مہینے ہے۔اور ان کے خاوند اس مدت میں ان کو لوٹا لینے کے زیادہ حق دار ہیں اگر وہ مفاہمت چاہتے ہوں۔

وَٱلَّـٰٓـِٔى يَئِسْنَ مِنَ ٱلْمَحِيضِ مِن نِّسَآئِكُمْ إِنِ ٱرْتَبْتُمْ فَعِدَّتُهُنَّ ثَلَـٰثَةُ أَشْهُرٍ وَٱلَّـٰٓـِٔى لَمْ يَحِضْنَ ۚ وَأُو۟لَـٰتُ ٱلْأَحْمَالِ أَجَلُهُنَّ أَن يَضَعْنَ حَمْلَهُنَّ ۚ وَمَن يَتَّقِ ٱللَّهَ يَجْعَل لَّهُۥ مِنْ أَمْرِهِۦ يُسْرًا ﴿4﴾

سورۃ الطلاق آیت 4

اور تمہاری (مطلقہ) عورتیں جو حیض سے مایوس ہو چکی ہوں اگر ان (کی عدت) کے بارے میں کوئی شک شبہ ہو۔تو ان کی عدت تین ماہ ہے اور یہی حکم ان عورتوں کا ہے جنہیں حیض نہ آتا ہو۔اور حاملہ عورتوں کی میعاد وضعِ حمل (یعنی بچّہ جننے) تک ہے۔اور جو کوئی اللہ سے ڈرتا ہے تو اللہ اس کے معاملے میں سہولت پیدا کر دیتا ہے۔

وَٱلْمُطَلَّقَٰتُ يَتَرَبَّصْنَ بِأَنفُسِهِنَّ ثَلَٰثَةَ قُرُوٓءٍ ۚ وَلَا يَحِلُّ لَهُنَّ أَن يَكْتُمْنَ مَا خَلَقَ ٱللَّهُ فِىٓ أَرْحَامِهِنَّ إِن كُنَّ يُؤْمِنَّ بِٱللَّهِ وَٱلْيَوْمِ ٱلْـَٔاخِرِ ۚ وَبُعُولَتُهُنَّ أَحَقُّ بِرَدِّهِنَّ فِى ذَٰلِكَ إِنْ أَرَادُوٓا۟ إِصْلَٰحًا ۚ وَلَهُنَّ مِثْلُ ٱلَّذِى عَلَيْهِنَّ بِٱلْمَعْرُوفِ ۚ وَلِلرِّجَالِ عَلَيْهِنَّ دَرَجَةٌ ۗ وَٱللَّهُ عَزِيزٌ حَكِيمٌ ﴿228﴾ ع28

سورۃ البقرۃ آیت 228

اور طلاق شدہ عورتیں اپنے آپ کو تین حیض تک روکے رکھیں۔ اور اگر وہ اللہ اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتی ہیں تو ان کے لئے جائز نہیں کہ جو اللہ نے ان کے ارحام میں پیدا کیا ہے اسے چھپائیں۔ اور ان کے خاوند اس مدت میں ان کو لوٹا لینے کے زیادہ حق دار ہیں اگر وہ مفاہمت چاہیں۔ اور مناسب انداز میں ان (عورتوں) کا ویسا ہی حق ہے جیسا (مردوں کا) ان پر ہے۔ البتہ مردوں کو ان پر ایک درجہ فوقیت ہے۔ اور اللہ بڑا غالب نہایت حکمت والا ہے۔

درج ذیل آیات میں یہ بات سمجھائی گئی ہے کہ عدت میں رجوع کی گنجائش ہے۔ اس کے بعد رجعی طلاق کی صورت میں رجوع پر دوبارہ نکاح کرنا ہوگا۔

فَإِذَا بَلَغْنَ أَجَلَهُنَّ فَأَمْسِكُوهُنَّ بِمَعْرُوفٍ أَوْ فَارِقُوهُنَّ بِمَعْرُوفٍ وَأَشْهِدُوا ذَوَىْ عَدْلٍ مِّنكُمْ وَأَقِيمُوا ٱلشَّهَٰدَةَ لِلَّهِ ۚ ذَٰلِكُمْ يُوعَظُ بِهِۦ مَن كَانَ يُؤْمِنُ بِٱللَّهِ وَٱلْيَوْمِ ٱلْءَاخِرِ ۚ وَمَن يَتَّقِ ٱللَّهَ يَجْعَل لَّهُۥ مَخْرَجًا ﴿2﴾

سورۃ الطلاق آیت 2

پھر جب وہ اپنی (مقررہ) عدت کی مدت کے قریب پہنچ جائیں تو ان کو یا تو موزوں طریقے سے (زوجیت میں) روک لو یا پھر منصفانہ طریقے سے علیحدہ کر دو۔ اور اپنوں میں سے دو عادل مردوں کو گواہ بنالو۔ اور اللہ کے لئے صحیح گواہی دو ان باتوں سے ہر اس شخص کو نصیحت کی جاتی ہے جو اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہے۔ اور جو کوئی اللہ سے ڈرتا ہے (تو) اللہ بھی اس کے لئے مشکلات سے نکلنے کا راستہ پیدا کر دیتا ہے۔

درج ذیل آیات میں یہ بات سمجھائی گئی ہے کہ تین طلاق سے کم ہو تو عدت پوری ہونے کے بعد بھی رجوع کی گنجائش ہے۔ مگر اس صورت میں رجوع پر دوبارہ نکاح کرنا ہوگا۔

وَإِذَا طَلَّقْتُمُ ٱلنِّسَآءَ فَبَلَغْنَ أَجَلَهُنَّ فَلَا تَعْضُلُوهُنَّ أَن يَنكِحْنَ أَزْوَٰجَهُنَّ إِذَا تَرَٰضَوْا۟ بَيْنَهُم بِٱلْمَعْرُوفِ ۗ ذَٰلِكَ يُوعَظُ بِهِۦ مَن كَانَ مِنكُمْ يُؤْمِنُ بِٱللَّهِ وَٱلْيَوْمِ ٱلْءَاخِرِ ۗ ذَٰلِكُمْ أَزْكَىٰ لَكُمْ وَأَطْهَرُ ۗ وَٱللَّهُ يَعْلَمُ وَأَنتُمْ لَا تَعْلَمُونَ ﴿232﴾

https://quranexcel.com

سورۃ البقرۃ آیت 232

اور جب تم عورتوں کو (تین سے کم) طلاق دے چکو پس وہ اپنی عدت پوری کر لیں تو اب انہیں اپنے خاوندوں سے نکاح کرنے میں رکاوٹ نہ ڈالو جب کہ وہ آپس میں موزوں انداز سے راضی ہو جائیں۔ یہ نصیحت انہیں کی جاتی ہے جنہیں تم میں سے اللہ پر اور قیامت کے دن پر ایمان ہے۔ یہ تمہارے لئے بھی بہت اچھی اور نہایت پاکیزگی کی بات ہے۔ اللہ ہی بہتر جانتا ہے اور تم نہیں جانتے۔

درج ذیل آیت میں یہ سمجھایا گیا کہ رجعی طلاق صرف دو بار ہے۔ پھر سکون سے رہ سکتے ہو تو رہو۔ پھر اگر کسی وجہ سے تیسری طلاق دے دی تو پھر رجوع پر عدت نہیں ہو گی بلکہ علیحدگی پر عدت ہو گی۔

ٱلطَّلَٰقُ مَرَّتَانِ ۖ فَإِمْسَاكٌۢ بِمَعْرُوفٍ أَوْ تَسْرِيحٌۢ بِإِحْسَٰنٍ ۗ وَلَا يَحِلُّ لَكُمْ أَن تَأْخُذُوا۟ مِمَّآ ءَاتَيْتُمُوهُنَّ شَيْـًٔا إِلَّآ أَن يَخَافَآ أَلَّا يُقِيمَا حُدُودَ ٱللَّهِ ۖ فَإِنْ خِفْتُمْ أَلَّا يُقِيمَا حُدُودَ ٱللَّهِ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَا فِيمَا ٱفْتَدَتْ بِهِۦ ۗ تِلْكَ حُدُودُ ٱللَّهِ فَلَا تَعْتَدُوهَا ۚ وَمَن يَتَعَدَّ حُدُودَ ٱللَّهِ فَأُو۟لَٰٓئِكَ هُمُ ٱلظَّٰلِمُونَ ﴿229﴾

سورۃ البقرۃ آیت 229

طلاق (صرف) دو بار ہے۔ پھر (تیسری بار) مناسب انداز سے روک لینا یا احسان کے ساتھ چھوڑ دینا ہے۔ اور یہ جائز نہیں کہ جو مہر تم ان کو دے چکے ہو اس میں سے کچھ واپس لو سوائے اس کے کہ

دونوں پر اللہ کی حدیں قائم نہ رکھنے کا ڈر ہو۔ پھر اگر تمہیں خوف ہو کہ دونوں اللہ کی حدیں قائم نہیں رکھ سکیں گے تو ان پر اس میں کوئی گناہ نہیں کہ عورت کچھ معاوضہ دے دلا کر پیچھا چھڑا لے۔ یہ اللہ کی (مقرر کردہ) حدیں ہیں پس ان سے تجاوز نہ کرنا۔ اور جو اللہ کی حدوں سے تجاوز کریں گے وہی ظالم ہیں۔

درج ذیل آیت سے پتہ چلتا ہے۔ کہ تیسری طلاق کے بعد وہ رجوع کرنے کے لیے حلال نہ ہو گی یہاں تک کہ وہ کسی اور شخص سے نکاح کرے۔ پھر وہ شخص جب کبھی بھی اپنی مرضی سے طلاق دے دے یا فوت ہو جائے تو ان کے ملنے کا امکان ہے۔ بشرطیکہ دونوں ملنے پر راضی بھی ہوں۔

فَإِن طَلَّقَهَا فَلَا تَحِلُّ لَهُۥ مِنۢ بَعْدُ حَتَّىٰ تَنكِحَ زَوْجًا غَيْرَهُۥ ۗ فَإِن طَلَّقَهَا فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَآ أَن يَتَرَاجَعَآ إِن ظَنَّآ أَن يُقِيمَا حُدُودَ ٱللَّهِ ۗ وَتِلْكَ حُدُودُ ٱللَّهِ يُبَيِّنُهَا لِقَوْمٍ يَعْلَمُونَ ﴿230﴾

سورۃ البقرۃ آیت 230

پھر اگر اسے طلاق دے دی تو اس کے بعد اس کے لئے وہ حلال نہ ہو گی یہاں تک کہ وہ کسی اور شخص سے نکاح کرے۔ پھر اگر (جب کبھی اپنی مرضی سے۔ نہ کہ حلالہ کی غرض سے) وہ اسے طلاق دیدے۔ تو ان دونوں پر (یعنی پرانے جوڑے پر) کوئی گناہ نہیں کہ دونوں آپس میں رجوع کر لیں بشرطیکہ

یقین کرلیں کہ دونوں اللہ کی حدوں کو قائم رکھ سکیں گے۔اور اللہ کی بیان کردہ یہ حدیں علم رکھنے والوں کے لئے ہیں۔

درج ذیل آیت میں یہ سمجھایا گیا کہ عدت کے دنوں میں اپنے ساتھ رکھو۔اور ساری ذمہ داریاں نبھاؤ۔

أَسْكِنُوهُنَّ مِنْ حَيْثُ سَكَنتُم مِّن وُجْدِكُمْ وَلَا تُضَآرُّوهُنَّ لِتُضَيِّقُواْ عَلَيْهِنَّ ۚ وَإِن كُنَّ أُوْلَٰتِ حَمْلٍ فَأَنفِقُواْ عَلَيْهِنَّ حَتَّىٰ يَضَعْنَ حَمْلَهُنَّ ۚ فَإِنْ أَرْضَعْنَ لَكُمْ فَـَٔاتُوهُنَّ أُجُورَهُنَّ ۖ وَأْتَمِرُواْ بَيْنَكُم بِمَعْرُوفٍ ۖ وَإِن تَعَاسَرْتُمْ فَسَتُرْضِعُ لَهُۥٓ أُخْرَىٰ ﴿6﴾ ط

سورۃ الطلاق آیت 6

ان کو (عدت میں) اپنی حیثیت کے مطابق وہیں رکھو جہاں تم خود رہتے ہو اور ان پر دل تنگ کرتے ہوئے انہیں تکلیف نہ دو۔اور اگر وہ حاملہ ہوں تو ان کا سب خرچ دیتے رہو یہاں تک ان کا وضعِ حمل ہو جائے۔پھر اگر تمہارے لئے (بچے) کو دودھ پلائیں تو انہیں ان کی اجرت بھی دو۔اور (بچے کے لئے)

مناسب طریقہ پر باہمی مشاورت رکھو۔اور اگر باہمی ضد و عناد رکھو گے تو پھر کوئی اور عورت اس (بچے) کو دودھ پلائے۔

درج ذیل آیت میں جو کہا گیا کہ رکاوٹ نہ ڈالو تو اس سے مراد یہ ہے کہ بعد والے نکاح میں وہ خود مختار ہے۔

وَإِذَا طَلَّقْتُمُ ٱلنِّسَآءَ فَبَلَغْنَ أَجَلَهُنَّ فَلَا تَعْضُلُوهُنَّ أَن يَنكِحْنَ أَزْوَٰجَهُنَّ إِذَا تَرَٰضَوْا۟ بَيْنَهُم بِٱلْمَعْرُوفِ ۗ ذَٰلِكَ يُوعَظُ بِهِۦ مَن كَانَ مِنكُمْ يُؤْمِنُ بِٱللَّهِ وَٱلْيَوْمِ ٱلْـَٔاخِرِ ۗ ذَٰلِكُمْ أَزْكَىٰ لَكُمْ وَأَطْهَرُ ۗ وَٱللَّهُ يَعْلَمُ وَأَنتُمْ لَا تَعْلَمُونَ ﴿232﴾

سورۃ البقرۃ آیت 232

اور جب تم عورتوں کو (تین سے کم) طلاق دے چکو پس وہ اپنی عدت پوری کر لیں تو اب انہیں اپنے خاوندوں سے نکاح کرنے میں رکاوٹ نہ ڈالو جب کہ وہ آپس میں موزوں انداز سے راضی ہو جائیں۔ یہ نصیحت انہیں کی جاتی ہے جنہیں تم میں سے اللہ پر اور قیامت کے دن پر ایمان ہے۔یہ تمہارے لئے بھی بہت اچھی اور نہایت پاکیزگی کی بات ہے۔اللہ ہی بہتر جانتا ہے اور تم نہیں جانتے۔

یہ آیت ولی کے معتبر ہونے کی سب سے واضح دلیل ہے اور اگر ولی کا اعتبار نہ ہوتا تو اس کو روکنے کا کوئی معنی باقی نہیں رہتا۔ اگر معقل کی بہن کے لئے اپنا نکاح خود کرنا جائز ہوتا تو وہ اپنے بھائی کی محتاج نہ ہوتی اور اختیار جس کے ہاتھ میں ہو اس کے بارے میں یہ نہیں کہا جا سکتا کہ کسی نے اس کو روک دیا۔

حافظ ابن حجر عسقلانی الباری شرح صحیح بخاری ۹/۹۴

امام قرطبیؒ اس آیت کریمہ کی تفسیر میں فرماتے ہیں

اس آیت کریمہ میں اس بات کی دلیل ہے کہ ولی کے بغیر نکاح جائز نہیں اس لئے کہ معقل بن یسار کی بہن طلاق یافتہ تھیں اور اگر ولی کے بغیر معاملہ اس کے اختیار میں ہوتا تو وہ اپنا نکاح خود کر لیتی اور اپنے ولی معقل کی محتاج نہ ہوتی اور اس آیت کریمہ میں (فَلَا تَعْضُلُوهُنَّ) میں خطاب ولی کو ہے نکاح میں عورت کی رضامندی کے باوجود معاملہ ولی پر موقوف ہے۔

مذکورہ بالا آیت کریمہ کا شان نزول یہ ہے کہ معقل بن یسار کی بہن کو ان کے خاوند نے طلاق دے دی پھر عدت کے پورا ہو جانے کے بعد وہ دونوں آپس میں دوبارہ نکاح کرنے پر راضی ہو گئے تو معقل بن یسار نے اپنی بہن کو نکاح میں دینے سے انکار کر دیا اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے یہ مسئلہ سمجھا دیا کہ عورت کے ولی کا حق اس کے نکاح کے انعقاد میں موجود ہے اگر ایسی بات نہ ہوتی تو اللہ تعالیٰ

مردوں کو منع نہ کرتا۔ مردوں کو خطاب کرنے سے یہ بات عیاں ہو جاتی ہے کہ حق ولایت اللہ تعالیٰ نے مردوں کے لئے رکھا ہے

اور یہی بات امام بغوی نے اپنی تفسیر معالم التنزیل ۱۱۲/۲ امام ابنِ قدامہ نے المغنی ۳۳۸/۷ اور امام ابنِ کثیر نے اپنی تفسیر ۳۰۲۱/۱ میں لکھی ہے اور اسی بات کو امام طبری نے اپنی تفسیر طبری ۴۸۸/۲ میں صحیح قرار دیا ہے۔ فتح الباری کتاب النکاح ۹۰۹۔

اگر نکاح کا معاملہ عورت کے ہاتھ میں ہوتا تو اللہ تعالیٰ عورتوں کو خطاب کرتے مردوں کو خطاب نہ کرتے۔

ملاحظہ ہو تفسیر قرطبی ۴۹/۳۔

امام شافعیؒ اس آیت کے بارے میں فرماتے ہیں۔ کہ

اللہ تعالیٰ کی کتاب میں یہ آیت کریمہ اس بات پر دلالت کے اعتبار سے واضح ترین ہے کہ عورت کو بغیر ولی کے نکاح کرنے کی اجازت نہیں۔

اور آگے مزید فرماتے ہیں۔

ولی کے بغیر عقد قائم کرنا باطل ہے۔

علاوہ ازیں درج ذیل آیت میں منکوحہ کو ہاتھ لگانے سے پہلے ہی طلاق دینے والے معاملے میں کہا کہ وہ شخص معاف کر سکتا ہے جس کے ہاتھ میں نکاح کی گرہ ہے۔اور وہ عورت کا ولی ہے۔

وَإِن طَلَّقْتُمُوهُنَّ مِن قَبْلِ أَن تَمَسُّوهُنَّ وَقَدْ فَرَضْتُمْ لَهُنَّ فَرِيضَةً فَنِصْفُ مَا فَرَضْتُمْ إِلَّآ أَن يَعْفُونَ أَوْ يَعْفُوَاْ ٱلَّذِى بِيَدِهِۦ عُقْدَةُ ٱلنِّكَاحِ ۚ وَأَن تَعْفُوٓاْ أَقْرَبُ لِلتَّقْوَىٰ ۚ وَلَا تَنسَوُاْ ٱلْفَضْلَ بَيْنَكُمْ ۚ إِنَّ ٱللَّهَ بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرٌ ﴿237﴾

سورۃ البقرۃ آیت 237

اور اگر تم انہیں ہاتھ لگانے سے پہلے ہی طلاق دے دو لیکن تم ان کے لئے مہر مقرر کر چکے ہو تو مقرر کردہ کا آدھا مہر دینا ہوگا مگر یہ کہ وہ معاف کر دیں یا وہ شخص معاف کر دے جس کے ہاتھ میں نکاح کی گرہ ہے اور تمہارا معاف کر دینا تقویٰ کے زیادہ قریب ہے۔اور آپس میں احسان کرنا نہ بھولو کیوں کہ بلا شبہ اللہ تمہارے سب کاموں کو گہرائی سے دیکھ رہا ہے۔

امام حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ولی کے بغیر نکاح نہیں اور (الّذی بیدہ عقدۃ النّکاح) سے مراد ولی ہے اگر عورت نے اپنا نکاح ولی کے بغیر خود کر لیا یا نکاح کرنے میں اپنے ولی کے علاوہ کسی دوسرے کو ولی بنا لیا تو یہ نکاح باطل ہے اور ان دونوں کے درمیان صحبت کرنے سے پہلے اور بعد جدائی کرا دی جائے گی۔

(موسوعہ فقہ الحسن بصری ۸۹۷)

امام ابراہیم النخعیؒ امام ابو حنیفہ کے استاد الاستاد ہیں اور ان کے اقوال پر فقہ حنفی کا دارومدار ہے جیسا کہ اہل علم پر مخفی نہیں ہے فرماتے ہیں

عقد قائم کرنا عورتوں کے ہاتھ میں نہیں بلکہ مردوں کے ہاتھ میں ہے۔

(ابن ابی شیبہ ۱/۲۰۸۔ موسوعہ فقہ ابراہیم النخعی ۱/۶۷۷)

اوپر والا بیان اور درج ذیل آیت کو ملا کے پتہ چلتا ہے۔ کہ پہلے نکاح میں ولی و سرپرست کا ہونا ضروری ہے بعد میں وہ خود مختار ہے۔

وَٱلَّذِينَ يُتَوَفَّوْنَ مِنكُمْ وَيَذَرُونَ أَزْوَٰجًا وَصِيَّةً لِّأَزْوَٰجِهِم مَّتَٰعًا إِلَى ٱلْحَوْلِ غَيْرَ إِخْرَاجٍ ۚ فَإِنْ خَرَجْنَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِى مَا فَعَلْنَ فِىٓ أَنفُسِهِنَّ مِن مَّعْرُوفٍ ۗ وَٱللَّهُ عَزِيزٌ حَكِيمٌ ﴿240﴾

سورۃ البقرۃ آیت 240

جو لوگ تم میں سے مر جائیں اور بیویاں چھوڑ جائیں۔ وہ اپنی بیویوں کے حق میں وصیت کر جائیں کہ انہیں سال بھر تک نان و نفقہ دیا جائے اور گھر سے نہ نکالی جائیں۔ پھر اگر وہ خود سے نکل جائیں اور

اپنے حق میں مناسب کام (کا فیصلہ یعنی نکاح) کرلیں تو تم پر اس میں کوئی گناہ نہیں۔اور اللہ بڑا غالب نہایت حکمت والا ہے۔

درج ذیل آیت سے پتہ چلتا ہے۔کہ کسی لونڈی سے نکاح کے لیے اس کے مالک سے اجازت ضروری ہے۔

وَمَن لَّمْ يَسْتَطِعْ مِنكُمْ طَوْلًا أَن يَنكِحَ ٱلْمُحْصَنَٰتِ ٱلْمُؤْمِنَٰتِ فَمِن مَّا مَلَكَتْ أَيْمَٰنُكُم مِّن فَتَيَٰتِكُمُ ٱلْمُؤْمِنَٰتِ ۚ وَٱللَّهُ أَعْلَمُ بِإِيمَٰنِكُم ۚ بَعْضُكُم مِّنۢ بَعْضٍ ۚ فَٱنكِحُوهُنَّ بِإِذْنِ أَهْلِهِنَّ وَءَاتُوهُنَّ أُجُورَهُنَّ بِٱلْمَعْرُوفِ مُحْصَنَٰتٍ غَيْرَ مُسَٰفِحَٰتٍ وَلَا مُتَّخِذَٰتِ أَخْدَانٍ ۚ فَإِذَآ أُحْصِنَّ فَإِنْ أَتَيْنَ بِفَٰحِشَةٍ فَعَلَيْهِنَّ نِصْفُ مَا عَلَى ٱلْمُحْصَنَٰتِ مِنَ ٱلْعَذَابِ ۚ ذَٰلِكَ لِمَنْ خَشِىَ ٱلْعَنَتَ مِنكُمْ ۚ وَأَن تَصْبِرُوا۟ خَيْرٌ لَّكُمْ ۗ وَٱللَّهُ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ﴿25﴾ ع4

سورۃالنساء آیت 25

اور جو شخص تم میں سے خاندانی مومن عورتوں سے نکاح کرنے کی طاقت و وسعت نہ رکھے تو مومن لونڈیوں سے ہی جو (کسی شرعی جہاد کی اسیر شدہ) تمہارے قبضے میں آ گئی ہوں (نکاح کرلے)۔اور اللہ تمہارے ایمان سے اچھی طرح واقف ہے۔تم آپس میں ایک دوسرے کے ہم جنس ہو۔پس ان

لونڈیوں کے ساتھ ان کے مالکوں کی اجازت سے نکاح کرو اور مناسب طور پر ان کے مہر بھی ادا کر دو کہ وہ پاک دامن رہیں نہ کہ علانیہ بدکاری کرنے والیاں (اور) نہ کوئی خفیہ آشنائی لگانے والیاں۔ پھر اگر نکاح میں آجانے کے بعد کوئی بدکاری کر بیٹھیں تو جو سزا خاندانی مومن عورتوں کے لئے ہے ان کے لئے اس کی آدھی ہے۔ یہ (لونڈیوں سے) اجازت اس شخص کے لئے ہے جسے گناہ کا اندیشہ ہو۔ اور اگر صبر کر لو تو یہ تمہارے حق میں بہت اچھا ہے۔ اور اللہ بہت بخشنے والا نہایت مہربان ہے۔

اس مسئلہ کی مزید وضاحت کئی ایک صحیح احادیث سے بھی ہیں جن میں سے چند ایک درج ذیل ہیں۔

دورِ جاہلیت میں ولی کی اجازت کے ساتھ نکاح کے علاوہ بھی نکاح کی کئی صورتیں رائج تھیں جن کی تفصیل صحیح بخاری میں اُم المومنین عائشہؓ سے مروی ہے فرماتی ہیں

ان میں سے ایک نکاح جو آج کل لوگوں میں رائج ہے کہ آدمی دوسرے آدمی کے پاس اس کی زیر سرپرستی لڑکی یا اس کی بیٹی کے لئے نکاح کا پیغام بھیجتا۔ اسے مہر دیتا پھر اس سے نکاح کر لیتا۔

پھر نکاح کی کچھ دوسری صورتیں ذکر کیں جو کہ ولی کی اجازت کے بغیر رائج تھیں آخر میں فرمایا

جب محمد ﷺ کو حق کے ساتھ مبعوث کیا گیا تو آپ ﷺ نے جاہلیت کے تمام نکاح منہدم کر دیئے سوائے اس نکاح کے جو آج کل رائج ہے۔

اس حدیث سے یہ معلوم ہوا کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے زمانے میں نکاح کی صرف ایک صورت باقی رکھی جو کہ ولی کی اجازت پر مبنی ہے اور ولی کی اجازت کے علاوہ نکاح کی تمام صورتوں کو منسوخ کر دیا۔ لہٰذا جو نکاح ولی کی اجازت کے بغیر کیا جائے وہ جاہلیت کے نکاح کی صورت ہے جس کی اسلام میں کوئی گنجائش نہیں۔ علاوہ ازیں رسول اللہ ﷺ کی چند ایک صحیح احادیث مرفوعہ ملاحظہ فرمائیں۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ولی کے بغیر نکاح نہیں ہے۔

ابو داؤد مع عون ۱۰۱/۲۔ ۱۰۲۔ ترمذی ۲۲۶/۴۔ ابن ماجہ ۵۸۰/۱۔ دارمی ۲۱/۲۔ ابن حبان (۱۲۴۳)۔ طحاوی ۸/۴۔ ۹۔ ۳۶۴/۴۔ احمد ۴۱۳/۴۔ ۴۹۴۔ طیالسی (۵۲۳)۔ دار قطنی ۲۱۸/۳۔ ۲۱۹۔ حاکم ۱۷۰/۲۔ بیہقی ۱۷۰/۷۔ المحلی ۴۵۲/۹۔ شرح السنہ ۳۸/۹۔ عقود الجواہر المنیفہ ۱۴۶/۲

امام حاکمؒ فرماتے ہیں کہ اس مسئلہ میں حضرت علیؓ۔ حضرت عبداللہ بن عباسؓ۔ حضرت معاذ بن جبلؓ۔ حضرت عبداللہ بن عمرؓ۔ حضرت ابو ذر غفاریؓ۔ حضرت مقداد بن اسودؓ۔ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ۔ حضرت جابر بن عبداللہؓ۔ حضرت ابو ہریرہؓ۔ حضرت عمران بن حصینؓ۔ حضرت مسور بن مخرمہؓ اور حضرت انس بن مالکؓ سے احادیث مروی ہیں اور اکثر صحیح ہیں

اور اسی طرح اس مسئلہ میں ازواج النبی حضرت عائشہؓ۔ حضرت اُم سلمہؓ اور حضرت زینب بنت جحشؓ سے روایات مروی ہیں۔

(مستدرک حاکم ۱۷۲/۲)

یعنی ابو موسیٰ اشعریؓ کے علاوہ تیرہ اور صحابہ کرامؓ بھی اس حدیث کے راوی ہیں اور اللہ کے نبی ﷺ کا یہ فرمان عالی شان اس بات پر نص قطعی کا حکم رکھتا ہے کہ ولی کے بغیر نکاح منعقد نہیں ہوتا۔

حضرت عائشہؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا

جس بھی عورت نے اپنے ولی کی اجازت کے بغیر نکاح کیا اس کا نکاح باطل ہے۔ آپ ﷺ نے یہ بات تین دفعہ فرمائی اگر اس مرد نے اس کے ساتھ صحبت کر لی تو عورت کو مہر دینا ہے اس وجہ سے کہ جو اُس نے اس کی شرمگاہ کو حلال سمجھا۔ اگر وہ (اولیا) جھگڑا کریں تو جس کا کوئی ولی نہ ہو حاکم اس کا ولی ہے۔

شرح السنہ ۳۹/۲۔ ابو داؤد ۹۸/۶۔ ترمذی ۲۲۷/۴۔ ابن ماجہ ۵۸/۱۔ دارمی ۲۶/۲۔ شافعی ۱۱/۲۔ احمد ۴۷/۶۔ ۱۶۵۔ طیالسی (۱۴۶۳)۔ حمیدی ۱۱۲/۱۔ ۱۱۳۔ ابن حبان (۱۲۴۱) طحاوی ۷۷/۳۔ (دار قطنی ۲۲۱/۳۔ حاکم ۱۶۸/۲۔ بیہقی ۱۰۵/۷

اس حدیث کی شرح میں محدث عظیم آبادیؒ رقم طراز ہیں

یہ حدیث اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ ولی کے بغیر نکاح صحیح نہیں۔

آگے مزید فرماتے ہیں

حق یہی ہے کہ ولی کے بغیر نکاح باطل ہے جیسا کہ اس پر باب کی احادیث دلالت کرتی ہیں۔

(عون المعبود ۱۹۱/۲۔ طبع ملتانی)

علاوہ ازیں حدیث عائشہؓ کے مطابق یہ بات عموم میں سے ہے جس میں باکرہ۔ ثیبہ چھوٹی بڑی ہر طرح کی عورت داخل ہے۔ کہ جو بھی عورت ولی کے بغیر اپنا نکاح از خود کرے اس کا نکاح باطل ہے۔ رسول اکرم ﷺ کی یہ حدیث اس بات پر نص و قطعی ہے کہ ایسا نکاح باطل ہے۔

امام ترمذی فرماتے ہیں۔ اس مسئلے میں نبی ﷺ کی حدیث کہ ولی کے بغیر نکاح نہیں۔ اس پر اہل علم صحابہ کرامؓ سے عمر بن خطابؓ۔ علی بن ابی طالبؓ۔ عبداللہ بن عباسؓ۔ اور ابو ہریرہؓ کا عمل ہے اور اسی طرح تابعین فقہا میں سے سعید بن مسیبؒ۔ حسن بصریؒ۔ شریحؒ۔ ابراہیم النخعیؒ اور عمر بن عبدالعزیزؒ وغیرہ اور امام ثوریؒ۔ امام اوزاعیؒ۔ امام عبداللہ بن مبارکؒ۔ امام مالکؒ۔ امام شافعیؒ۔ امام احمد بن حنبلؒ اور امام اسحٰق بن راہویہؒ کا بھی یہی موقف ہے۔

(ترمذی ۴۱۰/۳۔۴۱۱)

اب ائمہ کرامؒ کے چند حوالہ جات پیش خدمت ہیں۔

امام مالکؒ کے مطابق ایسے مذکور ہے۔ کہ ولی کے بغیر نکاح نہیں ہے اور یہ ولایت نکاح کی صحت میں شرط ہے یعنی اگر ولایت مفقود ہوئی تو نکاح درست نہیں ہوگا۔

صاحب بدایۃ المجتہد ۷/۲

امام احمد بن حنبلؒ نے بھی فقہ حنبلی میں بھی نکاح کے لئے ولی ہونا ضروری قرار دیا گیا ہے۔اس بارے امام ابنِ قدامہ حنبلی رقمطراز ہیں

یقیناولی کے بغیر نکاح صحیح نہیں اور عورت اپنے اور اپنے علاوہ کسی دوسرے کے نکاح کی مختار نہیں اور نہ ہی اپنا نکاح کرانے کے لئے اپنے ولی کے علاوہ کسی دوسرے شخص کو ولی بنانے کی مختار ہے اگر اُس نے ایسا کیا تو نکاح صحیح نہیں ہوگا۔

یہی بات حضرت عمرؓ۔ حضرت علیؓ۔ حضرت ابنِ مسعودؓ۔ حضرت ابنِ عباسؓ۔ حضرت ابو ہریرہؓ اور حضرت عائشہؓ سے مروی ہے اور اس کی طرف امام سعید بن المسیبؒ۔ امام حسن بصریؒ۔ امام عمر بن عبدالعزیزؒ۔ امام جابر بن زیدؒ۔ امام سفیان ثوریؒ۔ امام ابنِ ابی لیلیٰؒ۔ امام ابنِ شبرمہؒ۔ امام ابن مبارکؒ۔ امام عبید اللہ العنبریؒ۔ امام شافعیؒ۔ امام اسحاق بن راہویہؒ اور امام بو عبیدہؒ کہہ گئے ہیں اور یہی بات امام ابن سیرینؒ۔ امام قاسم بن محمدؒ اور امام حسن بن صالحؒ سے بھی راویت کی گئی ہے۔

(المغنی لابن قدامہ ۳۴۵/۹)

امام سفیان ثوریؒ فرماتے ہیں۔ کہ ولی کے بغیر نکاح نہیں اور اسی بناپر عورت کے لئے جائز نہیں کہ وہ اپنا نکاح خود کرے اور نہ یہ جائز ہے کہ اپنے نکاح کے لئے اپنے ولی کے علاوہ کسی اور کو متعین کرے اور جب اس کے لئے جائز نہیں کہ وہ اپنا نکاح خود کرسکے تو اس کے لئے کسی دوسری عورت کا نکاح کرنا بقدر اولیٰ جائز نہیں۔

(موسوعۃ فقہ سفیان ثوری ص ۷۹۳)

ان تمام حوالہ جات سے یہ بات عیاں ہو جاتی ہے کہ کتاب وسنت اور جمہور ائمہ کرام اور محدثین کے نزدیک عورت کا نکاح ولی کے بغیر قائم نہیں ہو سکتا۔ جو عورت اپنا نکاح خود کر لیتی ہے ایسا نکاح باطل ہے اور ان دونوں کے درمیان جدائی کرادی جائے گی تاکہ وہ ناجائز فعل کے مرتکب نہ ہوں۔

موجودہ دور میں کئی ایک ایسے واقعات رونما ہو چکے ہیں کہ لڑکیاں گھروں سے راہِ فرار اختیار کرکے اپنے عاشقوں کے ساتھ عدالت میں جا کر نکاح کرالیتی ہیں اور مسلم معاشرے کے لئے بالعموم اور ان کے والدین کے لئے بالخصوص ذلت ورسوائی کا باعث بن جاتی ہیں۔

مندرجہ بالا صریح دلائل کی روشنی میں کسی جسٹس کا بغیر ولی کے نکاح کرانا سنت کے دلائل سے لاعلمی وناواقفیت پر مبنی ہے اور انتہائی قابل افسوس ہے مسلمانوں کا قانون

کتاب وسنت ہے جس میں ایسے دلائل اور اصول تواتر کے ساتھ موجود ہیں کہ مسلم لڑکی بالغ کنواری کا نکاح ولی کی اجازت کے بغیر نہیں ہوتا جیسا کہ اوپر دلائل ذکر کر دیئے ہیں۔ ہمارے ملک میں چونکہ انگریزی قانون رائج ہے جس کی بنا پر اکثر فیصلے قرآن و سنت کے خلاف کئے جاتے ہیں اور عموماً قرآن وسنت کو عملاً قانون سمجھا ہی نہیں جاتا اور یہ چیز کسی بھی مسلم کے لئے انتہائی خطرناک ہے۔ تمام مسلمانوں کو اپنے ہر قسم کے فیصلے طاغوتی عدالتوں کی بجائے قرآن وسنت کے ذریعے کروانے چاہئیں تاکہ اللہ کے ہاں اجر کا باعث ہو سکیں۔

قسموں کے بارے میں قرآنی آیات:

قسم کھانا حقیقت میں ایک شہادت (یعنی گواہی) دینا ہوتا ہے۔ جس میں کوئی شخص کسی بات پر اللہ کی قسم کھا کر کہتا ہے کہ وہ اپنے بیان کی صداقت پر اللہ کو گواہ بناتا ہے۔ جس کے لیے اس بات پر خصوصی دھیان دینا چاہیے کہ اس معاملے کی نزاکت کتنی اہمیت رکھتی ہے اور اسے سلجھانے کے لیے قسم کھانے کے علاوہ دوسرا کوئی چارا نہیں ہے۔ تو ہی قسم اٹھائی یا اٹھوائی جائے۔

قسم کھانا اگرچہ بہت پرانا طریقہ ہے۔قرآن کریم کی درج ذیل آیت اس بات کا واضح ثبوت دیتی ہے کہ ابوالبشر کے روئے زمین پر قدم رکھنے سے پہلے قسم کا وجود تھا۔جب کہ شیطان نے حضرت آدمؑ و حوّاؑ کے لئے جھوٹی قسم کھا کر خود کو اُن دونوں کا بڑا خیر خواہ و ہمدرد ظاہر کیا تھا۔

فَوَسْوَسَ لَهُمَا ٱلشَّيْطَٰنُ لِيُبْدِىَ لَهُمَا مَا وُۥرِىَ عَنْهُمَا مِن سَوْءَٰتِهِمَا وَقَالَ مَا نَهَىٰكُمَا رَبُّكُمَا عَنْ هَٰذِهِ ٱلشَّجَرَةِ إِلَّآ أَن تَكُونَا مَلَكَيْنِ أَوْ تَكُونَا مِنَ ٱلْخَٰلِدِينَ ﴿20﴾ وَقَاسَمَهُمَآ إِنِّى لَكُمَا لَمِنَ ٱلنَّٰصِحِينَ ﴿21﴾

سورۃالأعراف آیت ۲۱۔۲۲

پھر شیطان نے دونوں کو بہکا دیا تاکہ ان کے ستر جو ایک دوسرے سے پوشیدہ تھے ان کے سامنے کھول دے۔اور کہنے لگا کہ تم کو تمہارے رب نے اس درخت سے صرف اس لئے منع کیا ہے کہ کہیں تم فرشتے نہ بن جاؤ یا تم ہمیشہ زندہ رہنے والوں میں سے نہ ہو جاؤ۔ اور قسم کھا کر ان دونوں سے کہہ دیا کہ میں تو یقیناً تمہارے سچے خیر خواہوں میں سے ہوں۔

سورۂ ص میں ہے کہ شیطان نے بھی اللہ کی عزت کی قسم کھائی تھی کہ لوگوں کو گمراہ کرنے میں کوئی کسر نہیں چھوڑے گا۔اور اسے بھرپور طریقے سے پورا کرنے میں لگا ہوا ہے۔اور کامیاب نظر آتا ہے۔

قَالَ رَبِّ فَأَنظِرْنِيٓ إِلَىٰ يَوْمِ يُبْعَثُونَ﴿79﴾ قَالَ فَإِنَّكَ مِنَ ٱلْمُنظَرِينَ﴿80﴾ إِلَىٰ يَوْمِ ٱلْوَقْتِ ٱلْمَعْلُومِ﴿81﴾ قَالَ فَبِعِزَّتِكَ لَأُغْوِيَنَّهُمْ أَجْمَعِينَ﴿82﴾ إِلَّا عِبَادَكَ مِنْهُمُ ٱلْمُخْلَصِينَ﴿83﴾

سورۃ ص آیت ۷۹ تا ۸۳

کہنے لگا کہ اے میرے رب!۔ پھر مجھے اس دن تک مہلت دیدے جب کہ لوگ دوبارہ اٹھائے جائیں گے۔ ارشاد ہوا۔ پس (جا) البتہ تجھے مہلت دے دی گئی۔ اس روز تک جس کا وقت معلوم و مقرر ہے۔ کہنے لگا کہ قسم ہے تیری عزت کی!۔ میں ان سب کو ضرور بہکاتا رہوں گا۔ سوائے ان کے جو تیرے مخلص بندے ہیں۔

سورۃ الانبیاء میں بھی حضرت ابراہیمؑ نے بھی اللہ کی قسم کے ساتھ بت توڑنے کا مصمم عزم و ارادہ کیا تھا۔ جو انہوں نے پورا کر دکھایا تھا۔

وَتَٱللَّهِ لَأَكِيدَنَّ أَصْنَٰمَكُم بَعْدَ أَن تُوَلُّوا۟ مُدْبِرِينَ﴿57﴾

سورۃ الانبیاء آیت 57

اور اللہ کی قسم!۔ میں ضرور تمہارے معبود بتوں کے لئے کوئی (مدبّرانہ) تدبیر کروں گا جب تم پیٹھ پھیر کر چلے جاؤ گے۔

سورۂ ص میں ہے کہ ایوبؑ نے بھی بیماری کے دنوں میں کسی (شرکیہ) لغزش پر اپنی بیوی کو کوڑے مارنے کی قسم اٹھائی تھی۔ تندرستی کے بعد جسے پورا کرنا ضروری تھا۔اور بیوی ہمہ وقت نہایت فرمانبردار رہی تھی جس پر اللہ جل شانہ نے شفقت فرمائی اور ایوبؑ کو ایسی تدبیر بتائی جس سے ان کی قسم پوری ہو گئی۔

وَخُذْ بِيَدِكَ ضِغْثًا فَاضْرِب بِّهِ ۔ وَلَا تَحْنَثْ ۗ إِنَّا وَجَدْنَٰهُ صَابِرًا ۚ نِّعْمَ ٱلْعَبْدُ ۖ إِنَّهُۥٓ أَوَّابٌ ﴿44﴾

سورۃ ص آیت 44

اور (ارشاد ہوا کہ) اپنے ہاتھ میں ایک جھاڑو لو اور اس سے ضرب لگاؤ اور قسم نہ توڑو۔ بیشک ہم نے اسے نہایت صابر۔ بڑا بہترین بندہ۔ بلاشبہ (اللہ کی طرف) بہت رجوع کرنے والا پایا۔

سورۃ النمل میں بھی حضرت شعیبؑ پر کفار نے شب خون مارنے کا ارادہ کیا تھا۔ جسے پورا کرنے کے لیے اللہ کی قسم کے ذریعے عہد لے کر اجتماعی فیصلہ کیا گیا تھا۔ لیکن ناکام رہے۔

قَالُوا۟ تَقَٰسَمُوا۟ بِٱللَّهِ لَنُبَيِّتَنَّهُۥ وَأَهْلَهُۥ ثُمَّ لَنَقُولَنَّ لِوَلِيِّهِۦ ۖ مَا شَهِدْنَا مَهْلِكَ أَهْلِهِۦ ۖ وَإِنَّا لَصَٰدِقُونَ ﴿49﴾ وَمَكَرُوا۟ مَكْرًا وَمَكَرْنَا مَكْرًا وَهُمْ لَا يَشْعُرُونَ ﴿50﴾

سورۃ النمل آیت ۴۹۔۵۰

سارے (مل کر) کہنے لگے کہ آپس میں اللہ کی قسم کھاؤ کہ ہم ضرور رات کے وقت اس (صالحؑ) پر اور اس کے گھر والوں پر شب خون ماریں گے۔ اور پھر اس کے ولی (وارث) سے لازمی کہہ دیں گے کہ ہم ان کے گھر والوں کی ہلاکت کے موقع پر موجود ہی نہ تھے۔ اور البتہ ہم بالکل سچ کہتے ہیں۔ اور (اس طرح) وہ ایک چال چلے اور ہم نے بھی تدبیر کر لی جو ان کے شعور میں بھی نہ تھی۔

سورۂ یوسف میں بھی تین مقامات پر حضرت یعقوبؑ کے بیٹوں کا تذکرہ اللہ کی قسم کے ساتھ موجود ہے اور ایک جگہ ان کے اہلِ خانہ نے اللہ کی قسم کھائی تھی۔

قَالُواْ تَٱللَّهِ لَقَدۡ عَلِمۡتُم مَّا جِئۡنَا لِنُفۡسِدَ فِي ٱلۡأَرۡضِ وَمَا كُنَّا سَٰرِقِينَ ﴿73﴾

سورۃ یوسف آیت 73

وہ کہنے لگے کہ اللہ کی قسم البتہ یقینی طور پر تمہیں معلوم ہے کہ ہم اس ملک میں فساد برپا کرنے نہیں آئے اور نہ ہی ہم چور ہیں۔

قَالُواْ تَٱللَّهِ تَفۡتَؤُاْ تَذۡكُرُ يُوسُفَ حَتَّىٰ تَكُونَ حَرَضًا أَوۡ تَكُونَ مِنَ ٱلۡهَٰلِكِينَ ﴿85﴾

سورۃ یوسف آیت 85

(بیٹے) کہنے لگے کہ اللہ کی قسم تم یوسفؑ کی یاد نہیں چھوڑو گے یہاں تک کہ بیمار ہو جاؤ یا جان ہی دے دو

۔

قَالُواْ تَٱللَّهِ لَقَدْ ءَاثَرَكَ ٱللَّهُ عَلَيْنَا وَإِن كُنَّا لَخَٰطِـِٔينَ ﴿91﴾

سورۃ یوسف آیت 91

وہ بولے کہ قسم ہے اللہ کی کہ البتہ یقینی طور پر اللہ نے تمہیں ہم پر برتری دی ہے اور بیشک ہم ہی غلط کار تھے۔

قَالُواْ تَٱللَّهِ إِنَّكَ لَفِى ضَلَٰلِكَ ٱلْقَدِيمِ ﴿95﴾

سورۃ یوسف آیت 95

ان کے (گھر والے) بولے کہ اللہ کی قسم ہے!۔ بلاشبہ آپ (ابھی تک) اپنے پرانے خبط میں ہی مبتلا ہیں۔

سورہ القلم میں ذکر ملتا ہے کہ انہوں نے قسمیں کھا کھا کر کہا تھا۔ کہ صبح سویرے پھل توڑ لیں گے۔

إِنَّا بَلَوْنَٰهُمْ كَمَا بَلَوْنَآ أَصْحَٰبَ ٱلْجَنَّةِ إِذْ أَقْسَمُوا۟ لَيَصْرِمُنَّهَا مُصْبِحِينَ﴿17﴾ وَلَا يَسْتَثْنُونَ﴿18﴾

سورۃ القلم آیت 17

البتہ ہم نے ان کی اسی طرح آزمائش کی ہے جس طرح باغ والوں کی آزمائش کی تھی۔ جب انہوں نے قسمیں کھا کھا کر کہا تھا کہ وہ صبح سویرے اس کا پھل ضرور توڑ لیں گے۔ اور انہوں نے کوئی استثناء (یعنی ان شاء اللہ کا ذکر تک) نہیں کیا تھا۔

یہ بات بھی قابلِ توجہ ہے کہ مسلمانوں میں اصولی طور پر

قَسم ہوتی ہی صرف اللہ کی ہے۔ اللہ کے علاوہ کسی اور کی قسم کھانا اسے ایک طرح کا اللہ کے برابر کھڑا کرنا ہے جو کہ سراسر شرک ہے۔

جو بعد کے غیر مسلم لوگوں نے اسے تبدیل کر دیا۔ اور دوسرے معبودوں و مقدّس چیزوں کی قسم کھانا بھی معمول بن گیا۔ البتّہ جو چیز نمایاں رہی وہ یہ کہ اللہ کی قسم تمام دینوں حتیٰ کہ بُت پرستوں کے درمیان بھی زیادہ شہرت کی حامل رہی۔ فرق یہ تھا کہ وہ اللہ کی قسم کے ساتھ ساتھ دیگر چیزوں کی قسم بھی کھاتے تھے۔ اس کی ایک مثال قرآن کریم میں بھی ملتی ہے

فَأَلْقَوْاْ حِبَالَهُمْ وَعِصِيَّهُمْ وَقَالُواْ بِعِزَّةِ فِرْعَوْنَ إِنَّا لَنَحْنُ ٱلْغَٰلِبُونَ﴿44﴾

سورۃالشعراء آیت 44

تو انہوں نے اپنی رسیاں اور اپنی لاٹھیاں ڈال دیں اور کہنے لگے کہ فرعون کی عزت کی قَسم !۔یقیناً ہم ہی غالب آئیں گے۔

ایسے ہی یہودی اپنی کتاب تورات۔ حضرت موسیٰؑ اور دیگر انبیاءؑ جو ان کی نظر میں قابل احترام تھے ان کی قسم کھاتے تھے۔اور مسیحی۔انجیل مقدّس۔ حضرت مریمؑ اور عقیدہ ثلاثہ کے باعث (باپ۔بیٹا اور روحُ القُدس) کی قسم کھاتے تھے۔اسی طرح حجاز کے لوگ لات منات عزّیٰ و حبل اور دوسری بے بنیاد چیزوں کی قسم کھایا کرتے تھے۔

ناسمجھ مسلمان بھی ایسی قسمیں کھاتے ہیں۔دیکھنے میں آیا ہے کہ بعض لوگ قرآن کی قسم کھاتے ہیں ۔بعض ماں باپ کی۔ بعض اولاد کی۔ شوہر بیوی کی۔بیوی خاوند کی۔ یا پھر جس سے محبت ہوتی ہے اس کی قسم اٹھانے کا کہہ دیا جاتا ہے۔ایک مسلمان کے لیے اس طرح کی ساری قسمیں ناجائز ہیں۔

اسلام میں اللہ جل شانہ نے مسلمان کو جو مقام عطا فرمایا ہے اُس کے پیشِ نظر اتنا کافی ہے کہ وہ جو بات زبان سے نکالے اُسے حق و سچ مان لیا جائے۔نہ یہ کہ اُسے اپنی بات منوانے اور اپنے آپ کو سچا ثابت کرنے کے لیے قسمیں کھانا پڑیں اور لوگوں کو اعتماد میں لینا پڑے۔

لیکن چونکہ ہمارے معاشرے میں دین سے دُوری کی وجہ سے خیانت وبددیانتی۔ دغابازی۔ دھوکا و فریب وغیرہ کا خوب دوردورہ ہے۔اِس لیے ہر دو میں سے تیسرا شخص باہمی معاملات میں اپنی بات منوانے۔اپنے آپ کو سچا ثابت کرنے اور اپنی حقانیت کو جتانے کے لیے بات بات میں قسمیں کھاتا ہے۔

یہ سچ ہے کہ بعض اہم اور بڑے وصیتی معاملات میں یا اپنے اوپر سے کوئی جھوٹا الزام دھونے کی خاطر بعض مواقع پر شریعت نے قسم کھانے کا حکم بھی دیا ہے۔ جیسا کہ درج ذیل آیات میں ہے۔

يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُواْ شَهَٰدَةُ بَيْنِكُمْ إِذَا حَضَرَ أَحَدَكُمُ ٱلْمَوْتُ حِينَ ٱلْوَصِيَّةِ ٱثْنَانِ ذَوَا عَدْلٍ مِّنكُمْ أَوْ ءَاخَرَانِ مِنْ غَيْرِكُمْ إِنْ أَنتُمْ ضَرَبْتُمْ فِى ٱلْأَرْضِ فَأَصَٰبَتْكُم مُّصِيبَةُ ٱلْمَوْتِ ۚ تَحْبِسُونَهُمَا مِنۢ بَعْدِ ٱلصَّلَوٰةِ فَيُقْسِمَانِ بِٱللَّهِ إِنِ ٱرْتَبْتُمْ لَا نَشْتَرِى بِهِۦ ثَمَنًا وَلَوْ كَانَ ذَا قُرْبَىٰ ۙ وَلَا نَكْتُمُ شَهَٰدَةَ ٱللَّهِ إِنَّآ إِذًا لَّمِنَ ٱلْـَٔاثِمِينَ ﴿106﴾

سورۃ المائدۃ آیت 106

اے ایمان والو!۔جب تم میں سے کسی پر موت کا وقت آ پہنچے تو وصیت کے وقت تم میں سے دو معتبر دیندار آدمی گواہ بنالئے جائیں خواہ دو شخص تم میں سے یا غیر لوگوں میں سے ہوں۔ یا اگر تم سفر کر

https://quranexcel.com

رہے ہو اور تم پر موت کی مصیبت واقع ہو (اور مسلمان گواہ نہ مل سکیں) تو کسی دوسرے مذہب کے دو (شخص) گواہ بنالو۔ اگر تمہیں ان گواہوں کے بارے کچھ شک ہو تو ان کو نماز کے بعد روک لو اور یہ دونوں اللہ کی قسمیں کھائیں کہ اس گواہی کے بدلے مال وزر نہیں لینے والے اگرچہ رشتہ داری ہی کیوں نہ ہو۔ اور نہ ہی ہم اللہ کی گواہی کو چھپائیں گے اگر ایسا کریں تو یقیناً ہم سخت گنہگاروں میں سے ہوں گے۔

فَإِنْ عُثِرَ عَلَىٰٓ أَنَّهُمَا ٱسْتَحَقَّآ إِثْمًا فَـَٔاخَرَانِ يَقُومَانِ مَقَامَهُمَا مِنَ ٱلَّذِينَ ٱسْتَحَقَّ عَلَيْهِمُ ٱلْأَوْلَيَٰنِ فَيُقْسِمَانِ بِٱللَّهِ لَشَهَٰدَتُنَآ أَحَقُّ مِن شَهَٰدَتِهِمَا وَمَا ٱعْتَدَيْنَآ إِنَّآ إِذًا لَّمِنَ ٱلظَّٰلِمِينَ ﴿107﴾

سورۃ المائدۃ آیت 107

پھر اگر پتہ چل جائے کہ وہ دونوں گواہ کسی گناہ کے مرتکب ہوئے ہیں تو پھر جن کی حق تلفی ہو رہی تھی ان میں سے ان دو کی جگہ دو اور گواہ کھڑے ہوں جو میت کے بہت زیادہ قریبی ہوں۔ پھر وہ اللہ کی قسمیں کھائیں کہ ہماری گواہی ان کی گواہی سے معتبر ہے اور ہم نے تجاوز نہیں کیا ورنہ ہم ظالم لوگوں میں سے ہوں گے۔

ذَٰلِكَ أَدْنَىٰٓ أَن يَأْتُوا۟ بِٱلشَّهَٰدَةِ عَلَىٰ وَجْهِهَآ أَوْ يَخَافُوٓا۟ أَن تُرَدَّ أَيْمَٰنٌۢ بَعْدَ أَيْمَٰنِهِمْ ۗ وَٱتَّقُوا۟ ٱللَّهَ وَٱسْمَعُوا۟ ۗ وَٱللَّهُ لَا يَهْدِى ٱلْقَوْمَ ٱلْفَٰسِقِينَ ﴿108﴾

سورۃ المائدۃ آیت 108

یہ طریقہ زیادہ قریب ہے اس کے کہ گواہ صحیح صحیح گواہی دیں گے یا کم از کم وہ اس بات کا خوف کریں گے کہ ان کی قسموں کے بعد دوسری قسموں سے ان کا رد نہ ہو جائے۔ اور اللہ ہی سے ڈرتے رہو اور (غور و توجہ سے) سنا کرو۔ اور اللہ فاسق لوگوں کو ہدایت یاب نہیں ہونے دیتا۔

زنا کی تہمت لگانے والا چار گواہ نہ لاسکے تو دُرّوں کی سزا کے ساتھ ساتھ اس کی گواہی بھی قبول نہیں۔ اور بیوی پر زنا کی تہمت لگانے والے کا کوئی گواہ نہ ہو تو چار مرتبہ اللہ کی قسم کھا کر صفائی پیش کرے اور پانچویں بار لعین کہے۔ ایسے ہی بیوی بھی اپنی صفائی دے۔

وَٱلَّذِينَ يَرْمُونَ ٱلْمُحْصَنَٰتِ ثُمَّ لَمْ يَأْتُوا۟ بِأَرْبَعَةِ شُهَدَآءَ فَٱجْلِدُوهُمْ ثَمَٰنِينَ جَلْدَةً وَلَا تَقْبَلُوا۟ لَهُمْ شَهَٰدَةً أَبَدًا ۚ وَأُو۟لَٰٓئِكَ هُمُ ٱلْفَٰسِقُونَ ﴿4﴾ إِلَّا ٱلَّذِينَ تَابُوا۟ مِنۢ بَعْدِ ذَٰلِكَ وَأَصْلَحُوا۟ فَإِنَّ ٱللَّهَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ﴿5﴾

سورۃ النور آیت 4

اور جو لوگ پاک دامن عورتوں پر زنا کی تہمت لگاتے ہیں اور پھر چار گواہ نہیں لا سکتے تو انہیں اسّی درے مارو اور کبھی بھی ان کی گواہی قبول نہ کرو۔ اور یہ لوگ تو بالکل فاسق ہیں۔ مگر جو اس کے بعد توبہ کر لیں اور (اپنی) اصلاح کر لیں تو بیشک اللہ بڑا ہی معاف کرنے والا نہایت رحم کرنے والا ہے۔

وَٱلَّذِينَ يَرْمُونَ أَزْوَٰجَهُمْ وَلَمْ يَكُن لَّهُمْ شُهَدَآءُ إِلَّآ أَنفُسُهُمْ فَشَهَٰدَةُ أَحَدِهِمْ أَرْبَعُ شَهَٰدَٰتٍۭ بِٱللَّهِ ۙ إِنَّهُۥ لَمِنَ ٱلصَّٰدِقِينَ ﴿6﴾ وَٱلْخَٰمِسَةُ أَنَّ لَعْنَتَ ٱللَّهِ عَلَيْهِ إِن كَانَ مِنَ ٱلْكَٰذِبِينَ ﴿7﴾

سورۃ النور آیت ۶۔۷

اور جو لوگ اپنی بیویوں پر زنا کی تہمت لگاتے ہیں اور ان کے لئے سوائے خود کے اور کوئی گواہ نہیں ہے تو ایسے شخص کی گواہی اس صورت معتبر ہے کہ چار مرتبہ اللہ کی قسم کھا کر گواہی دے کہ بیشک وہ البتہ سچوں میں سے ہے۔ اور پانچویں بار یہ کہے کہ اس پر اللہ کی لعنت برسے اگر وہ جھوٹا ہو۔

وَيَدْرَؤُا۟ عَنْهَا ٱلْعَذَابَ أَن تَشْهَدَ أَرْبَعَ شَهَٰدَٰتٍۭ بِٱللَّهِ ۙ إِنَّهُۥ لَمِنَ ٱلْكَٰذِبِينَ ﴿8﴾ لا وَٱلْخَٰمِسَةَ أَنَّ غَضَبَ ٱللَّهِ عَلَيْهَآ إِن كَانَ مِنَ ٱلصَّٰدِقِينَ ﴿9﴾

سورۃ النور آیت ۸۔۹

اور اس عورت سے یہ بات شرعی حد کو ٹال سکتی ہے کہ وہ چار مرتبہ اللہ کی قسم کھا کر کہے کہ بلاشبہ یہ (میرا خاوند) البتہ جھوٹوں میں سے ہے۔ اور پانچویں بار یوں (کہے) کہ اگر یہ (میرا خاوند) سچوں میں سے ہے تو مجھ پر اللہ کا غضب ٹوٹ پڑے۔

علاوہ ازیں بات بات میں قسم کھانا۔ یا دوسرے سے قسم کھلوانا نہ صرف یہ کہ شریعت میں مذموم ہے بلکہ اسلام اِس کی مکمل طور پر نفی کرتا ہے۔

اکثر دیکھنے میں یہی آتا ہے کہ جو لوگ جھوٹ کے عادی اور سچائی سے دُور ہوتے ہیں وہ بات میں وزن پیدا کرنے کے لیے خواہ مخواہ قسمیں کھاتے ہیں۔ شاید اس وجہ سے کہ ان کے گمان میں لوگ ان کے بیان کو سچا نہیں جانیں گے۔ یا پھر کچھ لوگ دغا و فریب دینے کی غرض سے باتوں باتوں میں دوسروں کے سامنے جھوٹی قسمیں کھاتے ہیں۔

ذہن نشین رہے کہ بلا ضرورت قسم کھانا ہی بہت برا ہے۔ پھر جھوٹی قسم کھانا تو اور بھی زیادہ برا ہے۔ قرآنِ مجید میں اللہ تعالیٰ نے جھوٹی قسمیں کھانے والوں کی بڑی سختی سے مذمت کی ہے۔ کیوں کہ یہ جھوٹ کی ایک ایسی بدترین شکل ہے۔ جس میں وہ اپنے ساتھ اللہ جل جلالہ کو بھی اس جھوٹی گواہی میں شریک کر لیتا ہے۔

اسی طرح حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ

جو کوئی جھوٹی قسم کھا کر کسی مسلمان کا مال لینا چاہے گا تو جب وہ اللہ کے پاس جائے تو اللہ اس پر غضب ناک ہوں گے۔

ایک حدیث میں آتا ہے رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ: ”جو کسی مسلمان کے حق کو جھوٹی قسم لے کر کھانا چاہے گا تو اللہ اُس پر جہنم کی آگ کو واجب کر دے گا۔“ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ! کیا اگرچہ کوئی معمولی سی چیز ہو؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”اگرچہ درخت کی ڈالی ہی کیوں نہ ہو۔

(صحیح مسلم)

ایک حدیث میں آتا ہے کہ رسولِ اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ: ”جھوٹی قسم مال بکوا دیتی ہے۔ لیکن نفع (کی برکت) کو گھٹا دیتی ہے۔

(رواہ الستۃ الا ابن ماجہ)

ایک حدیث میں آتا ہے حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ: ”جس شخص سے قسم کھلوائی جائے اور وہ جھوٹی قسم کھا جائے تو وہ اپنا چہرہ لے کر جہنم میں ٹھکانا پائے گا۔

(سنن ابی داؤد)

ایک حدیث میں آتا ہے حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ: ”تجارت میں بہت قسمیں کھانے سے پرہیز کرو! کیوں کہ اِس طرح پہلے کام یابی ہوتی ہے پھر بے برکتی ہو جاتی ہے۔

(مسلم۔نسائی۔ابن ماجہ)

الغرض باہمی معاملات و تعلقات اور باتوں باتوں میں جھوٹی قسمیں کھانے اور لوگوں کو غلط طور پر اپنے اعتماد میں لے کر اُن کا مال کھانے۔ ناجائز طریقے سے اُن کا حق چھیننے اور اُن کے سامنے کذب بیانی اور دغا بازی سے کام لینے کو اللہ اور اس کے رسول ﷺ نے نفاق کی علامت قرار دیا ہے۔اور ایسے لوگوں کے لیے دُنیا میں ذلت و خواری۔ خجالت و شرمندگی اور آخرت میں بھی دردناک سزا و عتاب اور عذابِ جہنم کی وعید سنائی ہے۔درج ذیل آیت بھی اس کی عکاسی کرتی ہے۔

وَلَا تَتَّخِذُوٓاْ أَيۡمَٰنَكُمۡ دَخَلَۢا بَيۡنَكُمۡ فَتَزِلَّ قَدَمُۢ بَعۡدَ ثُبُوتِهَا وَتَذُوقُواْ ٱلسُّوٓءَ بِمَا صَدَدتُّمۡ عَن سَبِيلِ ٱللَّهِۖ وَلَكُمۡ عَذَابٌ عَظِيمٞ ﴿94﴾

سورۃ النحل آیت 94

اور تم اپنی قسموں کو آپس میں دغا بازی کا ذریعہ نہ بناؤ کہ (لوگوں کے) قدم جم جانے کے بعد ڈگمگا جائیں۔ پھر اس طرح تمہیں اللہ کی راہ سے روکنے کی پاداش میں کسی برے نتیجے کا مزہ چکھنا پڑے۔اور تم بڑا سخت عذاب پانے والے ہو جاؤ۔

قرآنِ مجید میں اللہ تعالیٰ نے جھوٹی قسمیں کھانے والے شخص پر اعتبار نہ کرنے کا حکم دیا ہے اور اِس کو انسان کا بڑا عیب بتلایا ہے۔ چنانچہ ارشادِ ربّانی ہے۔

وَلَا تُطِعْ كُلَّ حَلَّافٍ مَّهِينٍ ﴿10﴾

سورۃ القلم آیت 10

اور کسی ایسے شخص کے کہے میں نہ آجانا جو زیادہ قسمیں کھانے والا بے وقعت ذلیل ہے۔

جو قسمیں کھانے والے جان بوجھ کر جھوٹ بولتے ہیں۔ انہوں نے اپنی قَسموں کو ڈھال بنا رکھا ہے یہ ان کی منافقت کا واضح ثبوت بن جاتا ہے۔ اور منافقوں کے بارے قرآنِ مجید میں اللہ تعالیٰ نے یہ فرمایا ہے کہ

فَكَيْفَ إِذَآ أَصَٰبَتْهُم مُّصِيبَةٌۢ بِمَا قَدَّمَتْ أَيْدِيهِمْ ثُمَّ جَآءُوكَ يَحْلِفُونَ بِٱللَّهِ إِنْ أَرَدْنَآ إِلَّآ إِحْسَٰنًا وَتَوْفِيقًا ﴿62﴾ أُو۟لَٰٓئِكَ ٱلَّذِينَ يَعْلَمُ ٱللَّهُ مَا فِى قُلُوبِهِمْ فَأَعْرِضْ عَنْهُمْ وَعِظْهُمْ وَقُل لَّهُمْ فِىٓ أَنفُسِهِمْ قَوْلًۢا بَلِيغًا ﴿63﴾

سورۃ النساء آیت ۶۲۔۶۳

پھر کیا حال ہوتا ہے۔جب ان پر ان کے اپنے کرتوتوں کی وجہ سے کوئی مصیبت آن پڑتی ہے تو تمہارے پاس دوڑے چلے آتے ہیں اور اللہ کی قسمیں کھاتے ہیں کہ ہمارا تو بھلائی اور موافقت کے علاوہ اور کوئی ارادہ نہ تھا۔ ان لوگوں کے دلوں میں جو کچھ ہے اللہ اس کو اچھی طرح جانتا ہے تم ان (کی باتوں) سے چشم پوشی کرو اور انہیں نصیحت کرتے رہو اور ان سے ایسی باتیں کہا کرو جو ان کے دلوں میں اثر کر جائیں۔

وَيَحْلِفُونَ بِٱللَّهِ إِنَّهُمْ لَمِنكُمْ وَمَا هُم مِّنكُمْ وَلَٰكِنَّهُمْ قَوْمٌ يَفْرَقُونَ ﴿56﴾ لَوْ يَجِدُونَ مَلْجَـًٔا أَوْ مَغَٰرَٰتٍ أَوْ مُدَّخَلًا لَّوَلَّوْاْ إِلَيْهِ وَهُمْ يَجْمَحُونَ ﴿57﴾

سورۃ التوبۃ آیت ۵۶۔۵۷

اور اللہ کی قسمیں کھاتے ہیں کہ بلا شبہ وہ تم میں سے ہیں حالانکہ وہ تم میں سے نہیں ہیں بلکہ یہ تو (تم سے) خوف زدہ رہتے ہیں۔ اگر انہیں کوئی جائے پناہ یا کوئی غار یا کوئی بھی گھسنے کی جگہ مل جائے تو اس طرف رسیاں تڑاتے ہوئے بھاگ جائیں۔

وَٱلَّذِينَ ٱتَّخَذُواْ مَسْجِدًا ضِرَارًا وَكُفْرًا وَتَفْرِيقًۢا بَيْنَ ٱلْمُؤْمِنِينَ وَإِرْصَادًا لِّمَنْ حَارَبَ ٱللَّهَ وَرَسُولَهُۥ مِن قَبْلُ ۚ وَلَيَحْلِفُنَّ إِنْ أَرَدْنَآ إِلَّا ٱلْحُسْنَىٰ ۖ وَٱللَّهُ يَشْهَدُ إِنَّهُمْ لَكَٰذِبُونَ ﴿107﴾

سورۃ التوبۃ آیت 107

اور (ان میں) وہ لوگ بھی ہیں جنہوں نے صرف اس غرض سے ایک مسجد تیار کی کہ نقصان پہنچائیں اور کفر کریں اور مومنوں میں تفرقہ ڈال دیں اور ان لوگوں کے لئے کمین گاہ مہیا کریں جو اس سے پہلے اللہ اور اس کے رسول سے جنگ کر چکے ہیں۔ اور وہ یقیناً ضرور قسمیں کھا کھا کر کہیں گے کہ ہمارا ارادہ تو صرف بھلائی کا تھا۔ مگر اللہ گواہی دیتا ہے کہ بلاشبہ یہ جھوٹے ہیں۔

إِذَا جَآءَكَ ٱلْمُنَٰفِقُونَ قَالُواْ نَشْهَدُ إِنَّكَ لَرَسُولُ ٱللَّهِ ۘ وَٱللَّهُ يَعْلَمُ إِنَّكَ لَرَسُولُهُۥ ۖ وَٱللَّهُ يَشْهَدُ إِنَّ ٱلْمُنَٰفِقِينَ لَكَٰذِبُونَ ﴿1﴾ ٱتَّخَذُوٓاْ أَيْمَٰنَهُمْ جُنَّةً فَصَدُّواْ عَن سَبِيلِ ٱللَّهِ ۚ إِنَّهُمْ سَآءَ مَا كَانُواْ يَعْمَلُونَ ﴿2﴾

سورۃ المنافقون آیت 1

جب منافق لوگ تمہارے پاس آتے ہیں تو کہتے ہیں کہ ہم گواہی دیتے ہیں کہ بیشک آپ اللہ کے رسول ہیں اور اللہ جانتا ہے کہ یقیناً تم اس کے رسول ہو۔ لیکن اللہ ظاہر کئے دیتا ہے کہ منافق لوگ البتہ بالکل

جھوٹے ہیں۔ انہوں نے اپنی قسموں کو ڈھال بنا رکھا ہے پس اس طرح وہ اللہ کی راہ سے خود رکتے اور دوسروں کو بھی روکتے ہیں۔ یقیناً کیا ہی برا ہے وہ کام جو کر رہے ہیں۔

ٱتَّخَذُوٓاْ أَيۡمَٰنَهُمۡ جُنَّةٗ فَصَدُّواْ عَن سَبِيلِ ٱللَّهِ فَلَهُمۡ عَذَابٞ مُّهِينٞ ﴿16﴾

سورۃ المجادلۃ آیت 16

انہوں نے اپنی قسموں کو ڈھال بنا رکھا ہے پھر (لوگوں کو) اللہ کی راہ سے روکتے ہیں پس ان کے لئے ذلت کا عذاب ہے۔

یعنی اللہ تعالیٰ جانتا ہے کہ ان کے دلوں میں کیا ہے اور ان کی زبانوں پر کیا ہے؟۔ ایسے لوگ یہ چاہتے ہیں کہ قسمیں کھا کر سچ کو جھوٹ اور جھوٹ کو سچ بنا کر متعلقہ اشخاص کو خوش کر دیں۔ لیکن اللہ تعالیٰ اِس کے جواب میں فرماتے ہیں کہ اگر ان میں ایمان ہو تو انہیں چاہیے کہ سچائی اختیار کر کے اللہ اور اُس کے رسول کو خوش کریں۔ چنانچہ ارشاد باری ہے

يَحۡلِفُونَ بِٱللَّهِ لَكُمۡ لِيُرۡضُوكُمۡ وَٱللَّهُ وَرَسُولُهُۥٓ أَحَقُّ أَن يُرۡضُوهُ إِن كَانُواْ مُؤۡمِنِينَ ﴿62﴾

سورۃ التوبۃ آیت 62

(مومنو!۔یہ) تمہارے سامنے اللہ کی قسمیں کھاتے ہیں تاکہ تمہیں راضی کردیں۔حالانکہ اللہ اور اس کا رسول راضی کئے جانے کے زیادہ مستحق ہیں اگر وہ ایمان رکھتے ہیں۔

ایسے منافقوں کا یہ حال ہوتا ہے کہ جب کوئی بری بات منہ سے نکالتے ہیں اور اس پر پوچھ گچھ ہونے لگتی ہے تو فوراً مکر جاتے ہیں۔چنانچہ اللہ تعالیٰ قرآنِ مجید میں فرماتے ہیں

يَحْلِفُونَ بِٱللَّهِ مَا قَالُوا۟ وَلَقَدْ قَالُوا۟ كَلِمَةَ ٱلْكُفْرِ وَكَفَرُوا۟ بَعْدَ إِسْلَٰمِهِمْ وَهَمُّوا۟ بِمَا لَمْ يَنَالُوا۟ ۚ وَمَا نَقَمُوٓا۟ إِلَّآ أَنْ أَغْنَىٰهُمُ ٱللَّهُ وَرَسُولُهُۥ مِن فَضْلِهِۦ ۚ فَإِن يَتُوبُوا۟ يَكُ خَيْرًا لَّهُمْ ۖ وَإِن يَتَوَلَّوْا۟ يُعَذِّبْهُمُ ٱللَّهُ عَذَابًا أَلِيمًا فِى ٱلدُّنْيَا وَٱلْءَاخِرَةِ ۚ وَمَا لَهُمْ فِى ٱلْأَرْضِ مِن وَلِىٍّ وَلَا نَصِيرٍ ﴿74﴾

سورۃ التوبۃ آیت 74

یہ اللہ کی قسمیں کھاتے ہیں کہ ہم نے تو کچھ نہیں کہا کہ اور البتہ یقیناً انہوں نے کفر کا کلمہ کہہ دیا ہے اور وہ اسلام لانے کے بعد یہ کافر ہوگئے ہیں اور انہوں نے ایسا کچھ کرنے کا تہیّہ کیا تھا جو پورا نہ کر سکے۔اور یہ سب کچھ اس بات کا بدلہ لے رہے ہیں کہ اللہ اور اس کے رسول نے انہیں اپنے فضل سے دولتمند کر دیا ہے۔پس وہ اگر اب بھی توبہ کرلیں تو ان کے لئے بہتر ہے۔اور اگر وہ منہ پھیر لیں تو اللہ

انہیں دنیا اور آخرت میں دردناک عذاب دے گا۔ اور انہیں دنیا جہان میں کوئی ولی اور کوئی بھی مددگار نہیں ملے گا۔

ایک موقع پر منافقوں نے ایک نامعقول کام کیا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ تم ان سے جا کر پوچھو گے تو وہ اللہ کی قسم کھا جائیں گے۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ چنانچہ ارشاد ہے

سَيَحْلِفُونَ بِٱللَّهِ لَكُمْ إِذَا ٱنقَلَبْتُمْ إِلَيْهِمْ لِتُعْرِضُواْ عَنْهُمْ ۖ فَأَعْرِضُواْ عَنْهُمْ ۖ إِنَّهُمْ رِجْسٌ ۖ وَمَأْوَىٰهُمْ جَهَنَّمُ جَزَآءًۢ بِمَا كَانُواْ يَكْسِبُونَ ﴿95﴾

سورۃ التوبۃ آیت 95

جب تم ان کی جانب لوٹو گے تو تمہارے سامنے اللہ کی قسمیں بھی کھائیں گے۔ تاکہ تم ان سے در گزر کرلو پس انہیں ان کی حالت پر چھوڑ دو۔ بیشک وہ پلید ہیں اور جو کام وہ کرتے رہے ہیں اس کے بدلے ان کا ٹھکانا دوزخ ہے۔

یہ ایسا کیوں کرتے ہیں؟ اِس کی علت بتاتے ہوئے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں

لَوْ كَانَ عَرَضًا قَرِيبًا وَسَفَرًا قَاصِدًا لَّاتَّبَعُوكَ وَلَٰكِنۢ بَعُدَتْ عَلَيْهِمُ ٱلشُّقَّةُ ۚ وَسَيَحْلِفُونَ بِٱللَّهِ لَوِ ٱسْتَطَعْنَا لَخَرَجْنَا مَعَكُمْ يُهْلِكُونَ أَنفُسَهُمْ وَٱللَّهُ يَعْلَمُ إِنَّهُمْ لَكَٰذِبُونَ ﴿42﴾ ع6

سورۃ التوبۃ آیت 42

اگر مال غنیمت نزدیک ہوتا اور سفر ہلکا ہوتا تو وہ ضرور تیرے ساتھ چل دیتے لیکن انہیں مسافت لمبی نظر آئی۔ اور اب تو یہ اللہ کی قسمیں کھائیں گے کہ اگر ہم طاقت رکھتے تو تمہارے ساتھ ضرور نکلتے۔ یہ اپنے آپ کو خود ہلاک کرتے ہیں اور اللہ جانتا ہے کہ بلاشبہ وہ البتہ جھوٹے ہیں۔

يَحْلِفُونَ لَكُمْ لِتَرْضَوْا عَنْهُمْ ۖ فَإِن تَرْضَوْا عَنْهُمْ فَإِنَّ ٱللَّهَ لَا يَرْضَىٰ عَنِ ٱلْقَوْمِ ٱلْفَٰسِقِينَ ﴿96﴾

سورۃ التوبۃ آیت 96

یہ تمہارے سامنے قسمیں کھائیں گے تاکہ تم ان سے راضی ہو جاؤ۔ اگر تم ان سے راضی ہو بھی گئے تو بھی البتہ اللہ ایسے فاسقوں سے راضی ہونے والا نہیں۔

اسی طرح قسم کھا کر کسی دوسرے کے مال پر دعویٰ کرنا اللہ تعالیٰ کے نام پر جھوٹ بولنے کے مترادف ہے۔اور یہ ایک کے بجائے دو گناہوں کا مجموعہ ہے۔ایک غصب اور دوسرا جھوٹ۔اور وہ بھی اللہ تعالیٰ کے پاک اور مقدس نام پر۔ چنانچہ قرآنِ مجید میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں

إِنَّ ٱلَّذِينَ يَشْتَرُونَ بِعَهْدِ ٱللَّهِ وَأَيْمَٰنِهِمْ ثَمَنًا قَلِيلًا أُوْلَٰٓئِكَ لَا خَلَٰقَ لَهُمْ فِى ٱلْءَاخِرَةِ وَلَا يُكَلِّمُهُمُ ٱللَّهُ وَلَا يَنظُرُ إِلَيْهِمْ يَوْمَ ٱلْقِيَٰمَةِ وَلَا يُزَكِّيهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ﴿77﴾

سورۃ آل عمران آیت 77

بیشک جو لوگ اللہ کے عہد و پیمان اور اپنی قسموں کے بدلے حقیر سا معاوضہ لیتے ہیں ان کا آخرت میں کچھ حصہ نہیں اللہ ان سے بالکل کلام نہیں کرے گا اور نہ تو قیامت کے دن ان کی طرف دیکھے گا اور نہ ہی ان کو پاک کرے گا اور ان کے لئے دردناک عذاب ہوگا۔

عہد شکن اور قسمیں توڑنے والوں کے خلاف اقدام کرنے کی تاکید۔

وَإِن نَّكَثُوٓاْ أَيْمَٰنَهُم مِّنۢ بَعْدِ عَهْدِهِمْ وَطَعَنُواْ فِى دِينِكُمْ فَقَٰتِلُوٓاْ أَئِمَّةَ ٱلْكُفْرِ ۙ إِنَّهُمْ لَآ أَيْمَٰنَ لَهُمْ لَعَلَّهُمْ يَنتَهُونَ﴿12﴾

سورۃالتوبۃ آیت 12

اور اگر وہ عہد کرنے کے بعد اپنی قسمیں توڑ ڈالیں اور تمہارے دین میں طعن و تشنیع کرنے لگیں۔ تو کفر کے اماموں سے جنگ کرو تاکہ وہ باز آ جائیں۔ بلاشبہ ان کی قسموں کا کوئی اعتبار نہیں۔

أَلَا تُقَٰتِلُونَ قَوْمًا نَّكَثُوٓاْ أَيْمَٰنَهُمْ وَهَمُّواْ بِإِخْرَاجِ ٱلرَّسُولِ وَهُم بَدَءُوكُمْ أَوَّلَ مَرَّةٍ ۚ أَتَخْشَوْنَهُمْ ۚ فَٱللَّهُ أَحَقُّ أَن تَخْشَوْهُ إِن كُنتُم مُّؤْمِنِينَ ﴿13﴾

سورۃالتوبۃ آیت 13

تم ایسے لوگوں سے کیوں نہ لڑو گے جنہوں نے اپنی قسموں کو توڑ ڈالا اور رسول کو جلاوطن کرنے کا تہیّہ کر لیا اور عہد شکنی میں بھی انہوں نے پہل کر لی؟۔ کیا تم ان سے ڈرتے ہو؟۔ حالانکہ اللہ زیادہ حق رکھتا ہے کہ اس سے ڈرا جائے اگر تم ایمان رکھتے ہو۔

درج ذیل آیت میں پکی اور مضبوط قسمیں کھانے کا ذکر ہے جو ان کے آخرت کے انکار پر مبنی ہے۔ جس کی اللہ جل شانہ نے تردید کر دی کہ اس کا پورا کرنا میرے اوپر لازم ہے۔ اور معجزہ یا ہادی کے ظہور پر کفار کی کھائی جانے والی قسموں کا ذکر ہے کہ وہ اسلام قبول کر لیں گے۔ اور یہ بھی کہ صرف دعوے نہیں بلکہ معروف انداز میں اطاعت درکار ہے۔

وَأَقْسَمُواْ بِٱللَّهِ جَهْدَ أَيْمَٰنِهِمْ لَئِن جَآءَتْهُمْ ءَايَةٌ لَّيُؤْمِنُنَّ بِهَا ۚ قُلْ إِنَّمَا ٱلْـَٔايَٰتُ عِندَ ٱللَّهِ ۖ وَمَا يُشْعِرُكُمْ أَنَّهَآ إِذَا جَآءَتْ لَا يُؤْمِنُونَ ﴿109﴾

سورۃ الانعام آیت 109

اور یہ لوگ اللہ کے نام کی پکی و مضبوط قسمیں کھا کر کہتے ہیں کہ اگر ان کے پاس کوئی معجزہ آگیا تو اس پر ضرور ایمان لے آئیں گے۔ ان سے کہہ دو کہ معجزے تو البتہ سارے کے سارے صرف اللہ ہی کے اختیار میں ہیں۔ اور تمہیں (اس کی) کیا خبر کہ معجزے آ بھی گئے تب بھی وہ ایمان نہ لائیں گے۔

وَأَقْسَمُواْ بِٱللَّهِ جَهْدَ أَيْمَٰنِهِمْ ۙ لَا يَبْعَثُ ٱللَّهُ مَن يَمُوتُ ۚ بَلَىٰ وَعْدًا عَلَيْهِ حَقًّا وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَ ٱلنَّاسِ لَا يَعْلَمُونَ ﴿38﴾

سورۃ النحل آیت 38

اور یہ اللہ کی پکی قسمیں کھا کر کہتے ہیں کہ جو مر گیا۔ اللہ اسے ہر گز (بروزِ قیامت) نہیں اٹھائے گا۔ (کیوں نہیں) ہاں۔ یہ (اللہ کا) وعدہ ہے جس کا پورا کرنا اس پر لازم ہے لیکن بہت سارے لوگ اس بات کا علم نہیں رکھتے۔

۞ وَأَقْسَمُواْ بِٱللَّهِ جَهْدَ أَيْمَٰنِهِمْ لَئِنْ أَمَرْتَهُمْ لَيَخْرُجُنَّ ۖ قُل لَّا تُقْسِمُواْ ۖ طَاعَةٌ مَّعْرُوفَةٌ ۚ إِنَّ ٱللَّهَ خَبِيرٌۢ بِمَا تَعْمَلُونَ ﴿53﴾

سورۃ النور آیت 53

اور اللہ کی سخت پکی قسمیں کھا کر کہتے ہیں کہ اگر تم انہیں حکم کرو تو وہ ضرور (گھروں سے) نکل کھڑے ہوں۔ کہہ دو قسمیں نہ کھاؤ بس معروف انداز سے اطاعت ہی چاہیئے۔ بیشک اللہ اچھی طرح جانتا ہے جو کچھ تم کرتے ہو۔

وَأَقْسَمُواْ بِٱللَّهِ جَهْدَ أَيْمَٰنِهِمْ لَئِن جَآءَهُمْ نَذِيرٌ لَّيَكُونُنَّ أَهْدَىٰ مِنْ إِحْدَى ٱلْأُمَمِ ۖ فَلَمَّا جَآءَهُمْ نَذِيرٌ مَّا زَادَهُمْ إِلَّا نُفُورًا ﴿42﴾

سورۃ فاطر آیت 42

اور یہ اللہ کی بڑی مضبوط قسمیں کھاتے تھے کہ اگر ان کے پاس کوئی ہدایت کرنے والا آیا تو ضرور وہ ہر ایک اُمت سے بڑھ کر ہدایت پانے والے ہوں گے۔ مگر جب ان کے پاس خبردار کرنے والا آگیا۔ تو اس سے ان کی نفرت ہی بڑھی۔

درج ذیل آیات کا آگاہی کے لیے یا پھر قیامت میں کھائی جانے والی قسموں کا ذکر ہے۔

وَأَنذِرِ ٱلنَّاسَ يَوْمَ يَأْتِيهِمُ ٱلْعَذَابُ فَيَقُولُ ٱلَّذِينَ ظَلَمُوا۟ رَبَّنَآ أَخِّرْنَآ إِلَىٰٓ أَجَلٍ قَرِيبٍ نُّجِبْ دَعْوَتَكَ وَنَتَّبِعِ ٱلرُّسُلَ ۗ أَوَلَمْ تَكُونُوٓا۟ أَقْسَمْتُم مِّن قَبْلُ مَا لَكُم مِّن زَوَالٍ ﴿44﴾

سورۃ ابراہیم آیت 44

اور بنی نوع انسان کو اس دن سے آگاہ کردو کہ جب ان پر عذاب آپہنچے گا تب ظالم لوگ کہیں گے کہ اے ہمارے رب !۔ ہمیں تھوڑی سی مدت تک اور مہلت دیدے۔ تاکہ ہم تیری دعوت کو عملی طور پر قبول کرلیں اور رسولوں کی پیروی کرلیں۔ کیا تم پہلے قسمیں نہیں کھایا کرتے تھے کہ ہم پر تو کبھی بھی زوال نہیں آئے گا؟۔

وَيَقُولُ ٱلَّذِينَ ءَامَنُوٓا۟ أَهَٰٓؤُلَآءِ ٱلَّذِينَ أَقْسَمُوا۟ بِٱللَّهِ جَهْدَ أَيْمَٰنِهِمْ ۙ إِنَّهُمْ لَمَعَكُمْ ۚ حَبِطَتْ أَعْمَٰلُهُمْ فَأَصْبَحُوا۟ خَٰسِرِينَ ﴿53﴾

سورۃ المائدۃ آیت 53

اور ایمان والے کہیں گے کہ کیا یہ وہی لوگ ہیں جو اللہ کے نام کی مضبوط قسمیں کھایا کرتے تھے کہ یقیناً ہم تمہارے ساتھ ہیں؟۔ ان کے سارے اعمال برباد ہوگئے پس وہ نقصان اٹھانے والے ہوگئے۔

۞ أَلَمْ تَرَ إِلَى ٱلَّذِينَ تَوَلَّوْا۟ قَوْمًا غَضِبَ ٱللَّهُ عَلَيْهِم مَّا هُم مِّنكُمْ وَلَا مِنْهُمْ وَيَحْلِفُونَ عَلَى ٱلْكَذِبِ وَهُمْ يَعْلَمُونَ ﴿14﴾ أَعَدَّ ٱللَّهُ لَهُمْ عَذَابًا شَدِيدًا ۖ إِنَّهُمْ سَآءَ مَا كَانُوا۟ يَعْمَلُونَ ﴿15﴾

سورۃ المجادلۃ آیت ۱۴۔۱۵

کیا تم نے ان لوگوں کو نہیں دیکھا جو ایسے لوگوں سے دوستی کرتے ہیں جن پر اللہ نے غضب نازل کیا ہے؟۔ وہ نہ تو تم میں سے ہیں اور نہ ہی ان میں سے ہیں اور وہ جانتے بوجھتے جھوٹی باتوں پر قسمیں کھاتے ہیں۔ اللہ نے ان کے لئے سخت عذاب تیار کر رکھا ہے جو کچھ یہ کرتے ہیں یقیناً بہت برا کام کرتے ہیں۔

أَفَنَجْعَلُ ٱلْمُسْلِمِينَ كَٱلْمُجْرِمِينَ ﴿35﴾ مَا لَكُمْ كَيْفَ تَحْكُمُونَ ﴿36﴾ ج أَمْ لَكُمْ كِتَٰبٌ فِيهِ تَدْرُسُونَ ﴿37﴾ لا إِنَّ لَكُمْ فِيهِ لَمَا تَخَيَّرُونَ ﴿38﴾ ج أَمْ لَكُمْ أَيْمَٰنٌ عَلَيْنَا بَٰلِغَةٌ إِلَىٰ يَوْمِ ٱلْقِيَٰمَةِ ۙ إِنَّ لَكُمْ لَمَا تَحْكُمُونَ ﴿39﴾ ج سَلْهُمْ أَيُّهُم بِذَٰلِكَ زَعِيمٌ ﴿40﴾ ج

سورۃ القلم آیت ۳۵ تا ۴۰

تو کیا ہم مسلمانوں کو مجرموں جیسا کر دیں گے؟۔ تمہیں کیا ہو گیا ہے کیسے فیصلے کر لیتے ہو؟۔ کیا تمہارے پاس کوئی کتاب ہے جس میں (یہ) پڑھ پڑھا لیتے ہو۔ کہ البتہ تمہارے لیے اس (کتاب)

میں وہ کچھ ہے جو بھی تم سوچتے چاہتے جاؤگے۔ یا (کیا) تم نے ہم سے قسمیں لے رکھی ہیں جو قیامت تک باقی رہیں گی کہ بلاشبہ تمہارے لئے وہی کچھ ہوگا جس کا تم حکم کرتے جاؤگے ؟۔ ان سے پوچھو کہ ان میں سے کون ہے جو ان (جھوٹی من گھڑت باتوں) کا ذمہ لیتا ہے؟۔

ثُمَّ لَمْ تَكُن فِتْنَتُهُمْ إِلَّآ أَن قَالُواْ وَٱللَّهِ رَبِّنَا مَا كُنَّا مُشْرِكِينَ﴿23﴾

سورۃ الأنعام آیت 23

اس وقت ان سے اس کے علاوہ اور کوئی عذر نہ بن پڑے گا کہ کہیں گے قسم ہے ہمارے رب کی کہ ہم تو مشرک نہ تھے۔

وَلَوْ تَرَىٰٓ إِذْ وُقِفُواْ عَلَىٰ رَبِّهِمْ ۚ قَالَ أَلَيْسَ هَٰذَا بِٱلْحَقِّ ۚ قَالُواْ بَلَىٰ وَرَبِّنَا ۚ قَالَ فَذُوقُواْ ٱلْعَذَابَ بِمَا كُنتُمْ تَكْفُرُونَ﴿30﴾ع3

سورۃ الأنعام آیت 30

اور کاش !۔ کہ تم وہ منظر دیکھتے جس وقت وہ اپنے رب کے حضور کھڑے کیے جائیں گے۔ ارشادِ باری ہو گا کہ کیا یہ (دوبارہ زندگی) برحق نہیں ہے؟۔ کہیں گے کیوں نہیں ہمارے رب کی قسم (بالکل برحق ہے)۔ فرمانِ باری ہوگا کہ پھر اپنے کفر کے بدلے عذاب (کے مزے) چکھو۔

أَهَٰٓؤُلَآءِ ٱلَّذِينَ أَقۡسَمۡتُمۡ لَا يَنَالُهُمُ ٱللَّهُ بِرَحۡمَةٍۚ ٱدۡخُلُواْ ٱلۡجَنَّةَ لَا خَوۡفٌ عَلَيۡكُمۡ وَلَآ أَنتُمۡ تَحۡزَنُونَ ﴿49﴾

سورۃ الأعراف آیت 49

(پھر جنتی لوگوں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہیں گے) کیا یہی وہ لوگ ہیں جن کے متعلق تم قسمیں کھا کھا کر کہتے تھے کہ اللہ ان پر بالکل بھی اپنی رحمت نہیں کرے گا۔ (اس وقت ان کے لئے ارشاد ہوگا کہ) تم جنت میں داخل ہو جاؤ۔ تم پر نہ تو کوئی خوف ہے اور نہ ہی تم مغموم ہوگے۔

وَجُنُودُ إِبۡلِيسَ أَجۡمَعُونَ ﴿95﴾ قَالُواْ وَهُمۡ فِيهَا يَخۡتَصِمُونَ ﴿96﴾ تَٱللَّهِ إِن كُنَّا لَفِي ضَلَٰلٖ مُّبِينٍ ﴿97﴾ إِذۡ نُسَوِّيكُم بِرَبِّ ٱلۡعَٰلَمِينَ ﴿98﴾

سورۃ الشعراء آیت ۹۵ تا ۹۸

اور ابلیس (یعنی شیطان) کے سارے لشکر بھی (جہنم واصل ہوں گے)۔ اور وہ (دوزخ میں) باہم جھگڑا کرتے ہوئے کہیں گے۔ قسم ہے اللہ کی!۔ ہم سب تو البتہ بہت واضح گمراہی میں تھے۔ جب کہ ہم تم (جیسے شیطان صفت لوگوں) کو رب العالمین کے برابر ٹھہرا لیتے تھے۔

وَيَوْمَ تَقُومُ ٱلسَّاعَةُ يُقْسِمُ ٱلْمُجْرِمُونَ مَا لَبِثُواْ غَيْرَ سَاعَةٍۚ كَذَٰلِكَ كَانُواْ يُؤْفَكُونَ﴿55﴾

سورۃالروم آیت 55

اور جس دن قیامت قائم ہوگی تو مجرم لوگ قسمیں کھائیں گے کہ وہ (دنیا) میں گھڑی بھر سے زیادہ نہیں ٹھہرے۔ یہ تو (دنیا میں بھی) اسی طرح بہکے رہا کرتے تھے۔

فَأَقْبَلَ بَعْضُهُمْ عَلَىٰ بَعْضٍ يَتَسَآءَلُونَ﴿50﴾ قَالَ قَآئِلٌ مِّنْهُمْ إِنِّى كَانَ لِى قَرِينٌ﴿51﴾ يَقُولُ أَءِنَّكَ لَمِنَ ٱلْمُصَدِّقِينَ﴿52﴾ أَءِذَا مِتْنَا وَكُنَّا تُرَابًا وَعِظَٰمًا أَءِنَّا لَمَدِينُونَ﴿53﴾ قَالَ هَلْ أَنتُم مُّطَّلِعُونَ﴿54﴾ فَٱطَّلَعَ فَرَءَاهُ فِى سَوَآءِ ٱلْجَحِيمِ﴿55﴾ قَالَ تَٱللَّهِ إِن كِدتَّ لَتُرْدِينِ﴿56﴾ وَلَوْلَا نِعْمَةُ رَبِّى لَكُنتُ مِنَ ٱلْمُحْضَرِينَ﴿57﴾

سورۃالصافات آیت ۵۰ تا ۵۷

پھر وہ ایک دوسرے کی طرف رخ کرکے باہم سوال وجواب کریں گے۔ ایک کہنے والا ان میں سے کہے گا کہ البتہ میرا ایک ساتھی تھا۔ جو کہتا تھا کہ کیا یقیناً تم بھی ایسی باتوں کی تصدیق کرنے والوں میں ہو۔ کہ جب ہم مرجائیں گے اور مٹی اور ہڈیاں ہوجائیں گے تو کیا البتہ ہمیں جزاوسزا ملے گی؟۔ کہے گا کہ کیا تم (اس کو) جھانک کر دیکھنا چاہتے ہو؟۔ پھر وہ (خود ہی) جھانکے گا تو اسے دوزخ کے بیچوں بیچ دیکھ

https://quranexcel.com

لے گا۔ کہے گا قسم ہے اللہ کی کہ تُو تو مجھے ہلاک ہی کر چکا ہوتا۔ اور اگر میرے رب کی مہربانی نہ ہوتی تو میں بھی (آج) ان (عذاب میں) حاضر کئے جانے والوں میں ہوتا۔

وَيَوْمَ يُعْرَضُ ٱلَّذِينَ كَفَرُوا۟ عَلَى ٱلنَّارِ أَلَيْسَ هَٰذَا بِٱلْحَقِّ ۖ قَالُوا۟ بَلَىٰ وَرَبِّنَا ۚ قَالَ فَذُوقُوا۟ ٱلْعَذَابَ بِمَا كُنتُمْ تَكْفُرُونَ ﴿34﴾

سورۃ الأحقاف آیت 34

اور جس دن کافر و ناشکرے آگ پر پیش کئے جائیں گے (اور کہا جائے گا) کیا یہ حقیقت نہیں ہے؟۔ وہ کہیں گے (کیوں نہیں) ہاں!۔ قسم ہے ہمیں اپنے رب کی! (بالکل حقیقت ہے) ارشاد ہوگا!۔ اب اپنے کفر و انکار کی پاداش میں عذاب کا ہی مزہ چکھو۔

يَوْمَ يَبْعَثُهُمُ ٱللَّهُ جَمِيعًا فَيَحْلِفُونَ لَهُۥ كَمَا يَحْلِفُونَ لَكُمْ ۖ وَيَحْسَبُونَ أَنَّهُمْ عَلَىٰ شَىْءٍ ۚ أَلَآ إِنَّهُمْ هُمُ ٱلْكَٰذِبُونَ ﴿18﴾

سورۃ المجادلۃ آیت 18

جس دن اللہ ان سب کو (بروزِ قیامت) اٹھائے گا تو جس طرح تمہارے سامنے قسمیں کھاتے ہیں اسی طرح وہ اس (اللہ جل شانہ) کے سامنے بھی قسمیں کھائیں گے اور سمجھیں خیال کریں گے کہ بیشک وہ کسی شے پر (یعنی بچ نکلنے کی دلیل پر) ہیں۔ خبردار!۔ یہ لوگ البتہ بالکل جھوٹے ہیں۔

اللہ سے کیا ہوا عہد اور تمہارے (آپس میں) کئے جانے والے عہد کو پورا کیا کرو۔ قسم کھا کر کوئی جائز کام کرنے کا کہہ دیا تو اس کو بھی لازمی پورا کرنا پڑے گا۔

وَأَوْفُواْ بِعَهْدِ ٱللَّهِ إِذَا عَٰهَدتُّمْ وَلَا تَنقُضُواْ ٱلْأَيْمَٰنَ بَعْدَ تَوْكِيدِهَا وَقَدْ جَعَلْتُمُ ٱللَّهَ عَلَيْكُمْ كَفِيلًا ۚ إِنَّ ٱللَّهَ يَعْلَمُ مَا تَفْعَلُونَ ﴿91﴾

سورۃ النحل آیت 91

اور اللہ کے عہد کو اور تمہارے (آپس میں) کئے جانے والے عہد کو پورا کرو اور اپنی قسمیں پختہ کر لینے کے بعد مت توڑو کہ تم اللہ کو اپنے اوپر ضامن ٹھہرا چکے ہو۔ بیشک اللہ وہ سب کچھ جانتا ہے جو بھی تم کرتے ہو۔

وَلَا تَكُونُواْ كَٱلَّتِى نَقَضَتْ غَزْلَهَا مِنۢ بَعْدِ قُوَّةٍ أَنكَٰثًا تَتَّخِذُونَ أَيْمَٰنَكُمْ دَخَلًۢا بَيْنَكُمْ أَن تَكُونَ أُمَّةٌ هِىَ أَرْبَىٰ مِنْ أُمَّةٍ ۚ إِنَّمَا يَبْلُوكُمُ ٱللَّهُ بِهِۦ ۚ وَلَيُبَيِّنَنَّ لَكُمْ يَوْمَ ٱلْقِيَٰمَةِ مَا كُنتُمْ فِيهِ تَخْتَلِفُونَ ﴿92﴾

سورۃ النحل آیت 92

اور اس عورت جیسے نہ ہو جانا جو اپنا سوت محنت سے کاتنے کے بعد توڑ کر ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالے کہ تم اپنی قسموں کو آپس میں مکر و فریب کا ذریعہ بنانے لگ جاؤ۔ تاکہ ایک فریق دوسرے سے زیادہ فائدہ حاصل کر لے۔ بس اسی میں البتہ اللہ تمہاری آزمائش کرتا ہے اور جس چیز میں بھی تم اختلاف کرتے ہو اللہ قیامت کے دن اس کی حقیقت ضرور تم پر ظاہر کر دے گا۔

بلاشبہ اللہ بے ارادہ قسموں پر نہیں پکڑے گا۔ لیکن ہمیں بھی قسموں کے بارے بہت احتیاط کرنی چاہیئے ۔مبادہ کہ مختلف مواقع پر مختلف ذہنی کیفیات کے پیشِ نظر وہ قسم حقیقت کے زمرے میں آ جائے۔ اور ارادے سے کھائی گئی قسموں کی بھرپور حفاظت کرنا ضروری ہے اور جن کے توڑنے یا ٹوٹنے پر کفارہ ادا کرنا لازم ہو جاتا ہے۔

لَا يُؤَاخِذُكُمُ ٱللَّهُ بِٱللَّغْوِ فِىٓ أَيْمَٰنِكُمْ وَلَٰكِن يُؤَاخِذُكُم بِمَا عَقَّدتُّمُ ٱلْأَيْمَٰنَ ۖ فَكَفَّٰرَتُهُۥٓ إِطْعَامُ عَشَرَةِ مَسَٰكِينَ مِنْ أَوْسَطِ مَا تُطْعِمُونَ أَهْلِيكُمْ أَوْ كِسْوَتُهُمْ أَوْ تَحْرِيرُ

رَقَبَةٍۖ فَمَن لَّمْ يَجِدْ فَصِيَامُ ثَلَٰثَةِ أَيَّامٍۚ ذَٰلِكَ كَفَّٰرَةُ أَيْمَٰنِكُمْ إِذَا حَلَفْتُمْۚ وَٱحْفَظُوٓاْ أَيْمَٰنَكُمْۚ كَذَٰلِكَ يُبَيِّنُ ٱللَّهُ لَكُمْ ءَايَٰتِهِۦ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ ﴿89﴾

سورۃ المائدۃ آیت 89

اللہ تمہیں تمہاری بے ارادہ قسموں پر نہیں پکڑے گا لیکن ان قسموں پر ضرور مواخذہ کرے گا جنہیں تم پختہ کر لیتے ہو۔ پس اس (قسم توڑنے) کا کفارہ دس مسکینوں کو اوسط درجے کا کھانا کھلانا ہے۔ جو تم اپنے اہل وعیال کو کھلاتے ہو۔ یا ان کو کپڑے دینا یا ایک غلام آزاد کرنا ہے پھر جو کوئی یہ نہ کر پائے تو تین دن کے روزے رکھے یہ تمہاری قسموں کا کفارہ ہے جب تم قسم کھالو۔ اور اپنی قسموں کی حفاظت کیا کرو۔ اسی طرح اللہ تمہارے لئے اپنی آیات کھول کھول کر واضح کرتا ہے تاکہ تم شکر گزار بن جاؤ۔

قسم کا کفارہ یہ ہے کہ دس مسکینوں کو دو وقت کا کھانا کھلادے یا دس مسکینوں میں سے ہر ایک کو صدقہ فطر کی مقدار کے برابر گندم یا اس کی قیمت دے دے (آج کل پونے دو کلو گندم یا اس کی رقم) اور اگر جو دینا چاہے تو اس کا دوگنا (تقریباً ساڑھے تین کلو) دے۔ یا دس فقیروں کو ایک ایک جوڑا کپڑا پہنا دے۔ اور اگر کوئی ایسا غریب ہے کہ نہ تو کھانا کھلا سکتا ہے اور نہ کپڑا دے سکتا ہے تو مسلسل تین روزے رکھے۔ اگر الگ الگ کرکے تین روزے پورے کر لیے تو کفارہ ادا نہیں ہوگا۔ اگر دو

روزے رکھنے کے بعد درمیان میں کسی عذر کی وجہ سے ایک روزہ چھوٹ گیا تو اب دوبارہ تین روزے رکھے گا۔

درج ذیل آیات میں بھلائی سے دور رہنے یا پھر حلال کو اپنے اوپر حرام کر لینے کی قسم اٹھانے سے منع کر دیا گیا ہے۔

وَلَا يَأْتَلِ أُوْلُواْ ٱلْفَضْلِ مِنكُمْ وَٱلسَّعَةِ أَن يُؤْتُوٓاْ أُوْلِى ٱلْقُرْبَىٰ وَٱلْمَسَٰكِينَ وَٱلْمُهَٰجِرِينَ فِى سَبِيلِ ٱللَّهِ ۖ وَلْيَعْفُواْ وَلْيَصْفَحُوٓاْ ۗ أَلَا تُحِبُّونَ أَن يَغْفِرَ ٱللَّهُ لَكُمْ ۗ وَٱللَّهُ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ﴿22﴾

سورۃ النور آیت 22

اور تم میں سے صاحبِ فضل وسعت اس بات پر قسم نہ کھالیں کہ رشتہ داروں اور مسکینوں اور اللہ کی راہ میں ہجرت کرنے والوں پر کچھ خرچ نہیں کیا کریں گے۔ بلکہ معاف کر دیں اور در گزر کر لیں۔ کیا تم نہیں چاہتے کہ اللہ تمہیں معاف کر دے۔ اور اللہ بہت بخشنے والا نہایت رحم کرنے والا ہے۔

۞ يَٰٓأَيُّهَا ٱلنَّبِىُّ لِمَ تُحَرِّمُ مَآ أَحَلَّ ٱللَّهُ لَكَ ۖ تَبْتَغِى مَرْضَاتَ أَزْوَٰجِكَ ۚ وَٱللَّهُ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ﴿1﴾ قَدْ فَرَضَ ٱللَّهُ لَكُمْ تَحِلَّةَ أَيْمَٰنِكُمْ ۚ وَٱللَّهُ مَوْلَىٰكُمْ ۖ وَهُوَ ٱلْعَلِيمُ ٱلْحَكِيمُ ﴿2﴾

سورۃ التحریم آیت ۱۔۲

اے نبیؐ!۔جو چیز اللہ نے تم پر حلال کی ہوئی ہے تم اسے (اپنے اوپر) حرام کیوں کرتے ہو۔(کیا) تم اپنی بیویوں کی خوشنودی حاصل کرنا چاہتے ہو(؟)۔اور اللہ تو بڑا بخشنے والا نہایت رحم کرنے والا ہے۔ یقیناً اللہ نے تمہاری قسمیں کھولنے کا کفارہ مقرر کر دیا ہے اور اللہ ہی تمہارا مولیٰ ہے اور وہی تو بڑا جاننے والا نہایت حکمت والا ہے۔

کفار کے آخرت سے متعلق پوچھنے پر اور پھر اللہ تعالیٰ کے فرمان پر بھی نبی ﷺ کی زبان سے بذریعہ قسم کہلوا دیا گیا کہ

قُلْ أَرَءَيْتُمْ إِنْ أَتَىٰكُمْ عَذَابُهُۥ بَيَٰتًا أَوْ نَهَارًا مَّاذَا يَسْتَعْجِلُ مِنْهُ ٱلْمُجْرِمُونَ ﴿50﴾ أَثُمَّ إِذَا مَا وَقَعَ ءَامَنتُم بِهِۦٓ ءَآلْـَٰٔنَ وَقَدْ كُنتُم بِهِۦ تَسْتَعْجِلُونَ ﴿51﴾ ثُمَّ قِيلَ لِلَّذِينَ ظَلَمُوا۟ ذُوقُوا۟ عَذَابَ ٱلْخُلْدِ هَلْ تُجْزَوْنَ إِلَّا بِمَا كُنتُمْ تَكْسِبُونَ ﴿52﴾ ۞ وَيَسْتَنۢبِـُٔونَكَ أَحَقٌّ هُوَ ۖ قُلْ إِى وَرَبِّىٓ إِنَّهُۥ لَحَقٌّ ۖ وَمَآ أَنتُم بِمُعْجِزِينَ ﴿53﴾ ع5

سورۃ یونس آیت 50

کہہ دو بھلا غور تو کرو۔اگر تم پر اس کا عذاب رات کو یا دن دہاڑے آجائے تو اس عذاب میں کون سی چیز ایسی (بھلائی والی) ہے کہ مجرم لوگ اس کو جلدی مانگ رہے ہیں۔ کیا پھر جب وہ آجائے گا تب

اس پر ایمان لاؤ گے ؟۔ (پھر تو کہہ دیا جائے گا کہ بے فائدہ ہے جو) اب مانتے ہو۔ اور یقیناً (پہلے تو) تمہیں اس کی جلدی مچائی ہوتی تھی۔ پھر ظالم لوگوں سے کہہ دیا جائے گا کہ دائمی عذاب کا مزہ چکھو۔ تم صرف ان ہی اعمال کا بدلا پاؤ گے جو (دنیا میں) تم کیا کرتے تھے۔ اور تم سے پوچھتے ہیں کہ کیا یہ بات واقعی سچ ہے۔ کہہ دو کہ ہاں میرے رب کی قسم بلاشبہ یہ بالکل سچ ہے۔ اور تم لوگ (اللہ کو) ہر گز عاجز نہیں کر سکو گے۔

وَقَالَ ٱلَّذِينَ كَفَرُواْ لَا تَأۡتِينَا ٱلسَّاعَةُۖ قُلۡ بَلَىٰ وَرَبِّي لَتَأۡتِيَنَّكُمۡ عَٰلِمِ ٱلۡغَيۡبِۖ لَا يَعۡزُبُ عَنۡهُ مِثۡقَالُ ذَرَّةٖ فِي ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَلَا فِي ٱلۡأَرۡضِ وَلَآ أَصۡغَرُ مِن ذَٰلِكَ وَلَآ أَكۡبَرُ إِلَّا فِي كِتَٰبٖ مُّبِينٖ﴿3﴾ق لا

سورۃ سبا آیت 3

اور کافروں کا کہنا ہے کہ ہم پر قیامت کی گھڑی نہیں آئے گی۔ کہہ دو کیوں نہیں میرے رب کی قسم ! ۔وہ تم پر ضرور آ کر رہے گی۔ اس غیب و پوشیدہ کے جاننے والے (اللہ) سے نہ تو آسمانوں میں اور نہ ہی زمین میں ذرہ برابر بھی کوئی چیز چھپی ہوئی نہیں اور کوئی بھی چیز ذرّے سے چھوٹی یا بڑی ایسی نہیں جو روشن کتاب میں نہ (لکھی ہوئی) ہو۔

زَعَمَ ٱلَّذِينَ كَفَرُوٓاْ أَن لَّن يُبْعَثُواْ ۚ قُلْ بَلَىٰ وَرَبِّى لَتُبْعَثُنَّ ثُمَّ لَتُنَبَّؤُنَّ بِمَا عَمِلْتُمْ ۚ وَذَٰلِكَ عَلَى ٱللَّهِ يَسِيرٌ ﴿7﴾

سورۃ التغابن آیت 7

کافر لوگ خیال کرتے ہیں کہ وہ ہر گز دوبارہ نہیں اٹھائے جائیں گے۔ کہہ دو (کیوں نہیں) ہاں میرے رب کی قسم! تم لازمی اٹھائے جاؤ گے پھر جو کچھ تم نے کیا ہوگا وہ ضرور تم کو جتایا جائے گا اور یہ کام اللہ کے لئے بہت آسان ہے۔

قسمیں تو اللہ جل شانہ نے بھی کھائیں ہیں۔ جب کہ اللہ رب العزت کی بات بغیر قسم کے بھی بہت زیادہ قابلِ یقین ہے۔ مگر یہ اس کی شانِ رحیمی ہے کہ اس ناچیز حضرتِ انسان کے لیے جو شاید قسم کی اہمیت کو سمجھ کر اصلاح و ہدایت کی طرف مائل ہو جائے۔ شاید کہ اسے اپنے افکار کو زیادہ سے زیادہ نکھارنے کا موقع میسّر آجائے۔

سوچیں تو انسانی عقل کو رشد و کمال تک پہنچانے والا ایک راستہ قرآن مجید کی یہ قسمیں ہیں جو خصوصی طور پر چیزوں کی اہمیت اور ان کے تاکیدی امور کو ثابت کرنے کے لئے کھائی گئی ہیں۔ وہ ایسے اُمور ہیں جو عقیدے کی اصلاح سے تعلّق رکھتے ہیں۔ جو براہِ راست انسانی عقل و فکر کو عروج تک پہنچانے کا درجہ رکھتی ہیں۔ اور اس کی فکری سطح کو بلندی و کمال دینے کے لئے پیش کی گئی ہیں۔ ان قسموں کی

صورت میں بہت ہی عمیق اور گہرے مطالب بیان ہوئے ہیں جو حقیقت میں افکارِ بشری کی دسترس کا پوری طرح نچوڑ قرار دی گئی ہیں کہ حضرتِ انسان کو ان کے ادراک پر تفکر وتدبر کی ضرورت نہ پڑے۔ اور ہر طرح کے شکوک و شبہات اِس کلام الٰہی کی نسبت سے دور ہو جائیں۔

اللہ تعالیٰ کا قسم کھانا کوئی معمولی سی بات نہیں ہے۔ یہ بنی نوع انسان کے لیے ایک کھلا ثبوت ہوتا ہے کہ جو کہہ دیا گیا ہے اس میں ذرّہ برابر بھی شک کی گنجائش نہیں ہے۔ خواہ تم خود ہی ان سارے عجیب و غریب موجودات اور ان کی حقیقت کا مطالعہ کرکے نتیجہ اخذ کرلو۔ لامحالہ یہ سب بے چون وچرا ماننے والے بیانات ہیں۔ اللہ جل شانہ جس کی قسم کھاتا ہے اس سے اس میں موجود گہری حقیقت کو عیاں کرنا بھی مقصود ہوتا ہے۔

وَيَجْعَلُونَ لِمَا لَا يَعْلَمُونَ نَصِيبًا مِّمَّا رَزَقْنٰهُمْ ؕ تَاللّٰهِ لَتُسْـَٔلُنَّ عَمَّا كُنْتُمْ تَفْتَرُونَ ﴿56﴾

سورۃ النحل آیت 56

اور ہمارے دیئے ہوئے رزق میں سے ایسے ایسوں کا حصہ مقرر کرلیتے ہیں جنہیں وہ جانتے بھی نہیں۔ اللہ کی قسم!۔ البتہ جو کچھ بھی تم گھڑ لیتے ہو اس کی تم سے ضرور باز پرس ہو گی۔

لَعَمْرُكَ إِنَّهُمْ لَفِي سَكْرَتِهِمْ يَعْمَهُونَ ﴿72﴾

سورۃ الحجر آیت 72

قسم ہے تیری عمر کی کہ وہ تو یقیناً اپنی بد مستی میں بالکل اندھے مدہوش ہو رہے تھے۔

ٱلَّذِينَ جَعَلُواْ ٱلْقُرْءَانَ عِضِينَ﴿91﴾ فَوَرَبِّكَ لَنَسْـَٔلَنَّهُمْ أَجْمَعِينَ﴿92﴾لا

سورۃ الحجر آیت 91

جن لوگوں نے اپنے قرآن کو (کچھ ماننے اور کچھ نہ ماننے سے) ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالا۔ پس تمہارے رب کی قسم!۔ ہم ان سے ضرور پوچھیں گے۔

تَٱللَّهِ لَقَدْ أَرْسَلْنَآ إِلَىٰٓ أُمَمٍ مِّن قَبْلِكَ فَزَيَّنَ لَهُمُ ٱلشَّيْطَٰنُ أَعْمَٰلَهُمْ فَهُوَ وَلِيُّهُمُ ٱلْيَوْمَ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ﴿63﴾

سورۃ النحل آیت 63

قسم ہے اللہ کی البتہ یقینی طور پر ہم نے تم سے پہلے بھی قوموں میں رسول بھیجے تھے پھر شیطان نے ان لوگوں کو ان کے (برے) کرتوت خوشنما کرکے دکھا دیئے۔ پس آج بھی وہی ان کا ولی بنا ہوا ہے اور ان کے لئے المناک عذاب ہے۔

فَوَرَبِّكَ لَنَحْشُرَنَّهُمْ وَالشَّيٰطِينَ ثُمَّ لَنُحْضِرَنَّهُمْ حَوْلَ جَهَنَّمَ جِثِيًّا ﴿68﴾ ج

سورۃ مریم آیت 68

پس تمہارے رب کی قسم !۔ ہم ان کو اور شیطانوں کو لازمی جمع کریں گے پھر ہم ضرور ان کو گھٹنوں کے بل جہنم کے گرد حاضر کریں گے۔

يسٓ ﴿1﴾ ج وَالْقُرْءَانِ الْحَكِيمِ ﴿2﴾ لا إِنَّكَ لَمِنَ الْمُرْسَلِينَ ﴿3﴾ لا عَلَىٰ صِرَٰطٍ مُّسْتَقِيمٍ ﴿4﴾ ط

سورۃ یٰس آیت ۱ تا ۴

یاسین۔ قسم ہے قرآن کی جو حکمت سے بھرپور ہے۔ بیشک تم رسولوں میں سے ہو۔ بالکل سیدھے راستے پر۔

وَالصَّٰٓفَّٰتِ صَفًّا ﴿1﴾ لا فَالزَّٰجِرَٰتِ زَجْرًا ﴿2﴾ لا فَالتَّٰلِيَٰتِ ذِكْرًا ﴿3﴾ لا إِنَّ إِلَٰهَكُمْ لَوَٰحِدٌ ﴿4﴾ ط

سورۃ الصافات آیت ۱ تا ۴

قسم ہے صف باندھے کھڑے ہونے والوں کی۔ پھر (برائیوں پر) جھڑک کر ڈانٹنے والوں کی۔ پھر غور و فکر سے قرآن پڑھ کے نصیحت حاصل کرنے والوں کی۔ یقیناً تم سب کی عبادت کے لائق صرف واحد و یکتا اکیلا (اللہ جل شانہ) ہی ہے۔

صٓ ۚ وَٱلْقُرْءَانِ ذِى ٱلذِّكْرِ ﴿1﴾ بَلِ ٱلَّذِينَ كَفَرُوا۟ فِى عِزَّةٍ وَشِقَاقٍ ﴿2﴾

سورۃ ص آیت ۱۔۲

ص۔ قسم ہے اس نصیحت بھرے قرآن کی (کہ تم بالکل حق پر ہو)۔ (نہیں) بلکہ جو لوگ کافر و ناشکرے ہیں وہ محض تکبر و غرور اور مخالفت میں مبتلا ہیں۔

حمٓ ﴿1﴾ ۚ وَٱلْكِتَٰبِ ٱلْمُبِينِ ﴿2﴾ إِنَّآ أَنزَلْنَٰهُ فِى لَيْلَةٍ مُّبَٰرَكَةٍ ۚ إِنَّا كُنَّا مُنذِرِينَ ﴿3﴾ فِيهَا يُفْرَقُ كُلُّ أَمْرٍ حَكِيمٍ ﴿4﴾ أَمْرًا مِّنْ عِندِنَآ ۚ إِنَّا كُنَّا مُرْسِلِينَ ﴿5﴾ ۚ

سورۃ الدخان آیت ۱تا۵

حا میم۔ قسم ہے!۔اس وضاحت بھری کتاب کی۔ بیشک ہم نے اس (قرآن) کو نہایت برکت والی رات (لیلۃ القدر) میں نازل کیا ہے بلاشبہ ہمارا مقصد (بنی نوع انسان کو) خبردار کرنا تھا۔ اس (رمضان کی رات) میں (پورے سال کے لئے) سب حکمت والے معاملے طے کیے جاتے ہے۔ ہمارے (خصوصی) حکم سے۔ بیشک ہم ہی (آگاہی کے لئے رسول) بھیجتے ہیں۔

حٰمٓ ﴿1﴾ ج وَٱلْكِتَٰبِ ٱلْمُبِينِ ﴿2﴾ لا إِنَّا جَعَلْنَٰهُ قُرْءَٰنًا عَرَبِيًّا لَّعَلَّكُمْ تَعْقِلُونَ ﴿3﴾ ج وَإِنَّهُۥ فِىٓ أُمِّ ٱلْكِتَٰبِ لَدَيْنَا لَعَلِىٌّ حَكِيمٌ ﴿4﴾ ط

سورۃ الزخرف آیت ۱ تا ۴

حا میم۔ قسم ہے!۔اس وضاحت بھری کتاب کی۔ بلاشبہ ہم نے اسے عربی زبان کا قرآن بنایا ہے تاکہ تم سمجھ سکو۔ اور یقیناً یہ اصل کتاب (قرآن تو لوح محفوظ) میں ہے جو ہمارے نزدیک بڑا بلند مرتبہ نہایت حکمت والا ہے۔

قٓ ج وَٱلْقُرْءَانِ ٱلْمَجِيدِ ﴿1﴾ ج بَلْ عَجِبُوٓا۟ أَن جَآءَهُم مُّنذِرٌ مِّنْهُمْ فَقَالَ ٱلْكَٰفِرُونَ هَٰذَا شَىْءٌ عَجِيبٌ ﴿2﴾ ج أَءِذَا مِتْنَا وَكُنَّا تُرَابًا ۖ ذَٰلِكَ رَجْعٌۢ بَعِيدٌ ﴿3﴾

سورۃ ق آیت ۱ تا ۳

قاف۔ قسم ہے!۔اس قرآن کی جو بڑا شان والا ہے۔ بلکہ۔ان لوگوں کو اس بات پر بڑا تعجب ہوا کہ ان ہی میں سے ایک خبردار کرنے والا (رسول) ان کے پاس آگیا تو کافروں نے کہا کہ یہ تو ایک عجیب بات ہے۔ کیا جب ہم مر جائیں گے اور مٹی ہو جائیں گے (تو پھر زندہ ہوں گے) یہ رجعت تو (عقل سے ہی) بعید ہے۔

وَٱلذَّٰرِيَٰتِ ذَرۡوٗا ﴿1﴾ لا فَٱلۡحَٰمِلَٰتِ وِقۡرٗا ﴿2﴾ لا فَٱلۡجَٰرِيَٰتِ يُسۡرٗا ﴿3﴾ لا فَٱلۡمُقَسِّمَٰتِ أَمۡرًا ﴿4﴾ لا
إِنَّمَا تُوعَدُونَ لَصَادِقٞ ﴿5﴾ لا وَإِنَّ ٱلدِّينَ لَوَٰقِعٞ ﴿6﴾ ط

سورۃالذاریات آیت ا تا ٦

قسم ہے !۔ان ہواؤں کی جو اڑا کر بکھیر دیتی ہیں۔ پھر ان (بادلوں) کی جو پانی کا بوجھ اٹھاتے ہیں۔ پھر ان (کشتیوں) کی جو آہستہ آہستہ چلتی ہیں۔ پھر ان (فرشتوں کی) جو معاملات تقسیم کرتے ہیں۔ بیشک جو وعدہ بس تم سے کیا گیا ہے وہ بالکل سچا ہے۔ اور بلاشبہ جزاوسزا (کا دن) ضرور واقع ہوگا۔

وَٱلسَّمَآءِ ذَاتِ ٱلۡحُبُكِ ﴿7﴾ لا إِنَّكُمۡ لَفِي قَوۡلٖ مُّخۡتَلِفٖ ﴿8﴾ لا يُؤۡفَكُ عَنۡهُ مَنۡ أُفِكَ ﴿9﴾ ط

سورۃالذاریات آیت ۷ تا ۹

قسم ہے !۔راستوں والے آسمان کی۔ یقیناً تم مختلف باتوں میں پڑے ہوئے ہو۔ اس (قرآنی ایمان) سے وہی پھیرا جاتا ہے جو (حق و بھلائی سے) پھرا ہوا ہے۔

فَوَرَبِّ ٱلسَّمَآءِ وَٱلۡأَرۡضِ إِنَّهُۥ لَحَقّٞ مِّثۡلَ مَآ أَنَّكُمۡ تَنطِقُونَ ﴿23﴾ ع1

سورۃالذاریات آیت 23

تو قسم ہے !۔آسمانوں و زمین کے رب کی بیشک یہ بات اسی طرح حق ہے جس طرح کہ بلاشبہ تمہارا

https://quranexcel.com

بول لینا۔

وَٱلطُّورِ ﴿1﴾ لا وَكِتَٰبٍ مَّسْطُورٍ ﴿2﴾ لا فِى رَقٍّ مَّنشُورٍ ﴿3﴾ لا وَٱلْبَيْتِ ٱلْمَعْمُورِ ﴿4﴾ لا وَٱلسَّقْفِ ٱلْمَرْفُوعِ ﴿5﴾ لا وَٱلْبَحْرِ ٱلْمَسْجُورِ ﴿6﴾ لا إِنَّ عَذَابَ رَبِّكَ لَوَٰقِعٌ ﴿7﴾ لا مَّا لَهُۥ مِن دَافِعٍ ﴿8﴾ لا

سورۃ الطور آیت ۱ تا ۸

قَسم ہے!۔ طور پہاڑ کی۔ اور اس کتاب کی جو لکھی ہوئی ہے۔ کشادہ ورقوں میں۔ اور قسم ہے۔ بیت المعمور (یعنی فرشتوں سے آباد گھر) کی۔ اور اس چھت کی جو اونچی ہے۔ اور اس دریا و سمندر کی جو جوش مارتا ہے۔ البتہ تمہارے رب کا عذاب واقع ہو کر رہے گا۔ (اور) اسے کوئی بھی نہ روک سکے گا۔

وَٱلنَّجْمِ إِذَا هَوَىٰ ﴿1﴾ لا مَا ضَلَّ صَاحِبُكُمْ وَمَا غَوَىٰ ﴿2﴾ ج وَمَا يَنطِقُ عَنِ ٱلْهَوَىٰٓ ﴿3﴾ ط إِنْ هُوَ إِلَّا وَحْىٌ يُوحَىٰ ﴿4﴾ لا عَلَّمَهُۥ شَدِيدُ ٱلْقُوَىٰ ﴿5﴾ لا

سورۃ النجم آیت ۱ تا ۵

قسم ہے!۔ ستارے کی جب وہ ڈوبنے لگے۔ کہ تمہارا رفیق (نبیؐ) نہ تو گمراہ ہے اور نہ ہی بہکا ہوا ہے۔ اور نہ ہی وہ اپنی خواہش نفس سے کوئی بات کہتا ہے۔ وہ تو صرف وحی ہے جو (اس پر) اتاری جاتی ہے۔ ان کو نہایت قوت والے (فرشتے) نے سکھایا ہے۔

۞ فَلَآ أُقْسِمُ بِمَوَٰقِعِ ٱلنُّجُومِ ﴿75﴾ لا وَإِنَّهُۥ لَقَسَمٌ لَّوْ تَعْلَمُونَ عَظِيمٌ ﴿76﴾ لا إِنَّهُۥ لَقُرْءَانٌ كَرِيمٌ ﴿77﴾ لا فِى كِتَٰبٍ مَّكْنُونٍ ﴿78﴾ لا لَّا يَمَسُّهُۥٓ إِلَّا ٱلْمُطَهَّرُونَ ﴿79﴾ ط تَنزِيلٌ مِّن رَّبِّ ٱلْعَٰلَمِينَ ﴿80﴾ أَفَبِهَٰذَا ٱلْحَدِيثِ أَنتُم مُّدْهِنُونَ ﴿81﴾ لا وَتَجْعَلُونَ رِزْقَكُمْ أَنَّكُمْ تُكَذِّبُونَ ﴿82﴾

سورۃ الواقعۃ آیت ۷۵ تا ۸۲

پس نہیں (بلکہ)!۔ میں قسم کھاتا ہوں تاروں کے ڈوبنے کے مقامات کی۔ اور البتہ اگر تم سمجھو تو یقیناً یہ بہت بڑی قسم ہے۔ کہ یقینی طور پر یہ قرآن بڑے ہی رتبے وشان والا ہے۔ (جو) ایک محفوظ پوشیدہ کتاب میں لکھا ہوا ہے۔ اس کو پاک صاف ہی ہاتھ لگاتے ہیں۔ سارے جہانوں کے رب کی طرف سے اُتارا گیا ہے۔ کیا پھر تم اس کلام پاک سے بے پروائی برتتے ہو؟۔ کیا پھر تم اس کلام پاک سے بے پروائی برتتے ہو؟۔ اور اپنا حصہ تم یہ قرار دیتے ہو کہ بلاشبہ (اس کو) جھٹلائے پھرتے ہو۔

۞ نٓ ۚ وَٱلْقَلَمِ وَمَا يَسْطُرُونَ﴿1﴾ لا مَآ أَنتَ بِنِعْمَةِ رَبِّكَ بِمَجْنُونٍ﴿2﴾ ج وَإِنَّ لَكَ لَأَجْرًا غَيْرَ مَمْنُونٍ﴿3﴾ وَإِنَّكَ لَعَلَىٰ خُلُقٍ عَظِيمٍ﴿4﴾ فَسَتُبْصِرُ وَيُبْصِرُونَ﴿5﴾ لا بِأَييِّكُمُ ٱلْمَفْتُونُ﴿6﴾ إِنَّ رَبَّكَ هُوَ أَعْلَمُ بِمَن ضَلَّ عَن سَبِيلِهِۦ وَهُوَ أَعْلَمُ بِٱلْمُهْتَدِينَ﴿7﴾

سورۃ القلم آیت اتا ۷

نون! قسم ہے قلم کی اور اس کی جو کہ (فرشتے) لکھتے ہیں۔ اپنے رب کے فضل و کرم سے (اے نبیؐ) تم دیوانے نہیں ہو۔ اور بیشک تمہارے لئے کبھی نہ ختم ہونے والا اجر ہے۔ اور یقینی طور پر تم بڑے ہی اعلیٰ و عظیم اخلاقی معیار و مرتبے پر ہو۔ پس عنقریب تم بھی دیکھ لوگے اور یہ (کافر لوگ) بھی دیکھ لیں گے۔ کہ تم میں سے کون فتنے میں مبتلا ہے۔ بلاشبہ تمہارا رب اچھی طرح جانتا ہے کہ کون اس کے راستے سے بھٹکا ہوا ہے؟۔ اور وہ انہیں بھی جانتا ہے جو سیدھے راستے پر چلنے والے ہیں۔

فَلَآ أُقْسِمُ بِمَا تُبْصِرُونَ﴿38﴾ لا وَمَا لَا تُبْصِرُونَ﴿39﴾ لا إِنَّهُۥ لَقَوْلُ رَسُولٍ كَرِيمٍ﴿40﴾ ج لا وَمَا هُوَ بِقَوْلِ شَاعِرٍ ۚ قَلِيلًا مَّا تُؤْمِنُونَ﴿41﴾ لا وَلَا بِقَوْلِ كَاهِنٍ ۚ قَلِيلًا مَّا تَذَكَّرُونَ﴿42﴾ ط تَنزِيلٌ مِّن رَّبِّ ٱلْعَٰلَمِينَ﴿43﴾ وَلَوْ تَقَوَّلَ عَلَيْنَا بَعْضَ

https://quranexcel.com

ٱلْأَقَاوِيلِ﴿44﴾ لَأَخَذْنَا مِنْهُ بِٱلْيَمِينِ﴿45﴾ ثُمَّ لَقَطَعْنَا مِنْهُ ٱلْوَتِينَ﴿46﴾ فَمَا مِنكُم مِّنْ أَحَدٍ عَنْهُ حَٰجِزِينَ﴿47﴾ وَإِنَّهُۥ لَتَذْكِرَةٌ لِّلْمُتَّقِينَ﴿48﴾

سورۃ الحاقۃ آیت ۳۸ تا ۴۸

پس نہیں (بلکہ) میں قَسم کھاتا ہوں۔ان چیزوں کی جو تم کو نظر آتی ہیں (یعنی تمہاری بصیرت میں ہیں)۔ اور ان کی بھی جو تم کو نظر نہیں آتیں (یعنی تمہاری بصیرت سے باہر ہیں)۔ یقینی طور پر یہ (قرآن) ایک مکرم رسول (فرشتے کا لایا ہوا) کلام ہے۔ اور یہ کسی شاعر کا کلام نہیں ہے مگر تم لوگ کم ہی ایمان لاتے ہو۔ اور نہ ہی کسی کاہن کا قول ہے لیکن تم لوگ کم ہی غور و فکر کرتے ہوئے نصیحت حاصل کرتے ہو۔ یہ تو رب العالمین کا اتارا ہوا ہے۔ اگر یہ (نبیؐ) اپنی طرف سے کوئی بات گھڑ کر ہم پر لگا دیتا۔ تو ہم اس کا دائیں ہاتھ جکڑ لیتے۔ پھر یقیناً ہم اس کی شہ رگ ہی کاٹ دیتے۔ پھر تم میں کوئی بھی (ہمیں) اس کام سے روکنے والا نہ ہوتا۔ اور بلاشبہ یہ (قرآن) تو اللہ کا ڈر و طلبِ ہدایت رکھنے والوں کے لئے نصیحت ہے۔

فَلَآ أُقْسِمُ بِرَبِّ ٱلْمَشَٰرِقِ وَٱلْمَغَٰرِبِ إِنَّا لَقَٰدِرُونَ﴿40﴾ عَلَىٰٓ أَن نُّبَدِّلَ خَيْرًا مِّنْهُمْ وَمَا نَحْنُ بِمَسْبُوقِينَ﴿41﴾ فَذَرْهُمْ يَخُوضُوا۟ وَيَلْعَبُوا۟ حَتَّىٰ يُلَٰقُوا۟ يَوْمَهُمُ ٱلَّذِى يُوعَدُونَ﴿42﴾ يَوْمَ يَخْرُجُونَ مِنَ ٱلْأَجْدَاثِ سِرَاعًا كَأَنَّهُمْ إِلَىٰ نُصُبٍ

https://quranexcel.com

يُوفِضُونَ ﴿43﴾ لا خَٰشِعَةً أَبۡصَٰرُهُمۡ تَرۡهَقُهُمۡ ذِلَّةٌۚ ذَٰلِكَ ٱلۡيَوۡمُ ٱلَّذِي كَانُواْ يُوعَدُونَ ﴿44﴾ ع2

سورۃ المعارج آیت ۴۰ تا ۴۴

پس نہیں (بلکہ) !۔ میں قَسم کھاتا ہوں مشرقوں اور مغربوں کے رب کی کہ بلاشبہ ہم پوری طرح قادر ہیں۔ اس بات پر کہ ان سے بہتر لوگ بدل کر لے آئیں اور ہم بالکل عاجز نہیں ہیں۔ پس ان کو چھوڑ دو کہ لغویات میں پڑے رہیں اور کھیلتے رہیں یہاں تک کہ ان کے دن سے جا ملیں جس کا وہ وعدہ دیئے جاتے ہیں۔ اس دن وہ قبروں سے نکل کر دوڑیں گے جیسے اَستھانوں کی طرف دوڑ رہے ہیں۔ ان کی آنکھیں جھکی ہوں گی اور ان پر ذلت چھا رہی ہو گی۔ یہی تو وہ دن ہے جس کا ان سے وعدہ وعید کیا جاتا تھا۔

كَلَّا وَٱلۡقَمَرِ ﴿32﴾ لا وَٱلَّيۡلِ إِذۡ أَدۡبَرَ ﴿33﴾ لا وَٱلصُّبۡحِ إِذَآ أَسۡفَرَ ﴿34﴾ لا إِنَّهَا لَإِحۡدَى ٱلۡكُبَرِ ﴿35﴾ لا نَذِيرٗا لِّلۡبَشَرِ ﴿36﴾ لا لِمَن شَآءَ مِنكُمۡ أَن يَتَقَدَّمَ أَوۡ يَتَأَخَّرَ ﴿37﴾ ط كُلُّ نَفۡسِۭ بِمَا كَسَبَتۡ رَهِينَةٌ ﴿38﴾ لا

سورۃ المدثر آیت ۳۲ تا ۳۸

https://quranexcel.com

ہر گز نہیں (بلکہ) قَسم ہے چاند کی۔ اور رات کی جب وہ جانے لگے۔ اور صبح کی جب روشن ہو جائے۔ البتہ وہ (دوزخ) ساری آفتوں میں سے ایک بڑی آفت ہے۔ (جو) انسانوں کے لئے خبردار کر دینے والی۔ تم میں سے جو بھی (نیکوں میں) آگے بڑھنا چاہے یا (برائی سے) پیچھے ہٹنا چاہے۔ ہر کوئی اپنے اعمال کے بدلے میں گروی ہے۔

نَفْسِ ٱللَّوَّامَة کو ضمیر وجدان بھی کہا جاتا ہے۔ کیونکہ کسی جرم کے ارتکاب کی صورت میں انسان اپنے ضمیر کی عدالت میں کھڑا ہوتا ہے۔ جہاں نہ کسی کی سفارش چلتی ہے۔ نہ ہی کسی کا زور۔ کیونکہ جرم کا ارتکاب اسی ضمیر کے سامنے ہوا ہوتا ہے جس نے فیصلہ سنانا ہوتا ہے۔ یہ دنیاوی عدالت آخرت میں قائم ہونے والی اس بڑی عدالت کا ایک چھوٹا سا نمونہ ہوتی ہے۔ اور یہ اٹل حقیقت ہے کہ قیامت کے دن خود انسانی نفس اپنے کیے پر شدید ملامت زدہ ہوگا۔ اس لیے اللہ تعالیٰ نے درج ذیل آیت میں نفس لوامہ کی قسم کھائی ہے۔

۞ لَآ أُقْسِمُ بِيَوْمِ ٱلْقِيَٰمَةِ ﴿1﴾ لا وَلَآ أُقْسِمُ بِٱلنَّفْسِ ٱللَّوَّامَةِ ﴿2﴾ ط أَيَحْسَبُ ٱلْإِنسَٰنُ أَلَّن نَّجْمَعَ عِظَامَهُۥ ﴿3﴾ ط بَلَىٰ قَٰدِرِينَ عَلَىٰٓ أَن نُّسَوِّىَ بَنَانَهُۥ ﴿4﴾ بَلْ يُرِيدُ ٱلْإِنسَٰنُ لِيَفْجُرَ أَمَامَهُۥ ﴿5﴾ ج

سورۃ القیامۃ آیت ۱ تا ۵

نہیں (بلکہ) میں قَسم کھاتا ہوں قیامت کے دن کی۔ اور نہیں (بلکہ) میں قَسم کھاتا ہوں ملامت کرنے والے نفس کی۔ کیاانسان یہ گمان کرتا ہے کہ ہم اس کی (بوسیدہ) ہڈیاں جمع نہیں کرپائیں گے؟۔ (کیوں نہیں) جی ہاں !۔ ہم تو (اس پر بھی) قادر ہیں کہ اس کی انگلیوں کی پور پور ہو بہو بنادیں۔ نہیں (بلکہ) انسان چاہتا ہے کہ اپنی آگے والی زندگی میں بھی فسق وفجور کرتا رہے۔

وَٱلْمُرْسَلَٰتِ عُرْفًا ﴿1﴾ لا فَٱلْعَٰصِفَٰتِ عَصْفًا ﴿2﴾ لا وَٱلنَّٰشِرَٰتِ نَشْرًا ﴿3﴾ لا فَٱلْفَٰرِقَٰتِ فَرْقًا ﴿4﴾ لا فَٱلْمُلْقِيَٰتِ ذِكْرًا ﴿5﴾ لا عُذْرًا أَوْ نُذْرًا ﴿6﴾ لا إِنَّمَا تُوعَدُونَ لَوَٰقِعٌ ﴿7﴾ ط

سورۃ المرسلات آیت اتا ۷

قَسم ہے !۔ ان ہواؤں کی جو متواتر نرم نرم چلتی ہیں۔ پھران ہواؤں کی جو آندھی و جھکڑ میں تیز و تند چلتی ہیں۔ اور (بادلوں کو) اٹھا کر پھیلادیتی ہیں۔ پھران کو پھاڑ کر متفرق کردیتی ہیں۔ پھران کی قسم جو (قرآنی) ذکر و نصیحت (دل میں) ڈالتے ہیں۔ (لوگوں کا) عذر دور کرنے یا آگاہ کرنے کے لئے۔ یقینی طور پر جس چیز کا بس تم سے وعدہ وعید کیا جاتا ہے۔ وہ تو واقع ہو کر رہے گا۔

وَٱلنَّٰزِعَٰتِ غَرْقًا ﴿1﴾ لا وَٱلنَّٰشِطَٰتِ نَشْطًا ﴿2﴾ لا وَٱلسَّٰبِحَٰتِ سَبْحًا ﴿3﴾ لا فَٱلسَّٰبِقَٰتِ سَبْقًا ﴿4﴾ لا فَٱلْمُدَبِّرَٰتِ أَمْرًا ﴿5﴾ م يَوْمَ تَرْجُفُ ٱلرَّاجِفَةُ ﴿6﴾ لا تَتْبَعُهَا ٱلرَّادِفَةُ ﴿7﴾ ط قُلُوبٌ

يَوْمَئِذٍ وَاجِفَةٌ ﴿8﴾ لا أَبْصَٰرُهَا خَٰشِعَةٌ ﴿9﴾ م يَقُولُونَ أَءِنَّا لَمَرْدُودُونَ فِى ٱلْحَافِرَةِ ﴿10﴾ ط
أَءِذَا كُنَّا عِظَٰمًا نَّخِرَةً ﴿11﴾ ط قَالُوا۟ تِلْكَ إِذًا كَرَّةٌ خَاسِرَةٌ ﴿12﴾ م فَإِنَّمَا هِىَ زَجْرَةٌ
وَٰحِدَةٌ ﴿13﴾ لا فَإِذَا هُم بِٱلسَّاهِرَةِ ﴿14﴾ ط

سورۃ النازعات آیت ۱ تا ۱۴

قَسم ہے!۔ان کی جو سخت روی سے (جان) کھینچ لیتے ہیں۔ اور قَسم ہے!۔ان کی بھی جو نرمی و آسانی سے (جان) نکالتے ہیں۔ اور قَسم ہے!۔ان کی جو (زمین و آسمان میں) تیرتے پھرتے ہیں۔ پھر قَسم ہے!۔ان کی جو (تعمیلِ حکم میں) ایک دوسرے سے آگے بڑھتے ہیں۔ پھر قَسم ہے!۔ان کی جو (دنیا کے سارے) کاموں کا انتظام کرتے ہیں۔ جس دن تھر تھرانے والی (زمین) زیادہ ہی تھر تھرائے گی۔ اس کے پیچھے آئے گی ایک اور آنے والی (بڑی ہلچل)۔ اس دن کتنے ہی دلوں کی دھڑکن بڑھ جائے گی۔ ان کی آنکھیں جھکی ہوئی ہوں گی۔ وہ کہتے ہیں کیا البتہ ہم (اس وقت) الٹے پیروں (زندہ کرکے) واپس لائے جائیں گے؟۔ کیا جب ہم گلی سڑی ہڈیاں ہو جائیں گے؟۔ کہتے ہیں یہ (واپسی تب تو) تو بڑے خسارے والی ہو گی۔ پس وہ تو البتہ صرف ایک ہیبت ناک آواز ہو گی۔ پھر وہ (سب محشر کے) کھلے میدان میں موجود ہوں گے۔

فَلَآ أُقْسِمُ بِٱلْخُنَّسِ﴿15﴾لا ٱلْجَوَارِ ٱلْكُنَّسِ﴿16﴾لا وَٱلَّيْلِ إِذَا عَسْعَسَ﴿17﴾لا وَٱلصُّبْحِ إِذَا تَنَفَّسَ﴿18﴾لا إِنَّهُۥ لَقَوْلُ رَسُولٍ كَرِيمٍ﴿19﴾لا ذِى قُوَّةٍ عِندَ ذِى ٱلْعَرْشِ مَكِينٍ﴿20﴾لا مُّطَاعٍ ثَمَّ أَمِينٍ﴿21﴾ط وَمَا صَاحِبُكُم بِمَجْنُونٍ﴿22﴾ج

سورۃ التکویر آیت ۱۵ تا ۲۲

پس نہیں (بلکہ) !۔ان ستاروں کی قسم !۔جو پیچھے ہٹنے والے ہیں۔ چلنے والے اور چھپ جانے والے ستاروں کی۔ اور رات کی قسم !۔جب وہ ختم ہونے لگتی ہے۔ اور صبح کی قسم !۔جب وہ سانس لیتے ہوئے نمودار ہونے لگتی ہے۔ یقینی طور پر یہ (قرآن) ایک مکرم رسول (فرشتے کا لایا ہوا) کلام ہے۔ جو صاحب قوت عرش والے کے ہاں اونچے درجے والا ہے۔ جو صاحب قوت عرش والے کے ہاں اونچے درجے والا ہے۔ (آسمان میں) اس کا حکم مانا جاتا ہے اور پھر وہ امانتدار بھی ہے۔ اور تمہارا ساتھی دیوانہ نہیں ہے۔

فَلَآ أُقْسِمُ بِٱلشَّفَقِ﴿16﴾لا وَٱلَّيْلِ وَمَا وَسَقَ﴿17﴾لا وَٱلْقَمَرِ إِذَا ٱتَّسَقَ﴿18﴾لا لَتَرْكَبُنَّ طَبَقًا عَن طَبَقٍ﴿19﴾ط فَمَا لَهُمْ لَا يُؤْمِنُونَ﴿20﴾لا

سورۃ الانشقاق آیت ۱۶ تا ۲۰

پس نہیں (بلکہ) قسم ہے مجھے !۔ شفق کی۔ اور رات کی اور ان چیزوں کی جنہیں وہ سمیٹ لیتی ہے۔ اور چاند کی جب وہ پورا ہو جائے۔ یقیناً تم کو بتدریج ایک حالت سے دوسری حالت کی طرف لازمی چڑھنا ہوگا۔ تو ان لوگوں کو کیا ہو گیا ہے کہ ایمان نہیں لاتے۔

وَٱلسَّمَآءِ ذَاتِ ٱلْبُرُوجِ ﴿1﴾ لا وَٱلْيَوْمِ ٱلْمَوْعُودِ ﴿2﴾ لا وَشَاهِدٍ وَمَشْهُودٍ ﴿3﴾ ط قُتِلَ أَصْحَٰبُ ٱلْأُخْدُودِ ﴿4﴾ لا ٱلنَّارِ ذَاتِ ٱلْوَقُودِ ﴿5﴾ لا إِذْ هُمْ عَلَيْهَا قُعُودٌ ﴿6﴾ لا وَهُمْ عَلَىٰ مَا يَفْعَلُونَ بِٱلْمُؤْمِنِينَ شُهُودٌ ﴿7﴾ ط وَمَا نَقَمُوا۟ مِنْهُمْ إِلَّآ أَن يُؤْمِنُوا۟ بِٱللَّهِ ٱلْعَزِيزِ ٱلْحَمِيدِ ﴿8﴾ لا

سورۃ البروج آیت ۱ تا ۸

قسم ہے !۔ آسمان کی جس میں برج ہیں۔ اور اس وعدہ وعید کئے گئے دن کی۔ اور گواہ کی اور اس کی جس کی گواہی دی جائے۔ غارت ہو گئے خندقوں (میں ظلم کرنے) والے۔ جن (خندقوں) میں بھڑکتے ایندھن والی آگ (جھونک رکھی) تھی۔ جب کہ وہ اس (کے کناروں) پر بیٹھے ہوئے تھے۔ اور جو کچھ وہ ایمان والوں کے ساتھ کر رہے تھے وہ خود اس کے گواہ تھے۔ یہ لوگ ان سے (کوئی ذاتی) انتقام نہیں لے رہے تھے۔ سوائے اس کے کہ وہ اللہ پر ایمان لائے تھے جو خوب غالب ہے حقیقی تعریف کا حقدار ہے۔

وَٱلسَّمَآءِ وَٱلطَّارِقِ﴿1﴾لا وَمَآ أَدْرَىٰكَ مَا ٱلطَّارِقُ﴿2﴾لا ٱلنَّجْمُ ٱلثَّاقِبُ﴿3﴾لا إِن كُلُّ نَفْسٍ لَّمَّا عَلَيْهَا حَافِظٌ﴿4﴾ط

سورۃ الطارق آیت ۱ تا ۴

قسم ہے!۔ آسمان کی اور رات کے وقت آنے والے کی۔ اور تم کیا جانو کہ رات کے وقت آنے والا کیا ہے؟۔ وہ چمکنے والا ایک تارا ہے۔ کہ کوئی متنفس ایسا نہیں جس پر کوئی نگہبان مقرر نہ ہو۔

وَٱلسَّمَآءِ ذَاتِ ٱلرَّجْعِ﴿11﴾لا وَٱلْأَرْضِ ذَاتِ ٱلصَّدْعِ﴿12﴾لا إِنَّهُۥ لَقَوْلٌ فَصْلٌ﴿13﴾لا وَمَا هُوَ بِٱلْهَزْلِ﴿14﴾ط

سورۃ الطارق آیت ۱۱ تا ۱۴

قَسم ہے!۔ بارش والے آسمان کی۔ اور (نباتات اُگتے وقت) پھٹ جانے والی زمین کی۔ یقیناً یہ کلامِ پاک حرفِ آخر (یعنی قطعی فیصلہ کن) ہے۔ اور کوئی ہنسی مذاق کی بات نہیں ہے۔

وَٱلْفَجْرِ﴿1﴾لا وَلَيَالٍ عَشْرٍ﴿2﴾لا وَٱلشَّفْعِ وَٱلْوَتْرِ﴿3﴾لا وَٱلَّيْلِ إِذَا يَسْرِ﴿4﴾ج هَلْ فِى ذَٰلِكَ قَسَمٌ لِّذِى حِجْرٍ﴿5﴾ط أَلَمْ تَرَ كَيْفَ فَعَلَ رَبُّكَ بِعَادٍ﴿6﴾ص لا إِرَمَ ذَاتِ ٱلْعِمَادِ﴿7﴾ص لا ٱلَّتِى لَمْ يُخْلَقْ مِثْلُهَا فِى ٱلْبِلَٰدِ﴿8﴾ص لا وَثَمُودَ ٱلَّذِينَ جَابُوا۟ ٱلصَّخْرَ

بِٱلْوَادِ ﴿9﴾ص لا وَفِرْعَوْنَ ذِى ٱلْأَوْتَادِ ﴿10﴾ص لا ٱلَّذِينَ طَغَوْا۟ فِى ٱلْبِلَٰدِ ﴿11﴾ص لا فَأَكْثَرُوا۟ فِيهَا ٱلْفَسَادَ ﴿12﴾ص لا فَصَبَّ عَلَيْهِمْ رَبُّكَ سَوْطَ عَذَابٍ ﴿13﴾ج لا إِنَّ رَبَّكَ لَبِٱلْمِرْصَادِ ﴿14﴾ط

سورۃ الفجر آیت ۱ تا ۱۴

قسم ہے!۔ فجر کی۔ اور دس راتوں کی۔ اور جفت اور طاق کی۔ اور رات (کے آخری حصے) کی جب وہ جانے لگے۔ ان چیزوں کی قسمیں صرف عقلمند لوگوں کے نزدیک ہی با معنی و معتبر ہیں۔ کیا تم نے نہیں دیکھا کہ تمہارے رب نے قومِ عاد کے ساتھ کیا سلوک کیا؟۔ اونچے ستونوں والے ارم (قبیلے) کے ساتھ۔ ان جیسے (دنیا کے) شہروں میں پیدا نہیں کیے گئے۔ اور قومِ ثمود کے ساتھ (کیا کچھ ہوا؟) جو وادی میں چٹانیں تراشتے (اور گھر بناتے) تھے۔ اور میخوں والے فرعون کے ساتھ (کیا معاملہ ہوا)۔ جو لوگ شہروں میں سرکش ہو رہے تھے۔ اور ان میں بہت فساد پھیلایا کرتے تھے۔ تو تمہارے رب نے ان پر عذاب کا کوڑا برسا دیا۔ بیشک تمہارا رب (ایسے لوگوں کی) تاک میں رہتا ہے۔

۞ لَآ أُقْسِمُ بِهَٰذَا ٱلْبَلَدِ ﴿1﴾لا وَأَنتَ حِلٌّۢ بِهَٰذَا ٱلْبَلَدِ ﴿2﴾لا وَوَالِدٍ وَمَا وَلَدَ ﴿3﴾لا لَقَدْ خَلَقْنَا ٱلْإِنسَٰنَ فِى كَبَدٍ ﴿4﴾ط أَيَحْسَبُ أَن لَّن يَقْدِرَ عَلَيْهِ أَحَدٌ ﴿5﴾م

سورۃ البلد آیت ۱ تا ۵

نہیں (بلکہ) قسم ہے! اس شہر (مکہ) کی۔ اور اس (حرمت والے) شہر میں تم کو (اذیتیں دینا کفار نے) حلال کر لیا ہے۔ اور باپ (یعنی آدمؑ) کی اور اس کی اولاد کی قسم۔ البتہ یقیناً ہم نے انسان کو محنت و مشقت (کے عنصر) میں پیدا کیا ہے۔ کیا وہ یہ گمان کرتا ہے کہ اس پر کوئی بھی قابو نہ پا سکے گا؟۔

وَٱلشَّمْسِ وَضُحَىٰهَا ﴿1﴾ص لا وَٱلْقَمَرِ إِذَا تَلَىٰهَا ﴿2﴾ص لا وَٱلنَّهَارِ إِذَا جَلَّىٰهَا ﴿3﴾ص لا
وَٱلَّيْلِ إِذَا يَغْشَىٰهَا ﴿4﴾ص لا وَٱلسَّمَآءِ وَمَا بَنَىٰهَا ﴿5﴾ص لا وَٱلْأَرْضِ وَمَا طَحَىٰهَا ﴿6﴾ص لا
وَنَفْسٍ وَمَا سَوَّىٰهَا ﴿7﴾ص لا فَأَلْهَمَهَا فُجُورَهَا وَتَقْوَىٰهَا ﴿8﴾ص لا

سورۃ الشّمس آیت ۱ تا ۸

قسم ہے!۔ سورج کی اور اس کی روشنی کی۔ اور چاند کی جب وہ اس کی روشنی کو منعکس کرتا ہوا پیروی کرے۔ اور دن کی جب وہ اُسے روشن کر دے۔ اور رات کی جب وہ اُسے ڈھانپ لے۔ اور آسمان کی اور اس کی جس نے اسے بنایا۔ اور زمین کی اور اس کی جس نے اسے (رہائشی اعتبار سے) پھیلا دیا۔ اور انسان کی اور اس کی جس نے اس (کے اعضا) کو سنوار دیا۔ پھر اس کو بدکاری اور تقویٰ (میں تمیز کرنے) والی سمجھ دی۔

---

https://quranexcel.com

وَٱلَّيۡلِ إِذَا يَغۡشَىٰ﴿1﴾لا وَٱلنَّهَارِ إِذَا تَجَلَّىٰ﴿2﴾لا وَمَا خَلَقَ ٱلذَّكَرَ وَٱلۡأُنثَىٰٓ﴿3﴾لا إِنَّ سَعۡيَكُمۡ لَشَتَّىٰ﴿4﴾ط فَأَمَّا مَنۡ أَعۡطَىٰ وَٱتَّقَىٰ﴿5﴾لا وَصَدَّقَ بِٱلۡحُسۡنَىٰ﴿6﴾لا فَسَنُيَسِّرُهُۥ ۥ لِلۡيُسۡرَىٰ﴿7﴾ط وَأَمَّا مَنۢ بَخِلَ وَٱسۡتَغۡنَىٰ﴿8﴾لا وَكَذَّبَ بِٱلۡحُسۡنَىٰ﴿9﴾لا فَسَنُيَسِّرُهُۥ ۥ لِلۡعُسۡرَىٰ﴿10﴾ط وَمَا يُغۡنِى عَنۡهُ مَالُهُۥٓ ۥ إِذَا تَرَدَّىٰٓ﴿11﴾ط

سورۃ اللیل آیت ۱ تا ۱۱

قسم ہے!۔رات کی جب کہ (دن کو) ڈھانپ لے۔ اور دن کی جب وہ روشن ہو جائے۔ اور اس کی قسم جس نے نر اور مادہ پیدا کر دیئے۔ بلا شبہ تم لوگوں کی کوششیں مختلف طرح کی ہیں۔ تو جس نے (اللہ کی راہ میں) مال دیا اور تقویٰ اختیار کر لیا۔ اور ہر بھلائی (یعنی دینِ اسلام) کی تصدیق کر دی۔ تو ہم اسے (دین میں) آسانی کی سہولت دیں گے۔ اور جس نے بخل کیا اور (اللہ سے) بے پروا بنا رہا۔ اور ہر بھلائی (یعنی دینِ اسلام) کی تکذیب کر دی۔ تو ہم اسے سختی و برائی میں ہی سہولت دیں گے۔ اور اس کا مال اس کے کچھ بھی کام نہ آئے گا جب وہ (جہنم کے) گڑھے میں گرے گا۔

وَٱلضُّحَىٰ﴿1﴾لا وَٱلَّيۡلِ إِذَا سَجَىٰ﴿2﴾لا مَا وَدَّعَكَ رَبُّكَ وَمَا قَلَىٰ﴿3﴾ط وَلَلۡأٓخِرَةُ خَيۡرٌ لَّكَ مِنَ ٱلۡأُولَىٰ﴿4﴾ط

سورۃ الضحیٰ آیت ۱ تا ۴

قسم ہے!۔ سورج کی روشنی کی۔ اور رات کی جب وہ چھا جائے۔ (اے نبیؐ) تمہارے رب نے نہ تو تم کو چھوڑا ہے اور نہ (تم سے) ناراض ہوا ہے۔ اور بلا شبہ آخرت تمہارے لئے دنیا سے کہیں زیادہ بہتر ہے۔

وَٱلتِّينِ وَٱلزَّيْتُونِ ﴿1﴾ لا وَطُورِ سِينِينَ ﴿2﴾ لا وَهَٰذَا ٱلْبَلَدِ ٱلْأَمِينِ ﴿3﴾ لا لَقَدْ خَلَقْنَا ٱلْإِنسَٰنَ فِىٓ أَحْسَنِ تَقْوِيمٍ ﴿4﴾ ز

سورۃ التین آیت ۱ تا ۴

قسم ہے!۔ انجیر کی اور زیتون کی۔ اور طورِ سینا کی۔ اور اس امن والے شہر (مکہ) کی۔ البتہ یقینی طور پر ہم نے انسان کو بہترین صورت میں پیدا کیا۔

وَٱلْعَٰدِيَٰتِ ضَبْحًا ﴿1﴾ لا فَٱلْمُورِيَٰتِ قَدْحًا ﴿2﴾ لا فَٱلْمُغِيرَٰتِ صُبْحًا ﴿3﴾ لا فَأَثَرْنَ بِهِۦ نَقْعًا ﴿4﴾ لا فَوَسَطْنَ بِهِۦ جَمْعًا ﴿5﴾ لا إِنَّ ٱلْإِنسَٰنَ لِرَبِّهِۦ لَكَنُودٌ ﴿6﴾ ج وَإِنَّهُۥ عَلَىٰ ذَٰلِكَ لَشَهِيدٌ ﴿7﴾ ج وَإِنَّهُۥ لِحُبِّ ٱلْخَيْرِ لَشَدِيدٌ ﴿8﴾ ط

سورۃ العادیات آیت ۱ تا ۸

https://quranexcel.com

قسم ہے!۔ان ہانپتے ہوئے دوڑنے والے گھوڑوں کی۔ پھر (پتھر پر) سم مار کر چنگاریاں نکالنے والوں کی۔ پھر صبح کے وقت دھاوا بولنے والوں کی۔ پھر اس موقع پر جو گرد و غبار اڑاتے ہیں۔ پھر اس وقت دشمن کی فوج میں گھس جاتے ہیں۔ یقینی طور پر انسان اپنے رب کا بڑا ناشکرا ہے۔ اور بلاشبہ وہ اس پر گواہ بھی ہے۔ اور بیشک وہ مال کی محبت میں بڑا شدید ہے۔

وَٱلْعَصْرِ ﴿1﴾ لا إِنَّ ٱلْإِنسَٰنَ لَفِى خُسْرٍ ﴿2﴾ لا إِلَّا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ وَعَمِلُوا۟ ٱلصَّٰلِحَٰتِ وَتَوَاصَوْا۟ بِٱلْحَقِّ وَتَوَاصَوْا۟ بِٱلصَّبْرِ ﴿3﴾ ع1

سورۃ العصر آیت ۱ تا ۳

قسم ہے!۔زمانے کی۔ یقینی طور پر انسان خسارے میں ہے۔ سوائے ان لوگوں کے جو ایمان لائے اور عمل صالح کرتے رہے۔اور ایک دوسرے کو حق کی تاکید اور صبر کی نصیحت کرتے رہے۔

وعدہ۔وعید اور عہد کے بارے میں۔قرآنی آیات:

عہد کا مطلب ہے باہمی قول و قرار۔ انسان آپس میں ایک دوسرے سے قول و قرار کرتا ہے۔اس نبھانا حقوق العباد اور جو اللہ ربّ العزت سے عہد کرتا ہے وہ حقوق اللہ میں آجاتا ہے۔اور جو وعدے اللہ

جل جلالہ نے انسان سے کئے ہیں ان کو پورا کرنے کی ذمہ داری خود اللہ نے لی ہے۔اور اللہ کبھی بھی وعدہ خلافی نہیں کرتا۔درج ذیل آیات میں خود اللہ تعالیٰ نے اپنی اس صفت کا ذکر فرمایا ہے کہ اللہ جو بھی وعدہ کرلیتا ہے کبھی بھی اس وعدے کے خلاف نہیں کرتا۔نہ کبھی خلاف کیا ہے اور نہ کرے گا۔اس کا وعدہ بالکل سچا ہوتا ہے۔اور ذیل میں وہ آیات بھی ہیں جن میں انبیاءؑ اور صالح و نیک لوگوں نے کہا کہ اللہ کا وعدہ سچا اور پورا ہو کر رہنے والا ہے۔

أَلَآ إِنَّ لِلَّهِ مَا فِى ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلْأَرْضِ ۗ أَلَآ إِنَّ وَعْدَ ٱللَّهِ حَقٌّ وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُونَ ﴿55﴾

سورۃ یونس آیت 55

آگاہ رہو بلا شبہ اللہ ہی کا ہے جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے۔سن رکھو بیشک اللہ کا وعدہ بالکل سچا ہے لیکن ان میں بہت سارے لوگ علم نہیں رکھتے۔

وَلَوْ أَنَّ قُرْءَانًا سُيِّرَتْ بِهِ ٱلْجِبَالُ أَوْ قُطِّعَتْ بِهِ ٱلْأَرْضُ أَوْ كُلِّمَ بِهِ ٱلْمَوْتَىٰ ۗ بَل لِّلَّهِ ٱلْأَمْرُ جَمِيعًا ۗ أَفَلَمْ يَاْيْـَٔسِ ٱلَّذِينَ ءَامَنُوٓا۟ أَن لَّوْ يَشَآءُ ٱللَّهُ لَهَدَى ٱلنَّاسَ جَمِيعًا ۗ وَلَا يَزَالُ ٱلَّذِينَ كَفَرُوا۟ تُصِيبُهُم بِمَا صَنَعُوا۟ قَارِعَةٌ أَوْ تَحُلُّ قَرِيبًا مِّن دَارِهِمْ حَتَّىٰ يَأْتِىَ وَعْدُ ٱللَّهِ ۚ إِنَّ ٱللَّهَ لَا يُخْلِفُ ٱلْمِيعَادَ ﴿31﴾ ع4

سورۃالرعد آیت 31

اور (بالفرض) اگر یقیناً ایسا کوئی قرآن ہوتا۔ جس سے پہاڑ چل پڑتے یا اس سے زمین شق ہو جاتی یا اس سے مردے بولنے لگتے (تو یہی وہ قرآن ہوتا مگر تب بھی وہ ایمان نہ لاتے)۔ بلکہ یہ سارے کام اللہ ہی کے اختیار میں ہیں۔ کیا پھر ایمان والے اس بات سے مطمئن نہیں ہیں کہ اللہ اگر (جبراً) چاہتا تو سارے بنی نوع انسان کو ہدایت دے دیتا۔ اور کافروں پر تو ہمیشہ ان کے اعمال کے وبال میں کوئی نہ کوئی مصیبت آتی رہے گی یا ان کے گھروں کے قریب نازل ہوتی رہے گی یہاں تک کہ اللہ کا وعدہ آ پہنچے۔ بیشک اللہ اپنے وعدے کے خلاف نہیں کرتا۔

فَلَا تَحْسَبَنَّ ٱللَّهَ مُخْلِفَ وَعْدِهِۦ رُسُلَهُۥٓ ۗ إِنَّ ٱللَّهَ عَزِيزٌ ذُو ٱنتِقَامٍ ﴿47﴾

سورۃابراہیم آیت 47

پس تم ہر گز ایسا گمان نہ کرو کہ اللہ اپنے رسولوں سے وعدہ خلافی کرے گا۔ بیشک اللہ بڑا غالب اور سخت انتقام لینے والا ہے۔

قُلْ ءَامِنُواْ بِهِۦٓ أَوْ لَا تُؤْمِنُوٓاْ ۚ إِنَّ ٱلَّذِينَ أُوتُواْ ٱلْعِلْمَ مِن قَبْلِهِۦٓ إِذَا يُتْلَىٰ عَلَيْهِمْ يَخِرُّونَ لِلْأَذْقَانِ سُجَّدًا ﴿107﴾ وَيَقُولُونَ سُبْحَٰنَ رَبِّنَآ إِن كَانَ وَعْدُ رَبِّنَا لَمَفْعُولًا ﴿108﴾

سورۃ الاسراء آیت ۱۰۷۔۱۰۸

کہہ دو کہ تم اس (قرآن) پر ایمان لاؤ یا نہ لاؤ۔ بیشک جن لوگوں کو اس سے پہلے علم دیا گیا ہے جب ان کے سامنے یہ پڑھا جاتا ہے تو وہ چہروں کے بل سجدے میں گر پڑتے ہیں۔ اور کہتے ہیں کہ ہمارا رب بالکل پاک ہے۔ بیشک ہمارے رب کا وعدہ پورا ہو کر ہی رہے گا۔

قَالَ هَٰذَا رَحْمَةٌ مِّن رَّبِّى ۖ فَإِذَا جَآءَ وَعْدُ رَبِّى جَعَلَهُۥ دَكَّآءَ ۖ وَكَانَ وَعْدُ رَبِّى حَقًّا ﴿98﴾ ط

سورۃ الکہف آیت 98

(ذوالقرنینؑ نے) کہا یہ میرے رب کی رحمت ہے پھر جب میرے رب کا وعدہ آجائے گا تو وہ اسے ریزہ ریزہ کر کے ہموار کر دے گا۔ اور میرے رب کا وعدہ برحق ہے۔

ثُمَّ صَدَقْنَٰهُمُ ٱلْوَعْدَ فَأَنجَيْنَٰهُمْ وَمَن نَّشَآءُ وَأَهْلَكْنَا ٱلْمُسْرِفِينَ ﴿9﴾

https://quranexcel.com

سورۃ الأنبیاء آیت 9

پھر ہم نے ان سے کیا ہوا وعدہ سچا کر دکھایا۔ تو انہیں اور جس کو ہم نے چاہا نجات دی۔ اور حد سے گزر جانے والوں کو ہم نے ہلاک کر دیا۔

بِنَصْرِ ٱللَّهِ ۚ يَنصُرُ مَن يَشَآءُ ۖ وَهُوَ ٱلْعَزِيزُ ٱلرَّحِيمُ ﴿5﴾ وَعْدَ ٱللَّهِ ۖ لَا يُخْلِفُ ٱللَّهُ وَعْدَهُۥ وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَ ٱلنَّاسِ لَا يَعْلَمُونَ ﴿6﴾

سورۃ الروم آیت 5

اللہ ہی کی نصرت سے اللہ جسے چاہتا ہے وہ مدد دیتا ہے۔ اور وہ خوب غالب ہے نہایت رحم کرنے والا ہے۔ یہ اللہ کا وعدہ ہے۔ اللہ (کبھی) اپنے وعدہ کے خلاف نہیں کرتا بلکہ بہت سارے لوگ نہیں جانتے

وَٱلذَّٰرِيَٰتِ ذَرْوًا ﴿1﴾ فَٱلْحَٰمِلَٰتِ وِقْرًا ﴿2﴾ فَٱلْجَٰرِيَٰتِ يُسْرًا ﴿3﴾ فَٱلْمُقَسِّمَٰتِ أَمْرًا ﴿4﴾ إِنَّمَا تُوعَدُونَ لَصَادِقٌ ﴿5﴾ وَإِنَّ ٱلدِّينَ لَوَٰقِعٌ ﴿6﴾

سورۃ الذاریات آیت ۱ تا ۶

قسم ہے !۔ان ہواؤں کی جو اڑا کر بکھیر دیتی ہیں۔ پھر ان (بادلوں) کی جو پانی کا بوجھ اٹھاتے ہیں۔ پھر ان (کشتیوں) کی جو آہستہ آہستہ چلتی ہیں۔ پھر ان (فرشتوں کی) جو معاملات تقسیم کرتے ہیں۔ بیشک جو وعدہ بس تم سے کیا گیا ہے وہ بالکل سچا ہے۔ اور بلاشبہ جزا و سزا (کا دن) ضرور واقع ہوگا۔

اللہ کا وعدہ سچا ہونے کے بارے آگے بیچ بیچ میں بھی آیات آئیں گی۔

انسانوں کے ایفائے عہد کا تعلق حقوق اللہ اور حقوق العباد دونوں سے ہے۔ سب سے پہلا عہد اللہ تعالیٰ نے روحوں سے لیا تھا۔ قرآن میں عالمِ ارواح کے لیے گئے دو عہدوں کا تذکرہ ہے۔ ایک عہد تو نبیوں کی روحوں سے لیا گیا تھا اور دوسرا عام انسانوں کی روحوں سے لیا گیا تھا۔ نبیوں والے عہد کا ذکر درج ذیل آیات میں ہے۔

وَإِذْ أَخَذَ ٱللَّهُ مِيثَٰقَ ٱلنَّبِيِّـۧنَ لَمَآ ءَاتَيْتُكُم مِّن كِتَٰبٍ وَحِكْمَةٍ ثُمَّ جَآءَكُمْ رَسُولٌ مُّصَدِّقٌ لِّمَا مَعَكُمْ لَتُؤْمِنُنَّ بِهِۦ وَلَتَنصُرُنَّهُۥ ۚ قَالَ ءَأَقْرَرْتُمْ وَأَخَذْتُمْ عَلَىٰ ذَٰلِكُمْ إِصْرِى ۖ قَالُوٓاْ أَقْرَرْنَا ۚ قَالَ فَٱشْهَدُواْ وَأَنَا۠ مَعَكُم مِّنَ ٱلشَّٰهِدِينَ ﴿81﴾ فَمَن تَوَلَّىٰ بَعْدَ ذَٰلِكَ فَأُوْلَٰٓئِكَ هُمُ ٱلْفَٰسِقُونَ ﴿82﴾

سورۃ آل عمران آیت ۸۱۔۸۲

اور جب اللہ نے سارے نبیوں سے عہد لیا کہ میں نے جو بھی تمہیں کتاب و حکمت عطا کی ہے پھر تمہارے پاس کوئی رسول آئے جو تمہارے پاس موجود شے کی تصدیق کرتا ہو۔ تو تمہیں لازمی اس پر ایمان لانا ہوگا اور ضرور اس کی مدد کرنی ہو گی۔ ارشاد ہوا کہ کیا تم اس کا اقرار کرتے ہو اور اس پر میرا ذمہ لیتے ہو؟۔ سب کہنے لگے ہاں !۔ ہم اقرار کرتے ہیں۔ ارشادِ باری ہوا کہ اچھا تو گواہ رہو اور میں خود بھی تمہارے ساتھ گواہوں میں سے ہوں۔

وَإِذْ أَخَذْنَا مِنَ ٱلنَّبِيِّـۧنَ مِيثَٰقَهُمْ وَمِنكَ وَمِن نُّوحٍ وَإِبْرَٰهِيمَ وَمُوسَىٰ وَعِيسَى ٱبْنِ مَرْيَمَ ۖ وَأَخَذْنَا مِنْهُم مِّيثَٰقًا غَلِيظًا ﴿7﴾

سورۃ الأحزاب آیت 7

اور جب ہم نے نبیوں سے عہد و پیمان لیا۔ اور تم سے۔ اور نوحؑ سے۔ اور ابراہیمؑ سے۔ اور موسیٰؑ سے۔ اور عیسیٰؑ بن مریمؑ سے بھی۔ اور ہم نے ان سب سے پختہ و مضبوط عہد لیا۔

وَلَقَدْ عَهِدْنَآ إِلَىٰٓ ءَادَمَ مِن قَبْلُ فَنَسِىَ وَلَمْ نَجِدْ لَهُۥ عَزْمًا ﴿115﴾ ع6

سورۃ طٰہٰ آیت 115

اور البتہ یقیناً ہم نے اس سے پہلے آدمؑ سے بھی عہد لیا تھا پھر وہ (اسے) بھول گیا اور ہم نے اس میں عزم وارادے کی پختگی نہ پائی۔

انبیاءؑ تو اپنا عہد یقیناً خوبصورتی سے نبھا چکے۔ رہا ہمارے والا عہد جو عام انسانوں سے لیا گیا اس کا ذکر درج ذیل آیات میں ہے۔

وَإِذْ أَخَذَ رَبُّكَ مِنۢ بَنِىٓ ءَادَمَ مِن ظُهُورِهِمْ ذُرِّيَّتَهُمْ وَأَشْهَدَهُمْ عَلَىٰٓ أَنفُسِهِمْ أَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ ۖ قَالُوا۟ بَلَىٰ ۛ شَهِدْنَآ ۛ أَن تَقُولُوا۟ يَوْمَ ٱلْقِيَٰمَةِ إِنَّا كُنَّا عَنْ هَٰذَا غَٰفِلِينَ ﴿172﴾ أَوْ تَقُولُوٓا۟ إِنَّمَآ أَشْرَكَ ءَابَآؤُنَا مِن قَبْلُ وَكُنَّا ذُرِّيَّةً مِّنۢ بَعْدِهِمْ ۖ أَفَتُهْلِكُنَا بِمَا فَعَلَ ٱلْمُبْطِلُونَ ﴿173﴾

سورۃ الأعراف آیت ۱۷۲۔۱۷۳

اور جب تیرے رب نے بنی آدم کی پشت سے اس کی ساری اولاد نکالی اور ان سب سے ان کی اپنی ذات پر اقرار کرالیا کہ کیا میں تمہارا رب نہیں ہوں؟۔ وہ سب کہنے لگے (کیوں نہیں) ہاں۔ ہم سب (اس بات پر) گواہ ہیں۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ قیامت کے دن یوں کہنے لگو کہ ہم تو البتہ اس سے بے خبر تھے۔ یا یوں کہنے لگ جاؤ کہ شرک تو البتہ بس ہم سے پہلے ہمارے بڑوں نے (شروع) کیا تھا اور ہم تو ان

https://quranexcel.com

کے بعد ان کی اولاد میں (لاچار ان کے نقشِ قدم چلتے رہے) تھے۔ تو کیا تو ہمیں اس کی بنا پر ہلاک کرے گا جو کہ باطل پرستوں نے (ایجاد) کیا تھا؟۔

وَٱذْكُرُواْ نِعْمَةَ ٱللَّهِ عَلَيْكُمْ وَمِيثَٰقَهُ ٱلَّذِى وَاثَقَكُم بِهِۦٓ إِذْ قُلْتُمْ سَمِعْنَا وَأَطَعْنَا ۖ وَٱتَّقُواْ ٱللَّهَ ۚ إِنَّ ٱللَّهَ عَلِيمٌۢ بِذَاتِ ٱلصُّدُورِ ﴿7﴾

سورۃ المائدۃ آیت 7

اور یاد کرو وہ انعام جو اللہ نے جو تم پر کیے اور اس کے عہد و پیمان کو جو اس نے تم سے لیا جب تم نے کہا تھا کہ ہم نے سن لیا اور قبول کر لیا۔ اور اللہ سے ڈرتے رہو۔ بلاشبہ اللہ دلوں کے رازوں کو بھی بخوبی جانتا ہے۔

وَمَا لَكُمْ لَا تُؤْمِنُونَ بِٱللَّهِ ۙ وَٱلرَّسُولُ يَدْعُوكُمْ لِتُؤْمِنُواْ بِرَبِّكُمْ وَقَدْ أَخَذَ مِيثَٰقَكُمْ إِن كُنتُم مُّؤْمِنِينَ ﴿8﴾

سورۃ الحدید آیت 8

تمہیں کیا ہوا ہے کہ تم اللہ پر ایمان نہیں لاتے حالانکہ (اس کا) رسول تمہیں بلا رہا ہے کہ اپنے رب پر ایمان لاؤ اور اگر تم یقین کرنے والے ہو تو وہ (اللہ جل شانہ) تم سے (اس پر) عہد و پیمان بھی لے چکا ہے۔

ان اوپر والی آیات کا تعلق حقوق اللہ سے ہے۔اس کو ہر کوئی اپنی حیات زندگانی میں جیسے نبھائے گا۔ ویسا ہی پھل پائے گا۔البتہ جس نے اللہ کی قدر نہ پہچانی اور شرک میں مبتلا ہو گیا۔وہ اس عہد کو پورا کرنے میں ناکام ہو گیا۔

ایک عہد شیطان نے بھی اللہ سے کیا تھا جس کی پاسداری میں وہ پیش پیش ہے۔مگر اللہ تعالیٰ نے خبردار کر دیا ہے کہ شیطان کے دیئے ہوئے وعدے سراسر دھوکے فریب کے علاوہ کچھ نہیں۔

قَالَ رَبِّ بِمَآ أَغْوَيْتَنِى لَأُزَيِّنَنَّ لَهُمْ فِى ٱلْأَرْضِ وَلَأُغْوِيَنَّهُمْ أَجْمَعِينَ﴿39﴾لا إِلَّا عِبَادَكَ مِنْهُمُ ٱلْمُخْلَصِينَ﴿40﴾ قَالَ هَٰذَا صِرَٰطٌ عَلَىَّ مُسْتَقِيمٌ﴿41﴾ إِنَّ عِبَادِى لَيْسَ لَكَ عَلَيْهِمْ سُلْطَٰنٌ إِلَّا مَنِ ٱتَّبَعَكَ مِنَ ٱلْغَاوِينَ﴿42﴾ وَإِنَّ جَهَنَّمَ لَمَوْعِدُهُمْ أَجْمَعِينَ﴿43﴾لا قف

سورۃ الحجر آیت ۳۹ تا ۴۳

(اس نے) کہا کہ اے میرے رب!۔ جیسا کہ تو نے مجھے گمراہ کیا ہے۔ البتہ (ایسے ہی) میں بھی زمین میں لازمی ان لوگوں کے گناہوں کو خوشنما بنا کے دکھاؤں گا۔ اور ان سب کو ضرور گمراہ کر کے رہوں گا۔ سوائے تیرے ان بندوں کے جو ان میں (خالص کے متلاشی) مخلص ہوں گے۔ ارشادِ باری ہوا کہ مجھ تک (پہنچنے کا) سیدھا راستہ بھی یہی ہے۔ بلاشبہ میرے (مخلص) بندوں پر تیرا کچھ بھی زور نہیں چلے گا مگر (انہی پر) جو گمراہ ہوتے ہوئے تیرے پیچھے چل پڑیں۔ اور بیشک (جو تیرے پیچھے چلنے والے ہیں) ان سب کے وعدے کی جگہ جہنم ہے۔

وَٱسْتَفْزِزْ مَنِ ٱسْتَطَعْتَ مِنْهُم بِصَوْتِكَ وَأَجْلِبْ عَلَيْهِم بِخَيْلِكَ وَرَجِلِكَ وَشَارِكْهُمْ فِى ٱلْأَمْوَٰلِ وَٱلْأَوْلَٰدِ وَعِدْهُمْ ۚ وَمَا يَعِدُهُمُ ٱلشَّيْطَٰنُ إِلَّا غُرُورًا ﴿64﴾ إِنَّ عِبَادِى لَيْسَ لَكَ عَلَيْهِمْ سُلْطَٰنٌ ۚ وَكَفَىٰ بِرَبِّكَ وَكِيلًا ﴿65﴾

سورۃ الاسراء آیت 64

ان میں سے جس کو بھی تو اپنی آواز سے بہکا سکتا ہے بہکا لے۔ اور ان پر اپنے سواروں اور پیادوں سے بھی چڑھائی کر لے۔ اور ان کے مال اور اولاد میں بھی شریک ہو تا رہ۔ اور ان سے وعدے بھی کرتا رہ۔ اور (لوگو! جان رکھو کہ) شیطان ان سے جو بھی وعدے کرتا ہے سب سراسر دھوکا ہی ہوتا ہے۔ بیشک میرے (مخلص) بندوں پر تیرا کچھ بھی زور و غلبہ نہیں۔ اور تیرا رب ہی وکیل و کارساز کافی ہے۔

وَلَأُضِلَّنَّهُمْ وَلَأُمَنِّيَنَّهُمْ وَلَءَامُرَنَّهُمْ فَلَيُبَتِّكُنَّ ءَاذَانَ ٱلْأَنْعَٰمِ وَلَءَامُرَنَّهُمْ فَلَيُغَيِّرُنَّ خَلْقَ ٱللَّهِ ۚ وَمَن يَتَّخِذِ ٱلشَّيْطَٰنَ وَلِيًّا مِّن دُونِ ٱللَّهِ فَقَدْ خَسِرَ خُسْرَانًا مُّبِينًا ﴿119﴾ ط يَعِدُهُمْ وَيُمَنِّيهِمْ ۖ وَمَا يَعِدُهُمُ ٱلشَّيْطَٰنُ إِلَّا غُرُورًا ﴿120﴾

سورۃ النساء آیت ۱۱۹۔۱۲۰

اور البتہ انہیں ضرور گمراہ کرتا اور انہیں نِت (نئی) امیدیں دلاتا رہوں گا اور یہ بھی انہیں سکھلاتا رہوں گا کہ لازمی جانوروں کے کان چیرتے رہیں اور یہ بھی انہیں حکم دیتا رہوں گا کہ ضرور اللہ کی بنائی ہوئی صورتیں بگاڑتے رہیں۔ اور جس نے بھی اللہ کو چھوڑ کر شیطان کو اپنا ولی بنالیا تو یقیناً وہ صریح نقصان میں پڑ گیا۔ شیطان ان سے وعدے تو کرتا ہے اور انہیں امیدیں بھی خوب دلاتا ہے۔ (مگر سن رکھو!) شیطان کے انہیں دیئے ہوئے وعدے سراسر دھوکے فریب کے علاوہ کچھ بھی نہیں۔

کافروں نے جب رسولوں کو بے دخل کرنے کی دھمکی دی تو ارشاد ہوا جو روزِ قیامت کے میرے سامنے کھڑا ہونے سے ڈریں میری وعید سے ڈر جائیں۔ وہی کامیاب ہوں گے۔

وَقَالَ ٱلَّذِينَ كَفَرُوا۟ لِرُسُلِهِمْ لَنُخْرِجَنَّكُم مِّنْ أَرْضِنَآ أَوْ لَتَعُودُنَّ فِى مِلَّتِنَا ۖ فَأَوْحَىٰٓ إِلَيْهِمْ رَبُّهُمْ لَنُهْلِكَنَّ ٱلظَّٰلِمِينَ ﴿13﴾ لا وَلَنُسْكِنَنَّكُمُ ٱلْأَرْضَ مِنۢ بَعْدِهِمْ ۚ ذَٰلِكَ لِمَنْ خَافَ مَقَامِى وَخَافَ وَعِيدِ ﴿14﴾ وَٱسْتَفْتَحُوا۟ وَخَابَ كُلُّ جَبَّارٍ عَنِيدٍ ﴿15﴾ لا

سورۃ ابراہیم آیت 13

اور کافروں نے اپنے رسولوں سے کہا کہ ہم تمہیں اپنے ملک سے لازماً باہر نکال دیں گے یا کسی طرح بھی ہمارے دین میں واپس آ جاؤ۔ تو ان کے رب نے ان (رسولوں) کی طرف وحی بھیجی کہ ہم ضرور ان ظالم لوگوں کو ہلاک کر دیں گے۔ اور البتہ ان کے بعد ضرور تمہیں اس زمین میں آباد کر دیں گے۔ یہ ان کے لئے ہے جو (روزِ قیامت کے) میرے سامنے کھڑا ہونے سے ڈریں اور میری وعید سے خائف رہیں۔ اور رسولوں نے (اللہ سے) فتح ہی چاہی اور ہر ایک سرکش ضدی نامراد ہی رہ گیا۔

حضرت نوحؑ اور اصحاب کہف کے دور کا تذکرہ درج ذیل آیات میں ہے۔

وَنَادَىٰ نُوحٌ رَّبَّهُۥ فَقَالَ رَبِّ إِنَّ ٱبْنِى مِنْ أَهْلِى وَإِنَّ وَعْدَكَ ٱلْحَقُّ وَأَنتَ أَحْكَمُ ٱلْحَٰكِمِينَ ﴿45﴾

سورۃ ہود آیت 45

اور نوحؑ اپنے رب کو پکارنے لگا کہ اے میرے رب !۔ بلاشبہ میرا بیٹا میرے اہل میں سے ہے (تو اس کو بھی نجات دیدے) اور بیشک تیرا وعدہ سچا ہے اور تو سب فیصلہ کرنے والوں سے بہتر فیصلہ کرنے والا ہے۔

وَكَذَٰلِكَ أَعْثَرْنَا عَلَيْهِمْ لِيَعْلَمُوٓاْ أَنَّ وَعْدَ ٱللَّهِ حَقٌّ وَأَنَّ ٱلسَّاعَةَ لَا رَيْبَ فِيهَآ إِذْ يَتَنَٰزَعُونَ بَيْنَهُمْ أَمْرَهُمْ ۖ فَقَالُواْ ٱبْنُواْ عَلَيْهِم بُنْيَٰنًا ۖ رَّبُّهُمْ أَعْلَمُ بِهِمْ ۚ قَالَ ٱلَّذِينَ غَلَبُواْ عَلَىٰٓ أَمْرِهِمْ لَنَتَّخِذَنَّ عَلَيْهِم مَّسْجِدًا ﴿21﴾

سورۃ الکہف آیت 21

اور اسی طرح ہم نے (لوگوں پر) ان کی خبر ظاہر کر دی تاکہ لوگ سمجھ جائیں کہ اللہ کا وعدہ سچا ہے اور قیامت (کے وعدے) میں بھی کوئی شک و شبہ نہیں۔ اس وقت لوگ ان کے معاملے میں باہم جھگڑنے لگے پھر (کوئی) بولا ان پر ایک عمارت بنا دو۔ ان کا رب ان کے حال کو خوب جانتا ہے۔ اور (کوئی) جو ان کے معاملات پر غلبہ رکھتے تھے کہنے لگے کہ ہم ان (کے غار) پر ضرور ایک مسجد بنا دیں گے۔

حضرت ابراہیمؑ اور حضرت اسمٰعیلؑ سے لیے گئے عہد کا تذکرہ درج ذیل آیات میں ہے۔

۞ وَإِذِ ٱبْتَلَىٰٓ إِبْرَٰهِـۧمَ رَبُّهُۥ بِكَلِمَٰتٍ فَأَتَمَّهُنَّ ۖ قَالَ إِنِّى جَاعِلُكَ لِلنَّاسِ إِمَامًا ۖ قَالَ وَمِن ذُرِّيَّتِى ۖ قَالَ لَا يَنَالُ عَهْدِى ٱلظَّٰلِمِينَ ﴿124﴾

سورۃ البقرۃ آیت 124

اور جب ابراہیمؑ کو اس کے رب نے چند باتوں میں آزمایا تو وہ ان میں ہر طرح سے پورے اترے۔ ارشاد فرمایا کہ بلاشبہ میں تم کو بنی نوع انسان کا امام بنانے والا ہوں۔ تو پوچھا کہ میری اولاد کو بھی!۔ ارشادِ باری ہوا کہ میرا وعدہ ظالم لوگوں کے بارے میں بالکل نہیں ہے۔

وَإِذْ جَعَلْنَا ٱلْبَيْتَ مَثَابَةً لِّلنَّاسِ وَأَمْنًا وَٱتَّخِذُواْ مِن مَّقَامِ إِبْرَٰهِـۧمَ مُصَلًّى ۖ وَعَهِدْنَآ إِلَىٰٓ إِبْرَٰهِـۧمَ وَإِسْمَٰعِيلَ أَن طَهِّرَا بَيْتِىَ لِلطَّآئِفِينَ وَٱلْعَٰكِفِينَ وَٱلرُّكَّعِ ٱلسُّجُودِ ﴿125﴾

سورۃ البقرۃ آیت 125

اور جب ہم نے بنی نوع انسان کے لئے خانہ کعبہ کو جمع ہونے اور امن پانے کی جگہ بنا دیا (تو ارشاد فرمایا کہ) تم مقام ابراہیمؑ کو نماز کی جگہ بنالو۔ اور ہم نے ابراہیمؑ اور اسماعیلؑ سے عہد لیا کہ میرے گھر کو طواف کرنے والوں۔ اور اعتکاف کرنے والوں۔ اور رکوع کرنے والوں۔ اور سجدہ کرنے والوں کے لئے پاک صاف رکھا کرو۔

وَمَا كَانَ ٱسْتِغْفَارُ إِبْرَٰهِيمَ لِأَبِيهِ إِلَّا عَن مَّوْعِدَةٍ وَعَدَهَآ إِيَّاهُ فَلَمَّا تَبَيَّنَ لَهُۥٓ أَنَّهُۥ عَدُوٌّ لِّلَّهِ تَبَرَّأَ مِنْهُ ۚ إِنَّ إِبْرَٰهِيمَ لَأَوَّٰهٌ حَلِيمٌ ﴿114﴾

سورۃ التوبۃ آیت 114

اور ابراہیمؑ کا اپنے باپ کے لئے بخشش کی دعا مانگنا تو ایک وعدے کے سبب تھا جو وہ اس سے کر چکا تھا۔ لیکن جب اس پر واضح ہو گیا کہ وہ اللہ کا دشمن ہے تو وہ اس سے بیزار ہو گیا۔ بلاشبہ ابراہیمؑ بڑا ہی نرم دل بہت تحمل والا تھا۔

وَٱذْكُرْ فِى ٱلْكِتَٰبِ إِسْمَٰعِيلَ ۚ إِنَّهُۥ كَانَ صَادِقَ ٱلْوَعْدِ وَكَانَ رَسُولًا نَّبِيًّا ﴿54﴾ ج

سورۃ مریم آیت 54

اور کتاب میں اسمٰعیلؑ کا ذکر بھی کرو۔ بلاشبہ وہ وعدے کا سچا اور صاحبِ رسالت نبی تھا۔

ان آیات میں حضرت یعقوبؑ اور ان کے بیٹوں کا تذکرہ ہے۔

قَالَ لَنْ أُرْسِلَهُۥ مَعَكُمْ حَتَّىٰ تُؤْتُونِ مَوْثِقًا مِّنَ ٱللَّهِ لَتَأْتُنَّنِى بِهِۦٓ إِلَّآ أَن يُحَاطَ بِكُمْ ۖ فَلَمَّآ ءَاتَوْهُ مَوْثِقَهُمْ قَالَ ٱللَّهُ عَلَىٰ مَا نَقُولُ وَكِيلٌ ﴿66﴾

سورۃ یوسف آیت 66

(یعقوبؑ نے) کہا کہ میں ہرگز اسے تمہارے ساتھ نہ بھیجوں گا جب تک کہ مجھے اللہ کا عہد نہ دو کہ تم بلاشبہ اس کو میرے پاس ضرور لاؤ گے۔ مگر یہ کہ تم سب گھیر لئے جاؤ۔ پھر جب سب نے اسے عہد دے دیا تو (یعقوبؑ نے) کہا کہ جو قول و قرار ہم کر رہے ہیں اس پر اللہ ہی ضامن ہے۔

فَلَمَّا ٱسْتَيْـَٔسُواْ مِنْهُ خَلَصُواْ نَجِيًّا ۖ قَالَ كَبِيرُهُمْ أَلَمْ تَعْلَمُوٓاْ أَنَّ أَبَاكُمْ قَدْ أَخَذَ عَلَيْكُم مَّوْثِقًا مِّنَ ٱللَّهِ وَمِن قَبْلُ مَا فَرَّطتُمْ فِى يُوسُفَ ۖ فَلَنْ أَبْرَحَ ٱلْأَرْضَ حَتَّىٰ يَأْذَنَ لِىٓ أَبِىٓ أَوْ يَحْكُمَ ٱللَّهُ لِى ۖ وَهُوَ خَيْرُ ٱلْحَٰكِمِينَ ﴿80﴾

سورۃ یوسف آیت 80

پس جب وہ اس سے ناامید ہو چکے تو صلاح مشورے کے لئے الگ ہو بیٹھے۔ان میں سے بڑے نے کہا کہ کیا تمہیں معلوم نہیں کہ تمہارے باپ نے تم سے اللہ کا پختہ عہد لیا ہے ؟۔اور اس سے پہلے بھی تم یوسفؑ کے بارے میں بھی قصور وار ہو۔پس میں تو اس سرزمین سے ہر گز نہیں ٹلوں گا جب تک کہ میرا باپ مجھے اجازت نہ دے یا اللہ ہی میرے لئے کوئی فیصلہ کر دے۔اور وہ بہت بہتر فیصلہ کرنے والا ہے۔

ان آیات میں حضرت موسیٰؑ۔بنی اسرائیل اور نصاریٰ سے متعلق ذکر موجود ہے۔یہ آیات سورتوں کی ترتیب سے جمع کی گئی ہیں۔حالات و واقعات کی ترتیب سے نہیں۔

يَٰبَنِىٓ إِسْرَٰٓءِيلَ ٱذْكُرُواْ نِعْمَتِىَ ٱلَّتِىٓ أَنْعَمْتُ عَلَيْكُمْ وَأَوْفُواْ بِعَهْدِىٓ أُوفِ بِعَهْدِكُمْ وَإِيَّٰىَ فَٱرْهَبُونِ ﴿40﴾

سورۃ البقرۃ آیت 40

اے اولادِ اسرائیل ! یاد کرو میرے وہ احسان جو میں نے تم پر کیے تھے اور پورا کرو میرا عہد میں بھی تمہارے عہد کو پورا کروں گا اور مجھی سے ڈرتے رہو۔

وَإِذْ وَٰعَدْنَا مُوسَىٰٓ أَرْبَعِينَ لَيْلَةً ثُمَّ ٱتَّخَذْتُمُ ٱلْعِجْلَ مِنۢ بَعْدِهِۦ وَأَنتُمْ ظَٰلِمُونَ ﴿51﴾

سورۃ البقرۃ آیت 51

اور جب ہم نے موسیٰؑ سے چالیس راتوں کا وعدہ کیا پھر اس کے بعد تم نے بچھڑے کو (معبود) مقرر کر لیا اور تم بڑے ہی ظالم تھے۔

وَإِذْ أَخَذْنَا مِيثَٰقَكُمْ وَرَفَعْنَا فَوْقَكُمُ ٱلطُّورَ خُذُوا۟ مَآ ءَاتَيْنَٰكُم بِقُوَّةٍ وَٱذْكُرُوا۟ مَا فِيهِ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ ﴿63﴾ ثُمَّ تَوَلَّيْتُم مِّنۢ بَعْدِ ذَٰلِكَ ۖ فَلَوْلَا فَضْلُ ٱللَّهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهُۥ لَكُنتُم مِّنَ ٱلْخَٰسِرِينَ ﴿64﴾

سورۃ البقرۃ آیت ۶۳۔۶۴

اور جب ہم نے تم سے پختہ عہد لیا اور طور پہاڑ کو تمہارے اوپر اٹھا کھڑا کر دیا کہ جو تمہیں دیا جا رہا ہے اسے مضبوطی سے پکڑو اور جو اس میں (لکھا ہے اسے عملی طور پر) یاد رکھو تاکہ تم (عذاب سے) بچ

سکو۔ پھر تم (پختہ عہد کر لینے) کے بعد اس سے پھر گئے۔ پس اگر تم پر اللہ کا فضل اور اس کی رحمت نہ ہوتی تو یقیناً تم خسارہ پانے والوں میں ہو جاتے۔

وَقَالُواْ لَن تَمَسَّنَا ٱلنَّارُ إِلَّآ أَيَّامًا مَّعْدُودَةً ۚ قُلْ أَتَّخَذْتُمْ عِندَ ٱللَّهِ عَهْدًا فَلَن يُخْلِفَ ٱللَّهُ عَهْدَهُۥٓ ۖ أَمْ تَقُولُونَ عَلَى ٱللَّهِ مَا لَا تَعْلَمُونَ ﴿80﴾

سورۃ البقرۃ آیت 80

اور کہتے ہیں کہ گنتی کے چند روز کے علاوہ آگ ہمیں ہر گز نہیں چھو پائے گی۔ پوچھو کہ کیا تم نے اللہ سے کوئی عہد لے رکھا ہے جو اللہ اپنے عہد کے خلاف ہر گز نہیں کرے گا؟۔ یا تم اللہ پر ایسی باتیں کہہ دیتے ہو جن کا تمہیں کوئی علم نہیں ہے۔

وَإِذْ أَخَذْنَا مِيثَٰقَ بَنِىٓ إِسْرَٰٓءِيلَ لَا تَعْبُدُونَ إِلَّا ٱللَّهَ وَبِٱلْوَٰلِدَيْنِ إِحْسَانًا وَذِى ٱلْقُرْبَىٰ وَٱلْيَتَٰمَىٰ وَٱلْمَسَٰكِينِ وَقُولُواْ لِلنَّاسِ حُسْنًا وَأَقِيمُواْ ٱلصَّلَوٰةَ وَءَاتُواْ ٱلزَّكَوٰةَ ثُمَّ تَوَلَّيْتُمْ إِلَّا قَلِيلًا مِّنكُمْ وَأَنتُم مُّعْرِضُونَ ﴿83﴾

سورۃ البقرۃ آیت 83

اور جب ہم نے اولادِ اسرائیل سے پختہ عہد لیا کہ اللہ کے علاوہ تم کسی کی عبادت نہ کرنا۔اور والدین۔ اور رشتہ داروں۔اور یتیموں۔اور مسکینوں کے ساتھ نیک سلوک کرنا۔اور لوگوں سے اچھی بات کہنا ۔اور نماز قائم کرنا۔اور زکوۃ دیتے رہنا مگر سوائے چند ایک کے تم سب (اس عہد سے) پھر گئے اور تم ہو ہی اعراض کرنے والے۔

وَإِذْ أَخَذْنَا مِيثَٰقَكُمْ لَا تَسْفِكُونَ دِمَآءَكُمْ وَلَا تُخْرِجُونَ أَنفُسَكُم مِّن دِيَٰرِكُمْ ثُمَّ أَقْرَرْتُمْ وَأَنتُمْ تَشْهَدُونَ﴿84﴾

سورۃ البقرۃ آیت 84

اور جب ہم نے تم سے پختہ عہد لیا کہ آپس میں بالکل خون نہ بہانا اور اپنوں کو اپنی بستیوں سے بے دخل بھی نہ کرنا پھر تم نے اقرار کر لیا جبکہ تم (اس پر) گواہ بھی ہو۔

وَإِذْ أَخَذْنَا مِيثَٰقَكُمْ وَرَفَعْنَا فَوْقَكُمُ ٱلطُّورَ خُذُوا۟ مَآ ءَاتَيْنَٰكُم بِقُوَّةٍ وَٱسْمَعُوا۟ ۖ قَالُوا۟ سَمِعْنَا وَعَصَيْنَا وَأُشْرِبُوا۟ فِى قُلُوبِهِمُ ٱلْعِجْلَ بِكُفْرِهِمْ ۚ قُلْ بِئْسَمَا يَأْمُرُكُم بِهِۦٓ إِيمَٰنُكُمْ إِن كُنتُم مُّؤْمِنِينَ﴿93﴾

سورۃ البقرۃ آیت 93

اور جب ہم نے تم سے عہد واثق لیا اور طور پہاڑ کو ہم نے تمہارے اوپر اٹھا کر کھڑا کر دیا کہ جو کچھ ہم تمہیں دیتے ہیں اسے قوت کے ساتھ پکڑے رکھو اور (توجہ سے) سنو۔ وہ کہنے لگے ہم نے سنا اور نافرمانی کی اور بچھڑے کی (محبت) ان کے کفر کی وجہ سے ان کے دلوں میں رچ بس گئی تھی۔ کہہ دو کیا ہی بری چیز ہے وہ جس کا تمہیں تمہارا ایمان حکم کرتا ہے اگر تم ایمان والے ہو۔

وَإِذْ أَخَذَ ٱللَّهُ مِيثَٰقَ ٱلَّذِينَ أُوتُوا۟ ٱلْكِتَٰبَ لَتُبَيِّنُنَّهُۥ لِلنَّاسِ وَلَا تَكْتُمُونَهُۥ فَنَبَذُوهُ وَرَآءَ ظُهُورِهِمْ وَٱشْتَرَوْا۟ بِهِۦ ثَمَنًا قَلِيلًا ۖ فَبِئْسَ مَا يَشْتَرُونَ ﴿187﴾

سورۃ آل عمران آیت 187

اور جب اللہ نے اہلِ کتاب سے یہ عہد و پیمان لیا تھا کہ تم اسے بنی نوع انسان کے سامنے لازماً کھول کھول کر واضح کر دو گے اور کچھ بھی نہیں چھپاؤ گے۔ مگر انہوں نے اس (عہد کو) کو پس پشت ڈال دیا اور اس کے عوض تھوڑی سی قیمت لے لی۔ پس کیا ہی برا ہے جو وہ خریدتے ہیں۔

وَلِكُلٍّ جَعَلْنَا مَوَٰلِىَ مِمَّا تَرَكَ ٱلْوَٰلِدَانِ وَٱلْأَقْرَبُونَ ۚ وَٱلَّذِينَ عَقَدَتْ أَيْمَٰنُكُمْ فَـَٔاتُوهُمْ نَصِيبَهُمْ ۚ إِنَّ ٱللَّهَ كَانَ عَلَىٰ كُلِّ شَىْءٍ شَهِيدًا ﴿33﴾ ع5

سورۃ النساء آیت 33

اور ہر شخص کے ہم نے والی وارث مقرر کر دیئے ہیں اس مال میں جو ماں باپ یا رشتہ دار چھوڑ مریں۔ اور جن لوگوں سے تم عہد کر چکے ہو ان کو بھی ان کا حصہ دے دو۔ بیشک اللہ ہر چیز پر گواہ ہے۔

وَرَفَعْنَا فَوْقَهُمُ ٱلطُّورَ بِمِيثَٰقِهِمْ وَقُلْنَا لَهُمُ ٱدْخُلُواْ ٱلْبَابَ سُجَّدًا وَقُلْنَا لَهُمْ لَا تَعْدُواْ فِى ٱلسَّبْتِ وَأَخَذْنَا مِنْهُم مِّيثَٰقًا غَلِيظًا ﴿154﴾

سورۃ النساء آیت 154

اور ان لوگوں کے اوپر طور بلند کر کے ان سے عہد لیا اور ہم نے ہی انہیں حکم دیا تھا کہ دروازے میں سجدہ کرتے ہوئے داخل ہونا۔ اور ہم نے ہی ان سے یہ بھی کہا کہ ہفتے کے بارے میں زیادتی نہ کر لینا اور ہم نے ان سے پکے مضبوط عہد لیے تھے۔

فَبِمَا نَقْضِهِم مِّيثَٰقَهُمْ وَكُفْرِهِم بِـَٔايَٰتِ ٱللَّهِ وَقَتْلِهِمُ ٱلْأَنۢبِيَآءَ بِغَيْرِ حَقٍّ وَقَوْلِهِمْ قُلُوبُنَا غُلْفٌ ۚ بَل طَبَعَ ٱللَّهُ عَلَيْهَا بِكُفْرِهِمْ فَلَا يُؤْمِنُونَ إِلَّا قَلِيلًا ﴿155﴾ص

سورۃ النساء آیت 155

https://quranexcel.com

پس ان کے عہد توڑ دینے اور اللہ کی آیتوں سے کفر کرنے اور انبیاء کو ناحق قتل کرنے اور یہ کہنے کی وجہ سے کہ ہمارے دلوں پر پردے ہیں۔ (پردے نہیں) بلکہ ان کے کفر کے سبب اللہ نے ان پر مہر لگ جانے دی ہے پس یہ بہت کم ہی ایمان لاتے ہیں۔

۞ وَلَقَدْ أَخَذَ ٱللَّهُ مِيثَٰقَ بَنِىٓ إِسْرَٰٓءِيلَ وَبَعَثْنَا مِنْهُمُ ٱثْنَىْ عَشَرَ نَقِيبًا ۖ وَقَالَ ٱللَّهُ إِنِّى مَعَكُمْ ۖ لَئِنْ أَقَمْتُمُ ٱلصَّلَوٰةَ وَءَاتَيْتُمُ ٱلزَّكَوٰةَ وَءَامَنتُم بِرُسُلِى وَعَزَّرْتُمُوهُمْ وَأَقْرَضْتُمُ ٱللَّهَ قَرْضًا حَسَنًا لَّأُكَفِّرَنَّ عَنكُمْ سَيِّـَٔاتِكُمْ وَلَأُدْخِلَنَّكُمْ جَنَّٰتٍ تَجْرِى مِن تَحْتِهَا ٱلْأَنْهَٰرُ ۚ فَمَن كَفَرَ بَعْدَ ذَٰلِكَ مِنكُمْ فَقَدْ ضَلَّ سَوَآءَ ٱلسَّبِيلِ ﴿12﴾

سورۃ المائدۃ آیت 12

اور البتہ یقیناً اللہ نے اولادِ اسرائیل سے عہد لیا اور ہم نے ان میں بارہ سردار مقرر کیے۔ اور اللہ نے کہا میں تمہارے ساتھ ہوں اگر تم نماز کی پابندی کرتے رہو۔ اور زکوۃ دیتے رہو۔ اور میرے سب رسولوں پر ایمان لاؤ اور ان کی مدد بھی کرو۔ اور اللہ کو قرض حسنہ دو۔ تو میں ضرور تم سے تمہارے گناہ مٹادوں گا اور لازمی تمہیں ایسے باغوں میں داخل کروں گا جن کے دامن میں نہریں بہتی ہوں گی۔ پھر تم میں سے جو کوئی اس کے بعد کافر ہو گیا تو یقیناً وہ سیدھے رستے سے بھٹک گیا۔

فَبِمَا نَقْضِهِم مِّيثَٰقَهُمْ لَعَنَّٰهُمْ وَجَعَلْنَا قُلُوبَهُمْ قَٰسِيَةً ۖ يُحَرِّفُونَ ٱلْكَلِمَ عَن مَّوَاضِعِهِۦ ۙ وَنَسُوا۟ حَظًّا مِّمَّا ذُكِّرُوا۟ بِهِۦ ۚ وَلَا تَزَالُ تَطَّلِعُ عَلَىٰ خَآئِنَةٍ مِّنْهُمْ إِلَّا قَلِيلًا مِّنْهُمْ ۖ فَٱعْفُ عَنْهُمْ وَٱصْفَحْ ۚ إِنَّ ٱللَّهَ يُحِبُّ ٱلْمُحْسِنِينَ ﴿13﴾

سورۃ المائدۃ آیت 13

پھر ان لوگوں کے عہد توڑ دینے کی وجہ سے ہم نے ان پر لعنت کر دی اور ان کے دلوں کو سخت کر دیا۔ یہ لوگ (اللہ کے) کلمات کو اپنے اصل مقامات سے آگے پیچھے کر دیتے ہیں اور جو نصیحت انہیں کی گئی تھی اُس کا بڑا حصہ بھی بھول چکے ہیں۔ اور بہت تھوڑے آدمیوں کے علاوہ تم ہمیشہ ان کی کسی نہ کسی خیانت پر اطلاع پاتے رہتے ہو پس انہیں معاف کر دو اور در گزر کرو۔ بیشک اللہ احسان کرنے والوں سے محبت کرتا ہے۔

وَمِنَ ٱلَّذِينَ قَالُوٓا۟ إِنَّا نَصَٰرَىٰٓ أَخَذْنَا مِيثَٰقَهُمْ فَنَسُوا۟ حَظًّا مِّمَّا ذُكِّرُوا۟ بِهِۦ ۖ فَأَغْرَيْنَا بَيْنَهُمُ ٱلْعَدَٰوَةَ وَٱلْبَغْضَآءَ إِلَىٰ يَوْمِ ٱلْقِيَٰمَةِ ۚ وَسَوْفَ يُنَبِّئُهُمُ ٱللَّهُ بِمَا كَانُوا۟ يَصْنَعُونَ ﴿14﴾

سورۃ المائدۃ آیت 14

اور جو لوگ اپنے آپ کو البتہ عیسائی کہتے ہیں ان سے بھی ہم نے عہد لیا تھا مگر انہوں نے بھی جو نصیحت انہیں کی گئی تھی اس کا بڑا حصہ بھلا دیا۔ پھر ہم نے بھی ان کے مابین بغض وعداوت ڈال دی جو قیامت تک رہے گی۔ اور جو کچھ (صناعی کرتے ہیں) یہ گھڑا کرتے ہیں عنقریب اللہ ان کو اس سے آگاہ کردے گا۔

لَقَدْ أَخَذْنَا مِيثَٰقَ بَنِىٓ إِسْرَٰٓءِيلَ وَأَرْسَلْنَآ إِلَيْهِمْ رُسُلًا ۖ كُلَّمَا جَآءَهُمْ رَسُولٌۢ بِمَا لَا تَهْوَىٰٓ أَنفُسُهُمْ فَرِيقًا كَذَّبُوا۟ وَفَرِيقًا يَقْتُلُونَ ﴿70﴾ ق

سورۃ المائدۃ آیت 70

البتہ یقیناً ہم نے اولادِ اسرائیل سے پختہ عہد لیا تھا اور ان کی طرف بہت سے رسول بھی بھیجے تھے۔ جب بھی کوئی رسول ان کے پاس ایسا حکم لے کر آیا جو ان کی دلی منشا کے خلاف تھا۔ تو انہوں نے کسی فریق کو تو جھوٹا قرار دیا اور کسی فریق کو قتل کر دیا۔

وَلَمَّا وَقَعَ عَلَيْهِمُ ٱلرِّجْزُ قَالُوا۟ يَٰمُوسَى ٱدْعُ لَنَا رَبَّكَ بِمَا عَهِدَ عِندَكَ ۖ لَئِن كَشَفْتَ عَنَّا ٱلرِّجْزَ لَنُؤْمِنَنَّ لَكَ وَلَنُرْسِلَنَّ مَعَكَ بَنِىٓ إِسْرَٰٓءِيلَ ﴿134﴾ ج فَلَمَّا كَشَفْنَا عَنْهُمُ ٱلرِّجْزَ إِلَىٰٓ أَجَلٍ هُم بَٰلِغُوهُ إِذَا هُمْ يَنكُثُونَ ﴿135﴾

https://quranexcel.com

سورۃالأعراف آیت ۱۳۴۔۱۳۵

اور جب ان پر کوئی عذاب آتا تو کہتے کہ اے موسیٰؑ!۔ ہمارے لئے اپنے رب سے دعا کرو جیسا اس نے تجھ سے عہد کر رکھا ہے۔ اگر تم ہم سے یہ عذاب دور کر دو گے تو بلاشبہ ہم تجھ پر لازماً ایمان لے آئیں گے اور اولادِ اسرائیل کو بھی ضرور تیرے ساتھ بھیج دیں گے۔ پھر جب ہم ایک مدت تک جس پر بہر حال ان کو پہنچنا تھا ان سے عذاب اٹھا لیتے تو وہ فوراً ہی اپنے کیے ہوئے عہد کو توڑ دیتے۔

وَأَوْرَثْنَا ٱلْقَوْمَ ٱلَّذِينَ كَانُواْ يُسْتَضْعَفُونَ مَشَٰرِقَ ٱلْأَرْضِ وَمَغَٰرِبَهَا ٱلَّتِى بَٰرَكْنَا فِيهَا ۖ وَتَمَّتْ كَلِمَتُ رَبِّكَ ٱلْحُسْنَىٰ عَلَىٰ بَنِىٓ إِسْرَٰٓءِيلَ بِمَا صَبَرُواْ ۖ وَدَمَّرْنَا مَا كَانَ يَصْنَعُ فِرْعَوْنُ وَقَوْمُهُۥ وَمَا كَانُواْ يَعْرِشُونَ ﴿137﴾

سورۃالأعراف آیت 137

اور ہم نے ان لوگوں کو جو بالکل کمزور سمجھے جاتے تھے اس زمین کے مشرق و مغرب کا وارث بنا دیا جس میں ہم نے برکت دے رکھی تھی۔ اور اسی طرح تیرے رب کا وہ وعدہ حسنیٰ جو اس نے اولادِ اسرائیل سے کیا تھا ان کے صبر و تحمل کے باعث پورا ہو گیا۔ اور فرعون اور اس کی قوم جو کچھ بھی تعمیر کرتے اور جو اونچی اونچی عمارتیں بنواتے تھے وہ سب کچھ ہم نے تباہ و برباد کر دیا۔

۞ وَوَٰعَدْنَا مُوسَىٰ ثَلَٰثِينَ لَيْلَةً وَأَتْمَمْنَٰهَا بِعَشْرٍ فَتَمَّ مِيقَٰتُ رَبِّهِۦٓ أَرْبَعِينَ لَيْلَةً ۚ وَقَالَ مُوسَىٰ لِأَخِيهِ هَٰرُونَ ٱخْلُفْنِى فِى قَوْمِى وَأَصْلِحْ وَلَا تَتَّبِعْ سَبِيلَ ٱلْمُفْسِدِينَ ﴿142﴾

سورۃ الأعراف آیت 142

اور ہم نے موسیٰؑ سے تیس رات کا وعدہ کیا اور اس کو مزید دس سے بڑھا دیا (یوں) پس تیرے رب کی مدت چالیس راتیں پوری ہو گئی۔ اور موسیٰؑ نے اپنے بھائی ہارونؑ سے کہا کہ میرے بعد تم میری قوم میں جانشین ہو (ان کی) اصلاح کرتے رہنا اور مفسدوں کی راہ پر مت چلنا۔

وَقَضَيْنَآ إِلَىٰ بَنِىٓ إِسْرَٰٓءِيلَ فِى ٱلْكِتَٰبِ لَتُفْسِدُنَّ فِى ٱلْأَرْضِ مَرَّتَيْنِ وَلَتَعْلُنَّ عُلُوًّا كَبِيرًا ﴿4﴾ فَإِذَا جَآءَ وَعْدُ أُولَىٰهُمَا بَعَثْنَا عَلَيْكُمْ عِبَادًا لَّنَآ أُو۟لِى بَأْسٍ شَدِيدٍ فَجَاسُوا۟ خِلَٰلَ ٱلدِّيَارِ ۚ وَكَانَ وَعْدًا مَّفْعُولًا ﴿5﴾

سورۃ الإسراء آیت ۴۔۵

اور ہم نے بنی اسرائیل پر (ان کی) کتاب میں یہ بات واضح کر دی تھی کہ تم لازمی ملک میں دو مرتبہ فساد مچاؤ گے اور بڑی سرکشی کرو گے۔ پھر جب پہلے وعدے کا وقت آیا تو ہم نے تم پر اپنے سخت لڑائی

لڑنے والے بندے مسلط کر دیئے پھر وہ تمہاری آبادیوں میں گھس گئے۔اور اللہ کا وعدہ تو پورا ہو کر ہی رہنا تھا۔

إِنْ أَحْسَنتُمْ أَحْسَنتُمْ لِأَنفُسِكُمْ ۖ وَإِنْ أَسَأْتُمْ فَلَهَا ۚ فَإِذَا جَآءَ وَعْدُ ٱلْـَٔاخِرَةِ لِيَسُۥٓـُٔوا۟ وُجُوهَكُمْ وَلِيَدْخُلُوا۟ ٱلْمَسْجِدَ كَمَا دَخَلُوهُ أَوَّلَ مَرَّةٍ وَلِيُتَبِّرُوا۟ مَا عَلَوْا۟ تَتْبِيرًا ﴿7﴾

سورۃ الاسراء آیت 7

اگر تم نے کوئی بھلائی کی ہے تو اپنے لئے ہی کی۔اور اگر تم کوئی برائی کی ہے تو اس کا وبال بھی تم پر ہی ہے۔ پھر جب دوسرے وعدے کا وقت آیا (تو ہم نے پھر اپنے بندے مسلط کر دیئے) تاکہ تمہارے چہروں کو بگاڑ دیں اور مسجد (اقصیٰ) میں ایسے ہی گھس جائیں جس طرح پہلی بار گھس گئے تھے۔اور جس چیز پر قابو پائیں اسے تباہ کر کے رکھ دیں۔

فَأَرَادَ أَن يَسْتَفِزَّهُم مِّنَ ٱلْأَرْضِ فَأَغْرَقْنَٰهُ وَمَن مَّعَهُۥ جَمِيعًا ﴿103﴾ وَقُلْنَا مِنۢ بَعْدِهِۦ لِبَنِىٓ إِسْرَٰٓءِيلَ ٱسْكُنُوا۟ ٱلْأَرْضَ فَإِذَا جَآءَ وَعْدُ ٱلْـَٔاخِرَةِ جِئْنَا بِكُمْ لَفِيفًا ﴿104﴾

سورۃ الاسراء آیت ۱۰۳۔۱۰۴

تو اس (فرعون) نے ارادہ کیا کہ ان کو اس سرزمین سے ہی نکال دیا جائے لیکن ہم نے اس کو اور اس کے سب ساتھیوں کو غرق کر دیا۔ اور اس کے بعد ہم نے بنی اسرائیل سے کہہ دیا کہ تم اس سرزمین کو مسکن بنالو۔ پھر جب آخرت کا وعدہ آ جائے گا تو ہم تم سب کو سمیٹ کر لے آئیں گے۔

فَلَنَأْتِيَنَّكَ بِسِحْرٍ مِّثْلِهِۦ فَٱجْعَلْ بَيْنَنَا وَبَيْنَكَ مَوْعِدًا لَّا نُخْلِفُهُۥ نَحْنُ وَلَآ أَنتَ مَكَانًا سُوًى ﴿58﴾ قَالَ مَوْعِدُكُمْ يَوْمُ ٱلزِّينَةِ وَأَن يُحْشَرَ ٱلنَّاسُ ضُحًى ﴿59﴾

سورۃ طٰہٰ آیت ۵۸۔۵۹

پس ہم بھی تیرے مقابلے میں ضرور کوئی ایسا ہی جادو لے کر آئیں گے تو ہمارے اور اپنے درمیان کسی صاف و ہموار میدان میں وعدے کا وقت مقرر کر لو۔ نہ ہم اس کے خلاف کریں اور نہ تم کرو۔ (موسیٰؑ نے) کہا تمہارے لئے (مقابلے کا) وعدہ زینت و جشن کے دن کا ہے اور دن چڑھے لوگ جمع کر لئے جائیں۔

فَرَجَعَ مُوسَىٰٓ إِلَىٰ قَوْمِهِۦ غَضْبَٰنَ أَسِفًا ۚ قَالَ يَٰقَوْمِ أَلَمْ يَعِدْكُمْ رَبُّكُمْ وَعْدًا حَسَنًا ۚ أَفَطَالَ عَلَيْكُمُ ٱلْعَهْدُ أَمْ أَرَدتُّمْ أَن يَحِلَّ عَلَيْكُمْ غَضَبٌ مِّن رَّبِّكُمْ فَأَخْلَفْتُم مَّوْعِدِى ﴿86﴾

سورۃ طٰہٰ آیت 86

پھر موسیٰؑ غم وغصے کی حالت میں اپنی قوم کی طرف واپس لوٹے (اور) کہنے لگے کہ اے میری قوم!۔ کیا تمہارے رب نے تم سے اچھا وعدہ نہیں کیا تھا؟۔ کیا پھر اس عہد کی مدت تمہیں لمبی معلوم ہونے لگی تھی؟۔ یا تم نے چاہا کہ تم پر تمہارے رب کا غضب نازل ہو جائے اس لئے تم نے مجھ سے وعدہ خلافی کی۔

قَالُوا۟ مَآ أَخْلَفْنَا مَوْعِدَكَ بِمَلْكِنَا وَلَٰكِنَّا حُمِّلْنَآ أَوْزَارًا مِّن زِينَةِ ٱلْقَوْمِ فَقَذَفْنَٰهَا فَكَذَٰلِكَ أَلْقَى ٱلسَّامِرِىُّ ﴿87﴾

سورۃ طٰہٰ آیت 87

وہ کہنے لگے کہ ہم نے اپنے اختیار سے آپ سے وعدہ خلافی نہیں کی بلکہ ہم لوگوں کے زیورات کا بوجھ اٹھائے ہوئے تھے۔ پس ہم نے اس کو (آگ میں) ڈال دیا۔ پھر اسی طرح سامری نے بھی ڈال دیا۔

قَالَ فَٱذْهَبْ فَإِنَّ لَكَ فِى ٱلْحَيَوٰةِ أَن تَقُولَ لَا مِسَاسَ ۖ وَإِنَّ لَكَ مَوْعِدًا لَّن تُخْلَفَهُۥ ۖ وَٱنظُرْ إِلَىٰٓ إِلَٰهِكَ ٱلَّذِى ظَلْتَ عَلَيْهِ عَاكِفًا ۖ لَّنُحَرِّقَنَّهُۥ ثُمَّ لَنَنسِفَنَّهُۥ فِى ٱلْيَمِّ نَسْفًا ﴿97﴾

سورۃ طٰہٰ آیت 97

(موسیٰؑ نے) کہا پس جا چلا جا تو بیشک تیرے لئے زندگی میں یہ سزا ہے کہ تو کہتا پھرے کہ بلاشبہ مجھے ہاتھ نہ لگانا۔ اور البتہ تیرے لئے ایک اور وعدہ ہے جو تجھ سے ٹل نہ سکے گا کہ جس معبود پر تو جما بیٹھا تھا ۔اس کو بھی دیکھ ہم اسے لازمی جلادیں گے پھر ضرور اس (کی راکھ) کو اڑا کر دریا میں بکھیر دیں گے۔

فَرَدَدْنَٰهُ إِلَىٰٓ أُمِّهِۦ كَىْ تَقَرَّ عَيْنُهَا وَلَا تَحْزَنَ وَلِتَعْلَمَ أَنَّ وَعْدَ ٱللَّهِ حَقٌّ وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُونَ ﴿13﴾ ع1

سورۃ القصص آیت 13

اس طرح ہم نے اس (بچے کو) اس کی ماں کے پاس واپس پہنچا دیا تاکہ اس کی آنکھ ٹھنڈی ہوں اور وہ غم نہ کھائے اور یہ بھی جان لے کہ اللہ کا وعدہ سچا ہے لیکن ان میں بہت سارے لوگ یہ نہیں جانتے۔

وَقَالُوا۟ يَٰٓأَيُّهَ ٱلسَّاحِرُ ٱدْعُ لَنَا رَبَّكَ بِمَا عَهِدَ عِندَكَ إِنَّنَا لَمُهْتَدُونَ ﴿49﴾

سورۃالزخرف آیت 49

اور کہنے لگے کہ اے جادو گر!۔اس عہد پر جو تیرے رب نے تجھ سے کیا ہے ہمارے لئے اپنے رب سے دعا کرو (کہ ہم سے عذاب ہٹادے) بیشک ہم ہدایت یاب ہو جائیں گے۔

اس آیت میں فرشتوں کا انسانوں کے لیے دعا میں اللہ کے وعدے کا تذکرہ ہے۔اور جو لوگ ثابت قدم رہتے ہوئے کہتے ہیں ہمارا رب اللہ ہے ان پر فرشتے اترتے اور ان کو بشارت دیتے ہیں۔

رَبَّنَا وَأَدْخِلْهُمْ جَنَّٰتِ عَدْنٍ ٱلَّتِى وَعَدتَّهُمْ وَمَن صَلَحَ مِنْ ءَابَآئِهِمْ وَأَزْوَٰجِهِمْ وَذُرِّيَّٰتِهِمْ ۚ إِنَّكَ أَنتَ ٱلْعَزِيزُ ٱلْحَكِيمُ ﴿8﴾

سورۃغافر آیت 8

اے ہمارے رب!۔اور ان کو اور ان کے آباؤاجداد۔ان کی بیویوں۔اور ان کو بھی جو ان کی اولاد میں سے صالح ہوں ان ہمیشہ رہنے والی جنتوں میں داخل کر دے جن کا تو نے ان سے وعدہ کیا ہے۔بیشک تو بڑا غالب ہے نہایت حکمت والا ہے۔

إِنَّ ٱلَّذِينَ قَالُوا۟ رَبُّنَا ٱللَّهُ ثُمَّ ٱسْتَقَٰمُوا۟ تَتَنَزَّلُ عَلَيْهِمُ ٱلْمَلَٰٓئِكَةُ أَلَّا تَخَافُوا۟ وَلَا تَحْزَنُوا۟ وَأَبْشِرُوا۟ بِٱلْجَنَّةِ ٱلَّتِى كُنتُمْ تُوعَدُونَ ﴿30﴾

سورۃ فصلت آیت 30

یقینی طور پر جن لوگوں نے کہا کہ ہمارا رب اللہ ہے پھر وہ اس پر جم کر ثابت قدم رہے ان پر فرشتے نازل ہوتے ہیں (جو کہتے ہیں) کہ نہ تو تم ڈرو اور نہ ہی غم کرو اور اس جنت کی بشارت پر خوش ہو جاؤ جس کا تم سے وعدہ کیا گیا ہے۔

اللہ جل شانہ نے درج ذیل آیت میں جو وعدہ کیا ہے۔ نبی ﷺ کے بعد اس کی ایک واضح تو مثال دورِ صحابہؓ ہے۔ اور اگر آئندہ بھی اس قسم کے لوگ ہوئے تو وہ بھی ایسی خلافت کے حق دار ہوں گے۔

وَعَدَ ٱللَّهُ ٱلَّذِينَ ءَامَنُواْ مِنكُمْ وَعَمِلُواْ ٱلصَّٰلِحَٰتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِى ٱلْأَرْضِ كَمَا ٱسْتَخْلَفَ ٱلَّذِينَ مِن قَبْلِهِمْ وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِينَهُمُ ٱلَّذِى ٱرْتَضَىٰ لَهُمْ وَلَيُبَدِّلَنَّهُم مِّنۢ بَعْدِ خَوْفِهِمْ أَمْنًا ۚ يَعْبُدُونَنِى لَا يُشْرِكُونَ بِى شَيْـًٔا ۚ وَمَن كَفَرَ بَعْدَ ذَٰلِكَ فَأُوْلَٰٓئِكَ هُمُ ٱلْفَٰسِقُونَ ﴿55﴾

سورۃ النور آیت 55

تم میں سے جو ایمان لائے اور عمل صالح کرتے رہے ان سے اللہ کا وعدہ ہے کہ انہیں ضرور ملک کی خلافت عطا کرے گا جیسا کہ ان سے پہلے لوگوں کو عطا کی تھی۔ اور جس دین کو ان کے لئے پسند کیا ہے وہ ان کو لازمی اس پر استحکام دے گا۔ اور ضرور ان کے خوف کو امن سے بدل دے گا (بشرطیکہ) وہ

میری ہی عبادت کرتے رہیں اور میرے ساتھ کسی کو بھی شریک نہ ٹھہرائیں۔اور جو اس کے بعد کفرو ناشکری کرے گا تو ایسے ہی لوگ بالکل فاسق ہیں۔

درج ذیل متفرق آیات دور صحابہؓ کی یاد تازہ کرتی ہیں۔

رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوبَنَا بَعْدَ إِذْ هَدَيْتَنَا وَهَبْ لَنَا مِن لَّدُنكَ رَحْمَةً ۚ إِنَّكَ أَنتَ ٱلْوَهَّابُ ﴿8﴾ رَبَّنَآ إِنَّكَ جَامِعُ ٱلنَّاسِ لِيَوْمٍ لَّا رَيْبَ فِيهِ ۚ إِنَّ ٱللَّهَ لَا يُخْلِفُ ٱلْمِيعَادَ ﴿9﴾ ع1

سورۃ آل عمران آیت ۸۔۹

(جو دعا کرتے ہیں) اے ہمارے رب !۔ ہمیں ہدایت دینے کے بعد ہمارے دلوں میں فتور نہ پیدا فرما اور ہمیں اپنے پاس سے رحمت عطا فرما۔ بلا شبہ تو ہی بہت بڑا عطا فرمانے والا ہے۔ اے ہمارے رب !۔ بیشک تو بنی نوع انسان کو ایک دن جمع کرنے والا ہے جس (کے آنے) میں کوئی شک نہیں ہے۔ یقیناً اللہ کبھی وعدے کے خلاف نہیں کرتا۔

وَلَقَدْ صَدَقَكُمُ ٱللَّهُ وَعْدَهُۥٓ إِذْ تَحُسُّونَهُم بِإِذْنِهِۦ ۖ حَتَّىٰٓ إِذَا فَشِلْتُمْ وَتَنَٰزَعْتُمْ فِى ٱلْأَمْرِ وَعَصَيْتُم مِّنۢ بَعْدِ مَآ أَرَىٰكُم مَّا تُحِبُّونَ ۚ مِنكُم مَّن يُرِيدُ ٱلدُّنْيَا وَمِنكُم

https://quranexcel.com

مَّن يُرِيدُ ٱلْـَٔاخِرَةَ ۚ ثُمَّ صَرَفَكُمْ عَنْهُمْ لِيَبْتَلِيَكُمْ ۖ وَلَقَدْ عَفَا عَنكُمْ ۗ وَٱللَّهُ ذُو فَضْلٍ عَلَى ٱلْمُؤْمِنِينَ ﴿152﴾

سورۃ آل عمران آیت 152

اور البتہ یقینی طور پر اللہ تو نے اپنا وعدہ سچا کر دیا جب تم کافروں کو اس کے حکم سے قتل کر رہے تھے۔ یہاں تک کہ جب تم لوگوں نے کمزوری دکھائی اور (نبیؐ کے) حکم میں باہم اختلاف کیا اور اس کی نافرمانی کر دی بعد اس کے کہ جو تم چاہتے تھے اللہ نے تم کو دکھا دیا تھا تم میں سے بعض تو دنیا چاہتے تھے اور بعض آخرت کے طلب گار تھے پھر اس نے تمہیں ان کے مقابلے میں پسپا کر دیا تاکہ تمہارے ایمان و اخلاص کی آزمائش کر لے۔ اور البتہ یقیناً اس نے تمہارا قصور معاف کر دیا اور اللہ ایمان والوں پر بڑا فضل کرنے والا ہے۔

رَّبَّنَآ إِنَّنَا سَمِعْنَا مُنَادِيًا يُنَادِى لِلْإِيمَٰنِ أَنْ ءَامِنُوا۟ بِرَبِّكُمْ فَـَٔامَنَّا ۚ رَبَّنَا فَٱغْفِرْ لَنَا ذُنُوبَنَا وَكَفِّرْ عَنَّا سَيِّـَٔاتِنَا وَتَوَفَّنَا مَعَ ٱلْأَبْرَارِ ﴿193﴾ ۚ رَبَّنَا وَءَاتِنَا مَا وَعَدتَّنَا عَلَىٰ رُسُلِكَ وَلَا تُخْزِنَا يَوْمَ ٱلْقِيَٰمَةِ ۗ إِنَّكَ لَا تُخْلِفُ ٱلْمِيعَادَ ﴿194﴾

سورۃ آل عمران آیت ۱۹۳۔۱۹۴

https://quranexcel.com

اے ہمارے رب !۔ بیشک ہم نے ایک منادی کو سنا کہ ایمان کے لئے ندیٰ دے رہا تھا کہ اپنے رب پر ایمان لاؤ پس ہم ایمان لے آئے۔ اے ہمارے رب !۔ ہمارے گناہ بخش دے اور ہماری برائیاں ہم سے دور کردے اور ہمیں نیک لوگوں کے ساتھ موت دینا۔ اے ہمارے رب !۔ تو نے ہم سے اپنے رسولوں کے ذریعے جو جو وعدے کیے ہیں وہ ہمیں عطا فرما اور ہمیں قیامت کے دن رسوانہ کرنا۔ بیشک تو وعدے کے خلاف نہیں کرتا۔

لَّا يَسْتَوِي ٱلْقَٰعِدُونَ مِنَ ٱلْمُؤْمِنِينَ غَيْرُ أُوْلِي ٱلضَّرَرِ وَٱلْمُجَٰهِدُونَ فِي سَبِيلِ ٱللَّهِ بِأَمْوَٰلِهِمْ وَأَنفُسِهِمْ ۚ فَضَّلَ ٱللَّهُ ٱلْمُجَٰهِدِينَ بِأَمْوَٰلِهِمْ وَأَنفُسِهِمْ عَلَى ٱلْقَٰعِدِينَ دَرَجَةً ۚ وَكُلًّا وَعَدَ ٱللَّهُ ٱلْحُسْنَىٰ ۚ وَفَضَّلَ ٱللَّهُ ٱلْمُجَٰهِدِينَ عَلَى ٱلْقَٰعِدِينَ أَجْرًا عَظِيمًا ﴿95﴾

سورۃ النساء آیت 95

اہلِ ایمان میں وہ لوگ جو بلا عذر گھر بیٹھ رہتے ہیں اور وہ جو اللہ کی راہ میں جان و مال سے جہاد کرتے ہیں (یہ) دونوں برابر نہیں ہو سکتے۔ اللہ نے جان و مال سے جہاد کرنے والوں کو بیٹھ رہنے والوں پر افضل درجہ دیا ہے۔ اگرچہ ہر ایک کے لئے اللہ نے بھلائی کا ہی وعدہ کیا ہے۔ لیکن اجر کے لحاظ سے اللہ نے جہاد کرنے والوں کو بیٹھے رہنے والوں پر کہیں زیادہ فضیلت دے رکھی ہے۔

وَإِذْ يَعِدُكُمُ ٱللَّهُ إِحْدَى ٱلطَّآئِفَتَيْنِ أَنَّهَا لَكُمْ وَتَوَدُّونَ أَنَّ غَيْرَ ذَاتِ ٱلشَّوْكَةِ تَكُونُ لَكُمْ وَيُرِيدُ ٱللَّهُ أَن يُحِقَّ ٱلْحَقَّ بِكَلِمَٰتِهِۦ وَيَقْطَعَ دَابِرَ ٱلْكَٰفِرِينَ ﴿7﴾

سورۃ الأنفال آیت 7

اور جس وقت دو گروہوں میں سے ایک کا اللہ تم سے وعدہ کیا تھا کہ کوئی ایک تمہارے لئے ہے اور تم چاہتے تھے کہ غیر مسلح گروہ تمہارے ہاتھ لگ جائے۔ اور اللہ چاہتا تھا کہ اپنے حکم سے حق کا حق ہونا ثابت کردے اور کافروں کی جڑ کاٹ دے۔

إِذْ أَنتُم بِٱلْعُدْوَةِ ٱلدُّنْيَا وَهُم بِٱلْعُدْوَةِ ٱلْقُصْوَىٰ وَٱلرَّكْبُ أَسْفَلَ مِنكُمْ ۚ وَلَوْ تَوَاعَدتُّمْ لَٱخْتَلَفْتُمْ فِى ٱلْمِيعَٰدِ ۙ وَلَٰكِن لِّيَقْضِىَ ٱللَّهُ أَمْرًا كَانَ مَفْعُولًا لِّيَهْلِكَ مَنْ هَلَكَ عَنۢ بَيِّنَةٍ وَيَحْيَىٰ مَنْ حَىَّ عَنۢ بَيِّنَةٍ ۗ وَإِنَّ ٱللَّهَ لَسَمِيعٌ عَلِيمٌ ﴿42﴾

سورۃ الأنفال آیت 42

جس وقت تم قریب کے ناکے پر تھے اور وہ دور کے ناکے پر اور قافلہ تم سے نیچے (ساحل) پر تھا۔ اگر تم کوئی باہمی اقرار بھی کر لیتے تو یقیناً تم وقت معین پر پہنچنے میں آگے پیچھے ہو جاتے۔ لیکن اللہ کو وہ کام کرنا تھا جو مقرر ہو چکا تھا تاکہ جو ہلاک ہو تو کسی دلیل پر ہلاک ہو اور جو زندہ رہے تو وہ بھی کسی دلیل پر زندہ رہے۔ اور بیشک اللہ خوب سننے والا سب کچھ جاننے والا ہے۔

وَلَمَّا رَءَا ٱلْمُؤْمِنُونَ ٱلْأَحْزَابَ قَالُوا۟ هَٰذَا مَا وَعَدَنَا ٱللَّهُ وَرَسُولُهُۥ ۥ وَصَدَقَ ٱللَّهُ وَرَسُولُهُۥ ۚ وَمَا زَادَهُمْ إِلَّآ إِيمَٰنًا وَتَسْلِيمًا ﴿22﴾ ط

سورۃ الأحزاب آیت 22

اور (سچے) اہلِ ایمان کہ جب انہوں نے لشکر کو دیکھا تو کہنے لگے کہ یہ وہی ہے جس کا اللہ اور اس کے رسول نے ہم سے وعدہ کیا تھا اور اللہ اور اس کے رسول نے سچ ہی کہا تھا۔ اور اس سے ان کا مسلمانی جذبہ اور ایمان اور زیادہ بڑھ گیا۔

وَعَدَكُمُ ٱللَّهُ مَغَانِمَ كَثِيرَةً تَأْخُذُونَهَا فَعَجَّلَ لَكُمْ هَٰذِهِۦ ۦ وَكَفَّ أَيْدِىَ ٱلنَّاسِ عَنكُمْ وَلِتَكُونَ ءَايَةً لِّلْمُؤْمِنِينَ وَيَهْدِيَكُمْ صِرَٰطًا مُّسْتَقِيمًا ﴿20﴾ لا

سورۃ الفتح آیت 20

اللہ نے تم سے بہت سی غنیمتوں کا وعدہ کیا ہے جن کو تم حاصل کروگے۔ پس یہ (فتح) تو اس نے جلد ہی تمہیں دے دی اور لوگوں کے ہاتھ تم سے روک دیئے تاکہ یہ مومنوں کے لئے (اللہ کی) ایک نشانی ہو جائے اور وہ تمہیں سیدھے راستے پر بھی چلائے۔

مُّحَمَّدٌ رَّسُولُ ٱللَّهِ ۚ وَٱلَّذِينَ مَعَهُۥٓ أَشِدَّآءُ عَلَى ٱلْكُفَّارِ رُحَمَآءُ بَيْنَهُمْ ۖ تَرَىٰهُمْ رُكَّعًا سُجَّدًا يَبْتَغُونَ فَضْلًا مِّنَ ٱللَّهِ وَرِضْوَٰنًا ۖ سِيمَاهُمْ فِى وُجُوهِهِم مِّنْ أَثَرِ ٱلسُّجُودِ ۚ ذَٰلِكَ مَثَلُهُمْ فِى ٱلتَّوْرَىٰةِ ۚ وَمَثَلُهُمْ فِى ٱلْإِنجِيلِ كَزَرْعٍ أَخْرَجَ شَطْـَٔهُۥ فَـَٔازَرَهُۥ فَٱسْتَغْلَظَ فَٱسْتَوَىٰ عَلَىٰ سُوقِهِۦ يُعْجِبُ ٱلزُّرَّاعَ لِيَغِيظَ بِهِمُ ٱلْكُفَّارَ ۗ وَعَدَ ٱللَّهُ ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ وَعَمِلُوا۟ ٱلصَّٰلِحَٰتِ مِنْهُم مَّغْفِرَةً وَأَجْرًا عَظِيمًۢا ﴿29﴾ ع4

سورۃ الفتح آیت 29

محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں اور جو لوگ ان کے ساتھ ہیں وہ کافروں پر بڑے سخت اور آپس میں بہت رحم دل ہیں۔ تم انہیں دیکھو گے کہ (کبھی) وہ رکوع (اور کبھی) سجود کرتے ہیں (اور) اللہ کا فضل و کرم اور اس کی خوشنودی کے طلبگار ہیں۔ ان کی علامت ان کی پیشانیوں پر سجدہ کے نشان سے نمایاں ہے ۔ان کے یہی اوصاف تورات میں اور یہی اوصاف انجیل میں بھی (درج) ہیں۔ گویا ایک ایسی کھیتی ہیں جس نے اپنی کونپل نکالی پھر اس کو مضبوط کیا اور موٹی ہو گئی پھر اپنے تنے پر سیدھی کھڑی ہو گئی اور کسانوں کو خوش کرنے لگی تاکہ ان کے سبب کفار کا جی جلائے۔ جو لوگ ان میں سے ایمان لائے اور عمل صالح کرتے رہے اللہ نے ان سے مغفرت اور اجر عظیم کا وعدہ کر رکھا ہے۔

صلح حدیبیہ جو ذوالقعدہ ٦ ہجری میں ہوئی۔ بمطابق عیسوی تقویم یہ مارچ چھ سو اٹھائیس کی کوئی تاریخ بنتی ہے۔اس سے قبل جنہوں نے نبی ﷺ کے ہاتھ پر عہد کیا تھا۔اسے بیعتِ رضوان کہا گیا۔جو حضرت عثمانؓ کے قصاص کے بابت تھی۔جس کے بارے اللہ جل شانہ نے پہلے سے ہی خبردار کر دیا تھا کہ جو اسے توڑے گا۔اس کے توڑنے کا وبال اس پر لازمی ہوگا۔اور جو اس پر قائم رہے گا ان کو اللہ تعالیٰ اجر عظیم عطا کرے گا۔

إِنَّ ٱلَّذِينَ يُبَايِعُونَكَ إِنَّمَا يُبَايِعُونَ ٱللَّهَ يَدُ ٱللَّهِ فَوْقَ أَيْدِيهِمْ ۚ فَمَن نَّكَثَ فَإِنَّمَا يَنكُثُ عَلَىٰ نَفْسِهِۦ ۖ وَمَنْ أَوْفَىٰ بِمَا عَٰهَدَ عَلَيْهُ ٱللَّهَ فَسَيُؤْتِيهِ أَجْرًا عَظِيمًا ﴿10﴾ ع1

سورۃ الفتح آیت 10

بلاشبہ جو لوگ تم سے بیعت کرتے ہیں وہ بس البتہ اللہ کی بیعت کرتے ہیں اللہ کا ہاتھ ان کے ہاتھوں پر ہے۔ پھر جو اسے توڑے گا تو بیشک اس کے توڑنے کا وبال صرف اسی پر ہوگا۔اور جو اللہ سے کیے ہوئے اس عہد کو پورا کرے گا تو اللہ عنقریب اسے اجر عظیم عطا کرے گا۔

۞ لَّقَدْ رَضِىَ ٱللَّهُ عَنِ ٱلْمُؤْمِنِينَ إِذْ يُبَايِعُونَكَ تَحْتَ ٱلشَّجَرَةِ فَعَلِمَ مَا فِى قُلُوبِهِمْ فَأَنزَلَ ٱلسَّكِينَةَ عَلَيْهِمْ وَأَثَٰبَهُمْ فَتْحًا قَرِيبًا ﴿18﴾ لا

سورۃ الفتح آیت 18

البتہ یقینی طور پر اللہ مومنوں سے راضی ہو گیا جب وہ تم سے درخت کے نیچے بیعت کر رہے تھے پس اس نے جانچ لیا جو بھی (صدق وخلوص) ان کے دلوں میں تھا پس اس نے ان پر سکینت نازل کر دی اور انہیں ایک قریب کی فتح بھی دے دی۔

مشرکین کے بارے عہد سے متعلق آیات۔

بَرَآءَةٌ مِّنَ ٱللَّهِ وَرَسُولِهِۦٓ إِلَى ٱلَّذِينَ عَٰهَدتُّم مِّنَ ٱلْمُشْرِكِينَ ﴿1﴾ ط

سورۃ التوبۃ آیت 1

(اے مسلمانو!۔) جن مشرکوں سے تم نے معاہدہ کر رکھا تھا (ان کی عہد شکنی کی بدولت) اللہ اور اس کے رسول کی طرف سے ان کے خلاف قطعی بیزاری کا اعلان ہے۔

كَيْفَ يَكُونُ لِلْمُشْرِكِينَ عَهْدٌ عِندَ ٱللَّهِ وَعِندَ رَسُولِهِۦٓ إِلَّا ٱلَّذِينَ عَٰهَدتُّمْ عِندَ ٱلْمَسْجِدِ ٱلْحَرَامِ ۖ فَمَا ٱسْتَقَٰمُوا۟ لَكُمْ فَٱسْتَقِيمُوا۟ لَهُمْ ۚ إِنَّ ٱللَّهَ يُحِبُّ ٱلْمُتَّقِينَ ﴿7﴾

سورۃ التوبۃ آیت 7

اللہ اور اس کے رسول کے نزدیک مشرکوں کے ساتھ کوئی عہد آخر کیسے رہ سکتا ہے سوائے اس کے کہ جن لوگوں کے ساتھ تم نے مسجد حرام کے نزدیک عہد کیا تھا؟۔ اگرچہ وہ قائم رہتے ہیں تو تم بھی قائم رہو۔ بیشک اللہ متقی لوگوں سے محبت کرتا ہے۔

كَيْفَ وَإِن يَظْهَرُواْ عَلَيْكُمْ لَا يَرْقُبُواْ فِيكُمْ إِلًّا وَلَا ذِمَّةً ۚ يُرْضُونَكُم بِأَفْوَٰهِهِمْ وَتَأْبَىٰ قُلُوبُهُمْ وَأَكْثَرُهُمْ فَٰسِقُونَ ﴿8﴾ ج

سورۃ التوبۃ آیت 8

مشرکین سے کیسے کوئی معاہدہ ہو سکتا ہے کہ اگر وہ تم پر غلبہ پالیں پھر نہ تو کسی قرابت کا نہ ہی کسی عہد کا لحاظ کریں؟۔ یہ منہ (کی باتوں) سے تو تمہیں راضی کر دیتے ہیں مگر ان کے دل نہیں مانتے۔ اور ان میں بہت سارے لوگ تو فاسق ہی ہیں۔

نبیؐ کو صبر و استغفار کرنے اور تسبیح کرتے رہنے کی تاکید

فَٱصْبِرْ إِنَّ وَعْدَ ٱللَّهِ حَقٌّ وَٱسْتَغْفِرْ لِذَنۢبِكَ وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ بِٱلْعَشِىِّ وَٱلْإِبْكَٰرِ ﴿55﴾

سورۃ غافر آیت 55

پس صبر کئے رہو یقینی طور پر اللہ کا وعدہ سچا ہے اور اپنے گناہوں کی معافی مانگتے رہو اور شام و صبح اپنے رب کی تعریف کے ساتھ تسبیح (یعنی شانِ ربِ الخُبیر کے اوصاف و کلمات) بیان کرتے رہو۔

فَٱصْبِرْ إِنَّ وَعْدَ ٱللَّهِ حَقٌّ ۚ فَإِمَّا نُرِيَنَّكَ بَعْضَ ٱلَّذِى نَعِدُهُمْ أَوْ نَتَوَفَّيَنَّكَ فَإِلَيْنَا يُرْجَعُونَ ﴿77﴾

سورۃ غافر آیت 77

پس تم صبر کرو یقیناً اللہ کا وعدہ برحق ہے۔ پھر جس (عذاب) کی ہم انہیں وعید دیتے رہے ہیں اگرچہ ہم تم کو واقعی اس میں سے کچھ دکھادیں یا اس سے پہلے ہی تم کو دنیا سے اٹھالیں پھر ان کو بھی تو ہماری ہی طرف لوٹ کر آنا ہے (یہ بچنے والے نہیں)۔

فَٱصْبِرْ كَمَا صَبَرَ أُوْلُوا۟ ٱلْعَزْمِ مِنَ ٱلرُّسُلِ وَلَا تَسْتَعْجِل لَّهُمْ ۚ كَأَنَّهُمْ يَوْمَ يَرَوْنَ مَا يُوعَدُونَ لَمْ يَلْبَثُوٓا۟ إِلَّا سَاعَةً مِّن نَّهَارٍۭ ۚ بَلَٰغٌ ۚ فَهَلْ يُهْلَكُ إِلَّا ٱلْقَوْمُ ٱلْفَٰسِقُونَ ﴿35﴾ ع4

سورۃ الأحقاف آیت 35

تم بھی اسی طرح صبر کرو جس طرح سارے عالی ہمت رسول صبر کرتے رہے اور ان کے لئے (عذاب کی) جلدی نہ کرنا جس کا ان سے وعدہ کیا گیا ہے۔ جس دن وہ اسے دیکھ لیں گے تو وہ محسوس کریں گے کہ وہ (دنیا میں) ایک گھڑی دن سے زیادہ نہیں رہے۔ یہ تو پیغام آگاہی ہے۔ پس نافرمان لوگوں کے علاوہ کوئی بھی تباہ و برباد نہ ہوگا؟۔

اور حقوق العباد لوگوں کے ساتھ معاملات کا حسن ہے۔ بلاشبہ دینِ برحق دونوں حقوق کی ادائیگی سے عبارت ہے۔ اللہ ربّ العزت نے جس عہد یا وعدہ کے پورا کرنے کا حکم دیا ہے اس سے بھی یہی مراد ہے۔ قرآن کریم میں دونوں عہد کے پورا کرنے کی بار بار تاکید بھی ہے

دینِ اسلام نے اپنے ماننے والوں کو جھوٹ بولنے سے روکا اور سچ کہنے کی تاکید کی ہے۔ جس طرح قول سے جھوٹ مذموم ہے اسی طرح عملی طور پر بھی جھوٹ کی بھی ممانعت ہے۔ جس طرح قول میں صداقت مطلوب ہے اسی طرح عمل میں بھی خشوع خضوع مطلوب ہے۔ وعدہ خلافی کا شمار عملی جھوٹ میں ہوتا ہے۔ اور ایفائے عہد عملی صداقت ہے۔ اسلام میں بڑی تاکید کے ساتھ عہد کو پورا کرنے کا حکم دیا اور عہد شکنی کی مذمت ہے۔ چنانچہ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے

بَلَىٰ مَنْ أَوْفَىٰ بِعَهْدِهِۦ وَٱتَّقَىٰ فَإِنَّ ٱللَّهَ يُحِبُّ ٱلْمُتَّقِينَ ﴿76﴾

سورۃ آل عمران آیت 76

(کیوں نہیں) ہاں۔ جس کسی نے اپنا عہد پورا کیا اور اللہ (کی نافرمانی) سے بچتا رہا تو بلاشبہ اللہ (بھی ایسے) متقی لوگوں سے محبت کرتا ہے۔

إِنَّ ٱلَّذِينَ يَشْتَرُونَ بِعَهْدِ ٱللَّهِ وَأَيْمَٰنِهِمْ ثَمَنًا قَلِيلًا أُوْلَٰٓئِكَ لَا خَلَٰقَ لَهُمْ فِى ٱلْءَاخِرَةِ وَلَا يُكَلِّمُهُمُ ٱللَّهُ وَلَا يَنظُرُ إِلَيْهِمْ يَوْمَ ٱلْقِيَٰمَةِ وَلَا يُزَكِّيهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ﴿77﴾

سورۃ آل عمران آیت 77

بیشک جو لوگ اللہ کے عہد و پیمان اور اپنی قسموں کے بدلے حقیر سا معاوضہ لیتے ہیں ان کا آخرت میں کچھ حصہ نہیں اللہ ان سے بالکل کلام نہیں کرے گا اور نہ تو قیامت کے دن ان کی طرف دیکھے گا اور نہ ہی ان کو پاک کرے گا اور ان کے لئے دردناک عذاب ہوگا۔

۞ يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوٓاْ أَوْفُواْ بِٱلْعُقُودِ ۚ أُحِلَّتْ لَكُم بَهِيمَةُ ٱلْأَنْعَٰمِ إِلَّا مَا يُتْلَىٰ عَلَيْكُمْ غَيْرَ مُحِلِّى ٱلصَّيْدِ وَأَنتُمْ حُرُمٌ ۗ إِنَّ ٱللَّهَ يَحْكُمُ مَا يُرِيدُ ﴿1﴾

سورۃ المائدۃ آیت 1

اے ایمان والو!۔اپنے عہد و پیمان پورے کیا کرو۔ تمہارے لئے چوپائے مویشی حلال کر دیئے گئے ہیں سوائے ان کے جو تم پر (آگے آیت 3 سے) پڑھا جائے گا۔جب تم احرام کی حالت میں ہو تو شکار کو حلال نہ جانو۔ بیشک اللہ جو چاہتا ہے حکم دیتا ہے۔

وَلَا تَقْرَبُوا۟ مَالَ ٱلْيَتِيمِ إِلَّا بِٱلَّتِى هِىَ أَحْسَنُ حَتَّىٰ يَبْلُغَ أَشُدَّهُۥ ۖ وَأَوْفُوا۟ ٱلْكَيْلَ وَٱلْمِيزَانَ بِٱلْقِسْطِ ۖ لَا نُكَلِّفُ نَفْسًا إِلَّا وُسْعَهَا ۖ وَإِذَا قُلْتُمْ فَٱعْدِلُوا۟ وَلَوْ كَانَ ذَا قُرْبَىٰ ۖ وَبِعَهْدِ ٱللَّهِ أَوْفُوا۟ ۚ ذَٰلِكُمْ وَصَّىٰكُم بِهِۦ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُونَ ﴿152﴾

سورۃ الانعام آیت 152

اور یتیم کے مال کے پاس بھی نہ پھٹکو مگر ایسے طریقے سے کہ بہترین ہو یہاں تک کہ وہ جوانی کو پہنچ جائے۔اور ناپ و تول کو انصاف کے ساتھ پورا کرو۔ ہم کسی کو بھی اس کی طاقت سے زیادہ تکلیف نہیں دیتے۔اور جب کوئی بات کہو تو انصاف سے کہو اگرچہ رشتہ دار ہی ہو۔اور اللہ کا عہد پورا کرو۔ان باتوں کا اللہ تمہیں حکم دیتا ہے تاکہ تم غور و فکر سے نصیحت حاصل کرو۔

إِلَّا ٱلَّذِينَ عَٰهَدتُّم مِّنَ ٱلْمُشْرِكِينَ ثُمَّ لَمْ يَنقُصُوكُمْ شَيْـًٔا وَلَمْ يُظَٰهِرُوا۟ عَلَيْكُمْ أَحَدًا فَأَتِمُّوٓا۟ إِلَيْهِمْ عَهْدَهُمْ إِلَىٰ مُدَّتِهِمْ ۚ إِنَّ ٱللَّهَ يُحِبُّ ٱلْمُتَّقِينَ ﴿4﴾

سورۃالتوبۃ آیت 4

البتہ جن مشرکوں سے تم نے عہد کر رکھا ہے پھر نہ تو انہوں نے تمہارا کسی طرح کا کوئی نقصان کیا اور نہ ہی تمہارے مقابلے میں کسی کی کوئی مدد کی۔ تو ان کے ساتھ جس مدت تک کا عہد کیا ہے اسے پورا کرو۔ بیشک اللہ متقی لوگوں کو پسند کرتا ہے۔

وَأَوْفُواْ بِعَهْدِ ٱللَّهِ إِذَا عَٰهَدتُّمْ وَلَا تَنقُضُواْ ٱلْأَيْمَٰنَ بَعْدَ تَوْكِيدِهَا وَقَدْ جَعَلْتُمُ ٱللَّهَ عَلَيْكُمْ كَفِيلًا ۚ إِنَّ ٱللَّهَ يَعْلَمُ مَا تَفْعَلُونَ ﴿91﴾

سورۃالنحل آیت 91

اور اللہ کے عہد کو اور تمہارے (آپس میں) کئے جانے والے عہد کو پورا کرو اور اپنی قسمیں پختہ کر لینے کے بعد مت توڑو کہ تم اللہ کو اپنے اوپر ضامن ٹھہرا چکے ہو۔ بیشک اللہ وہ سب کچھ جانتا ہے جو بھی تم کرتے ہو۔

وَلَا تَشْتَرُواْ بِعَهْدِ ٱللَّهِ ثَمَنًا قَلِيلًا ۚ إِنَّمَا عِندَ ٱللَّهِ هُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ إِن كُنتُمْ تَعْلَمُونَ ﴿95﴾

سورۃالنحل آیت 95

اور اللہ سے کیے عہد کو تھوڑے سے داموں پر نہ بیچو۔البتہ جو کچھ بس اللہ کے پاس ہے وہی تمہارے لئے بہت بہتر ہے اگر تم جانتے ہو۔

وَلَا تَقْرَبُواْ مَالَ ٱلْيَتِيمِ إِلَّا بِٱلَّتِى هِىَ أَحْسَنُ حَتَّىٰ يَبْلُغَ أَشُدَّهُۥ ۚ وَأَوْفُواْ بِٱلْعَهْدِ ۖ إِنَّ ٱلْعَهْدَ كَانَ مَسْـُٔولًا ﴿34﴾

سورۃ الاسراء آیت 34

اور یتیم کے مال کے پاس تک نہ پھٹکو مگر ایسے طریقے سے جو (یتیم کے حق میں) بہترین ہو یہاں تک کہ وہ اپنی جوانی کو پہنچ جائے۔اور عہد کو پورا کیا کرو۔بیشک عہد کے بارے میں ضرور باز پرس ہو گی۔

قرآن نے صحابہؓ اور ان لوگوں کی تعریف کی ہے جو اپنے وعدہ کا پاس ولحاظ رکھتے ہیں۔ارشاد فرمایا

ٱلَّذِينَ يُوفُونَ بِعَهْدِ ٱللَّهِ وَلَا يَنقُضُونَ ٱلْمِيثَٰقَ ﴿20﴾ وَٱلَّذِينَ يَصِلُونَ مَآ أَمَرَ ٱللَّهُ بِهِۦٓ أَن يُوصَلَ وَيَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ وَيَخَافُونَ سُوٓءَ ٱلْحِسَابِ ﴿21﴾

سورۃ الرعد آیت ۲۰۔۲۱

وہ لوگ جو اللہ کے عہد کو پورا کرتے ہیں اور عہد شکنی نہیں کرتے۔ اور جن کو جوڑے رکھنے کا اللہ نے حکم دیا ہے ان کو جوڑ کر رکھتے ہیں اور اپنے رب سے ڈرتے رہتے ہیں اور برے حساب کا بھی خوف رکھتے ہیں۔

وَٱلَّذِينَ هُمْ لِأَمَٰنَٰتِهِمْ وَعَهْدِهِمْ رَٰعُونَ ﴿8﴾ وَٱلَّذِينَ هُمْ عَلَىٰ صَلَوَٰتِهِمْ يُحَافِظُونَ ﴿9﴾ أُو۟لَٰٓئِكَ هُمُ ٱلْوَٰرِثُونَ ﴿10﴾

سورۃ المؤمنون آیت 8

اور جو لوگ اپنی امانتوں اور اپنے عہد و پیمان کی رعایت و پاسداری کرتے ہیں۔ اور جو لوگ نمازوں کی حفاظت کرتے ہیں۔ یہی لوگ وارثوں میں سے ہیں۔

مِّنَ ٱلْمُؤْمِنِينَ رِجَالٌ صَدَقُوا۟ مَا عَٰهَدُوا۟ ٱللَّهَ عَلَيْهِ ۖ فَمِنْهُم مَّن قَضَىٰ نَحْبَهُۥ وَمِنْهُم مَّن يَنتَظِرُ ۖ وَمَا بَدَّلُوا۟ تَبْدِيلًا ﴿23﴾

سورۃ الأحزاب آیت 23

https://quranexcel.com

اور مومنوں میں کتنے ہی ایسے ہیں جنہوں نے وہ عہد و پیمان سچا کر دکھایا جو اللہ سے کیا تھا۔ پھر ان میں سے کچھ وہ ہیں جو اپنا عہد پورا کر چکے ہیں اور کچھ ہیں کہ انتظار کر رہے ہیں۔ اور اُنہوں نے (اپنے قول و قرار کو) ذرا بھی نہیں بدلا۔

وَٱلَّذِينَ هُمْ لِأَمَٰنَٰتِهِمْ وَعَهْدِهِمْ رَٰعُونَ ﴿32﴾ص لا وَٱلَّذِينَ هُم بِشَهَٰدَٰتِهِمْ قَآئِمُونَ ﴿33﴾ص لا وَٱلَّذِينَ هُمْ عَلَىٰ صَلَاتِهِمْ يُحَافِظُونَ ﴿34﴾ط أُوْلَٰٓئِكَ فِى جَنَّٰتٍ مُّكْرَمُونَ ﴿35﴾ط 1ع

سورۃ المعارج آیت ۳۲ تا ۳۵

اور جو اپنی امانتوں اور اپنے عہد و پیمان کا لحاظ رکھتے ہیں۔ اور جو اپنی شہادتوں پر قائم رہتے ہیں۔ اور جو اپنی نمازوں کی حفاظت کرتے ہیں۔ یہی لوگ جنت کے باغوں میں عزت و اکرام سے ہوں گے۔

جو شخص اللہ تعالیٰ کو گواہ بنا کر وعدہ کرتا ہے اور پھر پورا نہیں کر پاتا تو یہ اللہ اور بندے کا معاملہ ہے۔ اللہ تعالیٰ سے معافی مانگے۔ مالک کی مرضی معاف کرے یا نہ کرے۔ عہد پورا نہ کرنے والوں کے بارے کچھ آیات و تنبیہات۔

ٱلَّذِينَ يَنقُضُونَ عَهْدَ ٱللَّهِ مِنۢ بَعْدِ مِيثَٰقِهِۦ ۠ وَيَقْطَعُونَ مَآ أَمَرَ ٱللَّهُ بِهِۦٓ ۠ أَن يُوصَلَ وَيُفْسِدُونَ فِى ٱلْأَرْضِ ۚ أُو۟لَٰٓئِكَ هُمُ ٱلْخَٰسِرُونَ ﴿27﴾

سورۃ البقرۃ آیت 27

وہ لوگ جو اللہ کے عہد کو اس کی مضبوطی کے بعد توڑ دیتے ہیں اور (رشتۂ قرابت کو) کاٹتے ہیں جس کے بارے اللہ نے حکم دیا ہے کہ اسے جوڑا جائے اور زمین میں فساد برپا کرتے ہیں۔ یہی لوگ خسارہ پانے والے ہیں۔

ٱلشَّيْطَٰنُ يَعِدُكُمُ ٱلْفَقْرَ وَيَأْمُرُكُم بِٱلْفَحْشَآءِ ۖ وَٱللَّهُ يَعِدُكُم مَّغْفِرَةً مِّنْهُ وَفَضْلًا ۗ وَٱللَّهُ وَٰسِعٌ عَلِيمٌ ﴿268﴾ لا صلے

سورۃ البقرۃ آیت 268

شیطان تمہیں تنگ دستی کا خوف دلاتا اور بے حیائی کے کام کرنے کو کہتا ہے۔ اور اللہ تمہیں اپنی بخشش اور فضل کا وعدہ دیتا ہے۔ اور اللہ بہت وسعت و کشائش والا سب کچھ جاننے والا ہے۔

وَمَا وَجَدْنَا لِأَكْثَرِهِم مِّنْ عَهْدٍ ۖ وَإِن وَجَدْنَآ أَكْثَرَهُمْ لَفَٰسِقِينَ ﴿102﴾

سورۃ الأعراف آیت 102

اور ہم نے ان کے بہت سارے لوگوں میں عہد کا نباہ بالکل نہیں پایا۔ بلکہ یقیناً ان میں بہت سارے لوگوں کو ہم نے نافرمان ہی پایا۔

ان آیات میں طلاق سے پہلے والے میاں بیوی کے بندھن کے بارے تاکید ہے۔

وَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيمَا عَرَّضْتُم بِهِۦ مِنْ خِطْبَةِ ٱلنِّسَآءِ أَوْ أَكْنَنتُمْ فِىٓ أَنفُسِكُمْ ۚ عَلِمَ ٱللَّهُ أَنَّكُمْ سَتَذْكُرُونَهُنَّ وَلَٰكِن لَّا تُوَاعِدُوهُنَّ سِرًّا إِلَّآ أَن تَقُولُوا۟ قَوْلًا مَّعْرُوفًا ۚ وَلَا تَعْزِمُوا۟ عُقْدَةَ ٱلنِّكَاحِ حَتَّىٰ يَبْلُغَ ٱلْكِتَٰبُ أَجَلَهُۥ ۚ وَٱعْلَمُوٓا۟ أَنَّ ٱللَّهَ يَعْلَمُ مَا فِىٓ أَنفُسِكُمْ فَٱحْذَرُوهُ ۚ وَٱعْلَمُوٓا۟ أَنَّ ٱللَّهَ غَفُورٌ حَلِيمٌ ﴿235﴾ ع30

سورۃ البقرۃ آیت 235

اور تم پر کچھ گناہ نہیں کہ تم اشارے کنائے سے عورتوں کو نکاح کا پیغام دے دو یا اسے اپنے دلوں میں مخفی رکھو۔ اللہ جانتا ہے کہ تم ان سے (اس کا) ذکر کروگے مگر (ایام عدت میں) ان سے پوشیدہ طور پر قول واقرار نہ کرو سوا اس کے کہ کوئی معقول سی کوئی بات کہہ دو۔ نکاح کا پختہ عزم نہ کرو جب تک عدت پوری نہ ہو جائے۔ اور جان رکھو کہ جو کچھ تمہارے دلوں میں ہے اللہ کو سب معلوم ہے۔ پس اسی سے ڈرتے رہو۔ اور جان رکھو کہ اللہ بڑا بخشنے والا ہے نہایت حلیم وبردبار ہے۔

وَإِنْ أَرَدتُّمُ ٱسْتِبْدَالَ زَوْجٍ مَّكَانَ زَوْجٍ وَءَاتَيْتُمْ إِحْدَىٰهُنَّ قِنطَارًا فَلَا تَأْخُذُوا۟ مِنْهُ شَيْـًٔا ۚ أَتَأْخُذُونَهُۥ بُهْتَٰنًا وَإِثْمًا مُّبِينًا ﴿20﴾ وَكَيْفَ تَأْخُذُونَهُۥ وَقَدْ أَفْضَىٰ بَعْضُكُمْ إِلَىٰ بَعْضٍ وَأَخَذْنَ مِنكُم مِّيثَٰقًا غَلِيظًا ﴿21﴾

سورۃ النساء آیت 20

اور اگر تم ایک عورت کی جگہ دوسری عورت کرنی چاہو اور پہلی کو تم نے خزانے کا خزانہ دے رکھا ہو تو بھی اس میں سے کچھ واپس نہ لو۔ کیا تم بہتان لگا کر اور ظلم و زیادتی سے اپنا مال واپس لوگے؟۔ اور تم وہ کیوں کر واپس لے سکتے ہو؟۔ جب کہ تم ایک دوسرے کے ساتھ لطف اندوز ہو چکے ہو۔ اور تم سے وہ پختہ عہد بھی لے چکی ہے۔

اس آیت میں لوگوں کے عمومی رجحان کی بات ہے۔ ایسے لوگ پہلے بھی تھے اور آج بھی ہیں۔

أَوَكُلَّمَا عَٰهَدُوا۟ عَهْدًا نَّبَذَهُۥ فَرِيقٌ مِّنْهُم ۚ بَلْ أَكْثَرُهُمْ لَا يُؤْمِنُونَ ﴿100﴾

سورۃ البقرۃ آیت 100

کیا جب بھی کوئی عہد کیا تو ان ہی کے ایک گروہ نے اسے توڑ دیا؟۔ بلکہ ان میں سے بہت سارے لوگ ایمان والے نہیں۔

فَخَلَفَ مِنۢ بَعْدِهِمْ خَلْفٌ وَرِثُوا۟ ٱلْكِتَٰبَ يَأْخُذُونَ عَرَضَ هَٰذَا ٱلْأَدْنَىٰ وَيَقُولُونَ سَيُغْفَرُ لَنَا وَإِن يَأْتِهِمْ عَرَضٌ مِّثْلُهُۥ يَأْخُذُوهُ ۚ أَلَمْ يُؤْخَذْ عَلَيْهِم مِّيثَٰقُ ٱلْكِتَٰبِ أَن لَّا يَقُولُوا۟ عَلَى ٱللَّهِ إِلَّا ٱلْحَقَّ وَدَرَسُوا۟ مَا فِيهِ ۗ وَٱلدَّارُ ٱلْءَاخِرَةُ خَيْرٌ لِّلَّذِينَ يَتَّقُونَ ۗ أَفَلَا تَعْقِلُونَ ﴿169﴾

سورۃ الأعراف آیت 169

پھر ان کے بعد ایسے ناخلف لوگ ان کے جانشین ہوگئے اور کتاب کے وارث بن بیٹھے۔ جو (دین فروش ہیں اور) وہ اس ادنیٰ زندگی کا مال و متاع لے لیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ عنقریب ہم بخش دیئے جائیں گے۔ اور اگر ویسا ہی ساز و سامان اور بھی مل جائے تو اس کو بھی لپک کر لے لیں۔ کیا ان سے کتاب میں عہد نہیں لیا گیا کہ اللہ پر حق سچ کے علاوہ اور کچھ بھی نہیں کہیں گے؟۔ اور انہوں نے جو کچھ اس (کتاب) میں لکھا ہے پڑھا ہوا بھی ہے۔ اور آخرت کا گھر تو متقیوں کے لئے بہت بہتر ہے۔ کیا پھر تم عقل نہیں رکھتے؟۔

ٱلَّذِينَ عَٰهَدتَّ مِنْهُمْ ثُمَّ يَنقُضُونَ عَهْدَهُمْ فِى كُلِّ مَرَّةٍ وَهُمْ لَا يَتَّقُونَ ﴿56﴾

سورۃ الأنفال آیت 56

جن لوگوں نے تم سے عہد کیا پھر ہر دفعہ اپنے عہد کو توڑ ڈالا اور وہ ذرا بھی اللہ کا خوف نہیں رکھتے۔

۞ وَمِنْهُم مَّنْ عَٰهَدَ ٱللَّهَ لَئِنْ ءَاتَىٰنَا مِن فَضْلِهِۦ لَنَصَّدَّقَنَّ وَلَنَكُونَنَّ مِنَ ٱلصَّٰلِحِينَ ﴿75﴾ فَلَمَّآ ءَاتَىٰهُم مِّن فَضْلِهِۦ بَخِلُوا۟ بِهِۦ وَتَوَلَّوا۟ وَّهُم مُّعْرِضُونَ ﴿76﴾

سورۃ التوبۃ آیت 75

اور ان میں سے بعض ایسے ہیں جنہوں نے اللہ سے عہد کر رکھا تھا۔ کہ اگر وہ ہمیں اپنے فضل سے (مالامال کر) دے گا تو ہم ضرور خیرات کیا کریں گے اور لازمی صالحین میں سے ہو جائیں گے۔ لیکن جب اللہ نے انہیں اپنے فضل سے (مالامال کر) دیا تو اس میں بخل کرنے لگے اور اعراض کرتے ہوئے (اپنے عہد سے) پھر گئے۔

وَإِذَا غَشِيَهُم مَّوْجٌ كَٱلظُّلَلِ دَعَوُا۟ ٱللَّهَ مُخْلِصِينَ لَهُ ٱلدِّينَ فَلَمَّا نَجَّىٰهُمْ إِلَى ٱلْبَرِّ فَمِنْهُم مُّقْتَصِدٌ ۚ وَمَا يَجْحَدُ بِـَٔايَٰتِنَآ إِلَّا كُلُّ خَتَّارٍ كَفُورٍ ﴿32﴾

سورۃ لقمان آیت 32

اور جب اُن کو (سمندری) لہریں سائبانوں کی طرح ڈھانپ لیتی ہیں تو یہ اپنا اعتقاد خالص اسی پر رکھتے ہوئے صرف اللہ کو پکارتے ہیں پھر جب وہ ان کو نجات دے کر خشکی پر پہنچا دیتا ہے تو ان میں سے چند

ہی میانہ روی پر قائم رہتے ہیں۔اور ہماری آیات کا انکار تو وہی کرتے ہیں جو عہد شکن اور ناشکرے ہوتے ہیں۔

رسول اللہ ﷺ نے اپنے ارشادات کے ذریعہ بھی ایفائے عہد کی اہمیت اور وعدہ خلافی کی برائی کو بیان فرمایا ہے۔

آپ ﷺ نے منافق کی نشانیوں میں سے ایک نشانی وعدہ خلافی بتایا۔ارشاد مبارکہ ہے

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ آيَةُ الْمُنَافِقِ ثَلَاثٌ إِذَا حَدَّثَ كَذَبَ وَإِذَا وَعَدَ أَخْلَفَ وَإِذَا اؤْتُمِنَ خَانَ

ترجمہ۔حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: منافق کی تین علامتیں ہیں جب بات کرے تو جھوٹ بولے۔جب وعدہ کرے تو خلاف ورزی کرے اور جب اس کے پاس امانت رکھوائی جائے تو اس میں خیانت کرے۔

صحیح مسلم۔1۔رقم الحدیث:210

نفاق کفر کی بدترین قسم ہے اور وعدہ خلافی کو آپ ﷺ نے نفاق سے تعبیر کیا ہے۔اس سے اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ وعدہ خلافی کس قدر مذموم بات ہے۔اس سے بدنیتی اور جھوٹ ظاہر ہوتا ہے۔ کیونکہ

آدمی زیادہ گناہگار اس وقت ہوگا جب وعدہ یا عہد کرتے وقت ہی اس کی نیت وفا کی نہ ہو۔ یا بعد میں اسے نبھانے کی نیت پر قائم نہ رہے۔

جو ایفائے عہد نہ کریں ان کے بارے حکمتِ عملی۔

وَإِمَّا تَخَافَنَّ مِن قَوْمٍ خِيَانَةً فَٱنۢبِذْ إِلَيْهِمْ عَلَىٰ سَوَآءٍ ۚ إِنَّ ٱللَّهَ لَا يُحِبُّ ٱلْخَآئِنِينَ ﴿58﴾ ع7

سورۃ الانفال آیت 58

اور اگر کسی قوم سے تمہیں واقعی خیانت و عہد شکنی کا اندیشہ ہو تو ان کے معاہدے برابری کی سطح پر ان کے آگے پھینک دو۔ بیشک اللہ خیانت کرنے والوں کو بالکل پسند نہیں کرتا۔

وَإِن نَّكَثُوٓاْ أَيْمَٰنَهُم مِّنۢ بَعْدِ عَهْدِهِمْ وَطَعَنُواْ فِى دِينِكُمْ فَقَٰتِلُوٓاْ أَئِمَّةَ ٱلْكُفْرِ ۙ إِنَّهُمْ لَآ أَيْمَٰنَ لَهُمْ لَعَلَّهُمْ يَنتَهُونَ ﴿12﴾

سورۃ التوبۃ آیت 12

اور اگر وہ عہد کرنے کے بعد اپنی قسمیں توڑ ڈالیں اور تمہارے دین میں طعن و تشنیع کرنے لگیں۔ تو کفر کے اماموں سے جنگ کرو تاکہ وہ باز آ جائیں۔ بلاشبہ ان کی قسموں کا کوئی اعتبار نہیں۔

وَٱلَّذِينَ يَنقُضُونَ عَهْدَ ٱللَّهِ مِنۢ بَعْدِ مِيثَٰقِهِۦ وَيَقْطَعُونَ مَآ أَمَرَ ٱللَّهُ بِهِۦٓ أَن يُوصَلَ وَيُفْسِدُونَ فِى ٱلْأَرْضِ ۙ أُو۟لَٰٓئِكَ لَهُمُ ٱللَّعْنَةُ وَلَهُمْ سُوٓءُ ٱلدَّارِ ﴿25﴾

سورۃالرعد آیت 25

اور جو لوگ اللہ سے عہد مضبوط کرنے کے بعد اسے توڑ دیتے ہیں۔اور اس چیز کو بھی توڑتے ہیں جسے اللہ نے جوڑ کر رکھنے کا حکم دیا ہے اور ملک میں فساد کرتے ہیں۔ایسے لوگوں پر لعنت ہے اور ان کے لئے گھر بھی بہت برا ہے۔

البتہ اگر نیت تو وعدہ وفا کرنے کی ہے مگر حالات کے ہاتھوں مجبور و بے بس ہونے کی وجہ سے وعدہ وفا نہ کر سکا تو اس پر مؤاخذہ نہیں۔

عہد سے متعلق درج ذیل سارے موضوعات کا کسی نہ کسی واقعے سے بھی تعلق ہے لیکن ان کو ایک جیسا موضوع ہونے کی بنا پر سورتوں کی ترتیب سے جمع کیا گیا ہے ۔تاکہ استفادہ کرنے میں سہولت رہے۔

ان آیات میں جنتی لوگوں سے اللہ کے سچے وعدوں کا تذکرہ ہے۔

وَٱلَّذِينَ ءَامَنُواْ وَعَمِلُواْ ٱلصَّٰلِحَٰتِ سَنُدۡخِلُهُمۡ جَنَّٰتٖ تَجۡرِي مِن تَحۡتِهَا ٱلۡأَنۡهَٰرُ خَٰلِدِينَ فِيهَآ أَبَدٗاۖ وَعۡدَ ٱللَّهِ حَقّٗاۚ وَمَنۡ أَصۡدَقُ مِنَ ٱللَّهِ قِيلٗا ﴿122﴾

سورۃالنساء آیت 122

اور جو لوگ ایمان لائے اور عمل صالح کرتے رہے ہم انہیں جنت کے ایسے باغوں میں داخل کرینگے جن کے دامن میں نہریں رواں دواں ہیں ان میں ہمیشہ ہمیش رہیں گے۔ یہ اللہ کا سچا وعدہ ہے اور اللہ سے زیادہ بات کا سچا کون ہو سکتا ہے۔

وَعَدَ ٱللَّهُ ٱلَّذِينَ ءَامَنُواْ وَعَمِلُواْ ٱلصَّٰلِحَٰتِ لَهُم مَّغۡفِرَةٞ وَأَجۡرٌ عَظِيمٞ ﴿9﴾

سورۃالمائدۃ آیت 9

جو لوگ ایمان لائے اور عمل صالح کرتے رہے اللہ نے ان سے بخشش اور اجر عظیم کا وعدہ کر رکھا ہے۔

وَنَادَىٰٓ أَصۡحَٰبُ ٱلۡجَنَّةِ أَصۡحَٰبَ ٱلنَّارِ أَن قَدۡ وَجَدۡنَا مَا وَعَدَنَا رَبُّنَا حَقّٗا فَهَلۡ وَجَدتُّم مَّا وَعَدَ رَبُّكُمۡ حَقّٗاۖ قَالُواْ نَعَمۡۚ فَأَذَّنَ مُؤَذِّنُۢ بَيۡنَهُمۡ أَن لَّعۡنَةُ ٱللَّهِ عَلَى ٱلظَّٰلِمِينَ ﴿44﴾

سورۃالأعراف آیت 44

اور جنتی لوگ دوزخیوں کو ندیٰ دیں گے کہ ہم نے تو اپنے رب کا ہم سے کیا ہوا وعدہ سچا پالیا۔ کیا تم بھی اپنے رب کے وعدے کو سچا پایا؟۔ وہ کہیں گے کہ ہاں !۔ پھر (اسی وقت) ایک پکارنے والا ان کے درمیان پکارے گا کہ ان ظالموں پر اللہ کی لعنت ہے۔

وَعَدَ ٱللَّهُ ٱلْمُؤْمِنِينَ وَٱلْمُؤْمِنَٰتِ جَنَّٰتٍ تَجْرِى مِن تَحْتِهَا ٱلْأَنْهَٰرُ خَٰلِدِينَ فِيهَا وَمَسَٰكِنَ طَيِّبَةً فِى جَنَّٰتِ عَدْنٍ ۚ وَرِضْوَٰنٌ مِّنَ ٱللَّهِ أَكْبَرُ ۚ ذَٰلِكَ هُوَ ٱلْفَوْزُ ٱلْعَظِيمُ ﴿72﴾ ع9

سورۃ التوبۃ آیت 72

اللہ نے مومن مردوں اور مومن عورتوں سے ایسی جنتوں کا وعدہ کر رکھا ہے جن کے دامن میں نہریں جاری ہیں ان میں ہمیشہ ہمیش رہنے والے ہوں گے اور عمدہ نفیس مکانات اور ہمیشہ ہمیش رہنے کی جنتیں۔ اور اللہ کی رضا تو ان سب سے بڑھ کر ہو گی۔ یہی تو سب سے بڑی کامیابی ہے۔

۞ إِنَّ ٱللَّهَ ٱشْتَرَىٰ مِنَ ٱلْمُؤْمِنِينَ أَنفُسَهُمْ وَأَمْوَٰلَهُم بِأَنَّ لَهُمُ ٱلْجَنَّةَ ۚ يُقَٰتِلُونَ فِى سَبِيلِ ٱللَّهِ فَيَقْتُلُونَ وَيُقْتَلُونَ ۖ وَعْدًا عَلَيْهِ حَقًّا فِى ٱلتَّوْرَىٰةِ وَٱلْإِنجِيلِ

https://quranexcel.com

وَٱلْقُرْءَانِ ۚ وَمَنْ أَوْفَىٰ بِعَهْدِهِۦ مِنَ ٱللَّهِ ۚ فَٱسْتَبْشِرُوا۟ بِبَيْعِكُمُ ٱلَّذِى بَايَعْتُم بِهِۦ ۚ وَذَٰلِكَ هُوَ ٱلْفَوْزُ ٱلْعَظِيمُ ﴿111﴾

سورۃالتوبۃآیت 111

بیشک اللہ نے مسلمانوں سے ان کی جان اور ان کا مال جنت کے بدلے میں خرید لیا ہے۔ یہ لوگ اللہ کی راہ میں لڑتے ہیں تو مارتے بھی ہیں اور مارے بھی جاتے ہیں۔ یہ تورات اور انجیل اور قرآن میں (مذکور) سچا وعدہ ہے۔ جس کا پورا کرنا اس پر لازم ہے۔ اور کون ہے جو اللہ سے بڑھ کر وعدہ پورا کرنے والا ہے؟۔ جو سودا تم نے اس سے کر لیا۔ اس سے خوش رہو اور یہی تو بہت بڑی کامیابی ہے۔

۞ مَّثَلُ ٱلْجَنَّةِ ٱلَّتِى وُعِدَ ٱلْمُتَّقُونَ ۖ تَجْرِى مِن تَحْتِهَا ٱلْأَنْهَٰرُ ۖ أُكُلُهَا دَآئِمٌ وَظِلُّهَا ۚ تِلْكَ عُقْبَى ٱلَّذِينَ ٱتَّقَوا۟ ۖ وَّعُقْبَى ٱلْكَٰفِرِينَ ٱلنَّارُ ﴿35﴾

سورۃالرعدآیت 35

جس جنت کا متقیوں سے وعدہ کیا گیا ہے اس کے دامن میں نہریں بہہ رہی ہیں جس کے پھل اور سائے ہمیشہ رہیں گے یہ تو متقی لوگوں کا انجام ہے۔ اور کافروں کا انجام تو دوزخ ہے۔

إِلَّا مَن تَابَ وَءَامَنَ وَعَمِلَ صَٰلِحًا فَأُو۟لَٰٓئِكَ يَدْخُلُونَ ٱلْجَنَّةَ وَلَا يُظْلَمُونَ شَيْـًٔا ﴿60﴾ لا جَنَّٰتِ عَدْنٍ ٱلَّتِى وَعَدَ ٱلرَّحْمَٰنُ عِبَادَهُۥ بِٱلْغَيْبِ ۚ إِنَّهُۥ كَانَ وَعْدُهُۥ مَأْتِيًّا ﴿61﴾

سورۃ مریم آیت ۶۰۔۶۱

مگر جس نے توبہ کرلی اور ایمان لے آیا اور عمل صالح کیے پس وہ لوگ جنت میں داخل ہوں گے اور ان کا ذرا بھی نقصان نہیں کیا جائے گا۔ ہمیشہ رہنے کے باغوں میں جن کا ربِ الرحمٰن نے اپنے بندوں سے غائبانہ طور پہ وعدہ کیا ہوا ہے۔ بلاشبہ اس کا وعدہ (متقیوں کے لئے) پورا ہونے والا ہی ہے۔

إِنَّ ٱلَّذِينَ سَبَقَتْ لَهُم مِّنَّا ٱلْحُسْنَىٰٓ أُو۟لَٰٓئِكَ عَنْهَا مُبْعَدُونَ ﴿101﴾ لا لَا يَسْمَعُونَ حَسِيسَهَا ۖ وَهُمْ فِى مَا ٱشْتَهَتْ أَنفُسُهُمْ خَٰلِدُونَ ﴿102﴾ ج لَا يَحْزُنُهُمُ ٱلْفَزَعُ ٱلْأَكْبَرُ وَتَتَلَقَّىٰهُمُ ٱلْمَلَٰٓئِكَةُ هَٰذَا يَوْمُكُمُ ٱلَّذِى كُنتُمْ تُوعَدُونَ ﴿103﴾

سورۃ الأنبیاء آیت ۱۰۱ تا ۱۰۳

بیشک جن لوگوں کا ہماری طرف سے پہلے ہی بھلائی کا فیصلہ ہو چکا وہ اس (جہنم) سے دور رکھے جائیں گے۔ (یہاں تک کہ) وہ اس کی آہٹ بھی نہ سننے پائیں گے اور وہ اپنی من چاہی نعمتوں میں ہمیشہ ہمیش

https://quranexcel.com

رہیں گے۔ اور انہیں (اس دن) انتہائی گھبراہٹ کا وقت بھی پریشان نہیں کرسکے گا اور فرشتے ان سے استقبالیہ ملاقات کریں گے کہ یہی ہے تمہارا وہ دن جس کا تم سے وعدہ کیا جاتا تھا۔

إِنَّ ٱلَّذِينَ ءَامَنُواْ وَعَمِلُواْ ٱلصَّٰلِحَٰتِ لَهُمْ جَنَّٰتُ ٱلنَّعِيمِ ﴿8﴾ لا خَٰلِدِينَ فِيهَا ۖ وَعْدَ ٱللَّهِ حَقًّا ۚ وَهُوَ ٱلْعَزِيزُ ٱلْحَكِيمُ ﴿9﴾

سورۃ لقمان آیت 8

بیشک جو لوگ ایمان لائے اور عمل صالح کرتے رہے اُن کے لئے نعمت کے باغات ہیں۔ ہمیشہ ہمیش اُن میں رہیں گے یہ اللہ کا سچا وعدہ ہے۔ اور وہ خوب غالب نہایت حکمت والا ہے۔

هَٰذَا ذِكْرٌ ۚ وَإِنَّ لِلْمُتَّقِينَ لَحُسْنَ مَـَٔابٍ ﴿49﴾ لا جَنَّٰتِ عَدْنٍ مُّفَتَّحَةً لَّهُمُ ٱلْأَبْوَٰبُ ﴿50﴾ ج مُتَّكِـِٔينَ فِيهَا يَدْعُونَ فِيهَا بِفَٰكِهَةٍ كَثِيرَةٍ وَشَرَابٍ ﴿51﴾ ۞ وَعِندَهُمْ قَٰصِرَٰتُ ٱلطَّرْفِ أَتْرَابٌ ﴿52﴾ هَٰذَا مَا تُوعَدُونَ لِيَوْمِ ٱلْحِسَابِ ﴿53﴾ إِنَّ هَٰذَا لَرِزْقُنَا مَا لَهُۥ مِن نَّفَادٍ ﴿54﴾ ج صلے

سورۃ ص آیت 49

یہ ایک نصیحت ہے۔اور بلاشبہ متقی لوگوں کے لئے تو عمدہ ٹھکانہ ہے۔ ہمیشہ رہنے کے باغات ہیں جن کے سب دروازے ان کے لئے کھلے ہوں گے۔ وہ ان میں تکیے لگائے بیٹھے ہوں گے اور وہاں پر بہت سارے میوے اور مشروبات منگواتے رہیں گے۔ اور ان کے پاس نیچی نگاہ رکھنے والی (ان کی) ہم عمر (بیویاں) ہوں گی۔ یہ وہ نعمتیں ہیں جن کا وعدہ حساب کے دن کے لئے تم سے کیا جاتا تھا۔ یقینی طور پر یہ ہمارا (خاص) رزق ہے جو کبھی ختم ہونے والا نہیں ہے۔

لَٰكِنِ ٱلَّذِينَ ٱتَّقَوْا۟ رَبَّهُمْ لَهُمْ غُرَفٌ مِّن فَوْقِهَا غُرَفٌ مَّبْنِيَّةٌ تَجْرِى مِن تَحْتِهَا ٱلْأَنْهَٰرُ ۖ وَعْدَ ٱللَّهِ ۖ لَا يُخْلِفُ ٱللَّهُ ٱلْمِيعَادَ ﴿20﴾

سورۃ الزمر آیت 20

البتہ جو لوگ اپنے رب سے ڈرتے رہے ان کے لئے ایسے اونچے اونچے محل ہیں کہ جن کے اوپر بالا خانے بنے ہیں جن کے دامن میں نہریں جاری ہیں۔ یہ اللہ کا وعدہ ہے اور اللہ کبھی (اپنے) وعدے کے خلاف نہیں کرتا۔

وَقَالُوا۟ ٱلْحَمْدُ لِلَّهِ ٱلَّذِى صَدَقَنَا وَعْدَهُۥ وَأَوْرَثَنَا ٱلْأَرْضَ نَتَبَوَّأُ مِنَ ٱلْجَنَّةِ حَيْثُ نَشَآءُ ۖ فَنِعْمَ أَجْرُ ٱلْعَٰمِلِينَ ﴿74﴾

سورۃالزمر آیت 74

اور وہ کہیں گے کہ سب تعریف (شکر) اللہ ہی کے لئے ہے جس نے ہم سے کیا ہوا اپنا وعدہ سچا کر دکھایا اور ہمیں اس زمین کا وارث بنا دیا اب ہم جنت میں جہاں چاہیں وہاں رہیں۔ پس (نیک) عمل کرنے والوں کا کیا ہی اچھا صلہ ہے۔

وَوَصَّيْنَا ٱلْإِنسَٰنَ بِوَٰلِدَيْهِ إِحْسَٰنًا ۖ حَمَلَتْهُ أُمُّهُۥ كُرْهًا وَوَضَعَتْهُ كُرْهًا ۖ وَحَمْلُهُۥ وَفِصَٰلُهُۥ ثَلَٰثُونَ شَهْرًا ۚ حَتَّىٰٓ إِذَا بَلَغَ أَشُدَّهُۥ وَبَلَغَ أَرْبَعِينَ سَنَةً قَالَ رَبِّ أَوْزِعْنِىٓ أَنْ أَشْكُرَ نِعْمَتَكَ ٱلَّتِىٓ أَنْعَمْتَ عَلَىَّ وَعَلَىٰ وَٰلِدَىَّ وَأَنْ أَعْمَلَ صَٰلِحًا تَرْضَىٰهُ وَأَصْلِحْ لِى فِى ذُرِّيَّتِىٓ ۖ إِنِّى تُبْتُ إِلَيْكَ وَإِنِّى مِنَ ٱلْمُسْلِمِينَ ﴿15﴾ أُو۟لَٰٓئِكَ ٱلَّذِينَ نَتَقَبَّلُ عَنْهُمْ أَحْسَنَ مَا عَمِلُوا۟ وَنَتَجَاوَزُ عَن سَيِّـَٔاتِهِمْ فِىٓ أَصْحَٰبِ ٱلْجَنَّةِ ۖ وَعْدَ ٱلصِّدْقِ ٱلَّذِى كَانُوا۟ يُوعَدُونَ ﴿16﴾

سورۃالاحقاف آیت ۱۵۔۱۶

اور ہم نے انسان کو اپنے والدین کے ساتھ بھلائی کرنے کی تاکید کی۔ کہ اسے اس کی ماں نے تکلیف سے پیٹ میں اٹھائے رکھا اور تکلیف سے ہی اسے جنا۔ اور اس کا حمل اور دودھ چھڑانا تیس مہینے ہوتا ہے۔ یہاں تک کہ جب وہ اپنی بھرپور جوانی اور چالیس سال کی عمر کو پہنچا تو کہنے لگا اے میرے رب

!۔مجھے توفیق دے کہ میں تیری اس نعمت کا شکر ادا کروں جو تو نے مجھ پر اور میرے والدین پر انعام کی۔اور میں وہ نیک عمل کروں جنہیں تو پسند کرے اور میری اولاد میں بھی میرے لئے اصلاح کر دے۔بیشک میں تیرے ہی حضور توبہ ورجوع کرتا ہوں اور بلاشبہ میں مسلمانوں میں سے ہوں۔یہی وہ لوگ ہیں جن کے نیک اعمال کو ہم قبول کرتے ہیں اور ان کی برائیوں سے در گزر کریں گے یہ جنتیوں میں ہوں گے۔(یہی) سچا وعدہ ہے جو وہ دیئے جاتے تھے۔

وَأُزْلِفَتِ ٱلْجَنَّةُ لِلْمُتَّقِينَ غَيْرَ بَعِيدٍ ﴿31﴾ هَٰذَا مَا تُوعَدُونَ لِكُلِّ أَوَّابٍ حَفِيظٍ ﴿32﴾ ج

سورۃ ق آیت 31

اور جنت متقی لوگوں کے نزدیک کردی جائے گی بالکل دور نہ ہوگی۔یہی وہ (جنت) ہے جس کا تم سے وعدہ کیا جاتا تھا۔ہر اس شخص کے لئے جو اللہ سے رجوع کرنے والا (اور دینِ الٰہی) کی حفاظت کرنے والا تھا۔

جنتیوں اور جہنمیوں کا موازنہ اور ان کے اجر و بدلے کا ذکر۔

إِلَيْهِ مَرْجِعُكُمْ جَمِيعًا ۖ وَعْدَ ٱللَّهِ حَقًّا ۚ إِنَّهُۥ يَبْدَؤُا۟ ٱلْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيدُهُۥ لِيَجْزِىَ ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ وَعَمِلُوا۟ ٱلصَّٰلِحَٰتِ بِٱلْقِسْطِ ۚ وَٱلَّذِينَ كَفَرُوا۟ لَهُمْ شَرَابٌ مِّنْ حَمِيمٍ وَعَذَابٌ أَلِيمٌۢ بِمَا كَانُوا۟ يَكْفُرُونَ ﴿4﴾

سورۃ یونس آیت 4

تم سب کو اسی کی طرف لوٹ کر جانا ہے۔ اللہ کا وعدہ بالکل سچا ہے۔ یقیناً وہی خلقت کو پہلی مرتبہ پیدا کرتا ہے پھر دوبارہ بھی پیدا کرے گا۔ تاکہ جو لوگ ایمان لائے اور عمل صالح کیے انہیں انصاف کے ساتھ بدلہ دیدے۔ اور جن لوگوں نے کفر کیا ان کے لئے پینے کو کھولتا ہوا پانی ہوگا اور ان کے کفر کی وجہ سے المناک عذاب ہوگا۔

فَٱصْبِرْ كَمَا صَبَرَ أُو۟لُوا۟ ٱلْعَزْمِ مِنَ ٱلرُّسُلِ وَلَا تَسْتَعْجِل لَّهُمْ ۚ كَأَنَّهُمْ يَوْمَ يَرَوْنَ مَا يُوعَدُونَ لَمْ يَلْبَثُوٓا۟ إِلَّا سَاعَةً مِّن نَّهَارٍۭ ۚ بَلَٰغٌ ۚ فَهَلْ يُهْلَكُ إِلَّا ٱلْقَوْمُ ٱلْفَٰسِقُونَ ﴿35﴾ ع4

سورۃ الأحقاف آیت 35

تم بھی اسی طرح صبر کرو جس طرح سارے عالی ہمت رسول صبر کرتے رہے اور ان کے لئے (عذاب کی) جلدی نہ کرنا جس کا ان سے وعدہ کیا گیا ہے۔ جس دن وہ اسے دیکھ لیں گے تو وہ محسوس

کریں گے کہ وہ (دنیا میں) ایک گھڑی دن سے زیادہ نہیں رہے۔ یہ تو پیغام آگاہی ہے۔ پس نافرمان لوگوں کے علاوہ کوئی بھی تباہ و برباد نہ ہوگا؟۔

ان آیات میں اللہ کی طرف سے وعدے وعید پر تنبیہ کا تذکرہ ہے۔

إِنَّ مَا تُوعَدُونَ لَـَٔاتٍ ۖ وَمَآ أَنتُم بِمُعْجِزِينَ ﴿134﴾

سورۃ الأنعام آیت 134

بیشک جو بھی وعدہ وعید تم سے کیا جاتا ہے وہ بلا شبہ ہو کر ہی رہے گا۔ اور تم اس (اللہ) کو ہر گز عاجز نہیں کر سکتے۔

هَلْ يَنظُرُونَ إِلَّا تَأْوِيلَهُۥ ۚ يَوْمَ يَأْتِى تَأْوِيلُهُۥ يَقُولُ ٱلَّذِينَ نَسُوهُ مِن قَبْلُ قَدْ جَآءَتْ رُسُلُ رَبِّنَا بِٱلْحَقِّ فَهَل لَّنَا مِن شُفَعَآءَ فَيَشْفَعُوا۟ لَنَآ أَوْ نُرَدُّ فَنَعْمَلَ غَيْرَ ٱلَّذِى كُنَّا نَعْمَلُ ۚ قَدْ خَسِرُوٓا۟ أَنفُسَهُمْ وَضَلَّ عَنْهُم مَّا كَانُوا۟ يَفْتَرُونَ ﴿53﴾ ع6

سورۃ الأعراف آیت 53

کیا یہ لوگ اس وعدۂ عذاب کے منتظر ہیں؟۔ جس دن وہ وعدہ سامنے آ جائے گا تو جو اس دن کو بھولے ہوئے تھے کہیں گے کہ واقعی ہمارے رب کے رسول حق سچ لے کر آئے تھے۔ پھر کیا اب کوئی ہمارا

سفارشی ہے جو ہماری سفارش کرے یا کیا ہم پھر واپس بھیجے جا سکتے ہیں تاکہ جو کچھ ہم (پہلے) کیا کرتے تھے اس کے خلاف کچھ دوسرے (نیک عمل) کر لیں؟۔ یقینی طور پر انہوں نے اپنے آپ کو خسارے میں ڈال لیا۔ اور جو کچھ یہ جھوٹ و بہتان گھڑا کرتے تھے سب ان سے جاتا رہا۔

وَلَا تَقْعُدُوا۟ بِكُلِّ صِرَٰطٍ تُوعِدُونَ وَتَصُدُّونَ عَن سَبِيلِ ٱللَّهِ مَنْ ءَامَنَ بِهِۦ وَتَبْغُونَهَا عِوَجًا ۚ وَٱذْكُرُوٓا۟ إِذْ كُنتُمْ قَلِيلًا فَكَثَّرَكُمْ ۖ وَٱنظُرُوا۟ كَيْفَ كَانَ عَٰقِبَةُ ٱلْمُفْسِدِينَ ﴿86﴾

سورۃ الأعراف آیت 86

اور تم راستوں پر اس غرض سے مت بیٹھا کرو کہ اللہ پر ایمان لانے والوں کو دھمکیاں دو اور اللہ کی راہ سے روکو۔ اور اس کی راہ میں کجی و ٹیڑھا پن تلاش کرتے رہو۔ اور وہ وقت یاد کرو جب تم تھوڑے سے تھے تو اللہ نے تمہیں بڑھا وا دیا۔ اور (یہ بھی) دیکھ لو کہ فساد پھیلانے والوں کا انجام کیسا ہوتا رہا۔

وَإِمَّا نُرِيَنَّكَ بَعْضَ ٱلَّذِى نَعِدُهُمْ أَوْ نَتَوَفَّيَنَّكَ فَإِلَيْنَا مَرْجِعُهُمْ ثُمَّ ٱللَّهُ شَهِيدٌ عَلَىٰ مَا يَفْعَلُونَ ﴿46﴾

سورۃ یونس آیت 46

اور اگر ہم تمہیں ان کی کچھ باتوں کے (برے نتائج) تمہاری زندگی میں واقعی تجھے دکھا دیں جس کا ان لوگوں سے وعدہ کیا ہے یا اس سے پہلے ہی تجھے وفات دے دیں۔ پھر ان کو بھی ہماری ہی طرف لوٹ کے آنا ہے۔ پس اللہ تو شاہد و گواہ ہے اس پر جو کچھ وہ کرتے رہے ہیں۔

أَفَمَن كَانَ عَلَىٰ بَيِّنَةٍ مِّن رَّبِّهِۦ وَيَتْلُوهُ شَاهِدٌ مِّنْهُ وَمِن قَبْلِهِۦ كِتَٰبُ مُوسَىٰٓ إِمَامًا وَرَحْمَةً ۚ أُو۟لَٰٓئِكَ يُؤْمِنُونَ بِهِۦ ۚ وَمَن يَكْفُرْ بِهِۦ مِنَ ٱلْأَحْزَابِ فَٱلنَّارُ مَوْعِدُهُۥ ۚ فَلَا تَكُ فِى مِرْيَةٍ مِّنْهُ ۚ إِنَّهُ ٱلْحَقُّ مِن رَّبِّكَ وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَ ٱلنَّاسِ لَا يُؤْمِنُونَ ﴿17﴾

سورۃ ہود آیت 17

پھر کیا وہ شخص جو اپنے رب کی طرف سے واضح دلیل پر ہو اور اس پر اللہ کی طرف سے ایک گواہ بھی ہو۔ اور موسیٰؑ کی کتاب بھی اس سے پہلے گواہ تھی جو امام اور رحمت تھی۔ ایسے ہی لوگ اس (قرآن) پر ایمان لاتے ہیں۔ اور جو کوئی سارے گروہوں میں سے اس کا منکر ہو گیا تو اس کے وعدے کی جگہ دوزخ کی آگ ہے۔ پس تم اس (قرآن) کی طرف سے کسی طرح کے شک شبے میں نہ رہنا۔ بیشک یہ تیرے رب کی طرف سے برحق ہے۔ لیکن بہت سارے لوگ ایمان لانے والے نہیں ہیں۔

فَعَقَرُوهَا فَقَالَ تَمَتَّعُواْ فِى دَارِكُمْ ثَلَٰثَةَ أَيَّامٍ ۖ ذَٰلِكَ وَعْدٌ غَيْرُ مَكْذُوبٍ ﴿65﴾

سورۃ ہود آیت 65

مگر انہوں نے اس کی کونچیں (یعنی ایڑی کے اوپر والے موٹے پٹھے) کاٹ ڈالے تب صالح نے کہا کہ تین دن تک اپنے گھروں میں فائدہ اٹھالو۔ یہ (ایسا) وعدہ ہے جو جھوٹا ہونے والا نہیں۔

وَإِن مَّا نُرِيَنَّكَ بَعْضَ ٱلَّذِى نَعِدُهُمْ أَوْ نَتَوَفَّيَنَّكَ فَإِنَّمَا عَلَيْكَ ٱلْبَلَٰغُ وَعَلَيْنَا ٱلْحِسَابُ ﴿40﴾

سورۃ الرعد آیت 40

اور اگر ہم وہ عذاب جس کا ان سے وعدہ کرتے ہیں تجھے واقعی دکھادیں یا تجھے وفات ہی دے دیں (اور بعد میں عذاب اتاریں)۔ پس تیرے ذمہ تو البتہ صرف (ہمارے احکام) پہنچا دینا ہے اور حساب لینا تو ہمارے ذمے ہے۔

وَأَقْسَمُواْ بِٱللَّهِ جَهْدَ أَيْمَٰنِهِمْ ۙ لَا يَبْعَثُ ٱللَّهُ مَن يَمُوتُ ۚ بَلَىٰ وَعْدًا عَلَيْهِ حَقًّا وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَ ٱلنَّاسِ لَا يَعْلَمُونَ ﴿38﴾

سورۃ النحل آیت 38

اور یہ اللہ کی پکی قسمیں کھا کر کہتے ہیں کہ جو مر گیا۔ اللہ اسے ہر گز (بروزِ قیامت) نہیں اٹھائے گا۔ (کیوں نہیں) ہاں۔ یہ (اللہ کا) وعدہ ہے جس کا پورا کرنا اس پر لازم ہے لیکن بہت سارے لوگ اس بات کا علم نہیں رکھتے۔

قُلْ مَن كَانَ فِى ٱلضَّلَٰلَةِ فَلْيَمْدُدْ لَهُ ٱلرَّحْمَٰنُ مَدًّا ۚ حَتَّىٰٓ إِذَا رَأَوْا۟ مَا يُوعَدُونَ إِمَّا ٱلْعَذَابَ وَإِمَّا ٱلسَّاعَةَ فَسَيَعْلَمُونَ مَنْ هُوَ شَرٌّ مَّكَانًا وَأَضْعَفُ جُندًا ﴿75﴾

سورۃ مریم آیت 75

کہہ دو کہ جو کوئی بھی گمراہی میں پڑا ہوا ہے پس ربِ الرحمٰن بھی اسے ڈھیل دیئے جاتا ہے۔ یہاں تک کہ جب وہ اس چیز کو دیکھ لیں گے جس کا ان سے وعدہ کیا جاتا ہے۔ خواہ وہ عذاب الٰہی ہو یا قیامت کی گھڑی۔ تب وہ جان لیں گے کہ مرتبے میں کون برا ہے اور کس کا جتھا کمزور ہے۔

يَٰبَنِىٓ إِسْرَٰٓءِيلَ قَدْ أَنجَيْنَٰكُم مِّنْ عَدُوِّكُمْ وَوَٰعَدْنَٰكُمْ جَانِبَ ٱلطُّورِ ٱلْأَيْمَنَ وَنَزَّلْنَا عَلَيْكُمُ ٱلْمَنَّ وَٱلسَّلْوَىٰ ﴿80﴾ كُلُوا۟ مِن طَيِّبَٰتِ مَا رَزَقْنَٰكُمْ وَلَا تَطْغَوْا۟ فِيهِ فَيَحِلَّ عَلَيْكُمْ غَضَبِى ۖ وَمَن يَحْلِلْ عَلَيْهِ غَضَبِى فَقَدْ هَوَىٰ ﴿81﴾

سورۃ طٰہٰ آیت ۸۰۔۸۱

اے اولادِ اسرائیل !۔ ہم نے تمہیں تمہارے دشمن سے نجات دی اور (تورات دینے کے لئے) تم سے طور کی داہنی طرف حاضری کا وعدہ لیا اور تم پر من و سلویٰ اتارا۔ جو پاکیزہ چیزیں ہم نے تمہیں دی ہیں ان میں سے کھاؤ اور اس میں حد سے نہ گزر جانا ورنہ تم پر میرا غضب نازل ہو جائے گا۔ اور جس پر میرا غضب نازل ہو گیا تو یقیناً وہ تباہ و برباد ہو گیا۔

وَكَذَٰلِكَ أَنزَلْنَٰهُ قُرْءَانًا عَرَبِيًّا وَصَرَّفْنَا فِيهِ مِنَ ٱلْوَعِيدِ لَعَلَّهُمْ يَتَّقُونَ أَوْ يُحْدِثُ لَهُمْ ذِكْرًا ﴿113﴾

سورۃ طٰہٰ آیت 113

اور اسی طرح ہم نے اسے عربی زبان کا قرآن بنا کر ہی نازل کیا ہے۔ اور ہم نے اس میں طرح طرح سے وعیدیں بھی دی ہیں۔ تاکہ وہ (اللہ جل شانہ سے) ڈر جائیں۔ یا یہ (قرآن) ان کے لئے نصیحت کا باعث ہی ہو جائے۔

وَٱقْتَرَبَ ٱلْوَعْدُ ٱلْحَقُّ فَإِذَا هِىَ شَٰخِصَةٌ أَبْصَٰرُ ٱلَّذِينَ كَفَرُوا۟ يَٰوَيْلَنَا قَدْ كُنَّا فِى غَفْلَةٍ مِّنْ هَٰذَا بَلْ كُنَّا ظَٰلِمِينَ ﴿97﴾

سورۃ الانبیاء آیت 97

اور (قیامت کا) سچا وعدہ قریب آ جائے گا پھر ایک دم سے منکرین کی آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ جائیں گی (اور وہ حسرت سے کہیں گے۔ کہ) ہائے ہماری بد بختی !۔ بیشک ہم تو اس سے غفلت میں پڑے رہے۔ بلکہ ہم ہی ظالم لوگوں میں سے تھے۔

فَإِن تَوَلَّوْاْ فَقُلْ ءَاذَنتُكُمْ عَلَىٰ سَوَآءٍ ۖ وَإِنْ أَدْرِىٓ أَقَرِيبٌ أَم بَعِيدٌ مَّا تُوعَدُونَ ﴿109﴾

سورۃ الأنبیاء آیت 109

پھر اگر وہ لوگ منہ موڑ لیں تو کہہ دو کہ میں نے تو برابر تم سب کو (احکام الہیٰ سے) خبردار کر دیا ہے۔ اور میں نہیں جانتا کہ جس کا تم سے وعدہ کیا جاتا ہے کیا وہ نزدیک ہے یا دور؟۔

وَإِذَا تُتْلَىٰ عَلَيْهِمْ ءَايَٰتُنَا بَيِّنَٰتٍ تَعْرِفُ فِى وُجُوهِ ٱلَّذِينَ كَفَرُواْ ٱلْمُنكَرَ ۖ يَكَادُونَ يَسْطُونَ بِٱلَّذِينَ يَتْلُونَ عَلَيْهِمْ ءَايَٰتِنَا ۗ قُلْ أَفَأُنَبِّئُكُم بِشَرٍّ مِّن ذَٰلِكُمُ ۗ ٱلنَّارُ وَعَدَهَا ٱللَّهُ ٱلَّذِينَ كَفَرُواْ ۖ وَبِئْسَ ٱلْمَصِيرُ ﴿72﴾ ع9

سورۃ الحج آیت 72

اور جب انہیں ہماری وضاحت بھری آیات پڑھ کر سنائی جاتی ہیں تو تم کفار و منکرین کے چہروں پر ناگواری (کے آثار) صاف طور پر محسوس کرتے ہو۔ قریب ہوتے ہیں کہ جو لوگ ان کو ہماری آیات پڑھ کر سناتے ہیں ان پر حملہ کر دیں۔ کہہ دو کہ کیا میں تمہیں اس سے بھی بڑھ کر بری شے بتاؤں وہ دوزخ کی آگ ہے جس کا اللہ نے کافروں سے وعدہ کر رکھا ہے۔ اور وہ بہت ہی برا ٹھکانہ ہے۔

أَفَرَءَيْتَ إِن مَّتَّعْنَٰهُمْ سِنِينَ ﴿205﴾ ثُمَّ جَآءَهُم مَّا كَانُوا۟ يُوعَدُونَ ﴿206﴾ مَآ أَغْنَىٰ عَنْهُم مَّا كَانُوا۟ يُمَتَّعُونَ ﴿207﴾

سورۃ الشعراء آیت ۲۰۵ تا ۲۰۷

بھلا دیکھو تو کہ اگر ہم انہیں کئی سالوں تک (دینی و دنیاوی) فائدہ اٹھانے کا موقع دیں۔ پھر (دینی بے توجہی سے) ان پر وہ عذاب آ جائے جس کا انہیں وعدہ دیا جاتا تھا۔ تو ان کے کس کام آئے جو (دنیاوی) فائدے یہ اٹھاتے رہے۔

أَفَمَن وَعَدْنَٰهُ وَعْدًا حَسَنًا فَهُوَ لَٰقِيهِ كَمَن مَّتَّعْنَٰهُ مَتَٰعَ ٱلْحَيَوٰةِ ٱلدُّنْيَا ثُمَّ هُوَ يَوْمَ ٱلْقِيَٰمَةِ مِنَ ٱلْمُحْضَرِينَ ﴿61﴾

سورۃ القصص آیت 61

کیا وہ شخص جس سے ہم نے بھلائی کا پختہ وعدہ کیا ہے اور وہ اس کو پانے والا بھی ہے اس شخص کی طرح ہو سکتا ہے جسے ہم نے صرف دنیا کی زندگی کا (چند روزہ) فائدہ تو دے رکھا ہو پھر قیامت کے دن (عذاب کے لئے) حاضر کیا جائے۔

وَلَقَدْ ضَرَبْنَا لِلنَّاسِ فِى هَٰذَا ٱلْقُرْءَانِ مِن كُلِّ مَثَلٍ ۚ وَلَئِن جِئْتَهُم بِـَٔايَةٍ لَّيَقُولَنَّ ٱلَّذِينَ كَفَرُوٓاْ إِنْ أَنتُمْ إِلَّا مُبْطِلُونَ ﴿58﴾ كَذَٰلِكَ يَطْبَعُ ٱللَّهُ عَلَىٰ قُلُوبِ ٱلَّذِينَ لَا يَعْلَمُونَ ﴿59﴾ فَٱصْبِرْ إِنَّ وَعْدَ ٱللَّهِ حَقٌّ ۖ وَلَا يَسْتَخِفَّنَّكَ ٱلَّذِينَ لَا يُوقِنُونَ ﴿60﴾ ع6

سورۃ الروم آیت 58

اور البتہ یقیناً ہم نے اس قرآن میں بنی نوع انسان کو (سمجھانے) کے لئے ہر طرح کی مثال بیان کی ہے۔ اور اگر تم ان کے پاس کوئی نشانی (معجزہ) لے بھی آؤ پھر بھی کافر لوگ ضرور یہ کہہ دیں گے کہ تم باطل پر ہو۔ اسی طرح اللہ اُن لوگوں کے دلوں پر مہر ثبت ہونے دیتا ہے جو سوجھ بوجھ نہیں رکھتے۔ پس تم صبر کئے رہو بلا شبہ اللہ کا وعدہ سچا ہے۔ اور جو لوگ یقین نہیں رکھتے وہ کہیں تم کو بھی ہلکا (یعنی بے صبرا) نہ بنا دیں۔

يَٰٓأَيُّهَا ٱلنَّاسُ ٱتَّقُواْ رَبَّكُمۡ وَٱخۡشَوۡاْ يَوۡمٗا لَّا يَجۡزِي وَالِدٌ عَن وَلَدِهِۦ وَلَا مَوۡلُودٌ هُوَ جَازٍ عَن وَالِدِهِۦ شَيۡـٔٗاۚ إِنَّ وَعۡدَ ٱللَّهِ حَقّٞۖ فَلَا تَغُرَّنَّكُمُ ٱلۡحَيَوٰةُ ٱلدُّنۡيَا وَلَا يَغُرَّنَّكُم بِٱللَّهِ ٱلۡغَرُورُ ﴿33﴾

سورۃ لقمان آیت 33

اے بنی نوع انسان !۔اپنے رب (کی نافرمانی) سے ڈرتے رہو اور اس دن کا خوف کرو جب نہ کوئی باپ اپنے بیٹے کے کچھ کام آسکے گا اور نہ کوئی بیٹا اپنے باپ کو کوئی فائدہ پہنچا سکے گا۔ بیشک اللہ کا وعدہ سچا ہے۔ پس کہیں دنیا کی (عارضی) زندگی تمہیں دھوکے میں نہ ڈال دے اور کہیں بڑا دھوکے باز (شیطان) تمہیں اللہ کے بارے میں کسی فریب میں نہ جکڑ دے۔

يَٰٓأَيُّهَا ٱلنَّاسُ إِنَّ وَعۡدَ ٱللَّهِ حَقّٞۖ فَلَا تَغُرَّنَّكُمُ ٱلۡحَيَوٰةُ ٱلدُّنۡيَا وَلَا يَغُرَّنَّكُم بِٱللَّهِ ٱلۡغَرُورُ ﴿5﴾

سورۃ فاطر آیت 5

اے بنی نوع انسان !۔کچھ شک نہیں کہ اللہ کا وعدہ بالکل سچا ہے۔ پس دنیا کی (عارضی) زندگی کہیں تم کو دھوکے میں نہ ڈال دے۔ اور کہیں بڑا دھوکے باز (شیطان) تمہیں اللہ کے بارے میں کسی فریب میں نہ جکڑ دے۔

قُلْ أَرَءَيْتُمْ شُرَكَآءَكُمُ ٱلَّذِينَ تَدْعُونَ مِن دُونِ ٱللَّهِ أَرُونِى مَاذَا خَلَقُوا۟ مِنَ ٱلْأَرْضِ أَمْ لَهُمْ شِرْكٌ فِى ٱلسَّمَٰوَٰتِ أَمْ ءَاتَيْنَٰهُمْ كِتَٰبًا فَهُمْ عَلَىٰ بَيِّنَتٍ مِّنْهُ ۚ بَلْ إِن يَعِدُ ٱلظَّٰلِمُونَ بَعْضُهُم بَعْضًا إِلَّا غُرُورًا ﴿40﴾

سورۃ فاطر آیت 40

پوچھو کہ کیا تم نے کبھی اپنے شریکوں کو دیکھا ہے جن سے اللہ کے علاوہ تم دعائیں مانگا کرتے ہو؟۔ (ذرا) مجھے بھی تو (ان کی حقیقت) دکھاؤ کہ انہوں نے زمین سے کون سی چیز پیدا کی ہے یا (کیا) ان کی شراکت آسمانوں میں ہے یا (کیا) ہم نے ان کو کتاب دی ہے (کہ اللہ سے شراکت پر) کوئی ٹھوس دلیل وسند رکھتے ہیں۔ (نہیں) بلکہ یہ ظالم لوگ ایک دوسرے کو جو وعدہ دیتے ہیں محض دھوکہ فریب ہے۔

سُبْحَٰنَ رَبِّ ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلْأَرْضِ رَبِّ ٱلْعَرْشِ عَمَّا يَصِفُونَ ﴿82﴾ فَذَرْهُمْ يَخُوضُوا۟ وَيَلْعَبُوا۟ حَتَّىٰ يُلَٰقُوا۟ يَوْمَهُمُ ٱلَّذِى يُوعَدُونَ ﴿83﴾

سورۃ الزخرف آیت ۸۲۔۸۳

یہ جو باتیں بھی (اللہ کے بارے) بناتے بیان کرتے ہیں آسمانوں وزمین کا رب (اور) عرش کا مالک ان سب سے بالکل پاک ہے۔ پس ان کو چھوڑ دو کہ بے کار بحث میں پڑے الجھے اور کھیلتے رہیں یہاں تک کہ اس دن سے جا ملیں جس کا ان سے وعدہ کیا جاتا ہے۔

وَٱلَّذِى قَالَ لِوَٰلِدَيْهِ أُفٍّ لَّكُمَآ أَتَعِدَانِنِىٓ أَنْ أُخْرَجَ وَقَدْ خَلَتِ ٱلْقُرُونُ مِن قَبْلِى وَهُمَا يَسْتَغِيثَانِ ٱللَّهَ وَيْلَكَ ءَامِنْ إِنَّ وَعْدَ ٱللَّهِ حَقٌّ فَيَقُولُ مَا هَٰذَآ إِلَّآ أَسَٰطِيرُ ٱلْأَوَّلِينَ ﴿17﴾

سورۃ الأحقاف آیت 17

اور جس نے اپنے والدین سے کہا کہ اُف ہے!۔ تم دونوں پر کیا تم مجھے وعید دیتے رہتے ہو کہ میں (قبر سے دوبارہ زندہ کرکے) نکالا جاؤں گا۔ حالانکہ مجھ سے پہلے کئی نسلیں گزر چکی ہیں (کیا کوئی ایک بھی زندہ ہو کر آیا؟)۔ اور وہ والدین اللہ سے فریاد کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ وائے افسوس ہے تم پر ایمان لے آؤ بیشک اللہ کا وعدہ سچا ہے۔ (مگر) وہ کہتا ہے کہ یہ سب پرانے لوگوں کے قصے کہانیاں ہیں۔

نَّحْنُ أَعْلَمُ بِمَا يَقُولُونَ ۖ وَمَآ أَنتَ عَلَيْهِم بِجَبَّارٍ ۖ فَذَكِّرْ بِٱلْقُرْءَانِ مَن يَخَافُ وَعِيدِ ﴿45﴾ ع3

سورۃ ق آیت 45

ہم اچھی طرح جانتے ہیں جو یہ لوگ کہتے ہیں۔اور تم ان پر زبردستی کرنے والے نہیں ہو۔پس تم اس قرآن سے ہر اس کو نصیحت کرتے رہو جو میری وعید سے ڈر جائے۔

وَفِى ٱلسَّمَآءِ رِزْقُكُمْ وَمَا تُوعَدُونَ ﴿22﴾ فَوَرَبِّ ٱلسَّمَآءِ وَٱلْأَرْضِ إِنَّهُۥ لَحَقٌّ مِّثْلَ مَآ أَنَّكُمْ تَنطِقُونَ ﴿23﴾ ع1

سورۃ الذاریات آیت 22

اور آسمان میں تمہارا رزق بھی ہے اور وہ چیز بھی جس کا تم سے وعدہ کیا جاتا ہے۔ تو قسم ہے!۔آسمانوں وزمین کے رب کی بیشک یہ بات اسی طرح حق ہے جس طرح کہ بلاشبہ تمہارا بول لینا۔

وَمَا لَكُمْ أَلَّا تُنفِقُوا۟ فِى سَبِيلِ ٱللَّهِ وَلِلَّهِ مِيرَٰثُ ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلْأَرْضِ ۚ لَا يَسْتَوِى مِنكُم مَّنْ أَنفَقَ مِن قَبْلِ ٱلْفَتْحِ وَقَٰتَلَ ۚ أُو۟لَٰٓئِكَ أَعْظَمُ دَرَجَةً مِّنَ ٱلَّذِينَ أَنفَقُوا۟ مِنۢ بَعْدُ وَقَٰتَلُوا۟ ۚ وَكُلًّا وَعَدَ ٱللَّهُ ٱلْحُسْنَىٰ ۚ وَٱللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرٌ ﴿10﴾ ع1

سورۃ الحدید آیت 10

اور تمہیں کیا ہو گیا ہے کہ تم اللہ کی راہ میں خرچ نہیں کرتے حالانکہ آسمانوں اور زمین کی وراثت اللہ ہی کے لئے ہے۔ تم میں سے وہ جنہوں نے فتح (مکہ) سے پہلے خرچ کیا اور لڑائی لڑی اور وہ جنہوں نے اس کے بعد خرچ کیا اور جنگ کی بالکل برابر نہیں ہو سکتے۔ (بلکہ پہلوں کا) درجہ کہیں بڑھ کر ہے اگرچہ اللہ نے سب سے بھلائی کا وعدہ کیا ہے۔ اور جو کچھ بھی تم کرتے ہو اللہ اس سے خوب باخبر ہے۔

فَذَرْهُمْ يَخُوضُوا۟ وَيَلْعَبُوا۟ حَتَّىٰ يُلَٰقُوا۟ يَوْمَهُمُ ٱلَّذِى يُوعَدُونَ ﴿42﴾ يَوْمَ يَخْرُجُونَ مِنَ ٱلْأَجْدَاثِ سِرَاعًا كَأَنَّهُمْ إِلَىٰ نُصُبٍ يُوفِضُونَ ﴿43﴾ خَٰشِعَةً أَبْصَٰرُهُمْ تَرْهَقُهُمْ ذِلَّةٌ ۚ ذَٰلِكَ ٱلْيَوْمُ ٱلَّذِى كَانُوا۟ يُوعَدُونَ ﴿44﴾ ع2

سورۃ المعارج آیت ۴۲ تا ۴۴

پس ان کو چھوڑ دو کہ لغویات میں پڑے رہیں اور کھیلتے رہیں یہاں تک کہ ان کے دن سے جا ملیں جس کا وہ وعدہ دیئے جاتے ہیں۔ اس دن وہ قبروں سے نکل کر دوڑیں گے جیسے اَستھانوں کی طرف دوڑ رہے ہیں۔ ان کی آنکھیں جھکی ہوں گی اور ان پر ذلت چھا رہی ہو گی۔ یہی تو وہ دن ہے جس کا ان سے وعدہ وعید کیا جاتا تھا۔

إِلَّا بَلَٰغًا مِّنَ ٱللَّهِ وَرِسَٰلَٰتِهِۦ ۚ وَمَن يَعْصِ ٱللَّهَ وَرَسُولَهُۥ فَإِنَّ لَهُۥ نَارَ جَهَنَّمَ
خَٰلِدِينَ فِيهَآ أَبَدًا ﴿23﴾ حَتَّىٰٓ إِذَا رَأَوْا۟ مَا يُوعَدُونَ فَسَيَعْلَمُونَ مَنْ أَضْعَفُ
نَاصِرًا وَأَقَلُّ عَدَدًا ﴿24﴾ قُلْ إِنْ أَدْرِىٓ أَقَرِيبٌ مَّا تُوعَدُونَ أَمْ يَجْعَلُ لَهُۥ رَبِّىٓ
أَمَدًا ﴿25﴾ عَٰلِمُ ٱلْغَيْبِ فَلَا يُظْهِرُ عَلَىٰ غَيْبِهِۦٓ أَحَدًا ﴿26﴾ إِلَّا مَنِ ٱرْتَضَىٰ مِن
رَّسُولٍ فَإِنَّهُۥ يَسْلُكُ مِنۢ بَيْنِ يَدَيْهِ وَمِنْ خَلْفِهِۦ رَصَدًا ﴿27﴾

سورۃ الجن آیت ۲۳ تا ۲۷

(ہاں) البتہ اللہ کی طرف سے پیغاموں کا پہنچا دینا ہی صرف میری ذمہ داری ہے۔اور جو بھی اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کرے گا۔ تو بلاشبہ اس کے لئے جہنم کی آگ ہے جس میں وہ ہمیشہ ہمیش رہے گا۔ یہاں تک کہ جب وہ اس (عذاب) کو دیکھ لیں گے جس کا ان سے وعدہ وعید کیا جاتا ہے۔ تب انہیں معلوم ہو جائے گا کہ کس کے مددگار کمزور ہیں اور کن کا شمار تھوڑا ہے۔ کہہ دو میں نہیں جانتا کہ جس (دن) کا تم سے وعدہ وعید کیا جاتا ہے وہ قریب ہے یا میرے رب نے اس کی مدت دراز کر دی ہے۔ وہی تو ہر غیب کا جاننے والا ہے پس وہ اپنے غیب کو کسی پر ظاہر نہیں کرتا۔ سوائے اس رسول کے جسے وہ پسند کرے پھر البتہ وہ اس کے آگے پیچھے نگہبان (فرشتے) مقرر کر دیتا ہے۔

فَكَيْفَ تَتَّقُونَ إِن كَفَرْتُمْ يَوْمًا يَجْعَلُ ٱلْوِلْدَٰنَ شِيبًا ﴿17﴾ق صلے ٱلسَّمَآءُ مُنفَطِرٌۢ بِهِۦ ۚ كَانَ وَعْدُهُۥ ۥ مَفْعُولًا ﴿18﴾

سورۃ المزمل آیت ۱۷۔۱۸

اگر تم بھی انکار کردوگے تو اس دن کے عذاب سے کیسے بچوگے جو بچوں کو بوڑھا کردے گا؟۔ جس کی سختی سے آسمان پھٹ جائے گا یہ اس کا وعدہ ہے جو پورا ہو کر رہے گا۔

وَٱلْمُرْسَلَٰتِ عُرْفًا ﴿1﴾لا فَٱلْعَٰصِفَٰتِ عَصْفًا ﴿2﴾لا وَٱلنَّٰشِرَٰتِ نَشْرًا ﴿3﴾لا فَٱلْفَٰرِقَٰتِ فَرْقًا ﴿4﴾لا فَٱلْمُلْقِيَٰتِ ذِكْرًا ﴿5﴾لا عُذْرًا أَوْ نُذْرًا ﴿6﴾لا إِنَّمَا تُوعَدُونَ لَوَٰقِعٌ ﴿7﴾ط

سورۃ المرسلات آیت ۱ تا ۷

قسم ہے!۔ ان ہواؤں کی جو متواتر نرم نرم چلتی ہیں۔ پھر ان ہواؤں کی جو آندھی و جھکڑ میں تیز و تند چلتی ہیں۔ اور (بادلوں کو) اٹھا کر پھیلا دیتی ہیں۔ پھر ان کو پھاڑ کر متفرق کر دیتی ہیں۔ پھر ان کی قسم جو (قرآنی) ذکر و نصیحت (دل میں) ڈالتے ہیں۔ (لوگوں کا) عذر دور کرنے یا آگاہ کرنے کے لئے۔ یقینی طور پر جس چیز کا بس تم سے وعدہ وعید کیا جاتا ہے۔ وہ تو واقع ہو کر رہے گا۔

وَٱلسَّمَآءِ ذَاتِ ٱلْبُرُوجِ ﴿1﴾ لا وَٱلْيَوْمِ ٱلْمَوْعُودِ ﴿2﴾ لا وَشَاهِدٍ وَمَشْهُودٍ ﴿3﴾ ط قُتِلَ أَصْحَٰبُ ٱلْأُخْدُودِ ﴿4﴾ لا ٱلنَّارِ ذَاتِ ٱلْوَقُودِ ﴿5﴾ لا إِذْ هُمْ عَلَيْهَا قُعُودٌ ﴿6﴾ لا وَهُمْ عَلَىٰ مَا يَفْعَلُونَ بِٱلْمُؤْمِنِينَ شُهُودٌ ﴿7﴾ ط وَمَا نَقَمُوا۟ مِنْهُمْ إِلَّآ أَن يُؤْمِنُوا۟ بِٱللَّهِ ٱلْعَزِيزِ ٱلْحَمِيدِ ﴿8﴾ لا

سورۃ البروج آیت ۱ تا ۸

قسم ہے!۔آسمان کی جس میں برج ہیں۔ اور اس وعدہ وعید کئے گئے دن کی۔ اور گواہ کی اور اس کی جس کی گواہی دی جائے۔ غارت ہوگئے خندقوں (میں ظلم کرنے) والے۔ جن (خندقوں) میں بھڑکتے ایندھن والی آگ (جھونک رکھی) تھی۔ جب کہ وہ اس (کے کناروں) پر بیٹھے ہوئے تھے۔ اور جو کچھ وہ ایمان والوں کے ساتھ کر رہے تھے وہ خود اس کے گواہ تھے۔ یہ لوگ ان سے (کوئی ذاتی) انتقام نہیں لے رہے تھے۔ سوائے اس کے کہ وہ اللہ پر ایمان لائے تھے جو خوب غالب ہے حقیقی تعریف کا حقدار ہے۔

اللہ کی مہربانی و رحمت کا تقاضا ہے کہ گناہوں اور کرتوتوں پر فوراً نہیں پکڑتا۔

وَرَبُّكَ ٱلْغَفُورُ ذُو ٱلرَّحْمَةِ ۖ لَوْ يُؤَاخِذُهُم بِمَا كَسَبُوا۟ لَعَجَّلَ لَهُمُ ٱلْعَذَابَ ۚ بَل لَّهُم مَّوْعِدٌ لَّن يَجِدُوا۟ مِن دُونِهِۦ مَوْئِلًا ﴿58﴾

https://quranexcel.com

سورۃ الکہف آیت 58

اور تیرا رب تو بڑا معاف کرنے والا صاحبِ رحمت ہے۔ اگر ان کے کرتوتوں پر انہیں پکڑنا چاہتا تو فوراً ہی عذاب بھیج دیتا۔ بلکہ ان کے لئے ایک معیاد مقرر کر دی گئی ہے جس کے سوا کوئی بھی وعدے کی جگہ وہ ہر گز نہیں پائیں گے۔

لوگوں کی آخرت کے وعدہ وعید پر حجت بازی اور قبولِ حق سے انکار

وَلَئِنْ أَطَعْتُم بَشَرًا مِّثْلَكُمْ إِنَّكُمْ إِذًا لَّخَٰسِرُونَ ﴿34﴾ لا أَيَعِدُكُمْ أَنَّكُمْ إِذَا مِتُّمْ وَكُنتُمْ تُرَابًا وَعِظَٰمًا أَنَّكُم مُّخْرَجُونَ ﴿35﴾ ص لا ۞ هَيْهَاتَ هَيْهَاتَ لِمَا تُوعَدُونَ ﴿36﴾ ص لا

سورۃ المؤمنون آیت ۳۴ تا ۳۶

اور اگر تم نے اپنے ہی جیسے ایک بشر کی اطاعت کر لی تو یقیناً تم خسارے میں پڑ گئے۔ کیا وہ تم کو وعدہ وعید دلاتا ہے کہ جب تم مر جاؤ گے اور مٹی اور ہڈیاں ہو جاؤ گے تو پھر تم لوگ (قبروں سے) نکالے جاؤ گے؟۔ بعید از قیاس ہے بالکل بعید ہے وہ بات جس کا تم وعدے دیئے جاتے ہو۔

لَقَدْ وُعِدْنَا نَحْنُ وَءَابَآؤُنَا هَٰذَا مِن قَبْلُ إِنْ هَٰذَآ إِلَّآ أَسَٰطِيرُ ٱلْأَوَّلِينَ ﴿83﴾

سورۃ المؤمنون آیت 83

البتہ یقیناً ایسا وعدہ تو ہم سے اور ہم سے پہلے ہمارے باپ دادا سے بھی ہوتا چلا آیا ہے یہ تو صرف پرانے لوگوں کے قصے کہانیاں ہیں۔

لَقَدْ وُعِدْنَا هَٰذَا نَحْنُ وَءَابَآؤُنَا مِن قَبْلُ إِنْ هَٰذَآ إِلَّآ أَسَٰطِيرُ ٱلْأَوَّلِينَ ﴿68﴾

سورۃ النمل آیت 68

البتہ یقیناً ایسا وعدہ تو اس سے پہلے ہمارے باپ دادا سے بھی کیا گیا اور (اب) ہم سے بھی (کیا جارہا ہے۔اجی چھوڑیے) یہ تو محض پرانے لوگوں کے قصے کہانیاں ہیں۔

وَإِذْ يَقُولُ ٱلْمُنَٰفِقُونَ وَٱلَّذِينَ فِى قُلُوبِهِم مَّرَضٌ مَّا وَعَدَنَا ٱللَّهُ وَرَسُولُهُۥٓ إِلَّا غُرُورًا ﴿12﴾

سورۃ الأحزاب آیت 12

اور جب منافق اور وہ لوگ جن کے دلوں میں مرض تھا کہنے لگے کہ اللہ اور اس کے رسول نے ہم سے (فتح کا) جو وعدہ کیا تھا وہ تو صرف دھوکا ہی تھا۔

وَإِذَا قِيلَ إِنَّ وَعْدَ ٱللَّهِ حَقٌّ وَٱلسَّاعَةُ لَا رَيْبَ فِيهَا قُلْتُم مَّا نَدْرِى مَا ٱلسَّاعَةُ إِن نَّظُنُّ إِلَّا ظَنًّا وَمَا نَحْنُ بِمُسْتَيْقِنِينَ ﴿32﴾

سورۃ الجاثیۃ آیت 32

اور جب کہا جاتا تھا کہ یقیناً اللہ کا وعدہ برحق ہے اور قیامت میں کچھ شک نہیں ہے تو تم کہتے تھے کہ ہم نہیں جانتے کہ قیامت کیا ہے؟۔ ہم تو محض اسے ظن و گمان ہی خیال کرتے ہیں اور ہمیں اس کا بالکل یقین نہیں ہے۔

ان آیات میں کفار وعدۂ عذاب کے بارے پوچھتے اور طلب کرتے ہیں۔

قَالُوٓاْ أَجِئْتَنَا لِنَعْبُدَ ٱللَّهَ وَحْدَهُۥ وَنَذَرَ مَا كَانَ يَعْبُدُ ءَابَآؤُنَا ۖ فَأْتِنَا بِمَا تَعِدُنَآ إِن كُنتَ مِنَ ٱلصَّٰدِقِينَ ﴿70﴾

سورۃ الأعراف آیت 70

وہ کہنے لگے کہ کیا تم ہمارے پاس اس لئے آئے ہو کہ ہم ایک اکیلے اللہ ہی کی عبادت کریں اور جن کی ہمارے باپ دادا عبادت کرتے چلے آئے ہیں ان سب کو چھوڑ دیں؟۔ پس جس چیز سے تم ہمیں ڈراتے ہو وہ لے آؤ اگر تم سچے ہو۔

فَعَقَرُواْ ٱلنَّاقَةَ وَعَتَوۡاْ عَنۡ أَمۡرِ رَبِّهِمۡ وَقَالُواْ يَٰصَٰلِحُ ٱئۡتِنَا بِمَا تَعِدُنَآ إِن كُنتَ مِنَ ٱلۡمُرۡسَلِينَ﴿77﴾

سورۃالأعراف آیت 77

باآخر انہوں نے اونٹنی کی کونچوں (یعنی ایڑی کے اوپر کے موٹے پٹھوں) کو کاٹ ڈالا اور اپنے رب کے حکم سے سرکشی کرلی۔ اور کہنے لگے کہ اے صالح! جس چیز سے تم ہمیں ڈراتے تھے اگر تم (اللہ کے) رسول ہو تو اسے ہم پر لے آؤ۔

وَيَقُولُونَ مَتَىٰ هَٰذَا ٱلۡوَعۡدُ إِن كُنتُمۡ صَٰدِقِينَ﴿48﴾

سورۃیونس آیت 48

اور یہ کہتے ہیں کہ اگر تم سچے ہو تو پھر (عذابِ الٰہی کا) وہ وعدہ بتاؤ کب پورا ہوگا؟۔

قَالُواْ يَٰنُوحُ قَدۡ جَٰدَلۡتَنَا فَأَكۡثَرۡتَ جِدَٰلَنَا فَأۡتِنَا بِمَا تَعِدُنَآ إِن كُنتَ مِنَ ٱلصَّٰدِقِينَ﴿32﴾

سورۃہود آیت 32

انہوں نے کہا کہ اے نوحؑ !۔ تم نے ہم سے جھگڑا کیا اور بہت جھگڑا کر لیا۔ پس اگر سچے ہو تو جس (عذاب) کی ہمیں وعید دیتے ہو وہ ہم پر لا نازل کرو۔

وَيَقُولُونَ مَتَىٰ هَٰذَا ٱلْوَعْدُ إِن كُنتُمْ صَٰدِقِينَ﴿38﴾

سورۃ الأنبیاء آیت 38

اور کہتے ہیں کہ اگر تم سچے ہو تو یہ (قیامت کا) وعدہ کب پورا ہوگا؟۔

وَيَسْتَعْجِلُونَكَ بِٱلْعَذَابِ وَلَن يُخْلِفَ ٱللَّهُ وَعْدَهُۥ ۚ وَإِنَّ يَوْمًا عِندَ رَبِّكَ كَأَلْفِ سَنَةٍ مِّمَّا تَعُدُّونَ﴿47﴾ وَكَأَيِّن مِّن قَرْيَةٍ أَمْلَيْتُ لَهَا وَهِىَ ظَالِمَةٌ ثُمَّ أَخَذْتُهَا وَإِلَىَّ ٱلْمَصِيرُ﴿48﴾ع6

سورۃ الحج آیت ۴۷۔۴۸

اور تم سے عذاب کے لئے جلدی کر رہے ہیں اور اللہ اپنے وعدے کے ہر گز خلاف نہیں کرے گا ۔اور بیشک تمہارے رب کے نزدیک ایک گھڑی تم لوگوں کے شمار کئے ہوئے ایک ہزار سال کے برابر ہے۔ اور کتنی ہی بستیوں کو میں نے مہلت دیئے رکھی حالانکہ وہ ظالم بھی تھیں آخرکار میں نے انہیں پکڑ لیا اور میری ہی طرف سب کو لوٹ کر آنا ہے۔

وَيَقُولُونَ مَتَىٰ هَٰذَا ٱلْوَعْدُ إِن كُنتُمْ صَٰدِقِينَ﴿71﴾ قُلْ عَسَىٰٓ أَن يَكُونَ رَدِفَ لَكُم بَعْضُ ٱلَّذِى تَسْتَعْجِلُونَ﴿72﴾

سورۃ النمل آیت 71

اور وہ پوچھتے ہیں کہ یہ وعدہ وعید کب پورا ہوگا اگر تم سچے ہو؟۔ کہہ دو کہ جس (عذاب) کے لئے تم جلدی مچا رہے ہو شاید اس میں سے کچھ تمہارے قریب ہی آ لگا ہو۔

وَيَقُولُونَ مَتَىٰ هَٰذَا ٱلْوَعْدُ إِن كُنتُمْ صَٰدِقِينَ﴿29﴾ قُل لَّكُم مِّيعَادُ يَوْمٍ لَّا تَسْتَـْٔخِرُونَ عَنْهُ سَاعَةً وَلَا تَسْتَقْدِمُونَ﴿30﴾ع3

سورۃ سبا آیت ۲۹۔۳۰

اور کہتے ہیں کہ اگر تم سچے ہو تو یہ (قیامت آنے کا) وعدہ کب پورا ہوگا۔ کہہ دو کہ تمہارے لئے وعدے کا ایک دن مقرر ہے جس سے نہ ایک لمحہ پیچھے رہو گے اور نہ آگے بڑھ سکو گے۔

وَيَقُولُونَ مَتَىٰ هَٰذَا ٱلْوَعْدُ إِن كُنتُمْ صَٰدِقِينَ﴿48﴾ مَا يَنظُرُونَ إِلَّا صَيْحَةً وَٰحِدَةً تَأْخُذُهُمْ وَهُمْ يَخِصِّمُونَ﴿49﴾

سورۃ یٰس آیت 48

اور کہتے ہیں کہ اگر تم سچے ہو تو یہ (قیامت کا) وعدہ کب (پورا) ہوگا؟۔ یہ تو ایک زوردار آواز کے منتظر ہیں جو ان کو اس حال میں آپکڑے گی کہ باہمی جھگڑے میں پڑے ہوں گے۔

قَالُوٓاْ أَجِئْتَنَا لِتَأْفِكَنَا عَنْ ءَالِهَتِنَا فَأْتِنَا بِمَا تَعِدُنَآ إِن كُنتَ مِنَ ٱلصَّٰدِقِينَ﴿22﴾

سورۃ الأحقاف آیت 22

وہ کہنے لگے کہ کیا تم اس لئے ہمارے پاس آئے ہو کہ ہمیں اپنے عبادت کئے جانے والے (معبودوں) سے پھیر دو پس جس (عذاب) کی تم ہمیں دھمکی دیتے ہو وہ ہمارے پاس لے آؤ اگر تم سچے ہو۔

وَيَقُولُونَ مَتَىٰ هَٰذَا ٱلْوَعْدُ إِن كُنتُمْ صَٰدِقِينَ﴿25﴾ قُلْ إِنَّمَا ٱلْعِلْمُ عِندَ ٱللَّهِ وَإِنَّمَآ أَنَا۠ نَذِيرٌ مُّبِينٌ﴿26﴾

سورۃ الملک آیت 25

اور کہتے ہیں کہ یہ وعدہ وعید کب پورا ہوگا اگر تم سچے ہو؟۔ کہہ دو البتہ اس کا علم تو صرف اللہ ہی کو ہے اور میں تو بلاشبہ صرف واضح طور پر آگاہ و خبردار کرنے والا ہوں۔

جس (عذاب) کا ان سے وعدہ کیا جارہا تھا اس سے بچنے کے لیے اللہ کی طرف سے نبیؐ کو دعا کی ہدایت کہ اگر تو میری زندگی میں نازل ہو تو مجھے اس عذاب سے بچا کے رکھنا۔

قُل رَّبِّ إِمَّا تُرِيَنِّى مَا يُوعَدُونَ ﴿93﴾ رَبِّ فَلَا تَجْعَلْنِى فِى ٱلْقَوْمِ ٱلظَّٰلِمِينَ ﴿94﴾
وَإِنَّا عَلَىٰٓ أَن نُّرِيَكَ مَا نَعِدُهُمْ لَقَٰدِرُونَ ﴿95﴾

سورۃ المؤمنون آیت 93

(اے نبیؐ) دعا کرو کہ اے میرے رب!۔ جس (عذاب) کا ان سے وعدہ کیا جارہا ہے اگر تو واقعی میرے سامنے نازل کر دکھائے۔ تو اے میرے رب!۔ مجھے ان ظالم لوگوں میں شامل نہ کرنا۔ اور البتہ جو وعدہ ہم نے ان سے کیا ہے ہم اس پر یقیناً قادر ہیں کہ تجھے بھی دکھا دیں۔

فَإِمَّا نَذْهَبَنَّ بِكَ فَإِنَّا مِنْهُم مُّنتَقِمُونَ ﴿41﴾ أَوْ نُرِيَنَّكَ ٱلَّذِى وَعَدْنَٰهُمْ فَإِنَّا عَلَيْهِم
مُّقْتَدِرُونَ ﴿42﴾ فَٱسْتَمْسِكْ بِٱلَّذِىٓ أُوحِىَ إِلَيْكَ ۖ إِنَّكَ عَلَىٰ صِرَٰطٍ مُّسْتَقِيمٍ ﴿43﴾

سورۃ الزخرف آیت ۴۱ تا ۴۳

پس اگر ہم تمہیں (دنیا سے) لے بھی جائیں تب بھی البتہ ہم ان لوگوں سے انتقام لے کر رہیں گے۔ یا (تمہاری زندگی میں) واقعی تمہیں وہ (عذاب) دکھا دیں جن کا ہم نے ان سے وعدہ کیا ہے۔ ہم تو بیشک

https://quranexcel.com

ان پر پوری طرح قادر ہیں۔ پس تمہاری طرف جو وحی کی گئی ہے اس کو مضبوط سے تھامے رکھو بیشک تم سیدھے رستے پر ہو۔

ان آیات میں کافر لوگوں کے لیے اللہ کے سچے وعدوں کا تذکرہ ہے۔

وَعَدَ ٱللَّهُ ٱلْمُنَٰفِقِينَ وَٱلْمُنَٰفِقَٰتِ وَٱلْكُفَّارَ نَارَ جَهَنَّمَ خَٰلِدِينَ فِيهَا ۚ هِىَ حَسْبُهُمْ ۚ وَلَعَنَهُمُ ٱللَّهُ ۖ وَلَهُمْ عَذَابٌ مُّقِيمٌ ﴿68﴾ لا

سورۃ التوبۃ آیت 68

اللہ نے منافق مردوں اور منافق عورتوں اور کافروں کے لیے دوزخ کی آگ تیار کر رکھنے کا وعدہ کیا ہے اسی میں ہمیشہ ہمیش پڑے رہیں گے۔ وہی ان کے لیے مناسب ہے۔ اور اللہ نے ان پر لعنت کر دی ہے اور ان کے لیے قائم رہنے والا عذاب ہے۔

فَوَيْلٌ لِّلَّذِينَ كَفَرُوا۟ مِن يَوْمِهِمُ ٱلَّذِى يُوعَدُونَ ﴿60﴾ ع3

سورۃ الذاریات آیت 60

پس کافروں کے لئے اس دن تباہی و بربادی ہے جس کا ان سے وعدہ کیا جاتا ہے۔

عذاب کا وقت مقرر کرکے عذاب دے دیا گیا۔

قَالَ لَوْ أَنَّ لِى بِكُمْ قُوَّةً أَوْ ءَاوِىٓ إِلَىٰ رُكْنٍ شَدِيدٍ ﴿80﴾ قَالُوا۟ يَٰلُوطُ إِنَّا رُسُلُ رَبِّكَ لَن يَصِلُوٓا۟ إِلَيْكَ ۖ فَأَسْرِ بِأَهْلِكَ بِقِطْعٍ مِّنَ ٱلَّيْلِ وَلَا يَلْتَفِتْ مِنكُمْ أَحَدٌ إِلَّا ٱمْرَأَتَكَ ۖ إِنَّهُۥ مُصِيبُهَا مَآ أَصَابَهُمْ ۚ إِنَّ مَوْعِدَهُمُ ٱلصُّبْحُ ۚ أَلَيْسَ ٱلصُّبْحُ بِقَرِيبٍ ﴿81﴾

سورۃ ہود آیت ۸۰۔۸۱

لوطؑ نے کہا کہ اے کاش!۔ کہ مجھ میں تمہارے مقابلے کی کچھ سکت ہوتی یا یہ کہ میں کسی مضبوط قلعے (یا پائیدار سہارے) کی پناہ لے سکتا۔ (مہمان فرشتوں نے) کہا کہ اے لوطؑ!۔ بیشک ہم تیرے رب کے بھیجے ہوئے (فرشتے) ہیں یہ لوگ ہر گز تم تک نہیں پہنچ سکیں گے۔ پس کچھ حصہ رات رہ جائے تو اپنے لوگوں کو لے کر نکل جانا۔ اور تم میں سے کوئی پیچھے مڑ کر نہ دیکھے مگر تیری بیوی کہ۔ بلاشبہ اس پر بھی وہی آفت آنے والی ہے جو ان پر آئے گی۔ البتہ ان کے وعدے کا وقت صبح کا ہے اور کیا صبح کا وقت نزدیک ہی نہیں ہے؟۔

وَتِلْكَ ٱلْقُرَىٰٓ أَهْلَكْنَٰهُمْ لَمَّا ظَلَمُوا۟ وَجَعَلْنَا لِمَهْلِكِهِم مَّوْعِدًا ﴿59﴾ ع8

سورۃ الکہف آیت 59

اور یہ وہ بستیاں ہیں جن کو ہم نے ان کے مظالم کی بناپر ہلاک کر دیا اور ان کی ہلاکت و بربادی کے لئے بھی وقت معین کر دیا گیا تھا۔

وَأَصْحَٰبُ ٱلْأَيْكَةِ وَقَوْمُ تُبَّعٍ ۚ كُلٌّ كَذَّبَ ٱلرُّسُلَ فَحَقَّ وَعِيدِ ﴿14﴾

سورۃ ق آیت 14

اور اصحاب الایکہ (یعنی بَن کے رہنے والے) اور قومِ تُبّع ان سب نے بھی رسولوں کو جھٹلایا تھا تو ہمارا وعدۂ عذاب بھی پورا ہو کر رہا۔

كَذَّبُوا۟ بِـَٔايَٰتِنَا كُلِّهَا فَأَخَذْنَٰهُمْ أَخْذَ عَزِيزٍ مُّقْتَدِرٍ ﴿42﴾ أَكُفَّارُكُمْ خَيْرٌ مِّنْ أُو۟لَٰٓئِكُمْ أَمْ لَكُم بَرَآءَةٌ فِى ٱلزُّبُرِ ﴿43﴾ أَمْ يَقُولُونَ نَحْنُ جَمِيعٌ مُّنتَصِرٌ ﴿44﴾ سَيُهْزَمُ ٱلْجَمْعُ وَيُوَلُّونَ ٱلدُّبُرَ ﴿45﴾ بَلِ ٱلسَّاعَةُ مَوْعِدُهُمْ وَٱلسَّاعَةُ أَدْهَىٰ وَأَمَرُّ ﴿46﴾

سورۃ القمر آیت ۴۲ تا ۴۶

انہوں نے تو ہماری ساری نشانیوں کو جھٹلا دیا تھا تو ہم نے بھی ان کو ایسے پکڑ لیا جیسے کوئی زبردست قدرت والا پکڑ لیتا ہے۔ کیا (آج) تمہارے کافران (پرانے) لوگوں سے بہتر ہیں یا تمہارے لئے (پہلی آسمانی) کتابوں میں کوئی معافی نامہ لکھ دیا گیا ہے؟۔ کیا یہ کہتے ہیں کہ ہم (باہمی مدد سے) غالب

ہونے والی جماعت ہیں۔ عنقریب یہ جماعت شکست اٹھائے گی اور یہ سب پیٹھ پھیر کر بھاگ جائیں گے۔ ان کے وعدے کا اصل وقت تو قیامت ہے اور قیامت بڑی ہولناک اور بہت تلخ گھڑی ہے۔

قیامت کے دن وعدے کا تذکرہ

وَعُرِضُواْ عَلَىٰ رَبِّكَ صَفًّا لَّقَدْ جِئْتُمُونَا كَمَا خَلَقْنَٰكُمْ أَوَّلَ مَرَّةٍۭ ۚ بَلْ زَعَمْتُمْ أَلَّن نَّجْعَلَ لَكُم مَّوْعِدًا ﴿48﴾

سورۃ الکہف آیت 48

اور سب تیرے رب کے حضور صف باندھے پیش کیے جائیں گے (ارشاد ہوگا کہ) البتہ یقیناً تم اسی طرح ہمارے سامنے آگئے ہو جس طرح ہم نے تمہیں پہلی بار پیدا کیا تھا۔ بلکہ تم نے تو خیال کر رکھا تھا کہ ہم نے تمہارے لئے (قیامت کا) کوئی وقت مقرر ہی نہیں کیا۔

لَّا يَمْلِكُونَ ٱلشَّفَٰعَةَ إِلَّا مَنِ ٱتَّخَذَ عِندَ ٱلرَّحْمَٰنِ عَهْدًا ﴿87﴾م

سورۃ مریم آیت 87

کسی کو بھی سفارش کا اختیار نہیں ہوگا مگر جس نے رب الرحمٰن سے کوئی عہد لے رکھا ہو۔

يَوْمَ نَطْوِى ٱلسَّمَآءَ كَطَىِّ ٱلسِّجِلِّ لِلْكُتُبِ ۚ كَمَا بَدَأْنَآ أَوَّلَ خَلْقٍ نُّعِيدُهُۥ ۚ وَعْدًا عَلَيْنَآ ۚ إِنَّا كُنَّا فَٰعِلِينَ ﴿104﴾

سورۃ الأنبیاء آیت 104

جس دن ہم آسمان کو اس طرح لپیٹ لیں گے جیسے لکھا ہوا کاغذ لپیٹا جاتا ہے۔ (پھر) اُسی طرح کا اعادہ کریں گے جیسا کہ ہم نے پہلی تخلیق شروع کی تھی۔ یہ ہمارے ذمہ وعدہ ہے جسے یقیناً ہم (پورا) کرکے رہیں گے۔

وَنُفِخَ فِى ٱلصُّورِ فَإِذَا هُم مِّنَ ٱلْأَجْدَاثِ إِلَىٰ رَبِّهِمْ يَنسِلُونَ ﴿51﴾ قَالُوا۟ يَٰوَيْلَنَا مَنۢ بَعَثَنَا مِن مَّرْقَدِنَا ۜ هَٰذَا مَا وَعَدَ ٱلرَّحْمَٰنُ وَصَدَقَ ٱلْمُرْسَلُونَ ﴿52﴾

سورۃ یٰس آیت 51

اور جب صور میں پھونکا جائے گا تو یکایک قبروں سے (نکل کر) اپنے رب کی طرف دوڑے چلے آئیں گے۔ کہیں گے کہ آئے ہائے ہماری کم بختی!۔ کس نے ہمیں ہماری خوابگاہوں سے جگا اٹھایا؟۔ یہ وہی تو ہے جس کا ربِ الرحمٰن نے وعدہ کیا تھا اور رسولوں نے بھی سچ کہا تھا۔

وَلَقَدْ أَضَلَّ مِنكُمْ جِبِلًّا كَثِيرًا ۖ أَفَلَمْ تَكُونُوا۟ تَعْقِلُونَ ﴿62﴾ هَٰذِهِ ۦ جَهَنَّمُ ٱلَّتِى كُنتُمْ تُوعَدُونَ ﴿63﴾ ٱصْلَوْهَا ٱلْيَوْمَ بِمَا كُنتُمْ تَكْفُرُونَ ﴿64﴾

سورۃ یٰس آیت ۶۲ تا ۶۴

اور البتہ یقینی طور پر اس (شیطان) نے تم میں سے بہت سارے لوگوں کو گمراہ کر دیا تھا۔ کیا پھر تم یہ بھی نہیں سمجھ پائے؟۔ یہی وہ جہنم ہے جس کا تم سب وعدہ دیے جاتے تھے۔ آج اس میں داخل ہو جاؤ اس بنا پر جو تم کفر کیا کرتے تھے۔

وَجَآءَتْ سَكْرَةُ ٱلْمَوْتِ بِٱلْحَقِّ ۖ ذَٰلِكَ مَا كُنتَ مِنْهُ تَحِيدُ ﴿19﴾ وَنُفِخَ فِى ٱلصُّورِ ۚ ذَٰلِكَ يَوْمُ ٱلْوَعِيدِ ﴿20﴾ وَجَآءَتْ كُلُّ نَفْسٍ مَّعَهَا سَآئِقٌ وَشَهِيدٌ ﴿21﴾

سورۃ ق آیت 19

اور موت کی بے ہوشی حق کے ساتھ طاری ہو گی یہی ہے وہ جس سے تو بھاگا پھرتا تھا۔ اور صور میں پھونک دیا جائے گا یہی تو وعید کا دن ہے۔ اور ہر شخص ایسے آئے گا کہ اس کے ساتھ ایک ہانکنے والا اور ایک گواہی دینے والا (فرشتہ) ہو گا۔

۞ قَالَ قَرِينُهُۥ رَبَّنَا مَآ أَطْغَيْتُهُۥ وَلَٰكِن كَانَ فِى ضَلَٰلٍۭ بَعِيدٍ ﴿27﴾ قَالَ لَا تَخْتَصِمُوا۟ لَدَىَّ وَقَدْ قَدَّمْتُ إِلَيْكُم بِٱلْوَعِيدِ ﴿28﴾

سورۃ ق آیت 27

اس کا (شیطان) ساتھی کہے گا کہ اے ہمارے رب! ۔ میں نے تو اسے سرکش نہیں بنایا تھا بلکہ وہ خود ہی پرلے درجے کی گمراہی میں پڑ گیا تھا۔ ارشاد ہوگا میرے سامنے مت جھگڑا کرو اور یقیناً میں نے تو پہلے ہی تمہارے پاس وعیدِ عذاب بھیج دی تھی۔

قیامت میں فیصلہ ہو جانے کے بعد وعدے کا تذکرہ

وَقَالَ ٱلشَّيْطَٰنُ لَمَّا قُضِىَ ٱلْأَمْرُ إِنَّ ٱللَّهَ وَعَدَكُمْ وَعْدَ ٱلْحَقِّ وَوَعَدتُّكُمْ فَأَخْلَفْتُكُمْ ۖ وَمَا كَانَ لِىَ عَلَيْكُم مِّن سُلْطَٰنٍ إِلَّآ أَن دَعَوْتُكُمْ فَٱسْتَجَبْتُمْ لِى ۖ فَلَا تَلُومُونِى وَلُومُوٓا۟ أَنفُسَكُم ۖ مَّآ أَنَا۠ بِمُصْرِخِكُمْ وَمَآ أَنتُم بِمُصْرِخِىَّ ۖ إِنِّى كَفَرْتُ بِمَآ أَشْرَكْتُمُونِ مِن قَبْلُ ۗ إِنَّ ٱلظَّٰلِمِينَ لَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ﴿22﴾

سورۃ ابراہیم آیت 22

اور جب (روزِ قیامت) فیصلہ ہو جائے گا تو شیطان کہے گا بیشک اللہ نے تم سے بالکل سچا وعدہ کیا تھا۔ اور وعدہ تو میں نے بھی تم سے کیا تھا مگر میں تم سے وعدہ خلافی کر چکا۔ اور میرا تم پر کسی طرح کا بھی زور نہ تھا ہاں میں نے تمہیں (گمراہی اور کفر کی طرف) بلایا پھر تم نے (بغیر سوچے سمجھے) مجھے عملی طور پر قبول کیا۔ تو (آج) مجھے الزام نہ دو بلکہ اپنے آپ ہی کو ملامت کرو۔ نہ میں تمہارا فریاد رس ہوں اور نہ تم میری فریاد رسی کر سکتے ہو۔ میں تو اس بات کا سرے سے ہی منکر ہوں کہ تم مجھے اس سے پہلے اس (اللہ جل شانہ) کا شریک مانتے رہے ہو۔ بلاشبہ ظالم لوگوں کے لئے درد دینے والا عذاب ہے۔

لَّا تَدْعُواْ ٱلْيَوْمَ ثُبُورًا وَٰحِدًا وَٱدْعُواْ ثُبُورًا كَثِيرًا ﴿14﴾ قُلْ أَذَٰلِكَ خَيْرٌ أَمْ جَنَّةُ ٱلْخُلْدِ ٱلَّتِى وُعِدَ ٱلْمُتَّقُونَ ۚ كَانَتْ لَهُمْ جَزَآءً وَمَصِيرًا ﴿15﴾ لَّهُمْ فِيهَا مَا يَشَآءُونَ خَٰلِدِينَ ۚ كَانَ عَلَىٰ رَبِّكَ وَعْدًا مَّسْـُٔولًا ﴿16﴾

سورۃ الفرقان آیت ۱۴ تا ۱۶

(ارشاد ہو گا کہ) آج ایک موت کو نہ پکارو بلکہ بہت ساری موتوں کو پکارو!۔ پوچھو کہ کیا یہ (جہنم) بہتر ہے یا وہ ہمیشہ رہنے کی جنت جس کا متقی لوگوں سے وعدہ کیا گیا ہے۔ جو ان (کے اعمال) کا صلہ اور رہنے

https://quranexcel.com

کا ٹھکانہ ہو گی۔ وہاں جو چاہیں گے ان کے لئے میسر ہو گا وہ اس میں ہمیشہ ہمیش رہیں گے۔ اور یہ ایک وعدہ ہے جو واجب الادا ہے جس کا (پورا کرنا) تمہارے رب کی ذمہ داری ہے۔

أَفَرَءَيْتَ ٱلَّذِى كَفَرَ بِـَٔايَٰتِنَا وَقَالَ لَأُوتَيَنَّ مَالًا وَوَلَدًا ﴿77﴾ ط أَطَّلَعَ ٱلْغَيْبَ أَمِ ٱتَّخَذَ عِندَ ٱلرَّحْمَٰنِ عَهْدًا ﴿78﴾ لا

سورۃ مریم آیت ۷۷۔۷۸

پھر کیا تم نے اس شخص کو دیکھا؟۔ جس نے ہماری آیتوں کا انکار کر دیا اور کہتا ہے کہ میں (جہاں بھی ہوں گا) ضرور مال اور اولاد دیا جاؤں گا۔ کیا اس نے غیب پر اطلاع پالی ہے یا ربِ الرحمٰن سے کوئی عہد لے لیا ہے؟۔

وَلَقَدْ كَانُوا۟ عَٰهَدُوا۟ ٱللَّهَ مِن قَبْلُ لَا يُوَلُّونَ ٱلْأَدْبَٰرَ ۚ وَكَانَ عَهْدُ ٱللَّهِ مَسْـُٔولًا ﴿15﴾

سورۃ الأحزاب آیت 15

اور البتہ یقیناً پہلے وہ اللہ سے عہد و پیمان کر چکے تھے کہ وہ (مقابلے میں ہر گز) پیٹھ نہیں پھیریں گے۔ اور اللہ سے کیے (اس) اقرار پر بازپرس تو ہو گی۔

آل کے بارے میں قرآنی تشریح:

آل سے مراد پیروکار۔ پیروی کرنے والا۔ متبع۔اتباع کرنے والا۔اولاد کے معنی میں بھی یہ لفظ استعمال ہوا ہے لیکن وہی اولاد جو پیروی کرنے والی متبع ہو۔جو نہ مانتی ہو اسے آل میں شمار نہیں کیا جا سکتا۔ اس کی تفریق قرآن میں اللہ رب العزت نے نوحؑ کے حقیقی بیٹے کے لیے خود ہی کر دی۔کہ وہ آپ کی آل میں سے نہیں ہے وہ ابن رسول تو تھا لیکن آل رسول نہ تھا کیونکہ اس نے حضرت نوحؑ کی پیروی نہ کی تھی۔ان کے عقیدہ کو چھوڑ دیا تھا۔دیکھئے سورۂ ہود کی آیات۔

وَنَادَىٰ نُوحٌ رَّبَّهُۥ فَقَالَ رَبِّ إِنَّ ٱبْنِى مِنْ أَهْلِى وَإِنَّ وَعْدَكَ ٱلْحَقُّ وَأَنتَ أَحْكَمُ ٱلْحَٰكِمِينَ ﴿45﴾ قَالَ يَٰنُوحُ إِنَّهُۥ لَيْسَ مِنْ أَهْلِكَ ۖ إِنَّهُۥ عَمَلٌ غَيْرُ صَٰلِحٍ ۖ فَلَا تَسْـَٔلْنِ مَا لَيْسَ لَكَ بِهِۦ عِلْمٌ ۖ إِنِّىٓ أَعِظُكَ أَن تَكُونَ مِنَ ٱلْجَٰهِلِينَ ﴿46﴾

سورۃ ہود آیت ۴۵۔۴۶

اور نوحؑ اپنے رب کو پکارنے لگا کہ اے میرے رب !۔ بلاشبہ میرا بیٹا میرے اہل میں سے ہے (تو اس کو بھی نجات دیدے) اور بیشک تیرا وعدہ سچا ہے اور تو سب فیصلہ کرنے والوں سے بہتر فیصلہ کرنے والا ہے۔ ارشادِ باری ہوا کہ اے نوحؑ !۔ بیشک وہ تیرے اہل میں سے نہیں ہے کیوں کہ اس کے عمل

https://quranexcel.com

ہی اچھے نہیں ہیں۔پس جس چیز کی حقیقت تجھے معلوم نہیں اس کے بارے مجھ سے سوال ہی نہ کر۔ یقیناً میں تمہیں نصیحت کرتا ہوں کہ نادان مت بن جا۔

نوحؑ کا طرزِ عمل بھی دیکھئے کہ یہ سب سننے کے باوجود کوئی شکوہ نہیں کیا۔نہ ہی اللہ جل جلالہ پر کوئی دباؤ ڈالا بلکہ عاجزی وانکساری میں انتہا کر دی۔

قَالَ رَبِّ إِنِّيٓ أَعُوذُ بِكَ أَنْ أَسْـَٔلَكَ مَا لَيْسَ لِي بِهِۦ عِلْمٌۖ وَإِلَّا تَغْفِرْ لِي وَتَرْحَمْنِيٓ أَكُن مِّنَ ٱلْخَٰسِرِينَ ﴿47﴾

سورۃ ہود آیت 47

نوحؑ نے کہا کہ اے میرے رب!۔میں تیری پناہ میں آنا چاہتا ہوں اس بات سے کہ ایسی چیز کا سوال کروں جس کی حقیقت مجھے معلوم نہیں۔اور اگر تو مجھے نہیں بخشے گا اور مجھ پر رحم نہیں کرے گا تو میں خسارہ پانے والوں میں سے ہو جاؤں گا۔

جب حضرت ابراہیمؑ اللہ تعالیٰ کی آزمائش پر پورے اترے تو ارشاد ہوا کہ میں تم کو بنی نوع انسان کا امام بنانا چاہتا ہوں۔ حضرت ابراہیمؑ نے خوشی میں جھوم کے پوچھا کہ میری اولاد کے ساتھ بھی یہی وعدہ

ہے کیا؟۔ارشادِ باری ہوا کہ میرا وعدہ صرف نیک و متبع لوگوں کے لیے ہے۔ظالم لوگوں کے بارے میں بالکل نہیں ہے۔دیکھئے سورۃ البقرہ کی آیت۔

۞ وَإِذِ ٱبْتَلَىٰٓ إِبْرَٰهِـۧمَ رَبُّهُۥ بِكَلِمَٰتٍ فَأَتَمَّهُنَّ ۖ قَالَ إِنِّى جَاعِلُكَ لِلنَّاسِ إِمَامًا ۖ قَالَ وَمِن ذُرِّيَّتِى ۖ قَالَ لَا يَنَالُ عَهْدِى ٱلظَّٰلِمِينَ ﴿124﴾

سورۃ البقرۃ آیت 124

اور جب ابراہیمؑ کو اس کے رب نے چند باتوں میں آزمایا تو وہ ان میں ہر طرح سے پورے اترے۔ارشاد فرمایا کہ بلاشبہ میں تم کو بنی نوع انسان کا امام بنانے والا ہوں۔تو پوچھا کہ میری اولاد کو بھی !۔ارشادِ باری ہوا کہ میرا وعدہ ظالم لوگوں کے بارے میں بالکل نہیں ہے۔

پھر حضرت ابراہیمؑ کی دعا بھی دیکھ لیں۔جس میں وہ صرف صالح لوگوں کا ذکر کر رہے ہیں۔لیکن اللہ جل شانہ کا ارشاد کہ میں تو کفر کرنے والے کو بھی دنیا میں کچھ فائدہ دوں گا پھر اسے دوزخ کے عذاب کی طرف لے جاؤں گا۔

وَإِذْ قَالَ إِبْرَٰهِـۧمُ رَبِّ ٱجْعَلْ هَٰذَا بَلَدًا ءَامِنًا وَٱرْزُقْ أَهْلَهُۥ مِنَ ٱلثَّمَرَٰتِ مَنْ ءَامَنَ مِنْهُم بِٱللَّهِ وَٱلْيَوْمِ ٱلْـَٔاخِرِ ۖ قَالَ وَمَن كَفَرَ فَأُمَتِّعُهُۥ قَلِيلًا ثُمَّ أَضْطَرُّهُۥٓ إِلَىٰ عَذَابِ ٱلنَّارِ ۖ وَبِئْسَ ٱلْمَصِيرُ ﴿126﴾

سورۃ البقرۃ آیت 126

اور جب ابراہیمؑ نے دعا کی کہ اے میرے رب !۔اس شہر کو امن کا گہوارا بنادے اور اس کے رہنے و الے جو اللہ اور روزِ آخرت پر ایمان لائیں سب کو پھلوں کے رزق عطا کر۔ارشاد فرمایا اور جو کفر کرے گا پس اس کو بھی تھوڑا سا فائدہ اٹھانے دوں گا پھر اسے دوزخ کے عذاب کی طرف لے جاؤں گا اور وہ کیا ہی برا ٹھکانہ ہے۔

اور حضرت ابراہیمؑ کی اولاد میں حضرت اسحٰق اور حضرتا سمٰعیلؑ کا پورا شجرہ نسب جب دیکھتے ہیں تو کئی ظالم لوگ نظر آتے ہیں۔جیسا کہ درج ذیل آیت اس بات کی گواہی دے رہی ہے۔

وَبٰرَكْنَا عَلَيْهِ وَعَلٰٓى إِسْحٰقَ ۚ وَمِن ذُرِّيَّتِهِمَا مُحْسِنٌ وَظَالِمٌ لِّنَفْسِهِۦ مُبِينٌ ﴿113﴾ ع3

سورۃ الصافات آیت 113

اور ہم نے اس پر اور اسحاقؑ پر برکتیں نازل کیں۔اور ان دونوں اولاد میں احسان کرنے والے بھی ہیں اور اپنے آپ پر کھلم کھلا ظلم کرنے والے بھی ہیں۔

زیادہ دور نہ بھی جاؤ تو نبی ﷺ کا چچا ابو طالب اور ابو لہب بھی اسمٰعیلؑ کی اولاد میں سے ہی ہیں۔ ان دونوں کے بارے قرآن میں جو کچھ بیان ہوا ہے وہ کسی تعارف کا محتاج نہیں ہے۔ وہ آیات بہت نمایاں ہیں۔ سورۃ القصص کی درج ذیل آیت ابو طالب کی وفات کے قریب نازل ہوئی۔ جس میں نبی ﷺ کی ڈھارس بندھائی گئی۔ کہ بلاشبہ تمہیں اس سے بہت محبت تھی لیکن ہدایت ہر کسی کو اس کی حق پرستی اور طلب پر ہی مل سکتی ہے۔

إِنَّكَ لَا تَهْدِي مَنْ أَحْبَبْتَ وَلَٰكِنَّ ٱللَّهَ يَهْدِي مَن يَشَآءُ ۚ وَهُوَ أَعْلَمُ بِٱلْمُهْتَدِينَ ﴿56﴾

سورۃ القصص آیت 56

(اے نبیؐ) بیشک تم (اس کو) جو تمہیں محبوب و پیارا ہو ہدایت نہیں دے سکتے۔ بلکہ اللہ ہی جسے چاہتا ہے ہدایت دے دیتا ہے۔ اور وہ ہدایت پا سکنے والوں کو بخوبی جانتا ہے۔

اور ابو لہب چچا ہونے کے باوجود اس وقت مخالف ہو گیا تھا۔ جب نبی ﷺ نے دعوت کی ابتدا کی تھی۔ جس کے بارے تو تیسویں پارے کی سورۃ لہب کا تو سب کو پتہ ہے۔ اس میں واضح طور پر اس کے بارے کہہ دیا گیا۔ کہ وہ بڑھکتی ہوئی آگ میں ڈالا جائے گا۔

اس سے یہ بات مزید واضح ہو جاتی ہے کہ اسلام اللہ کا دین ہے اور اس میں شخصیت پرستی کی کوئی گنجائش نہیں۔ جو بھی اللہ کے احکام بجالاتا ہے وہ اللہ کا پسندیدہ ہے۔ جو ظالم ہے وہ خواہ کوئی بھی ہو۔ اللہ کا منظور نظر نہیں ہو سکتا۔

اس کے علاوہ قرآن کریم میں آل فرعون کا ذکر ہے۔ فرعون کی تو کوئی اولاد نہ تھی۔ اگر اس کے ہاں اولاد ہوتی تو موسیٰؑ کو دریا سے اٹھا کر نہ پالتا۔ اس کا صاف مطلب یہ ہے کہ وہ لوگ جو فرعون کی پیروی کرتے تھے وہی آل فرعون کہلائے۔ اب آل سے متعلق قرآنی آیات ملاحظہ کریں۔

وَإِذْ نَجَّيْنَٰكُم مِّنْ ءَالِ فِرْعَوْنَ يَسُومُونَكُمْ سُوٓءَ ٱلْعَذَابِ يُذَبِّحُونَ أَبْنَآءَكُمْ وَيَسْتَحْيُونَ نِسَآءَكُمْ ۚ وَفِى ذَٰلِكُم بَلَآءٌ مِّن رَّبِّكُمْ عَظِيمٌ ﴿49﴾

سورۃ البقرۃ آیت 49

اور جب ہم نے تمہیں قومِ فرعون سے نجات دیدی جو تمہیں سخت ترین عذاب دیتے تھے وہ تمہارے بیٹوں کو تو ذبح کر دیتے تھے اور تمہاری عورتوں (بیٹیوں) کو زندہ چھوڑ دیتے تھے۔ اور اس میں تمہارے رب کی طرف سے بڑی سخت آزمائش تھی۔

وَإِذْ فَرَقْنَا بِكُمُ ٱلْبَحْرَ فَأَنجَيْنَٰكُمْ وَأَغْرَقْنَآ ءَالَ فِرْعَوْنَ وَأَنتُمْ تَنظُرُونَ ﴿50﴾

سورۃ البقرۃ آیت 50

اور جب ہم نے تمہارے لئے سمندر کو پھاڑ دیا پھر تمہیں نجات بخشی اور آلِ فرعون کو غرق کر دیا جبکہ تم دیکھ رہے تھے۔

وَقَالَ لَهُمْ نَبِيُّهُمْ إِنَّ ءَايَةَ مُلْكِهِۦٓ أَن يَأْتِيَكُمُ ٱلتَّابُوتُ فِيهِ سَكِينَةٌ مِّن رَّبِّكُمْ وَبَقِيَّةٌ مِّمَّا تَرَكَ ءَالُ مُوسَىٰ وَءَالُ هَٰرُونَ تَحْمِلُهُ ٱلْمَلَٰٓئِكَةُ ۚ إِنَّ فِى ذَٰلِكَ لَءَايَةً لَّكُمْ إِن كُنتُم مُّؤْمِنِينَ ﴿248﴾ ع32

سورۃ البقرۃ آیت 248

اور ان کے نبی نے ان سے کہا کہ بلاشبہ ان کی بادشاہت کی ظاہری نشانی یہ ہے کہ تمہارے پاس وہ تابوت آجائے گا جس میں تمہارے رب کی طرف سے تمہارے دلی سکون کا سامان ہے اور آلِ موسیٰؑ اور آلِ ہارونؑ کا چھوڑا ہوا ترکہ ہے اس کو فرشتے اٹھائے ہوئے ہوں گے۔ بیشک اس میں تمہارے لئے یقیناً بڑی نشانی ہے اگر تم ایمان والے ہو۔

كَدَأْبِ ءَالِ فِرْعَوْنَ وَٱلَّذِينَ مِن قَبْلِهِمْ ۚ كَذَّبُوا۟ بِـَٔايَٰتِنَا فَأَخَذَهُمُ ٱللَّهُ بِذُنُوبِهِمْ ۗ وَٱللَّهُ شَدِيدُ ٱلْعِقَابِ ﴿11﴾

سورۃ آل عمران آیت 11

ان کا حال بھی آلِ فرعون اور ان سے پہلے لوگوں کا سا ہوگا۔ جنہوں نے ہماری آیتوں کو جھوٹا قرار دیا تھا تو اللہ نے بھی ان کو ان کے گناہوں کی پاداش میں پکڑ لیا تھا۔ اور اللہ سخت عذاب کرنے والا ہے۔

۞ إِنَّ ٱللَّهَ ٱصْطَفَىٰٓ ءَادَمَ وَنُوحًا وَءَالَ إِبْرَٰهِيمَ وَءَالَ عِمْرَٰنَ عَلَى ٱلْعَٰلَمِينَ ﴿33﴾

سورۃ آل عمران آیت 33

بلاشبہ اللہ نے آدمؑ۔ اور نوحؑ۔ اور آلِ ابراہیمؑ۔ اور آلِ عمرانؑ۔ کو تمام جہانوں میں چن لیا تھا۔

أَمْ يَحْسُدُونَ ٱلنَّاسَ عَلَىٰ مَآ ءَاتَىٰهُمُ ٱللَّهُ مِن فَضْلِهِۦ ۖ فَقَدْ ءَاتَيْنَآ ءَالَ إِبْرَٰهِيمَ ٱلْكِتَٰبَ وَٱلْحِكْمَةَ وَءَاتَيْنَٰهُم مُّلْكًا عَظِيمًا ﴿54﴾

سورۃ النساء آیت 54

یا (کیا) وہ لوگوں پر اس لئے حسد کرتے ہیں کہ اللہ نے ان کو اپنے فضل و کرم سے نواز دیا؟۔ (اگر یوں ہے) تو یقیناً ہم نے ابراہیمؑ کی اولاد کو بھی کتاب و حکمت دی تھی اور ان کو ملک عظیم بھی عطا کیا تھا۔

وَلَقَدْ أَخَذْنَآ ءَالَ فِرْعَوْنَ بِٱلسِّنِينَ وَنَقْصٍ مِّنَ ٱلثَّمَرَٰتِ لَعَلَّهُمْ يَذَّكَّرُونَ ﴿130﴾

سورۃ الأعراف آیت 130

اور البتہ یقیناً ہم نے فرعونیوں کو قحطوں اور میووں کے نقصان میں مبتلا کیا شاید کہ وہ نصیحت حاصل کرلیں۔

وَإِذْ أَنجَيْنَٰكُم مِّنْ ءَالِ فِرْعَوْنَ يَسُومُونَكُمْ سُوٓءَ ٱلْعَذَابِ ۖ يُقَتِّلُونَ أَبْنَآءَكُمْ وَيَسْتَحْيُونَ نِسَآءَكُمْ ۚ وَفِى ذَٰلِكُم بَلَآءٌ مِّن رَّبِّكُمْ عَظِيمٌ ﴿141﴾ ع16

سورۃ الأعراف آیت 141

اور (یاد کرو) جب ہم نے تمہیں فرعونیوں سے نجات دی جو تمہیں برے برے عذاب دیتے تھے۔ تمہارے بیٹوں کو تو مار ڈالتے تھے اور تمہاری عورتوں کو زندہ رہنے دیتے تھے۔ اور اس میں تمہارے رب کی طرف سے تمہاری سخت آزمائش تھی۔

كَدَأْبِ ءَالِ فِرْعَوْنَ ۙ وَٱلَّذِينَ مِن قَبْلِهِمْ ۚ كَفَرُوا۟ بِـَٔايَٰتِ ٱللَّهِ فَأَخَذَهُمُ ٱللَّهُ بِذُنُوبِهِمْ ۗ إِنَّ ٱللَّهَ قَوِىٌّ شَدِيدُ ٱلْعِقَابِ ﴿52﴾

سورۃ الأنفال آیت 52

جیسا کہ آلِ فرعون اور ان سے پہلے لوگوں کا حال ہوا۔ کہ انہوں نے اللہ کی آیتوں سے انکار کر دیا تو اللہ نے بھی انہیں ان کے گناہوں کی سزا میں پکڑ لیا۔ بیشک اللہ بہت زبردست شدید عذاب دینے والا ہے۔

كَدَأْبِ ءَالِ فِرْعَوْنَ ۙ وَٱلَّذِينَ مِن قَبْلِهِمْ ۚ كَذَّبُوا۟ بِـَٔايَٰتِ رَبِّهِمْ فَأَهْلَكْنَٰهُم بِذُنُوبِهِمْ وَأَغْرَقْنَآ ءَالَ فِرْعَوْنَ ۚ وَكُلٌّ كَانُوا۟ ظَٰلِمِينَ ﴿54﴾

سورۃ الانفال آیت 54

جیسا آلِ فرعون اور ان سے پہلے لوگوں کا حال ہوا۔ کہ انہوں نے اپنے رب کی آیتوں کو جھوٹا قرار دیا تو ہم نے انہیں ان کے گناہوں کی وجہ سے ہلاک کر دیا۔ اور آلِ فرعون کو ڈبو کر غرق دیا۔ اور وہ سب کے سب ظالم تھے۔

۞ وَكَذَٰلِكَ يَجْتَبِيكَ رَبُّكَ وَيُعَلِّمُكَ مِن تَأْوِيلِ ٱلْأَحَادِيثِ وَيُتِمُّ نِعْمَتَهُۥ عَلَيْكَ وَعَلَىٰٓ ءَالِ يَعْقُوبَ كَمَآ أَتَمَّهَا عَلَىٰٓ أَبَوَيْكَ مِن قَبْلُ إِبْرَٰهِيمَ وَإِسْحَٰقَ ۚ إِنَّ رَبَّكَ عَلِيمٌ حَكِيمٌ ﴿6﴾ ع1

سورۃ یوسف آیت 6

اوراسی طرح تیرارب تجھے ممتاز کرے گااور تجھے باتوں (خوابوں) کی تعبیر سکھائے گا۔اوراپنی نعمت تجھ پراورآلِ یعقوبؑ پر پوری کرے گا جس طرح اس نے اپنی نعمت تمہارے دونوں دادا۔ابراہیمؑ اور اسحاقؑ پر پہلے پوری کی تھی۔بیشک تیرارب خوب جاننے والا نہایت حکمت والا ہے۔

وَإِذْ قَالَ مُوسَىٰ لِقَوْمِهِ ٱذْكُرُواْ نِعْمَةَ ٱللَّهِ عَلَيْكُمْ إِذْ أَنجَىٰكُم مِّنْ ءَالِ فِرْعَوْنَ يَسُومُونَكُمْ سُوٓءَ ٱلْعَذَابِ وَيُذَبِّحُونَ أَبْنَآءَكُمْ وَيَسْتَحْيُونَ نِسَآءَكُمْ ۚ وَفِى ذَٰلِكُم بَلَآءٌ مِّن رَّبِّكُمْ عَظِيمٌ ﴿6﴾ ع1

سورۃ ابراہیم آیت 6

اورجب موسیٰؑ نے اپنی قوم سے کہا کہ اپنے اوپر اللہ کی نعمتیں یاد کروجب فرعون کی قوم سے تمہیں نجات دلادی۔وہ تو تمہیں برے برے عذاب دیتے اور تمہارے بیٹوں کو ذبح کرتے اور تمہاری عورتوں (بیٹیوں) کو زندہ رہنے دیتے تھے۔اوراس میں تمہارے رب کی طرف سے تمہاری بڑی (سخت) آزمائش تھی۔

إِلَّآ ءَالَ لُوطٍ ۖ إِنَّا لَمُنَجُّوهُمْ أَجْمَعِينَ ﴿59﴾ لا

سورۃ الحجر آیت 59

مگر لوطؑ کے گھر والے کہ بلاشبہ ہم ان سب کو بچالیں گے۔

فَلَمَّا جَآءَ ءَالَ لُوطٍ ٱلْمُرْسَلُونَ ﴿61﴾

سورۃ الحجر آیت 61

پھر جب فرشتے خاندانِ لوطؑ کے پاس پہنچے۔

يَرِثُنِى وَيَرِثُ مِنْ ءَالِ يَعْقُوبَ ۖ وَٱجْعَلْهُ رَبِّ رَضِيًّا ﴿6﴾

سورۃ مریم آیت 6

جو میرا بھی وارث ہو۔اور اولادِ یعقوبؑ کی میراث کا بھی مالک ہو اور اے میرے رب!۔اسے اپنا رضا جو بندہ ہی بنانا۔

۞ فَمَا كَانَ جَوَابَ قَوْمِهِۦٓ إِلَّآ أَن قَالُوٓا۟ أَخْرِجُوٓا۟ ءَالَ لُوطٍ مِّن قَرْيَتِكُمْ ۖ إِنَّهُمْ أُنَاسٌ يَتَطَهَّرُونَ ﴿56﴾

سورۃ النمل آیت 56

https://quranexcel.com

توان کی قوم کے پاس اس کے سوا کوئی بھی جواب نہ تھا کہ لوطؑ کے گھرانے کو اپنی بستی سے ہی نکال دو یہ لوگ البتہ بڑے پاکباز بنے پھرتے ہیں۔

فَٱلْتَقَطَهُۥٓ ءَالُ فِرْعَوْنَ لِيَكُونَ لَهُمْ عَدُوًّا وَحَزَنًا ۗ إِنَّ فِرْعَوْنَ وَهَٰمَٰنَ وَجُنُودَهُمَا كَانُوا۟ خَٰطِـِٔينَ ﴿8﴾

سورۃ القصص آیت 8

توفرعون کے لوگوں نے اسے (دریا سے) اٹھالیا تاکہ (بالآخر) وہ ان کے لئے دشمنی اور رنج و غم (کا باعث) بن جائے۔ بیشک فرعون اور ہامان اور ان دونوں کے لشکر خطاکاروں میں تھے۔

يَعْمَلُونَ لَهُۥ مَا يَشَآءُ مِن مَّحَٰرِيبَ وَتَمَٰثِيلَ وَجِفَانٍ كَٱلْجَوَابِ وَقُدُورٍ رَّاسِيَٰتٍ ۚ ٱعْمَلُوٓا۟ ءَالَ دَاوُۥدَ شُكْرًا ۚ وَقَلِيلٌ مِّنْ عِبَادِىَ ٱلشَّكُورُ ﴿13﴾

سورۃ سبا آیت 13

جو کچھ وہ چاہتے یہ ان کے لئے بنا دیتے۔ قلعے اور مجسمے اور (بہت بڑے بڑے) پیالے جیسے تالاب اور گڑی ہوئی دیگیں۔ اے آلِ داؤدؑ! (میرا) شکر ادا کرکے عمل کرو اور میرے بندوں میں شکر گزار بہت تھوڑے ہیں۔

وَقَالَ رَجُلٌ مُّؤْمِنٌ مِّنْ ءَالِ فِرْعَوْنَ يَكْتُمُ إِيمَٰنَهُۥٓ أَتَقْتُلُونَ رَجُلًا أَن يَقُولَ رَبِّىَ ٱللَّهُ وَقَدْ جَآءَكُم بِٱلْبَيِّنَٰتِ مِن رَّبِّكُمْ ۖ وَإِن يَكُ كَٰذِبًا فَعَلَيْهِ كَذِبُهُۥ ۖ وَإِن يَكُ صَادِقًا يُصِبْكُم بَعْضُ ٱلَّذِى يَعِدُكُمْ ۖ إِنَّ ٱللَّهَ لَا يَهْدِى مَنْ هُوَ مُسْرِفٌ كَذَّابٌ ﴿28﴾

سورۃ غافر آیت 28

اور آلِ فرعون میں سے ایک مردِ مومن جو اپنے ایمان کو چھپائے ہوئے تھا اس نے کہا کہ کیا تم ایک شخص کو صرف اس بنا پر قتل کرنا چاہتے ہو جو کہتا ہے کہ میرا رب اللہ ہے؟۔ اور وہ تمہارے رب کی طرف سے تمہارے پاس نشانیاں بھی لے کر آیا ہے۔ اگر وہ جھوٹا ہے تو اس کے جھوٹ کا وبال اسی پر پڑے گا۔ اور اگر وہ سچا ہوا تو جس عذاب کی وہ تمہیں دھمکی دیتا ہے اس کا کچھ نہ کچھ تو تم پر واقع ہو کر رہے گا۔ بیشک اللہ اسے ہدایت یاب نہیں ہونے دیتا جو حد سے بڑھ جانے والا بڑا جھوٹا ہو۔

ٱلنَّارُ يُعْرَضُونَ عَلَيْهَا غُدُوًّا وَعَشِيًّا ۚ وَيَوْمَ تَقُومُ ٱلسَّاعَةُ أَدْخِلُوٓا۟ ءَالَ فِرْعَوْنَ أَشَدَّ ٱلْعَذَابِ ﴿46﴾

سورۃ غافر آیت 46

(اور اب تو) جہنم کی آگ ہے جس پر صبح وشام پیش کیے جاتے ہیں۔ اور جس دن قیامت برپا ہو گی (ارشاد ہوگا کہ) آلِ فرعون کو سخت ترین عذاب میں داخل کردو۔

إِنَّآ أَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ حَاصِبًا إِلَّآ ءَالَ لُوطٍ ۖ نَّجَّيْنَٰهُم بِسَحَرٍ ﴿34﴾

سورۃ القمر آیت 34

البتہ ہم نے ان پر کنکر بھری آندھی بھیج دی مگر لوطؑ کے گھر والے کہ ان کو ہم نے سحر کے وقت بچالیا تھا۔

وَلَقَدْ جَآءَ ءَالَ فِرْعَوْنَ ٱلنُّذُرُ ﴿41﴾ كَذَّبُوا۟ بِـَٔايَٰتِنَا كُلِّهَا فَأَخَذْنَٰهُمْ أَخْذَ عَزِيزٍ مُّقْتَدِرٍ ﴿42﴾

سورۃ القمر آیت ۴۱۔۴۲

اور البتہ یقیناً قوم فرعون کے پاس بھی آگاہ کرنے والے آئے تھے۔ انہوں نے تو ہماری ساری نشانیوں کو جھٹلادیا تھا تو ہم نے بھی ان کو ایسے پکڑ لیا جیسے کوئی زبردست قدرت والا پکڑ لیتا ہے۔

اب اس موضوع کے آخر میں عرض ہے کہ آل رسول ﷺ ۔آل محمد ﷺ وہ ہوگا۔

جس کا عقیدہ نبی ﷺ کے ماتحت ہو۔جو حضور ﷺ کی پیروی کرنے والا ہو۔ان سے والہانہ محبت رکھتا ہو۔ان کی سنتوں کی قدر کرنے والا ہو۔

جس کا عقیدہ خراب ہو۔وہ آل رسول نہیں ہو سکتا۔لہٰذا ہر وہ مسلمان جو حضور ﷺ کی پیروی کرتا ہے۔اطاعت کرتا ہے۔اس کا عقیدہ درست ہے وہ آل رسول ﷺ ہے۔

اور ذہن نشین رہے کہ نبی ﷺ کے جو بیٹے تھے وہ بچپن میں ہی اللہ کو پیارے ہو گئے تھے۔عام طور پر مشہور ہے کہ حضرت فاطمہؓ کی وجہ سے حضرت علیؓ کی اولاد آلِ محمد ﷺ ہے۔اگر ایسا کہنا صحیح مان لیا جائے تو نبی ﷺ کی اور بیٹیوں کے ساتھ ظلم ہو گیا جن کے خاوندوں سے سلسلہ نسب چلا۔حقیقت میں نبی ﷺ کے پیروکار ہی آلِ محمد کا درجہ رکھتے ہیں۔اور ہم جو نبی ﷺ پر درود بھیجتے ہیں اس میں ان کی پیروی کرنے والوں میں صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین سے لے کر دورِ حاضر تک کے سبھی پیروکار آ جاتے ہیں۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَعَلٰى عَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى إِبْرَاهِيمَ وَعَلٰى آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ۔

اے اللہ! ۔ حضرت محمد ﷺ پر اور محمد ﷺ کی متبع امت پر رحمتیں نازل فرما۔ جس طرح تو نے حضرت ابراہیم علیہ السلام پر اور ابراہیمؑ کے متبع لوگوں پر رحمتیں نازل کیں۔ بے شک تو حقیقی تعریف کے قابل بڑی شان والا ہے۔

اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى إِبْرَاهِيمَ وَعَلٰى آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ

اے اللہ! ۔ حضرت محمد ﷺ پر اور محمد ﷺ کی متبع امت پر برکتیں نازل فرما۔ جس طرح تو نے حضرت ابراہیم علیہ السلام پر اور ابراہیمؑ کے متبع لوگوں پر برکتیں نازل فرمائیں۔ بے شک تو حقیقی تعریف کا مستحق بڑے رتبے والا ہے۔

انسانی خصلت اور جھگڑے:

یہ تو ہم سب جانتے ہیں کہ شیطان نے جب اللہ کی حکم عدولی کا ارتکاب کیا تو وہ راندہ درگاہ اور مردود ہو گیا۔ جنت سے نکال دیا گیا۔ جہاں سے نکلتے نکلتے قیامت تک زندگی کا نہ صرف پروانہ لینے میں کامیاب ہو گیا بلکہ چلتے چلتے اللہ کریم کو چیلنج بھی کر دیا کہ جس کی وجہ سے میں برباد ہوا۔ اسے بھی دیکھ لوں گا کہ

اللہ کا بنایا ہوا یہ شاہکار میرے ہتھکنڈوں سے کیسے بچ سکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے بنی نوع انسان کی رہنمائی اور اُسے شیطانی چکروں سے محفوظ رکھنے کے لئے پیغمبروں اور نبیوں کے ذریعے ہدایت کا بندوبست کر دیا۔ اپنی اصلاح اور شیطان کے نرغے سے بچنے کے لئے ہمیں ہدایات جاری کر دیں۔ اب حضرتِ انسان کا ٹاکرا شیطان سے ہے۔ یہ ایک میدانِ جنگ ہے۔ اور صورت حال یہ ہے کہ وہ ہمیں نظر بھی نہیں آتا۔ اور وسوسوں سے ہم پر حملہ آور ہوتا ہے۔ بہر حال اس سے بچنا تو ہے۔ دیکھئے آیت

يَٰبَنِىٓ ءَادَمَ لَا يَفْتِنَنَّكُمُ ٱلشَّيْطَٰنُ كَمَآ أَخْرَجَ أَبَوَيْكُم مِّنَ ٱلْجَنَّةِ يَنزِعُ عَنْهُمَا لِبَاسَهُمَا لِيُرِيَهُمَا سَوْءَٰتِهِمَآ ۗ إِنَّهُۥ يَرَىٰكُمْ هُوَ وَقَبِيلُهُۥ مِنْ حَيْثُ لَا تَرَوْنَهُمْ ۗ إِنَّا جَعَلْنَا ٱلشَّيَٰطِينَ أَوْلِيَآءَ لِلَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ ﴿27﴾

سورۃ الأعراف آیت 27

اے اولادِ آدمؑ!۔ (محتاط رہنا) کہیں شیطان تمہیں بھی نہ بہکا دے جس طرح اس نے تمہارے ماں باپ کو جنت سے نکلوا دیا۔ ان سے ان کے کپڑے تک اتروا دیئے تاکہ ان کے ستر ان پر کھول دے۔ بلا شبہ وہ اور اس کا قبیلہ تم کو ایسی جگہ سے دیکھتے ہیں جہاں سے تم ان کو نہیں دیکھ سکتے۔ یقیناً ہم نے شیطانوں کو ان لوگوں کا ولی اولیاء بنا دیا ہے جو ایمان نہیں رکھتے۔

نبی ﷺ کا فرمان ہے کہ یہ ہمارے دورانِ خون کے ساتھ ساتھ گردش کرتا ہے۔

اخبرنا محمد بن العلاء، حدثنا ابو اسامة، عن مجالد، عن عامر، عن جابر , قال: وربما سكت عن جابر، قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: "لا تدخلوا على المغيبات، فإن الشيطان يجري من ابن آدم كمجرى الدم"، قالوا: ومنك؟، قال:"نعم، ولكن الله اعانني عليه فاسلم.

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ نے کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جن عورتوں کے شوہر غائب ہوں ان کے پاس داخل نہ ہو، اس لئے کہ شیطان رواں رہتا ہے۔" بعض اوقات راوی نے کہا: "کیوں کہ شیطان آدمی کے جسم میں ایسے ہی چلتا ہے جیسے خون (چلتا ہے)۔" صحابہ نے عرض کیا: اور آپ کے بدن میں بھی؟ فرمایا: "ہاں، میرے بدن میں بھی، لیکن اللہ تعالیٰ نے میری اس پر مدد کی ہے، پس وہ تابع فرمان ہو گیا ہے۔

(حدیث مرفوع) سنن دارمی۔ ۲۸۱۷

جس سے یہ بات طے ہو جاتی ہے۔ کہ شیطان کی خصلت تکبّر کی وجہ سے وہ دھتکارا گیا۔ اب وہ ہر ممکنہ کوشش میں ہے کہ انسان اللہ رحمت سے دور ہی رہے۔ اس کی یہ کاوشیں انسان کے منفی رجحان میں جلتی پر تیل کا کام کرتی ہیں۔ جن میں سے سر فہرست۔ اللہ کی شان گھٹانا۔ اس کی مخلوق میں سے کسی کی شان بڑھانا۔ اللہ کی محکم آیات کو روایات کے بل بوتے پر مبہم بنانا ہیں۔ تاکہ لوگ شک کے دلدل میں پڑے رہیں۔ ان کے علاوہ لڑائی جھگڑا کرنا۔ فساد پھیلانا۔ قتل و غارت گری۔ جھوٹ۔ لالچ۔ حسد۔ غیبت۔ انتقام۔ بہتان طرازی۔ دھوکہ دہی۔ چوری۔ حرام خوری۔ موقع پرستی۔ وعدہ خلافی۔ عدم

برداشت بھی ہیں۔مزید انسانی برائیاں جن کا تذکرہ یہاں نہیں ہوا وہ بھی انسان کی اپنی کمزوریوں سے ہی جنم لیتی ہیں۔دراصل شیطان ہمارے اندر ہی کہیں دُبک کر بیٹھا ہوتا ہے۔پھر یہی ساری خصلتیں انسان کے نفسِ امارہ میں بھی ہوتی ہیں۔شیطان صرف یہ کرتا ہے کہ اس منفی رجحان کو اتنا شدید کر دیتا ہے۔کہ انسان اس پر عمل پیرا ہو جاتا ہے۔قرآن کریم بھی کئی جگہ انسان کی چند خصلتوں کو واضح کرتا ہے۔

وَيَدْعُ ٱلْإِنسَٰنُ بِٱلشَّرِّ دُعَآءَهُۥ بِٱلْخَيْرِ ۖ وَكَانَ ٱلْإِنسَٰنُ عَجُولًا ﴿11﴾

سورۃ الاسراء آیت 11

اور انسان اپنی خیر کی دعاؤں کی طرح شر کی دعائیں بھی کرنے لگ جاتا ہے۔دراصل انسان بڑا ہی جلد باز ہے۔

قُل لَّوْ أَنتُمْ تَمْلِكُونَ خَزَآئِنَ رَحْمَةِ رَبِّىٓ إِذًا لَّأَمْسَكْتُمْ خَشْيَةَ ٱلْإِنفَاقِ ۚ وَكَانَ ٱلْإِنسَٰنُ قَتُورًا ﴿100﴾ ع11

سورۃ الاسراء آیت 100

کہہ دو کہ اگر میرے رب کی رحمت کے خزانے بھی تمہارے ہاتھ میں ہوتے تو تم خرچ ہو جانے کے ڈر سے انہیں بند ہی کیے رکھتے۔اور انسان بڑا ہی تنگ دل ہے۔

وَءَاتَىٰكُم مِّن كُلِّ مَا سَأَلْتُمُوهُ ۚ وَإِن تَعُدُّوا۟ نِعْمَتَ ٱللَّهِ لَا تُحْصُوهَآ ۗ إِنَّ ٱلْإِنسَٰنَ لَظَلُومٌ كَفَّارٌ ﴿34﴾ ع5

سورۃ ابراہیم آیت 34

اور اسی نے تمہیں وہ سب کچھ دیا جو تم نے مانگا۔ اور اگر تم اللہ کی نعمتیں گننا چاہو تو انہیں کبھی شمار نہ کر سکو۔ بلا شبہ انسان بڑا ہی ظالم ناشکرا (ثابت ہوا) ہے۔

وَجَمَعَ فَأَوْعَىٰٓ ﴿18﴾ ۞ إِنَّ ٱلْإِنسَٰنَ خُلِقَ هَلُوعًا ﴿19﴾ لا إِذَا مَسَّهُ ٱلشَّرُّ جَزُوعًا ﴿20﴾ لا وَإِذَا مَسَّهُ ٱلْخَيْرُ مَنُوعًا ﴿21﴾ لا

سورۃ المعارج آیت ۱۸ تا ۲۱

اور (مال) جمع کیا اور روکے رکھا۔ یقیناً انسان بے صبرا پیدا ہوا ہے۔ جب اسے تکلیف پہنچتی ہے تو گھبرا جاتا ہے۔ اور جب خوشحال ہوتا ہے تو بہت بُخل کرنے لگتا ہے۔

بَلْ يُرِيدُ ٱلْإِنسَٰنُ لِيَفْجُرَ أَمَامَهُۥ ﴿5﴾ ج

سورۃ القیامۃ آیت 5

نہیں (بلکہ) انسان چاہتا ہے کہ اپنی آگے والی زندگی میں بھی فسق و فجور کرتا رہے۔

وَإِنَّهُۥ لِحُبِّ ٱلْخَيْرِ لَشَدِيدٌ ﴿8﴾ ط

سورۃ العادیات آیت 8

اور بیشک وہ مال کی محبت میں بڑا شدید ہے۔

اور اللہ رب العزت نے انسان کے اندر جن جن مجموعی خصلتوں کو ناپسند فرمایا۔ وہ درج ذیل ہیں۔

وَقَٰتِلُوا۟ فِى سَبِيلِ ٱللَّهِ ٱلَّذِينَ يُقَٰتِلُونَكُمْ وَلَا تَعْتَدُوٓا۟ ۚ إِنَّ ٱللَّهَ لَا يُحِبُّ ٱلْمُعْتَدِينَ ﴿190﴾

سورۃ البقرۃ آیت 190

اور اللہ کی راہ میں ان لوگوں سے لڑو جو تم سے لڑیں اور بالکل زیادتی نہ کرو۔ یقیناً اللہ زیادتی کرنے والوں کو ہرگز پسند نہیں کرتا۔

وَإِذَا تَوَلَّىٰ سَعَىٰ فِى ٱلْأَرْضِ لِيُفْسِدَ فِيهَا وَيُهْلِكَ ٱلْحَرْثَ وَٱلنَّسْلَ ۗ وَٱللَّهُ لَا يُحِبُّ ٱلْفَسَادَ ﴿205﴾

سورۃ البقرۃ آیت 205

اور جب وہ لوٹ کے جاتا ہے تو زمین میں فساد ڈالنے کی کوشش کرتا ہے اور کھیتی اور نسل کی بربادی کی کوشش میں لگا رہتا ہے جبکہ اللہ فساد کو ہرگز پسند نہیں کرتا۔

يَمْحَقُ ٱللَّهُ ٱلرِّبَوٰا۟ وَيُرْبِى ٱلصَّدَقَٰتِ ۗ وَٱللَّهُ لَا يُحِبُّ كُلَّ كَفَّارٍ أَثِيمٍ ﴿276﴾

سورۃ البقرۃ آیت 276

اللہ سود کو مٹاتا ہے اور خیرات کو بڑھاتا ہے۔ اور اللہ کسی ناشکرے گنہگار سے محبت نہیں کرتا۔

قُلْ أَطِيعُوا۟ ٱللَّهَ وَٱلرَّسُولَ ۖ فَإِن تَوَلَّوْا۟ فَإِنَّ ٱللَّهَ لَا يُحِبُّ ٱلْكَٰفِرِينَ ﴿32﴾

سورۃ آل عمران آیت 32

کہہ دو کہ اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرو۔ اور اگر روگردانی کریں تو بلاشبہ اللہ بھی کافروں (ناشکروں) سے محبت نہیں کرتا۔

وَأَمَّا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ وَعَمِلُوا۟ ٱلصَّٰلِحَٰتِ فَيُوَفِّيهِمْ أُجُورَهُمْ ۗ وَٱللَّهُ لَا يُحِبُّ ٱلظَّٰلِمِينَ ﴿57﴾

سورۃ آل عمران آیت 57

اور جو لوگ ایمان لائے اور نیک عمل کرتے رہے انہیں وہ ان کا پورا پورا صلہ دے گا۔ اور اللہ ظالم لوگوں کو بالکل پسند نہیں کرتا۔

إِن يَمْسَسْكُمْ قَرْحٌ فَقَدْ مَسَّ ٱلْقَوْمَ قَرْحٌ مِّثْلُهُۥ ۚ وَتِلْكَ ٱلْأَيَّامُ نُدَاوِلُهَا بَيْنَ ٱلنَّاسِ وَلِيَعْلَمَ ٱللَّهُ ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ وَيَتَّخِذَ مِنكُمْ شُهَدَآءَ ۗ وَٱللَّهُ لَا يُحِبُّ ٱلظَّٰلِمِينَ ﴿140﴾

سورۃ آل عمران آیت 140

اگر تمہیں زخم لگے ہیں تو انہیں بھی ایسے ہی زخم لگ چکے ہیں۔ اور یہ دن ہم لوگوں میں باری باری بدلتے رہتے ہیں اور تاکہ اللہ ایمان والوں کو جانچ لے اور تم میں سے بعض کو شہادت کا رتبہ عطا کرے ۔اور اللہ ظالم لوگوں کو بالکل پسند نہیں کرتا۔

۞ وَٱعْبُدُوا۟ ٱللَّهَ وَلَا تُشْرِكُوا۟ بِهِۦ شَيْـًٔا ۖ وَبِٱلْوَٰلِدَيْنِ إِحْسَٰنًا وَبِذِى ٱلْقُرْبَىٰ وَٱلْيَتَٰمَىٰ وَٱلْمَسَٰكِينِ وَٱلْجَارِ ذِى ٱلْقُرْبَىٰ وَٱلْجَارِ ٱلْجُنُبِ وَٱلصَّاحِبِ بِٱلْجَنۢبِ وَٱبْنِ ٱلسَّبِيلِ وَمَا مَلَكَتْ أَيْمَٰنُكُمْ ۗ إِنَّ ٱللَّهَ لَا يُحِبُّ مَن كَانَ مُخْتَالًا فَخُورًا ﴿36﴾

سورۃ النساء آیت 36

اور اللہ ہی کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی کو بھی شریک نہ بناؤ اور ماں باپ کے ساتھ حسن سلوک کرو۔ اور رشتہ داروں۔ اور یتیموں۔ اور مسکینوں۔ اور رشتہ دار ہمسائے۔ اور اجنبی ہمسائے۔ اور پہلو میں بیٹھنے والے رفیق۔ اور مسافروں۔ اور اپنے غلاموں کے ساتھ بھی نیکی کرو۔ بیشک اللہ تکبر کرنے والے شیخی خورے کو بالکل پسند نہیں کرتا۔

وَلَا تُجَٰدِلْ عَنِ ٱلَّذِينَ يَخْتَانُونَ أَنفُسَهُمْ ۚ إِنَّ ٱللَّهَ لَا يُحِبُّ مَن كَانَ خَوَّانًا أَثِيمًا ﴿107﴾ ج لا

سورۃ النساء آیت 107

اور ان لوگوں کی طرف سے بحث مت کرنا جو اپنوں سے (یا اپنی ہی) خیانت کرتے ہیں۔ بیشک اللہ کسی بھی خیانت کرنے والے گناہ گار کو بالکل پسند نہیں کرتا۔

وَقَالَتِ ٱلْيَهُودُ يَدُ ٱللَّهِ مَغْلُولَةٌ ۚ غُلَّتْ أَيْدِيهِمْ وَلُعِنُوا۟ بِمَا قَالُوا۟ ۘ بَلْ يَدَاهُ مَبْسُوطَتَانِ يُنفِقُ كَيْفَ يَشَآءُ ۚ وَلَيَزِيدَنَّ كَثِيرًا مِّنْهُم مَّآ أُنزِلَ إِلَيْكَ مِن رَّبِّكَ طُغْيَٰنًا وَكُفْرًا ۚ وَأَلْقَيْنَا بَيْنَهُمُ ٱلْعَدَٰوَةَ وَٱلْبَغْضَآءَ إِلَىٰ يَوْمِ ٱلْقِيَٰمَةِ ۚ كُلَّمَآ أَوْقَدُوا۟

نَارًا لِّلْحَرْبِ أَطْفَأَهَا ٱللَّهُ ۚ وَيَسْعَوْنَ فِى ٱلْأَرْضِ فَسَادًا ۚ وَٱللَّهُ لَا يُحِبُّ ٱلْمُفْسِدِينَ ﴿64﴾

سورۃ المائدۃ آیت 64

اور یہودی کہتے ہیں کہ اللہ کا ہاتھ بندھا ہوا ہے۔ انہیں کے ہاتھ بندھے ہوں اور ان کے ایسا کہنے پر لعنت ہے۔ بلکہ اس (اللہ جل شانہ) کے تو دونوں ہاتھ کھلے ہیں جس طرح چاہتا ہے وہ خرچ کرتا ہے۔ جو کچھ تمہارے رب کی طرف سے تجھ پر نازل ہوا وہ واقعی ان میں سے بہت سارے لوگوں کی سرکشی اور انکار ہی بڑھنے کا باعث بنتا ہے۔ ہم نے قیامت تک کے لئے ان کے درمیان بغض و باہمی عداوت ڈال دی ہے۔ جب کبھی یہ لڑائی کے لئے آگ سلگاتے ہیں تو اللہ اس کو بجھا دیتا ہے۔ یہ زمین میں فساد پھیلانے لئے دوڑے پھرتے ہیں اور اللہ فساد کرنے والوں کو بالکل پسند نہیں کرتا۔

يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ لَا تُحَرِّمُوا۟ طَيِّبَٰتِ مَآ أَحَلَّ ٱللَّهُ لَكُمْ وَلَا تَعْتَدُوٓا۟ ۚ إِنَّ ٱللَّهَ لَا يُحِبُّ ٱلْمُعْتَدِينَ ﴿87﴾

سورۃ المائدۃ آیت 87

اے ایمان والو! ۔ ان پاکیزہ چیزوں کو حرام نہ کرلو جو اللہ نے تمہارے لئے حلال کردی ہیں اور حد سے تجاوز نہ کرو۔ بیشک اللہ حد سے بڑھنے والوں کو بالکل پسند نہیں کرتا۔

۞ وَهُوَ ٱلَّذِىٓ أَنشَأَ جَنَّٰتٍ مَّعْرُوشَٰتٍ وَغَيْرَ مَعْرُوشَٰتٍ وَٱلنَّخْلَ وَٱلزَّرْعَ مُخْتَلِفًا أُكُلُهُۥ وَٱلزَّيْتُونَ وَٱلرُّمَّانَ مُتَشَٰبِهًا وَغَيْرَ مُتَشَٰبِهٍ ۚ كُلُوا۟ مِن ثَمَرِهِۦٓ إِذَآ أَثْمَرَ وَءَاتُوا۟ حَقَّهُۥ يَوْمَ حَصَادِهِۦ ۖ وَلَا تُسْرِفُوٓا۟ ۚ إِنَّهُۥ لَا يُحِبُّ ٱلْمُسْرِفِينَ ﴿141﴾

سورۃ الأنعام آیت 141

اور وہ (اللہ) ہی تو ہے جس نے باغات پیدا کیے (بیلوں سے) چھتریوں پر چڑھائے گئے اور وہ بھی جو (بیلوں سے) چھتریوں پر نہیں چڑھائے گئے۔ اور کھجور کے درخت اور کھیتی جن کے پھل مختلف ہیں اور زیتون اور انار بھی پیدا کیے جو ایک دوسرے سے مشابہ اور جدا جدا بھی ہیں۔ تو ان کے پھل کھاؤ اور جس دن اسے کاٹو تو اس میں سے (اللہ جل شانہ) کا حق بھی ادا کرو۔ اور بے جا خرچ نہ کیا کرو۔ بیشک وہ بے جا خرچ کرنے والوں کو بالکل محبوب نہیں رکھتا۔

۞ يَٰبَنِىٓ ءَادَمَ خُذُوا۟ زِينَتَكُمْ عِندَ كُلِّ مَسْجِدٍ وَكُلُوا۟ وَٱشْرَبُوا۟ وَلَا تُسْرِفُوٓا۟ ۚ إِنَّهُۥ لَا يُحِبُّ ٱلْمُسْرِفِينَ ﴿31﴾ ع3

سورۃ الأعراف آیت 31

https://quranexcel.com

اے اولادِ آدمؑ!۔ ہر سجدے و نماز کے وقت اپنے آپ کو مزّین کر لیا کرو۔ اور خوب کھاؤ پیو اور اسراف (یعنی فضول خرچی) نہ کرو بیشک وہ اسراف کرنے والوں کو بالکل محبوب نہیں رکھتا۔

ٱدْعُواْ رَبَّكُمْ تَضَرُّعًا وَخُفْيَةً ۚ إِنَّهُۥ لَا يُحِبُّ ٱلْمُعْتَدِينَ ﴿55﴾ ج

سورۃ الأعراف آیت 55

(لوگو) اپنے رب سے گڑگڑا کر اور چپکے چپکے دعائیں کیا کرو۔ بیشک وہ حد سے بڑھنے والوں کو بالکل پسند نہیں کرتا۔

وَإِمَّا تَخَافَنَّ مِن قَوْمٍ خِيَانَةً فَٱنۢبِذْ إِلَيْهِمْ عَلَىٰ سَوَآءٍ ۚ إِنَّ ٱللَّهَ لَا يُحِبُّ ٱلْخَآئِنِينَ ﴿58﴾ ع7

سورۃ الأنفال آیت 58

اور اگر کسی قوم سے تمہیں واقعی خیانت و عہد شکنی کا اندیشہ ہو تو ان کے معاہدے برابری کی سطح پر ان کے آگے پھینک دو۔ بیشک اللہ خیانت کرنے والوں کو بالکل پسند نہیں کرتا۔

لَا جَرَمَ أَنَّ ٱللَّهَ يَعْلَمُ مَا يُسِرُّونَ وَمَا يُعْلِنُونَ ۚ إِنَّهُۥ لَا يُحِبُّ ٱلْمُسْتَكْبِرِينَ ﴿23﴾

سورۃ النحل آیت 23

یقیناً اللہ وہ سب کچھ جانتا ہے جو وہ (دلوں میں) چھپاتے ہیں اور جو وہ ظاہر کرتے ہیں۔ بلاشبہ وہ تکبر کرنے والوں کو بالکل پسند نہیں کرتا۔

۞ إِنَّ ٱللَّهَ يُدَٰفِعُ عَنِ ٱلَّذِينَ ءَامَنُوٓاْ ۗ إِنَّ ٱللَّهَ لَا يُحِبُّ كُلَّ خَوَّانٍ كَفُورٍ ﴿38﴾ ع5

سورۃ الحج آیت 38

اللہ تو البتہ مومنوں سے ان کے دشمنوں کو ہٹاتا رہتا ہے۔ بیشک اللہ کسی بھی خیانت کرنے والے کفران نعمت کرنے والے کو پسند نہیں کرتا۔

۞ إِنَّ قَٰرُونَ كَانَ مِن قَوْمِ مُوسَىٰ فَبَغَىٰ عَلَيْهِمْ ۖ وَءَاتَيْنَٰهُ مِنَ ٱلْكُنُوزِ مَآ إِنَّ مَفَاتِحَهُۥ لَتَنُوٓأُ بِٱلْعُصْبَةِ أُوْلِى ٱلْقُوَّةِ إِذْ قَالَ لَهُۥ قَوْمُهُۥ لَا تَفْرَحْ ۖ إِنَّ ٱللَّهَ لَا يُحِبُّ ٱلْفَرِحِينَ ﴿76﴾

سورۃ القصص آیت 76

بیشک قارون موسیٰؑ کی قوم میں سے تھا پھر وہ ان کے خلاف سرکشی پر اتر آیا۔ اور ہم نے اس کو اتنے بے بہا خزانے دیئے تھے کہ البتہ اُن کی چابیاں ایک طاقتور جماعت کو بھی اُٹھانی مشکل ہو جاتی تھیں۔

جب اس کی قوم نے اس سے کہا کہ (اپنی قدر و منزلت پر بالکل) مت اتراؤ۔ بلاشبہ اللہ اترانے والوں کو محبوب نہیں رکھتا۔

وَٱبْتَغِ فِيمَآ ءَاتَىٰكَ ٱللَّهُ ٱلدَّارَ ٱلْـَٔاخِرَةَ ۖ وَلَا تَنسَ نَصِيبَكَ مِنَ ٱلدُّنْيَا ۖ وَأَحْسِن كَمَآ أَحْسَنَ ٱللَّهُ إِلَيْكَ ۖ وَلَا تَبْغِ ٱلْفَسَادَ فِى ٱلْأَرْضِ ۖ إِنَّ ٱللَّهَ لَا يُحِبُّ ٱلْمُفْسِدِينَ ﴿77﴾

سورۃ القصص آیت 77

اور اللہ نے جو کچھ (مال و زر) تجھے دیا ہے اس سے آخرت کے گھر کی بھلائی طلب کر اور دنیا سے بھی اپنا حصہ فراموش نہ کر۔ اور جس طرح اللہ نے تیرے ساتھ احسان کیا ہے تو بھی اسی طرح (اس کے بندوں پر) احسان کر۔ اور زمین میں فساد مچانے کرنے کا راستہ نہ تلاش کر۔ یقیناً اللہ فساد کرنے والوں کو محبوب نہیں رکھتا۔

لِيَجْزِىَ ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ وَعَمِلُوا۟ ٱلصَّٰلِحَٰتِ مِن فَضْلِهِۦٓ ۚ إِنَّهُۥ لَا يُحِبُّ ٱلْكَٰفِرِينَ ﴿45﴾

سورۃ الروم آیت 45

تاکہ اللہ اپنے فضل و کرم سے ان لوگوں کو بدلہ دیدے جو ایمان لائے اور عمل صالح کرتے رہے۔ بیشک وہ کافروں کو بالکل پسند نہیں کرتا۔

وَلَا تُصَعِّرْ خَدَّكَ لِلنَّاسِ وَلَا تَمْشِ فِى ٱلْأَرْضِ مَرَحًا ۖ إِنَّ ٱللَّهَ لَا يُحِبُّ كُلَّ مُخْتَالٍ فَخُورٍ ﴿18﴾ ج

سورۃ لقمان آیت 18

اور (تکبر غرور سے) اپنا رخ بنی نوع انسان سے مت پھیر لینا اور زمین پر اکڑتے اتراتے ہوئے کبھی نہ چلنا۔ بلا شبہ اللہ کسی تکبر کرنے والے اکڑ خوں کو بالکل پسند نہیں کرتا۔

وَجَزَٰٓؤُا۟ سَيِّئَةٍ سَيِّئَةٌ مِّثْلُهَا ۖ فَمَنْ عَفَا وَأَصْلَحَ فَأَجْرُهُۥ عَلَى ٱللَّهِ ۚ إِنَّهُۥ لَا يُحِبُّ ٱلظَّٰلِمِينَ ﴿40﴾

سورۃ الشوری آیت 40

اور برائی کا بدلہ تو ویسی ہی برائی ہے مگر جو در گزر کرے اور (معاملے کو) درست کر دے تو اس کا اجر اللہ کے ذمے ہے۔ بیشک وہ (اللہ جل شانہ) ظلم کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔

لِّكَيْلَا تَأْسَوْا عَلَىٰ مَا فَاتَكُمْ وَلَا تَفْرَحُوا بِمَا آتَاكُمْ ۗ وَاللَّهُ لَا يُحِبُّ كُلَّ مُخْتَالٍ فَخُورٍ ﴿23﴾

سورۃالحدید آیت 23

اس لئے کہ جو چیز تم سے کھو جائے اس پر افسوس و غم نہ کرو اور جو کچھ اس (اللہ جل شانہ) نے تمہیں دیا ہو اس پر اترایا نہ کرو۔ اور اللہ ہر اِترانے والے شیخی بگھارنے والے کو پسند نہیں کرتا۔

عام طور پر انسانی خصلت ہے کہ اپنے مطلب کی بات کو ترجیح دیتا ہے۔ ان ترجیہات کے سامنے اگر اللہ کی کتاب بھی آجائے تو اس کی بھی پرواہ نہیں کرتا۔ اللہ جل شانہ نے اگر قرآن کی حفاظت کا ذمہ نہ لیا ہوتا تو اس کے ساتھ بھی یہ لوگ وہی کچھ کرتے جو پچھلی کتابوں کے ساتھ کیا گیا۔

انسان کی بری خصلت کو اگر قسموں میں تقسیم کیا جائے تو اوپر بیان کردہ برائیوں کے حساب سے ہی ان کی قسمیں ہوں گی۔ مگر اس کی بری خصلت کا سب سے گھٹیا مظہر یہ ہے۔ اللہ کی توحید کے آڑے آجانا۔ جس میں اللہ کی شان کو کم کرنا۔ اس کی مخلوق میں سے کسی کی شان کو بڑھا دینا۔ پھر اللہ کی محکم آیات کو روایات کے بل بوتے پر مبہم بنانا۔ ان پر جھگڑے کی سی نوعیت پیدا کر دینا۔ ان کو ہنسی مذاق کا نشانہ بنانا۔ اس بارے بھی اللہ رب العزت نے خبردار کیا ہوا ہے۔ آگے شک شبہے۔ جھگڑے

اور مذاق کے بارے آیات درج ہیں۔ایسے لوگ خود بھی حق سے انحراف کیے ہوتے ہیں اور دوسروں کو بھی اس سے منحرف ہونے کی دعوت دے رہے ہوتے ہیں۔

یہاں شک میں پڑے لوگوں کے بارے میں اللہ کے فرامین دیکھ لیجئے کہ۔

وَلَا يَزَالُ ٱلَّذِينَ كَفَرُواْ فِى مِرْيَةٍ مِّنْهُ حَتَّىٰ تَأْتِيَهُمُ ٱلسَّاعَةُ بَغْتَةً أَوْ يَأْتِيَهُمْ عَذَابُ يَوْمٍ عَقِيمٍ﴿55﴾

سورۃالحج آیت 55

اور کافر و ناشکرے لوگ تو ہمیشہ اس (قرآن) سے شک میں ہی رہیں گے یہاں تک کہ قیامت ایک دم سے ان پر آجائے یا کسی نامبارک دن کا عذاب ان پر آن واقع ہو۔

أَفِى قُلُوبِهِم مَّرَضٌ أَمِ ٱرْتَابُوٓاْ أَمْ يَخَافُونَ أَن يَحِيفَ ٱللَّهُ عَلَيْهِمْ وَرَسُولُهُۥ ۚ بَلْ أُوْلَٰٓئِكَ هُمُ ٱلظَّٰلِمُونَ﴿50﴾ع6

سورۃالنور آیت 50

کیا ان کے دلوں میں روگ ہے یا یہ شک میں پڑے ہوئے ہیں یا ان کو یہ خدشہ ہے کہ اللہ اور اس کا رسول ان کے حق میں ظلم کر دیں گے ؟۔(نہیں) بلکہ یہ خود ہی ظالم ہیں۔

بَلِ ٱدَّٰرَكَ عِلْمُهُمْ فِى ٱلْـَٔاخِرَةِ ۚ بَلْ هُمْ فِى شَكٍّ مِّنْهَا ۖ بَلْ هُم مِّنْهَا عَمُونَ ﴿66﴾ ع5

سورۃ النمل آیت 66

بلکہ آخرت کے بارے تو ان کا علم بالکل بے بس و گیا گزرا ہے۔ مگر وہ اس کے متعلق شک میں مبتلا ہیں۔ بلکہ اس کی طرف سے بالکل ہی اندھے ہو رہے ہیں۔

وَلَقَدْ صَدَّقَ عَلَيْهِمْ إِبْلِيسُ ظَنَّهُۥ فَٱتَّبَعُوهُ إِلَّا فَرِيقًا مِّنَ ٱلْمُؤْمِنِينَ ﴿20﴾ وَمَا كَانَ لَهُۥ عَلَيْهِم مِّن سُلْطَٰنٍ إِلَّا لِنَعْلَمَ مَن يُؤْمِنُ بِٱلْـَٔاخِرَةِ مِمَّنْ هُوَ مِنْهَا فِى شَكٍّ ۗ وَرَبُّكَ عَلَىٰ كُلِّ شَىْءٍ حَفِيظٌ ﴿21﴾ ع2

سورۃ سبا آیت 20

اور البتہ یقیناً شیطان نے ان لوگوں کے بارے میں اپنا گمان سچ کر دکھایا کہ مومنوں کی ایک جماعت کے علاوہ وہ سارے اس کے پیچھے چل پڑے۔ اور اس کا ان پر کچھ زور تو نہ تھا مگر اس لئے کہ ہم نے جانچ کرنی تھی کہ کون آخرت پر ایمان رکھتا ہے اور کون اس سے شک میں پڑا ہے۔ اور تیرا رب ہی ہر چیز پر نگہبان ہے۔

وَحِيلَ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ مَا يَشْتَهُونَ كَمَا فُعِلَ بِأَشْيَاعِهِم مِّن قَبْلُ ۚ إِنَّهُمْ كَانُوا۟ فِى شَكٍّ مُّرِيبٍ ﴿54﴾ ع6

سورۃ سبا آیت 54

اور اب ان کے اور ان کی خواہشاتی چیزوں کے درمیان پردہ حائل کر دیا گیا جیسا کہ پہلے ان کے ہم جنسوں کے ساتھ کر دیا گیا۔ البتہ وہ بھی الجھن میں ڈالنے والے شک میں مبتلا تھے۔

أَءُنزِلَ عَلَيْهِ ٱلذِّكْرُ مِنۢ بَيْنِنَا ۚ بَلْ هُمْ فِى شَكٍّ مِّن ذِكْرِى ۖ بَل لَّمَّا يَذُوقُوا۟ عَذَابِ ﴿8﴾ ط

سورۃ ص آیت 8

کیا ہم میں سے صرف اسی پر یہ نصیحت (کی کتاب) اتری ہے؟۔ (نہیں) بلکہ یہ لوگ میری نصیحت (کی کتاب) کے بارے میں شک میں مبتلا ہیں۔ دراصل!۔ انہوں نے ابھی میرے عذاب کا مزہ نہیں چکھا۔

وَلَقَدْ جَآءَكُمْ يُوسُفُ مِن قَبْلُ بِٱلْبَيِّنَٰتِ فَمَا زِلْتُمْ فِى شَكٍّ مِّمَّا جَآءَكُم بِهِۦ ۖ حَتَّىٰٓ إِذَا هَلَكَ قُلْتُمْ لَن يَبْعَثَ ٱللَّهُ مِنۢ بَعْدِهِۦ رَسُولًا ۚ كَذَٰلِكَ يُضِلُّ ٱللَّهُ مَنْ هُوَ مُسْرِفٌ مُّرْتَابٌ ﴿34﴾ ج صلے

سورۃ غافر آیت 34

اور البتہ یقیناً اس سے پہلے یوسفؑ بھی تمہارے پاس ٹھوس دلیلیں لے کر آئے تھے مگر تم برابر شک میں ہی پڑے رہے۔ یہاں تک کہ جب وہ وفات پا گئے تو تم کہنے لگے کہ ان کے بعد تو اللہ ہر گز کوئی رسول نہیں بھیجے گا۔ اسی طرح اللہ ہر اس شخص کو گمراہی میں ہی چھوڑ دیتا ہے جو حد سے بڑھ جانے والا شک کرنے والا ہوتا ہے۔

وَلَقَدْ ءَاتَيْنَا مُوسَى ٱلْكِتَٰبَ فَٱخْتُلِفَ فِيهِ ۗ وَلَوْلَا كَلِمَةٌ سَبَقَتْ مِن رَّبِّكَ لَقُضِىَ بَيْنَهُمْ ۚ وَإِنَّهُمْ لَفِى شَكٍّ مِّنْهُ مُرِيبٍ ﴿45﴾

سورۃ فصلت آیت 45

اور البتہ یقیناً ہم ہی نے موسیٰؑ کو کتاب دی تھی تو اس میں بھی اختلاف کیا گیا اور اگر تمہارے رب کی طرف سے پہلے سے یہ بات طے نہ ہو چکی ہوتی تو ان میں (کب کا) فیصلہ کر دیا جاتا۔ اور بیشک وہ تو ایک الجھے ہوئے شک میں مبتلا ہیں۔

أَلَآ إِنَّهُمْ فِى مِرْيَةٍ مِّن لِّقَآءِ رَبِّهِمْ ۗ أَلَآ إِنَّهُۥ بِكُلِّ شَىْءٍ مُّحِيطٌ ﴿54﴾ ع6

سورۃ فصلت آیت 54

جان رکھو!۔یہ لوگ البتہ اپنے رب کے حضور ملاقات کے بارے میں شک میں مبتلا ہیں۔آگاہ رہو!۔بلاشبہ وہ ہر چیز کا احاطہ کئے ہوئے ہے۔

وَمَا تَفَرَّقُوٓا۟ إِلَّا مِنۢ بَعْدِ مَا جَآءَهُمُ ٱلْعِلْمُ بَغْيًۢا بَيْنَهُمْ ۚ وَلَوْلَا كَلِمَةٌ سَبَقَتْ مِن رَّبِّكَ إِلَىٰٓ أَجَلٍ مُّسَمًّى لَّقُضِىَ بَيْنَهُمْ ۚ وَإِنَّ ٱلَّذِينَ أُورِثُوا۟ ٱلْكِتَٰبَ مِنۢ بَعْدِهِمْ لَفِى شَكٍّ مِّنْهُ مُرِيبٍ ﴿14﴾

سورۃ الشوریٰ آیت 14

اور یہ لوگ جو تفرقے بازی میں پڑے ہیں تو سچا علم آچکنے کے بعد محض آپس کے ضد و حسد سے (پڑے ہیں)۔اور اگر تمہارے رب کی طرف سے مقررہ مدت تک مہلت کی بات طے نہ ہو چکی ہوتی تو ان کے درمیان (کب کا) فیصلہ ہو چکا ہوتا۔اور البتہ جو لوگ ان کے بعد کتاب کے وارث بنائے گئے وہ اس کے بارے میں الجھن والے شک میں مبتلا ہیں۔

يَسْتَعْجِلُ بِهَا ٱلَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ بِهَا ۖ وَٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ مُشْفِقُونَ مِنْهَا وَيَعْلَمُونَ أَنَّهَا ٱلْحَقُّ ۗ أَلَآ إِنَّ ٱلَّذِينَ يُمَارُونَ فِى ٱلسَّاعَةِ لَفِى ضَلَٰلٍۭ بَعِيدٍ ﴿18﴾

سورۃ الشوری آیت 18

جو لوگ اس (قیامت) پر ایمان نہیں رکھتے وہ اس کے لئے جلدی مچا رہے ہیں۔ اور جو ایمان رکھتے ہیں وہ اس سے ڈرتے ہیں اور جانتے ہیں کہ وہ برحق ہے۔ آگاہ رہو!۔ یقیناً جو بھی قیامت کے بارے شک میں مبتلا ہیں وہ پرلے درجے کی گمراہی میں پڑے ہوئے ہیں۔

بلا کسی دلیل اور علم کے اللہ کی شان کے بارے۔ اللہ کے بارے اور اللہ کی آیات کے بارے جھگڑنے والے درج ذیل آیات دیکھ لیں۔ ان میں وہ بھی ہیں جو محکم آیات کو مبہم بناتے ہیں۔ اور روایات کے بل بوتے پر دوسری کسی طرف منسوب کرتے ہیں۔

قُلْ أَتُحَآجُّونَنَا فِى ٱللَّهِ وَهُوَ رَبُّنَا وَرَبُّكُمْ وَلَنَآ أَعْمَٰلُنَا وَلَكُمْ أَعْمَٰلُكُمْ وَنَحْنُ لَهُۥ مُخْلِصُونَ ﴿139﴾

سورۃ البقرۃ آیت 139

کہہ دو کہ کیا تم اللہ کے بارے میں ہم سے جھگڑا کرتے ہو؟۔ حالانکہ وہی ہمارا رب ہے اور تمہارا رب بھی ہے۔ اور ہم کو ہمارے اعمال (کا) اور تم کو تمہارے اعمال (کا بدلہ مل کر رہے گا)۔ اور ہم تو خالص اسی (اللہ جل شانہ) کی عبادت کرنے والے ہیں۔

وَمِنَ ٱلنَّاسِ مَن يُعْجِبُكَ قَوْلُهُۥ فِى ٱلْحَيَوٰةِ ٱلدُّنْيَا وَيُشْهِدُ ٱللَّهَ عَلَىٰ مَا فِى قَلْبِهِۦ وَهُوَ أَلَدُّ ٱلْخِصَامِ ﴿204﴾

سورۃ البقرۃ آیت 204

اور بعض ایسے بھی ہیں جس کی گفتگو تمہیں دنیا کی زندگی میں بہت بھلی لگتی ہے اور وہ اپنے دل کی باتوں پر اللہ کو گواہ بناتا ہے حالانکہ وہ سخت جھگڑالو ہوتا ہے۔

أَلَمْ تَرَ إِلَى ٱلَّذِى حَآجَّ إِبْرَٰهِۦمَ فِى رَبِّهِۦٓ أَنْ ءَاتَىٰهُ ٱللَّهُ ٱلْمُلْكَ إِذْ قَالَ إِبْرَٰهِۦمُ رَبِّىَ ٱلَّذِى يُحْىِۦ وَيُمِيتُ قَالَ أَنَا۠ أُحْىِۦ وَأُمِيتُ ۖ قَالَ إِبْرَٰهِۦمُ فَإِنَّ ٱللَّهَ يَأْتِى بِٱلشَّمْسِ مِنَ ٱلْمَشْرِقِ فَأْتِ بِهَا مِنَ ٱلْمَغْرِبِ فَبُهِتَ ٱلَّذِى كَفَرَ ۗ وَٱللَّهُ لَا يَهْدِى ٱلْقَوْمَ ٱلظَّٰلِمِينَ ﴿258﴾ ج

سورۃ البقرۃ آیت 258

کیا تو نے اس شخص کو نہیں دیکھا جو ابراہیمؑ سے اس کے رب کے بارے جھگڑنے لگا؟۔اس لئے کہ اللہ نے اسے سلطنت دے رکھی تھی جب ابراہیمؑ نے کہا کہ میرا رب تو وہ ہے جو زندہ کرتا ہے اور مارتا ہے۔وہ کہنے لگا میں بھی زندہ کرتا اور مارتا ہوں۔ابراہیمؑ نے کہا پھر یقیناً سورج کو اللہ مشرق سے نکالتا ہے تو اسے مغرب سے نکال کر لے آ۔پس وہ کافر مبہوت و ہکا بکا رہ گیا اور اللہ ظالم لوگوں کو ہدایت یاب نہیں ہونے دیا کرتا۔

وَحَآجَّهُۥ قَوْمُهُۥ ۚ قَالَ أَتُحَٰٓجُّوٓنِّى فِى ٱللَّهِ وَقَدْ هَدَىٰنِ ۚ وَلَآ أَخَافُ مَا تُشْرِكُونَ بِهِۦٓ إِلَّآ أَن يَشَآءَ رَبِّى شَيْـًٔا ۗ وَسِعَ رَبِّى كُلَّ شَىْءٍ عِلْمًا ۗ أَفَلَا تَتَذَكَّرُونَ ﴿80﴾

سورۃ الأنعام آیت 80

اور اس کی قوم اس سے کج بحثی کرنے لگی۔اس نے کہہ دیا کیا تم اللہ کے بارے مجھ سے بحث و تکرار کرتے ہو؟۔حالانکہ اسی نے تو مجھے سیدھا رستہ دکھایا ہے۔اور جن جن کو تم اس کا شریک بناتے ہو میں ان سے بالکل نہیں ڈرتا مگر یہ کہ میرا رب ہی جو کچھ چاہے۔میرا رب تو اپنے علم سے ہر چیز پر احاطہ کیے ہوئے ہے۔کیا پھر تم غور و فکر سے نصیحت حاصل نہیں کرتے؟۔

وَيُسَبِّحُ ٱلرَّعْدُ بِحَمْدِهِۦ وَٱلْمَلَٰٓئِكَةُ مِنْ خِيفَتِهِۦ وَيُرْسِلُ ٱلصَّوَٰعِقَ فَيُصِيبُ بِهَا مَن يَشَآءُ وَهُمْ يُجَٰدِلُونَ فِى ٱللَّهِ وَهُوَ شَدِيدُ ٱلْمِحَالِ ﴿13﴾ ط

سورۃ الرعد آیت 13

اور برق (یعنی بجلیاں) اور سارے فرشتے بھی اس کے خوف سے اس کی تسبیح و تعریف (یعنی شانِ ربِ القہّار کے اوصاف و کلمات) بیان کرتے رہتے ہیں۔ اور وہی بجلیاں بھیجتا ہے پھر جس پر چاہتا ہے گرا بھی دیتا ہے۔ اور یہ لوگ اللہ کے بارے میں جھگڑا کرتے ہیں حالانکہ وہ تو بڑی قوتوں والا ہے۔

خَلَقَ ٱلْإِنسَٰنَ مِن نُّطْفَةٍ فَإِذَا هُوَ خَصِيمٌ مُّبِينٌ ﴿4﴾

سورۃ النحل آیت 4

اسی نے انسان کو نطفے (کی بوند) سے پیدا کیا۔ پھر وہ اسی (خالق مالک) کے بارے میں علانیہ جھگڑالو بن بیٹھا۔

وَلَقَدْ صَرَّفْنَا فِى هَٰذَا ٱلْقُرْءَانِ لِلنَّاسِ مِن كُلِّ مَثَلٍ ۚ وَكَانَ ٱلْإِنسَٰنُ أَكْثَرَ شَىْءٍ جَدَلًا ﴿54﴾

سورۃ الکہف آیت 54

اور البتہ یقیناً ہم نے اس قرآن میں بنی نوع انسان (کی ہدایت) کے لئے ہر مثال کی کئی طرح سے وضاحت کی ہے۔ لیکن انسان ہر چیز سے بڑھ کر جھگڑالو واقع ہوا ہے۔

وَمَا نُرْسِلُ ٱلْمُرْسَلِينَ إِلَّا مُبَشِّرِينَ وَمُنذِرِينَ ۚ وَيُجَٰدِلُ ٱلَّذِينَ كَفَرُوا۟ بِٱلْبَٰطِلِ لِيُدْحِضُوا۟ بِهِ ٱلْحَقَّ ۖ وَٱتَّخَذُوٓا۟ ءَايَٰتِى وَمَآ أُنذِرُوا۟ هُزُوًا ﴿56﴾

سورۃ الکہف آیت 56

اور ہم تو رسولوں کو صرف خوشخبری دینے اور آگاہ کرنے والا بنا کر بھیجا کرتے ہیں۔ اور کافر و ناشکرے لوگ باطل (یعنی من گھڑت اور غیر معقول) باتوں پر جھگڑتے ہیں۔ تاکہ اس سے حق بات کو زائل کر دیں۔ اور انہوں نے میری خبردار کرنے والی آیات کو مذاق بنا رکھا ہے۔

فَإِنَّمَا يَسَّرْنَٰهُ بِلِسَانِكَ لِتُبَشِّرَ بِهِ ٱلْمُتَّقِينَ وَتُنذِرَ بِهِۦ قَوْمًا لُّدًّا ﴿97﴾

سورۃ مریم آیت 97

پس البتہ ہم نے یہ (قرآن) محض تمہاری زبان میں آسان کر دیا ہے تاکہ تم اس سے متقی لوگوں کو خوشخبری سنا دو اور جھگڑا کرنے والوں کو بھی آگاہ کر دو۔

وَمِنَ ٱلنَّاسِ مَن يُجَٰدِلُ فِى ٱللَّهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ وَيَتَّبِعُ كُلَّ شَيْطَٰنٍ مَّرِيدٍ ﴿3﴾ لا

سورۃ الحج آیت 3

اور لوگوں میں سے کچھ تو ایسے ہیں جو اللہ (کی شان) کے بارے میں بغیر کسی علم کے جھگڑا کرتے رہتے ہیں۔ اور ہر سرکش شیطان کی پیروی کرتے ہیں۔

وَمِنَ ٱلنَّاسِ مَن يُجَٰدِلُ فِى ٱللَّهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ وَلَا هُدًى وَلَا كِتَٰبٍ مُّنِيرٍ ﴿8﴾ لا

سورۃ الحج آیت 8

اور لوگوں میں سے کچھ تو ایسے ہیں جو اللہ (کے اوصاف) کے بارے میں بغیر کسی علم کے۔ بغیر کسی ہدایت کے۔ اور بغیر کسی واضح کتاب (یعنی بغیر قرآنی دلیل) کے جھگڑا کرتے ہیں۔

۞ هَٰذَانِ خَصْمَانِ ٱخْتَصَمُوا۟ فِى رَبِّهِمْ ۖ فَٱلَّذِينَ كَفَرُوا۟ قُطِّعَتْ لَهُمْ ثِيَابٌ مِّن نَّارٍ يُصَبُّ مِن فَوْقِ رُءُوسِهِمُ ٱلْحَمِيمُ ﴿19﴾ ج

سورۃ الحج آیت 19

یہ دو فریق ہیں جو اپنے رب کے بارے میں باہم جھگڑا کر رہے ہیں۔ تو ان میں سے جو لوگ کافر ہیں ان کے لئے آگ کے کپڑے کاٹے جائیں گے ان کے سروں پر تو کھولتا ہوا پانی ڈالا جائے گا۔

وَلَقَدْ أَرْسَلْنَآ إِلَىٰ ثَمُودَ أَخَاهُمْ صَٰلِحًا أَنِ ٱعْبُدُواْ ٱللَّهَ فَإِذَا هُمْ فَرِيقَانِ يَخْتَصِمُونَ ﴿45﴾

سورۃ النمل آیت 45

اور البتہ یقیناً ہم نے قوم ثمود کی طرف ان کے بھائی صالح کو بھیجا کہ اللہ ہی کی عبادت کرو تو وہ دو فریق ہو کر آپس میں ہی جھگڑا کرنے لگ گئے۔

أَلَمْ تَرَوْاْ أَنَّ ٱللَّهَ سَخَّرَ لَكُم مَّا فِى ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَمَا فِى ٱلْأَرْضِ وَأَسْبَغَ عَلَيْكُمْ نِعَمَهُۥ ظَٰهِرَةً وَبَاطِنَةً ۗ وَمِنَ ٱلنَّاسِ مَن يُجَٰدِلُ فِى ٱللَّهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ وَلَا هُدًى وَلَا كِتَٰبٍ مُّنِيرٍ ﴿20﴾

سورۃ لقمان آیت 20

کیا تم دیکھتے بھالتے نہیں کہ جو بھی آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے سب اللہ نے تمہارے لئے مسخر کر رکھا ہے اور اپنی ساری ظاہری اور باطنی نعمتیں تم پر پوری کر دی ہیں ؟۔ اور لوگوں میں سے بعض ایسے بھی ہیں جو بغیر علم و ہدایت اور روشن کتاب کے اللہ کے بارے میں جھگڑتے و بحث و تکرار کرتے رہتے ہیں۔

ٱلَّذِينَ يُجَٰدِلُونَ فِىٓ ءَايَٰتِ ٱللَّهِ بِغَيْرِ سُلْطَٰنٍ أَتَىٰهُمْ ۖ كَبُرَ مَقْتًا عِندَ ٱللَّهِ وَعِندَ ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ ۚ كَذَٰلِكَ يَطْبَعُ ٱللَّهُ عَلَىٰ كُلِّ قَلْبِ مُتَكَبِّرٍ جَبَّارٍ ﴿35﴾

سورۃ غافر آیت 35

وہ لوگ جو ان کے پاس آئی ہوئی کسی دلیل و سند کے بغیر اللہ کی آیات میں جھگڑتے ہیں۔ وہ اللہ کے نزدیک اور مومنوں کے نزدیک۔ سخت مبغوض (اور قابلِ نفرت) ہیں۔ اسی طرح اللہ ہر متکبر و سرکش کے دل پر مہر ثبت ہونے دیتا ہے۔

إِنَّ ٱلَّذِينَ يُجَٰدِلُونَ فِىٓ ءَايَٰتِ ٱللَّهِ بِغَيْرِ سُلْطَٰنٍ أَتَىٰهُمْ ۙ إِن فِى صُدُورِهِمْ إِلَّا كِبْرٌ مَّا هُم بِبَٰلِغِيهِ ۚ فَٱسْتَعِذْ بِٱللَّهِ ۖ إِنَّهُۥ هُوَ ٱلسَّمِيعُ ٱلْبَصِيرُ ﴿56﴾

سورۃ غافر آیت 56

یقیناً جو لوگ (رب سے) آئی ہوئی کسی سند و دلیل کے بغیر اللہ کی آیتوں میں جھگڑتے ہیں ان کے دلوں میں پس تکبر و بڑائی کے علاوہ اور کچھ نہیں جس تک وہ کبھی بھی پہنچنے والے نہیں۔ پس اللہ سے ہی پناہ مانگتے رہو بلا شبہ وہ بڑا سننے والا نگاہِ بصیرت سے دیکھنے والا ہے۔

ۚ أَلَمْ تَرَ إِلَى ٱلَّذِينَ يُجَٰدِلُونَ فِىٓ ءَايَٰتِ ٱللَّهِ أَنَّىٰ يُصْرَفُونَ﴿69﴾ ج صلے

سورۃ غافر آیت 69

کیا تم نے ان لوگوں کو نہیں دیکھا جو اللہ کی آیتوں کے بارے میں جھگڑتے رہتے ہیں وہ کدھر بہکے و بھٹکے جارہے ہوتے ہیں؟۔

وَٱلَّذِينَ يُحَآجُّونَ فِى ٱللَّهِ مِنۢ بَعْدِ مَا ٱسْتُجِيبَ لَهُۥ حُجَّتُهُمْ دَاحِضَةٌ عِندَ رَبِّهِمْ وَعَلَيْهِمْ غَضَبٌ وَلَهُمْ عَذَابٌ شَدِيدٌ﴿16﴾

سورۃ الشوری آیت 16

اور بعد اس کے کہ (اہلِ ایمان نے اللہ کے) اس (حکم) کو عملی طور پر قبول کر لیا ہے (تو اب) جو لوگ اللہ کے بارے میں جھگڑا کرتے ہیں ان کی حجت بازی ان کے رب کے نزدیک بالکل بے بنیاد ہے اور ایسوں پر (اللہ کا) غضب ہے اور ان کے لئے سخت عذاب ہے۔

وَيَعْلَمَ ٱلَّذِينَ يُجَٰدِلُونَ فِىٓ ءَايَٰتِنَا مَا لَهُم مِّن مَّحِيصٍ﴿35﴾

سورۃ الشوری آیت 35

اور تاکہ ان لوگوں کو معلوم ہو جائے جو ہماری آیات میں جھگڑا کرتے رہتے ہیں کہ ان کے لئے کوئی جائے فرار نہیں ہے۔

اور مومن لوگوں کے بارے میں اللہ کا فرمان دیکھ لیجئے جو اللہ کی آیات کو حرفِ آخر مانتے ہیں کہ۔

إِنَّمَا ٱلْمُؤْمِنُونَ ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ بِٱللَّهِ وَرَسُولِهِۦ ثُمَّ لَمْ يَرْتَابُوا۟ وَجَٰهَدُوا۟ بِأَمْوَٰلِهِمْ وَأَنفُسِهِمْ فِى سَبِيلِ ٱللَّهِ ۚ أُو۟لَٰٓئِكَ هُمُ ٱلصَّٰدِقُونَ ﴿15﴾

سورۃ الحجرات آیت 15

البتہ مومن تو بس وہی ہیں جو اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لائے اور پھر کبھی شک میں نہ پڑے اور اپنے مالوں اور جانوں سے اللہ کی راہ میں جہاد کرتے رہے۔ یہی لوگ (ایمان میں) سچے ہیں۔

مَا يُجَٰدِلُ فِىٓ ءَايَٰتِ ٱللَّهِ إِلَّا ٱلَّذِينَ كَفَرُوا۟ فَلَا يَغْرُرْكَ تَقَلُّبُهُمْ فِى ٱلْبِلَٰدِ ﴿4﴾

سورۃ غافر آیت 4

اللہ کی آیتوں میں تو صرف کافر و ناشکرے ہی جھگڑا کیا کرتے ہیں پس ان لوگوں کا شہروں میں (آزادی سے) گھومنا پھرنا کہیں تمہیں دھوکے میں نہ ڈال دے۔

اور کچھ جھگڑے جو دوسری نوعیت کے ہوتے ہیں۔ان کے بارے بھی اللہ کے فرامین دیکھ لیجئے کہ۔

وَإِذْ قَتَلْتُمْ نَفْسًا فَادَّارَأْتُمْ فِيهَا ۖ وَاللَّهُ مُخْرِجٌ مَّا كُنتُمْ تَكْتُمُونَ ﴿72﴾ ج

سورۃ البقرۃ آیت 72

اور جب تم لوگوں نے ایک شخص کو قتل کیا پھر تم اس بارے میں جھگڑنے لگ گئے لیکن اللہ اس کو ظاہر کرنے والا تھا جو تم چھپاتے تھے۔

الْحَجُّ أَشْهُرٌ مَّعْلُومَاتٌ ۚ فَمَن فَرَضَ فِيهِنَّ الْحَجَّ فَلَا رَفَثَ وَلَا فُسُوقَ وَلَا جِدَالَ فِي الْحَجِّ ۗ وَمَا تَفْعَلُوا مِنْ خَيْرٍ يَعْلَمْهُ اللَّهُ ۗ وَتَزَوَّدُوا فَإِنَّ خَيْرَ الزَّادِ التَّقْوَىٰ ۚ وَاتَّقُونِ يَا أُولِي الْأَلْبَابِ ﴿197﴾

سورۃ البقرۃ آیت 197

حج کے چند مہینے مقررہ ہیں تو جو کوئی ان میں حج کی ادائیگی لازم کرلے تو پھر حج کے دوران نہ (بیوی سے) مباشرت کرے نہ کوئی گناہ کا کام کرے اور نہ کسی سے لڑائی جھگڑا کرے۔اور جو نیک کام تم کرو گے وہ سب اللہ کے علم میں ہیں۔اور زادِ راہ ساتھ لیتے جاؤ اور بہترین زادِ راہ تو بلاشبہ تقویٰ ہے۔اور اے عقل رکھنے والو! مجھی سے ڈرتے رہو۔

فَإِنْ حَآجُّوكَ فَقُلْ أَسْلَمْتُ وَجْهِىَ لِلَّهِ وَمَنِ ٱتَّبَعَنِ ۗ وَقُل لِّلَّذِينَ أُوتُوا۟ ٱلْكِتَٰبَ وَٱلْأُمِّيِّـۧنَ ءَأَسْلَمْتُمْ ۚ فَإِنْ أَسْلَمُوا۟ فَقَدِ ٱهْتَدَوا۟ ۖ وَّإِن تَوَلَّوْا۟ فَإِنَّمَا عَلَيْكَ ٱلْبَلَٰغُ ۗ وَٱللَّهُ بَصِيرٌۢ بِٱلْعِبَادِ ﴿20﴾ ع2

سورۃ آل عمران آیت 20

پھر بھی اگر تجھ سے جھگڑا کریں تو ان سے کہہ دو کہ میں نے اور ان لوگوں نے جو میرے پیروکار ہیں اپنا آپ اللہ کے لئے مسلم کر لیا ہے۔ اور اہل کتاب سے اور ان پڑھ لوگوں سے بھی پوچھ لو کہ کیا تم بھی اسلام لاتے ہو؟۔ اگر یہ لوگ بھی مسلمان ہو جائیں تو بیشک ہدایت پا لیں۔ اور اگر نہ مانیں تو البتہ تمہارا کام صرف اللہ کا پیغام پہنچا دینا ہے۔ اور اللہ ہی بندوں کو نگاہِ بصیرت سے دیکھنے والا ہے۔

ذَٰلِكَ مِنْ أَنۢبَآءِ ٱلْغَيْبِ نُوحِيهِ إِلَيْكَ ۚ وَمَا كُنتَ لَدَيْهِمْ إِذْ يُلْقُونَ أَقْلَٰمَهُمْ أَيُّهُمْ يَكْفُلُ مَرْيَمَ وَمَا كُنتَ لَدَيْهِمْ إِذْ يَخْتَصِمُونَ ﴿44﴾

سورۃ آل عمران آیت 44

یہ غیب کی خبریں ہیں۔ جو ہم تیری طرف وحی کر رہے ہیں۔ اور تم ان کے پاس نہیں تھے جب وہ لوگ (قرعہ اندازی کے لئے) اپنے قلم ڈال رہے تھے کہ مریمؑ کی کفالت کون کرے گا اور نہ ہی اس وقت تم ان کے پاس تھے جب وہ آپس میں جھگڑ رہے تھے؟۔

فَمَنْ حَآجَّكَ فِيهِ مِنۢ بَعْدِ مَا جَآءَكَ مِنَ ٱلْعِلْمِ فَقُلْ تَعَالَوْا۟ نَدْعُ أَبْنَآءَنَا وَأَبْنَآءَكُمْ وَنِسَآءَنَا وَنِسَآءَكُمْ وَأَنفُسَنَا وَأَنفُسَكُمْ ثُمَّ نَبْتَهِلْ فَنَجْعَل لَّعْنَتَ ٱللَّهِ عَلَى ٱلْكَٰذِبِينَ ﴿61﴾

سورۃ آل عمران آیت 61

تیرے پاس صحیح علم آچکنے کے بعد پھر بھی کوئی تجھ سے اس واقعہ میں جھگڑے تو کہہ دو کہ آؤ ہم اپنے بیٹوں اور عورتوں کو بلائیں۔ تم اپنے بیٹوں اور عورتوں کو بلاؤ۔ اور ہم خود بھی آئیں اور تم خود بھی آؤ پھر سب کے سب اللہ کے سامنے گڑگڑائیں کہ جھوٹوں پر اللہ کی لعنت ہو۔

يَٰٓأَهْلَ ٱلْكِتَٰبِ لِمَ تُحَآجُّونَ فِىٓ إِبْرَٰهِيمَ وَمَآ أُنزِلَتِ ٱلتَّوْرَىٰةُ وَٱلْإِنجِيلُ إِلَّا مِنۢ بَعْدِهِۦٓ ۚ أَفَلَا تَعْقِلُونَ ﴿65﴾

سورۃ آل عمران آیت 65

اے اہلِ کتاب! ۔ کیوں تم ابراہیمؑ کے بارے میں جھگڑتے ہو حالانکہ تورات اور انجیل تو ان کے بعد اتری ہیں؟۔ پھر کیا تم عقل نہیں رکھتے؟۔

هَٰأَنتُمْ هَٰؤُلَآءِ حَٰجَجْتُمْ فِيمَا لَكُم بِهِۦ عِلْمٌ فَلِمَ تُحَآجُّونَ فِيمَا لَيْسَ لَكُم بِهِۦ عِلْمٌ ۚ وَٱللَّهُ يَعْلَمُ وَأَنتُمْ لَا تَعْلَمُونَ ﴿66﴾

سورۃ آل عمران آیت 66

خبردار! تم وہی لوگ ہو کہ جس بات کا تم علم رکھتے تھے اس میں جھگڑتے رہے مگر ایسی بات میں کیوں جھگڑتے ہو جس کا تمہیں ذرا بھی علم نہیں؟۔اور اللہ تو سب کچھ جانتا ہے اور تم نہیں جانتے۔

إِنَّآ أَنزَلْنَآ إِلَيْكَ ٱلْكِتَٰبَ بِٱلْحَقِّ لِتَحْكُمَ بَيْنَ ٱلنَّاسِ بِمَآ أَرَىٰكَ ٱللَّهُ ۚ وَلَا تَكُن لِّلْخَآئِنِينَ خَصِيمًا ﴿105﴾

سورۃ النساء آیت 105

بیشک ہم نے تیری طرف سچی کتاب اتاری ہے تاکہ اللہ کی دکھائی و سجھائی ہدایت کے مطابق لوگوں کے درمیان فیصلے کرو۔اور تم کبھی بددیانت و خائن لوگوں کی طرف سے بحث نہ کرنا۔

هَٰأَنتُمْ هَٰؤُلَآءِ جَٰدَلْتُمْ عَنْهُمْ فِى ٱلْحَيَوٰةِ ٱلدُّنْيَا فَمَن يُجَٰدِلُ ٱللَّهَ عَنْهُمْ يَوْمَ ٱلْقِيَٰمَةِ أَم مَّن يَكُونُ عَلَيْهِمْ وَكِيلًا ﴿109﴾

سورۃ النساء آیت 109

ہاں یہ تم ہی ہو کہ دنیا میں تم ان کی طرف سے بحث کر لیتے ہو۔ لیکن قیامت کے دن اللہ کے سامنے ان کی حمایت کون کرے گا؟۔ اور کون ہوگا جو ان کا وکیل بن کر کھڑا ہو سکے گا؟۔

وَمِنْهُم مَّن يَسْتَمِعُ إِلَيْكَ ۖ وَجَعَلْنَا عَلَىٰ قُلُوبِهِمْ أَكِنَّةً أَن يَفْقَهُوهُ وَفِىٓ ءَاذَانِهِمْ وَقْرًا ۚ وَإِن يَرَوْا۟ كُلَّ ءَايَةٍ لَّا يُؤْمِنُوا۟ بِهَا ۚ حَتَّىٰٓ إِذَا جَآءُوكَ يُجَٰدِلُونَكَ يَقُولُ ٱلَّذِينَ كَفَرُوٓا۟ إِنْ هَٰذَآ إِلَّآ أَسَٰطِيرُ ٱلْأَوَّلِينَ ﴿25﴾

سورۃ الأنعام آیت 25

اور ان میں سے بعض تیری طرف کان لگائے رکھتے ہیں۔ اور ہم نے ان کے دلوں پر پردے ڈل جانے دیئے ہیں جس کی وجہ سے وہ کچھ نہیں سوجھ سکتے اور ان کے کانوں میں گرانی پیدا ہونے دی ہے ۔ اور اگر یہ ساری نشانیاں دیکھ بھی لیں تب بھی ان پر ایمان نہیں لائیں گے۔ جب وہ تمہارے پاس تم سے جھگڑنے کو آتے ہیں تو کافر و ناشکرے لوگ کہتے ہیں کہ یہ (قرآن) اور کچھ بھی نہیں مگر پرانے لوگوں کے قصے کہانیاں ہیں۔

وَلَا تَأْكُلُوا۟ مِمَّا لَمْ يُذْكَرِ ٱسْمُ ٱللَّهِ عَلَيْهِ وَإِنَّهُۥ لَفِسْقٌ ۗ وَإِنَّ ٱلشَّيَٰطِينَ لَيُوحُونَ إِلَىٰٓ أَوْلِيَآئِهِمْ لِيُجَٰدِلُوكُمْ ۖ وَإِنْ أَطَعْتُمُوهُمْ إِنَّكُمْ لَمُشْرِكُونَ ﴿121﴾ ع14

سورۃ الانعام آیت 121

اور جس چیز پر اللہ کا نام نہ لیا گیا ہو اسے مت کھاؤ اور یقیناً اس کا کھانا فسق و گناہ ہے۔ اور بلاشبہ شیطان اپنے ولی اولیاء (دوستوں) کے دلوں میں یہ بات ڈالتا ہے کہ تم سے جھگڑا کریں۔ اور اگر تم نے ان کا کہا مان لیا تو بیشک تم بھی مشرک ہو جاؤ گے۔

يُجَٰدِلُونَكَ فِي ٱلْحَقِّ بَعْدَمَا تَبَيَّنَ كَأَنَّمَا يُسَاقُونَ إِلَى ٱلْمَوْتِ وَهُمْ يَنظُرُونَ ﴿6﴾ ط

سورۃ الانفال آیت 6

وہ لوگ تجھ سے حق بات ظاہر ہو جانے کے بعد بھی اس میں ایسے جھگڑا کرنے لگے گویا کہ وہ سامنے نظر آتی موت کی طرف دھکیلے جا رہے ہوں۔

ثُمَّ يَوْمَ ٱلْقِيَٰمَةِ يُخْزِيهِمْ وَيَقُولُ أَيْنَ شُرَكَآءِىَ ٱلَّذِينَ كُنتُمْ تُشَٰٓقُّونَ فِيهِمْ ۚ قَالَ ٱلَّذِينَ أُوتُواْ ٱلْعِلْمَ إِنَّ ٱلْخِزْىَ ٱلْيَوْمَ وَٱلسُّوٓءَ عَلَى ٱلْكَٰفِرِينَ ﴿27﴾

سورۃ النحل آیت 27

پھر وہ ان کو قیامت کے دن بھی ذلیل و خوار کرے گا اور کہے گا کہ میرے وہ شریک کہاں ہیں جن کے بارے میں تم جھگڑا کیا کرتے تھے۔ جن لوگوں کو (حقیقی) علم دیا گیا تھا وہ کہیں گے کہ البتہ آج کا دن کافروں کے لئے برائی اور رسوائی والا ہے۔

۞ يَوْمَ تَأْتِي كُلُّ نَفْسٍ تُجَٰدِلُ عَن نَّفْسِهَا وَتُوَفَّىٰ كُلُّ نَفْسٍ مَّا عَمِلَتْ وَهُمْ لَا يُظْلَمُونَ ﴿111﴾

سورۃ النحل آیت 111

جس دن ہر نفس خود اپنی خاطر جھگڑا کرتا ہوا آئے گا اور ہر شخص کو اس کے اعمال کا پورا پورا بدلہ دے دیا جائے گا اور ان پر (کسی طرح سے بھی) کوئی ظلم نہیں کیا جائے گا۔

وَكَذَٰلِكَ أَعْثَرْنَا عَلَيْهِمْ لِيَعْلَمُوٓاْ أَنَّ وَعْدَ ٱللَّهِ حَقٌّ وَأَنَّ ٱلسَّاعَةَ لَا رَيْبَ فِيهَآ إِذْ يَتَنَٰزَعُونَ بَيْنَهُمْ أَمْرَهُمْ ۖ فَقَالُواْ ٱبْنُواْ عَلَيْهِم بُنْيَٰنًا ۖ رَّبُّهُمْ أَعْلَمُ بِهِمْ ۚ قَالَ ٱلَّذِينَ غَلَبُواْ عَلَىٰٓ أَمْرِهِمْ لَنَتَّخِذَنَّ عَلَيْهِم مَّسْجِدًا ﴿21﴾

سورۃ الکہف آیت 21

اور اسی طرح ہم نے (لوگوں پر) ان کی خبر ظاہر کر دی تاکہ لوگ سمجھ جائیں کہ اللہ کا وعدہ سچا ہے اور قیامت (کے وعدے) میں بھی کوئی شک و شبہ نہیں۔ اس وقت لوگ ان کے معاملے میں باہم جھگڑنے لگے پھر (کوئی) بولا ان پر ایک عمارت بنا دو۔ ان کا رب ان کے حال کو خوب جانتا ہے۔ اور (کوئی) جو ان کے معاملات پر غلبہ رکھتے تھے کہنے لگے کہ ہم ان (کے غار) پر ضرور ایک مسجد بنا دیں گے۔

لِّكُلِّ أُمَّةٍ جَعَلْنَا مَنسَكًا هُمْ نَاسِكُوهُ فَلَا يُنَازِعُنَّكَ فِي الْأَمْرِ وَادْعُ إِلَىٰ رَبِّكَ ۖ إِنَّكَ لَعَلَىٰ هُدًى مُّسْتَقِيمٍ ﴿67﴾

سورۃ الحج آیت 67

ہر اُمت کے لئے ہم نے طریقہ کار مقرر کر دیا ہے جس پر وہ چلتے ہیں۔ پھر انہیں ہر گز تمہارے ساتھ اس معاملے میں جھگڑا نہیں کرنا چاہیئے۔ پس تم اپنے رب کی طرف بلاتے رہو۔ بیشک تم البتہ سیدھے راستے پر ہو۔

وَإِن جَادَلُوكَ فَقُلِ اللَّهُ أَعْلَمُ بِمَا تَعْمَلُونَ ﴿68﴾

سورۃ الحج آیت 68

اور اگر یہ تجھ سے جھگڑا کریں تو کہہ دو کہ جو بھی عمل تم کرتے ہو اللہ اچھی طرح جانتا ہے۔

وَجُنُودُ إِبْلِيسَ أَجْمَعُونَ ﴿95﴾ ط قَالُوا۟ وَهُمْ فِيهَا يَخْتَصِمُونَ ﴿96﴾ لا تَٱللَّهِ إِن كُنَّا لَفِى ضَلَٰلٍ مُّبِينٍ ﴿97﴾ لا

سورۃ الشعراء آیت ۹۵ تا ۹۷

اور ابلیس (یعنی شیطان) کے سارے لشکر بھی (جہنم واصل ہوں گے)۔ اور وہ (دوزخ میں) باہم جھگڑا کرتے ہوئے کہیں گے۔ قسم ہے اللہ کی!۔ ہم سب تو البتہ بہت واضح گمراہی میں تھے۔

مَا يَنظُرُونَ إِلَّا صَيْحَةً وَٰحِدَةً تَأْخُذُهُمْ وَهُمْ يَخِصِّمُونَ ﴿49﴾

سورۃ یس آیت 49

یہ تو ایک زوردار آواز کے منتظر ہیں جو ان کو اس حال میں آ پکڑے گی کہ باہمی جھگڑے میں پڑے ہوں گے۔

أَوَلَمْ يَرَ ٱلْإِنسَٰنُ أَنَّا خَلَقْنَٰهُ مِن نُّطْفَةٍ فَإِذَا هُوَ خَصِيمٌ مُّبِينٌ ﴿77﴾

سورۃ یس آیت 77

کیا انسان یہ نہیں دیکھتا بھالتا کہ ہم نے اس کو نطفے سے پیدا کیا پھر (جوان ہوا تو) یکایک وہ کھلم کھلا جھگڑالو بن بیٹھا۔

۞ وَهَلْ أَتَىٰكَ نَبَؤُاْ ٱلْخَصْمِ إِذْ تَسَوَّرُواْ ٱلْمِحْرَابَ ﴿21﴾ لا

سورۃ ص آیت 21

اور کیا تمہارے پاس دو جھگڑنے والوں کی خبر بھی پہنچی؟۔ جب وہ دیوار پھاند کر عبادت خانے میں آ گئے۔

ثُمَّ إِنَّكُمْ يَوْمَ ٱلْقِيَٰمَةِ عِندَ رَبِّكُمْ تَخْتَصِمُونَ ﴿31﴾ ع3

سورۃ الزمر آیت 31

پھر البتہ تم سب قیامت کے دن اپنے رب کے سامنے باہم جھگڑو گے۔

كَذَّبَتْ قَبْلَهُمْ قَوْمُ نُوحٍ وَٱلْأَحْزَابُ مِنۢ بَعْدِهِمْ ۖ وَهَمَّتْ كُلُّ أُمَّةٍۭ بِرَسُولِهِمْ لِيَأْخُذُوهُ ۖ وَجَٰدَلُواْ بِٱلْبَٰطِلِ لِيُدْحِضُواْ بِهِ ٱلْحَقَّ فَأَخَذْتُهُمْ ۖ فَكَيْفَ كَانَ عِقَابِ ﴿5﴾

سورۃ غافر آیت 5

ان سے پہلے نوحؑ کی قوم نے اور ان کے بعد اور بہت سے گروہوں نے (اپنے اپنے رسولوں کو) جھٹلایا ۔اور ہر امت نے ارادہ کیا کہ اپنے رسول کو گرفتار کرے (پھر شہید کر دے)۔اور باطل پر ہی جھگڑتے رہے تاکہ اس کے ذریعے سے حق کو نیچا دکھا دیں۔پس میں نے ان کو پکڑ لیا پھر (دیکھ لو) میرا عذاب کیسا رہا۔

وَإِذْ يَتَحَآجُّونَ فِى ٱلنَّارِ فَيَقُولُ ٱلضُّعَفَٰٓؤُا۟ لِلَّذِينَ ٱسْتَكْبَرُوٓا۟ إِنَّا كُنَّا لَكُمْ تَبَعًا فَهَلْ أَنتُم مُّغْنُونَ عَنَّا نَصِيبًا مِّنَ ٱلنَّارِ ﴿47﴾

سورۃ غافر آیت 47

اور جب یہ لوگ جہنم میں ایک دوسرے سے جھگڑا کریں گے تو کمزور لوگ بڑے لوگوں سے کہیں گے کہ ہم تو البتہ تمہارے تابع تھے کیا تم آگ کا کچھ حصہ ہم سے ہٹا سکتے ہو؟۔

أَوَمَن يُنَشَّؤُا۟ فِى ٱلْحِلْيَةِ وَهُوَ فِى ٱلْخِصَامِ غَيْرُ مُبِينٍ ﴿18﴾

سورۃ الزخرف آیت 18

کیا (اللہ کے لئے) وہ جو زیورات میں پرورش پاتی ہے اور جھگڑے میں اپنی بات بھی واضح نہیں کر سکتی؟۔

وَقَالُوٓاْ ءَأَٰلِهَتُنَا خَيۡرٌ أَمۡ هُوَۚ مَا ضَرَبُوهُ لَكَ إِلَّا جَدَلَۢاۚ بَلۡ هُمۡ قَوۡمٌ خَصِمُونَ﴿58﴾

سورۃالزخرف آیت 58

اور کہنے لگے کہ بھلا ہمارے معبود اچھے ہیں یا وہ (جو عیسیٰؑ کو اللہ کا بیٹا کہنا)؟۔ یہ بات تو وہ صرف تم سے جھگڑنے کے لئے کرتے ہیں بلکہ یہ لوگ تو ہیں ہی بڑے جھگڑالو۔

قَالَ لَا تَخۡتَصِمُواْ لَدَيَّ وَقَدۡ قَدَّمۡتُ إِلَيۡكُم بِٱلۡوَعِيدِ﴿28﴾

سورۃق آیت 28

ارشاد ہوگا میرے سامنے مت جھگڑا کرو اور یقیناً میں نے تو پہلے ہی تمہارے پاس وعیدِ عذاب بھیج دی تھی۔

أَفَتُمَٰرُونَهُۥ عَلَىٰ مَا يَرَىٰ﴿12﴾

سورۃالنجم آیت 12

کیا جو کچھ اس نے دیکھا تم اس کے بارے میں جھگڑا کرتے ہو؟۔

اور مذاق اڑانے والے بھی درج ذیل اللہ کے فرامین دیکھ لیں کہ۔

وَإِذَا طَلَّقْتُمُ ٱلنِّسَآءَ فَبَلَغْنَ أَجَلَهُنَّ فَأَمْسِكُوهُنَّ بِمَعْرُوفٍ أَوْ سَرِّحُوهُنَّ بِمَعْرُوفٍ ۚ وَلَا تُمْسِكُوهُنَّ ضِرَارًا لِّتَعْتَدُوا۟ ۚ وَمَن يَفْعَلْ ذَٰلِكَ فَقَدْ ظَلَمَ نَفْسَهُۥ ۚ وَلَا تَتَّخِذُوٓا۟ ءَايَٰتِ ٱللَّهِ هُزُوًا ۚ وَٱذْكُرُوا۟ نِعْمَتَ ٱللَّهِ عَلَيْكُمْ وَمَآ أَنزَلَ عَلَيْكُم مِّنَ ٱلْكِتَٰبِ وَٱلْحِكْمَةِ يَعِظُكُم بِهِۦ ۚ وَٱتَّقُوا۟ ٱللَّهَ وَٱعْلَمُوٓا۟ أَنَّ ٱللَّهَ بِكُلِّ شَىْءٍ عَلِيمٌ ﴿231﴾ ع29

سورۃ البقرۃ آیت 231

اور جب عورتوں کو طلاق دے چکو پھر وہ اپنی عدت کو پہنچ جائیں تو انہیں مناسب انداز سے روک لو یا منصفانہ طریقے سے چھوڑ دو۔ اور انہیں ستانے کی غرض سے نہ روکے رکھو کہ تم زیادتی کرنے لگ جاؤ۔ اور جو کوئی ایسا کرے گا تو یقیناً وہ اپنے آپ پر ظلم کرے گا۔ اور تم اللہ کے احکام کو ہنسی کھیل نہ بناؤ۔ اور اللہ کی وہ نعمتیں یاد کرو جو اس نے تم پر کی ہیں اور جو کتاب و حکمت اس نے تم پر نازل کی ہے اسی کے ذریعے تمہیں نصیحت کرتا ہے۔ اور اللہ (کی نافرمانی) سے ڈرتے رہو اور جان رکھو کہ اللہ ہر چیز کو خوب جاننے والا ہے۔

يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُواْ لَا تَتَّخِذُواْ ٱلَّذِينَ ٱتَّخَذُواْ دِينَكُمْ هُزُوًا وَلَعِبًا مِّنَ ٱلَّذِينَ أُوتُواْ ٱلْكِتَٰبَ مِن قَبْلِكُمْ وَٱلْكُفَّارَ أَوْلِيَآءَ ۚ وَٱتَّقُواْ ٱللَّهَ إِن كُنتُم مُّؤْمِنِينَ ﴿57﴾

سورۃ المائدۃ آیت 57

اے ایمان والو!۔ایسے لوگوں کو اپنے ولی اولیاء (دوست) نہ بناؤ جو تمہارے دین کو ہنسی اور کھیل تماشا بنائے ہوئے ہوں (خواہ) وہ ان لوگوں میں سے ہوں جو تم سے پہلے کتاب دیئے گئے یا کافروں میں (سے ہوں)۔اور اللہ ہی سے ڈرتے رہو اگر تم ایمان والے ہو۔

وَإِذَا نَادَيْتُمْ إِلَى ٱلصَّلَوٰةِ ٱتَّخَذُوهَا هُزُوًا وَلَعِبًا ۚ ذَٰلِكَ بِأَنَّهُمْ قَوْمٌ لَّا يَعْقِلُونَ ﴿58﴾

سورۃ المائدۃ آیت 58

اور جب تم اذان سے نماز کی طرف بلاتے ہو تو وہ اس کا ہنسی اور کھیل تماشا بنا لیتے ہیں۔یہ اس لئے کہ وہ عقل سے کام نہیں لیتے۔

وَمَا نُرْسِلُ ٱلْمُرْسَلِينَ إِلَّا مُبَشِّرِينَ وَمُنذِرِينَ ۚ وَيُجَٰدِلُ ٱلَّذِينَ كَفَرُواْ بِٱلْبَٰطِلِ لِيُدْحِضُواْ بِهِ ٱلْحَقَّ ۖ وَٱتَّخَذُوٓاْ ءَايَٰتِى وَمَآ أُنذِرُواْ هُزُوًا ﴿56﴾

سورۃ الکہف آیت 56

اور ہم تو رسولوں کو صرف خوشخبری دینے اور آگاہ کرنے والا بنا کر بھیجا کرتے ہیں۔ اور کافر و ناشکرے لوگ باطل (یعنی من گھڑت اور غیر معقول) باتوں پر جھگڑتے ہیں۔ تاکہ اس سے حق بات کو زائل کر دیں۔ اور انہوں نے میری خبردار کرنے والی آیات کو مذاق بنا رکھا ہے۔

ذَٰلِكَ جَزَآؤُهُمْ جَهَنَّمُ بِمَا كَفَرُواْ وَٱتَّخَذُوٓاْ ءَايَٰتِى وَرُسُلِى هُزُوًا ﴿106﴾

سورۃ الکہف آیت 106

ان لوگوں کے کفر و ناشکری کی وجہ سے یہ جہنم ہی ان کی سزا ہے اور میری آیات کا اور میرے رسولوں کا بھی مذاق بنالیا تھا۔

وَإِذَا رَءَاكَ ٱلَّذِينَ كَفَرُوٓاْ إِن يَتَّخِذُونَكَ إِلَّا هُزُوًا أَهَٰذَا ٱلَّذِى يَذْكُرُ ءَالِهَتَكُمْ وَهُم بِذِكْرِ ٱلرَّحْمَٰنِ هُمْ كَٰفِرُونَ ﴿36﴾

سورۃ الأنبیاء آیت 36

اور جب بھی کافر تم کو دیکھتے ہیں تو تمہارا مذاق بنا لیتے ہیں (کہتے ہیں) کیا یہی ہے جو تمہارے عبادت کیے جانے والے (معبودوں) کا ذکر (برائی سے) کیا کرتا ہے؟۔ حالانکہ وہ لوگ خود ربِ الرحمٰن کے نام کے منکر ہیں۔

وَإِذَا رَأَوْكَ إِن يَتَّخِذُونَكَ إِلَّا هُزُوًا أَهَٰذَا ٱلَّذِى بَعَثَ ٱللَّهُ رَسُولًا ﴿41﴾

سورۃالفرقان آیت 41

اور جب بھی یہ لوگ تمہیں دیکھتے ہیں تو بس تمہارا مذاق اڑانے لگتے ہیں کہ کیا یہی ہے وہ جس کو اللہ نے رسول بنا کر بھیجا ہے۔

وَمِنَ ٱلنَّاسِ مَن يَشْتَرِى لَهْوَ ٱلْحَدِيثِ لِيُضِلَّ عَن سَبِيلِ ٱللَّهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ وَيَتَّخِذَهَا هُزُوًا ۚ أُو۟لَٰٓئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ مُّهِينٌ ﴿6﴾

سورۃلقمان آیت 6

اور لوگوں میں سے کوئی ایسا بھی ہے جو دلفریب و بیہودہ باتیں مول لیتا ہے تاکہ بغیر کسی علم کے لوگوں کو اللہ کی راہ سے گمراہ کر دے اور اس (کی آیتوں) کا مذاق اڑائے۔ ایسے لوگوں کے لئے ذلیل ورسوا کرنے والا عذاب ہے۔

وَإِذَا عَلِمَ مِنْ ءَايَٰتِنَا شَيْـًٔا ٱتَّخَذَهَا هُزُوًا ۚ أُو۟لَٰٓئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ مُّهِينٌ ﴿9﴾

سورۃالجاثیۃ آیت 9

اور جب ہماری آیات میں سے کوئی بات اس کے علم میں آجاتی ہے تو وہ اس کو مذاق بنالیتا ہے۔ ایسے لوگوں کے لئے رسوا کر دینے والا عذاب ہے۔

وَقِيلَ ٱلْيَوْمَ نَنسَىٰكُمْ كَمَا نَسِيتُمْ لِقَآءَ يَوْمِكُمْ هَٰذَا وَمَأْوَىٰكُمُ ٱلنَّارُ وَمَا لَكُم مِّن نَّٰصِرِينَ ﴿34﴾ ذَٰلِكُم بِأَنَّكُمُ ٱتَّخَذْتُمْ ءَايَٰتِ ٱللَّهِ هُزُوًا وَغَرَّتْكُمُ ٱلْحَيَوٰةُ ٱلدُّنْيَا ۚ فَٱلْيَوْمَ لَا يُخْرَجُونَ مِنْهَا وَلَا هُمْ يُسْتَعْتَبُونَ ﴿35﴾

سورۃ الجاثیۃ آیت ۳۴۔۳۵

اور کہا جائے گا کہ آج ہم تمہیں اسی طرح بھلا دیں گے جس طرح تم نے اس دن کی ملاقات کو بھلا دیا تھا اور (اب) تمہارا ٹھکانہ دوزخ ہے اور تمہارا کوئی بھی مددگار نہیں۔ یہ اس لئے کہ تم نے اللہ کی آیتوں کا مذاق اڑایا تھا اور دنیا کی زندگی نے تمہیں دھوکے میں ڈال رکھا تھا۔ پس آج نہ تو یہ لوگ اس (دوزخ) سے نکالے جائیں گے اور نہ ہی ان کی توبہ قبول کی جائے گی۔

اللہ کا ساتھ مضبوطی سے تھامنا اور تعلق باللہ:

درج ذیل آیات میں اللہ تعالیٰ کے دامن کو مضبوطی سے تھامنے پر راہِ ہدایت مل جانے کی ضمانت دی گئی ہے۔اور پھر اجر عظیم عطا کرنے کے بارے بھی ذکر ہے گویا کہ اللہ سے تعلق پر ہی سے راہِ ہدایت نصیب ہوتی ہے۔اور بے بہا اجر بھی ملتا ہے۔

لَآ إِكْرَاهَ فِى ٱلدِّينِ ۖ قَد تَّبَيَّنَ ٱلرُّشْدُ مِنَ ٱلْغَىِّ ۚ فَمَن يَكْفُرْ بِٱلطَّٰغُوتِ وَيُؤْمِنۢ بِٱللَّهِ فَقَدِ ٱسْتَمْسَكَ بِٱلْعُرْوَةِ ٱلْوُثْقَىٰ لَا ٱنفِصَامَ لَهَا ۗ وَٱللَّهُ سَمِيعٌ عَلِيمٌ ﴿256﴾

سورۃ البقرۃ آیت 256

دین کے بارے میں کوئی زبردستی نہیں ہے۔ یقینی طور پر ہدایت گمراہی سے الگ ہو چکی ہے۔ پس جو کوئی طاغوت (یعنی ہر باطل معبود) کا انکار کر دے اور اللہ پر ہی ایمان لائے تو اس نے ایسا مضبوط سہارا تھام لیا جو کبھی ٹوٹنے والا نہیں ہے۔ اور اللہ خوب سننے والا سب کچھ جاننے والا ہے۔

وَكَيْفَ تَكْفُرُونَ وَأَنتُمْ تُتْلَىٰ عَلَيْكُمْ ءَايَٰتُ ٱللَّهِ وَفِيكُمْ رَسُولُهُۥ ۗ وَمَن يَعْتَصِم بِٱللَّهِ فَقَدْ هُدِىَ إِلَىٰ صِرَٰطٍ مُّسْتَقِيمٍ ﴿101﴾ ع10

سورۃ آل عمران آیت 101

https://quranexcel.com

اور تم کیسے کفر کر سکتے ہو؟۔جب کہ تم پر اللہ کی آیات پڑھ کر سنائی جاتی ہیں اور تم میں اس کا رسول بھی موجود ہے۔اور جس کسی نے اللہ کے ساتھ (وابستگی) کو مضبوطی سے پکڑ لیا تو اس نے سیدھے راستے کی طرف ہدایت پالی۔

وَٱعْتَصِمُواْ بِحَبْلِ ٱللَّهِ جَمِيعًا وَلَا تَفَرَّقُواْ ۚ وَٱذْكُرُواْ نِعْمَتَ ٱللَّهِ عَلَيْكُمْ إِذْ كُنتُمْ أَعْدَآءً فَأَلَّفَ بَيْنَ قُلُوبِكُمْ فَأَصْبَحْتُم بِنِعْمَتِهِۦٓ إِخْوَٰنًا وَكُنتُمْ عَلَىٰ شَفَا حُفْرَةٍ مِّنَ ٱلنَّارِ فَأَنقَذَكُم مِّنْهَا ۗ كَذَٰلِكَ يُبَيِّنُ ٱللَّهُ لَكُمْ ءَايَٰتِهِۦ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُونَ ﴿103﴾

سورۃ آل عمران آیت 103

اور سب مل کر اللہ کی رسی کو مضبوطی سے تھامے رکھو اور فرقہ فرقہ نہ ہو جاؤ۔اور اپنے اوپر اللہ کا احسان یاد کرو جب کہ تم ایک دوسرے کے دشمن تھے تو اس نے تمہارے دلوں میں الفت ڈال دی اور تم اس کے فضل و کرم سے بھائی بھائی ہو گئے۔اور تم آگ کے گڑھے کے عین کنارے پر تھے تو اللہ نے تم کو اس سے بچا لیا۔اسی طرح اللہ تم پر اپنی آیات کھول کھول کر واضح کرتا ہے تاکہ تم ہدایت حاصل کرو۔

إِلَّا ٱلَّذِينَ تَابُواْ وَأَصْلَحُواْ وَٱعْتَصَمُواْ بِٱللَّهِ وَأَخْلَصُواْ دِينَهُمْ لِلَّهِ فَأُوْلَٰٓئِكَ مَعَ ٱلْمُؤْمِنِينَ ۖ وَسَوْفَ يُؤْتِ ٱللَّهُ ٱلْمُؤْمِنِينَ أَجْرًا عَظِيمًا ﴿146﴾

سورۃالنساء آیت 146

مگر جنہوں نے توبہ کی اور اپنی اصلاح کرلی اور اللہ کے ساتھ (وابستگی) کو مضبوطی سے پکڑلیا اور اپنے دین کو اللہ ہی کے لئے خالص کرلیا تو ایسے لوگ مومنوں کے ساتھ ہوں گے۔ اور اللہ عنقریب ایمان والوں کو عظیم اجر عطا کرے گا۔

فَأَمَّا ٱلَّذِينَ ءَامَنُواْ بِٱللَّهِ وَٱعْتَصَمُواْ بِهِۦ فَسَيُدْخِلُهُمْ فِى رَحْمَةٍ مِّنْهُ وَفَضْلٍ وَيَهْدِيهِمْ إِلَيْهِ صِرَٰطًا مُّسْتَقِيمًا ﴿175﴾ط

سورۃالنساء آیت 175

پس جو لوگ اللہ پر ایمان لائے اور اس کے ساتھ (وابستگی) کو مضبوطی سے پکڑے رکھا وہ انہیں اپنی رحمت اور فضل و کرم میں داخل کرے گا اور ان کو اپنے تک (پہنچنے کا) سیدھا راستہ دکھادے گا۔

وَجَٰهِدُواْ فِى ٱللَّهِ حَقَّ جِهَادِهِۦ ۚ هُوَ ٱجْتَبَىٰكُمْ وَمَا جَعَلَ عَلَيْكُمْ فِى ٱلدِّينِ مِنْ حَرَجٍ ۚ مِّلَّةَ أَبِيكُمْ إِبْرَٰهِيمَ ۚ هُوَ سَمَّىٰكُمُ ٱلْمُسْلِمِينَ مِن قَبْلُ وَفِى هَٰذَا لِيَكُونَ

https://quranexcel.com

ٱلرَّسُولُ شَهِيدًا عَلَيْكُمْ وَتَكُونُواْ شُهَدَآءَ عَلَى ٱلنَّاسِ ۚ فَأَقِيمُواْ ٱلصَّلَوٰةَ وَءَاتُواْ ٱلزَّكَوٰةَ وَٱعْتَصِمُواْ بِٱللَّهِ هُوَ مَوْلَىٰكُمْ ۖ فَنِعْمَ ٱلْمَوْلَىٰ وَنِعْمَ ٱلنَّصِيرُ ﴿78﴾ ع10

سورۃ الحج آیت 78

اور اللہ کی راہ میں ایسے کوشش کرو جیسا کہ کوشش کرنے کا حق ہے۔ اس نے تمہیں چن لیا ہے اور دین میں تم پر کسی طرح کی سختی نہیں کی۔ اپنے باپ ابراہیمؑ کے پیچھے چلتے رہو۔ اسی (اللہ جل شانہ) نے پہلے سے اور اس قرآن میں بھی تمہارا نام مسلمان ہی رکھا تاکہ رسول تم پر گواہ بنے اور تم بنی نوع انسان پر گواہ بنو۔ پس نماز قائم کرو اور زکوۃ ادا کرو اور اللہ کے ساتھ (وابستگی) کو مضبوطی سے پکڑے رکھو۔ وہی تمہارا مولیٰ ہے پس وہ کیا ہی اچھا مولیٰ اور کیا ہی اچھا مددگار ہے!۔

نوٹ:۔ درجہ بالا آیات کے پیش نظر اللہ رب العزت سے ہی گہری وابستگی رکھنی چاہیئے اور اسی کی رسی کو مضبوطی سے پکڑے رکھنا چاہیئے۔ یہی تعلق باللہ ہے جسے قرآن میں یَعتَصِم بِٱللَّهِ یا وٱعْتَصِمُواْ بِٱللَّهِ کہا گیا ہے۔

اللہ سے تعلق کے بارے میں اوپر درج کی گئی قرآنی آیات کے علاوہ ایک ذیلی حدیث قدسی بھی قابل ذکر ہے۔ کہ

قال الله تعالى: مَن أرادنا أردناه۔ ومن أراد مِنّا أعطيناه۔ ومَن أحَبَّنا أحببناه۔ ومن اكتفى بنا عمّا لنا كُنّا له وما لنا۔ ألا مَن طلبني وجدني۔ ومن طلب غيري لم يجدني۔ قيل: ألا مَن طلبني بالتوبة وجدني بالمغفرة۔ ومَن طلبني بشكر النعمة وجدني بالزيادة۔ ومَن طلبني بالدعاء وجدني بالإجابة۔ ومَن طلبني بالتوكل وجدني بالكفاية۔ ومَن طلبني بالقُربة وجدني بالمؤانسة۔ ومَن طلبني بالمحبة وجدني بالوَصلة۔ ومن طلبني بالاشتياق وجدني باللقاء والرؤي

ترجمہ:۔اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ جو ہمیں چاہتا ہے ہم اسے چاہنے لگتے ہیں اور جو ہم سے کچھ چاہتا ہے ہم اسے دے دیتے ہیں اور جو ہم سے محبت کرتا ہے ہم اس سے محبت کرتے ہیں اور جو ہم پر اکتفا کرتا ہے ہم اس کے لیے کافی ہو جاتے ہیں۔اس پر اور ہمارا کیا ہے۔سوائے اس کے جو مجھے ڈھونڈتا ہے وہ مجھے پالیتا ہے اور جو دوسروں کو ڈھونڈتا ہے وہ مجھے نہیں پا سکتا۔(یہ بھی) کہہ دیا گیا کہ:۔جو مجھے توبہ کے ذریعے ڈھونڈتا ہے وہ مجھے بخشش میں پاتا ہے۔اور جو مجھے شکر و فضل کے ساتھ تلاش کرتا ہے۔وہ مجھے اضافی فضل کے ساتھ پاتا ہے۔اور دعاؤں میں مجھے تلاش کرنے والا مجھ سے قبولیت والا جواب بھی پاتا ہے۔اور جو مجھے اعتماد بھروسے و توکل کے ساتھ ڈھونڈتا ہے وہ مجھے ہر طرح سے کافی پاتا ہے (یعنی اُسے کبھی ادھورا پن محسوس نہیں ہوگا)۔اور جو میری قربت کا طالب ہے وہ مجھ میں انسیت

ہی پاتا ہے۔اور جو مجھ سے محبت کرتا ہے اسے میرا وصال نصیب ہو جاتا ہے۔اور جو میرے شوق واشتیاق والی کیفیت کی آرزو رکھتا ہے وہ مجھ سے ملاقات کی حکمت کو پالیتا ہے۔

حدیث قدسی

کتنے خوش نصیب ہیں وہ لوگ جو اللہ سے تعلق بنانے میں اور اسے مضبوط کرنے میں لگے ہوتے ہیں اور پھر اللہ تعالیٰ اُن کے خلوص کو دیکھتے ہوئے ان کی اشتیاقی کیفیت کے مطابق ہی ان سے لگن رکھنے لگتا ہے۔اس کے کرم کی کوئی انتہا نہیں۔جتنا اس کی طرف رغبت کروگے اتنا ہی زیادہ ملے گا۔شرط صرف یہ ہے کہ رابطہ صرف اللہ سے بنائے رکھے اور اس میں اس کی مخلوق میں سے کسی کی طرف نہ جھکنے پائے اور نہ ہی کسی کو اس کے ساتھ اس رابطے میں شامل کرے۔بس یوں ہو کہ اللہ اور اس کے ناچیز بندے کا پر خلوص تعلق ہی ہر حال میں نمایاں رہے۔یہ والی کیفیت ہی اللہ کو اپنے ہر بندے سے مطلوب ہے۔اور یہی معرفتِ الٰہی کی بنیاد ہے۔جو قسمت والوں کو نصیب ہوتی ہے۔زندگی صرف ایک بار ہے۔اسی میں اللہ جل شانہ کی قدر پہچان لی اور اس کی معرفت حاصل کرلی تو بات بن گئی۔

اس کے لیے چاہیئے کہ درج ذیل باتوں کا بہت زیادہ خیال رکھے۔

- سب معاملات میں اللہ کے تصور رہے اس طرح کہ دھیان کو ہر طرف سے ہٹا کر صرف اللہ کی طرف توجہ رہے۔ہر حال میں اللہ کو یاد رکھنا سب اعمال سے افضل عمل ہے۔
- اللہ کے لیے سب نبیوں سے اور آخری نبی ﷺ سے بھی محبت کرے۔
- اللہ کی خاطر باہمی رشتوں کو ملحوظ رکھے۔

○ اگر دشمنی بھی ہو تو صرف اللہ کی رضا والی بنیاد پر۔

○ اللہ کے لیے دین پھیلانے کی کوشش میں جٹا رہے۔

○ اللہ جو فیصلہ کرے۔ وہی اسے پسند ہو۔

○ اللہ کے طرف سے تکالیف پر شکوہ لب پر نہ لائے

○ اللہ کے لیے صبر پر قائم رہے

○ ہر حال میں اللہ پر توکل رکھے۔

○ اللہ کے ذکر سے محبت رکھے۔

○ اللہ کے اوامر و نواہی۔ اللہ کی قربت اس حد تک غالب رہے کہ۔ اللہ کی راہ سے جدائی اختیار کر لینا زندگی کی سب سے بڑی اور تکلیف دہ چیز بن جائے۔

○ ہر حال میں اللہ سے اچھی امید رکھے۔

○ قلبِ سلیم جس میں اللہ کے سوا کچھ نہ ہو۔ یعنی سارا دل اللہ کے جلوے۔ محبت۔ قربت۔ رضا اور دھیان سے معمور رہے۔

○ اللہ کی اطاعت بجالائے۔ اللہ کے فیصلوں پر راضی رہے۔ اللہ کی یاد میں لذت محسوس کرے اور یوں اللہ کے مقرب بندوں میں سے ہونے کی تمنا رکھے۔

○دل کی خوراک اللہ کا ذکر ہے۔ یعنی وہی صرف حیٔ و قیوم ہے۔ دل اُس کے ذکر سے اطمینان پاتے ہیں۔

○جو کچھ دنیا میں ہے سب ہیچ ہے اسے نہ دیکھے۔ اور جو آخرت ہے اعلیٰ ہے اس پر نظر رکھے۔

○اگر ارادہ میں پختگی چاہتا ہے تو دنیوی عادتیں و روش کو چھوڑ دے۔ ارادہ سیدھا ہو جائے گا۔

○جسے اللہ کی محبت نصیب نہیں ہے۔ اصل میں وہی غریب ہے اور جسے اس کی محبت ملی ہے۔ وہ غریب نہیں بلکہ غنی ہے۔ یعنی مال اُس کے ہاتھ میں ہو یا نہ ہو چونکہ اُس کے دل میں اللہ ہے۔ لہٰذا اُس سے بڑا غنی اور امیر کوئی نہیں۔ اللہ کی محبت ہی اُس کو غنی کرتی ہے۔

○اللہ سے مجازی ملاقات میں انسان کا نفس اور انا والی میں رکاوٹ ہے۔ یہ نفس انسان کے اللہ سے تعلق میں مانع رہتا ہے۔ اس نفس کو زیر کر اور خود سے انا والی میں کو نکال کر اس کی طرف مائل ہو تو اللہ سے تعلق بن جائے گا۔

○ سفر میں۔ حضر میں۔ سوتے جاگتے۔ اٹھتے بیٹھتے۔ چلتے پھرتے۔ کھاتے پیتے۔ الغرض زندگی کی ساری مصروفیات اللہ کے ذکر سے عبارت ہوں۔ اور اس کے سارے احکامات پورے کرنے میں لذت والی کیفیت حاصل کرے۔

○ایسے زندگی گزارے کہ اللہ کی معیت میں گم رہے اور اللہ کی معیت میں رہنے سے زندگی کا مزہ لے۔

رب سے موافقت رکھے کہ اللہ جس حال میں رکھے اور جو فیصلہ کردے یا جو اس کے لیے چاہے۔ اُس پر دل موافق رہے۔ اُسی پر راضی رہے۔ اگر اس کی طبیعت اور اللہ رب العزت کے امر میں موافقت پیدا ہو جائے گی تو ساری زندگی لذّت سے معمور ہو جائے گی۔

○ مناجات وحاجات کا تعلق خالص اللہ سے اس طرح بنائے رکھے کہ مخلوق میں سے کسی اور کا شائبہ بھی اس میں شامل نہ ہو پائے۔

درجہ بالا ساری کیفیات کو اللہ جل شانہ نے ایک آیت کے ذریعے دریا کو کوزے میں بند کر دیا۔

ٱلَّذِينَ يَذْكُرُونَ ٱللَّهَ قِيَٰمًا وَقُعُودًا وَعَلَىٰ جُنُوبِهِمْ وَيَتَفَكَّرُونَ فِى خَلْقِ ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلْأَرْضِ رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ هَٰذَا بَٰطِلًا سُبْحَٰنَكَ فَقِنَا عَذَابَ ٱلنَّارِ ﴿191﴾

سورۃ آل عمران آیت 191

جو لوگ کھڑے اور بیٹھے اور ان کی کروٹوں کے بل (ہر حال میں) اللہ کو یاد کرتے اور آسمان وزمین کی تخلیق پر غور وفکر کرتے ہوئے (دعا کرتے ہیں) اے ہمارے رب !۔ تو نے یہ سب بے فائدہ نہیں بنایا ۔ تو بالکل پاک ہے پس ہمیں دوزخ کے عذاب سے بچا لینا۔

○ کسی معجزے و کرامت کے تذکرے کو اللہ کی طرف منسوب کرے نہ کہ صاحبِ معجزہ اور صاحبِ کرامت کا دم بھرنا شروع کر دے اور اللہ کو نظر انداز کرتا چلا جائے

نوٹ:۔عام طور پر یہ بات انسان کو اللہ سے دور کر دیتی ہے جب وہ کسی معجزے و کرامت کے تذکرے کو صرف اللہ کا کمال نہیں سمجھتا بلکہ اسے صاحب معجزہ اور صاحبِ کرامت کی طرف منسوب کرکے اسی کا دم بھرنا شروع کر دیتا ہے۔اسی کے تذکرے کرتا رہتا ہے اور اللہ کو نظر انداز کرتا چلا جاتا ہے۔

جب کہ اسی بات کو لے کر اللہ کا واضح ارشاد بھی موجود ہے کہ

مَا كَانَ لِبَشَرٍ أَن يُؤْتِيَهُ ٱللَّهُ ٱلْكِتَٰبَ وَٱلْحُكْمَ وَٱلنُّبُوَّةَ ثُمَّ يَقُولَ لِلنَّاسِ كُونُوا۟ عِبَادًا لِّى مِن دُونِ ٱللَّهِ وَلَٰكِن كُونُوا۟ رَبَّٰنِيِّۦنَ بِمَا كُنتُمْ تُعَلِّمُونَ ٱلْكِتَٰبَ وَبِمَا كُنتُمْ تَدْرُسُونَ ﴿79﴾

سورۃ آل عمران آیت 79

کسی بشر کے لئے جائز نہیں کہ اللہ تو اسے۔کتاب۔اور حکمت۔اور نبوت عطا فرمائے پھر وہ بنی نوع انسان سے کہتا پھرے کہ اللہ کو چھوڑ کر میرے بندے ہو جاؤ بلکہ (اسے تو کہنا چاہیے کہ) مطلق ربّانی ہو جاؤ کیونکہ تم کتاب اللہ سکھاتے بھی ہو اور اسے پڑھتے (پڑھاتے) بھی رہتے ہو۔

وہ تو کہے یا نہ ہے۔مگر ہم اپنے آپ سے یہ ثابت کر رہے ہوتے ہیں۔جب کہ ہمیں یہ معلوم بھی ہے کہ اللہ کے اذن سے ہی کسی بھی معجزے اور کرامت کا ظہور ہوتا ہے۔اور اللہ کا بنیادی منشا بھی یہی ہوتا

ہے کہ لوگ اس کا تذکرہ اس چاہت اور شان سے کریں کہ سب کی آنکھیں کھلی کی کھلی رہ جائیں۔ اور سب لوگ اللہ کی قدرت و بادشاہت کے معترف ہو کر رہ جائیں۔اور جو جو بھی اس کا معترف ہوتا جائے اس کے قریب تر ہوتا چلا جائے۔ پھر اللہ کی رحمتوں اور برکتوں کا حامل بنتا جائے۔ مگر ہمارے ہاں اس کے برعکس ہوتا ہے۔لوگ صاحبِ معجزہ اور صاحبِ کرامت کو پرائمری حیثیت دے دیتے ہیں ۔اس طرح سے واقعات بیان کرتے ہیں کہ سب کچھ اسی کی بدولت ہو پایا ہے۔اور یہ بھی بڑی طاقت والا ہے۔فلاں معاملے میں کسی کی اس کے آگے پیش نہ چل سکی۔بڑا پہنچا ہوا ہے۔یوں لوگ اسے نوازتے چلے جاتے ہیں۔اور اس پورے واقعے میں اللہ کا ذکر برائے نام ہو کر رہ جاتا ہے۔

حالانکہ اللہ کے کسی معجزے اور کرامت والے کمال کو دیکھتے اور محسوس کرتے ہوئے ہمیں اللہ کے ساتھ پہلے سے بھی کہیں زیادہ پیار۔ محبت ۔ بھروسہ۔ اعتماد اور ربط قائم ہو جانا چاہیے۔اس حد تک کہ اللہ کی رضا کا باعث بن جائے۔

مگر لوگوں کی باتوں میں اس کا شائبہ تک نہیں ملتا اور صاحبِ معجزہ اور صاحبِ کرامت کا تذکرہ اس قدر غالب رہتا ہے کہ اللہ جل شانہ سے تعلق والی بات کا قلع قمع ہو کے رہ جاتا ہے۔

یاد رکھیں !۔ محبت۔ معرفت و مجازت اور وصل کا تعلق ہمیشہ اللہ سے خالص ہی ہونا چاہیے۔جس میں بالکل کسی دوسرے کی ملاوٹ نہ ہو۔ ہماری مشکل یہ ہے کہ پہلے تو ہم اسے چاہتے ہی نہیں۔اور دوسرے اگر اُسے چاہتے بھی ہیں تو بہت ساری چاہتوں کی ملاوٹ کے ساتھ چاہتے ہیں۔ ہماری چاہت خالص اللہ کے لئے نہیں ہوتی۔ہم یہ بھی چاہتے ہیں اور وہ بھی چاہتے ہیں۔ ہم کئی چیزیں چاہتے ہیں۔

اُن میں کہیں دور ایک اللہ بھی ہوتا ہے۔ صاف ظاہر ہے ہماری چاہت ملاوٹ والی ہوتی ہے جبکہ رب چاہتا ہے کہ میری محبت خالص رکھو پھر دیکھو تمہارا حال کس طرح لذتوں سے بھرپور ہو جاتا ہے۔ اور یہ خالص محبت اس بات کا تقاضا کرتی ہے کہ قرآن صرف پڑھو نہیں بلکہ اسے گہرائی سے سمجھنے کی کوشش کرو۔ اسی بات کو اللہ جل شانہ نے نبی ﷺ کی بعثت والی عظیم نعمت کے تذکرے کے بعد کچھ اس طرح فرمایا ہے۔

كَمَآ أَرْسَلْنَا فِيكُمْ رَسُولًا مِّنكُمْ يَتْلُواْ عَلَيْكُمْ ءَايَٰتِنَا وَيُزَكِّيكُمْ وَيُعَلِّمُكُمُ ٱلْكِتَٰبَ وَٱلْحِكْمَةَ وَيُعَلِّمُكُم مَّا لَمْ تَكُونُواْ تَعْلَمُونَ ﴿151﴾ ط فَٱذْكُرُونِىٓ أَذْكُرْكُمْ وَٱشْكُرُواْ لِى وَلَا تَكْفُرُونِ ﴿152﴾ ع18

سورۃ البقرۃ آیت ۱۵۱۔۱۵۲

جیسا کہ ہم نے تمہارے پاس تم ہی میں سے ایک رسول بھیجا جو تمہیں ہماری آیات پڑھ سناتا ہے اور تم کو پاک کرتا ہے اور تمہیں کتاب اور حکمت سکھاتا ہے۔ اور تمہیں وہ کچھ سکھاتا ہے جو تم نہیں جانتے تھے۔ پس تم مجھے یاد رکھو میں تمہیں یاد رکھوں گا۔ اور میرا شکر ادا کیا کرو اور میری ناشکری بالکل نہ کرو۔

مقصد یہ کہ کوئی بھی بات پیش آئے تو نظر اللہ کی طرف رہے۔اسی طرح معجزات و کرامات بھی اللہ کی طرف راغب کرنے والی نعمتیں ہیں۔جو نبی ﷺ کی بعثت کے مقابلے میں کہیں کم ہیں۔ان میں اللہ کو یکسر نظر انداز کرکے اس کی مخلوق میں سے کسی کو بھی بڑھاوا دینا کفران نعمت ہوگا۔ان میں بھی اللہ کا ہی تذکرہ رہنا چاہیے۔

اسی سب کچھ میں اللہ کا وصل۔قربت اور اس سے مجازی ملاقات کا راز پوشیدہ ہے۔ کیونکہ وہ تو ہر بندے کے بہت قریب ہے مگر بندہ ہی اس سے نہ ملنا چاہے تو قصوروار کون ہے؟۔اس کا قرب کیوں کر اور کیسے حاصل ہوتا ہے اس بارے درج ذیل موضوع پڑھیے۔

اللہ جل شانہ کا قرب:

اللہ جل شانہ کی قربت بھی اس کی معرفت حاصل ہونے کا ایک ذریعہ ہے۔ کوئی جتنا زیادہ اللہ کے قریب ہوگا وہ اتنا ہی وہ اللہ کی قدر کو۔اس کی شان کو خوب پہچانے گا۔قرآن سے بھی نزدیک ہوگا اور اس کے لیے قرآنی آیات یوں ہوں گی جیسے لڑی میں پروئے ہوئے موتی و ہیرے جواہرات۔

قرآن میں اللہ جل شانہ نے اللہ کی طرف قرب ڈھونڈنے کی نصیحت کی ہے۔جو کچھ اس طرح سے ہے۔

يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُواْ ٱتَّقُواْ ٱللَّهَ وَٱبۡتَغُوٓاْ إِلَيۡهِ ٱلۡوَسِيلَةَ وَجَٰهِدُواْ فِي سَبِيلِهِۦ لَعَلَّكُمۡ تُفۡلِحُونَ ﴿35﴾

https://quranexcel.com

سورۃ المائدۃ آیت 35

اے ایمان والو!۔ اللہ ہی سے ڈرتے رہو اور اس کی طرف قرب تلاش کرو اور اس کی راہ میں کوشش وجدوجہد (جہاد) کرتے رہو تاکہ تم کامیاب ہو جاؤ۔

یہ بھی بتادیا کہ قربت حاصل کرنے کے لئے خودساختہ باتوں کی کوئی اہمیت نہیں۔ جن سے تم مانگنے اور قربت ڈھونڈنے کرنے کا اہتمام کرتے ہو وہ تو خود اللہ کے قرب کے متلاشی ہیں۔

أَلَا لِلَّهِ ٱلدِّينُ ٱلْخَالِصُ ۚ وَٱلَّذِينَ ٱتَّخَذُوا۟ مِن دُونِهِۦٓ أَوْلِيَآءَ مَا نَعْبُدُهُمْ إِلَّا لِيُقَرِّبُونَآ إِلَى ٱللَّهِ زُلْفَىٰٓ إِنَّ ٱللَّهَ يَحْكُمُ بَيْنَهُمْ فِى مَا هُمْ فِيهِ يَخْتَلِفُونَ ۗ إِنَّ ٱللَّهَ لَا يَهْدِى مَنْ هُوَ كَٰذِبٌ كَفَّارٌ ﴿3﴾

سورۃ الزمر آیت 3

آگاہ رہو!۔ عبادت خالص اللہ ہی کے لئے (لائق وزیبا) ہے۔ جنہوں نے اس کے علاوہ اور ولی اولیاء بنا رکھے ہیں (وہ کہتے ہیں کہ) ان کی عبادت تو ہم اس لئے کرتے ہیں کہ یہ ہمیں اللہ سے قریب تر کردیں۔ البتہ اللہ ایسے جھوٹے ناشکروں کو ہدایت یاب نہیں ہونے دیا کرتا۔ بیشک اللہ ان کے درمیان ان باتوں میں فیصلہ کردے گا جن میں وہ اختلاف کرتے ہیں۔

أُولَٰئِكَ ٱلَّذِينَ يَدْعُونَ يَبْتَغُونَ إِلَىٰ رَبِّهِمُ ٱلْوَسِيلَةَ أَيُّهُمْ أَقْرَبُ وَيَرْجُونَ رَحْمَتَهُۥ وَيَخَافُونَ عَذَابَهُۥٓ ۚ إِنَّ عَذَابَ رَبِّكَ كَانَ مَحْذُورًا ﴿57﴾

سورۃ الاسراء آیت 57

یہ لوگ جن سے دعائیں مانگتے ہیں وہ تو خود اپنے رب سے قربت کی تلاش میں رہتے ہیں کہ کون ان میں (اللہ جل شانہ کے) زیادہ قریب ہو پاتا ہے اور اسی سے مہربانی کی امیدیں لگائے رکھتے ہیں اور اس کے عذاب سے ڈرتے رہتے ہیں۔ بلاشبہ تیرے رب کا عذاب ڈر جانے کے لائق ہی ہے۔

پھر یہ واضح کر دیا کہ قرب حاصل کرنے کا طریقہ کیا ہے۔ صاف بتا دیا کہ ریاضت اور سجدوں سے قرب حاصل ہوتا ہے

كَلَّا لَا تُطِعْهُ وَٱسْجُدْ وَٱقْتَرِب ۩ ﴿19﴾ ع1

سورۃ العلق آیت 19

ہر گز نہیں بالکل اس (جھوٹے) کی اطاعت نہ کرنا اور سجدہ کرتے رہنا اور (اللہ جل شانہ کا) قرب حاصل کرتے رہنا۔

نوٹ :۔قرآن وحدیث کے پورے ذخیرے میں کسی جگہ پر بھی یہ نہیں کہا گیا کہ اللہ کے علاوہ کسی اور کی قربت حاصل کرنے کی کوشش بھی کرو۔

اللہ باری تعالیٰ تو بہت قریب اور نزدیک ہے۔اس کی قربت کا اندازہ لگانے کے لئے درج ذیل موضوع پڑھیے۔

اللہ باری تعالیٰ قریب ہے:

درج ذیل آیات میں اللہ جل شانہ کے بارے بہت ہی قریب ہونے کی بات سمجھائی گئی ہے

وَلَقَدْ خَلَقْنَا ٱلْإِنسَٰنَ وَنَعْلَمُ مَا تُوَسْوِسُ بِهِۦ نَفْسُهُۥ ۖ وَنَحْنُ أَقْرَبُ إِلَيْهِ مِنْ حَبْلِ ٱلْوَرِيدِ ﴿16﴾

سورۃ ق آیت 16

اور البتہ یقینی طور پر ہم نے انسان کو پیدا کیا ہے اور ہم جانتے ہیں جو بھی وسوسے اس کے نفس میں اٹھتے ہیں اور ہم تو اس کی شہ رگ سے بھی زیادہ اس کے قریب ہیں۔

وَإِذَا سَأَلَكَ عِبَادِى عَنِّى فَإِنِّى قَرِيبٌ ۖ أُجِيبُ دَعْوَةَ ٱلدَّاعِ إِذَا دَعَانِ ۖ فَلْيَسْتَجِيبُوا۟ لِى وَلْيُؤْمِنُوا۟ بِى لَعَلَّهُمْ يَرْشُدُونَ ﴿186﴾

سورۃ البقرۃ آیت 186

اور جب میرے بندے تجھ سے میرے بارے میں پوچھیں تو (کہہ دینا) میں یقیناً قریب ہی ہوں۔ جب کوئی پکارنے والا مجھے پکارتا ہے تو میں اس کی دعا قبول کرتے ہوئے جواب بھی دیتا ہوں۔ پس چاہیے کہ وہ بھی میرے حکم کو عملی طور پر قبول کریں اور مجھی پر ایمان لائیں تاکہ رشد و ہدایت پالیں۔

۞ وَإِلَىٰ ثَمُودَ أَخَاهُمْ صَٰلِحًا ۚ قَالَ يَٰقَوْمِ ٱعْبُدُوا۟ ٱللَّهَ مَا لَكُم مِّنْ إِلَٰهٍ غَيْرُهُۥ ۖ هُوَ أَنشَأَكُم مِّنَ ٱلْأَرْضِ وَٱسْتَعْمَرَكُمْ فِيهَا فَٱسْتَغْفِرُوهُ ثُمَّ تُوبُوٓا۟ إِلَيْهِ ۚ إِنَّ رَبِّى قَرِيبٌ مُّجِيبٌ ﴿61﴾

سورۃ ہود آیت 61

اور ثمود کی طرف ان کے بھائی صالح کو بھیجا تو اس نے کہا کہ اے میری قوم اللہ ہی کی عبادت کرو اس کے علاوہ کوئی بھی تمہارے لئے عبادت کے قابل نہیں۔ اسی نے تمہیں زمین سے پیدا کیا اور تمہیں

اس میں آباد کر دیا پس اس سے معافی مانگو پھر اسی کی آگے توبہ بھی کرو۔ بیشک میرا رب نزدیک ہے اور دعائیں قبول کرنے والا بھی ہے۔

قُلْ إِن ضَلَلْتُ فَإِنَّمَآ أَضِلُّ عَلَىٰ نَفْسِى ۖ وَإِنِ ٱهْتَدَيْتُ فَبِمَا يُوحِىٓ إِلَىَّ رَبِّىٓ ۚ إِنَّهُۥ سَمِيعٌ قَرِيبٌ ﴿50﴾

سورۃ سبا آیت 50

کہہ دو کہ اگر میں گمراہ ہوں تو البتہ صرف میری گمراہی کا وبال مجھی پر ہے۔ اور اگر ہدایت یافتہ ہوں تو اس وحی کی وجہ سے جو میرا رب میری طرف بھیجتا ہے۔ بیشک وہ بڑا سننے والا بہت قریب ہے۔

اللہ جل شانہ کی طرف سے منظوری پر ہی ساری ایجادت کا انحصار ہے۔ اللہ تعالیٰ انسان کی مشاہداتی اور تجرباتی کاوشوں پر اس کی محنت کو رائیگان نہیں جانے دیتا۔ انسان کو اس کے ودیعت کردہ قوانین کو سمجھنے میں مدد دیتا ہے۔ یہ اللہ کی دین ہی تو ہوتی ہے کہ انسان کسی اور طرف کے تجربات مصروف ہوتا ہے کہ اچانک سے اور کچھ رونما ہو جاتا ہے۔ حقیقت میں یہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ کی طرف سے ایک اشارہ ہوتا ہے کہ ذرا اپنا دھیان ادھر بھی کر لے۔ یہاں بھی بہت کچھ ملے گا۔ یوں ہی آہستہ آہستہ انسان کو اللہ کے دیئے ہوئے مادی قوانین سمجھ میں آتے چلے جاتے ہیں۔ جیسے جیسے دنیا میں انسان کو مختلف سائنسی شعبوں میں ترقی مل رہی ہے۔ ویسے ہی اللہ کے کچھ رموز کا سمجھ میں آنا مزید آسان ہو

رہا ہے۔آج کے دور کی ایک شاہکار ایجاد کمپیوٹر ہے۔جس کو انسانی طرزِ عمل کی بنیاد پر بنایا گیا ہے۔جو اس وقت تک صرف ایک ڈھانچہ ہوتا ہے۔جب تک اسے بجلی یا بیٹری کی پاور سپلائی سے نہ جوڑا جائے۔یہ نہ نظر آنے والی بجلی اس کمپیوٹر کے لئے روح کا درجہ رکھتی ہے۔جس سے اس کے سارے پرزے اپنی اپنی استعداد اور دیئے گئے پروگرام کے مطابق کام کرنا شروع کر دیتے ہیں۔اس میں ایک یوٹیلیٹی سیکشن ہوتا ہے۔جو ہر ادارتی حصے کے لئے ضروری سپلائی فراہم کرتا ہے۔اس میں تاریں رگوں کی طرح پھیلی ہوتی ہیں۔جو مختلف حصوں کو آپس میں ملاتی ہیں۔اس میں دل کی طرح پلس بنانے کا سسٹم ہوتا ہے۔جو اس کے سارے حصوں کو پلسز فراہم کرتا ہے۔سی پی یو پر مبنی دماغی حصہ ہوتا ہے۔جس میں کئی طرح کے پیچیدہ فیصلے لیے جاتے ہیں۔ارجنٹ اور نارمل فیصلوں پر ان کی درجہ بندی کے مطابق عمل درامد کروایا جاتا ہے۔ میموری بھی ہوتی ہے۔فوری رسائی کے لیے کیشے میموری اور عام رسائی کے لیے نارمل میموری۔اس میں دیرپا سٹوریج کے ہارڈ ڈسک ہوتی ہے۔غرض اس کمپیوٹر کا ہر حصہ اپنے اپنے کام کو بخوبی ادا کر رہا ہوتا ہے۔اس میں اس کا سی پی یو مختلف طرح کے جو ڈائنامک فیصلے کرتا ہے۔وہ دیئے گئے پروگرام پر منحصر کچھ فیصلوں کو محفوظ اور کچھ کو ظاہر کر دیتا ہے۔کچھ فیصلوں پر عملی کام بھی کروایا جاتا ہے۔اور کچھ فیصلوں پر دور دراز معلومات بھی بھیجی جاتی ہیں۔پہلے پہل کمپیوٹر بہت بڑے ہوا کرتے تھے۔ پھر ان کا سائز چھوٹا کیا جاتا رہا۔اور اب تو مائیکرو کمپوٹر بھی بننے لگے ہیں۔آج کل یہ بات بھی عام سی ہے کہ کسی انسان کے اندر پروگرام کردہ سٹیٹک چِپ رکھ دی جاتی ہے۔تو کسی جگہ سے بھی اس کی نقل و حمل کے بارے معلومات آسانی سے حاصل کی جا سکتی ہیں۔یہ صرف ایک چھوٹا سا پروگرام ہوتا ہے جس میں اس انسان کے بارے معلومات لکھی ہوتی ہیں۔جسے

مصروفِ عمل رکھنے کے لیے انسانی جسم کی درجہ حرارت سے پیدا ہونے والی بجلی کافی ہو جاتی ہے۔اس کو سیٹلایٹ کے ذریعے ڈی کوڈ کرکے پڑھا جا سکتا ہے۔اس کو ذرا جدید بنا دیا جائے تو ہزاروں میل کی دوری پر اس کے منہ سے نکلے ہوئے الفاظ بھی ریکارڈ کئے جا سکتے ہیں۔پھر کمپیوٹر سے ان کا تجزیہ اور جانچ بھی نہایت آسان ہے۔یہ تو تھا انسان کا بنایا ہوا ادنیٰ سا نظام جس کی رو سے ہزاروں میل کی دوری بھی دوری نہیں رہتی۔صرف قربت کا احساس دلاتی ہے۔سوچو تو اللہ تعالیٰ کی سرایت کردہ روح جس کے بغیر ہمارا جسم صرف ڈھانچہ ہے۔روح کی موجودگی ہی سے جسسم کا سارا نظام چل رہا ہوتا ہے۔اس کی پروگرامنگ تو انتہائی موثر اور کارگر ہو گی۔انسان کے پروگرام سے اربوں کھربوں گنا زیادہ معتبر و متحمل اور ڈائنامک نوعیت کی ہو گی۔جس میں ان گنت ملٹی ڈائی مینشنل اور ڈائنامک پروگرام موجود ہیں۔جو جسم کے مختلف پرزوں۔دل۔دماغ۔ تلی۔کلیجی۔معدے۔ گردے غرض ہر حصے میں قدرت کے رنگ بکھیر دیتے ہیں۔جن سے جسم کا ہر خلیہ تروتازہ رہتا ہے۔جس کے پروگرام تک ہماری رسائی نہ ہو سکی ۔نہ ہے اور نہ کبھی ممکن ہو گی۔یہ بات ممکنات میں سے ہے کہ دماغی شریانوں میں ہی ہماری پوری زندگی کی فلم والی ہارڈ ڈسک بھی موجود ہو جسے فرشتوں کے زیرِ انتظام مکمل کیا جا رہا ہو جو اب تو ہماری نظروں سے اوجھل ہے مگر قیامت والے دن ہم اس پر اپنے سارے کرتوت دیکھ سکیں۔اس سب کو مدِ نظر رکھتے ہوئے یہ بات بالکل واضح ہو جاتی ہے کہ دنیا والوں کی سٹیٹک چِپ تو صرف قربت کا احساس پیدا کرتی ہے۔جب کہ اللہ جل شانہ کی سرایت کردہ روح والی پروگرامنگ واقعی اللہ تعالیٰ کو ہماری شہ رگ یعنی رگِ جان سے بھی زیادہ قریب کر دیتی ہے۔اور یقینی طور پر وہ نہایت ہی قریب ہے۔اور وہ

ہماری پل پل کی خبر رکھنے پر قادر ہے۔ یہاں تک کہ اس نے تو کائنات کی ہر شے میں کسی نہ کسی طرح کا پروگرام ودیعت کیا ہوا ہے۔ جس کی پیشِ نظر قرآن کا یہ پیغام کہ

درخت کا کوئی پتہ نہیں گرتا مگر اسے خبر ہوتی ہے۔ اور اور زمین کی تاریکیوں میں نہ کوئی دانہ اور نہ کوئی تر چیز اور نہ ہی کوئی خشک چیز ایسی ہے جس کی اس کو خبر نہ ہو۔

جو کہ بغیر کسی ثبوت کے بالکل سچا ہے۔ مگر یہ باری تعالیٰ کی مشیت ایزدی کے مطابق جو شک و شبہ میں پڑے ہوتے ہیں ان پر بھی سچ ثابت ہو جاتا ہے کیونکہ کائنات کے ہر ذرّے میں تو اس کی پروگرامنگ موجود ہے۔ پھر کیسے کوئی چیز اس سے ڈھکی چھپی رہ سکتی ہے۔

۞ وَعِندَهُۥ مَفَاتِحُ ٱلْغَيْبِ لَا يَعْلَمُهَآ إِلَّا هُوَ ۚ وَيَعْلَمُ مَا فِى ٱلْبَرِّ وَٱلْبَحْرِ ۚ وَمَا تَسْقُطُ مِن وَرَقَةٍ إِلَّا يَعْلَمُهَا وَلَا حَبَّةٍ فِى ظُلُمَٰتِ ٱلْأَرْضِ وَلَا رَطْبٍ وَلَا يَابِسٍ إِلَّا فِى كِتَٰبٍ مُّبِينٍ ﴿59﴾

سورۃ الانعام آیت 59

اور اسی کے پاس غیب کی کنجیاں ہیں جنہیں اس کے علاوہ کوئی بھی نہیں جانتا۔ اور اسے خشکی اور تری کی ہر شے کا بخوبی علم ہدات نہیں گرتا مگر وہ اسے بھی جانتا ہے اور زمین کی تاریکیوں میں نہ کوئی دانہ اور نہ کوئی تر چیز اور نہ ہی کوئی خشک چیز ایسی ہے مگر سب کچھ واضح کتاب میں (لکھا ہوا) ہے۔

قرآن کا سارا متن سچ پر مبنی ہے۔ ہمیں اگر وقتی طور پر کوئی بات سمجھ نہیں آتی تو بھی ہمیں اس کو ہر حال میں ماننا ہے۔ اللہ جل شانہ اس کو تدریجی مراحل کے تجربات و مشاہدات کی روشنی میں اپنے وقت پر عیاں کر دیتے ہیں۔

سَنُرِيهِمْ ءَايَٰتِنَا فِى ٱلْءَافَاقِ وَفِىٓ أَنفُسِهِمْ حَتَّىٰ يَتَبَيَّنَ لَهُمْ أَنَّهُ ٱلْحَقُّ ۗ أَوَلَمْ يَكْفِ بِرَبِّكَ أَنَّهُۥ عَلَىٰ كُلِّ شَىْءٍ شَهِيدٌ ﴿53﴾

سورۃ فصلت آیت 53

ہم عنقریب ان کو آفاق میں اور خود ان کی ذات میں بھی اپنی نشانیاں دکھائیں گے یہاں تک کہ ان پر واضح ہو جائے گا کہ وہ (قرآن ہی) حق سچ ہے۔ کیا ان کو رب کی یہ بات کافی نہیں کہ وہ ہر چیز پر شاہد ہے۔

بات روح اور اس کے پروگرام کی جاری تھی۔ اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے تو اپنی مجازی ملاقات کا عنصر بھی ہمارے اندر ہی چھپا رکھا ہے۔ صرف اسے اجاگر کرنے کی ذمہ داری ہماری اپنی ہے۔ سوچو تو قیامت تک ہونے والی سائنسی ترقی اور دنیا والوں کی ساری پروگرامنگ جو اللہ ہی کی بھائی اور عنایت کردہ ہو گی۔ وہ کسی طرح بھی اللہ جل شانہ کی ودیعت کردہ روح والی پروگرامنگ کا پاسکو بھی نہیں ہو سکے گی۔ اللہ نے ہمارے اندر جو روح ڈالی ہے اس میں ہماری سوچ سے بھی بہت دور اور کہیں زیادہ ہر طرح کی مکمل

پروگرامنگ موجود ہے۔جسے ہم نہیں دیکھ سکتے۔جسے اللہ ہی بہتر جانتا ہے۔اوراسی میں اللہ کی قربت والاراز بھی موجود ہے۔

اللہ کے علاوہ:

اللہ جل شانہ کے علاوہ کوئی بھی عبادت کے لائق نہیں۔اور نہ ہی اس قابل ہے۔اللہ کے علاوہ جو کچھ بھی ہے سب اس کی مخلوق ہے۔اور مخلوق میں کوئی اس قابل کیسے ہو سکتا ہے۔کہ اسے اس اللہ کے برابر کر دیا جائے یا سمجھ لیا جائے۔جب اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی میں اتنی اہلیت ہی نہیں۔

ذیل میں ایسی آیات پیش خدمت ہیں۔جن میں دُونِ ٱللَّهِ کے الفاظ ہیں۔جن کا مطلب ہے اللہ کے علاوہ۔اللہ کو چھوڑ کر۔اللہ کے مقابل۔

کہ اللہ کے علاوہ کسی کو بھی معبود نہ بناؤ۔اور نہ ہی اللہ کے علاوہ کسی سے دعائیں مانگو اور نہ انہیں پکارو۔کہ اللہ کے مقابل کسی میں بات کرنے کی بھی ہمت نہ ہو گی۔

رَّبِّ ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلۡأَرۡضِ وَمَا بَيۡنَهُمَا ٱلرَّحۡمَٰنِ ۖ لَا يَمۡلِكُونَ مِنۡهُ خِطَابًا ﴿37﴾ ج

سورۃالنبآ آیت 37

اس ربِ الرحمٰن کی طرف سے جو آسمانوں و زمین اور ان کے درمیان کی ساری چیزوں کا رب ہے کسی میں بھی اس سے بات کرنے کی تاب نہ ہو گی۔

وَإِن كُنتُمْ فِى رَيْبٍ مِّمَّا نَزَّلْنَا عَلَىٰ عَبْدِنَا فَأْتُوا۟ بِسُورَةٍ مِّن مِّثْلِهِۦ ۖ وَٱدْعُوا۟ شُهَدَآءَكُم مِّن دُونِ ٱللَّهِ إِن كُنتُمْ صَٰدِقِينَ ﴿23﴾

سورۃ البقرۃ آیت 23

اور اگر تمہیں اس میں شک ہو جو ہم نے اپنے بندے پر نازل کیا ہے پھر بلالو اللہ کے علاوہ اپنے سارے حمایتیوں کو (جو تمہارے مددگار ہوں) اور اس جیسی ایک سورت لے آؤ اگر تم سچے ہو۔

أَلَمْ تَعْلَمْ أَنَّ ٱللَّهَ لَهُۥ مُلْكُ ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلْأَرْضِ ۖ وَمَا لَكُم مِّن دُونِ ٱللَّهِ مِن وَلِىٍّ وَلَا نَصِيرٍ ﴿107﴾

سورۃ البقرۃ آیت 107

کیا تمہیں معلوم نہیں کہ آسمان و زمین کی بادشاہت اللہ ہی کی ہے؟۔ اور اللہ کے علاوہ کوئی بھی تمہارا ولی اور مددگار نہیں۔

وَمِنَ ٱلنَّاسِ مَن يَتَّخِذُ مِن دُونِ ٱللَّهِ أَندَادًا يُحِبُّونَهُمْ كَحُبِّ ٱللَّهِ ۖ وَٱلَّذِينَ ءَامَنُوٓاْ أَشَدُّ حُبًّا لِّلَّهِ ۗ وَلَوْ يَرَى ٱلَّذِينَ ظَلَمُوٓاْ إِذْ يَرَوْنَ ٱلْعَذَابَ أَنَّ ٱلْقُوَّةَ لِلَّهِ جَمِيعًا وَأَنَّ ٱللَّهَ شَدِيدُ ٱلْعَذَابِ ﴿165﴾

سورۃ البقرۃ آیت 165

اور لوگوں میں ایسے بھی ہیں جو اللہ کو چھوڑ کر دوسروں کو اس کا ہمسر و مدِ مقابل ٹھہرا لیتے ہیں اور ان سے ایسی محبت کرتے ہیں جیسی کہ اللہ سے کرنی چاہیے۔ اور ایمان والے تو سب سے بڑھ کر اللہ ہی سے محبت کرتے ہیں۔ اور اے کاش کہ !۔ ظالم لوگ پہلے ہی وہ حقیقت جان لیتے جو عذاب دیکھتے ہی سمجھ میں آ جائے گی کہ ساری کی ساری طاقت و قوت تو اللہ ہی کے قبضۂ قدرت میں ہے اور یہ کہ اللہ عذاب دینے میں بھی بڑا سخت ہے۔

قُلْ يَٰٓأَهْلَ ٱلْكِتَٰبِ تَعَالَوْاْ إِلَىٰ كَلِمَةٍ سَوَآءٍۭ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ أَلَّا نَعْبُدَ إِلَّا ٱللَّهَ وَلَا نُشْرِكَ بِهِۦ شَيْـًٔا وَلَا يَتَّخِذَ بَعْضُنَا بَعْضًا أَرْبَابًا مِّن دُونِ ٱللَّهِ ۚ فَإِن تَوَلَّوْاْ فَقُولُواْ ٱشْهَدُواْ بِأَنَّا مُسْلِمُونَ ﴿64﴾

سورۃ آل عمران آیت 64

کہہ دو کہ اے اہل کتاب جو بات ہمارے اور تمہارے دونوں کے درمیان یکساں ہے اس کی طرف آجاؤ وہ یہ کہ اللہ کے علاوہ ہم کسی کی عبادت نہ کریں۔ اور اس کے ساتھ کسی کو بھی شریک نہ ٹھہرائیں اور ہم میں سے کوئی کسی کو اللہ کے علاوہ اپنا رب نہ بنائے۔ پس اگر وہ پھر جائیں تو کہہ دو کہ گواہ رہو ہم تو مسلمان ہیں۔

مَا كَانَ لِبَشَرٍ أَن يُؤْتِيَهُ ٱللَّهُ ٱلْكِتَٰبَ وَٱلْحُكْمَ وَٱلنُّبُوَّةَ ثُمَّ يَقُولَ لِلنَّاسِ كُونُوا۟ عِبَادًا لِّى مِن دُونِ ٱللَّهِ وَلَٰكِن كُونُوا۟ رَبَّٰنِيِّۦنَ بِمَا كُنتُمْ تُعَلِّمُونَ ٱلْكِتَٰبَ وَبِمَا كُنتُمْ تَدْرُسُونَ ﴿79﴾

سورۃ آل عمران آیت 79

کسی بشر کے لئے جائز نہیں کہ اللہ تو اسے۔ کتاب۔ اور حکمت۔ اور نبوت عطا فرمائے پھر وہ بنی نوع انسان سے کہتا پھرے کہ اللہ کو چھوڑ کر میرے بندے ہو جاؤ بلکہ (اسے تو کہنا چاہیے کہ) مطلق ربّانی ہو جاؤ کیونکہ تم کتاب اللہ سکھاتے بھی ہو اور اسے پڑھتے (پڑھاتے) بھی رہتے ہو۔

وَلَأُضِلَّنَّهُمْ وَلَأُمَنِّيَنَّهُمْ وَلَـَٔامُرَنَّهُمْ فَلَيُبَتِّكُنَّ ءَاذَانَ ٱلْأَنْعَٰمِ وَلَـَٔامُرَنَّهُمْ فَلَيُغَيِّرُنَّ خَلْقَ ٱللَّهِ ۚ وَمَن يَتَّخِذِ ٱلشَّيْطَٰنَ وَلِيًّا مِّن دُونِ ٱللَّهِ فَقَدْ خَسِرَ خُسْرَانًا مُّبِينًا ﴿119﴾ط

سورۃالنساء آیت 119

اور البتہ انہیں ضرور گمراہ کرتا اور انہیں نِت (نئی) امیدیں دلاتا رہوں گا اور یہ بھی انہیں سکھلاتا رہوں گا کہ لازمی جانوروں کے کان چیرتے رہیں اور یہ بھی انہیں حکم دیتا رہوں گا کہ ضرور اللہ کی بنائی ہوئی صورتیں بگاڑتے رہیں۔ اور جس نے بھی اللہ کو چھوڑ کر شیطان کو اپنا ولی بنالیا تو یقیناً وہ صریح نقصان میں پڑ گیا۔

لَّيْسَ بِأَمَانِيِّكُمْ وَلَآ أَمَانِيِّ أَهْلِ ٱلْكِتَٰبِ ۗ مَن يَعْمَلْ سُوٓءًا يُجْزَ بِهِۦ ۙ وَلَا يَجِدْ لَهُۥ مِن دُونِ ٱللَّهِ وَلِيًّا وَلَا نَصِيرًا ﴿123﴾

سورۃالنساء آیت 123

(مسلمانو!) نہ تو تمہاری تمناؤں پر اور نہ اہل کتاب کی امیدوں پر (نجات کا) دارومدار ہے (بلکہ) جو کوئی بھی برائی کرے گا اس کو اس کی سزا دی جائے گی اور وہ اللہ کے علاوہ نہ تو کوئی ولی پائے گا اور نہ ہی مددگار۔

فَأَمَّا ٱلَّذِينَ ءَامَنُواْ وَعَمِلُواْ ٱلصَّٰلِحَٰتِ فَيُوَفِّيهِمْ أُجُورَهُمْ وَيَزِيدُهُم مِّن فَضْلِهِۦ ۖ وَأَمَّا ٱلَّذِينَ ٱسْتَنكَفُواْ وَٱسْتَكْبَرُواْ فَيُعَذِّبُهُمْ عَذَابًا أَلِيمًا وَلَا يَجِدُونَ لَهُم مِّن دُونِ ٱللَّهِ وَلِيًّا وَلَا نَصِيرًا ﴿173﴾

سورۃ النساء آیت 173

پھر جو لوگ ایمان لائے ہوں گے اور عمل صالح کیے ہوں گے انہیں تو ان کا اجر پورا پورا ملے گا اور اپنے فضل سے کچھ زیادہ بھی دیدے گا۔ اور جن لوگوں نے (اس کی بندگی سے) عار و انکار اور تکبر کیا ہوگا ان کو المناک عذاب ہوگا اور وہ اللہ کے علاوہ اپنے لئے کوئی بھی ولی نہیں پائیں گے اور نہ ہی مددگار۔

قُلْ أَتَعْبُدُونَ مِن دُونِ ٱللَّهِ مَا لَا يَمْلِكُ لَكُمْ ضَرًّا وَلَا نَفْعًا ۚ وَٱللَّهُ هُوَ ٱلسَّمِيعُ ٱلْعَلِيمُ ﴿76﴾

سورۃ المائدۃ آیت 76

کہہ دو کیا تم اللہ کو چھوڑ کر ایسوں ایسوں کی عبادت کرتے ہو جو تمہارے لئے نفع اور نقصان کا ذرا سا بھی اختیار نہیں رکھتے؟۔ اور وہ اللہ خوب سننے والا سب کچھ جاننے والا ہے۔

وَإِذْ قَالَ ٱللَّهُ يَٰعِيسَى ٱبْنَ مَرْيَمَ ءَأَنتَ قُلْتَ لِلنَّاسِ ٱتَّخِذُونِى وَأُمِّىَ إِلَٰهَيْنِ مِن دُونِ ٱللَّهِ ۖ قَالَ سُبْحَٰنَكَ مَا يَكُونُ لِىٓ أَنْ أَقُولَ مَا لَيْسَ لِى بِحَقٍّ ۚ إِن كُنتُ قُلْتُهُۥ فَقَدْ عَلِمْتَهُۥ ۚ تَعْلَمُ مَا فِى نَفْسِى وَلَآ أَعْلَمُ مَا فِى نَفْسِكَ ۚ إِنَّكَ أَنتَ عَلَّٰمُ ٱلْغُيُوبِ ﴿116﴾

سورۃ المائدۃ آیت 116

اور جب اللہ ارشاد فرمائے گا اے عیسیٰؑ ابن مریمؑ!۔ کیا تو نے بنی نوع انسان سے کہا تھا کہ مجھے اور میری ماں کو اللہ کے علاوہ عبادت کیے جانے والے (معبود) بنالو؟۔ وہ عرض کرے گا تو بالکل پاک ہے مجھے سراسر لائق نہیں کہ ایسی بات کہوں جس کا مجھے کچھ بھی حق حاصل نہیں۔ اگر میں نے ایسا کہا ہوگا تو ضرور تیرے علم میں ہوگا۔ جو کچھ میرے دل میں ہے تو اسے اچھی طرح جانتا ہے۔ اور تیرے اسرار و رموز کو میں (کیا کوئی بھی) نہیں جانتا۔ بیشک تو ہی تو ساری غیب کی باتوں کا علم رکھنے والا ہے۔

قُلْ إِنِّى نُهِيتُ أَنْ أَعْبُدَ ٱلَّذِينَ تَدْعُونَ مِن دُونِ ٱللَّهِ ۚ قُل لَّآ أَتَّبِعُ أَهْوَآءَكُمْ ۙ قَدْ ضَلَلْتُ إِذًا وَمَآ أَنَا۠ مِنَ ٱلْمُهْتَدِينَ ﴿56﴾

سورۃ الانعام آیت 56

(اے نبیؐ ان سے) کہہ دو کہ یقیناً مجھے اس سے منع کیا گیا ہے کہ میں ان کی عبادت کروں جن سے تم اللہ کے علاوہ دعائیں مانگتے ہو۔ کہہ دو میں تمہاری خواہشات کے پیچھے چلنے والا نہیں اس صورت میں تو میں گمراہ ہو جاؤں گا اور ہدایت یافتہ لوگوں میں نہ رہوں گا۔

وَذَرِ ٱلَّذِينَ ٱتَّخَذُواْ دِينَهُمْ لَعِبًا وَلَهْوًا وَغَرَّتْهُمُ ٱلْحَيَوٰةُ ٱلدُّنْيَا ۚ وَذَكِّرْ بِهِۦٓ أَن تُبْسَلَ نَفْسٌۢ بِمَا كَسَبَتْ لَيْسَ لَهَا مِن دُونِ ٱللَّهِ وَلِىٌّ وَلَا شَفِيعٌ وَإِن تَعْدِلْ كُلَّ عَدْلٍ لَّا يُؤْخَذْ مِنْهَآ ۗ أُوْلَٰٓئِكَ ٱلَّذِينَ أُبْسِلُواْ بِمَا كَسَبُواْ ۖ لَهُمْ شَرَابٌ مِّنْ حَمِيمٍ وَعَذَابٌ أَلِيمٌۢ بِمَا كَانُواْ يَكْفُرُونَ ﴿70﴾ ع8

سورۃ الأنعام آیت 70

اور انہیں چھوڑ دو جنہوں نے اپنے دین کو کھیل اور تماشا بنا رکھا ہے اور دنیا کی زندگی نے انہیں دھوکے میں ڈال رکھا ہے۔ اور انہیں قرآن سے نصیحت کرتے رہو تاکہ کوئی اپنے کرتوتوں کے باعث ہلاکت میں نہ ڈال دیا جائے۔ اس لئے کہ اللہ کے علاوہ نہ تو کوئی ولی ہوگا اور نہ ہی سفارش کرنے والا اور اگر کوئی دنیا بھر کا معاوضہ بھی دینا چاہے تب بھی اس سے نہ لیا جائے گا۔ یہی وہ لوگ ہیں جو اپنے کرتوتوں کی وجہ سے ہلاکت میں ڈال دیئے گئے۔ ان کے پینے کے لئے گرم پانی ہوگا اور ان کے کفر و انکار کے صلے میں دردناک عذاب ہوگا۔

قُلْ أَنَدْعُواْ مِن دُونِ ٱللَّهِ مَا لَا يَنفَعُنَا وَلَا يَضُرُّنَا وَنُرَدُّ عَلَىٰٓ أَعْقَابِنَا بَعْدَ إِذْ هَدَىٰنَا ٱللَّهُ كَٱلَّذِى ٱسْتَهْوَتْهُ ٱلشَّيَٰطِينُ فِى ٱلْأَرْضِ حَيْرَانَ لَهُۥٓ أَصْحَٰبٌ يَدْعُونَهُۥٓ إِلَى ٱلْهُدَى ٱئْتِنَا ۗ قُلْ إِنَّ هُدَى ٱللَّهِ هُوَ ٱلْهُدَىٰ ۖ وَأُمِرْنَا لِنُسْلِمَ لِرَبِّ ٱلْعَٰلَمِينَ ﴿71﴾

سورۃ الانعام آیت 71

کہہ دو کہ کیا ہم اللہ کے علاوہ ایسوں کو پکاریں جو نہ تو ہمیں نفع دے سکیں اور نہ ہی نقصان اور کیا ہم الٹے پاؤں پھر جائیں بعد اس کے کہ اللہ نے ہمیں سیدھی راہ دکھادی؟۔ کسی ایسے شخص کی طرح جسے صحرا میں شیطان نے راستہ بھلا دیا ہو اور وہ حیران و پریشان بھٹکتا پھرے اس کے کچھ ساتھی اسے صحیح راستے کی طرف بلاتے ہوں کہ آجا ہمارے پاس چلا آ۔ کہہ دو کہ بلاشبہ جو راہ اللہ نے بتلائی ہے وہی بالکل سیدھی ہے۔ اور ہمیں حکم دیا گیا ہے کہ ہم رب العالمین کے ہی مسلمان ہو جائیں۔

وَلَا تَسُبُّواْ ٱلَّذِينَ يَدْعُونَ مِن دُونِ ٱللَّهِ فَيَسُبُّواْ ٱللَّهَ عَدْوًۢا بِغَيْرِ عِلْمٍ ۗ كَذَٰلِكَ زَيَّنَّا لِكُلِّ أُمَّةٍ عَمَلَهُمْ ثُمَّ إِلَىٰ رَبِّهِم مَّرْجِعُهُمْ فَيُنَبِّئُهُم بِمَا كَانُواْ يَعْمَلُونَ ﴿108﴾

سورۃ الانعام آیت 108

اور (اے ایمان والو!۔) یہ لوگ (عظیم الشان) اللہ کو چھوڑ کر جن جن کو بھی پکارتے ہیں۔ تم ان کو گالی گلوچ مت دینا کہیں ایسا نہ ہو کہ یہ بے علم لوگ دشمنی وزیادتی سے اللہ کی شان میں گستاخی کرنے لگ جائیں۔ اسی طرح سے ہم نے ہر گروہ وفرقے کے اعمال (ان کی نظروں میں) بڑے خوشنما بنا دیئے ہیں۔ پھر ان کو اپنے رب کی طرف ہی لوٹ کر جانا ہے تب وہ انہیں جتائے گا جو کچھ وہ کیا کرتے تھے۔

فَرِيقًا هَدَىٰ وَفَرِيقًا حَقَّ عَلَيْهِمُ ٱلضَّلَٰلَةُ ۗ إِنَّهُمُ ٱتَّخَذُوا۟ ٱلشَّيَٰطِينَ أَوْلِيَآءَ مِن دُونِ ٱللَّهِ وَيَحْسَبُونَ أَنَّهُم مُّهْتَدُونَ ﴿30﴾

سورۃ الأعراف آیت 30

ایک فریق کو تو اس نے ہدایت دی اور ایک فریق پر گمراہی ثابت ہو چکی۔ بلاشبہ ان لوگوں نے اللہ کو چھوڑ کر شیطانوں کو ولی اولیاء بنالیا ہے۔ اور (اپنے بارے میں) سمجھتے خیال کرتے ہیں کہ بیشک وہ ہدایت یافتہ ہیں۔

فَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنِ ٱفْتَرَىٰ عَلَى ٱللَّهِ كَذِبًا أَوْ كَذَّبَ بِـَٔايَٰتِهِۦٓ ۚ أُو۟لَٰٓئِكَ يَنَالُهُمْ نَصِيبُهُم مِّنَ ٱلْكِتَٰبِ ۖ حَتَّىٰٓ إِذَا جَآءَتْهُمْ رُسُلُنَا يَتَوَفَّوْنَهُمْ قَالُوٓا۟ أَيْنَ مَا كُنتُمْ تَدْعُونَ مِن دُونِ ٱللَّهِ ۖ قَالُوا۟ ضَلُّوا۟ عَنَّا وَشَهِدُوا۟ عَلَىٰٓ أَنفُسِهِمْ أَنَّهُمْ كَانُوا۟ كَٰفِرِينَ ﴿37﴾

سورۃ الأعراف آیت 37

پھر اس سے بڑا ظالم کون ہوگا؟۔جو اللہ پر جھوٹ و بہتان والی باتیں گھڑ لے یا اس کی آیتوں کو جھوٹا کہہ دے۔ان لوگوں کے نصیب کا ان کو مل کر ہی رہے گا۔یہاں تک کہ جب ان کے پاس ہمارے بھیجے ہوئے فرشتے ان کی روحیں قبض کرنے آئیں گے تو پوچھیں گے کہ کہاں ہیں وہ جن سے تم اللہ کے علاوہ دعائیں مانگا کرتے تھے؟۔وہ کہیں گے کہ (آج) سب ہم سے غائب ہو گئے۔اور اپنے آپ پر گواہی دینے لگیں گے کہ واقعی وہ ناشکرے و منکرینِ حق تھے۔

إِنَّ ٱلَّذِينَ تَدْعُونَ مِن دُونِ ٱللَّهِ عِبَادٌ أَمْثَالُكُمْ ۖ فَٱدْعُوهُمْ فَلْيَسْتَجِيبُوا۟ لَكُمْ إِن كُنتُمْ صَٰدِقِينَ ﴿194﴾

سورۃ الأعراف آیت 194

بیشک جن سے تم اللہ کے علاوہ دعائیں مانگا کرتے ہو وہ تمہاری ہی طرح کے بندے ہیں۔اگر تم سچے ہو تو انہیں پکار کے دیکھو پھر تو انہیں بھی چاہیے کہ تمہاری دعا و پکار کا جواب دیں۔

أَمْ حَسِبْتُمْ أَن تُتْرَكُواْ وَلَمَّا يَعْلَمِ ٱللَّهُ ٱلَّذِينَ جَٰهَدُواْ مِنكُمْ وَلَمْ يَتَّخِذُواْ مِن دُونِ ٱللَّهِ وَلَا رَسُولِهِۦ وَلَا ٱلْمُؤْمِنِينَ وَلِيجَةً ۚ وَٱللَّهُ خَبِيرٌۢ بِمَا تَعْمَلُونَ﴿16﴾ع2

سورۃالتوبۃ آیت 16

کیا تم نے سمجھ رکھا ہے کہ یونہی چھوڑ دیئے جاؤگے؟۔حالانکہ اللہ نے تم میں سے ایسے لوگوں کو ابھی نہیں جانچا جو صحیح معنوں میں جہاد کرنے والے ہیں (یا جو دین پھیلانے کی بھرپور کوشش کرتے ہیں)۔اور جنہوں نے اللہ اور اس کے رسول اور مومنوں کے علاوہ کسی کو ولی (دوست) نہیں بنایا۔اور اللہ تمہارے سب کاموں سے خوب باخبر ہے۔

ٱتَّخَذُوٓاْ أَحْبَارَهُمْ وَرُهْبَٰنَهُمْ أَرْبَابًا مِّن دُونِ ٱللَّهِ وَٱلْمَسِيحَ ٱبْنَ مَرْيَمَ وَمَآ أُمِرُوٓاْ إِلَّا لِيَعْبُدُوٓاْ إِلَٰهًا وَٰحِدًا ۖ لَّآ إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ ۚ سُبْحَٰنَهُۥ عَمَّا يُشْرِكُونَ﴿31﴾

سورۃالتوبۃ آیت 31

ان لوگوں نے اللہ کو چھوڑ کر اپنے عالموں اور درویشوں اور مسیح ابنِ مریمؑ کو عبادت کیے جانے والے رب بنالیا۔حالانکہ انہیں یہی حکم دیا گیا تھا کہ واحد و یکتا اکیلے اللہ کے علاوہ کسی کی عبادت نہ کریں

۔اس کے علاوہ کوئی بھی عبادت کے قابل نہیں ہے۔ وہ تو ان لوگوں کے شریک مقرر کرنے سے بالکل پاک ہے۔

إِنَّ ٱللَّهَ لَهُۥ مُلْكُ ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلْأَرْضِ ۖ يُحْىِۦ وَيُمِيتُ ۚ وَمَا لَكُم مِّن دُونِ ٱللَّهِ مِن وَلِىٍّ وَلَا نَصِيرٍ ﴿116﴾

سورۃ التوبۃ آیت 116

یقیناً آسمانوں اور زمین میں اللہ ہی کی بادشاہت ہے۔ وہی زندگی بخشتا ہے اور وہی مارتا ہے۔ اور اللہ کے علاوہ تمہارا کوئی بھی ولی اور مددگار نہیں ہے۔

وَيَعْبُدُونَ مِن دُونِ ٱللَّهِ مَا لَا يَضُرُّهُمْ وَلَا يَنفَعُهُمْ وَيَقُولُونَ هَٰٓؤُلَآءِ شُفَعَٰٓؤُنَا عِندَ ٱللَّهِ ۚ قُلْ أَتُنَبِّـُٔونَ ٱللَّهَ بِمَا لَا يَعْلَمُ فِى ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَلَا فِى ٱلْأَرْضِ ۚ سُبْحَٰنَهُۥ وَتَعَٰلَىٰ عَمَّا يُشْرِكُونَ ﴿18﴾

سورۃ یونس آیت 18

اور اللہ کے علاوہ ایسے ایسوں کی عبادت کرتے ہیں جو نہ تو انہیں نقصان پہنچا سکیں اور نہ ہی نفع دے سکیں اور کہتے ہیں کہ یہ اللہ کے پاس ہمارے سفارشی ہیں۔ پوچھو تو کیا تم اللہ کو ایسی چیز بتاتے ہو جس کا

وجود نہ تو اسے آسمانوں میں دکھائی دیتا ہے اور نہ ہی زمین میں۔ وہ تو بالکل پاک اور بہت بلند و بالا ہے ان لوگوں کے اس شرک سے جو یہ کرتے ہیں۔

وَمَا كَانَ هَٰذَا ٱلْقُرْءَانُ أَن يُفْتَرَىٰ مِن دُونِ ٱللَّهِ وَلَٰكِن تَصْدِيقَ ٱلَّذِى بَيْنَ يَدَيْهِ وَتَفْصِيلَ ٱلْكِتَٰبِ لَا رَيْبَ فِيهِ مِن رَّبِّ ٱلْعَٰلَمِينَ ﴿37﴾ قف

سورۃ یونس آیت 37

اور یہ قرآن ایسا نہیں کہ اللہ کے علاوہ کوئی اسے اپنی طرف سے بنالائے بلکہ جو کچھ بھی پہلے نازل ہوا اس کی تصدیق کرتا ہے اور الکتاب کی جامع تفصیل ہے۔ اس میں ذرا سا بھی شائبہ نہیں (یقینی طور پر) یہ رب العالمین کی طرف سے ہے۔

أَمْ يَقُولُونَ ٱفْتَرَىٰهُ ۖ قُلْ فَأْتُوا۟ بِسُورَةٍ مِّثْلِهِۦ وَٱدْعُوا۟ مَنِ ٱسْتَطَعْتُم مِّن دُونِ ٱللَّهِ إِن كُنتُمْ صَٰدِقِينَ ﴿38﴾

سورۃ یونس آیت 38

کیا یہ لوگ کہتے ہیں اس (رسول) نے اس کو خود بنالیا ہے؟۔ کہہ دو اگر سچے ہو تو تم بھی اس جیسی ایک سورت لے آؤ اور اللہ کے علاوہ جسے بلا سکتے ہو بلالو۔

أَلَآ إِنَّ لِلَّهِ مَن فِى ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَمَن فِى ٱلْأَرْضِ ۗ وَمَا يَتَّبِعُ ٱلَّذِينَ يَدْعُونَ مِن دُونِ ٱللَّهِ شُرَكَآءَ ۚ إِن يَتَّبِعُونَ إِلَّا ٱلظَّنَّ وَإِنْ هُمْ إِلَّا يَخْرُصُونَ ﴿66﴾

سورۃ یونس آیت 66

آگاہ رہو البتہ جو بھی آسمانوں میں اور جو کچھ بھی زمین میں ہے سب کچھ اللہ ہی کا ہے۔ اور یہ جو اللہ کے علاوہ (مزعومہ) شریکوں سے دعائیں مانگتے ہیں۔ وہ کسی چیز کے پیچھے نہیں چلتے مگر صرف ظن و گمان کے پیچھے چلتے ہیں اور محض اٹکل پچو لگاتے ہیں۔

قُلْ يَٰٓأَيُّهَا ٱلنَّاسُ إِن كُنتُمْ فِى شَكٍّ مِّن دِينِى فَلَآ أَعْبُدُ ٱلَّذِينَ تَعْبُدُونَ مِن دُونِ ٱللَّهِ وَلَٰكِنْ أَعْبُدُ ٱللَّهَ ٱلَّذِى يَتَوَفَّىٰكُمْ ۖ وَأُمِرْتُ أَنْ أَكُونَ مِنَ ٱلْمُؤْمِنِينَ ﴿104﴾

سورۃ یونس آیت 104

کہہ دو کہ اے بنی نوع انسان !۔ اگر تمہیں میرے دین میں کسی طرح بھی شک ہے تو (آگاہ ہو جاؤ کہ) جن لوگوں کی تم اللہ کے علاوہ عبادت کرتے ہو میں ان کی عبادت بالکل نہیں کرتا۔ بلکہ میں تو اس اللہ کی عبادت کرتا ہوں جس کے قبضے میں تمہاری موت ہے۔ اور مجھے تو یہی حکم ہوا ہے کہ ایمان والوں میں رہوں۔

وَلَا تَدْعُ مِن دُونِ ٱللَّهِ مَا لَا يَنفَعُكَ وَلَا يَضُرُّكَ ۖ فَإِن فَعَلْتَ فَإِنَّكَ إِذًا مِّنَ ٱلظَّٰلِمِينَ ﴿106﴾

سورۃ یونس آیت 106

اور اللہ کو چھوڑ کر کسی ایسی ہستی کو کبھی نہ پکارو جو نہ تو تمہیں کچھ فائدہ دے سکے اور نہ ہی تمہیں کوئی نقصان۔ اگر تم نے ایسا کر لیا تو بیشک تم اسی لمحے ظالم لوگوں میں سے ہو جاؤ گے۔

أَمْ يَقُولُونَ ٱفْتَرَىٰهُ ۖ قُلْ فَأْتُوا۟ بِعَشْرِ سُوَرٍ مِّثْلِهِۦ مُفْتَرَيَٰتٍ وَٱدْعُوا۟ مَنِ ٱسْتَطَعْتُم مِّن دُونِ ٱللَّهِ إِن كُنتُمْ صَٰدِقِينَ ﴿13﴾

سورۃ ہود آیت 13

کیا یہ کہتے ہیں کہ اس نے قرآن خود سے بنا لیا ہے؟۔ کہہ دو اگر تم سچے ہو تو اس جیسی گھڑی ہوئی کوئی دس سورتیں تم بھی بنا لاؤ۔ اور اللہ کے علاوہ جس جس کو بھی بلا سکتے ہو بلا لو۔

أُو۟لَٰٓئِكَ لَمْ يَكُونُوا۟ مُعْجِزِينَ فِى ٱلْأَرْضِ وَمَا كَانَ لَهُم مِّن دُونِ ٱللَّهِ مِنْ أَوْلِيَآءَ ۘ يُضَٰعَفُ لَهُمُ ٱلْعَذَابُ ۚ مَا كَانُوا۟ يَسْتَطِيعُونَ ٱلسَّمْعَ وَمَا كَانُوا۟ يُبْصِرُونَ ﴿20﴾

سورۃ ہود آیت 20

یہ لوگ زمین میں (کسی صورت بھی اللہ کو) ہرا نہیں سکتے اور نہ ہی اللہ کے علاوہ کوئی ان کا کوئی ولی اولیاء ہے۔انہیں دگنا عذاب کیا جائے گا۔(کیونکہ) نہ تو (حق) سن سکتے تھے۔اور نہ ہی (حقیقت کو) نگاہ بصیرت سے دیکھ سکتے تھے۔

وَمَا ظَلَمْنَٰهُمْ وَلَٰكِن ظَلَمُوٓاْ أَنفُسَهُمْ ۖ فَمَآ أَغْنَتْ عَنْهُمْ ءَالِهَتُهُمُ ٱلَّتِى يَدْعُونَ مِن دُونِ ٱللَّهِ مِن شَىْءٍ لَّمَّا جَآءَ أَمْرُ رَبِّكَ ۖ وَمَا زَادُوهُمْ غَيْرَ تَتْبِيبٍ ﴿101﴾

سورۃ ہود آیت 101

اور ہم نے ان پر کوئی ظلم نہیں کیا بلکہ وہ خود ہی اپنی جانوں پر ظلم کرنے والے ہو گئے۔ پھر ان کے وہ معبود بھی کچھ کام نہ آسکے جن سے وہ اللہ کے علاوہ دعائیں مانگا کرتے تھے۔جس وقت تیرے رب کا حکم آ پہنچا تو ان معبودوں نے ان کی ہلاکت میں اضافے کے سوا اور کچھ نہ کیا۔

وَلَا تَرْكَنُوٓاْ إِلَى ٱلَّذِينَ ظَلَمُواْ فَتَمَسَّكُمُ ٱلنَّارُ وَمَا لَكُم مِّن دُونِ ٱللَّهِ مِنْ أَوْلِيَآءَ ثُمَّ لَا تُنصَرُونَ ﴿113﴾

سورۃ ہود آیت 113

اور جو لوگ ظالم ہیں ان کی طرف مائل نہ ہو جانا ورنہ ان کی طرح تمہیں بھی (دوزخ کی) آگ آ چھوئے گی۔ اور اللہ کے علاوہ تمہارا کوئی ولی اولیاء نہیں ہوگا۔ پھر کہیں سے بھی تمہیں مدد نہ مل سکے گی۔

وَٱلَّذِينَ يَدْعُونَ مِن دُونِ ٱللَّهِ لَا يَخْلُقُونَ شَيْـًٔا وَهُمْ يُخْلَقُونَ ﴿20﴾ ط

سورۃ النحل آیت 20

اور جن لوگوں سے یہ اللہ کے علاوہ دعائیں مانگتے ہیں وہ کچھ بھی تو پیدا نہیں کر سکتے بلکہ وہ تو خود پیدا کیے گئے ہیں۔

وَيَعْبُدُونَ مِن دُونِ ٱللَّهِ مَا لَا يَمْلِكُ لَهُمْ رِزْقًا مِّنَ ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلْأَرْضِ شَيْـًٔا وَلَا يَسْتَطِيعُونَ ﴿73﴾ ج

سورۃ النحل آیت 73

اور یہ اللہ کو چھوڑ کر ایسے ایسوں کی عبادت کرتے ہیں جو ان کو آسمان و زمین میں رزق دینے کا کچھ بھی اختیار نہیں رکھتے اور نہ ہی وہ یہ کام کر سکتے ہیں۔

وَلَمْ تَكُن لَّهُۥ فِئَةٌ يَنصُرُونَهُۥ مِن دُونِ ٱللَّهِ وَمَا كَانَ مُنتَصِرًا ﴿43﴾ط

سورۃ الکہف آیت 43

اور اس کی مدد کے لئے کوئی ایسی جماعت نہ تھی جو کہ اللہ کے علاوہ اس کا کوئی بچاؤ کر لیتی اور نہ ہی وہ خود بدلہ لینے والا ہو سکا۔

وَأَعْتَزِلُكُمْ وَمَا تَدْعُونَ مِن دُونِ ٱللَّهِ وَأَدْعُواْ رَبِّى عَسَىٰٓ أَلَّآ أَكُونَ بِدُعَآءِ رَبِّى شَقِيًّا ﴿48﴾

سورۃ مریم آیت 48

اور میں تم سے اور جن سے بھی تم اللہ کے علاوہ دعائیں مانگا کرتے ہو کنارہ کشی کرتا ہوں۔ اور میں تو اپنے رب ہی کو پکارا کروں گا امید ہے کہ میں اپنے رب کو پکار کر کبھی محروم نہیں رہوں گا۔

فَلَمَّا ٱعْتَزَلَهُمْ وَمَا يَعْبُدُونَ مِن دُونِ ٱللَّهِ وَهَبْنَا لَهُۥ إِسْحَٰقَ وَيَعْقُوبَ ۖ وَكُلًّا جَعَلْنَا نَبِيًّا ﴿49﴾

سورۃ مریم آیت 49

پھر جب (ابراہیمؑ) ان سے اور جن کی وہ اللہ کے علاوہ عبادت کیا کرتے تھے بالکل الگ ہو گئے۔ تو ہم نے اس کو اسحاقؑ (بیٹا) اور یعقوبؑ (پوتا) عطا کیا۔ اور ہم نے ہر ایک کو نبی بنایا۔

وَٱتَّخَذُواْ مِن دُونِ ٱللَّهِ ءَالِهَةً لِّيَكُونُواْ لَهُمْ عِزًّا ﴿81﴾

سورۃ مریم آیت 81

اور انہوں نے اللہ کو چھوڑ کر اور عبادت کیے جانے والے (معبود) بنا لئے تاکہ وہ ان کے لئے موجبِ اعزاز و توقیر ہوں۔

قَالَ أَفَتَعْبُدُونَ مِن دُونِ ٱللَّهِ مَا لَا يَنفَعُكُمْ شَيْـًٔا وَلَا يَضُرُّكُمْ ﴿66﴾

سورۃ الأنبیاء آیت 66

(ابراہیمؑ نے) کہا پھر تم اللہ کے علاوہ ایسوں کی عبادت کیوں کرتے ہو جو نہ تو تمہیں نفع دے سکیں اور نہ ہی نقصان پہنچا سکیں؟۔

أُفٍّ لَّكُمْ وَلِمَا تَعْبُدُونَ مِن دُونِ ٱللَّهِ ۖ أَفَلَا تَعْقِلُونَ ﴿67﴾

سورۃ الأنبیاء آیت 67

افسوس ہے تم پر اور ان پر بھی جن کی تم اللہ کے علاوہ عبادت کرتے ہو۔ کیا تم سب میں اتنی سی عقل بھی نہیں؟۔

إِنَّكُمْ وَمَا تَعْبُدُونَ مِن دُونِ ٱللَّهِ حَصَبُ جَهَنَّمَ أَنتُمْ لَهَا وَٰرِدُونَ﴿98﴾

سورۃ الأنبیاء آیت 98

بلا شبہ تم اور جن جن کی تم اللہ کو چھوڑ کر عبادت کیا کرتے تھے سب جہنم کا ایندھن ہوں گے تم کو بھی اسی میں وارد ہونا ہے۔

يَدْعُواْ مِن دُونِ ٱللَّهِ مَا لَا يَضُرُّهُۥ وَمَا لَا يَنفَعُهُۥ ۚ ذَٰلِكَ هُوَ ٱلضَّلَٰلُ ٱلْبَعِيدُ﴿12﴾ ج

سورۃ الحج آیت 12

یہ اللہ کے علاوہ ایسے ایسوں کو پکارتا ہے جو نہ تو اسے نقصان دے سکے اور نہ ہی اسے فائدہ پہنچا سکے۔ یہی تو پرلے درجہ کی گمراہی ہے۔

وَيَعْبُدُونَ مِن دُونِ ٱللَّهِ مَا لَمْ يُنَزِّلْ بِهِۦ سُلْطَٰنًا وَمَا لَيْسَ لَهُم بِهِۦ عِلْمٌ ۗ وَمَا لِلظَّٰلِمِينَ مِن نَّصِيرٍ﴿71﴾

سورۃالحج آیت 71

اور (یہ لوگ تو) اللہ کے علاوہ ایسے ایسوں کی عبادت کرتے ہیں جن کی اس نے نہ تو کوئی سند نازل کی اور نہ ہی اس کی ان کے پاس کوئی علمی دلیل ہے۔اور ایسے ظالم لوگوں کا کوئی بھی مددگار نہ ہوگا۔

يَٰٓأَيُّهَا ٱلنَّاسُ ضُرِبَ مَثَلٌ فَٱسْتَمِعُواْ لَهُۥٓ ۚ إِنَّ ٱلَّذِينَ تَدْعُونَ مِن دُونِ ٱللَّهِ لَن يَخْلُقُواْ ذُبَابًا وَلَوِ ٱجْتَمَعُواْ لَهُۥ ۖ وَإِن يَسْلُبْهُمُ ٱلذُّبَابُ شَيْـًٔا لَّا يَسْتَنقِذُوهُ مِنْهُ ۚ ضَعُفَ ٱلطَّالِبُ وَٱلْمَطْلُوبُ ﴿73﴾

سورۃالحج آیت 73

اے بنی نوع انسان !۔ایک مثال بیان کی جاتی ہے۔اسے غور سے سنو کہ البتہ اللہ کو چھوڑ کر جن سے تم دعائیں مانگتے ہو وہ ایک مکھی بھی نہیں بنا سکتے۔اگرچہ اس کے لئے وہ سارے جمع بھی ہو جائیں ۔(مکھی بنانا تو بہت دور کی بات ہے)اور اگر مکھی ان سے کوئی چیز چھین کر لے جائے۔تو اسے چھڑا بھی نہیں سکتے۔عابد اور معبود دونوں ہی گئے گزرے ہیں۔

وَيَوْمَ يَحْشُرُهُمْ وَمَا يَعْبُدُونَ مِن دُونِ ٱللَّهِ فَيَقُولُ ءَأَنتُمْ أَضْلَلْتُمْ عِبَادِى هَٰٓؤُلَآءِ أَمْ هُمْ ضَلُّواْ ٱلسَّبِيلَ ﴿17﴾ ط

سورۃالفرقان آیت 17

اور جس دن (اللہ جل شانہ) انہیں اوران کے عبادت کیے جانے والے (معبودوں) کو جن کی وہ اللہ کے علاوہ عبادت کیا کرتے تھے محشر میں جمع کرے گا پھرارشاد فرمائے گا۔کیا تم نے ہی میرے ان بندوں کو گمراہ کیا تھا یا وہ خود ہی راستہ بھول گئے تھے؟۔

وَيَعْبُدُونَ مِن دُونِ ٱللَّهِ مَا لَا يَنفَعُهُمْ وَلَا يَضُرُّهُمْ ۗ وَكَانَ ٱلْكَافِرُ عَلَىٰ رَبِّهِۦ ظَهِيرًا ﴿55﴾

سورۃالفرقان آیت 55

اور یہ لوگ اللہ کو چھوڑ کر ایسے ایسوں کی عبادت کرتے ہیں جو نہ تو ان کو کوئی فائدہ پہنچا سکیں اور نہ ہی نقصان۔اور کافر و ناشکرا تو اپنے رب کی مخالفت میں بڑا زور مارتا ہے۔

مِن دُونِ ٱللَّهِ هَلْ يَنصُرُونَكُمْ أَوْ يَنتَصِرُونَ ﴿93﴾

سورۃالشعراء آیت 93

کیا اللہ کو چھوڑ کر وہ تمہاری مدد کر سکتے ہیں یا خود ہی بدلہ لے سکتے ہیں۔

وَجَدتُّهَا وَقَوْمَهَا يَسْجُدُونَ لِلشَّمْسِ مِن دُونِ ٱللَّهِ وَزَيَّنَ لَهُمُ ٱلشَّيْطَٰنُ أَعْمَٰلَهُمْ فَصَدَّهُمْ عَنِ ٱلسَّبِيلِ فَهُمْ لَا يَهْتَدُونَ ﴿24﴾

سورۃ النمل آیت 24

اور میں نے پایا۔ کہ وہ اور اس کی قوم اللہ کو چھوڑ کر سورج کو سجدہ کرتے ہیں۔ اور شیطان نے ان کے کرتوت (ان کی نظر میں) بڑے خوشنما بنائے ہوئے ہیں۔ اور اس نے انہیں (سیدھے) راستے سے ایسے روک رکھا ہے کہ پس وہ ہدایت نہیں پاتے۔

وَصَدَّهَا مَا كَانَت تَّعْبُدُ مِن دُونِ ٱللَّهِ ۖ إِنَّهَا كَانَتْ مِن قَوْمٍ كَٰفِرِينَ ﴿43﴾

سورۃ النمل آیت 43

اور (سلیمان) نے اس (ملکہ) کو غیر اللہ کی عبادت سے روک دیا جو وہ کیا کرتی تھی۔ بیشک (پہلے تو) وہ کافر قوم میں سے تھی۔

فَخَسَفْنَا بِهِۦ وَبِدَارِهِ ٱلْأَرْضَ فَمَا كَانَ لَهُۥ مِن فِئَةٍ يَنصُرُونَهُۥ مِن دُونِ ٱللَّهِ وَمَا كَانَ مِنَ ٱلْمُنتَصِرِينَ ﴿81﴾

سورۃ القصص آیت 81

پس ہم نے قارون کو اس کے گھر سمیت زمین میں دھنسا دیا پھر اس کے مددگاروں کی جماعت کوئی ایسی نہ تھی جو اللہ کے مقابلے میں اس کی مدد کر دیتی اور نہ ہی وہ خود اپنی کچھ مدد کر سکا۔

إِنَّمَا تَعْبُدُونَ مِن دُونِ ٱللَّهِ أَوْثَٰنًا وَتَخْلُقُونَ إِفْكًا ۚ إِنَّ ٱلَّذِينَ تَعْبُدُونَ مِن دُونِ ٱللَّهِ لَا يَمْلِكُونَ لَكُمْ رِزْقًا فَٱبْتَغُوا۟ عِندَ ٱللَّهِ ٱلرِّزْقَ وَٱعْبُدُوهُ وَٱشْكُرُوا۟ لَهُۥ ۖ إِلَيْهِ تُرْجَعُونَ ﴿17﴾

سورۃ العنکبوت آیت 17

بلاشبہ تم اللہ کو چھوڑ کر محض بتوں کی عبادت کرتے ہو اور جھوٹ بہتان گھڑ لیتے ہو۔ تو البتہ جن لوگوں کی تم اللہ کے علاوہ عبادت کرتے ہو وہ تمہیں رزق دینے کا ذرا بھی اختیار نہیں رکھتے پس اللہ ہی سے رزق طلب کیا کرو اور اسی کی عبادت کیا کرو اور اسی کا شکر ادا کیا کرو۔ اور اسی کی طرف تم لوٹائے جاؤ گے۔

وَمَآ أَنتُم بِمُعْجِزِينَ فِى ٱلْأَرْضِ وَلَا فِى ٱلسَّمَآءِ ۖ وَمَا لَكُم مِّن دُونِ ٱللَّهِ مِن وَلِىٍّ وَلَا نَصِيرٍ ﴿22﴾ ع2

سورۃ العنکبوت آیت 22

اور تم (اللہ کو) نہ زمین میں عاجز کر سکتے ہو نہ آسمان میں۔ اور نہ تو اللہ کے علاوہ تمہارا کوئی ولی ہے اور نہ ہی مددگار۔

وَقَالَ إِنَّمَا ٱتَّخَذْتُم مِّن دُونِ ٱللَّهِ أَوْثَٰنًا مَّوَدَّةَ بَيْنِكُمْ فِى ٱلْحَيَوٰةِ ٱلدُّنْيَا ۖ ثُمَّ يَوْمَ ٱلْقِيَٰمَةِ يَكْفُرُ بَعْضُكُم بِبَعْضٍ وَيَلْعَنُ بَعْضُكُم بَعْضًا وَمَأْوَىٰكُمُ ٱلنَّارُ وَمَا لَكُم مِّن نَّٰصِرِينَ ﴿25﴾ ق لا

سورۃ العنکبوت آیت 25

اور (ابراہیمؑ) نے کہا کہ دنیا کی زندگی میں باہمی دوستی کے لئے تم البتہ جو اللہ کو چھوڑ کر صرف ان بتوں کو لئے بیٹھے ہو۔ پھر قیامت کے دن تم ہی ایک دوسرے (کی دوستی) سے انکار کر دو گے اور ایک دوسرے پر لعنت کرو گے اور تمہارا ٹھکانہ دوزخ ہوگا۔ اور تمہارا کوئی مددگار بھی نہ ہوگا۔

مَثَلُ ٱلَّذِينَ ٱتَّخَذُوا۟ مِن دُونِ ٱللَّهِ أَوْلِيَآءَ كَمَثَلِ ٱلْعَنكَبُوتِ ٱتَّخَذَتْ بَيْتًا ۖ وَإِنَّ أَوْهَنَ ٱلْبُيُوتِ لَبَيْتُ ٱلْعَنكَبُوتِ ۖ لَوْ كَانُوا۟ يَعْلَمُونَ ﴿41﴾

سورۃ العنکبوت آیت 41

جن لوگوں نے اللہ کے علاوہ (دوسروں کو اپنا) ولی اولیاء بنا رکھا ہے ان لوگوں کی مثال مکڑی کی سی ہے کہ وہ بھی ایک (اپنی بساط میں مضبوط) گھر بناتی ہے۔ اور بلاشبہ سب گھروں سے کمزور گھر مکڑی کا ہی ہوتا ہے۔ اے کاش یہ لوگ (اس بات کو) جانتے ہوتے۔

قُلْ مَن ذَا ٱلَّذِى يَعْصِمُكُم مِّنَ ٱللَّهِ إِنْ أَرَادَ بِكُمْ سُوٓءًا أَوْ أَرَادَ بِكُمْ رَحْمَةً ۚ وَلَا يَجِدُونَ لَهُم مِّن دُونِ ٱللَّهِ وَلِيًّا وَلَا نَصِيرًا ﴿17﴾

سورۃ الأحزاب آیت 17

کہہ دو کہ اگر وہ تمہیں کسی طرح کا نقصان پہنچانا چاہے تو کون ہے تم کو اللہ سے بچانے والا یا اگر وہ تم پر کوئی مہربانی کرنا چاہے (تو کوئی ہے اسے روکنے والا!)۔ اور یہ لوگ اللہ کے علاوہ نہ تو اپنا کوئی ولی پائیں گے اور نہ ہی مددگار۔

قُلِ ٱدْعُوا۟ ٱلَّذِينَ زَعَمْتُم مِّن دُونِ ٱللَّهِ ۖ لَا يَمْلِكُونَ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ فِى ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَلَا فِى ٱلْأَرْضِ وَمَا لَهُمْ فِيهِمَا مِن شِرْكٍ وَمَا لَهُۥ مِنْهُم مِّن ظَهِيرٍ ﴿22﴾

سورۃ سبا آیت 22

کہہ دو کہ جن جن کو بھی تم اللہ کے علاوہ (عبادت کے لائق) سمجھتے ہو ان کو پکارو۔ وہ آسمانوں و زمین میں ذرہ بھر بھی کسی چیز کے مالک نہیں ہیں اور نہ تو ان دونوں میں ان کی شراکت داری ہے اور نہ ہی ان میں سے کوئی اللہ کا مددگار ہے۔

قُلْ أَرَءَيْتُمْ شُرَكَآءَكُمُ ٱلَّذِينَ تَدْعُونَ مِن دُونِ ٱللَّهِ أَرُونِى مَاذَا خَلَقُوا۟ مِنَ ٱلْأَرْضِ أَمْ لَهُمْ شِرْكٌ فِى ٱلسَّمَٰوَٰتِ أَمْ ءَاتَيْنَٰهُمْ كِتَٰبًا فَهُمْ عَلَىٰ بَيِّنَتٍ مِّنْهُ ۚ بَلْ إِن يَعِدُ ٱلظَّٰلِمُونَ بَعْضُهُم بَعْضًا إِلَّا غُرُورًا ﴿40﴾

سورۃ فاطر آیت 40

پوچھو کہ کیا تم نے کبھی اپنے شریکوں کو دیکھا ہے جن سے اللہ کے علاوہ تم دعائیں مانگا کرتے ہو؟۔ (ذرا) مجھے بھی تو (ان کی حقیقت) دکھاؤ کہ انہوں نے زمین سے کون سی چیز پیدا کی ہے یا (کیا) ان کی شراکت آسمانوں میں ہے یا (کیا) ہم نے ان کو کتاب دی ہے (کہ اللہ سے شراکت پر) کوئی ٹھوس دلیل و سند رکھتے ہیں۔ (نہیں) بلکہ یہ ظالم لوگ ایک دوسرے کو جو وعدہ دیتے ہیں محض دھوکہ فریب ہے۔

وَٱتَّخَذُوا۟ مِن دُونِ ٱللَّهِ ءَالِهَةً لَّعَلَّهُمْ يُنصَرُونَ ﴿74﴾ط

سورۃ یٰس آیت 74

اور انہوں نے اللہ کو چھوڑ کر اور عبادت کیے جانے والے (معبود) بنا لئے ہیں (گمان کیے بیٹھے ہیں) شاید کہ وہ مدد کیے جائیں گے۔

مِن دُونِ ٱللَّهِ فَٱهۡدُوهُمۡ إِلَىٰ صِرَٰطِ ٱلۡجَحِيمِ ﴿23﴾

سورۃ الصافات آیت 23

اللہ کے علاوہ (عبادت کیا کرتے تھے)۔ پھر انہیں جہنم کے راستے کی طرف ہانک کر لے جاؤ۔

وَلَئِن سَأَلۡتَهُم مَّنۡ خَلَقَ ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلۡأَرۡضَ لَيَقُولُنَّ ٱللَّهُۚ قُلۡ أَفَرَءَيۡتُم مَّا تَدۡعُونَ مِن دُونِ ٱللَّهِ إِنۡ أَرَادَنِيَ ٱللَّهُ بِضُرٍّ هَلۡ هُنَّ كَٰشِفَٰتُ ضُرِّهِۦٓ أَوۡ أَرَادَنِي بِرَحۡمَةٍ هَلۡ هُنَّ مُمۡسِكَٰتُ رَحۡمَتِهِۦۚ قُلۡ حَسۡبِيَ ٱللَّهُۖ عَلَيۡهِ يَتَوَكَّلُ ٱلۡمُتَوَكِّلُونَ ﴿38﴾

سورۃ الزمر آیت 38

اور اگر تم ان سے پوچھو کہ آسمانوں و زمین کو کس نے پیدا کیا ہے؟۔ تو یقیناً وہ کہیں گے کہ اللہ نے۔ پوچھو کیا پھر تم نے کبھی غور کیا؟۔ کہ جن سے تم اللہ کے علاوہ دعائیں مانگتے ہو اگر اللہ مجھے کوئی

نقصان پہنچانا چاہے تو کیا یہ اس نقصان کو دور کر سکتے ہیں؟۔ یا اگر اللہ مجھ پر کوئی مہربانی کرنا چاہے تو کیا یہ اس کی رحمت کو روک سکتے ہیں؟۔(ان سے) کہہ دو کہ میرے لئے اللہ ہی کافی ہے بھروسہ کرنے والے اسی پر بھروسہ کرتے ہیں۔

أَمِ ٱتَّخَذُواْ مِن دُونِ ٱللَّهِ شُفَعَآءَ ۚ قُلْ أَوَلَوْ كَانُواْ لَا يَمْلِكُونَ شَيْـًٔا وَلَا يَعْقِلُونَ﴿43﴾

سورۃ الزمر آیت 43

کیا ان لوگوں نے اللہ کے علاوہ دوسروں کو سفارشی بنا رکھا ہے کہہ دو کہ خواہ وہ کسی چیز کا بھی اختیار نہ رکھتے ہوں اور نہ ہی وہ عقل و خرد والے ہوں؟۔

۞ قُلْ إِنِّى نُهِيتُ أَنْ أَعْبُدَ ٱلَّذِينَ تَدْعُونَ مِن دُونِ ٱللَّهِ لَمَّا جَآءَنِىَ ٱلْبَيِّنَٰتُ مِن رَّبِّى وَأُمِرْتُ أَنْ أُسْلِمَ لِرَبِّ ٱلْعَٰلَمِينَ﴿66﴾

سورۃ غافر آیت 66

کہہ دو کہ مجھے تو البتہ اس بات سے منع کر دیا گیا ہے کہ میں ان کی عبادت کروں جن سے تم اللہ کے علاوہ دعائیں مانگا کرتے ہو (اور میں کیونکر یہ سب کروں)۔ جبکہ میرے رب کی طرف سے میرے پاس واضح دلائل آ چکے ہیں اور مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں رب العالمین کے لئے ہی مسلمان رہوں۔

مِن دُونِ ٱللَّهِ ۖ قَالُواْ ضَلُّواْ عَنَّا بَل لَّمْ نَكُن نَّدْعُواْ مِن قَبْلُ شَيْـًٔا ۚ كَذَٰلِكَ يُضِلُّ ٱللَّهُ ٱلْكَٰفِرِينَ ﴿74﴾

سورۃ غافر آیت 74

اللہ کے علاوہ (شریک بنایا کرتے تھے)۔ وہ کہیں گے کہ وہ تو ہم سے گم ہو گئے (نہیں) بلکہ ہم تو اس سے پہلے (اللہ کے سوا) کسی کو بھی نہیں پکارا کرتے تھے۔ اسی طرح اللہ کافروں کو گمراہی میں ہی پڑا رہنے دیتا ہے۔

وَمَآ أَنتُم بِمُعْجِزِينَ فِى ٱلْأَرْضِ ۖ وَمَا لَكُم مِّن دُونِ ٱللَّهِ مِن وَلِىٍّ وَلَا نَصِيرٍ ﴿31﴾

سورۃ الشوری آیت 31

اور تم زمین میں (اللہ کو) عاجز نہیں کر سکتے اور اللہ کے علاوہ نہ تو کوئی تمہارا ولی ہے اور نہ ہی مددگار۔

وَمَا كَانَ لَهُم مِّنْ أَوْلِيَآءَ يَنصُرُونَهُم مِّن دُونِ ٱللَّهِ ۗ وَمَن يُضْلِلِ ٱللَّهُ فَمَا لَهُۥ مِن سَبِيلٍ ﴿46﴾

سورۃ الشوری آیت 46

اور ان کا اللہ کے علاوہ کوئی بھی ولی اولیاء نہ ہوگا کہ ان کو بچالے۔ اور جسے اللہ گمراہ ہو جانے دے اس کے لئے (ہدایت پانے کا) کوئی بھی راستہ نہیں ہے۔

مِّن وَرَآئِهِمْ جَهَنَّمُ ۖ وَلَا يُغْنِى عَنْهُم مَّا كَسَبُوا۟ شَيْـًٔا وَلَا مَا ٱتَّخَذُوا۟ مِن دُونِ ٱللَّهِ أَوْلِيَآءَ ۖ وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيمٌ ﴿10﴾

سورۃ الجاثیۃ آیت 10

ان کے پیچھے جہنم ہے اور جو کچھ انہوں نے کمایا تھا ان کے کچھ بھی کام نہ آئے گا اور نہ ہی وہ کام آئیں گے جن کو انہوں نے اللہ کے علاوہ ولی اولیاء بنا رکھا تھا۔ اور ان کے لئے بہت سخت عذاب ہے۔

قُلْ أَرَءَيْتُم مَّا تَدْعُونَ مِن دُونِ ٱللَّهِ أَرُونِى مَاذَا خَلَقُوا۟ مِنَ ٱلْأَرْضِ أَمْ لَهُمْ شِرْكٌ فِى ٱلسَّمَٰوَٰتِ ۖ ٱئْتُونِى بِكِتَٰبٍ مِّن قَبْلِ هَٰذَآ أَوْ أَثَٰرَةٍ مِّنْ عِلْمٍ إِن كُنتُمْ صَٰدِقِينَ ﴿4﴾

سورۃ الأحقاف آیت 4

کہہ دو کیا تم نے کبھی غور کیا ہے کہ جن سے تم اللہ کے علاوہ دعائیں مانگتے ہو (ذرا) مجھے بھی تو (ان کی حقیقت) دکھاؤ کہ انہوں نے زمین میں سے کیا پیدا کیا ہے؟۔ یا آسمانوں کی تخلیق میں ان کی کچھ شراکت ہے؟۔ (اس قرآن سے) پہلے کی کوئی کتاب میرے پاس لاؤ!۔ یا بقیہ آثار میں سے کوئی مستند علمی دستاویز (دلیل و ثبوت کے طور پر) پیش کرو اگر تم سچے ہو۔

وَمَنْ أَضَلُّ مِمَّن يَدْعُوا۟ مِن دُونِ ٱللَّهِ مَن لَّا يَسْتَجِيبُ لَهُۥٓ إِلَىٰ يَوْمِ ٱلْقِيَٰمَةِ وَهُمْ عَن دُعَآئِهِمْ غَٰفِلُونَ ﴿5﴾

سورۃ الأحقاف آیت 5

اور اس سے بڑا گمراہ کون ہوگا جو اللہ کو چھوڑ کر ایسے کو پکارتا ہے جو قیامت تک اس کو جواب نہیں دے سکے گا۔ بلکہ وہ تو ان کی دعا و پکار سے ہی غافل ہیں۔

فَلَوْلَا نَصَرَهُمُ ٱلَّذِينَ ٱتَّخَذُواْ مِن دُونِ ٱللَّهِ قُرْبَانًا ءَالِهَةًۖ بَلْ ضَلُّواْ عَنْهُمْۚ وَذَٰلِكَ إِفْكُهُمْ وَمَا كَانُواْ يَفْتَرُونَ﴿28﴾

سورۃ الأحقاف آیت 28

پھر انہوں نے ان کی مدد کیوں نہ کی جو ان لوگوں نے اللہ کے علاوہ قربت حاصل کرنے پر معبود بنا رکھے تھے۔ بلکہ وہ تو ان سے گم ہو گئے اور یہی تو ان کے وہ جھوٹ و بہتان تھے جو انہوں نے گھڑ رکھے تھے۔

لَيْسَ لَهَا مِن دُونِ ٱللَّهِ كَاشِفَةٌ﴿58﴾ط

سورۃ النجم آیت 58

اللہ کے علاوہ اسے کوئی بھی ظاہر کرنے والا نہیں۔

قَدْ كَانَتْ لَكُمْ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ فِىٓ إِبْرَٰهِيمَ وَٱلَّذِينَ مَعَهُۥٓ إِذْ قَالُواْ لِقَوْمِهِمْ إِنَّا بُرَءَٰٓؤُاْ مِنكُمْ وَمِمَّا تَعْبُدُونَ مِن دُونِ ٱللَّهِ كَفَرْنَا بِكُمْ وَبَدَا بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمُ ٱلْعَدَٰوَةُ وَٱلْبَغْضَآءُ أَبَدًا حَتَّىٰ تُؤْمِنُواْ بِٱللَّهِ وَحْدَهُۥٓ إِلَّا قَوْلَ إِبْرَٰهِيمَ لِأَبِيهِ لَأَسْتَغْفِرَنَّ لَكَ

وَمَآ أَمْلِكُ لَكَ مِنَ ٱللَّهِ مِن شَىْءٍ ۖ رَّبَّنَا عَلَيْكَ تَوَكَّلْنَا وَإِلَيْكَ أَنَبْنَا وَإِلَيْكَ ٱلْمَصِيرُ ﴿4﴾

سورۃ الممتحنۃ آیت 4

یقینی طور پر تمہارے لئے ابراہیمؑ (کی ذات) میں اچھا نمونہ ہے اور ان لوگوں میں بھی جو اس کے ہمراہ تھے۔ جب کہ انہوں نے اپنی قوم سے کہا کہ بیشک ہم تم سے اور ان سے جن کی تم اللہ کے علاوہ عبادت کرتے ہو سخت بیزار ہیں۔ ہم تمہارا انکار کرتے ہیں اور ہمارے اور تمہارے درمیان ہمیشہ کے لئے اس وقت تک عداوت اور دشمنی پیدا ہو گئی جب تک کہ تم واحد و یکتا اکیلے اللہ پر ایمان نہ لے آؤ۔ مگر ابراہیمؑ کا اپنے باپ سے کہنا کہ میں تمہارے لئے ضرور مغفرت مانگوں گا اور میں اللہ کے سامنے تمہارے بارے کسی چیز کا بھی کچھ اختیار نہیں رکھتا۔ اے ہمارے رب!۔ ہم نے تجھ پر ہی بھروسہ کیا اور تیری ہی طرف ہم رجوع کرتے ہیں اور تیری ہی طرف لوٹ کر آنا ہے۔

مِّمَّا خَطِيٓـَٔـٰتِهِمْ أُغْرِقُوا۟ فَأُدْخِلُوا۟ نَارًا فَلَمْ يَجِدُوا۟ لَهُم مِّن دُونِ ٱللَّهِ أَنصَارًا ﴿25﴾

سورۃ نوح آیت 25

پھر (آخر) وہ اپنی خطاؤں کی وجہ سے غرق کر دیئے گئے پھر آگ میں ڈال دیئے گئے پس انہوں نے اللہ (کے عذاب) سے بچانے والا کوئی بھی مددگار نہ پایا۔

اللہ کے ساتھ ؟

اللہ جل شانہ کے علاوہ کوئی بھی عبادت کے لائق نہیں۔اور نہ ہی اس قابل ہے۔اللہ کے علاوہ جو کچھ بھی ہے سب اس کی مخلوق ہے۔اور مخلوق میں کوئی اس قابل کیسے ہو سکتا ہے۔ کہ اسے اس اللہ کے برابر کر دیا جائے یا سمجھ لیا جائے۔جب اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی میں اتنی اہلیت ہی نہیں۔اللہ کے علاوہ تو بہت سارے لوگ سمجھتے ہوں گے لیکن اللہ کے ساتھ والی بات بھی بڑی اہمیت کی حامل ہے۔اس کو بھی سمجھنا بہت ضروری ہے۔جس کے مطابق اس کے ساتھ بھی ایسا کوئی اہلیت والا نہیں جس کو دعاؤں میں شامل کرکے ساتھ پکارا جائے۔

اس دنیا میں اگر کوئی بہترین تعلق ہو سکتا ہے تو وہ بندے کا اللہ کے ساتھ ہے۔اس سے بڑھ کر کسی تعلق کا درجہ نہیں ہے۔بشرطیکہ خالص اس کے بندے اور اللہ کے درمیان ہی رہے۔ کوئی دوسرا بیچ میں نہ آئے۔اور اللہ سے دعائیں اس تعلق کو مزید مضبوط بناتی ہیں۔ہم اس تعلق کو اس وقت داغ دار کر دیتے ہیں جب اس کی مخلوق میں سے کسی کو بھی بیچ میں لے آتے ہیں۔

عام طور پر لوگ کسی بزرگ یا نبی ﷺ کو اللہ کے ساتھ پکارتے ہیں۔اور پکارنا عبادت کرنے میں ہی آتا ہے۔ذہن نشین رہے کہ بلاشبہ نبی ﷺ کا مقام و مرتبہ بہت بلند ہے مگر ان کو بھی اللہ کی

مخلوق میں سے نہیں نکالا جاسکتا۔ وہ اللہ کی مخلوق میں سے اشرف واعلیٰ ہیں۔ان کو وسیلے کے طور پر دعاؤں میں شامل کرنا اللہ کے ساتھ پکارنے میں ہی آئے گا۔اللہ کے ساتھ ایک معبود بنانے میں ہی آئے گا۔

ذیل میں ایسی آیات پیش خدمت ہیں۔ جن میں مَعَ ٱللَّهِ کے الفاظ ہیں۔ جن کا مطلب ہے اللہ کے ساتھ۔ کہ اللہ کے ساتھ کسی کو معبود نہ بناؤ اور نہ ہی اللہ کے ساتھ کسی کو پکارو۔

قُلْ أَىُّ شَىْءٍ أَكْبَرُ شَهَٰدَةً ۖ قُلِ ٱللَّهُ ۖ شَهِيدٌۢ بَيْنِى وَبَيْنَكُمْ ۚ وَأُوحِىَ إِلَىَّ هَٰذَا ٱلْقُرْءَانُ لِأُنذِرَكُم بِهِۦ وَمَنۢ بَلَغَ ۚ أَئِنَّكُمْ لَتَشْهَدُونَ أَنَّ مَعَ ٱللَّهِ ءَالِهَةً أُخْرَىٰ ۚ قُل لَّآ أَشْهَدُ ۚ قُلْ إِنَّمَا هُوَ إِلَٰهٌ وَٰحِدٌ وَإِنَّنِى بَرِىٓءٌ مِّمَّا تُشْرِكُونَ ﴿19﴾م

سورۃ الأنعام آیت 19

پوچھو کہ سب سے بڑا گواہ کون ہے؟۔ کہہ دو کہ اللہ ہی ہے جو میرے اور تمہارے درمیان گواہ ہے۔ اور یہ قرآن مجھ پر اس لئے اتارا گیا ہے کہ اس کے ذریعے تم سب کو اور جس جس کو یہ قرآن پہنچے ان سب کو آگاہ کردوں۔ کیا تم لوگ البتہ گواہی دیتے ہو کہ اللہ کے ساتھ کوئی اور بھی عبادت کے قابل ہے؟۔ کہو کہ میں تو گواہی نہیں دے سکتا۔ کہہ دو کہ یقیناً صرف وہ واحد و یکتا اکیلا (اللہ جل شانہ) ہی

عبادت کے لائق ہے۔اور جن جن کو بھی تم (اللہ کا) شریک بناتے ہو بلاشبہ میں ان سے بالکل بری الذمہ ہوں۔

ٱلَّذِينَ يَجْعَلُونَ مَعَ ٱللَّهِ إِلَٰهًا ءَاخَرَ ۚ فَسَوْفَ يَعْلَمُونَ ﴿96﴾

سورۃ الحجر آیت 96

اور جو اللہ کے ساتھ کوئی دوسرے بھی عبادت کیے جانے والے (معبود) بنا لیتے ہیں۔پس عنقریب وہ (اس کا نتیجہ) جان لیں گے۔

لَّا تَجْعَلْ مَعَ ٱللَّهِ إِلَٰهًا ءَاخَرَ فَتَقْعُدَ مَذْمُومًا مَّخْذُولًا ﴿22﴾ ع2

سورۃ الاسراء آیت 22

اللہ کے ساتھ کوئی بھی دوسرے عبادت کیے جانے والے (معبود) نہ بنالینا۔ورنہ ملامت زدہ ہو کر اور دھتکارے ہوئے بیٹھے رہو گے۔

ذَٰلِكَ مِمَّآ أَوْحَىٰٓ إِلَيْكَ رَبُّكَ مِنَ ٱلْحِكْمَةِ ۗ وَلَا تَجْعَلْ مَعَ ٱللَّهِ إِلَٰهًا ءَاخَرَ فَتُلْقَىٰ فِى جَهَنَّمَ مَلُومًا مَّدْحُورًا ﴿39﴾

سورۃ الاسراء آیت 39

یہ سب حکمت ودانائی کی ان باتوں میں سے ہیں جو تمہارے رب نے تمہاری طرف وحی کی ہیں۔ اور اللہ کے ساتھ کوئی بھی دوسرے عبادت کیے جانے والے (معبود) نہ بنا لینا۔ ورنہ تم ملامت زدہ اور دھتکارے ہوئے جہنم میں ڈال دیئے جاؤ گے۔

وَمَن يَدْعُ مَعَ ٱللَّهِ إِلَٰهًا ءَاخَرَ لَا بُرْهَٰنَ لَهُۥ بِهِۦ فَإِنَّمَا حِسَابُهُۥ عِندَ رَبِّهِۦٓ ۚ إِنَّهُۥ لَا يُفْلِحُ ٱلْكَٰفِرُونَ ﴿117﴾

سورۃ المؤمنون آیت 117

اور جو اللہ کے ساتھ کسی بھی اور عبادت کیے جانے والے (معبود) کو پکارتا ہے جس کی اس کے پاس کوئی بھی دلیل وسند نہیں۔ تو البتہ اس کا حساب صرف اس کے رب کے پاس ہے۔ بیشک کافر وناشکرے لوگ نجات نہیں پائیں گے۔

وَٱلَّذِينَ لَا يَدْعُونَ مَعَ ٱللَّهِ إِلَٰهًا ءَاخَرَ وَلَا يَقْتُلُونَ ٱلنَّفْسَ ٱلَّتِى حَرَّمَ ٱللَّهُ إِلَّا بِٱلْحَقِّ وَلَا يَزْنُونَ ۚ وَمَن يَفْعَلْ ذَٰلِكَ يَلْقَ أَثَامًا ﴿68﴾

سورۃ الفرقان آیت 68

اور جو اللہ کے ساتھ کسی بھی اور عبادت کیے جانے والے (معبود) سے دعائیں نہیں مانگتے اور جس جان کو مار ڈالنا اللہ نے حرام کر دیا ہے اس کو بغیر کسی شرعی حق کے قتل نہیں کرتے۔ اور زنا نہیں کرتے اور جس کسی نے بھی یہ کام کیا وہ گناہ کی دلدل میں جا پڑا۔

فَلَا تَدْعُ مَعَ ٱللَّهِ إِلَٰهًا ءَاخَرَ فَتَكُونَ مِنَ ٱلْمُعَذَّبِينَ ﴿213﴾ ج

سورۃ الشعراء آیت 213

پس اللہ کے ساتھ کسی بھی دوسرے عبادت کیے جانے والے (معبود) کو مت پکارنا ورنہ تم بھی عذاب پانے والوں میں ہو جاؤ گے۔

أَمَّنْ خَلَقَ ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلْأَرْضَ وَأَنزَلَ لَكُم مِّنَ ٱلسَّمَآءِ مَآءً فَأَنۢبَتْنَا بِهِۦ حَدَآئِقَ ذَاتَ بَهْجَةٍ مَّا كَانَ لَكُمْ أَن تُنۢبِتُوا۟ شَجَرَهَآ ۗ أَءِلَٰهٌ مَّعَ ٱللَّهِ ۚ بَلْ هُمْ قَوْمٌ يَعْدِلُونَ ﴿60﴾ ط

سورۃ النمل آیت 60

(پوچھو) کہ وہ کون ہے جس نے آسمانوں و زمین پیدا کیے اور تمہارے لئے آسمان سے پانی برسایا پھر اس (پانی) سے ہم نے سرسبز و شاداب بارونق باغات اگا دیئے تمہارے بس میں تو نہیں تھا کہ ان

درختوں کو اگا دیتے؟۔ تو کیا اللہ کے ساتھ اور بھی کوئی عبادت کے لائق (معبود) ہے؟۔ (ہر گز نہیں) بلکہ یہ ایسے لوگ ہیں جو دوسروں کو اس (اللہ) کا ہمسر ٹھہراتے ہیں۔

أَمَّن جَعَلَ ٱلْأَرْضَ قَرَارًا وَجَعَلَ خِلَٰلَهَآ أَنْهَٰرًا وَجَعَلَ لَهَا رَوَٰسِىَ وَجَعَلَ بَيْنَ ٱلْبَحْرَيْنِ حَاجِزًا ۗ أَءِلَٰهٌ مَّعَ ٱللَّهِ ۚ بَلْ أَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُونَ ﴿61﴾ ط

سورۃ النمل آیت 61

بھلا کس نے زمین کو قرارگاہ بنادیا اور اس کے درمیان نہریں جاری کردیں اور اس کے لئے بھاری بھر کم پہاڑ بنادیئے اور دو دریاؤں و سمندروں کے درمیان اوٹ بنادی؟۔ تو کیا اللہ کے ساتھ اور بھی کوئی عبادت کے قابل (معبود) ہے؟۔ (ہر گز نہیں) بلکہ ان میں بہت سارے لوگ نہیں جانتے۔

أَمَّن يُجِيبُ ٱلْمُضْطَرَّ إِذَا دَعَاهُ وَيَكْشِفُ ٱلسُّوٓءَ وَيَجْعَلُكُمْ خُلَفَآءَ ٱلْأَرْضِ ۗ أَءِلَٰهٌ مَّعَ ٱللَّهِ ۚ قَلِيلًا مَّا تَذَكَّرُونَ ﴿62﴾ ط

سورۃ النمل آیت 62

وہ کون ہے جو مضطرب کی دعا والتجا کو قبول کرتے ہوئے پورا کرتا ہے جب وہ اسے پکارتا ہے اور (پھر) اس کی مشکل و تکلیف کو دور کردیتا ہے اور تمہیں زمین میں (پہلے لوگوں کا) جانشین بھی بناتا

ہے؟۔ تو کیا اللہ کے ساتھ اور بھی کوئی عبادت کیے جانے والا (معبود) ہے؟۔ (ہر گز نہیں) بلکہ تم لوگ بہت ہی کم غور و فکر کرتے ہوئے نصیحت قبول کرتے ہو۔

أَمَّن يَهْدِيكُمْ فِي ظُلُمَٰتِ ٱلْبَرِّ وَٱلْبَحْرِ وَمَن يُرْسِلُ ٱلرِّيَٰحَ بُشْرًۢا بَيْنَ يَدَىْ رَحْمَتِهِۦٓ ۗ أَءِلَٰهٌ مَّعَ ٱللَّهِ ۚ تَعَٰلَى ٱللَّهُ عَمَّا يُشْرِكُونَ ﴿63﴾ ط

سورۃ النمل آیت 63

بھلا کون تمہیں خشکی اور تری کے اندھیروں میں راہ دکھاتا ہے اور اپنی (باران) رحمت سے پہلے خوشخبری دینے والی ہوائیں بھیجتا ہے؟۔ تو کیا اللہ کے ساتھ اور بھی کوئی عبادت کا مستحق (معبود) ہے؟۔ (ہر گز نہیں۔ بلکہ) اللہ تو بہت ہی بلند و بالا ہے۔ ان سب سے جن کو وہ اس کا شریک بنا لیتے ہیں۔

أَمَّن يَبْدَؤُا۟ ٱلْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيدُهُۥ وَمَن يَرْزُقُكُم مِّنَ ٱلسَّمَآءِ وَٱلْأَرْضِ ۗ أَءِلَٰهٌ مَّعَ ٱللَّهِ ۚ قُلْ هَاتُوا۟ بُرْهَٰنَكُمْ إِن كُنتُمْ صَٰدِقِينَ ﴿64﴾

سورۃ النمل آیت 64

وہ کون ہے جو خلقت کی ابتدا کرتا ہے اور پھر اسے دوبارہ بھی پیدا کرے گا۔اور کون ہے جو تمہیں آسمان وزمین سے رزق دیتا ہے؟۔تو کیا اللہ کے ساتھ اور بھی کوئی عبادت کا مستحق (معبود) ہے؟ ۔(ہر گز نہیں۔بلکہ) کہہ دو کہ اگر تم سچے ہو تو اپنی دلیل پیش کرو۔

وَلَا تَدْعُ مَعَ ٱللَّهِ إِلَٰهًا ءَاخَرَ ۘ لَآ إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ ۚ كُلُّ شَىْءٍ هَالِكٌ إِلَّا وَجْهَهُۥ ۚ لَهُ ٱلْحُكْمُ وَإِلَيْهِ تُرْجَعُونَ ﴿88﴾ ع9

سورۃ القصص آیت 88

اور تم اللہ کے ساتھ کسی بھی اور عبادت کیے جانے والے (معبود) کو نہ پکارنا۔اس کے علاوہ کوئی بھی عبادت کا مستحق نہیں ہے۔اس (اللہ جل شانہ) کے علاوہ ہر چیز ہلاک ہونے والی ہے۔اسی کی حکومت وفرمانروائی ہے اور اسی کی طرف تم سب لوٹائے جاؤ گے۔

ٱلَّذِى جَعَلَ مَعَ ٱللَّهِ إِلَٰهًا ءَاخَرَ فَأَلْقِيَاهُ فِى ٱلْعَذَابِ ٱلشَّدِيدِ ﴿26﴾

سورۃ ق آیت 26

جس نے اللہ کے ساتھ کوئی اور بھی عبادت کیے جانے والے (معبود) بنا رکھے تھے پس اس کو شدید عذاب میں ڈال دو۔

وَلَا تَجْعَلُواْ مَعَ ٱللَّهِ إِلَٰهًا ءَاخَرَ ۖ إِنِّى لَكُم مِّنْهُ نَذِيرٌ مُّبِينٌ ﴿51﴾

سورۃالذاریات آیت 51

اوراللہ کے ساتھ کوئی بھی اور عبادت کیے جانے والے (معبود) نہ بناؤ۔ بلاشبہ میں اس کی طرف سے تمہیں واضح ڈرانے و خبردار کرنے والا ہوں۔

وَأَنَّ ٱلْمَسَٰجِدَ لِلَّهِ فَلَا تَدْعُواْ مَعَ ٱللَّهِ أَحَدًا ﴿18﴾

سورۃالجن آیت 18

اور بلاشبہ مسجدیں صرف اللہ کے لئے خاص ہیں پس تم واحد ویکتا اکیلے اللہ کے ساتھ کسی کو بھی نہ پکارو۔

ان شاء اللہ کہنے کی ترغیب:

وَرَبُّكَ ٱلْغَنِىُّ ذُو ٱلرَّحْمَةِ ۚ إِن يَشَأْ يُذْهِبْكُمْ وَيَسْتَخْلِفْ مِنۢ بَعْدِكُم مَّا يَشَآءُ كَمَآ أَنشَأَكُم مِّن ذُرِّيَّةِ قَوْمٍ ءَاخَرِينَ ﴿133﴾ط

سورۃ الأنعام آیت 133

اور تیرا رب بے نیاز بے پناہ رحمت والا بھی ہے۔ اگر وہ چاہے تو تم سب کو لے جائے اور تمہارے بعد جسے چاہے تمہاری جگہ جانشین بنادے جیسا کہ تم کو بھی دوسری قوم کی نسل سے پیدا کیا ہے۔

وَلَا تَقُولَنَّ لِشَاْىْءٍ إِنِّى فَاعِلٌ ذَٰلِكَ غَدًا ﴿23﴾لا إِلَّآ أَن يَشَآءَ ٱللَّهُ ۚ وَٱذْكُر رَّبَّكَ إِذَا نَسِيتَ وَقُلْ عَسَىٰٓ أَن يَهْدِيَنِ رَبِّى لِأَقْرَبَ مِنْ هَٰذَا رَشَدًا ﴿24﴾

سورۃ الکہف آیت 23

اور کسی کام کے بارے یہ ہر گز نہ کہنا کہ البتہ میں اسے کل کر دوں گا۔ مگر (ان شاء اللہ کہنا) کہ اگر اللہ چاہے۔ اور جب اللہ کا نام لینا بھول جاؤ تو یاد آنے پر (اس کا نام) لے لو اور دعا کیا کرو۔ کہ امید ہے کہ میرا رب مجھے اس سے بھی زیادہ رشد و ہدایت نصیب کرے۔

لَوْ نَشَآءُ لَجَعَلْنَٰهُ حُطَٰمًا فَظَلْتُمْ تَفَكَّهُونَ ﴿65﴾

سورۃ الواقعۃ آیت 65

ہم اگر چاہیں تو اسے چورا چورا کر دیں اور تم باتیں ہی بناتے رہ جاؤ۔

ان شاء اللہ عربی قواعد کے اعتبار سے تین کلمات

إن۔شاء۔اللہ پر مشتمل ہے۔اس کا معنی ہے۔اگر اللہ نے چاہا۔

ان شاء اللہ تین الگ الگ کلمات کے ساتھ ہی لکھنا چاہیے۔

ان اور شاء یہ دو کلمات ہیں۔ان کو الگ الگ لکھا جائے۔ایک ساتھ ملا کر إنشاء نہیں لکھنا چاہیے۔

پرانی تحریوں کے رسم الخط دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ ان میں دونوں کلمات کو ملا کر لکھے جانے کا رواج رہا ہے۔یہ بجا ہے کہ پڑھنے والے سیاق و سباق سے بہر حال سمجھ جاتے ہیں۔جس سے غلط و منفی معنی کا گمان نہیں ہوتا۔اس لیے اگر کوئی بلا سوچے سمجھے ملا کر لکھ بھی دے تو اتنا غلط نہ سمجھ لیا جائے کہ اس پر لکھنے والے کو برا بھلا کہنا شروع کر دے۔اصلاح کے لیے بھی موزوں و مناسب روّیے کو پسند کیا گیا ہے۔یہ تو ہمارے رائج کردہ رسم الخط کا قصور ہے کہ لوگ اسے ملا کر لکھتے ہیں۔قرآن میں یہ کہیں بھی اسے ملا کر نہیں لکھا گیا۔اس لیے بہتر یہی ہے کہ ان اور شاء کو الگ الگ لکھا جائے۔دیکھئے قرآنی آیات

قَالُواْ ٱدْعُ لَنَا رَبَّكَ يُبَيِّن لَّنَا مَا هِىَ إِنَّ ٱلْبَقَرَ تَشَٰبَهَ عَلَيْنَا وَإِنَّآ إِن شَآءَ ٱللَّهُ لَمُهْتَدُونَ ﴿70﴾

سورۃ البقرۃ آیت 70

وہ کہنے لگے اپنے رب سے ہمارے لئے درخواست کرو بلاشبہ ہم پر سب گائے مشتبہ ہو گئی ہیں ہم پر صاف واضح کردے کہ وہ کیسی ہے؟۔اور بیشک اگر اللہ نے چاہا تو ہم ضرور اس کا پتہ پالیں گے۔

فَلَمَّا دَخَلُواْ عَلَىٰ يُوسُفَ ءَاوَىٰٓ إِلَيۡهِ أَبَوَيۡهِ وَقَالَ ٱدۡخُلُواْ مِصۡرَ إِن شَآءَ ٱللَّهُ ءَامِنِينَ ﴿99﴾ط

سورۃ یوسف آیت 99

پھر جب وہ (سب) یوسفؑ کے پاس آ گئے تو اس نے اپنے والدین کو (خاص کر) اپنے پاس جگہ دی اور کہا کہ مصر میں داخل ہو جاؤ۔اگر اللہ نے چاہا تو یہاں امن واطمینان سے رہو گے۔

قَالَ سَتَجِدُنِيٓ إِن شَآءَ ٱللَّهُ صَابِرٗا وَلَآ أَعۡصِي لَكَ أَمۡرٗا ﴿69﴾

سورۃ الکہف آیت 69

(موسیٰؑ نے) کہا کہ (ان شاء اللہ) اگر اللہ نے چاہا تو تم مجھے صابر ہی پاؤ گے اور میں کسی بات میں بھی تمہاری خلاف ورزی نہیں کروں گا۔

قَالَ إِنِّيٓ أُرِيدُ أَنْ أُنكِحَكَ إِحْدَى ٱبْنَتَيَّ هَٰتَيْنِ عَلَىٰٓ أَن تَأْجُرَنِى ثَمَٰنِىَ حِجَجٍ ۖ فَإِنْ أَتْمَمْتَ عَشْرًا فَمِنْ عِندِكَ ۖ وَمَآ أُرِيدُ أَنْ أَشُقَّ عَلَيْكَ ۚ سَتَجِدُنِىٓ إِن شَآءَ ٱللَّهُ مِنَ ٱلصَّٰلِحِينَ ﴿27﴾

سورۃ القصص آیت 27

اس نے (موسیٰؑ سے) کہا کہ البتہ میں چاہتا ہوں کہ اپنی دو بیٹیوں میں سے ایک کا نکاح تمہارے ساتھ کر دوں۔اس شرط پر کہ تم آٹھ سال تک میری نوکری کرو اور اگر دس سال پورے کر لو تو یہ تمہاری طرف سے (احسان) ہے۔اور میں تم پر کوئی سختی نہیں کرنا چاہتا۔ان شاء اللہ تم مجھے صالحین میں سے پاؤ گے۔

فَلَمَّا بَلَغَ مَعَهُ ٱلسَّعْىَ قَالَ يَٰبُنَىَّ إِنِّىٓ أَرَىٰ فِى ٱلْمَنَامِ أَنِّىٓ أَذْبَحُكَ فَٱنظُرْ مَاذَا تَرَىٰ ۚ قَالَ يَٰٓأَبَتِ ٱفْعَلْ مَا تُؤْمَرُ ۖ سَتَجِدُنِىٓ إِن شَآءَ ٱللَّهُ مِنَ ٱلصَّٰبِرِينَ ﴿102﴾

سورۃ الصافات آیت 102

پھر جب وہ اس کے ساتھ دوڑنے (کی عمر) کو پہنچا تو کہا کہ اے میرے بیٹے!۔ بیشک میں خواب میں دیکھتا ہوں (گویا) کہ تجھے ذبح کر کر رہا ہوں پس دیکھ لے کہ تیری کیا رائے ہے۔ کہا کہ اے میرے ابا

جان!۔جو بھی آپ کو حکم ہوا ہے کر ڈالیں۔ ان شاءاللہ آپ مجھے صبر کرنے والوں میں ہی پائیں گے۔

لَّقَدْ صَدَقَ ٱللَّهُ رَسُولَهُ ٱلرُّءْيَا بِٱلْحَقِّ ۖ لَتَدْخُلُنَّ ٱلْمَسْجِدَ ٱلْحَرَامَ إِن شَآءَ ٱللَّهُ ءَامِنِينَ مُحَلِّقِينَ رُءُوسَكُمْ وَمُقَصِّرِينَ لَا تَخَافُونَ ۖ فَعَلِمَ مَا لَمْ تَعْلَمُوا۟ فَجَعَلَ مِن دُونِ ذَٰلِكَ فَتْحًا قَرِيبًا ﴿27﴾

سورۃ الفتح آیت 27

البتہ یقیناً اللہ نے اپنے رسول کو صحیح سچا خواب دکھایا تھا کہ اللہ نے چاہا تو تم مسجد حرام میں اپنے سر منڈوا کر اور اپنے بال کتروا کر امن وامان سے ضرور داخل ہو جاؤ گے اور کسی طرح کا بھی خوف نہ کرو گے۔جو بات تم نہیں جانتے تھے اس پر بالکل عیاں تھی پس اس نے اس سے پہلے ہی ایک قریبی فتح عطا کر دی۔

قرآن کریم میں ان اور شا

یا

ان اور شاء

ساتھ ملاکے لکھنے کی مثال بھی موجود ہے۔ان کی مختلف صورتیں واضح کرکے اس کو سمجھایا گیا ہے۔ مگران میں سے کسی کے ساتھ اللہ کا لفظ نہیں استعمال ہوا۔اوران کے معانی بھی وہ نہیں بنتے جو ان شاء اللہ کے ہیں۔اس کا مطلب ہے۔بنانا۔آباد کرنا۔پیدا کرنااور تخلیق کرنا۔دیکھئے درج ذیل آیات۔

وَهُوَ ٱلَّذِىٓ أَنشَأَكُم مِّن نَّفْسٍ وَٰحِدَةٍ فَمُسْتَقَرٌّ وَمُسْتَوْدَعٌ ۗ قَدْ فَصَّلْنَا ٱلْـَٔايَٰتِ لِقَوْمٍ يَفْقَهُونَ ﴿98﴾

سورۃالأنعام آیت 98

اور وہ (اللہ) ہی تو ہے جس نے تم سب کوایک شخص سے پیدا کیا پھر ایک تو تمہارا (عارضی) ٹھکانہ ہےاور ایک سپرد کیے جانے والی جگہ ہے۔بلاشبہ ہم نے اپنی آیات کی کھول کھول کر وضاحت کردی ہے ان لوگوں کے لئے جو غور وفکر کرتے ہیں۔

وَرَبُّكَ ٱلْغَنِىُّ ذُو ٱلرَّحْمَةِ ۚ إِن يَشَأْ يُذْهِبْكُمْ وَيَسْتَخْلِفْ مِنۢ بَعْدِكُم مَّا يَشَآءُ كَمَآ أَنشَأَكُم مِّن ذُرِّيَّةِ قَوْمٍ ءَاخَرِينَ ﴿133﴾

سورۃالأنعام آیت 133

اور تیرا رب بے نیاز بے پناہ رحمت والا بھی ہے۔اگر وہ چاہے تو تم سب کو لے جائے اور تمہارے بعد جسے چاہے تمہاری جگہ جانشین بنادے جیسا کہ تم کو بھی دوسری قوم کی نسل سے پیدا کیا ہے۔

۞ وَهُوَ ٱلَّذِىٓ أَنشَأَ جَنَّٰتٍ مَّعْرُوشَٰتٍ وَغَيْرَ مَعْرُوشَٰتٍ وَٱلنَّخْلَ وَٱلزَّرْعَ مُخْتَلِفًا أُكُلُهُۥ وَٱلزَّيْتُونَ وَٱلرُّمَّانَ مُتَشَٰبِهًا وَغَيْرَ مُتَشَٰبِهٍ ۚ كُلُوا۟ مِن ثَمَرِهِۦٓ إِذَآ أَثْمَرَ وَءَاتُوا۟ حَقَّهُۥ يَوْمَ حَصَادِهِۦ ۖ وَلَا تُسْرِفُوٓا۟ ۚ إِنَّهُۥ لَا يُحِبُّ ٱلْمُسْرِفِينَ ﴿141﴾

سورۃ الأنعام آیت 141

اور وہ (اللہ) ہی تو ہے جس نے باغات پیدا کیے (بیلوں سے) چھتریوں پر چڑھائے گئے اور وہ بھی جو (بیلوں سے) چھتریوں پر نہیں چڑھائے گئے۔ اور کھجور کے درخت اور کھیتی جن کے پھل مختلف ہیں اور زیتون اور انار بھی پیدا کیے جو ایک دوسرے سے مشابہ اور جدا جدا بھی ہیں۔ تو ان کے پھل کھاؤ اور جس دن اسے کاٹو تو اس میں سے (اللہ جل شانہ) کا حق بھی ادا کرو۔ اور بے جا خرچ نہ کیا کرو۔ بیشک وہ بے جا خرچ کرنے والوں کو بالکل محبوب نہیں رکھتا۔

۞ وَإِلَىٰ ثَمُودَ أَخَاهُمْ صَٰلِحًا ۚ قَالَ يَٰقَوْمِ ٱعْبُدُوا۟ ٱللَّهَ مَا لَكُم مِّنْ إِلَٰهٍ غَيْرُهُۥ ۖ هُوَ أَنشَأَكُم مِّنَ ٱلْأَرْضِ وَٱسْتَعْمَرَكُمْ فِيهَا فَٱسْتَغْفِرُوهُ ثُمَّ تُوبُوٓا۟ إِلَيْهِ ۚ إِنَّ رَبِّى قَرِيبٌ مُّجِيبٌ ﴿61﴾

سورۃ ہود آیت 61

اور ثمود کی طرف ان کے بھائی صالح کو بھیجا تو اس نے کہا کہ اے میری قوم اللہ ہی کی عبادت کرو اس کے علاوہ کوئی بھی تمہارے لئے عبادت کے قابل نہیں۔ اسی نے تمہیں زمین سے پیدا کیا اور تمہیں اس میں آباد کر دیا پس اس سے معافی مانگو پھر اسی کی آگے توبہ بھی کرو۔ بیشک میرا رب نزدیک ہے اور دعائیں قبول کرنے والا بھی ہے۔

ثُمَّ خَلَقْنَا ٱلنُّطْفَةَ عَلَقَةً فَخَلَقْنَا ٱلْعَلَقَةَ مُضْغَةً فَخَلَقْنَا ٱلْمُضْغَةَ عِظَٰمًا فَكَسَوْنَا ٱلْعِظَٰمَ لَحْمًا ثُمَّ أَنشَأْنَٰهُ خَلْقًا ءَاخَرَ ۚ فَتَبَارَكَ ٱللَّهُ أَحْسَنُ ٱلْخَٰلِقِينَ ﴿14﴾ ط

سورۃ المؤمنون آیت 14

پھر ہم نے اس نطفے کا جما ہوا خون بنا دیا۔ پھر ہم نے جمے ہوئے خون سے گوشت کا لوتھڑا بنا دیا۔ پھر ہم نے اس لوتھڑے سے ہڈیاں بنا دیں۔ پھر ہم نے ہڈیوں پر گوشت چڑھا دیا۔ پھر اسے ایک اور صورت عطا کر دی۔ پس بڑا ہی بابرکت ہے وہ اللہ جو بہترین تخلیق کرنے والا ہے۔

ثُمَّ أَنشَأْنَا مِنۢ بَعْدِهِمْ قَرْنًا ءَاخَرِينَ ﴿31﴾ ج

سورۃ المؤمنون آیت 31

پھر ان کے بعد ہم نے ایک اور نسل پیدا کی۔

ثُمَّ أَنشَأْنَا مِنۢ بَعْدِهِمْ قُرُونًا ءَاخَرِينَ﴿42﴾ط

سورۃالمؤمنون آیت 42

پھر ان کے بعد ہم نے اور نسلیں پیدا کر دیں۔

وَهُوَ ٱلَّذِىٓ أَنشَأَ لَكُمُ ٱلسَّمْعَ وَٱلْأَبْصَٰرَ وَٱلْأَفْـِٔدَةَ ۚ قَلِيلًا مَّا تَشْكُرُونَ﴿78﴾

سورۃالمؤمنون آیت 78

اور وہ (اللہ) ہی تو ہے جس نے تمہارے لئے کان اور آنکھیں اور دل و دماغ بنا دیئے۔ (لیکن) تم لوگ بہت ہی کم شکر ادا کرتے ہو۔

وَلَٰكِنَّآ أَنشَأْنَا قُرُونًا فَتَطَاوَلَ عَلَيْهِمُ ٱلْعُمُرُ ۚ وَمَا كُنتَ ثَاوِيًا فِىٓ أَهْلِ مَدْيَنَ تَتْلُوا۟ عَلَيْهِمْ ءَايَٰتِنَا وَلَٰكِنَّا كُنَّا مُرْسِلِينَ﴿45﴾

سورۃالقصص آیت 45

اور لیکن ہم نے (موسیٰؑ کے بعد) بہت سی نسلیں پیدا کر دیں اور ان پر عرصہ دراز گزر گیا۔ اور نہ ہی تم مدین والوں میں مقیم تھے کہ ان کو ہماری آیتیں پڑھ پڑھ کر سناتے مگر (ان میں بھی) ہم ہی رسول بنا کر بھیجتے رہے تھے۔

قُلْ سِيرُواْ فِى ٱلْأَرْضِ فَٱنظُرُواْ كَيْفَ بَدَأَ ٱلْخَلْقَ ۚ ثُمَّ ٱللَّهُ يُنشِئُ ٱلنَّشْأَةَ ٱلْـَٔاخِرَةَ ۚ إِنَّ ٱللَّهَ عَلَىٰ كُلِّ شَىْءٍ قَدِيرٌ ﴿20﴾ ج

سورۃ العنکبوت آیت 20

کہہ دو کہ زمین میں چلو پھرو اور دیکھ لو کہ اللہ نے کس طرح خلقت کو پہلی بار پیدا کیا؟۔ پھر اللہ دوسری بار بھی (اسی طرح) پیدا کرے گا۔ بیشک اللہ ہر چیز پر پوری طرح قدرت رکھتا ہے۔

ٱلَّذِينَ يَجْتَنِبُونَ كَبَـٰٓئِرَ ٱلْإِثْمِ وَٱلْفَوَٰحِشَ إِلَّا ٱللَّمَمَ ۚ إِنَّ رَبَّكَ وَٰسِعُ ٱلْمَغْفِرَةِ ۚ هُوَ أَعْلَمُ بِكُمْ إِذْ أَنشَأَكُم مِّنَ ٱلْأَرْضِ وَإِذْ أَنتُمْ أَجِنَّةٌ فِى بُطُونِ أُمَّهَـٰتِكُمْ ۖ فَلَا تُزَكُّوٓاْ أَنفُسَكُمْ ۖ هُوَ أَعْلَمُ بِمَنِ ٱتَّقَىٰٓ ﴿32﴾ ع2

سورۃ النجم آیت 32

جو چھوٹے گناہوں کے علاوہ بڑے بڑے گناہوں اور فحاشی سے اجتناب کرتے ہیں بیشک تمہارا رب بڑا وسیع بخش دینے والا ہے۔ جب اس نے تم کو زمین سے پیدا کیا اور جب تم اپنی ماؤں کے پیٹ میں ابھی بچے ہی تھے (تب سے) وہ تمہیں اچھی طرح جانتا ہے۔ پس اپنے آپ کو پاک صاف نہ جتلاؤ وہ اس سے بھی خوب واقف ہے جو متقی ہے۔

إِنَّآ أَنشَأۡنَٰهُنَّ إِنشَآءٗ ﴿35﴾

سورۃ الواقعۃ آیت 35

البتہ ہم نے ان (حوروں) کو خاص طور پر بنایا ہے۔

عَلَىٰٓ أَن نُّبَدِّلَ أَمۡثَٰلَكُمۡ وَنُنشِئَكُمۡ فِي مَا لَا تَعۡلَمُونَ ﴿61﴾

سورۃ الواقعۃ آیت 61

کہ تم جیسے اور لوگ تمہاری جگہ لے آئیں اور تم کو ایسے عالَم میں پیدا کر دیں جس کو تم نہیں جانتے۔

وَلَقَدۡ عَلِمۡتُمُ ٱلنَّشۡأَةَ ٱلۡأُولَىٰ فَلَوۡلَا تَذَكَّرُونَ ﴿62﴾

سورۃ الواقعۃ آیت 62

اور البتہ یقیناً تم پہلی پیدائش تو جان ہی چکے ہو پھر تم (سنجیدگی سے) غور کرتے ہوئے نصیحت حاصل کیوں نہیں کرتے۔

ءَأَنتُمْ أَنشَأْتُمْ شَجَرَتَهَآ أَمْ نَحْنُ ٱلْمُنشِـُٔونَ﴿72﴾

سورۃ الواقعۃ آیت 72

کیا تم نے اس درخت کو پیدا کیا یا ہم پیدا کرنے والے ہیں؟۔

قُلْ هُوَ ٱلَّذِىٓ أَنشَأَكُمْ وَجَعَلَ لَكُمُ ٱلسَّمْعَ وَٱلْأَبْصَـٰرَ وَٱلْأَفْـِٔدَةَ ۖ قَلِيلًا مَّا تَشْكُرُونَ﴿23﴾

سورۃ الملک آیت 23

کہہ دو وہی تو ہے جس نے تمہیں پیدا کیا اور تمہارے لئے کان۔اور آنکھیں۔اور دل و دماغ بنا دیئے (مگر) تم لوگ بہت ہی کم شکر ادا کرتے ہو۔

ان درجہ بالا آیات سے صاف ظاہر ہے کہ انشا ۔یا۔انشاء کے ساتھ کہیں بھی اللہ نہیں لکھا گیا۔کیونکہ یہ لفظ مختلف اور الگ معنی رکھتا ہے۔

نفس کی تین حالتیں:

ا۔ نفس امّارہ

یہ نفس انسان کو گناہوں پر آمادہ کرتا ہے اور برے کام کرنے کا تقاضا کرتا ہے۔

۞ وَمَآ أُبَرِّئُ نَفْسِيٓ ۚ إِنَّ ٱلنَّفْسَ لَأَمَّارَةٌۢ بِٱلسُّوٓءِ إِلَّا مَا رَحِمَ رَبِّيٓ ۚ إِنَّ رَبِّي غَفُورٌ رَّحِيمٌ ﴿53﴾

سورۃ یوسف آیت 53

اور میں اپنے نفس کو پاک صاف نہیں کہتا بیشک نفس امارہ تو برائی ہی سکھاتا رہتا ہے مگر (بچتا وہی ہے) جس پر میرا رب مہربانی کردے۔ بلاشبہ میرا رب بہت بخشنے والا نہایت مہربان ہے۔

اس کیفیت کو قرآنِ کریم کی مختلف آیات میں یوں بیان کیا گیا ہے۔ برائیوں کے بارے بہت سی آیات ہیں۔ یہاں چند آیات بیان کی ہیں کہ بات سمجھ میں آجائے۔

يَوْمَ تَجِدُ كُلُّ نَفْسٍ مَّا عَمِلَتْ مِنْ خَيْرٍ مُّحْضَرًا وَمَا عَمِلَتْ مِن سُوٓءٍ تَوَدُّ لَوْ أَنَّ بَيْنَهَا وَبَيْنَهُۥٓ أَمَدًۢا بَعِيدًا ۗ وَيُحَذِّرُكُمُ ٱللَّهُ نَفْسَهُۥ ۗ وَٱللَّهُ رَءُوفٌۢ بِٱلْعِبَادِ ﴿30﴾ ع3

سورۃ آل عمران آیت 30

جس دن ہر کوئی نفس اپنے اعمال کی نیکیوں کو اور اپنی کی ہوئی برائیوں کو سامنے موجود پالے گا۔ چاہے گا کہ اے کاش !۔ اس کے اور اس کی برائیوں کے درمیان کوئی دور کا فاصلہ ہو جاتا۔ اور اللہ ہے کہ تمہیں اپنے (عذاب) سے ڈراتا ہے اور اللہ اپنے بندوں پر نہایت شفقت کرنے والا ہے۔

اس کی ابتدا اللہ کی یاد سے اللہ کے ذکر سے غفلت کے نتیجے میں ہوتی ہے۔ پھر جب انسان پر شیطان مسلط ہو جاتا ہے تو اس کو برائی کی ترغیب ملنا شروع ہو جاتی ہے۔

وَمَن يَعْشُ عَن ذِكْرِ ٱلرَّحْمَٰنِ نُقَيِّضْ لَهُۥ شَيْطَٰنًا فَهُوَ لَهُۥ قَرِينٌ ﴿36﴾

سورۃ الزخرف آیت 36

اور جو کوئی رب الرحمٰن کے ذکر و یاد سے آنکھیں بند کر لیتا (یعنی غافل ہوتا) ہے تو ہم اس پر ایک شیطان مقرر ہونے دیتے ہیں جو اس کا ساتھی ہو جاتا ہے۔

اس کی انتہا یہ ہوتی ہے کہ یہ تسلط انہیں اسے ایسی عمیق گہرائیوں میں لے جاتا ہے جہاں پر اچھے برے کی تمیز ہی ختم ہو جاتی ہے۔

إِنَّمَا ٱلنَّسِيٓءُ زِيَادَةٌ فِى ٱلْكُفْرِ ۖ يُضَلُّ بِهِ ٱلَّذِينَ كَفَرُوا۟ يُحِلُّونَهُۥ عَامًا وَيُحَرِّمُونَهُۥ عَامًا لِّيُوَاطِـُٔوا۟ عِدَّةَ مَا حَرَّمَ ٱللَّهُ فَيُحِلُّوا۟ مَا حَرَّمَ ٱللَّهُ ۚ زُيِّنَ لَهُمْ سُوٓءُ أَعْمَـٰلِهِمْ ۗ وَٱللَّهُ لَا يَهْدِى ٱلْقَوْمَ ٱلْكَـٰفِرِينَ ﴿37﴾ ع5

سورۃالتوبۃ آیت 37

بس بیشک کسی حرمت والے مہینے کو ہٹا کر اسے آگے پیچھے کر دینا کفر میں زیادتی کا موجب ہے۔اس سے کافر گمراہی میں پڑے رہتے ہیں۔ایک سال تو اس مہینے کو حلال کر لیتے ہیں اور دوسرے سال اسی کو حرام رہنے دیتے ہیں تاکہ اللہ کے مقرر کردہ حرمت والے مہینوں کی محض گنتی پوری کر لیں اور اللہ نے جس سے منع کیا ہے اس کو جائز کر لیا کریں۔ان کے برے اعمال انہیں بہت ہی بھلے دکھائی دیتے ہیں۔اور اللہ ایسے کافروں کو راہ یاب نہیں ہونے دیتا۔

۲۔ نفس لوامہ

یہ نفس انسان کو گناہوں پر ٹوکتا ہے۔ملامت کرتا ہے کہ یہ کام بہت برا تھا تم نے کیوں کیا؟۔
انسان کے اس نفس کو ضمیر بھی کہا جاتا ہے۔کیونکہ جب انسان کوئی برا کام کر گزرتا ہے تو اس وقت اس کا ضمیر ہی اسے جھنجھوڑتا ہے اور اس کئے گئے گناہ پر اللہ کی پکڑ کا احساس دلاتا ہے۔

۞ لَآ أُقْسِمُ بِيَوْمِ ٱلْقِيَـٰمَةِ ﴿1﴾ لا وَلَآ أُقْسِمُ بِٱلنَّفْسِ ٱللَّوَّامَةِ ﴿2﴾ ط

https://quranexcel.com

سورۃ القیامۃ آیت 1

نہیں (بلکہ) میں قَسم کھاتا ہوں قیامت کے دن کی۔ اور نہیں (بلکہ) میں قَسم کھاتا ہوں ملامت کرنے والے نفس کی۔

اس کیفیت کو قرآنِ کریم کی مختلف آیات میں یوں بیان کیا گیا ہے۔ جس سے پتہ چلتا ہے کہ دنیا کی ملامت پر تو سدھار آنے کا امکان موجود ہے لیکن آخرت کی ملامت بے سود ہو جائے گی۔ اور پھر اسی ملامت کے ساتھ جہنم رسید ہو گا اور یہی ملامت اس پر دوزخ میں بھی مسلط رہے گی۔

وَقَالَ ٱلشَّيْطَٰنُ لَمَّا قُضِىَ ٱلْأَمْرُ إِنَّ ٱللَّهَ وَعَدَكُمْ وَعْدَ ٱلْحَقِّ وَوَعَدتُّكُمْ فَأَخْلَفْتُكُمْ ۖ وَمَا كَانَ لِىَ عَلَيْكُم مِّن سُلْطَٰنٍ إِلَّآ أَن دَعَوْتُكُمْ فَٱسْتَجَبْتُمْ لِى ۖ فَلَا تَلُومُونِى وَلُومُوٓا۟ أَنفُسَكُم ۖ مَّآ أَنَا۠ بِمُصْرِخِكُمْ وَمَآ أَنتُم بِمُصْرِخِىَّ ۖ إِنِّى كَفَرْتُ بِمَآ أَشْرَكْتُمُونِ مِن قَبْلُ ۗ إِنَّ ٱلظَّٰلِمِينَ لَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ﴿22﴾

سورۃ ابراہیم آیت 22

اور جب (روزِ قیامت) فیصلہ ہو جائے گا تو شیطان کہے گا بیشک اللہ نے تم سے بالکل سچا وعدہ کیا تھا۔ اور وعدہ تو میں نے بھی تم سے کیا تھا مگر میں تم سے وعدہ خلافی کر چکا۔ اور میرا تم پر کسی طرح کا بھی زور نہ تھا ہاں میں نے تمہیں (گمراہی اور کفر کی طرف) بلایا پھر تم نے (بغیر سوچے سمجھے) مجھے عملی طور پر قبول کیا۔ تو (آج) مجھے الزام نہ دو بلکہ اپنے آپ ہی کو ملامت کرو۔ نہ میں تمہارا فریاد رس ہوں اور نہ تم میری فریاد رسی کر سکتے ہو۔ میں تو اس بات کا سرے سے ہی منکر ہوں کہ تم مجھے اس سے پہلے اس (اللہ جل شانہ) کا شریک مانتے رہے ہو۔ بلاشبہ ظالم لوگوں کے لئے درد دینے والا عذاب ہے۔

ذَٰلِكَ مِمَّآ أَوْحَىٰٓ إِلَيْكَ رَبُّكَ مِنَ ٱلْحِكْمَةِ ۗ وَلَا تَجْعَلْ مَعَ ٱللَّهِ إِلَٰهًا ءَاخَرَ فَتُلْقَىٰ فِى جَهَنَّمَ مَلُومًا مَّدْحُورًا ﴿39﴾

سورۃ الاسراء آیت 39

یہ سب حکمت و دانائی کی ان باتوں میں سے ہیں جو تمہارے رب نے تمہاری طرف وحی کی ہیں۔ اور اللہ کے ساتھ کوئی بھی دوسرے عبادت کیے جانے والے (معبود) نہ بنا لینا۔ ورنہ تم ملامت زدہ اور دھتکارے ہوئے جہنم میں ڈال دیئے جاؤ گے۔

فَٱلْتَقَمَهُ ٱلْحُوتُ وَهُوَ مُلِيمٌ﴿142﴾

سورۃ الصافات آیت 142

پھر اسے مچھلی نے نگل لیا اور وہ (خود کو) ملامت کر رہا تھا۔

فَأَخَذْنَٰهُ وَجُنُودَهُۥ فَنَبَذْنَٰهُمْ فِى ٱلْيَمِّ وَهُوَ مُلِيمٌ﴿40﴾ط

سورۃ الذاریات آیت 40

تو ہم نے اسے اور اس کے لشکروں کو پکڑ لیا اور سب کو سمندر میں پھینک دیا اور وہ قابلِ ملامت کام کیا کرتا تھا۔

أَنِ ٱغْدُواْ عَلَىٰ حَرْثِكُمْ إِن كُنتُمْ صَٰرِمِينَ﴿22﴾ فَٱنطَلَقُواْ وَهُمْ يَتَخَٰفَتُونَ﴿23﴾لا أَن لَّا يَدْخُلَنَّهَا ٱلْيَوْمَ عَلَيْكُم مِّسْكِينٌ﴿24﴾لا وَغَدَوْاْ عَلَىٰ حَرْدٍ قَٰدِرِينَ﴿25﴾ فَلَمَّا رَأَوْهَا قَالُوٓاْ إِنَّا لَضَآلُّونَ﴿26﴾لا بَلْ نَحْنُ مَحْرُومُونَ﴿27﴾ قَالَ أَوْسَطُهُمْ أَلَمْ أَقُل لَّكُمْ لَوْلَا تُسَبِّحُونَ﴿28﴾ قَالُواْ سُبْحَٰنَ رَبِّنَآ إِنَّا كُنَّا ظَٰلِمِينَ﴿29﴾ فَأَقْبَلَ بَعْضُهُمْ عَلَىٰ بَعْضٍ يَتَلَٰوَمُونَ﴿30﴾ قَالُواْ يَٰوَيْلَنَآ إِنَّا كُنَّا طَٰغِينَ﴿31﴾ عَسَىٰ رَبُّنَآ أَن يُبْدِلَنَا خَيْرًا مِّنْهَآ إِنَّآ إِلَىٰ رَبِّنَا رَٰغِبُونَ﴿32﴾

سورۃ القلم آیت ۲۲ تا ۳۲

اگر تم کو (پھل) توڑنا ہے تو سویرے ہی اپنی کھیتی پر پہنچ جاؤ۔ تو وہ چپکے چپکے اور ایک دوسرے سے باتیں کرتے ہوئے چل دیئے۔ کہ آج تمہارے پاس یہاں ہر گز کوئی فقیر نہ پھٹکنے پائے۔ اور (مساکین کی) روک پر صبح سویرے ہی چلے (گویا کہ پھلوں پر) قادر ہیں۔ جب باغ کو (برباد حالت میں) دیکھا تو کہنے لگے کہ البتہ ہم راستہ بھول گئے ہیں۔ (نہیں) بلکہ (باغ تو اپنا ہی ہے) ہم تو بالکل محروم ہو کر رہ گئے ہیں۔ ایک جو اُن میں بہتر تھا بولنے لگا کیا میں نے تم سے نہیں کہا تھا کہ تم تسبیح (یعنی شانِ ربِ التوّاب کے اوصاف و کلمات) کیوں نہیں بیان کرتے ہو؟۔ (تب) وہ کہنے لگے کہ ہمارا رب بالکل پاک ہے بلا شبہ ہم ہی قصوروار تھے۔ پھر ایک دوسرے پر متوجہ ہو کر وہ باہمی لعنت ملامت کرنے لگے۔ کہنے لگے ہائے افسوس!۔ یقیناً ہم ہی حد سے بڑھ گئے تھے۔ امید ہے۔ کہ ہمارا رب ہمیں اس (باغ) کے بدلے اس سے بہتر باغ عنایت کر دے (اب) تو بلا شبہ ہم اپنے رب کی طرف ہی رجوع کرتے ہیں۔

۳۔ نفس مطمئنہ

اور نفس خواہشات کی کشمش اور گناہوں کے گرداب سے دور رکھتا ہے

یہ کبھی بھی برے کاموں کا تقاضا نہیں کرتا۔ مطمئن رہتا ہے

انسان کو اللہ کی یاد اور اس کی اطاعت اور اس کے ذکر فکر میں مطمئن رکھتا ہے۔

يَٰٓأَيَّتُهَا ٱلنَّفْسُ ٱلْمُطْمَئِنَّةُ ﴿27﴾ق صلے ٱرْجِعِىٓ إِلَىٰ رَبِّكِ رَاضِيَةً مَّرْضِيَّةً ﴿28﴾ج فَٱدْخُلِى فِى عِبَٰدِى ﴿29﴾لا وَٱدْخُلِى جَنَّتِى ﴿30﴾ع1

سورۃ الفجر آیت ۲۷ تا ۳۰

(ارشاد ہوگا) اے اطمینان پا جانے والے روح و نفس۔ اپنے رب کی طرف لوٹ جا کہ تو اس سے راضی وہ تجھ سے راضی ہے۔ پس میرے (خاص) بندوں میں داخل ہو جا۔ اور میری جنت میں داخل ہو جا۔

اس کیفیت کو قرآنِ کریم کی مختلف آیات میں یوں بیان کیا گیا ہے۔اس کی ابتدا اللہ کی یاد اور اس کے ذکر سے شروع ہوتی ہے اور مستقل مزاجی سے اللہ کی طرف سے دنیا میں سکینت نازل ہوتی ہے۔اور آخرت کا اطمینان بھی ملتا ہے۔ یہ واحد نفس ہے جسے جنت میں جانا نصیب ہوگا۔

وَإِذْ قَالَ إِبْرَٰهِـۧمُ رَبِّ أَرِنِى كَيْفَ تُحْىِ ٱلْمَوْتَىٰ ۖ قَالَ أَوَلَمْ تُؤْمِن ۖ قَالَ بَلَىٰ وَلَٰكِن لِّيَطْمَئِنَّ قَلْبِى ۖ قَالَ فَخُذْ أَرْبَعَةً مِّنَ ٱلطَّيْرِ فَصُرْهُنَّ إِلَيْكَ ثُمَّ ٱجْعَلْ عَلَىٰ كُلِّ جَبَلٍ مِّنْهُنَّ جُزْءًا ثُمَّ ٱدْعُهُنَّ يَأْتِينَكَ سَعْيًا ۚ وَٱعْلَمْ أَنَّ ٱللَّهَ عَزِيزٌ حَكِيمٌ ﴿260﴾ ع35

سورۃ البقرۃ آیت 260

اور جب ابراہیمؑ نے کہا کہ اے میرے رب!۔ مجھے دکھا کہ تو مردوں کو کیسے زندہ کرے گا ارشاد فرمایا کہ کیا تمہیں یقین نہیں؟۔ عرض کیا کیوں نہیں لیکن اس لئے کہ میرا دل کامل اطمینان حاصل کرلے۔ ارشادِ باری ہوا کہ تم چار پرندے لو پھر انہیں اپنے ساتھ مانوس کرلو پھر (ان کے ٹکڑے کرکے) ہر پہاڑ پر ان کے بدن کا ایک ایک ٹکڑا رکھ دو پھر ان کو بلاؤ تو وہ تیرے پاس دوڑتے ہوئے چلے آئیں گے۔ اور جان رکھو کہ بیشک اللہ بڑا زبردست نہایت حکمت والا ہے۔

فَرِحِينَ بِمَآ ءَاتَىٰهُمُ ٱللَّهُ مِن فَضْلِهِۦ وَيَسْتَبْشِرُونَ بِٱلَّذِينَ لَمْ يَلْحَقُوا۟ بِهِم مِّنْ خَلْفِهِمْ أَلَّا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ ﴿170﴾ م

سورۃ آل عمران آیت 170

جو کچھ اللہ نے ان کو اپنے فضل سے دے رکھا ہے اس میں شاداں وفرحاں ہیں اور ان لوگوں کی بابت خوش اور مطمئن ہیں جو پیچھے رہ گئے ہیں اب تک ان سے نہیں ملے کہ ان پر بھی نہ تو کوئی خوف ہوگا اور نہ ہی وہ غمگین ہوں گے۔

وَمَا جَعَلَهُ ٱللَّهُ إِلَّا بُشْرَىٰ وَلِتَطْمَئِنَّ بِهِۦ قُلُوبُكُمْ ۚ وَمَا ٱلنَّصْرُ إِلَّا مِنْ عِندِ ٱللَّهِ ۚ إِنَّ ٱللَّهَ عَزِيزٌ حَكِيمٌ ﴿10﴾ ع1

سورۃ الانفال آیت 10

اور اس مدد کو تو اللہ نے محض خوش خبری بنایا تھا تاکہ اس سے تمہارے دل مطمئن رہیں۔ ورنہ مدد تو اللہ ہی کی طرف سے ہوتی ہے بیشک اللہ زبردست حکمت والا ہے۔

ثُمَّ أَنزَلَ ٱللَّهُ سَكِينَتَهُۥ عَلَىٰ رَسُولِهِۦ وَعَلَى ٱلْمُؤْمِنِينَ وَأَنزَلَ جُنُودًا لَّمْ تَرَوْهَا وَعَذَّبَ ٱلَّذِينَ كَفَرُوا۟ ۚ وَذَٰلِكَ جَزَآءُ ٱلْكَٰفِرِينَ ﴿26﴾

سورۃ التوبۃ آیت 26

پھر اللہ نے اپنی طرف سے اپنے رسول اور اہلِ ایمان پر سکون واطمینان نازل فرمایا اور ایسے لشکر بھیج دیئے جو تمہیں نظر نہیں آتے تھے اور کافروں کو سزا دے دی گئی۔ اور کافروں کی یہی جزا ہے۔

إِلَّا تَنصُرُوهُ فَقَدْ نَصَرَهُ ٱللَّهُ إِذْ أَخْرَجَهُ ٱلَّذِينَ كَفَرُوا۟ ثَانِىَ ٱثْنَيْنِ إِذْ هُمَا فِى ٱلْغَارِ إِذْ يَقُولُ لِصَٰحِبِهِۦ لَا تَحْزَنْ إِنَّ ٱللَّهَ مَعَنَا ۖ فَأَنزَلَ ٱللَّهُ سَكِينَتَهُۥ عَلَيْهِ وَأَيَّدَهُۥ بِجُنُودٍ لَّمْ تَرَوْهَا وَجَعَلَ كَلِمَةَ ٱلَّذِينَ كَفَرُوا۟ ٱلسُّفْلَىٰ ۗ وَكَلِمَةُ ٱللَّهِ هِىَ ٱلْعُلْيَا ۗ وَٱللَّهُ عَزِيزٌ حَكِيمٌ ﴿40﴾

سورۃ التوبۃ آیت 40

اگر تم رسول کی مدد نہ کروگے تو اللہ نے اس کی (ایسے وقت) مدد کی تھی جب کافروں نے ان کو گھر سے نکال دیا تھا۔ وہ دو میں سے دوسرا تھا جب وہ دونوں غار میں تھے جس وقت وہ (محمدؐ) اپنے ساتھی (ابوبکر صدیقؓ) سے کہہ رہا تھا کہ غم نہ کر بیشک اللہ ہمارے ساتھ ہے۔ پھر اللہ نے اپنی طرف سے ان پر سکون واطمینان نازل فرمایا اور ایسے لشکروں سے ان کی مدد کی جو تم کو نظر نہیں آتے تھے اور کافروں کی بات کو پست کر دیا۔ اور بات تو اللہ ہی کی بلند رہتی ہے۔ اور اللہ بہت زبردست نہایت حکمت والا ہے۔

خُذْ مِنْ أَمْوَٰلِهِمْ صَدَقَةً تُطَهِّرُهُمْ وَتُزَكِّيهِم بِهَا وَصَلِّ عَلَيْهِمْ ۖ إِنَّ صَلَوٰتَكَ سَكَنٌ لَّهُمْ ۗ وَٱللَّهُ سَمِيعٌ عَلِيمٌ ﴿103﴾

سورۃالتوبۃ آیت 103

ان کے مالوں میں سے صدقہ لے لو کہ اس کے ذریعے سے ان کا ظاہر صاف اور ان کا باطن پاکیزہ ہو جائے۔ ان کے حق میں دعا خیر کرو بیشک تمہاری دعا ان کے لئے سکون واطمینان کا باعث ہے۔ اور اللہ خوب سننے والا سب کچھ جاننے والا ہے۔

فَلَمَّا دَخَلُواْ عَلَىٰ يُوسُفَ ءَاوَىٰٓ إِلَيۡهِ أَبَوَيۡهِ وَقَالَ ٱدۡخُلُواْ مِصۡرَ إِن شَآءَ ٱللَّهُ ءَامِنِينَ ﴿99﴾ط

سورۃیوسف آیت 99

پھر جب وہ (سب) یوسفؑ کے پاس آ گئے تو اس نے اپنے والدین کو (خاص کر) اپنے پاس جگہ دی اور کہا کہ مصر میں داخل ہو جاؤ۔ اگر اللہ نے چاہا تو یہاں امن واطمینان سے رہو گے۔

ٱلَّذِينَ ءَامَنُواْ وَتَطۡمَئِنُّ قُلُوبُهُم بِذِكۡرِ ٱللَّهِۗ أَلَا بِذِكۡرِ ٱللَّهِ تَطۡمَئِنُّ ٱلۡقُلُوبُ ﴿28﴾ط

سورۃالرعد آیت 28

وہ لوگ جو ایمان لائے اور ان کے دلوں کی تو اللہ کے ذکر سے ہی تسکین ہوتی ہے۔ آگاہ ہو جاؤ کہ اللہ کے ذکر سے ہی دلوں کو سکون واطمینان نصیب ہوتا ہے۔

وَمَآ أَمۡوَٰلُكُمۡ وَلَآ أَوۡلَٰدُكُم بِٱلَّتِي تُقَرِّبُكُمۡ عِندَنَا زُلۡفَىٰٓ إِلَّا مَنۡ ءَامَنَ وَعَمِلَ صَٰلِحٗا فَأُوْلَٰٓئِكَ لَهُمۡ جَزَآءُ ٱلضِّعۡفِ بِمَا عَمِلُواْ وَهُمۡ فِي ٱلۡغُرُفَٰتِ ءَامِنُونَ ﴿37﴾

سورۃ سبا آیت 37

اور تمہارا مال اور تمہاری اولاد ایسی چیز نہیں کہ تم کو ہمارا مقرب بنادے۔ مگر (ہمارا مقرب صرف وہ ہے) جو ایمان لائے اور عمل صالح کرتا رہے ایسے ہی لوگوں کو ان کے اعمال کا دگنا صلہ ملے گا اور وہ امن واطمینان سے بلند و بالا گھروں میں رہیں گے۔

هُوَ ٱلَّذِيٓ أَنزَلَ ٱلسَّكِينَةَ فِي قُلُوبِ ٱلۡمُؤۡمِنِينَ لِيَزۡدَادُوٓاْ إِيمَٰنٗا مَّعَ إِيمَٰنِهِمۡۗ وَلِلَّهِ جُنُودُ ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلۡأَرۡضِۚ وَكَانَ ٱللَّهُ عَلِيمًا حَكِيمًا ﴿4﴾

سورۃ الفتح آیت 4

وہی تو ہے جس نے ایمان والوں کے دلوں پر سکون واطمینان نازل کیا تاکہ وہ اپنے ایمان میں اور بڑھتے چلے جائیں۔ اور آسمانوں وزمین کے سارے لشکر اللہ ہی کے ہیں اور اللہ خوب جاننے والا نہایت حکمت والا ہے۔

وَٱعْلَمُوٓاْ أَنَّ فِيكُمْ رَسُولَ ٱللَّهِ ۚ لَوْ يُطِيعُكُمْ فِى كَثِيرٍ مِّنَ ٱلْأَمْرِ لَعَنِتُّمْ وَلَٰكِنَّ ٱللَّهَ حَبَّبَ إِلَيْكُمُ ٱلْإِيمَٰنَ وَزَيَّنَهُۥ فِى قُلُوبِكُمْ وَكَرَّهَ إِلَيْكُمُ ٱلْكُفْرَ وَٱلْفُسُوقَ وَٱلْعِصْيَانَ ۚ أُوْلَٰٓئِكَ هُمُ ٱلرَّٰشِدُونَ ﴿7﴾

سورۃ الحجرات آیت 7

اور خوب جان رکھو!۔ کہ تم میں رسول اللہ موجود ہیں اگر وہ بہت سے معاملات میں تمہاری بات مان لیا کریں تو تم زحمت و مشقت میں پڑ جاؤ۔ لیکن اللہ نے تمہارے دلوں میں ایمان کی محبت ڈال دی ہے اور اسے تمہارے دلوں میں مزین کر دیا ہے اور کفر اور فسق اور نافرمانی تمہارے نزدیک قابلِ نفرت بنا دی ہے۔ ایسے ہی لوگ تو راہِ ہدایت پر ہیں۔

کرتوتوں پر وبال کا ذمہ دار کون؟:

اللہ تعالیٰ ہی اچھی صحت۔ دولت۔ خوشی۔ اختیار۔ ہدایت اور تقویٰ عطا کرتا ہے۔ وہ اپنی تمام مخلوقات کو ایسے ایسے فوائد حاصل کرنے کے قابل بناتا ہے جو ان کو معلوم بھی نہیں ہو پاتے۔ اُس نے تو سب لوگوں کے لیے اپنی طرف پہنچنے والا راستہ بھی آسان بنایا ہوا ہے۔ مگر اس راستے کی طرف وہی آتے ہیں۔ جو اُس کے حکم پر چلنے کی خواہش رکھتے ہیں۔

وہ اپنی ہدایت کے ذریعے فائدہ ہی فائدہ پہنچاتا ہے۔اس کا نفع صرف انسانوں اور جنوں تک محدود نہیں۔ بلکہ اس کی پیدہ کردہ ساری مخلوق اس سے مستفید ہوتی ہے۔وہ روحوں کو فائدہ پہنچاتا ہے۔کھانے کے ذریعے جسموں کی پرورش کرتا ہے۔دوا کے ذریعے بیماری سے بچاتا ہے۔اپنی نعمتوں اور بھلائی کے ذریعے مصیبتوں کو دور رکھتا ہے۔اور ہر ایک کا خیال رکھتا ہے۔اور خاص طور پر انسانوں اور جنوں کا کہیں زیادہ۔کہ پھر ان سے جواب دہی جو ہے۔انہی کے لیے خصوصی طور پر کہا گیا ہے کہ اگر کوئی التجا ہو تو اللہ سے کرو۔اگر مدد چاہو تو اسی سے مانگو اور در بدر ہونے کی بجائے یکجائی ہو جاؤ۔کہ اسی میں انسانی عظمت ہے۔یہ یاد رکھنے کی تاکید بھی کی ہے کہ اگر سارے تمہیں کسی چیز میں فائدہ پہنچانے کے لیے جمع ہو جائیں تو ایسا نہیں کر سکتے جب تک کہ اللہ نہ چاہے۔سوائے اس کے کہ اللہ نے جو تمہارے لیے مختص کر رکھا ہے۔اور اگر ساری دنیا تمہیں کسی چیز میں نقصان دینے کے لیے اکٹھی ہو جائے جب تک کہ اللہ نہ چاہے تو ایسا ممکن نہیں سوائے اس کے کہ اللہ نے ہی یہ امر پہلے سے طے کیا ہوا ہو۔

وَإِن يَمْسَسْكَ ٱللَّهُ بِضُرٍّ فَلَا كَاشِفَ لَهُۥٓ إِلَّا هُوَ ۖ وَإِن يَمْسَسْكَ بِخَيْرٍ فَهُوَ عَلَىٰ كُلِّ شَىْءٍ قَدِيرٌ ﴿17﴾

سورۃ الأنعام آیت 17

اور اگر اللہ تمہیں کوئی نقصان پہنچانا چاہے تو اس کے علاوہ کوئی بھی اس کا دور کرنے والا نہیں۔اور اگر کوئی خیر پہنچانا چاہے (تو کوئی بھی اسے روکنے والا نہیں؟) وہ تو ہر چیز پر خوب قدرت رکھنے والا ہے۔

وَلَئِن سَأَلْتَهُم مَّنْ خَلَقَ ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلْأَرْضَ لَيَقُولُنَّ ٱللَّهُ ۚ قُلْ أَفَرَءَيْتُم مَّا تَدْعُونَ مِن دُونِ ٱللَّهِ إِنْ أَرَادَنِىَ ٱللَّهُ بِضُرٍّ هَلْ هُنَّ كَٰشِفَٰتُ ضُرِّهِۦٓ أَوْ أَرَادَنِى بِرَحْمَةٍ هَلْ هُنَّ مُمْسِكَٰتُ رَحْمَتِهِۦ ۚ قُلْ حَسْبِىَ ٱللَّهُ ۖ عَلَيْهِ يَتَوَكَّلُ ٱلْمُتَوَكِّلُونَ ﴿38﴾

سورۃالزمر آیت 38

اور اگر تم ان سے پوچھو کہ آسمانوں وزمین کو کس نے پیدا کیا ہے؟۔ تو یقیناً وہ کہیں گے کہ اللہ نے۔ پوچھو کیا پھر تم نے کبھی غور کیا؟۔ کہ جن سے تم اللہ کے علاوہ دعائیں مانگتے ہو اگر اللہ مجھے کوئی نقصان پہنچانا چاہے تو کیا یہ اس نقصان کو دور کر سکتے ہیں؟۔ یا اگر اللہ مجھ پر کوئی مہربانی کرنا چاہے تو کیا یہ اس کی رحمت کو روک سکتے ہیں؟۔ (ان سے) کہہ دو کہ میرے لئے اللہ ہی کافی ہے بھروسہ کرنے والے اسی پر بھروسہ کرتے ہیں۔

اللہ رب العزت کے لیے اکثر اوقات النافع اور الضّار دونوں صفات کا ذکر ایک ساتھ ہوتا ہے۔ اور بہت سارے انسان اس کی تعریف تو کرتے ہیں۔ لیکن انہی صفات میں مغالطے کا شکار بنے ہوتے ہیں۔ اور عملی طور پر اس سے منحرف نظر آتے ہیں۔ جب کہ اللہ جل جلالہ کا واضح فرمان ہے۔ کہ ہر اچھائی اسی کی طرف سے ہوتی ہے۔ وہ کسی پر ظلم نہیں کرتا۔ اور اگر کچھ برا ہوتا نظر آتا ہے تو وہ اپنے

کیے ہوئے کرتوتوں کا نتیجہ ہو سکتا ہے۔اور اگر کوئی سوچے سمجھے تو!۔اس میں بھی اللہ کی طرف سے اصلاحی پہلو مضمر ہو سکتا ہے۔ کیونکہ یہ فرمادیا گیا کہ جو بھی برائی کسی کو پہنچتی ہے وہ اس کے نفسانی کرتوتوں کی وجہ سے ہوتی ہے۔اللہ تعالیٰ کی طرف تو سب کچھ مثبت ہی منسوب ہے۔دیکھئے آیات۔

مَّآ أَصَابَكَ مِنْ حَسَنَةٍ فَمِنَ ٱللَّهِ ۖ وَمَآ أَصَابَكَ مِن سَيِّئَةٍ فَمِن نَّفْسِكَ ۚ وَأَرْسَلْنَٰكَ لِلنَّاسِ رَسُولًا ۚ وَكَفَىٰ بِٱللَّهِ شَهِيدًا ﴿79﴾

سورۃ النساء آیت 79

(اے انسان!۔یاد رکھ) تجھے جو بھی بھلائی پہنچے وہ اللہ کی طرف سے ہے۔اور جو برائی تجھے پہنچے وہ تیرے نفسانی کرتوتوں کی وجہ سے ہے۔اور (اے نبیؐ) ہم نے تجھے بنی نوع انسان کے لئے رسول بنا کر بھیجا ہے اور اس پر اللہ ہی گواہ کافی ہے۔

إِنَّ ٱللَّهَ لَا يَظْلِمُ ٱلنَّاسَ شَيْـًٔا وَلَٰكِنَّ ٱلنَّاسَ أَنفُسَهُمْ يَظْلِمُونَ ﴿44﴾

سورۃ یونس آیت 44

بلا شبہ اللہ لوگوں پر ذرا سا بھی ظلم نہیں کرتا بلکہ لوگ خود ہی اپنے آپ پر ظلم کرتے ہیں۔

وَلَوْلَآ أَن تُصِيبَهُم مُّصِيبَةٌۢ بِمَا قَدَّمَتْ أَيْدِيهِمْ فَيَقُولُواْ رَبَّنَا لَوْلَآ أَرْسَلْتَ إِلَيْنَا رَسُولًا فَنَتَّبِعَ ءَايَٰتِكَ وَنَكُونَ مِنَ ٱلْمُؤْمِنِينَ ﴿47﴾

سورۃ القصص آیت 47

اور (رسول بھیجنا اس لئے کہ) اگر یہ بات نہ ہوتی کہ ان کے اپنے ہی کرتوتوں کی وجہ سے ان پر کوئی مصیبت نازل ہو جاتی تو یہ کہنے لگتے کہ اے ہمارے رب!۔ تو نے ہمارے پاس کوئی رسول کیوں نہ بھیجا کہ ہم تیری آیات کی پیروی کرتے اور ایمان لانے والوں میں سے ہو جاتے۔

وَمَآ أَصَٰبَكُم مِّن مُّصِيبَةٍ فَبِمَا كَسَبَتْ أَيْدِيكُمْ وَيَعْفُواْ عَن كَثِيرٍ ﴿30﴾ط

سورۃ الشوریٰ آیت 30

اور تم پر جو مصیبت بھی واقع ہوتی ہے وہ تمہارے کیے ہوئے کرتوتوں سے ہوتی ہے اور وہ تو بہت ساری (کوتاہیوں سے) درگزر ہی کر لیتا ہے۔

كَلَّا ۖ بَلْ ۜ رَانَ عَلَىٰ قُلُوبِهِم مَّا كَانُواْ يَكْسِبُونَ ﴿14﴾

سورۃ المطففین آیت 14

ہرگز نہیں۔ بلکہ جو کرتوت یہ کرتے ہیں ان کے دلوں پر اسی کا زنگ چڑھ گیا ہے۔

اللہ رب العزت نے انسان کو عقل دی ہے۔یہ آئے دن مختلف طرح کی کھوج میں لگا رہتا ہے۔ اور اللہ کی مدد سے بہت ساری مختلف اشیاء اور ذرائع کی خصوصیات سے آگاہ ہو چکا ہے۔ان کے استعمال بھی کئی طرح سے وضع کئے ہوئے ہیں۔اور ان پر نفع و نقصان کی قدغن بھی موجود ہے۔اور اگر کسی عنصر میں کوئی تاثیر بھی ہے تو وہ اللہ ہی کی ودیعت کردہ ہے۔مثال کے طور پر کوئی آدمی زہر کھائے گا تو مر جائے گا۔اس کی موت کے پیچھے اس کا منفی عمل ہے۔کیونکہ یہ ممانعت موجود ہے کہ اپنے کسی عمل سے اپنی جانوں کو نقصان نہ پہنچاؤ۔اور اپنے آپ کو ہلاکت میں نہ ڈالو۔دیکھئے آیات۔

وَأَنفِقُواْ فِى سَبِيلِ ٱللَّهِ وَلَا تُلْقُواْ بِأَيْدِيكُمْ إِلَى ٱلتَّهْلُكَةِ ۛ وَأَحْسِنُوٓاْ ۛ إِنَّ ٱللَّهَ يُحِبُّ ٱلْمُحْسِنِينَ ﴿195﴾

سورۃ البقرۃ آیت 195

اور اللہ کی راہ میں خرچ کرو اور اپنے آپ کو اپنے ہی ہاتھوں ہلاکت میں نہ ڈالو۔اور احسان کرو یقیناً اللہ احسان کرنے والوں سے محبت کرتا ہے۔

يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُواْ لَا تَأْكُلُوٓاْ أَمْوَٰلَكُم بَيْنَكُم بِٱلْبَٰطِلِ إِلَّآ أَن تَكُونَ تِجَٰرَةً عَن تَرَاضٍ مِّنكُمْ ۚ وَلَا تَقْتُلُوٓاْ أَنفُسَكُمْ ۚ إِنَّ ٱللَّهَ كَانَ بِكُمْ رَحِيمًا ﴿29﴾

سورۃالنساء آیت 29

اے ایمان والو!۔ایک دوسرے کے مال ناجائز طور پر مت کھاؤ مگر یہ کہ باہمی رضامندی سے تجارت کا لین دین ہو جائے (تو جائز ہے)۔اور اپنے آپ کو ہلاک نہ کرو بیشک اللہ تم پر نہایت مہربان ہے۔

يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُواْ عَلَيْكُمْ أَنفُسَكُمْ ۖ لَا يَضُرُّكُم مَّن ضَلَّ إِذَا ٱهْتَدَيْتُمْ ۚ إِلَى ٱللَّهِ مَرْجِعُكُمْ جَمِيعًا فَيُنَبِّئُكُم بِمَا كُنتُمْ تَعْمَلُونَ ﴿105﴾

سورۃالمائدۃ آیت 105

اے ایمان والو!۔تم پر اپنی جانوں کی فکر لازم ہے جب کہ تم ہدایت پر ہو تو جو کوئی گمراہ ہوا وہ تمہارا کچھ بھی نہیں بگاڑ سکتا۔ تم سب کو اللہ کی طرف لوٹ کر جانا ہے پھر وہ تمہیں جتلادے گا جو کچھ تم کیا کرتے تھے۔

۞ قُلْ يَٰعِبَادِيَ ٱلَّذِينَ أَسْرَفُواْ عَلَىٰٓ أَنفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُواْ مِن رَّحْمَةِ ٱللَّهِ ۚ إِنَّ ٱللَّهَ يَغْفِرُ ٱلذُّنُوبَ جَمِيعًا ۚ إِنَّهُۥ هُوَ ٱلْغَفُورُ ٱلرَّحِيمُ ﴿53﴾

سورۃالزمر آیت 53

کہہ دو (ارشادِ باری تعالیٰ ہے کہ) اے میرے بندو! جنہوں نے (نافرمانیوں سے) اپنی جانوں پر زیادتی کی ہے وہ اللہ کی رحمت سے مایوس نہ ہو جائیں بیشک اللہ سارے گناہوں کو بخش دیتا ہے۔ وہ بلاشبہ بڑا معاف کرنے والا نہایت رحم کرنے والا ہے۔

مگر یہی انسان کبھی بے جان اشیاء یا کسی بھی اور ذریعہ سے اس طرح متاثر ہو جاتا ہے۔ کہ اسے بغیر کسی ثبوت کے مافوق الفطرت خصوصیات کا حامل بنا دیتا ہے۔ اور اس کے ساتھ ایسی باتیں جوڑ دیتا ہے جو صرف اللہ رب العزت کے لیے خاص ہوتی ہیں۔ اس طرح وہ اپنی خام خیالی میں مست خود بھی اللہ سے دور ہو جاتا ہے اور دوسروں کو بھی گمراہ کرتا رہتا ہے۔ اور یہ خام خیالی اس وقت زیادہ نقصان دہ ہو جاتی ہے جب وہ اس کے سامنے مزین ہو کے آتی ہے۔ دیکھئے آیات۔

وَمَن يُشَاقِقِ ٱلرَّسُولَ مِنۢ بَعۡدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُ ٱلۡهُدَىٰ وَيَتَّبِعۡ غَيۡرَ سَبِيلِ ٱلۡمُؤۡمِنِينَ نُوَلِّهِۦ مَا تَوَلَّىٰ وَنُصۡلِهِۦ جَهَنَّمَۖ وَسَآءَتۡ مَصِيرًا ﴿115﴾ ع17

سورۃ النساء آیت 115

اور جو کوئی (اللہ کی طرف سے) ہدایت کے واضح ہو جانے کے بعد بھی رسول کی مخالفت کرے اور ایمان والوں کے راستے کے علاوہ دوسرے کسی راستے پر چلے۔ تو جدھر کو وہ چلے گا ہم اسے ادھر ہی اسے چلنے دیں گے اور (بالآخر) جہنم میں ڈال دیں گے اور وہ بہت برا ٹھکانہ ہے۔

وَكَذَٰلِكَ نُوَلِّى بَعْضَ ٱلظَّٰلِمِينَ بَعْضًۢا بِمَا كَانُوا۟ يَكْسِبُونَ﴿129﴾ع15

سورۃالانعام آیت 129

اوراسی طرح ہم بعض ظالم لوگوں کوان کے کرتوتوں کی وجہ سے بعض پر ولی بنادیتے ہیں۔

تَٱللَّهِ لَقَدْ أَرْسَلْنَآ إِلَىٰٓ أُمَمٍ مِّن قَبْلِكَ فَزَيَّنَ لَهُمُ ٱلشَّيْطَٰنُ أَعْمَٰلَهُمْ فَهُوَ وَلِيُّهُمُ ٱلْيَوْمَ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ﴿63﴾

سورۃالنحل آیت 63

قسم ہےاللہ کی البتہ یقینی طورپر ہم نے تم سے پہلے بھی قوموں میں رسول بھیجے تھے پھر شیطان نےان لوگوں کوان کے (برے) کرتوت خوشنما کرکے دکھادیئے۔پس آج بھی وہی ان کا ولی بناہواہےاوران کے لئے المناک عذاب ہے۔

وَضَرَبَ ٱللَّهُ مَثَلًا قَرْيَةً كَانَتْ ءَامِنَةً مُّطْمَئِنَّةً يَأْتِيهَا رِزْقُهَا رَغَدًا مِّن كُلِّ مَكَانٍ فَكَفَرَتْ بِأَنْعُمِ ٱللَّهِ فَأَذَٰقَهَا ٱللَّهُ لِبَاسَ ٱلْجُوعِ وَٱلْخَوْفِ بِمَا كَانُوا۟ يَصْنَعُونَ﴿112﴾

سورۃالنحل آیت 112

اور اللہ ایک ایسی بستی کی مثال بیان کرتا ہے جہاں ہر طرح سے امن چین تھا اس کا رزق بافراغت ہر جگہ سے چلا آتا تھا۔ مگر ان لوگوں نے اللہ کی نعمتوں کی ناشکری کردی تو اللہ نے بھی ان کے کرتوتوں کی وجہ سے جو وہ گھڑا کرتے تھے۔ ان کو بھوک اور خوف کا لباس پہنا کر (ناشکری کا) مزہ چکھا دیا۔

بَلْ قُلُوبُهُمْ فِي غَمْرَةٍ مِّنْ هَٰذَا وَلَهُمْ أَعْمَالٌ مِّن دُونِ ذَٰلِكَ هُمْ لَهَا عَامِلُونَ ﴿63﴾

سورۃ المؤمنون آیت 63

(نہیں) بلکہ ان کے قلوب تو اس (قرآن) سے لاپرواہی و غفلت برتتے ہیں اور اس کے علاوہ بھی تو ان کے بہت سے کرتوت ہیں جو یہ کرتے رہتے ہیں۔

فَاتَّخَذْتُمُوهُمْ سِخْرِيًّا حَتَّىٰ أَنسَوْكُمْ ذِكْرِي وَكُنتُم مِّنْهُمْ تَضْحَكُونَ ﴿110﴾

سورۃ المؤمنون آیت 110

تو تم ان سے مسخری کیا کرتے تھے یہاں تک کہ اس (کرتوت) نے تمہیں میری یاد بھی بھلا دی اور تم ان کا مذاق ہی اڑاتے رہے۔

وَجَدتُّهَا وَقَوْمَهَا يَسْجُدُونَ لِلشَّمْسِ مِن دُونِ ٱللَّهِ وَزَيَّنَ لَهُمُ ٱلشَّيْطَٰنُ أَعْمَٰلَهُمْ فَصَدَّهُمْ عَنِ ٱلسَّبِيلِ فَهُمْ لَا يَهْتَدُونَ ﴿24﴾

سورۃ النمل آیت 24

اور میں نے پایا۔ کہ وہ اور اس کی قوم اللہ کو چھوڑ کر سورج کو سجدہ کرتے ہیں۔ اور شیطان نے ان کے کرتوت (ان کی نظر میں) بڑے خوشنما بنائے ہوئے ہیں۔ اور اس نے انہیں (سیدھے) راستے سے ایسے روک رکھا ہے کہ پس وہ ہدایت نہیں پاتے۔

أَفَمَن زُيِّنَ لَهُۥ سُوٓءُ عَمَلِهِۦ فَرَءَاهُ حَسَنًا ۖ فَإِنَّ ٱللَّهَ يُضِلُّ مَن يَشَآءُ وَيَهْدِى مَن يَشَآءُ ۖ فَلَا تَذْهَبْ نَفْسُكَ عَلَيْهِمْ حَسَرَٰتٍ ۚ إِنَّ ٱللَّهَ عَلِيمٌۢ بِمَا يَصْنَعُونَ ﴿8﴾

سورۃ فاطر آیت 8

کیا پھر وہ (صالح آدمی جیسا ہو سکتا ہے) جس کو اس کے برے کرتوت خوشنما بنا کے دکھائے جائیں اور وہ ان کو عمدہ و بہترین سمجھنے لگے؟۔ پس بیشک اللہ جس کو چاہتا ہے گمراہ ہونے دیتا ہے اور جس کو چاہتا ہے ہدایت کی توفیق دیتا ہے۔ تو (اے نبیؐ) ان لوگوں پر افسوس کرتے ہوئے تمہاری جان نہ چلی جائے۔ بلاشبہ یہ جو کچھ بھی گھڑتے رہتے ہیں اللہ اسے اچھی طرح جانتا ہے۔

أَسۡبَٰبَ ٱلسَّمَٰوَٰتِ فَأَطَّلِعَ إِلَىٰٓ إِلَٰهِ مُوسَىٰ وَإِنِّي لَأَظُنُّهُۥ كَٰذِبًا ۚ وَكَذَٰلِكَ زُيِّنَ لِفِرۡعَوۡنَ سُوٓءُ عَمَلِهِۦ وَصُدَّ عَنِ ٱلسَّبِيلِ ۚ وَمَا كَيۡدُ فِرۡعَوۡنَ إِلَّا فِي تَبَابٖ ﴿37﴾ ع4

سورۃ غافر آیت 37

آسمانی راستوں تک (اور پھر وہاں سے) موسیٰؑ کے اللہ کو جھانک کر دیکھ لوں اور میں تو بلاشبہ اسے جھوٹا ہی سمجھتا ہوں۔ اور اس طرح فرعون کو اس کے برے کرتوت خوشنما لگنے لگے اور وہ (سیدھے) راستے سے روک دیا گیا اور فرعون کی ہر چالبازی بے کار ہو گئی۔

۞ وَقَيَّضۡنَا لَهُمۡ قُرَنَآءَ فَزَيَّنُواْ لَهُم مَّا بَيۡنَ أَيۡدِيهِمۡ وَمَا خَلۡفَهُمۡ وَحَقَّ عَلَيۡهِمُ ٱلۡقَوۡلُ فِيٓ أُمَمٖ قَدۡ خَلَتۡ مِن قَبۡلِهِم مِّنَ ٱلۡجِنِّ وَٱلۡإِنسِۖ إِنَّهُمۡ كَانُواْ خَٰسِرِينَ ﴿25﴾ ع3

سورۃ فصلت آیت 25

اور ہم نے ان کے لئے کچھ (شیطان) ساتھی مقرر کر دیئے جنہوں نے ان کے اگلے اور پچھلے سارے کرتوت خوشنما کر کے دکھائے۔ اور ان پر بھی وہی (عذاب کی) بات ثابت ہو جائے۔ جو جنوں اور انسانوں کے ان گروہوں پر ثابت ہو چکی ہے جو ان سے پہلے گزر چکے۔ بیشک وہ سارے خسارہ اٹھانے والوں میں سے تھے۔

فَلَنُذِيقَنَّ ٱلَّذِينَ كَفَرُواْ عَذَابًا شَدِيدًا وَلَنَجۡزِيَنَّهُمۡ أَسۡوَأَ ٱلَّذِى كَانُواْ يَعۡمَلُونَ ﴿27﴾

سورۃ فصلت آیت 27

پس ہم ان کافروں کو ضرور سخت عذاب کا مزہ چکھائیں گے اور جو برے کرتوت وہ کرتے رہے ہیں ہم ضرور انہیں ان کی بدترین سزا دیں گے۔

تَرَى ٱلظَّٰلِمِينَ مُشۡفِقِينَ مِمَّا كَسَبُواْ وَهُوَ وَاقِعُۢ بِهِمۡ ۗ وَٱلَّذِينَ ءَامَنُواْ وَعَمِلُواْ ٱلصَّٰلِحَٰتِ فِى رَوۡضَاتِ ٱلۡجَنَّاتِ ۖ لَهُم مَّا يَشَآءُونَ عِندَ رَبِّهِمۡ ۚ ذَٰلِكَ هُوَ ٱلۡفَضۡلُ ٱلۡكَبِيرُ ﴿22﴾

سورۃ الشوریٰ آیت 22

تم ظالم لوگوں کو دیکھو گے کہ وہ اپنے کرتوتوں (کے انجام) سے ڈر رہے ہوں گے اور وہ (وبال تو) ان پر پڑ کر رہے گا۔ اور جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے نیک عمل بھی کیے وہ جنت کے باغوں میں ہوں گے۔ جو کچھ وہ چاہیں گے ان کے رب کے پاس (موجود) ہوگا۔ یہی تو بڑا فضل و کرم ہے۔

وَبَدَا لَهُمۡ سَيِّـَٔاتُ مَا عَمِلُواْ وَحَاقَ بِهِم مَّا كَانُواْ بِهِۦ يَسۡتَهۡزِءُونَ ﴿33﴾

سورۃ الجاثیۃ آیت 33

اوران کے کرتوتوں کی برائیاں ظاہر ہو جائیں گی اور وہی چیز ان کو گھیر لے گی جس کا وہ مذاق اڑایا کرتے تھے۔

أَفَمَن كَانَ عَلَىٰ بَيِّنَةٍ مِّن رَّبِّهِۦ كَمَن زُيِّنَ لَهُۥ سُوٓءُ عَمَلِهِۦ وَٱتَّبَعُوٓاْ أَهْوَآءَهُم ﴿14﴾

سورۃ محمد آیت 14

کیا وہ جو اپنے رب کی طرف سے ٹھوس دلیل پر ہو اس شخص جیسا ہو سکتا ہے جس کے برے کرتوت اس کی نگاہ میں خوشنما بنا دیئے گئے ہوں اور وہ اپنی خواہشات کی پیروی کرتے ہوں؟۔

إِنَّ ٱلَّذِينَ ٱرْتَدُّواْ عَلَىٰٓ أَدْبَٰرِهِم مِّنۢ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمُ ٱلْهُدَى ۙ ٱلشَّيْطَٰنُ سَوَّلَ لَهُمْ وَأَمْلَىٰ لَهُمْ ﴿25﴾

سورۃ محمد آیت 25

بلاشبہ جو لوگ پیٹھ پھیر کر (کفر کی طرف) پیچھے پلٹ گئے بعد اس کے کہ ان پر ہدایت واضح ہو چکی تھی شیطان نے ان کے لئے (ان کے کرتوت) مزین کر کے دکھا دیئے اور ان کے لئے (جھوٹی امیدوں کا سلسلہ) بہت دراز کر دیا۔

وَلِلَّهِ مَا فِي ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَمَا فِي ٱلْأَرْضِ لِيَجْزِيَ ٱلَّذِينَ أَسَٰٓـُٔواْ بِمَا عَمِلُواْ وَيَجْزِيَ ٱلَّذِينَ أَحْسَنُواْ بِٱلْحُسْنَى ﴿31﴾ ج

سورۃ النجم آیت 31

اور جو بھی آسمانوں میں اور جو کچھ زمین میں ہے سب اللہ ہی کا ہے۔ یہ (جن وانس کی تخلیق) اس لئے کہ وہ برے کرتوت کرنے والوں کو ان کے کیے پر سزا دے۔ اور احسان کرنے والوں کو اچھا بدلہ عطا کرے۔

فرشتے۔ شیاطین یا کوئی اور چیز جو موجود ہے۔ جیسے سیارے۔ ستارے۔ یا دوسری نظر آنے والی یا نظروں سے چھپی چیزیں سب اللہ ہی کے اختیار میں ہیں۔ وہ کچھ بھی نہیں کر سکتے سوائے اس کے جو اللہ جل شانہ ان سے کرانا چاہتے ہیں۔ وہ صرف اس حکم کے پابند ہیں جو انہیں ملتا ہے۔ ادھر ادھر کی خبر رکھنے کی ذمہ داری ان پر نہیں ہے۔ نہ ہی ان کو کوئی امتحان پاس کرنا ہے۔ اللہ جل شانہ تو اپنی

ہدایت کے دائرے میں جنوں وانسانوں کا عملی امتحانی پرچہ حل کرانا چاہتے ہیں۔ہدایت واضح ہو چکی جس سے باہر گمراہی ہے۔اور اسی پر ان کے پاس یا فیل ہونے کا دارومدار ہے۔

سورۃ المائدہ کی درج ذیل آیت میں اللہ تعالیٰ نے ایسے مومنوں کا حال بیان فرمایا ہے۔جو اللہ کے علاوہ نہ کسی سے فریاد کرتا ہے اور نہ اپنے رب کے سوا کسی سے ڈرتا ہے۔وہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ پر مکمل بھروسہ کرتا ہے۔جو شخص اس بات کو مکمل طور پر سمجھتا ہے کہ اس کا رب۔سب سے بلند ہے۔وہی ایک اور واحد ویکتا ہے جو چیزوں کو پیدا کرتا ہے اور اسے ہر طرح کی آسائش مہیا کرتا ہے۔جو اکیلا ہی نئی چیزوں کو وجود میں لاتا ہے۔تو وہ اس کے آگے سر تسلیم خم کرے گا اور اپنے تمام معاملات میں اسی پر بھروسہ کرے گا۔اس کے بعد وہ پرسکون دماغ سے لطف اندوز ہو گا۔اللہ اسے غلط لوگوں سے محفوظ رکھے گا۔اور وہ سب کو اللہ سے جڑنے کا مشورہ دے گا۔اس کے دل میں دھوکے اور خیانت کی کوئی گنجائش نہ ہو گی۔اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا ایسا بندہ اللہ جل شانہ کی صفت النافع والضّار سے جو حصہ حاصل کر سکتا ہے وہ یہ ہے کہ وہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے دشمنوں کے لیے نقصان دہ ہو جاتا ہے اور اللہ کے دوستوں کے لیے فائدہ مند۔

يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُواْ مَن يَرۡتَدَّ مِنكُمۡ عَن دِينِهِۦ فَسَوۡفَ يَأۡتِى ٱللَّهُ بِقَوۡمٍ يُحِبُّهُمۡ وَيُحِبُّونَهُۥٓ أَذِلَّةٍ عَلَى ٱلۡمُؤۡمِنِينَ أَعِزَّةٍ عَلَى ٱلۡكَٰفِرِينَ يُجَٰهِدُونَ فِى سَبِيلِ ٱللَّهِ وَلَا يَخَافُونَ لَوۡمَةَ لَآئِمٍ ۚ ذَٰلِكَ فَضۡلُ ٱللَّهِ يُؤۡتِيهِ مَن يَشَآءُ ۚ وَٱللَّهُ وَٰسِعٌ عَلِيمٌ ﴿54﴾

سورۃ المائدۃ آیت 54

اے ایمان والو!۔ تم میں سے جو کوئی اپنے دین سے پھر جائے تو اللہ عنقریب ایسی قوم کو لے آئے گا جن سے وہ محبت کرتا ہوگا اور وہ اس سے محبت کرتے ہوں گے۔ وہ مومنوں کے حق میں نرم دل اور کافروں کے حق میں بہت سخت ہوں گے۔ اللہ کی راہ میں جہاد کریں گے اور کسی ملامت کرنے والے کی ملامت سے نہیں ڈریں گے۔ یہ اللہ کا فضل ہے جسے وہ چاہتا ہے دے دیتا ہے۔ اور اللہ بڑی وسعت والا بخوبی جاننے والا ہے۔

غیر مصدّق قصے کہانیاں:

مذہب اصول و ضوابط کا نام ہے۔ اسلام میں بہت سے اصول و ضوابط موجود ہیں۔ سائنسی علوم بھی تو ہمیں اصول و ضوابط ہی دیتے ہیں۔ ہم سائنس میں تو منظّم دِکھتے ہیں۔ مگر بہت ساری وجوہات کی بنا پر ہم مذہب کے قوانین سے بالکل نابلد نظر آتے ہیں۔ کیونکہ

ایسے بہت سے واقعات ہم تک پہنچتے ہیں۔ جن پر ہم آنکھیں بند کرکے یقین کر لیتے ہیں۔ پھر ان کو بیان کرکے ہم مذہبی فریضہ ادا کر رہے ہوتے ہیں۔ دوسرے لفظوں میں ہم انہیں دکھتی رگ پر مرہم ثابت کر رہے ہوتے ہیں۔ خواہ ان میں اللہ جل شانہ اور نبی ﷺ اور صحابہ کرامؓ کے لیے کوئی تضحیک آمیز پہلو ہی کیوں نہ ہو۔ یہ عجیب بات نہیں کہ جہاں بات مذہب کی ہو۔ وہاں ہماری تحقیق

صفر ہو جاتی ہے۔اور جہاں بات کہانیوں کی ہو وہاں یہ شیطانی فوجدار۔ بائبل سے۔اسرائیلی روایات سے۔حکایتی واقعات سے۔جانے کہاں کہاں سے روایت وحکایات لے آتے ہیں۔اور ہمارا معیار یہ ہے یہ کہانیاں تو من وعن یاد ہوتی ہیں مگر قرآن میں جو سبق آموز واقعات بیان ہوئے ہیں ان کی طرف کم ہی دھیان کیا جاتا ہے!۔

عام طور پر غیر مسلموں کے بارے کہا جاتا ہے کہ ان کی بنائی گئی کھانے پینے کی اشیاء ہم پہ حرام کا درجہ رکھتی ہیں۔اکثر ان کے بائیکاٹ پر زور دیا جاتا ہے۔مگر ہم مذہبی قصوں کو ہاتھوں ہاتھ لے لیتے ہیں۔کیا یہ بیان کرنا حرام نہیں ہوتے؟۔انہیں ہم مزے لے لے کر بیان کر رہے ہوتے ہیں۔اس بارے کبھی نہیں سوچتے کہ یہ کہاں سے ہیں۔کس نے روایت کیے ہیں۔۔ان کی صحت پر کونسی دلیل ہے۔کیا ان میں کسی جلیل القدر ہستی کی تضحیک تو موجود نہیں؟۔ہماری بلا سے ہوتی ہے تو ہوتی رہے!۔ ہمارے اپنے بہت سے لوگ اسے مذہب کا جامہ پہنا کر درس وتدرس جاری رکھے ہوتے ہیں۔ایسے میں اگر کوئی ان کی حقیقت واضح کرنا چاہے۔تو ان کا ایمان جوش میں آجاتا ہے۔اور حقائق سے پردہ اٹھانے والوں کو جانے کیا کیا کہہ دیا جاتا ہے۔جبکہ اس بارے انہیعلماء کے دیئے قوانین موجود ہیں۔جو آسان الفاظ میں یہاں درج کیے ہیں۔

ا۔ کوئی غیر مصدّقہ روایت وحکایت قرآن کی کسی آیت یا معتبر حدیث کے مطابق ہو اس کو بیان کرنے میں کوئی حرج نہیں۔

۲۔ کوئی غیر مصدّقہ روایت و حکایت قرآن کی کسی آیت یا معتبر حدیث کے خلاف ہو۔اس کے غلط ہونے میں کوئی شک نہیں۔اس کو قطعی نہ بیان کیا جائے۔

۳۔ کوئی غیر مصدّقہ روایت و حکایت قرآن کی کسی آیت یا معتبر حدیث کے خلاف نہ ہو۔نہ تو اس کی تصدیق کی جاسکے نہ تکذیب۔یہ وہ روایات ہیں جن کے بارے میں ہمارے لیے یہ حکم ہے۔کہ نہ انہیں غلط کہیں نہ صحیح سمجھیں۔بس خاموش رہیں۔البتہ اگر ان میں کوئی نہ کوئی مثبت سبق ہو۔تو اس صورت میں ذکر کرنا جائز ہے کہ ساتھ میں یہ کہہ دیا جائے کہ اس کا قرآن و معتبر حدیث میں کوئی تذکرہ نہیں۔

توہم پرستی۔جھاڑ پھونک۔دم و تعویذات:

توہم پرستی۔ بعض شیطانی قوتیں ہر وقت منصوبہ بندی میں مصروف رہتی ہیں کہ اختلافات و تعصّبات کی بنیاد پر لوگوں کو کہاں کہاں اور کس کس طرح الجھانے کے امکانات موجود ہیں۔چنانچہ وہ کہیں مذہب و مسلک کے نام پر اور کہیں سیاست و ثقافت کے نام پر گمراہی پھیلا رہی ہوتی ہیں۔وہ نہ صرف عوام بلکہ نام نہاد خواص کو بھی گمراہ کرنے میں کامیاب ہو جاتی ہیں۔ جھوٹے پروپیگنڈے سے

سچ کو جھوٹ اور جھوٹ کو سچ کر دکھاتی ہیں۔اس گمراہی پھیلانے کے ہتھکنڈے مختلف طرح کے ہوتے ہیں۔جن میں توہم پرستی بھی ہے۔اس کی بہت ساری اقسام ہیں۔یہ دنیا کے ہر ملک میں کسی نہ کسی شکل میں نظر آئے گی۔غیر مسلم ممالک تو توہم پرستی میں مسلمانوں سے کہیں آگے ہیں۔دینِ اسلام میں تو اس کے لئے کوئی جگہ نہیں ہے۔پھر کیا وجہ ہے کہ ہمارے ملک میں بھی جادو ٹونے۔کالے علم اور اُس کے توڑ کے خود ساختہ ماہرین کی بھرمار ہے۔چالاک اور دھوکے باز قسم کے عامل روحانیات۔ استخاروں۔وظیفوں۔ تعویزوں اور قرآنی آیتوں کے ذریعے ہمارے عوام کے نفسیاتی اور سماجی مسائل کا علاج کرنے کا دعویٰ کرتے ہیں اور کمزور عقیدے کے لوگوں سے ہزاروں روپے اینٹھ لیتے ہیں۔

یہ توہم پرستی کہاں سے آئی اور کب سے شروع ہوئی۔اس نے اس وقت جنم لینا شروع کیا جب اسلام کے علاوہ دوسرے مذاہب کی بنیاد پڑی۔دنیا میں جہاں کہیں بھی اسلام کو اختیار کیا گیا وہاں کا مقامی کلچر۔وہاں کے رسم ورواج اور جاری وساری توہمات لوگوں میں چونکہ سرایت کی ہوئی تھیں۔اس لیے ان کو بھی اسلام کا رنگ دیا جانے لگا۔اور حضرت انسان جب بھی قدرتی آفات سے ڈرا۔اس نے توہمات کا سہارا لیا۔یا پھر اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی آسائشوں سے خوش ہو کر قدرتی مظاہر کو پوجنا شروع کر دیا تو ساتھ میں یہ مختلف طرح کی توہم پرستی بھی جنم لیتی گئی۔پھر مذاہب کی بھی مختلف شکلیں بنتی چلی گئیں۔لوگ اللہ کو چھوڑ کر پتھر۔آگ۔درخت۔چاند۔سورج اور مُردوں اور نہ جانے کن کن کو پوجنے لگے۔اللہ کے نبیوں نے توحید کا راستہ دکھایا اور ہر زمانے میں انہوں نے ایک ربّ کا تصور دیا۔ توہمات ورسومات سے ان کی جان چھڑانے کی کوشش کی۔جیسا کہ درج ذیل قرآنی آیات بھی یہ بات

واضح کرتی ہیں۔ کہ لوگ توہمات وطاغوت پر چلنے لگے اور شرک میں مبتلا ہو گئے۔ اپنے اوپر بہت سارے غیر شرعی بوجھ ڈال لیے۔ اور اسلام تو ان پر لدے ہوئے بہت سارے خود ساختہ معاشرتی طوقوں اور رسم ورواج کے بوجھ اتار پھینکتا ہے۔ مگر لوگ خود ہی ان سے چمٹے رہنا چاہتے ہیں۔

أَلَمْ تَرَ إِلَى ٱلَّذِينَ أُوتُوا۟ نَصِيبًا مِّنَ ٱلْكِتَٰبِ يُؤْمِنُونَ بِٱلْجِبْتِ وَٱلطَّٰغُوتِ وَيَقُولُونَ لِلَّذِينَ كَفَرُوا۟ هَٰٓؤُلَآءِ أَهْدَىٰ مِنَ ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ سَبِيلًا ﴿51﴾

سورۃ النساء آیت 51

کیا تم نے ان لوگوں کو نہیں دیکھا جن کو (اللہ جل شانہ کی) کتاب سے کچھ حصہ دیا گیا وہ توہمات کو اور طاغوت (یعنی باطل معبودوں) کو مانتے ہیں اور کفار کے لئے کہتے ہیں کہ یہ لوگ اہلِ ایمان سے زیادہ سیدھے راستے پر ہیں؟۔

ٱلَّذِينَ يَتَّبِعُونَ ٱلرَّسُولَ ٱلنَّبِىَّ ٱلْأُمِّىَّ ٱلَّذِى يَجِدُونَهُۥ مَكْتُوبًا عِندَهُمْ فِى ٱلتَّوْرَىٰةِ وَٱلْإِنجِيلِ يَأْمُرُهُم بِٱلْمَعْرُوفِ وَيَنْهَىٰهُمْ عَنِ ٱلْمُنكَرِ وَيُحِلُّ لَهُمُ ٱلطَّيِّبَٰتِ وَيُحَرِّمُ عَلَيْهِمُ ٱلْخَبَٰٓئِثَ وَيَضَعُ عَنْهُمْ إِصْرَهُمْ وَٱلْأَغْلَٰلَ ٱلَّتِى كَانَتْ عَلَيْهِمْ ۚ فَٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ بِهِۦ وَعَزَّرُوهُ وَنَصَرُوهُ وَٱتَّبَعُوا۟ ٱلنُّورَ ٱلَّذِىٓ أُنزِلَ مَعَهُۥٓ ۙ أُو۟لَٰٓئِكَ هُمُ ٱلْمُفْلِحُونَ ﴿157﴾ ع19

سورۃالأعراف آیت 157

وہ لوگ جو اس نبی اُمّی رسولؐ کی پیروی کرتے ہیں جس کے بارے وہ اپنے ہاں تورات اور انجیل میں بھی لکھا ہوا پاتے ہیں۔ وہ ان کو نیکی کا حکم کرتا ہے اور برائی سے روکتا ہے اور ان کے لئے سبھی پاک چیزیں حلال اور ناپاک چیزوں کو ان پر حرام ٹھہراتا ہے۔ اور وہ ان پر لدے ہوئے (بہت سارے خودساختہ معاشرتی) طوق و بوجھ اتار پھینکتا ہے۔ پس جو لوگ اس پر ایمان لائے اور اس کی تعظیم کرتے رہے اور اس کی مدد و نصرت بھی کی اور جو (قرآنی) نورِ ہدایت اس کے ساتھ نازل ہوا ہے اس کی پیروی کرتے رہے۔ یہی لوگ فلاح پانے والے ہیں۔

أَوْ تَقُولُوٓاْ إِنَّمَآ أَشْرَكَ ءَابَآؤُنَا مِن قَبْلُ وَكُنَّا ذُرِّيَّةً مِّنۢ بَعْدِهِمْ ۖ أَفَتُهْلِكُنَا بِمَا فَعَلَ ٱلْمُبْطِلُونَ ﴿173﴾

سورۃالأعراف آیت 173

یا یوں کہنے لگ جاؤ کہ شرک تو البتہ بس ہم سے پہلے ہمارے بڑوں نے (شروع) کیا تھا اور ہم تو ان کے بعد ان کی اولاد میں (لاچار ان کے نقشِ قدم چلتے رہے) تھے۔ تو کیا تو ہمیں اس کی بنا پر ہلاک کرے گا جو کہ باطل پرستوں نے (ایجاد) کیا تھا؟۔

جو بھی انبیاء مبعوث ہوئے انہوں نے دین اسلام کی طرف دعوت دی۔ ہر طرح سے اسلام کا لبادہ ہی اوڑھانے کی کوشش کی۔ مگر لوگوں نے ان کو نبی ماننے سے انکار کر دیا۔

نوٹ:۔ دیکھے حضرت انسان کی خصلت کا یہ ایک نمونہ کہ پتھر۔ آگ۔ درخت۔ چاند اور سورج وغیرہ کو تو اللہ کے درجے پر فائز ہو سکتے ہیں۔ لیکن بشر اللہ کے نبی کے درجے پر فائز نہیں ہو سکتا۔ یہاں بھی انسان نے اپنی مرضی کی درجہ بندی کر کے اللہ کی بے انتہا گستاخی کر دیتا ہے کہ اللہ کی شان کو اتنا گھٹا دیتا ہے کہ اللہ کی پناہ!۔ اور نبی کی شان کو کہیں افضل سمجھ لیتا ہے۔ شاید ایسا کرنا اس کی گھٹی میں پڑا ہے۔

توہم پرستی کا دوسرا بڑا اور زیادہ خطرناک ذریعہ عامل اور پیر و فقیر حضرات ہیں۔ کیونکہ زیادہ تر دیندار لوگوں کی اکثریت انہی کے چنگل میں پھنستی ہے۔ کچھ تو ایسے عمل اور وظائف کراتے ہیں جن میں واضح طور پر شرک کی آمیزش ہوتی ہے۔ اسے کالا علم۔ شیطانی علم یا کالا جادو کہا جاتا ہے اور کچھ لوگ قرآنی آیات کی آڑ میں من گھڑت اعمال و وظائف کراتے ہیں۔ اور اسے نوری علم کہتے ہیں۔ اور کچھ ایسے بھی ہوتے ہیں۔ جن کا مطلب عام آدمی تو کیا کوئی عالم بھی نہیں سمجھ سکتا۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ آپ ﷺ نے دم کرنے کی اجازت دی ہے مگر صرف وہی جس میں اللہ جل شانہ کے ساتھ شرک کا شائبہ تک نہ ہو۔ کجا یہ کہ اس اجازت میں ہی اپنے شب و روز لگا دے۔ اور اس کام کی باقاعدہ دکان بنا کر بیٹھ جائے کہ باقی سب حقوق اللہ اور حقوق العباد سے کٹ کر رہ جائے۔

معاف کیجیے گا۔اس کی اجازت کم از کم شریعت محمدیہ ﷺ اور سیرت نبوی ﷺ میں کہیں نہیں ملتی۔ یہ دم جھاڑ کا کام آپ ﷺ کے ہاں اس قدر پسندیدہ ہوتا۔ تو آپ ﷺ لوگوں کو ایسے قرآنی اور نوری عملیات بتادیتے۔ جن کے ذریعے ہر ایک کا مسئلہ حل ہو جاتا تو پھر آپ ﷺ کو دعوت و تبلیغ اور جہاد کی اتنی مشقتوں سے نہ گزرنا پڑتا اور لوگ اپنے مسائل حل کرا کر خود بخود آپ ﷺ کے گرویدہ اور حلقہ بگوش اسلام ہوتے چلے جاتے لیکن آپ ﷺ نے ایسا کچھ نہ کیا۔ نہ دعاؤں کے نام پر نہ نوری علم کے نام پر۔ بلکہ آپ ﷺ تو کافروں کے زبردست اصرار کے باوجود معجزہ بھی بمشکل ہی دکھا پائے۔ اس کا نتیجہ تھا کہ آپ ﷺ کے پاس مافوق الاسباب طریقوں سے اپنے مسائل کے حل کرانے والوں کا کبھی کوئی ہجوم نظر نہ آیا لیکن آج کالے اور سفید علم کے نام پر عملیات کرنے والوں کے پاس لوگوں کا تانتا بندھا ہوتا ہے۔

آپ ﷺ نے مسائل کے حل کے لئے شرعی اور غیر شرعی تمام طریقوں کی کھلی چھٹی نہیں دی۔ آپ ﷺ نے جنوں کے وجود کو برحق ضرور قرار دیا اور شیطان اور شریر جنوں کی شرارتوں سے بچنے کے لئے تمام ضروری اور مسنون اذکار بھی بتادیئے لیکن نبی ﷺ نے اس آڑ میں ان لمبے چوڑے تصوراتی اور توہماتی اعمال کی بنیاد نہیں رکھی جن کے ذریعے لوگ غیب کی سچی جھوٹی خبریں معلوم کریں۔ پھر انہی پر اعتقاد کر کے اپنی زندگی کے امور چلائیں۔ اپنے مسائل اور بیماریوں کے حل کے لئے لمبے لمبے وظیفے اور چلّے کیا کریں جس سے انسان اپنے روزمرہ معاشرتی فرائض ہی ادا کرنے کے قابل نہ

رہے۔اگر لوگوں کے مسائل حل کرنے کے یہ توہماتی طریقے درست ہوتے تو آپ ﷺ سب سے پہلے ہی انہیں اختیار کرتے۔اور پھر صحابہ کرامؓ ان پر کاربند نظر آتے۔یہ درست ہے کہ نبی ﷺ کی آمد سے قبل ایسی بہت ساری باتیں لوگوں میں موجود تھیں۔جن کا قلع قمع کرنا بہت زیادہ ضروری تھا۔جن میں۔توہم پرستی۔شراب۔جوا۔فال نکالنا۔نجوم۔سود۔جھوٹ۔بہتان۔قتلِ اولاد ۔متعہ۔تعویذات۔جھاڑ پھونک۔جادو۔ٹونے ٹوٹکے۔اس کے علاوہ اور بہت سی رسومات۔جو اس وقت معاشرے پر چھائی ہوئی تھیں۔ان سب پر یکے بعد دیگرے اور آہست آہستہ کاری ضرب لگا کر ان سے جان بھی چھڑانے کی کوشش کی گئی۔بڑی حد تک کامیابی بھی ہوئی۔مگر پھر بھی کچھ لوگ ان سے چمٹے رہنا چاہتے تھے۔جیسے کہ متعہ کی سختی سے ممانعت کے باوجود آج بھی ایک طبقہ اسے جائز اور ثواب کا کام سمجھتا ہے۔اسی طرح تعویذات سے ممانعت کے باوجود اسے اختلافی مسئلہ بنا کر کچھ لوگ اسے جائز سمجھے ہوئے ہیں۔جب کہ نبی ﷺ نے پوری طرح سے اصلاح فرمانے کی کوشش کی۔ جادو۔ٹونے ٹوٹکے اور بد نظری و حسد سے بچنے کے لیے قرآنی آیات اور شرک سے پاک دعاؤں کی تلقین کی۔جن کو اللہ سے مدد حاصل کرنے کے لیے انہیں پڑھا جاتا تھا۔یا پڑھ کر دم کیا جاتا تھا۔اس کو سمجھنے کا آسان طریقہ یہ ہے کہ نبی ﷺ کی حیاتِ طیّبہ کو پڑھ کر دیکھ لیا جائے۔آیا کہ ان کی زندگی میں وہ ایسے کسی کام میں ملوث تھے۔اس میں اعلیٰ درجے کے متقیوں کی خوش قسمتی واضح نظر آتی ہے۔جو نبی ﷺ سے بہترین مثال یہ ہے کہ انہوں نے اپنی زندگی میں کبھی کسی کو تعویذ لکھ کر نہیں دیا اور نہ پہنا۔اور نہ ہی کبھی متعہ سے استفادہ کیا۔بلکہ ان سے منع ہی فرمایا کرتے تھے۔اور نبی ﷺ

کو مثال بنا کر ان کی پیروی کرنے کی بات قرآن میں اللہ رب العزت نے یوں فرمادی کہ جو اللہ پر اور قیامت کے دن کی امید رکھتا ہے وہ اللہ کو بہت زیادہ یاد کرتا ہے۔اور رسول اللہ ﷺ کی مثالی زندگی کو سامنے رکھتے ہوئے اس کے مطابق زندگی گزارتا ہے۔دیکھئے درج ذیل آیتِ قرآنی۔

لَّقَدْ كَانَ لَكُمْ فِى رَسُولِ ٱللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِّمَن كَانَ يَرْجُواْ ٱللَّهَ وَٱلْيَوْمَ ٱلْءَاخِرَ وَذَكَرَ ٱللَّهَ كَثِيرًا ﴿21﴾ ط

سورۃ الأحزاب آیت 21

البتہ یقینی طور پر تمہارے لئے اللہ کے رسول (کی زندگی) میں بہترین نمونہ ہے جو اللہ پر اور قیامت کے دن کی امید رکھتا ہے اور اللہ کو بہت زیادہ یاد کرتا ہے۔

تعویذات :۔ یہ رسم بدزمانۂ جاہلیت میں جاری تھی۔اس کا تاریخی پس منظر تو بہت ہی پرانا ہے ۔ تعویذوں کا رواج عموماً دور جاہلیت خصوصاً بت پرست اقوام میں قدیم ترین زمانے سے چلا آرہا ہے لیکن یقینی طور پر اس کی ابتداء کی صحیح طور پر کوئی تاریخ متعین نہیں کی جاسکتی ہے۔نبی ﷺ کی پیدائش سے قبل کی تاریخ سے یہ بات ثابت ہو جاتی ہے کہ قدیم اقوام کے باقیات جیسے کہ دجلہ وفرات۔ عراق وایران کے کھنڈرات اور پاکستان کے موہنجو داڑو اور ہڑپا۔ میں ایسے پیتل اور چمڑے کے

ٹکڑے ملے ہیں جن پر کسی جانور کی تصویر اور اس کے ساتھ کچھ عجیب و غریب نقش بنے ہوئے ملے ہیں۔ جن سے تاریخ کے محققین نے یہ بات ثابت کی کہ یہ اس زمانے کے رائج تعویذات ہیں۔

نبی ﷺ کے قریبی دور جہالت کے لوگ جانوروں کو نظر بد سے محفوظ رکھنے کے لیے ان کے گلے میں پرانی تانت ڈال دیتے تھے۔ آفات وبلیات سے بچانے اور محفوظ رکھنے کے لیے مختلف اقسام کے ہار۔ رسیاں اور تانتیں استعمال کرتے تھے۔ خود بھی آفات و مصائب سے بچنے کی خاطر دھاگے اور گھونگے وغیرہ لٹکاتے تھے۔ عرف عام میں اس کے لیے تعویذ گنڈا کا لفظ استعمال ہوتا ہے۔

تعویذ اعوذ سے مشتق ہے۔ جس کے معنیٰ : پناہ: کے ہیں۔ تعویذ اس کا اسم مبالغہ ہے لہٰذا اسکے معنیٰ ہوں گے پناہ دینے والا۔ بچانے والا۔

تعویذ عام طور پر اس تحریر یا نقش کو کہتے ہیں جو مستقبل کی کوئی امید رکھتے ہوئے۔ جیسے کہ پیدائش اولاد۔ بیماری سے صحت یابی۔ کسی مقصد میں کامیابی۔ پیار و محبت۔ میاں بیوی کے درمیان محبت۔ اور ان میں علیٰحدگی۔ روزگار میں فراوانی۔ معاشی ابتری سے بچنے کے لیے باندھا جاتا ہے۔

یا مراد بر آنے یا کسی خطرے سے تحفظ کے لیے جسم کے کسی حصے یا بچوں اور بڑوں کے گلوں ۔ بازوؤں یا زیر ناف کی صورت میں لٹکایا جاتا ہے۔

یا جسے کسی مکان۔ باڑہ۔ درخت کی جڑ یا بوسیدہ قبر میں دفن کیا جاتا ہے۔

گنڈا بھی تحفظ کے لیے استعمال کیا جاتا ہے۔جس میں دم شدہ کالے۔لال۔پیلے دھاگے کو باندھا جاتا ہے۔یہ خصوصاً تبرک اور تمنا کے لئے بازوؤں۔ہاتھوں کی کلائیوں میں گرہ لگا کر باندھا جاتا ہے۔

نبی ﷺ اور دورِ صحابہؓ اور قرون اولیٰ کے لوگوں کے بعد تعویذوں کا یہ فن بغداد اور کوفے میں رافضیوں کے زیر سایہ پروان چڑھا۔اور بر صغیر میں پھیلتا چلا گیا۔

نبی ﷺ کے بعد صحابہ کا دور بڑا شاندار رہا۔اللہ جل شانہ پر توکل اور بھروسے کی اعلیٰ مثال قائم ہوئی ۔انہوں نے نبی ﷺ کی باتوں کو بہت اہمیت دی۔اور ثابت قدم رہے۔بعد کے ادوار میں مسلمانوں میں بھی توہم پرستی نے جنم لینا شروع کیا۔جب مسلمان بر صغیر میں آئے اور یہاں کی مقامی آبادی مسلمان ہوئی تو ان لوگوں نے بھی اپنی رسومات۔ناچ گانے۔جادُو ٹونے سے جڑے ہوئے عقیدے۔ چڑیلوں اور بھوتوں کی کہانیاں اور ان کے تصورات بھی اسلام کو تفویض کر دیئے۔پہلے پہل تو یہاں پر بھی نحوست اور بدشگونی سے محفوظ رہنے کے لئے اللہ تعالیٰ کے کلام اور دعاؤں کو بنیاد بنایا گیا۔جب کہ ان کو پڑھنے کے لئے کسی خاص شخص کی بالکل ضرورت نہیں تھی۔گھر کا کوئی بھی فرد قرآنی آیات پڑھ کر اللہ تعالیٰ سے مدد حاصل کرنے کی کوشش کر سکتا تھا۔لیکن وقت کے ساتھ ساتھ تبدیلی آتی گئی۔عام آدمی اسے برکت کا ذریعہ تو سمجھتا تھا مگر خود اس سے نابلد ہوتا گیا۔اس لئے کسی خاص شخص تک رسائی حاصل کی جانے لگی۔اُن دِنوں سائنس اور نفسیاتی علوم کا کوئی خاص وجود بھی نہ تھا۔کسی بھی بیماری۔جسمانی یا روحانی تکلیف کو نحوست۔بدشگونی یا کالے علم سے جوڑ دیا جاتا تھا۔پھر دم کرنے

کی بجائے لکھ کر دینے کو اہمیت دی جانے لگی۔جب لکھ کر دینے میں دعاؤں اور قرآنی آیات کی بے حرمتی کا خیال آیا تو علم الاعداد کا سہارا لے لیا گیا۔ علم الاعداد کی ابتداء تو اس سے پہلے ہو چکی تھی۔جس سے مقدس ناموں کو گنتی میں لکھنے کی بنیاد ڈالی گئی۔ جیسا کہ ۷۸۶ کو بسم اللہ الرحمن الرحیم کا متبادل بنا لیا گیا۔ جبکہ ہر کرشن کے نام کے اعداد بھی یہی یعنی سات سو چھیاسی ہوتے ہیں۔جب کہ ۷۸۶ کا استعمال قرون اولیٰ میں کہیں بھی موجود نہیں تھا۔

اس کی ابتدا کتنی ہی پر خلوص کیوں نہ رہی ہو مگر بعد میں انہی اعداد و شمار نے تعویذوں میں جگہ لے لی اور یہ فن اپنی پوری فتنہ سامانی کے ساتھ امت مسلمہ کے عقائد میں داخل ہو گیا۔جس کو شیطان نے مزید تقویت دی۔اور کچھ لوگ برملا آیات کو اعداد میں تبدیل کر کے اسے عوام میں رائج کرنے میں پوری طرح کامیاب ہو گئے۔اس کے دو بڑے نقصان یہ ہوئے کہ ایک تو قرآن حکیم سے لوگوں کی اکثریت دور ہوتی گئی۔اور دوسرا یہ کہ شرکیہ الفاظ بھی اعداد کے پردے میں لوگوں میں پھیل گئے۔ تعویذ لکھنے والوں نے انہی اعداد کے ذریعہ لوگوں کو گمراہ کیا اور شرکیہ الفاظ سے تعویذ تیار کر کے لوگوں کے لیے عظیم گناہ (شرک) کے ارتکاب کا موجب بنے۔

ہندو لوگ زائچے بنایا کرتے تھے۔انہی کی طرز پر ہندسوں کے تعویز لکھے جانے لگے۔ہندوؤں کے بھجن کو بھی اسلامی رنگ دے کر قوالیاں گائی جانے لگیں۔اور تو اور خود ہمارے بڑے و بزرگ ہی اس کام میں پیش پیش تھے۔ان کاموں سے جس کسی کو فیض حاصل ہوتا۔اسے اس بزرگ کی کرامت کا نام

دے دیا جاتا۔ان کی موت پر مزار بننے لگے۔پھر ان سے وابستہ کرامتوں کو مزید بڑھا چڑھا کر بھی پیش کیا جانے لگا۔تاکہ کم علم مسلمان اُن مزاروں پر مال و دولت نچھاور کریں۔اس طرح ہمارے ہاں مذہبی فرائض کو بھی تجارت کا رنگ دیا جانے لگا۔شریعت دم توڑنے لگی اور روحانیات کا ڈنکا بجنے لگا پھر اسے بھی دولت کا حصول بنالیا گیا۔آج ہمارے ہاں کچھ چینل چوبیس گھنٹے اِستخارے کرنے اور ختم قرآن کرنے کی خدمات بذریعہ اشتہار پیش کرتے رہتے ہیں۔ان روحانی خدمات کے بدلے میں ہدیہ بھی طلب کیا جاتا ہے۔جس طرح برصغیر میں بڑے بڑے مندر ہزاروں من سونے چاندی کے مالک ہیں۔ان کی ملکیت میں سینکڑوں ایکڑ اراضی ہوتی ہے۔جن کے پروھت اسے ٹھیکے پر دے کر مزید دولت بٹورتے نظر آتے ہیں۔بالکل ایسے ہی بڑے بڑے مزاروں اور خانقاہوں سے کمائی کی جاتی ہے۔ان خانقاہوں کے پیروں کی اضافی آمدنی تعویز گنڈوں سے ہوتی ہے۔ہمارے غریب اور جاہل عوام ان پیروں کو نذرانے پیش کرتے ہیں۔نذرانوں سے حاصل کی ہوئی دولت سے یہ پیر اور سجادہ نشین سیاسی طاقت حاصل کرتے ہیں کیونکہ اُن کے مرید اُن کی مٹھی میں ہوتے ہیں۔پاکستانی جمہوریت میں پیروں اور مخدوموں کی طاقت مزاروں سے کمائی ہوئی دولت میں ہی پوشیدہ ہے۔اُس پر طرّہ یہ کہ اندھی تقلید کرنے والے مریدوں کا تانتا لگا رہتا ہے۔ہمارے ملک کی ہر بڑی سیاسی پارٹی میں ایسے لوگ ضرور موجود ہوتے ہیں۔نبی کریم ﷺ کی ایک حدیث مبارکہ ہے

حدثنا محمود بن غيلان۔ حدثنا ابو داود۔ انبانا شعبة۔ والمسعودي۔ عن علقمة بن مرثد۔ عن ابي الربيع۔ عن ابي هريرة۔ قال: قال رسول الله ﷺ: اربع في امتي من امر الجاهلية لن يدعهن الناس: النياحة۔ والطعن في الاحساب۔ والعدوى اجرب بعير فاجرب مائة بعير من اجرب البعير الاول۔ والانواء مطرنا بنوء كذا وكذا . قال ابو عيسى: هذا حديث حسن.

ترجمہ:۔ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میری امت میں چار باتیں جاہلیت کی ہیں۔ لوگ انہیں کبھی نہیں چھوڑیں گے: نوحہ کرنا۔ حسب و نسب میں طعنہ زنی۔ اور بیماری کا ایک سے دوسرے کو لگ جانے کا عقیدہ رکھنا مثلاً۔ یوں کہنا کہ ایک اونٹ کو کھجلی ہوئی اور اس نے سو اونٹ میں کھجلی پھیلا دی۔ تو آخر پہلے اونٹ کو کھجلی کیسے لگی؟ اور پچھتروں (ستاروں) کا عقیدہ رکھنا۔ مثلاً فلاں اور فلاں پچھتر (ستارے) کے سبب ہم پر بارش ہوئی۔ ابو عیسیٰ کہتے ہیں یہ حدیث حسن ہے۔

(ترمذی حدیث نمبر ۱۰۰۱)

ان چار چیزوں میں ایک ستاروں پر اعتقاد رکھنا بھی شامل ہے۔ یعنی یہ امت تمام تر جدید ترقیوں کے باوجود توہم پرستی کے امور کو کبھی نہ چھوڑے گی۔ توہم پرستی کا سب سے بڑا ذریعہ ہمارے ہاں آج کل یہ نجومی اور عامل پیر فقیر ہی ہیں۔ کہیں ستاروں کے حساب کے نام پر لوگوں کو ان کی قسمت کی خبر دی

جاتی ہے۔ ہر ایک شخص کو اس کے نام اور تاریخ پیدائش کے لحاظ سے اس کے مخصوص ستارے کا نام بتایا جاتا ہے اور پھر ہماری نئی نسل کے ماڈرن لوگ بڑے شوق سے ایک دوسرے کو اپنا تعارف کراتے ہوئے بتاتے ہیں۔ کہ ان کا ستارہ کون سا ہے؟۔ان ستاروں کے نام پر دکانوں سے بڑے خوبصورت اور چمکدار پرنٹ وغیرہ بھی ملتے ہیں جنہیں یہ جدید لوگ اپنی گاڑیوں۔ گھروں اور فائلوں۔کتابوں وغیرہ پر بڑے فخر سے لگاتے ہیں۔ باہمی شادیوں کے لئے بھی کوشش کرتے ہیں کہ لڑکے لڑکی کا ستارہ ایک جیسا ہو۔تاکہ وہ یہ کہہ سکیں کہ دونوں کے ستارے بھی آپس میں ملتے ہیں۔انہی ستاروں کے نام پر یہ لوگ اخباروں رسالوں میں وہ مشہور کالم پڑھتے ہیں جن پر لکھا ہوتا ہے۔ کہ آپ کا یہ ہفتہ کیسا رہے گا؟۔جب کہ توہم پرستی کے انہی خطرناک نتائج سے انسانیت کو بچانے کے لئے رحمت اللعالمین ﷺ نے فرمایا تھا۔

من أتى عرافا فسأله عن شيء لم تقبل له صلاة أربعين ليلة

جو شخص کسی کاہن (نجومی) کے پاس آیا اور اس سے کوئی بات پوچھی تو اس کی چالیس دنوں کی نمازیں قبول نہیں ہوتیں۔

(مسلم)

یہ تو صرف کاہن کے پاس جانے کی سزا ہے۔البتہ جو اسے عالم الغیب سمجھے اور اس کی باتوں کی تصدیق کرے ان پر ایمان لائے تو وہ کافر ہو جاتا ہے۔اس بارے نبی کریم ﷺ کا فرمان ہے

من أتى كاهناً فصدقه بما يقول فقد كفر بما أنزل على محمد

کہ جو شخص کسی کاہن (غیب کی خبر دینے والے نجومی۔ دست شناس۔ عامل وغیرہ) کے پاس آئے اور اس کی بات کی تصدیق کرے تو اس نے محمد ﷺ کی شریعت کا انکار کر دیا

(ابوداؤد)

یہ ایک مسلمہ حقیقت ہے کہ کسی فرد یا قوم میں سے توہمات۔ رسومات۔ بدعات۔ بدشگونی وعادات قبیحہ کا ترک کرانا جوئے شیر لانے کے مترادف ہے۔ کیوں کہ یہ عادات اور رسومات ان کے رگ وپے میں بری طرح سے سرایت کر چکی ہوتی ہیں۔

آج لوگوں کی جہالت کا عالم تو یہ ہے کہ وہ اپنے مسائل کا ہر صورت حل چاہتے ہیں۔ چاہے اس کے لئے انہیں کتنا ہی غیر شرعی اور شرکیہ طریقہ اختیار کرنا پڑے۔ چاہے کالا علم اور کالا جادو ہی کیوں نہ ہو۔ ان کی بلا سے۔ انہیں اپنے عقیدہ۔ مذہب اور ایمان کی کوئی پروا نہیں۔ آج کل تو لوگوں کو کالے علم اور کالے جادو کی کاٹ پر زیادہ یقین ہے۔ وہ یہ سمجھتے ہیں کہ شیطانی کاموں کے لئے شیطان ہی ان کی مکمل مدد کر سکتا ہے۔ اس لئے وہ کھل کر غیر مسلم اور شیطانی عامل سے ہی اپنے مسئلے کا حل کروانا چاہتے ہیں کیونکہ مسلمان عامل شاید شرکیہ کام کرتے ہوئے تھوڑی بہت جھجک رکھے۔ لیکن ایک غیر مسلم کو کیا پروا۔ چنانچہ لوگ ایسے عاملوں کے پاس جا رہے ہوتے ہیں جو انہیں ڈنکے کی چوٹ پر شرک کی طرف بلاتے ہیں۔ اور یہ ہی بات جہالت۔ حرص وہوس اور توہم پرستی کی انتہا ہے۔

دم اور جھاڑ پھونک کے بارے جتنی بھی احادیث مذکور ہیں ان میں کہیں بھی تعویذ بنا کر بازو اور ٹانگوں میں یا گلے میں باندھنے کی کوئی دلیل نہیں ملتی۔لوگ قرانی آیات کو تعویذ کے طور پر لٹکاتے ہیں۔جب کہ قران اس مقصد کے تحت نہیں نازل ہوا۔اس کے نزول کا مقصد اسے سمجھنا اور اس پر عمل کرنا ہے۔ تعویذ میں قرآن کریم کی آیات لکھ کے لگانا سیدھا سیدھا قران کی بے حرمتی ہے۔ کیونکہ انسان ناپاکی اور جنابت کی حالتوں سے بھی دوچار ہوتا ہے۔صرف اس میں ایک چیز کی اجازت دی گئی ہے اور وہ ہے۔دم کرنا مگر وہ بھی قرانی علم والا جو کہ سمجھ میں بھی آسکے اور جس میں کفر۔ شرک اور خلاف شریعت کوئی الفاظ نہ ہوں۔

بعض لوگ تعویذ لٹکانے کے جواز پر عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالی عنہما کی اس روایت سے استدلال کرتے ہیں جس میں ہے کہ عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سمجھدار لڑکوں کو تو درج ذیل دعا سکھاتے تھے اور جو سمجھ نہیں رکھتے تھے ان کے گلے میں یہ دعا لٹکا دیتے تھے۔

اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَةِ مِنْ غَضَبِهٖ وَ شَرِّ عِبَادِهٖ وَ مِنْ هَمَزَاتِ الشَّيَاطِيْنَ وَ أَنْ يَحْضُرُوْنَ

جسے مختلف راویوں نے بیان کیا ہے۔اس روایت کو امام ترمذی نے اپنی جامع میں اور ابن حجر نے نتائج الأفكار فى تخريج أحاديث الأذكار (١١٨/٣) میں حسن قرار دیا ہے۔ لیکن اس کی سند

میں موجود محمد بن اسحاق گو ثقہ و صدوق ہے لیکن مدلس ہے اور روایت معنعن ہے اور مدلس کا عنعنہ مردود ہوتا ہے۔ جب تک تصریح بالسماع یا کوئی صحیح و حسن متابعت نہ ملے۔

علامہ البانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں

لٰكِنِ ابْنُ اِسْحَاقَ مُدَلِّسٌ۔ وَ قَدْ عَنْعَنَہ فِیْ جَمِيْعِ الطُّرُقِ عَنْہُ۔ وَ ہٰذِہِ الزِّيَادَةُ مُنْكَرَةٌ عِنْدِیْ۔ لِتَفَرُّدِہٖ بِہَا۔ وَاللّٰہُ اَعْلَمُ

ترجمہ:۔ لیکن ابن اسحاق مدلس ہے اور اس کے تمام طرق میں اس کا عنعنہ ہے اور میرے نزدیک یہ زیادت منکر ہے۔ اس لیے کہ ابن اسحاق اس کے بیان کرنے میں متفرد ہے۔

(۵۲۹/۱) [السلسلۃ الصحیحۃ]

یہ روایت اصل میں ابن عمرو کی موقوف کے علاوہ حسن ہے یعنی دعائیہ جملہ مرفوعہ حسن درجے تک پہنچ جاتا ہے اور اس کے شواہد بھی ہیں۔ علامہ البانی ایک اور مقام پر اس روایت کی سند کو ابن اسحاق کے عنعنہ کی وجہ سے غیر صحیح قرار دے کر لکھتے ہیں

فَلاَ يَجُوْزُ الْاِحْتِجَاجُ بِہٖ عَلٰی جَوَازِ تَعْلِيْقِ التَّمَائِمِ مِنَ الْقُرْآنِ لِعَدْمِ ثُبُوْتِ ذٰلِکَ عَنِ ابْنِ عَمْرٍو لاَسِيَمَا وَہُوَ مَوْقُوْفٌ عَلَيْہِ فَلاَ حُجَّةَ فِيْہِ

اس سے قرآنی تعویذات لٹکانے کے جواز پر حجت پکڑنا جائز نہیں۔ اس لیے کہ عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے یہ بات ثابت نہیں۔ خصوصاً جب یہ ان پر موقوف ہے۔ لہٰذا اس میں کوئی حجت نہیں ہے۔

[تعلیق علی کلم الطیب (ص ۴۵۔ رقم ۳۴)]

ابراہیم نخعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں

كَانُوْا يَكْرَہُوْنَ التَّمَائِمَ كُلَّہَا مِنَ الْقُرْآنِ وَ غَيْرِہِ قَالَ وَ سَأَلْتُ اِبْرَاہِيْمَ فَقُلْتُ أُعَلِّقُ فِيْ عَضُدِيْ ہٰذِہِ الْآيَۃَ : {قلنا ينار كوني برداوسلما على ابراهيم} [الأنبياء : 69] مِنْ حُمّٰى كَانَتْ بِيْ فَكَرِہَ ذٰلِكَ

ترجمہ:۔ صحابہ کرام تمام قرآنی وغیر قرآنی تعویذوں کو مکروہ سمجھتے تھے۔ مغیرہ بن مقسم الضبی کہتے ہیں میں نے ابراہیم نخعی سے سوال کیا کہ میں اپنے بازو میں بخار کی وجہ سے {قلنا ینار کونی بردا وسلما علی ابراہیم} آیت کا تعویذ باندھتا ہوں تو انھوں نے اسے ناپسند کیا۔

[فضائل القرآن لأبي عبيد القاسم بن سلام الهروی (ص ۳۸۲)۔ ابن ابی شیبۃ (۳۶/۵) ط دار التاج۔ بیروت]

حسن بصری رحمہ اللہ سے روایت ہے

أَنَّہٗ كَانَ يَكْرَہُ اَنْ يُغْسَلَ الْقُرْآنُ وَ يُسْقَاہُ الْمَرِيْضَ اَوْ يُتَعَلَّقَ الْقُرْآنُ

ترجمہ:۔ وہ قرآن کو دھونا اور اسے مریض کو پلانا یا لٹکانا مکروہ سمجھتے تھے۔

[فضائل القرآن للھروی (ص ۳۸۲)]

واقعتاً یہ قرآن پاک کی بے حرمتی ہے۔ کہ انسان ناپاک بھی ہوتا ہے۔ پیشاب پاخانہ بھی کرتا ہے۔ اور بچے تو اکثر جسمانی طور پر ناپاک ہی ہوتے ہیں۔ اس لیے بھی کہ قرآن پاک کی آیات کا یہ استعمال نہیں۔ قرآن اس مقصد کے لیے نہیں بھجا گیا۔ تعویذ لٹکانا بھی رسول اللہ ﷺ سے ثابت نہیں ہے اور دیگر شرکیہ تعویذات پہننا۔ دھاگے۔ گھونگے۔ منکے۔ سیپ وغیرہ لٹکانا سب شرک ہے۔

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی طرح انہیں اتار پھینکنا چاہیے اور اپنے اہل و عیال اور دوست احباب کو بھی ان کاموں سے بچانا چاہیے۔ جو لوگ تعویذوں کا کروبار کرتے ہیں اور انہیں کمائی کا ذریعہ بناتے ہیں انھیں اس پر تدبر و تفکر کرنا چاہیے کہ صرف دم اور اذکار پر اکتفا کریں۔

قرآن میں اللہ جل شانہ نے کئی جگہ فرمایا ہے کہ۔ قرآن کریم ایمان والوں کے لئے شفا اور رحمت ہے۔ اگر اللہ پر ایمان کامل ہے تو اِدھر اُدھر نہ بھٹکے اللہ پر توکل کرے۔ غیر شرعی کام سے بچتا رہے۔ یقیناً قرآن کے ذریعے شفا یابی ہے۔ اس کے لیے آپ خود تلاوت کریں۔ اسے سمجھنے کی کوشش کریں۔ یہ روح کی پاکیزگی کا سبب بنے گا۔ اللہ کی رضا کا بھی سبب بنے گا۔

يَٰٓأَيُّهَا ٱلنَّاسُ قَدْ جَآءَتْكُم مَّوْعِظَةٌ مِّن رَّبِّكُمْ وَشِفَآءٌ لِّمَا فِى ٱلصُّدُورِ وَهُدًى وَرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِينَ ﴿57﴾

سورۃ یونس آیت 57

اے بنی نوع انسان !۔ تمہارے رب کی طرف سے نصیحت اور روگ لگے دلوں کی شفا تمہارے پاس آچکی ہے۔ اور ایمان والوں کے لئے سرچشمہ ہدایت اور موجبِ رحمت ہے۔

وَنُنَزِّلُ مِنَ ٱلْقُرْءَانِ مَا هُوَ شِفَآءٌ وَرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِينَ ۙ وَلَا يَزِيدُ ٱلظَّٰلِمِينَ إِلَّا خَسَارًا ﴿82﴾

سورۃالاسراء آیت 82

اور ہم قرآن میں وہ کچھ نازل کررہے ہیں جو کہ ایمان والوں کے لئے شفااور رحمت ہے۔اور ظالم لوگوں کا تواس سے خسارہ ہی بڑھتا ہے۔

ٱلَّذِى خَلَقَنِى فَهُوَ يَهْدِينِ﴿78﴾لا وَٱلَّذِى هُوَ يُطْعِمُنِى وَيَسْقِينِ﴿79﴾لا وَإِذَا مَرِضْتُ فَهُوَ يَشْفِينِ﴿80﴾ص لا وَٱلَّذِى يُمِيتُنِى ثُمَّ يُحْيِينِ﴿81﴾لا وَٱلَّذِىٓ أَطْمَعُ أَن يَغْفِرَ لِى خَطِيٓـَٔتِى يَوْمَ ٱلدِّينِ﴿82﴾ط رَبِّ هَبْ لِى حُكْمًا وَأَلْحِقْنِى بِٱلصَّٰلِحِينَ﴿83﴾لا

سورۃالشعراء آیت ۷۸ تا ۸۳

جس نے مجھے پیدا کیا ہے پس وہی مجھے راستہ بھی دکھاتا ہے۔ اور وہ جو مجھے کھلاتا اور پلاتا بھی ہے۔ اور جب میں بیمار ہو جاتا ہوں۔ تو وہی مجھے شفا بھی دیتا ہے۔ اور جو مجھے مارے گا بھی پھر (دوبارہ) زندگی بھی عطا کرے گا۔ اور وہ جس سے میں امید رکھتا ہوں کہ قیامت کے دن میری خطائیں بھی معاف کر دے گا۔ اے میرے رب!۔ مجھے حکمت ودانائی عطافرما اور صالحین میں شامل کرلے۔

وَلَوْ جَعَلْنٰهُ قُرْءٰنًا أَعْجَمِيًّا لَّقَالُوْا لَوْلَا فُصِّلَتْ ءَايٰتُهٗ ؕ ءَاَعْجَمِيٌّ وَعَرَبِيٌّ ؕ قُلْ هُوَ لِلَّذِيْنَ ءَامَنُوْا هُدًى وَشِفَآءٌ ؕ وَالَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ فِيْٓ ءَاذَانِهِمْ وَقْرٌ وَّهُوَ عَلَيْهِمْ عَمًى ؕ أُولٰٓئِكَ يُنَادَوْنَ مِنْ مَّكَانٍ بَعِيْدٍ ﴿44﴾ ع5

سورۃ فصلت آیت 44

اگر ہم اس (قرآن) کو عجمی زبان میں نازل کرتے تو یہ لوگ کہتے کہ اس کی آیات بالکل صاف کیوں بیان نہیں کی گئیں۔ کیا (ہے یہ قرآن) عجمی اور (مخاطب) عربی؟۔ کہہ دو کہ یہ ایمان لانے والوں کے لئے ہدایت اور شفا ہے اور جو ایمان نہیں لاتے ان پر تو اندھا پن مسلط ہے اور ان کے کانوں میں گرانی (یعنی بوجھ) ہے جس کے سبب (گویا کہ) بہت دور والی جگہ سے ندیٰ دیئے جا رہے ہیں۔

درج ذیل آیت سے یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ انسان پر جو مصیبت بھی واقع ہوتی ہے وہ اس کے اپنے کیے ہوئے کرتوتوں سے ہوتی ہے۔ اس لحاظ سے تو انسان کی یہ ذمہ داری بنتی ہے کہ اپنے تمام گناہوں سے توبہ کرے کیونکہ انسان کے گناہ حقیقی طور پر مصیبتوں کا باعث بنتے ہیں۔ اللہ تعالی کے سامنے اپنی مصیبت پر گڑگڑائے۔ قرآن سے تعلق رکھے اور اللہ کا ذکر کرتا رہے۔ شیطان سے تحفظ کے لیے ذکر الٰہی جیسا کوئی عمل نہیں ہے۔ ساتھ میں شرعی علاج کے اسباب تک محدود رہے۔

خلافِ شریعت علاج کرکے اللہ کی ناراضگی کو مزید نہ بڑھائے۔ایسا کرنے سے اگر مصیبت ٹل بھی گئی تو غیر شرعی عمل پر گناہ کی مزید آلودگی بغیر توبہ کے زائل نہ ہو گی۔

وَمَآ أَصَٰبَكُم مِّن مُّصِيبَةٍ فَبِمَا كَسَبَتْ أَيْدِيكُمْ وَيَعْفُواْ عَن كَثِيرٍ ﴿30﴾ط

سورۃالشوری آیت 30

اور تم پر جو مصیبت بھی واقع ہوتی ہے وہ تمہارے کیے ہوئے کرتوتوں سے ہوتی ہے اور وہ تو بہت ساری (کوتاہیوں سے) در گزر ہی کرلیتا ہے۔

چاہیئے تو یہ کہ جب بھی کسی کی بات سنیں یا پڑھیں تو وہی بات مانیں جو قرآن اور صحیح و معتبر احادیث کے مطابق ہو۔ معتبر کا لفظ لکھنے کا مطلب یہ ہے کہ بات تحقیق کے مراحل سے گزری ہوئی با تحبس سے پتہ چل جائے گا کہ یہ نبی ﷺ کے منہ سے ہی نکلے ہوئے الفاظ ہیں۔ پھر تو قرآن گواہ ہے کہ نبی ﷺ اپنی خواہش نفس سے کوئی بات نہیں کہتے۔ وہ تو صرف وحی الٰہی کے مطابق ہی بات کرتے ہیں۔ کیونکہ درج ذیل آیات میں یہی بات سمجھائی گئی ہے۔اور اسی میں بھلائی بھی ہے۔

مَّآ أَفَآءَ ٱللَّهُ عَلَىٰ رَسُولِهِۦ مِنْ أَهْلِ ٱلْقُرَىٰ فَلِلَّهِ وَلِلرَّسُولِ وَلِذِى ٱلْقُرْبَىٰ وَٱلْيَتَٰمَىٰ وَٱلْمَسَٰكِينِ وَٱبْنِ ٱلسَّبِيلِ كَىْ لَا يَكُونَ دُولَةًۢ بَيْنَ ٱلْأَغْنِيَآءِ مِنكُمْ ۚ وَمَآ

ءَاتَىٰكُمُ ٱلرَّسُولُ فَخُذُوهُ وَمَا نَهَىٰكُمْ عَنْهُ فَٱنتَهُوا۟ ۚ وَٱتَّقُوا۟ ٱللَّهَ ۖ إِنَّ ٱللَّهَ شَدِيدُ ٱلْعِقَابِ ﴿7﴾

سورۃ الحشر آیت 7

جو مال اللہ نے بستی والوں سے اپنے رسول کو دلوایا ہے وہ اللہ کا۔ اور رسول کا۔ اور (اس کے) قرابتداروں۔ اور یتیموں۔ اور مسکینوں۔ اور مسافروں کا ہے۔ تاکہ وہ تمہارے دولتمندوں کے درمیان ہی نہ گردش کرتا رہے۔ اور جو کچھ رسول تمہیں دے دیں وہ لے لو اور جس سے منع کر دیں اس سے رک جاؤ اور اللہ سے ہی ڈرتے رہو بیشک اللہ سخت عذاب دینے والا ہے۔

وَمَا يَنطِقُ عَنِ ٱلْهَوَىٰٓ ﴿3﴾ إِنْ هُوَ إِلَّا وَحْىٌ يُوحَىٰ ﴿4﴾

سورۃ النجم آیت ۳۔۴

اور نہ ہی وہ اپنی خواہش نفس سے کوئی بات کہتا ہے۔ وہ تو صرف وحی ہے جو (اس پر) اتاری جاتی ہے۔

اس لیے ایک مسلم کے لیے قابلِ قبول بات اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی بات ہی ہونی چاہیے۔ جس معاملے میں اللہ اور اس کا رسول ﷺ فیصلہ دے چکے ہوں اس کو چھوڑ کر کسی اور کی بات ہر گز ہر گز نہیں ماننی چاہیے کیونکہ یہی راہِ نجات ہے اس کے علاوہ دوسرے راستے گمراہی کے راستے ہیں۔

نبی ﷺ کا ارشاد مبارک ہے کہ

تَرَكْتُ فِيكُمْ أَمْرَيْنِ۔ لَنْ تَضِلُّوا مَا تَمَسَّكْتُمْ بِهِمَا: كِتَابَ اللَّهِ وَسُنَّةَ نَبِيِّهِ

ترجمہ:۔ میں تمہارے پاس دو چیزیں چھوڑے جاتا ہوں۔ اگر انہیں تھامے رکھوگے تو کبھی گمراہ نہ ہوگے یعنی اللہ کی کتاب اور اُس کے نبی کی سنت۔

مالک۔ الموطأ۔ کتاب: القدر۔ باب: النہی عن القول بالقدر۔ 2: 899۔ الرقم: 1594۔ مصر: دار إحیاء التراث العربی

حاکم۔ المستدرک علی الصحیحین۔ 1: 172۔ الرقم: 319۔ بیروت: دار الکتب العلمیۃ

آج کل ہمارے معاشرے میں تعویذوں کے کام کا ایک باقاعدگی اختیار کر چکا ہے۔ اور بعض بڑے دین دار سمجھے جانے والے لوگ اس کے ذریعے دنیا کمانے میں لگے ہوئے ہیں۔ اور عام لوگ اس کو دین سمجھ کر قبول کر رہے ہیں۔ دنیا کی کوئی بھی بیماری یا کام ہو اس کا تعویذ آپ کو مل جائے گا۔ بیماری یا کام کی نوعیت کے مطابق اس کے تعویذ کے دام ہوتے ہیں۔ کچھ تو پہلے سے سوچے سمجھے اور طے شدہ کاموں کے ہوتے ہیں۔

اولاد کو فرمانبردار بنانے والا تعویذ۔

بیوی کو تابعدار رکھنے والا تعویذ۔

شوہر کو تابعدار رکھنے والا تعویذ۔

محبت پیدا کرنے کا تعویذ۔

من پسند شادی کا تعویذ

شوہر اور بیوی میں ناراضگی پیدا کرنے کا تعویذ۔

اگر کسی کو کالا یرکان ہے تو ڈاکٹر کے پاس جانے کی ضرورت نہیں اس کا بھی تعویذ مل جائے گا۔ یہ علیحدہ بات ہے جب یرکان بگڑ جاتا ہے تو پھر ڈاکٹر کے پاس بھاگے بھاگے جاتے ہیں مگر اس وقت تک دیر ہو چکی ہوتی ہے

اگر کسی کو کینسر ہے تو بھی تعویذ حاضر ہے۔ غرض دنیا کی کوئی بھی بیماری ہو آپ کو یہ تعویذ ساز لوگ اس کا تعویذ بھی بنا کر دیں گے۔

ایک اور حیران کن بات یہ کہ جب ان لوگوں سے اس کی دلیل مانگی جاتی ہے تو بجائے اس کے کہ یہ قرآن اور صحیح حدیث سے دلیل دیں کہتے ہیں کہ

یہ تعویذ فلاں نے استعمال کیا تو اس کا کام بن گیا۔ فلاں نے فلاں بیماری کے لیے باندھا تو اس کو شفاء مل گئی اگر یہ جھوٹے تعویذ ہیں اور یہ غلط کام ہے تو اس سے شفاء کیوں ملتی ہے؟۔

اگر ان کی یہ دلیل مان لی جائے تو اس طرح اور بھی بہت کچھ جائز ہو جائے گا۔ مثلاً یہ کہ ہندو اور دوسرے کافر لوگ اپنے غلط نظریات و عقائد پر اعتماد رکھتے ہوئے جو تعویذ سازی کا کام کرتے ہیں تو ان کو بھی بہت سے فوائد مل جاتے ہیں۔ بیماروں کو شفاء بھی ملتی ہے۔ بے روزگاروں کو کام بھی مل

جاتا ہے۔وہ نہ تو کوئی اسلامی دعا مانگتے ہیں اور نہ ہی قرآن پڑھتے ہیں۔ان میں سے کئی تو اللہ کو بھی نہیں مانتے۔اس منطق کے حساب سے تو ہندوؤں کے اور دوسرے کافروں کے تعویذ بھی صحیح ثابت ہوتے ہیں۔ کیونکہ ان سے ان کے بھی سارے کام ہو جاتے ہیں۔جو ٹونے ٹوٹکے وہ لوگ کرتے ہیں۔ایک مسلمان کے نزدیک اس کا تصور بھی محال ہے۔ اللہ جل شانہ کا فرمان ہے۔ کہ ہر مشکل کے ساتھ سہولت جڑی ہوتی ہے۔اور یہ بھی کہ اللہ ہی انسان کے لئے اپنی رحمت کا دروازہ کھولنے اور بند کرنے والا ہے تو پھر فکر کس بات کی۔یقین ہونا چاہیئے کہ اللہ کی رحمت سے کسی بھی مشکل کے بعد یقیناً آسانی میسر ہو گی۔

فَإِنَّ مَعَ ٱلْعُسْرِ يُسْرًا ﴿5﴾ لا إِنَّ مَعَ ٱلْعُسْرِ يُسْرًا ﴿6﴾ ط

سورۃ الشرح آیت ۵۔۶

پس یقینی طور پر ہر مشکل کے ساتھ آسانی ہے۔ بلاشبہ ہر مشکل کے ساتھ آسانی بھی ہے۔

مَّا يَفْتَحِ ٱللَّهُ لِلنَّاسِ مِن رَّحْمَةٍ فَلَا مُمْسِكَ لَهَا ۖ وَمَا يُمْسِكْ فَلَا مُرْسِلَ لَهُۥ مِنۢ بَعْدِهِۦ ۚ وَهُوَ ٱلْعَزِيزُ ٱلْحَكِيمُ ﴿2﴾

سورۃ فاطر آیت 2

اللہ بنی نوع انسان کے لئے اپنی رحمت (کا جو دروازہ) کھول دے تو کوئی اس کو بند کرنے والا نہیں اور جسے وہ بند کردے تو اس کے بعد کوئی اس کو کھولنے والا نہیں۔ اور وہ خوب غالب بڑا حکمت والا ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ ساری مشکلیں اللہ ہی دور کرتا ہے خواہ کافروں کی ہوں یا مسلمانوں کی۔ آزمائش صرف اس بات کی ہو رہی ہوتی ہے کہ جائز اور حلال راستہ کس نے اختیار کیا۔

قُلِ ٱللَّهُ يُنَجِّيكُم مِّنْهَا وَمِن كُلِّ كَرْبٍ ثُمَّ أَنتُمْ تُشْرِكُونَ ﴿64﴾

سورۃ الأنعام آیت 64

کہہ دو کہ اللہ ہی تمہیں اس سے اور ہر رنج و غم سے نجات دیتا ہے پھر بھی تم شرک کرنے لگ جاتے ہو۔

اب کچھ احادیث جن میں دم کی اجازت کا ذکر ہے۔

حدثنا محمد بن الصباح , انبانا سفيان بن عيينة , عن الزهري , عن ابن ابي خزامة , عن ابي خزامة , قال: سئل رسول الله صلى الله عليه

وسلم ارايت ادوية نتداوى بها , ورقى نسترقي بها , وتقى نتقيها , هل ترد من قدر الله شيئا , قال: هي من قدر الله

ابوخزامہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا گیا۔ بتایئے ان دواؤں کے بارے میں جن سے ہم علاج کرتے ہیں۔ ان دموں کے بارے میں جن سے ہم جھاڑ پھونک کرتے ہیں۔ اور ان بچاؤ کی چیزوں کے بارے میں جن سے ہم بچاؤ کرتے ہیں۔ کیا یہ چیزیں اللہ تعالیٰ کی تقدیر کو کچھ بدل سکتی ہیں؟۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: یہ خود اللہ تعالیٰ کی تقدیر میں شامل ہیں

جامع ترمذی: جلد اول: باب: جھاڑ پھونک اور ادویات

حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ ـ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ ـ عَنْ أَبِي بِشْرٍ ـ عَنْ أَبِي الْمُتَوَكِّلِ ـ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ : أَنَّ رَهْطًا مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْطَلَقُوا فِي سَفْرَةٍ سَافَرُوهَا حَتَّى نَزَلُوا بِحَيٍّ مِنْ أَحْيَاءِ الْعَرَبِ ـ فَاسْتَضَافُوهُمْ ـ فَأَبَوْا أَنْ يُضَيِّفُوهُمْ ـ فَلُدِغَ سَيِّدُ ذَلِكَ الْحَيِّ ـ فَسَعَوْا لَهُ بِكُلِّ شَيْءٍ لَا يَنْفَعُهُ شَيْءٌ ـ فَقَالَ بَعْضُهُمْ : لَوْ أَتَيْتُمْ هَؤُلَاءِ الرَّهْطَ الَّذِينَ قَدْ نَزَلُوا بِكُمْ لَعَلَّهُ أَنْ يَكُونَ عِنْدَ بَعْضِهِمْ شَيْءٌ ـ فَأَتَوْهُمْ ـ فَقَالُوا : يَا أَيُّهَا الرَّهْطُ إِنَّ سَيِّدَنَا لُدِغَ ـ فَسَعَيْنَا لَهُ بِكُلِّ شَيْءٍ لَا يَنْفَعُهُ شَيْءٌ ـ فَهَلْ عِنْدَ

أَحَدٍ مِنْكُمْ شَيْءٌ ۔ فَقَالَ بَعْضُهُمْ : نَعَمْ وَاللَّهِ إِنِّي لَرَاقٍ ۔ وَلَكِنْ وَاللَّهِ لَقَدِ اسْتَضَفْنَاكُمْ فَلَمْ تُضَيِّفُونَا ۔ فَمَا أَنَا بِرَاقٍ لَكُمْ حَتَّى تَجْعَلُوا لَنَا جُعْلًا ۔ فَصَالَحُوهُمْ عَلَى قَطِيعٍ مِنَ الْغَنَمِ ۔ فَانْطَلَقَ فَجَعَلَ يَتْفُلُ وَيَقْرَأُ الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ سورة الفاتحة آية ٢ ۔ حَتَّى لَكَأَنَّمَا نُشِطَ مِنْ عِقَالٍ ۔ فَانْطَلَقَ يَمْشِي مَا بِهِ قَلَبَةٌ ۔ قَالَ : فَأَوْفَوْهُمْ جُعْلَهُمُ الَّذِي صَالَحُوهُمْ عَلَيْهِ ۔ فَقَالَ بَعْضُهُمْ : اقْسِمُوا ۔ فَقَالَ الَّذِي رَقَى : لَا تَفْعَلُوا حَتَّى نَأْتِيَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَذْكُرَ لَهُ الَّذِي كَانَ ۔ فَنَنْظُرَ مَا يَأْمُرُنَا ۔ فَقَدِمُوا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرُوا لَهُ ۔ فَقَالَ : وَمَا يُدْرِيكَ أَنَّهَا رُقْيَةٌ أَصَبْتُمُ اقْسِمُوا وَاضْرِبُوا لِي مَعَكُمْ بِسَهْمٍ

ترجمہ :۔ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے بیان کیا۔ کہا ہم سے ابو عوانہ نے بیان کیا۔ان سے ابو بشر (جعفر) ان سے ابوالمتوکل علی بن داؤد نے اور ان سے ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ ﷺ کے چند صحابہ ایک سفر کے لیے روانہ ہوئے جسے انہیں طے کرنا تھا راستے میں انہوں نے عرب کے ایک قبیلہ میں پڑاؤ کیا اور چاہا کہ قبیلہ والے ان کی مہمانی کریں لیکن انہوں نے انکار کیا۔ پھر اس قبیلہ کے سردار کو بچھو نے کاٹ لیا اسے اچھا کرنے کی ہر طرح کی کوشش انہوں نے کر ڈالی لیکن کسی سے کچھ فائدہ نہیں ہوا۔آخر انہیں میں سے کسی نے کہا کہ یہ لوگ جنہوں نے تمہارے قبیلہ میں پڑاؤ

https://quranexcel.com

کر رکھا ہے ان کے پاس بھی چلو۔ ممکن ہے ان میں سے کسی کے پاس کوئی دم ہو۔ چنانچہ وہ صحابہ کے پاس آئے اور کہا لوگو! ہمارے سردار کو بچھو نے کاٹ لیا ہے ہم نے ہر طرح کی بہت کوشش اس کے لیے کر ڈالی لیکن کسی سے کوئی فائدہ نہیں ہوا۔ کیا تم لوگوں میں سے کسی کے پاس اس کے لیے منتر ہے؟ صحابہ میں سے ایک صاحب (ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ) نے کہا کہ ہاں واللہ میں جھاڑنا جانتا ہوں لیکن ہم نے تم سے کہا تھا کہ ہماری مہمانی کرو (ہم مسافر ہیں) تو تم نے انکار کر دیا تھا اس لیے میں بھی اس وقت تک نہیں جھاڑوں گا جب تک تم میرے لیے اس کی مزدوری نہ ٹھہرا دو۔ چنانچہ ان لوگوں نے کچھ بکریوں پر معاملہ کر لیا۔ اب یہ صحابی روانہ ہوئے۔ یہ زمین پر تھوکتے جاتے اور

الحمد للہ رب العالمین

پڑھتے جاتے اس کی برکت سے وہ ایسا ہو گیا جیسے اس کی رسی کھل گئی ہو اور وہ اس طرح چلنے لگا جیسے اسے کوئی تکلیف ہی نہ رہی ہو۔ بیان کیا کہ پھر وعدہ کے مطابق قبیلہ والوں نے ان صحابی کی مزدوری (بکریاں) ادا کر دی بعض لوگوں نے کہا کہ ان کو تقسیم کر لو لیکن جنہوں نے جھاڑا تھا انہوں نے کہا کہ ابھی نہیں۔ پہلے ہم رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوں پوری صورت حال آپ کے سامنے بیان کر دیں پھر دیکھیں نبی کریم ﷺ ہمیں کیا حکم فرماتے ہیں۔ چنانچہ سب لوگ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ سے اس کا ذکر کیا آپ ﷺ نے فرمایا کہ تمہیں کیسے معلوم ہو گیا تھا

https://quranexcel.com

کہ اس سے دم کیا جا سکتا ہے؟ تم نے اچھا کیا جاؤ ان کو تقسیم کر لو اور میرا بھی اپنے ساتھ ایک حصہ لگاؤ۔

صحیح بخاری: جلد اول: باب: قبائل عرب کو سورۃ فاتحہ پڑھ کر پھونکنے کے عوض اجرت دئے جانے کا بیان

عروہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ بی بی ام سلمہ کے مکان میں گئے اور گھر میں ایک لڑکا رو رہا تھا لوگوں نے کہا اس کو نظر لگ گئی ہے آپ ﷺ نے فرمایا۔ اس کے لئے دم کیوں نہیں کرتے۔

موطا امام مالک: جلد اول: باب: نظر کے۔ دم کا بیان

حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ

رخَّصَ رَسُوْلُ اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فِی الرُّقْیَۃَ مِنَ العین وَالحُمَۃِ والنَّمْلۃ

رسول کریم ﷺ نے جھاڑ پھونک دم کے ذریعہ نظر بد۔ ڈنک اور پھوڑے پھنسی کا علاج کرنے کی اجازت دی ہے۔

مسلم۔ الصحیح۔ 4:1725۔ رقم:2196))

مشکوۃ شریف: جلد چہارم: باب: جھاڑ پھونک کے ذریعہ علاج کرنے کی اجازت

عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ الْأَشْجَعِيِّ قَالَ كُنَّا نَرْقِي فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَقُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ تَرَى فِي ذَلِكَ فَقَالَ اعْرِضُوا عَلَيَّ رُقَاكُمْ لَا بَأْسَ بِالرُّقَى مَا لَمْ يَكُنْ فِيهِ شِرْكٌ

ترجمہ:۔ حضرت عوف بن مالک اشجعیؓ کہتے ہیں کہ ہم زمانہ جاہلیت میں جھاڑ پھونک کے ذریعہ دم پڑھا کرتے تھے (جب اسلام کا زمانہ آیا تو) ہم نے عرض کیا کہ یارسول اللہ! آپ ﷺ ان دموں کے بارے میں کیا حکم فرماتے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا تم ان دموں کو پڑھ کر مجھ کو سناؤ جب تک ان میں شرک نہ ہو میں کوئی حرج نہیں دیکھتا۔

[صحیح مسلم »کِتَاب السَّلَامِ» بَاب لَا بَأْسَ بِالرُّقَى مَالَمْ يَكُنْ فِيهِ شِرْكٌ...رقم الحدیث: 4086]

(مسلم) مشکوۃ شریف: جلد چہارم: باب: جھاڑ پھونک کے ذریعے علاج کرنے کی اجازت

نهٰى رسُولُ اللہ صلى الله عليه وآله وسلم عنِ الرُّقى۔ فجاء آل عمرو بن حزم اِلى رسول صلى الله عليه وآله وسلم فقالوا يارسول اللہ اِنّه كانت عندنا رقيةً نرقى بها من العقرب وانک نهيت عن الرقى قال فَعَرضُوْهَا عليه فقال ما أرى بأسا من استطاع منكم أنْ ينفعَ أُخاه فَلْيَنْفَعْهُ.

ترجمہ:۔ رسول اللہ ﷺ نے جھاڑ پھونک سے منع فرمادیا۔ عمرو بن حزم کے خاندان والوں نے حاضر خدمت ہو کر عرض کی یارسول اللہ ﷺ! ہمارے پاس ایک وظیفہ تھا۔ جس سے ہم بچھو کے کاٹے کو

جھاڑتے تھے اور آپ نے جھاڑ پھونک سے منع فرمادیا ہے۔ان لوگوں نے وہ وظیفہ نبی ﷺ کے سامنے پیش کیا۔فرمایا مجھے تو اس میں کوئی خرابی نظر نہیں آتی۔تم میں جو کوئی اپنے بھائی کو نفع پہنچا سکے اسے ضرور نفع پہنچائے۔"

مسلم۔الصحیح۔4:1726۔رقم:2199

احمد بن حنبل۔المسند۔3:315۔رقم:14422

وعن عوف بن مالك الأشجعي قال كنا نرقي في الجاهلية فقلنا يا رسول الله كيف ترى في ذلك ؟ فقال اعرضوا علي رقاكم لا بأس بالرقى ما لم يكن فيه شرك

نبی ﷺ نے اس مال غنیمت میں سے تھوڑا بہت مجھے بھی دیئے جانے کا حکم صادر فرمایا۔نیز (ایک موقع پر) میں نے آنحضرت ﷺ کو اپنا وہ۔دم پڑھ کر سنایا جو میں دیوانگی کے مریضوں پر پڑھا کرتا تھا اور آپ ﷺ سے اس بارے میں دریافت کیا۔تو آپ ﷺ نے مجھے اس کے بعض حصوں کو موقوف کردینے اور بعض حصوں کو باقی رکھنے کا حکم دیا۔اس روایت کو ترمذی اور ابوداؤد نے نقل کیا ہے۔

مشکوۃ شریف: جلد سوم: باب: جس طرح غیر شرعی جھاڑ پھونک ناجائز ہے اسی طرح اس کی اجرت بھی حرام ہے

عن زينب امرأة عبد الله بن مسعود أن عبد الله رأى في عنقي خيطا فقال ما هذا ؟ فقلت خيط رقي لي فيه قالت فأخذه فقطعه ثم قال أنتم آل عبد الله لأغنياء عن الشرك سمعت رسول الله ﷺ يقول إن الرقى والتمائم والتولة شرك فقلت لم تقول هكذا ؟ لقد كانت عيني تقذف وكنت أختلف إلى فلان اليهودي فإذا رقاها سكنت فقال عبد الله إنما ذلك عمل الشيطان كان ينخسها بيده فإذا رقي كف عنها إنما كان يكفيك أن تقولي كما كان رسول الله ﷺ يقول

أذهب البأس رب الناس واشف أنت الشافي لا شفاء إلا شفاؤك شفاء لا يغادر سقما

ترجمہ:۔حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی بیوی زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا کہتی ہیں کہ ایک دن حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے میرے گردن میں دھاگہ پڑا ہوا دیکھا تو پوچھا یہ کیا ہے ؟میں نے کہا یہ دھاگہ ہے جس پر میرے لئے۔دم پڑھا گیا ہے (یعنی۔دموں کے ذریعہ اس دھاگے کا گنڈہ بنوا کر میں نے اپنے گلے میں ڈال لیا ہے) زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا کہتی ہیں کہ حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے (یہ سن کر) اس دھاگے کو (میری گردن سے) نکال لیا اور اس کو ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالا اور پھر کہا کہ اے عبداللہ کے گھر والو۔تم شرک سے بے پرواہ ہو۔میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ بلا شبہ۔دم منکے۔اور ٹوٹکے شرک ہیں۔میں نے کہا آپ یہ بات کس

طرح کہہ رہے ہیں (یعنی آپ گویا۔دم سے اجتناب کرنے اور توکل کو اختیار کرنے کی تلقین کررہے ہیں جب کہ مجھ کو۔دم سے بہت فائدہ ہوا ہے) چنانچہ میری آنکھ (درد کے سبب) نکلی پڑی تھی اور میں فلاں یہودی کے ہاں آیا جایا کرتی تھی اس یہودی نے جب۔دم پڑھ کر آنکھ کو دم کیا تو آنکھ کو آرام مل گیا۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ (یہ تمہاری نادانی و غفلت ہے) اور وہ درد اس کا اچھا ہو جانا۔دم کے سبب سے نہیں تھا بلکہ (حقیقت میں) وہ شیطان کا کام تھا۔شیطان تمہاری آنکھ کو کونچتا تھا (جس سے تمہیں درد محسوس ہوتا تھا) پھر جب۔دم پڑھا گیا تو (چونکہ وہ ایک شیطان کا کام تھا اس لئے) شیطان نے کونچنا چھوڑ دیا۔ تمہارے لئے وہ دعا بالکل کافی تھی جو رسول کریم ﷺ پڑھا کرتے تھے کہ۔

اذهب الباس رب الناس واشف انت الشافی لاشفا ء الا شفائک شفاء لا یغادر سقما

(یعنی اے لوگوں کے پروردگار تو ہماری بیماری کو کھودے اور شفا عطا فرما (کیونکہ) تو ہی شفا دینے والا ہے۔ تیری شفا کے علاوہ شفا نہیں ہے۔ایسی شفا جو بیماری کو باقی نہ چھوڑے!۔

(ابو داؤد) مشکوۃ شریف۔جلد چہارم۔طب کا بیان۔حدیث 483

اب ایسی احادیث جن میں دم اور عملیات کی ممانعت آئی ہے۔

عن عبد الله بن مسعود رضي الله عنه قال: سمعت رسول الله ﷺ يقول:

إن الرقى والتمائم والتِّوَلَة شرك

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو سنا آپ فرمارہے تھے: منتر۔ تعویذ اور ٹوٹکے سب شرک ہیں۔

[صحیح]-[رواہ ابوداود وابن ماجہ واحمد]

(ابوداؤد۔ مشکوٰۃ ص ۳۸۹)

تعویذات (ہر قسم کے قرآنی ہو یا غیر قرآنی۔ ان کی اجازت نہیں دی بلکہ شرک قرار دیا ہے)۔ اور اسی طرح تعویذ محبت وغیرہ کو بھی شرک فرمایا اور اللہ تعالیٰ نے قرآن میں شرک کو ظلم عظیم فرمایا۔

وَإِذْ قَالَ لُقْمَٰنُ لِٱبْنِهِۦ وَهُوَ يَعِظُهُۥ يَٰبُنَىَّ لَا تُشْرِكْ بِٱللَّهِ ۖ إِنَّ ٱلشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيمٌ ﴿13﴾

سورۃ لقمان آیت 13

اور (ذکر کرو) جب لقمان نے اپنے بیٹے کو نصیحت کرتے ہوئے کہا کہ اے میرے بیٹے! (آگاہ رہو کہ قطعی) اللہ کا شریک نہ بنانا۔ بیشک شرک بہت ہی بڑا ظلم ہے۔

عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ الْجُهَنِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ أَقْبَلَ إِلَيْهِ رَهْطٌ۔ فَبَايَعَ تِسْعَةً وَأَمْسَكَ عَنْ وَاحِدٍ۔ فَقِيلَ لَهُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ۔ بَايَعْتَ تِسْعَةً وَتَرَكَتْ هَذَا ؟ قَالَ: "إِنْ عَلَيْهِ تَمِيمَةً" فَأَدْخَلَ يَدَهُ فَقَطَعَهَا۔ فَبَايَعَهُ وَقَالَ: "مَنْ عَلَّقَ تَمِيمَةً فَقَدْ أَشْرَكَ

ترجمہ:۔عقبہ بن عامر الجہنیؓ روایت کرتے ہیں۔کہ نبی ﷺ کے پاس ایک جماعت آئی۔نبی ﷺ نے ان میں سے نو۹ (افراد) سے بیعت لے لی اور ایک کو چھوڑ دیا لوگوں نے کہا کہ اے اللہ کے رسول ﷺ آپ نے نو سے بیعت لے لی اور ایک کو چھوڑ دیا۔:آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اس سے اس لیے بیعت نہیں لی کہ وہ تعویذ پہنے ہوئے ہے: یہ سن کر اس نے ہاتھ اندر ڈال کر تعویذ توڑ ڈالا ۔اب نبی ﷺ نے ان سے بیعت لے لی اور فرمایا جس نے تعویذ لٹکایا اس نے شرک کیا۔

غایۃ المرام للالبانی:294۔۔الترغیب والترہیب:239/4۔۔)

صحیح الترغیب:3455۔۔السلسلۃ الصحیحۃ:889/1۔۔

مجمع الزوائد:106/5۔۔مسند أحمد: مسند العشرۃ المبشرین بالجنۃ : مسند الشامیین : حدیث عقبۃ بن عامر الجہنی عن النبی ﷺ :17091)

وکیعؒ۔سعد بن جبیرؓ سے روایت کرتے ہیں کہ جس شخص نے کسی آدمی کا تعویذ کاٹ دیا گویا اس نے ایک جان (شخص) آزاد کرادی۔

وکیعؒ کہتے ہیں کہ ابراہیم نخعیؒ مشہور تابعی (امام ابو حنیفہؒ کے استاد) روایت کرتے ہیں صحابہ کرام و تابعین ہر قسم کے تعویذوں کو ناجائز سمجھتے تھے ان میں قرآن لکھا ہوتا یا غیر قرآن۔

قاضی ابوبکر فیصلہ فرماتے ہیں قرآن لٹکانا سنت کا طریقہ نہیں۔ سنت تو یہ کہ قرآن سے نصیحت حاصل کی جائے اسے لکھ کر لٹکایا نہ جائے۔

(عون المعبود۔ جلد ۴ ص ۶)

عن عمران بن حصين رضي الله عنه: أن النبي ﷺ ابصر على عضد رجل حلقة۔ اراه قال: من صفر۔ فقال: ويحک ما هذه؟ قال: من الواهنة۔ قال: اما إنها لا تزيدك إلا وهناً۔ انبذها عنک۔ فإنك لو مت وهي عليك ما أفلحت أبداً

عمران بن حصینؓ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے ایک صاحب کے ہاتھ میں ایک پیتل کا کڑا پہنے ہوئے دیکھا تو پوچھا کہ یہ کیا ہے۔ پہننے والے نے جواب دیا کہ یہ واہنہ کی وجہ سے ہے (ہاتھ کی کمزوری اور بیماری دور کرنے کے لئے) نبی ﷺ نے رد فرمایا اور فرمایا کہ یہ کمزوری کو اور بڑھائے گا اور اگر تو اسے پہنے ہوئے مر جائے تو کبھی کامیابی سے ہمکنار نہ ہوگا (یعنی جنت میں نہ جائیگا)۔

(احمد۔ ابن حبان۔ الحاکم) (مسند احمد: ج۔4۔ صفحہ۔445)

(ابن ماجہ: حدیث نمبر۔3531)

ابوبشیر انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ وہ بیان کرتے ہیں

أَنَّهٗ كَانَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ بَعْضِ أَسْفَارِهٖ قَالَ عَبْدُاللّٰهِ حَسِبْتُ أَنَّهٗ قَالَ وَالنَّاسُ فِيْ مَبِيْتِهِمْ فَأَرْسَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَسُوْلاً لاَ تَبْقَيَنَّ فِيْ رَقَبَةِ بَعِيْرٍ قِلاَدَةٌ مِنْ وَتَرٍ اَوْ قِلاَدَةٌ إِلاَّ قُطِعَتْ

ترجمہ:۔وہ ایک سفر میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے۔عبداللہ (بن ابو بکر بن حزم راوی حدیث) نے کہا میرا خیال ہے کہ ابو بشیر نے کہا لوگ اپنی خواب گاہوں میں تھے کہ رسول اللہ ﷺ نے قاصد بھیجا کہ اگر کسی اونٹ کی گردن میں کوئی تانت کا پٹا (گنڈا) ہو۔یا یوں فرمایا کہ جو گنڈا (ہار۔پٹا) ہو۔اسے کاٹ دیا جائے۔

[(۲۱۱۵) [بخاری۔کتاب الجہاد والسیر۔باب ما قیل فی الجرس...الخ (۳۰۰۵)۔صحیح مسلم

امام مالک رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

أَرَى ذٰلِكَ مِنَ الْعَيْنِ

میں سمجھتا ہوں کہ لوگ نظر بد سے بچنے کے لیے جانوروں کے گلے میں تانت کا قلادہ لٹکاتے تھے۔

[الموطأ (ص ۷۱۳)]

ابوداؤد نے السنن (۲۵۵۲)

امام مسلم نے صحیح مسلم (۲۱۱۵)

امام بغوی رحمۃاللہ فرماتے ہیں

تَأَوَّلَ مَالِکُ بْنُ أَنَسٍ اَمَرَہٗ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِقَطْعِ الْقَلَائِدِ عَلٰی أَنَّہٗ مِنْ اَجْلِ الْعَیْنِ وَ ذٰلِکَ أَنَّھُمْ کَانُوْا یَشُدُّوْنَ بِتِلْکَ الْأَوْتَارِ وَ الْقَلَائِدِ وَ التَّمَائِمِ وَ یُعَلِّقُوْنَ عَلَیْھَا الْعَوْذَ یَظُنُّوْنَ اَنَّھَا تَعْصِیْمٌ مِنَ الْآفَاتِ فَنَھَاہُمُ النَّبِیُّ ﷺ وَ اَعْلَمَھُمْ أَنَّھَا لاَ تَرُدُّ مِنْ اَمْرِ اللّٰہِ شَیْئًا

ترجمہ:۔رسول اللہ ﷺ نے جو قلادے کاٹنے کا حکم دیا امام مالک بن انس رحمہ اللہ نے اس کا مفہوم نظر بد سے بچاؤ کے لیے لٹکانا لیا ہے اور یہ اس وجہ سے ہے کہ لوگ یہ تانتیں۔قلادے اور تمیمے باندھتے تھے اور یقین رکھتے تھے کہ یہ آفات و مصائب سے بچاؤ کے لیے ہیں۔تو رسول اللہ ﷺ نے انھیں ان سے منع کر دیا اور انھیں بتایا کہ یہ اللہ کے کسی بھی حکم کو ٹال نہیں سکتے۔

[شرح السنۃ] (۱۱/۲۷)[

لہٰذا نظر بد سے بچاؤ کے لیے جو دھاگے۔گھونگے۔تانت اور تعویذ وغیرہ لٹکائے جاتے ہیں انھیں کاٹ دینا چاہیے۔کیونکہ ان میں اللہ کی تقدیر اور حکم سے کسی بھی چیز کو الٹانے اور رد کرنے کی ان میں ہمت نہیں ہوتی۔تمیمہ وہی ہوتا ہے جو بلاء و مصیبت کے نزول سے پہلے لٹکایا جائے۔تاکہ یہ تمیمے اور گھونگے ان کو ٹال سکیں اور بلاء و مصیبت کے بعد لٹکائے جانے والے تمیمہ میں شمار نہیں ہوتے۔

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں

لَيْسَتِ التَّمِيْمَةُ مَا تَعَلَّقَ بِهٖ بَعْدَ الْبَلَاءِ اِنَّمَا التَّمِيْمَةُ مَا تَعَلَّقَ بِهٖ قَبْلَ الْبَلَاءِ

ترجمہ:۔ تمیمہ وہ نہیں جو بلاء کے بعد لٹکایا جائے۔ تمیمہ تو وہ ہے جو بلاء سے پہلے لٹکایا جائے۔

[المستدرک للحاکم (۴/۲۱۷) وصححہ علی شرط الشیخین]

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہا کی بیوی کا قصہ۔ قیس بن المسکن الاسدی یوں بیان کرتے ہیں

دَخَلَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَلَى امْرَأَةٍ فَرَاٰى عَلَيْهَا حِرْزًا مِنَ الْحُمْرَةِ فَقَطَعَهٗ قَطْعًا عَنِيْفًا ثُمَّ قَالَ إِنَّ آلَ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ الشِّرْكِ اَغْنِيَاءُ وَ قَالَ كَانَ مِمَّا حَفِظْنَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الرُّقٰى وَ التَّمَائِمَ وَالتِّوَلَةَ مِنَ الشِّرْكِ

ترجمہ:۔ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہا اپنی بیوی کے پاس آئے اور اس پر خسرہ سے بچاؤ کا تعویذ دیکھا تو اسے سختی سے کاٹ دیا۔ پھر فرمایا۔ یقینا عبداللہ کا خاندان شرک سے مستغنی ہے۔ نبی اکرم ﷺ سے جو باتیں ہم نے یاد کی ہیں ان میں سے یہ بھی ہے کہ بے شک شرکیہ دم۔ گھونگے اور منکے وغیرہ اور محبت کے تعویذ شرک ہیں۔

[المستدرک علی الصحیحین (۴/۲۱۷۔ح: ۷۵۸۰) اس حدیث کو امام حاکم اور امام ذہبی نے صحیح کہا ہے۔]

[علامہ البانی نے دونوں کی موافقت کی ہے۔ سلسلۃ الأحادیث الصحیحۃ (۱/۶۴۹) القسم الثانی

سلسلہ احادیث صحیحہ ترقیم البانی: 2972

اس حدیث میں الرقی سے مراد شرکیہ دم یا ہر وہ چیز ہے جس میں جنات سے پناہ مانگی جائے۔ یا ان الفاظ کا مفہوم سمجھ میں نہ آئے۔ یا غیر عربی زبان میں لکھے ہوئے تعویذات ہوں۔

[السلسلۃ الصحیحۃ] (۱/۶۴۹۔۶۵۰)]

امام بغوی فرماتے ہیں

وَالْمَنْهِيُ مِنَ الرُّقٰى مَا كَانَ فِيْهِ الشِّرْكُ اَوْ كَانَ يُذْكَرُ مَرَدَةُ الشَّيَاطِيْنَ اَوْ مَا كَانَ مِنْهَا بِغَيْرِ لِسَانِ الْعَرَبِ وَلاَ يَدْرِىْ مَا هُوَ وَ لَعَلَّهٗ يَدْخُلُهٗ سِحْرٌ اَوْ كُفْرٌ

ترجمہ:۔ ممنوع دم وہ ہے جس میں شرک ہو۔ یا جس میں سرکش جنات کا ذکر کیا گیا ہو۔ یا وہ عربی زبان کے علاوہ ہو اور اس کا مفہوم معلوم نہ ہو۔ شاید کہ اس میں جادو یا کفر داخل کیا گیا ہو

[شرح السنۃ] (۱۲/۱۵۹)

تمائم سے مراد وہ گھونگے اور موتی ہیں جنھیں عرب بچے کے سر پر نظر بد سے بچنے کے لیے لٹکاتے تھے۔ شریعت نے انھیں باطل قرار دیا ہے۔

امام بغوی فرماتے ہیں

اَلتَّمَائِمُ جَمْعُ تَمِيْمَةٍ وَ ہِیَ خَرَزَاتٌ كَانَتِ الْعَرَبُ تُعَلِّقُهَا عَلٰى اَوْلَادِہِمْ يَتَّقُوْنَ بِهَا الْعَيْنَ بِزَعْمِہِمْ فَاَبْطَلَهَا الشَّرْعُ

تمائم۔ تمیمہ کی جمع ہے۔اور یہ گھونگے ہیں جنھیں عرب اپنے گمان میں اپنی اولاد کو نظر بد وغیرہ سے بچانے کے لیے پہناتے تھے۔شریعت نے انھیں باطل قرار دیا ہے۔

[شرح السنۃ] (۱۵۸/۱۲)

آج کل بعض لوگوں کا گھر کے دروازے پر جوتا لٹکانا۔یا مکان کے اگلے حصے پر۔یا بعض ڈرائیوروں کا گاڑی کے آگے۔یا پیچھے جوتے لٹکانا۔یا گاڑی کے اگلے شیشے پر ڈرائیور کے سامنے نیلے رنگ کے منکے لٹکانا بھی ٹھیک نہیں۔یہ سب ان کے زعم باطل کے مطابق نظر بد سے بچاؤ کی وجہ سے ہے۔

عن عقبة بن عامر رضي الله عنه- مرفوعاً: من تَعَلَّقَ تَمِيمَةً فلا أَتَمَّ الله له۔ ومن تَعَلَّقَ وَدَعَةً فلا وَدَعَ الله له۔ وفي رواية: من تَعَلَّقَ تَمِيمَةً فقد أَشْرَكَ

عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ وہ ایک سلسلہ نقل کے ساتھ کہتے ہیں: جس نے تعویذ پہنا۔اللہ اس کے لیے اسے مکمل نہیں کرے گا۔ اور جس نے سیپ لٹکائی اللہ اسے آرام وسکون نہ دے گا۔اور ایک روایت میں ہے: جس نے تعویذ پہنا اس نے شرک کیا۔

[الأول: ضعيف. الثاني: صحيح]-[رواهما أحمد]

رواہ احمد وابو داود۔

حدثنا محمد بن مدويه قال: حدثنا عبيد الله بن موسى۔ عن محمد بن عبد الرحمن بن أبي ليلى۔ عن عيسى۔ أخيه قال: دخلت على عبد الله بن عكيم أبي معبد الجهني۔ أعوده وبه حمرة۔ فقلنا: ألا تعلق شيئا؟ قال: الموت أقرب من ذلك۔ قال النبي صلى الله عليه وسلم: «من تعلق شيئا وكل إليه

ترجمہ:۔ حضرت عیسیٰ بن عبدالرحمٰن کہتے ہیں کہ ایک دن میں حضرت عبداللہ بن عکیم کے پاس گیا تو دیکھا کہ ان کا بدن سرخی کی بیماری میں مبتلا تھا میں نے کہا کہ آپ تعویذ کیوں نہیں باندھ لیتے؟۔ انہوں نے کہا کہ میں اس کام سے اللہ کی پناہ چاہتا ہوں۔ کیونکہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا ہے جو شخص کوئی چیز لٹکاتا ہے یا (باندھتا ہے) تو اسی چیز کے سپرد کر دیا جاتا ہے۔

(سنن الترمذی 2072- مسند احمد 18781- المعجم الکبیر للطبرانی 960) علامہ البانی نے اسے حسن کے درجہ پر مانا ہے

(297) قال الشیخ الالبانی: حسن غایۃ المرام

مشکوۃ شریف: جلد چہارم: باب: جھاڑ پھونک وغیرہ توکل کے منافی

(ابوداؤد۔ ترمذی۔ مشکوۃ ص: ۳۸۹)

حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيمٍ أَنَّ أَبَا بَشِيرٍ الْأَنْصَارِيَّ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ كَانَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَعْضِ أَسْفَارِهِ قَالَ فَأَرْسَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَسُولًا قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ حَسِبْتُ أَنَّهُ قَالَ وَالنَّاسُ فِي مَبِيتِهِمْ لَا يَبْقَيَنَّ فِي رَقَبَةِ بَعِيرٍ قِلَادَةٌ مِنْ وَتَرٍ أَوْ قِلَادَةٌ إِلَّا قُطِعَتْ قَالَ مَالِكٌ أُرَى ذَلِكَ مِنْ الْعَيْنِ

ترجمہ:۔ حضرت ابوبشیر انصاری خبر دیتے ہیں کہ وہ رسول اللہ ﷺ کے بعض سفروں میں سے کسی سفر میں آپ ﷺ کے ساتھ تھے راوی کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنا نمائندہ بھیجا حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بن ابوبکر کہتے ہیں کہ میرا گمان ہے کہ لوگ اپنی اپنی سونے کی جگہوں پر تھے آپ ﷺ نے فرمایا کوئی آدمی کسی اونٹ کی گردن میں کوئی تانت کا قلادہ یا ہار نہ ڈالے سوائے اس کے کہ اسے کاٹ دیا جائے امام مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ وہ اس طرح نظر لگنے کی وجہ سے کرتے تھے۔

صحیح مسلم-لباس اور زینت کا بیان-حدیث نمبر 5549

ابن ابی حاتمؒ روایت کرتے ہیں کہ

عن حذيفة بن اليمان رضي الله عنه– موقوفاً: أنه رأى رجلا في يده خيط من الحُمَّى۔ فقطعه وتلا قوله

حذیفہ بن ایمانؓ کے متعلق بیان کیا ہے کہ انہوں نے ایک شخص کے ہاتھ میں گنڈا دم کیا ہوا دھاگہ بندھا ہوا دیکھا جو اس نے بخار دور کرنے کے لیے باندھا تھا آپ اس دھاگے کو کاٹ دیا اور قرآن کی یہ آیت تلاوت فرمائی

وَمَا يُؤْمِنُ أَكْثَرُهُم بِٱللَّهِ إِلَّا وَهُم مُّشْرِكُونَ ﴿106﴾

سورۃ یوسف آیت 106

اور ان میں بہت سارے لوگ ایسے ہیں جو اللہ کو مانتے بھی ہیں اور (پھر بھی) برابر شرک بھی کئے جاتے ہیں۔

رواہ ابن ابی حاتم

وکیعؒ کی روایت میں یہ بھی اضافہ ہے کہ حذیفہؓ نے اس مریض سے کہا

لو مت وهو عليك ما صليت عليك

اگر تو اس حالت میں مر جائے کہ تیرے ہاتھ پر دھاگہ بندھا ہوا ہو تو میں تیری صلوٰۃ میت نہیں ادا کرونگا۔

(تفسیر ابن کثیر جلد ۲ ص ۴۹۴)

یہ بات غور طلب ہے کہ جب بھی خالص دین میں کوئی نئی بات داخل کی جاتی ہے تو دین میں بگاڑ پیدا ہو جاتا ہے۔ایسی صورت میں چاہیے تو یہ ہوتا ہے کہ اس نئی بات کو چھوڑ دیا جائے کہ جس کی وجہ سے بگاڑ پیدا کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔

مگر ہمارے ہاں کچھ اُلٹا ہی ہوتا ہے کہ اس بگاڑ کو جائز بنانے کے لیے غلط تاویلات اور جواز فراہم کرنے کی کوشش کی جاتی ہے جس سے کہ مزید بگاڑ پیدا ہوتے چلے جاتے ہیں۔

بہتر تو یہی ہے کہ اس بگاڑ کی جڑ ہی کاٹ ڈالنی چاہیے جو خالص دین میں خیانت کا باعث بن رہا ہوتا ہے۔تاکہ اصل دین باقی رہے۔بگاڑ اور گمراہیاں سب اپنی موت آپ مر جائیں۔اور آئندہ آنے والوں تک بھی خالص بات ہی پہنچ پائے۔

نبی کریم ﷺ کے ارشادات کے مطابق یہی بات واضح ہوتی ہے کہ ایسا درود کیا جاسکتا ہے۔جس میں اللہ کی تعریف کے ساتھ دعا ہو جو کہ اللہ اپنی شان کریمی سے برے اثرات ذائل کر دے۔اور ایسا کوئی بھی دم جائز نہیں۔جو اللہ سے مدد کے منافی ہو۔جس میں کوئی شرکیہ الفاظ ہوں۔اور اکثر قرآن پاک کی آیات کو پڑھنا اچھا عمل ہے۔بے شک قرآن میں لوگوں کے لیے شفاء ہے اور یہ شفاء دلوں کی بیماریوں اور جسم کی بیماریوں کے لیے بھی ہے۔مگر اس کا طریقہ ہم نے وہی اختیار کرنا ہے جو نبی ﷺ نے ہم کو بتایا ہے اپنے پاس سے کوئی نیا طریقہ نہیں بنانا جو کہ بدعت ہو گی۔بلکہ تعویذ کا باندھنا انسان کو شرک کا مرتکب بنا دیتا ہے اور جب کہ سنت طریقہ یہی ہے کہ قرآن کی آیات کا دم کیا جائے نہ کہ

قرآن کی آیات کو لکھ کر یا ان آیات کو ہندسوں میں لکھ کر گلے میں باندھا جائے۔ بلکہ آیات کو ہندسوں میں لکھ کر گلے میں ڈالنا دوگنی گمراہی ہے کیونکہ ایک تو اس نے قرآن پر ہندسوں کو ترجیح دی۔ اور آیات کو بدل کر ایسے طریقے سے لکھا جو کہ سراسر جہالت سے کم نہیں۔ کیونکہ یہ بھی قرآن کو بدلنے کے برابر ہی ہوگا۔ کہ ہندسوں میں سورت فاتحہ لکھ کر کہا جائے کہ یہ قرآن کی سورۃ الفاتحہ لکھی ہوئی ہے۔ جس کو کوئی بھی سمجھ نہ پائے۔ یہ طریقہ منطقی استدلال میں بھی غلط ثابت ہو جاتا ہے۔ جاہل عجمی جو قرآن و حدیث کے علم سے بے بہرا تھے۔ یا پھر وہ دین اسلام میں اپنی مرضی والا طریقہ چاہتے تھے۔ آج کل تو یہ بھی واضح ہو چکا ہے کہ لوگ ہر ایسی بات کو جو قرآن اور صحیح حدیث کے خلاف ہی کیوں نہ جاتی ہو۔ اسے اسلام سمجھنے لگے ہیں اور اس پر ایسے ہی عمل کیا جاتا ہے جیسے اس کا حکم نبی ﷺ نے دیا ہو۔

اور یہ بھی ذہن نشین رہے کہ بعض احادیث میں دم کی اجازت تو موجود ہے۔ مگر اسی موضوع پر ایسی بھی ملتی ہیں جن میں دم کی بھی ممانعت آئی ہے۔ ممکن ہے پہلے اس کی اجازت تھی بعد میں اس کی ممانعت کر دی گئی ہو اور یہ بھی ممکن ہے کہ دم کی جہاں ممانعت ہے وہ صرف اس لیے کہ اس طرح اللہ پر توکل کم ہو جاتا ہو۔ اور

اللہ پر توکل کرنا ان سارے کاموں سے زیادہ اہمیت کا حامل ہے۔اگر کوئی اللہ پر توکل کرکے ان کی طرف نہیں جاتا تو وہ بہتر پر عمل پیرا ہے۔

کیونکہ نبی ﷺ کا ارشاد ہے۔اور ان کے اس فرمان کا یہی مطلب ہے کہ اللہ پر توکل کرنا سیکھو۔

ماتوکّل من استرقیٰ

”جس نے جھاڑ پھونک دم کیا اس نے توکل نہیں کیا۔

ایک اور حدیث میں ہے کہ

حدثني إسحاق۔ حدثنا روح بن عبادة۔ حدثنا شعبة۔ قال: سمعت حصين بن عبد الرحمن قال: كنت قاعدا عند سعيد بن جبير۔ فقال: عن ابن عباس: ان رسول الله صلى الله عليه وسلم۔ قال: يدخل الجنة من امتي سبعون الفا بغير حساب۔ هم الذين لا يسترقون۔ ولا يتطيرون۔ وعلى ربهم يتوكلون

ترجمہ:۔مجھ سے اسحاق نے بیان کیا۔انہوں نے کہا ہم سے روح بن عبادہ نے بیان کیا۔انہوں نے کہا ہم سے شعبہ نے بیان کیا۔انہوں نے کہا کہ میں نے حصین بن عبداللہ سے سنا۔انہوں نے کہا کہ میں

سعید بن جبیر کی خدمت میں بیٹھا ہوا تھا۔انہوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بیان کیا کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا۔ میری امت میں سے ستر ہزار لوگ بغیر حساب جنت میں داخل ہوں گے جو ۔دم نہیں کراتے۔نہ ہی شگون بد لیتے ہیں اور (اپنے تمام امور میں جن کا تعلق خواہ کسی چیز کو اختیار کرنے سے ہو یا اس کو چھوڑنے سے) صرف اپنے پرودگار پر بھروسہ کرتے ہیں۔

(بخاری و مسلم)

ایک اور حدیث ملاحظہ ہو۔

وعن المغيرة بن شعبة قال قال النبي ﷺ من اكتوى أو استرقى فقد برئ من التوكل

ترجمہ:۔اور حضرت مغیرہ بن شعبہؓ کہتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا جس شخص نے داغ دلوایا یا دم پڑھوایا تو وہ توکل سے بری ہوا۔

(احمد ترمذی ابن ماجہ)

مشکوۃ شریف: جلد چہارم: باب: جھاڑ پھونک وغیرہ توکل کے منافی

مشکوۃ المصابیح۔طب کا بیان۔حدیث نمبر 4451

حضرت مالک بن انس رضی اللہ عنہ مرسلاً روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا۔

عَنْ مَالِکٍ رضي الله عنه أَنَّهُ بَلَغَهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: تَرَکْتُ فِيْکُمْ أَمْرَيْنِ۔ لَنْ تَضِلُّوْا مَا تَمَسَّکْتُمْ بِهِمَا: کِتَابَ اللهِ وَسُنَّةَ نَبِيِّهِ

ترجمہ:۔ حضرت مالک بن انسؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ میں نے تمہارے درمیان دو چیزیں چھوڑی ہیں۔ جب تک تم انہیں پکڑے رہو گے ہر گز گمراہ نہیں ہو سکتے۔ وہ کتاب اللہ (قرآن مجید) اور سنت رسول اللہ (احادیث) ہیں۔

(موطا) رواہ مالک۔ والحاکم عن ابی ہریرۃ.

مشکوۃ شریف: جلد اول :

خلاصہ کلام پر یہ تو تھے قرآن و حدیث پر مبنی ارشادات اور ان کی تشریح۔ تو دوسری طرف لوگوں کا حال بالکل اس کے خلاف ہے۔ ان کے ہاں یہ کاروبار ہے۔ جہاں بھی نظر دوڑائیں آپ کو تعویذ ہی تعویذ۔ کڑے ہی کڑے اور چھلے ہی چھلے نظر آئیں گے۔ یہ بچے کے پیدا ہونے کا تعویذ۔ یہ کمائی میں برکت کا تعویذ۔ یہ بلاؤں و جنات سے بچنے کا تعویذ۔ یہاں تک کہ محبت میں کامیابی و ناکامی کا تعویذ۔ الغرض پیٹ کے جہنم کو بھرنے کے لئے یہ دین کے ٹھیکیدار کس طرح قرآن و حدیث کا مذاق اڑا رہے ہوتے ہیں۔ لگتا ہے شیطان نے احبار و رہبان کے ذریعے عوام الناس کو یہ باور کروادیا کہ وہ تعویذ گنڈوں پر اعتقاد کریں۔ اس سے ان کی تقدیر بدل جائے گی۔ گودیں ہری ہو جائیں گی۔ مرادیں بر آئیں گی۔ مقدمے جیت جائیں گے۔ غرض ہر وہ چیز جس کا ایمان اور بھروسہ اللہ جل شانہ پر ہونا چاہیے تھا۔ آج کل ان تعویذ گنڈوں اور دھاگوں پر کیا جاتا ہے۔ اس پر المیہ یہ کہ اس کا ثبوت ان نادان کلمہ

گولوگوں کے بازوؤں۔گلوں۔ہاتھوں اور پاؤں پر لٹکتے ہوئے تعویذات کی شکل میں ملتا ہے۔جو کہ سراسر شرک ہے۔اور شرک کرنے والا کبھی بھی جنت کی خوشبو نہیں سونگھ سکتا۔

لَقَدْ كَفَرَ ٱلَّذِينَ قَالُوٓاْ إِنَّ ٱللَّهَ هُوَ ٱلْمَسِيحُ ٱبْنُ مَرْيَمَ ۖ وَقَالَ ٱلْمَسِيحُ يَٰبَنِىٓ إِسْرَٰٓءِيلَ ٱعْبُدُواْ ٱللَّهَ رَبِّى وَرَبَّكُمْ ۖ إِنَّهُۥ مَن يُشْرِكْ بِٱللَّهِ فَقَدْ حَرَّمَ ٱللَّهُ عَلَيْهِ ٱلْجَنَّةَ وَمَأْوَىٰهُ ٱلنَّارُ ۖ وَمَا لِلظَّٰلِمِينَ مِنْ أَنصَارٍ ﴿72﴾

سورۃ المائدۃ آیت 72

البتہ یقینی طور پر وہ لوگ کافر ہو گئے جو کہتے ہیں۔بیشک اللہ جو ہے وہی مسیح ابن مریمؑ ہے۔حالانکہ مسیح نے کہا تھا کہ اے اولادِ اسرائیل !۔اسی اللہ کی عبادت کرو جو میرا بھی اور تمہارا بھی رب ہے۔کچھ شک نہیں جو بھی اللہ کے ساتھ شریک ٹھہرائے گا تو یقینی طور پر اللہ نے اس پر جنت حرام کر دی اور اس کا ٹھکانا دوزخ ہو گیا۔اور ایسے ظالم لوگوں کا کوئی بھی مددگار نہیں۔

اگر کسی کا توکل اللہ پر کم ہے تو وہ زیادہ سے زیادہ ایسے دم کروا سکتا ہے جن کا مفہوم سمجھ میں آسکے۔ اور جو شرک سے پاک ہوں۔مگر گلے میں میں تعویذ لٹکانے۔ہاتھ پاؤں۔بازو یا ٹانگوں پر دم کیا گیا دھاگہ باندھنے یا کڑا اور چھلہ پہننے کی کہیں بھی اجازت نظر نہیں آتی بلکہ اس کی ممانعت ہی ملتی ہے۔ اور اسے شرک ہی کہا گیا ہے۔اور تعویذ لٹکانے والا مشرک ہو گا۔کیونکہ جو ان کو لٹکاتا ہے۔وہ ان کی

طرف توجہ رکھتا ہے۔ان پر یقین بھی رکھتا ہے۔اور یقین رکھنے کا مطلب یہ ہوا کہ اس کا اس پر ایمان ہے۔اس طرح سے اس کی خواہش اللہ جل شانہ سے ہٹ جائے گی۔اور اس کا بھروسہ اور توکل بٹ جائے گا۔ تقسیم ہو جائے گا۔وہ اللہ کے بھروسے میں تعویذات پر بھروسے کو شریک کر دے گا۔اسی لیے پہلے پہل بتدریج اس پر ممانعت کا عمل جاری رہا۔جب ذہن بننا شروع ہو گئے تو اللہ توکل پر زیادہ زور دے دیا گیا اور ان دموں پر بھی قدغن لگادی گئی۔اور نبی اکرم ﷺ نے ان تمام امور کو شرک قرار دیا ہے۔ کیونکہ یہ ایسے عقیدے اللہ پر بھروسے کے خلاف موثر کردار ادا کرتے ہیں۔لہٰذا بہترین عمل یہی ہے کہ انسان اللہ پر ہی بھروسہ رکھے۔اور اللہ تعالیٰ کا منشا بھی یہ ہوتا ہے کہ اس کا بندہ صرف اس کا بن کر رہے۔اسی پر بھروسہ رکھے۔اللہ رب العزت پر بھروسہ ہو تو سارے بگڑے کام دم و منتر اور تعویذ کے بغیر سنورتے چلے جاتے ہیں۔اللہ جل شانہ نے توکل اور بھروسے کی اہمیت کو قرآن کریم میں بہت اجاگر کیا ہے۔ کوئی بھی اللہ پر بھروسے اور توکل کے بارے یہ نہیں کہہ سکتا کہ تم اللہ پر بھروسہ کیوں کرتے ہو؟۔لہٰذا یاد رہے کہ اللہ پر بھروسہ اور توکل انسان کو بہت سارے توہماتی جھمیلوں اور ہتھکنڈوں سے نجات دلا دیتا ہے۔دیکھئے اللہ پر توکل اور بھروسے والی آیات۔

اللہ پر توکل اور بھروسہ:

اللہ جل شانہ پر بھروسہ انسان کو بہت سارے خود ساختہ معاشرتی طوقوں سے آزاد کر دیتا ہے۔اللہ تعالیٰ نے توکل اور بھروسے کی اہمیت کو قرآن کریم میں بہت اجاگر کیا ہے۔دیکھئے اللہ پر توکل

اور بھروسے والی آیات۔اور ان پر یقین کامل کے ساتھ ہی آپ بھروسے کے ثمرات سے مستفید ہو سکتے ہیں۔ایسے کہ بھروسہ کرکے پھر ڈانواڈول نہ ہونے پائیں۔

إِذْ هَمَّت طَّآئِفَتَانِ مِنكُمْ أَن تَفْشَلَا وَٱللَّهُ وَلِيُّهُمَا ۗ وَعَلَى ٱللَّهِ فَلْيَتَوَكَّلِ ٱلْمُؤْمِنُونَ ﴿122﴾

سورۃ آل عمران آیت 122

اس وقت تم میں سے دو جماعتوں نے ہمت ہار دینا چاہی مگر اللہ ہی ان دونوں کا ولی تھا۔اور ایمان والوں کو تو اللہ ہی پر بھروسہ رکھنا چاہیئے۔

فَبِمَا رَحْمَةٍ مِّنَ ٱللَّهِ لِنتَ لَهُمْ ۖ وَلَوْ كُنتَ فَظًّا غَلِيظَ ٱلْقَلْبِ لَٱنفَضُّوا۟ مِنْ حَوْلِكَ ۖ فَٱعْفُ عَنْهُمْ وَٱسْتَغْفِرْ لَهُمْ وَشَاوِرْهُمْ فِى ٱلْأَمْرِ ۖ فَإِذَا عَزَمْتَ فَتَوَكَّلْ عَلَى ٱللَّهِ ۚ إِنَّ ٱللَّهَ يُحِبُّ ٱلْمُتَوَكِّلِينَ ﴿159﴾

سورۃ آل عمران آیت 159

اللہ کی رحمت سے تمہارا مزاج ان لوگوں کے لئے نرم واقع ہوا ہے۔اور اگر تم تند خو اور سخت دل ہوتے تو یہ سب تمہارے پاس سے چھٹ جاتے۔پس انہیں معاف کردو اور ان کے لئے بخشش مانگو اور

ان سے اپنے کام کے بارے مشورہ کرلیا کرو۔ اور جب (کسی کام کے کرنے کا) پکا ارادہ کرلو تو اللہ پر بھروسہ رکھو۔ بیشک اللہ بھروسہ رکھنے والوں سے محبت کرتا ہے۔

إِن يَنصُرۡكُمُ ٱللَّهُ فَلَا غَالِبَ لَكُمۡۖ وَإِن يَخۡذُلۡكُمۡ فَمَن ذَا ٱلَّذِي يَنصُرُكُم مِّنۢ بَعۡدِهِۦۗ وَعَلَى ٱللَّهِ فَلۡيَتَوَكَّلِ ٱلۡمُؤۡمِنُونَ ﴿160﴾

سورۃ آل عمران آیت 160

اور اگر اللہ تمہارا مددگار ہو تو تم پر کوئی غالب نہیں آسکتا اور اگر وہ تمہیں چھوڑ دے تو پھر کون ہے جو تمہاری مدد کرے گا؟۔ اور ایمان والوں کو تو اللہ پر ہی بھروسہ رکھنا چاہیے۔

وَيَقُولُونَ طَاعَةٞ فَإِذَا بَرَزُواْ مِنۡ عِندِكَ بَيَّتَ طَآئِفَةٞ مِّنۡهُمۡ غَيۡرَ ٱلَّذِي تَقُولُۖ وَٱللَّهُ يَكۡتُبُ مَا يُبَيِّتُونَۖ فَأَعۡرِضۡ عَنۡهُمۡ وَتَوَكَّلۡ عَلَى ٱللَّهِۚ وَكَفَىٰ بِٱللَّهِ وَكِيلٗا ﴿81﴾

سورۃ النساء آیت 81

اور یہ لوگ منہ پر تو کہتے ہیں کہ اطاعت کرلی لیکن جب تیرے پاس سے باہر جاتے ہیں۔ تو ان میں سے ایک فریق رات بھر تیری باتوں کے خلاف مشورے کرتا ہے اور جو مشورے بھی یہ کرتے ہیں اللہ ان

کو لکھ رکھتا ہے۔پس ان کی کچھ بھی پرواہ نہ کرو اور اللہ پر ہی بھروسہ رکھو اور اللہ ہی وکیل و کارساز کافی ہے۔

يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُواْ ٱذْكُرُواْ نِعْمَتَ ٱللَّهِ عَلَيْكُمْ إِذْ هَمَّ قَوْمٌ أَن يَبْسُطُوٓاْ إِلَيْكُمْ أَيْدِيَهُمْ فَكَفَّ أَيْدِيَهُمْ عَنكُمْ ۖ وَٱتَّقُواْ ٱللَّهَ ۚ وَعَلَى ٱللَّهِ فَلْيَتَوَكَّلِ ٱلْمُؤْمِنُونَ ﴿11﴾ ع2

سورۃ المائدۃ آیت 11

اے ایمان والو!۔یاد کرو وہ احسان جو اللہ نے تم پر کیے جب ایک جماعت نے ارادہ کیا کہ تم پر دست درازی کرے تو اس نے ان کے ہاتھ تم پر سے روک دیئے۔اور اللہ ہی سے ڈرتے رہو۔اور ایمان والوں کو صرف اللہ پر ہی بھروسہ رکھنا چاہیئے۔

قَالَ رَجُلَانِ مِنَ ٱلَّذِينَ يَخَافُونَ أَنْعَمَ ٱللَّهُ عَلَيْهِمَا ٱدْخُلُواْ عَلَيْهِمُ ٱلْبَابَ فَإِذَا دَخَلْتُمُوهُ فَإِنَّكُمْ غَٰلِبُونَ ۚ وَعَلَى ٱللَّهِ فَتَوَكَّلُوٓاْ إِن كُنتُم مُّؤْمِنِينَ ﴿23﴾

سورۃ المائدۃ آیت 23

اللہ کا ڈر رکھنے والوں میں سے دو مردوں نے کہا جن پر اللہ کا فضل تھا کہ ان لوگوں پر دروازے کے راستے سے گھس جاؤ جب تم دروازے میں داخل ہو گئے تو بلاشبہ غلبہ تمہارا ہے۔ اور اللہ پر ہی بھروسہ رکھو اگر تم ایمان والے ہو۔

قَدِ ٱفْتَرَيْنَا عَلَى ٱللَّهِ كَذِبًا إِنْ عُدْنَا فِى مِلَّتِكُم بَعْدَ إِذْ نَجَّىٰنَا ٱللَّهُ مِنْهَا ۚ وَمَا يَكُونُ لَنَآ أَن نَّعُودَ فِيهَآ إِلَّآ أَن يَشَآءَ ٱللَّهُ رَبُّنَا ۚ وَسِعَ رَبُّنَا كُلَّ شَىْءٍ عِلْمًا ۚ عَلَى ٱللَّهِ تَوَكَّلْنَا ۚ رَبَّنَا ٱفْتَحْ بَيْنَنَا وَبَيْنَ قَوْمِنَا بِٱلْحَقِّ وَأَنتَ خَيْرُ ٱلْفَٰتِحِينَ ﴿89﴾

سورۃ الأعراف آیت 89

اس کے بعد کہ اللہ نے ہمیں اس (برائی) سے نجات دے دی۔ اگر ہم تمہارے مذہب میں واپس آ گئے تو ہم اللہ پر جھوٹ بہتان گھڑنے والے ہو جائیں گے۔ اور ہمارے لئے یہ ممکن نہیں کہ تمہارے دین میں لوٹ آئیں مگر یہ کہ اللہ ہی چاہے جو ہمارا رب ہے۔ ہمارے رب کا علم ہر چیز پر احاطہ کیے ہوئے ہے۔ ہم اللہ ہی پر بھروسہ رکھتے ہیں۔ اے ہمارے رب!۔ ہم میں اور ہماری قوم میں انصاف کے ساتھ فیصلہ کر دے اور تو بہترین فیصلہ کرنے والا ہے۔

إِنَّمَا ٱلْمُؤْمِنُونَ ٱلَّذِينَ إِذَا ذُكِرَ ٱللَّهُ وَجِلَتْ قُلُوبُهُمْ وَإِذَا تُلِيَتْ عَلَيْهِمْ ءَايَٰتُهُۥ زَادَتْهُمْ إِيمَٰنًا وَعَلَىٰ رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُونَ﴿2﴾ج صلے

سورۃ الأنفال آیت 2

ایمان والے تو البتہ بس وہ ہیں کہ جب اللہ کا ذکر کیا جائے تو ان کے دل ڈر جاتے ہیں۔اور جب اس کی آیات ان کے سامنے پڑھی جائیں تو ان کا ایمان اور بڑھ جاتا ہے۔اور وہ تو اپنے رب پر ہی بھروسہ کرتے ہیں۔

إِذْ يَقُولُ ٱلْمُنَٰفِقُونَ وَٱلَّذِينَ فِى قُلُوبِهِم مَّرَضٌ غَرَّ هَٰٓؤُلَآءِ دِينُهُمْ ۗ وَمَن يَتَوَكَّلْ عَلَى ٱللَّهِ فَإِنَّ ٱللَّهَ عَزِيزٌ حَكِيمٌ﴿49﴾

سورۃ الأنفال آیت 49

اس وقت منافق اور جن کے دلوں میں مرض تھا کہہ رہے تھے کہ ان (مسلمانوں) کے دین نے تو انہیں دھوکے و غرور میں ڈال رکھا ہے۔اور جو کوئی بھی اللہ پر بھروسہ رکھے تو بیشک اللہ بہت زبردست نہایت حکمت والا ہے۔

۞ وَإِن جَنَحُواْ لِلسَّلۡمِ فَٱجۡنَحۡ لَهَا وَتَوَكَّلۡ عَلَى ٱللَّهِۚ إِنَّهُۥ هُوَ ٱلسَّمِيعُ ٱلۡعَلِيمُ ﴿61﴾

سورۃ الانفال آیت 61

اور اگر وہ صلح کے لئے مائل ہوں تو تم بھی اس طرف مائل ہو جاؤ اور اللہ پر ہی بھروسہ رکھو۔ بیشک وہی سب کچھ سننے والا خوب جاننے والا ہے۔

قُل لَّن يُصِيبَنَآ إِلَّا مَا كَتَبَ ٱللَّهُ لَنَا هُوَ مَوۡلَىٰنَاۚ وَعَلَى ٱللَّهِ فَلۡيَتَوَكَّلِ ٱلۡمُؤۡمِنُونَ ﴿51﴾

سورۃ التوبۃ آیت 51

کہہ دو ہمیں ہر گز کوئی مصیبت نہیں پہنچ سکتی مگر وہی جو اللہ نے ہمارے لئے لکھ دی ہے۔ وہی ہمارا مولیٰ ہے اور مومنوں کو تو اللہ پر ہی بھروسہ رکھنا چاہیے۔

فَإِن تَوَلَّوۡاْ فَقُلۡ حَسۡبِيَ ٱللَّهُ لَآ إِلَٰهَ إِلَّا هُوَۖ عَلَيۡهِ تَوَكَّلۡتُۖ وَهُوَ رَبُّ ٱلۡعَرۡشِ ٱلۡعَظِيمِ ﴿129﴾ ع16

سورۃ التوبۃ آیت 129

پھر اگر یہ لوگ منہ پھیر لیں تو کہہ دو کہ میرے لئے اللہ ہی کافی ہے۔ وہ اللہ ہی ہے جس کے علاوہ کوئی بھی عبادت کے قابل نہیں۔ اسی پر میرا بھروسہ ہے۔ اور وہی عرش عظیم کا مالک ہے۔

۞ وَٱتْلُ عَلَيْهِمْ نَبَأَ نُوحٍ إِذْ قَالَ لِقَوْمِهِۦ يَٰقَوْمِ إِن كَانَ كَبُرَ عَلَيْكُم مَّقَامِى وَتَذْكِيرِى بِـَٔايَٰتِ ٱللَّهِ فَعَلَى ٱللَّهِ تَوَكَّلْتُ فَأَجْمِعُوٓاْ أَمْرَكُمْ وَشُرَكَآءَكُمْ ثُمَّ لَا يَكُنْ أَمْرُكُمْ عَلَيْكُمْ غُمَّةً ثُمَّ ٱقْضُوٓاْ إِلَىَّ وَلَا تُنظِرُونِ ﴿71﴾

سورۃ یونس آیت 71

اور انہیں نوحؑ کا حال سنا دو۔ جب اس نے اپنی قوم سے کہا کہ اے میری قوم اگر تم کو میرا رہنا اور اللہ کی آیات سے نصیحت کرنا ناگوار ہو تو میں اللہ پر ہی بھروسہ کرتا ہوں۔ پس تم سب مل کر اور اپنے خود ساختہ شریکوں کو بھی ساتھ ملا کر (میرے خلاف) کوئی متفقہ فیصلہ کر لو پھر تمہارا فیصلہ تم میں سے کسی پر پوشیدہ و مشکوک نہ رہ جائے۔ پھر میرے ساتھ جو کچھ کرنا چاہو کر گزرو اور مجھے ذرا سی بھی مہلت نہ دو۔

وَقَالَ مُوسَىٰ يَٰقَوْمِ إِن كُنتُمْ ءَامَنتُم بِٱللَّهِ فَعَلَيْهِ تَوَكَّلُوٓاْ إِن كُنتُم مُّسْلِمِينَ ﴿84﴾

سورۃ یونس آیت 84

اور موسیٰؑ نے کہا کہ اے میری قوم اگر تم اللہ پر ایمان لائے ہو پھر اسی پر بھروسہ کرو اگر تم (سچے) مسلمان ہو۔

فَقَالُواْ عَلَى ٱللَّهِ تَوَكَّلْنَا رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا فِتْنَةً لِّلْقَوْمِ ٱلظَّٰلِمِينَ ﴿85﴾

سورۃ یونس آیت 85

تو وہ بولے کہ ہم تو اللہ پر ہی بھروسہ رکھتے ہیں (اور دعا کرتے ہیں کہ) اے ہمارے رب!۔ ہم کو ان ظالم لوگوں کے لئے فتنہ (یعنی موجبِ آزمائش) نہ بنا۔

إِنِّى تَوَكَّلْتُ عَلَى ٱللَّهِ رَبِّى وَرَبِّكُم ۚ مَّا مِن دَآبَّةٍ إِلَّا هُوَ ءَاخِذٌۢ بِنَاصِيَتِهَآ ۚ إِنَّ رَبِّى عَلَىٰ صِرَٰطٍ مُّسْتَقِيمٍ ﴿56﴾

سورۃ ہود آیت 56

بلاشبہ میں نے تو اللہ پر بھروسہ کیا ہے جو میرا اور تمہارا (سب کا) رب ہے۔ (کائنات میں) کوئی بھی چلنے پھرنے والا ایسا نہیں کہ جس کی چوٹی اس نے نہ پکڑ رکھی ہو۔ بیشک میرا رب سیدھے راستے پر ہے۔

قَالَ يَٰقَوْمِ أَرَءَيْتُمْ إِن كُنتُ عَلَىٰ بَيِّنَةٍ مِّن رَّبِّى وَرَزَقَنِى مِنْهُ رِزْقًا حَسَنًا ۚ وَمَآ أُرِيدُ أَنْ أُخَالِفَكُمْ إِلَىٰ مَآ أَنْهَىٰكُمْ عَنْهُ ۚ إِنْ أُرِيدُ إِلَّا ٱلْإِصْلَٰحَ مَا ٱسْتَطَعْتُ ۚ وَمَا تَوْفِيقِىٓ إِلَّا بِٱللَّهِ ۚ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَإِلَيْهِ أُنِيبُ ﴿88﴾

سورۃ ہود آیت 88

اس نے کہا کہ اے میری قوم دیکھو تو اگر میں اپنے رب کی طرف سے روشن دلیل پر ہوں اور اس نے مجھے عمدہ روزی بھی دی ہے۔ اور میں نہیں چاہتا کہ جس کام سے تمہیں منع کروں خود اس کے خلاف کرنے لگ جاؤں۔ میں تو اپنی ممکنہ حد تک اصلاح ہی چاہتا ہوں اور (اس کی) توفیق کا ملنا تو مجھے صرف اللہ کی طرف سے ہے۔ میں اسی پر بھروسہ کرتا ہوں اور اسی کی طرف رجوع کرتا ہوں۔

وَلِلَّهِ غَيْبُ ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلْأَرْضِ وَإِلَيْهِ يُرْجَعُ ٱلْأَمْرُ كُلُّهُۥ فَٱعْبُدْهُ وَتَوَكَّلْ عَلَيْهِ ۚ وَمَا رَبُّكَ بِغَٰفِلٍ عَمَّا تَعْمَلُونَ ﴿123﴾ ع10

سورۃ ہود آیت 123

اور آسمانوں اور زمین کی سب غائبانہ باتیں اللہ ہی جانتا ہے اور سب معاملات کا رجوع اسی کی طرف ہے۔ پس صرف اسی کی عبادت کرو اور اسی پر بھروسہ رکھو اور تیرا رب اس سے بالکل بے خبر نہیں جو کچھ تم کر رہے ہو۔

وَقَالَ يَٰبَنِيَّ لَا تَدۡخُلُواْ مِنۢ بَابٖ وَٰحِدٖ وَٱدۡخُلُواْ مِنۡ أَبۡوَٰبٖ مُّتَفَرِّقَةٖۖ وَمَآ أُغۡنِي عَنكُم مِّنَ ٱللَّهِ مِن شَيۡءٍۖ إِنِ ٱلۡحُكۡمُ إِلَّا لِلَّهِۖ عَلَيۡهِ تَوَكَّلۡتُۖ وَعَلَيۡهِ فَلۡيَتَوَكَّلِ ٱلۡمُتَوَكِّلُونَ ﴿67﴾

سورۃ یوسف آیت 67

اور کہا۔اے میرے بیٹو!۔ایک دروازے سے داخل نہ ہونا بلکہ مختلف دروازوں سے داخل ہونا۔اور میں اللہ کی طرف سے آنے والی کسی شے کو تم پر سے بالکل ٹال نہیں سکتا۔بلاشبہ حکم صرف اور صرف اللہ ہی کا چلتا ہے۔اسی پر میرا بھروسہ ہے اور بھروسہ کرنے والوں کو اسی پر بھروسہ کرنا چاہیئے۔

كَذَٰلِكَ أَرۡسَلۡنَٰكَ فِيٓ أُمَّةٖ قَدۡ خَلَتۡ مِن قَبۡلِهَآ أُمَمٞ لِّتَتۡلُوَاْ عَلَيۡهِمُ ٱلَّذِيٓ أَوۡحَيۡنَآ إِلَيۡكَ وَهُمۡ يَكۡفُرُونَ بِٱلرَّحۡمَٰنِۚ قُلۡ هُوَ رَبِّي لَآ إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ عَلَيۡهِ تَوَكَّلۡتُ وَإِلَيۡهِ مَتَابِ ﴿30﴾

سورۃ الرعد آیت 30

(جس طرح ہم پہلے رسول بھیجتے رہے) اسی طرح ہم نے تجھے ایسی امت میں بھیجا ہے کہ جس سے پہلے بہت سی امتیں گزر چکی ہیں۔ تاکہ تم انہیں یہ (قرآن) پڑھ کر سنا دو جو ہم نے تیری طرف وحی کیا ہے اور یہ لوگ تو ربِ الرحمٰن کے منکر ہیں۔ کہہ دو کہ وہی تو میرا رب ہے جس کے علاوہ کوئی بھی عبادت کے قابل نہیں ہے میں تو اسی پر بھروسہ رکھتا ہوں اور اسی کی طرف رجوع کرتا ہوں۔

قَالَتْ لَهُمْ رُسُلُهُمْ إِن نَّحْنُ إِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ وَلَٰكِنَّ ٱللَّهَ يَمُنُّ عَلَىٰ مَن يَشَآءُ مِنْ عِبَادِهِۦ ۖ وَمَا كَانَ لَنَآ أَن نَّأْتِيَكُم بِسُلْطَٰنٍ إِلَّا بِإِذْنِ ٱللَّهِ ۚ وَعَلَى ٱللَّهِ فَلْيَتَوَكَّلِ ٱلْمُؤْمِنُونَ ﴿11﴾

سورۃ ابراہیم آیت 11

ان کے رسولوں نے ان سے کہا کہ بلاشبہ ہم تمہارے ہی جیسے بشر ہیں لیکن اللہ اپنے بندوں میں سے جسے چاہتا ہے (نبوت سے) نواز دیتا ہے۔ اور یہ ہمارے اختیار میں نہیں کہ (تمہاری فرمائش پر) اللہ کی اجازت کے بغیر ہم تمہیں کوئی معجزہ لا کر دکھا دیں۔ اور ایمان والوں کو تو اللہ پر ہی بھروسہ رکھنا چاہیئے۔

وَمَا لَنَآ أَلَّا نَتَوَكَّلَ عَلَى ٱللَّهِ وَقَدْ هَدَىٰنَا سُبُلَنَا ۚ وَلَنَصْبِرَنَّ عَلَىٰ مَآ ءَاذَيْتُمُونَا ۚ وَعَلَى ٱللَّهِ فَلْيَتَوَكَّلِ ٱلْمُتَوَكِّلُونَ ﴿12﴾ ع2

سورۃ ابراہیم آیت 12

اور ہم کیوں اللہ پر بھروسہ نہ کریں حالانکہ اسی نے ہماری (سیدھے) راستوں پر راہ نمائی کی ہے۔ اور جو بھی تکلیفیں تم ہمیں دیتے ہو ہم ضرور ان پر صبر کریں گے۔ اور بھروسہ کرنے والوں کو تو اللہ ہی پر بھروسہ کرنا چاہیے۔

ٱلَّذِينَ صَبَرُوا۟ وَعَلَىٰ رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُونَ ﴿42﴾

سورۃ النحل آیت 42

یہی وہ لوگ ہیں جنہوں نے صبر کیا اور اپنے رب پر بھروسہ بھی کرتے ہیں۔

إِنَّهُۥ لَيْسَ لَهُۥ سُلْطَٰنٌ عَلَى ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ وَعَلَىٰ رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُونَ ﴿99﴾

سورۃ النحل آیت 99

بیشک اس کا زور ان پر نہیں چلتا جو ایمان رکھتے ہیں اور اپنے رب پر ہی بھروسہ کرتے ہیں۔

وَتَوَكَّلْ عَلَى ٱلْحَيِّ ٱلَّذِى لَا يَمُوتُ وَسَبِّحْ بِحَمْدِهِۦ ۚ وَكَفَىٰ بِهِۦ بِذُنُوبِ عِبَادِهِۦ خَبِيرًا ﴿58﴾ ج لا

سورۃ الفرقان آیت 58

اور تم اسی زندۂ جاوید اللہ پر بھروسہ رکھو جو کبھی نہ مرے گا اور اس کی تعریف کے ساتھ تسبیح (یعنی شانِ ربِ الرّفیع کے اوصاف و کلمات) بیان کرتے رہو۔ اور وہی اپنے بندوں کے گناہوں کی ہر لحاظ سے خبر رکھنے والا کافی ہے۔

وَتَوَكَّلْ عَلَى ٱلْعَزِيزِ ٱلرَّحِيمِ ﴿217﴾ لا

سورۃ الشعراء آیت 217

اور اسی (اللہ جل شانہ) پر بھروسہ رکھو جو بڑا غالب نہایت رحم کرنے والا ہے۔

فَتَوَكَّلْ عَلَى ٱللَّهِ ۖ إِنَّكَ عَلَى ٱلْحَقِّ ٱلْمُبِينِ ﴿79﴾

سورۃ النمل آیت 79

پس تم اللہ پر بھروسہ رکھو۔ بلاشبہ تم بالکل واضح حق پر ہو۔

ٱلَّذِينَ صَبَرُواْ وَعَلَىٰ رَبِّهِمۡ يَتَوَكَّلُونَ ﴿59﴾

سورۃ العنکبوت آیت 59

جو صبر کرتے اور اپنے رب پر ہی بھروسہ رکھتے ہیں۔

وَتَوَكَّلۡ عَلَى ٱللَّهِۚ وَكَفَىٰ بِٱللَّهِ وَكِيلٗا ﴿3﴾

سورۃ الأحزاب آیت 3

اور اللہ پر بھروسہ رکھنا اور اللہ ہی وکیل وکارساز کافی ہے۔

وَلَا تُطِعِ ٱلۡكَٰفِرِينَ وَٱلۡمُنَٰفِقِينَ وَدَعۡ أَذَىٰهُمۡ وَتَوَكَّلۡ عَلَى ٱللَّهِۚ وَكَفَىٰ بِٱللَّهِ وَكِيلٗا ﴿48﴾

سورۃ الأحزاب آیت 48

اور نہ تو کافروں اور منافقوں کی اطاعت کرنا اور نہ ہی ان کی ایذا رسانی کی پروا کرنا۔ اور اللہ پر ہی بھروسہ رکھنا اور اللہ ہی وکیل وکارساز کافی ہے۔

وَلَئِن سَأَلْتَهُم مَّنْ خَلَقَ ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلْأَرْضَ لَيَقُولُنَّ ٱللَّهُ ۚ قُلْ أَفَرَءَيْتُم مَّا تَدْعُونَ مِن دُونِ ٱللَّهِ إِنْ أَرَادَنِىَ ٱللَّهُ بِضُرٍّ هَلْ هُنَّ كَٰشِفَٰتُ ضُرِّهِۦٓ أَوْ أَرَادَنِى بِرَحْمَةٍ هَلْ هُنَّ مُمْسِكَٰتُ رَحْمَتِهِۦ ۚ قُلْ حَسْبِىَ ٱللَّهُ ۖ عَلَيْهِ يَتَوَكَّلُ ٱلْمُتَوَكِّلُونَ ﴿38﴾

سورۃ الزمر آیت 38

اور اگر تم ان سے پوچھو کہ آسمانوں و زمین کو کس نے پیدا کیا ہے؟۔ تو یقیناً وہ کہیں گے کہ اللہ نے۔ پوچھو کیا پھر تم نے کبھی غور کیا؟۔ کہ جن سے تم اللہ کے علاوہ دعائیں مانگتے ہو اگر اللہ مجھے کوئی نقصان پہنچانا چاہے تو کیا یہ اس نقصان کو دور کر سکتے ہیں؟۔ یا اگر اللہ مجھ پر کوئی مہربانی کرنا چاہے تو کیا یہ اس کی رحمت کو روک سکتے ہیں؟۔ (ان سے) کہہ دو کہ میرے لئے اللہ ہی کافی ہے بھروسہ کرنے والے اسی پر بھروسہ کرتے ہیں۔

وَمَا ٱخْتَلَفْتُمْ فِيهِ مِن شَىْءٍ فَحُكْمُهُۥٓ إِلَى ٱللَّهِ ۚ ذَٰلِكُمُ ٱللَّهُ رَبِّى عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَإِلَيْهِ أُنِيبُ ﴿10﴾

سورۃ الشوری آیت 10

اور جس چیز میں تم اختلاف کرو پس اس کا فیصلہ اللہ کے سپرد ہے وہی اللہ میرا رب ہے جس پر میں توکل کرتا ہوں اور اسی کی طرف رجوع کرتا ہوں۔

فَمَآ أُوتِيتُم مِّن شَىْءٍ فَمَتَٰعُ ٱلْحَيَوٰةِ ٱلدُّنْيَا ۖ وَمَا عِندَ ٱللَّهِ خَيْرٌ وَأَبْقَىٰ لِلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ وَعَلَىٰ رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُونَ ﴿36﴾ ج

سورۃ الشوریٰ آیت 36

جو کچھ تم کو دیا گیا ہے وہ صرف دنیاوی زندگی کا (معمولی سا) سامان ہے۔ اور جو کچھ اللہ کے پاس ہے وہ کہیں بہتر بھی اور باقی رہنے والا بھی ہے ان لوگوں کے لئے جو ایمان لائے اور اپنے رب پر ہی بھروسہ رکھتے ہیں۔

إِنَّمَا ٱلنَّجْوَىٰ مِنَ ٱلشَّيْطَٰنِ لِيَحْزُنَ ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ وَلَيْسَ بِضَآرِّهِمْ شَيْـًٔا إِلَّا بِإِذْنِ ٱللَّهِ ۚ وَعَلَى ٱللَّهِ فَلْيَتَوَكَّلِ ٱلْمُؤْمِنُونَ ﴿10﴾

سورۃ المجادلۃ آیت 10

البتہ (کافروں کی) سرگوشیاں صرف شیطان کی طرف سے ہیں تاکہ وہ ایمان والوں کو رنج و غم پہنچائیں حالانکہ اللہ کے اذن کے بغیر انہیں کچھ بھی نقصان نہیں پہنچایا جاسکتا اور ایمان والوں کو تو اللہ پر ہی بھروسہ رکھنا چاہیے۔

قَدْ كَانَتْ لَكُمْ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ فِيٓ إِبْرَٰهِيمَ وَٱلَّذِينَ مَعَهُۥٓ إِذْ قَالُوا۟ لِقَوْمِهِمْ إِنَّا بُرَءَٰٓؤُا۟ مِنكُمْ وَمِمَّا تَعْبُدُونَ مِن دُونِ ٱللَّهِ كَفَرْنَا بِكُمْ وَبَدَا بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمُ ٱلْعَدَٰوَةُ وَٱلْبَغْضَآءُ أَبَدًا حَتَّىٰ تُؤْمِنُوا۟ بِٱللَّهِ وَحْدَهُۥٓ إِلَّا قَوْلَ إِبْرَٰهِيمَ لِأَبِيهِ لَأَسْتَغْفِرَنَّ لَكَ وَمَآ أَمْلِكُ لَكَ مِنَ ٱللَّهِ مِن شَىْءٍ ۖ رَّبَّنَا عَلَيْكَ تَوَكَّلْنَا وَإِلَيْكَ أَنَبْنَا وَإِلَيْكَ ٱلْمَصِيرُ ﴿4﴾

سورۃ الممتحنۃ آیت 4

یقینی طور پر تمہارے لئے ابراہیمؑ (کی ذات) میں اچھا نمونہ ہے اور ان لوگوں میں بھی جو اس کے ہمراہ تھے۔ جب کہ انہوں نے اپنی قوم سے کہا کہ بیشک ہم تم سے اور ان سے جن کی تم اللہ کے علاوہ عبادت کرتے ہو سخت بیزار ہیں۔ ہم تمہارا انکار کرتے ہیں اور ہمارے اور تمہارے درمیان ہمیشہ کے لئے اس وقت تک عداوت اور دشمنی پیدا ہو گئی جب تک کہ تم واحد و یکتا اکیلے اللہ پر ایمان نہ لے آؤ۔ مگر ابراہیمؑ کا اپنے باپ سے کہنا کہ میں تمہارے لئے ضرور مغفرت مانگوں گا اور میں اللہ کے سامنے

تمہارے بارے کسی چیز کا بھی کچھ اختیار نہیں رکھتا۔اے ہمارے رب !۔ہم نے تجھ پر ہی بھروسہ کیا اور تیری ہی طرف ہم رجوع کرتے ہیں اور تیری ہی طرف لوٹ کر آنا ہے۔

ٱللَّهُ لَآ إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ ۚ وَعَلَى ٱللَّهِ فَلْيَتَوَكَّلِ ٱلْمُؤْمِنُونَ ﴿13﴾

سورۃ التغابن آیت 13

وہ اللہ ہی ہے جس کے علاوہ کوئی بھی عبادت کے لائق نہیں ہے۔تو ایمان والوں کو چاہیئے کہ اللہ پر ہی بھروسہ رکھیں۔

وَيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ ۚ وَمَن يَتَوَكَّلْ عَلَى ٱللَّهِ فَهُوَ حَسْبُهُۥ ۚ إِنَّ ٱللَّهَ بَٰلِغُ أَمْرِهِۦ ۚ قَدْ جَعَلَ ٱللَّهُ لِكُلِّ شَىْءٍ قَدْرًا ﴿3﴾

سورۃ الطلاق آیت 3

اور اسے ایسی جگہ سے رزق دیتا ہے جہاں سے اسے گمان بھی نہیں ہوتا۔اور جو کوئی اللہ پر بھروسہ کرتا ہے تو وہ (اللہ جل شانہ) اس کے لئے کافی ہو جاتا ہے۔بیشک اللہ اپنے کام کو پورا کرنے والا ہے۔اللہ نے ہر چیز کا ایک اندازہ مقرر کر رکھا ہے۔

قُلْ هُوَ ٱلرَّحْمَٰنُ ءَامَنَّا بِهِۦ وَعَلَيْهِ تَوَكَّلْنَا ۖ فَسَتَعْلَمُونَ مَنْ هُوَ فِى ضَلَٰلٍ مُّبِينٍ ﴿29﴾

سورۃالملک آیت 29

کہہ دو وہ ربِ الرحمٰن ہی ہے جس پر ہم ایمان لائے ہیں اور اسی پر ہم بھروسہ بھی کرتے ہیں۔ پس عنقریب تمہیں معلوم ہو جائے گا کہ صریح گمراہی میں کون پڑا تھا؟۔

قرآنِ کریم میں کسی جگہ بھی تعویذوں کے بارے تذکرہ نہیں ملتا۔ درجہ بالا آیات صرف اور صرف اللہ رب العزت پر بھروسے کا درس دیتی ہیں۔ انسان کو بھی چاہیئے کہ اگر اللہ کا منظورِ نظر بننا ہے تو اللہ پر توکل اور بھروسہ رکھے۔ بے صبرا نہ بنے۔ یہ سب کچھ ان کی تردید اور ان کے خلاف تنبیہ کے لیے کافی ہے۔۔ اللہ جل جلالہ ہمیں اور آپ سب کو ان سے محفوظ رکھے۔ آمین۔ ثمہ آمین۔

اللہ ہم سب کو جدید اور قدیم ہر طرح کی جہالتوں اور گمراہیوں سے بچائے اور قرآن و سنت کا پابند بنائے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو شرک کی نجاست سے بچا کے رکھے۔ اور ہمیں صحیح دین اسلام کو سمجھنے اور اس پر عمل کرنے کی توفیق و ہمت عطا فرمائے۔ اور جب ہم اس دنیا سے رخصت ہوں تو ایمان کی حالت میں اپنے ربّ العزّت سے ملیں۔ آمین۔ ثمہ آمین۔

قرآن خاموشی اور توجہ سے سنو:

اس بات سے تو ہر کوئی واقف ہے۔ کہ قرآن کا ہر ہر جملہ انسان کی فلاح کے لیے ہے۔ اس کا ہر حکم فرض کا درجہ رکھتا ہے۔ کسی بھی فتوے کے لیے سب سے پہلے قرآنی احکام کو دیکھا جاتا ہے۔ اور اگر قرآن میں کسی چیز کے بارے واضح احکام موجود ہوں تو اس کے خلاف روایات کا ذخیرہ بھی بے وقعت ہو کر رہ جاتا ہے۔ کیونکہ کوئی بڑے سے بڑا مفتی بھی مفتیٔ اعظم سے بڑا نہیں ہو سکتا۔ اور مفتیٔ اعظم اللہ جل شانہ کے علاوہ کوئی نہیں۔ قرآن میں خود اللہ تعالیٰ نے اپنے آپ کو مفتی کہا ہے۔ گو کہ یہاں موضوع قرآنی آیات کے سننے سے ہے۔ اس لیے اس پر بھی قرآن کا حکم روایات کے مقابل عروج پر ہی نظر آتا ہے۔

وَيَسْتَفْتُونَكَ فِى ٱلنِّسَآءِ ۖ قُلِ ٱللَّهُ يُفْتِيكُمْ فِيهِنَّ وَمَا يُتْلَىٰ عَلَيْكُمْ فِى ٱلْكِتَٰبِ فِى يَتَٰمَى ٱلنِّسَآءِ ٱلَّٰتِى لَا تُؤْتُونَهُنَّ مَا كُتِبَ لَهُنَّ وَتَرْغَبُونَ أَن تَنكِحُوهُنَّ وَٱلْمُسْتَضْعَفِينَ مِنَ ٱلْوِلْدَٰنِ وَأَن تَقُومُوا۟ لِلْيَتَٰمَىٰ بِٱلْقِسْطِ ۚ وَمَا تَفْعَلُوا۟ مِنْ خَيْرٍ فَإِنَّ ٱللَّهَ كَانَ بِهِۦ عَلِيمًا ﴿127﴾

سورۃ النساء آیت 127

تم سے لوگ (یتیم) عورتوں کے بارے میں فتویٰ پوچھتے ہیں۔ کہہ دو کہ اللہ تمہیں ان کے بارے فتویٰ دیتا ہے اور قرآن کی وہ آیات جو تم پر ان یتیم عورتوں کے بارے میں پڑھی جاتی ہیں جنہیں تم ان کا حق تو نہیں دیتے اور راغب ہو کہ ان کے ساتھ نکاح کر لو اور (وہ آیات بھی جو) کمزور و بے بس بچوں کے متعلق ہیں کہ یتیموں کے بارے میں انصاف پر قائم رہو۔ اور جو بھلائی تم کرو گے تو بلا شبہ اللہ اسے پوری طرح جانتا ہے۔

اللہ جل جلالہ نے نبی ﷺ کو یہ بات سمجھائی کہ۔ نزولِ قرآن کے وقت ساتھ ساتھ پڑھنے کے لئے اپنی زبان کو بالکل حرکت نہ دو۔ اس کو جمع کرنا۔ ترتیب دینا۔ پڑھوا دینا۔ پھر اس کی وضاحت کرنا بھی ہمارے ذمے ہے۔

لَا تُحَرِّكْ بِهٖ لِسَانَكَ لِتَعْجَلَ بِهٖؕ ﴿16﴾ط إِنَّ عَلَيْنَا جَمْعَهٗ وَقُرْءَانَهٗۘ ﴿17﴾ج صلے فَإِذَا قَرَأْنٰهُ فَاتَّبِعْ قُرْءَانَهٗۘ ﴿18﴾ج ثُمَّ إِنَّ عَلَيْنَا بَيَانَهٗۘ ﴿19﴾ط

سورۃ القیامۃ آیت ۱۶ تا ۱۹

تم اس (نزولِ قرآن) کے ساتھ اسے جلدی جلدی یاد کرنے کے لئے اپنی زبان کو بالکل حرکت مت دو ۔ یقیناً اس کا جمع کر دینا (یعنی مرتب کرنا) اور پڑھوا دینا ہمارے ذمے ہے۔ پھر جب ہم اسے پڑھیں تو تم بھی سن کے اسی طرح سے پڑھا کرو۔ پھر البتہ اس کی وضاحت کر دینا بھی ہمارے ذمے ہے۔

اور عمومی طور پر بھی سمجھا دیا کہ جب قرآن پڑھا جائے تو اسے توجہ سے سنو۔ اور خاموش رہو۔ تاکہ تم اللہ کی رحمتوں اور برکتوں کے حامل بن سکو!

وَإِمَّا يَنزَغَنَّكَ مِنَ ٱلشَّيْطَٰنِ نَزْغٌ فَٱسْتَعِذْ بِٱللَّهِ ۚ إِنَّهُۥ سَمِيعٌ عَلِيمٌ ﴿200﴾ إِنَّ ٱلَّذِينَ ٱتَّقَوْا۟ إِذَا مَسَّهُمْ طَٰٓئِفٌ مِّنَ ٱلشَّيْطَٰنِ تَذَكَّرُوا۟ فَإِذَا هُم مُّبْصِرُونَ ﴿201﴾ ۚ وَإِخْوَٰنُهُمْ يَمُدُّونَهُمْ فِى ٱلْغَىِّ ثُمَّ لَا يُقْصِرُونَ ﴿202﴾ وَإِذَا لَمْ تَأْتِهِم بِـَٔايَةٍ قَالُوا۟ لَوْلَا ٱجْتَبَيْتَهَا ۚ قُلْ إِنَّمَآ أَتَّبِعُ مَا يُوحَىٰٓ إِلَىَّ مِن رَّبِّى ۚ هَٰذَا بَصَآئِرُ مِن رَّبِّكُمْ وَهُدًى وَرَحْمَةٌ لِّقَوْمٍ يُؤْمِنُونَ ﴿203﴾ وَإِذَا قُرِئَ ٱلْقُرْءَانُ فَٱسْتَمِعُوا۟ لَهُۥ وَأَنصِتُوا۟ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ ﴿204﴾ وَٱذْكُر رَّبَّكَ فِى نَفْسِكَ تَضَرُّعًا وَخِيفَةً وَدُونَ ٱلْجَهْرِ مِنَ ٱلْقَوْلِ بِٱلْغُدُوِّ وَٱلْـَٔاصَالِ وَلَا تَكُن مِّنَ ٱلْغَٰفِلِينَ ﴿205﴾

سورۃ الأعراف آیت ۲۰۰ تا ۲۰۵

اور اگر شیطان کی طرف سے تمہارے دل میں کسی طرح کا کوئی وسوسہ پیدا ہو تو اللہ ہی سے پناہ مانگ لیا کرو۔ بیشک وہ خوب سننے والا سب کچھ جاننے والا ہے۔ بیشک وہ لوگ جو اللہ سے ڈرتے ہیں جب انہیں کوئی شیطانی وسوسہ چھوتا ہے تو چونک پڑتے ہیں اور ذکرِ الٰہی میں لگ جاتے ہیں۔ پھر ایک دم سے وہ بصیرت والے ہو جاتے ہیں۔ اور جو ان (شیطانوں) کے بھائی ہیں شیطان انہیں گمراہی میں کھینچے

لئے جاتے ہیں اور (بہکانے میں) کسی طرح بھی کسر نہیں چھوڑتے۔ اور جب تم ان کے پاس (کچھ دنوں تک) کوئی آیت نہیں لاتے تو کہتے ہیں کہ تم نے خود کیوں نہیں بناڈالی؟۔ کہہ دو میں تو البتہ صرف اس حکم کی پیروی کرتا ہوں جو میرے رب کی طرف سے مجھ پر آتا ہے۔ یہ قرآن تمہارے رب کی طرف سے بصیرت کی آنکھیں کھول دینے والا ہے۔ اور ایمان والوں کے لئے موجبِ ہدایت اور سراسر رحمت ہے۔ اور جب قرآن پڑھا جائے تو اسے توجہ سے سنا کرو۔ اور خاموش رہا کرو تاکہ تم پر رحم کیا جائے۔ اور صبح وشام اپنے رب کو دل ہی دل میں ڈرتے ہوئے عاجزی انکساری سے اور پست آواز سے بھی یاد کرتے رہا کرو۔ اور (دیکھنا) غافلوں میں سے نہ ہو جانا۔

یہاں پر جنات کی جماعت کا قرآن سننے کا ذکر ہے۔ جب انہوں نے کہا کہ خاموش ہو جاؤ پھر توجہ سے سنا۔ تو ان پر ایسی رحمتیں نازل ہوئیں کہ وہ اپنی قوم کی طرف نصیحت کرنے والے بن کر لوٹے۔ اور کس بہترین انداز سے بات سمجھا دی۔

وَإِذْ صَرَفْنَآ إِلَيْكَ نَفَرًا مِّنَ ٱلْجِنِّ يَسْتَمِعُونَ ٱلْقُرْءَانَ فَلَمَّا حَضَرُوهُ قَالُوٓاْ أَنصِتُواْ ۖ فَلَمَّا قُضِىَ وَلَّوْاْ إِلَىٰ قَوْمِهِم مُّنذِرِينَ ﴿29﴾ قَالُواْ يَٰقَوْمَنَآ إِنَّا سَمِعْنَا كِتَٰبًا أُنزِلَ مِنۢ بَعْدِ مُوسَىٰ مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ يَهْدِىٓ إِلَى ٱلْحَقِّ وَإِلَىٰ طَرِيقٍ مُّسْتَقِيمٍ ﴿30﴾ يَٰقَوْمَنَآ أَجِيبُواْ دَاعِىَ ٱللَّهِ وَءَامِنُواْ بِهِۦ يَغْفِرْ لَكُم مِّن ذُنُوبِكُمْ

وَيُجِرْكُم مِّنْ عَذَابٍ أَلِيمٍ﴿31﴾ وَمَن لَّا يُجِبْ دَاعِىَ ٱللَّهِ فَلَيْسَ بِمُعْجِزٍ فِى
ٱلْأَرْضِ وَلَيْسَ لَهُۥ مِن دُونِهِۦٓ أَوْلِيَآءُ ۚ أُو۟لَٰٓئِكَ فِى ضَلَٰلٍ مُّبِينٍ﴿32﴾ أَوَلَمْ يَرَوْا۟
أَنَّ ٱللَّهَ ٱلَّذِى خَلَقَ ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلْأَرْضَ وَلَمْ يَعْىَ بِخَلْقِهِنَّ بِقَٰدِرٍ عَلَىٰٓ أَن يُحْۦِۦَ
ٱلْمَوْتَىٰ ۚ بَلَىٰٓ إِنَّهُۥ عَلَىٰ كُلِّ شَىْءٍ قَدِيرٌ﴿33﴾ وَيَوْمَ يُعْرَضُ ٱلَّذِينَ كَفَرُوا۟ عَلَى
ٱلنَّارِ أَلَيْسَ هَٰذَا بِٱلْحَقِّ ۖ قَالُوا۟ بَلَىٰ وَرَبِّنَا ۚ قَالَ فَذُوقُوا۟ ٱلْعَذَابَ بِمَا كُنتُمْ
تَكْفُرُونَ﴿34﴾ فَٱصْبِرْ كَمَا صَبَرَ أُو۟لُوا۟ ٱلْعَزْمِ مِنَ ٱلرُّسُلِ وَلَا تَسْتَعْجِل لَّهُمْ ۚ
كَأَنَّهُمْ يَوْمَ يَرَوْنَ مَا يُوعَدُونَ لَمْ يَلْبَثُوٓا۟ إِلَّا سَاعَةً مِّن نَّهَارٍ ۚ بَلَٰغٌ ۚ فَهَلْ يُهْلَكُ
إِلَّا ٱلْقَوْمُ ٱلْفَٰسِقُونَ﴿35﴾ع4

سورۃ الاحقاف آیت ۲۹ تا ۳۵

اور جب ہم نے جنات کے کئی نفرات کو تمہاری طرف متوجہ کیا تاکہ وہ قرآن سنیں پس جب وہ اس کے پاس آئے تو (آپس میں) کہنے لگے کہ خاموش ہو جاؤ۔ پھر جب (قرآن) پڑھا جا چکا تو وہ اپنی قوم کی طرف نصیحت کرنے والے بن کر لوٹے۔ کہنے لگے کہ اے ہماری قوم!۔ البتہ ہم نے ایک (ایسی) کتاب سنی ہے جو موسیٰؑ کے بعد نازل ہوئی ہے جو اپنے سے پہلی کتابوں کی تصدیق کرتی ہے (اور) حق سچ اور سیدھے راستے کی طرف رہنمائی کرتی ہے۔ اے ہماری قوم!۔ اللہ کی طرف بلانے والے کی بات کو عملی طور پر قبول کر لو اور اس پر ایمان لے آؤ اللہ تمہارے گناہ بخش دے گا اور تمہیں المناک

https://quranexcel.com

عذاب سے بچالے گا۔ اور جو اللہ کی طرف بلانے والے کی بات کو عملی طور پر قبول نہیں کرے گا تو وہ زمین میں (اللہ کو) ہر گز عاجز نہیں کر سکے گا اور اللہ کے علاوہ اس کا کوئی بھی ولی اولیاء نہیں ہوگا۔ یہی لوگ صریح گمراہی میں ہیں۔ کیا وہ دیکھتے بھالتے نہیں کہ اللہ نے ہی آسمانوں و زمین کو پیدا کیا ہے اور وہ ان کے پیدا کرنے سے بالکل نہیں تھکا؟۔ وہ اس پر بھی خوب قادر ہے کہ مُردوں کو زندہ کر دے۔ (کیوں نہیں) جی ہاں !۔ بیشک وہ ہر چیز پر بڑی قدرت رکھنے والا ہے۔ اور جس دن کافر و ناشکرے آگ پر پیش کئے جائیں گے (اور کہا جائے گا) کیا یہ حقیقت نہیں ہے؟۔ وہ کہیں گے (کیوں نہیں) ہاں !۔ قسم ہے ہمیں اپنے رب کی ! (بالکل حقیقت ہے) ارشاد ہوگا !۔ اب اپنے کفر و انکار کی پاداش میں عذاب کا ہی مزہ چکھو۔ تم بھی اسی طرح صبر کرو جس طرح سارے عالی ہمت رسول صبر کرتے رہے اور ان کے لئے (عذاب کی) جلدی نہ کرنا جس کا ان سے وعدہ کیا گیا ہے۔ جس دن وہ اسے دیکھ لیں گے تو وہ محسوس کریں گے کہ وہ (دنیا میں) ایک گھڑی دن سے زیادہ نہیں رہے۔ یہ تو پیغام آگاہی ہے۔ پس نافرمان لوگوں کے علاوہ کوئی بھی تباہ و برباد نہ ہوگا؟۔

یہاں پر بھی جنات کی جماعت کا قرآن سننے کا ذکر ہے۔ کہ انہوں نے توجہ سے سنا۔ پھر وہ داعی بن کر اپنی قوم کی طرف پلٹے۔ اور کس بہترین انداز سے بات سمجھائی۔

قُلْ أُوحِيَ إِلَيَّ أَنَّهُ ٱسْتَمَعَ نَفَرٌ مِّنَ ٱلْجِنِّ فَقَالُوٓاْ إِنَّا سَمِعْنَا قُرْءَانًا عَجَبًا ﴿1﴾ لا
يَهْدِيٓ إِلَى ٱلرُّشْدِ فَـَٔامَنَّا بِهِۦ ۖ وَلَن نُّشْرِكَ بِرَبِّنَآ أَحَدًا ﴿2﴾ لا وَأَنَّهُۥ تَعَٰلَىٰ جَدُّ رَبِّنَا
مَا ٱتَّخَذَ صَٰحِبَةً وَلَا وَلَدًا ﴿3﴾ لا وَأَنَّهُۥ كَانَ يَقُولُ سَفِيهُنَا عَلَى ٱللَّهِ شَطَطًا ﴿4﴾ لا
وَأَنَّا ظَنَنَّآ أَن لَّن تَقُولَ ٱلْإِنسُ وَٱلْجِنُّ عَلَى ٱللَّهِ كَذِبًا ﴿5﴾ لا وَأَنَّهُۥ كَانَ رِجَالٌ مِّنَ
ٱلْإِنسِ يَعُوذُونَ بِرِجَالٍ مِّنَ ٱلْجِنِّ فَزَادُوهُمْ رَهَقًا ﴿6﴾ لا

سورۃ الجن آیت ۱ تا ۶

کہہ دو کہ مجھے وحی کی گئی ہے کہ جنات کے ایک گروہ نے (قرآن کو) بڑی توجہ کے ساتھ سنا پھر وہ (داعی ہو کر اپنی قوم سے) کہنے لگے کہ البتہ ہم نے ایک عجیب قرآن سنا ہے۔ جو بھلائی کی طرف رہنمائی کرتا ہے اس لئے ہم تو اس پر ایمان لے آئے اور اب ہم کسی کو بھی اپنے اکیلے رب کے ساتھ شریک نہیں ٹھہرائیں گے۔ اور یقیناً ہمارے رب کی عظمت و شان بہت بلند ہے نہ تو اس نے کوئی (اپنی) بیوی بنائی ہے نہ ہی بیٹا۔ اور کچھ شک نہیں کہ ہمارے بے وقوف اللہ کے بارے میں جھوٹی باتیں کہتے رہتے ہیں۔ اور یہ ہمارا یقینی خیال تھا کہ انسان اور جن اللہ کے بارے ہر گز جھوٹ نہیں بول سکتے۔ اور بلاشبہ انسانوں میں کچھ لوگ بعض جنات سے پناہ مانگا کرتے تھے (جس پر) ان (جنات) کی سرکشی اور بھی بڑھ گئی۔

ان ارشادات کی روشنی میں قرآن کریم سننا اور سمجھنا فرض اولیٰ کا درجہ رکھتا ہے۔عام طور پر ہمارے معاشرے میں اس طرف دھیان نہیں دیا جاتا۔ کسی بھی بات کے لیے اکثر روایات کا سہارا لیا جاتا ہے۔اور قرآن کی وضاحت پسِ پشت رہ جاتی ہے۔ابھی قرآن کو آیات بیان کی گئی ہیں۔اگر کوئی سوچے۔ غور کرے تو ان کو بنیاد بنا کر فرض اور سنت نمازوں کی ادائیگی پر بھی بہترین وضاحت ہو جاتی ہے۔اور قرآن کی حقانیت ہر روایتی دلیل سے زیادہ درجے والی ہے۔

سب کو معلوم ہے کہ جہری نمازوں میں قرآن پاک کی تلاوت ہوتی ہے۔جس کی آواز مسجد کے سب لوگ سنتے ہیں۔اس میں ایک تو فرض نماز اور دوسرا نماز میں قرآن سننے کا فریضہ۔یہاں دو فرائض یکجا ہونے کی وجہ سے کسی دوسری نفلی عبادت اور سنت کی ادائیگی کو موقوف کر دینا چاہیئے۔اگر سنت پڑھ بھی رہا ہو تو چھوڑ دے کہ فرض نماز میں شامل ہو جانا ہی سب کے لیے بہتر اور افضل ہے۔سنت اور نفلی عبادات پھر بعد میں ادا ہو سکتی ہیں۔

اس کے علاوہ سری نمازوں میں بھی قرآن کریم کی تلاوت ہوتی ہے۔جو لوگوں کے کانوں تک نہیں پہنچتی۔یہاں پر بھی فرض نماز کی اہمیت کے پیشِ نظر کسی دوسری نفلی عبادت اور سنت کی ادائیگی کو موقوف کر دینا بہتر ہے۔اگر سنت پڑھ بھی رہا ہو تو چھوڑ دے کہ کیونکہ سنت اور نفلی عبادات بعد میں بھی ادا کی جا سکتی ہیں۔

باقی نمازوں میں تو اس پر عمل کرنا آسان ہے۔ مگر نمازِ فجر کے لیے اس میں آسانی نہیں۔اس لیے یا تو جلدی مسجد میں جائے کہ سنت پہلے پڑھنے کا وقت مل جائے۔ یا پھر فرضوں کے بعد سورج نکلنے میں اتنا وقت ہو کہ سنت پڑھے جا سکیں۔

اس کا اندازہ یوں لگایا جا سکتا ہے کہ سورج نکلنے سے ایک نیزہ نیچے اور ایک نیزہ اوپر نماز پڑھنا ممنوع ہے۔ کیونکہ یہ وقت خاص کر سورج کی پوجا کرنے والوں کا ہوتا ہے۔

کسی بھی شک شبہے کی صورت میں سورج طلوع ہونے کے بعد پڑھ لے تو بہتر ہے۔

اس بارے کچھ احادیث پیش خدمت ہیں جن سے اس بات کی مزید وضاحت ہو جاتی ہے۔

عن أبی هريرة قال قال رسول اللّٰہ ﷺ:إذا أُقيمتِ الصلاةُ فلا صلاةَ إلا المكتوبةُ

ترجمہ:۔ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا جب جماعت کھڑی ہو جائے (یعنی اقامت ہو جائے) پھر کوئی نماز نہیں سوائے نماز فرض کے یعنی وہی نماز جس کی تکبیر کہی جائے۔

(صحیح مسلم:710)

یہ حدیث اپنے معنی اور مفہوم کے اعتبار سے بالکل واضح۔ صاف اور عام ہے لہٰذا اس کا معنی بدلنا یا اس میں معنوی تحریف کرنا یا اسے کسی وقت سے خاص کرلینا کسی کے لئے جائز نہیں ہے۔

ابن قدامہؒ نے إذا أُقيمتِ الصلاةُ کا معنی لکھا ہے کہ نوافل کے ذریعہ فرض نماز سے غافل نہ ہونے پائے۔ چاہے ایک رکعت ملنے کا خوف ہو یا نہ ہو۔ یہی بات حضرت ابوہریرہؓ۔ حضرت ابن عمرؓ۔ عروۃ, ابن سیرینؒ۔ سعید بن جبیرؒ۔ امام شافعیؒ۔ اسحاقؒ اور ابو ثورؒ نے کہی ہے۔

(المغنی:272/1)

إذا أقيمتِ الصلاةُ فلا صلاةَ إلا المكتوبةَ ۔ قيل يا رسولَ اللهِ : ولا ركعتي الفجرِ ؟ قال : ولا ركعتي الفجرِ۔

ترجمہ :۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ جب نماز جماعت کھڑی ہو جائے تو پھر کوئی نماز نہیں مگر وہی فرض نماز (جس کے لیے تکبیر کہی گئی) صحابہ رضی اللہ عنہ میں سے کسی نے عرض کیا۔ یارسول اللہ ﷺ کیا دو رکعت سنت فجر کی بھی نہ پڑھیں۔ آپ نے فرمایا دو رکعت سنت فجر کی بھی نہ پڑھو۔

(فتح الباری لابن حجر:174/2)

حافظ ابن حجرؒ نے اس حدیث کو حسن قرار دیا ہے۔ یہ حدیث اپنے معنی و مفہوم کے اعتبار سے اور بھی واضح ہے۔

أنَّ رسولَ اللهِ صلَّى اللهُ عليه وسلَّمَ مرَّ برجُلٍ يصلِّي . وقد أُقيمت صلاةُ الصبحِ . فكلَّمه بشيءٍ ـ لا ندري ما هو . فلما انصرفْنا أَحطْنا نقول : ماذا قال لك رسولُ اللهِ صلَّى اللهُ عليه وسلَّمَ ؟ قال : قال لي " يوشِكُ أن يُصلِّيَ أحدُكم الصبحَ أربعًا

ترجمہ:۔رسول اللہ ﷺ ایک ایسے آدمی کے پاس سے گذرے جو نماز پڑھ رہا تھا جبکہ فجر کی نماز کی اقامت ہو چکی تھی پس آپ نے کچھ کہا مگر پتہ نہیں کیا کہا۔جب ہم لوگ نماز سے فارغ ہوئے تو سارے اس شخص کے ارد گرد جمع ہو گئے اور پوچھ رہے تھے کہ نبی ﷺ نے تمہیں کیا کہا؟تو انہوں نے کہا کہ نبی ﷺ نے فرمایا: کیا صبح کی چار رکعتیں ہو گئیں؟

(صحیح مسلم:711)

یہ حدیث بتلاتی ہے کہ اقامت کے بعد کوئی نماز نہیں پڑھنا چاہئے سوائے فرض کے کیونکہ نبی ﷺ نے اس صحابی کو منع کیا جو اقامت کے بعد بھی نماز پڑھ رہا تھا۔کہ دو تو امام پڑھے گا۔ تمہاری دو کس کھاتے میں۔

رأى النَّبيُّ ﷺ رجلاً يصلِّي بعدَ صلاةِ الصُّبحِ رَكعتينِ فقالَ النَّبيُّ ﷺ أصلاةَ الصُّبحِ مرَّتينِ فقالَ لَهُ الرَّجلُ إنِّي لم أَكن صلَّيتُ الرَّكعتينِ اللَّتينِ قبلَها فصلَّيتُهما , قالَ فسَكتَ النَّبيُّ ﷺ

ترجمہ :۔ نبی ﷺ نے ایک آدمی کو فجر کی نماز کے بعد دو رکعت پڑھتے ہوئے دیکھا تو آپ ﷺ نے فرمایا: کیا فجر کی نماز دو مرتبہ ہے؟ تو اس آدمی نے کہا کہ فجر کی نماز سے پہلی والی دو رکعت سنت نہیں پڑھ سکا تھا جسے ادا کیا ہوں۔ تو آپ ﷺ خاموش ہو گئے۔

(صحیح ابن ماجہ: 954)

یہ حدیث بتلاتی ہے کہ جب کوئی مسجد میں اس وقت آئے جب فجر کی اقامت ہو گئی ہو یا فجر کی جماعت ہو رہی ہو تو وہ جماعت میں شریک ہو جائے اور فرض پڑھنے کے بعد دو رکعت سنت ادا کر لے۔ اس سے علماء کرامؒ نے جواز لیا ہے کہ نمازِ فجر اگر اوّل وقت میں پڑھ لی جائے تو سورج نکلنے کا وقت دور ہوتا ہے۔ اس لیے فجر کی دو سنتیں فرض پڑھنے کے بعد بھی ادا کی جا سکتی ہیں۔

لیکن جن مساجد میں نمازِ فجر کے لیے آخر وقت معین ہوتا ہے۔ وہاں سورج نکلنے کا وقت بہت قریب ہوتا ہے۔ اس لیے فجر کی دو سنتیں فرض پڑھنے کے بعد نہیں ادا کی جا سکتیں۔ ان کی ادائیگی سورج نکلنے کے بعد ہی ہو سکتی ہے۔ جیسے کہ درج ذیل حدیث میں ہے۔

مَن لم يصلِّ رَكْعتيِ الفجرِ فليُصلِّهما بعدَ ما تطلعُ الشَّمسُ

ترجمہ :۔ نبی ﷺ کا فرمان ہے کہ جس نے فجر کی دو سنت نہ پڑھی ہو وہ سورج طلوع ہونے کے بعد پڑھ لے۔

(صحیح الترمذی: 423)

یہ صحیح حدیث بھی بتلاتی ہے کہ سنت چھوٹ جانے پہ طلوع شمس کے بعد اسے ادا کرلے۔اس کا دوسرا مطلب یہ بنتا ہے کہ فرض چھوڑ کے سنت نہ پڑھے۔فجر کی چھوٹی سنت کی ادائیگی فرض کے بعد ہی اگر سورج نکلنے میں وقت باقی ہے کرلے۔تاکہ سستی سے سنت رہ نہ جائے اور اگر سستی آڑے نہ ہو تو طلوع شمس کے بعد بھی پڑھ سکتا ہے۔

وَعنْها عَنِ النبيِّ ﷺ قالَ: رَكْعتا الفجْرِ خيْرٌ مِنَ الدُّنيا ومَا فِيها

اور رسول اللہ ﷺ سے روایت ہے کہ آپؐ نے فرمایا۔فجر کی دو رکعتیں دنیا اور اس کی ساری چیزوں سے بہتر ہیں۔

(رواہ مسلم 1102/3)

اور ایک روایت میں ہے کہ وہ مجھے پوری دنیا سے زیادہ عزیز ہیں۔نبی ﷺ کے اس فرمان میں فرض کی اہمیت پر بات ہوئی ہے۔اور اگر کوئی ان سے مراد سنت کی ادائیگی لیتا ہے تو ان کی شرعی طریقے سے ادائیگی پر ہی بے بہا اجر ہوگا۔

ان حادیث کے برخلاف بعض لوگوں کے یہاں اقامت ہونے کے بعد اور فجر کی جماعت ہوتے وقت بھی فجر کی سنت پڑھنا جائز ہے۔ان کے دلائل کا اگر جائزہ لیا جائے۔تو کچھ یوں ہیں۔

ان کی پہلی دلیل

لا تدَعوهُما وإن طردَتكُمُ الخيلُ يعني ركعتي سُنَّةَ الفجرِ

ترجمہ :۔رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس کا مطلب ہے کہ فجر کی دو رکعت سنت نہ چھوڑو اگرچہ گھوڑوں سے تم کو روند دیا جائے۔

(ابوداؤد)

اس حدیث سے یہ استدلال لیا جاتا ہے کہ فجر کی سنت کی اتنی اہمیت ہے کہ اسے کسی بھی حال میں نہیں چھوڑا جاسکتا۔خواہ فجر کی جماعت کھڑی ہو چکی ہو۔

اس پر سوال یہ ہے کہ اگر کوئی سورج طلوع ہونے بعد ادا کر لیتا ہے تو کیا اس کا شمار چھوڑنے والوں میں ہو جائے گا؟۔

ان کی دوسری دلیل

إذا أُقيمَت الصَّلاةُ فلا صلاةَ إلَّا المكتوبةَ إلَّا ركعتَي الفجرِ

ترجمہ :۔ نبی ﷺ نے فرمایا: جب نماز جماعت کھڑی ہو جائے تو سوائے نماز فرض کے اور کوئی نماز نہیں مگر دو رکعت سنت فجر۔

(بیہقی)

اس روایت کے متعلق امام بیہقی خود ہی فرماتے ہیں کہ اس میں زیادتی کی کوئی اصل نہیں ہے۔

(فوائد مجموعہ:24)

اس میں زیادتی کی کوئی اصل نہیں کا مطلب دو رکعت سنت فجر کی زیادتی ہے جو ثابت شدہ نہیں۔

ان کی تیسری دلیل

من أدرك ركعة من الصلاة مع الإمام ۔ فقد أدرك الصلاة

ترجمہ: جس نے امام کے ساتھ ایک رکعت پالی تو اس نے نماز پالی۔

(صحیح مسلم:607)

اس حدیث سے یہ استدلال کیا جاتا ہے کہ سنت فجر پڑھنے سے ایک رکعت بھی چھوٹ جائے تو کوئی حرج نہیں۔ جبکہ نبی ﷺ کا حکم اولی فرمان ہے کہ جب اقامت ہو جائے تو سوائے فرض نماز کے اور کوئی نماز نہیں۔ اور پھر بات قرآن پاک کے حکم کے بھی خلاف ہو جاتی ہے۔ جو کہ خاموشی اور توجہ سے قرآن سننا فرض ہے۔

دوسرے فرض نماز کا کچھ حصہ بھی فوت ہونا نمازی کے لئے بہت خسارے کا باعث ہے گو کہ ایک رکعت ہی کیوں نہ ہو۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے صحیح سند کے ساتھ روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا

إن أحدكم ليصلي الصلاة وما فاته من وقتها أشد عليه من أهله وماله۔

ترجمہ :۔ تم میں سے جس کسی کی نماز کا وقت فوت ہو جاتا ہے وہ اس کے اہل وعیال اور اس کی مال ودولت سے بھی سخت (بڑا خسارہ) ہے۔

(فتح البر 167/4)

اس حدیث کو ابن عبدالبر نے قوی السند بتلایا ہے۔

ان کی چوتھی دلیل

نهى عن الصلاةِ بعدَ الفجرِ حتى تَطلُعَ الشمسُ۔ وبعدَ العصرِ حتى تغرُبَ الشمسُ

ترجمہ :۔ رسول اللہ ﷺ نے دو وقتوں میں نمازوں سے منع فرمایا۔ فجر کی نماز کے بعد یہاں تک کہ سورج نکل آئے اور عصر کی نماز کے بعد یہاں تک کہ سورج غروب ہو جائے۔

(صحیح البخاری:584)

فجر کی سنت نماز فجر کے بعد اگر سورج نکلنے میں وقت باقی ہو تو پڑھی جا سکتی ہے۔ جیسا پہلے درج شدہ حدیث سے ثابت ہے۔ بشرطیکہ سورج نکلنے کا وقت بہت قریب نہ ہو۔

ان کی پانچویں دلیل

عن ابن مسعود ـ أنه دخل المسجد وقد أقيمت الصلاة فصلى إلى أسطوانة في المسجد ركعتي الفجر ثم دخل في الصلاة

ترجمہ :۔روایت کی جاتی ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ مسجد میں داخل ہوئے اس حال میں کہ نماز کے لئے اقامت ہو چکی تھی تو آپ نے مسجد مین ایک ستون کے قریب فجر کی دو سنتیں ادا فرمائیں پھر نماز میں شامل ہوئے۔

(5\231) (رواہ ابن ابی شیبۃ 2\251)۔وعبدالرزاق فی مصنفہ 2\444 رقم 4021۔وابن المنذر فی الاوسط

صحابہ کرامؓ سے تو یہ بھی ثابت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور ان کے بیٹے اقامت کے بعد سنت پڑھنے والے کو مارا کرتے۔

بیہقی شریف کی روایت ہے

إنه كان إذا رأى رجلاً يُصلّى وهو يسمع الاقامة ضرب۔

ترجمہ:۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ جب کسی آدمی کو دیکھتے کہ نماز پڑھتا ہے حالانکہ تکبیر سن چکا ہے تو آپ اس کو مارتے۔

(بیہقی)

یہ سزا خلیفہ کی طرف سے تعزیراتی تھی۔

اسی طرح بیہقی کی روایت ہے

عن ابن عمر أنه أبصر رجلا يصلي الركعتين والمؤذن يقيم ۔ فحصبه۔

ترجمہ: عبداللہ بن عمرؓ نے دیکھا ایک شخص کو کہ وقت اقامت مؤذن کے سنت فجر کی پڑھنے لگا تو اس کو کنکر مارا۔

(السنن الکبری للبیہقی: 4551)

خلاصہ کلام یہ ہے کہ فجر نماز کی اقامت ہوتے ہوئے۔ یا اقامت ہونے کے بعد یا فرض نماز کی جماعت ہوتے وقت نفل و سنت پڑھنا خلاف شریعت ہے۔

لہٰذا ان تمام لوگوں کا موقف غلط ہے جو کہتے ہیں۔

اگر امام کے ساتھ فجر کی ایک رکعت پا سکتا ہو تو وہ سنت پڑھ لے۔

مسجد کے کسی کونے میں یا مسجد سے باہر فرض ہوتے وقت سنت ادا کر لے۔

فرض نماز کے وقت صرف فجر کی سنت پڑھنا جائز ہے اور کوئی نہیں۔

فرض کے وقت سنت پڑھنا صحابہ کا عمل ہے اس لئے یہ عمل سنت ہے۔

ان سب باتوں کا جواب یہ ہے کہ فرائض اور واجبات کا درجہ سنن و نوافل سے کہیں بڑھ کر ہے۔اس لیے فرض نماز کی شمولیت میں کسی طرح کی تاخیر مناسب نہیں۔علاوہ ازیں اس بارے صحابہ کرامؓ کا عمل قرآن و سنت کے خلاف نہیں تھا۔الّا یہ کہ کوئی ضعیف و موضوع روایت پیش کرے۔سب سے معتبر تو قرآنی آیات ہیں جو پھوٹ پھوٹ کر کہہ رہی ہیں کہ قرآن کی تلاوت ہو رہی ہو تو۔زبان کو حرکت نہ دو۔خاموشی سے سنو۔صرف ان کی طرف دھیان رکھو۔تاکہ تم پر رحم کیا جائے۔اور صحابہ کرامؓ قرآن پڑھنے و سمجھنے کی فرضیت سے اچھی طرح واقف تھے۔

ذرا سوچیں کہ فرض نماز پر تو کعبے کے طواف بھی رک جاتا ہے-حالانکہ طواف کا درجہ نماز سے کہیں بڑھ کر ہے۔تو سنت کو مؤخر کیوں نہیں کیا جا سکتا۔

اس موضوع کے آخر میں تمام مسلمان بھائیوں سے گذارش ہے کہ ہمارے یہاں قرآن اور سنت رسول ﷺ کی صریح خلاف ورزی ہو رہی ہوتی ہے۔اس لیے یہ مضمون کثرت سے نشر کریں تاکہ عوام تک یہ بات پہنچ سکے اور اقوال رجال کو چھوڑ کر سنت کو گلے لگایا جائے۔

جمعے کی مبارک باد دینا کیسا ہے؟:

آجکل سوشل میڈیا پر کثرت سے جمعہ مبارک کی پوسٹ کی جاتی ہیں۔آج سے کچھ سال بعد نئی نسل میں جمعہ کی مبارک دینا ایک لازمی ہو جائے گا۔اور مزید کچھ سالوں بعد یہ ایک سنت یا فریضے کے طور جانا جائے گا۔اور اس پر جواب نہ دینے والوں کو برا گردانا جائے گا۔

ایسے وقت میں جو لوگوں کو بتائے گا کہ یوم جمعہ کی مبارکباد دینا نہ تو سنت ہے نہ فرض بلکہ اسے اچھی دعا سمجھ کے اپنایا گیا تھا۔جسے لازم سمجھ لیا گیا جو کہ اب بدعت کے درجے تک پہنچ گئی ہے۔تو لوگ اس سے کہیں گے۔تم عجیب باتیں کرتے ہو۔ہم نے تو اپنے باپ دادا کو ایسے ہی کرتے دیکھا ہے اور ان کے علماء بھی ان کو منع نہیں کیا کرتے تھے۔کیا تم ان علماء سے زیادہ علم رکھتے ہو؟۔بلکہ تم تو دقیانوسی خیالات کے حامل ہو۔اس میں تو کوئی برائی نظر نہیں آتی۔

وہ شخص اس دور کا وہابی کہلائے گا اور بزرگوں کا گستاخ ٹھہرے گا حالانکہ وہ حق پر ہو گا۔کیونکہ اکثر ایسا ہوا ہے۔کہ سوشل میڈیا کی ایجاد کردہ بعض پوسٹیں۔بعد میں ایسے پروان چڑھیں کہ آنے والی نسل نے اسے دین کا حصہ سمجھ لیا۔اس لیے شروع سے ہی ایسی خود ساختہ باتوں کا قلع قمع کر دینا چاہیئے۔

مسلمانوں کی دو عیدیں ہیں۔ عید الفطر اور عید الاضحیٰ۔ جو سال میں ایک ایک بار آتی ہیں۔ ان مواقع پر ایک دوسرے کو مبارک باد دینا صحابہ کرامؓ سے ثابت ہے۔ اور جمعہ جو ہر ہفتے میں ایک بار دہرایا جاتا ہے۔ جہاں تک اس میں ایک دوسرے کو مبارکباد دینے کا تعلق ہے۔ اس کے بارے الشیخ صالح بن الفوزان سے پوچھا گیا

ہر جمعہ کو ٹیکسٹ پیغامات بھیجنا اور اس جملے پر اختتام کرنا "جمعہ مبارک" ۔کے بارے میں کیا حکم ہے؟

انہوں نے جواب دیا

ابتدائی نسل جمعہ کو ایک دوسرے کو مبارک باد نہیں دیتی تھی تو ہمیں وہ متعارف نہیں کرانا چاہیئے جو انہوں نے نہیں کیا۔

اسی طرح کا ایک فتوی شیخ سلیمان رحمہ الماجد کی طرف سے جاری کیا گیا تھا جب انہوں نے کہا

ہم نہیں سوچتے کہ اس طرح ایک دوسرے کو جمعہ مبارک کہنا درست ہے۔ کیونکہ یہ دعاؤں اور ذکر میں آتا ہے۔ جس کی بنیاد (قرآن/سنت) پر ہونی چاہیے۔ کیونکہ یہ خالصتاً عبادت کا معاملہ ہے۔ اور اگر یہ اچھا ہے۔ تو نبی ﷺ اور ان کے صحابہؓ نے ہم سے پہلے کیا ہوتا۔

اگر کوئی بھی یہ مشورہ دیتا ہے کہ اِس کی اجازت ہے تو اِس کا مطلب ہے کہ ہمیں پنجگانہ نماز اور دوسری عبادات کے بعد بھی دعا اور مبارکباد دینی چاہیے۔ اور ابتدائی نسلوں نے اِن مواقع پر دعائیں نہیں دی تھیں۔

خالص دین حاصل کرنے کی کوشش ہر مسلمان پر فرض ہے—ذرا سوچیں کہ نبی ﷺ اور صحابہ کرامؓ کی زندگی میں جمعے کا دن کافی مرتبہ آیا ہوگا۔ اگر اس کی مبارک باد دینا مستحسن کام ہوتا تو رسول ﷺ ضرور بہ ضرور اس کا حکم دیتے اور صحابہ کرامؓ اسے ضرور اپنا لیتے۔ کیونکہ وہ دین کی سمجھ اور نیک عمل کی محبت میں اور جمعے کے فضائل کے بارے میں ہم سے زیادہ علم رکھتے تھے۔ اور وہ اِس کا احترام کرتے تھے۔ جب کہ ایسا کہنا ان سے ثابت نہیں ہوتا۔ ایسی کوئی روایت نہیں ملتی جس سے ثابت ہوتا ہو کہ وہ ایک دوسرے کو جمعے کی مبارکباد دیا کرتے تھے۔ اور تمام تر نیکیوں کا دارومدار ان کی پیروی میں ہے۔ جن کو اللہ نے اپنی رضا کا سرٹیفکیٹ دیا ہوا ہے کہ وہ ان سے راضی ہو گیا۔

اب آپ خود اندازہ لگا سکتے ہیں کہ یہ ایک ایسی خود ساختہ اختراع ہے—جس کو لوگوں نے اپنے طور پر گھڑ لیا ہے۔ آج سے کچھ عرصہ قبل اس کا نام و نشان تک نہیں تھا۔ ایسا کچھ بھی نہیں کہا جاتا تھا۔ یہ موجودہ دور کی تو دعا ہے لیکن جب اسے دین کا حصہ بنا لیا جائے گا تو بدعت کہلائے گی۔ بلکہ ابھی سے کچھ لوگ جمعہ کی مبارک باد پر جواب کی توقع رکھتے ہیں۔ انہیں جواب نہ دیا جائے تو اچھا محسوس نہیں کرتے۔ ذہن نشین رہے کہ اس کا جواب نہ دینے والا گناہ گار نہیں ہوگا۔ بلکہ ابھی سے ایسے کاموں کو

اپنانے سے بچنا چاہیئے۔ جن پر بعد میں عمارت بننے کا امکان موجود ہو۔ دعا ہے کہ اللہ جل شانہ ہم سب کو اور آئندہ آنے والی نسلوں کو ساری بدعات سے بچا کے رکھے۔ آمین۔ ثمہ آمین!

ہاں البتہ اس میں کوئی شک نہیں کہ جمعے کے دن کی باقی دنوں پر بڑی فضیلت ہے۔ اس دن کو سب دنوں سے افضل کہا گیا ہے۔ یہ دن واقعی مبارک دن ہے۔ جو صرف مبارک باد دینے سے مبارک نہیں ہو جاتا۔ اس کے لیے عملی اقدام اٹھانے پڑتے ہیں۔ اور انسان خود اسے اپنے عمل سے مبارک بناتا ہے۔ وہ اس طرح کہ بجائے اس کے کہ ہم جمعہ کی مبارک باد دیں۔ جس کا کوئی ثواب نہیں۔ کیوں نہ ہم جمعہ کے روز وہ کام کریں جن کے کرنے سے اللہ بھی راضی ہو اور اعمال نامہ بھی بھاری ہو جائے اور سنت رسول ﷺ پر بھی عمل ہوتا رہے۔ کہ جمعے والے دن صبح سے ہی جمعے کی تیاری میں لگ جائیں۔ اور درج ذیل اہتمام کریں۔

۱۔ قرآن پاک کو سمجھ سمجھ کے پڑھنا۔ خواہ تھوڑا سا ہی ہو

۲۔ تیسرا کلمہ اور درود شریف کثرت سے پڑھنا۔

۳۔ مسواک کرنا گو کہ یہ جمعہ کے لئے خاص نہیں اسکا اہتمام ہر روز بلکہ ہر نماز سے پہلے کرنا چاہیے۔

۴۔ جمعہ کے روز غسل کا اہتمام کرنا۔

۵۔ خوشبو لگانا

۶۔ مسجد میں سب سے پہلے پہنچ کر اونٹ کی قربانی کا ثواب حاصل کرنا اور امام کے قریب بیٹھ کر خطبہ سننا۔

۷۔ امام کا وعظ و خطبہ خاموشی سے سننا۔

۸۔ دعاؤں کی کثرت کرنا۔

۹۔ وہاں پر کوئی ایسا فعل سرزد نہ ہو جس کی خصوصاً ممانعت ہے۔

تو واقعی جمعہ اس کے لیے مبارک ہوگا۔ یہ تھی مختصر سی تفصیل جس سے ہر کوئی پہلے سے ہی واقف ہوگا تو کیا جمعہ کی مبارک دینا ان سب سے کسی طرح بھی بڑھ کر ہے۔ جو ہم صرف اسی پر اکتفا کر لیتے ہیں۔ اور سمجھتے ہیں کہ بس یاد دہانی کافی ہو گئی۔ ذرا اپنے دل میں جھانک کے دیکھیں کہ ہمارا اپنا رویّہ جمعے کے دن کے بارے میں کیسا ہوتا ہے؟۔ کیا ہم واقعی اس دن کا احترام و اہتمام کرتے ہیں جیسا کہ اوپر درج ہے؟۔ اگر کرتے ہیں تو یقینی طور پر یہ دن آپ کے لیے مبارک ہوگا۔ وگرنہ اللہ ہی بہتر جانتا ہے کہ ہم نے اپنے لیے جمعے کو مبارک بنایا یا غفلت میں پڑے رہے۔- ہمارے ہاں تو حال کچھ یوں ہوتا ہے کہ جمعے والے دن مسجد میں ہی لوگ اقامت کے وقت پہنچتے ہیں۔ وعظ و خطبہ کو اہمیت نہیں دیتے۔ اور نافرمانیاں بھی ہو رہی ہوتی ہیں۔ اس سے آپ خود اندازہ لگا سکتے ہیں کہ کیا ایسا عمل جمعے کو مبارک بنانے والا ہوتا ہوگا۔

پیارے بھائیو اور بہنو! اللہ سبحانہ و تعالیٰ آپ کے درجات بلند فرمائے اس بدعت کو چھوڑ کر اللہ کو راضی کرنے والے کام کریں۔ اللہ سبحانہ و تعالیٰ آپ کو اور ہم سب کو صحیح اور خالص دین پر چلنے اور عمل کرنے والا بنائے۔ آمین یارب العالمین!

غوث اعظم کون ہے؟۔

کچھ بھی لکھنے سے پہلے لفظ غوثِ اعظم کے معنی و مفہوم پر ذرا غور کر لیا جائے۔

غوث۔ عربی زبان کا لفظ ہے جس کا معنی ہے مدد۔ استغاثہ

اگر اسے مصدر کے طور پر استعمال کیا جائے تو پھر اس کا معنی ہے مدد کرنا۔

البتہ مدد کرنے والے کو غائث (بوزن فاعل) کہا جائے گا۔

اور مدد مانگنے والے کو مستغیث کہا جائے گا۔

لیکن اگر مصدر کو بطورِ اسم فاعل استعمال کیا جائے تو پھر غوث۔ مددگار و فریادرس کا معنی ادا کرے گا۔

اور اللہ سبحانہ و تعالیٰ انہی معانی میں غوث ہے۔ چونکہ وہ سب سے بڑا ہے۔ اور لفظ

اعظم۔ بھی عربی زبان میں بطورِ اسم تفضیل استعمال ہوتا ہے جس کا معنی ہے۔ سب سے بڑا۔

گویا کہ غوثِ اعظم کا معنی ہوا سب سے بڑا مددگار و فریادرس۔

سب سے بڑا مددگار و فریاد رس کون ہے؟

یہ سوال اگر آپ ایک عام مسلمان سے بھی کریں گے تو وہ جواب میں یہی کہے گا کہ اللہ تعالیٰ

کیونکہ دین اسلام نے عقیدۂ توحید کے حوالہ سے یہی تعلیم دی ہے کہ اللہ کے سوا اور کوئی مددگار و فریاد رس نہیں۔ نفع و نقصان صرف اللہ تعالیٰ ہی کے اختیار میں ہے۔ صرف وہی مشکل کشا۔ حاجت روا ہے۔ وہی خالق۔ رازق۔ داتا۔ اور مالک الملک ہے۔ جس پر قرآن مجید میں وضاحت موجود ہے۔ یہاں پر ہم صرف لفظ استغاثے کے تحت آنے والے الفاظ پر غور کرتے ہیں۔

جس طرح غوث استغاثہ کا مطلب رکھتا ہے۔ اسی طرح غیث بھی استغاثہ کا معنی دیتا ہے۔ اور استغاثہ یہ ہے کہ کسی سے کوئی مدد مانگی جائے۔

آیئے ان دونوں مادوں کے الفاظ کو قرآن و حدیث سے سمجھیں۔

قرآن کریم میں غوث مادہ کے تحت جو الفاظ آئے ہیں ان سب پر غور کرتے ہیں۔ پھر غیث مادے کے تحت جو الفاظ ہیں ان پر بات ہو گی۔ شاید اس سے پوری طرح بات سمجھ میں آجائے۔

درج ذیل آیت کے لفظ تَسْتَغِيثُونَ کا مادہ غوث ہے۔

إِذْ تَسْتَغِيثُونَ رَبَّكُمْ فَٱسْتَجَابَ لَكُمْ أَنِّى مُمِدُّكُم بِأَلْفٍ مِّنَ ٱلْمَلَٰٓئِكَةِ مُرْدِفِينَ ﴿9﴾

سورۃ الانفال آیت 9

جب تم اپنے ربِ (غوث) سے فریاد کر رہے تھے تو تمہاری دعا قبول کرتے ہوئے جواب دیا کہ بیشک میں تمہاری مدد کے لئے ایک ہزار فرشتے یکے بعد دیگرے بھیجتا رہوں گا۔

اللہ تعالی فرماتا ہے۔ کہ جب بدر والے دن اے نبی ﷺ تم اپنے رب سے مدد کی فریاد کر رہے تھے یہاں استغاثہ اللہ سے فریاد کرتے ہوئے مدد طلب کرنے کے معنی میں استعمال ہوا ہے۔ جسے سادہ الفاظ میں یوں کہا جا سکتا ہے کہ نبیٔ اکرم ﷺ نے بدر والے دن اللہ سے استغاثہ کیا۔ یعنی ایسی مدد طلب کی جو دنیاوی اور طبعی اسباب سے ماوراء تھی۔ جو نبی ﷺ اور صحابہ کرامؓ اللہ جل جلالہ کے علاوہ کسی اور سے نہیں مانگ سکتے۔ تبھی تو اس تاریخ ساز دن میں وہ صرف اللہ سے اس کے سوالی بنے۔ جو قبول و مقبول بھی ہوئی۔

غوث مادہ کے تحت درج ذیل آیت کا لفظ یَسْتَغِيثَانِ بھی ہے۔

وَٱلَّذِى قَالَ لِوَٰلِدَيْهِ أُفٍّ لَّكُمَآ أَتَعِدَانِنِىٓ أَنْ أُخْرَجَ وَقَدْ خَلَتِ ٱلْقُرُونُ مِن قَبْلِى وَهُمَا يَسْتَغِيثَانِ ٱللَّهَ وَيْلَكَ ءَامِنْ إِنَّ وَعْدَ ٱللَّهِ حَقٌّ فَيَقُولُ مَا هَٰذَآ إِلَّآ أَسَٰطِيرُ ٱلْأَوَّلِينَ ﴿17﴾

سورۃ الأحقاف آیت 17

اور جس نے اپنے والدین سے کہا کہ اُف ہے!۔ تم دونوں پر کیا تم مجھے وعید دیتے رہتے ہو کہ میں (قبر سے دوبارہ زندہ کرکے) نکالا جاؤں گا۔ حالانکہ مجھ سے پہلے کئی نسلیں گزر چکی ہیں (کیا کوئی ایک بھی زندہ ہو کر آیا؟)۔ اور وہ والدین اللہ سے فریاد کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ وائے افسوس ہے تم پر ایمان لے آؤ بیشک اللہ کا وعدہ سچا ہے۔ (مگر) وہ کہتا ہے کہ یہ سب پرانے لوگوں کے قصے کہانیاں ہیں۔

اس میں بھی والدین کا اللہ رب العزت سے ہی فریادی کے طور پر استغاثہ ہے۔ جس کا تعلق فریادی والدین کی جانب سے خالص اللہ کی طرف ہے۔ کسی دوسری طرف نہیں۔

غوث مادہ کے تحت درج ذیل آیت میں دو لفظ يَسْتَغِيثُوا اور يُغَاثُوا ہیں۔

اس آیت میں بھی استغاثہ اللہ سے ہی فریاد پر مبنی ہے۔ کہ جہنم والے فریاد کرتے ہوئے پانی کی مدد مانگیں گے تو انہیں پینے کو جو پانی دیا جائے گا وہ پگھلے ہوئے تانبے کی طرح تپا ہوا ہوگا جس سے ان کے چہرے جھلس جائیں گے۔

وَقُلِ ٱلْحَقُّ مِن رَّبِّكُمْ ۖ فَمَن شَآءَ فَلْيُؤْمِن وَمَن شَآءَ فَلْيَكْفُرْ ۚ إِنَّآ أَعْتَدْنَا لِلظَّٰلِمِينَ نَارًا أَحَاطَ بِهِمْ سُرَادِقُهَا ۚ وَإِن يَسْتَغِيثُوا۟ يُغَاثُوا۟ بِمَآءٍ كَٱلْمُهْلِ يَشْوِى ٱلْوُجُوهَ ۚ بِئْسَ ٱلشَّرَابُ وَسَآءَتْ مُرْتَفَقًا ﴿29﴾

https://quranexcel.com

سورۃ الکہف آیت 29

اور کہہ دو کہ یہ (قرآن) تو تمہارے رب کی طرف سے برحق ہے۔ پس جو چاہے ایمان لے آئے اور جو چاہے انکار کر دے۔ بیشک ہم نے (انکار کرنے والے) ظالموں کے لئے جہنم کی آگ تیار کر رکھی ہے جس کی قناتیں انہیں گھیر لیں گی۔ اور اگر وہ فریاد کریں گے تو ایسے پانی سے فریاد رسی کی جائے گی جو پگھلے ہوئے تانبے کی طرح ہوگا (جو) مونہوں کو جھلسا دے گا۔ کیا ہی برا وہ پانی ہوگا اور کیا ہی بری وہ (آخری) آرام گاہ ہوگی۔

غوث مادہ کے تحت درج ذیل آیت میں لفظ فَٱسْتَغَٰثَهُ ہے۔

جس میں ایک قبطی فرعونی ظالم ایک بنی اسرائیلی کو جو حضرت موسیٰؑ کی قوم سے تھا۔ اس کو مار رہا تھا ۔ تو وہاں سے حضرت موسیٰؑ کا گزر ہوا۔ تو ان کے قوم والے نے ان سے مدد کی درخواست کی۔

وَدَخَلَ ٱلْمَدِينَةَ عَلَىٰ حِينِ غَفْلَةٍ مِّنْ أَهْلِهَا فَوَجَدَ فِيهَا رَجُلَيْنِ يَقْتَتِلَانِ هَٰذَا مِن شِيعَتِهِۦ وَهَٰذَا مِنْ عَدُوِّهِۦ ۖ فَٱسْتَغَٰثَهُ ٱلَّذِى مِن شِيعَتِهِۦ عَلَى ٱلَّذِى مِنْ عَدُوِّهِۦ فَوَكَزَهُۥ مُوسَىٰ فَقَضَىٰ عَلَيْهِ ۖ قَالَ هَٰذَا مِنْ عَمَلِ ٱلشَّيْطَٰنِ ۖ إِنَّهُۥ عَدُوٌّ مُّضِلٌّ مُّبِينٌ ﴿15﴾

سورۃ القصص آیت 15

اور وہ ایسے وقت شہر میں داخل ہوا جب کہ وہاں کے باشندے بے خبر تھے تو دیکھا کہ دو آدمی وہاں پر لڑ رہے تھے۔ ایک تو اس کی قوم میں سے اور دوسرا اس کے دشمنوں میں سے تھا۔ تو جو اس کی قوم کا تھا اس نے (موسیٰؑ) کو اس (دوسرے) کے خلاف مدد کے لئے پکارا جو اس کے دشمنوں میں سے تھا۔ تو موسیٰؑ نے اس (فرعونی کو) ایک مکادے مارا اور اس کا کام تمام کر دیا۔ کہنے لگا البتہ یہ تو شیطانی عمل ہے۔ یقیناً وہ دشمن تو کھلم کھلا بہکانے والا ہے۔

یہاں پر ایک زندہ انسان نے کسی دوسرے زندہ انسان سے استغاثہ کیا۔ یعنی مدد طلب کی۔ جو کہ ظاہری و دنیاوی اسباب کے تحت تھی۔ اس لحاظ سے کوئی ایک زندہ انسان کسی دوسرے زندہ انسان سے ظاہری و دنیاوی اسباب کے تحت مدد مانگ سکتا ہے۔

غوث مادہ کے تحت اوپر درج کردہ پانچ الفاظ۔ تَسْتَغِيثُونَ۔ يَسْتَغِيثَانِ۔ يَسْتَغِيثُوا۔ يُغَاثُوا اور فَٱسْتَغَٰثَهُ قرآن کریم میں ہیں۔ جن سے پتہ چلتا ہے کہ

مدد دو طرح کی ہوتی ہے۔ ایک ظاہری اسباب سے بالا۔ اور دوسری ظاہری اسباب کے تحت۔ ظاہری اسباب کے تحت کسی سے مدد مانگنا شرک نہیں۔ شرک تو صرف اسی کو کہیں گے جو ظاہری اسباب سے باہر نکل کر اللہ کے علاوہ کسی اور کو پکارنا ہوگا۔ یا اللہ کے علاوہ کسی اور سے غائبانہ دوری ہوتے ہوئے مدد طلب کرنا ہوگا۔ ایسی مدد صرف اور صرف رب تعالی سے مانگی جا سکتی ہے۔ جیسا کہ بدر

والے دن پیارے نبی ﷺ نے اللہ سے طلب کرتے ہوئے فریاد کی تھی۔اور جیسا کہ قرآن میں والدین کا اللہ سے فریاد کا ذکر کیا گیا ہے۔اور دوزخیوں کی فریاد کا بھی جو کہ فرشتوں سے ہو گی۔مگر چونکہ فرشتے اللہ کے حکم کے پابند رہتے ہیں۔وہ اپنے طور پر کچھ نہیں کر سکتے۔اس لحاظ سے ان کی فریاد بھی اللہ ہی سے ہو گی۔جس کا ذکر بھی قرآن میں کر دیا گیا ہے۔

وَقَالَ ٱلَّذِينَ فِى ٱلنَّارِ لِخَزَنَةِ جَهَنَّمَ ٱدْعُواْ رَبَّكُمْ يُخَفِّفْ عَنَّا يَوْمًا مِّنَ ٱلْعَذَابِ ﴿49﴾

سورۃ غافر آیت 49

اور وہ لوگ جو آگ میں ہوں گے جہنم کے داروغوں سے کہیں گے کہ اپنے رب سے دعا کرو!۔کہ ہمارا عذاب کسی دن تو ہلکا کر دے۔

یہ تینوں فریادیں اللہ سے مانگی ہوئی ایسی مدد ہے۔جو مافوق الاسباب ہے۔اور اس پر صرف اللہ ہی کا تسلط ہے۔اور ایسی مدد صرف اللہ ہی سے مانگنی چاہیئے۔

دوسری طرح کی مدد کے ذکر سے پہلے یغوث کے بارے ذکر بھی بات ہو جائے۔قرآن مجید میں ایک بت کا نام یغوث ذکر کیا گیا ہے۔اس کی پوجا نوحؑ کے زمانے میں ہوتی تھی۔روایات سے پتہ چلتا ہے کہ پہلے زمانے کے کچھ بزرگ لوگ تھے ان کی وفات کے بعد بطور یادداشت اور یادگار ان کی شکل

وشباہت پر بت بنا کر رکھ لیے تھے۔ جن میں سے پانچ کا ذکر سورۂ نوح میں موجود ہے۔ بلکہ ان کے نام بھی قرآن کریم میں لکھے ہوئے ہیں۔ پہلے پہل ان کو لوگ اللہ کے شفارشی مانے ہوئے تھے۔ پھر ان بتوں کی بے حد تعظیم ہونے لگی۔ جو آہستہ آہستہ پرستش کی شکل اختیار کر گئی۔ ان بزرگ ہستیوں میں چار مذکر اور ایک سواع مونث تھی۔ جن میں سے ایک کا نام یغوث تھا۔ اس کا نام یا غوث کا اختصار لگتا ہے۔ یہ بھی فریاد رسی کرنے والا بت تھا۔ ان پانچ بتوں کے نام ذیل میں ہیں۔

وَدًّا ۔ سُوَاعًا ۔ يَغُوثَ ۔ يَعُوقَ ۔ نَسْرًا

دیکھئے درج ذیل آیات کہ ان بتوں کی پرستش کرنے والے لوگوں کا۔ ان پر امیدیں باندھنے والوں کا کیا حشر ہوا۔

قَالَ نُوحٌ رَّبِّ إِنَّهُمْ عَصَوْنِى وَٱتَّبَعُواْ مَن لَّمْ يَزِدْهُ مَالُهُۥ وَوَلَدُهُۥٓ إِلَّا خَسَارًا ﴿21﴾ ج
وَمَكَرُواْ مَكْرًا كُبَّارًا ﴿22﴾ ج وَقَالُواْ لَا تَذَرُنَّ ءَالِهَتَكُمْ وَلَا تَذَرُنَّ وَدًّا وَلَا سُوَاعًا وَلَا
يَغُوثَ وَيَعُوقَ وَنَسْرًا ﴿23﴾ ج وَقَدْ أَضَلُّواْ كَثِيرًا ۖ وَلَا تَزِدِ ٱلظَّٰلِمِينَ إِلَّا ضَلَٰلًا ﴿24﴾
مِّمَّا خَطِيٓـَٰٔتِهِمْ أُغْرِقُواْ فَأُدْخِلُواْ نَارًا فَلَمْ يَجِدُواْ لَهُم مِّن دُونِ ٱللَّهِ أَنصَارًا ﴿25﴾

سورۃ نوح آیت ۲۱ تا ۲۵

نوحؑ نے دعا کی کہ اے میرے رب !۔یقیناً ان لوگوں نے میری نافرمانی کردی اور ان (بڑے) لوگوں کے تابع ہو گئے جن کے مال واولاد نے ان کے خسارے میں اضافہ ہی کیا ہے۔ اور وہ (میرے خلاف) بڑی بڑی چالیں بھی چلتے رہے۔ اور (سرِعام) کہنے لگے کہ اپنے معبودوں کو ہر گز نہ چھوڑنا۔ اور وَد کو۔اور نہ سواع کو۔اور نہ یغوث۔اور یعوق۔اور نسر کو ہر گز ترک نہ کر دینا۔ اور یقیناً انہوں نے بہت سارے لوگوں کو گمراہ کر دیا تو بھی ان میں گمراہی کے سوااور کسی چیز میں اضافہ نہ کرنا۔ پھر (آخر) وہ اپنی خطاؤں کی وجہ سے غرق کر دیئے گئے پھر آگ میں ڈال دیئے گئے پس انہوں نے اللہ (کے عذاب) سے بچانے والا کوئی بھی مددگار نہ پایا۔

مشرکین مکہ کے یہ تین بتوں کا ذکر سورۃ النجم میں بھی موجود ہے۔انہوں نے تو کعبے میں ۳۶۰ بتوں کی پوجا روا رکھی تھی۔جو کہ پہلے زمانے کے کچھ بزرگ لوگ تھے۔کچھ رتبے میں بڑے تھے۔جو مختلف اطراف پر نسب کیے ہوئے تھے۔خانے کعبے کے بت تو نبی ﷺ اور حضرت علی بن ابوالعاصؓ نے مل کر توڑے تھے۔مگر اطراف والے بتوں کو گرانے کے لیے مختلف صحابہ کرامؓ کو بھیجا گیا۔جبکہ قرآن میں صرف ان کا ذکر کیا گیا ہے جو زیادہ مشہور تھے۔ان کے اکثر بت مونث تھے۔اور لات ان کی مونث دیوی تھی۔

أَفَرَءَيْتُمُ ٱللَّٰتَ وَٱلْعُزَّىٰ ﴿19﴾ وَمَنَوٰةَ ٱلثَّالِثَةَ ٱلْأُخْرَىٰٓ ﴿20﴾ أَلَكُمُ ٱلذَّكَرُ وَلَهُ ٱلْأُنثَىٰ ﴿21﴾ تِلْكَ إِذًا قِسْمَةٌ ضِيزَىٰٓ ﴿22﴾ إِنْ هِىَ إِلَّآ أَسْمَآءٌ سَمَّيْتُمُوهَآ أَنتُمْ وَءَابَآؤُكُم مَّآ أَنزَلَ ٱللَّهُ بِهَا مِن سُلْطَٰنٍ ۚ إِن يَتَّبِعُونَ إِلَّا ٱلظَّنَّ وَمَا تَهْوَى ٱلْأَنفُسُ ۖ وَلَقَدْ جَآءَهُم مِّن رَّبِّهِمُ ٱلْهُدَىٰٓ ﴿23﴾

سورۃ النجم آیت 19

کیا تم لوگوں نے لات اور عزیٰ کو دیکھا بھالا؟۔ اور تیسرے منات کو بھی (کیا یہ کہیں سے بھی اللہ جیسے ہو سکتے ہیں؟)۔ کیا تمہارے لئے تو بیٹے اور اللہ کے لئے بیٹیاں؟۔ یہ تقسیم تو بہت ہی غیر منصفانہ ہے۔ وہ تو صرف چند نام ہیں جو تم نے اور تمہارے باپ دادا نے گھڑ لئے ہیں جس پر اللہ نے کوئی بھی دلیل وسند نازل نہیں کی اور البتہ یقیناً ان کے پاس ان کے رب کی طرف سے رہنمائی وہدایت آچکی ہے۔ یہ لوگ محض وہم وگمان اور خواہشاتِ نفس کے پیچھے چل رہے ہیں

یہاں تک تو صرف اس مدد کا ذکر کیا گیا جو صرف اور اللہ سے مانگی جا سکتی ہے۔ جب کہ ایک دوسری مدد وہ جو دنیاوی اسباب کے تحت ہوتی ہے۔ اس کو بھی قرآن واضح کر دیتا ہے۔ اس میں عالم اسباب میں ایک زندہ انسان دوسرے زندہ انسان سے طلب کرتا ہے۔ جیسا کہ سورۃ القصص کی آیت نمبر پندرہ میں ایک قبطی کے خلاف حضرت موسیٰؑ سے ایک مظلوم نے مدد مانگی تھی۔ اور انہوں نے

اس کی مدد کردی تھی۔اور اس انسانی مدد کی حقیقت اس سورۃ کے اسی واقعہ میں موجود ہے۔ جسے آیت نمبر سولہ تا انتیس میں واضح کیا گیا ہے۔ یہ موسیٰؑ کے آگ نظر آنے تک کا بیان ہے۔اس میں موسیٰؑ کا اللہ سے تعلق پیلے رنگ سے اجاگر کیا گیا ہے۔دیکھئے قرآنی آیات۔

قَالَ رَبِّ إِنِّى ظَلَمْتُ نَفْسِى فَٱغْفِرْ لِى فَغَفَرَ لَهُۥ ۚ إِنَّهُۥ هُوَ ٱلْغَفُورُ ٱلرَّحِيمُ ﴿16﴾

سورۃ القصص آیت 16

(اللہ کے حضور) دعا کی کہ اے میرے رب!۔ یقیناً میں نے اپنے آپ پر ظلم کرلیا پس مجھے بخش دے تو اللہ نے اس کو بخش دیا' بیشک وہ بڑا بخشنے والا نہایت رحم کرنے والا ہے۔

قَالَ رَبِّ بِمَآ أَنْعَمْتَ عَلَىَّ فَلَنْ أَكُونَ ظَهِيرًا لِّلْمُجْرِمِينَ ﴿17﴾

سورۃ القصص آیت 17

کہنے لگا کہ اے میرے رب!۔ جیسے کہ تو نے مجھ پر فضل و کرم کیا ہے میں بھی (آئندہ) کبھی مجرموں کا مددگار نہیں بنوں گا۔

فَأَصْبَحَ فِى ٱلْمَدِينَةِ خَآئِفًا يَتَرَقَّبُ فَإِذَا ٱلَّذِى ٱسْتَنصَرَهُۥ بِٱلْأَمْسِ يَسْتَصْرِخُهُۥ ۚ قَالَ لَهُۥ مُوسَىٰٓ إِنَّكَ لَغَوِىٌّ مُّبِينٌ ﴿18﴾

سورۃ القصص آیت 18

پھر صبح کے وقت موسیٰؑ شہر میں ڈرتا ہوا اور چوکس داخل ہوا (کہ جانے کیا ہوتا ہے) کہ اچانک اسی (قومی) شخص کو دیکھا جس نے کل اس سے مدد طلب کی تھی کہ (آج) پھر اس کو مدد کے لئے پکار رہا ہے۔ موسیٰؑ نے اس سے کہا کہ تو ہی البتہ واضح طور پر بہکا ہوا ہے۔

فَلَمَّآ أَنْ أَرَادَ أَن يَبْطِشَ بِٱلَّذِى هُوَ عَدُوٌّ لَّهُمَا قَالَ يَٰمُوسَىٰٓ أَتُرِيدُ أَن تَقْتُلَنِى كَمَا قَتَلْتَ نَفْسًۢا بِٱلْأَمْسِ ۖ إِن تُرِيدُ إِلَّآ أَن تَكُونَ جَبَّارًا فِى ٱلْأَرْضِ وَمَا تُرِيدُ أَن تَكُونَ مِنَ ٱلْمُصْلِحِينَ ﴿19﴾

سورۃ القصص آیت 19

پھر جب موسیٰؑ نے اس (قومی) شخص کو جو ان دونوں کا دشمن تھا پکڑنا چاہا تو اس نے کہہ دیا اے موسیٰؑ! تم (آج) مجھے بھی اسی طرح قتل کرنا چاہتے ہو جس طرح کل ایک شخص کو قتل کر دیا تھا؟۔ تم بس یہ چاہتے ہو کہ زمین میں ظلم و جبر کرتے پھرو اور یہ نہیں چاہتے کہ اصلاح کرنے والوں میں سے ہو جاؤ۔

وَجَآءَ رَجُلٌ مِّنْ أَقْصَا ٱلْمَدِينَةِ يَسْعَىٰ قَالَ يَٰمُوسَىٰٓ إِنَّ ٱلْمَلَأَ يَأْتَمِرُونَ بِكَ لِيَقْتُلُوكَ فَٱخْرُجْ إِنِّى لَكَ مِنَ ٱلنَّٰصِحِينَ﴿20﴾

سورۃ القصص آیت 20

اور شہر کے پرلے کنارے سے ایک آدمی دوڑتا ہوا آیا (اور) بولا کہ اے موسیٰؑ!۔البتہ قوم کے رئیس تمہارے بارے میں مشورے کر رہے ہیں کہ تجھے قتل کر دیں پس تم یہاں سے نکل جاؤ۔ بلاشبہ میں تمہارے خیر خواہوں میں سے ہوں۔

فَخَرَجَ مِنْهَا خَآئِفًا يَتَرَقَّبُ ۖ قَالَ رَبِّ نَجِّنِى مِنَ ٱلْقَوْمِ ٱلظَّٰلِمِينَ﴿21﴾ع2

سورۃ القصص آیت 21

تو موسیٰؑ وہاں سے کچھ خوفزدہ کچھ (خبر لیتا ہوا) چوکس نکل کھڑا ہوا (اور) دعا کرنے لگا کہ اے میرے رب!۔مجھے ظالم لوگوں سے نجات عطا فرما۔

وَلَمَّا تَوَجَّهَ تِلْقَآءَ مَدْيَنَ قَالَ عَسَىٰ رَبِّىٓ أَن يَهْدِيَنِى سَوَآءَ ٱلسَّبِيلِ﴿22﴾

سورۃ القصص آیت 22

اور جب موسیٰؑ نے (مصر سے) مدین کا رخ کیا تو کہنے لگا امید ہے کہ میرا رب سیدھے راستے کی طرف میری رہنمائی فرمادے گا۔

وَلَمَّا وَرَدَ مَآءَ مَدْيَنَ وَجَدَ عَلَيْهِ أُمَّةً مِّنَ ٱلنَّاسِ يَسْقُونَ وَوَجَدَ مِن دُونِهِمُ ٱمْرَأَتَيْنِ تَذُودَانِ ۖ قَالَ مَا خَطْبُكُمَا ۖ قَالَتَا لَا نَسْقِى حَتَّىٰ يُصْدِرَ ٱلرِّعَآءُ ۖ وَأَبُونَا شَيْخٌ كَبِيرٌ ﴿23﴾

سورۃ القصص آیت 23

اور جب وہ مدین کے پانی (کے مقام) پر پہنچا تو وہاں لوگوں کا ایک ہجوم (اپنے اپنے مویشیوں کو) پانی پلاتے ہوئے پایا۔ اور ان سے الگ تھلگ دو عورتوں کو پایا جو اپنی (بکریوں) کو روکے ہوئے کھڑی تھیں۔ موسیٰؑ نے پوچھا کہ تم دونوں کا کیا معاملہ ہے؟۔ وہ بولیں ہم اس وقت تک (اپنے ریوڑ کو) پانی نہیں پلا سکتیں جب تک (یہ) چرواہے اپنے مویشیوں کو نہ لے جائیں۔ اور ہمارے والد بڑی عمر کے بہت بوڑھے ہیں۔

فَسَقَىٰ لَهُمَا ثُمَّ تَوَلَّىٰٓ إِلَى ٱلظِّلِّ فَقَالَ رَبِّ إِنِّى لِمَآ أَنزَلْتَ إِلَىَّ مِنْ خَيْرٍ فَقِيرٌ ﴿24﴾

سورۃ القصص آیت 24

تو موسیٰؑ نے ان دونوں کے لئے (بکریوں کو) پانی پلا دیا اور پھر وہاں سے ہٹ کر سائے کی طرف آ گیا اور دعا کی کہ اے میرے رب! ۔ تو البتہ جو بھی خیر و نعمت مجھ پر نازل کرے میں اس کا محتاج ہوں۔

فَجَآءَتْهُ إِحْدَىٰهُمَا تَمْشِى عَلَى ٱسْتِحْيَآءٍ قَالَتْ إِنَّ أَبِى يَدْعُوكَ لِيَجْزِيَكَ أَجْرَ مَا سَقَيْتَ لَنَا ۚ فَلَمَّا جَآءَهُۥ وَقَصَّ عَلَيْهِ ٱلْقَصَصَ قَالَ لَا تَخَفْ ۖ نَجَوْتَ مِنَ ٱلْقَوْمِ ٱلظَّٰلِمِينَ ﴿25﴾

سورۃ القصص آیت 25

پس (تھوڑی دیر کے بعد) ان دو عورتوں مین سے ایک شرماتی لجاتی اس کے پاس چلی آئی (اور) کہنے لگی البتہ میرے والد تمہیں بلاتے ہیں تاکہ تجھے اس کام کی اُجرت دیں جو تو نے ہمارے لئے (ریوڑ کو) پانی پلایا تھا۔ پھر جب موسیٰؑ اس کے پاس وہاں پہنچا اور اپنا سارا ماجرا بیان کیا تو اس (بزرگ) نے کہا کہ کچھ خوف نہ کرنا۔ اب تم ظالم لوگوں سے نجات پا گئے ہو۔

قَالَتْ إِحْدَىٰهُمَا يَٰٓأَبَتِ ٱسْتَـْٔجِرْهُ ۖ إِنَّ خَيْرَ مَنِ ٱسْتَـْٔجَرْتَ ٱلْقَوِىُّ ٱلْأَمِينُ ﴿26﴾

سورۃ القصص آیت 26

ان دو میں سے ایک لڑکی بولی کہ اے میرے ابا جان !۔اس کو اجرت پر رکھ لو کیونکہ ایک بہتر نوکر جسے تم اجرت پر رکھ سکو بلاشبہ وہی ہوتا ہے جو توانا بھی اور امانت دار بھی ہو۔

قَالَ إِنِّيٓ أُرِيدُ أَنْ أُنكِحَكَ إِحْدَى ٱبْنَتَيَّ هَٰتَيْنِ عَلَىٰٓ أَن تَأْجُرَنِى ثَمَٰنِيَ حِجَجٍ ۖ فَإِنْ أَتْمَمْتَ عَشْرًا فَمِنْ عِندِكَ ۖ وَمَآ أُرِيدُ أَنْ أَشُقَّ عَلَيْكَ ۚ سَتَجِدُنِيٓ إِن شَآءَ ٱللَّهُ مِنَ ٱلصَّٰلِحِينَ ﴿27﴾

سورۃ القصص آیت 27

اس نے (موسیٰؑ سے) کہا کہ البتہ میں چاہتا ہوں کہ اپنی دو بیٹیوں میں سے ایک کا نکاح تمہارے ساتھ کر دوں۔اس شرط پر کہ تم آٹھ سال تک میری نوکری کرو اور اگر دس سال پورے کر لو تو یہ تمہاری طرف سے (احسان) ہے۔اور میں تم پر کوئی سختی نہیں کرنا چاہتا۔ان شاء اللہ تم مجھے صالحین میں سے پاؤ گے۔

قَالَ ذَٰلِكَ بَيْنِى وَبَيْنَكَ ۖ أَيَّمَا ٱلْأَجَلَيْنِ قَضَيْتُ فَلَا عُدْوَٰنَ عَلَىَّ ۖ وَٱللَّهُ عَلَىٰ مَا نَقُولُ وَكِيلٌ ﴿28﴾ ع3

سورۃ القصص آیت 28

موسیٰؑ نے کہا کہ میرے اور تمہارے درمیان یہ بات طے پا گئی۔ ان دونوں میں سے جو مدت بھی میں (چاہوں) پوری کر دوں پھر مجھ پر کوئی زیادتی نہ ہو۔ اور ہم جو کچھ کہہ رہے ہیں اس پر اللہ گواہ ہے۔

۞ فَلَمَّا قَضَىٰ مُوسَى ٱلْأَجَلَ وَسَارَ بِأَهْلِهِۦٓ ءَانَسَ مِن جَانِبِ ٱلطُّورِ نَارًا قَالَ لِأَهْلِهِ ٱمْكُثُوٓا۟ إِنِّىٓ ءَانَسْتُ نَارًا لَّعَلِّىٓ ءَاتِيكُم مِّنْهَا بِخَبَرٍ أَوْ جَذْوَةٍ مِّنَ ٱلنَّارِ لَعَلَّكُمْ تَصْطَلُونَ ﴿29﴾

سورۃ القصص آیت 29

پھر جب موسیٰؑ نے مدت پوری کر دی اور اپنے گھر والی کو ساتھ لے کر روانہ ہوا تو طور کی طرف سے آگ دکھائی دی تو البتہ اپنی گھر والی سے کہا کہ تم (یہیں) ٹھہرو مجھے آگ نظر آئی ہے۔ شاید کہ میں تمہارے پاس کوئی (راستے کی) خبر لاؤں یا آگ کا کوئی سلگتا ہوا انگارہ ہی لے آؤں تاکہ تم تاپ سکو۔

جس سے پتہ چلتا ہے کہ موسیٰؑ اس شخص کی مدد تو کی مگر اس کی وجہ سے ایسے کڑے امتحان اور آزمائش سے دوچار ہوئے۔ کہ جان کے لالے پڑ گئے۔ اس کی پاداش میں وطن چھوڑنا پڑا۔ وہ بھی اس طرح کہ

فرعونی ان کے قتل کا منصوبہ بنا رہے تھے۔اس لئے فوراً انہیں وہاں سے نکلنا پڑا۔قرآن سے یہ بات بھی واضح ہوتی ہے۔کہ

موسیٰؑ کو اپنے قتل کے بارے بنائے جانے والے منصوبے کا علم نہیں تھا۔اللہ جل شانہ نے سبب بنا دیا۔کہ ان کے ایک خیر خواہ نے انہیں خبر دار کر دیا کہ فرعونی قوم کے رئیس تمہارے بارے میں مشورے کر رہے ہیں

کہ تجھے قتل کر دیں پس تم یہاں سے نکل جاؤ اور وہ وہاں سے نکل کھڑے ہوئے۔مدد کرنے سے لے کر مدین پہنچنے تک راستے بھر وہ اللہ رب العزت سے ہی مدد کے طالب رہے۔جبکہ ابھی ان کو نبوت بھی نہیں ملی تھی۔

ان کے مکّے سے قبطی فرعونی آدمی مر گیا تو کہا کہ یقیناً میں نے اپنے آپ پر ظلم کر لیا پس مجھے بخش دے تو اللہ نے اس کو بخش دیا' بیشک وہ بڑا بخشنے والا نہایت رحم کرنے والا ہے

کسی جگہ کہا کہ اللہ نے مجھ پر فضل و کرم کر دیا۔میں آئندہ کبھی بھی مجرموں کا مددگار نہیں بنوں گا۔

جب مدین کا رخ کیا تو کہا کہ میرا رب ہی سیدھے راستے کی طرف میری رہنمائی فرمائے گا۔

بکریوں کو پانی پلانے کے بعد سائے کی طرف آ گئے اور دعا کی کہ اللہ جو بھی خیر و نعمت مجھ پر نازل کرے میں اسی کا محتاج ہوں۔

اور معاہدہ طے پانے کے بعد کہا کہ اس پر اللہ کو گواہ ہے۔

اور قریباً دس سال دوسرے ملک میں پناہ لیے رہے۔

یہ ساری باتیں سبق دیتی ہیں۔ کہ اللہ کا نبی اپنے ملک میں اور اپنی قوم کی موجودگی میں اور وہ بھی جیتے جاگتے خود اپنے لئے بھی غوث کی طاقت نہیں رکھتا تھا۔ بلکہ مستغیث تھا اور قدم قدم پر اللہ سبحانہ و تعالیٰ سے ہی مدد کا طلبگار رہا کرتا تھا۔ جو حقیقی غوث بلکہ غوث اعظم ہے۔

قران کریم سے صرف دو طرح کی مدد کے بارے آیات ملتی ہیں۔ ایک مافوق الاسباب اور دوسری تحت الاسباب۔ مافوق الاسباب کا تعلق صرف اللہ جل جلالہ سے ہے۔ کسی جگہ بھی زندوں کے مردوں سے مدد مانگنے کا تذکرہ نہیں۔ الٹا ممانعت موجود ہے دیکھئے قرآنی آیات۔

وَٱلَّذِينَ يَدْعُونَ مِن دُونِ ٱللَّهِ لَا يَخْلُقُونَ شَيْـًٔا وَهُمْ يُخْلَقُونَ ﴿20﴾ ط أَمْوَٰتٌ غَيْرُ أَحْيَآءٍ ۖ وَمَا يَشْعُرُونَ أَيَّانَ يُبْعَثُونَ ﴿21﴾ ع2

سورۃ النحل آیت ۲۰۔۲۱

اور جن لوگوں سے یہ اللہ کے علاوہ دعائیں مانگتے ہیں وہ کچھ بھی تو پیدا نہیں کر سکتے بلکہ وہ تو خود پیدا کیے گئے ہیں۔ وہ تو مرے ہوئے ہیں زندہ نہیں ہیں اور وہ تو یہ بھی نہیں جانتے کہ کب اٹھائے جائیں گے۔

مگر ہمارے ہاں اس کو مشروط بنا کے ولی اولیاء۔ پیروں فقیروں۔ گدی نشینوں کے ساتھ بھی جوڑ دیا گیا۔ کہ ہماری ان کے آگے۔ ان کی اللہ کے آگے۔ جبکہ قرآن میں مذکور نبیوں کے سارے واقعات سے پتہ چلتا ہے۔ کہ مصیبت کے لمحات زندگی میں وہ خود اپنے لیے کچھ نہ کر سکے۔ الّا یہ کہ کوئی دوسروں کے لئے غوث بن سکتے۔ ان کی نظریں ہمیشہ اللہ کی طرف رہیں۔ اور لوگوں کو بھی سیدھا اللہ سے تعلق بنانے پر ہی زور دیا۔ یہی وجہ ہے کہ قرآن میں ایسی کسی مدد کا کوئی ذکر نہیں جو ایک زندہ آدمی کسی مرے ہوئے سے مدد مانگے۔ البتہ اس کے برعکس مذکورہ بالا ممانعت ضرور موجود ہے۔ ہمارے ہاں تو اللہ کی مخلوق کو ان کے انتقال کے بعد اس کا ہمسر یعنی غوث بنا لیا گیا ہے۔

حدیث شریف کی مشہور دعاء جو بارش کی فریاد کرنے کے لیے مانگی گئی۔ اس میں استغاثہ کے لیے کے لیے دونوں مادوں غوث۔ اور۔ غیث کا استعمال کیا گیا ہے۔ اس لیے قرآن کریم سے غیث مادے والے الفاظ لکھنے سے پہلے حدیث دیکھ لیں۔ جس میں غَيْثًا مُغِيثًا کے الفاظ موجود ہیں۔

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ۔ قَالَ: أَتَتِ النَّبِيَّ ﷺ بَوَاكِي۔ فَقَالَ:"اللَّهُمَّ اسْقِنَا غَيْثًا مُغِيثًا مَرِيئًا نَافِعًا غَيْرَ ضَارٍّ عَاجِلًا غَيْرَ آجِلٍ"۔ قَالَ: فَأَطْبَقَتْ عَلَيْهِمُ السَّمَاءُ

جناب جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ کچھ لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس (بارش نہ ہونے کی شکایت لے کر) روتے ہوئے آئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یوں دعا کی:

اللَّهُمَّ اسْقِنَا غَيْثًا مُغِيثًا مَرِيئًا نَافِعًا غَيْرَ ضَارٍّ عَاجِلًا غَيْرَ آجِلٍ

یعنی "اے اللہ! ہمیں سیراب فرما۔ ایسی بارش سے جو ہماری فریاد رسی کرنے والی ہو۔ اچھے انجام والی ہو۔ سبزہ اگانے والی ہو۔ نفع بخش ہو۔ مضرت رساں نہ ہو۔ جلد آنے والی ہو۔ تاخیر سے نہ آنے والی ہو"۔ جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: یہ کہتے ہی ان پر بادل چھا گیا؛

(سنن ابی داود۔ حدیث نمبر: 1169).

تفرد بہ ابوداود۔ (تحفۃ الأشراف: ۳۱۴۱) (وسندہ صحیح)

اب قرآن مجید سے غیث مادے والے الفاظ دیکھیں۔ جو کہ باران رحمت یعنی بارش سے متعلق ہیں۔ اور بارش کے لیے بھی اللہ سے ہی استغاثہ کیا جاتا ہے۔ اس کا برسانا نہ برسانا سیدھا سیدھا اللہ جل شانہ پر ہی منحصر ہے۔

ثُمَّ يَأْتِي مِنۢ بَعْدِ ذَٰلِكَ عَامٌ فِيهِ يُغَاثُ ٱلنَّاسُ وَفِيهِ يَعْصِرُونَ﴿49﴾ع6

سورۃ یوسف آیت 49

پھر اس کے بعد ایک سال آئے گا۔ اس میں لوگوں پر خوب مینہ برسے گا۔ اور لوگ اس میں خوب رس نچوڑیں گے۔

إِنَّ ٱللَّهَ عِندَهُۥ عِلْمُ ٱلسَّاعَةِ وَيُنَزِّلُ ٱلْغَيْثَ وَيَعْلَمُ مَا فِى ٱلْأَرْحَامِ ۖ وَمَا تَدْرِى نَفْسٌ مَّاذَا تَكْسِبُ غَدًا ۖ وَمَا تَدْرِى نَفْسٌۢ بِأَىِّ أَرْضٍ تَمُوتُ ۚ إِنَّ ٱللَّهَ عَلِيمٌ خَبِيرٌ ﴿34﴾ ع4

سورۃ لقمان آیت 34

کچھ شک نہیں کہ اللہ ہی کے پاس قیامت کا علم ہے اور وہی مینہ برساتا ہے اور وہی خوب جانتا ہے کہ ماؤں کے رحموں میں کیا کچھ ہے؟۔ اور کوئی نہیں جانتا کہ وہ کل کیا کرے گا۔ اور کوئی بھی نہیں جانتا کہ وہ کس سرزمین میں مرے گا۔ بیشک اللہ ہی سب کچھ جاننے والا بڑا ہی باخبر ہے۔

وَهُوَ ٱلَّذِى يُنَزِّلُ ٱلْغَيْثَ مِنۢ بَعْدِ مَا قَنَطُوا۟ وَيَنشُرُ رَحْمَتَهُۥ ۚ وَهُوَ ٱلْوَلِىُّ ٱلْحَمِيدُ ﴿28﴾

سورۃ الشوریٰ آیت 28

اور وہ (اللہ) ہی تو ہے جو لوگوں کے ناامید ہو جانے کے بعد مینہ برساتا اور اپنی (بارانِ) رحمت کو پھیلا دیتا ہے۔اور وہی تو ولی ہے حقیقی تعریف کا حقدار ہے۔

ٱعْلَمُوٓاْ أَنَّمَا ٱلْحَيَوٰةُ ٱلدُّنْيَا لَعِبٌ وَلَهْوٌ وَزِينَةٌ وَتَفَاخُرٌۢ بَيْنَكُمْ وَتَكَاثُرٌ فِى ٱلْأَمْوَٰلِ وَٱلْأَوْلَٰدِ ۖ كَمَثَلِ غَيْثٍ أَعْجَبَ ٱلْكُفَّارَ نَبَاتُهُۥ ثُمَّ يَهِيجُ فَتَرَىٰهُ مُصْفَرًّا ثُمَّ يَكُونُ حُطَٰمًا ۖ وَفِى ٱلْءَاخِرَةِ عَذَابٌ شَدِيدٌ وَمَغْفِرَةٌ مِّنَ ٱللَّهِ وَرِضْوَٰنٌ ۚ وَمَا ٱلْحَيَوٰةُ ٱلدُّنْيَآ إِلَّا مَتَٰعُ ٱلْغُرُورِ ﴿20﴾

سورۃ الحدید آیت 20

اور خوب جان رکھو کہ دنیا کی زندگی محض کھیل تماشہ۔ظاہری زیب وزینت۔باہمی فخر وستائش۔ اور مال واولاد میں ایک دوسرے سے آگے بڑھ جانے کی خواہش ہے۔(اس کی مثال ایسی ہے) جیسے بارش کہ اس سے (پیداشدہ) کھیتی کسانوں کو خوش کر دیتی ہے پھر وہ خشک ہو جاتی ہے پھر تم اسے زرد پڑتے ہوئے بھی دیکھتے ہو۔پھر چورا چورا ہو جاتی ہے۔اور آخرت میں سخت عذاب بھی ہے اور اللہ کی طرف سے بخشش اور خوشنودی بھی ہے۔اور دنیا کی زندگی تو محض دھوکے کے سامان کے علاوہ کچھ بھی نہیں۔

غیث مادہ کے تحت اوپر درج کردہ تین الفاظ۔ یُغَاثُ ۔ اَلْغَیْثَ اور غَیْثٍ ۔قرآن کریم میں ہیں۔جن سے پتہ چلتا ہے کہ اللہ ہی بارش برستا ہے اور اسی کے حضور اس کی استدعا کی جاسکتی ہے۔

مندرجہ بالا آیات سے یہ حقیقت واضح ہو جاتی ہے کہ صرف اللہ تعالیٰ ہی حقیقی مددگار و فریادرس ہے ۔اس لیے غوث اعظم صرف اور صرف اللہ ہی کو سمجھنا چاہیئے۔جبکہ قرآن کریم کی بہت سی آیات میں نہ صرف غیر اللہ کو پکارنے۔ان کو مددگار سمجھنے کی نفی کی گئی ہے بلکہ ایسا کرنے والے کو مشرک۔ظالم اور عذاب کا مستوجب قرار دیا گیا ہے۔

غوث اعظم کا لفظ اہل تصوف کی نظر میں

اہل تصوف اور قبر پرست اللہ کے علاوہ کسی اور غوث کے قائلیں میں سے ہیں۔سب کو معلوم ہے کہ کس کے متعلق یہ لفظ ادا کیے جاتے ہیں۔اس کے قائلین اس کو شیخ عبدالقادر جیلانیؒ کے بارے میں استعمال کرتے ہیں بلکہ ان کو دستگیر بھی کہتے ہیں ان لوگوں نے ان کے ساتھ ایسے ایسے قصے منسوب کر رکھے ہیں۔کہ ان کا مقام ۔نعوذباللہ۔اللہ سے بڑھ کر دکھایا جاتا ہے۔پھر دیکھئے کہ لوگ اس کو جس معنی میں لیتے ہیں۔آیا کہ اس معنی میں کوئی بھی غیر اللہ کیا پورا اتر سکتا ہے؟۔

پکے مسلمانوں پر یہ تو بڑی عجیب سی بات ہو گی کہ اتنا سا بھی سوچا جائے کہ غیر اللہ کے لیے اس کا استعمال کرنا صحیح ہے یا غلط۔ بلکہ اللہ کے علاوہ وہ کسی کا حق نہیں سمجھتے کہ اس پر اس لفظ کا اطلاق ہو۔ علماء کے حلقے میں اس کی تردید بھی موجود ہے۔ جو کچھ ان الفاظ میں ہے کہ۔

غوث اعظم۔ دستگیر۔ مشکل کشا۔ کے قائلین ان الفاظ کو غیر اللہ کے لئے استعمال کرتے ہیں جبکہ ان کا استعمال صرف اللہ کے لئے جائز ہے غیر اللہ کے لئے ان کا استعمال شرک ہے کیونکہ جن معانی پر یہ الفاظ دلالت کرتے ہیں یہ معانی صرف اللہ کیلئے ہی جائز ہے غیر کیلئے نہیں۔ واللہ اعلم بالصواب

عام طور پر لوگ ماتحت الاسباب اور مافوق الاسباب کو ملا کر۔ مخلط کرکے بحث کرتے ہیں۔ حالانکہ جن کاموں کا تعلق ظاہری اسباب سے ہے۔ انہیں خود قرآن مجید کی رو سے شرک قرار نہیں دیا جاسکتا۔ جبکہ غیر اللہ سے مدد اس وقت شرک کے زمرے میں داخل ہوتی ہے جب ظاہری اسباب کی عدم موجودگی میں کسی غیر اللہ سے مدد مانگی جائے۔ اسے ہی مافوق الاسباب میں شمار کیا جاتا ہے۔ مثلاً کسی زندہ یا فوت شدہ بزرگ سے اگر کوئی اولاد مانگے تو یہ صریح شرک ہے۔ اس لئے کہ اس کے پاس اولاد عطا کرنے کے ظاہری اسباب موجود نہیں مگر اولیاو مشائخ اور بالخصوص شیخ عبد القادر جیلانیؒ کو غوثِ اعظم کہنے والے یہی عقیدہ رکھتے ہیں کہ انہیں اللہ تعالیٰ نے ہر طرح کے اختیارات سونپ رکھے ہیں حتیٰ کہ کائنات کی تقدیر بھی انہی کے ہاتھ میں تھما رکھی ہے اور انہیں كُنْ فَيَكُوْنَ کی

قدرت سے نواز رکھا ہے! ہمارے اس دعوی پر یقین نہ آئے تو پھر شیخ صاحب کی طرف منسوب درج ذیل واقعات کا جو ہو بہو یہاں درج کیے ہیں۔ان کے بارے آپ کا کیا جواب ہوگا؟۔

شیخ شہاب الدین سہر وردیؒ جو سلسلہ سہر وردیہ کے امام ہیں۔ کی والدہ ماجدہ حضور غوث الثقلین کے والد ماجد کی خدمت میں حاضر ہوتی ہیں اور عرض کرتی ہیں کہ حضور دعا فرمائیں میرے لڑکا پیدا ہو۔ آپ نے لوح محفوظ میں دیکھا اور اس میں لڑکی مرقوم تھی۔آپ نے فرمادیا کہ تیری تقدیر میں لڑکی ہے۔وہ بی بی یہ سن کر واپس ہوئیں۔راستہ میں حضور غوثِ اعظم ملے۔آپ کے استفسار پر انہوں نے سارا ماجرا بیان کیا۔ حضور نے ارشاد فرمایا: جا تیرے لڑکا ہوگا مگر وضع حمل کے وقت لڑکی پیدا ہوئی۔ وہ بی بی بارگاہِ غوثیت میں اس مولود کو لے کر آئیں اور کہنے لگیں۔ حضور لڑکا مانگوں اور لڑکی ملے؟ فرمایا یہاں تو لاؤ اور کپڑا ہٹا کر ارشاد فرمایا یہ دیکھو تو۔ یہ لڑکا ہے یا لڑکی؟ دیکھا تو لڑکا تھا اور وہ یہی شہاب الدین سہر وردی تھے۔آپ کے حلیہ مبارک میں ہے کہ آپ کی پستان مثل عورتوں کے تھیں۔

(باغِ فردوس معروف بہ گلزارِ رضوی: ص۲۶ نیز دیکھئے کراماتِ غوث اعظم: ص۸۱)

اسی واقعہ کے اوپر شیخ عبد القادر جیلانیؒ کے بارے میں یہ شعر لکھا ہے

لوح محفوظ میں تثبیت کا حق ہے حاصل مرد عورت سے بنا دیتے ہیں غوث الاغواث

ایک روز ایک عورت حضرت محبوب سبحانی غوث صمدانی شیخ عبدالقادر جیلانی قدس سرہ النورانی کی بارگاہِ غوثیت کی پناہ میں حاضر ہو کر عرض کرنے لگی کہ حضور دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مجھے اولاد عطا فرمائے۔آپ نے مراقبہ فرما کر لوح محفوظ کا مشاہدہ فرمایا تو پتہ چلا کہ اس عورت کی قسمت میں اولاد نہیں لکھی ہوئی تھی۔ پھر آپ نے بارگاہِ الٰہی میں دو بیٹوں کے لئے دعا کی۔ بارگاہِ الٰہی سے ندا آئی کہ اس کے لئے تو لوح محفوظ میں ایک بھی بیٹا نہیں لکھا ہوا۔آپ نے دو بیٹوں کا سوال کر دیا۔ پھر آپ نے تین بیٹوں کے لئے سوال کیا تو پہلے جیسا جواب ملا پھر آپ نے سات بیٹوں کا سوال کیا تو ندا آئی: اے غوث ! اتنا ہی کافی ہے۔ یہ بھی بشارت ملی کہ اللہ تعالیٰ اس عورت کو سات لڑکے عطا فرمائے گا۔

(کراماتِ غوثِ اعظم از محمد شریف نقشبندی: ص ۸۰۔۸۱)

حضرت محبوبِ سبحانی قطبِ ربانی غوث صمدانی حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی قدس سرہ النورانی کا ایک خادم انتقال کر گیا۔اس کی بیوی آہ وزاری کرتی ہوئی آپ کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض کرنے لگی کہ حضور میرا خاوند زندہ ہونا چاہئے۔آپ نے مراقبہ فرمایا اور علم باطن سے دیکھا کہ عزرائیلؑ اس دن کی تمام ارواح قبضہ میں لے کر آسمان کی طرف جا رہا ہے تو آپ نے عزرائیلؑ سے کہا ٹھہر جائیں اور مجھے میرے فلاں خادم کی روح واپس کر دیں تو عزرائیلؑ نے جواب دیا کہ میں ارواح کو حکم الٰہی سے قبض کر کے اس کی بارگاہِ الٰہیہ میں پیش کرتا ہوں تو یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ میں اس شخص کی روح تجھے دے دوں جس کو بحکم الٰہی قبض کر چکا ہوں۔آپ نے اصرار کیا مگر ملک الموت نہ مانے۔ان کے ایک ہاتھ

میں ٹوکری تھی جس میں اس دن کی ارواح مقبوضہ تھیں۔ پس قوتِ محبوبیت سے ٹوکری ان کے ہاتھ سے چھین لی تو ارواح متفرق ہو کر اپنے اپنے بدنوں میں چلی گئیں۔ عزرائیلؑ نے اپنے ربّ سے مناجات کی اور عرض کیا: الٰہی تو جانتا ہے جو میرے اور تیرے محبوب کے درمیان گزری۔ اس نے مجھ سے آج کی تمام مقبوضہ ارواح چھین لیں ہیں۔ ارشاد باری تعالیٰ ہوا: اے عزرائیل! بے شک غوثِ اعظم میرا محبوب و مطلوب ہے تو نے اسے اس کے خادم کی روح واپس کیوں نہ دے دی۔ اگر ایک روح واپس دے دیتے تو اتنی روحیں ایک روح کے سبب کیوں واپس جاتیں۔

(کراماتِ غوثِ اعظم از محمد شریف نقشبندی: ص ۹۲۔۹۳)

یاد رہے کہ ان کی استنادی حیثیت سخت مجروح اور نا قابل اعتماد ہے۔ اس لئے ان کی عدمِ اثبات پر دلائل کا طومار باندھنے کی بجائے شیخ کے عقیدت مندوں سے صرف اتنی گزارش کرنا مقصود ہے کہ شیخ عبدالقادر جیلانیؒ یا کسی بھی ولی۔ نبی اور رسول کے بارے میں تصرف واختیار کے ایسے عقیدہ کی قرآن وسنت کی مؤحدانہ سچی تعلیمات قطعاً اجازت نہیں دیتیں مگر افسوس ہے کہ ان اندھے عقیدت مندوں پر جو ایسی جھوٹی کرامتوں کی آڑ میں سادہ لوح مسلمانوں کی نہ صرف جیبوں پر بلکہ ان کے دین وایمان پر بھی ڈاکے ڈال رہے ہیں اور پھر اس بات پر بھی حیرانی ہے کہ خود شیخ عبدالقادر جیلانیؒ کی تعلیمات بھی ایسے غلط نظریات کی نفی کرتی ہیں جنہیں ان کے عقیدت مندوں نے ان کی طرف منسوب کرکے عملی طور پر اپنا رکھا ہے۔

ان کو غوثِ اعظم سمجھنا نہ صرف قرآن وسنت کے خلاف ہے بلکہ خود شیخ صاحبؒ کی مؤحدانہ تعلیمات کے بھی منافی ہے مگر اس کے باوجود آپ کے غالی عقیدت مند آپ کو غوث کہنے ہی پر مصر ہیں بلکہ ان عقیدت مندوں نے غوث۔ قطب۔ابدال کے پس منظر میں دین اسلام کے متوازی ایک الگ دین وضع کر رکھا ہے۔ان کی کتابوں کی کچھ باتیں درج ذیل ہیں۔

کہ دنیا میں چار ولی ایسے ہیں جنہیں اوتاد کہا جاتا ہے۔انہوں نے دنیا کے چاروں کناروں کو تھام رکھا ہے۔

(اصطلاحات الصوفیہ لکاشانی: ص۵۸)

علاوہ ازیں سات اور ایسے اولیا ہیں جنہوں نے سات آسمانوں میں سے ایک ایک آسمان کا نظام سنبھالا ہوا ہے انہیں ابدال کہا جاتا ہے۔

(' معجم الفاظ الصوفیہ' از ڈاکٹر شرقاوی: ص۲۲)

چالیس ولی ایسے ہیں جنہوں نے مخلوق کا بوجھ اٹھا رکھا ہے انہیں نجباء کہا جاتا ہے۔

(اصطلاحاتِ کاشانی: ص۱۱۴)

تین سو ولی ایسے ہیں جو لوگوں کے ساتھ شہروں میں رہتے ہیں۔

(اصطلاحاتِ کاشانی: ۱۱۶)

ان سب پر ایک بڑا ولی ہوتا ہے جسے قطبِ اکبر یا غوثِ اعظم کہا جاتا ہے اور یہ ہمیشہ مکہ مکرمہ میں رہتا ہے۔ جبکہ دنیا میں جو آفت و مصیبت بھی پہنچتی ہے وہ ان سب اولیا سے ہو کر غوث اعظم تک پہنچتی ہے اور وہ اسے دور فرما دیتے ہیں۔ نعوذ باللہ من ذلك

مندرجہ بالا گمراہانہ عقائد و نظریات اسلام میں کیسے آئے اور ان کی شرعی حیثیت کیا ہے اس کی تفصیل کے لئے مجموع الفتاویٰ (۱۱ر۱۶۷۔ ۴۳۳۔۴۳۸ اور ۲۷ر۱۰۳) وغیرہ کو ملاحظہ کیا جائے جہاں اس عقیدے کو شیخ ابن تیمیہؒ نے کفر و شرک سے تعبیر کیا ہے۔

یہاں صرف یہ بتانا مقصود ہے کہ شیخ عبدالقادر جیلانیؒ جنہیں غوثِ اعظم کہا جاتا ہے۔ انہوں نے اپنی ساری زندگی بغداد ہی میں گزار دی۔ ان کا پیدائش و وفات بھی بغداد ہی کی ہے۔ تو پھر جب غوث کی شرائط ان پر منطبق نہیں ہوتیں تو انہیں غوثِ اعظم کہنا کیا معنی رکھتا ہے؟۔

علاوہ ازیں اور بھی بہت سارے سوالات پیدا ہوتے ہیں کہ شیخ عبدالقادر جیلانیؒ کے بعد آج تک کون کون سے غوث دنیا میں گزرے ہیں؟۔ اور اس وقت مکہ مکرمہ میں جو صاحب غوث کے مقام پر فائز ہیں۔ ان کا نام کیا ہے؟۔ یہ ایسے سوالات ہیں جن کا جواب اس عقیدے کی تشہیر کرنے والوں کے پاس بھی نہیں ہے۔

یہاں پر ایک اور دلخراش حقیت کی نشاندہی بھی ضروری ہے۔ کہ شیخ عبدالقادر جیلانیؒ جن کے بارے میں یہ جھوٹے دعوے کئے جاتے ہیں کہ وہ زندگی ہی میں نہیں بلکہ وفات کے بعد بھی اپنے مریدوں

کی دستگیری فرماتے اور دنیا سے مصائب وآفات رفع کرتے ہیں۔ان کی اپنی بے بسی کا یہ عالم تھا کہ آپ کی وفات کے چند ہی سال بعد ناصر الدین کے وزیر ابوالمظفر جلال الدین عبداللہ بن یونس بغدادی نے آپ کے مکان کو مسمار کرکے آپ کی اولاد کو دربدر کردیا تھا حتیٰ کہ آپ کی قبر تک کھود ڈالی اور آپ کی ہڈیاں دریائے دجلہ کی لہروں میں پھینک دیں اور کہا کہ

یہ وقف کی زمین ہے۔اس میں کسی کا بھی دفن کیا جانا جائز نہیں۔

تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو شذرات الذہب (۴؍۳۱۳۔۳۱۴)۔

النجوم الزاہرۃ (۶؍۱۴۲) الزیل علی الروضتین لابی شامہ (ص ۱۲)

خود شیخ کے عقیدت مندوں نے بھی اس واقعہ کو نقل کرکے اس کی صحت کو تسلیم کیا ہے۔دیکھئے

قلائد الجواہر (ص ۲۶۰) اور غوث الثقلین (ص ۲۰۳)۔

اس واقعہ سے چند اہم باتیں معلوم ہوئیں

ایک تو یہ کہ شیخ عبدالقادر جیلانیؒ کو کائنات میں تصرف کی قدرت نہیں تھی۔ورنہ آپ اپنی قبر اور لاش کی اس طرح بے حرمتی کو برداشت نہ کرتے ہوئے بروقت اس کا انسداد کرتے۔

آپ قبر میں زندہ نہیں تھے۔آپ کی بوسیدہ ہڈیاں دریائے دجلہ میں بہادی گئیں۔اس لئے اب بغداد میں آپ کے نام کا جو مزار ہے وہ محض ایک فرضی مقبرہ ہے۔لیکن افسوس ان اندھے عقیدت مندوں

پر جنہوں نے اس سے نصیحت حاصل کرنے کے۔ بر عکس شیخ کی قبر پر آج بھی یہ شرکیہ شعر رقم کر رکھے ہیں کہ

بادو شاہی ہار دو عالم۔ شیخ عبد القادر ہست

سرورِ اولاد آدم۔ شیخ عبد القادر ہست

آف تاب و باہ تاب و۔ عرش و کرسی و قلم

زیر پائی شیخ۔ عبد القادر ہست

دونوں جہانوں کے بادشاہ شیخ عبد القادر ہیں۔

بنی آدم کے سردار شیخ عبد القادر ہیں۔

شمس و قمر۔ عرش۔ کرسی اور قلم

(یہ سب) شیخ عبد القادر کے پاؤں تلے ہیں

اس پر نعوذ باللہ من ذلک کے علاوہ اور کیا کہا جائے

شیخ عبدالقادر جیلانیؒ کی کرامتوں کو سب سے پہلے جس عقیدت مند نے کتابی شکل میں جمع کیا وہ علی بن یوسف الشطنوفی ہے جس کی وفات کا شیخ عبدالقادر جیلانیؒ کی وفات سے تقریباً ۱۵۰ سال کا فاصلہ ہے یعنی شطنوفی ۷۱۳ھ میں فوت ہوا۔

(دیکھئے الاعلام: ۵/۱۸۸۔ کشف الظنون: ۱/۲۵۷)

جبکہ شیخ کی وفات ۵۶۱ھ کو ہوئی۔

شطنوفی شیخ عبدالقادر جیلانیؒ کی بعض کرامتوں کو اس طرح بیان کرتا ہے کہ جس پر اس کے شیخ عبدالقادر جیلانیؒ کے معاصر ہونے کا گمان ہوتا ہے۔ علاوہ ازیں جن کرامتوں کو شطنوفی نے اپنی سند سے بیان کرنے کی کوشش کی ہے۔ ان میں بھی اکثر و بیشتر اسناد میں ضعیف راوی موجود ہیں۔ اسی لئے ائمہ محققین نے شطنوفی کی اس تالیف پر زبردست تنقید کے بعد تردید کی ہے۔ چند ائمہ مجتہدین کے اقوال ذکر کئے جاتے ہیں

۱۔ حافظ ابن حجر شیخ الکمال جعفر کے حوالہ سے رقمطراز ہیں کہ

ذكر فيه غرائب وعجائب وطعن الناس في كثير من حكايات وأسانيده فيه

شطنوفی نے اس کتاب میں بڑی عجیب و غریب باتیں ذکر کی ہیں اور لوگوں نے اس کی بیان کردہ اکثر حکایتوں اور اسناد پر جرح کی ہے۔

(الدرر الکامنہ: ۳/۱۴۲)

۲۔ابن الوردی اپنی تاریخ میں رقمطراز ہیں کہ

إن في البهجة أمور لا تصح ومبالغات في شان الشيخ عبدالقادر لا تليق إلابالربوبية

بہجۃ الأسرار میں ایسی باتیں پائی جاتی ہیں جنہیں تسلیم نہیں کیا جاسکتا اور شیخ عبدالقادر جیلانیؒ کے بارے میں بعض ایسے مبالغہ آمیز خیالات کا اظہار کیا گیا ہے جو باری تعالیٰ کے سوا اور کسی کی شان کے لائق نہیں۔

(کشف الظنون: ۱ر۶۵۷)

۳۔ابن رجب فرماتے ہیں کہ

قد جمع المقرئ أبوالحسن الشطنوفي... فيه من الرواية عن المجهولين ... إن الشطنوفي نفسي كان متهما فيما يحكيه في هذا الكتاب بعينه

شطنوفی نے شیخ عبدالقادر جیلانیؒ پر تین جلدوں میں کتاب لکھی ہے اور اس میں رطب و یابس کا طومار باندھا ہے۔ حالانکہ کسی آدمی کے جھوٹا ہونے کے لئے اتنا ہی کافی ہے کہ وہ ہر سنی سنائی بات کو آگے بیان کردے۔ میں نے اس کتاب کے بعض مندرجات دیکھے ہیں مگر میرا نفس اس بات پر مطمئن نہ ہوا کہ میں اس میں مذکور باتوں پر اعتماد کرسکوں کیونکہ اوّل تو اس میں مجہول راویوں سے روایتیں لی گئی ہیں اور دوسرا یہ کہ اس میں نہ صرف کذب وافترا اور جھوٹ کے بے شمار پلندے ہیں بلکہ ان جھوٹی

باتوں کو شیخ عبدالقادر جیلانیؒ کی طرف منسوب کرنا بھی شیخ عبدالقادر جیلانیؒ کے شان کے منافی ہے۔ علاوہ ازیں شیخ الکمال جعفر کی یہ بات بھی میری نظروں سے گزری ہے کہ شطنوفی نے اپنی اس کتاب بہجۃ الأسرار میں جو چیزیں بیان کی ہیں۔ انہیں بیان کرنے میں شطنوفی مُتَّـہَم (جس پر جھوٹا ہونے کا شک ہو) ہے۔

(ذیل الطبقات لابن رجب: ۱/۲۹۳)

مندرجہ بالا ائمہ محققین کے اقتباسات سے ہی بہجۃ الأسرار اور اس میں موجود شیخ کی کرامتوں کی اصلیت واضح ہو جاتی ہے۔

شیخ عبدالقادر جیلانیؒ کی کرامتوں پر دوسری جامع و مستقل کتاب قلائد الجواھر ہے جسے محمد بن یحییٰ القاذفی نے شیخ کی وفات سے تقریباً چار سو سال بعد لکھا اور اس کی اسنادی حیثیت بہجۃ الأسرار سے بھی زیادہ مجروح ہے۔

(۹۶۳ھ۔ دیکھئے الاعلام: ۸/۱۱)

اکثر و بیشتر واقعات تو بہجۃ الأسرار سے ہی سے ماخوذ ہیں جبکہ بعض واقعات تو اتنے جھوٹے ہیں کہ خود جھوٹ بھی ان سے شرما جائے۔ بغرضِ اختصار ایک واقعہ کی نشاندہی ضروری ہے۔ جس پر وہ رقمطراز ہیں کہ

سہل بن عبداللہ تستری نے بیان کیا ہے کہ ایک مرتبہ اہلِ بغداد کی نظر سے آپؒ عرصہ تک غائب رہے۔ لوگوں نے آپ کو تلاش کیا تو معلوم ہوا کہ آپ کو دجلہ کی طرف جاتے دیکھا تھا۔ لوگ آپ کو تلاش کرتے ہوئے دجلہ کی طرف گئے تو ہم نے دیکھا کہ آپ پانی پر سے ہماری طرف چلے آرہے ہیں اور مچھلیاں بکثرت آپ کی طرف آن آن کر آپ کو 'سلام علیک' کہتی جاتی ہیں۔ ہم آپ کو اور مچھلیوں کے آپ کا ہاتھ چومنے کو دیکھتے جاتے تھے۔ اس وقت نمازِ ظہر کا وقت ہو گیا تھا۔ اسی اثنا میں ہمیں ایک بڑی بھاری جائے نماز دکھائی دی اور تختِ سلیمانی کی طرح ہوا میں معلق ہو کر بچھ گئی۔ یہ جائے نماز سبز رنگ اور سونے چاندی سے مرصع تھی۔ اس کے اوپر دو سطریں لکھی ہوئی تھیں۔ پہلی سطر میں

أَلا إِنَّ أَولِياءَ اللَّهِ لا خَوفٌ عَلَيهِم وَلا هُم يَحزَنونَ

سورۃ یونس آیت ۶۲

اور دوسری سطر میں

اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ أَهْلَ الْبَيْتِ إِنَّه حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ

لکھا ہوا تھا۔

جب یہ جائے نماز بچھ چکی تو ہم نے دیکھا کہ بہت سے لوگ آئے اور جائے نماز کے برابر کھڑے ہوگئے... سہل بن عبداللہ تستری بیان کرتے ہیں کہ ہم نے آپ کی دعا پر فرشتوں کے ایک بہت بڑے گروہ کو 'آمین' کہتے سنا۔ جب آپ دعا ختم کر چکے تو پھر ہم نے یہ ندا سنی

أبشرفإني قد استجبت لك

تم خوش ہو جاؤ میں نے تمہاری دعا قبول کر لی...

(قلائد الجواہر ترجمہ محمد عبدالستار قادری: ص۸۸۔۸۹)

شیخ صاحب کی طرف منسوب کرامت کے اس بیان سے تو حضرت سلیمانؑ کی ذیلی مقبول دعا

قَالَ رَبِّ ٱغْفِرْ لِى وَهَبْ لِى مُلْكًا لَّا يَنۢبَغِى لِأَحَدٍ مِّنۢ بَعْدِىٓ ۖ إِنَّكَ أَنتَ ٱلْوَهَّابُ ﴿35﴾

سورۃ ص آیت 35

(اور) دعا کی کہ اے میرے رب!۔ مجھ کو معاف کر دے اور مجھے ایسی سلطنت عنایت کر جو کہ میرے بعد کسی ایک کے لئے بھی میسّر نہ ہو۔ بیشک تو بڑا ہی عطا کرنے والا ہے۔

کے منافی ہونے سے بھی قطع نظر اس وقت صرف یہ بتانا مقصود ہے کہ سہل بن عبداللہ تستری شیخ عبدالقادر جیلانیؒ کی پیدائش سے بھی بہت پہلے یعنی ۲۸۳ھ میں فوت ہو چکے تھے۔

(الاعلام: ۳؍۲۱۰)

جبکہ شیخ عبدالقادر جیلانیؒ ۴۷۱ھ کو پیدا ہوئے۔اب تستری اور شیخ عبدالقادر جیلانیؒ کا یہ درمیانی دو سو سالہ وقفہ یہ ثابت کرتا ہے کہ تستری کی شیخ سے کسی طرح بھی ملاقات ثابت نہیں مگر یہ توان مؤلفین ہی کی کرامت ہے جنہوں نے تستری کو وفات کے بعد شیخ عبدالقادر جیلانیؒ کا دیدار نصیب کروا دیا!

اس پر طرہ یہ کہ قلائد کے مترجم یہی حوالہ اپنی تصنیفات میں پیش کرنے والے عقیدت مند ضیاء اللہ قادری بھی مکھی پہ مکھی مارتے چلے جارہے ہیں

فی 'سیرت غوث الثقلین': ص ۱۶۴ وغیرہ)

اوران محققین کو یہ بھی توفیق نہیں کہ ایسی بے تکی باتوں کو لکھتے وقت ذرا عقل و بصیرت کو بھی استعمال کرلیں!

شیخ کے حالات و کرامات سے متعلقہ سب سے بنیادی اور جامع کتابوں کی استنادی حیثیت تو خوب واضح ہوچکی ہے اور اب یہ بھی واضح رہے کہ شیخ کی جملہ کرامات میں سے ننانوے فیصد کرامتوں کا تعلق انہی دو کتابوں سے ہے اور انہی دو کتابوں کے ننانوے فیصد واقعات و کرامات محض جھوٹ کا پلندہ ہیں جبکہ شیخ کی کرامتوں پر مبنی دیگر کتابوں کی استنادی حیثیت تو ان سے بھی بدرجہا بدتر ہے بلکہ جو اضافی کرامتیں ان کے علاوہ کتابوں میں موجود ہیں۔انہیں ہوائی فائر سے زیادہ کچھ نہیں کہا جاسکتا۔

اب یہاں یہ سوال باقی ہے کہ اگر شیخ کی ننانوے فیصد کرامتوں کی کوئی اصلیت نہیں تو پھر ایک فیصد کرامتیں جنہیں صحیح کہا جاسکتا ہے۔وہ کہاں ہیں؟

تواس سلسلے میں گزارش ہے کہ انہیں تراجم کی کتابوں (مثلاً سیر اعلام النبلاء از ذہبیؒ۔الطبقات الکبریٰ از شعرانی وغیرہ) میں سے تلاش کیا جاسکتا ہے۔البتہ ان کی بھی صحت پر قطعی حکم لگانے سے پہلے ان کی اسناد کی تحقیق بھی ضروری ہے مگر افسوس کہ شیخ عبدالقادر جیلانیؒ پر لکھنے والوں میں سے کسی نے بھی آج تک اس کی زحمت گوارا نہیں کی۔بلکہ آپ کے عقیدت مند ان سنی سنائی کرامتوں کو اس انداز میں پیش کرتے ہیں کہ جیسے یہ شیخ کی کرامتیں نہیں بلکہ ان کے۔مختارِ کل۔و۔مالک الملک۔ ہونے کے نمونے ہوں۔حالانکہ یہ حیثیت تو معجزات کے حوالہ سے انبیا کو بھی حاصل نہیں۔

(دیکھئے الاسراء:۹۰تا۹۳)

ان باتوں سے ہٹ کے اگر شیخ عبدالقادر جیلانیؒ غوث تھے تو پھر انہوں نے سقوطِ بغداد کے موقع پر امریکی فوج کے خلاف مظلوم عراقی مسلمانوں کی مدد کیوں نہ کی۔بلکہ حقیقت یہ ہے کہ ان کی بمباری سے شیخ خود اپنے فرضی مزار کو بھی نہ بچاسکے تو پھر آپ دوسروں کی مدد کے لئے کیسے آسکتے ہیں؟

اسلام میں تو نعرۂ حیدری شیعوں کی پیداوار ہے۔اسی طرح ان لوگوں نے نعرۂ غوثیہ ایجاد کر لیا۔اور اس پر طرّہ یہ کہ ان سے مدد کے لیے وظیفہ یا عبد القادر شئی اللہ اور استعانت کے لیے صلاۃِ غوثیہ اور ایصال ثواب کے لیے گیارھویں شریف بھی بنا رکھی ہے۔اس کی حقیقت کچھ یوں ہے۔

بعض عقیدت مند ایسا کہتے ہیں۔کہ شیخ عبد القادر جیلانیؒ نے ہی یہ تعلیم دی تھی کہ مشکلات کے وقت مجھے پکارا کرو میں زندگی میں بھی اور موت کے بعد بھی تا قیامت تمہاری سنتا اور مدد کرتا رہوں گا۔ اس سلسلہ میں آپ کی طرف جو جھوٹی باتیں منسوب کی جاتی ہیں۔ان میں سے بطورِ نمونہ ایک جھوٹ ملاحظہ فرمائیں

شیخ صاحب نے فرمایا کہ جو کوئی اپنی مصیبت میں مجھ سے مدد چاہے یا مجھ کو پکارے تو میں اس کی مصیبت کو دور کروں گا اور جو کوئی میرے توسل سے خدائے تعالیٰ سے اپنی حاجت روائی چاہے گا تو خدا تعالیٰ اس کی حاجت کو پورا کرے گا۔جو کوئی دو رکعت نماز پڑھے اور ہر رکعت میں سورۃ فاتحہ کے بعد گیارہ دفعہ سورۃ اخلاص پڑھے اور سلام پھیرنے کے بعد گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھے اور مجھ پر بھی سلام بھیجے اور اس وقت اپنی حاجت کا نام بھی لے تو ان شاء اللہ تعالیٰ اس کی حاجت پوری ہو گی۔ بعض نے بیان کیا ہے کہ دس پانچ قدم جانب مشرق میرے مزار کی طرف چل کر میرا نام لے اور اپنی حاجت کو بیان کرے اور بعض کہتے ہیں کہ مندرجہ ذیل دو شعروں کو بھی پڑھے

ترجمہ اشعار: کیا مجھ کو کچھ تنگدستی پہنچ سکتی ہے جبکہ آپ میرا ذخیرہ ہیں اور کیا دنیا میں مجھ پر ظلم ہو سکتا ہے جبکہ آپ میرے مددگار ہیں۔ بھیڑ کے محاذ پر خصوصاً جبکہ وہ میرا مددگار ہو۔ ننگ و ناموس کی بات ہے کہ بیابان میں میرے اونٹ کی رسی گم ہو جائے۔

(قلائد الجواہر۔ مترجم: ص ۱۹۲)۔

بہجۃ الأسرار میں ہے کہ

پھر عراق (بغداد) کی سمت میرا نام لیتا ہوا گیارہ قدم چلے۔

(بہجۃ الأسرار۔ ص ۱۰۲)

اوّل تو یہ واقعہ ان کتابوں سے ماخوذ ہے جن کی اسنادی حیثیت بالکل قابل اعتماد نہیں ہیں۔ وہ توحیدی تھے انہوں نے ایسی کوئی بات نہیں کی۔ اگر بالفرض یہ بات کہی بھی ہو تو تب بھی اس پر عمل نہیں کیا جاسکتا اس لئے کہ یہ قرآن و سنت کے صریح خلاف ہے۔

فی الحقیقت یہ بات خود شیخ کی مؤحدانہ تعلیمات کے منافی ہے کیونکہ شیخ صاحب تو یہ فرماتے ہیں کہ

اَخلصوا ولا تشرکوا وَحِّدوا الحق وعن بابه لا تبرحوا سلوه ولا تسئلوا غیره استعینوا به ولا تستیعنوا بغیره توکلوا علیه ولا تتوکلوا علی غیره

اخلاص پیدا کرو اور شرک نہ کرو۔ حق تعالیٰ کی توحید کا پرچار کرو اور اس کے دروازے سے منہ نہ موڑو۔ اسی اللہ سے سوال کرو۔ کسی اور سے سوال نہ کرو۔ اسی سے مدد مانگو۔ کسی اور سے مدد نہ مانگو۔ اسی پر توکل واعتماد کرو اور کسی پر توکل نہ کرو۔

(الفتح الربانی: مجلس ۴۸، ص ۱۵۱)

گیارہویں کی حقیقت واصلیت واضح کرنے سے پہلے یہ بتانا ضروری ہے کہ گیارہویں کسے کہتے ہیں؟ ضیاء اللہ قادری لکھتے ہیں کہ

گیارہویں شریف در حقیقت حضرت سرکار محبوب سبحانی۔ قطبِ ربانی غوثِ اعظم شیخ عبدالقادر جیلانیؒ کی روح پر فتوح کو ایصالِ ثواب کرنا ہے۔

(غوث الثقلین: ص ۲۱۷)

اسی طرح خلیل احمد رانا گیارہویں کیا ہے؟۔ کتاب میں لکھتے ہیں کہ

موجودہ دور میں ایصالِ ثواب کے پروگرام مختلف ناموں سے جانے اور پہچانے جاتے ہیں جن میں ایک نام گیارہویں شریف کا بھی آتا ہے۔ حضور غوثِ اعظم سیدنا عبدالقادر جیلانیؒ سے عقیدت و محبت کی وجہ سے ہر اسلامی مہینے کی گیارہویں تاریخ کو مسلمان اکیلے یا اکٹھے ہو کر آپ کی روح کو ایصالِ ثواب کرتے ہیں۔ گیارہ تاریخ کو ایصالِ ثواب کرنے کی وجہ سے اس ایصالِ ثواب کا نام گیارہویں مشہور ہو گیا ہے۔

(گیارہویں کیا ہے؟ ص: ۴)

اس کے علاوہ بھی اس کے کئی پس منظر بیان کیے جاتے ہیں بہر حال مذکورہ اقتباسات سے یہ تو معلوم ہو گیا کہ گیارہویں شیخ عبدالقادر جیلانیؒ کی روح کو ایصالِ ثواب کے لئے منائی جاتی ہے۔ تاہم عوام اسے محض ایصالِ ثواب ہی نہیں سمجھتے بلکہ اس سے بھی بڑھ کر۔ مختارِ کل۔ مشکل کشا۔ حاجت روا۔ بگڑی بنانے والا۔ اور غوثِ اعظم سمجھتے ہیں۔ اس لیے ان کے نام کی نذر و نیاز دینے کا اہتمام کرتے ہیں کہ ہماری ساری مشکلات کا خاتمہ ہو جائے۔ اور نہ صرف یہ کہ ہر سال اس کا اہتمام کیا جاتا ہے بلکہ وقتاً فوقتاً اور بالخصوص ہر ماہ چاند کی گیارہ تاریخ کو بھی ایک عرصہ سے اب اس کا اہتمام کیا جارہا ہے۔ اب تو ہر مہینے والی گیارہویں چھوٹی ہے اور سال میں ادا کی جانے والی گیارہویں کو بڑی گیارہویں کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے۔

گیارہویں خواہ ایصالِ ثواب کے لئے ہو یا نذر و نیاز کے لئے بہر دو صورت شرعی اعتبار سے اس کے جواز کی کوئی دلیل نہیں۔

(محدث میگزین)

کوئی ان سے پوچھے کہ ان کی وضع کردہ کہانیوں میں ایسی باتیں ملتی ہیں۔ کہ شیخ عبدالقادر جیلانیؒ نے فرشتوں اور روحوں کو دیکھا۔ ان سے باتیں کیں۔ روحوں کو چھین لیا ان پر تسلط قائم کر لیا۔ یہ ساری باتیں ان کو پتہ کیسے چلیں۔ کیونکہ شیخ صاحبؒ کی اپنی تصانیف میں تو ان کا تذکرہ نہیں۔ آخر کون سا ایسا ذریعہ ہے جو ان تک اس طرح کی باتیں پہنچاتا رہا۔ جبکہ وحی کا کہیں بھی امکان موجود نہیں۔ اور

شریعت کے خلاف الہام اور خواب کو مان لینے کی بات سمجھ سے باہر ہے۔ دیکھیں مفروضوں کے بارے قرانی آیات۔

أَمْ خُلِقُوا۟ مِنْ غَيْرِ شَىْءٍ أَمْ هُمُ ٱلْخَٰلِقُونَ ﴿35﴾ أَمْ خَلَقُوا۟ ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلْأَرْضَ ۚ بَل لَّا يُوقِنُونَ ﴿36﴾ أَمْ عِندَهُمْ خَزَآئِنُ رَبِّكَ أَمْ هُمُ ٱلْمُصَيْطِرُونَ ﴿37﴾ أَمْ لَهُمْ سُلَّمٌ يَسْتَمِعُونَ فِيهِ ۖ فَلْيَأْتِ مُسْتَمِعُهُم بِسُلْطَٰنٍ مُّبِينٍ ﴿38﴾

سورۃ الطور آیت ۳۵ تا ۳۸

کیا یہ کسی (خالق) کے پیدا کئے بغیر ہی پیدا ہو گئے ہیں یا یہ خود (اپنے آپ کو) پیدا کرنے والے ہیں؟۔ یا (کیا) انہوں نے آسمانوں و زمین کو پیدا کیا ہے؟۔ (نہیں) بلکہ یہ تو یقین ہی نہیں رکھتے۔ یا (کیا) ان کے پاس تمہارے رب کے خزانے ہیں یا یہ ان پر بااختیار داروغہ ہیں؟۔ یا (کیا) ان کے پاس کوئی سیڑھی ہے جس پر (چڑھ کر آسمان کی باتیں) سن لیتے ہیں۔ تو جو سن لیتا ہے وہ کوئی ٹھوس دلیل و سند پیش کرے۔

شیخ عبدالقادر جیلانیؒ کی دعوتِ توحید

حضرت شیخ عبدالقادر جیلانیؒ نے ساری زندگی توحید کا درس دیا اور ساری انسانیت کو شرک۔ بت پرستی ۔ قبر پرستی اور غیر اللہ سے استغاثہ اور استمداد سے روکتے رہے۔ فرماتے ہیں

مخلوق خالق کے ساتھ شریک کرنا چھوڑ دے۔اور حق تعالیٰ کو یکتا سمجھے۔وہی تمام چیزوں کا پیدا کرنے والا ہے۔اسی کے ہاتھ میں تمام اشیاء ہیں۔اے غیر اللہ سے کسی چیز کے مانگنے والے ! تو بے وقوف ہے۔کیا کوئی ایسی چیز ہے جو اللہ کے خزانوں میں نہ ہو؟اللہ عزوجل فرماتا ہے:"کوئی بھی چیز ایسی نہیں جس کے خزانے ہمارے پاس نہ ہوں" (یعنی ہر چیز کے خزانے اس کے پاس ہیں)

(فیوض یزدانی: مجلس نمبر ا صفحہ 25)

بہادر وہی ہے جس نے اپنے قلب کو ماسوااللہ سے پاک بنایا اور قلب کے دروازے پر توحید کی تلوار اور شریعت کی شمشیر لے کر کھڑا ہو گیا کہ مخلوق میں سے کسی کو بھی اس میں داخل ہونے نہیں دیتا۔ اپنے قلب کو مقلب القلوب سے وابستہ کرتا ہے۔شریعت اس کے ظاہر کو تہذیب سکھاتی ہے اور توحید ومعرفت باطن کو مہذب بناتی ہے

(فیوض یزدانی: مجلس نمبر 31 صفحہ 88)

توکب تک مخلوق کو اللہ کا شریک سمجھتا اور ان پر بھروسہ کرتا رہے گا؟ تجھ پر یہ جاننا واجب ہے کہ ان میں سے کوئی بھی نہ تجھ کو نفع دے سکتا ہے نہ نقصان۔ان کا محتاج وتونگر اور معزز وذلیل سب برابر ہیں۔حق تعالیٰ کا آستانہ پکڑ لے۔نہ مخلوق پر بھروسہ کر اور نہ اپنے کسب پر اور طاقت وزور پر۔بس حق تعالیٰ کے فضل پر بھروسہ کر۔اسی ذات پر بھروسہ کر جس نے تجھ کو کسب پر قدرت بخشی اور تجھ کو کمانا نصیب فرمایا۔پس تو جب ایسا کرے گا وہ تجھ کو اپنے ساتھ سیر کرائے گا اور اپنی قدرت وعلم ازلی کے عجائبات دکھائے گا۔تیرے قلب کو اپنے تک پہنچائے گا۔

(فیوض یزدانی: مجلس نمبر48 صفحہ 85)

یہ حضرت شیخ عبد القادر جیلانیؒ کے وہ ملفوظات ہیں جو آپ نے اپنی مجلسوں میں حاضرین اور شاگردوں کے حلقوں میں دیئے۔ذرا دیکھئے آپ کے ان الفاظ میں خالص توحید کی خوشبو ہے۔ عبادت اور بندگی کے تمام اقسام صرف اللہ کے لیے خالص کر دیئے گئے ہیں۔ مشرکوں۔ ملحدوں۔ غیر اللہ کو پکارنے والوں۔ مخلوق سے حاجت روائی کی امید رکھنے والوں کی مذمت کی گئی ہے اور اس سے سختی کے ساتھ منع کیا گیا ہے۔

لیکن افسوس کہ آج مسلمانوں کے ایک بڑے طبقے نے حضرت شیخ عبد القادر جیلانیؒ کی ان تعلیمات کو فراموش کر دیا۔بلکہ غلو میں اس بڑھ گئے کہ خود ان کو ہی اللہ کا شریک قرار دے کر انہیں غوث اعظم اور دستگیر وغیرہ جیسے خطابات سے نواز دیا۔جو صرف اللہ تعالیٰ کے لیے ہی خاص الخاص ہیں اور پھر ان سے دعائیں اور استغاثہ کرنے لگے۔ان سے رزق۔اولاد۔برکتیں طلب کرنے لگے اور حاجت براری کی دہائی دینے لگے۔حالانکہ حق یہی ہے کہ فریاد صرف اللہ تعالیٰ ہی سے کی جا سکتی ہے۔جس انسان کا اپنی زندگی اور موت پر اختیار نہ ہو۔وہ بھلا غوث کیسے ہو سکتا ہے؟۔اسے انسانوں کے لیے غوثِ اعظم کہنا اندھی عقیدت کے سوا کچھ نہیں۔جس کی پیدائش ہی بے اختیاری ہو وہ بھلا کب پورا با اختیار ہو سکتا ہے؟۔

ایک حدیث میں حضرت عبادہ بن صامت سے مروی ہے کہ رسول اللہ ہماری جانب نکلے تو حضرت ابوبکرؓ نے صحابہ کرامؓ سے کہا

عُبَادَةَ بْنَ الصَّامِتِ يَقُولُ: خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ قُومُوا نَسْتَغِيثُ بِرَسُولِ اللهِ ﷺ مِنْ هَذَا الْمُنَافِقِ۔ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: " لَا يُقَامُ لِي۔ إِنَّمَا يُقَامُ لِلَّهِ۔

اٹھو تاکہ ہم اس منافق کے خلاف رسول اکرم ﷺ کی خدمت میں فریاد کریں

یہ سن کر آپ ﷺ نے فرمایا: استغاثہ (فریاد طلبی) مجھ سے نہیں اللہ تعالیٰ سے کیا جاتا ہے

(مسند احمد: 21648)

ایک اور حدیث میں ہے۔

وَرَوَى الطَّبَرَانِيُّ بِإِسْنَادِهِ: أَنَّهُ كَانَ فِي زَمَنِ النَّبِيِّ ﷺ مُنَافِقٌ يُؤْذِي الْمُؤْمِنِينَ۔ فَقَالَ بَعْضُهُمْ: قُومُوا بِنَا نَسْتَغِيثُ بِرَسُولِ اللهِ ﷺ مِنْ هَذَا «الْمُنَافِقِ. فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «إِنَّهُ لَا يُسْتَغَاثُ بِي۔ وَإِنَّمَا يُسْتَغَاثُ بِاللهِ

ہم اس منافق کے خلاف رسول اکرم ﷺ کی خدمت میں فریاد کریں یہ سن کر آپ ﷺ نے فرمایا کہ استغاثہ (فریاد طلبی) مجھ سے نہیں اللہ تعالیٰ سے کیا جاتا ہے۔

نیز آپ نے اپنی لخت جگر نور نظر سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کو صبح شام یہ دعا پڑھنے کا حکم دیا تھا

یَا حَیُّ یَا قَیُّومُ بِرَحمَتِکَ اَستَغِیثُ۔ اَصلِح لِی شَانِی کُلَّہُ ۔ وَلاَ تَکِلنِی اِلٰی نَفسِی طَرفَۃَ عَینٍ

ترجمہ: اے وہ جو کہ زندہ ہے! اے (زمین وآسمان کو) قائم رکھنے والے! میں تیری رحمت کے ساتھ مدد کا طلبگار ہوں۔ میرے تمام معاملات کو میرے لیے درست کردے۔اور مجھے ایک پل کے لیے بھی میرے نفس کے حوالے نہ فرما۔

(صحیح الترغیب والترھیب:661)

مُردے ہماری دعاؤں کے محتاج ہوتے ہیں۔ ہم اُن کے محتاج نہیں۔

بالفرض اگر یہ مان بھی لیا جائے کہ حاجت روائی کے لئے انبیاء واولیاء اور بزرگان دین کو پکارا جاسکتا ہے۔تو سوال ہے کہ کس کس ہستی کو کس کس حاجت روائی کے لئے پکارا جائے؟۔مثال کے طور پر اگر عبدالقادر جیلانیؒ مسلمانوں کی حاجت روائی پر قادر ہیں۔تو نبی کریم ﷺ اور حضرت علیؓ کو غوث و مشکل کشا ماننا بے معنی ہوگا؟۔

اگر حضرت علیؓ ہی اصل مشکل کشا اور لوگوں کی مدد پر قادر ہیں تو عبدالقادر جیلانیؒ کو پکارنا یا ان کا واسطہ دینے کا کوئی فائدہ نہیں۔

اگر نبی کریم ﷺ ہی مسلمانوں کے تمام معاملات میں مشکل کشا۔ غوث ہیں تو حضرت علیؓ اور عبدالقادر جیلانیؒ کی حیثیت اس معاملے میں مشکوک ہو جاتی ہے؟۔

افسوس کہ یہ نام نہاد مسلمان یہ نہیں سوچتے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے قرآن میں جگہ جگہ اپنی ذات کے لئے معبود واحد کی صفت بیان کی ہے۔جس کا مطلب یہ ہے کہ لوگوں کی تمام مشکلات کو حل کرنے کی قوت صرف اللہ واحد القہار کے پاس ہی ہے۔ لیکن یہ بے وقوف نام نہاد بدعتی مسلمان بشمول عیسائی۔ ہندو۔ یہودی۔ بدھ مت وغیرہ بیک وقت کئی کئی ہستیوں کو اپنا حاجت روا مان رہے ہوتے ہیں۔

جب کہ اللہ کے تمام برگزیدہ پیغمبروں نے اپنی اپنی امّتوں کو یہی پیغام دیا اور یہی بات سمجھانے کی کوشش کی تھی۔ کہ معبود صرف ایک اللہ ہی ہے۔اسی سے تعلق استوار کرو۔

قرآن میں ہے کہ حضرت یوسف علیہ سلام نے اپنے قید خانے کے رفیقوں سے یہی فرمایا تھا کہ

يَٰصَٰحِبَيِ ٱلسِّجۡنِ ءَأَرۡبَابٞ مُّتَفَرِّقُونَ خَيۡرٌ أَمِ ٱللَّهُ ٱلۡوَٰحِدُ ٱلۡقَهَّارُ ﴿39﴾ط

سورۃ یوسف آیت 39

اے میرے جیل خانے کے ساتھیو!۔ کیا کئی جدا جدا عبادت کیے جانے والے اچھے ہیں یا واحد و یکتا اکیلا اللہ جو بڑا ہی زبردست ہے؟۔

ہمارے ہاں شخصیات پر لکھنے والے عموماً اس بات کا خیال تو رکھتے ہیں کہ مطلوبہ شخصیت کے فضائل و مناقب پر جہاں سے بھی۔ اور جو بھی رطب و یابس ملے۔ اسے بلا تحقیق لکھ دیا جائے۔ مگر اس بات کی طرف توجہ نہیں دی جاتی کہ اس شخصیت کا غیر جانبدارانہ تجزیہ بھی پیش کیا جائے۔ ایسے حقائق بھی سامنے لائے جائیں جو ان کی علمی و فکری لغزشوں پر مشتمل ہوں۔ عملی کوتاہیوں سے صرفِ نظر کر لینا یقیناً مستحسن ہے۔ مگر جب لوگ ان لغزشوں کو بھی عین حق سمجھنا شروع کر دیں۔ تو ان کو نظر انداز کر دینا اپنے آپ میں ایک بڑی غلطی ہے۔ ایسی چیزوں کی نشاندہی ایک اصلاحی پہلو ہے۔ کہ لوگوں کی سمت متعین رہے۔ اور اس سے علمی امانت کی حفاظت بھی ہو گی۔ اسی امانت و دیانت کے پیش نظر کچھ معتبر حوالوں سے بحث کرنا زیادہ موزوں رہتا ہے۔ تاکہ دین بگاڑ سے بچا رہے۔

شیخ صاحبؒ کے عقائد و نظریات کے بارے شیخ الاسلام ابن تیمیہؒ کے ایک شاگردِ رشید حافظ ذہبیؒ اپنے خیالات کا یوں اظہار کرتے ہیں کہ

وفي الجملة الشيخ عبدالقادر كبير الشان وعليه مآخذ في بعض أقواله ودعاويه والله الموعد وبعض ذلك مكذوب عليه

جملہ بحث ہے کہ شیخ عبدالقادر جیلانیؒ بڑی اونچی شان کے مالک تھے مگر اس کے باوجود ان کے بعض اقوال اور دعوے قابل مؤاخذہ ہیں جنہیں ہم اللہ ہی کے سپرد کرتے ہیں جب کہ بعض تو محض جھوٹ کا پلندہ ہیں جنہیں ان کی طرف منسوب کر دیا گیا ہے۔

(سیر اعلام النبلاء: ۲۰/۴۵۱)

شیخ عبدالقادر جیلانیؒ کے وہ کون سے خیالات وفرمودات ہیں جو قابل مؤاخذہ ہیں۔اس کی تفصیل تو حافظ ذہبیؒ نے بیان نہیں فرمائی۔ ویسے تو شیخ صاحبؒ کی طرف بہت سی باتیں منسوب ہیں۔ جن سے صاف پتہ چل جاتا ہے کہ ان کی کوئی اصلیت نہیں۔البتہ ان کی اپنی مطبوعہ کتابوں سے ایسی کئی چیزیں سامنے آتی ہیں۔ جوانسان ہونے کے ناطے خطا ونسیان کاایک فطرتی سبق دیتی ہیں جس سے کسی بشر کو مستثنیٰ قرار نہیں دیا جاسکتا۔اللہ ان پر اپنی رحمتیں اور برکتیں نازل کرے اور ان لغزشوں پر معاف کردے۔ جہاں کہیں بھی قرآن وسنت کے خلاف کوئی بات ہو تو تاویل کرنے سے بہتر ہے کہ ان کے حق میں دعا کی جائے کیونکہ نبیوں کے علاوہ کوئی معصوم نہیں ہو سکتا۔اکثر لوگ تو بس عقیدت رکھتے ہیں۔ کسی کے پاس اتناوقت ہی نہیں ہوتا کہ ان کی کتابیں پڑھیں۔اگر وقت نکال کر شیخ صاحبؒ کی بعض کتابوں کا غیر جانبدارانہ مطالعہ کیا جائے تو شیخ کے بعض تفردات ایسے بھی ہیں جن سے اتفاق ممکن نہیں۔ان کے بارے علامہ ابن تیمیہؒ کی رائے بھی دیکھ لیں۔

وكثير من مجتهدي السلف قالوا وفعلوا ما هو بدعة ولم يعلموا أنها بدعة إما لأحاديث ضعيفة ظنوها صحيحة وأما الآيات فهموا منها ما لم يرد منها وأما لرأي رأوه وفي المسألة نصوص لم تبلغهم وإذا اتقى الرجل ربه

ما استطاع دخل في قوله تعالىٰ: {رَبَّنَا لاَ تُؤَاخِذْنَا اِنْ نَّسِيْنَا اَوْ أَخْطَأْنَا}

وفي الصحيح (مسلم ؛ ١٢٦) أن الله قال: قد فعلت

سلف صالحین میں سے بہت سے مجتہدین سے بعض ایسے اقوال وافعال مروی ہیں جو بدعت کے زمرے میں شامل ہوتے ہیں۔ لیکن ان اہل علم نے انہیں بدعت سمجھ کر اختیار نہیں کیا تھا بلکہ انہوں نے یا تو انہیں ضعیف روایات کی بناپر یہ سمجھتے ہوئے اختیار کیا تھا کہ یہ روایات صحیح ہیں۔ یا پھر انہوں نے بعض آیات سے استنباط کرتے ہوئے ایسا کیا مگر ان کا وہ استنباط درست نہ تھا اور انہیں اس خاص مسئلہ میں بعض نصوص نہ مل سکیں (جن سے ان کی صحیح رہنمائی ہو سکتی تھی)۔ بہر حال جب کوئی شخص حتیٰ المقدور اللہ تعالیٰ کے خوف کو دل میں جگہ دے تو پھر وہ اس فرمانِ خداوندی میں شامل ہے:۔ اے ہمارے ربّ ! اگر ہم سے بھول چوک یا خطا سرزد ہو تو ہمارا مؤاخذہ نہ کرنا۔ اور صحیح مسلم ١٢٦ میں ہے کہ جب بندہ اللہ تعالیٰ سے یہ دعا کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ جواباً فرماتے ہیں کہ میں نے تمہاری بات قبول کر لی ہے۔

(مجموع الفتاویٰ: ١٩/١٩١)

استدعا ہے کہ زندگی ایک بار ہے۔ بار بار نہیں۔ اس لیے سوچ سمجھ کر راستہ چن لیں !۔ کیونکہ جب تک سانس ہے۔ توبہ کا چانس ہے۔

عن ابن عمر رضي الله عنهما فال قال النَّبيِّ ﷺ: "إِنَّ الله عزَّ وجَلَّ يقْبَلُ تَوْبَة العبْدِ مَالَم يُغَرْغِرِ"

اللہ تعالیٰ انسان کی توبہ اس وقت تک قبول کرتا ہے جب تک کہ وہ موت کا غرغرہ نہ لے لے۔

(سنن الترمذی 3537)

واپس

پنجتن کا عقیدہ:

پنجتن کے عقیدے کا تعلق خاص کر شیعوں کے ساتھ ہے۔اس سے ان کے نزدیک مراد یہ ہے کہ۔ دین اسلام کی صرف پانچ متبرک ہستیاں ہیں۔جن میں حضرت محمد ﷺ۔حضرت فاطمہؓ۔حضرت علیؓ۔حضرت حسنؓ اور حضرت حسینؓ شامل ہیں۔اہل تشیع۔اسماعیلی اور ان کے ہی دیگر فرقے مختلف حاجات اور ضروریات کے تحت انہیں وسیلہ مانتے ہیں۔اور انہیں کے توسط سے اللہ تعالیٰ سے مناجات ومدد حاصل کرتے ہیں۔ان ہستیوں کے علاوہ ان کے نزدیک کوئی معتبر نہیں ہے۔

اور پھر ان کے ہاں حضرت حسنؓ کی اولاد اور شجرے میں بھی کسی کی کوئی خاص اہمیت نہیں ہے۔

وہ صرف اور صرف حضرت حسینؓ کی نسل اور شجرے کا دم بھرتے نظر آتے ہیں۔اور ان کی اولاد میں بھی صرف بارہ اماموں کے تعین پر قائم ہیں۔جبکہ ان کا بارہواں امام خود ان کی نظر میں اب مشکوک بنتا جارہا ہے۔جو کہ ۲۶۰ ہجری سے تازمان حال غائب ہے۔اس کا کہیں بھی اتا پتا نہیں ہے۔یہ لوگ

بڑی شدت سے اس کے منتظر ہیں۔اور اس کو سچ ثابت کرنے کے لیے بہت سی کاوشیں بھی کر چکے ہیں۔اور ہر دفعہ ناکام رہے اور ان کے جھوٹ کا بھانڈہ پھوٹتا ہی رہا۔

ان کا عقیدہ ہے کہ یہ پنجتن حضرات اور ہمارے امام۔رسول اللہ ﷺ ودیگر انبیاءِ کرام علیہم السلام کی طرح غلطیوں اور گناہوں سے بالکل پاک اور معصوم ہیں۔اور ان سب کی عصمت پر قطعیت کے ساتھ یقین رکھنا ضروری ہے۔جیسے کہ انبیاء علیہم السلام کی عصمت پر قطعیت کے ساتھ یقین ہوتا ہے۔ جب کہ مسلمانوں کے نزدیک یہ صریح نصوص اور سراسر اجماعِ امت کے خلاف ہے۔اس لیے یہ عقیدہ رکھنا بالکل ناجائز اور حرام ہے۔کیونکہ نبی اللہ ﷺ کے علاوہ باقیوں کی عصمت و قطعی ویقنیت کی کوئی نقلی و عقلی دلیل اس کے پاس نہیں ہے۔ان کا یہ دعوی صرف ایک جھوٹ۔محض کذب۔ اور بالکل باطل نظریات پر مبنی ہے۔

قرآن کریم یا کسی صحیح معتبر حدیث سے ان چاروں حضرات یا بارہ اماموں کی عصمت ثابت نہیں۔ اس لیے تمام اہل سنت والجماعت یعنی اہل حدیث و حنفی ومالکی وشافعی و حنبلی کا یہ عقیدہ ہے جو ان کی کتابوں میں درج ہے کہ انبیاء کرام کے علاوہ کسی امتی کی عصمت قطعی و یقینی نہیں ہے یعنی صرف نبی کا معصوم ہونا ضروری ہے۔نبی کے علاوہ کوئی امتی معصوم نہیں ہے۔

حضرت علیؓ اور آپ کے دونوں صاحبزادے۔حسن و حسینؓ اور آپ کی زوجہ محترمہ حضرت فاطمہؓ۔اور اسی طرح دوسرے ائمہ کرامؒ امتی ہیں۔اور یہ سب غیر نبی ہونے کی وجہ سے نبی کی طرح معصوم نہیں

ہیں۔جس طرح یہ سب معصوم نہیں ہیں۔اسی طرح حضرت ابو بکرؓ۔ حضرت عمرؓ۔ حضرت عثمانؓ اور باقی صحابہؓ بھی معصوم نہیں ہیں۔اور نہ ہی ازواج مطہرات کی قطعی عصمت کے اعتقاد کے ہم مکلّف ہیں۔

عام طور پر رافضی ان کے پاک ہونے کا یہ راگ الاپتے ہیں۔کہ حضرت علیؓ۔ حضرت فاطمہؓ۔ حضرت حسنؓ اور حضرت حسینؓ کی عصمت و معصومیت تو آیت تطہیر سے ثابت ہے۔

وَقَرْنَ فِي بُيُوتِكُنَّ وَلَا تَبَرَّجْنَ تَبَرُّجَ ٱلْجَٰهِلِيَّةِ ٱلْأُولَىٰ ۖ وَأَقِمْنَ ٱلصَّلَوٰةَ وَءَاتِينَ ٱلزَّكَوٰةَ وَأَطِعْنَ ٱللَّهَ وَرَسُولَهُۥٓ ۚ إِنَّمَا يُرِيدُ ٱللَّهُ لِيُذْهِبَ عَنكُمُ ٱلرِّجْسَ أَهْلَ ٱلْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيرًا ﴿33﴾ ج

سورۃ الأحزاب آیت 33

اور اپنے گھروں میں قرار پکڑے رہو اور زمانۂ جاہلیت جیسا اظہارِ تجمل نہ کرتی پھرو۔اور نماز پڑھتی رہو اور زکوۃ دیتی رہو اور اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرتی رہو۔اے اہل بیت (نبیؐ کی بیویو) !۔بیشک اللہ تم سے بس ناپاکی (کاہر میل کچیل) دور کر دینا اور تمہیں بالکل پاک صاف کر دینا چاہتا ہے۔

جس کی رو سے یہ چاروں ہر قسم کے ظاہری عیوب و باطنی نقائص۔برائیوں۔خرابیوں۔گناہ و گندگیوں وغیرہ سے پاک ہیں۔اور اللہ ان کے پاک صاف ہونے کی خبر دیتا ہے۔کیوں کہ بقول ان کے اس

آیت میں اہل بیت سے مراد حضرت علیؓ۔ حضرت فاطمہؓ۔ حضرت حسنؓ اور حضرت حسینؓ ہیں۔ کیونکہ آپ ﷺ نے ان کو کمبل میں لپیٹ اور ڈھانک کر یہ دعا فرمائی تھی کہ

اللهم هولاء أهل بيتي فازهب عنهم الرجس وطهر هم تطهيراً

ترجمہ:۔اے اللہ یہ بھی میرے گھر والے ہیں تو ان سے بھی ناپاکی کو دور کر دے اور ان کو بھی خوب پاک کر دے

(سنن ترمذی (3787) 5/663.)

ان رافضیوں نے اس پورے رکوع میں سے ایک آیت کے صرف چھوٹے سے حصے پر عمارت تعمیر کرنے کی کوشش کی۔اور باقی سارا کچھ نظر انداز کر دیا۔جب کہ یہ پورے کا پورا رکوع نبی ﷺ کی بیوؤں کے بارے میں ہے۔جن کو اہل بیت کہا گیا۔اور اس آیت تطہیر میں اور اس سے پہلے اور بعد کی آیتوں میں حضرت علیؓ۔ حضرت فاطمہؓ۔ حضرت حسنؓ اور حضرت حسینؓ کا کہیں نام ونشان تک نہیں بلکہ اس آیت کے سیاق وسباق میں آنحضرت ﷺ کی ازواج مطہرات کا ہی تذکرہ ہے اور انہیں کو مخاطب کیا گیا ہے چنانچہ ذیل میں پوری آیت بمعہ ترجمہ دیکھی جا سکتی ہے۔جس قرآن کی رو سے اگر کسی کی پاکی ثابت ہو گی تو ازواج مطہرات کی پاکی ثابت ہو گی کیوں کہ قرآن کی رو سے وہی اہل بیت ہیں حضرت علیؓ۔ حضرت فاطمہؓ۔ حضرت حسنؓ اور حضرت حسینؓ کی طہارت و پاکی اس آیت سے ثابت نہ ہو گی کیوں کہ ان آیتوں میں ان حضرات کا نام ونشان تک نہیں۔دیکھئے قرآنی آیات۔

يَٰٓأَيُّهَا ٱلنَّبِىُّ قُل لِّأَزْوَٰجِكَ إِن كُنتُنَّ تُرِدْنَ ٱلْحَيَوٰةَ ٱلدُّنْيَا وَزِينَتَهَا فَتَعَالَيْنَ
أُمَتِّعْكُنَّ وَأُسَرِّحْكُنَّ سَرَاحًا جَمِيلًا﴿28﴾ وَإِن كُنتُنَّ تُرِدْنَ ٱللَّهَ وَرَسُولَهُۥ وَٱلدَّارَ
ٱلْءَاخِرَةَ فَإِنَّ ٱللَّهَ أَعَدَّ لِلْمُحْسِنَٰتِ مِنكُنَّ أَجْرًا عَظِيمًا﴿29﴾ يَٰنِسَآءَ ٱلنَّبِىِّ مَن يَأْتِ
مِنكُنَّ بِفَٰحِشَةٍ مُّبَيِّنَةٍ يُضَٰعَفْ لَهَا ٱلْعَذَابُ ضِعْفَيْنِ ۚ وَكَانَ ذَٰلِكَ عَلَى ٱللَّهِ
يَسِيرًا﴿30﴾ وَمَن يَقْنُتْ مِنكُنَّ لِلَّهِ وَرَسُولِهِۦ وَتَعْمَلْ صَٰلِحًا نُّؤْتِهَآ أَجْرَهَا مَرَّتَيْنِ
وَأَعْتَدْنَا لَهَا رِزْقًا كَرِيمًا﴿31﴾ يَٰنِسَآءَ ٱلنَّبِىِّ لَسْتُنَّ كَأَحَدٍ مِّنَ ٱلنِّسَآءِ ۚ إِنِ ٱتَّقَيْتُنَّ
فَلَا تَخْضَعْنَ بِٱلْقَوْلِ فَيَطْمَعَ ٱلَّذِى فِى قَلْبِهِۦ مَرَضٌ وَقُلْنَ قَوْلًا مَّعْرُوفًا﴿32﴾ ۚ
وَقَرْنَ فِى بُيُوتِكُنَّ وَلَا تَبَرَّجْنَ تَبَرُّجَ ٱلْجَٰهِلِيَّةِ ٱلْأُولَىٰ ۖ وَأَقِمْنَ ٱلصَّلَوٰةَ وَءَاتِينَ
ٱلزَّكَوٰةَ وَأَطِعْنَ ٱللَّهَ وَرَسُولَهُۥٓ ۚ إِنَّمَا يُرِيدُ ٱللَّهُ لِيُذْهِبَ عَنكُمُ ٱلرِّجْسَ أَهْلَ ٱلْبَيْتِ
وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيرًا﴿33﴾ ۚ وَٱذْكُرْنَ مَا يُتْلَىٰ فِى بُيُوتِكُنَّ مِنْ ءَايَٰتِ ٱللَّهِ وَٱلْحِكْمَةِ ۚ
إِنَّ ٱللَّهَ كَانَ لَطِيفًا خَبِيرًا﴿34﴾ ع4

سورۃ الاحزاب آیت ۲۹ تا ۳۴

اے نبیؐ اپنی بیویوں سے کہہ دو کہ اگر تم دنیا کی زندگی اور اس کی زینت و آرائش چاہتی ہو۔ تو آؤ میں تمہیں کچھ مال دے دوں اور اچھی طرح سے رخصت کر دوں۔ اور اگر تم اللہ اور اس کے رسول اور

https://quranexcel.com

آخرت کا گھر (یعنی بہشت) چاہتی ہو تو جو تم میں نیکوکار ہیں اُن کے لئے اللہ نے اجر عظیم تیار کر رکھا ہے۔اے نبی کی بیویو!۔ تم میں سے جو کوئی بے حیائی اور برائی کرے گی۔تو اس کو دگنی سزا دی جائے گی۔اور یہ (بات) اللہ پر نہایت آسان ہے۔اور تم میں سے جو اللہ اور اس کے رسول کی فرمانبردار رہے گی۔اور عمل نیک کرے گی۔ہم اس کو دگنا ثواب دیں گے۔اور ہم نے اس کے لئے عزت کی روزی تیار کر رکھی ہے۔اے نبیؐ کی بیویو!۔ تم عام عورتوں کی طرح نہیں ہو۔اگر تم متقی رہنا چاہتی ہو ۔تو کسی (اجنبی سے) نرم لہجے میں بات نہ کیا کرو۔ کہیں وہ شخص جس کے دل میں کسی طرح کا مرض ہو۔ کوئی طمع (نہ) لگا بیٹھے۔اور ان سے مناسب و معقول بات ہی کیا کرو۔ اور اپنے گھروں میں قرار پکڑے رہو اور زمانۂ جاہلیت جیسا اظہارِ تجمل نہ کرتی پھرو۔اور نماز پڑھتی رہو اور زکوٰۃ دیتی رہو اور اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرتی رہو۔اے اہل بیت (نبیؐ کی بیویو)!۔ بیشک اللہ تم سے بس ناپاکی (کاہر میل کچیل) دور کر دینا اور تمہیں بالکل پاک صاف کر دینا چاہتا ہے۔ اور تمہارے گھروں میں اللہ کی جو آیات پڑھی جاتی ہیں اور حکمت (کی جو باتیں ہوتی ہیں) ان کو یاد رکھو۔ بیشک اللہ بڑا باریک بیں اور بہت باخبر ہے۔

ان آیات کا سیاق و سباق دیکھنے سے واضح ہوتا ہے کہ اہل بیت کا مصداق بالیقین ازواج مطہرات ہیں۔ کیونکہ اس آیت تطہیر کے ماقبل ومابعد کے وہ امر و نہی پر کہے گئے ایسے فقرے اور جملے مذکور ہیں ۔جن کی مخاطب سیدھا سیدھا نبی ﷺ کی ازواج مطہرات ہیں۔

چنانچہ ابن عباسؓ فرماتے ہیں۔

نزلت فی نساء النبی ﷺ خاصة

ترجمہ:۔یہ خاص طور پر رسول اللہ ﷺ کی ازواج مطہرات کے بارے میں نازل ہوئی تھی۔

اور حضرت عکرمہؓ اس آیت کے بارے میں کہتے ہیں۔

من شاء باهلته أنها نزلت في أزواج النبيﷺ

ترجمہ:۔جو اپنے اہل وعیال کی چاہت ہے۔یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات کے بارے نازل ہوئی تھی۔

اور لوگوں کو بھٹکتے دیکھ کر یہ بھی حضرت عکرمہؓ نے کہا ہے کہ

ليس بالذي تذهبون اليه ۔ إنما هونساء النبي ﷺ

ترجمہ:۔جس طرف تم جاتے ہو وہ نہیں۔بلکہ اللہ تم پر رحمت نازل فرمائے وہ ازواج مطہرات ہیں

(تفسیر در منثور للسیوطی 603/6۔ابن کثیر 595)

پس قرآن کی رو سے آیت تطہیر میں ازواج مطہرات کا تذکرہ ہونے میں کسی قسم کا شبہ نہیں رہتا۔ اس کی بنا پر اگر طہارت و پاکیزگی ثابت ہو گی تو ازواج مطہرات کی۔نہ کہ فاطمہ و علی و حسنینؓ کی۔

نیز قرآن کی اصطلاح میں اسے مزید سمجھنے کے موجودہ صفحہ نمبر نوٹ کرلیں۔ پھر اس لفظ۔اہل بیت۔پر کلک کریں۔اسے پوراپڑھنے کے بعد اسی صفحے پر واپس آنا چاہیں تو جو صفحہ نمبر نوٹ کیا تھا اس کے مطابق واپس آ جائیں۔

اگر بالفرض مان بھی لیا جائے کہ آیت تطہیر میں۔اہل بیت۔سے مراد ازواج مطہرات اور چاروں حضراتؓ ہیں۔یعنی یہ چاروں حضراتؓ بھی۔اہل بیت۔مذکور فی الآیت میں داخل وشامل ہیں۔لیکن ان کا یہ کہنا کہ اس آیت میں اہل بیت کے پاک وصاف ہونے کی خبر دی گئی ہے۔اس لیے ان کا پاک وصاف ہونا ضروری ویقینی ہے۔قطعاً بے بنیاد وغلط بات ہے۔کیوں کہ آیت مذکورہ میں۔اہل بیت۔کو اچھے اعمال کرنے اور برائیوں سے بچنے وپرہیز کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔جن کی اطاعت سے پاکیزگی وباطنی طہارت حاصل ہوتی ہے۔پس اگر وہ ان امور کی تعمیل کریں گے اور نواہی سے بچیں گے تو پاکیزگی وصفائی حاصل ہوگی اور اگر ایسا نہیں کریں گے تو طہارت بھی حاصل نہ ہوگی اور وہ پاک نہیں ہو پائیں گے۔تو اس قطعی پاکی اور معصوم ہونے کا ثبوت بالکل نہیں ملتا۔

کیونکہ آیت تطہیر کی طرح سورۃ النساء اور سورۃ المائدہ میں عام لوگوں سے خطاب ہے۔کہ اللہ تمہیں نیک لوگوں کی سنت پر چلانا چاہتا ہے اور پاک کرنا چاہتا ہے۔جس سے لازم آئے گا کہ تمام لوگ طاہر ومطہر پاک وصاف ہیں اور ان کو پاک وصاف ہی کہا جائے کیوں کہ ان آیات میں بھی کچھ ویسے ہی ملتے جلتے الفاظ موجود ہیں۔

يُرِيدُ ٱللَّهُ لِيُبَيِّنَ لَكُمْ وَيَهْدِيَكُمْ سُنَنَ ٱلَّذِينَ مِن قَبْلِكُمْ وَيَتُوبَ عَلَيْكُمْ ۗ وَٱللَّهُ عَلِيمٌ حَكِيمٌ ﴿26﴾

سورۃالنساء آیت 26

اللہ چاہتا ہے کہ (اپنے احکام) وضاحت سے بیان کر دے اور تمہیں ان نیک لوگوں کی سنت پر چلائے جو تم سے پہلے گزر چکے ہیں اور تمہاری توبہ قبول کرے۔ اللہ خوب جاننے والا نہایت حکمت والا ہے۔

مَا يُرِيدُ ٱللَّهُ لِيَجْعَلَ عَلَيْكُم مِّنْ حَرَجٍ وَلَٰكِن يُرِيدُ لِيُطَهِّرَكُمْ وَلِيُتِمَّ نِعْمَتَهُۥ عَلَيْكُمْ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ ﴿6﴾

سورۃالمائدۃ آیت ٦ کا حصہ

اللہ تم پر کسی طرح کی تنگی نہیں چاہتا بلکہ تمہیں پاک کرنا چاہتا ہے۔ اور تاکہ تم پر اپنی نعمتیں پوری کر دے اس لئے بھی کہ تم شکر ادا کرو۔

ان آیات میں غور کرو تو نتیجہ صاف ظاہر ہے یعنی اگر آیت تطہیر پر یہ دعوی کیا جائے کہ اس میں۔ اہل بیت۔ کے پاک وصاف ہونے کی خبر دی گئی ہے اس لیے وہ ضرور پاک وصاف ہیں۔ تو پھر یہ بھی ماننا

پڑے گا کہ دوسری آیات مذکورہ کے مطابق بھی تمام مسلمان پاک وصاف ہیں اوران کی پاکیزگی ضروری ہو جاتی ہے۔ کیوں کہ ان آیات کے الفاظ بھی آیت تطہیر کی طرح اللہ کی چاہت بیان کرتے ہیں اور اس چاہت میں باہمی زیادہ فرق نہیں ہے۔اور یہ توسب کو معلوم ہی ہے کہ ان تمام لوگوں کا پاک وصاف ہونا جن کا ان دوسری آیات میں ذکر کیا گیا ہے لازم وضروری نہیں۔اور نہ اس پر کسی طرح کا استدلال درست ہے۔اسی طرح آیت تطہیر سے۔اہل بیت۔کے پاک وصاف ہونے پر دلیل قائم کرنا بھی درست نہیں ہوگا۔ کیوں کہ اس ارادہ تطہیر میں دوسرے مسلمان برابر کے شریک ہیں۔اس لیے علمائے اہل السنّت والجماعت کے نزدیک اس آیت تطہیر سے ازواج مطہرات یا حضرات حسنین وعلی وفاطمہؓ کی عصمت پر استدلال کسی طرح بھی صحیح نہیں ہے۔

یاد رکھیں کہ آیت تطہیر میں ایسا ارادہ ہے جو امر و نہی کا پابند ہے۔اور قرآنی الفاظ اس بات کا ثبوت ہیں کہ اس میں اہل بیت کے پاک وصاف ہونے کی خبر نہیں دی گئی ہے۔اور پھر اگر چادر میں لپیٹنے والی بات کو درست مان لیا جائے تو نبی ﷺ نے حضرت علی وفاطمہ وحسنینؓ کو کملی میں لپیٹ کر دعا ہی فرمائی تھی کہ

اے اللہ یہ بھی میرے گھر والے ہیں تو ان سے بھی ناپاکی کو دور کر دے اور ان کو بھی خوب پاک کر دے

جو کہ صرف دعا ہے۔جو خبر کے درجے پر نہیں آسکتی۔اگر اللہ کی طرف سے طہارت کی خبر دی گئی ہوتی تو پھر آپ ﷺ کو طہارت کی دعا کرنے کی ضرورت نہیں تھی۔ بلکہ آنحضرت ﷺ ان چاروں

حضرات ؓ کے لیے طہارت کا شرف حاصل ہو جانے کی وجہ سے اللہ تعالی کی حمد و ثناء بیان فرماتے اور اس پر شکریہ ادا کر رہے ہوتے۔

خلاصہ یہ ہے کہ اہل سنت والجماعت خصوصا احناف کے نزدیک پنجتن پاک۔کا لفظ خالص رافضیانہ ہے۔رافضیوں کا شعار اور انہی کے ساتھ مخصوص ہے اور اس لفظ سے بظاہر جو مطلب لیا جاتا ہے وہ صرف شیعوں کا عقیدہ ہے۔اہل سنت والجماعت کے یہاں اس عقیدہ کی کوئی اصل نہیں۔ان کے مطابق صرف انبیاء معصوم اور پاک ہیں۔نبیوں کا معصوم و پاک ہونا ضروری و قطعی ہے۔نبیوں کے علاوہ اور کوئی بھی معصوم نہیں۔یعنی غیر نبی کا پاک و معصوم ہونا کسی طرح سے بھی ثابت نہیں۔

علاوہ ازیں مسلمانوں کے نزدیک نبی ﷺ صحابہ کرام ؓ کی پوری جماعت متبرک و معتبر ہستیاں ہیں۔اور سچے مسلمان اللہ کے علاوہ کسی سے نہیں مانگتے۔نہ ہی دعاؤں میں کسی کو وسیلہ بناتے ہیں۔وہ سیدھا سیدھا اللہ رب العزت کے ساتھ مناجات و مدد کا تعلق رکھتے ہیں۔

مولائے کائنات کون ہے؟:

مولیٰ عربی زبان کا لفظ ہے جس کے معنی آقا۔کارساز۔مددگار اور رب وغیرہ کے ہیں۔ ویسے تو آزاد کردہ غلام کے لیے اور دوست کے لیے بھی مولیٰ کا لفظ بولا گیا ہے۔ جیسے کہ سالم مولیٰ ابی حذیفہؓ اور اسی معنی میں نبی ﷺ نے حضرت زید بن حارثہؓ کے لیے صحیح بخاری کی روایت میں فرمایا۔

انت اخونا و مولانا ۔کہ تم ہمارے بھائی ہو اور مولیٰ ہو۔

مگر اہل تشیع نے کائنات کے مرکب کے ساتھ اس لفظ پر پوری عمارت کھڑی کی ہوئی ہے۔ وہ لوگ عام طور پر حضرت علیؓ کے لیے مولائے کائنات و مشکل کشا جیسے الفاظ استعمال کرتے ہیں اور اس کی اتنی تشہیر کرتے رہتے ہیں۔ کہ اہل سنت بھی اس سے متاثر ہوئے بغیر نہیں رہ سکے۔ اس بارے میں قرآنی آیات اور نبی ﷺ کے چند فرمودات جو آگے مذکور ہیں۔ اگر کوئی ان کو اہمیت دے تو علماء کرام پر بھی جو مولیٰنا کا اطلاق نظر آتا ہے۔ اس پر بھی احتیاط برتنی پڑے گی۔

چند مقامات کے علاوہ قرآن میں اکثر و بیشتر مولیٰ کا لفظ جس معنی و مفہوم میں لیا گیا ہے۔ اس پر صرف اللہ ہی کے لائق اسے استعمال کیا گیا ہے۔ اس طرح سے اس کے بندوں کے ساتھ اگر شرکیہ مفہوم کا ذرا سا بھی احتمال نظر آئے تو ان ناموں سے پکارنا شرک میں آئے گا۔ اس کے علاوہ کسی ایسے جملے میں جس پر کسی طرح بھی شرک کا شائبہ نہ ہو اسے آزاد کردہ غلام یا دوست کے لیے بھی استعمال کیا جا سکتا ہے۔ مگر خاص طور پر جب یہ لفظ کائنات کے مرکب کے ساتھ بولا جائے۔ تو بات اللہ کے علاوہ کوئی اور معانی نہیں دے سکتی۔ کیونکہ کائنات کا مولیٰ و مالک صرف اللہ تعالیٰ ہی ہے اور کوئی نہیں۔ قرآن میں جابجا مولیٰ کا لفظ اللہ کے لیے استعمال ہوا ہے۔

مولیٰ کا لفظ اکثر و بیشتر صرف اللہ ہی کے لیے استعمال ہوا ہے اور اسی کے لائق بھی ہے۔ جو الفاظ خالص اللہ عزوجل کے لیے مستعمل ہوں۔ اس کے بندوں میں سے کسی کو بھی ان ناموں سے پکارنا شرک کے زمرے میں آتا ہے۔ مولی کا لفظ قرآن و حدیث میں چند ایک موقعوں پر مخلوق کے لیے بھی استعمال ہوا ہے۔ اس کا یہ مطلب نہیں کہ یہ مخلوق میں سے کسی کے لیے زبانِ زدِ عام ہو جائے۔ اور خاص کر کہ جب یہ لفظ کائنات کے مرکب کے ساتھ بولا جائے تو اس سے صرف اللہ رب العزت ہی مراد ہوگا۔ کیونکہ کائنات کا مولیٰ و مالک صرف اللہ تعالیٰ ہے اور کوئی نہیں۔ قرآن میں جا بجا یہ لفظ اللہ کے لیے استعمال ہوا ہے۔ اور اپنے تمام قرائن اور سیاق و سباق میں یہ صرف اللہ ہی کے لیے زیبا بھی ہے۔

قرآن کریم میں زیادہ تر مولیٰ کا لفظ اللہ کے لیے استعمال ہوا ہے۔ آیات ملاحظہ کریں۔

لَا يُكَلِّفُ ٱللَّهُ نَفْسًا إِلَّا وُسْعَهَا ۚ لَهَا مَا كَسَبَتْ وَعَلَيْهَا مَا ٱكْتَسَبَتْ ۗ رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَآ إِن نَّسِينَآ أَوْ أَخْطَأْنَا ۚ رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ عَلَيْنَآ إِصْرًا كَمَا حَمَلْتَهُۥ عَلَى ٱلَّذِينَ مِن قَبْلِنَا ۚ رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلْنَا مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهِۦ ۖ وَٱعْفُ عَنَّا وَٱغْفِرْ لَنَا وَٱرْحَمْنَآ ۚ أَنتَ مَوْلَىٰنَا فَٱنصُرْنَا عَلَى ٱلْقَوْمِ ٱلْكَٰفِرِينَ ﴿286﴾ ع40

سورۃ البقرۃ آیت 286

اللہ کسی کو بھی اس کی وسعت سے زیادہ تکلیف نہیں دیتا۔ جو (نیکی) کرے گا اس کا نفع اسی کو ہوگا ۔اور جو (برائی) کرے گا اس کا نقصان بھی اسی کو ہوگا۔ اے ہمارے رب !۔ اگر ہم بھول جائیں یا چوک جائیں تو ہماری گرفت نہ کر۔ اے ہمارے رب !۔ ہم پر ویسا بوجھ نہ ڈال جیسا ہم سے پہلے لوگوں پر ڈالا تھا۔ اے ہمارے رب !۔ ہم پر وہ بار نہ رکھ جس کے اٹھانے کی ہم میں سکت نہیں ہے۔ اور ہمارے گناہوں سے در گزر کر اور ہمیں بخش دے اور ہم پر رحم فرما تو ہی ہمارا مولیٰ ہے۔ پس کافروں کے مقابلے میں ہماری مدد فرما۔

وَمَا كَانَ قَوْلَهُمْ إِلَّآ أَن قَالُواْ رَبَّنَا ٱغْفِرْ لَنَا ذُنُوبَنَا وَإِسْرَافَنَا فِىٓ أَمْرِنَا وَثَبِّتْ أَقْدَامَنَا وَٱنصُرْنَا عَلَى ٱلْقَوْمِ ٱلْكَٰفِرِينَ ﴿147﴾ فَـَٔاتَىٰهُمُ ٱللَّهُ ثَوَابَ ٱلدُّنْيَا وَحُسْنَ ثَوَابِ ٱلْـَٔاخِرَةِ ۗ وَٱللَّهُ يُحِبُّ ٱلْمُحْسِنِينَ ﴿148﴾ ع15 يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوٓاْ إِن تُطِيعُواْ ٱلَّذِينَ كَفَرُواْ يَرُدُّوكُمْ عَلَىٰٓ أَعْقَٰبِكُمْ فَتَنقَلِبُواْ خَٰسِرِينَ ﴿149﴾ بَلِ ٱللَّهُ مَوْلَىٰكُمْ ۖ وَهُوَ خَيْرُ ٱلنَّٰصِرِينَ ﴿150﴾

سورۃ آل عمران آیت ۱۴۷ تا ۱۵۰

ان کی تو بس یہی دعا تھی کہ اے ہمارے رب !۔ ہمارے گناہ بخش دے اور جو ہمارے کام میں ہم سے زیادتیاں ہوئی ہیں ہمیں معاف فرما اور ہمیں ثابت قدم رکھ اور کافر قوم کے مقابلے میں ہماری

مدد فرما۔ پھر اللہ نے ان کو دنیا میں اچھا بدلہ دیا اور آخرت میں بھی بہترین و عمدہ صلہ (دے گا)۔اور اللہ احسان کرنے والوں سے محبت کرتا ہے۔ اے ایمان والو !۔اگر تم کافروں کا کہا مان لوگے تو وہ تمہیں (دین سے) الٹے پاؤں پھیر دیں گے پھر تم خسارے میں پڑ جاؤ گے۔ بلکہ اللہ ہی تمہارا مولیٰ ہے۔ اور وہ بہترین مددگار ہے۔

ثُمَّ رُدُّوٓاْ إِلَى ٱللَّهِ مَوۡلَىٰهُمُ ٱلۡحَقِّۚ أَلَا لَهُ ٱلۡحُكۡمُ وَهُوَ أَسۡرَعُ ٱلۡحَٰسِبِينَ﴿62﴾

سورۃ الأنعام آیت 62

پھر (روزِ قیامت) سب لوگ اپنے حقیقی مولیٰ اللہ کی طرف لوٹائے جائیں گے۔آگاہ رہو کہ حکم و فیصلے کا اختیار صرف اسی (اللہ جل شانہ) کو حاصل ہے اور وہ تیز ترین حساب لینے والا ہے۔

وَإِن تَوَلَّوۡاْ فَٱعۡلَمُوٓاْ أَنَّ ٱللَّهَ مَوۡلَىٰكُمۡۚ نِعۡمَ ٱلۡمَوۡلَىٰ وَنِعۡمَ ٱلنَّصِيرُ﴿40﴾

سورۃ الأنفال آیت 40

اور اگر رو گردانی کریں تو جان رکھو کہ اللہ ہی تمہارا مولیٰ ہے۔وہ بہترین مولیٰ ہے اور بہترین مددگار ہے۔

قُل لَّن يُصِيبَنَآ إِلَّا مَا كَتَبَ ٱللَّهُ لَنَا هُوَ مَوْلَىٰنَا ۚ وَعَلَى ٱللَّهِ فَلْيَتَوَكَّلِ ٱلْمُؤْمِنُونَ ﴿51﴾

سورۃ التوبۃ آیت 51

کہہ دو ہمیں ہر گز کوئی مصیبت نہیں پہنچ سکتی مگر وہی جو اللہ نے ہمارے لئے لکھ دی ہے۔ وہی ہمارا مولیٰ ہے اور مومنوں کو تو اللہ پر ہی بھروسہ رکھنا چاہیے۔

هُنَالِكَ تَبْلُواْ كُلُّ نَفْسٍ مَّآ أَسْلَفَتْ ۚ وَرُدُّوٓاْ إِلَى ٱللَّهِ مَوْلَىٰهُمُ ٱلْحَقِّ ۖ وَضَلَّ عَنْهُم مَّا كَانُواْ يَفْتَرُونَ ﴿30﴾ ع3

سورۃ یونس آیت 30

وہاں ہر شخص اپنے سابقہ کئے ہوئے کاموں کی جانچ کر لے گا۔ اور یہ لوگ اللہ کی طرف ہی لوٹائے جائیں گے جو ان کا حقیقی مولیٰ ہے۔ اور جو جھوٹ بہتان وہ گھڑا کرتے تھے وہ سب ان سے جاتے رہیں گے۔

وَجَٰهِدُواْ فِى ٱللَّهِ حَقَّ جِهَادِهِۦ ۚ هُوَ ٱجْتَبَىٰكُمْ وَمَا جَعَلَ عَلَيْكُمْ فِى ٱلدِّينِ مِنْ حَرَجٍ ۚ مِّلَّةَ أَبِيكُمْ إِبْرَٰهِيمَ ۚ هُوَ سَمَّىٰكُمُ ٱلْمُسْلِمِينَ مِن قَبْلُ وَفِى هَٰذَا لِيَكُونَ

ٱلرَّسُولُ شَهِيدًا عَلَيْكُمْ وَتَكُونُواْ شُهَدَآءَ عَلَى ٱلنَّاسِ ج فَأَقِيمُواْ ٱلصَّلَوٰةَ وَءَاتُواْ ٱلزَّكَوٰةَ وَٱعْتَصِمُواْ بِٱللَّهِ هُوَ مَوْلَىٰكُمْ ص فَنِعْمَ ٱلْمَوْلَىٰ وَنِعْمَ ٱلنَّصِيرُ ﴿78﴾ ع10

سورۃ الحج آیت 78

اور اللہ کی راہ میں ایسے کوشش کرو جیسا کہ کوشش کرنے کا حق ہے۔ اس نے تمہیں چن لیا ہے اور دین میں تم پر کسی طرح کی سختی نہیں کی۔ اپنے باپ ابراہیمؑ کے پیچھے چلتے رہو۔ اسی (اللہ جل شانہ) نے پہلے سے اور اس قرآن میں بھی تمہارا نام مسلمان ہی رکھا تاکہ رسول تم پر گواہ بنے اور تم بنی نوع انسان پر گواہ بنو۔ پس نماز قائم کرو اور زکوۃ ادا کرو۔ اور اللہ کے ساتھ (وابستگی) کو مضبوطی سے پکڑے رکھو۔ وہی تمہارا مولیٰ ہے پس وہ کیا ہی اچھا مولیٰ اور کیا ہی اچھا مددگار ہے!۔

ذَٰلِكَ بِأَنَّ ٱللَّهَ مَوْلَى ٱلَّذِينَ ءَامَنُواْ وَأَنَّ ٱلْكَٰفِرِينَ لَا مَوْلَىٰ لَهُمْ ﴿11﴾ ع1

سورۃ محمد آیت 11

یہ اس لئے ہے کہ اہلِ ایمان کا مولیٰ تو صرف اللہ ہے اور بلا شبہ جو کافر و ناشکرے ہیں ان کا کوئی بھی مولیٰ نہیں ہے۔

قَدْ فَرَضَ ٱللَّهُ لَكُمْ تَحِلَّةَ أَيْمَٰنِكُمْ ج وَٱللَّهُ مَوْلَىٰكُمْ ص وَهُوَ ٱلْعَلِيمُ ٱلْحَكِيمُ ﴿2﴾

سورۃ التحریم آیت 2

یقیناً اللہ نے تمہاری قسمیں کھولنے کا کفارہ مقرر کر دیا ہے اور اللہ ہی تمہارا مولیٰ ہے اور وہی تو بڑا جاننے والا نہایت حکمت والا ہے۔

حدیث میں بھی مولیٰ کا لفظ مالک و کارساز کے معنوں میں استعمال ہوا ہے جیسا کہ غزوۂ احد کے دن کفار فخر و نخوت سے کہہ رہے تھے کہ

لنا عُزّیٰ ولا عُزّیٰ لکم یعنی ہمارے لیے عزی (بت) ہے اور تمہارے لیے عزی نہیں ہے۔

اس پر نبی ﷺ نے صحابہ کو حکم دیا کہ وہ اس بات کے جواب میں کہیں کہ

اللہ مولٰنا ولا مولیٰ لکم یعنی ہمارا مولیٰ اللہ ہے اور تمہارا کوئی مولیٰ نہیں۔

(صحیح بخاری۔ کتاب المغازی)

یہاں تک کہ ابو ہریرہ سے روایت کردہ درج ذیل حدیث میں نبی ﷺ نے اللہ کے سوا کسی دوسرے کو مولیٰ کہنے سے سختی سے منع فرما دیا تھا۔

عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ ﷺ لا یقولن احدکم عبدی و امتی کلکم عبیداللہ وکل نساء کم اماء اللہ ولکن یقل غلامی وجاریتی وفتای و

فتاتی ولا یقل العبد ربی و لکن یقل سیدی وفی روایۃ یقل سیدی ومولائی وفی روایۃ لا یقل العبد لسیدہ مولائی فان مولا کم اللہ۔

ابوہریرہ نے کہا کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ کوئی تم میں سے یوں نہ کہے کہ میرا بندہ اور میری لونڈی۔ تم سب اللہ کے بندے ہو اور تمہاری سب عورتیں اللہ کی بندیاں ہیں۔ مگر یوں کہو کہ میرا لونڈا اور میری لونڈیا۔ اور میرا چھوکرا اور میری چھوکری۔ اور غلام بھی تم کو ربی نہ کہے۔ بلکہ میرے آقا یا میرے سیّد کہے۔ اور ایک روایت میں آیا ہے کہ میرے مولیٰ بھی نہ کہے۔ کیونکہ تم سب کا مولیٰ اللہ ہے۔

رواہ مسلم کذافی المشکوۃ۔ صحیح مسلم کتاب قتل الحیات۔ باب حکم اطلاق لفظۃ العبد والامۃ والمولیٰ والسید

یہ حدیث مسلم میں ہے اور مشکوۃ میں بھی اس کو نقل کیا گیا ہے۔

جب ایک کام سے خود نبی ﷺ منع فرمارہے ہیں تو یہ کتنی بڑی جسارت ہے کہ ہم حضرت علیؓ کو مولائے کائنات کہہ کر پکاریں۔ جبکہ مولائے کائنات صرف اللہ تعالیٰ ہے۔

پھر یہ بھی یاد رہے کہ اہل تشیع کے ہاں مولائے کائنات کا لفظ حقیقی طور پر کائنات کے مالک کے طور پر ہی استعمال ہوتا ہے کیونکہ ان کے نزدیک ان کے ائمہ اس کائنات کے مالک اور اس میں تصرف رکھنے والے ہیں۔ اسی سبب سے علماء نے لکھا ہے کہ حضرت علیؓ۔ حسنؓ و حسینؓ کے لیے کسی ایسے لفظ کا

استعمال جو شعوری یا غیر شعوری طور پر شیعی نقطہ نظر کے فروغ کا باعث بنے اس سے اجتناب ضروری ہے۔

(آثار حنیف بھوجیانی جلد اول صفحہ ۲۳۷)

ان واضح دلائل کے باوجود بھی بعض حضرات اس سلسلے میں سورۃ التحریم کی درج ذیل آیت کا حوالہ دیتے ہوئے اسے اللہ کے علاوہ جبرائیلؑ۔ صالح مومنین اور سارے فرشتوں کو بھی اس منصب پر منطبق کرتے ہیں کہ وہ بھی مولیٰ کے معنوں میں شامل ہیں۔ جبکہ اس آیت میں بھی مولیٰ کا لفظ بھی صرف اللہ کے لیے استعمال ہوا ہے۔ اور اس کے بعد جبرائیلؑ۔ صالح مومنین اور سارے فرشتوں کو مددگار کہا گیا ہے۔ دیکھئے تفصیل۔

إِن تَتُوبَآ إِلَى ٱللَّهِ فَقَدْ صَغَتْ قُلُوبُكُمَا ۖ وَإِن تَظَٰهَرَا عَلَيْهِ فَإِنَّ ٱللَّهَ هُوَ مَوْلَىٰهُ وَجِبْرِيلُ وَصَٰلِحُ ٱلْمُؤْمِنِينَ ۖ وَٱلْمَلَٰٓئِكَةُ بَعْدَ ذَٰلِكَ ظَهِيرٌ ﴿4﴾

سورۃ التحریم آیت 4

اگر تم دونوں اللہ کے حضور توبہ کرلو (تو بہتر ہے) تمہارے دل کچھ (باہمی چال پر) مائل ہوگئے ہیں۔ اور اگر تم اس (رسول کی ایذا) پر باہمی اعانت کرو گی تو یقیناً اس کا مولیٰ تو اللہ ہے۔ اور جبرائیلؑ اور صالح مومنین اور سارے فرشتے بھی اس کے بعد مددگار ہیں۔

اس آیت کو بنیاد بنا کر کہتے ہیں کہ مولیٰ کے معنی دوست کے بھی ہیں اس لیے ہم حضرت علیؑ کو بمعنی کائنات کے دوست کے مولائے کائنات کہتے ہیں جبکہ یہ عذر گناہ بدتر از گناہ ہے۔

کیونکہ عربی قواعد کے تحت اس آیت میں مولیٰ یعنی مالک صرف اللہ تعالیٰ کو کہا گیا ہے۔اور باقی تین یعنی جبرئیل۔صالح مومنین اور فرشتوں کو ظہیر (مددگار) کہا گیا ہے مولیٰ نہیں کہا گیا۔

جب کہ ایک دوسری جگہ قرآن نے ہی یہ بات بہت خوب واضح کی ہوئی ہے کہ۔

لَّا يَأْتِيهِ ٱلْبَٰطِلُ مِنۢ بَيْنِ يَدَيْهِ وَلَا مِنْ خَلْفِهِۦ ۖ تَنزِيلٌ مِّنْ حَكِيمٍ حَمِيدٍ ﴿42﴾

سورۃ فصلت آیت 42

باطل اس (قرآن) کے پاس نہ تو سامنے سے آسکتا ہے اور نہ ہی پیچھے سے (پھٹک سکتا ہے)۔یہ تو حکمت والے قابلِ حمد و ستائش (اللہ جل شانہ) کی طرف سے نازل کیا گیا ہے۔

اور سورۃ التحریم آیت 4 کی نحوی ترکیب بھی یہی ثابت کرتی ہے۔

ورنہ اگر جبرائیل اور نیک مومنین بھی اس مولائیت میں شامل ہوتے تو پھر نحوی اعتبار سے حرف مشبہ بفعل إِنَّ اپنے قاعدے کے مطابق اپنے اسم ٱللَّهَ کے ساتھ ساتھ ان اسماء کو بھی حالت نصب دے دیتا۔

اور جملۂ اسمیہ کے اصول کے تحت منصوب ہونے کے بعد تینوں کی ایک ہی اعرابی حالت واقع ہو جاتی۔

اور مبتداء و خبر کے اصول کے تحت تینوں کی ایک ہی خبر ہوتی۔

لیکن اصل آیت میں یہ سارے اسم اللَّهَ کی طرح منصوب نہیں بلکہ مرفوع واقع ہوئے ہیں اور اگلے مرفوع اسم وَالْمَلَائِكَةُ کے ساتھ معطوف ہو کر یکساں اعرابی حالت کی مابعد خبر میں داخل ہیں اس طرح جو خبر ملائکہ سے متعلق ہے وہی ان کی بھی ہے یعنی یہ سب نبی ﷺ کے مددگار ہیں۔ مولیٰ نہیں۔

اس طرح سے صاف بتادیا گیا کہ مولیٰ تو بس صرف اللہ ہی ہے۔

اب اس سب کو مزید آسان الفاظ میں واضح کیا جائے تو هُوَ مَوْلَاهُ (وہ مولیٰ ہے) خبر ہے۔ اور اس کا اسم فَإِنَّ اللَّهَ (تو بیشک اللہ) ہے۔

اور بَعْدَ ذَٰلِكَ ظَهِيرٌ (اس کے بعد مددگار ہیں) ایک دوسری خبر ہے اور اس کا مبتداء وَجِبْرِيلُ وَصَالِحُ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمَلَائِكَةُ (جبرئیل۔ صالح مومنین اور فرشتے) ہے۔

اگر یہ دو کے بجائے ایک ہی خبر ہوتی تو پھر قواعد کی رو سے اس خبر کے تمام اسم ایک ہی اعرابی حالت میں ہوتے اور ایسا نہ ہوتا کہ کوئی مفتوح یعنی زبر کے ساتھ اور کوئی مضموم یعنی پیش کے ساتھ ہوتا۔

قواعد کی رو سے إِنَّ کا اثر جیسے اسم اللَّهُ پر پڑا ہے کہ اُس کو نصب دے کر اللَّهَ کر دیا ہے۔

باقی تینوں اسماء کو بھی اسی طرح نصب دیتا اور انہیں وَجِبْرِيلُ وَصَالِحُ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمَلَائِكَةُ کے بجائے وَجِبْرِيلَ وَصَالِحَ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمَلَائِكَةَ کر دیتا۔

لیکن اس آیت میں ایسا بالکل نہیں ہے۔ پس اسی سے ثابت ہو جاتا ہے کہ مولیٰ ہونے کی خبر صرف اسم اللہ کے ساتھ ہے۔ اور باقی تین اسماء یعنی جبرائیل۔ صالح مومنین اور فرشتوں کے ساتھ نہیں اور ان کی خبر دوسری ہے جو کہ بَعْدَ ذٰلِكَ ظَهِيرٌ کے ساتھ تعلق میں ہے۔ یعنی وہ صرف مددگار ہیں۔ مولیٰ نہیں ہو سکتے۔

الغرض از روئے قرآن و حدیث مولیٰ کا لفظ اپنے عموم میں اللہ کے لیے خاص ہے اور بالخصوص مولائے کائنات تو صرف اور صرف اللہ کی ذات واحد ہے۔

یہ عجیب و غریب تماشا ہے کہ آج اہل تشیع کو تو چھوڑیں اہلسنت بھی حضرت علیؓ کو مولائے کائنات جیسے مشرکانہ لقب سے یاد کرتے ہیں۔ کیا کوئی بتا سکتا ہے کہ کبھی ہم عصر امت نے حضرت علیؓ کے لیے یہ لقب استعمال کیا؟ ہم عصر چھوڑیئے بلکہ صحابہ کرامؓ۔ تابعین۔ تبع تابعین۔ ائمہ اربعہ۔ یہاں تک کہ محدثین نے کبھی حضرت علیؓ کے لیے مولائے کائنات کا لفظ نہیں استعمال کیا۔ ان کے لیے اکثر وہی رضی اللہ عنہ کا لفظ استعمال کیا ہے جو دوسرے کبّار صحابہ کے لیے استعمال کیا گیا۔ اور قرآن بھی اسی کی ترغیب دیتا ہے۔

لَّا تَجِدُ قَوْمًا يُؤْمِنُونَ بِٱللَّهِ وَٱلْيَوْمِ ٱلْـَٔاخِرِ يُوَآدُّونَ مَنْ حَآدَّ ٱللَّهَ وَرَسُولَهُۥ وَلَوْ كَانُوٓاْ ءَابَآءَهُمْ أَوْ أَبْنَآءَهُمْ أَوْ إِخْوَٰنَهُمْ أَوْ عَشِيرَتَهُمْ ۚ أُوْلَٰٓئِكَ كَتَبَ فِى قُلُوبِهِمُ ٱلْإِيمَٰنَ وَأَيَّدَهُم بِرُوحٍ مِّنْهُ ۖ وَيُدْخِلُهُمْ جَنَّٰتٍ تَجْرِى مِن تَحْتِهَا ٱلْأَنْهَٰرُ خَٰلِدِينَ فِيهَا ۚ رَضِىَ ٱللَّهُ عَنْهُمْ وَرَضُواْ عَنْهُ ۚ أُوْلَٰٓئِكَ حِزْبُ ٱللَّهِ ۚ أَلَآ إِنَّ حِزْبَ ٱللَّهِ هُمُ ٱلْمُفْلِحُونَ ﴿22﴾ ع3

سورۃ المجادلۃ آیت 22

جو بھی اللہ اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتے ہیں تم ان کو اللہ و رسول کے دشمنوں سے دوستی رکھتے ہوئے نہیں پاؤ گے۔ اگرچہ وہ (دشمن) ان کے باپ۔ یا ان کے بیٹے۔ یا ان کے بھائی۔ یا ان کے قبیلے والے لوگ ہی ہوں۔ یہ وہ لوگ ہیں کہ اللہ نے ان کے دلوں میں ایمان ثبت کر دیا ہے اور اپنی خاص روح سے ان کی تائید کی ہے اور انہیں جنت کے ایسے باغوں میں داخل کرے گا جن کے دامن میں نہریں جاری ہیں جن میں وہ ہمیشہ ہمیش رہیں گے۔ اللہ ان سے راضی ہوا اور وہ اس سے راضی ہو گئے یہ لوگ اللہ کا لشکر ہیں آگاہ رہو! ۔ بیشک اللہ کا لشکر ہی فلاح پانے والا ہے۔

اور وجہ صاف ظاہر ہے کہ ان کے دل ایمان سے لبریز اور توحید پر کاربند تھے۔ وہ اللہ کی مخلوق کو اللہ کے ساتھ کسی قسم کی شراکت داری میں شریک نہ کرتے تھے۔ یاد رکھئے اللہ کے سوا کوئی داتا۔ حاجت روا۔ مشکل کشا نہیں۔ حضرت علیؓ کو جو مشکل کشا کہتے ہیں وہ بھی اللہ کے ساتھ شریک مقرر کر رہے ہوتے ہیں۔ اہلسنت بھی شیعوں کے زیرِ اثر ایسا کہہ رہے ہوتے ہیں۔ آج کل تو دین اسلام صرف اک بھڑچال بن کے رہ گیا ہے۔ دیکھا دیکھی دوسروں کے پیچھے چلنا مناسب سمجھ لیا گیا ہے۔ جب کہ صرف ایک اللہ ہی ہر چیز پر قادر ہے۔ کائنات کے تمام کام اللہ کی مرضی اور منشاء سے ہوتے ہیں۔ سارے نبی صرف اللہ کے در کے سوالی بنے۔

وہی مولائے کل بھی ہے اور مولائے کائنات بھی۔ سرور کائنات بھی وہی ہے اور آقائے دو جہاں بھی۔ سرور کونین بھی وہی ہے اور رب العالمین بھی وہی۔ سارے انسان اور انبیاء اس کے بندے اور وہ سب کا آقا ہے۔ تمام خرق عادت امور اس کی منشاء کے تابع ہیں۔ انبیاء کے معجزے اس کی مرضی سے ہوتے تھے۔

اس نے اس کائنات کی تمام چیزوں کو پیدا کیا۔ ان کو ان کی صوابدید کے مطابق پروگرام و قوانین دیئے۔ اور جن و انسانوں کو صرف اپنی بندگی کے لئے اختیار دی۔ اسی نے موت اور زندگی بنائی تاکہ پتہ چل سکے کہ کون اچھے عمل کرتا ہے اور کون برائی میں مبتلا ہوتا ہے۔ وہ بے نیاز ہے۔ کسی شخصیت کا واسطہ و وسیلہ اس کو مجبور نہیں کر سکتا۔ کسی انسان۔ کسی ولی۔ کسی نبی۔ کسی فرشتے کی محبت اس کے فیصلوں کے آڑے نہیں آسکتی۔ اس نے انسانوں کے اعمال کے بدلے جنت و دوزخ کی جزا و سزا مقرر کر رکھی ہے۔ وہ ہی ایک ہے جو خلوت میں سنتا ہے اور جلوت میں بھی۔ زبان سے پکارا جانا بھی سنتا ہے اور دل میں کی گئی سرگوشی کو بھی سن لیتا ہے۔ اس کے علاوہ کوئی بھی ایسا سمیع و بصیر نہیں کہ موت کے بعد منوں مٹی کے پیچھے سے پکارنے والے کی پکار کو سن لے اور زیارت کرنے والے کو دیکھ لے۔

رحمتوں۔ برکتوں اور رزق اور فیض کے سارے کے سارے خزانے اسی کے پاس ہیں۔

وَجَعَلْنَا لَكُمْ فِيهَا مَعَٰيِشَ وَمَن لَّسْتُمْ لَهُۥ بِرَٰزِقِينَ ﴿20﴾ وَإِن مِّن شَىْءٍ إِلَّا عِندَنَا خَزَآئِنُهُۥ وَمَا نُنَزِّلُهُۥٓ إِلَّا بِقَدَرٍ مَّعْلُومٍ ﴿21﴾ وَأَرْسَلْنَا ٱلرِّيَٰحَ لَوَٰقِحَ فَأَنزَلْنَا مِنَ ٱلسَّمَآءِ مَآءً فَأَسْقَيْنَٰكُمُوهُ وَمَآ أَنتُمْ لَهُۥ بِخَٰزِنِينَ ﴿22﴾ وَإِنَّا لَنَحْنُ نُحْىِۦ وَنُمِيتُ

وَنَحْنُ ٱلْوَٰرِثُونَ﴿23﴾ وَلَقَدْ عَلِمْنَا ٱلْمُسْتَقْدِمِينَ مِنكُمْ وَلَقَدْ عَلِمْنَا ٱلْمُسْتَـْٔخِرِينَ﴿24﴾

سورۃ الحجر آیت ۲۰ تا ۲۴

اور ہم نے ہی اس میں تمہارے لئے اور ان سب کے لئے روزی و معاش کے وسائل بنا دیئے جن کو تم رزق نہیں دیتے۔ اور ہمارے پاس ہر چیز کے خزانے موجود ہیں اور ہم صرف اس میں سے مناسب مقدار میں ہی اُتارتے رہتے ہیں۔ اور ہم ہی (پانی بھرے) بادلوں کو اٹھانے والی ہوائیں بھیجتے ہیں پھر ہم ہی آسمان سے بارش برساتے ہیں پھر ہم ہی وہ پانی تمہیں بھی پلاتے ہیں اور تم اس کے خزانے تو نہیں رکھتے۔ اور بلاشبہ ہم ہی زندگی دیتے اور ہم ہی موت دیتے ہیں اور ہم ہی سب کے وارث و مالک ہیں۔ اور البتہ یقیناً تم سے پہلے گزرے ہوئے لوگوں کو بھی ہم جانتے ہیں اور البتہ یقینی طور پر بعد میں آنے والے بھی ہمیں معلوم ہیں۔

اس نے نہ تو اپنے گھر میں نصب حجر اسود میں کوئی نفع و نقصان رکھا ہے۔ اور نہ ہی کسی عالم اور صالح بندے کی قبر میں کوئی فیض رکھا ہے۔ اسی نے ایک طرف خانہ کعبہ کو عبادت کی جگہ بنایا اور دوسری طرف قبروں کو صرف عبرت کی جگہ قرار دیا۔ ہر طرح کا نفع و نقصان اس نے اپنے پاس رکھا۔ وہی اول ہے اور وہی آخر۔ وہی آخر کے الفاظ اس بات کا تقاضا کرتے ہیں کہ بعد از خدا بھی اتنا پرانا کوئی نہیں۔ جس طرح اس سے پہلے کوئی نہیں ہے اسی طرح اس کے بعد بھی کوئی نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ وہی آخر کا مطلب یہ ہے کہ جب سب کچھ فنا ہو

جائے گا۔ پھر بھی صرف اللہ کی ذات رہے گی۔ اور نہ ہی کوئی اس کے مثل ہے کہ اس سے پہلے یا بعد میں کسی کو رکھا جاسکے۔ مخلوقات میں سب سے افضل انبیاء ہیں اور انبیاء میں سب سے افضل نبی ﷺ ہیں اور آپ ﷺ کی محبت اور ان کی سنت پر چلے بغیر اللہ جل شانہ کی رضا اور جنت کا حصول ناممکن ہے۔

حضرت علیؓ کے بارے جو درج ذیل حدیث میں مولیٰ کا لفظ مستعمل ہے۔ یہ روایت اہل علم کے ہاں مشکوک ہے

عن عليٍّ أن النبي ﷺ قال يوم غدير خم : مَن كنتُ مولاه فعليٌّ مولاه۔

حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے غدیر خم کے دن فرمایا: جس کا میں مولا ہوں اُس کا علی مولا ہے۔

اس حدیث کی صحت کی بابت اہل علم میں اختلاف ہے۔ علامہ ابن حزم۔ ابن تیمیہ اور غالباً علامہ زیلعی اس حدیث کے ضعف کے قائل ہیں۔

بالفرض اگر یہ حدیث صحیح بھی ہو تو اس سے مولا علی کہنے پر استدلال واصرار کرنا صحیح نہیں ہے کیونکہ اس روایت کے وقوع کے بعد نہ تو کبھی خود نبی ﷺ نے اور نہ کبھی صحابہؓ نے حضرت علیؓ کو مولا علی کہہ کر مخاطب کیا۔

اس حدیث کی روشنی و فہم میں مولا علی کہنے کو اپنا لینا نبی ﷺ اور صحابہ و تابعین سے ثابت نہیں جبکہ شیعوں کے علاوہ بھی فی زمانہ یہ بدعت شعار بن چکی ہے اور کسی بدعت کی پیروی نبی ﷺ نے پسند نہیں فرمائی۔اور خصوصاً جو لفظ اللہ جل شانہ کے لیے قرآن میں بولا گیا ہو تو سب عزت سب وقار اللہ کے لیے ثابت ہو جاتا ہے۔پھر مخلوق پر اس لفظ کا اطلاق اسی حد تک درست ہے۔جہاں تک یہ دنیاوی اعتبار تک مقید رہے۔اور یہ بھی کہ چند روایات کے بل بوتے پر جب اور جس کا دل چاہے اللہ کے وقار۔اختیارات اور صفات پر ڈاکہ ڈال لے۔اور اللہ رب العزت کے بارے سوچ لے کہ اسے تو کوئی فرق نہیں پڑے گا۔

اللہ کے علاوہ بھی مولیٰ کا لفظ قرآن کریم میں ہے۔اس کا ذکر مثبت اور منفی دونوں طرح سے ملتا ہے۔ اس بارے جو آیات ہیں۔وہ ذیل میں لکھ دی ہیں۔جن میں سے ایک جگہ آقا۔دو جگہ کام نہ آنے والا دوست۔ایک جگہ برا مولیٰ اور ایک مقام پر جہنم کو بھی دوزخیوں کا مولیٰ کہا گیا ہے۔

وَضَرَبَ ٱللَّهُ مَثَلًا رَّجُلَيْنِ أَحَدُهُمَآ أَبْكَمُ لَا يَقْدِرُ عَلَىٰ شَىْءٍ وَهُوَ كَلٌّ عَلَىٰ مَوْلَىٰهُ أَيْنَمَا يُوَجِّههُّ لَا يَأْتِ بِخَيْرٍ ۖ هَلْ يَسْتَوِى هُوَ وَمَن يَأْمُرُ بِٱلْعَدْلِ ۙ وَهُوَ عَلَىٰ صِرَٰطٍ مُّسْتَقِيمٍ ﴿76﴾ ع10

سورۃ النحل آیت 76

اور اللہ ایک اور مثال بیان کرتا ہے کہ دو آدمی ہیں۔ جن میں سے ایک گونگا ہے کہ کسی بات پر قدرت نہیں رکھتا اور وہ اپنے آقا پر بوجھ ہے وہ اسے جدھر بھی بھیجتا ہے کسی بھلائی کے ساتھ واپس نہیں آتا۔ اور دوسرا وہ (جو سنتا بولتا) ہے جو عدل و انصاف کا حکم کرتا ہے اور خود بھی سیدھے راستے پر چل رہا ہے۔ کیا یہ دونوں برابر ہو سکتے ہیں؟۔

يَدْعُواْ لَمَن ضَرُّهُۥٓ أَقْرَبُ مِن نَّفْعِهِۦ ۚ لَبِئْسَ ٱلْمَوْلَىٰ وَلَبِئْسَ ٱلْعَشِيرُ ﴿13﴾

سورۃ الحج آیت 13

ایسے ایسوں کو پکارتا ہے جس کا ضرر اس کے نفع سے زیادہ قریب ہے۔ ایسا مولیٰ بھی برا اور ایسا رفیق بھی برا ہے۔

يَوْمَ لَا يُغْنِى مَوْلًى عَن مَّوْلًى شَيْـًٔا وَلَا هُمْ يُنصَرُونَ ﴿41﴾

سورۃ الدخان آیت 41

جس دن نہ تو کوئی مولیٰ (دوست) کسی مولیٰ (دوست) کے کچھ بھی کام آئے گا اور نہ ہی ان کو مدد مل پائے گی۔

فَٱلْيَوْمَ لَا يُؤْخَذُ مِنكُمْ فِدْيَةٌ وَلَا مِنَ ٱلَّذِينَ كَفَرُوا۟ ۚ مَأْوَىٰكُمُ ٱلنَّارُ ۖ هِىَ مَوْلَىٰكُمْ ۖ وَبِئْسَ ٱلْمَصِيرُ ﴿15﴾

سورۃالحدید آیت 15

پس آج نہ تو تم سے کوئی فدیہ قبول کیا جائے گا اور نہ ہی ان سے جو کفر کے مرتکب ہوئے تھے۔ تم سب کا ٹھکانہ جہنم کی آگ ہے۔ یہی (جہنم) تمہارا مولیٰ ہے اور وہ کیا ہی برا مقام ہے۔

کیا نبی ﷺ حاضر و ناضر ہیں؟:

قرآن مجید کی بہت سی آیات میں صراحت کے ساتھ یہ بات واضح کی گئی ہے۔ کہ کوئی بھی اللہ تعالیٰ کی مانند نہیں ہے۔ نہ کوئی اس کی شبیہ ہے۔ نہ کوئی مشابہ۔ نہ کوئی اس کے برابری کرنے والا ہے۔ اور نہ کوئی اس قابل ہے کہ اس کا ادراک کر سکے۔

۞ وَلَقَدْ أَخَذَ ٱللَّهُ مِيثَٰقَ بَنِىٓ إِسْرَٰٓءِيلَ وَبَعَثْنَا مِنْهُمُ ٱثْنَىْ عَشَرَ نَقِيبًا ۖ وَقَالَ ٱللَّهُ إِنِّى مَعَكُمْ ۖ لَئِنْ أَقَمْتُمُ ٱلصَّلَوٰةَ وَءَاتَيْتُمُ ٱلزَّكَوٰةَ وَءَامَنتُم بِرُسُلِى وَعَزَّرْتُمُوهُمْ وَأَقْرَضْتُمُ ٱللَّهَ قَرْضًا حَسَنًا لَّأُكَفِّرَنَّ عَنكُمْ سَيِّـَٔاتِكُمْ وَلَأُدْخِلَنَّكُمْ جَنَّٰتٍ تَجْرِى مِن تَحْتِهَا ٱلْأَنْهَٰرُ ۚ فَمَن كَفَرَ بَعْدَ ذَٰلِكَ مِنكُمْ فَقَدْ ضَلَّ سَوَآءَ ٱلسَّبِيلِ ﴿12﴾

سورۃ المائدۃ آیت 12

اور البتہ یقیناً اللہ نے اولادِ اسرائیل سے عہد لیا اور ہم نے ان میں بارہ سردار مقرر کیے۔ اور اللہ نے کہا میں تمہارے ساتھ ہوں اگر تم نماز کی پابندی کرتے رہو۔ اور زکوۃ دیتے رہو۔ اور میرے سب رسولوں پر ایمان لاؤ اور ان کی مدد بھی کرو۔ اور اللہ کو قرض حسنہ دو۔ تو میں ضرور تم سے تمہارے گناہ مٹادوں گا اور لازمی تمہیں ایسے باغوں میں داخل کروں گا جن کے دامن میں نہریں بہتی ہوں گی۔ پھر تم میں سے جو کوئی اس کے بعد کافر ہو گیا تو یقیناً وہ سیدھے رستے سے بھٹک گیا۔

لَّا تُدْرِكُهُ ٱلْأَبْصَٰرُ وَهُوَ يُدْرِكُ ٱلْأَبْصَٰرَ ۖ وَهُوَ ٱللَّطِيفُ ٱلْخَبِيرُ ﴿103﴾

سورۃ الانعام آیت 103

نگاہیں اسے نہیں پا سکتیں اور وہ سب نگاہوں کا بخوبی ادراک کر لیتا ہے۔ اور وہ بہت باریک بین ہر طرح کی خبر رکھنے والا ہے۔

إِذْ يُوحِى رَبُّكَ إِلَى ٱلْمَلَٰٓئِكَةِ أَنِّى مَعَكُمْ فَثَبِّتُوا۟ ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ ۚ سَأُلْقِى فِى قُلُوبِ ٱلَّذِينَ كَفَرُوا۟ ٱلرُّعْبَ فَٱضْرِبُوا۟ فَوْقَ ٱلْأَعْنَاقِ وَٱضْرِبُوا۟ مِنْهُمْ كُلَّ بَنَانٍ ﴿12﴾ ط

سورۃ الانفال آیت 12

جس وقت تیرے رب نے فرشتوں کو وحی کی کہ میں تمہارے ساتھ ہوں تم اہلِ ایمان کو ثابت قدم رکھو۔ میں بھی کافروں کے دلوں میں (مسلمانوں کا) رعب وہیبت ڈالے دیتا ہوں۔ پس ان کی گردنوں پر مارو اور ان کی پور پور پر مارو۔

إِلَّا تَنصُرُوهُ فَقَدْ نَصَرَهُ ٱللَّهُ إِذْ أَخْرَجَهُ ٱلَّذِينَ كَفَرُوا۟ ثَانِىَ ٱثْنَيْنِ إِذْ هُمَا فِى ٱلْغَارِ إِذْ يَقُولُ لِصَٰحِبِهِۦ لَا تَحْزَنْ إِنَّ ٱللَّهَ مَعَنَا ۖ فَأَنزَلَ ٱللَّهُ سَكِينَتَهُۥ عَلَيْهِ وَأَيَّدَهُۥ بِجُنُودٍ لَّمْ تَرَوْهَا وَجَعَلَ كَلِمَةَ ٱلَّذِينَ كَفَرُوا۟ ٱلسُّفْلَىٰ ۗ وَكَلِمَةُ ٱللَّهِ هِىَ ٱلْعُلْيَا ۗ وَٱللَّهُ عَزِيزٌ حَكِيمٌ ﴿40﴾

سورۃ التوبۃ آیت 40

اگر تم رسول کی مدد نہ کروگے تو اللہ نے اس کی (ایسے وقت) مدد کی تھی جب کافروں نے ان کو گھر سے نکال دیا تھا۔ وہ دو میں سے دوسرا تھا جب وہ دونوں غار میں تھے جس وقت وہ (محمدؐ) اپنے ساتھی (ابوبکر صدیقؓ) سے کہہ رہا تھا کہ غم نہ کر بیشک اللہ ہمارے ساتھ ہے۔ پھر اللہ نے اپنی طرف سے ان پر سکون واطمینان نازل فرمایا اور ایسے لشکروں سے ان کی مدد کی جو تم کو نظر نہیں آتے تھے اور کافروں کی بات کو پست کر دیا۔ اور بات تو اللہ ہی کی بلند رہتی ہے۔ اور اللہ بہت زبردست نہایت حکمت والا ہے۔

وَهُوَ ٱلَّذِى يَبْدَؤُا۟ ٱلْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيدُهُۥ وَهُوَ أَهْوَنُ عَلَيْهِ ۚ وَلَهُ ٱلْمَثَلُ ٱلْأَعْلَىٰ فِى ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلْأَرْضِ ۚ وَهُوَ ٱلْعَزِيزُ ٱلْحَكِيمُ ﴿27﴾ ع3

سورۃالروم آیت 27

اور وہ (اللہ) ہی تو ہے جو خلقت کو پہلی بار پیدا کرتا ہے پھر اُس کا اعادہ بھی کرے گا اور یہ اس پر بہت آسان ہے۔ اور آسمانوں اور زمین میں اس کی شان بہت بلند ہے۔ اور وہ بڑا غالب نہایت حکمت والا ہے۔

فَاطِرُ ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلْأَرْضِ ۚ جَعَلَ لَكُم مِّنْ أَنفُسِكُمْ أَزْوَٰجًا وَمِنَ ٱلْأَنْعَٰمِ أَزْوَٰجًا ۖ يَذْرَؤُكُمْ فِيهِ ۚ لَيْسَ كَمِثْلِهِۦ شَىْءٌ ۖ وَهُوَ ٱلسَّمِيعُ ٱلْبَصِيرُ ﴿11﴾

سورۃالشوری آیت 11

(وہی تو) آسمانوں اور زمین کا پیدا کرنے والا ہے اسی نے تمہاری جنس سے تمہارے لئے جوڑے پیدا کیے اور مویشیوں میں سے بھی جوڑے بنائے ہیں اسی طریقے سے تمہیں بھی پھیلاتا ہے۔ کوئی بھی چیز اس (کائنات میں اللہ جل شانہ) جیسی نہیں ہے وہ تو خوب سننے والا گہری نظر سے دیکھنے والا ہے۔

فَلَا تَهِنُوا۟ وَتَدْعُوٓا۟ إِلَى ٱلسَّلْمِ وَأَنتُمُ ٱلْأَعْلَوْنَ وَٱللَّهُ مَعَكُمْ وَلَن يَتِرَكُمْ أَعْمَٰلَكُمْ ﴿35﴾

سورۃ محمد آیت 35

پس تم ہمت نہ ہارنا اور (دشمنوں کو) صلح کی دعوت نہ دینا جب کہ تم ہی غالب رہو گے اور اللہ تمہارے ساتھ ہے وہ تمہارے اعمال (کے اجر) میں ہرگز کمی نہیں کرے گا۔

هُوَ ٱلَّذِى خَلَقَ ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلْأَرْضَ فِى سِتَّةِ أَيَّامٍ ثُمَّ ٱسْتَوَىٰ عَلَى ٱلْعَرْشِ ۚ يَعْلَمُ مَا يَلِجُ فِى ٱلْأَرْضِ وَمَا يَخْرُجُ مِنْهَا وَمَا يَنزِلُ مِنَ ٱلسَّمَآءِ وَمَا يَعْرُجُ فِيهَا ۖ وَهُوَ مَعَكُمْ أَيْنَ مَا كُنتُمْ ۚ وَٱللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرٌ ﴿4﴾

سورۃ الحدید آیت 4

وہی تو ہے جس نے آسمانوں و زمین کو چھ دن میں پیدا کیا پھر عرش پر مستوی ہوا۔ جو کچھ بھی زمین میں داخل ہوتا اور جو اس سے نکلتا ہے اور جو آسمان سے اُترتا اور جو اس کی طرف چڑھتا ہے سب اسے معلوم ہے۔ اور تم جہاں کہیں بھی ہو وہ تمہارے ساتھ ہوتا ہے۔ اور جو کچھ تم کرتے ہو اللہ اسے گہری نگاہ سے دیکھ رہا ہوتا ہے۔

أَلَمْ تَرَ أَنَّ ٱللَّهَ يَعْلَمُ مَا فِى ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَمَا فِى ٱلْأَرْضِ ۖ مَا يَكُونُ مِن نَّجْوَىٰ ثَلَٰثَةٍ إِلَّا هُوَ رَابِعُهُمْ وَلَا خَمْسَةٍ إِلَّا هُوَ سَادِسُهُمْ وَلَآ أَدْنَىٰ مِن ذَٰلِكَ وَلَآ أَكْثَرَ إِلَّا هُوَ مَعَهُمْ أَيْنَ مَا كَانُوا۟ ۖ ثُمَّ يُنَبِّئُهُم بِمَا عَمِلُوا۟ يَوْمَ ٱلْقِيَٰمَةِ ۚ إِنَّ ٱللَّهَ بِكُلِّ شَىْءٍ عَلِيمٌ ﴿7﴾

سورۃ المجادلۃ آیت 7

کیا تم نے کبھی غور نہیں کیا کہ اللہ وہ سب کچھ جانتا ہے جو آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے؟۔ کہیں بھی تین آدمیوں کی سرگوشی نہیں ہوتی مگر وہ ان کا چوتھا ہوتا ہے اور نہ کہیں پانچ کی مگر وہ ان کا چھٹا ہوتا ہے۔ اور نہ اس سے کم اور نہ زیادہ مگر یہ کہ وہ جہاں بھی ہوں اللہ ان کے ساتھ ہوتا ہے۔ پھر وہ قیامت کے دن انہیں جتائے گا کہ وہ کیا کچھ کرتے رہے ہیں؟۔ یقیناً اللہ ہر چیز کو اچھی طرح جاننے والا ہے۔

وَلَمْ يَكُن لَّهُۥ كُفُوًا أَحَدٌۢ ﴿4﴾ ع1

سورۃ الاخلاص آیت 4

اور کوئی ایک بھی اس (کائنات میں اللہ جل شانہ) کا ہمسر و ہم پلہ نہیں ہے۔

کچھ لوگ نبی ﷺ کے بارے ایسی باتیں کر دیتے ہیں کہ ان کے اللہ کی مثل ہونے کا گمان ہونے لگتا ہے۔ بلاشبہ نبی ﷺ کا درجہ بہت اونچا ہے۔ مگر وہ اللہ جل شانہ کی مخلوق میں سے ہیں۔ اور ریاضی کے کلیہ کی رو سے خالق اور مخلوق کی آپس میں کوئی نسبت قائم نہیں کی جا سکتی۔ جو لوگ نبی ﷺ کے بارے کہتے ہیں کہ حضور ﷺ ہر جگہ حاضر ناظر ہیں۔ وہ درج ذیل اللہ رب العزّت کا فرمودات بھی دیکھ لیں۔ جو سورتوں کی ترتیب کے مطابق لکھے ہیں۔ اور صاف سمجھ میں آنے والے اور ہر قسم کے شک وشبہے سے بالاتر ہیں۔

ذَٰلِكَ مِنْ أَنۢبَآءِ ٱلْغَيْبِ نُوحِيهِ إِلَيْكَ ۚ وَمَا كُنتَ لَدَيْهِمْ إِذْ يُلْقُونَ أَقْلَٰمَهُمْ أَيُّهُمْ يَكْفُلُ مَرْيَمَ وَمَا كُنتَ لَدَيْهِمْ إِذْ يَخْتَصِمُونَ ﴿44﴾

سورۃ آل عمران آیت 44

یہ غیب کی خبریں ہیں۔ جو ہم تیری طرف وحی کر رہے ہیں۔ اور تم ان کے پاس نہیں تھے جب وہ لوگ (قرعہ اندازی کے لئے) اپنے قلم ڈال رہے تھے کہ مریمؑ کی کفالت کون کرے گا اور نہ ہی اس وقت تم ان کے پاس تھے جب وہ آپس میں جھگڑ رہے تھے؟۔

وَمَا مُحَمَّدٌ إِلَّا رَسُولٌ قَدْ خَلَتْ مِن قَبْلِهِ ٱلرُّسُلُ ۚ أَفَإِيْن مَّاتَ أَوْ قُتِلَ ٱنقَلَبْتُمْ عَلَىٰٓ أَعْقَٰبِكُمْ ۚ وَمَن يَنقَلِبْ عَلَىٰ عَقِبَيْهِ فَلَن يَضُرَّ ٱللَّهَ شَيْـًٔا ۗ وَسَيَجْزِى ٱللَّهُ ٱلشَّٰكِرِينَ ﴿144﴾

سورۃ آل عمران آیت 144

محمد ﷺ تو صرف ایک رسول ہیں ان سے پہلے بہت سے رسول گزر چکے ہیں۔ کیا اگر وہ وفات پا جائیں یا شہید کر دیئے جائیں تو تم (دین اسلام سے) اپنی ایڑیوں کے بل پھر جاؤ گے؟۔ اور جو کوئی بھی الٹے پاؤں پھر جائے گا تو اللہ کا ہر گز کچھ نہ بگاڑے گا۔ اللہ عنقریب شکر گزاروں کو اچھا صلہ دے گا۔

۞ يَوْمَ يَجْمَعُ ٱللَّهُ ٱلرُّسُلَ فَيَقُولُ مَاذَآ أُجِبْتُمْ ۖ قَالُوا۟ لَا عِلْمَ لَنَآ ۖ إِنَّكَ أَنتَ عَلَّٰمُ ٱلْغُيُوبِ ﴿108﴾ ع14

سورۃ المائدۃ آیت 109

جن دن اللہ سب رسولوں کو جمع کرے گا پھر ان سے پوچھے گا کہ تمہیں کیا جواب دیا گیا تھا؟۔ وہ عرض کریں گے کہ ہمیں کچھ بھی خبر نہیں۔ بلا شبہ تو ہی ساری غیب کی باتوں کا پوری طرح علم رکھنے والا ہے۔

فَلَنَسْـَٔلَنَّ ٱلَّذِينَ أُرْسِلَ إِلَيْهِمْ وَلَنَسْـَٔلَنَّ ٱلْمُرْسَلِينَ ﴿6﴾

سورۃالأعراف آیت 6

پھر بیشک ہم ان سے ضرور پوچھیں گے جن کی طرف رسول بھیجے گئے تھے اور ان رسولوں سے بھی ہم ضرور پوچھ گچھ کریں گے۔

ذَٰلِكَ مِنْ أَنۢبَآءِ ٱلْغَيْبِ نُوحِيهِ إِلَيْكَ ۖ وَمَا كُنتَ لَدَيْهِمْ إِذْ أَجْمَعُوٓا۟ أَمْرَهُمْ وَهُمْ يَمْكُرُونَ ﴿102﴾

سورۃیوسف آیت 102

(اے نبیؐ) یہ غیب کی خبروں میں سے ہیں جو ہم تیرے پاس وحی کر رہے ہیں۔ اور تم ان (یوسفؑ کے بھائیوں) کے پاس تو اس وقت موجود نہیں تھے جب وہ آپس میں اتفاق کرکے یوسفؑ کے خلاف مکر وفریب کر رہے تھے۔

وَمَا كُنتَ بِجَانِبِ ٱلْغَرْبِىِّ إِذْ قَضَيْنَآ إِلَىٰ مُوسَى ٱلْأَمْرَ وَمَا كُنتَ مِنَ ٱلشَّٰهِدِينَ ﴿44﴾

سورۃالقصص آیت 44

اور تم (کوہِ طور کے) مغرب کی جانب موجود نہ تھے جب ہم نے موسیٰؑ کی طرف حکم بھیجا تھا اور نہ ہی تم اس واقعے کو دیکھنے والوں میں سے تھے۔

وَلَٰكِنَّآ أَنشَأْنَا قُرُونًا فَتَطَاوَلَ عَلَيْهِمُ ٱلْعُمُرُ ۚ وَمَا كُنتَ ثَاوِيًا فِىٓ أَهْلِ مَدْيَنَ تَتْلُوا۟ عَلَيْهِمْ ءَايَٰتِنَا وَلَٰكِنَّا كُنَّا مُرْسِلِينَ ﴿45﴾

سورۃ القصص آیت 45

اور لیکن ہم نے (موسیٰؑ کے بعد) بہت سی نسلیں پیدا کر دیں اور ان پر عرصہ دراز گزر گیا۔ اور نہ ہی تم مدین والوں میں مقیم تھے کہ ان کو ہماری آیتیں پڑھ پڑھ کر سناتے مگر (ان میں بھی) ہم ہی رسول بنا کر بھیجتے رہے تھے۔

وَمَا كُنتَ بِجَانِبِ ٱلطُّورِ إِذْ نَادَيْنَا وَلَٰكِن رَّحْمَةً مِّن رَّبِّكَ لِتُنذِرَ قَوْمًا مَّآ أَتَىٰهُم مِّن نَّذِيرٍ مِّن قَبْلِكَ لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُونَ ﴿46﴾

سورۃ القصص آیت 46

اور نہ تم کوہ طور کے دامن میں موجود تھے جب ہم نے (موسیٰؑ کو) آواز دی تھی۔ بلکہ (تجھے بھیجنا) تیرے رب کی طرف سے رحمت ہے تاکہ تم اس قوم کو آگاہ کردو جس کے پاس تم سے پہلے کوئی آگاہ کرنے والا نہیں آیا تاکہ وہ غور و فکر سے نصیحت حاصل کرلیں۔

وَمَا كُنتَ تَرْجُوٓاْ أَن يُلْقَىٰٓ إِلَيْكَ ٱلْكِتَٰبُ إِلَّا رَحْمَةً مِّن رَّبِّكَ ۖ فَلَا تَكُونَنَّ ظَهِيرًا لِّلْكَٰفِرِينَ ﴿86﴾

سورۃ القصص آیت 86

اور تمہیں اس بات کی امید نہ تھی کہ تم پر کتاب نازل کی جائے گی یہ تو بس تمہارے رب کی رحمت ہے۔ لہٰذا تم ہر گز کافروں کی پشت پناہی نہ کرنا۔

وَمَا كُنتَ تَتْلُواْ مِن قَبْلِهِۦ مِن كِتَٰبٍ وَلَا تَخُطُّهُۥ بِيَمِينِكَ ۖ إِذًا لَّٱرْتَابَ ٱلْمُبْطِلُونَ ﴿48﴾

سورۃ العنکبوت آیت 48

اور تم نہ تو اس (قرآن) سے پہلے کوئی کتاب پڑھتے تھے اور نہ ہی اپنے دائیں ہاتھ سے کچھ لکھ ہی سکتے تھے۔ اگر ایسا ہوتا تو یہ باطل پرست لوگ ضرور (تمہاری نبوت میں) شک کرتے۔

إِنَّكَ مَيِّتٌ وَإِنَّهُم مَّيِّتُونَ﴿30﴾ز

سورۃالزمر آیت 30

(اے نبیؐ) بیشک تم کو بھی مرنا ہےاور بلا شبہ یہ لوگ بھی مر جانے والے ہیں۔

مَا وَدَّعَكَ رَبُّكَ وَمَا قَلَىٰ﴿3﴾ط وَلَلْآخِرَةُ خَيْرٌ لَّكَ مِنَ الْأُولَىٰ﴿4﴾ط وَلَسَوْفَ يُعْطِيكَ رَبُّكَ فَتَرْضَىٰ﴿5﴾ط

سورۃالضحیٰ آیت ۳تا۵

(اے نبیؐ) تمہارے رب نے نہ تو تم کو چھوڑا ہےاور نہ (تم سے) ناراض ہوا ہے۔ اور بلا شبہ آخرت تمہارے لئے دنیا سے کہیں زیادہ بہتر ہے۔ اور عنقریب تمہارا رب تمہیں وہ کچھ عطا کرے گا کہ تم راضی ہو جاؤ گے۔

ان آیات سے نبی ﷺ کی ہر جگہ موجودگی کا (یعنی حاضر ناظر ہونے کا) جو راگ الاپا جاتا ہے اس کا پردہ بھی چاک ہو جاتا ہے کہ سب جھوٹ گھڑ لیا گیا ہے۔ نماز میں پڑھے جانے والے اَلتَّحِيَّات سے بھی حاضر ناظر کے گھڑے ہوئے جھوٹ کا پول صاف ظاہر ہو جاتا ہے۔

اَلتَّحِيَّاتُ ۔ کے متعلق اکثر حضرات کا خیال ہے کہ اگر نبی ﷺ حاضر و ناظر نہیں ہیں تو نماز میں آپؐ کو السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ ۔اے نبی! تجھ پر اللہ تعالی کی جانب سے سلامتی ہو سے خطاب کیوں کیا جاتا ہے۔اس سے معلوم ہوتا ہے کہ آپؐ ہر نمازی کے پاس ہوتے ہیں اور نمازی آپؐ کو خطاب کرتے ہوئے یہ بات کہتا ہے۔

اس پر یہاں دو باتیں اٹھائی جاتی ہیں

ایک یہ کہ اگر آپؐ حاظر و ناظر نہیں تو عَلَيْكَ تجھ پر سے کیوں خطاب کیا گیا ہے۔

دوسرا أَيُّهَا النَّبِيُّ اے نبی کہہ کر کیوں خطاب کیا گیا۔

اور اسے نبی ﷺ کے معراج کے ساتھ منسوب کیا جاتا ہے۔جب کہ محدثین کرامؒ کے نزدیک یہ بات مستند نہیں!۔پھر بھی اس پر جو کچھ کہا جاتا ہے۔اس کا لب لباب کچھ یوں ہے کہ اس واقعے کو نبیؐ کی امتیازی شان کے تحت ہر نماز کے تشہد میں دہرایا جاتا ہے۔جس میں نبی ﷺ نے کیا کہا اور اللہ تعالیٰ نے کیا جواب دیا۔اور اس پر فرشتے کا ردِ عمل کیا تھا۔اس کے الفاظ پر جو کہا گیا ان پر ذرا غور کریں تو پتہ چلتا ہے کہ نبی ﷺ نے اللہ تعالی کی حمد و ثنا بیان کی کہ تمام زبانی۔بدنی اور مالی عبادتیں اللہ تعالی ہی کے لئے مخصوص ہیں۔

نبی ﷺ نے عرض کیا:	اَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ

تمام زبانی۔ بدنی۔ اور مالی عبادات اللہ ہی کے لئے ہیں

تواللہ سبحانہ وتعالیٰ نے نے رسول ﷺ کو ہدیہ تبریک پیش کرتے ہوئے ارشاد فرمایا:

السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللَّهِ

اے نبی! تم پر اللہ تعالی کی جانب سے سلامتی۔ رحمتیں۔ اور برکتیں نازل ہوں

نبی ﷺ نے عرض کیا: السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللَّهِ الصَّالِحِينَ

ہم پر اور اللہ تعالی کے تمام نیک بندوں پر سلامتی نازل ہو

فرشتے نے کہا:

أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ

میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں ہے۔ اور میں یہ بھی گواہی دیتا ہوں کہ محمد۔ اللہ تعالی کے بندے اور رسول ہیں

اوّل تو غیر مستند بات کا عقائد کی صف میں ہی شامل کرنا غلط ہے۔ اگر بفرض محال اسے صحیح بھی مان لیا جائے تو بھی کسی طرح حاضر ناظر کا عقیدہ نہیں نکل سکتا۔ اس کے بارے اور کچھ کہنے سے پہلے یہ پڑھ لیں۔

کبھی کسی بھی بات کو ہو بہو پیش کرنا اس کی اہمیت کو ظاہر کرتا ہے مقصد یہ ہوتا ہے بغیر کسی ملاوٹ کے بات سب تک پہنچ جائے۔

(آپ نے سنا تو ہوگا کہ براہِ راست (ڈاریکٹ)۔اور بالواسطہ (اِنڈاریکٹ) -

براہِ راست (ڈاریکٹ) کے لئے جملہ جوں کا توں بولا جاتا ہے اور بالواسطہ (اِنڈاریکٹ) کے لئے اس کے الفاظ کو بدلنا پڑتا ہے)

اگر یہ سارا مکالمہ بغیر کسی ملاوٹ کے نماز کا جزوِ خاص بنا دیا گیا تو

پھر اس مکالمے سے حاضر ناظر کی دلیل کیسے نکل سکتی ہے؟۔جس پر شرکیہ عقیدہ استوار کر لیا گیا ہے۔جس کی حیثیت ہی بے بنیاد ہے۔

اوپر درج کردہ بات اگرچہ غیر مستند بھی ہو تو کم از کم یہ تو واضح ہے کہ۔السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ میں اللہ تعالی نے نبی ﷺ کو مخاطب کیا ہے۔جسے نبیؐ نے اپنی زندگی میں ویسے ہی برقرار رکھا۔بعد میں اس پر کچھ اعتراض کے باوجود صحابہ کرام نے اسے تبدیل نہیں کیا۔

اس طرح کی ملتی جلتی قرآن کریم میں بے شمار مثالیں موجود ہیں کہ اگر کسی وقت کسی شخصیت اور فرد کو اس کی موجودگی اور حاضری میں خطاب کیا گیا تو آج بھی اسی خطاب کی ضمیر اے اُسے یاد کیا جاتا ہے۔اس کو ضمیر خطاب سے یاد کرنے سے اس کا حاظر و ناظر ہونا کوئی بھی مراد نہیں لیتا۔

۱۔ حضرت موسیٰؑ نے جب فرعون کو تبلیغ کی۔ تو فرعون نے موسیٰؑ کے پیش کردہ دلائل کا گستاخانہ الفاظ میں رد کر دیا تھا۔ فرعون کی اس گستاخی پر موسیٰؑ نے فرمایا تھا۔

قَالَ لَقَدْ عَلِمْتَ مَآ أَنزَلَ هَٰٓؤُلَآءِ إِلَّا رَبُّ ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلْأَرْضِ بَصَآئِرَ وَإِنِّى لَأَظُنُّكَ يَٰفِرْعَوْنُ مَثْبُورًا ﴿102﴾

سورۃ الاسراء آیت 102

(موسیٰؑ نے) کہا البتہ یقیناً یہ تو تجھے معلوم ہے کہ یہ (معجزے) آسمانوں اور زمین کے مالک ہی نے لوگوں کو (حق) سمجھانے کے لئے نازل کیے ہیں۔ اور اے فرعون!۔ میں تو سمجھتا ہوں کہ بلا شبہ تم ہلاکت زدہ آدمی ہو۔

اس آیت میں یا فرعون کے جملے پر غور کریں اور ذہن میں بٹھالیں کہ بوقت ضرورت کام آئے۔ آج بھی ہزاروں نہیں بلکہ لاکھوں کروڑوں کی تعداد میں قرآن مجید پڑھنے والے مسلمان لَأَظُنُّكَ کو خطاب کی ضمیر سے ہی پڑھتے ہیں لیکن اس سے فرعون کو کوئی بھی حاظر و ناظر نہیں سمجھتا۔

۲۔ حضرت یوسف علیہ السلام سے جب عزیز مصر کی بیوی نے ایک مخصوص ڈرامہ رچایا تو اللہ تعالی نے حضرت یوسف علیہ السلام کی پاکیزگی طہارت اور عصمت پر عزیز مصر کی بیوی کے خاندان ہی سے ایک شیر خوار بچے کو جب گواہ بنایا اور عزیز مصر پر جب یہ بات واضح ہو گئی کہ بیچارے یوسف علیہ

السلام کا بالکل کوئی قصور نہیں بلکہ سارے کا سارا قصور میری بیوی کا ہے۔ تو اس پر اپنی بیوی کو خطاب کرتے ہوئے اس نے کہا۔

يُوسُفُ أَعْرِضْ عَنْ هَٰذَا ۚ وَاسْتَغْفِرِي لِذَنبِكِ ۖ إِنَّكِ كُنتِ مِنَ الْخَاطِئِينَ ﴿29﴾ ع3

سورۃ یوسف آیت 29

یوسفؑ! ۔ تم اس سے در گزر کرو اور اے عورت! ۔ تو اپنے گناہ کی معافی طلب کر۔ یقیناً تو ہی خطا کاروں میں سے ہے۔

اس آیت میں بھی لِذَنبِكِ اور إِنَّكِ سے عزیز مصر کی بیوی کو خطاب ہے اور سارے مسلمان اس کو اسی طرح پڑھتے ہیں مگر عزیز مصر کو کوئی بھی حاظر و ناظر نہیں جانتا۔

۳۔ مصر کے جیل میں بے قصور یوسف علیہ السلام کے ساتھ چند دیگر اخلاقی مجرم بھی تھے۔ ان میں سے دو آدمیوں نے خواب دیکھے۔ حضرت یوسف علیہ السلام نے ان کو تعبیر بتلائی جس قیدی کو رہائی اور نجات ہونے والی تھی حضرت یوسف علیہ السلام نے اس کو کہا

وَقَالَ لِلَّذِي ظَنَّ أَنَّهُ نَاجٍ مِّنْهُمَا اذْكُرْنِي عِندَ رَبِّكَ فَأَنسَاهُ الشَّيْطَانُ ذِكْرَ رَبِّهِ فَلَبِثَ فِي السِّجْنِ بِضْعَ سِنِينَ ﴿42﴾ ط ع5

سورۃ یوسف آیت 42

اور ان دونوں میں سے جس کی نسبت (یوسفؑ نے) خیال کیا کہ رہا ہو جائے گا۔اس سے کہا کہ اپنے مالک سے میرا بھی تذکرہ کر دینا لیکن شیطان نے اسے اپنے آقا سے ذکر کرنا بھلا دیا۔ پس یوسفؑ چند (تقریباً آٹھ) برس مزید قید خانے میں ہی پڑا رہا۔

اس آیت میں حضرت یوسف علیہ السلام نے ایک قیدی کو خطاب کیا تھا مگر آج تمام مسلمان عِندَ رَبِّكَ کے الفاظ سے ہی اس آیت کی تلاوت کرتے ہیں لیکن اس قیدی کو کوئی حاظر و ناظر نہیں کہتا۔

اس کے علاوہ اور بھی مثالیں موجود ہیں۔ جن میں جملہ جوں کا توں بولا جاتا ہے۔

علاوہ ازیں۔ اگر ہم السَّلَامُ عَلَيْكَ کو حکایت سے نہ تعبیر نہ کریں بلکہ دعائیہ کلمہ سمجھ لیں۔ تو بھی اس سے حاظر و ناظر مراد لینا بالکل غلط ہوتا ہے۔ جیسا کہ ہم اپنے خطوط میں دور دراز ملکوں میں اپنے بھائیوں، دوستوں اور اکابروں کو السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ لکھا کرتے ہیں تو اس کے یہ معنی تو نہیں ہوتے کہ وہ سب ہمارے پاس حاظر و ناظر موجود ہیں ورنہ ان کو خط لکھنے کی کیا ضرورت !۔

بلکہ اس کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ جب ہمارا خط ان دوستوں کو پہنچ جائے گا تو اس وقت ان سے خطاب ہو جائے گا۔ جیسا کہ بخاری اور مسلم وغیرہ میں مروی ہے کہ۔

نبی ﷺ نے بادشاہ روم کو خط میں لکھا تھا۔

ادعوك بدعاية الاسلام

ترجمہ:۔ میں تجھے اسلام کی دعوت دیتا ہوں۔

اس کے یہ معنی تو نہ تھے کہ ہر قل آپؐ کے پاس حاظر و ناظر اور موجود تھا۔ اسی طرح السَّلَامُ عَلَيْكَ کہنے پر بھی یہی مقصود ہے کہ نبی ﷺ ہمارے پاس موجود نہیں ہیں بلکہ مطلب یہ ہوتا ہے کہ جب سلام آپؐ تک پہنچ جائے گا تو خطاب ہی ہو جائے گا۔

اب ملاحظہ کیجیے کہ ہم جو درود و سلام پڑھتے ہیں وہ آپؐ تک کس طرح پہنچتا ہے۔

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے۔ کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

ان الله ملئكة سيا حين فى الادمن يبلغون من امتى السلام ۔

ترجمہ:۔ بے شک اللہ تعالی کی طرف سے زمین مین کچھ فرشتے اس کام پر مقرر ہیں کہ میری امت کی طرف سے مجھے سلام پہنچائیں

نسائی جلد اول صفحہ ۱۴۳، مسند دارمی صفحہ ۳۷۳ اور مشکوۃ صفحہ ۸۶

اسی طرح اسی مضمون کے قریب قریب الفاظ حضرت ادس بن ادس سے بھی روایت موجود ہے

ابوداود جلد اول صفحہ ۱۵۰، ابن ماجہ صفحہ ۷۷، نسائی جلد اول صفحہ ۱۵۴، مستدرک حاکم جلد اول صفحہ ۲۷۸

اسی مضمون کی تیسری روایت حضرت ابوالدرداؓ سے مروی ہے جس کی امام فن رجال علامہ ذہبی تصحیح کرتے ہیں۔

میزان الاعتدال جلد اول صفحہ ۳۶۱۔

حضرت عبداللہ بن مسعود کی حدیث کی سند کے تمام روایت اور ان کی توثیق بھی موجود ہے

۱۔ عبدالوہاب بن عبدالحکم وزق جو ثقہ تھے (تقریب ص ۲۴۹)

۲۔ معاذ بن معاذ جو ثقہ اور متقن تھے (تقریب ص ۳۵۷)

۳۔ سفیان ثوری جو ثقہ، حافظ، فقیہ، عابد، امام اور حجت تھے (تقریب ص ۱۵۱)

۴۔ عبداللہ بن السائب ثقہ تھے (تقریب ص ۰۰)

۵۔ ذاذان کے بارے امام ابن معین فرماتے تھے کہ ذاذان ایسے ثقہ تھے جن کی مثل کے متعلق سوال نہیں ہو سکتا۔ علامہ ابن سعد انہیں ثقہ اور کثیر الحدیث کہتے تھے۔ محدث خطیب اور عجمی کہتے تھے ثقہ تھے۔ ابن عدی اور ابن حبان ان کی توثیق کرتے ہیں (تہذیب التہذیب جلد سوم ص ۳۰۳

۶۔ حضرت عبداللہ بن مسعود جلیل القدر صحابی تھے۔

یہ تھی ایک ایک روای اور اس کی توثیق اور محدثین سے اس روایت کا صحیح ہونا بھی آپ کے سامنے عرض کر دیا ہے کہ

رسول اللہ ﷺ امت کی طرف سے درود و سلام پہنچانے کے لئے اللہ تعالی کے فرشتے متعین اور مامور ہیں۔ نبی ﷺ اگر حاظر و ناظر ہوتے اور خود بہ نفس نفیس درود و سلام سنتے فرشتوں کی تعیین کی کیا ضرورت تھی!۔ حاظر ناظر کی رٹ لگانے والے ساری کتابیں کھنگال کر دیکھ لیں۔ وہ ایک بھی حدیث صیح سند کے ساتھ ایسی نہیں پیش کر سکتے جس میں یہ ثابت ہوتا ہو کہ نبی ﷺ درود و سلام بلا کسی فرشتے کے توسط خود سن لیتے ہیں۔ اگر ان میں جرات اور ہمت ہے تو ایڑی چوٹی کا زور لگا کر ایک ہی ایسی حدیث پیش کر دیں جو سند کے ساتھ ہو اور جس کے تمام روای ثقات ہوں اور یہ رسول اللہ ﷺ کا اپنا مرفوع فرمان ہو۔

ان دونوں کے قطع نظر اس طرح کی باتیں بھی ملتی ہیں۔ جو کسی غائب ہستی کا فرضی طور پر تصور کرنے اور تخیل کے طور پر اپنے دل میں حاظر و ناظر سمجھ لینے پر اس سے خطاب کیا جاتا ہے۔ ہر زبان میں اس کی بکثرت مثالیں موجود ہیں۔ عربی۔ اردو۔ فارسی اور دیگر کئی زبانوں کے شعراء کی کتابوں میں اس طرح کی شعر و شاعری کی مثالیں ملتی ہیں۔ جس سے وہ اللہ کی مخلوق میں کسی خاص شخصیت کو اپنے سامنے موجود ظاہر کرتے ہوئے تصور باندھ کر شعر کہتے ہیں۔ اس لئے نہیں کہ وہ حقیقتاً ان کے سامنے حاظر ناظر ہوتا ہے بلکہ یہ ان کے اپنے تخیل کی پیداوار ہوتا ہے۔

کچھ احادیث میں یہ بات بھی مذکور ہے۔ کہ نبی ﷺ سے التحیات کے الفاظ جن صحابہ کرامؓ سے مروی ہیں ان میں ہمیں حضرت عبداللہ بن مسعود، حضرت عائشہ اور حضرت عبداللہ بن عمرؓ وغیرہ

نمایاں طور پر نظر آتے ہیں لیکن اس کو کیا کریں کہ یہی اکابر صحابہ نبی ﷺ کی وفات پر بجائے السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ ۔کے السَّلَامُ عَلَى النَّبِيِّ وَرَحْمَةُ اللَّهِ پڑھتے بھی تھے اور اس کی تعلیم بھی دیتے تھے۔

حضرت عبداللہ بن مسعود سے روایت ہے وہ فرماتے تھے کہ جب آنحضرت ﷺ کی وفات ہو گئی تو ہم التحیات میں السَّلَامُ عَلَى النَّبِيِّ پڑھا کرتے تھے۔

صحیح بخاری جلد دوم صفحہ ۹۲۶

اسی طرح کی روایت حضرت ابن عمرؓ سے بھی موجود ہے۔

موطا امام مالک صفحہ ۳۱۔اور سنن الکبری جلد دوم صفحہ ۱۴۲

حضرت قاسم بن محمد سے مروی ہے وہ فرماتے ہیں کہ حضرت عائشہؓ ہمیں التحیات میں السَّلَامُ عَلَى النَّبِيِّ وَرَحْمَةُ اللَّهِ پڑھایا اور تعلیم دیا کرتی تھیں

سنن الکبری جلد دوم صفحہ ۱۴۲

یہ بات فتح الباری میں حضرت عطاء تابعیؒ سے یہاں تک منقول ہے کہ صحابہ کرام آنحضرت ﷺ کی وفات کے بعد السَّلَامُ عَلَى النَّبِيِّ ۔پڑھا کرتے تھے۔

فتح الباری

اس پر ہی غور فرمایئے ! کہ اگر صحابہ کرامؓ کا یہ عقیدہ ہوتا کہ رسول اللہ ﷺ ہمارے اندر موجود اور حاظر ہیں تو ان کو ضمیر خطاب چھوڑنے کی کیا ضرورت تھی !۔بلکہ ان کی طرف سے یہ امت کی ایک

رہنمائی ہے کہ اگر امت السَّلَامُ عَلَيْكَ کو اس عقیدہ سے نہ پڑھے بلکہ بطور حکایت پڑھے یا پھر بطور دعا کے پڑھے۔ جس کو فرشتے نبی ﷺ کے پاس پہنچا دیتے ہیں۔ تو خطاب کا معنی ادا ہو جاتا ہے۔ یا اگر ایسا پڑھنے سے حاظر ناظر کا خلجان واقع ہوتا ہے تو بجائے اس کے السَّلَامُ عَلَى النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللَّهِ پڑھیں تاکہ یہ خبط واقع نہ ہو۔

اگر نبی ﷺ واقعی السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ کے پیش کردہ استدلال کی رو سے حاظر و ناظر ہوتے تو عربی زبان سے واقف صحابہؓ میں اس تخیل و تصور کی شرح میں کوئی ثبوت تو ملتا۔ کسی صحابی سے ایسا کچھ منقول نہیں ہے۔ وہ ضمیر خطاب وغیرہ کے محل وقوع اور موقع محل کی مناسبت سے بخوبی واقف تھے اور حضورؐ کے فیض اور صحبت کی برکت سے قرآن کریم اور حدیث کے مطالب کو اچھی طرح سمجھ سکتے تھے۔ تو پھر ان کا یہ عقیدہ کیوں نہیں تھا کہ حضورؐ ہر جگہ حاظر و ناظر ہیں؟۔ دوسرے خود حضورؐ کو اگر دوسرے امتیوں سے نہیں تو ان صحابہ کرام سے جو آپؐ کے مبتدی بھی تھے اچھی خاصی واقفیت ہونی چاہیئے تھی۔ لیکن قرآن کریم اور صحیح حدیث کا علم رکھنے والے بخوبی جانتے ہیں کہ کسی صحابی کا یہ عقیدہ نہ تھا۔

ملا علی قاری حنفی نے مرقاۃ میں خلاصہ کچھ یوں لکھا ہے کہ رسول ﷺ کو اللہ تعالی کے ہاں سے شب معراج میں خلعت انعام ملا تھا اور اسی وجہ سے خطاب أَيُّهَا النَّبِيُّ درست جائز ہوا کہ حکایت معراجی مراد ہے نہ کہ اور کچھ۔ جیسا کہ قرآن و حدیث میں جابجا۔ یا فرعون، یا ہامان۔ یا موسی۔ یا رسول اللہ

وغیرہ حکایت کے طور پر پڑھا جاتا ہے اور نیز صحیح بخاری فتح الباری وغیرہ حدیث کی کتابوں میں سب بد عقیدگی لوگوں کے عبداللہ بن مسعود وغیرہ صحابہ کرام سے السَّلَامُ عَلَى النَّبِيِّ پڑھنے سے ثابت ہو جاتی ہے۔اور اگر بد عقیدگی کا شائبہ نہ ہو تو خطاب کے ساتھ پڑھنا لازم وضروری ہے کہ اس میں اتباع رسول اللہ ﷺ ہے جو آپؐ نے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہ اجمعین کو تعلیم کیا تھا۔

ابو محمد عبدالغفار دہلوی نائب مفتی، محکمۃ القضاۃ الاسلامیہ جماعت غرباء اہلحدیث کراچی فتاوی ستاریہ جلد دوم ۱۲ ص ۱۴۸

درجہ بالا آیات وروایات کے مطابق ہر عاقل کو بات آسانی سے سمجھ میں آ سکتی ہے۔یہ دلائل ان غلط بیانی کرنے والوں کے لیے کافی ہیں۔جو کہتے ہیں کہ حضور ﷺ ہر جگہ حاضر ناظر ہیں۔اور خصوصاً قرآنی آیات کے انکار کی صورت پر ان کو تنبیہ اور پھر ان کے ساتھ ہونے والا معاملہ بھی درج ذیل آیت میں دیکھ سکتے ہیں۔

وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ وَلَا مُؤْمِنَةٍ إِذَا قَضَى ٱللَّهُ وَرَسُولُهُۥٓ أَمْرًا أَن يَكُونَ لَهُمُ ٱلْخِيَرَةُ مِنْ أَمْرِهِمْ ۗ وَمَن يَعْصِ ٱللَّهَ وَرَسُولَهُۥ فَقَدْ ضَلَّ ضَلَٰلًا مُّبِينًا ﴿36﴾ ط

سورۃ الأحزاب آیت 36

اور کسی مومن مرد اور کسی مومن عورت کا یہ حق نہیں کہ جب اللہ اور اس کا رسول کسی معاملے کا کوئی فیصلہ کر دے تو وہ اس کام میں اپنا کچھ بھی اختیار باقی سمجھے۔اور جو کوئی بھی اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کرے تو یقیناً وہ صریح گمراہی میں پڑ گیا۔

وَٱلَّذِينَ يَسْعَوْنَ فِىٓ ءَايَٰتِنَا مُعَٰجِزِينَ أُو۟لَٰٓئِكَ فِى ٱلْعَذَابِ مُحْضَرُونَ﴿38﴾

سورۃ سبا آیت 38

اور جو لوگ ہماری آیتوں کو رَد کرنے کی کوشش کرتے ہیں وہ عذاب میں حاضر کئے جائیں گے۔

شہد اور شہد کی مکھی:

شہد کی مکھی کے بارے قرآنِ کریم میں اللہ تعالی عزوجلہ نے ارشاد فرمایا۔

وَأَوْحَىٰ رَبُّكَ إِلَى ٱلنَّحْلِ أَنِ ٱتَّخِذِى مِنَ ٱلْجِبَالِ بُيُوتًا وَمِنَ ٱلشَّجَرِ وَمِمَّا يَعْرِشُونَ﴿68﴾

سورۃ النحل آیت 68

اور تمہارے رب نے شہد کی مکھی کو وحی کی کہ پہاڑوں میں اور درختوں میں اور ان چھتریوں میں جن پر لوگ بیلیں چڑھاتے ہیں اپنے گھر (یعنی چھتے) بنایا کرو۔

ثُمَّ كُلِى مِن كُلِّ ٱلثَّمَرَٰتِ فَٱسْلُكِى سُبُلَ رَبِّكِ ذُلُلًا ۚ يَخْرُجُ مِنۢ بُطُونِهَا شَرَابٌ مُّخْتَلِفٌ أَلْوَٰنُهُۥ فِيهِ شِفَآءٌ لِّلنَّاسِ ۗ إِنَّ فِى ذَٰلِكَ لَءَايَةً لِّقَوْمٍ يَتَفَكَّرُونَ﴿69﴾

سورۃ النحل آیت 69

پھر ہر قسم کے میووں سے کھاتی رہ اور اپنے رب کے ہموار کردہ آسان راستوں پر چلتی رہ۔ اس کے پیٹ سے پینے کی چیز نکلتی ہے جس کے مختلف رنگ ہوتے ہیں جس میں بنی نوع انسان (کی کئی بیماریوں) کے لئے شفا ہے۔ بیشک اس میں بھی ان لوگوں کے لئے یقیناً بڑی نشانی ہے جو غور و فکر کرتے ہیں۔

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے لفظ کُلِی فرمایا ہے جس کے معنی ہیں۔ تو کھا۔ اور یہ صیغہ امر واحد مونث حاضر کا ہے۔ جس سے صاف ظاہر ہے کہ قرآن شہد کو اکٹھا کرنے والی مکھیوں کی جنس مونث بیان کرتا ہے اور اس بات کا علم جدید تحقیقات کے بعد ہی انسان کو ہو سکا ہے۔ کی کارکن مکھیوں کی جنس مونث ہوتی ہے۔ جو قرآن کے منجانب اللہ ہونے کی ایک اور واضح دلیل ہے۔

نحل شہد کی مکھی کو کہتے ہیں جو عام مکھی یعنی ذباب سے بڑی ہوتی ہے اور اس سورۃ کا نام "النحل" اسی نسبت سے ہے کہ اس سورت میں نحل کا ذکر آیا ہے۔ اس مکھی کی طرف وحی کرنے سے مراد فطری اشارہ یا تعلیم ہے جو اللہ تعالیٰ نے ہر جاندار کی جبلت میں ودیعت کر رکھی ہے جیسے کہ بچہ پیدا ہوتے ہی ماں کی چھاتیوں کی طرف لپکتا ہے تاکہ وہاں سے اپنے لیے غذا حاصل کر سکے حالانکہ اس وقت اسے کسی بات کی سمجھ نہیں ہوتی۔ یہ اسی فطری وحی کا اثر ہے کہ وہ اپنے لیے ایسا چھتا یا اپنا گھر بناتی ہے جسے دیکھ کر انسان حیران رہ جاتا ہے اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ کسی ماہر انجنیئر نے اس کی ڈیزائننگ کی ہے۔

اس چھتے کا ہر خانہ چھ پہلو والا یعنی مسدس ہوتا ہے جس کے تمام ضلعے مساوی لمبائی کے ہوتے ہیں اور اس طرح ایک دوسرے سے متصل یا جڑے ہوئے ہوتے ہیں کہ ان میں کہیں خالی جگہ کی گنجائش نہیں رہتی۔ انہیں خانوں میں مکھیاں شہد کا ذخیرہ کرتی ہیں۔ اور بیرونی خانوں پر پہرہ دار مکھیاں ہوتی ہیں۔ جو اجنبی مکھیوں یا کیڑوں کو ان خانوں میں گھسنے نہیں دیتیں۔

دنیا میں تمام جانور۔ پرندے۔ کیڑے مکوڑے اپنے تحفظ کے لیے گھر بناتے ہیں۔ مگر جس طرح کا خوبصورت گھر شہد کی مکھی بناتی ہے اور پھر اس کا انتظام چلاتی ہے۔ اس کی مثال چیونٹیوں کے علاوہ کسی اور پرند اور چرند کے یہاں نہیں ملتی۔ ان میں کام کرنے کے لحاظ سے مکھیوں کی درجہ بندی ہوتی ہے۔ چھتے میں تین طرح کی مکھیاں ہوتی ہیں۔ جن میں۔ چھتے کی سربراہ ملکہ مکھی۔ شہد لانے والی کارکن مکھیاں۔ اور ملکہ سے ملاپ کے لیے نکھٹو مکھیاں شامل ہوتی ہیں۔ جو ملاپ کے بعد مر جاتی ہیں ان کا چھتا۔ چھ کونوں والے خانوں پر مشتمل ہوتا ہے۔ جن کی دیواریں موم سے بنتی ہیں۔ ان میں دراڑوں اور سوراخوں کو بند کرنے کے لیے درختوں کی کونپلوں سے بیروزہ کی طرح کا ایک لیس دار مادہ حاصل کیا جاتا ہے۔ ان چھتوں میں درجہ حرارت کو قائم رکھنے کے لیے ہوا کی آمد و رفت کا مادہ نظام ہوتا ہے۔ اور یہ سب اپنے پسندیدہ حالات میں شدید جدوجہد کی ایک فعال زندگی گزارتی ہیں۔ یہ بات سائنسدانوں کے نزدیک بڑی حیرت انگیز ہے کہ ان مکھیوں نے تکونی۔ مربع نما۔ یا پانچ اور سات آٹھ ضلعی گھر کے بجائے چھ اضلاع والی مسدسی شکل کو کیوں چنا۔ اس کی دلیل ریاضی دان یہ دیتے ہیں۔ کہ چھ ضلعی ڈھانچہ ایک ایسی موزوں ترین جیومیٹری شکل ہے جس میں اکائی کا زیادہ سے

زیادہ علاقہ استعمال ہو سکتا ہے۔اگر شہد کے چھتے کے خانوں کو کسی اور شکل میں بنایا جاتا تو غیر استعمال شدہ علاقے باقی رہ جاتے ہیں۔اس طرح کم شہد ذخیرہ ہوتا اور کم تعداد میں مکھیاں اس سے مستفید ہوتیں...علاوہ ازیں تعمیری لحاظ سے چھ ضلعی خانوں کے لیے کم سے کم موم کی ضرورت ہوتی ہے جبکہ ان میں شہد کی زیادہ سے زیادہ مقدار ذخیرہ کی جا سکتی ہے۔شہد کی مکھیوں نے یقیناً یہ نتیجہ خود حساب کتاب کر کے نہیں نکالا بلکہ اللہ جل شانہ نے ان کو اس طرح گھر بنانے کی ترغیب ودیعت کی۔اس پر تو انسان بہت سی پیچیدہ جیومیٹریائی جمع تفریق کے بعد پہنچا ہے۔پیدائشی طور پر ہی یہ چھوٹے چھوٹے جانور چھ ضلعی تعمیری شکل استعمال کرتے ہیں کیونکہ انہیں ان کے مالک نے اب تک یہی سکھایا اور اسی کی ان کے لیے وحی کا لفظ استعمال کیا گیا ہے۔

چھتے میں جنسی طور پر نمو پانے والی مکھی صرف ملکہ مکھی ہی ہوتی ہے اور جسامت کے لحاظ سے بھی یہ سب سے بڑی مکھی ہوتی ہے۔کارکن مکھیاں ملکہ مکھی کی پیدائش کے لیے دو دن کے لاروے کا انتخاب کرتی ہیں۔اور یہ گیارہ دن کے بعد اپنے انڈے یا سیل سے برآمد ہوتی ہے۔اس کے بعد یہ نر نکھٹو مکھیوں کی ایک جماعت کے ساتھ ملاپ کرتی ہے اور اس ملاپ کے دوران یہ انڈے بنانے کے لیے لاکھوں جرثومے حاصل کر لیتی ہے۔جن کو یہ اپنی دو سالہ عمر کے دوران استعمال کر لیتی ہے۔ملاپ کے دس دن بعد ملکہ مکھی انڈے دینا شروع کر دیتی ہے۔یہ روزانہ تین ہزار کے قریب انڈے دے سکتی ہے۔

نکھٹو مکھی جو کہ نر مکھی ہوتی ہے اس کا چھتوں میں شہد کے بنانے میں کوئی کردار نہیں ہوتا اور نہ ہی یہ پھولوں سے رس چوستی ہے۔اس کا صرف ایک کام ہے کہ وہ ملکہ مکھی کے ساتھ ملاپ کرتی ہے۔علاوہ

ازیں اگر چھتے میں خوراک کی کمی وغیرہ ہو جائے تو انہیں چھتے سے باہر بھی نکال دیا جاتا ہے۔کارکن مکھیاں جسامت کے اعتبار سے چھوٹی ہوتی ہیں۔ایک چھتے میں پچاس سے ساٹھ ہزار کارکن مکھیاں ہوتی ہیں۔ان کی عمر بھی اٹھائیس سے چالیس دن تک ہوتی ہے۔تاہم ستمبر اور اکتوبر کے درمیان پیدا ہونے والی مکھیاں سردیوں کا پورا موسم گزار لیتی ہیں۔یہ ایک منٹ میں گیارہ ہزار دفعہ اپنے پروں کو پھڑ پھڑا لیتی ہیں یہی وجہ ہے کہ ان کی پرواز کے دوران ایک نمایاں بھنبھناہٹ سی محسوس ہوتی ہے۔

کارکن مکھیاں انڈوں سے بچے نکالنے۔ان کو غذا مہیا کرنے اور ان کے لیے رہائشی کمرے تیار کرنے میں ہمہ وقت مصروف رہتی ہیں۔ان کی آبادیوں میں بے کار مکھیوں کو قتل کر دیا جاتا ہے۔

کارکن مکھیاں شہد کی تلاش کرتی رہتی ہیں۔اور تمام دن اڑتی ہوئی پھولوں سے ماء الحیات لاتی ہیں۔ہر پھول کے نیچے مٹھاس کا ایک قطرہ ہوتا ہے۔مکھیاں اس کی تلاش میں ڈال ڈال منڈلاتی نظر آتی ہیں اور جہاں سے مل جائے اسے اپنے منہ کی تھیلی میں رکھ کر چھتے کو لوٹ جاتی ہیں اور اپنی برادری کو اس علاقہ میں مزید ماء الحیات کی موجودگی یا غیر موجودگی کی اطلاع بھی دیتی ہیں۔ابتدائی طور پر اس ماء الحیات میں پچاس سے اسّی فی صد پانی ہوتا ہے۔چھتے میں لے جا کر اسے گاڑھا کیا جاتا ہے اور جب اس سے شہد بنتا ہے تو اس میں پانی کی مقدار سولہ سے اٹھارہ فی صد کے درمیان رہ جاتی ہے۔

یہ مکھیاں خط استوا کی حدت سے لے کر برفانی میدانوں کی برودت تک میں زندہ رہ سکتی ہیں۔مگر ان کے چھتے کا اندرونی درجہ حرارت 34 سینٹی گریڈ کے قریب رہتا ہے۔اگر آس پاس کا موسم پچاس سینٹی گریڈ تک بھی گرم ہو جائے تو چھتا متاثر نہیں ہوتا۔ٹھنڈک میں زیادتی کی وجہ سے ذخیرہ پر گزر اوقات اور خوشگوار موسم کا انتظار کرتی ہیں۔ایک چھتا سال میں تقریباً پانچ سو کلو گرام ماء الحیات

حاصل کرکے اس سے شہد تیار کرتا ہے۔ چھتوں میں شہد کے علاوہ موم اور پولن کے دانے بھی ذخیرہ کیے جاتے ہیں۔ پھولوں کی پتیوں کے درمیان ان کے تولیدی اعضا ہوتے ہیں۔ مکھی جب اس کو چوسنے کے لیے کسی پھول پر بیٹھتی ہے تو نر پھولوں کے تولیدی دانے اس کے جسم کو لگ جاتے ہیں جن کو کہتے ہیں۔ پولن کے دانے لگی مکھی جب دوسرے پھول پر بیٹھتی ہے تو اس کے نسوانی حصے ان دانوں کو اپنی جانب کھینچ کر یاوری حاصل کرتے ہیں۔ اس طرح مکھی کی اڑان زراعت کے لیے ایک نہایت مفید خدمت سرانجام دیتی ہے۔ اور کہا جاتا ہے کہ امریکہ میں پیدا ہونے والی توّے اقسام کی زرعی پیداوار کی ترویج اور یاوری صرف شہد کی مکھی کی مرہون منت ہے۔ پولن کے جو دانے بچ جاتے ہیں ان کو چھتے میں لے جا کر کارکنوں کی خوراک میں لحمیاتی اجزا کے طور پر شامل کر دیا جاتا ہے۔ ان کی کچھ مقدار شہد میں بھی موجود ہوتی ہے۔

طب نبوی اور جدید سائنس، جلد اول، سے اقتباس

ایک مکھی ان مکھیوں کی سردار یا ان کی ملکہ ہوتی ہے جسے عربی میں یعسوب کہتے ہیں۔ باقی سب مکھیاں اس کی تابع فرمان ہوتی ہیں، مکھیاں اسی کے حکم سے رزق کی تلاش میں نکلتی ہیں اور اگر وہ ان کے ہمراہ چلے تو سب اس کی پوری حفاظت کرتی ہیں اور ان میں ایسا نظم وضبط پایا جاتا ہے جسے دیکھ کر انسان حیران رہ جاتا ہے کہ اتنے چھوٹے سے جاندار میں اتنی عقل اور سمجھ کہاں سے آ گئی۔ مکھیاں تلاش معاش میں اڑتی اڑتی دور دراز جگہوں پر جا پہنچتی ہیں اور مختلف رنگ کے پھلوں، پھولوں، اور میٹھی چیزوں پر بیٹھ کر ان کا رس چوستی ہیں۔ پھر یہی رس اپنے چھتا کے خانوں میں لا کر ذخیرہ کرتی رہتی ہیں

اور اتنی سمجھدار ہوتی ہیں کہ واپسی پر اپنے گھر کا راستہ نہیں بھولتیں۔ راستے میں خواہ ایسے کئی چھتے موجود ہوں وہ اپنے ہی چھتے یا گھر پہنچیں گی۔ شہد کی مکھی پر یہ بات وحی کر دینے سے یہ بات صاف سمجھ میں آتی ہے کہ اس کو ایک جامع پروگرام ودیعت کیا گیا ہے۔ جس کے تحت وہ اپنے رب کے ہموار کردہ آسان راستوں پر چلتی جا رہی ہے۔ گویا کہ ان مکھیوں کا نظم و نسق۔ پیہم آمد و رفت، ایک خاص قسم کا گھر تیار کرنا، پھر باقاعدگی کے ساتھ اس میں شہد کو ذخیرہ کرتے جانا۔ یہ سب راہیں اللہ نے مکھی کے لیے اس طرح ہموار کر دی ہیں کہ اسے کبھی سوچنے اور غور و فکر کرنے کی ضرورت ہی پیش نہیں آتی۔

تیسیر القرآن، جلد دوم کے حاشیہ 65-66-67 سے اقتباس

جب کبھی کوئی شہد کی مکھی ایک پھول سے رس چوس کر لے آتی ہے تو بعد میں آنے والی مکھی کو اس بات کا علم ہو جاتا ہے کہ کوئی مکھی پہلے بھی اس پھول کا رس لے گئی ہے۔ ایسی صورت میں وہ اس پھول کی طرف دھیان نہیں دیتی۔ اس طرح اس کا وقت اور توانائی بچ جاتی ہے۔ مگر بعد میں آنے والی مکھی کو اس بات کا علم کیسے ہو جاتا ہے کہ وہ پھول کی پڑتال کیے بغیر ہی سمجھ جاتی ہے کہ اس پھول کا رس پہلے ہی کوئی شہد کی مکھی چوس لے گئی ہے؟

یہ یوں ممکن ہوتا ہے کہ وہ شہد کی مکھی جو پہلے اس پھول سے رس چوسنے آئی تھی وہ اس پھول پر ایک خاص قسم کے عطر کا ایک قطرہ گرا کر گئی ہوتی ہے تاکہ اس کی آمد کا بعد میں آنے والی مکھیوں کو بھی علم ہو جائے۔ جب کبھی بعد میں کوئی شہد کی مکھی اس پھول کو دیکھتی ہے تو اس خوشبو سے اندازہ کر لیتی

ہے کہ پھول اب اس کے کسی کام کا نہیں رہا اور وہ کسی دوسرے پھول کی جانب بڑھ جاتی ہے۔اس طرح بعد میں آنے والی شہد کی مکھیاں اس پھول پر اپنا وقت ضائع نہیں کرتیں۔

اللہ کی نشانیاں، عقل والوں کے لیے، صفحہ 34-35۔اللہ کی نشانیاں، عقل والوں کے لیے، صفحہ 40

اللہ جل شانہ کا فرمان ہے کہ شہد میں بنی نوع انسان کی بہت ساری بیماریوں کے لئے شفا ہے

يَخْرُجُ مِنْ بُطُونِهَا شَرَابٌ مُّخْتَلِفٌ أَلْوَانُهُ فِيهِ شِفَاءٌ لِّلنَّاسِ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَةً لِّقَوْمٍ يَتَفَكَّرُونَ ﴿69﴾

سورۃ النحل آیت ۶۹ کا حصہ

اس کے پیٹ سے پینے کی چیز نکلتی ہے جس کے مختلف رنگ ہوتے ہیں جس میں بنی نوع انسان (کی کئی بیماریوں) کے لئے شفا ہے۔ بیشک اس میں بھی ان لوگوں کے لئے یقیناً بڑی نشانی ہے جو غور و فکر کرتے ہیں۔

قرآن نے شہد کو شِفَاءٌ لِّلنَّاسِ کہا گیا ہے۔جس کی افادیت کو آج سائنس بھی تسلیم کر چکی ہے۔ شہد کے کئی رنگ ہوتے ہیں۔زردی۔سفیدی مائل یا سرخی مائل یا سیاہی مائل۔اور ان رنگوں کے بھی مختلف اسباب ہوتے ہیں۔تاہم ہر قسم کے شہد میں چند مشترکہ خواص ہیں۔سب سے اہم خاصیت یہ کہ ہے بہت سی بیماریوں کے لیے شفا کا حکم رکھتا ہے الا یہ کہ مریض خود کسی بدمزاجی تاثر کا شکار نہ ہو جیسا کہ درج ذیل حدیث سے واضح ہو جاتا ہے کہ

ابو سعید خدری کہتے ہیں کہ ایک شخص آپ ﷺ کے پاس آ کر کہنے لگا کہ۔ میرے بھائی کا پیٹ خراب ہے، آپؐ نے فرمایا۔اس کو شہد پلاؤ۔ وہ دوبارہ آ کر کہنے لگا۔ یارسول اللہ ! شہد پلانے سے تو اس کا پیٹ اور خراب ہو گیا۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ کا قول سچا اور تیرے بھائی کا پیٹ جھوٹا ہے۔ جاؤ اسے پھر شہد پلاؤ۔ وہ تیسری بار آیا اور کہنے لگا۔ میں نے شہد پلایا لیکن اسے اور زیادہ پاخانے لگ گئے ہیں۔ آپ ﷺ نے پھر فرمایا۔ اللہ نے سچ کہا اور تیرے بھائی کے پیٹ نے جھوٹ کہا ۔ پھر اسے شہد پلایا گیا تو وہ تندرست ہو گیا۔

(بخاری، کتاب الطب، باب الدواء بالعسل)

اس حدیث پر ڈاکٹر خالد غزنوی تبصرہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ

یہ حدیث علم العلاج اور ماہیت مرض کے بارے میں ایک روشن راہ ہے۔ کیونکہ اسہال کا سبب آنتوں میں سوزش ہے۔ جو کہ جراثیمی اثرات یا وائرس سے ہو سکتی ہے۔ اگر ایسے مریض کی آنتوں میں وائرس کی حرکات کو فوری طور پر بند کر دیا جائے تو یہ جراثیمی زہر وہیں رہ جائے گا۔ اس طرح سوزش بدستور رہے گی۔ اس کے لیے علاج کا بہترین طریقہ یہ ہے کہ پہلے آنتوں کو صاف کیا جائے۔ پھر جراثیم مارے جائیں۔ شہد میں یہ صلاحیت تھی کہ وہ یہ دونوں کام بخوبی کر سکتا تھا۔

طب نبوی اور جدید سائنس، جلد اول، صفحہ 171

یہ بنی نوع انسان کی خدمت پر مامور ہیں۔ دیکھا جائے تو زیادہ تر حضرت انسان ہی اس کی ساری کاوشوں سے مستفید ہوتا ہے۔ اور یہ اللہ جل جلالہ کی طرف سے انسان کے لیے ایک شاندار تحفہ ہے۔ اس میں منفرد قسم کی حیرت انگیز غذائی اور طبّی خوبیاں ہیں۔ یہ ایک لیس دار اور میٹھے ذائقے والا نیم شفاف سیال

ہے جس کے مختلف رنگ ہوتے ہے۔ شہد کی مکھیاں نہایت مہارت سے اپنا چھتا بناتی ہیں۔ جس میں ان کے بچے بھی پرورش پاتے ہیں۔اور ساتھ میں شہد بھی سٹور کرتی ہیں۔

شہد کے علاوہ ان سے حاصل ہونے والی چھ چیزیں اور ہیں۔ جن میں انسان کے لئے شفا ہے۔اور یہ اکثر دواؤں میں استعمال ہوتی ہیں۔

۱۔ رائل جیلی ۲۔ پولن ۳۔ پروپلس ۴۔ موم ۵۔ شہد کی مکھی کا ڈنگ ۶۔ شہد کی مکھی کی رال

مختلف پھلوں اور پودوں سے حاصل ہونے والا شہد مختلف ہوتا ہے۔ جو شہد چھتے سے ٹپک کر نکلتا ہے وہ بہتر ہوتا ہے اور جو نچوڑنے سے حاصل ہوتا ہے، اس میں موم وغیرہ بھی مل جاتا ہے۔ بہترین شہد کی پہچان یہ ہے کہ وہ سرک۔ شفاف۔ گاڑھا خوش مزہ اور نہایت میٹھا ہوتا ہے۔ خالص شہد میں موم بالکل نہیں ہوتا اور یہ اس سے دو انگلیوں کے درمیان تار سا بندھ جاتا ہے۔ یہ کھانے کے لیے نہایت مفید سمجھا جاتا ہے نیز اس کا استعمال دواؤں میں بھی ہوتا ہے۔

طبیب حضرات کے نزدیک شہد خراب نہیں ہوتا۔ وہ مختلف جڑی بوٹیوں کی آمیزش سے اس میں معجون بناتے ہیں۔اور یہ ان جڑی بوٹیوں کو دیر تک محفوظ رکھتا ہے۔ تاہم جدید نقطۂ نظر کے مطابق زیادہ پرانا شہد مضر صحت ہے اور جنون و سوداوی امراض پیدا کرتا ہے۔ کوئی چیز شہد میں رکھنے سے خراب نہیں ہوتی۔ اگر کوئی مردہ جسم شہد میں ڈبو کر رکھ دیا جائے تو کبھی خراب نہ ہوگا۔ تر میوے بھی اگر شہد میں رکھ دیے جائیں تو چھ ماہ تک خراب نہیں ہوتے۔ ان کے علاوہ گوشت بھی تین مہینہ تک خراب نہیں ہوتا۔

تازہ شہد پہلے درجہ میں خشک اور دوسرے درجہ میں گرم ہوتا ہے۔

آج کل تو مصنوعی شہد کی بھرمار ہے۔اسے مختلف طریقوں سے بنایا جاتا ہے۔اس لیے خالص شہد کا ملنا بہت مشکل ہو گیا ہے۔

خصوصاً بر صغیر پاک و ہند میں کچھ چیزوں کو جب تک اپنی آنکھوں کے سامنے حاصل نہ کیا جائے ان کے خالص ہونے پر اعتبار نہیں۔ان میں سرِ فہرست دودھ اور گھی ہیں۔مگر شہد تو اپنی آنکھوں کے سامنے بھی خالص نہیں مل پاتا۔کیونکہ کچھ جگہوں پر ایسے دعوے دار بھی ملے۔جو کسی چھتے سے ٹپکا کر دیتے ہیں۔مگر پہلے سے ہی اس چھتے پر کسی شیرے کی مناسب مقدار ٹپکا چکے ہوتے ہیں۔جسے مکھیاں نیچے نہیں گرنے دیتیں۔اس طرح سے وہ لوگوں کی آنکھوں میں دھول جھونک کر ملاوٹ والا شیرہ ملا شہد خالص کے نام پر کافی مہنگا بیچتے ہیں۔فی زمانہ تو صرف ایسے شہد کو خالص کہہ سکتے ہیں۔جو آپ نے اپنے گھر میں لگے ہوئے چھتے سے یا پھر کسی غیر معروف جگہ والے چھتے سے بذاتِ خود ٹپکا کر نکالا ہو۔یہاں پر یہ حال ہے کہ جتنا شہد مکھیوں سے حاصل ہوتا ہے یا جو باہر سے برآمد کیا جاتا ہے۔اس سب کو جمع کیا جائے تو اتنا نہیں بنتا۔جتنا مارکیٹ میں موجود ہوتا ہے۔اس حاصل ہونے والے سے کم از کم سوگنا زیادہ مارکیٹ میں فروخت ہو رہا ہوتا ہے اور یہ اضافی سارے کا سارا مصنوعی ہوتا ہے۔اور اس پر طرّہ یہ کہ اصلی شہد کی پہچان کے جتنے طریقے کتابوں میں موجود ہیں۔ان جعلی بنانے والوں نے ان سب کا توڑ کر لیا ہوا ہے۔ابھی تک شاید تین طریقے رہ گئے ہیں جن تک ان کی رسائی نہیں ہو سکی۔مستقبل میں شاید ان کا توڑ بھی نکال لیا جائے۔

۱۔ نمک کی ڈلی شہد میں گھمائیں۔آپ جتنی دیر چاہے نمک حل کرلیں شہد میں نمک کا ذائقہ نہیں آئے گا۔

۲۔ان بجھے چونے کی ایک چھوٹی سی ڈلی لے کر اسے تھوڑے سے شہد میں ڈبو دیں۔اگر چونا ویسے ہی پڑا رہے تو شہد خالص ہے۔اگر اس میں سے چڑچڑ کی آواز آئے یا دھواں نکلے تو خالص نہیں ہے۔

۳۔ شہد کے خالص ہونے کی ایک پہچان یہ بھی ہے کہ ذیابیطس کے مریضوں کو خالص شہد استعمال کرائیں تو ان کی شوگر نہیں بڑھتی۔ کیونکہ حضرت ابوہریرہؓ سے ایک حدیث مروی ہے کہ جو شخص مہینے میں صبح تین دن شہد چاٹ لے اس کو اس مہینے میں کوئی بڑی بیماری لاحق نہ ہوگی۔

شہد کی افادیت کا علم آپ کو اس بات سے ہوگا کہ اللہ تعالیٰ نے اہل جنت کے لیے شہد۔دودھ اور مشروب طہورہ کی نہریں بنائی ہیں۔

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ فرماتے ہیں کہ شہد میں ہر جسمانی اور روحانی مرض کے لیے شفا ہے۔اس لیے اے لوگو! تم قرآن مجید اور شہد دونوں کو تھامے رکھو۔

حضرت عبداللہ بن عمرؓ قرآن و حدیث سے استفادہ کرتے ہوئے شہد سے ہر مرض کا علاج کرتے تھے۔

کچھ لوگوں کا خیال ہے کہ شہد کے شفا بخش ہونے میں تو بقول قرآن و حدیث کوئی شک نہیں ہے لیکن یہ گرم مزاجوں کو موافق نہیں۔اس لیے جب کسی گرم مزاج والے کو شہد استعمال کرائیں تو اس میں ٹھنڈی ادویہ کا اضافہ کرکے اس کی تعدیل کرلیں۔ایک حدیث میں ہے کہ شہد ملا پانی استعمال کرنے سے فائدہ بڑھ جاتا ہے۔

شہد بچے کی پیدائش سے لے کر مرتے دم تک استعمال کرایا جاتا ہے۔ بچہ جب دنیا میں آتا ہے تو گھٹی کے طور پر اسے شہد چٹایا جاتا ہے اور جب مریض قریب المرگ ہوتا ہے تب بھی حکیم جان بہ لب مریض کے لیے شہد ہی تجویز کرتا ہے۔ اس لحاظ سے شہد پہلی غذا ہوئی اور آخری بھی۔

شہد اعضائے رئیسہ کا مقوی ہے۔ دل ودماغ معدہ اور جگر کو طاقت بخشتا نیز قوت مردمی بڑھاتا ہے۔ مصفی خون ہے اور مولد خون بھی۔ آنکھوں کی بینائی تیز کرنے کے لیے آنکھوں میں لگایا جاتا ہے۔ شہد زخموں کو صاف اور مندمل کرتا ہے۔ ورموں کو پکاتا ہے اور پھوڑتا ہے۔ یہ پھوڑے پھنسیوں اور زخموں کے لیے بے حد مفید ہے۔

اطباء کے مطابق شہد تقریباً ہر مرض کے لیے کسی نہ کسی طرح مفید ہے۔ مگر ذیل میں درج کردہ بیماریوں کے لیے اس کا خاص کردار رہا ہے۔ ان کے لیے بنائے گئے مرکبات و نسخوں میں دوسرے اجزا کے ساتھ ساتھ شہد کی شمولیت بھی ضروری رہی۔

یہ مختلف طرح کی ادویات کے ساتھ مل کر نہایت مناسب اثرات مرتب کرتا ہے۔ جیسے کہ موٹاپے کو کم کرتا ہے۔ ہچکی روکتا ہے۔ یادداشت بڑھاتا ہے۔ تھکاوٹ دور کرتا ہے۔ کھانسی۔ دمہ۔ درد شقیقہ ۔فالج اور لقوہ کے لیے مفید ہے۔ کانوں کے بجنے۔ منہ کے ورموں۔ زبان پھٹنے اور دانتوں کی مضبوطی کے لیے اکثر استعمال کیا جاتا ہے۔ کئی مرکبات کے ساتھ عرق النساء۔ امراض قلب اور پیشاب کی رکاوٹ کے لیے بھی مستعمل ہوا ہے۔ ان سب کے علاوہ دیگر کئی ایسے امراض ہیں۔ جن کے لیے شہد نہایت کارآمد ہے۔ اس سے شوگر کا علاج بھی ممکن ہے۔ شوگر کے مریضوں کو میٹھا منع ہوتا ہے مگر

شہد اگر خالص دستیاب ہو جائے تو صبح دوپہر شام ایک ایک چمچ میں چار چار رتی سلاجیت ملا کر استعمال کریں۔اس سے شوگر اعتدال پر آ جاتی ہے۔

شہد اور اس پر جدید مشاہدات کی روشنی میں انگلستان میں سالفورڈ یونیورسٹی کے پروفیسر لیری کرافٹ نے حساسیت اور موسم بہار میں حساسیت کی وجہ سے ہونے والے بخار سے متاثرہ دو سو مریضوں پر تجربات کے بعد ثابت کیا ہے کہ یہ عوارض کسی اور دوائی کو شامل کیے بغیر صرف شہد سے ٹھیک ہو جاتے ہیں۔ڈاکٹر لیری کرافٹ کے مطابق یہ شہد باغوں سے حاصل کیا گیا ہو اور اسے بار بار یا زیادہ گرم نہ کیا گیا ہو۔گندم کے آٹے میں شہد ملا کر مرہم سی بنا کر پھوڑے پھنسیوں پر لگانا۔ان کو مندمل کر دیتا ہے۔شہد میں سرکہ اور نمک ملا کر چھائیوں پر لگانے سے داغ دور ہو جاتے ہیں۔روغن گل میں ملا کر گندے زخموں پر بطور مرہم لگانے سے ان کی عفونت رفع کر کے انہیں ٹھیک کر دیتا ہے۔عرق گلاب میں شہد ملا کر بالوں پر لگانے سے جوئیں مر جاتی ہیں۔بال ملائم اور چمک دار ہو جاتے ہیں۔

شہد سے جرمنی میں ایک دوا۔نارڈسک پروپلز۔کے نام سے تیار ہو رہی ہے۔۔جو کیپسول،دانے دار شربت اور مرہم کی صورت میں.برلن کی ایک سن ہیلیس کمپنی نے تحقیقات کے بعد مارکیٹ میں پیش کی ہے۔

علاوہ ازیں ڈنمارک کے پروفیسر لنڈ اور دنیا کے دیگر ملکوں کے محققین نے یہ پتہ چلایا ہے کہ شہد میں ایک جراثیم کش عنصر پروپلز کے نام سے موجود ہے۔لیبارٹری تجربات کے مطابق یہ پیپ اور سوزش

پیدا کرنے والے جراثیم کو ہلاک کرنے کی استعداد دوسری تمام ادویہ سے زیادہ رکھنے کے علاوہ جسم کی قوت مدافعت میں اضافہ بھی کرتا ہے۔

☆مختلف لیبارٹریوں میں مشاہدات کے بعد اسے ناک، کان، گلا، نظامِ انہضام، نظام تنفس اور اعصاب کی ہر قسم کی سوزشوں میں کسی بھی دوائی سے زیادہ مفید پایا گیا۔

☆یہ وہ منفرد دوائی ہے جو وائرس کو بھی ہلاک کر سکتی ہے۔ انفلوئنزا اور زکام میں اس سے نہ صرف کہ مریض تندرست ہوگئے بلکہ اس نے جھلیوں کی جلن کو فوراً دور کر دیا۔

☆لندن کے مضافات میں کینٹ سے برطانوی اخبارات نے لکھا ہے کہ جوڑوں کی بیماریوں کے سیکڑوں پرانے مریض پروپالس کے استعمال سے شفایاب ہوگئے۔

☆لاہور کے ایک دوافروش ادارہ شفامیڈیکوز نے ایک مرتبہ جرمنی سے شہد سے بنے ہوئے ٹیکے درآمد کیے۔ ان ٹیکوں کے بارے میں دواساز ادارے کا دعوی تھا کہ یہ جسم سے کمزوری دور کرتے کو ختم کرتے ہیں۔ حساسیت سے پیدا ہونے والی جلدی بیماریوں الرجی ہیں۔ جسم سے حساسیت یعنی ۔خاص طور پر ایگزیما میں مفید ہیں۔ جوڑوں کے درد میں معمولی تکلیف کے لیے ٹیکے گوشت یا ورید میں لگائے جائیں اور اگر جوڑ سوج گئے ہوں یا جوڑوں کی ہڈیاں گل رہی ہوں تو یہ ٹیکہ جوڑ کے اندر لگایا تھا۔ انہیں جرمنی کے شہر کولون کی ویلم کمپنی نے تیار کیا M-2-WOELUM جائے۔ ان ٹیکوں کا نام اور دلچسپی کی بات یہ کہ انہوں نے اپنے طبّی رسالہ میں بتایا کہ انہوں نے شہد کو اس طرح استعمال کرنے کا راستہ قرآن مجید سے معلوم کیا۔

☆امریکہ میں پروفیسر سٹوارٹ نے لیبارٹری میں تپ محرقہ اور پیپ پیدا کرنے والے جراثیم کی مختلف قسموں کو شہد میں ڈالا۔ یہ حیرت انگیز مشاہدہ ہوا کہ جراثیم کی کوئی بھی قسم شہد میں زندہ نہ رہ سکی۔

طب نبوی اور جدید سائنس، جلد اول سے اقتباس

شہد میں انسان کے لیے شفا ہے، اس سائنسی حقیقت کی تصدیق ان سائنس دانوں نے کر دی تھی جو بیس تا چھبیس ستمبر 1993ء میں چین میں منعقدہ عالمی کانفرنس برائے مگس بانی میں شریک ہوئے تھے۔ اس کانفرنس میں شہد سے تیار کی جانے والی دواؤں پر بحث کی گئی تھی۔ امریکی سائنس دانوں نے بطور خاص یہ کہا شہد رائل جیلی۔ زردانہ اور شہد کی مکھی کی رال بہت سی بیماریوں کا علاج ہیں۔

رومانیہ کے ایک امراض چشم کے ڈاکٹر نے بتایا کہ اس نے ایسے مریضوں پر شہد کو آزمایا جو موتیابند کے شکار تھے اور اکیس سو مریضوں میں سے دو ہزار مریض تندرست ہو گئے۔ پولینڈ کے اطبا نے بھی کانفرنس میں بتایا کہ شہد کی مکھی کی رال بہت سی بیماریوں کا علاج ہے جن میں ہیموتھائیڈ۔ جلد کے مسائل۔ امراض نسواں اور بہت سی دوسری صحت کی خرابیوں والی بیماریاں شامل ہیں۔

اللہ کی نشانیاں، عقل والوں کے لیے، صفحہ 41

شہد کی کیمیائی ہیئت انسانی جسم کی ساخت میں جتنے بھی کیمیاوی مرکبات استعمال ہوتے ہیں یا انسان کو ان کی ضرورت رہتی ہے، ان میں سے ہر عنصر شہد میں موجود ہوتا ہے۔ اشیائے خوردنی میں حیاتین

کی موجودگی کے بارے میں اصول یہ ہے کہ بعض خوراکیں ایسی ہیں جن میں حل پذیر وٹامن ہوتے ہیں اور بعض ایسی ہیں جن میں چکنائی میں حل ہونے والے وٹامن مثلاً اے۔ڈی۔ای۔کے پائے جاتے ہیں۔ شہد وہ منفرد مرکب ہے جس میں ہر قسم کے وٹامن موجود ہیں۔

شہد میں موجود مشہور عناصر، مٹھاس، فرکٹوس۔ فارمک ایسڈ۔ فرازی تیل۔ موم اور پولن گرین ہوتے ہیں۔ پچاس- ساٹھ فارن ہائیٹ پر شہد دانے دار بن جاتا ہے۔ اس کے اجزا میں اہمیت مٹھاس کو ہے۔ کیمیاوی طور پر مٹھاس کی سب سے مشکل قسم نشاستہ ہے۔ جب ہم روٹی کی صورت میں نشاستہ منہ میں ڈالتے ہیں تو چبانے کے دوران تھوک کا جوہر نشاستہ کو گلوکوس میں تبدیل کر دیتا ہے، جس سے ہم لقمہ کو چباتے چباتے مٹھاس محسوس کرنے لگتے ہیں۔

قرآن مجید نے مکھیوں کے منہ میں متعدد قسم کے جوہروں کی نشاندہی کی ہے۔ اور علم کیمیا کی ترویج سے اس ارشاد ربانی کی صداقت کا عمل یوں معلوم ہوا ہے کہ یہ پھولوں سے حاصل ہونے والی چیزوں اور خاص طور پر پولن کے دانوں میں موجود نشاستہ کو فرکٹوس میں تبدیل کر دیتی ہیں۔ اسی طرح مکھی کے راستہ میں چینی بھی آتی ہے۔ جسے کیمیاوی طور پر سکروز کہتے ہیں۔

مکھی کے منہ میں ایک ہاضم جوہر انورٹیز کے نام سے پایا جاتا ہے۔ وہ چینی یا دوسری نشاستہ دار چیزوں کو آسان ساختوں کی مٹھاسوں یا انورٹ شوگر میں تبدیل کر دیتے ہیں۔

طب نبوی اور جدید سائنس، جلد اول، صفحہ 187-188

قرآن مجید اس امر کی نشان دہی کرتا ہے کہ شہد کی مکھی کے پیٹ سے مختلف قسم کی رطوبتیں خارج ہوتی

ہیں۔ جن کو علم طب میں انزائمز کہتے ہیں۔ یہ جوہر مختلف امراض کے علاج میں مفید ہیں۔اس آیت کا مفہوم تب معلوم ہوا، جب جرمن کیمیادانوں نے شہد سے شاہی موم رائل جیلی نام کا عنصر علیحدہ کرلیا۔اس انکشاف نے قرآن مجید کی صداقت اور افادیت کو مزید واضح کر دیا۔اب اس آیت سے مراد صرف شہد نہیں بلکہ وہ علیحدہ جوہر ہیں جو مکھی کے پیٹ سے پیدا ہوتے ہیں۔شاہی موم ایک ایسی رطوبت ہے جو چھتے کی کارکن مکھیوں کے حلق سے خارج ہوتی ہے۔اس قوت بخش مادے میں شکر، لحمیات، چربی اور بہت سی حیاتین شامل ہوتی ہیں۔اس جوہر کو رائل جیلی کا نام اس لیے دیا گیا کہ چھتے میں بچے صرف ملکہ دیتی ہے۔اس کے شہزادوں کی پرورش جس خوراک پر ہوتی ہے وہ شاہی خوراک ٹھہری اور اس مناسبت سے اس سیال کا نام رائل جیلی قرار پایا۔

دنیا میں جتنے بھی چرند اور پرند ہیں ان کے بچے جب پیدا ہوتے ہیں تو ان کا وزن جتنا بھی ہو بالغ ہونے کے بعد والے وزن سے تناسب میں ہوتا ہے۔ مثلاً انسان کا بچہ اگر پیدائش کے وقت آٹھ پونڈ کا ہو اور بالغ ہونے پر اس کا وزن 160 پونڈ ہو تو مراد یہ ہوئی کہ بچے کا وزن بلوغت پر بیس گنا بڑھا۔عام حیوانات کے بچے بیس سے پچیس گنا بڑھتے ہیں، شہد کی مکھی کا بچہ بڑا ہونے پر اپنے پیدائشی وزن سے 350 گنا بڑھتا ہے۔پوری حیوانی دنیا میں کسی بچے کے اتنا بڑھنے کی کوئی مثال نہیں۔یہ ایک منفرد واقعہ ہے، چونکہ ان بچوں کی خوراک رائل جیلی ہوتی ہے اس لیے لازمی نتیجہ یہ نکلا کہ رائل جیلی جسمانی نشوونما پر مفید اثرات رکھتی ہے اور کمزوری کو دور کرتی ہے۔ان معلومات کے بعد ڈاکٹروں نے کمزوری کے مریضوں پر اس جوہر کے وسیع مشاہدات کیے۔جرمنی میں یہ جوہر بوتلوں اور گولیوں کی صورت میں تیار ہوا اور ہر جگہ سے مقبولیت کی سند پائی

https://quranexcel.com

موجودہ زمانے میں اس جوہر کو تیار کرنے کا سب سے بڑا مرکز عوامی جمہوریہ چین ہے، چین میں دواسازی کی صنعت کے اشتراکی ادارہ "پیکنگ کیمیکل اینڈ فارماسوٹیکل ورکس" نے "پیکنگ رائل جیلی" کے نام سے خالص مشروب اور ٹیکے تیار کیے ہیں۔ تیار کرنے والوں نے اس کے تین اہم فوائد بیان کیے ہیں:

1۔ جب وزن روز بروز کم ہو رہا ہو۔ جب بھوک اڑ جائے، بیماری سے اٹھنے یا زچگی کے بعد کی کمزوری کے لیے۔

2۔ عام جسمانی کمزوری، دماغی اور جسمانی تھکن اور کمزوری کے لیے۔

3۔ پیچیدہ اور پرانی بیماریوں میں جیسے کہ جگر کی بیماریاں، خون کی کمی، وریدوں کی سوزش اور ان میں خون کا انجماد، جوڑوں کی بیماریاں۔ گنٹھیا۔ عضلات کی انحطاطی ڈی جنریٹیو بیماریاں۔ معدے کا السر۔ وغیرہ

قرآن مجید نے مکھی کے جسم سے خارج ہونے والے اس جوہر کو شفا کا مظہر قرار دیا ہے اور دنیا کے ہر گوشہ سے اس کی تصدیق میسر آ رہی ہے۔

طب نبوی اور جدید سائنس، جلد اول، صفحہ 210-212
اللہ کی نشانیاں، عقل والوں کے لیے، صفحہ 45

آج کل نیٹ پر عام لوگ بغیر تحقیق کے ایسی ایسی باتیں اور ویڈیو کلپ شیئر کر دیتے ہیں جن کا قرآن اور صحیح کتب احادیث میں کہیں کوئی ثبوت نہیں ہوتا۔ ان میں سے ایک یہ بھی ہے کہ۔

ایک بار حضور ﷺ نے شہد کی مکھی سے دریافت فرمایا کہ تو شہد کیسے بناتی ہے؟ تو اس نے عرض کیا یا حبیب اللہ! ہم چمن میں جا کر ہر قسم کے پھولوں کا رس چوستی ہیں، پھر وہ رس اپنے منہ میں لئے ہوئے اپنے چھتوں میں آجاتی ہیں اور وہاں اگل دیتی ہیں، وہی شہد ہے، آپ ﷺ نے فرمایا کہ وہ رس تو پھیکا ہوتا ہے، تو یہ شہد میٹھا کیسے ہو جاتا ہے؟ مکھی نے عرض کیا کہ ہم راستے میں درود شریف پڑھتی ہوئی آتی ہیں تو اللہ تعالی اس کی برکت سے شہد میں مٹھاس پیدا فرما دیتے ہیں۔

کسی کو اس کی پروا نہیں کہ اس واقعے کی سند درست ہے یا نہیں؟۔ بس بات آگے بڑھانے کی جلدی پڑی ہوتی ہے۔ کبھی کوئی یہ نہیں سوچتا کہ آگے نشر کرنے سے پہلے اس کی تحقیق بھی ہو جانی چاہیئے۔ جبکہ تحقیق کی اہمیت سے شاید ہی کوئی انکار کر پائے۔ یہ سچ ہے کہ درود شریف میں بہت برکت ہے۔ مگر جو بات نبی ﷺ سے ثابت ہی نہ ہو اور ہم اس کو پھیلانے میں لگ جائیں تو پھر اللہ کے دین کی امانت میں خیانت کے مرتکب تو ہو گئے۔

جب اس ذکر کردہ واقعہ کے بارے تحقیق کی جاتی ہے تو پتا چلتا ہے کہ یہ کسی بھی مستند کتاب میں نہیں ہے اور انتہائی کوشش کے باوجود ایسا کوئی ثبوت نہیں مل پاتا۔

البتہ یہ واقعہ جلال الدین رومی نے اپنی کتاب مثنوی میں بغیر کسی سند کے نقل کیا ہے اور ایک اور شیعہ کتاب خزینۃ الجواھر میں بغیر سند کے ملتا ہے۔ جسے علی اکبر النہاوندی نے لکھا ہے۔ اور ان کتابوں کو مستند کا درجہ حاصل نہیں ہے۔ یہ بہت سی بے بنیاد اور بے اصل باتوں پر مشتمل ہیں۔ لہٰذا اس واقعے کی نسبت نبی ﷺ کی طرف کرنا اور اس واقعے کو پھیلانا اور نشر کرنا بالکل درست نہیں بلکہ گناہ کا کام ہے۔ کیونکہ درج ذیل جو رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے اس میں کسی قسم کا ذرا سا بھی شک نہیں!۔

عَنْ عَلِيٍّ رضی الله عنه يَقُوْلُ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: لَا تَكْذِبُوْا عَلَيَّ فَإِنَّهٗ مَنْ كَذَبَ عَلَيَّ فَلْيَلِجِ النَّارَ

ترجمہ:۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا۔ میری طرف جھوٹی بات منسوب نہ کرو۔ یقینا جس نے مجھ پر جھوٹ باندھا وہ جہنم میں داخل ہوگا۔

اِخرجہ البخاری فیا لصحیح، کتاب العلم، باب إثم من کذب علی النبی ﷺ، 52/1، الرقم/106،

ومسلم فی الصحیح، المقدمۃ، باب تغلیظ الکذب علی رسول اللہ ﷺ، 9/1، الرقم/1،

، واحمد بن حنبل فی المسند، 83/1، الرقم/629-630،

والترمذی فی السنن، کتاب العلم، باب ماجاء فی تعظیم الکذب علی رسول اللہ ﷺ، 35/5، الرقم/2660،

وابن ماجہ فی السنن، المقدمۃ، باب التغلیظ فی تعمد الکذب علی رسول اللہ ﷺ، 13/1، الرقم/31،

والنسائی فی السنن الکبری، 457/3، الرقم/5911.

کیا طویل القامت لوگ دنیا میں تھے ؟:

پاکستان اور بھارت کے متعدد شہروں۔ قصبوں اور دیہاتوں میں کئی کئی گز لمبی قبریں دیکھنے کو ملتی ہیں۔ان قبروں کے متولیوں اور گدی نشینوں کا دعوی اور عام لوگوں کا عقیدہ ہے کہ ان میں دفن حضرات غیر معمولی طور پر طویل القامت تھے اور ان کا تعلق اس دور سے تھا جب دھرتی پر طویل القامت افراد بکثرت پائے جاتے تھے۔ وہ یہ بھی کہتے پائے جاتے ہیں کہ اکثر صورتوں میں ان کے قد نو گزیا اس سے بھی زیادہ لمبے ہوتے تھے۔ طویل قامت ہونے کی نسبت سے ان کو نو گزیئے پیر اور ان کی قبروں کو نو گزیئوں کی خانقاہیں کہا جاتا ہے۔ عوام دور نزدیک سے نو گزوں کی ان درگاہوں پر حاضری دیتے اور اللہ رب العزت کو چھوڑ کر ان سے مرادیں مانگتے ہیں۔ان نو گزے لوگوں کے بارے میں کچھ یوں کہا جاتا ہے کہ یہ بزرگ اسلام کے ابتدائی دور میں بغرض تبلیغ بر صغیر تشریف لائے تھے اور انہی کی تعلیمات کا ثمرہ ہے کہ بر صغیر کے غیر مسلموں کی بڑی تعداد مسلمان ہو گئی تھی۔ جب کہ اس میں کوئی صداقت نہیں ملتی۔ پھر ان کی نام نہاد قبروں کو نو گزیئوں کی قبروں کے نام سے مشہور کرکے مفت خوروں نے روزی روٹی کا ذریعہ بنالیا۔ان کو ماننے والوں میں ایسے افراد بھی شامل ہیں جنہوں نے دنیا کے ایک سے زائد ممالک دیکھ رکھے ہیں۔اور وہ یہ بھی تسلیم کرتے ہیں کہ دنیا کی تاریخ میں کہیں بھی اتنے طویل قامت لوگوں کی موجودگی کا سراغ نہیں ملتا اور نہ ہی اتنی طویل قبریں

موجود ہیں۔ لیکن ان کی سادہ دلی کہیے یا بے وقوفی کہ وہ نو گزئیوں کی ان خانقاہوں اور ان کی نامعلوم شخصیات کو مقدس ہستیاں سمجھتے ہوئے ان کی پوجا کرتے اور ان سے مرادیں مانگتے نظر آتے ہیں۔

یہ بات یقینی ہے کہ لمبی قبروں میں نو گزے۔ بارہ تیرہ گزے یا اٹھارہ گزے اور سو گزے آدمی دفن نہیں ہیں۔ کیونکہ قبروں کے ساتھ ساتھ ان کی زندگی کے آثار بھی ہونے چاہئیں۔ جو بالکل مفقود ہیں۔ صرف کہانیاں منسوب کر دینے سے بات سچ نہیں مانی جاتی جب تک کہ اس کے شواہد موجود نہ ہوں۔

قدیم زمانے کے کئی افراد اور پیغمبروں کی غیر معمولی طویل قامتی کے بارے مختلف روایتیں ملتی ہیں۔ جن میں سوائے چند ایک کے زیادہ تر قد کاٹھ کا تذکرے سے خالی ہیں۔ اور کچھ میں قد کاٹھ کا تذکرہ تو مل جاتا ہے۔ مگر تاریخی شہادتیں اس کے بالکل برعکس ہیں۔ ہمارے یہاں موجود لمبی قبروں سے متعلق چونکہ کوئی مستند دستاویزات میسر نہیں ہیں۔ اس لیے ان کی درستگی پر بہت سے شکوک و شبہات موجود ہیں۔ ان کے بارے اجماعی تحقیق کرنے کا کام اس لیے لئے بھی نہ ہو سکا کہ مذہبی رجحان میں یہ سوال سراسر مادی دنیا سے تعلق رکھتا ہے اور روحانی دنیا میں ایسے سوال نامناسب سمجھے جاتے ہیں۔ ایسا رجحان رکھنے والے اور قبروں سے عقیدت رکھنے والے کسی محقق کے نتائج تک پہنچنے سے پہلے ہی رکاوٹ بن کر کھڑے ہوتے ہیں۔ کچھ لوگوں نے ان روایات کے بل بوتے پر محل تعمیر کیے ہوتے ہیں۔ جو انہیں چکنا چور ہوتے نظر آتے ہیں۔ اس لئے انہیں ضعیف نہیں کہہ سکتے۔ کہ

وہ حدیث کی کتاب میں لکھے ہیں۔ یاد رکھیں کہ محدثین بھی آخر انسان ہی ہوتے ہیں اور ان سے بھی چاہتے اور نہ چاہتے ہوئے یا مناسب تحقیق نہ ہونے کی وجہ سے غلطی ہو سکتی ہے۔ اگر ہم حدیث پر قرآن کو منصف نہیں بنائیں گے اور اسے قرآن پر نہیں پرکھیں گے تو وہ ہمیں اللہ اور رسول کی طرف ایسی باتیں منسوب کرنے پر مجبور کر دے گی جو ان برگزیدہ ہستیوں کی شان کے خلاف جا سکتی ہے۔ چند گنی چنی روایات میں یہ بھی ملتا ہے کہ ابھی تو اتنا قد کاٹھ ہے لیکن بعد میں گھٹتا رہے گا۔ اس دور کے انسان کو لمبا مان کر یوں گھٹانا نظریہ ارتقا کی حمایت ہے۔ جس طرح ڈارون کے نظریہ ارتقا کو مسلمان تسلیم نہیں کرتا۔ اسی طرح یہ بھی قابلِ تسلیم نہیں ہے۔ کیونکہ اس کے شواہد نہ ہونے کے برابر ہیں۔

اگر آپ ان چند روایات کو درست تسلیم کرتے ہوئے اس کے مطابق عقیدہ رکھتے ہیں تو پھر بات ہی ختم ہو جاتی ہے کیونکہ ہر کوئی اپنا عقیدہ رکھنے میں آزاد ہے۔ اصولاً تو ایسی روایات کو جو قرآن کی آیات کے مضمون سے ٹکرائیں۔ اور کسی بھی معاشرے میں۔ کسی بھی قدیمی آثاروں میں اپنا وجود ثابت نہ کر سکیں تو انہیں جانچنا نہایت ضروری ہو جاتا ہے۔

قرآن نبی ﷺ کی طرف منسوب کلام ہے اور قرآن کی تشریح میں احتیاط لازم ہے۔ بلکہ یہ تو بڑی ذمہ داری ہو جاتی ہے کہ نہ صرف اس بات کا خیال رکھا جائے کہ اللہ تعالیٰ کی ارفع شان کے مطابق ترجمہ و تفسیر ہو بلکہ نبی ﷺ پر بھی کوئی حرف نہ آئے۔ ظاہر ہے اگر ہم ایک ایسی حدیث کو جو

آنحضرت ﷺ کا کلام ہی نہ ہو۔اسے صحیح سمجھ کر اس کے مطابق تشریح کریں گے تو ہم غلطی پر ہوں گے۔اور نبی ﷺ کی فہم وفراست کی طرف اسے نسبت دے رہے ہوں گے۔

اس لمبے قدو قامت پر چند ایک جو روایات ملتی ہیں ان کی صحت پر بھی بہت سے اعتراضات وارد ہوئے ہیں۔اور وہ اعتراضات اتنے جاندار ہیں۔کہ شاید ہی کوئی ان کا انکار کر سکے۔اسی وجہ سے ان طویل قامتی روایات کو زیادہ پذیرائی حاصل نہ ہو سکی۔قرآن کریم میں سے چند ایک دلائل درج ذیل ہیں۔

سورۂ ہود میں حضرت نوحؑ کی کشتی کے بارے ذکر آیا ہے۔کہ وہ جودی پر جا ٹھہری۔

حَتَّىٰٓ إِذَا جَآءَ أَمْرُنَا وَفَارَ ٱلتَّنُّورُ قُلْنَا ٱحْمِلْ فِيهَا مِن كُلٍّ زَوْجَيْنِ ٱثْنَيْنِ وَأَهْلَكَ إِلَّا مَن سَبَقَ عَلَيْهِ ٱلْقَوْلُ وَمَنْ ءَامَنَ ۚ وَمَآ ءَامَنَ مَعَهُۥٓ إِلَّا قَلِيلٌ ﴿40﴾ ۞ وَقَالَ ٱرْكَبُوا۟ فِيهَا بِسْمِ ٱللَّهِ مَجْرٖىٰهَا وَمُرْسَىٰهَآ ۚ إِنَّ رَبِّى لَغَفُورٌ رَّحِيمٌ ﴿41﴾ وَهِىَ تَجْرِى بِهِمْ فِى مَوْجٍ كَٱلْجِبَالِ وَنَادَىٰ نُوحٌ ٱبْنَهُۥ وَكَانَ فِى مَعْزِلٍ يَٰبُنَىَّ ٱرْكَب مَّعَنَا وَلَا تَكُن مَّعَ ٱلْكَٰفِرِينَ ﴿42﴾ قَالَ سَـَٔاوِىٓ إِلَىٰ جَبَلٍ يَعْصِمُنِى مِنَ ٱلْمَآءِ ۚ قَالَ لَا عَاصِمَ ٱلْيَوْمَ مِنْ أَمْرِ ٱللَّهِ إِلَّا مَن رَّحِمَ ۚ وَحَالَ بَيْنَهُمَا ٱلْمَوْجُ فَكَانَ مِنَ

ٱلْمُغْرَقِينَ﴿43﴾ وَقِيلَ يَٰٓأَرْضُ ٱبْلَعِى مَآءَكِ وَيَٰسَمَآءُ أَقْلِعِى وَغِيضَ ٱلْمَآءُ وَقُضِىَ ٱلْأَمْرُ وَٱسْتَوَتْ عَلَى ٱلْجُودِىِّ ۖ وَقِيلَ بُعْدًا لِّلْقَوْمِ ٱلظَّٰلِمِينَ﴿44﴾

سورۃ ہود آیت ۴۰ تا ۴۴

یہاں تک کہ جب ہمارا حکم آ پہنچا اور تنور جوش مارنے لگا۔ ہم نے نوحؑ سے کہہ دیا کہ کشتی میں ہر قسم کے نر و مادہ جوڑے اور اپنے گھر والوں کو بھی سوار کر لو۔ نیز ان کو بھی (سوار کر لو) جو ایمان لا چکے ہیں۔ سوائے ان کے جن کے بارے (ہلاکت کا) پہلے سے فیصلہ ہو چکا اور بہت ہی تھوڑے لوگ تھے جو ان کے ساتھ ایمان لائے تھے۔ اور (نوحؑ نے) کہا اللہ کے نام سے اس میں سوار ہو جاؤ کہ اسی (اللہ) کے سہارے اس کا چلنا اور اس کا ٹھہرنا ہے۔ بیشک میرا رب بڑا بخشنے والا نہایت مہربان ہے۔ اور وہ انہیں پہاڑ جیسی (طوفانی) لہروں میں لئے چلتی جا رہی تھی اور اس وقت نوحؑ نے اپنے بیٹے کو پکارا جب وہ ایک الگ کنارے پر تھا کہ اے میرے بیٹے !۔ ہمارے ساتھ سوار ہو جا اور کافروں کے ساتھ شامل نہ رہو۔ اس نے کہا میں ابھی کسی پہاڑ کی پناہ لے لیتا ہوں جو مجھے پانی سے بچا لے گا۔ (نوحؑ نے) کہا آج اللہ کے حکم سے کوئی بھی بچانے والا نہیں مگر وہی جس پر اللہ رحم کر دے۔ اتنے میں دونوں کے درمیان ایک لہر و موج حائل ہو گئی۔ پس وہ غرق ہو جانے والوں میں سے ہو گیا۔ اور ارشاد فرما دیا گیا کہ اے زمین !۔ اپنا پانی نگل جا اور اے آسمان !۔ تھم جا اور پانی سکھا دیا گیا اور قضیہ چکا دیا گیا اور کشتی جودی پہاڑ پر جا ٹھہری۔ اور کہہ دیا گیا کہ ظالم لوگوں پر پھٹکار ہے۔

سورۂ ہود اور سورۃ المومنون میں یہ بھی ذکر آیا ہے۔ کہ تم ہر چیز کا نر و مادہ جوڑا اور اپنے گھر والوں کو۔ اور ایمان لانے والے مسلمانوں کو بھی کشتی میں بٹھا لینا۔

فَأَوْحَيْنَآ إِلَيْهِ أَنِ ٱصْنَعِ ٱلْفُلْكَ بِأَعْيُنِنَا وَوَحْيِنَا فَإِذَا جَآءَ أَمْرُنَا وَفَارَ ٱلتَّنُّورُ ۙ فَٱسْلُكْ فِيهَا مِن كُلٍّ زَوْجَيْنِ ٱثْنَيْنِ وَأَهْلَكَ إِلَّا مَن سَبَقَ عَلَيْهِ ٱلْقَوْلُ مِنْهُمْ ۖ وَلَا تُخَٰطِبْنِى فِى ٱلَّذِينَ ظَلَمُوٓا۟ ۖ إِنَّهُم مُّغْرَقُونَ ﴿27﴾ فَإِذَا ٱسْتَوَيْتَ أَنتَ وَمَن مَّعَكَ عَلَى ٱلْفُلْكِ فَقُلِ ٱلْحَمْدُ لِلَّهِ ٱلَّذِى نَجَّىٰنَا مِنَ ٱلْقَوْمِ ٱلظَّٰلِمِينَ ﴿28﴾ وَقُل رَّبِّ أَنزِلْنِى مُنزَلًا مُّبَارَكًا وَأَنتَ خَيْرُ ٱلْمُنزِلِينَ ﴿29﴾ إِنَّ فِى ذَٰلِكَ لَءَايَٰتٍ وَإِن كُنَّا لَمُبْتَلِينَ ﴿30﴾

سورۃ المؤمنون آیت ۲۷ تا ۳۰

پھر ہم نے اس کی طرف وحی بھیجی کہ ہمارے حکم سے ہماری آنکھوں کے سامنے کشتی بنا پھر جب ہمارا حکم آ پہنچے اور تنور ابلنے لگے تو تم ہر چیز کا نر و مادہ جوڑا اور اپنے گھر والوں کو کشتی میں بٹھا لینا۔ مگر ان ظالم لوگوں کے بارے میں مجھ سے بات نہ کرنا جن کے متعلق پہلے سے (ہلاکت کا) فیصلہ ہو چکا۔ یقیناً وہ ڈبو دیئے جائیں گے۔ اور جب تم اور تمہارے ساتھی کشتی پر بیٹھ جاؤ تو کہنا۔ الحمدللہ۔ ہر طرح کی تعریف (شکر) اللہ ہی کے لئے ہے جس نے ہمیں ظالم قوم سے نجات دے دی۔ اور دعا کرنا کہ اے

میرے رب!۔ مجھے اترنے والی مبارک جگہ پر ہی اتارنا تو ہی بہترین اتارنے والا ہے۔ البتہ اس (واقعے) میں بہت سی نشانیاں ہیں اور بلاشبہ ہم تو آزمائش کیا کرتے ہیں۔

سورۃ القمر میں حضرت نوحؑ کی کشتی کے بارے ذکر آتا ہے۔ کہ اس کو ایک نشانی کے طور پر باقی رکھ چھوڑا۔

وَحَمَلْنَٰهُ عَلَىٰ ذَاتِ أَلْوَٰحٍ وَدُسُرٍ ﴿13﴾ تَجْرِى بِأَعْيُنِنَا جَزَآءً لِّمَن كَانَ كُفِرَ ﴿14﴾
وَلَقَد تَّرَكْنَٰهَآ ءَايَةً فَهَلْ مِن مُّدَّكِرٍ ﴿15﴾

سورۃ القمر آیت ۱۳ تا ۱۵

اور ہم نے اس (نوحؑ) کو تختوں اور میخوں والی کشتی پر سوار کر دیا۔ جو ہماری آنکھوں کے سامنے (ہماری نگرانی میں) چلتی تھی اور (یہ سب) اس (نوحؑ) کا بدلہ لینے کے لئے کیا گیا جس کی ناقدری کر دی گئی تھی۔ اور ہم نے اس کو ایک نشانی کے طور پر باقی رکھ چھوڑا تو کوئی ہے کہ ذرا سوچے سمجھے؟۔

مسلم محققین کا مختلف روایات سے ماخذ کشتی کا سائز اور حجم جو بتایا ہے اس کے مطابق حضرت نوح علیہ السلام کی کشتی تین سو گز لمبی۔ پچاس گز چوڑی اور تیس گز اونچی تھی، جو چھ ماہ آٹھ دن تک پانی پر تیرتی رہی اور دس محرم الحرام کو جودی پہاڑ پر ٹھہری اور پھر آپؑ اپنی قوم کے ساتھ نیچے اترے۔

انہی کے مطابق کشتی کے رکنے کا مقام جودی پہاڑ تھا۔ جو کوہِ کرد اکا حصہ ہے۔ یہ علاقہ جزیرہ ابن عمر کے قرب میں واقع ہے۔ اس کشتی کی تین منزلیں ہیں جو کئی میٹر برف کے نیچے دبی رہیں۔

کشتی کے سائز و حجم سے بھی اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ کتنے طویل القامت لوگ اس میں سما سکتے تھے۔ جبکہ ایک نو گز کے انسان کا کندھا ڈھائی سے تین گز ہونا چاہیئے۔ پھر انسانوں کے علاوہ اور بھی بہت کچھ اس کشتی میں تھا۔ یہ بھی ذہن نشین رہے کہ انسانوں کے طویل القامت ہونے کے ساتھ ساتھ دوسری چیزیں بھی اسی مناسبت سے طویل القامت ہونی چاہئیں۔ جیسے کہ پھل فروٹ۔ سبزی اور سواری کے جانور وغیرہ۔

نوحؑ کا ذکر دوسرے مذاہب کی کتابوں میں بھی ملتا ہے۔ ان کے ہاں بھی اس کشتی کے بارے تگ ودو جاری رہتی ہے۔ مشہور جریدے کرسچن سائنس مانیٹر کے ماہرین کہتے ہیں کہ نوح علیہ السلام کی کشتی کی باقیات ترکی کے مشرقی علاقے میں واقع کوہِ ارہارات سے ملی ہیں۔ یہ ایک چوٹی ہے جس کی اونچائی 14 ہزار فٹ بلند ہے۔

اور کچھ کے نزدیک ابھی اس کا سراغ نہیں ملا۔ بہر حال جب بھی ملے کم از کم یہ بھی پتہ چل جائے گا کہ جس کشتی میں ہر چیز کا نر و مادہ جوڑا اور اپنے گھر والے۔ اور ایمان لانے والے مسلمان بٹھا لیے گئے اس کا سائز کتنا تھا۔ یہ بات یقینی ہے وہ بھی آج کل کے عام قد و قامت والے انسانوں کے مطابق بنائی گئی تھی۔

https://quranexcel.com

قرآن کریم میں اللہ جل شانہ کا فرمان بھی ہے کہ پرانی قوموں کے چھوڑے ہوئے زمینی آثار بھی بہت کچھ واضح کر دیتے ہیں۔لوگوں کو چاہیئے کہ زمین میں چل پھر کر دیکھیں اور نتائج اخذ کریں۔

۞ أَوَلَمْ يَسِيرُواْ فِى ٱلْأَرْضِ فَيَنظُرُواْ كَيْفَ كَانَ عَٰقِبَةُ ٱلَّذِينَ كَانُواْ مِن قَبْلِهِمْ ۚ كَانُواْ هُمْ أَشَدَّ مِنْهُمْ قُوَّةً وَءَاثَارًا فِى ٱلْأَرْضِ فَأَخَذَهُمُ ٱللَّهُ بِذُنُوبِهِمْ وَمَا كَانَ لَهُم مِّنَ ٱللَّهِ مِن وَاقٍ﴿21﴾

سورۃ غافر آیت 21

کیا ان لوگوں نے زمین میں سیر نہیں کی کہ دیکھ لیتے ان لوگوں کا انجام کیسا ہوا جو ان سے پہلے تھے؟۔وہ قوت اور چھوڑے ہوئے زمینی آثاروں کے لحاظ سے ان سے کہیں بڑھ کر تھے پس اللہ نے گناہوں کی پاداش میں ان کو پکڑ لیا اور ان کو اللہ (کے عذاب) سے بچانے والا کوئی بھی نہ تھا۔

قرآن کریم میں حضرت عزیرؑ کا واقعہ بیان ہوا ہے۔کہ گدھے پر جا رہے تھے کہ ان کا گزر ایک گاؤں میں سے ہوا جو گرا پڑا تھا۔اس واقعے میں اگر عزیرؑ کا قد نو گز شمار کر لیا جائے تو جس گاؤں سے گزر کر آئے تھے وہ بھی طویل القامت لوگوں کی بستی ہونی چاہیئے تھی۔پھر ان کے گدھے کی بھی قد و قامت اسی حساب سے ہونی چاہیئے تھی۔اور کھانے کا حجم بھی زیادہ ہونا چاہیئے تھا۔جس درخت پر کھانا لٹکایا

تھا وہ بھی ان کی جسامت کے مطابق ہونا چاہیئے تھا۔ جب کہ پرانی بستیوں کے آثار۔ پرانے جانوروں کے آثار۔ پرانے درختوں کے آثار اور پھلوں کے آثار میں سے کچھ بھی تو طویل القامت نہیں ملتا۔

أَوْ كَٱلَّذِى مَرَّ عَلَىٰ قَرْيَةٍ وَهِىَ خَاوِيَةٌ عَلَىٰ عُرُوشِهَا قَالَ أَنَّىٰ يُحْىِۦ هَٰذِهِ ٱللَّهُ بَعْدَ مَوْتِهَا ۖ فَأَمَاتَهُ ٱللَّهُ مِاْئَةَ عَامٍ ثُمَّ بَعَثَهُۥ ۖ قَالَ كَمْ لَبِثْتَ ۖ قَالَ لَبِثْتُ يَوْمًا أَوْ بَعْضَ يَوْمٍ ۖ قَالَ بَل لَّبِثْتَ مِاْئَةَ عَامٍ فَٱنظُرْ إِلَىٰ طَعَامِكَ وَشَرَابِكَ لَمْ يَتَسَنَّهْ ۖ وَٱنظُرْ إِلَىٰ حِمَارِكَ وَلِنَجْعَلَكَ ءَايَةً لِّلنَّاسِ ۖ وَٱنظُرْ إِلَى ٱلْعِظَامِ كَيْفَ نُنشِزُهَا ثُمَّ نَكْسُوهَا لَحْمًا ۚ فَلَمَّا تَبَيَّنَ لَهُۥ قَالَ أَعْلَمُ أَنَّ ٱللَّهَ عَلَىٰ كُلِّ شَىْءٍ قَدِيرٌ ﴿259﴾

سورۃ البقرۃ آیت 259

کیا تو نے اس شخص کو نہیں دیکھا جس کا گزر ایک گاؤں پر ہوا جو چھتوں کے بل گرا پڑا تھا وہ کہنے لگا کہ اللہ اسے مرنے کے بعد کیسے زندہ کرے گا؟۔ تو اللہ نے اسے سو برس تک موت دے دی پھر اسے اٹھایا۔ (اور) پوچھا کہ تو یہاں کتنی دیر رہا؟۔ عرض کیا ایک دن یا اس سے کچھ کم۔ ارشاد ہوا (نہیں) بلکہ تو سو برس تک رہا ہے پس دیکھ اپنی کھانے پینے کی چیزوں کو کہ ذرا بھی گلی سڑی نہیں اور دیکھ اپنے گدھے کی طرف (کہ بوسیدہ پڑا ہے)۔ یہ اس لئے کیا ہے کہ تمہیں بنی نوع انسان کے لئے (اپنی قدرت کی) نشانی بنا دیں۔ اور دیکھ اس کی ہڈیوں کی طرف کہ ہم کس طرح اٹھاتے ہیں پھر ان پر گوشت چڑھاتے ہیں

۔پس جب یہ واقعات اس کے مشاہدے میں آئے تو بول اٹھا کہ میں یقین کرتا ہوں کہ اللہ ہر چیز پر قادر ہے۔

قرآن کریم میں سے اس طرح کے اور بھی کئی جگہ سے حوالے دیئے جا سکتے ہیں۔

اب مسلمان نہ سہی مگر کچھ دوسرے لوگ پرانی قوموں کے چھوڑے ہوئے زمینی آثار پر تحقیق میں لگے ہوئے ہیں آئے دن کوئی نہ کوئی بات سامنے آتی رہتی ہے۔ انسانوں کے لاکھوں سال پرانے فاسلز بھی ملے ہیں جو آج بھی محفوظ و موجود ہیں۔ جو زیادہ سے زیادہ آٹھ نو فٹ سے لمبے نہیں ہیں۔ اس کے علاوہ ہزاروں سال پرانے انسانوں کے ڈھانچے بھی دنیا کے مختلف علاقوں سے دریافت ہوئے ہیں۔ ان میں سے کوئی بھی ایسا نہیں جو موجودہ انسان سے غیر معمولی حد تک بلند قامت ہو۔

مصری فرعونوں کی حنوط شدہ ممیاں آج بھی موجود ہیں۔ جن کا قد آج کے انسانوں کے برابر ہے۔

ان کے علاوہ کچھ روایات میں موسیٰؑ کا قد نو گز بتایا گیا ہے۔ ان کی قلعی خود اللہ تعالیٰ نے فرعون کی لاش کو محفوظ رکھ کے کھول دی۔ یعنی جس فرعون کے بارے قرآن کریم کی سورۂ یونس میں ذکر آیا ہے۔ وہ آج بھی کسی عجائب گھر میں پڑا ہے۔ اور اس کا جسد بھی گواہی دے رہا ہے۔ کہ اس کا قد کاٹھ بھی آج کے انسانوں سے مطابقت رکھتا ہے۔

۞ وَجَٰوَزۡنَا بِبَنِيٓ إِسۡرَٰٓءِيلَ ٱلۡبَحۡرَ فَأَتۡبَعَهُمۡ فِرۡعَوۡنُ وَجُنُودُهُۥ بَغۡيًا وَعَدۡوًا ۖ حَتَّىٰٓ إِذَآ أَدۡرَكَهُ ٱلۡغَرَقُ قَالَ ءَامَنتُ أَنَّهُۥ لَآ إِلَٰهَ إِلَّا ٱلَّذِيٓ ءَامَنَتۡ بِهِۦ بَنُوٓاْ إِسۡرَٰٓءِيلَ وَأَنَا۠ مِنَ ٱلۡمُسۡلِمِينَ ﴿90﴾ ءَآلۡـَٰٔنَ وَقَدۡ عَصَيۡتَ قَبۡلُ وَكُنتَ مِنَ ٱلۡمُفۡسِدِينَ ﴿91﴾ فَٱلۡيَوۡمَ نُنَجِّيكَ بِبَدَنِكَ لِتَكُونَ لِمَنۡ خَلۡفَكَ ءَايَةٗۚ وَإِنَّ كَثِيرٗا مِّنَ ٱلنَّاسِ عَنۡ ءَايَٰتِنَا لَغَٰفِلُونَ ﴿92﴾ ع9

سورۃ یونس آیت ۹۰ تا ۹۲

پھر فرعون اور اس کے لشکر نے سرکشی اور عداوت سے ان کا پیچھا کیا۔ یہاں تک کہ جب ڈوبنے کو ہوا (تو) کہنے لگا کہ میں ایمان لاتا ہوں جس پر بنی اسرائیل ایمان لائے ہیں۔ اس (اللہ جل شانہ) کے علاوہ کوئی بھی عبادت کے لائق نہیں اور میں مسلمانوں میں سے ہوں۔ (ارشادِ باری ہوا) اب؟ (ایمان لاتا ہے) اور یقیناً اس سے پہلے تو مسلسل نافرمانیاں کیا کرتا تھا۔ اور تو مفسدوں میں سے تھا۔ پس آج ہم تیرے بدن کو بچالیں گے تاکہ تو (یعنی تیرا وجود) تیرے بعد آنے والے بنی نوع انسان کے لئے عبرت کا باعث ہو جائے۔ اور بیشک بہت سارے انسان تو ہماری نشانیوں سے بلاشبہ غافل ہیں۔

علاوہ ازیں دنیا کے سرد علاقوں سے برف میں دبے ہوئے ہزاروں برس قدیم انسانوں کی لاشیں برآمد ہوئی ہیں جو آج بھی بڑی حد تک سلامت ہیں۔ ان کے قد بھی موجودہ انسان کی طرح ہیں۔

پرانے زمانے کے کھنڈرات اور قومِ ثمود وعاد کے پہاڑوں کو کاٹ کر بنائے گئے مکانات آج بھی موجود ہیں۔ان میں سے کوئی بھی ایسا نہیں جو آٹھ نو فٹ سے زیادہ طویل القامت انسانوں کے مطابق بنایا گیا ہو۔

حضرت سلیمانؑ کے زمانے کی بنی ہوئی مسجد اقصیٰ آج بھی موجود ہے۔جسے انہوں نے جنوں سے بنوایا تھا۔اس کے بنوانے کا ذکر قرآن کی درج ذیل آیت میں ہے۔اس سے بھی دیکھا جاسکتا ہے۔وہ بھی عام انسانوں کے قد کاٹھ کے مطابق ہے۔

فَلَمَّا قَضَيْنَا عَلَيْهِ ٱلْمَوْتَ مَا دَلَّهُمْ عَلَىٰ مَوْتِهِۦٓ إِلَّا دَآبَّةُ ٱلْأَرْضِ تَأْكُلُ مِنسَأَتَهُۥ ۖ فَلَمَّا خَرَّ تَبَيَّنَتِ ٱلْجِنُّ أَن لَّوْ كَانُوا۟ يَعْلَمُونَ ٱلْغَيْبَ مَا لَبِثُوا۟ فِى ٱلْعَذَابِ ٱلْمُهِينِ ﴿14﴾

سورۃ سبا آیت 14

پھر جب ہم نے اس کے لئے موت کا حکم صادر کیا تو کسی چیز نے اس کی موت کا پتہ نہ دیا مگر گھن کے کیڑے نے جو اس کے عصا کو کھا رہا تھا۔جب (عصا کھوکھلا ہو گیا تو سلیمانؑ) گر پڑا تب جنوں کو معلوم ہوا (پھر کہنے لگے) کہ اگر وہ غیب جانتے ہوتے تو ذلت کی تکلیف میں مبتلا نہ رہتے۔

خانہ کعبہ کا نیا تعمیراتی کام حضرت ابراہیمؑ اور حضرت اسماعیلؑ نے خود کیا تھا۔ جس کا ذکر قرآن کریم میں بھی ہے۔ وہ بھی واضح کر دیتا ہے کہ وہ طویل القامت نہیں تھے۔

وَإِذْ يَرْفَعُ إِبْرَٰهِـۧمُ ٱلْقَوَاعِدَ مِنَ ٱلْبَيْتِ وَإِسْمَٰعِيلُ رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّآ ۖ إِنَّكَ أَنتَ ٱلسَّمِيعُ ٱلْعَلِيمُ ﴿127﴾

سورۃ البقرۃ آیت 127

اور جب ابراہیمؑ اور اسمٰعیلؑ بیت اللہ کی بنیادیں اٹھا رہے تھے (دعا بھی کیے جاتے تھے کہ) اے ہمارے رب!۔ ہم سے یہ خدمت قبول فرمالے۔ بیشک تو ہی خوب سننے والا سب کچھ جاننے والا ہے۔

حدیث میں آتا ہے کہ اللہ جل شانہ نے ایک پتھر کو جواب بھی مقامِ ابراہیم پر موجود ہے۔ تعمیرِ کعبہ کی معاونت کے لیے خاص کر دیا تھا۔ جو کام کی مناسبت سے معجزاتی طور پر اوپر نیچے ہو جاتا تھا۔ خانے کعبے کی اونچائی بھی آپ سب کے سامنے ہے۔ جس سے حضرت ابراہیمؑ اور حضرت اسماعیلؑ کی قدو قامت کا اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔

مقام ابراہیم سے مراد وہ چٹان یا بڑا پتھر ہے جس پر حضرت ابراہیمؑ کعبہ کی تعمیر کے دوران کھڑے ہوتے تھے۔ جسے عرف عام میں مقام ابراہیم کہا جاتا ہے۔ اس کا وزن تقریباً گیارہ سو کلو گرام ہے۔ اس پر حضرت ابراہیم علیہ السلام اس وقت کھڑے ہوا کرتے تھے جب وہ اور ان کے بیٹے حضرت اسماعیل

علیہ السلام خانہ کعبہ کی تعمیر کر رہے تھے۔ اس پتھر کی خاصیت یہ تھی کہ جب حضرت ابراہیمؑ اس پر کھڑے ہوتے تھے تو یہ ضرورت کے تحت معجزانہ طور پر دیوار کے ساتھ ساتھ بلند ہونے لگتا تھا۔

روایت میں ہے کہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے اپنے خلیل حضرت ابراہیمؑ کو خانہ کعبہ کی تعمیر شروع کرنے کا حکم دیا۔ آپ اور حضرت اسماعیلؑ حکم الٰہی کی پیروی کرتے ہوئے خانہ کعبہ کی تعمیر شروع کر دی۔ ایک وقت ایسا آیا جب کعبہ کی دیواروں کی اونچائی حضرت ابراہیم علیہ السلام کے لیے نا قابل رسائی ہو گئی۔ اس وقت وہ پتھر جس پر حضرت ابراہیم علیہ السلام کھڑے تھے اٹھ کھڑا ہوا یہاں تک کہ دیواروں کی تعمیر مکمل کر لی۔ یہ بھی خیال کیا جاتا ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پاؤں پتھر میں دبنے سے پتھر نرم ہو گیا۔ جس سے ان کے پاؤں کا نشان بن گیا۔ یہ کہہ سکتے ہیں کہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے یاد دہانی کے طور پر ان کے قدموں کے نشانات لگا دیئے۔ کعبہ کی تعمیر مکمل ہونے کے بعد۔ مقدس پتھر کو خانہ کعبہ کے مشرقی جانب چھوڑ دیا گیا۔

حضرت عمرؓ نے اپنی خلافت کے دوران مسلمانوں کو حکم دیا کہ پتھر کو مشرقی جانب سے کعبہ کے سامنے کی طرف لے جائیں۔ جگہ کی تبدیلی اس لیے کی گئی ہے کہ طواف کے دوران مسلمانوں کو کسی قسم کی مشکلات کا سامنا نہ کرنا پڑے۔ آج وہ پتھر اس مقام پر موجود ہے جہاں ابراہیمؑ نے دو رکعت ادا کر کے کعبہ مقدس تعمیر کیا گیا تھا۔ بعد میں رسول اللہ ﷺ نے بھی اسی دو دو رکعت نماز ادا کی

https://quranexcel.com

تھی۔اس پتھر پر ہزاروں سال بعد بھی حضرت ابراہیمؑ کے قدموں کے نقوش معجزاتی طور پر موجود ہیں۔

مقام ابراہیم کے بارے میں پوچھے جانے پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا کہ یہ پتھر مقام ابراہیم ہے۔ اللہ نے اسے نرم کرکے رحمت بنادیا۔ابراہیم اس پر کھڑے ہوتے اور اسماعیل پتھر ان کے حوالے کر دیتے۔

یہ بھی خیال کیا جاتا ہے کہ یہ پتھر آسمان سے دو دیگر پتھروں کے ساتھ بھیجا گیا تھا۔جن میں سے ایک حجر اسود ہے جسے مقدس سیاہ پتھر بھی کہا جاتا ہے۔اور دوسرا یہ تھا۔

اس طرح مقام ابراہیم نہ صرف دنیا بھر کے مسلمانوں کے لیے اہمیت کا حامل ہے۔بلکہ یہ کعبہ کا ایک لازمی حصہ بھی ہے۔ مقام ابراہیم حضرت ابراہیمؑ اور حضرت اسماعیلؑ کی اللہ سبحانہ و تعالیٰ کے لیے سختیوں اور لگن کی علامت ہے۔اس لیے آج جب مسلمان حج یا عمرہ کرنے جاتے ہیں۔تو مقام ابراہیم پر دو رکعت نماز پڑھ کر اس کا احترام کرتے ہیں۔

مفسرین کا مقام ابراہیم کے بارے یہ بھی کہنا ہے کہ یہ وہ پتھر ہے جس پر کھڑے ہو کر حضرت ابراہیمؑ کعبے کی دیواریں چن رہے تھے۔اس کی ضرورت اس وقت پڑی تھی جب دیوار اونچی ہو گئی تھی اور پتھر پر پتھر رکھتے چلے جانا حضرت ابراہیم علیہ السلام کے بس سے باہر ہو گیا تھا، مجبوراً وہ پتھر پر کھڑے ہو کر

چنائی کا کام کرنے لگے تھے۔ مقام ابراہیم کو ابراہیم علیہ السلام کے تعمیراتی پتھر سے تعبیر کرنے والوں میں ابن عباسؓ، جابر بن عبداللہؓ اور قتادہؓ شامل ہیں۔

اس پر حضرت ابراہیمؑ کے قدموں کے نشانات متعدد لوگوں کے چھونے اور ہاتھ لگنے سے معدوم ہو رہے تھے۔ اس لیے آج کل ان نشانات پر پیتل کا خول چڑھا دیا گیا ہے۔

مقامِ ابراہیم کا ذکر قرآن میں دو جگہ ہے۔

وَإِذْ جَعَلْنَا ٱلْبَيْتَ مَثَابَةً لِّلنَّاسِ وَأَمْنًا وَٱتَّخِذُوا۟ مِن مَّقَامِ إِبْرَٰهِـۧمَ مُصَلًّى ۖ وَعَهِدْنَآ إِلَىٰٓ إِبْرَٰهِـۧمَ وَإِسْمَٰعِيلَ أَن طَهِّرَا بَيْتِىَ لِلطَّآئِفِينَ وَٱلْعَٰكِفِينَ وَٱلرُّكَّعِ ٱلسُّجُودِ ﴿125﴾

سورۃ البقرۃ آیت 125

اور جب ہم نے بنی نوع انسان کے لئے خانہ کعبہ کو جمع ہونے اور امن پانے کی جگہ بنا دیا (تو ارشاد فرمایا کہ) تم مقام ابراہیمؑ کو نماز کی جگہ بنا لو۔ اور ہم نے ابراہیمؑ اور اسماعیلؑ سے عہد لیا کہ میرے گھر کو طواف کرنے والوں۔ اور اعتکاف کرنے والوں۔ اور رکوع کرنے والوں۔ اور سجدہ کرنے والوں کے لئے پاک صاف رکھا کرو۔

فِيهِ ءَايَٰتٌۢ بَيِّنَٰتٌ مَّقَامُ إِبْرَٰهِيمَ ۖ وَمَن دَخَلَهُۥ كَانَ ءَامِنًا ۗ وَلِلَّهِ عَلَى ٱلنَّاسِ حِجُّ ٱلْبَيْتِ مَنِ ٱسْتَطَاعَ إِلَيْهِ سَبِيلًا ۚ وَمَن كَفَرَ فَإِنَّ ٱللَّهَ غَنِىٌّ عَنِ ٱلْعَٰلَمِينَ ﴿97﴾

سورۃ آل عمران آیت 97

اس میں واضح نشانیاں ہیں (اور) مقام ابراہیمؑ ہے۔ اور جو کوئی اس میں داخل ہوا اس نے امن پالیا اور اللہ نے بنی نوع انسان پر جو اس تک پہنچنے کی استطاعت رکھتے ہوں اس گھر کا حج فرض کر دیا ہے۔ اور جو کوئی انکار کرے تو بیشک اللہ تمام جہان والوں سے بے نیاز ہے۔

اسی سے اندازہ لگا سکتے ہیں کہ نبیوں میں سے جب کوئی طویل القامت نہیں تھا تو ان کے ساتھ نو گزیا اس سے زیادہ قدو قامت والی جوڑی ہوئی باتیں سب ایک ڈھونگ اور حصول دنیا کا ذریعہ ہے۔

نبی ﷺ اور صحابہؓ کی قدو قامت:

نبی ﷺ قد کے لحاظ سے نہ زیادہ دراز اور طویل تھے اور نہ ہی پست قد اور چھوٹے بلکہ معتدل اور میانہ قامت تھے۔ جب آپ ﷺ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے جھرمٹ میں چلتے تو اُن میں سب سے نمایاں نظر آتے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ قدو قامت کے لحاظ سے تمام لوگوں میں نمایاں نظر آتے تھے۔

عَنِ الْبَرَاءِؓ، يَقُوْلُ: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ لَيْسَ بِالطَّوِيْلِ الْبَائِنِ، وَلَا بِالْقَصِيْرِ

ترجمہ:۔ حضرت براء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نہ تو زیادہ دراز قد تھے اور نہ ہی پست قامت تھے (یعنی میانہ قد تھے)۔

اِخرجہ البخاری فی الصحیح، کتاب المناقب، باب صفۃ النبی ﷺ، 1303/3، الرقم/3356، ومسلم فی الصحیح، کتاب الفضائل، باب فی صفۃ النبی ﷺ وانہ احسن الناس وجہا، 1819/4، الرقم/2337، وابن حبان فی الصحیح، 196/14، الرقم/6285.

عَنْ عَلِيٍّ، قَالَ: لَمْ يَكُنْ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ بِالطَّوِيْلِ، وَلَا بِالْقَصِيْرِ وَكَانَ رَبْعَةً مِنَ الْقَوْمِ

ترجمہ:۔ حضرت علیؓ کے الفاظ یہ ہیں: رسول اللہ ﷺ قد کے لحاظ سے نہ زیادہ دراز اور طویل تھے، اور نہ ہی پست قد اور قصیر تھے۔ بلکہ آپ ﷺ سب سے زیادہ معتدل قامت تھے۔

اِخرجہ الترمذی فی السنن، کتاب المناقب، باب ماجاء فی صفۃ النبی ﷺ، 599/5، الرقم/3638، وایضًا فی الشمائل المحمدیۃ/32، الرقم/7، وابن ابی شیبۃ فی المصنف، 328/6، الرقم/31805، والبیہقی فی شعب الایمان، 149/2، الرقم/1415، وابن سعد فی الطبقات الکبری، 411/1.

قَالَ عَلِيٌّ : كَانَ لَيْسَ بِالذَّاهِبِ طُوْلًا، وَفَوْقَ الرَّبْعَةِ، إِذَا جَاءَ مَعَ الْقَوْمِ غَمَرَهُمْ

ترجمہ:۔ حضرت علیؓ نے فرمایا ہے کہ آپ ﷺ زیادہ دراز قد بھی نہ تھے نہ ہی کوتاہ قد، بلکہ آپ ﷺ میانہ قامت تھے اور جب بھی آپ ﷺ کچھ لوگوں کے ہمراہ (یا اُن کے درمیان) چلتے تو اُن سب میں نمایاں نظر آتے تھے۔

اِخرجہ احمد بن حنبل فی المسند، 151/1، الرقم/1299، وابن سعد فی الطبقات الکبری، 411/1-412، وابن عساکر فی تاریخ مدینۃ دمشق، 260/3، والنمیری فی اِخبار المدینۃ، 319/1، ([13]) الرقم/967، وذکرہ الہیثمی فی مجمع الزوائد، 272/8.

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی الله عنه، إِنَّ نَبِيَّ اللهِ ﷺ كَانَ مَا مَشَى مَعَ أَحَدٍ إِلَّا طَالَهُ

ترجمہ :۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آپ ﷺ اپنے ہمراہ چلنے والے (کسی بھی شخص) سے ہمیشہ بلند قامت نظر آتے تھے۔

اِخرجہ الطبرانی فی مسند الشامیین، 59/4، الرقم/2727، وابن عساکر فی تاریخ مدینۃ دمشق، 272/3، وذکرہ السیوطی فی الخصائص الکبری، 116/1، والحلبی فی السیرۃ الحلبیۃ، 434/3 ([14])

عَنْ أَنَسٍ رضی الله عنه، قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ أَحْسَنَ النَّاسِ قَوَامًا

ترجمہ :۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ (حضور ﷺ کے قدِ زیبا اور قامتِ رعنا کے بارے میں) بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ قد و قامت کے لحاظ سے تمام انسانوں سے زیادہ (شکیل و جمیل اور) حسین تھے۔

اِخرجہ ابن عساکر فی تاریخ مدینۃ دمشق، 278/3.

شمائل ترمذی، جلد اول، نمبر 1

ان سے پتہ چلتا ہے نبی ﷺ اور صحابہ کرامؓ کا قد مناسب اور معتدل تھا۔ اور صحابہ کرامؓ میں ایسا کوئی ذکر نہیں ملتا جس سے پتہ چلتا ہو کہ فلاں صحابیؓ طویل القامت تھا۔ کیونکہ نبی ﷺ کے ہمراہ چلنے والے کسی بھی شخص کا قد آپ سے زیادہ نہیں تھا۔

اسی سے اندازہ لگا سکتے ہیں کہ صحابہؓ میں سے جب کوئی طویل القامت نہیں تھا تو ان کے ساتھ نو گز والی جوڑی ہوئی باتیں سب ایک ڈھونگ اور پیسے کمانے کا ذریعہ ہے۔

جدید میڈیکل سائنس کے مطابق کسی انسان کا قد نو فٹ سے زیادہ نہیں ہو سکتا۔ یونیورسٹی آف آکسفورڈ سے وابستہ طویل قامت انسانوں پر تحقیق کرنے والے جانواس کے مطابق انسان کی زیادہ سے زیادہ قامت نو فٹ ہو سکتی ہے۔ انہوں نے برطانوی اخبار گارڈین سے بات کرتے ہوئے کہا کہ اس سے لمبا قد اس لیے ممکن نہیں ہے کہ ایسے انسان کے تمام جسم۔ اور خاص طور پر دماغ تک خون پہنچانے کے لیے بلڈ پریشر اتنا زیادہ ہوگا کہ اس سے خون کی رگیں پھٹنے کا خطرہ پیدا ہو جائے گا۔ اس کے علاوہ بقول وائس یہ بھی کہ آٹھ فٹ سے لمبے انسانوں کے دل پر بھی بہت زیادہ دباؤ پڑتا ہے۔ اتنے بڑے خون کے نظام کو خون کی ترسیل کرنا دل پر بڑا بوجھ ہوتا ہے۔ اور اس کے بہاؤ کے لیے بے پناہ دباؤ چاہیئے ہوتا ہے۔

گنیز بک آف ریکارڈز کے مطابق 1955 تک سب سے دراز قد آدمی ترکی کا سلطان کوسس تھا جس کا قد آٹھ فٹ آٹھ انچ تھا۔

مختصر یہ کہ ان طویل قبروں کے متعلق کوئی تاریخی حقائق نہیں ملتے۔ ان کے حوالے سے تاریخ بالکل خاموش دکھائی دیتی ہے کیونکہ ان قبروں کے بارے میں جتنی بھی معلومات حاصل کی جاچکی ہیں۔ وہ کسی طرح بھی مستند نہیں۔ کسی جگہ ان قبروں کو نبیوں سے۔ کسی جگہ نبیوں کی اولادوں سے۔ کسی جگہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین سے۔ کسی جگہ صحابہ کرامؓ کی اولادوں سے اور کسی جگہ صوفیائے کرام سے منسوب کیا جاتا ہے۔ یہ محض وہ باتیں ہیں۔ جو کہانیوں کی شکل میں آباؤاجداد سے

سنی اور سنائی جاتی ہیں۔ پھر یہی نسل در نسل منتقل ہوتی چلی آ رہی ہیں۔ اور ان قبروں کے متعلق ہر علاقے کی آبادی صرف ان سنی سنائی باتوں پر یقین رکھتی ہے۔ کچھ لوگ ان کو نمک مرچ لگا کے اس طرح بیان کرتے ہیں۔ گویا کہ آنکھوں دیکھا حال بیان کر رہے ہوں۔

لیکن جب تحقیقی یا تاریخی طور پر ثابت کرنے کی کوشش کی جائے تو ایک دم رائیگان جاتی ہے۔ کیونکہ منصفانہ اصولوں پر کی جانے والی تحقیق تو شواہد اور ثبوت مانگتی ہے۔ جو کہ نہ ہونے کے برابر ہیں۔ بس کہانیوں سے گمانی سے بات شروع ہوتی ہے اور اسی کی حد تک ختم ہو جاتی ہے۔ تو پھر ان کو حقائق کے طور پر کیسے تسلیم کیا جا سکتا ہے؟۔ جو لوگ ان کو حقیقت بنا کر پیش کرتے ہیں۔ ان کو اللہ جل شانہ کا فرمان بھی آگاہی دیتا ہے۔ کہ

وَإِن تُطِعْ أَكْثَرَ مَن فِى ٱلْأَرْضِ يُضِلُّوكَ عَن سَبِيلِ ٱللَّهِ ۚ إِن يَتَّبِعُونَ إِلَّا ٱلظَّنَّ وَإِنْ هُمْ إِلَّا يَخْرُصُونَ ﴿116﴾

سورۃ الانعام آیت 116

اور دنیا میں آباد بہت سارے لوگ ایسے ہیں کہ اگر تم ان کا کہا مان لوگے تو وہ تمہیں اللہ کے راستے سے بہکا دیں گے۔ وہ تو محض ظن پر چلتے ہیں اور نری اٹکلیں دوڑاتے ہیں۔

وَمَا يَتَّبِعُ أَكْثَرُهُمْ إِلَّا ظَنًّا ۚ إِنَّ ٱلظَّنَّ لَا يُغْنِى مِنَ ٱلْحَقِّ شَيْـًٔا ۚ إِنَّ ٱللَّهَ عَلِيمٌۢ بِمَا يَفْعَلُونَ﴿36﴾

سورۃ یونس آیت 36

اور ان میں بہت سارے لوگ صرف ظن و گمان پر چلتے ہیں۔ بلا شبہ ظن و گمان حق کے مقابلے میں کچھ بھی کام آنے والا نہیں۔ بیشک اللہ سب کچھ جانتا ہے جو کچھ لوگ کر رہے ہیں۔

دنیا کی ساری تاریخیں اٹھا کے دیکھ لو۔ کسی تاریخ کی کتاب میں کسی نو گزوالے زندہ انسانوں کی مثال نہیں ملتی۔ اگر ہوتے تو یہ بھی پتہ چلتا کہ کہاں رہتے تھے؟۔ کیسے رہتے تھے؟۔ ان کے مکان کہاں تھے؟۔ جب ایسا کچھ نہیں ملتا تو نو گز کی قبریں کدھر سے آ گئیں۔ یقیناً خود ساختہ ہیں۔ علاوہ ازیں اگر مان بھی لیا جائے کہ نو گز کے لوگ تھے تو کیا ان کی موٹائی صرف چھ فٹ کے انسان جتنی تھی۔ جبکہ ان کا کندھا تو کم سے کم ڈھائی تین گز چوڑا ہونا چاہیئے تھا۔ مگر قبر کے حساب سے تو ان کا کندھا ڈیڑھ دو فٹ لگتا ہے۔ جس سے صاف پتہ چل جاتا ہے کہ چار پانچ قبروں کو ایک سیدھ میں جوڑ کر یہ بات نشر کر دی گئی۔ اور ہمارے لوگ تو بس واہ واہ کر کے ہاں ہاں ملانے والے ہیں۔ حقائق پر غور نہیں کرتے۔ یہ بھی سوچو کہ اگر نو گز کے انسان تھے تو ان جیسے پوری دنیا میں ہوتے ہوں گے۔ مگر ان کی قبریں زیادہ تر برصغیر میں ہی کیوں ہیں۔ باقی دنیا میں کیوں نہیں۔ صرف اس لیے کہ یہاں جاہلیت کا

دور دورہ ہے۔ لوگوں کو بے وقوف بنانا آسان ہے۔ کوئی تحقیق نہیں کرتا جس کی وجہ سے ان کا دھندہ زوروں پر ہوتا ہے۔ اللہ سب کو ہدایت اور سمجھنے کی توفیق دے۔ آمین۔ ثمہ آمین

ہر قوم کے لیے ہادی ہوا ہے:

اس سلسلے میں یہ بات پیش نظر رہے کہ قرآن سر چشمہٗ ہدایت ہے۔ نصیحت و موعظت کی کتاب ہے۔ ماننے والے کے لیے سراسر رحمت ہے۔ اس میں صرف ان نبیوں کا ذکر کیا گیا ہے۔ جن کے ناموں سے لوگ واقف تھے۔ اور ان سے متعلق پیش آنے والے حالات و واقعات ان کے ذہنوں سے ابھی محو نہیں ہوئے تھے۔ یہ ایسی کتاب نہیں جس میں نبیوں کی ساری تاریخ بتائی جاتی۔ اگرچہ اس میں چند موقعوں اور قوموں کا ہی ذکر ملتا ہے۔ مگر یہ اللہ جل شانہ کی حکمت ہے۔ کہ جو کچھ ذکر کیا گیا ہے۔ وہ لب لباب سمجھانے کے لیے کافی ہے۔ اور اس پر استدلال ایسے ہی ہے جیسے سارے جہان کے نبیوں کی بات پر ہوتا۔ اس کا یہ دعویٰ خاص ہی دعویٰ عام کی طرح ہے۔ اس میں مجموعی بات سمجھانا مقصود ہے۔ قرآن نے جابجا یہ بات واضح کر دی ہے کہ ہدایت اللہ کی طرف سے کسی نبی پر وحی کا ظہور ہے۔ اور دنیا میں کوئی قوم ایسی نہیں گزری جس میں نبی ﷺ سے پہلے اللہ کا کوئی رسول نہ

آیا ہو۔ یہ بھی بتا دیا گیا کہ ایسی بے شمار قومیں دنیا میں گزر چکی ہیں جن کا حال اللہ کے علاوہ کوئی نہیں جانتا۔ صرف اسی کو معلوم ہے۔ دیکھئے آیات

وَلِكُلِّ أُمَّةٍ رَّسُولٌ ۖ فَإِذَا جَآءَ رَسُولُهُمْ قُضِىَ بَيْنَهُم بِٱلْقِسْطِ وَهُمْ لَا يُظْلَمُونَ ﴿47﴾

سورۃ یونس آیت 47

اور ہر امت کا کوئی رسول ہے۔ پھر جب ان کے پاس ان کا رسول آ جاتا ہے تو انصاف کے ساتھ ان کے درمیان فیصلہ کر دیا جاتا ہے اور ان پر ذرا سا بھی ظلم نہیں کیا جاتا۔

اور دوسرے مقامات میں فرمایا

وَيَقُولُ ٱلَّذِينَ كَفَرُوا۟ لَوْلَآ أُنزِلَ عَلَيْهِ ءَايَةٌ مِّن رَّبِّهِۦٓ ۗ إِنَّمَآ أَنتَ مُنذِرٌ ۖ وَلِكُلِّ قَوْمٍ هَادٍ ﴿7﴾ ع1

سورۃ الرعد آیت 7

اور کافر کہتے ہیں کہ اس کے رب کی طرف سے اس پر کوئی نشانی کیوں نہیں نازل ہوئی۔ بلاشبہ تم تو صرف آگاہی دینے والے ہو۔ اور ہر قوم کے لئے ایک رہنما و ہادی ہوتا ہی (آیا) ہے۔

أَلَمْ يَأْتِكُمْ نَبَؤُاْ ٱلَّذِينَ مِن قَبْلِكُمْ قَوْمِ نُوحٍ وَعَادٍ وَثَمُودَ ۛ وَٱلَّذِينَ مِنۢ بَعْدِهِمْ ۛ لَا يَعْلَمُهُمْ إِلَّا ٱللَّهُ ۚ جَآءَتْهُمْ رُسُلُهُم بِٱلْبَيِّنَٰتِ فَرَدُّوٓاْ أَيْدِيَهُمْ فِىٓ أَفْوَٰهِهِمْ وَقَالُوٓاْ إِنَّا كَفَرْنَا بِمَآ أُرْسِلْتُم بِهِۦ وَإِنَّا لَفِى شَكٍّ مِّمَّا تَدْعُونَنَآ إِلَيْهِ مُرِيبٍ ﴿9﴾

سورۃ ابراہیم آیت 9

کیا تمہیں ان لوگوں (کے واقعات) کی خبر نہیں پہنچی جو تم سے پہلے تھے؟۔ (یعنی) نوحؑ۔ اور عاد۔ اور ثمود کی قوم۔ اور وہ جو ان کے بعد ہوئے جن کو اللہ کے علاوہ کوئی بھی نہیں جانتا۔ (جب) ان کے پاس ان کے رسول نشانیاں لے کر آئے۔ تو انہوں نے اپنے ہاتھ اپنے مونہوں میں دبا لئے اور کہنے لگے کہ ہم تو البتہ تمہاری رسالت کو سرے سے تسلیم نہیں کرتے۔ اور جس چیز کی طرف تم ہمیں بلاتے ہو اس کے بارے تو بلاشبہ ہم بڑے شک میں ہیں۔

وَلَقَدْ بَعَثْنَا فِى كُلِّ أُمَّةٍ رَّسُولًا أَنِ ٱعْبُدُواْ ٱللَّهَ وَٱجْتَنِبُواْ ٱلطَّٰغُوتَ ۖ فَمِنْهُم مَّنْ هَدَى ٱللَّهُ وَمِنْهُم مَّنْ حَقَّتْ عَلَيْهِ ٱلضَّلَٰلَةُ ۚ فَسِيرُواْ فِى ٱلْأَرْضِ فَٱنظُرُواْ كَيْفَ كَانَ عَٰقِبَةُ ٱلْمُكَذِّبِينَ ﴿36﴾

سورۃ النحل آیت 36

اور البتہ یقیناً ہم نے ہر امت میں یہ پیغام دے کر رسول بھیجا کہ صرف اللہ کی عبادت کرو اور طاغوت (یعنی ہر باطل معبود) سے اجتناب کرو۔ پھر ان میں سے بعض کو اللہ نے ہدایت دیدی اور بعض پر گمراہی ثابت ہو گئی۔ پس زمین میں چل پھر کر دیکھ لو کہ جھٹلانے والوں کا انجام کیسا ہوا۔

إِنَّآ أَرۡسَلۡنَٰكَ بِٱلۡحَقِّ بَشِيرٗا وَنَذِيرٗاۚ وَإِن مِّنۡ أُمَّةٍ إِلَّا خَلَا فِيهَا نَذِيرٞ ﴿24﴾

سورۃ فاطر آیت 24

البتہ ہم نے تم کو حق کے ساتھ خوشخبری سنانے والا اور آگاہی دینے والا بنا کر بھیجا ہے۔ اور کوئی امت ایسی نہیں (گزری) جس میں کوئی خبردار کرنے والا نہ آیا ہو۔

ساتھ میں یہ پیغام بھی موجود ہے کہ قران میں تمام رسولوں کا ذکر نہیں کیا گیا۔

وَلَقَدۡ أَرۡسَلۡنَا رُسُلٗا مِّن قَبۡلِكَ مِنۡهُم مَّن قَصَصۡنَا عَلَيۡكَ وَمِنۡهُم مَّن لَّمۡ نَقۡصُصۡ عَلَيۡكَۖ وَمَا كَانَ لِرَسُولٍ أَن يَأۡتِيَ بِـَٔايَةٍ إِلَّا بِإِذۡنِ ٱللَّهِۚ فَإِذَا جَآءَ أَمۡرُ ٱللَّهِ قُضِيَ بِٱلۡحَقِّ وَخَسِرَ هُنَالِكَ ٱلۡمُبۡطِلُونَ ﴿78﴾ ع8

سورۃ غافر آیت 78

اور البتہ یقیناً ہم نے تم سے پہلے بہت سے رسول بھیجے جن میں سے کچھ کے حالات تو تم سے بیان کر دیئے ہیں اور بعضے ایسے ہیں کہ جن کے حالات تم سے بیان نہیں کئے۔ اور کسی رسول کے لئے بھی یہ ممکن نہ تھا کہ اللہ کے اذن کے بغیر خود سے کوئی معجزہ لے آتا۔ اور جب اللہ کا حکم آجائے گا تو حق کے ساتھ فیصلہ کر دیا جائے گا اور اس وقت اہلِ باطل خسارے میں رہ جائیں گے۔

یہ تو ظاہر ہے کہ قومیں بے شمار گزر چکی ہی ہیں اور اس کی بھی قرآن میں تصریح موجود ہے کہ ہر قوم میں دعوت حق کا ظہور ہوا ہے، جن میں سے چند ہی کا قرآن نے ذکر کیا ہے_ باقی کا نہیں کیا۔ اب سوال اٹھتا ہے کہ قرآن میں ایسا کیوں کیا گیا؟

اس کا سبب بالکل واضح ہے۔ قران کا مقصود ان سرگزشتوں کے بیان سے یہ نہیں تھا کہ تاریخ کی طرح تمام واقعات کا ذکر کیا جائے بلکہ اس کا موضوع صرف تذکیر و موعظت تھا۔ اور اس کے لئے اس قدر کافی تھا کہ چند اہم قسم کے واقعات بیان کر دیے جاتے۔ جن کا تذکرہ ان کے ہاں کیا جاتا تھا۔ چنانچہ ہم دیکھتے ہیں کہ اس بارے میں قرآن کا اسلوب بیان ہر جگہ عام ہے۔ جا بجا اس طرح کا ذکر ملتا ہے کہ پچھلے قرنوں میں ایسا ہوا۔ پچھلی قوموں میں ایسا ہوا۔ پچھلی آبادیوں میں ایسا ہوا۔ پچھلے رسولوں کے ساتھ اس طرح کے معاملات پیش آئے۔ البتہ جہاں کہیں تخصیص کیساتھ ذکر کیا ہے وہاں صرف چند ہی قوموں کی سرگزشتیں بیان کی ہیں جس کا صاف مطلب یہ ہوا کہ یہ چند سرگزشتیں پچھلی قوموں کے

ایام اوران کے ساتھ پیش آنے واقعات کا نمونہ سمجھی جائیں۔اوران سے یہ اندازہ کرلیا جائے کہ اس بارے میں تمام اقوام عالم کی رودادیں کیسی رہ چکی ہیں؟

اگلا سوال یہ کیا اٹھتا ہے کہ قرآن میں کیوں خصوصیت کے ساتھ ان چند قوموں ہی کا ذکر کیا گیا ہے جو ایک خاص خطہ ارضی میں گزر چکی تھیں دوسرے خطوں کے اقوام میں سے کسی کا ذکر کیوں نہیں کیا؟ اگر غور کریں تواس کی وجوہ بھی بڑی واضح ہیں۔یہ توظاہر ہے کہ ان وقعات کے ذکر کا مقصد یہ تھا کہ لوگوں کے سامنے وہ بات رکھی جائے۔جس پر خود ان کے پاس شہادتیں موجود ہوں۔اور یہ مسلم ہے کہ کسی بھی واقعے کا بیان اس وقت زیادہ موثر ہو جاتا ہے۔جب ان وقوعات کے مخاطب وہ لوگ ہوں جو ان سے بے خبر نہ ہوں۔یا کم از کم ان واقعات کی بھنک ان کے کانوں میں پڑ چکی ہو۔یا سارے نہ سہی ان میں کچھ لوگ ایسے موجود ہوں جو ان واقعات کی خبر رکھتے ہوں۔یا اڑوس پڑوس کے علاقوں والے ان واقعات کے وقوع کو جانتے ہوں۔اوران سے حال احوال پوچھا جاسکتا ہو۔ورنہ ظاہر ہے لوگ یوں کہہ دیتے کہ پہلے ان وقائع کے وقوع پر ثبوت تو فراہم کرو۔آیا یہ واقعات ہوئے بھی ہیں کہ نہیں۔پھر ان سے ہمیں عبرت دلانا!۔اوراس طرح عبرت و موعظت کا سارا مطلب ہی فوت ہو جاتا۔

اسی لیے قران نے جن واقعات کا ذکر کیا ہے وہ زیادہ تر مخاطبین کے خطوں یا ان کے نزدیکی خطوں میں واقع ہوئے تھے۔ان کی جغرافیائی حدود کو دیکھا جائے تو اکثر عرب۔دجلہ وفرات۔فلسطین۔مصر۔ میں ہونے والے واقعات کا تذکرہ ملتا ہے۔اور یہ تمام خطے ایک دوسرے سے متصل تھے۔تجارتی

قافلوں کے راستے متعین تھے۔ شاہراہیں بھی باہم جڑی ہوئی تھیں۔ آمدورفت کے لیے بھی یہی گزرگاہیں استعمال ہوتی تھیں۔ وہاں کے لوگ نسلی ولسانی تعلقات کے لحاظ سے بھی ایک دوسرے کے ساتھ جڑے ہوئے تھے۔ اور مستقبل میں یہ خطے پوری دنیا کے لیے وسطی حیثیت کے حامل ہونے والے تھے۔ قران نے اسی وجہ سے ان خطوں کا ذکر کیا۔ کہ تاریخ اقوام میں بھی ان خطوں کا مرکزی مقام رہ چکا تھا۔ قرآن کے اسلوب میں دیکھیں تو یہ مخاطبین کی شب وروز کی باتوں کا ہی ذکر کرتا ہے۔ جسے وہ جھٹلا نہیں سکتے تھے۔ عرب تو ان کا اپنا ملک تھا۔ عراق کے ساتھ ان کے تعلقات وابستہ تھے۔ ارد گرد کے کھنڈرات ان کی گزرگاہوں کے ساتھ متصل تھے۔ کچھ راستوں پر موجود تھے۔ مصر میں ان کے تجارتی قافلوں کی بڑی منڈی لگتی تھی۔ یہ لوگ سارے خطوں سے اس طرح آشنا تھے جیسے کہ کوئی ایک ہی خطہ ہو۔ قرآن کے نزول پر کوئی ایک بندہ بھی ایسا نہیں ملتا جس نے کہا ہو کہ مجھے نہیں پتہ یہاں کونسا واقع بیان ہوا ہے۔ الٹا نبی ﷺ سے سوال پوچھے گئے کہ ذرا یوسفؑ۔ موسٰی وخضر۔ اصحاب کہف اور سفروں والے ذوالقرنین کے واقعات تو بتایئے۔ قرآن میں جن پچیس انبیاءؑ کا ذکر ہے وہ سب ان سے واقف تھے۔ اس کے علاوہ۔ قوم تبع۔ اصحاب الاخدود۔ نمرود۔ بنی اسرائیل۔ فراعنہ مصر۔ عاد۔ ثمود۔ مدین۔ قوم لوط۔ دجلہ وفرات بھی ان کے لیے ڈھکے چھپے نہ تھے۔ یہودی اور عیسائی بھی ان کے پاس ہی تھے۔ کچھ تو مسلمان ہو گئے تھے۔ بنی اسرائیل کے نبیوں کا تذکرہ اس وقت زبانِ زدِ عام تھا۔ یہی وجہ ہے کہ قران نے ان کے بیان واستدلال میں جابجا اس طرح کا اسلوب اختیار کیا ہے۔

جیسے یہ ایک جانی مانی حقیقت ہے۔اور اس کے تعارف کی بالکل بھی ضرورت نہیں ہے۔دیکھئے درج ذیل آیت

أَلَمْ يَأْتِكُمْ نَبَؤُاْ ٱلَّذِينَ مِن قَبْلِكُمْ قَوْمِ نُوحٍ وَعَادٍ وَثَمُودَ ۛ وَٱلَّذِينَ مِنۢ بَعْدِهِمْ ۛ لَا يَعْلَمُهُمْ إِلَّا ٱللَّهُ ۚ جَآءَتْهُمْ رُسُلُهُم بِٱلْبَيِّنَٰتِ فَرَدُّوٓاْ أَيْدِيَهُمْ فِىٓ أَفْوَٰهِهِمْ وَقَالُوٓاْ إِنَّا كَفَرْنَا بِمَآ أُرْسِلْتُم بِهِۦ وَإِنَّا لَفِى شَكٍّ مِّمَّا تَدْعُونَنَآ إِلَيْهِ مُرِيبٍ ﴿9﴾

سورۃ ابراہیم آیت 9

کیا تمہیں ان لوگوں (کے واقعات) کی خبر نہیں پہنچی جو تم سے پہلے تھے؟۔ (یعنی) نوحؑ۔اور عاد۔اور ثمود کی قوم۔اور وہ جو ان کے بعد ہوئے جن کو اللہ کے علاوہ کوئی بھی نہیں جانتا۔(جب) ان کے پاس ان کے رسول نشانیاں لے کر آئے۔تو انہوں نے اپنے ہاتھ اپنے مونہوں میں دبا لئے اور کہنے لگے کہ ہم تو البتہ تمہاری رسالت کو سرے سے تسلیم نہیں کرتے۔اور جس چیز کی طرف تم ہمیں بلاتے ہو اس کے بارے تو بلاشبہ ہم بڑے شک میں ہیں۔

قرآن کریم میں کئی جگہ یہ فرمان ہے کہ زمین میں چل پھر کر دیکھ لو۔پہلے گزرے نافرمان لوگوں کا انجام کیسا ہوا۔جیسے درج ذیل آیات

قَدْ خَلَتْ مِن قَبْلِكُمْ سُنَنٌ فَسِيرُواْ فِى ٱلْأَرْضِ فَٱنظُرُواْ كَيْفَ كَانَ عَٰقِبَةُ ٱلْمُكَذِّبِينَ﴿137﴾

سورۃ آل عمران آیت 137

تم سے پہلے بہت سے حالات و واقعات گزر چکے ہیں پس تم زمین میں چل پھر کر دیکھ لو کہ جھٹلانے والوں کا انجام کیسا ہوا۔

قُلْ سِيرُواْ فِى ٱلْأَرْضِ ثُمَّ ٱنظُرُواْ كَيْفَ كَانَ عَٰقِبَةُ ٱلْمُكَذِّبِينَ﴿11﴾

سورۃ الأنعام آیت 11

کہہ دو کہ زمین میں چلو پھرو۔ پھر دیکھ لو کہ جھوٹا قرار دینے والوں کا کیا انجام ہوا۔

وَمَآ أَرْسَلْنَا مِن قَبْلِكَ إِلَّا رِجَالًا نُّوحِىٓ إِلَيْهِم مِّنْ أَهْلِ ٱلْقُرَىٰٓ ۗ أَفَلَمْ يَسِيرُواْ فِى ٱلْأَرْضِ فَيَنظُرُواْ كَيْفَ كَانَ عَٰقِبَةُ ٱلَّذِينَ مِن قَبْلِهِمْ ۗ وَلَدَارُ ٱلْءَاخِرَةِ خَيْرٌ لِّلَّذِينَ ٱتَّقَوْاْ ۗ أَفَلَا تَعْقِلُونَ﴿109﴾

سورۃ یوسف آیت 109

اور تجھ سے پہلے ہم نے جتنے رسول بھی بھیجے وہ سب بستیوں میں رہنے والے مرد ہی تھے ہم ان کی طرف وحی بھیجا کرتے تھے۔ کیا ان لوگوں نے زمین میں سیر وسیاحت نہیں کی کہ دیکھ لیتے ان سے پہلے (گزرے) لوگوں کا کیسا کچھ انجام ہوا؟۔ اور البتہ آخرت کا گھر ہی متقی لوگوں کے لئے بہتر ہے۔ پھر کیوں تم عقل سے کام نہیں لیتے؟۔

وَلَقَدْ بَعَثْنَا فِى كُلِّ أُمَّةٍ رَّسُولًا أَنِ ٱعْبُدُوا۟ ٱللَّهَ وَٱجْتَنِبُوا۟ ٱلطَّٰغُوتَ ۖ فَمِنْهُم مَّنْ هَدَى ٱللَّهُ وَمِنْهُم مَّنْ حَقَّتْ عَلَيْهِ ٱلضَّلَٰلَةُ ۚ فَسِيرُوا۟ فِى ٱلْأَرْضِ فَٱنظُرُوا۟ كَيْفَ كَانَ عَٰقِبَةُ ٱلْمُكَذِّبِينَ ﴿36﴾

سورۃ النحل آیت 36

اور البتہ یقیناً ہم نے ہر امت میں یہ پیغام دے کر رسول بھیجا کہ صرف اللہ کی عبادت کرو اور طاغوت (یعنی ہر باطل معبود) سے اجتناب کرو۔ پھر ان میں سے بعض کو اللہ نے ہدایت دیدی اور بعض پر گمراہی ثابت ہو گئی۔ پس زمین میں چل پھر کر دیکھ لو کہ جھٹلانے والوں کا انجام کیسا ہوا۔

أَفَلَمْ يَسِيرُوا۟ فِى ٱلْأَرْضِ فَتَكُونَ لَهُمْ قُلُوبٌ يَعْقِلُونَ بِهَآ أَوْ ءَاذَانٌ يَسْمَعُونَ بِهَا ۖ فَإِنَّهَا لَا تَعْمَى ٱلْأَبْصَٰرُ وَلَٰكِن تَعْمَى ٱلْقُلُوبُ ٱلَّتِى فِى ٱلصُّدُورِ ﴿46﴾

سورۃ الحج آیت 46

کیا ان لوگوں نے ملک میں سیر نہیں کی (کہ یہ مناظر دیکھ لیتے۔ پھر) ان کے دل ایسے ہو جاتے کہ جن سے وہ (حق) سمجھ سکتے اور کان ایسے ہو جاتے جن سے (حق) سن سکتے۔ مگر حقیقت یہ ہے کہ آنکھیں اندھی نہیں ہوتیں بلکہ دل جو سینوں میں ہیں (وہی) اندھے ہو جاتے ہیں۔

قُلْ سِيرُواْ فِى ٱلْأَرْضِ فَٱنظُرُواْ كَيْفَ كَانَ عَٰقِبَةُ ٱلْمُجْرِمِينَ ﴿69﴾

سورۃ النمل آیت 69

کہہ دو کہ زمین میں چل پھر کے دیکھ لو کہ مجرم لوگوں کا انجام کیسا ہوا۔

قُلْ سِيرُواْ فِى ٱلْأَرْضِ فَٱنظُرُواْ كَيْفَ بَدَأَ ٱلْخَلْقَ ۚ ثُمَّ ٱللَّهُ يُنشِئُ ٱلنَّشْأَةَ ٱلْـَٔاخِرَةَ ۚ إِنَّ ٱللَّهَ عَلَىٰ كُلِّ شَىْءٍ قَدِيرٌ ﴿20﴾ ج

سورۃ العنکبوت آیت 20

کہہ دو کہ زمین میں چلو پھرو اور دیکھ لو کہ اللہ نے کس طرح خلقت کو پہلی بار پیدا کیا؟۔ پھر اللہ دوسری بار بھی (اسی طرح) پیدا کرے گا۔ بیشک اللہ ہر چیز پر پوری طرح قدرت رکھتا ہے۔

أَوَلَمْ يَسِيرُواْ فِى ٱلْأَرْضِ فَيَنظُرُواْ كَيْفَ كَانَ عَٰقِبَةُ ٱلَّذِينَ مِن قَبْلِهِمْ ۚ كَانُوٓاْ أَشَدَّ مِنْهُمْ قُوَّةً وَأَثَارُواْ ٱلْأَرْضَ وَعَمَرُوهَآ أَكْثَرَ مِمَّا عَمَرُوهَا وَجَآءَتْهُمْ رُسُلُهُم بِٱلْبَيِّنَٰتِ ۖ فَمَا كَانَ ٱللَّهُ لِيَظْلِمَهُمْ وَلَٰكِن كَانُوٓاْ أَنفُسَهُمْ يَظْلِمُونَ ﴿9﴾ ط

سورۃ الروم آیت 9

کیا یہ لوگ زمین میں سیر نہیں کرتے ؟۔ دیکھ لیتے کہ جو لوگ ان سے پہلے ہوئے ان کا انجام کیسا ہوا؟ ۔وہ طاقت و قوت میں ان سے زیادہ مضبوط تھے اور انہوں نے زمین کو خوب جوتا اور ان سے کہیں زیادہ آباد کیا تھا اور ان کے پاس بھی ان کے رسول واضح نشانیاں لے کر آتے رہے۔ پس اللہ ایسا نہ تھا کہ ان پر ظلم کرتا بلکہ وہ خود ہی اپنے آپ پر ظلم کیا کرتے تھے۔

قُلْ سِيرُواْ فِى ٱلْأَرْضِ فَٱنظُرُواْ كَيْفَ كَانَ عَٰقِبَةُ ٱلَّذِينَ مِن قَبْلُ ۚ كَانَ أَكْثَرُهُم مُّشْرِكِينَ ﴿42﴾

سورۃ الروم آیت 42

کہہ دو کہ زمین میں چل پھر کے دیکھ لو کہ پرانے لوگوں کا انجام کیسا ہوا؟۔ان میں بہت سارے لوگ مشرک ہی تھے۔

وَجَعَلْنَا بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ ٱلْقُرَى ٱلَّتِى بَٰرَكْنَا فِيهَا قُرًى ظَٰهِرَةً وَقَدَّرْنَا فِيهَا ٱلسَّيْرَ ۖ سِيرُوا۟ فِيهَا لَيَالِىَ وَأَيَّامًا ءَامِنِينَ ﴿18﴾

سورۃ سبا آیت 18

اور ہم نے ان کے اور ان کی بستیوں کے درمیان (ایک دوسرے کے متصل) دیہات بسا دیئے تھے جن میں ہم نے برکت دے رکھی تھی جو سرِ راہ نظر آتے تھے اور ان میں آمد و رفت کی ایسی منزلیں مقرر کر دی تھیں کہ ان میں راتوں اور دنوں کو بے خوف و خطر چلتے پھرتے رہیں۔

أَوَلَمْ يَسِيرُوا۟ فِى ٱلْأَرْضِ فَيَنظُرُوا۟ كَيْفَ كَانَ عَٰقِبَةُ ٱلَّذِينَ مِن قَبْلِهِمْ وَكَانُوٓا۟ أَشَدَّ مِنْهُمْ قُوَّةً ۚ وَمَا كَانَ ٱللَّهُ لِيُعْجِزَهُۥ مِن شَىْءٍ فِى ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَلَا فِى ٱلْأَرْضِ ۚ إِنَّهُۥ كَانَ عَلِيمًا قَدِيرًا ﴿44﴾

سورۃ فاطر آیت 44

کیا یہ لوگ زمین میں کبھی سیر نہیں کرتے کہ دیکھ لیتے جو لوگ ان سے پہلے تھے ان کا انجام کیسا ہوا حالانکہ وہ طاقت و قوت میں ان سے کہیں بڑھ کر تھے۔ آسمانوں اور زمین میں کوئی چیز بھی ایسی نہیں ہے جو اللہ کو عاجز و بے بس کر سکے۔ بیشک وہ تو بڑے علم والا بھرپور قدرت والا ہے۔

۞ أَوَلَمْ يَسِيرُواْ فِى ٱلْأَرْضِ فَيَنظُرُواْ كَيْفَ كَانَ عَٰقِبَةُ ٱلَّذِينَ كَانُواْ مِن قَبْلِهِمْ ۚ كَانُواْ هُمْ أَشَدَّ مِنْهُمْ قُوَّةً وَءَاثَارًا فِى ٱلْأَرْضِ فَأَخَذَهُمُ ٱللَّهُ بِذُنُوبِهِمْ وَمَا كَانَ لَهُم مِّنَ ٱللَّهِ مِن وَاقٍ﴿21﴾

سورۃ غافر آیت 21

کیاان لوگوں نے زمین میں سیر نہیں کی کہ دیکھ لیتے ان لوگوں کا انجام کیسا ہوا جو ان سے پہلے تھے؟۔وہ قوت اور چھوڑے ہوئے زمینی آثاروں کے لحاظ سے ان سے کہیں بڑھ کر تھے پس اللہ نے گناہوں کی پاداش میں ان کو پکڑ لیا اور ان کو اللہ (کے عذاب) سے بچانے والا کوئی بھی نہ تھا۔

أَفَلَمْ يَسِيرُواْ فِى ٱلْأَرْضِ فَيَنظُرُواْ كَيْفَ كَانَ عَٰقِبَةُ ٱلَّذِينَ مِن قَبْلِهِمْ ۚ كَانُوٓاْ أَكْثَرَ مِنْهُمْ وَأَشَدَّ قُوَّةً وَءَاثَارًا فِى ٱلْأَرْضِ فَمَآ أَغْنَىٰ عَنْهُم مَّا كَانُواْ يَكْسِبُونَ﴿82﴾

سورۃ غافر آیت 82

کیا یہ لوگ زمین میں چلتے پھرتے نہیں کہ دیکھ لیتے ان سے پہلے گزرے لوگوں کا انجام کیسا ہوا۔جو تعداد میں اور طاقت میں اور زمین میں چھوڑے آثاروں کے اعتبار سے ان سے کہیں بڑھ کر تھے لیکن ان سب کمائی کچھ بھی ان کے کام نہ آئی۔

۞ أَفَلَمْ يَسِيرُواْ فِى ٱلْأَرْضِ فَيَنظُرُواْ كَيْفَ كَانَ عَٰقِبَةُ ٱلَّذِينَ مِن قَبْلِهِمْ ۚ دَمَّرَ ٱللَّهُ عَلَيْهِمْ ۖ وَلِلْكَٰفِرِينَ أَمْثَٰلُهَا ﴿10﴾

سورۃ محمد آیت 10

کیاان لوگوں نے زمین میں سیر نہیں کی کہ دیکھ لیتے ان لوگوں کاانجام کیسا ہواجوان سے پہلے تھے۔اللہ نے ان پر تباہی وبربادی ڈال دی۔اوران کافروں کا بھی ایسا ہی انجام ہوگا۔

اور یہ بھی کہا گیاکہ اگر بے خبر ہو تو علم والوں سے پوچھ لو۔علم والوں سے مراد ایسے جاننے والے جو حقائق کو اچھی طرح جانتے ہیں۔اور بہترین انداز میں وضاحت کر سکتے ہیں۔ان میں اس وقت کے علمائے اہل کتاب بھی شامل ہیں جو حقیقت جانتے تھے۔کوئی اس سے اس مغالطے میں نہ رہے کہ موجودہ بھی اسی زمرے میں آتے ہیں۔آج کل والوں نے تو حقائق مسخ کیے ہوئے ہیں۔دیکھئے آیات

فَإِن كُنتَ فِى شَكٍّ مِّمَّآ أَنزَلْنَآ إِلَيْكَ فَسْـَٔلِ ٱلَّذِينَ يَقْرَءُونَ ٱلْكِتَٰبَ مِن قَبْلِكَ ۚ لَقَدْ جَآءَكَ ٱلْحَقُّ مِن رَّبِّكَ فَلَا تَكُونَنَّ مِنَ ٱلْمُمْتَرِينَ ﴿94﴾

سورۃ یونس آیت 94

پھر ہم نے جو تیری طرف نازل کیا ہے اگر (بالفرض) تمہیں اس میں شک ہے تو ان سے پوچھ لو جو تجھ سے پہلے کتاب پڑھتے ہیں۔ البتہ یقیناً تیرے پاس تیرے رب کی طرف سے حق سچ (یعنی سچا دین) آچکا پس تو ہر گز شک کرنے والوں میں نہ ہونا۔

وَمَآ أَرۡسَلۡنَا مِن قَبۡلِكَ إِلَّا رِجَالٗا نُّوحِيٓ إِلَيۡهِمۡۚ فَسۡـَٔلُوٓاْ أَهۡلَ ٱلذِّكۡرِ إِن كُنتُمۡ لَا تَعۡلَمُونَ ﴿43﴾

سورۃ النحل آیت 43

اور ہم نے تجھ سے پہلے بھی مردوں کو ہی رسول بنا کر بھیجا تھا جن کی طرف ہم وحی بھیجا کرتے تھے۔ پس اگر تم لوگ نہیں جانتے تو ذکر و نصیحت کرنے والوں سے پوچھ لو۔

وَلَقَدۡ ءَاتَيۡنَا مُوسَىٰ تِسۡعَ ءَايَٰتِۭ بَيِّنَٰتٖۖ فَسۡـَٔلۡ بَنِيٓ إِسۡرَٰٓءِيلَ إِذۡ جَآءَهُمۡ فَقَالَ لَهُۥ فِرۡعَوۡنُ إِنِّي لَأَظُنُّكَ يَٰمُوسَىٰ مَسۡحُورٗا ﴿101﴾

سورۃ الاسراء آیت 101

اور البتہ یقیناً ہم نے موسیٰؑ کو نو واضح معجزے دیئے تھے پس تم بنی اسرائیل سے بھی پوچھ لو۔ جب موسیٰؑ ان کے پاس آیا تو فرعون نے اس سے کہا کہ اے موسیٰؑ!۔ میں تو البتہ خیال کرتا ہوں کہ تم پر جادو کر دیا گیا ہے۔

وَمَآ أَرۡسَلۡنَا قَبۡلَكَ إِلَّا رِجَالٗا نُّوحِيٓ إِلَيۡهِمۡۖ فَسۡـَٔلُوٓاْ أَهۡلَ ٱلذِّكۡرِ إِن كُنتُمۡ لَا تَعۡلَمُونَ ﴿7﴾

سورۃ الأنبیاء آیت 7

اور ہم نے تم سے پہلے بھی تو مَردوں ہی کو رسول بنا کر بھیجا تھا جن کی طرف ہم وحی کیا کرتے تھے۔ اگر تم نہیں جانتے تو ذکر و نصیحت کرنے والوں سے پوچھ لو۔

ٱلَّذِي خَلَقَ ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلۡأَرۡضَ وَمَا بَيۡنَهُمَا فِي سِتَّةِ أَيَّامٖ ثُمَّ ٱسۡتَوَىٰ عَلَى ٱلۡعَرۡشِۛ ٱلرَّحۡمَٰنُ فَسۡـَٔلۡ بِهِۦ خَبِيرٗا ﴿59﴾

سورۃ الفرقان آیت 59

جس نے آسمانوں و زمین اور جو کچھ بھی ان کے درمیان ہے (سب) چھ دن میں بنا دیا پھر عرش پر مستوی ہوا۔ وہی تو ربِ الرحمٰن ہے پس اس کی شان کسی خبردار (علم والے) سے پوچھ لو۔

پھر بعض مقامات پر عرب کے ارد گرد عذاب کا ذکر کیا گیا۔ جس سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ پند و نصائح کے لیے ان کے اطراف کے حالات و واقعات بخوبی تاثر رکھتے تھے۔ جیسے کہ قوم عاد کا ذکر کرنے کے بعد فرمایا۔

وَلَقَدْ أَهْلَكْنَا مَا حَوْلَكُم مِّنَ ٱلْقُرَىٰ وَصَرَّفْنَا ٱلْأَيَٰتِ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُونَ ﴿27﴾

سورۃ الأحقاف آیت 27

اور البتہ یقیناً ہم نے تمہارے ارد گرد کی کئی بستیاں ہلاک و برباد کر دیں اور (ان پر) کئی طرح سے ہم نے اپنی (قدرت کی) نشانیاں ظاہر کر دی تھیں تاکہ وہ باز آ جائیں۔

اس وقت جن واقعات کا ذکر تورات میں موجود تھا ان میں سے بھی بعض کے حقائق میں تحریف کر دی گئی تھی۔ اور خود اہل کتاب کو بھی یہ خبر نہ تھی کہ ان کی اصلیت کیا ہے۔ اللہ جل شانہ نے قران میں ان کی ٹھیک ٹھیک حقیقت واضح کر دی۔ اور بیان کردہ واقعہ اپنی اصلی صورت میں نمایاں ہو گیا۔ بعض واقعات کی نسبت میں تصریح کر دی گئی جس سے عرب بھی ناآشنا تھے کہ نام تو سن لیا تھا لیکن اس کی تفصیلات اور جزئیات کسی کو بھی معلوم نہ تھیں۔ جیسے درج ذیل آیت میں حضرت نوح علیہ السلام کی سرگزشت بیان کرکے یہ تصریح کر دی کہ یہ باتیں نہ تو تجھے معلوم تھیں نہ تیری قوم کو۔

قِيلَ يَٰنُوحُ ٱهْبِطْ بِسَلَٰمٍ مِّنَّا وَبَرَكَٰتٍ عَلَيْكَ وَعَلَىٰٓ أُمَمٍ مِّمَّن مَّعَكَ ۚ وَأُمَمٌ سَنُمَتِّعُهُمْ ثُمَّ يَمَسُّهُم مِّنَّا عَذَابٌ أَلِيمٌ ﴿48﴾ تِلْكَ مِنْ أَنۢبَآءِ ٱلْغَيْبِ نُوحِيهَآ إِلَيْكَ ۖ مَا كُنتَ تَعْلَمُهَآ أَنتَ وَلَا قَوْمُكَ مِن قَبْلِ هَٰذَا ۖ فَٱصْبِرْ ۖ إِنَّ ٱلْعَٰقِبَةَ لِلْمُتَّقِينَ ﴿49﴾ ع4

سورۃ ہود آیت 48

ارشادِ باری ہوا کہ اے نوحؑ ہماری طرف سے سلامتی اور برکتوں کے ساتھ اتر آؤ جو تم پر اور تمہارے ساتھ والی جماعتوں پر رہیں گی۔ اور کچھ دوسری جماعتیں ہوں گی کہ انہیں ہم دنیا میں فائدہ تو دیں گے پھر انہیں ہماری طرف سے المناک عذاب پہنچے گا۔ یہ (واقعات) غیب کی خبروں میں سے ہیں جنہیں ہم تمہاری طرف وحی کر رہے ہیں۔ اور اس سے پہلے نہ تو تم ان کو جانتے تھے اور نہ ہی تمہاری قوم ان سے واقف تھی۔ پس صبر کرو۔ بیشک بہتر انجام متقی لوگوں کا ہی ہے۔

اس فہم وتدبر کا ایک نقطہ جدید بھی ہے جو اس طرف اشارہ کرتا ہے۔ کہ قرآن نے جن اقوام کا ذکر کیا ہے دنیا کو ان کی قدیم تاریخ بہت کم معلوم تھی۔ اور خود عربوں پر بھی ان کے اسرار ورموز واضح نہ تھے۔ اٹھارویں صدی سے آثار قدیمہ کی تحقیقات کا ایک سلسلہ شروع ہوا جس پر پردے کھلے۔ پھر انیسویں صدی میں پردے مزید اٹھے۔ بیسویں صدی میں انکشافات پر وضاحت ہوئی۔ اور اکیسویں

صدی میں یہ سلسلہ ابھی جاری ہے۔ان میں اس فرعون کا انکشاف بھی ہے جو بنی اسرائیل پر ظلم کیا کرتا تھا۔اور جب موسیٰؑ بنی اسرائیل کو اس چنگل سے لے کر نکل رہے تھے کہ اس نے دریا میں تعاقب کیا۔ جسے اللہ نے غرق کرکے کہہ دیا تھا۔ کہ آج ہم تیرے بدن کو بچالیں گے تاکہ تیرا وجود تیرے بعد آنے والے بنی نوع انسان کے لئے عبرت کا باعث بن جائے۔

ءَآلْـَٰٔنَ وَقَدْ عَصَيْتَ قَبْلُ وَكُنتَ مِنَ ٱلْمُفْسِدِينَ ﴿91﴾ فَٱلْيَوْمَ نُنَجِّيكَ بِبَدَنِكَ لِتَكُونَ لِمَنْ خَلْفَكَ ءَايَةً ۚ وَإِنَّ كَثِيرًا مِّنَ ٱلنَّاسِ عَنْ ءَايَٰتِنَا لَغَٰفِلُونَ ﴿92﴾ ع9

سورۃ یونس آیت 91

(ارشادِ باری ہوا) اب؟ (ایمان لاتا ہے) اور یقیناً اس سے پہلے تو مسلسل نافرمانیاں کیا کرتا تھا۔اور تو مفسدوں میں سے تھا۔ پس آج ہم تیرے بدن کو بچالیں گے تاکہ تو (یعنی تیرا وجود) تیرے بعد آنے والے بنی نوع انسان کے لئے عبرت کا باعث ہو جائے۔اور بیشک بہت سارے انسان تو ہماری نشانیوں سے بلاشبہ غافل ہیں۔

اس تحقیق سے عرب۔ عراق۔ فلسطین۔شام اور مصر کی قدیم قوموں کے تمدنوں کے جو حالات منکشف ہوئے۔انہوں نے ان خطوں کی قدیم تاریخ کو بالکل ایک نئی شکل دے دی۔اور روز بروز نئے نئے حقائق ابھرتے چلے گئے۔ابھی اور بھی بہت کچھ پتہ چلے گا۔اللہ رب العزت نے ان کا چناؤ بھی

شاید اسی لیے کیا ہے۔ کہ ان کے بارے مزید عقدے کھلیں گے۔ پھر انہی میں سے ایک قوم ہے جس کو دنیا جہاں پر فضیلت دی گئی تھی۔ مگر وہ اس کے اہل نہ ثابت ہوئے۔ حضرت عزیرؑ کو اللہ کا بیٹا قرار دے دیا۔ اور اللہ کی ہدایت کو بدل ڈالا گیا۔ یوں معزولیت ان کے حصے میں آئی۔ مگر وہ اب بھی اپنے آپ کو سب سے افضل سمجھے ہوئے ہیں۔ عیسائیوں نے بھی اللہ کی کتاب بدل ڈالی اور حضرت عیسیٰؑ کو اللہ کا بیٹا قرار دے دیا۔

وَقَالَتِ ٱلْيَهُودُ عُزَيْرٌ ٱبْنُ ٱللَّهِ وَقَالَتِ ٱلنَّصَٰرَى ٱلْمَسِيحُ ٱبْنُ ٱللَّهِ ۖ ذَٰلِكَ قَوْلُهُم بِأَفْوَٰهِهِمْ ۖ يُضَٰهِـُٔونَ قَوْلَ ٱلَّذِينَ كَفَرُوا۟ مِن قَبْلُ ۚ قَٰتَلَهُمُ ٱللَّهُ ۚ أَنَّىٰ يُؤْفَكُونَ ﴿30﴾

سورۃ التوبۃ آیت 30

اور یہودی کہتے ہیں کہ عزیرؑ اللہ کا بیٹا ہے اور عیسائی کہتے ہیں مسیحؑ اللہ کا بیٹا ہے۔ یہ سب ان کے منہ کی باتیں ہیں۔ یہ بھی ایسے ہی باتیں کرنے لگے ہیں جیسے ان سے پہلے گزرے ہوئے کافر کر چکے ہیں۔ اللہ انہیں ہلاک کرے۔ یہ کہاں بہکے و بھٹکے پھرتے ہیں؟۔

یہ سب لوگ اب بھی موجود ہیں۔ اور اللہ بہتر جانتا ہے کہ مستقبل میں اسی حوالے سے کیا کچھ ہونے والا ہے۔ ہم میں سے کوئی نہ ہوگا۔ لیکن ایک وقت آئے گا کہ اس کی پوری تصویر سب کے سامنے آئے گی۔ وَاللہُ اَعلَمُ بِالصَّواب

(ابھی کام جاری ہے۔آگے اللہ کے حضور دعا ہے۔اس کتابچے میں اگر کوئی جملہ یا لفظ غلط لکھا ملا ہو۔تو مطلع فرمائیں)

اللہ نے تو نورِ ہدایت پہلے سے بھیج دیا۔اور پھر انسان اور جِنّات کی پیدائش کے بعد اختیار بھی دے دیا۔اب اس اختیار کے مثبت استعمال سے۔اللہ کو راضی کر لینا ہی۔ان کے حق میں بھلا اور بہتر ہے۔اللہ سب کو نیک کام کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔اور برائیوں سے بچالے۔

قرآنِ کریم سے چند احکامات:

۔ منافقت سے بچو۔

وَإِذَا لَقُوا۟ ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ قَالُوٓا۟ ءَامَنَّا وَإِذَا خَلَوْا۟ إِلَىٰ شَيَٰطِينِهِمْ قَالُوٓا۟ إِنَّا مَعَكُمْ إِنَّمَا نَحْنُ مُسْتَهْزِءُونَ ﴿14﴾ ٱللَّهُ يَسْتَهْزِئُ بِهِمْ وَيَمُدُّهُمْ فِى طُغْيَٰنِهِمْ يَعْمَهُونَ ﴿15﴾

سورۃ البقرۃ آیت ۱۴۔۱۵

اور جب وہ ملتے ہیں ایمان والوں سے تو کہتے ہیں کہ ہم ایمان لے آئے ہیں۔ لیکن جب وہ تنہا اپنے شیطانوں کے ساتھ ہوتے ہیں تو کہنے لگتے ہیں کہ بیشک ہم تو تمہارے ساتھ ہیں ان (مسلمانوں) سے تو البتہ ہم یونہی ہنسی کیا کرتے ہیں۔ اللہ ہنسی کرتا ہے ان پر اور انہیں ڈھیل دیئے جاتا ہے کہ اپنی شرارت و سرکشی میں پڑے بھٹکتے رہیں۔

۔سچ میں جھوٹ کی ملاوٹ نہ کرو۔ اور حق کو نہ چھپاؤ

وَلَا تَلْبِسُواْ ٱلْحَقَّ بِٱلْبَٰطِلِ وَتَكْتُمُواْ ٱلْحَقَّ وَأَنتُمْ تَعْلَمُونَ ﴿42﴾

سورۃ البقرۃ آیت 42

اور حق کی باطل کے ساتھ ملاوٹ نہ کرو اور نہ ہی حق کو چھپاؤ جبکہ تم جانتے بھی ہو۔

۔نماز قائم کرو۔زکوۃ ادا کرو

وَأَقِيمُواْ ٱلصَّلَوٰةَ وَءَاتُواْ ٱلزَّكَوٰةَ وَٱرْكَعُواْ مَعَ ٱلرَّٰكِعِينَ ﴿43﴾

سورۃ البقرۃ آیت 43

اور نماز قائم کرو اور زکوۃ ادا کرو اور رکوع کرنے والوں کے ساتھ رکوع کیا کرو۔

نیکی پہلے خود اپناؤ اور پھر دوسروں کو تلقین کرو۔

۞ أَتَأْمُرُونَ ٱلنَّاسَ بِٱلْبِرِّ وَتَنسَوْنَ أَنفُسَكُمْ وَأَنتُمْ تَتْلُونَ ٱلْكِتَٰبَ ۚ أَفَلَا تَعْقِلُونَ ﴿44﴾

سورۃ البقرۃ آیت 44

کیا تم لوگوں کو تو نیکی کا حکم کرتے ہو؟۔اور اپنے آپ کو بھول جاتے ہو حالانکہ تم کتاب (اللہ) کی تلاوت کرتے ہو کیا پھر بھی تم عقل نہیں رکھتے؟۔

۔گفتگو کے دوران بد تمیزی نہ کیا کرو۔اچھی بات ہی منہ سے نکالو۔

وَإِذْ أَخَذْنَا مِيثَٰقَ بَنِىٓ إِسْرَٰٓءِيلَ لَا تَعْبُدُونَ إِلَّا ٱللَّهَ وَبِٱلْوَٰلِدَيْنِ إِحْسَانًا وَذِى ٱلْقُرْبَىٰ وَٱلْيَتَٰمَىٰ وَٱلْمَسَٰكِينِ وَقُولُوا۟ لِلنَّاسِ حُسْنًا وَأَقِيمُوا۟ ٱلصَّلَوٰةَ وَءَاتُوا۟ ٱلزَّكَوٰةَ ثُمَّ تَوَلَّيْتُمْ إِلَّا قَلِيلًا مِّنكُمْ وَأَنتُم مُّعْرِضُونَ ﴿83﴾

سورۃ البقرۃ آیت 83

اور جب ہم نے اولادِ اسرائیل سے پختہ عہد لیا کہ اللہ کے علاوہ تم کسی کی عبادت نہ کرنا۔اور والدین۔ اور رشتہ داروں۔اور یتیموں۔اور مسکینوں کے ساتھ نیک سلوک کرنا۔اور لوگوں سے اچھی بات کہنا

۔اور نماز قائم کرنا۔اور زکوۃ دیتے رہنا مگر سوائے چند ایک کے تم سب (اس عہد سے) پھر گئے اور تم ہو ہی اعراض کرنے والے۔

۔جادو مت سیکھو۔نہ کرو اور نہ ہی کراؤ۔

وَٱتَّبَعُواْ مَا تَتْلُواْ ٱلشَّيَٰطِينُ عَلَىٰ مُلْكِ سُلَيْمَٰنَ ۖ وَمَا كَفَرَ سُلَيْمَٰنُ وَلَٰكِنَّ ٱلشَّيَٰطِينَ كَفَرُواْ يُعَلِّمُونَ ٱلنَّاسَ ٱلسِّحْرَ وَمَآ أُنزِلَ عَلَى ٱلْمَلَكَيْنِ بِبَابِلَ هَٰرُوتَ وَمَٰرُوتَ ۚ وَمَا يُعَلِّمَانِ مِنْ أَحَدٍ حَتَّىٰ يَقُولَآ إِنَّمَا نَحْنُ فِتْنَةٌ فَلَا تَكْفُرْ ۖ فَيَتَعَلَّمُونَ مِنْهُمَا مَا يُفَرِّقُونَ بِهِۦ بَيْنَ ٱلْمَرْءِ وَزَوْجِهِۦ ۚ وَمَا هُم بِضَآرِّينَ بِهِۦ مِنْ أَحَدٍ إِلَّا بِإِذْنِ ٱللَّهِ ۚ وَيَتَعَلَّمُونَ مَا يَضُرُّهُمْ وَلَا يَنفَعُهُمْ ۚ وَلَقَدْ عَلِمُواْ لَمَنِ ٱشْتَرَىٰهُ مَا لَهُۥ فِى ٱلْءَاخِرَةِ مِنْ خَلَٰقٍ ۚ وَلَبِئْسَ مَا شَرَوْاْ بِهِۦٓ أَنفُسَهُمْ ۚ لَوْ كَانُواْ يَعْلَمُونَ ﴿102﴾

سورۃ البقرۃ آیت 102

اور ان چیزوں کی پیروی کرنے لگے جو شیاطین سلیمانؑ کے عہدِ سلطنت کا نام لے کر پیش کرتے تھے۔حالانکہ سلیمانؑ نے کبھی کفر نہیں کیا بلکہ ان شیطانوں نے ہی کفر کیا جو لوگوں کو جادو سکھلاتے تھے۔جو شہر بابل میں دو فرشتوں ہاروت اور ماروت پر پر اتارا گیا تھا۔اور وہ کسی کو بھی کچھ نہیں

سکھلاتے تھے جب تک کہ یہ نہ کہہ دیتے کہ ہم تو البتہ صرف آزمائش ہیں لہٰذا تم کافر مت بنو۔ لیکن وہ پھر بھی ان سے سیکھتے تھے تا کہ اس کے ذریعہ سے شوہر اور بیوی میں جدائی ڈال دیں۔ اور بغیر اذنِ الٰہی وہ کسی کو کچھ بھی نہیں نقصان پہنچا سکتے تھے۔ اور وہ ایسا کچھ سیکھتے ہیں جو انہیں ذرا بھی فائدہ نہ دے بلکہ (الٹا) نقصان ہی پہنچائے۔ اور البتہ یقیناً وہ یہ سب کچھ جانتے بھی تھے کہ جس کسی نے اسے خریدا اس کا آخرت میں کچھ بھی حصہ نہیں ہوگا۔ اور یقیناً برا ہے وہ جس کے عوض انہوں نے اپنی جانوں کو بیچ ڈالا۔ کاش!۔ کہ وہ جانتے ہوتے۔

۔ لوگوں کو مسجدوں میں داخلے سے نہ روکو۔ کہ اللہ کا ذکر چلتا رہے۔

وَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّن مَّنَعَ مَسَٰجِدَ ٱللَّهِ أَن يُذْكَرَ فِيهَا ٱسْمُهُۥ وَسَعَىٰ فِى خَرَابِهَآ ۚ أُو۟لَٰٓئِكَ مَا كَانَ لَهُمْ أَن يَدْخُلُوهَآ إِلَّا خَآئِفِينَ ۚ لَهُمْ فِى ٱلدُّنْيَا خِزْىٌ وَلَهُمْ فِى ٱلْـَٔاخِرَةِ عَذَابٌ عَظِيمٌ ﴿114﴾

سورۃ البقرۃ آیت 114

اور اس سے بڑا ظالم کون ہوگا جو اللہ کی مسجدوں میں اس کا نام ذکر کرنے سے روکے اور ان کی ویرانی کے درپے ہو جائے؟۔ایسے لوگوں کو کچھ حق نہیں کہ اس میں داخل ہوں مگر ڈرتے ہوئے۔ان کے لئے دنیا میں بھی رسوائی ہے اور آخرت میں بھی بڑا عذاب ہے۔

۔نماز کے لئے منہ قبلہ رخ کرلیا کرو۔

وَمِنْ حَيْثُ خَرَجْتَ فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ ٱلْمَسْجِدِ ٱلْحَرَامِ ۚ وَحَيْثُ مَا كُنتُمْ فَوَلُّوا۟ وُجُوهَكُمْ شَطْرَهُۥ ۗ لِئَلَّا يَكُونَ لِلنَّاسِ عَلَيْكُمْ حُجَّةٌ إِلَّا ٱلَّذِينَ ظَلَمُوا۟ مِنْهُمْ فَلَا تَخْشَوْهُمْ وَٱخْشَوْنِى وَلِأُتِمَّ نِعْمَتِى عَلَيْكُمْ وَلَعَلَّكُمْ تَهْتَدُونَ ﴿150﴾

سورۃ البقرۃ آیت 150

اور جس جگہ سے بھی تمہارا گزر ہو اپنا رخ (نماز کے لئے) مسجد حرام کی طرف کرلیا کرو۔اور (دنیا میں) جہاں کہیں بھی تم ہو اپنے رخ اسی طرف کیا کرو۔تاکہ بنی نوع انسان کی کوئی حجت باقی نہ رہ جائے سوائے ان کے جو اِن میں ظالم ہیں۔پس تم ان سے نہ ڈرو مجھ ہی سے ڈرو اور تاکہ میں اپنی نعمت تم پر پوری کردوں اور اس لئے بھی کہ تم ہدایت یافتہ ہو جاؤ۔

۔صاحبِ استطاعت ہو تو عمرہ و حج ادا کرو۔اور صفا و مروہ کے درمیان سعی بھی کرو

۞ إِنَّ ٱلصَّفَا وَٱلْمَرْوَةَ مِن شَعَآئِرِ ٱللَّهِ ۖ فَمَنْ حَجَّ ٱلْبَيْتَ أَوِ ٱعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ أَن يَطَّوَّفَ بِهِمَا ۚ وَمَن تَطَوَّعَ خَيْرًا فَإِنَّ ٱللَّهَ شَاكِرٌ عَلِيمٌ ﴿158﴾

سورۃ البقرۃ آیت 158

بلاشبہ صفا اور مروہ اللہ کے شعائر میں سے ہیں۔ پس جو بھی بیت اللہ کا حج یا عمرہ کرے تو اس پر کوئی گناہ نہیں کہ ان کے درمیان سعی کرلے۔ اور جو کوئی بھی اپنی خوشی سے مزید نیکی کرے تو بیشک اللہ قدردان ہے خوب جاننے والا ہے۔

۔رمضان المبارک کے روزے رکھا کرو۔

يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُواْ كُتِبَ عَلَيْكُمُ ٱلصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى ٱلَّذِينَ مِن قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ ﴿183﴾

سورۃ البقرۃ آیت 183

اے ایمان والو! ۔تم پر روزے فرض کیے گئے ہیں جس طرح تم سے پہلے لوگوں پر فرض کیے گئے تھے تاکہ تم تقویٰ کی روش اختیار کرو۔

۔رشوت نہ لو اور لوگوں کا مال خرد برد نہ کرو۔

وَلَا تَأْكُلُوٓاْ أَمْوَٰلَكُم بَيْنَكُم بِٱلْبَٰطِلِ وَتُدْلُواْ بِهَآ إِلَى ٱلْحُكَّامِ لِتَأْكُلُواْ فَرِيقًا مِّنْ أَمْوَٰلِ ٱلنَّاسِ بِٱلْإِثْمِ وَأَنتُمْ تَعْلَمُونَ﴿188﴾ع23

سورۃ البقرۃ آیت 188

اور آپس میں ایک دوسرے کا مال ناجائز طریقے سے نہ کھاؤ۔ اور حاکموں کو رشوت پہنچا کر کسی اور کا کچھ مال ظالمانہ اقدام سے خورد برد نہ کر لیا کرو جبکہ تم جانتے بھی ہو۔

۔ صرف ان کے ساتھ لڑو جو تمہارے ساتھ لڑیں۔ اور جنگ کے دوران جنگ کے آداب کا خیال رکھو۔

وَقَٰتِلُواْ فِى سَبِيلِ ٱللَّهِ ٱلَّذِينَ يُقَٰتِلُونَكُمْ وَلَا تَعْتَدُوٓاْ ۚ إِنَّ ٱللَّهَ لَا يُحِبُّ ٱلْمُعْتَدِينَ﴿190﴾

سورۃ البقرۃ آیت 190

اور اللہ کی راہ میں ان لوگوں سے لڑو جو تم سے لڑیں اور بالکل زیادتی نہ کرو۔ یقیناً اللہ زیادتی کرنے والوں کو ہرگز پسند نہیں کرتا۔

۔ اللہ سے معافی مانگو وہ معاف کرنے اور رحم کرنے والا ہے۔

ثُمَّ أَفِيضُواْ مِنْ حَيْثُ أَفَاضَ ٱلنَّاسُ وَٱسْتَغْفِرُواْ ٱللَّهَ ۚ إِنَّ ٱللَّهَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ﴿199﴾

سورۃ البقرۃ آیت 199

پھر تم لوٹو جہاں سے سارے لوٹ کر آتے ہیں اور اللہ سے بخشش مانگتے رہو۔ بیشک اللہ بہت بخشنے والا نہایت رحم کرنے والا ہے۔

۔ جہاد کرو جو کہ مسلمانوں پر فرض کفایہ ہے۔

كُتِبَ عَلَيْكُمُ ٱلْقِتَالُ وَهُوَ كُرْهٌ لَّكُمْ ۖ وَعَسَىٰٓ أَن تَكْرَهُوا۟ شَيْـًٔا وَهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ ۖ وَعَسَىٰٓ أَن تُحِبُّوا۟ شَيْـًٔا وَهُوَ شَرٌّ لَّكُمْ ۗ وَٱللَّهُ يَعْلَمُ وَأَنتُمْ لَا تَعْلَمُونَ ﴿216﴾ ع26

سورۃ البقرۃ آیت 216

تم پر جہاد فرض کر دیا گیا ہے جب کہ وہ تمہیں طبعًا ناگوار ہے۔ اور ممکن ہے کہ کسی چیز کو تم ناپسند کرو اور وہ تمہارے لئے بھلی ہو۔ اور ہو سکتا ہے کہ کوئی چیز تمہیں اچھی لگے اور وہ تمہارے لئے نقصان دہ ہو۔ اور اللہ ہی بہتر جانتا ہے اور تم نہیں جانتے۔

۔ حیض کے دنوں میں مباشرت نہ کرو۔

وَيَسْـَٔلُونَكَ عَنِ ٱلْمَحِيضِ ۖ قُلْ هُوَ أَذًى فَٱعْتَزِلُوا۟ ٱلنِّسَآءَ فِى ٱلْمَحِيضِ ۖ وَلَا تَقْرَبُوهُنَّ حَتَّىٰ يَطْهُرْنَ ۖ فَإِذَا تَطَهَّرْنَ فَأْتُوهُنَّ مِنْ حَيْثُ أَمَرَكُمُ ٱللَّهُ ۚ إِنَّ ٱللَّهَ يُحِبُّ ٱلتَّوَّٰبِينَ وَيُحِبُّ ٱلْمُتَطَهِّرِينَ ﴿222﴾

سورۃ البقرۃ آیت 222

اور تجھ سے حیض کے بارے میں پوچھتے ہیں کہہ دو کہ وہ ایک ناپاکی ہے پس حیض میں عورتوں سے علیحدٰہ رہو اور ان کے پاس نہ جاؤ یہاں تک کہ وہ پاک ہو جائیں۔ پھر جب پاک ہو جائیں تو جس طریق سے اللہ نے حکم دیا ہے ان کے پاس جاؤ۔ بیشک اللہ توبہ کرنے والوں کو اور پاک صاف رہنے والوں کو پسند کرتا ہے۔

۔ماں بچوں کو دو سال تک دودھ پلائے۔اور دودھ پلانے والیوں کے ساتھ انصاف کے سارے تقاضے پورے کرو۔

۞ وَٱلْوَٰلِدَٰتُ يُرْضِعْنَ أَوْلَٰدَهُنَّ حَوْلَيْنِ كَامِلَيْنِ ۖ لِمَنْ أَرَادَ أَن يُتِمَّ ٱلرَّضَاعَةَ ۚ وَعَلَى ٱلْمَوْلُودِ لَهُۥ رِزْقُهُنَّ وَكِسْوَتُهُنَّ بِٱلْمَعْرُوفِ ۚ لَا تُكَلَّفُ نَفْسٌ إِلَّا وُسْعَهَا ۚ لَا تُضَآرَّ وَٰلِدَةٌۢ بِوَلَدِهَا وَلَا مَوْلُودٌ لَّهُۥ بِوَلَدِهِۦ ۚ وَعَلَى ٱلْوَارِثِ مِثْلُ ذَٰلِكَ ۗ فَإِنْ أَرَادَا فِصَالًا عَن تَرَاضٍ مِّنْهُمَا وَتَشَاوُرٍ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَا ۗ وَإِنْ أَرَدتُّمْ أَن

تَسۡتَرۡضِعُوٓاْ أَوۡلَٰدَكُمۡ فَلَا جُنَاحَ عَلَيۡكُمۡ إِذَا سَلَّمۡتُم مَّآ ءَاتَيۡتُم بِٱلۡمَعۡرُوفِۗ وَٱتَّقُواْ ٱللَّهَ وَٱعۡلَمُوٓاْ أَنَّ ٱللَّهَ بِمَا تَعۡمَلُونَ بَصِيرٞ ﴿233﴾

سورۃ البقرۃ آیت 233

اور مائیں اپنے بچوں کو پورے دو برس دودھ پلائیں یہ اس کے لئے ہے جو دودھ کی مدت پوری کرنا چاہے۔اور دودھ پلانے والیوں کا کھانا اور کپڑا منصفانہ طریقے سے باپ کے ذمے ہوگا۔مگر کسی پر اس کی وسعت سے بڑھ کر بوجھ نہ ڈالا جائے۔نہ تو ماں کو اس کے بچے کے سبب نقصان پہنچایا جائے اور نہ ہی باپ کو اس کی اولاد کی وجہ سے نقصان پہنچایا جائے۔اور (اگر باپ نہ ہو تو) وارث پر بھی ویسا ہی نان نفقہ ہے۔پھر اگر دونوں باہمی رضامندی اور مشورہ سے دودھ چھڑانا چاہیں تو ان پر کوئی گناہ نہیں ہے۔اور اگر کسی اور سے اپنی اولاد کو دودھ پلوانا چاہیں تو اس میں بھی تم پر کوئی الزام نہیں بشرطیکہ جو تم نے دینا ٹھہرایا ہے منصفانہ طریقے سے دیتے رہو۔اور اللہ (کی نافرمانی) سے ڈرتے رہو اور جان رکھو کہ جو کچھ تم کرتے ہو اللہ اسے نگاہِ بصیرت سے دیکھ رہا ہے۔

۔حکمرانوں کا انتخاب علمی و عقلی صلاحیت یعنی میرٹ پر کیا کرو۔

وَقَالَ لَهُمۡ نَبِيُّهُمۡ إِنَّ ٱللَّهَ قَدۡ بَعَثَ لَكُمۡ طَالُوتَ مَلِكٗاۚ قَالُوٓاْ أَنَّىٰ يَكُونُ لَهُ ٱلۡمُلۡكُ عَلَيۡنَا وَنَحۡنُ أَحَقُّ بِٱلۡمُلۡكِ مِنۡهُ وَلَمۡ يُؤۡتَ سَعَةٗ مِّنَ ٱلۡمَالِۚ قَالَ إِنَّ ٱللَّهَ

ٱصْطَفَىٰهُ عَلَيْكُمْ وَزَادَهُۥ بَسْطَةً فِى ٱلْعِلْمِ وَٱلْجِسْمِ ۖ وَٱللَّهُ يُؤْتِى مُلْكَهُۥ مَن يَشَآءُ ۚ وَٱللَّهُ وَٰسِعٌ عَلِيمٌ ﴿247﴾

سورۃ البقرۃ آیت 247

اور ان کے نبی نے ان سے کہا کہ بیشک اللہ نے تم پر طالوت کو بادشاہ مقرر کر دیا ہے۔ وہ بولے کہ اس کی حکومت ہم پر کیسے ہو سکتی ہے اس سے زیادہ تو ہم ہی بادشاہت کے حقدار ہیں اور اس کے پاس تو اتنی مال و دولت بھی نہیں؟۔ نبی نے کہا کہ بلاشبہ اللہ نے اس کو تم پر فوقیت دی ہے اور (بادشاہت کے لئے) چن لیا ہے اور اسے علمی و جسمانی لحاظ سے بھی برتری عطا کی ہے۔ اور اللہ جسے چاہے اپنا ملک عطا کرتا ہے۔ اور اللہ بڑی وسعت والا بہت علم والا ہے۔

۔مذہب میں کوئی سختی نہیں۔

لَآ إِكْرَاهَ فِى ٱلدِّينِ ۖ قَد تَّبَيَّنَ ٱلرُّشْدُ مِنَ ٱلْغَىِّ ۚ فَمَن يَكْفُرْ بِٱلطَّٰغُوتِ وَيُؤْمِنۢ بِٱللَّهِ فَقَدِ ٱسْتَمْسَكَ بِٱلْعُرْوَةِ ٱلْوُثْقَىٰ لَا ٱنفِصَامَ لَهَا ۗ وَٱللَّهُ سَمِيعٌ عَلِيمٌ ﴿256﴾

سورۃ البقرۃ آیت 256

دین کے بارے میں کوئی زبردستی نہیں ہے۔ یقینی طور پر ہدایت گمراہی سے الگ ہو چکی ہے۔ پس جو کوئی طاغوت (یعنی ہر باطل معبود) کا انکار کر دے اور اللہ پر ہی ایمان لائے تو اس نے ایسا مضبوط سہارا تھام لیا جو کبھی ٹوٹنے والا نہیں ہے۔ اور اللہ خوب سننے والا سب کچھ جاننے والا ہے۔

۔ خیرات کر کے جتلانے سے عمل ضائع نہ کرو۔

ٱلَّذِينَ يُنفِقُونَ أَمْوَٰلَهُمْ فِى سَبِيلِ ٱللَّهِ ثُمَّ لَا يُتْبِعُونَ مَآ أَنفَقُوا۟ مَنًّا وَلَآ أَذًى ۙ لَّهُمْ أَجْرُهُمْ عِندَ رَبِّهِمْ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ ﴿262﴾

سورۃ البقرۃ آیت 262

جو لوگ اپنا مال اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں پھر اس کے بعد نہ تو احسان جتاتے ہیں نہ ہی ستاتے ہیں ان کا اجر ان کے رب کے پاس ہے ان کو نہ تو کچھ خوف ہوگا اور نہ ہی وہ غمگین ہوں گے۔

۔کھلے یا چھپے خیرات کیا کرو۔

إِن تُبْدُوا۟ ٱلصَّدَقَٰتِ فَنِعِمَّا هِىَ ۖ وَإِن تُخْفُوهَا وَتُؤْتُوهَا ٱلْفُقَرَآءَ فَهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ ۚ وَيُكَفِّرُ عَنكُم مِّن سَيِّـَٔاتِكُمْ ۗ وَٱللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرٌ ﴿271﴾

سورۃ البقرۃ آیت 271

اگر تم علانیہ خیرات دو تو یہ اچھا ہے۔اور اگر اسے چھپا کر فقیروں کو دیدو تو تمہارے حق میں بہتر ہے۔اور (یہ) تمہارے گناہوں کو بھی مٹادے گا۔اور اللہ تمہارے اعمال کی خوب خبر رکھنے والا ہے۔

۔ایسے ضرورت مند جو مانگتے نہیں ان کو تلاش کرکے ان کی مدد کیا کرو۔

لِلْفُقَرَآءِ ٱلَّذِينَ أُحْصِرُواْ فِى سَبِيلِ ٱللَّهِ لَا يَسْتَطِيعُونَ ضَرْبًا فِى ٱلْأَرْضِ يَحْسَبُهُمُ ٱلْجَاهِلُ أَغْنِيَآءَ مِنَ ٱلتَّعَفُّفِ تَعْرِفُهُم بِسِيمَٰهُمْ لَا يَسْـَٔلُونَ ٱلنَّاسَ إِلْحَافًا ۗ وَمَا تُنفِقُواْ مِنْ خَيْرٍ فَإِنَّ ٱللَّهَ بِهِۦ عَلِيمٌ ﴿273﴾ ع37

سورۃ البقرۃ آیت 273

خیرات ان حاجت مندوں کے لئے (بھی) ہے جو اللہ کے راستے میں گھر گئے (یعنی اللہ کے لئے ایسے مصروفِ عمل ہوئے کہ کمائی کے لئے) ملک میں چل پھر نہیں سکتے نادان لوگ ان کے نہ مانگنے کی وجہ سے انہیں مالدار خیال کرتے ہیں اور تم قیافے سے ان کو صاف پہچان لوگے وہ لوگوں سے لپٹ کر نہیں مانگ سکتے۔اور تم جو مال بھی خرچ کروگے تو بلاشبہ اللہ اس کو جانتا ہے۔

۔سود نہ کھاؤ۔

يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُواْ ٱتَّقُواْ ٱللَّهَ وَذَرُواْ مَا بَقِىَ مِنَ ٱلرِّبَوٰٓاْ إِن كُنتُم مُّؤْمِنِينَ﴿278﴾

سورۃالبقرۃآیت 278

اے ایمان والو!۔اللہ (کی نافرمانی) سے ڈرتے رہو اور جتنا سود باقی رہ گیا ہے اسے چھوڑ دو اگر تم ایمان والے ہو۔

۔اگر مقروض لاچار ہے مشکل وقت سے گزر رہا ہو تو اسے فراخ دستی تک ادائیگی کے لیے مزید وقت دے دیا کرو۔

وَإِن كَانَ ذُو عُسْرَةٍ فَنَظِرَةٌ إِلَىٰ مَيْسَرَةٍ ۚ وَأَن تَصَدَّقُواْ خَيْرٌ لَّكُمْ ۖ إِن كُنتُمْ تَعْلَمُونَ﴿280﴾

سورۃالبقرۃآیت 280

اور اگر (مقروض) تنگ دستی میں ہے تو فراخ دستی تک اسے مہلت دو۔اور اگر اللہ کے لئے بخش دو تو تمہارے لئے بہت ہی بہتر ہے اگر تم جانتے ہو۔

۔لین دین کا حساب و معاملہ لکھ لیا کرو۔

يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوٓاْ إِذَا تَدَايَنتُم بِدَيْنٍ إِلَىٰٓ أَجَلٍ مُّسَمًّى فَٱكْتُبُوهُ ۚ وَلْيَكْتُب بَّيْنَكُمْ كَاتِبٌۢ بِٱلْعَدْلِ ۚ وَلَا يَأْبَ كَاتِبٌ أَن يَكْتُبَ كَمَا عَلَّمَهُ ٱللَّهُ ۚ فَلْيَكْتُبْ وَلْيُمْلِلِ ٱلَّذِى عَلَيْهِ ٱلْحَقُّ وَلْيَتَّقِ ٱللَّهَ رَبَّهُۥ وَلَا يَبْخَسْ مِنْهُ شَيْـًٔا ۚ فَإِن كَانَ ٱلَّذِى عَلَيْهِ ٱلْحَقُّ سَفِيهًا أَوْ ضَعِيفًا أَوْ لَا يَسْتَطِيعُ أَن يُمِلَّ هُوَ فَلْيُمْلِلْ وَلِيُّهُۥ بِٱلْعَدْلِ ۚ وَٱسْتَشْهِدُواْ شَهِيدَيْنِ مِن رِّجَالِكُمْ ۖ فَإِن لَّمْ يَكُونَا رَجُلَيْنِ فَرَجُلٌ وَٱمْرَأَتَانِ مِمَّن تَرْضَوْنَ مِنَ ٱلشُّهَدَآءِ أَن تَضِلَّ إِحْدَىٰهُمَا فَتُذَكِّرَ إِحْدَىٰهُمَا ٱلْأُخْرَىٰ ۚ وَلَا يَأْبَ ٱلشُّهَدَآءُ إِذَا مَا دُعُواْ ۚ وَلَا تَسْـَٔمُوٓاْ أَن تَكْتُبُوهُ صَغِيرًا أَوْ كَبِيرًا إِلَىٰٓ أَجَلِهِۦ ۚ ذَٰلِكُمْ أَقْسَطُ عِندَ ٱللَّهِ وَأَقْوَمُ لِلشَّهَٰدَةِ وَأَدْنَىٰٓ أَلَّا تَرْتَابُوٓاْ ۖ إِلَّآ أَن تَكُونَ تِجَٰرَةً حَاضِرَةً تُدِيرُونَهَا بَيْنَكُمْ فَلَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ أَلَّا تَكْتُبُوهَا ۗ وَأَشْهِدُوٓاْ إِذَا تَبَايَعْتُمْ ۚ وَلَا يُضَآرَّ كَاتِبٌ وَلَا شَهِيدٌ ۚ وَإِن تَفْعَلُواْ فَإِنَّهُۥ فُسُوقٌۢ بِكُمْ ۗ وَٱتَّقُواْ ٱللَّهَ ۖ وَيُعَلِّمُكُمُ ٱللَّهُ ۗ وَٱللَّهُ بِكُلِّ شَىْءٍ عَلِيمٌ ﴿282﴾

سورۃ البقرۃ آیت 282

اے ایمان والو!۔جب تم کسی وقت مقرر تک آپس میں ادھار کا معاملہ کرو تو اسے لکھ لیا کرو۔اور لکھنے والا تم میں سے انصاف سے لکھے۔اور کاتب لکھنے سے انکار نہ کرے جیسا کہ اللہ نے اس کو صلاحیت دی

ہے۔پس اسے چاہیے کہ لکھ دے اور قرض دار ہی املا کرائے اور اللہ (کی نافرمانی) سے ڈرے جو اس کا رب ہے اور لکھاتے ہوئے اس میں کچھ بھی کم نہ کرے۔ اور اگر قرض دار بے عقل یا ضعیف ہو یا املا کرانے کی قابلیت نہ رکھتا ہو تو جو اس کا ولی (سرپرست) ہو وہ انصاف کے ساتھ املا کرائے۔ اور اپنے مَردوں میں سے دو گواہ کر لیا کرو۔ پھر اگر دو مرد نہ ہوں تو ایک مرد اور دو عورتیں جن کو تم گواہ کے طور پر پسند کرو تاکہ اگر ایک ان میں سے بھول جائے تو دوسری اسے یاد دلا دے۔ اور جب گواہوں کو بلایا جائے تو انکار نہ کریں۔ اور قرض (خواہ) تھوڑا ہو یا زیادہ اس کے لکھنے میں کوتاہی نہ کرو۔ یہ لکھ لینا اللہ کے نزدیک نہایت قرین انصاف ہے اور گواہی کو بھی درست رکھنے والا ہے اور اس بات کے زیادہ قریب ہے کہ تم کسی شبہ میں نہ پڑو۔ ہاں یہ اور بات ہے کہ وہ معاملہ نقد تجارت کی شکل میں ہو جو آپس میں تم (روزمرہ) لین دین کرتے ہو تو اس کے نہ لکھنے میں کوئی گناہ نہیں۔ اور جب آپس میں خرید و فروخت کرو تو بھی گواہ کر لیا کرو۔ نہ تو لکھنے والے کو نقصان پہنچایا جائے نہ گواہ کو۔ اگر ایسا کرو گے تو بلاشبہ یہ تمہارے لئے گناہ کی بات ہے۔ اور اللہ کا تقویٰ اختیار کرو اور (یہ سب) اللہ تمہیں سکھاتا ہے۔ اور اللہ ہر چیز کا جاننے والا ہے۔

۔اللہ کسی پر اس کی ہمت سے زیادہ بوجھ نہیں ڈالتا۔ تم بھی اس بارے احتیاط سے کام لو اور کسی پر اس کی طاقت سے زیادہ بوجھ نہ ڈالو۔

لَا يُكَلِّفُ ٱللَّهُ نَفْسًا إِلَّا وُسْعَهَا ۚ لَهَا مَا كَسَبَتْ وَعَلَيْهَا مَا ٱكْتَسَبَتْ ۗ رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَآ إِن نَّسِينَآ أَوْ أَخْطَأْنَا ۚ رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ عَلَيْنَآ إِصْرًا كَمَا حَمَلْتَهُۥ عَلَى ٱلَّذِينَ مِن قَبْلِنَا ۚ رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلْنَا مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهِۦ ۖ وَٱعْفُ عَنَّا وَٱغْفِرْ لَنَا وَٱرْحَمْنَآ ۚ أَنتَ مَوْلَىٰنَا فَٱنصُرْنَا عَلَى ٱلْقَوْمِ ٱلْكَٰفِرِينَ ﴿286﴾ ع40

سورۃ البقرۃ آیت 286

اللہ کسی کو بھی اس کی وسعت سے زیادہ تکلیف نہیں دیتا۔ جو (نیکی) کرے گا اس کا نفع اسی کو ہوگا ۔اور جو (برائی) کرے گا اس کا نقصان بھی اسی کو ہوگا۔ اے ہمارے رب !۔ اگر ہم بھول جائیں یا چوک جائیں تو ہماری گرفت نہ کر۔ اے ہمارے رب !۔ ہم پر ویسا بوجھ نہ ڈال جیسا ہم سے پہلے لوگوں پر ڈالا تھا۔ اے ہمارے رب !۔ ہم پر وہ بار نہ رکھ جس کے اٹھانے کی ہم میں سکت نہیں ہے۔ اور ہمارے گناہوں سے در گزر کر اور ہمیں بخش دے اور ہم پر رحم فرما تو ہی ہمارا مولیٰ ہے۔ پس کافروں کے مقابلے میں ہماری مدد فرما۔

۔جس چیز کے بارے میں علم نہ ہو اس پر گفتگو نہ کرو۔ نہ جھگڑو۔

هَٰٓأَنتُمْ هَٰٓؤُلَآءِ حَٰجَجْتُمْ فِيمَا لَكُم بِهِۦ عِلْمٌ فَلِمَ تُحَآجُّونَ فِيمَا لَيْسَ لَكُم بِهِۦ عِلْمٌ ۚ وَٱللَّهُ يَعْلَمُ وَأَنتُمْ لَا تَعْلَمُونَ ﴿66﴾

سورۃ آل عمران آیت 66

خبردار! تم وہی لوگ ہو کہ جس بات کا تم علم رکھتے تھے اس میں جھگڑتے رہے مگر ایسی بات میں کیوں جھگڑتے ہو جس کا تمہیں ذرا بھی علم نہیں؟۔اور اللہ تو سب کچھ جانتا ہے اور تم نہیں جانتے۔

۔اللہ کی رسی قرآن ہے۔اس کو مضبوطی سے پکڑو فرقہ واریت میں نہ پڑو۔

وَٱعْتَصِمُواْ بِحَبْلِ ٱللَّهِ جَمِيعًا وَلَا تَفَرَّقُواْ ۚ وَٱذْكُرُواْ نِعْمَتَ ٱللَّهِ عَلَيْكُمْ إِذْ كُنتُمْ أَعْدَآءً فَأَلَّفَ بَيْنَ قُلُوبِكُمْ فَأَصْبَحْتُم بِنِعْمَتِهِۦٓ إِخْوَٰنًا وَكُنتُمْ عَلَىٰ شَفَا حُفْرَةٍ مِّنَ ٱلنَّارِ فَأَنقَذَكُم مِّنْهَا ۗ كَذَٰلِكَ يُبَيِّنُ ٱللَّهُ لَكُمْ ءَايَٰتِهِۦ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُونَ ﴿103﴾

سورۃ آل عمران آیت 103

اور سب مل کر اللہ کی رسی کو مضبوطی سے تھامے رکھو اور فرقہ فرقہ نہ ہو جاؤ۔اور اپنے اوپر اللہ کا احسان یاد کرو جب کہ تم ایک دوسرے کے دشمن تھے تو اس نے تمہارے دلوں میں الفت ڈال دی اور تم اس کے فضل و کرم سے بھائی بھائی ہو گئے۔اور تم آگ کے گڑھے کے عین کنارے پر تھے تو اللہ نے تم کو اس سے بچا لیا۔اسی طرح اللہ تم پر اپنی آیات کھول کھول کر واضح کرتا ہے تاکہ تم ہدایت حاصل کرو۔

۔اللہ کے ساتھ گہری وابستگی رکھو۔اسی کا ساتھ مضبوطی سے پکڑے رکھو۔

وَكَيْفَ تَكْفُرُونَ وَأَنتُمْ تُتْلَىٰ عَلَيْكُمْ ءَايَٰتُ ٱللَّهِ وَفِيكُمْ رَسُولُهُۥ ۗ وَمَن يَعْتَصِم بِٱللَّهِ فَقَدْ هُدِىَ إِلَىٰ صِرَٰطٍ مُّسْتَقِيمٍ ﴿101﴾ ع10

سورۃ آل عمران آیت 101

اور تم کیسے کفر کر سکتے ہو؟۔جب کہ تم پر اللہ کی آیات پڑھ کر سنائی جاتی ہیں اور تم میں اس کا رسول بھی موجود ہے۔اور جس کسی نے اللہ کے ساتھ (وابستگی) کو مضبوطی سے پکڑ لیا تو اس نے سیدھے راستے کی طرف ہدایت پالی۔

إِلَّا ٱلَّذِينَ تَابُوا۟ وَأَصْلَحُوا۟ وَٱعْتَصَمُوا۟ بِٱللَّهِ وَأَخْلَصُوا۟ دِينَهُمْ لِلَّهِ فَأُو۟لَٰٓئِكَ مَعَ ٱلْمُؤْمِنِينَ ۖ وَسَوْفَ يُؤْتِ ٱللَّهُ ٱلْمُؤْمِنِينَ أَجْرًا عَظِيمًا ﴿146﴾

سورۃ النساء آیت 146

مگر جنہوں نے توبہ کی اور اپنی اصلاح کر لی اور اللہ کے ساتھ (وابستگی) کو مضبوطی سے پکڑ لیا اور اپنے دین کو اللہ ہی کے لئے خالص کر لیا تو ایسے لوگ مومنوں کے ساتھ ہوں گے۔اور اللہ عنقریب ایمان والوں کو عظیم اجر عطا کرے گا۔

فَأَمَّا ٱلَّذِينَ ءَامَنُواْ بِٱللَّهِ وَٱعۡتَصَمُواْ بِهِۦ فَسَيُدۡخِلُهُمۡ فِي رَحۡمَةٖ مِّنۡهُ وَفَضۡلٖ وَيَهۡدِيهِمۡ إِلَيۡهِ صِرَٰطٗا مُّسۡتَقِيمٗا ﴿175﴾ط

سورۃالنساء آیت 175

پس جو لوگ اللہ پر ایمان لائے اور اس کے ساتھ (وابستگی) کو مضبوطی سے پکڑے رکھا وہ انہیں اپنی رحمت اور فضل و کرم میں داخل کرے گا اور ان کو اپنے تک (پہنچنے کا) سیدھا راستہ دکھادے گا۔

وَجَٰهِدُواْ فِي ٱللَّهِ حَقَّ جِهَادِهِۦۚ هُوَ ٱجۡتَبَىٰكُمۡ وَمَا جَعَلَ عَلَيۡكُمۡ فِي ٱلدِّينِ مِنۡ حَرَجٖۚ مِّلَّةَ أَبِيكُمۡ إِبۡرَٰهِيمَۚ هُوَ سَمَّىٰكُمُ ٱلۡمُسۡلِمِينَ مِن قَبۡلُ وَفِي هَٰذَا لِيَكُونَ ٱلرَّسُولُ شَهِيدًا عَلَيۡكُمۡ وَتَكُونُواْ شُهَدَآءَ عَلَى ٱلنَّاسِۚ فَأَقِيمُواْ ٱلصَّلَوٰةَ وَءَاتُواْ ٱلزَّكَوٰةَ وَٱعۡتَصِمُواْ بِٱللَّهِ هُوَ مَوۡلَىٰكُمۡۖ فَنِعۡمَ ٱلۡمَوۡلَىٰ وَنِعۡمَ ٱلنَّصِيرُ ﴿78﴾ع10

سورۃالحج آیت 78

اور اللہ کی راہ میں ایسے کوشش کرو جیسا کہ کوشش کرنے کا حق ہے۔اس نے تمہیں چن لیا ہے اور دین میں تم پر کسی طرح کی سختی نہیں کی۔اپنے باپ ابراہیمؑ کے پیچھے چلتے رہو۔اسی (اللہ جل شانہ) نے پہلے سے اور اس قرآن میں بھی تمہارا نام مسلمان ہی رکھا تاکہ رسول تم پر گواہ بنے اور تم بنی نوع

https://quranexcel.com

انسان پر گواہ بنو۔ پس نماز قائم کرو اور زکوۃ ادا کرو۔ اور اللہ کے ساتھ (وابستگی) کو مضبوطی سے پکڑے رکھو۔ وہی تمہارا مولیٰ ہے پس وہ کیا ہی اچھا مولیٰ اور کیا ہی اچھا مددگار ہے!۔

برائی سے روکو۔ نیکی کی ترغیب دو۔

وَلْتَكُن مِّنكُمْ أُمَّةٌ يَدْعُونَ إِلَى ٱلْخَيْرِ وَيَأْمُرُونَ بِٱلْمَعْرُوفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ ٱلْمُنكَرِ ۚ وَأُوْلَٰٓئِكَ هُمُ ٱلْمُفْلِحُونَ ﴿104﴾

سورۃ آل عمران آیت 104

اور تم میں سے ایک جماعت ایسی (ضرور) ہونی چاہیے۔ جو نیکی کی طرف بلائے اور اچھے کاموں کا حکم دے اور برے کاموں سے روکے۔ اور یہی لوگ نجات پانے والے ہیں۔

۔غصے کو قابو میں رکھو۔

ٱلَّذِينَ يُنفِقُونَ فِى ٱلسَّرَّآءِ وَٱلضَّرَّآءِ وَٱلْكَٰظِمِينَ ٱلْغَيْظَ وَٱلْعَافِينَ عَنِ ٱلنَّاسِ ۗ وَٱللَّهُ يُحِبُّ ٱلْمُحْسِنِينَ ﴿134﴾ ج

سورۃ آل عمران آیت 134

جو فراخی میں اور تنگی میں بھی (اللہ کی راہ میں) خرچ کرتے ہیں اور غصے کو روک لیتے ہیں اور لوگوں کے قصور معاف کر دیتے ہیں اور اللہ ایسے احسان کرنے والوں سے محبت کرتا ہے۔

۔کائنات کی تخلیق اور عجائب کے بارے میں گہرائی سے غور کرو۔

إِنَّ فِى خَلْقِ ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلْأَرْضِ وَٱخْتِلَٰفِ ٱلَّيْلِ وَٱلنَّهَارِ لَءَايَٰتٍ لِّأُو۟لِى ٱلْأَلْبَٰبِ ﴿190﴾ ج لا

سورۃ آل عمران آیت 190

بیشک آسمان اور زمین کی تخلیق اور رات اور دن کے اختلاف میں البتہ عقل والوں کے لئے بہت سی نشانیاں ہیں۔

۔عورتیں اور مرد اپنے اعمال کا برابر حصہ پائیں گے۔

رَبَّنَا وَءَاتِنَا مَا وَعَدتَّنَا عَلَىٰ رُسُلِكَ وَلَا تُخْزِنَا يَوْمَ ٱلْقِيَٰمَةِ ۗ إِنَّكَ لَا تُخْلِفُ ٱلْمِيعَادَ ﴿194﴾ فَٱسْتَجَابَ لَهُمْ رَبُّهُمْ أَنِّى لَآ أُضِيعُ عَمَلَ عَٰمِلٍ مِّنكُم مِّن ذَكَرٍ أَوْ أُنثَىٰ ۖ بَعْضُكُم مِّنۢ بَعْضٍ ۖ فَٱلَّذِينَ هَاجَرُوا۟ وَأُخْرِجُوا۟ مِن دِيَٰرِهِمْ وَأُوذُوا۟ فِى

سَبِيلِي وَقَٰتَلُواْ وَقُتِلُواْ لَأُكَفِّرَنَّ عَنْهُمْ سَيِّـَٔاتِهِمْ وَلَأُدْخِلَنَّهُمْ جَنَّٰتٍ تَجْرِي مِن تَحْتِهَا ٱلْأَنْهَٰرُ ثَوَابًا مِّنْ عِندِ ٱللَّهِ ۗ وَٱللَّهُ عِندَهُۥ حُسْنُ ٱلثَّوَابِ ﴿195﴾

سورۃ آل عمران آیت ۱۹۴۔۱۹۵

اے ہمارے رب!۔ تو نے ہم سے اپنے رسولوں کے ذریعے جو جو وعدے کیے ہیں وہ ہمیں عطا فرما اور ہمیں قیامت کے دن رسوا نہ کرنا۔ بیشک تو وعدے کے خلاف نہیں کرتا۔ پس ان کے رب نے ان کی دعا قبول کرتے ہوئے جواب دیا کہ میں کسی عمل کرنے والے کے عمل کو خواہ مرد ہو یا عورت ضائع نہیں کرتا۔ تم ایک دوسرے کے ہم جنس ہو۔ پس جو لوگ اپنے گھروں سے نکالے گئے اور وطن چھوڑنے پر مجبور ہو گئے اور میری راہ میں ستائے گئے اور لڑے اور قتل کر دیئے گئے البتہ ان سے میں ان کی برائیاں ضرور دور کر دوں گا اور انہیں لازمی ایسی جنتوں میں داخل کروں گا جن کے دامن میں نہریں بہتی ہوں گی یہ اللہ کے ہاں ان کی جزا ہے۔ اور بہترین صلہ تو اللہ کے پاس ہی ہے۔

۔ یتیموں کی جائیداد پر اپنے فائدے کے لئے نظر نہ رکھو اور نہ ہی قبضہ کرو۔

وَءَاتُواْ ٱلْيَتَٰمَىٰٓ أَمْوَٰلَهُمْ ۖ وَلَا تَتَبَدَّلُواْ ٱلْخَبِيثَ بِٱلطَّيِّبِ ۖ وَلَا تَأْكُلُوٓاْ أَمْوَٰلَهُمْ إِلَىٰٓ أَمْوَٰلِكُمْ ۚ إِنَّهُۥ كَانَ حُوبًا كَبِيرًا ﴿2﴾

سورۃ النساء آیت 2

اور یتیموں کا مال ان کے حوالے کر دو۔ اور نہ تو ان کے عمدہ مال کو اپنے ناقص مال سے بدلو۔ اور نہ ہی ان کا مال اپنے مال میں ملا کر کھاؤ۔ بیشک یہ بہت بڑا گناہ ہے۔

۔ یتیموں کا مال تمہارے پاس ہو تو بلا ضرورت خرچ نہ کرو۔ دوسروں کا مال ہو تو امانت ہے۔ امانت واپس کرنے لگو تو گواہ کر لیا کرو۔

وَٱبْتَلُواْ ٱلْيَتَٰمَىٰ حَتَّىٰٓ إِذَا بَلَغُواْ ٱلنِّكَاحَ فَإِنْ ءَانَسْتُم مِّنْهُمْ رُشْدًا فَٱدْفَعُوٓاْ إِلَيْهِمْ أَمْوَٰلَهُمْ ۖ وَلَا تَأْكُلُوهَآ إِسْرَافًا وَبِدَارًا أَن يَكْبَرُواْ ۚ وَمَن كَانَ غَنِيًّا فَلْيَسْتَعْفِفْ ۖ وَمَن كَانَ فَقِيرًا فَلْيَأْكُلْ بِٱلْمَعْرُوفِ ۚ فَإِذَا دَفَعْتُمْ إِلَيْهِمْ أَمْوَٰلَهُمْ فَأَشْهِدُواْ عَلَيْهِمْ ۚ وَكَفَىٰ بِٱللَّهِ حَسِيبًا ﴿6﴾

سورۃ النساء آیت 6

اور یتیموں کی جانچ کرتے رہو یہاں تک کہ وہ نکاح کی عمر کو پہنچ جائیں پھر اگر ان میں عقل کی پختگی دیکھو تو ان کے مال ان کے حوالے کر دو۔ اور ان کے بڑے ہو جانے کے ڈر سے ان کے مالوں کو جلدی جلدی فضول خرچیوں میں ضائع نہ کر دو۔ جو (سرپرست) مالدار ہو وہ یتیم کے مال سے بچ جائے۔ او رجو حاجت مند ہو تو بقدرِ ضرورت کچھ لے لے۔ پھر جب ان کے مال ان کے حوالے کرنے لگو تو اس پر گواہ کر لیا کرو۔ اور حساب لینے کے لئے تو اللہ ہی کافی ہے۔

۔خواتین بھی وراثت میں حصہ دار ہیں۔

لِّلرِّجَالِ نَصِيبٌ مِّمَّا تَرَكَ ٱلْوَٰلِدَانِ وَٱلْأَقْرَبُونَ وَلِلنِّسَآءِ نَصِيبٌ مِّمَّا تَرَكَ ٱلْوَٰلِدَانِ وَٱلْأَقْرَبُونَ مِمَّا قَلَّ مِنْهُ أَوْ كَثُرَ ۚ نَصِيبًا مَّفْرُوضًا ﴿7﴾

سورۃالنساء آیت 7

مردوں کااس مال میں حصہ ہے جوماں باپ اور رشتہ دار چھوڑ مریں اور عورتوں کا بھی اس مال میں حصہ ہے جوماں باپ اور رشتہ دار چھوڑ مریں خواہ وہ کم ہو یا زیادہ۔یہ حصہ مقرر کر دیا گیا ہے۔

۔مرنے والے کی تقسیم وراثت کے وقت خاندان کے حاضر ارکان کو بھی کچھ نہ کچھ دے دیا کرو۔

وَإِذَا حَضَرَ ٱلْقِسْمَةَ أُوْلُواْ ٱلْقُرْبَىٰ وَٱلْيَتَٰمَىٰ وَٱلْمَسَٰكِينُ فَٱرْزُقُوهُم مِّنْهُ وَقُولُواْ لَهُمْ قَوْلًا مَّعْرُوفًا ﴿8﴾

سورۃالنساء آیت 8

اورجب تقسیم کے وقت۔رشتہ دار۔اور یتیم۔اور مسکین آجائیں تواس مال سے انہیں بھی کچھ دے دیا کرواوران سے درست اور مناسب طریقے سے بات کرو۔

۔ اللہ نادانی سے کی جانے والی غلطیاں رجوع کرنے پر معاف کر دیتا ہے۔

إِنَّمَا ٱلتَّوْبَةُ عَلَى ٱللَّهِ لِلَّذِينَ يَعْمَلُونَ ٱلسُّوٓءَ بِجَهَٰلَةٍ ثُمَّ يَتُوبُونَ مِن قَرِيبٍ فَأُوْلَٰٓئِكَ يَتُوبُ ٱللَّهُ عَلَيْهِمْ ۗ وَكَانَ ٱللَّهُ عَلِيمًا حَكِيمًا ﴿17﴾

سورۃ النساء آیت 17

اللہ یقیناً صرف انہی لوگوں کی توبہ قبول کرتا ہے جو نادانی سے کوئی برائی کر لیتے ہیں پھر جلد ہی اس سے (باز آجاتے اور) رجوع کر لیتے ہیں پس اللہ ان کو معاف کر دیتا ہے اور وہ سب کچھ جاننے والا نہایت حکمت والا ہے۔

۔ کن کن رشتہ داروں سے شادی کرنا حرام ہے۔

حُرِّمَتْ عَلَيْكُمْ أُمَّهَٰتُكُمْ وَبَنَاتُكُمْ وَأَخَوَٰتُكُمْ وَعَمَّٰتُكُمْ وَخَٰلَٰتُكُمْ وَبَنَاتُ ٱلْأَخِ وَبَنَاتُ ٱلْأُخْتِ وَأُمَّهَٰتُكُمُ ٱلَّٰتِىٓ أَرْضَعْنَكُمْ وَأَخَوَٰتُكُم مِّنَ ٱلرَّضَٰعَةِ وَأُمَّهَٰتُ نِسَآئِكُمْ وَرَبَٰٓئِبُكُمُ ٱلَّٰتِى فِى حُجُورِكُم مِّن نِّسَآئِكُمُ ٱلَّٰتِى دَخَلْتُم بِهِنَّ فَإِن لَّمْ تَكُونُوا۟ دَخَلْتُم بِهِنَّ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ وَحَلَٰٓئِلُ أَبْنَآئِكُمُ ٱلَّذِينَ مِنْ أَصْلَٰبِكُمْ وَأَن تَجْمَعُوا۟ بَيْنَ ٱلْأُخْتَيْنِ إِلَّا مَا قَدْ سَلَفَ ۗ إِنَّ ٱللَّهَ كَانَ غَفُورًا رَّحِيمًا ﴿23﴾

سورۃالنساء آیت 23

تم پر تمہاری مائیں۔اور بیٹیاں۔اور بہنیں۔اور پھوپھیاں۔اور خالائیں۔اور بھتیجیاں۔اور بھانجیاں۔ اور وہ مائیں جنہوں نے تم کو دودھ پلایا ہو۔اور رضاعی بہنیں۔اور ساسیں۔اور وہ لڑکیاں جنہوں نے تمہاری گود میں پرورش پائی ہے۔اور وہ ان عورتوں سے ہیں جن سے تم مباشرت کر چکے ہو۔اگر ان کے ساتھ تم نے مباشرت نہ کی ہو تو (ان کی لڑکیوں کے ساتھ نکاح کر لینے میں) تم پر کچھ گناہ نہیں ۔اور تمہارے سگے بیٹوں کی بیویاں اور دو بہنوں کا اکٹھا کرنا بھی حرام کر دیا گیا ہے مگر جو پہلے ہو چکا (سو ہو چکا)۔بیشک اللہ بڑا بخشنے والا نہایت مہربان ہے۔

۔ایک دوسرے کا مال ناجائز طور پر نہ کھاؤ۔اس میں ہلاکت ہے۔

يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُواْ لَا تَأۡكُلُوٓاْ أَمۡوَٰلَكُم بَيۡنَكُم بِٱلۡبَٰطِلِ إِلَّآ أَن تَكُونَ تِجَٰرَةً عَن تَرَاضٖ مِّنكُمۡۚ وَلَا تَقۡتُلُوٓاْ أَنفُسَكُمۡۚ إِنَّ ٱللَّهَ كَانَ بِكُمۡ رَحِيمٗا ﴿29﴾

سورۃالنساء آیت 29

اے ایمان والو!۔ایک دوسرے کے مال ناجائز طور پر مت کھاؤ مگر یہ کہ باہمی رضامندی سے تجارت کا لین دین ہو جائے (تو جائز ہے)۔اور اپنے آپ کو ہلاک نہ کرو بیشک اللہ تم پر نہایت مہربان ہے۔

۔ اللہ کی دی ہوئی فضیلت پر خود کو لالچ سے بچاؤ۔

وَلَا تَتَمَنَّوْا۟ مَا فَضَّلَ ٱللَّهُ بِهِۦ بَعْضَكُمْ عَلَىٰ بَعْضٍ ۚ لِّلرِّجَالِ نَصِيبٌ مِّمَّا ٱكْتَسَبُوا۟ ۖ وَلِلنِّسَآءِ نَصِيبٌ مِّمَّا ٱكْتَسَبْنَ ۚ وَسْـَٔلُوا۟ ٱللَّهَ مِن فَضْلِهِۦٓ ۗ إِنَّ ٱللَّهَ كَانَ بِكُلِّ شَىْءٍ عَلِيمًا ﴿32﴾

سورۃالنساء آیت 32

اور اس فضیلت میں آرزو مت کرو جو اللہ نے بعض کو بعض پر دی ہے۔ مردوں کا اپنی عملی کمائی سے حصہ ہے اور عورتوں کا اپنی عملی کمائی سے حصہ ہے۔ اور اللہ سے اس کا فضل مانگتے رہو۔ بیشک اللہ ہر چیز کا علم رکھتا ہے۔

۔ مرد خاندان کا سربراہ ہے۔

ٱلرِّجَالُ قَوَّٰمُونَ عَلَى ٱلنِّسَآءِ بِمَا فَضَّلَ ٱللَّهُ بَعْضَهُمْ عَلَىٰ بَعْضٍ وَبِمَآ أَنفَقُوا۟ مِنْ أَمْوَٰلِهِمْ ۚ فَٱلصَّٰلِحَٰتُ قَٰنِتَٰتٌ حَٰفِظَٰتٌ لِّلْغَيْبِ بِمَا حَفِظَ ٱللَّهُ ۚ وَٱلَّٰتِى تَخَافُونَ نُشُوزَهُنَّ فَعِظُوهُنَّ وَٱهْجُرُوهُنَّ فِى ٱلْمَضَاجِعِ وَٱضْرِبُوهُنَّ ۖ فَإِنْ أَطَعْنَكُمْ فَلَا تَبْغُوا۟ عَلَيْهِنَّ سَبِيلًا ۗ إِنَّ ٱللَّهَ كَانَ عَلِيًّا كَبِيرًا ﴿34﴾

سورۃالنساء آیت 34

مرد عورتوں پر حاکم ہیں اس لئے کہ اللہ نے بعض کو بعض پر فضیلت دی ہے اور اس لئے بھی کہ مرد اپنا مال خرچ کرتے ہیں۔ پھر جو نیک عورتیں ہیں تابع فرمان رہتی ہیں مردوں کی پیٹھ پیچھے اللہ کی نگرانی میں اُن کے حقوق کی حفاظت کرتی ہیں۔ اور جن عورتوں سے تمہیں سرکشی کا اندیشہ ہو انہیں سمجھانے کی کوشش کرو خواب گاہوں میں اُن سے علیحدگی اختیار کرلو اور (آخری حربے کے طور پر) انہیں مار کی سزا بھی دو۔ پھر اگر وہ تمہاری اطاعت کرنے لگیں تو خواہ مخواہ ان کو تکلیف دینے کے بہانے تلاش نہ کرو۔ بیشک اللہ بہت بلند و بالا بڑائی میں سب بڑا ہے۔

۔ بخیل نہ بنو۔ اور بخیلی کی ترغیب بھی نہ دو۔

ٱلَّذِينَ يَبْخَلُونَ وَيَأْمُرُونَ ٱلنَّاسَ بِٱلْبُخْلِ وَيَكْتُمُونَ مَآ ءَاتَىٰهُمُ ٱللَّهُ مِن فَضْلِهِۦ ۗ وَأَعْتَدْنَا لِلْكَٰفِرِينَ عَذَابًا مُّهِينًا ﴿37﴾ ج

سورۃالنساء آیت 37

جو خود بھی بخل کرتے ہیں اور لوگوں کو بھی بخل سکھاتے ہیں اور اللہ نے اپنے فضل سے انہیں جو کچھ دیا ہے اسے چھپاتے ہیں۔ اور ہم نے ایسے کافر ناشکروں کے لئے ذلت کا عذاب تیار کر رکھا ہے۔

۔اللہ شرک کے سوا تمام گناہ معاف کر دیتا ہے۔

إِنَّ ٱللَّهَ لَا يَغْفِرُ أَن يُشْرَكَ بِهِۦ وَيَغْفِرُ مَا دُونَ ذَٰلِكَ لِمَن يَشَآءُ ۚ وَمَن يُشْرِكْ بِٱللَّهِ فَقَدِ ٱفْتَرَىٰٓ إِثْمًا عَظِيمًا ﴿48﴾

سورۃالنساء آیت 48

بلاشک و شبہ اللہ اس گناہ کو معاف نہیں کرے گا کہ کسی کو اس کا شریک بنا دیا جائے اور اس کے علاوہ جس کے لئے چاہے وہ بخش دیتا ہے۔اور جس نے اللہ کے ساتھ شریک بنالیا تو یقینی طور پر اس نے بہت بڑے گناہ کی بات گھڑ لی۔

۔اللہ پر جھوٹ گھڑنے کے گناہ سے بچو۔ کیونکہ یہ ایک ہی گناہ جہنم میں لے جانے کے لئے کافی ہے۔

ٱنظُرْ كَيْفَ يَفْتَرُونَ عَلَى ٱللَّهِ ٱلْكَذِبَ ۖ وَكَفَىٰ بِهِۦٓ إِثْمًا مُّبِينًا ﴿50﴾ ع7

سورۃالنساء آیت 50

دیکھ لو!۔یہ لوگ اللہ پر کیسے کیسے جھوٹ گھڑ لیتے ہیں۔ان کے لئے یہ ایک ہی (گھناؤنا اور) کھلم کھلا گناہ کافی ہے۔

۔حسد سے اپنے آپ کو بچاؤ۔

أَمْ يَحْسُدُونَ ٱلنَّاسَ عَلَىٰ مَآ ءَاتَىٰهُمُ ٱللَّهُ مِن فَضْلِهِۦ ۖ فَقَدْ ءَاتَيْنَآ ءَالَ إِبْرَٰهِيمَ ٱلْكِتَٰبَ وَٱلْحِكْمَةَ وَءَاتَيْنَٰهُم مُّلْكًا عَظِيمًا ﴿54﴾

سورۃالنساء آیت 54

یا (کیا) وہ لوگوں پر اس لئے حسد کرتے ہیں کہ اللہ نے ان کو اپنے فضل و کرم سے نوازدیا؟۔(اگر یوں ہے) تو یقیناً ہم نے ابراہیمؑ کی اولاد کو بھی کتاب و حکمت دی تھی اور ان کو ملک عظیم بھی عطا کیا تھا۔

۔ امانت میں خیانت نہ کرو۔

۞ إِنَّ ٱللَّهَ يَأْمُرُكُمْ أَن تُؤَدُّوا۟ ٱلْأَمَٰنَٰتِ إِلَىٰٓ أَهْلِهَا وَإِذَا حَكَمْتُم بَيْنَ ٱلنَّاسِ أَن تَحْكُمُوا۟ بِٱلْعَدْلِ ۚ إِنَّ ٱللَّهَ نِعِمَّا يَعِظُكُم بِهِۦٓ ۗ إِنَّ ٱللَّهَ كَانَ سَمِيعًۢا بَصِيرًا ﴿58﴾

سورۃالنساء آیت 58

یقینی طور پر اللہ تمہیں حکم دیتا ہے کہ امانتیں اہلِ امانت کے سپرد کردو اور جب لوگوں میں فیصلہ کرنے لگو تو انصاف سے فیصلہ کرو۔ بلاشبہ اللہ تمہیں نہایت عمدہ نصیحت کرتا ہے۔ بیشک اللہ خوب سنتا اور نگاہِ بصیرت سے دیکھتا ہے۔

۔ غیر شرعی عدالتوں سے فیصلے نہ کرواؤ۔

أَلَمْ تَرَ إِلَى ٱلَّذِينَ يَزْعُمُونَ أَنَّهُمْ ءَامَنُوا۟ بِمَآ أُنزِلَ إِلَيْكَ وَمَآ أُنزِلَ مِن قَبْلِكَ يُرِيدُونَ أَن يَتَحَاكَمُوٓا۟ إِلَى ٱلطَّٰغُوتِ وَقَدْ أُمِرُوٓا۟ أَن يَكْفُرُوا۟ بِهِۦ ۖ وَيُرِيدُ ٱلشَّيْطَٰنُ أَن يُضِلَّهُمْ ضَلَٰلًۢا بَعِيدًا ﴿60﴾

سورۃالنساء آیت 60

کیا تم نے ان لوگوں کو نہیں دیکھا جو گمانی دعویٰ تو یہ کرتے ہیں کہ جو بھی تم پر اور جو کچھ تم سے پہلے نازل ہوا ہے ان سب پر ایمان رکھتے ہیں اور چاہتے ہیں کہ اپنے فیصلے طاغوت (شیطان) سے کروائیں حالانکہ ان کو حکم دیا گیا تھا کہ ہر (طاغوت) کا انکار کریں اور شیطان (تو یہی) چاہتا ہے کہ ان کو بہکا کر پرلے درجے کی گمراہی میں لے جائے؟۔

۔آپسی اختلاف کی صورت میں اللہ اور اس کے رسول کی طرف ہی رجوع کرو۔

يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوٓا۟ أَطِيعُوا۟ ٱللَّهَ وَأَطِيعُوا۟ ٱلرَّسُولَ وَأُو۟لِى ٱلْأَمْرِ مِنكُمْ ۖ فَإِن تَنَٰزَعْتُمْ فِى شَىْءٍ فَرُدُّوهُ إِلَى ٱللَّهِ وَٱلرَّسُولِ إِن كُنتُمْ تُؤْمِنُونَ بِٱللَّهِ وَٱلْيَوْمِ ٱلْءَاخِرِ ۚ ذَٰلِكَ خَيْرٌ وَأَحْسَنُ تَأْوِيلًا ﴿59﴾ ع8

سورۃالنساء آیت 59

اے ایمان والو!۔اطاعت کرو اللہ کی اور اس کے رسول کی اور ان لوگوں کی جو تم میں سے حاکم ہوں۔پھر اگر آپس میں کوئی اختلاف رونما ہو جائے تو اللہ اور اس کے رسول کی طرف ہی رجوع کیا کرو اگر تم اللہ اور قیامت کے دن پر ایمان ویقین رکھتے ہو۔یہی بہتر ہے اور انجام کے لحاظ سے بھی بہترین ہے۔

۔لوگوں کی باتوں پر چشم پوشی کرو۔اور نصیحت کیا کرو۔

أُوْلَٰٓئِكَ ٱلَّذِينَ يَعْلَمُ ٱللَّهُ مَا فِى قُلُوبِهِمْ فَأَعْرِضْ عَنْهُمْ وَعِظْهُمْ وَقُل لَّهُمْ فِىٓ أَنفُسِهِمْ قَوْلًۢا بَلِيغًا ﴿63﴾

سورۃالنساء آیت 63

ان لوگوں کے دلوں میں جو کچھ ہے اللہ اس کو اچھی طرح جانتا ہے تم ان (کی باتوں) سے چشم پوشی کرو اور انہیں نصیحت کرتے رہو اور ان سے ایسی باتیں کہا کرو جو ان کے دلوں میں اثر کر جائیں۔

۔دشمن سے مقابلے کے لئے لیس و مستعد رہو۔حکمتِ عملی اپناؤ۔

يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُواْ خُذُواْ حِذْرَكُمْ فَٱنفِرُواْ ثُبَاتٍ أَوِ ٱنفِرُواْ جَمِيعًا ﴿71﴾

سورۃالنساء آیت 71

اے ایمان والو!۔اپنی حفاظت کا سامان لے کر (مقابلے کے لئے) ہر وقت تیار رہو پھر (موقع و مناسبت سے) دستہ دستہ کرکے نکلو یا سب اکھٹے کوچ کرو۔

۔ اللہ کی راہ میں جہاد اور جدوجہد کرنے سے نہ گھبراؤ۔

أَلَمْ تَرَ إِلَى ٱلَّذِينَ قِيلَ لَهُمْ كُفُّوٓاْ أَيْدِيَكُمْ وَأَقِيمُواْ ٱلصَّلَوٰةَ وَءَاتُواْ ٱلزَّكَوٰةَ فَلَمَّا كُتِبَ عَلَيْهِمُ ٱلْقِتَالُ إِذَا فَرِيقٌ مِّنْهُمْ يَخْشَوْنَ ٱلنَّاسَ كَخَشْيَةِ ٱللَّهِ أَوْ أَشَدَّ خَشْيَةً ۚ وَقَالُواْ رَبَّنَا لِمَ كَتَبْتَ عَلَيْنَا ٱلْقِتَالَ لَوْلَآ أَخَّرْتَنَآ إِلَىٰٓ أَجَلٍ قَرِيبٍ ۗ قُلْ مَتَٰعُ ٱلدُّنْيَا قَلِيلٌ وَٱلْأَخِرَةُ خَيْرٌ لِّمَنِ ٱتَّقَىٰ وَلَا تُظْلَمُونَ فَتِيلًا ﴿77﴾

سورۃ النساء آیت 77

کیا تم نے ان لوگوں کو نہیں دیکھا جنہیں کہا گیا تھا کہ اپنے ہاتھ ؟ (جہاد سے فی الحال) روکے رکھو اور نماز قائم کرو اور زکوۃ دو پھر جب ان پر جہاد فرض کر دیا گیا تو ان میں سے بعض لوگ ایسے ڈرنے لگے جیسا کہ اللہ کا ڈر یا اس سے بھی کہیں زیادہ خوف ہو؟۔اور کہنے لگے کہ اے ہمارے رب !۔تو نے ہم پر جہاد کیوں فرض کر دیا تھوڑی سی مدت اور ہمیں کیوں نہ مہلت دے دی؟۔ان سے کہہ دو کہ دنیا کا فائدہ بہت تھوڑا سا ہے اور متقی لوگوں کے لئے آخرت ہی بہت بہتر ہے۔اور تم پر سوت کے ایک ادنی سے دھاگے برابر بھی ظلم نہیں کیا جائے گا۔

۔ داعی رکاوٹوں کی پرواہ نہ کرے۔اللہ پر بھروسہ رکھے جو بہترین کارساز ہے۔

وَيَقُولُونَ طَاعَةٌ فَإِذَا بَرَزُواْ مِنْ عِندِكَ بَيَّتَ طَآئِفَةٌ مِّنْهُمْ غَيْرَ ٱلَّذِى تَقُولُ ۖ وَٱللَّهُ يَكْتُبُ مَا يُبَيِّتُونَ ۖ فَأَعْرِضْ عَنْهُمْ وَتَوَكَّلْ عَلَى ٱللَّهِ ۚ وَكَفَىٰ بِٱللَّهِ وَكِيلًا ﴿81﴾

سورۃالنساء آیت 81

اور یہ لوگ منہ پر تو کہتے ہیں کہ اطاعت کرلی لیکن جب تیرے پاس سے باہر جاتے ہیں۔ تو ان میں سے ایک فریق رات بھر تیری باتوں کے خلاف مشورے کرتا ہےاور جو مشورے بھی یہ کرتے ہیں اللہ ان کو لکھ رکھتا ہے۔پس ان کی کچھ بھی پرواہ نہ کرواور اللہ پر ہی بھروسہ رکھواور اللہ ہی وکیل وکارساز کافی ہے۔

۔ دعاوسلام کاجواب ویساہی یااس سے اچھے الفاظ میں دو۔

وَإِذَا حُيِّيتُم بِتَحِيَّةٍ فَحَيُّواْ بِأَحْسَنَ مِنْهَآ أَوْ رُدُّوهَآ ۗ إِنَّ ٱللَّهَ كَانَ عَلَىٰ كُلِّ شَىْءٍ حَسِيبًا ﴿86﴾

سورۃالنساء آیت 86

اور جب تمہیں کوئی دعا دے تو تم (جواب میں) اس سے بہتر (الفاظ میں) دعا دیا کرو یا انہی الفاظ کو لوٹا دو۔ بیشک اللہ ہر چیز کا حساب لینے والا ہے۔

۔ سلام کرنے والے پر اچھا گمان کرو۔ اگر شک ہو تو تحقیق کرو۔

يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوٓاْ إِذَا ضَرَبْتُمْ فِى سَبِيلِ ٱللَّهِ فَتَبَيَّنُواْ وَلَا تَقُولُواْ لِمَنْ أَلْقَىٰٓ إِلَيْكُمُ ٱلسَّلَٰمَ لَسْتَ مُؤْمِنًا تَبْتَغُونَ عَرَضَ ٱلْحَيَوٰةِ ٱلدُّنْيَا فَعِندَ ٱللَّهِ مَغَانِمُ كَثِيرَةٌ ۚ كَذَٰلِكَ كُنتُم مِّن قَبْلُ فَمَنَّ ٱللَّهُ عَلَيْكُمْ فَتَبَيَّنُوٓاْ ۚ إِنَّ ٱللَّهَ كَانَ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرًا ﴿94﴾

سورۃ النساء آیت 94

اے ایمان والو! ۔جب تم اللہ کی راہ میں سفر کرو تو جو تمہیں سلام کہے اسے مت کہہ دو کہ تو مومن نہیں ہے پس تحقیق کر لیا کرو۔ تم دنیاوی زندگی کا فائدہ حاصل کرنا چاہتے ہو تو اللہ کے پاس بہت سی غنیمتیں ہیں۔ تم بھی پہلے ایسے ہی تھے پھر اللہ نے تم پر احسان کیا پس (لازم ہے کہ) تحقیق کر لیا کرو۔ بیشک اللہ تمہارے کاموں سے ہر طرح باخبر ہے۔

۔ حالتِ جنگ میں یوں نماز ادا کرو۔

وَإِذَا كُنتَ فِيهِمْ فَأَقَمْتَ لَهُمُ ٱلصَّلَوٰةَ فَلْتَقُمْ طَآئِفَةٌ مِّنْهُم مَّعَكَ وَلْيَأْخُذُوٓاْ أَسْلِحَتَهُمْ فَإِذَا سَجَدُواْ فَلْيَكُونُواْ مِن وَرَآئِكُمْ وَلْتَأْتِ طَآئِفَةٌ أُخْرَىٰ لَمْ يُصَلُّواْ فَلْيُصَلُّواْ مَعَكَ وَلْيَأْخُذُواْ حِذْرَهُمْ وَأَسْلِحَتَهُمْ ۗ وَدَّ ٱلَّذِينَ كَفَرُواْ لَوْ تَغْفُلُونَ عَنْ أَسْلِحَتِكُمْ وَأَمْتِعَتِكُمْ فَيَمِيلُونَ عَلَيْكُم مَّيْلَةً وَٰحِدَةً ۚ وَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ إِن كَانَ بِكُمْ أَذًى مِّن مَّطَرٍ أَوْ كُنتُم مَّرْضَىٰٓ أَن تَضَعُوٓاْ أَسْلِحَتَكُمْ ۖ وَخُذُواْ حِذْرَكُمْ ۗ إِنَّ ٱللَّهَ أَعَدَّ لِلْكَٰفِرِينَ عَذَابًا مُّهِينًا ﴿102﴾

سورۃالنساء آیت 102

اے نبیؐ جب تم اہلِ ایمان (کے لشکر) میں موجود ہو اور ان کو نماز پڑھانے لگو۔ تو چاہیے ان میں سے ایک جماعت تیرے ساتھ مسلح رہتے ہوئے کھڑی رہے۔ پھر جب یہ سجدہ کرلیں تو تیرے پیچھے سے ہٹ جائیں۔ اور دوسری جماعت آجائے جس نے نماز نہ پڑھی ہو۔ اور وہ بھی ہوشیار اور مسلح رہتے ہوئے تمہارے ساتھ نماز ادا کریں۔ کافر چاہتے ہیں کہ کسی طرح تم اپنے ہتھیاروں اور اسباب سے غافل ہو جاؤ تو وہ تم پر یکبارگی ٹوٹ پڑیں۔ اور اگر تم بارش کی وجہ سے۔ تکلیف محسوس کرو یا بیمار ہو تو تم پر کچھ گناہ نہیں کہ ہتھیار اتار رکھو مگر تب بھی چوکنے رہو۔ بیشک اللہ نے کافروں کے لئے ذلت آمیز عذاب تیار کر رکھا ہے۔

۔ اللہ کو بہت یاد کیا کرو اور نمازیں وقت پر ادا کیا کرو۔

فَإِذَا قَضَيْتُمُ ٱلصَّلَوٰةَ فَٱذْكُرُواْ ٱللَّهَ قِيَٰمًا وَقُعُودًا وَعَلَىٰ جُنُوبِكُمْ ۚ فَإِذَا ٱطْمَأْنَنتُمْ فَأَقِيمُواْ ٱلصَّلَوٰةَ ۚ إِنَّ ٱلصَّلَوٰةَ كَانَتْ عَلَى ٱلْمُؤْمِنِينَ كِتَٰبًا مَّوْقُوتًا ﴿103﴾

سورۃ النساء آیت 103

پھر جب نماز ادا کر چکو تو کھڑے اور بیٹھے اور کروٹوں کے بل بھی پس اللہ ہی کو یاد کرو۔ پھر جب تم اطمینان پاؤ تو پوری طرح نماز قائم کرو۔ بیشک نماز اپنے مقرر وقتوں کے مطابق مومنوں پر فرض کردی گئی ہے۔

۔ اللہ کے قانون کے مطابق فیصلے کرو اور بد دیانت و خائن لوگوں کی طرف داری نہ کرو۔

إِنَّآ أَنزَلْنَآ إِلَيْكَ ٱلْكِتَٰبَ بِٱلْحَقِّ لِتَحْكُمَ بَيْنَ ٱلنَّاسِ بِمَآ أَرَىٰكَ ٱللَّهُ ۚ وَلَا تَكُن لِّلْخَآئِنِينَ خَصِيمًا ﴿105﴾

سورۃ النساء آیت 105

بیشک ہم نے تیری طرف سچی کتاب اتاری ہے تاکہ اللہ کی دکھائی و سجھائی ہدایت کے مطابق لوگوں کے درمیان فیصلے کرو۔ اور تم کبھی بد دیانت و خائن لوگوں کی طرف سے بحث نہ کرنا۔

۔ یتیم عورتوں کے بارے انصاف کا دامن نہ چھوڑو۔

وَيَسْتَفْتُونَكَ فِى ٱلنِّسَآءِ ۖ قُلِ ٱللَّهُ يُفْتِيكُمْ فِيهِنَّ وَمَا يُتْلَىٰ عَلَيْكُمْ فِى ٱلْكِتَٰبِ فِى يَتَٰمَى ٱلنِّسَآءِ ٱلَّٰتِى لَا تُؤْتُونَهُنَّ مَا كُتِبَ لَهُنَّ وَتَرْغَبُونَ أَن تَنكِحُوهُنَّ وَٱلْمُسْتَضْعَفِينَ مِنَ ٱلْوِلْدَٰنِ وَأَن تَقُومُوا۟ لِلْيَتَٰمَىٰ بِٱلْقِسْطِ ۚ وَمَا تَفْعَلُوا۟ مِنْ خَيْرٍ فَإِنَّ ٱللَّهَ كَانَ بِهِۦ عَلِيمًا ﴿127﴾

سورۃالنساء آیت 127

تم سے لوگ (یتیم) عورتوں کے بارے میں فتویٰ پوچھتے ہیں۔ کہہ دو کہ اللہ تمہیں ان کے بارے فتویٰ دیتا ہے اور قرآن کی وہ آیات جو تم پر ان یتیم عورتوں کے بارے میں پڑھی جاتی ہیں جنہیں تم ان کا حق تو نہیں دیتے اور راغب ہو کہ ان کے ساتھ نکاح کرلو اور (وہ آیات بھی جو) کمزور و بے بس بچوں کے متعلق ہیں کہ یتیموں کے بارے میں انصاف پر قائم رہو۔ اور جو بھلائی تم کروگے تو بلا شبہ اللہ اسے پوری طرح جانتا ہے۔

۔خاوند بیوی صلح صفائی رکھو۔ احسان اور تقویٰ کی روش اپناؤ۔

وَإِنِ ٱمۡرَأَةٌ خَافَتۡ مِنۢ بَعۡلِهَا نُشُوزًا أَوۡ إِعۡرَاضٗا فَلَا جُنَاحَ عَلَيۡهِمَآ أَن يُصۡلِحَا بَيۡنَهُمَا صُلۡحٗاۚ وَٱلصُّلۡحُ خَيۡرٞۗ وَأُحۡضِرَتِ ٱلۡأَنفُسُ ٱلشُّحَّۚ وَإِن تُحۡسِنُواْ وَتَتَّقُواْ فَإِنَّ ٱللَّهَ كَانَ بِمَا تَعۡمَلُونَ خَبِيرٗا ﴿128﴾

سورۃالنساء آیت 128

اور اگر کسی عورت کو اپنے خاوند کی طرف سے کسی زیادتی یا بے رغبتی کا خدشہ ہو تو دونوں پر کوئی گناہ نہیں کہ آپس میں کسی مناسب بات پر صلح کر لیں۔ اور یہ صلح بہتر ہے۔ اور نفس تو بخل کی طرف مائل ہو جاتے ہیں۔ اور اگر تم احسان کرو گے (یعنی اچھا سلوک کرو گے) اور تقویٰ کی روش پر چلو گے تو بیشک اللہ تمہارے سب کاموں سے پوری طرح باخبر ہے۔

۔دو سے چار تک بیویوں کی صورت میں حتی الامکان انصاف کا دامن نہ چھوڑو۔

وَلَن تَسۡتَطِيعُوٓاْ أَن تَعۡدِلُواْ بَيۡنَ ٱلنِّسَآءِ وَلَوۡ حَرَصۡتُمۡۖ فَلَا تَمِيلُواْ كُلَّ ٱلۡمَيۡلِ فَتَذَرُوهَا كَٱلۡمُعَلَّقَةِۚ وَإِن تُصۡلِحُواْ وَتَتَّقُواْ فَإِنَّ ٱللَّهَ كَانَ غَفُورٗا رَّحِيمٗا ﴿129﴾

سورۃالنساء آیت 129

اور تم اس کی کتنی ہی خواہش و کوشش کر لو مگر اپنی تمام بیویوں میں ہر طرح سے عدل نہیں کر سکتے۔ تو ایسا بھی نہ کرنا کہ ایک کی طرف ہی جھک جاؤ اور دوسری کو لٹکتی ہوئی چھوڑ دو۔ اور اگر تم اپنا طرز عمل درست رکھو اور تقویٰ کی روش اختیار کرو تو بلاشبہ اللہ بہت بخشنے والا نہایت مہربان ہے۔

۔اللہ سے ڈرتے رہو۔ ناشکری نہ کرو۔

وَلِلَّهِ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ ۗ وَلَقَدْ وَصَّيْنَا الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ مِن قَبْلِكُمْ وَإِيَّاكُمْ أَنِ اتَّقُوا اللَّهَ ۚ وَإِن تَكْفُرُوا فَإِنَّ لِلَّهِ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ ۚ وَكَانَ اللَّهُ غَنِيًّا حَمِيدًا ﴿131﴾

سورۃ النساء آیت 131

اور جو کچھ آسمانوں اور جو کچھ زمین میں ہے سب اللہ ہی کا ہے۔ اور البتہ یقیناً تم نے پہلے دی گئی کتاب والوں کو اور تمہیں بھی یہی حکم دیا گیا ہے کہ اللہ سے ڈرتے رہو۔ اور اگر تم ناشکری کرو گے تو البتہ (جان رکھو کہ) آسمانوں اور زمین کی سب چیزوں کا مالک اللہ ہی ہے۔ اور اللہ بڑا بے نیاز سب طرح کی تعریف کا حقدار ہے۔

۔فریب کار کی وکالت نہ کرو۔ اور انصاف کے لیے مضبوطی سے کھڑے ہو جایا کرو۔

۞ يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُواْ كُونُواْ قَوَّٰمِينَ بِٱلْقِسْطِ شُهَدَآءَ لِلَّهِ وَلَوْ عَلَىٰٓ أَنفُسِكُمْ أَوِ ٱلْوَٰلِدَيْنِ وَٱلْأَقْرَبِينَ ۚ إِن يَكُنْ غَنِيًّا أَوْ فَقِيرًا فَٱللَّهُ أَوْلَىٰ بِهِمَا ۖ فَلَا تَتَّبِعُواْ ٱلْهَوَىٰٓ أَن تَعْدِلُواْ ۚ وَإِن تَلْوُۥٓاْ أَوْ تُعْرِضُواْ فَإِنَّ ٱللَّهَ كَانَ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرًا ﴿135﴾

سورۃالنساء آیت 135

اے ایمان والو!۔انصاف پر قائم رہو اور اللہ کے لئے سچی گواہی دو اگرچہ اس پر خود تمہارا۔یا تمہارے ماں باپ۔اور رشتہ داروں کا۔نقصان ہی ہوتا ہو۔اگر کوئی مالدار ہے یا فقیر ہے تو اللہ ان کا تم سے زیادہ خیر خواہ ہے۔پس تم خواہش نفس کی پیروی میں عدل کو نہ چھوڑ دینا۔اور اگر تم گول مول بات کروگے یا پہلو تہی کروگے تو بلاشبہ اللہ کو تمہارے سب اعمال کی خبر ہے۔

۔علانیہ یا خفیہ جیسے چاہو بھلائی کرو۔اور برائی سے در گزر کیا کرو۔

إِن تُبْدُواْ خَيْرًا أَوْ تُخْفُوهُ أَوْ تَعْفُواْ عَن سُوٓءٍ فَإِنَّ ٱللَّهَ كَانَ عَفُوًّا قَدِيرًا ﴿149﴾

سورۃالنساء آیت 149

اور اگر تم اعلانیہ بھلائی کرو یا اسے خفیہ رکھو یا کسی برائی سے در گزر کرو تو بیشک اللہ بھی بڑا معاف کرنے والا نہایت قدرت رکھنے والا ہے۔

۔سارے نبیوں پر ایمان لاؤ۔

إِنَّ ٱلَّذِينَ يَكْفُرُونَ بِٱللَّهِ وَرُسُلِهِۦ وَيُرِيدُونَ أَن يُفَرِّقُوا۟ بَيْنَ ٱللَّهِ وَرُسُلِهِۦ وَيَقُولُونَ نُؤْمِنُ بِبَعْضٍ وَنَكْفُرُ بِبَعْضٍ وَيُرِيدُونَ أَن يَتَّخِذُوا۟ بَيْنَ ذَٰلِكَ سَبِيلًا ﴿150﴾

سورۃالنساء آیت 150

بیشک جو لوگ اللہ اور اس کے رسولوں کے ساتھ کفر کرتے ہیں اور اللہ اور اس کے رسولوں کے درمیان فرق کرنا چاہتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہم بعض کو مانتے ہیں اور بعض کے منکر ہیں اور چاہتے ہیں کہ کفر اور ایمان کے مابین کوئی اور راستہ نکال لیں۔

۔حق بات کا انکار نہ کرو۔

يَٰٓأَيُّهَا ٱلنَّاسُ قَدْ جَآءَكُمُ ٱلرَّسُولُ بِٱلْحَقِّ مِن رَّبِّكُمْ فَـَٔامِنُوا۟ خَيْرًا لَّكُمْ ۚ وَإِن تَكْفُرُوا۟ فَإِنَّ لِلَّهِ مَا فِى ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلْأَرْضِ ۚ وَكَانَ ٱللَّهُ عَلِيمًا حَكِيمًا ﴿170﴾

سورۃالنساء آیت 170

اے بنی نوع انسان !۔اللہ کا رسول تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے حق بات لے کر آیا ہے پس ایمان لے آؤ (یہی) تمہارے حق میں بہتر ہے۔اور اگر انکار کروگے تو (مت بھولنا کہ) یقیناً اللہ ہی کا ہے جو کچھ آسمانوں و زمین میں ہے۔اور اللہ سب کچھ جاننے والا نہایت حکمت والا ہے۔

۔عہد و پیمان پورے کیا کرو۔

۞ يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوٓاْ أَوۡفُواْ بِٱلۡعُقُودِۚ أُحِلَّتۡ لَكُم بَهِيمَةُ ٱلۡأَنۡعَٰمِ إِلَّا مَا يُتۡلَىٰ عَلَيۡكُمۡ غَيۡرَ مُحِلِّي ٱلصَّيۡدِ وَأَنتُمۡ حُرُمٌۗ إِنَّ ٱللَّهَ يَحۡكُمُ مَا يُرِيدُ ﴿1﴾

سورۃ المائدۃ آیت 1

اے ایمان والو !۔اپنے عہد و پیمان پورے کیا کرو۔تمہارے لئے چوپائے مویشی حلال کر دیئے گئے ہیں سوائے ان کے جو تم پر (آگے آیت 3 سے) پڑھا جائے گا۔جب تم احرام کی حالت میں ہو تو شکار کو حلال نہ جانو۔بیشک اللہ جو چاہتا ہے حکم دیتا ہے۔

۔گناہ اور زیادتی میں کسی کے ساتھ تعاون نہ کرو۔اور نیکی میں ایک دوسرے کی مدد کرو۔

يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُواْ لَا تُحِلُّواْ شَعَٰٓئِرَ ٱللَّهِ وَلَا ٱلشَّهۡرَ ٱلۡحَرَامَ وَلَا ٱلۡهَدۡيَ وَلَا ٱلۡقَلَٰٓئِدَ وَلَآ ءَآمِّينَ ٱلۡبَيۡتَ ٱلۡحَرَامَ يَبۡتَغُونَ فَضۡلٗا مِّن رَّبِّهِمۡ وَرِضۡوَٰنٗاۚ وَإِذَا حَلَلۡتُمۡ

فَٱصْطَادُواْ ۚ وَلَا يَجْرِمَنَّكُمْ شَنَـَٔانُ قَوْمٍ أَن صَدُّوكُمْ عَنِ ٱلْمَسْجِدِ ٱلْحَرَامِ أَن تَعْتَدُواْ ۘ وَتَعَاوَنُواْ عَلَى ٱلْبِرِّ وَٱلتَّقْوَىٰ ۖ وَلَا تَعَاوَنُواْ عَلَى ٱلْإِثْمِ وَٱلْعُدْوَٰنِ ۚ وَٱتَّقُواْ ٱللَّهَ ۖ إِنَّ ٱللَّهَ شَدِيدُ ٱلْعِقَابِ ﴿2﴾

سورۃ المائدۃ آیت 2

اے ایمان والو!۔اللہ کے شعائر کی بے حرمتی نہ کرو۔اور نہ حرمت والے مہینے کی۔اور نہ قربانی کے جانوروں کی۔اور نہ ان جانوروں کی جن کے گلوں میں پٹے پڑے ہوں۔اور نہ ان لوگوں کی جو بیت الحرام (یعنی بیت اللہ) کو جارہے ہوں (اور) اپنے رب کے فضل اور اس کی خوشنودی کے طلبگار ہوں۔ اور جب احرام کھول دو تو شکار کر سکتے ہو۔اور تمہیں کسی قوم کی عداوت کہ اس نے تمہیں مسجد الحرام سے روک دیا تھا ہر گز اس بات پر آمادہ نہ کردے کہ تم ان پر زیادتی کرنے لگ جاؤ۔اور نیکی و تقویٰ کے کاموں میں ایک دوسرے کی مدد کیا کرو اور گناہ اور زیادتی کے کاموں میں ایک دوسرے کی مدد بالکل نہ کرو۔اور اللہ ہی سے ڈرتے رہو بلاشبہ اللہ کا عذاب بڑا سخت ہے۔

۔اللہ کے شعائر کی بے حرمتی نہ کرو۔عداوت کے باعث بھی کسی پر زیادتی نہ کرو۔

يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُواْ لَا تُحِلُّواْ شَعَـَٔٓئِرَ ٱللَّهِ وَلَا ٱلشَّهْرَ ٱلْحَرَامَ وَلَا ٱلْهَدْىَ وَلَا ٱلْقَلَـَٔٓئِدَ وَلَآ ءَآمِّينَ ٱلْبَيْتَ ٱلْحَرَامَ يَبْتَغُونَ فَضْلًا مِّن رَّبِّهِمْ وَرِضْوَٰنًا ۚ وَإِذَا حَلَلْتُمْ

فَٱصْطَادُواْ ۚ وَلَا يَجْرِمَنَّكُمْ شَنَـَٔانُ قَوْمٍ أَن صَدُّوكُمْ عَنِ ٱلْمَسْجِدِ ٱلْحَرَامِ أَن تَعْتَدُواْ ۘ وَتَعَاوَنُواْ عَلَى ٱلْبِرِّ وَٱلتَّقْوَىٰ ۖ وَلَا تَعَاوَنُواْ عَلَى ٱلْإِثْمِ وَٱلْعُدْوَٰنِ ۚ وَٱتَّقُواْ ٱللَّهَ ۖ إِنَّ ٱللَّهَ شَدِيدُ ٱلْعِقَابِ ﴿2﴾

سورۃ المائدۃ آیت 2

اے ایمان والو!۔اللہ کے شعائر کی بے حرمتی نہ کرو۔اور نہ حرمت والے مہینے کی۔اور نہ قربانی کے جانوروں کی۔اور نہ ان جانوروں کی جن کے گلوں میں پٹے پڑے ہوں۔اور نہ ان لوگوں کی جو بیت الحرام (یعنی بیت اللہ) کو جارہے ہوں (اور) اپنے رب کے فضل اور اس کی خوشنودی کے طلبگار ہوں۔ اور جب احرام کھول دو تو شکار کر سکتے ہو۔اور تمہیں کسی قوم کی عداوت کہ اس نے تمہیں مسجد الحرام سے روک دیا تھا ہر گز اس بات پر آمادہ نہ کردے کہ تم ان پر زیادتی کرنے لگ جاؤ۔اور نیکی و تقویٰ کے کاموں میں ایک دوسرے کی مدد کیا کرو اور گناہ اور زیادتی کے کاموں میں ایک دوسرے کی مدد بالکل نہ کرو۔اور اللہ ہی سے ڈرتے رہو بلاشبہ اللہ کا عذاب بڑا سخت ہے۔

۔مردہ جانور۔خون۔سور کا گوشت اور جس پر اللہ کا نام نہ لیا گیا ہو وہ حرام ہے۔حرام سے بچو اور قرعہ سے قسمت کا حال نہ معلوم کرو۔

حُرِّمَتْ عَلَيْكُمُ ٱلْمَيْتَةُ وَٱلدَّمُ وَلَحْمُ ٱلْخِنزِيرِ وَمَآ أُهِلَّ لِغَيْرِ ٱللَّهِ بِهِۦ وَٱلْمُنْخَنِقَةُ وَٱلْمَوْقُوذَةُ وَٱلْمُتَرَدِّيَةُ وَٱلنَّطِيحَةُ وَمَآ أَكَلَ ٱلسَّبُعُ إِلَّا مَا ذَكَّيْتُمْ وَمَا ذُبِحَ عَلَى ٱلنُّصُبِ وَأَن تَسْتَقْسِمُوا۟ بِٱلْأَزْلَٰمِ ۚ ذَٰلِكُمْ فِسْقٌ ۗ ٱلْيَوْمَ يَئِسَ ٱلَّذِينَ كَفَرُوا۟ مِن دِينِكُمْ فَلَا تَخْشَوْهُمْ وَٱخْشَوْنِ ۚ ٱلْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ وَأَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِى وَرَضِيتُ لَكُمُ ٱلْإِسْلَٰمَ دِينًا ۚ فَمَنِ ٱضْطُرَّ فِى مَخْمَصَةٍ غَيْرَ مُتَجَانِفٍ لِّإِثْمٍ ۙ فَإِنَّ ٱللَّهَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ﴿3﴾

سورۃ المائدۃ آیت 3

تم پر حرام کر دیا گیا ہے۔ مرا ہوا جانور۔ اور خون۔ اور خنزیر کا گوشت۔ اور جس پر اللہ کے علاوہ کسی اور کا نام پکارا جائے۔ اور جو جانور گلا گھٹ کر مر جائے۔ اور جو چوٹ لگنے سے مر جائے۔ یا بلندی سے گر کر مر جائے۔ یا سینگ لگنے سے مر جائے۔۔ اور (یہ بھی) جسے کوئی درندہ پھاڑ کھائے۔ مگر جس کو تم نے (قبل از موت) ذبح کر لیا ہو۔ اور (یہ بھی) جو آستانوں پر ذبح کیا گیا ہو۔ اور یہ بھی کہ قرعہ کے تیروں سے قسمت کا حال معلوم کرو۔ یہ سب بدترین گناہ ہیں۔ تمہارے دین سے آج کافروں کی (رہی سہی) آس بھی جاتی رہی تو ان سے مت ڈرو اور مجھ ہی سے ڈرتے رہو۔ آج کے دن میں نے تمہارے لئے تمہارا دین مکمل کر دیا ہے (یعنی کسی بھی کمی بیشی کی گنجائش نہیں چھوڑی)۔ اور اپنی نعمت تم پر پوری کر دی ہے۔ اور تمہارے لئے دین کی حیثیت سے اسلام کو پسند کر لیا ہے۔ مگر جو بھوک کی

شدت سے مجبور ہو کر (ان حرام چیزوں سے کچھ کھالے) جبکہ گناہ کی طرف دلی میلان ورغبت نہ رکھتا ہو تو بیشک اللہ بڑا بخشنے والا بڑا رحم کرنے والا ہے۔

۔شکار کے لئے شکاری جانور چھوڑتے وقت اللہ کا نام لے لیا کرو۔

يَسْـَٔلُونَكَ مَاذَآ أُحِلَّ لَهُمْ ۖ قُلْ أُحِلَّ لَكُمُ ٱلطَّيِّبَٰتُ ۙ وَمَا عَلَّمْتُم مِّنَ ٱلْجَوَارِحِ مُكَلِّبِينَ تُعَلِّمُونَهُنَّ مِمَّا عَلَّمَكُمُ ٱللَّهُ ۖ فَكُلُوا۟ مِمَّآ أَمْسَكْنَ عَلَيْكُمْ وَٱذْكُرُوا۟ ٱسْمَ ٱللَّهِ عَلَيْهِ ۖ وَٱتَّقُوا۟ ٱللَّهَ ۚ إِنَّ ٱللَّهَ سَرِيعُ ٱلْحِسَابِ ﴿4﴾

سورۃ المائدۃ آیت 4

تجھ سے پوچھتے ہیں کہ کیا کچھ ان کے لئے حلال ہے۔ کہہ دو کہ تمہارے لئے سب پاکیزہ چیزیں حلال ہیں اور وہ (شکار) بھی حلال ہے۔ جو تمہارے لئے ان شکاری جانوروں نے پکڑا ہو جن کو تم نے اس طریقے سے جیسے اللہ نے تمہیں سکھایا ہے سدھار کھا ہو۔ اور جو شکار تمہارے لئے وہ پکڑ کر رکھیں پس اس میں سے کھاؤ۔ اور (شکاری جانور چھوڑتے وقت) اللہ کا نام لے لیا کرو اور اللہ سے ڈرتے رہو بیشک اللہ جلد حساب لینے والا ہے۔

وضو وطہارت کے بارے:۔

نماز سے پہلے طہارت یا وضو کر لینے کا ذکر قرآن میں موجود ہے۔اس کی سورۃ المائدہ آیت چھ میں وضو کے لیے ضروری باتوں کا ذکر کر دیا گیا ہے۔اس بارے میں عام طور پر شیعہ حضرات اس مغالطے میں ڈال رہے ہوتے ہیں۔ کہ قران میں تو پاؤں پر مسح کرنے کا ذکر کیا گیا ہے۔اس لیے مسح کرنا چاہیئے۔ پاؤں دھونا صحیح عمل نہیں ہے۔اس طرح سے یہ لوگ اسلامی احکام کے بارے میں اشتباہات پیدا کر رہے ہوتے ہیں۔ اور اپنا تعارف کروائے بغیر اہل سنت کی صفوں میں اس انداز سے بات پیش کرتے ہیں کہ بس وہی پکے مسلمان ہیں۔اگر شروع میں اپنا تعارف کروادیں تو ان کی بات رد کر دی جائے۔ اسی لیے خاموشی سے اور جان بوجھ کر متنازع بنانے میں لگے ہوتے ہیں۔

گرامر سے قطع نظر سادہ سی عقل والا آدمی بھی یہ سمجھ سکتا ہے۔ کہ گھومتے پھرتے وقت پاؤں زمین سے قریب ہوتے ہیں۔ تو بنسبت دوسرے اعضاء کے پاؤں پر زیادہ گندگی جمع ہوتی ہے۔اس لیے ان کو دھونے سے ہی بات بنے گی۔ حیرت اس بات بات پر ہے کہ اس پاؤں دھونے پر سوائے شیعہ کے باقی سب متفق ہیں۔ جس سے بات تو بالکل واضح ہو جاتی ہے۔ مگر شیعہ لوگ اصولوں سے قطع نظر صرف پروپیگنڈے کے ماہر ہیں۔اور ہمارے سنی سُن ہو کے پڑے رہتے ہیں۔ بروقت جواب نہیں دیتے۔بلکہ اکثریت تو نیٹ پر ان کی ہاں میں ہاں ملاتے ہی نظر آتے ہیں۔

علاوہ ازیں عربی نہایت جامع زبان ہے اس پر غلط تشریح کا بھانڈا پھوٹ کر رہتا ہے۔ کوئی اہل زبان اور عالم اس بھونڈی حرکت سے بخوبی پردہ اٹھا دیتا ہے۔ جو لوگ عربی کے اصول و قواعد سے ناواقف ہوتے ہیں۔ وہ ان کی باتوں میں آ کر حقیقت سے دور ہو جاتے ہیں۔ اس کو سمجھنے کے لیے درج ذیل بات کو پلے باندھ لیں۔ جو گرامر کے حساب سے یوں ہے

کہ فَٱغْسِلُواْ کا تعلق وُجُوهَكُمْ۔أَيْدِيَكُمْ اور أَرْجُلَكُمْ کے ساتھ بنتا ہے اور

وَٱمْسَحُوا کا تعلق رُءُوسِكُمْ کے ساتھ بنتا ہے۔

چونکہ أَرْجُلَكُمْ کی لام پر فَتَحَ یعنی زبر ہے۔ جس سے یہ فَٱغْسِلُواْ کی طرف کا مزن ہوگا۔

اور اگر لام کے نیچے كَسَرَ یعنی زیر ہوتی اور یہ

أَرْجُلَكُمْ کی بجائے

رُءُوسِكُمْ کی طرح كَسَرَ یعنی زیر کے ساتھ أَرْجُلِكُمْ ہوتا تو

وَٱمْسَحُوا کی طرف مائل ہوتا۔

امید ہے بات اچھی طرح سمجھ میں آ گئی ہو گی۔ اسے اپنے تک محدود نہ رکھیں بلکہ دوسروں تک بھی پہنچائیں۔ اب دیکھئے درج ذیل آیت۔

يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوٓاْ إِذَا قُمْتُمْ إِلَى ٱلصَّلَوٰةِ فَٱغْسِلُواْ وُجُوهَكُمْ وَأَيْدِيَكُمْ إِلَى ٱلْمَرَافِقِ وَٱمْسَحُواْ بِرُءُوسِكُمْ وَأَرْجُلَكُمْ إِلَى ٱلْكَعْبَيْنِ ۚ وَإِن كُنتُمْ جُنُبًا فَٱطَّهَّرُواْ ۚ وَإِن كُنتُم مَّرْضَىٰٓ أَوْ عَلَىٰ سَفَرٍ أَوْ جَآءَ أَحَدٌ مِّنكُم مِّنَ ٱلْغَآئِطِ أَوْ لَٰمَسْتُمُ ٱلنِّسَآءَ فَلَمْ تَجِدُواْ مَآءً فَتَيَمَّمُواْ صَعِيدًا طَيِّبًا فَٱمْسَحُواْ بِوُجُوهِكُمْ وَأَيْدِيكُم مِّنْهُ ۚ مَا يُرِيدُ ٱللَّهُ لِيَجْعَلَ عَلَيْكُم مِّنْ حَرَجٍ وَلَٰكِن يُرِيدُ لِيُطَهِّرَكُمْ وَلِيُتِمَّ نِعْمَتَهُۥ عَلَيْكُمْ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ ﴿6﴾

سورۃ المائدۃ آیت 6

اے ایمان والو!۔جب تم نماز پڑھنے لگو تو اپنے منہ دھولو۔اور اپنے ہاتھ کہنیوں سمیت دھولو۔اور اپنے سر کا مسح کرو۔اور اپنے پاؤں ٹخنوں سمیت دھولو۔اور اگر تم جنابت کی حالت میں ہو تو غسل کرلو۔اور اگر تم بیمار ہو یا سفر پر ہو یا کوئی تم میں سے رفع حاجت کرکے آیا ہو یا عورتوں سے ہم بستری کرچکے ہو۔پھر تم کو پانی نہ مل سکے تو پاک مٹی سے تیمّم کرلو۔اور اس سے اپنے منہ اور ہاتھوں پر مسح کرلو۔اللہ تم پر کسی طرح کی تنگی نہیں چاہتا بلکہ تمہیں پاک کرنا چاہتا ہے۔اور تاکہ تم پر اپنی نعمتیں پوری کردے اس لئے بھی کہ تم شکر ادا کرو۔

۔انصاف کی گواہی دینے کھڑے ہو جایا کرو۔

يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُواْ كُونُواْ قَوَّٰمِينَ لِلَّهِ شُهَدَآءَ بِٱلْقِسْطِۖ وَلَا يَجْرِمَنَّكُمْ شَنَـَٔانُ قَوْمٍ عَلَىٰٓ أَلَّا تَعْدِلُواْۚ ٱعْدِلُواْ هُوَ أَقْرَبُ لِلتَّقْوَىٰۖ وَٱتَّقُواْ ٱللَّهَۚ إِنَّ ٱللَّهَ خَبِيرُۢ بِمَا تَعْمَلُونَ ﴿8﴾

سورۃ المائدۃ آیت 8

اے ایمان والو!۔اللہ کے لئے انصاف کی گواہی دینے کھڑے ہو جایا کرو۔اور لوگوں کی دشمنی تم کو ہر گز اس بات پر آمادہ نہ کردے کہ انصاف چھوڑ دو۔انصاف کیا کرو کہ یہ بات تقویٰ کے زیادہ نزدیک ہے۔اور اللہ سے ڈرتے رہو۔بلا شبہ اللہ تمہارے سب اعمال سے خوب خبردار ہے۔

۔اللہ کے نزدیک ہونے کی کوشش کرو۔

يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُواْ ٱتَّقُواْ ٱللَّهَ وَٱبْتَغُوٓاْ إِلَيْهِ ٱلْوَسِيلَةَ وَجَٰهِدُواْ فِى سَبِيلِهِۦ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ ﴿35﴾

سورۃ المائدۃ آیت 35

اے ایمان والو!۔اللہ ہی سے ڈرتے رہو اور اس کی طرف قرب تلاش کرو اور اس کی راہ میں کوشش وجدوجہد (جہاد) کرتے رہو تاکہ تم کامیاب ہو جاؤ۔

۔جرائم کی سزا دے کر مثال قائم کرو۔

وَٱلسَّارِقُ وَٱلسَّارِقَةُ فَٱقْطَعُوٓاْ أَيْدِيَهُمَا جَزَآءًۢ بِمَا كَسَبَا نَكَٰلًا مِّنَ ٱللَّهِ ۗ وَٱللَّهُ عَزِيزٌ حَكِيمٌ ﴿38﴾

سورۃ المائدۃ آیت 38

اور جو چوری کرے خواہ مرد ہو یا عورت دونوں کے ہاتھ کاٹ ڈالو یہ ان کے کرتوت کا بدلہ اور اللہ کی طرف سے عبرت ناک سزا ہے۔اور اللہ غالب ہے حکمت والا ہے۔

۔حرام نہ کھاؤ۔

سَمَّٰعُونَ لِلْكَذِبِ أَكَّٰلُونَ لِلسُّحْتِ ۚ فَإِن جَآءُوكَ فَٱحْكُم بَيْنَهُمْ أَوْ أَعْرِضْ عَنْهُمْ ۖ وَإِن تُعْرِضْ عَنْهُمْ فَلَن يَضُرُّوكَ شَيْـًٔا ۖ وَإِنْ حَكَمْتَ فَٱحْكُم بَيْنَهُم بِٱلْقِسْطِ ۚ إِنَّ ٱللَّهَ يُحِبُّ ٱلْمُقْسِطِينَ ﴿42﴾

سورۃ المائدۃ آیت 42

جو جھوٹ کے سننے والے ہیں اور بہت حرام کھانے والے ہیں۔پس اگر یہ تیرے پاس آئیں تو ان میں (چاہو تو) فیصلہ کرنا یا اعراض کر لینا۔اور اگر تم ان سے اعراض بھی کروگے تو تمہارا کچھ نہ بگاڑ

سکیں گے اور اگر فیصلہ کرنا چاہو تو انصاف کے ساتھ فیصلہ کرنا۔ بیشک اللہ انصاف کرنے والوں کو محبوب رکھتا ہے۔

۔ نیکیوں میں ایک دوسرے پر سبقت لے جانے کی کوشش کیا کرو۔

وَأَنزَلْنَآ إِلَيْكَ ٱلْكِتَٰبَ بِٱلْحَقِّ مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ مِنَ ٱلْكِتَٰبِ وَمُهَيْمِنًا عَلَيْهِ ۖ فَٱحْكُم بَيْنَهُم بِمَآ أَنزَلَ ٱللَّهُ ۖ وَلَا تَتَّبِعْ أَهْوَآءَهُمْ عَمَّا جَآءَكَ مِنَ ٱلْحَقِّ ۚ لِكُلٍّ جَعَلْنَا مِنكُمْ شِرْعَةً وَمِنْهَاجًا ۚ وَلَوْ شَآءَ ٱللَّهُ لَجَعَلَكُمْ أُمَّةً وَٰحِدَةً وَلَٰكِن لِّيَبْلُوَكُمْ فِى مَآ ءَاتَىٰكُمْ ۖ فَٱسْتَبِقُوا۟ ٱلْخَيْرَٰتِ ۚ إِلَى ٱللَّهِ مَرْجِعُكُمْ جَمِيعًا فَيُنَبِّئُكُم بِمَا كُنتُمْ فِيهِ تَخْتَلِفُونَ ﴿48﴾

سورۃ المائدۃ آیت 48

ہم نے تجھ پر سچی کتاب اتاری ہے جو اپنے سے پہلی کتابوں کی تصدیق کرتی ہے اور ان کی محافظ و نگہبان بھی ہے۔ پس تم ان میں اللہ کے نازل کردہ حکم کے مطابق فیصلے کرو۔ اور جو حق تیرے پاس آ چکا ہے اس کو چھوڑ کر ان کی خواہشوں کے پیچھے نہ چلو۔ ہم نے تم میں سب کے لئے ایک شریعت اور واضح راستہ مقرر کر دیا ہے۔ اور اگر اللہ چاہتا تو (جبراً) سب کو ایک ہی امت بنا دیتا۔ مگر اس کی چاہت ہے کہ

جو تمہیں دیا ہے اسی میں تمہیں آزمائے۔ لہٰذا نیکیوں میں ایک دوسرے پر سبقت کیا کرو۔ تم سب کو اللہ کی طرف لوٹ کر جانا ہے۔ پھر جن باتوں میں تم اختلاف کرتے ہو وہ سب تم کو بتادے گا۔

۔ دین میں ملاوٹ یا کمی بیشی نہ کرو۔

قُلْ يَٰٓأَهْلَ ٱلْكِتَٰبِ لَا تَغْلُوا۟ فِى دِينِكُمْ غَيْرَ ٱلْحَقِّ وَلَا تَتَّبِعُوٓا۟ أَهْوَآءَ قَوْمٍ قَدْ ضَلُّوا۟ مِن قَبْلُ وَأَضَلُّوا۟ كَثِيرًا وَضَلُّوا۟ عَن سَوَآءِ ٱلسَّبِيلِ ﴿77﴾ ع10

سورۃ المائدۃ آیت 77

کہہ دو کہ اے اہلِ کتاب !۔ تم اپنے دین میں ناحق ملاوٹ و کمی بیشی نہ کرو اور ان لوگوں کی خواہشات کے پیچھے نہ چلو جو یقینی طور پر پہلے وہ (خود) گمراہ ہوئے اور (پھر) انہوں نے بہت سے لوگوں کو گمراہ کر دیا اور سیدھے راستے سے بھٹک گئے۔

۔ شراب اور دوسری منشیات سے پرہیز کرو۔ اور جوا نہ کھیلو۔

يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوٓا۟ إِنَّمَا ٱلْخَمْرُ وَٱلْمَيْسِرُ وَٱلْأَنصَابُ وَٱلْأَزْلَٰمُ رِجْسٌ مِّنْ عَمَلِ ٱلشَّيْطَٰنِ فَٱجْتَنِبُوهُ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ ﴿90﴾ إِنَّمَا يُرِيدُ ٱلشَّيْطَٰنُ أَن يُوقِعَ بَيْنَكُمُ

ٱلْعَدَٰوَةَ وَٱلْبَغْضَآءَ فِى ٱلْخَمْرِ وَٱلْمَيْسِرِ وَيَصُدَّكُمْ عَن ذِكْرِ ٱللَّهِ وَعَنِ ٱلصَّلَوٰةِ ۖ فَهَلْ أَنتُم مُّنتَهُونَ ﴿91﴾

سورۃ المائدۃ آیت ۹۰۔۹۱

اے ایمان والو!۔شراب۔اور جوئے۔اور آستانے۔اور پانسے۔یقیناً یہ سب بس گندے اور شیطانی کام ہیں۔ان سے اجتناب کرو تاکہ تم فلاح پاؤ۔ شیطان تو یقیناً بس یہی چاہتا ہے کہ شراب اور جوئے کے ذریعے سے تم میں دشمنی اور بغض ڈلوادے اور تمہیں اللہ کی یاد سے اور نماز سے روک دے۔کیا پھر تم ان چیزوں سے باز آنے والے ہو؟۔

۔اکثریت سچ کی کسوٹی نہیں ہوا کرتی۔

قُل لَّا يَسْتَوِى ٱلْخَبِيثُ وَٱلطَّيِّبُ وَلَوْ أَعْجَبَكَ كَثْرَةُ ٱلْخَبِيثِ ۚ فَٱتَّقُوا۟ ٱللَّهَ يَٰٓأُو۟لِى ٱلْأَلْبَٰبِ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ ﴿100﴾ ع13

سورۃ المائدۃ آیت 100

کہہ دو کہ خبیث اور طیّب برابر نہیں ہو سکتے۔اگرچہ خبیث کی کثرت اور بہتات تمہیں بہت اچھی لگتی ہو۔تو اے عقل مندو!۔اللہ سے ڈرتے رہو تاکہ تم فلاح پا سکو۔

۔غربت کے خوف سے اپنے بچوں کو قتل نہ کرو۔

۞ قُلْ تَعَالَوْاْ أَتْلُ مَا حَرَّمَ رَبُّكُمْ عَلَيْكُمْ ۖ أَلَّا تُشْرِكُواْ بِهِۦ شَيْـًٔا ۖ وَبِٱلْوَٰلِدَيْنِ إِحْسَٰنًا ۖ وَلَا تَقْتُلُوٓاْ أَوْلَٰدَكُم مِّنْ إِمْلَٰقٍ ۖ نَّحْنُ نَرْزُقُكُمْ وَإِيَّاهُمْ ۖ وَلَا تَقْرَبُواْ ٱلْفَوَٰحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ ۖ وَلَا تَقْتُلُواْ ٱلنَّفْسَ ٱلَّتِى حَرَّمَ ٱللَّهُ إِلَّا بِٱلْحَقِّ ۚ ذَٰلِكُمْ وَصَّىٰكُم بِهِۦ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُونَ ﴿151﴾

سورۃ الأنعام آیت 151

کہہ دو آؤ میں تمہیں سناؤں جو کچھ تمہارے رب نے تم پر حرام کیا ہے۔یہ کہ اس کے ساتھ کسی کو بھی شریک نہ بناؤ اور ماں باپ کے ساتھ حسنِ سلوک کرو۔اور تنگدستی کے سبب اپنی اولاد کو قتل نہ کرو ہم ہی تمہیں رزق دیتے ہیں اور ان کو بھی دیں گے۔اور بے حیائی کے کام خواہ ظاہر ہوں یا پوشیدہ ان کے قریب تک نہ جاؤ۔اور جس کسی جان کا قتل اللہ نے حرام قرار دیا ہے اسے بغیر (شرعی) حق کے قتل نہ کرو۔یہ ہے وہ جس کی اس نے تمہیں وصیت کی ہے تاکہ تم عقل سے کام لو۔

۔اللہ کا راستہ ہی صحیح ہے۔اللہ کے راستے پر رہو۔

وَأَنَّ هَٰذَا صِرَٰطِى مُسْتَقِيمًا فَٱتَّبِعُوهُ ۖ وَلَا تَتَّبِعُواْ ٱلسُّبُلَ فَتَفَرَّقَ بِكُمْ عَن سَبِيلِهِۦ ۚ ذَٰلِكُمْ وَصَّىٰكُم بِهِۦ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ ﴿153﴾

https://quranexcel.com

سورۃ الانعام آیت 153

اور بیشک یہی میرا سیدھا راستہ ہے پس اسی پر چلتے رہو۔اور دوسرے راستوں پر مت چلو وہ تمہیں اللہ کی راہ سے ہٹادیں گے۔ تمہیں اس بات کی وصیت کی جاتی تاکہ تم بچنے والے بن جاؤ۔

۔ نماز کے وقت اچھے کپڑے پہنو۔ کھاؤ اور پیو لیکن فضول خرچی نہ کرو۔

۞ يَٰبَنِيٓ ءَادَمَ خُذُواْ زِينَتَكُمۡ عِندَ كُلِّ مَسۡجِدٖ وَكُلُواْ وَٱشۡرَبُواْ وَلَا تُسۡرِفُوٓاْۚ إِنَّهُۥ لَا يُحِبُّ ٱلۡمُسۡرِفِينَ ﴿31﴾ ع3

سورۃ الأعراف آیت 31

اے اولادِ آدمؑ!۔ ہر سجدے و نماز کے وقت اپنے آپ کو مزّین کرلیا کرو۔اور خوب کھاؤ پیو اور اسراف (یعنی فضول خرچی) نہ کرو بیشک وہ اسراف کرنے والوں کو بالکل محبوب نہیں رکھتا۔

۔ جنگ کے دوران پیٹھ نہ دکھاؤ۔

يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوٓاْ إِذَا لَقِيتُمُ ٱلَّذِينَ كَفَرُواْ زَحۡفٗا فَلَا تُوَلُّوهُمُ ٱلۡأَدۡبَارَ ﴿15﴾ ج

سورۃ الانفال آیت 15

اے ایمان والو !۔جب میدان جنگ میں تمہارا کافروں سے مقابلہ ہو تو ان سے پیٹھ مت پھیرو۔

۔دین کے غلبے تک گناہ اور ناانصافی کے خلاف جدوجہد کرتے رہو۔

وَقَٰتِلُوهُمْ حَتَّىٰ لَا تَكُونَ فِتْنَةٌ وَيَكُونَ ٱلدِّينُ كُلُّهُۥ لِلَّهِ ۚ فَإِنِ ٱنتَهَوْا۟ فَإِنَّ ٱللَّهَ بِمَا يَعْمَلُونَ بَصِيرٌ ﴿39﴾

سورۃ الأنفال آیت 39

اور تم ان سے اس حد تک لڑو کہ۔فتنہ (ظلم وزیادتی) بالکل باقی نہ رہے اور سارے کا سارا دین اللہ ہی کا ہو جائے۔پھر اگر یہ باز آجائیں تو بیشک اللہ ان کے کاموں کو بخوبی دیکھ رہا ہے۔

۔گھیراؤ میں بھی جو لوگ مدد اور تحفظ مانگیں ان کو پناہ دو۔انہیں دین سمجھنے میں مدد دو۔

فَإِذَا ٱنسَلَخَ ٱلْأَشْهُرُ ٱلْحُرُمُ فَٱقْتُلُوا۟ ٱلْمُشْرِكِينَ حَيْثُ وَجَدتُّمُوهُمْ وَخُذُوهُمْ وَٱحْصُرُوهُمْ وَٱقْعُدُوا۟ لَهُمْ كُلَّ مَرْصَدٍ ۚ فَإِن تَابُوا۟ وَأَقَامُوا۟ ٱلصَّلَوٰةَ وَءَاتَوُا۟ ٱلزَّكَوٰةَ فَخَلُّوا۟ سَبِيلَهُمْ ۚ إِنَّ ٱللَّهَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ﴿5﴾ وَإِنْ أَحَدٌ مِّنَ ٱلْمُشْرِكِينَ ٱسْتَجَارَكَ فَأَجِرْهُ حَتَّىٰ يَسْمَعَ كَلَٰمَ ٱللَّهِ ثُمَّ أَبْلِغْهُ مَأْمَنَهُۥ ۚ ذَٰلِكَ بِأَنَّهُمْ قَوْمٌ لَّا يَعْلَمُونَ ﴿6﴾ ع1

سورۃ التوبۃ آیت ۵۔۶

پھر جب عزت وحرمت والے مہینے گزر جائیں تو مشرکوں کو جہاں کہیں بھی پاؤ قتل کر دو اور ان کی تاک میں جگہ جگہ بیٹھو اور ان کا خوب گھیراؤ کرو اور انہیں گرفتار کر لو۔ پھر اگر وہ توبہ کر لیں اور نماز قائم کرنے لگیں اور زکوۃ دینے لگیں تو ان کا راستہ چھوڑ دو۔ بیشک اللہ بہت بخشنے والا نہایت مہربان ہے۔ اور اگر کوئی مشرک تم سے پناہ مانگے تو اس کو پناہ دے دو۔ یہاں تک کہ اللہ کا کلام سنے (اور سمجھے) پھر اسے اس کی امن کی جگہ پہنچا دو۔ یہ اس لئے ہے کہ وہ لوگ بہت نا سمجھ ہیں۔

۔اللہ پر توکل اور اچھے اعمال کرتے رہو۔ باقی سب اللہ پر چھوڑ دو۔

وَقُلِ ٱعۡمَلُواْ فَسَيَرَى ٱللَّهُ عَمَلَكُمۡ وَرَسُولُهُۥ وَٱلۡمُؤۡمِنُونَۖ وَسَتُرَدُّونَ إِلَىٰ عَٰلِمِ ٱلۡغَيۡبِ وَٱلشَّهَٰدَةِ فَيُنَبِّئُكُم بِمَا كُنتُمۡ تَعۡمَلُونَ ﴿105﴾ ج

سورۃ التوبۃ آیت 105

اور کہہ دو کہ عمل کیے جاؤ پس عنقریب اللہ اور اس کا رسول اور اہلِ ایمان تمہارے طرزِ عمل (کے معیار) کو دیکھ لیں گے۔ اور عنقریب تم ہر غیب اور ظاہر کے جاننے والے (اللہ جل شانہ) کی طرف لوٹائے جاؤ گے پھر وہ تمہیں جتا دے گا جو کچھ تم کرتے رہے ہو۔

۔طہارت و پاکیزگی قائم رکھو۔

لَا تَقُمْ فِيهِ أَبَدًا ۚ لَّمَسْجِدٌ أُسِّسَ عَلَى ٱلتَّقْوَىٰ مِنْ أَوَّلِ يَوْمٍ أَحَقُّ أَن تَقُومَ فِيهِ ۚ فِيهِ رِجَالٌ يُحِبُّونَ أَن يَتَطَهَّرُوا۟ ۚ وَٱللَّهُ يُحِبُّ ٱلْمُطَّهِّرِينَ ﴿108﴾

سورۃالتوبۃ آیت 108

تم اس (مسجد) میں کبھی کھڑے بھی نہ ہونا۔البتہ وہ مسجد جس کی بنیاد پہلے دن سے ہی تقویٰ پر رکھی گئی ہے اس کا حق کہیں زیادہ ہے کہ تو اس میں کھڑا ہو۔اس میں ایسے لوگ ہیں جو پاک رہنے کو محبوب رکھتے ہیں۔اور اللہ بھی پاک رہنے والوں سے ہی محبت کرتا ہے۔

۔ حق (سچ) کا ساتھ دو۔نافرمانی جیسی غلط روش سے پرہیز کرو۔

يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ ٱتَّقُوا۟ ٱللَّهَ وَكُونُوا۟ مَعَ ٱلصَّٰدِقِينَ ﴿119﴾

سورۃالتوبۃ آیت 119

اے ایمان والو!۔اللہ (کی نافرمانی) سے ڈرتے بچتے رہو اور سچے لوگوں کے ساتھ رہو۔

۔ دین سیکھنے کا کوئی نہ کوئی اہتمام کرو۔

۞ وَمَا كَانَ ٱلْمُؤْمِنُونَ لِيَنفِرُوا۟ كَآفَّةً ۚ فَلَوْلَا نَفَرَ مِن كُلِّ فِرْقَةٍ مِّنْهُمْ طَآئِفَةٌ لِّيَتَفَقَّهُوا۟ فِى ٱلدِّينِ وَلِيُنذِرُوا۟ قَوْمَهُمْ إِذَا رَجَعُوٓا۟ إِلَيْهِمْ لَعَلَّهُمْ يَحْذَرُونَ ﴿122﴾ ع15

سورۃالتوبۃ آیت 122

اور ایسا تو نہیں ہو سکتا کہ سارے کے سارے اہلِ ایمان (دین سیکھنے) نکل کھڑے ہوں۔ تو ایسے کیوں نہ کریں کہ ہر ایک جماعت میں سے چند لوگ نکلیں تاکہ وہ دین کی سمجھ بوجھ حاصل کر لیں۔ اور جب وہ اپنی قوم کی طرف واپس آئیں تو ان کو (برائیوں کے نتائج سے) ڈرائیں۔ تاکہ وہ ڈرتے بچتے رہیں۔

۔اللہ پر یقین و ایمان رکھو۔ اللہ کی حفاظت رہو گے۔

ثُمَّ نُنَجِّى رُسُلَنَا وَٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ ۚ كَذَٰلِكَ حَقًّا عَلَيْنَا نُنجِ ٱلْمُؤْمِنِينَ ﴿103﴾ ع10

سورۃیونس آیت 103

ہم اپنے رسولوں کو اور ایمان لانے والوں کو نجات دیتے رہے ہیں۔ ایسا ہی حق ہے ہمارے ذمے کہ ایمان والوں کو نجات دیں۔

۔وعدہ وفا کرو اور اسے نہ توڑو۔

ٱلَّذِينَ يُوفُونَ بِعَهْدِ ٱللَّهِ وَلَا يَنقُضُونَ ٱلْمِيثَٰقَ ﴿20﴾ لا

سورۃالرعد آیت 20

وہ لوگ جو اللہ کے عہد کو پورا کرتے ہیں اور عہد شکنی نہیں کرتے۔

۔برائی کو اچھائی سے ختم کرو۔

وَٱلَّذِينَ صَبَرُواْ ٱبْتِغَآءَ وَجْهِ رَبِّهِمْ وَأَقَامُواْ ٱلصَّلَوٰةَ وَأَنفَقُواْ مِمَّا رَزَقْنَٰهُمْ سِرًّا وَعَلَانِيَةً وَيَدْرَءُونَ بِٱلْحَسَنَةِ ٱلسَّيِّئَةَ أُوْلَٰٓئِكَ لَهُمْ عُقْبَى ٱلدَّارِ ﴿22﴾

سورۃالرعد آیت 22

اور جو لوگ اپنے رب کی رضامندی کے لئے صبر کرتے ہیں اور نماز پڑھتے ہیں اور ہمارے دیئے ہوئے (مال) میں سے پوشیدہ اور ظاہر خرچ کرتے ہیں۔اور برائی کو بھلائی سے دور کر دیتے ہیں۔یہی وہ لوگ ہیں جن کے لئے عاقبت کا (کیا ہی خوب) گھر ہے۔

۔اللہ کی رحمت سے مایوس کوئی بہکا ہوا ہی ہو سکتا ہے۔

قَالَ وَمَن يَقْنَطُ مِن رَّحْمَةِ رَبِّهِۦٓ إِلَّا ٱلضَّآلُّونَ ﴿56﴾

سورۃالحجر آیت 56

(ابراہیمؑ) بولے کہ سوائے ان لوگوں کے جو بہک جاتے ہیں اور کون ہے جو اپنے رب کی رحمت سے مایوس ہوتا ہے؟۔

۔ تکبر کرنے والوں کو اللہ جل جلالہ بالکل پسند نہیں کرتا۔اس سے ہر حال میں بچو۔

لَا جَرَمَ أَنَّ ٱللَّهَ يَعْلَمُ مَا يُسِرُّونَ وَمَا يُعْلِنُونَ ۚ إِنَّهُۥ لَا يُحِبُّ ٱلْمُسْتَكْبِرِينَ﴿23﴾

سورۃ النحل آیت 23

یقیناً اللہ وہ سب کچھ جانتا ہے جو وہ (دلوں میں) چھپاتے ہیں اور جو وہ ظاہر کرتے ہیں۔ بلاشبہ وہ تکبر کرنے والوں کو بالکل پسند نہیں کرتا۔

۔قرآن پڑھنے لگو تو شیطان مردود سے بچنے کے لئے تعوذ و تسمیہ پڑھ لیا کرو۔

فَإِذَا قَرَأْتَ ٱلْقُرْءَانَ فَٱسْتَعِذْ بِٱللَّهِ مِنَ ٱلشَّيْطَٰنِ ٱلرَّجِيمِ﴿98﴾

سورۃ النحل آیت 98

پس جب تم قرآن پڑھنے لگو تو شیطان مردود سے بچنے کے لئے اللہ کی پناہ مانگ لیا کرو۔

۔حلال روزی کھاؤ اور اللہ کا شکر ادا کرو۔

فَكُلُواْ مِمَّا رَزَقَكُمُ ٱللَّهُ حَلَٰلًا طَيِّبًا وَٱشۡكُرُواْ نِعۡمَتَ ٱللَّهِ إِن كُنتُمۡ إِيَّاهُ تَعۡبُدُونَ ﴿114﴾ إِنَّمَا حَرَّمَ عَلَيۡكُمُ ٱلۡمَيۡتَةَ وَٱلدَّمَ وَلَحۡمَ ٱلۡخِنزِيرِ وَمَآ أُهِلَّ لِغَيۡرِ ٱللَّهِ بِهِۦۖ فَمَنِ ٱضۡطُرَّ غَيۡرَ بَاغٖ وَلَا عَادٖ فَإِنَّ ٱللَّهَ غَفُورٞ رَّحِيمٞ ﴿115﴾

سورۃ النحل آیت 114

پس اللہ نے تمہیں جو حلال طیب رزق دیا ہے اس میں سے کھاؤ۔ اور اللہ کی نعمتوں کا شکر ادا کیا کرو اگر تم صرف اسی کی عبادت کرنے والے ہو۔ البتہ اس نے تم پر بس مردار۔ اور خون۔ اور سور کا گوشت ۔ حرام کر دیا ہے اور وہ چیز بھی جس پر اللہ کے علاوہ کسی اور کا نام پکارا جائے۔ مگر جو بھوک کے مارے لاچار ہو جائے بشرطیکہ نہ تو وہ باغی ہو اور نہ ہی حد سے گزر جانے والا تو بلاشبہ اللہ بڑا بخشنے والا نہایت مہربان ہے۔

۔ اللہ پر جھوٹی بات کہنے سے بچو۔

وَلَا تَقُولُواْ لِمَا تَصِفُ أَلۡسِنَتُكُمُ ٱلۡكَذِبَ هَٰذَا حَلَٰلٞ وَهَٰذَا حَرَامٞ لِّتَفۡتَرُواْ عَلَى ٱللَّهِ ٱلۡكَذِبَۚ إِنَّ ٱلَّذِينَ يَفۡتَرُونَ عَلَى ٱللَّهِ ٱلۡكَذِبَ لَا يُفۡلِحُونَ ﴿116﴾

سورۃ النحل آیت 116

اور اپنی زبانوں سے یونہی جھوٹ بنا کر نہ کہہ دیا کرو کہ یہ حلال ہے اور یہ حرام ہے۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ اللہ پر جھوٹ بہتان لگانے لگ جاؤ۔ بیشک جو لوگ اللہ پر جھوٹ بہتان لگاتے ہیں وہ کبھی بھی فلاح نہیں پا سکتے۔

۔لوگوں کو حکمت۔ دانائی اور عمدہ بات کے ساتھ اللہ کی طرف بلاؤ۔

ٱدْعُ إِلَىٰ سَبِيلِ رَبِّكَ بِٱلْحِكْمَةِ وَٱلْمَوْعِظَةِ ٱلْحَسَنَةِ ۖ وَجَٰدِلْهُم بِٱلَّتِى هِىَ أَحْسَنُ ۚ إِنَّ رَبَّكَ هُوَ أَعْلَمُ بِمَن ضَلَّ عَن سَبِيلِهِۦ ۖ وَهُوَ أَعْلَمُ بِٱلْمُهْتَدِينَ ﴿125﴾

سورۃ النحل آیت 125

لوگوں کو حکمت اور عمدہ نصیحت سے اپنے رب کے راستے کی طرف بلاؤ اور ان سے شائستہ انداز سے بحث کرو۔ بیشک تمہارا رب اچھی طرح جانتا ہے کہ کون اس کے راستہ سے بھٹکا ہوا ہے۔ اور وہ ہدایت یافتہ کو بھی بخوبی جانتا ہے۔

۔والدین کی خدمت کیا کرو۔ انہیں اف تک نہ کہو۔ نہ ہی جھڑکو۔

۞ وَقَضَىٰ رَبُّكَ أَلَّا تَعْبُدُوٓا۟ إِلَّآ إِيَّاهُ وَبِٱلْوَٰلِدَيْنِ إِحْسَٰنًا ۚ إِمَّا يَبْلُغَنَّ عِندَكَ ٱلْكِبَرَ أَحَدُهُمَآ أَوْ كِلَاهُمَا فَلَا تَقُل لَّهُمَآ أُفٍّ وَلَا تَنْهَرْهُمَا وَقُل لَّهُمَا قَوْلًا كَرِيمًا ﴿23﴾

سورۃ الاسراء آیت 23

اور یہ تیرے رب کا فیصلہ ہے کہ اس (اللہ جل شانہ) کے علاوہ کسی کی بھی عبادت نہ کرو اور ماں باپ کے ساتھ احسان کرتے رہو۔ اور جب کبھی بھی ان دو میں سے ایک یا دونوں تیرے سامنے بڑھاپے کو پہنچ جائیں۔ تو ان کو اُف تک بھی نہ کہو۔ اور نہ ہی ان کو جھڑکا کرو۔ اور ان دونوں سے ادب واحترام کے ساتھ بات کیا کرو۔

۔ زناکاری کے قریب تک نہ پھٹکو۔

وَلَا تَقْرَبُوا۟ ٱلزِّنَىٰٓ ۖ إِنَّهُۥ كَانَ فَٰحِشَةً وَسَآءَ سَبِيلًا ﴿32﴾

سورۃ الاسراء آیت 32

اور زناکاری کے قریب بھی نہ پھٹکو۔ یقیناً وہ بہت بڑی بے حیائی ہے اور بہت ہی برا راستہ ہے۔

۔ علم نہ ہو تو خواہ مخواہ کسی بات کے پیچھے نہ پڑے رہو۔ یا پھر کسی کی اندھا دھند تقلید نہ کرو۔

وَلَا تَقْفُ مَا لَيْسَ لَكَ بِهِۦ عِلْمٌ ۚ إِنَّ ٱلسَّمْعَ وَٱلْبَصَرَ وَٱلْفُؤَادَ كُلُّ أُو۟لَٰٓئِكَ كَانَ عَنْهُ مَسْـُٔولًا ﴿36﴾

سورۃالاِسراء آیت 36

اور جس بات کا تجھے کوئی بھی علم نہیں اس کے پیچھے نہ پڑ جایا کرو۔ بیشک کان۔ اور آنکھ۔ اور دل و دماغ ۔ہر ایک سے ضرور باز پرس ہو گی۔

۔زمین پر ڈھٹائی سے نہ چلو۔

وَلَا تَمْشِ فِى ٱلْأَرْضِ مَرَحًا ۖ إِنَّكَ لَن تَخْرِقَ ٱلْأَرْضَ وَلَن تَبْلُغَ ٱلْجِبَالَ طُولًا ﴿37﴾

سورۃالاِسراء آیت 37

اور زمین پر اکڑ کر اتراتے ہوئے مت چلو بیشک نہ تم زمین کو پھاڑ سکتے ہو۔ اور نہ ہی لمبے ہو کر پہاڑوں (کے برابر) تک پہنچ سکتے ہو۔

۔اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرو۔

قُلْ إِنَّمَآ أَنَا۠ بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ يُوحَىٰٓ إِلَىَّ أَنَّمَآ إِلَٰهُكُمْ إِلَٰهٌ وَٰحِدٌ ۖ فَمَن كَانَ يَرْجُوا۟ لِقَآءَ رَبِّهِۦ فَلْيَعْمَلْ عَمَلًا صَٰلِحًا وَلَا يُشْرِكْ بِعِبَادَةِ رَبِّهِۦٓ أَحَدًۢا ﴿110﴾ ع12

سورۃالکہف آیت 110

(اے نبیؐ) کہہ دو کہ البتہ میں بھی صرف تمہارے جیسا ہی بشر ہوں میری طرف وحی کی جاتی ہے کہ یقیناً تمہاری عبادت کے لائق صرف واحد و یکتا اکیلا اللہ ہے۔ پھر جو کوئی بھی اپنے رب سے ملنے کی امید رکھے تو اسے چاہیئے کہ اچھے اعمال کرے اور اپنے اکیلے رب کی عبادت میں کسی کو بھی شریک نہ بنائے۔

۔ مجرموں پر ترس نہ کھاؤ۔ انہیں سرعام سزائیں دیا کرو۔

ٱلزَّانِيَةُ وَٱلزَّانِى فَٱجْلِدُواْ كُلَّ وَٰحِدٍ مِّنْهُمَا مِاْئَةَ جَلْدَةٍ ۖ وَلَا تَأْخُذْكُم بِهِمَا رَأْفَةٌ فِى دِينِ ٱللَّهِ إِن كُنتُمْ تُؤْمِنُونَ بِٱللَّهِ وَٱلْيَوْمِ ٱلْـَٔاخِرِ ۖ وَلْيَشْهَدْ عَذَابَهُمَا طَآئِفَةٌ مِّنَ ٱلْمُؤْمِنِينَ ﴿2﴾

سورۃ النور آیت 2

(بدکاری ثابت ہونے پر) بدکار عورت اور بدکار مرد۔ دونوں میں سے ہر ایک کو پس سو سو دُرّے مارو۔ اگر تم اللہ پر اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتے ہو تو تمہیں اللہ کے اس شرعی معاملے میں ان پر ہرگز ترس نہ آئے۔ اور ان کی سزا کے وقت مسلمانوں کی ایک جماعت (وہاں) موجود رہنی چاہیے۔

۔ نیکی نہ کرنے پر قسم نہ کھاؤ۔ دوسروں کی غلطیاں معاف کر دیا کرو۔

وَلَا يَأْتَلِ أُوْلُواْ ٱلْفَضْلِ مِنكُمْ وَٱلسَّعَةِ أَن يُؤْتُوٓاْ أُوْلِى ٱلْقُرْبَىٰ وَٱلْمَسَٰكِينَ وَٱلْمُهَٰجِرِينَ فِى سَبِيلِ ٱللَّهِ ۖ وَلْيَعْفُواْ وَلْيَصْفَحُوٓاْ ۗ أَلَا تُحِبُّونَ أَن يَغْفِرَ ٱللَّهُ لَكُمْ ۗ وَٱللَّهُ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ﴿22﴾

سورۃالنور آیت 22

اور تم میں سے صاحبِ فضل وسعت اس بات پر قسم نہ کھالیں کہ رشتہ داروں اور مسکینوں اور اللہ کی راہ میں ہجرت کرنے والوں پر کچھ خرچ نہیں کیا کریں گے۔ بلکہ معاف کردیں اور در گزر کرلیں۔ کیا تم نہیں چاہتے کہ اللہ تمہیں معاف کردے۔ اور اللہ بہت بخشنے والا نہایت رحم کرنے والا ہے۔

۔اجازت کے بغیر دوسروں کے گھروں میں داخل نہ ہو۔

يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُواْ لَا تَدْخُلُواْ بُيُوتًا غَيْرَ بُيُوتِكُمْ حَتَّىٰ تَسْتَأْنِسُواْ وَتُسَلِّمُواْ عَلَىٰٓ أَهْلِهَا ۚ ذَٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُونَ ﴿27﴾

سورۃالنور آیت 27

اے ایمان والو! ۔اپنے گھروں کے علاوہ دوسروں کے گھروں میں داخل نہ ہوا کرو جب تک کہ تم اجازت نہ لے لو اور گھر والوں پر سلام نہ کرلو۔ یہ تمہارے لئے بہتر ہے تاکہ تم نصیحت غور و فکر کرتے ہوئے نصیحت حاصل کرو۔

۔ عورتیں پردہ کریں اور اپنی زینت کی نمائش نہ کریں۔

وَقُل لِّلْمُؤْمِنٰتِ يَغْضُضْنَ مِنْ أَبْصَٰرِهِنَّ وَيَحْفَظْنَ فُرُوجَهُنَّ وَلَا يُبْدِينَ زِينَتَهُنَّ إِلَّا مَا ظَهَرَ مِنْهَا ۖ وَلْيَضْرِبْنَ بِخُمُرِهِنَّ عَلَىٰ جُيُوبِهِنَّ ۖ وَلَا يُبْدِينَ زِينَتَهُنَّ إِلَّا لِبُعُولَتِهِنَّ أَوْ ءَابَآئِهِنَّ أَوْ ءَابَآءِ بُعُولَتِهِنَّ أَوْ أَبْنَآئِهِنَّ أَوْ أَبْنَآءِ بُعُولَتِهِنَّ أَوْ إِخْوَٰنِهِنَّ أَوْ بَنِىٓ إِخْوَٰنِهِنَّ أَوْ بَنِىٓ أَخَوَٰتِهِنَّ أَوْ نِسَآئِهِنَّ أَوْ مَا مَلَكَتْ أَيْمَٰنُهُنَّ أَوِ ٱلتَّٰبِعِينَ غَيْرِ أُو۟لِى ٱلْإِرْبَةِ مِنَ ٱلرِّجَالِ أَوِ ٱلطِّفْلِ ٱلَّذِينَ لَمْ يَظْهَرُوا۟ عَلَىٰ عَوْرَٰتِ ٱلنِّسَآءِ ۖ وَلَا يَضْرِبْنَ بِأَرْجُلِهِنَّ لِيُعْلَمَ مَا يُخْفِينَ مِن زِينَتِهِنَّ ۚ وَتُوبُوٓا۟ إِلَى ٱللَّهِ جَمِيعًا أَيُّهَ ٱلْمُؤْمِنُونَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ ﴿31﴾

سورۃالنور آیت 31

اور مومن عورتوں سے بھی کہہ دو کہ اپنی نگاہ نیچی رکھیں اور اپنی عفت و عصمت کی حفاظت کیا کریں۔ اور اپنی زینت (یعنی زیورات وغیرہ) کو ظاہر نہ ہونے دیں مگر اس میں سے جو (اپنے آپ) ظاہر ہو

جائے۔اور اپنی اوڑھنیاں اپنے سینوں پر اوڑھے رکھا کریں اور اپنی زیب وزینت (بناؤسنگھار) ظاہر نہ کریں مگر اپنے خاوند۔ یا اپنے باپ۔ یا اپنے خسر۔ یا اپنے بیٹیوں۔ یا اپنے خاوند کے بیٹوں۔ یا اپنے بھائیوں۔ یا اپنے بھتیجوں۔ یا اپنے بھانجوں۔ یا اپنی (ہم پلہ) عورتوں۔ یا اپنے شرعی لونڈی غلاموں۔ یا ایسے نوکروں جو جنسی خواہش نہ رکھتے ہوں۔ یا ایسے لڑکے پر جو ابھی عورتوں کی پردہ دارانہ باتوں سے واقف نہ ہوں اور اپنے پاؤں زمین پر ایسے زور دے کر نہ ماریں کہ ان کا مخفی زیور معلوم پڑ جائے۔اور اے مسلمانو!۔ تم سب اللہ کے حضور توبہ کرو تاکہ تم فلاح پاسکو۔

۔والدین کی اجازت کے بغیر ان کے کمرے میں داخل نہ ہوا کرو۔

يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُواْ لِيَسْتَـْٔذِنكُمُ ٱلَّذِينَ مَلَكَتْ أَيْمَٰنُكُمْ وَٱلَّذِينَ لَمْ يَبْلُغُواْ ٱلْحُلُمَ مِنكُمْ ثَلَٰثَ مَرَّٰتٍ ۚ مِّن قَبْلِ صَلَوٰةِ ٱلْفَجْرِ وَحِينَ تَضَعُونَ ثِيَابَكُم مِّنَ ٱلظَّهِيرَةِ وَمِنۢ بَعْدِ صَلَوٰةِ ٱلْعِشَآءِ ۚ ثَلَٰثُ عَوْرَٰتٍ لَّكُمْ ۚ لَيْسَ عَلَيْكُمْ وَلَا عَلَيْهِمْ جُنَاحٌۢ بَعْدَهُنَّ ۚ طَوَّٰفُونَ عَلَيْكُم بَعْضُكُمْ عَلَىٰ بَعْضٍ ۚ كَذَٰلِكَ يُبَيِّنُ ٱللَّهُ لَكُمُ ٱلْـَٔايَٰتِ ۗ وَٱللَّهُ عَلِيمٌ حَكِيمٌ ﴿58﴾

سورۃالنور آیت 58

اے ایمان والو!۔ تمہارے شرعی غلام اور وہ بچے جو ابھی بالغ نہیں ہوئے تم سے ان تین اوقات میں اجازت لے کر (تمہارے کمروں میں) آیا کریں۔ صبح کی نماز سے پہلے۔اور دوپہر کے وقت۔جب کہ تم اپنے (حجاب والے) کپڑے ایک طرف رکھ دیتے ہو۔اور عشا کی نماز کے بعد۔ یہ تین وقت تمہارے پردے کے ہیں۔ان اوقات کے (پہلے یا) بعد نہ تو تم پر کچھ گناہ ہے اور نہ ہی ان پر کہ تم آپس میں ایک دوسرے کے پاس بکثرت آتے جاتے رہا کرو۔اس طرح اللہ اپنی آیات تمہارے لئے صاف صاف واضح کرتا ہے۔ اور اللہ بڑا علم والا نہایت حکمت والا ہے۔

۔زمین پر عاجزی کے ساتھ چلو۔

وَعِبَادُ ٱلرَّحْمَٰنِ ٱلَّذِينَ يَمْشُونَ عَلَى ٱلْأَرْضِ هَوْنًا وَإِذَا خَاطَبَهُمُ ٱلْجَٰهِلُونَ قَالُواْ سَلَٰمًا ﴿63﴾

سورۃ الفرقان آیت 63

اور رحمٰن کے بندے تو وہ ہیں جو زمین پر عاجزی سے چلتے ہیں اور جاہل لوگ جب ان سے (جاہلانہ) گفتگو کرتے ہیں تو کہہ دیتے ہیں کہ سلام ہو۔

۔فضول خرچی نہ کیا کرو۔

وَٱلَّذِينَ إِذَآ أَنفَقُواْ لَمۡ يُسۡرِفُواْ وَلَمۡ يَقۡتُرُواْ وَكَانَ بَيۡنَ ذَٰلِكَ قَوَامٗا ﴿67﴾

سورۃالفرقان آیت 67

اوروہ لوگ کہ جب خرچ کرتے ہیں تونہ بے جااُڑاتے ہیں اور نہ ہی ہاتھ تنگ رکھتے ہیں اوران کاخرچ ان دونوں کے درمیان اعتدال کے ساتھ ہوتا ہے۔

۔ ہم جنس پرستی میں نہ پڑو۔

أَئِنَّكُمۡ لَتَأۡتُونَ ٱلرِّجَالَ شَهۡوَةٗ مِّن دُونِ ٱلنِّسَآءِۚ بَلۡ أَنتُمۡ قَوۡمٞ تَجۡهَلُونَ ﴿55﴾

سورۃالنمل آیت 55

کیاالبتہ تم عورتوں کو چھوڑ کرمَردوں سے شہوت رانی کرتے ہو؟۔(نہیں) بلکہ تم لوگ بڑے ہی جاہل گنوار ہو۔

۔اپنی آخرت کی فکر کرو۔دوسروں کے ساتھ بھلائی کرو۔فساد کرنے سے بچو۔

وَٱبۡتَغِ فِيمَآ ءَاتَىٰكَ ٱللَّهُ ٱلدَّارَ ٱلۡأٓخِرَةَۖ وَلَا تَنسَ نَصِيبَكَ مِنَ ٱلدُّنۡيَاۖ وَأَحۡسِن كَمَآ أَحۡسَنَ ٱللَّهُ إِلَيۡكَۖ وَلَا تَبۡغِ ٱلۡفَسَادَ فِي ٱلۡأَرۡضِۖ إِنَّ ٱللَّهَ لَا يُحِبُّ ٱلۡمُفۡسِدِينَ ﴿77﴾

سورۃ القصص آیت 77

اور اللہ نے جو کچھ (مال وزر) تجھے دیا ہے اس سے آخرت کے گھر کی بھلائی طلب کر اور دنیا سے بھی اپنا حصہ فراموش نہ کر۔ اور جس طرح اللہ نے تیرے ساتھ احسان کیا ہے تو بھی اسی طرح (اس کے بندوں پر) احسان کر۔ اور زمین میں فساد مچانے کرنے کا راستہ نہ تلاش کر۔ یقیناً اللہ فساد کرنے والوں کو محبوب نہیں رکھتا۔

۔آخرت پر ایمان رکھو۔ زمین پر برائی و فساد نہ پھیلایا کرو۔

وَإِلَىٰ مَدْيَنَ أَخَاهُمْ شُعَيْبًا فَقَالَ يَٰقَوْمِ ٱعْبُدُواْ ٱللَّهَ وَٱرْجُواْ ٱلْيَوْمَ ٱلْـَٔاخِرَ وَلَا تَعْثَوْاْ فِى ٱلْأَرْضِ مُفْسِدِينَ ﴿36﴾

سورۃ العنکبوت آیت 36

اور مدین (والوں) کی طرف ان کے بھائی شعیبؑ کو بھیجا تو اس نے کہا کہ اے میری قوم اللہ ہی کی عبادت کیا کرو اور روز آخرت کے آنے کی امید رکھو اور زمین میں فساد نہ پھیلاتے پھرو۔

۔اپنی چال میں میانہ روی اختیار کرو۔ اور اپنی آواز بھی نیچی رکھا کرو۔

وَٱقْصِدْ فِى مَشْيِكَ وَٱغْضُضْ مِن صَوْتِكَ ۚ إِنَّ أَنكَرَ ٱلْأَصْوَٰتِ لَصَوْتُ ٱلْحَمِيرِ ﴿19﴾ ع2

سورۃ لقمان آیت 19

اور اپنی چال میں میانہ روی اختیار کیے رہنا اور اپنی آواز بھی دھیمی ہی رکھنا۔ بلا شبہ سب آوازوں سے زیادہ ناگوار آواز گدھوں کی ہے۔

۔ سیدھی بات کیا کرو۔ ہیرا پھیری کا رجحان نہ رکھو۔

يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ ٱتَّقُوا۟ ٱللَّهَ وَقُولُوا۟ قَوْلًا سَدِيدًا ﴿70﴾ لا

سورۃ الأحزاب آیت 70

اے ایمان والو! ۔اللہ سے ڈرتے رہو اور بالکل سیدھی بات کہا کرو۔

۔ کوئی شخص کسی کے گناہوں کا بوجھ نہیں اٹھائے گا۔ قرابت داری کام نہیں آئے گی۔

وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِزْرَ أُخْرَىٰ ۚ وَإِن تَدْعُ مُثْقَلَةٌ إِلَىٰ حِمْلِهَا لَا يُحْمَلْ مِنْهُ شَيْءٌ وَلَوْ كَانَ ذَا قُرْبَىٰ ۗ إِنَّمَا تُنذِرُ الَّذِينَ يَخْشَوْنَ رَبَّهُم بِالْغَيْبِ وَأَقَامُوا الصَّلَاةَ ۚ وَمَن تَزَكَّىٰ فَإِنَّمَا يَتَزَكَّىٰ لِنَفْسِهِ ۚ وَإِلَى اللَّهِ الْمَصِيرُ ﴿18﴾

سورۃ فاطر آیت 18

اور کوئی بوجھ اٹھانے والا کسی دوسرے کا بوجھ نہیں اٹھائے گا۔ اور اگر کوئی بوجھ سے لدا ہوا اپنا بوجھ بٹانے کسی کو بلائے تو کوئی بھی اس میں سے کچھ نہ اٹھائے گا اگرچہ وہ قرابت دار ہی کیوں نہ ہو۔ تم توالبتہ صرف انہی لوگوں کو نصیحت کر سکتے ہو جو بن دیکھے اپنے رب سے ڈرتے اور نماز قائم کرتے ہیں۔ اور جو بھی پاک ہوتا ہے تو بلاشبہ بس اپنے لئے ہی پاک ہوتا ہے۔ اور (سب کا) لوٹنا تو اللہ ہی کی طرف ہے۔

۔لوگوں کے درمیان انصاف قائم کیا کرو۔

يَا دَاوُودُ إِنَّا جَعَلْنَاكَ خَلِيفَةً فِي الْأَرْضِ فَاحْكُم بَيْنَ النَّاسِ بِالْحَقِّ وَلَا تَتَّبِعِ الْهَوَىٰ فَيُضِلَّكَ عَن سَبِيلِ اللَّهِ ۚ إِنَّ الَّذِينَ يَضِلُّونَ عَن سَبِيلِ اللَّهِ لَهُمْ عَذَابٌ شَدِيدٌ بِمَا نَسُوا يَوْمَ الْحِسَابِ ﴿26﴾ ع2

سورۃ ص آیت 26

اے داؤدؑ! ۔البتہ ہم نے تم کو زمین میں خلیفہ بنایا ہے پس حق وانصاف کے ساتھ لوگوں میں فیصلہ کیا کرو اور خواہشِ نفس کی پیروی نہ کرنا۔ کہ وہ تمہیں اللہ کے راستے سے بھٹکا دے گی اور بلاشبہ جو اللہ کی راہ سے بھٹک جاتے ہیں ان کے لئے سخت عذاب ہے اس لئے کہ وہ حساب کے دن کو یکسر بھلا بیٹھے۔

۔اللہ کی رحمت سے مایوس نہ ہو۔

۞ قُلْ يٰعِبَادِيَ ٱلَّذِينَ أَسْرَفُوا۟ عَلَىٰٓ أَنفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوا۟ مِن رَّحْمَةِ ٱللَّهِ ۚ إِنَّ ٱللَّهَ يَغْفِرُ ٱلذُّنُوبَ جَمِيعًا ۚ إِنَّهُۥ هُوَ ٱلْغَفُورُ ٱلرَّحِيمُ ﴿53﴾

سورۃالزمر آیت 53

کہہ دو (ارشادِ باری تعالیٰ ہے کہ) اے میرے بندو! جنہوں نے (نافرمانیوں سے) اپنی جانوں پر زیادتی کی ہے وہ اللہ کی رحمت سے مایوس نہ ہو جائیں بیشک اللہ سارے گناہوں کو بخش دیتا ہے۔ وہ بلاشبہ بڑا معاف کرنے والا نہایت رحم کرنے والا ہے۔

۔لوگوں کو اللہ کی طرف بلاؤ۔ نیک کام کرو اور اپنے آپ کو مسلمان کہو۔

وَمَنْ أَحْسَنُ قَوْلًا مِّمَّن دَعَآ إِلَى ٱللَّهِ وَعَمِلَ صَٰلِحًا وَقَالَ إِنَّنِى مِنَ ٱلْمُسْلِمِينَ ﴿33﴾

سورۃ فصلت آیت 33

اور اس سے بہتر کس کی بات ہو سکتی ہے جو لوگوں کو اللہ کی طرف بلائے اور خود بھی نیک کام کرے اور کہے کہ بیشک میں مسلمانوں میں سے ہوں۔

۔برائی کو دفع کرو لیکن احسن طریقے کے ساتھ۔

وَلَا تَسْتَوِى ٱلْحَسَنَةُ وَلَا ٱلسَّيِّئَةُ ۚ ٱدْفَعْ بِٱلَّتِى هِىَ أَحْسَنُ فَإِذَا ٱلَّذِى بَيْنَكَ وَبَيْنَهُۥ عَدَٰوَةٌ كَأَنَّهُۥ وَلِىٌّ حَمِيمٌ ﴿34﴾ وَمَا يُلَقَّىٰهَآ إِلَّا ٱلَّذِينَ صَبَرُوا۟ وَمَا يُلَقَّىٰهَآ إِلَّا ذُو حَظٍّ عَظِيمٍ ﴿35﴾

سورۃ فصلت آیت ۳۴۔۳۵

اور بھلائی اور برائی برابر نہیں ہو سکتی تو اس (برائی) کو احسن طریقے سے دفع کرو (پھر دیکھ لینا) کہ ایک دم سے تم میں اور جس میں دشمنی تھی گویا کہ وہ گرم جوش ولی (دوست) بن گئے۔ اور یہ صفت انہی لوگوں کو نصیب ہوتی ہے جو صبر کرتے ہیں اور یہ کچھ انہی کو سکھایا جاتا ہے جو بڑے نصیب والے ہوتے ہیں۔

۔شیطان کے وسوسوں پر اللہ کی پناہ مانگ لیا کرو۔

وَإِمَّا يَنزَغَنَّكَ مِنَ ٱلشَّيْطَٰنِ نَزْغٌ فَٱسْتَعِذْ بِٱللَّهِ ۖ إِنَّهُۥ هُوَ ٱلسَّمِيعُ ٱلْعَلِيمُ ﴿36﴾

سورۃ فصلت آیت 36

اور اگر تمہیں شیطان کی طرف سے کسی طرح کا کوئی وسوسہ پیدا ہو تو اللہ کی پناہ مانگ لیا کرو۔ بیشک وہ بڑا سننے والا سب کچھ جاننے والا ہے۔

۔ سجدہ صرف اللہ کو کیا کرو۔ اللہ کے علاوہ کسی کے آگے نہ جھکو۔

وَمِنْ ءَايَٰتِهِ ٱلَّيْلُ وَٱلنَّهَارُ وَٱلشَّمْسُ وَٱلْقَمَرُ ۚ لَا تَسْجُدُوا۟ لِلشَّمْسِ وَلَا لِلْقَمَرِ وَٱسْجُدُوا۟ لِلَّهِ ٱلَّذِى خَلَقَهُنَّ إِن كُنتُمْ إِيَّاهُ تَعْبُدُونَ ﴿37﴾

سورۃ فصلت آیت 37

اور رات۔ دن۔ سورج اور چاند بھی اس کی نشانیوں میں سے ہیں۔ تم نہ تو سورج کو سجدہ کرو اور نہ ہی چاند کو بلکہ اللہ ہی کو سجدہ کرو جس نے ان کو پیدا کیا ہے۔ اگر تم خاص کر اسی کی عبادت کرنے والے ہو۔

۔ فیصلے باہمی مشاورت کے ساتھ کیا کرو۔

وَٱلَّذِينَ ٱسْتَجَابُواْ لِرَبِّهِمْ وَأَقَامُواْ ٱلصَّلَوٰةَ وَأَمْرُهُمْ شُورَىٰ بَيْنَهُمْ وَمِمَّا رَزَقْنَٰهُمْ يُنفِقُونَ﴿38﴾ج

سورۃالشوری آیت 38

اور جو اپنے رب کا حکم عملی طور پر مانتے ہیں اور نماز قائم کرتے ہیں اور اپنے کام باہمی مشورے سے کرتے ہیں اور جو کچھ ہم نے ان کو دیا ہے اس سے خرچ بھی کرتے ہیں۔

۔زیادتی کرنے والے سے لڑو اور اس سے رجوع کرواؤ پھر ان کے درمیان صلح کرادو۔

وَإِن طَآئِفَتَانِ مِنَ ٱلْمُؤْمِنِينَ ٱقْتَتَلُواْ فَأَصْلِحُواْ بَيْنَهُمَا ۖ فَإِنْۢ بَغَتْ إِحْدَىٰهُمَا عَلَى ٱلْأُخْرَىٰ فَقَٰتِلُواْ ٱلَّتِى تَبْغِى حَتَّىٰ تَفِىٓءَ إِلَىٰٓ أَمْرِ ٱللَّهِ ۚ فَإِن فَآءَتْ فَأَصْلِحُواْ بَيْنَهُمَا بِٱلْعَدْلِ وَأَقْسِطُوٓاْ ۖ إِنَّ ٱللَّهَ يُحِبُّ ٱلْمُقْسِطِينَ﴿9﴾ إِنَّمَا ٱلْمُؤْمِنُونَ إِخْوَةٌ فَأَصْلِحُواْ بَيْنَ أَخَوَيْكُمْ ۚ وَٱتَّقُواْ ٱللَّهَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ﴿10﴾ع1

سورۃالحجرات آیت 9

اور اگر مومنین کے دو گروہ آپس میں لڑ پڑیں تو تم سب ان کے درمیان صلح کرادیا کرو۔ پھر اگر ان میں سے ایک گروہ دوسرے پر تعدی وزیادتی کرے تو تم سب ظلم وزیادتی کرنے والے سے لڑو۔ یہاں تک

کہ وہ حکمِ الٰہی کی طرف لوٹ آئے پس اگر وہ لوٹ آئے تو پھر تم ان دونوں کے درمیان عدل وانصاف کے ساتھ صلح کرادو۔اور انصاف کیا کرو بیشک اللہ انصاف کرنے والوں سے محبت کرتا ہے۔ بیشک مومنین بس آپس میں بھائی بھائی ہیں تو تم اپنے دو بھائیوں میں صلح کراؤاور اللہ (کی نافرمانی) سے ڈرو تاکہ تم پر رحم کیا جائے۔

۔دوسروں کامذاق نہ اڑایا کرو۔طعنہ زنی سے باز رہو۔برے القاب سے نہ پکارو۔فسقیہ نام نہ رکھو۔

يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُواْ لَا يَسۡخَرۡ قَوۡمٞ مِّن قَوۡمٍ عَسَىٰٓ أَن يَكُونُواْ خَيۡرٗا مِّنۡهُمۡ وَلَا نِسَآءٞ مِّن نِّسَآءٍ عَسَىٰٓ أَن يَكُنَّ خَيۡرٗا مِّنۡهُنَّۖ وَلَا تَلۡمِزُوٓاْ أَنفُسَكُمۡ وَلَا تَنَابَزُواْ بِٱلۡأَلۡقَٰبِۖ بِئۡسَ ٱلِٱسۡمُ ٱلۡفُسُوقُ بَعۡدَ ٱلۡإِيمَٰنِۚ وَمَن لَّمۡ يَتُبۡ فَأُوْلَٰٓئِكَ هُمُ ٱلظَّٰلِمُونَ ﴿11﴾

سورۃ الحجرات آیت 11

اے ایمان والو!۔ کوئی قوم کسی قوم سے ہنسی مذاق نہ کرے ہو سکتا ہے کہ وہ ان سے بہتر ہوں اور نہ عورتیں ہی عورتوں کامذاق اڑائیں ہو سکتا ہے کہ وہ ان سے بہتر ہوں۔اور نہ توآپس میں ایک دوسرے کو طعنہ دیں اور نہ ہی ایک دوسرے کو برے القاب کے ساتھ پکاریں۔ ایمان لانے کے بعد فِسقیہ نام (رکھنا) گناہ ہے۔اور جو توبہ نہیں کریں گے وہی لوگ ظالم ہیں۔

۔ دوسروں پر اعتماد کیا کرو۔ بدگمانی سے بچو۔ غیبت نہ کرو۔ جاسوسی نہ کرو۔ کسی کی ٹوہ میں نہ رہا کرو یعنی تجسّس نہ کیا کرو۔

يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُواْ ٱجْتَنِبُواْ كَثِيرًا مِّنَ ٱلظَّنِّ إِنَّ بَعْضَ ٱلظَّنِّ إِثْمٌ ۖ وَلَا تَجَسَّسُواْ وَلَا يَغْتَب بَّعْضُكُم بَعْضًا ۚ أَيُحِبُّ أَحَدُكُمْ أَن يَأْكُلَ لَحْمَ أَخِيهِ مَيْتًا فَكَرِهْتُمُوهُ ۚ وَٱتَّقُواْ ٱللَّهَ ۚ إِنَّ ٱللَّهَ تَوَّابٌ رَّحِيمٌ ﴿12﴾

سورۃ الحجرات آیت 12

اے ایمان والو! ۔ بہت سارے گمانوں سے اجتناب کرو کہ بعض گمان تو یقینی طور پر گناہ ہیں۔ اور نہ تو (ایک دوسرے کا) تجسّس و ٹٹول کرو اور نہ ہی کوئی کسی کی غیبت کرے۔ کیا تم میں سے کوئی اس بات کو پسند کرے گا کہ وہ اپنے مرے ہوئے بھائی کا گوشت کھائے اس سے (تو لازمی) تمہیں کراہت آئے گی؟۔ اور اللہ ہی سے ڈرتے رہو۔ بیشک اللہ بڑا توبہ قبول کرنے والا نہایت رحم کرنے والا ہے۔

۔ تم میں وہ زیادہ معزز ہے جو زیادہ پرہیزگار ہے۔

يَٰٓأَيُّهَا ٱلنَّاسُ إِنَّا خَلَقْنَٰكُم مِّن ذَكَرٍ وَأُنثَىٰ وَجَعَلْنَٰكُمْ شُعُوبًا وَقَبَآئِلَ لِتَعَارَفُوٓاْ ۚ إِنَّ أَكْرَمَكُمْ عِندَ ٱللَّهِ أَتْقَىٰكُمْ ۚ إِنَّ ٱللَّهَ عَلِيمٌ خَبِيرٌ ﴿13﴾

سورۃالحجرات آیت 13

اے بنی نوع انسان !۔البتہ ہم نے تمہیں ایک مرد اور ایک عورت سے پیدا کیا اور پھر تمہاری مختلف قومیں اور قبیلے بنادیئے تاکہ تم ایک دوسرے کو پہچان سکو۔ بیشک اللہ کے نزدیک تم میں سے زیادہ عزت والا وہ ہے جو تم میں سے زیادہ تقوے والا ہے۔ یقیناً اللہ بڑا جاننے والا ہے خوب باخبر ہے۔

۔ مہمانوں کی عزت کیا کرو۔

هَلْ أَتَىٰكَ حَدِيثُ ضَيْفِ إِبْرَٰهِيمَ ٱلْمُكْرَمِينَ ﴿24﴾ م إِذْ دَخَلُوا۟ عَلَيْهِ فَقَالُوا۟ سَلَٰمًا ۖ قَالَ سَلَٰمٌ قَوْمٌ مُّنكَرُونَ ﴿25﴾ ج فَرَاغَ إِلَىٰٓ أَهْلِهِۦ فَجَآءَ بِعِجْلٍ سَمِينٍ ﴿26﴾ لا

سورۃالذاریات آیت ۲۴تا۲۷

کیا تمہارے پاس ابراہیمؑ کے معزز مہمانوں کی خبر آئی ؟۔ جب وہ اس کے پاس آئے تو سلام کہا۔اس نے بھی (جواباً) سلام کہہ دیا (اور خیال کیا) کہ کچھ ناآشنا و اجنبی لوگ ہیں۔ پس چپکے سے اپنے گھر والوں میں گیا (اور) ایک موٹے سے (بھنے ہوئے) بچھڑے کو لے آیا۔

۔اسلام میں ترک دنیا نہیں ہے۔

ثُمَّ قَفَّيْنَا عَلَىٰٓ ءَاثَٰرِهِم بِرُسُلِنَا وَقَفَّيْنَا بِعِيسَى ٱبْنِ مَرْيَمَ وَءَاتَيْنَٰهُ ٱلْإِنجِيلَ وَجَعَلْنَا فِى قُلُوبِ ٱلَّذِينَ ٱتَّبَعُوهُ رَأْفَةً وَرَحْمَةً وَرَهْبَانِيَّةً ٱبْتَدَعُوهَا مَا كَتَبْنَٰهَا عَلَيْهِمْ إِلَّا ٱبْتِغَآءَ رِضْوَٰنِ ٱللَّهِ فَمَا رَعَوْهَا حَقَّ رِعَايَتِهَا ۖ فَـَٔاتَيْنَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ مِنْهُمْ أَجْرَهُمْ ۖ وَكَثِيرٌ مِّنْهُمْ فَٰسِقُونَ ﴿27﴾

سورۃالحدید آیت 27

پھر ہم نے ان کے بعد انہی کے نقشِ قدم پر (اور) رسولوں کو بھی بھیجا اور ان کے پیچھے عیسیٰؑ بن مریمؑ کو بھیجا اور اسے انجیل عنایت کی اور جن لوگوں نے اس کی پیروی کی ہم نے ان کے دلوں میں شفقت اور رحمت ڈال دی۔ اور رہبانیت تو انہوں نے خود ایجاد کرلی تھی ہم نے اسے ان پر فرض نہیں کیا تھا۔ ہاں البتہ انہوں نے اسے اللہ کی خوشنودی کی خاطر اختیار کیا تھا پھر اس کا پوری طرح نبھا بھی نہ کرسکے جیسا کہ نبھانے کا حق تھا۔ پس جو لوگ ان میں ایمان لائے ہم نے ان کو ان کا اجر عطا کر دیا مگر ان میں سے بہت سارے لوگ تو فاسق ہی ہیں۔

۔ محفل میں آنے والوں کا احترام کرو ان کو جگہ دو۔ اللہ علم والوں کو مقدم رکھتا ہے۔

يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوٓاْ إِذَا قِيلَ لَكُمۡ تَفَسَّحُواْ فِي ٱلۡمَجَٰلِسِ فَٱفۡسَحُواْ يَفۡسَحِ ٱللَّهُ لَكُمۡۖ وَإِذَا قِيلَ ٱنشُزُواْ فَٱنشُزُواْ يَرۡفَعِ ٱللَّهُ ٱلَّذِينَ ءَامَنُواْ مِنكُمۡ وَٱلَّذِينَ أُوتُواْ ٱلۡعِلۡمَ دَرَجَٰتٖۚ وَٱللَّهُ بِمَا تَعۡمَلُونَ خَبِيرٞ ﴿11﴾

سورۃ المجادلۃ آیت 11

اے ایمان والو! جب تم سے کہا جائے کہ (آنے والوں کے لئے) مجلس میں کھل کر بیٹھو تو کھل کر بیٹھ جایا کرو اللہ تمہیں کشادگی دے گا۔ اور جب کہا جائے کہ اٹھ جاؤ تو اٹھ جایا کرو اللہ ان لوگوں کے درجے بلند کرے گا جو تم میں سے ایمان لائے ہیں اور جن کو علم دیا گیا ہے۔ اور جو کچھ بھی تم کرتے ہو اللہ اس سے اچھی طرح باخبر ہے۔

۔ غیر جانبدار غیر مسلموں کے ساتھ مہربانی اور اخلاق کے ساتھ پیش آؤ۔

لَّا يَنۡهَىٰكُمُ ٱللَّهُ عَنِ ٱلَّذِينَ لَمۡ يُقَٰتِلُوكُمۡ فِي ٱلدِّينِ وَلَمۡ يُخۡرِجُوكُم مِّن دِيَٰرِكُمۡ أَن تَبَرُّوهُمۡ وَتُقۡسِطُوٓاْ إِلَيۡهِمۡۚ إِنَّ ٱللَّهَ يُحِبُّ ٱلۡمُقۡسِطِينَ ﴿8﴾

سورۃ الممتحنۃ آیت 8

جن لوگون نے نہ تودین کے معاملے میں تم سے جنگ کی اور نہ ہی تمہیں تمہارے گھروں سے نکالا ان کے ساتھ نیکی کرنے اور انصاف کرنے سے اللہ تمہیں منع نہیں کرتا۔ بیشک اللہ توانصاف کرنے والوں سے محبت رکھتا ہے۔

۔غرباء کو کھانا کھلایا کرو۔

وَلَمْ نَكُ نُطْعِمُ ٱلْمِسْكِينَ ﴿44﴾ لا

سورۃ المدثر آیت 44

اور نہ ہی مسکینوں کو کھانا کھلاتے تھے۔

۔جو دست سوال دراز کرے اسے نہ جھڑکو بلکہ حسب توفیق کچھ دے دو۔

وَأَمَّا ٱلسَّآئِلَ فَلَا تَنْهَرْ ﴿10﴾ ط

سورۃ الضحیٰ آیت 10

اور مانگنے والے کو بھی نہ تو جھڑکنا۔

۔چغلی نہ کھاؤ۔

وَيْلٌ لِّكُلِّ هُمَزَةٍ لُّمَزَةٍ ﴿1﴾

سورۃ الہمزۃ آیت 1

ہر طعنہ مارنے والے عیب لگانے والے کے لئے تباہی و بربادی ہے۔

ان سب باتوں پر اللہ ہمیں عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔آمین۔ثمہ آمین!

علامات قیامت:

اسلام میں قیامت کی علامات یا قیامت کی نشانیوں سے مراد وہ حوادث واقعات ہیں جو قیامت سے قبل پیش آچکے ہیں یا آئیں گے۔ گویا یہ وہ نشانیاں ہیں جن کے ظاہر ہونے کے بعد ہی قیامت آئے گی۔ قیامت کی ان نشانیوں کو اشراط الساعہ بھی کہا جاتا ہے۔علامات قیامت کافی ساری بیان ہوئی ہیں۔ جن میں سے چند ایک کا ذکر یہاں کیا ہے۔

عن أنس بن مالکؓ ۔أن رجلا سأل النبی ﷺ عن الساعۃ۔فقال۔متی الساعۃ؟ قال ۔وماذا أعددت لها ؟قال۔ لاشئ۔ إلا أنی أحب اللہ ورسولہ ﷺ۔ فقال۔ أنت مع من أحببت

یعنی۔انس بن مالکؓ سے مروی ہے۔ایک شخص نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے قیامت کے بارے میں سوال کیا۔اس نے کہا۔ قیامت کب آئے گی؟آپ ﷺ نے فرمایا۔ تم نے قیامت کیلئے تیاری کیا کی ہے؟ اس نے کہا۔ کچھ خاص نہیں۔البتہ میں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ سے بہت محبت کرتا ہوں۔ توآپ ﷺ نے فرمایا۔ تم اسی کے ساتھ ہوگے جس کے ساتھ (دنیا میں) محبت کرتے ہو۔

صحیح بخاری۔۳۶۸۸۔۔ صحیح مسلم۔۲۶۳۹

علامات صغری (چھوٹی نشانیاں)

ان میں سے کچھ وہ نشانیاں ہیں جو ظاہر ہو چکی ہیں۔ مثلا پیغمبر اسلام کی بعثت اور پھر آپ کی وفات۔ چاند کے دو ٹکڑے ہونا اور اسی طرح عہد صحابہ کے آخر میں مدینہ سے ایک بڑی آگ کا نکلنا جس سے بصریٰ کے اونٹ نظر آنے لگے۔ان علامات کو علامات صغری کہا جاتا ہے کیونکہ قیامت کی آمد ان کے زمانہ وقوع کے بہت بعد میں ہوگی۔ کچھ علامات صغری درج ذیل ہیں۔

۱۔ اولاد نافرمان ہو جائے گی۔

۲۔ بیٹیاں تک ماں کی نافرمانی کرنے لگیں گی۔

۳۔ دوست کو اپنا اور باپ کو پرایا سمجھا جانے لگے گا۔

۴۔ علم اٹھ جائے گا اور جہالت عام ہو جائے گی۔

۵۔ دین کا علم لوگ دنیا کمانے کے لیے حاصل کرنے لگیں گے۔

۶۔ نااہل لوگ امیر اور حاکم بن جائیں گے۔

۷۔ اور ہر قسم کے معاملات۔ عہدے اور مناصب نااہلوں کے سپرد ہو جائیں گے۔

۸۔ جو جس کام کا اہل اور لائق نہ ہوگا وہ کام اس کے سپرد ہو جائے گا۔

۹۔ لوگ ظالموں اور برے لوگوں کی تعظیم اس وجہ سے کرنے لگیں گے کہ یہ ہمیں تکلیف نہ پہنچائیں۔

۱۰۔ شراب کھلم کھلا پی جانے لگے گی۔

۱۱۔ زناکاری اور بدکاری عام ہو جائے گی۔

۱۲۔ علانیہ طور پر ناچنے اور گانے والی عورتیں عام ہو جائیں گی۔

۱۳۔ گانے بجانے کا سامان اور آلات موسیقی بھی عام ہو جائیں گے۔

۱۴۔ لوگ امت کے پہلے بزرگوں کو برا بھلا کہنے لگیں گے۔

۱۵۔ جھوٹ عام پھیل جائے گا اور جھوٹ بولنا کمال سمجھا جانے لگے گا۔

۱۶۔ امیر اور حاکم ملک کی دولت کو ذاتی ملکیت سمجھنے لگیں گے۔

۱۷۔ امانت میں خیانت شروع ہو جائے گی۔

۱۸۔امانت کے طور پر رکھوائی جانے والی چیزوں کو لوگ ذاتی دولت سمجھنے لگیں گے۔

۱۹۔نیک لوگوں کی بجائے رزیل اور غلط کار قسم کے لوگ اپنے اپنے قبیلے اور علاقے کے سردار بن جائیں گے۔

۲۰۔شرم وحیا بالکل ختم ہو جائے گا۔

۲۱۔ظلم وستم عام ہو جائے گا۔

۲۲۔ایمان سمٹ کر مدینہ منورہ کی طرف چلا جائے گا جیسے سانپ سکڑ کر اپنی بل کی طرف چلا جاتا ہے۔

۲۳۔ایسے حالات پیدا ہو جائیں گے کہ دین پر قائم رہنے والے کی وہ حالت ہو گی جو ہاتھ میں انگارہ پکڑنے والے کی ہوتی ہے۔

۲۴۔زکوۃ کو لوگ تاوان سمجھنے لگیں گے' مال غنیمت کو اپنا مال سمجھا جانے لگے گا۔مانگنے والوں کی بہتات ہو گی۔

۲۵۔ماں کی نافرمانی اور بیوی کی فرماں برداری شروع ہو جائے گی۔

۲۶۔عورتیں زیادہ اور مرد کم ہو جائیں گے۔یہاں تک کہ ایک مرد پچاس عورتوں کا نگران ہو گا۔

۲۷۔قیامت سے پہلے نبی ﷺ کی امت میں سے تیس بڑے بڑے کذاب اور دجال آئیں گے۔ہر ایک نبوت کا دعویٰ کرے گا۔حالانکہ حضور اکرم ﷺ آخری نبی ہیں۔آپؐ کے بعد کوئی نبی نہیں۔

۲۸۔ عراق کا مشہور دریا فرات سونے کا ایک پہاڑ یا سونے کا ایک خزانہ ظاہر کرے گا۔ جس پر لوگ لڑیں گے۔ چنانچہ اس لڑائی میں ہر سو میں سے ننانوے قتل ہو جائیں گے۔ ممکن ہے سونے کے پہاڑ یا سونے کے خزانے سے مراد عراق کا تیل ہو۔

۲۹۔

۳۰۔

واللہ اعلم

جب یہ علامتیں ہو چکیں گی تو سخت قسم کا عذاب شروع ہو گا۔

۱۔ اس میں سرخ آندھیاں آئیں گی۔

۲۔ آسمان سے پتھر برسیں گے۔

۳۔ کچھ لوگ زمین میں دھنسا دیے جائیں گے۔

۴۔ لوگوں کی شکلیں مسخ ہو جائیں گی۔

پھر پے در پے کئی نشانیاں ایسے ظاہر ہوں گی جیسے ہار کا دھاگہ ٹوٹنے پر مسلسل دانے گرنے لگتے ہیں۔

علامات متوسطہ (متوسط نشانیاں)

یہ وہ علامات ہیں جو ظاہر ہوئیں لیکن اب تک ختم نہیں ہوئیں بلکہ جاری ہیں اور مزید بڑھتی اور زیادہ ہوتی جارہی ہیں۔ انھیں بھی علامات صغری کہا جاتا ہے۔ان کی تعداد بہت ہے جن میں کچھ یہ ہیں

۱۔ باندی کا آقا جننا۔

۲۔ کم حیثیت اور چرواہوں دیہاتیوں کا اونچی اونچی عمارتیں بنوانا۔

۳۔ تیس دجال اور جھوٹے مدعیان نبوت کا نکلنا وغیرہ۔

علامات کبری (بڑی نشانیاں)

یہ وہ علامات ہیں جن کے ظاہر ہونے کے بعد قیامت واقع ہو جائے گی۔ یہ دس علامات ہیں

حذیفہ بن یمان فرماتے ہیں کہ "ہم لوگ آپس میں مذاکرہ کر رہے تھے کہ اللہ کے نبی تشریف لائے۔پوچھا کیا باتیں چل رہی ہیں؟۔ کہا گیا کہ قیامت کا تذکرہ ہو رہا ہے۔اللہ کے نبی نے فرمایا ۔قیامت اس وقت تک نہیں آئے گی جب تک دس نشانیاں نہ دیکھ لی جائیں۔ پھر انہیں شمار کرایا۔

ان میں سے کچھ کا ذکر قرآن پاک میں بھی ہے۔

۱۔ دھواں

بَلْ هُمْ فِى شَكٍّ يَلْعَبُونَ﴿9﴾ فَٱرْتَقِبْ يَوْمَ تَأْتِى ٱلسَّمَآءُ بِدُخَانٍ مُّبِينٍ﴿10﴾لا
يَغْشَى ٱلنَّاسَ ۖ هَٰذَا عَذَابٌ أَلِيمٌ﴿11﴾

سورۃ الدخان آیت ۹ تا ۱۱

لیکن یہ لوگ تو شک و شبہ میں پڑے کھیل رہے ہیں۔ پھر اس دن کا انتظار کرو جب آسمان صریح دھواں لے کر آئے گا۔ جو لوگوں پر چھا جائے گا یہ ایک المناک عذاب ہوگا۔

۲۔ دجال

دجال یا مسیح دجال مسلمانوں کے نزدیک اس شخص کا لقب ہے جو قیامت کی بڑی علامتوں میں سے ایک اور قرب قیامت یعنی آخری زمانہ میں ظاہر ہوگا

دجال قوم یہود سے ہوگا۔

صحیح مسلم۔ کتاب الفتن واشراط الساعۃ۔ باب ذکر الدجال وصفہ ومامعہ۔ حدیث نمبر۔ 2937

ہر نبی نے اس کے فتنہ سے اپنی اپنی (قوموں) امتوں کو ڈرایا ہے مگر حضرت محمد ﷺ اس کے فتنہ کو انتہائی وضاحت سے بیان فرمانے کے ساتھ ساتھ بہت سی نشانیاں اور اس سے بچاؤ کے طریقے اپنی امت کو سمجھا دیے ہیں۔ احادیث نبویہ میں دجال کا کوئی اصلی نام نہیں آیا۔ اسلامی اصطلاح میں اس کا

لقب دجال ہے اور یہ لفظ اس کی پہچان اور علامت بن گیا ہے۔ اس کا فتنہ بہت سخت ہوگا چنانچہ رسول پاکؐ نے فرمایا!۔ آدم کی تخلیق سے لے کر قیامت قائم ہونے تک کوئی بھی فتنہ دجال کے فتنہ سے بڑھ کر نہیں ہے۔

صحیح مسلم جلد سوم۔ حدیث نمبر 2872

۳۔ دابتہ الارض

۞ وَإِذَا وَقَعَ ٱلْقَوْلُ عَلَيْهِمْ أَخْرَجْنَا لَهُمْ دَآبَّةً مِّنَ ٱلْأَرْضِ تُكَلِّمُهُمْ أَنَّ ٱلنَّاسَ كَانُواْ بِـَٔايَٰتِنَا لَا يُوقِنُونَ ﴿82﴾ ع6

سورۃ النمل آیت 82

اور جب ان لوگوں کے بارے (عذاب کا وعدہ) واقع ہونے کو ہوگا تو ہم زمین سے چلنے پھرنے والا جانور نکالیں گے جو ان سے باتیں کرے گا (اس لیے) کہ لوگ ہماری آیتوں پر یقین نہیں کرتے تھے۔

۴۔ سورج کا مغرب سے نکلنا

سورج کا مغرب سے طلوع ہونا۔ قیامت کی ان عظیم نشانیوں میں سے ایک ہے جس کے بارے میں مسلمانوں کا یقین ہے کہ یہ قیامت سے پہلے واقع ہو جائے گا۔ کیونکہ یہ ایک عظیم واقعہ ہے جو قیامت کے قریب ہونے کی طرف اشارہ کرتا ہے۔ آج جب کہ وہ سورج کے اپنے معمول کے مطابق مشرق

سے طلوع ہونے کا انتظار کر رہے ہیں۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے اسے پیدا کیا ہے۔ اور پھر جب سورج مغرب سے طلوع ہو گا تو پھر توبہ کا دروازہ بند ہو جائے گا۔

اب "علامات یوم القیامۃ الصغری والکبری - الاسلام سوال وجواب". اخذ شدہ بتاریخ 24 اپریل 2021

۵۔ عیسیٰؑ کا آسمان سے اترنا۔

نزول عیسیٰ سے مراد مسلمانوں کا وہ عقیدہ ہے جس کے مطابق پیغمبر عیسی ابن مریم کی آمد ثانی یقینی ہے یعنی اِس دنیائے ارضی میں وہ دوبارہ تشریف لائیں گے۔ عیسی ابن مریم کی اس آمدِ ثانی کو علامات قیامت میں شمار کیا گیا ہے کیونکہ اُن کی آمد قربِ قیامت واقع ہو گی۔

اِسلامی عقیدہ کے مطابق عیسی ابن مریم نہ تو صلیب پر چڑھائے گئے اور نہ ہی اُن کی طبعی وفات واقع ہوئی بلکہ وہ زندہ آسمان پر اُٹھا لیے گئے ہیں۔

وَقَوْلِهِمْ إِنَّا قَتَلْنَا ٱلْمَسِيحَ عِيسَى ٱبْنَ مَرْيَمَ رَسُولَ ٱللَّهِ وَمَا قَتَلُوهُ وَمَا صَلَبُوهُ وَلَٰكِن شُبِّهَ لَهُمْ ۚ وَإِنَّ ٱلَّذِينَ ٱخْتَلَفُوا۟ فِيهِ لَفِى شَكٍّ مِّنْهُ ۚ مَا لَهُم بِهِۦ مِنْ عِلْمٍ إِلَّا ٱتِّبَاعَ ٱلظَّنِّ ۚ وَمَا قَتَلُوهُ يَقِينًۢا ﴿157﴾ بَل رَّفَعَهُ ٱللَّهُ إِلَيْهِ ۚ وَكَانَ ٱللَّهُ عَزِيزًا حَكِيمًا ﴿158﴾ وَإِن مِّنْ أَهْلِ ٱلْكِتَٰبِ إِلَّا لَيُؤْمِنَنَّ بِهِۦ قَبْلَ مَوْتِهِۦ ۖ وَيَوْمَ ٱلْقِيَٰمَةِ يَكُونُ عَلَيْهِمْ شَهِيدًا ﴿159﴾

سورۃالنساء آیت ۱۵۷تا۱۵۹

اوران کے یہ کہنے پر کہ البتہ ہم نے مسیح عیسیٰؑ ابن مریمؑ کو قتل کر دیا جو اللہ کا رسول تھا حالانکہ انہوں نے نہ تو اسے قتل کیا اور نہ ہی سولی پر چڑھایا بلکہ ان پر اصل معاملہ ہی مشتبہ کر دیا گیا۔ اور جن لوگوں نے اس کے بارے اختلاف کیا ہے وہ بھی یقیناً اس کے متعلق شک میں ہیں۔ اور ظن کی پیروی کے علاوہ انہیں کچھ بھی علم نہیں۔ اور یہ تو یقینی ہے کہ انہوں نے اسے قتل نہیں کیا۔ بلکہ اللہ نے اس کو اپنی طرف اٹھالیا۔ اور اللہ بخوبی غالب نہایت حکمت والا ہے۔ اور اہل کتاب میں سے کوئی ایسا نہ ہو گا۔ جو (نزولِ عیسیٰؑ کے بعد) اس کی موت سے پہلے اس پر ضرور ایمان نہ لائے گا۔ اور قیامت کے دن وہ ان پر گواہ ہو گا۔

اِسی بنا پر آخری زمانے میں اُن کی دوبارہ آمد اِس دنیا میں ہو گی۔ سورۃ آل عمران کی درج ذیل آیت میں عیسیٰؑ کے کلام کرنے کے بارے جو کہا گیا ہے۔ اس کے مطابق وہ بچپن میں کلام کر چکے۔ جب انہیں اٹھالیا گیا تو ان کی عمر ۳۳ سال تھی۔ اور کہولت کی عمر چالیس سال کے بعد والی ہوتی ہے۔ اس عمر کا کلام ان کے نزول کے بعد کی عمر میں ہو گا۔ دیکھئے آیت قرآنی۔

وَيُكَلِّمُ ٱلنَّاسَ فِى ٱلْمَهْدِ وَكَهْلًا وَمِنَ ٱلصَّٰلِحِينَ ﴿46﴾

سورۃ آل عمران آیت 46

اور ماں کی گود میں بھی اور ادھیڑ عمر میں بھی لوگوں سے کلام کرے گا اور صالحین میں سے ہوگا۔

اس عقیدے کے متعدد شواہد و ثبوت احادیث میں ملتے ہیں۔ صحیح بخاری اور صحیح مسلم کی متفق علیہ حدیث میں یہ عقیدہ یوں بیان ہوا ہے کہ

اُس ذات پاک کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے۔ ضرور وہ وقت آنے والا ہے جب عیسیٰ ابن مریم عادل حاکم بن کر اُتریں گے۔ وہ صلیب کو توڑیں گے اور خنزیر کو قتل کریں گے اور جنگ موقوف کر دیں گے اور مال کی اِس درجہ کثرت ہو گی کہ کوئی قبول کرنے والا نہ ملے گا۔

صحیح بخاری۔ کتاب الانبیاء۔ باب 49۔ جلد 2۔ صفحہ 370۔ مطبوعہ قاہرہ۔ 1374ھ

امام احمد بن حنبل (متوفی 241ھ) نے مسند احمد بن حنبل میں کسی قدر طویل اور مفصّل روایت کو نقل کیا ہے جس میں نزول عیسی ابن مریم کے متعلق تفصیل سے علامات ملتی ہیں جس سے اُن کو اُن کی آمد کے وقت پہچاننا باآسانی ممکن ہو سکے گا۔ مسند احمد بن حنبل میں نقل کردہ روایت کے مطابق بوقت نزول عیسی ابن مریم کا حلیہ یوں ہوگا۔ میانہ قد۔ سرخ و سفید رنگت والے ہوں گے۔ اُن کے بدن پر سرخی مائل دو چادریں ہوں گی اور وہ اِس حال میں نازل ہوں گے کہ گویا ابھی غسل کر کے آ رہے ہیں (یعنی سر کے بالوں سے پانی ٹپک رہا ہوگا)۔

صحیح مسلم۔ جلد 8۔ صفحہ 176۔ مطبوعہ قاہرہ۔ 1374ھ

ابوہریرہ سے ایک روایت صحیح مسلم میں مروی ہے کہ۔ نزولِ مسیح (عیسی ابن مریم) شام میں اُس وقت ہوگا جب اہل اسلام دشمن سے ایک بڑے معرکے کے دوران میں نماز پڑھنے لگے ہوں گے (یعنی مسلمان اُس وقت نماز کی تیاری میں مصروف ہوں گے)۔

صحیح مسلم۔ جلد 8۔ صفحہ 198۔ مطبوعہ قاہرہ۔ 1374ھ

دوسری روایت قدرے تفصیل سے نقل ہوئی ہے کہ جسے کم از کم بیس سے زائد صحابہ کرام نے روایت کیا ہے۔ نواس بن سمعان کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے قربِ قیامت کی خبر دیتے ہوئے فرمایا۔

قیامت کے قریب دجال ظاہر ہوگا۔ اُس کو ہلاک کرنے کے لیے اللہ تعالیٰ عیسی ابن مریم کو نازل فرمائیں گے۔ وہ دمشق کے مشرقی سفید مینار پر نازل ہوں گے۔ اُن کے بدن پر دو چادریں ہوں گی (پہلی روایت کے مطابق سرخی مائل چادریں ہوں گی)۔

صحیح مسلم۔ جلد 1۔ صفحہ 135۔ رقم الحدیث 242۔ مطبوعہ قاہرہ۔ 1374ھ

٦۔ یاجوج اور ماجوج کا ظاہر ہونا

حَتَّىٰٓ إِذَا فُتِحَتْ يَأْجُوجُ وَمَأْجُوجُ وَهُم مِّن كُلِّ حَدَبٍ يَنسِلُونَ ﴿96﴾

سورۃ الأنبیاء آیت 96

یہاں تک کہ جب یاجوج وماجوج کھول دیئے جائیں۔ اور وہ ہر بلندی سے دوڑتے ہوئے آئیں گے۔

تین مقامات پر زمین کا دھنسا

زمین کا دھنس جانا اللہ رب العزت کے احکامات کی پامالی۔ نافرمانی ا۔ ناشکری اور اس کے عذاب کو دعوت دینے کی طرف اشارہ ہے۔ معلوم ہوتا ہے جیسے آنیوالے وقت میں روئے زمین پر صرف بدکار۔ گنہگار۔ اور نافرمان لوگوں کا ڈیرہ ہوگا جو کثرت گناہ کی دلدل میں جکڑے ہونگے۔ لوگوں کے روزوشب اور مصروفیات کا اندازہ آپ ﷺ کے اس فرمان سے واضح ہوتا ہے جیسے ارشاد فرمایا گیا کہ " میری امت کے کچھ لوگ کھانے پینے اور لہوولعب میں رات گزاریں گے۔ جب صبح ہوگی تو سب کے سب خنزیر بن چکے ہوں گے۔ اس امت کے بعض قبائل کو ان کے گھروں سمیت زمین میں دھنسا دیا جائے گا۔ جب صبح ہوگی تو لوگ کہیں گے کہ آج رات بنو فلاں کو زمین میں دھنسا دیا گیا ہے۔ آج رات فلاں قبیلے کے گھروں کو زمین میں دھنسا دیا گیا ہے۔ ان پر پتھر برسائے جائیں گے اور ان پر منحوس ہوا بھیجی جائے گی جو انھیں اسی طرح ریزہ ریزہ کرکے اڑادے گی۔ جس طرح قوموں کو ان کے شراب پینے۔ سود کھانے۔ مردوں کے ریشم پہننے۔ گانے بجانے والی عورتیں اختیار کرنے اور قطع رحمی کرنے کی وجہ سے بیخ وبن سے اڑا چکی ہے۔

قیامت کی بڑی نشانیوں میں سے ایک نشانی یہ بھی ہے کہ روئے زمین پر زمین کے پھٹ جانے یا دھنس جانے کے تین ایسے واقعات رونما ہوں گے کہ لوگ بہت زیادہ خوفزدہ ہوجائیں گے کیونکہ ان کے

اثرات بہت ہی ہولناک ہوں گے۔یوں تو دنیا میں پہلے بھی زمین کے پھٹنے کے ایسے کئی واقعات سننے کو مل چکے ہیں۔ لیکن جن واقعات کی خبر آپ ﷺ نے دی ہے وہ ہماری سوچ سے بالاتر ہے۔وہ کس قدر بھیانک عذاب ہوگا کہ روئے زمین پر کوئی بھی اس کے خوف سے بچ نہیں پائے گا۔زمین کا دھنسنا قیامت کبریٰ کی نشانیوں میں سے ہے وہ کب ہونا ہے کس جگہ ہونا ہے اس کا علم تو اللہ پاک کی ذات اقدس ہی جانتی ہے لیکن آپ ﷺ نے ان سمتوں کی طرف اشارہ ضرور دیا ہے۔

۷۔ مغرب میں زمین کا دھنسا

ایک واقعہ اہل مغرب کی طرف ہوگا۔وہ اس قدر بھیانک ہوگا کہ پورا مغرب اس کے خوف کی لپیٹ میں ہوگا۔

۸۔ مشرق میں زمین کا دھنسا

دوسرا واقعہ اہل مشرق کی طرف ہوگا اور

۹۔ جزیرۃ العرب میں زمین کا دھنسا

تیسرا واقعہ اہل عرب کی سرزمین پر ہوگا۔

۱۰۔ایک آگ یمن کی جانب سے نکلے گی جو لوگوں کو ہانک کر محشر میں جمع کرے گی۔

قیامت کی علاماتِ کبریٰ میں سے آخری علامت آگ کا نکلنا ہے۔ قیامت کا صور پھونکے جانے سے پہلے زمین پر بت پرستی اور کفر پھیل جائے گا۔ اللہ تعالیٰ کی طرف سے لوگوں کے شام میں جمع ہونے کے اسباب پیدا ہوں گے۔ شام میں حالات اچھے ہوں گے۔ لوگ وہاں کا رخ کریں گے۔ پھر یمن سے ایک آگ نکلے گی جو لوگوں کو ارضِ محشر یعنی شام کی طرف ہانکے گی۔ جب سب لوگ ملک شام میں پہنچ جائیں گے تو یہ آگ غائب ہو جائے گی۔ اس کے بعد عیش و آرام کا زمانہ آئے گا۔ لوگ مزے سے زندگی بسر کر رہے ہوں گے۔ کچھ عرصہ اسی حالت میں گزرے گا کہ اچانک قیامت قائم ہو جائے گی

اب چند ایک احادیث پیش خدمت ہیں۔

قیامت جمعہ کے دن قائم ہو گی

قیامت کے علم کے بارہ میں احادیث سے یہ بات بھی معلوم ہوئی ہے کہ وہ جمعہ کے دن قائم ہو گی

عن ابی هریره ؓأن النبی ﷺ قال۔ خير يوم طلعت عليه الشمس يوم الجمعة ۔فيه خلق آدم ۔وفيه أدخل الجنة۔ وفيه أخرج منها۔ ولا تقوم الساعة إلافی يوم الجمعة

یعنی۔ابوہریرہؓ سے مروی ہے۔ نبی ﷺ نے فرمایا۔ سب سے بہترین دن جس پر سورج طلوع ہوتا ہے۔ جمعہ کا دن ہے۔ اسی دن آدمؑ کو پیدا کیا گیا۔ اور اسی دن انہیں جنت میں داخل کیا جائے گا۔

صحیح مسلم۔۸۵۴

آسمان سے بارش تو ہو گی مگر اس سے پیداوار نہ ہو گی۔

نبی کریم ﷺ نے جن علاماتِ قیامت کی خبر دی ہے ان میں سے یہ بھی ہے کہ آسمان سے بارش تو نازل ہو گی مگر اس سے زمین نباتات اور فصلیں نہیں اگائے گی۔ حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا

حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ۔قَالَ۔ حَدَّثَنِي حُسَيْنُ بْنُ وَاقِدٍ۔حَدَّثَنِي مُعَاذُ بْنُ حَرْمَلَةَ الْأَزْدِيُّ۔قَالَ۔ سَمِعْتُ أَنَسًا يَقُولُ۔ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ۔ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يُمْطَرَا لنَّاسُمَطَرًا عَامًّا۔وَلَا تَنْبُتَ الْأَرْضُ شَيْئًا

ترجمہ۔۔ قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہو گی جب تک لوگوں پر موسلا دھار بارشیں نہ برسائی جائیں گی مگر زمیں کچھ بھی نہیں اگائے گی۔

مسند احمد۔12429وسلسلۃ الصحیحۃ۔2773

یقیناً یہ اس لیے ہو گا کہ زمین سے برکت ختم ہو جائے گی۔ جیسا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے۔

لَيْسَتِ السَّنَةُ بِأَنْ لاَ تُمْطَرُوا وَلَكِنِ السَّنَةُ أَنْ تُمْطَرُوا وَتُمْطَرُوا وَلاَ تُنْبِتُ الأَرْضُ شَيْئًا

ترجمہ۔۔قحط سالی یہ نہیں کہ بارش نہ ہو بلکہ قحط سالی یہ ہے کہ لوگوں پر بارش تو برسے لیکن زمین کچھ نہ اگائے۔

صحیح مسلم۔7291 (2904)

ایسا فتنہ جو تمام عربوں کو ہلاک کردے گا۔

جن علاماتِ قیامت کا رسول اللہ ﷺ نے خبر دی ہے ان میں سے ایک علامت ایسا عظیم فتنہ بھی ہے جس کی لپیٹ میں تمام عرب آجائیں گے اور کثیر تعداد میں ہلاک ہو جائیں گے۔

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ۔حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ۔حَدَّثَنَا لَيْثٌ۔عَنْ طَاوُسٍ۔عَنْ رَجُلٍ يُقَالُ لَهُ۔ زِيَادٌ۔عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو۔قَالَ۔ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ۔ "إِنَّهَا سَتَكُونُ فِتْنَةٌ تَسْتَنْظِفُ الْعَرَبَ قَتْلَاهَا فِي النَّارِ اللِّسَانُ فِيهَا أَشَدُّ مِنْ وَقْعِ السَّيْفِ"۔قَالَ أَبُو دَاوُد۔ رَوَاهُ الثَّوْرِيُّ۔عَنْ لَيْثٍ۔عَنْ طَاوُسٍ۔عَنْ الْأَعْجَمِ

ترجمہ۔۔عبداللہ بن عمرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ عنقریب ایک ایسا فتنہ ہوگا جو سب عربوں کو لپیٹ میں لے لے گا جو اس میں مارے جائیں گے جہنم میں جائیں گے۔اس فتنے میں زبان کی کاٹ تلوار سے زیادہ ہوگی۔

امام ابو داؤد رحمہ اللہ نے کہا۔اس روایت کو (سفیان) الثوری نے بواسطہ لیث۔طاؤس سے اور انہوں نے اعجم سے روایت کیا۔

سنن ابو داؤد۔الفتن والملاحم۔حدیث۔4265۔سنن الترمذی۔2178۔سنن ابن ماجہ۔3967۔مسند احمد۔2-211

ان حالات میں بولنا اسی صورت میں فتنہ انگیزی ہو گی جب کوئی کسی کی ناحق حمایت یا مخالفت کرے گا۔امر بالمعروف اور نہی عن المنکر تو کسی دور میں بھی منع نہیں ہے۔

تَسْتَنْظِفُ الْعَرَبَ کے معنی ہیں کہ وہ سب عربوں کو تباہ و برباد کر دے گا۔یہ استنظفت الشی کے محاورے سے ماخوذ ہے جو اس وقت بولا جاتا ہے جب آپ کسی چیز کو مکمل طور پر اپنے قبضے میں لے لیں۔

قَتْلَاهَا فِي النَّارِ یعنی اس فتنے کے مقتول جہنم کی آگ کا ایندھن بنیں گے۔ کیونکہ یہ لوگ شیطان کی اتباع اور خواہش نفس کی پیروی کرتے ہوئے دنیا کی خاطر لڑیں گے اس لیے اس لڑائی کے سبب وہ عذاب جہنم کے مستحق بن جائیں گے۔خواہ وہ مسلمان اور موحد کی حیثیت سے ہی مریں۔ گو کہ انہیں جہنم کی سزا دی جائے گی لیکن یہ ہمیشہ ہمیشہ جہنم میں نہیں رہیں گے۔قَتْلَاهَا سے مراد اس فتنے میں قتل ہونے والے لوگ ہیں۔ایسے لوگ شدید وعید کا ہدف بنیں گے۔ کیونکہ اس لڑائی سے ان کا مقصود دین کی سربلندی۔ کسی مظلوم کا دفاع یا کسی مستحق کی مدد نہ ہو گا بلکہ محض سرکشی۔باہمی کشاکش اور مال و منصب کی حرص و ہوس ان کے پیش نظر ہو گی۔

اللِّسَانُ یعنی زبان کی تاثیر۔اس کی طعن و تشنیع اور اس کی طرف سے لڑائی پر ترغیب تلوار کی کاٹ سے کہیں زیادہ ہوگی۔ایک دوسری روایت میں اس طرح ہے کہ واشراف اللِّسَانُ یعنی زبان کی طاقت اور درازی اس وقت تلوار سے زیادہ اثر رکھتی ہوگی۔

اس حدیث کی مزید شرح کے لیے دیکھیے۔مرقاۃ المفاتیح شرح مشکاۃ المصابیح۔9-281

مسلمانوں کی نصرت کے لیے درختوں اور پتھروں کا کلام کرنا اور مسلمانوں کا یہودیوں سے جنگ کرنا۔

یہ عظیم معرکہ آخری زمانے میں برپا ہوگا۔اس میں مسلمانوں کو فتح نصیب ہوگی۔اس موقع پر درخت اور پتھر بول بول کر مسلمانوں سے کہیں گے۔اے مسلمان! اے اللہ کے بندے! یہ میرے پیچھے یہودی چھپا ہوا ہے۔جلدی سے آؤ اور اسے قتل کر ڈالو۔یعنی اس جنگ میں درخت اور پتھر بھی مسلمانوں سے محبت اور ہمدردی کا اظہار اور ان کی مدد کریں گے۔یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے اہل اسلام کی نصرت اور تائید ہوگی۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا۔

تُقَاتِلُكُمْ الْيَهُودُ فَتُسَلَّطُونَ عَلَيْهِمْ۔ثُمَّ يَقُولُ۔ الْحَجَرُ يَا مُسْلِمُ هَذَا يَهُودِيٌّ وَرَائِي فَاقْتُلْهُ

ترجمہ۔۔تم یہودیوں سے ایک جنگ کروگے اور اس میں ان پر غالب آ جاؤگے۔اس وقت یہ کیفیت ہو گی کہ (اگر کوئی یہودی جان بچانے کے لیے کسی پہاڑ میں بھی چھپ جائے گا تو) پتھر بولے گا کہ اے مسلمان! یہ یہودی میری آڑ میں چھپا ہوا ہے۔اسے قتل کر دو۔

صحیح بخاری۔المناقب۔حدیث۔3593۔ صحیح مسلم۔2921

درختوں اور پتھروں کا اس طریقے سے کلام کرنا علاماتِ قیامت میں سے ہوگا۔مگر ایک درخت ایسا بھی ہوگا جو مسلمانوں کے حق میں نہیں بولے گا۔یہ "غرقد" کا درخت ہے جو یہودیوں کا ہمدرد ہے۔

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا

لاَ تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يُقَاتِلَ الْمُسْلِمُونَ الْيَهُودَ فَيَقْتُلُهُمُ الْمُسْلِمُونَ حَتَّى يَخْتَبِئَ الْيَهُودِىُّ مِنْ وَرَاءِ الْحَجَرِ وَالشَّجَرِ فَيَقُولُ الْحَجَرُ أَوِ الشَّجَرُ يَا مُسْلِمُ يَا عَبْدَ اللَّهِ هَذَا يَهُودِىٌّ خَلْفِى فَتَعَالَ فَاقْتُلْهُ. إِلاَّ الْغَرْقَدَ فَإِنَّهُ مِنْ شَجَرِ الْيَهُودِ

ترجمہ۔۔قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہو گی جب تک مسلمان یہودیوں سے لڑائی نہیں کریں گے ۔مسلمان یہودیوں کو قتل کریں گے یہاں تک کہ ایک یہودی درخت اور پتھر کے پیچھے چھپے گا۔تو پتھر یا

درخت یہ کہے گا۔اے مسلمان ! اے اللہ کے بندے ! یہ یہودی میرے پیچھے ہے۔آؤ! اس کو قتل کردو ۔مگر غرقد کا درخت نہیں کہے گا کیونکہ وہ یہودیوں کا درخت ہے۔

صحیح مسلم۔7339 (2922)

ایک دوسری روایت کے الفاظ اس طرح ہیں

لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تُقَاتِلُوا الْيَهُودَ حَتَّى۔يَقُولَ۔ الْحَجَرُ وَرَاءَهُ الْيَهُودِيُّ يَا مُسْلِمُ هَذَا يَهُودِيٌّ وَرَائِي فَاقْتُلْهُ

ترجمہ۔۔قیامت اس وقت تک قائم نہ ہو گی جب تک یہودی سے تمہاری جنگ نہ ہو گی اور وہ پتھر بھی اس وقت (اللہ تعالیٰ کے حکم سے) بول اٹھیں گے جس کے پیچھے یہودی چھپا ہوا ہو گا کہ اے مسلمان ! یہ یہودی میری آڑ لے کر چھپا ہوا ہے اسے قتل کر ڈالو۔

صحیح بخاری۔الجھاد والسیر۔حدیث۔2926

درختوں اور پتھروں کا یہ کلام کرنا حقیقی ہوگا۔اس لیے کہ اللہ تعالیٰ جمادات کو قوت گویائی عطا کرنے پر قادر ہے۔جمادات کا کلام کرنا علاماتِ قیامت میں سے ہوگا۔

دریائے فرات سے سونے کا پہاڑ ظاہر ہونا۔

دریائے فرات ایک مشہور دریا ہے۔اس میں پانی کی فراوانی ہوتی ہے۔ نبی کریم ﷺ نے خبر دی ہے کہ علامات قیامت میں سے یہ بھی ہے کہ یہ اپنا رخ بدلے گا اور اس سے سونے کا پہاڑ ظاہر ہوگا۔ لوگ اس سونے کی خاطر لڑیں گے اور ان کی بڑی تعداد اس میں قتل ہو جائے گی۔

رسول اللہ ﷺ نے خبر دار کیا ہے کہ جو کوئی بھی اس موقع پر حاضر ہو وہ اس مال کو لینے سے محتاط رہے۔ کہیں وہ اس فتنے میں مبتلا نہ ہو جائے یا اس کی وجہ سے کوئی لڑائی نہ شروع ہو جائے۔

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا

لاَ تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يَحْسِرَ الْفُرَاتُ عَنْ جَبَلٍ مِنْ ذَهَبٍ يَقْتَتِلُ النَّاسُ عَلَيْهِ فَيُقْتَلُ مِنْ كُلِّ مِائَةٍ تِسْعَةٌ وَتِسْعُونَ وَيَقُولُ كُلُّ رَجُلٍ مِنْهُمْ لَعَلِّى أَكُونُ أَنَا الَّذِى أَنْجُو

ترجمہ۔۔ قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہو گی جب تک کہ دریائے فرات سے ایک سونے کا پہاڑ نہ ظاہر ہو جائے۔لوگ اس سونے کے لیے جنگ کریں گے اور ہر سو آدمیوں میں سے ننانوے آدمی مارے جائیں گے اور ان میں سے ہر شخص یہ سوچے گا کہ شاید میں ہی وہ آدمی ہوں جو زندہ بچ جائے گا۔

صحیح مسلم۔7272 (2894)

ایک اور روایت میں ہے کہ

فَمَنْ حَضَرَهُ فَلَا يَأْخُذْ مِنْهُ شَيْئًا

ترجمہ۔۔جو کوئی اس موقع پر موجود ہو وہ اس میں سے کچھ نہ لے۔

صحیح بخاری-کتاب الفتن-حدیث نمبر۔7119

حضرت ابی ابن کعبؓ کہتے ہیں

يَزَالُ النَّاسُ مُخْتَلِفَةً أَعْنَاقُهُمْ فِى طَلَبِ الدُّنْيَا. قُلْتُ أَجَلْ. قَالَ إِنِّى سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ ـ يُوشِكُ الْفُرَاتُ أَنْ يَحْسِرَ عَنْ جَبَلٍ مِنْ ذَهَبٍ فَإِذَا سَمِعَ بِهِ النَّاسُ سَارُوا إِلَيْهِ فَيَقُولُ مَنْ عِنْدَهُ لَئِنْ تَرَكْنَا النَّاسَ يَأْخُذُونَ مِنْهُ لَيُذْهَبَنَّ بِهِ كُلِّهِ قَالَ فَيَقْتَتِلُونَ عَلَيْهِ فَيُقْتَلُ مِنْ كُلِّ مِائَةٍ تِسْعَةٌ وَتِسْعُونَ

ترجمہ۔۔لوگ ہمیشہ دنیا کا مال جمع کرنے کے لیے گردنیں پھنساتے رہیں گے۔میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ " عنقریب فرات سے سونے کا پہاڑ ظاہر ہوگا۔جب لوگ اس کے بارے میں سنیں گے تو اس کی طرف دوڑ پڑیں گے۔جو وہاں پہنچ چکے ہوں گے وہ کہیں گے۔اگر ہم نے لوگوں کو سونا لینے کی کھلی چھٹی دے دی تو یہ سارے کا سارا سونا لے جائیں گے۔پھر وہ اس مال کے حصول کے لیے آپس میں لڑ پڑیں گے۔اس لڑائی کے نتیجہ میں ہر سو میں سے ننانوے آدمی قتل ہو جائیں گے "

صحیح مسلم۔7276 (2895)

حدیث میں مذکورہ لفظ انحسار کے معنی انکشاف کے ہیں اور وہ پہاڑ حقیقی اور اصلی سونے کا ہوگا۔ اس سونے کے ظاہر ہونے کا سبب یہ ہوگا کہ پہاڑ اپنے بہاؤ کا رخ تبدیل کرلے گا۔ اس سے قبل یہ طلائی پہاڑ مٹی سے اٹا ہوا اور غیر معروف ہوگا۔ مگر کسی وجہ سے پانی اپنا راستہ بدلے گا تو اللہ تعالیٰ اسے ظاہر فرمادے گا۔

جو کوئی وہاں موجود ہو اس پر لازم ہے کہ وہ اس سونے میں سے کچھ نہ لے تاکہ وہ فتنے اور خونریزی سے بچ سکے۔ یہ فتنہ بھی ابھی ظاہر نہیں ہوا اور اللہ ہی جانتا ہے کہ یہ کب واقع ہوگا۔

عہد حاضر میں ترکی اور شام کے ممالک دریائے فرات پر جو بند تعمیر کر رہے ہیں اور اس کے قریب مختلف فیکٹریاں لگا رہے ہیں۔ اس وجہ سے دریا میں پانی کی قلّت پیدا ہو رہی ہے۔ عین ممکن ہے کہ یہ سونے کے پہاڑ کے ظہور کا پیش خیمہ ہو۔

آدمی فسق و فجور نہ کرے گا تو اسے عاجز و درماندہ ہونے کا طعنہ دیا جائے گا۔

جن علامات قیامت کی اللہ کے رسول ﷺ نے خبر دے ہے ان میں سے ایک یہ بھی ہے کہ آدمی کو اختیار دیا جائے گا کہ وہ فسق و فجور کا ارتکاب کرے یا پھر غیر مہذب عاجز۔ کمزور اور بنیاد پرست ہونے کا الزام قبول کرلے۔ رسول اللہ ﷺ نے ان فتنوں سے خبردار کیا اور لوگوں کو ہدایت کی ہے کہ وہ عاجز کہلوانا گوارا کرلیں مگر فسق و فجور میں مبتلا ہونے سے انکار کردیں۔

أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الصَّفَّارُ۔ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ أَرُومَةَ۔ثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حَفْصٍ۔ثَنَا سُفْيَانُ۔عَنْ دَاوُدَ بْنِ أَبِي هِنْدٍ۔قَالَ۔ أَخْبَرَنِي شَيْخٌ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ۔يَقُولُ۔ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ۔ «يَأْتِي عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ يُخَيَّرُ فِيهِ الرَّجُلُ بَيْنَالْعَجْزِوَالْفُجُورِ۔فَمَنْ أَدْرَكَ ذَلِكَ الزَّمَانَ فَلْيَخْتَرِ الْعَجْزَ عَلَى الْفُجُورِ» هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْإِسْنَادِ۔وَلَمْ يُخْرِجَاهُ " وَإِنَّ الشَّيْخَ الَّذِي لَمْ يُسَمِّ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ۔عَنْ دَاوُدَ بْنِ أَبِي هِنْدٍ هُوَ سَعِيدُ بْنُ أَبِي خَيْرَةَ

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا

لوگوں پر ایک زمانہ ایسا بھی آئے گا جس میں آدمی کو بدکاری یا عجز و درماندگی میں سے ایک کے " انتخاب کا اختیار دیا جائے گا۔جو شخص اس زمانے کو پائے اسے چاہیے کہ عاجز بن جائے مگر فاسق و فاجر "نہ بنے۔

مستدرک للحاکم۔8352۔مسند احمد۔7744

صحیح - التعلیق - من تلخیص الذہبی ۸۳۵۲

یہ علامت آج ہمارے زمانے میں ظاہر ہو چکی ہے۔مثلاً۔اس دور میں جو عورت حجاب کی پابندی کرتی ہے اسے طعنہ دیا جاتا ہے کہ وہ رجعت پسند اور عاجز خاتون ہے۔جو گندے ٹی وی چینل دیکھنے سے گریز کرے اسے لوگوں کی طرف سے یہ طعنہ سننا پڑتا ہے کہ دیکھیں جی! یہ شخص تو نرا بدھو۔رجعت پسند

اور ترقی کا مخالف ہے۔ نتیجہ یہ ہوتا کہ آدمی کو دو باتوں میں سے ایک کو اختیار کرنے کا فیصلہ کرنا پڑتا ہے یا تو وہ بھی انہی کی طرح فسق و فجور اور بدکاری میں شریک ہو جائے اور لوگوں کی طعن و تشنیع سے محفوظ ہو جائے۔ یا پھر اللہ کو راضی کرنے کے لیے خود پر کمزور اور بنیاد پرست ہونے کا الزام برداشت کرلے مگر گناہ کی زندگی سے دور رہے۔

جزیرۃ العرب میں چراگاہوں اور نہروں کا ظہور۔

جزیرۃ العرب کو دیکھنے والا جانتا ہے کہ اس علاقے کے کل رقبے کا قریباً ستر فیصد بے آباد اور بنجر صحراؤں پر مشتمل ہے۔ نبی کریم ﷺ نے یہ خبر دی کہ علامات قیامت میں سے یہ بھی ہے کہ جزیرۃ العرب میں چراگاہوں اور نہروں کا ظہور ہوگا۔

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ۔قَالَ۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ يَعْنِي ابْنَ زَكَرِيَّا۔عَنْ سُهَيْلٍ۔عَنْ أَبِيهِ۔عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ۔قَالَ۔ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ۔ " لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تَعُودَ أَرْضُ الْعَرَبِ مُرُوجًا وَأَنْهَارًا۔وَحَتَّى يَسِيرَ الرَّاكِبُ بَيْنَ الْعِرَاقِ وَمَكَّةَ۔لَا يَخَافُ إِلَّا ضَلَالَ الطَّرِيقِ۔وَحَتَّى يَكْثُرَ الْهَرْجُ "۔قَالُوا۔ وَمَا الْهَرْجُ؟ يَا رَسُولَ اللهِ۔قَالَ۔ الْقَتْلُ

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہو گی جب تک سرزمین عرب چراگاہوں اور نہروں میں تبدیل نہ ہو جائے۔ اور جب تک ایک سوار عراق اور مکہ کے درمیان سفر نہ کرلے جسے راستہ بھول جانے کے سوا کسی نقصان کا خوف نہ ہو۔ اور جب تک "ہرج" کی کثرت نہ ہو جائے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کی۔ اللہ کے رسول یہ 'ہرج' کیا "ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا۔ قتل و خونریزی۔

مسند احمد۔8833

إسنادہ صحیح علی شرط مسلم۔ رجالہ ثقات رجال الشیخین غیر سہیل۔ وہو ابن أبی صالح۔۔ فمن رجال مسلم. محمد بن الصباح۔ ہو الدولابی أبو جعفر البغدادی

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ۔أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ۔ «لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يَكْثُرَ الْمَالُ وَيَفِيضَ۔حَتَّى يَخْرُجَ الرَّجُلُ بِزَكَاةِ مَالِهِ فَلَا يَجِدُ أَحَدًا يَقْبَلُهَا مِنْهُ۔وَحَتَّى تَعُودَ أَرْضُ الْعَرَبِ مُرُوجًا وَأَنْهَارًا

ترجمہ۔۔ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب تک مال کی کثرت نہ ہو جائے گی اور بہہ نہ پڑے گا قیامت قائم نہ ہو گی یہاں تک کہ آدمی اپنے مال کی زکوۃ لے کر نکلے گا اور وہ کسی کو نہ پائے گا جو اس سے صدقہ قبول کرلے یہاں تک کہ عرب کی زمین چراگاہوں اور نہروں کی طرف لوٹ آئے گی

صحیح مسلم۔60-157

أَنَّ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ أَخْبَرَهُ ـقَالَ ـ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ عَامَ غَزْوَةِ تَبُوكَ ـفَكَانَ يَجْمَعُ الصَّلاَةَ ـفَصَلَّى الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ جَمِيعًا ـوَالْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ جَمِيعًا ـحَتَّى إِذَا كَانَ يَوْمًا أَخَّرَ الصَّلاَةَ ـثُمَّ خَرَجَ فَصَلَّى الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ جَمِيعًا ـثُمَّ دَخَلَ ـثُمَّ خَرَجَ بَعْدَ ذَلِكَ ـفَصَلَّى الْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ جَمِيعًا ـثُمَّ قَالَ ـ إِنَّكُمْ سَتَأْتُونَ غَدًا ـإِنْ شَاءَ اللَّهُ ـعَيْنَ تَبُوكَ ـوَإِنَّكُمْ لَنْ تَأْتُوهَا حَتَّى يُضْحِيَ النَّهَارُ ـفَمَنْ جَاءَهَا مِنْكُمْ فَلاَ يَمَسَّ مِنْ مَائِهَا شَيْئًا حَتَّى آتِيَ فَجِئْنَاهَا وَقَدْ سَبَقَنَا إِلَيْهَا رَجُلاَنِ ـوَالْعَيْنُ مِثْلُ الشِّرَاكِ تَبِضُّ بِشَيْءٍ مِنْ مَاءٍ ـقَالَ فَسَأَلَهُمَا رَسُولُ اللهِ ﷺ هَلْ مَسَسْتُمَا مِنْ مَائِهَا شَيْئًا ؟ قَالاَ ـ نَعَمْ ـفَسَبَّهُمَا النَّبِيُّ ﷺ ـوَقَالَ لَهُمَا مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ يَقُولَ . قَالَ ـ ثُمَّ غَرَفُوا بِأَيْدِيهِمْ مِنَ الْعَيْنِ قَلِيلاً قَلِيلاً ـحَتَّى اجْتَمَعَ فِي شَيْءٍ ـقَالَ وَغَسَلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فِيهِ يَدَيْهِ وَوَجْهَهُ ـثُمَّ أَعَادَهُ فِيهَا ـفَجَرَتِ الْعَيْنُ بِمَاءٍ مُنْهَمِرٍ ـأَوْ قَالَ ـ غَزِيرٍ ـشَكَّ أَبُو عَلِيٍّ أَيُّهُمَا قَالَ ـحَتَّى اسْتَقَى النَّاسُ ـثُمَّ قَالَ يُوشِكُ ـيَا مُعَاذُ إِنْ طَالَتْ بِكَ حَيَاةٌ ـأَنْ تَرَى مَا هَاهُنَا قَدْ مُلِئَ جِنَانًا

ترجمہ۔۔حضرت معاذ بن جبلؓ سے روایت ہے کہ غزوہ تبوک والے سال ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ جہاد کے سفر ہر تبوک گئے۔آپ ﷺ نمازوں کو جمع کرتے تھے۔اور ظہر اور عصر۔اور مغرب

اور عشاء ملا کر پڑھتے تھے یہاں تک کہ ایک دن آپ ﷺ نے نمازوں میں تاخیر کر دی۔ پھر آپ ﷺ باہر نکلے اور ظہر اور عصر کو ملا کر پڑھا۔ پھر آپ ﷺ اندر تشریف لے گئے اس کے بعد پھر آپ ﷺ باہر نکلے اور مغرب اور عشاء کو ملا کر پڑھا۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا۔ کل تم ان شاء اللہ تبوک کے چشمہ پر پہنچ جاؤ گے اور تم سورج بلند ہونے سے قبل نہیں پہنچو گے۔ تم میں سے جو آدمی بھی اس چشمہ کے پاس جائے وہ میرے پہنچنے سے پہلے اس کے پانی کو ہاتھ نہ لگائے۔ اس چشمہ پر ہم میں سے دو آدمی پہلے پہنچے۔ چشمہ میں پانی زیادہ سے زیادہ جوتی کے تسمہ جتنا تھا اور وہ بھی آہستہ آہستہ بہہ رہا تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے ان دونوں آدمیوں سے پوچھا۔ کیا تم نے اس کے پانی کو چھوا ہے انہوں نے کہا۔ ہاں ! نبی ﷺ نے ان دونوں پر بہت ناراضگی اور خفگی کا اظہار کیا۔ لوگوں نے تھوڑا تھوڑا کر کے چلوؤں سے چشمہ کا پانی لیا اور اس کو کسی چیز میں جمع کر لیا۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے اس برتن میں اپنے دست مبارک اور چہرہ انور کو دھویا اور وہ پانی اس چشمہ میں ڈال دیا-وہ چشمہ پوری قوت سے ابل پڑا یہاں تک کہ لوگوں نے اس سے پانی (اپنے جانوروں اور ساتھیوں کو) پلایا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ اے معاذ ! اگر تمہاری زندگی نے وفا کی تو تم عنقریب دیکھو گے کہ یہ سارا علاقہ باغات اور آبادی سے معمور ہو جائے گا

(706) صحیح مسلم۔الفضائل۔حدیث۔5947

بعض اہل علم نے اشارہ کیا ہے کہ ہوا کا ایک مضبوط دباؤ جزیرۃ العرب کی جانب آہستہ آہستہ پیش قدمی کر رہا ہے جو اپنے ساتھ برف اور بارشوں کو سمیٹے ہوئے ہے۔ ان چیزوں کے باعث بالعموم پیداوار اور

خوشحالی کی کثرت ہو جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ اس بات پر قادر ہے کہ وہ صحرائے عرب کو باغات و انہار۔ سرسبز و شاداب میدانوں اور گھنے سایوں میں تبدیل کر دے۔ یہ علامت ابھی تک ظاہر نہیں ہوئی مگر ہر آنے والی چیز قریب ہی ہوتی ہے۔

تبوک کے مقام پر نبی کریم ﷺ کا حضرت معاذؓ سے فرمائے گئے ان الفاظ "اے معاذ! اگر تمہاری زندگی نے وفا کی تو تم عنقریب دیکھو گے کہ یہ سارا علاقہ باغات اور آبادی سے معمور ہو جائے گا" کا نتیجہ آج ان بڑی بڑی زرعی سکیموں کی صورت میں ہمارے سامنے ہے جو سرزمین تبوک میں دور دراز علاقوں تک پھیلی ہوئی ہیں۔

مستقل چمٹنے والے فتنے۔ خوشحالی اور فراوانی کا فتنہ اور تاریک و اندھے فتنے کا ظہور

نبی کریم ﷺ نے خبر دی ہے کہ قیامت اس وقت تک قائم نہ ہو گی جب تک تین فتنے نہ ظاہر ہو جائیں۔

حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عُثْمَانَ بْنِ سَعِيدٍ الْحِمْصِيُّ۔حَدَّثَنَا أَبُو الْمُغِيرَةِ۔حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَالِمٍ۔حَدَّثَنِي الْعَلَاءُ بْنُ عُتْبَةَ۔عَنْ عُمَيْرِ بْنِ هَانِئٍ الْعَنْسِيِّ۔قَالَ۔ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ۔يَقُولُ۔ "كُنَّا قُعُودًا عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ فَذَكَرَ الْفِتَنَ فَأَكْثَرَ فِي ذِكْرِهَا حَتَّى ذَكَرَ فِتْنَةَ الْأَحْلَاسِ۔فَقَالَ قَائِلٌ۔ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَمَا

https://quranexcel.com

فِتْنَةُ الْأَحْلَاسِ ؟ قَالَ۔ هِيَ هَرَبٌ وَحَرْبٌ۔ثُمَّ فِتْنَةُ السَّرَّاءِ دَخَنُهَا مِنْ تَحْتِ قَدَمَيْ رَجُلٍ مِنْ أَهْلِ بَيْتِي يَزْعُمُ أَنَّهُ مِنِّي وَلَيْسَ مِنِّي وَإِنَّمَا أَوْلِيَائِي الْمُتَّقُونَ ثُمَّ يَصْطَلِحُ النَّاسُ عَلَى رَجُلٍ كَوَرِكٍ عَلَى ضِلَعٍ ثُمَّ فِتْنَةُ الدُّهَيْمَاءِ لَا تَدَعُ أَحَدًا مِنْ هَذِهِ الْأُمَّةِ إِلَّا لَطَمَتْهُ لَطْمَةً فَإِذَا قِيلَ۔ انْقَضَتْ تَمَادَتْ يُصْبِحُ الرَّجُلُ فِيهَا مُؤْمِنًا وَيُمْسِي كَافِرًا حَتَّى يَصِيرَ النَّاسُ إِلَى فُسْطَاطَيْنِ فُسْطَاطِ إِيمَانٍ لَا نِفَاقَ فِيهِ وَفُسْطَاطِ نِفَاقٍ لَا إِيمَانَ فِيهِ فَإِذَا كَانَ ذَاكُمْ فَانْتَظِرُوا الدَّجَّالَ مِنْ يَوْمِهِ أَوْ مِنْ غَدِهِ

ترجمہ۔۔ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ ہم لوگ رسول اللہ ﷺ کے پاس بیٹھے تھے آپ نے فتنوں کے تذکرہ میں بہت سے فتنوں کا تذکرہ کیا یہاں تک کہ فتنہ احلاس کا بھی ذکر فرمایا تو ایک شخص نے عرض کیا۔ اللہ کے رسول! فتنہ احلاس کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا۔ "وہ ایسی نفرت و عداوت اور قتل و غارت گری ہے کہ انسان ایک دوسرے سے بھاگے گا۔ اور باہم برسرپیکار رہے گا۔ پھر اس کے بعد خوشحالی کا فتنہ ہے جس کا فساد میرے اہل بیت کے ایک شخص کے پیروں کے نیچے سے رونما ہوگا۔ وہ گمان کرے گا کہ وہ مجھ سے ہے حالانکہ وہ مجھ سے نہ ہوگا۔ میرے دوست تو وہی ہیں جو متقی ہوں۔ پھر لوگ ایک شخص کی بیعت پر اتفاق کر لیں گے جو کم علم۔ کم عقل اور کم ہمت ہوگا۔ اس کے بعد ایک سیاہ تاریک فتنے اور اندھی مصیبت کا آغاز ہوگا جو اس امت کے ہر فرد کو پہنچ کر رہے

گا۔جب کہا جائے گا کہ فتنہ ختم ہو گیا تو وہ اور بھڑک اٹھے گا جس میں صبح کو آدمی مومن ہو گا۔اور شام کو کافر ہو جائے گا۔یہاں تک کہ لوگ دو قسموں میں بٹ جائیں گے۔ایک خیمہ اہل ایمان کا ہو گا جس میں کوئی منافق نہ ہو گا۔اور ایک خیمہ اہل نفاق کا جس میں کوئی ایماندار نہ ہو گا۔تو جب ایسا فتنہ رونما ہو تو اسی روز۔یا اس کے دوسرے روز سے دجال کا انتظار کرنے لگ جاؤ۔

سنن ابو داؤد۔الفتن۔حدیث۔4242۔وسلسلۃ الصحیحۃ۔972

اَلْأَحْلَاسِ۔حِلس کی جمع ہے۔حلس اس موٹے کالے کپڑے کو کہتے ہیں جو اونٹ کی پیٹھ پر کجاوے کے نیچے ڈالا جاتا ہے۔یہ کپڑا ہمیشہ اونٹ کی پیٹھ سے چمٹا رہتا ہے۔اس طرح یہ فتنہ بھی لوگوں سے چمٹ جائے گا اور ان کی جان نہیں چھوڑے گا۔یہ فتنہ حلس کی طرح تاریک اور سیاہ بھی ہو گا۔

هَرَبٌ ۔ ہا اور را پر زبر کے ساتھ ہے۔یعنی وہ ایک دوسرے سے بھاگیں گے کیونکہ ان کے درمیان دشمنی اور جنگ ہو گی۔

حَرْبٌ کے معنی ہیں کسی شخص کا مال اور اہل و عیال چھین لینا اور اسے اس طرح چھوڑ دینا کہ اس کے پاس کچھ بھی نہ ہو۔

ثُمَّ فِتْنَةُ السَّرَّاءِ (پھر خوشحالی کا فتنہ آئے گا) یعنی صحت۔خوشحالی اور امن و عافیت کی بہتات ہو گی۔جس کی وجہ سے بعض لوگ فتنے میں مبتلا ہو کر گناہوں کا ارتکاب کرنے لگیں گے۔

دَخَنُهَا یعنی اس کا ظہور اور جوش۔ اس فتنے کو آپ ﷺ نے آگ سے اٹھنے والے دھوئیں سے تشبیہ دی ہے جو آگ میں گیلا ایندھن ڈالنے کی وجہ سے اٹھتا ہے۔ وہ دھواں بہت کثیف اور زیادہ ہوتا ہے۔

مِنْ تَحْتِ قَدَمَيْ رَجُلٍ مِنْ أَهْلِ بَيْتِي یعنی وہ شخص جس کے قدموں سے فتنے کی آگ بھڑکے گی نبی کریم ﷺ کے اہل بیت میں سے ہوگا۔ اس میں تنبیہ کی گئی ہے کہ جو شخص اس فتنے کو ہوا دینے کے لیے بھاگ دوڑ کرے گا اور اس کا اصلی سبب ہوگا وہ میرے اہل بیت میں سے ہوگا۔

يَزْعُمُ أَنَّهُ مِنِّي یعنی وہ خود کو میرے نسب سے خیال کرے گا۔ لیکن اپنے برے عمل کی وجہ سے وہ مجھ سے نہیں ہوگا۔ میں اس کے افعال و اعمال سے بیزار ہوں۔ خواہ وہ نسبی طور پر میرے خاندان سے ہی ہوگا مگر در حقیقت وہ میرے دوستوں میں سے نہیں ہوگا۔ میرے دوست تو صرف وہ ہیں جو پرہیزگاری اور تقویٰ اختیار کرنے والے ہیں۔ جبکہ یہ شخص تو فتنہ کھڑا کرنے کا باعث ہوگا۔

وَلَيْسَ مِنِّي یعنی وہ میرے دوستوں میں سے نہیں ہوگا۔ کیونکہ وہ فتنہ پیدا کرنے کا سبب ہوگا۔

ثُمَّ يَصْطَلِحُ النَّاسُ عَلَى رَجُلٍ پھر لوگ ایک شخص کی بیعت و اطاعت پر جمع ہو جائیں گے۔

كَوَرِكٍ ورک۔ ٹانگ کا وہ حصہ جو ران کے اوپر ہوتا ہے۔ یعنی سرین

عَلَى ضِلَعٍ اس کی جمع ضلوع اور اضلاع ہے۔ ضلع سینے کی ہڈی کو کہتے ہیں۔ مطلب یہ ہے کہ لوگوں کے حالات اس شخص کے ساتھ ٹھیک نہیں رہ سکیں گے۔ جس طرح سرین ایک پسلی کے اوپر قائم نہیں رہ سکتی کیونکہ پسلی کمزور اور سرین ثقیل ہوتی ہے۔

یعنی لوگ اختلاف اور فساد کے بعد ایک ایسے شخص کی حکمرانی قبول کرلیں گے جو بادشاہی کی نازک اور عظیم ذمہ داری کے لیے قطعی طور پر غیر موزوں ہوگا۔ وہ کم علم اور کم عقل ہوگا۔ اس کے ذریعے نظام حکومت قائم نہ رہ سکے گا اور نہ ہی امور و معاملات صحیح رہ سکیں گے۔

فِتنة الدُّهَيْمَاءِ یعنی سیاہ اور بہت بڑا فتنہ۔ اندھی مصیبت

إِلَّا لَطَمَتْهُ لَطْمَةً یعنی لوگوں میں سے کوئی بھی ایسا نہ ہوگا جسے یہ مصیبت اور بلا نہ پہنچے۔ اللطم کے معنی ہیں چہرے پر تھپڑ مارنا۔ مطلب یہ کہ اس تاریک فتنے کا اثر ہر شخص تک پہنچ جائے گا۔

فَإِذَا قِيلَ۔ انْقَضَتْ یعنی جب لوگوں کا خیال ہوگا کہ یہ فتنہ اب ختم ہوگیا ہے تو تَمَادَتْ وہ اور زیادہ بڑھ کر پھیل جائے گا۔

يُصْبِحُ الرَّجُلُ فِيهَا مُؤْمِنًا وَيُمْسِي كَافِرًا یعنی صبح کے وقت وہ اپنے بھائی کے قتل کو حرام سمجھتا ہوگا۔ اس کی عزت اور مال پر زیادتی کرنے سے پرہیز کرنے والا ہوگا۔ مگر شام ہوتے ہوتے وہ

اپنے بھائی کے قتل کو جائز سمجھنے لگے گا اور اس کی عزت و مال پر حملہ آور ہو جائے گا۔ اس کی تشریح تفصیل کے ساتھ گزر چکی ہے۔ (دیکھیے علامت نمبر۔51)

إِلَى فُسْطَاطَيْنِ ۔فسطاط عربی میں خیمے کو کہا جاتا ہے۔ یعنی اس فتنے میں لوگ دو فرقوں میں تقسیم ہو جائیں گے۔ اس قول کے مطابق اس کی تشریح یہ ہے کہ لوگ دو شہروں میں تقسیم ہو جائیں گے۔

فُسْطَاطِ إِيمَانٍ لَا نِفَاقَ فِيهِ خالص اور صاف ایمان والا گروہ جس میں منافقت کا شائبہ بھی نہ ہوگا۔

وَفُسْطَاطِ نِفَاقٍ لَا إِيمَانَ فِيهِ اس گروہ میں منافقوں جیسے کام۔ مثلاً جھوٹ۔ خیانت اور وعدہ خلافی وغیرہ ہوں گے۔

فَانْتَظِرُوا الدَّجَّالَ یعنی اس وقت دجال کے ظاہر ہونے کا انتظار کرو۔

یہ فتنے ابھی تک ظاہر نہیں ہوئے۔ ہم اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے ہیں کہ وہ ہمیں ان فتنوں کے شر سے محفوظ رکھے۔

ایسا زمانہ جس میں ایک سجدہ دنیا اور اس کے تمام خزانوں سے بہتر ہوگا۔

یہ علامت قرب قیامت حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے زمانے میں ان کے نزول کے بعد ظاہر ہو گی۔آپ کا زمانہ بہت فضیلت والا ہوگا۔عبادات بھی فضیلت کی حامل ہوں گی کیونکہ وقت اور مقام کے شرف و منزلت کے مطابق عبادات کے اجر و ثواب میں بھی اضافہ ہوتا رہتا ہے۔

ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔

وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَيُوشِكَنَّ أَنْ يَنْزِلَ فِيكُمْ ابْنُ مَرْيَمَ حَكَمًا عَدْلًا فَيَكْسِرَ الصَّلِيبَ وَيَقْتُلَ الْخِنْزِيرَ وَيَضَعَ الْجِزْيَةَ وَيَفِيضَ الْمَالُ حَتَّى لَا يَقْبَلَهُ أَحَدٌ حَتَّى تَكُونَ السَّجْدَةُ الْوَاحِدَةُ خَيْرًا مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا ثُمَّ۔يَقُولُ أَبُو هُرَيْرَةَ وَاقْرَءُوا إِنْ شِئْتُمْ وَإِنْ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ إِلا لَيُؤْمِنَنَّ بِهِ قَبْلَ مَوْتِهِ وَيَوْمَ الْقِيَامَةِ يَكُونُ عَلَيْهِمْ شَهِيدًا سورة النساء آية 159

اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے۔وہ زمانہ قریب ہے کہ عیسیٰ ابن مریم علیہما السلام تمہارے درمیان ایک عادل حاکم کی حیثیت سے نازل ہوں گے۔وہ صلیب کو توڑ دیں گے۔خنزیر کو مار ڈالیں گے اور جزیہ موقوف کر دیں گے۔اس وقت مال کی اتنی کثرت ہو جائے گی کہ کوئی اسے لینے والا نہیں ملے گا۔اس وقت کا ایک سجدہ دنیا اور اس کے تمام خزانوں سے زیادہ قیمتی ہوگا۔پھر ابوہریرہؓ نے کہا کہ اگر تمہارا جی چاہے تو یہ آیت پڑھ لو

وَإِن مِّنْ أَهْلِ ٱلْكِتَٰبِ إِلَّا لَيُؤْمِنَنَّ بِهِۦ قَبْلَ مَوْتِهِۦ ۖ وَيَوْمَ ٱلْقِيَٰمَةِ يَكُونُ عَلَيْهِمْ شَهِيدًا ﴿159﴾ ج

سورۃ النساء آیت 159

اور اہل کتاب میں سے کوئی ایسا نہ ہوگا۔ جو (نزولِ عیسیٰؑ کے بعد) اس کی موت سے پہلے اس پر ضرور ایمان نہ لائے گا۔ اور قیامت کے دن وہ ان پر گواہ ہوگا۔

صحیح بخاری۔ کتاب احادیث الانبیاء۔ حدیث نمبر۔ 3448

صحیح مسلم۔ الایمان۔ حدیث نمبر۔ 155

آپ ﷺ کے اس فرمان کہ "اس زمانے میں کسی مومن شخص کا ایک سجدہ دنیا اور اس کے تمام خزانوں سے زیادہ قیمتی ہوگا" کے معنی یہ ہیں کہ لوگوں کی نماز اور دیگر تمام عبادات میں رغبت بہت بڑھ جائے گی۔ کیونکہ وہ دنیا سے بے رغبت ہوں گے۔ ان کی خواہشات کم ہوں گی اور قرب قیامت کا انہیں یقین ہوگا۔

قاضی عیاض فرماتے ہیں کہ۔ اس کے معنی یہ ہیں کہ اس سجدے کا اجر دنیا اور مافیہا کے صدقہ کرنے سے بھی زیادہ ہوگا۔ اس لیے کہ اس زمانے میں مال کی بہتات ہو جائے گی۔ لوگوں میں حرص اور بخل بہت کم ہوگا۔ لوگ دنیا کے مال کو جہاد میں خرچ کریں گے اور خود اس مال کا لالچ نہیں کریں گے۔ اور سجدہ سے مراد یا تو سجدہ ہی ہے یا پھر اس سے مراد نماز ہے۔ واللہ اعلم

شرح صحیح مسلم للنووی۔ج2۔ص191

کالکی اوتارا۔ تمام کائنات کے لئے رہبر

Kalki Avatara - Leader for the whole universe

حال ہی میں بھارت میں شائع ہونے والی کتاب۔کالکی اوتارا۔نے دنیا بھر ہلچل مچادی ہے۔ اس کتاب میں یہ بتایا گیا ہے کہ ہندووں کی مذہبی کتابوں میں جس۔کالکی اوتار۔کا ذکر ہے۔وہ آخری رسول محمد ﷺ بن عبداللہ ہیں۔

Recently published book in India - **Kalki Avatara**. Has caused a stir around the world. In this book it is stated that the **Kalki Avatar** is mentioned in Hindu religious books. He is the last Prophet Muhammad (peace be upon him) ibn Abdullah.

اگر اس کتاب کا مصنف مسلمان ہوتا تو وہ اب تک جیل میں ہوتا اور اس کتاب پر پابندی لگ چکی ہوتی لیکن اس کتاب کے مصنف پنڈت ویدپرکاش برہمن ہندو ہیں اور الہ آباد یونیورسٹی سے منسلک ہیں۔وہ سنسکرت کے ایک مشہور محقق اور اسکالر ہیں۔انہوں نے اپنی تحقیق کو ملک کے آٹھ معروف اسکالرز پنڈتوں کے سامنے پیش کیا ہے۔جو اپنے شعبے میں مستند مانے جانے والے ہیں۔ان پنڈتوں نے کتاب کے بغور مطالعہ اور تحقیق کے بعد اس بات کا اعتراف کیا ہے

کہ کتاب کے حوالہ جات مستند اور درست ہیں۔انہوں نے اپنی اس تحقیق کا نام۔کالکی اوتار۔رکھا۔یعنی ساری کائنات کا رہبر۔

If the author of this book had been a Muslim he would have been in jail by now and this book would have been banned, but the author of this book is Pandit Ved Prakash Brahman Hindu and is affiliated with Allahabad University. He is a well-known researcher and scholar of Sanskrit. He has presented his research in front of eight well-known scholars of the country Pandits, who are going to be considered as authoritative in their field. These pundits, after careful study and research of the book, have acknowledged that the references in the book are authentic and correct. He named his research - **Kalki Avatar**. That is, the leader of the whole universe.

ہندوؤ !۔ہندوؤں کی اہم مذہبی کتابوں میں ایک عظیم رہنما کا ذکر ملتا ہے۔کالکی اوتار۔اس سے مراد حضرت محمد ﷺ ہیں جو مکہ میں پیدا ہوئے تھے۔چنانچہ تمام ہندو جہاں کہیں بھی ہوں۔انہیں اب۔کالکی اوتار۔کا انتظار نہیں کرنا پڑے گا۔بلکہ وہ صرف اسلام قبول کرلیں۔اور آخری نبی کے نقش قدم پر چلیں جو اپنا مشن مکمل کرکے بہت پہلے اس دنیا سے رخصت ہو گئے۔اپنے دعوے کی تائید میں پنڈت وید پرکاش نے ہندوؤں کی مقدس مذہبی کتاب۔وید۔سے دلیل کے ساتھ مندرجہ ذیل حوالہ جات پیش کئے۔

A great leader is mentioned in important religious books of Hindus. The **Kalki Avatar**. It refers to the Prophet Muhammad (peace be upon him) who was born in Mecca. So all Hindus wherever they are. They don't have to wait for **Kalki Avatar** now. Rather,let they would simply to accept Islam. And follow in the footsteps of the last prophet who left this world long ago after completing his mission. In support of his claim, Pandit Ved Prakash presented The following references with the argument from the holy religious book of Hindus, **Ved**.

۱۔ وید۔ کتاب میں لکھا ہے کہ۔ کالکی اوتار۔ بھگوان کا آخری اوتار ہوگا جو پوری دنیا کو راستہ دکھائے گا۔ ان کلمات کا حوالہ دینے کے بعد پنڈت وید پرکاش یہ کہتے ہیں کہ یہ صرف محمد ﷺ کے معاملے میں درست ہو سکتا ہے۔

It is written in the book **Ved** that **Kalki Avatar** will be the last incarnation of God which will show the way to the whole world. After quoting these words, Pandit Ved Prakash says that it can be true only in the case of Muhammad(peace be upon him).

۲۔ ہندوستان۔ کی پیش گوئی کے مطابق۔ کالکی اوتار۔ ایک جزیرے میں پیدا ہوں گے اور یہ عرب علاقہ ہے۔ جیسے جزیرۃ العرب کہا جاتا ہے۔

India. According to the prediction of **Kalki Avatar** will be born on an island and this is the Arab region, as the Arabian Peninsula is called.

۳۔ مقدس کتاب میں لکھا ہے۔کالکی اوتار۔کے والد کا نام۔وشنو بھگت۔اور والدہ کا نام۔ سوماتی۔ ہوگا۔ سنسکرت میں وشنو۔اللہ۔کے معنی میں استعمال ہوتا ہے اور بھگت کے معنی ۔عبد اور غلام۔ ہیں۔ چنانچہ عربی زبان میں۔وشنو بھگت۔کے معنی۔عبداللہ۔ ہیں۔جو آخری نبی ﷺ کے والد کا نام ہے۔ سنسکرت کے۔سوماتی۔کا مطلب عربی میں۔امن۔ ہے۔اور آخری نبی ﷺ کی والدہ کا نام۔آمنہ۔ ہے۔

It is written in the holy book that. **Kalki Avatar** Father's name will be **Vishnu Bhagat** And mother's name will be **Sumati.** In Sanskrit **Vishnu** Used in the sense of **Allah,** and **Bhagat** has the meaning of abd and slave. So in Arabic language the meaning of **Vishnu Bhagat** means **Abdullah.** ' Which is the name of the father of the last prophet (peace be upon him). In Sanskrit **Sumati** means **Amn** in Arabic. and the name of the mother of the last Prophet is **Amna**

۴۔ کتاب وید میں لکھا ہے کہ۔کالکی اوتار۔زیتون اور کھجور کا استعمال کریں گے۔یہ دونوں پھل حضرت محمد ﷺ کے پسندیدہ تھے۔وہ اپنی باتوں میں سچا اور ایماندار ہوگا۔یہ بھی ثابت ہے کہ مکہ مکرمہ میں محمد ﷺ کے لیے صادق (سچا) اور امین (ایماندار) کے القاب استعمال ہوتے تھے۔

It is written in the book **Ved** that. **Kalki Avatar** will use olives and dates. Both these fruits were desirable to Hazrat Muhammad (peace be upon

him). He will be truthful and honest in his words. it is also proven that The titles Sadiq (truthful) and Amin (honest) were used for Muhammad (peace be upon him) In Makkah.

۵۔ وید کے مطابق۔ کلکی اوتار۔ اس کی سرزمین کے معزز خاندان میں سے ایک ہوگا اور یہ بات محمد ﷺ کے بارے میں بھی درست ثابت ہوتی ہے کہ وہ قریش کے معزز قبیلے میں سے تھے۔ جن کا مکہ میں بہت احترام کیا جاتا تھا۔

According to **Ved**, the **Kalki Avatar** will be one of the honorable family of his land and it also proves to be true about Muhammad (peace be upon him) that he was one of the honorable tribe of Quraysh. Who was highly respected in the Makkah.

٦۔ ہماری کتاب کہتی ہے کہ بھگوان اپنے خاص قاصد کے ذریعہ۔ کالکی اوتار۔ کو ایک غار میں سکھائے گا۔ اس معاملے میں بھی یہ بات درست ہے کہ محمد ﷺ مکہ میں واحد شخص تھے جنہیں اللہ تعالیٰ نے اپنے خاص فرشتے جبرائیل کے ذریعے غار حرا میں تعلیم دی تھی۔

Our book says that God will taught the Kalki Avatar in a cave by his special messenger. it is true In this case too, that Muhammad (peace be upon him) was the only person in Makkah, to whome Almighty Allah taught him in the Cave of Hira through His special angel Gabriel.

۷۔ ہمارے بنیادی عقیدے کے مطابق۔ بھگوان۔ کالکی اوتار۔ کو تیز ترین گھوڑا دے گا۔ جس پر وہ سوار ہو کر زمین اور ساتوں آسمانوں کی سیر کرے گا۔ کیا محمد ﷺ کا معراج کی طرف سفر اس بات کو ثابت نہیں کرتا؟ جس میں اس نے تیز ترین گھوڑے پر سوار ہو کر زمین و آسمان کا سفر کیا!

According to our basic belief, God will give the fastest horse to Kalki Avatar. On which he will ride and travel to the earth and the seven heavens. Doesn't Muhammad's (peace be upon him) journey to Ascension prove it? In which he rode on the fastest horse he travelled the earth and the heavens!

۸۔ ہمیں یقین ہے کہ بھگوان۔ کالکی اوتار۔ کی بہت مدد کرے گا اور اسے بہت قوت عطا فرمائے گا۔ ہم جانتے ہیں کہ غزوۂ بدر میں اللہ نے محمد ﷺ کی فرشتوں سے مدد فرمائی۔

We believe that God will help Kalki Avatar a lot and give him a lot of strength. We know that in the Battle of Badr God helped Muhammad (peace be upon him) by angels

۹۔ ہماری ساری مذہبی کتابوں کے مطابق۔ کالکی اوتار۔ گھڑ سواری۔ تیز اندازی اور تلوار زنی میں ماہر ہوگا۔

According to all our religious books. Kalki Avatar will be an expert in equestrian, archery, agility and swordsmanship.

پنڈت ویدپرکاش نے اس پر جو تبصرہ کیا ہے۔ وہ اہم اور قابل غور ہے۔ وہ لکھتے ہیں کہ گھوڑوں۔ تلواروں اور نیزوں کا زمانہ بہت پہلے گزر چکا ہے۔ اب ٹینک۔ توپ اور مزائل جیسے ہتھیار استعمال میں ہیں۔ لہٰذا یہ عقل مندی نہیں ہے۔ کہ ہم تلواروں۔ تیروں اور برچھیوں سے مسلح۔ کالکی اوتار۔ کا انتظار کرتے رہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ مقدس کتابوں میں۔ کالکی اوتار۔ کے واضح اشارے حضرت محمد ﷺ کے بارے میں ہیں جو ان تمام حربی فنون میں کامل مہارت رکھتے تھے۔ ٹینک توپ اور مزائل کے اس دور میں گھڑ سوار۔ تیغ زن اور تیر انداز۔ کالکی اوتار۔ کا انتظار نری حماقت ہے۔

What Pandit Veed Prakash has commented on it. That is important and worthy of consideration. He writes that the age of horses, swords and spears is long gone. Now weapons like tanks, cannons and missiles are in use. So it is not wise. That we armed with swords, arrows and spears thus Keep waiting **Kalki Avatar**. The fact is that in the holy books, There are clear indications about **Kalki Avatar** that Hazrat Muhammad (peace be upon him) was a master of all these martial arts. In this age of tanks, cannons and missiles, waiting for the rider, the swordsman and arrow styler **Kalki Avatar** is sheer folly.

حرفِ آخر ایک خلاصہ:

اللہ رب العزت کا قرآن اور نبی ﷺ کا معتبر سنت سیٹ ہمارے پاس موجود ہے۔
جس کے مطابق سب معاملات چلانے اور گزر بسر کرنے کا حکم ہے۔اور
اللہ کے اس انسٹرکشن سیٹ سے منحرف کرنے کے لیے شیطان بھی ہے۔ تبھی تو
یہ زندگی اللہ کی طرف سے ایک امتحان بنتی ہے۔پھر
اس پرچانچ پرکھ کرنے والا خود اللہ تعالیٰ ہو۔اور
زندگی میں ہر موڑ پر اللہ جل شانہ کی طرف ہمارے قول و فعل کی جانچ پرکھ ہوتی رہتی ہو۔
صرف اس اخلاص پر کہ

یہ بندہ اللہ کا ہے یا اس کی مخلوق میں سے کسی کا!۔یاد رکھو!۔

اگر تو اللہ کے ہاں خاص الخاص صرف اللہ کے ثابت ہو جاؤ گے تو پاس۔
وگرنہ فیل!۔اور ہر مشکوک نوعیت بھی فیل ہی میں شمار ہو گی۔
نتائج پر پاس ہو گئے تو جنت۔فیل ہو گئے تو جہنم ۔۔۔۔۔۔۔۔۔بیچ والوں کا فیصلہ
اللہ کی درجہ بندی کے پیشِ نظر نبی ﷺ کی شفاعت سے ہو گا۔
اور اگر نبی ﷺ نے کہہ دیا کہ اس نے تو قرآن ہی چھوڑ رکھا تھا تو پھر شفاعت کو بھول جاؤ!

باری تعالیٰ سے دعا:

اب آخر میں سب سے التماس ہے کہ خالق۔مالک۔آقا۔ مولیٰ۔ولی۔رحیم۔کریم۔رحمان۔ مشکل کشا۔ حاجت روا۔ محبوب و محب۔ قادر و مقتدر صرف ایک اللہ جل شانہ ہی تو ہے۔اسی سے دعا مانگا کریں۔ادھر اُدھر نہ بھٹکتے رہیں۔وہی سب کی دعائیں قبول کرنے والا ہے۔صرف اور صرف اللہ سبحان و تعالی سے مانگنے میں ہی انسان کی عظمت ہے۔دنیااوراس کی مخلوق کے سامنے جھکنے میں ذلت پوشیدہ ہے جو اسے پستیوں کی طرف ہی لے کر جاتی ہے۔جدھر بھی دامن پھیلاؤ گے وہ خود اللہ کا محتاج دِکھے گا۔بتاؤ تو سہی تمہاری کونسی ایسی حاجت ہے جو اللہ تعالیٰ پوری نہیں کر سکتے۔وہی تو ہے جو ہر کام کو اس کی بہترین صورت میں کرنے پر قادر ہے۔

دنیا کے کسی لیڈر کے پاس جانا ہو تو پہلے سے تیاری ہو رہی ہوتی ہے کہ کہ کیسے شروعات کرنی ہے۔پھر کیا کہنا ہے۔اس کے بعد کیا کہنا اچھا رہے گا۔کس طرح اس کی توجہ اپنی طرف مبذول کرانی ہے۔کس طرح سے اپنا مدعا اس کے سامنے رکھنا ہے۔پھر آخر میں کیا کہنا چاہیئے۔کہ اس پر ہماری بات اچھی طرح کھل سکے۔

کبھی ہم نے اللہ تعالیٰ کی عظمت کا پاس رکھا ہے۔یہ تو اس کی شانِ کریمی ہے کہ محسوس نہیں کرتا وگرنہ ہم نے تو کوئی کسر نہیں چھوڑی ہوتی جو ہم یونہی منہ اٹھا کے شروع ہو جاتے ہیں۔یہ سچ ہے کہ وہ تو دلوں کا حال تک جانتا ہے مگر ہمیں بھی تو چاہیئے کہ اس سے دعا مانگنے پر کوئی

سلیقہ کوئی اسلوب اختیار کریں۔ کہ پہلے سے کوئی سوچ بچار ہو جائے۔ کہ ہم نے اس اللہ جل جلالہ سے مانگنا ہے جو سارے بادشاہوں کا شہنشاہ ہے۔ کس طرح سے اس کی شان۔ اس کی عظمت اور بڑائی کا خیال رکھیں؟۔ کس طرح سے اس کی تعریف وحمد بیان کریں؟۔ کیسے عاجزی و انکساری کا اظہار کریں۔ کس منہ سے اپنی خامیوں کوتاہیوں کا ذکر کریں؟۔ کیسے گناہوں کا اعتراف کریں؟۔ روئیں گڑگڑائیں کیسے معافی مانگیں؟۔ کس طرح اپنی حاجت اس عظیم ہستی کے سامنے رکھیں۔ اور کن کن ہستیوں کو دعا کا حصہ بنائیں۔

یہاں پر ایک ایسی دعا کا لبِ لباب لکھ رہا ہوں جو لیلۃ القدر کی نسبت سے مکہ مکرمہ کے امام نے تراویح کے بعد وتر کی نماز میں مانگی تھی۔ ذرا اس پر غور کریں کہ کیا خوب اس دعا کا اسلوب ہے۔ اور ہم سب کی دعا کا خاکہ اور وطیرہ بھی اللہ کے سامنے ایسا ہی ہونا چاہیئے۔ یہاں پر یہ بھی دیکھیں کہ سیدھا سیدھا اللہ سے مانگا ہے کوئی واسطہ وسیلہ استعمال نہیں کیا۔

اے اللہ!۔ اے وہ ذات پاک جو عرش پر مستوی ہے۔

اے وہ ذات جس نے ہر چیز کو پیدا کیا اور اسے اس کے کمال پر پہنچا دیا۔

اور ہر چیز کا ایک اندازہ مقرر کیا اور اسے سیدھا راستہ بھی دکھا دیا۔

یعنی ہر چیز کو پیدا کرنے کے بعد اس کو ہدایت بھی دے دی۔

اے وہ!۔ جو رلاتا بھی ہے اور ہنساتا بھی ہے۔

اور جو موت بھی دیتا ہے اور زندگی بھی۔

اور جو کسی کو بدبخت ہو جانے دیتا ہے تو کسی کو خوش قسمت۔

اور جو چیزوں کو پیدا کرتا ہے اور انہیں ریزہ ریزہ بھی کر دیتا ہے۔

اور کسی کو تو بلند ہونے دیتا ہے اور کسی کو پست۔

اور عزت بھی دیتا ہے اور ذلت بھی۔

جو عنایت بھی کرتا ہے اور روک بھی لگا دیتا ہے۔

اور جو کسی کو مقام و مرتبہ بھی دیتا ہے اور نہیں بھی۔

اے وہ ذات جس نے سمندروں کو پھاڑ دیا۔

اور نہریں جاری کر دیں۔

اور رات کو دن میں لپیٹ دیا اور دن کو رات سے۔

اے وہ !۔ جو کسی کو گمراہی سے ہدایت پر لے آتا ہے۔

اور اسے جہالت سے نکال لیتا ہے۔

اور ہماری آنکھوں کو بینائی دیتا ہے۔

اور ہمارے خیالات اور سوچوں کو زندگی دیتا ہے۔

اے وہ!۔ جو ہماری باتوں کو سن لیتا ہے۔

اور ہم جہاں ٹھہرے ہوتے ہیں وہ ہمیں دیکھتا ہے۔

اور جو ہم چھپاتے ہیں اور جو ظاہر کرتے ہیں سب کچھ جانتا ہے۔

ہمارا ایسا کچھ بھی نہیں جو تجھ سے چھپا ہوا ہو۔

ہم تباہ حال فقیر ہیں۔

تجھ سے ہی مدد اور پناہ مانگتے ہیں۔

تیرے عذاب سے گھبرائے ہوئے اور خوفزدہ۔

اپنے گناہوں کو جانتے ہوئے اعتراف کرتے ہوئے۔

ہم تجھ سے ایک مسکین کی طرح سوال کرتے ہیں۔

اور ہم تجھے اتنی عاجزی سے پکارتے ہیں۔

جیسے کوئی سب سے حقیر اور عاجز انسان پکار سکتا ہے۔

اور ہم تجھ سے ایک ایسے ڈرے ہوئے انسان کی طرح دعا کرتے ہیں۔

جس کی گردن تیرے سامنے جھکی ہوئی ہو۔

اور جس کی آنکھوں سے تیرے سامنے آنسو بہہ رہے ہوں۔

جس کا جسم تیرے لئے جھکا ہوا ہو۔

جس کی ناک تیرے سامنے خاک آلودہ ہو۔

اے ہمارے رب۔ اے ہمارے اللہ

لے ہم حاضر ہیں اور ساری بھلائیاں تیرے ہی پاس ہیں۔

اور کوئی برائی ہر گز تیرے ساتھ منسوب نہیں۔

ہم تیرے ہی ہیں۔

بابرکت ہے تیرا اپنا آپ۔ پاک ہے سب سے اعلیٰ وافع۔

اے ہمارے رب۔ اے ہمارے اللہ

تیرا ذکر ہمارے دلوں کی جان ہے۔

اور آنکھوں کی ٹھنڈک اور روح کا سکون ہے اور ان کی زندگی ہے۔

بہت ہی بابرکت ہے وہ ذات پاک جس کی خوشنودی کے لئے لوگ اپنے بستروں سے دور رہتے ہیں۔

اور جس سے رحمت والی امید پر خوف و پریشانیوں سے چین و نجات پاتے ہیں۔

اے ہمارے رب۔ اے ہمارے اللہ

اس دنیا میں تیری معرفت اور تیری یاد سوا کہیں بھی سکون نہیں۔

اور آخرت میں بھی تیری قربت اور تیرے دیدار سے بڑھ کر کوئی نعمت و چین نہیں۔

اے توبہ کرنے والوں کے محبوب !۔

اے وہ !۔ جس کی وجہ سے عابدوں کو عبادت میں سکون ملتا ہے۔

اے ان کی لوگوں کی آنکھوں کی ٹھنڈک کا سبب جو تجھے چاہتے ہیں۔

اے تنہا لوگوں کے دوست۔

اے پناہ لینے والوں کی پناہ کا سبب۔

اے ہمارے رب۔ اے ہمارے اللہ

تیرے علاوہ کوئی خوشی۔ خوشی نہیں۔

اور تیری یاد کے سوا سب کام فضول ہیں۔

اے ہمارے رب۔ اے ہمارے اللہ

تو تو ان کی بھی سنتا ہے جو بول نہیں سکتے۔

تو تو ان کی بھی سنتا ہے جو رات کو اٹھ کر تجھے نہیں پکارتے۔

اور جنہوں نے تجھے ایک بار بھی سجدہ نہیں کیا ہوتا۔

اور ہم تو یہ جانتے ہوئے کہ تو ایک ہی ہے۔ ہمیشہ تیرے رب ہونے کا اقرار کرتے آئے ہیں۔

اور ہم نے تیرے سوا کسی اور کو کبھی سجدہ نہیں کیا۔

اور ہم نے اپنی حاجات بھی تیرے سوا کبھی کسی کے سامنے نہیں رکھیں۔

ہم تو تیرے ہی در کے بھکاری ہیں۔

اور تیری ہی طرف ہماری توجہ ہوتی ہے۔

اور ہم نے اپنے آپ کو تیرے کرم اور جود وسخا کے ساتھ جوڑ لیا ہے۔

اور ہم اپنی کوتاہیوں کا دل سے اعتراف کرتے ہیں۔

اور آج جن جن سے سوال کیا جاتا ہے۔ تو ان سب سے زیادہ کرم و سخا والا ہے۔

اور ان سب سے بڑا ہے جن سے امید رکھی جاتی ہے۔

اے ہمارے رب۔ اے ہمارے اللہ

ہم نے تیرے لئے اپنے آپ کو مصروف کر لیا ہے۔

اے ہمارے اللہ۔ ہم نے تیری محبت میں اپنے آپ کو مصروف کر لیا ہے۔

ہم نے اپنے آپ کو ہر وقت اپنی حاجتوں میں سوال کی بجائے تیرے ذکر کے لئے مشغول کر لیا ہے۔

پس تو۔ اے ہمارے رب۔ اے ہمارے اللہ

اے وہ ذات پاک !۔ جو ہمیں ہم سے بھی زیادہ جاننے والا ہے۔

اور ہمیں کیا چاہیئے یہ تجھے بتانے کی ضرورت بھی نہیں ؟۔

ہمارے دل کا حال بھی تجھے معلوم ہے۔

جو ہمیں چاہیئے اسے تو ہم سے بھی زیادہ جانتا ہے۔

اے ہمارے اللہ۔ جو ہمیں چاہیئے۔ ہمارے لئے بہتر ہے تو ہمیں دے دے۔

اور اے الرحم الراحمین۔ ہمارا مانگنا تو محدود ہے اپنی رحمت سے اس سے کہیں زیادہ ہی دے دینا۔

اے ہمارے اللہ۔ ہم اس پاک رات میں۔ اس رجوع کرنے والی رات میں۔

اس برکت والی رات میں۔ تیری دنیا کی سب سے محبوب جگہ میں۔ تیرے سامنے سوالی بنے ہیں۔

تیری پسندیدہ اس رات میں خستہ حال اور گناہ آلود دلوں کے ساتھ۔

اور روتی ہوئی آنکھوں میں امید کی کرن لے کر۔

اے اللہ۔ مرد بھی۔ عورتیں بھی۔ جوان بھی۔ بوڑھے بھی۔ بڑے بھی اور چھوٹے بھی۔ ہم سب تیرے سامنے کھڑے ہیں۔

ہم سب مل کر تجھ سے صرف ایک بات کے سوالی ہیں۔

ایک ہی دعا کے ساتھ اور ایک ہی آس رکھتے ہوئے۔

اے الرحم الراحمین۔

اے اللہ۔ ہماری گردنیں آگ سے آزاد کر دے۔

اے اللہ۔ ہماری گردنیں عذاب سے آزاد کر دے۔

اے اللہ۔ اے ہمیشہ زندہ رہنے والے۔ اے ہر شے کو قائم کرنے والے۔

اے اللہ۔ ہم سے عذاب کو اتنا دور کر دے۔ جتنا انتہائی مشرق و مغرب دور ہیں۔

اے رب۔ اے ہمیشہ زندہ رہنے والے۔ اے ہر شے کو قائم رکھنے والے۔

ہم میں اور اپنے عذاب میں بہت زیادہ دوری کر دے۔

اے رب۔ ہمیں آگ پر حرام کر دے۔

اے اللہ۔ ہم تیری اس دوزخ سے پناہ مانگتے ہیں جس کی ستر ہزار لگامیں ہیں۔

اور ہر لگام کے ساتھ ستر ہزار فرشتے اسے کھینچتے ہوں گے۔

اے اللہ۔ ہم عذاب کو برداشت نہیں کر سکتے۔

اے ہمارے رب۔ اے ہمارے اللہ

اے ہمارے اللہ۔ ہم نے تیری شان کو چھوٹا سمجھتے ہوئے گناہ نہیں کیے۔

بلکہ۔ اے پروردگار۔ ہم اپنی ظنی خواہشات کے ہاتھوں مارے گئے۔

اے ہمارے رب۔ اے ہمارے اللہ

اے پروردگار

ہمیں ہر طرح کے عذاب سے پناہ دے دے۔

ہم کمزور ہیں۔ ہماری کمزوریوں کی روداد تجھ سے چھپی نہیں۔

ہم اپنی محتاجی کا رونا بھی تیرے سامنے ہی جی بھر کے رو سکتے ہیں۔

اے بادشاہوں کے بادشاہ۔ہماری ساری عاجزانہ صلاحیتیں تیرے در کی نذر ہیں۔

اے سب سے بڑے۔

اے سب سے زیادہ طاقت والے۔

اے سب سے زبردست۔

اے ہمارے رب۔

اے ہمارے اللہ۔

اے ہمارے رب۔

اے اللہ۔عذاب پر حرام کردے کہ وہ ہمارے جسموں کو چھو بھی پائے۔

ہم سب اس رجعت والی رات میں تیرے آگے سوالی ہیں۔

ہم تیرے بندے ہیں اور تیرے ہی سامنے کھڑے ہیں۔

اور تجھ سے بھیک مانگتے ہیں کہ ہمیں عذاب سے بچالے۔

اے رب۔اے وہ ذات پاک !۔جس نے اپنے نیک بندوں کے لئے جنت سجادی۔

اے وہ ذات پاک !۔جس نے رمضان کے ان مبارک دنوں میں اس کے آٹھوں دروازے کھول دیے۔

ہم تجھ سے تیرے کرم کا سوال کرتے ہیں۔

ہم تجھ سے تیرے فضل کا سوال کرتے ہیں۔

اے اللہ۔ہم سب پر اپنی رحمت نچھاور کر دینا۔ہم سب سے راضی ہو جانا۔

ہم پر اپنی حسین ترین جنت کی نوازش کر دینا۔

اے اللہ۔اے ہمیشہ زندہ رہنے والے۔اے قیوم۔اے ہر شے کو قائم رکھنے والے۔

اپنی جنت الفردوس کو ہمارے رہنے کا مقام بنادے۔

اے اللہ۔اے ہمیشہ زندہ رہنے والے۔اے قیوم۔اے ہر شے کو قائم رکھنے والے۔

اس لیلتہ القدر میں جو بھی بھلائیاں۔رحمتیں۔رزق اور برکتیں نازل ہوتی ہیں۔

اس میں سے ہمیں بھی کافی کچھ دے دے۔

اور اس لیلۃ القدر میں جو بھی دکھ۔ غم۔ مصیبتیں اور پریشانیاں نازل ہوتی ہیں۔

ان سے ہمیں اور تمام مسلمانوں کو دور کر دے۔

اے ہمارے رب۔ بس یہی ہے دعا!۔

اے ہمارے اللہ۔ یہی ہے دعا!۔

اور تجھ سے ہی قبولیت کی امید ہے۔

اور یہ ہی ہماری معمولی چاہت ہے اور تجھ پر ہی بھروسہ ہے۔

اور ہماری نظر میں تیرے علاوہ کسی کے پاس بھی طاقت اور بزرگی نہیں ہے۔

اور اے اللہ۔ اور یہ بھی کہ۔

ہمارے پیارے نبی محمد ﷺ پر۔ ان کے گھر والوں پر اور ان کے سارے صحابہ کرامؓ پر اپنی رحمتیں اور برکتیں نازل کرتے رہنا۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ۔ کَمَا صَلَّیْتَ عَلَی إِبْرَاھِیْمَ وَعَلَی آلِ إِبْرَاھِیْمَ۔ إِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ

اے اللہ!۔ حضرت محمد ﷺ پر اور محمد ﷺ کی پیروی کرنے والوں پر رحمتیں نازل فرما۔ جس طرح تونے حضرت ابراہیم علیہ السلام پر اور ابراہیمؑ کی پیروی کرنے والوں پر رحمتیں نازل کیں۔

بے شک تو حقیقی تعریف کے قابل بڑی شان والا ہے۔

اَللّٰھُمَّ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ۔ کَمَا بَارَکْتَ عَلَی إِبْرَاھِیْمَ وَعَلَی آلِ إِبْرَاھِیْمَ۔ إِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ

اے اللہ!۔ حضرت محمد ﷺ پر اور محمد ﷺ کی پیروی کرنے والوں پر برکتیں نازل فرما۔ جس طرح تونے حضرت ابراہیم علیہ السلام پر اور ابراہیمؑ کی پیروی کرنے والوں پر برکتیں نازل فرمائیں۔ بے شک تو حقیقی تعریف کا مستحق بڑے رتبے والا ہے۔

آمین ! ۔ ثمہ آمین !

******** وَاللّٰہُ اَعلَمُ بِالصَّواب ********

اس کتابچے پر ابھی مزید کام جاری ہے ۔